هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ
تفسیر عمدة البیان
سنہ ۱۳۰۲ ہجری
جلد دوم
باہتمام سید علی حسن
SALAR JUNG
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOKS
Accession No.
Subject
No.

اشتہار واجب الاظہار

تحفۃ الاثنا عشریۃ

بعض صاحبان نازک طبع عدیم الفرصت کی خدمت میں عرض ہے کہ اگرچہ اس اشتہار کا اسی کتاب کے چھاپنا مناسب نہ تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید کوئی صاحب صرف اشتہار ہی کو ملاحظہ فرما کر دریافت کر لیں کہ یہ کتاب کس مضمون میں ہے اور شوق ملاحظہ ہو لہذا چھاپا جاتا ہے ۔

کتاب مندرجہ عنوان اشتہار ہذا بجواب ہدیۃ الشیعہ مصنفہ مولوی شیخ محمد قاسم ساکن دیوبند از روے تحقیق و انصاف کمال شد و مد سے نہایت عمدہ سلیس اردو عبارت میں ہر ایک منصف کے فہم کے لائق مطبع ہذا میں چھپکر تیار ہو گئی ہے بناے تحریر اس کتاب کی یہ ہے کہ ایک شخص میر نادر علی صاحب ساکن کھیری تل علاقہ الور نے ایک خط بخدمت جناب مولانا و مقتدانا مفتی دین مرشد راہ شرع متین مولوی حاجی سید عمار علی صاحب ساکن سونی پت ضلع دہلی بدریافت سوالات مفصلہ ذیل روانہ کیا۔ اول یہ کہ جناب رسولخدا صلعم کے نطفہ سے کتنی صاحبزادیاں تھیں دوسرے یہ کہ حضرت ام کلثوم دختر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نکاح کس سے ہوا تھا تیسرے یہ کہ میری تسلی باغ فدک کے مقدمہ میں نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ تنازعات واقعات تنقیح طلب ہیں عامہ خلائق کی رائے اسکا فیصلہ نہیں کر سکتی اور نیز میر صاحب سے مجادلہ و مکابرہ حتی کہ مناظرہ بھی انکی بے علمی و ہم مذہب ہونیکی وجہ سے منظور نہ تھا لہذا قلم برداشتہ انکی فہم و فراست کے موافق جو سمجھ میں آیا لکھدیا صرف اطمینان خاطر برادر مومن منظور تھا اتفاقاً وہ خط شیخ محمد قاسم اہل جماعت کے ہاتھ جا پڑا اُسنے معارضۃً اُسکا جواب لکھا اور ہدیۃ الشیعہ اُسکا نام رکھا اور وہ کلمات ناشایستہ اور الفاظ بیہودہ اُسمیں مندرج کئے کہ جو شان اہل علوم سے بہت بعید ہیں اور جا بجا طعن و تشنیع و ہجو و مذمت تمام شیعوں اور اُنکی مثل طریقہ بازاریوں کے کی کہ جناب مولوی صاحب ممدوح کو مجبوراً جواب ترکی بترکی اکثر مواقع پر لکھنا پڑا اور بعض عقائد تو اُنکے اہل جماعت کے نزدیک بھی ایسے منجر بکفر و الحاد ثابت ہوئے کہ اہل جماعت نے ناچار ہو کر انکی نسبت کفر کا فتویٰ دیدیا چنانچہ فتاویٰ مُہری اس کتاب کے خاتمہ پر ثبت ہیں (۱) خصم کو جن جوابات مدللہ و براہین قاطعہ و حجج قویہ سے معقول و لاجواب کیا ہے اس قابل نہیں کہ کوئی جزو اُسکا بطور نمونہ بذریعہ اشتہار ہذا کے پیش کیا جائے بلکہ شائقین جسوقت اس کتاب کو طلب فرما کر ملاحظہ کرینگے تو میرے بیان کی تصدیق ہو جائیگی (۲) جن اشخاص کو کچھ بھی اپنے مذہب کا پاس و جوش ہے اور بعض اوقات انکو مخالفین سے مجادلہ یا مکابرہ کی نوبت پہنچتی ہے اور بسبب اپنی ناواقفیت کے انکے اعتراضات باطلہ و دلائل ناقصہ کو سنکر خاموش ہونا پڑتا ہے اُنکے لئے یہ ایک اعلیٰ درجہ کا دستور العمل ہے کہ جسکو وہ اپنے پاس رکھنے کی وجہ سے ہمیشہ اپنی فتحیابی سے شاد کامی حاصل کرینگے (۳) اکثر برادران مومنین بعض مکاران حیلہ جو کے اغوا و دغابازی سے اکثر مسائل مباحثہ میں اپنی ناواقفیت کی وجہ سے مخالفین کو پورا پورا جواب نہیں دے سکتے ایسے اشخاص کے لئے اگر اس کتاب کا نام طلسم حیرت افزا رکھا جائے تو بیجا نہیں (۴) ہر ایک ذی علم خصوصاً شائقین و محققین مذہب کے پاس اس کتاب کا ہونا اہم امورات سے ہے جس نے اس کتاب کو نہیں دیکھا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ گویا اُس نے مناظرہ کی کوئی کتاب ہی نہیں دیکھی (۵) اصحاب عالی ہمم سے اُمید ہے کہ اس کار خیر کی اشاعت میں کمر ہمت باندھکر حسب حیثیت و عالی قدر بمراتب کسیقدر جلدیں خرید کر غربا مومنین کے مطالعہ کے لئے وقف فرماویں اور متوسطین اپنی جیب خاص سے خرید کر مطالعہ میں لا کر حظ وافر اٹھائیں ۔

اعلان یہ کتاب بموجب قانون ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بدون اجازت راقم کے قصد طبع نفرمائیں کیونکہ حق تالیف اس کتاب کا جناب مصنف دام ظلہم العالی نے بندہ کو ہبہ کر دیا ہے ۔ جن صاحبوں کو جسقدر کتب مطلوب ہوں بحساب فی جلد قسم اول [illegible] ۔ قسم دوم [illegible] ۔ قسم سوم [illegible] بھیجکر طلب فرمائیں محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے دو آنے بابت رجسٹری قیمت کے ہمراہ آنی چاہئیں

المشتہر سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین
بفضل وکرم ایزد منان و عنایت آمر کن فکان و اعانت و دستگیری جماعهٔ مومنان در اسعد زمان و فرخنده اوان المسمی به
غایة البیان
تفسیر
من تالیفات حامی شرع سید الانس والجان حافظ ثغور الایمان افتخار العلما و ممتاز الفضلا مقبول بارگاہ لم یزلی جناب مولوی سید عمار علی صاحب مدظلہ العالی
بمطبع یوسفی دھلی باہتمام سید حسنین علی طبع شد

سورۃ الکہف مکیۃ وھی مائۃ واحدی عشرۃ آیۃ
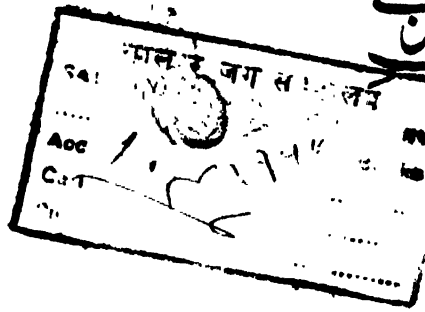
بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سورہ مکی ہے اور اسمین ایک سو اور گیارہ آیتین ہین اور سب آیتین اسکی مکی ہین مگر ایک آیت ابن عباس کے نزدیک اس سورہ کی مدنی ہے اور وہ یہ ہے کہ و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ کہف کو پڑہے تو اس جمعہ سے اُس جمعہ تک کفارہ اُسکے گناہونکا ہوا اور جو کوئی بروز جمعہ بعد نماز ظہر اور عصر کے پڑہے تو اُسکے واسطے بہی یہی ثواب ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ جو کوئی سورۂ کہف کو ہر شب جمعہ پڑہے نہ مریگا وہ مگر شہید اور قیامت کے روز خدا تعالے اسکو شہیدون کے ہمراہ اُٹہاویگا اور ہمراہ شہدا کے وہ کھڑا ہوگا الحمد للہ سب تعریفین ثابت واسطے خدا کے ہین الذی انزل وہ خدا کہ نازل کیا ہے اُسنے علی عبدہ اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ محمد صلعم ہے الکتاب کتاب کو کہ وہ قرآن ہے و لم یجعل لہ عوجا اور نہین کیا واسطے اُس قرآن کے کجی کو کہ اُسکے لفظون مین خلل ہوا ور یا اُسکے معنے مین مخالفت ہو یا حق سے طرف باطل کے وہ مایل ہو یہ ہرگز نہین ہے اُسمین کہ قیما سیدہی ہے وہ کتاب اور معتدل ہے بدون افراط اور تفریط کے اور قیما حال واقع ہوا ہے کتاب سے اور عامل اُسکا انزل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ قیما مفعول جملہ مقدر کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر لہ کی عبدہ کے طرف پھرتی ہے اور مراد اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اُنکو جمیع احوال مین سیدہا کیا ہے اور کجی اُنمین کسیطرح کی نہین ہے اور کتاب کو اپنے بندہ پر اسواسطے نازل کیا ہے کہ لینذر تاکہ ڈراوے وہ خدا یا محمد صلعم کافرون کو باسا شدیدا عذاب سخت سے کہ من لدنہ نزدیک اُسکے سے ہو وہ اور بعض تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد باس شدید سے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے کہ وہ نزدیک رسول خدا صلعم کے ہے اور اسکے ہمراہ ہو کر کفار کو اُسنے قتل کیا ہے اور من لدن متعلق ہے اور محذوف کی ہے اور ابو بکر نے من لدنہ کو باشمام دال مضموم اور کسرہ نون اور کسرہ ہا پڑہا ہے اور فرماتا ہے کہ و یبشر المؤمنین اور تاکہ خوشخبری دیوے وہ مومنین کو الذین یعملون الصالحات جو کہ عمل کرتے ہین نیک ان لھم اجرا حسنا یہ کہ تحقیق واسطے اُنکے اجر ہے نیک کہ وہ بہشت ہے اور نعمتین اُسکی اور ان لہم کی تقدیر بان لہم ہے با اسمین سے محذوف ہو گئی ہے ماکثین فیہ ٹہہر کر نیوالے ہین وہ مومنین بیچ اُسکے یعنے بہشت مین ابدا ہمیشہ کبہی وہان سے نہ نکلینگے اور ماکثین حال واقع ہوا ہے و ینذر الذین اور تاکہ ڈراوے اُن لوگونکو کہ از راہ گمراہی اور عناد قالوا اتخذ اللہ ولدا کہا

انہون نے

اُنہون نے کہ پکڑا ہی خدانے فرزند کو یعنے قریش نے کہا کہ ملائکہ خدا کی بیٹیان ہین اور یہود اور نصاریٰ نے عزیر اور عیسیٰؑ کو خدا کا فرزند کہا مَا لَهُم بِهِ مِنْ
عِلْمٍ نہین ہے واسطے اُن کہنے والون کے ساتہ اُس قول کے کوئی علم نہ کوئی دانش وَلَا لِآبَائِهِمْ نہ واسطے باپون اُنکے کوئی علم ہے کہ خدا
کے طرف جو فرزند کو وہ منسوب کرتے ہین اسکا علم نہین رکہتے ہین لیکن اپنی جہالت کی کثرت سے ایسی بات کہتی ہین اور اگر انکو علم اور عقل ہو تو جانین کہ یہ امر
محال ہی اور خدا کے واسطے کسیطرح سے فرزند نہین ہوسکتا کہ اسمین ضرور ہے کہ بیٹا باپ کی جنس سے ہو اور خدا کی کوئی جنس نہین ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً بڑی بات ہے وہ کہ جو
تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ نکلتی ہی موہون اُنکے سے کہ اپنی جہالت اور وسوسہ شیطان کی جہت سے ایسی باتین کفر کی اپنی موہون سے نکالتی ہین اور کلمۃ تمیز
واقع ہوا ہے اور فاعل کبرت کا مقدر ہے اور وہ مقالہ ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اِنْ يَقُولُونَ اِلَّا كَذِبًا نہین کہتے ہین وہ مگر جہوٹ کو ایسا جہوٹ کہ جسکے
سبب سے آسمان پہٹ جائین اور پہاڑ جنبش مین آئین اور زمین کو لرزہ ہو کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کلمہ کے سُننے سے بہت غمگین ہوئے اور اُن لوگون
کی کہ ایمان لانیکی ایک اُمید جو رکہتی تہے وہ منقطع ہونے کی نزدیک پہنچی حق تعالےٰ نے واسطے تسلی جناب رسالت مآب کے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ
پس شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے جان اپنے کو اوپر نشانیون اُنکی کے اگر پہرین وہ ایمان سے اِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ اگر نہ ایمان لائین وہ ساتہ اس
سخن کے کہ وہ قرآن ہے یعنے اگر وہ ایمان نہ لائے اس قرآن پر تو اپنی جان کو تو کیا ہلاک کریگا اَسَفًا افسوس کرکے اس امر کا کہ یہ لوگ کیون نہ ایمان لائے
اور کیا تو اُنکی مفارقت کرنے پر اور اُنکی پہر جانے کی نشانیون پر غمگین ہو کر اپنی جان دیگا اور اسفاً کہ حال واقع ہوا ہے تعلق باخع کے ہے اور حدیث
کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن قدیم نہین ہے بلکہ حادث ہے اور بعد اسکے فرماتا ہے خدا کہ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ تحقیق ہمنے کیا ہے اس چیز کو
کہ اوپر زمین کے ہے مثل روئیدگی اور حیوانات اور کانون وغیرہ کے زِينَةً لَهَا آرائش واسطے اُس زمین کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آرائش سے انبیا اور
اولیا اور علما ہین کہ آرائش زمین کی اُنسے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ رجال ہین کہ قایم رہنا عالم کا اُنکے وجود سے ہے اور اہل حق کے نزدیک وہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہین کہ
ہر ایک اپنے زمانہ مین قایم تہا اور نام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا قایم اسی جہت سے ہی اور یہ جو دعائے عدیلہ مین مذکور ہے کہ بوجودہ ثبتت الارض والسماء
اسی امر پر دلالت کرتا ہے غرض یہ ہے کہ فرماتا ہے خدا کہ جو کچہ زمین پر ہے ہمنے اسے زمین کی آرائش کی ہی واسطے بندون کے لِنَبْلُوَهُمْ تاکہ آزمائین
ہم اُنکو یعنے معاملہ آزمانیوالون کا ساتہ اُنکے ہم کرین کہ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا کونسا اُنمین سے زیادہ نیک ہے باعتبار عمل کے کہ طاعت کے وسیلہ سے شکر
خدا کی نعمتون کا ادا کرتا ہے اور وہ کون ہے جو ناشکری خدا کی کرتا ہے بسبب اسکے کہ مشغول رہتا ہے گناہون مین اور کون اپنی مال کو خدا کی راہ مین صرف
کرتا ہے اور کون حرام امرون مین برباد کرتا ہے اور عملاً تمیز واقع ہوا ہی اور احسن کی تقدیر ہو احسن ہے کہ ای کی صلہ کا صدر محذوف ہے اور بعد اسکے مقدمہ
مین باقی نرہنے مال اور منال دنیائے فانیہ کے فرماتا ہی کہ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا اور تحقیق کہ ہم البتہ کرنیوالے ہین اُس چیز کو کہ اوپر اُس زمین کے ہے
جیسے کہ درخت اور پہاڑ اور عمارت اُن سب کو ہم کرنیوالے ہین صَعِيدًا جُرُزًا زمین بنجر کہ اُسپر کچہ نہوگا اور یہ عمارتین اور باغ جو بڑی کوشش سے
بنائی ہین کہ جنکے سبب سے آدمی غرور کرتا ہی سب جاتی رہینگے پس اس دنیائے فانیہ کی چیزون پر مغرور اور فریفتہ نہونا چاہئے اور دل اس دنیا سے نہ لگانا چاہیئے ؎

کرتا ہی کوئی نرگس بیمار پر غرور
نازان ہی کوئی منصب و جاگیر و ملک سے
لیکن یہ سب ہین غیر نہ جائیگا کوئی ساتہ
باقی متاع جنس رہینگے نہ لین دین

اور ہے کسیکو جلوۂ رخسار پر غرور
اور ہے کسیکو یاور و انصار پر غرور
عاقل کو چاہئے نہین اغیار پر غرور
سودائی ہین جو کرتی ہین بیوپار پر غرور

سرکش ہی کوئی اپنی محل کی نمود سے
او آج کل رئیسونکا دنیا کی ہی یہ حال
دنیا مین گو کہڑی ہین کہو ڈین جشن مین
اک روز دیکہ لینا کہ گل تنہا ہے بہار

اور ہی کسیکو باغ کے اشجار پر غرور
کرتی ہین اپنی حشمت و سرکار پر غرور
کرتے ہین جو کہ درہم و دینار پر غرور
بلبل عبث تو کرتی ہی گلزار پر غرور

اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش نے تین آدمی شہر نجران کو علماے یہود و نصاریٰ کے پاس روانہ
کئے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط اور عاص بن وایل تاکہ وہ یہود اور نصاریٰ سے کچہ مشکل مسائل سیکہین اور رسول خدا
صلعم سے اُن مسائل کو پوچہین وہ تینون آدمی نجران مین پہونچے اور علماے یہود سے اُنہون نے ملاقات کیکے کہا کہ ہم اسواسطے آئے ہین
یہودیون نے کہا کہ تم تین مسئلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہو اگر وہ جواب دیوی مطابق اسکے کہ جو ہمارے پاس ہے تو وہ راست گو ہے اور پہر اُس سے ایک مسئلہ
اور پوچہو اگر وہ کہے کہ مین اسکو جانتا ہون تو وہ دروغ گو ہے اُنہون نے پوچہا کہ وہ کیا مسئلے ہین علماے یہود نے کہا کہ اُس سے پوچہو

اُن جوانون کا حال جو پچھلے زمانہ مین تہے اور وہ اپنے مکانون سے نکل کر غائب ہو گئے اور سو گئے اور کتنے دنون وہ خواب مین رہے کہ بعد اسکی بیدار ہوئے اور وہ کتنے آدمی تھے
اور اُنکے سوا کیا چیز اُنکی ہمراہ تھی اور کیا قصہ ہے اُنکا آور پوچھو تم اُس سے موسیٰ کا حال جسوقت خدا نے اُسکو حکم کیا تہا کہ ایک عالم کی پیروی کر اور اُس سے علم کو
سیکھہ وہ عالم کون تہا اور کیونکر اُسکی پیروی کی تھی اور کیا ہے قصہ اُسکا آور پوچھو تم اُس سے کہ وہ کون تہا جو آفتاب کے نکلنے اور غروب ہونے کی جگہہ گیا تہا یہانتک
کہ یاجوج اور ماجوج کی دیوار تک پہنچا اور کیا ہے قصہ اُسکا اور جواب ان تینون مسئلون کے لکھکر اُنکو دیدئے اور کہا کہ اگر اس جواب کے مطابق وہ بیان کرے تو
سچا ہے اور اگر اُسکے مخالف بیان کرے تو اُسکو راست گو نہ جانو اُن لوگون نے پوچھا کہ وہ چوتہا مسئلہ کیا تہا کہا کہ اُس سے پوچھو کہ قیامت کب
ہوگی اگر وہ اُسکے وقت کے جاننے کا دعوے کرے تو دروغ گو ہے اسواسطے کہ اُسکا علم سوائے خدا کے کسیکو نہین ہے آور بعضے کہتے ہین کہ چوتہا سوال روح کے
حال سے تہا کہ وہ کیا ہے وہ تینون آدمی وہان سے واپس ہو کر مکہ مین آئے آور قریش حضرت ابوطالب کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ ای ابوطالب تیرا بھتیجا دعوے
کرتا ہی کہ میرے پاس آسمان کی خبر آتی ہی ہم اُس سے کچھہ پوچھا چاہتے ہین اگر وہ جواب دیگا تو ہم جانینگے کہ وہ راست گو ہے اگر وہ جواب نہ دیگا تو دروغ گو
ہے ابوطالب نے کہا کہ پوچھو تم اُس سے جو تمہارا جی چاہے اُنہون نے وہ تین مسئلے پوچھے حضرتؐ نے سنکر فرمایا کہ کل کو اُنکا جواب مین تمکو دونگا اور
انشاء اللہ تعالے نکہا اسواسطے چالیس روز تک وحی نہ آئی جناب رسول خدا صلعم کو بہت رنج ہوا آور بعضے صحابنے بھی شک کیا جو کہ ایمان لائے تہے اور قریش
خوش ہوئے اور ہنسی اور ٹھٹھا کرنے لگے اور حضرت کو آزار پہنچانے لگے بعد چالیس روز کے جبرئیل نازل ہوئے اور سورۂ کہف کو لیکر آئے حضرتؐ نے فرمایا کہ
اے اخی جبرئیل تمنے اپنے آنے مین بہت دیر کی کہا کہ مین بدون اذن خدا کے نہین آسکتا اور خدا یتعالے نے فرمایا کہ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ
وَالرَّقِيْمِ کیا گمان کیا تو نے کہ تحقیق اصحاب غار کے اور رقیم کے کہ تین سو اور نو برس تک خواب مین رہے كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا تہے وہ
نشانیون قدرت ہماری مین سے عجیب اور ایسا نہین ہے بلکہ پیدا کرنا آسمان اور زمین کا اور آفتاب اور ماہتاب وغیرہ کا اصحاب کہف کے قصے کی نسبت زیادہ عجیب ہے
کہتے ہین کہ اصحاب کہف زمانہ فترت مین یعنے مابین زمانہ عیسےٰ اور محمد علیہما السلام کے تہے آور رقیم دو تختیان ہین تانبے کی اُنپر قصہ اُنکا اور اُنکے مسلمان ہونیکا
حال لکہا ہے آور بعضے کہتے ہین کہ رقیم اُس پہاڑ کا یا صحرا کا نام ہے جسمین کہ وہ غار اُنکا ہے اور کہف غار کو کہتے ہین اور وہ غار مین جو پوشیدہ ہوئے
تہے اسواسطے اُنکو اصحاب کہف کہتے ہین آور بعضے کہتے ہین کہ اصحاب رقیم اصحاب کہف کے سوا اور لوگ تھے کہ اُنکا قصہ بھی مشہور ہے اور نام اصحاب
کہف کے کہتے ہین کہ یہ ہین مکسلمینا اور ساریونس اور تملیخا اور مرطونس اور نینونس اور دربونس اور جس بستی مین وہ رہتے تہے اُسکا نام افسوس ہے
اور اُنکے قصہ مین روایتین مختلف ہین لیکن حضرت صادق علیہ السلام سے تو اسطرح سے روایت ہے کہ اصحاب کہف اور رقیم زمانہ مین ایک بادشاہ جبار اور
سرکش کے تہے کہ وہ لوگون کو بتون کی پرستش کے طرف بلاتا تہا اور جو شخص کہ قبول نہین کرتا تہا اُسکو مروا ڈالتا تہا اور یہ لوگ کہ جنکو اصحاب کہف کہتے ہین یہ
مومنین تہے اور خدا یتعالے کی عبادت کرتے تھے اور اُس بادشاہ نے شہر کے دروازون پر دربان بٹہا دئے تہے کہ وہ بدون سجدہ کرنے بتون کے کسیکو شہر سے
باہر نہین جانے دیتے تہے یہ مومنین کہ جنکو اصحاب کہف کہتے ہین شکار کے بہانہ سے شہر کے باہر نکلے اور ایک چرواہے پر انکا گزر ہوا اُسکو اُنہونے ایمان کیطرف
بلایا اور کہا کہ تو خدا کو واحد جان اور بتون کی پرستش سے بیزار ہو جا اُسنے قبول نہ کیا آور کہتے ہین کہ نام اُس چرواہے کا کشو طلینونس تہا اور اُس چرواہے کے
ہمراہ ایک کتا تہا کہتے ہین کہ نام اُسکا قطمیر تہا آور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ وہ کتا چرواہے کو چھوڑ کر اُنکے ہمراہ چلا اور چوپایون مین سے تین حیوان بہشت
مین جائینگے ایک تو کتا اصحاب کہف کا اور ایک گدہا بلعم باعور کا اور بھیڑیا حضرت یوسف کا اور اصحاب کہف کو جسوقت شام ہوئی تو وہ ایک غار مین جا کر چھپے
اُس بادشاہ کے خوف سے اور وہ کتا اُنکے ہمراہ تہا وہ اُس غار کے دروازہ پر بیٹھہ گیا خدا یتعالے نے نیند کو اُنپر غالب کر دیا چنانچہ فرمایا ہے کہ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ
فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا اور اُس غار مین وہ سب آدمی سو گئے یہانتک کہ ایک زمانہ دراز اُنکو سوتے ہوئے گزر گیا اور وہ بادشاہ بھی مرگیا اور اُسکی زمانہ کے سب آدمی
بھی مرگئے اور وہ زمانہ بھی جاتا رہا اور دوسرا زمانہ ہو گیا اور آدمی بھی جدید پیدا ہو گئے تب وہ بیدار ہوئے اور بعضنے بعض سے کہا کہ ہم اسجگہ کسقدر سوئے آفتاب کو دیکہا تو
وہ بلند ہو گیا تہا کہا کہ ہم ایک دن سوئے یا کم ایک دن سے اور ایک شخص کو اُنہونے اپنے مین سے کہا کہ یہ روپیہ لے اور اپنی تئین اجنبی بنا کر اُس شہر مین جا کہ تجھکو کوئی پہچانے
نہین اور کہانا ہمارے واسطے خرید کے لا اسواسطے کہ اگر تجھکو پہچانینگے تو مار ڈالینگے یا اپنے دین مین ملائینگے اور اسیواسطے ہم سب کا جانا شہر مین
مناسب نہین ہے آور کہتے ہین کہ تملیخا روپیہ کو لیکر شہر مین گیا اور شہر کو اُسطرح کا نہ دیکہا جیسا کہ اُنکے وقت مین تہا اور آدمی بھی نہ دیکھے

جو کہ پہلے تہے اور اُسنے کسی آدمی کو اُنمین سے نہ پہچانا اور نہ اُسکو اُنمین سے کسینے پہچانا اور دیکہا کہ وہ گفتگو ہی نہین رہی ہے اُس شہر کے آدمیون نے اُسکو دیکہکر کہا کہ
تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اُسنے اپنا قصہ بیان کیا اُس شہر کے بادشاہ کو اسکے آنیکی خبر ہوئی اور کہتے ہین کہ وہ بادشاہ مسلمان تہا
اور حضرت عیسٰی کے دین پر تہا جسوقت اُسکو خبر ہوئی تو اپنے ہمراہیون سمیت تملیخا کو ہمراہ اپنے لیکر اُس غار پر گیا اور غار کے دروازہ پر جاکر کھڑے ہوئے اور اُنکو
جہانک کر دیکہتے تہے اور کوئی تو کہتا تہا کہ تین ہین اور چوتہا کُتا ہے اور کوئی کہتا تہا کہ پانچ ہین اور چھٹا اُنکا کتا ہے اور کوئی کہتا تہا کہ سات ہین اور آٹھوان اُنکا
کتا ہے خدا تعالےٰ نے اُنکو پوشیدہ رکہا اور کسیکی جرأت اُنکی رعب سے نہوئی کہ سوا تملیخا کے کہ اُنکا ہمراہی تہا غار کے اندر جاسکے اور اُنکا وہ یار جو اندر گیا تو
اُنکو دیکہا کہ خوف زدہ بیٹہے ہین بادشاہ کے ڈر سے ایسا نہو کہ یہ آدمی اُسکے طرف سے ہمکو سنکر ہماری گرفتاری کو آئے ہون اُنکے یار تملیخا نے اُنکو
خبر کی کہ ہم ایک زمانہ دراز تک سوتے رہے ہین اور یہ ایک نشانی خدا کی قدرت کی ہے واسطے آدمیون کے وہ یہ بات سُنکر روئے اور خدا سے سوال کیا کہ ہمکو پہر
سولادے جیسا کہ پہلے سولایا تہا خدا نے اُنپر نیند غالب کی وہ پہر سو رہے اور اُس بادشاہ نے کہا کہ یہان ایک مسجد بنانی چاہئے کہ ہم اُنکی زیارت کرتے رہین
اسواسطے کہ یہ سب مومنین تہے اور چہٹے مہینے وہ کروٹ کو بدلتے ہین اور چہہ مہینے تک ایک کروٹ پر سوتے ہین اور کتا اُنکا دروازے پر ہاتہونکو پہیلائے ہوئے بیٹہا ہے
اور موافق مشہور کے یہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ایک بادشاہ تہا کہ جسکا دقیانوس نام تہا وہ نہایت جابر تہا اور بُت پرستی اُسکا دین تہا اور لوگونکو اپنے
دین کی طرف بلاتا تہا اور جو کوئی انکار کرتا تہا اُسکو آزار پہنچاتا تہا اور جسوقت شہر افسوس پر غالب ہوا کہ جسمین اصحاب کہف رہتے تہے اُس شہر کے
لوگونکو اپنے متابعت کی تکلیف دی بعضون نے اُسکی فرمان برداری قبول کی اور بعضون نے قبول نہ کی اور جو لوگ کہ دیندار تہے وہ پوشیدہ ہوگئے اور
جس کسیکو اُنمین سے وہ بادشاہ پکڑتا تہا اُسکے اعضا کاٹنے کا حکم دیتا تہا سات آدمی شہر کے بزرگون مین سے اپنے گہرون کے دروازہ بند کرکے عبادت خدا مین
مشغول تہے بروز عید دقیانوس نے کہ اُس روز واسطے بتون کے قربانی کیا کرتا تہا حکم دیا کہ جو کوئی آج بُت کو سجدہ نہ کرے اُسکے بدن کو پارہ پارہ کرو
اور اُن ساتون آدمیون کی حال سے خبر پاکر اُنکو اپنے پاس طلب کیا اور پوچہا کہ سبب تمہارے سرکشی کا بُت کے پرستش سے کیا ہے مکسلمینا نے کہ اُنمین صاحب
مرتبہ تہا بیان کیا کہ ہم مخلوقات کی پرستش نہین کرتے ہین جو کہ نہ سُنتا ہو اور نہ دیکہتا ہو اور نہ نفع اور ضرر پہنچا سکتا ہو اس امر سے دقیانوس نے درگزر کرکے
پوچہا کہ تمہارا معبود کون ہے کہا کہ معبود ہمارا وہ ہے کہ جو پروردگار زمین اور آسمان کا ہے دقیانوس یہ کلام سُنکر بہت غصہ مین ہوا اور اُنکی قتل کا حکم
اپنے آدمیونکو دیا مکسلمینا نے آثار خوف کے اپنے رفیقون مین دیکہے تو کہا کہ اے بادشاہ آج کی شب ہمکو اپنے سپاہیون کے پاس رکہہ اگر کل کو اس امر کو ہم
قبول نہ کرینگے تو جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اُسنے اُنکو سپاہیونکی سپرد کردیا شب کو وہ وہان سے بہاگ گئے رستہ مین اُنکو ایک چرواہا ملا وہ بہی اُنکے ہمراہ
ہولیا اور اُسکے ریوڑ مین ایک کتا تہا وہ اُنکے پیچہے پیچہے ہولیا وہ چرواہا اُنکو اُس غار پر لایا کہ جسکا نام رقیم ہے وہ اُس غار مین پوشیدہ ہوگئے اور دقیانوس کو
اُنکے بہاگ جانیکی خبر ہوئی اُسیوقت وہ سوار ہوکر اُنکی طلب مین نکلا جسوقت اُنہون نے اُسکے سوارون کو دیکہا تو کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل خدا تعالےٰ
نے خواب کو اُنپر غالب کردیا اور کتا اُنکا غار کے دروازہ پر ہاتہون کو پہیلائے ہوئے بیٹہا ہے دقیانوس نے داریوس کو کہ اُسکا خزانہ دار تہا اور ایمان
اپنے پوشیدہ رکہتا تہا اُنکے حال کے دریافت کرنے کو بہیجا اُسنے وہان جاکر ہر چند آواز دی کچہہ جواب نہ سُنا جانا کہ اسمین کچہہ حکمت ہے دقیانوس
کے ہاتہون سے اُنکی نجات دینے کے واسطے دقیانوس سے اُسنے جاکر کہا کہ تیرے خوف سے سب مرگئے ہین اُسنے خوش ہوکر حکم دیا کہ غار کے دروازہ کو
بند کردو داریوس نے بالہام خدا ایک تختے پر اُنکے نام اور نسب اور تاریخ بہاگنے کی لکہکر غار کے دروازہ پر لٹکادی اور بعد اُسکے دقیانوس جہنم کو روانہ
ہوا اور اُسکے بعد ایک بادشاہ مومن دیندار مالک ہوا کہ وہ حضرت عیسٰی کے مذہب پر تہا اور اُسنے بتخانون کو توڑ کر عبادت خانے خدا کے بنوائے
اور اُسکے زمانہ مین اصحاب کہف بعد تین سو اور نو برس کے بیدار ہوئے اور تملیخا سے اُنہون نے کہا کہ تو شہر مین جاکر کہانیکو لا کہتے ہین کہ اُس غار کے
دروازہ کو اُس چرواہے نے بعد بند کرنے دقیانوس کے اپنی بکریون کے وہان بیٹہنے کے واسطے تہوڑا سا کہول دیا تہا اور کچہہ اُسکو
بند کر رکہا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اصحاب کہف کی دعا سے وہ کہُل گیا تہا اور کہتے ہین کہ دعا اُنکی یہ تہی کہ ایک شخص
نے اُن مین سے کہا کہ ایک مزدور کی مزدوری میرے پاس رہ گئی تہی اس سبب سے کہ اُسنے آدہی روز میرا کام
کیا تہا اور مین اُسکو تمام روز کی مزدوری دینے لگا اُسنے وہ مزدوری نہ لی اور خفا ہوکر چلا گیا اور مینے اُسکی

مزدوری کیا ایک بچھے گائے کا خرید کرکے گلہ مین چھوڑ دیا اوس سے بہت بچہ پیدا ہوئے اور بعد ایک مدت کے وہ شخص پھر میرے پاس آیا نہایت تنگدست ہوکر اور مزدوری اپنی مجھسے طلب
کی مینے اُسکو پہچانا اور اُسکا ہاتہ پکڑکر صحرا کو لیگیا اور کہا کہ یہ گلہ جو چرتا ہی یہ تیرا مال ہے اوسنے کہا کہ تو مجھسے ہنسی کرتا ہی مینے اُس سے کہا کہ واللہ یہ تیرا حق ہے اور سب قصہ
اُس سے بیان کیا اور وہ گلہ اُسکی سپرد کیا اور بعد اسکی مینے کہا کہ خداوندا اگر مینے یہ کام خاص تیری رضا کی واسطے کیا ہی تو ہمکو اس غار سے نجات دے تہائی
دروازہ غار کا کہل گیا اور دوسری شخص نے اُنمین سے کہا کہ خشک سالی مین ایک زن صاحب جمال گندم خرید کرنے میرے پاس آئی مینے اُس سے کہا کہ اگر مراد
میری حاصل کروا دے تو مین تجہکو غلہ دون وہ انکار کرکے واپس چلی گئی اور بیتاب ہوکر پھر آئی مینے اُس سے وہی سوال کیا وہ انکار کرکے پہر چلی گئی اور پہر آئی بہت ناچار
ہوکر اور مینے وہی پیغام دیا تو انکار کرکے پہر چلی گئی اور چوتہی مرتبہ پہر آئی کہ نہایت بیقرار تہی اور مینے اُس سے وہی سوال کیا مجبور ہوکر راضی ہوئی مین اُسکو اپنے گہر مین لیگیا اور
چاہا کہ اُس سے نزدیکی کرون وہ کانپنے لگی مینے اُس سے پوچھا تو کیون کانپتی ہی کہا کہ مین خدا سے ڈرتی ہون مینے یہ سُنا تو اپنے جی مین کہا کہ افسوس اسے نفس شوم
عورت کم عقل تو خدا سے ڈرے اور تو باوجود آسودگی کے عذاب خدا کا کچہ خوف نکرے مینے توبہ کی اور اُسکو غلہ دیکر رخصت کیا خداوندا اگر یہ کام مینے خاص تیری خوشنودی
کے واسطے کیا ہی تو ہمکو نجات دے تہائی دروازہ غار کا اور کہل گیا تیسرے شخص نے اُنمین سے کہا کہ والدین میرے بوڑہے تھے شب کو مین قدرے دودہ اُنکی واسطے لیگیا وہ اُس وقت
سوگئی تہے تکلیف ہونیکی جہت سے مینے اُنکو بیدار نہ کیا اور صبح تک اُنکی بیدار ہونیکی انتظاری مین کہڑا رہا اور ریوڑ کے برباد ہونیکا کچہ خیال نکیا صبح کو وہ بیدار ہوئے تو وہ
دودہ اُنکو مینے دیا اور خداوندا تو جانتا ہی اگر یہ کام میرا خاص تیری رضا کی واسطے تہا تو ہمکو نجات دے باقی کا تہائی دروازہ بہی کہل گیا اور غار مین روشنی ہوگئی اور
وہ واسطے خرید کرنے کہانیکی اُن سب مین سے فقط تملیخا وہان سی نکلکر شہر مین آیا اور شہر کی وضع کو نیا دیکہا تو بہت متعجب ہوا اور اپنی جی مین کہا کہ ایک شبانہ روز مین حال
اس شہر کا دگرگون ہوگیا اور کسیکو اُسنے نہ پہچانا اور نہ اُسکو کسینے پہچانا اور نان پزکی دکان پر جاکر دس درہم دقیانوس کے سکہ کے نان بائی کو دئے اور کہا کہ اسکی
روٹیان دے نان بائی نے جو وہ درہم دیکہی تو پوچہا کہ یہ خزانہ تو نے کہان سے پایا ہی اُسنے کہا کہ خزانہ تو مینے نہین پایا ہی لوگ یہ سُنکر وہان جمع ہوگئے اور تملیخا کو نسطوس قاضی
کے پاس لے گئے قاضی نے اُس سے درہمون کا حال پوچہا تو کہا کہ یہ درہم تو مینے اپنے باپ کے گہر سے فلانے روز لئے تہے کسینے اُسکی باپ کو نہ جانا کہ وہ کون تہا قاضی نے اُسکو بادشاہ کی
پاس بہیجدیا وہ زاری کرنے لگا کہ دقیانوس مجہکو مرواڈالیگا لوگون نے کہا کہ وہ دقیانوس کون ہے تملیخا نے کہا کہ حاکم اس شہر کا ہی لوگون نے کہا کہ شاید تو دیوانہ ہی کہ
دقیانوس کا ذکر کرتا ہی وہ تو عرصہ دراز سی واصل جہنم ہوگیا ہے تملیخا یہ سُنکر بہت متعجب ہوا اور اُسکو بادشاہ کی پاس لیگئے تملیخا نے بادشاہ کو دیکہا کہ ایک جوان ہی کہ یاد خدا
اور ذکر عقبی مین مشغول ہی بادشاہ نے پوچہا کہ تو کون ہے اور گہر تیرا کہان ہے تملیخا نے کہا کہ مین فلانے شخص کا بیٹا ہون جو اس شہر مین مشہور ہے فلانے کوچہ مین فلانے شخص کے
ہمسایہ مین وہ رہتا ہی کسینے اُسکو نہ پہچانا بادشاہ نے کہا کہ تو دیوانہ ہی یا مکار ہی کہ اس حیلہ سے اپنے تئین چہوڑانا چاہتا ہی راست راست بیان کر کہ تیرا کیا حال ہے
تملیخا نے تمام قصہ اپنا بیان کیا بادشاہ نے علما کو طلب کرکے دریافت کیا اُنہون نے بیان کیا کہ پہلی اس سے دقیانوس کے زمانہ مین یہ حال گزرا ہے اور اس زمانہ مین وہ
لوگ ظاہر ہونگے بادشاہ یہ سُنکر مع علما تملیخا کے ہمراہ غار پر گیا اور تختے پر نام سب اصحاب کہف کے لکہی ہوئی دیکہے اور تملیخا غار کے اندر گیا اور اپنی یارون کو سب
حال سے مطلع کیا یہ بات سُنکر وہ سجدہ مین گئے اور دعا کی کہ خداوندا ہمپر پہر خواب کو غالب کردے خدا تعالی نے خواب کو اُنپر غالب کردیا اور بادشاہ غار کی اندر گیا تو
اُنکو سوتا ہوا پایا اسکے ہمراہیون نے اُنکے عدد مین اختلاف کیا کسینے تو کہا تین ہین اور کسینے کہا کہ پانچ ہین اور کسینے کہا کہ سات ہین اور کہتے ہین کہ صحیح یہ ہی کہ
یہ کلام اختلاف کا جو کہ قرآن مین ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کی نصرانیون کا ہی کہ وہ اختلاف کرتے تھے اور اُسکا علم کہ کتنے تہی وہ خدا کی پاس
ہے اور بادشاہ نے وہان ایک مسجد بنوادی زیارت کرنیوالونکی واسطے اور منقول ہے کہ معاویہ رومیون کی لڑائی کو جاتا تہا اُس غار پر پہنچا کہنے لگا کہ اُسکو کہولو تا کہ
ہم دیکہین ابن عباس نے منع کیا اور کہا کہ جو شخص تجہسے بہتر تہا اُسکو خدا تعالی نے منع کیا ہی چنانچہ خطاب کیا ہے حضرت سے کہ لو اطلعت علیہم لولیت منہم فرارا
ولملئت منہم رعبا معاویہ نے ابن عباس کا کہنا نہ مانا اور اپنے آدمی غار کے اندر بہیجے ایک ایسی ہوا چلی کہ وہ سب آدمی جلکر مرگئے اور روایت صحیحہ مین آیا ہی
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آرزو کی کہ اصحاب کہف کو دیکہون جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا صلعم تو اُنکو دنیا مین نہ دیکہیگا لیکن تو ایک جماعت کو
اپنے اصحاب مین سے اُنکی پاس بہیج کہ وہ اُنکو تیرے دین کے طرف بلائین حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیونکر بہیجون جبرئیل نے کہا کہ مثل سلیمان پیغمبر کے چادر پر بٹہین
جیسے کہ وہ تخت پر بیٹہتا تہا اور تو دعا کر خدا سے کہ ہوا اُنکو اُٹہا کر لیجائے جیسے کہ سلیمان کو لیجاتی تہی حضرت نے فرمایا کہ چادر کو بچہائین اور علی مرتضی علیہ السلام
اور سلمان اور ابوذر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو بٹہلایا اور فرمایا کہ جب کسیکو تم مین سے اصحاب کہف سلام کا جواب دیوین وہ وصی میرا ہے اور حضرت نے

دعا کی تو ہوا اُنکو بحکم خداوند اُٹھا کر لیگئی اور غار پر پہنچا دیا اُنہون نے چادر پر سے اُتر کر غار کا پتھر اُٹھایا جسوقت روشنی ہوئی تو کُتا اصحاب کہف کا حملہ آور ہوا اور اُسکی نظر ان آدمیون پر پڑی تو خاموش ہوگیا اور اپنی دُم کو ہلانے لگا علی مرتضیٰ علیہ السلام نے ابوبکر سے کہا کہ تم اصحاب کہف کو سلام کرو ابوبکر نے سلام کیا جواب نہ آیا اور اسیطرح عمر نے اور عثمان نے اور ابوذر نے سلام کیا کسیکو جواب نہ آیا جسوقت حضرت علی علیہ السلام نے سلام کیا تو جواب آیا کہ علیک السلام رحمة اللہ وبرکاتہ علیؑ نے فرمایا کہ مین رسول ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور حضرت رسول خدا کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون کہ تمکو طرف دین پیغمبر آخر الزمانؐ کے کہ وہ دین اسلام ہے ہدایت کرون اصحاب کہف نے جواب مین کہا کہ مرحبا تجھکو اور اُسکو دونو کو ہم ایمان لائے اور ہمنے اُسکے دین کی تصدیق کی حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول خدا نے تمکو دعا بھیجی ہے اُنہون نے کہا کہ ہماری طرف سے محمد رسول خدا کو درود اور سلام پہنچے جبتک آسمان اور زمین ہے اور جسوقت اُنہون نے دین اسلام کو قبول کر لیا اور نبوت خاتم الانبیا اور ولایت سید الاوصیا پر ایمان لائے تو حضرت علی علیہ السلام نے ہوا کو حکم کیا وہ اُنکو وہان سے لیکر چلی اور پہلی ہے کہ وہ رسول خدا کے پاس پہنچین جبرئیل نے رسول خدا کو اُس گفتگو کی کہ جو اُنکی اور علیؑ کے درمیان واقع ہوئی تھی خبر کی جسوقت کہ وہ حضرتؐ کی خدمت مین پہنچے تو رسول خدا نے فرمایا کہ جو کچھ اصحاب کہف اور تمہارے درمیان گفتگو ہوئی ہے اُسکو پہلے مین بیان کرون یا تم بیان کرو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول خدا آپ پہلے بیان کرین جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب کے روبرو وہ سب گفتگو کہ جو علی مرتضیٰؑ کے اور اصحاب کہف کے درمیان آئی تھی بیان فرمائی اور منقول ہے کہ وقت ظاہر ہونے امام مہدی علیہ السلام کے بھی بیدار ہونگے اور امام مہدی علیہ السلام اُنکو سلام کرینگے اور وہ امام مہدی علیہ السلام کو جواب دینگے اور پھر سو جائینگے اور قیامت تک پھر بیدار نہونگے اور دوسری روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحاب کہف بیدار ہو کر مہدیؑ کی صحابہ مین سے ہونگے اور قصہ اُنکا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین اسطرح بیان کیا ہے اپنے حبیب سے خطاب کر کے کہ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت جگہ پکڑی جوانون نے طرف غار کے وہ جوان کہ جو اصحاب کہف ہین اور جوان اُنکو خدا تعالیٰ نے اسواسطے فرمایا ہے کہ وہ مومنین تھے اور جو کوئی کہ ایمان لاوے اور پرہیزگاری اختیار کرے حقیقت مین جوان وہی ہے اور عمر مین وہ لوگ ادھیڑ تھے اور بادشاہ کے دین سے بھاگ کر وہ غار مین آئے تھے اور کہف اُس غار کو کہتے ہین جو پہاڑ مین ہوتا ہے اور فتیة جمع فتی کی ہے اور فتے جوان کو کہتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا پس کہا اُنہون نے کہ اے پروردگار ہمارے دے تو ہمکو مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً نزدیک اپنے سے رحمت کو کہ مراد اُس سے بخشش ہے روزی مین اور امن ہے دشمن سے وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اور تیار کر تو واسطے ہمارے کام ہمارے سے بھلائی کو کہ جسکے سبب سے ہم رہنمائی پائین اور یہ کہ ہم سلامتی سے اِس غار سے باہر نکلین اور وہ امر کہ جسمین ہماری نجات ہو اور نجات اُنکو اُس بادشاہ سے منظور تھی کہ جسکا نام دقیانوس تھا اور وہ بت پرست تھا اور اُسکی خوف سے وہ غار مین جا کر چھپے تھے اور نام اُنکے شہر کا فسوس تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بادشاہ مجوسی تھا اور لوگون کو طرف دین مجوس کے بلاتا تھا اور اصحاب کہف حضرت عیسٰیؑ کے دین پر تھے فرماتا ہے خدا کہ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ پس مارا ہمنے یعنے رکھا ہمنے اوپر کانون اُنکے نیند کو کہ کسیکی آواز کو نہ سُنین وہ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا بیچ غار کے برس گنے ہوئے یعنے کئی برس تک ہمنے غار مین اُنکو سُلایا اور سنین منصوب علی الظرفیة ہے اور عددا مفعول مطلق ہے اور مراد عدد سے ذات عدد ہے یعنے صاحب عدد اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ پھر اُٹھایا ہمنے اُنکو بعد سُلانے کے یعنی بیدار کیا اُنکو لِنَعْلَمَ تاکہ جانین ہم یعنی علم ازلی جو ہمارا متعلق ہوا تھا اُسکے واقع ہونے پر زمانہ آئندہ مین وہ علم مطابق ہو جائے اِس علم حالی کے جسوقت کہ وہ واقع ہو جائے یعنی وہ معلوم ظاہر ہو جاوے جسطرح سے کہ ہمنے اُسکو جانا تھا کہ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ کونسا دو گروہ مختلف مین سے قوم اصحاب کہف مین سے کہ وہ دو گروہ مومنین اور کفار کی ہین کہ اُنہون نے اُنکے سونے کی مدت مین اختلاف کیا ہے اور یا یہ کہ سوائے اُنکے اہل کتاب مین سے جو آپس مین اختلاف کرتے ہین یا متقدمین اور متاخرین جو اُنکی مدت مین اختلاف کرتے ہین ہمکو معلوم ہو جائے کہ کون اِن دونو گروہون مین سے اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا بہت نگاہ رکھنے والا شمار کا ہے واسطے اُس چیز کے کہ ڈھیل کی ہے اُنہون نے ایک مدت غار مین یعنے معلوم ہوا کہ اُن دو گروہ مین سے کس گروہ نے اُنکے غار مین ٹھیرنے کی مدت کو راست راست شمار کیا ہے اور امدا تمیز واقع ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے اے محمد صلعم نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ خبر اُنکی ساتھ حق کے راست راست کہ جسمین کسی طرح کا فرق نہو اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ تحقیق کہ وہ اصحاب کہف جوان ہین کہ بصدق دل اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ ایمان لائے وہ ساتھ پروردگار اپنے کے وَزِدْنٰهُمْ هُدًى اور زیادہ کی ہمنے اُنکو رہنمائی توفیق اور لطف عطا کر کے کہ وہ دین حق پر ثابت رہے

وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اور باندہ دیا ہم نے اوپر دلون انکے کے ایمان کو کہ انہون نے صبر کیا اور اپنے گھرون کو چھوڑ کر نکل گئے اپنے دین کے بچانے کے واسطے اِذْ قَامُوْا جسوقت
کھڑے ہوئے وہ آگے اُس بادشاہ کے اور اُسنے انکو بت پرستی کیطرف بلایا فَقَالُوْا پس کہا اُن جوانون نے کہ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار ہمارا پروردگار
آسمانون کا اور زمین کا ہے کہ جسنے انکو پیدا کیا ہے لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا ہرگز نہ پرستش کرینگے ہم سوائے انکے کسی معبود کو اور اگر بالفرض ہم کسی
اور معبود کی پرستش کے قایل ہون تو لَقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا البتہ تحقیق کہا ہو ہمنے اُسوقت بات زیادہ کو یعنے جسوقت کہ ہمنے سوائے خدا کے کسی معبود کی پرستش کو کہا ہو
تو ہمنے بہت زیادہ بات بعید حق سے کہے ہو کہ وہ نہایت خطا اور دروغ ہی اور بالکل باطل ہے اور شططا صفت ہے مصدر محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق قلنا کا ہے
یعنے قولاً شططا اور فرماتا ہی خدا کہ کہا اُن جوانون نے هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا یہ لوگ قوم ہمارے شہر افسوس کے رہنے والے کہ اتَّخَذُوْا پکڑا ہی انہون نے یعنے اختیار کیا ہی انہون نے
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً سوائے اُس خدا کے معبودون کو لَوْلَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ کیون نہیں لاتے ہین وہ اوپر انکے یعنے اُن بتونکی پرستش اور استحقاق عبادت پر وہ کفار کیون
نہیں لاتے ہین بِسُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ دلیل روشن اور حجت ظاہر کو اور بدون دلیل کے جو کہ لوگونکو بت پرستی کی تکلیف دیتے ہین عقل سے بعید ہے اسواسطے کہ ہر امر مین سے
بالخصوص اعتقادات مین دلیل عقلی چاہیئے اور پیروی اپنے والدین کی اور اپنی قوم کی اور اپنے رئیس کے دین مین کفایت نہیں کرتی ہی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اُس شخص سے کہ افترا کرے اور بنالیوے عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ اپنے دل سے اُسکے واسطے شریک مقرر کرے یہ آیتیں اور
مابعد کے آیتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ اصحاب کہف اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوطالب مثل اصحاب کہف کے اپنے
ایمان کو پوشیدہ رکھتے تہے اور شرک کو ظاہر کرتے تہے خدا تعالی نے اجر انکا دو برابر کیا اور دوسری روایتین فرمایا ہے کہ مثل اصحاب کہف کے کسیکا تقیہ نہیں ہوا کہ
انکی عیدمین حاضر ہوتے تہے اور مثل انکی زنار باندہتے تہے خدا تعالی نے انکو دو مرتبہ اجر دیا اور کہتے ہین کہ بعد گفتگو کے اصحاب کہف نے اُس بادشاہ جبار سے
مہلت چاہی اور مہلت حاصل کرکے اپنے شہر سے بہاگے تملیخا نے راہ مین اپنے یارون سے کہا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور جسوقت
یکسو ہو تم اُن مشرکون سے اور اُس چیز سے کہ پرستش کرتے ہین وہ سوائے خدا کے اور مایعبدون کا عطف ہم کی ضمیر پر ہے یعنے جسوقت اُن مشرکون سے اور اُن کے
معبودونکی پرستش سے تم دور ہوکر خدای برحق کیطرف متوجہ ہو تو فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ پس رجوع کرو تم طرف غار کے اور وہان اپنے رہنے کے واسطے جگہ پکڑو کہ
یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ پہیلا دیگا واسطے تمہارے پروردگار تمہارا اور پہیر دیگا مِّنْ رَّحْمَتِهٖ رحمت اپنی مین سے یعنے کثرت سے رحمت اپنی تمپر نازل کریگا کہ روزی
مین تمہارے فراخی ہوجاویگی اور آخرت مین خدا تعالی تمہارا درجہ بلند کریگا وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا اور تیار کریگا واسطے
تمہارے کام تمہارے سے سبب نفع لینے کا دنیا اور آخرت مین یہ قول اُس کا نہایت خلوص اور کمال اعتماد سے خدا پر
تہا اور اسمین دلالت ہے ہجرت کے بلند مرتبہ ہونے پر اور دار الکفر کے سکونت کے قباحت پر اور وہ لوگ
طرف غار کے روانہ ہوے اور غار مین جاکر داخل ہوے اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُس غار کے کنارے
پر چشمہ بلنے کا تہا اور قسم قسم کے میوے تہے اُسمین سے خوب اُنہون نے کہایا اور پانی پیا اور جسوقت غار مین داخل ہوے
تو خدا تعالی نے اُنپر نیند کو غالب کردیا اور بعضی روایت مین یہ ہے لکہا ہے کہ روح انکی خدا نے قبض کی اور دقیانوس کو خبر
ہوئی تو ہتی ہزار سوار سے وہ وہان پہنچا اور انکو سوتا ہوا دیکہکر کہا کہ سزا انکی یہی ہے کہ غار کا دروازہ بند کردو وہ غار انکے حکم سے
بند ہوگیا اور تین سو اور نو برس وہ اُس غار مین سوتے رہے اور اُسی روایت مین ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے
فرمایا کہ دقیانوس ایک بادشاہ تہا کہ اصحاب کہف کے شہر پر وہ غالب ہوا اور زر اور جواہر اُسنے بہت جمع کیا تہا اور غلامون کو
اپنے حکم دیا تہا کہ وہ پیالہ مشک اور گلاب سے پر کرتے تہے اور کبوترون کو تعلیم کیا تہا وہ اُس پیالہ مین غوطہ مار کر مشک اور گلاب
اُسکے تاج پر چہڑکتے تہے جسوقت نعمت دنیا کی اُسکے پاس کامل ہوگئی تو اُسنے دعوے خدائی کا کیا اور اصحاب کہف کو اُسکے وزرا مین سے لکہا ہے
اور لکہا ہے کہ یہی لوگ خدا پرست تہے اور مرفقا کو ابن عامر اور اہل مدینہ اور اعشی نے بفتح میم اور کسرہ فا پڑہا ہی اور باقیون نے بکسرہ میم اور فتحہ فا پڑہا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَرَى الشَّمْسَ اور دیکہے تو آفتاب کو اے دیکہنے والے کہ وہ غار اُن کا جانب جنوب کوہ کے
تہا کہ بوقت طلوع اور غروب اُس کے دونو طرف ہوتا تہا اور شعاع اُس کے غار مین داخل نہین

ہوتی تہے اور عفونت کو اُنکی تحلیل کر دیا تہا اور ہوا اُنکی معتدل ہو گئی تہی یہ سب سامان اُنکی جسمون کے اور اُنکی رنگون کے اور اُنکی کپڑون کی حفاظت کے واسطے
تہا کہ بگڑنے نہین اُس حال کو خدا تعالے بیان کرتا ہے اور دیکہے تو ہی دیکہنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتْ جسوقت طلوع کرے تو تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
جہک جاتا تہا غار اُنکے سے ذَاتَ الْيَمِيْنِ طرف جانب راست کے کہ وہ غار شمال رو تہا اسواسطے اُنپر دہوپ کا گذر نہین ہوتا تہا وَاِذَا غَرَبَتْ اور جب
غروب کرے تو تَقْرِضُهُمْ کترا جاتا تہا وہ آفتاب اُنسے ذَاتَ الشِّمَالِ طرف جانب چپ کے اور اُنکی غار مین نہین پہنچتا تہا وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ
اور وہ اصحاب کہف بیچ کشادگی کے تہے اُس غار سے کہ غار کے اندر میدان وسیع مین رہتے تہے اور ہوا خشک اُنکو پہنچتی تہی اور دہوپ کا وہان گذر
نہین ہوتا تہا اسواسطے کہ قطب تارہ کے مقابلہ مین اُنکی غار کا دروازہ ہی اور باد شمالی اُنکو پہنچتی تہی اور یہی سبب سے رنگ اُنکا متغیر نہین ہوتا تہا
ذٰلِكَ یعنی اسطرح سے جگہ دینا اصحاب کہف کو غار مین مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ نشانیون قدرت خدا کی سے ہی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ جس شخص کو کہ ہدایت کرے
خدا توفیق اور لطف عطا کرکے فَهُوَ الْمُهْتَدِ پس وہ ہدایت پانیوالا اور رستگار رہے مثل اصحاب کہف کے اور مهتدی مین سے یا محذوف ہو گئی ہے اسواسطے کہ
ہا مین سے حذف کرنا یا کا جائز ہے بخلاف فعل کے کہ اُسمین سے محذوف ہونا دلیل جزم کی ہی وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جس شخص کو گمراہی مین پڑا رہنے دیوے خدا
بسبب اُسکے عناد اور بسبب تامل کرنے اُسکے کے خدا تعالے کی قدرت کی نشانیون مین اور اُسکے دیدہ دانستہ انکار کرنیسے توفیق کو اُس سے اٹہالے تو
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا پس ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اُسکے کوئی دوست رہنمائی کرنیوالا کہ اُسکو گمراہی سے نکالے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے کسینے اس آیت کی تفسیر پوچہی تو فرمایا کہ خدا تعالے قیامت کے روز ظالمون کو طرف خانہ کرامت کے راہ نہ دکہلا دیگا اور رہنمائی کریگا مومنین صالحین کو
طرف بہشت کے کہ اُسمین اُنکو داخل کریگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا اور گمان کرتا تو اُن اصحاب کہف کو جاگنے والے جسوقت کہ تو اُنکو دیکہتا
وَّهُمْ رُقُوْدٌ اور حال یہ ہے کہ وہ سونے والے تہے وَّنُقَلِّبُهُمْ اور پہیرتے تہے ہم اُنکو ذَاتَ الْيَمِيْنِ طرف دہنی کروٹ کے وَذَاتَ الشِّمَالِ اور طرف
بائین کروٹ کے کہ زمین اُنکی بدنون کو نہ کہا جائے اور منقول ہی کہ چہٹے مہینے اُنکو کروٹ دیجاتی تہی وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ اور کتا اونکا
پہیلانیوالا تہا دونو باہین اپنی ساتہ چوکہٹ غار کے یعنے اُنکی چوکہٹ پر اپنی باہون کو پہیلائے ہوئے بیٹہا تہا اور کہتے ہین کہ وہ کتا ابلق ہی اور بعضے زرد اور بعضے
سرخ کہتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کتے سے ڈرتا ہو تو وہ اس آیت کو پڑہے وہ کتا اُسکو نہ کاٹے گا اور ذراعیہ منصوب ہے اسواسطے کہ وہ مفعول ہے باسط کا اور
باسط اگرچہ معنی ماضی ہے لیکن کلام حکایت حال ہی اسواسطے اُسنے عمل کیا ہی لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ اور اگر مطلع ہوتا تو اوپر اُنکے اور اُنکے پاس جاکر اُن پر
نظر کرتا تو لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا البتہ پشت پہیرتا تو اُنسے بہاگ کر اور فرارًا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اور البتہ پر ہو جاتا
تو اُنسے رعب مین رعبًا تمیز واقع ہوا ہے یعنے تو اصحاب کہف کو اگر دیکہتا تو تجہکو خوف معلوم ہوتا اسواسطے کہ کسیکو اُنکی دیکہنے کی طاقت نہ تہی کہ کوئی اُنکو دیکہتا
اسواسطے کہ آنکہین تو اُنکی کہلی ہوئی تہین اور بال اور ناخن اُنکے بڑہے ہوئے تہے اور ایک مکان تاریک وحشتناک مین وہ پڑے ہوے سوتے تہے اور اب
بہی اُنکا یہی حال ہے اور ان آیتون مین اگرچہ خطاب طرف جناب رسول خدا کے ہے لیکن مراد اُس سے سوائے حضرت کے اور لوگ ہین اور پہلے اس سے
گذر گیا ہے کہ معاویہ نے اصحاب کہف کا دیکہنا چاہا تہا اور ابن عباس نے اُسکو منع کیا تہا اور اُسنے کہنا ابن عباس کا نہ مانا تہا اور آدمی لینے غار مین اُسنے
بہیجے وہ سب اُس مین جل بہن کر خاکستر ہو گئے اور کہتے ہین کہ دقیانوس دروازہ غار کا بند کروا کر اپنے شہر مین آیا اور بعد چند روز کے جہنم کو روانہ ہوا
اور ملک اور مال اُسکا سب جاتا رہا اور بعد اُسکے کئی بادشاہون نے تصرف اپنا اُس ملک مین کیا یہانتک کہ نوبت بادشاہی تندروس کی
پہنچی وہ اُس زمانہ کے نیکون مین سے تہا اور مذہب اُسکا عیسائی تہا اور خداترس اور پرہیزگار تہا اور اُس زمانہ کے اکثر آدمیون کو مُردون کے دوبارہ
زندہ ہونے مین شبہہ ہوا اور انکار کرنے لگے بادشاہ نے ہرچند اُنکو نصیحت کی اور سمجہایا لیکن کچہ فائدہ نہوا خدا تعالے کو منظور ہوا کہ دلیل دوبارہ زندہ
ہونیکی اُنکو دکہلائے اسواسطے غار کے دروازہ کو ہاتہ سے ایک چرواہے کے کہ نام اُسکا الیاس تہا مفتوح کروایا اور اصحاب کہف کو بیدار کیا چنانچہ
خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنے جیسے کہ ہمنے اُنکو سُلایا تہا ایسے ہی بَعَثْنٰهُمْ اٹہایا ہمنے اُنکو بیدار کرکے اپنی قدرت سے کہ بسبب
ہونے مدت خواب کے نہ اُنکے بدن بگڑے تہے اور نہ اُنکے کپڑے بوسیدہ ہوئے تہے اسطرح سے ہمنے اُنکو بیدار کیا لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ تاکہ سوال
کرین وہ درمیان اپنے آپسمین کہ ایک شخص دوسرے شخص سے پوچہے کہ کتنے دیر ہم خواب مین رہے اور خدا تعالے کی قدرت کو ملاحظہ کرکے یقین

ع

اُنکا زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ کہا ایک کہنیوالے نے اُنمین سے کہتے ہین کہ وہ مکسلمینا تہا کہ عمر مین سب سے زیادہ تہا اُسنے کہا کہ کَمْ لَبِثْتُمْ مقدر بیچ اُنکی کم یوما لبثتم ہے اور
یوما کہ تمیز اُسکی ہے محذوف ہے یعنے کتنے روز ڈہیل کی تمنے سونے مین اور مقصود اُسکا پوچہنے سے یہ تہا کہ نماز جو فوت ہوگئی ہے تو اُسکو پڑہ لیوین اسواسطے
کہ وہ صبح کے یا شام کے وقت غار مین داخل ہوئے تہے اور جسوقت بیدار ہوئے تو آفتاب بلند ہوگیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ آفتاب غروب ہونیکی قریب پہنچا تہا
اور کچہ دن باقی تہا اسواسطے اُنہون نے کہا کہ ہم ایک دن پورے سوئی ہین یا کچہ کم ایک دن سے چنانچہ خدا یتعالے اُنکے قول کو بیان کرتا ہی کہ قَالُوْا کہا اُنہون نے کہ
لَبِثْنَا يَوْمًا ڈہیل کی ہے ہمنے ایک روز خواب مین اگر کل کے روز سوئے ہین اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا بعض دن سوئے ہین نہ پورے ایک دن اگر اسی روز سوئے ہین
یہ بات اُنہون نے اپنے گمان سے کہی تہی لیکن جسوقت اُنہون نے اپنے بال اور ناخن دیکہے بہت بڑہے ہوئے اور دراز تو قَالُوْا کہا اُنہون نے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا لَبِثْتُمْ پروردگار تمارا زیادہ عالم ہی ساتہ اُسچیز کے کہ ڈہیل کی ہی تمنے اور وہی خوب جانتا ہی کہ کتنی مدت تم سوئے ہو اس غار مین یہ بات بعض نے
بعض سے کہی اور اُنکی سمجہ مین کچہ نہ آیا تہا کہ ہم کسقدر سوئے ہین پہر کہنے لگے کہ ہمکو بہوک لگی ہے کوئی شخص ہم مین سے کہانا شہر سے لاوے فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ
پس بہیجو تم کسیکو اپنے مین سے بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ ساتہ روپیہ اپنے کے یہ جو تمہارے پاس ہے اِلَى الْمَدِيْنَةِ طرف شہر کے کہ کہانا خرید کر لاوے اور وہ روپیہ اُنکی پاس دقیانوس کے
سکہ کا تہا کہتے ہین کہ تملیخا کو کہانا لینے کو بہیجا اور ورق جمع ورقہ کی ہی اور ورقہ چاندی کو کہتے ہین خواہ اُسپر سکہ ہوا اور خواہ نہوا اور ورق کو ابو بکر اور ابو عمرو اور
خلف نے بسکون را پڑہا ہی اور باقیون نے بکسرہ را اور ابو عمرو نے قاف کو کاف مین ادغام کیا ہی حاصل یہ ہے کہ اُنہون نے تملیخا کو یا اور کسیکو بہیجنے کا قصد کیا تو کہا کہ
فَلْيَنْظُرْ پس چاہئے کہ نظر کری اور خوب دیکہے وہ کہانیکا لانیوالا کہ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا کونسا اُن کہانون مین کا پاکیزہ تر ہی باعتبار کہانیکی کہ وہ کہانا پاک اور مومن کے
ہاتہ کی ذبح کئی ہوئی جانور کا ہو اسواسطے کہ بعضے اُس شہر مین مومن بہی تہی کہ اپنا ایمان کو پوشیدہ رکہتے تہی اسلئے اُنہون نے کہا کہ اُنکی ہاتہ کا ذبح کیا ہوا ہو اگر گوشت
کسی جانور کا ہو اور بت پرستون اور مجوسیون کے ہاتہ کا ذبح کیا ہوا نہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد پاکیزہ سے ارزان اور کثیر ہے اور ایہا کی ضمیر اطعمہ کیطرف
پہرتی ہے جو کہ کلام سی سمجہا جاتا ہی اور اکثر کہتے ہین کہ ایہا کی ضمیر مدینہ کیطرف پہرتی ہے اور مراد مدینہ سے اہل مدینہ ہین اور طعاما تمیز ہے ازکی کی اور اُن
لوگون نے کہا کہ پاک اور حلال کہانا لاوی لانیوالا اور کہا کہ فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ پس چاہئے کہ لاوے وہ لانے والا تمہارے پاس رزق کو مِّنْهُ اُس کہانے
مین سے وَلْيَتَلَطَّفْ اور چاہئے کہ نرمی کرے وہ کہانیکا خرید کرنیوالا کہانے کی خرید کرنے مین اور جہگڑا نہ کری وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اور نہ خبر کرے ساتہ تمہاری کسیکو
شہر کے لوگون مین سے اور تمہارے حال سی اور تمہارے اس غار مین ہونے سے کسیکو مطلع نہ کری اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لوگ شہر کے رہنے والے کہ اکثر دقیانوس کے تابع ہین
اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ اگر غالب آوینگے وہ اوپر تمہارے تو يَرْجُمُوْكُمْ سنگسار کرینگے تمکو پتہرون سے اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ یا پہیرینگے تمکو بیچ مذہب اپنے کے
جیسے کہ پہلے انکے دین پر تہی وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا اور ہرگز نہ رستگاری پاوگی تم اُسوقت ہمیشہ اور جسوقت کہ اُنکے دین مین تم آگئی تو پہر ہمیشہ عذاب مین ہوگے اور
کوئی خیر نہ کرسکنے پاوگی اسواسطے کہ جو اعمال نیک کہ بدون تقیہ کے ہوتے ہین وہ حالت تقیہ مین نہین ہوتی اور جسوقت کہ اُنہون نے یہ گفتگو کرلی تو تملیخا کو یا اور
کسیکو جانب شہر روانہ کیا اور وہ شہر مین داخل ہوا تو شہر کو اور وضع پر دیکہا اور اُسکی باشندی بہی اجنبی آدمی پائی اُسکو بہت تعجب ہوا اور وہ درہم دقیانوسی سکہ
کے واسطی خرید کرنے کہانیکی اپنے ہمراہ لیگیا تہا لوگون نے اُن درہمون کو دیکہکر کہا کہ تو نے یہ خزانہ کہین سے پایا ہی اُسنی انکار کیا یہانتک کہ نوبت اُسکی بادشاہ
تک پہنچی اور بادشاہ اُسکو ہمراہ اپنے لیکر غار پر گیا اور تختے مین نام اُنکی پڑہ کر بہت متعجب ہوا اور حیران ہوا اور اُسوقت لوگون کو دوبارہ زندہ ہونیکا یقین ہوگیا
چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہمنے اُنکو بیدار کیا ہے ایسی ہی اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اطلاع کی ہے ہمنے اوپر اُنکی یعنے بادشاہ تندروس
کی قوم کو جنکو کہ مُردون کے دوبارہ زندہ ہونے مین شبہ تہا اُنکو اطلاع دی ہے ہمنے لِيَعْلَمُوْٓا تاکہ جانین وہ بیقین کہ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق وعدہ خدا کا
قیامت کے ہونے مین اور دوبارہ زندہ ہوکر واسطے جزاے اعمال کے اُٹہنے مین حَقٌّ حق اور راست اور درست ہے اسواسطے کہ اسقدر مدت تک سونا
اور پہر بیدار ہونا مشابہ ہے دوبارہ زندہ ہونے کی اور بعضی روایت مین یہ ہے کہ اصحاب کہف مرکر دوبارہ زندہ ہوئے ہین اور جسکو لوگ خواب
کہتے ہین وہ حقیقت مین موت تہی اس صورت مین دوبارہ زندہ ہونے مین کچہ شبہ نرہا اور جو کچہ خدایتعالے وعدہ کرتا ہے قیامت کے ہونیکا وہ
سب حق ہے وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور تاکہ جانین وہ کہ تحقیق قیامت نہین شک ہے بیچ اُسکے اسواسطے کہ جو شخص قادر ہے تین سو
اور نو برس سُلانے پر اور اسقدر مدت تک بدنون اور کپڑون کے باقی اور سلامت رکہنے پر تو وہ بلاشبہ قادر ہے دوسری بار روح کو بدن مین داخل کرنے پر

اور حدیث مین وارد ہوئی ہی کہ نیند بہائی موت کا ہی اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جیسے سوتے ہو تم اور بیدار ہوتے ہو تم ایسے ہی مرکر زندہ ہوگے تم
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ دنیا کی طرف بہت آدمیون نے بعد مرنے کے رجوع کی ہے انہین سے اصحاب کہف بہی ہین
خدا تعالی نے تین سو اور نو برس انکو مردہ رکہا اور پہر زندہ کیا اُس قوم کے زمانہ مین جو کہ دوبارہ زندہ ہونیکا انکار کرتی تہے تاکہ حجت انپر تمام ہو اور
اپنی قدرت انکو دکہلائی کہ قیامت کا انکو یقین ہو اور تندروس کی قوم کو مطلع کیا اصحاب کہف کے حال سے اُسوقت کہ اِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ
أَمْرَهُمْ جسوقت کہ وہ جہگڑا کرتے تہے آپسمین کام اپنی مین کہ بعضے تو کہتے تہے کہ فقط روح محشور ہوگی اور بعضے کہتے تہے کہ روح اور بدن دونو محشور ہونگے اور یا یہ کہ
بعضے تو کہتے تہے کہ اصحاب کہف سوتے ہین جیسے کہ پہلی سوتے تہے اور بعضے کہتے تہے کہ مرگئے ہین اس امر مین انکا جہگڑا تہا اور بعضے کہتے تہے کہ یہان
ایک عمارت بنانی چاہئے جیسے کہ قبرستانون مین ہوتی ہے اور آدمی یہان کا رہنا اختیار کرین اور کافر کہتے تہے کہ اصحاب کہف ہم مین سے ہین ہم اپنا عبادتخانہ
یہان بنائینگے اور مسلمان کہتے تہے کہ اصحاب کہف ہم مین سے ہین ہم یہان مسجد بنائینگے اور اِذْ يَتَنَازَعُونَ منصوب ہے اعنی ناصب یا اذکروا سے فَقَالُوا
پس کہا اُن لوگون نے کہ ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا بناؤ تم اوپر اُن اصحاب کہف کے ایک عمارت کو کہ آدمیون کی نظرون سے پوشیدہ ہو جائین اور یا یہ کہ آدمی انکی مقام کو
اس علامت سے پہچانین رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار انکا زیادہ عالم ہی ساتہ حال انکی کے اور زیادہ واقف ہے اُن لوگون سے کہ جو جو انکی مقدمہ مین نزاع
کرتے ہین کہ کوئی تو کہتا ہی کہ وہ زندہ ہین اور کوئی کہتا ہی وہ مرگئے ہین اور یہ جملہ معترضہ ہے کہ بیچ مین آگیا ہی اور پہر خدا تعالی نے وہ پہلا ہی ذکر شروع کیا اور فرمایا کہ
قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ کہا اُن لوگون نے کہ غالب ہوئے تہے اوپر امر انکی کے کہ وہ بادشاہ تہا اور مومنین اُسوقت کے تہے اُنہون نے کہا کہ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا البتہ پکڑینگی ہم یعنے بنائینگے ہم اوپر اُن اصحاب کہف کے مسجد کو کہ آدمی وہان نماز پڑہین اور یہ قول دلالت کرتا ہی اس
امر پر کہ مسلمانون کی اُسوقت وہان کثرت تہی اور کافرون پر وہ غالب تہے اور جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ مین جو لوگون نے اصحاب کہف کے مقدمہ مین اختلاف
کیا تہا اُسکو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ اور قریب ہے کہ کہینگے نصارے نجران کے اصحاب کہف کو کہ وہ تین ہین رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ چوتہا
انکا کتا انکا ہی وَيَقُولُونَ اور کہینگے نسطوریہ نصرانیون مین سے انکو کہ خَمْسَةٌ پانچ ہین اصحاب کہف سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ چہٹا انکا
کتا انکا ہے رَجْمًا بِالْغَيْبِ پہینکینگے سخن کو پہینکنا ساتہ غیب کے یعنے غیب کی بات کو اپنی جی سے بناکر کہینگے اور جو کہ اصل مین ہے اُس سے مطلع نہین کہتے
اور رجما مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی وَيَقُولُونَ اور کہینگے وہ مسلمان آپ پیغمبر کے خبر دینے سے جبرئیل کے واسطہ سے کہ سَبْعَةٌ سات ہین
اصحاب کہف وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور آٹہوان انکا ہے کتا انکا حق تعالی نے پہلے واقع نزاع سے مسلمانون کو خبر دی تاکہ یقین انکا زیادہ ہو اور
بعد اسکے نصارے نجران کے آئے اور ذکر اصحاب کہف کا درمیان مین لائے اور دو شخص اُنمین رئیس تہے سید اور عاقب سید کہ نسطوری تہا اپنی اٹکل
سے کہنے لگا کہ اصحاب کہف تین شخص ہین اور چوتہا انکا کتا انکا ہی اور عاقب نے اپنی گمان سے کہا کہ اصحاب کہف پانچ آدمی ہین اور چہٹا انکا کتا انکا ہی
اور مسلمانون نے کہا کہ وہ سات ہین اور آٹہوان انکا کتا انکا ہی اور عبد المسیح نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ قول مسلمانون کا آپسمین صحیح ہے اور ثامنہم
پر واو عطف کا آیا ہی اور رابعہم اور سادسہم پر نہین آیا سو اسلئے کہ ثامنہم کا بہی جملہ کا عطف سبعة کی جملہ پر ہے اور سبعة خبر ہی مبتدأ محذوف
کی یعنی ہم سبعة اور ایسی ہی ثلثة اور خمسة خبر ہین مبتدأ محذوف کی اور رابعہم پر واو اسواسطی نہین آیا کہ وہ صفت ہے ثلثة کی اور ایسی ہی سادسہم صفت ہے
خمسة کی اور جیسے کہ خدا تعالی نے اشارہ کیا ہے طرف بطلان قول تین کہنے والون او پانچ کہنے والون کی ایسی ہی اشارہ کرتا ہے طرف سچی قول
اہل اسلام کے چنانچہ فرماتا ہی کہ قُل کہہ تو اے محمد صلعم کہ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم پروردگار میرا زیادہ جاننے والا اور عالم تر ہی ساتہ شمار اُن اصحاب
کہف کے مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ نہین جانتی ہین شمار انکی کو مگر تہوڑے آدمی کہ وہ پیغمبر آخر الزمان اور اصحاب انکی ہین اور یہی مشہور ہے مفسرین مین اور
دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت صادق علیہ السلام کا چنانچہ فرمایا ہی کہ نکلینگے ہمراہ قایم علیہ السلام کے کعبہ کی پشت سے ستائیس آدمی پندرہ تو قوم
موسئے مین سے کہ جو طرف حق کے ہدایت کرتے تہے اور حق کے ساتہ عدالت کرتے تہے اور سات آدمی اصحاب کہف کے اور یوشع بن نون اور سلمان
فارسی اور ابودجانہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر یہ لوگ اُسکی انصار مین سے اور حکام مین سے ہونگے اور نام اصحاب کہف کے پہلی اس سے انکی قصہ مین گزر گئی
ہین اور مکرر پہر بیان کرتا ہون کہ مکسلمینا اور تملیخا اور مرطوس اور نینوکس اور دربوش اور ساریونس یہ تو نام انکے ہین اور جسر واہی

کا نام کشفطیطیونس ہے اور کتے کا نام قطمیر ہے لیکن ان ناموں کی صحت دشوار ہے اور نام اصحاب کہف کے چھ تو پائے جاتے ہیں اور ساتواں نام معلوم نہیں ہوتا کہ
کیا ہے اور ابن عباس سے انکی ناموں کی تاثیر میں روایت ہے کہ جو کوئی انکو لکھکر اپنے پاس رکھے تو خوف اور ترس سے امن میں رہے اور اگر کسی جگہ آگ لگی تو
ان ناموں کو ایک کپڑے پر لکھکر آگ میں ڈالدیں وہ آگ خاموش ہو جاویگی اور اگر بچہ گہوارہ میں روتا ہو تو ان ناموں کو لکھکر اسکے زیر سر رکھیں وہ آرام سے
ہو جائیگا اور اگر لکڑی پر لکھکر اُس لکڑی کو زراعت میں کھڑا کریں تو وہ زراعت آفت سے محفوظ رہیگی اور اگر کوئی بادشاہ کے پاس جائے تو ان ناموں
کو لکھکر اپنی ران پر باندھ لیوے بادشاہ اسکی توقیر کریگا اور واسطے تپ سہ روزہ اور درد سر اور تونگری اور ترقی جاہ کے واسطے بھی داہنی ران پر
باندھے اور واسطے آسانی وضع حمل کے بائیں ران پر باندھے اور کشتی میں سوار ہونے کے واسطے اور قتل سے نجات پانے کے واسطے بھی بائیں ران پر
باندھے اور بعد بیان شمار اصحاب کہف کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو وقت تجھکو وحی سے معلوم ہو گیا کہ اصحاب کہف کے اسقدر تھے تو فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ
پس جھگڑا کر تو بیچ مقدمہ انکے نصاریٰ سے اِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا مگر جھگڑا کرنا ظاہر کہ جو کچھ تجھکو وحی سے معلوم ہوا ہے وہ بیان کر کہ اصحاب کہف اسقدر ہیں اور
انکی رد کرنے اور جاہل کرنے کے درپے مت ہو وَلَا تَسْتَفْتِ اور مت فتویٰ طلب کر تو فِيهِمْ مِنْهُمْ بیچ مقدمہ ان اصحاب کہف کے ان اہل کتاب سے أَحَدًا
کسی سے یعنے اصحاب کہف کے مقدمہ میں اہل کتاب میں سے کسے سے فتویٰ مت چاہ تو کہ تو بطریق وحی انکی حال سے واقف ہو گیا ہے اور وہ جو کچھ کہتے ہیں سب اپنے
گمان سے کہتے ہیں اور علم اُسکا انکو نہیں ہے اور ان آیتوں میں اگرچہ خطاب حضرت کی طرف ہے لیکن مراد اُس سے امت کے لوگ ہیں اسواسطے کہ حضرت کو وحی سے معلوم ہو گیا تھا
اُنسے معلوم کرنیکی احتیاج نہ تھی اور جناب رسول خدا صلعم سے جس وقت قریش تعلیم علمائے اہل کتاب قصہ اصحاب کہف اور قصہ ذوالقرنین اور قصہ ملاقات موسیٰ
اور خضر پوچھنے آئے تھے تو حضرت نے فرمایا تھا کہ میں تمسے یہ قصہ کل بیان کرونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہا تھا اسواسطے وحی چالیس روز تک بند رہی تھی چنانچہ
حضرت صادق علیہ السلام کی روایت میں پہلے اس سے اس قصہ کے بیان میں گزر گیا ہے اس مقدمہ میں خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ بدون کہنے انشاء اللہ تعالیٰ
کی کسی امر کے بیان کا یا کام کرنیکا وعدہ نکرنا چاہئے چنانچہ فرماتا ہے وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ اور نہ کہہ تو واسطے کسی چیز کے جس چیز کا قصد کرے تو کہ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ
غَدًا تحقیق میں کرنیوالا ہوں اُس کا کل کو إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہ کہ چاہے خدا یعنے جس کام کے کرنیکا تو ارادہ کرے اور کہے کہ کل کو یہ کام میں کرونگا تو
اسکے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بھی کہہ اسواسطے کہ وہ کام اگر خدا کی مشیت میں نہوگا تو تو اُسکو نہ کر سکیگا اور اُس وقت دروغگو ہو جاویگا اور جس وقت انشاء اللہ تعالیٰ
کہا تو پھر دروغ اس کام کے نہونے سے عاید نہیں ہو سکتا اور حرام امر پر انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہنا چاہئے یعنے اسطرح نہ کہنا چاہئے کہ کل کو میں شراب نوش کرونگا
انشاء اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ خدا فعل حرام کو نہیں چاہتا ہے اور قسم کے بعد اگر انشاء اللہ کہا جاوے تو وہ قسم پختہ نہوگی اور اگر ایسی قسم کے برخلاف کوئی امر کرے تو
کفارہ دینا نہ آئیگا لیکن چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کو بعد تکلم قسم کے متصل کہے اور بہت فاصلہ نکرے کہ جو عادت کے خلاف ہے اور ذکر اسکا بعد اسکے آتا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ اور یاد کر تو پروردگار اپنے کو جس وقت فراموش کرے تو یعنے جس وقت تجھکو بعد فراموش کرنے انشاء اللہ تعالیٰ کی
یاد آئے کہ میں نے انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہا ہی تو چاہئے کہ تو اُسوقت انشاء اللہ کہہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبتک کلام منقطع نہیں ہوتا ہے اُسوقت تک
انشاء اللہ تعالیٰ کہہ سکتے ہیں اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ بعد قسم کے جس وقت یاد آئے اُسوقت انشاء اللہ تعالیٰ کہے اور ایک روایت میں جناب امیر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اگر چالیس روز کے بعد یاد آئے تو انشاء اللہ تعالیٰ کہہ سکتا ہے اور اسیطرح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے لیکن عیاشی حضرت صادق علیہ السلام
کی پہلی روایت میں ہے کہ جبتک کلام منقطع نہو انشاء اللہ تعالیٰ کہہ سکتے ہیں اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ فراموش کرنیوالا اگر بعد یاد آنیکے انشاء اللہ تعالیٰ کہے اگرچہ
بعد ایک مہینے کے کہے یا بعد ایکسال کے کہے بعد یاد آنیکے تو ثواب اُسکا اُنکو حاصل ہو جاویگا لیکن اس انشاء اللہ تعالیٰ کہنے کا اثر اُس کلام سابق میں نہوگا
اور اگر قسم کے بعد ہے تو قسم کے برخلاف کرنے میں کفارہ اس سے ساقط نہوگا اور خطاب اس آیت میں اور پہلے آیت میں اگرچہ رسول خدا کی طرف ہے
لیکن مراد اُس سے امت کے لوگ ہیں کہ مومنین کی تادیب کے واسطے خدا نے ایسا فرمایا ہے ولا تقولن کی نہی تحریمی نہیں ہے بلکہ تنزیہی ہے پس اگر کوئی شخص کلام کرنے میں
انشاء اللہ تعالیٰ نکہیگا تو گنہگار نہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَقُلْ اور کہہ تو اے محمد صلعم عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي قریب ہے کہ ہدایت کرے
مجھکو پروردگار میرا لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا واسطے نزدیک زیادہ کے اس قصہ اصحاب کہف کے سے رہنمائی میں اور اقرب غیر منصرف ہے اور رشداً
تمیز ہے یعنے خدا تعالیٰ مجھکو ایسی نشانیاں اور دلیلیں روشن دیوے کہ دلالت کریں وہ میری نبوت پر کہ اصحاب کہف کے قصہ سے زیادہ واضح اور قریب باعتبار رہنمائی کے ہوں

اور وہ دلیلین نبوت کی سوائے قصہ اصحاب کہف کے وہ ہین کہ جو کچھ اخبار اور قصص گذشتہ اور آئندہ کے بعد اسکے خدا تعالےٰ نے ذکر کئی ہین اور غیب کے خبر دی ہے اور اب
خدا تعالےٰ اصحاب کہف کے غار مین رہنے کی مدت کو بیان کرتا ہی کہ پہلے کتنی مدت غار مین رہے تھے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ اور ڈھیل کے
اُنہون نے بیچ غار اپنے کے جسوقت کہ وہ خواب مین تھے ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا تین سو برس اور زیادہ کیا اُنہون نے نو برس کو تین سو پر یعنی تین سو
اور نو برس غار مین رہے بیدار ہونے سے پہلے اور کہتے ہین کہ ایک یہودی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب کہف کتنی مدت غار مین رہے
تھے فرمایا کہ تین سو اور نو برس اُس یہودی نے کہا کہ ہماری کتاب مین پورے تین سو برس لکھے ہین جناب امیر نے فرمایا کہ وہ شمسی سال ہین اور مین قمری سال کے حساب
کہتا ہون اور کہتے ہین کہ نصرانیون نے کہا کہ ہم تو پورے تین سو برس کو جانتے ہین اور نو برس کو ہم کیا جانین حق تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم
اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا خدا زیادہ عالم ہے ساتھ اُس مدت کے کہ ڈھیل کے رہے اُنہون نے غار مین اور جو کچھ کہ خدا نے خبر دی ہے ہمکو وہی راست اور
درست ہے اور جو کچھ کہ تم کہتے ہو وہ باطل ہے لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ واسطے اُسیکے ہے غیب آسمانون کا اور زمین کا کہ جو کچھ آسمانون
اور زمین مین پوشیدہ اور غیب کے بات ہے وہ سبکو جانتا ہی پس اصحاب کہف کے ڈھیل کرنیکی مدت کو کیونکر نجانیگا أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ کیا دیکھنے
والا ہے خدا ہر موجود کا اور کیا سُننے والا ہے سُننی کی بات کا اور یہ دو تو صیغے تعجب کے ہین اور خدا تعالےٰ واسطے تعظیم اپنی کے ان دو صیغون کو لایا ہی کہ اسکی برابر
کوئی دیکھنے والا اور سُننے والا نہین ہے، ہو واسطے کہ اُسکے دیکھنے اور سُننے کی کوئی چیز مانع نہین ہے، اور اُسکی نزدیک سب چیزین برابر ہین پس اُسکے برابر
دیکھنے والا اور سُننے والا کون ہوگا کہ چھوٹے اور بڑی اور لطیف اور کثیف شئے کو برابر جطرح سے کہ ہین اُسیطرح دیکھتا اور سُنتا ہی مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ
مِنْ وَلِيٍّ نہین ہے واسطے اُن اہل آسمان اور زمین کے سوائے اُس خدا کے کوئی دوست کہ کارساز اور مددگار اُنکا ہو وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ اور نہین شریک
کرتا ہے خدا بیچ حکم اور رضا اپنی کے أَحَدًا کسیکو موجودات علوی اور سفلی مین سے اور ابن عامر نے لا تشرک پڑھا ہی نہی.. کا صیغہ اور خطاب انسان کیطرف
ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ اور پڑھ تو اے محمد صلعم جو کچھ کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ کتاب پروردگار تیری سے
کہ وہ قرآن ہے اور اُسمین قصہ اصحاب کہف کا ہی اور سوائے اسکے اور قصے اور خبرین ہین اور احکام حلال اور حرام کے ہین اُن سبکو قرآن مین سے
بیان کر اور قرآن کے سوا جو کوئی بیان کرے اُسکے طرف متوجہ مت ہو اور کفار مکہ جو کہتے ہین کہ سوائے اسکے اور کوئی قرآن بدل کر لا اُنکے
قول کے طرف التفات مت کر کہ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ نہین ہے کوئی بدلنے والا واسطے کلمون اسکے کے یعنے اُسکے کلمون کا حکم کوئی نہین بدل
سکتا ہے وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نپائیگا تو سوائے اُسکے کوئی جائے پناہ اگر قرآن کی پیروی نکریگا بعضے کہتے ہین کہ کفار کے رئیسون نے
جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ ان میلے کپڑے والون کو مثل صہیب اور عمار اور خباب کے اپنے پاس سے اُٹھا دے کہ انکے کپڑون مین سے پسینہ کی.. بو آتی ہے اور ہم
اُس سے ایذا پاتے ہین جسوقت تو اُنکو اُٹھا دیگا تو ہم تیرے پاس آ کر بیٹھینگے اور جسوقت ہم کہ تمام عرب کے اشراف ہین تیرے پاس بیٹھینگے تو
کل عرب تیری صحبت کی رغبت کرینگے جناب رسول خدا صلعم کو جو اسلام کی ترقی مین نہایت رغبت تھی اور اُن لوگون کے مسلمان ہونیکی
بہت آرزو رکھتے تھے حضرت کے دل مین گذرا کہ ان لوگون کی ہمنشینی کرنی چاہئے اور اپنے اصحاب کو ایکدم تنہا اپنے پاس بٹھانا چاہیے یہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اور صبر کر تو اور روک تو اپنے نفس کو مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ .. ہمراہ ان لوگون کے کہ پکارتے
ہین وہ پروردگار اپنے کو اور پرستش اُسکی کرتے ہین بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ بیچ صبح کے اور شام کے یعنے شب و روز اُسکی پرستش مین رہتے ہین
اور ابن عامر نے غداۃ کو غدوۃ پڑھا ہے اور وہ لوگ ایسے ہین کہ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ چاہتے ہین وہ ذات اُس خدا کو یعنے رضامندی کو اپنی پروردگار
کی وہ چاہتے ہین حاصل یہ ہے کہ ایسے لوگون کی صحبت سے پرہیز نکرنا چاہئے کہ کفار کی خاطر سے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا
یہ ہے کہ سلمان فارسی کے پاس ایک چادر اُون کی تھی کہ اُسمین اپنا کھانا بھی باندھتے تھے اور اُسی کو اوڑھتے تھے ایکروز رسول خدا صلعم کے پاس
وہی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے تھے اور عیینہ بن حصین بھی حضرت کے پاس آیا اور اُسکو سلمان کی چادر مین سے بدبو آئی کہ اُسوقت وہ چادر پسینے
مین بھی تر ہو رہی تھی اور وہ موسم بھی گرمی کا تھا کہ اکثر پسینہ آتا تھا عیینہ نے رسول خدا سے کہا کہ جسوقت ہم تمہارے پاس آیا کریں تو اسکو اپنے پاس سے اُٹھا دیا کیجے
اور جسوقت ہم تیرے پاس سے چلے جائین اُسوقت تو جسکو چاہی بلا لیا کر اور بعضے ابوذر کو بھی سلمان کے شریک کرتے ہین لیکن جو لوگ کہ اُنکی شان مین کہتے ہین

وہ ان آیتون کو مدنی کہتے ہین اور بعد اسکے انہین کے حق مین فرماتا ہی وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ اور نہ پہر جائین دونون آنکہین تیری انسی ای محمد صلعم کہ تو اپنی نظر کو
انسی اُٹہاکر متوجہ غیر کے ہو اور ہین تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ارادہ کرے تو زینت زندگانی دنیا کا اُن تونگرون کی ہمنشینی کے سبب سے جناب رسول
خدا صلعم کو کبہی رغبت دنیا کی اور اہل دنیا کی نہین ہوئی اور نہ کبہی زینت دنیا کو چاہا ہی لیکن اُن حضرت کو جو نہایت طمع تہی اُن رئیسون کے مسلمان کرنی
کی اور ایسا جانتے تہے کہ انکے ایمان لانے سے بہت آدمی مسلمان ہو جائینگے اسواسطے حضرت نے اُن کفار کی ہمنشینی چاہی تہی لیکن خدا تعالے کو یہ منظور نہوا
اور معنے اس آیت کے یہ ہونگے کہ تو اپنے عمل کو مشابہ اُن لوگون کے مت کر کہ جو ارادہ زینت دنیا کا کرتے ہین اسواسطے کہ جو مایل طرف دنیا کے ہوتے ہین وہ
فقرا سے منہ پہیرتے ہین اور تونگرون کے طرف متوجہ ہوتے ہین وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا اور نہ کہا مان تو اُس شخص کا کہ غافل کیا ہمنے قَلْبَهٗ دل
اُسکو یعنے منسوب بغفلت کیا ہمنے جیسے کہ اکفرتہ کہ منسوب بکفر کیا ہی مینے اُسکو اور یا یہ کہ موصوف بغفلت پایا ہے ہمنے جیسے کہ اجہلتہ یعنے جہل کی صفت پر
پایا ہے مینے اُسکو اور ایسے ہی یہ ہے کہ بصفت غفلت پایا ہے ہمنے اُسکو عَنْ ذِکْرِنَا ذکر اپنے سے اور کہتے ہین کہ وہ امیہ بن خلف ہے یا عیینہ بن
حصین ہے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور پیروی کی ہے اُسنے خواہش اپنے کی اور اس سے معلوم ہوا کہ غفلت مین کرنا فعل خدا کا نہین ہے وَكَانَ اَمْرُهٗ اور ہی کام اُس
غافل کا فُرُطًا حد سے باہر نکلا ہوا اور کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم اٹہے اُن فقرا کی تلاش مین یکبارگی مسجد مین بیٹہے ہوئے ذکر خدا مین مشغول
ہین فرمایا کہ الحمد للہ کہ نہ موت دی مجہکو خدا نے یہانتک کہ حکم کیا مجہکو کہ مین صبر کرون ہمراہ اپنی اُمت کے آدمیون کے اور انہین کے ہمراہ میری زندگی ہی اور انہین
کے ہمراہ میرا مرنا ہی اور فرماتا ہے کہ وَقُلِ اور کہہ تو ای محمد صلعم کہ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ حق بات پروردگار تمہارے کی طرف سے ہے کہ اسکی موافق مین عمل کرتا
ہون نہ جو کچہ کہ موافق خواہشون نفسون تمہاری کے ہی اور یا یہ کہ الحق کا لفظ خبر ہے قرآن محذوف کی یعنی قرآن حق ہے پروردگار تمہارے کے طرف سے
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ پس جو شخص کہ چاہی پس چاہیے کہ ایمان لائے وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اور جو شخص کہ چاہی پس چاہی کہ کفر کرے یہ امر واسطے خوف دلانے اور وعدہ عذاب کے
ہے نہ اجازت ہی اسمین کہ جو شخص چاہی کفر اور ایمان مین سے دونون مین سے ایک کو اختیار کرے بلکہ مقصود یہ ہی کہ کفر اور ایمان مین سے اگر کفر کو اختیار کرو گی تو عذاب دوزخ مین گرفتار
ہوگے اور ایمان کو اختیار کروگے تو بہشت مین جاؤگے چنانچہ فرماتا ہی خدا کفر کی جزا مین کہ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ تحقیق ہمنے تیار کیا ہی واسطے ظلم کرنیوالون کے
اپنے نفسون پر بسبب اختیار کفر کے نَارًا آتش دوزخ کو اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا کہ احاطہ کیا ہوگا ساتہ انکی پردون اُس آگ کے نے کہ چارون طرف سے وہ انکو گہیری
ہوئی ہونگی اور ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا کہ سرادق چار صحرا ہین کہ ہر ایک اُنمین سے چالیس برس کے راہ کا ہی وہ صحرا گرد کفار کے ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہی
فرمایا کہ مراد سرادق سے دخان غلیظ دوزخ کا ہی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا اور اگر فریاد کرینگے وہ کفار دوزخ مین يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ فریاد کو پہنچائی جائینگے وہ ساتہ
پانی کی مانند تانبی گداختہ کے یا پیپ اور لہو زخمون کا دوزخیون کے کہولتا ہوا نہایت گرم کہ انکی پینے کو دیا جائیگا جو وقت انکی منہ کے پاس لیجائینگے تو
يَشْوِى الْوُجُوْهَ بہون دیگا وہ مونہون کو شدت حرارت سے بِئْسَ الشَّرَابُ برا پینا اور بد شراب ہے وہ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا اور بری جگہ ہے تکیہ گاہ انکی مرتفقا
تمیز واقع ہوا ہے اور سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ اہل دوزخ گرسنہ ہون تو انکو بعد فریاد اور نالہ کے زقوم کے پہل مین سے دینگی کہ اسکی کہانے سے گوشت اور پوست اُنکے
بدنون پر پختہ ہو جاوے یہانتک کہ پسینے کے ساتہ گوشت اور پوست کے ٹکڑے گرنے لگین اور بعد اسکے تشنگی اُنپر غالب ہو اور چند سال اُس تشنگی سے فریاد کرین تو انکو
نہایت گرم پانی دیوین کہ جسوقت اسکو نزدیک منہ کے لیجائین تو گوشت چہرہ کا اُسکی حرارت سے گل کر اُسمین گر پڑے اور اب خدا تعالے مومنین کے
حق مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے نیک اِنَّا لَا نُضِيْعُ تحقیق
کہ ہم نہین ضایع کرتے ہین اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا اجر اُس شخص کا کو زیادہ نیک ہے باعتبار عمل کے عملا تمیز واقع ہوا ہے اُولٰٓئِكَ یہ مومنین صالحین وہ ہین کہ
لَهُمْ واسطے انکی جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتین ہین عدن کی کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے محلون انکی سے نہرین يُحَلَّوْنَ فِيْهَا زیور پہنائی
جائینگے وہ بیچ اُن بہشتون کی مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ کنگنون سے سونے کے سے وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا اور پہنائی جائینگے وہ بہشتی کپڑے سبز بہشت مین
مِنْ سُنْدُسٍ سندس سے کہ وہ مہین کپڑا ریشم کا ہی مثل لاہی کے وَاِسْتَبْرَقٍ اور استبرق سے کہ وہ گاڑہا دلدار کپڑا ہی مثل اطلس کے مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا جسوقت
کہ تکیہ لگانیوالے ہونگے بیچ اُن بہشتون کے عَلَى الْاَرَآئِكِ اوپر تختون کے جیسے کہ عادت دولتمندون کی اور نعمت والون کی ہوتی ہی نِعْمَ الثَّوَابُ اچہا
بدلا ہے بہشت نیک عمل کرنیوالون کا وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا اور اچہی ہی تکیہ گاہ اور مرتفقا تمیز ہی اور بعد اسکے خدا تعالے مثال بیان کرتا ہے فرمانبرداری اور شکر کرنیوالون

اور فرمانبرداری نکرنیوالون اور شکر کرنیوالون کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اور بیان کر تو اے محمد صلعم واسطے انکے یعنی واسطے مومنین کے اور کفار کی مثل کو
کہ حال یہ ہے کہ رَّجُلَيْنِ دو مرد تھے بنی اسرائیل مین سے کہ ایک مرد کو تو انمین سے دو باغ تھے بڑے بڑے کہ جنمین کثرت سے میوے تھے اور دوسرا مرد انمین سے فقیر تھا کہ اُس تونگر
باغ والون کے ہمسایہ مین رہتا تھا اور وہ تونگر مفلس پر تکبر اور فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مین تجھسے مال اور اولاد مین زیادہ ہون اور وہ تونگر کافر تھا اور مفلس مومن تھا
ان دونو کا قصہ خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ کردئے ہمنے واسطے ایک کے ان دونون مین سے دو باغ انگور کے وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ
اور گھیری مین کیا ہمنے ان دونو باغون کو ساتھ کھجورونکے درختون کے کہ انکے گرد کھجورون کے درخت لگائے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا اور پیدا کیا ہمنے درمیان ان دونو
باغون کے کھیتی کو تاکہ وہان میوہ اور غلہ دونو موجود ہون كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ دونو باغون نے دئے أُكُلَهَا میوے اپنے پورے اور کامل اور آتت کی اور ہا کی
ضمیر مفرد آئی ہے باعتبار مفرد ہونے لفظ کلتا کے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا اور نہ ظلم کیا یعنی نہ کمی کی ان باغون نے اُس میوے کے دینے سے کچھ بلکہ کثرت سے میوہ
دیا اور ایسا نہ تھا کہ جیسے اور باغ ایک سال تو کثرت سے میوہ دیتے ہین اور دوسرے سال کم میوہ دیتے ہین بلکہ دونو باغ ہر سال کامل میوہ دیتے تھے اور فرماتا ہے خدا کہ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا
نَهَرًا اور جاری کی ہمنے درمیان اُن دونو باغون کے نہر وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ اور تھا واسطے اُس باغون والے کے ثمر یعنے مال سوائے ان دونو باغون کے فَقَالَ پس کہا
اُس باغون والے نے لِصَاحِبِهِ واسطے صاحب اپنے اُس مفلس کے جو اُسکی ہمسایہ مین تھا وَهُوَ اور حال یہ ہے کہ وہ تونگر کافر باغون والا يُحَاوِرُهُ سوال وجواب
کرتا تھا اُس مفلس مومن سے اور خطاب کرتا تھا اُس سے جیسے کہ کوئی کسی سے جھگڑتا ہے اور کہتا تھا اُس سے أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا مین بہت زیادہ تر ہون تجھسے
مال مین وَأَعَزُّ نَفَرًا اور زیادہ عزت والا ہون باعتبار آدمیون کے کہ جیسے میرا مال بہت زیادہ تجھسے ہے ایسے ہی میرے آدمی بھی بہت ہین اولاد اور
خدمتگار اور خوشامدی آور رسالا اور نفر تیر واقع ہوئے ہین وَدَخَلَ جَنَّتَهُ اور داخل ہوا وہ کافر باغون والا باغ اپنے مین اور مفلس مومن ہمسایہ والے کا ہاتھ پکڑکر اُسکو
اپنے باغ مین لیگیا اپنا باغ دکھلانیکے واسطے وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر ظلم کرنیوالا تھا واسطے نفس اپنے کے بسبب تکبر اور غرور کے قَالَ کہا اُسنے اپنے
ہمسایہ والے مفلس سے کہ مَا أَظُنُّ نہین گمان کرتا ہون مین أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا یہ کہ ہلاک اور نابود ہو یہ باغ ہمیشہ یعنی یہ باغ میرا کبھی نیست و نابود نہوگا یہ اُسنے غفلت
اور دنیا کی ساتھ فریفتہ ہونیکی جہت سے کہا اور کہا اُسنے کہ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور نہین گمان کرتا ہون مین قیامت کو قائم ہونیوالی وَلَئِنْ رُدِدْتُ اور
البتہ اگر پھیرا جاؤن مین جیسا کہ تم گمان کرتے ہو إِلَى رَبِّي طرف پروردگار اپنے کے کہ قیامت برپا ہو اور مجھکو بھی دوسری بار زندہ کرین لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا
مُنْقَلَبًا البتہ پاؤنگا مین بہتر اُس باغ سے جگہ پھر جانیکی یعنی جو کہ دنیا مین ہے کہ مجھکو خدا نے یہان دیا ہے ایسا ہی وہان بھی دیگا اور جیسا کہ مین یہان اپنی ذات کے
اعتبار سے مستحق باغ اور دولت کا ہون ایسا ہی وہان مستحق ہونگا اس سبب سے مجھکو وہان بہشت مین بہتر اس سے دیا جائیگا قَالَ لَهُ کہا واسطے اُس کافر باغون والے کی
صَاحِبُهُ یار اُسکی مومن مفلس ہمسایہ والے نے یہ سب تقریر اُسکی سنکر وَهُوَ يُحَاوِرُهُ جسوقت کہ وہ کافر باغون والا سوال و جواب کرتا تھا اُس مومن مفلس سے اور جھگڑتا
تھا اُسوقت اُس مومن مفلس نے اُس تونگر سے کہا أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ کیا کفر کیا تونے ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اُسنے تجھکو مِنْ تُرَابٍ
مٹی سے کہ اصل خلقت تیری مٹی سے ہے کہ پہلے تیرے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ پھر نطفہ سے پیدا کیا بعد آدم کے ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا
پھر درست کیا تجھکو ایک مرد اور جبکہ تو مرد ہوا درست بنکر تو خدا کی قدرت مین تو شک کرکے کافر ہوا اور یہ نہ سمجھا تو کہ جسنے پہلے منی سے پیدا کیا ہے بعد
اُسکو کیا وہ پھر زندہ نہین کرسکتا اور دوسری بار کیا وہ اُس مٹی مین جان نہین ڈال سکتا لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ لکن کی اصل لکنا ہے اور ابن عامر اسیطرح
پڑھا ہے اور معانی اسکی یہ ہین کہ لیکن مین کہتا ہون کہ وہ خدا معبود بحق رَبِّي پروردگار میرا ہے اور پیدا کرنیوالا مٹی اور نطفہ سے وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا
اور نہین شریک کرتا ہون مین ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ اور کیون نہین جسوقت داخل ہوا تو باغ اپنے مین قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ
کہا تونے کہ جو کچھ چاہا خدا نے ایسا ہی ہوا اور یہ تو نے کیون کہا کہ اس باغ کو زوال نہین ہے اور یہ ہمیشہ کو رہیگا اور کیون نہ کہا تونے کہ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
نہین ہے قوت مگر ساتھ خدا کے اور سوائے اُسکے کسیکی قدرت نہین ہے کہ جو کسی چیز کو نابود ہونے دے اور ہمیشہ کو وہ اسکو باقی رکھے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ اگر کوئی
کسی چیز کو دیکھے کہ اُسکی آنکھون مین وہ چیز بہت اچھی معلوم ہو تو کہے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ چشم بد اُسکو نہ پہنچیگی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ تعجب
کرتا ہون مین اُس شخص سے کہ ارادہ دنیا کا اور اُسکی زینت کا کرے اور ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ نکہے کہ اسکے بعد مذکور ہے فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک اور اُس مومن مفلس نے اُس کافر
باغون والے سے کہا کہ إِنْ تَرَنِ اگر دیکھتا ہے تو مجھکو کہ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا مین کمتر ہون تجھسے مال مین اور اولاد مین اسکا کچھ مضایقہ نہین ہے آج مین ایسا ہون

فعسٰی ربی ان یؤتین پس قریب ہی پروردگار میرا یہ کہ دی مجھکو باغ دنیا مین یا آخرت مین کہ وہ خیرا من جنتک بہتر ہو باغ تیری سے ویرسل علیہا حسبانا من السماء
اور بہیجے اوپر اس باغ تیرے کے صاعقہ کہ یعنے عذاب کو آسمان سے فتصبح پس ہو جاوے وہ باغ تیرا صعیدا زلقا زمین پہسلنی کہ جسمین کچہہ نہو نہ لگتا بغیر گہانس کے
او یصبح یا ہو جاوے ماؤھا غورا پانی اس باغ تیری کا غایب زمین مین فلن تستطیع لہ طلبا پس ہرگز نہ طاقت رکہے تو واسطے اس پانی کے جو کہ زمین مین غایب ہو گیا ہی
طلبا ڈہونڈہنے اور تلاش کرنیکی اور باغ مین تو اسکو پہیر نہ لاسکے خدا تعالے نے بات اس مومن کی راست کی اور اسکے باغ پر عذاب نازل کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ واحیط او احاطہ
کیا گیا غیب سے بثمرہ ساتہ پہلون اسکی کے کہ اسکی باغ کو عذاب نے گہیر لیا اور پہل اور درخت اسکے سب جل گئے کہتے ہین کہ آگ آسمان سے برسی اسنے سارے باغونکو جلادیا فاصبح
پس صبح کو گیا باغ مین وہ باغ والا اور باغ کو دیکہکر یقلب کفیہ ملتا تہا وہ دونو ہتیلیان اپنی کو افسوس کرکے علی ما انفق فیہا اوپر اس خرچ کے کہ خرچ کی تہی اسنی
بیچ باغ کے اسکی تیاری مین وھی خاویۃ اور وہ باغ گرنے والا تہا یعنے اسکی عمارتین گرنے والی تہین علی عروشہا اوپر چہتون اپنی کے اور جسوقت اس باغ
والے نے اسکو دیکہا تو بہت غمگین ہوا ویقول یالیتنی اور کہتا تہا کہ ہی کاش مین لم اشرک بربی احدا نہ شریک کرتا مین ساتہ پروردگار اپنے کے
کسیکو تاکہ باغ میرا بسبب شرک کے خراب اور تباہ نہ ہوتا ولم تکن لہ اور نہ تہی واسطے اس باغ والے کے فئۃ ینصرونہ ایسی جماعت کہ مدد کرتے وہ اسکی اور عذاب کو اس سے دفع
کرتے من دون اللہ سوائے خدا کے کہ وہ تو قادر تہا اگر چاہتا دفع کر دیتا وما کان منتصرا اور نہ تہا وہ باغ والا اپنی مدد کرنیوالا اور خدا کے بدلا لینیوالا ھنالک الولایۃ للہ اس جگہ
مدد کرنی خاص واسطے خدا کے الحق حق اور درست اور راست ہے اور سوا اسکی ایسے مقام پر کوئی کسی کی نصرت نہین کر سکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے آخرت ہے کہ وہان
سوائے خدا کی کوئی کسیکی نصرت نہین کرسکتا ہے ھو خیر ثوابا وہ خدا بہتر ہے ثواب اور بدلا دینے مین اپنے دوستون کو وخیر عقبا اور بہتر ہے باعتبار انجام
کے بندہ طاعت کرنیوالے کے واسطے کہ انجام مین اسکو خیر اور نیک ہوگا اور ثوابا اور عقبا دونو تمیز واقع ہوے ہین اور بعضون نے عقبا کو بسکون پڑہا ہی اور اسکے بعد خدا تعالے دنیا کی مثل بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی واضرب اور بیان کر تو ہی محمد صلعم دنیا کے ترک کرنے اور آخرت کی رغبت کے واسطے لہم واسطے انکے مثل الحیوۃ الدنیا مثال زندگانی دنیا
کی کہ وہ زندگانی دنیا کی کماء انزلناہ مانند پانی کے ہے کہ نازل کیا ہے ہمنے اسکو من السماء آسمان سے فاختلط بہ پس ملگئی بسبب اس پانی کی مخلوط ہو کر آپس مین
نبات الارض روئیدگی زمین کی اور بوٹیان اور گہانس اسکی فاصبح ھشیما پس ہوگئی وہ ریزہ ریزہ ٹوٹکر شکستہ ہوئی کے کہ خشکی اور شکستگی کے جہت سے
تذروہ الریاح اڑاتے ہین اسکو ہوائین اور پتے اسکے اکہاڑ کر ہر طرف کو لیجاتی ہین وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنی والا
کہ جو چیز چاہی پیدا کری اور جس چیز کو چاہے فنا کری اسکو سطرح کی قدرت ہے خدا تعالے نے یہان تشبیہ دی ہے زندگانی دنیا کو گہانس سے کہ وہ آب باران سے اُگے اور سرسبز ہو
اور بڑہے اور جب کہ کمال کو پہنچے تو اس سے آدمی نفع حاصل کرین اور جسوقت وہ پانی اسمین سے منقطع ہو جائے تو وہ خشک اور بیفائدہ ہو جاتا اور ایسی ہی آدمی دنیا مین عیش
اور عشرت اور مال اور جوانی اور کامرانی اور اولاد اور نوکر اور چاکر بیشمار کے ساتہ ہو کہ تمام مرادین اسکی حاصل ہوتی ہین ناگہان وہ دولت اور نعمت اور عشرت زایل ہو جاوے اور فقیر
اور بیماری اور مصیبت اور بلا اسکو گہیر لیوے اسوقت صورت ہی اسکی اور کچہہ ہو جاوے اور عمر اسکی جوانی سے بڑہاپے کو پہنچے اور بعد اسکی اجل اسکی آپہنچی اور سب امیدین اور
آرزوئین اسکی دل مین رہجائین ایک شخص صالح روایت کرتا ہی کہ جن ایام مین کوفہ مین تہا خورنق اور سدیر پر میرا گزر ہوا مکان نعمان بن منذر کا مینے دیکہا کہ
منہدم ہوا پڑا ہے اور کوئی شی عمارت مین سے باقی نہین رہی ہے ایک ساعت مینے وہان کہڑے ہو کر عبرت پکڑے اور تعجب کرکے کہا کہ کہان ہین تیرے رہنے والے
اور تیرے بنانیوالے اور کہان ہین تیرے ہمسایہ والے اور کہان ہین تیرے مالک کے مال اور نوکر اور چاکر ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ فنا کر دیا انکو حادثون نے اور

ہلاک کیا انکو مصیبتون اور سختیون نے — دارا بہی زمانہ سکندر یہان رہا — اور بخت نصر کا بہی وہ خانمان رہا — جاتے رہے جہان سے سارے عمالقہ
وہ انکا جسم اور نہ وہ زور و توان رہا — شداد بہی ارم کو بنا کر چلا گیا — زندہ نہ کوئی دہر مین شاہ کیان رہا — نمرود کو جلادیا آتش نے مرگ کے
فرعونیون کا بحر فنا مین مکان رہا — سلجوقیون کا اب نہین لیتا ہی کوئی نام — ساسانیون کا بہی نہین نام و نشان رہا — نابود و نیست ہوگئے سارے اکاسرہ
باقی دیالمہ کا نہ خرد و کلان رہا — جور بنی امیہ اور عباسیونکا ظلم — دیکہو تو اب زمانہ مین ہے وہ کہان رہا — نوشیروان کا عدل نہ حاتم کا جود ہے
وہ حکم نادری نہ وہ زور یلان رہا — اچہی کو اور برے کو سبہی کو زوال ہے — صفوی بہی نہ اور... وہ چنگیز خان رہا — وہ کیا ہوے جو کرتے تہے دعوے خدائی کا
سب خاک ہوگئے نہ کوئی جاودان رہا — جیتا کوئی رہیگا نہ دنیا مین جز خدا — ہم کیا رہینگے جب نہ شہ مرسلان رہا — اور عبد الملک عمیر روایت کرتا ہی کہ مینے

سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا کوفہ مین عبید اللہ بن زیاد کی روبرو کے دار الامارہ مین رکہا ہوا دیکہا اور عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار کے آگے رکہا ہوا دیکہا اور مختار کا سر

مصعب بن زبیر کے آگے رکھا ہوا دیکھا اور مصعب کا سر روبرو عبد الملک بن مروان کے رکھا ہوا دیکھا بارہ برس کے عرصہ میں یہ سب ملاحظہ دیکھا ہے پس دنیائے فانیہ پر کیا فریفتہ ہونا چاہیے
اور کیا دل لگانا چاہیے جو لوگ پہلے گزر گئے ہیں انکے حال سے عبرت پکڑنی چاہیے اور اب خدا تعالیٰ زینت دنیا کے مذمت میں فرماتا ہے کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ مال اور بیٹے
زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ہیں آرائش زندگانی دنیا کی ہیں نہ توشہ آخرت کا کہ جس سے آخرت میں آرائش ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آٹھ رکعتیں آخر شب کی زینت
آخرت کی ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے مال کے جمع کرنے کے مذمت میں فرمایا ہے کہ امت میری دنیا میں تین قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں کہ مال کے جمع کرنے پر رغبت
نہیں رکھتے اور اسکی جمع کرنے میں کوشش نہیں کرتے اور دنیا میں سے موافق سد رمق کے حاصل کرتے ہیں وہ لوگ تو وہ ہیں کہ جنکے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون اور دوسرا فرقہ میری امت میں سے وہ ہے کہ مال کو دوست رکھتے ہیں اور بوجہ حلال اسکو جمع کرتے ہیں اور کار نیک میں موافق حکم شرع کے اسکو
خرچ کرتے ہیں اور محتاجوں اور مفلسوں کو دیتے ہیں وہ لوگ حساب اپنے مال کے اور کمانے اور خرچ کرنیکا دینگے اور بعد اسکے اگر مناقشہ کیا جائے تو عتاب کیا
جائے اور اگر معاف کیا جائے تو بہشت میں انکو جگہ دیجائے اور تیسرا فرقہ وہ ہے کہ کل مال کو دوست رکھتے ہیں حلال ہو یا حرام اور حلال اور حرام کو دونو کو
جمع کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حقوق میں جو کہ واجب کئے گئے ہیں خرچ نہیں کرتے اور بیجا اسکو خرچ کرتے ہیں اور اگر خرچ نہیں کرتے تو بخیلی اور مال کے جمع کرنیکی محبت سے
خرچ نہیں کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا مالک ہوئی ہے انکے دلوں کی باگوں کی یہانتک کہ انکو بسبب گناہوں کے دوزخ میں وارد کیا اور فرماتا ہے خدا
وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور باقی رہنے والے نیک کام کہ ثمرہ جنکا ابدالاباد اور ہمیشہ کو ہے خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثَوَابًا از روے
ثواب کے وَخَیْرٌ اَمَلًا اور بہتر ہیں از روئے امیدواری کے کہ نیکی کرنے والا جو کچھ خدا سے امید رکھتا ہے وہ آخرت میں پائیگا اور ثواباً اور املاً تمیز واقع ہوئے ہیں اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ مراد باقیات صالحات سے نماز پنجگانہ شب و روز کے ہے اسکی محافظت کرنی چاہیے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مراد اس سے نماز
شب ہے اور بعضی روایت میں یہ ہے کہ مراد اس سے دوستی آل رسول کی ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ باقیات
صالحات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم اپنی سپر کو پکڑو لوگوں نے عرض کی کہ کیا کوئی دشمن آیا ہے فرمایا کہ
نہیں لیکن سپر اپنی آتش دوزخ سے پکڑو لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہو کہ یہ باقیات صالحات ہے اور امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم کا گزر ایک شخص پاس ہوا کہ وہ درخت لگاتا تھا حضرت نے وہاں کھڑے ہوکر فرمایا کہ میں تجھکو ایسے درخت کے طرف رہنمائی کروں
کہ جسکی جڑ بہت قایم اور مضبوط ہو اور میوہ اسکا بہت پاکیزہ ہو اور بہت جلد پختہ ہو اور ہمیشہ کو باقی رہے اسنے پوچھا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ کہہ تو صبح اور شام کو
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہ ہر تسبیح کے عوض میں دس درخت میں بہشت میں طرح طرح کے میوہ کے اور یہی باقیات صالحات
اور اب خدا تعالیٰ قیامت کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ اور یاد کرتو اس دن کو کہ روانہ کریں ہم پہاڑوں کو اور نیز کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابن
عامر نے تسیر پڑھا ہے بضم تا و فتح یا مجہول کا صیغہ اور جبال کو مرفوع اور معنے اسکے یہ ہیں کہ اور یاد کر تو اے محمد صلعم اس روز کو کہ روانہ کئے جائیں پہاڑ
اس روز میں یعنے قیامت کے روز وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً اور دیکھے تو زمین کو ظاہر کھلی ہوئی پہاڑوں کے نیچے سے کہ کچھ اسپر نہو اور مردے قبروں سے
نکلکر سب میدان پر پہرنے لگیں وَحَشَرْنٰهُمْ اور جمع کریں ہم انکو میدان حشر میں فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ پس نہ باقی چھوڑیں ہم ان میں سے اَحَدًا کسی ایک کو کہ
اسکا حشر نکریں بلکہ سبکو اکٹھا کرینگے ہم وَعُرِضُوْا اور پیش کئے جائینگے عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا اوپر پروردگار تیرے کے صف باندھے ہوئے کہ کوئی کسیکے پیچھے پوشیدہ نہو
اور صفاً حال واقع ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ اس روز ایک لاکھ اور بیس ہزار صفیں سب آدمیوں کی ہونگی اور حق تعالیٰ فرماویگا کہ
لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس برہنہ اور تنہا کسیکے ہمراہ نہ لشکر ہے جو کہ دنیا میں رکھتے تھے اور نہ کوئی غلام ہمراہ ہے نہ خدمتگار ہے نہ کچھ مال ہے
نہ اسباب ہے اور اس طرح سے آئے کہ کَمَا خَلَقْنٰكُمْ جیسے کہ پیدا کیا تھا ہم نے تمکو دنیا میں اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلے مرتبہ کہ برہنہ تھے اور کوئی چیز اپنے پاس نرکھتے تھے اور حضرت رسول
خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آدمی قیامت کے روز قبروں سے برہنہ اٹھینگے اور ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا عورتیں بھی برہنہ اٹھینگی فرمایا کہ ہاں ام سلمہ نے کہا کہ بڑی
رسوائی ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی قیامت کے ہولوں کے باعث اپنے حال میں مشغول ہونگے دوسرے کی حال سے کسیکو کچھ خبر نہوگی اور قیامت کے انکار کرنیوالوں کی طرف
خطاب کرتا ہے کہ بَلْ زَعَمْتُمْ بلکہ گمان کیا تھا تمنے ہی قیامت کے انکار کرنیوالو اَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا یہ کہ تحقیق ہرگز نکرینگے ہم واسطے تمہارے وعدہ گاہ حساب کے واسطے اور یہ
ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے اور لن نجعل لکم خبر اسکی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَوُضِعَ الْکِتٰبُ اور رکھی جائے کتاب یعنے نوشتہ اعمال کا دست راست و دست چپ میں

اور ان رکھا جائیگا اسوقت فتری المجرمین پس دیکھیگا تو گنہگاروں کو مشفقین مما فیہ ڈرنیوالے اسچیز سے کہ بیچ اس کتاب کے ہے کہ انکے گناہ جنکو وہ بہول گئے تھے سب اسمین
لکھی ہوئی ہونگی ان گناہوں کو دیکھکر وہ ڈرینگی ویقولون اور کہینگے وہ تعجب کرکے یا ویلتنا ہائے ہمپر ما لہذا الکتاب کیا ہے واسطے اس کتاب کے کہ لا یغادر
نہین چہوڑتی ہے کسی گناہ کو صغیرۃ ولا کبیرۃ چہوٹی کو اور نہ بڑی کو الا احصٰہا مگر کہ گہیر لیا ہے اسکو اور شمار کرلیا ہے اسکو ووجدوا ما عملوا حاضرًا اور پاوینگے
وہ جو کچھ کہ عمل کیا ہے انہوں نے حاضر کتاب مین لکہا ہوا اپنے پاس ولا یظلم ربک احدًا اور نہ ظلم کریگا پروردگار تیرا کسیکو کہ جو کچھ کہ نہ کیا ہو اسکو بہی لکہدے یا یہ کہ کسیکے ثواب مین
کمی کرے یا کسیکے عذاب مین زیادتی کرے اس سے معلوم ہوا کہ اطفال کو عذاب نہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی کو اسکا نامہ اعمال دیا
جائیگا اور کہا جائیگا اسکو کہ پڑہ تو اسکو وہ پڑہیگا جو کچھ کہ اسمین لکہا ہے اور سب کیا ہوا اسوقت اسکو یاد آجائیگا کوئی ہر قدم کا اٹھانا اور آنکھ کا جھپکانا ایسا نہوگا کہ اسمین نہو
اور جانیگا کہ گویا یہ سب ابہی کیا ہے اور اب خدا تعالےٰ غرور کرنیوالونکی استاد کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے واذ قلنا اور یاد کرو تو جسوقت کہ کہا ہمنے للملئکۃ اسجدوا لادم
واسطے فرشتونکے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے فسجدوا الا ابلیس پس سجدہ کیا انہوں نے آدم کو سب نے مگر ابلیس نے کہ اسنے آدم کو سجدہ نکیا اسواسطے کہ کان من الجن تہا وہ قوم
جن میسے کہ آتش سے پیدا ہوا تہا اور آدم کو خدا نے مٹی سے بنایا تہا اسلئے ابلیس اپنے تئین آدم سے بہتر جانتا تہا اور کہتا تہا کہ میری اصل بہتر ہے آدم کی اصل سے اور اسیواسطے اسنے
آدم کو سجدہ نکیا اور الا ابلیس استثناء منقطع ہے اور ابلیس نے جو آدم کو سجدہ نکیا تو ففسق عن امر ربہ پس باہر نکل گیا وہ حکم پروردگار اپنے سے عاصی ہوا نافرمانبردار ہوگیا
اور ابلیس نے جو آدم سے دشمنی کی تو خدا تعالےٰ آدم کی اولاد کو نصیحت کرتا ہے افتتخذونہ کیا پکڑتے ہو تم اس ابلیس کو اے آدمیو یعنی کیا اختیار کرتے ہو تم اسکو وذریتہ اور اسکی اولاد کو
اولیاء دوست من دونی سوا میرے کہ مجھکو چہوڑ کر انکو اپنی دوست مقرر کرتے ہو وہم لکم عدو اور حال یہ ہے کہ وہ شیاطین واسطے تمہارے دشمن ہین آیا ہمزہ افتتخذونہ
کا انکاری ہے یعنے ابلیس کو اور اسکی اولاد کو تم اپنے دوست اختیار نکرو کہ تم انکی فرمانبرداری کرو باوجود کمال دشمنی انکے کے اسواسطے کہ وہ ہمراہ اپنے تمکو بہی دوزخ مین گہسیٹتے ہین اگر انکی
فرمانبرداری کروگے اور فرمانبرداری انکی یہ ہے کہ واجب کو ترک کرو اور حرام کو بجا لاؤ اور مال کو بیجا خرچ کرو اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میری فرمانبرداری کو چہوڑ کر جو ابلیس کی و اسکی
اولاد کی فرمانبرداری کرتے ہین بئس للظلمین بدلًا برا ہے واسطے ظالمون کے ابلیس اور اسکی اولاد بدلا خدا کا کہ خدا کی فرمانبرداری کے بدلے انکی فرمانبرداری کرتے
ہین وہ بدل اسواسطے برا ہے کہ فرمانبرداروں کو دوزخ مین لیجائیگا اور بدلا تمیز ہے بئس کی ضمیر سے اور تبیان مین لکہا ہے کہ جسوقت حق تعالےٰ نے ابلیس کو اپنی رحمت سے
دور کیا تو اسکی پہلو چیرے اسکی جوڑ پیدا کی اور نام اسکا اودہ ہے اور اسکو صحرا کی ریزونکی شمار کے موافق اولاد دی اور مرہ اور لاقیس و دلہان اسکی اولاد مین سے ہین اور ایسا کوئی آدمی
نہین ہے کہ جسکے ہمراہ ابلیس کا کوئی فرزند نہو اور فرماتا ہے خدا کہ ما اشہدتہم نہین حاضر کیا تہا مینے انکو یعنی ابلیس کو اور اسکی اولاد کو خلق السموت والارض وقت پیدا
کرنے آسمانونکے اور زمینونکے کہ انسے مین مشورہ لون یا مددگاری طلب کرون ولا خلق انفسہم اور نہ پیدا کرنے نفسون انکے کے مینے انکو حاضر کیا تہا پہر اسے شریک انکو
کسواسطے مقرر کرتے ہو اور بعضے لوگ کہتے تہے کہ جن علم غیب پر مطلع ہین خدا تعالےٰ اسکا انکار کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ وقت پیدا ہونے آسمانون اور زمین کے حاضر نہ تہے کہ غیب کو جانین اور
اپنی نفسون کے پیدایش سے بہی بیخبر ہین پس کسواسطے انکو عبادت مین شریک کرتے ہو اور مین انکو وقت پیدا کرنے آسمانونکے اور زمین کے کسواسطے حاضر کرتا کہ وما کنت اور نہین ہون
مین متخذ المضلین پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالونکا یعنی اور نہین ہون مین اختیار کرنیوالا گمراہونکا کہ وہ ابلیس اور اولاد اسکی ہے عضدا قوت بازو اور مدد کرنیوالی اور بعضے
کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ مشرکین کو مینے وقت پیدایش آسمانوں و زمین کے حاضر نہین کیا تہا اور مین گمراہوں کو اپنا مددگار کرنیوالا نہین کرتا ہون اور فرماتا ہے خدا کہ
ویوم یقول اور یاد کر تو جسدن کہیگا خدا فرشتونکو کہ کہو تم مشرکین سے کہ واسطے دفع عذاب کے نادوا شرکاءی الذین زعمتم پکارو تم شریکون میرے کو جنکو کہ گمان کیا تہا
تمنے کہ وہ میرے شریک ہین اور بعضون نے یقول کو نقول پڑہا ہے متکلم کا صیغہ اور فرماتا ہے خدا کہ فدعوہم پس پکارینگے وہ مشرکین ان بتون کو یا ابلیس کو اور اسکی اولاد کو کہ جنکو خدا کا شریک
مقرر کرتے تہے فلم یستجیبوا لہم پس جواب دینگے وہ معبود باطل لہم واسطے ان تابعین اپنے کے اور نہ انکی فریاد کو پہنچینگے وجعلنا بینہم موبقا اور کردینگے ہم درمیان ان کفار کے اور
معبودون انکے کی جگہ ہلاکت کی کہ وہ ایک صحرا ہے دوزخ مین وہان ان مشرکون کو ہم عذاب کرینگے اور انکی معبودون کو انسے جدا کردینگے اور موبق بمعنی حائل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مومنین
اور کفار کے درمیان ایک وہ حائل کردینگے کہ مومنین کو توبہشت مین لیجائینگے اور کفار کو دوزخ مین اور بعضے کہتے ہین کہ بین بمعنی مواصلت ہے یعنی آپسمین انکا ملاپ جو دنیا مین تہا
وہ آخرت مین جائے ہلاکت ہوجاویگا ورای المجرمون النار اور دیکہینگے گنہگار آگ کو دوزخ مین شعلہ مارتی ہوئی فظنوا پس یقین کرینگے وہ انہم مواقعوہا کہ
تحقیق وہ پڑنیوالے ہین آتش دوزخ کی اور اسمین داخل ہوکر جلنیوالے ولم یجدوا عنہا اور نہ پاوینگے وہ اس آگ سے مصرفا جگہ پہرنیکی کہ وہانسے بہاگ کر اور کہین کو چلے جائین بلکہ وہ آگ
چارون طرف سے انکو گہیری ہوئی ہوگی ولقد صرفنا اور البتہ تحقیق بیان کیا ہے ہمنے فی ہذا القرآن بیچ اس قرآن کے للناس واسطے آدمیونکے من کل مثل

ہر مثل مین سے کہ جسکی احتیاج انکے واسطے ہو جیسے کہ قصے ہین ذکر کی کہ آدمیون کو انسے عبرت ہو وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اور ہے آدمی اَكۡثَرَ شَيۡءٍ جَدَلًا اکثر شے کا جھگڑنے مین جدلًا تمیز واقع
ہوا ہی یعنے انسان تمام چیزون مخلوق خدا مین سے زیادہ جھگڑنیوالا ہے کہ جیسے انسان جھوٹے جھگڑے کرتا ہی ایسا جھگڑا کوئی اور چیز نہین کرتی ہی اور کہتے ہین کہ مراد اس سے نضر بن
حارث ہی کہ قرآن مین جھگڑا کرتا تھا اور یا ابی بن خلف ہے کہ قیامت کے مقدمہ مین جھگڑتا تھا یا مطلق جھگڑنیوالے آدمی ہین وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اور نہین منع کیا ہی
آدمیون کو اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اس سے کہ ایمان لائین وہ اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰى جس وقت آئی انکے پاس ہدایت کہ وہ قرآن ہے یا محمد ہدایت کرنیوالا انکے پاس آیا وَيَسۡتَغۡفِرُوۡا
رَبَّهُمۡ اور نہین منع کیا ہی اسکو کہ استغفار کرین اور مغفرت چاہین وہ پروردگار اپنے سے یستغفروا کا عطف یؤمنوا پر ہے یعنے نہین منع کیا ہے ایمان لانے اور استغفار کرنیسے
انکو جس وقت ہدایت انکے پاس آئی اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ مگر انتظار اس امر کے نے کہ آئے انکے پاس سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ طریقہ خدا کا ہلاک کرنیوالا اہلے لوگونکا دنیا مین
اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ یا آئے انکو عذاب آخرت قُبُلًا روبرو سامنے سے اور قبلًا حال واقع ہوا ہے اور اہل کوفہ نے اسکو قاف اور با کے ضمہ سے پڑھا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ
وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ مگر خوشخبری دینے والے مومنون کو وَمُنۡذِرِيۡنَ اور ڈرانیوالے کافرونکو اور گنہگارون کو
وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ اور جھگڑا کرتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتہ امر باطل کے کہ وہ طلب کرنا معجزہ کا ہی بعد دیکھنے معجزہ کے اور یا طرف جادو اور کہانت
کے معجزہ کو منسوب کرنا لِيُدۡحِضُوۡا تاکہ ڈہاوین وہ اور باطل کرین بِهِ الۡحَقَّ ساتہ اس جھگڑنیکے حق کو کہ وہ قرآن ہے یا دین محمدی ہی یعنے غرض انکی جھگڑا کرنیسے
یہ ہی کہ حق کو پوشیدہ کر دین اور باطل کو ظاہر کرین اگرچہ قدرت اسپر نرکہتی ہون وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ اور پکڑا انہون نے آیتون میری کو یعنے ٹھہرایا انہونے آیتون
میری کو جو کہ قرآن مین ہین یا نشانیون قدرت میری کو وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے وہ اس سے مثل قیامت کے اور عذاب کے ان سبکو ٹھہرایا انہون
نے هُزُوًا ہنسی ٹھٹھا وَمَنۡ اَظۡلَمُ اور کون شخص زیادہ ظالم ہی مِمَّنۡ ذُكِّرَ اس شخص سے کہ نصیحت دیا جاوے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ساتہ آیتون پروردگار اپنے کے
فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا پس منہ پھیر لیوے وہ انسے اور انکو قبول نکرے وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتۡ اور بہول جاوے اس چیز کو کہ آگے بہیجا يَدٰهُ ہاتہون اسکے نے کفر اور گناہون کو کہ انکو
ایسا بہلایا ہی کہ گویا کئے ہی نہ تہے اور انکے انجام مین ہرگز فکر نہین کرتا اِنَّا جَعَلۡنَا تحقیق کہ ہمنے کر دئے ہین یعنے رکھدئے ہین عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اوپر دلون انکے کے اَكِنَّةً
پردہ اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ اس امر سے کہ سمجھین وہ اسکو یعنے دلون پر انکی ہمنے پردے رکھدئے ہین کہ وہ ان آیات کو سمجھین نہین اور ضمیر مفرد کی آئی ہی باعتبار معنی کے آیات کی طرف
پہرتی ہی اور ان یفقہوہ بتاویل مصدر مفعول ثانی جعلنا کا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَفِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ اور کر دیا ہی ہمنے بیچ کانون انکے کے وَقۡرًا سنگینی کو کہ کچھ نہین سنتے
ہین وہ وقرًا باعتبار عطف کے مفعول جعلنا کا ہے یعنے بسبب عناد کے جو حق مین تامل اور فکر نہین کرتے ہین اور ارادہ سمجھنے اور سننے کا نہین کرتے ہین تو ایسا ہو گیا ہی حال انکا کہ گویا
ہمنے انکے دلون پر پردے ڈال دئے ہین کہ وہ کچھ نہین سمجھتے ہین اور انکے کانون پر گرانی کر دی ہے کہ وہ حق کو سنتے نہین ہین اور فرماتا ہی خدا وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اور اگر بلاوے تو
انکو اے محمد صلعم اِلَى الۡهُدٰى طرف ہدایت کے کہ تو راہ راست انکو دکہلاوے فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا پس ہرگز نہ راہ راست پاوین وہ اسوقت اَبَدًا کبھی مراد اس سے کفار مکہ
ہین کہ خدا تعالے نے اپنے علم سے جانا تھا انکو یہ بسبب زیادتی عناد اور انکار کے ایمان نہ لاوینگے اور رسول خدا صلعم واسطے اتمام حجت کے انکو طرف اسلام کے بلاتے تہے اور فرماتا ہی خدا
کہ وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ اور پروردگار تیرا اے محمد بہت بخشنے والا ہے اور عیب کا پوشیدہ کرنیوالا ذُو الرَّحۡمَةِ صاحب رحمت کا کہ بسبب زیادتی فضل اور کرم کے انکے عذاب مین
جلدی نہین کرتا ہی کہ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ اگر مواخذہ کرے ان کفار سے بِمَا كَسَبُوۡا بسبب ان گناہونکے کہ کسب کئے ہین انہون نے کہ شرک کیا ہی اور رسول خدا کو جھٹلایا ہے
لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ تو البتہ جلدی کرے وہ واسطے انکے عذاب کو لیکن جلدی نہین کرتا ہی بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ بلکہ واسطے انکے وقت وعدہ کا ہی کہ وہ روز بدر یا روز قیامت ہے کہ جس وقت وہ
وعدہ آئیگا لَنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ ہرگز نہ پاوینگے وہ سوائے اس خدا کے مَوۡئِلًا جائے پناہ اور جگہ بہاگنے کی وَتِلۡكَ الۡقُرٰٓى اور وہ بستیان کہ جنکا قصہ ہمنے تجھسے
بیان کیا ہی مثل احقاف اور موتفکات کے اور سوائے انکے اَهۡلَكۡنٰهُمۡ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے انکے باشندون کو لَمَّا ظَلَمُوۡا جس وقت کہ ظلم کیا انہون نے اپنے
جانون پر کفر کرکے اور پیغمبرون کو جھٹلا کر وَجَعَلۡنَا اور مقرر کیا ہمنے لِمَهۡلِكِهِمۡ واسطے ہلاک کرنے انکے کے مَّوۡعِدًا وقت وعدہ کا کہ جس وقت وہ وقت وعدہ کا آیا تو کچھ
پس پیش نکیا اور اسیوقت وہ ہلاک ہو گئے اور انکی جڑ ہمنے اکہاڑ کر پہینک دی اور کہتے ہین کہ جس وقت جناب رسول خدا صلعم نے قصہ اصحاب کہف کا قریش کے کفار کے روبرو بیان کیا
اور اسکو تمام کیا تو انہون نے کہا کہ اب باقی رہا روبرو قصہ اس عالم کا بیان کر کہ جسکی متابعت کا موسی کو حکم ہوا تہا کہ جو کچھ وہ کہے اسکے موافق کرنا چاہئے جبرئیل اس قصہ کو حضرت
پاس لیکر آئے جیسے کہ اس سورت مین مذکور ہے اور سبب اس قصہ کا اور موسی کو حکم عالم کی یعنے خضر کی ملاقات کا جانب خدا سے نازل ہونیکا یہ ہے کہ خدا تعالے نے جو
حضرت موسی سے کلام کیا اور انکو توریت بخشی کہ جسمین وعظ اور تفصیل ہر شے کی تہی تو حضرت موسی نے بنی اسرائیل کی طرف رجوع کی اور منبر پر جاکر بنی اسرائیل کو

خبر کی کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو توریت دی ہی اور مجھسے کلام کیا ہی اور بعد اُسکے حضرت موسیٰ کے دل مین گذرا کہ خداوند تعالیٰ نے میرے برابر کسیکو علم نہین دیا ہی اور مثل میرے دنیا مین کوئی عالم نہین ہے جبرئیل کو خدا تعالیٰ کا حکم پہنچا کہ موسیٰ کی جلد خبر لے کہ وہ ہلاک ہو گیا ہی کہ کہتا ہے کہ میرے برابر دنیا مین کوئی عالم نہین ہے اور اُس سے بیان کر کہ نزدیک جمع ہونے دو دریا کے نزدیک پتھر کے ایک شخص ہے کہ وہ تجھسے زیادہ عالم ہی اُسکے پاس جا کر کچھ علم سیکھ جبرئیل نے موسیٰ کو خبر کی اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے فرمایا تہا وہ بیان کیا موسیٰ یہ بات سنکر اپنے جی مین نادم ہوئے اور دل پر اُنکے رعب ہو گیا اور اپنے وصی یوشع بن نون سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو حکم کیا ہی کہ مین پیروی کرون ایکمرد کی نزدیک ملنے دو دریا کے اور اُس سے علم کو سیکھون پس یوشع نے ہمراہ اپنے توشہ لیا بہونی ہوئی نمکین مچھلی کا اور کچھ خرچ ہمراہ لیا اور دونو مجمع البحرین کی طرف روانہ ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد دریا موسیٰ اور خضر ہین کہ موسیٰ تو دریا علم ظاہر کے تہے اور خضر دریا علم باطن کے تہے اور خضر فریدون کے زمانہ مین تہے اور ایک بادشاہ کی بیٹی تہی اور نام اُنکا بلیا بن ملکان بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خضر پیغمبر مرسل تہے اور معجزہ اُنکا یہ تہا کہ اگر زمین خشک اور چوب خشک پر بیٹھتے تہے تو وہ سبز ہو جاتی تہی اور اسیواسطے اُنکو خضر کہتے ہین اور خضر کے معنی سبز کے ہین اور موسیٰ نے یوشع بن نون بن افرئیم بن یوسف کو ہمراہ اپنے لیا اور وہان کو روانہ ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ اُنکا قصہ بیان کرتا ہی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہا موسیٰ نے ساتھ جوان اپنے کے کہ وہ یوشع بن نون تہا اور یہ کہا اُس سے کہ لَآ اَبْرَحُ ہمیشہ پھرتا رہونگا مین تلاش مین اُس عالم کے حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ یہانتک کہ پہنچون مین مقام جمع ہونے دو دریا روم اور فارس کے کہ اُس سے ملاقات کرون کہ وہ مکان وعدہ ملاقات کا ہے اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا یا چلا جاؤن مین برسون یعنے اس سفر سے مُنہ اپنا کسیطرح نہ پہیرونگا یہانتک کہ اُس سے ملاقات کرون اور یوشع سے فرمایا کہ تو میرے ہمراہ رہ یوشع نے کہا کہ مین تیرے ساتھ ہون اور کہتے ہین کہ جب روانہ ہوئے تو یوشع نے ہمراہ اُس مچھلی بہونی ہوئی کے کچھ روٹیان بھی رکھ لی تہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا حقب اسی برس کو کہتے ہین اور کہتے ہین کہ تین روز مین وہان جا پہنچے فَلَمَّا بَلَغَا پس جسوقت پہنچے وہ دونو مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا جگہ ملنے کی درمیان دونو دریا کے تو نَسِيَا حُوْتَهُمَا فراموش کیا اُنہون نے مچھلی اپنی کو کہتے ہین کہ وہان ایک چشمہ تہا اور اُسکے کنارہ پر ایک پتھر تہا اُسپر وہ دونو بیٹھ گئے اور حضرت موسیٰ سو گئے اور یوشع نے اُس چشمہ سے وضو کیا وہ چشمہ آب حیات کا تہا یوشع کے ہاتھ سے جو مچھلی پر ایک قطرہ پانی کا گرا وہ زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی اور حضرت موسیٰ جو خواب سے بیدار ہوئے تو جلدی مین مچھلی کی جستجو نہ کی اور نہ اُنکو وہ مچھلی یاد آئی اور وہ وہان سے اُٹھکر چلے گئے اور قمی اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت وہ اُس مکان پر پہنچے تو ایک مرد کو دیکہا کہ چت پڑا ہوا لیٹا ہے اِن دونو نے اُسکو نہ پہچانا کہ یہ کون ہے اور یوشع نے مچھلی کو زنبیل مین سے نکالکر پانی مین دہویا اور دہو کر اُسکو پتھر پر رکہا اور مچھلی کو وہین بہولکر آگے کو چلے گئے وہ پانی آب حیات تہا جس سے مچھلی کو دہویا تہا وہ مچھلی زندہ ہو کر پانی مین چلی گئی اور عیاشی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ وہ ایک شخص کے پاس گذرے کہ وہ لیٹا تہا اور ایک طرف اُسکے عصا رکہا تہا اور وہ ایک ایسی چادر اوڑہے ہوئے تہا کہ اگر پانو کو ڈہنکتا تہا تو سر اُسکا کہل جاتا تہا اور اگر سر کو ڈہنکتا تہا تو پاؤن اُسکے کہل جاتے تھے اور یہ دونو وہان پہنچے تو حضرت موسیٰ وہان نماز پڑہنے لگے اور یوشع سے کہا کہ تو میری نگہبانی کر ایک قطرہ آسمان سے نازل ہو کر یوشع کی زنبیل مین گرا وہ مچھلی زندہ ہو کر تڑپنے لگی یہانتک کہ کود کر دریا مین چلی گئی اور وہ اُس مچھلی کو بہول گئے اور دریا کے کنارہ پر ایک جانور آیا اُسنے اپنی چونچ کو دریا مین ڈالکر کہا کہ اے موسیٰ تیرا علم جو کچھ تجھکو خدا سے سیکہا ہے اُسقدر ہے دریا مین سے کہ جسقدر میری چونچ مین پانی لگا ہی القصہ وہ اُس مچھلی کو بہولکر وہانسے چل گئے اور مچھلی دریا مین چلی گئی تہی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ پس پکڑا اُس مچھلی نے رستہ اپنا فِى الْبَحْرِ سَرَبًا بیچ دریا کے راہ سرنگ کہ جسطرف ماہی بریان دریا مین جاتی تہی پانی اُسکی اوپر کو بلند ہو جاتا تہا اور زمین خشک نکل آتی تہی اور سربا مفعول دوسرا ہے اتخذ کا یا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی فَلَمَّا جَاوَزَا پس جسوقت گذر گئے وہ دونو مجمع البحرین سے اور اُس رات اور دن تک چلے گئے ایک پہر دن چڑہے تک اور موسیٰ کو بہوک لگی تو قَالَ لِفَتٰىهُ کہا واسطے جوان اپنے کے یعنے یوشع سے کہا کہ اٰتِنَا غَدَآءَنَا دے تو ہمکو کہانا دن چڑہے کا ہمارا تاکہ ہم کہائین اور دم لیوین کہ چلتے چلتے ہم تہک گئے ہین کہ لَقَدْ لَقِيْنَا البتہ تحقیق ملاقات کی ہمنے مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا سفر اپنے سے اس نَصَبًا ماندگی اور رنج کو اُسوقت یوشع نے زنبیل کو آگے رکہا اور اُسمین نگاہ کی تو دیکہا کہ مچھلی اُسکے اندر نہین ہے تب مچھلی کو اُسنے یاد کیا کہ وہین بہول کر آئے ہین قَالَ اَرَءَيْتَ کہا یوشع نے موسیٰ سے کیا دیکہا تو نے یعنے تجھکو خبر ہی کہ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ جسوقت جگہ پکڑی تہی ہمنے طرف پتھر کے یعنے جسوقت ہم بیٹھے تہے پتھر پر چشمہ کے کنارہ پر فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ پس تحقیق مین بہول آیا ہون مچھلی کو اور تمام قصہ مچھلی کا بیان کیا اور عذر کر کے کہا کہ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اور نہین بہولایا مجھکو اُس مچھلی کے یاد کرنیکو اِلَّا الشَّيْطٰنُ مگر شیطان نے اور مجھکو اور کام مین مشغول کر دیا اور غافل کیا مجھکو اَنْ اَذْكُرَهٗ اس سے کہ یاد کرون مین اُسکو یا کیہ ذکر کرون مین اُسکا تجہسے اور حفص نے انسانیہ کو بضم ہا پڑہا ہی اور بیان کیا یوشع نے کہ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ اور پکڑا اُس مچھلی نے رستہ اپنا فِى الْبَحْرِ عَجَبًا بیچ دریا کے عجیب جسطرف کو وہ جاتی تہی رستہ فراخ ہو جاتا تہا اور زمین خشک نکل جاتی تہی اور عجبا مفعول مطلق ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واتخذ سے پہلے قول یوشع کا ہے اور واتخذ سے شروع حال موسیٰ کا ہے اور اتخذ

ضمیر مچھلی کیطرف پھرتی ہے یعنے اور پھر موسیٰ نے دستہ اپنا پیچ دریا عجب کو یوشع سے سنکر دریا کے اندر سے اتنا پھرا اُس راہ سے جو کہ مچھلی کے جانیسے دریا مین ہو گیا تہا قَالَ کہا موسیٰ نے یوشع سے کہ
ذٰلِكَ وہ قصہ مچھلی کا مَا كُنَّا نَبْغِ وہ چیز ہے کہ مین ہم طلب کرتے تھے ہین اسواسطے کہ خداتعالیٰ نے مجھکو وحی بھیجی تھی کہ وہ مچھلی ہمکو راہ دکہلائیگی اُس شخص کے کہ جسکی طلب مین ہم پہرتے ہین
فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا پس پہرے وہ دونو اوپر نشانیون قدمون اپنے کے قَصَصًا کہوج پکڑتے ہوے اور قصصا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے یعنے موسیٰ اور یوشع دونو اپنے پانوکے نشان پر
الٹے پہرے یہانتک کہ اسجگہ پہنچے کہ جہانتک مچھلی دریا مین آئی تھی ہان رستہ کو کشادہ اور خشک پایا اسکی اندر سے ہوکر آئی اور اُسی پہلی جگہ پر پہنچے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ پس پایا اُن دونو نے
ایک بندہ کو بندون ہمارے مین سے کہ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا دی تھی ہمنے اُس بندہ کو رحمت نزدیک اپنے سے کہ وہ وحی اور نبوت تھی اور درازی عمر کی اسکو دی تھی کہ پہلی صور تک وہ زندہ
رہیگا اور وہ بندہ خضر علیہ السلام تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے پہلی روایتمین منقول ہے کہ موسیٰ اور یوشع دونو پہرکر آئے تو وہین پہلی جگہ پر پہنچے اور اُس شخص کو جسکو کہ پہلے دیکہا تہا اُسی طرح
وہان اسکو لیٹا ہوا دیکہا حضرت موسیٰ نے اُسکو کہا کہ السلام علیک اُس شخص نے کہ وہ خضر تہا جواب مین کہا کہ السلام علیک یا عالم بنی اسرائیل اور اُسوقت کہڑا ہوا اور عصا موسیٰ کا اپنے ہاتہ مین پکڑا اور
موسیٰ نے کہا کہ مجھکو خدا کا حکم ہے تیری پیروی کے واسطے اسلئے کہ مین تجھسے سیکہون جو کچہ کہ رہنمائی تو نے خدا سے سیکہا ہے ہر چند علم حضرت موسیٰ کا خضر کے علم سے زیادہ تہا لیکن بعضے امور خضر کو خداتعالیٰ نے
موسیٰ سے زیادہ تعلیم کئے تھے کہ موسیٰ کے دلمین جو اپنا بے مثل ہونا علم مین گذرا تہا اور گمان کیا تہا کہ میرے برابر دنیا مین کوئی عالم نہین ہے اسواسطے خداتعالیٰ نے موسیٰ کو دکہلایا کہ دیکہہ ہمارے
بعضے بندے وہ بات جانتے ہین کہ تو نہین جانتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی روایت ہے فرمایا کہ خضر کے پاس وہ علم تہا کہ جو توریت کی تختیون مین لکہا ہوا نہ تہا اور موسیٰ کو یہ گمان تہا
کہ جمیع اشیا کا علم توریت مین ہے اور بعضے موسیٰ اور خضر کے ملاقات کا حال اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ موسیٰ نے خضر کو دیکہا کہ سبز مصلے پانی پر بچہایا ہے اور اُسپر بیٹھے ہین موسیٰ نے
خضر کو سلام کیا اور خضر کہڑا ہوا اور کہا کہ علیک السلام اے پیغمبر بنی اسرائیل کے موسیٰ نے پوچہا کہ تو نے کیونکر جانا کہ مین پیغمبر بنی اسرائیل کا ہون کہا کہ مجھکو اُسنے بتلایا ہے کہ جسنے
تجھکو یہ حال سے خبر دی ہے اور حضرت خضر پیغمبر مرسل تھے اور جو کوئی مسافر کہ راہ کو گم کرتا ہے اُسکو وہ راہ بتلاتے ہین لیکن شریعت انکی منسوخ ہے اور سوائے ہمارے پیغمبر کے کسی پیغمبر کی
شرع جاری نہین ہے اور فرماتا ہے خداکہ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکہلایا ہے ہمنے اُس خضر کو نزدیک اپنے سے علم کہ جو علم خاص ہے ہمارے ساتہ اور دوسرا اُسکو کوئی نہین جانتا ہے مگر
ہماری تعلیم سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر مین موسیٰ اور خضر کے درمیان ہوتا تو اُنکو خبر دیتا کہ مین دونو سے زیادہ جانتا ہون اور اُنکو اُن چیزون کی خبر دیتا کہ جنکو
وہ دونو نہین جانتے تھے اسواسطے کہ موسیٰ اور خضر علم تہجیر کا دئے گئے تھے جو چیز کہ گزر گئی ہے اور جو چیز کہ ہونیوالی ہے اُسکا علم اُنکو نہ تہا اور ہمکو وہ بہی علم ہے کہ ہمکو وراثت میں
رسول خدا صلعم سے پہنچا ہے بعد اُن حضرت کے اور کتاب اربعین مین عماد بن خالد بن اسحاق ابن ربیع عبدالملک بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ ذخیرہ جواہر مین کہ سے مین ایک کاغذ
پر قلم سریانی سے لکہا تہا کہ تمام عجائب مین سے جو موسیٰ نے اپنی بہائی سے نقل کی تہی یہ ہے کہ مین اور خضر دریا کے کنارہ پر جاتے تھے ایک جانور کو دیکہا کہ اُسنے دریا مین اپنی چونچ سے پانی
اُٹہایا اور ایک قطرہ طرف مشرق کی اور ایک قطرہ طرف مغرب کے اور ایک قطرہ طرف آسمان کے اور ایک قطرہ دریا مین ڈالا ہم اُس واقعہ سے حیران تھے کہ ناگاہ ایک صیاد پہنچا اور ہمارے تفکر کا باعث
اُسنے پوچہا ہمنے اُسکا سبب بیان کیا اُسنے کہا کہ اس جانور کو مسلم کہتے ہین اور مراد اُسکی پانی گرانیسے یہ ہے کہ ایک پیغمبر آخر زمانہ مین مبعوث ہوگا کہ علم اہل آسمان اور اہل مشرق اور
مغرب کا اُسکے علم کے مقابلہ مین مانند ایک قطرہ کے ہے کہ جو دریا مین ملا ہے اور وہ علم میراث مین اُس سے اُسکے چچا کی بیٹی اور داماد کو پہنچیگا جو کہ اُسکا جانشین ہے اور وہ علی بن ابی
طالب ہے اور جسوقت حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے ملاقات حاصل کرے تو قَالَ لَهٗ مُوْسٰى کہا واسطے اُس خضر کے موسیٰ نے یعنی موسیٰ نے خضر سے کہا کہ هَلْ اَتَّبِعُكَ کیا
پیروی کرون مین تیری عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ اوپر شرط اسکے کہ سکہلائے تو مجھکو مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا اُس چیز مین سے کہ سکہلایا گیا ہے تو رہنمائی کو یعنی وہ علم کہ جو موجب رہنمائی کا ہوا اور ابو عمرو
اور یعقوب نے رشدا کو بفتح را اور شین پڑہا ہے اور رشدا مفعول بہ بہی ہو سکتا ہے اور مفعول لہ بہی اور اگر کوئی پیغمبر کسی سے علم سیکہے تو مضایقہ نہین ہے اگر وہ شخص اُسکی اُمت مین نہو واسطے کہ پیغمبر کو چاہئے
کہ اپنی اُمت کے سب آدمیون سے زیادہ علم ہو نہ غیر سے اور حضرت موسیٰ نے جو حضرت خضر سے علم کے سیکہنے کی درخواست کی تو قَالَ کہا خضر نے موسیٰ کے جواب مین اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ تحقیق تو ہرگز طاقت نہ رکہے گا مَعِيَ صَبْرًا ہمراہ میرے صبر کرنیکو اور اپنی طبیعت کو نہ روک سکیگا موسیٰ نے کہا کہ مین کسواسطے صبر نکرونگا کہا کہ اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے
اور حکم تیرا ظاہر ہے شاید کہ مجھسے کوئی امر صادر ہو کہ ظاہر مین بد اور ناشایستہ ہو تو اُسکی حکمت کے وجہ کو نہ جانتا ہوا اور اُسپر صبر نہ کر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ اور کیونکر صبر کریگا تو عَلٰى مَا لَمْ
تُحِطْ بِهٖ اوپر اُس امر کے کہ نہین احاطہ کیا ہے تو نے ساتہ اُسکی خُبْرًا از روئے سمجھ کے یعنے علم تیرا اُس امر کو نہین پہنچا ہے قَالَ کہا موسیٰ نے خضر سے کہ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا
قریب ہے کہ پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنیوالا تجھسے اُس امر کو دیکہکر اور اعتراض تجہپر نکرونگا وَلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا اور نافرمانی نہ کرونگا مین واسطے تیرے کسی کام مین قَالَ کہا خضر نے کہ
اے موسیٰ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ پس اگر پیروی کریگا تو میری فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ پس نہ پوچہنا مجھسے کوئی چیز اگرچہ ظاہر مین تجھکو بہت بد معلوم ہووے حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ یہانتک کہ شروع
کرون مین واسطے تیرے مِنْهُ ذِكْرًا اُس خبر سے ذکر کو یعنے جو امر کہ مین کرون اُسکے بعد تجھکو وجہ سے مطلع کردونگا لیکن جبتک کہ مین اُسکی

وجہ کو بیان نکروں تو تُو اسکو دیکھتی ہی رہیو مین اعتراض نکرنا موسیٰ نے قبول کیا اور کہا انشاء اللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا یہ کہکر دونو وہان سے روانہ ہوئے اور یوشع انکے پیچھے پیچھے نظارہ کرتا ہوا جاتا تھا
فَانْطَلَقَا پس چلے وہ دونو دریا کے کنارہ پر اور ایک کشتی نزدیک تھی اور کشتی والون سے درخواست کی کہ ہم بھی کشتی مین سوار ہونگے ملاح پہلے تو راضی نہوے اور بعد انکے خضر کو پہچانکر بہت تعظیم سے
انکو کشتی مین لے گئے حَتّیٰٓ اِذَا رَکِبَا یہانتک کہ جسوقت سوار ہوے وہ دونو فِی السَّفِیْنَةِ بیچ کشتی کے اور دریا کے درمیان مین پہنچی تو خضر نے تبر کو اٹھا کر خَرَقَهَا چیر ڈالا اُس کشتی کو اسطرح
سے کہ دو تختے اسکی نکال ڈالے اور بعضے کہتے ہین کہ خضر نے کسی جگہ سے کشتی کو توڑا اور اُسمین سوراخ کیا اور موسیٰ اسکو لتّون اور چیتھڑون سے بند کرتے پھرتے تھے اور پانی جسمین بہت گھستا اور تنگ ہوتے تھے
جب صبر کرسکے تو خضر کی طرف متوجہ ہوکر قَالَ کہا اَخَرَقْتَهَا کیا چیر ڈالی تُو نے اُس کشتی کو اور سوراخ کیا تو نے اُسمین واسطے کہ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا تا کہ ڈبوے تو لوگون اُسکے کو جو کہ اُسمین سوار ہوے
ہین کہ سوراخ میں سے پانی کشتی مین داخل ہوا اور وہ سب آدمی غرق ہو جاوینگے اور بعضون نے لیغرق پڑھا ہی یعنی یا اور اہل کو مرفوع اور کہا موسیٰ نے اے خضر تو نے جو اس کشتی کو توڑا ہی پس تو نے نہین لَقَدْ جِئْتَ
شَیْئًا اِمْرًا البتہ تحقیق بجا لایا تو ایک شے عجیب اور بڑی قَالَ کہا خضر نے موسیٰ سے کہ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ کیا نہین کہا تھا مینے کہ تحقیق تو لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ہرگز نہ طاقت رکھیگا تو ہمراہ میری
صبر کو کہتے ہین کہ موسیٰ نے اُس جگہ نگاہ کی کہ جس جگہ خضر نے کشتی کو توڑا تھا دیکھا کہ پانی آتا نہین ہے تب جانا کہ یہ معجزہ ہی تب عذر کرکے قَالَ کہا موسیٰ نے کہ لَا تُؤَاخِذْنِیْ نہ مواخذہ کر تو
مجھسے بِمَا نَسِیْتُ ساتھ اُسچیز کے کہ فراموش کیا ہی مینے یعنی ترک کیا ہی عہد تیرا مینے پہلی مرتبہ وَلَا تُرْهِقْنِیْ اور نہ تکلیف پہنچا تو مجھکو مِنْ اَمْرِیْ کام میرے سے عُسْرًا تنگی اور دشواری
کو یعنے سخت گیری مجھپر مت کر تو فَانْطَلَقَا پس چلے وہ دونو کشتی سے نیچے اترکر اور ایک گانوں مین گئے اور خضر دونو پہنچے کہ لڑکے وہان کھیلتے تھے اور اُن لڑکون مین ایک لڑکا خوبصورت تھا اور
کانون مین اُسکے گوشوارہ پڑے تھے یہ دونو مع یوشع کے سیر تماشا کرتے ہوے پھرتے تھے حَتّیٰٓ اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا یہانتک کہ جسوقت دیکھا انہون نے لڑکے کو یعنی اُسی لڑکے خوبصورت کو تو خضر اُسکو
بلاکر دیوار کے پیچھے لیگیا فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا خضر نے اُس لڑکے کو چھری سے یا سر اُسکا دیوار مین مارا کہ وہ مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بالغ ہو گیا تھا لیکن بلا تاخیر اُسکو مار ڈالا اور جرم اُسکا
کچھ دریافت نکیا اور ایکدفعہ ہی جو مار ڈالا تو موسیٰ کو خضر پر غصہ آیا اور قَالَ کہا موسیٰ نے خضر سے کہ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً کیا قتل کیا تو نے نفس پاکیزہ کو گناہ سے بِغَیْرِ نَفْسٍ بدون نفس کے
کہ اُسنے کسیکو مارا ہو یعنے اُس لڑکے نے تو کسی کو قتل نہین کیا تھا تو نے اُسکو کسکے عوض مین قتل کیا ہی بدون صادر ہونے جرم کے لَقَدْ جِئْتَ البتہ بجا لایا ہے تو شَیْئًا نُّكْرًا ایک شے بد کو کہ
ظاہر اُسکا نہایت ناپسندیدہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ لڑکا جوان تھا اور رہزنی کرتا تھا اور لوگونکا مال و اسباب لُوٹکر اپنے باپ و ماں کو دیتا تھا اور وہ قسم کھاتے تھے کہ اسنے یہ نہین کیا ہی
اور ابن عباس سے بھی یہی روایت ہے کہ وہ بالغ تھا اور کہتے ہین کہ وہ کافر تھا قَالَ کہا خضر نے موسیٰ سے اعتراض موسیٰ کا سنکر کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ کیا نہین کہا تھا مینے واسطے تیرے پہلے
اس سے کہ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا تحقیق کہ تو ہرگز نہ طاقت رکھیگا تو ہمراہ میرے صبر کرنیکو قَالَ کہا موسیٰ نے خضر سے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر سوال کرون مین تجسے عَنْ شَیْءٍ
کسی چیز سے کہ صادر ہووے تجسے مانند پہلی باتون کے بَعْدَهَا بعد اسکے تو فَلَا تُصٰحِبْنِیْ پس ہمراہ نہ لے تو مجھکو اگر مین تیرے ہمراہ رہنے کو کہون قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا تحقیق کہ پہنچا ہے
تو نزدیک میرے سے عذر کو کہ وہ ترک کرنا صحبت کا میری طرف سے ہے اور اب یہ تیسری مرتبہ ہے اور تجھکو میرے ہمراہ رکھنے مین بڑا عذر ہے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ خدا رحم کرے میرے برادر موسیٰ پر کہ یہ
سبب شرم کے کہا کہ فَلَا تُصٰحِبْنِیْ اور اگر صبر کرتا اور دیر تک رہتا تو بہت عجائب امور دیکھتا اور یعقوب نے فلا تصاحبنی کو فلا تصحبنی پڑھا ہی فَانْطَلَقَا پس چلے وہ دونو وہان سے اور یوشع انکے پیچھے تھا اور بعضے
کہتے ہین کہ یوشع پیچھے رہگیا تھا حَتّیٰٓ اِذَآ اَتَیَآ یہانتک کہ جسوقت آئے وہ دونو اَهْلَ قَرْیَةِ پاس لوگون ایک بستی کے مین کہ نام اُس بستی کا ناصرہ تھا جس جگہ کہ حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ
انطاکیہ مین آئے تھے اور اُس بستی والونکا یہ دستور تھا کہ شب کو شہر کے سب دروازے بند کر دیتے تھے اور کسیکے واسطے نہ کھولتے تھے مغرب کی نماز کیوقت موسیٰ اور خضر اُس شہر کے دروازہ پر پہنچے
ہر چند انہون نے چاہا کہ شہر کے لوگ دروازہ کو کھولین لیکن انہون نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور یہ دونو بھوکے بھی تھے سو واسطے اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا کہانا طلب کیا ان دونو نے لوگون اُس
بستی سے اور کہا کہ ہم مسافر ہین اور بھوکے ہین اگر تم ہمکو بستی مین نہین آنے دیتے ہو کچھ کہانا تو ہمکو دو فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا پس انکار کیا اُن لوگون نے اس سے کہ مہمان
کرین وے اُن دونو کو اور وہ دونو بھوکے تمام شب شہر کے دروازہ پر پڑے رہے اور صبح کو وہان سے روانہ ہوے فَوَجَدَا فِیْهَا پس پایا اُن دونو نے بیچ اُس بستی کے اُسکی نواح مین جِدَارًا ایک
دیوار کو جھکی ہوئی ایک جانب کو یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ چاہتی تھی وہ دیوار کہ گر پڑے یعنے قریب تھی وہ دیوار کہ گر جاوے اور خضر اُس دیوار کے قریب گیا فَاَقَامَهٗ پس سیدھا کر دیا
اُسنے اُس دیوار کو اور بعضے کہتے ہین کہ اُس دیوار کو پھر کے بنا دیا اور درست کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ دیوار ٹیڑھی تھی خضر نے اپنا شانہ اُسکے نیچے رکھکر اُسکو سیدھا کر دیا اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ دیوار سو ہاتھ بلند تھی اور جسوقت موسیٰ نے دیکھا کہ خضر نے دیوار کو سیدھا کر دیا ہی تو خضر سے قَالَ کہا کہ اس بستی والون نے ہمکو شہر کے اندر آنے دیا اور
نہ ہمکو کہانا دیا اُنکی دیوار کو تو نے مفت سیدھی اور درست کی ہی لَوْ شِئْتَ اگر چاہتا تو تو لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا البتہ لیتا تو اوپر اُس سیدھا کرنیکے اجرت مزدوری
کو کہ اُسکا کہانا خرید کرکے ہم کہاتے قَالَ کہا خضر نے موسیٰ سے کہ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ یہ ہی جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے کے کہ تو نے کہا تھا اگر مین
بعد اسکے اعتراض و تکرار کرون تو مجھکو ہمراہ نہ لینا اب وقت فراق کا ہمارے اور تمہارے درمیان پہنچا ہے اور فراق مضاف ہے طرف بین کے اور کہتے ہین کہ کسینے حضرت موسیٰ سے

نصف القرآن

سے پوچہا تہا کہ دنیا کی مصیبتون مین سے سوائے جور فرعون کی اور کونسا امر تجہپر دشوار ہوا تہا کہا کہ خضر نے جسوقت مجہسے کہا تہا کہ ہذا فراق بینی و بینک الغرض خضر نے جسوقت موسیٰ سی جدا
کرلیا کہ اب میرے اور تیرے درمیان فراق ہی تو بعد اسکے کہا کہ سَاُنَبِّئُكَ قریب ہے کہ خبر کرون مین تجہکو اوپر تعبیر بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ ساتہ حقیقت اسچیز کے کہ نہین
طاقت رکہتا تہا تو عَّلَیْهِ صَبْرًا اوپر اسکی صبر کرنیکو اور ظاہر کے اعتبار سے تو نے انکار کیا اور اسکے باطن سے تو بے خبر تہا اَمَّا السَّفِیْنَةُ لیکن وہ کشتی فَکَانَتْ
لِمَسٰکِیْنَ پس تہی وہ خاص واسطے محتاجون کے کہ دس بہائی تہے وہ پانچ توانین سے بیمار تہے اور پانچ ملاح تہے کہ وسیلہ حاصل کرنی معاش کے یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ کام
کرتے تہے وہ بیچ دریا کے فَاَرَدْتُّ پس ارادہ کیا مینے بحکم خدا اَنْ اَعِیْبَهَا یہ کہ عیب دار کرون مین اس کشتی کو سوراخ کرکے اور وجہ اسکی یہ تہی کہ ایک بادشاہ ظالم زبردستی سے
لوگون کی کشتیان چہینتا تہا اور اس کشتی کے مالک جو محتاج تہے اور انکی معاش اسی پر منحصر تہی اسواسطے مینے انکی کشتی کو عیب دار کردیا کہ وہ بادشاہ اسکو غصب کرے چنانچہ فرماتا ہے
خدا اور بیان کرتا ہے خضر کے اس کلام کو کہ وَکَانَ وَرَآءَهُمْ اور تہا پیچہے انکے مَّلِكٌ ایک بادشاہ کہ نام اسکا جلندی بن کرکر تہا یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ پکڑ لیتا تہا وہ ہر کشتی کو
جو کہ درست ہوتی تہی غَصْبًا از روی غصب کے مینے اسکو معیوب کردیا تاکہ وہ غصب نکرے انکی کشتی کو اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اس آیت کو کل سفینة
صالحة پڑہتے تہے اور یہی قراءت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے وَاَمَّا الْغُلٰمُ اور لیکن وہ لڑکا فَکَانَ اَبَوٰهُ پس تہے والدین اسکے دونو مُؤْمِنَيْنِ مومن اور حضرت صادق علیہ السلام
اس آیت کو اسطرح پڑہتے تہے کہ واما الغلام فکان کافرا وابواہ مومنین اور اس لڑکے کی پیشانی پر کافر لکہا ہوا تہا اور خضر نے کہا کہ فَخَشِیْنَآ پس ڈرے ہم خدا کے الہام کرنے سے
اَنْ یُّرْهِقَهُمَا یہ کہ پہنچاوے وہ لڑکا ان دونو ماں باپ کو طُغْيَانًا سرکشی اور نافرمانی کو وَّكُفْرًا اور کفر کو کہ والدین کو فرزند سے محبت بہت ہوتی ہے اور ان دونو کو
کفر کیطرف بلاوے اور وہ دونو کافر ہو جائین اسکی محبت مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خضر نے کہا کہ خدا جانتا تہا کہ اگر یہ لڑکا کافر باقی رہیگا تو والدین
اسکے گمراہ کرنے سے گمراہ ہو جاوینگے پس حکم کیا مجہکو خدا نے اسکی قتل کا اور دوسری روایت مین ہے کہ خضر نے اس لڑکے کو قتل کیا تو موسیٰ خضر پر غصہ ہوے اور کہا کہ تو نے نفس پاکیزہ
کو بدون جرم کے قتل کرڈالا اسوقت خضر نے اس لڑکے کا شانہ چیر کر دکہلادیا اسمین لکہا تہا کہ یہ کافر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نجدہ حروری نے
ابن عباس کو لکہکر لڑکون کو قید کرنے سے سوال کیا ابن عباس نے اسکی جواب مین لکہا کہ رسول خدا صلعم لڑکون کو قتل نہین کرتے تہے اور خضر کافر لڑکے کو قتل کرتے تہے
اور مومن کو قتل نہین کرتے تہے تو اگر خضر کے برابر علم رکہتا ہے تو لڑکون کو تو بہی قتل کر اور خضر نے جسوقت سبب اسکی قتل کرنیکا بیان کردیا تو کہا کہ فَاَرَدْنَآ پس ارادہ
کیا ہمنے اَنْ یُّبْدِلَهُمَا یہ کہ بدلا دیوے ان دونو باپ ماں لڑکے کو رَبُّهُمَا پروردگار انکا خَيْرًا مِّنْهُ بہتر اس لڑکے سے زَكٰوةً از روی پاکیزگی کے یعنے
خدا تعالیٰ ان دونو مومنونکو جو کہ اس مقتول کے باپ اور ماں تہے اس مقتول کے بدلے کوئی اور لڑکا پاکیزہ دیوے کفر اور گناہون اور بدخلقی سے وہ لڑکا پاک ہووے وَاَقْرَبَ رُحْمًا
اور قریب ہووے از روی مہربانی کی کہ اپنے والدین پر بہت شفقت کرے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے عوض اس مقتول کے انکو ایک دختر عطا کی کہ اس سے
ستر پیغمبر پیدا ہوے وَاَمَّا الْجِدَارُ اور لیکن وہ دیوار کہ جسکو مینے سیدہا کیا تہا فَکَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ پس تہی وہ واسطے دو لڑکون یتیمون کے کہ ایک کا نام اصرم اور دوسرے کا
نام صریم ہے اور تہے وہ دونو فِی الْمَدِیْنَةِ بیچ شہر کے وَکَانَ تَحْتَهٗ اور تہا نیچے اس دیوار کے كَنْزٌ لَّهُمَا خزانہ واسطے ان دونو کے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا
اور غیر لوگ اسکو اٹہا کرلے جاتے وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور تہا باپ انکا مرد صالح کہ نام اسکا کاسخ تہا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان اس مرد صالح کی اور ان یتیمون کے سات سو
برس کا فاصلہ تہا اور انکی درمیان کئی باپ گذری ہین خدا تعالیٰ نے واسطے صلاح اس پدر صالح کے اس خزانہ کی محافظت کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ خدا تعالیٰ نے بسبب نیکی مرد مومن کے اسکی فرزند کے حال کی درستی کرتا ہے اور اسکی فرزند کے فرزند کی درستی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے جو محافظت اسکی کی فَاَرَادَ رَبُّكَ
پس ارادہ کیا پروردگار تیرے نے اَنْ یَّبْلُغَآ یہ کہ پہنچ جائین وہ دونو یتیم اَشُدَّهُمَا جوانی اپنی کو وَیَسْتَخْرِجَا اور باہر نکال لیوین وہ كَنْزَهُمَا
خزانہ اپنے کو دیوار کے نیچے سے رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ واسطے مہربانی کے پروردگار تیرے کی جانب سے کہ خدا تعالیٰ نے اس خزانہ کی محافظت کر رکہی ہے اور خزانہ مین اختلاف ہے
کہ وہ کیا تہا ابوذر نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ وہ صحیفے یعنی کتابین سونے اور چاندی کے تہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کتابین تہین علوم کی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اسپر یہ لکہا تہا کہ لا الہ الا انا جو کوئی یقین کرے موت کا تو نہ خندان ہونگے دندان اسکے اور جو شخص کہ یقین کرے
حساب کا تو نہ خوش ہوگا دل اسکا اور جو شخص کہ یقین کرے قضا و قدر کا تو سوائے خدا کے کسی سے خوف نکریگا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اسمین یہ تہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تعجب کرتا ہون مین اس شخص سے کہ موت کا یقین کرتا ہے تو کیونکر خوش ہوتا ہے اور
تعجب کرتا ہون مین اس شخص سے کہ یقین کرتا ہے قضا و قدر کا تو کیون رنجیدہ ہوتا ہے اور تعجب کرتا ہون مین اس شخص سے کہ دیکہتا ہے دنیا کو

اور لڑکے پلٹنے کو تو کیونکر رغبت کرتا ہی طرف نیکی کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ تختی سونے کی تھی جس پر اسطرح کے کلمات لکھے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ اُس خزانہ مین مال اور علم دونو تھے
اور اسطرح کی نصیحتیں بہت ہین اور وہ خزانہ اُن یتیموں کو پہنچا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ باپ کے اعمال کی جزا دنیا مین اولاد کو ملتی ہے اگر نیکی کرے تو
نیک جزا اولاد کو ملتی ہی اور اگر باپ بدی کرے تو اولاد کو جزا بُری ملتی ہے اور حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے بیان کیا کہ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي اور نہین کیا ہے مینے اسکو
جو کچھ کہ تونے دیکھا ہی حکم اپنے سے بلکہ بحکم پروردگار مینے کیا ہی اور جو کچھ کہ کیا ہی ذٰلِكَ وہ یعنے جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ حقیقت اُس چیز کی ہی کہ نہین طاقت رکھتا تہا تو عَلَيْهِ
صَبْرًا اوپر اُسکے صبر کرنیکو اسواسطے کہ باعتبار ظاہر شرع مین وہ امر بد تہا جبکہ خضر نے تاویل بیان کرلی تو موسیٰ اور خضر دونو اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوئے اور تیسرا سوال جو کہ
یہود کے علمانے قریش کو سکہلایا تہا کہ تم محمدؐ سے پوچھو وہ قصہ ذوالقرنین کا ہی کہ خدا تعالےٰ نے نازل کیا تاکہ رسول خدا صلعم قریش کے سامنے اُسکو بیان کرین چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَيَسْأَلُونَكَ اور پوچھتے ہین تجھسے مشرکین یہودیوں کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذوالقرنین کے حال سے قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ کہہ تو اے محمدؐ کہ قریب ہے کہ پڑھونمین اوپر
تمہارے مِنْهُ ذِكْرًا اُس ذوالقرنین سے خبر کو . . . ذوالقرنین سکندر رومی کو کہتے ہین کہ جسنے سکندریہ آباد کیا تہا کہتے ہین کہ وہ بادشاہ شرق اور غرب کا تہا سواسطے اُسکو
ذوالقرنین کہتے ہین کہ طرف شرق اور مغرب کے پھرا اور قرن معنی طرف کے ہے یعنے آفتاب کے دونو طرفون کو لیا یا یہ کہ اُسکے زمانہ مین دو قرن گزر گئے تھے سواسطے ذوالقرنین کہتے ہین
یا اُسکے تاج کے دو شاخ تہی یا دو گیسو کے دو نو طرف رکہتا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا تعالےٰ نے ذوالقرنین کو اُسکی قوم پر بہیجا اُن لوگون نے اُسکی قرن
راست پر مارا وہ مرگیا اور پانسو برس کے بعد خدا نے پھر اُسکو زندہ کیا اور اُن لوگونکی پاس بہیجا انہون نے پھر اُسکو مار ڈالا اُسکے قرن چپ پر مار کر اور پانسو برس کے بعد خدا نے
پھر اُسکو زندہ کیا اور زمین کے مشارق اور مغارب کا اُسکو مالک کیا جس جگہ سے آفتاب نکلتا ہے اور جس جگہ کہ غروب ہوتا ہے اور امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
ذوالقرنین نہ نبی تہا اور نہ رسول لیکن بندہ مرد صالح تہا کہ خدا کو دوست رکہتا تہا اور خدا نے اُسکو دوست رکہا تہا اور خصال مین لکہا ہے کہ تمام زمین کے بادشاہ چار شخص ہوئے
ہین دو مومن اور دو کافر مومن تو ذوالقرنین اور سلیمان بن داؤد اور کافر نمرود اور بخت نصر ہین اور نام ذوالقرنین کا عبداللہ بن ضحاک ہے اور بعضی روایت مین نام اُسکا
عیاش ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ ذوالقرنین نے ایسی طاقت کیونکر پیدا کی کہ مشرق اور مغرب کو سب جگہ کو پہنچ گیا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ابر کو اُسکی حکم مین کر دیا تہا
اور اسباب اُسکو سب آسان کر دئے تہے اور نور اُسکی ہمراہ کر دیا تہا دن اور رات اُسکے نزدیک دونو برابر تھے اور بحار الانوار مین چودہ وجہ اُسکی ذوالقرنین ہونیکی لکہی ہین
اور حضرت امیر المومنین سے روایت ہے کہ خدا تعالےٰ نے سکندر کو دو قرن دے تہی کہ وہ دو شاخ تھے کہ اندر سے خالی تہی شرق اور غرب کو سکندر اُنہین سے دیکہتا تہا اور تمام عزت
اور ملک اور آیات نبوت کو خدا نے اُن دونو قرنون مین مستتر کیا تہا بعد اُسکے اُسکو آسمان اول پر لیگئے اور پردے زمین کے اُسکے نظرون سے اٹہا دئے یہانتک کہ شرق اور غرب کو
دیکہا اسطرح سے کہ شبکو مثل دن کے مشاہدہ کیا اور معرفت حق اور باطل کی حاصل کی اور جس وقت زمین پر آیا تو حکم ہوا کہ شرق اور غرب کو طی کر تمام مخلوقات تیری
تابعدار ہوگی اور قرآن مین خدا تعالی اُسکی قصہ کو اسطرح بیان کرتا ہی کہ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ تحقیق کہ ہمنے قدرت دی واسطے اُس سکندر کے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے
وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور دیا ہمنے اُسکو ہر چیز سے کہ خلق جسکی طرف محتاج ہو یا جو کچھ کہ بادشاہ کو چاہئے سَبَبًا دست آویز اور وسیلہ کہ اُسکی جہت سے ہر چیز اُسکو میسر
ہو جاتی تہی اور سبب ہر چیز کے حاصل ہونیکا جو ہمنے اُسکو دیا تہا از انجملہ علم تہا اور قدرت تہی اور آلہ ہر چیز کا تہا اور جناب سید علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد سبب سے دلیل ہے
فَأَتْبَعَ سَبَبًا پس پیچھے چلا سبب اور طریق کے جو کہ دیا تہا یعنے اُس سبب اور راہ کے وسیلہ سے چلا اور اتبع کو ابن عامر اور اہل کوفہ نے بفتح ہمزہ قطعی اور سکون تا مخففہ پڑہا ہے
باب افعال سے ماضی کا صیغہ اور باقیون نے ہمزہ وصلی اور تا مشددہ باب افتعال سے پڑہا ہی اور ذوالقرنین اُس سبب کے وسیلہ سے چلا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ یہانتک کہ
جسوقت پہنچا وہ جگہ غروب ہونے آفتاب کے یعنی جانب مغرب مین آبادی انتہا کو پہنچا تو وَجَدَهَا پایا اُس آفتاب کو کہ تَغْرُبُ غروب کرتا ہی فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ بیچ چشمہ آب گرم
کے اور ابو جعفر اور ابن عامر اور اہل کوفہ سوائے حفص کے حامیۃ پڑہتے ہین اور حمئۃ گل سیاہ کو کہتے ہین اور حامیۃ گرم چیز کو کہتے ہین ذوالقرنین نے آفتاب کو پانی مین ڈوبتا
ہوا پایا جیسے کہ زمین پر آدمی زمین مین ڈوبتا ہوا دیکھتے ہین اور حال یہ ہے کہ آفتاب آسمان سے علیحدہ نہین ہوتا ہی وہ اُسی پر رہتا ہے اور اسیواسطے وجدہا تغرب کہا اور
کانت تغرب نکہا اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ چشمہ گرم جو دریا مین تہا وہان آفتاب کو غروب کرتا ہوا پایا نہ شہر جابلقا مین کہ تہا مغرب مین ہے اور دیکہا کہ ستر ہزار
فرشتے آفتاب کو کہینچتے ہین لوہے کی زنجیرون سے اور قلابون سے اور دریا کے بیچ کہینچکر لئے جاتے ہین زمین راست کے قطر کی طرف جیسے کہ کشتی پانی پر چلتی ہے
القصہ سکندر انتہائے آبادی جانب مغرب مین پہنچا وَوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا نزدیک اُس چشمہ کے قَوْمًا ایک قوم کو آدمیون کے
کہ اُنکو ناسک کہتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ قوم تھی سبز چشم اور سرخ مو بڑے بڑے قد کے آدمی اور لباس اُنکا پوست حیوانات

ع

کاتہا اور غذا اُنکی گوشت جنگل کے اور دریا کے جانورونکا تہا فرماتا ہے خدا کہ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ کہا ہمنے یعنے الہام کیا ہمنے کہ ای ذوالقرنین اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ
یا یہ کہ عذاب کرے تو اِس قوم کو کہ قتل کرے تو اُنکو اگر وہ ایمان نہ لائین وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ پکڑے تو یعنے اختیار کرے تو فِیْهِمْ بیچ اُنکی یعنے اُنکے مقدمہ مین
حُسْنًا نیکی کو کہ ہدایت کرے تو اُنکو طرف راہ حق کے اور احکام شرع کے اور اخلاق اُنکو تعلیم کرے اور ان تعذب بتاویل مصدر اور ایسی ہی ان تتخذ مبتدا ہین اور واقع
انکی خبر ہے کہ محذوف ہے یعنے اما العذاب واقع منک فیھم واما اتخاذ امر حسن واقع فیھم اور بعضے کہتے ہین ان مع الفعل منصوب ہے فعل مقدر سے قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ کہا
ذوالقرنین نے کہ لیکن جو کوئی ظلم کرے اپنے نفس پر کفر اختیار کرکے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ پس قریب ہے کہ عذاب کرین ہم اُسکو یعنے مین اور میرے ہمراہی یعنے اُنکو قتل کرینگے یہ عذاب دنیا ہے
ثُمَّ یُرَدُّ پہر پہرا جاویگا وہ اِلٰی رَبِّهٖ طرف پروردگار اپنے کے قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پس عذاب کریگا خدا اُسکو عَذَابًا نُّكْرًا عذاب اکہ وہ سخت عذاب ہے
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور لیکن جو کوئی ایمان لاوے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک موافق ایمان کے فَلَهٗ پس واسطے اُسکے دونو جہان مین جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰی بدلہ
نیک یا بدلہ نیکی کا ہے اہل کوفہ نے سوائے ابوبکر اور یعقوب کے جزاء کو تنوین سے پڑہا ہے حال یا ضمیر ٹھہرا کر اور باقیون نے اُسکو مضاف پڑہا ہے طرف حسنی کے بدون تنوین کے
وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہے کہ کہین ہم واسطے اُسکے مِنْ اَمْرِنَا حکم اپنے سے یُسْرًا آسانی کو یعنے تکلیف جو ہم اُسپر کرین موافق اُسکی طاقت کے ہو اور کفر سابق کا
اُس سے مواخذہ نکرین کہتے ہین کہ سکندر ظلمات مین داخل ہوا اور بعد آٹھ دن کے تہا اُس پہاڑ پر پہنچا جو کہ دنیا کے چارون طرف ہے ایک فرشتہ کو اُس پہاڑ کا موکل دیکہا کہ خدا
کے تسبیح مین مشغول ہے ذوالقرنین نے اُسجگہ سجدہ شکر کا کیا اور فرشتہ نے پوچہا کہ تو اسجگہ کیونکر آیا ہو واسطے کہ اب تک کوئی بشر یہان نہین پہنچا ہے سکندر نے کہا کہ جسنے تجہکو
قدرت اس پہاڑ کے پکڑنیکی دی ہے وہی مجہکو یہان لایا ہے اور حدیث مین ہے کہ اُس پہاڑ نے زمین کو گہیرا ہے کہ سر اُسکا تو آسمان اول تک اور ریشہ اُسکا ساتوین زمین مین ہے اور
عالم مین ایسا شہر کوئی نہین ہے کہ اُس پہاڑ کے رگ سے نہو اور جسجگہ کہ زلزلہ مقرر ہوتا ہے وہ فرشتہ اُسجگہ کی رگ کو حرکت دیتا ہے جو کچہ کہ حکم خدا کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کہتے ہین
کہ سکندر نے دیار مغرب مین کفار پر جہاد کیا اکثر کو قتل کیا اور باقیون پر حاکم مقرر کیا اور خود بیت المقدس کو چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ لشکر ظلمات کا اُنپر مقرر کیا وہ لوگ لاچار
ہوکر پناہ مین آئے اور ایمان لائے اور بعد اُسکے جانب مشرق کے روانہ ہوا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پہر پیچہے چلا سبب راہ کے جو مشرق کو پہنچا دیوے کہتے ہین کہ قوم ناسک کو اپنے
ہمراہ لیجاکر لشکر نور کو آگے سے روانہ کیا اور لشکر ظلمت پیچہے اپنے رکہا اور جانب جنوب کو متوجہ ہوا قوم ہاویل کو کہ قطر راست مین تہی مسخر کیا جسطرح سے کہ ناسک کو مسخر کیا
تہا اور بعد اُسکے جانب مشرق کو روانہ ہوا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جسوقت پہنچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ جبکہ نکلنے آفتاب کے یعنے وہ مقام کہ جو ابتدائے آبادی ہے وہان پہنچا
وَجَدَهَا پایا اُس آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہے عَلٰی قَوْمٍ اوپر ایک قوم کے کہ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین کیا تہا ہمنے اور نہین پیدا کیا ہمنے واسطے اُنکے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا
سوائے اُس آفتاب کے کسی پوشش کو لباس و بنا مین سے کہ اُنکے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز حایل ہو واسطے کہ وہ کوئی پوشش نرکہتے تہے اور کہتے ہین کہ وہ نہ لباس بنانا جانتے تہے
اور نہ مکان بنانا جانتے تہے اور یہی حدیث مین وارد ہے اور زمین اُنکی نہایت نرم اور سست تہی اور کوئی عمارت اور روئیدگی اُسپر نہ تہی اور ہمیشہ آفتاب مین رہتے تہے
اور کہتے ہین کہ جسوقت آفتاب بلند ہوتا تہا تو وہ سردابون مین چلے جاتے تہے اور جسوقت آفتاب کو زوال ہوتا تہا تو باہر نکل آتے تہے اور مچہلی کو آفتاب سے بہون
کر کہاتے تہے اور اُنکو قوم منسک کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ گہانس کو کہاتے تہے مثل چوپاؤن کے اور کہتے ہین کہ جسوقت ایک لشکر قریب اُنکے پہنچا تو اُن لوگون نے
کہا کہ ایسا نہو کہ آفتاب تمکو جلادے اور ہلاک کردے لشکر والون نے کہا کہ ہم یہان سے آگے نہین ہٹینگے یہانتک کہ دیکہین کہ تم راست کہتے ہو یا دروغ جسوقت اُنہون نے اُدہر کو
نگاہ کی تو بہت سے ہڈیان پڑی ہوئی دیکہین پوچہا کہ یہ کیا ہے کہا کہ پہلے تم سے یہان بہت لشکر آئے تہے آفتاب نے سبکو جلادیا القصہ لشکر سکندر کا وہان پہنچا کَذٰلِكَ ایسے
ہی یعنے اُن لوگونکا بہی یہی حال تہا جو کہ مغرب والونکا تہا اور لشکر ظلمت اُنپر بہیجا کہ وہ ایمان لائے وَقَدْ اَحَطْنَا اور تحقیق کہ احاطہ کیا تہا ہمنے یعنے ہمارا علم پہنچا تہا
بِمَا لَدَیْهِ ساتہ اُس چیز کے کہ پاس اُسکے تہے خُبْرًا از روئے خبرداری کے یعنے اُسکے لشکر والون اور اسباب اور سامان کو اور آلات کو جو کہ ملکگیری کے واسطے ضرور ہے سب کو ہم جانتے
تہے اور اسقدر کثرت تہی لشکر اور اسباب کہ اور کوئی نہین جانتا تہا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پہر پیچہے چلا ایک راہ کے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے تہا جنوب سے شمال تک حَتّٰۤی اِذَا
بَلَغَ یہانتک کہ جسوقت پہنچا قریب مین کے بَیْنَ السَّدَّیْنِ درمیان دو بند کرنیوالون و پہاڑون کے کہ اُنکے عقب مین یاجوج اور ماجوج رہتے تہے وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا پایا آگے اُن دو پہاڑون کے قَوْمًا ایک قوم کو کہ عجیب اور غریب اُنکی شکل اور ہیئت تہی اور ایسی عجیب اُنکی زبان تہی کہ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ
کہ نہین قریب ہے کہ سمجہین قَوْلًا بات کو کسی آدمی کے سکندر کے لشکر والون سے اور نہ سکندر کے آدمی اُنکی بات کو سمجہتے تہے مگر دشواری سے ایک طرف کا آدمی دوسرے
طرف والے کی بات کو سمجہتا تہا اسیواسطے لایکادون یفقہون کہا اور لا یفقہون نہ کہا اور بعضے کہتے ہین کہ ہرگز نہین سمجہتے تہے اور دونو طرف کی زبان

سمجھنے والا انہین گفتگو انکی کرواتا تہا قالوا یاذا القرنین کہا ان لوگون نے اے ذوالقرنین ان یاجوج وماجوج تحقیق کہ یاجوج اور ماجوج مفسدون فی الارض تباہی
کرنیوالے ہین اور بربادی کرنیوالے بیچ زمین کے کہ جو کچہ پاتے ہین سبز روئیدگی اور حیوانات کو اور جب انمین سے کچہ نہین پاتے ہین تو آدمیون کو کہا جاتے ہین اور یہ دونو لفظ غیر منصرف اور دونو عجمی ہین اور
یہ یاجوج اور ماجوج دو گروہ ہین اولاد یافث بن نوح سے اور کہتے ہین کہ یاجوج قوم ترک سے ہین اور ماجوج پہاڑی ہین اور کثرت انکی اسقدر ہے کہتے ہین کہ تمام آدمیون مین نو حصے تو وہ
ہین اور ایک حصہ سوائے انکے کل آدمی دنیا کے ہین اور روایت مین آیا ہے کہ قد انکا درخت کے برابر ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے لوگون نے یاجوج اور ماجوج کو پوچھا تو فرمایا کہ یاجوج ایک بڑی
گروہ ہے اور ایسی ہی ماجوج ایک گروہ ہے اور ہر گروہ مین چار سو گروہ ہین اور نہین مرتا ہے انمین سے کوئی آدمی یہانتک کہ ایک ہزار مرد اپنی نطفہ سے دیکہہ لے کہ وہ سب قابل ہتیار باندہنے کے
ہون کسی نے کہا کہ یا رسول خدا انکا حال بیان کیجئے فرمایا کہ وہ تین قسم کے ہین ایک قسم تو انمین سے مانند ارز کے ہین لوگون نے پوچھا کہ ارز کیا ہے فرمایا کہ وہ ایک درخت ہے شام مین
اور کہتے ہین کہ وہ درخت ایک سو بیس ہاتہ کا ہے اور فرمایا حضرت نے ایک قسم انمین سے ایسی ہے کہ طول اور عرض انکا برابر ہے اور پہاڑ اور لوہے کی انکے سامنے کچہ حقیقت نہین ہے اور تیسری
قسم کے کان اسقدر دراز ہین کہ ایک کان کو اوڑہتے ہین اور ایک کان کو بچہاتے ہین اور ہاتہی اور اونٹ اور خوک اور جو جانور صحرائی ہے جسکو پاتے ہین کہا جاتے ہین اور جو کوئی انمین سے مرتا ہے
اسکو بہی کہا جاتے ہین اور جسوقت وہ نکلینگے تو پیش قدم انکا شام مین ہوگا اور پچہاڑی انکی خراسان مین اور مشرق کے نہرون کو پی جاینگے اور دریاے طبرستان کو کہا جاینگے
اور وہب ابن امیہ سے روایت ہے کہ نام ذوالقرنین کا اسکندر تہا اور وہ بندہ صالح اور خدا ترس تہا اور فرمانبردار خدا تعالے کا تہا خدا تعالے نے اسکو وحی کی تہی کہ مین تجہکو بہیجونگا تمام
عالم کے مختلف اور طرح طرح کی زبانون والے لوگون پر چار جنوب اور شمال اور مغرب اور مشرق کہ جنوبی کی تاویل کہتے ہین اور شمالی کو ہاویل اور مغربی کو ناسک اور مشرقی کو منسک ذوالقرنین نے کہا کہ
خداوندا یہ کام مشکل اور عظیم ہے مین انکی عہدے سے کیونکر باہر آونگا اور تمام عالم مین کیونکر پہرونگا اور سارے عالم کے لوگون کی بولیون کو کیونکر سمجہونگا حقتعالے نے فرمایا کہ مین تجہکو اسقدر
قوت دونگا کہ اسکام کو تو آسانی سے کر سکے اور دل کو تیری روشن کرون اور اسقدر قوت دونگا کہ تو کسی سے خوف نکریگا اور تیری ہیبت لوگون مین ڈالدونگا اور روشنی اور اندہیری کو
تیرے حکم مین کردون کہ روشنی آگے آگے تیرے رہنا ہو اور اندہیرا تیرے پس پشت مانند ایک قلعے کے تیری واسطے ہو ذوالقرنین نے کہا کہ مین فرمانبردار اور تابعدار ہون جو حکم کہ تو
کرے بجا لاؤنگا پس جسطرح سے کہ مذکور ہوا ہے پہلی اس سے اسیطرح ذوالقرنین مغرب مین پہنچا اور ظلمت مین پہنچا اور مشرق مین پہنچا اور لوگون پر جہاد کیا اور انکو مسلمان کیا اسیطرح
پہرتا تہا کہ ایک دریا آگے آیا خدا تعالے نے الہام کیا کہ تختے بناکر کشتیان تیار کرے اور جسوقت دریا کی پار اترے تو حکم دیا کہ تختون کو جدا کرلو اور ہمراہ اپنی لیلو لوگون نے جدا کرکے ہر ایک
نے ایک ایک تختہ لیلیا اور جب دوسرا دریا آیا تو ان تختون کی پہر کشتیان بنالین اور پار اتر گئے اسیطرح سے ہر ایک ملک کو فتح کرتے ہوے پہرتے تہے یہانتک کہ یاجوج اور ماجوج کی
زمین کے قریب پہنچے اور لوگون نے وہانکی شکایت کی کہ ہماری ہری گہانس کو اور چوپائے اور آدمیون کو سب کو دریے باہر نکال کر کہا جاتے ہین انکو بند کرنا چاہیے کہ انہون نے بڑا فساد کر
رکہا ہے فھل نجعل لک خرجا پس کیا کردیوین ہم واسطے تیرے خرچ کو اپنی مالونمین سے نکال کر علی ان تجعل بیننا اوپر اس امر کے کہ کردے تو درمیان ہمارے
وبینہم اور درمیان انکے سدا ایک بند مثل دیوار بلند کے کہ وہ ادہر کو نہ آنے پاوین قال ما مکنی کہا سکندر نے کہ جو کچہ قدرت دی ہے مجہکو فیہ ربی بیچ اسکے پروردگار میرے نے
کہ میرے پاس مال بہت سا ہے اور مین بادشاہ ہون صاحب مقدور وہ خیر بہتر ہے اس سے کہ تم چاہتے ہو اور مجہکو تمہارے مال اور خرچ دینے کی کچہ احتیاج نہین ہے ولیکن فاعینونی
پس مدد کرو تم میری بقوۃ ساتہ قوت کے کہ مزدور اور تانبا اور ازدہات اور اوزار اور آلات اور پتہر اور چونا وغیرہ بہم پہنچاؤ جسقدر کہ تمسے ہوسکے اور مزدوری اور قیمت سب اشیا کی میرے
ذمے ہے اجعل بینکم وبینہم ردما تاکہ کردون مین درمیان تمہارے اور درمیان انکی دیوار سخت کہ وہ سد سے بہی زیادہ استوار ہو کہتے ہین کہ سکندر دیوار کے بنانے سے پہلے پہاڑ پر گیا
تاکہ یاجوج اور ماجوج کا نظارہ کرے جسوقت نگاہ کی تو ایک گروہ دیکہی نر اور مادہ بڑے بڑے قد کے اور درندونکے سے انکی دانت اور چنگلین تہین اور انکے بدنون پر بال تہے کہ انسے
اپنے تئین پوشیدہ کئے ہوئے تہے اور بڑی بڑی انکی کان تہے کہ جنپر پشم اور بال تہے اور سب کے پاس اسباب ہتیار لڑائیکا تہا اور آواز انکی مثل آواز کبوتر کے تہی اور بعضون کی زیادہ
بلند تہی مثل آواز گدہے کے سکندر نے پہاڑ سے نیچے اتر کر کہا کہ اتونی لاؤ تم میرے پاس زبر الحدید ٹکڑے لوہے کے بڑے بڑے اور قیمت اور مزدوری انکی مجہسے لیو اور بعضون نے
آتونی کو اتونی ہمزہ سے پڑہا ہے منقول ہے کہ سکندر نے حکم دیا کہ خشت آہنی تیار ہون اور درمیان دونو پہاڑون کے چار ہزار قدم درازی مین اور پانچ ہاتہ عرض مین کہیرا
کہدوا کہ پانی نکل آیا اور اسکی تہہ مین تو سنگ خارا کو بچہایا اور اوپر اسکی خشت آہنی کا فرش کر دیا حتے اذا ساوی یہانتک کہ جسوقت برابر ہوگیا یعنی فرش تمام ہوگیا بین
الصدفین درمیان دونو جانبون پہاڑون کے تو حکم دیا سکندر نے کہ لکڑیان بہت ساری اسکی ارد گرد اور اوپر رکہو اور قال انفخوا کہا آدمیون سے کہ پہونکو اور دہکاؤ
حتی اذا جعلہ یہانتک کہ جسوقت کردیا ان اینٹون کو دہکا کر نارا آگ کہ وہ روشن ہوکر مثل آگ کے ایک جسم ہوگئی تو قال اتونی کہا کہ لاؤ تم مجہکو کہ افرغ علیہ ڈالون
اوپر اسکی قطرا ازدہات گلاہوا اور آتونی اور افرغ تنازع فعلان سے ہے کہ قطرا مین دونو نے تنازع کیا ہے اور وہ انکا مفعول واقع ہوا ہے اور ازدہات کو انہون نے آگ کے گرد ڈالکر ایک جسم کی دیوار

بلد

ایک سو پچاس ہاتھ اونچی بنا دی فَمَا اسْطَاعُوْٓا پس طاقت رکھی یاجوج اور ماجوج نے اَنْ یَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھ آوین اُس دیوار پر بسبب بلندی کی وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ اور نہ طاقت
رکھی اُنہوں نے واسطے اُسکی نَقْبًا سوراخ کرنیکو اُس دیوار کی سختی کی جہت سے قَالَ کہا سکندر نے بعد تیار کرنے دیوار کے کہ هٰذَا یہ دیوار باقدرت اُسکی بنانے کی رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ
رحمت اور بخشش ہے پروردگار میرے کیطرف سے اُسکی بندون پر اسواسطے کہ وہ مانع ہی یاجوج اور ماجوج کی نکلنے سی فَاِذَا جَآءَ پس جسوقت کہ آویگا وَعْدُ رَبِّیْ وعدہ پروردگار میرے
کا تو جَعَلَهٗ دَكَّآءَ کریگا اُس دیوار کو ریزہ ریزہ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ۔ اور ہے وعدہ پروردگار میرے کا حق اور راست اور درست اور نکلنا اُن یاجوج اور ماجوج کا سد سکندری سے
قیامت کے نشانیون مین سے ہے اور سورۂ انبیاء کے اخیر مین انشاء اللہ تعالےٰ ذکر اسکا آئیگا اور حدیث مین وارد ہے کہ یاجوج اور ماجوج صبح سی شام تک جبتک کہ شعاع آفتاب باقی رہتی ہے
سد سکندری کو توڑتی ہین آفتاب کے روشنی مین اور جب رات ہوجاتی ہی تو کہتے ہین کہ کل کو توڑینگی اور انشاء اللہ تعالےٰ کبھی نہین کہتی ہین وہ دیوار بحکم خدا دوسرے روز ویسی ہی ہوجاتی ہے ہر روز انکا یہی دستور
اور جسوقت خدا کو قیامت کا برپا کرنا منظور ہوگا تو کوئی اُنمین سے کہیگا کہ انشاء اللہ تعالےٰ باقی کی دیوار کو کل توڑینگی دوسرے روز دیوار کو اُسیقدر ٹوٹا ہوا پائینگے جسقدر کہ پہلی روز توڑ
گئے تھے اور باقی کو توڑکر تمام عالم مین اپنا عمل اور دخل کرینگے اور سارے پانی پی جائینگے اور آدمی اُنکی خوف سے قلعون مین چھپ جائینگے مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس مین
نہ جانے پائینگے یاجوج اور ماجوج کہینگے کہ زمین پر تو ہمنے اپنا دخل کرلیا ہے اب آسمان کو بھی تسخیر مین لانا چاہئے آسمان پر تیر پھینکینگے وہان سے تیر خون آلودہ ہوکر
پھریگا اُسوقت کہینگے کہ ہم آسمان پر بھی غالب ہوے تو اللہ تعالے اُسوقت ایک کیڑا پیدا کریگا کہ اُنکی کانون مین داخل ہو اور اُنکو ہلاک کرے اور وہ سب مر جائینگے اور فرمایا
حضرت رسول خدا صلعم نے کہ جانور اُنکا گوشت کہا کر نہایت فربہ اور موٹے ہوجائینگے اور کہتے ہین کہ سکندر بعد بنانے دیوار کے روانہ ہوا اور ہر ملک کو فتح کرتا جاتا تھا اور
لوگون کو مسلمان کرتا جاتا تھا کہ ناگاہ ایک قوم پر اُسکا گزر ہوا کہ وہ نہایت نیک سیرت اور عادل تھے اور ایک طریق حق پر وہ سب متفق تھے اور آپسمین اُلفت رکھتی
تھے اور افعال بد سے پاک تھے اور اُنکی گھرون کے دروازے نہ تھے اور قبرستان اُنکی گھرونکے سامنے بہت نزدیک تھے اور اُنکی شہر مین کوئی حاکم نہ تھا ذوالقرنین نے اُنسے
متعجب ہوکر پوچھا کہ تم کون قوم ہو کہ مین تمام عالم مین پھرا لیکن ایسی عجیب و غریب قوم نہین دیکھی مجھکو خبر دو کہ تمنے قبرستان گھرونکے سامنے نزدیک گھرونکے کیون بنائی
ہین کہا کہ اسواسطے کہ قبرون کو دیکھکر موت کو فراموش نہ کرین پھر پوچھا کہ تمہارے گھرونکے دروازے کیون نہین ہین کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی چور نہین ہے اور پوچھا کہ تمہارے
شہر مین حاکم کیون نہین ہے جواب دیا کہ ہم خود اپنی نفس کے حاکم ہین اور برا کام نہین کرتی کہ جو حاکم کی احتیاج ہو فرمایا کہ تم مین کوئی درویش کیون نہین ہے کہا کہ ہم حق کسیکا اپنی
اوپر روا نہین رکھتے پھر پوچھا کہ عمر تمہاری کسواسطے دراز ہی کہا کہ اسواسطے کہ ہمیشہ ہم طاعت خدا مین مشغول رہتے ہین فرمایا کہ تم ہنستے کیون نہین ہو کہا کہ ہم گناہ سے ڈرتے ہین اور ہمیشہ خدا سے
مغفرت کے چاہتے ہین پھر پوچھا کہ تم غمگین کیون نہین ہو کہا کہ ہمنے اپنی تئین قضا اور قدر کے سپرد کیا ہی پھر فرمایا کہ تمہارے باپ دادا بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے کہا کہ ہمنے یہ سب کچھ اپنی باپون سے
سیکھا ہی کہ وہ فقیرون پر رحم کرتے تھے اور محتاجون کی مدد کرتے تھے اور جو کوئی اُنسے بدی کرتا وہ اُسکی عوض مین اُس سے نیکی کرتے تھے اور امانت کو نگاہ رکھتے تھے اور نماز کو قایم رکھتے تھے
اور عہد کو وفا کرتے تھے اسواسطے ہمیشہ کام اُنکا درستی پر تھا اور عمر سکندر کی پانسو برس کی بیان کرتے ہین اور بحار الانوار مین لکہا ہی کہ سکندر چہ لاکہ سوار سے مکہ کو گیا اور حج کو
بجالایا اور بیت اللہ مین ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی اور ایک فرشتہ سے کہ روقائیل اُسکا نام تھا کہا کہ مین عمر دراز چاہتا ہون واسطے عبادت پروردگار کی اُس فرشتہ نی کہا کہ آب حیات
نوش کر سکندر آب حیات کی تمنا مین ایک ہی جمعیت ہمراہ لیکر پھرتا تھا بارہ برس تک پھرا یہانتک کہ تاریکی کے جہت سے رات اور دن مین کچھ فرق نہین معلوم ہوتا تھا اور چھ ہزار
آدمی علاوہ سے ہمراہ خضر کے کہ اُنکی صحاب مین سے تھے ظلمات مین داخل ہوا آخر کو آب حیات خضر کو تو ملا کہ اُنہی پیا اور سکندر کو نصیب نہوا اور بے نیل مقصود وہان سے پھرا اور ایک زمین پر
پہنچا کہ بدون روشنی سورج اور چاند کے وہ زمین روشن تھی اور پتھر اُسکی تمام موتی تھے اور ایک محل اُسکو نظر آیا کہ وہ طول مین ایک فرسخ تھا تنہا اُس محل مین داخل ہوا
ایک جوان نورانی صورت سفید لباس پہنے ہوے وہان دیکھا کہ آسمان کیطرف سر کئی ہوئی نظر کرتا ہے اور ایک ہاتھ اُسکا دہن پر رکھا ہی اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے کہا کہ مین صاحب
صور ہون قیامت نزدیک ہے اور مین منتظر اُسکا ہون کہ خدا تعالے کا حکم مجھکو پہنچے صور کی پھونکنی کا اور سکندر کو ایک پتھر دیا اور کہا کہ یہ بھوکا ہوگا تو تو بھی بھوکا ہوگا
اور اگر یہ سیر ہوگا تو تو بھی سیر ہوگا سکندر اُس پتھر کو لائے اور اپنی صحاب کو دکھلایا اور ہزار پتھر کے برابر اُسکو کیا سب سے زیادہ وزن مین ہوا سکندر نے کہا کہ یہ خاک ڈالو
جسوقت خاک کی چٹکی اُسپر ڈالی تو برابر ہوگیا خضر نے فرمایا کہ یہ وہی مثل ہے کہ آدمی کسی چیز سے سیر نہین ہوتا ہے مگر خاک گور سے اور وقت پھرنیکی اُنکی ہمراہی بہت سا
زر تر وہان سے اُٹھا لائے اور اپنی لشکر مین داخل ہوے اور بعد اسکی سکندر کو آرزو ہوئی کہ دریا کے گہرائی کی سیر کیجئے ایک صندوق مضبوط مین بیٹھا اور آہنی رسی باندھکر آدمیونکے ہاتھ مین دی اور کہا
کہ جسوقت مین رسی کو حرکت دون تم اُسوقت صندوق کو اوپر کو کھینچ لینا کہتے ہین کہ صندوق کو دریا مین چھوڑوایا اور چالیس روز تک پانی کے نیچے چلا گیا ناگاہ آواز ایک
سنی کہ کہان جاتا ہے سکندر نے کہا کہ خدا کے ملک کی سیر کرتی ہون آواز آئی کہ پہر جا وقت طوفان نوح کے ایک طرف یہان گرا تھا ابتک پانی کی تہ کو نہین پہنچا سکندر نے رسی کو حرکت دی

لوگون نے اُسکو اوپر پہنچ لیا سکندر نے بانسو برس سیاحی کی مگر ایک عالم پورا نہ دیکھا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کیطرف اشارہ کرتا ہی کہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ اور چھوڑینگے
ہم بعضے اُنکو یعنی یاجوج اور ماجوج بعضے کو يَوْمَئِذٍ اُسدن یعنے اُنکے نکلنے کے دن دنیا مین اُس دیوار کے باہر سے بسبب اژدحام اور کثرت کی ایسا ہوگا کہ بعض انکا يَمُوجُ
فِي بَعْضٍ داخل ہوگا بیچ بعضے کے جیسے کہ ایک موج دوسری موج مین داخل ہوتی ہی اسطرح آپسمین آمیختہ ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یومئذ سے روز قیامت ہے اور ضمیر جن و انس کیطرف پھرتی
ہے یعنی انس اور جن آدمی اور جن حیرت اور اضطراب سے ایک شخص دوسرے مین آمیختہ ہوجائیگا جیسے کہ موج دریا کی مضطرب ہوکر آپسمین ملتی ہے اور یہی حالت ہین ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ اور
پہونک لگائی جائیگی بیچ صور کے قیامت ہونے کے واسطے اور صور مانند شاخ کے ہی کہ ایک سرا اُسکا اسرافیل کے منہ مین ہے اور دوسرا سرا زیر عرش اور رکھتے ہین کہ اُسکی چالیس ہزار سر ہین جناب
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج مینے اسرافیل کو دیکھا کہ ایک پاؤن تو اسکا آگے تہا اور ایک پاؤن پیچھے اور نگاہ طرف عرش کے تہی کہ جسوقت حکم پہنچے اُسیوقت پہونک لگاؤن فَجَمَعْنَاهُمْ
پس جمع کرین ہم تمام خلائق کو جَمْعًا جمع کرنا واسطے حساب و کتاب کے وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور آگے لائین ہم دوزخ کو يَوْمَئِذٍ اُسروز لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا واسطے
کافرون کے آگے لانا داخل ہونیسے پہلے اُنکے ہول دلانیکے واسطے الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ وہ کافر ہین بسبب غفلت کے آنکہین اُنکی فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي بیچ پردہ کے یاد میری سے
یعنے اُن آنکہون سے میری قدرت کی نشانیون کو نہین دیکہتے ہین کہ جس مین اُنکو یاد آوُن تعحید و تعظیم کے ساتہ وَكَانُوا اور ہین وہ کفار کہ بسبب شومی سخن حق کے لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا
نہین طاقت رکہتے ہین سننے کلام میرے کو یعنی زیادتی عناد اور انکار کے جو رکہتے ہین تو تاب کلام حق کے سننے کی اُنمین نہین ہے گویا کہ انکی آنکہون اور کانون مین پردے ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ذکر سے دوستی علی بن ابیطالب کے ہی کہ لوگون کا یہ حال تہا کہ علیؑ کا ذکر ہوتا تہا تو اسکی سننے کی تاب نہین رکہتے تہے بسبب بغض اور عداوت کے اور ایسا ہی
امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا کیا پس گمان کیا ہی اُن لوگون نے کہ کافر ہوے أَنْ يَتَّخِذُوا یہ کہ اختیار کرین وہ عِبَادِي مِنْ دُونِي
بندون میرے کو یعنے عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ کو سوای میرے أَوْلِيَاءَ دوست کہ وہ اُنکو نفع پہنچائین اور مدد کرین اور میرے عذاب کو اُنسے دفع کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہان سے
آلہتہ مفعول دوسرا یتخذوا کا ہی اور مراد اُس سے معبود ہین یعنے سوای میرے میرے بندون کو اپنا معبود مقرر کرتے ہین کہ وہ اُنکے دوست ہوئین اور اُنکی نصرت کرین اور افحسب کو
امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابوبکر اور ابن یعمر اور مجاہد اور حسن اور عکرمہ اور قتادہ اور ضحاک نے بسکون سین اور رفع با پڑہا ہے إِنَّا أَعْتَدْنَا تحقیق کہ ہمنے تیار کیا ہے
جَهَنَّمَ دوزخ کو لِلْكَافِرِينَ واسطے کافرون کے نُزُلًا ضیافت یا منزل ہنی کے واسطے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ کیا خبر کرین ہم تمکو بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا ساتہ زیادہ نقصان والے کے باعتبار عملونکے الَّذِينَ ضَلَّ وہ وہ لوگ ہین کہ گم ہوے سَعْيُهُمْ کوشش اُنکی جو کچہ کہ اُنہونے نیک عمل مین کی ہے
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے مثل علما اور زاہدین یہود اور نصاریٰ کی کہ اکثر اوقات عبادتخانو مین نماز اور روزہ مین گزارتے تہی اور بسبب کفر کے سب اعمال نیک اُنکی باطل
ہوگئی اور اُن اعمال کا کچہہ ثواب اُنکو نہ ملیگا اسواسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا موقوف ہے ایمان پر اور کہتے ہین کہ مراد اُن لوگون سے خوارج ہین اور ابوطفیل نے روایت کی ہی کہ
ابن کوا نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے پوچہا کہ اس آیتمین کون لوگ مراد ہین فرمایا کہ خوارج اور بعد اسکی فرمایا کہ تو اور اصحاب تیرے اور ابن کوا بہی خوارج مین سے تہا اور اہل بدعت
کو بہی کہتے ہین کہ اُن لوگون سے مراد ہین غرض یہ ہے کہ تصدق اور بندہ کا آزاد کرنا اور صلہ رحمی سب باطل تہا اور اسکا ثواب اُنکو واسطے کچہہ نہ تہا اور وہ گمان کرتے تہی کہ ہم جو جو
کام کرتے ہین چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ وَهُمْ يَحْسَبُونَ اور وہ گمان کرتے ہین کہ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ تحقیق کہ وہ نیک کرتے ہین صُنْعًا کام کو أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا وہ
لوگ ہین کہ کفر کیا ہی اُنہونے بِآيَاتِ رَبِّهِمْ ساتہ آیتون پروردگار اپنی کے یا ساتہ دلیلون توحید اور نبوت کے وَلِقَائِهِ اور ساتہ جزا اُسکی کے یعنی قیامت کے ہونیکا اور دوسری
بار زندہ ہوکر جزائی اعمال پانیکا سبب کا اُنہونے کفر کیا ہی فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ پس نابود ہوگئی ہین کفر کی جہت سے اعمال اُنکی جنکو وہ نیک جانکر کرتے تہی فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ پس قایم کرینگے ہم
واسطے اُنکے اعمال کے لئی يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے وَزْنًا ترازو کو کہ اس سے اُنکی اعمال کا وزن کرین اسواسطے کہ سب اعمال اُنکی نابود ہوجاینگے اور یا یہ کہ اُنکی واسطے کچہ وزن
ہی نہوگا ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک جماعت ایسی ہوکہ اُنکی اعمال کوہ تہامہ سے زیادہ بزرگ ہون جسوقت اُنکو ترازو مین رکہین تو کچہ وزن نہوگا اور جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مرد عظیم اور فربہ کو لائین کہ بمقدار پر پشہ کے وہ وزن رکہتا ہوگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عالم اور عابد نصاریٰ کے اور اہل شبہات اہل قبلہ اور
اہل بدعت مین سے ہونگے ذَلِكَ یہ جو کچہ کہ مذکور ہوا ہے اسطرح سے جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ جزا اُنکی دوزخ ہی بِمَا كَفَرُوا بسبب اسکے کہ کفر کیا ہی اُنہونے وَاتَّخَذُوا آيَاتِي اور
پکڑا ہے یعنی اختیار کیا ہی اُنہونے آیتون میری کو جو کہ قرآن مین ہین وَرُسُلِي اور رسولون میرے کو هُزُوًا ٹہٹہا کہ میرے کتاب اور پیغمبر کے ساتہ ہنسی کرتے ہین اور خداتعالیٰ
مومنین کا حال بیان کرتا ہی إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی ہماری کتاب اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئی اُنہونے اچہی كَانَتْ لَهُمْ ہو
وین واسطے اُنکے جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ باغ فردوس کے میوون سے بہرے ہوئی نُزُلًا پیشکش اور ضیافت تبیان مین مذکور ہے کہ فردوس کو خداتعالیٰ نے اپنی دست

ع

قدرت سی بنایا ہی ہر روز پچاس مرتبہ نظر رحمت سے اسپر کرتا ہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ بہشت کے سو درجے ہین اور فاصلہ درمیان دو درجہ کے مثل آسمان و زمین کے ہے اور فردوس اُنمین سب سے
بلند درجہ ہے اور نہرین بہشتون کی اُسمین سے نکلکر جاری ہوتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت ابوذر اور مقداد اور سلمان فارسی و عمار یاسر کے باب مین نازل ہوئی ہے خَالِدِينَ فِيهَا
ہمیشہ رہنیوالے ہین وہ بیچ اُنکے لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا نہ چاہینگے اُن بہشتون سے پہرنا یعنی اُن بہشتون سے دوسرے مکان کی طرف پہرنا اور جانا نچاہینگے اسواسطے کہ سب آرام اُنکو وہان موجود ہونگے اور کوئی جگہ اس سے بہتر نہوگی
اور اب اللہ تعالی اپنے علوم اور حکمتون غیر متناہی کا ذکر کرتا ہی قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ کہہ دے اے محمد صلعم کہ اگر ہووے پانی سمندر کا مِدَادًا سیاہی لِكَلِمَاتِ رَبِّي واسطے باتون پروردگار
میری کی تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہو جاے سمندر اور کچہہ پانی لکہنی لکہنی باقی نرہے قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ پہلے اس سے کہ تمام ہو جائین كَلِمَاتُ رَبِّي باتین یعنی علوم پروردگار میری کی کہ وہ
غیر متناہی ہین اسواسطے کہ پانی دریا کا متناہی ہے اور علوم خدا کے غیر متناہی ہین اور غیر متناہی متناہی سے کیونکر تمام ہوگا وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ اگرچہ لائین ہم مثل اُس دریا کی مَدَدًا مدد کو
یعنی لائین ہم اور سیاہی کو کہ اسپر زیادہ کرین ایسی ہی اور دریا کو اسمین ملا کر اس سے لکہین تو بہی علوم خدا کے تمام نہونگے کہتے ہین کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ یہود مسلمانون کو کہتے ہین کہ تم
قرآن مین پڑہتے ہو کہ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا یعنے اور جو کوئی کہ دیا گیا ہے حکمت پس تحقیق کہ دیا گیا ہے وہ خیر کثیر اور محمد کا گمان یہ ہے کہ مجہکو حکمت دی گئی ہے پس
چاہیے کہ علم تمہارا بہت ہو اور دوسری آیت کو پڑہتا ہے کہ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا یعنے اور نہین دی گئی ہو تم علم مین سے مگر تہوڑا اسمین آیت پہلی آیت کے مطابق کیونکر ہوے
اللہ تعالی نے اس مقام مین فرمایا ہے کہ علم خدا تعالی کا نہایت نہین رکہتا ہے اور ہرچند کسیکو کثرت سے علم ہو لیکن خدا تعالی کے علم کے مقابلہ مین کچہہ نہین ہے قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ کہہ اے محمد صلعم
کہ نہین ہون مگر آدمی مِثْلُكُمْ مانند تمہارے جیسے کہ تم آدمی ہو اور مین دعوی نہین کرتا ہون کہ کلام الہی کا مینے احاطہ کیا ہی لیکن مجہہ مین اور تم مین اسقدر فرق ہے کہ بواسطہ جبرئیل يُوحَى
إِلَيَّ وحی کیجاتی ہی طرف میرے اور مین پیغمبر ہون خلاصہ اسکا أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ نہین ہے معبود تمہارا اگر معبود ایک کہ شریک نہین رکہتا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ یہ آیت جواب مین اُن لوگونکی ہے کہ
جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرتے تہی کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کہانا کہاتا ہی اور بازار مین پہرتا ہے اور آدمیونکی طرح خدا تعالی نے فرمایا کہ تو کہہ کہ مین باعتبار بشریت کے احتیاج
کہانیکی اور چلنے پہرنیکی رکہتا ہون اور اُنمین مثل تمہارے ہون مگر اسقدر مجہہ مین اور تم مین فرق ہے کہ خدا تعالی نے مجہکو نبوت دی ہے اور خدا میرا ایک ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُو پس جو شخص کہ رکہے
اُمید لِقَاءَ رَبِّهِ پہنچنے جزا پروردگار اپنے کو یا یہ کہ اعتقاد رکہی روز قیامت کا تو فَلْيَعْمَلْ پس چاہیے کہ عمل کرے عَمَلًا صَالِحًا عمل کرنا نیک اور پسندیدہ اور مراد لقا سے دیدار
خدا نہین ہے اسواسطے کہ بدلائل عقلیہ اور نقلیہ ثابت ہوا ہے کہ وہ محال ہے کہتے ہین کہ ایک شخص تہے کہ نام اُنکا زہیر عامری تہا جناب رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا مین عمل واسطے خدا کے
کرتا ہون لیکن اگر اسپر کوئی مطلع ہوتا ہے تو مین بہت خوش ہوتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس نیک عمل کو قبول نہین کرتا ہی کہ جسمین غیر خدا شریک ہو چنانچہ خدا تعالی اسی امر کی تاکید
کرتا ہی کہ وَلَا يُشْرِكْ اور چاہیے کہ نہ شریک کرے بندہ نیک عمل کو بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ساتہ عبادت پروردگار اپنے کے أَحَدًا کسیکو یہ آیت اسی مقدمہ مین نازل ہوئی ہے اور شرک سے مراد
یہان شرک ریا کا ہی اور حدیث مین ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے اور ایسی ہی سمعہ ہے اور ریا اسکو کہتے ہین کہ آدمیونکی دکہلانیکو عمل نیک کرے اور خواہش رکہتا ہو کہ اسکی سبب سے
لوگ مجہکو اچہا جانین اور میری تعریف کرین اور زمین مین نیک نام مشہور ہو جاؤن اور سمعہ اسکو کہتے ہین جو لوگونکی سنانیکو نیک عمل کرے اور جناب رسول خدا صلعم فرمایا ہے کہ مین اپنی امت پر
شرک پوشیدہ کا بہت خوف کرتا ہون اور مراد اس سے ریا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسینے جناب رسول خدا سے اس آیت کی تفسیر پوچہی فرمایا کہ جو کوئی آدمیون کے دکہلانیکو نماز پڑہے
وہ مشرک ہے اور جو کوئی آدمیونکی دکہلانیکو روزہ رکہے وہ مشرک ہے اور جو کوئی آدمیونکی دکہلانیکو زکوۃ دیوے وہ مشرک ہے اور جو کوئی آدمیونکی دکہلانیکو حج کرے وہ مشرک ہے اور جو کوئی
وہ عمل کرے کہ جسکا خدا نے حکم دیا ہے آدمیونکی دکہلانیکی واسطے وہ مشرک ہے اور خدا تعالی ریا کرنیوالے کا عمل قبول نہین کرتا ہی اور دوسری روایت مین فرمایا ہی کہ جو کوئی عمل کرے مین
خدا کی ذات کو نہ چاہتا ہو بلکہ منظور یہ ہو کہ مین آدمیونکی نزدیک اچہا ہو جاؤن اور آدمی میری نیکی کو سنین وہ شخص عبادت خدا مین شریک کرنیوالا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی نیکی کو پوشیدہ
کریگا تو خدا بعد سالون کی نیکی اُسکی کو آدمیونمین ظاہر کریگا اور جو کوئی بدی کو پوشیدہ کریگا خدا تعالی اُسکی بدی کو لوگون مین ظاہر کریگا اور کسینے اُن حضرت سے پوچہا کہ کوئی
شخص عمل نیک کرتا ہی اور دوسرا شخص جو اسکو دیکہتا ہے تو اسکو خوش معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ اسکا کچہہ مضایقہ نہین ہے اسواسطے کہ ایسا کوئی نہین ہے کہ یہ نچاہتا ہو کہ میری نیکی
آدمیون مین مشہور ہو لیکن عمل کو اسکام کیواسطے نکرتا ہو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ کو آخر تک پڑہے تو اسکی خوابگاہ مین بیت الحرام
تک نور ہو جائیگا اور اگر وہ بیت الحرام کا رہنے والا ہے تو بیت المقدس تک نور ہو جائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
آخر کہف کو وقت سونے کے پڑہے تو جس ساعت کو بیدار ہونا چاہتا ہے اُسی ساعت کو بیدار ہوگا **سورہ مریم** یہ سورہ مکی ہے اور آیتین
اسمین اٹھانوے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہ سورہ مریم کو ہمیشہ پڑہے نہ مرے یہانتک کہ جو کچہہ مراد اسکی ہو دنیا مین
اپنے نفس کے یا اولاد کے یا مال کے واسطے پائیگا اور آخرت مین حضرت عیسی کے اصحاب مین سے ہوگا اور سلیمان بن داؤد کے ملک کے برابر اسکا درجہ ہو

ع

کیواسطے فدک کو لکھدیا اور بعض صحابہ میں عمر بن خطاب نے اور ابوبکر سے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں یہ کیسا کاغذ ہے کہا کہ بی بی فاطمہ کو انکے باپ کی میراث لکھدی عمر نے کہا کہ فاطمہ کو جو میراث
انکے باپ کی دیتا ہے تو مسلمانوں کو خرچ دینے کو کہاں سے لائیگا کہ عرب ہم سے لڑائی ہو رہی ہے اور عمر نے اُس نوشتہ کو ابوبکر کے ہاتھ میں سے لیکر چاک اور پارہ پارہ کر ڈالا اور ابوبکر نے سکوت کیا دم نہ مارا
معلوم ہوا کہ باقی جملہ ہوگی ثانی تھے اور اول بر نام تھے اور زکریا نے بعد دعا کی سر سجدہ میں کہا اور خدا کی طرف سے ندا کر ہو لیکے کہا کہ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ اے زکریا تحقیق کہ ہم خوشخبری
دیتے ہیں تجھکو بِغُلٰمِ ٱسْمُهٗ يَحْيٰى ساتھ ایک لڑکے کے کہ نام اُسکا یحییٰ ہے اور یحییٰ مشتق ہے حیات سے اور حیات زندگی کو کہتے ہیں اور یحییٰ اسواسطے انکا نام ہوا کہ وہ زندہ ہوا شکم سے بانجھ
عورت کے کہ وہ مردہ کے حکم میں تھی یہ معنی اُسکی اُسوقت ہیں کہ جسوقت یہ لفظ عربی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ لفظ عجمی ہے اور اسمہ یحییٰ محل خبر میں ہے اسواسطے کہ صفت غلام کی ہے الغرض فرشتے نے خدا کے
طرف سے آواز دی زکریا کو کہ ہم تجھکو خوشخبری دیتے ہیں لڑکے کی کہ نام اُسکا یحییٰ ہے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ کہ نہیں پیدا کیا ہمنے واسطے اُسکے مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے سَمِیًّا کوئی ہمنام یعنی کا کہ
اُس نام کا پہلے اُس سے کوئی نہیں ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایسے ہی حسین علیہ السلام کا ہمنام پہلے اُنسے کوئی نہ تھا اور نہیں رویا ہے آسمان کسی پر مگر یحییٰ اور حسینؑ پر چالیس
صباح کسی نے پوچھا کہ گریہ آسمان کا کسطرح سے تھا فرمایا کہ وقت طلوع اور غروب آفتاب کے سرخ ہو جاتا تھا اور قاتل یحییٰ کا ولدالزنا تھا اور ایسے ہی قاتل حسینؑ کا ولدالزنا تھا اور حضرت سید سجاد
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جسوقت ہم مدینہ سے عراق کو آتے تھے کوئی ایسی منزل اور رستہ نہ تھا کہ میرے باپ حضرت امام حسین علیہ السلام ذکر یحییٰ کا نکرتے ہوں اور ایکروز فرماتے تھے کہ سوائے
اور خواری دنیا سے یہ تھا کہ سر یحییٰ بن زکریا کا بطریق ہدیہ کے ایک عورت نابکار کے پاس نابکاران بنی اسرائیل سے لیگئے اور جسوقت زکریا نے خوشخبری لڑکے کی سنی تو تعجب رو دریافت
کرنیکی راہ سے نہ غیر ممکن ہونیکی راہ سے قَالَ کہا کہ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ اے پروردگار میرے کیونکر ہو وے واسطے میرے لڑکا وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ ہے عورت
میری بانجھ وَّقَدْ بَلَغْتُ اور تحقیق پہنچا ہوں میں مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا بڑھاپے کی حد سے گزرجانیکو کہ تمام بدن میں یبوست ہوگئی ہے اور اعضا تمام خشک ہوگئے ہیں
ایسا پانی نہ پشت میں کہاں باقی رہا ہے جو اُس سے فرزند پیدا ہو اور اگر پیدا ہو تو کمال قدرت تیری ہے اور عتیا کو حمزہ اور کسائی نے بکسر عین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم عین کہتے ہیں کہ غرض زکریا کی اس
سے یہ تھی کہ جواب اُسکا موجب زیادتی یقین اہل ایمان کا ہو اسواسطے کہ حضرت زکریا جانتے تھے کہ قدرت خدا سے کچھ بعید نہیں ہے اور جب انہوں نے ایسا کہا تو قَالَ کہا خدا کے حکم سے
فرشتے نے كَذٰلِكَ یعنے الامر کذلک کذلک خبر ہے مبتداء محذوف کی یعنی حکم اسطرح ہے جیسے کہ ہمنے تجھکو خدا کیطرف سے خبر دی ہے کہ پیری میں ہم تجھکو فرزند دینگے قَالَ رَبُّكَ کہا
پروردگار تیرے نے کہ هُوَ وہ یعنی پیدا کرنا فرزند کا دو بوڑھوں سے عَلَیَّ هَیِّنٌ اوپر قدرت میری کے آسان ہے کہ تجھکو قوت جماع کی دونگا اور تیری زوجہ کے رحم کو قابل نطفہ کا کرونگا وَقَدْ خَلَقْتُكَ
اور تحقیق کہ پیدا کیا ہے ہمنے تجھکو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور حمزہ اور کسائی نے خلقتک کو خلقناک پڑھا ہے غرض یہ ہے کہ خدا کہتا ہے کہ ہمنے پہلے اس سے تجھکو اے زکریا پیدا کیا ہے وَلَمْ تَكُ شَيْــًٔا اور حال یہ
ہے کہ نہ تھا تو کوئی شئے کہ بالکل تو معدوم تھا اور تجھکو ہمنے وجود عطا کیا اور جسوقت ہمنے تجھ نابود کو وجود بخشا تو ہم دو بوڑھوں سے بھی فرزند کے پیدا کرنے پر قادر ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ حضرت یحییٰ بشارت سے پانچ برس پیچھے پیدا ہوئے ہیں اور لم تک اصل لم تکون تھی واو تولم کی جہت سے ساقط ہوا ہے اور نون کثرت استعمال سے اور حضرت زکریا اس بشارت سے بہت خوش ہوئے
لیکن نہ جانا کہ عنقریب پیدا ہوگا یا بعد ایک مدت کے اسواسطے قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ کہا کہ اے پروردگار میرے پیدا کر تو واسطے میرے یعنی دکھلا تو مجھکو اٰيَةً کوئی نشانی کہ جسکے واقع ہونے سے حال اُسکا معلوم
ہو جائے اور دریافت ہو کہ فلانے وقت لڑکا پیدا ہوگا قَالَ کہا اللہ تعالیٰ نے زکریا کو کہ اٰيَتُكَ نشانی تیری یہ ہے اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہ ہے کہ نہ بات کر سکیگا تو آدمیوں سے ثَلٰثَ
لَيَالٍ سَوِيًّا تین رات کہ تندرست ہو نیوالا ہو اور سورہ آل عمران میں ثلٰثۃ ایام فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تین رات اور تین دن برابر کلام نکیا باوجود صحت و درستی بدن کے اور بدون
عارض ہونے کسی علت اور مرض کے اور سویا حال واقع ہوا ہے اور معنی اُسکے درست ہو سب اعضا ہیں کہ اصل پیدائش میں سب برابر ہوں اور کوئی مرض لاحق نہوا ہو کہتے ہیں کہ زکریا زبور پڑہتے تھے اور
تسبیح اور ذکر خدا کرتے تھے لیکن آدمیوں سے بات نہیں کر سکتے تھے اور لوگ موافق عادت کے مسجد دروازہ پر منتظر تھے کہ زکریا باہر آئیں اور مسجد کا دروازہ کھولے تاکہ انکے ہمراہ نماز کریں فَخَرَجَ پس
باہر نکلا عَلٰى قَوْمِهٖ اوپر قوم اپنی صبح کو آخر رات کے کہ جسکی شب کو انکی عورت حاملہ ہوئی تھی مِنَ الْمِحْرَابِ مصلے سے اور مصلے کا نام محراب اسواسطے رکھا کہ جو کوئی نماز میں خدا طرف متوجہ
ہوتا ہے گویا شیطان سے محاربہ کرتا ہے اپنی نماز میں آئے کہتے ہیں کہ زکریا اپنی قوم میں آئے اور بیچ کلام نہ کرنے پر انکو مطلع کیا تو انکو معلوم ہوا کہ دعا زکریا کی قبول ہوگئی ہے اس سبب سے وہ
خوش ہوئے فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ پس اشارہ کیا زکریا نے طرف انکی ہاتھ سے یا زمین پر لکھکر اَنْ سَبِّحُوْا یہ کہ تسبیح کرو تم خدا کو بُكْرَةً وَّعَشِيًّا صبح اور شام اور بکرۃ اور عشیا منصوب علے الظرفیۃ
ہیں کہتے ہیں کہ زکریا بالاخانہ پر نماز کیا کرتے تھے اور بدون اذن کے اُسپر کوئی نہیں جا سکتا تھا اور قوم زکریا کی صبح اور شام بالاخانے کے نیچے آتے تھے اور زکریا انکو اذن داخل ہونیکا دیکر صبح اور شام انکے ساتھ
نماز پڑہتے تھے اور جسوقت زبان انکی بند ہوئی تو موافق عادت کے بالاخانہ پر آئے اور اشارہ سے ان لوگوں کو اذن دیا انہوں نے جانا کہ امر معلوم کے وعدہ کا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور زکریا نے تین دن
اور تین رات قوم سے باتیں کرنے کی قدرت اپنی میں مفقود پائی اور کسی سے کلام نہ کیا لیکن تسبیح اور ذکر خدا کرتے تھے اور بعد تین روز کے اپنی حالت اصلی پر آگئے اور یحییٰ بعد تمام ہونے مدت حمل کے پیدا ہوئے
اور لڑکپن ہی میں وہ پلاس پہنتے تھے اور بیت المقدس میں علما و زہاد کے ہمراہ عبادت کرتے تھے جبتک کہ وحی آئی اور خدا تعالیٰ کا یحییٰ کو خطاب پہنچا کہ یٰیَحْيٰى اے یحییٰ خُذِ الْكِتٰبَ

پکڑلے تو کتاب توریت کو اس مقام مین اللہ تعالیٰ نے اختصار عجیب فرمایا ہی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ فوہبنا لہ یحیی اذ اعطیناہ الفہم والعقل وقلنا یا یحیی خذ الکتاب یعنے پس بخشا ہمنے زکریا کو
یحیی کو اور دیا ہمنے واسطی اس یحیی کے سمجہ اور عقل کو اور کہا ہمنے ای یحیی پکڑلے تو کتاب کو بقوۃ ساتہ قوت کے کہ ہمنے تجہکو دی ہی اسکے عمل کی ذریعہ کر یعنے عمل کرنی پر بہت کوشش کر وآتیناہ الحکم
اور دی ہمنے اسکو حکمت کہ وہ سمجہنا توریت کا تہا اور احکام دین کا صبیا جسوقت کہ وہ لڑکا تین برس کا تہا اور یہ حال واقع ہوا ہے منقول ہی کہ زکریا مری تو یحیی انکی وارث ہوئی اور وراثت
مین انکو کتاب اور حکمت پہنچی اور جو کچہ انکا متروکہ تہا سب کے وارث ہوئے اور اسوقت وہ صغیر السن تہے لیکن بعد قتل زکریا کی یحیی کچہ تہوڑی برس زندہ رہی ہین موافق مشہور کے اور حضرت امام رضا
علیہ السلام سے منقول ہی کہ یحیی سے لڑکون نے کہا کہ چلو کہیلین فرمایا کہ ہم کہیل کے واسطی پیدا نہین ہوئے ہین اور تعجب ہے ان لوگون سے کہ جوانی اور بوڑہاپی مین بازی کرتے ہین اور گنجفہ اور چوسر
اور شطرنج مین مشغول رہتے ہین معلوم نہین کہ وہ لوگ یہی جانتے ہین کہ نہین کہ اگر ہمارا حساب ہوگا اور اگر اعمال بد کئی ہین تو دوزخ مین جاوینگے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیی کو پیغمبر
کیا ہی ایام طفولیت مین اور جسوقت نبوت بچپن کی معتبر ہوئی تو امامت بدرجہ اولی معتبر ہوگی اور جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی بچپن مین ایمان لائے ہین اور بعضی ائمہ کی بچپن کے امامت کو
جو معتبر نہین جانتے ہین اور ایسی ہی حضرت علی علیہ السلام کی بچپن کے ایمان کو تو قول انکا اس آیت کے رو سے باطل ہے اور عیاشی نے علی بن اسباط سے روایت کی ہی اور کہتا ہے کہ مین مدینہ طیبہ مین آیا
اور مصر کا قصد رکہتا تہا اور کہتا ہے وہ کہ مین خدمت مین حضرت ابو جعفر محمد بن علی الرضا کی حاضر ہوا اور وہ اسوقت پانچ برس کی تہے اور انکی حسن اخلاق اور فہم اور عقل اور کثرت علم مین تامل کرتا تہا
اور تعجب کرتا تہا اور اپنے جی مین کہتا تہا کہ مصر مین پہنچون تو اپنی یارون کے روبرو انکی تعریف کرون اور انکا بزرگ رتبہ ہونا اور فطانت اور درایت انکی بیان کرون اور اس سن مین انکی فضیلت کا
جو حال تہا اسکا ذکر کرون آنحضرت نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امامت کو اسیطرح کرتا ہی جیسے کہ نبوت کو اور بعد اسکی یہ دونون آیتین تلاوت فرمائی کہ فلما بلغ اشدہ و
استوی آتیناہ حکما وعلما وآتیناہ الحکم صبیا اور فرمایا کہ جایز ہی کہ خدا چالیس برس والے کو نبوت دیوے اور اگر چاہی لڑکے کو دیوے یہ فضل خدا کا ہی جسکو چاہتا ہے دیتا ہے الغرض خدا تعالیٰ
فرماتا ہی کہ ہمنے یحیی کو حکمت اور کتاب اور فہم دیا وحنانا اور مہربانی دی ہمنے من لدنا نزدیک اپنے سے اور حنانا کا عطف الحکم پر ہے اور مہربانی دی خدا تعالیٰ نے
یحیی کو لوگون کی واسطے کہ ہر ایک کے لئے نرم دل ہووے تاکہ لوگون کو خدا کی بندگی کیطرف کہینچے اور معصیت سے دور کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حنانا سے
مراد یہ ہے کہ اسکو حنان کی جہت سے وہ مرتبہ حاصل ہوگیا تہا کہ جسوقت وہ کہتا تہا کہ یا رب تو اللہ تعالیٰ کہتا تہا کہ لبیک یا یحیی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت یحیی اپنی حاجت مین
کہتا تہا کہ یا رب یا اللہ تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ندا کرتا تہا کہ لبیک ای یحیی سوال کر کہ کیا ہی حاجت تیری اور فرماتا ہی خدا کہ وزکوۃ اور دی ہمنے اسکو پاکیزگی اسکا عطف بہی الحکم پر
ہے اور پاکیزگی سے مراد یہ ہے کہ وہ ابتدائی عمر سے آخر تک عیبون اور گناہون سے پاک تہا اور طہارت اور پاکیزگی اسکی خدا کی جانب سے تہی اور فرماتا ہی خدا کہ وکان تقیا اور تہا
وہ یحیی ڈرنیوالا خدا سے اور پرہیز کرنیوالا گناہون سے اور رضا جوی اور فرمانبردار خدا کا سب حالات مین یہانتک کہ کوئی گناہ اسکی دل مین نہین گزرا اور گناہ کا کرنا تو بعید تہا اور فرماتا
خدا کہ وبرا بوالدیہ اور تہا وہ نیکی کرنیوالا ساتہ مان اور باپ اپنے کے اور تابعدار اور انکی مرضی کا چاہنے والا اور مہربان اور خدمتگار انکا ولم یکن جبارا عصیا
اور نہ تہا سرکش نافرمان کہ مان اور باپ کو ناخوش کرے اور انکی تابعداری نکرے اور انکی مرضی کے موافق نہ چلے اور حضرت یحیی مین جو یہ صفات تہے تو اللہ تعالیٰ نے انکے حق مین فرمایا کہ
وسلام علیہ اور سلام ہمارا اوپر اسکی یوم ولد جسدن کہ پیدا کیا گیا.. وہ ویوم یموت اور جسدن کہ مرے وہ ویوم یبعث اور جسدن کہ اٹہایا جاوے وہ حیا
زندہ کرکے اور حیا حال موکدہ ہے جیسے کہ زید ابوک عطوفا اور کہتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہی کہ حشر اسکا شہداکے ہمراہ ہووے کہ وہ مقتول ہین مع بحیا وزندگی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ بل احیاء عند
ربہم اور مراد سلام سے نازل ہونا رحمت اور تحیت کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد سلامتی اور ایمنی ہے شیطان کے اغوا سے وقت ولادت کی اور عذاب قبر سے جسوقت کہ مرجاے اور ہول قیامت
سے جسوقت کہ قایم ہووے اور منقول ہی کہ ان تین موضع کو اسواسطی خاص کیا ہی کہ یہ تینون موضع کمال وحشتناک ہوتی ہین اسواسطے کہ جسوقت پیدا ہوتا ہے تو دنیا کو دیکہتا ہی اور
اس مکان کو ترک کرتا ہی جسمین پہلے سے رہتا تہا اور جب مرتا ہی تو آخرت کو دیکہتا ہے اور اسکی لوگونکو اور جب روز کہ قیامت ہوگی اور دوسری بار زندہ ہوکر اٹہیگا تو وہ امور دیکہیگا
جوکہ دنیا مین نہین دیکہے ہین اللہ تعالیٰ نے یحیی کو ان تینون جگہ سلامت کہا اور انکی وحشت کو دفع کیا اور یہی حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی اور ان حضرت نے
بعد اسکی اس آیت کو تلاوت فرمایا اور حضرت یحیی کے حال مین منقول ہے کہ اسقدر وہ نرم دل تہے کہ قیامت کا حال سنتے تو بیقرار ہوجاتے تہے اور خوف خدا سے ٹاٹ کے پہننی پر قناعت کرتی
تہی اور خشک روٹی پر بس کرتے تہے اور چار برس کے عمر مین توریت کو حفظ کرلیا اور دس برس کی عمر مین تمام احکام شرع سے واقف ہوگئی تہی اور خوف خدا سے اسقدر روتے کہ رخسارہ گلگون ظاہر ہوجاتے
تہی اور انکی مادر گرامی مہربانی کے دو ٹکڑی نمدے کے انکی رخسارونکی جگہ رکہدیتی تہے وہ اسقدر آنسوون سے تر ہوجاتے تہے کہ بابا انکو نچوڑتے تہے اور حضرت زکریا نے کہا کہ خداوندا مینے تجہسے فرزند طلب کیا تہا کہ وہ میرا
سرور سینہ ہو اور دل میرا اس سے شاد ہو تو یہ داغ رنج کا میرے دل پر رکہتا ہی اور میرے سینہ کا سرور لیگیا کہ مین اسکی گریہ اور نالہ کی برداشت نہین کر سکتا ہون خطاب پہنچا کہ تو نے مجہسے فرزند ولی طلب
کیا تہا اور تو نہین جانتا ہے کہ صفت ولی کی رونا اور نالہ کرنا اور بار محنت کا اٹہانا ہی اگر یاد تو کہان ہے منتظر رہو کہ یہ بسر تیرے تیغ جفا سے قتل کرین اور تجہکو سر سے قدم تک ٹکڑی

الغرض القصہ خوف یحییٰؑ کا اسقدر تہا کہ اکثر مجلس وعظ مین یحییٰ موجود ہوتے تو زکریا عذاب خدا کا ذکر نہ کرتے تہے اور سواے رحمت بے پایان خدا کے کچہہ بیان نکرتے تہے ایکروز زکریاؑ منبر پر تشریف لیگئے اور
جب دراست نگاہ کی تو یحییٰ کو وہان نہ پایا اور یحییٰ ستون کے پیچہے کملی مین لپٹی ہوے بیٹہے تہے جسوقت زکریاؑ نے جانا کہ یحییٰ یہان نہین ہے تو بیان کیا کہ دوزخ مین ایک پہاڑ ہی آگ کا کہ نام اسکا
غضبان ہے اور کوئی اُس پہاڑ سے گزرنے نہ پائیگا مگر جو کوئی کہ خدا کے خوف سے دنیا مین رویا ہی یحییٰ نے جو یہہ کلمہ سنا تو نعرہ مارا اور کملی شانہ سے ڈالکر باہر نکلے اور فریاد کرتے تہے اور
کہتے تہے کہ واے اُس شخص پر کہ جو داخل ہو غضبان پر اور زکریاؑ منبر سے نیچے اترکر اپنی گہر مین آئے اور یحییٰؑ کی ماسے کہا کہ مجہکو خبر نہ تہی کہ تیرا فرزند مسجد مین ہے کچہہ حال عذاب کا مینے بیان کیا تہا
وہ سنکر سر برہنہ صحرا کو روتا پیٹتا روانہ ہوا جلد ہم بہی اسکے پیچہے چلین ایسا نہو کہ بیخود ہوکر کوئین مین گر پڑے دونو تلاش مین نکلے اور تین روز تک پہرے کہین یحییٰ کا پتا نہ ملا اور
چوتہے روز صبح کو ایک چرواہے کے پاس پہنچے اُس سے پوچہا کہ تونے کہین یحییٰ کو دیکہا ہے کہا کہ مینے بہی اُسکو نہین دیکہا ہی لیکن تین شب سے آواز نالہ وزاری کی اس پہاڑ سے
آتی ہے میری گوسفندین اُسکی آواز سنکر چرنے سے منہہ پہیرتے ہین اور کان اُنکی اُس آواز پر ہین یہہ سنکر یحییٰؑ کی ماں اور باپنے اُس جانب کا قصد کیا اور وہان پہنچکر دیکہا کہ سجدہ مین پڑا ہوا ہے
اور اسقدر رویا ہے کہ سجدہ کی جگہہ آنسوؤن سے گارا ہوگئی ہے یحییٰ کی مانے چہرہ کو اُسکی خاک سے پاک کرکے اپنی بغل مین لیا اور یحییٰؑ آنکہین اپنی بند کئے ہوے تہے خیال کیا کہ یہہ ملک الموت ہے
کہ میری جان کو قبض کرنے آیا ہی کہا کہ اے عزرائیل میرا ماں اور باپ دونو بوڑہے ہین اسقدر مہلت دے کہ اُنسے ملاقات کرلون اور اُنکی رضامندی حاصل کرلون ماںنے کہا کہ اے جان مادر
عزرائیل نہین ہے تیری ماں ہی یحییٰ نے آنکہین کہولکر اپنی ماں کو دیکہا تو اُٹہا اور چاہا کہ بہاگین اُنکی مانے پستان ہاتہہ مین لیکر کہا کہ اے یحییٰ تجہکو قسم ہے حرمت اس شیر کی جو اس پستان سے تونے
پیا ہے کہ ہمراہ میرے گہر کو چل اس عرصہ مین زکریاؑ بہی پہنچے بہت مبالغہ کرکے یحییٰؑ کو گہر کو لیگئے اور تین رات اور دن کچہہ کہانا نہ کہایا قدرے اُس روز کہانا کہایا اور یحییٰؑ کچہہ آپس مین کہا یا اور
سورہے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ اے یحییٰ کیا غضبان کو تو بہول گیا کہ سیر ہوکر تونے کہانا کہایا اور سو رہا یحییٰ بیدار ہوکر اُٹہے اور صحرا کو روانہ ہوئے اور زکریاؑ اور یحییٰؑ کے قتل
ہونیکا سبب یہہ تہا کہ اُس زمانہ کے بادشاہ کے ایک زوجہ تہی اور وہ عورت شوہر پہلے سے ایک دختر رکہتی تہی کہ نہایت خوبصورت تہی اور خود وہ عورت بوڑہی ہوگئی تہی چاہتی تہی کہ اپنی دختر کو شوہر کو دیوے
بادشاہنے اسقدمہ مین حضرت یحییٰؑ سے مشورہ کیا یحییٰؑ نے فرمایا کہ وہ دختر تجہپر حرام ہی بادشاہ نے اُس دختر کو ترک کیا اور وہ بڑہیا رنجیدہ ہوئی اور صبر کیا یہانتک کہ ایکروز بادشاہ مست اور
بیخود تہا اور بڑہیا اپنی دختر کو آراستہ کرکے بادشاہ کے روبرو لائی بادشاہنے حالت مستی مین اُس دختر کا قصد کیا اُس عورت بڑہیا نے کہا کہ یہہ صورت نہین ہوسکتی جبتک کہ یحییٰ کا سر آپ نہ منگواوینگے کہ مہر میری دختر کا قتل
یحییٰ ہے بادشاہ نے یحییٰؑ کے قتل کا اشارہ کیا علما کو خبر ہوئی اُنہون نے کہا کہ اگر یحییٰ کے خون کا قطرہ زمین پر پڑیگا تو زمین پر گہاس نہ اُگیگی بادشاہ نے کہا کہ اُسکا سر طشت مین لائین اور اُسکا خون کوئین
مین گرادویں اور آدمی یحییٰؑ کی طلب مین اُنکے گئے بادشاہ کی مقربون مین سے کہا کہ اُسکا باپ مستجاب الدعوات ہے اول اُسکو قتل کرنا چاہیے تاکہ فرزند کی قاتل کو دعاے بد نکرے بادشاہ نے حکم دیا کہ
اس امر پر عمل کرنا چاہیے بادشاہ کے آدمی حضرت زکریا کے گہر مین آئے زکریا اور یحییٰ دونو نماز مین مشغول تہے یحییٰؑ کو باپ کے پہلو مین سے کہینچکر باندہ لیا اور زکریا کا قصد کیا وہ اُنکے آگے سے
بہاگ گئے اور ایک جماعت اُنکے پیچہے روانہ ہوئی اور یحییٰ کو بادشاہ کی دروازہ پر لیگئے اور جو لوگ کہ زکریا کے پیچہے تہے وہ اُنکے نزدیک پہنچے اور زکریا بیطاقت ہوے اور اُس جگہہ ایک درخت
تہا اُسکی طرف اشارہ کیا وہ شگافتہ ہوگیا اور زکریاؑ اُس درخت کے اندر چلے گئے اور شیطانے زکریاؑ کی چادر کا کونا اُس درخت سے باہر نکالدیا اور درخت پیوستہ ہوگیا اور کفار
وہان پہنچے اور شیطان کو ایک مرد پیر کی صورت مین دیکہا اور اُس سے پوچہا کہ اس صورت کا ایک مرد آگے جاتا تہا وہ کہان گیا شیطان نے کہا کہ وہ مرد اس درخت مین ہے اور چادر کا کونا اُنکو
دکہلایا اور کہا کہ دیکہو یہہ چادر اُسکی ہے اُن لوگون نے کہا کہ اس مرد کو اس درخت سے کیونکر باہر نکالین کہا کہ اُسکو کسواسطے باہر نکالتے ہو اُن لوگون نے کہا تاکہ اُسکو ہلاک کرین شیطان
نے کہا کہ اسی جگہہ بہی اُسکو ہلاک کرسکتے ہین اور اُنکو آرہ کا بنانا تعلیم کیا اور آرہ بناکر درخت پر رکہا اور چاہتے تہے کہ درخت کو چیرین کہ زکریا کو آواز آئی کہ ایسا نہو کہ تو نالہ کرے
اور آہ کہینچے ورنہ نام تیرا صابرون کے دفتر مین سے مٹا وینگے جسوقت زکریاؑ کی سر پر آرہ پہرا تو اُسوقت کہا کہ ہزار شکر کہ جو میرا تیری گلے مین گرا ہی پر اُن نے صبر کیا آہ نہ کہینچی
یہانتک کہ زکریا کو دو ٹکڑے کرڈالا اور بعد اُسکی یحییٰؑ مظلوم کا سر طشت مین کاٹ لائے اور خون اُسکا کوئین مین گرادیا اور وہ خون جوش مین آیا حقتعالیٰ نے بخت نصر کو مقرر کیا کہ
اُسنے یحییٰؑ کے عوض مین سبکو قتل کیا اور قصہ اُسکا مفصل پہلے اس سے سورہ بقر کے آخر مین تلک الرسل کے پارہ مین آیہ او کالذی مر علی قریۃ کی تفسیر مین گزر گیا ہی لیکن اس روایتمین اور
اس روایتمین یحییٰؑ کے قتل کے کیفیت مین کچہہ فرق ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم پر وحی آئی کہ یحییٰ بن زکریاؑ کی قتل ہونیسے ہمنے ستر ہزار آدمی قتل کئے اور تیرے
فرزند حسینؑ کی بدلے دو مرتبہ ستر ہزار آدمی کو ہم قتل کرینگے اور انتقام خون حسینؑ باقی ہی تا خروج صاحب الزمان علیہ السلام اور یہہ روایت یحییٰؑ کے فوراً قتل ہونیکی بعد زکریاؑ کی موافق
مشہور کے ہی اور صحیح وہ ہے کہ جو امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یحییٰ بعد زکریاؑ کی وارث کتاب و حکمت کے ہوئے اور اُنکو فاصلہ دراز ایک زمانہ کا چاہیے اور بعد اسکی اللہ تعالیٰ قصہ حضرت مریم کا بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم فِي الْكِتٰبِ بیچ کتاب کے یعنی قرآن مین مَرْيَمَ قصہ مریم کا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس مین عبادت خدا مین مشغول رہتی
تہی اور دفع احتیاج کی واسطے اپنی خالہ یا بہن زوجہ زکریا کی گہر جاتی تہی اور بعد طہر کی مسجد مین آتی تہی ایکروز غسل کرنیکی احتیاج رکہتی تہی واسطے غسل کے ایک گوشہ مین گئی اِذِ انْتَبَذَتْ

جسوقت گوشہ مین جا بیٹہی علیحدہ ہوکر مِنْ اَهْلِهَا لوگون سے اپنے کہ وہ قوم اُنکی اور اُنکی خالہ یا بہن جو زوجہ زکریا کی تہی مَكَانًا شَرْقِيًّا مکان شرقی کو کہ جو بیت المقدس سے جانب شرق تہا یا
اُنکی بہن کے گہر سے جانب شرق تہا اور مکانا منصوب علی الظرفیہ ہی اور قمی نے لکہا ہے کہ مکان شرقی سے مراد درخت خشک خرما کا ہی فَاتَّخَذَتْ پس پکڑا یعنی ڈالا مِنْ دُونِهِمْ آگی اُنکی
سے یعنی آگے لوگون اپنے کی حِجَابًا پردہ کو کہ پردہ باندہ دیا یا پس دیوار گئی یا پس کوہ گئی اور قمی نے لکہا ہی کہ اپنے محراب مین پردہ باندہا جس جگہہ نماز پڑہتی تہی فرماتا ہی خدا کہ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
پس بہیجا ہمنے طرف اسکی رُوحَنَا روح کو یعنی جبرئیل کو طرف مریم کی بہیجا ہمنے فَتَمَثَّلَ لَهَا پس صورت اختیار کی واسطے اُس مریم کی بَشَرًا سَوِيًّا ایک آدمی درست تمام خلقت یا درقامت مین
جوان خوبصورت اور جبرئیل آدمی کی صورت اسواسطے بنا تاکہ مریم کو اُس سے اُنس ہو اور اگر بصورت ملائکہ ہوتے تو اُنکی کلام سے مریم نفرت کرتی جب جبرئیل آدمی جوان کی صورت بنکر حضرت مریم کے
پاس آئے تو قَالَتْ کہا مریم نے کہ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ تحقیق مین پناہ مانگتی ہون ساتہہ خدا بہت بخشنے والے کے مِنكَ بدی تیری سے تو میرے پاس سے باہر جا إِن كُنتَ تَقِيًّا اگر ہی تو
پرہیزگار ہونیوالا اور خدا سے ڈرنیوالا بری کام کی مقدمہ مین جواب اُسکا محذوف ہے یعنی اگر تو پرہیزگار آدمی ہے ..... تو میرے پاس سے دور ہو جا اور اس سے یہہ نہ سمجہنا
چاہئے کہ اگر تو پرہیزگار نہو تو جو چاہے سو کر جس طرح سے اکثر کہتے ہین جیسے کہ اگر تو مومن ہے تو ظلم نہ کر اور بعضونکے نزدیک اِن حرف نفی کا ہے یعنے نہین ہے تو پرہیزگار کہ میرے اوپر نظر کرتی تو حلال جانتا ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ اِن شرطیہ ہی لیکن حضرت مریم نے واسطے مبالغہ کے کہا کہ اگر تو پرہیزگار ہی تو مین تجہسے پرہیز کرتی ہون اور پناہ خدا کے پاس لیجاتی ہون اور اگر تو پرہیزگار نہو تو اُسکا تو کچہہ ذکر ہی نہین کہ
جب پرہیزگار سے مین پرہیز کرتی ہون تو بدکار سے بدرجہ بہت بچتی ہون اور بعضے کہتے ہین کہ اُس زمانہ مین ایک شخص بدکار تہا کہ نام اُسکا تقی تہا وہ عورت کے درپے ہوتا تہا جسکا قابو تہا اور مریم نے
اُسکا حال سُنا تہا اُنکو گمان ہوا کہ شاید وہی یہہ ہے اسواسطے کہا کہ مین خدا سے پناہ چاہتی ہون اگر تو تقی ہے اور لوگون نے برعکس اسکا نام تقی رکہدیا تہا جسوقت جبرئیل نے حضرت مریم
کی بیقراری زیادہ دیکہی تو قَالَ کہا کہ إِنَّمَا أَنَا سوا اسکے نہین کہ مین رَسُولُ رَبِّكِ بہیجا ہوا پروردگار تیرے کا ہون کہ تو مجہسے پناہ طلب کرتی ہی اور اُس نے مجہکو تیرے پاس بہیجا
مین اسلئے آیا ہون لِأَهَبَ لَكِ تاکہ بخشون مین واسطے تیری یعنے تاکہ تیرے واسطے سے خدا تعالے تجہکو بخشے غُلَامًا زَكِيًّا لڑکا پاکیزہ کہ گناہون سے پاک ہو اور بڑہنیوالا ہو خیر سے بعضون
نے لاہب کو لیہب پڑہا ہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد زکی سے نبی ہی یعنے ایسا لڑکا کہ پیغمبر ہو خدا کا قَالَتْ کہا مریم نے کہ أَنَّىٰ يَكُونُ کیونکر ہووے لِي غُلَامٌ واسطے میرے لڑکا
وَلَمْ يَمْسَسْنِي اور حال یہہ ہے کہ نہین چہوا ہے مجہکو بَشَرٌ کسی آدمی نے حلال وجہ سے وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا اور نہین ہوئی ہون مین بدکار اور طالب زنا کی کبہی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے کہ امر ایسا ہی کہ
تو کہتی ہے کہ کسینے تجہکو نکاح یا زنا سے مس نہین کیا ہی اور کذلک خبر ہی الامر مقدر کی الغرض جبرئیل نے کہا کہ تو جو کچہہ کہتی ہے سب حق ہے لیکن قَالَ رَبُّكِ کہا ہی پروردگار تیرے نے کہ
هُوَ وہ یعنی بدون باپ کے فرزند کا دینا عَلَيَّ هَيِّنٌ اوپر میرے آسان ہے کچہہ دشوار نہین ہے وَلِنَجْعَلَهُ اور تاکہ کردیوین ہم اُس فرزند کو بدون باپ کے پیدا کرکے آيَةً لِّلنَّاسِ نشانی قدرت
اپنی کے واسطے آدمیونکے وَرَحْمَةً مِّنَّا اور کردیوین ہم اُسکو رحمت اپنی طرف سے بندونکے واسطے کہ بدون باپ کے جانکر ہدایت پاوین وَكَانَ اور ہے پیدا کرنا اُسکا بدون باپ کے أَمْرًا مَّقْضِيًّا
کام حکم کیا گیا اور مقرر کیا گیا اور لکہا گیا لوح محفوظ مین جب مریم اور جبرئیل مین گفتگو ہولی اور مریم یہہ سُنکر راضی ہوئی اور خاموش ہوگئی تو جبرئیل اُنکی نزدیک گئے اور اُنکے گریبان مین
اور بعضے کہتے ہین کہ آستین مین اور بعضے کہتے ہین کہ دہن مین ہوا پہونکی کہ وہ مریم کی پیٹ مین گئی فَحَمَلَتْهُ پس حاملہ ہوگئی وہ مریم اُس فرزند سے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جبرئیل نے دو
انگشت سے آستین مریم کی کرتہ کی پکڑکر روح پہونکی اُسیوقت وہ حاملہ ہوگئی اور اثر حمل کا مریم نے اپنے مین دیکہا اور یہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اُسیوقت کامل ہوگئی عیسے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسقدر بچہ نو مہینے مین کامل ہوتا ہے ماکی پیٹ مین وہ نو ساعت مین اُسقدر کامل ہوئی اور نو ساعت حضرت عیسے ماکی شکم مین رہے ہین اور
کوئی ایکساعت کہتا ہے اور کوئی چہہ مہینے اور کوئی آٹہہ مہینے فَانتَبَذَتْ بِهِ پس یکسو ہوئی مریم ساتہہ اُس حمل کے کہ اُسکو جنی مَكَانًا قَصِيًّا مکان بعید مین کہ اہلیا سے
دور تہا اور بعضے کہتے ہین کہ پہاڑ کو گئی اور مکانا مفعول فیہ واقع ہوا ہے اور حضرت سید الساجدین سے منقول ہے کہ مریم دمشق سے نکلی اور کربلا مین پہنچی اور حسین علیہ السلام کی قبر
کی جگہہ جنکر چلی آئی فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ پس لایا اُس مریم کو درد زہ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ طرف ڈالی درخت خرما کے اور اجاء مشتق جاء سے ہے لیکن استعمال مین یہہ
خاص ہوگیا ہی تعدیہ کے معنے مین اور اصل اسکی جاء تہا ہے اور مخض کے معنے تحرک ولد کی ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ صحرا مین باہر آئی تو ایکدرخت خشک دیکہا کہجور کا کہ تمام
شاخین اُسکی کاٹ ڈالی تہین اور تنہ اُسکا خشک ہو رہا تہا اور بہت کہنہ تہا وہ درخت اور قمی نے لکہا ہے کہ مریم نے باہر نکلکر جولاہے دیکہے کہ خچرون پر سوار ہوئے جاتے ہین اُنسے اُس
درخت خشک کو مریم نے پوچہا اُنہون نے مریم سے ہنسی کرکے ٹالدیا اور مریم نے اُنکے واسطے دعاء بد کی کہ تمہارا پیشہ ذلیل رہے اور بعد اُسکے تاجرون کی جماعت آئی اُنسے مریم نے
اُس درخت خشک کو پوچہا اُنہون نے اُس درخت کو بتلادیا مریم نے اُنکے حق مین دعا کی کہ تمہارے پیشہ مین خیر اور برکت ہووے اور مریم اُس درخت کے نیچے آئی اور کہتے ہین کہ مریم
حاملہ ہوئی تو دس برس کی تہی اور جسوقت اُس درخت کی پاس آئی تو کہتے ہین کہ وہ موسم سرما کا تہا اور سردی بہت پڑتی تہی اور درخت سے کمر لگا کر بیٹہی باوجودیکہ
وہ درخت خشک اور پرانا تہا لیکن مریم جو اُس سے پشت لگا کر بیٹہی تو وہ درخت سبز ہوگیا اور پتے اور شاخین ہری اُسمین پیدا ہوگئین اور خوشہ پہلون کے اُسمین

لگنے لگی یہ دو معجزے تہی ایک تو خشک درخت کا سبز ہونا اور دوسرا یہ کہ غیر موسم مین پہل لانا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس جگہ درخت نہ تہا بلکہ دوسری جگہ سے خدا تعالے وہان درخت
کو لایا اور اسکو سبز کیا اور بار آور کر دیا اور جستجو مریم درخت کے نیچے بیٹھی تو اسی حال مین تامل کیا کہ کیا تدبیر کرون اور اپنی قوم سے کیا کہون اور کیا عذر بیان کرون اور یہ بات مجھسے کون قبول
کرتا ہی کہ یہ بچہ روح القدس کے پہونکنے سے پیدا ہوا ہے خدا تعالے کے حکم سے اسواسطے لوگونکی ملامت کے خوف سے اور سبب حیا کے قَالَتْ کہا مریم نے کہ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا اے
کاشکے مین مرجاتی مین پہلے اس سے وَكُنْتُ اور ہوتی مین نَسْيًا مَنْسِيًّا بہولی بہلائی گئی کہ مجھکو کوئی نہ جانتا اور مین معروف اور مشہور نہوتی اور اب کہ تمام عابد
بیت المقدس کے مجھکو جانتے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ مین لڑکی انکے امام کی ہون اور زکریا کے گود مین مینے پرورش پائی ہی اور ابتک کسی سے میرا نکاح نہین ہوا اس خجالت کو
کیونکر دفع کرون اور اسکا کیا علاج کرون اور زبان دم کو کیونکر کوتاہ کرون اور کونسا عذر کرون اور حمزہ اور حفص نے نسیا کو بفتح نون پڑہا ہی اور باقیون نے بکسر نون اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہان ذکر مریم کا اسواسطے تہا کہ دریا قوم نے بسیار رشید اور نیک نہین دیکہتے تہے کہ انکی پاکدامنی کو بیان کرے اور تہمت کو اس سے دفع کرے اسی فکر اور
اندیشہ مین تہے کہ فَنَادٰىهَا پس آواز دی اس مریم کو عیسٰے نے مِنْ تَحْتِهَآ زیر قدم اس مریم کے سے اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ نہ غمگین ہو تو اور آرزو مرنے کی مت کر اور یہ بزرگی جو
خدا نے تجھکو دی ہے اور مرتبہ بزرگ کے ساتھ جو تجھکو خاص کیا ہی اس سے خوشدل ہو جا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ کسی فرشتہ نے مریم کو آواز دی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل نے آواز دی
تہی اور کہتے ہین کہ جبرئیل مانند دائی جنائی کے مریم کے نیچے بیٹھے تہے کہ عیسٰے پیدا ہو . تو اسکو ہاتہون مین لیوین مریم کا جزع فزع اور زاری دیکہکر آواز دی اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل
نے مریم کے نیچے پشتہ کے نیچے سے آواز دی کہ تو غمگین مت ہو غرض یہ ہے کہ عیسٰے نے یا فرشتے نے مریم کو آواز دی قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تحقیق کہ پیدا کیا ہے پروردگار تیرے نے
اور جاری کیا ہے تَحْتَكِ نیچے قدم تیرے کے سَرِيًّا نہر کو کہ اس سے پانی پی تو اور غسل اور طہارت کر تو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ
حضرت عیسٰے نے جو زمین پر پاؤن مارے تو اس سے نہر جاری ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ وہان پہلے اس سے ایک نہر تہی کہ پانی اسکا خشک ہو گیا تہا حق تعالے نے مریم کے واسطے اسمین پانی
جاری کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل نے زمین پر پاؤن مارا اس سے نہر جاری ہوئی تہی اور کہا عیسٰے نے یا فرشتہ نے مریم سے کہ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ اور ہلا تو طرف اپنے اور جنبش دے تو
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ڈالی کہجور کے کو اور با بجذع مین زائدہ ہی حاصل کہ عیسٰے نے یا فرشتہ نے کہا کہ تو درخت کو جنبش دے کہ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ گرائیگا وہ اوپر تیرے رُطَبًا جَنِيًّا خرمائے
تازہ کو اور حفص نے عاصم سے تساقط بضم تا اور کسرہ قاف پڑہا ہی اور حماد نے عاصم سے اور یعقوب نے اور سہل نے یا سے اور تشدید سین سے پڑہا ہی اور حمزہ نے بفتح تا اور
تخفیف سین پڑہا ہی اور باقیون نے بفتح تا اور تشدید سین پڑہا ہی اور یعقوب نے جنیا کو بکسر جیم پڑہا ہی اور کہا عیسٰے نے یا فرشتہ نے کہ فَكُلِيْ پس کہا تو اے مریم اس خرمائے تازہ کو
وَاشْرَبِيْ اور پی تو پانی کو وَقَرِّيْ عَيْنًا اور خنک کر تو آنکہ کو یہ اسواسطے کہا کہ آنسو خوشی کا خنک ہوتا ہی اور رنج کا گرم یعنے خاطر کو اپنی خوش کہہ فرزند کے ہونیسے اور درخت
خشک کے سبز ہونیسے اور خرمائے تازہ دینے سے اور منقول ہی کہ عیسٰے نے کہا کہ مجھکو نہالچہ مین لپیٹ اور درست کر مریم نے عیسٰے کو نہالچہ مین لپیٹا اور خرما تناول فرمائی اور یہ
بہی منقول ہے کہ جسوقت مریم حمل کو وضع کرنے لگی تو حق تعالے نے فرشتے نازل کئے کہ وہ مریم کے پاس آکر جمع ہوئے اور جسوقت عیسٰے پیدا ہوئے تو انکو لیا اور غسل دیا اس نہر سے اور
بہشت کے پارچہ مین عیسٰے کو لپیٹ کر مریم کی گود مین دیا اور روایت مین آیا ہی کہ زچا کے واسطے خرما بہتر ہے اور بیمار کے واسطے شہد اسواسطے خدا تعالے نے واسطے مریم کے خرما
عطا فرمائی اور عمرو بن میمون نے روایت کی ہے کہ اگر عورت پر بچہ جننا دشوار ہو تو خرما کہلانا چاہیے اور کہتے ہین کہ جسوقت مریم نے وهزی الیک بجذع النخلة کی آواز سنی تو
کہا کہ خداوندا پہلے اس سے کہ مین تندرست تہی تو مجھکو تو روزی بے تردد پہنچاتا تہا اور اب مین درد زہ مین گرفتار ہون تو مجھکو حکم ہوتا ہے کہ تو درخت کو ہلا کہ خرما گرین
فرمایا کہ اسواسطے کہ پہلے اس سے تو دنیا سے بے تعلق تہی اور سوائے ہماری تیری خاطر کسی سے تعلق نرکہتی تہی اور اب تجھکو عیسٰے سے تعلق پیدا ہو گیا ہی اور منقول ہی کہ جب مریم کو
خطاب ہوا کہ اس درخت خشک کو حرکت دے کہ خرمائے تازہ گرین تب مریم نے پاؤن اپنا درخت کے جڑ مین مارا اسیوقت وہ درخت خشک سبز ہو گیا اور برگ و بار لے آیا اور خرمائے تازہ اس سے
گرے اور محققون نے کہا ہی کہ درخت نے خود پہل نہ گرائے بلکہ مریم کو حکم ہوا کہ تو حرکت دے کہ درخت اس سے خرما گرین یہ اسواسطے تاکہ بندے جانین کہ روزی کوشش سے ہاتہ لگتی ہی اور عادت خدا کی
اسیطرح جاری ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ حرکت موجب برکت کا ہی اور جسوقت عیسٰے پیدا ہوئے اور مریم نے انکو اپنی گودی مین لیا تو آواز آئی کہ اے مریم نذر کر کہ آج روزہ خاموشی کا تو رکہی
فَاِمَّا تَرَيِنَّ پس اگر دیکہے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا آدمیون مین سے کسیکو کہ تجھپر کوئی طعن کرے اور اما کی اصل ان ما ہے ما زائدہ ان شرطیہ کے ساتہ ملگیا ہی اور ترین کی اصل ترایین ہے
تفعلین کے وزن پر ہمزہ کا فتح راکو دیا اور ہمزہ کو واسطے تخفیف کے گرا دیا حاصل یہ ہے کہ مریم کو خاموشی کے روزہ کا حکم ہوا اور فرمایا کہ اگر تو کسی آدمی کو دیکہے کہ وہ تجھپر طعن کرتا ہی اور
کہتا ہے کہ یہ بچہ کہان سے لائی ہے تو فَقُوْلِيْٓ پس کہہ تو کہ اِنِّيْ نَذَرْتُ تحقیق مینے نذر کیا ہی لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا واسطے خدا کے روزہ کو اور اس شرع مین روزہ مین کہانا اور کلام
کرنا دونو ممنوع تہی اور ہماری شرع مین یہ منسوخ ہی اور ایسا روزہ حرام ہے کہ جس مین کلام کرنا ممنوع ہو غرض یہ ہے کہ مریم کو حکم ہوا کہ تو لوگون سے کہہ کہ مین روزہ سے ہون

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ پس ہرگز نہ کلام کرونگی آج اِنْسِيًّا کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے کلام کرتی ہون یا اپنے خدا سے مناجات کرتی ہون کہتے ہین کہ مسجد والون نے جسوقت مریم کو مسجد کے محراب مین نہ پایا تو انکی تلاش مین نکلے اور قمی نے لکہا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتین بہی نکلین مریم کی تلاش مین اور مریم اس جگہ سے روانہ ہوئی اپنے محراب کو اور عیسیٰ کو چہاتی سے لگا رکہا تہا رستہ مین ملاقات ہوئی کسی سے کلام نہ کیا یہانتک کہ اپنے محراب مین داخل ہوئی اور بنی اسرائیل کے لوگ اسکے پاس آئے اور زکریا بہی انکے ہمراہ تہے اور کہتے ہین کہ عیسیٰ نے اپنی مان سے کہا کہ ہر آن مین بندہ خدا کا اور مسیح اور رسول اسکا ہون تو اپنی قوم سے اندیشہ مت کر اور انسے کلام کرنیکو مجہکو چہوڑ دے کہ مین انسے باتین کرونگا اور حضرت مریم حضرت عیسیٰ کو اپنے جننے کی جگہ سے لیکر آئی اپنی قوم کے پاس محراب مین داخل ہوئی تو قوم انکی مریم کے پاس آئی اور بہت ملامت کیا اسکو کہ تو یہ لڑکا کہانسے لیکر آئی ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَاَتَتْ بِهٖ پس لائی مریم اس عیسیٰ کو قَوْمَهَا قوم اپنے کے پاس تَحْمِلُهٗ اٹہائی ہوئے تہی اس عیسیٰ کو اپنی بغل مین کہتے ہین کہ نگاہ قوم کی جو مریم پر پڑی اور بچہ کو انکی بغل مین دیکہا تو بہت دلتنگ ہوئے اور رونے لگے اسواسطے کہ مریم خاندان نبوت سے تہی اور انکی ما اور باپ تقوی اور پرہیزگاری کی ساتہ مشہور تہے اور پاکدامنی اور عصمت و عفت مریم کا بڑا شہرہ تہا جب ایسا حال مریم کا انہون نے دیکہا تو دلتنگ ہوکر قَالُوْا کہا انہون نے يٰمَرْيَمُ اے مریم لَقَدْ جِئْتِ لیآئی تو شَيْئًا فَرِيًّا ایک شی عجیب کہ تیرے خاندان مین مانند اسکی نہ تہی اور رتجہ جیسے ایسی چیز خیال مین نہین آئی تجہسے ایسا کام نہایت عجیب اور غریب ہے يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ اے بہن ہارون کی بعضے آدمی رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ ہارون بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح اور نیک تہا اور نیکی مین وہ مشہور تہا کہ جو کوئی نیک ہوتا تہا اسکو ہارون کے ساتہ تشبیہ دیتے تہے اسواسطے مریم کو ان لوگون نے کہا کہ اے بہن ہارون کی یعنی تو تو مثل ہارون کے نیک اور پاکدامن تہی تو نے یہ کیا کام کیا اور قمی نے لکہا ہے کہ ہارون بنی اسرائیل مین ایک بدکار شخص تہا کہ وہ زنا اور بدکاری مین مشہور تہا ان لوگون نے مریم کو اس شخص کے ساتہ تشبیہ دی کہ اے بہن ہارون کی یعنی جیسا کہ وہ بدکار تہا تو بہی بدکاری کی اور سعید بن جبیر سے بہی یہی روایت ہے غرض کہ ان لوگون نے کہا کہ اے بہن ہارون کی مَا كَانَ اَبُوْكِ نہ تہا باپ تیرا امْرَاَ سَوْءٍ مرد بد کہ برا فعل کیا کرتا ہو وَّمَا كَانَتْ اور نہ تہی اُمُّكِ بَغِيًّا ما تیری زنا کار بدکاری کرنیوالی لوگون نے حضرت مریم کو بہت ملامت کیا مریم تو روزہ سے تہی اور اس شرع مین روزہ دار کسی آدمی سے کلام نہین کرتا تہا اس سبب سے فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ پس اشارہ کیا مریم نے طرف عیسیٰ کے کہ تم اس بچے سے پوچہو جو کچہ تمکو دریافت کرنا ہے اور یہ بچہ تمکو جواب دیگا اور یہی میری پاکدامنی کی گواہی دیگا ان لوگون نے اس سے تعجب کرکے قَالُوْا كَيْفَ کہا انہون نے کہ کیونکر نُكَلِّمُ کلام کرین ہم مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اس سے کہ ہووے وہ بیچ گہوارہ کے لڑکا اور عیسا حال بہی واقع ہو سکتا ہے اور کان تامہ ہو یعنے تیرے دامن مین کہ جو وہ مانند گہوارہ کے ہے وہ بچہ لیٹا ہوا ہے اس سے کیونکر ہم کلام کرین کہ وہ تو کلام کرنیکے قابل نہین ہے کہتے ہین کہ جسوقت مریم نے لوگون سے کہا کہ جواب اس لڑکے سے سنو تو غضب اور غصہ ان لوگون کا زیادہ ہوا اور مریم سے کہا کہ تو نے اس فعل بد سے کہ تجہسے صادر ہوا ہے بس نکی اور سوا اسکی ہم کو ٹہٹہا کرتی ہے کہ اس بچہ سے کلام کرو اور جواب سنو اور وہ سب متفق ہوئے اسپر کہ انکو سنگسار کرنا چاہئے ناگاہ حضرت عیسیٰ نے بفرمان حقتعالی پستان کو چہوڑکر ان لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے پہلو پر تکیہ کرکے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور بزبان فصیح قَالَ فرمایا کہ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ تحقیق مین بندہ خدا کا ہون حضرت عیسیٰ نے پہلے اقرار اپنی عبودیت اور بندہ ہونیکا کیا اسواسطے رد کرنے قول ان لوگون کے کہ جو بعد اسکے انکو معبود جانینگے اور ایسے ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام اپنی تئین انی عبداللہ فرماتے تہے واسطے رد کرنے قول غالیون کے کہ وہ انکو مرتبہ خدائی مین جانتے تہے اور واسطے رد کرنے قول ناصبیون کے فرماتے تہے کہ انا اخ رسول اللہ یعنی مین بہائی رسول خدا کا ہون لیکن وہ عداوت سے باز نہ آئے اور اس زمانہ مین اکثر مسلمان علی سے دشمنی تو نہین کہتے ہین لیکن فضائل کو انکی باطل کرتے ہین اور غیر مستحقون کو ان پر ترجیح اور فضیلت دیتے ہین ایسے لوگونکو کہ جہاد مین سے اکثر بہاگتے رہے اور احکام دین سے وہ ناواقف مین اور جیسے کہ حضرت عیسیٰ کے نبوت ایام طفولیت کی معتبر ہے ایسے ہی حضرت علی کا لڑکپن کا ایمان معتبر ہے اسواسطے کہ رسولخدا صلعم نے انکو اسلام کی طرف بلایا اور انہون نے اسلام کو قبول کیا ایک زمانہ وہ تہا کہ رسول خدا کے پیچہے فقط علی اور خدیجہ نماز پڑہتے تہے اور تیسرا کوئی نہ تہا اور ابتدائے عمر سے علی بت پرستی سے پاک ہے کہ کبہی کسی بت کو سجدہ نکیا جیسے اور لوگ بت پرستی کرتے تہے پہر مسلمان ہوئے اور اپنے مسلمان ہونیکے ایام طفولیت مین خود حضرت علی خبر دیتے ہین سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی یعنے سبقت کی مین نے تم سے طرف اسلام کے سب سے پہلے جسوقت کہ لڑکا تہا کہ نہ پہنچا تہا مین ایام بلوغ کو اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور ایام طفولیت مین اسلام کو قبول کیا انکے لڑکپن ہی عقل معتبر تہی جیسے کہ حضرت عیسیٰ کی عقل لڑکپن کی معتبر تہی وجسوقت لوگون نے حضرت عیسیٰ سے وہ کلمہ سنا تو نہایت متعجب ہوئے اور سب لوگ متوجہ عیسیٰ کے طرف ہوئے کہ دیکہین اب کیا کہتا ہے کہ اسمین حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ دی خدا نے مجہکو کتاب یعنے بروز ازل مجہکو انجیل کے دینے کا حکم فرمایا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ شکم مادر مین خدا تعالی نے انکو انجیل تعلیم کی تہی اور فرمایا عیسیٰ نے کہ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا اور کیا ہے خدا نے مجہکو پیغمبر یعنے میری پیغمبری کرنیکا حکم فرمایا ہے اور یہ سب امور جو یقینی ہونیوالے تہے سو انکی حضرت عیسیٰ نے ایسا فرمایا کہ گویا کہ دیدی گئی ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ گہوارے ہی مین نبی اور حجت خدا تہے لیکن رسول نہ تہے اور وہ اسوقت نبی اس شخص پر تہے کہ جسنے انکا کلام اسوقت سنا تہا اور بعد اسکے عیسیٰ دو برس تک خاموش رہے اور اس عرصہ مین زکریا حجت خدا تہے اور جب زکریا مرے تو یحییٰ حجت خدا ہوئے اور جب عیسیٰ سات برس کے ہوئے تو انہون نے دعوی رسالت کا کیا اور اسوقت عیسیٰ یحییٰ پر اور سب لوگون پر حجت تہے اور بعضی روایت مین ہے کہ عیسیٰ تین برس کے ہی حجت خدا ہو گئے تہے اور فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اور کیا مجہکو خدا نے با برکت اور نفع والا اَيْنَ مَا كُنْتُ جس جگہ کہ ہون مین اور مبارک وہ شخص ہے کہ سبب خیر اور

نفع کا ہو اور جسکے باعث سے خیر زیادہ ہو اور منقول ہی کہ جس جگہ عیسےٰ ہوتے وہان بیماریون اور علتون والے انکے پاس آتے تہے اور انکی دعا سے شفا پاتے تہے اور جس جگہ کہ قحط ہوتا اور مینہ نہ برستا تو اُنکے
قدم کی برکت سے مینہ برستا تہا اور ارزانی غلہ کی ہوجاتی تہی اور فرمایا حضرت عیسےٰ نے وَاَوْصَانِیْ اور وصیت کی ہی خدا نے مجھکو بِالصَّلٰوۃِ ساتہ قایم کرنے نماز کے وَالزَّکٰوۃِ اور
دینے زکوٰۃ کی اگر مالک زکوٰۃ کا ہوجاؤن مَا دُمْتُ حَیًّا جبتک ہوؤن مین زندہ اور حضرت عیسیٰ کا قول انی عبد اللہ رد ہے نصاریٰ کا جو کہ انکو ابن اللہ کہتے ہین اور جعلنی نبیا رد ہے یہودیونکا جو کہ
انکو یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہین اور بعد اسکے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ اور کیا مجھکو نیکی کرنیوالا ساتہ ماں میری کے اور برّا کا عطف مبارکا پر ہے اور برّا اصل مین بارّا ہی اسم فاعل کا صیغہ یعنے
مجھکو خدا نے والدہ کے ساتہ نیکی کرنیوالا کیا ہی کہ اسپر مہربانی کرون کہ رضامندی اسکی حاصل کرون اور اسکی حکم سے سرتابی نکرون وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ اور نہین کیا ہے مجھکو خدا نے جَبَّارًا سرکش
خلق خدا سے تکبر کرنیوالا شَقِیًّا بدبخت کہ تکبر کی زیادتی سے اسکی تابعداری نکرون مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقوق یعنے والدین کا حکم نہ بجالانا اور انکو ناراض رکہنا گناہان
کبیرہ مین سے ہی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ناراض رکہنے والیکو قرآن مین جبار شقیا فرمایا ہے اور حضرت عیسےٰ نے کلام کو یہانتک پہنچایا تو حضرت یحییٰ کے طریقہ کے موافق کہا کہ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ اور سلام خدا تعالیٰ
کا اوپر میرے ہی جیسا کہ یحییٰ پر تہا یَوْمَ وُلِدْتُّ جسدن کہ پیدا ہوا مین وَیَوْمَ اَمُوْتُ اور جسدن کہ مرونگا مین وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا اور جسدن کہ اٹہایا جاونگا مین زندہ کرکے حضرت
عیسےٰ نے اپنی بات سے اوصاف اپنی بیان کئی ہین اسطرح کا بیان جایز ہی جسوقت کہ غرض اس سے اپنا شناخت کروا دینا غیر کو ہو کہ غیر مجھکو پہچانے اور تکبر کی راہ سے تعریف کرنی منع نہین ہے کہ تکبر
کرنا بالکل حرام ہے کہتے ہین کہ ایکمرتبہ یحییٰ نے عیسےٰ سے کہا کہ تو مجھسے بہتر ہے خدا تعالیٰ کی درگاہ مین میری سفارش کر حضرت عیسیٰ نے جواب مین کہا کہ ای یحییٰ تو مجھسے بہتر ہے اسواسطے کہ تیری تئین ہی
خدا نے سلام بہیجا ہے اور مجہپر خدا تعالیٰ نے سلام نہیجا ہے اور مراد سفارش سے سفارش بلندی مرتبہ کی تہی نہ سفارش گناہونکے مغفرت کی اور حضرت عیسےٰ نے کلام کو یہانتک پہنچایا تو پہر کلام نکیا
یہانتک کہ اس حد کو پہنچے کہ جس حد پر بچہ گویا ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ کلام کرنیکی حد سے پہلے پانچ لڑکے گویا ہوے ہین حضرت عیسیٰ اور حضرت یوسف کی پاکدامنی کی گواہی دینے والا اور اس عورت کا لڑکا جسکو صاحب
اخدود نے جلا دیا تہا اور ذکر اسکا بعد اسکے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اخدود کی ذکر مین آئیگا اور ایک لڑکا فرعون کے دختر کے مشاطہ کا کہ ایکروز اسکی یعنے مشاطہ کی ہاتہ سے شانہ گر پڑا تہا اور
اُسنے بسم اللہ کہکر شانہ اُٹہایا تو دختر فرعون نے کہا کہ تو میرے باپ سے مدد چاہتی ہے وہ عورت ایمان اپنا پوشیدہ رکہتی تہی اُسنے کہا کہ مین اس خدا سے مدد چاہتی ہی کہ جسنے مجھکو اور تجھکو اور سب
عالم کو پیدا کیا ہی اُسنے اپنی باپ فرعون سے ذکر کیا فرعون نے اُسکو بلاکر پوچہا کہ پروردگار تیرا کون ہے کہا کہ پروردگار آسمانونکا اور زمین کا فرعون نے ایک حوض تانبے کا بنایا اور آگ اُسمین روشن کی
اور اُس عورت کی ایک ایک لڑکیکو اسکی سامنے اسمین ڈلواتا تہا جب نوبت ایک لڑکی شیرخوار کی پہنچی تو اُسنے اپنی ماں سے کہا کہ ای ما تو صبر کر کہ ہم حق پر ہین اور ابن عباس سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ شب معراج جو مین بہشت مین پہنچا تو ایسی خوشبو میرے دماغ مین آئی کہ ایسی کبہی نہین سونگہی تہی جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ کیا خوشبو ہے کہا کہ یہ خوشبو دختر فرعون کے مشاطہ
کی ہی کہ فرعون نے اُسکو آگ مین جلا دیا تہا اور ایک لڑکا گواہ جریج عابد کا ہی بعضے آدمی رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ ایک عابد کہ نام اُسکا جریج تہا عبادتخانہ مین
اپنی عبادت کیا کرتا تہا ایکمرتبہ اُسکی ماں اُسکی پاس آئی اور وہ اُسوقت نماز مین تہا اُسکی ماں نے سلام کیا اُسنے جواب نہ دیا کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا ایکمرتبہ دلتنگ ہو کر اُسنے بددعا کی کہ خداوندا
اسکو تو دنیا سے مت لیجا یہانتک کہ بدکار عورتین اسکو دیکہین اور جریج کے عبادتخانہ کی نزدیک چرواہا بکریان اپنی چرایا کرتا تہا اور رات کو اُسکی عبادتخانہ مین پڑ رہتا تہا
ایکمرتبہ ایک عورت بدکار وہان آئی اور چرواہے نے اُس عورت سے زنا کیا اُسکو حمل رہگیا اور جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اُس عورت سے پوچہا کہ یہ بچہ کسکا ہی اسنے کہا کہ جریج عابد کا لوگون نے
اُسکی عبادتخانہ کو ڈہایا اور اُسکو بادشاہ کی پاس کہینچ کر لیگئے جسوقت بدکار عورتونکی محلہ کے قریب پہنچے تو وہ عورتین اُسکو دیکہنے کو آئیان اُس عابد نے اُنکو دیکہا تو جانا کہ جناب والدہ صاحبہ
کی دعا کا یہ اثر ہی اُسوقت اُسنے تبسم کیا لوگون نے کہا کہ بیشک یہ عابد زناکار ہی اسواسطے کہ رستہ مین کہین نہین ہنسا مگر جسوقت بدکارونکی محلہ مین آیا تو اُنکو دیکہکر ہنسا اور اُسکو بادشاہ پاس
لیگئے اور حال اُسکا بادشاہ سے بیان کیا جریج نے بادشاہ سے کہا کہ وہ بچہ کہان ہے کہ جسکو میرا اقرار دیتی ہین بادشاہ نے حکم دیا وہ بچہ حاضر کیا گیا اور جریج نے اُس سے کہا کہ ای لڑکے
تیرا باپ کون ہے اُس لڑکے نے بزبان فصیح کہا کہ فلانا چرواہا ہی لوگون کو بہت تعجب ہوا اور جانا کہ یہ شخص اولیاء اللہ مین سے ہی اُس سے کہا کہ اگر تو اجازت دی تو تیرا عبادتخانہ سونے اور
چاندی کا بنوا دین اُسنے کہا کہ اگر میری مرضی چاہتی ہو تو جیسا کہ پہلی اُس سے عبادتخانہ میرا بنا ہوا تہا ویسا ہی بنوا دو اُنہون نے ویسا ہی بنوا دیا اور وہ شخص عبادت کرتا ہوا
وہین مر گیا اور اب اللہ تعالیٰ اُن لوگونکی مقدمہ مین بیان کرتا ہی جو کہ حضرت عیسےٰ کے حق مین زیادتی کرتے تہی اور خدا کا بیٹا اُنکو کہتے تہی ذٰلِکَ وہ یعنی جسنے کہ اپنی تئین بندہ خدا
کہا اور نبی ہونے اور صاحب کتاب ہونیکا وقت ولادت کے قرار دیا ہے اور اپنے اوصاف کا ذکر کیا ہی وہ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عیسےٰ بیٹا مریم کا ہی نہ وہ کہ یہود اور نصاریٰ بیان کرتے ہین کہ
بعضے تو کہتے ہین کہ وہ ابن اللہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پسر یوسف نجار کا ہی قَوْلَ الْحَقِّ قول خبر ہے ہو مقدر کی اور مرفوع ہی اور یا قول مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا
اور منصوب ہے اور قائل اُسکا خدا ہے اور تقدیر اسکی اقول قول الحق ہی یعنی کہتا ہون مین کہنا حق کا کہ وہ بندہ اللہ کا ہی اور رسول حق کے الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ وہ کہ بیچ اُسکی شک کرتے ہین
باوجود حق ہونیکے اور یا یہ کہ بیچ اُسکی نزاع کرتی ہین قوم کہ یہودی اُسکو جادوگر اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہین اور نصاریٰ اُسکو فرزند خدا اور تیسرا تین کا کہتے ہین اور بعد اسکی

اللہ تعالیٰ واسطے جہٹلانے اور رد کرنے قول نصاریٰ کی اور اپنی پاکیزگی کیواسطے فرماتا ہی کہ مَا كَانَ لِلّٰهِ نہین ہی واسطے خدا کے اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ یہ کہ پکڑی یعنے اختیار کری وہ کوئی فرزند
سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ اس سے کہ فرزند کو اختیار کری اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہوا ہی کہ خدا کی کوئی جنس نہین ہے اور نہ اُسکا کوئی مثل ہے اور فرزند کے لئی ایک جنس ہونا چاہئی اور جب اُسکی
کوئی جنس نہین ہو سکتا تو فرزند کا ہونا بھی اُسکی لئے محال ہے اور فرماتا ہی کہ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا جسوقت حکم کری خدا تعالیٰ کسی امر کا یعنے کسی چیز کی پیدا کرنیکا ارادہ کری تو فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ
پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہے واسطی اس شئی کے کہ کُنْ ہو جا تو فَيَكُوْنُ پس ہو جاتی ہی وہ بدون تاخیر کے اور جو کوئی کہ ایسی قدرت رکھتا ہو کہ کن کے کہنے سی شئے پیدا کر دی تو وہ البتہ پاک
ہوگا مشابہ ہونے اور محتاج ہونے سے کسی شئے کے اور فرزند کی اختیار کرنے سے اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ کن کے کہنے سی شئے موجود ہو جاتی ہے یہ بطریق مجاز ہے اور حقیقت مین یہ ہے کہ جسوقت جو ارادہ کری شئے
موجود ہو جاتی ہے اور بندونکو اپنی طرف بلاتا ہے کہ اسطرح سے کہہ تو اے محمد صلعم کہ وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ خدا رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا فَاعْبُدُوْهُ پس
پرستش کرو تم اسکو اور غیر کی عبادت ہرگز مت کرو هٰذَا یہی صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ راہ سیدہی کہ بہشت کے محلون مین پہنچانیوالی ہی اور ان البتہ الف کو بعضون نے مکسور پڑہا ہی اور
بعضون نے مفتوح یعنی یہ راہ سیدہی ہے اسکو لازم پکڑنا چاہئی سو واسطی کہ اسمین خدا کی توحید ہی نہ اور راہونمین فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ پس اختلاف کیا تو مونی یہود اور نصاریٰ کے
مِنْۢ بَيْنِهِمْ درمیان انکی سے یعنے آدمیون درمیان مین انکے شئے عیسیٰ کی مقدمہ مین کہ یہودیون نے تو عیسیٰ کو گھٹایا یہانتک کہ یوسف نجار کا فرزند انکو کہا اور نصاریٰ نی انکو بڑہایا یہانتک کہ انکی
حق مین غلو کیا اور انکو خدا کہا یا یہ کہ نصاریٰ ہی اسمین مختلف ہوئی کہ نسطوریہ نے تو عیسیٰ کو ابن اللہ کہا اور یعقوبیہ نے خدا کہا اور ایک فرقہ نے کہا کہ وہ تیسرا تین کا ہی اور اہل
حق نی کہا کہ وہ بندہ خدا کا ہی اور مِن بعضون کے نزدیک زائد ہی فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وائے ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوے مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ حاضر ہونی دن بڑے
سے کہ وہ قیامت کا دن ہے اور ہول انکی اور حساب اُسکا اور جزا انکی اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ یہ دونو فعل تعجب کے ہین یعنے کیا سننی والے ہونگے وہ کفار اور کیا دیکھنے والے ہونگے
يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا جبدن کہ آئینگے وہ ہمارے پاس قیامت کے روز لیکن اس روز کا سننا اور دیکھنا انکو کچھ فائدہ نکریگا اور خدا تعالیٰ تو تعجب سے پاک ہے پس معنی اسکی اسطرح ہونگے کہ انکا سننا اور دیکھنا
اس روز لایق اسکی ہے کہ اس سے تعجب کیا جائے کہ دنیا مین تو انہونے اپنی تئین اندہا اور بہرا بنا رکہا تہا کہ کلمہ حق کو نہین سنتے تہے اور نہ طرف حق کی دیکہتے تہے اور آخرت مین سننی اور دیکہنیکے
لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ لیکن ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر آجکی دن یعنی دنیا مین فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین غرض یہ ہے کہ کفار امور آخرت سے دنیا مین تو جاہل ہین اور
آخرت مین خوب پہچانینگے اور واقف ہو جاوینگے لیکن یہ شناخت انکو اس روز کچھ فائدہ ندیوگی اور اپنی حبیب سے فرماتا ہی کہ وَاَنْذِرْهُمْ اور ڈرا تو ان کفار مکہ کو يَوْمَ الْحَسْرَةِ دن
پشیمانی کے سے کہ بدکار آدمی اس روز بہت پشیمان ہونگی اور افسوس کرینگی کہ کسواسطے ہمنے نیکیان نکین اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ یہ بدل ہی یوم الحسرۃ سی یعنے جسوقت کہ روا کیا جاوے امر اور منقطع
ہو جاوے ہر آرزو اور لوگ بہشتی بہشت مین چلے جائین اور دوزخی دوزخ مین چلے جائین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ آواز دیگا آواز دینیوالا خدا کی جانب
سے اور یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ بہشتی بہشت مین داخل ہو جائین اور دوزخی دوزخ مین وہ آواز دینی والا کہیگا کہ ای بہشتیو اور دوزخیو کیا پہچانتی ہو تم موت کو کسی صورت مین وہ
کہینگے کہ نہین پس لائی جائیگی موت صورت مین گوسپند سیاہ اور سپید کے اور بہشت اور دوزخ کی درمیان وہ کھڑی کی جائیگی پہر آواز دیجائیگی سبکو کہ آؤ اور موت کو دیکہو سب اُسپر
نظر کرینگے اور پہر اسکی ذبح کا حکم ہوگا اور وہ بحکم خدا ذبح کیجائیگی اور کہا جائیگا کہ ای بہشتیو ہمیشہ بہشت مین رہو کبہی موت نہین ہے اور ای دوزخیو ہمیشہ دوزخ مین رہو کبہی موت
نہین یہ واسطے کفار کی ہے اور یہی مراد ہی قول حقتعالیٰ سی وانذرہم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر یعنی حکم کیا جاوے واسطی اہل جنت کے ہمیشہ رہنی کا اور حکم کیا جاوے اور دوزخیون کے ہمیشہ دوزخ
مین رہنی کا اور بعد اسکی بہشتیونکو بہشت سے نکلنی کا خوف نہوگا اور دوزخیونکو امید نہوگی کہ مرکر عذاب سے نجات پائین وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ اور حال یہ ہے کہ وہ کفار بیچ غفلت
ہین آخرت کی امور سے بسبب مشغول ہونے امور دنیا کے وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور وہ ایمان نہین لاتی ہین آخرت کے ہونے پر اور وہم فی غفلۃ وہم لا یومنون متعلق ہے فی ضلال
مبین کے اور یا متعلق ہے وانذرہم کے اور بیچ مین جملہ معترضہ ہے اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّا نَحْنُ تحقیق ہم نَرِثُ الْاَرْضَ وارث ہونگے ہم زمین کے وَمَنْ عَلَيْهَا اور
جو کہ اوپر اُس زمین کے ہی یعنے سبکو ہم ہلاک کرینگی اور کوئی زمین پر باقی نہ رہیگا کہ مالک اور متصرف ہووے سوا ہمارے وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ اور طرف ہمارے پہیری جائینگے وہ بعد مرنیکے کہ
اسوقت سوا ہمارے کوئی مالک حکم کا نہوگا اور موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا دینگی ہم اور اب اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاذْكُرْ
اور یاد کر تو اور ذکر کر تو اے محمد صلعم واسطے قوم اپنی کے فِي الْكِتٰبِ بیچ قرآن کی اِبْرٰهِيْمَ قصہ ابراہیم کا کہ سب ہونگی آدمی اُسکی بزرگی کا اقرار کرتے ہین اور مشرکین عرب
اُسکی اولاد ہونیکا فخر کرتی ہین پس انکو اُسکے حال سے خبر دی کہ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا تحقیق کہ وہ تہا بہت راست گو اور تصدیق کرنیوالا خدا کے غیبونکی اور اُسکی قدرت
کے نشانیونکی اور اُسکی کتابون کی اور رسولون کی نَّبِيًّا پیغمبر خبر دینیوالا بلند مرتبہ اِذْ قَالَ یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ واسطی باپ اپنی کے کہ وہ حقیقت مین چچا
تہا اور اُسنے ابراہیم کو پرورش کیا تہا سو واسطی اسکو باپ کہتی تہے اور نام اُسکا آذر تہا اور وہ کافر تہا اور پدر حقیقی انکی کا نام تارخ تہا اور وہ مومن تہی

ابراہیم نے اُس وقت کہا کہ یٰۤاَبَتِ اے باپ میرے لِمَ تَعْبُدُ کس واسطے پرستش کرتا ہے تو مَا لَا یَسْمَعُ اُس چیز کی کہ نہیں سنتی ہے پکارنے تیرے کو وَلَا یُبْصِرُ اور نہیں دیکھتی ہے تیرے
خشوع اور خضوع اور زاری کو اور نکوئی نفع تجھکو پہنچا سکے اور نہ ضرر کو تجھسے دفع کر سکے حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کو ہدایت کی اور گمراہی کو انکی بیان کیا بہت ادب اور نرمی کے ساتھ
انکی گمراہی کو ظاہر نکیا بلکہ اُسے سبب عبادت کا طلب کیا کہ جو تقاضا کرتا ہے انکی باطل نحو پر وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْـًٔا اور نہ بے پروا کرتی ہے وہ چیز تجھسے کسی چیز کو اور لائق عبادت کی
وہ چیز ہے کہ جو مستغنی اپنی ذات میں ہو اور سوا اُسکی سب اُسکے محتاج ہوں اور وہ اُنکی حاجتوں کو برلاوے اگر پروردگار ہو تو چاہئے کہ ایسا ہو اور ہر شے کا پیدا کرنیوالا اور مارنے والا اور
روزی دینے والا ہو اور عذاب کرنیوالا ہو اور عاقل کو چاہئے کہ جو کچھ کرے غرض صحیح سے کرے اور بعضی چیزیں باوجودیکہ سنتی دیکھتی ہیں اور نفع اور ضرر بھی پہنچا سکتی ہیں لیکن عقل سلیم
انکی عبادت کا انکار کرتی ہے اگرچہ وہ سب مخلوقات سے افضل ہوں جیسے کہ انبیا اور ملائکہ ہوا سکے کہ وہ احتیاج رکھتی ہیں اور محتاج قابل پرستش کے کیونکر ہو سکتا ہے اور بتوں کا تو کیا ذکر
ہے کہ انکی شان سے تو سننا اور دیکھنا بھی نہیں ہے یٰۤاَبَتِ اے باپ میرے اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ تحقیق میں وہ ہوں کہ تحقیق آیا ہے مجھکو بطریق وحی کے مِنَ الْعِلْمِ علم سے مَا لَمْ
یَاْتِکَ وہ کہ نہیں آیا ہے تجھکو اور وہ علم ہے خدا کی توحید کا اور اُسکی صفات کا اور بندوں کے دوبارہ زندہ ہونیکا واسطے عذاب و ثواب کے فَاتَّبِعْنِیْۤ پس پیروی کر تو میری اَهْدِکَ
تاکہ دکھلاؤں میں تجھکو صِرَاطًا سَوِیًّا راہ سیدھی کہ اپنے چلنے والے کو جلد مطلب کے طرف پہنچادے اور ہلاکت سے نجات بخشے یہ نصیحت بھی نہایت نرمی اور ادب کے ساتھ ہے کہ
اُنکو بہت جہل کے ساتھ منسوب نہ کیا اور اپنے تئیں سب سے بہتر کا عالم نکہا بلکہ اپنی نفس کو ایک رفیق شفیق مقرر کیا کہ جو ہمراہ ہوتا ہے سفر میں اور رستہ کے حال سے زیادہ واقف
ہوتا ہے یہانتک کہ طرف منزل مقصود کے پہنچادے یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اے باپ میرے نہ پرستش کر تو شیطان کو کہ اُسکے کہنے پر تو عمل کرے اور خدا کی نافرمانبرداری کرے
اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ تحقیق کہ شیطان ہے لِلرَّحْمٰنِ واسطے خدا کے عَصِیًّا نافرمان بردار اور بڑی نافرمانبرداری اُسکی یہ ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کیا اور انکی اولاد کو شرک
کرواتا ہے یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اے میرے باپ تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اَنْ یَّمَسَّکَ اس سے کہ پہنچے تجھکو عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ عذاب خدا کی طرف سے فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ
وَلِیًّا پس ہووے تو واسطے شیطان کے دوست کہ جیسے اُسپر لعنت ہوتی ہے تجھپر بھی ہونے لگے اور تو اُسکی لائق ہوجاوے اور دوزخ میں تو اُسکا مصاحب ہو اور آذر نے جسوقت یہ کلام
حضرت ابراہیم کا کہ جو نہایت لطف اور نرمی سے تہا سُنا تو سختی سے پیش آیا اور کلام سخت کرنے لگا اور حضرت ابراہیم کا نام لیکر قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ کہا کہ
کیا منہ پھیرنیوالا ہے تو معبودوں میرے سے اے ابراہیم اور نام ابراہیم کا آخر میں لانا اور خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا اور ابتدا میں ہمزہ استفہام لانا واسطے تعجب کے ہے اور کہا آذر نے کہ
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ اگر نہ باز آئیگا تو ان باتوں سے کہ تو بتوں کی مذمت کرتا ہے اور اُنسے روگردانی کرتا ہے اور ہمیشہ انکو برا کہتا رہیگا تو لَاَرْجُمَنَّکَ البتہ سنگسار کرونگا تجھکو
اے ابراہیم زبان سے یا پتھروں سے وَاهْجُرْنِیْ اور مفارقت اختیار کر تو مجھسے خوف کرکے جسوقت کہ تو میری مخالفت کرتا ہے اور چھوڑ دے تو مجھکو اور دور ہو جا تو مجھسے مَلِیًّا زمانہ دراز
پہلے اس سے کہ تجھکو میں قتل کروں یا آزار پہنچاؤں اور ملیا منصوب ہے الظرفیۃ ہے اور حضرت ابراہیم نے جسوقت ایسی سخت باتیں اُس سے سُنیں جواب میں نرم باتیں کہے تو اُسکے ایمان سے مایوس
ہوئے اور قَالَ فرمایا کہ سَلٰمٌ عَلَیْکَ سلام اوپر تیرے ہو جو کہ ہماری رخصت ہے تجھسے اور میں جاتا ہوں اور منقول ہے کہ جسوقت ابراہیم نے قصد جانیکا کیا تو آذر نے انکو کہا کہ
تو اپنی جانے سے رنجیدہ مت ہو کہ تیرا خدا بہت خوب ہے وہ تجھکو ترک نہ کریگا ابراہیم علیہ السلام نے اُسکے ایمان کی امید کرکے اُسپر سلام کیا اور فرمایا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ قریب ہے کہ بخشش
چاہونگا میں واسطے تیرے رَبِّیْ پروردگار اپنے سے کہ شاید تجھکو توفیق توبہ کی دیوے اور استغفار ابراہیم علیہ السلام کا واسطے اُسکے موافق وعدہ کے ہے کہ جو اُس سے
کیا تہا اور ذکر اُسکا پہلے اس سے ہو چکا ہے القصہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں اپنے خدا سے تیرے واسطے استغفار کرونگا اِنَّهٗ کَانَ تحقیق کہ وہ ہے بِیْ حَفِیًّا ساتھ میرے مہربان کہ
مجھکو مہربانی کے طریق سے رکھتا ہے وَاَعْتَزِلُکُمْ اور کنارہ پکڑتا ہوں میں تم سب بت پرستوں سے وَمَا تَدْعُوْنَ اور اُس چیز سے کہ پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے
ہو اُسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کی یعنے میں تم سے اور تمہارے بتوں سے سب سے ہجرت اختیار کرتا ہوں وَاَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارتا ہوں میں اور پرستش کرتا ہوں پروردگار
اپنے کی عَسٰۤی اَلَّاۤ اَکُوْنَ قریب ہے کہ نہ ہوں میں بِدُعَآءِ رَبِّیْ ساتھ پکارنے اور پرستش کرنے پروردگار اپنے کے شَقِیًّا محروم اور بے بہرہ یہ کنایہ ہے اُن کفار پر
یعنے جیسے کہ تم بتوں کے پکارنے اور پرستش سے بے بہرہ ہو میں ایسا نہیں ہوں بلکہ میں اپنے پروردگار سے بہرہ یاب ہوں اور امید رکھتا ہوں اور عجز کے ساتھ جو کلام شروع کیا حضرت
ابراہیم نے تو یہ دلالت کرتا ہے کسر نفسی پر اُنکی اور اس بات پر کہ مومن کو چاہئے کہ خوف اور رجا میں رہے کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بابل سے طرف کوہستان فارس کے روانہ ہوئے اور
سات برس تک اُن پہاڑوں کے اطراف جوانب میں سیر کرتے رہے اور بعد اُسکے پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی اور اسی سبب میں بتوں کو توڑا اور
آتش نمرود اُنپر سرد ہوئی چنانچہ سورۂ انبیا میں ذکر اُسکا آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جسوقت حران میں پہنچے تو سارہ سے نکاح کیا اور مع سارہ اور لوط کے روانہ شام کے
ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ اُس ہجرت کو بیان کرتا ہے کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پس جسوقت دور اور الگ ہوا ابراہیم اُنسے اور متوجہ شام کو ہوا اور اُن بت پرستوں کو چھوڑ دیا

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اُنکو کہ عبادت کرتے تہے وہ کفار جنکی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا خدا کے تو وَهَبْنَا لَهٗ بخشا ہمنے واسطے اُسکے سارہ کے شکم سے اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اسحاق کو اور یعقوب کو اسحاق کے نطفہ سے بدلے اُس ہجرت کے وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا اور سبکو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ اور بخشا ہمنے واسطے اُنکے مِنْ رَّحْمَتِنَا مہربانی اپنی ہے سوا اولاد اور نبوت کے دنیا اور دین کی دونوں نعمتوں کو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد رحمت سے نبوت اور اموال اور اولاد ہے کہ اُنکو عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ اور کردیا ہمنے واسطے اُنکے لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا زبان راستی کو بلند اور پایہ کو کردی ہمنے واسطے اُنکے زبان راستی کی جسسے کہ بلند تہی اگر علیا حال ہووے یعنے ہمنے واسطے اُنکی زبان راستی کے یعنے تعریف نیک ہمنے واسطے اُنکے کردی کہ ہر ایک مذہب والا یہودی اور نصرانی اور مسلمان سب اُنکی تعریف کرتے ہین اور قیامت تک یہی حال ہیگا لسان صدق سے مراد تعریف نیک ہے آور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ بلند کیا ہمنے ذکر اُنکا درمیان اُمت محمد صلعم کی کہ وہ اُنکی اوصاف حمیدہ کو بیان کرتے ہین آور حضرت صادق علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ لسان صدق واسطے آدمی کے ایسی ہے کہ کردیتی ہے اُسکو درمیان آدمیون کے بہتر مال سے کہ کہاوے اُسکو اور وارث ہووے اُسکو اور اب خدا تعالے حضرت موسیٰ کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وَاذْكُرْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم فِي الْكِتَابِ بیچ قرآن کے مُوْسٰى قصہ موسیٰ کا اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ ہے مُخْلَصًا خالص اور پاک کیا گیا شرک اور ریا سے اور سب جہت سے متوجہ خدا کی طرف تہا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور تہا وہ بہیجا ہوا خدا کا خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے اور رسول اور نبی مین فرق ہے کہ رسول خدا صلعم خاص ہے نبی سے آور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ کیا ہے رسول اور کیا ہے نبی فرمایا کہ نبی تو وہ ہے کہ فرشتہ کو خواب مین دیکہے اور اُسکو باتین کرتا ہو سنے اور بیداری مین مجکو نہ دیکہتا ہو آور رسول وہ ہے کہ فرشتہ کو خواب مین اور بیداری مین دونو مین دیکہے اور اُسکی آواز کو بہی سنے وَنَادَيْنٰهُ اور آواز دی ہمنے موسیٰ کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ جانب کوہ طور سے الْاَيْمَنِ کہ داہنی طرف موسیٰ کے تہا اور وہ آواز یہ تہی کہ انی انا اللہ رب العالمین اور ایمن کے معنے داہنی جانب کے ہین اور اُس سے مبارک بہی مراد ہوسکتی ہے وَقَرَّبْنٰهُ اور نزدیک کیا ہمنے اُس موسیٰ کو اپنی درگاہ مین کہ نَجِيًّا راز کہنے والا تہا ہمسے وہ اور نجیا حال واقع ہوا ہے آور بعضے کہتے ہین کہ نجیا کے معنے بلند کے ہین اس صورت مین معنے آیۃ کے یہ ہونگے کہ نزدیک کیا ہمنے اُسکو مکان بلند مین کہ اُسکو آسمان سے آسمان پر اور حجاب سے حجاب پر لیگئے وَوَهَبْنَا لَهٗ اور بخشا ہمنے واسطے اُسکے مِنْ رَّحْمَتِنَا مہربانی اپنی سے اَخَاهُ هٰرُوْنَ بہائی اُسکا ہارون کو کہ وہ موسیٰ سے عمر مین زیادہ تہا یعنے اے موسیٰ ہارون کو تیرا مددگار اور وزیر کیا ہمنے بعد قبول کرنے تیری دعا کے کہ تو نے دعا مین کہا تہا کہ خداوندا ہارون کو میرا وزیر کردے اور میری کمر کو اُس سے استوار کر اور ہمارے پیغمبر نے علی علیہ السلام کے واسطے دعا کی تہی کہ خداوندا علی کو تو میرا وزیر کر اور کمر کو میری اُس سے مضبوط کر نَبِيًّا جسوقت کہ پیغمبر تہا ہارون یا بلند مرتبہ تہا اور نبیا حال واقع ہوا ہے آور کہتے ہین کہ موسیٰ کی عمر تو ایکسو چہبیس ۱۲۶ برس کی ہوئی تہی اور ہارون کی ایکسو تینتیس ۱۳۳ برس کی آور اب حضرت اسمٰعیل کا حال بیان کرتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ آور ذکر کر اے محمد صلعم اپنی اُمت کے واسطے بیچ قرآن کے قصہ اسمٰعیل کا اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ اسمٰعیل تہا صَادِقَ الْوَعْدِ سچا وعدہ اللہ تعالے نے اُنکا نام صادق الوعد کہا ہے اسواسطے کہ وہ وعدہ کے بہت سچے تہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرد سے اُنہون نے وعدہ کیا تہا کہ جبتک تو نہ آئیگا تو مین یہان سے نہ جاؤنگا وہ مرد ایکسال کے بعد وہان آیا اور وہ ایکسال تک اُس جگہ منتظر رہے اللہ تعالے نے اُنکا نام صادق الوعد کہا اور ایکسال کے بعد وہ مرد آیا تو حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ مین ایکسال سے تیرا یہان منتظر ہون آور کہتے ہین کہ تمام سال تک پوست درخت کا کہایا کہانا اپنے پاس وہ کہانا نہین رکہتے تہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ کونسے اسمٰعیل ہین بعضے تو کہتے ہین کہ اسمٰعیل بن حزقیل ہین آور بعضے کہتے ہین کہ اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہین اور رسول بہی اور نبی بہی دونو تہے وہ چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور تہا وہ بہیجا ہوا خدا کا خبر دینے والا خلقت کو خدا کی طرف سے آور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اسمٰعیل کہ جسکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ واذکر فی الکتاب وہ اسمٰعیل بن ابراہیم نہ تہا بلکہ ایک نبی تہا انبیا مین سے اللہ تعالے نے اُسکو اُسکی قوم کی طرف واسطے ہدایت کے بہیجا تہا اُن لوگون نے اُس پیغمبر کے سر اور چہرہ کی کہال اُدہیڑ ڈالی ایک فرشتہ خدا کی جانب سے اُنکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ مجکو خدا کا حکم ہے جو تو فرمائے مین وہ کرون اُس پیغمبر مظلوم نے فرمایا کہ مین صبر کرونگا اور انبیا کی مین پیروی کرونگا آور ایک روایت مین ہے کہ حسین بن علی علیہما السلام کی مین پیروی کرونگا کیا بڑے صابر تہے وہ پیغمبر کہ باوجودیکہ خدا تعالے نے اُنکی کمک کے واسطے فرشتہ بہیجا تہا کہ اگر وہ کہے تو اُسکی قوم کو ہلاک کرے لیکن اُس پیغمبر مظلوم نے صبر کیا اور اُس قوم کو ہلاک نکروایا وَكَانَ يَاْمُرُ اور تہا وہ کہ حکم کرتا تہا اَهْلَهٗ لوگون اپنے کو بِالصَّلٰوةِ ساتہ نماز کے کہ وہ افضل ہے سب عبادتون بدنی سے وَالزَّكٰوةِ اور حکم کرتا تہا وہ ساتہ زکوۃ کے کہ افضل ہے سب عبادات مالی سے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ اور تہا وہ نزدیک پروردگار اپنے کے مَرْضِيًّا پسندیدہ بسبب درستی کے افعال اور اقوال مین اور بعد اسکے حضرت ادریس کا حال بیان کرتا ہے وَاذْكُرْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم اور ذکر کر تو اپنی قوم کے واسطے فِي الْكِتَابِ بیچ قرآن کے اِدْرِيْسَ قصہ ادریس کا کہ وہ دادا نوح کے باپ کا تہا اور توریت مین نام اُسکا اخنوخ ہے اور درس جو کثرت سے دیتے تہے اسواسطے لقب اُنکا ادریس ہوگیا ہے آور کہتے ہین کہ تیس صحیفے اُنپر نازل ہوئے تہے اور پہلے سب سے خط کو انہون نے

لکھا ہی اور علم نجوم اور حساب اور ہیئت انسی ہی پایجا ہی اور ترازو اور پیمانہ انہون نے بنایا ہی اور ہتیار بہی انسی ہی نکلی ہین کام خیاطی کا اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ کَانَ صِدِّیْقًا تہا بہت
سچا تمام باتون میں نَّبِیًّا خبر دینیوالا خلقت کو خدا کیطرف سے وَّرَفَعْنٰهُ اور اوپر لیگئے ہم اسکو مَکَانًا عَلِیًّا مکان بلند کو کہ وہ شرف نبوت ہی یا اسکو بہشت مین پہنچایا
یا آسمان چہارم یا پنجم یا ششم پر کہتے ہین کہ عبادت ادریس کی اسقدر آسمان پر جاتی تہی کہ تمام اہل زمین کی عبادت کے برابر ہوتی تہی فرشتون نے اس عمل سے بہت تعجب کیا اور
ملک الموت کو ادریس کی دیدار کی آرزو ہوئی خدا سے اجازت حاصل کرکے پاس آیا آدمی کیصورت مین بنکر اور سلام کرکے بیٹہہ گیا اور ادریس ہر روز روزہ رکہتے تہے اور روزہ افطار
کرنیکو کہانا انکی پاس آیا لیکن ملک الموت نے اسمین سے کچہہ نہ کہایا جب تین روز تک اس نے کہانا نہ کہایا تو ادریس نے تعجب کرکے پوچہا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ مین ملک الموت
ہون اور خدا تعالے سے اذن لیکر تیری پاس آیا ہون ادریس نے کہا کہ خدا تعالے نے تجہکو میرا مصاحب کیا ہی تو ایک حاجت تجہ سے رکہتا ہون ملک الموت نے کہا کہ وہ کیا ہی ادریس نے کہا کہ میری روح کو
قبض کر مین سختی موت کی چکہون خدا تعالے نے وحی کی کہ ادریس کے روح کو قبض کر ملک الموت نے روح انکی قبض کی اور پہر اسمین انکی پہیر دی کہ مرکر جی اٹہا اور کہا کہ حاجت دوسری یہہ ہے کہ
مجہکو آسمان پر لیجا کہ بہشت اور دوزخ کو دیکہون خدا تعالے نے اجازت دی ملک الموت انکو آسمان پر لیگیا اور سب آسمانون پر پہرایا اور دوزخ کو دکہایا کر بہشت مین لایا اور جسوقت
اپنے مقام پر پہنچا تو کہا کہ ای ملک الموت ذرا یہان ٹہرجا کہ مین تہوڑی دیر بیٹہہ لون بعد اسکی ملک الموت نے کہا کہ اٹہہ کہڑا ہو کہ چلین ادریس نے کہا کہ مین یہان سے باہر جاؤنگا اور دونو نے
خدا کے طرف سے مقدمہ مین مجہ کی حکم ہوا کہ ادریس کو یہین رہنے دے کہ وہ تکلیفین دنیا کی اور سختی موت کی اٹہا چکا ہی اور مرکر زندہ ہونا بہی دیکہہ لیا ہی اور دوزخمین بہی گذر کیا ہے
اور بہشت مین اپنی جگہہ پہنچ لیا ہی ملک الموت اسکو یہین چہوڑ دے سمجہ گیا کہ یہ ہی ہے اور یہی مراد ہے وَرَفَعْنٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجہکو خبر دی ہے کہ ایک فرشتہ کا خدا کی درگاہ مین بڑا مرتبہ تہا اسپر خدا کا عتاب ہوا اور اسکو آسمان سے زمین پر اتار دیا اور فرشتہ ادریس کے پاس آیا اور کہا کہ
خدا کی نزدیک تیرا بڑا مرتبہ ہے خدا کی درگاہ مین تو میری سفارش کر پس تین رات برابر نمازین پڑہین تین روز روزے رکہے کہ درمیان مین کچہہ نہ کہایا اور سحر کیوقت اسکی واسطے
دعا کی فرشتہ نے کہا کہ دعا تیری قبول ہوگئی اور خدا تعالے نے پر مجہکو دیدئے ہین مین چاہتا ہون کہ اس احسان کا عوض تجہکو پہنچاؤن کوئی حاجت تیری ہووے تو بیان کر
ادریس نے کہا کہ ملک الموت کی ملاقات مجہسے کرادے کہ مجہکو اس سے کچہہ انس حاصل ہووے کہ اسکی ذکر کے وقت کوئی چیز مجہکو اچہی معلوم نہین ہوتی وہ فرشتہ ادریس کو اپنی پرون پر
بٹہلا کر اوپر لیگیا اور ملک الموت کو آسمان اول پر تلاش کیا تو نہ پایا کسی نے کہا کہ اوپر جاؤ وہ ادریس کو لیکر اوپر گیا اور چوتہے اور پانچوین آسمان کے درمیان ملک الموت کو پایا اور
اس فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو ترش رو کیون ہے کہا کہ مین تعجب مین ہون اسواسطے کہ مین زیر عرش تہا کہ وہان مجہکو ایک آدمی کی روح کی قبض کرنیکا درمیان آسمان چوتہے اور پانچوین کے
حکم ہوا ادریس نے یہہ سنا تو بہت دشوار معلوم ہوا اور اس فرشتہ کی پرون سے نیچے گر پڑے ملک الموت نے روح انکی وہین قبض کی لیکن یہہ روایت خلاف مذہب اہلبیت علیہم السلام
کی ہی اسواسطے کہ ملائکہ سب معصوم ہین انسے کوئی گناہ صادر نہین ہوتا اور حکم خدا مین تاخیر اور تساہل نہین کرتے ہین کہ موجب عتاب کا ہو چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ
لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی نہین نافرمانی کرتے ہین خدا کی جو کہ حکم کیا ہی انکو اور کرتے ہین وہ جو کچہہ کہ حکم کئے جاتے ہین اور جلد پنجم بحار الانوار مین حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی ایک روایت طولانی ہی خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ حضرت ادریس ایک بادشاہ سرکش کے زمانہ مین پیغمبر ہو کر واسطے ہدایت کے آئی تہے اور مومن سے بادشاہ نے
زمین طلب کی اسنے نہ دی بادشاہ غمگین تہا وجہ سے مشورہ کیا اس ملعونہ نے ایک جماعت سے گواہی لوائی کہ یہہ ہمارے طریق پر نہین ہے بادشاہ نے اس مومن کو قتل کیا اور اسکی زمین
پر تصرف مین لایا خدا تعالے نے ادریس کو وحی بہیجی کہ اس ظالم سے کہہ کہ اس مومن کے خون کا بدلہ مین تجہسے جلدی لونگا اور تیری زوجہ کا گوشت کتون کو کہلواؤنگا ادریس نے اس بادشاہ سے بیان
کیا تو اسنے اپنی زوجہ سے مشورہ کیا اس ملعونہ نے کہا کہ مین اسکو قتل کرتی ہون ادریس کے اصحاب کو خبر ہوئی وہ انکی نگہبانی کرتے رہتے تہے ایکمرتبہ چالیس آدمی انکی قتل
کرنیکو آئی لیکن انکو وہان نہ پایا ایک شخص نے ادریس کو خبر کی وہ اسکو ہمراہ لیکر ہجرت کر گئے اور دعا کی کہ خداوندا تو نے مجہکو اس ظالم کی ہدایت کو بہیجا ہے کہ وہ میرے قتل کے درپی ہی حکم ہوا
کہ تو انکو مجہپر چہوڑ دے ادریس نے کہا کہ الہی باران رحمت کو میرے اختیار مین کر دے کہ اس شہر کے آدمیون سے بدلہ لون فرمایا کہ بندے میرے بہوکے مر جائینگے کہا کہ رہین بہوکے فرمایا کہ اچہا مینے باران کو
تیری دعا پر موقوف کیا ادریس نے اپنے اصحاب سے کہ وہ بیس آدمی تہے اس امر کی اطلاع کی انہون نے اس خبر کو شہر مین مشہور کردیا اور ادریس ایک غار مین بیٹہکر عبادت خدا مین مشغول
ہوئے اور روزی انکو فرشتہ پہنچاتا تہا یہانتک کہ وہ بادشاہ مرگیا اور ملک اسکا خراب ہوا اور اسکی زوجہ کو کتون نے کہایا اور بعد اسکے ایک اور شخص بادشاہ ہوا اور بیس برس
اسنے خدا کی نافرمانی کی اور باران کی تنگی سے قحط شروع ہوا اور سب پشیمان ہوئے اور کہا کہ ادریس اگر نہین ہے تو خدا تو ہی ہم توبہ کرتے ہین اور حیرہ کا لباس پہنا اور خاک نشین
ہو گئی اور عیش و عشرت اپنا سب چہوڑ دیا اور ادریس کو خدا تعالے کا حکم ہوا کہ تیری قوم نے توبہ کی ہے اور مین رحیم اور توبہ قبول کرنیوالا ہون باران کی دعا کر ادریس نے
جو مدت تک انکی ہاتہہ سے آزار کہینچے تہے دعا سے عذر کیا دوسری بار خدا نے حکم کیا پہر بہی انہون نے تامل کیا ارزق العباد نے ادریس کو تین روز فاقہ سے رکہا تیسرے روز عرض کی کہ

الٰہی جان قبض کر نیسے پہلی تو دی بیری روح قبض کر لی فرمایا کہ تین دن کی بھوک مین تونے حرج او نزع کیا کیا حال ہوگا ان لوگونکا کہ جو تئیس برس سے فاقہ کشی کر رہی ہین و رقحط مین مبتلا
ہین ادریس شہر مین آئے اور ایک بوڑھیا کی گھر مین سوال دیکر داخل ہوئے دو روٹیان اسنے پکائی تہین اس سے کہا کہ ایک روٹی مجھکو دی اسنے کہا کہ ایک روٹی میری ہے اور ایک
میرے بیٹے کی ادریس نے کہا کہ میری جان کو خرید کرے کہا کہ اگر تجھکو کہلاون تو میرا بیٹا مرجائیگا ادریس نے فرمایا وہ لڑکا ہے آدہی اسکو دی اور آدہی مجھکو دی بڑھیا نے آدہی اسکی دی
کردی وہ لڑکا بیقرار ہوکر مرگیا عورت نے شور کیا ادریس نے کہا کہ رنج مت کر مین اسکو زندہ کر دیتا ہون بحکم خدا اور لڑکیکو لیکر کہا کہ ای روح بحکم خدا اسکے بدن مین داخل ہو مین ادریس
پیغمبر ہون خدا کا وہ زندہ ہوگیا اس عورت نے لوگونکو خبر کی لوگ دوڑے اور ادریس کے قدم کو بوسہ دیا اور ادریس خود بادشاہ جابر کی محل کے ٹیلی پر جا کر بیٹھے لوگون نے عرض کی کہ ہمپر
رحم کرو فرمایا کہ سب آدمی شہر کے جمع ہوکر پابرہنہ میرے پاس آئین سب حاضر ہوئے اور ادریس نے واسطے بارانکے دعا کی خدا نے قبول کر کے مینہ برسایا اور بہار ارزانی ہوگئی اور
بعد اسکے حضرت ادریس آسمان پر گئی ہین اور جناب محمد صلعم نے فرمایا کہ شب معراج کو مینے آسمان چہارم پر ادریس سے ملاقات کی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ أُولَٰئِكَ یہ جو مذکور
ہوئے ہین زکریا سے ادریس تک الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ وہ لوگ ہین کہ انعام کیا ہے خدا نے عَلَيْهِمْ اوپر انکے طرح طرح کی نعمتین دنیا اور آخرت کی اور قسم قسم کی مرتبہ ظاہر و باطن کے انکو
دی ہین مِنَ النَّبِيِّينَ پیغمبرونمین سے وَمِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ اولاد آدم مین سے یہہ بدل واقع ہوا ہے من النبیین سے باعادہ حرف جار اور یا یہہ کہ واسطے من تبعیضیہ ہے وَمِمَّنْ حَمَلْنَا اور
اولاد ان شخصون مین سے کہ اٹھایا ہمنے انکو مَعَ نُوحٍ ہمراہ نوح کی کشتی مین سوا ادریس کے کہ وہ نوح سے پہلے تھے اور ہم ضمیر موصول کی جو کہ من کی طرف پھرتی ہے وہ حملنا کی بعد محذوف ہے وَمِن
ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ اور اولاد ابراہیم مین سے وَإِسْرَائِيلَ اور اولاد یعقوب مین سے اور تعریف ذکر نسب انبیا کی یہہ کہ مذکور ہوئے ہین باوجود یکہ سب اولاد آدم کی ہین واسطے اظہار کرنے مرتبوت
انکیکی ہی نسب کے شرافت مین سو اسطی کہ ادریس کو بزرگی آدم سے نزدیک ہونیکی ہے کہ وہ شیث کے پوتے کے بیٹے ہین اور شیث آدم کے بیٹے ہین اور ابراہیم اس شخص کی اولاد مین سے ہین جو
ہمراہ نوح کی کشتی مین تہا اور وہ سام بن نوح ہے اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اولاد ابراہیم مین ہین بزرگی نزدیکی کی اس سے رکھتے ہین موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اولاد
یعقوب علیہ السلام ہین اور یہہ آیت دلیل ہے اس امر پر کہ اولاد دختری بہی آیت مین داخل ہے سو اسطی کہ مریم اولاد یعقوب مین تہی اور عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا
اور ان لوگونمین سے کہ راہ حق دکھلائی ہمنے انکو یہان سے بہی ضمیر مفعول کی محذوف ہے وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کیا ہمنے انکو تمام آدمیون سے نبوت عطا کر کے اور ایمان و رحمت
کی توفیق دیکر یہان بہی ضمیر مفعول کی محذوف ہے إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ جسوقت پڑہی جاتی تہین اوپر انکے یہہ جملہ کہ جنکا ذکر ہوا اسکے ہوئے آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ آیتین خدای تعالیٰ کی ان کتابون
مین سے جو انپر نازل ہوئی ہین خَرُّوا گر پڑتی تہی وہ سُجَّدًا جسوقت کہ سجدہ کرنیوالی تہے وہ خدا کو وَبُكِيًّا اور گریہ کرنیوالی وہ خوف خدا سے اور سجدہ اور گریہ دونون حال واقع ہوئے
ہین اور سجدا جمع ساجد کی ہے اور بکیا جمع باکی کی ہے اور حضرت سجاد سے منقول ہے کہ ان لوگونسے ہم مراد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے مومنین اہل کتاب ہین مثل عبداللہ بن سلام اور قوم
انکیکے اور گریہ قرآن پڑہنے اور سننے قرآن مجید کے سنت ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ پڑہو قرآن کو اور گریہ کرو اگر رونا نہ آوے تو صورت رونے والونکی بناؤ اور بعد انکے خدا تعالیٰ نے ذکر کیا
ستے جو بعد انکے پیدا ہوئے ہین فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پس پیچھے آئے انکے بعد مرنے انکے سے برے ہوئے بد اور ناخلف لوگ جنہون نے أَضَاعُوا الصَّلَاةَ ضائع اور ترک کیا انہونے
نماز کو کہ کبہی پڑہتے کبہی نہ پڑہتے اور کبہی پڑہی اور جو پڑہی تو وقت کو مالایک وقت مین پڑہی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ اور پیروی کی انہونے خواہشون نفس کی کہ جو کام چاہی خواہش تھا
مثل زنا اور شراب کے اور سوا اسکی محرمات کو کرتے تہے ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد ان لوگون سے یہود ہین کہ یہہ لوگ اولاد انبیا کی ہین کہ انہونے نماز کو ترک کیا اور شراب نوشی مین مشغول رہے اور
نکاح خواہر پدری کا حلال جانا اور جناب رسول خدا صلعم سے نقل کرتے ہین کہ یہہ جماعت پیدا ہوگی سن ہجرت سے ساٹہہ برس کی بعد پیدا ہونگی اور حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہین کہ وہ قسمین ہونگی
وہ لوگ کہ جنکو قیامت بڑی سخت اور بلند عمارتین بنائینگی اور نامی گہوڑے پر سوار ہونگے اور لباس شہرہ کے جسکی شہرت زیادہ ہووے اسکو پہنینگے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا پس جلدی ہے کہ ملاقات کرینگے
اور پہنچین گمراہی کو اور منقول ہے کہ غی ایک صحرا کا نام ہے کہ دوزخ مین ہے اور آگ اسکی بہت تیز اور عذاب اسکا نہایت سخت ہے کہ بینمازونکو اور زانیونکو اور [illegible] کرینوالونکو اس جنگل مین لیجاینگے
إِلَّا مَن تَابَ مگر جو شخص کہ توبہ کرے وَآمَنَ اور ایمان لاوے خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے اچہا فَأُولَٰئِكَ پس یہ توبہ کرنیوالا گروہ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے بہشت مین
وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا اور نظلم کئی جاوینگے یہ کہ انکی ثواب مین کچہہ کمی ہو بلکہ چند در چند انکو دیوینگے اگرچہ پہلی اس سے کفر کیا ہو کہ سابق کا کفر باعث ثواب کے نقصان کا نہین ہوتا ہے
جَنَّاتِ عَدْنٍ یہہ بدل ہے الجنہ سے بدل کل کہ الجنہ بہت بڑا ہے اور یہہ جنتین عدن کے داخل ہین یعنے داخل ہونگے باغون باغون عدن مین یدخلون الجنۃ وہ جو ہین کہ وعدہ
کیا ہے خدا نے انکا عِبَادَهُ بندون مومنین کو بِالْغَيْبِ درحالیکہ ساتہ غائب ہونیکی ہین یعنی غائب ہین بہشتین انسے اور خدا تعالیٰ کی غیبت سے [illegible] اور انسے غائب
ہین اور انہونے انکو دیکہا نہین ہے لیکن وعدہ خدا کا جو راست ہے تو انکی غائب ہونے مین کچہہ مضایقہ نہین ہے إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ ہے وَعْدُهُ مَأْتِيًّا وعدہ اسکا آنیوالا یہہ اسم مفعول بمعنی اسم
فاعل ہے یعنی جنات عدن کہ جنکا وعدہ خدا نے کیا ہے وہ آنیوالے ہین اور انکی آنے مین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہین ہے اور جسوقت بندگان مومنین داخل ہونگے تو لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

نہ سنینگے وہ بیچ اُن بہشتون کے لَغْوًا کسی بیہودہ اور بیفائدہ بات کو اِلَّا سَلٰمًا مگر سلام کو خدا کیطرف سے یا فرشتونکی طرف سے یا آپسمین اور سلاما استثنا منقطع ہی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ
اور واسطے انکے روزی انکی ہیکہ وہ طرح طرح کی نعمتین ہین فِيهَا بیچ اُن بہشتونکے بُكْرَةً وَّعَشِيًّا صبح اور شام یہ دونو منصوب علے الظرفیۃ ہین یعنے دن کے دونو طرفونمین انکو روزی پہنچیگی اور وہان
آفتاب نہین ہے لیکن کہتے ہین کہ کسی علامت سے مقدار رات اور دن کے معلوم کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ پردہ چہوڑ دینگے تو رات سے معلوم ہونے گی اور پردونکو باندہ دینگے تو روشنی ہوجائیگی اور
تبیان مین لکہا ہی کہ رات کے زمانہ مین تخدمت مومنین کے لونڈیان کرینگی اور دن کے زمانہ مین غلمان اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ یہ روزی صبح اور شام کو دنیا کے بہشتونمین پہنچیگی
بعد مرنیکے قیامت تک کہ آسمین رات اور دن اور سورج اور چاند ہی اور آخرت کے بہشتونمین نہ سورج اور چاند ہے اور نہ رات اور دن ہے بلکہ وہان ہمیشہ نور اور روشنی ہی اور حضرت صادق
علیہ السلام سے کسی شخص نے درد اور تخمہ اور بدہضمی کی شکایت کی فرمایا حضرت نے کہ چاشت کے وقت کہانا کہا اور شب کو اول وقت اور درمیان ان دونو وقتون کے مت کہا کہ یہ کہانا بدنمین فساد پیدا
کرتا ہی کیا نہین سنا ہی تونے قول اللہ تعالے کا کہ فرماتا ہی لہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا اور فرماتا ہی خدا کہ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ یہ بہشت جو مذکور ہوئی ہے وہ ہی کہ وارث کرتے ہین ہم اُسکا مِنْ
عِبَادِنَا بندون اپنے سے مَنْ كَانَ تَقِيًّا اس شخص کو کہ ہووے پرہیزگار اور ڈرانیوالا خدا سے اور نورث کو رویس نے یعقوب سے بضم واو پڑہا ہی باب تفعیل سے اور وارث کرنیکے معنے یہ ہے کہ اُسکو ہم مالک
کرینگے بہشت کا اور ماہ رمضان کی نوافل کی دعاؤنمین لکہا ہی کہ سبحان من خلق الجنۃ لمحمد و آل محمد سبحان من یورثہا محمدا و آل محمد و شیعتہم یعنی پاک ہے وہ شخص کہ جسنے پیدا کیا ہی بہشت کو بسبب محمد
اور آل محمد کی پاک ہے وہ شخص کہ وارث کریگا اس بہشت کا محمد کو اور آل محمد اور شیعون انکے کو اور منقول ہے کہ اللہ تعالے نے ہر بندہ کے واسطے بہشت مین بہی اور دوزخ مین بہی جگہ مقرر کی ہی اگر بندہ ایمان
لایا اور نیک عمل انہی کئے تو انکی جگہ بہشت جو کہ خدا نے انکی واسطے مقرر کی تہی انکو دیویگی اور کافر کی جگہ بہی جو کہ بہشت مین انکی واسطے مقرر تہی انکو دیویگی اور انکی جگہ جو کہ دوزخ مین
تہی وہ کافرکو ملیگی یہ معنی ہین وارث ہونیکے کہ مومن کافر کی جگہ کا بہشت مین وارث ہوگا کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم سے کفار نے قصہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح سے سوال
کیا تو حضرت نے فرمایا تہا کہ مین کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالے نکہا چالیس روز تک واسطے وحی آنی بند رہی قریش کہتے تہے کہ محمد صلعم کو خدا نے انکی ترک کر دیا ہی اور اس سے دشمنی رکہتا ہی اور
جناب رسول خدا صلعم کو نہایت رنج ہوا جسوقت جبرئیل آئے تو فرمایا کہ بہت دیر کی تمنے اور مین منتظر تمہارا رہتا ہون جبرئیل نے عرض کی کہ مین بہی مشتاق ملازمت کا تہا لیکن
حکم خدا کا نہ تہا کہ مین حاضر ہوتا بعد اسکی اللہ تعالے نے کفار کے قول کے رد کے واسطے تو سورہ والضحے نازل کی اور جو کچہ کہ انہون نے آنے مین جبرئیل نے عذر کیا تہا اسکو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ
وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہین نازل ہوتے ہین ہم اِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ مگر ساتہ حکم پروردگار تیرے کے لَهُ خاص واسطے اسکی ہے مَا بَيْنَ أَيْدِينَا جو کچہ کہ آگے ہمارے ہے مکانات اور
اوقات کہ آگے کو آنیوالے ہین وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچہ کہ پیچہے ہمارے ہے کہ ہمنے اپنے پیچہے چہوڑا ہے مکانات اور زمانونکو اور وقتون کو وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اور جو کچہ کہ درمیان انکے ہے یعنی
جو کچہ کہ زمانہ گزر رہی ہے اور زمانہ آئندہ کے ہی کہ وہ زمانہ حال کا ہی اُسکے قبضہ قدرت مین ہے تمام مکانات اور جتنے ہین زمانے اور ہم ایک مکان سی طرف دوسرے مکان کے اور ایک وقت سے
طرف دوسرے وقت کے کہین نہین جاسکتے ہین مگر بحکم خدا اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہین ہے پس بدون اذن اور رخصت انکی کے کسی امر کو کیونکر اختیار کرین وَمَا كَانَ اور
نہین ہے اور نہ تہا اور نہوگا رَبُّكَ پروردگار تیرا نَسِيًّا فراموش کرنیوالا یعنے تیری حال سے ای رسول خدا پروردگار تیرا مطلع ہی جسوقت انکی حکمت اور مصلحت تقاضا کرتی ہے
اُسوقت ہمکو تیری پاس بہیجتا ہی اور ہم جو نہین آتے ہین تو انکی حکم سے نہین آتے ہین نہ انکی فراموشی سے یا تیری چہوڑ دینے سے جیسے کہ کفار گمان کرتے ہین رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور اُسکا کہ درمیان ان دونو کے ہے پس جسوقت کہ وہ پروردگار اور پیدا کرنیوالا ہوا ان سبکا تو فراموشی اسپر کیونکر روا
ہوگی ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسی چیزونکا پیدا کرنیوالا فراموشی کیا کری فَاعْبُدْهُ پس پرستش کر تو اسکو وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ اور صبر کر تو واسطے پرستش اسکی کے یعنے جسوقت جانا تونے
کہ تجہکو اور بندونکی اعمال کو خدا تعالے بہولتا نہین ہے تو اپنی عبادت پر تو ثابت قدم رہ اور وحی مین دیر ہونے سے اور کفار کی ہنسی کرنے سے اور عبادت کے مشقت اور تکلیف سے
دلتنگ مت ہو اور اپنی توحید کے مقدمہ مین خود فرماتا ہی کہ هَلْ تَعْلَمُ کیا جانتا ہی تو لَهُ سَمِيًّا واسطے اس خدا کے کسی ہمنام کو کہ سوا خدا کے کسی دوسرے کا نام اللہ ہو یہ بہی ایک دلیل ہے
خدا تعالے کا کہ کوئی کافر اپنی معبود کا نام اللہ نہین رکہ سکتا اور نہ رحمان کہہ سکتا ہی اور کہتے ہین کہ ابی بن خلف پرانی ہڈی جو کہ ریزہ ہوگئی تہی کسی مردہ کی اسکو ہاتہ مین لیکر
جناب رسول خدا صلعم کے پاس لایا اور ہاتہ پر اسکو ملا کہ وہ مثل آٹہکی ہوگئی اور ہوا اسپر چلی تو وہ اڑ گئی اور جناب رسول خدا صلعم سے نہایت بعید اور محال جانکر کہا کہ ای محمد تو دعوی کرتا ہے
کہ یہ زندہ ہوجائیگی اللہ تعالے انکی قول کے رد مین فرماتا ہی کہ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ اور کہتا ہی آدمی یعنے ابی بن خلف کہ أَإِذَا مَا مِتُّ کیا جسوقت کہ مرجاؤنگا مین تو لَسَوْفَ
أُخْرَجُ البتہ عنقریب ہے کہ نکالا جاؤن مین خاک سے حَيًّا زندہ ہوکر اور جیتا حال واقع ہوا ہے یعنی کیا مین بعد مرنیکے پہر زندہ ہوکے خاک سے نکالا جاؤنگا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مردہ زندہ ہوجاوے
اور خدا فرماتا ہی کہ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ کیا نہین یاد کرتا ہی آدمی یعنے وہی ابی بن خلف أَنَّا خَلَقْنَاهُ اس بات کو کہ پیدا کیا ہی ہمنے اسکو مِنْ قَبْلُ پہلے اسکے وَلَمْ يَكُ
شَيْئًا اور نہ تہا وہ کوئی چیز بلکہ معدوم محض تہا اور نون یک کا واسطے تخفیف کے ساقط ہوگیا ہی یعنی جسوقت کہ کچہ نہ تہا اور پیدا کر دیا تو بعد مرنے کے مادہ اسکا موجود ہی

ع

تو پہر انکو روح داخل کرکے زندہ کرنا کیا دشوار ہی جو شخص کہ پہلی قادر تہا وہ اب بہی قدرت رکہتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ فَوَرَبِّكَ بس قسم ہی پروردگار تیرے کی کہ وقت قایم ہونے قیامت کے لَنَحْشُرَنَّهُمْ
البتہ محشور اور جمع کرینگے ہم ان آدمیون کو وَالشَّيَاطِينَ اور شیطانونکو جو کہ ان آدمیونکو غوا کرتے تہے کہ ہر آدمی کا شیطان جو کہ اسکا بہکانیوالا ہے اسکے ہمراہ زنجیر مین جکڑا ہوا ہوگا ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پہر البتہ حاضر کرینگے ہم
ان آدمیونکو حَوْلَ جَهَنَّمَ گرداگرد دوزخ کے کہ جو کچہ انکے واسطے قسم قسم کے عذاب تیار رہے ہوے ہین انکو دیکہکر رنج انکا زیادہ ہو اور گرد دوزخ کے حاضر ہونگے جِثِيًّا جسوقت کہ زانو کے بل گرے ہوے ہونگے ہول سے ان
چیزونکے کہ جو انکی آنکہون کے سامنے ہونگے اور جثیا حال واقع ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ بسبب تنگی جگہ کے اسطرح کہڑے ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ گرد دوزخ کے مثل جہگڑنیوالون کے اسطرح سے کہڑے ہونگے اور بعضے
بعض سے بیزاری چاہیگا اسواسطے کہ محاسبہ قریب دوزخ کے ہوگا اور فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ پہر البتہ نکالین اور جدا کرین ہم مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ ہر گروہ سے کہ ایک دین پر ہون أَيُّهُمْ
جو ان مین کا کہ أَشَدُّ زیادہ سخت ہے عَلَى الرَّحْمَٰنِ اوپر خدا تعالے کے عِتِيًّا از روی سرکشی کے اور عتیا تمیز واقع ہوا ہے یعنے ہر امت دین سے جو کوئی کہ زیادہ عناد رکہنے والا اور بہت
نافرمانبردار خدا کا ہی اسکو انمین جدا کرکے دوزخ مین ڈالینگے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جو بہت سرکش نہین ہین انکے واسطے امید بخشش کی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پہلے
سب سے زیادہ سرکش کو دوزخ مین ڈالینگے اور بعد اسکے باقیون مین جو زیادہ سرکش ہے اور بعد اسکے انکے باقیون مین سے اسیطرح دوزخ مین ڈالینگے اور فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ پہر
البتہ ہم زیادہ عالم ہین بِالَّذِينَ هُمْ ساتہ ان لوگونکے کہ وہ أَوْلَىٰ بِهَا زیادہ لایق ہین ساتہ اس دوزخ کے صِلِيًّا باعتبار داخل ہونیکے اور جلنے کے اور صلیا تمیز واقع
ہوا ہے یعنے ہم جانتے ہین کہ کون سزاوار ہی کہ پہلے اسکو جدا کرکے دوزخ مین ڈالین اور بہت سخت عذاب اسکو کرین اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنْ مِنْكُمْ اور نہین ہی کوئی تم مین سے اے آدمیو
إِلَّا وَارِدُهَا مگر وارد ہونیوالا اور پہنچنے والا اس دوزخ کا لیکن مومن جسوقت اوپر سے گزرینگے تو آگ اسکی سرد ہو جائیگی اور جابر نے حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ بعضے بہشتی
بعضے بہشتیون سے پوچہینگے کہ خدا تعالے نے وعدہ کیا تہا کہ کوئی ایسا نہوگا کہ دوزخ پر نہ گزرے ہمنے تو آگ کو دوزخ مین دیکہا نہین ہے فرشتے کہینگے کہ دوزخ مین تم البتہ پہنچے تہے
لیکن آگ اسکی سرد ہو گئی تہی اور فرمایا ہی حضرت نے کہ جسوقت مومن دوزخ مین داخل ہوگا تو دوزخ کہیگی کہ ای مومن جلدی گزر جا کہ تونے میری آگ کو سرد کر دیا ہی اور بعضے
روایت مین ہے کہ دوزخ بسبب سرد ہونیکے فریاد کریگا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ ہی وارد کرنا دوزخ کا آدمیونکو اوپر پروردگار تیرے کے حَتْمًا واجب یعنی مَقْضِيًّا حکم کیا گیا
اوپر کہ ضرور ایسا ہی ہونیوالا ہے اور وجہ اسکی حدیث مین اسطرح سے مرقوم ہی کہ اللہ تعالے کسیکو بہشت مین داخل نہ کریگا یہانتک کہ پہلے اسکو دوزخ مین وارد کرے اور دوزخ کے عذابون کو
دکہلائے تاکہ وہ خدا کے فضل اور کرم کو جانے اور کمال لطف اور احسان اسکا پہچانے اور زیادہ سرور اور فرحت اسکو حاصل ہو اور دوزخی کو پہلے بہشت مین لیجا کر اسکی نعمتونکو دکہلائینگے
تاکہ زیادہ اسکو رنج اور حسرت ہو بہشت کے فوت ہونے سے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشتی پہلے دوزخ مین گزرینگے اور باعتبار اعمال کے اسمین سے نکلینگے کوئی تو مثل برق
کے نکل جائیگا جسکے اعمال بہت اچہے ہونگے اور کوئی مثل ہوا کے اور کوئی مثل دوڑنے والے گہوڑے کی اور کوئی مثل آدمی دوڑنیوالے کے اور کوئی مثل چال چلنیوالے کے اور نیک اور بد کوئی باقی
نرہیگا یہانتک دوزخ مین داخل ہو لیکن مومن پر دوزخ سرد ہو جائیگا جیسے کہ ابراہیم پر آگ سرد ہو گئی تہی اور آواز کرنیوالا آواز دیگا دوزخ کو کہ اپنے صاحب کو تو پکڑ لے اور چہوڑ دے تو
صاحب میرے کو قسم ہے اس شخص کی کہ جسکی دست قدرت مین میری جان ہے کہ وہ اپنے صاحب کو زیادہ پہچانتا ہی اس سے کہ والدہ اپنے بچہ کو پہچانتی ہی پس دوزخیون کو پکڑ لیگا اور
مومنین نجات پائینگے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا اور کسائی اور روح اور زید نے یعقوب سے ننجی بتخفیف نون پڑہا ہی اور باقیون نے بتشدید نون یعنی پہر
نجات دینگے ہم ان لوگون کو کہ پرہیز کیا ہی انہون نے گناہون سے اور شرک سے یعنے انکو دوزخ سے باہر لائینگے ہم وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ اور چہوڑینگے ہم ظالمونکو جنہون نے
شرک کرکے اپنے نفسون پر ظلم کیا ہی فِيهَا بیچ اس دوزخ کے جِثِيًّا جسوقت کہ زانو پر گرے ہوے ہون اور جثیا حال واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مومنین کا گزر دوزخ مین نہوگا اور مراد
اسمین وارد ہونے سے یہ ہی کہ نار سے مراد تپ ہے اسواسطے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ تپ حصہ ہر مومن کا ہی آتش دوزخ سے اور فرمایا ہی حضرت نے کہ تپ بو دوزخ کی ہی اور کہتے ہین
کہ رسول خدا صلعم ایک بیمار کی پوچہنے کو گئے اس سے فرمایا کہ خوش ہو تو اللہ تعالے فرماتا ہی کہ تپ آگ میری ہے غالب کرتا ہون مین اسکو بندہ مومن پر دنیا مین تاکہ ہووے یہ حصہ اسکا دوزخ
کی آگ سے پس مراد دوزخ مین وارد ہونے سے یہ ہی کہ تپ کو دنیا مین چکہین اور متقیون کے نجات کی مقدمہ مین ابو سعید خدری سے روایت بیان کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ آدمی بروز
قیامت گروہ مین مختلف ہونگے طرح طرح کی جماعتین بعضی تو بیحساب بہشت مین جائینگے جیسے کہ انبیا اور امت کے لوگونکا حساب ہوگا جنکی نیکیان زیادہ ہونگی برائیون سے انکو
بہی بہشت مین لیجائینگے اور اگر نیکیان اور برائیان دونو آپسمین برابر ہون حق تعالے انپر بہی رحم کرے اور گناہونکو بخشدے اور بہشت مین لیجاوے یا یہ کہ مین سفارش انکی کرون
یا اور کوئی مومن سفارش انکی کرے اور اگر برائیان انکی نیکیون سے زیادہ ہین اور نہ انکو سفارش کسیکی نصیب ہوے تو وہ دوزخ مین داخل ہونگے اور موافق گناہونکے انکو عذاب ہوگا اور بعد
اسکے انکو بہشت مین داخل کرینگے اور منقول ہے کہ مومنین کو کفار دوزخ مین دیکہکر طعن کرینگے کہ تمکو اسلام نے کچہ فائدہ نہ بخشا ہماری طرح تم بہی دوزخ مین داخل ہوے وہ کہینگے کہ کچہ گناہ ہم سے
صادر ہوے تہے اسواسطے ہم دوزخ مین آئے اور رحمت خدا کی اسوقت جوش مین آئیگی اور حکم ہوگا کہ جو کلمہ گو دوزخ مین ہے اسکو نکالکر بہشت مین داخل کرو اور اب اللہ تعالے

کفار کی اوصاف بیان کرتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں اُنپر اٰیٰتُنَا آیتیں ہماری بَیِّنٰتٍ درحالیکہ روشن اور ظاہر ہیں اور میان حال واقع ہوا ہے یعنے
جس وقت ان کفار کے روبرو ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں لوگ کہ کافر ہوئے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہیں مثل عمار اور سلمان اور ابوذر اور مقداد
اور بلال اور صہیب کے کہ نہایت محتاج تھے یہ لوگ کہ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ کونسا ان دو فرقون کا فر اور مومن کا یعنے کونسا فرقہ ان دونو فرقون میں سے خَیْرٌ مَّقَامًا بہتر ہے باعتبار مکان کے
وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا اور بہت خوب ہے از روی مجلس کے اور مقاما اور ندیا دونو حال واقع ہوئے ہیں یعنے وہ کفار فقرا مومنین سے کہتے تھے آیات روشن کے جواب سے عاجز ہو کر کہ مکان آراستہ اور اسباب
طرح طرح کا ہمارے پاس ہے یا تمہارے پاس اور مجلس آراستہ ہماری ہے کہ جسمین اشراف عرب اور سردار بیٹھتے ہیں یا تمہاری مجلس کہ جسمین محتاج اور مفلس ہوتی ہیں پس اس دنیا کی مال سے وہ کفار اپنا فخر سمجھتے
تھے اور گمان کرتے تھے کہ ہم جو مال دنیا رکھتے ہیں تو ہم بہتر ہیں ان فقرا سے اور آخرت میں بھی ہم اُنسے بہتر ہونگے اور بعضونے مقام کو بضم میم پڑھا ہے اور اللہ تعالیٰ انکی گمان باطل کو شکست کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت ہلاک کئے ہیں ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے انکے یعنے مشرکین عرب سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ اہل قرن سے یعنے ہر ایک گروہ کہ ایک زمانہ میں جمع تھے ایسی امتین کہ وہ پہلی
ان مشرکین سے ہمنے ہلاک کئی ہیں کہ وہ لوگ واقع میں بڑے زبردست اور مالدار تھے اور تھے هُمْ وہ پہلے لوگ ان مشرکین عرب سے اَحْسَنُ اَثَاثًا بہتر باعتبار اسباب خانہ کے وَّرِءْیًا اور باعتبار صورت
اور بہار کے اور بعضونے ریا کو بدون ہمزہ تشدید یا پڑھا ہے اور اثاثا اور ریا دو تمیز واقع ہوئے ہیں اور ہر زمانہ کی آدمیونکو قرن اسواسطے کہتے ہیں کہ ہر ایک اپنے مابعد کے قرین اور نزدیک ہے اور احسن صفت کم
کی ہے اور ریا مشتق رویت سے ہے مفعول کے معنی میں یعنی جو چیز کہ دیکھی جاوے اور حاصل یہ ہے کہ وہ پہلی لوگ حویلیان اور محل اور مال اور دولت اور حسن و جمال و حسب و نسب جو زیادہ رکھتے تھے
مشرکین عرب سے اور کوئی شئے انمین سے انکی عذاب کے دفع کرنیوالی نہوئے تو ایسی ہی جسوقت ہمارا عذاب نازل ہوگا انپر تو یہ اسباب اور مجلس اور مکانات انکو بھی عذاب سے نہ بچا سکینگے اور کچھ
فائدہ نہ بخشینگے اور کہتے ہیں کہ نضر بن حارث اور اصحاب اسکی اپنے سر اور بالون میں کنگھا کرتے تھے اور اپنے چہرون پر روغن ملتے تھے کہ صاف ہو جائیں اور بہت نفیس کپڑے پہنتے تھے اور بڑے چالاک گھوڑون
والی گھوڑون پر سوار ہوتے تھے ایک خوبصورتی اور جمعیت اور شوکت کی ساتھ اور جناب محمد صلعم کی صحابہ پر فخر کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے انکے مقدمہ میں یہہ آیت نازل کی اور بعد اسکے اطلاع
دیتا ہے کہ جو کفار کی پاس مال دنیا ہے یہ استدراج ہے کہ درجہ درجہ ہم بڑھاتے ہیں اور ایکدفعہ ہی ہم پکڑ لینگے اور آخرت میں انکے واسطے کچھ نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم
انکو کہ تم اپنی مال اور منال پہ مغرور مت ہو اور اسکو باعث اپنی بزرگی کا مت سمجھو اسواسطے کہ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ جو شخص کہ ہووے بیچ گمراہی کی اور دور راہ حق سے فَلْیَمْدُدْ پس چاہیے کہ
کھینچے تو یہ امر معنی خبر ہے یعنی کھینچتا ہے لَهُ الرَّحْمٰنُ واسطے اسکی خداے مَدًّا کھینچنا کہ اسکو مہلت دے رکھی ہے اور اسکی عمر کو دراز کرتا ہے یہ استدراج ہے واسطے اس شخص کے کہ درجہ درجہ اسکو بڑھاتا ہے
اور اسکی عمر کو دراز کرتا ہے حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا یہانتک کہ جسوقت دیکھینگے وہ مَا یُوْعَدُوْنَ اس چیز کو کہ وعدہ کئے جاتے ہیں وہ عوض میں اپنے فعال بد کے کہ تفصیل اسکی یہہ ہے
اِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب ہے دنیا میں کہ قتل اور اسیر اور مغلوب ہونا ہے مسلمانون سے وَاِمَّا السَّاعَةَ اور یا قیامت ہے کہ اسمین طرح طرح کی عذاب دیکھینگے فَسَیَعْلَمُوْنَ پس
تو جانینگے وہ کفار جسوقت قسم قسم کے عذابونکو اپنے واسطے تیار دیکھینگے کہ مَنْ هُوَ شَرٌّ کون ہے وہ کہ بدتر ہے دونو گروہ میں مَّكَانًا باعتبار مکان کی کہ مومنین کے
تو درجے ہونگے بہشت میں اور کفار کیواسطے طبقے دوزخ کی ہونگے وَّاَضْعَفُ جُنْدًا اور کون شخص زیادہ ضعیف اور ناتوان ہے باعتبار لشکر کے کہ مومنین کے تو خدا اور فرشتے اور مومنین یار
اور مددگار ہونگے اور کفار کا کوئی یار نہوگا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وما للظالمین من انصار یعنی اور نہیں ہیں واسطے ظالمون کے کوئی مددگار غرض یہ ہے کہ کفار جو کچھ یہ اعتقاد
کرتے تھے آخرت میں اسکی برخلاف انکے واسطے ہوگا اور جو کچھ کہ مسلمانون کے واسطے دیکھتے تھے آخرت میں اسکی برخلاف وہ تمیں آئیگا وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ کرتا ہے
خدا ان لوگونکو کہ راہ حق پائی ہے انہونے راہ پانیکو یعنے انکی راہ پانیکو اور زیادہ کریگا کہ یقین انکا زیادہ ہوتا جاتا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور باقی رہنیوالی اعمال
نیک ہمیشہ کو جیسے کہ نماز پنجگانہ ہر روز کی اور تسبیحات وغیرہ خَیْرٌ بہتر ہے انکے واسطے عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا نزدیک پروردگار تیرے کی باعتبار ثواب کے دنیا کی دولت اور
نعمت سے کہ فنا ہونیوالی ہیں جنپر کہ کفار فخر کرتے ہیں اسواسطے کہ وہ مال دنیا تو انکی واسطے وبال ہوگا اور اعمال نیک جو مومنین کرتے ہیں وہ ہمیشہ کو واسطے انکی موجب لذت اور راحت
کا ہے وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا اور بہتر ہیں وہی اعمال نیک کہ جو ہمیشہ کو باقی ہیں باعتبار پہرنے کی جگہ کے کہ انجام اسکا بہت خوب ہے حاصل یہہ ہے کہ اگر کافرونکو دنیا میں مال اور مرتبہ
حاصل ہے تو کیا ہے کہ فائدہ چند روز کا ہے اور آخرت میں انکی واسطے وبال اور عذاب ہے اور مومن کیواسطے دنیا میں تو ہدایت ہے اور حمایت پروردگار کی اور آخرت میں ثواب ابدی ہے اور انجام نیک
اور باقیات صالحات کی تفسیر میں پہلی اس سے سورۂ کہف کی تفسیر میں روایتیں گزر گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب ابن الارت رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل سہمی کے پاس تھا وہ
کہتے ہیں کہ میں گیا اور اسپر تقاضا کیا اُسنے کہا کہ قرض ادا نکرونگا جبتک کہ تو محمد سے کفر نکریگا میںنے کہا کہ میں ہرگز اس سے کافر نہونگا نہ زندگی میں نہ بعد مرنیکے اور نہ اسوقت کہ جبکہ زندہ کرکے اٹھایا جاؤں
عاص نے ازراہ ہنسی اور انکار کی کہا کہ جبکہ تو زندہ کرکے اٹھایا جاویگا اس زمیری پاس سے اپنا قرض لے کہ اگر جو کچھ تو کہتا ہے وہ حق ہے تو میں تجھسے وہان بھی بہتر ہونگا اور مال اور
فرزند میرے زیادہ ہونگے پس یہہ آیت نازل ہوئی اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ کیا پس دیکھا تونے اے محمد صلعم اس شخص کو کہ کافر ہوا بِاٰیٰتِنَا ساتھہ نشانیون قدرت ہماری کے اور حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام سے طرح سے انکی شان نزول مین منقول ہے کہ عاص بن وائل بن ہشام القرشی کے ذمہ جناب ابن الارت کا قرض آتا تھا جناب نے اُسپر تقاضا کیا اور عاص نے اُسکے جواب مین کہا
کہ کیا تم گمان نہین کرتے ہو کہ بہشت مین سونا اور چاندی اور ریشم و شالین سب نعمتین موجود ہین جناب نے فرمایا کہ ہان سب موجود ہین کہا کہ اب وعدہ گاہ درمیان تیرے اور
درمیان میرے بہشت ہے وہان مجھسے لے لینا واللہ مین وہان اُس سے بہتر دیا جاؤنگا جو کچھ کہ یہان دنیا مین دیا گیا ہون اُس شخص کے حق مین خدایتعالی فرماتا ہے کہ کیا دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ ہمارے
قدرت کی نشانیون کا انکار کیا ہے اُسنے وَقَالَ اور کہا کہ قیامت مین لَاُوْتَیَنَّ البتہ دیا جاؤنگا مین یعنے قیامت مین مجھکو دینگے مَالًا وَّوَلَدًا مال اور فرزند کو اَطَّلَعَ الْغَیْبَ ہمزہ
استفہام کا ہمزہ وصلی کو نقل مین سے ساقط کر دیا ہے اسواسطے یہہ مفتوح الہمزہ ہے یعنی کیا مطلع ہوا ہے وہ کافر غیب کو کہ لوح محفوظ مین سے پڑہ لیا ہے یا اپنی بزرگی کی شان سے اس مرتبہ کو پہنچا ہے کہ
غیب کو معلوم کر لیتا ہے کہ اُسکو دریافت ہو گیا ہے کہ آخرت مین میرا مال ہی اور اولاد بہی سب کچھ ہوگا اَمِ اتَّخَذَ یا لیا ہے اُسنے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا نزدیک خدا کے عہد و پیمان کو موافق اپنی مدعا کے کہ
بدون ان دو طریق کے غیب کو نہین جان سکتا اور اللہ تعالی اُسکے قول کو رد کرتا ہے کہ کَلَّا نہ ایسا ہے وہ کہتا ہے اور نہ ویسا کرتا ہے بلکہ سَنَكْتُبُ قریب ہے کہ لکہین ہم مَا یَقُوْلُ اُسچیز کو کہتا ہے یعنی کاتبان
اعمال کو ہمنے حکم کیا ہے وہ لکہتے ہین اور اُسکی نامہ اعمال مین داخل کر دیتے ہین اور جو کچھ کہ وہ جہوٹی باتین کہتا ہے اور اُسکو اُسکی سزا ہم دینگے اور بسبب اس گفتار دروغ کی اُسکو زنجیرون اور طوقون مین جکڑ کر طرح طرح کی عذاب مین
اُسکو گرفتار کرینگے اور سنکتب سے کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ قریب ہے کہ ظاہر کرین ہم اُسکو کہ ہمنے لکہا ہے یعنے قریب ہے کہ لکہی ہوئے کو ہم ظاہر کرین وَنَمُدُّ لَهٗ اور قریب ہے کہ کہینچین ہم واسطے
اُسکی مِنَ الْعَذَابِ عذاب سے مَدًّا کہینچنا یعنی زیادہ کرین ہم عذاب کے مدت کو اور یا یہہ کہ اُسکی عذاب کو دو چند کرین ہم کہ عذاب بعد عذاب اُسکو پہنچا مین بسبب کفر اور افترا اور ہنسی کرنیکی وَنَرِثُهٗ اور
وارث ہوئین ہم اُسکی یعنی وقت مرنیکی اُس سے لیلیوین ہم مَا یَقُوْلُ اُسچیز کو کہتا ہے کہ کل مجھکو مال اور فرزند دیوینگے یعنی مرنیکی بعد یہہ سب اُسکی ملک سے جاتی رہین وَیَاْتِیْنَا اور آویگا وہ ہمارے پاس بروز قیامت
فَرْدًا اکیلا جوفقط کہ تنہا ہو کہ اُسکی ساتھ نہ مال ہو نہ فرزند جو کہ دنیا مین ہے کچھ نہو زیادہ اس کہ آخرت مین اُسکو مال اور فرزند دیوینگے تو بدرجہ اولی نہونگا وَاتَّخَذُوْا اور پکڑا ہے یعنی اختیار کیا ہے ان مشرکین نے مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ سوا خدا کے اٰلِهَةً معبود یعنی بت اور ملائکہ اور سوائی انکی لِیَکُوْنُوْا تا کہ ہوئین لَهُمْ عِزًّا واسطے انکی سبب عزت اور مرتبہ کا کہ وہ انکی شفاعت کرین بروز قیامت کے جسمین سراسر انکا ضرر اور نقصان ہے
کَلَّا نہ ایسا کہ وہ انکی شفاعت سے نزدیک خدا کے عزت دار ہوئین بلکہ سَیَکْفُرُوْنَ قریب ہے کہ کفر کرین اور انکار کرین اور نفرت کرین معبود یعنی بِعِبَادَتِهِمْ ساتہ پرستش انکی کی جسوقت کہ اپنی امر کا انجام دیکہین اور
بیزار ہوون ان پرستش کرنیوالون سے اور کہین یہہ ہمکو کاہیکو پرستش کرتی تہی وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا اور ہوئین معبود اوپر ان عبادت کرنیوالونکی مخالف اور دشمن اور ضد واحد
اور جمع دونو کے لئے آتا ہے یعنی جنکو کہ وہ اپنا مددگار جانتے ہین ہی انکی دشمن ہو جائینگی فرشتہ کہ جنکی پرستش وہ کرتے ہین تاکہ وہ دوزخ سے کہینچینگے کہ انکو سخت عذاب دا اور بت دوزخ کا
ایندہن ہو جائینگے انکی جلانیکی واسطے اور اپنے حبیب سے خدایتعالی خطاب کرتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا ندیکہا تو نے اے محمد صلعم کہ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ تحقیق کہ ہمنی بہیجی شیاطین کو عَلَی
الْکٰفِرِیْنَ اوپر کفار کے یعنے ہمنی بسبب اُنکی دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی دلیلون توحید اور قدرت ہماریکو اور بسبب تامل کرنی انکیکی امر حق مین [illegible] اور ظاہر ہونیکی شیاطین کو ہمنی انکا مصاحب
کر دیا ہے کہ انکی رفیق ہوئے کہ تَؤُزُّهُمْ حرکت دیتی ہین شیاطین اُن کفار کو اَزًّا حرکت دینا کہ انکو طاعت سے طرف معصیت کے لیجاتے ہین اور گناہونکو انکی نظرون مین آراستہ کرتے فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ
پس جلدی نکر تو اے محمد اوپر انکی کہ اُنپر عذاب جلدی نازل ہو اور وہ ہلاک ہو جائین تو اور مومنین انکی شرارت سے آرام پائین زمین انکی ناپاکی سے پاک ہو جائے اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ سوائی اسکے نہین کہ
شمار کرتے ہین ہم واسطے انکی دنون اور جلدون انکیکو عَدًّا شمار کرنا کہ اُسمین کسیطرح کی غلطی نہین اور جب کہ وہ ایام گذر جائینگی تو جو کچھ کہ واسطے اس قسم کے عذاب ہے مین انکو دینگے
اور منقول ہے کہ ابن عباس نے اس آیت کو پڑہا اور گریہ کیا اور کہا کہ آخر شمار کا نکلنا جان تیرا ہے اور آخر کار شمار کا فراق کنبہ تیرا ہے اور آخر کار [illegible] تیرا قبر مین ہے اور بعد اسکے
اللہ تعالی متقیون کے حالمین بیان کرتا ہے کہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ جسدن کہ محشور اور اکٹہا کرین ہم پرہیزگارونکو اِلَی الرَّحْمٰنِ طرف خداوند بخشنیوالیکے بہشت جو خانہ کرامت مین وَفْدًا وارد
ہونیوالی اپنی پروردگار کی حضور مین یعنے جو مقامات کہ خدایتعالی نے انکی واسطے بہشت مین مقرر کئی ہین ان پہ حاضر ہون اور یوم نحشر ظرف ہے کہ متعلق ہے نعد کے یعنے ہم شمار کرتے ہین شمار کر لیتا ہون
کہ اکٹہا کرینگی ہم اور یا اذکر مقدر یا اور بالا یملکون الشفاعۃ کے جو آگی آتا ہے متعلق ہے اور وفدا حال واقع ہوا ہے اور وفد ان لوگونکو کہتی ہین جو کہ منتظر انعام اکرام کی ہوتے ہین اور حضور مین بادشاہ
کے واسطے انعام کے انکو لیجاتے ہین اور رکہتی ہین کہ وہ سوار ہوتے ہین پس یہ لوگ پرہیزگار حضور مین پروردگار عالم کی بہشت کے ناقون پر سوار ہوکر پہنچینگی جیسے کہ بادشاہ کی پاس واسطے انعام جاتے ہین
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت علی نے جناب سید صلعم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا یا علی وفد نہین ہین مگر سوار [illegible] وہ مرد ہین کہ خدا سے دنیا مین ڈرتے
ہین اور گناہون سے انہونے پرہیز کیا ہے پس دوست کیا ہے انکو خدانے اور خاص کیا ہے اور اعمال انکی پسند ہین پس نام رکہا ہے انکا متقی پہر فرمایا اے علی قسم ہے اُس شخص کی کہ جسنے
چیر دانہ کو اور پیدا کیا جان کو کہ تحقیق وہ لوگ جسوقت نکلینگے اپنے قبرون کی اندر سے تو فرشتی [illegible] اونٹنیان عزت کی یعنی [illegible] لیکر [illegible] بہشت کی ہونگی [illegible]
اور یاقوت سے اور جہولین انکی سندس اور استبرق کی یعنی بہشت کے ریشمی کپڑونکی ہونگین اور رکیلین انکی ارغوان کی جڑاؤ ہونگین اور مہارین انکی زبرجد کی ہونگین پس ناقہ ان متقیون کو
سوار کر کے طرف میدان محشر کے لیجائینگے اور ہر ایک آدمی کی ہمراہ انکے ہزار فرشتے ہونگی آگی اور داہنی اور بائین جانب کہ جلدی سے لیجاوینگے انکو یہانتک کہ بہشت اعظم کے

دروازہ پر انکو پہنچائین اور دروازہ پر اُس بہشت کے ایک درخت ہے کہ اُسکے نیچے کی سایہ مین ایک لاکھہ آدمی ٹہیرین اور اُس درخت کی بائین جانب ایک چشمہ مطہرہ ہے یعنی پاک کرنیوالا پس اُس چشمہ مین سے ایک
ایک شربہ پانی پینگے خداتعالےٰ انکے دلونکو حسد سے پاک کر دیگا اور اُنکی چہرون پر سے بال داڑہی موچہہ سب گر پڑینگی پہر دوسرے چشمے کیطرف جاوینگے کہ وہ اُس درخت کے بائین طرف ہے اور اُسمین غسل کرینگے اور
وہ چشمہ عین الحیواۃ ہے اور اُسکے غسل کے بعد پہر کبہی مرینگے پہر وہ لوگ آگے عرش کے کہڑے کئے جاوینگے اور سب آفتون سے سلامت ہونگے اور بیماریون سے اور سردی سے اور گرمی سے ہمیشہ کو امن مین ہونگے تب اللہ
تعالےٰ فرشتون سے فرماویگا کہ میری دوستون کو بہشت مین لیجاکر اکٹہا کرو اور سب خلایق کے ہمراہ انکو کہڑا رہنے دو پس تحقیق سبقت کی ہے میری رضامندی نے اور رحمت نے واسطے اُنکی پس منع نکر سکتا ہے
کہ مین انکو نیکیون اور بدیون والونکی ہمراہ کہڑا رہنے دون پس فرشتے انکو طرف بہشت کے لیجاوینگے اور جسوقت بہشت اعظم کے دروازہ پر پہنچین گے تو زنجیر دروازہ کی ہلاوینگے اور آواز
اُسکی ہر ایک حور کی کان مین پہنچیگی جو کہ اُنکی واسطے پیدا ہوئی ہے اور جسوقت آواز سنینگے تو آپسمین ایک حور دوسری حور کو خوشخبری دیگی کہ خدا کے دوست آ پہنچے اور دروازہ بہشت کا انکی واسطے
کہل جاویگا اور انکی جورو نکو جو کہ دنیا مین تہین اور حورونکو جو کہ خدا نے انکی واسطے پیدا کین ہین اطلاع ہوجائیگی اور کہینگے کہ مرحبا خوش آئے تم کہ نہایت شوق تمہارا ہمکو تہا اور ایسی ہی
یہ انکو کہینگے اور دوزخیونکی حال مین خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ اور ہانکین گے ہم گنہگارونکو جو کہ کفر کرتے ہین اور خدا کی فرمانبرداری نہین کرتے ہین إِلَىٰ جَهَنَّمَ
طرف دوزخ کی وِرْدًا پیاسے یہ حال واقع ہوا ہے یعنے مانند شتران تشنہ کے بسبب تشنگی کے پانی پر گرتے ہین انکو اسحال سے دوزخ مین لیجاوینگے اور فرماتا ہے خدا کہ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ
نہ مالک ہونگے وہ متقی اور مجرم شفاعت کے یعنے جس روز کہ محشور کرین ہم متقیونکو اور ہانکین ہم گنہگارونکو تو نہ مالک ہین آدمی شفاعت کرنیکے کہ ایک شخص دوسرے کو سفارش کرکی بخشائے
کسیکو آدمیون مین سے إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ مگر وہ شخص کہ پکڑ لیا ہے اُسنے عِندَ الرَّحْمَٰنِ نزدیک خداتعالےٰ کی عَهْدًا عہد اور پیمان کو کہ ایمان لایا ہے اور اعمال نیک کئے ہین یا یہ کہ اذن شفاعت کا نزدیک اُسکے رکہا
کے انکو حاصل ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد عہد سے دوستی دوازدہ امام کی ہے یعنے نہین مالک ہے کا شفاعت کا مگر وہ شخص کہ لیا ہے اُسنے نزدیک خدا کی عہد کو یعنی جسنے کہ تقرب
حاصل کیا ہے خدا کا دوستی دوازدہ امام سے اور روایت کی ہے حضرت صادق نے اپنے پدران طاہرین سے اور اُنہون نے جناب رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا اُن حضرت صلعم نے کہ جو کوئی وصیت کرے وقت مرنے کے
تو اُسکی مروت مین نقصان ہے کسینے پوچہا کہ یا رسول خدا وقت مرنیکی کس طرح وصیت کرے فرمایا کہ جسوقت مرنیکا وقت قریب پہنچے اور آدمی اُسکی پاس جمع ہوویں تو کہے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ .. اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْقَبْرَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَاَنَّ الدِّيْنَ
كَمَا وَصَفْتَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا شَرَعْتَ وَاَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثْتَ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ كَمَا اَنْزَلْتَ وَاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا عَنَّا خَيْرَ
الْجَزَاءِ وَحَيَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ يَا عُدَّتِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَيَا صَاحِبِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَيَا وَلِيِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اٰبَائِیْ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ
عَيْنٍ اَبَدًا فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ كُنْتُ اَقْرَبَ مِنَ الشَّرِّ وَاَبْعَدَ مِنَ الْخَيْرِ وَاٰنِسْ فِی الْقَبْرِ وَحْشَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ عَهْدًا يَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا
پہر اپنی حاجت کی وصیت کرے جو وصیت کرے کہ منظور ہو اور تصدیق اس وصیت کی سورہ مریم مین ہے خداتعالےٰ کے قول کی لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا مین پس یہ
عہد میت کا ہے اور وصیت حق ہے ہر مسلمان پر اور چاہئے کہ یاد رکہے اس وصیت کو اور سیکہے اُسکو اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ یہ وصیت مجہکو جناب رسول خدا صلعم نے سکہلائی ہے اور رسول خدا نے فرمایا
کہ مجہکو جبرئیل نے سکہلائی ہے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے ایکروز کہ کیا عاجز ہو تم اس بات سے کہ ہر صبح اور شام خدا سے عہد لو اصحاب نے پوچہا کہ وہ کیونکر ہے فرمایا کہ اسطرح سے کہے
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّكَ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ
عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پس جسوقت قیامت ہوگی تو ایک آواز دینیوالا خدا کیطرف سے آواز دیویگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ واسطے اُنکی
نزدیک خدا کی عہد ہے پس داخل ہونگے وہ بہشت مین وَقَالُوا اور کہا اُن گنہگارون نے کہ اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ پکڑا ہے یعنے اختیار کیا ہے خدا نے وَلَدًا فرزند کو مثل ملائکہ اور عیسےٰ اور عزیر کے اور
بعضون نے ولد بضم واو پڑہا ہے جمع ولد کی کہ بفتح واو ہے اور خداتعالےٰ اُن لوگون کو جو کہ اس قول قبیح کے قائل ہین خطاب کرکے فرماتا ہے کہ لَقَدْ جِئْتُمْ البتہ تحقیق آئے تم ہی کام
شَيْئًا اِدًّا ایک شئی بہت بڑی کو کہ وہ زبان سے کہنے کے قابل نہین ہے اور ایسی بری اور نہایت بد ہے وہ شے کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہے کہ سارے آسمان يَتَفَطَّرْنَ
پہٹ جائین ایک کے بعد دوسرا مِنْهُ اُس سخت قول سے کہ تمہاری زبانون سے نکلتا ہے کہ خدا کی واسطے تم فرزند مقرر کرتے ہو اور ابوجعفر نے اور حفص اور کثیر نے تکاد کو تا سے
اور یتفطرن کو بہی تا سے اور فتح طا سے پڑہا ہے اور نافع اور کسائی نے یکاد کو یا تحتانی سے اور یتفطرن کو تا فوقانی سے پڑہا ہے اور ابوبکر اور عمرو اور ہبیرہ نے حفص سے تکاد کو
تا فوقانی سے اور یتفطرن کو یا تحتانی سے پڑہا ہے اور ابن عامر اور حمزہ اور خلف نے تکاد کو تا فوقانی سے اور یتفطرن یا تحتانی اور نون سے باب انفعال سے

بڑا ہی حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے اس قول قبیح سے آسمان نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جائیں وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ اور شق ہو جائے زمین وَتَخِرُّ الْجِبَالُ اور گر پڑیں پہاڑ
اور ریزہ ریزہ ہو جائیں هَدًّا ٹوٹکر اور ہدًّا مفعول مطلق واقع ہوا ہے فعل مقدر کا یعنی ایسا بڑا کلمہ ہے یہ کہ اسکی تصور سے چاہیے کہ پہاڑ گر کر چورا چورا ہو جائیں أَنْ دَعَوْا واسطے اسکے کہ بلایا انہی
یعنی منسوب کیا ہے انہوں نے لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا واسطے خدا کے فرزند کو کہ فرزند کو انکی طرف منسوب کیا ہے اور ان دعوا مفعول لہ واقع ہوا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت کفار نے یہ کلمہ کہا تو آسمان اور
زمین اور پہاڑ اور تمام مخلوقات سوائے جن اور انسان کے سب لرزنے لگے اور فرشتے غضب میں آئے اور دوزخ نے ایک فریاد کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا يَنْبَغِي اور نہیں سزاوار ہے
لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ واسطے خدا کے یہ کہ پکڑے یعنی اختیار کرے وَلَدًا فرزند کو اسواسطے کہ یہ امر محال ہے اسلئے کہ فرزند ہونیکے واسطے ایک جنس سے ہونا چاہیے اور خدا کی کوئی جنس نہیں ہے اور
وہ سبکا پیدا کرنیوالا ہے اور جو چیز کہ پیدا ہوئی اور عدم سے وجود میں آئی ہے وہ خدا کی مثل نہیں ہو سکتی کہ وہ قدیم ہے اور فرزند کو مثل پدر کے ہونا چاہیے اور فرماتا ہے خدا کہ
إِنْ كُلُّ مَنْ نہیں ہے ہر وہ کوئی کہ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے ملائکہ اور جن اور انسان إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ مگر آنیوالے خدا کے پاس بروز
قیامت عَبْدًا بندہ ہوکر اور عبدًا حال واقع ہوا ہے یعنے ہر ایک بروز قیامت خدا کے حضور میں بندہ اور تابعدار اور خوار اور ذلیل ہوکر آئیگا کمال خشوع اور خضوع اور زاری کے ساتھ
اور سب بندہ اور عاجز گنہگار ہونیکا اقرار کرینگے اور فرماتا ہے خدا کہ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ البتہ تحقیق کہ گھیر لیا ہے انکو خدا نے یعنے اسکی علم نے بتفصیل سبکا احاطہ کیا ہے کہ کوئی اسکے
علم اور قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے وَعَدَّهُمْ اور شمار کر لیا ہے انکو عَدًّا شمار کرنا اسطرح سے کہ کسی کا حال خدا پر پوشیدہ نہیں ہے وَكُلُّهُمْ اور کل انکے یعنے تمام مخلوقات آتِيهِ
آنیوالے ہیں اسکے پاس يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے فَرْدًا تنہا اور فردًا حال واقع ہوا ہے یعنے بروز قیامت تنہا ہوکر خدا کے پاس آئینگے کہ کسی چیز کے مالک نہونگے پس کونسی شے
مخلوقات میں سے اس قابل ہو کہ خدا تعالیٰ اسکو فرزند اپنا اختیار کرے اور کونسی شے اسکی شریک ہونیکی مناسبت رکھتی ہے بعد اسکے اللہ تعالیٰ مومنین کے حال سے خبر دیتا ہے کہ
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے سَيَجْعَلُ لَهُمُ قریب ہے کہ کردیگا واسطے انکے یعنی پیدا کریگا واسطے
انکے الرَّحْمَٰنُ خدا بخشنے والا وُدًّا دوستی کو لوگونکے دلوں میں انکی طرف سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کے شان نزول میں منقول ہے کہ ایکمرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
جناب رسول خدا صلعم کے روبرو بیٹھے تھے جناب سرور عالم نے حضرت علی سے فرمایا کہ کہو اے علی اللھم اجعل لی فی قلوب المومنین ودا یعنے اے خدا کردے تو واسطے میرے بیچ دلوں مومنین کے دوستی
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور دوسری روایت میں اسطرح سے ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنی آخر نماز میں واسطے علی کے بآواز بلند دعا کی کہ جسکو آدمی سنتے تھے اے پروردگار میرے
بخش تو واسطے علی کے محبت کو مومنین کے دلوں میں اور ہیبت اور عظمت منافقین کے سینوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور بعضی روایت میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوندا میرے واسطے
عہد کر دے تو نزدیک اپنے اور مومنین کے دلوں میں دوستی تب یہ آیت نازل ہوئی اور اسطرح کی روایت جابر ابن عبد اللہ اور ابن عباس سے بھی آئی ہے اور کتب اہلسنت میں اسطرح کی بہت
روایتیں ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے علی نہیں دوست رکھتا ہے تجھکو مگر مومن اور نہیں دشمن رکھتا ہے تجھکو مگر منافق اور انکی کتب احادیث صحاح میں مذکور ہے کہ صحاب آنحضرت
کہتے تھے کہ ہم رسول خدا کے زمانہ میں منافق کو علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے اور فرماتا ہے خدا کہ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ پس سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے ہمنے اسکو یعنے قرآن کو کہ
ہمنے اسکو نازل کیا ہے بِلِسَانِكَ ساتھ زبان تیری کے کہ وہ عربی ہے تاکہ آسان ہو تجھپر بولنا اسکا اور کلام کرنا کہ وہ تیری زبان میں ہے اور اس جہت سے کہ لِتُبَشِّرَ بِهِ
تاکہ خوشخبری دے تو ساتھ اسکے الْمُتَّقِينَ پرہیزگارونکو کہ جنہوں نے شرک اور گناہوں سے پرہیز کیا ہے وَتُنْذِرَ بِهِ اور ڈراوے تو ساتھ اس قرآن کے قَوْمًا لُدًّا گروہ سخت
جھگڑنے والونکو کہ از راہ عناد اور ناپاکی باطن کے نزاع رکھتے ہیں جیسے کہ مکے کے باشندے کہ ہر امر حق میں جھگڑا رکھتے تھے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ
ان الذین آمنوا سے مراد علی ہے اور قوما لدا سے مراد بنی امیہ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ آسان کیا اس قرآن کو خدا نے اوپر زبان اسکی کے
جسوقت کہ قائم کیا امیر المومنین علی کو نشانی واسطے خلافت کے پس خوشخبری دے تو ساتھ اسکے مومنین کو اور ڈرا تو ساتھ اسکے کافرون کو اور وہ وہ ہیں کہ ذکر کیا ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین
میں انکو قوما لدا اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ اور بہت سے ہیں کہ ہلاک کیا ہے ہمنے انکو پہلے ان مکہ والوں سے مِنْ قَرْنٍ زمانہ کے لوگوں میں سے جو کہ پہلے گزرے
ہیں هَلْ تُحِسُّ کیا دیکھتا ہے تو اور اطلاع رکھتا ہے تو مِنْهُمْ انہیں سے مِنْ أَحَدٍ کسی سے أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ یا سنتا ہے تو واسطے انکے رِكْزًا آہستہ آواز اور نہیں بنا
لوگو انکا کوئی بھی ذکر نہیں کرتا یعنی ایسے ہلاک ہوئے ہیں کہ نہ تو کوئی انکو دیکھتا ہے اور نہ کوئی انکی آواز کو سنتا ہے اور ایسے ناپید ہوئے کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے اور مکہ والوں سے مال اور قوت اور
سلطنت اور کثرت گروہ میں سب چیز میں وہ زیادہ تھے پس جسوقت کہ انکا یہ حال ہوا تو مکہ والے کس شمار میں ہیں اور اس آیتیں واسطے کفار کے خوف دلاتا ہے اور واسطے
رسول خدا صلعم کے دلیری کا بڑھاتا ہے سورۃ طٰہٰ یہ سورہ مکی ہے اور آیتیں اسکی ایکسو چالیس ۱۴۰ ہیں اور بعضوں کے نزدیک ایکسو پینتیس ۱۳۵ ہیں اور بعضوں کے
نزدیک ایکسو چونتیس ۱۳۴ ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہ ترک کرو تم پڑھنا سورۂ طٰہٰ کا اسواسطے کہ خدا دوست رکھتا ہے اسکو

سورۃ طٰہٰ

اور اسکی پڑھنیوالے کو جو کہ اسکی تلاوت ہمیشہ کرتے ہین اُنکی نامۂ اعمال فرشتے کے دست راست مین دینگے اور جو کچھ کہ حالت اسلام مین اوس سے صادر ہوا ہے اوسکا محاسبہ نکرینگے اور بقدر
ثواب اُنکو دیونگے کہ وہ راضی ہو جائیگا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
طٰهٰ تحقیق حروف مقطعہ کی سورۂ بقر کی اول مین گزر گئی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طٰہٰ جناب رسولخدا صلعم کا نام ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ ای طالب حق ہادی طرف حق کے
اور بعضے کہتی ہین کہ طٰہٰ نام اس سورہ کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا کے ناموں مین سے ایک نام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ طا سے مراد طیبہ ہے کہ نام مدینہ کا ہی اور ہا سے مراد مکہ ہی
اور بعضے علمائے نامدار کہتی ہین کہ طٰہٰ سے مراد چہاردہ معصوم ہین کہ وہ رسولخدا اور فاطمہ زہرا اور بارہ امام علیہم السلام ہین اور عدد بھی طٰہٰ کے چودہ ہین اور دوسری روایت مین
حضرت صادق علیہ السلام سے بیان کرتے ہین کہ طٰہٰ سوگند ہی طہارت اہلبیت علیہم السلام کی اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم تہجد کیواسطے شبکو اوٹھتے تو ایک پانو سے کھڑے ہوتے
کہ مشقت اور ریاضت بہت ہوتی کہ بسبب بندگی درگاہ الٰہی کا ہوا اور اس سبب سے حضرت کی پانو پر ورم ہوگیا اللہ تعالے نے یہہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ ہمنے سو اسطے قرآن تجھپر نازل
نہین کیا ہی کہ مشقت مین پڑے تو اور رنج کھینچے تو چنانچہ فرماتا ہی کہ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ ہمنے نہین نازل کیا ہی ہمنے اوپر تیرے قرآن کو لِتَشْقٰى تاکہ رنج اور مشقت مین پڑے تو بلکہ
اسواسطے کہ سعادت حاصل کری تو اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نماز پڑھتے تھے تو پانو کی انگلیون پر کھڑے ہوتے تھے یہانتک کہ پانو ورم
ہوجاتا تہا اللہ تعالے نے نبی حلیم کی زبان مین فرمایا کہ طٰہٰ یعنی ای محمد ما انزل علیک اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جناب رسول خدا صلعم عائشہ کے نوبت مین اُسکی
گھر مین تھے عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسولخدا تم کسواسطے اسقدر عبادت مین مشقت کرتے ہو تمہارے گناہ تو پہلے اور پچھلے خداتعالے نے سب بخشدئی ہین فرمایا کہ ای عائشہ کیا
مین بندہ شکر کرنیوالا نہوؤن اور فرمایا کہ جناب رسولخدا پانو کی انگلیون پر کھڑے ہوتے تھے اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت امیر
المومنین فرماتی تھے کہ رسولخدا صلعم نے دس برس تک پانو کی انگلیون پر کھڑے ہوکر نماز پڑہی تہی یہانتک کہ پای مبارک سوج گئی اور رنگ حضرت کا زرد ہوگیا اور تمام شب کھڑے رہتے
تہی یہانتک کہ خدا تعالے کا عتاب ہوا اور فرمایا کہ طٰہٰ ما انزلنا یعنی ہمنے قرآن کو اسواسطے نازل نہین کیا ہی کہ تو مشقت مین پڑے اِلَّا تَذْكِرَةً مگر نصیحت کرنی کیواسطے نازل کیا ہی
لِمَنْ يَّخْشٰى واسطے اوس شخص کے کہ ڈرے اور دلمین اسکی نرمی پیدا ہو اور تذکرۃ استثنا منقطع واقع ہوا ہے اور بعضے مفعول لہ کہتے ہین حاصل کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ ہمنے قرآن کو نازل
کیا ہی واسطے نصیحت اوس شخص کے کہ جو ڈرے اور ڈرانے سی اُسکے دلمین اثر پیدا ہو تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ نازل کرنا اُس شخص کیجانب سے کہ خَلَقَ الْاَرْضَ پیدا کیا ہی اسنے
زمین کو وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اور آسمانون بلند کو اَلرَّحْمٰنُ بہت بخشنیوالا ہی وہ جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہی اور الرحمن خبر ہے مبتدا محذوف یعنی ہو الرحمن اور
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى خبر بعد خبر ہے یعنی اوپر عرش کے غالب ہوا وہ رحمن باوجود نہایت بڑے ہونے اسکے کے وہ بھی اُسکی مخلوقات مین سے ایک شے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ استوا
کے معنی متوجہ ہونیکی ہین یعنی اوپر پیدا کرنے عرش کے متوجہ ہوا وہ اور قصد کیا اُسکے پیدا کرنیکا لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ واسطے اُسکے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہی یعنے
اُسکے ملک اور مخلوق ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے وَمَا فِى الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونونکے ہے وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى
اور جو کچھ کہ نیچے خاک کے ہی سب اُسیکا ہے کہتی ہین کہ سات زمینین فرشتہ کے کاندہی پر ہین اور دونو قدم فرشتہ کے پتھر پر ہین اور پتھر گاؤ کے سینگ پر ہی اور گاؤ مچھلی کے
پشت پر ہی اور مچھلی پانی پر اور پانی دریا کا جہنم پر ہے اور جہنم ہوا پر ہے اور ہوا تاریکی کے حجاب پر ہی اور حجاب ثرے پر ہے اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثرے سے آگے نہین
پہنچتا اور زیر ثرے کے سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ زمین مچھلی کے پشت پر ہی اور مچھلی پانی پر اور سر اور دُم مچھلی کے زیر عرش ہے اور شکم
مچھلی کا زیر دریا ہے ایک پتھر پر کہ سبزی آسمان کی اُس سے ہے اور وہ پتھر گاؤ پر ہی اور پاؤن گاؤ کے ثرے پر ہین اور زیر ثرے کو کوئی نہین جانتا سوا خدا کے اور وہ گاؤ دہن
اپنا کھولے ہوئے ہے اور وقت قایم ہونے قیامت کے جو سب دریا ایک ہو جائینگے تو تمام پانی انکا اُس گاؤ کے شکم مین چلا جائیگا اور دریا خشک ہو جائینگے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین مچھلی پر ہے اور مچھلی پانی پر ہے اور پانی پتھر پر ہی اور پتھر بیل کے سینگ پر ہی اور بیل ثرے پر ہے اور ثرے سے آگے کوئی نہین جانتا ہی سوا خدا کے
کہ کیا ہی حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالے جمیع مخلوقات کا مالک ہے اور کل ممکنات کا انتظام کرنیوالا اور یہہ سب نشانیان دلالت کرتے ہین خدا تعالے کی کمال قدرت اور ارادہ پر
اور قدرت تابع ارادہ کے ہے اور ارادہ علم سے جدا نہین ہوتا ہے اسواسطے قدرت کے نشانیونکی بعد علم کا ذکر کیا کہ ظاہر اور باطن کو سبکو احاطہ کئے ہوئے ہے اور فرمایا کہ وَاِنْ
تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر پکار کر کہے تو بات کو فَاِنَّهٗ پس تحقیق کہ وہ يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہی پوشیدہ کو وَاَخْفٰى اور بہت پوشیدہ کو یعنی ذکر خدا مین آواز کو بلند مت کر کہ جیسے
کہ وہ بلند آواز سے پکارنیکو سنتا ہی ایسے ہی آہستہ آواز کے پکارنیکو سنتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ سر تو وہ ہے کہ ہی جسمین اُسکو رکھی اور اخفی وہ کہ دل مین
تیری گزری اور پہر تو اُسکو بھول جا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ سر وہ ہے کہ کسی سے پوشیدہ رکھی اور اخفی وہ ہے کہ اپنے دل مین پوشیدہ رکھین اور بعضے کہتی ہین کہ سر وہ ہے کہ

جو بندہ کرتا ہی اور چھپاتا ہی اور خفی وہ ہے کہ نہین جانتا ہی کہ کیا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ سر تو موجودات مین ہوتا ہے اور خفی معدومات مین غرض یہہ ہے کہ اگر خدا کو تو بلند پکارے کہ وہ تیری
بات سنے یا نہ سنے بیان ہی اسواسطے کہ وہ پوشیدہ اور خفی کو سبکو سنتا ہی اور بندہ جو خدا کو پکارتا ہی تو اسکے سنانے کیواسطے یہہ پکارنا نہین ہے بلکہ اسمین نفس کا منع کرنا ہی سوا خدا کے اور
ذکرون اور شغلون سے اور ان آیات سے معلوم ہوا کہ معبود ہونیکے جمیع صفات اسمین موجود ہین اسلئی بعد اسکے ان صفات کیطرف اشارہ کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہے کہ اَللّٰهُ خدا ایسا ہی کہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش مگر وہ اسواسطے کہ سوا خدا کے اور کوئی مستحق اس نام کا نہین ہے اس نام کا اطلاق اسپر کریگا لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطی اسیکے ہین نام
نیک دلالت کرتے ہین اسکے صفات پسندیدہ پر اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی کی ننانوین نام ہین جو کوئی انکو یاد کری تو بہشت مین داخل ہوگا اور
خدا تعالی کے نوہ و نہ نام مشہور ہین اور کتابون مین عاؤ نکی مذکور ہین اور اب خدا تعالی حضرت موسی کا قصہ بیان کرتا ہی واسطی تسلی محمد صلعم کی کہ موسی نے قسم قسم کی تکلیفین
اوٹھائی ہین اور انپر صبر کیا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی ہی تجھکو خبر موسی کی یہہ استفہام بر سبیل تحقیق کے ہے کہ واقع ہوئی ہی اسواسطے
کہ رسول محمد صلعم کو پہلی اس سے خبر موسی کی پہنچ گئی ہی خلاصہ یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کیا تیری پاس قصہ موسی کا آیا ہی اِذْ رَاٰ نَارًا جسوقت دیکھا اوسنے آگ کو منقول ہی کہ
حضرت موسی شعیب پیغمبر سے جو کہ انکی خسر تھے رخصت ہو کر مع اپنی زوجہ صفورا بنت شعیب کے واسطی ملاقات مادر اور برادر کے مدین سے روانہ ہوئے اور اپنی زوجہ کو دراز گوش پر
سوار کیا تھا اور اسباب خانہ بہی اسپر بار کیا تہا اور اپنی بی بی کو لئی ہوئی قافلہ کے آگے آگے جاتے تہے اور رات جاڑے کی تہی اور نہایت تاریک تہی اور برف پڑتی تہی اور وہ شب جمعہ
تہی آپ دمی راہ کو بہول گئی اور بکریان اور دنبیان جو ہمراہ لائے تہے وہ متفرق ہوگئین اور انکی بی بی کو درد زہ پیدا ہوا اور آگ کی احتیاج ہوئی حضرت موسی نے چقماق سے ہر چند
چاہا کہ آگ دیوی لیکن وہ بحکم خدا بالکل سرد ہوگیا اور اسنے آگ نہ دی اور گویا ہوا کہ آج مین آگ نہ دونگا اور آج کی شب تمام عالم کی آگ بجھگئی ہے حضرت موسی اس امر مین حیران
تہے کہ ناگاہ دور سے آگ دیکھی کہ روشن ہو رہی ہے فَقَالَ لِاَهْلِهِ پس کہا موسی نے واسطے اہل اپنے کے امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا کہ ٹہرو تم یہان تحقیق کہ مینے دیکھا ہے
آگ کو لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لاؤن مین تمہارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اس آگ مین سے انگارہ کہ تم اس سے آگ کو روشن کرکے اپنی تئین تاپو اَوْ اَجِدُ یا پاؤن مین عَلَى
النَّارِ هُدًى اوپر آگ کے راہ بتلانیوالے کو اسواسطے کہ جہان آگ ہوتی ہی وہان کوئی نہ کوئی شخص کرنیوالا بہی ہوتا ہے اور ہدی کا مضاف محذوف ہے یعنے ذا ہدی یعنے
پاؤن مین آگ پر خداوند رہنما کو کہ وہ مجکو رستہ سے آگاہ کرے یہہ کہکر سب آدمیون کو اپنے وہان چہوڑا اور خود حضرت موسی آگ کیطرف روانہ ہوے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جسوقت آیا
موسی اُس آگ کے پاس تو ایک آگ سفید سبز درخت مین روشن دیکھی اور گرد اسکی کوئی آدمی نہ تہا اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے نہایت متعجب ہوے اور حضرت امام جعفر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ آگ درخت مین روشن تہی حضرت موسی اسکے لینے کو درخت کے قریب آئے اور چاہتے کہ آگ لیوین آگ انکی طرف جہلکا اور یہہ گہبرا کر پیچہے کو ہٹے اور آگ بہی
اپنی جگہہ کو پہر گئی جب موسی نے دیکہا کہ آگ درخت مین چلی گئی ہے تو پہر انہون نے قصد آگ کا کیا اور آگ دوبارہ انکی طرف کو آئی اور یہہ پہر جہجک پیچھے کو ہٹے اور آگ درخت مین
چلی گئی اور تیسرے مرتبہ بہی ایساہی ہوا تو ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى آواز دی گئی کہ ای موسی اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ تحقیق مین پروردگار تیرا ہون اور ضمیر متکلم کی تکرار واسطی تاکید کے
آئی ہی یعنی اسمین کسیطرحکا شک نہین ہے کہ مین ہی پروردگار تیرا اور پیدا کرنیوالا تیرا ہون کہتے ہین کہ جسوقت انکو آواز آئی کہ ای موسی تو اوسوقت موسی نے تامل کیا کہ یہہ پکارنے والا
کون ہے آواز آئی کہ انی انا ربک اسوقت شیطان نے وسوسہ کیا کہ شاید یہہ ابلیس کا کلام ہو حضرت موسی نے کہا کہ نہین مین جانتا ہون یہہ کلام خدا کا ہی اسواسطے کہ ہر جانب سے
اس کلام کو مین سنتا ہون اور منقول ہے کہ جسوقت موسی درخت کے قریب پہنچے تو ایک درخت سبز دیکہا کہ جڑ سے اوپر تک اسمین آگ سفید روشن ہے اور اسمین فرشتون کی
آوازین تسبیح اور ذکر خدا مین مشغول ہین اور ایک نور عظیم ہی کہ اسنی زمین سے آسمان تک تق باندہا ہے نہ آگ درخت کو جلاتی ہی اور نہ سبزی درخت کی آگ کو بجہاتی ہے
اور بے رونق کرتی ہی یہہ دیکہکر ڈری اور بیہوش ہوگئے اللہ تعالے نے انکے دلمین ایک تسکین ڈالی اور دلکو انکے مضبوط کرکے آواز دی اور کہتے ہین کہ جسوقت موسی نے درخت
مین سے آواز سنی کہ یا موسی اسوقت لبیک کہکر موسی نے جواب دیا لیکن نہ جانا کہ پکارنیوالا کون ہے اور کہا کہ مین آواز تیری سنتا ہون اور جگہہ تیری نہین دیکہتا ہون کہ کہان ہے اور تو کہان
ہی آواز آئی کہ مین اوپر تیرے ہون اور ہمراہ تیرے اور آگے تیرے اور پیچھے تیرے اور مین نفس سے زیادہ تیرے نزدیک ہون تب موسی نے جانا کہ یہہ کلام خدا کا ہی اسوقت بالکل ادب کو ملحوظ
ہوکے دیکھنے اُس خطاب سے آواز آئی کہ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ مین پروردگار تیرا ہون پس اتار ڈال تو جوتیان اپنی بعضے کہتے ہین کہ وہ جوتیان موسی
ہوئی گدہی کی تہین اسواسطے انکے اتارنیکا حکم ہوا تہا لیکن یہہ قول حق سے بہت بعید ہے کہ پیغمبر کی جوتیان مردار کے کہال کی ہون اور رہن جہت سے انکے دور کرنیکا
حکم ہوا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ جوتیان حلال جانور ذبح کئی ہوئے کے چمڑے کی تہین اور انکے اتارنیکا اسواسطے حکم ہوا کہ برکت اوس زمین کی موسی کے پانون کو پہنچے اور محققین کہتے ہین
کہ اسواسطے جوتیون کے اتارنیکا حکم ہوا کہ یہہ تعلیم ادب اور تواضع کی تہی موسی کو اسواسطے ہوا کہ بادشاہون کے فرش پر جوتیون سے نہین جاتے ہین اور جو مکان کہ

متبرک تہو ہین وہان جوتیونکو اُتار کر جاتے ہین اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے بہی منقول ہی کہ وہ جوتیان موسیٰ کی مردار کے چمڑی کی تہی اسواسطے کہ موسیٰ کی نماز اُنمین جائز تہی یا
نہین اگر جائز تہی تو اُسجگہ بہی پہننا اُنکا جائز تہا اور وہ جگہ نماز سی زیادہ طاہر تہی کہ نماز کے لئے تو اُنکا پہننا جائز ہوتا اور اُس مکان کی طہارت کی جہت سے جائز نہوتا اور اگر
نماز موسیٰ کی اُنمین جائز تہی اور موسیٰ نے اُنکو پہنا تو معلوم ہوا کہ موسیٰ پر واجب تہا حلال و حرام کا پہچاننا کہ اُسکو پہن لیا اور ایسا ہو نہین سکتا کہ موسیٰ جان بوجہکر اُس چیز کو
پہنتے کہ جسمین نماز جائز نہو اور منقول ہے کہ مراد نعلین سے محبت عیال ہے اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام نے اسکی تاویل مین فرمایا ہی کہ موسیٰ نے وادی مقدس مین مناجات
کی تہی کہ اے پروردگار میرے یعنے تیری محبت کو خالص کیا اپنی سے اور اپنی دل کو دہویا تیرے ماسوا سے اور حضرت موسیٰ اپنی عیال کو بہت دوست رکہتے تہے اسواسطے خدا تعالیٰ نے
فرمایا کہ فاخلع نعلیک یعنے پس دور کر تو محبت زن و فرزند اپنی کی اگر تو خالص ہماری محبت اپنی دل مین رکہتا ہے اِنَّكَ تحقیق کہ تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى
بیچ جنگل پاکیزہ طوی کے ہے یعنے نام اسکا طوی ہے اور جناب رسول خدا صلعم سی اُسکے مقدس ہونے مین منقول ہے کہ اُسمین ارواح پاکیزہ کئی گئے ہین اور ملائکہ وہان برگزیدہ
کئے گئی ہین اور موسیٰ نے اُسجگہ خدا سے کلام کیا ہی اور طوی عطف بیان ہے وادی کا اور اہل کوفہ اور ابن عامر نے اسکو تنوین سے پڑہا ہی پس حضرت موسیٰ نے دونو جوتیان
اُتارین اور اُس جنگل مین اپنا پاؤن رکہا تو پہر آواز آئی کہ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مینے برگزیدہ کیا تجہکو اے موسیٰ واسطے نبوت کے فَاسْتَمِعْ پس کان لگی رکہہ تو اور
سُن تو اور متوجہ ہو تو لِمَا يُوْحٰى واسطے اُس چیز کے کہ وحی کیجاتی ہے طرف تیری اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ یہ کہ تحقیق مین ہی معبود حق ہون لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہے کوئی
سزاوار پرستش کے اور معبود مگر مین فَاعْبُدْنِيْ پس پرستش کر تو مجہکو یہان ابتدا مین تو ذکر توحید کا ہی کہ وہ انتہائی علم ہے اور آخر مین ذکر عبادت کا ہی کہ وہ کمال ہے
عمل کا اور یہی مقصود ہی اُس وحی سی جسکے سُننے کو فرمایا تہا اور فرماتا ہی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکہہ تو نماز کو لِذِكْرِيْ واسطے یاد کرنے میری کے یہان خدا
تعالیٰ نے جمیع اعمال مین سے نماز کو خاص کیا ہی اسواسطے کہ اُسمین معبود کا یاد کرنا ہوتا ہی اور زبان اور دل دونو اسکی ذکر مین مشغول ہوتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ
جو کوئی نماز کو بہول جاوے پس چاہی کہ جسوقت اُسکو یاد آوے اُسیوقت پڑہی سوائے اِسکے اور کفارہ اُسکا نہین ہے اور بعد اسکی اِس آیت کو حضرت نے تلاوت فرمایا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے بہی اسیطرح سے منقول ہی اور قمی نے بہی یہی لکہا ہی اپنی تفسیر مین اور قیامت کا ذکر کرتا ہی کہ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ تحقیق قیامت آنیوالی ہی اور اسکی
واقع ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہے اَكَادُ اُخْفِيْهَا قریب ہون مین کہ پوشیدہ کرون مین یعنے ارادہ کرتا ہون کہ پوشیدہ کرون مین اُسکو اپنے بندون پر کہ ناگاہ اُنپر آجاوی اور فائدہ
پوشیدہ کرنیکا ڈرانا اور خوف دلانا بندونکا ہی اسواسطے کہ اگر آدمی اسکی وقت کو نہ جانینگے تو ہمیشہ ڈرتے رہینگے اور بعضے کہتے ہین کہ عرب کا دستور ہی کہ جسوقت کسی چیز کو
پوشیدہ کرنا چاہتے ہین تو کہتے ہین کہ مینے اُسکو اپنے نفس سے بہی پوشیدہ کیا ہی اور یہان بہی یہی مراد ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ چاہتا ہون کہ چہپاؤن مین اسکو نفس اپنی
سے یعنے چاہتا ہون مین کہ پوشیدہ کرون مین اُسکو اور نہ ظاہر کرون مین اسکو کسی پر یہانتک کہ اپنی نفس پر اور یہان یہ کمال مبالغہ ہی پوشیدہ کرنے مین اور یہ عرب کے نزدیک
کمال بلاغت ہے اور کہتے ہین کہ عبد بن ابی اور ابی درداء کے قرآن مین اَكَادُ اُخْفِيْهَا مِنْ نَفْسِيْ فَكَيْفَ اُظْهِرُهَا لَكُمْ لکہا ہوا ہے یعنے قریب ہے کہ پوشیدہ کرون مین اسکو نفس اپنی سے
پس کسطرح ظاہر کرون مین اُسکو واسطے تمہارے اور اس قراءت کو حضرت صادق علیہ السلام کی طرف بہی منسوب کرتے ہین لِتُجْزٰى لام اسکا متعلق آتیہ کی ہے یعنی قیامت آنیوالی ہی تاکہ جزا
دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ہر نفس ساتہ اُس چیز کے کہ کوشش کرتا ہی وہ اور دوڑتا ہی عمل کرنے مین اپنے اختیار سے اور اگر وقت اُسکا معلوم ہوتا تو اول مین تو آدمی اُسکو دور
سمجہکر اعمال نیک کے بجالانیمین تساہل کرتے اور آخر مین مضطر اور ناچار ہوجاتے اسواسطے خدا نے اُسکا وقت آدمیون پر ظاہر نہین کیا ہی تاکہ اسکی آنیسے خوف کرکے اعمال نیک
مین کوشش کرین اور فرماتا ہی خدا کہ فَلَا يَصُدَّنَّكَ پس چاہیے کہ نہ باز رکہے تجہکو اے موسیٰ عَنْهَا اُس قیامت سے یعنے اُسپر ایمان لانے اور اعتقاد کرنے سے
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہی ساتہ اسکی وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہے اُسنے هَوٰىهُ خواہش نفس اپنے کی کہ دنیا کی لذتون مین مشغول ہوکر آخرت کے ایمان سے
باز رہا ہی اور اگر تو اسکی پیروی سے آخرت کے ہونیکا یقین نکرے تو فَتَرْدٰى پس ہلاک ہوجائیگا تو اسکی اعتقاد کے باز رہنے سے اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوگا تو اور تردیٰ کے بعد
اِن مقدر ہے اسواسطے کہ جواب مین نہی کے واقع ہوا ہے اور خطاب اس آیت مین اگرچہ طرف حضرت موسیٰ کے ہے لیکن مراد اُس سے اُمت اُنکی ہی اسواسطے کہ انبیا ایسے امور سے محفوظ اور معصوم ہین
اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمۃ اور ابو اللیث کے نزدیک اِن آیتون مین وَاَنَا اخْتَرْتُكَ سے یہانتک خطاب حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کے طرف ہے اس صورت مین
مراد اس سے اُنکی اُمت ہوویگی اور اب خدا تعالیٰ تمہید بیان کرتا ہی ایک معجزہ عطا کرنیکے واسطے موسیٰ کے اور خطاب کرتا ہی طرف موسیٰ کے کہ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى
اور کیا ہے یہ بیچ دست راست تیرے کے اے موسیٰ یہ استفہام واسطے تنبیہ معجزہ کے ہے کہ ثانی الحال واقع ہوگا اور مقصود اُس سے یہ ہی کہ یہ جو تیرے ہاتہ مین ہے اے
موسیٰ کیا ہی یعنے حاضر رہ تاکہ اُس سے عجائب کا دیکہنا کرے تو پس جسوقت خدا تعالیٰ نے عصا کو موسیٰ سے پوچہا کہ تیرے داہنی ہاتہ مین کیا ہی تو قَالَ کہا موسیٰ نے

جواب مین کہی عَصَايَ یہ عصا میرا ہے کہتے ہین کہ وہ عصا حضرت آدم کا تہا اُسکو بہشت سے لائے تہے اور آدم سے رفتہ رفتہ حضرت شعیب کو پہنچا تہا اور شعیب سے حضرت موسیٰ کو اور وہ بہشت
کے درخت کا تہا اور طول مین وہ دس گز کا تہا حضرت موسیٰ کے قد کے برابر اور سر اُسکا دو شاخ تہا اور نیچے اُسکی پہال جڑی ہوئی تہی اور نام اُسکا علیق تہا اور حضرت موسیٰ نے جواب مطابق سوال
کے دیدیا تہا لیکن کلام کرنا جو حبیب کے ساتہ مرغوب ہوتا ہی اسواسطے حضرت موسیٰ نے کلام کو بڑہایا اور زیادہ کیا اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا تکیہ کرتا ہون مین اوپر اس عصا کی کہ جسوقت تہک جاتا ہون
چلنے پہرنے سے اور اُسکی سہارے سے کہڑا رہتا ہون وَاَهُشُّ بِهَا اور پتے جہاڑتا ہون مین ساتہ اُسکی درخت سے عَلٰى غَنَمِيْ اوپر دنبون اپنے کے وَلِيَ فِيْهَا اور واسطے میرے بیچ اُس
عصا کے مَاٰرِبُ اُخْرٰى حاجتین اور ہین اور کہتے ہین کہ رستہ مین وہ عصا موسیٰ سے باتین کرتا تہا اور راہ مین درندون سے لڑتا تہا اور موسیٰ کو پانی کی احتیاج ہوتی تو کوئین پر
وہ رسّی بنجاتا تہا اور دو شاخ اُسکی سر ڈول بنجاتے تہے اور زمین مین اُسکو گاڑتے تہے تو وہ درخت پہلدار ہوجاتا تہا اور جو میوہ کہ موسیٰ کو مرغوب ہوتا تہا وہ اُسمین پیدا ہوجاتا
تہا اور اندہیری رات مین مانند شمع کے روشن ہوجاتا تہا اور سفر مین اپنا اسباب اُسپر رکہکر اُسکو اپنے کاندہے پر رکہتے تہے اور اگر تہک جاتے تہے تو اُسپر سوار ہوتے تہے اور وہ مثل گہوڑے اور خچر کے
چلتا تہا اور اگر کہانا پاس نہوتا تو اُسکو زمین مین گاڑتے تہے اور جس کہانیکی خواہش ہوتی تہی وہ اُس سے ظاہر ہوتا تہا اور چادر اُسپر ڈالکر اُسکی سایہ مین بیٹہتے تہے
اور کہتے ہین کہ موسیٰ نے خواص اُس عصا کے مجمل بیان کئے اسواسطے کہ ہیبت اُنپر غالب ہوگئی تہی اور زبان اُنکی کلام کرنے سے منقطع ہوگئی تہی اور جب موسیٰ نے خواص عصا کی بیان کر
لئے تو قَالَ کہا خدا نے کہ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى ڈالدے تو اُسکو اے موسیٰ یہ سنکر سمجہے کہ اسکو بہی مثل نعلین کے دور کرنا چاہئے فَاَلْقٰهَا پس ڈالدیا اُس عصا کو موسیٰ نے
پشت کے پیچہے اور بعد اُسکی اُدہر سے ایک آواز ہیبتناک سنی اور اُدہر کو پہر کر دیکہا فَاِذَا هِيَ پس ناگاہ وہ عصا اُسجگہ حَيَّةٌ تَسْعٰى ایک سانپ تہا کہ دوڑتا تہا ہر طرف کو اور
کہتے ہین کہ پہلے تو وہ زرد سانپ بنا تہا جیسے کہ عصا کا رنگ تہا اور بعد اُسکی وہ بڑہ کر اونٹ کے برابر ہوگیا اور دراز ہوگیا اور چار پاؤن چلنے لگا اور کہتے ہین کہ اُسکی دہن کے
کنارونکا بیچ ستر یا چالیس گز کا تہا اور اُسکی دہن مین بڑے بڑے دانت تہے اور دونو آنکہین اُسکی مثل بجلی کے چمکتی تہی اور اُسکی گردن کے بال مانند نیزونکی تہے اور بڑے بڑے
پتہرونکو لقمہ کرجاتا تہا اور بڑے بڑے درختونکو جڑ سے اکہاڑ ڈالتا تہا اور جسوقت موسیٰ نے اُسکو ایک سانپ بنا ہوا دیکہا تو ڈرے اور ارادہ بہاگنے کا کیا قَالَ کہا خدا
تعالےٰ نے کہ خُذْهَا پکڑ لے تو اے موسیٰ اُسکو وَلَا تَخَفْ اور مت ڈر تو اُس سے سَنُعِيْدُهَا قریب ہے کہ پہیر دینگی ہم اُسکو سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ہیئت اور حالت
اُسکی پہلی کو یعنی اُس سانپ کو پہر وہی عصا کر دینگی ہم اور سیرۃ مفتوح بنزع خافض ہے یعنی کسیرتہا کہتے ہین کہ موسیٰ کو جسوقت یہ خطاب پہنچا تو مطمئن ہوے اور خوف اُنکے
دل سے جاتا رہا اور دلیرانہ مُنہ سانپ کے کیطرف کرکے ہاتہ اپنا اُسکے مُنہ مین کیا وہ پہر ویسی ہی مثل سابق کے عصا ہوگیا اور جسوقت وہ سانپ عصا بنگیا تو پہر موسیٰ کو آواز آئی کہ
وَاضْمُمْ يَدَكَ اور ملادے تو ہاتہ اپنے کو اِلٰى جَنَاحِكَ طرف بازو اپنے کے یعنی بازو کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ باہر آئے وہ ہاتہ بَيْضَآءَ سفید روشن ہوکر مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ
بدون برائی اور عیب کے یعنی وہ ہاتہ جو سفید ہوکر نکلیگا تو سفیدی اُسکی عیبدار نہوگی مثل سفیدی برص کے بلکہ وہ سفیدی روشن ہوگی کہ جسمین شعاع ہوگی مثل آفتاب کے اور بیضا حال
واقع ہوا ہے اٰيَةً اُخْرٰى نشانی قدرت خدا کے دوسرے یعنی یہ ہاتہ روشن ہوکر نکلنا معجزہ دوسرا اور آیہ اخری یا تو حال ہے تخرج کی ضمیر سے اور یا مفعول فعل کا ہی کہ جو
اُس سے پہلے مقدر رہوے یعنی پکڑ لے تو اُس نشانی کو لِنُرِيَكَ تاکہ دکہلاوین ہم تجہکو مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى بعضے نشانیون اپنی بڑی سے بعد اُسکی کہ وہ غرق ہونا فرعون کا
اور قوم اُسکی کا ہی اور منقول ہے کہ حضرت موسیٰ گندم گون تہے اور جسوقت ہاتہ کو بغل کے نیچے سے باہر نکالا تو وہ ایسا روشن تہا کہ شب تاریک اُسکی روشنی سے مثل روز کے روشن ہوگئی اور
جسوقت دوسرے مرتبہ اُسکو بغل کے نیچے لیگئے تو ہاتہ پہر اُسیطرح کا ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا اور اگر دنکو یہ معجزہ ظاہر کرتے تہے تو روشنی ہاتہ کی آفتاب پر غالب ہوتی تہی اور آنکہہ کو اُسکی
روشنی سے خیرگی ہوتی تہی اور جسوقت خدا تعالےٰ نے یہ دونو معجزے حضرت موسیٰ کو عطا کئے تو بعد اُسکے فرمایا موسیٰ سے کہ اِذْهَبْ جا تو یہان سے یہ دونو معجزہ لیکر
اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے اور میری پرستش کے طرف اُسکو بلا اِنَّهٗ طَغٰى تحقیق کہ وہ حد سے گذر گیا ہی کہ اُسنے دعوی خدائیکا کیا ہی جسوقت موسیٰ نے یہ خطاب سُنا تو
اپنے دل مین سوچے کہ مین اس کام کو کیونکر انجام دونگا اور باوجود لکنت زبان اور بدون یار و یاور کے فرعون سے اور اُسکی لشکر سے اپنے دلکی بات کو کیونکر بیان کرونگا اور اُسکا
مقابلہ کیونکر کرسکونگا اسواسطے قَالَ کہا موسیٰ نے کہ رَبِّ اشْرَحْ اے پروردگار میرے کہولدے تو لِيْ صَدْرِيْ واسطے میرے سینہ میرے کو تاکہ سما جاوی
میری سینہ مین جو کچہ کہ تو وحی کرے وَيَسِّرْ لِيْٓ اور آسان کر تو واسطے میرے اَمْرِيْ کام میرے کو کہ وہ پہنچانا تیری رسالت کا اور تیرے احکام کا ہی وَاحْلُلْ
عُقْدَةً اور کہول تو گرہ کو مِّنْ لِّسَانِيْ زبان میری سے يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ تاکہ سمجہین وہ بات میری کو اور سبب زبان مین گرہ پڑنیکا یہ تہا کہ ایکروز فرعون موسیٰ کو
جسوقت کہ وہ لڑکے تہے اپنی گود مین لئے ہوے تہا اور فرعون کی ڈاڑہی مین موتی اور جواہر جڑے ہوے تہے حضرت موسیٰ نے ہاتہ اپنا دراز کرکے چند بال اُسکی اکہاڑ لئے فرعون بہت
غضب مین ہوا اور موسیٰ کے قتل کا حکم دیا اور حضرت آسیہ زن فرعون نے عذر کیا کہ اس لڑکے نے جواہر کو چمکتا ہوا جو دیکہا تو اُسکے طرف متوجہ ہوا اور اگر

ٹکڑا یاقوت کا اور انگارہ آگ کے اسکے سامنے رکہین تو یہہ آگ کیطرف متوجہ ہوگا انکی زیادہ چمکنی کی جہت سے پس ایک طشت مین جواہر اور ایک طشت مین آگ کی انگاریان بہر کرکے موسیٰ کے
روبرو رکہین حضرت موسیٰ نے چاہا کہ جواہر پر ہاتہہ ڈالین جبرئیل نے موسیٰ کا ہاتہہ پکڑکر انگاریون پر ڈالدیا موسیٰ نے ایک انگاری آگ مین سے اٹہاکر اپنے منہ مین کہی رکھی تو ہاتہہ
اور زبان انکی جل گئی اور زبان مین انکی گرہ پڑہ گئی اس سبب سے انکی زبان مین لکنت ہوگئی تہی اور بعضے بات انکی اچہی طرح سمجہہ مین نہین آتی تہی یہان خدا تعالیٰ سے درخواست
کی کہ گرہ کو میری زبان سے کہولدے اور پہر درخواست دوسری کی خدا سے کی کہ وَاجْعَلْ لِّیْ اور کردے تو واسطے میرے یعنے مقرر کر تو واسطے میرے وَزِیْرًا وزیر کو کہ میری
مدد کرے رسالت کے پہنچانے مین یعنی مقرر کر تو مِّنْ اَهْلِیْ لوگون میرے مین سے هٰرُوْنَ اَخِی ہارون بہائی میرے کو اور ہارون عطف بیان وزیر
کا ہے یعنی حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰہی تو میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر کردے کہ وہ میرا مددگار رہے اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ استوار کر تو ساتہہ اسکے پشت میری کو
اور میرا یار اور یاور اسکو مقرر کر وَاَشْرِكْهُ اور شریک کرے تو اسکو فِیْۤ اَمْرِیْ بیچ کام میرے کے كَیْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی سے یاد کرین ہم تجہکو كَثِیْرًا بہت وَّنَذْكُرَكَ
اور ذکر کرین ہم تیرا حمد اور ثنا کے ساتہہ كَثِیْرًا بہت اور پہلا کثیرًا صفت ہے تسبیح کی کہ جو مقدر ہے اور مصدر نسبحک کا ہے اور دوسرا کثیرًا صفت ہے ذکرًا مقدر کی کہ
جو مصدر ہے نذکرک کا حاصل کہ موسیٰ نے کہا اے پروردگار تو ہارون کو میرے کام مین شریک کردے کہ ہم دونو تیری تسبیح اور ذکر بہت کیا کرین اِنَّكَ تحقیق کہ تو كُنْتَ بِنَا
ہے تو ساتہہ ہمارے بَصِیْرًا بینا کہ دیکہنے والا حال ہمارے کا ہے اور جس امر مین کہ صلاح اور درستی ہماری ہے اسکو تو خوب جانتا ہے اور اس سے بہی تو بہت واقف ہے کہ ہارون بہائی
میرا اچہا مددگار ہوگا ہے اور عمر مین مجہسے زیادہ ہے اور زبان اسکی بہت گویا ہے کہ مین ایسی گویائی نہین رکہتا ہون اگر تو جانتا ہے کہ ہارون اس امر کی صلاحیت رکہتا ہے تو
اسکو مرتبہ نبوت کا عطا کرکے میرا مددگار مقرر کر حق تعالیٰ نے دعا حضرت موسیٰ کی قبول کی اور جسوقت موسیٰ یہہ دعا کی تو قَالَ کہا خدا نے کہ قَدْ اُوْتِیْتَ تحقیق دیا گیا تو
سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی سوال اپنا اے موسیٰ کہ دعا تیری مقبول ہوئی اور ہارون کو ہمنے تیرا وزیر کیا اور نبوت اسکو عطا کی اور تیرا خلیفہ اسکو کیا اور کہتے ہین کہ زبان بہی حضرت
موسیٰ کی کہل گئی اور گرہ جو زبان پر پڑگئی تہی وہ دور ہوگئی اور جسطرح سے حضرت موسیٰ نے دعا کی تہی کہ الٰہی ہارون کو میرا وزیر اور خلیفہ کردے اور میری پشت کو اس سے مضبوط کر ایسے
ہی جناب خاتم المرسلین صلعم نے حضرت علیؑ کیواسطے دعا کی تہی کہ الٰہی اسکو میرا وزیر مقرر کر اور میری پشت کو اس سے مضبوط کر وہ دعا حضرت کی مستجاب ہوئی اور حضرت علیؑ کی خلافت
کے مقدمہ مین یہہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ نازل ہوئی اور ذکر اسکا تفصیل سے سورۂ مائدہ مین یہہ انما ولیکم اللہ کی تفسیر مین پہلے اس سے گزر گیا ہے اور پیغمبر خدا صلعم کیواسطے احتیاج خلیفہ کی
تہی تو ان حضرت نے دعا کی تہی اسواسطے کہ جسوقت سے موسیٰ و ہارون وزیر اور مددگار کے حاضر تہے رسالت کے پہنچانے مین تو جناب سرور کائنات کے تمام جن و انس کے پیغمبر ہوکر آئے تہے
اور سر رئیس قریش کا عداوت مین مثل فرعون کے تہا مدد وزیر اور خلیفہ کے کیونکر بسر کرتے اور چاہیئے کہ خلیفہ بعد پیغمبر کے سب روے زمین اہل فضل مخلوقات ہو مثل علم اور زہد اور
شجاعت اور سخاوت اور عصمت کے تاکہ طالبان حق کو اسکی طرف رغبت ہو اور اسکے قول کو معتبر جانین و بعد جناب رسولخدا کے حضرت علیؑ مین سوا نبوت کے سب کمالات اور
صفات نیکو موجود تہے اور اسیواسطے جناب رسولخدا صلعم نے حضرت علیؑ سے فرمایا تہا کہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی من بعدی یعنی تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر
یہہ کہ نہین ہے کوئی پیغمبر بعد میرے کہ ہارون جو خلیفہ موسیٰ کا تہا وہ پیغمبر بہی تہا اور تو پیغمبر نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ علیؑ مین سوا نبوت کے اوصاف موجود تہے اور وہ مثل پیغمبر کے تہے
مگر نبوت اونمین نہ تہی اور اللہ تعالیٰ نے دعا حضرت موسیٰ کی قبول کرلی تو بعد اسکے اپنے احسان کا ذکر کرتا ہے کہ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر
تیرے اے موسیٰ مَرَّةً اُخْرٰۤی مرتبہ دوسرے یا وقت دوسرے اور مرۃ کا لفظ مصدر ہے یا ظرف ہے اِذْ اَوْحَیْنَاۤ یہہ بدل ہے پہلے ظرف سے یعنے احسان کیا ہمنے اوپر
تیری جسوقت کہ وحی کی ہمنے اِلٰۤى اُمِّكَ طرف ماں تیری کے مَا یُوْحٰۤى وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے یعنے وہ چیز کہ جسکو بغیر وحی کے نہین کرسکتے اور لفظ ما کا مصدریہ ہے اور مراد وحی
سے یہان الہام ہے یعنی تیری ماں کے دل مین ہمنے ڈالا جسوقت کہ تجہکو وہ جنتی تہا اور فرعون کے آدمی بچون کو قتل کرتے تہے اور وہ تیرے مقدمہ مین حیران تہی کہ کیا کرون اور کہتے ہین کہ
فرعون بچونکو اسواسطے قتل کرتا تہا کہ اسنے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک آگ ہولناک بنی اسرائیل کے محلہ کیطرف سے اسکے گہر کے گرد آئی اور گہر کو اسکے جلا دیا اور تعبیر دینے
والون نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ تیری ہلاکت اور تیری ملک کی خرابی اسکے ہاتہہ سے ہوگی فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل مین اگر لڑکا پیدا ہو
تو اسکو قتل کرو اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اسکو زندہ رکہو اور ہارون اس سال مین پیدا ہوئے تہے کہ جس سال مین لڑکونکو قتل نہین کرتے تہے اور موسیٰ اس سال مین پیدا ہوئے کہ جس
سال مین لڑکون کو قتل کرتے تہے اور موسیٰ کی ماں حاملہ ہوئی تو حمل انکا ظاہر نہین ہوا تہا اور موسیٰ پیدا ہوئے تو مادر موسیٰ نے نہ جانا کہ کیا کرون خدا تعالیٰ نے الہام کیا اور بعضے
کہتے ہین کہ فرشتہ بصورت بشر آیا اور یہ پیغام پہنچایا کہ اَنِ اقْذِفِیْهِ یہ کہ رکہدے تو اس موسیٰ کو فِی التَّابُوْتِ بیچ صندوق کے بعد اسکے کہ اسکے اندر روئی
بچہادی اور اسکی سوراخون کو روغن قیر سے بند کردی فَاقْذِفِیْهِ پس ڈالدے تو اسکو بعد رکہنے کے صندوق مین فِی الْیَمِّ بیچ دریا کے یعنے موسیٰ کو صندوق

مین بند کرکے دریا مین ڈالدی فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ پس چاہیے کہ ڈالدیوے اوس صندوق کو دریا یعنی ڈالدیگا دریا موسیٰ کو بِالسَّاحِلِ ساتھ کنارہ کے پس تو سمندر مین اندیشہ نکر کیونکہ کوئی
ضرر نہ پہنچیگا کہ دریا اوسکو قریب کنارہ کے پہنچا دیگا يَأْخُذْهُ لیلیویگا اسکو عَدُوٌّ لِّي دشمن کہ واسطے میرے ہے وَعَدُوٌّ لَّهُ اور دشمن کہ واسطے اسکے ہے یعنی فرعون اسکو لیلیویگا کہ دشمن
خدا کا اور دشمن موسیٰ کا ہے کہتے ہین کہ مادر موسیٰ نے موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریاے نیل مین ڈالدیا اور ایک نالی پانی کی دریا مین سے فرعون کے باغمین جاتی تھی اور وہ صندوق بہتا ہوا
اُس باغمین جو کہ فرعون کے مکان مین تھا جا پہنچا اور فرعون و آسیہ زن فرعون حوض کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور وہ نالی ادہر جاتی تھی جسوقت صندوق کو آتا ہوا دیکھا تو تعجب کرکے اسکو پکڑ
لیا اور اسکو کھولا تو ایک لڑکا ماہرو سیاہ چشم اُسمین نظر آیا اس سے تعجب انکا اور بھی زیادہ ہوا اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کے آنکھونمین ایک ایسی ملاحت تھی کہ جو کوئی اونکو دیکھتا تھا
دوست رکھتا تھا فرعون و آسیہ کی نظر جو انکی آنکھون پر پڑی تو ایک محبت انکی دلمین پیدا ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ اور ڈالی ہمنے اوپر تیرے مَحَبَّةً مِّنِّي
دوستی اپنی طرف سے کہ جو کوئی تجھکو دیکھتا تھا اے موسیٰ تو تیری محبت اسکے دلمین پیدا ہو جاتی تھی اور اس سبب سے فرعون تجھکو دوست رکھتا تھا اور اپنے سے جدا نہین کرتا تھا اور
یہہ محبت تیری لوگونمین ڈالی تھی تاکہ اپنا لطف تجھپر ہم کرین وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي اور تاکہ پرورش پاوے تو اوپر دیکھنے میرے کہ منظور نظر پرورش ہمارے کا ہو تو اور مین تیرے حال کا
حافظ او نگہبان ہون اور تجھپر مہربان کمال رہون اور بعضے قاری لِتُصْنَعْ کو بجزم الآخر پڑہتے ہین اور منقول ہے کہ فرعون و آسیہ نے حضرت موسیٰ کو اپنی فرزندی مین لیا اور انکی
پرورش کرنے مین آمادہ ہوے لیکن جو دایہ کہ دودہ پلانیکو آتی تھی موسیٰ اسکا دودہ نہین پیتے تھے اور مادر موسیٰ نے اپنی دختر سے کہ مریم اسکا نام تھا یہہ کہدیا تھا کہ تو دریاے نیل کے کنارہ پر
صندوق کو دیکھتی ہوئی چلی جا کہ کہان کو جاتا ہے جسوقت وہ صندوق فرعون کے باغمین آیا تو مریم بھی اس باغمین پہنچی اور حال موسیٰ کا وہان گزرا سب دیکھا اور دیکھا کہ بہا
سیر کسیکا دودہ نہین پیتا ہے اسوقت آسیہ کے پاس پہنچی اور اُس سے کہا کہ مین ایسی دایہ کو لاؤن کہ یہہ لڑکا اُسکا دودہ نوش کریگا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
یاد کر تو اے موسیٰ جسوقت چلتی تھی اور یا یہہ کہ ظرف القیت کی متعلق ہووے یعنی ڈالی ہمنے محبت تیری لوگونمین جسوقت کہ چلتی تھی وہ اور یا تصنع کی متعلق ہووے یعنے تاکہ پرورش کیا جاوے
تو ہماری نظر عنایت کا جسوقت کہ چلتی تھی وہ بہن تیری فَتَقُولُ پس کہتی تھی وہ آسیہ سے یا اسکی لونڈیون اور خادمون سے کہ هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا ہدایت کرون مین تمکو اور
راہ لیجاؤن مین تمکو عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ اوپر اس شخص کے یعنی اوپر اُس عورت کے کہ کفیل ہووے اس کے دودہ پلانیمین اور پرورش کرنیمین کہتے ہین کہ آسیہ نے جسوقت مریم سے یہہ بات سنی تو کہا کہ
اگر تو ایسا کرے تو تیرا بہت احسان ہوگا مریم وہانسے دوڑی ہوئی گئی اور اپنی ماکو ہمراہ لائی اور موسیٰ کو مادر موسیٰ کی گود مین دیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَرَجَعْنَاكَ پس پہیر دیا ہمنے تجھکو
إِلَىٰ أُمِّكَ طرف ماں تیری کے موافق وعدہ کے کہ ہمنے پہیر دینے کا وعدہ کیا تھا اور اسواسطے کہ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا تاکہ ٹھنڈی اور روشن ہو آنکھ اسکی یعنے آنکھ تیری ماکی وَلَا تَحْزَنَ اور نہ
غمگین ہووے وہ تیرے فراق مین کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ اپنی ماکے پاس آئے تو دودہ پینے لگے اسوقت انکی ماںنے کہا کہ مین چہوٹے بچے اور اثاثہ رکھتی ہون سو یہان مین نہین رہ سکتی
اور اگر یہان ہونگی تو گھر میرا برباد اور ویران ہوجائیگا پس ایسا نہین ہو سکتا کہ مین ہمیشہ کو یہان رہون تم لڑکے کو مجھکو دیدو کہ مین اپنے گھر کو لیجاؤن اور جو کہ
حق پرورش کا ہے اسکو ادا کرون فرعون و آسیہ نے دیکھا کہ یہہ لڑکا اور کسی عورت کا دودہ نہین پیتا ہے ناچار ہوکر مادر موسیٰ کے سپرد کیا اور اجرت دودہ پلانیکی مقرر کردی
موسیٰ نے اپنی ماکی گود مین پرورش پائی یہانتک کہ ہوشیار ہو گئے اور یہہ ایک نعمت ہے خدا تعالیٰ کی نعمتون مین سے کہ جنکو خدا تعالیٰ نے شمار کیا ہے اور ایک نعمت یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ
اُسکا ذکر کرتا ہے وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تو نے ایک جان کو اور قصہ اسکا یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی سواری جاتی تھی کہ ایک شخص قبطی فرعون کے قوم کا ایک بنی اسرائیل
کو پکڑے ہوے تہا بنی اسرائیل نے موسیٰ سے فریاد کی موسیٰ نے ایک گہونسا واسطے نصیحت کے اس قبطی کافر کے مارا کہ وہ مر گیا اتفاقاً اور دوسرے روز دیکھا کہ وہی اسرائیلی ایک
اور قبطی سے لڑتا ہے اور اونے پہر فریاد کی اور اس قبطی نے موسیٰ سے کہا کہ تو کیا آج مجھکو بھی قتل کریگا اور لوگون نے فرعون کے حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کا طرفدار جانکر اس
قبطی کی قصاص مین قتل کرنا چاہا خدا تعالیٰ نے الہام کیا کہ یہانسے مدین کو ہجرت کرجا اور حزبیل مومن آل فرعون نے بھی کہا کہ اسرائیلی تیرا قتل کرنا چاہتے ہین تو یہانسے
نکلجا وہ وہانسے ہجرت کرگئے اور خدا تعالیٰ نے انکو نجات دی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَنَجَّيْنَاكَ پس نجات دی ہمنے تجھکو مِنَ الْغَمِّ اندوہ قتل ہونیسے اور حکم کیا ہمنے تجھکو
کہ مدین کو ہجرت کرکے چلا جا اور جناب رسولخدا سے روایت بیان کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کرے خدا بھی موسیٰ کو کہ ایک مرد کو قتل کیا کہ جسوقت عمر انکی بارہ برس
کی تھی اور فرماتا ہے خدا کہ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا اور آزمایا ہمنے تجھکو آزمانا اور مبتلا کیا ہمنے یعنی مثل آزمانیوالونکی تجھسے ہمنے معاملہ کیا کہ کئی بار تجھکو بلاؤنمین ڈالکر ہمنے مبتلا
کیا اور تو پاک اور خالص اس سے باہر نکل آیا اور قصہ ہجرت موسیٰ کا انشاء اللہ تعالیٰ سورہ قصص مین آویگا اور مبتلا ہونا موسیٰ کا بلاؤنمین قسم قسم کا تھا کہ سفر ہجرت
کرکے اور اپنے وطن کو چہوڑکر پیادہ پا مدین کو روانہ ہوے فرعون کے آدمیون کے خوف سے کہ ایسا نہو کہ خبر پاکر پکڑ لیوین اور مجھسے اس قبطی کا قصاص لیوین اور اپنے پاس خرچ
راہ نہین رکھتے تھے بھوکے ہوکر روانہ ہوے اور دس برس تک اُجرت مین دنبیان چرائین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَبِثْتَ پس ٹھیرا تو سِنِينَ

برسون فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ بیچ لوگون مدین کے دس برس یہانتک کہ حضرت شعیب جو خسر تھے مہر مین دس برس انکی بکریان چرائین اور کہتے ہین کہ مدین ایک شہر ہے دس منزل مصر سے اور بعد
اسکے ایک اور نعمت کا ذکر کرتا ہے خدا تعالے کہ ثُمَّ جِئْتَ پہر آیا تو عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى اوپر ایک اندازہ کے اے موسی اسجگہ یعنے ایک وقت اندازی کیے گئے مقرر پر تو یہان آیا کہ
تجہسے اس جگہ ہم وقت کلام کرون اور تجہکو پیغمبری دون نہ دوسرے وقت پہلے اور پیچہلے وقتونمین ہے اور اُس عمر کی مقدار پر نبوت دون کہ جس عمر مین انبیا پر وحی کیجاتی ہے
اور وہ چالیس برس کی عمر ہے جیسے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ نہین پیغمبر کیا ہے خدانے کسی کو مگر چالیس برس کی عمر مین لیکن عیسےٰ اور یحیےٰ اس سے مستثنے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ
وَاصْطَنَعْتُكَ اور پسند کیا مینے تجہکو اور برگزیدہ کیا لِنَفْسِيْ واسطے محبت اور وحی اور پیغمبری اپنے کے کہ تجہکو اپنا مخصوص اور دوست کیا اور پہر اللہ تعالے نے حکم کیا
موسی کو کہ اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور بہائی تیرا ہارون بِاٰيٰتِيْ ساتہ معجزون اور نشانیون قدرت میری کے اور وہ نو معجزے تہے چنانچہ سورہ
اعراف مین مذکور ہے ہین وَلَا تَنِيَا اور نہ سستی کروتم اور قصور مت کروتم فِيْ ذِكْرِيْ بیچ یاد میری کے کہ مجہکو فراموش مت کرو جس جگہ کہ ہو تم اور یا یہ کہ سستی مت کرو
تم بیچ پہنچانے پیغام میرے کے اور میری طرف انکو بلانے مین کہ فرعون سے خوف کرکے انکی ہدایت مین سستی کرو اور منقول ہے کہ موسی نے اپنے عیال کو وہین چہوڑا اور خود طرف
مصر کے متوجہ ہوے اور وحی پہنچی کہ مینے تیرے بہائی ہارون کو نبوت عطا کی اور اسکو بہی تو اپنے ہمراہ لے اور وہ اسطرف کو متوجہ ہوا ہے اسکے استقبال کو تو جا اور کہتے ہین کہ
ہارون کو الہام ہوا کہ موسی اسطرف کو آتا ہے اسکے استقبال کو ایک منزل جا رستہ مین دونو بہائیون کی ملاقات ہوئی اور آپسمین گلے ملے اور ایک نے دوسرے کی خبر استفسار کی
اور جب دونو باہم ہوے تو آواز آئی کہ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونو اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے اِنَّهٗ طَغٰى تحقیق کہ وہ حد سے گذر گیا ہے اور نافرمانی اور زیادتی اسکی نہایت
مرتبہ کو پہنچی ہے اور جسوقت کہ تم اسکے پاس پہنچو تو فَقُوْلَا لَهٗ پس کہو تم واسطے اسکے قَوْلًا لَّيِّنًا بات نرم کہ حسن خلق کے ساتہ طرف حق کے اسکو بلاؤ اور سخت کلامی
نہ کرو کہ پہر غصہ کرے اور اسکو ایمان لانے پر وعدہ دو ہمیشہ جوان رہنیکا اور بادشاہی کے ہمیشہ باقی رہنے کا اور بعد مرنے کے بہشت مین ہمیشہ رہنیکا اور سختی سے پیش نہ آنا لَعَلَّهٗ
يَتَذَكَّرُ تاکہ وہ نصیحت پکڑے ہمارے کلام سے اور وحدانیت حق کیطرف رجوع کرے اَوْ يَخْشٰى یا ڈرے عذاب خدا سے اور اسقدر تاکید کرنی فرعون کے سمجہانے مین باوجود علم اس بات کی کہ وہ
ایمان نہین لائیگا یہ محض واسطے تمام کرنے حجت کے ہے اور اسکی عذر کے قطع کرنیکے واسطے اور کہتے ہین کہ موسی جانے مصر کو روانہ ہوے اور اپنی عیال کو وہین چہوڑا اور وہ تمام شب
حضرت موسی کی انتظاری مین اُس صحرا مین پڑی رہے اور دوسرے روز بہی وہین پڑی رہے اور کچہ خبر نہ پائی اور حیران تہے کہ اتفاقا ایک جماعت مدین کے لوگونکی وہان آئی اور انہون
نے صفورا زوجہ موسی کو پہچانا اور اسکو مدین مین حضرت شعیب کے پاس لیگئے اور فرعون کے غرق ہونیکے بعد انکو موسی کے حال سے خبر ہوئی اور جسوقت موسی اور ہارون کی
رستہ مین ملاقات ہوئی تو موسی نے تمام حال ہارون سے بیان کیا ہارون نے کہا کہ اے برادر شوکت اور دبدبہ جو کچہ کہ تو نے دیکہا تہا فرعون کا اب اُس سے زیادہ ہے اور اسنے سبب مین
حکم قتل کا دیا ہے اور موسی نے جسوقت سنا تو انکو بہی اندیشہ ہوا اسوقت دونو بہائیون نے متفق ہو کر قَالَا کہا ان دونو نے کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اے پروردگار ہمارے تحقیق
کہ ہم ڈرتے ہین اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اس امر سے کہ بہت جلدی زیادتی کرے وہ فرعون اوپر ہمارے عذاب کرنے مین جلدی کرے یہانتک کہ ہمکو حق کیطرف بلانے اور معجزہ دکہلانے
سے پہلے ہی مروا ڈالے اَوْ اَنْ يَّطْغٰى یا یہ کہ حد سے گذر جائے اور کفر اور نافرمانی کو زیادہ کرنے لگے اور تیری جناب مین بے ادبی سے کلام کرے قَالَ کہا خدا نے کہ
اے موسی اور ہارون لَا تَخَافَآ مت خوف کرو تم اسکی زیادتی اور حد سے گذرنے سے اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ تحقیق کہ مین ہمراہ تمہارے ہون اور حافظ اور مددگار تمہارا ہون
اَسْمَعُ سنتا ہون مین پکارنے تمہارے کو یا جو کچہ کہ وہ تمکو اور مجہکو کہیگا اسکو سنونگا وَاَرٰى اور دیکہتا ہون جو کچہ کہ تمہارا اور اُنکے درمیان جاری ہوگا اور وہ کام کرون کہ
اسکا ضرر تمکو نہ پہنچے پس فَاْتِيٰهُ پس جاؤ تم اسکے پاس فَقُوْلَآ پس کہو تم کہ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ تحقیق ہم دونون بہیجے ہوے پروردگار تیرے کے ہین فَاَرْسِلْ مَعَنَا
پس بہیجدے تو ہمراہ ہمارے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بنی اسرائیل کو یعنے انکو رہائی دے اپنی بندگی سے اور اپنی خدمت سے انکو خلاص کر تاکہ ہم ارض مقدس کو روانہ ہون کہ وہ
مسکن اور وطن ہمارے باپ دادا کا ہے وَلَا تُعَذِّبْهُمْ اور نہ عذاب کر تو انکو محنت اور مشقت کے کام انکی سپرد کرکے اور انکی اولاد کو قتل کر کے اور انکی عورتونکو خدمتگار
بناکر اور اپنی رسالت کے تصدیق کے واسطے کہو تم کہ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہین ہم تیرے پاس نشانی قدرت پروردگار تیرے کی پاس سے کہ وہ معجزہ ہے
اور کہو کہ وَالسَّلٰمُ اور سلام ملائکہ جنت کا یا سلامتی دونو جہان کی عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اوپر اس شخص کے کہ پیروی کرے راہ راست کی کہ وہ ایمان بوحدانیت
خدا ہے اور کہو کہ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ تحقیق ہم وہ ہین کہ وحی کیئے گئے ہین طرف ہمارے یعنے ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ اَنَّ الْعَذَابَ تحقیق کہ عذاب دنیا اور آخرت کا
عَلٰى مَنْ كَذَّبَ اوپر اُس شخص کے ہے کہ جہٹلایا اُسنے رسولونکو اور خدا کو وَتَوَلّٰى اور پشت پہیری اُس سے اور امر حق سے پس دونو بہائی مصر مین فرعون کے
پاس آئے اور جو کچہ خدا تعالے نے فرمایا تہا وہ اُس سے بیان کیا جسوقت فرعون نے یہ سنا تو قَالَ کہا کہ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى پس کون شخص ہے

پروردگار تمہارا اے موسیٰ کہ جسکی پرستش کے واسطے تم بہت کہتے ہو اور خطاب دونوں کیطرف اور خاص کرنا موسیٰ کا اسواسطے ہے کہ موسیٰ اصل تہے اور ہارون انکے وزیر تہے اور جستجو فرعون نے
استفسار کیا کہ اے موسیٰ پروردگار تمہارا کون ہے اُسوقت موسیٰ نے بزبان فصیح فرمایا او قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ کہا کہ پروردگار ہمارا وہ شخص ہے کہ جسنے اپنی محض عنایت اور رحمت سے
اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ دیا ہی ہر چیز کو اپنی مخلوقات مین سے خَلْقَهٗ صورت اُسکی کو کہ اُسکی حال کے لائق تہی اور شکل کہ جو اُسکی کمال کے موافق تہی اور اُسکی نفع کی مطابق تہی جیسے کہ دیا آنکھ
کا اُس ہیئت کے واسطے کہ مطابق دیکھنے کے ہے اور کان مطابق سننے اُس شکل کے ہے اور ایسی ہی ہاتہ اور پاؤن اور ناک اور زبان غرض یہ ہے کہ جو صورت اور شکل کہ ہر ایک کے واسطے
مقدر ہوئی تہی وہ اُسکو دی ثُمَّ هَدٰی پہر راہ بتائی اُسکو ہر شئی کے فائدے اور ضرر کے اور کہانا پینا اور نکاح کرنا اور معاش کا کسب کرنا اور امور دین مین سعی کرنا کہ جو سبب
بہشت کی نعمتون کی حاصل ہونیکا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین ہے کوئی شئی مخلوقات خدا مین سے مگر کہ پہچانا جاتا ہے شکل اُسکی سے کہ نر ہے یا مادہ ہے اور
ہدایت کی اُسکو واسطے نکاح کے اور کہتے ہین کہ یہ کلام حضرت موسیٰ کا جواب ہے فرعون کے سوال کا نہایت بلاغت مین اسواسطے کہ باوجود مختصر ہونے کے شمار کرتا ہے جمیع موجودات کے
حال کے طرف اور دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ جو کہ غنی بالذات اور قادر ہے وہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور جمیع مخلوقات محتاج اُسکی ہین اور فرعون نے جسوقت یہ کلام سُنا تو حیران
ہوگیا اور کچہ جواب دے نہ سکا اور اس امر کے اندیشہ سے کہ ایسا نہو کہ اس امر مین خاموش ہون تو لوگ میری قوم کے مجہکو چہوڑ کر اُس خدا کے طرف مائل ہو جائین اسواسطے اس کلام کو
ترک کر کے اور امر کو پوچہنے لگا موسیٰ سے عاجز کرنے کیواسطے اور قَالَ کہا کہ اے موسیٰ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی پس کیا حال ہی اہل قرنون پہلون کا یعنے پہلی زمانے کے
لوگونکا کیا حال ہے جنہون نے تیرے خدا کو نہین پرستش کی ہی مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے کہ بعد مرنیکی وہ سعادت اور دولت مین ہین یا عذاب اور بدبختی مین قَالَ کہا
موسیٰ نے کہ عِلْمُهَا علم اُنکا اُنکا کیا حال ہے عِنْدَ رَبِّیْ نزدیک پروردگار میرے کے ہے یعنی یہ غیب ہے اور غیب کو سوا خدا کی کوئی نہین جانتا ہی مگر جو کچہ کہ خدا خبر دے جسکو کہ چاہے اور جو کچہ کہ
اعمال اُن لوگونکی ہین وہ ثابت ہین فِیْ كِتٰبٍ بیچ لوح محفوظ کی یا نامہ اعمال مین کہ فرشتے لکہتے ہین اور موافق اُنکی اعمال کے اُنکو جزا اور سزا ملیگی اور خدا میرا سب جانتا ہی کہ
لَا یَضِلُّ رَبِّیْ نہین خطا کرتا ہی پروردگار میرا کہ نہ راہ پاوے وَلَا یَنْسَی اور نہ بہولتا ہی کسی چیز کو اسواسطے کہ گمراہی اور فراموشی عالم بالذات پر محال ہی اور جسنے اُسکی وحدانیت
کا اعتقاد نہین کیا ہی اُسکو بدون عذاب لینے کے نہین چہوڑتا ہی اور جو کوئی اُسکی وحدانیت کا اعتقاد رکہتا ہے اُسکو بدون جزا دئی نہین چہوڑتا ہی اور حضرت موسیٰ نے اپنی پروردگار کا
وصف بیان کرنا پہر شروع کیا کہ اَلَّذِیْ جَعَلَ وہ شخص ہے کہ کردیا اُسنے لَكُمُ الْاَرْضَ واسطے تمہارے زمین کو مَهْدًا بچہونا کہ اُسپر بیٹہتے ہو اور گہر بناتے ہو وَسَلَكَ لَكُمْ
اور چلائی واسطے تمہارے اور پیدا کئی فِیْهَا بیچ اُسکی سُبُلًا رستے جنگلون مین اور پہاڑون مین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے ہو اپنے مطلبون اور فائدون کے واسطے وَاَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ اور نازل کیا ہی اُسنے آسمان سے مَآءً پانی کو فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پس باہر نکالا ہمنے بسبب اُسکے اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ قسمونکو طرح طرح کی روئیدگیون سے شَتّٰی کہ
مختلف ہین مزہ اور رنگ اور نفع اور ضرر مین اور تاثیر ہر ایک کے علیحدہ ہے باوجود ایکسے ہونے پانی کے اور شَتّٰی جمع شتیت کی ہے اور وہ ازواجا کی صفت واقع ہوا ہے اور یہ روئیدگی
جو خدا تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہے بعضے تو اُنمین سے واسطے آدمیون کے ہی اور بعضے واسطے چوپاؤنکی چنانچہ فرماتا ہی کہ كُلُوْا کہاؤ تم اُنمین سے جو کچہ کہ قابل کہانے کے ہے
وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ اور چراؤ تم چوپاؤن اپنون کو چراگاہ مین جو کچہ کہ تمہارے کہانے کے لائق نہو مثل گہانس وغیرہ کے یہ سب ہمنے تمہارے فائدہ کے واسطے پیدا کیا ہی
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُسکی یعنے جو کچہ کہ مذکور ہوا ہے اُسمین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی اور دلیلین ہین وحدانیت پروردگار کی لِّاُولِی النُّهٰی ۝ ع
واسطے صاحبان عقول کے کہ عقل جنکی منع کرتی ہی پیروی باطل سے اور اختیار کرنے برائیون سے از انجملہ کہانا اور پینا حرام چیز کا ہی کہ عقل ہرگز اجازت دیگی کہانیکی اُس چیز کے
واسطے کہ خدا نے جسکو حرام کیا ہی اور اب اصل خلقت سے اطلاع دیتا ہے کہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اُسی مین سے پیدا کیا ہی ہمنے تمکو یعنے اصل خلقت باپ تمہارے آدم کی خاک ہے زمین کی
اور تبیان مین لکہا ہی کہ حق تعالے فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ وہ آدمی کی دفن کی جگہ سے کچہ خاک اُٹہا لاتا ہی اور نطفہ پر جو کہ اُسکی وجود کی اصل ہے اُسکو چہڑکتا ہی تاکہ آدمی نطفہ اور خاک سے
ملکر پیدا ہووے اور اُسی خاک مین مدفون ہوتا ہے اور یہی سے خدا تعالے خبر دیتا ہی کہ تمکو زمین سے پیدا کیا وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ اور بیچ اُس مین کے پہر پہیجا اینگے ہم تمکو بعد مرنیکی وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
اور اُسی مین سے باہر نکالینگے ہم تمکو تمہاری خاک کو جمع کر کے اور اُسمین روح داخل کر کے تَارَةً اُخْرٰی ۝ مرتبہ دوسرے واسطے حساب اور جزاے اعمال کے اور تارة اخری
موصوف اور صفت منصوب علے الظرفیة ہین اور موسیٰ نے فرعون کو ان کلمات کے ساتہ خبر کی اُسکی اصل خلقت سے کہ خاک سے پیدا ہوا ہے کہ جو پامال سب حیوانات کی ہے تاکہ اپنی تکبر
اور سرکشی کو دور کرے اور غرور کے نشہ سے ہوشیار ہو اور زیادتی سی طرف ایمان کے رجوع کرے لیکن وہ اس نصیحت سے پند پذیر نہوا اور حضرت موسیٰ سے معجزہ طلب کیا حضرت
موسیٰ نے عصا کو زمین پر ڈالدیا وہ اژدہا بنگیا اور پہر اُسکو اُٹہا لیا تو وہ عصا ہوگیا اور ہاتہ کو روشن کر کے دکہلایا اور نو معجزے جو کہ سورۂ اعراف مین مذکور
ہوئے ہین اُسکو دکہلائے کسی پر وہ ایمان نہ لایا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اور البتہ تحقیق دکہلائے ہمنے اُس فرعون کو اٰیٰتِنَا كُلَّهَا

مسخر کیا ہے کل وہ معجزے جو موسیٰ کو دیئے تھے لیکن وہ ایمان نہ لایا فَكَذَّبَ پس جھٹلایا موسیٰ کو زیادتی عناد اور نافرمانی سے وَاَبٰى اور انکار کیا ایمان لانے اور فرمانبرداری سے قَالَ کہا موسیٰ کو فرعون نے کہ اَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس لِتُخْرِجَنَا تاکہ نکالدے تو ہمکو مِنْ اَرْضِنَا زمین ہماری سے کہ وہ مصر ہے بِسِحْرِكَ يٰمُوسٰى ساتھہ جادو اپنے کے اے موسیٰ یعنی ہمنے جانا کہ تو جادوگر ہے اور چاہتا ہے تو کہ ہمکو مصر سے نکالدے اور بنی اسرائیل کو ہماری جگہہ کا مالک کرے اور تو بادشاہی کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون جان گیا تھا کہ یہہ وہی شخص ہے کہ جسکا کھٹکا تھا اسلئے اپنی بادشاہی کے زوال سے ہراسان تھا اور جادوگر قرار دینا موسیٰ کو ایک بہانہ تھا اسواسطے کہ فرعون سے بادشاہ کو جادو کے زور سے کوئی نہیں نکال سکتا تہا کہ اُسکو اُسکے شہر سے نکال دیوے اور اُسکی جگہہ خود بادشاہ بنکر بیٹھہ جاے اور بعد اسکے فرعون نے کہا کہ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ پس چاہیئے کہ لاویں ہم تیرے پاس ایک جادو مِّثْلِهٖ مانند اُس جادو تیرے کی اور اُس جادو سے تیرے جادو کا مقابلہ کریں تاکہ آدمی جانیں کہ تو پیغمبر نہیں ہے بلکہ ایک جادوگر ہے فَاجْعَلْ پس مقرر کر تو بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ درمیان ہمارے اور درمیان اپنے مَوْعِدًا وعدہ کو واسطے مقابلہ کرنے دونو طرف کے جادو کے ایسا وعدہ کہ لَّا نُخْلِفُهٗ کہ نہ خلاف کریں ہم اسکی نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ نہ ہم اور نہ تو بلکہ جسوقت کہ وعدہ کی ساعت آپہنچے تو ہم اور تو دونو حاضر ہوں مَكَانًا سُوًى مکان برابر کو اور مکانا حال واقع ہوا ہے یعنے جس مکان میں دونو طرف کے جادو کا مقابلہ ٹہرے اُسکی مسافت ہمارے اور تمہارے مکان سے برابر ہو اور یا یہہ کہ وہ مکان برابر ہو اور کچھہ بلندی و پستی اُسمیں نہووے تاکہ سب آدمی تماشا دیکھیں قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ کہا موسیٰ نے جواب میں فرعون کے کہ وعدہ گاہ تمہارا دن آرایش کا ہے کہ وہ روز قبطیوں کی عید کا ہے یہہ موعد ظرف ہے اور پہلا موعد ظرف تہا اور بعضوں نے یوم کو منصوب پڑہا ہے حاصل کہ حضرت موسیٰ نے وعدہ گاہ کو روز عید ٹہرایا کہ وہ ایکدن مقرر تہا مصریوں میں کہ زینت کرکے وہاں جاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ نوروز بازار لگتا تہا اور لوگ وہاں زینت کرکے واسطے سیر و تماشے کے جاتے تھے اور اُس روز کو واسطے مقرر کیا تاکہ ظاہر ہونا حق کا اور پست ہونا باطل کا ایک بڑے معرکہ اور کثرت انبوہ میں واقع ہو اور شہرت اسکی تمام عالم میں ہو اور کہا موسیٰ نے کہ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ جمع کیجاویں آدمی چاشت کیوقت اور عطف اسکا یوم پر ہے یعنے وعدہ گاہ تمہارا روز زینت کا ہے اور جمع ہونا آدمیوں کا چاشت کے وقت کہ وہ وقت بلند ہونے آفتاب کا ہے ایک پہر دن چڑھے کے قریب کہ اسوقت دن بہت روشن ہوتا ہے فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ پس پشت پھیری فرعون نے اپنی مجلس سے اور وہاں سے اٹھکر خلوت میں گیا اور اپنے مصاحبوں سے مشورہ کرکے چاروں طرف آدمی واسطے جادوگروں کی طلب میں چنانچہ پہلے اس سے ذکر اسکا سورہ اعراف و یونس میں گزر گیا ہے فَجَمَعَ كَيْدَهٗ پس جمع کیا فرعون نے کید اپنے کو یعنی کید کرنیوالے گروہ کو کہ وہ جادوگر تھے اور سامان کو جادو کے جمع کیا ثُمَّ اَتٰى پہر آیا اُس وعدہ گاہ پر جادوگروں کو ہمراہ لیکر کہتے ہیں کہ وہ جادوگر بہتر تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ چارسو تھے کہ ہر ایک کے ہمراہ گون لاٹھیوں اور رسیوں کی تھی اور بعضے تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ تیس ہزار تھے اور ایک روایت میں ستر ہزار مذکور ہیں اور جسوقت فرعون مع جادوگروں اور اپنے ہمراہیوں کے وعدہ گاہ میں آیا اور حضرت موسیٰ بھی وہاں آئے تو قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى کہا واسطے انکے موسیٰ نے یعنے موسیٰ نے جادوگروں سے بعد ملاقات کے کہا کہ اے قوم وَيْلَكُمْ وائے ہے تمپر کہ لَا تَفْتَرُوْا نہ افترا کرو تم اور مت بناؤ تم عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ خدا کی قدرت کی نشانی کو تم جادو کہو اور جادو سے اُسکا مقابلہ کرو اور یا یہہ کہ خدا پر دروغ مت باندھو کہ اُسکی واسطے شریک مقرر کرو کہ فَيُسْحِتَكُمْ پس جڑ سے اکھاڑ دیوے وہ تمکو بِعَذَابٍ ساتھہ عذاب کے کہ نازل کرے تمپر وَقَدْ خَابَ اور تحقیق کہ بے نصیب اور نا امید ہوا مَنِ افْتَرٰى وہ کہ جھوٹ بنایا یعنی خدا پر اور امر باطل کو اسکی طرف منسوب کیا اور ویل منسوب ہے فعل مقدر سے یعنے الزمکم اللہ الویل اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مرکب ہے وی اور لکم سے اسصورتمیں یہہ دونو مبتداء اور خبر ہونگے القصہ جسوقت جادوگروں نے یہہ کلام موسیٰ سے سُنا تو فَتَنَازَعُوْا پس گفت و شنود کی انہوں نے اَمْرَهُمْ امر اپنے میں بَيْنَهُمْ درمیان اپنے یعنی باہم کہا کہ یہہ کلام اسکا جادوگروں کا سا نہیں ہے وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس چھپایا انہوں نے راز کو اور مشورہ کو اپنے فرعون کے آدمیوں سے اور آخرکو یہہ بات قرار پائی کہ اگر یہہ غالب آئیگا تو ہم اسکی پیروی کرینگے اور اسکے خدا پر ہم ایمان لائینگے اور اگر ہم اسپر غالب آئے تو وہ جادوگر ہے اُسوقت اسکو فرعون سپرد کرینگے جو چاہے سو کرے پہر فرعون نے بالاخانہ سے دیکھا کہ جادوگر آپس میں مشورہ کر رہے ہیں پوچھا کہ یہہ جادوگر کیا کہتے ہیں انہوں نے فرعون کے خوف سے قَالُوْٓا کہا انہوں نے کہ اِنْ هٰذٰنِ تحقیق یہہ دونو یعنے موسیٰ اور ہارون لَسٰحِرٰنِ البتہ جادوگر ہیں اور ھذان کو بعضوں نے ہذین پڑہا ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ھذان تخفیف نون ان سے اور باقیوں نے اِنّ ہذان بتشدید نون اور اہلسنت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عثمان نے کہا ان ہذان لساحران قرآن میں ایسا ہی کسینے کہا کہ اسکو قرآن میں سے نکال ڈالیں کہا رہنے دو اسمیں کچھہ حلال اور حرام کا ذکر نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قالوا کی ضمیر فرعون کی اور اسکے پیروان کیطرف پہرتی ہے یعنے کہا فرعون نے مشورہ کرکے کہ تحقیق یہہ دونو جادوگر ہیں يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ چاہتے ہیں یہہ کہ نکالدیویں تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ زمین تمہاری سے بِسِحْرِهِمَا ساتھہ جادو اپنے کے وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى اور لیجائیں وہ دونو مذہب تمہارے کو کہ بہتر اور فضل تمام مذہبوں سے ہے اور اپنے دین کو ظاہر کریں اور یا یہہ کہ اہل طریقہ تمہارے کہ بنی اسرائیل ہیں انکو لیجائیں اور وہ اُس زمانہ میں اہل دانش اور فضل

اور علم شہور یہی القصہ جسوقت فرعون نے جادوگرون سے سُنا کہ موسیٰ اور ہارون دونو جادوگر ہین اور ارادہ قبطیون کے نکالدینے کا رکہتے ہین تو غضب مین آیا اور جادوگرون سے کہا کہ
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ پس جمع کرو تم سامان کید اپنی کا یعنی جادو کا سامان اپنی رسیّون اور لاٹہیون کا ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پہر آؤ تم صف باندہکر وعدہ گاہ مین اور صفا حال واقع ہوا ہے یعنی
تم میدان مین صف باندہکر کہڑے ہو کہ تمہاری ہیبت لوگونکے دلونمین ہو اور کوشش کرو کہ اوپر غالب ہو جاؤ اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قول جادوگرون کا ہے انہون نے آپسمین کہا کہ سب اپنا اور
سامان ہمراہ لیکر چلو اور ایکمرتبہ ہی موسیٰ کیطرف متوجہ ہو کہ وہ ہمسے عاجز ہو جاوے وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ اور تحقیق کہ مراد کو پہنچا آجکے دن مَنِ اسْتَعْلٰى وہ شخص کہ غالب آیا جادو مین یہہ جملہ
معترضہ ہے تمام جادوگرون نے صف باندہی وعدہ گاہ مین اور موسیٰ اور ہارون دونو برابر کہڑے ہوے اور جادوگر موافق ایک روایت کے تین سو گونین لاٹہیون اور رسیون کی اور اونکو خالی
کرکے اور رسیان انکی پارہ سے بہر دین انمین لائے اور بطریق ادب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى کہا انہون نے کہ اے موسیٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہہ کہ ڈالے تو اپنے عصا کو پہلے وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اور
یا یہہ کہ ہووین ہم اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى پہلے ان لوگونکے کہ ڈالین ہم رسی اور لاٹہیونکو حضرت موسیٰ نے بے پروائی سے قَالَ کہا کہ بَلْ اَلْقُوْا بلکہ ڈالو تم پہلے جسمین اگر اپنے دعا کی تاب
کرنے پر حجت لاسکتے ہو اور غرض اس قول سے حضرت موسیٰ کی یہہ تہی کہ یہہ جادوگر اپنی نہایت کوشش کو اسمین خرچ کرین اور اپنی قدرت کی موافق جادو کو خوب کرین تاکہ بعد اسکے
خدا تعالیٰ انکی جادو کو نیست اور نابود کردے پس غرض جادوگرون نے اپنی لاٹہیان اور رسیان پارہ سے بہری ہوئی چہوڑین اور پارہ حرارت آفتاب سے حرکت مین آگیا ان سبونکو لیکر چلا
فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پس ناگاہ رسیان انکی اور لاٹہیان انکی يُخَيَّلُ اِلَيْهِ خیال کیجاتی تہین طرف اس موسیٰ کے مِنْ سِحْرِهِمْ جادو انکے سے کہ گویا اَنَّهَا تَسْعٰى
تحقیق کہ وہ دوڑتے ہین یعنی موسیٰ کو یہہ خیال ہوا کہ یہہ سانپ ہین اور ہر طرف کو دوڑتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ الیہ کی ضمیر طرف فرعون کے پہرتی ہے اور موافق قول اول کے کہ
قریب القیاس یہی ہے فَاَوْجَسَ پس پایا فِيْ نَفْسِهٖ بیچ جی اپنے کے خِيْفَةً خوف کو مُّوْسٰى موسیٰ نے یعنے اس حال کو موسیٰ نے دیکہا تو خوف کیا کہ تقاضا بشریت کا یہی کہ
اسکو ابطال کا شک رکہتی ہے اور یا اسواسطے خوف کیا کہ نظارہ کرنیوالے ایسا نہو کہ جادو اور معجزہ مین فرق نکرین اور حق باطل کے ساتہہ مشتبہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسوقت
یہہ وہم موسیٰ سے پر غالب ہوا تو قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہمنے کہ نہ خوف کر تو اس سے کہ جسنے تجہکو وہم مین ڈالا ہے اسواسطے کہ کاروبار جادوگرونکا شکست ہو جائیگا اور امر تیرا
لوگون پر ہرگز مشتبہ نہوگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق کہ تو بلند اور غالب ہے ان پر اور وہ سب مغلوب ہین وَاَلْقِ اور ڈالدے تو مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اسکو کہ بیچ دست
راست تیرے کے ہے اور عصا کا نام نہ لینا اور کنایہ اس سے کرنا یہہ واسطے حقارت ان چیزونکی ہے کہ جو انہون نے چہوڑی تہین اصلی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکہتا کیا ہے یہہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے
اسکو زمین پر ڈالدے تَلْقَفْ نگل جائیگا وہ مَا صَنَعُوْا اس چیز کو کہ کیا ہے انہون نے یعنے جو کچہہ لاٹہیان اور رسیان انہونکی چہوڑی ہین سبکو نگل جائیگا اِنَّمَا صَنَعُوْا تحقیق
وہ چیز کیا ہے انہونے كَيْدُ سٰحِرٍ مکر ہے جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ اور نہین رستگاری پاتا ہے السَّاحِرُ جادوگر نہ الا امید انکو نہین پہنچتا ہے حَيْثُ اَتٰى
جس جگہہ کہ آوے یعنی جس جگہہ کہ جاوے اپنی مقصود کو نہین پاتا ہے القصہ حضرت موسیٰ نے موجب حکم خدا عصا کو زمین پر ڈالدیا وہ بقدرت خدا اژدہا بنگیا اور منہ کہولکر
جادوگرونکی اور انکی سامان کیطرف چلا اور جتنے سب تیون اور رسانیون کو جو کہ سانپ دکہلائی دیتے تہے ایک نوالہ کرگیا اور وہ چار بار رسیون اور لاٹہیون کی تہی
جنکا نوالہ کیا اور پیٹ مین اسکی کچہہ بہی معلوم نہوا سب آدمی اس سے خوف کرکے بہاگے اور حضرت موسیٰ نے اسکو اٹہا لیا پہر بہی عصا بنگیا اور جادوگرون نے
جانا کہ یہہ جادو نہین ہے بلکہ یہہ قدرت خدا کی اور معجزہ ہے فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرنیوالے اور سجدا حال واقع ہوا ہے یعنی وہ جادوگر
امر دیکہتے ہی سجدہ مین خدا کے گر پڑے باعتبار صدق اعتقاد اور نیت خالص کے اور تعظیم اس معجزہ کے قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا انہون نے ایمان لائے ہم بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
ساتہہ پروردگار ہارون اور موسیٰ کے اور ذکر ہارون کا موسیٰ سے پہلے بسبب زیادہ ہونے عمر ہارون کے ہے موسیٰ سے اور منقول ہے کہ جسوقت جادوگر سجدہ مین پڑے تو خدا تعالیٰ نے
بہشت مین جو جگہہ انکی واسطے مقام اور محل مقرر کی تہی اسوقت انکو سب دکہلادی اور جسوقت انہون نے اپنی مقام بہشت مین دیکہے تو سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہم موسیٰ اور
ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تصدیق کی اور فرعون نے جسوقت یہہ امر دیکہا کہ وہ سجدہ مین پڑگئے اور خدا پر ایمان لائے تو قَالَ کہا اٰمَنْتُمْ
کیا ایمان لائے تم اور حفص نے بدون استفہام کی اٰمنتم پڑہا ہے یعنے ایمان لائے تم اور تصدیق کی تمنے لَهٗ واسطے اس موسیٰ کے اور اسکی دین کو اختیار کیا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
پہلے اسکے کہ اذن دون مین واسطے تمہارے اسپر ایمان لانیکا اور گمان فرعون کا یہہ تہا کہ میرے دین کے سوا کوئی کسی دین پر ایمان نہین لاتا مگر میرے اذن سے ہو اسواسطے ایسا کہا اور
بعد اسکے کہا کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ موسیٰ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ البتہ بزرگ تمہارا ہے جادو کے فن مین جسنے عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ سکہلایا ہے تمکو جادو یعنی موسیٰ جادو کے فن مین استاد تمہارا
ہے سبکا اور تمنے اس سے سازش کی ہے اور چاہتے ہو کہ بادشاہی کو مجہسے لیلو اور آدمیونکو میری طرف سے برگشتہ کرو اور تم جو اس سے مغلوب ہوگئے تو یہہ سبب اسکا ہے کہ وہ استاد
تمہارا ہے اور شاگرد استاد سے عاجز ہوتے ہین اور بسبب ادب استاد کی تم مقابلہ اسکا نہین کرسکتے ہو اور بعد اسکی دہمکی دینے کے واسطے کہا کہ فَلَاُقَطِّعَنَّ پس البتہ کاٹونگا

مین اَیۡدِیَکُمۡ ہاتہ تمہارے وَاَرۡجُلَکُمۡ اور پانو تمہارے مِنۡ خِلَافٍ خلاف کرکے دہنا ہاتہ اور بایان پانو یا دست چپ و پاے راست تمہارا کاٹونگا وَلَاُصَلِّبَنَّکُمۡ اور البتہ سولی دونگا مین تمکو فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ بیچ تنہون کہجور کے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان فی بمعنی علیٰ ہے یعنے تمکو کہجور کے تنہون پر سولی دونگا کہ وہ درخت بلند ہے تاکہ تمکو سب آدمی دیکہیں اور عبرت پکڑین کہتے ہین کہ سولی دینا فرعون سے ایجاد ہوا ہے وَلَتَعۡلَمُنَّ اور تاکہ جانو تم کہ اَیُّنَا کونسا ہمارا اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت ہے باعتبار عذاب کے وَّاَبۡقٰی اور باقی زیادہ اور ہمیشہ عذاب کے رہنے مین یا دہ عذاب کرتا ہون یا موسیٰ یا موسیٰ کا خدا اور غرض اسکی اس کلام سے ضعف اور پست ہونا موسیٰ کا تہا کہ وہ قدرت عذاب کے نہین رکہتا ہے کہ تم اُسپر ایمان لائے ہو اور مین عذاب کر سکتا ہون لیکن ان جادوگرون کے دلون پر جو لطف الٰہی کے نور تابان ہے اُنہون نے کچہ اسکا اندیشہ نکیا اور جواب مین فرعون کے قَالُوۡا کہا انہون نے کہ لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ ہرگز نہ اختیار کرینگے ہم تجکو عَلٰی مَا جَآءَنَا اوپر اسکے کہ آئی ہین ہمارے پاس مِنَ الۡبَیِّنٰتِ معجزون سے موسیٰ کے دعوی کی راستی پر اور خدا کی وحدانیت کے حق ہونے پر چند امور اور آخرت کے نعمتون باقی پر دنیا کے لذتون فانی کو ہرگز نہ قبول کرینگے کہ وہ نعمتین ہمکو سجدہ مین دکہلائی ہین وَالَّذِیۡ فَطَرَنَا اور نہ اختیار کرینگے ہم تجکو اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اُسنے ہمکو الذی کا عطف ما جاءنا پر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واو قسمیہ ہے یعنے قسم ہے اُس شخص کی کہ پیدا کیا ہے اُسنے ہمکو تجکو ہم اختیار نکرینگے اس چیز پر جو آئی ہے ہمارے پاس معجزے اور دلیلین قدرت خدا کی فَاقۡضِ پس حکم کر تو مَآ اَنۡتَ قَاضٍ جو کچہ کہ تو حکم کرنیوالا ہے ہمارے مقدمہ مین اِنَّمَا تَقۡضِیۡ سواے اسکے نہین کہ حکم کرتا ہے تو هٰذِهِ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا اس زندگانی دنیا مین یعنی تیرا حکم اس دنیا مین ہے جو کہ فنا ہونیوالی ہے اور آخرت جو کہ ہمیشہ کو باقی اور قایم ہے وہان تو حکم سے معزول ہے اِنَّآ اٰمَنَّا تحقیق کہ ہم ایمان لائے ہین بِرَبِّنَا ساتہ پروردگار اپنے کے لِیَغۡفِرَ لَنَا تاکہ بخشے وہ واسطے ہمارے خَطٰیٰنَا خطائین ہماری وَمَآ اَکۡرَهۡتَنَا اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تونے ہمپر عَلَیۡهِ اوپر اسکے مِنَ السِّحۡرِ جادو کرنے سے مقابل مین معجزے کے اور منقول ہے کہ جادوگرون نے فرعون سے کہا تہا کہ ہمکو تو موسیٰ کو سوتا ہوا دکہلا جب اسکو دکہلایا تو انہون نے موسیٰ کو دیکہا کہ عصا اسکی پاسبانی کرتا ہے تب انہون نے کہا کہ یہ جادو نہین ہے واسطے کہ جادوگر جسوقت سو جاتا ہے تو جادو اسکا باطل ہو جاتا ہے فرعون یہ سنکر برہم ہوا اور اُنپر زبردستی کی اور کہا کہ تم اسکا مقابلہ ہی کرو تب اُنہون نے اپنے جادو دکہلائے اور موسیٰ سے مغلوب ہوے اور جسوقت معجزہ دیکہکر ایمان لائے اور فرعون نے انکو سولی دینے سے ڈرایا تو انہون نے کہا کہ تو دنیا ہی مین تو حکم کر سکتا ہے اور آخرت مین تیرے واسطے کچہ نہین ہے اور ہم پروردگار پر ایمان لائے ہین تاکہ ہمارے گناہون کو بخشے اور اس جادو کرنے کو بخشے جو کہ تونے زبردستی ہم سے کروایا تہا اور معجزہ کا مقابلہ کروایا تہا وَاللّٰهُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی اور خدا تعالیٰ بہتر اور باقی تر ہے باعتبار اجر اور ثواب کے کہ اُسکا ثواب اور جو نعمتین کہ عطا کریگا ہمیشہ کو باقی رہینگے اور وہ بہتر ہین دنیا کی چند روز کے لذتون سے پس جو چاہے سو کر کہ مومنون کے واسطے خدا تعالیٰ ہی بہتر ثواب دینے والا ہے ہمکو نہ تیری انعام کی آرزو ہے اور نہ تیری عذاب سے اندیشہ ہے اِنَّهٗ مَنۡ یَّاۡتِ تحقیق جو شخص کہ آتا ہے رَبَّهٗ پروردگار اپنے کے پاس مُجۡرِمًا گنہگار اور کفر کرنیوالا ہوکر مجرمًا حال واقع ہوا ہے یعنے جو کوئی کہ حالت کفر اور گناہون مین مرکر محلّہ حساب مین بروز قیامت آتا ہے فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ پس تحقیق کہ واسطے اسکی دوزخ ہے کہ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا نہ مریگا وہ بیچ اُسکے تاکہ عذاب سے رہائی پاوے مرکر وَلَا یَحۡیٰی اور نہ زندہ رہیگا کہ خوشی اور راحت سے گذران کرے بلکہ ایسی زندگی رکہتا ہوگا کہ عذاب کی سختی کے جہت سے موت اس زندگی سے بہتر ہے وَمَنۡ یَّاۡتِهٖ اور جو کوئی آوے اُسکے پاس مُؤۡمِنًا ایمان لانیوالا ہوکر اور مومنًا بہی حال واقع ہوا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اعتقاد کرے اور قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ تحقیق عمل کئے ہون اُسنے نیکی کہ واجبات کو بجالایا ہو اور حرام باتون سے پرہیز کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ پس یہ گروہ مومنون کے لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی واسطے انکی درجے ہین بلند جَنّٰتُ عَدۡنٍ یہ بدل ہے درجات سے یعنے واسطے انکی بہشتین ہین عدن کے کہ تَجۡرِیۡ جاری ہین مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ نیچے درختون انکی سے نہرین خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا یہ بہی حال واقع ہوا ہے یعنی حال ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہین مومنین بیچ ان بہشتون کے وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزَآءُ مَنۡ تَزَکّٰی بدلہ ہے اُس شخص کا کہ پاکیزہ ہوا ہو کفر اور گناہون سے اور یا یہ کہ پاک ہوا ہو طاعت اور نیکی کے ساتہ اور اب خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کے انجام کی خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدۡ اَوۡحَیۡنَآ اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے اِلٰی مُوۡسٰی طرف موسیٰ کی جسوقت فرعون معجزہ دیکہنے سے بہی نہ زیر ہوا اور بلکہ بنی اسرائیل کی سختی زیادہ کی اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡ یہ کہ شب کو لیجا تو میری بندون بنی اسرائیل کو مصر سے باہر اور لشکر فرعون کا پیچہے آوے تو اس سے اندیشہ مت کر فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ پس مار تو یعنی کردے تو واسطے انکے طَرِیۡقًا فِی الۡبَحۡرِ یَبَسًا رستہ بیچ دریا کے خشک کہ جسمین پانی اور کیچڑ نہووے اپنا عصا دریا پر مارکر کہ لَا تَخٰفُ نہ خوف کرے تو اور بعضون نے لا تخف پڑہا ہے یعنے نہ خوف کر تو دَرَکًا پانی کو کہ دشمن تمکو پاکر عذاب کرے وَلَا تَخۡشٰی اور نہ ڈرے تو غرق ہونے سے کہ ہم تم سبکو سلامت پار اتار دینگے اور جسوقت حضرت موسیٰ بحکم خدا بنی اسرائیل کو کہ ستر ہزار آدمی تہے مصر سے باہر لیگئے تو قبطیون کو جو کہ فرعون کے قوم تہی دوسرے روز خبر ہوئی چنانچہ ذکر اسکا پہلے ہی سے سورہ اعراف مین ہو گیا ہے فَاَتۡبَعَهُمۡ پس پیچہا کیا انکا یعنے بنی اسرائیل کا فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فرعون نے ساتہ لشکر اپنے کے اور بنی اسرائیل دریا پر پہنچے اور قبطی انکی پیچہے پیچہے انکا سراغ لیتے ہوے آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم خدا دریا پر عصا مارا اور اسمین بارہ رستے خشک ہو گئے اور بنی اسرائیل کی بارہ قومین اُنمین سے گزر گئین اور فرعون مع ہمراہیون کے دریا مین آیا اور وہ راہین جو دریا مین بنی اسرائیل کے لئے ہو گئین تہین سب آپسمین مل گئین

اور قبطی سب غرق ہو گئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَغَشِيَهُمْ پس ڈھانک لیا انکو مِنَ الْيَمِّ دریا مین سے مَا غَشِيَهُمْ جس چیز نے کہ ڈھانک لیا انکو یعنی ایسی موج انکو پالیا کہ جسکی کنہ اور حقیقت کو
کوئی نہ پا سکا کہ جسکی واسطے کوئی لفظ مقرر ہوتا وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ اور گمراہ کیا فرعون نے قَوْمَهُ قوم اپنی کو وَمَا هَدَىٰ اور نہ ہدایت کی انکو سو اسطی کہ وہ کہتا تہا کہ وما اہدیکم الا سبیل الرشاد
یعنے نہین ہدایت کرتا ہون مین تمکو مگر راہ سیدہی کی اور حال یہ ہے کہ وہ راہ کج تہی اور منقول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم سی کہا تہا کہ مین تمہارا پروردگار بڑا ہون جس وقت دریا پر پہنچا اور پانی مین خشک راہین
دیکہین اپنی قوم سی کہا کہ دیکہو دریا کو کہ خشک ہو گیا ہی میرے ڈر سے لوگون نے اسکی تصدیق کی اور یہی مراد ہے ضلّ فرعون تو مرے آور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکی یہ ہین کہ فرعون نے اپنی قوم کو
دریا مین گم کیا اور انکو اس سے باہر نکلنے کی راہ نہ دکہلائی اور خود بہی نجات نہ پائی اور غرق ہوا اور بعد غرق ہونے فرعون کے اور نجات پانے بنی اسرائیل کے اللہ تعالے اپنی
نعمتون کا جو کہ بنی اسرائیل کو دین مین ذکر کرتا ہی کہ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اے اولاد یعقوب کے قَدْ أَنجَيْنَاكُم تحقیق کہ نجات دی ہے ہمنے تمکو مِّنْ عَدُوِّكُمْ دشمن تمہارے سے کہ وہ فرعون تہا اور
اسکی قوم تہی وَوَاعَدْنَاكُمْ اور وعدہ دیا ہمنے تمکو جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ طرف کوہ طور برکت والے کے واسطی مناجات موسی کے اور دینے توریت کے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ اور نازل
کیا ہمنے اوپر تمہارے ترنجبین اور مرغ بہنی ہوئی کو کہ وہ مثل بٹیرے تہا اور کہا ہمنے کہ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کہاؤ تم پاکیزہ ان چیزون مین سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو وَلَا تَطْغَوْا
اور حد سے مت گزرو تم فِيهِ بیچ اسکی شکر مین اسکی خلل کرکے اور حد سے زیادہ بیجا صرف کرکے اور اہل حق کو اسکی دینے سی منع کرکے اور یا یہ کہ اپنی حصہ سے زیادہ نہ لو اور اسکو جمع نکرو آئندہ کیواسطی
یعنے چاہئی کہ ان سب صورتون کو مت کرو فَيَحِلَّ پس وارد ہوگا عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے اور حلول کریگا غَضَبِي غضب میرا وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ اور وہ شخص کہ وارد ہو اوپر اسکی غَضَبِي غضب
میرا فَقَدْ هَوَىٰ پس تحقیق ہاویہ مین پڑا وہ یعنی دوزخ مین پڑا وہ اور اوج سعادت سے پستی شقاوت مین گرا وہ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ اور تحقیق کہ مین البتہ بخشنے والا ہون لِّمَن تَابَ واسطی اس شخص کے
کہ توبہ کی شرک سے وَآمَنَ اور ایمان لائے خدا کی وحدانیت پر اور پیغمبر پر کہ جو کچھ پیغمبر میری یہان سے لائی ہین وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کری اچہا کہ فرائض کو بجا لاے ثُمَّ اهْتَدَىٰ پہر ہدایت پائی
یعنے ایمان پر ثابت اور مستقیم رہا ہو اور پیغمبر کے طریقہ پر چلا ہو اور بدعت کیطرف ہرگز مایل نہوا ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اپنی ایمان مین کبہی شک نہ لایا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے
ثم اہتدی کے تفسیر مین منقول ہی کہ ہدایت پائی ہو دوستی ہم اہلبیت کیطرف پس قسم ہے خدا کی کہ اگر کوئی عبادت کری خدا کی تمام عمر درمیان رکن اور مقام کے پہر مر جاے وہ اور دوستی ہم اہلبیت سے
نرکہتا ہو تو خدا تعالی اسکو اوندہا کرکے دوزخ مین ڈالیگا اور ابو القاسم حسکانی نے لکہا ہے کہ یہ آیت اسطرح سی ہے کہ ثم اہتدی الی ولایۃ علی ابن ابیطالب ... اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام اور
تفسیر عیاشی مین اسیطرح ہی آور کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے بعد ہلاک ہونے فرعون کے حضرت موسی سے درخواست کی کہ ہمارے واسطی شرع کی قواعد مقرر کرنے چاہئین حضرت موسی نے اسکے مقدمہ مین
درگاہ خدا مین مناجات کی حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کے لوگون مین سے ایک جماعت اشراف کو ہمراہ لیکر کوہ طور کو آ ہو تاکہ ایک کتاب جامع ہو احکام شرع کی تجہکو مین عطا کرون حضرت موسی نے حضرت ہارون کو
اپنی جگہ چہوڑا اور ستر علما قوم بنی اسرائیل کے ہمراہ لیکر متوجہ طور کے ہوا اور وقت روانگی کے قوم کو وعدہ دیا کہ چالیس روز مین ہم آئینگی اور وہ کتاب کہ جسمین قانون شرع کی ہون اسکو ہمراہ اپنی ہم لاوینگے اور
جس وقت طور کے نزدیک پہنچی تو لوگون کو وہین چہوڑا اور نہایت اشتیاق سے کہ جو کلام الہی کے سننے کا تہا بہت جلد کوہ کے اوپر گئی خطاب پہنچا کہ وَمَا أَعْجَلَكَ اور کونسی چیز جلد لائی تجہکو اور پیشتر آیا تو
عَن قَوْمِكَ قوم اپنی سی يَا مُوسَىٰ اے موسی قَالَ کہا موسی نے کہ هُمْ أُولَاءِ وہ یہ گروہ ہین کہ آتی ہین عَلَىٰ أَثَرِي اوپر نشان قدم میری کے اور ابہی نہین پہنچی ہین اور میل انکی نہین آگے یا یون
اگرچند قدم کہ عادت مین شمار مین آتا جلدی کی اسمین نہین ہے وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ اور جلدی کی ہی مینے طرف تیری یعنی مین جو اپنی قوم سے آگی بڑہکر آیا ہون اسواسطی نہین آیا ہون کہ مین قوم پر بزرگی کو
چاہتا ہون بلکہ محض تیری خوشنودی کی واسطی مینے جلدی کی رَبِّ لِتَرْضَىٰ اے پروردگار میرے تاکہ راضی ہو تو مجہسے اسواسطی کہ حکم کا جلدی بجا لانا موجب رضامندی آقا کا ہوتا ہے قَالَ کہا خدا نے
کہ فَإِنَّا پس تحقیق ہمنے قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ تحقیق کہ آزمایا ہی ہمنے قوم تیری کو گوسالہ کی عبادت مین مِن بَعْدِكَ پیچہے تیرے سے کہ جس وقت تو انکی پاس سے یہان کو آیا اور ہمنے آزمایا ہی
انکو تاکہ دیکہین کہ کون انمین سے اپنی ایمان پر قایم رہتا ہے اور کون منافق ہے کہ حق سے برگشتہ ہوتا ہے اور تاکہ عالم کے لوگون پر مومن خالص و منافق بدباطن کا حال واضح ہو جاے وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
اور گمراہ کیا انکو سامری نے گوسالہ کی پرستش کرا کی اور ان لوگون نے سامری کی پیروی کی اور گمراہی کو ہدایت پر اختیار کیا اور خدا تعالی نے آزمایش کو انکی تو اپنی طرف منسوب کیا ہی اور
گمراہی مین ڈالنے کو اپنی طرف منسوب نہین کیا ہی بلکہ طرف سامری کی منسوب کیا ہی اس سے باطل ہوا مذہب ان لوگون کا کہ جو گمراہ کرنیکو طرف خدا کے منسوب کرتے ہین اور سامری ایک مرد تہا
منسوب طرف قبیلہ سامرہ کے کہ بنی اسرائیل کے بزرگون مین سے وہ تہی آور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک کافر تہا کرمان مین سے اور جملہ گوسالہ پرستون مین سے وہ تہا اور اسکو موسی بن ظفر کہتے تہے اور ظاہر مین
مسلمان تہا اور باطن مین کافر تہا اور صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تہا اور جس وقت فرعون بنی اسرائیل کے لڑکون کو قتل کرتا تہا اسی زمانہ مین پیدا ہوا تہا اور ماں اسکی نے پیدا ہونے
کے بعد دریاے نیل کے کنارہ پر ایک جزیرہ مین اسکو ڈالدیا تہا خدا تعالی نے جبرئیل کو اسکی پرورش کا حکم دیا اور فرمایا کہ کہانا اور پینا اسکی واسطی تیار کری اور اس سبب سے وہ جبرئیل کو
پہچانتا تہا جس روز فرعون غرق ہوا ہے اس روز اسنی جبرئیل کے گہوڑی کے سم کے نیچے کی خاک اٹہا کر رکہہ چہوڑی تہی اور حضرت موسی سے سنا تہا کہ جبرئیل کے گہوڑی کے سم کے نیچے کی
خاک جس چیز پر ڈالو وہ آواز کرنے لگتی ہے اور موسی طور کو گئے تو سامری نے ہارون سے کہا کہ ہمنے جو زیور قبطیون سے عاریتا لیا تہا اسمین سے کچہ باقی ہے اور تصرف

کرنا ہمکو اُسمین جائز نہین ہی اور بنی اسرائیل اُسکو خرید اور فروخت کرتی ہین اجکلم فرمانا چاہئی کہ سبکو جمع کرکے جلائین حضرت ہارون نے حکم دیا کہ سب زیور ایک غار مین پہینکر جلایا گیا
سامری زرگری فن مین بہت چالاک تہا ایک قالب بنا کر اُس زیور گلائی ہوئی کو اُسمین ڈالا اُس ایک بچہ اُسکر اسمین سے نکل آیا اور تہوڑی سی خاک جبرئیل کے گہوڑی کے سُم کی تہی اُسمین ڈالدی اُس وقت بال اور
کہال اُسپر پیدا ہوگئی اور آواز کرنے لگا اور گوسالہ اُسنے اسواسطی بنایا تہا کہ جو لوگ موسیٰ پر ایمان لائی تہی وہ پہلی اُسی گوسالہ پرست تہی اور فرعون بہی خدائیکا دعوی کرنیسے پہلی گوسالہ پرست
تہا بنی اسرائیل نے گوسالہ کو سجدہ کیا اور بعضے کہتی ہین کہ چہ لاکہ آدمی گوسالہ پرست ہوئی مگر بارہ ہزار نہین ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ قوم تیری بعد تیرے گوسالہ پرست
ہوگئی ہی فَرَجَعَ مُوْسٰی پس پہرا موسیٰ مناجات سے بعد چالیس روز کی تختیان توریت کی لیکر اِلٰی قَوْمِهٖ طرف قوم اپنی غَضْبَانَ غصہ مین بہرا ہوا اَسِفًا غمگین حرکت اُنکی
سے اور غضبان و اسفا دونو حال واقع ہوئی ہین اور جسوقت قوم کے درمیان پہنچی تو دیکہا کہ گرد گوسالہ کی ایک شور و غل ہو رہا ہی اور رقص کرتی ہین اور دف بجاتی ہین نہایت غصہ مین
ہوئی حضرت موسیٰ یہہ دیکہکر قَالَ یٰقَوْمِ کہا ای قوم میری اَلَمْ یَعِدْکُمْ کیا نہین وعدہ دیا تہا تمکو رَبُّکُمْ پروردگار تمہاری وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک راست تہا اور
اور وفا ہونیکی ساتہہ تہا کہ توریت تمکو دیگا تاکہ اُسپر تم عمل کرو اور اُسکو پڑہو تم تاکہ مستحق ثواب کے ہو اَفَطَالَ عَلَیْکُمُ پس دراز ہوا اوپر تمہاری اَلْعَهْدُ زمانہ مفارقت کا
اور میری جوکہ وعدہ کیا تہا مین سی وعدہ پر آیا ہون اَمْ اَرَدْتُّمْ یا ارادہ کیا ہی تمنی اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْکُمْ یہہ کہ در آوی اوپر تمہاری غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ غضب پروردگار تمہاری سے اور
الٰہی عذاب پروردگار کی تم ہوئی فَاَخْلَفْتُمْ پس خلاف کیا تمنی مَّوْعِدِیْ وعدہ میرے کو کہ جو تمنی مجہسی کیا تہا ایمان پر ثابت قدم رہنیکا اور میرے امر اور نہی کو عمل مین لانیکا اور ہارون
کی تابعداری کرنیکا جبتک کہ مین پہر کر آؤن قَالُوْا کہا اُن گوسالہ پرستونے کہ مَآ اَخْلَفْنَا نہین خلاف کیا ہی ہمنی مَوْعِدَکَ وعدہ تیرے کو بِمَلْکِنَا ساتہہ اختیار
اور قوت اپنی کے یعنی اگر ہم خود مالک ہوتی اپنی امر کے اور سامری ہمارے حال پر اُسکو چہوڑ دیتا اور یہہ صورت نکرتا تو ہم خلاف عہد کا نکرتی اور وعدہ پر ثابت قدم رہتی وَلٰکِنَّا
حُمِّلْنَآ اور لیکن ہمنی اُٹہایا ہی اور حُمِّلنا بصیغہ مجہول پڑہا ہی یعنی اُٹہائی گئی ہین ہم غرض یہہ ہی کہ ہمکو تکلیف دی ہی کہ اُٹہایا اَوْزَارًا بوجہ اُنکو مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ زیور سے
قوم قبطیونکے سے کہ عاریت لیا تہا جسے ہمنی اُنسے واسطی عید مین جانیکی بہانہ سی یا عید مین جانیکے واسطی اور اُسکو ہمنی الٹا نہین پہیرا تہا جسوقت مصر سی باہر چلی آئی اور اکثر مفسرین کہتے
ہین کہ یہہ کلام اُن بارہ ہزار مومنونکا ہی جنہوں نے گوسالہ پرستی نہین کی تہی مگر مالک نتہی کہ گوسالہ پرستونکو منع کرتی اُنکی کثرت کی جہت سے اور اپنے قلت کے سبب سے اور زیور جو ہمنی اُٹہایا تہا ہی
اُنکو ہارون نے آگ مین ڈلوا دیا فَقَذَفْنٰهَا پس ڈالا ہمنی اُنکو آگ مین بحکم ہارون فَکَذٰلِکَ پس ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہمنی ڈالا اُس زیور کو آگ مین اَلْقَی السَّامِرِیُّ ڈالا سامری
نے بہی جو کچہہ کہ زیور اُسکی پاس تہا اور بعد اُسکی اپنی چالاکی سی اُس زیور گلی ہوئی کو قالب مین ڈالا فَاَخْرَجَ لَهُمْ پس نکالا واسطی اُنکی اُس قالب مین سے عِجْلًا جَسَدًا بچہڑی کو کہ ایک
بدن تہا زیور سے بنا ہوا اور جسدًا بدل ہوئی عجلًا سے اور اُس قالب سے اُس بچہڑی کو نکالا کہ لَّهٗ خُوَارٌ واسطی اُسکی آواز تہی تفسیر مین لکہا ہی کہ موسیٰ تیس روز کا وعدہ کرکے
توریت کو لینی گئے تہی اللہ تعالیٰ نے بعد مناجات موسیٰ کے دس روز پہر اور بڑہائی اور بنی اسرائیل نے بعد گزرنے تیس روز کے گمان کیا کہ وعدہ تو تمام ہوا اور موسیٰ نے وعدہ کے
خلاف کیا سامری نے کہا کہ موسیٰ نے تمسے اسواسطی وعدہ کو خلاف کیا کہ زیور قبطیونکی تمہاری پاس ہین وہ تمپر حرام ہین صلاح یہہ ہی کہ ایک گڑہا کہود کر اُسمین اُسکو ڈالدین اور جلادین
اور جسوقت لیا گیا تو سامری نے اُسکو قالب مین ڈالکر ایک بچہڑا اسمین سے نکالا اور جبرئیل کے گہوڑی کی خاک زیر سُم اُسکی اندر ڈالی تو وہ آواز کرنے لگا فَقَالُوْا پس کہا
اُنہوں نے یعنی سامری نے اور اُسکی تابعدارون نے کہ هٰذَآ اِلٰهُکُمْ یہہ بچہڑا خدا تمہارا ہی وَاِلٰهُ مُوْسٰی اور خدا ہی موسیٰ کا فَنَسِیَ پس بہول گیا موسیٰ اپنے خدا کو اور اُسکی
طلب مین کوہ طور پر گیا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قول خدا کا ہی اور ضمیر نسی کی سامری کیطرف پہرتی ہی یعنی بہول گیا وہ سامری جو کچہہ کہ اُسکی ذمہ تہا ثابت رہنا ایمان
کا یا ظاہر کرنا ایمان کا یا خدا کی وحدانیت پر دلیل لانیکو بہول گیا اور ترک کیا اور بعد اُسکی اللہ تعالیٰ نے حجت لازم کی گوسالہ پرستون پر اپنے قول کی ساتہہ کہ اَفَلَا یَرَوْنَ کیا
پس نہین دیکہتی ہین وہ نہین جانتی ہین وہ گوسالہ پرست اَلَّا یَرْجِعُ یہہ کہ نہین پہیرتا ہے وہ گوسالہ اِلَیْهِمْ طرف اُنکی قَوْلًا بات کو کہ ہرچند وہ اُسکو پکارتی ہین لیکن جواب نہین دیتا ہی
اور یہہ اَن ناصبہ نہین ہی بلکہ مخففہ ہی اَنَّ مثقلہ کا اسواسطی اُسنے یرجع مین عمل نہین کیا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا یَمْلِکُ لَهُمْ اور نہین مالک ہی اور نہ قدرت رکہتا واسطی
اُنکی ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ضرر پہنچانیکی اور نہ فائدہ پہنچانیکی اور جو ایسا ہو کہ پکارنیوالی کو جواب دیسکی اور نہ نفع اور ضرر پہونچا سکے وہ کیونکر قابل پرستش کے ہوگا اور کہتی ہین کہ
سامری نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا کہ دیکہو مین اُس زیور سے تمہاری واسطی کیا بنایا ہی اُنہون نے اگر نگاہ کی تو دیکہا کہ ایک بچہڑا ہی نہایت خوش صورت و جواہر اُسمین جڑی ہوئی
ہین ناگاہ ہوا اُسکی پیٹ مین داخل ہوکر اُسکی حلق مین سے نکلی تو بچہڑی کی سی آواز اُسمین سے آئی اور پہلی اس سے وہ لوگ گوسالہ پرست تہی سو واسطی اُنکی طبیعت مین گوسالہ پرستی جم گئی
اور اپنی اُسی پہلی مذہب کے طرف اُنہوں نے رجوع کی اور ایکدفعہ ہی سجدہ مین پڑکے کہا کہ یہہ معبود تمہارا اور موسیٰ کا ہی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ کے وعدہ سے پانچ روز
زیادہ گزری تہی کہ سامری نے تین روز کی عرصہ مین بچہڑا بنا کر اُسکو پجوا دیا اور موسیٰ چالیس روز کے بعد آئے وَلَقَدْ قَالَ اور البتہ تحقیق کہا لَهُمْ هٰرُوْنُ واسطی اُنکی ہارون نے

مِن قَبْلُ پہلے اس سے یعنے پہلے آنے موسیٰ کے بطریق نصیحت کے کہا کہ یٰقَوْمِ اے قوم میری اِنَّمَا فُتِنْتُم بِهٖ سوائے اسکے نہین کہ آزمائے گئے ہو تم بہ سبب اس گوسالہ پرستی کے یعنے خدا تعالےٰ نے
تمہارے ساتھہ معاملہ آزمانیوالونکا سا کیا ہی کہ حال تمہارا عالم کے لوگونپر ظاہر ہوجاے کہ کون تم مین سے ایمان پر ثابت قدم رہتا ہے اور کون ایمان کو ترک کرتا ہی وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور
تحقیق کہ پروردگار تمہارا خدا بہت بخشنیوالا ہی نہ غیر اسکا فَاتَّبِعُوْنِیْ پس پیروی کرو تم میری وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ اور فرمانبرداری کرو تم حکم میرے کی دین اسلام پر ثابت رہنے مین
اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات انکو ہارون نے پہلے پرستش کرنے گوسالہ کے کہی تہی کہ خدا تو رحمان ہی تمہارا اور یہہ قالب بے روح تمہارا خدا نہین ہے ان لوگون نے جواب مین ہارون کی قَالُوْا کہا انہون نے کہ
لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ ہمیشہ رہینگے ہم اوپر اس گوسالہ پرستی کے قیام کرنیوالے حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى یہانتک کہ پہرے طرف ہمارے موسیٰ کوہ طور سے اور دیکھین کہ وہ پرستش گوسالہ
کی کرتا ہی یا نہین اور سامری جو کہتا ہی کہ یہہ موسےٰ کا خدا ہے یہہ بات راست ہے یا نہین ہارون نے ان لوگون سے تبرا کیا اور کنارہ کشی کی اور ان بارہ ہزار آدمی مومنین کے ہمراہ
ہوکر انسے علیحدہ ہوگئے اور باقی کے آدمی گوسالہ پرست گوسالہ کے گرد ناچتے کودتے تہے اور دف بجاتے تہے اور سجدہ کرتے تہے اور نعرہ مارتے تہے اور خوشیان کرتے تہے اور جسوقت حضرت موسےٰ آئے اور آواز
انکی سنی تو ان ستر آدمیون سے کہا کہ کیا فتنہ برپا ہے پس اول اپنی قوم پر عتاب کیا اور پہر اپنے بہائی ہارون کیطرف متوجہ ہو نہایت غصہ سے اور کہا کہ جسوقت انہون نے یہہ حرکت کی تہی
تو انسے مفارقت کرکے میرے پاس کیون نہ چلا آیا اور غصہ مین ہوکر تختیان توریت کی زمین پر پہینک دین اور ہارون کا سر اور داڑہی پکڑ کر اپنی طرف کو کہینچا اور ہرچند ہارون کا
اسمین گناہ نہ تہا لیکن حضرت موسیٰ نے جو انکی داڑہی اور سر اپنی طرف کہینچا ازروے مصلحت کے تہا تا کہ بنی اسرائیل جانین کہ یہہ امر بڑا عظیم تہا کہ جسمین بہائی بیگناہ کی ساتہہ ایسا کیا اور
غصہ سے عتاب کرکے قَالَ يٰهٰرُوْنُ کہا ای ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے منع کیا تہا تجھکو اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا جسوقت کہ دیکھا تہا تونے انکو کہ گمراہ ہوگئے ہین بیچ پرستش کے
اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ پیروی کرے تو میری کہ اہر غضب مین ہوتا اور انسے جنگ کرتا خدا کی راہ مین اور دین کی حمایت کرتا اور یا مجھکو جاکر خبر کرتا اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ
کیا پس نافرمانی کی تونے حکم میرے کی جسوقت مینے تجھکو کہا تہا کہ خلیفہ ہو تو میرا قوم میری بیچ اور درستی اور اصلاح کرتا اور مفسدونکی عمل کی پیروی نکر لیکن اسمین نافرمانی ہارون کے لازم
نہین آتی ہی حضرت موسیٰ کے فرمانیسے اسواسطے کہ اسوقت حضرت ہارون نے مصلحت نہ دیکہی موسیٰ کے پاس جانیکی اور اطلاع کرنیکی اور حضرت موسیٰ کو کیا خبر تہی اس مصلحت سے کہ وہ
عالم الغیب نہ تہی اسواسطے انہون نے حضرت ہارون پر غصہ کیا اور نافرمانی اپنی کی نسبت طرف انکی کی اور حقیقت مین انہون نے نافرمانی نہین کی تہی الغصہ جسوقت ہارون نے غصہ و
غضب موسیٰ کا دیکہا کہ بہت شدت کے ساتہہ ہے تو ازراہ نرمی موسیٰ سے قَالَ کہا کہ يَبْنَؤُمَّ اے بیٹے ماں میری اگرچہ موسےٰ ہارون کے برادر پدری اور مادری دونو تہے لیکن
انہون نے فقط اپنی ماں کا بیٹا موسیٰ کے دلکی نرم ہونیکے واسطے کہا کہ محبت مادری کو نسبت پدری کے اثر اور دخل زیادہ ہوتا ہی اور موسیٰ کے شفقت و مہربانی کے حرکت مین لانیکے واسطے کہا کہ ای بیٹے ماں میری کے
لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ نہ پکڑ تو داڑہی میری وَلَا بِرَاْسِيْ اور نہ سر میرا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ کلام کنایہ ہے اس سے کہ کوئی بجرم اپنی عقب گزاری کے واسطے کسی سے کہے کہ ہاتہہ میرے سر اور
داڑہی سے اٹہا اور مجھپر غصہ مت کر کہ مین بیخطا ہون اور بعضے کہتے ہین کہ اس زمانہ مین عادت یہہ تہی بعوض مصافحہ و معانقہ کے ایسا کرتے تہے بلکہ نہایت شفقت سے وقت
آنیکے سفر سے ایسا معاملہ کرتے تہے لیکن ظاہر آیت سے یہہ [illegible] نہین [illegible] غرض یہہ ہے کہ موسیٰ سے ہارون نے کہا کہ اے موسیٰ غصہ اپنا دور کر اور زبان اعتراض کی مجھسے کوتاہ کر کہ
اِنِّيْ خَشِيْتُ تحقیق مین ڈرتا تہا اگر مین انسے جنگ کرتا یا انکو چہوڑ کر تیرے پاس آتا تو ڈرتا تہا اَنْ تَقُوْلَ اس بات سے کہ کہتا تو کہ فَرَّقْتَ جدائی ڈالدی تونے بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ درمیان
بنی اسرائیل کے وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ اور نہ نگاہ رکہا تونے بات میری کو کہ مینے تجھسے کہدیا تہا کہ میرا خلیفہ ہو تو میری قوم مین اور درستی رکہہ تو پس اس خوف سے کہ تو مجھکو کہنے لگتا کہ مینے تجھکو کہدیا تہا کہ
تو انکی حال کی اصلاح رکہنا اور تونے تفرقہ اور فساد انمین ڈالدیا انسے جنگ کرکے یا انکو وہان چہوڑ کر میرے بدون کہے تو یہان چلا آیا اور انکو سامری کے پاس چہوڑ آیا مین یہہ
نکرسکا حضرت موسیٰ نے ہارون کا عذر مستمع کیا اور دیکہا کہ انکا اسمین کچہہ قصور نہین ہے تو اسوقت سامری کیطرف خطاب کرکے قَالَ کہا کہ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ پس کیا ہی
کار بزرگ تیرا ای سامری یعنے یہہ کیا تہا کہ جو تونے کیا اور گوسالہ بنا کر لوگون سے اسکی پرستش کروائی اور اس سبب سے تونے بنی اسرائیل کو دین سے خارج کیا قَالَ کہا بَصُرْتُ بینا ہوا مین
بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ ساتہہ اس چیز کے کہ نہ بینا ہوئے وہ بنی اسرائیل ساتہہ اسکے یعنے مینے اس امر کو جانا کہ جسکو وہ نہ جان سکے اور وہ یہہ تہا کہ جسوقت فرعون غرق ہونے لگا تو فرشتہ خدا کا
بہیجا ہوا تیرے پاس آیا اسوقت مینے جانا کہ اسکی سواری کے پاؤن کے نیچے کی خاک جس چیز پر پڑیگی وہ زندہ ہوجائیگی اور یا یہہ کہ مینے دیکہا جبرئیل کو اور پہچانا کہ یہہ جبرئیل ہے اور
یہہ لوگ نہ جان سکے فَقَبَضْتُ پس مٹہی بہر کر اٹہائی مینے قَبْضَةً ایک مٹہی خاک کی مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ نشانی قدم رسول کی سے یعنے جبرئیل کے قدم سے اور وہ خاک اٹہا کر
مینے اپنے پاس رکہہ چہوڑی اور بعد جانے تیرے کے اس زیور کا قبطیونکے مینے ایک بچہڑا بنایا فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا مینے اس مٹہی خاک کو گوسالہ کے پیٹ مین اس سبب سے گوسالہ زندہ ہوگیا
اور آواز کرنے لگا اور بنی اسرائیل کو اسکی پرستش کیواسطے آمادہ کیا اور وہ اسکو معبود جانکر پوجنے لگے وَكَذٰلِكَ اور اسیطرح یعنے جیسے مینے کہا ہی سَوَّلَتْ لِيْ آرائش کیواسطے میرے
اور ظاہر مین مجھکو اچہا کرکے دکہلایا نَفْسِيْ نفس میرے نے اور یہہ قصہ پہلے اس سے تفصیل سے سورہ اعراف مین گزر گیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے سامری

قتل کا ارادہ کیا وحی آئی کہ یہ آدمی سخی ہے اور آدمی جو سخی ہو سخاوت سے نفع پاتے ہیں زندگی کا نفع اس سے بند نکرنا چاہیئے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ سخی کے گناہ سے درگذر رو کہ خدا
تعالیٰ نے اسکا ہاتھ پکڑا ہے جب وقت اسکو لغزش ہووے اور گرنے لگے الغرض موسیٰ کو اسکے قتل سے منع کیا تو قال کہا موسیٰ نے سامری سے خفا ہو کر کہ فاذھب چلا جا تو ہمارے درمیان سے کہ
فان لک پس تحقیق واسطے تیرے عذاب ہے فی الحیوٰۃ بیچ زندگانی دنیا کی ان تقول یہ کہ کہے تو ہر آدمی سے جو کہ تیرے پاس آوے لا مساس کہ نہیں چھونا مجھکو یعنی تو مجھ سے دور ہو کہ
مین تجھکو مس کرون اور تو مجھکو مس کرے اسواسطے کہ بحکم خدا ایسا مقرر ہوا تھا کہ جو کوئی اسکو مس کرتا اور یا وہ کسیکو مس کرتا تو اسکو اور سامری کو دونوں کو بخار آ جاتا تھا پس اس سبب سے لوگ اس سے نفرت کرنے
لگے اور اس سے ملنا اور کلام کرنا چھوڑ دیا اور وہ تنہا مانند وحشی کے صحرا میں پھرتا تھا اور جسکو دور سے دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ میرے پاس مت آ اور بعضی تفسیرون میں لکھا ہے کہ سامری کی اولاد میں بھی
یہ اثر تھا اور اس زمانہ میں بھی موجود ہیں اور یہی حال انکا ہے اور نہایت بڑا عذاب تھا سامری کو دنیا میں اور کہا موسیٰ نے کہ و ان لک اور تحقیق واسطے تیرے اے سامری موعدًا
وعدہ عذاب کا ہے آخرت میں کسی وجہ سے لن تخلفہ ہرگز نہ خلاف کیا جائیگا تو اس وعدہ سے اور وہ ہرگز تجھ سے نہ ٹلیگا یعنے جیسے کہ تجھکو دنیا میں عذاب مس کرنیکا ہے ایسے آخرت میں
تجھکو عذاب ہوگی اور تاخیر عذاب کے تجھ سے نکرینگے اور تو دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان میں رہا ذلک ہو الخسران المبین وانظر اور نظر کر تو اے سامری الٰی الٰھک الذی
طرف معبود اپنے گوسالہ کے کہ ظلت تمام روز ہو گیا ہے تو علیہ اوپر اسکی عاکفا قیام کرنیوالا واسطے عبادت کے لنحرقنہ البتہ جلاوینگے ہم اسکو آگ میں یہ شعور نہیں ہے کہ نحرقن باب
تفعیل سے ہوا اور بال اور کھال اسپر پیدا ہو گئے تھے اور نہیں تو وہ فعل ثلاثی مجرد سے ہوگا اور معنے اسکے سوہان سے ریزہ ریزہ کرینگے ہونگے چنانچہ حضرت موسیٰ کا قول خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ
ثم لننسفنہ پھر البتہ پراگندہ کرکے ڈالدینگے ہم اسکو فی الیم بیچ دریا کے نسفا پراگندہ کرنا واسطے زیادتی عذاب کے اور سامری کی کمر توڑنیکے واسطے کہ اسنے یہ بنایا تھا اور اشقیون کو
خطاب کرکے فرماتا ہے کہ انما الٰھکم اللہ نہیں ہے معبود تمہارا مگر خدا الذی وہ خدا کہ لا الٰہ الا ھو نہیں ہے کوئی معبود اور پرستش کے سوا اسکے وسع پہنچا ہے کل
شیٔ ہر چیز کو علما باعتبار علم کے یعنی خدا وہ ہے کہ جسکے علم نے سب چیز کو احاطہ کر رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ موسیٰ کے حکم سے اس گوسالہ کی خاک کو دریا میں ڈالدیا اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی طرف
خطاب کرکے فرماتا ہے کہ کذلک نقص علیک کاف کذلک کا منصوب المحل ہے مفعول ہونیکی جہت سے یعنے مثل اس قصہ موسیٰ کے بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے من انباء ما قد سبق خبرون اس
امر سے کہ بیقین پہلے گذرا ہے کہ خبرین اور قصے پہلی لوگونکی ہیں راست راست کہ معجزہ تیری نبوت کے ہوئیں اور موجب زیادتی تیرے علم کا ہوں اور نصیحت پکڑنے امت تیری کی ہوں اور حجت قوم کفار پر ہووے کہ
و قد اٰتینٰک اور تحقیق دیا ہے ہمنے تجھکو من لدنا نزدیک اپنے سے ذکرا ذکر کو کہ وہ قرآن ہے کہ شامل ہے قصون حق کو کہ وہ موجب عبرت اور پند کے ہیں من اعرض عنہ جو شخص کہ
منہ پھیرے اس سے کہ جو جامع سعادت اور نجات کا ہے فانہ پس تحقیق کہ وہ یحمل یوم القیٰمۃ اٹھائیگا دن قیامت کے وزرا بوجھ بھاری کو عذاب کے بسبب کفر اور گناہ کے خٰلدین فیہ
ہمیشہ رہنے والے ہونگے وہ بیچ اس بار عقوبت کے کہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہینگے وہ اور ہرگز اس سے انکو رہائی نہوگی اور من کا لفظ مفرد ہے اور باعتبار معنے کے جمع کیواسطے بھی آتا ہے اسواسطے خالدین ضمیر اسکی
طرف پھرتی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وساء لھم اور بد ہے واسطے انکے یوم القیٰمۃ حملا دن قیامت کے بوجھ انکا کہ جزا کفر کی اور پیغمبر کے جھٹلانیکی ہے یوم ینفخ فی الصور بدل ہے یوم القیٰمۃ کا
اور بعضون نے اسکو ننفخ نون کے ساتھ پڑھا ہے اور ابن عباس نے صور کو بفتح واو پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی جسدون کہ پھونکا جاویگا صور کے یعنے اسرافیل جب صور کو پھونکے و نحشر المجرمین
اور محشور اور جمع کرینگے ہم گنہگارونکو جنہونے کہ کفر اور شرک کیا ہے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق نہیں کی ہے انکو اٹھا کرینگے ہم یومئذ اسدن زرقا کرنجی کبود چشم اور
زرقا حال واقع ہوا ہے اور نحشر کو بعضون نے یحشر یا کے ساتھ غائب کا صیغہ پڑھا ہے اور کبود چشم اسواسطے فرمایا کہ عرب کے نزدیک رنگ آنکھ کا نہایت بد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد کبود چشمی سے
کوری اور اندھا ہونا ہے چنانچہ دوسرے جگہ آیا ہے کہ و نحشرھم یوم القیٰمۃ عمیا یعنے اور محشور کرینگے ہم انکو دن قیامت کے اندھے اور جیسے کہ دوزخی کبود چشم محشور ہونگے ایسے ہی سیاہ رو محشور ہونگے
چنانچہ دوسرے مقام میں فرمایا ہے کہ وجوھھم مسودۃ یعنے منہ انکے سیاہ ہونگے اور دوزخیونکی حال میں فرماتا ہے کہ یتخافتون بینھم پوشیدہ اور آہستہ کہینگے آپس درمیان
اپنے یعنی اس روز کے ہول سے آواز کو بلند نکر سکینگے بلکہ آہستگی سے کہینگے کہ ان لبثتم نہیں ڈھیل کی ہے تمنے دنیا میں الا عشرا مگر دس روز کہ درازی مدت آخرت کی
مقابلہ میں دنیا کی رہنے کو بہت کم شمار کرینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد دس روز ڈھیل کرنے سے قبر میں ہے اور یہ اس سبب سے کہینگے کہ عذاب قبر کا بہ نسبت عذاب آخرت کے بہت کم ہوگا اور قبر کے
عذاب کو آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں بہت سہل اور آسان جانینگے کہ گویا خواب میں پڑے تھے اور بعد اسکے جو قسم قسم کے عذاب دیکھینگے تو جانینگے کہ وہ عذاب قبر کا دس روز سے زیادہ نتھا
اور دس روز کنایہ کمی اور قلت سے ہے اور فرماتا ہے کہ نحن اعلم ہم زیادہ جاننے والے اور عالم ہیں بما یقولون ساتھ اس چیز کے کہ کہینگے وہ اور آپس میں ڈھیل کرینگی مدت کو معین
کرینگے بلکہ اذ یقول جس وقت کہ کہیگا امثلھم طریقۃ نیکتر اور بزرگتر اور عادل تر انکا از روے راہ اور عقل کے کہ ان لبثتم نہیں ڈھیل کی ہے تمنے الا یوما مگر ایک روز
یعنے مدت تمہاری ڈھیل کرنیکی دنیا میں یا قبر میں سوائے ایک روز کے نہیں ہوئی ہے اسواسطے کہ دنیا کا یا قبر کا رہنا مقابلہ میں روز قیامت کے ہول کی نہایت قلیل معلوم ہوگا کہ گویا ایک دن
بلکہ ایکدن سے بھی کم دنیا میں رہے ہیں چنانچہ دوسری جگہ آیا ہے کہ قالوا لبثنا یوما او بعض یوم اور یہ قول اس شخص کا ہوگا کہ جو عادل اور نیک تر ہے باعتبار عقل کے اور سوائے

انکی اور ونکا تو کیا ذکر ہے اور کہتے ہین کہ مشرکین قریش نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ حال پہاڑونکا باوجود بزرگی اور عظمت کے کہ اسقدر بڑے بڑے ہین روز قیامت کیا ہوگا یہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَيَسْئَلُونَكَ اور پوچھتے ہین تجہسے اے محمد صلعم عَنِ الْجِبَالِ حال پہاڑونکے سے فَقُلْ پس کہہ تو بدون تاخیر کے انکی جواب مین کہ بہ قدرت کاملہ
يَنْسِفُهَا رَبِّي ریزہ ریزہ کردیگا انکو پروردگار میرا نَسْفًا ریزہ ریزہ کرنا مانند ریت کے کہ تمام عالم مین انکو ریت کیطرح پراگندہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ پہاڑونکو جڑ سے اکہاڑ کر
دریا مین ڈالدیگا فَيَذَرُهَا پس چہوڑدیگا انکی زمین کو اور ہاکی ضمیر زمین کیطرف پہرتی ہی باوجودیکہ اُسکا ذکر اوپر نہین گزرا ہی اسواسطے کہ جبال اُسپر دلالت کرتا ہی جیسے کہ دوسری جگہ بہی
اسیطرح مذکور ہوا ہے مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ یعنے پس چہوڑدیگا اُس زمین کو قَاعًا خالی کہ اسپر کچہ نہووے صَفْصَفًا برابر ہموار کہ کچہ بلندی اور پستی اسمین نہووے اور قاعًا اور صفصفًا
حال واقع ہوئے ہین یعنی زمین ایسی برابر اور صاف ہوگی کہ نہ اسپر گہانس اور درخت اور پہاڑ ہونگے اور نہ اسمین پستی اور بلندی ہوگی اسطرح سے کہ لَا تَرَىٰ نہ دیکہیگا تو فِيهَا عِوَجًا
بیچ اُسکی کجی کو وَلَا أَمْتًا اور نہ بلندی قلیل کو بہی اور بلندی کثیر کا تو کیا ذکر ہے اور جسدن ریزہ ریزہ ہوجاوین پہاڑ تو يَوْمَئِذٍ اسدن يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ پیروی
کرینگے سب آدمی بلانیوالی اپنے کی کہ وہ اسرافیل ہی اور وہ سب آدمیونکو بہ آواز بلند طرف حشر کے بلائیگا کہ جس طرف ہونگے وہ وہانسے اُسطرف کو پہنچینگے اور کہتے ہین کہ اسرافیل بیت المقدس پر
کہڑا ہوکر پکاریگا کہ سب اُسکی طرف کو دوڑینگے لَا عِوَجَ لَهُ نہ کجی کرنی ہوگی واسطے اسکے کہ اسکی طرف سے پہرجاوین ادہر ادہر کو نہ جاوین بلکہ سب باتفاق ادہر کو جاوینگے مومنین تو
جلدی سے اور کفار آہستہ آہستہ اور بعضے کہتے ہین کہ اسرافیل انکی بلانے مین کجی نہ کریگا بلکہ سبکو محشر مین بلائیگا وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ اور پست ہوجاوینگی آوازین لِلرَّحْمَٰنِ
واسطے خدا کے اُسکی ہیبت سے فَلَا تَسْمَعُ پس نہ سنیگا تو اُس روز إِلَّا هَمْسًا مگر آواز آہستہ اور بعضے کہتے ہین کہ آہستہ آواز قدمونکی ہوگی کہ شدت ہول سے کچہ بولنے نہ پاوینگے اور قدمونکو
آہستہ زمین پر رکہینگے اور نرم اور آہستہ چلینگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ سب آدمیونکو ایک جگہ جمع کریگا کہ وہ برہنہ اور ننگے پانو ہونگے
اور وہان ٹہرینگے کہ کثرت سے انکو عرق آئیگا اور سانس انکی بند ہوجاوینگے اور بمقدار پچاس برس کے وہان ٹہرینگے اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے خشعت الاصوات للرحمن
فلا تسمع الا ہمسًا اور بعد اسکے آواز کریگا ایک آواز کرنیوالا جانب عرش سے کہ کہان ہے پیغمبر امی آدمی کہینگے کہ یہ تو تونے ہمکو سنایا لیکن اسکا نام لیکر پکارو وہ آواز کریگا کہ کہان
پیغمبر رحمت کہان ہے محمد بیٹا عبد اللہ کا پس جناب رسول خدا صلعم سب آدمیونکے آگے ہوجاوینگے یہانتک کہ ایک حوض پر پہنچینگے کہ طول اُسکا بمقدار فاصلہ ایلہ اور صنعا کے ہوگا پہر آدمیونکو
حکم ہوگا گزرنیکا بعضے تو حوض پر وارد ہونگے اور بعضے اُس سے ہانکے جاوینگے اور جبتو وہ فرشتے کہینگے رسول خدا صلعم کسی کو ہمارے دوستونمین سے کہ حوض پر سے ہانکا جاتا تو روئینگے اور کہینگے کہ اے
پروردگار میرے علی کے شیعون کو دیکہتا ہون کہ طرف اصحاب شمال کے ہانکے جاتے ہین اور حوض کے وارد ہونے سے منع کئے گئے ہین اسوقت اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بہیجیگا کہ وہ پوچھیگا کہ کس چیز نے
رولایا تجہکو اے محمد صلعم فرماوینگے کہ فلانا علی کے شیعونمین سے حوض سے ہانکا گیا ہی فرشتہ کہیگا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے محمد صلعم علی کے شیعونکو مینے تجہکو بخشا اور انکے گناہونکو مین درگزرا
بسبب دوستی کرنے تیری اور تیری آل کی اور تیرے ساتہ انکو لاحق کیا اور تیرے زمرہ مین انکو داخل کیا پس وارد کر تو انکو اپنے حوض پر اور فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ بہت مرد اور
عورت ویسے ہونگے کہ پکارینگے یا محمداہ جسوقت دیکہینگے وہ اس حال کو اور نہ رہیگا کوئی نہ ہوگا کہ ہماری دوستی کو دلمین اپنے رکہتا ہوگا اور ہمارے دشمنون سے بیزاری کو دنیا مین کیا
ہوگا مگر یہ کہ وہ ہماری گروہ مین اور ہمارے ساتہ حوض پر ہوگا يَوْمَئِذٍ اُس روز لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ نہ فائدہ بخشیگی شفاعت کہ کوئی کسیکو سفارش کرکے عذاب سے رہائی
دلوائے إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ مگر وہ شخص کہ اذن دیوے واسطے اسکے شفاعت کرنیکا الرَّحْمَٰنُ خدائے بخشندہ وَرَضِيَ لَهُ اور پسند کرے واسطے اسکی قَوْلًا بات کو شفاعت کے مقدمہ
مین البتہ وہ شخص شفاعت کریگا جیسے کہ انبیا اور اولیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین یا یہ کہ جس کسی سے خدا راضی ہووے اور اذن دیوے کہ اسکی شفاعت کرو اُس شخص کے
شفاعت کیجائیگی يَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جو کچہ کہ آگے ان آدمیونکے ہے امور آخرت مین سے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچہ کہ پیچہے انکے ہے دنیا کے امور مین سے یا جو
کچہ کہ آگے اُنکے ہی امور آئندہ مین سے اور جو کچہ پیچہے انکے ہی احوال گزشتہ مین سے سب کو جانتا ہے وَلَا يُحِيطُونَ اور نہین احاطہ کرسکتے ہین تمام عالم کے مخلوقات بِهِ ساتہ ذات
اُس خدا کے عِلْمًا باعتبار علم کے علمًا تمیز واقع ہوا ہی یعنے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی ذات کا علم نہین رکہتا ہے کہ کیسے ہے اور کیا ہے ع راز داران بارگاہ الست ہ غیر ازین نبردہ اند
کہ ہست ہ اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مخلوقات اپنی علم سے خدا کی ذات کو نہین جان سکتے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے دلونکی آنکہون پر پردہ کردیا ہے کوئی فہم انکو نہین پہنچ سکتی ہی کہ
اسکی کیفیت کیا ہے اور نہ کوئی دل اُسکو کسی حد کے ساتہ ثابت کرسکتا ہی اور نہین وصف کرسکتے ہین ہم اسکو مگر جسطرح سے کہ وصف کیا ہی اسنے اپنے کو لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وهو السميع
البصير الاول والآخر والظاہر والباطن الخالق الباری المصور پیدا کیا ہی اشیا کو کہ نہین ہے اشیا مین سے کوئی شی مثل اسکی کہ سب اشیا سے وہ بلند اور برتر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر بہ کی
ماموصولہ کیطرف پہرتی ہی یعنے سوا خدا کے مخلوقات مین سے کوئی نہین جانتا ہی کہ جو کچہ کہ پیچہے گزرا ہی اور جو کچہ کہ آگے آئیگا وَعَنَتِ الْوُجُوهُ اور خوار اور ذلیل ہونگی منہ یعنے
صاحبان منہ بروز حشر خوار اور ذلیل ہونگے لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ واسطے زندہ ہمیشہ قائم رہنیوالے کے جیسے کہ قیدی سامنے بادشاہ قہار کے ہوتے ہین وَقَدْ خَابَ اور تحقیق

بے نصیب و ناامید ہوا مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وہ شخص کہ اٹھایا اسنے بار ظلم کو کہ کفر کرکے اسنے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو شخص عمل کرے نیکیوں میں سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور
حال یہ ہے کہ وہ مومن ہے کہ خدا کی وحدانیت پر اور پیغمبر کی نبوت پر اور روز آخرت پر ایمان لایا ہے فَلَا يَخَافُ پس نہ خوف کریگا وہ اس روز ظُلْمًا ظلم سے کہ وہ ثواب حاصل ہونیکو منع
کرے وَّلَا هَضْمًا اور نہ توڑنیکو وہ نقصان ثواب کا ہے بلکہ ثواب اسکا موافق اعمال کے ہوگا نہ تو وہ خوف ظلم کا کریگا کہ اسکی گناہ زیادہ کردیجائیں اور نہ وہ توڑنے سے ڈریگا کہ اسکی نیکی کم
کردیجاویگی اسواسطے کہ اس سے کوئی ایسی چیز صادر نہیں ہوئی ہے کہ جس سے اسکو خوف ہووے وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی جیسے کہ ہمنے یہہ آیتیں وعید کی نازل کی ہیں اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہمنے اس
کتاب کو قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی کہ زبان عرب میں ہے وَصَرَّفْنَا فِيْهِ اور طرح طرح سے بیان کی ہیں ہمنے بیچ اسکے مِنَ الْوَعِيْدِ آیتیں وعید و عذاب کے جیسے ذکر طوفان کا
اور زلزلہ کا اور چیخ کا اور مسخ ہوجانیکا اور دہنس جانیکا زمین میں لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وہ ڈریں اور پرہیز کریں کفر سے اور گناہوں سے یہہ سمجھکر ایسا نہو کہ عذاب نازل ہوجاوے
اَوْ يُحْدِثُ یا پیدا کرے وہ قرآن لَهُمْ واسطے انکے ذِكْرًا نصیحت کو جسوقت اسکو سنیں جیسے کہ دوسری جگہہ فرمایا ہے وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا
یعنے اور جسوقت پڑہے جاتے ہیں اوپر انکے آیتیں ہماری تو زیادہ کرتے ہیں انکو وہ آیتیں ایمان کو فَتَعٰلَى اللّٰهُ پس بلند ہے خدا اور برتر ہے مخلوقات کی صفات سے کہ
کوئی ذات اور صفات میں شریک اسکی نہیں ہے الْمَلِكُ بادشاہ ہے دنیا اور آخرت کا کہ اسکے امر اور نہی سب جگہہ جاری ہیں الْحَقُّ ثابت ہے اپنی ذات اور صفات
میں یا ثابت ہے اسکو بادشاہی آسمان و زمین کی اسواسطے کہ سوائے اسکے اور بادشاہ یعنے جتنے مالک ہیں وہ ہی معرض زوال و فنا میں ہیں اور وہ خدا سب چیز کا
مالک ہے اور ہمیشہ ہے بادشاہی اسکی کہ کبھی اسکو زوال نہیں ہے کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت جبرئیل وحی لیکر آتے اور قرآن کی آیت جناب رسولخدا پر پڑہتے تو وہ جناب اس خوف سے
کہ ایسا نہو کہ آیت میں سے کچھہ بہولجاوے اور یا فراموش ہو جاوے حضرت جبرئیل کے ہمراہ پڑہنے لگتے تہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کر تو بِالْقُرْاٰنِ ساتھ
پڑہنے قرآن کے مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ پہلے اس سے کہ ادا کیجاوے طرف تیرے وَحْيُهٗ وحی اسکی یعنے تو سن جبرئیل کے پڑہنے کو اور جسوقت وہ آیت کو تمام کرلیوے تو تو
اس آیت کو تو سنکر یاد رکھہ وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ تو کہ ای پروردگار میرے زِدْنِيْ عِلْمًا زیادہ کر تو مجھکو اور دے تو مجھکو علم کو بعد علم کے یعنی بجای جلدی کرنیکے علم کو طلب
کر فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت مجھپر وہ دن آتا ہے کہ جسمیں علم مجھکو زیادہ نہیں ہوتا ہے تو اسدن کے آفتاب کے طلوع میں برکت نہیں ہوتی ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فضل علم کا زیادہ دوست ہے طرف میرے فضل عبادت سے وَلَقَدْ
عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے طرف آدم کے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنے حکم کیا ہمنے کہ طرف اس درخت کے نہ جانا اور اسمیں سے نہ کہانا فَنَسِيَ پس
بہول گیا وہ اس عہد کو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد کو کہ رای اسکی مصمم ہوا اور اس امر پر وہ ثابت ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ اللہ تعالے نے عہد کیا تہا طرف آدم کے کہ اس درخت میں سے نہ کہانا اور اسکی نزدیک جانا جب وہ وقت پہنچا کہ علم میں خدا کے گزرا تہا کہ اسوقت یہہ کہائیگا اسوقت
آدم وہ عہد بہول گئے اور درخت میں سے کہالیا اور یہی معنی ہیں قول حقتعالے سے ولقد عہدنا الآیہ اور دوسری روایت میں یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے آدم سے اور اسکی زوجہ سے فرمایا تہا کہ اس
درخت کے نزدیک جانا یعنی اسمیں سے کچھہ نہ کہانا اندونونے کہا کہ ہان نہ کہائینگے اور انشاء اللہ تعالے انہوں نے نہ کہا اسواسطے بہول گئے اور بعضی روایتمیں ہے کہ وہ بہولے
نہ تہے بلکہ انکو یاد تہا لیکن یہان معنی نسیٰ کے ترک کرنے مندوب کے ہیں کہ اس درخت میں سے نہ کہانا امر مستحب تہا انہوں نے اسکو ترک کیا اور قصد انکا مصمم اسکے کہانیکا
پر نہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کا نام انسان اسواسطے رکہا ہے کہ وہ نسیان کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کر تو ای محمد صلعم کہ جسوقت
کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتوں کے کہ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سجدہ کرو تم فرشتے آدم کے سجدہ تعظیم فَسَجَدُوْٓا پس سجدہ کیا انہوں نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے کہ اس نے
آدم کو سجدہ نہ کیا اَبٰى انکار کیا سجدہ کرنیسے بسبب تکبر کے اور ذکر اسکا پہلے اس سے کئی مرتبہ آیا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ فَقُلْنَا پس کہا ہمنے آدم سے کہ يٰٓاٰدَمُ ای آدم
اِنَّ هٰذَا تحقیق یہہ ابلیس عَدُوٌّ لَّكَ دشمن ہے واسطے تیرے وَلِزَوْجِكَ اور واسطے زوجہ تیری حوا کے فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا پس چاہیے کہ نہ نکالدیوے تمکو یعنے ایسا نہو کہ تمکو
نکالدیوے مِنَ الْجَنَّةِ بہشت سے فَتَشْقٰى پس رنج میں پڑے تو اسوقت کہ جسوقت بہشت سے نکالا جاوے اور نکلنے میں بہشت سے تو دونو شریک تہے اور رنج میں فقط
آدم کو فرمایا اسواسطے کہ جب بہشت سے نکالے جاوینگے تو آدم ہی کو طلب معاش میں رنج او محنت ہوگی کہ طلب کرنا معاش کا کام مردوں کا ہے نہ عورتوں کا اسواسطے فقط
آدم ہی کو فرمایا کہ بہشت سے باہر نکلکر اسی کو فکر ہوگی چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اِنَّ لَكَ تحقیق کہ واسطے تیرے ہے ای آدم اَلَّا تَجُوْعَ یہہ کہ نہ بہوکا ہوگا تو فِيْهَا بیچ اس
بہشت کے کہ ہر طرح کی نعمت اسمیں موجود ہے وَلَا تَعْرٰى اور نہ برہنہ رہیگا تو بہشت میں جو لباس کہ چاہیے وہ اسمیں موجود ہے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا
اور تحقیق کہ تو پیاسا رہیگا بیچ اسکے کہ اسمیں نہریں اور چشمے موجود ہیں وَلَا تَضْحٰى اور نہ دہوپ میں ہوگا تو وہاں کہ بہشت میں ہمیشہ سایہ ہے اور آفتاب

کا ہمین گزر نہین ہے کہ بدون آفتاب کے وہان روشنی ہی اور بہشت کی یا ہر یہہ نعمتین ہرگز میسر نہین ہیں اور دنیا مین آدمی کہانے اور پینے اور لباس اور مکان کا محتاج ہوتا اور
انکی حاصل کرنے مین رنج کہینچتا ہے اور آدم کے واسطے بہشت مین یہہ چارون چیزین بدون مشقت و رنج کی موجود تہین اور بہشت سے نکالے گئے تو ان چارونکی تلاش ہوئی
سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جس وقت آدمؑ زمین پر آئے بہشت سے نکلکر تو جبرئیل بحکم رب جلیل بیل سرخ رنگ آدم کی زراعت کرنیکے واسطے بہشت سے لائے اور حضرت آدم اس سے
زراعت کرتے تہے اور زمین کو جوتتے تہے اور عرق انکی پیشانی سے ٹپکتا تہا اور کہتے ہین کہ یہہ رنج اور مشقت وہ ہی کہ حقتعالے نے مجہسے فرمایا تہا کہ ایسا نہو کہ شیطان تمکو بہشت سے
نکالدے اور تم رنج اور مشقت مین پڑ جاؤ اور بعضون نے وانک تظمؤ کے ہمزہ کو جو کہ انک مین ہے مکسور پڑہا ہی اور کہتے ہین کہ ابلیس حضرت آدمؑ کے سجدہ نکرنیکی جہت سے جو غضب
الٰہی مین گرفتار ہوا تو ہمیشہ اس فکر مین تہا کہ آدم کو اس عزت اور بزرگی سے گراؤن اور اسکو بقید کرادون آخر الامر سانپ اور مور کے وسیلہ سے بہشت مین آیا چنانچہ
ذکر اسکا سورۂ بقر مین گزر گیا ہی اور جب بہشت مین داخل ہوا تو اسکا حال خداتعالے بیان کرتا ہے کہ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ پس وسوسہ کیا طرف اس آدم کے
شیطان نے اسطرح سے کہ قَالَ یٰۤاٰدَمُ کہا اے آدم هَلْ اَدُلُّكَ کیا رہنمائی کرون مین تمہکو عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ اوپر درخت ہمیشہ کہ جو کوئی اسکو کہائے تو ہرگز اسکو موت نآئے
اور آدم مرنیسے بہت ڈرتے تہے اسواسطے اسنے کہا کہ مین ایسا علاج تمکو بتلاؤن کہ کبہی تم نمرو آدمؑ نے پوچہا کہ وہ کیا ہی کہا اس درخت مین سے کہاؤ اور کہا کہ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى
اور رہنمائی کرون مین تمکو طرف بادشاہی کے کہ نہ کہنہ ہووے یعنے وہ بادشاہی فنا ہووے اور ہمیشہ کو رہی پس تو اس درخت مین سے کہالے فَاَكَلَا پس کہایا آدم اور
حوا نے دونو نے مِنْهَا اس درخت مین سے فَبَدَتْ لَهُمَا پس ظاہر ہوگیا اور کہل گیا واسطے ان دونو کے سَوْاٰتُهُمَا ستران دونو کا کہ مجرد کہانیکے ایسا ہوا ایسی کہ تاج انکے
سرون سے گر گیا اور پوشاک بہشت کی انکے بدنون سے دور ہوگئی کہ وہ برہنہ ہوگئے وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ اور شروع کیا ان دونے کہ چپکاتے تہے عَلَیْهِمَا اوپر ستروں اپنے کے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پتون درخت بہشت کے سی تاکہ اسمین نظر ایک دوسری کی ستر برہنہ پر ہی اور کہتے ہین کہ انجیر کے پتون سے ستر کو چہپاتے تہے وَعَصٰۤى اٰدَمُ اور نافرمانی کی آدم نے
رَبَّهٗ پروردگار اپنے کی امر مستحب مین کہ جسکا ترک کرنا اولی تہا فَغَوٰى پس بے نصیب ہوا مطلوب اپنے سے کہ وہ بہشت مین ہمیشہ رہنا تہا اور معصیت کے معنی حکم کی مخالفت کے ہین خواہ
وہ امر واجب ہو خواہ سنت اور یہہ حکم واسطے آدم کے سنت تہا واجب نتہا اسواسطے کہ حضرت آدم نبی تہے اور نبی مخالفت واجب کے نہین کرتا ہی کہ وہ معصوم ہی اور جسوقت آدم نے اس درخت مین سے
کہایا تو حکم ہوا آدم کو کہ تم بہشت مین سے چلے جاؤ حضرت آدم حوا کا ہاتہہ پکڑکر بہشت سے باہر چلے آئے اور بہت گریہ و زاری کی اور برکت ہمارے خمسہ محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور
حسنؑ و حسینؑ کے اپنی بخشش چاہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے اور خداتعالے نے توبہ انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پہر برگزیدہ کیا اس آدم کو
پروردگار اسکے نے اور اسکو اپنی رحمت کی قریب کیا فَتَابَ عَلَیْهِ پس توبہ قبول کی اوپر اسکی وَهَدٰى اور رہنمائی کی یعنی اسکو توفیق دی توبہ کرنے پر قَالَ کہا
خدا نے آدم کو بعد کہانے پہل درخت کے کہ اهْبِطَا مِنْهَا اترجاؤ تم اس بہشت سے طرف زمین کے جَمِیْعًا سب آدم اور حوا اور ابلیس اور ذکر اسکا تفصیل سورۂ بقر مین ہو گیا
اور آدم اور حوا جو اصل سب آدمیون کے ہین اسواسطے انکو قایم مقام سب آدمیونکی مقرر کرکے خطاب کیا کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تم آدمیونکا واسطے بعض کے دشمن ہو گا
معاش کی جہت سے کہ اسمین جہگڑے اور نالشین کہینگے چنانچہ اب بہی جاری ہے فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ پس اگر آئے تمہارے پاس جسوقت کہ تم زمین مین ہو مِّنِّیْ میری جانب سے
هُدًى رہنمائی یعنی جو کہ سبب رہنمائی کا ہی مثل کتاب اور رسول کے فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ پس جو شخص پیروی کرے رہنمائی میری کی فَلَا یَضِلُّ پس نہ گمراہ ہوگا
دنیا مین وَلَا یَشْقٰى اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنے عذاب مین گرفتار نہوگا بلکہ دونو جہان مین مرفہ الحال اور فارغ البال رہیگا اور اما اصل مین ان ما ہی ان
شرطیہ پر حرف ما زیادہ کیا گیا ہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حقتعالے ضامن ہوا ہے کہ جو کوئی قرآن پڑہے اور اسپر عمل کرے تو دنیا مین وہ گمراہ نہو اور آخرت مین رنج مین
گرفتار نہو اور بعد اسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اور انکو اسمین یہہ ہی کہ جو کوئی قائل ہو ائمہ معصومینؑ کا اور انکی پیروی کرے وہ شخص مراد ہی اس آیت سے وَمَنْ اَعْرَضَ
اور جو شخص کہ منہ پہیرے عَنْ ذِكْرِیْ ذکر میرے سے یعنی جو شخص کہ اس رہنمائی سے روگردانی کرے کہ وہ سبب رہنمائی کا ہی اور باعث یاد کرنے خدا کا ہی فَاِنَّ لَهٗ پس تحقیق
واسطے اسکی ہی مَعِیْشَةً ضَنْكًا زندگانی تنگ اور سختی سے جب او دنیا مین کہ بسبب حرص دنیا کی اسکے طلب مین تعب و رنج اور فکر مین رہیگا اور جسوقت کہ خدا کو نہ مانا تو اسکی نظر فقط اوپر
دنیا پر ہوگی اور حرام اور حلال کے جمع کرنے مین کچہہ فرق نکریگا اگر مفلس ہے تو اسکو دنیا کی ہاتہہ نہ لگنی کا اندوہ رہیگا اور اگر دولتمند ہے تو مال کی حفاظت مین سرگردان رہیگا اور اسکی
جاتے رہنے اور کم ہو جانیکا رنج رہیگا اور ہمیشہ اسکی زندگی تلخ اور تنگ رہیگی بخلاف مومن کے کہ طالب آخرت کا ہی اور دنیا مین سے فقط بقدر تحصیل کے چاہتا ہے اور تہوڑے پر قناعت کرتا ہی اور نہو تو
صبر کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد معیشت ضنکا سے عذاب قبر ہے کہ قبر اسپر بقدر تنگ ہوگی کہ استخوان اسکی پہلو کی شکست ہو جاوینگے اور اژدہا اسپر مقرر ہونگے کہ ہر ایک کے ننانوے سر ہونگے
اور قیامت تک انکو وہ کاٹینگے اور وہ سانپ ایسے ہین اگر زمین پر پہونک مارین تو کبہی سبز گہاس نہ اگے اور آخرت کا حال خداتعالی اس شخص کا بیان کرتا ہے کہ وَنَحْشُرُهٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ محشور کرینگے ہم اسکو اور اٹھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے اَعْمٰی اندھا کہ سوائے دوزخ اور قسم قسم کے عذاب کے کچھ نہ دیکھیگا قَالَ کہیگا وہ روگردانی کرنیوالا ذکر خدا سے کہ رَبِّ اے پروردگار میرے لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ کسواسطے محشور کیا ہے تونے مجھکو اَعْمٰی اندھا وَقَدْ كُنْتُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق تھا مین بَصِیْرًا دیکھنیوالا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روگردانی کرنیوالا ذکر خدا سے وہ ہے کہ جو دوستی علی سے روگردانی کرتا ہے اور وہ اندھا ہوگا آنکھوں کا قیامت کے روز جیسا کہ دنیا مین دل کا اندھا تھا علی کی دوستی سے اور وہ حیران ہوگا قیامت مین اور کہیگا کہ خداوندا کسواسطے اندھا اٹھایا تونے مجھکو مین تو دنیا مین بینا تھا کہیگا خدا کہ تونے ہماری آیات کو کہ وہ ائمہ معصومین ہین ترک کیا کہ انکی پیروی کی اور انکے قول کو نہ سنا اور نسیان ترک کرنے کے معنی مین ہے اور خدا فرمائیگا کہ تونے دنیا مین ترک کیا تھا ہم تجھکو دوزخ مین ترک کرینگے اور دوسری روایت مین ان حضرت سے منقول ہے کہ کسی شخص نے ان حضرت سے سوال کیا کہ ایک مرد ہے کہ اسنے کبھی حج نہین کیا ہے اور اسکے مال بھی ہے اور وہ قدرت بھی رکھتا ہے فرمایا کہ وہ ان لوگون سے ہے کہ جنکے حق مین خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰی کسینے کہا کہ سبحان اللہ وہ اندھا ہوگا فرمایا کہ اندھا کریگا اسکو خدا طریق خیر سے یعنے جنت کی راہ سے اسکو اندھا کریگا کہ وہ جنت مین نہ جانے پائیگا اور جسوقت وہ کہیگا کہ خداوندا مین تو بینا تھا مجھکو تونے نابینا کیون اٹھایا تو خدا تعالیٰ انکے جواب مین قَالَ کہیگا کہ كَذٰلِكَ ایسی ہی تھا فعل تیرا کہ جیسے کہ تونے دنیا مین آنکھ اپنی ہمارے طریق سے پوشیدہ کی تھی ایسی ہی ہمنے تجھکو بہشت کی راہ سے اندھا کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا آئین تیرے پاس آیتین ہماری اور نشانیان قدرت ہماری کی فَنَسِيْتَهَا پس فراموش کیا تونے انکو یعنے ترک کیا تونے انکو اور انسے چشم پوشی کی وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی الْيَوْمَ تُنْسٰی آجکے دن بھلایا جائیگا تو اور ترک کیا جائیگا تو ایسی جگہ کہ وہانسے باہر نکلنے کی راہ نہ دیکھ سکیگا تو اور عذاب ہی اور عتاب دائمی مین گرفتار رہیگا تو وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی نَجْزِیْ جزا دیتے ہین ہم مَنْ اَسْرَفَ اس شخص کو کہ حد سے گزرے وہ شرک اور کفر مین اور اپنی نفس کی خواہشون مین گرفتار رہے وَلَمْ يُؤْمِنْۢ اور نہ ایمان لاوے وہ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ساتھ نشانیون اور آیتون پروردگار اپنے کے بلکہ انکو جھٹلائے اور انکی مخالفت کرے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شریک کرے امیر المومنین کی خلافت مین کسیکو اور نہ ایمان لاوے ساتھ آیتون انکی کے یعنی ترک کرے ائمہ معصومین کو دشمنی سے اور نہ پیروی کرے انکی قول کی اور نہ دوستی رکھے انسے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا کہ اندھا ہونا اور آگ مین جلنا ہے اَشَدُّ بہت سخت ہے تنگی زندگانی سے دنیا مین وَاَبْقٰی اور بہت باقی رہنیوالا ہے کہ کبھی منقطع ہی نہووے اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا نہین ہدایت کی ہے واسطے ان کفار قریش کے اس امر نے کہ كَمْ اَهْلَكْنَا بہت ہلاک کئے ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے انکے مِنَ الْقُرُوْنِ قرنون مین سے جو کہ کفر اور شرک کرتے تھے اور انبیا کو جھٹلاتے تھے مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے کہ يَمْشُوْنَ چلتے پھرتے ہین کفار مکہ بوقت تجارت شام کے فِیْ مَسٰكِنِهِمْ بیچ مسکنون اور بستیون انکی کے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس کہنے مسکنون انکے کہ ویران پڑے ہین جب سے کہ انپر عذاب نازل ہوا ہے اور وہ ہلاک ہوگئے ہین لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی البتہ نشانیان ہین عبرت پکڑنے کے واسطے صاحبان عقول کے یعنی وہ عقلین کہ جو منع کرتے ہین بدیون سے تو علاقہ عبرت سے اور تغافل سے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہوتی وہ بات کہ سَبَقَتْ پہلے گزر گئی ہے اس بارہ مین مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کیطرف سے کہ عذاب کرنا منکرون کا قیامت پر موقوف رکھا ہے یا دنیا مین دوسرے وقت پر کہ وہ روز جنگ بدر ہے تاکہ انکی نسل سے مومنین پیدا ہوویں اگر یہ امر منظور نہوتی تو لَكَانَ البتہ ہوتا عذاب اس امت کے لوگون پر مثل عذاب عاد اور ثمود وغیرہ کے لِزَامًا لازم کہ ہرگز انسے مفارقت نکرتا اور انکی جڑ کو اکھاڑ کر پھینک دیتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی اسکا عطف کلمہ پر ہے یعنے اور اگر نہوتی مدت نام رکھی گئی اور مقرر کی گئی کہ انکو آخرت مین عذاب ہووے یا بروز جنگ بدر تو البتہ انکو ابھی دنیا مین عذاب لازم ہوتا اور اے محمد انجام اور مآل کار ان کفار کا تو عذاب ہے اگر وہ کسی وقت دین پر طعن کرین اور تجھکو اور قرآن کو جھٹلاوین تو فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اور رنج مت کر تو عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ اوپر اس بات کے کہ کہتے ہین وہ اور طعن کرتے ہین قرآن پر اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہے جہاد کی آیت سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَسَبِّحْ اور تسبیح کر تو بِحَمْدِ رَبِّكَ ساتھ حمد پروردگار اپنے کے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ پہلے نکلنے آفتاب کے نماز صبح کے بعد وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا اور پہلے غروب ہونے اس آفتاب کے وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور گھڑیون رات کے سے فَسَبِّحْ پس تسبیح کر تو وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور کنارون دن کے لَعَلَّكَ تاکہ تو تَرْضٰی راضی ہو تو ساتھ شفاعت کے اور درجہ بلند کے یا ساتھ ان چیزون کے کہ خدا نے تجھسے وعدہ کیا ہے نصرت کا اور دین کے معزز اور غالب ہونیکا دنیا مین اور شفاعت اور جنت آخرت مین خدا تعالیٰ نے جو تسبیح کرنیکا حکم دیا ہے اسمین اختلاف ہے اور مشہور مفسرین مین مراد اس سے نماز ہے کہ شامل ہے تسبیح اور حمد کو اور قبل طلوع شمس سے تو مراد نماز صبح ہے اور قبل غروب سے مراد نماز ظہر اور عصر ہے اور ومن آناء اللیل فسبح سے مراد نماز مغرب و عشا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد آناء اللیل سے نمازین فرض اور سنت ہین جو کہ شب کو ہوتی ہین اور اطراف النہار سے مراد نماز صبح اور ظہر اور عصر ہے کہ دن کے دونو طرف نصف اول اور نصف آخر مین ہوتی ہین اور مکرر ذکر کرنا انکا واسطے زیادتی فضیلت کے ہے اور بعضے روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہے کہ فرض ہے ہر مسلمان پر کہ قبل طلوع اور قبل غروب آفتاب دس مرتبہ کہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور بعضے قاری ترضی کو مجہول کا صیغہ پڑھتے ہین یعنی راضی کیا جاوے تو کہ خدا تعالیٰ تجھکو خوشنود کرے شفاعت اور بلند درجہ عطا کرکے اور موافق مذہب اول کے جو مشہور ہے وقتون مین نمازون کے

وقتونکی مرادی ثابت ہوتی ہی اور یہ آیت نص صریح ہی وقتونکی مرادی پر کہ مراد وقت نماز صبح سی تو اول صبح سے قبل طلوع آفتاب تک معلوم ہوتی ہے اور نماز ظہر اول زوال سے غروب آفتاب تک
اور مرادی مغرب میں کچھ گھڑیاں رات کی ہین اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم کے حضور مین ایک مہمان آیا اور حضرت کے دولتسرا مین اس روز کچھ نہتا کہ مہمان کو کھلا مین حضرت نے ایک
یہودی کے پاس آدمی بھیجا کہ کچھہ آٹا ہمارے ہاتہ فروخت کرکہ ہمارے یہان ایک مہمان آیا ہی اور ہمارے پاس ہو وقت کچھ نہین ہے رجب کا چاند شروع ہوگا تو ہم تیری آٹیکی قیمت بھیجدینگے
اسنے کہا کہ جبتک اپنی کوئی چیز میرے پاس رہن نکروگے تو مین تمکو ندونگا حضرت نے اپنی زرہ اسکے پاس بھیجی یہ آیت حضرت کے تسلی کے واسطے نازل ہوئی
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور نہ دراز کر تو آنکھون اپنی کو واسطے آرزو کرنے کے یا ہے لئے اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہے ہمنے ساتہ اس چیز کے
اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسم قسم کو ان کافرون میں سے مثل بت پرستا اور ستارہ پرستا اور اہل کتاب کے یعنے کفار کے گروہونکو جو ہمنے مال دنیا دیا ہے تمکو تو مت دیکھہ اور انکی آرزو مت کرکہ
مجھکو بھی ہو کہ وہ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زینت زندگانی دنیا کی ہے اور زہرہ حال واقع ہوا ہے کے ضمیر سے اور یعقوب اور سہیل نے اسکو بفتح ہا پڑہا ہی اور باقیون نے
بسکون ہا پڑہا ہی حاصل یہ کہ ان کفار کو جو ہمنے مال دنیا دیا ہے تو انکی طرف مت دیکھہ کہ وہ مال زینت ہے دنیا کی اور ہمنے انکو ہو اسطے دیا ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ آزمائین ہم انکو
بیچ اسکی یعنے انسے ہم معاملہ آزمانیوالونکا سا کرین کہ عالم کی لوگونپر ظاہر ہوجائے کہ کون انمین سے شکر کرتا ہی اور کون شکر نہین کرتا ہی اور کون مال کے حقوق کو ادا کرتا ہی اور کون ادا
نہین کرتا ہی اور کون ہمارے حکم پر چلتا ہی اور کون ہمارے حکم پر نہین چلتا ہے اور انکار کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تھی جناب
رسول خدا صلعم درست اور سیدہی ہو بیٹھے اور بعد اسکے فرمایا کہ جو کوئی خدا کے معزز کرنیسے عزت نہ پاوے اور چاہے کہ مخلوق مین عزت کو حاصل کرون اور سوا خدا کے کسی غیر کو
وسیلہ اپنے مرتبہ کا ٹہراوے وہ شخص حسرت اور ندامت لیکر دنیا سے جائیگا اور جو کوئی کسی کی دولت پر نظر رکھے اور اسکی تمنا وہ کرے تو ہمیشہ وہ شخص غم اور اندوہ مین رہیگا اور اسکے
غصہ کو کبھی شفا نہوگی اور جو شخص نہ پہچانے خدا کے نعمت کو کہ اسکی پاس ہے مگر کہانے پینے ہی مین تو کم ہوگی مدت زندگانی اسکی کی اور نزدیک ہوگا عذاب اسکا اور دوسری آیت مین ہے کہ
فرمایا حضرت نے کہ نہ نظر کر تو طرف اس شخص کے کہ مال دنیا مین تجہسے وہ زیادہ ہے اور نظر کر تو طرف اس شخص کے کہ تجہسے وہ کم ہی تاکہ شکر خدا کا ادا کرے تو اور نعمت خدا کو حقیر شمار
کرے تو اور فرماتا ہی خدا کہ وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی پروردگار تیرے کی کہ تجھکو نبوت دی ہے اور ہدایت کی ہی اور سب انبیا سے مرتبہ تیرا زیادہ کیا ہے اور آخرت مین درجہ تیرا
سب سے زیادہ بلند کئی ہین خَيْرٌ بہتر ہی دنیا کے مالون سے کہ فنا ہونیوالے ہین اور یہ اموال دنیا انکو حرام اور حلال وجہ سے کسب طرح سے پہنچے ہین مثل سود اور رشوت اور غصب کے وَّاَبْقٰى اور
باقی رہنیوالی ہی روزی پروردگار تیرے کی ہمیشہ کہتے ہین کہ زہرہ اصل لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین اللہ تعالیٰ نے مال دنیا کو شگوفہ فرمایا ہو اسطے کہ تری اور تازگی اسکی دو تین روز سے زیادہ نہین ہے
تہوڑے دنون ہی مین وہ پژمردہ ہوجاتا ہے ایسے ہی مال دنیا کو بقا نہین ہے وہ بھی معرض زوال مین ہے ۷ کرتے ہین لوگ درہم و دینار پر غرور ،، اور کسیکو یاد رہو انصار پہ غرور ،، وہ خود نہین
رہینگے نہ انصار اور نہ مال ،، فانی کو چاہیے نہ زر و یار پہ غرور ،، اور جس چیز کا فائدہ ابدالآباد ہی اور ہمیشہ کو وہ باقی ہے اور رتبہ و درجہ بلند کا ہی اسکی مقدمہ مین خدا تعالیٰ علم کرتا ہی اور فرماتا ہے کہ
وَاْمُرْ اَهْلَكَ اور حکم کر تو ای محمد صلعم لوگون اپنے کو بِالصَّلٰوةِ ساتہ نماز کے یعنے جو کہ تیرے گھر کے آدمی ہین انکو علم کر کہ ہمیشہ وہ نماز کو ادا کرتے رہین کہ جس سے درجے انکے بلند ہوں اور خدا انسی راضی ہو
اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی تہی جناب رسول خدا صلعم نو مہینے تک حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ پر آتے تہے اور آواز کرتے تہے کہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خاص کیا ہی ہمکو خدا نے اس آیت کے ساتہ کہ پہلے تو ہمکو امت کی ساتہ حکم کیا اور پہر ہمکو خاص کیا نماز پڑہنے کے واسطے سوائے امت کے اور رسول خدا
صلعم علی اور فاطمہ علیہما السلام کے دروازہ پر بعد نازل ہونے اس آیت کے آتے تہے اور نو مہینے تک ہر نماز کے وقت پانچ مرتبہ بآواز بلند فرماتے تہے کہ رحمکم اللہ اور خدا تعالیٰ نے کسی پیغمبر کی اولاد کو یہ بزرگی امت
نہین فرمائی ہی جو کہ ہمکو بزرگی عطا کی ہی اور ہمکو خاص کیا ہی جمیع اہل خانہ پیغمبر سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اور حکم کیا کہ خاص کر واسطے اہلبیت کے
اور اپنے نفس کو سوا اور آدمیونکے تاکہ جانین آدمی کہ اسکی اہلبیت کے نزدیک خدا کے ایک مرتبہ ہے کہ انکے غیر کو وہ نہین ہے پس حکم کیا انکو ہمراہ آدمیون کے پہر خاص کیا انکو سوائے آدمیونکی اور بعد حکم نماز کے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا اور صبر کر تو اوپر اس نماز کی اور ہمیشہ اسکو پڑہتا رہ کہ لَا نَسْئَلُكَ نہین سوال کرتے ہین ہم تجہسے رِزْقًا روزی کو کہ تو روزی دیوے اپنے تئین اور تیرے اہلبیت کو
کہ تو اپنی تئین اور اپنی اہلبیت کو روزی دی نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تجھکو اور تیرے اہلبیت کو تجھکو پس اور اہلبیت کے روزی کا کچھ ترود نہین ہے تمہارا روزی کے دینے والے ہم ہین
پس روزی کی طرف سے فارغ البال ہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام نیک اور پسندیدہ لِلتَّقْوٰى واسطے پرہیزگاری کرنیوالونکے ہے پس تقوی اور پرہیزگاری کو اپنے ہاتہ سے مت دے کہ پرہیزگار
کی روزی کے ہم ضامن ہین چنانچہ فرماتا ہی دوسری جگہ کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنے اور جو شخص ڈرے خدا سے اور پرہیزگاری کرے گناہون سے تو کر دیگا واسطے اسکے خدا راہ
نکلنے کی اور روزی دیگا اسکو اس جگہ سے کہ نہ گمان کریگا وہ اور حدیث قدسی مین ہے کہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ یعنے جو شخص کہ ہوئیگا واسطے خدا کے تو ہوئیگا خدا واسطے اسکی اور کہتے ہین کہ ہر چند رسول
خدا صلعم کفار کو معجزے دکہلاتے تہے لیکن وہ لوگ بسبب عناد کے انکار انکا کرکے دوسرے معجزے کا سوال کرتے تہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَالُوْا اور کہا کفار نے کہ لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ

کیون نہین آتے محمد صلعم ہمارے پاس کوئی معجزہ مثل معجزات سابقہ پروردگار انکے پاس سے یعنے جو کچھ ہم اُن سے طلب کرتی ہین وہ معجزہ ہمکو کیون نہین دکہاتے کہ انکی دعوی کی تصدیق کرے معجزہ اور بعضی
قاری لولا تاتینا کو تا کیساتہ مخاطب کا صیغہ پڑہتے ہین اور جب ان کفار نے یہ سوال کیا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ کیا نہین آیا ہے انکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ
بیان اُس چیز کا کہ بیچ کتابون پہلیونکی ہے توریت اور انجیل وغیرہ مین نازل ہونا ایک پیغمبر کی جیسا کہ پہلا بعد ظہور معجزہ کی معجزہ دیگر کی طلب کیجئے اور ہلاک ہونا قومونکا انکار کرنے پر اور
انہون نے جو معجزہ طلب کیا تو خدا تعالیٰ نے انکو الزام کیواسطی بہت بڑا معجزہ بہیجا کہ وہ قرآن ہی اور اُسمین خلاصہ سب کتابون پہلیونکا عقاید حق اور احکام کلی علم اور عمل کے دونون کا اور لانیوالا
بہی اُسکا اُمی ہی کہ کسی سے کوئی چیز پڑہا نہین ہے اور نہ پہلی کتابونکو دیکہا اور سنا ہی اور سارے فصیح عرب کے اُسکی ایک سورۃ کی مانند لانیسے عاجز ہین اور یہ کفار باوجود موجود ہونے ایسے
معجزہ ظاہر کے جو دوسرا معجزہ طلب کرتے ہین یہ انکا نہایت عناد ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم اور اگر تحقیق ہم ہلاک کرتے ہم ان کفار مکہ کو بِعَذَابٍ ساتہ عذاب کے
مِّن قَبْلِهِ پہلی اُس سے یعنے پہلی محمد صلعم کے پیغمبر کرکے بہیجنے سے یا پہلی قرآن کے نازل کرنیسے تو لَقَالُوا البتہ کہتے وہ کہ لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا اے پروردگار ہمارے کیون نہ بہیجا ہماری طرف رَسُولًا
پیغمبر کو کہ تیری طاعت اور توحید کی طرف ہمکو بلاتا فَنَتَّبِعَ پس پیروی کرتے ہم آيَاتِكَ آیتون تیری کی جو کچھ کہ تیری پیغام کے لاتا اور ہم تیری وحدانیت کا اقرار کرتے مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ پہلے
اس سے کہ خوار اور ذلیل ہوتے ہم دنیا مین قتل اور قید ہوکر وَنَخْزَىٰ اور رسوا ہوتے ہم آخرت مین دوزخ مین جاکر اور عذاب مین گرفتار ہوکر پس اسیواسطے قطع کرنے حجت انکی کے پیغمبر اور قرآن کو
بہیجا لیکن انہون نے ازراہ عناد کے انکا انکار کیا قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ كُلٌّ ہر ایک ہم اور تم مُّتَرَبِّصٌ انتظار کرنیوالے ہین انجام کا اپنے کا کہ تم ہمارے انجام کا انتظار کرو اور ہم تمہارے
عقوبت کا انتظار کرتے ہین فَتَرَبَّصُوا پس انتظار کرو تم فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم قیامت مین کہ واقع مین مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون ہے ہم مین اور تم مین
صاحبان راہ راست یعنے دین حق کی اعتقاد کرنیوالے وَمَنِ اهْتَدَىٰ اور کون ہے کہ راہ حق پائی ہی یعنی قیامت کے روز یہ سب واضح ہو جائیگا اور یہ آیہ ولو انا اہلکناہم سے آخر تک دلالت کرتی
ہی لطف کے واجب ہونے پر اسواسطی کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اگر ہم پیغمبر کو نہ بہیجتے تو کفار کو حجت ہوتی اور کہتے کہ تونے پیغمبر کو کیون نہ بہیجا کہ ہم ایمان لاتے اور پیغمبر کے بہیجنے مین انکا عذر دفع ہوتا
ہی اور یہ محض لطف ہے اور لطف اسکو کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ قریب کرے بندونکو طرف طاعت کے اور دور کرے انکو معصیت سے لیکن بندونکی اختیار سے اور یہ نہین ہوسکتا ہی جبتک پیغمبر کو نہ
بہیجے تاکہ انکو طاعت اور معصیت کے طریقون سے آگاہ کرے

سورۃ الانبیاء

یہ سورہ مکی ہی اور اُسمین ایکسو بارہ آیتین ہین اور بعضی کہتے ہین کہ ایکسو گیارہ ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی سورہ انبیا کو محبت اور شوق سے پڑہی تو وہ قیامت مین رفیق جمیع انبیا کا ہوگا اور انکے ہمراہ بہشت مین ہوگا اور دنیا مین وہ آدمیونکی آنکہون مین قدر والا
ہوگا اور ہیبت اور شوکت کے ساتہ ہوگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نزدیک ہوا واسطے آدمیون کے وقت حساب
انکا کہ روز قیامت کے جس روز انکا حساب ہوگا وہ نزدیک پہنچا ہی اور خدا تعالیٰ نے قریب فرمایا ہی اسواسطے کہ جو چیز آنیوالی ہی وہ قریب ہے اور قیامت کہ جس روز حساب ہوگا وہ ضرور آنی
والی ہی اور خدا کی نزدیک وہ قریب ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَنَرَاهُ قَرِيبًا یعنے اور دیکہتے ہین ہم اسکو نزدیک اور علامات قیامت مین سے آنا پیغمبر آخر الزمان کا ہی پس قیامت بہت نزدیک ہے اور
جو چیز کہ گذر گئی وہ البتہ دور ہے کہ پہر نہین آتی اور جو چیز کہ آنیوالی ہی وہ ایسی نزدیک ہے کہ گویا وہ ہولی ہے اسیواسطے خدا تعالیٰ نے اقترب ماضی کا صیغہ اسکی واسطے لایا اور کہتے ہین قیس
بن ساعدہ بازار عکاظ مین اونٹ پر بیٹہا ہوا وعظ کہتا تہا اور کہتا تہا کہ اے آدمیو جو کوئی کہ زندہ ہی وہ مریگا اور جو کوئی مرا وہ فوت ہوا اور جو چیز کہ آنیوالی ہی وہ حکم مین
اُسکی ہی کہ آگئی ہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مین پیغمبر ہوکر آیا ہون اور میرا آنا اور قیامت کا ہونا گویا کہ ایک ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد ناس سے اس آیۃ مین کفار ہین اسیواسطی
خدا فرماتا ہی کہ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ اور وہ آدمی بیچ غفلت اور بیخبری کے ہین اپنے اعمال کے حساب سے کہ مُّعْرِضُونَ منہ پہیرنیوالے اور انکار کرنیوالے ہین ایمان لانیسے اور اگر کل آدمی مومن اور
کافر مراد ہین تو یہ معنی ہین کہ یہ سب غفلت مین گذرانتے ہین کافر تو ایمان نہین لاتے اور مسلمان گناہ کرنے سے کچھ پروا نہین رکہتے ہین اور اپنے حساب سے بیخبر ہین اکثر آدمی نماز نہین پڑہتے ہین اور ایسے بہی بہت ہین
کہ روزہ نہین رکہتے ہین اور باوجود قدرت کی نہ زکوۃ دیتی ہین اور نہ حج کو جاتے ہین اور مال کو حرام یا حلال جسطرح ہاتہ لگی حاصل کرتے ہین اور کہاتے ہین اور جمع کرتے ہین اور ریا بیجا
اسکو خرچ کرتے ہین اور گناہ کرنیکو بہت سہل جانتے ہین اور خدا سے نہین ڈرتے ہین اور روز قیامت کے حساب کو یاد نہین کرتے ہین کہ ہمارے لئے کیا ہوگا اور کچھہ فکر اور تامل نہین کرتے ہین اور
اپنے انجام کو نہین سمجہتے ہین مہلت پہر کہان ہوگی یہی ایکدفعہ ہی آجائیگی اور پہر کچھ نہو سکیگا حسرت ہی باقی رہجائیگی اور حال اُنکا یہ ہے کہ مَا يَأْتِيهِم نہین آتی ہی اُنکے پاس
مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّن رَّبِّهِم پروردگار انکی طرف سے مُّحْدَثٍ نئی اور جدید سورت بعد سورت کے اور آیت بعد آیت کے إِلَّا اسْتَمَعُوهُ مگر کہ سنا ہی انہون نے اسکو پیغمبر
اپنے سے وَهُمْ يَلْعَبُونَ اور حال یہ ہے کہ وہ بازی کرتے ہین اور لہو و لعب مین رہتے ہین اور وہ ہنستے ہین وہ پہر بسبب کثرت غفلت کے لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ حالت کہ مشغول ہونیوالے
ہین دل انکی اور چیزونکی طرف لاہیۃ حال واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ غفلت کی جہت سے اور بسبب کثرت عناد اور انکار کی وقت سننے کے دلونکو اپنے فکر چیزونکی طرف مشغول کرتے ہین اور
اسکی لفظ اور معنے مین تامل نہین کرتے ہین تاکہ معجزہ ہونا اسکا واضح ہوجاتا اور بعد اسکی راہ راست اختیار کرتے اور محدث کی لفظ سے ثابت ہوا کہ قرآن حادث ہی بلاشک و شبہہ

اور قدیم نہیں ہے جیسا کہ اشاعرہ کہتے ہیں کہ قرآن قدیم ہی اور ذکر سے مراد یہاں آیتیں قرآن ہی نہ ذات رسول خدا صلعم کے اسواسطے کہ حضرت کے ذات کے سننے کو کان آگی کیا کہیں بلکہ قرآنکو سنتے اور اسکی
سننے کا ذکر ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اور پوشیدہ رکہا کفار نی راز اور مشورہ کو یعنے اسکی پوشیدہ کرنے میں بہت مبالغہ کیا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون نی کہ ظلم کیا ہی انہون اپنی نفسون پر
کفر کرکے اور الذین بدل ہی ہمراوکی ضمیر سے یا اور مشورہ اور راز انکا جسکو انہون نے پوشیدہ رکہا تہا یہہ قول انکا تہا کہ هَلْ هٰذَا نہیں ہے یہہ محمد صلعم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُكُمْ مثل تمہارے
کہاتا اور پیتا اور چلتے پہرتے اور سوتے اور جاگتے میں اور کوئی فضیلت تمپر نہیں رکہتا ہی اور دلیل انکی جناب رسول خدا صلعم کی دعوی رسالت کے باطل کرنیکی یہہ تہی کہ انکا اعتقاد یہہ تہا کہ پیغمبر نہیں ہوتا ہے
مگر فرشتہ اور اس سبب سے قرآن کو اور جو معجزہ کہ حضرت سے ظاہر ہوا اسکو وہ سحر کہتے تہے چنانچہ خدا تعالی انکی اس قول کو بیان کرتا ہی کہ وہ آپس میں کہتے تہے اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ پس کیا آتے ہو تم جادو کو
کہ اسکی سننے کو جاتے ہو یہہ انکا آپس میں مشورہ تہا کہ تم قرآن کی سننے کو جاتے ہو وہ تو جادو ہے کیا جادو سننے کو جاتے ہو یہہ بات بعضا انکا بعض سے کہتا تہا اور کہتے تہے کہ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ اور
تم دیکہتے ہو کہ وہ آدمی ہی مانند تمہارے اور فرشتہ وہ نہیں ہے اور بات اسکی جادو ہے اور یہہ مشورہ انہون نے کیا پیغمبر صلعم کی دعوی کے دبانی میں تاکہ انکی دعوی کو دروغ لوگون پر ظاہر کرین حق تعالی نی پیغمبر کو
خبر دیکر فرمایا کہ قٰلَ کہہ تو اے محمد صلعم جس طرح سے کہ رَبِّیْ پروردگار میرا يَعْلَمُ الْقَوْلَ جانتا ہی بات کو ہر شخص کی جو کچھہ کہتا ہی وہ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمان و زمین کے خواہ باواز
بلند کہے خواہ آہستہ پس جانتا ہی وہ تمہارے مشورہ باطل کو اور تمہارے بیفائدہ تدبیر کو وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ خدا سننے والا کفار کی باتکا جاننے والا انکے راز پوشیدہ کا بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہا انہون نے
کفار نے یہہ روگردانی ہی ان کفار کی سحر کے کہنے سے اور دوسری بات انہون نے سحر کو چہوڑکر اور بنائی اور یہہ کہا انہون نے قرآن کو کہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ باتین پریشان اور پراگندہ ہیں جیسے کہ خوابین
پریشان ہوتے ہیں اور انکی کچہہ اصل نہیں ہوتی اور یہہ بہی ایسی ہی کہ اصل آنکی اس سے بہی انہون نے روگردانی کی اور کہا کہ بَلِ افْتَرٰىهُ بلکہ جہوٹہہ بنالیا ہے اسکو اپنی طرف سے خدا پر اور اس سے بہی
روگردانی کی انہون نے اور کہا کہ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ وہ شاعر ہی اور شعر کا سا کلام کہتا ہی کہ جسکی کچہہ حقیقت نہیں ہے اور فقط مضمون خیالی ہی اور یہہ ہر طرح کی باتین عاجز ہوکر کہتے تہے
بدون دلیل کے اور ایک کلام انکا دوسری کلام کی نقیض و ضد تہا اسواسطے کہ اضغاث احلام کی تو کچہہ حقیقت نہیں ہے اور قرآن شامل ہی مضمون صحیح اور اخبار درست پر اور اسکو انہون نے افترا
کہا اور اضغاث احلام بالکل ایسی افترا کی مخالف ہے اور حقیقت میں کی انکی سب بہتان ہی جادو اور اضغاث احلام اور افترا اور شعر کہ مخالف قرآن کے تہی کہ قرآن میں خبر و وعظ اور قصہ درست اور احکام حلال
اور حرام اور مناقب اور کیا ہے کہ یہہ سب ہی روا فعی ہیں دو سو ان بہتان میں سے کہ کوئی بہتان بہی ان پر صادق نہیں آتا اور کوئی آدمی مثل اسکی نہیں کہہ سکتا اگر کسیکو قدرت ہوتی تو
کہنے میں دریغ نکرتا آدمی سحر بہی کرتا ہی اور شعر بہی کہتا ہے اور اپنی طرف سے ہر طرح کا مضمون بہی ایجاد کر سکتا ہی لیکن مثل قرآن کی کسی سے نہیں ہو سکتا پہر یہہ جادو اور شعر اور افترا کیونکر ہوگا
اور اضغاث احلام کی کچہہ اصل ہی نہیں ہے اور قرآن میں معانی صحیحہ واقعیہ موجود ہیں اضغاث احلام بہی نہوا غرض یہہ ہی کہ وہ پیغمبر کے امر میں حیران تہے کبہی تو آنحضرت کو جادوگر کہتے تہے اور
کبہی مفتری اور کبہی شاعر اور بعد اسکی از راہ عناد اور اپنی قوم کو گمراہ کرنیکی واسطے انہون نے کہا کہ اگر یہہ بات نہیں ہے کہ جو ہم اسکو کہتے ہیں تو فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ تو چاہئے کہ لاوے وہ ہمارے واسطے
کوئی معجزہ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ جیسے بہیجے گئی تہے پہلے انبیا معجزون کی ساتہہ جیسے کہ صالح ناقہ کے ساتہہ اور موسی عصا اور ید بیضا کے ساتہہ اور عیسے مردونکو زندہ کرتا تہا حق
تعالی فرماتا ہی کہ مَآ اٰمَنَتْ نہ ایمان لائے معجزونکو دیکہکر قَبْلَهُمْ پہلے ان کفار کے مِّنْ قَرْيَةٍ کسی بستی والی کہ اَهْلَكْنٰهَا ہلاک کیا ہمنے اسکو یعنے اس بستی کے باشندون کو
انکی ایمان نہ لانے پر معجزہ کو دیکہکر اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ کیا پس وہ کفار مکہ ایمان لاوینگے اگر انکو ہم معجزے دکہلائیں یہہ استفہام انکاری ہے یعنے ہرگز ایمان نہ لاوینگے اسواسطے کہ انکا
عناد اور انکار پہلی کفار سے بہی زیادہ ہے اور بعد اسکی اللہ تعالی انکی کلام کے جواب میں فرماتا ہی کہ جو وہ کہتے تہے کہ یہہ پیغمبر مثل ہمارے آدمی ہی وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اور نہیں بہیجا ہے
ہمنے پہلے تجہسے اے محمد صلعم پیغمبر کرکے کسیکو اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ مگر مردون کو کہ وحی بہیجی جاتی تہی اور حفص نوحی پڑہتا تہا متکلم کا صیغہ یعنے وحی بہیجتے تہے ہم
اِلَيْهِمْ طرف ان پیغمبرونکی اور یہہ سب آدمی تہی کہ امت کے لوگ ایک جنس ہونیکی سبب سے انسے الفت پکڑکر انکی کلام کو سنین اور اس سے فائدہ حاصل کرین اور فرشتہ نہین تہے
کوئی بہی تہا فَسْئَلُوْٓا پس پوچہو تم اَهْلَ الذِّكْرِ اہل ذکر سے یعنی اہل کتاب کے علما سے تم پوچہو کہ وہ انبیاء سابقین کے حال کو جانتے ہیں کہ وہ انبیا پہلے آدمی تہے یا فرشتے
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ نہیں جانتے ہو انکی حال کو کہ پیغمبر آدمی ہوتا ہی یا فرشتہ اور اہل ذکر میں اختلاف ہے درمیان علماء اہلسنت کے بعضے تو کہتے ہیں کہ وہ اہل
کتاب ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ قرآن ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ علماء ہر عصر کے ہیں اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ ائمہ معصومین ہیں چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم اہل ذکر ہیں اسواسطے کہ ذکر رسول خدا صلعم کا نام ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا پس ذکر نام رسول خدا کا ہی اور
ہم اسکی اہل ہیں پس ہم اہل ذکر ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد اہل کتاب ہیں کہ وہ یہود اور نصاری ہیں فرمایا سبحان اللہ تعجب
وہ اپنے دین کیطرف انکو بلاوینگے اور پہر فرمایا کہ ہم اہل ذکر ہیں اور ہم سے سوال کیا جاتا ہے اور فرماتا ہی خدا ان کفار کے جواب میں کہ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ اور نہیں کیا ہے ہمنے ان
پیغمبرونکو جَسَدًا ایسا بدن کہ لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ نہ کہائیں وہ طعام کو وَمَا كَانُوْا اور نہ تہی وہ خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے دنیا میں کہ ہرگز نہ مرین اسواسطے کہ وہ بہی

آدمی تھے مانند تمہارے اور آدمی ایک زمرہ ہے اور حسد اسکو کہتے ہین کہ جو کہا ہے او رسمی او رجسوقت کہا یا او ربیاتو وہ جسم کہلائیگا اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ پہر راست کیا ہمنے اُنسی
وعدہ کو جو اُنسے کیا تہا کہ تمکو ہم غالب کرینگے او رمشرکین کو ہم مغلوب کرینگے فَاَنْجَیْنٰهُمْ پس نجات دی ہمنے اُن انبیا کو اُنکے دشمنون سے وَمَنْ نَّشَآءُ اور اُس شخص کو کہ چاہتے تہے ہم مومنین مین سے
اور اُس کسی کو کہ اُسکی باقی رہنے مین حکمت تہی کہ بعد اُسکے وہ ایمان لائیگا اُسکو بہی ہمنے نجات دی وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ اور ہلاک کیا ہمنے حد سے گزرنیوالونکو کفر اور شرک مین یہ آیت مکہ
والونکی ڈرانے مین ہے اور بعد اسکے خدا اپنی نعمت کا ذکر کرتا ہے قرآن کے نازل کرنیسے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ البتہ تحقیق نازل کیا ہمنے اِلَيْكُمْ طرف تمہاری اے گروہ قریش کے كِتٰبًا
اُس کتاب کو کہ بیچ اُسکے ذِكْرُكُمْ ذکر ہے تمہاری بزرگی اور شرف کا کہ موجب تمہارے نام آوری کا ہے اگر تم ایمان لاؤ اور اُسپر عمل کرو چنانچہ فرمایا ہے کہ وانہ لذکر لک ولقومک یعنے اور تحقیق وہ
البتہ ذکر ہے واسطے تیرے او رواسطے قوم تیری کے اور یا یہ کہ وصیت تمہاری اور نصیحت تمہاری ہے اُسمین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم اور عقل کو کام مین نہین لاتے ہو تم کہ قرآن
مین تامل کرو تاکہ تمپر واضح ہو جائے کہ یہ معجزہ ہے اور پہر اُسپر ایمان لاؤ آورد کہتے ہین کہ یمن ملک مین ایک گانو تہا کہ نام اُسکا حضور تہا حق تعالے نے اُسکے باشندون پر ایک پیغمبر کو بہیجا کہ نام اُسکا حنظلہ
تہا انہون نے اُس پیغمبر عالیقدر کے کلام کو نہ سُنا اور اُسکے معجزونکی طرف لحاظ نہ کیا آخر الامر اُن بے رحمون نے اُس پیغمبر کو مارڈالا اللہ تعالے کا غضب اُنپر نازل ہوا کہ بخت نصر کو اُنپر غالب کیا
اُسنے اُن سبکو قتل کیا اور گہر اُنکے لوٹ لئے اور زن و فرزند کو اُنکے اسیر کیا او رجسوقت لشکر اُسکا وہان پہنچا تو آسمان سے آواز آئی کہ یا ثارات الانبیا یعنے اے قصاص لینے والو پیغمبرون کے
آؤ کہ وقت تمہارا ہے وہ بستی والے یہ سنکر پشیمان ہوئے تہے لیکن اُسوقت کی ندامت نے اُنکو کچہ فائدہ نہ بخشا اور سب ہلاک ہوئے اللہ تعالے اُنکے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَكَمْ قَصَمْنَا اور بہت
توڑ ڈالے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ بستیان کہ كَانَتْ تہے باشندے اُنکے ظَالِمَةً ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر کفر اور ظلم کرکے وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا اور پیدا کیا ہمنے بعد اُنکے ہلاک ہونیکی
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ قوم دوسری کو اُنکی قایم مقام اور غرض اس قصہ کے ذکر کرنیسے ڈرانا کفار عرب کا ہے کہ جو خدا کہ قادر تہا پہلی لوگونکے ہلاک کرنے پر وہ اُنکی بعد آنیوالے لوگونکو کیا ہلاک
نہین کر سکتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پس جسوقت دیکہا اُن لوگون نے یعنے اُن بستی والونے بَاْسَنَآ عذاب ہمارے کو کہ لشکر بخت نصر نے چارون طرف سے اُنکو گہیر لیا ہے تو اِذَا هُمْ ناگہان وہ
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ اُس سے دوڑتے تہے اور بہت جلدی بہاگتے تہے اور جن چار پاؤن پر سوار تہے اُنکو ایڑیان ور سے مارتے تہے اور جسوقت ایسی جلدی کرتے تہے تو فرشتے اُنکو ہنسی کی راہ
سے کہتے تہے کہ لَا تَرْكُضُوْا مت دوڑو تم اور ایسی جلدی مت بہاگو تم وَارْجِعُوْٓا اور اُلٹے پہر جاؤ تم اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ طرف اُس چیز کے کہ نعمت دیئے گئے تہے تم بیچ اُسکے یعنے اُس جگہ
پہر جاؤ کہ جہان تم نعمت اور مال مین پرورش پاتے تہے وَمَسٰكِنِكُمْ اور مسکنون اپنون کیطرف پہر جاؤ تم لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ تاکہ سوال کئے جاؤ تم نعمت سے کہ تم صاحب ثروت
اور تونگری کے تہے اور یا یہ کہ تم اپنے اعمال سے پوچہے جاؤ تم اور یا دنیا مین جو ناز و نعمت سے پرورش پاتے تہے اُس سے سوال کئے جاؤ تم اور یا یہ کہ تم سے پوچہا جائے کہ تمہارے پیغمبر کو کس نے مار ڈالا
اور یا یہ کہ تمہارے نوکر چاکر تم سے آکر پوچہین کہ ہمکو کیا حکم دیتے ہو کہ اُسکو ہم بجالاوین یہ سب از راہ ہنسی کے ہے خواہ فرشتے کہین خواہ بعضے مومنین جو وہان موجود ہون اور جسوقت
اُن لوگون نے علامات عذاب کو دیکہا اور خلاصی کی صورت اُس سے نہ پائی توبہت نادم اور پشیمان ہو کر قَالُوْا کہا اُنہون نے کہ يٰوَيْلَنَآ اے وائے ہمکو کہ اِنَّا كُنَّا تحقیق ہم تہے
ظٰلِمِيْنَ ظلم کرنیوالے اپنے نفسون پر کہ ہمنے اپنے پیغمبر کو جہٹلایا اور اُسکو قتل کیا فَمَا زَالَتْ پس ہمیشہ تہا تِلْكَ یہ آواز کہنا دَعْوٰىهُمْ پکارنا اُنکا کہ بار بار یہی کلمہ کو
کہتے تہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ یہانتک کہ کر دیا ہمنے اُنکو حَصِيْدًا گہانس کٹی ہوئی خٰمِدِيْنَ بجہی ہوئی مردہ جیسے کہ آگ بجہ جاتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے تمام
بستیون کے کفار ہین جو کہ عذاب سے ہلاک ہوئے تہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچہ کہ درمیان
اُن دونوکے ہے لٰعِبِيْنَ کہیلنے والے ہوکر لاعبین حال واقع ہوئے ہے یعنے ہمنے اُنکو کہیل اور بازی سے اور عبث پیدا نہین کیا ہے بلکہ واسطے بینائی اور تذکرہ عاقلون کے پیدا کیا ہے
لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہین ہم اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑین ہم لَهْوًا کسی بازی او رمشغولی کو یعنے اگر ہم بازی کے واسطے کسی چیز کو اپنا ایک شغل اور بازی مقرر کرتے تو لَّاتَّخَذْنٰهُ
البتہ پکڑتے ہم اُسکو مِنْ لَّدُنَّآ نزدیک اپنے سے جو کہ ہماری جناب کے لایق ہے مجرد اور روحانیات مین سے نہ جسمون مین سے اور کہتے ہین کہ مراد لہو سے ولد یا زوجہ ہے اور مقصود اُس سے رد ہے
نصاری پر کہ وہ مریم اور عیسے کے باب مین جو نالایق کلمہ کہتے ہین یعنے اگر بالفرض ہم ولد اور زوجہ اختیار کرتے تو جو کہ ہماری جناب کے لایق تہا اُسکو ہم اختیار کرتے آسمان کے باشندون
مین سے مثل ملائکہ کے نہ زمین کے رہنے والون مین سے کہ وہ آدمی ہین مثل مریم اور عیسے کے اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ اگر ہوتے ہم کرنیوالے اس کام کے اور بعضے کہتے ہین کہ اِن نافیہ ہے یعنی اگر
چاہتے ہم کہ لہو کو اختیار کرین تو اپنے لایق اختیار کرتے لیکن حکمت اور مصلحت خدا ہونیکی اِس امر کو نہین چاہتی ہے کہ خلاف شان خدائی کے ہے پس نہین ہین ہم کرنیوالے اس کام کے
کہ ہمارے لایق یہ نہین ہے بَلْ یہ لفظ روگردانی کے واسطے ہے لہو کے اختیار کرنیسے یعنی بلکہ شان ہماری وہ ہے کہ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتے ہین ہم حق کو عَلَى الْبَاطِلِ
اوپر باطل کے کہ وہ لہو اور لعب ہے کہ حق کی دلیلین باطل پر وارد کرکے اُسکو پست کرتے ہین اور یا یہ کہ اسلام کو کفر پر غالب کرتے ہین فَيَدْمَغُهٗ پس سر کوبی کرتا ہے
وہ حق اُس باطل کے فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ پس اُسوقت وہ باطل نیست اور فنا ہونیوالا ہے خدا تعالے اِس آیت مین اپنی ذات کی پاکی بیان کرتا ہے کہ ہم لہو اور لعب کو اختیار نہین

کرتے ہین بلکہ عادت ہماری یہ ہے کہ حق کو ہم باطل پر غالب کرتے ہین اور رہا ہی باطل کے قسم نہین ہے ہی اور بعد اسکی کفار کے طرف خطاب کرتا ہی کہ وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور واسطے تمہارے ہی کا فرو دین ہے
اور ویل سے مراد عذاب ہے یا حسرت ہی یعنے واسطے تمہارے عذاب ہے مِمَّا تَصِفُونَ ٭ سبب اُسکے ہے کہ وصف کرتے ہو تم خدا کو اُس صفت کے ساتھ کہ جو اُسکو لایق اور روا نہین ہے جیسے کہ ضیار کرنا اُسکا اور اپنی
ذات کے مستغنے اور مالک ہونیکی جہت سے فرماتا ہی کہ وَلَهُ اور واسطے اُسیکے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کہ بیچ آسمانون کے ہی مثل ملایکہ کے وَالْاَرْضِ اور جو کہ زمین مین ہے آدمی وغیرہ وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو کہ نزدیک اُسکے ہین یعنے اُسکی درگاہ کی مقرب ہین مثل ملائکہ کے غرض یہ ہے کہ جو کوئی کہ آسمانون اور زمین مین ہے سب اُسکی مخلوق اور بندے اُسکی ہین اور ملایکہ کہ جو مقربان درگاہ خدا ہین لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
نہین سرکشی کرتے ہین عَنْ عِبَادَتِهٖ عبادت اُسکی سے وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ٭ اور نہ تھکتی ہین عبادت کرنے سی يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہین اُسکی جس طرح کہ لایق اُسکی جناب کے ہی
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ رات کو اور دن کو کہ ہمیشہ شب و روز علے الاتصال تسبیح کیجاتی ہین بلا فاصلہ اور یہ کلام رد ہے اُن لوگون کے قول کا کہ جو ملائکہ کے معبود ہونیکے قائل ہین یا اُنکو بیٹیان
خدا کی کہتی ہین ہو اسطے کہ اولاد عبادت ولد کی نہین کرتے ہین اور یہی عبادت کرتے ہین وہ ملائکہ کہ لَا يَفْتُرُوْنَ ٭ نہین سست ہوتے ہین عبادت کرنے سے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے کسینے پوچھا کہ کیا ملائکہ بھی سوتے ہین فرمایا کہ سوائے خدا کے جو زندہ ہی وہ سوتا ہے اور ملائکہ بھی سوتے ہین اُس سائل نے کہا کہ خدا فرماتا ہے یسبحون اللیل والنہار لایفترون فرمایا کہ سانس اُنکی تسبیح ہی
اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً یہ روگردانی ہی کلام سابق سے اور ام منقطعہ ہی کہ جسمین معنے بل اور استفہام کے ہین یعنے . بلکہ آیا ہے یعنی کیا اختیار کیا ہی انہون نے معبودون باطل کو مِّنَ الْاَرْضِ
زمین مین سے کہ وہ جسم ہین مثل چوب و سنگ وغیرہ کے اور خاک سے پیدا ہوئے ہین کہ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ٭ وہ زندہ کرتے ہین مردون کو یعنے اُن کفار نے جو زمین مین سے معبود اختیار کیئے ہین کیا وہ
ایسے ہین کہ زندہ کرتے ہین مردون کو نہین ہو اسطے کہ معبود کی تو شان سے یہ ہی کہ مردونکو زندہ کرے اور جب اُسنے زندہ نہ کیا تو وہ کیونکر معبود ہوگا اور ایک معبود کے سوا ہرگز اور کوئی
معبود نہین ہو سکتا اور اگر بالفرض بہت معبود ہون تو انتظام عالم کا درست نہ رہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اگر ہوتے بیچ اُن دونو کی یعنے درمیان آسمان و زمین کے
اٰلِهَةٌ کئی معبود مدبر اور انتظام کرنیوالے اِلَّا اللّٰهُ سوائے خدا معبود حق کے لَفَسَدَتَا البتہ بگڑ جاتی اور انتظام اُنکا تباہ ہوجاتا اور یہ دلیل تمانع کی کہلاتی ہی نزدیک متکلمین کے اور توحید
کو خدا کے اسی سے ثابت کرتے ہین اور تقریر اُسکی یہ ہی کہ اگر خدا کے سوا دوسرا معبود ہو تو وہ دونو البتہ قدیم ہونگے اور جب دونو وہ قدیم ہونے مین شریک ہوے تو آپسمین اُنکی تماثل ہوگا اور اسوقت
واجب ہوا کہ دونو قادر اور عالم ہون اور حق ہر ایک قادر کا یہ ہے کہ صحیح ہو واسطے اُسکے یہ بات کہ ہر ایک اُنمین سے ارادہ کر سکتا ہو برخلاف اُس کام کے کہ جسکو ارادہ کرے دوسرا
مثل مارڈالنے اور زندہ کرنیکی اور محتاج کرنے اور غنی کرنیکے اور سوائے اُسکی پس جسوقت کہ ہمنے یہ فرض کیا تو اب ہم کہتے ہین کہ یا تو مراد دونو کی بر آئی یا دونو مین سے کسیکی نہ بر آئی
یا ایک کی مراد بر آئی اور دوسرے کی مراد نہ بر آئی دونو کی مراد کا بر آنا تو محال ہے کہ اجتماع نقیضین ہے ہو اسطے کہ مارڈالنا اور جلانا مثلاً ایکدفعہ ایک شخص کا نہین ہو سکتا اور یا یہ کہ دونو کی
مراد نہ بر آئی یہ بھی محال ہے کہ اجتماع نقیضین ہے ہو اسطے کہ ایسا نہین ہو سکتا ہے کہ نہ مارنا ہو نہ جلانا ہو اور یا یہ کہ ایک کی مراد بر آئے اور دوسرے کی مراد نہ بر آئی اور یہ عجز دوسرے کا ہی کہ وہ قابل
خدائی کے نہین ہے پس ثابت ہوا کہ خدا ایک ہے اور اگر کوئی کہی کہ تمانع نہین ہے ہو اسطے کہ ایک شخص جو اُن دونو مین سے کرتا ہی وہ موافق حکمت کے ہی اسواسطے دوسرا بھی بعینہ وہی کرتا ہے
دونو متفق ہین اُس فعل مین جواب اُسکا یہ ہی کہ کلام ہمارا مانع کے ممکن ہونے مین ہے کہ ایک کا دوسرے کے برخلاف کرنا ممکن ہو اور کلام ہمارا وقوع تمانع مین نہین ہے کہ تمانع ہی واقع
ہوتا ہی اور اُنکی رایونکا اتفاق نہین ہو سکتا اور تمانع کا اُنمین صحیح اور ممکن ہونا کفایت کرتا ہی مطلب کے ثابت کرنیکے واسطے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مراد دونو کی موافق ہو
لازم آتا ہی وارد ہونا دو قدرتونکا ایک مقدور پر یعنے ایک شے پر اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے سوال کیا کہ کیا دلیل ہے خدا کے ایک ہونے پر فرمایا کہ اتصال تدبیر کا اور کمال
صنعت کا اور دوسری روایت مین فرمایا زندیق کے جواب مین کہ دلیل وجود صانع عالم پر وجود عجائب کا ہی کہ جنمین عجائب حکمت کی ہے مثل انسان کی اور تشریح اُسکی بدن کی اور
نہرین اور پہاڑ اور کانین اور سوائے اُسکی اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ کیا نہین نظر کرتا ہی تو طرف بناء بلند اور ہموار کے کہ جسوقت تو اُسکو دیکہیگا تو جانیگا کہ اُسکا کوئی بنانیوالا ہی
اگرچہ تونے اُس بنانیوالیکو نہ دیکہا ہو اور خدا کے واحد ہونے مین فرمایا کہ اگر دو ہونگے تو فعل مین اپنی دونو متفق ہونگے یا متفرق ہونگے اگر متفق تھے دونو تو یہ ظاہر البطلان تہا ہو اسطے
اُسکا باطل ہونا مجکو نہ فرمایا اسواسطے کہ ایک فعل بسیط کا دو فاعل مستقل سے صادر ہونا محال ہے اور ایک شی پر ایکدفعہ دو قدرتین وارد نہین ہوتین اور دوسری شق یعنے دونو کا
آپسمین متفرق ہونا شیاء کے کرنےمین اُسکو بیان فرمایا کہ یہ بھی باطل ہے ہو اسطے کہ ہم دیکھتے ہین کہ خلق منتظم ہی اور کشتی امور معاش کی جاری ہے اور تدبیر ایک ہے کہ ہر کوئی ایک شی
ہر مخلوق سے بہ نسبت دوسری کے قرب اور بعد مین اور دن اور رات اور آفتاب اور ماہتاب ایک اندازہ پر ہین یہ سب امور دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ تدبیر کرنیوالا اُنکا ایک ہے
اور لفظ الا کا اس آیت مین غیر کے معنی مین ہے اور جسوقت جانا گیا کہ کئی خداؤنکا ہونا محال ہے اور ولد اور زوجہ کا ہونا واسطے معبود حق کے غیر ممکن ہے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ پس پاکی سے
یاد کرنا خدا کا رَبِّ الْعَرْشِ کہ پروردگار اور پیدا کرنیوالا عرش کا ہی یعنے پاک ہے خدا پروردگار عرش کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ٭ سبب سے کہ وصف کرتے ہین
اُسکا ولد اور زوجہ کے ہونیکے ساتھ اور کہتے ہین کہ تخصیص عرش کے ذکر کی ہو اسطے ہے کہ وہ سب مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے اور سب سے بڑا ہی پس جو شخص کہ قادر ہے اُسکی

پیدا کرتے پر اسکے سوا دوسری شی کے پیدا کرنے پر بدرجۂ اولی قادر ہوگا لَا یُسْئَلُ نہین پوچھا جاتا ہے خدا بسبب عظمت اور جلال اپنے کے عَمَّا یَفْعَلُ اس چیز سے کہ کرتا ہی اور اسواسطے
کہ صلاح اسپر واجب ہے کہ جو چیز کرتا ہی مصلحت اور حکمت کے موافق کرتا ہی بیفائدہ اور قابل اعتراض کے ہرگز نہین کرتا ہی اور جو شخص کہ موافق مصلحت کے کرے اس سے سوال نہین
کر سکتے کہ تونے یہہ کیون کیا ہی جیسے کہ حاذق طبیب جو دوا کہ وہ واسطے بیمار کے لکہتا ہی وہ اسکی مزاج کے مناسب لکہتا ہی اس واسطے نہین پوچھہ سکتی کہ تونے یہہ کیون لکہی ہی ایسا ہی خدا کا
فعل ہے کہ جو فعل ہے اسمین مصلحت بندونکی ہی سو معصومین وہ فعل قابل سوال کے نہین ہے اور اگر کوئی کہے کہ شیطان کو پیدا کرنے مین کیا مصلحت ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بندہ اسکی مخالفت
مین مستحق اجر عظیم کے ہین ہرچند خدا بدون استحقاق بہی دے سکتا ہی لیکن استحقاق سی ہاتہہ لگنی مین لطف زیادہ ہے اور اسمین رضامندی خدا کی ہی کہ شیطان کی مخالفت کرکے خدا
کی طاعت کی اور خدا کو راضی کیا اور شیطان کو غضب مین لایا وَهُمْ اور وہ یعنی سب بندے یُسْئَلُوْنَ سوال کئے جائینگے اور پوچھے جائینگے جو کچھہ کہ کرتے ہین اسواسطے کہ مملوک
اور مخلوق اسکی ہین اور مملوک کو چاہئی کہ اپنے اقوال اور افعال کا حساب مالک کو دیوے اور اسکی عہدہ سے باہر آوے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ خدا تعالے
کیون نہین پوچھا جاتا اس فعل سے کہ کرتا ہی فرمایا سواسطے کہ وہ نہین کرتا ہی مگر جو کچھہ کہ حکمت اور صواب ہے اور وہ متکبر اور جبار اور واحد اور قہار ہی پس جو شخص کہ اپنے جی مین
تنگی پاوے اسچیز سے کہ کیا ہی خدا نے کافر ہوا وہ اور جو شخص کہ انکار کرے کسی فعل کا فعلون اسکی سے تو اسنے انکار کیا اسکا اَمِ اتَّخَذُوْا کیا لیا ہی ان کفار نے مِنْ دُوْنِهٖ سوائے
اس معبود حق کے اٰلِهَةً معبودونکو اس فقرہ کو خدا تعالے نے مکرر لایا ہے واسطے بہت برا جاننے کفر انکے اور قطع کرنے امر انکے اور ظاہر کرنے جہل انکے اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ
تو اے محمد صلعم کہ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ لاؤ تم دلیل اپنی کو دعوے اپنے پر تم جو سوائے خدا کے معبود مقرر کرتے ہو اسواسطے کہ دعوی بدون دلیل کے باطل ہے اور اعتبار نہین
رکہتا ہی اور کیونکر اعتبار رکہے سوائے خدا کے معبودونکا عقلی اور نقلی دونو دلیلیون سے باطل ہے هٰذَا یہہ یعنے جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہی کہ معبودونکی باطل ہونے مین
اور نہ ہونا ولد اور زوجہ کا واسطے خدا پاک کے ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ ذکر اس شخص کا ہے کہ جو ہمراہ میرے ہے وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ اور ذکر اس شخص کا کہ جو پہلے مجہسے تہا مراد یہہ ہے
کہ یہہ وحی اور حق ہے توحید مین حقتعالے کی اور اسکے شریکون کے باطل کرنے مین اور جیسے کہ پیغمبر آخر زمانہ ایسے ہی جمیع انبیا پر وارد ہے اور یہہ ذکر کرنا ان لوگونکا ہی کہ جو ہمراہ میرے ہین
مومنین اور وہ لوگ کہ پہلے مجہسے ہوئے ہین یعنی انبیا کی متون کے اور یا یہہ کہ قرآن اور پہلے کتابونمین کچھہ سوائے توحید اور بطلان شرک کے کچھہ نہ پاؤ گے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سے مراد یہہ ہے کہ ذکر کریگا وہ شخص کہ ہمراہ میرے ہے اسکو جو کہ ہونیوالا ہے اور ذکر کرتا تہا جو کہ پہلے مجہسے تہا اسکو کہ وہ ہو لیا تہا بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر
ان کفار مین کے لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ نہین جانتے ہین حق کو اور درمیان حق اور باطل کے فرق نہین کرتے فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پس وہ منہ پہیرنیوالے اور انکار کرنیوالے ہین
کہ خدا کی وحدانیت پر ایمان نہین لاتے ہین اور رسول کی متابعت نہین کرتے ہین اور اپنی توحید کے مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہین بہیجا
ہمنے پہلے تجہسے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی پیغمبر اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ مگر وحی کیجاتی ہی طرف اسکی اور حفص نے نوحی متکلم معروف کا صیغہ پڑہا ہی یعنے وحی کرتے تہی ہم طرف اسکے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنَا اسطرح سے کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود حق سوائے میرے فَاعْبُدُوْنِ پس پرستش کرو تم مجہکو اور یائے متکلم فاعبدون کے آخر مین سے محذوف ہوگئی ہی اور آیت مین ان لوگونکے
قول کے فرماتا ہی کہ جو ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہتی تہے اور عیسے کو اور عزیر کو خدا کا بیٹا کہتی تہے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ اور کہا ان کفار نے کہ لیا ہے یعنے اختیار کیا ہے خدا نے وَلَدًا فرزند
ملائکہ اور آدمیون مین سے سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا فرزند کی اختیار کرنے سے بَلْ بلکہ وہ عیسے اور عزیر اور ملائکہ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بندہ ہین گرامی اور بزرگ کئے گئی یعنے عیسے اور عزیر
اور ملائکہ بندے خدا کی ہین کہ خدا نے انکو پیدا کیا ہی اور وہ نہ فرزند اسکی ہین مگر مقرب اسکی بارگاہ مین اسواسطے کفار کو شیطان نے فریب دیا ہی کہ وہ انکو اولاد خدا کی کہتے ہین اور اولاد کے
واسطے جسم ہونا خدا کا چاہئی اور ایک جنس ہونا باپ بیٹے کا اور خدا اس سے پاک ہے اور خرائج مین لکہا ہی کہ ایک مرد اور ایک عورت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی پاس
جہگڑا لیکر آئی اور مرد کی آواز عورت کی آواز پر بلند ہوئی حضرت علی نے فرمایا کہ دور ہو کتی اور وہ مرد خارجی تہا منہہ اسکا مثل کتی کا ہوگیا ایک شخص نے کہا کہ ای امیر المومنین خارجی
کو تونے آواز کی تو سر اسکا کتی کا ہوگیا معاویہ کا سر کیون نہ کر دیا فرمایا کہ وای تجہپر اگر مین چاہتا کہ معاویہ مع تخت کے یہان چلا آئی تو بعد میرے دعا کرنیکے خدا ایسی ہی کرتا لیکن
واسطے خدا کے خزانہ دار ہین نہ چاندی اور سونے کے بلکہ راز دین کے اور بہید وحی کے اور یہہ تاویل اسکی ہی کہ تو پڑہتا ہے بل عباد مکرمون اور گمان خزاعہ اور تمام مشرکین کا یہہ تہا کہ ملائکہ
شفاعت ہماری کرینگے قیامت کے دن اللہ تعالے انکار اسکا کرکے فرماتا ہی کہ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ نہین آگے بڑہتے ہین ملائکہ اس خدا سے بِالْقَوْلِ ساتھہ بات کہنے کے یعنی بدون اذن
اسکے کلام نہین کر سکتے جیسے کہ طریقہ غلامونکا ہوتا ہے پس بدون اجازت خدا کے کیسے سفارش نہ کر سکینگے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ ساتھ حکم اسکے يَعْمَلُوْنَ کام کرتی ہین یعنے
جبتک کام کا حکم انکو نہ پہنچے کچھہ نہین کرتے ہین سوائے عبادت کے يَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو کچھہ کہ آگی انکے ہے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھہ کہ پیچھی انکے ہی یعنی افعال اور
اقوال جو کچھہ ان فرشتون نے پہلے کئے ہین اور جو کچھہ کہ کرتی ہین سبکو جانتا ہے اسلئی ملائکہ اپنی نفس اور احوال کی حفاظت کرتے ہین اور بدون اذن کچھہ نہین کہہ سکتی وَلَا يَشْفَعُوْنَ اور نہین

شفاعت کرسکتی ہین مِنَ التکلمن ارتضے مگر واسطے اس شخص کے کہ پسند کرے خدا تعالے اور کہے کہ اسکی شفاعت کرو اور وہ شخص وہ ہے کہ جو اقرار کرے وحدانیت کا خدا کے اور جمیع انبیاء کی نبوت کا
اور ائمہ معصومین کی امامت کا اور قیامت کا اور اہل کبائر کیواسطے یعنے جو کہ گناہ کرتے ہین انکے واسطے بہی شفاعت ہوسکتی ہے اسواسطے کہ بعضے اعمال نیک انکی ایسے ہون کہ خدا تعالے
انکو پسند کرے اور انکی جہت سے گناہان کبیرہ انکی بخشے جائین وہ روسطے انکی اذن شفاعت کا جاری ہووے اور حضرت کاظم علیہ السلام اپنے پدران طاہرین علیہم السلام سے اور انہون نے جناب رسولخدا
صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہین ہے شفاعت میری مگر واسطے گناہان کبیرہ کرنیوالونکی امت میری مین سے لیکن جو کہ نیک اعمال والے ہین انکے واسطے تو شفاعت کیچہ حاجت
نہین ہے کسینے پوچہا امام کاظم علیہ السلام سے کہ اے فرزند رسولخدا کیونکر ہوگی شفاعت واسطے گناہان کبیرہ کرنیوالونکی خدا تعالی فرماتا ہے کہ نہین شفاعت کرینگی مگر جسکو کہ خدا
پسند کرے اور گناہان کبیرہ کا اختیار کرنیوالا نہین ہوتا ہے پسندیدہ فرمایا کہ مومن جسوقت گناہان کبیرہ کرتا ہے تو اسکے بعد وہ اسکو برا معلوم ہوتا ہے اور وہ نادم ہوتا ہے اور رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ توبہ کیواسطے ندامت کفایت کرتی ہے اور جو شخص کہ نیکی کرنیسے خوش ہووے اور بدی کرنیسے رنجیدہ ہووے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ گناہ کرکے نادم ہووے وہ مومن نہین ہے
اور اسکے واسطے شفاعت بہی نہین ہے اور وہ شخص ظالم ہوگا اور خدا تعالے واسطے ظالم کی فرماتا ہے کہ ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع یعنے نہین ہے واسطے ظالمون کے کوئی دوست اور نہ شفاعت
کرنیوالا کہ کہا اسکا مانا جاوے اور کسینے کہا کہ اے فرزند رسولخدا صلعم جو شخص کہ گناہ کرکے نادم نہووے وہ مومن کیون نہین ہوتا ہے فرمایا کہ ایسا کوئی نہین ہے کہ اختیار کرے گناہان کبیرہ کو
اور وہ جانتا ہو کہ اس گناہ پر عذاب کیا جائیگا اور پہر نادم نہو اس گناہ پر اور جسوقت نادم ہوا تو توبہ کرنیوالا ہوا اور مستحق شفاعت کا ہوا اور جسوقت کہ نادم نہوا تو وہ گناہ پر ایستادگی کرنی
والا ہوا اور گناہ پر ایستادگی اور اصرار کرنیوالے کیواسطے بخشش نہین ہے اسواسطے کہ وہ عذاب پر ایمان لانیوالا اور اعتقاد کرنیوالا نہین ہے اور اگر عذاب کا اعتقاد رکہتا تو نادم ہوتا
اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نہین باقی رہتا ہے گناہ کبیرہ استغفار کرنیسے اور نہین باقی رہتا ہے گناہ صغیرہ اصرار کرنیسے کہ گناہ کبیرہ تو استغفار کرنیسے بخشا جاتا ہے اور گناہ صغیرہ
اصرار کرنیسے گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے اور لیکن قول حقتعالے کا کہ ولا یشفعون الا لمن ارتضی پس تحقیق وہ نہین شفاعت کرینگے مگر واسطے اس شخص کے کہ پسند کرے خدا دین اسکا اور دین اقرار
کرنا جزا کا ہے نیکی اور بدی کے عوض مین پس وہ شخص کہ پسند کرے خدا دین اسکا وہ نادم ہوگا گناہ کرنیسے بعد اسکی بدانجامی کو جانکر کہ بروز قیامت اسکی جزا عذاب ہے اور حضرت امام
رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ پسند کرنیسے مراد یہہ ہے کہ خدا اسکی دین کو پسند کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن لوگون پر حد جاری ہوئی ہے بسبب گناہ کے وہ نہ مومن ہین اور نہ
کافر ہین بلکہ بدکار آدمی ہین ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے بلکہ ایکروز دوزخ سے نکالے جائینگے اور شفاعت جائز ہے واسطے انکے اور واسطے مستضعفین کے اور مستضعفین وہ لوگ ہین کہ جو دین کے
اختلاف کو نہین سمجہتے ہین وَهُم اور وہ شفاعت کرنیوالے باوجود قرب و منزلت کے مِن خَشيَتِهِ خوف اس خدا کے سے کہ جو اسکی ہیبت اور عظمت کی جہت سے ہے اور اسکے عذاب کی جو دہشت
ہے اس سبب سے مُشفِقُونَ ڈرنیوالے ہین اور کانپنیوالے ہین خوف کی جہت سے جرأت کہنے کی نہین کرتے ہین اور خشیت اصل مین اس خوف کو کہتے ہین کہ جو تعظیم کے ساتہہ ہوا اور اسیواسطے
خاص ہوا ہے علما کے ساتہہ اور اشفاق وہ خوف ہے کہ جو عاجزی سے ہووے اور متعدی ہمن ہو تو معنے خوف کے ظاہر ہین اور اگر متعدی ہعلے ہو تو اسکا عکس ہوگا اور احبا خدا تعالے تشریک کو خوف
دلاتا ہے کہ وَمَن يَقُل مِنهُم اور جو شخص کہ کہے انمین سے خواہ فرشتون مین سے خواہ آدمیون مین سے کہ اِنِّي اِلٰهٌ تحقیق مین خدا ہون مِن دُونِهِ سوا اس معبود حقیقی کی فَذٰلِكَ پس وہ
کہنے والا نَجزِيهِ جزا دینگے ہم اس کہنے والیکو جَهَنَّمَ دوزخ كَذٰلِكَ ایسی ہی یعنے جیسے کہ خدائی کی دعوی کرنیوالیکو ہم جزا دیتے ہین ایسی ہی نَجزِي الظّٰلِمِينَ جزا دینگے ہم ظلم کرنیوالونکو
جنہون نے کفر اور شرک کرکے اپنے نفسون پر ظلم کیا ہے اَوَلَم يَرَ اور بعضون نے الم پر پڑہا ہے بغیر واو کے یعنے کیا نہ دیکہا یعنی کیا نہ جانا الَّذِينَ ان لوگون نے کہ كَفَرُوا کفر کیا ہے اَنَّ
السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ تحقیق کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتقًا تہے وہ بستہ ملے ہوے فَفَتَقنٰهُمَا پس جدا کیا ہمنے ان دونوکو اور علیحدہ علیحدہ آسمانونکو بہی جو آپسمین ملے ہوے تہے اور زمینونکو بہی
جو سات طبقہ زمینونکے ملے ہوے تہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین اسطرح سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان حضرت سے اسکی تفسیر پوچہی فرمایا کہ تو یہہ گمان کرتا ہوگا کہ یہہ
آپسمین ملے تہے انکو جدا کردیا ہے اس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ استغفار کر تو درگاہ پروردگار مین کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے کہ آسمان بستہ تہے مراد اس سے یہہ ہے کہ برستے نہ تہے اور زمین جو بستہ تہی مراد اس سے یہہ ہے
کہ اگاتی نہ تہی جبکہ خدا تعالے نے خلقت کو پیدا کیا اور جاندار چیزین اسپر رکہین تو آسمانکو پہاڑا مینہہ سے اور زمین کو پہاڑا روئیدگی کے اگنے سے اور فتق کے معنے پہاڑنیکے ہین سائل نے سنکر
کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو انبیا کے فرزندون مین سے ہے اور علم تیرا علم انکا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تہا عرش اسکا پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا چلتی تہی
اور سوا ان دونو کے عرش اور پانی کے اور کوئی خلقت نہ تہی اور پانی اسوقت شیرین تہا جسوقت خدا نے ارادہ کیا کہ زمین کو پیدا کرون تو ہواؤنکو حکم کیا انہون نے پانی مین جہوکے لگائے یہانتک
کہ پانی مین ایک موج پیدا ہوئی اور پہر جوش کرکے ایک کف ہوگیا اسکو خدا نے بیت اللہ کی جگہہ جمع کیا اور پہر اسکا ایک پہاڑ کف کا بنایا اور پہر اسکے نیچے سے زمین کو
بچہایا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا یعنے اول خانہ کہ رکہا گیا ہے واسطے آدمیونکی البتہ وہ مکہ مین ہے کہ برکت کیا گیا ہے اور بعد
اسکی خدا تعالے نے ڈہیل کی جسقدر کہ منظور تہی اور جسوقت آسمان کے بنانیکا ارادہ کیا تو حکم کیا ہواؤنکو کہ انہون نے دریاؤن مین جہوکے لگائے یہانتک کہ ان مین کف

ذکر شفاعت

پیدا کئی بس باہر نکلا اُس میں سے موج اور کف کے درمیان سے دُخان وُ دخان یعنی دھون آگ کے پس پیدا کیا اُس سے آسمان کو اور پیدا کئی اُس میں برج اور ستارے اور منزلیں آفتاب و ماہتاب کے اور جاری کیا اُنکو
آسمان پر اور یہ آسمان بہر شکل نکلا پانی سے بہر کے اور یہ زمین بزنگ غبار مثل لگ پانی شیرین کے اور دو نو بستہ تھے اُنمین دروازے نہ تھے آسمان کو تو باران سے کہا اور زمین کو روئیدگی سے پہاڑا
اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے کہ اولم یر الذین اور فرماتا ہی خدا کہ وَجَعَلْنَا اور کر دیا ہمنے یعنے پیدا کیا ہمنے مِنَ الْمَاءِ پانی سے كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہر چیز کو کہ زندہ ہے یعنے حیوانات کو
ہمنے پانی سے پیدا کیا ہی چنانچہ دوسری جگہ بھی فرماتا ہی کہ واللہ خلق کل دابۃ من ماء یعنے اور خدا نے پیدا کیا ہی ہر زمین پر چلنے والیکو پانی سے اور یہ اسواسطے ہے کہ بزرگتر چاروں عنصر کا پانی ہی اور
یا اسواسطے کہ احتیاج زیادہ طرف پانی کے ہوتی ہی گویا کہ اُنکو پانی سے پیدا کیا ہی اور یا یہ کہ اُنکو نطفہ سے پیدا کیا ہی اور کہتے ہین کہ مراد اس سے آب باران ہے اور یا یہ کہ پانی کو سبب حیات
ہر ذی روح کا کیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پانی کا مزہ پوچھا تو فرمایا کہ اُسکی نفع سے پوچھ اور اُسکی مزہ سے مت پوچھ کہ مزہ پانی کا مزہ زندگی کا ہی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ وجعلنا
من الماء کل شیء حی اور فرماتا ہی خدا کہ اَفَلَا يُؤْمِنُونَ کیا پس نہین ایمان لاتے ہین اور نہین تصدیق کرتے ہین مشرکین با وجود ایسی علامتون قدرت اُسکی کے کہ نہایت ظاہر ہین
وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ اور کر دئے ہین ہمنے یعنے پیدا کئے ہین ہمنے بیچ زمین کے رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ایسا نہو کہ ہلجاے وہ زمین ساتھ اُن آدمیون کی حرف لا بالفعل کراہت
تمہید سے پہلے مقدر ہے اور کراہت مقدر ہے تو مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنے واسطے مکروہ جاننے اس امر کے کہ ہلاوے زمین آدمیونکو وَجَعَلْنَا فِيهَا اور کئے ہین ہمنے یعنی پیدا کئے ہمنے بیچ اُن پہاڑون کے
یا زمین کے فِجَاجًا سُبُلًا رستے کشادہ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ تاکہ وہ راہ پائین اور راہی مقصدون اور تجارتون کے واسطے اُن رستون سے جائین آئین اور سبلا بدل ہی فجاجا کا اور فجاج راہ
کشادہ کو کہتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ اور کیا ہے ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَحْفُوظًا چھت نگاہ رکھی گئی گرنے سے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے سبب سے چنانچہ فرماتا ہی کہ ان
اللہ یمسک السماء والارض ان تزولا یعنے تحقیق خدا نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اور زمین کو اس سے کہ زایل ہو جائین اور یا یہ کہ محفوظ رکھا ہی آسمان کو اس امر سے کہ شیاطین وہان پہنچکر کچھ استماع
کرین اور فرماتا ہی کہ وَهُمْ اور وہ کفار عَنْ آيَاتِهَا نشانیون اور احوال اُن آسمانون کے سے اور آفتاب و ماہتاب و ستارون و مشرقون و مغربون کے کہ دلالت کرتی
ہین اُنکے پیدا کرنے والے پر اور اُسکی حکمت اور عجایب قدرت کامل پر مُعْرِضُونَ روگردانی کر نیوالے ہین کہ نہین تامل اور تفکر نہین کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ اُنکا کوئی پیدا کر نیوالا ہے
اور بہت بڑی کامل ہی قدرت اُسکی اور اُسکے قدرت کامل پر جو دلالت کرتا ہی یہ امر ہے کہ فرماتا ہی وَهُوَ الَّذِي اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے
خَلَقَ اللَّيْلَ پیدا کیا ہی رات اندھیری کو تاکہ اُسمین آرام پکڑین اور راحت سے رہین اور خواب کرین معاش کے امور سے فارغ ہو کر وَالنَّهَارَ اور دن کو پیدا کیا روشن تاکہ اُسکی
روشنی مین معاش کو اپنی کسب کرین اور روزی کو بہم پہنچائین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ دن اور رات کے روشن کرنے والے ہین اور اُنسے حساب مہینون
اور برسون اور اوقات نماز وغیرہ کا معلوم ہوتا ہے كُلٌّ ہر ایک یعنے آفتاب و ماہتاب فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ بیچ آسمانون کے پھرتے ہین یعنے اُسکی سطح پر پھرتے ہین جیسے کہ پیرنے والا پانی کے اوپر
تیرتا پھرتا ہے اور کل کی تنوین عوض مضاف الیہ کے ہے یعنے کلہا اور ضمیر یسبحون کی طرف شمس و قمر کے پھرتی ہی باعتبار اُنکی مطلعون کے اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر اُسکی طرف شمس و قمر اور نجوم کی پھرتی ہے
اسواسطے کہ لیل نجوم پر دلالت کرتی ہی اور یسبحون واو کی ساتھ اُسکی جمع آئی ہی یہ ذوی العقول کی جمع ہے شمس و قمر اور نجوم کے واسطے مجازاً آئی ہی جیسے کہ رایتہم لی ساجدین مین ہم کی ضمیر اُنکی
واسطے آئی ہی قایم مقام ذوی العقول کے اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم کے دشمنون نے گمراہی کی جہت سے کہا کہ ہم محمد صلعم پر حادثون کے پڑنے کا انتظار کرتے ہین کہ اُنپر حادثے واقع ہون
اور یا اُنکی سب متفرق ہو جائین اور وہ ہلاک ہو حق تعالیٰ حضرت کی تسلی کے لئی فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور نہین کیا ہی ہمنے یعنے اور نہین دیا ہے واسطے آدمی کے مِنْ قَبْلِكَ
پہلے تجسے الْخُلْدَ ہمیشہ رہنا دنیا مین أَفَإِنْ مِتَّ کیا اگر پس جائیگا تو فَهُمُ پس وے یعنے انتظار کر نیوالے تیری موت کے الْخَالِدُونَ ہمیشہ رہنے والے ہین كُلُّ نَفْسٍ
ہر نفس یا مین ذَائِقَةُ الْمَوْتِ چکھنے والا موت کا ہی کہ ایکروز روح بدن سے جدا ہو جائیگی اور سب حسرتین اور آرزوئین دل مین رہجائینگی ع اب مین کہان وہ عیش یہ کہتے
ہی جو قیام ہم جنکے سبب سے خلق ہوئی ساری خاص و عام ۔ وہ تخت اور تاج سلیمان کا کیا ہوا ۔ اور وحش و طیر و جن و بشر کا وہ ازدحام ۔ لشکر کا اُنکی کیا ہوا جنمین تھی طول و عرض
سو فرسخون مین پڑتا تھا جبکہ تا تھا مقام ۔ لیکن نہین پتا کہ وہ جاتے رہے کہان ۔ اس موت نے کسیکو نہ چھوڑا برائے نام ۔ اور ہند مین بھی کیسے بڑے بادشاہ تھے ۔ اب ہو گئی
فنا نہ کسیکا ہی انتظام ۔ غوری رہا نہ اور رہا شاہ التمش ۔ تیموریون کا بھی نہین باقی وہ احتشام ۔ ایسے ہی سب کا کچھ ہی یہان سوائے عدم ۔ کوئی کیا رہیگا جب نہ رہے
سید الانام ۔ اور فرماتا ہے خدا کہ وَنَبْلُوكُمْ اور آزماتے ہین ہم تمکو یعنے معاملہ آزمانیوالونکا تمسے ہم کرتے ہین بِالشَّرِّ ساتھ برائی کے یعنے ساتھ بلا اور مصیبت کے
وَالْخَيْرِ اور نیکی کے یعنے ساتھ بخشش اور نعمت کے فِتْنَةً آزمانا سختی اور آسانی اور توانگری اور فقیری اور صحت اور مرض مین تاکہ مرتبہ ہر ایک کا صبر اور بے صبری اور شکر اور
ناشکری مین عالم کے لوگون پر ظاہر ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام بیمار ہوئے اور اُنکے بھائی اُنکی پوچھنے کو آئے اور کہا کہ کیونکر پاتا ہی تو اپنے تئین
اے امیر المومنین فرمایا کہ شر مین اپنے تئین پاتا ہون کہا اُنہون نے کہ یہ کیا کلام ہی کہ مثل تیرے سے یہ عجیب ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ پس خیر تو صحت ہے

اور شر مرض ہے اور فقر ہے وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ اور طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزائے اعمال کے کہ از انجملہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری ہے اور کہتے ہین کہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم کا
گذر قریش کی جماعت کی طرف ہوا ابوجہل حضرت کو دیکھکر ہنسا ہے ابوسفیان کی طرح سے اور کہا کہ یہ شخص اولاد عبد مناف مین سے ہے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا رَاٰکَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْٓا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو وہ شخص کہ کفر کیا ہے انہون نے اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ نہین پکڑتے ہین وہ تجھکو اِلَّا ھُزُوًا مگر ٹھٹھا کہ تجھکو دیکھکر آپسمین ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اَھٰذَا
الَّذِیْ کیا یہ وہی شخص ہے کہ ہمیشہ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ ذکر کرتا ہے معبودون تمہارے کا بدی سے اور انکی مذمت کرتا ہے وَھُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ کفار بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ساتھ ذکر رحمان کے اور یاد کرنے
خدا کے ھُمْ کٰفِرُوْنَ وہ کفر کرنیوالے ہین پس یہی لوگ لائق ہنسی کرنیکے ہین نہ غیر انکے یعنے کفار جو منکر معبود حق کے ہین کہ وہ قادر اور عالم اور خالق اور رازق سبکا ہے اور عابد پتھر کے ہین کہ جو نفع
پہنچا سکے کسیکو اور نہ ضرر پس سزاوار ٹھٹھا کرنیکے وہی ہونگے نہ مومنین اور کہتے ہین کہ ایک شخص نضر بن حارث جناب رسول خدا صلعم سے جلدی نازل ہونے عذاب کی کرتا تھا اور از روئے
انکار اور ہنسے کے طلب کرتا تھا اللہ تعالے نے اسکو منع کیا جلدی کرنیسے چنانچہ فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہے آدمی مِنْ عَجَلٍ جلدی کرنیسے انسان جو ہر کام مین
جلدی کرتا ہے اسواسطے خدا نے فرمایا کہ گویا وہ جلدی ہی سے پیدا ہوا ہے قمی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے آدم کو پیدا کیا اور روح کو انکی زانو تک جاری کیا اسیوقت ارادہ
اٹھنیکا کیا لیکن نہ اٹھہ سکا اسیواسطے خدا نے فرمایا ہے کہ خلق الانسان من عجل اور مجمع البیان مین حضرت صادق علیہ السلام سے بھی اسیطرح منقول ہے اور اخیر آیتکے اُن کفار کو
زجر اور توبیخ کرتا ہے کہ سَاُورِیْکُمْ قریب ہے کہ دکھلاؤنگا مین تمکو اٰیٰتِیْ نشانیان اپنی یعنے عذاب اور سختی تمکو دنیا مین دکھلاؤنگا جیسے معرکہ بدر کا کہ اسمین قتل اور اسیر
ہوے اور آخرت مین عذاب دوزخ ہمیشہ کو فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ پس جلدی چاہو تم مجھسے عذاب کو کہتے ہین کہ مراد انسان سے اس آیتمین حضرت آدم ہین اللہ تعالے نے انکو بعد پیدا کرنے
جمیع اشیا کے آخر روز جمعہ کہ آخر دنونکا تھا پیدا کیا بہت جلدی قبل غروب آفتاب تک کے اور اُس روز پیدایش انکی تمام ہوئی اور تمام اشیا چھہ روز کی مدت مین پیدا ہوئی
اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت روح آدم کے سر اور آنکھہ مین آئی تو آفتاب کو دیکھا کہ غروب ہونیکے نزدیک ہے کہا کہ اے پروردگار میری پیدایش مین جلدی کر قبل غروب آفتاب کے
اور منقول ہے کہ جسوقت روح حضرت آدم کے زانو تک پہنچی تو نگاہ کی اُسوقت میوہ بہشت کا دیکھا اور جلدی کی اور چاہا کہ تمام ہونے سے پہلے اٹھے یہ وجہ ہین آدمی کی جلدی کرنیکی
اور فرماتا ہے خدا کہ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کفار انکار کرکے اور بہت بعید جانکر کہ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ عذاب یا قیامت اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست
گو یہ خطاب انکا جناب رسول خدا سے اور حضرت کے اصحاب سے تھا حقتعالے انکے جواب مین فرماتا ہے کہ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اگر جانین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین حِیْنَ
لَا یَکُفُّوْنَ اُسوقت کو کہ نہ باز رکھینگے اور نہ بند کر سکینگے عَنْ وُّجُوْھِھِمُ النَّارَ منہون اپنون سے آتش دوزخ کو وَلَا عَنْ ظُھُوْرِھِمْ اور نہ پشتون اپنی سے یعنے آگ جو
پس و پیش انکی احاطہ کئے ہوگے انکو اپنے سے دفع اور منع نکر سکینگے وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد اور نصرت کئے جائینگے کہ کوئی عذاب انکے منہون اور پشتون سے دفع کرے
تو البتہ اُسوقت جانینگے وہ محمد صلعم کے اور انکی اصحاب کے راستی کو یہ جواب ہے لو کا کہ محذوف ہے بَلْ یہ روگردانی ہے انکی اس انکار سے جو کہتے تھے کہ عذاب یا قیامت کا وعدہ
راست نہین ہے خدا فرماتا ہے کہ بلکہ تَاْتِیْھِمْ آئیگا انکو وعدہ عذاب کا یا دوزخ کا بَغْتَةً ناگاہ اور بغتۃ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یا حال واقع ہوا ہے یعنے ناگاہ یکبار
ہی عذاب انپر آئیگا کہ انکو پہلی اُس سے انکی آنیسے خبر نہوگی فَتَبْھَتُھُمْ پس حیران کردیگا انکو اور یا بمعنے غلبہ کے ہے یعنے مغلوب کریگا انکو فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس طاقت نہ رکھینگے وہ
رَدَّھَا پھیر دینے انکی کی اپنے سے وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ اور نہ وہ مہلت اور انتظار دئے جائینگے واسطے توبہ کرنیکی اور عذر کرنیکی اور انکی حال پر کچہ نظر نہوگی اور انکی زاری کی
رحم نکیا جائیگا اور بعد اسکی اللہ تعالے واسطے تسلی رسول پاک کے انبیا گزشتہ کے اور انکے دشمنونکی ٹھٹھا کرنیوالونکی اور انکے دشمنون کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ
اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ہے بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ ساتہ پیغمبرون کے پہلے تجھسے اے محمد صلعم فَحَاقَ پس احاطہ کیا بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا ساتہ اُن لوگونکے کہ ٹھٹھا کیا تھا
انہون نے مِنْھُمْ اُن پیغمبرون سے مَّا کَانُوْا بِہٖ جزا اُس چیز کی کہ تھے وہ ساتہ اسکی یَسْتَھْزِءُوْنَ ٹھٹھا کرتے پس خاطر جمع رکھہ تو اے محمد صلعم کہ یہی صورت انکی ہوگی
اُن لوگون پر کہ جو تجھسے ٹھٹھا کرتے ہین اور انکے ڈرانیکے واسطے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ کون نگاہ رکھیگا اور بچائیگا تمکو بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ بیچ
رات کے اور دن کے مِنَ الرَّحْمٰنِ عذاب خدا کے سے اور انکی بدلا لینے سے اگر وہ ارادہ کرے یعنے کوئی نہین بچا سکتا اور فرماتا ہے خدا کہ نہ ایسا ہے کہ کفار آیات روشن اور
دلیلون ظاہر سے نصیحت پکڑین بَلْ ھُمْ بلکہ وہ زیادتی عناد اور انکار سے عَنْ ذِکْرِ رَبِّھِمْ ذکر پروردگار اپنے سے اور انکی یاد سے یعنے انکی نصیحتون سے اور انکی وحدانیت کے
ذکر سے مُّعْرِضُوْنَ منہ پھیرنیوالے اور انکار کرنیوالے ہین اور یہی خاطر مین نہین لاتے ہین پس عذاب الٰہی سے کاہیکو ڈرینگے اور بر سبیل توبیخ فرماتا ہے کہ اَمْ لَھُمْ اٰلِھَةٌ
یہ ام منقطع ہے استفہام کے معنی مین یعنے کیا واسطے اُن کفار کے معبود ہین قدرت والے کہ تَمْنَعُھُمْ منع کرین انسی عذاب کو مِّنْ دُوْنِنَا کہ نزدیک ہماری
سوا ہے لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہین طاقت رکھتے ہین وہ جو کہ انکے گمان مین معبود ہین نَصْرَ اَنْفُسِھِمْ مدد کرنے نفسون اپنے کے اگر کوئی انکے توڑنیکا ارادہ کرے

بس ہے تابعدار و نکو کیونکر بچا ئینگے عذاب معبود حق سے و لا ہم منا یصحبون اور نہ وہ ہماری طرف سے رفاقت کیے جائینگے کہ ہماری نصرت اور مدد انکی رفیق ہووے تاکہ وہ عذاب سے
رہائی پائیں یعنے جو کہ قادر نہو اپنی نفس کی مدد کرنے پر وقت پیش آنی مکروہات کے اور نہ نصرت خدا کی اسکی مصاحب اور رفیق ہو پس وہ دوسری کی نصرت کیونکر کر سکیگا بل متعنا
بلکہ و گردانیکے واسطے انکی توہم سمجھ وہ کہتے تھے کہ حفاظت انکی عذاب کو منع کرتی ہے یعنے بلکہ فائدہ دیا ہم نے ہؤلاء انکو یعنے مکہ والونکو کہ فراغت سے رہتے ہیں اور سلامتی سے
عیش کرتے ہیں و آباءهم اور باپوں انکیکو فائدہ دیا ہم نے حتی طال یہانتک کہ دراز ہوئی علیہم العمر اوپر انکی عمر یعنے مدت زندگانی انکے دراز ہوئی یہانتک کہ وہ
اسپر مغرور ہوگئے اور گمان کیا کہ فراغت و درازی عمر کی بسبب برکت عبادت بتونکی ہے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ سب بطور استدراج کی ہے اور آخر اجل آکر وہ انکو فنا کرے گی و عذاب
ابدی میں انکو گرفتار کریگی اور اب اللہ تعالے بیان کرتا ہی اس امر کو کہ جو دلالت کرتا ہی انکی امید اور آرزو کے دروغ پر افلا یرون کیا پس نہیں دیکھتے ہیں وہ یہ استفہام تقریری ہے یعنے
البتہ دیکھتے ہیں کفار قریش کہ انا نأتی الارض اس امر کو کہ تحقیق ہم آتی ہیں یعنے حکم ہمارا آتا ہی زمین پر کہ ننقصها کیا گھٹاتے ہیں ہم اس میں کو من اطرافها
کنارونمیں اسکی سے کہ کفار تصرف سے نکلتے اور کم ہوتی ہی اور مسلمانونکی قبضہ میں آتی ہے کہ ہمیشہ کفار قلعہ اور بستیاں انکی لیتے جاتے ہیں افهم الغالبون کیا پس وہ غالب
ہونیوالے ہیں مسلمانون پر اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گھٹاتی ہیں ہم اسکو یعنے زمین کو علما کے مرنے سے کہ زمین کے گھٹنے سے مراد علما کا چلا جانا ہے کہ انکی واسطے انتظام ہوتا
ہر شہر کا علما کے وجود سے اور احکام شرع کی جاری کرنے سے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ تمام مخلوقات کی زندگی ہمارے قبضہ میں ہے جسکو چاہتے ہیں ہم باقی رکھتے ہیں اور اپنی
نعمتوں سے اسکو فائدہ مند کرتے ہیں اور اگر چاہتے ہیں ہم اپنی نعمت کو اس سے چھین لیتے ہیں اور انکو فنا کرتے ہیں موافق حکمت و مصلحت اپنے کے اور سوائے ہمارے کوئی نہیں ہے
کہ کسیکا باقی رکھنے والا اور مدد کرنیوالا ہو اور فرماتا ہی خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ انما انذرکم سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہوں میں تمکو بالوحی ساتھ وحی کی
یعنے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ہوں جو کچھ کہتا ہوں وحی سے کہتا ہوں اور تمکو خدا تعالے کے فرمانے سے جو کچھ کہ وحی میں آتا ہی ڈراتا ہوں اور موافق اسکی تمکو معجزہ دکھلاتا ہوں اور
تم میرے ڈرانے سے ہدایت نہیں پاتے ہو و لا یسمع الصم الدعاء اور نہیں سنتے ہیں بہرے پکار انکو یعنے اے کافرو تمہارا وہ حال ہے کہ جیسا کوئی بہرا ہوتا ہے اور وہ
کسیکی آواز دینیکو نہیں سنتا ہے ایسے تمہارا حال ہے کہ میں تمکو جو کچھ نصیحت کی بات کہتا ہوں تم نہیں سنتے ہو سو واسطے خدا فرماتا ہی کہ بہرے نہیں سنتے ہیں پکار انکو
اذا ما ینذرون جسوقت ڈرائے جائیں وہ اور کفار کا حال پھر دیکھا کہ ولئن مستهم اور البتہ اگر پہنچے ان کو نفحة کوئی بو من عذاب ربك عذاب
پروردگار تیرے سے یعنی اگر تھوڑا سا بھی عذاب انکو پہنچے تو لیقولن البتہ کہیں وہ کہ یا ویلنا اے وای ہمپر انا کنا ظالمین تحقیق کہ ہیں ہم ظلم کرنیوالوں میں سے بسبب شرک اور
جھٹلانے پیغمبر کے اور برا اس فعل قبیح ہم عذاب میں گرفتار ہوئے یعنے اسوقت وہ اقرار کرین اپنے نفسوں پر ظلم کرنیکا اور فرماتا ہی خدا کہ و نضع الموازین القسط اور رکھینگے ہم ترازوئیں عدل
کی کہ وہ راستی اور انصاف کے ترازو ہیں لیوم القیامة واسطے دن قیامت کے یا واسطے لوگون قیامت کے اور موازین جمع آیا ہی باوجودیکہ ایک ترازو ہوگی یہ واسطے
تعظیم شان اسکی کے جمع آئی ہے اور بعضونکی نزدیک ہر ایک کے واسطے ایک ترازو ہوگی کہ عمل اسکا اسمین تولیں اور اگر کوئی کہے کہ اعمال تو از قسم اجسام نہیں ہیں کہ تولے جاویں تو از قسم
اعراض ہیں وہ کیونکر تولے جائینگے جواب اسکا دو طرح سے بیان کرتے ہیں ایک تو یہ کہ صحیفہ اعمال کے کہ وہ جسم کی قسم سے ہیں انکو وزن کرینگے اور دوسرے یہ کہ حسنات کے عوض
جواہر روشن ترازو میں رکھینگے اور سیئات کے عوض جواہر کہنے اور تاریک رکھینگے لیکن حضرت صادق علیہ السلام سے یہی منقول ہے کہ اعمال اعراض ہیں تو کیونکر تولے جائینگے اور مراد بھاری
ہونیے پلہ اعمال سے کثرت حسنات کی ہے اور ہلکا ہونیے پلہ اعمال سے مراد قلت حسنات کی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اعمال جسم نہیں ہیں کہ تولے جائیں اور تولنے کیطرف
وہ محتاج ہوتا ہے کہ اشیا کی حد کو نہ جانتا ہو اور اسکی سنگینی اور سبکی سے واقف نہو اور خدا کی ذات پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور میزان سے مراد عدل ہے اور بھاری ہونے وزنون
سے مراد کثرت اعمال حسنہ کی ہے لیکن مشہور لوگونمیں یہ ہے کہ اسی طرز ترازو دکھری کیجائیگی چنانچہ روایات بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے ایک ترازو لٹکی ہوئی دیکھی کہ
اسکی پلہ کی مثل فراخی مشرق سے مغرب تک تھی میں نے کہا کہ خداوندا یہ ترازو کس چیز سے پر ہو گی فرمایا قسم ہے اپنی عزت جلال کی کہ اگر بندہ مقدار نیم خرما کی بہ نیت خالص
اسکو دیگا تو اس سے وہ پلہ ترازو کا جھک جائیگا اور کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے درخواست کی تھی کہ مجھکو ترازو میری اعمال کی دکھلا جسوقت اسکو دکھائی تو غش کر گئے جب
ہوش میں آئے تو کہا کہ خداوندا اسکو قدرت کسکو ہے کہ اس ترازو کی پلہ کو نیک حسنات سے پر کرے خطاب آیا کہ اے داؤد اگر میں بندہ سے راضی ہوں تو ایک خرما سے اسکو پر کردوں اور
حضرت سجاد نے وعظ فرمایا کہ ترازو واسطے اہل اسلام کی ہے اور کفار کیواسطے ترازو نہیں ہے وہ سب گروہ گروہ دوزخ میں جلد پھینکے جائینگے اور ترازو کا ذکر سورہ اعراف میں مذکور ہو گیا
ہے اور قسط کا مضاف محذوف ہے یعنی ذوات القسط اور فرماتا ہے خدا کہ اس روز ہم انصاف کرینگے کہ فلا تظلم نفس پس ظلم کیا جائیگا کوئی نفس شیئا کچھ
اور شیئا مفعول ثانی تظلم کا ہے یعنی کوئی عمل نیک اور بد سنجیدگی کر باقی نرہیگا اور ثواب کسی نیک کی کم نہ کیجائیگی اور بدی کسیکی زیادہ نہ کیجائیگی بلکہ بقدر طاعت و معصیت

ہی کی ثواب و عذاب پاوینگی اور جوکسیکو بخشدی خدا تو وہ کرم اسکا ہی وَاِنْ كَانَ اور اگر ہوی عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کی مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے اَتَيْنَا بِهَا لاوینگے ہم اسکو اور
مثقال کو ابو جعفر اور نافع نی مرفوع پڑہا ہی کان کو تامہ مقرر کرکر اور باقیون نی منصوب پڑہا ہی خبر کان ناقصہ کی اور اٰتینا کو ابن عباس و جعفر بن محمد اور مجاہد اور سعید بن جبیر و علاء بن سیابہ
نی ممدودہ پڑہا ہی اور باقیون نی مقصورہ یعنی ہم حاضر کرینگی اسکے عمل کو اور ترازو مین کہینچینگے اگرچہ برابر رائی کے دانہ کی ہو اور موافق اسکی اسکو جزا دینگی اور ضمیر بہا کی مثقال کیطرف پہرتی ہی باعتبار مضاف الیہ کی اور
فرماتا ہی خدا کہ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالی ہر ایک شخص کا اور بالکفی بنا کی زائد ہی جیسے کفی باللہ کی یعنی کمال علم کا مخصوص ہمکو ہی سو اسطے ہم ہی کافی ہین بندونکی حساب کے واسطے اور
پہلی گزر گیا ہی کہ رسول محمد صلعم کو حکم ہوا تہا کہ تو کفار کو کہہ کہ جو کچہہ مین تمکو کہتا ہون وحی سی کہتا ہون نہ اپنی طرف سے اور بعد اسکی توریت نازل کرنیکا ذکر کرتا ہی موسی اور ہارون پر نازل
کرنیکا تا کہ معلوم ہو کہ جیسے کہ توریت وحی الہی ہی ایسی ہی قرآن بہی خدا ہی کی محمد صلعم پر نازل ہوا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ تحقیق دی ہمنی مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ
موسی اور ہارون کو کتاب حق سے باطل کو جدا کرنیوالی وَضِيَاۤءً اور روشنی یعنی کتاب روشن کہ اسکی تابعداری کرنیوالے اسکی روشنی کے وسیلہ حیرت و جہالت کی اندہیرین سے خلاصی پائین
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ اور نصیحت ہے واسطی پرہیزگارونکی الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ جو لوگ کہ ڈرتی ہین پروردگار اپنی سے بِالْغَيْبِ ساتہ غیب کی یعنی پوشیدگی اور تنہائی میں خلق سے ڈرتی ہین اپنی
ڈرنیکو لوگونپر ظاہر نہین کرتی ہین تاکہ ریا سی محفوظ رہین یا یہہ کہ خدا کو دیکہا نہین ہی لیکن اسکی وجود کا یقین کرکی اس سے ڈرتی ہین باوجودیکہ خدا انکی نظرون سے غائب ہی لیکن انکو
یقین ہی اور جو کچہہ کہ خدا نی فرمایا ہی اسکا ایسی یقین کرتی ہین اور ڈرتی ہین کہ ایسا نہو کہ اسکی حکم کی خلاف ہم سے کوئی فعل سرزد ہو و ابن عباس سے منقول ہی کہ جو کوئی ایمان لای وحدانیت خدا پر اور
بہشت و دوزخ اور دوبارہ زندہ ہونی پر اور حساب و میزان کا اعتقاد کری وہ ڈرنیوالا ہی خدا تعالی سے اور فرماتا ہی کہ وَهُمْ اور وہ متقی آدمی مِّنَ السَّاعَةِ قیامت سے یعنی اسکی ہولون سے

مُشْفِقُوْنَ ڈرنیوالی ہین اور بعد اسکی قرآن کا ذکر کرتا ہی کہ وَهٰذَا اور یہہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ ذکر ہی برکت والا صاحب خیر نفع دینی والا دنیا اور آخرت مین اَنْزَلْنٰهُ نازل
کیا ہی ہمنی اسکو محمد صلعم پر اَفَاَنْتُمْ کیا پس تم لَهٗ واسطی اسکی مُنْكِرُوْنَ انکار کرنیوالے ہو جو چیز کہ نہایت ظاہر معجزہ ہی اسکا تم انکار کرتی ہو اور بعد اسکی خدا تعالی حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا
کہ جناب محمد صلعم آبا و طاہرین مین سے تہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ یہہ عطف ہے ولقد اتینا موسی پر یعنی اور البتہ دیا ہمنی ابراہیم کو رہنمائی جیسے کہ موسی کو دی توریت ہی تہی یعنی رہنمائی کی لایق
اسکی حال کی تہی کہ سمین دلیلین روشن توحید کی تہین اور معرفت خدا کی راہین تہین وہ ہمنی اسکو بخشی اور بعضی کہتی ہین مراد رشد سے نبوت ہی یعنی اسکو پیغمبری دی ہمنی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی پہلے موسی
اور ہارون سے یا پہلی محمد صلعم سے وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ اور تہی ہم جانتی حال اسکی کے جانیوالی کہ اسکی اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سے ہم واقف ہین اور وہ اسکی لایق تہا اسواسطے ہمنی
اسکو دیا اِذْ قَالَ یہہ متعلق رشد کی ہے یعنی دیا ہمنی اسکو رشد جسوقت کہ کہا انہی لِاَبِيْهِ واسطی باپ اپنی کی یعنی چچا کی کہ وہ آزر تہا کہ انہی ابراہیم کو پرورش کیا تہا اسواسطے ابراہیم
اسکو باپ کہتی تہے وَقَوْمِهٖ اور کہا واسطی قوم اپنی کی کہ وہ بابل رہنیوالی تہی انسے کہا کہ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ کیا ہین یہہ تصویرین جو کہ اَنْتُمْ لَهَا تم واسطی انکی یعنی انکی پرستش
کی واسطی عٰكِفُوْنَ مجاوری کرنیوالی ہو حضرت ابراہیم کی اس کلام مین حقارت انکی ہی یعنی یہہ صورتین چند کہ تمہین کچہہ نہین ہے اور کسیکو نفع اور ضرر نہین پہنچا سکتے ہین
انکی تم عبادت کرتی ہو یہہ کیا ہین کہتی ہین کہ وہ بہتر مورت تہی اور بعضی کہتی ہین کہ نوتی بت تہے اور جو ان مین سب سے زیادہ بزرگ تہا اسکو سونی سی بنایا تہا اور گوہر اسکی آنکہون مین جڑی
تہی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ بت زندونکی صورت بنائی تہی اور پرند اور چوپای او انسان ہی بنائی تہی اور بعضو نزدیک ستارونکی صورت تہی اور کہتی ہین کہ انکی علما جو پہلی گزر گئی
تہی انکی صورتین بہی تہین اور جامع الاخبار مین منقول ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ ایکمرتبہ جناب محمد صلعم اور مجمع البیان مین کو رہی کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک قوم پر گزری کہ وہ شطرنج کہیلتے تہے
فرمایا حضرت نی کہ کیا ہین یہہ تصویرین کہ تم واسطی انکی مجاوری کرنیوالے ہو البتہ تحقیق نافرمانی کی تمنی خدا کی اور پیغمبر اسکی کی القصہ جسوقت ابراہیم نی پوچہا کہ یہہ کیا تصویرین ہین کہ
جنکی تم عبادت کرتی ہو تو قَالُوْا کہا انہون نی یعنی ابراہیم کی قوم نی جواب مین کہ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا پایا ہمنی باپون اپنون کو لَهَا عٰبِدِيْنَ واسطی ان بتونکی پرستش کرنیوالی ہم
بہی انکی پیروی کرتی ہین اور انکی پرستش مین مشغول ہین یہہ قرار تہا انکا باپونکی تقلید و پیروی پر بدون دلیل کی اور اعتقاد آئین تقلید اور پیروی مین جا نہ پاوی اور ربانی اور نہ کوئی کسی قوم
نے اور کسیکی لیکن افسوس ہے کہ ابتدا سے آج تک جسکو سنا اور دیکہا تو یہی معلوم ہوا کہ ہر شخص کا مذہب ویسے ہی یعنی جو مذہب باپ دادا اور قوم کا ہی اسکو اختیار کرتی ہین کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا یہود
اور کیا نصاری اور کیا سنی اور کیا شیعہ تحقیق کرکی مذہب کو کوئی اختیار نہین کرتا بلکہ جو مذہب کہ والدین کا ہی اسکو اختیار کرتی ہین گو واقع مین وہ باطل ہو اور دوسرا مذہب گو حق ہی کتابون مین
دیکہتی ہین اسکی تاویل کرتی ہین یا ان روایتونکو موضوع یا ضعیف مقرر کرکی پس پشت ڈالتی ہین اور اس مرض مین بڑے بڑے نامی علماء اور عقلاء گرفتار رہین اور یہ دیکہ سکی کہ تب فقط باپ دادا
کی پیروی ہے نہ موافق تحقیق کی پہر دوسرے مذہب والی آدمیون سے اسقدر عداوت کرتے ہین کہ جسکا پایان نہین یہانتک کہ اگر قابو پاوی ہیں تو قتل ہی کر ڈالتی ہین اور اسکا نام جہاد رکہا ہی گویا
خدا کے پاس سے اپنی حقیقت کو دریافت کرکی آئی ہین اور جب دوسرے مذہب والے سی گفتگو ہوتی ہے تو بغلین جہانکتی ہین اور دلائل المراسیہ مینی ایک رسالہ لکہا ہی چاہیے کہ منصف طالب حق
اسکو ملاحظہ کری اور منقول ہی کہ بڑا مکر اور کید شیطان کا یہہ ہے کہ آدمیونکو پیروی پر لگا رکہا ہی اور سوا مذہب والدین کی اور مذہب کو اختیار نہین کرنی دیتا ہی سو واسطی حضرت ابراہیم نے

اُنکا جواب سنکر قَالَ کہا کہ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ البتہ تحقیق کہ تم وَآبَاؤُكُمْ اور باپ تمہارے فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ بیچ گمراہی ظاہر کے کسیکو اصل بیہودہ گمراہی پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ تہرون اور لکڑیون
کی پرستش ہے بدون دلیل کے فقط باپون کی پیروی سے کہ وہ بھی گمراہ تہے اور بتون کی پرستش کرتے تہے اور پیروان نمرود نے حضرت ابرہیم کے قول کو بہت بعید جانکر گمان کیا کہ یہ ہمارے باپون کو گمراہ
اور جاہل ٹھیراتا ہے یہ کلام اُنکا شاید لہو ولعب سے ہوا سواسطے تعجب کرکے حضرت ابرہیم سے قَالُوا کہا انہون نے کہ أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہے تو ہمارے واسطے حق کو کہ وہ نیک اور ہدایت کی بات
ہے أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ یا تو کھیل کرنیوالون مین سے ہے کہ از راہ ہنسی اور ٹھٹھ ولعب کے کہتا ہے قَالَ کہا ابرہیم نے کہ مین بازی اور کھیل کرنیوالا نہین ہون اُسکا قائل ہی نہین بَل رَّبُّكُمْ
بلکہ پروردگار تمہارا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پروردگار آسمانون اور زمین کا ہے یعنے پروردگار تمہارا وہ ہے کہ جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اور پروردگار تمہارا الَّذِي فَطَرَهُنَّ
وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اُسنے اُن تصویرونکو کہ جنکی تم پرستش کرتے ہو اور کہتے ہین کہ ضمیر هُنَّ کی سموات اور ارض کے طرف پہرتی ہے یعنے پیدا کرنیوالا تمہارا وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا ہے آسمانونکو
اور زمین کو اور اُن بتون کو وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم اور مین اوپر اسکی کہ جو کچہ تمسے کہا ہے کہ خدا پیدا کرنیوالا تمام عالم کا ہے مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝ گواہون مین سے ہون کہ از روے تحقیق کے گواہی کو ادا کرتا ہون
اور دلیلون اور حجتون سے یہ گواہی دیتا ہون نہ مثل تمہارے کہ محض پیروی سے باپون اور قوم اپنے کی کہتے ہو کہتے ہین کہ اس گفتگو کے دوسرے روز نمرودیون کی عید کا روز تہا کہ اُس روز صحرا کو جاتے تہے
اور آخر روز تک سیر درختون کی اور گل و روئیدگی کی کرتے تہے اور جانے سے پہلے بتون کو آراستہ کرتے تہے اور طرح طرح کی کہانے اُنکے روبرو رکہتے تہے تاکہ برکت اُنکی کہانون کو پہنچے
اور صحرا مین سے واپس ہوکر بتخانون مین آتے تہے اور شہنائیان بجاتے تہے اور اُنکے روبرو زمین پر سر کو رکہکر رسم عبادت کی بجا لاتے تہے اور اُن کہانون مین سے کہاتے تہے اور بعد
اُسکے اپنے گھرون کو چلے جاتے تہے جسوقت حضرت ابرہیم نے بتونکی مقدمہ مین اُنسے گفتگو کی تو اُن لوگون نے کہا کہ کل کو روز عید ہے ہمارے ہمراہ شہر سے باہر چل تاکہ دیکہے تو کہ دین اور راہ مین ہمارا کیا
خوب ہے اور یقین ہے کہ اگر دیکہیگا آداب ہمارا اور زینت بتونکی اور بتخانہ کی تو دیکہیگا تو زبان اپنی بتونکی ملامت سے کوتاہ کریگا اور ہمارے دین مین داخل ہوگا حضرت ابرہیم نے ہان یا نہین
کچہ جواب اُنکو ندیا اور دوسرے روز جو واسطے عید کے صحرا کو وہ جاتے تہے تو چاہا کہ ابرہیم کو بھی اپنے ہمراہ لیجائین حضرت ابرہیم اپنی بیماری بیشک کہ اِنِّي سَقِيمٌ یعنے تحقیق کہ مین بیمار ہون
چنانچہ تفسیر اسکی سورہ صفّات مین آئیگی انشاءاللہ تعالیٰ اُن لوگون نے حضرت ابرہیم سے پہر کچہ نہ کہا اور ابرہیم شہر مین رہے اور وہ سب صحرا کو چلے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ آذر بہت عاجزی
کرکے ابرہیم کو باہر لے گیا تہا لیکن ابرہیم نے راہ مین کہا کہ مین بیمار ہون مین نہین جا سکتا اُنسے اُنکو وہین چھوڑ دیا اور ابرہیم نے سب سے پوشیدہ ہوکر کہا تہا کہ وَتَاللَّهِ اور قسم ہے خدا کی
لَأَكِيدَنَّ البتہ کوشش کرونگا اور تدبیر کرونگا مین توڑنے مین أَصْنَامَكُم بتون تمہارے کی بَعْدَ أَن تُوَلُّوا بعد اسکے کہ منہ پہیرنے والے ہو تم اُنسے مُدْبِرِينَ ۝ جسوقت کہ پشت
کرنیوالے ہو اُنکی طرف سے کہ یہان سے تم صحرا کو سب چلے جاؤ اور تا قسمیہ اور لفظ کید کا اسواسطے آیا ہے کہ وہ امر بہت دشوار تہا کہ بدون کسی حیلہ کے نہین ہوسکتا تہا اسواسطے کہ وہ نمرود کا
زمانہ تہا اور اُس سے مقابلہ تہا اور وہ نہایت سرکش تہا اور بڑی قوت اور سلطنت رکہتا تہا اور باوجود اسکے اپنے دین کے نصرت اور کمک مین بہت کوشش کرتا تہا اور اہل حق کی بنیاد ڈہاتا تہا
کہتے ہین کہ جسوقت وہ سب صحرا کو چلے گئے تو ابرہیم تبر لیکر بتخانہ مین گئے فَجَعَلَهُمْ پس کر دیا اُن بتونکو تبر مار کر جُذَاذًا پارہ پارہ إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ مگر بڑے بت کو کہ واسطے اُنکے تہا اُسکو نہ توڑا
اور تبر کو اُس بڑے بت کے گلے مین ڈالکر چلے آئے لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ لوگ نمرود کی قوم کے إِلَيْهِ طرف اُس بڑے بت کے يَرْجِعُونَ پہرین اور اُس سے پوچہین کہ اِن بتونکو کسنے توڑا ہے اسواسطے
کہ شان معبودونکی یہ ہے کہ مشکلونکے حل کرنے مین طرف اُنکی رجوع کرین اور بعضے کہتے ہین کہ الیہ کی ضمیر طرف ابرہیم کے پہرتی ہے کہ اُسکی طرف رجوع کرین اور کہین کہ تو نے بتونکو توڑا ہے اسواسطے کہ ابرہیم
بتونکی عداوت مین مشہور تہے تاکہ ابرہیم اُنسے گفتگو کرین اور کہین کہ اُن بتونکی بڑے بت نے انکو توڑا ہے اور بتونکا عاجز ہونا ثابت کرین القصہ جسوقت نمرود کے تابعین آخر روز صحرا سے بتخانہ
مین آئے اور بتونکو پارہ پارہ دیکہکر بہت حیران ہوئے تب قَالُوا کہا انہون نے کہ مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا کس شخص نے کیا ہے یہ ساتہ معبودون ہمارے کے یعنی جس شخص نے کہ انکو توڑا ہے
إِنَّهُ تحقیق کہ وہ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ البتہ ظلم کرنیوالون سے ہے ہمارے معبودون پر سواسطے کہ وہ تو قابل تعظیم کے تہے اور اُنکی اہانت کی کہ اُنکو توڑ ڈالا یا وہ اپنی نفس پر ظلم کرنیوالا
ہے کہ اُس عمل قبیح سے اُسنے اپنی نفس کو ہلاکت مین ڈالا پس نمرود نے اپنے آدمی اُسکی تلاش مین روانہ کئے اور جسوقت ابرہیم نے وتاللہ لاکیدن منہ سے کہا تہا اُسوقت ابرہیم کے کہنے کو ایک
شخص نے سُن لیا تہا اور اُسنے دوسرے شخص سے بیان کیا تہا اور اُسنے کسی اور سے اسیطرح ایک سے دوسرے کو خبر ہوگئی تہی اور رفتہ رفتہ اُن آدمیونکے کان مین بھی یہ خبر پہنچی جنکو
نمرود نے ابرہیم کے تلاش مین روانہ کیا تہا انہون نے نمرود کے پاس پہنچکر قَالُوا کہا انہون نے کہ سَمِعْنَا فَتًى سُنا ہے ہمنے ایک جوان کو کہ بدی سے يَذْكُرُهُمْ یاد کرتا تہا وہ
اُن بتونکو يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ کہا جاتا ہے واسطے اُس جوان کے ابرہیم یعنی جو شخص کہ بدی سے بتونکا ذکر کرتا تہا اور اُنکے توڑنے کے طرف کنایہ کرتا تہا نام اُسکا ابرہیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
ابرہیم کا کہنا کسینے نہ سُنا تہا لیکن ابرہیم جو بتونکو بدی سے یاد کرتے تہے اسواسطے انکا نام تجویز کرکے بیان کیا کہ اُنہی نے توڑا ہے اور جسوقت نمرود نے اور اُسکی قوم کے امرا نے لوگون سے یہ سُنا تو
قَالُوا کہا انہون نے کہ فَأْتُوا بِهِ پس لاؤ تم اُس ابرہیم کو عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ اوپر آنکہون آدمیون کے یعنے سب آدمیونکی آنکہون کے روبرو اُسکو لاؤ کہ سب اُسکو دیکہین
لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ۝ تاکہ وہ گواہی دیوین کہ یہی ہے وہ جسنے بتونکی مذمت کی ہے اور انکو توڑا ہے اور یا یہ کہ حاضر ہون اسواسطے کہ اسکو عذاب ہوتے ہوئے دیکہین اور

عبرت پکڑیں الغرض لوگ ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر لائے اور نمرود کے پاس حاضر کیا قَالُوْٓا کہا اُنہوں نے کہ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا کیا تو نے کیا ہی یہ توڑنا اور پھوڑنا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ
ساتھ معبودوں ہمارے کے ای ابراہیم قَالَ کہا ابراہیم نے کہ بَلْ فَعَلَهٗ بلکہ کیا ہی اِسکو كَبِيْرُهُمْ هٰذَا بڑے اُنکے نے اسی غصہ ہو کر کہ باوجود موجود ہونے میرے کے انکو کیوں
عبادت کرتے ہیں فَسْـَٔلُوْهُمْ پس پوچھو تم انسے کہ کسنے تمکو توڑا ہی اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ اگر ہیں وہ بولتے ہیں حضرت ابراہیم نے دروغ نہیں فرمایا ہی اسواسطے کہ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ
مقید ہے ساتھ انکانوا ینطقون کے یعنے بلکہ کیا ہی اسکو بڑے اُنکے نے اگر وہ بولتی ہیں پس پوچھو تم انسی اور اگر نہیں بولتی ہیں تو کسی نے نہیں توڑا ہی اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی چنانچہ
فرمایا کہ نہیں کہا ہی ابراہیم نے مگر یہ کہ اگر ہیں وہ بولتی تو اُنکے بڑے نے یہ کیا ہی اور اگر نہیں بولتے ہیں تو انکے بڑے نے نہیں کیا ہے پس نہیں بولتی ہیں وہ اور نہ ابراہیم نے جھوٹ
کہا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ ابراہیم نے انکو الزام کے واسطے ایسا کہا کہ وہ انکو معبود کہتے تھے یعنے یہ بت اگر معبود ہیں جیسا کہ گمان تمہارا ہے پس اس فعل کو انکے ساتھ انکی بڑے نے
کیا ہی اسواسطے کہ سوائے معبود کے کسیکو قدرت نہیں ہے کہ معبودوں کو توڑے اور اس وقت پس پوچھو تم اُنسے اگر وہ بولتے ہیں اور یہ انکی عاجزی کے ظاہر کرنے کو
فرمایا تہا اور اگر وہ جواب میں کہیں کہ یہ تو از قسم جمادات ہیں اُنسے کیا پوچھیں اور کاہیکو وہ بولینگے تو اس صورت میں اُنسے کہا جائے کہ اگر وہ ایسے ہی ہیں کہ نہ بولتے
ہیں اور نہ سُنتے ہیں تو وہ کیونکر قابل پرستش کے ہونگے اور سوائے اسکے اور وجہ بھی لکھتے ہیں لیکن وہ چسپان نہ تھی اسواسطے نہیں لکھی اور یہ جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ ابراہیم نے جھوٹ نہیں بولا ہے مگر تین مرتبہ اور ان تینوں دروغ سے کفار سے جدال کیا ایک تو یہ کہ فرمایا انی سقیم یعنے میں بیمار ہوں دوسرے یہ کہ کہا
بل فعلہ کبیرھم یعنے بلکہ کیا ہی اسکو بڑے انکے نے اور تیسرے جسوقت کہ انکی عصر کے بادشاہ نے چاہا کہ انکی زوجہ سارہ کو اپنے لیوے تو انہوں نے کہا کہ انہا اختی یعنے تحقیق کہ وہ بہن میری
ہے یہ تین دروغ ابراہیم کے ہیں لیکن جواب اسکا یہ ہی کہ ان تینوں میں دروغ ایک بات بھی نہ تھی پہلی قول کا تو جواب انشاء اللہ تعالیٰ سورہ صافات میں آئیگا اور دوسرے قول کا
جواب بتفصیل ابھی مذکور ہوا ہے اور تیسرے قول کا جواب یہ ہے کہ سارہ کو جو اپنی بہن کہا تہا مراد اس سے بہن صلبی اور حقیقی نہ تھی بلکہ دینی بہن مراد تھی اور بہا اکثر کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ
فرماتا ہی کہ انما المؤمنون اخوۃ یعنی مومن مرد اور عورت آپسمیں بھائی بہن ہیں القصہ جسوقت ابراہیم نے کہا کہ کیا ہی اسکو بڑے انکے نے پس پوچھو تم اُنسے اگر وہ بولتے ہیں تو
فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ پس رجوع کی اُنہوں نے طرف نفسوں اپنے کے فَقَالُوْٓا پس کہا انہوں نے آپسمیں ایک نے دوسرے سے کہ اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق کہ تم ظلم کرنیوالے ہو
اپنی نفسوں پر اس سوال سے کہ تمنے اس سے کیا تہا اسواسطے کہ اُسنے تمکو اسوقت الزام دیا اور گفتگو میں تمکو عاجز کیا اور یا یہ کہ انہوں نے اپنی عقل کیطرف رجوع کی اور بعد تامل کے اپنے مذہب کے باطل ہونے
کیطرف راہ لیگئی اور کہا کہ حقیقتمیں تم اپنی نفسوں پر ظلم کرنیوالے ہو کہ پرستش اُس چیز کی کرتے ہو کہ بولے نہ سنے نہ دیکھے ثُمَّ نُكِسُوْا پھر الٹے کئے گئے عَلٰى رُءُوْسِهِمْ اور پر سروں اپنے
کے کہ پھر الٹی ہو گئی اور کفر کیطرف انہوں نے رجوع کی یعنی انہوں نے پریشان ہو کر ابراہیم سے جہگڑے کے طور پر کہا کہ لَقَدْ عَلِمْتَ البتہ تحقیق جانا تو نے کہ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ يَنْطِقُوْنَ نہیں ہیں یہ
بت بولتے پس کسواسطے تو حکم ہمکو کرتا ہی کہ انسے پوچھو اور جسوقت حضرت ابراہیم نے انکا اقرار معبودوں کی عجز میں سنا تو قَالَ کہا کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پس پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا
کے مَا لَا يَنْفَعُكُمْ اس چیز کو کہ نہیں نفع دیتی ہے تمکو شَيْـًٔا کچھ کہ پرستش اسکی کرو وَّلَا يَضُرُّكُمْ اور نہ ضرر پہنچاتی ہے تمکو اگر اسکی پرستش کو ترک کرو اور جب نفع اور ضرر نہ پہنچا یا تو وہ قابل معبود ہونیکے کیونکر
ہونگی اسواسطے کہ مستحق معبود ہونیکا وہ ہے کہ جو قادر ہو نفع اور ضرر پہنچانے پر اور حضرت ابراہیم نے خجالت نمرودیوں کی زیادہ دیکھی تو انکی پرستش کرنیکی مذمت میں فرمایا کہ اُفٍّ لَّكُمْ زشتی اور ناخوشی
ہووے واسطے تمہارے وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور واسطے اس چیز کے کہ عبادت کرتے ہو تم اسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا تعالیٰ کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم اور عقل کو کام نہیں فرماتے ہو تم تاکہ
اپنے افعال ناشایستہ کی بدی کو دریافت کرو اور اس سے توبہ کر کے معبود حقیقی کیطرف رجوع کرو کہ جو پیدا کرنیوالا آسمان و زمین کا ہی اور کل عالم کا اور اف وہ کلمہ ہی کہ وقت تنگدلی کے کہتے ہیں اور
جسوقت نمرودی حضرت ابراہیم کی دلیلوں اور حجتوں سے عاجز ہوئے تو ازراہ سرکشی و عناد سب متفق ہو کر قَالُوْا کہا انہوں نے آپسمیں حَرِّقُوْهُ جلادو ابراہیم کو آگ میں وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ اور مدد کرو تم معبودوں اپنے کی اگر ہو تم کرنیوالے اس امر کے پس جلادو ابراہیم کو کہتے ہیں کہنے والا اس سخن کا ایک شخص فارس کا تہا کہ نام اسکا ہیون تہا اور اس کلام قبیح کے کہنے سے خدا نے
اسکو زمین میں دہسا دیا تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ قول نمرود کا تہا کہ اپنی قوم کو اس فعل قبیح پر آمادہ کیا اور حکم کیا کہ ایک حظیرہ پہاڑ کے سامنے بنا دیں کہتے ہیں کہ وہ حظیرہ ساٹھ گز بلند تہا اور
قریب ایک مہینے کے لکڑیاں جمع کر کے اسکو لکڑیوں سے پر کیا اور منقول ہے کہ جو کوئی بیمار ہوتا تہا یا اسکو کوئی حاجت ہوتی تہی تو واسطے صحت بدن اور برآنے حاجت کے لکڑیاں لاتا اور وہاں جمع کرتا اور اکثر عورتیں
سوت کاتکر فروخت کرتی تہیں اور اسکی لکڑیاں خرید کر کے وہاں جمع کرتی تہیں کہتے ہیں کہ بعد لکڑیاں جمع کرنے کے اس حظیرہ کے اور پہاڑ سا ہو گیا اور کثرت سے روغن اسکے اوپر ڈالا اور آگ اس میں روشن کی
بعد اسکے آگ کا شعلہ بلند ہوا کہ پرندے ہوا میں بریان ہو جاتے تہے اور کسی میں قدرت نہ تہی کہ اس آگ کے نزدیک جا سکے جسوقت ارادہ کیا کہ حضرت ابراہیم کو اس آگ میں ڈالیں تو کوئی صورت انکے ذہن میں نہ آئی
حیران تہے کہ کسطرح ڈالیں ملعون ابلیس ایک پیر کی صورت میں نکل آیا اور انکو تعلیم کیا کہ ابراہیم کو فلاخن میں رکھکر آگ میں پھینکو ان لوگوں نے ایک بڑا سا فلاخن بنایا کہ جسکو ہندی میں گوپھن کہتے
ہیں اور اسکو ایک بڑی لکڑی کے سر پر باندھا اور حضرت ابراہیم کو طوق اور زنجیر پہنا کر اس فلاخن پر بٹھلایا اور بعد اسکے لوگوں نے جمع ہو کر انکو اس آگ

میں پھینکا اور منقول ہے کہ جسوقت آتش نمرودی نے شعلہ مارا اور چاہتی تھی کہ انکو آگ میں ڈالیں اُسوقت حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اللھم انت الواحد
فی السماء وانا واحد فی الارض لیس فی الارض یعبدک غیری حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتے ہیں کہ فرشتوں نے فریاد کی اور زمین میں حیرانی اور ہر کل گریہ وزاری کرتے تھے
اور ساکنان عرش اور حاملان کرسی زار زار روتے تھے اور فرشتوں نے کہا کہ خداوندا تمام عالم میں مشرق سے مغرب تک ایک شخص تیرا واحد جاننے والا ہے اور اسکو جلاتے ہیں اگر
جلا دیویں ہمکو اذن ہو کہ ہم اُسکی مدد کریں خطاب پہنچا کہ اُس سے جاکر پوچھو اگر وہ تمسے مدد چاہے تو اُسکی مدد کرو پہلے ہوا کا فرشتہ گیا اور حضرت ابراہیمؑ پر سلام کیا
حضرت ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیکر پوچھا کہ تو کون ہے کہ بیکسوں اور بیچاروں پر سلام کرتا ہے کہا کہ میں ہوا کا فرشتہ ہوں کہ اُسپر موکل ہوں تیری مدد کے لیے
آیا ہوں اگر تو حکم دے تو میں ہواؤں کی لشکر کو اس آگ پر بھیجوں کہ تمام آگ کو اُڑا کر نمرودیوں کے گھروں میں لیجائیں اور انکے گھر اور اسباب کو سبکو جلا دیں حضرت
خلیل اللہ نے فرمایا کہ میں اسوقت سوا خدا کے کسی سے مدد نہیں چاہتا ہوں بعد اسکے فرشتہ ابر کا آیا اور کہا کہ ای خلیل تمام بادل میرے حکم میں ہیں اگر تو فرمائے تو میں بادلوں کو
حکم کروں کہ اس آگ پر برسیں اور سبکو بجھا دیں حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنی مہم خدا کی سپرد کی ہے اور خدا کے غیر کی مدد سے دست بردار ہوا ہوں بعد اسکے پہاڑوں کا
فرشتہ آیا اور کہا کہ ای خلیل حکم فرما کہ بابل کے پہاڑوں کو اُٹھا کر ان نمرودیوں پر گرادوں اور سبکو زیر و زبر کردوں ابراہیمؑ نے فرمایا کہ سوائے خدا کی میری مہم میں کسیکو
دخل نہیں ہے اور بعد اسکے زمین کے طبقوں کا فرشتہ آیا اور کہا کہ ای ابراہیمؑ زمین میرے حکم میں ہے اگر تو حکم دیوے تو میں کہوں کہ بابل کے باشندوں کو ہمیشہ دھسا دی
رہی ابراہیم نے کہا کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کو کافی جانتا ہوں نہ اسکی غیر سے اور سب کے آخر میں جبرئیل آئے اُسوقت کہ جسوقت ابراہیمؑ کو فلاخن میں رکھکر پھینکا تھا اور قریب خطیرہ کے
وہ پہنچے تھے اور ایک نعرہ جبرئیل نے مارا اور کہا کہ ای ابراہیم جو حاجت کہ تو رکھتا ہے وہ بیان کر فرمایا کہ حاجت تو رکھتا ہوں لیکن خدا سے رکھتا ہوں اور تجھسے
کوئی حاجت نہیں رکھتا ہوں جبرئیل نے کہا کہ جس سے حاجت رکھتا ہے اُس سے چاہ فرمایا کہ اُسکا جاننا میرے حال کو منع کرتا ہے سوال کرنے سے یعنی وہ جانتا ہے میں اُس سے
کیا کہوں اور کہتے ہیں کہ جسوقت جبرئیل نے کہا تھا کہ جس سے تو حاجت رکھتا ہے اُس سے کیوں نہیں طلب کرتا ہے اُسوقت ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ ارادہ دوست کا
دوست کے جلانیکا ہے تو زندہ رہنا مجھکو روا نہیں ہے خطاب پہنچا کہ جلنا سزا نہیں ہے پس جسوقت توکل خلیل کا ملک جلیل پر اور انقطاع غیر خدا سے اور کمال اعتماد خدا
پر بدرجہ غایت پہنچا تو حکم خدا کا آگ کو پہنچا وہ سب سرد ہوگئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قلنا یا نار کہا ہمنے کہ ای آگ خلیل ہمارا اپنی طبیعت سے نکلکر متوجہ ہمارا ہوا ہے تو بھی اپنی
راہ میں سوختہ اور گداختہ ہوکر کونی ہو جا تو بردا و سلاما علی ابراهیم سرد اور سلامت ابراہیم پر یعنی سردی جو اُسکو ضرر نہ پہنچائے اور حد اعتدال کو پہنچے ابن عباس سے منقول ہے کہ
اگر اللہ تعالے بعد بردا کے سلاما نفرماتا تو حضرت ابراہیم سردی کی شدت سے وہیں ٹھٹھر کے رہجاتے بس جو کوئی دوست کی بلا کو تسلیم کرکے ایمن اور ہی تو اُسکی محنت و سختی سے خالص و رستگار باہر نکل آوے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو دعا کی کہ خداوندا میں تجھسے سوال کرتا ہوں کہ بحق محمد و آل محمد مجھکو اس سے نجات دے
اللہ تعالے نے آگ کو انپر سرد اور سلامت کر دیا اور دوسری روایت حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ جسوقت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو جبرئیل انکے پاس آئے اور کہا کہ السلام علیک یا ابراہیم رحمۃ اللہ برکاتہ
اسوقت تیری کوئی حاجت ہے فرمایا کہ تجھسے نہیں ہے اور ہاتھ دعا کے واسطے اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ یا صمد یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد آگ اسیوقت بجھگئی اور طوق اور
زنجیر اُس سے جدا ہوئی اور ایک روایت یہ ہے کہ طوق اور زنجیر جل گئی اور ابراہیم کو کچھ نہ معلوم ہوا اور اُسکے گرد گل اور نرگس اوگی اور چشمہ آب شیرین کا ظاہر ہوا اور جبرئیل
بہشت سے کرتا اور تکیہ لائے کرتا تو ابراہیم کو پہنایا اور تکیہ انکے نیچے رکھا اور انکو تخت پر بٹھلایا اور ساتھ اُس خطیرہ میں ہے اور جبرئیل سے باتیں کرتے تھے اور بعضے کہتے
ہے کہ ملک الظل انسے باتیں کرتے تھے اور انکی انیس تھے جسوقت نمرود اپنے محل کے چھت پر گیا تو وہاں دیکھا کہ ابراہیم بوستان خوش اور گلستان دلکش میں بیٹھے ہیں اور
ملک الظل سے باتیں کرتے ہیں اور انکے گرداگرد آگ شعلہ مارتی ہے آواز دی تعجب سے کہ ای ابراہیم بزرگ ہے خدا کہ قدرت اُسکی اس مرتبہ کی ہے کہ میں دیکھتا ہوں بڑا خدا ہے میں چاہتا ہوں
کہ تیرے خدا کے نام کی قربانی کروں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ خدا میرا تجھسے قبول نہیں کرتا ہے جبتک کہ تو اپنی مذہب میں ہے اور منقول ہے کہ نمرود نے چار ہزار گاؤ قربانی کی اور حضرت
ابراہیم کی ایذا ترک کی اور بعضی روایتیں ہے کہ چالیس ہزار گاؤ قربانی کی اور منہج الصادقین میں منقول ہے کہ عمر حضرت ابراہیم کی اُسوقت سولہ برس کی تھی اور جسوقت
حضرت اسمعیل کو ذبح کرتے تھے اُسوقت نوے برس کی عمر تھی اور اسمعیل سات برس کی تھی اور بعضی روایتیں آیا ہے کہ تیرہ برس کی عمر تھی اور منقول ہے کہ جسوقت جبرئیل نے ابراہیم سے کہا تھا کہ تجھکو
کچھ حاجت ہے اور انہوں نے اُسکے جواب میں کہا تھا کہ تجھسے تو کوئی حاجت نہیں ہے لیکن خدا سے حاجت ہے اُسوقت جبرئیل نے ایک انگشتری انکو دی تھی اُسمیں کندہ تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
الجات ظہری الی اللہ واسندت امری الی اللہ اُسوقت اللہ تعالے نے آگ کو حکم کیا کہ وہ سرد ہوئی کہ شدت سردی سے ابراہیم کے دانت بجنے لگے یہانتک کہ خدا نے فرمایا علی ابراہیم اور نمرود نے حضرت
ابراہیم کو دیکھا کہ گلزار میں بیٹھے ہیں اور ایک شخص انسے باتیں کرتا ہے تو کہا اگر کوئی خدا کو اختیار کرے تو مثل خدائے ابراہیم کی اختیار کرے ایک سردار نمرود کی مصاحبوں میں سے کہا کہ میں نے جادو کیا ہے آگ پر کہ

ابراہیم کو جلانا اُسوقت ایک بڑا شعلہ آگ میں سے نکلا اور اُس شخص کی طرف آیا اور اُسکو جلا دیا اور نمرود نے ابراہیم کو دیکھا کہ گلزار میں بیٹھا ہوا ایک بزرگ سے باتیں کرتا ہے اور آذر نے کہا
کہ تیرا بیٹا کیا گرامی ہے اپنے پروردگار کے نزدیک اور گرگٹ آگ میں پھونک مارتا تہا اور مینڈک پانی لیجاتا تہا تاکہ آگ کو بجہا دے اور جسوقت اللہ تعالےٰ نے آگ کو کہا تہا کہ یا
نار کونی برداً وسلاماً تو آگ نے تین دن دنیا میں اپنا اثر نکیا تہا اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَرَادُوْا بِهٖ اور ارادہ کیا انہوں نے ساتھ اُس ابراہیم کے کَیْدًا مکر کا اور تدبیر اُسکی جلانیکی کی
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ پس کر دیا ہمنے اُن نمرودیوں کو بہت نقصان والے واسطے انکو کوشش انکی ابراہیم کے جلانیمیں لیں حقیقت قتل ابراہیم کی ہوئی اور باطل ہوا عمل انکا
ہوا اور معجزہ ابراہیم کا اور مستحق ہونا اُن لوگوں کا عذاب دوزخ کا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نقصان انکا یہہ تہا کہ حقتعالےٰ نے لشکر مچھروں کا اُن پر بہیجا کہ انہوں نے گوشت
نمرودیوں کا کہایا اور خون اُنکا پیا اور ایک مچھر اُن مچھروں میں سے نمرود کی دماغ میں گیا یہانتک کہ اُسکو ہلاک کیا حاصل کلام یہہ کہ چاہا کہ ابراہیم کے ساتھ مکر کریں
وہ مکر اُنکا اُلٹا اُنہیں پر پڑا اور وہ بیخ اور بنیاد سے جلاتے رہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اُس ابراہیم کو زمین عراق سے کہ وہ زمین نمرودیوں
کی تہی وَلُوْطًا اور لوط کو کہ برادرزادہ یا خالہ زادہ ابراہیم کے تہے اور پہونچایا ہمنے اُنکو اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف اُس زمین کے کہ برکت دی ہے ہمنے بیچ اُس
زمین کے لِلْعٰلَمِيْنَ واسطے عالم کے لوگوں کی اور اُس زمانہ میں خدا ایک جاننے والے تین آدمی تہے ابراہیم اور لوط اور سارہ زوجہ ابراہیم علیہم السلام کی کہ حضرت
ابراہیم کی زوجہ بیبی تہی سارہ اور اُنکی چچا کی بیٹی بہی تہی اور برکت زمین شام کی کہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اس جہت سے ہے کہ اکثر انبیا اُسی زمین میں پیغمبر ہو کر آئے ہیں وہان
سے شریعتیں اُنکی کہ باعث خیر اور کمال کی تہیں تمام عالم میں پہیلی ہیں اور یا برکت اُس زمین کی کثرت درختوں اور میووں سے ہے اور کثرت نعمتوں کی اور ارزانی ہا
بہت تہی اور روایتوں میں آیا ہے کہ کوئی پانی شام کا پانیسے خوشتر نہیں ہے اور منبع اُن پانیوں کا بیت المقدس کے پتھر کے نیچے سے ہے اور حضرت عیسےٰ آسمان سے اُسی
زمین پر اوترینگے اور منقول ہے کہ جسوقت ابراہیم آگ میں سے سلامت نکلے تو نمرود کو خبر پہنچی کہ ابراہیم آگ میں سے زندہ اور سلامت نکل آئے ہیں اُس مردود نے حکم دیا
کہ انکو یہاں سے نکال دو اور دنبیوں کا گلہ نہ لیجانے پائے اور نہ اپنا مال و اسباب لیجانے پائے ابراہیم علیہ السلام نے اُس سے حجت کی کہ اگر تم میرا گلہ اور مال لیتے ہو تو میرا
حق جو تمپر ہے اُسکو پہیر دو کہ میں نے اپنی عمر جو تمہارے شہر میں صرف کی ہے وہ مجھکو دیدو اور یہہ جھگڑا نمرود کے قاضی کے پاس لیگئے اُسنے حضرت ابراہیم پر تو یہہ حکم جاری کیا
کہ جو کچھ انہوں نے اُس شہر میں سے حاصل کیا ہے وہ اُنکو دیدو اور نمرودیوں پر یہہ حکم جاری کیا کہ جو عمر ابراہیم کی تمہارے شہر میں گزری ہے وہ اُنکو واپس کرو اس حکم کی خبر
نمرود کو پہنچی اُسنے حکم دیا کہ ابراہیم کو جانے دو اور اُنکا گلہ اور مال اور اسباب بہی مت روکو سبکو جانے دو اور کہا کہ اگر یہہ تمہارے شہر میں باقی رہیگا تو تمہارے
دین کو بگاڑیگا اور تمہارے معبودوں کو ضرر پہنچائیگا اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیم لوط اور سارہ کو ہمراہ لیکر شام کو چلے گئے اور وہانسے ہجرت کی جیسے کہ فرمایا ہے خدا نے
کہ فامن لہ لوط اور کہا کہ انی مہاجر اور وہانسے حران میں آئے اور ایکمدت وہان رہے اور وہان سے مصر کو گئے اور پھر شام میں آئے اور زمین فلسطین میں وطن اختیار کیا اور
لوط کو حقتعالےٰ نے موتفکات کو روانہ کیا لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم عراق سے مکہ کو روانہ ہوئے کہ برکت تمام عالم کے لوگوں کی وہان ہی ہے چنانچہ
خدا فرماتا ہے کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وھدی للعالمین اور فرماتا ہے خدا کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور بخشا ہمنے واسطے اُس ابراہیم کے کہ سارہ کے شکم سے
اِسْحٰقَ اسحاق کو وَيَعْقُوْبَ اور یعقوب کو اسحاق سے کہ وہ پوتا ابراہیم کا تہا نَافِلَةً زائد اُنکی سوال سے یہہ حال واقع ہوا یعنی یہہ یعقوب کہ ہماری بخشش ہے اُنکی سوال
سے زائد ہے کہ اُنہوں نے تو فقط بیٹا مانگا تہا اور ہمنے اُنکو پوتا بہی دیا اور کہتے ہیں کہ عرب پوتے کو نافلہ کہتے ہیں اس واسطے کہ زائد ہے فرزند پر جیسے کہ نماز نافلہ زائد ہے فرض پر اسکو نافلہ
کہتے ہیں وَكُلًّا اور ہر ایک کو اُن پیغمبروں میں سے کہ وہ ابراہیم اور لوط اور اسحاق اور یعقوب ہیں جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ کیا ہمنے نیک اور صالح توفیق صلاحیت کی انکو دیکر وَ
جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً اور کیا ہمنے اُنکو پیشوا کہ ہمارے بندے اُنکی پیروی کریں گفتار اور کردار میں يَّهْدُوْنَ ہدایت کریں وہ لوگوں کو بِاَمْرِنَا ساتہ حکم ہمارے کے یعنی ہمنے اُنکو حکم دیا ہے کہ
ہمارے بندوں کو ہدایت کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام کتاب خدا میں دو طرح کے ہیں ایک تو یہہ کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وجعلناھم ائمة یھدون بامرنا یعنی وہ ہدایت کریں بحکم
خدا نہ بحکم مردم کہ مقدم کرتے ہیں پیغمبر کو حکم کیا ہے خدا نے پہلے حکم آدمیوں کے اور خدا کے حکم کو اُنکی حکم سے پہلے کرتے ہیں اور فرمایا ہے کہ وجعلناھم ائمة یدعون الی النار یعنی اور کیا ہمنے اُنکو پیشوا کہ
بلاتے ہیں وہ لوگوں کو طرف آتش دوزخ کی کہ وہ امام وہ ہیں کہ مقدم کرتے ہیں حکم آدمیوں کا خدا کے حکم پر اور لیتے ہیں وہ اپنی نفسوں کی خواہشوں کے موافق خلاف اُسکے کہ کتاب خدا میں ہے اور فرماتا ہے
خدا کہ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور وحی کی ہمنے طرف اُنکی فِعْلَ الْخَيْرٰتِ کرنے نیکیوں کو تاکہ آدمی اُنکی اعمال میں نظر کرکے اُنکی پیروی کا زیادہ شوق کریں وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور قایم رکہنے
نماز کو اور ہمیشہ پڑھنے اُسکو وحی کی ہمنے اُنکو وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ اور دینے زکوٰۃ کو وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ اور تہے وہ عبادت کرنیوالے ہمکو باخلاص تمام بیچ پرستش کے وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ
اور لوط کو دیا ہمنے اُسکو حُكْمًا حکم یعنی حکمت یا نبوت یا فیصلہ کرنا درمیان جھگڑنیوالوں کی وَّعِلْمًا اور علم کہ وہ واجبات عالم کا شرعی ہیں لوط [illegible] التفسیر ہے اور [illegible] باب

اُسکا پہلے ہی سے مقدر ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اُس لوط کو مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اُس بستی سے یعنے اُس بستی کے لوگون سے کہ جو كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ تہی کہ عمل
کرتے تہی ناپاک کہ اغلام کرتے تہی اور اُس بستی کا نام سدوم تہا اور سوائے اغلام کے وہان کے لوگ ہر بُرائی ہی کرتے تہی اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ تحقیق کہ وہ تہی قوم بدی فٰسِقِيْنَ باہر نکل جانیوالے حکم خدا سے
کہ شرک کرتے تہی اور باوجود اسکے طرح طرح کی بدیان اور فحش کام کرتے تہی وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے اُس لوط کو فِيْ رَحْمَتِنَا بیچ رحمت اور بخشش اپنی کے یعنی اپنے رحمت ملے
لوگون مین اُسکو داخل کیا یا مراد رحمت سے بہشت ہے اُسمین اُسکو داخل کیا اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تحقیق کہ وہ لوط نیکون مین سے ہی اور کہتے ہین کہ صالحین سے مراد انبیا علیہم السلام ہین
اور قصہ لوط کا بتفصیل سورہ ہود وغیرہ مین گزرگیا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَنُوْحًا اور یاد کر نوح کو یاد یا ہمنے نوح کو اِذْ نَادٰى جبوقت کہ پکارا وہ خدا کو اور دعا کی اپنی قوم کے
ہلاک ہونیکی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنے پہلے ابراہیم اور لوط سے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ پس قبول کیا ہمنے واسطے اُسکے دعا کو اور قوم کو اُسکی ہلاک کیا فَنَجَّيْنٰهُ پس نجات دی ہمنے اُس نوح کو
وَاَهْلَهٗ اور اہلبیت اور اولاد اُسکی کو اور اُسکی قوم کے مومنین کو سوائے اُسکی زوجہ کافرہ اور فرزند کافر کے مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ سختی اور اندوہ بڑی سے کہ وہ طوفان تہا یا آزار دینا قوم کا
اُنکو اور عطف نوحًا کا لوط پر ہے یا نصب بیچ حًا کا فاستجبنا سے ہے اور یا نجینا سے اور کرب اُس اندوہ کو کہتے ہین کہ جسکا اثر قلب کو پہنچے وَنَصَرْنٰهُ اور مدد کی ہمنے اُس نوح کے
مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا قوم اُن لوگونکی سے کہ جہٹلایا اُنہونے آیتون ہماری کو کہ وہ نشانیان کمال قدرت ہماری کی تہی اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ تہے قَوْمَ سَوْءٍ
گروہ بدی کے کہ شرک کرتے تہی فَاَغْرَقْنٰهُمْ پس ڈبو دیا ہمنے اُنکو اَجْمَعِيْنَ سبکو مرد کو اور عورت کو اور قصہ نوح علیہ السلام کا پہلے اس سے کئی مرتبہ مذکور ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کو کہ وہ دونو آپسمین باپ بیٹے تہے اور ایسا کہ علم دیا ہمنے داؤد اور سلیمان کو اِذْ يَحْكُمٰنِ جبوقت کہ حکم کیا اُن دونونے
فِي الْحَرْثِ بیچ زراعت کے اور یا درخت انگور مین کہ خوشے اُسکی لٹک قریب زمین کے پہنچے تہی اُسمین حکم کیا اُنہونے اِذْ نَفَشَتْ جبوقت کہ چر گئی بدون خبر چرواہے کے فِيْهِ
بیچ اُس زراعت کے غَنَمُ الْقَوْمِ گوسفندین قوم کی وَكُنَّا اور تہی ہم لِحُكْمِهِمْ واسطے حکم اُن حکم کرنیوالونکی شٰهِدِيْنَ شاہد کہ ہم جانتے تہی جو کچھ کہ داؤد اور سلیمان نے مدعی و مدعا علیہ
کا حکم کیا تہا اور قصہ اُنکا اسطرح سے ہے کہ دو شخص کا جہگڑا ایکر حضرت داؤد کے محکمہ مین آئی ایک تو اُنمین دہقان تہا کہ زراعت کرتا تہا اور نام اُسکا ایلیا تہا اور دوسرا گوسفندون والا اور تہا نام اُسکا
یوحنا تہا ایلیانے حضرت داؤد سے کہا کہ یا نبی اللہ یوحنا سے ہمسایہ مین رہتا ہے شب کو اپنی گوسفندین چراتا تہا اُسکی گوسفندین میری زراعت کو کہا گئین اور ابن عباس اور امام محمد باقر اور امام
جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ ایلیانے کہا کہ میرے باغ مین جا کر انگور کے خوشے کہا گئے اور اُنکو تلف کیا حضرت داؤد نے یوحنا سے پوچہا کہ تو کیا کہتا ہے اُسنے کہا کہ ہان کہا گئی ہین
لیکن مین سوتا تہا مجہکو خبر نہین ہوئی حضرت داؤد نے فرمایا کہ حساب کرو کہ قیمت اُس نقصان کی کیا ہوئی جب حساب کیا تو وہ نقصان گوسفندون کی قیمت کے برابر تہا حضرت داؤد نے
یوحنا کو فرمایا کہ تو اپنی گوسفندین ایلیا کو دیدے اور حضرت سلیمان کا یہ دستور تہا کہ جب حضرت داؤد محکمہ مین بیٹہتے تہی تو وہ محکمہ کے باہر بیٹہتے تہی اور جو کوئی نالش والا اندر سے آتا تہا تو
اُس سے پوچہتے تہے کہ تجہکو کیا حکم ہوا جب ایلیا اور یوحنا باہر آئے تو اُنسے بہی پوچہا کہ کیا حکم ہوا تمہارے مقدمہ مین اُنہونے بیان کیا اور اُس زمانہ مین عمر حضرت سلیمان کی سن گیارہ برس کے تہی وہ اُن
دونو کو ہمراہ لیکر حضرت داؤد کے پاس گئے اور کہا کہ اگر اور طرح سے حکم ہوتا تو زیادہ بہتر تہا پوچہا کہ کسطرح کہا کہ گوسفندون کو ایلیا کی سپرد کرو تاکہ وہ اُنسے فائدہ حاصل کرے مثل شیر اور روغن
اور پشم کے اور باغ یا زراعت کو یوحنا کے سپرد کرو تاکہ وہ اُسکی خدمت اور غور کرکے اُسکو پہلا سا کر دیوے اور جسوقت زراعت یا انگور مثل سابق کے ہو جائین تب وہ ایلیا کا حق ایلیا کو دیکر اور اپنی
گوسفندین ایلیا سے وصول کر لیوے اسطرح کا حکم دینا چاہئے کہ کوئی اُنمین سے محروم نرہے حضرت داؤد نے موافق کہنے اپنے فرزند کے حکم دیا اور پہلا حکم موقوف کیا چنانچہ خدا تعالے اپنے حبیب کو خبر دیتا ہے کہ
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ پس سمجہایا اور تعلیم کیا ہمنے اُس حکم کو سلیمان کو یا بطریق وحی ہمنے کہا کہ تو کہہ کہ گوسفندون کو مالک زراعت کو یا باغ والے کو دیکہ وہ اُنسے فائدہ حاصل کرے اور گوسفندون
والا زراعت کی خدمت کرے اور خدمت کرے کہ جیسے پہلی تہی ویسے ہی کر دیوے تاکہ بعد اُسکے کوئی اپنی ریوڑ سے غافل نہووے اور حقیقت یہ ہے کہ اُس زمانہ مین شرع کا حکم یہی تہا جو کچہ کہ داؤد نے فرمایا تہا
اور خدا تعالٰے نے حضرت سلیمان کو وحی کی کہ وہ اُس پہلی حکم کے ناسخ تہی اور داؤد نے بعد اطلاع منسوخ ہونے پہلے حکم کے دوسرے بار موافق بیان سلیمان کے حکم دیا کہ وہ پہلے حکم کا ناسخ تہا اور
جو لوگ کہ قائل ہین انبیا کی اجتہاد کے وہ کہتے ہین کہ اگر انبیا پر اجتہاد روا نہوتا تو سلیمان ایسا حکم نکرتے جواب اسکا یہ ہی کہ کیا ضرور ہے کہ حکم سلیمان کا موافق اجتہاد کے ہو بلکہ ہوسکتا ہی کہ وہ
حکم موافق وحی کے ہوں اور دوسرا حکم پہلی حکم کا ناسخ ہو اور اگر داؤد کا حکم موافق وحی کے ہو پس جو اجتہاد کہ اُسکی برخلاف ہو وہ وحی کو توڑنیوالا ہوگا اور یہ شرع اسلام مین جایز
نہین ہے اور اگر دونونے اجتہاد سے حکم دیا تہا باوجود امکان وحی کے تو اس صورت مین ترجیح ظن کے نتیجہ اجتہاد کا ہی یقین پر لازم آویگی کہ وہ فرع وحی کی ہی اور سوائے اُسکی پیغمبر کو وحی
ممکن ہے کہ جس سے یقین حاصل ہے وہ اجتہاد کو کہ جسمین اسرار ظن ہے یقین کو چہوڑکر کیسے اختیار کرے گا اور اجتہاد مین خطا بہی ممکن ہے پس لازم آئے خطا انبیا کے قول مین اور معصومیت
مین ضرور ہے کہ اعتماد اُنکی قول پر نرہی پس اجتہاد انبیا پر جایز نہوگا اور خدا تعالٰے قرآن شریف مین فرماتا ہی کہ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے اور نہین گویا ہوتا ہے
پیغمبر خواہش نفس سے نہین ہے وہ یعنے جو کچہ حکم کرتا ہی مگر وحی کہ وحی کی گئی ہی اُسپر یہ حکم حضرت داؤد اور سلیمان کا موافق مشہور کے تہا اور حضرت صادق علیہ السلام

سے انکی حکم مین سطرح سے منقول ہی کہ اللہ تعالے نے داؤد سے پہلے انبیا کو وحی کی تھی کہ اگر کسیکے گوسفند کسیکی زراعت کو چر جائین تو زراعت کا مالک ان گوسفندون کو لیلیوے گر رات کو
چر جائین سواسطے کہ زراعت کے مالک پر حفاظت زراعت کی دن کو ہی اور گوسفندون کے مالک کو چاہئے کہ اپنی گوسفندون کی حفاظت شب کو بھی کرے پس داؤد نے وہ حکم کیا کہ جو پہلے
انبیا کرتے تھے اور اللہ تعالے نے حضرت سلیمان کو وحی کی کہ اگر کسیکے گوسفند کسیکی زراعت کو چر جاوے تو نہین ہے واسطے صاحب زراعت کے عوض مین زراعت کے نقصان کے مگر جو کچہ اُس گوسفند کے
شکم مین سے نکلتا ہی مثل شیر اور روغن کے اور یہی سنت جاری ہی بعد سلیمان علیہ السلام اور خدا تعالے فرماتا ہی کہ وَكُلًّا آتَيْنَا اور ہر ایک داؤد اور سلیمان کو دیا ہمنے حُكْمًا
حکم کرنا وَعِلْمًا اور علم ہور دین کا اس سے معلوم ہوا کہ دونو نے موافق حکم خدا کے حکم دیا تہا لیکن حکم سلیمان کا ناسخ تہا حکم داؤد کا اور حضرت داؤد کو یہ بھی منظور تہا کہ جانے کہ بعد
میرے فرزندون مین سے میرے کون وصی ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت داؤد پر وحی کی کہ اپنا وصی مقرر کر اپنی اہلبیت مین سے سواسطے کہ میرے
علم مین گزرا ہی کہ کسیکو پیغمبر نہ کرون مگر کہ واسطے اسکی وصی بھی ہووے اسکی اہلبیت مین سے اور حضرت داؤد کے بہت فرزند تھے اور انمین ایک لڑکا تہا کہ اسکی ماں داؤد کے پاس
تھی اور اسکو بہت پیار کرتے تھے ایکروز داؤد اُس عورت کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجہکو خدا نے وحی کی ہی کہ کسیکو اپنی اہلبیت مین سے وصی اپنا کرون اُس عورت نے کہا کہ میرے فرزند کو کرو فرمایا
کہ مین بھی اسکو چاہتا ہون اور خدا تعالے کے علم مین گزرا تہا کہ وہ سلیمان ہے اللہ تعالے نے وحی کی کہ جلدی مت کر یہانتک کہ میرا حکم پہنچے پس تہوڑا ہی عرصہ گزرا تہا کہ دو شخص جھگڑتے
ہوئے آئے گوسفندون اور انگورون کے مقدمہ مین اور اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب فرزندون کو جمع کر پس جو شخص کہ اس مقدمہ مین اچھا حکم دیوے وہی وصی تیرا ہے انہون
نے اپنی سب فرزندونکو جمع کیا اور مقدمہ والون نے اپنا قصہ بیان کیا سلیمان نے انگورون والے سے پوچھا کہ کس وقت تیرے انگورون مین گوسفند داخل ہوئے تہے انہی کہا کہ شب کو داخل ہوئے
تہے تب سلیمان نے فرمایا کہ مینے تجہپر حکم کیا کہ اے گوسفندون والے کہ اس سال مین جو اولاد تیرے گوسفندون کی ہی اور پشم انکی وہ سب باغ والے کے سپرد کر داؤد نے سلیمان سے کہا کہ تو
کیون نہین حکم کرتا ہی ان گوسفندون ہی کے دینے کا جنہون نے انگورون کا نقصان کیا ہی اور پہلے اس سے قیمت کی علما بنی اسرائیل نے اور مول انگورون کا مثل قیمت گوسفندون
کے ہو گیا ہی اور انگورون کے مول کے عوض مین گوسفندون کو دیدیا ہے سلیمان نے کہا کہ انگورون کے درخت گوسفندون نے نہین کہائے ہین فقط خوشے انکی کہائے ہین اور درخت انکی
موجود ہین اور خوشے اسی سال کے کہائے ہین لیکن سال آئندہ مین پھر آنیوالے ہین اللہ تعالے نے وحی کی کہ اے داؤد حکم وہ ہے جو سلیمان نے دیا اے داؤد تونے امر کا ارادہ کیا ہی اور ہمنے اور امر کا ارادہ
کیا داؤد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ مین تو اور امر کا ارادہ کرتا تہا اور خدا نے اُسکی غیر کا ارادہ کیا اور امر وہی ہے کہ جو خدا ارادہ کرے ہم خدا کے ارادہ پر راضی ہین ہر چند حضرت داؤد اُس لڑکی کو
جانتے تھے کہ میرا وصی ہے لیکن منظور یہ تہا کہ جسطرح خدا تعالے حکم دیوے تا کہ لوگون پر ظاہر ہو جاوے سو خدا نے سلیمان کو وصی داؤد کا مقرر کیا ہا اپنا جہان کو کیا دخل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وصی پیغمبر کا
وہ ہے کہ جسکو خدا تعالے مقرر کرے نہ یہ کہ امت جسکو چاہے پیغمبر کا وصی مقرر کرے اور پیغمبر کے جگہ قایم کر کے اسکو کہدیوین یہ خلیفہ اور جانشین پیغمبر کا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَسَخَّرْنَا اور حکم
مین کیا ہمنے مَعَ دَاوُدَ ہمراہ داؤد کے الْجِبَالَ پہاڑون کو کہ يُسَبِّحْنَ تسبیح کرتے تہے خدا تعالے کو اور یہ حال واقع ہوا ہے وَالطَّيْرَ اور پرندون کو حکم مین کیا تہا ہمنے کہ وہ بھی تسبیح
کرتے تہے ہمراہ داؤد کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت داؤد جسوقت زبور پڑہتے تہے تو کوئی پہاڑ اور پتھر اور پرندہ باقی نرہتا تہا کہ وہ تسبیح اور گریہ نہ کرتا تہا وَكُنَّا
فَاعِلِينَ اور ہین ہم کرنیوالے مثل اسکی اگرچہ نزدیک تمہارے عجیب ہے لیکن نزدیک ہمارے کچہ نادر نہین ہے وَعَلَّمْنَاهُ اور سکہلایا ہمنے اسکو صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ بنانا زرہ کا واسطے
تمہارے ہی آدمیو لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ نگاہ رکہے وہ زرہ تمکو مِنْ بَأْسِكُمْ خوف تمہارے یعنے لڑائی سے کہ زخمی ہونے سے تمکو محفوظ رکہے اور نحصنکم متکلم کا صیغہ بعضون نے پڑہا ہے اور بعضون نے غائب کا
اور خدا تعالے فرماتا ہی کہ ہمنے یہ نعمت تمہارے واسطے پیدا کی ہی فَهَلْ أَنتُمْ پس کیا تم شَاكِرُونَ شکر کرنیوالے ہو یعنے تم اسکا شکر کرو یہ امر ہے بصورت استفہام منقول ہے کہ زرہ سب سے اول داؤد
نے بنائی ہی اسکی یہ ہے حقتعالے نے داؤد کو کہا کہ تو بہت اچہا بندہ ہے اگر بیت المال مین سے نہ کہاوے داؤد یہ سنکر بہت روئے اور قسم کہائی کہ مین بعد اسکی بیت المال مین سے نہ کہاونگا اور حقتعالے
سے کسب کی درخواست کی کہ جو اوقات کیواسطے کافی ہو حقتعالے نے لوہے کو حکم کیا کہ داؤد کے ہاتہ مین نرم ہو جا پس حضرت داؤد ہاتہ سے لوہے کو توڑ کر اور موڑ کر زرہ بنا لیتے تہے اور
حقتعالے نے انکو نبوت اور بادشاہی دونو دی تہی اور وہ رات کو شہر کے محلون مین پھرا کرتے تہے اسطرح سے کہ کوئی انکو نہ پہچانتا تہا اور اب سلیمان کا ذکر کرتا ہی کہ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ اسکا
عطف ہے مع داؤد پر یعنے اور حکم مین کیا ہمنے واسطے سلیمان کے ہوا کو عَاصِفَةً کہ بہت سخت اور تیز تہی عاصفہ حال واقع ہوا ہے یعنے وہ ہوا ایسی تیز تہی کہ سلیمان کے تخت کو اٹہا کر ایک دن
مین ایک مہینے کی راہ لیجاتے تہی عدۃ الداعی مین لکہا ہے کہ لشکر سلیمان بن داؤد کا سو فرسخ مین پڑا تہا پچیس فرسخ مین تو جن ہوتے تہے اور پچیس فرسخ مین آدمی اور پچیس فرسخ مین
پرندے اور پچیس فرسخ مین چرندے اور سلیمان کے ایکہزار گہر تہے شیشہ کی لکڑی پر بنے ہوئے اور انمین تین سو تو انکی زوجہ تہی اور سات سو لونڈیان حرم انکی تہے اور جنون نے انکے واسطے
ایک فرش بنایا تہا طلا اور ریشم کا دو فرسخ تو اُسکا طول تہا اور ایک فرسخ عرض مین تہا اور اس فرش کے بیچ مین انکا منبر رکہا جاتا تہا کہ وہ طلا سے بنا ہوا تہا اُسپر وہ بیٹہتے تہے اور
گرد اُس منبر کے چہہ سو کرسی سونے اور چاندی کی ہوتی تہی سونے کے کرسیون پر تو انبیا بیٹہتے تہے اور چاندی کے کرسیون پر علما اور گرد انکی اور آدمی ہوتے تہے

اور آدمیوں کے گرد جن ہوتے تھے اور پرند اپنے پروں سے انکو سایہ کرتے تھے کہ آفتاب انپر نہ پڑے اور صبا اس فرش کو اٹھا کر لیجاتی تھی کہ ایک مہینے کی راہ ایکروز میں پہنچاتی تھی اور رکہا
ہے کہ ہوائے تند کو وہ حکم کرتے تھے تو انکو روانہ کرتی تھی اور ہوائے نرم انکو اٹھاتی تھی پس حق کی خدا نے سلیمان کو بخشی کہ وہ درمیان آسمان اور زمین کے تخت پر بیٹھا ہوا جاتا تھا
کہ تحقیق ملی تیری بادشاہی پر یہہ بات زیادہ کی ہے کہ جو کوئی زمین پر کچھہ کہے اسکو ہوا تیرے کان میں پہنچاوے منقول ہے کہ ایک مزارع نے کہا کہ سلیمان بن داؤد کو بہت بڑی
بادشاہی دیا گیا ہے ہوا نے حضرت سلیمان کے کان میں یہہ بات پہونچا دی وہ نیچے اترے اور اس مزارع کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو آرزو اس امر کی نہ
کرے کہ جسپر تو قادر نہیں ہے اور کہا کہ ایک تسبیح کہ جسکو اللہ تعالیٰ قبول کرے وہ بہتر ہے اس سے کہ پسر داؤد کو دیا گیا ہے اور دوسری روایت میں یہہ ہے کہ فرمایا ثواب تسبیح کہ ہمیشہ کو باقی رہتا ہے
اور بادشاہی سلیمان کی فنا ہونیوالی ہے اور مجمع البیان میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد بادشاہ ہے مشارق اور مغارب کا دیا گیا تھا اور سات
سو برس چھہ مہینے بادشاہ رہا اور کل اہل دنیا کا بادشاہ ہوا آدمیوں اور جنوں اور پرندوں اور چرندوں کا اور ہر چیز کا علم دیا گیا تھا اور ہر ایک زبان کو سمجھتا تھا اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر میں لکہا ہے کہ سلیمان بن داؤد ہر ایک کی زبان کو سمجھتا تھا آدمی اور جانور کے اور کارزار میں زبان فارسی میں کلام کرتا تھا اور جب اپنے عاملوں اور لشکریوں میں بیٹھتا تھا تو زبان
رومی میں کلام کرتا تھا اور اپنی عورتوں کے پاس جاتا تھا تو زبان سریانی میں کلام کرتا تھا اور جب مناجات کیواسطے محراب عبادت میں کھڑا ہوتا تھا تو زبان عربی میں مناجات کرتا تھا اور جب اہل
اور جھگڑا پیش کرنیوالوں سے زبان عبرانی میں کلام کرتا تھا اور منقول ہے کہ باوجود بادشاہی کے تمام شب اپنے ہاتھہ گردن سے باندہ کر خوف خدا سے کھڑا ہوا رویا کرتا تھا اور ہر روز روزہ
رکھتا تھا اور روز زنبیل کھجور کے پتوں کی بنا کر شام کو اپنا منہ چادر سے چھپا کر بازار میں جاتا تھا اور زنبیل کو فروخت کر کے دو روٹیاں جو کی اسکی قیمت میں خرید کرتا تھا اور شہر کے
باہر کوئی مسکین ملتا تو اسکی ہمراہ بیٹھہ کر وہ روٹیاں کہاتا تھا اور روزہ افطار کرتا اور اسکو بھی کہلاتا تھا اور کہتا تھا کہ مسکین مسکین کے ساتھہ بیٹھنے والا ہمراہ مسکینوں کے اور ہوا کو اللہ تعالیٰ
نے سلیمان کے حکم میں کر دیا تھا جس طرف کو سلیمان حکم کرتے تھے اسطرف کو ہوا لیجاتی تھی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ چلتی تھی وہ ہوا ساتھہ حکم اسکے اور کبھی ہوا تیز
ہو جاتی تھی اور کبھی نرم اور جسوقت لیجاتی تھی تو انکے تخت کو جنبش نہ ہوتی تھی اور موافق خواہش سلیمان کے لیجاتی تھی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْهَا طرف اس زمین کے کہ برکت دی
ہے ہمنے بیچ اسکے یعنے زمین شام کہ شب کو سلیمان وہاں جاتے تھے اور صبح کو ولایت یمن میں یا دوسری ولایت میں جاتے تھے اور نماز شام کیوقت پھر ہوا انکو وہاں لے آتی تھی اور کہتے ہیں
کہ حضرت سلیمان بعلبک میں رہتے تھے اور دیووں کو حکم کیا تھا وہ بیت المقدس میں مکان بناتے تھے اور ہر روز انکو مع فرش اٹھا کر بعلبک سے ارض مقدس میں لیجاتے تھے وہ دیو انکو بنانا
مکان کا تعلیم کرتے تھے اور اپنے مکان کو چلے آتے تھے اور فرماتا ہے خدا کہ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ اور تھے ہم ساتھہ ہر چیز کے عالم جو کچھہ کہ سلیمان کو عطا کیا تھا اور وہ سب مصلحت اور حکمت کے موافق تھا
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ یہہ عطف ہے ریح پر یعنی حکم بر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے دیووں میں سے مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ ان لوگونکو کہ غوطہ مارتے تھے وہ دریا میں لَهٗ واسطے اسکے کہ اسکی واسطے دریا کی نفیس
چیزیں نکال کر لاتے تھے مثل موتی اور مونگے کے وَيَعْمَلُوْنَ اور کرتے تھے عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ کام کو سوائے اس غوطہ مارنیکی جیسے کہ بنانا شہر کا اور محلونکا وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم واسطے
انکے حٰفِظِيْنَ نگاہبان کہ سلیمان کے حکم سے باہر نہو جاویں اور بہاگ نجاویں اور ضرر آدمیونکو نہ پہنچاویں اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَيُّوْبَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم قصہ ایوب کا
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جسوقت پکارا وہ پروردگار اپنے کو اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ اسطرح کہ تحقیق مجھکو پہنچی سختی وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالوں میں سے ہے
کہتے ہیں کہ حضرت ایوب رومی تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت اسمعیل بن ابراہیم کی اولاد میں سے تھے لیکن مشہور اہل اسلام میں یہہ ہے کہ حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے کوئی پیغمبر نہیں ہوا سوا ہمارے
پیغمبر صلعم کے اور ماں ایوب کی لوط کی اولاد میں سے تھی اور باپ انکے اسحاق کے اولاد میں سے تھے اور حق تعالیٰ نے انکو مال بہت دیا تھا اور پیغمبر کیا تھا اور کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں
ایوب کے برابر کوئی تونگر نہ تھا تمام پہاڑ اور صحرا انکی تصرف میں تھے اور گاؤ اور گوسفند اور شتر اور اسب اور استر اور زراعتیں اور باغات کثرت سے تھے اور پانسو جوڑی گاو کی رکہتے تھے اور
ہر ایک جوڑی پر ایک غلام تھا اور چارسو غلام جدا تھے اور ساربان تھے اور ہر غلام زن و فرزند رکہتا تھا اور انکی زوجہ رحمہ بنت افراہیم بن یوسف تھی اور اس سے سات لڑکے اور سات دختر
تھے اور ایوب نہایت صاحب دل اور مسافر پرور اور مسکین نواز تھے اور خدا تعالیٰ کا بہت شکر کرتے تھے شب و روز عبادت میں بسر کرتے تھے اور انکی عبادت اور وظیفوں میں کسیطرح کا قصور نہوتا تھا اکثر وقت
انکے پاس جبرئیل آتے اور کہا کہتے اے ایوب مدت سے کہ تو نعمت اور فراغت میں بسر اوقات کرتا ہے اب حکم ہوا ہے کہ حال تیرا دگرگون ہو جاوے اور یہہ نعمت سختی اور محنت سے بدل ہو جاوے اور تونگری فقیری سے
اور صحت مرض سے ایوب نے کہا کہ اگر خدا دوست کیطرف سے ایسی ہی ہے تو ابھی تن بقضا دیا جو کچھہ دوست سے پہنچے بہت خوب ہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ابلیس نے ہر چند چاہا کہ ایوب کو وسوسہ کرے لیکن وہ
انکی بہکانے میں نہ آئے مجبور ہو کر خدا سے کہا کہ خداوندا روی زمین پر تیرا کوئی بندہ مثل ایوب کے عابد نہیں ہے لیکن گمان میرا یہہ ہے کہ تو نے جو اسکو فراغت اور کثرت سے مال دیا ہے اور اولاد بہت
دی ہے اسواسطے یہہ عبادت اور شکر تیرا بجا لاتا ہے اور اگر تو اسکی فراغت کو تنگی سے بدل دے اور مال اور اولاد اسکی سے چھین لیوے اور اسکو بلا میں مبتلا کرے تو وہ تجھسے پھر جاوے اور پھر ایسا
شکر نہ کرے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ جو کچھہ کہ تو کہتا ہے بلکہ وہ ہمارا بندہ پسندیدہ ہے اور بعضے جو کہتے ہیں کہ ابلیس اس زمانہ میں آسمانوں پر جاتا تھا ایوب کا عمل نیک شکر کرنیکا جو آسمان پر

پر ہی ہوئے اُنسی دیکہا تو اُسکو حسد ہوا اسواسطے خدا تعالی سی کہا کہ اگر اُسکی نعمت کو محنت سے بدل دے تو پہر یہہ تیرا شکر نکریگا مجہکو اُسکی دنیا پر تو غالب کردے یہانتک کہ تو اُسکی شکر نکرنیسے مطلع ہو فرمایا
کہ میں تجہکو اُسکے مال اور اولاد پر غالب کیا ابلیس نے پرکایا اور ایوب کے مال اور اولاد کچہہ نچہوڑی سبکو ہلاک کیا اور ایوب نے اور زیادہ شکر کیا اس روایت کی کچہہ اصل نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ ایوب نے
جو جبرئیل سے سُنا تہا منتظر بلا کی نازل ہونیکی تہے اور جو لوگ حاضر تہے اُنکی روبرو وعظ کہتے تہے کہ ناگاہ مسجد کے دروازہ سے ایک فریادی کی آواز آئی نگاہ کی تو دیکہا کہ ایک چرواہا فریاد کرتا ہے کہ
اے ایوب ایک پہاڑ سے آگ آئی اور سب گوسفند انکو لیگئی وہ ابہی کہہ رہا تہا کہ ساربان آئے اور اُنہوں نے کہا کہ ایک ایسی باد گرم چلی کہ سب اونٹونکو ہلاک کیا اسی عرصہ میں باغبان گریبان
چاک کئے ہوئے آئے اور کہا کہ ایک بجلی پیدا ہوئی اور تمام درختونکو جلادیا اور حضرت ایوب سُنتے تہے اور شکر خدا کا ادا کرتے تہے کہ انکی اولاد کی پرورش کرنیوالی آئی نوحہ کرتی ہوئی کہ تمہارے
لڑکے بڑے بہائی کے گہر میں جہان تہے چہت اُسکی مکان کی گری سب کے سب مرگئے اور ایوب یہہ سُنکر سجدہ میں گئے اور کہا کہ تجہکو شکر کہتا ہون تو سب چیز کا دیتا ہے پہر یہہ جو اوپر گزرا تب ابلیس
کہا کہ تو مجہکو ایوب پر غالب کردے پہر دیکہیو وہ تیرا شکر کیونکر کرتا ہے اور اللہ تعالی نے اُسکو انپر غالب کردیا اور شیطان نے ایوب کے سب مال اور اولاد اور باغات اور زراعتیں ہلاک کردئیں اور اُسکی آگے بیان کرتے ہیں کہ
ابلیس نے کہا کہ خداوندا تو مجہکو ایوب کے بدن پر غالب کردے پہر اللہ تعالی نے سوائے عقل اور آنکہوں کے ابلیس کو ایوب کے بدن پر غالب کیا اس ابلیس نے اُسکی بدن میں پہونکا مارا کہ ایوب سر سے پاؤں تک
ایک پہوڑا بنگیا اور ایک مدت تک اسیطرح رہا یہانتک کہ اُسکی بدن میں کیڑے پڑگئے اور بستی والوں نے نفرت کرکے اُسکو بستی سے باہر نکالدیا اور ایک مزبلہ پر اُسکو ڈالدیا اور عابد لوگ بعضے بعضی ایوب کے
صحابوں میں سے جو پہاڑون پر عبادت کرتے تہے اُنہوں نے آپسمیں کہا کہ چلو دیکہیں کہ وہ بندہ جو بلا میں مبتلا ہے اُسکا کیا حال ہے وہ خچرون پر سوار ہوکر آئے تو انکے خچر ایوب کے بدبو سے بہاگنی
لگے آخر کو وہ ایوب کے پاس پہنچے اور اُنمیں ایک نوجوان تہا اُسنی پوچہا کہ اے ایوب تیرا کیا گناہ ہے کہ جو تو بلا میں گرفتار ہوا ہے اور اسکی بعد کچہہ اور بہی فقرات ہیں لیکن یہہ روایت موافق مشہور
کے ہے اور اسکی کچہہ اصل نہیں ہے اور یہہ روایت اگرچہ ہمارے کتابونمیں بہی مذکور ہے لیکن معتبر نہیں ہے اور حضرت ایوب اگرچہ مرض سخت اور درد میں مبتلا ہوئے لیکن تو انکی بدن میں سے بدبو آتی
تہی جس سے خلقت نفرت کرے اور نہ انکی بدن میں کیڑے پڑے تہے اور نہ انکو مزبلہ پر ڈالدیا تہا اور نہ اُنہوں نے کوئی گناہ کیا تہا کہ جسکی جہت سے بلا میں گرفتار ہو بلکہ بدون
گناہ کے مبتلا ہوئے تہے خدا تعالی نے واسطے امتحان کے انکو مبتلا کیا تہا اسواسطے کہ انبیا معصوم ہیں نہ تو وہ گناہ کرتے ہیں اور نہ ایسی بیماری اُنکو ہوتی ہے کہ جس سے خلقت نفرت کرے اور لوگ جو اُنسے پرہیز کرتے
تہے یہہ بسبب انکی فقیری اور ناتوانی کی تہا اور خدا تعالی اپنے بندگان مخلصین پر شیطان کو ہرگز غالب نہیں کرتا ہے اور جسوقت انکو ہدایت کے واسطے بہیجا تو پہر انکو ایسی مرض میں کیونکر مبتلا کریگا کہ
جس سے خلقت کو نفرت ہووے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایوب سات برس بلا میں مبتلا رہے بغیر گناہ کے اور نہ انکی بدن میں کیڑے پڑے تہے اور نہ بدبو ہوئی تہی اور نہ انکی صورت
بگڑی تہی اور نہ انکی بدن میں سے پیپ نکلے تہی اور نہ کسینے اُنسی اس جہت سے نفرت کی تہی بعد اسکی حضرت ایوب نے دعا کی ہے شفا کیواسطے لیکن یہہ نکہا کہ تو مجہکو شفا عطا کر فقط یہی کہا کہ مجہکو رنج
پہنچا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے خدا تعالی نے اُنکی دعا قبول کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ پس قبول کیا ہمنے واسطے اُسکی اُسکی دعا کو فَكَشَفْنَا اور دور کیا ہمنے مَا بِهِ اُسچیز کو کہ
ساتہہ اُسکی تہی مِنْ ضُرٍّ رنج بیماری کے سے وَآتَيْنَاهُ اور دیا ہمنے اُسکو أَهْلَهُ فرزندوں اُسکی کو اسکی واسطے پہر زندہ کیا وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ اور مانند انکی ہمراہ انکی کہ انسے پہلی ہی جو
مرگئے تہے اُنکو بہی زندہ کیا اور یا یہہ کہ اسقدر اور سوا اور فرزند دئے رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا یہہ مفعول لہ کشفنا کا ہے یعنے دور کیا ہمنے اُسکی بیماری کو واسطے رحمت کے نزدیک اپنے سے وَذِكْرَىٰ
لِلْعَابِدِينَ اور واسطے نصیحت پرستش کرنیوالوں خدا کے تاکہ صبر کرین عبادت پر جیسا کہ ایوب نے کیا اور جزا پائیں جیسے کہ اُسنی پائی اور باقی قصہ ایوب کا اور اُنکا شفا پانا انشاء اللہ
تعالی سورہ ص میں آئیگا اور اب خدا تعالی اور پیغمبرونکا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِسْمَاعِيلَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم اسمعیل کو وَإِدْرِيسَ اور ادریس کو اور قصہ انکا
پہلے اس سے سورہ مریم میں گزر گیا ہے وَذَا الْكِفْلِ اور ذو الکفل کو حضرت امام رضا علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے شامی کی خبر میں کہ ذو الکفل نام یوشع بن نون کا ہے جو کہ
وصی حضرت موسی کے تہے اور بعضے الیاس کو کہتے ہیں اور بعضے زکریا کو اور کہتے ہیں کہ ذو الکفل اُنکو اسواسطے کہتے ہیں کہ کفل کے معنی نصیب کے ہیں اور ذو کے معنی صاحب کے یعنی صاحب نصیب اور بہرہ مند خدا سے تہا
اور بعضے کہتے ہیں کہ کفل کے معنی دو چند کے ہیں یعنی عمل اُسکا دو چند انبیا کے عمل سے تہا جو انبیا کہ اُسکی زمانہ میں تہے اور کفل ضمانت کے معنے میں بہی ہے کہ وہ اُمت کا ضامن ہوا تہا کہ اگر اعمال اچہی کرینگے اور نیک
چلینگے تو بہشت میں پہنچاؤنگا اور کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ تہا کہ نام اُسکا کنعان تہا اُسکا وہ ضامن ہوا تہا کہ اگر تو حکم خدا کو بجا لائیگا تو تجہکو بہشت میں بہیجاؤنگا اور بعضے آدمی کہتے ہیں کہ
خدا تعالی نے ایک پیغمبر بنی اسرائیل پر وحی کی کہ میں تیری روح کو قبض کیا چاہتا ہوں اور تو اپنی بادشاہی بنی اسرائیل پر عرض کر کہ جو کوئی ضامن ہووے کہ ہر شب کو نماز تہجد پڑہے کہ اسیطرح کا
تہو کہ کبہی سستی نہو اور ہر روز روزہ رکہا اور دن بہر آدمیونکی بیچ حکم کرے اور کبہی غصہ نکرے اور سب باتوں میں ثابت قدم رہے اسکو تو اپنی بادشاہی سپرد کر اس پیغمبر نے بنی اسرائیل کے روبرو بیان
کیا کہ ایک جوان اُنمیں سے اُٹہا اور کہا کہ میں ضامن ہوں کہا کہ بیٹہجا اور دوسرے اور تیسرے مرتبہ بہی یہی کہا اور وہی جوان اُٹہا اس پیغمبر نے بادشاہی کو اُسکی سپرد کیا اور اُسنی بہی عہدہ کو وفا کرکے
پیغمبری پائی اور حق تعالی نے ذو الکفل اسکا لقب مقرر کیا اور ہرچند شیطان نے چاہا کہ اُسکو غصہ میں لاؤں لیکن کبہی غصہ نکیا اور اُسکی حقیقت بہی لکہی ہے اور علم اُسکا خدا کو ہے کہ وہ کون
ہے لیکن پیغمبر تہے حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم قصہ اسمعیل اور ادریس کا کہ وہ خنوخ پیغمبر ہے اور ذو الکفل کا اور صبر اور ثابت قدم ہونا انکا اپنی خاطر میں خاطر

مین لائے اور صبر پر بلاؤن کے انکا ساجلنا جل اور اسمعیل کا قصہ انشاء اللہ تعالیٰ سورہ صافات مین آئیگا اور فرماتا ہی خدا کہ كُلٌّ ہر ایک یعنے اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ
صبر کرنیوالون مین سے تہی سختیون اور تکلیفون پر کہ حضرت اسمعیل نے مکہ مین رہنا اختیار کیا اور وہان نہ زراعت تہی اور نہ آب شیرین تہا اور وہان ہی سکونت پر صبر کیا اور ادریس نے مدت دراز
قوم کی آزار پر صبر کیا لیکن پھر بھی ایمان نہ لائی اور ذوالکفل نے صبر کیا اُس امر پر کہ جسکا ضامن ہوا تہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فرماتا ہی خدا کہ وَاَدْخَلْنٰهُمْ اور داخل کیا ہمنے انکو فِیْ رَحْمَتِنَا بیچ
رحمت اور بخشش اپنی کے کہ نعمت نبوت کی انکو دی مع درجات عالیات کے اور ثواب کثیر کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ تہی مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ نیکو مین سے کہ اپنی پروردگار کی فرمانبرداری کرتی
تہی وَذَا النُّوْنِ اور یاد کر تو ای محمد صلعم صاحب ماہی کو یعنے یونس ابن متی کو اِذْ ذَّهَبَ جبوقت گیا وہ اپنی قوم مین سے مُغَاضِبًا غصہ کرنیوالا اُنپر یہ حال واقع ہوا اور وہ اسواسطے
اُنپر غضبناک ہوا کہ مدت دراز انکو سمجہایا اور معجزی انکو دکہلائے لیکن وہ ایمان نہ لائی اور دیا یہ کہ اپنی قوم کو غضب مین لانیوالا تہا اپنی ہجرت سے بسبب خوف کرنی انکیلیے لاحق ہونے عذاب
سے اور بعضے کہتے ہین کہ اپنی نفس غضب مین ہونیوالا تہا پہر روانہ ہو نہین سوچا کہ حکم خدا کا انکی چلے جانیکو صادر نہوا تہا اور وہ چلے گئی اور اکثر مفسرین کہتی ہین کہ غضبناک ہو کر
اسواسطے گیا کہ اُسنی قوم کو وعدہ عذاب کے آنیکا دیا تہا اور جسوقت روز وعدہ کا پہنچا اور لوگونکی زاری کی سبب سے عذاب آیا نہین پر یہ ہو تو یونس کو گمان ہوا کہ مجہکو قوم کی لوگ دروغگو جانینگے
اسواسطے غضبناک ہو کر گئی اور بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ یونس خدا تعالیٰ پر غضبناک تہا کہ اسنی اُنپر عذاب نازل نہ کیا اور مجہکو دروغگو ٹہیرایا قوم کی نزدیک یہ قول انکا باطل محض ہے اور انبیا کی شان
سے بعید ہے اور معاذ اللہ خدا پر غصہ کرنا جب ہو کہ کفر اور ارتداد کا ہی پیغمبر کی طرف ایسا امر قبیح منسوب کرنا ایمان داری سے بعید ہے اور قصہ حضرت یونس کا انکی قوم کے ساتہ سورہ یونس مین گزر گیا ہے
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ یہان ظن معنی یقین ہے اور یہ کلام اللہ مین کئی جگہ آیا ہے یعنے پس یقین کیا اوس یونس نے یہ کہ ہرگز نہ تنگ کرینگی ہم اوپر اُسکی روزی کو بلکہ جس جگہ وہ جائیگا
وہان روزی اُسکو پہنچائینگے اور یہی معنے حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے اور لوگ بیان کرتے ہین کہ یونس نے گمان کیا تہا کہ خدا مجہپر قدرت نہین رکہتا ہی یہ معنے بھی نہایت
بیہودہ ہین اور انبیا کیطرف ایسا قول قبیح منسوب کرنا کہ جس سے انکی ایمان مین قباحت لازم آوی بہت قبیح ہے اور جسوقت یونس اپنی قوم مین سے بہاگ کر دریا پر پہنچی تو کشتی دریا مین کہ
روانہ ہوا چاہتی ہے یہ بھی اُسمین بیٹہ گئی اور کشتی وہان سے روانہ ہوئی جب بیچون بیچ مین پہنچی تو ڈوبنی لگی کشتی والون نے کہا کہ ہم مین کوئی بندہ اپنی آقا سی بہاگا ہوا ہی اور دریا کو ہی
نافرمانبردار ہی اور انکا یہ دستور تہا کہ ایسی حالت پیش آتی تہی تو وہ قرعہ ڈالتی تہے جسکا نام قرعہ مین نکلتا تہا اُسپر حکم نافرمانیکا کرتے تہی اور دیا یہ کہ یہ آقا سی اپنے بہاگ کر آیا
حضرت یونس انکی درمیان سے اُٹہی اور کہا کہ مین ہی آقا سی بہاگ کر آیا ہون مجہکو دریا مین ڈالدو کہ دریا شور کرنیسے ٹہر جائی لوگون نے کہا کہ معاذ اللہ تمہین تو علامتین نیکی کی پائی
جاتی ہین تجہسے یہ امر بہت بعید ہے اور ہم بدون قرعہ کی یہ کار نکرینگے اور قرعہ ڈالا تو یونس کا نام نکلا دو مرتبہ اور قرعہ ڈالا لیکن ہر دفعہ مین یونس کا نام نکلا یونس وہان سے اٹہی اور کشتی کے کنارہ پر آئی تا کہ
دریا کے اندر گر پڑی ایک مچہلی آئی اور اپنا دہن کہولا لوگون نے کہا کہ یہ امر روا نہین ہے کہ انکو ہم مچہلی کے پیٹ مین ڈالین یونس کو دوسری طرف لائی اور مچہلی بہی دہن کہولے ہوئے ادہر کو پہنچی الغرض
جسطرف یونس جاتی تہی اُسیطرف مچہلی پہنچتی تہی یونس توکل کرکے دریا مین گرپڑی اور وہ مچہلی انکو نگل گئی حق تعالیٰ نے اُس مچہلی کو الہام کیا کہ ہمنے اسکو تیرا کہانا مقرر نہین کیا ہی بلکہ واسطے
امتحان اور بلا مین مبتلا کرنیکے تیری شکم کو قیدخانہ اُسکا کیا ہی واسطے چند روز کی خبردار اُسکی پوست کو نہ چہیلنا اور اسکی اعضا کو آزار ندینا اور جسطرح مان بچہ کو شکم مین پرورش کرتی ہی اسیطرح پرورش
کرنا بعضے کہتے ہین کہ ایک بڑی مچہلی آئی وہ اُس مچہلی کو مع یونس کے نگل گئی اور بعضے کہتی ہین کہ یونس سات روز مچہلی کے پیٹ مین رہے اور بعضے چالیس روز اور بعضونے تین روز اور چار
ساعت کہی ہین لیکن امام محمد باقر علیہ السلام سے سات روز منقول ہین اور حق تعالیٰ حضرت یونس کے محافظت مچہلی کے شکم مین کرتا تہا بدون جانے ہوئے اور کہتی ہین کہ مچہلی پانی سی سر باہر
نکالکر دم کہینچتی تہی اور پہر دریا مین چلی جاتی تہی اور اللہ تعالیٰ نے ماہی کے شکم کو مثل شیشہ کے کر دیا تہا یونس نے اُسکی شکم مین سی سو دریا کی عجائب دیکھے اور سات دریا مین مچہلی نے انکو پہرایا
اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مچہلی یونس کو قارون کے پاس لیکر پہنچی اور ساتون زمینون کے گرد انکو لیکر پہری اور کہتی ہین کہ قعر دریا مین پہنچی اور آواز سنی پوچہا کہ یہ کیا آواز ہی وحی آئی کہ یہ
آواز دریا کی حیوانات کی ہی حضرت یونس نے تسبیح خدا مین موافقت انکی کی فَنَادٰی پس آواز کی یونس نے فِی الظُّلُمٰتِ بیچ اندہیرون کے یعنے تاریکی شکم ماہی و تاریکی دریا اور تاریکی شب کے
اَنْ اسطرح سے کہ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت کا مگر تو کہ پاک ہے تو سب عیبون سے تحقیق کہ تہا مین ظلم کرنیوالون مین سے نفس اپنی پر کہ میرا رہنا قوم
مین اولیٰ تہا اور مین وہان سے ہجرت کرکے چلا آیا اور مجہکو چاہئے تہا کہ تیرا حکم صادر ہوتا تو مین وہان سے آتا اس صورت مین مین اپنی ثواب کا نقصان کیا اور دیا یہ کہ مین جملہ ظلم کرنیوالون مین سے یعنے انسان
کی جنس مین سے ہون کہ ظلم کرتے ہین اور طریق حق سے تجاوز کرتے ہین اور یونس نے واسطے کسر نفس کے اپنے تئین ظالمین مین سے کہا اور حقیقت مین اُنہون نے کوئی ظلم نہین کیا تہا اور نہ گناہ کیا
تہا کہ جو موجب عذاب کا ہوتا ہی اور مچہلی کے پیٹ مین خدا تعالیٰ نے انکو واسطے عذاب کے نہین رکہا بلکہ واسطے تادیب کے رکہا جیسے کہ اطفال کو تادیب کرتے ہین اور عذاب کے واسطے نہین
رکہا اسواسطے کہ عذاب کرنیوالا جو عذاب کرتا ہی وہ عداوت کی جہت سے ہوتا ہے اور یونس کی زندگی کا ماہی کے شکم مین باقی رہنا یہ ایک معجزہ حضرت یونس کا تہا اور منظور خدا کو اُسکا
شکم ماہی مین رکہنا واسطے امتحان یونس کے تہا اور جب اُنہون نے خشوع اور خضوع کیا اور کہا کہ انی کنت من الظالمین تو اللہ تعالیٰ نے انکو اس بلا سی نجات بخشی

چنانچہ فرماتا ہی کہ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ پس قبول کیا ہمنے یونس کے دعا کو وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اسکو مِنَ الْغَمِّ غم دریا کے سے اور اندوہ شکم ماہی سے یعنے مچھلی کو ہمنے حکم کیا کہ یونس کو دریا کے
کنارہ پر ڈالدے اسطرح کہ ضرر اسکو نہ پہنچے اور ذکر اسکا انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ صافات میں آویگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنے جیسے یونس کو ہمنے نجات دی نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ نجات
دیتے ہیں ہم مومنین کو غم اور اندوہ سے اگر بخشوع اور خضوع بہ نیت خالص و بعاجزی ہماری درگاہ میں دعا کریں و مقام نجی کو باب افعال سے ہی باب تفعیل سی پڑہتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ جو رنج آلودہ اور سختی رسیدہ اس دعا کو پڑہے جو کہ حضرت یونس نے پڑہی تہی یعنی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین دعا اسکی قبول کیجاویگی اور غم اسکا سرور سے بدل ہو جائیگا اور حضرت
صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ تعجب کرتا ہوں میں اس شخص سے کہ چار چیز سے خوف کری اور پہر چار چیز کیطرف رجوع نکری اول یہ کہ اسکو غم پہنچے اور ان کلمات کے طرف پناہ نلیجا اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کلموں کے بعد
فرماتا ہی کہ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور دوم یہ کہ کسی سے ڈرے اور نہ کہے کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور دیکہتا ہی کہ خدا تعالیٰ بعد اسکی فرماتا ہی کہ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل اور سوم یہ کہ کسیکی مکر اور کید سی خائف
ہو اور پہر نہ کہی وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اور حال یہ ہے کہ دیکہتا ہے کہ خدا تعالیٰ بعد اسکی فرماتا ہے کہ فوقہ اللہ سیئات ما مکروا اور چہارم یہ کہ جہنم بدی سے ڈرے اور پہر نہ کہے کہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور
دیکہتا ہی کہ خدا تعالیٰ بعد اسکی فرماتا ہی کہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یوتینی خیرا من جنتک اور اللہ تعالیٰ حضرت زکریا کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَزَكَرِيَّآ اسکا عطف نوحا پر ہے یعنی
یاد کر تو اے محمد صلعم قصہ زکریا کو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جس وقت پکارا وہ پروردگار اپنے کو اسطرح کہ رَبِّ اے پروردگار میرے لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا نہ چہوڑ تو مجہکو تنہا بے فرزند کے یعنے تو مجہکو فرزند عطا کر کہ میرا
مددگار رہے امور دین میں اور بعد میرے وہ میرا وارث ہو وَاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ اور تو بہتر وارثوں کا ہی کہ اگر تو مجہکو کوئی وارث نہ دیوے تو کچہہ خوف نہیں ہے اسواسطے کہ تو سب وارثوں سے بہتر ہے اور جسوقت حضرت زکریا نے یہہ دعا کی تو
خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکی دعا کو وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى اور بخشا ہمنے واسطے اسکی یحییٰ کو کہ بعد زکریا کے وہ دین کو زندہ رکہے وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اور صلاح میں لائے ہم واسطے
اسکی زوجہ اسکی کو بعد بانجہ ہونیکی کہ اسکو حیض آنے لگا اور وہ قابل جننے کے ہو گئی اور نام اسکا ایشاع بنت عمران تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خوش خو کیا ہمنے اسکو بعد اسکی کہ وہ بدمزاج اور بدخو ہوگئی
تہی ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ میرے فرزند نہیں ہوتا ہے فرمایا حضرت نے کہ تو سجدہ میں جا اور کہہ رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء رب لا تذرنی فردا وانت خیر
الوارثین تا کہ حق تعالیٰ تجہکو فرزند کثیر عطا کرے وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے یہ عمل کیا حق تعالیٰ نے مجہکو دو فرزند بخشے کہ ایک کا نام میں نے علی کہا اور دوسرے کا نام حسین اور اللہ تعالیٰ انبیاء مذکورین کی تعریف میں فرماتا ہی کہ اِنَّهُمْ
كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ تحقیق کہ وہ انبیا جنکا ذکر پہلے ہوا جلدی کرتے تہے وہ فِي الْخَيْرٰتِ بیچ نیکیوں کے کہ نیکیوں کو بہت جلد ادا کرتے تہے وَيَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تہے وہ ہمکو رَغَبًا واسطے رغبت کے
طرف ثواب کے یا پکارتے تہے بامید استجابت اور قبولیت وَّرَهَبًا اور واسطے ڈر کے عذاب سے یا گناہ سرزد ہونیسے اور رغبا اور رہبا مفعول لہ واقع ہوئے ہیں اور حال بہی ہو سکتے ہیں اور بعض محققین کہتے ہیں کہ
مراد رغبت سے تو رغبت طرف طاعت کے ہے نہ رغبت طرف ثواب کے اور مراد خوف سے خوف گناہ کے سرزد ہونیسے ہے نہ خوف عذاب سے غرض یہ ہے کہ وہ پرستش خدا کی نہ تو طمع ثواب سے کرتے تہے کہ بہشت ملنے کی امید کیواسطے
عبادت کرتے ہوں اور نہ دوزخ کے خوف سے وہ خدا کی عبادت کرتے تہے اسواسطے کہ مرتبہ انبیاء کا ایسی عبادت سے بلند ہے بلکہ وہ خدا کو مستحق عبادت کا جانکر عبادت کرتے تہے چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
الٰہی میں تیری عبادت نہیں کرتا ہوں دوزخ کی خوف سے اور نہ بہشت کے طمع سی لیکن میں نے تجہکو لائق عبادت کے پایا ہے اسواسطے تیری عبادت کرتا ہوں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا آدمی جو
خدا تعالیٰ کو عبادت کرتے ہیں تین طرح کی ہیں بعضے تو عبادت کرتے ہیں ثواب کے رغبت سے اور یہ عبادت حریصوں اور مزدوروں کی ہے کہ بہشت کے مزدوری کی طمع میں عبادت کرتے ہیں اور بعضے عبادت
کرتے ہیں دوزخ میں جانیکی خوف سے کہ ایسا نہو کہ ہم عبادت نکریں تو خدا ہمکو دوزخ میں ڈالدیوے اور یہ عبادت غلاموں کی ہے کہ آقا کی عذاب کرنیکی خوف سے عبادت کرتے ہیں اور لیکن میں عبادت کرتا
ہوں اسکو اسکی دوستی اور عشق کی جہت سے اور یہ عبادت آزادوں کی ہے کہ نہ طمع بہشت کی ہے اسمیں اور نہ خوف دوزخ کا فقط لیکن اگر بہشت کے طمع سی یا دوزخ کی خوف سے عبادت کرے اسکا
بہی کچہ مضایقہ نہیں ہے کاش ہمکو ایسی ہی عبادت نصیب ہو ہم تو ایسی غافل ہیں کہ ہمسے تو ایسی عبادت بہی نہیں ہو سکتی اور وہ عبادت آزادوں کی بدون طمع اور خوف کے وہ مرتبہ تو مقربین
کا ہی کہ جو اعلیٰ درجہ رکہتے ہیں اور ہم لوگ گرفتار ہو رہے دنیا میں اور نفسوں کے خواہشوں کے پابند ہیں ہمسے وہ عبادت کب ہو سکتی ہے ع کروں کیا حال کیا میں بیان جو گزرتا ہے غفلت سے میں زمانہ
خدا ذکر کی اپنی توفیق دے کہ اسکی سوا کا نہ دل ہو مکان جو ہوا ہے یاد دنیا کا عاشق بہ دل جو نہ خوف سقر ہے نہ شوق جنان جو اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَانُوْا لَنَا اور تہے وہ انبیاء واسطے ہمارے خٰشِعِيْنَ عاجزی
کرنیوالے اور ہمارا خوف دلوں میں اپنے ہمیشہ رکہنے والے اور ابتدا حضرت مریم کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالَّتِيْٓ اور یاد کر تو اے محمد صلعم اس عورت کو یعنی مریم کو کہ اَحْصَنَتْ نگاہ رکہا اسنے فَرْجَهَا
فرج اپنی کو حرام اور حلال سے کہ کسی مرد کی پاس نہ گئی اور شادی نہ کی تہی عفیفہ اور پاکیزہ رہا فَنَفَخْنَا پس پہونکا ہمنے یعنی جبرئیل کو ہمنے حکم کیا کہ اسنے پہونکا فِيْهَا بیچ اس مریم کے یعنے اسکی گریبان میں یا
آستین میں یا دہن میں پہونکا مِنْ رُّوْحِنَا روح ہمارے سے کہ اسکو ہمنے پیدا کر کے خاص کیا تہا اور وہ روح عیسیٰ کی تہی کہ جو مریم میں پہونکی تہی اور تحقیق اسکی سورہ حجر میں گزر گئی ہے
وَجَعَلْنٰهَا اور کیا ہمنے اس مریم کو وَابْنَهَآ اور فرزند اسکی کو اٰيَةً نشانی قدرت اپنی لِّلْعٰلَمِيْنَ واسطے عالم کی لوگوں کے اسواسطے کہ جو کوئی تامل کرے انکے حال کو تو کمال قدرت خدا کی اسکو
معلوم ہوتی ہی کہ بدون وسیلہ نطفہ کے برخلاف سارے آدمیوں کے عیسیٰ پیدا ہوئے اور ان دونو کی واسطے آیۃ صیغہ واحد کا آیا ہے اسواسطے کہ حال ان دونو کا من حیث المجموع ایک ہے اور وہ ولادت
عیسیٰ کی ہے مریم کی شکم سے بدون صحبت کسی مرد کے اِنَّ هٰذِهٖٓ تحقیق کہ یہ ملت توحید اور دین اسلام اُمَّتُكُمْ ملت اور مذہب تمہارا ہے اے گروہ آدمیوں کے واجب ہے تمکو

اسپر قایم رہنا اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک ہے کہ اختلاف اسمین نہین ہوا ہے اور تمام انبیا توحید مین متفق ہین اور امة واحدة کو جسنے مرفوع پڑہا ہی اُسنے اسکو بدل کیا ہی ہذہ کا اور خبر بعد خبر ہی سکتی ہے اور جسنے اسکو منصوب پڑہا ہی وہ اسکو حال کہتا ہی پہلی امة سے اور عامل اسمین معنی اشارہ کہ ہین اور امت سے مراد ملت ہوا سواسطے ہی کہ امت اصل مین جماعت کو کہتے ہین ہے کہ ایک طریق پر سب چلین پس شریعت کا نام امت اسواسطے ہی جمع ہونیکا وہ اسی ہونیکے ہی اسپر ایک مقصد پر اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ تم جماعت ایک ہی پیدا کئے گئے اور ملک مین کئی گئے ہو واسطے خدا کی پس نہ ہو تم مگر اوپر دین ایک اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ وہ جماعت انبیا کی جو مذکور ہوئی گروہ تمہارا ہی تمکو لازم ہی کہ انکی پیروی کرو اسواسطے کہ وہ متفق ہین دین حق پر جیسے کہا جاتا ہے کہ ہولاء امتنا ای فریقنا و موافقونا علی مذہبنا یعنی یہ لوگ امت ہماری ہین اور پر مذہب ہمارے کی یعنی فرقہ ہمارا ہے اور موافق ہمارے ہین اور فرماتا ہی کہ وَاَنَا رَبُّکُمْ اور مین پروردگار تمہارا ہون اور پیدا کرنیوالا تمہارا فَاعْبُدُوْنِ پس عبادت کرو تم مجہکو نہ میرے غیر کو اور اللہ تعالی یہود اور نصاری کی حال سے خبر دیتا ہے کہ اسمین وہ مختلف ہین وَتَقَطَّعُوْٓا اور پارہ پارہ کیا انہون نے یعنی یہود اور نصاری نے اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ کار دین اپنے کو درمیان اپنے اسمین کہ فرقہ فرقہ ہوگئے اور ہر فرقہ نے مذہب اپنا مقرر کر لیا علیحدہ دوسرے فرقہ سے اور ہر ایک دوسری فرقہ کو کافر کہنے لگا جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وقالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء اور بعد اسکی ڈرانیکو فرماتا ہی کہ کُلٌّ تمام یہ فرقہ علیحدہ علیحدہ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ طرف ہمارے پہرنیوالے ہین واسطے جزا کے اس وقت کہ سوا ہمارے کسیکو قدرت حکم کی نہوگی سوا ہمارا حکم ہے اور ہم انکو موافق انکی اعمال کی جزا دینگی فَمَنْ يَّعْمَلْ پس جو شخص کہ عمل کری مِنَ الصّٰلِحٰتِ اچہی عملون مین سے مثل صلہ رحم کی اور اعانت ضعیف کے اور نصرت مظلوم کی اور دور کرنا اندوہ اندوہ رسیدہ کا اور سوا اسکی طاعتین اور عبادتین بدنیہ اور مالیہ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ شخص مومن ہے خدا اور پیغمبر پر ایمان لایا ہی اسواسطے کہ ثواب کے ملنے مین ایمان شرط ہی فَلَا كُفْرَانَ پس نہین ناشکری ہی اور نہ بیقدری ہی لِسَعْيِهٖ واسطے کوشش اسکی کے جو کہ اوسنے عمل نیک کیا ہی کہ اسکا کیا ہوا ضایع نہ جائیگا بلکہ شکر یعنی قدردانی کیا گیا اور قبول کیا گیا ہوگا اور اسکی تاکید کیلئے فرماتا ہی کہ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ اور تحقیق ہم واسطے اس کوشش اسکے جو کہ عمل نیک کیا لکہنیوالے ہین یعنی ہمین کی تعلیم کئے ہوئے ہین کاتبان اعمال انکی سب اعمال کو لکہتے ہین انکی نامۂ اعمال مین پس کوئی عمل انکا ضایع نہین ہوتا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اور حرام کو حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے حِرْمٌ بکسر حا بدون الف کے پڑہا ہی اور باقیون نے حرام اور یہی قراءت حضرت صادق علیہ السلام کی ہی اور حرام اور محال ہے اوپر ان بستیون والونکی کہ اَهْلَكْنٰهَآ ہلاک کیا ہی ہمنے انکو عذاب نازل کرکے اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ یہ امر کہ تحقیق وے رجوع کرین طرف دنیا کی اپنی خلل کے تدارک کیواسطے اور نیک اعمال کرنیکی واسطی یہ معنی اس صورت مین ہین کہ لا لا یرجعون مین زیادہ ہو اور معنے کچہ نہ لئے جائین اور بعضے لا کو زائد نہین کہتے اور کہتے ہین کہ معنی اسکی یہ ہین کہ حرام ہی اوپر کہ تحقیق وہ نہ رجوع کرین واسطے اجزا اعمال کے بلکہ رجوع کرینگی اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ حرام ہے ان بستی والون پر کہ پایا ہے ہمنے انکو ہلاک بسبب گناہون کی یہ کہ قبول کیا جائے عمل انکا اسواسطے کہ وہ رجوع نہ کرینگی طرف توبہ کی اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے خطبہ مین جمعہ کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتے ہو تم طرف گزری ہوئی اپنے مین سے کہ وہ تم مین پہر نہ آئینگے اور کیا نہین دیکہا ہی تمنے طرف باقیون کے اپنے مین سے کہ وہ باقی نہی رہینگے چنانچہ فرمایا ہی خدا نے کہ وحرام علی قریة اہلکناہا انہم لا یرجعون یہ ارشاد حضرت کا مطابق معنی اول کے ہی اور قمی نے اپنی تفسیر مین حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہی کہ جس بستی کو خدا تعالی نے عذاب سے ہلاک کیا ہی وہ لوگ رجعت مین رجوع نہ کرینگی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مجمع البیان مین روایت ہے کہ جس بستی کو خدا تعالی نے عذاب سے ہلاک کیا ہے وہ رجوع نہ کرینگی حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ یہانتک کہ کہولے جائین يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ یاجوج اور ماجوج یعنی انکی دیوار کہولی جائیگی تو رجعت واقع ہوگی اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کا بعد خروج دجال اور بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے ہی کہ وہ تا مدت دراز بادشاہی کرینگی اور عالم کو عدل و داد سے پر کردینگی چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ اگر نہ باقی رہیگا دنیا مین سے مگر ایک روز تو اللہ تعالی اُس روز کو دراز کریگا یہانتک کہ نکلے ایک مرد کہ نام اسکا نام میرا ہوا اور کنیت اسکی کنیت میری ہو پر کردیگا وہ زمین کو عدل و داد سے بعد اسکی کہ پر ہووے وہ ظلم اور جور سے اور حذیفہ یمانی سے روایت ہے کہ مینے سنا ہی جناب رسول خدا سے کہ فرماتے تہے کہ اول علامت جو آخر زمانہ مین ہوگی وہ نکلنا دجال کا ہی اور بعد اسکی نکلنا دابة الارض کا اور بعد اسکی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ہی اور بعد اسکے حضرت عیسی کا آسمان سے نزول فرمانا ہی اور وہ نزدیک خروج مہدی علیہ السلام کی ہی اور کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ خروج قایم علیہ السلام کی علامتون مین سے یہ ہی کہ مردے قبرون سے اٹہینگے زندہ ہوکر اور اسمین ایک دوسرے کو پہچانیگا اور نکاح اپنا کرینگی لیکن دوسری روایتمین یہ ہے کہ جو کہ بہت نیک ہین اور جو کہ بہت بد ہین وہ اٹہینگے اور بعد حضرت صاحب الزمان کے عدل کی طرف سے آگ آئیگی اور سبکو میدان محشر مین لیجائیگی اور مشہور اسکی تفسیر مین لوگونکی نزدیک یہ ہی کہ نکلنا یاجوج اور ماجوج کا قیامت کے وقت ہونیکی علامتون مین سے ہے یعنی مردے زندہ نہون اور رجوع نکرین یہانتک کہ قیامت قایم ہو یہان شرط کا نام باسم شرط ہی کہ قیامت تو مشروط ہی اور شرط اسکی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ہی قیامت کی بنام نکلنے یاجوج اور ماجوج کی ذکر کیا اور مراد انکی نکلنے سے قایم ہونا قیامت کا ہی اور تفصیل یاجوج اور ماجوج کی قصہ کی سورۂ کہف مین گزر گئی ہے ذو القرنین کے ذکر مین اور فرماتا ہی خدا کہ وَهُمْ اور وہ یعنی کل آدمی یا یاجوج اور ماجوج کی بعد نکلنے سد سکندری سے مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ ہر پشتہ اور بلندی سے يَّنْسِلُوْنَ دوڑینگے کہ تمام زمین پر پہیل جائینگے اور کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہیگی کہ وہان نہ پہونچین اور روایت ہے کہ تمام عالم کا پانی نوش کر جائینگے اور کل دنیا کی تر اور خشک چیز کو جو کہ زمین پر ہے

سب کو کہا جائینگی اور منقول ہے کہ یاجوج اور ماجوج جبل الخمر تک کہ وہ بیت المقدس کا ہے جائینگے اور وہاں آپس میں کہینگے کہ اہل زمین کو ہمنے مار ڈالا اب اہل آسمان کو بھی ماریں پس تیر
آسمان کیطرف چلائینگے اور وہ تیر خون آلودہ آسمان پر سے واپس آئینگے خدا تعالے کیڑے پیدا کریگا کہ وہ انکی گردنوں کو اور چوپاؤں کو کہا جائینگے اور وہ سب ہلاک ہو جائینگے اور فرماتا
ہے خدا کہ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور نزدیک ہوا وعدہ حق اور راست کہ واقع ہونا قیامت کا ہے فَاِذَا هِيَ ھی ضمیر قصہ کی ہے یعنے قصہ یہ ہے کہ پس ناگہان وقتیکہ وہ واقع ہو تو
شَاخِصَةٌ ٹہر آنیوالی ہونگی اور کہلی رہجائینگی قیامت کے ہول سے اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا آنکھیں ان لوگونکی کہ کفر کیا ہے انہوں نے اور کہینگے وہ کہ يٰوَيْلَنَآ اے وائے ہمپر
قَدْ كُنَّا تحقیق تھے ہم دنیا میں فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بیچ غفلت اور بیخبری کے اس حال سے اور بسبب مشغول ہونے دنیا کی اسکے واقع ہونیکا علم کسیطرح نہ کیا اور بعد اسکے اس سے بھی ترقی کرکے
کہینگے کہ بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ بلکہ تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر کہ پیغمبر کی بات کو ہمنے نہ سنا اور وہ جو ہمکو اس سے خبر دیتا تھا ہمنے بسبب عناد کے قبول نہ کیا اور اسکو ہمنے جہٹلایا اور اب
واسطے ڈرانے کفار کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اِنَّكُمْ تحقیق تم اے مشرکو وَمَا تَعْبُدُوْنَ اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا مثل بتونکی اور
ابلیس اور گروہ اسکے حَصَبُ جَهَنَّمَ ایندہن دوزخ کا ہیں اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ تم واسطے دوزخ کی آگ کے وارد ہونیوالے ہو کہ اسمین جلوگے۔ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اگر ہوتے
یہ بت اور شیاطین اٰلِهَةً معبود جیسا کہ تم گمان کرتے ہو تو مَا وَرَدُوْهَا نہ وارد ہوتے وہ اس دوزخ میں اور اسمین داخل ہوکر جلتے نہیں وَكُلٌّ اور ہر ایک معبود اور
اسکی پرستش کرنیوالا سوائے خدا کے فِيْهَا بیچ اس دوزخ کے خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ انکو کبھی وہاں سے رہائی نہیں ہے لَهُمْ فِيْهَا واسطے انکے بیچ اس دوزخ کے زَفِيْرٌ چلانا
مثل آواز گدہے کے عذاب کی شدت سے وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ اور وہ بیچ اس دوزخ کے نہ سنینگے اس بات کو کہ انکو خوش کرے یا فائدہ بخشے اور جو سنینگے تو ان فرشتوں کی آواز کو
سنینگے جو انکو عذاب کرتے ہیں اور وہ بات بھی انکی غصہ اور خفگی کی ہوگی نہ مہربانی کی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ آتش کے تابوتوں میں بند ہونگے کسیکی بات کو نہ سنینگے اور نہ کسیکو دیکھینگے
الغرض جسقدر کفار کے معبود ہیں بت اور چاند اور سورج اور ستارے سب دوزخ میں ڈالی جائینگے اگر کوئی کہے کہ انکے دوزخ میں ڈالنے سے کیا فائدہ ہے جواب یہی ہے کہ یہی کفار کے عذاب کے واسطے
ہے تاکہ انکے غم اور حسرت میں زیادتی ہووے کہ دیکھو تم جنکو پرستش کرتے تھے وہ بھی تمہارے معبود جلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت رسولخدا صلعم مسجد الحرام میں تھے کہ اشراف قریش میں ساتھ
بتونکے حطیم میں کھڑے تھے سجدہ کرتے تھے انکے پاس تشریف لیگئے اور انسے گفتگو کی نضر بن حارث حضرت سے جھگڑنے لگا آخر الامر حضرت نے انکو گفتگو میں بند کیا اور جب کہ کچھ جواب
نہ دے سکے تو از راہ عناد کہا کہ ہم اپنی باپونکے دین پر استوار ہیں اور اس دین سے ہم نہ پہرینگے اسوقت حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ
یہ آیت سنکر وہ کفار بہت برہم ہوئے اور وہاں سے اٹھکر چلے عبد اللہ زبعری نے انکو راہ میں دیکھا کہ بہت پریشان ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے کہ ایسے پریشان ہو تو انہوں
نے بیان کیا کہ محمد صلعم ایسا کہتا ہے کہا کہ غم مت کہاؤ اور پریشان نہو میں محمد صلعم سے گفتگو کرتا ہوں اور انکو الزام دونگا پس حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد میں تجھسے گفتگو کرونگا تو
کہتا ہے کہ سوائے خدا کے جسکی کہ پرستش کرتے ہیں وہ دوزخ کا ایندہن ہوگا اور حال یہ ہے کہ عزیر اور عیسی اور ملائکہ معبود یہود اور نصاری اور بنی ملیح کے ہیں کہ یہ فرقے انکی پرستش کرتے ہیں تیرے
قول سے لازم آتا ہے کہ یہ سب دوزخ میں جائینگے حضرت نے فرمایا کہ یہ مستثنی ہیں اسواسطے کہ یہ خود بیزار ہیں اپنی پرستش کرنیوالوں سے اور انکے معبود یہ نہیں ہیں بلکہ شیاطین ہیں کہ جنہوں نے
انکو بہکایا ہے حقتعالے نے یہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا ہے واسطے انکے مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ہماری طرف سے نیک وعدہ کہ وہ وعدہ جنت کا ہے یا سعادت
دنیا اور آخرت کی کہ جو موجب داخل ہونے بہشت کا ہے مثل عزیر اور عیسی اور ملائکہ کے اُولٰۗىِٕكَ یہ لوگ کہ مخصوص ہماری عنایت کے ہیں عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اس دوزخ سے دور
کئے گئے ہیں اسواسطے کہ وہ اعلی علیین میں ہیں اور دوزخ اسفل السافلین میں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا کہ میں بھی انہی جماعت سے ہوں کہ جنکے واسطے وعدہ
نیک کیا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے سب مومنین کے واسطے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے ہمارے شیعوں کو دن قیامت کے
اٹھائیگا سفید رو کہ ستر انکی پوشیدہ ہوگا اور ہول قیامت سے وہ امن میں ہونگے اور سب مقام انپر آسان ہونگے اور سختیاں انسے جاتی رہینگی اور یاقوت کے ناقوں پر سوار ہونگے پس سیدھے بہشت میں
پہنچینگے اور انکے اوپر نور کا جال ہوگا کہ چمکتا ہوگا اور دسترخوان واسطے انکے رکھے جائینگے کہ وہ کہائینگے اور لوگ حساب دینے میں مشغول ہونگے اور یہی اوپر قول حقتعالے سے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ
مِّنَّا الْحُسْنٰٓى الآیہ اور فرماتا ہے خدا ان سبقت کرنیوالوں نیک وعدہ کی شان میں کہ لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے وہ دوزخ سے دور ہونیوالے حَسِيْسَهَا آواز اس آتش دوزخ کو بسبب دور ہونکے
اس سے اور یہ جملہ فعلیہ بدل ہے مبعدون سے یا انکی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے وَهُمْ اور وہ لوگ بہشت میں فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ بیچ اس چیز کے کہ خواہش کرینگے نفس ان کے
خٰلِدُوْنَ ہمیشہ ہونیوالے ہونگے یعنے وہ اپنی خواہشوں کے موافق ہمیشہ پلتے رہینگے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو خوف بڑا کہ وہ نفخہ صور بڑا ہے یعنے خوف قیامت کے
عذابوں اور سختیونکا اور کہتے ہیں کہ فزع اکبر موت ہے کہ موت کو مینڈہے کی صورت میں کرکے بلندی پر کھڑا کریں اور اسکو ذبح کریں اور بہشتیوں کو کہا جاے کہ ہمیشہ بہشت میں ہو کہ بعد اسکے موت
نہیں ہے اور دوزخیوں کو کہا جاے کہ ہمیشہ دوزخ میں ہو کہ بعد اسکے موت نہیں ہے اسوقت بہشتی تو خوش ہونگے لیکن دوزخیوں کو نہایت رنج ہوگا اور

مراد انکی اندوہ سے فزع اکبر ہو اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ اے علی تم اور شیعہ تیرے حوض پر ہونگے کہ سیراب کروگے تم جسکو کہ دوست رکہوگے تم اور منع کروگے تم جسکو کہ ناخوش جانوگے تم اور تم
امن میں ہونیوالے ہو دین بہشت بڑی سی کہ وہ روز فزع اکبر ہی اور تم عرش کے سایہ میں ہوگے اور خوف کرینگے آدمی اور تم خوف کروگے اور غمگین ہونگے آدمی اور تم غمگین نہوگے اور تمہارے مقدمہ
میں نازل ہوئی ہی یہ آیت ان الذین سبقت لہم منا الحسنے اور تمہارے مقدمہ میں نازل ہوئی ہی یہ آیت لا یحزنہم الفزع الاکبر وتتلقٰہم الملٰئکۃ اور پیشوائی کرینگے انکی فرشتے جسوقت کہ وہ
قبرون میں سے نکلینگے اور انکو تہنیت پہنچاکر کہینگے کہ ھٰذا یومکم الذی یہ دن تمہارا وہی ہی کہ کنتم توعدون تہے تم کہ وعدہ کئے جاتے تہے تم یعنے یہ ہے روز ثواب کا ابو سعید خدری
نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے تین شخص روز قیامت مشک کے ٹیلے پر ہونگے اور فزع اکبر سے امن میں ہونگے اور اندیشہ حساب سے نرکہینگے ایک تو وہ شخص کہ تلاوت قرآن کے
کری خالص واسطے خدا کے بدون پاکی اور طالب اسکی مزدوری کا ہو خدا سے اور اعتقاد رکہنے والا حساب و جزائے اعمال کا ہو اور بعد اسکے لوگون کو حکم کرے قرآن کی تلاوت کا جو کہ اپنے حساب و جزائے
اعمال کا یقین کہتے ہون اور اُس تلاوت کی مزدوری خدا سے چاہتے ہین دوسرے وہ شخص کہ اذان کہے اور اعمال نیک کے جزائے ثواب کا اقرار کرتا ہو اور طالب مزدوری کا خدا سے ہو اور تیسرا وہ
شخص ہے کہ خدا تعالے کا حق ادا کرے اور فرماتا ہی خدا کہ یوم نطوی السمآء اور یاد کرو تم اے محمد صلعم اُس دن کو کہ جسدن لپیٹین ہم آسمان کو اور یوم یا تو اذکر محذوف کے متعلق ہے اور یا لا یحزنہم
اور بعضے کہتے ہین لپیٹنے سے مراد محو کرنا ہی یعنے جسدن کہ محو کرین ہم یعنی مٹادین ہم آسمان کو اور نطوی کو ابو جعفر نے تطوی تا سے پڑہا ہی اور سما کو مرفوع اور باقیون نے نطوی کو نون سے اور سما کو
منصوب پڑہا ہی حاصل یہ ہی کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہم بروز قیامت آسمان کو لپیٹین گے کطی السجل مانند لپیٹنے طومار کے جو بنایا گیا ہی للکتٰب واسطے نوشتون کے یا رقعون کے اور اہل کوفہ نے
سوائے ابوبکر کے للکتب جمع کا صیغہ پڑہا ہی اور باقیون اُسکو للکتاب مفرد کا صیغہ پڑہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سجل نام اُس فرشتہ کا ہی کہ جو نامہ اعمال کو لپیٹتا ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ نام
رسول خدا کے کاتب کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُس فرشتہ کا ہی کہ جو نامہ اعمال کو لکہتا صحیفہ مین خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ ہم آسمان کو لپیٹینگے بعد اسکے کہ کہولا ہی ہمنے اُسکو مانند لپیٹنے
صحیفہ کے بعد اسکے کہ اُسکو واسطے لکہنے کے کہولا تہا اور کاف کطی کا محل نصب مین ہے اس واسطے کہ وہ صفت ہے مصدر محذوف کے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ نطوی السماء طیا مثل طی السجل اور اب خلقت کے دوبارہ زندہ
کرنیکا ذکر کرتا ہی کہ کما بدانا جیسے کہ شروع کیا ہمنے اول خلق پہلے پیدا کرنیکو نعیدہ پہیرینگے ہم اُسکو کہ پہر دوبارہ پیدا کرینگے ہم اُسکو جیسا کہ پہلی مرتبہ پیدا کیا تہا اور کاف
کما بدانا کا نعیدہ کا صلہ کا ہی اگرچہ پہر مقدم ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وعدہ کیا ہی ہمنے دوبارہ پیدا کرنیکا وعدًا وعدہ کرنا کہ وفا کرنا اُسکا علینا اوپر ہمارے وعدہ مفعول مطلق وعدنا مقدر کا
ہے اور علینا خبر مبتدائے محذوف کی ہی یعنے علینا ایفاء یعنے اوپر ہمارے وفا کرنا اُس عدہ کا ہی انا کنا فاعلین تحقیق کہ ہم کرنیوالے ہین شبہ یعنی جیسے کہ ہمنے پہلی پیدا کیا تہا اپنی معرفت واسطے ایسے ہی
دوبارہ ہم انکو پہیر دینگے اور زندہ کرینگے اعمال کی جزا کے واسطے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اُٹہائے جائینگے آدمی قیامت کے روز برہنہ ننگے پاؤن بے ختنہ کے جیسے کہ پہلے پیدا کیا تہا انکو دنیا مین
مان کے شکم مین سے اور عائشہ سے منقول ہی کہ ایکروز رسول خدا صلعم میرے حجرہ مین تشریف لائے ایک بڑہیا میرے پاس بیٹہی تہی بنی عامر قبیلہ مین سے مجہسے حضرت نے پوچہا کہ یہ کون ہے میں نے کہا کہ یہ ایک خالا میری
خالاؤن مین سے ہی اسکے واسطے دعا کرتا کہ خدا تعالے اسکو بہشت مین داخل کرے فرمایا کہ بڑہیا بہشت مین نہین جاتی وہ بڑہیا بیقرار ہوکر رونے لگی حضرت نے فرمایا کہ مت رو اللہ تعالے بوڑہی عورتونکو
جوان کرکے اُٹہائیگا جیسے کہ پہلے جوان تہین اور بعد اسکے فرمایا کہ آدمی قبرون سے برہنہ ننگے پاؤن بدون ختنہ کئے ہوئے اُٹہائے جائینگے اور اول جسکو لباس پہنائینگے وہ ابراہیم ہوگا
عائشہ نے کہا کہ یا رسول خدا عورتین بہی ننگی ہونگین فرمایا کہ ہان عائشہ نے کہا کہ وائے رسوائی بڑی خواری اور رسوائی ہوگی حضرت نے فرمایا کہ ہول سے اُس روز کے مرد نہ جانیگا
کہ عورت کونسی ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ یعنی واسطے ہر مرد کے اُنمین سے ایک کار ہوگا کہ مشغول کہیگا اُسکو وہ کار کہ دوسرے کے حال سے وہ مطلع
نہوگا اور بعضے روایت مین عائشہ کے جگہ اُم سلمہ کا نام ہے اور بعضے مین سودہ زوجہ پیغمبر خدا کا شاید سب کے روبرو حضرت نے یہ فرمایا ہو اور فرمایا حق سبحانہ تعالے نے کہ
ولقد کتبنا اور البتہ تحقیق لکہا ہے ہمنے فی الزبور بیچ زبور کے کہ کتاب داؤد علیہ السلام کے ہے من بعد الذکر پیچہے ذکر کے مراد ذکر سے توریت ہے یعنی لکہا ہمنے زبور
مین بعد اسکے توریت مین لکہا تہا ہمنے اور بعضے زبور سے مطلق کتاب مراد لیتے ہین جو کہ انبیا پر نازل ہوئے ہین اور ذکر لوح محفوظ کو کہتے ہین یعنے ہمنے سب انبیا کے کتابون مین لکہا
ہے بعد اسکے کہ لوح محفوظ مین لکہا تہا اور وہ نوشتہ یہ ہی کہ ان الارض تحقیق زمین بہشت کے یرثہا وارث ہونگے اسکو عبادی الصالحون بندے میرے جو کہ نیک ہین کہ
بصلاح و تقوے آراستہ ہون مراد اس سے کل مومنین صالحین ہین اور مثل اسکی دوسرے مقام مین بہی آیا ہی کہ الذین یرثون الفردوس الآیہ اور اورثنا الارض الآیہ اور بعضے کہتے ہین
مراد اس سے یہی دنیا کی زمین ہے اور وارث ہوگی اُمت محمد صلعم کی بعد مغلوب ہونے کفار کے یہ تفسیر لوگون کے نزدیک ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ لوگ مہدی اور
اصحاب اُسکی ہین کہ جو تمام زمین کے وارث ہونگے اور زبور مین داؤد کے کچہ احکام نہین بلکہ اُسمین ذکر فتنون اور جنگون اور حمد اور دعاؤن کا ہی اور ایک یہ آیتین ہے کہ خدا تعالے نے
داؤد پر زبور نازل کی اور اُسمین حمد اور بزرگی خدا کی مذکور ہے اور دعائین اور خبرین رسول خدا صلعم کی اور امیر المومنین علی اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی اور خبرین رجعت کے
اور ذکر مہدی علیہ السلام کا اُسمین ہے معلوم ہوا کہ مراد اُن لوگون سے جو کہ زمین کے وارث ہونگے حضرت مہدی اور اصحاب انکے ہین اور دلالت کرتی ہے اوپر وہ روایت اہل سنت کہ جو

جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر نہ باقی رہے دنیا میں سے مگر ایک روز تو خدا تعالیٰ اُس روز کو دراز کریگا یہانتک کہ بھیجے ایک مرد کو میری اہلبیت میں سے کہ پر کر دے وہ زمین کو عدل و داد سے جیسے
پر ہوئی ہو ظلم اور جور سے اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ سورہ نور میں آیہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم کی تفسیر میں آویگی اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ فِیۡ ھٰذَا تحقیق کہ بیچ اسکے یعنے جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے
اس سورہ میں ہلاکت کفار کی اور دولت مومنین صالحین کی لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہے یا سبب کفایت کا ہے لِّقَوۡمٍ عٰبِدِیۡنَ واسطے قوم عبادت کرنیوالوں کے کہ تمام ہمت اپنی انہوں نے عبادت
خدا میں صرف کی ہے اور اپنے حبیب کی طرف خطاب کرتا ہے کہ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھکو اے محمد صلعم اِلَّا رَحۡمَۃً مگر رحمت اور بخشایش لِّلۡعٰلَمِیۡنَ واسطے عالم کے لوگوں کے
اور رحمت مفعول لہ ہے اور حال بھی ہوسکتا ہے اور رحمت انکو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت سبب سعادت اور ہدایت لوگوں کے ہیں اور موجب درستی دنیا اور آخرت انکی کا اور
بہ نسبت کفار کے رحمت اسواسطے ہیں کہ وہ حضرت کی سبب سے دنیا کے عذاب سے امن میں ہیں مثل مسخ اور دھسن جانیکی زمین میں اور آنے زلزلہ اور چیخ کے جیسا کہ اور امتوں کے کفار کو ہوا ہے
اور اسیواسطے خدا نے فرمایا ہے کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی اور خدا نہیں عذاب کرتا ہے انکو جس وقت کہ تو بیچ انکے ہو اور بڑا رحمت ہونا حضرت کا یہ ہے کہ ایمان اور ثواب لوگوں پر عرض کیا کہ جس سے
فائدہ انکا دار بقا میں ہے اگرچہ انہوں نے ہدایت پائی ہو اپنی شامت نفس سے مگر حضرت انکی واسطے رحمت ہوئی جیسے کہ کوئی کہانا ہو کوئی روبرو رکہے اور بعضے تو شوق سے کہائیں اور بعضے
نہ کہائیں لیکن کہلانیوالے کی نعمت دہندہ ہونیمیں شبہ نہیں ہے گو بعضوں نے نہ کہایا ہو اور اخبر میں ہے جناب رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اس رحمت میں سے تجھکو بھی کچھ پہنچا ہے کہا کہ ہان
میں بیچ انجام کے ڈرتا تہا اور تمہاری برکت سے میں امن میں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے میری تعریف کی ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کا رحمت ہونا یہ ہے کہ
امت کو اپنی کسی مقام میں نہیں بہولے نہ دنیا میں حالت زندگی میں اور نہ وقت مرنیکے اور آخرت میں سب مقاموں میں امت کے حامی اور مددگار رہینگے یہانتک کہ شفاعت انکی کرکے بخشوائینگے
اور فرماتا ہے خدا کہ قُلۡ کہہ تو اے محمد صلعم کفار کو کہ اِنَّمَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ سوائے اسکے نہیں کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ یہ کہ سوائے اسکے نہیں کہ معبود تمہارا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
معبود ایک ہے فَہَلۡ اَنۡتُمۡ پس کیا ہو تم مُّسۡلِمُوۡنَ فرمانبرداری کرنیوالے اور اسلام کو قبول کرنیوالے اور حضرت کو یہ حکم ہوا اسواسطے کہ مقصود اصلی پیغمبر کے بھیجنے سے توحید ہے اور
اسیواسطے کلمہ حصر کا آیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا پس اگر پہر جائیں وہ توحید سے تو فَقُلۡ پس کہہ تو کہ اٰذَنۡتُکُمۡ عَلٰی سَوَآءٍ خبردار کر دیا ہے میں نے تمکو اوپر طریق برابر کے
کہ نہایت سیدہا ہے اور وہ توحید خدا کی ہے اور جو کچھ کہ وحی میں مجھکو پہنچا تہا وہ تم سب کو میں نے کہدیا ہے اور اگر قیامت کو مسلمانوں کے غلبہ کو وہ پوچھیں تو کہہ تو کہ وَاِنۡ اَدۡرِیۡۤ اور
نہیں جانتا میں کہ اَقَرِیۡبٌ کیا نزدیک ہے اَمۡ بَعِیۡدٌ یا دور ہے مَّا تُوۡعَدُوۡنَ وہ چیز کہ وعدہ کئے جاتے ہو تم اُسکا کہ وہ حشر ہے یا غلبہ مسلمانان کا ہے لیکن اسقدر جانتا ہوں میں کہ ضرور
واقع ہونیوالا ہے اور بلا شک ہوئیگا اِنَّہٗ تحقیق کہ وہ خدا یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ جانتا ہے ظاہر کو مِنَ الۡقَوۡلِ بات اُن کفار کی سے کہ اسلام پر طعن کرتے ہیں وَیَعۡلَمُ مَا تَکۡتُمُوۡنَ
اور جانتا ہے اُس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم حسد پیغمبر کا اور کینہ مومنین کا اور سب کو اُسپر خدا سزا دیگا وَاِنۡ اَدۡرِیۡ اور نہیں جانتا میں تمہارے عذاب کے تاخیر کے حکم کو لَعَلَّہٗ فِتۡنَۃٌ شاید کہ وہ
تاخیر آزمایش ہو لَّکُمۡ واسطے تمہارے اور تمہارا امتحان منظور ہو تاکہ عالم کے لوگوں پر ظاہر ہو کہ کون کون تم میں سے از راہ عناد کفر میں استوار رہتا ہے کہ اسکو وہ استدراج ہو اور کون عبرہ کو پکڑکر
اسلام قبول کرتا ہے وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ اور شاید کہ وہ فائدہ ہو واسطے تمہارے ایک وقت تک وہ وقت اجل کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قٰلَ کہہ تو اے محمد صلعم رَبِّ احۡکُمۡ اے پروردگار
میرے حکم کر تو اور بعضوں نے ربی احکم پڑہا ہے یعنے اسطرح سے کہہ تو کہ اے پروردگار میرے حکم فرما تو درمیان میرے اور درمیان اہل مکہ کے بِالۡحَقِّ ساتہ حق اور راستی اور عدل کے کہ تقاضا
کرنیوالا عذاب کے جلدی ہونیکا ہے اور جناب رسول خدا نے دعا مانگی اور اہل مکہ جنگ بدر میں قتل اور اسیر ہوئے اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم جس وقت معرکہ جہاد میں حاضر ہوتے تو فرماتے کہ رب
احکم بالحق وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ اور پروردگار ہمارا بہت رحیم اور بخشنے والا ہے اپنے بندوں کو الۡمُسۡتَعَانُ مدد چاہا گیا ہے یعنے ہم اُس سے مدد چاہتے ہیں عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ اوپر
اس چیز کے کہ وصف بیان کرتے ہو تم برخلاف حق کے کہ تم اپنا غلبہ اور شوکت چاہتے ہو اور اسلام کی پستی اور تکذیب اپنے عذاب کی کرتے ہو اور باتیں ناسزا اور ناروا کہتے ہو آخر کو دعا پیغمبر کی قبول ہوئی اور کفار
نگونسار ہو کر خسر الدنیا والآخرہ ہوئے

سورۃ الحج

یہ سورہ مکی ہے سب کے نزدیک مگر حسن کہتا ہے کہ مدنی ہے سوائے اُن آیتوں کے کہ سفر میں نازل ہوئی ہیں اور آیتیں اسمین اٹہتر ہیں حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر تین روز میں ایکبار پڑہے وہ سال خالی نجاوے یہانتک کہ وہ حج بیت اللہ کا بجا لاوے اور اگر اُس سفر میں مرجاوے تو بہشت کو روانہ ہو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اس آیتمیں خدا تعالیٰ سوائے لڑکے اور دیوانے کے سب آدمیوں کی طرف خطاب کرتا ہے مومن اور کافر اور مرد اور عورت کی طرف چنانچہ فرماتا ہے کہ اے آدمیو اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ڈرو
تم پروردگار اپنے سے یعنی اسکے عذاب سے اور کفر اور گناہ کو ترک کرو کہ موجب عذاب کا ہے اِنَّ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ تحقیق زلزلہ ساعت قیامت کا شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ ایک شی ہے بڑی ہول
کہ جسکی بہت بڑی دہشت ہوگی کہ اس زمین کو زلزلہ آویگا اور قیامت کے سبب سے جو زلزلہ زمین کو ہوگا اسواسطے مجازاً زلزلہ قیامت کا فرمایا ہے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا نے کہ ہر گروہ آدمیوں کو
اتقوا انفسکم ڈرو تم قیامت سے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم اور کہتے ہیں کہ یہ زلزلہ آفتاب کے مغرب کی جانب سے نکلنے سے پہلے ہوگا اور کہتے ہیں کہ پہلے صور سے پہلے ہوگا اور یہ قیامت کے
علامتوں میں سے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آسمان سے آواز آویگی کہ اے آدمیو آیا حکم خدا کا اور وقت آدمیوں میں ایک حال بڑی پیدا ہوگی یَوۡمَ تَرَوۡنَہَا جبکہ دیکھو گے تم اس زلزلہ کو کہ تَذۡہَلُ غافل ہوجاوے

سورۃ الحج

نہایت شدت اُسکی ہے كُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودہ پلانیوالی عورت عَمَّآ اَرْضَعَتْ اُس سے یعنی اُس لڑکے سے کہ جسکو دودہ پلاتی ہے یعنی دودہ پلانیوالی عورت بسبب ہول اُس زلزلہ کے
اُس بچہ سے جسکو وہ دودہ پلاتی ہے غافل اور بیخبر ہوجائیگی باوجودیکہ اُس سے نہایت محبت رکہتی ہے اور نہایت مہربان ہے لیکن اسکو اُسکی بہی خبر نرہیگی اور روم مفسرین نے کہا ہے مرضع اور مرضعة
کہتے ہین کہ جو بچہ کو دودہ پلا رہی ہو اور مرضع اُسکو کہتے ہین کہ جسکی شان سے دودہ پلانا ہو اور وہ دودہ پلایا کرتی ہو اگر وہ کسی وقت دودہ نہ پلاتی ہو تو اُسوقت بہی اُسکو مرضع کہینگے لیکن مرضعہ کہینگے
اُسے کہ مرضعہ اُسوقت کہینگے جسوقت کہ دودہ پلاتی ہو پس خدای تعالی نے اسواسطی مرضعہ فرمایا کہ جسوقت زلزلہ ہوگا اُسوقت وہ دودہ پلا رہی ہوگی اور زلزلہ کی ہیبت سے بچہ سے بیخبر ہوجائیگی اور پستان اُسکی بچہ کے منہ سے
نکلجائیگی وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ اور وضع کردیگی یعنی گرادیگی اور ڈالدیگی ہر حمل والی عورت حَمْلَهَا حمل اپنا اُسکی ہول سے اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ بیان ہول قیامت کا ہے اور اُسکی اسی معنی ہین کہ
اگر اُسوقت دودہ پلانیوالی ہوگی تو بچہ کو بہول جائیگی اور حمل والی اپنی حمل کو گرادیگی اُسکی دہشت سے اگرچہ وہان نہ دودہ پلانیوالی اور حاملہ نہوگی اور بعضی کہتے ہین کہ اگر حاملہ عورت زلزلہ کی دہشت سے
مرجائیگی تو حمل اپنا قیامت مین وضع کریگی اور فرماتا ہے خدا کہ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى اور دیکہیگا تو آدمیونکو اُسکی ہول سے سبب جیسے کہ آدمی نشہ مین ہوتا ہے اور عقل اور تمیز اُسکی جاتی رہتی ہے وَمَا هُمْ
بِسُكٰرٰى اور حال یہ ہے کہ نہین ہونگے وہ آدمی مست حقیقت مین اسواسطی کہ اُنکی عقل کا جاتا رہنا نشہ سے نہوگا بلکہ اُس زلزلہ کے ہول سے ہوگا لیکن مثل نشہ والیکی ہونگے کہ جیسے عقل نشہ سے جاتی رہتی
ہے ایسی ہی اُس زلزلہ سے جاتی رہیگی اور اہل کوفہ نے سوای عاصم کے دونو جگہہ سُكٰرٰى کو سَكْرٰى پڑہا ہے اور وہ لوگ حقیقت مین نشہ سے نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ اور لیکن عذاب خدا کا سخت ہے کہ
اُسکی ہول اور دہشت سے بیہوش ہوجائینگے اور عمران بن حصین اور ابوسعید خدری نے روایت کی ہے کہ یہہ دونو آیتین اول سورہ کے شبکو غزوہ بنی المصطلق مین نازل ہوئے ہین اور وہ ایک قبیلہ ہی
بنی خزاعہ مین سے اور آدمی اُس شبکو راہ مین چلی جاتی تہی جناب سرور کائنات صلعم نے ٹہیرنیکا حکم دیا سب ٹہیرگئی اور جناب رسولخدا صلعم کے گرد جمع ہوگئی اُن حضرت نے اُن دونو آیتونکو لوگونکے
روبرو پڑہا جو کہ حضرت کے ہمراہ موجود تہے اُن آیتونکو سُنکر سب رونے لگی اور سعد روئے کہ پہلی اُس سے کبہی ایسا گریہ نکیا تہا اور جب صبح ہوئی تو کسینی زین سواریونپر سے نہ اُتاری اور نہ خیمہ کسینی کہڑا کیا اور
کہانا پکایا کوئی تو بیٹہا ہوا روتا تہا اور کوئی گہٹنونمین سر دئے ہوئی بیٹہا تہا اور کوئی اداس اور غمگین بیٹہا تہا رسولخدا صلعم نے اپنی یارون سے خطاب کی فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ
یہہ کونسا روز ہے سب نے عرض کی کہ خدا اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہی فرمایا کہ اُس روز خدای تعالی حضرت آدم کو فرمائیگا کہ کہڑا ہو اور اپنی بعضی فرزندونکو دوزخمین بہیج آدم پوچہینگے کہ کتنی آدمی بہیجون
فرمائیگا کہ ایکہزار مین سے نوسو ننانوی آدمی دوزخمین بہیج اور ایک آدمی بہشت مین صحابہ نے جسوقت یہہ سُنا تو سب نے اللہ اکبر کہا اور بہت روئے اور عرض کی یا رسولخدا وہ
بہشتی کون ہوگا ایکہزار مین سے ایک آدمی فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ خوش ہو تم اور خوشخبری تمکو پہنچے کہ تمہارے جنس مین دو خلقت اور ہین کہ وہ بہی مثل تمہارے آدمی ہین اور وہ یاجوج اور ماجوج
ہین اور وہ نہایت کثرت کی جہت سے شمار سے خارج ہین اور اُنکی نہایت کو سوای خدا کے کوئی نہین جانتا ہی وہ سب کے سب مع تمیع کفار کے دوزخمین داخل ہونگے اور تمہاری شمار اُنکے مقابلہ مین
اُنکی مثل ایک موی سفید کے ہے کہ گاو سیاہ مین ہے اور یا مثل تل کے پہلو مین شتر کے اور مین امیدوار ہون کہ تم چہارم سب بہشتیونمین سے ہو صحابہ حضرت کے یہہ بات سُنکر خوشحال ہوئے اور بعد اُسکی حضرت نے
فرمایا کہ مین امیدوار ہون کہ تم میری اُمت کے آدمی تہائی سب بہشتیونکی ہو وہ لوگ یہہ سُنکر بہت خوش ہوئے پہر حضرت نے فرمایا کہ مین امیدوار ہون کہ تم لوگ میری اُمت کے آدمی دو تہائی
سب بہشتیونمین سے ہو اور جانو کہ بہشتیونکی ایکسو بیس صفین ہونگی اور اسّی صفین اُنمین سے میری اُمت کی ہونگی اور بعد اُسکی فرمایا کہ میری اُمت مین سے ستر ہزار آدمی ایسی ہونگے کہ بغیر حساب
کے بہشت مین جائینگے اور بعضی روایتمین ہے کہ عمر بن خطاب نے اُٹہکر کہا کہ یا رسولخدا کیا ستر ہزار بدون حساب کے بہشت مین جائینگے فرمایا کہ ہان ہر صف مین سے اُن اسّی صفون مین سے
ستر ہزار ہونگے کہ بغیر حساب کے بہشت مین جائینگے کہ وہ چہرہ مین لکہے ہوئے اور یا یہہ کہ ہر آدمی کے ہمراہ ستر ہزار مین سے ستر ہزار بغیر حساب بہشت مین جائینگے اور وہ مانند ماہ شب چہاردہ کے
جمال رو مین سے نکلتی ہین عکاشہ بن محصن کہڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسولخدا دعا کرو کہ مین بہی اُنمین سے ہون حضرت نے فرمایا کہ خداوندا تو اُسکو اُنمین سے کر اور بعد اُسکی ایکمرد انصار
مین سے کہڑا ہوا اور اُسنی کہا کہ یا رسولخدا میری واسطی بہی دعا کرو کہ مین بہی اُنمین سے ہوجاون فرمایا کہ عکاشہ نے تجہپر سبقت کی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ انصاری منافق تہا اسواسطی
حضرت نے اُسکے واسطی دعا نکی کہتی ہین کہ نضر بن حارث ہمیشہ جناب رسولخدا سے جہگڑتا تہا اور قرآن کو کہتا تہا کہ یہہ قصے ہین پہلی لوگونکے اور فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اور خدا
قادر نہین ہے زندہ کرنے پر اُسکی جو کہ مرگیا ہے اللہ تعالی نے اُسکے مقدمہ مین جو کہ تابع اُسکا تہا فرمایا کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعضا آدمیونمین سے مَنْ يُّجَادِلُ وہ شخص ہے کہ جہگڑا
کرتا ہے فِي اللّٰهِ بیچ کتاب خدا کے کہ اُسکو پہلی قصے کہتا ہے اور جہگڑتا ہے اُسچیز مین کہ جس سے خدا پاک ہے کہ فرزندونکو طرف اُسکی منسوب کرتا ہے اور مردہ کی زندہ کرنے پر اُسکو قادر نہین
جانتا ہے بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ نہ کوئی اُسکی دلیل رکہتا ہے اور نہ کوئی سند اُسکی پاس ہے وَّيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہے اُس جہگڑے مین كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ہر شیطان
سرکش کی کہ خدای تعالی کی فرمانبرداری سے وہ سرتابی کرتا ہے كُتِبَ عَلَيْهِ لکہا گیا ہے اوپر اُس شیطان کے لوح محفوظ مین اَنَّهٗ یہہ کہ تحقیق وہ شیطان وہ ہے کہ مَنْ تَوَلَّاهُ
جو کوئی کہ دوست رکہی اُس شیطان کو کہ پیروی اُسکی کرے فَاَنَّهٗ پس تحقیق کہ وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کردیگا اُس پیروی کرنیوالیکو راہ راست سے وَيَهْدِيْهِ اور راہ دکہلائیگا
اُسکو اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ طرف عذاب آتش سوزندہ دوزخ کی اور بعضے ضمیر علیہ کی جہگڑنیکی طرف پہیرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کوئی جہگڑا کرے خدا کے مقدمہ مین اور جو کہ پیرو اُسکا ہے وہ

دوزخ مین جائیگا خلاصہ یہہ ہے کہ جو کوئی علم نرکہتا ہو کہ دلیلین قائم کرے اور گفتگو کرنے پر قادر نہو اور خدا تعالیٰ کی افعال اور صفات مین گفتگو اور جھگڑا کرے تو اسکی سرشتہ عداوت اور
نفسانیت کا ظاہر ہاتہہ سے نکلکر گمراہی مین آپہنچے تبین فی اللہ اور شبہہ نہین ہے کہ جو شخص پیروان لوگونکا ہوتا ہے کہ جو پابند اپنی نفس کے خواہشونکے ہے اور بغیر دلیلین قائم کرتے تہے اور منحرف تہے طریق ہدایت سے
کہ وہ طریق جناب رسول خدا کا ہے اور وہ نہین ہے مگر آنکی اولاد طیبین کے پاس کہ وہ چراغ راہ ہدایت ہے اور نجوم آسمان نجات کے تہے البتہ وہ شخص مانند پیروان شیطان اور روساے کفار کی عذاب
دوزخ مین گرفتار ہوگا اور اکثر جھگڑا جو کفار کا قیامت کے مقدمہ مین تہا اسواسطے خدا تعالیٰ اسکی واقع ہونیکی دلیلین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اے آدمیو انکار کرنیوالو قیامت کے
اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ بیچ شک کے اٹھانیسے زندہ کرکے بعد مرنیکی تو چاہئے کہ نظر کرو تم اپنی حالت اول مین کہ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ پس تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو مِّنْ تُرَابٍ خاک
کہ اصل پیدایش تمہاری خاک ہے کہ تمہارے باپ کہ جو تمہاری اصل ہے اُسکو ہمنے خاک سے پیدا کیا ہے اور جو کوئی کہ قادر ہو کہ آدمی کو باین صورت خاک سے پیدا کرے تو البتہ ممکن ہے اور
وہ قدرت رکہتا ہے اس امر پر کہ ہڈیون اور گوشت کو جمع کرکے پہر زندہ کرے اور پہلی تو ہمنے مٹی سے تمکو پیدا کیا اور بعد اسکی غذاؤن سے منی کو آدمیونمین پیدا کرکے پیدا کیا ہمنے تمکو چنانچہ فرماتا ہے کہ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ پہر نطفہ سے کہ وہ پانی ہے کہ مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ سے نکلکر عورت کے رحم مین جمع ہوتا ہے اور سفید ہوتا ہے جیسے کہ آب منی کہ نہایت غلیظ اور گاڑہا ہو ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ
پہر خون بستہ سے کہ وہ نطفہ خون بنجاتا ہے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَۃٍ پہر گوشت سے کہ وہ خون گوشت ہوجاتا ہے اسطرح کا کہ اسکو چبا سکتے ہین اور مضغ کے معنے چبانیکے ہین مُّخَلَّقَۃٍ تمام خلقت کہ پورا بنا
ہوا ہو اور کسیطرح کا نقصان اور کمی اسمین کسیطرح کی نہو وَّغَیْرِ مُخَلَّقَۃٍ اور ناتمام خلقت کہ اسمین کسیطرح کی کمی ہوجاے کہ اسکی اعضا مین کسیطرح کا نقصان ہو اور بعضے کہتے ہین کہ غیر مخلقہ سے مراد
یہہ ہے کہ اپنی مدت کو نہ پہنچے اور پہلے ہی گر پڑے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نطفہ مثل آب بینی کی سفید غلظت کے ساتہہ ہوتا ہے اور عورت کی رحم مین چالیس روز رہتا ہے اور بعد اسکی خون
بستہ ہوجاتا ہے اور چالیس روز رحم مین توقف کرتا ہے اور پہر پارہ گوشت بنجاتا ہے برنگ سرخ اور اسمین کہین رگین ہین برنگ سبز مثل جال کے اور پہر ہڈیان ہوتی ہین اور انپر گوشت پہنایا جاتا ہے اور
کان اور آنکہہ اس سے اسمین نکلتے ہین اور رستے اعضا انکو متعین جاتے ہین اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب نطفہ قرار پکڑتا ہے عورت کی شکم مین تو خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہے اور پہر وہ فرشتہ
مناجات کرتا ہے کہ خداوندا یہہ نطفہ مرد ہوگا یا عورت اور رزق اسکا کہان سے ہوگا اور موت اسکی کہانسے ہوگی اور یہہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت پس فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ تو لوح محفوظ مین سے دیکہکر لکہہ
اور اسکی ہمراہ رہ وہ فرشتہ بحکم خدا سب حال لکہکر ساتہہ رہتا ہے جبتک وہ اپنی مان کی پیٹ مین سے نکلے حاصل یہہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم تمکو پہیرتے ہین ایک حال سے دوسرے حال پر تمہاری مان
کے شکم مین لِّنُبَیِّنَ لَکُمْ تاکہ بیان کرین ہم واسطے تمہارے ہر الشی بلیغ کو اور ایک صورت سے دوسری صورت پر پہیرنیکو اور اس الٹ پلٹ تمہاری کو دلیل ٹہرائین تمہاری دوبارہ
پیدا کرنے پر کہ جو شخص کہ ابتدا مین اسطرح سے پیدا کرتا ہے وہ بعد اسکی دوبارہ پیدا کرنیکی کیا قدرت نہین رکہتا ہے کہ جو کوئی نطفہ سے خون کرے اور خون سے گوشت کرے اور گوشت
سے اعضا بنائے اور پہر مردہ اعضا کو جمع کرکے دوبارہ بنا نہین کرسکتا ہے اور مفعول لنبین کا محذوف ہے یعنی لنبین ما لا ہو اور محذوف اسواسطے ہوا ہے کہ اسکی حذف ہونیسے اشارہ ہے اس امر
طرف کہ ان فعلونسے جو ظاہر ہوتی ہین قدرت و حکمت اسکی ایسی چیز ہے کہ احاطہ انکا نہین ہوسکتا ہے اور اسکی کنہ کو نہین پہنچ سکتے ہین اور فرماتا ہے کہ وَنُقِرُّ اور ٹہیراتے ہین ہم اور باقی رکہتے
ہین ہم فِی الْاَرْحَامِ بیچ رحمون کے یعنے عورتونکی پیٹونمین مَا نَشَآءُ جو کہ چاہتے ہین ہم اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک مدت مقرر تک کہ وہ وقت وضع کا ہے اور کمتر اسکا چہہ مہینے ہین اور زیادہ
اسکے دس مہینے ہین اور فرماتا ہے کہ ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ پہر نکالتے ہین ہم تمکو تمہاری ماؤنکے پیٹون مین سے طِفْلًا لڑکا کرکے اور یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے تمکو لڑکا بناکر نکالتے ہین ہم کہ تم
نہایت ضعیف و ناتوانی سے کچہہ نہین کرسکتے ہو اور طفلا کا لفظ مفرد آیا ہے واسطے دلالت کرنیکے جنس پر اور یا ہر واحد کے معنے مین ہے اور فرماتا ہے خدا کہ بعد اسکی دودہ پلاکر پرورش دیا
تمکو اور بعد اسکی غذاؤن سے پرورش پاکر سن بلوغ کو پہنچے تم اسقدر اسمین مقدر ہے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّکُمْ پہرتا کہ پہنچو تم نہایت سختی اپنی کو قوت اور عقل مین کہ وہ مابین تیس اور
چالیس سال کے ہے اور بعضونکے نزدیک اٹہارہوین سال سے ہے اور فرماتا ہے کہ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی اور بعض تم مین سے وہ شخص ہے کہ متوفی ہوتا ہے لڑکپن مین یا جوانی مین
وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اور بعض تم مین سے وہ شخص ہے کہ پہیرا جاتا ہے اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ طرف ناکارہ عمر کے کہ بڑہاپی کو پہنچتا ہے لِکَیْلَا یَعْلَمَ تاکہ نجانے مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ پیچہے جاننے ہر ایک شے
سے شَیْئًا کسی شے کو مثل حالت بچپن کے پہر ہوجاے کہ وہ سستی عقل کی اور قلت فہم کی ہے اور بہول جاتا ہے اس کام کو کہ جو کیا ہے اور نہین پہچانتا ہے اس چیز کو کہ جسکو جانتا تہا پس جو شخص کہ قادر
ہو اس امر پر کہ نطفہ سے آدمی بنائے اور پہر اسکو لڑکا بے عقل کرے اور بعد اسکی جوان عاقل اور فہیم کرے اور پہر اسکو ویسا ہی نادان مثل لڑکپن کے کردے کیا وہ قادر نہین ہے کہ مرنیکی بعد پہر زندہ
کرکے پہر ویسے ہی آدمی کرے اور یہہ بڑی حمق ہے جو لوگ کہ ایسی موٹی بات کو بہی نہین سمجہتے ہین اور خدا تعالیٰ نے بڑہاپے کو ارذل عمر فرمایا ہے اسواسطے کہ آدمی اس عمر مین امید صحت و زندگانی کی
نہین رکہتا ہے بلکہ جون جون عمر زیادہ ہوتی ہے قوت اور عقل کم ہوتی جاتی ہے اور ہمیشہ امیدوار موت اور فنا کا ہوتا ہے بخلاف لڑکپن کے کہ اسمین امید جوانی کی ہوتی ہے اور جوانی
مین امید بڑہاپی کی اور بڑہاپی مین سواے مرنیکی اور کیا ہے اور بعد اسکے دوسری دلیل بیان کرتا ہے کہ وَتَرَی الْاَرْضَ اور دیکہتا ہے تو اے آدمی زمین کو ھَامِدَۃً خشک اور مردہ اور پژمردہ
فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا پس جسوقت نازل کرین ہم عَلَیْھَا الْمَآءَ اوپر اسکی پانیکو اهْتَزَّتْ حرکت کرے روئیدگی سے یعنی ہلے وَرَبَتْ اور ابہرے وَاَنْۢبَتَتْ اور اگاوے مِنْ کُلِّ زَوْجٍ ہر قسم روئیدگی سے بَھِیْجٍ

تازہ اور تر اور یہ تازگی اُس قادر کے طرف سے ہی کہ جسنے زمین مُردہ کو پانی سے زندہ کیا ہی وہ اسپر بھی قادر ہے کہ مردوں کے سب اجزا کو جمع کر کے اُنہیں پہلی صورت پر پھر اُنکو کر دے ذٰلِکَ وہ یعنی جو کچھ کہ
مذکور ہوا ہے پیدا ہونا آدمی کا کئی حالتوں پر اور زندہ کرنا زمین کا بعد مرنے اور خشک ہونیکے بِاَنَّ اللّٰهَ سبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا هُوَ الْحَقُّ وہی حق اور ثابت ہے اپنی ذات میں تحقیق
جمیع صفات نیک کا وَاَنَّهٗ اور تحقیق وہ یُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتا ہی مُردوں کو وَاَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور تحقیق کہ وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جسکو چاہے مارے اور جسکو چاہے جلاوے اور سواے اسکے ہر چیز
پر اُسکی قدرت جاری ہے وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اور تحقیق قیامت آنیوالی ہی لَّا رَیْبَ فِیْهَا نہیں شک ہے بیچ اسکے یعنے اسکے ہونے میں کچھ شک نہیں ہے اور اُسمیں اعمال کی جزا ملیگی اور بعد
مرنے کے پھر زندہ ہونگے اور دلیلیں اسکی ہم بیان کر چکے ہیں وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ اور تحقیق کہ خدا اُٹھاویگا زندہ کر کے مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اُن شخصوں کو کہ بیچ قبروں کے ہیں یعنی اُٹھاویگا
سبکو موافق وعدے اپنے کے کہ جو وعدہ کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے کہا کہ تو مجھکو دکھلادے کہ خدا تعالےٰ روز قیامت کیونکر زندہ کر کے اُٹھاویگا وہ حضرت کو
بقیع کے مقبرہ میں لیگئے اور ایک قبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ اُٹھہ تو باذن خدا ایک شخص قبر میں سے مٹی جھاڑتا ہوا نکلا اور وہ کہتا تھا کہ ہائے ہلاکت اور پھر اُسکو کہا کہ داخل ہو جا تو وہ قبر میں پھر داخل ہو گیا
بعد اسکے دوسری قبر پر آئے اور کہا کہ نکل تو باذن خدا اُسمیں سے ایک جوان مٹی جھاڑتا ہوا نکلا اور وہ کہتا تھا کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ واشہد ان الساعة اٰتیة لا ریب
فیہا وان اللّٰہ یبعث من فی القبور اور کہا حضرت جبرئیل نے کہ اسیطرح سے اُٹھینگے آدمی زندہ ہو کر اور زندہ ہونیکا حال انشاء اللّٰہ تعالےٰ سورۂ زمر میں آویگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
دوسری روایت میں ہے کہ جسوقت خدا تعالےٰ ارادہ کریگا مردوں کے زندہ کرنیکا تو چالیس روز زمین پر مینہہ برسائیگا سب ہڈیاں اور گوشت اور رگیں پھر جمع ہو کر ملجاوینگی وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے
آدمیوں میں سے مَنْ یُّجَادِلُ وہ شخص ہے کہ جھگڑا کرتا ہی فِی اللّٰهِ بیچ کلام خدا کے اور بیچ اُسکی توحید اور قدرت میں واسطے نالیکے ابن حارث کے یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یا یہ ہے کہ پہلے تو وہ جھگڑتے تھے
اور اب اُنکی تابعین جھگڑتے ہیں بِغَیْرِ عِلْمٍ بدون علم کے اور سمجھ کے کہ کوئی دلیل اُنکے پاس نہیں رکھتے ہیں وَّلَا هُدًی اور نہ ہدایت کوئی کہ اُس سے مقصود کو پہنچیں وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ اور نہ
کوئی کتاب روشن ہے کہ اُس سے فرق درمیان حق اور باطل کے کریں بلکہ فقط پیروی لوگوں کی ہے ثَانِیَ عِطْفِهٖ یہ حال واقع ہوا ہے یعنی موڑنیوالا ہے وہ جھگڑنیوالا اپنے طرف اپنی کو یعنی اپنا شانہ اور گردن موڑنے
والا ہے کہ تکبر کرتا ہی دستور ہے کہ تکبر کرنیوالے اپنا شانہ اور گردن کو موڑتے ہیں دوسرے کو حقیر جانکر یہ موڑنا کنایہ تکبر سے ہے واسطے خدا نے اُس جھگڑنیوالے کو فرمایا کہ موڑنیوالا ہی داہنی جانب میں اپنے کو لِیُضِلَّ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تاکہ گمراہ کرے راہ خدا سے لوگوں کو کہ لوگ خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری نکریں لَهٗ فِی الدُّنْیَا واسطے اُس جھگڑنیوالے کے بیچ دنیا کے خِزْیٌ رسوائی ہے مثل قتل کے بدر کی لڑائی میں اور
ملامت مسلمانوں کی زبان پر وَّنُذِیْقُهٗ اور چکھاوینگے ہم اُسکو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے عَذَابَ الْحَرِیْقِ عذاب آگ جلانیوالی کا اور قیامت کے روز اُسکو کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور
عذاب بِمَا قَدَّمَتْ سبب اُسکے ہے کہ پہلے بھیجا یَدٰكَ ہاتھوں تیرے نے کہ کفر اور گناہ جو تونے کیا تھا اُسکی سزا یہ ہے وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ اور تحقیق اللّٰہ نہیں ہے ظلم کرنیوالا لِّلْعَبِیْدِ
واسطے بندوں کے بلکہ جزا اُنکے اعمال کی ہی جیسا اُنہوں نے دنیا میں کیا تھا ویسی ہی یہاں اُنکو جزا ملی اور جسوقت خدا تعالےٰ ظالم نہوا تو عدالت اُسپر واجب ہوئی کہ موافق عمل کے جزا دیوے اور اگر کبھی گناہوں سے
درگذر کرے اور معاف کرے تو یہ فضل اُسکا ہی اور یہ مخالف عدالت کے نہیں ہے البتہ اگر کسی بے جرم کو عذاب کرے تو یہ مخالف عدالت کے ہی اور یہ خدا تعالےٰ پر روا نہیں ہے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ صحرائی
عرب لوگ مدینہ میں جاکر اسلام قبول کیا پس جسکو کوئی مرض لاحق ہوا اور اُسکی عورت نے بیٹا جنا اور اُسکی گھوڑی نے بچھیرا دیا اور اُسکی مواشی نے بہت بچے دیئے تو کہا کہ اسلام بہت اچھا دین ہے اور
جسکا حال اسکے برعکس ہوا تو اُسنے کہا کہ یہ دین اچھا نہیں ہے اور اسلام سے مرتد ہو گیا اور ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ ایک یہودی ایمان لایا اور بعد اسکے آنکھہ اُسکی درد کرنے لگی یہانتک کہ بینائی
اُسکی جاتی رہی اور سواے اسکی اور بلائیں بھی اُسکو پیش آئیں رسول خدا صلعم سے جاکر کہا کہ میں نے اسلام کو شوم پایا میرا اسلام توڑ دو حضرت نے فرمایا کہ اسلام نہیں توڑا جاتا وہ یہودی مرتد ہو گیا اور یہ
آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے آدمیوں میں سے مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ وہ شخص ہے کہ پرستش کرتا ہی خدا کو اور تسلیم کیا ہی اُسکی وحدانیت کو عَلٰی حَرْفٍ اوپر ایک کنارہ کے واسطے
یعنے متردد ہو کر ایک کنارہ ہے پر دین اسلام کے اور اُسکے وسط میں نہیں ہے تاکہ استقلال کے ساتھ ہو اور بسبب قدرت رکھنے کے وحدانیت کے دلیلوں پر اور دین اسلام کے حق ہونیکے ثابت کرنے پر شبہہ میں پڑ کر دین حق سے
منحرف ہوتا ہے جیسے کہ کوئی لشکر کے کنارہ پر کھڑا ہو اور فتح اور ظفر نصیب اُس لشکر کے ہو تو مطمئن ہو کر اُنمیں جاکر شریک ہو جاوے اور غنیمت کے لینے میں مستعد ہو اور اگر اُس لشکر کو شکست حاصل ہو تو وہ
شخص کنارے سے ایک سمت کو علیحدہ ہو کر بھاگ جاوے ایسا ہی حال اُس شخص کا ہی چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہی کہ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ۨاطْمَاَنَّ پس اگر پہنچی اُسکو نیکی مثل صحت اور تونگری کے تو اطْمَاَنَّ مطمئن
ہوتا ہے اور ثابت رہتا ہے دین پر بِهٖ بسبب اُس نیکی کے وَاِنْ اَصَابَتْهُ اور اگر پہنچی اُسکو فِتْنَةُ ۨ کوئی بلا یا آزمائش کہ جس میں آدمی کے صبر کا امتحان ہوتا ہے مثل فقیری اور مرض کے انْقَلَبَ
عَلٰی وَجْهِهٖ پھر جاتا ہی اوپر منہ اپنے کے یعنی اسلام سے طرف کفر کے پھر جاتا ہے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ نقصان میں ہوا دنیا اور آخرت میں دنیا میں تو اسواسطے کہ ہی مراد کو نہ پہنچا اور جو کچھ کہ مدعا اُسکا تھا
صحت بدن کی اور فراغت مال کی اُس سے محروم رہا اور آخرت میں اسواسطے کہ بسبب مرتد ہونیکے عذاب ابدی میں گرفتار ہوا اور بعضوں نے خسر کو خاسر پڑھا ہی ذٰلِكَ یہ نقصان دنیا اور آخرت کا هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ وہ نقصان ظاہر ہے کہ نزدیک عقلا کے اُس سے بڑھکر اور کیا نقصان ہو گا کہ دنیا میں بھی جیسا کہ ناداری اور بیماری کے بلا میں مبتلا رہا اور آخرت میں بھی دوزخ میں گرفتار رہا کہ ہمیشہ کو
آگ میں جلا کیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ وحدانیت خدا کو اور خالی ہوئے وہ عبادت کرنیسے اُن لوگوں کی پرستش کرتے ہیں وہ سواے خدا کے اور رد کرتے

پس نکلے وہ شرک سے اور نہ جانا انہوں نے کہ محمد صلعم پیغمبر خدا کا ہے پس وہ عبادت کرتے ہیں خدا کو شک کرکے محمد میں اور اُس چیز میں کہ جو محمد خدا کے یہاں سے احکام شرع کا لایا ہے پس آئے وہ رسول خدا کے
پاس بعد کہا حضرت سے کہ ہم استغفار کرتے ہیں اگر ہم بہت مالدار ہو گئے اور عافیت سے رہے تو جانینگے کہ محمد صلعم پیغمبر حق ہے اور اگر اسکے بالعکس ہوا تو ہم نجانینگے اور فرماتا ہے خدا یَدْعُوْا پکارتا ہے وہ مرتد اسلام
سے پھر جانیوالا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوائے خدا کے مَا لَا یَضُرُّہٗ اُس چیز کو کہ نہیں ضرر پہنچاتی ہے وہ اُسکو کہ جو کوئی اُسکی پرستش کرے وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ اور اُس چیز کو کہ نہ نفع پہنچاتی ہے
اُسکو کہ اگر کوئی اُسکی پرستش کرے ذٰلِکَ وہ پکارنا اور پرستش کرنا غیر خدا کا ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ وہ وہی گمراہی ہے حق سے یَدْعُوْا پکارتا ہے لَمَنْ ضَرُّہٗ البتہ اُسکو کہ ضرر اُسکا کہ وہ قتل ہونا
دنیا میں اور عذاب ہے آخرت میں اَقْرَبُ زیادہ نزدیک ہے مِنْ نَّفْعِہٖ فائدہ اُسکے سے کہ وہ اُسکے گمان میں امید ہے اُسکی شفاعت کی اسواسطے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ ہم ان بتوں کی
عبادت اسواسطے کرتے ہیں کہ یہ ہماری شفاعت خدا کے ہاں کرینگے اسواسطے خدا نے فرمایا ہے کہ پکارنا انکے میں ضرر زیادہ نزدیک ہے کہ اُسکے طفیل سے وہ قتل ہوں دنیا میں اور آگ میں جلیں آخرت میں
اور نفع انکی عبادت کا کہ وہ امید انکی شفاعت کی ہے وہ فقط اُمید ہے کہ نہ برآئیگی اسواسطے کہ بت کیا شفاعت کرینگے اور عرب کا دستور ہے کہ جو چیز کہ ہونیوالی ہو اُسکو کہتے ہیں کہ یہ قریب تر ہے فلانی شے
سے کہ جو نہیں ہونیوالی ہے فرماتا ہے خدا لَبِئْسَ الْمَوْلٰی البتہ برا دوست ہے وہ کہ جسکا ضرر نزدیک ہے اُسکے نفع سے وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ اور البتہ برا ہے وہ مصاحب کہ اُسکے ہمراہ رہتا ہے اور اُس سے
اختلاط رکھتا ہے کہ اُس سے سوائے ضرر کے کچھ حاصل نہیں ہے اور اب اللہ تعالے ایمان لانیوالوں کا ذکر کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا داخل کریگا اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وہ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بہشتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ نیچے درختوں انکے سے نہریں اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ تحقیق کہ خدا کرتا ہے مَا یُرِیْدُ جو کچھ کہ
ارادہ کرتا ہے موافق مصلحت اور حکمت کے اور اُسکے عذاب اور ثواب کا کوئی مانع نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ ایک گروہ نے غطفانیوں سے اسلام کے قبول کرنے میں توقف کرکے کہا کہ ہم محمد صلعم کی دوستی کو نہ پہنچینگے
اور وہ مغلوب ہوگا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی مَنْ کَانَ یَظُنُّ اور اُسکے پہلے ایک قدر محذوف ہے ان اللہ ناصر رسولہ فی الدنیا والآخرۃ تحقیق خدا نصرت کرنیوالا پیغمبر اپنے کا ہے بیچ دنیا اور
آخرت کے مَنْ کَانَ یَظُنُّ یعنی جو شخص کہ گمان کرے پیغمبر کے دشمنوں میں سے اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَہُ اللّٰہُ یہ کہ ہرگز نہ نصرت کریگا اپنے پیغمبر کی فِی الدُّنْیَا بیچ دنیا کے اُسکے دشمنوں پر اُسکو
غالب کرنے کی مقدمہ میں وَالْاٰخِرَۃِ اور بیچ آخرت کے اُسکا درجہ بلند کرنے میں اور شفاعت کا حکم دینے میں فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ پس چاہیے کہ اپنے غیظ کے دور کرنیکو دراز کرے وہ شخص رسی کو
اِلَی السَّمَآءِ طرف آسمان کے یعنے اپنے گھر کی چھت پر کہ ایک سرا تو اُسکا چھت پر ہو اور دوسرا سرا اُسکا اپنے بدن سے باندھکر لٹکائے ثُمَّ لْیَقْطَعْ پھر چاہیے کہ کاٹ ڈالے اُس رسی کو تاکہ زمین
پر گر کر مر جائے اور یا یہ کہ رسی کو گردن اپنی باندھکر گلے کے سانس کو قطع کرے مثل اُس شخص کے کہ جسپر غصہ غالب ہو اور وہ ایسا کرتا ہے اور یا یہ کہ رسی باندھکر آسمان پر پہنچے اور پیغمبر کی نصرت کو منع کرے
فَلْیَنْظُرْ پس چاہیے کہ نظر کرے اور دیکھے کہ ھَلْ یُذْھِبَنَّ کَیْدُہٗ کیا لیجاتا ہے مکر اُسکا اور یہ حیلہ اور کاریگری اُسکی مَا یَغِیْظُ اُس چیز کو کہ غصہ میں لائی ہے یا منعہ یہ یعنے دیکھے وہ شخص
کہ یہ حیلہ اُسکا لیجاتا ہے غصہ کرنے اُسکے کو وَکَذٰلِکَ اور ایسی ہے یعنے جیسا کہ ان آیتوں کو نازل کیا ہے اور ایسا ہی اَنْزَلْنٰہُ نازل کیا ہے ہم نے اس قران کو اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ آیتیں ظاہر اور روشن جو حکام
اور اخبار اور نصیحتوں میں وَّاَنَّ اللّٰہَ اور تحقیق خدا یَھْدِیْ ہدایت کرتا ہے ان آیتوں سے مَنْ یُّرِیْدُ جسکو کہ ارادہ کرتا ہے توفیق اور لطف عطا کرکے اُن لوگوں میں سے کہ طالب ہیں وہ حق کے اور
معجزات میں اور وحدانیت خدا کی دلیلوں میں تامل کرتے ہیں اور اپنی فکر کو کام فرماتے ہیں وہ لوگ کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد اور انکار کے خدا کی قدرت کی نشانیوں میں تامل اور فکر نہیں کرتے ہیں
اور حق کیطرف راہ لیجانیوالی آیتوں کو نہیں سنتے ہیں اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ہیں وَالصّٰبِئِیْنَ اور
ستارہ پرست وَالنَّصٰرٰی اور نصرانی وَالْمَجُوْسَ اور آتش پرست وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اور لوگ کہ شرک کیا ہے انہوں نے اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بَیْنَھُمْ تحقیق کہ خدا جدائی کریگا درمیان انکے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے
اپنے حکم محکم سے تاکہ اہل حق اہل باطل سے جدا ہو جائے اور اہل حق کو سفید روئی کی علامت سے اور اہل باطل کو سیاہ روئی کی نشانی سے فرق کرے اور یا یہ کہ جیسکہ کوئی لایق اپنے جزا کے ہے ویسی ہی جزا
دیکر ہر ایک کو جدا کرے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ اوپر ہر چیز کے گواہ ہے اور ہر ایک کے حال سے خبردار ہے پس ہر ایک کو موافق انکے اعتقاد کے جزا دیگا اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اے محمد صلعم یہ
خطاب حضرت کیطرف ہے اور مراد اُس سے امت کے آدمی ہیں یعنے کیا نہیں دیکھا اور جانا اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا یَسْجُدُ لَہٗ سجدہ کرتے ہیں واسطے اُسکے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کہ بیچ آسمانوں کے ہیں مثل
ملایکہ کے وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کہ بیچ زمین کے ہیں مومنین جن وانس کو سجدہ کرتے ہیں از روئے طاعت اور عبادت کے وَالشَّمْسُ اور آفتاب وَالْقَمَرُ اور مہتاب وَالنُّجُوْمُ اور ستارے وَالْجِبَالُ اور
پہاڑ وَالشَّجَرُ اور درخت وَالدَّوَآبُّ اور چارپائے خدا تعالی نے اس آیت میں ملایکہ اور جن اور انسان کے سوا فقط شمس و قمر اور نجوم اور جبال اور شجر اور دواب کا ذکر کیا ہے اور حال یہ ہے کہ اسکو سب
سجدہ کرتی ہیں انکا ذکر انکی شہرت کیواسطے کیا ہے اور مَن کا لفظ من فی السموات و من فی الارض میں سب مخلوقات کو شامل ہے اور سجدہ ملایکہ اور جن اور انسان کا تو بندگی ہے اور انکے سوا اور چیزوں کا
سجدہ اس طرح سے ہے کہ سب اُسکے حکم میں ہیں کہ اُسکی تدبیر انمیں جاری ہے اور جسطرح چاہتا ہے انمیں تصرف کرتا ہے اور وہ اُس تصرف کو قبول کرتے ہیں وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور بہت سے مومنین سے سجدہ کرتے ہیں
طاعت کا خدا کو وَکَثِیْرٌ اور بہت سے آدمی کہ جنہوں نے انکار کیا ہے سجدہ کا حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ ثابت ہوا ہے اوپر انکے عذاب بسبب کفر اور نہ سجدہ کرنیکے وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ جسکو کہ خوار کرے خدا اسکو
عذاب ابدی دوزخ میں گرفتار کرے فَمَا لَہٗ پس نہیں ہے واسطے اُسکے مِنْ مُّکْرِمٍ کوئی گرامی کرنیوالا اور نوازندہ کہ رحم کرکے اُسکو بہشت میں داخل کرے اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ تحقیق اللہ کرتا ہے

مَا يَشَآءُ جو چاہتا ہے اور یہہ سجدہ قرآن مین سجدہ ششم ہے اور اگرچہ یہہ سجدہ سنت ہے لیکن اس سجدہ کا بجا لانا بہت فضل ہے تاکہ کثیر اول مین سے ہووے نہ کثیر ثانی مین سے اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ صحابہ رسول خدا سے نزاع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر ہمارا مقدم ہے اور دین ہمارا قدیم ہے اور ہم حق پر ہین تم سے زیادہ سزاوار ہین مومنین نے
جواب مین کہا کہ ہم تمہارے پیغمبر کو اور سب پیغمبرون کو برحق جانتے ہین اور تمہاری کتاب کو اور پہلی سب کتابون پر ہم ایمان لاتے ہین تم باوجودیکہ ہمارے پیغمبر کو اور ہماری کتاب کو جانتے ہو کہ یہہ حق ہین پر
حسد سے تم انپر ایمان نہین لاتے ہو پس حق ہماری طرف ہے نہ تمہاری طرف حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ هٰذَانِ خَصْمَانِ یہہ دو گروہ جہگڑنیوالے اخْتَصَمُوا جہگڑا کیا انہون نے فِي رَبِّهِمْ بیچ دین پروردگار
اپنے کے اور خصم کا لفظ واحد پر اور جمع پر دونو پر بولا جاتا ہے اور یہان مراد خصم سے فرقہ اور گروہ ہے یعنی ان دو گروہ نے اسمین جہگڑا کیا دین خدا مین پیچ جہگڑے ہین۔ ابوذر غفاری سے منقول ہے کہا کہ قسم کہاتا ہون مین
خدا کی کہ یہہ آیت چہہ آدمیونکے حق مین نازل ہوئی ہے تین ان مین سے کافر ہین اور تین مومن ہین کہ انہون نے روز جنگ بدر سے سبقت کی جنگ کے تئین کافرون مین سے تو عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ اور
ولید بن عتبہ اور مومنین مین سے حمزہ اور علی ابن ابیطالب اور عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب ہے اور تفصیل اسکی جنگ بدر کی ذکر مین ہے کہ جو پہلی پارہ سے ذکر اسکا ہو گیا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ حمزہ نے تو
دلیری کر کے عتبہ کو مار لیا اور علی کی کمک سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا اور عبیدہ کو شیبہ نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ چہہ فرقونکی شان مین نازل ہوئی ہے یہود اور صابئین اور نصاریٰ
اور مجوس اور مشرکین اور مومنین اور خدا تعالیٰ نے مومنین کو ایک فرقہ مقرر کیا ہے اور ان پانچون فرقونکو ایک فرقہ سو علیحدہ کہ وہ سب کافر ہین الکفر ملة واحدة فَالَّذِينَ كَفَرُوا پس جو لوگ کہ
کافر ہوئے ان نو فرقو مین سے قُطِّعَتْ لَهُمْ قطع کئی گئی ہین واسطے انکے ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ کپڑے آگ سے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ وہ کپڑے تانبے کے ہونگے کہ آگ سے زیادہ انکی حرارت
ہوگی اور تمام بدن کا احاطہ کرینگی وہ اور باوجود اسکے يُصَبُّ ٹپکایا جائیگا مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ اوپر سرون انکے سے الْحَمِيمُ پانی گرم کہولتا ہوا کہ نہایت حرارت سے يُصْهَرُ بِهِ گل جائیگا
اور گداختہ ہو جائیگا ساتھہ اسکی مَا فِي بُطُونِهِمْ جو کچھہ کہ انکی پیٹون مین ہے کیا چربی اور انتڑیان سب جل جائینگے وَالْجُلُودُ اور چمڑے یعنی اثر انکی حرارت کا چمڑون تک پہنچیگا کہ
وہ بہی گل جائینگے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر زمین پر ٹپکے ایک قطرہ دنیا کی پہاڑون پر گرے تو سب گل جائین اور پگل جائین وَلَهُم اور واسطے ان کفار کے عذاب کرنیکی لئے
مَّقَامِعُ گرز ہین مِنْ حَدِيدٍ لوہے سے کہ بڑی سختی سے ملائکہ انپر مارینگی كُلَّمَا أَرَادُوا جب ارادہ کرینگی وہ کفار أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا یہہ کہ نکل جائین وہ اس آتش دوزخ سے مِنْ غَمٍّ
غم اور اندوہ کی جہت سے أُعِيدُوا فِيهَا پہر جائینگے بیچ اسکی کہ انکو ملائکہ پکڑ کر پہر آگ مین ڈال دینگی گرز مار کر اور کہا جائیگا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ اور چکہو تم عذاب آگ جلانیوالے کا

ع

ذکر آتش دوزخ

اور ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ اگر ایک گرز اسمین سے زمین پر رکہی جاوے اور سب جن و انسان اکہٹے ہو کر اسکو اٹھائین تو ہرگز نہ اٹہا سکینگے اور ابی بصیر نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ مینے ان حضرت سے عرض کی کہ ای فرزند رسول خدا مجھکو ڈراؤ کہ دل میرا سخت ہو گیا ہے فرمایا کہ ایکمرتبہ جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور بہت گہبرائے ہوے غمگین تہے اور پہلی اس سے تبسم کرتے ہوے اور
خندان آتے تہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ای جبرئیل کیا سبب ہے کہ تم آج اداس ہو اور رنجیدہ ہو کر آئے ہو کہا کہ یا رسول خدا اب دہو کنیان آتش دوزخ کی رکہی گئی حضرت نے پوچھا کہ کیا ہین
دہو کنیان آتش دوزخ کی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے آتش دوزخ کو کہ وہ ایکہزار برس دہونکائی گئی یہانتک کہ سفید ہو گئی اسکے بعد اسکی ایکہزار برس دہونکائی گئی یہانتک کہ وہ
سرخ ہو گئی اور بعد اسکی ایکہزار برس دہونکائی گئی یہانتک کہ وہ سیاہ ہو گئی پس وہ سیاہ ہے اور دہان بالکل اندہیرا ہے اور اگر ایکقطرہ درخت ضریع کا جو کہ دوزخیونکی کہانیکو ملیگا دنیا
کی لوگونکی پانی مین ملجائے تو اسکی بدبو سے سب مر جائین اور اگر ایک حلقہ اس زنجیر کا جو کہ دوزخیونکو پہنائی جائیگی اور طول اسکا ستر ہاتہہ ہے دنیا مین رکہا جاوے تو تمام دنیا اسکی حرارت
سے گداختہ ہو جاوے اور اگر پاجامہ دوزخیونکے پاجامون سے درمیان آسمان اور زمین کے لٹکایا جاوے تو تمام اہل دنیا اسکی بدبو سے مر جائین رسول خدا صلعم یہہ سنکر بہت روئے اور جبرئیل بہی
رونے لگے اللہ تعالیٰ نے انکی پاس ایک فرشتہ کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ تمہارا خدا تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ مینے تمکو دوزخ سے امن مین کیا اور اگر تم گناہ کروگی تو تمکو بہی عذاب کرونگا
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعد اسکی رسول خدا کو کسی نے خندان نہ دیکہا اور دوزخی تو دوزخکو بڑا جانینگے اور بہشتی بہشت کو بڑا جانینگے اور دوزخی جسوقت دوزخ مین داخل
ہونگے تو ستر ہزار برس تک نیچے کو چلی جائینگے اور جسوقت اسکی بلندی پر پہنچینگے تو لوہے کی گرزون سے کوٹے جائینگے اور اسکی تحت مین گرز زمین مار کر گرا دئے جائینگے اور یہی ماجرا ہے
قول حق تعالیٰ سے كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ پہر پکہلا جائینگے چمڑے انکے اور چمڑون سے حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ ای ابو بصیر یہہ
کافی ہے تجہکو کہا کہ کافی ہے مجہکو کافی ہے مجہکو یہہ حال تو ان دونو فرقون مین سے ایک فرقہ کا ہے جو کہ کافر ہے اور اب اللہ تعالیٰ دوسرے فرقہ کا حال بیان کرتا ہے

ذکر بہشتیان

جو کہ مومن ہے چنانچہ فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ تحقیق اللہ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا داخل کریگا ان لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین
انہون نے اچہے جَنَّاتٍ تَجْرِي بہشتون مین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے درختون انکی سے نہرین يُحَلَّوْنَ فِيهَا آراستہ کئی جائینگے وہ بیچ
ان بہشتونکی مِنْ أَسَاوِرَ کنگنون سے مِن ذَهَبٍ سونے کے سے وَلُؤْلُؤًا کا عطف اساور پر ہے اور اہل مدینہ اور عاصم اسکو منصوب پڑہتے ہین اور عطف کا محل
اساور پر کرتے ہین یعنی آراستہ کئی جائینگے موتیون سے وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا اور لباس انکا بیچ ان بہشتون کے حَرِيرٌ ریشمی ہے حدیث مین آیا ہے کہ پہننا ریشمی کپڑے کا جسمین

سوا ریشم کے اور کوئی چیز مباح آمیختہ نہو اور پہننا طلا کا مردون پر حرام ہی اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دنیا مین مردون پر حرام کیا تو انکی تسلی کیواسطے فرمایا کہ یہہ دونو چیزین
انکی واسطے بہشت مین ہونگی اگر ایمان لائینگے اور اچھی عمل کرینگی اور ابی بصیر سے منقول ہی کہ مینے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ مین فدا ہون آپ پر مجھکو آرزومند کیجئے
فرمایا کہ ای ابو محمد کمتر بہشت کی نعمتون مین سے یہہ ہے کہ خوشبو اسکی ایکہزار برس کی راہ سے آئیگی اور کمتر بہشتی وہ ہے کہ اگر اسکی بہشت مین جن و انس سارے چلے جائین تو انکے واسطے
کہانا اور پینا فراغت سے میسر ہو اور جو کچھہ کہانا اور پینا وہان موجود ہے اسمین کسیطرح کی کمی نہوگی اور کمتر بہشتی کے اسقدر مکان ہونگے کہ جسوقت وہ بہشت مین داخل ہوگا
وہ تین باغ اسکو ملینگے اور جسوقت اول کمتر مین داخل ہوگا تو اسکی کثرت سے اسمین حورین اور غلمان اور نہرین اور میوے دیکھیگا کہ آنکہہ تو اسکی ٹھنڈی ہوی اور دل اسکا خوشی
سے پر ہو جائیگا اور جسوقت اسکو دیکھکر خدا کا شکر کریگا تو اسکو کہا جائیگا کہ سر اپنا بلند کر طرف باغ دوسرے کے اسمین دیکھیگا کہ وہ نعمتین ہین کہ پہلے مین نہین اسوقت
کہیگا کہ ای پروردگار میرے یہہ باغ مجھکو بخشدی خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ یہہ مین تجھکو دیدون تو شاید تو اور طلب کرے بہشتی کہیگا کہ خداوندا بس ہی یہی باغ مجھکو دے بس جسوقت
اوس باغ مین داخل ہوگا تو خدا کا شکر کریگا تب حکم ہوگا کہ اس تیسری باغ کا ہی دروازہ اسکی واسطے کہولو اور اسکو کہا جائیگا کہ سر کو اٹھا کر اوپر دیکھہ بس جسوقت دروازہ کہلیگا
اور وہ اسمین داخل ہوگا تو اسمین چند در چند زیادہ نعمتین دونو پہلے باغون سے دیکھیگا اسوقت نہایت خوش ہوگا اور خدا تعالیٰ کا شکر کریگا اور کہیگا کہ ای پروردگار میرے
واسطے تیری حمد ہے کہ جسکی شمار نہین ہے احسان کیا تونے مجھپر بہشتونکی دینی مین اور نجات دی تونے مجھکو آتش جہنم سی ابو بصیر کہتے ہین کہ یہہ سنکر مین رویا اور عرض کی مینے کہ ای
فرزند رسول خدا کچھہ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کہ ای ابو محمد جنت مین ایک نہر ہی کہ اسکی کنارون مین لڑکیان اگتی ہین جسوقت مومن ادہر گزریگا اور اسکو خوش معلوم ہوگی تو
اسکو اکہاڑ لیگا اور اسکی جگہہ خدا تعالیٰ دوسری پیدا کریگا اور ابو بصیر کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ کچھہ اور فرمائیے فرمایا کہ ای ابو محمد مومن کے آٹھہ سو زوجہ تو باکرہ ہونگی اور چار سو
غیر باکرہ اور دو زوجہ حور عین ابو بصیر نے پوچھا کہ وہ باکرہ ہمیشہ اپنی بکارت سے رہینگے فرمایا کہ ہان وہ بعد صحبت کے باکرہ بنجائینگے اور پوچھا ابو بصیر نے کہ حور عین کس چیز سے
بنی ہوئی ہین فرمایا کہ بہشت کی خاک نورانی سی اور اسکی ساق کا مغز ستر پوشاک مین سے معلوم ہوگا ایسی نازک ہوگی وہ اور جگر اسکا آئینہ مرد کا ہوگا اور مرد کا جگر آئینہ
اسکا ہوگا پوچھا کہ واسطے انکی کوئی کلام ہی فرمایا کہ ایسا کلام شیرین ہوگا کہ مخلوقات مین کسینے نہین سنا ہوگا پوچھا کہ کیا کلام ہوگا فرمایا کہ نرم آواز سے کہینگے کہ ہم ہمیشہ رہنے والے ہین کبہی نہین
مرینگی اور ہم نازک ہین کبہی نہ سخت ہونگی اور ہم ہمیشہ قیام کرنیوالے ہین کبہی کوچ کرینگے اور ہم راضی ہونیوالے ہین کبہی ناراض ہونگے خوشی ہو جو اسکی واسطے کہ جسکے لئے
ہم پیدا کئے گئے ہین اور خوشی ہو جو اسکی واسطے کہ جو ہمارے واسطے پیدا کیا گیا ہو اور ہم وہ عورتین ہین کہ اگر ہمارا گیسو درمیان زمین اور آسمان کی لٹکایا جاے تو البتہ
پوشیدہ کرے نور اسکا بینائی کو اور فرماتا ہی خدا کہ وَهُدُوا اور راہ دکہلائی جائینگے وہ مومنین اِلَى الطَّيِّبِ طرف پاکیزہ کی مِنَ الْقَوْلِ بات سے کہ
بہشت مین لغو اور فحش باطل نہوگی اور کہتے ہین کہ وہ کلمہ پاکیزہ وہ ہوگا کہ جسوقت بہشت پر نظر پڑیگی تو کہینگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا یعنے شکر ہی واسطے خدا کے
کہ جسنے ہمکو ہدایت کی واسطے اسکی اور جسوقت بہشت مین داخل ہون تو کہین کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن یعنی شکر ہے واسطے خدا کی جو کہ لیگیا ہم سی رنج کو اور جسوقت اپنی
مقامون مین جاکر ٹہیرین تو کہین کہ الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یعنی شکر ہے واسطے اس خدا کے کہ جسنے سچا کیا ہمسے وعدہ اپنی کو اور یا یہہ کہ بہشت مین سلامتی اور
مبارکی کہینگے اور منقول ہی کہ مراد اس کلمہ پاکیزہ سی توحید اور خالص کرنا عمل کا ہی واسطے خدا کی اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے استغفار ہے اور بعضونکے نزدیک مطلق ذکر الہی
ہی اور نصیحت مسلمانونکو اور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سی منع کرنا وَهُدُوا اور راہ دکہلائے جائینگے وہ مومنین اِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ طرف راہ حمید کی گئے کہ مستحق حمد کا الٰہی
وحدہ تعالیٰ ہی اور اسکی راہ کیطرف وہ ہدایت کئے گئے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ حمزہ اور جعفر اور ابو عبیدہ اور سلمان فارسی اور ابو ذر اور مقداد اور عمار
ہین کہ امیر المومنین کیطرف ہدایت کئے ہوئے ہین اور اب خدا تعالیٰ کفار کی بدفعالی کو بیان کرتا ہی کہ اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا ہی انہون نے خدا اور پیغمبر کا وَيَصُدُّونَ اور بند
کرتے ہین وہ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا کی سے کہ ایمان اور طاعت ہی لوگونکو منع کرتے ہین وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد الحرام سی کہ مسلمانونکو وہان جانے نہین دیتے اور طواف کے
مانع ہوتے ہین مراد اس سے روز حدیبیہ ہے کہ جناب رسولخدا مع صحابہ مدینہ سے تشریف لائے تہے طرف مکہ کی اور کفار نے مسجد الحرام مین انکو واسطے طواف کے نہ جانے دیا تہا الَّذِي جَعَلْنَاهُ کہ وہ مسجد کیا
ہی ہمنے اسکو لِلنَّاسِ واسطے آدمیونکی کل کے کہ سب جو چاہی اسمین جائین اور طواف کرین اور نماز پڑہین اور خصوصیت کسیکی نہین ہے سَوَاءً برابر ہے الْعَاكِفُ فِيهِ رہنے والا بیچ اسکی
وَالْبَادِ اور باہر آنیوالا صحرا کیطرف سے اور سواء خبر ہی العاکف کی کہ مقدم ہی مبتدا پر اور حفص نے سواء کو منصوب پڑہا ہی مفعول جعلنا کا مقرر کرکے اور سواء کہ مصدر ہے اسکو اسم فاعل کے
معنے مین یعنے مستوی کے معنے لیکر العاکف کو فاعل مستوی کا کہتے ہین یعنی کیا ہے ہمنے اس مسجد کو واسطے کل آدمیونکے کہ برابر ہونیوالا ہے مقیم اسکا اور باہر سے آنیوالا اور خبر ان الذین میں ان کی محذوف ہے اور وہ نذیقہم عذابا
الیما ہی یعنی تحقیق جن لوگون نے کفر کیا ہے اور بند کرتی ہین راہ خدا سے اور مسجد الحرام سی چکہائینگے ہم انکو عذاب دردناک غرض یہہ ہے کہ حاجیونکو کہین جانیسے منع نہ کرنا چاہیے اور مکانون کا

مکہ کے کرایہ بھی نہ لینا چاہئے کہ مکروہ ہی بلکہ حاجیونکو اپنے گھر میں جگہہ دینی چاہئے کہ وہ حج کر کے چلے جائیں اور جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ سے حج کرنیوالے برابر چلے آتے تھے کسی نے منع نہیں کیا حاجیوں کو لیکن معاویہ نے کہ اُسنے حاجیوں کو منع کیا خلاف حکم خدا کے اور دروازہ پر اسکے دو کواڑ لگا دئے اور فرماتا ہی خدا وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ اور جو شخص کہ ارادہ کرے بیچ اسکے ساتھ پھر جانے کے راہ راست سے بسبب ظلم کے بدون حق کے شرک کرکے نُذِقْهُ چکھاوینگے ہم اُسکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ عذاب دردناک سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد الحاد سے سوائے خدا کے اور کسی کی پرستش کرنی ہے اور واجب ہی خدا پر کہ اُسکو عذاب دردناک چکھاوے اور ایک روایت یہ ہی کہ ہر ظلم الحاد ہی اور خادم کو بدون گناہ کے مارنا الحاد ہی اور ادنے الحاد سے سوال کیا گیا امام سے تو فرمایا کہ وہ تکبر ہے اور بعضی روایت میں ہے کہ ظلم کرنا اپنے نفس پر مثل چوری کے یا کسی آدمی پر ظلم کرنا مکہ میں الحاد ہی اور بعضے آدمی کہتے ہیں کہ مکہ میں بدون احرام کے داخل ہونا الحاد ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں ہر امر ممنوع کرنا الحاد ہی یہانتک کہ خادم کو گالی دینی اور بعضے کہتے ہیں کہ مکہ میں گناہ کا ارادہ کرنا بھی الحاد ہی گو گناہ نہ کرے اسواسطے کہ مکہ کے سوا اور جگہہ اگر گناہ کا ارادہ کرے تو وہ گناہ لکھا نہیں جاتا جبتک کہ وہ گناہ کرے نہیں اور اگر حرم مکہ میں گناہ کا ارادہ کرے تو بھی وہ لکھا جاتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ قانون ادب کے خلاف کرنا بھی الحاد ہی جیسے کہ مسجد الحرام میں تھوکنا یا کوئی پیشہ اُسمیں کرنا اور ظلم وہ ہی کہ خلاف شرع کے کرے اور فرماتا ہے خدا وَإِذْ بَوَّأْنَا اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت پھیرنے کی جگہہ مقرر کی ہم نے لِإِبْرَاهِيمَ واسطے ابراہیم کے مَكَانَ الْبَيْتِ مکان خانہ کعبہ کو واسطے بنانے کے کہ وہاں رجوع کرے اور اُس گھر کو بنائے اور منقول ہے کہ اول خانہ کعبہ یاقوت سرخ کا تھا جب طوفان حضرت نوح کے زمانہ میں آیا تو خدا تعالیٰ نے اسکو آسمان پر اُٹھا لیا تھا وہ زمین بیت اللہ کی خالی رکھی تھی اور خانہ کعبہ کا ذکر اس سے پہلے سورہ بقر وغیرہ میں گذر گیا ہے لیکن خانہ کعبہ کی زمین کے حضرت ابراہیم کو معلوم ہونے میں اختلاف ہی کہ اُسکی مقدار انکو کیونکر معلوم ہوئی بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا کہ اُسنے زمین پر سایہ ڈالا اور بعضے کہتے ہیں کہ ہوا کو حکم ہوا اُسنے اُسقدر زمین کو جھاڑا اور صاف کیا اور بعضی روایت میں ہی کہ جبرئیل آئے اور انہوں نے اُس زمین کے گرد ایک خط کھینچا اور حضرت ابراہیم نے بنیاد قدیم اور اصلی پر وہ مکان مقدس بنایا اور فرماتا ہے خدا حضرت ابراہیم کو کہ ہماری بندگی کر أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا اسطرح سے کہ نہ شریک کرے تو ساتھ میرے کسی چیز کو کہ میں شرکت سے پاک ہوں میری عبادت خالص چاہئے شرک اور ریا سے وَطَهِّرْ بَيْتِيَ اور پاک کر تو گھر میری کو بتوں سے اور سب نالایق چیزوں سے لِلطَّائِفِينَ واسطے طواف کرنیوالوں کے جو کہ سات مرتبہ اُسکے گرد پھرتے ہیں وَالْقَائِمِينَ اور واسطے کھڑے ہونیوالوں نماز کے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور واسطے رکوع کرنیوالوں کے اور سجدہ کرنیوالوں کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد طائفین سے متوجہ ہونیوالے اُسکے ہیں اور قائمین وہ ہیں کہ جو اُسمیں مقیم اور متوطن ہیں اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں سے مراد اُسمیں نماز پڑھنے والے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گرد خانہ کعبہ کے ایکسو اور بیس رحمت خدا کی ہیں ساٹھ تو واسطے طواف کرنیوالونکے ہیں اور چالیس واسطے اُنکے کہ جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس واسطے نظر کرنیوالوں خانہ کعبہ کی اور منقول ہی کہ حضرت ابراہیم خانہ کعبہ کے بنانے سے فارغ ہوئے تو وحی آئی کہ سب آدمیوں کو واسطے زیارت خانہ کعبہ کے آواز دے حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ میری آواز سبکو کیونکر پہنچے گی فرمایا کہ تو آواز دے میں پہنچا دونگا پس حضرت خلیل بحکم رب جلیل کوہ بو قبیس پر کھڑے ہوئے اور دونو کانونمیں انگلیاں دیکر باواز بلند کہا کہ اے آدمیو حج کرو اپنے پروردگار کے گھر کا کہ وہ تمکو بلاتا ہے حقتعالیٰ نے انکی آواز کو تمام آدمیوں کو دنیا کی اور جسقدر کہ باپوں کی پشتونمیں اور ماؤں کے رحموں میں تھے مشرق سے مغرب تک سب کے کانونمیں پہنچا دیا جو کوئی کہ خدا کے علم میں تھا کہ یہ حج کو ادا کریگا اُسنے آواز دی کہ اللھم لبیک اور حضرت ابراہیم کی اُس آواز کا اللہ تعالیٰ ذکر کرتا ہی وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ اور آواز دے تو اے ابراہیم واسطے آدمیوں کے بِالْحَجِّ ساتھ حج کے اور حکم کر تو انکو واسطے بجا لانے مناسک اور اعمال حج کے يَأْتُوكَ تاکہ آئیں وہ تیرے پاس رِجَالًا پیادہ ہو کر یہ حال واقع ہوا ہی اور یہ جمع راجل کی ہے اور راجل پیادہ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے اسکو بتشدید جیم اور ضمہ را پڑھا ہی یعنی آئینگے تیرے پاس وہ پیادے وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ اور اوپر ہر اونٹ دبلے کے کہ اونٹ بہت چلنے کے سبب دوری راہ کے لاغر ہو جائینگے يَأْتِينَ آئینگے وہ اونٹ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ گہری سے کہ لوگوں اور سواریوں کے چلنے کی کثرت سے وہ زمین گہری ہو جائیگی اور یاتین صفت ضامر کی باعتبار معنی کے ہی نہ باعتبار لفظ کے کہ موصوف لفظ واحد ہی اور صفت لفظ جمع اور حضرت صادق سے روایت یاتون کی ہی اسصورت میں ضمیر یاتون کی طرف ناس کی پھریگی حاصل یہ ہی کہ کثرت آنے جانیوالوں حجاج سے راہ میں گڑھے پڑ جائینگے اور پیادہ حج کرنیکا بہت ثواب ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی سواری پر حج کو جاتا ہے تو ہر قدم کہ اسکی سواری اٹھائیگی اُس ایک قدم پر ستر نیکیاں اُسکے واسطے لکھی جائینگی اور اگر پیادہ حج کرے تو ہر قدم پر سات سو حسنہ حرم لکھی جائینگے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا حسنہ حرم کیا ہی فرمایا کہ حسنہ حرم مقابلہ میں ایک لاکھ نیکیوں کے ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ حضرت امام حسن نے پیادہ بیس حج اور ایک روایت میں ہی کہ بیس حج پیادہ کئے تھے اور گھوڑے خوش رفتار ہمراہ ہوتے تھے خادم انکے پاس لیکن سوار نہیں ہوتے تھے اور انس بن مالک نے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ تحقیق خدا تعالیٰ ملائکہ پر عرفات پر جمع ہونیوالے آدمیوں سے فخر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اے فرشتو میری نظر کرو تم میری بندوں کیطرف کہ سب پریشان مو اور غبار آلودہ ہو کر میری طرف مسافت دور کی طے کر کے آئے ہیں اور دعا کرتے ہیں میں گواہ کرتا ہوں تمکو کہ میں نے انکی دعا کو قبول کیا اور انکی شفاعت نیکوں کی قبول کی جس شخص کیطرف کہ انکی نسبت ہو انکی نیکیوں کے سبب انکے بدکار کو میں نے بخشا اور انکی نیک بختوں کو جو کچھ کہ وہ طلب کرتے تھے عطا کیا سوائے اُن حقوق کے کہ درمیان انکے ہوں کہ ایک کا حق دوسرے پر ہو جیسے حقوق لوگوں کے جو اپنے ذمہ رکھتے ہیں بدون ادا کرنیکے ذمہ سے انکے نہ موقوف ہونگے اور جسوقت حاجی عرفات سے واپس ہو کر طرف مشعر کی روانہ ہوں اور دعا کریں واسطے مقاصد کے واسطے انکے پس اے فرشتو گواہ ہو کہ میں نے دعا انکی قبول کی ۔

اور جسکی شفاعت کی لئے وہ رغبت رکہتی ہوں یعنی قبول کی اور اونکی نیکیوں کے سبب سے اونکی بدوں کو معاف بخشا اور جو حق کسی کا کہ اپنے ذمہ رکہتے ہیں اوسکا میں ضامن ہوا
قیامت میں حقوق کے طلب کرنیوالوں کو اونسے راضی کر دونگا اسطرح سے کہ کوئی اونپر دعوی نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اور اونکی اور علماے
امت سے منقول ہے کہ لوگوں کو واسطے حج کے آواز دینے کا اس آیت میں جناب خاتم النبیین صلعم کو حکم ہوا تہا اور وہ حضرت بعد ہجرت کی دس برس مدینۂ
منورہ میں رہے تہے اس دس برس میں حضرت نے حج نہین کیا تہا کہ مکہ معظمہ میں دخل کفار کا تہا بعد فتح مکہ کے حضرت کا دخل ہوا اور سال آخرین حضرت نے حج کیا اور اس
حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے اپنی منادی کو حکم دیا کہ تو آدمیوں کو آواز دے حج کیواسطے اوسنے آواز دی تو مدینہ منورہ میں کثرت سے آدمی
جمع ہوئی شہر کے اور صحرا کے عرب اور وہ حضرت اٹہائیسوین ذیقعدہ کو شہر سے باہر نکلے اور جسوقت مسجد شجرہ پر پہونچے کہ وہ مدینہ منورہ سے تہوڑی دور ہے اور وہ وقت زوال کا
تہا وہان غسل کیا اور احرام باندہکر نیت حج کے بعد اداے نماز ظہر اور عصر کے اور بعد اوسکے متوجہ مکہ معظمہ کے ہوئے اور اعمال حجۃ الوداع کے بجا لائے اس صورت میں معنی
آیت کے یہہ ہونگے کہ اے محمد صلعم آواز دے تو لوگوں کو خانہ کعبہ کے طواف کیواسطے تاکہ سوار اور پیادہ تیرے پاس آئیں لِيَشْهَدُوا تاکہ حاضر ہوں وہ مَنَافِعَ لَهُمْ فائدون
کو جو واسطے اونکے ہیں اور وہ فائدے دنیا اور آخرت کے دونو کے ہیں دنیا میں تو فائدے تجارتوں کے ہیں کہ مال تجارت وہان لیجائیں اور فائدہ حاصل کرین اور
آخرت میں داخل ہونا بہشت میں ہے بعد مغفرت گناہوں کے وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ اور تاکہ یاد کرین وہ نام کو خدا کے اور کہین لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک
لبیک فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ بیچ دنوں جانے گئے کی کہ وہ ذیحجہ کے مہینہ کے دس روز اول ہیں اور بعضی روایت میں یہہ بہی آیا ہے کہ وہ ایام تشریق ہیں یعنی گیارہوین اور بارہوین
اور تیرہوین ذیحجہ کے اور بعضی روایت میں یہہ ہے کہ دسوین تاریخ بہی ان تین روز کے ہمراہ ہے اور ذکر سے مراد تکبیرین ہیں پندرہ نمازوں کے بعد اگر منی میں ہے دسوین کی ظہر سے
تیرہوین کی صبح تک بعد اگر منی کے سوا اور کہین ہے تو دسوین کی ظہر سے بارہوین کی صبح تک اور اکثر کہتے ہیں کہ ذکر سے مراد خدا کا نام لینا ہے وقت ذبح کے یعنی ذکر کرین وہ خدا کے
نام کو بیچ دنوں جانے گئے کی عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ اوپر اوس چیز کے کہ روزی دی ہے اونکو خدا نے کہ وقت ذبح کے گوسفند وغیرہ پر خدا کا نام لین جو کہ خدا نے اونکو روزی
دی ہے مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ زبان بند چوپاؤن میں سے مثل شتر اور گاؤ اور گوسفند کے مراد یہہ ہے کہ وقت ذبح کے اور نحر کے خدا کا نام لیوین اور بہیمہ مشتق ابہام سے کہ
معنے میں ظاہر نکرنے کی یعنے غیر ناطق اور انعام مشتق نعمت سے ہے اور نعمت نرمی کو کہتے ہیں اور اضافت بہیمہ کی طرف انعام کے اضافت عام کی طرف خاص کے ہے اور کہتے ہیں کہ کفار
بتوں کے نام قربانی کرتے تہے اور اوسمیں سے کچہہ کہاتے نہیں تہے کہ اوسکا کہانا گناہ جانتے تہے خدا تعالی نے اونکی رسم باطل شکستہ کرکے مومنین کو حکم دیا کہ فَكُلُوا مِنْهَا پس کہاؤ تم اوسمیں سے
وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ اور دو تم محنت کش درماندہ فقیر کو یعنے گوشت اوس قربانی کا تم ذبح کرکے کہاؤ اور دوسرے مومن محتاج کو بہی کہلاؤ اور بائس وہ ہے کہ جو فقیر سے بہی بدتر حال
رکہتا ہو کہ نہایت بہوکا اور ننگا ہو اور بائس مشتق بوس سے ہے کہ جو نہایت سختی ہوتی ہے اور کہلانا اونکا مباح یا سنت ہے لیکن واجب نہیں ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ
عطف اسکا یذکروا پر ہے یعنی پہر چاہیے کہ چہوڑ دین وہ تمام اعمال حج کو یا یہہ کہ دور کرین وہ چرک اپنا ساتہہ مونڈنے سر اور کاٹنے ناخن کے اور لینے لبوں کے اور کہولنے احرام اور دہونے بدن کے
وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور چاہیے کہ پورا کرین وہ نذروں اپنی کو جو کچہہ کہ نذرین کی ہیں حج کرینگے یا اور کسی طاعت کی کہ ان ایام میں مکہ معظمہ میں بجا لائین تاکہ بسبب اوسکے ثواب اونکا دو چند ہو
وَلْيَطَّوَّفُوا اور چاہیے کہ طواف کرین وہ طواف زیارت اور طواف نسا اور طواف وداع اور طواف عمرہ وغیرہ جو طواف کہ ہو بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ساتہہ گہر آزاد کے طوفان سے یا مالک ہونے آدمیوں کی
یا تسلط جباروں کے سے اور سوا اسکے اور وجہہ بہی اوسکے آزاد ہونیکی لکہی ہیں اور اس طواف میں اختلاف ہے کہ مراد اس سے کونسا طواف ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ طواف زیارت ہے کہ وہ رکن حج کا ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ وہ طواف وداع ہے اور صحیح یہہ ہے کہ وہ طواف نسا ہے جسکے کرنیسے عورت مباح ہوتی ہے ذَٰلِكَ یہہ ہیں مناسک حج کی جو کچہہ کہ مذکور ہوئیں وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ اور جو کوئی تعظیم کرے حرمتوں کی
کو کہ جو کچہہ خدا نے احرام کیا ہے اوسکو حلال نکرے اور اوسکی احکام کو نگاہ رکہی فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ پس وہ تعظیم کرنی بہتر ہے واسطے اوسکی عِنْدَ رَبِّهِ نزدیک پروردگار اوسکے کہ درگاہ خدا میں وہ جزا نیک پائیگا وَأُحِلَّتْ
لَكُمُ اور حلال کیے گئے ہیں واسطے تمہارے حالت احرام میں بہی الْأَنْعَامُ چوپائے کہ حکم اونکا حکم شکار کا نہیں ہے مثل شتر اور گاؤ اور گوسفند کے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر جو کچہہ کہ پڑہا جاتا ہے اوپر تمہارے کہ وہ حرام ہے
مثل مردار کے اور جو کہ سوائے نام خدا کے ذبح کیا جائے اور سوا اسکے جنکی حرام ہونیکا ذکر پہلے ہو چکا ہے سورہ مائدہ میں اور خدا کی شریک ہونے کی حرام جاننے کی رعایت بہت بڑی ہے اور اوسکی شریکوں کے حرام جاننے
کی تعظیم سب تعظیموں سے زیادہ ہے اسواسطے بعد اسکی خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ پس پرہیز کرو تم ناپاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ کہ وہ بت ہیں یعنی جیسے کہ ناپاکی سے پرہیز کرتے ہو ایسی ہی تمکو بتوں سے
نفرت چاہیے بعضے کہتے ہیں کہ انکو نجس اسواسطے فرمایا ہے کہ کفار قربانیوں کے خون سے اونکو آلودہ کرتے تہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ اونمیں نجاست حکمی ہے اور شطرنج اور نرد اور تمام قسمیں قمار کی اوثان میں
داخل ہیں کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ اور پرہیز کرو تم بات دروغ سے جیسے کہ دعوی بتوں کے شریک ہونیکا خدا میں اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام جاننا اور کہنا
کہ خدا نے حرام کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قول زور وہ ہے کہ اپنی راے سے تجویز کرکے کہنا کہ یہہ حلال ہے اور وہ حرام ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ شہادت دروغ مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق دروغ مراد

اور یہاں مراد یہی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ راگ ہے یعنی راگ قول زور میں داخل ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب لغو باتیں اسمیں داخل ہیں حُنَفَاۗءَ
لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ یہ دونو حال واقع ہوئے ہیں یعنی اور پرہیز کرو تم بتوں سے اور قول زور سے جسوقت کہ سب دینوں سے میل کرنیوالے ہو طرف دین اسلام کی خاص واسطے خدا کی
کہ نہ شریک کرنیوالے ہو ساتھہ اسکے یعنی اعمال حج کی بجا لاؤ خالص واسطے خدا کے بخلاف کفار کی کہ وہ لبیک کہنے میں بتوں کو شریک کرتے تھے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو شخص کہ
شریک کرے ساتھہ خدا کے فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ پس گویا وہ گر پڑا ہی آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہوا اسواسطے کہ وہ بلندی عزت سے ذلت کے غار میں گرا ہی فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پس اُچک
لیجاتی ہیں اسکو پرند مردار کہانیوالے زمین پر سے اور اعضا کو اسکی پارہ پارہ کر دیتے ہیں اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا پہنچا ڈالدیتی ہے اسکو ہوا فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ بیچ مکان دور کے کہ کوئی فریادی
اور دستگیر اسکا وہاں نہ پہنچے یعنی جو کوئی کہ شریک کرے ہی او بلند ایمان سے کفر کی پستی میں گرتی ہی تو خواہشیں نفس کی اسکو پریشان اور پامال کرین یا ہوا وسوسہ شیطان کی
اسکو ضلالت کے صحرا میں ڈالی کہ ایمان کیطرف اسکو رجوع نہ کرنے دیوی ذٰلِكَ یہ ہے یعنی حقیقت امر کی یہی ہے کہ جو مذکور ہوئی پرہیز کرنا بتوں سے اور قول زور
سے اور تشبیہ مومن اور کافر کی دو امر مذکور کے ساتھہ وَمَنْ يُّعَظِّمْ اور جو کوئی کہ تعظیم اور بزرگی کری شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ نشانیوں خدا کے کہ وہ فعال حج کی ہیں اور
انکا اعتقاد کرکے بنیت خالص سے انکو بجا لاوے تو فَاِنَّهَا پس تحقیق وہ تعظیم کرنا انکا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ پرہیزگار دلوں کے سے ہی یعنی تعظیم کرنی نشانیوں خدا کی فعلوں ان لوگوں کی
سے ہی کہ دل انکی پرہیز کرنیوالے گناہوں سے اور ڈرنیوالے خدا سے ہیں اور دلوں کا ذکر اسواسطے کیا کہ باعث پرہیزگاری اور بدکاری کے قلوب ہی تو ہیں اور سب اعضا تابع انکی
ہیں اور شعایر میں خلاف ہے کہ اس سے کیا مراد ہے بعضے کہتی ہیں کہ تمام فعال حج کی ہیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ بدن ہے یعنی گاو اور شتر قربانیکی اور حضرت
صادق علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہی کہ جبتک قربانی بدنہ سے کم ہو تو ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی اور جب بدنہ تک نوبت پہنچی تو اس سے زیادہ بزرگی نہیں ہے اور تعظیم
سے مراد یہ ہے کہ تمام خلقت بے عیب اور نیک صورت اور فربہ اور گران قیمت ہوں کہ راہ خدا میں انکو قربانی کرے اور بہ نیت خالص خدا کی واسطے قربانی کرے
لَكُمْ فِيْهَا واسطے تمہارے بیچ انکی مَنَافِعُ فائدی ہیں مثل شیر اور پشم اور سواری کی اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى طرف مدت مقرر کے کہ انکو قربانی کرو یعنی قربانیسے پہلی انسے
فائدی حاصل کرسکتے ہو ثُمَّ مَحِلُّهَآ پہر جگہہ حلال ہونے انکے اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ طرف گہر آزاد کے ہے کہ وہ خانہ کعبہ ہی جو کہ آزاد ہی کسیکے ملک ہونیسے یا طوفان
نوح میں غرق ہونیسے اور مراد اس سے حرم ہی جس جگہہ کہ واقع ہو حرم میں ہے اسواسطے کہ اگر قربانی عمرہ کی ہی تو مکہ میں نحر ہوگی اور اگر حج قربانی ہی تو منی میں نحر ہوگی اور منی
بہی حرم میں داخل ہے اور نحر اسکو کہتے ہیں کہ اونٹ کے اگلی پاؤں باندہکر اسکو قبلہ کے رخ کہڑا کرین اور اسکی گردن کے نیچے جو گڑہا ہی اسمیں بسم اللہ اللہ اکبر کہکر نیزہ
کی نوک کو دور تک داخل کرین اور پہر اسکو باہر نکالین جو رگ کا پرنالہ اسمیں سے نکلے گا اور اسی زخم سے اونٹ مر جائیگا اسکو اسی زخم سے مرنے دین اور جبتک کہ وہ سرد نہووے
اسکو کاٹیں اور نہ ادہیڑین نہیں جب سرد ہوجاوے تو اسکو ادہیڑین اور سوا اونٹ کے کسی اور جانور کا نحر کرنا درست نہیں ہے اور اونٹ کا ذبح کرنا درست نہیں ہے اگر
اسکو ذبح کرین تو حرام ہو جائیگا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور واسطے ہر گروہ مسلمان کی جو کہ تم سے پہلے ہوئے ہیں جَعَلْنَا مَنْسَكًا کیا ہمنے جائی عبادت کو کہ وہاں قربانی کو ذبح
کرین واسطے تقرب خدا کی اور منسک سے مراد قربان گاہ بھی ہوسکتی ہی لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تاکہ ذکر کرین وہ نام خدا کا عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ اوپر اسچیز کے کہ روزی دی ہے انکو خدا نے
واسطے ذبح کرنیکے مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ زبان بستہ چارپاؤن میں سے مثل گاو اور شتر اور گوسفند کے اور یا بکری اور بہیڑ ہو اور سوائے انکی مثل ہرن وغیرہ کے انکی قربانی
درست نہیں ہے فَاِلٰـهُكُمْ پس معبود تمہارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ایک ہے فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا پس واسطے اسیکے فرمانبرداری کرو تم اور قربانیکو خالص واسطے اسیکے کرو تم وَ
بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم عاجزی کرنیوالونکو جو کہ کمال عاجزی سے عبادت کرتے ہیں اور بعضے کہتی ہیں کہ مخبتین وہ ہیں کہ ظلم نہ کرین اور کسی سے بدلا
اپنا نہ لیوین اور مطمئن ہووین قیامت تک انکی تعریف میں خدا تعالی فرماتا ہی کہ الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں مخبتین کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جسوقت ذکر کیا جاوے خدا نزدیک
انکی تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرجاتے ہیں دل انکی ہیبت سے اسکی جلال کے اور روشن ہیں نوروں عظمت خدا کی سے اور یا یہہ کہ جسوقت عذاب کا ذکر کیا جاوے تو وہ ڈرجاتے ہیں
وَالصّٰبِرِيْنَ یہ عطف مخبتین پر ہے یعنی اور خوشخبری دے تو صبر کرنیوالونکو عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ اوپر اسچیز کے کہ پہونچی ہی انکو بلا اور رنج وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور قایم
کرنیوالی نمازوں کی وقتوں پر جسطرح سے کہ حکم کئے گئے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اسچیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے انکو يُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں نیک کاموں میں جو کہ واجب اور
سنت ہوں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ان لوگوں سے علیؑ اور سلمانؓ ہیں اور بعد اسکی خدا تعالی نے پہر ذکر حج کی قربانیکا کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ
اور اونٹوں کو کیا ہمنے انکی واسطے تمہارے نشانیوں خدا کی سے یعنی خدا کے دین کی نشانیوں میں سے ہیں اور نشانیوں فعال حج سے اور بدن جمع بدنہ کی ہی اور بدنہ شتر فربہ کو کہتے ہیں اور بدن منصوب
ہی فعل مقدر سے موافق قاعدہ اضمار عاملہ علی شریطہ التفسیر کے لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ واسطے تمہارے بیچ ان اونٹوں کی خیر بہت ہے دینوی اور دینیکے خیر کا تو ذکر ہوا اور دینی خیر ثواب بسیار ہے

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا پس ذکر کرو تم نام خدا کا اوپر انکی جس وقت انکو نحر کرو کہ وہ بسم اللہ اکبر کہنا ہے اور اسکی بعد یہہ بہی کہے کہ اللہم منک والیک صَوَاۤفَّ یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی ذکر کرو تم نام خدا کا اوپر انکی کہ جسوقت صف باندہے ہوے ہوں وہ یعنی اپنے پاؤن پر کہڑی ہوں چارون ہاتہہ اور پاؤنکو ترتیب سے رکہی ہوے اور انکی اگلے پاؤنکو موزہ سے زانو تک باندہیں جیسے پہلے ذکر ہو لیا ہے اسکی موافق کریں اور گاؤکو ذبح کریں تو ایک ہاتہہ اور دو پاؤن باندہیں اور گوسفند کو ذبح کریں تو دو ہاتہہ اور ایک پاؤن باندہیں اور یہہ سب مستحب ہے واجب نہیں ہے فَاِذَا وَجَبَتْ پس جسوقت کہ گر پڑین زمین پر جُنُوْبُهَا پہلو انکی اور مر جائین فَكُلُوْا مِنْهَا پس کہاؤ تم انمین سے یعنی انکی گوشت کو کہاؤ وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کہلاؤ تم قناعت کرنیوالے بدون عرض کیے ہوئی کو وَالْمُعْتَرَّ اور سوال کرنیوالیکو اور روایتمین آیا ہے کہ تہائی تو آپ کہاے اور اپنے اہل کو کہلائی یعنی تہائی اپنے واسطے رکہے اور تہائی قانع کو دیوے اور تہائی معتر کو دیوے اور قانع اسکو کہتے ہیں جو کچہہ اسکی پاس ہے اور جو کوئی اسکو دیوے بدون سوال کی اس سے وہ راضی ہے اور کسی سے وہ سوال نہیں کرتا ہے اور معتر وہ ہے کہ در پے سوال کے ہوگا كَذٰلِكَ ایسی یعنی جیسے کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اونٹونکو نحر کرنیکا سَخَّرْنٰهَا حکم میں کیا ہمنے انکو اور بس میں کیا ہمنے لَكُمْ واسطے تمہارے باوجود قوی اور جسیم ہونے کے کہ جسطرح انکو چاہو تم باندہو اور کہولو اور کہینچکر جہان چاہو لیجاؤ اور یہہ تمہارے تصرف میں کئی ہیں لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو خدا کی نعمتونکا کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے کفار قربانیونکو کعبہ کی دیوار سے ملتے تہے اور اسکو سبب تقرب کا جانتے تہے جب اسلام آیا تو مومنین بہی یہی سا ارادہ کیے ہیں بہی اور کرنی لگی خدا تعالی نے اس سے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ ہرگز نہ پہونچینگے خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت ان قربانیوں کے تصدق کرنی تہو وَلَا دِمَاۤؤُهَا اور نہ خون انکی وقت قربانی کرنیکے یعنی مراد اس سے یہہ ہے کہ یہہ گوشت اور خون قبول نہیں ہیں وَلٰكِنْ اور لیکن يَّنَالُهُ پہنچتا ہے اسکو یعنی قبول ہوتا ہے اسکی جناب میں التَّقْوٰى تقوی اور پرہیزگاری مِنْكُمْ تمسے یعنی جو کچہہ تم سے ہے اور جو کچہہ کہ بصدق دل اور نیت خالص ہو اور واسطے تعظیم حکم خدا کے اور واسطے تقرب درگاہ خدا کے ہو حضرت صادق علیہ السلام کسینے پوچہا کہ یہہ قربانی کیونکر ہوتی ہے فرمایا کہ قربانی کرنیوالا بخشا جاتا ہے جسوقت اول قطرہ اسکی خون کا زمین پر گرتا ہے كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ ایسی یعنی جیسے کہ مذکور ہوا ہے بس میں کیا ہے انکو واسطے تمہارے خدا نے اور مکرر انکا ذکر کیا واسطے یاد دلانی نعمت کے اور اسواسطے کہ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ بزرگی یاد کرو تم خدا کو اور پہچانو تم اسکی عظمت اور قدرت کو اور جبروت اور کبریائی میں اسکو واحد جانو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اوپر اسکی کہ ہدایت کی ہے تمکو طریق حکمت کی طرف اور ان قربانیونکی تسخیر کرنیکی طرف اور طریق تقرب کا تمکو بتلایا اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد اس سے تکبیر ہے وقت ذبح کی اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ تکبیرین ہیں کہ ایام تشریق میں انکو کہتے ہیں اور وہ یہہ ہیں کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا اور یہہ تکبیرین وہ بعد نمازوں کے کہتے ہیں عید قربان کی نماز ظہر کے بعد سے بارہوین کی نماز صبح کی بعد تک اور اگر منی میں ہے تو پندرہ نمازونکی بعد عید قربان کی ظہر کے بعد سے تیرہوین کی صبح کی بعد تک اور فرماتا ہے خدا کہ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم نیکی کرنیوالونکو بہشت کی یا طاعت کی قبول ہونیکی یا نصرت کی وعدہ کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ تحقیق کہ خدا دفع کریگا بدی مشرکوں کی اور فتنہ انکا عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگونسی جو کہ ایمان لائے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ نہیں دوست رکہتا ہے كُلَّ خَوَّانٍ ہر خیانت کرنیوالیکو کہ دین کے امانت میں خیانت کرتے ہیں اور شرک کرتی ہیں كَفُوْرٍ ناشکری کرنیوالا ہے نعمت خدا کا کہ خدا تو انکو انعام دیتا ہے اور وہ قربانی بتونکی نام کی کرتے ہیں اور خدا تعالی انسے ہرگز راضی نہیں ہے اور نصرت انکی کبہی نہیں کریگا جسوقت کہ رسول خدا مکہ معظمہ میں تہے تو کفار مسلمانونکو بہت ایذا دیتے تہے اور وہ حضرت سے شکایت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم ان کفار سے لڑیں تو حضرت فرماتے تہے کہ صبر کرو ابہی مجہکو حکم جہاد کا نہیں ہے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کرکے گئے تو اول آیت جو کہ جہادکے واسطے نازل ہوئی ہے یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اُذِنَ اذن دیا گیا ہے جہاد کرنیکا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ واسطے ان لوگونکی کہ لڑتے ہیں کفار ان سے بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اسبب سے کہ تحقیق ظلم کیے گئے ہیں اور بعضے نسخے يُقَاتِلُوْنَ بفتح تا پڑہا ہے وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ خدا عَلٰى نَصْرِهِمْ اوپر نصرت انکی کے کہ وہ مومنین مظلوم ہیں ہاتہہ سے ان کفار کی کہ مکہ معظمہ میں بہت آزار پاتے ہیں لَقَدِيْرٌ البتہ قادر ہے کہ ان مظلومونکی مدد اور نصرت کرے اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وہ لوگ کہ نکالے گئے ہیں گہرون اپنے سے کہ مکہ معظمہ میں تہے یعنی ان لوگونکو حکم جہاد کا ہے جو کہ نکالے گئے ہیں اپنے گہروں سے بِغَيْرِ حَقٍّ ساتہہ غیر حق کے کہ قابل نکالنے کے وہ نہ تہے اور ناحق انکو نکالا اور انکا کچہہ قصور نہ تہا اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا مگر یہہ کہتے تہے وہ کہ رَبُّنَا اللّٰهُ پروردگار ہمارا خدا ہے اور اسکی یگانگی کا اقرار کرتے تہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کو حکم لڑائی کا نہ تہا اور نہ اذن ہوا انکو یہانتک کہ جبرئیل یہہ آیت لائے اور تلوار حضرت کی لٹکائی اور مشرکین مسلمانونکی گروہ کو ایذا دیتے تہے جبتک کہ وہ مکہ میں تہے اور رسول خدا صلعم سے جو وہ شکایت کرتے تو حضرت فرماتے کہ صبر کرو کہ میں ابہی جہاد کا حکم نہیں پایا ہوں یہانتک کہ حضرت نے مع مسلمانونکی مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور جہاد کا حکم دیا یہہ پہلی آیت ہے کہ واسطے جہاد کے نازل ہوئی ہے اور امام جعفر علیہ السلام فرمایا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہہ آیت رسول صلعم کے واسطے اور جاری ہوئی ہے حسین بن علی علیہما السلام پر اور دوسری روایتمین ہے کہ اول نازل ہوئی ہے یہہ آیت مہاجرین کے واسطے اور جاری ہوئی آل محمد پر جو کہ نکالے گئے ہیں اپنے گہرون سے اور خوف دلائی گئے ہیں اور رحمی ذی لکہا ہے کہ وہ حسین ہے کہ طلب کیا اسکو یزید نے طرف شام کی اور کربلا میں قتل ہوا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا خدا کا آدمیونکو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضے انکی آدمیونکو ساتہہ بعضی کے کہ مسلمانونکو کافرون پر غالب کرتا تو لَّهُدِّمَتْ البتہ ڈہائی جاتے اور ویران کیے جاتے غلبہ سے مشرکوں کے صَوَامِعُ عبادتخانے عابدونکے کہ جو زمانہ عیسی علیہ السلام میں صحرا اور پہاڑ پر بنی ہوئے تہے وَبِيَعٌ اور عبادتخانے نصاری کے جو شہرونمیں بنے ہوئے تہے وَصَلَوٰتٌ اور عبادتخانے یہودیونکے جو کہ حضرت موسی کے زمانہ میں بنے ہوئے تہے اور

جو اوسمین جماعت ہوتی تہی اسواسطی اوسکا صلوات نام ہوا ہے اور ویران کیجاتی یہہ سب عبادتخانے وَمَسَاجِدُ اور مسجدین مسلمانون کی آخر زمانہ مین يُذْكَرُ فِيهَا کہ ذکر کیا جاتا ہے
بیچ اون مسجدون کے یا بیچ عبادتخانون کے اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا نام خدا کا بہت اور کثیرا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ذکرا کثیرا اور مساجد کا ذکر سب کے پیچھے ہوا اسواسطی ہے کہ مسلمانون کا زمانہ
اون سب کے پیچھے ہوا ہے وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور البتہ نصرت کریگا خدا مَنْ يَنْصُرُهُ اوس شخص کو کہ نصرت کریگا دین اوسکے کو اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ تحقیق خدا البتہ زبردست ہی اور قوت
رکہتا ہے نصرت کرنے پر عَزِيزٌ غالب ہے سب پر جسقدر کہ مخلوقات ہے جسکو چاہی غلبہ دیوی اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اہل بصرہ نے مکّنا کو مکنت پڑہا ہے اور الذین بدل ہے الذین یقاتلون
سے اور یا خبر مبتدا محذوف کی ہے ای ہم الذین ان مکناہم فی الارض یعنی جو مومنین وہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دیوین ہم اونکو بیچ زمین کے کہ وہ قادر اور حاکم ہون اور اونکا غلبہ
زمین پر تو وہ ایسے ہین کہ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم کرینگے نماز کو کہ ہمیشہ نماز کو اوسکی وقت پر پڑہتے رہین وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دیوینگے زکوۃ مال کو بندون کی اعانت کیواسطی وَاَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرینگے ساتہہ نیکی کے لوگون کو جو بات کہ شرع مین نیک ہے وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرینگے وہ برائی سے جو کہ شرع مین وہ بات بد ہے اور لوگون کو اوس سے باز رکہینگے وَ
لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور واسطی خدا کی ہے انجام سب کا ہونا کہ سب امور اوسکے حکم سے ہین اور مرجع سب کا وہی ہے جسکو چاہی موافق مشیت کے نصرت دیوے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ یہہ آیت ہمارے واسطی نازل ہوئی ہی اور دوسری روایت مین اونہین حضرت سے ہے کہ یہہ آیت آل محمد کے حق مین ہے اور مہدی کو اور اونکے اصحاب کو مالک کریگا خدا مشرق اور مغرب کا اور غالب کریگا
دین کو اور مردہ کریگا خدا اوسکے اور اوسکی صحابہ کے سبب سے بدعت کو اور باطل کو جیسے کہ شقی آدمیون نے حق کو مردہ کیا ہے یہانتک کہ ظلم نہ دیکہا جائیگا اور سوا انصاف کے اور کچہہ نہوگا اور حکم کرینگے
وہ نیکی کا اور منع کرینگے وہ برائی سے اور حق یہی ہے جو کچہہ کہ اس روایت مین ہے اسواسطی کہ برائی کے منع کرنے کو اور بہلائی کے حکم کرنے کو علم چاہئے اور جبتک آدمی نہ جانے کہ کونسی شی نیک ہے
اور کونسی شی بد ہے تو وہ کیونکر نیکی کا حکم کریگا اور بدی سے منع کریگا اور یہہ منصب بعد پیغمبر خدا کے کسی کو حاصل نہ تہا سوا آل رسول کے کہ اونکو سینہ بسینہ رسول خدا سے علم ہوا تہا بخلاف
اور لوگون کے کہ اپنی رائے سے حکم دیتے ہی اور آخر کو نادم ہوتے تہی اور عورتون سے الزام پاتے تہی اور بطرف علی کے رجوع کرتے تہی اور تمکین اور قدرت ابہی حاصل نہین ہے کہ آجتک جسکو تمکین کامل کہتے ہین کہ تمام عالم
مین احکام جاری کرینکی قدرت ہو اور وہ قدرت سوائے امام مہدی علیہ السلام کے حاصل نہوگی چنانچہ روایات سے ثابت ہی اور کفار مکہ حضرت صلعم کو جہٹلاتے تہے اللہ تعالی حضرت کی تسلی کے لئے
فرماتا ہے کہ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر جہٹلاتے ہین وہ کفار تجہکو ای محمد صلعم تو اوسکا رنج نکر کہ یہہ جہٹلانا خاص تیرے ہی واسطی نہین ہے فَقَدْ كَذَّبَتْ پس تحقیق کہ جہٹلایا ہی قَبْلَهُمْ پہلے اون کفار
قریش کے قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے وَعَادٌ اور قوم عاد نے وَثَمُوْدُ اور قوم ثمود نے وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ اور قوم ابراہیم نے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے وَاَصْحٰبُ مَدْيَنَ اور صاحبون مدین کے نے شعیب کو وَ
كُذِّبَ مُوْسٰى اور جہٹلایا گیا ہے موسی یعنی قبطیون نے موسی کو جہٹلایا نہ اوسکی قوم بنی اسرائیل نے فَاَمْلَيْتُ پس ڈہیل دی مینے لِلْكٰفِرِيْنَ سو واسطی کافرون کے اور جلدی اونپر عذاب نکیا کہ حجت
اونپر تمام ہو جب نہایت سرکشی کو وہ پہونچی تو ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پس پکڑ لیا مینے اونکو اور عذاب مین گرفتار کیا کسیکو طوفان مین غرق کیا اور کسی پر ہوا بہیجی اور کسی پر چیخ بہیجی اور کسی کو
زمین مین دہسادیا اور کسی پر پتہر برسائے اور اسیطرح ہر ایک کو عذاب مین گرفتار کیا فَكَيْفَ كَانَ پس کیونکر ہوا نَكِيْرِ انکار اور ناپسند کرنا میرا یعنی میرے انکار کی شدت ہوئی
انکی فعل قبیح پر تو اونکی نعمت کو عذاب سے اور اونکی حیات کو مینے ہلاکت سے بدلدیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پس بہت سی بستیان ہین کہ اَهْلَكْنٰهَا ہلاک کیا ہمنے اونکو وَهِيَ اور حال یہہ ہے کہ وہ یعنی باشندے
اونکی ظَالِمَةٌ ظلم کرنیوالی تہے اپنی نفسون پر بسبب شرک اور کفر کے فَهِيَ پس وہ بستیان خَاوِيَةٌ گرنیوالی ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اوپر چہتون اپنی کے یعنی پہلے اونکی چہتین گرین اور بعد اوسکی دیوارین
اونکی اوپر گرین اور خاویہ کے معنے خالی کے بہی ہین یعنی وہ بستیان خالی پڑی ہین اپنی چہتون پر کہ چہتین تو اونکی موجود ہین اور باشندے اونمین نہین ہین اور وہ سب ہلاک ہوگئے وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ کا
عطف قریہ پر ہے یعنی اور بہت کوئین بیکار اور خراب پڑے ہوئے ہین یعنی ایسے عذاب خدا سے اون بستیون کے آدمی ہلاک ہوئے ہین کہ کوئین اونکی بیکار پڑے ہوئے ہین اور کوئی اونپر پانی کہینچنے والا نہین ہے
وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اسکا عطف بہی قریہ پر ہے یعنی اور بہت محل بلند اور مضبوط پڑے ہوئے ہین کہ کوئی اونمین آباد ہونیوالا نہین ہے یعنی بعضے محل جو باقی رہگئے تہے واسطی عبرت آدمیون کے اونکی باشندے
عذاب خدا سے ہلاک ہوگئے اور محل خالی پڑے ہوئے ہین بیکار اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین لکہا ہے کہ بیر معطل سے مراد علما ہین کہ بیکار بیٹہے ہوئے ہین کہ کوئی اونکی طرف رجوع نہین کرتا اور لوگ اونکی علم سے فائدہ
حاصل نہین کرتے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیر معطل سے مراد امام ساکت ہے اور قصر مشید سے مراد امام ناطق ہے اور امام کو بیر صامت سے اسواسطی فرمایا ہے کہ وہ چشمہ ہے علوم کا کہ وہ سبب زندگی
ارواح کا ہی باوجود مخفی ہونے اوسکے جیسے کہ چاہ چشمہ پانی کا ہوتا ہے کہ وہ سبب ہے زندگانی بدنون کا اور معطل اوسکو اسواسطی کہا ہی کہ اوسکی علم سے فائدہ حاصل نہین کرتی اور امام کو قصر مشید اسواسطی کہا ہی کہ منصب
اوسکا بلند ہی اور بعضی روایت مین ہے کہ بیر معطل امام مہدی ہین اور قصر مشید امیر المومنین و باقی ائمہ علیہم السلام ہین اور اکثر تفسیرون مین لکہا ہے کہ یہہ ان بیابان مین ہے پہاڑ کے نیچے حضرموت کی طرف مین
اور قصر مشید قلعہ ہے اوس پہاڑ پر اور بنانیوالا اوس قصر کا عاد کا بیٹا تہا کہ نام اوسکا منذر تہا اور مشہور ہے روایات مین کہ جسوقت قوم ثمود کی ہلاک ہوئی تو حضرت صالح پیغمبر چار ہزار مومنین کے
یمن کی ولایت مین آئے اور بعضی منزل مین موت اونپر حاضر ہوئی اوس منزل کا نام حضرموت رکہا ہی کہ اوسمین صالح پر موت حاضر ہوئی اور وہان لوگون نے شہر آباد کیا لیکن حضرت صالح کا مقبرہ
نجف اشرف مین ہی بنا ہوا ہے اور حضرموت مین لوگون نے ایک شخص کو حضرت صالح کے اصحاب سے اپنا امیر کیا کہ نام اوسکا اخلاص بن سوید تہا اور بعضی کہتی ہین کہ جلیس بن جلاس تہا اور فرزند

انکی سحاریب بن سوادہ کو دی اور ہی چاہ پر کہ جسکو بیر معطلہ کہتے ہین اُنہون نے قیام لیا اور قصر مشید تعمیر کیا اور اُنکی اولاد نے بعد ایک مدت کے بُت پرستی اختیار کی اور اپنی باپون کے
دین سے پھر گئی اور حنظلہ بن صفوان کہ ایک شخص شتربان تہے خدا تعالےٰ نے اُنکو پیغمبر کرکے اُنپر بہیجا اُس مظلوم کو اُنہون نے نہایت خوار کر کے بازار مین قتل کر ڈالا خدا تعالےٰ نے اُن جماعت پر
عذاب نازل کیا کہ اُنکو جڑ سے اُکہاڑ کر پھینکدیا وہ کوان اور محل اُنکی خالی اور بیکار پڑے ہوئے ہین اور کوئی باقی نرہا کہ اُس محل مین بیٹہے اور اُس کوئین سے پانی کہینچے اور تفسیر
مین لکہا ہی کہ ایک بادشاہ کافر نے اپنی وزیر مسلمان پر غصہ کرکے چاہا کہ اسکو مار ڈالی وہ وزیر مع چار ہزار مومنین کے بہاگ کر وہ حضرت نیچے کہ ہوا اُسکی بہت خوش تہی جا کر رہا اور چند کوان
کہودتے تہے لیکن پانی تلخ نکلتا تہا ایک شخص رجال الغیب مین سے وہان پہنچا اُسنے آب شیرین کی جگہ کا نشان دیا اُنہون نے وہان کنوان کہودا تو پانی نہایت شیرین اور پاکیزہ
اُسمین سے نکلا اُنہون نے سر اُس کوئین کا بہت کشادہ کیا اور سونے اور چاندی کی اینٹون سے اُسکی منڈیرون کو چنا اور پروردگار کی پرستش مین مشغول ہوئے بعد ایک مدت کے شیطان ایک
بڑہیا پارسا کی صورت مین بنکر آیا اور عورتون کو مردون کی غیبت مین صحبتی تعلیم کی اور دوسری بار مرد زاہد کی صورت مین بنکر آیا اور مردون کو جسوقت کہ وہ عورتون سے دور ہوتے تہے
چوپاؤن سے مشغول ہونا تعلیم کیا اور جسوقت یہ امر قبیح مرد و عورت مین رائج ہوا تو اللہ تعالےٰ نے حنظلہ بن صفوان کو اُنپر پیغمبر کرکے بہیجا وہ لوگ اُنپر ایمان نلائی پانی اُنکی کوئین کا
زمین مین غائب ہوگیا اور بعد وعدہ ایمان کے اُس پیغمبر نے دعا کی وہ پانی کوئین مین پہر آگیا جب پانی کوئین مین آگیا تو اُنہون نے پہر نافرمانی پیغمبر کی شروع کی اور اسکو جہٹلایا حق تعالےٰ نے
اُس پیغمبر کو خبر دی کہ سات برس سات مہینے سات دن اور سات ساعت کے بعد مین اُنپر عذاب نازل کرونگا اُنہون نے قصر مشید تیار کیا اور سونے اور چاندی کی اینٹون سے اور جواہرات سے
آراستہ کیا اور بعد گذرنے زمانہ مہلت کے اُس محل مین وہ سب چلے گئی اور دروازے اسکی بند کرلئے جبرئیل انکو مع اُس محل کے نیچے لیگئی اور اب وہ کنوان باقی ہی اور دود سیاہ بدبودار
اُسمین سے نکلتا ہی اور طرح طرح مین نالہ ہلاک ہونے والون کا سُنتے ہین اللہ تعالےٰ واسطے عبرت کفار مکہ کے فرماتا ہے کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پس نہین سیر کرتے وہ کفار مکہ اُنہین جو آ
تجی ہین فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے کہ یمن اور شام مین جاکر دیکہین اور اُن ہلاک ہونیوالون کی مکانات کو ملاحظہ کرین کہ اُس سے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ پس ہوئین واسطے اُنکے قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ بِهَا دل کہ سمجہین وہ ساتہ اُسکے باعث عبرت کا ہو أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا یا کان ہون کہ سُنین وہ بیچ ساتہ اُسکے جو کچہ حق سننے کا ہی وحی خدا کو سُنینگے اگر یہ ہوون حال کو سُنکر نصیحت
پکڑین لیکن نہین نصیحت پکڑتے ہین فَإِنَّهَا پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ نہین اندہی ہین آنکہین ظاہر کی اور اُن آنکہون سے تو سب کچہ دیکہتی ہین وَلَٰكِن تَعْمَى اور لیکن اندہی ہوتی ہین
الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ دل جو کہ بیچ سینون کے ہین یعنی اُنکی کان اور آنکہہ مین کچہ خلل نہین ہے خوب سنتی ہین اور دیکہتی ہین لیکن اُنکی دل اندہے ہین یعنی اور تابعداری خواہشون نفس اور شیطان
جن و انس کے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندہ کی چار آنکہین ہوتی ہین دو آنکہون سے تو امر دین و دنیا کا دیکہتا ہی اور دو آنکہون سے آخرت کا امر دیکہتا ہے جسوقت خدا تعالےٰ بندہ کے ساتہ
ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اُسکی دو آنکہین جو دل مین ہین اُنکو کہولتا ہے اور غیب اور امر آخرت کا اُسکو دکہلاتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیعون کی آنکہین کہلی ہوئی ہین اور
خلائق کی آنکہین دل کی بند ہین مگر رکہتی ہین کہ جسوقت آیہ وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ نازل ہوئی تو عبد اللہ ابن ام مکتوم کہ نابینا تہے غمگین ہوکر جناب رسول اللہ صلعم کے
پاس آئی اور کہا کہ یا رسول خدا مین یہان اندہا ہون کیا آخرت مین بہی اندہا رہونگا حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی عبد اللہ خوش ہوئے اور کہتے ہین کہ کفار قریش مثل نضر بن حارث وغیرہ کے ہمیشہ عذاب
کے نازل ہونیکی جلدی کرتے تہے اور رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہے تو اپنے خدا سے درخواست کر کہ وہ ہمپر عذاب نازل کرے یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ اور جلدی طلب کرتے
ہین تجہسے کفار عذاب کو وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ اور ہرگز خلاف نکریگا خدا وَعْدَهُ وعدہ اپنے کو کہ جو عذاب واسطے اُنکی مقرر کیا ہے وہ عنقریب ہونیوالا ہے اُنکی مرنیکی بعد اور آخرت مین اُنکی جزا ایک مدت
کے بعد ہی لیکن خدا صابر ہے جلدی نہین کرتا ہی عذاب مین لیکن اگر اُنکا یہی حال رہا تو ضرور اُنکو عذاب ہوگا اسواسطے کہ خدا اپنے وعدہ کے برخلاف نہین کرتا ہی اور وہ عذاب اُنکو روز جنگ بدر ہوا کہ
دنیا مین ہی اُنہون نے عذاب دیکہا کہ بعض اُنمین کفار مسلمانون اور ملائکہ سے مقتول ہوئے اور بعد مرنے کی طرح طرح کے عذاب مین گرفتار ہوئے وَإِنَّ يَوْمًا اور تحقیق ایک روز تمہارے روزون مین سے عِندَ
رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے كَأَلْفِ سَنَةٍ مانند ہزار برس کے ہے مِّمَّا تَعُدُّونَ اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم یعنی کفار عذاب کے جلدی کرتے ہین حال یہ ہے کہ ایک روز اُنکی عذاب کے روزون مین
سے آخرت مین برابر ہزار سال کے ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ عذاب خدا کا ایسا ہے کہ ایک روز اُسکی عذاب کا برابر ہزار سال کے ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت قائم ہمارا ظاہر ہوگا
تو کوفہ کیطرف رجوع کریگا اور چار مسجدون کو اُسمین منہدم کریگا اور کسی مسجد پر کنگرہ باقی نرکہیگا اور رستون مین جو چہجے اور بیت الخلا اور پرنالے ہین انکو گرا دیگا اور بدعت کو باطل کریگا اور سنت کو جاری کریگا اور قسطنطنیہ اور
چین اور جبال دیلم کو فتح کریگا اور سات برس توقف کریگا کہ مقدار ہر برس کی برابر دس برس کے ہوگی پہر خدا جو چاہے گا سو کریگا کسینے پوچہا کہ سال کیونکر دراز ہوجائینگے فرمایا کہ خدا حکم کریگا فلک کو کہ درنگ اور قلت حرکت
کا اُس شخص نے کہا کہتے ہین کہ اگر فلک مین کسیطرح کا تغیر ہو تو فاسد ہوجاتا ہے فرمایا کہ یہ قول زندیقون کا ہے مگر مسلمان ایسا نہین کہہ سکتے اور حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پیغمبر کے واسطے چاند کو شق کیا اور پہلے
اُس سے واسطے یوشع بن نون کے آفتاب کو لوٹا دیا اور خبر دی ہے درازی روز قیامت کی کہ فرمایا كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ اور فرماتا ہے کہ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ اور بہت بستیان ہین کہ أَمْلَيْتُ لَهَا ڈہیل دی مین نے واسطے
اُنکی کہ اُنکے باشندون کو عذاب نہین کیا وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہے کہ وہ باشندے ظلم کرنیوالے تہے اپنے نفسون پر بسبب کفر کے کہ کرتے اور گناہ ہونے کہ اختیار کرتے اور مانند تمہارے ہی کہ ثُمَّ أَخَذْتُهَا

ع

عذاب کے تہے لیکن انکو مہلت دی کی توبہ کرین لیکن وہ اپنی کفر سی باز نہ آئی ثُمَّ اَخَذْتُهَا پہر پکڑا مینے اُس بستی کو یعنی اُسکی باشندون کو عذاب مین گرفتار کیا وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ اور طرف میری جگہ پہر جانی ہی
سبکے واسطے کہ آخر تمسب میرے پاس آوینگی اور اپنی اپنی جزا پاوینگے اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم یٰاَیُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ سوائے اسکے نہیں کہ مین ہون تمہارے لیے نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ
ڈرانیوالا ظاہر یعنی روشن کہنیوالا عذاب آخرت کا انکو ڈراتاہون فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے اچھے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطی
انکے بخشش ہے گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ اور روزی ہے نیک کہ نعمتین بہشت کی ہین اور تنوین مغفرت اور رزق کی تعظیم کی ہے یعنی مغفرت بسیار اور رزق بیشمار اور رزق کریم یعنی نزدیک اسکے
نہو رسیر سر آوسکی مشقت اور رنج کی ہاتہہ آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین اور فرماتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ سَعَوْا اور جو لوگ کہ کوشش کرتی ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا بیچ آیتون ہمارے کہ قرآن کی آیتونکو کوشش کرکی
باطل کر دین اور اسواسطے طعن کرین اسکو سحر اور پہلے قصون کی طرف نسبت کرتی ہین مُعٰجِزِیْنَ عاجز کرنیوالے کہ یہہ حال واقع ہوا یعنے ہمپر سبقت کرنیوالے اور عاجز کرنیکے واسطی اور یہہ گمان ہے کہ گذر کرجاتے
ہین کہ ہم غالب ہوجاوینگے اور رہین ہمیشہ عذاب سے بچے اور جو کہ اسلام باطل کرنیکی تدبیر کرین وہ ہی تمام ہوجاوے اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ جو ایسی کوشش کرتی ہین اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ صاحب دوزخ
ہین یعنے دوزخ کی رہنیوالے ہین کہ طبقہ بیچ کا دوزخ کا انکی واسطی مقرر ہے اور کہتی ہین کہ جسوقت سورہ نجم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم اسکو مسجد الحرام مین قریش کے روبرو پڑہتی تہے اور توقف کرتی تہے کہ لوگونکو
یاد ہوجاوے اور جسوقت یہہ آیت پڑہی کہ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى تو قدرے توقف کیا شیطان نے اُسوقت فرصت پاکر مشرکون کے کانمین پہنچایا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ
لَتُرْتَجٰى یعنی یہہ بُت بزرگ قدم کی ہین اور تازگی اور حسن کے ساتھہ ہین اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید رکہی گئی ہے کفار اس کلام کو سنکر بہت خوش ہوئے اسواسطے کہ اعتقاد انکا یہی تہا کہ بت ہمارے
شفاعت کرینگے خدا کی درگاہ مین اور اسیواسطے انکی پرستش کرتی تہے جب شیطان نے انکی کانمین یہہ پہنچایا تو انکو گمان ہوا کہ رسول خدا نے یہہ کلمہ پڑہا ہے اور ہمارے بتون کی تعریف کی ہے جسوقت
رسول خدا صلعم سورہ کو تمام کرکے مع مومنین کے جو حضرت کی پیچہے نماز پڑہتے تہے سجدہ مین گئی تو اکثر مشرکین بہی اتفاق کرکے ہمراہ انکی سجدہ مین گئے حضرت جبرئیل نازل ہوئی اور صورت
حال حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ شیطان نے ایسا فریب کیا ہی جناب رسول خدا صلعم کو یہہ حال سنکر بہت رنج ہوا اللہ تعالےٰ نے حضرت کی تسلی کیواسطی یہہ آیت بہیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بہیجا
ہمنے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجہسے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نبی اور فرق درمیان رسول اور نبی کے یہہ ہے کہ رسول پر کتاب نازل ہوتی ہے اور بیداری مین فرشتہ اُسکے
پاس آتا ہے اور وہ صاحب شریعت ہوتا ہے اور بعضا نبی ایسا ہوتا ہے کہ نہ تو اُسپر کتاب نازل ہوتی ہے اور نہ بیداری مین فرشتہ اسکی پاس آتا ہے بلکہ خواب مین آتا ہے اور یا انکو الہام ہوتا ہے اور رسول
تو نبی بہی ہوتا ہے اور بعضا نبی رسول نہین ہوتا اور ہمارے پیغمبر صلعم رسول بہی تہے اور نبی بہی تہے اور اسیواسطے خدا نے انکو یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ اور یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ فرمایا ہے اور حضرت ابوذر نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچہا
کہ نبی کتنے تہے تو فرمایا کہ ایک لاکہہ اور چوبیس ہزار اور پہر پوچہا کہ رسول کتنے تہے تو فرمایا کہ تین سو اور تیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ رسول تو صاحب شریعت ہے اور نبی تابع اُسکی شریعت کا ہے
جیسے حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم کی شریعت کے تابع تہے لیکن لوط مرسلین مین سے بہی تہے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے کہ شرع جدید لوگونکو طرف حق کے بلاوے اور نبی وہ ہے کہ شرع جدید
سے بلاوے یا پہلی پیغمبر کے شرع کی موافق جیسے کہ انبیا بنی اسرائیل کہ درمیان حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے تہے اور سوائے اسکے اور وجہہ بہی بیان کرتے ہین حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ کوئی
رسول اور نبی ہمنے نہین بہیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى مگر جسوقت کہ تلاوت کرتا تہا وہ تو اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ڈالتا تہا شیطان بیچ تلاوت اُسکے جو کچہہ چاہتا تہا اپنی طرف سے اور یا یہہ کہ
لوگ شیطان کے وسوسے سے خدا کی کلام مین اپنی طرف سے کم اور زیادہ کردیتے تہے بعد اُسکی مرنیکے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ نے کیا اور شیطان کی طرف منسوب اسواسطے کیا کہ وہ انکو اغوا کرے اور
انکی دلمین وسوسہ ڈالکر بہکا دیتا تہا اور صحاح جوہری مین اور کنز مین اور صراح مین تمنی کے معنی خواندن کے لکہے ہین فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ پس دور کرتا ہے خدا اُسچیز کو کہ ڈالدیتا ہے
شیطان اپنی طرف سے بناکر ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ پہر محکم کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے خدا اٰيٰتِهٖ آیتون اپنی کو کہ پیغمبر پڑہتا ہے اور پیغمبر کو اُس سے خبر کردیتا ہے اور دلیلونکو اسکی رد کرنیکی قائم کرتا ہے اور جو
پیغمبر وفات کرتا ہے تو دوسرے پیغمبر کو کہ جو بعد اُسکی آتا ہے اسکی تحریف سے مطلع کرتا ہے کہ وہ باطل جو اپنی دل سے لوگون نے کم یا زیادہ کیا ہے وہ دفع ہوجاتا ہے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور خدا جاننیوالا ہے
بندونکی احوال کا حَكِيْمٌ محکم کار ہے کہ جو کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے اور اہلسنت کے احادیث مین لکہا ہے کہ جسوقت سورہ نجم نازل ہوئی تو رسول خدا اُس سورہ کو نماز مین تلاوت کرتی تہے
جسوقت اس آیت پر پہنچے کہ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى تو شیطان نے بتون کی مدح مین پیغمبر کی زبان سے اسکی بعد یہہ فقرہ جاری کروادیا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى جسوقت
کفار نے بتون کی تعریف پیغمبر خدا کی زبان سے سنی تو نہایت خوش ہوئے اور آخر سورہ مین مومنین کے ساتھہ متفق ہوکر سجدہ مین گئے مگر ولید بن مغیرہ کہ بسبب پیری اور ناتوانی کی سجدہ مین جا سکا
تہوڑی سنگریزی اُٹہاکر اُنپر سجدہ کیا اور آدمی مسجد سے باہر نکلکر متفرق ہوگئے اور کل مشرکین سجدہ کر رہے تو جبرئیل آئے اور ازروئے عتاب و خطاب کے پیغمبر سے کہا کہ یہہ کیا کلام تہا کہ تو نے اپنی
زبان سے نکالا اور جو کچہہ کہ ہمنے تجہپر نازل نہین کیا تہا وہ تو نے مشرکون کے روبرو کیون پڑہا جناب رسول خدا صلعم یہہ سنکر نہایت دلتنگ ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے یہہ آیت نازل کی اور سبب اسکا یہہ
کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم کو آرزو ان مشرکین کے ایمان کی بہت تہی اور اپنی جیمین آرزو کرتے تہے کہ کیا ہوتا کہ خدا تعالےٰ کوئی ایسی آیت نازل کرتا کہ انکی خاطر کے موافق ہوتی جسوقت
خدا تعالےٰ نے سورہ والنجم نازل کی اور رسول خدا نے آیہ افرایتم اللات کو تلاوت فرمایا تو شیطان نے موافق آرزو رسول خدا کے حضرت کی زبان پر مدح بتون کی جاری کروادی

اور یہہ آیت عرصہ کے بعد نازل ہوئی کہ ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی کے معنے آرزو کے لیتے ہین بعضوں نے معنی آیت یہہ کئے ہین کہ نہین بھیجا ہم نے پہلے تجھسے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر جسوقت آرزو کی ہے دل اُسکے نے وسوسہ شیطان سے تو ڈالدیا ہے شیطان نے وسوسہ کر کے بیچ آرزو اُسکی جو کچہہ چاہا ہے لیکن یہہ کلام نہایت پوچ اور باطل ہے کہ جسمین تہمت پیغمبر خدا کا ہے کہ شیطان ایسقدر حضرت پر غالب ہو گیا کہ اُنکی زبان سے بتونکی تعریف کہلوا دی اور پہر خبر نہوئی اور حال یہہ ہے کہ شیطان خود کہتا ہے کہ تیرے مخلص بندون پر میرا غلبہ نہوگا اور رسولخدا کی سہو کیونکر کہہ سکتا ہے کہ خدا تو فرماتا ہے سنقرئک فلا تنسی اور جسوقت پیغمبر کی زبان سے باطل کلمین جاری ہون تو اُسکی باتکا اعتماد کیونکر باقی رہیگا کہ ایکدفعہ بتونکی تعریف کی اور دوسری مرتبہ اُنکی مذمت کر دی لوگ کس بات کو معتبر جانینگے اور سہو پیغمبر سے کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ کسی آدمی سے بہی نہین ہو سکتا کہ دو بیت قصیدہ کے پڑہے اور ایک بیت اُسی وزن اور قافیہ کا سہو پر سمجہا کہ پہلی اس سے ہرگز اُسکی ذہن مین نتہی اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ پیغمبر آیا تو ہدایت کے واسطے اور کلمین ضلالت اور کفر کے اُسکی زبان سے جاری ہون نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد اور علماء اہلسنت جو کچہہ اُسکی جواب مین کہتے ہین وہ کافی نہین ہو سکتا اور فرماتا ہے خدا کہ قدرت دی ہمنے شیطان کو کہ وقت تلاوت انبیاء کی وہ کلام کو اپنے طرف سے ڈالے لیجعل تاکہ کر دے خدا مایلقی الشیطان اُسچیز کو کہ ڈالتا ہے شیطان وقت تلاوت انبیاء کے ایک فقرہ بنا کر اُسوقت کہتا ہے تاکہ کر دے خدا اُسکی فقرہ کو فتنۃ آزمایش و امتحان للذین فی قلوبہم واسطے اُن لوگونکی کہ بیچ دلون اُنکے مرض بیماری نفاق کی ہے والقاسیۃ قلوبہم اور واسطے اُن لوگونکی سخت ہو گئے ہین دل اُنکی یعنی کفار مراد یہہ ہے کہ منافقین و کفار شیطان کی القا کو اس سبب سے کہ جو نہایت سختی و صعوبت ہے فرق نہین سمجہے کہ خدا کی احکام نازل کئے ہین اور جو کچہہ کہ شیطان نے القا کیا ہے کلمات باطلہ کو باعث اپنی شک اور تردد کا کر کے اپنی نفاق اور کفر مین زیادہ کرین بسبب تامل نکرنیکے درمیان حق اور باطل کے وان الظلمین اور تحقیق ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر بسبب شک کے کہ وہ منافقین و کفار ہین لفی شقاق بعید البتہ بیچ خلاف اور نزاع دور کے ہین حق سے یعنی بسبب زیادتی انکار اور عناد کی حق سے دور پڑے ہوے ہین ولیعلم الذین اوتوا العلم اور تاکہ جانین وہ لوگ کہ دیگئی ہین علم یعنی شیطان کو قدرت القا کی دی ہے تاکہ جانین وہ لوگ دیگئی ہے علم کہ طریق نیک کو پہچانتے ہین انہ الحق یہہ کہ تحقیق وہ قران حق ہے من ربک پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطانکو مجال اُسمین تغیر و تبدل کی نہین ہے فیؤمنوا بہ پس ایمان لاوین وہ ساتھہ اُسکی کہ ایمان پر وہ ثابت ہین یا ایمان پر ایمانکا زیادہ ہو فتخبت لہ پس نرم اور متواضع ہوون ساتھہ اُس کی قلوبہم دل اُنکی ایمانکی قوت کے سبب سے اور احکام کو قبول کرین اور یا یہہ ہے سب ضمیرین خدا کی طرف پہرتی ہین کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ جو کچہہ جانتے ہین خدا کی حکمت اور مصلحت کو وہ جانین اس امر کو کہ قدرت دینی شیطانکو القا کی حق ہے اور صادر ہے پروردگار کی طرف سے از روی حکمت کے کہ وہ امتحان اور آزمایش ہے کہ اُس سے منافق اور مخلص مین فرق ہو جاوے کہ منافق تو شک کرنے لگین اور مومنین قرآن کی تصدیق کرین اور اُسپر ایمان لاوین اور دل اُنکی خشوع اور خضوع کرین واسطے خدا کی اور اُسکے حکم کی فرمانبرداری کرین وان اللہ اور تحقیق خدا لہاد الذین امنوا البتہ ہدایت کرنیوالا ہے اُن لوگون کا کہ ایمان لائے ہین الی صراط مستقیم طرف راہ سیدہی کے جسمین کجی نہین ہے اور ثابت رکہتا ہین حق پر اور یا یہہ کہ بسبب اُنکی ایمان کی بہشت کی راہ اُنکو دکہلاتی ولا یزال الذین کفروا اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہونے فی مریۃ منہ بیچ شک کے اُس قرآن سے یا پیغمبر سے حتی تاتیہم الساعۃ یہانتک کہ آوے اُنکو قیامت بغتۃ ناگہان او یاتیہم یا آوے اُنکو عذاب یوم عقیم عذاب دن بانجہ کا کہ اُس دن نسل اُنکی منقطع ہو جاوے مراد اُس سے روز جنگ بدر ہے کہ اُسکی بیخکنی ہو گئی اور اُنمین سے کوئی باقی نرہا کہ فرزند اُس سے پیدا ہووے اور یا یہہ کہ جب وے مارے گئے تو مائین اُنکی بی فرزند ہو گئین مثل بانجہ عورتونکی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُس سے روز قیامت ہے کہ شب اُسمین نہ نکلیگی اور اخبار میں قیامت کا حال بیان کرتا ہے کہ الملک بادشاہی اور حکم دینا یومئذ للہ اُس دن خاص واسطے خدا کی ہے یعنی بادشاہی اور حکمرانی اُسی کی ہے جسمین منافقین اور کفار کا شک دور ہوگا یعنی بروز قیامت واسطے خدا کے ہے بدون مدعی اور منازع کے ہوں الملک الیوم اُسروز کوئی شاہ نہ سلطان ہوئیگا بجز حکم کردگار نہ فرمان ہوئیگا حکم اُس طرف کے رسول سے روز حساب کے بہوت وبیقرار ہر انسان ہوئیگا یحکم بینہم حکم کریگا خدا ساتھہ عدالت اور انصاف کا بینہم درمیان اُنکی یعنے درمیان مومن اور کافر کے فالذین امنوا وعملوا الصلحت پس جو لوگ کہ ایمان لائی ہین اور عمل کئے ہین اُنہونے اچھی فی جنت النعیم بیچ بہشتون نعمتونکی ہونگی کہ بی مشقت اور تردد اُنکو نعمتین ملینگی والذین کفروا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اُنہونے وکذبوا بایتنا اور جہٹلایا ہے اُنہونے آیتون ہماری کو فاولئک پس یہہ لوگ وہ ہین کہ لہم عذاب مہین واسطے اُنکی عذاب ہے خوار کرنیوالا اور کہتے ہین کہ یہہ آیت اُن لوگونکی شان مین ہے کہ رسولخدا نے اُنکو روز احد گرفتار کر کے بہت سخت عذاب کیا تہا اسسبب سے کہ اُنہونے بعضے مسلمانونکو مثلہ کیا تہا یعنی اُنکے بعد مرنیکی ناک اور کان اور ہاتہہ کاٹے تہے اور فرماتا ہے خدا کہ والذین ھاجروا اور جن لوگونے ہجرت کی ہے اپنی اصلی وطن کو چہوڑ کر مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوے ہین فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے اُسکی طاعت اور فرمانبرداری مین اور اُسکی رضامندی کی طلب کرنیکے واسطے ثم قتلوا پہر قتل کئے گئے وہ جہاد مین کفار کے ہاتہہ سے او ماتوا یا مر گئے ہین اپنی موت سے بدون حاصل ہونے شہادت کے لیرزقنہم اللہ البتہ روزی دیگا اُنکو خدا رزقا حسنا روزی نیک وہ نعمتین بہشت کی ہین بے رنج و محنت بعضے صحاب مہاجرین نے جناب مین سید عالم کی عرض کی کہ یا رسولخدا بعضے ہمارے یار جہاد مین شہید ہوتے ہین اور خدا کی نعمتون کو پاتے ہین اور ہم جو بقصد جہاد کی ہمراہ جاتے ہین اور شہید نہین ہوتے ہین تو ہمارا کیا حال ہوگا کہتے ہین کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ نیت تمہاری جہاد کی ہے تم بہی مثل اُنکی ہو اور کہتے ہین کہ رزق حسن وہ ہے کہ جسوقت اُسکو دیکہین تو

نہایت لذت سے کہ نفس کو پہنچتی ہے اسکی دیکھنے سے آنکھ کو پہر نہ اٹھائیں اور دوسری چیز کے طرف نہ دیکھیں معلوم نہیں کہ جسکے دیکھنے سے یہ حال ہے تو مزہ اُسکا کیسا ہوگا اللہم ارزقنی اور ہمیشہ
خدا فرماتا ہے کہ وَاِنَّ اللّٰہَ اور تحقیق خدا لَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ البتہ وہ بہتر روزی دینے والوں کا ہے کہ بےحساب اور بےشمار روزی دیتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ لَیُدْخِلَنَّھُمْ البتہ داخل کریگا
انکو خدا سبب مقتول اور مردہ کو مُدْخَلًا یَّرْضَوْنَہٗ ایسی جگہ کہ پسند کریں اُسکو وہ یعنی کہ خدا تعالے انکی پیشوائی کو فرشتے بھیجیگا کہ تعظیم تمام انکو بہشت میں لائیں اور وہ جنت نعیم ہے کہ جسمیں وہ داخل
ہونگے اور نعمتیں جسمیں ہونگی کہ کسی کی آنکھ نے نہیں دیکھی ہیں اور نہ کسیکے کان نے ایسی سنی ہیں اور نہ کسیکے دل میں آئی ہیں وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَلِیْمٌ اور تحقیق کہ خدا جاننے والا ہے انکی احوال کا حَلِیْمٌ بردبار
ہے کہ دشمنوں کے عذاب میں جلدی نہیں کرتا ہے ذٰلِكَ یہ ہے امر خدا کا جو مذکور ہوا مومنوں اور کافروں کے مقدمہ میں اور تبیان میں لکھا ہے کہ بعضے مشرکوں نے ماہ محرم کے دو شب میں چاہا کہ مسلمانوں سے لڑائی
کریں اور مسلمانوں نے راضی ہو کر کہا کہ صبر کرو تاکہ مہینہ محرم کا گزر جاوے اور کفار راضی ہو کر مستعد جنگ کے ہوئے اور مسلمان بضرورت واسطے دفع کرنے اور قصاص لینے کے انسے جنگ کرکے فتحیاب ہوئے
اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی اور انکی حال سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَنْ عَاقَبَ اور جو کوئی کہ عذاب کرے بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِہٖ ساتھ مثل اسکے کہ عذاب کیا گیا ہے ساتھ اسکے یعنی مشرکوں نے قتل کرنا
چاہا تو مسلمانوں نے بھی چاہا اور انہوں نے قتل کیا تو انہوں نے بھی اسکی عوض میں انکو قتل کیا ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْہِ پھر ظلم کیا گیا اوپر اسکو یعنی اگر مشرکین پھر ارادہ کریں عذاب کرینگا کہ انہی قتل کریں تو اسکے بدلے
لیویں تو لَیَنْصُرَنَّہُ اللّٰہُ البتہ نصرت کریگا انکی خدا اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا لَعَفُوٌّ البتہ معاف کرنیوالا ہے غَفُوْرٌ بخشنے والا اسی مسلمان کا جو کہ حرم میں لڑا ہووے واسطے قصاص اور بعضے کہتے
ہیں کہ مظلوم اگر ظالم سے بدلا عوض لیوے تو کچھ گناہ نہیں ہے خدا تعالے بخشنے والا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ عوض لینے والے رسول خدا ہیں کہ قریش نے انکو مکہ سے نکال دیا اور وہ حضرت بھاگ کر غار میں
جا چھپے اور ان لوگوں نے حضرت کی تلاش کی تاکہ قتل کریں حضرت کو پس عذاب کیا انکو محمد نے جنگ بدر میں کہ وہاں کفار قتل ہوئے مثل عتبہ اور شیبہ اور ولید اور ابو جہل اور حنظلہ بن ابو سفیان وغیرہ کے
اور جسوقت رسول خدا صلعم نے وفات پائی تو انہوں نے اپنی خون کا دعوی کیا پس قتل کیا حسین کو اور آل محمد کو ظلم اور عداوت سے چنانچہ یزید نے کہا تھا جسوقت کہ سر مبارک حضرت حسین علیہ السلام کا
اسکی پاس گیا کہ کہاں ہیں وہ اشیاخ اور بزرگ ہمارے جو جنگ بدر میں محمد کی قوم کے ہاتھ سے مارے گئے تھے کہ دیکھیں آج کیسا بدلا اپنا انسے لیا ہے اور اشعار یزید کے مقدمہ میں مشہور ہیں لکھتا نہیں میں انکو پس
مَنْ عَاقَبَ سے تو مراد رسول خدا ہیں اور بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِہٖ سے مراد یہ ہے کہ ان کفار نے حضرت کے قتل کا ارادہ کیا اور مکہ سے انکو نکالا اور ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْہِ سے مراد یہ ہے کہ پھر رسول خدا پر ستم
کریں کہ انکی فرزند حسین کو قتل کریں تو خدا تعالے انکی نصرت کریگا کہ امام مہدی علیہ السلام انکی فرزند ان کفار سے بدلہ لیویں گے یہی ہے لَیَنْصُرَنَّہُ اللّٰہُ ذٰلِكَ وہ نصرت خدا کے
بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا قادر ہے اوپر بعضے امر کو بعضے پر غالب کرے کہ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے کہ دن کو رات سے زیادہ کرتا ہے کہ بعضے ساعتیں رات کی
دن میں داخل ہو جائیں وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے کہ رات کو دن سے دراز کر دیتا ہے کہ بعضے ساعتیں دن کی رات میں داخل ہو جائیں یعنی محض اپنی قدرت
کاملہ سے رات سے کم کرکے دن میں زیادہ کرتا ہے اور دن سے کم کرکے شب میں زیادہ کرتا ہے وَاَنَّ اللّٰہَ اور بسبب اسکے کہ تحقیق خدا سَمِیْعٌ سننے والا ہے قول عذاب کنیوالی کا نصرت کے دعا میں بَصِیْرٌ
دیکھنے والا ہے احوال مظلوم کا ذٰلِكَ یہ جو داخل کرنا رات کا دن میں اور دن کا رات میں اپنی قدرت کاملہ سے بِاَنَّ اللّٰہَ سبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا ھُوَ الْحَقُّ وہی حق ہے ثابت ہے اپنی ذات میں
نہ غیر اسکا واجب وہی تنہا واجب ہے تو سبکا وجود اور صدور اسکی ذات سے ہوگا وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ اور بسبب اسکے کہ تحقیق وہ چیز کہ پکارتے ہو تم اور حفص یاسی غائب کا صیغہ پڑھتا ہے یعنی وہ چیز کہ پکارتے
ہیں انکو اور پرستش کرتے ہیں مِنْ دُوْنِہٖ سوائے اس خدا کے یعنی بت ھُوَ الْبَاطِلُ وہی ہے باطل اپنی ذات میں اور معبود ہونے میں وَاَنَّ اللّٰہَ اور بسبب اسکے کہ تحقیق خدا ھُوَ وہی ہے
الْعَلِیُّ بلند سب چیز پر اور بلند مرتبہ الْکَبِیْرُ بزرگ ہے اس سے کہ واسطے اسکی کوئی شریک ہووے اس واسطے کہ شان اسکی بلند اور بزرگ ہے اسکی غیر اور تمام ممکنات مقابلہ میں اسکی عظمت کے نہایت حقارت
اور ذلت کے ساتھ ہیں کہ وہ حق سبحانہ تعالے موجود بالذات ہے اور سوائے اسکی جو کچھ ہے اسکی وجود سے ہے کہ سب مخلوق اسکی ہیں اور اب اپنی قدرت کاملہ کا بیان کرتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اور نہ
جانا تو نے کہ اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا نے اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی کو فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ پس ہو جاتی ہے زمین اسکی سبب سے مُخْضَرَّةً سبز بعد خشکی کے کہ ہر قسم
قسم کی روئیدگی اسمیں سے نکلتی ہے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا لَطِیْفٌ لطف کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر خَبِیْرٌ آگاہ ہے اور خبردار ہے انکی روزی سے اور بندوں کی مصلحت کو
جانتا ہے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ واسطے اسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب اسکی مخلوق ہے اور سبکا وہ مالک ہے وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِیُّ اور
تحقیق کہ خدا البتہ وہی بے نیاز ہے ہر چیز سے اور اپنی ذات میں سب سے بے پرواہ الْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا اپنی ذات میں لائق اور مستحق اسکی ہے کہ سب اسکی تعریف کریں اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا
تو نے یعنی کیا نہ جانا تو نے کہ اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا نے سَخَّرَ لَکُمْ مسخر کیا واسطے تمہارے اور تمہارے حکم میں کیا مَّا فِی الْاَرْضِ اس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور جمادات جو کچھ چاہو
انسے فائدہ حاصل کرو وَالْفُلْكَ اسکا عطف مَا فِی الْاَرْضِ پر ہے یعنی اور حکم میں کیا واسطے تمہارے کشتیوں کو کہ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ جاری ہیں بیچ دریا کے بِاَمْرِہٖ ساتھ حکم اسکے کے
وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہے وہ خدا آسمان کو اَنْ تَقَعَ اس سے کہ گر پڑے عَلَی الْاَرْضِ اوپر زمین کے اِلَّا بِاِذْنِہٖ مگر ساتھ اذن اور مشیت اسکی کے کہ جب وہ چاہیگا تو گر پڑیگا اور
گرنا بروز قیامت متوقع ہے اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ تحقیق خدا ساتھ آدمیوں کے لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ البتہ مہربان بخشش کرنیوالا ہے کہ دلیلیں اپنے وحدانیت کی انپر ظاہر کر دیں

تاکہ طرف حق کے راہ لیجائیں کہ موجب نجات دنیا اور آخرت کا ہے اور وہ ساری فائدوں کے اوپر کہولدی وَهُوَ الَّذِي اور وہ خدا وہ ہے کہ أَحْيَاكُمْ زندہ کیا ہے تمکو کہ پہلے اس سے تم ایک نطفہ بے
جان تھے فی الحال تمکو زندہ کیا ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر مارڈالتا ہے تمکو جسوقت کہ اجل آتی ہے ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر زندہ کریگا بروز قیامت واسطے جزای اعمال کے إِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی لَكَفُورٌ البتہ
ناشکری کرنیوالا ہے اور کفر کرنیوالا ہے خدا کی نعمت کا کہ باوجود اسقدر نعمتوں کے کہ خدانے انکو عطا کی ہیں پھر اسکی غیر کی پرستش کرتے ہیں اور حقیقی نعمت دینیوالے کو ترک کرتے ہیں نزول رکھتے ہیں کہ بدیل بن ورقا اور
بشیر بن سفیان کہ قبیلہ خزاعہ میں سے تھے مسلمانوں سے انہوں نے کہا کہ کیا ہے تمہارے واسطے کہ جس جانور کو تم ہاتہ سے مارتے ہو اسکو تو کہاتے ہو اور جسکو خدا مارتا ہے اسکو نہیں کہاتے ہو مراد انکی یہ تھی کہ مردار
کیوں نہیں کہاتے ہو خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا لِكُلِّ أُمَّةٍ واسطے ہر امت کے پہلی امتوں میں سے جَعَلْنَا مَنْسَكًا کیا ہمنے ایک راہ یعنی شریعت کہ هُمْ نَاسِكُوهُ وہ عمل
کرنیوالے اسکی ہیں یعنی اس پر عمل کرنیوالے اور محبت سے الفت پکڑنیوالے اور موافق اسکی عبادت کرنیوالے اور فعال حج کے بجالانیوالے اور جس جگہ حکم قربانی کرنیکا ہے وہاں قربانی کرنیوالے ہیں فَلَا يُنَازِعُنَّكَ
نہیں چاہیے کہ نزاع کریں مخالف دینوں کے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْأَمْرِ بیچ کام دین کے کہ تیری شریعت نسخ کرنیوالی سب دینوں کی ہے اور وہ لوگ جاہل ہیں اور علم سے خالی ہیں کچہ جانتے نہیں ہیں اور
تیری شریعت ظاہر اور مثل آفتاب کے روشن ہے تو انکو قدرت جھگڑا کرنیکی نہیں ہے کہ وہ تجھسے جھگڑا کریں اسواسطے کہ گفتگو کرنی کسی سے فائدہ نہیں بخشتی ہے مگر اس شخص کو کہ طالب حق کا ہو اور وہ لوگ
نہایت سرکش ہیں وَادْعُ اور بلا تو لوگوں کو نرمی اور خوش کلامی سے إِلَى رَبِّكَ طرف پروردگار اپنے کے کہ اسکو پہچانیں اور اسکی عبادت میں مشغول ہوں إِنَّكَ تحقیق کہ تو لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ
البتہ اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ جو حق کے طرف پہنچانیوالا ہے وَإِنْ جَادَلُوكَ اور اگر جھگڑا کریں وہ تجھسے اور نہ رہیں عناد سے باز نہ آئیں باوجود ظاہر ہونے حق کے اور تمام ہونے حجت کے تو فَقُلِ پس تو کہہ اللَّهُ أَعْلَمُ
خدا بہت جاننے والا ہے اور دانا تر ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ساتہ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم کہ جھگڑے جھوٹے اور باطل کرتے ہو اور تمہارے ان بدعملوں پر ایسی سزا دیگا کہ تم بہت نادم ہوگے اور وہ ندامت تمکو پھر کچہ فائدہ نہ
بخشیگی کہ تم شریعت منسوخ ہونے میں جھگڑا کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت آیہ جہاد سے منسوخ ہے اللَّهُ يَحْكُمُ خدا حکم کریگا بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے اے آدمیو يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن
قیامت کے فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ بیچ اس چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکی تَخْتَلِفُونَ اختلاف کرتے آجکے دن امر دین میں اسروز ظاہر ہو جائیگا کہ حق کس کی طرف ہے اور حکم اسروز یہ ہوگا کہ مومنین کو بہشت میں درجے
ملینگے اور کفار کو دوزخ کے طبقات اور بروز قیامت ظاہر ہو جاویگا کہ ہم میں اور تم میں سے کون حق پر ہے اور باطل پر کون ہے اور واسطے تسلی سید عالم صلعم خدا تعالے فرماتا ہے کہ أَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہ جانا
تونے یعنی البتہ تو جانتا ہے کہ أَنَّ اللَّهَ تحقیق خدا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ جانتا ہے جو کچہ کہ بیچ آسمانوں کے ہے عجائب اسجگہ کے وَالْأَرْضِ اور جو کچہ کہ بیچ زمین کے ہے عجائب اسکی اور کوئی چیز اسپر پوشیدہ
نہیں ہے إِنَّ ذَلِكَ تحقیق کہ وہ یعنی جو کچہ کہ آسمانوں میں اور جو کچہ زمین میں ہے لکھی ہے فِي كِتَابٍ بیچ کتاب کے یعنی لوح محفوظ میں پہلے اس سے کہ وہ پیدا ہووے اور نزاع کرنا قریش کا بھی اسمیں
درج ہے اور ہم عالم انکی ہیں تو غمگین مت ہو اے محمد صلعم کہ ہمکو سب معلوم ہے دیکھا کہ کیسے نام انکو دیتے ہیں إِنَّ ذَلِكَ تحقیق کہ وہ یعنی لوح محفوظ میں ہر چیز کا تحریر کرنا عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ اوپر خدا کے آسان ہے
بسبب کہ سب اسکے علم میں ہے اور آسان ہی حکم کرنا درمیان مومنین اور کفار کے کہ خدا پر سہل ہے کہ قدرت اسکی سبکو شامل ہے وَيَعْبُدُونَ اور پرستش کرتے ہیں کفار مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائے اس خدا
مَا لَمْ يُنَزِّلْ جس چیز کو کہ نہیں نازل کیا ہے خدا نے بِهِ ساتہ اسکی پرستش کے سُلْطَانًا کسی حجت اور دلیل کو کہ دلالت کرے اسکی عبادت کی جائز ہونے پر وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ اور جسچیز کی پرستش کرتے ہیں
نہیں ہے واسطے انکی ساتہ اسکی عِلْمٌ علم یعنی نہ علم ضروری رکھتے ہیں اور نہ دلیلوں سے ثابت کر سکتے ہیں وَمَا لِلظَّالِمِينَ اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے جو کہ اپنی نفسوں پر ظلم کرتے ہیں شرک کو اختیار
کرکے کہ حق سے گذر گئے ہیں مِنْ نَصِيرٍ کوئی نصرت اور مدد کرنیوالا کہ عذاب سے انکو بچاوے وَإِذَا تُتْلَى اور جسوقت پڑہی جاتی ہیں عَلَيْهِمْ اوپر انکی آيَاتُنَا آیتیں ہماری ایسی بَيِّنَاتٍ
کہ روشن اور ظاہر ہیں آیتیں مبانیات حال واقع ہوا ہے یعنی وہ آیتیں دلالت ظاہر اور ہویدا کرتی ہیں اعتقاد حق پر تَعْرِفُ پہچانتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا بیچ مونہوں
ان لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے الْمُنْكَرَ انکار کرنیکو اور مراد اس سے اثر انکار کا ہے انکی چہروں سے ترشروئی ظاہر ہوتی ہے جسوقت انکی روبرو قرآن پڑہا جاتا ہے اور وہ منہ چڑہاتے ہوئے
رہتے ہیں يَكَادُونَ يَسْطُونَ قریب ہے کہ حملہ کریں شدت غیظ اور غضب سے بِالَّذِينَ ان لوگوں پر کہ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ پڑہتے ہیں اوپر انکی آيَاتِنَا آیتوں ہماری
کو اور چاہتے ہیں کہ انکی قدرت میں ہو تو انکو پہنچائیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ أَفَأُنَبِّئُكُمْ کیا پس خبر دوں میں تمکو بِشَرٍّ مِنْ ذَلِكُمْ ساتہ بدتر کے
اس تمہارے غصہ سے کہ جو پڑہنے والوں قرآن پر ہے کہ وہ النَّارُ آگ ہے دوزخ کی کہ وہ بہت سخت ہے تمہارے غصہ سے اور وہ آگ وہ ہے کہ وَعَدَهَا اللَّهُ وعدہ
کیا ہے اسکو خدا نے الَّذِينَ كَفَرُوا ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے انہوں نے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہ ہے پھرنے کی وہ آگ یعنی ہر گاہ تم قرآن پڑہنے سے اسقدر غضب میں آتے
ہو کہ چاہتے ہو کہ قرآن کے پڑہنے والوں پر حملہ کرکے انکو آزار پہنچاؤ میں جسوقت تم آتش دوزخ میں جلوگے کہ وہ آگ نہایت سخت ہے اس سے اسوقت تم کیسے غضب
میں آؤگے اور اب مکہ معظمہ کے مشرکین کے طرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو ضُرِبَ مَثَلٌ ماری گئی ہے یعنی بیان کی گئی ہے مثال واسطے
پرستش بتوں کی فَاسْتَمِعُوا لَهُ پس کان رکہو تم واسطے اسکے اور سنو تم حق سننے کا اور تامل کرو اسمیں إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ تحقیق جو چیزیں کہ پکارتے ہو تم انکو یعنی وہ تین سو اور
ساٹھ بت کہ گرد خانہ کعبہ کے رکھے ہیں تم انکی پرستش کرتے ہو اور انکو پکارتے ہو مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے وہ بت ایسے ہیں لَنْ يَخْلُقُوا ہرگز نہیں پیدا کر سکتے

ہیں ذُبَابًا ایک مکھی کو باوجودیکہ بہت چھوٹی اور ذرہ سی ہے وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ اور اگرچہ اکٹھے ہو جائیں وہ سب اور متفق ہوں اُسکی بنانے پر لیکن ہرگز نہیں بنا سکتے وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ اور اگر چھین لیوے اُنسے مکھی شَيْئًا کسی چیز کو مثل خوشبو اور شہد کے کہ جو اُنکو لگا ہوا ہو تو لَا يَسْتَنْقِذُوهُ نہیں چھوڑا سکتے اُسکو وہ اُس چیز کو جسکو کہ مکھی اُنسے لیلیا ہے مِنْهُ اُس مکھی سے یعنے مکھی سے اُس چیز کو نہیں چھڑا سکتے ہیں اور رسم اُن کفار کی یہہ تھی کہ بتوں کو شہد اور خلوق سے کہ وہ ایک خوشبو ہے آلودہ کرتے تھے اور دروازہ بتونکے مکان کا بند کر دیتے تھے مکھیاں اوپر کے روزنوں میں سے اندر جا کر وہ سب کھا جاتی تھیں اور بعد چند روز کے اثر خوشبو اور شہد کا باقی نہ رہتا تھا تو وہ کفار بہت خوشی کرتے تھے کہ ہمارے معبودوں نے اسکو کھا لیا حق تعالیٰ اُنکے عجز سے خبر دی کہ وہ ایسے عاجز ہیں کہ نہ مکھی کے پیدا کرنے پر قادر ہیں اور نہ اُسکی دفع کرنے پر قادر ہیں اور خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اُسکو چھوڑ کر ایسے عاجزوں کی پرستش میں مشغول ہوئے ہیں ضَعُفَ الطَّالِبُ سُست ہے اور بودا اور عاجز ہے طلب کرنیوالا کہ وہ مکھی ہے اور خوشبو اور شہد کے طالب ہے ہمیشہ وَالْمَطْلُوبُ اور سست ہے طلب کیا گیا کہ وہ بت ہے کہ اس سے شہد اور خوشبو کو چھینا ہے اور یا یہہ کہ طالب بت ہے کہ اس سے لیلیا ہے اور وہ اپنا شہد اور خوشبو مکھی سے مانگتا ہے مطلوب مکھی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرد خانہ کعبہ کے جو بت رکھے تھے اُنکو قریش مشک اور عنبر سے آلودہ کرتے تھے اور انہیں سے یغوث دروازہ کے مقابل میں تھا اور یعوق خانہ کعبہ کے داہنی جانب اور نسر جانب بائیں تھا اور وہ قریش جسوقت اُن بتوں کے پاس جاتے تھے تو یغوث کے روبرو سجدہ میں گرتے تھے پھر سب بتوں کے پاس جاتے تھے اور بعد اُسکے تلبیہ کہتے تھے کہ لبیک اللهم لبیک لبیک لاشریک لک الا شریک ہو لک تملکه یعنی حاضر ہوں ہم واسطے خدمت تیری کے اے پروردگار ہمارے تیرا کوئی شریک نہیں مگر شریک کہ وہ واسطے تیرے ہے کہ تو اُسکا مالک ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایک مکھی سبز بھیجی اُسکے چار پر تھے وہ اُس مشک اور عنبر کو سب کو کھا گئی تب اللہ تعالیٰ نے یہہ مثال بیان کی فرماتا ہے خدا کہ مَا قَدَرُوا اللَّهَ نہ قدر کی انہوں نے خدا کی حَقَّ قَدْرِهِ حق قدر اُسکا جیسے کہ اُسکی قدر ہے اور جیسے کہ اُسکی تعظیم چاہیئے اور حق قدرہ مفعول مطلق ہوا ہے یعنے جو کچھہ کہ خدا کا مرتبہ ہے وہ انہوں نے نہ جانا اگر وہ اُسکی مرتبہ اور قدر کو جانتے تو اُسکا شریک کسیکو مقرر نہ کرتے اور اُسکا نام ایسی چیز پر کہ اُس سے نہایت بعید ہے اور اُس سے کچھہ مناسبت اور مشابہت نہ رکھے اطلاق نہ کرتے اور حق یہہ ہے کہ جیسے وہ ہے ویسا تو اُسکو کسی نے نہیں پہچانا ہے ؎ رازداران بارگاہ الست ۞ غیر ازین رہ نبردہ اند کہ ہست ۞ إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا لَقَوِيٌّ البتہ طاقت رکھنے والا ہے اشیا کے پیدا کرنے پر عَزِيزٌ غالب ہے سب اشیا پر کہ کوئی چیز اُسپر غلبہ نہیں کر سکتی اور معبود تمہارے اور شرکا نہایت عاجز اور کمتر اشیا کی اور خوارتر اور ذلیلتر مخلوقات کے ہیں خدا تعالیٰ سے اُنکو کیا نسبت دیتے ہو اور نام خدا کا اُنپر بولتے ہو اور مشرکین کہتے تھے کہ ابو طالب کے یتیم کو ہم سب میں سے برگزیدہ کیا اور پیغمبر کر کے بھیجا اسکی کیا وجہہ ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جسکو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے ملائکہ میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی چنانچہ فرماتا ہے کہ اللَّهُ يَصْطَفِي خدا برگزیدہ کرتا ہے مِنَ الْمَلَائِكَةِ فرشتوں میں سے رُسُلًا رسولوں کو کہ وہ پیغمبروں کے پاس خدا کا حکم لیکر جاتے ہیں مثل جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کے اور برگزیدہ کرتا ہے سوائے اُنکے جس فرشتہ کو چاہتا ہے وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیوں میں سے یعنے برگزیدہ فرماتا ہے خدا آدمیوں میں سے کہ وہ پیغمبر ہیں إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا سَمِيعٌ سننے والا ہے پیغمبروں کے قولوں کو وقت پہنچانے احکام کی بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے امت کے حال کا کہ وہ قبول کرتی ہیں پیغمبر کے قول کو یا رد کرتے ہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ جانتا ہے خدا جو کچھہ کہ آگے ہے کہ جو کچھہ اُن آدمیوں نے عمل کئے ہیں وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھہ کہ پیچھے اُنکے ہے کہ بعد اُسکے وہ عمل کرینگے قیامت تک وَإِلَى اللَّهِ اور طرف خدا کی تُرْجَعُ الْأُمُورُ پھیرے جاتے ہیں سب امور پس جو شخص کہ ایسا ہے تو لائق نہیں کسیکو کہ اُسکی حکم اور تدبیر پر اعتراض کرے کہ فلانے کو پیغمبر کیوں کیا ہے اور اپنے بندوں کو اپنی عبادت کا حکم کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا رکوع کرو تم اور سجدہ کرو تم نماز میں کہ رکن اعظم عبادتوں کا ہے کہتے ہیں کہ پہلی نماز میں بھی قیام اور قعود تھا اور اس آیت کے نازل ہونے سے رکوع اور سجدہ بھی اُسمیں داخل ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ حکم نماز کا ہے اور رکوع اور سجدہ کا ذکر اسواسطے کیا کہ یہہ دونو رکن اعظم نماز کے ہیں وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو تم پروردگار اپنے کو نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ اور جہاد اور قرآن اور دعا کر اور مراد عبادت سے ذلت اور خواری اپنی کا اور عظمت اور بزرگی خدا کا بیان کرنا ہے وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو تم نیکی یعنی وہ عمل کہ شرع میں پسندیدہ ہو جیسے کہ حسن اخلاق اور صلہ رحم اور اعانت مظلوم اور اندوہ رسیدہ کی اور اطاعت الدین کی اور صدق اور ادائے امانت اور سوائے اسکے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ رستگار ہو تم اور یہہ آیت اگرچہ جہاد کو بھی شامل ہے لیکن جہاد کو چونکہ سبب انہدام بنیاد شرک ہے اسواسطے اُسکو خاص کر کے فرماتا ہے کہ وَجَاهِدُوا اور جہاد کرو تم خدا کی دشمنوں سے اگرچہ تمہارے باپ دادا اور اولاد اور یگانہ ہوں فِي اللَّهِ بیچ راہ خدا کی اور اُسکی طاعت میں حَقَّ جِهَادِهِ حق جہاد اپنی کا کہ جیسے لائق اور سزاوار ہے خالص نیت سے خاص واسطے خدا کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد جہاد سے اس آیت میں جہاد نفس ہے کہ یہہ دشمن باطنی ہے جیسے کہ کفار دشمن ظاہری ہیں اور جہاد نفس کا یہہ ہے کہ اُسکی خواہشوں سے جو کہ شرع کی برخلاف ہوں اپنے تئیں نگاہ رکھنا اور جو کچھہ خدا نے حرام کیا ہے اُسکے گرد نہ جانا اور جو کچھہ کہ خدا نے واجب کیا ہے اُسکو ترک نہ کرے اور یہہ نفس دشمن خانگی ہے اسکی فریب سے بچنا چاہیئے اور جہاد نفس کا جہاد اکبر ہے اور کفار سے جنگ کرنا جہاد اصغر ہے چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جب جنگ تبوک سے پھرے ہیں کہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر یعنے پھرے ہم جہاد چھوٹے

سے کہ وہ جہاد کفار پر تمہاری طرف جہاد بڑی ہے کہ وہ جہاد نفس کا ہی اور نفس کا مارنا اور حرام امروں سے پرہیز کرنا بہت دشوار ہی مگر جسکو کہ خدا تعالیٰ توفیق عطا کری وہ محفوظ رہتا ہے
جسپر خدا کا فضل و کرم دمبدم رہی،، وہ نفس بیچاری حکومت مین کم رہی،، اور جسکو پیروی ہے دنیا مین نفس کی،، وہ حشر مین یزید کے زیر علم رہے،،
اور فرماتا ہے خدا کہ هُوَ اجْتَبٰكُمْ اُسنے یعنی خدا نے برگزیدہ کیا ہی تمکو ای مومنین واسطے جہاد کے یا واسطے دین اپنے کے اور اسکی نصرت کیواسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ اور
نہین کی ہی خدا نے اوپر تمہارے فِي الدِّيْنِ بیچ دین کے مِنْ حَرَجٍ کوئی تنگی یعنی دین کے احکام مین تمپر کچھہ ایسی تنگی نہی کی ہی کہ تمکو بجا لانا اونکا دشوار ہوا اور تکلیف مالایطاق تمکو نہین دی ہی پروزانہ پانچ وقت
کی نماز رات اور دن مین ہی اور سارے سال مین ایک مہینے کے روزے ہین اور اگر مقدور ہو تو زکوۃ اور حج ادا کرو اور نہین تو معاف ہے اور اگر صحت ہو تو جہاد کرو اور مریض
ہو یا نابینا یا پیر یا لنگڑے ہو تو نہ کرو اور سفر مین نماز کی دو ہی رکعت ہین چار رکعت کے اور کہڑی ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھکر پڑھو اور نہین تو لیٹے ہوئی پڑھو اور پانی وضو کو
نہو تو تیمم ہی کر لو اور اگر بیمار ہو یا سفر مین ہو تو روزی بہی رکہو بعد اسکی جب صحت ہوا اور سفر موقوف ہو تو اسوقت رکہو اور موافق نصاب کے روپیہ سال بہر تک جمع رہی تو زکوۃ
بہی تمپر نہین ہے اور اگر زاد راہ نرکہتی ہو تو حج بہی تمپر واجب نہین ہے وعلی ہذا القیاس تمکو وہ تکلیف نہین دی ہی کہ جو تمپر دشوار ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ خدا تعالیٰ
کا خطاب اجتبکم مین ہماری طرف ہے اور خدا تعالیٰ نے ہمکو برگزیدہ کیا ہی مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ یہہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے فعل محذوف کا بحذف مضاف کہ دلالت کرتا ہی اسپر کلام
سابق اور تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وسع دینکم توسعۃ ملۃ ابیکم ابراہیم یعنی وسیع کیا ہی خدا نے دین تمہارے کو مانند وسیع کرنے دین باپ تمہارے ابراہیم کے اور بعضے نحوی کہتے ہین کہ
تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وابتغوا والزموا ملۃ ابیکم یعنی طلب کرو تم اور لازم پکڑو تم دین باپ اپنے کو اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اسکی علیکم ملۃ ابیکم ہے یعنی لازم پکڑو تم دین باپ اپنے کو اور
بعضے کہتے ہین کہ جائز ہے یہہ تقدیر مین اسطرح ہو کہ وفعلوا الخیر فعل ابیکم یعنی اور کرو تم نیکی کو کرنا باپ اپنے کا اور کہتے ہین کہ ابراہیم کو باپ سبکا اسواسطے کہا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم باپ سب امت کے ہین، اور وہ حضرت اولاد مین سے ابراہیم علیہ السلام کے ہین اس سبب سے حضرت ابراہیم سب کے باپ ہوئی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ یہہ خطاب خاص ہماری طرف ہے اور ہم اولاد مین سے ابراہیم کی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ اُسی خدا نے نام رکہا ہی تمہارا مسلمین یعنی اسلام قبول
کرنیوالے مسلمان مِنْ قَبْلُ پہلے اس قرآن سے پہلے کتابون مین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ یہہ خطاب بہی ہماری طرف ہے، وَفِيْ هٰذَا اور بیچ اس قرآن کی بہی تمکو
مسلمان فرمایا اور بعضے کہتے ہین کہ ہو کی ضمیر طرف ابراہیم کے پہرتی ہی اور معنی یہہ ہین کہ اُس ابراہیم نے تمہارا مسلمان نام رکہا ہی اپنے زمانہ مین اور اس زمانہ مین بہی تمکو مسلمان نام
فرمایا ہے اسواسطے کہ قرآن شریف مین دعا حضرت ابراہیم کی مذکور ہی ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک یعنی اور اولاد ہماری سے امت اسلام لانیوالی حاصل یہہ ہے کہ اس قرآن مین تمہارا
نام مسلمان کہا ہے لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ تاکہ ہووے پیغمبر یعنی محمد صلعم قیامت کے روز شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ گواہ اوپر تمہاری طاعت کا اور دین اسلام کے قبول کرنے کا
وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ اور ہووے تم گواہ اوپر آدمیوں کے اور جسوقت اُس پیغمبر نے تمہارے واسطے گواہی دی ہی تو تم عادل ہوئی اور گواہی دوگے تم پہلی امتون پر اسطرح سے کہ
پیغمبرون نے احکام خدا کی اپنی اپنی امت کو پہنچا دئے ہین لیکن انہون نے سب نے نہین قبول کیا پس اُنکی کافر تو مستحق دوزخ کی ہونگے اور مومن اُنکی مستحق بہشت کے جسنے کہ
پیغمبر کی تابعداری کی تہی، اور یہہ بڑا مرتبہ ہی امت کے واسطے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو ہمارے گواہ ہونگی جو کچھہ کہ ہماری طرف
پہنچایا ہی خدا کی طرف سے اور ہم گواہ ہونگی سب آدمیونکے روز قیامت اور جسنے کہ قیامت کے ہونیکو سچ جانا ہے اُسکی ہم تصدیق کرینگی اور جسنے اُسکو جہٹلایا ہی ہم اُسکو جہٹلاوینگے
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے تیرہ آدمی ہین اور سوائے انکی اور کوئی نہین ہے، مین اور بہائی میرا علیؑ اور گیارہ میری فرزند اور اسطرح کی اور روایتین بہی ہین
اور اُنکی گواہ ہونیکی وجہہ یہہ ہے کہ یہہ معصوم تہی اور مقبول ہونا گواہی کا معصوم کی سب پر مقدم ہی اور تفصیل اسکی سیقول کے اول مین ہے، اور جسوقت خدا نے تمکو اس بزرگی کے
ساتہہ خاص کیا ای مسلمانو اور یہہ مرتبہ اور رتبہ تمکو عطا فرمایا تو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قایم رکہو تم نماز کو واسطے تعظیم حکم خدا کے کہ اول وقت ہو قرب فضیلت اُسکو پڑہتے رہو اور
کبہی کبہی نماز کو پانچون نمازون مین سے ترک نکرو وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ کو موجب فرمان خدا کی واسطے رحم کرنیکے اوپر خلقت کے وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ اور چنگل مارو تم ساتہہ
فضل خدا کے کہ سب امور مین خدا پر اعتماد کرو اور اُسیکا بہروسا رکہو نہ اور کسیکا هُوَ مَوْلٰىكُمْ وہ آقا اور مددگار تمہارا ہے ای آدمیو اور تمہاری کارسازی کرنیوالا ہے اور
مالک مخلوقات کی ہی کا اور خداوند کا فَنِعْمَ الْمَوْلٰى پس اچہا خداوند ہے خدا وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور اچہا نصرت کرنیوالا ہی اور یاری کرنیوالا کہ عیبون کو پوشیدہ کرے اور
گناہون کو بخشے اور روزی دیتی بندون کو ہمیشہ پہونچائے اگرچہ اسکی نافرمانی کرتے رہین پس یاری اُسی سے چاہو نہ اسکی غیر سے ٥ بجز خدا نہ کسی سے مدد کا خواہان ہو +
اگر یہہ ہے ترا مقصد کہ مشکل آسان ہو + خدا کا غیر نہین کوئی مستقل آہین + ملک ہو یا کہ نبی یا ولی یزدان ہو + یہہ سب لگے ہین اُسکی جناب کے محتاج +
کسیکی نجات مین قدرت نہین کہ برسان ہو +

سورۃ المؤمنون

یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین اسکی ایکسو اٹہارہ ہین اور حضرت امام جعفر صادق

سورۃ المومنون

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ مومن کو پڑہے حقتعالےٰ اُسکے کام کو سعادت پر ختم کرے اور جو کوئی اُسکو ہر جمعہ کے روز پڑہے منزل اُسکی فردوس اعلیٰ مین ہو ہمراہ پیغمبرون کے آور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دس آیتین مجہپر نازل ہوئین ہین جو کوئی اُنکو پڑہے بہشت مین داخل ہو اور بعد اُسکی اُس سورہ کے اول سے دس آیتین پڑہین اور فرمایا اُن حضرت صلعم نے کہ اول اس سورہ کا اور آخر اُسکا جنت کے خزانون سے ہے اور جو کوئی عمل کرے اس سورہ کی تین آیتون پہلی پر اور نصیحت پکڑے چار آیتون آخر سورہ سے تو ناجی و رستگار

آغاز سورۂ مومنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تحقیق رستگاری پائی ایمان لانیوالون نے اور مراد کو پہنچے وہ جو کہ خدا اور پیغمبر پر ایمان لائے ہین آور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت اللہ تعالےٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو فرمایا کہ کلام کر بہشت نے کہا کہ قد افلح المؤمنون لیکن مومن ہونے کی علامتین بہت ہین کچہہ علامتین خدا تعالےٰ بیان کرتا ہے اَلَّذِیْنَ هُمْ وہ لوگ ہین وہ مومن کہ فِیْ صَلٰوتِهِمْ بیچ نماز اپنی کے خٰشِعُوْنَ ڈرنیوالے ہین خدا سے اور عاجزی کرنیوالے ہین اور نماز پڑہتے ہوئے آنکہون کو نیچے رکہنیوالے ہین اور نماز کیطرف متوجہ ہونیوالے اور طرف سجدہ کے نگاہ رکہنے والے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ خوف بدن کا یعنی ظاہر کا زیادہ کرنا خوف دل سے نفاق ہے آور جناب رسول خدا صلعم نے ایک شخص کو دیکہا کہ نماز مین اپنی ڈاڑہی سے کہیلتا ہے فرمایا کہ اگر اسکا دل خوف کرتا تو اسکی اعضا بہی خوف کرتے آور منقول ہے کہ پہلی جناب رسول خدا صلعم نماز مین اپنی نگاہ کو آسمان پر رکہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سر اپنا نیچے کیا اور زمین کے طرف نگاہ کی اور مستحب ہے کہ حالت قیام مین تو نگاہ طرف سجدہ گاہ کے ہو اور حالت رکوع مین دونو پاؤن کے درمیان مین اور حالت سجود مین طرف ناک کے اور حالت تشہد مین طرف بغل کے اور قنوت پڑہتے ہوئے ہتیلیون کے طرف اور چاہئے کہ نماز مین توجہ خدا کے طرف ہو کہ اُسکی بزرگی کا اور اپنی بیقدری اور حقارت کا دہیان ہو اور افضل یہ ہے کہ اپنے تئین فراموش کردے چنانچہ منقول ہے کہ جنگ احد مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بدن مبارک مین کسی کافر کی پیکان لگی اور وہ بدن مین اٹک گئی جسوقت اسکو نکالتے تھے تو بہت درد ہوتا تہا اس سبب سے نوبت اسکی نکالنی کی نہ پہنچی لوگون نے جناب سرور کائنات کو اطلاع کی فرمایا کہ جسوقت علی نماز مین مشغول ہو اسکو نکالو لوگون نے ایساہی کیا جب جناب امیر المومنین علیہ السلام نماز مین مصروف ہوے اُسوقت ایک شخص نے وہ پیکان بدن مبارک سے نکالی اور حضرت علی علیہ السلام کو کچہہ خبر نہوئی اور خون کثرت سے مصلے پر جاری ہوا بعد نماز کے خون کو دیکہکر پوچہا کہ یہ خون کہان سے آیا ہے لوگون نے اطلاع دی تو فرمایا کہ مجہکو معلوم نہین کہ پیکان کسوقت نکلی اور یہی حضرت امام زین العابدین کا حال تہا شیطان نے کئی مرتبہ سانپ بنکر کاٹا بالکل اطلاع نہوئی اور جسوقت نماز کا وقت آتا تہا تو خوف خدا سے رنگ چہرہ مبارک کا زرد ہو جاتا تہا اور جسوقت وضو کرنے کو بیٹہتے تھے تو گوشت شانون کا خوف خدا سے کانپتا تہا اور جسوقت نماز کے واسطے کہڑے ہوتے تھے تو ایسا حال ہوتا تہا کہ ایک ادنےٰ غلام آقائی جبار کے روبرو کہڑا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ مومنین کہ عَنِ اللَّغْوِ بیہودہ اور بے فائدہ گفتار اور کردار سے مُعْرِضُوْنَ منہ پہیرنیوالے ہین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ اگر کوئی از روئے بہتان کے کوئی امر باطل تیری طرف منسوب کرے اور وہ امر کہ جو تجہہ مین نہو اور وہ تجہہ مین کہے اور تو خالصۃً للہ اُس سے منہ پہیرلے آور دوسری روایت مین ہے کہ مراد لغو سے راگ اور سب امور لہو و لعب کے ہین اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ بات کہ جسمین یاد خدا نہین ہے وہ لغو ہے آور بعضے کہتے ہین کہ مراد لغو سے باطل ہے اور بعضون کے نزدیک سب گناہ مراد ہین اور بعضون کے نزدیک مراد کذب ہے آور بعضے خلاف وعدہ کو کہتے ہین آور بعضے دشنام کو وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ مومنین کہ لِلزَّکٰوةِ واسطے زکوٰۃ کے جو کہ خدا نے واجب کی ہے فٰعِلُوْنَ کرنے والے ہین کہ اُسکو ادا کرتے ہین آور بعضے کہتے ہین کہ یہ زکوٰۃ عام ہے خواہ زکوٰۃ مال ہو خواہ فطرہ ہو خواہ تصدق ہو آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک قیراط یعنے قریب ایک دمڑی کے زکوٰۃ مین سے منع کرے کہ نہ دیوے وہ شخص مومن نہین ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ مومنین کہ لِفُرُوْجِهِمْ واسطے ستر ون اپنے کے حٰفِظُوْنَ نگاہ رکہنے والے ہین زنا اور اغلام سے یعنے مطلق مجامعت سے پرہیز کرنیوالے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اوپر جورون اپنی کے کہ بس انہین سے مجامعت کرتے ہین اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ یا وہ عورتین کہ مالک ہوے ہین ہاتہ اُن کے یعنی اُن عورتون سے یعنے اپنی لونڈیون سے مجامعت کرتی ہین سوائے اُنکے کسی سے مجامعت نہین کرتی اور زنِ متعہ زوجہ مین داخل ہے اور تحلیل لونڈی کی لونڈی مین داخل ہے پس جو لوگ کہ سوائے انکے اور کسی سے مجامعت نہین کرتے ہین بلکہ انہین پر اکتفا کرتے ہین فَاِنَّهُمْ پس تحقیق وہ مومنین کہ فقط اپنی زوجہ اور لونڈی پر بس کرنے والے ہین وہ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ نہین ملامت کئے گئے ہین کہ انکا کچہہ گناہ نہین ہے مگر حالت حیض اور نفاس مین اُنسے بہی مجامعت نہ چاہئے کہ جائز نہین ہے اور روزہ مین اور حالت احرام مین اور اعتکاف مین بہی جائز نہین ہے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ پس جو شخص کہ طالب ہوے مجامعت کے سوائے اُسکی یعنے سوائے زوجہ اور لونڈیون کے فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ هُمُ الْعٰدُوْنَ وہی حد سے نکلنے والے ہین کہ حرام کیطرف جاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ اور وہ شخص ہین وہ مومنین کہ لِاَمٰنٰتِهِمْ واسطے امانتون اپنی کے یعنے کوئی شخص اُنکی سپرد اپنی کوئی شے کرے یا کسی امر کا امین مقرر کرے وَعَهْدِهِمْ

اور عہد اپنے کے کسی آدمی سے عہد کریں یا خدا سے کریں مثل نذر اور قسم اور عہد خدا کے تو وہ مومنین رَاعُوْنَ رعایت کرنیوالے اور نگاہ رکھنے والے انکی ہیں کہ امانت میں خیانت نہیں کرتے
اور انکی حفاظت سے بے پروائی نہیں کرتے اور عہدوں کو پورا کرتے ہیں کہ خلاف انکی نہیں کرتے ہیں اور ابن کثیر نے لامانتہم پڑہا ہے واحد کا صیغہ وَالَّذِیْنَ ھُمْ اور وہ لوگ ہیں وہ
مومنین کہ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ اوپر نمازوں اپنی کے یُحَافِظُوْنَ محافظت کرنیوالے ہیں یعنے ہمیشہ انکو وقتوں پر پڑہتے ہیں مع آداب و شرائط کے اور کسی نماز کو ضایع نہیں
کرتے ہیں کہ انکو ترک کریں اور اہل کوفہ نے سوا عاصم کے صلوتہم مفرد کا صیغہ پڑہا ہے اور اول و آخر دو مرتبہ نماز کا ذکر کرنیسے اشارہ ہے طرف تعظیم شان نماز کے کہ خدا کے نزدیک یہ عمل
بہت بلند مرتبہ ہے اور تاکید انکی بہت ہے اور ہر جگہ اسکی وصیت کیگئی مراد ہے اُولٰٓئِکَ یہ گروہ مومنین کہ جنکی وہ اوصاف ہوئی ہیں ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ وہی ہیں وارث ہونیوالے یعنی سزاوار اسکی
ہیں کہ نام وارث کا انپر بولا جائے نہ انکی غیر پر اور انکی وارث ہونیکو خدا فرماتا ہے کہ کس چیز کے وارث ہونگے چنانچہ بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہیں وہ مومنین کہ جنکی اوصاف بیان ہوئی ہیں کہ
یَرِثُوْنَ وارث ہونگے وہ اَلْفِرْدَوْسَ فردوس کے کہ وہ بہشتوں میں بلند درجہ ہے اور یہ اطلاق وراثت کا اس مقام میں مجازا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وراثت کے معنے انتقال
شے کے ہیں بدون اکتساب کے اور مومنین کیطرف متقین جنت کے انتقال کریگی بدون اکتساب جیسے کہ میراث وارث کو بدون اکتساب پہنچتی ہے لیکن بہشت تو جب ملتا ہے کہ حساب کا اکتساب
ہووے اور وراثت میں کسی شے کا اکتساب نہیں ہوتا مگر ان استحقاق بہشت کا ہوتا ہے حسنات کے جہت سے جیسے کے استحقاق میراث کا ہوتا ہے قرابت کی جہت سے ھُمْ فِیْھَا وہ مومنین کہ وارث
بہشتوں کے ہیں بیچ اُن بہشتوں کے خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ایسا تم میں سے کوئی نہیں ہے کہ انکی واسطے دو مکان نہوویں ایک بہشت میں اور
ایک دوزخ میں پس اگر مر جاوے اور دوزخ میں جاوے تو بہشتی انکی مکان کے وارث ہونگے اور منقول ہے کہ دوزخی کہ بسبب گناہوں کے دوزخ میں داخل کرینگے تو انکی منزل جو بہشت میں
تہی وہ انکو دکھلائینگے اور کہینگے کہ اگر تو نیک عمل کرتا اور ایمان لاتا تو تجھکو یہاں جگہ ملتی تاکہ حسرت انکی زیادہ ہووے اور کہتے ہیں کہ فردوس سب بہشتوں میں اعلی درجہ کا ہے
اور انکی تعمیر میں لکھا ہے کہ ایک خشت تو انکی سونے کی ہے اور ایک خشت چاندی کی اور گارا کی جگہ اسمیں مشک ہے اور اس سے پہلے خداوند تعالے نے جنت کی نعمت کو بیان کیا تہا اور اب
پیدا کرنیکی نعمت کو بیان کرتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو مِنْ سُلٰلَۃٍ خلاصہ نکالے گئے سے مِنْ طِیْنٍ مٹی سے اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر میں لکھا ہے کہ سلالہ سے مراد خلاصہ ہے کہ جو کہانے اور پینے سے پیدا ہوتا ہے اور کہانے کی اصل مٹی ہے کہ جو زمین سے پیدا ہوکر نکلتا ہے اور سلالہ کہ جو خلاصہ کہانیکا نکلتا ہے وہ نطفہ بنتا
ہے اور نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے اور یہی معنے ہیں قول حقتعالے کی چنانچہ فرماتا ہے کہ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً پھر کیا ہمنے اس سلالہ کو نطفہ اور تذکیر ضمیر کی بتاویل جوہر ہے یا مسلول
کے طرف پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ انسان سے مراد حضرت آدم ہیں کہ مٹی کے خلاصہ سے پیدا ہوئے ہیں اور بعد اسکے اولاد حضرت آدم کو کہ وہ بھی انسان ہیں نطفہ مقرر کیا کہ وہ نطفہ سے
پیدا ہوئے ہیں اس صورت میں ضمیر جعلناہ کی انسان کے طرف پھرتی ہے اور پہلے معنے کے اعتبار سے اسطرح بیان کرتے ہیں کہ اس سلالہ کو کیا ہمنے نطفہ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ بیچ ٹہرنیکی جگہ مضبوط کے کہ
وہ خصیہ ہیں اور بعد انکی رحم عورت کا ہے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ پہر پیدا کیا ہمنے نطفہ کو یعنے بنادیا ہمنے اسکو عَلَقَۃً خون بستہ بعد چالیس روز کے فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ پس پیدا
کیا ہمنے خون بستہ کو یعنے کر دیا ہمنے اسکو بعد چالیس روز کے مُضْغَۃً پارہ گوشت کہ قابل چبانے کے ہو فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ پس پیدا کیا ہمنے یعنے بنادیا ہمنے پارہ گوشت کو عِظٰمًا
ہڈیاں بعد چالیس روز کے یہانتک کہ مضبوط کیا ہمنے انکو اور بعضوں نے عظام کو عظم پڑہا ہے فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ پس پہنایا ہمنے ہڈیوں کو لَحْمًا گوشت بعد پیدا کرنے رگوں کے اور
پٹہوں کے اور ذکر اسکا مفصل سورہ حج میں ہو لیا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ پہر پیدا کیا ہمنے اسکو خَلْقًا اٰخَرَ پیدایش دوسری کہ انکی ماں کے شکم میں کہ روح اسمیں پہونکی تاکہ زندہ ہو جاوے بعد اسکے کہ وہ
اور جمادات میں سے تہا اور صورت انسان کی بنادی اور قوتیں اسمیں پیدا کیں اور آنکھ اور ناک اور کان اور سوائے اسکے سب حواس انکو عطا کئے اور تمام تشریح انکی طب کے کتابوں میں ہے اور اگر آدمی
بغور اور تامل دیکھے کہ کیا کیا صنعتیں خدا کی اسکے پیدایش شکم میں ہیں تو نہایت حیران ہو جاوے اور یہ ہونا کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثلا آنکھ کہ اسمیں کیا صنعت رکھی ہے کہ جس سے ہر شی کو
دیکھتا ہے اور ہزاروں اشیا میں فرق و تمیز کر لیتا ہے اور کان میں کیا صنعت ہے کہ جس سے ہر ایک بات کو سنتا ہے اور سمجھتا ہے اور اچھی اور بری . . . آواز میں فرق کرتا ہے اور زبان میں کیا
قوت رکھی ہے کہ جس سے تلخی اور شیرینی اور نمکینی معلوم ہوتی ہے اور سوائے ان حواس خمسہ کے شکم میں وہ کیسی قوت ہے کہ کہانا جس سے منہضم اور متغیر ہوکر دوسری صورت پیدا کرتا ہے ہم دیکہتے
ہیں کہ بدون آگ میں پکانے کے کہانا نہیں پک سکتا ہے لیکن شکم میں ایسی حرارت مثل آگ کے کہاں ہے اور اگر ایسی حرارت ہو تو آدمی زندہ کیونکر رہے اور پہر اس کہانے سے گوشت اور خون
بنتا ہے اور شہوت سے پہر منی پیدا کرتا ہے کہ جس سے آدمی پیدا ہووے اور ان صنعتوں میں احسن الخالقین کے عقل حیران ہے اور بڑے بے وقوف ہیں وہ لوگ جو صانع عالم کے قایل نہیں
ہیں بہلا بدون بنانیوالے کامل کے ایسی چیزیں اور قوتیں بن سکتی ہیں فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ پس بہت بزرگ ہے خدا اور بڑا قدرت و حکمت والا ہے اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ کہ نیکتر اندازہ کرنیوالوں
کا کہ روح نورانی کو بدن ظلمانی سے آمیختہ کر کے ایک شکل خوبصورت بنائی اور یہ ترکیب دلالت کرتی ہے کمال قدرت صانع عالم پر اور احسن الخالقین کے فرمانیسے معلوم ہوا کہ خالق اور بہی ہیں اور
حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچہا گیا کہ اطلاق خالق کا سوائے خدا کے اور کسی پر ہو سکتا ہے فرمایا کہ ہاں اور سند میں یہی آیت لائے اور دوسری آیتیں خلق کا لفظ موجود ہے حضرت عیسٰی کے واسطے

چنانچہ حضرت عیسیٰ کیواسطے فرماتا ہی کہ واذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر باذنی الله دلیل ہوا قول اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ اطلاق خالق کا سوائے خدا کے کسی پر نہین ہو سکتا لیکن باعتبار حقیقت کے اطلاق اوسکا خدا پر ہی ہوتا ہے اسواسطے کہ مراد اس سے ایجاد شی کا ہی اس اندازہ کہ فرق اومین کسیطرح سی نہووے اور یہہ ممکن نہین ہے سوائے خدا کے کسی غیر سی بدلیل الا لہ الخلق والامر کے اور فرماتا ہی کہ ثم انکم بتحقیق تم بعد ذلک بعد اوسکی یعنے پیدا ہونے اعضا کے اور داخل ہونے روح کے لمیتون البتہ مرنیوالے ہو وقت آنے اجل کے ثم انکم پھر تحقیق تم یوم القیامۃ دن قیامت کے تبعثون اٹھائی جاؤگے تم دوبارہ زندہ کرکے واسطے حساب اور جزا کے ولقد خلقنا فوقکم اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے اوپر تمہارے سبع طرائق سات آسمانونکو طبقہ کو اوپر طبقہ اور آسمانونکو طرائق اسواسطے فرمایا کہ وہ برت کے اوپر برت ہین اور طرائق ہر ایسی چیز کو کہتے ہین کہ ایک چیز کے اوپر دوسری چیز ہو اور بعضے کہتے ہین کہ طرائق اسواسطے کہا کہ وہ راہین ہین فرشتونکی آمد و رفت کے وما کنا اور نہین ہین ہم عن الخلق پیدا کرنیسے اون آسمانونکے یعنے انکی پیدا کرنیکے بعد غافلین بیخبر ہونیوالے کہ انکو پیدا کرنیکے بعد اوسسی غافل ہو جائین بلکہ انکو زوال اور اختلاف سے نگاہ رکھتے ہین ہم اور انکی تدبیر ہم کرتے ہین اور انکو تہامتے ہین کہ آدمیون کے سرون پر نہ گر پڑین اور یا یہہ کہ ہمنے آدمیونکو پیدا کیا ہی اور انکی درستی سے ہم غافل نہین اور صحیح یہہ ہے کہ ہر چیز کو ہمنے پیدا کیا ہی اور اوسکی تدبیر سی ہم خالی نہین ہین وانزلنا اور نازل کیا ہمنے من السماء ماء آسمان سے پانیکو کہ وہ آیا ہے بقدر ساتھ ایک اندازہ کی کہ جسمین صلاح بندونکی ہی اور کثیر النفع اور قلیل الضرر ہے فاسکنّٰہ پس ساکن کیا ہمنے یعنی ٹہیرا دیا ہمنے اوسکو فی الارض بیچ زمین کے کہ اوس سے نہرین اور ندیان جاری ہین اور چشمے پانیکے پہاڑون مین اور زمین مین موجود ہین حاصل یہہ ہے کہ کل آب شیرین مثل نہر اور ندی اور چشمہ اور تالاب کے یہانتک کہ آب چاہ یہہ سب آسمان کا ہی اور منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلے الله علیه و آله وسلم نے فرمایا ہے کہ الله تعالے نے جنت سے پانچ نہرین جاری کی ہین سیحون کہ وہ نہر ہند کی ہی اور جیحون کہ وہ نہر بلخ کی ہی اور دجلہ اور فرات یہہ دونو نہرین عراق عرب کی ہین اور نیل کہ وہ نہر مصر کی ہی خدا تعالے نے ایک چشمہ سے انکو جاری کیا ہی زمین پر اور آدمیونکے واسطے انمین فائدے ہین اور یہی ہی قول حقتعالے کا وانزلنا من السماء ماء اور فرماتا ہی کہ وانا اور تحقیق ہم علے ذہاب بہ اوپر لیجانے اوس پانیکے اور اوسکی زائل کرنیمین لقادرون البتہ قدرت رکھنے والے ہین جیسے کہ اوسکی نازل کرنے پر قادر تہے اگر ہم چاہین تو سب پانیکو زمین مین غائب کر دیوین منقول ہی کہ بعد نکلنے یاجوج اور ماجوج کے قرآن مجید اور حجر الاسود اور مقام ابراہیم علیه السلام اور تابوت سکینہ اور یہ پانچون نہرین جو کہ اس سے پہلے مذکور ہوئی ہین آسمان کو چلی جاوینگی اور بعد اوسکی روئے زمین پر کچھ اثر خیر و برکت کا نرہیگا اور فرماتا ہی خدا کہ فانشانا پس پیدا کیا ہمنے لکم بہ واسطے تمہارے ساتھ اوس پانیکی جنّٰت باغونکو من نخیل کہجور کے درختونسے واعناب اور انگور وکے کہجور اور انگور کا ذکر کیا اور کسی میوہ کا نہ کیا اسواسطے کہ مدینہ مین اور اطراف و نواح مین کہجور اور طایف مین انگور کثرت سے پیدا ہوتی ہین بلکہ ملک حجاز مین کثرت سے یہ دو میوے ہین اسواسطے ذکر مین انہدونکو خاص کیا لکم فیہا واسطے تمہارے بیچ اون باغونکے فواکہ کثیرۃ میوے بہت ہین سوائے کہجور اور انگور کے ومنہا اور اون باغون مین سے یعنے اون پہلون اور زراعتون مین سے تاکلون کہاتی ہو تم اور اپنی معاش اور روزی کو انہین سے حاصل کرتے ہو تم وشجرۃ تخرج اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمہارے درخت کو یعنی درخت زیتون کو کہ نکلتا ہی من طور سیناء کوہ طور سینا سے کہ وہ پہاڑ حضرت موسیٰ والا ہی درمیان مصر اور ایلہ کے کہ حضرت موسیٰ وہان مناجات کیا کرتے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ کوہ فلسطین ہے اور اوسکو طور سینین بھی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ طور کوہ کا نام ہے اور سینا درخت کا اور بعضے کہتے ہین کہ طور نام پہاڑ کا ہی اور سینا اوس جگہہ کا نام ہی اور سینا غیر منصرف ہے اور کہتے ہین کہ طور سینا مین کثرت سی درخت ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ وہ جگہہ برکت کی ہی اسواسطے اوسکو طور سینا کہتے ہین یعنی کوہ برکت اور کہتے ہین کہ تخصیص زیتون کی اس کوہ کیواسطے یہہ ہی کہ اول درخت زیتون کا اس پہاڑ پر پیدا ہوا تہا اور کہتے ہین کہ بعد طوفان نوح کی درختونمین سے یہی درخت سب سے پہلے اوگا تہا تنبت اوگتا ہی وہ درخت بالدہن ساتہہ چکنائی کی وصبغ اور لگاون کی یعنی جس سے روٹی کو لگا کر کہاتے ہین چیز نکلتی ہے للاکلین واسطے کہانیوالونکی یعنے زیتون مین سے ایسا روغن نکلتا ہی کہ اوس سے چراغ کو بھی روشن کرو اور اوسکو روٹی سے لگا کر کہاؤ بہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ زیت یعنی روغن درخت مبارک زیتون سے ہے اوسکو روٹی کا لگاون بہی مقرر کرو اور بدن کو بہی ملو اور حضرت صادق علیه السلام نے غری کا یعنی نجف اشرف کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ ایک ٹکڑا ہی اوس پہاڑ کا جسپر سے موسیٰ علیه السلام نے خدا سے کلام کیا تہا اور عیسیٰ کو اوسپر پاک کیا اور حضرت ابراہیم کو اوسی پر خلیل کیا اور محمد صلعم کو حبیب کیا اور اوسکو انبیا کا مسکن مقرر کیا اور نہین ساکن ہوا ہی بعد اوسکی دو دو بزرگون پاک آدم اور نوح کے بزرگ زیادہ امیر المومنین سے اوس جگہہ کوئی وان لکم اور تحقیق واسطے تمہارے فی الانعام بیچ چارپایون کے یعنی بہیڑ شتر اور گاؤ اور گوسفند کے لعبرۃ البتہ نصیحت اور پند ہے یعنی وہ شی ہے کہ اوس سے طرف قدرت کاملہ اوسکی کے راہ لیجاو اور وہ یہہ ہے کہ نسقیکم پلاتے ہین ہم تمکو مما فی بطونہا اوس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکی ہے یعنے شیر خالص ہم تمکو انمین سے پلاتے ہین ولکم فیہا اور واسطے تمہارے بیچ ان چارپایون کے منافع کثیرۃ فائدہ بہت ہین کہ بعضے پر سوار ہوتے ہو اور بعضے پر بوجہ اپنا لادتے ہو اور انکے بچون اور پشم سے فائدہ اوٹہاتی ہو ومنہا اور انمین سے تاکلون کہاتے بہی ہو یعنی انکی گوشت کو کہاتے ہو وعلیہا اور اوپر انکے یعنی انکے بعضے پر کہ وہ اونٹ ہے اور اوسکو کشتی بیابان کی کہتے ہین وعلی الفلک اور اوپر کشتیون کے تحملون اوٹہائی جاتے ہو تم کہ صحرا مین تمکو اونٹ اوٹہاتے ہین اور دریا مین کشتی اور ایک جگہ

سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین تمکو چاہیئے کہ اس نعمت کا شکر کرو اور اس منعم حقیقی کی پرستش مین مشغول ہو اور پرستش مین اسکی غیر کو مت شریک کرو تاکہ موجب مزید نعمت کا دنیا اور
آخرت مین ہو اور اگر اسکے غیرونکی پرستش کر کے ناشکری اختیار کرو گے تو باعث زوال نعمت تمہاریکا ہو گا اور باعث تمہاری عذاب کا دنیا اور آخرت مین جیسے
کہ پہلی امتون پر ہوئے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ نوح کو طرف قوم اُسکی کے فَقَالَ پس کہا نوح نے کہ یٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ کہ نہین ہے واسطی تمہارے کوئی معبود مستحق عبادت کا غَيْرُهٗ سوائے اُسکی کہ خالق سب اشیا کا اور روزی دینے
والا ہر جاندار کا ہی اور تم جو اُسکی سوا غیر کی پرستش کرتے ہو اور اُسکی نعمت کی ناشکری کرتے ہو تمکو عذاب ابدی مین گرفتار کریگا اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتی ہو تم عذاب
خدا سی فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس کہا اشراف اور رئیسون اُنکی نے اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے تہے وہ مِنْ قَوْمِهٖ قوم اُس نوح کی مین سے یعنی اُسکی قوم کی بزرگون نے اپنی عوام سی
کہا کہ مَا هٰذَا نہین ہے یہہ نوح کہ تمکو توحید کیطرف بلاتا ہی اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مگر آدمی مثل تمہارے کہ جیسے تم آدمی ہو ایسا ہی یہہ آدمی ہی کہاتا ہی اور سوتا ہی يُرِيْدُ
اَنْ يَّتَفَضَّلَ چاہتا ہے یہہ کہ فضیلت ڈہونڈے اور زیادہ ہو جاوے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے کہ تمہارا سردار بنجاوے اور تم اُسکی تابعدار رہو اسواسطے کہتا ہی کہ مین پیغمبر ہون اور پیغمبر کہین آدمی کی جنس
بہی ہو سکتا ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا کہ کسی کو آدمیون پر پیغمبر کرکے بہیجے اور وہ اُنکو منع کرے غیر کی پرستش کرنیسے تو لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً البتہ نازل کرتا فرشتون کو پیغمبر کرکی
کہ وہ اُنکو سمجہاتے کہ آدمی کو پیغمبر کرکے بہیجے مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا نہین سُنا ہی ہمنے یہ فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ بیچ باپون اپنون پہلونکی کہ آدمی بہی پیغمبر ہوتا ہے اور یا یہہ کہ ہمنے اپنی
باپون سے نہین سُنا ہی کہ نوح پیغمبر ہے اور سبب اُنکے کہنے کا یہہ تہا کہ درمیان حضرت نوح کی اور حضرت ادریس کے ایک مدت دراز کا فاصلہ تہا اور کسی سے اُنہون نے نہین سُنا ہوگا کہ آدمی بہی
پیغمبر ہوتا ہے اور غیر خدا کی کسیکی پرستش نچاہئے اسلئے از راہ انکار اور عناد کہتے تہے اور تامل کرتے نہین تہے اور عقل کو دخل نہین دیتے تہے اور پابند تقلید کے تہے اور تعجب ہے کہ پہلی
کفار آدمی کی نبوت کے تو قایل نہوتے تہی لیکن آدمی کی خدا اور معبود ہونیکے قایل ہو جاتے تہی پس جسوقت قوم نوح کی گمان مین آدمی کا پیغمبر ہونا غیر ممکن ہوا اور نوح علیہ السلام نے
دعوی پیغمبر ہونیکا کیا تو اُنکو وہ سودائی دیوانہ کہا اور کیا کہین اسواسطی اُنہون نے اُن حضرت کو مجنون ٹہیرایا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ کہا اُن لوگون نے کہ اِنْ هُوَ نہین ہے وہ نوح
اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ مگر ایک مرد کہ ساتہہ اُسکی جنون ہے + + + + + اسواسطے کہ اگر اُسکو جنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی پیغمبر نہین ہوتا اور ان معبودون ہمارے کو باطل ٹہیراتا فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ
پس انتظار کرو تم ساتہہ اُسکی حَتّٰى حِيْنٍ ایک مدت تک کہ اُسکا جنون جاتا رہی اور یا وہ مرجاوے کہ اُس سے ہم رہائی پاوین پس جسوقت حضرت نوح اُنکی ایمان سے مایوس ہوئے تو بطرح
مناجات کے قَالَ کہا کہ رَبِّ اے پروردگار میرے انْصُرْنِيْ نصرت کر تو میری اور میرا عوض انسے لے بِمَا كَذَّبُوْنِ بسبب اسکے کہ جھٹلایا انہون نے مجھکو فرماتا ہی خدا کہ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ
پس وحی بہیجی ہمنے طرف نوح کی اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ یہہ کہ بنا تو کشتی کو بِاَعْيُنِنَا ساتہہ آنکہون ہمارے کے یعنی ساتہہ حفاظت و نگہداشت ہمارے کے کہ ہم تیری نگہبانی کرین کہ تو اُسکی بنانیمین خطا نکرے تو
اور حفاظت جو آنکہہ سی ہوتی ہی اسواسطی خدا نے آنکہہ کا لفظ فرمایا ورنہ آنکہون سے وہ پاک ہے اور بدون آنکہون کے سب دیکہتا ہی اور نگہبان کشتی بنانیکی خدا کیطرف سے ملائکہ تہے کہ وہ اُسکو
دیکہتے تہے اور حفاظت کرتے تہے کہ کوئی مفسد اُسکو بگاڑ نہ دیوے اور فرماتا ہی خدا کہ بنا تو اُس کشتی کو وَوَحْيِنَا اور ساتہہ وحی ہماری کے یعنی ساتہہ تعلیم ہماری کے جسطرح کہ ہم حکم دیوین اُسیطرح
سے بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پس جسوقت آوے حکم ہمارا واسطی سوار ہونیکی یا واسطی نازل ہونی عذاب کے وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور جوش کرے تنور منقول ہی کہ حضرت نوح کی پاس وحی آئی کہ تو کشتی کو مرغ
کے سینہ کے طور پر بنا اور جسوقت تنور جوش کرے تو کشتی مین بیٹہہ جا اور اپنی تابعین کو اُسمین سوار کر حضرت نوح موافق اُس وعدہ کی انتظار کرتے تہے یہانتک کہ اُنکی زوجہ تنور مین روٹی
لگاتی تہی اور تنور آگ سے پر تہا فی الفور پانی نے تنور مین سے جوش کیا اور اُنکی زوجہ نے خبر دی حضرت نوح مع اپنی تابعدارونکی اُس کشتی مین سوار ہوگئی اور موضع تنور کا مسجد کوفہ
مین تہا اور کشتی نوح نے وسط مسجد مین بنایا تہا حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی نے حضرت نوح کو حکم دیا کہ تنور جوش کرے تو فَاسْلُكْ پس داخل کر تو فِيْهَا بیچ اُس کشتی کے مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ ہر قسم حیوان سے دو دو کہ ایک نر ہو اور ایک مادہ اور بعضے کل کو تنوین سے پڑہا ہے یعنی ہر حیوان کا ایک جوڑا کشتی مین داخل کر اور دو قسم سی مراد ایک قسم نر کی ہے اور ایک مادہ کی
اور نر زوج مادہ کا ہی اور مادہ زوج نر کی ہی اسواسطے زوجین فرمایا اور اثنین واسطی تاکید کے ہے اور کہتے ہین کہ نوح علیہ السلام نے اُن حیوانات کو کشتی مین داخل کیا کہ جو جنتی مین پاؤن دیئے
ہین حاصل کہ فرمایا خدا نے کہ داخل کر تو کشتی مین ہر جوڑ یکو حیوان کی وَاَهْلَكَ اور لوگون اپنے کو جو کہ ایمان لائے ہین اِلَّا مَنْ سَبَقَ مگر وہ شخص کہ سابق ہوا ہی عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ
اوپر اُسکی قول عذاب کا اُنمین سے بسبب اُنکی کفر اور عناد کے اور وہ زوجہ نوح کی تہی کہ باوجود دیکہنی معجزون کے ایمان نلائی تہے اور خدا تعالی اپنی علم سے جو جانتا تہا کہ قوم نوح کی
ایمان نہ لاوینگے اور باوجود دیکہنی معجزونکی اپنے کفر اور عناد مین زیادہ کرینگے اسواسطے حضرت نوح سی خطاب کرکے فرمایا کہ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور نہ خطاب کر تو مجہسے فِي الَّذِيْنَ بیچ
مقدمہ اُن لوگون کے کہ ظَلَمُوْا ظلم کیا ہی اُنہون نے اپنی نفسون پر کفر کرکے یعنی اُنکیواسطی دعا نجات نکرو اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق وہ غرق ہونیوالے ہین بلاشبہ اور جن لوگونکا کفر اور
عناد اس مرتبہ کو پہنچا ہوا اُنکی سفارش نہین چاہتے اور اسیواسطے نوح علیہ السلام کو خدا نے دعای نجات سے منع کرکی حکم فرمایا حمد اور شکر کرنیکا کہ اپنے اور اپنے

ہمراہیون کی نجات کا شکر کر جنے ان ظالمون سے تجہکو اور تیرے ہمراہیون کو نجات دی نہ یہ کہ تو انکی واسطے مخلصی چاہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ پس جسوقت درست ہوکر بیٹھی تو
وَمَنْ مَّعَكَ اور وہ لوگ کہ ہمراہ تیرے ہین عَلَى الْفُلْكِ اوپر کشتی کے تو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ پس کہہ تو کہ شکر اور تعریف خاص واسطے خدا کے ہی کہ الَّذِيْ نَجّٰنَا جس نے
نجات دی ہمکو مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ قوم ظلم کرنے والون سے اور بعد اسکے خدا تعالے نے حکم کیا دعا کا حضرت نوح کو کہ وہ بہت نافع اور مفید ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقُلْ اور
کہہ تو ای نوح جسوقت کشتی مین بیٹھی تو کہ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ ای پروردگار میرے اتار تو اور نازل کر تو مجہکو اپنے فضل و کرم سے مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا منزل مبارک مین کہ جس جگہ مین اترون خواہ
کشتی ہو خواہ زمین ہو بعد اترنے کے کشتی سے وہ بہت مبارک ہو اور اسمین نہایت برکت ہو میرے واسطے اور سبب وہی وہ نجات کا مومنین کے واسطے اور حفص نے منزلًا کو بضم میم اور فتح زا
پڑہا ہے اور اسکو مصدر میمی جانتا ہے اور کہا نوح نے کہ وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اور تو بہتر اتارنے والون مین کا ہے منزل مبارک مین اسواسطے کہ سوائے خدا کے کوئی ایسا نہین
ہے کہ اپنے غیر کو آفات اور بلیات منزل سے نگاہ رکہے اور جمیع مایحتاج کو کافی ہو اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا واسطے علی علیہ السلام کہ ای علی جسوقت تو نازل ہو
کسی منزل مین تو کہہ تو کہ اللہم انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلین روزی دیا جائیگا تو خیر اسکے سے اور دفع کیا جائیگا تو شر اسکے سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکی یعنے
بیچ نجات دینے نوح کے اور انکی تابعدارون کے اور غرق کرنے انکی قوم کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین انکی قدرت کاملہ کے واسطے ان لوگون کے جو تامل کرین اور پند پذیر ہون
وَاِنْ كُنَّا اور تحقیق تہے ہم نوح کو بہیجکر لَمُبْتَلِيْنَ البتہ آزمانیوالے اسکی قوم کے اور یا یہ کہ تحقیق ہین ہم البتہ آزمانیوالے تمام بندون اپنے کو ان نشانیون کو ظاہر کرکے اور یہ اِنْ
مخففہ ان مثقلہ کا ہے اور اسم اسکا ضمیر شان کی ہے کہ جو بعد اسکے مقدر ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ اَنْشَاْنَا پہر پیدا کیا ہمنے مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچہے انکے یعنے قوم نوح کی قَرْنًا
اٰخَرِيْنَ قرن دوسرے کو یعنی قوم دوسری کو پیدا کیا کہ وہ قوم ہود اور یا قوم عاد ہین فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ پس بہیجا ہمنے بیچ انکی رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پیغمبر کو انہین مین سے کہ وہ ہود تہا اسکو تو انکی
قوم پر پیغمبر کیا اور صالح کو بعد اسکے ایک قوم پر پیغمبر کیا اور زبانی پیغمبر کے ان لوگون سے کہا ہمنے اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ پرستش کرو تم خدا کو کہ خالق اور رازق تمہارا ہے مَا لَكُمْ
نہین ہے واسطے تمہارے مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کوئی معبود مستحق عبادت کا سوائے اس خدا کے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب خدا سے اور نہین پرہیز کرتے ہو تم شرک سے کہ انکی
غیر کی پرستش کرتے ہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖ اور کہا بزرگون نے قوم اسکی مین سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگون نے کہ کافر ہوے تہے وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ اور جہٹلایا انہون نے
ملاقات کرنی آخرت کو یعنے جزائی اعمال اور ثواب و عذاب کے انہون نے تکذیب کے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے انکو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ کثرت سے مال اور
اولاد انکو دی یعنے ان لوگون نے اپنی پیغمبر کو کہا مَا هٰذَآ نہین ہے یہ پیغمبر کہ تمکو توحید کے طرف بلاتا ہے اور غیر خدا کے معبودون کی پرستش کو منع کرتا ہے اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مگر آدمی مانند
تمہارے کہ يَاْكُلُ کہاتا ہے مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ اس چیز مین سے کہ کہاتے ہو تم اسمین سے وَيَشْرَبُ اور پیتا ہے مِمَّا تَشْرَبُوْنَ اس چیز مین سے کہ پیتے ہو تم اور تشربون کا مفعول کہ
وہ ضمیر ما موصولہ کے طرف پہرنیوالی ہے محذوف ہے یعنے یہ شخص کہاتا ہی اور پیتا بھی ہے مثل ہمارے یہ شخص کیونکر پیغمبر ہوگا اگر پیغمبر ہوتا تو کوئی فرشتہ ہوتا اور کہا ان لوگون نے کہ
وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور البتہ اگر فرمانبرداری کروگے تم آدمی کی کہ مثل تمہارے ہے اِنَّكُمْ تحقیق کہ تم اِذًا اسوقت لَّخٰسِرُوْنَ البتہ نقصان والے ہو کہ اپنی مثل کی تابعداری
کرکے اپنی نفسون کو خوار اور ذلیل کرو اور انکی عوام نے انکی جواب مین کہا کہ اَيَعِدُكُمْ کیا وعدہ کرتا ہی تمسے وہ پیغمبر اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ یہ کہ تحقیق تم جسوقت مرجاؤ اور کہنہ اور بوسیدہ
ہوجاؤگے وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اور ہوجاؤ تم مٹی اور ہڈیان اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ تحقیق کہ تم نکالے گئے ہوگے گورون مین سے زندہ کرکے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ دور ہے دور ہے
لِمَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز کہ وعدہ دئے جاتے ہو تم دوبارہ زندہ ہونیکا واسطے جزائے اعمال کے اور لام لما مین واسطے بیان وہی شی موعود کے ہے اور فاعل ہیہات کا ما موصولہ ہی اور
بعضون نے ہیہات سے تا کو مکسور پڑہا ہی اور یا یہ کہ فاعل ہیہات کا تصدیق ہے اور جار مجرور متعلق اسکی ہے یعنی بعید ہے تصدیق کرنی واسطے اس چیز کے کہ وعدہ دئے جاتے ہو تم اِنْ هِيَ نہین ہے
وہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگانی ہماری دنیا کی یعنے بس دنیا ہی مین ہم زندہ ہین اور پہر ہماری واسطے زندگی نہوگی اور ہی کی ضمیر حیوۃ مقدر کے طرف پہرتی ہی اور دلالت کرتا
ہے اسپر حیوۃ دوسرا کہ جو مذکور ہی حاصل یہ ہے کہ ان کفار نے کہا کہ زندگی ہماری بس یہی ہے جو دنیا مین ہے نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین ہم یعنی بعض دنیا مین ہم مرتے ہین
اور پیدا ہوکر زندہ ہوتے ہین وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اور نہین ہین ہم اٹہائے گئے قبرون سے دوبارہ زندگی پاکر اِنْ هُوَ نہین ہے یہ پیغمبر اِلَّا رَجُلُ اِۨفْتَرٰى مگر ایک مرد کہ بنا باندہا اسنے عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ خدا نے مجہکو پیغمبر بہیجا ہے اور بعد مرنے کے تم زندہ ہوگے وَّمَا نَحْنُ لَهٗ اور نہین ہین ہم واسطے اسکی بِمُؤْمِنِيْنَ ایمان لانیوالے اور اسکی باتون کا اعتقاد کرنیوالے قَالَ کہا
اس پیغمبر نے انکی باتین سنکر اور انکی ایمان سے مایوس ہوکر کہ رَبِّ انْصُرْنِيْ ای پروردگار میرے نصرت کر تو میری بِمَا كَذَّبُوْنِ بسبب اسکی کہ جہٹلایا ہے انہون نے مجکو اور انکو عذاب مین گرفتار کر
قَالَ کہا خدا نے عَمَّا قَلِيْلٍ اس چیز سے کہ اندک ہے یعنی بعد تہوڑی زمانہ کے لَّيُصْبِحُنَّ البتہ ہوجاینگے صبح کو وہ کفار نٰدِمِيْنَ پشیمان ہونیوالے اس جہٹلانے سے جسوقت کہ عذاب کو دیکہینگے
اور قلیل صفت ہے زمانہ مقدر کے اور ما زائدہ ہے واسطے تاکید معنی قلت کے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پس پکڑلیا ان کفار کو چیخ نے یعنی جبرئیل نے ایک ایسی چیخ ماری کہ دل ان کفار کے پہٹ گئے اور وہ سب مرگئے

اور یہ لوگ قوم حضرت ہود کے تھے اور پکڑ لیا انکو چیخ نے بالحق ساتھ حق کے کہ ثابت تھی اور کوئی اسکا دفع کرنیوالا نہ تھا فجعلناھم غثاء پس کردیا ہمنے انکو کوڑا اور سیاہ جلی ہوئی فبعدًا پس
دوری ہے یا دوری ہو جیو رحمت خدا سے للقوم الظالمین واسطے قوم ظلم کرنیوالوں کے اپنی نفسون پر شرک کرکے اور بعداً مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور فرماتا ہے خدا کہ ثم انشأنا پہر پیدا کیا ہمنے
من بعدھم پیچھے انکے قرونا آخرین قرنون دوسرون کو یعنی بعد ہلاک کرنے اُس قوم کے اور قرنوں کے لوگونکو ہمنے پیدا کیا مثل قوم لوط اور شعیب وغیرہ کے ما تسبق نہیں آگے ہو جاتی ہین
من امۃ کسی امت کے لوگون میں سے اجلھا اجل اپنی کو کہ عذاب کے واسطے انکی مقرر کی ہو وما یستأخرون اور پیچھے کو ہوتے ہین یعنے جو وقت کہ انکی اجل کا ہمنے مقرر کیا تھا کہ اُسی وقت یہ
عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوں اُسیوقت وہ ہلاک ہوتے نہ پہلے اُس سے اور نہ پیچھے اُس سے ثم ارسلنا پہر بہیجا ہمنے رسلنا بہیجے ہوؤن اپنے کو یعنی پیغمبرونکو تترا پے درپے جہان
واقع ہوا ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابو جعفر نے اسکو تنوین سے پڑہا ہے اور وتر سے یہ مشتق ہے متواتر کے معنی مین اور الف اسکی آخر مین تانیث کا ہے اور وہ متواتر کے معنی مین ہے جو ایک کے بعد دوسرا
ہووے کہ انکے درمیان بہت فاصلہ نہووے کلما جاء امۃ جب کہ آیا کسی امت کے پاس رسولھا پیغمبر انکا تو کذبوہ جہٹلایا انہوں نے اسکو اور جو کچھ کہ اسنے بیان کیا توحید اور حشر
اور نشر اور ثواب اور عذاب سکو انہوں نے جہٹلایا اور اپنے باپ دادا کی پیروی پر قایم رہکر دین حق کے قبول کرنے سے محروم رہے فاتبعنا پس پیچھے لایا ہمنے بعضھم بعضًا بعضے انکے
کے بعضے کو ہلاک کرنے مین کہ کسیکو مہلت نہ دی جب ایک قوم ہلاک ہوئے تو دوسری کو ہمنے ہلاک کیا بسبب جہٹلانے انبیا کے وجعلناھم اور کیا ہمنے انکو احادیث باتین یعنی انکی ہلاکت انکو
سخنان عبرت اور پند ہمنے مقرر کیا کہ لوگ انکے عذاب کو یاد کرکے نصیحت پکڑین یعنے اُن لوگونکی ایک حکایت اور قصہ ہے باقی رہگیا ہے فقط لوگونکی باتون پر ذکر تو انکا ہے اور انمین سے کوئی
باقی نہین ہے فبعدًا پس دوری ہو جیو رحمت خدا سے لقوم لا یؤمنون واسطے اُس قوم کے کہ نہین ایمان لاتے ہین خدا پر اور اسکے رسول پر اور اسکی باتون کو جہٹلاتے ہین ثم ارسلنا
موسی پہر بہیجا ہمنے موسی کو واخاہ ھارون اور بہائی اسکے ہارون کو بآیاتنا ساتھ نشانیون اپنی کے کہ وہ نو معجزے تہے وسلطان مبین اور ساتھ حجت ظاہر کے کہ وہ عصا موسی کا
تہا جو کہ سانپ بنجاتا تہا اور سب معجزون مین سے اسکو خاص اسواسطے کیا کہ وہ اول معجزہ حضرت موسی کا تہا اور اصل تھا اور معجزون کے اسواسطے اسکا ذکر علیحدہ کیا اور یا یہ کہ سلطان مبین سے مراد دلیلین عقلی ہین یا
آیات اور سلطان مبین دونو سے مراد معجزے ہین اسواسطے کہ معجزے نشانیاں بھی ہوتے ہین اور اسکی حجت روشن بھی ہین حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے بہیجا موسی اور ہارون کو مع معجزات اور
حجت ظاہر کے الی فرعون وملائہ طرف فرعون کے اور بزرگان قوم اسکے اور انہوں نے پیغام ہمارا انکو پہنچایا فاستکبروا پس تکبر اور سرکشی کی انہوں نے ایمان قبول کرنے سے اور موسی اور
ہارون کی پیروی سے وکانوا قومًا عالین اور تہے وہ قوم سرکش تکبر کرنیوالے اور لوگوں پر غالب ہو رہی تہی اس جہت سے اپنے تئین بہت بلند جانتے تھے اور موسی اور ہارون کی پیروی کو
ذلت سمجہتے تہے فقالوا پس کہا اُن لوگونے از روے انکار کے کہ انؤمن کیا ایمان لاوین ہم لبشرین مثلنا واسطے دو آدمیوں کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین وقومھما لنا عابدون
اور حال یہ ہے کہ قوم ان دونوکی وہ بنی اسرائیل ہین واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے ہین یعنے ہمارے خدمتگار اور فرمانبردار ہین اور ہماری بندگی مین انکی گذرتی ہے کہ مثل غلام اور بندہ کے ہماری خدمت کرتے
ہین اور بشر کا تثنیہ اور جمع دونو کہتے ہین اور انسان کو بشر اسواسطے کہتے ہین کہ اسکا بشرہ یعنی پوست ظاہر اور کہلا ہوا ہے اور اسیواسطے محتاج کپڑے کا ہے بخلاف حیوانات کے کہ انکا پوست ظاہر نہین ہے
فکذبوھما پس جہٹلایا انہوں نے اُن دونوکو نبوت کے دعوی مین فکانوا پس ہوگئے وہ بسبب جہٹلانے کے من المھلکین ہلاک ہونیوالون مین سے دریا مین ڈوب کے ولقد آتینا
اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی الکتاب موسی کو کتاب توریت بعد ہلاک ہونے فرعون کے اور قوم اسکی کے لعلھم تاکہ وہ بنی اسرائیل یھتدون ہدایت پاوین احکام شرع کے طرف
وجعلنا ابن مریم اور کردیا ہمنے فرزند مریم کو وامہ اور ماں اسکی کو کہ وہ مریم ہے یعنی فرزند مریم کو اور اسکی ماں کے قصہ کو کیا ہمنے آیۃ نشانی قدرت اپنی کی کہ مریم کے شکم سے عیسی کو بدون باپ کے
پیدا کیا اور عیسی نے پیدا ہوتے ہی باتین کین اور مریم بدون پاس جانے مرد کے حاملہ ہوئی وآویناھما اور جگہ دی ہمنے اُن دونوں ماں بیٹے کو جس وقت کہ یہودیوں سے بہاگے الی ربوۃ طرف بلندی
کے یعنے مکان بلند پر انکو ہمنے جگہ دی کہ وہ بیت المقدس ہے اور سب مکانوں سے بلندی پر ہے اور بعضے رملہ کو کہتے ہین اور بعضے دمشق کو اور بعضے فلسطین کو اور بعضے مصر کو ذات قرار صاحب
قرار کے تہے وہ بلندی کہ اسمین ٹہر کر آرام پاتین بسبب کشادگی اور برابر اور سطح ہونے کے اور بعضے کہتے ہین کہ قرار بمعنے زراعت ہے کہ بسبب کثرت زراعت اور پہلون کے لوگ وہان ٹہرتے ہین اور آرام پکڑتے
تہے یعنے صاحب زراعت کے تہے وہ بلندی ومعین اور صاحب آب شیرین کے کہ زمین پر جاری تہا وہ پانی یہ بیان مفسرین کا ہے اس بلندی صاحب قرار اور صاحب آب شیرین کے
مقدمہ مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس بلندی سے مراد نجف اشرف ہے اور معین نہر فرات ہے اور حقیقت مین نجف کی زمین بلندی پر ہے اور دوسری روایت حضرت امام محمد
باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے یہ ہے کہ ربوہ یعنے اس بلندی سے تو مراد حیرت کوفہ ہے اور سواد اسکا اور وہ ایک شہر تہا نزدیک کوفہ کے عجب نہین کہ وہ نجف اشرف کے قریب ہو اسواسطے کہ
نجف بھی قریب کوفہ کے ہے اور اسکی سواد مین ہے اور قرار سے مراد مسجد کوفہ ہے اور معین سے مراد نہر فرات ہے اور کہتے ہین کہ مریم اور یوسف بن ماثان مریم کے چچا کا بیٹا بارہ برس تک اُس مقام مین
ساکن ہے اور غذا حضرت عیسی کی سوت کی قیمت سے تہی کہ حضرت مریم کات کر فروخت کرتی تہین اور اب خدا تعالی اپنے خطاب کو بیان کرتا ہے کہ جو پیغمبرون سے کیا کرتا
تہا ہر ایک کے زمانہ مین اور ایسے ہی سب مومنین کے طرف بھی خطاب کیا ہے سورہ بقر مین چنانچہ فرماتا ہے کہ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات اے پیغمبرو کھاؤ تم

پاک کہانون حلال مین سے وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور عمل کرو تم نیک اسواسطے کہ غرض تمہارے پیدا کرنیسے عبادت ہی اور اعمال نیک اور کچہہ سوائے اسکی اور بروز قیامت تمکو ہی فائدہ
دیگا اور کہتے ہین کہ یہہ خطاب سید المرسلین خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے اور سب پیغمبرون کے نام سے حضرت کو خطاب اسواسطے کیا کہ وہ حضرت سب پیغمبرونکی سرداری اور
ذات حضرت کی جامع ہے سب فضایل اور کمالات کی جو کہ اور پیغمبرون مین تہے اور یہہ مصرعہ حضرت ہی کیواسطے ہے + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اور مراد اس سے یہہ ہے کہ ای صاحب رسالت ونبوت
اپنی ہمت عالی ہمت کو فرما کہ حلال کہاؤ اور عمل نیک کرو اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی پاک اور پاکیزہ ہی نہین قبول کرتا ہی مگر پاکیزہ کو اور تحقیق کہ اسنے وہی حکم کیا ہے
مومنین کو جو کہ پیغمبرونکو حکم کیا ہی پیغمبرونکو تو فرمایا ہے کہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات اور مومنین کو فرمایا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا کلوا من الطیبات ما رزقناکم حاصل یہہ ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ
غذا ہی حلال کہاؤ اور عمل نیک کرو وَاِنِّیْ تحقیق مین بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم عَلِیْمٌ عالم ہون اور اسکو خوب جانتا ہون موافق اسکی تمکو جزا دونگا وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
تحقیق یہہ مذہب تمہارا ہی ای پیغمبرو یا ای محمد اُمَّةً وَّاحِدَةً مذہب ایک ہے یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی یہہ مذہب تمہارا عقاید دین مین اور شرع کی اصول مین ایک ہے کہ سب اسپر متفق ہو اور وہ
توحید اور عبادت ہی وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور مین پروردگار تمہارا ہون فَاتَّقُوْنِ پس ڈرو تم مجھسے میری مخالفت کرنیمین اور نافرمانی کرنیمین فَتَقَطَّعُوْٓا پس قطع کیا ان لوگون نے یعنی ان
کے امت نے اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ کام دین اپنے کو درمیان اپنے یعنی زُبُرًا ٹکڑا پارہ کہ اپنے مختلف دین کر لئی اور علیحدہ علیحدہ دین اختیار کرکے فرقہ فرقہ ہو گیا ایک فرقہ مخالف دوسرے فرقہ کے
اور زبرا حال واقع ہوا ہے یا مفعول ثانی فتقطعوا کا ہی كُلُّ حِزْبٍ ہر گروہ ان مختلفون مین سے بِمَا لَدَيْهِمْ ساتہہ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے دین باطل یا دین جسپر اسمین سے
فَرِحُوْنَ خوش ہونیوالے ہین جانتے ہین کہ یہی دین حق ہے نہ سوائے اسکے اور واقع مین ابتک یہی امر جاری ہی کہ ہر شخص اپنے والدین کا مذہب اختیار کرتا ہی کل فرقون مین سے
جسقدر کہ روی زمین پر ہین اور اسیکو حق جانتا ہی اور دوسرے مذہب کو باطل جانتا ہی اور تحقیق کرکے کوئی شخص مذہب کو اختیار نہین کرتا خواہ دین کی بات سمجہتا ہو خواہ نہ سمجہتا ہو
جو لوگ کہ نہین سمجہتے ہین وہ تو محض تقلید والدین اور پیروی قوم اپنی پر ہین اور انکی اعتقاد مین یہہ امر ہے کہ یہی دین ہمارے والدین کا اور ہماری قوم کا حق ہے اور جو لوگ کہ عقلا اور علما
ہین اور دین کی بات کو خوب سمجہتے ہین وہ اکثر امرونکو اپنی مذہب کے برا جانتے ہین لیکن اسکو ترک نہین کرتے ہین بسبب محبت مذہب کے اور ردّ دوسرے مذہب کے تائید کا جو کوئی امر اپنی مذہب کے
دیکہتے ہین تو اس امر کی روایت کو ضعیف اور غیر معتبر ٹہراتے ہین یا اسکی تاویل کرتے ہین فَذَرْهُمْ پس چہوڑ دے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کفار پیروی کرنیوالون اور عناد کرنیوالونکو فِیْ غَمْرَتِهِمْ
بیچ گرداب جہالت اور گمراہی انکے حَتّٰى حِيْنٍ ایکوقت تک یہانتک کہ وہ جہاد مین قتل کئے جاوین یا مر جاوین اَيَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین وہ کفار کہ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ تحقیق جو
چیز کہ مدد کرتے ہین ہم انکی بِهٖ ساتہہ اسکی اور انکو ہم عطا کرتے ہین مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ مال اور اولاد سے یہہ بیان ما کا ہی یعنی ہم جو انکو مال اور اولاد دیتے ہین کیا وہ یہہ گمان کرتے ہین
نُسَارِعُ لَهُمْ جلدی کرتے ہین ہم اسواسطے انکی فِی الْخَيْرٰتِ بیچ نیکیون کے کہ انکی اعمال نیک کے عوض مین انکو ہم دیتے ہین اچہا جانکر بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ بلکہ نہین شعور رکہتے
ہین اور نہین جانتے ہین وہ کہ یہہ استدراج ہی اور خیر مین جلدی کرنے یہہ نہین ہے اور فرمایا ہی جناب رسولخدا صلعم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی غمگین ہوتا ہی بندہ میرا مومن جسوقت تنگ
کرون مین اوپر اسکی کسی شی کو دنیا مین سے اور یہہ امر واسطی اسکے قریب ہی طرف میری اور خوش ہوتا ہی جسوقت فراخ کرتا ہون مین اوپر اسکی کسی شی کو دنیا مین سے اور یہہ امر مجہسے بہت بعید
ہوتا ہے وہ مجہسے اور بعد اسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہہ آزمایش ہے واسطی انکی اور اب خدا تعالی ابرار کا حال بیان کرتا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ تحقیق وہ لوگ کہ وہ مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِمْ خوف پروردگار اپنی سے مُّشْفِقُوْنَ ڈرنیوالے ہین کہ ترک گناہ کرتے ہین اور اسکی احکام کو بجا لاتے ہین اسکی ڈر سے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ کہ وہ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
ساتہہ آیتون پروردگار اپنی کے کہ وہ قرآن ہی یا ساتہہ نشانیون قدرت اسکی کی يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ ہین کہ بِرَبِّهِمْ ساتہہ پروردگار اپنی کے
لَا يُشْرِكُوْنَ نہین شرک کرتے ہین نہ تو شرک ظاہر کرتے ہین جیسے عبادت غیر خدا کی اور نہ شرک پوشیدہ جیسے کہ دکہلاوے اور سنانے کو عبادت کرنی وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ اور وہ لوگ ہین کہ دیتے ہین مَآ اٰتَوْا
جو کچہہ کہ دیتے ہین وہ راہ خدا مین مثل زکوۃ اور خمس اور صدقہ اور کفارہ وغیرہ کے اسوقت کہ جسوقت دیتے ہین وَّقُلُوْبُهُمْ اور حال یہہ ہی کہ دل انکی وَجِلَةٌ ڈرنیوالے ہین کہ ایسا نہو کہ یہہ
عمل قبول نہوا ہو اور بایہہ کہ یہہ عمل وجہ لایق کے موافق نہ واقع ہوا ہو تاکہ مواخذہ ہووے اور بعضے کہتے ہین کہ مومن نیکی کرنیکو اور خوف کرنیکو دونو کو جمع کرتا ہی اور منافق
بدی کرنیکو اور بے خوف ہونیکو جمع کرتا ہی اور فرماتا ہی خدا ان مومنین کے حق مین کہ وہ ڈرتے ہین اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ یہہ کہ تحقیق وہ مومنین پہرنیوالی طرف
پروردگار اپنے کے پہرنیوالے ہین یعنے خوف انکا اس سبب سے ہی کہ وہ جانتے ہین کہ ایکروز ہم اپنی پروردگار کیطرف جاوینگے اور وہ ہم سے پوچہیگا بعد مرنیکے یا بروز حشر کے
کہ تمنے میرے واسطے کوئی عمل نیک کیا اور اگر کیا تو خالص میرے واسطے کیا یا لوگون کے تعریف کرنیکی امید مین کیا اس سبب سے وہ عمل کو ڈر کر کرتے ہین جیسے کہ جناب امیر
المومنین اور فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام تین روز روزہ رکہا اور کہانا اپنے حصہ کا سایلون کو دیدیا اور خود آب خالص پر ہی گزارہ کیا اور وقت
دینے کے فرمایا کہ ہم یہہ کہانا خالص واسطی ذات خدا کی دیتے ہین اور تم سے اسکا کچہہ عوض اور شکر نہین چاہتے ہین اور یہہ امر انہون نے روز حساب کے خوف سے کیا اور حضرت

صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ خوف انکا اور امید انکی دونو ہین خوف تو اسواسطے ہے کہ اعمال الٹی پہیر دیجائین اور قبول نہون اگر اسمین خدا تعالی کی فرمانبرداری نہوئی ہو و
رجوع کرتے ہین واسطے کہ امید قبول ہونیکی رکہتے ہین اور دوسری روایتمین انہین حضرت سے ہے کہ فرمایا کہ اگر تجہسے ہوسکتا ہی کہ تیرا یہہ ارادہ ہو کہ تو نہ پہچانا جائے اور تیری شہرت نہو تو
وعمل جانتی کر اور یہہ امر تیرے اوپر واجب نہین ہے کہ لوگ تیری تعریف کرین اور مذمت تیری نکرین جسوقت کہ تو خدا کے نزدیک اچہا ہوا ہو اور حضرت علی نے فرمایا کہ نہین خیر زندگی مین مگر دو
شخصون کے واسطے ایک تو وہ آدمی کہ ہر روز نیکی کو زیادہ کرے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اپنی گناہونکا تدارک کرے توبہ سے اور قسم ہے خدا کی اگر یہانتک سجدہ کرے خدا کو کہ منقطع ہوجاے گردن اسکی تو نہ قبول
کریگا خدا اس سے مگر دوستی مین ہم اہلبیت کے اور جو شخص کہ پہچانے ہمارے حق کو اور امید رکہے ثواب کی ہماری دوستی مین راضی رہے اپنی قوت کیواسطے آدہے مد پر ہر روز اور راضی ہو اسپر کہ پوشیدہ ہو ستر اسکا
ورنہ پوشیدہ ہو سر اسکا وہی قسم ہے خدا کی ڈرنیوالے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہی ہوے دنیا مین سے حصہ انکا اور ایسے ہی وصف کیا ہی انکو اللہ تعالی نے کہ فرمایا کہ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم
وجلۃ انہم الی ربہم راجعون پیغمبر نے پوچہا کہ کیا چیز دیتے ہین انہوں نے دیا ہی انہون نے قسم ہے خدا کی طاعت کو مع محبت اور دوستی ہماری کی اور وہ اسمین خوف کرنیوالی ہین اور نہین ہے خوف انکا خوف
شک کا ولیکن وہ خوف کرتے ہین اس امر مین کہ ہماری دوستی اور فرمانبرداری مین کچہہ قصور ہوا ہو اور فرماتا ہی خدا کہ اولئک وہ لوگ کہ وہ ان اوصاف مذکورہ کے ساتہہ موصوف ہین
یسارعون جلدی کرتے ہین فی الخیرات بیچ نیکیون کی اپنی رغبت سے اور طاعتون و عبادتون مین کوشش کرتے ہین وہم لہا اور واسطے ان نیکیون کے سابقون سبقت کرنیوالے
ہین یعنی بہت جلدی کرنیوالے ہین کوشش کی اور پایا ہے کہ لوگون پر سبقت کرنیوالے ہین مدد خیر مین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام ہین کسی نے انپر سبقت نہین کی
ہی امر خیر مین اور ایک روایت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ اے ابن آدم تیرے واسطے دنیا مین تین دن ہین ایک تو کل کا دن تہا کہ وہ گذر گیا اگر تو نے اسمین کوئی
عمل نیک نہین کیا ہی تو اس روز کی نیکی سے تو محروم رہا کہ وہ دن تیرے ہاتہہ نہین آتا وہ دن تو گیا اور ایک دن آنے ہے جو کل کو آئیگا اور نہین ہے ہاتہہ لگنے کا یقین تیرے
واسطے کہ موت ہمہ دم موجود ہے شاید تو مر جائے اور وہ دن تیرے ہاتہہ آئے اور اگر وہ دن ہاتہہ بہی آیا تو معلوم نہین اس روز کیا فساد ہو کہ تو عمل بہی کوئی نیکی کا کرسکے یا نہین اور ایک آجکا دن
ہے کہ جسمین تو موجود ہے اور تجہکو فرصت ہے تو کر لے تو عمل خیر آجکے روز جو کچہہ تجہسے ہوسکے اور کل آئندہ پر اسکو موقوف نرکہہ اور حدیث میں آیا ہے کہ انسان کے جسمین نیکی گذرے تو چاہیے کہ اسکو
اسیوقت جلد کرے شاید خدا نے اسی مین نجات رکہی ہو اور فرماتا ہے خدا کہ ولا نکلف نفسا اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی نفس کو الا وسعہا مگر گنجایش اسکی کہ موافق
اسکی طاقت کے ہو یعنی انسان پر ہم اپنی طرف سے کوئی ایسی چیز واجب نہین کرتے ہین کہ اسکی وہ طاقت نرکہتا ہو اور اسکی کرنے مین اسکو زیادہ تکلیف ہو بلکہ اسکی گنجایش کے موافق
اسپر حکم کرتے ہین مثلا نماز کہ رات دن مین پانچ وقت کی واجب کی ہے اور اس سے زیادہ کے پڑہنے کی طاقت رکہتا ہے اور تمام سال مین ایک مہینے کے روزے واجب کئے ہین اور اس سے
زیادہ کی طاقت رکہتا ہے اور ایسے ہی زکوۃ مین چالیسوان حصہ مقرر کیا ہی لیکن دینا اسکا اسیوقت واجب ہے کہ گیارہ مہینے اس مال پر گذر جائین اور بارہوان مہینہ شروع ہو تو اسوقت دینا
واجب ہے اور اسیطرح ہر امر مین ولدینا کتاب اور نزدیک ہمارے کتاب ہے لوح محفوظ ینطق بالحق کہ گویا ہوتی ہے ساتہہ حق کے کہ جو کچہہ واقع ہی وہی اسمین مندرج ہے اور خلاف واقع
اسمین نہین لکہا جاتا اور جو کچہہ بندونکو تکلیف دی ہے اعمال نیک کی اور وہ اسکو بجا لائے ہین وہ سب اسمین مرقوم ہے بدون زیادتی اور نقصان کی وہم لا یظلمون اور وہ نہ ظلم کئے جائینگے کہ
اسیکا ثواب کم کر دیا جائے یا کسیکا عذاب زیادہ کر دیا جائے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جسوقت ماہ رمضان داخل ہوتا تہا تو اسوقت سے اپنے غلامونکی تقصیر لکہتے جاتے
تہے اور جب شب آخر ہوتی تہی تو سبکو بلاتے تہے اور وہ کاغذ تقصیرونکا نکالکر فرماتے تہے کہ اے فلانے اور اے فلانے تو نے ایسا اور ایسا کیا ہے اور میں نے تجہے ادب نہین دیا ہے اور سزا تجہکو اسکی نہین پہنچائی ہے وہ غلام
سب اقرار کرتے اور بعد اسکے انکے درمیان کہڑے ہوکر فرماتے کہ اپنی آوازین بلند کرو اور کہو تم کہ اے علی بن الحسین تیرے پروردگار نے سب شمار کر رکہا ہے جو کچہہ کہ تو نے عمل کیا ہی جیسے کہ تو نے
ہمارے قصورونکو شمار کیا ہے اور لکہا ہے اور نزدیک خدا کی ایک کتاب ہے لوح محفوظ کہ وہ گویا ہوتی ہی ساتہہ حق کے نہین چہوڑتی ہے کسی بڑے اور چہوٹے گناہ کو مگر کہ گہیر لیتی ہی وہ اسکو اور سب
اسمین لکہا ہوا ہے پس یاد کر تو خواری مقام اپنی کو نزدیک پروردگار اپنے کے وہ پروردگار کہ نہین ظلم کرتا ہی برابر ذرہ کی اور کافی ہے خدا گواہ پس معاف کر تو اور درگذر تو ہم سے
معاف کریگا تجہکو خدا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہے کہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم یعنی اور چاہیے کہ معاف کرین وہ اور درگذرین وہ کیا نہین دوست رکہتے ہو تم اسبات کو کہ
بخشے اللہ واسطے تمہارے اور بعد اسکے وہ حضرت بہت روتے اور نوحہ و زاری کرتے تہے اور فرماتا ہے خدا اون کفار کے حق مین کہ بل بلکہ قلوبہم فی غمرۃ دل ان کفار کے بیچ
غفلت کے ہین من ھذا اس سخن سے کہ ثواب و عذاب کے مقدمہ مین کہا گیا ہے یا بیچ غفلت کے ہین اعمال کے لکہنے والون سے یا قرآن سے ولہم اعمال اور واسطے انکے
عمل ہین ناپاک من دون ذلک سوائے اس شرک کے یعنے سوائے شرک کے اور بہی گناہ کرتے ہین ہم لہا واسطے انکے عاملون عمل کرنیوالے ہین وہ انکی عادت ہین مین کہ
الہی نہو باز نہین آتے ہین حتی اذا اخذنا یہانتک کہ جسوقت پکڑین ہم مترفیہم متنعمون اونکو بالعذاب ساتہہ عذاب کے کہتے ہین کہ وہ عذاب جنگ بدر کا ہے کہ
ان مین سے وہ قتل ہوے اور یا قحط کا عذاب ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا مانگی اور قحط پڑا اور بہوک کی شدت یعنی ان مکہ والون پر کہ انہون نے بہوک مین مردار اور کتے اور رجلی ہوئی

ہذیان اور اپنی اولاد کہاتی جو کہ بیچے تھے حال کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ جسوقت انکی نعمت والونکو ہم عذاب مین گرفتار کرین تو اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ تو اُسوقت وہ فریاد کرینگے اور بآواز بلند استغاثہ کرینگے اور اُسوقت ملائکہ اونکو کہینگے کہ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ نہ فریاد کرو تم آجکے دن اور طمع کسی فریادرسی کے نہ رکھو تم اِنَّكُمْ مِّنَّا تحقیق کہ تم ہماری جانب سے لَا تُنْصَرُوْنَ نہ نصرت کئی جاوگے تم کہ ہماری مدد تمکو نہ پہنچیگی اور نصرت نہ کرینگی وجہ خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِیْ تحقیق تہین آیتین میری قرآن مین سے کہ تُتْلٰی عَلَيْكُمْ پڑہی جاتی تہین اوپر تمہارے فَكُنْتُمْ پس تہے تم عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ اوپر ایڑیون اپنی کے تَنْكِصُوْنَ اُلٹے پہرتے تہے اور حق سے طرف باطل کے رجوع کرتے تہے تم یعنی تم قرآن کے سننے سے منہ پہیرتے تہے اور اُسکی تصدیق سے انکار کرتے تہے مُسْتَكْبِرِيْنَ جسوقت کہ تکبر کرنیوالے تہے تم لوگون پر اور فخر کرتے تہے تم بِهٖ ساتہ اُس حرم مکہ کے اور کہتے تہے تم کہ ہم باشندے حرم کے ہین اور ہمپر کوئی شخص غلبہ نہ کرسکیگا اور اس سبب سے سب آدمیون پر تم اپنی فوقیت اور عظمت جانتے تہے اور ضمیر بہ کی حرم کیطرف یا بیت عتیق کیطرف بسبب شہرت انکی پہرتی ہی کہ وہ اپنی تئین باشندے اور متولی حرم کا مشہور کرکے تکبر کرتے تہے اور یا یہ کہ طرف قرآن کے پہرتی ہی یعنے تکبر کرنیوالے تہے تم ساتہ قرآن کے سٰمِرًا یہ حال واقع ہوا ہے یعنے قصہ کہنیوالے تہے قرآن کا اُسمین طعن کی رات کے وقت منقول ہی کہ وہ شب کو خانہ کعبہ کے گرد بیٹہتے تہے اور قصے بیان کرتے تہے اور اکثر قصہ قرآن کے ذکر کا اور اسمین طعن کرنیکا تہا اور اُسکو کبہی تو سحر اور کبہی شعر اور کبہی قصے پہلے لوگون کے کہتے تہے اور اسیطرح رسول خدا صلعم کو طعن کرتے تہے اور ساحر اور شاعر کہتے تہے اور سامر سامرین کے معنے مین مشہور ہی کلام عرب مین مثل حاضر کی اور فرماتا ہی خدا کہ تَهْجُرُوْنَ منہ پہیر لیتے تہے تم قرآن سے اور پیغمبر سے اور یا یہ کہ ہذیان کہتے تہے تم اُسکو اور پیغمبر کو دشنام دیتے تہے اور انکے حق مین نالائق باتین کہتے تہے اور فرماتا ہے خدا تعالے کہ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا پس تامل کیا انہون نے قول کو کہ وہ قرآن ہے اور اُسکی الفاظ اور معانی کے معجزہ ہونیکو لحاظ نکیا تا کہ انکو معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہی اور درست ہے اَمْ جَآءَهُمْ یا آئی ہے انکے پاس مَّا لَمْ يَأْتِ وہ چیز مثل کتاب اور پیغمبر کے کہ نہین آئی ہی اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ باپون انکی کو کہ پہلے تہے تا کہ عذر کرین وہ کہ ہم پیغمبر اور کتاب سے خبر نہین رکہتے ہین یا استفہام انکاری ہے یعنے جیسے کہ ہمنے نوح اور ابراہیم کو انکی باپون پر بہیجا تہا ایسے ہی ہمنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان پر پیغمبر کرکے بہیجا تا کہ عذر نہ لاوین اور یہ ہی کہ جیسا کہ ہمنے انکی باپون کو عذاب سے ڈرایا تہا اور وہ اُس ڈرانے سے ایمان لائے تہے ایسے ہی ہمنے انکو عذاب سے ڈرایا لیکن یہ ایمان نہ لائے پس عذر انکا ایمان نلانے مین یہ نہوگا کہ وہ عذاب سے نہین ڈرائے گئے ہین اور انکی باپون کے مسلمان ہونیکی بہی روایت موجود ہے چنانچہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برا کہو تم مضر اور ربیعہ کو اسواسطے کہ یہ مسلمان تہے اور نہ برا کہو تم حارث بن کعب کو اور نہ اسد بن خزیمہ کو اور نہ تمیم بن مرہ کو اسواسطے کہ یہ سب اسلام پر تہے اور اگر شک کرو تم کسی شی مین تو تبع مین شک نکرو کہ وہ مسلمان تہا اور فرماتا ہی خدا ان کفار قریش کو کہ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا یا نہین پہچانا انہون نے رَسُوْلَهُمْ پیغمبر اپنے کو حسب اور نسب اور امانت اور تقوی اور راستی اور حلم اور کرم اور مروت اور حسن اخلاق اور کمال علم سی باوجود نہ سیکہنے کے کسی سے اور سوا انکی اور صفات سی جو کہ انبیا مین ہوتے ہین یعنے کیا نہین پہچانا انہون نے پیغمبر اپنے کو کہ جو فَهُمْ لَهٗ پس وہ واسطے اُسکے مُنْكِرُوْنَ انکار کرنیوالے ہین دعوی مین نبوت کے بسبب نہ پہچاننے کے اُسکی ذات اور صفات کو اور یہ امر ہرگز نہین ہے بلکہ حضرت کو وہ خوب جانتے ہین اور نبوت سے پہلے بہی انکی راستی اور مروت اور حلم اور امانت اور کرم اور حسن سے خوب واقف ہین اور چالیس برس حضرت کی امانت اور دیانت اور صدق اور مروت وغیرہ اوصاف حمیدہ کے ساتہ دیکہا ہی یہ وجہ تو انکی انکار کی ہرگز نہین ہوسکتی اَمْ يَقُوْلُوْنَ یا کہتے ہین وہ کفار مکہ کہ بِهٖ جِنَّةٌ ساتہ اُسکی جنون ہے یعنی کیا وہ یہ کہتے ہین کہ محمد مجنون ہے اور اُسکی بات کا اعتبار نہین ہے کہ وہ دیوانگی کی باتین کرتا ہی یہ امر بہی نہین ہے کہ وہ لوگ حضرت کو خوب جانتے تہے کہ بڑا عقیل اور فہیم اور صاحب فکر اور نظر ہی اور جو کبہی مجنون ہی کہتے تہے تو حسد اور انکار کی جہت سے جہوٹ بناکر کہتے تہے بَلْ بلکہ نہ ایسا ہی کہ وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمْ آیا ہی انکی پاس پیغمبر ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْحَقِّ ساتہ حق کے کہ وہ حق دین اسلام ہی یا قرآن ہے وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر انکی لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ واسطے حق کے کراہت اور نفرت کرنیوالے ہین اسواسطے کہ حق انکی طبیعت اور آرزو کی مخالف ہے اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی ہی کہ بعضے انکی کراہت تو نکرتے تہے لیکن اور لوگون کی ملامت سے زجر و توبیخ کرنیسے ایمان نہین لاتے تہے اور یا یہ سبب فکر نکرنے کے ایمان نہین لاتے تہے نکراہت کی جہت سے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر تابعداری کرتا حق اَهْوَآءَهُمْ خواہشون انکیکی واقع مین بہت سے معبود ہوتے جیسا کہ گمان مشرکین کا ہی اور حق کہ وہ خدا ہے موافق قول بعض مفسرین وہ بہی ان معبودون مین شریک ہوتا تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ البتہ بگڑ جاتی سب آسمان اور زمین اور تباہ ہو جاتی بسبب کثرت خداؤن کے وَمَنْ فِيْهِنَّ اور جو کہ بیچ ان آسمانون اور زمینون کے ہی جیسا کہ تفسیر مین لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا کی گذرا ہی اور مراد یہ ہے کہ اگر اسلام پیرو انکی آرزوون اور خواہشون کے کرتا اور شرک کیطرف پلٹ جاتا تو آسمان اور زمین قایم نرہتی بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بلکہ دیا ہی ہمنے انکو بِذِكْرِهِمْ ذکر انکا کہ وہ کتاب ہے انکی پند اور نصیحت کے یا وہ ذکر ہی کہ جسکی آرزو کیا کرتے تہے کہ اگر وہ آتا تو ہم اُسکی پیروی کرکے بندگان مخلص ہو جاتے اور جب وہ آیا تو اُس سے انکار کیا چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ پس وہ کفار ذکر اور پند اپنی سے مُعْرِضُوْنَ منہ پہیرنیوالے ہین اَمْ تَسْئَلُهُمْ یا سوال کرتا ہی تو انسے ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرْجًا خرچ اور مزدوری کو اپنی رسالت پر کہ دینا اُسکا اوپر گران ہے فَخَرَاجُ رَبِّكَ پس مزدوری پروردگار تیری کی کہ وہ روزی دنیا کی اور ثواب آخرت کا ہی

حنہ

خَیْرٌ بہتر ہے تمکو مزدوری اُنکی سی بسبب فراغت اور ہمیشہ کو باقی رہنی کی اور بہشت عنی کے وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور وہ خدا بہتر ہے روزی دینے والون کا ہے یعنے سب روزی دینے والون
سے بہتر ہے روزی دینے والا ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اور تحقیق کہ تو البتہ بلاتا ہے اُنکو بدون مزدوری کے اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ طرف راہ سیدہی کی کہ وہ دین اسلام ہے کہ نہایت راہ
راست ہے کہ اُسمین کسیطرح کی کجی نہین ہے وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور تحقیق جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین بِالْاٰخِرَةِ ساتہ آخرت کے اور اُسکی متعلقات کا اعتقاد نہین کرتے ہین مثل
صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ اور جزائے اعمال کے وہ لوگ عَنِ الصِّرَاطِ اُس راہ سے کہ دین اسلام ہے لَنٰكِبُوْنَ البتہ پہرے ہوئے ہین طرف صحرای ضلالت کے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ اور
اگر رحم کرین ہم اُنکو اور اُنکو بخشدین وَكَشَفْنَا اور دور کرین ہم مَا بِهِمْ جیز کو کہ واقع ہے ساتہ اُنکی مِّنْ ضُرٍّ سختی کے قسم سے مثل قحط کی کہ اُنپر غلبہ کیا ہے اور اُنکو خوار اور ذلیل کر دیا
ہے اور قریب ہلاکت کے پہنچا دیا ہے تو لَّلَجُّوْا البتہ اصرار اور ستیزہ کرینگے قایم رہینگے فِیْ طُغْیَانِهِمْ بیچ زیادتی کفر اپنی کے اور منحرف رہینگے طریق حق سے کہ یَعْمَهُوْنَ حیران ہین اور
سرگردان اور متردد امر حق مین یعنی اگر قحط کو اُنسے ہم دور کرین تو ویسے ہی پہر وہ عناد اور تکذیب مستعد ہونگے اور رہا یہ کہ اگر آخرت مین اُنسے ہم عذاب دور کرکے دنیا مین بہیجین تو اُنہی طریق پہلی
ہو کر عناد اور عصیان اختیار کرین اور فرمانبرداری کو ہرگز قبول نہ کرین لیکن قول پہلا زیادہ مشہور ہے اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کہ مین قحط ہوا اور مکہ والون
نے مردار اور ہڈیان کہائی تو ابوسفیان مدینہ مین آیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ تو اپنی تئین نہین کہتا ہے کہ مین رحمت عالمیان ہون حضرت نے فرمایا کہ ہان کہتا ہون
ابوسفیان نے کہا کہ ہمپر کسواسطے تو نے غضب کیا ہے اور مکہ والون کو دعا کر کے مبتلا بلا کیا ہے اور اُنکو کسواسطے قحط اور گرانی مین گرفتار کیا ہے باپون کو تو انکی تو نے قتل کیا اور فرزندون کو انکی
آتش گرسنگی مین بریان کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی فرماتا ہے خدا کہ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ اور البتہ تحقیق کہ پکڑا ہے ہمنے اُن مکہ والون کو بِالْعَذَابِ ساتہ عذاب کے فَمَا اسْتَكَانُوْا
پس عاجزی کی اُنہون نے لِرَبِّهِمْ واسطے پروردگار اپنے کے وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ اور نہ زاری کی اُنہون نے بلکہ اُسیطرح اپنی سرکشی اور تکبر پر رہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ استکانت سے تو مراد دعا ہے اور تضرع سے مراد ہاتہ بلند کرنے ہین نماز مین دعا کیواسطے یعنی خدا کو نہ پکارا نماز مین اور ہاتہ واسطے دعا کے نہ اُٹہائے اور اُسکی درگاہ مین عاجزی اور زاری نہ کی
اُنہون نے حَتّٰۤی اِذَا فَتَحْنَا یہانتک کہ جسوقت کہولا ہمنے عَلَیْهِمْ اوپر انکی بَابًا دروازہ ذَا عَذَابٍ شَدِیْدٍ صاحب عذاب سخت کو کہ وہ بہوک تہی قحط مین کہ قتل اور اسیری
سے زیادہ سخت تہی پس جسوقت وہ عذاب سخت مین گرفتار ہوے تو اِذَا هُمْ ناگاہ وہ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ بیچ اُس عذاب کے نا امید ہونے والے ہین ہر خیر سے اور حیران اور
سرگردان ہین اور درماندہ اور عاجز ہین کہ انکی تونگر اور رئیس آئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ طلب رحمت اور درخواست مہربانی کی تجہسے کرتے ہین اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عذاب سخت رجعت مین ہوگا اور اُسوقت نا امید اور سرگردان ہونگے اور اب اللہ تعالے اپنی نعمت کا ذکر کرتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِیْۤ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ
اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ پیدا کیا ہے تمہارے واسطے تمہارے کان کو کہ جس سے سنتے ہو آیات کو وَالْاَبْصَارَ اور آنکہون کو جس سے دیکہتے ہو معجزون کو وَالْاَفْئِدَةَ اور دلون کو کہ جس سے
تامل کرو آیات اور معجزات مین اور اُس سے راہ لیجاؤ طرف وجود پیدا کرنے عالم کے اور اُسکی وحدانیت کیطرف قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تہوڑا ہے جو کہ شکر کرتے ہو تم اور قلیلا صفت ہے شکرا
کی کہ وہ مفعول مطلق ہے اور اُسکو حذف کر کے قلیلا کو اُسکی قایم مقام کیا ہے اور لفظ ما اسمین زایدہ ہے واسطے تاکید قلت کے آیا ہے یعنی شکر کرتے ہو تم اس نعمت پر شکر کرنا کہ وہ نہایت قلیل ہے اور
مراد اس شکر قلیل سے یہ ہے کہ بالکل شکر نہین کرتے ہو جیسے کہ بے ادب کو کہین کہ فلانا قلیل الادب ہے وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ ذَرَاَكُمْ پہیلایا اور پیدا کر کے پہیلایا
تمکو اُسنے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ اور طرف اُسکی جمع کئے جاؤگے تم بروز قیامت وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ خدا وہ ہے کہ یُحْیٖ زندہ کرتا ہے ماؤن کے پیٹ مین
روح کو بدن مین پہونکر کر وَیُمِیْتُ اور مارڈالتا ہے وقت آنے اجل کے وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اُس خدا کے ہے مختلف ہونا رات کا اور دن کا زیادہ ہونے اور کم ہونے
مین اور آگے پیچہے آنے مین کہ سوائے اُسکی کوئی قدرت اُسکی نہین رکہتا ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم اور عقل کو کام نہین فرماتے ہو تم اور تامل نہین کرتے ہو تم
کہ یہ سب ہمارا پیدا کیا ہوا ہے اور ایسی ہی ہم دوبارہ زندہ کر کے پیدا کرینگے لیکن مکہ والے اس امر کو نہین سمجہتے ہین بَلْ قَالُوْا بلکہ کہا اُنہون نے مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ مثل
اُسکی کہ کہا پہلون نے جو کہ اُنسے پہلے کافر تہی قَالُوْا کہا اُنہون نے کہ ءَاِذَا مِتْنَا جسوقت مرجاوینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجاوینگے ہم مٹی وَّعِظَامًا اور ہڈیان خالی
رگون اور پٹہون اور گوشت سے ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق کہ ہم البتہ اُٹہائے جاوینگے لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ البتہ تحقیق وعدہ کئے گئے ہین ہم وَاٰبَآؤُنَا اور باپ دادے ہمارے هٰذَا
اسکو مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے پہلے کہ اُس سے پہلے بہی ہمارے باپ دادے دوبارہ زندہ ہونیکو کہا کرتے تہے اِنْ هٰذَاۤ نہین ہے یہ قول اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
مگر قصے پہلے لوگون کے جہوٹے کہ کتابون مین لکہکر چہوڑ گئے ہین اور اُسکی کچہہ حقیقت نہین ہے اور اساطیر جمع اسطورہ کی ہے اور اسطورہ وہ چیز ہے کہ حق سے مونہہ پہیر کر طرف اُسکے
مشغول ہوئے ہین اور مراد اس سے افسانے ہین اور اعتقاد اُن کفار کا یہ تہا کہ جسوقت کہ ہم ہڈیان اور مٹی ہوجائینگے مر کر تو پہر زندہ نہونگے اور پہلے سے یہی کہتے
چلے آئے ہین کہ دوبارہ زندہ نہونگے لیکن یہ سب کہانیان اور قصے جہوٹے ہین ایسا نہین ہوسکتا کہ آدمی خاک ہوجاوے اور پہر دوسرے مرتبہ زندہ ہو خدا تعالے اُنکی

رو مین فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ان انکار کرنیوالون سے کہ لِّمَنِ الْأَرْضُ واسطی کس شخص کے ہی زمین وَمَن فِيهَا اور جو کوئی کہ بیچ اُسکی ہی اور کسنے اُنکو پیدا کیا ہی
جواب اِسکا دو کہ خالق اُسکا کون ہے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم اور وہ کفار جانتے تہے کہ خالق اُنکا خدا ہی لیکن دوبارہ پیدا کرنیکا انکار کرتے تہے بسبب حماقت کے اور یہی جواب
کو اللہ تعالے نے خود فرماتا ہی کہ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قریب ہے کہ کہینگے کفار کہ واسطی خدا کے ہے زمین اور جو کوئی کہ اُسمین ہے وہ خدا ہی اُسکا مالک ہے اور اُسی نے اُسکو پیدا کیا ہے قُلْ أَفَلَا
تَذَكَّرُونَ کہہ تو کہ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اور اہل بصرہ نے لِلّٰہ کو اللہ پڑہا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ
کون ہے پروردگار آسمانون ساتون کا اور وہ اسقدر بڑی اور شکل اور ہیئت عجیب کے ساتھہ ہین وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور کون ہے پروردگار عرش بہت بڑیکا کہ وہ سب مخلوقات
سے بڑا ہی سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قریب ہے کہ کہینگے وہ کہ واسطی خدا کے ہے اور اس لِلّٰہ کو بہی اہل بصرہ نے اللہ پڑہا ہی یعنے قریب ہے کہ کہین کہ اللہ ہے وہ کہ جسنے پیدا کیا ہی اور وہی مالک ہے
نہ غیر اُسکا اور جسوقت وہ یہہ جواب دیوین تو قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ کہہ تو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کیا پس نہین خوف کرتے ہو تم خدا کے عذاب سے اُسکی توحید اور قدرت کے انکار پر یعنے
اُسکی توحید کا انکار نہ کرو اور اُسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرو اور اُسکی قدرت کے منکر ہو کہ اُسکو قادر نہ جانو دوبارہ زندہ کرنے پر اور اس سے زیادہ حجت اور دلیل خدا تعالے بیان
کرتا ہی اپنی قدرت کی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ مَن بِيَدِهِ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتہہ اُسکی کے ہی یعنے وہ کون کہ جسکے قبضہ قدرت مین مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ
بادشاہی ہر چیز کی ہی اور بعضے کہتی ہین کہ ملکوت سے مراد خزانے ہین یعنے وہ کون ہی کہ جسکے قبضہ مین خزانے دنیا اور آخرت کے ہین اور بعضے کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ تمام منافع
اور ضرر اُسکی قدرت مین ہین وَهُوَ يُجِيرُ اور وہ پناہ دیتا ہے اور فریاد کو پہنچتا ہے اور عذاب سے نگاہ رکہتا ہی جسکو چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اور نہین پناہ دیجاتی ہے
اوپر اُسکی یعنی کوئی شخص اُسکی عذاب سے پناہ نہین دے سکتا ہی کہ وہ عذاب کری تو اُسپر پناہ دیجاے کہ اور شخص سواے اُسکی پناہ دیوے اُسکی عذاب سے بچاکر اور اپنی پناہ مین
رکہی اور یا یہہ کہ خدا کو پناہ دیوے اور جب اُسی پناہ دیوے تو وہ بے نیاز نہ رہا اور یہہ باطل ہے حاصل یہہ ہے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اُن کفار سے کہہ تو کہ وہ کون شخص
ہے کہ ان صفات مذکورہ کے ساتھہ موصوف ہے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو اور کسی شی کو دریافت کرسکتے ہو یعنی اگر عقل رکہتے ہو اور جاہل نہین ہو تو جواب اُسکا
دو سَيَقُولُونَ قریب ہے کہ کہینگے کہ یہہ صفات لِلَّهِ واسطی خدا کے ہین قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پس کہان سے فریب دیے جاتے ہو تم اور کیونکر
حق سے بیخبر ہو تم یعنی باوجود ظاہر ہونے دلیلون توحید کے حق کو چہوڑکر کہان جاتے ہو اور کس واسطے شیطان کی اور خواہش نفس کے فریب مین آتے ہو اور فرماتا ہی خدا کہ بَلْ أَتَيْنَاهُم
بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہین ہم اُنکے پاس حق کو یا یہہ کہ دیا ہے ہمنے اُنکو حق کہ وہ توحید اور ہونا قیامت کا ہی اور اُنہون نے اُسکا انکار کیا وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور تحقیق کہ وہ البتہ جہوٹ
بولنیوالے ہین اپنی دعوی مین کہ خدا کی واسطے فرزند اور شریک مقرر کرتے ہین اور قیامت کا انکار کرتے ہین مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ نہین پکڑا ہے یعنی نہین اختیار کیا ہے
خدا نے کوئی فرزند کہ وہ اس سے پاک ہے اور اُسکا کوئی مثل نہین ہے وَمَا كَانَ مَعَهُ اور نہین ہے ہمراہ اُسکی مِنْ إِلَٰهٍ کوئی معبود کہ اُسکا شریک ہووے خدائی مین اور اگر معبود اُسکے
شریک ہوتے تو إِذًا اُسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ لیجاتا ہر معبود اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہی اور ہر ایک اپنے مخلوق کو لیکر ایک بادشاہ بالذات ہو جاتا اور دوسرے کی بادشاہی سے اُسکی
بادشاہی علیحدہ ہو جاتی اور ہر ایک کے مخلوق کی ایک نشانی ہوتی اور اُس نشانی کی جہت سے دوسرے کی مخلوق سے جدا ہوتا پس جمیع مخلوقات مین کوئی ایسی نشانی
نہین ہے کہ جس سے اُسمین فرق ہووے کہ یہہ فلانے کی مخلوق ہے اور وہ فلانے کی مخلوق ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ خدا ایک ہے اور اُسکا کوئی شریک نہین ہے اور یہہ سب مخلوقات ایک خدا کی ہین اور اگر دوسرا خدا ہوتا
تو ہر ایک ملک اپنا دوسرے سے جدا کرتا اور دوسرے کی غلبہ کو منع کرتا پس اُنمین نزاع واقع ہوتا چنانچہ ملوک دنیا مین دیکہا جاتا ہی وَلَعَلَا اور البتہ بلندی ڈہونڈہتا بَعْضُهُمْ
عَلَىٰ بَعْضٍ بعض اُنکا اوپر بعض کے اور ایک کا دوسرے پر غلبہ ظاہر ہوتا اور رہا یہہ مین اُس خدا کے بادشاہی ہر شی کی نہوتی اور یہہ تو باطل ہے دلیلون سے اور تلاش کرنے سے
کہ سب مخلوقات ایک ہی شخص کیطرف منسوب ہے پس ایک خدا سوا اور خدا ہی باطل ہین اور جب ایک شخص دوسری پر غلبہ ڈہونڈہتا تو انتظام عالم کا بگڑ جاتا اور ہم دیکہتے ہین کہ
انتظام کل عالم کا ایک حال پر ہی تو ایک خدا سے دوسرے خدا کا ہونا ہی باطل ہے اور سواے ایک خدا کے دوسرا کوئی خدا نہین ہے سُبْحَانَ اللَّهِ پاک ہے خدا عَمَّا يَصِفُونَ اُس چیز سے
کہ وصف بیان کرتے ہین اُسکا کہ اُسکی فرزند اور شریک مقرر کرتے ہین عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا اور اہل مدینہ اور اہل کوفہ نے سواے حفص کے
عالم کو مرفوع پڑہا ہی اور باقیون نے مجرور صفت اللہ کی مقرر کرکے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ غیب تو وہ ہی کہ جو ابتک نہین ہوا ہے اور شہادت وہ ہی کہ جو ہو لیا ہے
یعنے جاننے والا ہے اُس امر کا کہ جو نہین ہوا ہے اور جاننے والا ہے اُس امر کا کہ جو ہو لیا فَتَعَالَىٰ پس بلند ہی خدا عَمَّا يُشْرِكُونَ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین کفار اُسکی واسطی اور اب خدا تعالے دعا
تعلیم کرتا ہی اپنی حبیب کو واسطی محفوظ رہنے کے اُس عذاب سے جو کفار پر واقع ہوگا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بطریق دعا کہ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي ای پروردگار میرے اگر
دکہلاے تو مجہکو مَا يُوعَدُونَ اُس چیز کو کہ وعدہ کئے جاتے ہین کفار عذاب کا کہ دنیا اور آخرت مین تو اُنکو مبتلا کرے عذاب مین رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي ای پروردگار میرے

پس نکر تو مجھکو فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ بیچ قوم ظلم کرنیوالونکی یعنے مجھکو نزدیک انکی مت کر جسوقت کہ انپر عذاب نازل ہو اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خدا تعالی نے اپنے حبیب کو خبر دی تہی کہ
مین کفار قریش پر عذاب نازل کرونگا لیکن یہہ خبر نہ کی تہی کہ تیری زندگی مین نازل کرونگا یا تیری مرنیکی بعد اسلیے دعا کیواسطے حکم فرمایا خدا نے اپنے حبیب کو اگر اسکی زندگی مین عذاب
واقع ہوا اور یہہ دعا جو خدا تعالی نے تعلیم کی ہی یہہ محض واسطے رغبت کے ہی طرف خدا کی اور واسطے کسر نفس کے ورنہ ظاہر ہی کہ خدا تعالی اپنے انبیا کو معذب نہین کرتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنَّا اور
تحقیق ہم عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ اوپر اسکے کہ دکہلائین ہم تجھکو مَا نَعِدُهُمْ اس امر کو کہ وعدہ کرتے ہین ہم ان کفار کو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ البتہ قدرت رکہنے والے ہین لیکن مہلت دیتے ہین
اسواسطے ہی کہ بعضے انمین سے ایمان لاوینگے اور یا یہہ کہ جبتک کہ تو انمین ہے تو عذاب انپر نازل نہین ہوتا اسواسطے کہ تو رحمت ہے واسطے عالم کے لوگوں کے اور ابو القاسم حسکانی ذکر علماے
اہلسنت سے ہے ابو صالح سے نقل کی ہی کہ انہی ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ ہمنے سنا ہی رسول خدا صلعم حجۃ الوداع مین جسوقت کہ وہ حضرت منی مین تہے فرمایا کہ بعد میرے
تم کافر نہو کہ بعضے تم مین سے گردن بعضی کی مارے قسم خدا کی اگر ایسا کروگی تو پہچانوگے تم مجھکو یعنی دیکہوگے تم مجھکو دریان ایک لشکر کے کہ وہ تمکو تلوارین مارین جسوقت حضرت نے یہہ کلام فرمایا تو شانہ
حبیب کے پیچہے سے حضرت کو کسینے آنکہہ سے اشارہ کیا نگاہ کی تو حضرت علی علیہ السلام کو دیکہا فرمایا لا دریا علی یعنی علی کو دیکہوگے ہمراہ اسجماعت کے کہ تمہاری تلوارین مارین اور بعد اسکے یہہ آیت
نازل ہوئی قل رب اما ترینی الآیۃ اور مطابق اسکی ہماری کتابونمین جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا روز فتح مکہ اور فرمایا کہ ای آدمیو
البتہ پہچانتا ہون مین تمکو کہ بعد میرے تم کفار ہو جاؤگے کہ مارینگے بعضے تمہارے گردن بعضے کی اور اگر تم ایسا کروگے تو مارونگا تمکو تلوار سے پہر دست راست کے طرف متوجہ ہوے اشارہ کیا آنکہہ سے
انکو جبرئیل نے اور کہا کہ یا علی حضرت نے فرمایا کہ یا علی یعنی اگر مین نہوا تو علی تمکو تلوار سے مارے گا اور ایسا ہی ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو موجود نہتھے اور علی نے جنگ جمل والونکو
اور معاویہ کے ہمراہیونکو اور خوارج کو تلوار سے مارا اور اب حکم کرتا ہی خدا اپنے حبیب کو کہ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر تو ساتہہ خصلت کے ایسی خصلت کہ هِيَ اَحْسَنُ وہ نیکتر ہی السَّيِّئَةَ
خصلت بد کو اور التی سے پہلے خصلت کا لفظ یہین مقدر ہے اور اللہ تعالی اس آیت مین اپنے حبیب کو حسن خلق کا حکم کرتا ہی یعنے بدی کو نیکی کے ساتہہ دفع کر کہ مجرمونکے گناہ سے بخشش اور مہربانی
کرکے درگزر کر یا یہہ کہ دور کر جہالت نادانون کی اپنی حلم اور بردباری سے اگر دین مین سستی نہ واقع ہو یا کفار کے کفر کو دلیلوں اور حجتوں سے دور کر و علی ہذا القیاس اور فرماتا ہی خدا کہ نَحْنُ ہم
اَعْلَمُ ہم زیادہ عالم ہین بِمَا يَصِفُوْنَ ساتہہ اس چیز کے کہ وصف بیان کرتے ہین کفار کہ تجھکو جادوگر اور شاعر کہتے ہین اور ہمارے واسطے فرزند اور شریک مقرر کرتے ہین انکے امر کو تو ہمپر
چہوڑ دی کہ ہم قادر ہین انکی جزا دینے پر کہ ہم سبکو سزا دینگے اور اب شیاطین سے پناہ مانگنے کو حکم کرتا ہی کہ وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ تو کہ ای پروردگار میرے اَعُوْذُ بِكَ پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیرے
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وسوسون شیطانونکی سے اور انکی بلانے سے مجھکو طرف گناہونکی اور باطل کے وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری ای پروردگار میرے اَنْ
يَّحْضُرُوْنِ اس سے کہ حاضر ہوین وہ شیطان گرد میرے اور میری عبادت اور طاعت سے مجھکو منع کرین یا نماز مین یا وقت تلاوت کے وسوسہ کرین یا وقت مرنیکی مجھکو بہکاوین
اور اغوا کرین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہہ متعلق یصفون سے ہے اور درمیان مین جملہ معترضہ آگیا ہی یعنی ہم زیادہ عالم ہین ساتہہ اس چیز کے کہ وصف بیان کرتے ہین کفار کہ تیری اور میری
مقدمہ مین نالائق اور ناسزا کلام کرتے ہین انکا یہہ حال ہوگا کہ حتی اذا جاء احدہم الموت جسوقت آئیگی کسی انکو موت اور آثار عذاب کے دیکہیگا تو اپنی گمراہی پر مطلع ہوگا اور قَالَ
کہیگا حسرت اور اندوہ سے بسبب ترک کرنی ایمان اور طاعت کے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ای پروردگار میرے پہیر دے تو مجھکو اور ارجعون صیغہ جمع کا واسطے تعظیم کے آیا ہی یعنی ای پروردگار میرے
تو دنیا مین مجھکو پہر بہیجدے واسطے تدارک اعمال کے لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا شاید کہ مین عمل کرون نیک فِيْمَا تَرَكْتُ اس چیز کے کہ ترک کیا ہی مینے ایمان اور عمل صالح کو یعنی پہر دنیا
مین ایمان لاؤن اور نیک عمل کرون اور جو مال کہ چہوڑ آیا ہون اسکو راہ خدا مین صرف کرون اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس شخص سے زکوۃ کا منع کرنیوالا
اور وقت مرنیکی عذاب کو دیکہکر وہ کہتا ہے کہ مجھکو دنیا مین بہیجدے کہ زکوۃ کو مین ادا کرون اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مومن وقت مرنیکی ملائکہ کو دیکہتا ہے
تو ملائکہ اسکو کہتے ہین کہ تجھکو دنیا کیطرف پہیر دیوین وہ کہتا ہی کہ کیا خانہ رنج اور اندوہ کیطرف پہیرتے ہو اور کافر موت کو دیکہتا ہی تو کہتا ہی کہ پروردگار میرے پہیردے تو مجھکو طرف دنیا
کے خدا تعالی اسکے جواب مین کہتا ہی کہ كَلَّا نہین نہین بعید ہے دنیا کیطرف پہرنا اِنَّهَا اسواسطے کہ تحقیق وہ سوال کرنا پہرنے کا كَلِمَةٌ ایک کلمہ ہے اور بات ہے کہ هُوَ قَآئِلُهَا
وہ کہنے والا اسکا ہی یہہ اسکا قول باقی ہے اور اسکی حقیقت کچہہ نہین ہے حسرت اور اندوہ کی جہت سے کہتا ہی اور اگر دنیا مین جائے تو پہر ویسا ہی ہو جاوے اور کوئی عمل نیک نکرے
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور پیچہے انکے سے بَرْزَخٌ مانع ہے یعنے بعد مرنے ان کفار کے انکی رجوع کرنیکا طرف دنیا کے ایکمانع ہے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اس دن تک کہ اٹہائے جاوینگے
قبرون سے یہہ ممانعت کلی ہے انکی رجوع کرنیسے دنیا مین نیک اعمال کرنیکے واسطے اور اس سے رجعت مطلق باطل نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ممنوع وہ رجعت ہے کہ جو
آدمی واسطے اعمال نیک کے ارادہ دنیا کے جانیکا کرے وہ رجعت البتہ نہین ہو سکتی اور یہہ رجعت ہے کہ جو وقت مرنیکی عذاب کو دیکہکر دنیا کیطرف جانا چاہتا ہی اور
اگر مطلق رجعت باطل ہو تو زندہ کرنا دجال کا مردون کو کیونکر صحیح ہوگا اور حال یہہ ہے کہ صحیح مسلم اور مشکوۃ مین روایت ہے کہ دجال ایک شخص کو قتل کریگا اور پہر اسکو

زندہ کردیگا اور ابراہیم بن سعید روایت کرتا ہی کہ وہ شخص کہ جسکو دجال مارکر جلائیگا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہونگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہین خوف کرتا ہون مین تمپر مگر
برزخ مین اور جسوقت کہ امر تمہارا ہمارے طرف ہو جائیگا کہ تو ہم واسطے تمہارے اولی ہین اور وہ قیامت کا روز ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ مینے سنا ہے کہ تو کہتا ہے کہ کل
شیعہ ہمارے بہشت مین جائینگے فرمایا کہ ہان واللہ بہشت مین جائینگے اسنے کہا کہ گناہ کبیرہ بہت ہین فرمایا کہ قیامت مین تم سب بہشت مین جاؤگے پیغمبر خدا کے یا وصی پیغمبر کی شفاعت سے
اور لیکن مین قسم ہے خدا کی اوپر تمہارے برزخ مین خوف کرتا ہون کسینے پوچھا کہ کیا ہے برزخ فرمایا کہ وہ قبر ہے قیامت تک اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ قبر ہے اور کافرون
زندگی تنگ ہے اور قبر مومن کیواسطے باغ ہے باغستان بہشت سے اور کافر کیواسطے آگ کے گڑھون مین سے ایک گڑھا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پس جسوقت پھونکا
جاویگا بیچ صور کے یعنی دوسرا صور پھونکا جاویگا کہ جسکی پھونک سے سب زندہ ہو جاوینگے اور بعضے کہتے ہین کہ صور جمع صورت کی ہے اور مراد اس سے ارواح ہین یعنے ارواح مین پھونکا
جاویگا کہ وہ اپنے بدنون مین چلی جائینگی فَلَآ اَنْسَابَ پس نہین نسبے انکی بَیْنَہُمْ یَوْمَئِذٍ درمیان انکی اُسروز یعنے علاقہ رشتہ داری کا جاتا رہیگا اور وہ اُلفت اور
اُنس نرہیگا اُسروز کی حیرت اور دہشت سے اور کوئی رشتہ دار اپنے رشتہ دار پر رحم نکریگا بلکہ بھاگیگا ہر شخص اپنی اولاد اور بھائی اور مان اور باپ سے اور مراد نسب کے نہونے سے
یہ ہے کہ نسب کے جہت سے ضرر کا دور کرنا اور فائدہ کا حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے وہ اُسروز جاتا رہیگا پس گویا نسب ہی نہین ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے
کہ کل حسب و نسب یوم القیامۃ الا حسبی ونسبی اشارہ اسیکی طرف ہے یعنی ہر حسب اور نسب منقطع ہو جاویگا اُس دن قیامت کے مگر حسب اور نسب میرا کہ وہ منقطع نہوگا اسواسطے کہ اولاد مین
حضرت کی اپنے شیعون کی شفاعت کرینگی اور انکو نفع پہنچاینگے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ مراد نسب کے نہونے سے اُسروز یہ ہے کہ اُسروز کوئی شخص اپنے نسب کا فخر نکریگا جیسے کہ
دنیا مین فخر کرتے ہین اور نسب کسی کام نہ آئیگا اور نہ دنیا مین کسی کام کا ہے اسواسطے کہ نیکوئی آخرت کی تو اعمال نیک سے ہے اور خوبی دنیا کی کمال اور دولت سے ہے اور نسب
کچھ فائدہ نہین بخشتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین نسب پر ناز کرنا بجز جہالت اور حماقت کے اور کوئی امر نہین ہے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت تو واسطے
متقی کے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ واسطے گنہگار کے ہے اگرچہ سید قریشی ہو وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ اور نہ سوال کرینگے آپسمین دوسرے کی حال سے بسبب مشغول ہونیکے اپنے اپنے حال مین اور
یہ ذکر حساب ہونیسے پہلے کا ہے اور بعد حساب ہونیکے البتہ ایک شخص دوسرے شخص کے حال سے سوال کریگا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ یعنی اور متوجہ ہوگا
بعض انکا اوپر بعضے کے کہ آپسمین سوال کرینگے ہر ایک کے حال سے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ نہ نفع دیگا اُسروز مگر اعمال نیک کہ دنیا سے بھیج چکا ہے فَمَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِیْنُہٗ پس وہ شخص کہ بھاری ہون ترازوئین اُسکی اعمال نیک سے یعنی جس شخص کے اعمال نیک کثرت سے ہون فَاُولٰٓئِکَ پس وہ لوگ بسبب اعمال نیک کے ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وہی رستگاری پانیوالے ہین اور درجات عالیات کو پہنچنے والے ہین وَمَنْ خَفَّتْ اور وہ شخص کہ سبک اور ہلکی ہوئین مَوَازِیْنُہٗ ترازوئین اُسکی اعمال نیک سے کہ اعمال نیک اُسکی کچھ
نہون اور یا بہت کم ہون فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ پس وہ لوگ وہ ہین کہ خَسِرُوْٓا نقصان پایا ہے انہون نے اَنْفُسَہُمْ جانون اپنی کو کہ سرمایہ اپنی عمر کا غفلت مین برباد اور ضایع کیا اور
نفسون کی خواہش کے جہت سے کمالات اور اعمال نیک کے کرنیسے باز رہے اور مراد ترازو کی بھاری ہونیسے یہ ہے کہ اعمال نیک بہت ہون اور مراد ترازو کے ہلکا ہونیسے یہ ہے کہ اعمال نیک بہت تھوڑے
ہون اور اعمال بد زیادہ ہون اور جنکی اعمال نیک کے ترازو ہلکی ہے وہ فِیْ جَہَنَّمَ خٰلِدُوْنَ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین اور یہ خبر مبتدا محذوف کی ہے یا خبر بعد خبر اولئک
کی ہے اور اُن لوگون کا حال یہ ہوگا کہ تَلْفَحُ جلائیگی وُجُوْہَہُمُ النَّارُ مونہون انکی کو آگ وَہُمْ فِیْہَا کٰلِحُوْنَ اور وہ بیچ اُس آگ کے بری صورت ہونے والی ہین کہ آگ سے
جلکر ایک ہونٹ اوپر کو چڑھ جاویگا اور دوسرا ہونٹ نیچے کو لٹک جائیگا اور عبد اللہ بن مسعود نے کلوح کی معنے کو بیان کیا کہ دونو ہونٹ جلکر جدا جدا ہو جائین اسطرح سے کہ دانت ظاہر
ہو جائین مثل سر گوسفند بریان کے اور ابو سعید خدری اس آیت کے تفسیر مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہین کہ خدا تعالے کفار کے مونہون کو
جلاکر بریان اور بری صورت کا کر دیگا کہ ایک ہونٹ تو اوپر کو چلا جاویگا اور دوسرا ہونٹ ناف تک لٹک کر آجاویگا اور زبانی فرشتون کے خدا تعالے اُنسے کہیگا کہ
اَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ کیا نہ تھین آیتین میری قرآن کی تُتْلٰی عَلَیْکُمْ پڑھی جاتی تھین اوپر تمہارے فَکُنْتُمْ بِہَا پس تھے تم ساتھ اُن آیات کے تُکَذِّبُوْنَ تکذیب کرتے اور انکو
جھٹلاتے اسی جہت سے مستحق عذاب کے تم ہوئے قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے وہ کفار کہ اے پروردگار ہمارے غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا غالب ہوئی تھی اوپر ہمارے بدبختی ہماری اور اہل
کوفہ نے سوائے عاصم کے شقاوتنا پڑھا ہے یعنے ہمنے اسقدر گناہ کئے کہ وہ ہماری شقاوت اور بدانجامی کے باعث ہوئے وَکُنَّا قَوْمًا اور تھے ہم قوم ضَآلِّیْنَ گمراہ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا اے پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو مِنْہَا اس دوزخ سے اور دنیا مین بھیجدے کہ ہم اپنے اعمال کا تدارک کرین فَاِنْ عُدْنَا پس اگر پھرین ہم طرف کفر کے بعد اسکے
دنیا مین جاکر تو فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ پس تحقیق ہم ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہتے ہین کہ یہ آخر کلام ہے دوزخیون کا اور بعد اسکے انکو کلام کرنیکی قدرت نہوگی قَالَ
کہیگا خدا تعالے انکو بطریق اہانت اور غضب کے انکی جواب مین اخْسَئُوْا فِیْہَا چپکے رہو اور دور ہو اسی کتو اور بولو نہین بیچ اس دوزخ کے وَلَا تُکَلِّمُوْنِ اور نہ

کلام کرو تم مجھسے اور اخسو بمعنی خسئت ہے اور معنے اسکے گئے کے دہتکارنے کے ہین یعنی جسوقت کتے کو اپنے پاس سے دور کرتے ہین تو کہتے ہین کہ اخسئ یعنی دور ہو اسکے بعد کہتے ہی جواب
دوزخیون کو ملیگا اور جسوقت وہ دوزخ سے نکلنے کو کہینگے تو انکو کہا جائیگا کہ تم سے ہرگز عذاب دفع نہوگا اور نہ تم دوزخ سے نکلنے پاؤگے بعد اسکے وہ سوائے فریاد اور ہای
اور واویلا کے کچھ کلام نہ کرینگے اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ تحقیق شان یہ ہے کہ تہا ایک فرقہ مِّنْ عِبَادِيْ بندون میرے سے یعنی انبیا اور تمام مومنین یا اہل صفہ مثل بلال اور عمار
اور صہیب کے يَقُوْلُوْنَ کہا کرتے تہے اے پروردگار ہمارے اٰمَنَّا ایمان لائے ہین ہم فَاغْفِرْ لَنَا پس بخش تو واسطے ہمارے وَارْحَمْنَا اور رحم کر تو ہمپر وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور
تو بہتر رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالون سے ہے فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ پس پکڑا تمنے یعنی مقرر کیا تمنے اے کفار ان مومنین فقیرون کو جو کہ اپنے خدا سے مغفرت طلب کیا کرتے تہے سِخْرِيًّا ٹہٹہا یہ اہل
کوفہ نے سوائے عاصم کے اسکو بضم سین پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر سین یعنے فقرا مومنین کو تمنے مسخرا بنا رکہا تہا اور انسے تم ہنسی کیا کرتے تہے ایمان کی مقدمہ مین انکو مفلس جانکر حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ
ذِكْرِيْ یہانتک کہ بہلا دیا ان مومنین نے یعنی انسے ہنسی کرنے نے بہلا دیا تمکو ذکر میرا اسکے معنے یہ ہین کہ اسقدر مشغول ہوئے تم انسے ہنسی کرنے مین کہ تمکو یاد نہ آیا اور فاعل انسو کا وہ
مومنین ہین ہرچند انہون نے خدا کی ذکر کو ان کفار سے نہین بہلا دیا تہا لیکن وہ سبب ہنسی کا جو تہے کہ انسے وہ ہنسی کرتے تہے اسواسطے بہلانا تمکو انکی طرف منسوب کیا اور فرماتا ہے خدا ان کفار کو
وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ اور تہے تم کہ انکی حال سے تَضْحَكُوْنَ ہنستے تہے تم اور انکی دعا اور زاری پر ٹہٹہا کرتے تہے اور مجہسے نہ ڈرتے کچھ اندیشہ نہ کیا اور میرے دوستون پر تم ہنسے اور کہتے ہین کہ
وہ کفار مومنین کو ایذا دیتے تہے اور انپر ہنسکر کہتے تہے کہ دیکہو اس جماعت کو کہ دنیا کی زندگی پست پر راضی ہوئے ہین واسطے طمع ثواب آخرت کے اور حال یہ ہے کہ نہ آخرت ہے اور نہ
کچھ ثواب ہے اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ تحقیق مین جزا دونگا ان مومنین کو آجکے دن بِمَا صَبَرُوْٓا بسبب اسکے کہ صبر کیا تہا انہون نے ایذا اور ہنسی پر
تمہارے اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ تحقیق کہ وہ مومنین وہی ہین رستگاری پانیوالے اور مراد کو پہنچنے والے اور یہ مفعول دوسرا جزیت کا ہے اور بعد اسکے خدا تعالے بطریق توبیخ
اور زجر ان کفار سے زبانی فرشتون کے قٰلَ کہیگا کَمْ لَبِثْتُمْ کتنی ڈہیل کی تمنے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے قبر مین یا دنیا مین عَدَدَ سِنِيْنَ باعتبار شمار
برسون کے یہ تمیز واقع ہوئی ہے کم استفہامیہ کی کہتے ہین کہ کفار از روے غفلت اور درازی امیدون اور آرزوون کے کہا کرتے تہے کہ ہم ہمیشہ دنیا مین رہینگے خدا تعالے بطریق عتاب کے
پوچہیگا کہ تم کسقدر دنیا مین زندہ رہے اور یا کسقدر قبر مین رہے وہ کفار جواب مین قَالُوْا کہینگے کہ لَبِثْنَا يَوْمًا ڈہیل کی تہی ہمنے ایکدن اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا کم ایکدن
یعنے آتش دوزخ مین جو ہمیشہ رہینگے تو دنیا کے ٹہرنیکو اسکی مقابلہ مین بہت کم جانینگے اور یا یہ کہ اسکی ہول سے دنیا مین ٹہرنیکی مدت کو بہول جائینگے اور قبر مین وہ تہے سو واسطے وہان کا
ٹہرنا یاد نرہا کہ کتنے برسون ٹہرے اسواسطے کہینگے کہ ایکدن یا ایکدن سے کم ٹہرے اور پہر خدا فرمائیگا کہ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ پس پوچہ تو شمار کرنیوالون سے یعنے ملائکہ سے کہ وہ تمہارے
عمر کے اعمال کو لکہنے مین اور یا ان فرشتون سے پوچہ کہ جو برسون اور مہینون کے شمار کرنیوالے ہین وہ کہینگے کہ عذاب مین گرفتار ہونیکی جہت سے ہم بہول گئے ہین ہمکو یاد نہین ہے حق تعالے
واسطے توبیخ اور ملامت کے انکی غفلت پر قٰلَ کہیگا کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین ڈہیل کی ہے تمنے دنیا مین اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑی لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہوتم کہ جانتے ایام
شر کی بہت کم معلوم ہوتے ہین مقابلہ مین ایکدن کے عذاب کے اور قلیلا صفت ہے لبثا مقدر کی اور وہ مفعول مطلق لبثتم کا ہے اور انکی غفلت کرنیکو خدا تعالے ملامت کرکے کہتا ہے کہ
اَفَحَسِبْتُمْ کیا پس گمان کیا تہا تمنے اپنی غفلت سے اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ یہ کہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے تمکو عَبَثًا بیفائدہ واسطے بازی اور کہیل کے یہ حال واقع ہوا ہے یا مفعول لہ ہے
یعنے تمکو ہمنے کیا بیفائدہ پیدا کیا ہے اور کوئی غرض تمسے متعلق نہین ہے وَّاَنَّكُمْ اور تحقیق کہ تم یعنی گمان کیا ہے تمنے یہ کہ تحقیق تم اِلَيْنَا طرف ہمارے لَا تُرْجَعُوْنَ نہ پہیرے جاؤگے تم
یا نہ رجوع کئے جاؤگے تم اور اسکو اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے بفتح تا پڑہا ہے اور باقیون نے بضم تا یعنے ہمنے تمکو عبث واسطے کہیل کے نہین پیدا کیا ہے کہ تم جو امر چاہو سو کرو اور پہر تم نہ پہیرے
جاؤ ہماری طرف رجوع کرکے اسواسطے کہ جو کوئی اشیا کو پیدا کرتا ہے اور کوئی فائدہ انسے اسکو منظور نہو نہ اپنے واسطے نہ غیر کے واسطے تو وہ البتہ عبث پیدا کرنیوالا ہوگا اور خدا کی
ذات تو غنی اور بے پرواہ فائدہ حاصل کرنیسے پس ضرور ہے کہ پیدا کرے خلقت کو تاکہ فائدہ پہنچائے انکو اور پیش کرے ان پر ثواب کو عوض مین عبادت کے اور جب عبادت کا حکم کیا
اور کسینے تو فرمانبرداری کی اور کسینے نہ کی تو ان دونون مین فرق ہوا پس اسکی حساب اور جزا دینیکے واسطے ایکدن چاہئے اور وہ روز قیامت ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ اللہ تعالے نے خلقت انسان کو عبث نہین پیدا کیا ہے اور نہین چہوڑ دیا ہے انکو بیکار بلکہ انکو پیدا کیا ہے واسطے ظاہر کرنے قدرت اپنی کے اور تاکہ تکلیف دے تو انکو
عبادت کی کہ اسکی سبب سے خدا انسے راضی ہو اور نہین پیدا کیا ہے انکو اسواسطے کہ انسے کوئی نفع حاصل کرے اور نہ اسواسطے کہ انکے سبب سے کسی ضرر کو دفع کرے بلکہ
اسواسطے پیدا کیا ہے کہ انکو نفع پہنچائے اور نعمتین انکو عطا کرے اور کسینے کہا ان حضرت سے کہ اسلئے فنا کے پیدا کیا ہے فرمایا کہ نہین بلکہ واسطے باقی
رہنے کے پیدا کیا ہے اور کیونکر ہو سکے وہ کہ بہشت تو کبہی ہلاک نہوگا اور آگ دوزخ کی خاموش نہوگی اور حدیث قدسی مین ہے کہ کُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ
الْخَلْقَ یعنی تہا مین خزانہ پوشیدہ کہ مجہکو کوئی نہین جانتا تہا پس دوست رکہا مینے اسکو کہ پہچانا جاؤن پس پیدا کیا مینے خلقت کو پس اسسے بہی مراد یہی ہے کہ انکو

بیجا میں اُسکو بیجا نگر عوض میں اس نعمت پیدائش کے اُسکی عبادت میں مشغول ہوں تاکہ کثرت سے نعمتیں اُنکو عطا کرے فتعالی اللہ پس بلند ہی خدا اس سے کہ عبث پیدا کرے یا فرزند اور
شریک اختیار کرے الملک الحق بادشاہ حق کہ سزاوار اسکا ہے کہ وہ بادشاہ مطلق ہووے لا الٰہ الا ھو نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کا سوائے اُسکی سب اسکی مخلوقات ہیں سب سے بہتر ہیں
رب العرش الکریم پروردگار اور پیدا کرنیوالا عرش بزرگ کا کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہے اور تخصیص عرش کے پیدا کرنیکی ذکر کی باوجودیکہ سب اشیاء کو اُسنے پیدا کیا
ہے واسطے عظمت اور بزرگی اسکی ہے ومن یدع اور جو شخص کہ پکارتا ہے یعنے عبادت کرتا ہے مع اللہ ہمراہ خدا حق کے الٰھا اٰخر کسی معبود دوسرے کو تو لا برھان نہیں دلیل ہے
کوئی لہ واسطے اُسکی بہ ساتھہ اُس پکارنے اور پرستش کرنیکی فانما حسابہ پس سوائے اسکی نہیں کہ حساب عمل اسکا اور جزا اسکی عند ربہ نزدیک پروردگار اُسکے ہے یعنے
مقدار اُسکی عذاب کی کہ کتنا چاہئے وہ خدا کے پاس ہے اور وہی اُسکو جانتا ہے اُسکی عمل کے موافق اُسکو سزا دیگا انہ اسواسطے کہ تحقیق لا یفلح الکافرون نہیں رستگاری پاتے ہیں
کفر کرنیوالے اور شروع سورہ مومنین کے فلاح کی ذکر میں تھا اور ختم اسکا کفار کے عدم فلاح کے ذکر پر ہوا اور اپنی حبیب کو حکم کرتا ہے استغفار کا چنانچہ فرماتا ہے کہ وقل اور کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ رب اغفر اے پروردگار میرے بخش تو مجھکو کسی مندوب کے ترک کرنے میں اور مومنین کو گناہ کرنے سے وارحم اور رحم کر تو مجھپر اور انپر اور اپنی رحمت سے شامل کر وانت خیر
الراحمین اور تو بہتر رحم کرنیوالوں سے ہی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود ایک مریض سخت کے پاس گئے اور آیہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر سورہ تک اسکی کان میں پڑہی اسکو اُسنے اُس مرض سے
نجات پائی یہہ خبر جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت نے عبداللہ بن مسعود کو بلا کر پوچھا کہ تو نے اُسکے کان میں کیا پڑہا تہا عرض کی کہ یہہ آیتیں پڑہی تہیں حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے
اُس شخص کی کہ جان میری جسکے حکم میں ہے اگر بندہ صدق ویقین سے ان آیتوں کو پڑہے پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہہ سے اُٹھہ جاے سورۃ النور یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں چونسٹہہ آیتیں ہیں
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی مالوں کو ضایع ہونے سے اور اپنی عورتوں کی فروج کو زنا سے نگاہ رکھو سورہ نور کی تلاوت کرنے سے پس جو کوئی کہ ہر روز اس سورہ کو پڑہے
ہرگز اُسکی عورتوں سے زنا صادر نہ ہوگی یہانتک کہ وہ مرجاوے اور جسوقت مری تو ستر ہزار ملائک اُسکی جنازہ کی ہمراہ جائیں اور واسطے اُسکی دعا اور استغفار کریں یہانتک کہ وہ قبر میں مدفون ہو
اور دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ بٹھاؤ تم عورتوں اپنی کو بالا خانوں پر اور نہ سکھلاؤ تم اُنکو لکھنا اور سکھلاؤ تم اُنکو سوت کاتنا اور سورہ نور کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النور

سورۃ یہہ خبر ہے مبتدا محذوف کی کہ اصل میں ہذہ سورۃ ہے یعنی یہہ سورہ ہے کہ عالم پاک سے انزلناھا نازل کیا ہے ہمنے اسکو بواسطہ جبرئیل وفرضناھا اور فرض کیا ہمنے اسکو
یعنے جو احکام کہ اسمیں ہیں اُنکو فرض کیا ہی ہمنے اور بعضوں نے فرضنا کو بتشدید را پڑہا ہے وانزلنا فیھا اور نازل کیا ہے ہمنے بیچ اسکی آیات بینات آیتوں روشن کو کہ مقصود پر
دلالت کرنے میں ظاہر اور روشن ہیں لعلکم تذکرون تاکہ تم نصیحت پکڑو اور ان سب حکموں میں سے ایک یہہ ہے کہ الزانیۃ زنا کرنیوالی عورت والزانی اور زنا کرنیوالا مرد جسوقت کہ عورت
بے شوہر اور مرد بے زوجہ ہووے تو فاجلدوا پس کوڑے مارو تم کل واحد منھما مائۃ جلدۃ ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے یہہ حکم سو کوڑے لگانیکا مخصوص ہے مجردوں کے واسطے کہ عورت
تو شوہر رکھتی ہو اور مرد زوجہ رکھتا ہو اور شوہر دار عورت نے زنا کری تو اُسکی واسطے سنگسار کرنا اور سو کوڑے مارنے دونوں مرتبہ ہیں اور ایسا ہی کہ مرد جو رووالا زنا کرے تو اسکی واسطے بھی دونوں
امر ہیں اور لونڈی پر آدہی حد جاری ہوگی کہ اسکی پچاس کوڑے مارینگی اور غلام کو بعضے تو کہتے ہیں کہ پوری حد لگائینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ آدہی مثل لونڈی کے اور اگر کوئی اپنی سگی
عورت سے زنا کرے مثل ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ کی جو کہ اسپر حرام ہیں اور ذمی یعنی یہودی یا نصرانی مسلمان عورت سے زنا کرے اور یا زبردستی کسی عورت سے کوئی زنا کرے وہ قتل کیا
جاویگا خواہ زوجہ رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو بوڑہا ہو یا جوان ہو آزاد ہو یا غلام ہو مسلمان ہو یا کافر ہو اور حد اُسوقت جاری ہوتی ہے کہ زنا کرنا ثابت ہو جاوے اور ثابت
اُسوقت ہوتا ہے کہ خود چار بار چار مقام میں اقرار کرے زنا کرنیکا حرام عورت سے اور فرج میں داخل کرنیکا یا کون میں داخل کرنیکا اور یا چار مرد گواہی یوں دیں ایکوقت میں اور ایک مکان میں زنا کرنے
کی اور اسطرح دیکھنا بیان کریں کہ جیسے سرمہ دانی میں سلائی کرتی ہیں اور سر ذکر کا سپاری تک داخل ہونا بیان کریں اور گواہی دینے والا عاقل اور بالغ ہو اور گواہی ہووے چار مرد عادل
ہوں اور یا تین مرد اور دو عورتیں ہوں اور تنہا عورتوں کی گواہی بدون شریک ہونے مردوں کے مقبول نہیں ہے اگرچہ آٹھہ عورتیں ہوں اور نہ ایک مرد اور چہہ عورتوں کی اور اگر گواہوں کا اتفاق
گواہی پر نہ ہو تو اُنہی کو کوڑے اُنکی بابت شہادت دروغ کی مارینگے اور اگر موافق شرطوں کے گواہی ہوئیگی تو زنا کرنیوالوں کی ننگے بدن پر کوڑے مارینگے سوائے سر اور ستر کے اور مرد کو کھڑا کرکے
مارینگے اور عورت کو بٹھا کر اور اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ عمر کے زمانہ میں پانچ آدمی زنا کرنیوالے گرفتار ہو کر آئے عمر نے حکم دیا کہ ان پانچوں پر حد جاری کرنی چاہئے اُسوقت حضرت
علی بھی موجود تھے فرمایا کہ اے عمر یہہ حکم انکا نہیں ہے کہ ہر ایک پر حد جاری کرنی چاہئے عمر نے کہا کہ اے علی تو ان پر حد جاری کر جسطرح سے کہ انکی واسطے حکم ہے حضرت علی نے ایک کو تو اُنمیں
سے قتل کیا اور دوسرے کو سنگسار کیا اور تیسرے پر حد جاری کی کہ اُسکی سو کوڑے لگائے اور چوتھے پر آدہی حد جاری کی کہ اُسکی پچاس کوڑے مارے اور پانچویں کو تعزیر کی اور بعضی روایتوں میں ہے کہ وہ چھ تھے اور چھٹے کو
اُنمیں سے چھوڑ دیا جسوقت عمر نے علی کے یہہ احکام جاری کرتے دیکھے تو بہت حیران ہوئے اور سب آدمیوں نے تعجب کیا اور عمر نے کہا کہ اے ابو الحسن یہہ پانچوں آدمی ایک مقدمہ میں ماخوذ تھے اور انپر تو نے پانچ طرح کی

حدین جاری کی ہین اور ایک حد دوسری کی مشابہ نہین ہے اسکا کیا سبب فرمایا کہ پہلا آدمی تو ذمی تہا اُسنے مسلمان عورت سے زنا کیا تو اپنے ذمہ سے نکل گیا اُسپر سوائے قتل کے کچہہ نہین اسواسطے اُسکو قتل
کیا اور دوسرا آدمی زوجہ والا تہا اسواسطے مینے اُسکو سنگسار کیا اور تیسرا مجرد بیزوجہ کے تہا اسواسطے اُسپر حد جاری کی کہ سو کوڑے مارے اور چوتہا غلام تہا اسواسطے اُسپر آدہی حد جاری کی اور پانچوان
اس روایتمین تو یہہ ہے کہ وہ مجنون تہا اُسکو تعزیر کی اور دوسری حدیثہ آدمیونکی روایتمین یہہ ہے کہ پانچوان شبہہ سے زنا کرنیوالا تہا اُسکو تعزیر کی اور ادب دیا اور بعضی روایتمین ہے کہ وہ لڑکا تہا اُسکو تعزیر
کی وجہہ سے کو چہوڑ دیا کہ وہ مجنون تہا اُسپر کوئی حکم جاری نہین ہوسکتا اور خدا ایتعالی حد جاری کرنیکی تاکید مین فرماتا ہے کہ وَلَا تَأْخُذْكُم اور چاہیے کہ نہ پکڑے تمکو اے حکام اور حد جاری
کرنیوالو بِهِمَا ساتہہ اُن دونو زانی اور زانیہ کے رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ مہربانی بیچ نگہبانی دین خدا کی کہ اُنپر رحم کرکے حد جاری کرنیسے چشم پوشی کرو اور بدون حد جاری کئے اُنکو چہوڑ دو
بلکہ تمکو چاہئے کہ بموجب حکم خدا کی اُنپر حد جاری کرو إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ اگر ہوتم کہ ایمان لاتے ہو تم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ ساتہہ خدا کی اور دن آخرت کے اسواسطے کہ خدا پر اور آخرت پر ایمان
لانا تقاضا کرتا ہی حد کے جاری کرنی پر کہ اسمین فرمانبرداری خدا کی ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ حفاظت دین خدا کی اور قایم کرنا احکام اور حدود خدا کا ایمان کو لازم ہی افسوس ہے اُن لوگون پر کہ دین
خدا کی نگہبانی نہین کرتی ہین اور جو باتین کہ خدا نے حرام کی ہین اُنکو خود ہی کرتے ہین اور دوسرونکو بہی اُنمین شریک کرتی ہین اور حدود کا جاری کرنا موقوف ہے قوت اسلام پر اور اسلام کے
حکام کے غلبہ پر اور یہ تاکید زنا کی بند کرنیکی واسطے ہی کہ اسمین نسب خراب ہوتا ہی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ اسمین چہہ خصلتین ہین تین دنیا مین اور تین
آخرت مین لیکن دنیا مین یہہ ہین کہ چہرہ کی خوبی کو لیجاتا ہے اور باعث ہوتا ہے فقیری و مفلسی کا اور کم کرتا ہی عمر کو اور آخرت مین سبب ہے ناراضمندی خدا کا اور برا ہونی حساب کا اور ہمیشہ رہنا
دوزخ مین اور پہلی اس سے زنا کی مذمت کی روایتین بہت گزری ہین سورہ بنی اسرائیل مین اور حد جاری کرنیمین خدا فرماتا ہے کہ وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہوئین عَذَابَهُمَا عذاب اُن دونو کے پر
یعنی جسوقت اُنپر حد جاری ہو اسوقت حاضر ہون طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ایک گروہ مومنین مین سے تاکہ زانیون کو تشہیر ہو اس عمل بد کی اور خوب فضیحت اور رسوائی اُنکی ہووے کہ آئندہ کو کوئی
زنا نہ کرنے پاوی اور طایفہ سے مراد یہہ ہے کہ کم سے کم ایک آدمی تو ہو اور کہتے ہین کہ زنان بدکار اور مشرکین نے پیشہ زنا کا اختیار کیا تہا اور اُسپر خرچی لیا کرتی تہے بعضے ضعفا مہاجرین کہ تنگدست تہے
اور گہر اور کنبہ نہ رکہتے تہے اُنہون نے چاہا کہ اُن عورتون سے نکاح کرکے اُنکی اجرت سے گزارہ کرین اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ الزَّانِي زنا کرنیوالا مرد لَا يَنكِحُ نہ نکاح کرے إِلَّا
زَانِيَةً مگر زنا کرنیوالی عورت سے أَوْ مُشْرِكَةً یا شرک کرنیوالی عورت سے وَالزَّانِيَةُ اور زنا کرنیوالی عورت لَا يَنكِحُهَا نہ نکاح مین لاوے اُسکو إِلَّا زَانٍ مگر زنا کرنیوالا مرد أَوْ مُشْرِكٌ
یا شرک کرنیوالا مرد خدا تعالی نے زانی کو مشرک کے نزدیک کیا ہی اسواسطے کہ زنا اکبر الکبایر ہی اور بڑا سخت گناہ ہی اسواسطے اُسکو شرک کے قرین کیا اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ یہہ آیت اُن عورتونکی
مقدمہ مین ہے کہ مکہ معظمہ مین علانیہ زنا کرتی تہین اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین اللہ تعالی نے اُنسے نکاح کرنا حرام کیا اور بعد اُسکی بہی اُنکی مثال مین یہہ امر جاری ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ وہ عورتین اور مرد وہ ہین کہ جو زنا کرنیمین مشہور ہون اور جو لوگ کہ اب ایسے ہین وہ بہی مثل اُنکے ہین اور جسپر حد زنا جاری ہوئی ہو اور مشہور ہو زنا ہو اُس سے نکاح
کرنا سزاوار نہین ہے یہانتک کہ وہ توبہ کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بہی اسیطرح کی روایت ہے اور فرمایا ہی اُن حضرت نے کہ نہ نکاح کرو تم زانی اور زانیہ سے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی
یہہ آیت وہی اُن لوگون پر کہ جو زنا کرنیوالی عورتون سے متعہ اور نکاح کرنا حلال جانتی ہین اور اس سے زیادہ یہہ ہے کہ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ اور حرام کیا گیا ہی وہ نکاح کرنا زانی اور زانیہ کا عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ اوپر مومنین کے واسطے مشابہ ہونیکی فاسقون کے اور نسب مین طعن ہونیکی واسطے لیکن اکثر علما اس ممانعت کو جو کہ اس آیتمین اور حدیثمین ہے نہی تنزیہی پر حمل کرتی ہین اور بیان یہہ کہتے ہین
یہہ آیت منسوخ ہی آیہ وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم سے لیکن ظاہر مضمون آیت اور حدیث کا ممانعت پر دلالت کرتا ہی اور بعضی علما کا مذہب یہی ہے اور وہ اس آیت کو منسوخ نہین
کہتے ہین اور اسمین انسداد زنا کا بہی غلبہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ذلک کی ضمیر طرف زنا کی پہرتی ہی نہ طرف نکاح زانیونکے اس صورتمین معنی اُسکے یہہ ہونگے کہ حرام کیا گیا ہی زنا مومنین پر اور
جو علما کہ نہی تنزیہی کہتے ہین وہ زناکارون سے نکاح کرنا مکروہ جانتے ہین اور اللہ تعالی مومن عورتون کے تہمت لگانیکی مقدمہ مین فرماتا ہی کہ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ اور جو لوگ
کہ تہمت زنا کی لگاتی ہین پاکدامنون شوہردار عورتون کو اور یا مردون زوجہ والون کو کہ وہ بہی اسمین داخل ہین اور رمی کے معنے زنا کی تہمت لگانیکی ہین اور احصان بالغ اور عاقل شوہر
دار اور صاحب زوجہ سے مراد ہی یعنی جو کوئی کہ تہمت زنا کی لگائین بالغ اور عاقل پاکدامن شوہردار یا مرد زوجہ والیکو ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا پہر نہ لائین اسکی ثابت کرنیکو وہ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ چار گواہ عادل
کہ اپنی گواہی مین جیسی سزا دینی مین سلائی کرتی ہین تو فَاجْلِدُوهُمْ پس کوڑے مارو تم اُنکو ثَمَانِينَ جَلْدَةً اسی کوڑے وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ اور نہ قبول کرو تم واسطے اُن لوگونکی کہ جنہون نے تہمت زنا کی لگائی
ہی اور اپنی دعوی کی موافق چار گواہ لائی ہین اور اس حکم مین اسّی کوڑے کہا ہین شَهَادَةً گواہی کو أَبَدًا ہمیشہ یعنی اُن لوگونکی گواہی کبہی قبول نہ کرو کہ وہ دروغگو ہین وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَاسِقُونَ اور یہہ لوگ وہی ہین فاسق ہونیوالے حکم خدا سے ہین کہ اُنہون نے جہوٹا دعوی کرکے بدکام کیا ہی اور جہوٹے کی گواہی قبول نہین ہے اسواسطے کہ گواہی مین شرط ہے کہ گواہی دینیوالا عادل ہو اور
دروغگو ہین اور تہمت کی حد جاری کرنیمین مرد اور عورت دونو برابر ہین دونو کی اسی اسی کوڑے مارینگے اور اگر کوئی غلام آزاد کو تہمت لگائیگا تو اُسپر بہی حد جاری ہوگی اور فرمایا ہے امام نے کہ اگر غلام مسلمان کو تہمت
لگائی کہ سوا زنا کی اُسمین ہم کچہہ نہین چاہتے ہین تو اُسپر بہی حد آزاد کی جاری ہوگی اور جو کوئی کہے کہ اے فلانی کی بیٹی زانیہ ہے اور اُسمین اُسکے غیر باپ کا دعوی کرے تو اُسکو بہی حد ماری جاویگی اور تفصیل اُسکی

فقہ کی کتابوں میں ہے حاصل یہ ہے کہ تہمت لگانیوالوں کی گواہی قبول نہیں ہے کہ وہ فاسق ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی انہوں نے مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ پیچھے اسکے کہ تہمت
کی ہو خواہ انپر حد جاری ہوئی ہو خواہ نہ جاری ہوئی ہو وَاَصْلَحُوْا اور صلاح کی یعنی درست کیا انہوں نے نیت اپنی کو تہمت ترک کرنے کیلیے تو حرف فسق کا انپر سے جاتا رہا اور قابل گواہی قبول کرنیکے
ہوئے فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق خدا غَفُوْرٌ بخشنے والا گناہوں کا ہے رَّحِیْمٌ رحم کرنیوالا توبہ کرنیوالوں پر ہے پس جس وقت کہ کوئی آدمی تہمت لگانیوالا توبہ کامل کرے اور آئندہ پھر ویسی حرکت نہ کرے تو
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ پھر گواہی اسکی مقبول ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول خدا خبر دیجئے تو مجھکو کہ ایک مرد اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی
زوجہ کے پاس ایک مرد اجنبی کو دیکھا کہ وہ اس سے زنا کرتا ہے اس صورت میں وہ شخص کیا کرے رسول خدا صلعم نے اسکی طرف سے منہ پھیر لیا وہ شخص اٹھا پھر کر چلا گیا اور وہی شخص تھا کہ جسنے اپنی زوجہ سے دوسرے مرد کو
زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا اسکے مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں جوروؤں اپنی کو وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اور نہیں ہیں واسطے انکے گواہ اِلَّا
اَنْفُسُهُمْ مگر نفس انکے یعنی وہی اس بات کو بیان کرتے ہیں فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ پس گواہی دینی ایک کی انمیں سے اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ چار گواہیاں اللہ کے ہیں اربع شہادات کو اہل کوفہ نے سوا
ابوبکر کے مرفوع پڑہا ہے اور باقیوں نے منصوب یعنی وہ مرد چار بار گواہی دیوے ساتھ خدا کے اس طرح کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ مرد لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ البتہ راستگویوں میں سے ہے زنا کی نسبت دینے میں یعنی وہ مرد چار مرتبہ
کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ وہ شخص البتہ راستگویوں میں سے ہے زنا کی نسبت دینے میں وَالْخَامِسَةُ اور پانچوین گواہی یہ ہے کہ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ تحقیق لعنت خدا کی اوپر اس مرد کے یعنی مجہپر
اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ اگر ہووے وہ مرد یعنی میں جھوٹ کہنیوالوں میں سے زنا کی نسبت کرنیمیں یعنی پانچوین مرتبہ اسطرح وہ مرد لعنت کرے اپنے اوپر یہ پانچ گواہیاں اس مرد کی ہوئیں اور شرفہ اس عورت کے طرف
اشارہ کرے یعنی زنا کی نسبت میں اور جسوقت وہ مرد اسطرح سے پانچ مرتبہ کہیگا کہ چار تو ان میں سے خدا کے ساتھ گواہیاں ہیں اور ایک مرتبہ لعنت ہے تو اس مرد پر حد جاری کرنی تہمت زنا کی ساقط ہو جائیگی
اور وہ فرزند بھی اسکا نہوگا اور عورت پر حد باقی رہی اور اگر وہ بھی اپنے سے حد کو ساقط کرنا چاہے تو وہ بھی گواہیاں دیوے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اور
دور کرتا ہے اس عورت سے عذاب کو یعنی حد کے جاری کرنیکو اَنْ تَشْهَدَ یہ کہ گواہی دیوے وہ عورت اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ چار گواہیاں ساتھ خدا کے اسطرح کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ مرد
لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ البتہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے زنا کے مقدمہ میں یعنی چار مرتبہ وہ عورت کہیگی گواہ کرتی ہوں میں خدا کو کہ وہ مرد شوہر میرا جھوٹ بولنے والوں میں ہے زنا کی تہمت لگانے میں مجھکو
اور پانچوین گواہی اسکی یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے وَالْخَامِسَةَ اور پانچوین گواہی اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ یہ ہے کہ تحقیق غضب ہے خدا کا عَلَیْهَا اوپر اس عورت کے یعنی مجہپر اِنْ کَانَ اگر ہووے وہ مرد
شوہر میرا مِنَ الصّٰدِقِیْنَ راست کہنیوالوں میں یعنی پانچوین مرتبہ وہ عورت کہیگی کہ غضب خدا کا ہو مجہپر اگر یہ شوہر میرا راست کہنے والوں میں سے ہے یہ پانچ گواہیاں عورت کی ہوئی اور حفص
دوسرے والخامسۃ کو منصوب پڑہتا ہے اور اور باقی کے قاری مرفوع اور نافع اَنْ کو مخفف پڑہتا ہے اور غضب کو بکسر ضاد اور اللہ کو مرفوع اور یعقوب لعنت کو اور غضب کو دونوں کو مرفوع پڑہتا ہے اور
باقی کے قاری ان کو مشدد اور لعنت اور غضب کو منصوب پڑہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ جب دونوں شوہر اور زوجہ اسطرح سے گواہی دینگی تو دونوں سے حد ساقط ہو جائیگی اور دونوں میں مفارقت ہو جائیگی کہ
تمام عمر میں پھر کبھی نکاح ان دونوں کا آپس میں درست نہوگا اور وہ فرزند جو عورت جنیگی اس مرد کا نہوگا فقط عورت کا ہوگا اور باقی کے احکام فقہ کی کتابوں میں ہیں اور جسوقت وہ دونوں لعان
کریں یعنی پانچ پانچ گواہیاں دیویں تو اگر قدرت رکھتے ہوں تو زبان عربی میں گواہیوں کو بیان کریں پس جسوقت یہ آیت لعان کی نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو طلب کیا
جسنے کہ اپنی زوجہ کا حال ناگفتنی حضرت کے روبرو بیان کیا تھا اور جب وہ آیا تو اس سے پوچھا کہ تو ہی ہے وہ شخص جسنے اپنی زوجہ کے پاس کسی مرد کو دیکھا ہے کہا کہ ہاں فرمایا کہ جا اور اپنی زوجہ کو
یہاں لا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے اور اسکے مقدمہ میں حکم نازل کیا ہے وہ گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت نے ان دونوں کو اپنے روبرو کھڑا کیا اور اس مرد کو فرمایا کہ چار مرتبہ گواہی خدا کی ادا کر اسنے چار مرتبہ اسطرح کہا
جیسے کہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد اسکے فرمایا کہ خدا سے ڈر کہ لعنت خدا کی بہت سخت ہے لیکن اسنے پانچوین گواہی بھی ادا کی جسطرح سے کہ اوپر گذر چکی ہے پھر اسکو الگ کیا اور پھر اس عورت سے
اسیطرح چار گواہیاں ادا کروائیں اور پانچوین مرتبہ اسکو ڈرایا کہ غضب خدا کا بہت سخت ہے لیکن اسنے پانچوین گواہی بھی ادا کی جسطرح سے کہ اوپر گذر چکی ہے بعد اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ان دونوں میں مفارقت کروا دی اور فرمایا کہ تمہارا آپس میں کبھی نکاح درست نہیں ہے اور اس آیت کے شان نزول کے آدمیوں میں بہت اختلاف ہے کسی نے ان میں سے تو عویمر بن ساعدۃ العجلانی کو لکھا ہے اور بعضوں نے
ہلال بن امیہ کو لکھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نے اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تب یہ آیت نازل ہوئی علاوہ اسکے بیان کی کیفیت میں بھی کچھ اختلاف ہے
غرض یہ ہے کہ لعان کے مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی ہے جو کوئی اپنی جورو کو کسی مرد کو دیکھے اور سوا اسکے اور کوئی گواہ نہو تو اسطرح سے گواہیاں ادا کرے جیسے کہ اوپر گذر چکا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے وَرَحْمَتُهٗ اور بخشائش اسکی یعنی سوائے ان کے کوئی مشرع نہ کیا اور حد اسکو واسطے مقرر کی تو پس تم بہت رسوا ہوتے اور نسل تمہاری کٹ جاتی اور
تمہارا برباد ہوتا اور جلدی تمکو میں عذاب میں گرفتار کرتا یہ جواب لولا کا ہے کہ جو اس آیت میں سے محذوف ہے وَاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق خدا تَوَّابٌ توبہ قبول کرنیوالا ہے گنہگاروں کی حَکِیْمٌ حکم کرنیوالا ہے حدود و احکام
کا اہلسنت کی کتابوں میں روایت زہری عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جہاد میں جاتے
تھے تو اپنی بیبیوں کے نام قرعہ ڈالتے تھے جسکے نام قرعہ آتا تھا اسکو اپنے ہمراہ لیجاتے تھے بنی المصطلق کی لڑائی کو گئے تو مجھکو اپنے ہمراہ لے گئے کہ میرے نام کا قرعہ آیا تھا جبکہ وہاں سے فتح حاصل ہوئی تو ارادہ مدینہ

کا گیا اور اُٹھی بیٹھی ہوئے ایک منزل میں قریب مدینہ کی ہم شب کو پہنچے میں اور ایک عورت واسطے رفع حاجت کے صحرا کو گئی اور وہاں سے پھر آئی تو ہار جو میرے گلے میں تھا وہ گم ہو گیا اُسکی تلاش کو پھر
رفع حاجت کے مقام پر گئی ہر چند زمین میں ہاتھ کو ڈالکر دیکھا لیکن ہار میرا نہ ملا اسمین مجھکو کچھ دیر ہو گئی اور بعد اسکے رسول خدا صلعم کو میرے جانیکی جو خبر نہ تھی اسواسطے کوچ کا حکم دیدیا اور میرا
ساربان بھی بے دریافت کرنے حال کے کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوں یا نہیں وہاں سے کوچ کر گیا اور میں منزل پر آئی تو وہاں میں نے قافلہ کو نہ پایا اور ہار کو جو تلاش کیا تو وہ مل گیا اور میں وہاں
سو گئی اس عرصہ میں صفوان بن معطلہ جو پیچھے سوتے رہ گئے تھے وہ وہاں آئے اور مجھکو پہچانکر میرے پاس آئے اور اپنا اونٹ بٹھا کر مجھکو سوار کیا اور اُسکی مہار کھینچتے ہوئے منزل پر جہاں کہ قافلہ پڑا
تھا دوپہر کو پہنچے جسوقت میرا اونٹ قافلہ کے قریب گیا تو عبد اللہ بن ابی سلول وغیرہ منافقین نے مجھکو ہمراہ صفوان کے دیکھکر کہا کہ نظر کرو پیغمبر کی زوجہ کو کہ ہمراہ مرد بیگانہ کے آتی ہے اور کئی
آدمی اس تہمت میں شریک ہو گئے زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش اور سوا انکے اور بعد اسکے میں رسول خدا کی توجہ اپنی طرف نہیں دیکھتی تھی اور سبب اسکا
نہیں جانتی تھی جسوقت مدینہ میں پہنچی تو میں بیمار ہو گئی یہانتک کہ ایک مہینے بیمار رہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دولتسرا میں تشریف لاتے تو لوگوں سے پوچھتے کہ بیمار تمہارا کیسا ہے اور
مجھسے کچھ نہ پوچھتے اور نہ میرے پاس آتے اور نہ میرے پاس بیٹھتے اور جسوقت میں بیماری سے اچھی ہوئی تو ہمراہ عورتوں کے سب کے واسطے رفع حاجت کے گھر سے باہر گئی اور ہمراہ ہمارے مسطح کی ماں بھی تھی
اور مسطح ابوبکر کا رشتہ دار تھا مسطح کی ماں کے ٹھوکر لگی وہ گر پڑی اور اُسنے کہا کہ بُرا ہو جیو مسطح کا میں نے کہا کہ تو مسطح کو کیوں بُرا کہتی ہے وہ تو اہل بدر میں سے ہے اُسنے کہا کہ تو نہیں جانتی اُسنے
تیرے حق میں کیا کہا ہے میں نے پوچھا تو اُسنے سب حال مجھسے بیان کیا میں یہ سنکر بہت دلتنگ ہوئی اور اُسوقت میں نے جانا کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توجہ اس سبب سے میری طرف
نہیں ہے حضرت سے رخصت لیکر میں اپنی ماں کے گھر آئی اور ماں سے میں نے پوچھا کہ لوگ میرے حق میں کیا کہتے ہیں اُسنے سب بیان کیا کہ ایسا اور ایسا کہتے ہیں میں سنکر رونے لگی اور رات دن روتی
تھی اور اُس شب کو مجھے نیند نہ آتی تھی اور اُسکے دوسرے دن رسول خدا صلعم نے اسامہ بن زید اور علی بن ابیطالب سے مشورہ کیا اسامہ نے تو کہا کہ یا رسول اللہ صاحب اغراض کی بات نہ سُننی چاہیے
اور علی نے کہا کہ یا رسول خدا دلتنگ نہونا چاہیے جو آپکی رائے ہے وہ کرنا چاہیے اور اگر آپ چاہیں کہ دریافت کریں تو بریرہ کہ جو عائشہ کی لونڈی ہے اُس سے بلا کر پوچھیو اُسکو بلا کر پوچھا تو اُسنے
قسم کھا کر کہا کہ میں نے ہرگز اس سے کوئی خطا نہیں دیکھی ہے اور میں نے بھی قسم کھائی کہ میں اس فعل سے بالکل بری ہوں اور گمان میرا یہ تھا کہ خدا تعالے میری شان میں کچھ نازل کریگا اور پیغمبر
خدا کوئی خواب دیکھینگے کہ میری پاکدامنی پر دلالت کریگی پس رسول خدا نے اپنی بیبیوں سے اور اکابر صحابہ سے میرا حال دریافت کیا تو سب نے میری پاکدامنی کی گواہی دی اور بعد اسکے خدا تعالے نے یہ
سترہ آیتیں میری پاکدامنی میں نازل کیں اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ اور ہماری نزدیک بی بی عائشہ ایسے افعال ناشایستہ سے پاک ہے اسواسطے کہ ناموس پیغمبر ہے اگر ایسی حرکت پیغمبر کی زوجہ کرے
تو ہتک پیغمبر کا ہے اور اگر عائشہ کو لوگوں نے یہ تہمت لگائی ہے تو کچھ غیر ممکن بھی نہیں ہے کہ سب اصحاب رسول خدا عادل اور ابرار نہ تھے اور بہت تعجب تو مسطح سے ہے کہ وہ تو ابوبکر کے خالہ کا بیٹا تھا اُسنے اپنی
ہمشیرہ کو تہمت لگائی بڑی حرکت نالایق کی اور اگر حقیقت میں عائشہ کو تہمت لگائی اور خدا تعالے نے اُسکی پاکدامنی کے واسطے سترہ آیتیں نازل کیں تو نہایت مناسب ہوا تا کہ عالم کے لوگوں پر
ظاہر ہو کہ پیغمبر خدا کی بی بی سے ایسی حرکت نہیں ہو سکتی اور یہ آیتیں عائشہ کے جمیع امور سے پاک ہونے پر دلالت نہیں کرتے ہیں چنانچہ گواہ ہے اسکی سورہ تحریم اور روایات کتب اہلسنت
کی لیکن ہمارے یہاں اسطرح سے بھی منقول ہے کہ جسوقت ابراہیم فرزند رسول خدا جو کہ ماریہ قبطیہ کے شکم سے تھے مر گئے تو حضرت کو بہت رنج ہوا عائشہ نے کہا کہ کیوں غم کرتے ہو وہ تو
ابن جریج کا فرزند تھا اور حال یہ ہے کہ وہ نامرد تھا کہ آلہ رجولیت کا نہیں رکھتا تھا رسول خدا کو یہ سنکر رنج ہوا تو اللہ تعالے نے یہ آیتیں حضرت کے تسلی کو نازل کیں اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ
تحقیق وہ لوگ کہ لائے ہیں دروغ بڑی کو عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ایک گروہ ہیں تم میں سے یعنی مسلمانوں اور عصبہ دس سے چالیس تک کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عصبہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تہمت لگائی تھی عبد اللہ بن
ابی سلول اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت اور مسطح پسر خالہ ابوبکر اور حمنہ بنت جحش اور فرماتا ہے خدا کہ لَا تَحۡسَبُوۡہُ نہ گمان کرو تم اس دروغ کو شَرًّا لَّکُمۡ بدی واسطے اپنی یعنی عائشہ
ہے طرف پیغمبر خدا اور عائشہ اور صفوان کی یا طرف پیغمبر اور ماریہ اور ابن جریج کے یعنی جھوٹ اپنی طرف نسبت نہ کرو بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے کہ سبب اسکے حاصل کرو گے ثواب عظیم کہ جو کوئی کسی تہمت کرے گا
اُن تہمت کرنیوالوں کو عذاب ہوگا اور جسپر تہمت کی ہے اُسکو ثواب حاصل ہوگا لِکُلِّ امۡرِیٍٔ مِّنۡہُمۡ واسطے ہر مرد کے اُنمیں سے جنہوں نے تہمت لگائی ہے مَّا اکۡتَسَبَ وہ چیز کہ کسب کیا ہے اُسنے مِنَ الۡاِثۡمِ
گناہ میں سے کہ بعضوں نے تو وہ فحش کلمہ کہا اور بعضے اُس پر ہنسے اور بعضے خاموش رہے وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ اور جو شخص کہ متولی ہوا بڑائی اُس گناہ کا مِنۡہُمۡ اُنمیں سے کہ جسنے اسکو
سب سے پہلے تجویز کیا اور تہمت لگائی اور وہ ابن ابی سلول ہے کہ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ واسطے اُسکے عذاب ہے بڑا دنیا میں کہ اُسپہ حد تہمت جاری ہوئی اور آخرت میں اُسکو آتش دوزخ ہے
کہ وہ تہمت کرنیوالا منافق ہے اور کہتے ہیں کہ بعضے مسلمان جو عائشہ سے بدگمان ہو گئے تھے اُنکے حق میں خدا تعالے فرماتا ہے کہ لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ کیوں نہیں جسوقت سنا تھا تم نے اُسکو یعنی اُس
تہمت کو ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بگمان کیا مومن مردوں نے وَالۡمُؤۡمِنٰتُ اور مومن عورتوں نے بِاَنۡفُسِہِمۡ ساتھ نفسوں اپنے کے خَیۡرًا نیکی کو یعنی جسوقت سنا تھا تم نے اہل افک کو تو مومنین
اور مومنات نے اپنے نفسوں اور ہم دینوں پر گمان نیک کیوں نہ کیا اور ایسا کیوں نہ سمجھے کہ یہ جھوٹ اور تہمت ہے اور اُن لوگوں کو کہ جنپر تہمت کی تھی مومنین کا نفس فرمایا ہے اسواسطے کہ وہ سب
آپسمیں مثل ایک نفس کے تھے باعتبار ایمان کے اسواسطے فرمایا کہ تم نے اپنے نفسوں کے ساتھ گمان نیک کیوں نہ کیا وَ قَالُوۡا اسکا عطف ظن المومنون پر ہے یعنی اور کیوں نہ کہا اُن مومنین اور مومنات نے

کہ هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ یہہ بات جہوٹ ظاہر ہی ہے واسطے کہ خداتعالی پیغمبر کی بیبیون کو نگاہ رکہتا ہی ایسی افعال سے واسطے تعظیم اور حرمت پیغمبر کے اور جسوقت سنا تہا ہونا تہا اونکو تو کہنا چاہیے
تہا کہ لَوْلَا جَآءُوْ کیون نہیں لائے وہ عَلَيْهِ اوپر اُس تہمت کے بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ چار گواہ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ پس جسوقت نہ لائے وہ گواہونکو تو فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ
عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے هُمُ الْكٰذِبُوْنَ وہی جہوٹے ہین ظاہر مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر مین جہوٹے حکم مین نہوتے لیکن باطن مین پہر بہی جہوٹے ہی اسواسطے کہ یہہ صورت پیغمبر کے
بیبیون مین ہرگز نہین ہوسکتی اور جسوقت گواہ نلائے تو ظاہر مین بہی جہوٹہے ٹہیرے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے وَرَحْمَتُهٗ اور مہربانی اُسکی فِي الدُّنْيَا بیچ
دنیا کہ مہلت دی رکہی ہی تمکو واسطے توبہ کرنیکی وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کہ وہان بخشش اور مغفرت ہے لَمَسَّكُمْ البتہ پہنچتا تمکو فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ بیچ اُس چیز کے کہ شروع کیا تہا اور
خوض کیا تہا تمنی بیچ اُسکے کہ وہ دروغ محض تہا عَذَابٌ عَظِيْمٌ عذاب بڑا کہ اسکی مقابلہ مین لوگونکی ملامت کرنیکو اور حد کے جاری ہونیکو بہت حقیر اور کم سمجہتے تم اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ جسوقت لیتے تہی تم اُس تہمت کو
بِاَلْسِنَتِكُمْ ساتہہ زبانون اپنی کے کہ بعض تم مین سے بعضے سے پوچہتا تہا کہ کیون میان یہہ بات کیونکر ہے کیا یہہ سچ ہی وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ اور کہتے تہی تم ساتہہ مونہون اپنے کے مَّا لَيْسَ لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ اس امر کو کہ نہین تہا واسطے تمہارے ساتہہ اُسکی علم اور یقین کہ یہہ فقط تمہارے قول زبانی تہی او دلون مین اپنے تمنی اُسکا علم حاصل نکیا تہا جو کچہہ کہتے تہے اپنی جہالت سے کہتے تہی وَتَحْسَبُوْنَهٗ
هَيِّنًا اور گمان کرتے تہے تم اُسکو آسان کہ کچہہ ایسی بڑی بات نہین ہے وَهُوَ اور حال یہہ ہے کہ وہ عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے عَظِيْمٌ بڑی بات ہے اور اُسکی واسطے عذاب بڑا ہی اسواسطے کہ اسمین حقارت ہے نبوت
کی اور ہتک ہے پیغمبر کی حاصل یہہ ہی کہ تم تین گناہونکے اختیار کرنیوالے ہوئے کہ ہر ایک کے واسطے عذاب ہے ایک تو یہہ کہ تمنی اس امر مین خوض کیا اور بعضا تمہارا بعضے سے پوچہتا پہرا اس امر کو اور دوسرے یہہ ہی کہ
اپنی زبانون سے تم کہتی پہری اُس امر کو کہ جسکا تمکو علم نہ تہا اور تیسرے یہہ کہ تمنی اس امر کو خفیف سمجہا اور پیغمبر کی حرمت کا کچہہ لحاظ نکیا اور حال یہہ ہے کہ خدا کے نزدیک وہ امر عظیم تہا وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
اور کیون نہین جسوقت سنا تہا تمنی اُسکو قُلْتُمْ کہا تمنی یعنی جسوقت تمنے سنا تہا اُسکو تو کیون نہ کہا تمنے مَّا يَكُوْنُ لَنَآ نہین لائق ہے واسطے ہمارے اَنْ نَّتَكَلَّمَ یہہ کہ کلام کرین ہم بِهٰذَا ساتہہ اس امر کی
واسطے کہ تہمت لگانی کسی ذی آدمی کو بہی سنت نہین ہے چہ جاے کہ حرم رسول خدا کو سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اس سے کہ حرم محترم پیغمبر مین ایسی حرکت ہوئی ہووی هٰذَا یہہ کلام جو لوگون نے کہا ہے
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ بہتان ہے بڑا بسبب اسی کے ہوئی اسلیے کہ جسپر بہتان کیا ہی اسواسطے کہ وہ حرم محترم رسول خدا ہی اور بڑا اور چہوٹا ہونا گناہ کا باعتبار اس شخص کے ہی کہ جسکا گناہ کیا ہی او لفظ سبحان
کا اسجگہ واسطے تعجب کے ہی اس شخص سے کہ قائل اس قول کا ہی وسنا ہی يَعِظُكُمُ اللّٰهُ نصیحت کرتا ہی تمکو خدا اس نصیحت سے اَنْ تَعُوْدُوْا کہ رجوع کرو تم لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا واسطے مانند اس سخن کے
کبہی بعد جبتک کہ زندہ ہو ہرگز ایسی بات منہہ سے نہ نکالنا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسواسطے کہ ایمان مانع ہی مومنین کے حق مین طعن کرنیکا خصوصا بیبیان پیغمبر کی کہ انکے حق مین
ایسی بات کہنی مخالف ایمان کے ہی وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ اور بیان کرتا ہی خدا واسطے تمہارے الْاٰيٰتِ آیتون کو کہ دلالت کرتی ہین شرع کی احکام پر اور ادب اور اخلاق نیک پر تاکہ تم نصیحت
پکڑو اور پند پذیر ہو او طریقہ ادب سے بہرہ ور وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے سب احوال کا او نہین ہے ایکہ یہہ ہی کہ بی بی پیغمبر کی اس تہمت سے پاک ہی حَكِيْمٌ حکم کرنیوالا ہے بندون
کی تدبیر مین موافق حکمت اور مصلحت کے اور تہمت لگانیوالون کو ڈراتا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکہتی ہین اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ اس بات کو کہ ظاہر ہو اور پہیلجائی بدکاری
کہ وہ زنا ہی فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیچ اون لوگون کے کہ ایمان لائی ہین او چاہتی ہین کہ لوگون مین وہ مشہور ہوجاے لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے انکے عذاب ہے دردناک فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کی کہ انپر حد
جاری ہو چنانچہ کہتی ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن ابی سلول اور مسطح پر حد جاری کی او صفوان نے حسان کو زخمی کیا وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے عذاب
دردناک ہے کہ وہ دوزخ ہی اگر توبہ نہ کرین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے دلون کی بات کو وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتے ہو اُسکو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو
کوئی مومن کے اس امر کو بیان کری کہ جو اُسکی آنکہون نے دیکہا ہی اور اُسکی کانون نے سنا ہی وہ ان لوگون مین سے ہی کہ حقتعالی نے جنکی حق مین فرمایا ہی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ الآیہ یعنی اُسکا
کوئی عیب یا گناہ دیکہی او سنے اُسکی حقارت کیواسطے لوگون مین بیان کری اور دوسری روایت حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو
کوئی کسیکے گناہ کو مشہور کری وہ ایسا ہے کہ اُسنے کیا ہی اور حضرت کاظم علیہ السلام سی کسی شخص نے کہا کہ ایک دینی بہائیون مین سے اُسکا ایک امر مجہکو پہنچا ہی کہ اُسکو مین بہت
مکروہ جانتا ہون مین اُس سے جاکر دریافت کرتا ہون تو وہ انکار اُسکا کرتا ہی او مجہکو معتبر آدمی خبر دیتی ہین فرمایا کہ جہٹلا تو اپنی آنکہہ او کان کو اگرچہ پچاس آدمی قسم
کہا کر گواہی دیوین او کہین وہ تجہسے بات کہ سچا جانے تو اُسکو اور جہٹلا تو انکو اور نہ مشہور کر تو کسی چیز کو کہ جس سے عیب ظاہر کری تو اُسکا اور اُسکی خوبی کو ڈہادے تو بس ہو جائیگا تو ان لوگون مین
سے کہ جنکی حق مین خداتعالی نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ الآیہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہوتا فضل خدا کا عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اوپر تمہارے اور مہربانی اُسکی اے مومنین کہ تمکو مہلت
توبہ کرنیکی دی رکہی ہے وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ اور تحقیق خدا مہربان رَّحِيْمٌ بخشنے والا ہے تو البتہ جلدی تمکو عذاب مین پکڑتا یہہ جواب لو کا محذوف ہے اور اس آیت کو خداتعالی نے مکرر بیان
کیا ہی واسطے منت رکہنی ترک عذاب کے کہ جلدی تمکو عذاب مین گرفتار نکیا او جو بہت بڑے ہوئی گناہ کی او اس آیت کے لو کا جواب پہلے اس سے جتلایا تہا اسواسطے دوسری بار مین محذوف کر دیا
اور اب خداتعالی اپنی بندونکو شیطان کی پیروی سے منع کرتا ہی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو لَا تَتَّبِعُوْا نہ پیروی کرو تم خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ قدمون شیطان کی کہ

اُنکی پیچھے پیچھے چلو تم اور اُنکی وسوسوں پر عمل کرو اور لوگونکی بدکاریان بیان کرو دور رہو اُنکی ساتھ سے وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور حضرت علی علیہ السلام نے خطوات ہمزہ سے پڑہا ہے
دونو مقام میں یعنی اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی فَإِنَّهُ يَأْمُرُ پس تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہے بِالْفَحْشَاءِ ساتھہ بدکام کے کہ نزدیک عقل کے بہت بُرا ہے وَالْمُنْكَرِ
اور فعل بُرے کی کہ شرع میں وہ بہت بُرا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد فحشا سے زنا ہے اور منکر سے سارے بدیان ہین یا فحشا وہ ہے کہ جسکی برائی نہایت افراط کی ساتھہ ہو اور منکر وہ ہے کہ جسکو نفس نہ جانے
اور اُس سے نفرت کرے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہو فضل خدا کا اوپر تمہارے توفیق توبہ کی دینے مین یا مقرر کرنا حد کا کہ کفارہ گناہ کا ہے وَرَحْمَتُهُ اور مہربانی اُسکی توبہ سے یا حد سے تمہارے
پاک کرنے مین تو مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ نہ پاک ہوتا تم مین سے گناہ سے مِنْ أَحَدٍ کوئی أَبَدًا ہمیشہ یعنی تمام عمر اُس گناہ کی نجاستین آلودہ رہتے اور بعضون نے زکی کو بتشدید کاف پڑہا ہے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
يُزَكِّي اور لیکن خدا پاک کرتا ہے مَنْ يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے یعنے جسکو توفیق توبہ کی دیوے اور وہ خالص نیت سے توبہ کرے وَاللَّهُ سَمِيعٌ اور خدا سننے والا ہے اُنکی گفتار کا عَلِيمٌ
جاننے والا ہے اُنکی فعلون اور نیتون کا اور اس آیت سے ایک تو یہ امر معلوم ہوا کہ مراد خدا تعالے کی بندہ سے وہ چیز ہے کہ مخالف ارادہ شیطان کے ہے اور دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ کوئی آدمی کمال صلاح
اور درستی پر نہین آتا ہے مگر خدا کی فضل اور مہربانی سے اور ابن عباس کہتے ہین کہ ایک جماعت نے صحابہ مین سے قسم کھائی تھی کہ جن لوگون نے تہمت زنا کی عائشہ پر کی ہے اُنکو تصدقات مین سے
کچھہ نہ دینا چاہئے اور عائشہ کہتی ہے کہ ابو بکر نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کو کچھہ نہ دونگا اور اُسکی ساتھہ سلوک نکرونگا کہ اُسنے عائشہ پر تہمت لگائی ہے چنانچہ خدا تعالے منع کرکے فرماتا ہے کہ وَلَا يَأْتَلِ اور
نہ قسم کہائین أُولُو الْفَضْلِ صاحبان زیادتی مال کے جو کہ تونگر ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالسَّعَةِ اور صاحبان گنجایش اور فراغت کے جو کہ آسودہ لوگ ہین أَنْ يُؤْتُوا اس سے کہ دیوین
أُولِي الْقُرْبَىٰ صاحبان قرابت کو وَالْمَسَاكِينَ اور مسکینون کو وَالْمُهَاجِرِينَ اور ہجرت کرنیوالونکو یعنی صاحبان مال قسم نکہائین کہ ہم کچھہ نہ دینگے یگانون کو اور محتاجون کو اور مہاجرین کو فِي سَبِيلِ
اللَّهِ بیچ راہ خدا کے اور جبائی جو مفسر اہلسنت سے ہے وہ لکہتا ہے مسطح کی قصہ مین کہ جایز ہے کہ گناہ واقع ہوا ان لوگون سے کہ بدر مین حاضر ہوئے ہین اور مسطح تو سوا بدر مین حاضر ہونیکے مہاجرین مین سے
بہی ہے اور اُس بیچارہ پر حد بہی جاری ہوئی ہے اور اب بات ڈہ گئی کہ الصحابة کلہم عدول یعنی صحابہ رسولخدا سارے عادل ہین اور اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی صحابہ میرے مانند
ستارونکی ہین جسکی پیروی کروگے تم تو ہدایت پاؤگے تم اور مسطح بیچارہ جو حضرت کے اصحاب مین سے تہا اور مہاجرین بدریین مین سے بہی تہا پھر تو یہ الٹا ہوئی کہ خدا نے تو قرآن مین
اُسکی مذمت کی اور رسولخدا نے اُسپر حد جاری کی اور ابو بکر نے قسم کھائی کہ مین اُسکو ایک کوڑی نہ دونگا بہلا اُسکی پیروی کرکے کون ہدایت پائیگا یہ سب باتین اِس طرح کی اور رد ہو جاتی
بگڑی ہوئی ہین پر اگر تسلیم بہی کیجائین تو مراد صحابہ سے وہ ہین کہ جو پیغمبر خدا کی صحبت مین رہے اور ایمان صحیح پر مرے اور یہی مراد اہلسنت کی کتابون مین اصحاب سے ہے نہ ہر کالا اور گورا وَلْيَعْفُوا
اور چاہئے کہ معاف کرین وہ گناہ جو کہ اُن گناہگارون سے صادر ہوا ہے وَلْيَصْفَحُوا اور چاہئے کہ منہ پھیر دین اُس گناہ سے اور اُسکا بدلہ نچاہین أَلَا تُحِبُّونَ کیا نہین دوست
رکہتے ہو تم أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ اسبات کو کہ بخشے خدا واسطے تمہارے پس تم بہی درگذر کرو اُن کے گناہ سے وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے باوجود قدرت بدلہ لینے کے رَحِيمٌ
مہربان ہے گنہگارون پر اگر نادم ہوئین اور توبہ کرین پس تمکو بہی چاہئے کہ خدا کی سے اخلاق اختیار کرو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے وَلْتَعْفُوا وَلْتَصْفَحُوا مین تا کی سے بہی
جیسے یا کی روایت ہے اور اب خدا تعالے جمیع بندون کو تہمت زنا کی لگانے سے ڈراتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ تحقیق جو لوگ کہ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ تہمت زنا کی لگاتے ہین نیک اور پارسا
عورتون الْغَافِلَاتِ بیخبرونکو فحش اور زنا سے الْمُؤْمِنَاتِ جو کہ ایمان لائیوالیان ہین خدا اور رسول پر اور ابو حمزہ ثمالی نے کہا ہے کہ یہ آیت زنان مہاجرین کے شان مین ہے جو کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ مین ہجرت کر آئی ہین اور مکہ والون نے کہا تہا کہ وہ بدکاری واسطے گئی ہین لیکن صحیح تر یہ ہے کہ کل مومن عورتونکی شان مین ہے پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ جو
کوئی ایسی عورتون پر تہمت زنا کی کرین لُعِنُوا لعنت کئے گئے ہین وہ فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے وَالْآخِرَةِ اور آخرت کے کہ یہان تو مردود اور ملامت کئے گئے بندگان خدا کے ہین اور آخرت مین رحمت خدا سے
دور ہین اور دنیا مین اُنپر حد جاری ہے اور آخرت مین طرح طرح کی عذاب مین گرفتار ہونگے وَلَهُمْ اور واسطے اُنکی عَذَابٌ عَظِيمٌ عذاب ہے بڑا بسبب بڑے ہونے گناہ اُنکی يَوْمَ تَشْهَدُ جسدن کہ گواہی دینگی
عَلَيْهِمْ اوپر اُنکی أَلْسِنَتُهُمْ زبانین اُنکی تہمت زنا پر وَأَيْدِيهِمْ اور ہاتہہ اُنکی وَأَرْجُلُهُمْ اور پاؤن اُنکی بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ساتہہ خبر کے کہ جو عمل کرتے تہے کہ بیگناہ مومن مرد اور عورتونکو تہمت لگاتے تہے
يَوْمَئِذٍ اُس روز يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ پوری دیگا اُنکو خدا دِينَهُمُ الْحَقَّ جزا اُنکی جو حق اور سزاوار اُنکی ہے اور وہ مستحق اُسکے ہین وَيَعْلَمُونَ اور جانینگے وہ کہ أَنَّ اللَّهَ تحقیق خدا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ وہی ہے
کہ جو حق ہے عدالت کرنیوالا اُسکے حکم مین کسیطرح کا ظلم نہین ہے اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اعضا مومن پر گواہی نہین دینگے مگر اُس شخص پر دینگے کہ جسپر وہ ثابت
ہوا ہے کلمہ عذاب کا اور اب اللہ تعالے بدکارونکی مذمت مین فرماتا ہے کہ الْخَبِيثَاتُ ناپاک کلمین و باتین مثل تہمت زنا کی لِلْخَبِيثِينَ واسطے ناپاک دونکے ہین جو کہ ناپاکون سے اُنکی زبانی
صادر ہوتے ہین اور یا یہ کہ ناپاک باتین کہی جاتی ہین واسطے ناپاک مردون اور عورتون کے کہ جو اُس ناپاکی مین آلودہ ہین وہ ناپاکون کو جو اُس سے پاک ہین وَالْخَبِيثُونَ اور ناپاک مرد ہو یا عورت لائق ہین
لِلْخَبِيثَاتِ واسطے ناپاک کلمونکی اسواسطے کہ طبیعتین اُنکی مایل ہین طرف ناپاکیونکے وَالطَّيِّبَاتُ اور پاک کلمین اور اچھی باتین لِلطَّيِّبِينَ واسطے پاک مردون اور عورتونکی ہین پاکونسے
پاک کلمے ہی صادر ہوتے ہین اور یا یہ کہ پاک باتین کہی جاتی ہین واسطے پاکون کے جو کہ پاک ہین زنا اور بدکاریون سے وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ اور پاک مرد اور عورت واسطے پاک

کلمے کہے ہیں کہ اُنکی باتوں سے پاک کلمے ہی نکلتی ہیں اور روایہ کہ پاک مرد اور عورتوں کو پاک کلمے ہی کہے جاتے ہیں نہ ناپاک اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ناپاک عورتیں واسطے ناپاک مردوں کے ہیں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے ہیں اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں لیکن مراد اس سے یہ ہے کہ جو ناپاک عورتیں بسبب زنا کی ناپاک ہیں وہ واسطے اُن مردوں کے ہیں کہ جو زنا کی ناپاکی میں آلودہ ہیں جیسے کہ اس سورہ کے اول میں گزرا ہے کہ الزانی لاینکح الا زانیۃ اور ایسی ہی جو عورتیں کہ پاک ہیں زنا سے وہ اُن مردوں کے واسطے ہیں کہ جو پاک ہیں زنا سے اور پاک مرد زنا سے وہ واسطے زنا سے پاک ہونیوالی عورتوں کے ہیں اور یہ زنا کیوں اوپر بیان ہوا اسواسطے کہ ابتدا سے اسیکا ذکر چلا آتا ہے اور زنا ہی کی نجاست مقصود ہے یہاں اور اسی سے یہاں پاک ہونا مقصود ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جو عورتیں کہ جمیع گناہوں سے پاک ہیں وہ واسطے اُن مردوں کے ہیں کہ جو جمیع گناہوں سے پاک ہیں اور روایہ کہ جو مرد کہ جمیع گناہوں سے پاک ہیں وہ واسطے اُن عورتوں کے ہیں کہ جو جمیع گناہوں سے پاک ہیں اسواسطے کہ آسیہ زن فرعون تھی کہ وہ پاک تھی اور فرعون ناپاک تھا نوح اور لوط پاک تھے اور اُنکی زوجہ ناپاک تھی کہ وہ کافرہ تھی اور سوا اسکے جو کہ جمیع گناہوں سے پاک ہو وہ معصوم ہوتا ہے اور یہ بات جناب رسول خدا صلعم میں تو ہوسکتی ہے کہ وہ معصوم تھے اور عائشہ میں نہیں ہوسکتی کہ وہ معصومہ نہ تھی اور اُسکی عاصی ہونے پر دلالت کرتی ہے آیہ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں اے عائشہ اور حفصہ تو پس تحقیق مائل ہو گئے ہیں طرف گناہ کے دل تمہارے وان تظاہرا علیہ یعنی اور اگر ایک تم میں سے دوسرے کی مدد کرے پیغمبر کی ایذا پر تو فان اللہ ہو مولاہ پس تحقیق خدا آقا اسکا ہے یہ ابن عباس سے منقول ہے اُسکی تفسیر میں اور صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ ابن عباس نے عمر بن الخطاب سے پوچھا کہ وہ کون عورتیں ہیں کہ جنہوں نے آپس میں مدد کی ایک نے دوسرے کے رسول کی اوپر کہا کہ عائشہ اور حفصہ نے اور قرآن میں موجود ہے کہ جو کوئی پیغمبر کو ایذا دیوے وہ جہنمی ہے پس جو شخص کہ جہنمی ہے وہ جمیع گناہوں سے کیونکر پاک ہوگا پس معلوم ہوا کہ مراد اس آیت میں طہارت زنا ہے نہ اور کوئی گناہ اور دلالت کرتی ہے اسپر یہ آیت کہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ کہ جنکو تہمت لگائی ہے یعنی عائشہ اور صفوان مُبَرَّءُوْنَ بری و پاک ہیں مِمَّا يَقُوْلُوْنَ اُس فعل سے کہ کہتے ہیں اُنمیں کہ تہمت زنا کی اُنکو لگاتے ہیں اسواسطے کہ منصب رسالت کا بلند تر ہے اس سے کہ اُنکی بیبیاں آلودہ ایسے افعال میں ہوویں اور اُنکے اصحاب بھی ایسے فعال سے بری ہیں اور صفوان اُنکے اصحاب میں ہی ہیں اُس سے یہ حرکت ہرگز نہیں ہوئی کہ جس پیغمبر پر ایمان لایا ہے اُسکی بی بی سے ایسی حرکت کرے کہ جسمیں ایذائے پیغمبر ہے اور فرا کہتا ہے کہ اولٰئک میں اشارہ جمع کا صیغہ واسطے عائشہ اور صفوان کے آیا ہے یہ اُس قبیل سے ہے کہ دوسری آیتمیں بھی آیا ہے فان کان لہ اخوۃ اور اخوہ جمع کا صیغہ ہے اور مراد اس سے دو بھائی ہیں اسواسطے کہ مانع حصہ اعلیٰ مادر کے دو بھائی ہوتے ہیں اور ضمیر یقولون کی ہوسکتا ہے کہ خبیثات اور خبیثون کیطرف پھری لیکن بعضے کہتے ہیں کہ اُنہیں کی طرف پھرتی ہے جن لوگوں نے کہ تہمت لگائی تھی اور روایہ کہ اولٰئک کا اشارہ طرف طیبون اور طیبات کیطرف ہو اور یقولون کی ضمیر طرف خبیثون اور خبیثات کے پھری اور یہی زیادہ مشہور ہے اور سباق آیت کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور فرا پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ مانع حصہ اعلیٰ مادری کے تین یا چار بھائی بھی ہوسکتے ہیں اسواسطے اخوۃ سے مراد اہل سنت کے نزدیک فوق الواحد بھائی اور فوق الواحد ہیں نہ ہے لَهُمْ واسطے اُن طیبون اور طیبات کے علی العموم جو کہ زنا سے پاک ہوں بشرط ایمان اور اعمال نیک کے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہے خدا کی جناب سے کہ اُنپر تہمت لگا کر اُنکو بدنام اور رسوا کیا ہے وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ اور روزی نیک و بزرگ ہے کہ بے منت کسی آدمی کے اور بے محنت و مشقت کے ہے اور اب خدا تعالیٰ مومنین کو خطاب کرتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا نہ داخل ہو تم گھروں میں غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ کہ سوا گھروں تمہارے کے ہیں یعنی کسی غیر کے گھر میں داخل نہو حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا یہانتک کہ اذن لو تم اور طلب انس کی کرو تم وَتُسَلِّمُوْا اور سلام کرو تم عَلٰٓى اَهْلِهَا اوپر لوگوں اُنکے یعنی اُنکی باشندوں پر سلام کرو جسوقت اُنکی دروازوں پر جاؤ اور کہو السلام علیکم ادخل یعنے سلام اوپر تمہارے داخل ہوں میں پس اگر وہ گھر والا اذن دیوے تو داخل ہو اور نہیں تو اُلٹے پھر کر چلے آؤ اور بعضی روایت میں ہے کہ تین مرتبہ اذن طلب کرے اور غرض یہ ہے کہ یکبارگی کسیکے گھر میں نہ چلے جاؤ بدون اجازت کے کہ معلوم نہیں کہ وہ کس کام میں مشغول ہو اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسطرح سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت کے دروازہ پر جا کر کہنے لگا حضرت نے اپنی لونڈی سے کہ نام اوسکا روضہ تھا فرمایا کہ اُس سے جا کر کہہ کہ کہہ تو السلام علیکم کہ ادخل یعنی السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اُس مرد نے یہ سنکر سلام کیا اور کہا کہ کیا میں اندر آجاؤں فرمایا کہ آؤ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اذن چاہیے آدمی جسوقت اپنی باپ کے گھر میں داخل ہو اور باپ بیٹی کے پاس جائے تو اذن چاہنے کی احتیاج نہیں ہے اور اگر دختر اور بہن کے گھر میں جائے تو اذن لیکر جائے اگر وہ شوہر رکھتی ہیں اور منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اذن طلب کروں فرمایا کہ ہاں اُسنے عرض کی کہ سوا میرے اُسکا کوئی خادم نہیں ہے اس حال میں بھی اذن چاہوں جسوقت اُسکے پاس جاؤں فرمایا کہ کیا تو اسکو دوست رکھتا ہے کہ اُسکو برہنہ دیکھے کہا کہ نہیں فرمایا کہ اذن لیکر جا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مراد اس سے وہ گھر ہیں کہ جنمیں آدمی خلوت کرتا ہے نہ بڑی حویلی کہ جسمیں کئی مکان بنے ہیں اور کل گھر کو کہ جسکے اندر کئی گھر بنے ہوئے ہوتے ہیں دار کہتے ہیں اور اسکے اندر کے گھر کو بیت کہتے ہیں اور بعضے اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کسی انصاری کی نے جناب رسول خدا کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنے گھر میں بعضے مرتبہ ایسی حال سے ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ مجھکو کوئی اس حال سے دیکھے اور بعضے وقت میرے آدمیوں میں سے کوئی آجاتا ہے اور مجھکو اُس حال سے دیکھتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی

بے اذن کسی کے گھر مین نہ داخل ہو ذٰلِکُمْ یہ اذن لینا وقت داخل ہونے کے خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے اس سے کہ ناگہان کسی کے گھر مین بدون اجازت کے چلے جاؤ اور کہتے ہین کہ ابتدا گھر مین
داخل ہونے سے پہلے کہنگارے اور تسبیح کہے یعنی سبحان اللہ کہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے بھی استیناس کے معنی مین یہی فرمایا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ یہ حکم ہمنے تمپر نازل کیا ہے لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور جسمین کہ تمہاری بہتری ہے اسپر عمل کرو لیکن اذن چاہنا واجب ہے اور سلام کرنا سنت ہے اور فرماتا ہے کہ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَآ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ ان گھرون کے
کہ جسمین جانا چاہتے ہو اَحَدًا کسیکو کہ اس سے اذن طلب کرو فَلَا تَدْخُلُوْھَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ پس نہ داخل ہو تم یہانتک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمہارے گھر مین داخل ہونیکا کہ صاحبخانہ تمکو بلا لیوے اسواسطے کہ
اکیلے گھر مین احتمال چوری کا ہے اور بعضی چیزین ایسی اسمین رکھی ہین کہ صاحبخانہ کو منظور نہین ہے کہ کسی غیر آدمی کی نظر اُنپر پڑے اسواسطے بدون اجازت گھر کے اندر نہ جانا چاہئے اور اگر کوئی آدمی اس گھر مین ہووے
اور کہے کہ اسوقت اندر گھر کے نہ آنا چاہئے تو اسوقت چاہئے کہ الٹے پھر جاؤ چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا اور اگر کہا جاوے واسطے تمہارے کہ الٹے پھر جاؤ تم تو فَارْجِعُوْا پس پھر جاؤ تم اور تاکید
اور زیادہ اصرار نکرو کہ ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وہ پھر جانا پاکیزہ تر ہے واسطے تمہارے اندر جانے کی تاکید کرنے سے اور دروازہ پر کھڑے رہنے سے کہ صاحبخانہ تو اندر بلاتا نہین ہے اور تم خواہمخواہ اندر جانا چاہتے ہو وَاللّٰہُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم عَلِیْمٌ عالم ہے اور خوب جانتا ہے اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو بعضے صحابہ نے خدمت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
عرض کی کہ راہ عراق اور شام مین تاجرون کو اتفاق ہوتا ہے کہ خالی گھر اور کاروان سرا کے مین اترتے ہین اور وہان کوئی آدمی بھی رہتا نہین ہے پس اجازت کس سے طلب کرین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ
جُنَاحٌ نہین ہے اوپر تمہارے گناہ اَنْ تَدْخُلُوْا یہ کہ داخل ہو تم بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ ان گھرون مین کہ نہین سکونت کیگئی ہے ان مین کوئی بستا نہین ہے فِیْھَا مَتَاعٌ لَّکُمْ کہ بیچ ان گھرون کے
فائدہ ہے واسطے تمہارے کہ اسمین مال تجارت تمہارا محفوظ رہیگا اور تم سردی اور گرمی سے امین پاتے ہو وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مَا تُبْدُوْنَ اسچیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم وَمَا تَکْتُمُوْنَ اور اسچیز
کو پوشیدہ کرتے ہو تم کہ گھرون کے اندر اپنی نیت کسکی ہے اور کہتے ہین کہ یہ وعدہ عذاب ہے واسطے اس شخص کے کہ کسی کے گھر مین واسطے فساد کے داخل ہو اور عیب چھپون پر مطلع ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد
بیوت غیر مسکونہ سے حمام اور بکار وانسرا اور سپاخانہ ہے کہ جسمین بدون اذن طلب کیے چلے جاتے ہین آگے اب اللہ تعالے اجنبی پر نظر کرنیکو منع فرماتا ہے قُلْ کہہ اے محمد صلعم لِّلْمُؤْمِنِیْنَ واسطے مومنین کے کہ
یَغُضُّوْا اپنا نیچی کرین مِنْ اَبْصَارِھِمْ آنکھون اپنی کو نامحرم کے دیکھنے سے کہ یہ فتنہ مین ڈالنے والے ہین اور سبب اسکا یہ ہے زیادہ تیز ہین حواس تو اپنی جگہ پر قائم ہین جو چیزین جاتی ہے اسکو
دریافت کرتے ہین بخلاف آنکھ کے کہ یہ دور سے اور نزدیک سے سطرح سے دریافت کرتی ہے اور فتنہ مین ڈالتی ہے وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ اور نگاہ رکھین ستر اپنون کو حرام سے ذٰلِکَ یعنی آنکھ کا
نیچی کرنا اور ستر کا حرام سے نگاہ رکھنا اَزْکٰی لَھُمْ پاکیزہ تر ہے واسطے انکے کہ بچاتا ہے دنیا مین توزنا مین پڑنے سے اور آخرت مین اسکی سبب سے عذاب مین گرفتار ہونے سے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ
تحقیق کہ خدا خبردار ہے بِمَا یَصْنَعُوْنَ ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہین نظر حلال اور حرام ڈالنی کو اور اسیطرح مومن عورتون کو حکم کرتا ہے کہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ اور کہہ تو واسطے مومن
عورتون کے کہ یَغْضُضْنَ نیچا کرین مِنْ اَبْصَارِھِنَّ آنکھون اپنی کو حرام مردون کے دیکھنے سے وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ اور نگاہ رکھین ستر اپنون کو فعل حرام سے اور
ابصارہن مین اور پہلی آیت ابصارہم مین مِنْ زائد ہے اور یغضوا اور یغضضن مجزوم ہین واسطے کہ جواب مین امر کے واقع ہوئے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو آیت قرآن مین
فروج کی ذکر مین ہے وہان زنا مراد ہے مگر یہ آیت کہ یہ نظر کرنیکے مقدمہ مین ہے پس نہین حلال ہے واسطے مرد مومن کے کہ نظر کرے طرف ستر برادر مومن کے اور نہ واسطے عورت کے جائز ہے
کہ نظر کرے طرف ستر بہن مومنہ کے اور جناب رسول خدا سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ تم مجھسے چھ چیز کے ضامن ہو تو مین تمسے بہشت کا ضامن ہوتا ہون اول
یہ کہ بات کرو تو سچ کہو اور دوسری یہ کہ وعدہ کرو تو اسکو وفا کرو اور تیسری یہ کہ امانت تمہارے پاس رکھی جاوے تو اسکو ادا کرو اور چوتھی اپنی سترون کو حرام سے نگاہ رکھو اور پانچوین اپنی
آنکھین نامحرم کیطرف نظر کرنے سے بچاؤ چھٹے اپنی ہاتھ کو لقمہ حرام سے بچاؤ اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نظر کرنی طرف زینت عورت کی تیر زہر آلودہ ہے تیرون شیطان کی سے
جوکوئی کہ ترک کرے اسکو خاص واسطے خدا کے تو جزا دیگا اسکو خدا ایسی ایمان کی کہ مزہ اسکا پائیگا اور فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نظر کرنی نامحرم کیطرف زنا ہے آنکھ کا اور فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کہ نظر کو بھر کر طرف عورت نامحرم کے دیکھے خدا تعالے قیامت کے روز اسکی آنکھون مین آگ کی میخین ٹھوکیگا اور آنمین آگ بھر دیگا پھر اسکو دوزخ مین ڈالنے کا حکم کریگا اور
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی مطلع ہووے اپنی ہمسایہ کے گھر مین نظر کرے طرف زینت عورت کے یا اسکی بالون کے یا بدن کے تو خدا تعالے اسکو دوزخ مین داخل کریگا ہمراہ منافقون
کے جو کہ تلاش کرتے ہین مسلمانون کی عورتون کے عیبون کو اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو اسکی چہرہ کو دیکھ سکتا ہے اور بکر نظر کر سکتا ہے اور اسکی زینت کو بھی دیکھ
سکتا ہے کپڑون کے اوپر سے اور جس لونڈی کو خرید کرے اسکی بھی چہرہ کو دیکھ سکتا ہے اور کفار کی عورتون کو بھی دیکھ سکتا ہے اگر تلذذ سے وہ نظر نہووے کہ وہ بمنزلہ کنیزون کے ہین اور مرد کو
دیکھ سکتا ہے سوائے اسکی ستر کے تمام بدن کو اور ایسی ہی عورت عورت کے تمام بدن کو دیکھ سکتی ہے سوائے ستر کے اور مرد نامحرم عورت مسلمہ کو کسیکو نہین دیکھ سکتا سوائے بیٹے اور ماں اور زوجہ
اور مدخولہ اور پھوپھی اور خالہ اور باپ کی زوجہ اور اپنی دادی و نانی اور بہن اور بھانجی اور بھتیجی اور بیٹے کی زوجہ اور زوجہ مدخولہ کی بیٹی اور بھائی اور بہن کی اور اپنی اولاد کی بیٹیون اور
اپنی زوجہ مدخولہ کی بیٹیون کی اور ایسی ہی رضاعی بہن اور بیٹی اور پھوپھی اور خالہ اور نانی اور دادی ہے اور سوائے اسکے جو کہ حرام ہین اسکی واسطے ہمیشہ کو انکو تو دیکھ سکتا ہے اور

اُسکے سوا کسیکو نہین دیکھہ سکتا اور اجنبی رواج ہی کہ آدمی اپنی بہاوج او خالہ کی اور پہوپہی کی اور ماموں کی او چچا کی بیٹی سی بلکہ سوا اپنی سالی و رشتہ کی بہاوج او بہن سے پردہ نہین کرتی نہین
یہ درست نہین ہے او ایسیہی عورت جو اپنی بہنوئی او خالو او پہوپہا او ماموں او چچا کی بیٹی او دیور و جیٹھہ سے پردہ نہین کرتی ہین درست نہین ہے او بڑا گناہ ہی اور مرد اپنی زوجہ کی تمام بدن کو
دیکھہ سکتا ہی اور ایسی ہی عورت شوہر کی تمام بدن کو دیکھہ سکتی ہی اور اپنے محرم عورت کی تمام بدن کو دیکھہ سکتی ہے سوائے اسکی ستر کے او بعضی روایتین یہ ہی کہ گہٹنے کی اوپر سے دیکھہ سکتی ہین او اگر
کسی نامحرم عورت پر نظر جا پڑی ناگہانی سے تو اسکا کچھہ مضایقہ نہین ہے لیکن نظر کو ٹہیرائی نہین نہ مکرر نظر کری او نہ عمداً نظر کری مگر حالت ضرورت مین عورت نامحرم کو دیکھہ سکتا ہی جیسے کہ طبیب
اگر علاج کرنے مین دیکھنے کی احتیاج اسکو ہو او غلام اپنی بی بی کو نہین دیکھہ سکتا او ایسیہی بی بی کو غلام سے پردہ چاہئے او عورت نامحرم اندہی مرد کو نہین دیکھہ سکتی اور اندہا عمداً عورت کی آواز کو سنی او خواجہ سرا
بہی نامحرم کو نہین دیکھہ سکتا او نہ عورت خواجہ سرا کو دیکھہ سکتی ہے اگرچہ اسکا زرخرید ہو حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ بعد نازل ہونے پردہ کی آیت کے مین او میمونہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس بیٹہی تہین
نہین کہ عبداللہ بن مکتوم نابینا حضرت کے پاس آیا حضرت نے ہمسے فرمایا کہ چہپ جاؤ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ اندہا ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ اندہا ہی تو کیا ہی تم تو اندہی نہین ہو اور بعضی تفسیر مین لکہا ہی
کہ ایکمرتبہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت فاطمہ کے حجرہ مین بیٹہی تہی او عبداللہ بن مکتوم حضرت سے کچھہ پوچھنے آیا حضرت فاطمہ اسوقت اٹہکر پردہ مین ہو گئین جسوقت عبداللہ چلا گیا تو رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے واسطے امتحان کے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ ای فاطمہ تو نے عبداللہ سے پردہ کیون کیا وہ تو نابینا تہا حضرت فاطمہ نے کہا کہ اگرچہ اسکی آنکھہ نہین ہے او وہ مجہکو نہین دیکھتا ہی لیکن میری تو آنکھین
ہین او مین اسکو دیکھتی ہون او حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک جوان انصار مین سے چلا جاتا تہا او ایک عورت سامنے سے آئی مدینہ منورہ مین او وہ کانونکی پیچہی زینت کی ہوئی تھی
جوان نے اسکی طرف دیکھا او ایک کوچہ مین داخل ہوا او وہ عورت گزر گئی تو اسکی پیچہے کو دیکھتا تہا اس کوچہ مین اسکی ایک ہڈی یا شیشہ کہ دیوار مین تہا منہہ پر لگا کہ منہہ اسکا زخمی ہو گیا جسوقت وہ عورت چلی
گئی اور نظر سے غایب ہو گئی تو اسنے دیکھا کہ خون جاری ہے او اسکی کپڑی او سینہ پر بہتا ہی اسنے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دکہلایا او حضرت سے عرض کی تب آیت نازل ہوئی اور عورتون کو
حکم ہوا کہ اپنی زینت کو نامحرمون پر ظاہر نکرین چنانچہ فرماتا ہی کہ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عورتون کو وَلَا یُبْدِیْنَ او نہ ظاہر کرین وہ عورتین زِیْنَتَهُنَّ زینت او سنگار اپنی کو او مراد
زینت سے موضع زینت کا ہے کہ اسکو ظاہر نکرین اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا مگر جو کچھہ کہ ظاہر ہوئے اس زینت سے وقت اٹہنی او بیٹہنے کی واسطے حوائج ضروری کی مثل انگشتری او سرمہ او طرف ہاتہہ کے
او رنگ مہندی کی کہ اسکی پوشیدہ کرنے مین اسطرح کا رخانہ کی حرج ہی او جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر تو گہٹنے کی نیچے سب کچھہ دیکھہ سکتا ہی او بیٹا او بہائی کرتے کے اوپر
او غیر محرم چار کپڑون کی اوپر کرتا او پاجامہ او نقاب او چادر او جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنین سے فرمایا ہی کہ اول نظر تو تیری واسطے ہی کہ اگر اتفاق سے کسی عورت پر
پڑ جائے کہ اسمین عذاب نہین ہے اور دوسری نظر تیری اوپر ہے کہ اسمین عذاب ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلْيَضْرِبْنَ اور چاہئے کہ مارین وہ عورتین یعنی نیچے کو چہوڑ دین بِخُمُرِهِنَّ اوڑہنیون
اپنی کو عَلٰی جُيُوبِهِنَّ اوپر گریبانون اپنی کی یعنی اپنی سر او گردن او سینہ کو اوڑہنی سے چہپائین او یہ مومن عورتون کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی اسواسطے کہ پہلی یہہ دستور تہا کہ عورتین اوڑہنی کو
ڈالکر پیچہی سر ہو جاتی تہین او فرماتا ہی خدا کہ وَلَا یُبْدِیْنَ اور نہ ظاہر کرین وہ عورتین زِیْنَتَهُنَّ زینت اپنی کو یا زینت باطن اپنے کو یا موضع زینت کو مثل سر او شانہ او سینہ او
پنڈلی وغیرہ کی اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر واسطے شوہرون اپنی کے کہ مقصود زینت سی شوہر ہین او وہ تمام بدن کو زوجہ کے دیکھہ سکتی ہین او رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چار عورتون پر لعنت
کی ہی ایک تو وہ کہ مہندی ہاتہہ او پاؤن کو نہ لگاوی او ایک وہ کہ سرمہ آنکہون مین نہ ڈالی او تیسری وہ کہ شوہر طلب کری تو وہ تاخیر کری او چوتھی وہ کہ شوہر اپنی مطلب کے واسطی اس سے کہی تو
وہ جہوٹا بہانہ کری او مہندی او سرمہ بہی شوہر کیواسطی ہے نہ واسطے غیر کے حاصل یہ ہی کہ اپنے باطن کی زینت کو عورتین کسی پر ظاہر نہ کرین مگر واسطے شوہرون اپنی کے اَوْ اٰبَآئِهِنَّ
یا واسطے باپون اپنی کی یعنی دادا او پر دادا او اس سے اوپر تک اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا واسطے باپون شوہرون اپنی کے او وہ بہی اپنی باپون کا حکم رکہتی ہین اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ یا واسطے
بیٹون اپنی کے او پوتی او پرپوتے او اسکی نیچے تک اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا واسطے بیٹون شوہرون اپنی کے اَوْ اِخْوَانِهِنَّ یا واسطے بہائیون اپنی کے اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا واسطے بیٹون
بہائیون اپنی کے کہ وہ حکم بہائیون کا رکہتی ہین اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا واسطے بیٹون بہنون اپنی کے او ان مردونکی جو اکثر آمد و رفت عورتونکی پاس رہتی ہی بسبب رشتہ داری کی او اکثر
انمین خلط رہتا ہی اسواسطے انکو اوپر زینت کی ظاہر کرنیکا حکم ہوا ہے او چچا او ماموں کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ وہ بمنزلہ بہائیون کے ہین او ظاہر کرین وہ زینت اپنی کو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا واسطے
عورتون اپنی کے کہ وہ زنان مومنہ ہین اپنے دین کی او کافر او یہودی او نصرانی عورت پر اپنی زینت کو ظاہر نکرین کہ یہ بیگانہ مردونکی حکم مین ہین او مومن عورتون کو انکی روبرو
برہنہ ہونا جایز نہین ہے کہ مقام زینت باطن کی انکو دکہلائین اسواسطی کہ دین نے درمیان کفار او مسلمانون کے رسم بیگانگی کی ڈالدی ہے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا واسطے لونڈیون کہ مالک ہوئے ہین
ہاتہہ انکی یعنے زینت کو اپنی لونڈیون پر ظاہر کرین خواہ لونڈیان مومنہ ہون خواہ کافرہ او غلامون پر ظاہر نکرین کہ مراد آیت مین لونڈیون سے ہی نہ غلامون سے او عائشہ او شافعی کے
نزدیک جایز ہی غلامون پر باطن کے زینت کا ظاہر کرنا اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ یا واسطے پیچہے چلنے والون غیر صاحبون حاجت کے او ابوبکر نے غیر کو نصب سے پڑہا ہی حال ٹہراکر
یعنے جسوقت نہ حاجت رکہنی والے ہون مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے یعنے جو لوگ کہ مردونکی پیچہے چلتے ہین کہانیکی طمع کیواسطی مراد یہ ہے کہ وہ آپ کہانیکی واسطی گھر مین آتے ہین او

ذکر تاکید پردہ زنان از مردان نامحرم

عورتون سے کچھ سروکار نہین رکھتی اسواسطے کہ انکو دغدغہ شہوت کا نہین ہے اور نہایت بوڑھی ہین کہ جنکی شہوت جاتی رہی ہے او یا بیوقوف ہین کہ عورتونکی مزہ سے کچھ خبر نہین رکھتی ہین و ہمت انکی
کھانے ہی پر ہے اور اسی سے غرض انکو ہی او یہی منقول ہے حضرت صادق علیہ السلام او جیسے کہ نہایت بوڑھی مرد ہے پردہ واجب نہین ہے اُن بوڑھے سے کہ جنکی شہوت جاتی رہی ہو ایسی ہی
مرد دیکھ انکو ہین بیاسی پردہ واجب نہین ہے کہ جو نہایت بوڑھی ہو اور اس سے کمال بے رغبتی ہو اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا یا واسطے لڑکونکی وہ لڑکے کہ نہین غالب ہوئی ہین انہین خبر رکھتی عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ
او پر ستردن عورتون کے کہ تمیز کی عمر کو نہین پہنچی ہین اور مجامعت کے حال سے مطلع نہین ہین اور طفل کا لفظ اسم جنس ہے سو واسطے محل جمع مین واقع ہوا ہے حاصل یہ ہی کہ واسطے ایسی لڑکون کے
ہی زینت کو ظاہر کرین کچھ مضایقہ اسمین نہین ہے اور کہتی ہین کہ پہلی عورتونکی یہ عادت تھی کہ وقت چلنے کے پاؤن کو زمین پر مارتی تہین تاکہ آواز خلخال کی کہ انکی پاؤن مین ہوتی تھی
مردونکی کان مین پہنچی اور وہ جانین کہ انکی پاؤن مین خلخال ہے خدایتعالے نے اس سے منع کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ او نہ چاہیے کہ مارین وہ عورتین پاؤن اپنون کو زمین
پر وقت چلنے کے لِيُعْلَمَ تاکہ جانی جاے مَا يُخْفِيْنَ وہ چیز کہ چہپا رکھی ہی انہون نے مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اپنی زینت مین سے کہ وہ خلخال یا چوڑیان یا کڑی وو دو یا تین تہین انکی پاؤن مین ہین کہ انکی آواز
اجنبی مردونکی کانمین پہنچائین تاکہ موجب رغبت اور میل مردونکا انکی طرف ہو اور ایسے ہی نہین جایز ہی واسطے عورتونکی اپنی آواز کا نامحرم مرد کو سنانا مگر واسطے ضرورت کی اور ایسے ہی نہین
جایز ہی اپنی خوشبو کا سونگہانا تاکہ رغبت کرین اجنبی مرد طرف انکی اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر عورت زینت کرکے اور خوشبو لگاکر اپنی گھر سی باہر نکلے
او شوہر اسکا اس امر سی راضی ہو تو بنایا جائیگا واسطے شوہر اسکی کے ہر قدم برابر ایک گھر دوزخ مین پس کم کرو تم پر عورتونکی اور نہ دراز کرو تم انکی باز داو پرون کو اسواسطے کہ انکی پرون کے دراز کرنے مین
ندامت ہے او جزا اسکی آتش جہنم ہی او مانگی پرون کے کم کرنے مین رضامندی او سرور ہی اور داخل ہونا بہشت مین ہے بدون حساب کے نگاہ رکھو تم وصیت میری کو اپنی عورتونکی مقدمہ مین
یہانتک کہ نجات پاؤ تم سختی عذاب سے اور جو شخص کہ نہ نگاہ رکھے وصیت میری کو پس کیا بدحال ہے وہ آگے خدا کے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی
راضی ہوا اس امر سی کہ زوجہ اسکی زینت کرکے گھر سے باہر نکلے پس وہ دیوث ہی اور نہین گنہگار ہوگا جو شخص کہ اسکو دیوث کہیگا مقصود اس سے یہ ہی کہ عورت نے زینت کرکے یا خوشبو
لگاکر گھر سے باہر نکلے اور نامحرم اسکی زینت کو دیکھین او خوشبو کو اسکی سونگھین جس سے کہ دل انکا طرف اس عورت کی راغب ہوا اور شوہر اسکا اس سے کچھ غیرت نہ کری تو وہ البتہ دیوث
مشہور ہوگا اگرچہ حقیقت مین وہ دیوث نہین ہے اسواسطے کہ دیوث حقیقت مین وہ ہی کہ جو اپنی جورو کے زنا کرنے پر راضی ہو اور یہ شخص منزلہ دیوث کے ہوگا او گناہ دیوث کا سا اسکو ہوگا کہ
زوجہ کو نامحرمونمین پہراتا ہی اور اسکی غیرت نہین کرتا ہی آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین سزاوار ہے واسطے عورت کے بخور آلودہ کپڑے کرکے گھر سی باہر نکلے او فرمایا کہ نہ جگہ دو تم
عورتون کو بیٹھنے کی بالاخانون پر آور منقول ہے کہ جسوقت عورت بغیر اذن شوہر کے اپنی گھر سی باہر نکلتی ہے تو لعنت کرتے ہین اسکو فرشتے آسمانونکے اور زمین کے اور جو کوئی کہ زمین پر گزرتا ہی
او منقول ہے کہ ایک شخص انصار مین سے تہا اسنے ارادہ سفر کا کیا او اپنی زوجہ سی کہا کہ جبتک مین سفر سے الٹا پھر کر نہ آؤن تو گھر سی باہر نہ جانا وہ شخص یہ کہکر روانہ ہوا اور زوجہ
اسکی تنہا گھر مین رہی او بعد اسکی باپ اس عورت کا بیمار ہوا آنحضرت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آدمی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ باپ میرا بیمار ہوگیا ہی اور شوہر میرا مجھکو منع کر گیا تھا
کہ جبتک مین نہ آؤن تو گھر سی باہر نہ جانا اب مین باپ کو پوچھنے جاؤن یا نہین حضرت نے کہلا بہیجا کہ جبتک شوہر تیرا نہ آئے اپنے گھر مین بیٹھی رہ اور باہر نہ نکل اور شوہر اسکا ابتک
اُلٹا نہ پہرا تہا کہ باپ اس عورت کا مرگیا اسنے رسولخدا کی پاس پھر آدمی بہیجا او دریافت کیا کہ باپ میرا مر گیا ہی او شوہر میرا ابتک سفر سی نہین آیا ہی مین اپنی باپ کے مرنے مین جاؤن یا نہین
حضرت نے اسکو فرمایا کہ تو اپنی گھر مین بیٹھی رہ اور کہین نہ جا وہ نہ گئی اور اپنی گھر مین بیٹھی رہی جب اسکی باپ کے دفن سے فراغت ہوئی تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت
کے پاس آدمی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ خدایتعالے نے تیری او تیری باپ کے دونون کے گناہ بخشدی تونے جو اپنی شوہر کی تابعداری کی او اسکی گھر سے بدون اسکی اجازت کی باہر نہ نکلی
او فرماتا ہی خدا کہ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور رجوع کرو تم طرف خدا کی جَمِيْعًا سب اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ اے مومنین لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم رستگاری پاؤ تم عورت او مرد سبکو حکم ہی توبہ کرنیکا
واسطے کہ گناہ سے کوئی خالی نہین ہے خصوصاً خواہش نفس و طول امل سے آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ توبہ کرتا رہی اور خدا کیطرف رجوع مین رہی آور اس سے پہلے خدایتعالے نے زنا کی مذمت کی تہی
اب نکاح کرنیکا حکم کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى او نکاح مین دو تم بے شوہر عورتونکو اور بے زوجہ مردونکو اے والیو عورت اور مرد کے ایامی دونونکو شامل ہے عورت کو بہی اور مرد کو بہی اور
ایامی جمع ایم کی ہی اور ایم مجرد کو کہتے ہین خواہ عورت ہو خواہ مرد یعنی زن بے شوہر او مرد بے زوجہ کو نکاح مین دو تم مِنْكُمْ اپنے مین سے یعنی جو کہ تم مین سے بے شوہر اور بے زوجہ ہے
انکا نکاح کرو وَالصّٰلِحِيْنَ او نکاح مین دو تم نیکون کو مِنْ عِبَادِكُمْ غلامون اپنے مین سے وَاِمَاۗىِٕكُمْ او لونڈیون اپنی مین سے او صالحین کی قید واسطے نگاہ رکھنے دین انکے ہی کہ
بسبب نکاح کی پردہ عفت مین ہوجائین و یا صالحین سے مراد صلاحیت رکھنے والے ہین نکاح کی اور خدایتعالے نکاح کی تاکید کرتا ہی کہ تم مفلسی کے عذر سے نکاح کو ترک کرو چنانچہ فرماتا ہی
کہ اِنْ يَّكُوْنُوْا اگر ہونگے وہ ایامی او غلام او لونڈی فُقَرَاۗءَ تنگدست يُغْنِهِمُ اللّٰهُ بے پروا کر دیگا انکو خدا تنگدستی سے او غنی او آسودہ کر دیگا بعد نکاح کی مِنْ فَضْلِهٖ فضل اپنی
سے کہ خدا سبکا روزی دینے والا ہی وَاللّٰهُ وَاسِعٌ او خدا گنجائش والا ہی کہ اسکی گھر مین کسی چیز کی کمی نہین ہے عَلِيْمٌ جاننے والا محتاجونکی استحقاق کا او موافق مصلحت او حکمت کے سبکو

بکثرت نکاح کرنیکی ترغیب

دنیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام اپنے باپ سے اور انکے باپ اپنے باپون سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نکاح کو محتاجگی کے خوف سے نہ کرے تو اسنے خدا کے ساتھ
بدگمانی کی اسواسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ ایکمرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی احتیاج کی انسے شکایت کی حضرت
نے فرمایا کہ نکاح کر اور تنگی ہو تو موقوف نہو پہر نکاح کر لیکن علما کے نزدیک اگر آدمی کو خوف زنا مین پڑجانیکا ہی بسبب غلبہ شہوت کے تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر زنا کا اندیشہ نہو اور نفس مشتاق ہو اور مقدور
بھی رکھتا ہو تو نکاح کرنا سنت ہے اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ نکاح سنت میری ہے اور جو کوئی کہ انکار کرے میری سنت سے وہ مجھ مین سے نہین ہے اور فرمایا حضرت نے کہ نکاح کرو تم اور اپنی نسل کو
پہیلاؤ تم کہ جس سے تمہاری کثرت ہو جاے اسواسطے کہ مین بروز قیامت اور امتون پر فخر کرونگا تمہاری کثرت کے سبب سے اگرچہ بچہ حمل مین ساقط ہو جاے اور حدیث مین وارد ہے کہ دو رکعت عیالدار کی مجرد کی ستر
رکعت کے برابر ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو رکعت کہ عیالدار پڑھتا ہے وہ بہتر ہین اُس مجرد سے کہ تمام شب عبادت کرتا ہی اور دن کو روزہ رکہتا ہے لیکن یہ اس شخص کے واسطے ہی کہ جو زوجہ کی نان نفقہ
کا مقدور رکہتا ہو اور جو کوئی کہ بالکل تنگدست ہے اور اپنے پاس کچھ نہین رکہتا ہے اسکے لئے خدا تعالے فرماتا ہے کہ ولیستعفف الذین اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کرین یعنی عفت اختیار کرین شہوت کو توڑ کر وہ لوگ لا یجدون
نکاحا نہین پاتے ہین سامان نکاح کو بسبب تنگدستی کے حتی یغنیہم اللہ یہانتک کہ غنی کردے انکو خدا من فضلہ فضل اپنے سے کہ انکے پاس وجہ نان و نفقہ کا مقدور ہو جاے اور
جبتک تنگدستی ہے کوشش کرے اپنی شہوت کو مارے چنانچہ فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے گروہ جوانون جو کوئی قدرت رکہتا ہے تم مین سے مجامعت کی یعنی اسکا اسباب رکہتا ہے تو نکاح کرے اور
جو کوئی کہ قدرت نہین رکہتا ہے پس اسکو روزہ رکہنا ہے کہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے لیکن پہلی آیتمین نکاح نکرنیکو منع کیا ہے وہ اسواسطے ہی کہ عیال کی فقیری کے خوف سے نکاح کو ترک نکرے اور دوسری آیتمین جو
ممانعت ہے وہ مشقت اور رنج کے خوف سے ہے کہ جسوقت نکاح کریگا تو یہ امر پیش آویگا اور زیادہ تنگ ہو جائیگا اور حکم ہے صبر کرنیکا دیکہو کسقدر تاکید ہے نکاح کرنے مین اور حضرت نے کسقدر تاکید کی ہی کہ جو
کوئی انکار کرے میری سنت سے وہ میری امت مین سے نہین ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو اور کفار ہنود کی متابعت سے جو بیوہ عورتین نکاح نہین کرتی ہین اس ملک مین اور نفس کشی کرتی ہین اس طرح کی
نفس کشی انکی بہتر نہین ہے بلکہ قابل مواخذہ کے ہے اور اگر عورت بے والی اسکو بار رکہینگے نکاح کرنیدیتی ہے وہ گنہگار ہونگی اور دوسرا نکاح کرنے مین کچھ عیب نہین ہے حضرت خدیجہ مادر فاطمہ زہرا کے پہلے ایک شوہر ہو تہا انہون نے
دوبارہ رسول خدا سے نکاح کیا ہی اور تواریخ مین لکہا ہی کہ حضرت سکینہ کے دو یا تین نکاح ہوے تہے اس صورت مین مومن عورتونکو اپنے بزرگونکی پیروی چاہئے کہ دوسرے نکاح کو عیب نجانین اور کسیکے طعن کا خیال نکرین طعن
کرنیوالا خود گنہگار ہوگا اور دنیا چند روز کی ہے آخر کو خدا سے معاملہ ہے جسوقت کہ وہ پوچہیگا کہ میرا حکم نکاح کرنیکا تہا اور تمنے کفار کی پیروی کرکے میرے اس حکم کو مکروہ جانا اسوقت خدا کو کیا جواب دیا جائیگا پس چاہئے کہ اپنے
پیغمبر کے طریقہ کو ترک نکرو اور دوسرا نکاح بلا تامل کرو کہ موجب اجر اور ثواب کا ہے اور اعلان ہو اور لونڈیونکے مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ والذین یبتغون الکتاب اور جو کہ طلب کرتے ہین نوشتہ آزادی کا
مما ملکت ایمانکم ان لوگون مین سے کہ مالک ہوئے ہین دست راست تمہارے یعنی غلام اور کنیز کہ تحت قدرت تمہارے ہین اور تمہاری خدمت مین گرفتار ہین اور وہ انکو کچھ نقد اور جنس بنا کرکے اپنی تئین آزاد کرانا چاہتے ہین اور
ایک معاملہ اس امر کا کیا چاہتے ہین تو فکاتبوہم پس مکاتب کرو تم انکو اور مکاتب اسکو کہتے ہین کہ غلام یا لونڈی اپنے آقا کو کہین کہ ہم اسقدر مدت مین اسقدر روپیہ تمکو کما کر دینگے تم ہمکو آزاد کر دو اور وہ اس امر پر
معاملہ کرکے آزاد کر دیوین تو وہ آزاد ہو جاوینگے اور مکاتب دو طرح کا ہوتا ہے ایک مطلق اور دوسرا مشروط مطلق تو وہ ہے کہ آقا غلام کا غلام کو کہے کہ مکاتب کیا مینے تمکو اسقدر مال پر اسقدر مدت تک یعنی مثلاً سو روپیہ کے
عوض مین مکاتب کیا ہی ایکسال کی مدت تک کہ ایکسال مین تو سو روپیہ ادا کر دینا اور مکاتب مشروط وہ ہے کہ جو اسکے ساتھ یہ شرط کرے کہ اگر تو مدت مقرر مین نہ دے سکیگا اور اسسے عاجز ہوگا تو پہر تو غلام ہو جائیگا
اور اس قسم مین قسطین مقرر ہوتی ہین جب وہ وقت آوے تو قسط کو ادا کرے پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ تم انکو مکاتب کرو ان علمتم فیہم خیرا اگر جانو تم بیچ انکے خیر کو اور خیر سے مراد صلاح اور امانت
اور قدرت کسب کرنے مال کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد خیر سے مال ہے اور ایک روایتمین یہ ہی کہ کسی پر اپنا دین کہتا ہو یا انکے پاس مال ہو اور ایک روایتمین یہ ہے کہ کوئی اسباب
عمل جانتا ہو کہ اس سے مال پیدا کر سکے یا پیشہ جانتا ہو اور ایک روایتمین یہ ہے کہ اگر کوئی کرے بہی مال کتابت تب ادا کر سکتا ہی لیکن علما کے نزدیک مکروہ ہے اور مکاتب کرنا غلام اور لونڈی کا سنت ہے واجب
نہین ہے اور مسایل اسکے مفصل فقہ کی کتابون مین ہین اور اگر ایسا ہو کہ غلام مکاتب اور لونڈی مکاتب مال کتابت کے ادا کرنے سے عاجز ہوتے ہین اسواسطے خدا نے فرمایا کہ واتوہم اور دو تم انکو یعنی بندگان
مکاتب کو من مال اللہ بعضے مال خدا کے مین سے الذی آتاکم وہ مال کہ دیا ہے اسنے تمکو یعنی اگر وہ عاجز ہون مال کتابت کے ادا کرنے مین تو تم اپنے پاس سے دو یا زکوۃ مین سے انکو دو اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ مال کتابت کے قسطون مین سے کچہ معاف کر دو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام چہ ہزار مین ایکہزار کو معاف کر دیتے تہے اور منقول ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق کے پاس چہ لونڈیان تہین وہ انسے زنا
کرواتا تہا اور انکی خرچی اپنے تصرف مین لاتا تہا اور لونڈیون نے جناب رسول خدا صلعم کو اس حال کی خبر کی یہ آیت نازل ہوئی ولا تکرہوا اور نہ زبردستی کرو تم فتیاتکم لونڈیون جوان اپنی کو علی البغاء اوپر زنا کی ان اردن
اگر ارادہ کرین وہ تحصنا عفت اور پاکدامنی کا اور یہ جزا کی شرط پر مقدم ہوئی ہے یعنی ہی کہ اگر وہ پاکدامنی و عفت کا ارادہ کرین تو تم انپر زبردستی نکرو زنا کرانے مین پس اس سے یہ لازم نہ آیا کہ اگر وہ ارادہ عفت کا
نکرین تو انپر زبردستی کرو اور اگر ارادہ عفت کا نکرین تو زبردستی کرو بلکہ حاصل آیہ کا یہ ہوا کہ اگر وہ عفت کو چاہین تو تم انپر زبردستی نکرو اور لتبتغوا عرض الحیوۃ الدنیا تاکہ طلب کرو تم مال زندگانی
دنیا کا انکی زنا کی کمائی سے اور انکی اولاد فروخت کرنے سے ومن یکرہہن اور جو کوئی زبردستی کرے ان کنیزون کو واسطے زنا کے فان اللہ پس تحقیق خدا من بعد اکراہہن بعد انکی زبردستی کرنیکے
غفور بخشنے والا ہے ان لونڈیون کے گناہونکا رحیم مہربانی کرنیوالا ہے اور گناہ انکا گردن پر زبردستی کرنیوالون کے ہی اور اگر وہ زبردستی کرنیوالے توبہ کرین تو انکے واسطے بہی بخشنے والا اور

حرمت اکراہ لونڈیون بر زنا

ع

مہربانی کرنیوالا ہے بشرط ایمان اونکے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے آیہ فان اتین بفاحشۃ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب سے یعنے پس اگر لاوین وہ کسی
بدکاری کو تو پس اوپر اونکے نصف اوسکا ہے کہ اوپر پاکدامنون شوہردار آزادو بیبیون کے ہے عذاب سے اور فرماتا ہے کہ و لقد انزلنا اور البتہ تحقیق نازل کیا ہمنے الیکم طرف تمہارے آیات مبینات آیتین
ظاہر اور روشن کی گئی کو اور حفص مبینات کو بکسر یا اسم فاعل کا صیغہ پڑہتا ہے یعنی روشن کرنیوالے حلال اور حرام اور حدود اور احکام کے و مثلا من الذین خلوا اور مثل کو یعنی قصہ عجیب کو اون
لوگونمین سے کہ گذری ہین وہ من قبلکم پہلے تمسے و موعظۃ للمتقین اور نصیحت کو واسطے پرہیزگارونکے یعنے ایسی آیات ظاہر و نازل کی ہین کہ جس سے کہ پرہیزگار آدمی نصیحت پکڑین اور تخصیص پرہیزگارون
کی واسطے ہے کہ فائدہ اوس سے وہی حاصل کرتے ہین اللہ نور السموات والارض خدا نور آسمانونکا ہے اور زمین کا یعنی خدا ظاہر و روشن نور کی کہ جو کچھہ آسمان اور زمین مین ہے سب ظہور اوسکا اور آسمانون
اور زمین کا ظاہر کرنیوالا ہے ؎ ہر شے مین ہے جھلکتا کثرت سے نور تیرا ؛ ہر گل مین ہے نمایان رنگ ظہور تیرا ؛ ہر شے مین ہے تو ظاہر پر ہے نظر سے غائب ؛ ہے مرتبہ الٰہی بعید ہے دور تیرا ؛ عالم طرح طرح
کا کب منتظم یہہ ہوتا ؛ ہوتا اگر نہ ثابت ہر جا حضور تیرا ؛ ہوتا ہے جو کہ پیدا آخر کو ہے وہ فانی ؛ ہاں ادعا ہے وجود باقی یارب ضرور تیرا ؛ طول عمل نے مجھکو ناچار کر دیا ہے ؛ خاطی ہون کرتا
ہون جرم و قصور تیرا ؛ یارب مجھے بچانا اوس دن کی سختیو سے ؛ جو ہو نکیگا جب سرشتہ محشر کا صور تیرا ؛ بخشش گنہ کی میرے تجھہ سے عجب نہین ہے ؛ ہے نام ہلالی یارب غفور تیرا ؛ اور
حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نور سے ہادی ہے یعنی ہدایت کرنیوالا اہل آسمان اور زمین کا جیسے کہ نور سے راہ پاتے ہین ایسی ہی خدا کی ذات سے راہ پاتی ہین . . . . . . اور
یہہ بر سبیل تشبیہ ہے اور بعضے کہتی ہین کہ نور بمعنے منور ہے یعنے روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور یہہ ایسا ہے جیسے کہ مبالغہ کی جہت سے عادل کو عدل کہتی ہین ایسی ہی اپنی تئین خدا نے نور فرمایا اور وہ منور ہے
اسم فاعل کے معنے مین ہے اور بعضے کہتی ہین کہ مراد نور سے مزین ہے یعنی آراستہ کرنیوالا آسمانون کا ملائکہ سے اور زمین کا انبیا اور علما سے اور خدا تعالے حقیقت مین نور نہین ہو سکتا کہ نور حادث ہے اور جسم ہے اور
خدا تعالے اوس سے پاک ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ مراد نور سے یہہ ہے کہ خدا تعالے نے بکہہ ظاہر حق کا کیا آسمان اور زمین مین یہانتک کہ آسمان اور زمین اور جو کچھہ اونکے درمیان ہے نور حق
روشن ہو گئی اور بعضے کہتی ہین کہ مضاف نور کا محذوف ہے کہ اصل مین ذو نور ہے یعنے صاحب نور آسمان اور زمین کا اور بعضی کہتی ہین کہ نور سے مراد مدلول ہے یعنے دلالت کیا گیا کہ ہر چیز جو کہ آسمان اور زمین مین ہے دلالت
کرتی ہے اوسکی ذات پر اور کمال قدرت پر اور اب فرماتا ہے کہ مثل نورہ مثال نور اوسکی کی یعنے صفت اوس نور کی منسوب طرف اوسکی ہے کمشکوۃ مانند روشندان کی ہے کہ باہر سے وہ بند ہو اور وہ
ایسا ہے کہ فیہا مصباح بیچ اوسکے چراغ ہے نہایت روشن کہ وہ المصباح چراغ فی زجاجۃ بیچ شیشہ کے ہے کہ وہ شیشہ نہایت صاف ہے اور وہ قندیل شیشہ کی ہے کہ نہایت صفائی اور روشنی سے
الزجاجۃ شیشہ کانہا کوکب گویا کہ وہ ایک ستارہ ہے دری چمکنے والا مثل زہرہ اور مشتری کے اور دری منسوب طرف در کے ہے روشنی کی صفائی مین کہ یوقد روشن ہوتا ہی وہ شیشہ اور حفص
کو یا سے پڑہتا ہے اس صورت مین ضمیر مصباح کی طرف پھر گئی یعنی روشن ہوتا ہے وہ چراغ من شجرۃ مبارکۃ درخت مبارک زیتونۃ یعنی واسطے کہ زیتون کا روغن اوسمین پڑتا ہی اور اوس چراغ کی بتی زیتون
کے روغن سے کہ وہ نہایت صاف ہے روشن ہوتی ہے اور وہ درخت اسواسطے مبارک ہے کہ وہ زمین بیت المقدس مین ہے اور ستر پیغمبرون نے اوس زمین کیواسطے برکت کی دعا کی ہے اور روغن اوسکا نہایت
صاف اور روشن ہوتا ہے اور اوسکو روٹی سے لگا کر کہاتے بہی ہین اور کہتی ہین کہ بعد طوفان نوح کے پہلے زمین پر یہی درخت اوگا ہے اور جس جگہہ اوگا ہی وہ مقام انبیا کا ہی اسواسطے خدا نے اوسکو مبارک
فرمایا اور اوسکی تعریف مین خدا فرماتا ہی کہ لا شرقیۃ نہ شرقی ہی یعنی نہ جانب مشرق مین ہے کہ وقت غروب آفتاب کے اوسپر روشنی نہو جیسی کنارے دریا چین اور خطا کی و لا غربیۃ اور نہ غربی ہی یعنی نہ
جانب غرب مین ہے کہ وقت نکلنے آفتاب کے اوسپر روشنی نہو مثل ولایت طرطوس اور قیروان کے بلکہ وہ درخت وسط آبادی مین ہے کہ ہمیشہ اوسپر آفتاب چمکتا ہی صبح سے شام تک اسواسطے اوسکا روغن
بہت صاف ہے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ درخت اول بہشت سے دنیا مین آیا ہے اور اس عالم کی درختون مین سے نہین ہے تا کہ شرقی اور غربی ہووے اور ایسا صاف اور روشن ہے . روغن اوسکا کہ یکاد زیتہا قریب ہے کہ
روغن اوسکا یضیء روشن ہوجاوے ولو لم تمسسہ نار اگرچہ نہ پہنچا ہو اوسکو آگ یعنی چمک اوسکی اسطرح کی ہے کہ اوسکو بدون آگ کے روشن کر دے نور علی نور روشنی اوپر روشنی کے یعنے صفائی اور چمک روغن
کی ایک دوسری روشنی اور ہو گئی ہے اور چمک شیشہ کی اوسپر زیادہ ہو گئی ہے غرض یہہ ہے کہ خدا تعالے ایسا ظاہر ہے کہ جیسے کہ روشندان مین ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک شیشہ کے اندر ہو اور بتی اوس چراغ کی
نہایت صاف روغن سے روشن ہو کہ وہ روغن زیتون کا ہی تو اس صورت مین وہ نہایت روشن ہوگا روشنی اوپر روشنی کے کہ سب شعلیان اوسکی آگے پست ہین پس خدا تعالے ایسا ظاہر ہے اور یہہ اوس صورت مین
ہے کہ نور بمعنی ظہور لیا جاوے یعنے خدا روشن اور ظاہر ہونیوالا ہے کہ اوسکے برابر کوئی چیز ظاہر نہین ہے اور بعضے کہتی ہین کہ خدا تعالے نے یہہ مثال اپنے پیغمبر کیواسطے دی ہے کہ روشندان تو سینہ حضرت کا ہی اور شیشہ
دل حضرت کا ہی اور چراغ اوسمین نبوت ہی نہ شرقی ہے نہ غربی ہی یعنے نہ یہودی ہے نہ نصرانی ہے روشن ہوتا ہے درخت مبارک نبوت کے سے کہ وہ ابراہیم ہے قریب ہے کہ نور محمد ظاہر ہو واسطے آدمیون کے اگرچہ
نہ کلام کرے ساتہہ اوسکے کوئی اور بعضے کہتے ہین کہ روشندان تو ابراہیم علیہ السلام ہے اور شیشہ اسمٰعیل علیہ السلام ہین اور چراغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ روشن ہوتا ہین درخت مبارک ابراہیم سے
اسواسطے کہ اکثر انبیا اونہین کی اولاد مین سے ہین نہ شرقی ہے نہ غربی ہے یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی ہے اسواسطے کہ نصاری نماز پڑہتی ہین طرف مشرق کی اور یہودی طرف مغرب قریب ہے کہ روغن اوسکا روشن
ہووے یعنے قریب ہے کہ خوبیان محمد کی ظاہر ہون پہلے اس سے کہ اوسپر وحی کیجاوے نور اوپر نور کے یعنے پیغمبر نسل سے پیغمبر کے اور بعضے کہتی ہین کہ روشندان تو عبد المطلب ہین اور شیشہ عبد اللہ ہین اور چراغ
پیغمبر خدا نہ شرقی ہے نہ غربی ہے بلکہ مکی ہے اسواسطے کہ مکہ بیچ مین ہے دنیا کی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم روشندان ہین کہ اوسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہدایت کرتا ہے ہماری دوستی مین

جسکو کہ دوست رکہتا ہے اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نور علم کا سینہ مین نبی کے ہے کہ وہ چراغ ہے اور چراغ شیشہ مین ہے اور شیشہ سینہ علی کا ہے یعنی ہوگیا علم نبی کا سینہ مین علی کے کہ تعلیم
کیا اسکو نبی نے یعنی سینہ نبی کا روشندان ہے اور نور علم کا کہ وہ چراغ ہے اسمین شیشہ مین ہے اور شیشہ سینہ علی کا ہے پس نور علم کا نبی کے سینہ سے علی کے سینہ مین ہوگیا ہے کہ روشن ہوتا ہے درخت
مبارک نور علم سے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے اور نہ نصرانی ہے قریب ہے کہ روغن اسکا روشن ہوجاوے اگرچہ نہ پہونچے اسکو یعنی قریب ہے کہ عالم آل محمد مین کلام کرے علم سے پہلے اس کے کہ سوال
کیا جاوے نور اوپر نور کے ہے یعنی امام تائید کیا گیا ساتھ نور علم اور حکمت کے بعد امام کے ہے آل محمد مین سے قیامت تک پس یہ اوصیا ہین کہ کیا ہے خدا نے انکو خلیفہ زمین مین اور حجتین اسکی ہین خلقت پر نہین خالی
ہے زمین اونسی جا بلکہ ایک عالم انمین سے اوپر ہوتا ہے ہر زمانہ مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے اپنے نور کی مثال دی ہے کہ محمد صلعم تو مثل روشندان کی ہین اور سینہ محمد کا
چراغ ہے اور اسمین نور علم کا ہے کہ وہ نبوت ہے اور چراغ شیشہ مین ہے یعنی علم رسول کا ہوگیا ہے سینہ مین علی کے کہ وہ شیشہ ہے گویا کہ وہ ستارہ روشن ہے کہ روشن ہوتا ہے درخت مبارک زیتون سے
کہ نہ شرقی ہے اور نہ غربی ہے اور وہ امیر المومنین ہے کہ نہ یہودی ہے اور نہ نصرانی ہے قریب ہے کہ روغن اسکا روشن ہوجاوے اگرچہ نہ پہنچے اسکو آگ یعنی قریب ہے کہ انکی علم دین عالم سے کہ جو آل محمد مین سے ہے پہلے
اس سے کہ گویا ہووے نور اوپر نور کے یعنی امام پیچھے امام کے اور دوسری روایت مین صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مثال نور خدا کی تو مثال ہدایت خدا کی ہے دلمین مومن کے کہ شکم تو اسکا روشندان
کے ہے اور دل اسکا قندیل ہے اور چراغ نور ہے کہ جو خدا نے اسمین پیدا کیا ہے روشن ہوتا ہے درخت مبارک سے کہ وہ مومن ہے نہ شرقی ہے نہ غربی ہے یعنے نہ ایسا ہے کہ وہان غرب نہووے اور شرق ہووے
نہ ایسا ہے کہ وہان شرق نہووے اور غرب ہو بلکہ جسوقت کہ طلوع کرتا ہے آفتاب تو اسی پر طلوع کرتا ہے اور جب غروب کرتا ہے تو اسی پر غروب کرتا ہے قریب ہے کہ روغن اسکا یعنے قریب ہے کہ نور جو کہ خدا نے
اسکے دلمین پیدا کیا ہے روشن ہوجاوے اگرچہ نہ کلام کرے نور اوپر نور کے یعنی فریضہ اوپر فریضہ کے اور سنت اوپر سنت کے ہدایت کرتا ہے خدا واسطے نور اپنے کے یعنی ہدایت کرتا ہے واسطے فرایض
اپنے کے اور سنتوں اپنی کی جسکو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے خدا مثالون کو واسطے آدمیوں کے اور فرمایا کہ پس مومن پلٹتا ہے بیچ پانچ نوروں کے کہ جگہ داخل ہونیکی واسطے اسکے نور ہے اور جگہ
نکلنے اسکی کی نور ہے اور علم اسکا نور ہے اور کلام اسکا نور ہے اور پہرنیکی جگہ اسکی دن قیامت کے طرف جنت کی نور ہے اور بعضی روایتمین آیا ہے کہ چراغ تو وہ قرآن ہے اور شیشہ دل مومن کا ہے
اور روشندان زبان اسکی ہے اور درخت مبارک شجرہ وحی ہے قریب ہے کہ روغن اسکا روشن ہووے یعنے قریب ہے کہ دلیلین اور حجتین قرآن کی واضح ہوجائین اگرچہ نہ پڑہے اسکو کوئی نور
اوپر نور کے ہے یعنی قرآن مع ان دلیلوں اور کتابوں کے نازل کے جو پہلی اس سے تہین یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ ہدایت کرتا ہے خدا واسطے اس نور کے کہ جو روشن ہے واسطے دین اور ایمان کے مَنْ يَّشَاءُ
جسکو چاہتا ہے توفیق اور لطف عطا کرکے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے خدا مثالون کو واسطے آدمیوں کے واسطے جلدی سمجہنے انکے اور معقولات کو محسوسات کے نزدیک کرتا ہے کہ
مقصود انپر جلدی واضح ہوجاوے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور خدا ساتہہ ہرچیز کے علیم عالم ہے اور خوب جانتا ہے معقولات اور محسوسات کو اور سب اشیا کی حقیقتوں کو فِيْ بُيُوْتٍ یہ متعلق ہے توقد کے یعنی روشن ہوتا ہے
چراغ بیچ گہرون کے اور یا یہ نور خدا کا جو مانند مشکوۃ کے ہے بیچ ان گہرونکے ہے کہ اَذِنَ اللّٰهُ اذن دیا ہے خدا نے یعنے حکم کیا ہے اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کئے جائین گہر کہ انکا مرتبہ بہت بلند اور بزرگ جانا جاوے وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ اور یاد کیا جاوے بیچ انکے نام اسکا یعنی خدا کا اور مراد ان گہرون سے مفسرین کے نزدیک مسجدین ہین کہ سب مکانون سے زیادہ بزرگ ہین سواسطے کہ انمین خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اور دنیا کی باتین کرنی
انمین مکروہ ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ گہر انبیا اور رسولوں اور حکما اور ائمہ ہدی کے ہین اور ثعلبی جو علماء اہل سنت سے ہے وہ اپنی تفسیر مین لکہتا ہے کہ ابان بن تغلب نے نفیع
بن حارث سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک اور بریدہ کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت پڑہی گئی تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یہ کونسے گہر ہین جنکا ذکر ان مین کیا ہے فرمایا کہ گہر پیغمبرون
کے ابوبکر کہڑے ہوئے اور پوچہا کہ یا رسول خدا فاطمہ اور علی کا گہر بہی انہین گہرون مین سے ہے فرمایا کہ ہان بزرگتر ان گہرون سے ہے اور تائید کرتا ہے اسکو قول حقتعالی کا کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنی سواے اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے خدا کہ لیجاوے تمسے ناپاکی یعنی گناہ اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اور دوسری جگہ فرمایا ہے خدا نے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اور رحمت
خدا کی اور برکتین اسکی اوپر تمہارے ہے اے اہلبیت اس سے معلوم ہوئی قدر و منزلت خانہ علی اور فاطمہ اور بزرگی اسکی نزدیک خدا کے وائے اس شخص پر جسنے ارادہ کیا اس گہر کے جلانیکا اور قمی نے بہی
تفسیر مین آیت کی ہے کہ مراد ان گہرون سے انبیا کے گہر ہین اور علی کا گہر بہی انہین مین سے ہے اور یہ روایت حضرت صادق علیہ السلام کی ہے اور دوسری روایتمین حضرت صادق علیہ السلام سے
یہ ہے کہ قتادہ جو مفسرین اہلسنت مین سے ہے اسنے ان حضرت سے یہ کہا کہ واللہ مین فقہا کے پاس بیٹہا لیکن میرا دل کبہی انکے پاس سے مضطرب نہین ہوا جیسے کہ تیرے آگے مضطرب ہوتا ہے
حضرت صادق ع نے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کہان بیٹہا ہے تو بیچ گہرون کے ہے کہ جسکو خدا تعالی نے فرمایا ہے فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ آخر آیت تک پس تو اسجگہہ مین ہے اور ہم وہ لوگ ہین
قتادہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے قسم ہے خدا کی خدا مجہکو تیری قربان کرے وہ اینٹ اور مٹی کے گہر نہین ہین يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا اور بعضون نے بفتح با پڑہا ہے یعنے تسبیح کی جاتی ہے واسطے اس
خدا کے بیچ ان گہرونکے جو کچہہ کہ لایق اسکی ذات کے ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ہر تسبیح قرآن مین نماز ہے پس معنے اسکے یہ ہوئے کہ نماز پڑہی جاتی ہے واسطے اسکے بیچ ان گہرون کے بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ ساتہہ صبح کے اور رات کے رِجَالٌ یہ مرفوع ہے اور فاعل ہے فعل محذوف کا کہ دلالت کرتا ہے اوپر تسبیح مذکور اور وہ فعل محذوف یسبح معروف ہے اور حفص رجال کو فاعل
یسبح مذکور کا کہتا ہے اور اسواسطے وہ اسکو معروف کا صیغہ پڑہتا ہے یعنے تسبیح کرتے ہین یا نماز پڑہتے ہین ان مکانو مین کہ لَا تُلْهِيْهِمْ نہین غافل کرتی ہے انکو تِجَارَةٌ تجارت اور خرید اور فروخت کرنا

اشیاء کا ذکر وَلَا بَیۡعٌ اور نہ فروخت کرنا اور لینا دنیا عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ذکر خدا کے سے وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ اور قایم کرنی نماز کے سے وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ اور دینی زکوۃ کے سے اور بیع کا ذکر بعد تجارت کی
اسکی زیادہ تر مقصود ہونی سے کہ فائدہ تجارت مین بیع سے معلوم ہوتا ہے اور خرید کرنی مین فائدہ کی امید ہوتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ لوگ صاحب تجارت تہے کہ جسوقت
نماز کا وقت حاضر ہوتا تہا تو وہ اپنی تجارت کو چہوڑ کر نماز کیواسطے چلے جاتے تہے اور یہہ لوگ اجر او ثواب مین ان لوگون سے زیادہ ہین کہ جو تجارت نہین کرتی ہین اور روایت ہی کہ آدمی تہے کہ جناب رسولخدا
صلعم کو نماز مین تنہا چہوڑ کر حضرت کے پیچہے سے نماز جماعت مین سے چلے جاتے تہے جب کسی تاجر کی آنیکی خبر سنتے تہے چنانچہ انشاء اللہ تعالی سورہ جمعہ مین ذکر اسکا آئیگا اور اللہ تعالی ان لوگون کی
شان مین فرماتا ہی کہ جو اپنا معاملہ تجارت کا چہوڑ کر نماز کیواسطے چلے جاتے ہین کہ وہ لوگ وہ ہین کہ یَخَافُوۡنَ ڈرتے ہین باوجود چہوڑ دینی خرید او فروخت کے نماز کیواسطے او باوجود قایم کرنے
نماز کی اور دینی زکوۃ کے یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ اس دن سے کہ پلٹ جائینگے فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ بیچ اسکی دل سینہ اور مدہوش ہوکر وَالۡاَبۡصَارُ اور پلٹ جائینگی آنکہین اس روز کی ہول سے اور
وہ لوگ اس روز کی ہول سے اسواسطے ڈرتے ہین لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ تاکہ جزا دیوے انکو خدا بسبب اسکے اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا اچہی اس چیز کا کہ عمل کیا ہی انہون نے یعنے جنت عدن انکو عطا
کرے کہ جو طرح طرح کی نعمتون سے پر ہے وَیَزِیۡدَہُمۡ اور زیادہ کریگا انکو مِّنۡ فَضۡلِہٖ فضل اپنے سے یعنے انکی اعمال سے سوا وہ نعمتین دیگا کہ انکا وعدہ نہین کیا ہی اور نہ انکے دلمین
گذرا ہی وَاللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ اور خدا روزی دیتا ہی دنیا مین جسکو چاہتا ہی بِغَیۡرِ حِسَابٍ بے حساب کہ کثرت سے روزی دیتا ہی اپنے فضل و کرم سے اور یا آخرت مین اسقدر روزی
دیگا کہ اسکا کچہہ حساب نہین ہے اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین جاوے اس ارادہ سے کہ نماز فریضہ پڑہے یا ذکر یا
کسی سے کوئی دین کی بات سیکہے یا کسیکو سکہلاوے تو ثواب مجاہدین کا پاوے کہ راہ خدا مین جہاد کرین اور غنیمت کو حاصل کرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مسجد مین جاکر تو
کسی تر یا خشکی پر وہ پاؤن رکہے مگر کہ وہ واسطے اسکی تسبیح کرے اور دوسری روایتمین حضرت نے فرمایا کہ جسکا کلام تو قرآن ہو اور گہر اسکا مسجد ہو حقتعالی اسکی واسطے بہشت مین
گہر بنائیگا اور ایک روایتمین فرمایا ہے کہ ایک نماز مسجد الحرام مین برابر سو ہزار نماز کی ہے کہ جو اور جگہ پڑہے اور بیت المقدس مین برابر ایک ہزار نماز کی ہی اور بڑی مسجد مین برابر سو نماز کی
ہے اور مسجد جمعہ مین برابر بیس نماز کی ہے اور مسجد بازار مین برابر بارہ نماز کی ہے اور یہہ جو روایتمین آیا ہی کہ مراد گہرون سے جو کہ آیت مین مذکور ہے خانہ رسولخدا او امیر المومنین ہین
کچہہ شبہہ نہین ہے اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین ہر شبانہ روز سواے فرائض او نوافل کے ہزار رکعت نماز کی پڑہتے تہے او یہی حال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا تہا او نماز ادا کرنیکو اور
زکوۃ دینیکو جمع کسینے نہین کیا ہی سوا امیر المومنین علیہ السلام کہ ان حضرت نے حالت نماز مین زکوۃ دی جسوقت کہ رکوع مین سائل کو انگوٹہی دی تہی او حضرت علی کے قیامت سے خوف کو خدا تعالی
قرآن مین بیان کرتا ہی جسوقت کہ انہون نے سائل کو کہانا دیکر کہا تہا کہ انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا یعنی تحقیق کہ ہم ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے دن ترش رو اور سخت سے او ضرار بن
ضمرۃ اللیثی نے روایت کی ہی کہ مینے دیکہا امیر المومنین علیہ السلام کو بوقت گذرنے آدہی رات کے محراب مسجد مین کہڑے تہے اور ریش مبارک اپنی ہاتہہ مین پکڑی تہی او ایسے بیچین تہے کہ جیسے
سانپ نے ڈسا ہو اور پلٹتا ہی اور زار زار روتے تہے اور گریہ کرتے تہے جیسے کہ کوئی نہایت محزون ہوتا ہے اور دنیا کیطرف خطاب کرکے فرماتے تہے کہ اے دنیا نہین فریب دے وقت تیرا طرف میرے کیا درپے
میرے ہوئی ہی کہ مجہکو فریب دے یا مشتاق میری ہوئی ہی کہ مجہکو اپنے دام فریب مین لاتی ہی تو یا زیب اور زینت اپنی مجہکو دکہلاتی ہی تو دور ہے دور ہے میرے اور تیرے غیر میرے کو فریب دے تو کہ مجہکو
ہرگز نہ فریب دیسکیگی تو اور مجہکو تیری کچہہ احتیاج نہین ہے کہ تجہکو مینے تین طلاق دی ہین کہ ہرگز مجہکو تیری طرف رجوع نہین ہے پس زندگانی تیری تہوڑی ہے اور قدر و قیمت تیری نہایت
کم ہے اور آرزو تیری حقیر ہے آہ آہ کمی توشہ سے او دوری سفر سے او خوف و حشت راہ سے اور اب مومنین کے ذکر کے بعد خدا تعالی کفار کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا او جن لوگون نے
کفر کیا ہی اَعۡمَالُہُمۡ عمل انکی کہ جو بحسب ظاہر اچہی ہین مثل صلہ رحم او دینا فقرا او محتاجین کو کَسَرَابٍ بِقِیۡعَۃٍ مانند دہوکے پانی کہ میدان مین ہو او وہ ایک چیز ہے کہ جسوقت آفتاب اسپر پڑتا ہی او
چمکاری اسکی درخشندہ ہوتی ہین تو آدمی کو وہ دور سے پانی معلوم ہوتا ہے اور اکثر وہ سمندر کی کنارون کے قریب ہوتا ہی اور جب اسکی نزدیک جاکر دیکہتے ہین تو وہان پانی بالکل نہین ہوتا
بلکہ زمین جلتی ہی ہی خدا تعالی ان کفار کی اعمال نیک کو بیان کرتا ہی کہ حقیقت مین نابود ہین مانند دہوکے پانی کی یَّحۡسَبُہُ الظَّمۡاٰنُ گمان کرتا ہی اسکو پیاسا مَآءً پانی موج مارتا
ہوا حَتّٰۤی اِذَا جَآءَہٗ یہانتک کہ جسوقت آتا ہی اسکی پاس کوئی تو لَمۡ یَجِدۡہُ شَیۡئًا نہین پاتا ہی اسکو کچہہ یعنی وہان پانی نہین پاتا بلکہ پانی سے خالی زمین ہوتی ہی خدا تعالی نے کافر کو تشبیہ جگر سوختہ سے
او اسکی اعمال کو پانی کی دہوکے سے تمثیل دی ہے اور مراد اس سے یہ ہی کہ جیسے پیاسا دور سے دہوکے کو پانی گمان کرے اور پانی کو وہان جگہہ نہ دیکہکر نا امید ہو او تشنگی اسکی زیادہ ہو ویسی ہی کافر بہی گمان کرے کہ عمل اسکا خوب ہے اور ثواب
اسکا پاویگا اور جسوقت اپنے کفر کی سزا کو پہنچے تو مایوس ہوجاوے بسبب نہونی شرائط قبولیت کے او حسرت اسکی زیادہ ہو وَوَجَدَ اللّٰہَ او پاویگا وہ خدا کو عِنۡدَہٗ نزدیک اعمال اپنے کے حساب کرنیوالا یا پاویگا
عذاب خدا کو نزدیک اعمال اپنے کے فَوَفّٰىہُ حِسَابَہٗ پس پورا دیگا اسکو خدا حساب اسکا یعنی اسکی اعمال کی جزا پوری دیگا جیسے کہ اسکا حساب تقاضا کرے وَاللّٰہُ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ او خدا جلدی لینیوالا حساب کا
کہ ایکدفعہ ہی سبکا حساب کریگا او ایک شخص کا حساب دوسرے شخص کے حساب سے باز نرکہیگا او حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پوچہا گیا کہ ایکدفعہ ہی سبکا حساب کیونکر لیگا فرمایا کہ جیسے ایکدفعہ ہی روزی سبکو دیتا ہے اور کہتے
ہین یہہ آیت بحق عتبہ نازل ہوئی ہے کہ ایام جاہلیت مین اسلام کو طلب کیا کرتا تہا او جب اسلام آیا تو اسکو قبول نکیا او اللہ تعالی دوسری تمثیل اسکی اعمال کی بیان فرماتا ہی کہ اَوۡ کَظُلُمٰتٍ یا مانند تاریکی کی ہی کہ

عطف سراب پر ہے یعنی اونکے اعمال مانند دہوکے پانی کے ہین اگر نیک ہین یا مانند اندہیرون کے ہین اگر بد ہین فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ بیچ دریاے عمیق کے کہ وہان پانی کثرت سے ہو اور کنارہ نہ دکہلائی دیوے کہ سیدہم یَغْشٰهُ مَوْجٌ پوشیدہ کرتی ہے اوسکو موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوپر اوس موج کے کیسی موج ہی دوسری کہ موج پر موج ہے مِّنْ فَوْقِهٖ اوپر اوس موج کے سَحَابٌ بادل ہے کہ ستارون کی روشنی کو پوشیدہ کرے ظُلُمٰتٌ اندہیرے ہین کہ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کہ بعضا اون اندہیرون کا اوپر بعضے کے ہے یعنی تاریکیان پانی کی کثرت سے ہے اور اوس پانی پر موج ہے اور موج کے اوپر موج ہے اور اوسپر بادل ہے جب ایسا حال اندہیرون کا ہے تو اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا جسوقت نکالے وہ جو کہ دریا کی تہ مین ہے ہاتہہ اپنے کو نہین قریب ہے کہ دیکہے وہ اوسکو پانی کے اندر باوجود یکہ ہاتہہ سب اعضا سے نزدیک تر ہے یہانپر موج کا ذکر نہین ہے لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص پانی کے اندر ہو اور اسطرح اپنے ہاتہہ کو دیکہے یہان خدا تعالے نے اونکے اعمال کی تشبیہ دی ہے اندہیرون سے کہ اندہیرے پر اندہیرا ہو اور ایسی وہ اعمال انکی ہین کہ کسی طرح کی روشنی اونمین نہین ہے اور یا یہہ کہ اندہیرے تو وہ اعمال سیاہ کافر کے ہین اور دریاے عمیق اوسکا دل ہے اور موج پر موج جو اوسکے دل کو پوشیدہ کرتی ہے وہ شرک اور جہل اوسکا ہے اور بادل مہر کہ جو اوسکے دلپر ہے خذلان ہے کہ اوسکو سبب اوسکے انکار کے باوجود دیکہنے معجزات کے گمراہی مین پڑا رہنے دیا ہے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ اور وہ شخص کہ نہین کردیا ہے خدا نے لَهٗ نُوْرًا واسطے اوسکے نور ہدایت اور ایمان کا کہ توفیق اور لطف اوسپر سے اوٹہا لیا ہے اوسکے دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی جہت سے باوجود دیکہنے دلیلون ظاہر کے پس ایسا شخص ہے تو فَمَا لَهٗ پس نہین ہے واسطے اوسکے مِنْ نُّوْرٍ کوئی نور بخلاف اوسکے کہ توفیق دیا گیا ہے ہدایت اور ایمان کی بسبب تامل کرنیکے دلیلون مین حقیقت کی اور درجہ بلند نور علی نور کو پہونچا ہے اس جہت سے کہ ہمیشہ طالب حق رہا ہے اور کافر تاریکیون مین گرفتار رہا ہے اندہیرے پر اندہیرے مین

عم مومنان از تیرگی دور ماندند ؛ لاجرم نور علی نور آمدند ؛ کافر تاریک دل را فکر نیست ؛ حال کارش ظلمت اندر ظلمت ست ؛

منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کہ امت تمہاری صراط پر کسطرح سے گذریگی فرمایا کہ امت میری صراط پر علی کے نور سے گذریگی اور علی میرے نور سے گذرینگے اور مین خدا تعالے کے نور سے گذرونگا اور نور میری امت کا علی کے نور سے ہے اور علی کا نور میرے نور سے ہے اور نور میرا خدا کے نور سے ہے اور جو کوئی کہ ہم سے دوستی نکرے واسطے اوسکے نور نہین ہے اور بعد اسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور اب خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ ہر چیز خدا کو تسبیح کرتی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے یعنی تو خوب اوسکا مشاہدہ کرتا ہے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا وہ ہے کہ يُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کرتے ہین واسطے اوسکے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کہ بیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ملائکہ جن اور انسان اور سوا انکے وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ اور پرندے کہ پر کہولے ہوئے ہوا مین ہون صافات حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت پرندے ہوا مین اپنے پرون کو کہولنے والے ہین اور پرون کو کہول کر اوڑتے ہین اوسوقت وہ خدا کی تسبیح کرنیوالے ہین باوجودیکہ بہاری چیز اوپر سے نیچے کو گر پڑتی ہے اور اونکو ایسی قدرت خدا نے دی ہے کہ وہ پرون کو کہول کر وہان اوڑتے ہین اور گرتے نہین ہین اور اوسوقت وہ خدا کی تسبیح کرتے ہین اور یہہ کمال قدرت اوسکی ہے کہ اونکے زبانون کو یہہ تعلیم کیا ہے كُلٌّ ہر ایک نے آسمانون اور زمین کے رہنے والون مین سے قَدْ عَلِمَ تحقیق جانا ہے صَلَاتَهٗ دعا اپنی کو وَتَسْبِيْحَهٗ اور تسبیح اپنی کو یاد دعا اور تسبیح خدا کی کو کہ موافق اوسکی تسبیح کرتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا عالم ہے بِمَا يَفْعَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین وہ کہ اوسکی اطاعت اور بندگی مین مشغول ہین اور بعضے کہتے ہین کہ صلوۃ تو انسان کے واسطے ہے اور تسبیح اور چیزون کے واسطے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہین شکار کیا جاتا ہے کوئی پرندہ اور چرند جنگل مین یا دریا مین مگر بسبب فراموش کرنے تسبیح اپنی کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی مخلوقات مین سے ایک فرشتہ ہے کہ وہ مرغ کی صورت مین ہے پاؤن تو اوسکے ساتوین زمین مین ہین اور سر اوسکا عرش کے نیچے ہے اور اوسکے دو بازو مین ایک بازو تو اوسکا مشرق مین پہونچتا ہے اور دوسرا مغرب مین اور جو بازو کہ مشرق مین پہونچتا ہے وہ برف کا ہے اور دوسرا کہ مغرب مین پہونچتا ہے وہ آگ کا ہے جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنے پنجون پر کہڑا ہوتا ہے اور سر کو اپنے عرش کے نیچے بلند کرتا ہے اور پہر بازون کو اپنے مائل کرتا ہے ایک کو دوسرے کی طرف اور اون دونون کو آپسمین ملاکر پہڑ پہڑ کرتا ہے جیسے کہ تمہارے گہرون مین مرغ کرتے ہین اور نہ برف آگ کو بجہاتی ہے اور آگ برف کو گہلاتی ہے اور پہر آواز بلند کہتا ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ خاتم النبیین وان وصیہ خیر الوصیین سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح پس جسوقت کہ وہ تسبیح کرتا ہے تو جسقدر کہ مرغ دنیا مین ہین سب اوسکو جواب دیتے ہین اور آواز کرتے ہین اور یہی مراد ہے قول حقتعالے سے کہ والطیر صافات اور فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ اور واسطے خدا کے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ہے واسطے کہ وہ اونکا پیدا کرنیوالا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف خدا کے ہے جگہہ پہرنیکی واسطے سب کے بروز قیامت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہ دیکہا تو نے کہ تحقیق خدا يُزْجِيْ سَحَابًا ہانکتا ہے بادل کو اور اوسکے قطعہ قطعہ کو اوٹہاتا ہے ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ پہر ترکیب دیتا ہے درمیان اوسکے کہ بعضے ٹکڑے کو بادل کے بعضے مین ملاتا ہے ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا پہر کرتا ہے اوس بادل کو تہ بتہ اور بستہ فَتَرَى الْوَدْقَ پس دیکہتا ہے تو باران کو کہ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہے درمیان اوسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور نازل کرتا ہے خدا بادل سے اور بادل کو سما اسواسطے کہا کہ وہ بلند ہوتی ہے اوسکو سما کہتے ہین اور آسمان کو بہی سما اسیلئے کہتے ہین کہ وہ بلند ہے مِنْ جِبَالٍ یہہ بدل ہے سما کا اور بادلون کو جبال اسواسطے کہا کہ اوسکے بڑے بڑے ٹکڑے مثل پہاڑون کے دکہلائی دیتے ہین فِيْهَا یہہ متعلق کائنۃ محذوف کے ہے مِنْ بَرَدٍ یہہ بیان جبال کا ہے کہ وہ بادل اولون سے بستہ ہوتے ہین اور بَرَدًا مفعول ینزل کا محذوف ہے یعنی نازل کرتا ہے خدا بادل یعنی پہاڑون سے کہ ہونیوالی ہین بیچ اونکے اولون سے اولون کو یعنی نازل کرتا ہے خدا بادلون سے کہ وہ مانند پہاڑون کے ہین اور اونمین اولے بہرے ہوئے ہین اولون کو حاصل یہہ ہے کہ خدا اون سے کہ وہ بادلون مین ہین اولون کو برساتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ پس پہونچاتا ہے اون اولون کو مَنْ يَّشَآءُ جسکو کہ چاہتا ہے کہ اونکے بہیجنے سے زراعت اور درختون کو اوسکی برباد کرے

ع

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ اور پهير ديتا هے اوسكو جس شخص سے كه چاهتا هى كه اوسكى زراعت سلامت رهے يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قريب هے كه روشنى بجلى اوسكى كى يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ لجاوے بينائيون
كو كه اوسكى چمك سے آنكهون كو خيرگى حاصل هو اور روايت كى هے حضرت صادق نے حضرت امام محمد باقر سے اور اونهون نے حضرت امير المومنين سے كه فرمايا جناب رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے كه خدا تعالى
نے بادلون كو باران كے چهلنى بنايا هى كه وه اولون كو بنگلا كر پانى برساتے هين تاكه ضرر نهووے جس جگهه كه وه پانى پهنچے اور جس باران مين كه اوله اور صاعقه هوتى هين وه عذاب هے كه پهونچاتا هى اوسكو
جسكو كه چاهتا هى اور حضرت امام محمد باقر عليه السلام هواؤن كى قسمون مين فرماتے هين كه بعضے تو ايسے هوتے هين كه وه بند كرتے هين بادلون كو درميان آسمان اور زمين كے اور بعضى ايسے
هين كه نچوڑتے هين بادلون كو پس برساتے هين اونكو بحكم خدا اور بعضى ايسے هين كه متفرق كرتے هين بادلون كو يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پهيرتا هے خدا رات كو اور دن كو كه ايك كو بعد
دوسرے كے لاتا هے يا كم اور زياده كرتا هے يا متغير كرتا هے اونكے احوال كو كه ايك كو گرم كرتا هے اور دوسرے كو سرد يا ايك كو تاريك كرتا هے اور دوسرے كو روشن اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ تحقيق كه بيچ اوس
پهيرنے اور ملنے كے لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ البته نصيحت هے واسطے صاحبون آنكهون كے كه وه اوسكو ديكهه كر پند پذير هوتے هين اور طرف كمال قدرت صانع كے اور اوسكى وحدانيت كے
راه ليجاتے هين وَاللّٰهُ خَلَقَ اور خدا نے پيدا كيا هے كُلَّ دَآبَّةٍ هر زمين پر چلنے والے كو مِنْ مَّآءٍ پانى سے كه اوسكى اصل كا وه ايك ٹكڑا هى اسواسطے كه چار چيزون سے بنے هوئے هين آتش اور آب اور خاك
اور باد اور يا پانى مراد نطفه سے هے اور تبيان مين ابن عباس رضى الله عنه سے منقول هے كه ابتدا پيدائش مين خدا تعالى نے ايك جوهر كو پيدا كيا اور هيبت كى نظر اوس پر ڈالى كه وه پگهل گيا اور پانى
هوگيا اور بعضى پانى كو اوسمين سے هوا كى طرف پلٹا اوس سے تو ملائكه پيدا كئے اور بعضا اوسمين سے آتش كيطرف منقلب كيا اوس سے جن پيدا كئے اور ايك مقدار كو اوسمين سے خاك بنايا اور اوس سے
آدمى اور تمام حيوانات پيدا كئے اور پانى اصل سب كى هے كه سبكو پانى سے پيدا كيا هے فَمِنْهُمْ پس بعضا اونمين سے مَّنْ يَّمْشِىْ وه هے كه چلتا هے عَلٰى بَطْنِهٖ اوپر پيٹ اپنے كے جيسے سانپ
اور مچهلى وَمِنْهُمْ اور بعضا اونمين زمين پر چلنے والون مين سے مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وه هے كه چلتا هے اوپر دو پاؤن كے جيسے آدمى اور مرغ وَمِنْهُمْ اور بعضا اون مين سے مَّنْ يَّمْشِىْ وه هے
كه چلتا هے عَلٰٓى اَرْبَعٍ اوپر چار پاؤن كے كه دو تو هاتهه هين اور دو پاؤن هين جيسے اونٹ اور گهوڑا اور بيل اور جو چار سے زياده پر چلتا هے مثل مكڑى اور كنكهجورے كے وه اسى مين داخل هے
اسواسطے كه اعتماد وقت چلنے كى اكثر چار هى پر هوتا هے يَخْلُقُ اللّٰهُ پيدا كرتا هے خدا مَا يَشَآءُ جو چاهتا هے اون چيزون مين سے كه مذكور هوئين اور اون چيزون مين سے كه نهين مذكور هوئى
هين مختلف طرح كى شكل مين اور هيئت مين اور افعال مين موافق مشيت اپنى كے اِنَّ اللّٰهَ تحقيق كه خدا عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ اوپر هر چيز كے قَدِيْرٌ قدرت ركهنے والا هى جو چاهى پيدا كرے
اور فرماتا هے كه لَقَدْ اَنْزَلْنَآ البته تحقيق نازل كيا هى همنے اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ نشانيون روشن اور ظاهر كى گئى كو اشيا كى حقيقتون كے واسطے اور طرح طرح كى دليلون كے واسطے وَاللّٰهُ
يَهْدِىْ اور خدا هدايت كرتا هے بواسطه توفيق اور لطف كے مَنْ يَّشَآءُ جسكو چاهتا هے اپنى قدرت كى نشانيون مين تامل كرنيوالے كو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راه سيدهى كے
كه وه راه دين اسلام كى هے اور پايه كه آخرت مين خدا بهشت كيطرف راه بتلائے بهشتيون كو كهتے هين كه درميان بشر منافق اور يهودى كے نزاع واقع هوا يهودى نے كها كه چل مقدمه اپنا محمد صلعم
كے پاس ليجائين جو فيصله وه كردين منظور هے اور منافق نے كها كه نهين كعب بن اشرف يهودى كے پاس چلين اوسكا فيصله منظور هے خدا تعالى نے يهه آيت نازل كى چنانچه فرماتا هى كه وَيَقُوْلُوْنَ
اور كهتے هين منافق كه اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ايمان لائے هم ساتهه خدا كے وَبِالرَّسُوْلِ اور ساتهه پيغمبر كے وَاَطَعْنَا اور فرمانبردارى كى هے همنے اون دونو كى ثُمَّ يَتَوَلّٰى پهر پهر جاتا هى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ ايك فرقه اونمين سے كه حكم حق كو نهين قبول كرتے هين اور اوس سے انكار كرتے هين مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پيچهے اوس اقرار اور اظهار ايمان كے وَمَآ اُولٰٓئِكَ اور نهين هين وه لوگ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ايمان لانيوالے حقيقت مين كه پيغمبر كے حكم سے راضى نهين هوتے هين وَاِذَا دُعُوْٓا اور جسوقت بلائے جاتے هين اِلَى اللّٰهِ طرف خدا كے وَرَسُوْلِهٖ اور پيغمبر اوسكى
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاكه حكم كرے وه پيغمبر درميان اونكے تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اوسوقت ايك فرقه اونمين سے مُّعْرِضُوْنَ منه پهيرنوالے اور انكار كرنيوالے هين محكمه مقدسه سے
وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ اور اگر هووے واسطے اونكے حق كسى كے اوپر تو يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ آتے هين وه طرف اوس پيغمبر كے مُذْعِنِيْنَ فرمانبردارى كرنيوالے هوكر يهه حال واقع هوا هے يعنى اگر وه
جانين كه همارى واسطے دوسرے پر حكم هوگا تو بے تامل حضرت كى محكمه مين حاضر هوتے هين فرمانبردارى كرنيوالے هوكر اور اگر جانين كه حكم همارے اوپر هوگا تو رسول خدا كے محكمه مين
جانا قبول نهين كرتے هين پس الله تعالى از روئے انكار فرماتا هے كه اَفِىْ قُلُوْبِهِمْ كيا بيچ دلون اونكے كے مَّرَضٌ بيمارى هے نفاق كى كه وه شك كرتے هين نبوت مين خاتم النبيين كى
كه اوسكے محكمه مين مقدمه اپنا دائر نهين كرتے هين اَمِ ارْتَابُوْٓا يا شك كيا هے اونهون نے حقيقت مين كه همارے رسول كو وه پيغمبر هى نهين جانتے هين اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ
اللّٰهُ يا ڈرتے هين وه اس سے كه ظلم كريگا خدا احكام مين عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ اوپر اونكے اور پيغمبر اوسكا كه رجوع كريگا وه پيغمبر حق سے طرف باطل كے اور انصاف سے طرف ظلم كے اسواسطے كه اوسكى
محكمه مين نه حاضر هونا نهين تين وجهون مين سے كسى وجهه كے سبب سے هے اب خدا تعالى خود خبر ديتا هے كه ان وجهون مين سے كوئى وجهه نهين هے بَلْ اُولٰٓئِكَ بلكه وه لوگ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ كه وهى ظلم كرنيوالے هين اپنى نفسون پر يا اپنى دعوى واسطے كه وه پيغمبر كے محكمه مين جانے سے راضى نهين هے اسواسطے كه جانتا هى كه حق ميرے طرف هے اور يهه نهين جانتا هے اپنے تئين باطل
جانكر اور آنحضرت تو نكا منافق حق پر نازل هوتا جسكا كه يهودى سے نزاع تها بيضاوى وغيره مين لكها هى اور دوسرى روايت بيضاوى مين يهه هے كه على ابن ابيطالب كا جهگڑا مغيره بن وائل

سے تہاز مین کی بابت رعیرہ نے پیغمبر خدا کی محکمہ مین جانیسے انکار کیا یہ آیتین مغیرہ کے شان مین نازل ہوئین او بلخی نے حکایت کی ہی کہ درمیان علی ابن ابیطالب کے اور عثمان کے ایک زمین مین جھگڑا
تہا کہ عثمان نے علی سے زمین خریدی تہی او بعد اسکے اس مین سے پتہر نکلے او عثمان نے اس عیب کے سبب سے اس زمین کا واپس کرنا چاہا علی نے وہ زمین نہ لی اور کہا کہ میرے او تیرے درمیان
جناب رسولخدا صلعم جو حکم کرین وہ منظور ہی حکم بن ابی العاص نے عثمان سے کہا کہ اگر تو پیغمبر کو حاکم کریگا تو وہ اپنی چچا کے بیٹے کیواسطے حکم دیگا اسکو تو اس مقدمہ مین حاکم مقرر نکر او قریب ہی حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے او حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ درمیان امیر المومنین علیہ السلام او عثمان کی ایک باغ مین جھگڑا تہا حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہم راضی ہین حکم
رسولخدا صلعم مقدمہ مین حاکم کرین عبد الرحمن بن عوف نے عثمان سے کہا کہ اس مقدمہ مین رسولخدا کو حاکم نکر اسلئے کہ وہ اس مقدمہ مین علی کیواسطے حکم دیوینگے تیرے اوپر لیکن تو ابن شیبہ یہودی کو
حاکم مقرر کر عثمان نے حضرت علی سے کہا کہ ہم تو کسی سے راضی نہین ہین سوائے ابن شیبہ یہودی کے ابن شیبہ نے عثمان سے کہا کہ تم امین نہین جانتے ہو رسولخدا کو وحی آسمانی پر او حکمون مین
اسی متہم کرتے ہو کہ وہ نہ انصاف کریگا اللہ تعالے نے یہ آیتین نازل کین آور کہتا ہون مین کہ اگر عثمان نے نبوت مین شک کیا تو بعید نہین ہے حضرت عمر نے بھی صلح حدیبیہ مین حضرت کی نبوت
مین شک کیا تہا چنانچہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین بروایت واقدی لکھتا ہی کہ عمر نے کہا کہ دخلنی امر عظیم یعنی داخل ہوا مجھہ مین ایک امر عظیم کہ وہ شک تہا نبوت مین بروز
صلح حدیبیہ او مفتاح الفتوح مین لکھا ہی کہ عمر نے کہا کہ مینے اس روز ایسا شک کیا کہ جب سے اسلام لایا تہا کبھی ایسا شک نہین کیا او تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالے سورہ فتح مین آئیگی و حضرت فرماتا ہے
انما کان سوائے اسکی نہین کہ ہی قول المومنین قول ایمان لانیوالون کا اذا دعوا جبتو کہ بلائے جائین وہ الی اللہ طرف خدا کی ورسولہ او پیغمبر اسکے لیحکم بینھم تا کہ حکم
کرے وہ پیغمبر درمیان انکی ان یقولوا یہ کہ کہتے ہین وہ مومنین سمعنا سنا ہمنے بلانا تیرا واطعنا او فرمانبرداری کی ہمنے اگرچہ حکم تیرا ہمارے اوپر ہو یا ہمارے واسطے ہو او ہم ہر طرح سے تابعدار
او راضی ہین اُن مومنین کے حق مین جو کہ ایسا کہتے ہین خدا تعالے فرماتا ہی کہ واولئک اور وہ گروہ مومنین کے ہم المفلحون وہی ہین رستگاری پانیوالے اور مراد کو پہنچنے والے
ہین او حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت شان مین امیر المومنین علیہ السلام کی ہے اور وہ جناب اس آیت سے مراد ہین ومن یطع اللہ او جو کوئی کہ فرمانبرداری
کرے خدا کی فرائض او احکام مین ورسولہ او پیغمبر اسکے کی جو کہ وہ فرماوے ویخش اللہ اور ڈرے خدا سے اسکی نافرمانی کرنے مین ویتقہ او خوف کرے اس سے اسکی احکام کی ترک کرنے مین
او پرہیزگاری اختیار کرے گناہون سے فاولئک پس وہ لوگ کہ جو موصوف ان صفات ہین ہم الفائزون وہی مراد کو پہنچنے والے ہین او نعمت دائم کو پانیوالے ہین ویتقہ کو
ابو جعفر نے او قالون نے نافع سے آور یعقوب نے بکسر قاف اور بکسر ہا پڑہا ہے او ابو عمر اور حمزہ نے بکسر قاف اور سکون ہا پڑہا ہے او حفص نے بسکون قاف او کسر ہا پڑہا ہے اور باقیون نے
کسر قاف او اشباع ہا کا پڑہا ہے او بعضے کہتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اپنے زمانہ کے علما سے کہا کہ مجھکو کوئی ایسی آیت بتلاؤ کہ عمل کرنا اسپر کافی ہو اور سوائے اسکی او آیتون کی احتیاج نہو ان علما نے
اس آیت مذکورہ پر اتفاق کیا اسنے انکار کیا او قسم کہائی کہ اگر ہمکو تم حکم کرتے تو ہم اپنی مال اور شہر کو چہوڑ دیتے لیکن اس آیت پر عمل نہین ہوتا او صحیح یہ ہے کہ نہین لوگون کے حق مین
ہین کہ جنکی حق مین پہلی آیتین پیغمبر خدا کی محکمہ مین نہ جانیکی سبب سے نازل ہوئی تہین یہ بہی انہین کے حق مین نازل ہوئی ہین او وجہ اسکی یہ ہی کہ جسوقت خدا تعالے نے انکی کراہت کی
اپنی حکم سے بیان کی تو اُن لوگون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر تو حکم کرے ہمکو کہ اپنی مالون او گہرون کو چہوڑ کر نکلجاؤ تو ہم ایسا ہی کرین اللہ تعالے نے یہ آیت
نازل کی واقسموا باللہ او قسم کہائی انہون نے ساتھہ خدا کے جہد ایمانہم سخت ترین قسمون اپنی کا بہت کوشش کرکے او جہد مفعول مطلق ہے یجہدون محذوف کا مراد یہ ہی
کہ بڑی سخت قسمین انہون نے کہائین کہ ہم فرمانبرداری مین کبھی قصور نکرینگے او ہمیشہ ثابت قدم رہینگے اور یہ قول ہے اُن لوگون کا لقسم لئن امرتہم البتہ اگر حکم کرے تو انکو مال او گہر
سے باہر ہو جانیکا او انکو چہوڑ کر جہاد مین متوجہ ہونیکا تو لیخرجن البتہ باہر نکلجاوین وہ اور ایک لحظہ دیر نہ کرین وہ اب خدا تعالے انکی قسمون کا جواب دیتا ہی کہ قل کہہ تو اے
محمد صلعم کہ لا تقسموا قسمین کہاؤ تم جہوٹی طاعۃ معروفۃ یہ مبتدا ہے او خبر اسکی محذوف ہے کہ اصل مین یہ طاعۃ معروفۃ اولی من ان تقسموا ہے یعنی فرمانبرداری
نیک بخلوص دل بہتر ہے اس سے کہ قسمین کہاؤ تم جہوٹی او یا یہ کہ وہ خبر ہے مبتدا محذوف کی او اصل مین وہ یہ ہے کہ المطلوب منکم طاعۃ معروفۃ یعنی طلب کی گئی تمسے فرمانبرداری
نیک ہے کہ جو نیت خالص سے ہو وے مثل او مومنین کے کہ جیسے تم ظاہر مین ہو ایسے ہی باطن مین بہی ہو جاؤ او قسمین کہانے سے کیا فائدہ ہے ان اللہ تحقیق کہ خدا خبیر
بما تعملون خبردار ہے ساتہہ اس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ظاہر تمہارا تمہارے باطن کے موافق نہین ہے اور خدا تمہاری نیت کو خوب جانتا ہی اور اب خدا تعالے انکو طاعت کا
اور فرمانبرداری کا حکم کرتا ہی کہ قل کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اطیعوا اللہ فرمانبرداری کرو تم خدا کی خالص نیت سے واطیعوا الرسول اور فرمانبرداری
کرو تم پیغمبر خدا کی صفائی قلب سے فان تولوا پس اگر پہر جائین وہ فرمانبرداری سے تو فانما علیہ پس سوائے اسکی نہین کہ اوپر اس پیغمبر کے ہے ما حمل وہ چیز ہے کہ رکہی گئی ہے
اسپر کہ وہ پہنچانا احکام خدا کا ہی اور سوائے اسکی اسپر کسیطرح کا الزام نہین ہے اور جو خدا کی یہان سے حکم آتا ہی وہ بیان کر دیتا ہے وعلیکم ما حملتم اور اوپر تمہارے ہی وہ چیز کہ
او ٹہا دی گئی ہو تم فرمانبرداری اور طاعت کو کہ جسکی تم تکلیف دئی گئی ہو یعنے تمہارا پہر جانا فرمانبرداری سے اسکو کچہ ضرر نہین کرتا ہی بلکہ اسکا ضرر تمہارے ہی نفسون پر ہے

اور تمکو ذمہ جو کچھ تہا وہ تو تمنکو عہدہ سے باہر نکل گیا ہی وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ اور اگر فرمانبرداری کروگے تم اُس پیغمبر کی تَھۡتَدُوۡا ہدایت پاؤگے تم اگر اُسکے حکم کو مانوگے وَمَا عَلَی × الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ہی ظاہر احکام خدا کا دعوی نبوت کے ساتہہ معجزات دکہلا کر مطابق اپنی دعوے کے سو انہی سب کردیا ہی اور جو کچہہ تمپر ہے وہ باقی ہی پس اگر تم بہی اُسکو ادا کردو اور تمہپر ثابت قدم رہو اُسکا ثواب تمکو ملیگا اور اگر روگردانی کروگے تو عذاب مین گرفتار ہوگے اور اب اللہ تعالی واسطے تسلی خاطر مومنین کے فرماتا ہی کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وعدہ کیا ہی خدا نے اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین وہ تم مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے نیک کہ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ البتہ جانشین کریگا اُنکو فِی الۡاَرۡضِ بیچ زمین کے کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ جیسے کہ خلیفہ اور جانشین کیا ہی اون لوگون کو کہ پہلے اُنسے تہے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ کو بعد ہلاک ہونے جابرہ کے یعنے جیسے کہ اُنکو مالک اور وارث کیا تہا زمین کا ایسے ہی تمکو مالک اور وارث اُسکا کریگا وَلَیُمَکِّنَنَّ اور البتہ قدرت اور قوت دیویگا لَہُمۡ واسطے اُنکے دِیۡنَہُمۡ دین اُنکے کو الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وہ دین کہ پسند کیا ہے واسطے اُنکے یعنے دین اسلام کہ سب دینون پر اُسکو غالب کریگا وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ اور البتہ بدل دیگا اُنکو مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ پیچھے ڈر اُنکے سے کہ دشمنون سے رکہتے ہین اَمۡنًا امن کو یعنے خوف کو امن سے بدل دیگا کہ سوا امن کے خوف کسیطرح کا ہووے کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ عبادت کرینگے مجہکو کل بعد کے لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا نہ شریک کرینگے وہ ساتہہ میرے کسی چیز کو وَمَنۡ کَفَرَ اور جو کوئی کہ کفر کرے کہ مرتد ہو جاوے اور اس نعمت کی ناشکری کرے بَعۡدَ ذٰلِکَ بعد اسکے تو فَاُولٰٓئِکَ پس وہ لوگ مرتد ہونیوالے یا کفران نعمت کرنیوالے ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ وہی ہین باہر ہوجانیوالے حکم خدا سے مرتد ہو کر اس آیتمین اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم کے صحابہ کے حق مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جمیع امت خاتم النبیین کی شان مین ہے اور اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت آل محمد کے حق مین ہے اور حضرت زین العابدین علیہ السلام نے یہ آیت پڑہی اور فرمایا کہ وہ لوگ قسم ہی خدا کی شیعہ ہمارے ہین کہ خدا تعالے اُنکے ساتہہ یہ کریگا ایک مرد کے سبب سے کہ وہ مہدی اس اُمت کا ہی اور وہ مہدی وہ شخص ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگر نہ باقی رہیگا دنیا مین مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا خدا اُس روز کو کہ ظہور کرے ایک مرد عترت میری سے کہ نام اسکا تو نام میرا ہی اور کنیت اُسکی کنیت میری ہے پر کردیگا زمین کو عدل اور انصاف سے بعد اسکے کہ پر کی جاوے ظلم اور جور سے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے بہی یہی فرمایا ہی کہ مراد اس سے عہد دولت صاحب الزمان علیہ السلام ہے پس مراد الذین آمنوا وعملوا الصالحات سے پیغمبر خدا اور اُنکی اہلبیت ہین اور اُنکے واسطے بشارت ہے جانشین ہونیکی کمال قدرت اور امنی سے شہرون اور ملکون مین اور دور ہونا خوف کا اُنسے زمانہ مہدی مین پس مراد کما استخلف الذین من قبلہم سے تفویض کرنا خلافت کا ہی مثل تفویض کرنے خلافت کے آدم اور داؤد اور سلیمان کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول حقتعالے کا کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کہ آدم کے حق مین ہے اور یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض کہ داؤد کے حق مین ہے اور فقد آتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمۃ وآتیناہم ملکا عظیما کہ سلیمان کے حق مین ہے یعنے جیسا کہ مالک اور وارث زمین کا اُنکو کیا تہا ایسا ہی اُنکو کریگا مگر اسقدر فرق ہے کہ اُنکا مالک ہونا کامل ہوگا کہ یہ تمام روئے زمین کے مالک ہونگے اور شرک اُنکے زمانہ مین بالکل نرہیگا اور اسپر اجماع ہی اہلبیت علیہم السلام کا کہ یہ امر مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین ہوگا اور اجماع اہلبیت کا حجت ہے بموجب حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی کے اور بجز زمانہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے اور کوئی زمانہ مراد نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اس آیتمین خطاب جمیع مومنین کیطرف ہے جو کہ اُس زمانہ مین تہے اور من کا لفظ منکم مین واسطے بیان کے ہے چنانچہ بیضاوی اور کشاف مین ہے پس اگر غلبہ سے مراد فی الجملہ غلبہ ہے تو وہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ہی حاصل تہا اور صاحب تفسیر بیضاوی آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر مین لکہتا ہی کہ حضرت کے زمانہ مین غلبہ ہوگیا تہا پس ثلثہ کا زمانہ خارج ہوا کہ اُنکا زمانہ اس سے مراد نہوگا چنانچہ بعضے ثلثہ کے زمانہ کو بہی مراد لیتے ہین اور یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کے کہنے سے رسولخدا کا زمانہ اور ثلثہ کا زمانہ تو خارج ہوگیا اسواسطے کہ اُنکے زمانہ مین شرک موقوف نہین ہوا تہا اکثر بلاد مین شرک تہا چنانچہ اب تک شرک چلا آتا ہے اور نہ خوف سب جگہہ سے موقوف ہوا تہا اور اگر بعضی جگہہ کا خوف اور شرک مراد ہو تو یہ ہو نہین سکتا اسواسطے کہ یہ سورہ مدنی ہی جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تہی اُسوقت مدینہ مین نہ شرک تہا اور نہ خوف تہا اور اگر کوئی کافر تہا تو مغلوب اور دبا ہوا تہا پہر وعدہ کرنے سے کیا فائدہ ہی کہ بعضے جگہہ تو اُسوقت بہی خوف اور شرک نہ تہا اور بعضی جگہہ شرک ہونا اور بعضے جگہہ نہونا اجتک موجود ہے کبہی دفع ہی نہین ہوا پس معلوم ہوا کہ مراد دفع ہونے شرک سے کل زمین سے ہے اور وہ اب تک وقوع مین نہین آیا ہی اور ایسا نہین ہو سکتا کہ حکیم علی الاطلاق بعضی جگہہ کی شرک کے دفع کرنیکا وعدہ کرے پس معلوم ہوا کہ تمام زمین کے شرک کے دفع کرنیکا وعدہ ہے اور بعضی علما جو من تبعیضیہ مراد لیتے ہین اُس سے بہی مخالف کا مطلب ثابت نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ اس صورت مین یہ معنے ہونگے کہ بعضے صحابہ مخاطبین مومن صالح ہین اور بعضے نہین ہین اور یا یہ معنے ہونگے کہ مومنین صالحین کہ بعض مخاطبین ہین کل وعدہ کئے گئے خلافت کے ہین نہ بعضے اُنمین سے وعدہ کئے گئے ہین خلافت کا پس زمانہ ثلثہ کا مراد نہوا اور نہیں ہے وہ زمانہ مگر صاحب الزمان علیہ السلام کا کہ اُسوقت نہ کفر اور شرک ہوگا اور نہ خوف کسی کافر کا ہوگا اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہی کہ جسوقت آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نازل ہوئی تو مینے رسولخدا صلعم سے پوچہا کہ یا حضرت خدا اور رسولخدا کو تو مینے جانا اور اُنکی اطاعت کی لیکن اولی الامر کو مینے نہین جانا کہ اطاعت اُنکی بہی مثل

طاعت خدا اور رسول ہے وہ کون لوگ ہین فرمایا کہ وہ خلفا اور ائمہ مسلمین ہین اول اونکا علی ہے اور بعد اوسکے حسن ہے اور بعد اوسکے حسین ہے اور بعد اوسکے علی بن الحسین ہے اور بعد اوسکے محمد بن علی ہے کہ جو توریت مین باقر مشہور ہے قریب ہے کہ ملاقات کریگا تو اوس سے اور جسوقت تو اوس سے ملاقات کرے تو میرا سلام اوسکو پہونچانا اور بعد اوسکے جعفر بن محمد ہے اور بعد اوسکے موسی بن جعفر ہے اور بعد اوسکے علی بن موسی الرضا ہے اور اوسکے محمد بن علی ہے اور بعد اوسکے علی بن محمد ہے اور بعد اوسکے حسن بن علی ہے اور بعد اوسکے محمد بن الحسن ہے ہمنام میرا اور ہم کنیت میرا اور حجت خدا کی زمین پر اوسکی ہاتھ پر خدا تعالی مشارق اور مغارب زمین کو مفتوح کریگا پس معلوم ہوا کہ اون مومنین سے یہہ لوگ مراد ہین اور انکی واسطے وعدہ ہی اور اگر غلبہ سے مراد کل زمین کا غلبہ ہے تو ظاہر ہے کہ رسول خدا کے زمانہ سے آجتک حاصل نہین ہوا اور نہ ہوگا مگر زمانہ مین حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے اور اوس زمانہ مین سب ائمہ علیہم السلام کو قدرت اور قوت ہوگی بعد زندہ ہونے کے یہہ عوض ہے اوسکا کہ انکو اپنے اپنے زمانہ مین بسبب غلبہ اعدا کے قدرت حاصل نہین ہوئی تھی ہر چند خدا مین سب قدرت ہی اگر چاہتا تو اونکو اوسوقت ہی غالب کرتا لیکن مصلحت اوسکی وہ ہی جانی بہت پیغمبر امتون کے ہاتھ سے مقتول ہوئے اور ایذا ئین اونکو دین اور وہ اوتھین ایمان نہ لائین لیکن اوسکی مصلحت ایسی ہی تھی کہ اپنے انبیا کو مغلوب رکہا اور حکم کرتا ہی خدا کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکہو تم نماز کو کہ ہمیشہ اونکی وقتون پر اونکو پڑہو اور کسی نماز کو ترک نکرو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوۃ کو وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی جو حکم کہ وہ فرمائے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تا کہ تم رحم کیے جاؤ بسبب فرمانبرداری پیغمبر کے لَا تَحْسَبَنَّ نہ گمان کر تو اے محمد صلعم یا ای وہ شخص کہ جو قابل خطاب کے ہے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون کو کہ کفر کیا ہے اونہون نے مُعْجِزِیْنَ کہ عاجز کرنیوالے خدا کے ہین وہ عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ خدا تعالی اونکو عذاب نکر سکے خدا سے بچکر وہ کہان جائینگے اور بعضون نے تحسبن کو یاسے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اس صورت مین فاعل اوسکا الذی ہوگا اور دونو مفعول اوسکے معجزین اور فی الارض ہونگے وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جگہہ اونکی دوزخ ہے اور عطف اسکا باعتبار معنی کے تحسبن پر ہے یعنے نہین ہین وہ عاجز کرنیوالے اور جگہہ اونکی دوزخ ہے وَلَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور البتہ بری ہے وہ جگہہ پہرنیکی اور کہتے ہین کہ اسمار بنت ابی مرشد کا ایک غلام تہا اور وہ گہر مین اوقت آیا کہ اسمار اوسوقت ایسی حالت سے تہی کہ نہین چاہتی تہی کہ وہ مجہکو اس حال سے دیکہے اوسنے جناب رسول خدا سے اس امر کی شکایت کی کہ یہہ غلام اور خدمتگار ہمارے گہر مین آتے ہین اور ایسے وقت مین آتے ہین کہ ہمکو آنا انکا مکروہ معلوم ہوتا ہے حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے لِیَسْتَاْذِنْکُمُ چاہئے کہ اذن لیوین تمسے الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وہ لوگ کہ مالک ہوتے ہین اونکو دست راست تمہارے یعنے غلام تمہارے تمسے اذن لیکر گہر مین آئین وَالَّذِیْنَ اور وہ آدمی کہ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ نہین پہونچے ہین احتلام کی عمر کو مِنْکُمْ تم مین سے مراد یہان لڑکون تمیزدار سے ہے خواہ غلام ہون خواہ اپنے اور اپنے لڑکے ہون اور عورتون سے مراد نہین ہے پس لڑکے جو بالغ نہین ہوئے ہین اور وہ اکثر بدون اجازت گہر مین اپنے اور بیگانہ کے چلے جاتی ہین بدون اجازت کے نجائین ثَلٰثَ مَرّٰتٍ تین مرتبہ رات دن مین مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ پہلے نماز صبح کے اوسوقت آدمی خواب سے اوٹہکر خواب کے کپڑے اوتارتا ہی اور بیداری کے کپڑے پہنتا ہے وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ اور جسوقت کہ رکہتے ہو تم کپڑون اپنون کو اوتار کر مِّنَ الظَّهِیْرَۃِ دوپہر کے وقت سے یعنے دن کو دوپہر کے وقت جسوقت کہ تم کپڑے اپنے اوتار کر ارادہ استراحت کا کرتے ہو اوسوقت وہ اطفال تمیزدار اجازت لیکر اندر جائین وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اور پیچہی نماز عشا کے کہ وہ وقت کپڑے اوتار کر خواب کرنیکا ہے ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ یہہ تین وقت ستر ہین واسطے تمہارے کہ ان تین وقتون مین ستر ظاہر ہو جاتا ہے اور ستر سے پردہ کرنا چاہئے اور معنے عورت کے خلل کے ہین اور خلل ایسا جو ہوتا ہی اوسکو چھپانا چاہئے اسیواسطے ستر کو عورت کہتے ہین کہ یہہ خلل ہے پس چاہئے کہ ان تینون وقتون مین لڑکے بہی اذن لیکر آوین کہ یہہ تین وقت تمہارے واسطے ستر ہین اور ثلث عورات خبر ہے مبتدا محذوف کی اور اصل مین ہذہ الاوقات ثلث عورات لکم ہے یعنے یہہ تین وقت ستر ہین واسطے تمہارے لَیْسَ عَلَیْکُمْ نہین ہے اوپر تمہارے وَلَا عَلَیْهِمْ اور نہ اوپر اونکے جُنَاحٌ گناہ نہ اذن لینے مین بَعْدَهُنَّ بعد اون تینون وقتون کے طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ پہرنیوالے ہین وہ اوپر تمہارے واسطے خدمت کے بار بار واسطے کام تمہارے پاس آتے ہین ہر دفعہ وہ تمسے اذن طلب نہین کر سکتے کہ آمد و رفت رکہتا ہے بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بعض تمہارا اوپر بعضے کے کہ خدمت لینے کیواسطے تم اونکے پاس جاتی ہو اور وہ خدمت کرنیکو تمہارے پاس جاتی ہین اور ایسے ہی لڑکے واسطے کسی کام تمہارے پاس آتے جاتے ہین کہ تم اونکی پرورش کرتے ہو کَذٰلِکَ ایسے ہی یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ بیان کرتا ہی خدا واسطے تمہارے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حق کی اور احکام شرع کے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور خدا جاننے والا ہی بندون کی مصلحت کا حَکِیْمٌ حکمت والا اور حکم کرنیوالا طریقون آداب کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ان تین وقتون مین تو غلام اور لڑکے اذن طلب کرین جو کہ بالغ نہین ہوئی ہین جیسے حکم کیا ہی خدا نے اور جو کوئی کہ بالغ ہووے تم مین سے وہ داخل ہووے اپنی مان اور بہن اور خالہ وغیرہ پر جو کہ محرم ہین مگر اذن لیکر اور وقت اذن لینے کے سلام کرین کہ یہہ فرمانبرداری خدا کی ہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ خدا تعالے نے منع کیا ہی کہ کوئی بدون اذن ان تین وقتون مین جائے نہ باپ اور نہ بہن اور نہ مان اور نہ خادم اور خدا فرماتا ہی کہ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ اور جسوقت پہونچین لڑکے تم مین سے الْحُلُمَ احتلام کو یعنے کہ وہ بالغ ہو جائین اور احتلام انکو ہونے لگے فَلْیَسْتَاْذِنُوْا پس چاہئے کہ اذن لیوین وہ سب وقتون مین جسوقت آنیکا ارادہ کرین

ع

۱۴۴

کما استاذن الذین جیسے اذن لیا ہے اون لوگون نے کہ بالغ ہوئے ہین من قبلہم پہلے اون کے اور بے اذن وہ نہین جاتے ہین پس وہ لڑکے کہ جنکو احتلام ہونے لگا ہے
وہ بہی مردون کے حکم مین ہین جسوقت وہ جائین اذن لیکر جائین کذلک ایسے ہی جیسیکہ یہہ حکم بیان کیا ہے یبین اللہ بیان کرتا ہے خدا لکم ایاتہ
واسطے تمہارے آیتین اپنی واللہ علیم اور خدا جاننے والا ہے تمہارے احوال کا حکیم حکم کرنیوالا ہے جو کچھہ تمہارے واسطے مصلحت ہے والقواعد اور بیٹہہ رہنے والیان
گہرون مین من النساء اللاتی عورتون مین سے جو کہ لا یرجون نکاحا نہین امید رکہتے ہین نکاح کی بسبب بڑے ہونے عمر کے اور موقوف ہونے حیض
کے اونکی طرف کوئی مرد رغبت نہین کرتا فلیس علیہن پس نہین ہے اوپر اونکے جناح کوئی گناہ ان یضعن یہہ کہ رکہدیوین وہ اوتار کر ثیابہن کپڑے اپنے
اوپر کے مثل چادر اور سرپوش کے کہ اوڑہنے کی اوپر ہوتے ہین غیر متبرجات بزینۃ جسوقت نہ ظاہر کرنے والی ہون ساتہہ زینت کے یعنی قصد اونکا
اوپر کے کپڑون کے اوتار کر رکہدینے سی قصد زینت کے دکہلانے کا نہو بلکہ واسطے تخفیف کے کپڑون کو رکہدیوین اور یہہ حال واقع ہوا ہے وان یستعففن واگر
عفت اختیار کرین کہ کپڑون کو اوتار کر نہ رکہین بلکہ اونمین لپٹی رہین تو خیر لہن بہتر ہے واسطے اونکے کیونکہ یہہ تہمت سے بہت دور ہے واللہ سمیع اور اللہ سننے والا ہے اونکی
باتون کو ہمراہ مردون کے علیم جاننے والا ہے اونکی مقصود کا اور کہتے ہین کہ بعضے اصحاب رسول خدا صلعم کہ تندرست تہے وہ اندہون اور لنگڑون اور بیمارون کے ساتہہ کہانا کہاتے
تہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مدینہ کے آدمی اسلام لانے سے پہلے اندہون اور لنگڑون اور بیمارون کے ساتہہ کہانا نہین کہاتے تہے اور اونکو الگ کر کے کہاتے تہے
اور کہتے تہے کہ اندہا کہانے کو دیکہتا نہین ہے اور لنگڑا اچہی طرح کہانے پر بیٹہہ سکتا نہین ہے اور بیمار مثل تندرستون کے کہا نہین سکتا ہے اونکے واسطے کہانا علیحدہ کر کے
ایک طرف اونکو واسطے کہانیکے بٹہلا دیتے تہے اور اونکو کہاتے ہوئے دیکہنا گناہ جانتے تہے اور اندہے اور لنگڑے اور بیمار کہتے تہے کہ شاید ہم اونکو اذیت دیتے ہین کہ یہہ ہمکو اپنے
ساتہہ نہین کہلاتے ہین اور ہمکو اپنے سی الگ کر کے کہاتے ہین پس جسوقت رسول خدا مدینہ مین تشریف لائے تو اونہون نے رسول خدا سے پوچہا اور بعضی آدمی جسوقت جہاد وغیرہ سفر مین
جاتے تہے تو اپنے مکانون کی کنجیان انہین اندہون لنگڑون کو یا اور کسیکو دیجاتی تہے اور اونکے واسطے سب طرح سی اجازت گہر مین رہنے اور کہانے پینے کی دیجاتی تہے لیکن وہ لوگ
جنکو کنجیان دیجاتی تہے وہ نہین کہانا کہاتے تہے اونکی غیبت مین اور کہتے تہے کہ اونہون نے ہمکو بطیب خاطر اجازت نہین دی ہے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ جسوقت اپنی قریبون اور یگانون کے
گہر جاتے اور اوسوقت اونکی دسترخوان پر کہانا رکہاجاتا اور صاحب خانہ اونکی ضیافت کرتے تو یہہ قبول نکرتے ان سب صورتون کے واسطے خدا تعالی نے اجازت دی اور آیتین نازل
کین چنانچہ فرماتا ہے کہ لیس علی الاعمی حرج نہین ہے اوپر اندہے کے کوئی گناہ ولا علی الاعرج حرج اور نہ اوپر لنگڑے کے ولا علی المریض اور نہ اوپر بیمار کے حرج
کوئی گناہ کہ وہ تمہارے ساتہہ کہاوین ولا علی انفسکم اور نہ اوپر نفسون تمہارے کے گناہ ہے ان تاکلوا یہہ کہ کہاؤ تم من بیوتکم گہرون اپنے سی یعنی کہ تمہاری
عیال اور فرزند مین اور فرزندون کے گہر بہی اسمین داخل ہین بحکم حدیث انت ومالک لابیک کہ یعنی تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرے کے ہے اور باپ بے اجازت فرزند کے
اوسکے گہر مین سے کہانا کہا سکتا ہے اور حدیث مین ہے کہ تحقیق پاکیزہ تر کہانا وہ ہے کہ مرد اپنے ہاتہہ کی کمائی سے کہائے اور تحقیق فرزند بہی اوسکی کمائی مین سے ہے
اور اسیواسطے آیت مین ذکر بیوت اولاد کا نہوا اور فرماتا ہے خدا کہ او بیوت اباءکم یا گہرون باپون اپنے کے سے او بیوت امہاتکم یا گہرون ماؤن اپنیون کے
سی او بیوت اخوانکم یا گہرون بہائیون اپنون کے سے او بیوت اخواتکم یا گہرون بہنون اپنیون کے سی او بیوت اعمامکم یا گہرون چچاؤن اپنون کے سے او بیوت
عماتکم یا گہرون پہوپہیون اپنیون کے سے او بیوت اخوالکم یا گہرون ماموؤن اپنون کے سے او بیوت خالاتکم یا گہرون خالاؤن اپنیون کے سی او ما ملکتم
مفاتحہ یا اوسکے گہر سے کہ مالک ہوئے ہو تم کنجیو اوسکی کو ان سب رشتہ دارون کے گہرون مین سے اگر بہوک ہو تو بدون اجازت کے کہا سکتے ہین اور جسکے گہر کی نگہبانی ہو
اور اوسکی کنجی اپنی پاس رکہتے ہو تو اوسکے گہر مین سے بہی اگر بہوک لگی تو موافق حاجت کے کہا سکتے ہو لیکن زیادہ اوس سے اجازت نہین ہے اور نہ اوسکے کہانیکو بگاڑو اور خراب کرو اور ائمہ
معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ نہین مضایقہ ہے ان لوگون کے گہر کے کہانے مین بقدر حاجت کے اور بیجا کہانیکو خرچ نکرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسکے
ہاتہہ مین کنجی ہے وہ وکیل اوسکا ہے اوسکے مال مین کہ حفاظت اوسکی کرتا ہے اور بدون اذن کے کہا سکتا ہے جب تک کہ کہانیکو بگاڑے نہین اور بیجا خرچ نکرے اور دوسری روایت
مین اون حضرت سے منقول ہے کہ یہہ آدمی کہ جنکا ذکر خدا تعالی نے قرآن مین کیا ہے اونکے گہرون مین بے اذن کہا سکتا ہے مثل کہجور کے اور سالن کے اور ایسے ہی عورت اپنے شوہر کے گہر مین بدون
اذن کہا سکتی ہے لیکن سوا اسکے اور کہانا بدون اذن نچاہیئے او صدیقکم یا دوستون اپنون کے گہرون مین سے یعنی دوست کے گہر مین بہی اگر بہوک لگی تو کہانا کہا وے بدون
اذن کے اور جناب صادق علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ کیا مراد ہے او صدیقکم سے فرمایا کہ وہ واللہ یہہ ہے کہ کوئی مرد اپنے دوست کے گہر مین داخل ہو اور بغیر اذن اوسکے گہر مین کہانا کہانے
مین شبہہ نہین ہے کہ دوست اگر دوست کے گہر مین سے کہانا کہاتا تو دوست بہت خوش ہوتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ربیع بن خثیم کا ایک دوست تہا وہ اسکے گہر مین گیا اور وہان سے کہانا لیکر کہایا

جسوقت ربیع آیا تو اسکی لونڈی نے ربیع کو خبر کی کہ اس شخص نے کہا یا مانا ہے کہا ہے ربیع نے کہا کہ اگر تو سچ کہتی ہے تو مینے تجھکو آزاد کیا اور ایسے ہی کہتے ہین کہ فتح موصلی اپنے دوست کے دروازہ پر گیا
او دوست اسکا گھر مین جا نہ تھا اسکی تھیلی کو لونڈی سے طلب کر کے دو درہم اسمین سے نکال لئے اور تھیلی لونڈی کو واپس کر دی جسوقت وہ دوست اسکا گھر مین آیا او دو درہم کے لینے کا
حال سنا تو خوش ہو کر لونڈی کو آزاد کیا ہے۔ یاران بجان مضایقہ باہم نمیکنند + آخر کسی مال جدائی چرا کنند + بسیار جہد و جہد بباید کہ تا کسی + خود را بہ آدمی صفت آشنا کنند +
اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی مدینہ منورہ مین ایسے تھے کہ تنہا بدون ہمراہی مہمان کے کہانا نہین کہاتے تھے اور کہتے ہین کہ بعضے ایسے تھے کہ جماعت کے ہمراہ کہانا کہانیکو برا جانتے تھے خدا تعالی نے یہ آیت نازل
کی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ نہین ہے اوپر تمہارے گناہ اَنْ تَاْکُلُوْا یہ کہ کہاو تم جَمِیْعًا جسوقت کہ جماعت مین ہو تو ملے ہوئے ہو یہ حال واقع ہوا اَوْ اَشْتَاتًا یا متفرق ہو کر الگ الگ
فَاِذَا دَخَلْتُمْ پس جسوقت کہ داخل ہو تم بُیُوْتًا گہرون مین کسی گہر ہو تو فَسَلِّمُوْا پس سلام کرو تم عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ اوپر نفسون اپنے کی یعنی اوپر ہم مذہبون اپنون کے کہ وہ بمنزلہ نفسون
تمہارون کے ہین کہ المؤمنون کنفس واحدۃ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ گہر کے لوگون پر سلام کر جسوقت کہ تو اس گہر مین داخل ہووے پہر وہ تجھکو جواب مین سلام کے سلام کرینگے یہ سلام
تیرا اوپر نفس تیرے کی ہے اور دوسری روایت مین ان حضرت نے فرمایا ہی کہ جسوقت داخل ہو کوئی مردم مین سے اپنے گہر مین پس اگر کوئی گہر مین ہووے تو انپر سلام کرے اور اگر گہر مین کوئی نہ ہووے تو پس چاہئی کہ کہے
السلام علینا من عند ربنا یعنی سلام اوپر ہمارے نزدیک پروردگار ہمارے سے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ سلام کرتا ہے نزدیک خدا کے سے سلام کے معنے دعا کے ہین یعنے قبول ہونا دعا
کا ہے نزدیک خدا کے سے مُبٰرَکَۃً برکت کیا گیا اور کثیر الخیر یعنی امید رکہنی اس سے زیادتی خیر اور ثواب کی اور بعضے کہتے ہین کہ سلام خدا کی طرف سے معنے اسکے یہ ہین کہ سلامت رکہے تمکو خدا آفات
سے اور نگاہ رکہے طَیِّبَۃً پاکیزہ اور خوش کہ نفس جسکے سننے سے خوش حال ہو اور یا یہ کہ موجب خوش عیشی کا ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ سلام نام ہے خدا کے
نامون مین سے پس ظاہر کرو تم اسکو درمیان اپنے کہ آدمی جسوقت کسی قوم پر گذرے اور انپر سلام کرے اور وہ انکو جواب دیوین تو انپر زیادتی درجہ کی کہتے ہونگے اور اگر وہ جواب نہ دیوین تو ملائکہ کہ
انسے بہتر اور افضل ہین انکو جواب دیوینگے اور منقول ہے کہ سلام کرنیوالیکو اور جواب دینے والیکو سو حصہ ثواب کے دیوینگے نناوے تو سلام کرنیوالیکو اور ایک جواب دینے والیکو واسطے کہ اسنے ابتدا اسلام
کی کی تہی اور باعث اسکا ہوا کہ جواب دینے والے سے خیر صادر ہوئی کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنے جیسے کہ سلام کو بیان کیا یُبَیِّنُ اللّٰہُ بیان کرتا ہے خدا لَکُمُ الْاٰیٰتِ واسطے تمہارے آیتین حکم اپنے کے
لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ تم سمجہو دین کے علمون کو اور ثواب کو حاصل کرو اور اب خدا تعالی رسولخدا صلعم کی ہمراہ صحبت رہنے کا حکم کرتا ہے مسلمانون کو کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ایمان
لانیوالے کامل اور صادق الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وہ لوگ ہین کہ ایمان لاوے ساتھ خدا کے وَرَسُوْلِہٖ اور پیغمبر اسکے کے بہ نیت خالص وَاِذَا کَانُوْا اور جسوقت کہ ہوین وہ مَعَہٗ ہمراہ اس
پیغمبر کے عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ اوپر کسی کام جمع کرنیوالے کے یعنے وہ کام کہ جسمین جمع ہونا چاہئے کہ پیغمبر کے پاس سے نہ جانا چاہئی مثل جہاد اور نماز جماعت اور مجلس وعظ کے تو لَمْ
یَذْهَبُوْا نہین جاتے ہین وہ پیغمبر کے پاس سے حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ یہانتک کہ اذن لیوین وہ اس سے تاکہ معلوم ہو کہ کون مومن خالص ہے کہ بدون اذن کے نہین جاتا ہے اور کون منافق اور ضعیف
الایمان ہے کہ بدون اجازت پیغمبر کو تنہا چہوڑ کر چلا جاتا ہی پس جو لوگ کہ پیغمبر کو تنہا چہوڑ کر معرکہ جہاد سے بہاگ جاتے تھے اور نماز جماعت مین پیغمبر کو چہوڑ کر واسطے تماشے لہو لعب کے چلے جاتے تھے
اور پیغمبر خدا کے محفل وعظ مین سے اٹھہ جاتے تھے انلوگون کا ایمان سست تہا اور یہ حال ان لوگون کا ہی جو بڑے نامی صحابہ مشہور ہین جہاد مین سے تو بہاگنا انکا مشہور ہے کہ جنگ احد اور
حنین مین پیغمبر کو اکیلا چہوڑ کر بہاگے اور نماز جماعت مین سے نماز کو توڑ کر چلا جانا انشاء اللہ تعالی سورہ جمعہ مین آویگا اور حضرت کے مجمع مین سے بدون اذن کے اٹھ کر چلا جانا اسی سورہ مین بعد
اسکے خدا تعالی فرمائیگا اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ تحقیق جو لوگ کہ اذن چاہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یہ گروہ وہ لوگ ہین کہ بصدق دل یُؤْمِنُوْنَ
ایمان لاتے ہین بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتھ خدا کے اور پیغمبر اسکے کے پس معلوم ہوا کہ پوچھکر جانیوالا مومن ہے اور جو کوئی پیغمبر سے پوچھکر نہ گیا بلکہ بدون حاصل کرنے اجازت کے چلا گیا وہ ایسا
نہین ہے اور ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ مراد اس سے روز جمعہ ہے کہ جناب سرور کائنات منبر پر ہوتے اور کسیکو ضرورت ہوتی کسی کام کی مثل وضو یا قضائے حاجت یا درد یا بیماری تو
مسجد سے باہر نہ جاتا یہانتک کہ حضرت کے پاس جا کر اشارہ سے اجازت طلب کرتا اور حضرت اسکو اجازت دیتے اور پیغمبر خدا کی محفل قدس مین ٹہیرنا بہت بڑی امور مین سے تہا اسواسطے اذن چاہنے کو جزو
ایمان مقرر کیا اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پس جسوقت کہ اذن چاہین وہ تجہسے لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ واسطے بعضے کام اپنے کے تو فَاْذَنْ پس اذن دے تو لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ
واسطے اس شخص کے کہ چاہے تو انمین سے کہ جسکو جانے تو کہ عذر اسکا بجا ہے نہ ہر کسیکو وَاسْتَغْفِرْ اور بخشش چاہ تو باوجود اجازت دینے کے لَهُمُ اللّٰہَ واسطے انکے خدا سے اسواسطے کہ مقدم کرنا
امر دنیا کا دین کے امور پر اگرچہ عذر سے ہو گویا کہ خالی خلل سے نہین ہے اور یا یہ کہ جماعت مومنین مین سے ایسے وقت مین چلا جانا رسولخدا کی مجلس وعظ سے موجب گناہ کا ہے اسواسطے استغفار کا حکم دیا ہے
انکے واسطے جو حضرت سے پوچھکر جاتے تہے اور عذر بھی معقول رکہتے تہے اور جو آدمی بدون اذن کے چلے جاتے تہے انکا کیا ذکر ہے کہ وہ تو گناہ کبیرہ کے کرنیوالے ہوئے اور خدا تعالی انکو گویا واسطے استغفار کا حکم کرتا ہی جو کہ
اجازت لیکر جاتے تہے نہ ہر ایک کے واسطے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق کہ خدا بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے کہ اذن لیکر جانیوالون کو بخشیگا اگر تو واسطے انکے بخشش چاہیگا اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ یہ آیت حنظلہ بن ابی عیاش
کے حق مین نازل ہوئی ہے جس شب کے صبح کو جنگ احد در پیش تہی اس شب اسکو ایک عورت سے نکاح کیا تہا اور رسولخدا صلعم سے زوجہ کے پاس رہنے کا اذن طلب کیا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ پس جب

وہ شخص اپنی زوجہ کے پاس رہا اور صبح کو بغیر غسل جنابت کئے جہاد مین حاضر ہوا اور کفار سے جنگ کر کے شہید ہوا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین دیکہتا ہون کہ ملائکہ حنظلہ کو آب ابر سے غسل دیتے ہین چاندی کے پیالون
سے درمیان آسمان اور زمین کے اور غسیل الملائکہ اُسکا نام رکہا گیا اور خدا تعالیٰ سب بندون کو حکم کرتا ہے کہ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ نہ کرو تم پکارنے رسول کو بَيْنَكُمْ درمیان اپنے كَدُعَاءِ
بَعْضِكُمْ مانند پکارنے بعضے تمہارے کے بَعْضًا بعضے کو یعنی جیسے کہ تم آپسمین ایک شخص دوسرے شخص کو نام لیکر پکارتا ہے اسطرح پیغمبر کو نہ پکارو کہ اُنکو یا محمد یا ابا القاسم پکارو بلکہ یا رسول اللہ یا نبی
اللہ کہو چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ مجہکو رسول خدا صلعم کا [illegible]
مین انکو یا ابی کہنے مین بہی حضرت کو یا رسول اللہ کہنے لگی جب مینے یہ کہا تو حضرت نے مجہسے منہہ پہیر لیا اور بعد اُسکے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے فاطمہ یہ آیت تیرے واسطے نازل نہین ہوئی اور
نہ تیرے لوگون کے واسطے اور نہ تیری اولاد کے واسطے تو مجہسے ہے اور مین تجہسے ہون اور یہ آیت قریش کے متکبرون کے واسطے نازل ہوئی ہے جو کہ بڑے سخت ہین تو مجہکو یا ابی کہا کر اسطرح سے کہنا
تیرا دلکو زندہ کرتا ہے اور خدا اُس سے راضی ہوتا ہے اور بعضے آدمی پوشیدہ نظر سے جبکہ حضرت کی انجمن اقدس سے چلے جاتے تہے انکی مقدمہ مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِينَ تحقیق جانتا
ہے خدا اُن لوگونکو کہ از روئے کراہت یا بے پروائی سے يَتَسَلَّلُونَ تہوڑے تہوڑے یعنے ایک ایک دو دو چلے جاتے ہین مجلس رسول سے مِنْكُمْ تم مین سے لِوَاذًا نظر بچا کر یعنے بعضے اوٹ مین
بعضے کی ہو کر چلا جاتا ہے یہ کلمہ حال واقع ہوا ہے یتسللون کے ضمیر سے یعنے دوسرے آدمی کے پیچہے پوشیدہ ہو کر چلے جاتے ہین دوسرے کی پناہ مین ہو کر فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ پس چاہیے کہ ڈرین وہ
لوگ کہ يُخَالِفُونَ مخالفت کرتے ہین عَنْ أَمْرِهِ حکم اُس خدا کی سے کہ اُسکی نافرمانی کر کے گناہ کرتے ہین أَنْ تُصِيبَهُمْ یہ کہ پہنچے انکو فِتْنَةٌ کوئی آزمایش کہ جس سے نفاق
انکا ظاہر ہو جاوے یا کوئی بلا اور محنت انکو پہنچے أَوْ يُصِيبَهُمْ یا پہنچے انکو عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک کہ وہ قتل ہونا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا مین تو زبردست
بادشاہ ظالم کو حاکم کرے اور آخرت مین انکے واسطے عذاب دردناک ہے أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ خبردار ہو کہ تحقیق واسطے خدا کے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جو کچہہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے اور سب کے خلق کا
ہے اور وہ سب کا مالک ہے قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ تحقیق جانتا ہے وہ اس امر کو کہ تم اوپر اُسکے ہو اے بندو مخالفت اور موافقت اور نفاق اور خلوص ایمان از زمانہ حال کی اور زمانہ آیندہ مین وَيَوْمَ
يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ اور جس دن کہ رجوع کرینگے وہ طرف اُسکی واسطے جزائے اعمال کے فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا پس خبر کریگا انکو خدا ساتہ اُس چیز کے کہ عمل کیا ہے انہون نے نیک یا بد وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور خدا
ساتہ ہر چیز کے عالم ہے اور اُسکو خوب جانتا ہے پس جسوقت کہ ہر چیز کو جانتا ہے تو احوال منافقین کا اُسپر کیون پوشیدہ رہیگا **سُورَةُ الْفُرْقَانِ** یہ سورہ مکی ہے مگر ابن عباس کے نزدیک
تین آیتین اسکی مدینہ مین نازل ہوئی ہین اور وہ الذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر سے غفور رحیم تک ہین اور کل آیتین اسکی ستتر ہین اور اسحاق بن عمار نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ مجہکو فرمایا ہے اے عمار ترک مت کر تو پڑہنا سورہ فرقان کا کہ جو کوئی ہر شب اس سورہ کو پڑہے حق تعالیٰ ہرگز اُسکو عذاب نکریگا اور اُس سے حساب نلیوے اور منزل اُسکی فردوس اعلیٰ مین ہو

سورۂ الفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تَبَارَكَ بابرکت اور بزرگ ہے یعنی برکت اور خیر اُس سے ہے کہ بندونکی کارسازی اُس سے کرتا ہے الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ
وہ شخص کہ نازل کیا ہے یعنی قرآن کو کہ فرق کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے اور حلال اور حرام کے عَلٰى عَبْدِهِ اوپر بندہ اپنے کے کہ وہ محمد صلعم ہے لِيَكُونَ تا کہ ہووے وہ قرآن یا وہ بندہ لِلْعَالَمِينَ
واسطے عالم کے لوگون کے نَذِيرًا ڈرانیوالا عذاب الٰہی سے الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وہ شخص ہے قرآن کا نازل کرنیوالا کہ واسطے اُسکے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کے کہ جو کچہہ ہے بیچ آسمان اور
زمین کے یا وہ چیز کہ درمیان انکے ہے وہ سب مخلوقات اُسکی ہے اور اُسکے قبضہ قدرت مین ہے جسطرح چاہے تصرف کرے وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور نہین پکڑا ہے یعنی نہین اختیار کیا ہے اُس نے فرزند جیسے نصاریٰ
کہتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہین ہے واسطے اُسکے کوئی شریک بیچ بادشاہی کے جیسے ثنویہ کہتے ہین بلکہ خاص اُسکے واسطے ہے بادشاہی مطلق اور نہ فرزند ہے اُسکے واسطے جو قائم مقام
اُسکا ہو اور نہ کوئی شریک ہے اُسکے واسطے جو برابری اُسکی کرے وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہے اُس نے ہر چیز کو ہر ایک کو علیحدہ ہیئت اور وضع پر فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا پس اندازہ کیا ہے اُسکا اندازہ کرنا
یعنے آمادہ کیا اُسکو واسطے افعال اور خصوصیتون کے جو اُس سے چاہتا تہا مثلاً ہیئت انسان کی واسطے دریافت کرنے اور سمجہنے کے ہے اور گویائی کی کی ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر
فرمایا کہ جانتا ہے تو کہ کیا ہے تقدیر وہ وضع کرنا اجلون کا اور رزقون کا اور بقا اور فنا کا ہے اور قضا کو فرمایا کہ وہ قائم کرنا ذات کا ہے تعیین کے ساتہہ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اور پکڑا ان کفار نے
یعنے اختیار کیا انہون نے سوائے اُس خدا کے آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا ایسے معبودون کو کہ نہین پیدا کر سکتے ہین وہ کسی چیز کو اور کسی شے کے پیدا کرنے پر انکو قدرت نہین ہے وَهُمْ يُخْلَقُونَ
اور وہ پیدا کئے جاتے ہین کہ خدا انکو پیدا کرتا ہے وَلَا يَمْلِكُونَ اور نہین مالک ہین وہ معبود انکے جو بت ہین یعنی نہین قدرت اور اختیار رکہتے ہین لِأَنْفُسِهِمْ واسطے نفسون اپنے کے ضَرًّا ضرر کو دور
کرنیکا وَلَا نَفْعًا اور نہ فائدہ پہونچانیکا پس جسوقت وہ اپنے نفسون سے ضرر کو دور نکرسکیں اور فائدہ اپنے نفسون کو نہ پہنچا سکیں تو دوسرون کے نفسون سے کہ وہ پرستش کرنیوالے انکے ہین کیونکر ضرر کو دور کرسکینگے
اور فائدہ انکو پہنچا وینگے وَلَا يَمْلِكُونَ اور نہین مالک ہین وہ معبود انکے مَوْتًا مرنیکو کہ کسیکو مار ڈالین وَلَا حَيٰوةً اور نہ زندہ کرنیکو مالک ہین کہ کسیکو زندہ کر دین یا جان کسی مین ڈالدین
وَلَا نُشُورًا اور نہ دوبارہ زندہ کر کے اُٹہانیکے مالک ہین جبکہ کوئی کہ ایسا ہو کہ کسی چیز کی قدرت نرکہتا ہو وہ بیشک خدائی سے معزول ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر
ہوئے إِنْ هٰذَا نہین ہے یہ فرقان کہ محمد ہمارے پاس لایا ہے إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ مگر جہوٹ کہ بنالیا ہے اُس محمد صلعم نے اُسکو اپنی جی سے وَأَعَانَهُ اور مدد کی ہے اُسکی عَلَيْهِ اوپر اُسکی قَوْمٌ آخَرُونَ دوسری قوم نے کہ وہ یہودی ہین انکو

وہ پہلے لوگون کے قصے عربی مین نقل کروا دیتے مین اور کبہی کہتی تہے کہ علماء نصاری سے لکہوا لیتا ہی اور کبہی کہتی تہی کہ ایک شخص سے لکہواتا ہی کہ نام اوسکا ابن قبیطی ہی صبح کو اور شام کو
اوس سے نقل کر لیتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مراد اونکی قوم اخرون سے ابو نہیکہ اور جبر او رعداس اور عابس غلام حویطب تہی اور خدا تعالی اون جہٹلانیوالون کے قول
کو رد کرتا ہے کہ فقد جاءو پس تحقیق کہ آئی ہین وہ جہٹلانیوالے قرآن کہ کہتی ہین کہ محمد نے اسکو بنا لیا ہے اور سنا نہین لوگ اوسکی مثل کرتے ہین آئی ہین وہ اس امر مین ظلما ظلم کو اور حق
سے گزر جانے کو کہ کلام اعجاز التیام کو یہودیونکا بنایا ہوا کہتی ہین اور آئی ہین وہ دروغ و زورا اور بہتان کو کہ نسبت اسکی بنانیکی اوس شخص کیطرف کرتے ہین کہ وہ اس سے بالکل بری ہی اور
ظلما و زورا کی تقدیر بظلم و زور ہے وقالوا اساطیر الاولین اور کہا اون جہٹلانیوالون نے قرآن کو کہ قصے پہلون کے ہین کہ جو اون کتابون مین لکہی ہوئی مین اکتتبہا لکہہ لیا ہے
اونکو فہی پس وہ نوشتی تملی علیہ پڑہی جاتے ہین اوپر اوسکے بکرۃ واصیلا صبح اور شام تاکہ یاد کر لیوے اسواسطے کہ خود تو لکہا پڑہا نہیں ہے کہ پڑہ لیوے اور لکہہ لیوے اور جسوقت یاد کر لیتا ہے
تو ہمارے روبرو آ کر پڑہتا ہی اور کہتا ہے کہ یہہ وحی ہے اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ قل کہہ تو ای محمد صلعم اون کافرون کی رد مین کہ انزلہ الذی نازل کیا ہے اوسکو اوس شخص نے کہ یعلم السر
جانتا ہی پوشیدہ کو فی السموات والارض بیچ آسمانون کے اور زمین کے اس سبب سے یہہ کلام خبر دینے والا غیب کا ہی اور جاننا غیب کا خاصہ خدا کا ہی اور تمکو عاجز کر دیا ہی اسکے مثل کے لانے
مین کہ تم ایسا کلام فصیح نہین لا سکتے ہو اور گزشتہ کی اور آیندہ کی خبر دیتا ہی کہ جسکو سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہی پر یہہ قصے پہلون کے کیونکر ہونگے انہ تحقیق کہ وہ خدا کان
غفورا ہی بخشنے والا بندون کے گناہون کا رحیما رحم کرنیوالا گنہگارون کے عذاب مین جلدی نہین کرتا ہی پس اسیواسطے تمہارے عذاب مین بہی جلدی نہین کرتا ہی تمہارے
اس کفر کے بیہودہ باتون پر باوجود کمال قدرت کے اور تمہارے مستحق ہونے عذاب کے وقالوا اور کہا اون کفار نے کہ مال ہذا الرسول کیا ہے واسطے اس پیغمبر کے کہ دعوی تو پیغمبری کے
کرتا ہے اور یاکل الطعام کہاتا ہے کہانیکو جیسیکہ ہم کہاتے ہین ویمشی اور چلتا ہے مثل اور لوگون کے اپنی سودے کے اور جنسون کی خرید اور فروخت کیواسطے فی الاسواق بیچ
بازارون کے اگر دعوی اوسکا صحیح ہوتا تو ہمارا سا حال اوسکا نہوتا لیکن یہہ بسبب اندہی ہونے و قصور کرنے نظر اونکی کے ہے محسوسات مین اسواسطے کہ فرق کرنا پیغمبرون کا اور لوگون
سے امور جسمی مین نہین ہوتا ہے بلکہ وہ امور نفسی اور روحانی مین ہوتا ہی اور یہہ سمجہا کہ نبوت مخالف انسانیت کی نہین ہے بلکہ نبی کو دریافت کرتے ہین اون امور سے کہ جو وہ کرے دوسرے
سے نہو سکین یہہ کہتی تو مثل ہمارے آدمی ہے اور مثل ہمارے چلتا پہرتا ہے اور کہاتا پیتا ہے اور غرض اون مشرکین کی یہہ تہی کہ اگر کوئی پیغمبر ہوتا تو کوئی فرشتہ ہوتا اور جب خود فرشتہ نہوا
تو لولا انزل کیون نہ نازل کیا گیا الیہ ملک طرف اسکی کوئی فرشتہ فیکون معہ پس ہووے وہ فرشتہ ہمراہ اوسکے نذیرا ڈرانیوالا اور مدد کرنیوالا ڈرانے مین پس اگر خود
فرشتہ نہ تہا تو کوئی فرشتہ اوسکے ہمراہ تو ہوتا کہ اسکے دعوی کی تصدیق کرتا اور گواہی دیتا او یلقی الیہ کنز یا ڈالا جاتا طرف اوسکی خزانہ آسمان سے کہ اوسکے سبب سے
قوی دل او رمعاش کے حاصل کرنے سے فارغ ہو جاتا اور آسودگی اور تونگری اوسکو نصیب ہوتی او تکون لہ جنۃ یا ہووے واسطے اوسکی کوئی باغ کہ یاکل منہا کہاوے اوس مین سے
میوون کو اور بل کو فی سوائے عاصم کے نأکل متکلم کا صیغہ پڑہا ہے اور یہہ کلام اونکا بسبیل تنزل اور کہنا کری کہ اول تو چاہیی تہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور اگر خود فرشتہ نہوا تو ہمراہ اوسکے کوئی
فرشتہ اوسکی تصدیق کیواسطے ہوتا اور اگر یہہ بہی نہ تہا تو چاہیی تہا کہ خزانہ اوسکے پاس غیب سے گرتا اور یہہ بہی نہ تہا تو کم سے کم ایسا تو ہوتا کہ اوسکی ایک باغ تو ہوتا کہ اوس سے اپنی بسر اوقات کرتا وقال الظالمون
اور کہا ظلم کرنیوالون نے مثل نضر بن حارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ اور نوفل بن خویلد کے کہ ان تتبعون نہین پیروی کرتے ہو تم الا رجلا مسحورا مگر ایک شخص جادو کیے گئے کی او رسیر کسی نے جادو
کر دیا ہے اوسکی عقل جاتی رہی ہے کہ ایسی بیہودہ دعوی کرتا ہے اب اللہ تعالی حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کہ انظر دیکہہ تو ای محمد صلعم کہ کیف ضربوا کیونکر بیان کیا اونہون نے لک الامثال واسطے تیرے
مثالون کو خلاف واقع کے کیسی کیسی تہمتین بیان کرتے ہین کہ تجہکو مسحور قرار دیا ہے فضلوا پس گمراہ ہو گئے وہ پیغمبر کے پہچاننے سے اور درمیان نبی اور غیر نبی کے اونہون نے فرق نکیا فلا یستطیعون
سبیلا پس نہین قدرت رکہتے ہین کسی راہ کی کہ تجہکو الزام دے سکین و مطعون کر سکین کسی امر مین بجز دروغ اور بہتان کہنے کے تجہپر یا یہہ کہ طریق ہدایت کو نہین پا سکتے ہین تبارک
الذی بزرگ ہے وہ شخص کہ ان شاء اگر چاہی اپنی فضل و کرم سے جعل لک کر دے واسطے تیرے خیرا من ذلک بہتر اوس خزانہ او رباغ سے کہ وہ کہتے ہین جنت ایسے باغون کہ تجری
من تحتہا الانہار جاری ہوویں نیچے درختون اونکے سے نہرین ویجعل لک اور بعضون نے یجعل کو برفع لام پڑہا ہے یعنی اور کر دے خدا واسطے تیرے اگر چاہے قصورا محلون بلند کو اور
ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت مشرکین نے حضرت کو فاقہ کشی کا طعنہ دیا تو حضرت دلتنگ ہوئے اور جبرئیل حضرت پر نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا حقتعالی تمکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ
یہہ لوگ جو کہتی ہین کہ کیا ہے واسطے اس پیغمبر کے کہ کہانا کہاتا ہی اور بازارون مین پہرتا ہے یہی انبیاء سابقین کو بہی کفار نے کہا ہی اور حضرت کی تسلی کیواسطے یہہ آیت نازل کی کہ وما ارسلنا قبلک
من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق جناب رسول خدا فرماتے ہین کہ جسوقت جبرئیل یہہ آیت پڑہ چکے تو شکر کر چہوٹے ہونے لگے یہانتک کہ مسور کے دانہ کی برابر ہو گئے مینی جبرئیل سے کہا کہ ای امین اللہ
تمکو کیا ہوا ہے جو یہہ حال تمہارا ہو گیا ہی کہا کہ یا رسول اللہ ایک دروازہ آسمان کے دروازون سے کہلا ہے کہ پہلے اس سے وہ ہرگز نہ کہولا گیا تہا نہین جانتا ہون کہ واسطے رحمت کی کہلا ہے یا واسطے
عذاب کے اور مین اس خوف سے کہ مبادا کہ عذاب خدا کا اوس جماعت پر نازل ہو کہ جنہون نے تجہپر طعن کیا ہی دل تنگ ہو کر مین ایسا ہو گیا ہون اس عرصہ مین پہر جبرئیل اپنی پہلی حالت پر ہو گئے

اور کہا کہ یا رسول خدا مژدہ ہو تجھکو کہ دروازہ واسطے رحمت کے تجہپر کہولا گیا ہی اور وہ فرشتہ جاتا ہی وہ رضوان ہے داروغہ بہشت کا اور تیری پاس خوشخبری لایا ہے خدا کیطرف سے اس کی کہ خدا تجہسی راضی ہے اسمین رضوان بہی آپہونچا اور جناب رسول خدا کو سلام کیا اور یہہ تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک شئی اور ایک طباق نور کا حضرت کے روبرو رکہا اور کہا کہ یا رسول خدا تیری پروردگار نے کنجی خزانون کی بہیجی ہین اور فرماتا ہی کہ تیرے تصرف مین سبکو مین دیتا ہون بدون اسکے کہ تیرے مرتبہ مین کچہہ کم ہو اور جو نعمت کہ آخرت مین تیری واسطے مین مقرر کی ہی اور تیرے نام زد کی ہے اوسمین برابر پشہ کے نہ گہٹاؤنگا رسول خدا صلعم نے جبرئیل کیطرف دیکہا جیسے کوئی مشورہ لیتا ہی جبرئیل نے طرف زمین کے اشارہ کیا کہ مثل زمین کے طریق عجز اور تواضع اور فقیری کا اختیار کر جناب رسول خدا نے رضوان سے فرمایا کہ اے رضوان مجہکو اسکی احتیاج نہین ہے مین فقیری کو زیادہ دوست رکہتا ہون اور چاہتا ہون مین کہ بندہ صابر اور شاکر ہون رضوان نے سنکر کہا کہ بہت نیک اور موافق بات فرمائی تو نے خدا تعالے تجہکو صواب کو پہونچائے اور آسمان سے ایک آواز آئی جبرئیل نے سر اوٹہا کر دیکہا کہ دروازے آسمان کے کہلے ہوئے ہین زیر عرش تک اللہ تعالے نے بہشت عدن کو وحی کی کہ اپنی شاخ نیچے کو لٹکادے اوسنے شاخ اپنی نیچے کو لٹکائی اور اوسکے خوشہ کی اوپر بالاخانہ دیکہا زبرجد سبز کا کہ جسکے ستر ہزار دروازے تہے یاقوت سرخ کے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا سر اپنا بلند کر اور دیکہو جناب رسول خدا نے سر اوٹہا کر منازل انبیا کے دیکہے اور اپنی منزلین کو سب کے اوپر دیکہا آواز آئی کہ راضی ہوا تو ای محمد صلعم حضرت نے کہا کہ مین راضی ہوا ای پروردگار جو کچہہ کہ تو نے مجہکو عطا کیا شفاعت امت کی مجہکو مرحمت فرما حقتعالی نے قبول کیا اور شفاعت کا اختیار دیا اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر مین آیہ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کی تفسیر مین لکہا ہی فرماتے ہین امام علیہ السلام کہ مینے اپنے باپ علی بن محمد علیہما السلام سے پوچہا کہ کیا جناب رسول خدا صلعم نے یہود اور مشرکین سے گفتگو کی تہی جسوقت اون لوگون نے حضرت پر عتاب کیا تہا فرمایا کہ ہان کئی مرتبہ اور ایکمرتبہ جناب رسول خدا مکہ مین کعبہ کے قریب بیٹہی تہی عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا کہ ای محمد تو نے بڑا دعوی کیا ہے اور ہولناک باتین تو کرتا ہے اور تو گمان کرتا ہی اپنے تئین کہ مین رسول ہون رب العالمین کا اور نہین سزاوار ہی واسطے رب العالمین کے اور واسطے تمام خلقت کے پیدا کرنیوالے کی یہہ کہ تو اوسکا رسول ہووے کہ تو آدمی مثل ہمارے کہانا کہاتا ہے جیسے ہم کہاتے ہین اور چلتا ہے تو بازارون مین جیسے ہم چلتے ہین دیکہہ یہہ بادشاہ روم کا اور بادشاہ فارس کا نہین مقرر کرتے ہین ایلچی رسول کو مگر اوسکو کہ کثیر المال ہو اور اوسکا بڑا مرتبہ ہو اور بہت بڑی بڑی محل اور خیمی اور غلام اور خدمتگار رکہتا ہو اور رب العالمین تو ان سب بادشاہون سے زیادہ ہے کہ یہہ بادشاہ سب اوسکے بندی ہین اور اگر تو رسول ہوتا تو تیرے ہمراہ کوئی فرشتہ ہوتا کہ وہ تیری تصدیق کرتا اور ہمسی کہتا کہ یہہ پیغمبر خدا کا ہے اور اوسکو ہم دیکہتے بلکہ اگر خدا ارادہ کرتا کہ کسی رسول کو ہمارے طرف بہیجی تو کسی فرشتہ کو بہیجتا نہ آدمی کو جو مثل ہمارے ہی نہین ہے تو ای محمد مگر جادو کیا گیا کہ کسینے تجہپر جادو کردیا ہی سو واسطے تو ایسی باتین کرتا ہی اور تو پیغمبر نہین ہے اور سوا اسکے بہت باتین کہین رسول خدا صلعم نے یہہ سنکر فرمایا کہ خداوندا تو خوب سنتا ہی اور تو عالم ہے ہر شی کا اور تو جانتا ہی کہ جو کچہہ تیری بندے کہتے ہین تب خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی وقالوا مالهذا الرسول یاکل الطعام اور رسول خدا صلعم نے اوسکی جواب مین فرمایا کہ ای بندہ خدا کے تو جو کہتا ہے کہ مین کہانا کہاتا ہون جیسے تم کہاتی ہو اور تو گمان کرتا ہی کہ اس سبب سے مین رسول خدا کا نہین ہون پس جان تو کہ حکم واسطے خدا کے ہے کرتا ہی جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور وہ محمود ہی اور نہین ہے واسطے تیرے اور نہ واسطے کسیکے اوسپر اعتراض کرنا کہ یہہ کیون کیا اور کیونکر کیا دیکہہ تو کہ خدا نے کیونکر فقیر کیا بعضے کو اور تونگر کیا بعضے کو اور خوار کیا بعضے کو اور عزت دی بعضے کو اور تندرست کیا بعضے کو اور بیمار کیا بعضے کو اور بزرگ کیا بعضے کو اور کمینہ کیا بعضے کو اور یہہ کل اون لوگون مین سے ہین کہ جو کہانا کہاتے ہین پس فقیر کو نہین چاہیئے کہ کہے تو نے مجہکو کسواسطے فقیر کیا اور تونگر کیا تو نے اورون کو اور نہ واسطے کمینون کے سزاوار ہے کہ کہین تو نے ہمکو کسواسطے بیقدر کیا اور قدروالا کیا اور لوگون کو اور نہ واسطے ناتوانون اور زمین گیرون کے لائق ہی کہ کہین ہمکو تو نے کسواسطے ناتوان اور زمین گیر کیا ہے اور دوسرون کو قوی اور تندرست کیا ہی اور واسطے ذلیلون کے نہین سزا ہی کہ کہین کہ تو نے کسواسطے ہمکو ذلیل کیا اور ہمارے غیرون کو عزت دار کیا اور نہ واسطے بدصورتون کی جائز ہے کہ کہین کہ تو نے ہمکو کسواسطے بدصورت کیا ہی اور دوسرے آدمیون کو خوبصورت کیا بلکہ اگر ایسا کہین تو اپنی پروردگار پر رد کرنیوالی ہون اور اوسکے احکام مین جہگڑنیوالی اور بسبب اسکی کفر کرنیوالے اور لیکن جواب اوسکا واسطے اون اعتراض کرنیوالون کے یہہ ہے کہ مین بادشاہ ہون پست کرنیوالا بلند کرنیوالا تونگر کرنیوالا فقیر کرنیوالا عزت دینیوالا خوار کرنیوالا تندرست رکہنیوالا بیمار کرنیوالا اور تم میرے بندے ہو تمکو سوائے تسلیم اور کچہہ نہین چاہیئے اور فرمانبرداری میرے حکم کی کرتے رہو پس اگر تسلیم کروگے تو میرے بندے مومنین ہوگے اور اگر انکار کروگے تو میرے ساتہہ کفر کرنیوالے ہوگے اور میرے عذاب سے ہلاک ہونیوالے ہوگے بعد اسکی خدا تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ای محمد کہہ تو کہ مین آدمی ہون مثل تمہارے کہ مین کہانا کہاتا ہون اور میری طرف وحی کی جاتی ہی اور خدا تمہارا ایک ہے اور مین آدمی ہون مثل تمہارے لیکن خاص کیا ہی مجہکو پروردگار میرے نے نبوت کے ساتہہ جیسے کہ خاص کیا ہے بعضے آدمیون کو تونگری اور صحت اور خوبصورتی کی ساتہہ سوائے اور آدمیون کے مجہکو جو نبوت کے ساتہہ خاص کیا ہی ویسا ہی انکار نکرو اور تو جو مجہکو کہتا ہے کہ جادو کیا گیا ہے پس مین ایسا کیونکر ہو سکتا ہون اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ تمیز میری بہت صحیح ہے اور عقل میری تم سب کی عقلون سے بالا ہی اور جسروز سے مین پیدا ہوا ہون یہانتک کہ چالیس برس کا ہوا ہون تمنے کوئی مجہہ مین رسوائی اور خواری اور دروغ اور خیانت اور میری بات مین خطا اور میری رائے مین لغزش دیکہی ہے کیا گمان کرتے ہو تم اوس مرد مین جو کہ محفوظ رہی اسقدر مدت تک اپنی نفس کی قوت سے یا خدا کی قدرت سے اور قوت سے اور یہہ ہی مراد ہے قول حقتعالے سے کہ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا اور اضلہ تعالے برای اون گمراہون کے اور جو کچہہ کہ اونکی واسطے آخرت مین مہیا کیا ہے اوسکو بیان کرتا ہی کہ جسکی بلکہ نہ ایسا ہے کہ تیری تکذیب اونہون نے کی ہے اس جہت سے کہ تو کہانا کہاتا ہی بل کذبوا بلکہ تکذیب کی ہے اونہون نے بالساعة ساتہہ قیامت کے اور اوسکو جہٹلایا ہے یعنی مقصود اونکا نبوت کے انکار سے انکار قیامت کا ہی پس جو کہتے ہین کہ کہانا کہاتا ہی اور بازار مین پہرتا ہے یہہ حیلا نکالا ہی اور اصل مین انکار اونکو جزائی اعمال کا ہی پس فرماتا ہی خدا کہ واعتدنا اور طیار کیا ہی ہمنے

لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ واسطے اس شخص کے کہ تکذیب کی ہے اُسنے ساتھ قیامت کے سَعِيْرًا آتش افروختہ کو اور سعیر نام دوزخ کا ہے اور منصرف ہے تانیث کا باعتبار مکان کے ہے اِذَا رَاَتْهُمْ جب وہ
دیکھیگا وہ سعیر اُن منکرین قیامت کو مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ مکان دور سے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک برس کی راہ سے اور بعضے سو برس کی راہ سے اور بعضے پانسو سال کی راہ سے کہتے ہیں کہ آتی
ہے یعنی دور سے وہ آگ دوزخ کی اُن منکرین کو دیکھی تو سَمِعُوْا لَهَا سُنینگے وہ واسطے اُس آتش کے تَغَيُّظًا جوش کرنیکی آواز کو نہایت غصہ سے کفار پر وَّزَفِيْرًا اور چلانیکو وَاِذَآ اُلْقُوْا اور جس وقت
ڈالے جاینگے وہ دوزخی مِنْهَا اُس دوزخ میں سے مَكَانًا ضَيِّقًا مکان تنگ میں جناب رسولخدا صلعم سے منقول ہے کہ فرمایا ہے قسم ہے خدا کی اُس شخص کی کہ نفس میرا اُسکی
قدرت میں ہے کہ دوزخ کو دوزخیوں پر ایسا تنگ کرینگے کہ جیسے میخ دیوار میں ہوتی ہے یعنے کفار کو نہایت جگہ تنگ میں ڈالینگے کہ مُقَرَّنِيْنَ جکڑے ہوئے ہونگے زنجیروں سے یہ لفظ حال
واقع ہوا ہے اور وہ زنجیریں بھی آگ کی ہونگیں کہ اُنسے اُنکے ہاتھوں کو اور گردنوں کو باندھینگے اور ایک دوزخی دوسرے دوزخی سے بندھا ہوا ہوگا پس جب ایسا حال ہوگا تو دَعَوْا پکارینگے وہ دوزخی
هُنَالِكَ ثُبُوْرًا وہاں ہلاکت کو کہ ہائے مری اور یا یہ کہ آرزومند موت کی ہو کر موت کو پکارینگے کہ ہمکو موت آجاتی تاکہ اس عذاب سے ہم نجات پاتے اور یہ ہائے کیسی بڑی خطا ہے اور موت بھی ہوگی
خفا ہے اور ہوئے کیونکر نجات کی صورت اور جبکہ غصہ میں ہو خدا ہے اور جس وقت وہ دوزخی غل مچائینگے اور ہلاکت کو پکارینگے تو فرشتے انسے کہینگے کہ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نہ پکارو تم آجکے دن
ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ہلاکت ایک کو وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا اور پکارو تم ہلاکت کثیر کو یعنی ایکبار فریاد نکرو بلکہ کئی بار فریاد کرو کہ تمکو قسم قسم کی عذاب ہونگی اور ہر قسم کی عذاب میں شدت ہوگی قُلْ کہہ تو اے
محمد صلعم کہ تم جو ہر کافر مجھکو فقر اور فاقہ پر ملامت کرتے ہو اور اس سبب سے مجھپر طعن کرتے ہو اَذٰلِكَ کیا وہ آتش دوزخ خَيْرٌ بہتر ہے اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا بہشت ہمیشہ کی جو کہ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگاری کرنیوالے اور بعضے مفسرین ذلک کا مشار الیہ خزانہ اور باغ کو کہتے ہیں یعنے کیا وہ خزانہ اور باغ دنیا بہتر ہے یا بہشت ہمیشہ کی وہ بہشت کہ
وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگاری کرنیوالے اسکا ہے اور ضمیر عائد موصول کیطرف محذوف ہے یعنی التی وعد المتقون بہا اور بہشت کی تعریف میں خدا فرماتا ہے كَانَتْ لَهُمْ ہے وہ جنت واسطے ان متقیوں کے
جَزَآءً بدلہ اعمال نیک کا وَّمَصِيْرًا اور جگہ پھرنیکی ہے اور متقی اُسمیں رجوع کرینگے لَهُمْ فِيْهَا واسطے انکے بیچ اُسکے ہے مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ جو کچھ کہ چاہینگے وہ ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے كَانَ ہے جو کچھ کہ چاہیں اور
یاد کریں عَلٰی رَبِّكَ اوپر پروردگار تیرے کی وَعْدًا مَّسْئُوْلًا وعدہ سوال کیا گیا یعنی وعدہ سوال کیا گیا کہ خدا نے تو وعدہ جزاء اعمال کا کیا تھا اور متقیوں نے اُس وعدہ کا سوال کیا
کہ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یعنی اور دے تو ہمکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے تو نے ہمسے اور خدا تعالیٰ نے اُسکو وفا کیا اور یا یہ کہ ملائکہ انکے واسطے چاہیں وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ یعنی اور داخل کر تو انکو اے پروردگار ہمارے
بہشتوں میں عدن کی وہ بہشتیں کہ وعدہ کیا ہے تو نے انسے اور دنیا ہے خدا کہ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس دن کہ محشور کریں اور جمع کریں انکو بروز قیامت واسطے جزائے اعمال کے اور حفص نے نحشر کو یا سے
پڑھا ہے یعنی محشور کرے انکو خدا وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اُسکو کہ پرستش کرتے ہیں وہ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے انکو کہ وہ عزیر اور مسیح اور ملائکہ اور کواکب اور بت وغیرہ ہیں جنکی کہ وہ عبادت کرتے ہیں فَيَقُوْلُ
پس کہیگا خدا واسطے اُن معبودوں کے اور ابن عامر نے نقول متکلم کا صیغہ پڑھا ہے یعنی پس کہینگے ہم اُن معبودوں سے کہ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ کیا تمنے گمراہ کیا عِبَادِيْ بندوں میرے کو هٰٓؤُلَآءِ اُنکو اَمْ
هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ یا وہ خود گمراہ ہوئے ہیں راہ سے سبب خلل کرنے نظر صحیح کی اور منہ پھیرنے رہنمائی کی نصیحت کرنیوالے سے اور جس وقت وہ معبود سُنینگے تو قَالُوْا کہینگے وہ کہ سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اور
پاکیزگی سزاوار تیری ہے کہ تجھکو ہم شرکت سے پاک جانتے ہیں مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ نہیں ہے سزاوار واسطے ہمارے اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑیں ہم یعنی اختیار کریں ہم مِنْ دُوْنِكَ سوائے تیرے مِنْ
اَوْلِيَآءَ دوستوں کو مِن یہاں زائدہ ہے واسطے تاکید نفی کی یعنے تیرے سوا ہم کسیکو خدا نہیں جانتے ہیں اور ہمکو کیونکر لائق ہے اور ہمسے کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم کسیکو گمراہ کریں اور اپنی پرستش سے ہم راضی ہوویں
وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ اور لیکن فائدہ دیا ہے تو نے انکو مال سے اور اولاد سے اور عمریں انکی دراز کیں اور صحت بدن انکو عطا کی اور طرح طرح کی نعمتیں انکو دیں وَاٰبَآءَهُمْ اور باپوں انکی کو
حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ یہانتک کہ بھول گئے وہ یاد تیری کو اپنی نفسوں کی خواہشوں کی پیروی کرنے سے اور جو معجزے کہ انبیا لائے تھے از روئے عناد کے انہیں تامل نکیا وَكَانُوْا اور تھے وہ قَوْمًۢا بُوْرًا
قوم ہلاک ہونیوالے اور اب خدا تعالیٰ متوجہ ہو کر معبودوں سے طرف انکی عبادت کرنیوالوں کے کہ وہ مشرک ہیں بحذف قول واسطے انکی الزام دینے کے یعنی ہم کہینگے انکی عبادت
کرنیوالوں سے کہ وہ مشرکین ہیں کہ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ پس تحقیق جھٹلایا اُن معبودوں نے تمکو اے انکی پرستش کرنیوالو بِمَا تَقُوْلُوْنَ ساتھ اسچیز کے کہ کہتے ہو تم کہ تم جو انکو اپنا معبود
قرار دیتے تھے وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم انکے معبود نہیں ہیں اور نہ ہم شریک خدا کے ہیں ہم تو بندہ خدا کے ہیں اور ہمنے انکو گمراہ نہیں کیا ہے فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ
پس نہیں طاقت رکھتے ہیں وہ معبود اور حفص نے تا سے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنے پس نہیں طاقت رکھتے ہو تم اے پرستش کرنیوالو ان معبودوں کے صَرْفًا پھیر دینے عذاب کو
وَّلَا نَصْرًا اور نہ مدد کرنیکو کہ ایک تم میں سے دوسرے کی مدد کرے اور مشہور قراءت غائب کے صیغہ کی ہے یعنے نہیں قدرت رکھتے ہیں وہ معبود پھیر دینے عذاب کے
تمسے اے انکی پرستش کرنیوالو اور نہ مدد کرینگے کہ وہ مدد کرکے تمکو عذاب سے رہائی دلوائیں وَمَنْ يَّظْلِمْ اور جو شخص کہ ظلم کرے مِّنْكُمْ تم میں سے اے بندو کہ شرک کرے
اور گناہوں کو عمل میں لائے تو نُذِقْهُ چکھائینگے ہم اُسکو عَذَابًا كَبِيْرًا عذاب بڑا کہ وہ آتش دوزخ ہے اور اپنے حبیب کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا
اور نہیں بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ رسولوں میں سے کوئی اِلَّآ اِنَّهُمْ مگر تحقیق وہ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ البتہ کہاتے تھے کہانا وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ

اور چلتے تھے وہ بیچ بازاروں کے اور منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یمشون کو بضم یا اور فتح شین مشدد پڑھا ہے یعنی چلائے تھے انکو حاجتین انکی بیچ بازاروں کے اور انہم صفت رسلاً محذوف کی ہے یعنے الا رسلاً انہم یاکلون اور یہ آیت جواب ہے کفار کا جو کہ رسول محمد صلعم کے حق میں کہتے تھے کہ یہ کھانا کھاتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَجَعَلْنَا اور کردا ہے ہمنے بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ بعضے تمہارے کو واسطے بعضے کی فِتْنَةً آزمایش کہ فقرا کو تو آزماتا ہے تونگروں کے ساتھہ اور بیماروں کو تندرستوں کے ساتھہ اور رسولوں کو انکی امتوں کے ساتھہ اور انکی دشمنی سے انکی ساتھہ اور انکی ایذا دہی سے تاکہ صابروں شاکروں اور شکایت کرنیوالے ناشکروں میں فرق ظاہر ہو جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اَتَصْبِرُونَ کیا صبر کرتے ہو تم بلاؤں پر یا جزع اور فزع کرتے ہو وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا صبر کرنیوالے کا اور جزع کرنیوالے کا وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا اور کہا ان لوگوں نے کہ نہیں امید رکھتے ہیں وہ پہونچنے جزا ہماری کو کہ منکر قیامت کے ہیں لَوْلَا أُنزِلَ کیوں نہیں نازل کئے گئے عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ اوپر ہمارے فرشتے پیغمبر کرکے یا محمد صلعم کی گواہی دینے کیواسطے أَوْ نَرَىٰ یا کیوں نہیں دیکھتے ہیں ہم رَبَّنَا پروردگار اپنے کو تاکہ ہمارے ساتھہ باتیں کرے اور محمد صلعم کی نبوت کی تصدیق کرے اور اسکی فرمانبرداری کا حکم کرے اور فرماتا ہے کہ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا البتہ تحقیق تکبر اور سرکشی کی انہوں نے فِي أَنفُسِهِمْ بیچ نفسوں اپنے کے یعنی دل سے انہوں نے سرکشی کی اور کفر کو چھپایا اور اپنی تئیں بڑا بزرگ جانا وَعَتَوْا اور اندازہ سے گزر گئے وہ عُتُوًّا كَبِيرًا اندازہ سے گزرنا بڑا کہ حد سے گزرنا انکا نہایت کو پہونچا کہ بعد دیکھنے معجزات کے معجزات سے انکار کرکے ملائکہ اور خدا کی دیکھنے کا سوال کیا اور اپنی ناپاک اور خبیث نفسوں سے تمنا نفوس قدسیہ کے دیکھنے کی کی اور فرماتا ہے خدا کہ يَوْمَ يَرَوْنَ یاد کر تو اے محمد صلعم جسدن کہ دیکھینگے وہ الْمَلَائِكَةَ فرشتوں کو اور وہ روز انکی موت کا ہے یا قیامت کا روز ہے لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ نہیں ہے خوشخبری اسدن واسطے گنہگاروں کے جو کہ کفر کرنیوالے ہیں اور ملائکہ کا اور خدا کا دیکھنا چاہتے ہیں وَيَقُولُونَ اور کہینگے وہ ملائکہ انکو حِجْرًا مَّحْجُورًا حرام حرام کی گئی جنت یا بشری اوپر تمہارے اور حجراً محجوراً مفعول ثانی فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ جعل اللہ علیکم الجنۃ حجراً محجوراً یعنے کیا ہے خدا نے اوپر تمہارے بہشت کو حرام حرام کی گئی اور کلمہ حجراً محجوراً وقت ملاقات دشمن کے اور نازل ہونے بلا کے کہتے ہیں وَقَدِمْنَا اور قصد کیا ہمنے إِلَىٰ مَا عَمِلُوا طرف اسچیز کے کہ عمل کیا ہے انکافروں نے مِنْ عَمَلٍ کسی عمل میں سے کہ ظاہر میں اچھا معلوم ہو جیسے کہ صلہ رحم اور مہمان نوازی اور کھلانا بھوکھوں کا اور رحم کرنا یتیموں کا اور فریادرسی مظلوموں کی اور مثل اسکی فَجَعَلْنَاهُ پس کر دیا ہمنے اس عمل کو هَبَاءً مَّنثُورًا ذرے بکھرے ہوئے کہ اسکو قبول نکرینگے اور ثواب اسکا نابود کرینگے واسطے کہ شرط عملوں کے قبول ہونیکی ایمان ہے اور وہ انمیں نہیں ہے اور ہباء منثوراً ان ذروں بکھرے ہوؤں کو کہتے ہیں کہ جو آفتاب کی شعاع روشندان میں داخل ہوتی ہے اور اسمیں پیدا ہوتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اگرچہ انکے اعمال نہایت سفید ہونگے مانند سفید مصری کے بلکہ زیادہ تو خدا تعالی انکو کہیگا کہ ہو جاؤ تم ذرے بکھرے ہوئے اور یہ اسواسطے ہے کہ جسوقت انکو ظاہر ہوتا تھا کچھ حرام تو اسکو لے لیتے تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بروز قیامت خدا تعالی ایک قوم کو اٹھائیگا کہ آگے انکی نور ہوگا مانند سفید کپڑی مصری کے پھر فرمائیگا کہ ہو جاؤ تم ذرے بکھرے ہوئے بعد اسکے فرمایا حضرت باقر علیہ السلام نے کہ قسم ہے خدا کی وہ لوگ نماز پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے اور لیکن جسوقت کہ حرام انکی پیش ہوتا تھا تو اسکو وہ لے لیتے تھے اور جسوقت انکے روبرو امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت کا ذکر ہوتا تھا تو اس سے انکار کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہباء منثوراً اعمال ہمارے دشمنوں کی اور ہمارے شیعوں کے دشمنوں کے ہونگے أَصْحَابُ الْجَنَّةِ صاحبان بہشت يَوْمَئِذٍ اوسدن خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا بہتر ہیں باعتبار قرارگاہ اور ٹھیرنیکی جگہ کی اور مستقراً تمیز واقع ہوا ہے یعنے قیامت کے روز جس مکان میں کہ ٹھیرینگے وہ بہت خوب ہوگا باعتبار ٹھیرنیکی وَأَحْسَنُ مَقِيلًا اور نیکتر باعتبار قیلولہ کی جگہ کی اور استراحت کرنیکی جگہ کی اور قیلولہ کا ذکر یہاں مجازاً ہے اور مراد اس سے استراحت ہے نہ خواب کرنا اسواسطے کہ بہشت میں خواب نہیں ہے اور قیلولہ دنکی دوپہر کے وقت ہوتا ہے اور اہل بہشت دوپہر سے پہلے بہشت میں داخل ہو جائینگے اور حدیث میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو سوال قبر میں مذکور ہے کہ فرشتے کہولدینگے اسپر دروازہ بہشت کا پھر کہینگے کہ سو تو خنک چشم سونا جوان نعمت والے کا اس سے بھی استراحت معلوم ہوتی ہے اور قیلولہ کا لفظ حدیث میں بہشتیوں کے واسطے آیا ہے وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ اور بعضوں نے بہ تشدید شین بھی پڑھا ہے یعنے اور یاد کر جسدن کہ پھٹ جائے آسمان بِالْغَمَامِ بسبب ابر سفید کے کہ آسمانوں کے اوپر ہے اور دل اور گندگی اسکی سب آسمانوں کے برابر ہے اور گرانی میں وہ سب آسمانوں سے زیادہ ہے خدا تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے اسکو تھام رکھا ہے اور قیامت کے روز اسکو آسمانوں پر گرا دیگا جس آسمان پر گریگا وہ بھی پھٹ جائیگا اور کہتے ہیں کہ یہ وہی غمام ہے کہ جو آیہ ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ میں مذکور ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ با بالغمام کی بمعنے عن ہے یعنی آسمان غمام سے پھٹ جائیں اور دور ہو جائیں یہانتک کہ غمام انمیں سے نکلکے نیچے آجائے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ وہ غمام ہے کہ جو سائبان بنی اسرائیل کا تھا تیہ میں اور شق ہونیسے مراد یہ ہے کہ واسطے نازل ہونے فرشتوں کے شق ہوگا وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ اور نازل کئے جائینگے فرشتے تَنزِيلًا نازل کرنا اس ابر سفید میں سے نامہ اعمال بندوں کے لیکر اور کہتے ہیں کہ آسمان اول شق ہوگا تو اسکی باشندے اسمیں سے نکلینگے اور وہ جن و انس سے زیادہ ہیں اور دوسرا آسمان پھٹیگا تو اسکی باشندے اسمیں سے نازل ہونگے اور وہ زیادہ ہیں آسمان اول کی باشندوں سے اور جن و انس سے اور آسمان تیسرا پھٹیگا تو اسکی باشندے

آسمین سے نکلینگے اور وہ زیادہ ہین آسمان اول اور ثانی کے باشندون سے اور جن و انس سے سطح ہر آسمان کے باشندے نیچے کے آسمانون کے باشندون سے زیادہ ہین اور آسمان پھٹتا جاوے گا اور وہ نکلتے جاوینگے
الملک یومئذ بادشاہی اوس روز الحق للرحمن کہ حق ہے اور ثابت ہے واسطے خدا بخشنے والے کی ہر چند حقیقت مین تو بادشاہی دنیا مین بھی واسطے خدا ہی کے ہے لیکن دنیا مین جو بعضے آدمی
دعوی بادشاہی کا کرتے ہین قیامت کے روز وہ سب باطل ہو جاوینگے اور سوا خدا کے کوئی بادشاہی کا دعوی کرنیوالا نہوگا اور الملک مبتدا ہے اور للرحمن خبر اوسکی ہے اور الحق صفت
مبتدا کی ہے یعنے بادشاہی جو اوس روز کے ثابت ہے وہ واسطے خدا ہی کے ہے اور کہتے ہین کہ ملک تین قسم کا ہے ملک عظمت کہ وہ خاص واسطے خدا ہی کے ہے اور ملک دیانت کہ تملیک خدا کی ہے اور ملک جبر و قہر
کہ وہ غلبہ سے ہاتھ لگتا ہے وکان یوما اور ہو ویگا وہ روز علی الکافرین اوپر کافرون کے عسیرا دشوار اوس روز کی ہول سے اور تقدیم جار مجرور کی واسطے حصر کے ہے یعنی شدت اوس روز
کی کافرون ہی پر ہوگی نہ مومنین پر اور مومنین کو اوس روز کی مشقت ایسی معلوم ہوگی کہ جیسے دنیا مین نماز کے پڑھنے مین ہوتی ہے ویوم اور یاد کر تو جس دن کہ نہایت حسرت اور ندامت سے
یعض الظالم علی یدیہ کاٹیگا ظالم اوپر ہاتھون اپنی کے جیسے نادم اور حسرت کرنیوالا اپنی انگلیون کو کاٹتا ہی اور وہ اپنی ہاتھون کو کاٹیگا کہنیون تک اور مراد ظالم سے وہ شخص ہے کہ جو حد شرع سے باہر
ہو کفر کرکے یا فسق و فجور کرکے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ آیت عقبہ بن معیط اور ابی بن خلف کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ یہہ دونو آپسمین بہت دوستی رکھتے تھے اور عقبہ کا دستور تھا کہ جس وقت وہ سفر سے آتا تھا تو اشراف
قوم کو جمع کرکے کھانا کھلاتا تھا اور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ ہمنشینی بہت کرتا تھا ایک مرتبہ وہ سفر سے آیا اور موافق عادت کے اوسنے لوگون کی ضیافت کی اور حضرت کو بھی قرب جوار کے لحاظ سے تکلیف ضیافت
کی دی جس وقت کہ کھانا حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب تک کلمہ شہادت نکہیگا تو مین تیرا کھانا نہ کہاؤنگا عقبہ نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ حضرت نے اوسکا کھانا کھا لیا اور ابی بن خلف
نے سنا تو عقبہ کو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تو نے اپنا دین ترک کیا کہ تو نے محمد کا کلمہ پڑھا اوسنے کہا کہ مین اپنے دین سے نہین پھرا ہون لیکن ایک شخص میرے گھر مین آیا اور اوسنے فرمایا کہ مین تیرا کھانا نہ کہاؤنگا جب تک تو میرا کلمہ نکہیگا مجھکو عار
معلوم ہوئی کہ مہمان بدون کھانا کھائے میرے گھر سے چلا جائے تو اوسکی خاطر یہہ کلمہ کہا تا کہ وہ کھانا کھائے ابی ملعون نے یہہ سنکر کہا کہ مین تجھ سے راضی نہونگا جبتک کہ تو اوسکو جہٹلاوے نہین بلکہ اوسکے منہ پر تہوکے
نہین عقبہ نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پس وہ نزدیک پیغمبر خدا صلعم کے آیا اور وہ حضرت اوس وقت دار الندوہ مین سجدہ مین تھے اوس ملعون نے حضرت کے مونہہ پر تہوکا اور ضحاک سے منقول ہے کہ وہ تہوک
شعلہ بنکر آتش زن ہوکر حضرت کے پاس سے اوس ملعون کیطرف پھرا اور اوسکے دونو رخسارون کو جلا دیا جبتک وہ زندہ رہا اوسکے چہرہ پر وہ داغ باقی رہے اور حضرت نے فرمایا کہ اے عقبہ تجھکو مین دیکھونگا یہانتک کہ تیرا سر
تلوار کی نوک پر پس جنگ بدر مین وہ اسیر ہوا اور حکم اقدس سرور کائنات اوسکے قتل کیواسطے صادر ہوا جناب امیر علیہ السلام نے اوسکو جہنم واصل کیا اور ابی بن خلف کو رسول خدا صلعم نے لڑائی مین اپنے ہاتھ سے قتل کیا
اور یہہ آیت عقبہ کے حق مین نازل ہوئی کہ کاٹیگا ظالم اپنے ہاتھون کو نہایت حسرت اور ندامت سے اور جتعاف مین لکھا ہے کہ چار ہزار دفعہ اپنی انگلیون کو کاٹیگا اور خدا پیدا کریگا اور اوسکی انگلیون کو اور کاٹیگا
وہ اونکو کاٹتا جاویگا اور اوسکو کثرت حسرت سے خبر نہوگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ قریش مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ جسکے حق مین ایک آیت یا دو آیتین نازل نہوئی ہون اگر نیک ہے تو جنت
مین ہے اور اگر بد ہے تو دوزخ مین ہے اور تفسیر اہلبیت مین وارد ہوا ہے کہ یہہ آیت دشمنان اہلبیت مین سے ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی ہے یقول کہیگا وہ حسرت اور ندامت سے کہ یالیتنی اتخذت کاش
مین پکڑتا مع الرسول سبیلا ہمراہ پیغمبر کے راہ کو وہ راہ کہ جو اوسنے اختیار کی ہے کہ وہ راہ نجات کی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ معنے یہہ ہین کہ کاش پکڑتا مین ہمراہ رسول کے علی کو ولی
یاویلتی اے وائے مصیبت میری لیتنی لم اتخذ کاش کہ مین نہ پکڑتا فلانا فلانے کو یعنی ابی بن خلف کو یا اہل حق کو چھوڑکر باطل کی پیروی کرنیوالے کو خلیلا دوست کہ مین دوستی اور پیروی اوسکی کرکے
گمراہ ہوا اور اس عذاب مین گرفتار ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد خلیل سے شیطان ہے کہ اوسکی دوستی اور پیروی مین لوگ خدا سے غافل ہوتے ہین غرض یہہ ہے کہ یہہ عام ہے جو کوئی کسیکے اغوا سے بدکام خلاف شرع کریگا وہ
افسوس کریگا کہ مینے فلانے شخص سے دوستی کیون کی کہ اوسکی پیروی مین میرا یہہ حال ہوا اور افسوس کریگا اور کہیگا لقد اضلنی البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو اوس دوست نے اور باز رکھا مجھکو عن الذکر ذکر خدا اور کلمہ
شہادت سے مجھکو نہ کہنے دیا اور نماز فرض سب کرون مین نماز پنجگانہ بھی اوسکی نہ پڑھنی کا افسوس کریگا اور کہیگا کہ مینے کیون پیروی کی بعد اذ جاءنی پیچھے اوس سے آیا میرے پاس حکم اوسکا یا کلمہ شہادت یا کتاب خدا کہ بعد اسکے گمراہ کیا تو
مجھکو اوسنے گمراہ کیا کہ اوسکی پیروی جب مجھکو بہکایا ندامت لایا وکان الشیطن اور ہے شیطان کہ وہ دوست گمراہ کرنیوالا ہے للانسان خذولا چھوڑ دینے والے یاوری اور مددگاری کے حالمین یہانتک کہ
اوسکو ہلاکت مین پہنچادے اور عذاب کی اوسکے سر پر نہ چھوڑے اور کوئی فائدہ اوسکو نہ پہنچادے اور مراد شیطان سے دوست انسانی ہین بلکہ وہ ابلیس ہے کہ ہمیشہ وہ وسوسہ کرتا ہے اور خدا اور رسول کی مخالفت کیطرف بلاتا ہے اور جب اوسکی
نوبت ہلاکت کو پہنچتی ہے تو اوسکو چھوڑ دیتا ہے اور اوسکو کوئی نفع نہین پہنچاتا ہے بلکہ اوس سے تبرا کرتا ہے اور صحبت کا بیشک اثر ہوتا ہی خواہ نیک ہو خواہ بد ہو اور اسیواسطے جناب سرور کائنات نے فرمایا ہے کہ ہمنشین نیک مثل عطار کے ہے کہ جو
تو اوسکے پاس بیٹھیگا اگر وہ عطر نہ دیوے تجھکو تو بھی لیکن اوسکی خوشبو سے تو فائدہ مند ہوگا اور ایک وقت تک اوسکی خوشبو تیری مجلس مین رہیگی اور ہمنشین بد مانند بھٹی آہنگر کی ہے اگر تجھکو وہ آتش کے شرارون سے نہ جلاوے لیکن بو
دہان اوسکا تیرے دماغ کو پہنچیگا سیاہ چہرہ نورانی تہا کال کہتے ہین سب بال سیاہ و گورے رخسار پر کیا خوب ہی تہا خال سیاہ و صحبت کا اثر واقعی ہوتا ہی دیکھ تو زلف کی صحبت سے ترے گال سیاہ ہوا اور اب
اللہ تعالی رسول خدا صلعم کی شکایت کرنی اوس امت کی بیان کرتا ہے وقال الرسول یارب اور کہا پیغمبر نے کہ اے پروردگار میرے ان قومی اتخذوا تحقیق قوم میری یعنی پکڑا اونہون نے یعنی قوم میری کہ وہ قریش مین
ہذا القرآن مہجورا اس قرآن کو متروک یعنی ترک کیا گیا اور معنی ہذر کے ہین کہ ایمان نہ لائی اور اوسکی سننے سے منہ پھیر لیا بسبب عناد کے اور اوسکے مضمون مین تامل نہ کیا اور انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا اور حضرت
کہ جو کوئی قرآن کو سیکھے اور اوسکو لٹکادے اور نظر اوسمین نکرے تو قرآن بروز قیامت آویگا کہ اے خداوند اے بندہ تیرے نے مجھکو مہجور اور متروک کر دیا اور اب خدا تعالی اوسکی شکایت

سید المرسلین صلعم کے حال انبیا کا بیان کرتا ہی اور واسطے اختیار کرنے صبر اور چلنے انبیا کی چال کے حکم فرماتا ہی کہ وَكَذَٰلِكَ اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ ان کافرون کو تیرا دشمن کیا ہی ایسے ہی جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ کیا ہمنی واسطے ہر نبی کے عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ دشمن گنہگار کرنیوالون میں سے کہ کفار تہے اور تکبر اونکا انبیا کی پیروی اور فرمانبرداری سے مانع ہوا جیسے کہ نمرود کہ اوسنی ابراہیم کی فرمانبرداری نکی اور فرعون کہ اوسنی موسیٰ کا کہنا نہ مانا اور اون پیغمبرون نے اوپر صبر کیا تو بھی مثل اونکے صبر اختیار کر وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ اور کافی ہے پروردگار تیرا هَادِيًا سب کے طرف رہنمائی کرنیوالا وَنَصِيرًا اور نصرت کرنیوالا دشمنون پر اور یہہ دونو لفظ تمیز واقع ہوئے ہین یا حال اور ابن عباس سے منقول ہے کہ موجب عداوت انبیا کا یہہ تہا کہ حقتعالے نے انبیا کو حکم کیا تہا کہ تم لوگونکو طرف دین صحیح کے بلاؤ اور دنیا کی ترک کرنیکو کہو اور اونکے بتون کی مذمت کرو اور جس وقت انبیا نے تعمیل حکم خدا کی کی تو امتون نے اونکے عداوت اپنی ظاہر کی اور اون کے بیچ نزاع پیش آئی پس جس جہت سے خدا نے اونکو دشمن انبیا کا کہا ہی اور اسیواسطے خدا نی آیت مین فرمایا ہی کہ ہمنی اونکو دشمن انبیا کا کیا نہ یہہ کہ خدا نے دشمنی انبیا کی اونمین پیدا کر دی ہے اسواسطے کہ خدا تعالے خالق خیر کا ہی نہ خالق شر کا جیسے بیضاوی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی کہ یہہ آیت دلیل ہے اس امر پر کہ خدا تعالے خالق شر کا ہی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے ہین مثل یہود اور نصاریٰ اور مشرکین عرب کے کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہین نازل کیا گیا عَلَيْهِ الْقُرْآنُ اوپر اوسکے یعنی اوپر محمد صلعم کے قرآن جُمْلَةً وَاحِدَةً اکٹہا ایکبار جیسے کہ توریت اور زبور اور انجیل ایکدفعہ نازل ہوئی ہین اور آیت آیت اور سورت سورت کسواسطے نازل ہوئی ہین اور جملہ حال واقع ہوا ہے اور نزل انزل کے معنی مین ہے جیسے کہ خبر اخبر کے معنی مین ہے اور وہ اعتراض کفار کا کہ قرآن سارا ایکبار کیون نہین نازل ہوا بیجا اور بیوجہ تہا اسواسطے کہ جب اوسکا معجزہ ہونا ثابت ہوا تو برابر ہی خواہ ایکمرتبہ نازل ہو خواہ کئی مرتبہ تہوڑا تہوڑا اور یہہ اعتراض بجز عناد کی اور کچہہ نہین ہے اور اللہ تعالے تہوڑا تہوڑا نازل کرنیکی وجہ بیان کرتا ہی کہ كَذَٰلِكَ ایسی ہی تہوڑا تہوڑا نازل کیا ہے ہمنی لِنُثَبِّتَ تا کہ ثابت رکہین ہم اور قوت دیوین ہم بِهِ ساتہہ اوسکی تہوڑا نازل کرنیکی فُؤَادَكَ دل تیری کو اور اوسکی حفظ کرلینی سمجہہ لینی مین کہ تہوڑا نازل ہونی مین تجہکو خوب یاد ہو جاوی اور اوسکو تو خوب سمجہہ لیوی اور ہر بار وحی نازل ہونی مین تجہکو بصیرت زیادہ ہووے وَرَتَّلْنَاهُ اور پڑہا ہمنی اوسکو باعتبار ترتیل کے یعنی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک سورت کے بعد دوسری سورت مہلت کے ساتہہ بیس یا تئیس برس کے عرصہ مین تَرْتِيلًا پڑہنا ٹہیر ٹہیر کر مہلت کے ساتہہ تہوڑا تہوڑا حاصل یہہ ہے کہ حقتعالے کفار کے جواب مین فرماتا ہے کہ قرآن کا تفرقہ کے ساتہہ نازل ہونا کئی فائدونکو شامل ہے ایک تو یہہ کہ حضرت موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ علیہم السلام پڑہے ہوئے تہے اور جو کتابین نازل ہوئین اونہین لکہی ہوئی دیکہکر حفظ کر لینا آسان تہا اور ہمارے پیغمبر امی ہوئے تہی وہ ساری کتاب کو ایک مرتبہ کیونکر یاد کرتے اور دوسرے یہہ کہ ہر موقع پر نازل ہونا موجب زیادتی بصیرت کا ہی اور باعث افزونی غور اور معنی کی ذہن نشین کرنیکا اور تیسرے یہہ کہ ہر دفعہ ہر سورت جو نازل ہوتی ہی تو ہر بار منکرین اوسکے مثل لانی سے عاجز ہوتے ہین اور چوتہی یہہ کہ بار بار نازل ہونا جبرئیل کا سبب تسلی خاطر رسول خدا صلعم کا ہی اور پانچوین یہہ کہ اوسمین آیتین ناسخ اور منسوخ بہی ہین اور یہ جائز کہ ناسخ منسوخ کی بعد ہووے یہہ مجموع مین کیونکر ہو سکتا تہا اور چہٹی یہہ کہ قرآن شامل ہے سوال اور جواب پر اور جواب بعد سوال کے ہوتا ہی اور ساتوین یہہ کہ جو کچہہ کفار ظاہر کرتے تہی اور گفتگو پیش آتی تہی مطابق اوسکی نازل ہوتا تہا اور وہ پہلے اس سے کیونکر ہوتا اور سوا اسکے بہت وجہ ہین قرآن کے بتدریج نازل ہونی کی اور جناب امیر علیہ السلام سے ترتیل کے معنے پوچہے گئے تو فرمایا کہ حفظ وقوف کا اور ادا کرنا حروف کا اونکے مخرجون سے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ اور نہین لاتی ہین وہ کفار تیرے واسطے اے محمد صلعم کسی مثل عجیب کو تیری نبوت کے رد کرنے مین اور قرآن پر طعن کرنے مین إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ مگر لاتے ہین ہم تیرے واسطے حق کو جواب مین اونکے کہ وہ جواب حق ہو اور درست مع دلیلون اور حجتون کے کہ اونکے قول کو رد کردے وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا اور نیکتر ہو وہ جواب حق باعتبار بیان کرنیکے اور تفسیرًا تمیز واقع ہوا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ ایسی مثل نہین لاتے ہین کہ تیرے امر کو باطل کرین یا کوئی کہوٹ اوسمین ظاہر کرین مگر کہ ہم السا حق اونکی جواب مین بیان کرین کہ اونکی مثل کو باطل کر دے اور اب اللہ تعالی اون کفار کی بد انجامی کو بیان کرتا ہی کہ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ وہ لوگ ہین وہ کفار کہ محشور کئی جاوینگے عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ اوپر مونہون اپنون کے کہ سر تو اونکی نیچی ہون اور پاؤن اونکی اوپر ہون اسطرح حشر کئی جاوینگے إِلَىٰ جَهَنَّمَ طرف دوزخ کی اور منقول ہے کہ آدمی تین طرح سے محشور ہونگے بعضے تو سواریون پر اور بعضے اپنی پاؤن پر اور جو موہون کے بل محشور ہونگے اونکی مقدمہ مین خدا فرماتا ہی أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وہ لوگ بدترین باعتبار مکان کے کہ وہ مکان اونکا دوزخ ہی وَأَضَلُّ سَبِيلًا اور گمراہ ترین وہ از روئی راہ کی مکانًا اور سبیلًا دونو تمیز واقع ہوئی ہین اور منقول ہے کہ کسی شخص نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ کفار موہون کے اوپر کیونکر محشور ہونگے فرمایا کہ جسنی پاؤن پر اونکو چلایا ہے وہ قدرت اسکی بہی رکہتا ہے کہ اونکو موہون پر چلاوے اور اب حقتعالے حال انبیا کا اور اونکی امتون کا بیان کرتا ہی وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور البتہ تحقیق دی ہمنی موسیٰ کو کتاب توریت بعد غرق ہونے فرعون کے اور اوسکی ہمراہیون کے وَجَعَلْنَا مَعَهُ اور کیا ہمنی ہمراہ اوسکے فرعون کے غرق ہونے سے پہلے أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا بہائی اوسکی ہارون کو وزیر اور مددگار ہدایت کرنیکی کوشش مین اور کلمہ حق کے بلند کرنے مین فَقُلْنَا اذْهَبَا پس کہا ہمنی کہ جاؤ تم دونو إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ طرف قوم اون لوگون کی کہ كَذَّبُوا جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کی ہی اونہون نے بِآيَاتِنَا ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کے پس دونو بہائی ہمارے حکم سی گئی فرعون کے اور اوسکی قوم کے پاس اور اونہون نے اونکو طرف حق کی بلایا اور اپنی دعوی کے مطابق اونکو معجزی دکہلائی اور اون لوگون نے ایمان لانے سے انکار کیا اور سرکشی کی فَدَمَّرْنَاهُمْ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو اور نابود کر دیا تَدْمِيرًا ہلاک کرنا اسطرح کہ اونکو دریا مین غرق کر دیا وَقَوْمَ نُوحٍ اور قوم نوح کو اور نصب قوم فعل مضمر علی شریطۃ التفسیر سے ہی یعنی اور قوم نوح کو لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جس وقت جہٹلایا اونہون نے پیغمبرون کو ایک پیغمبر کا جہٹلانا مثل جہٹلانے سب پیغمبرون کے ہی اور یا یہہ کہ سب پیغمبر تہے اونکا اونہون انکار کیا کہ پیغمبر کوئی ہوتا ہی نہین ہے اسواسطے تکذیب کو منسوب طرف ایک سے زیادہ رسولون کے کیا یعنی جس وقت قوم نوح نے انبیا کو جہٹلایا تو أَغْرَقْنَاهُمْ ڈبو دیا ہمنے اونکو طوفان مین وَجَعَلْنَاهُمْ اور کر دیا ہمنے اونکو ڈوبنے سی اونکی لِلنَّاسِ واسطے آدمیون کے آيَةً نشانی اپنی قدرت کی

قصہ اصحاب رس

تاکہ آدمی پند پذیر ہوں اور عبرت پکڑیں وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لِلظّٰلِمِیْنَ واسطے ظلم کرنیوالوں کے عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک وَعَادًا اسکا عطف جعلنا کے پہلے مفعول کے ضمیر پر ہے اور یا للظالمین پر کہ وہ منصوب المحل ہے اسواسطے کہ اعتدنا بمعنے وعدنا ہے یعنے کیا ہمنے قصہ عاد کو اور ہلاک کرنے انکو بسبب جھٹلانے ہود کے وَّثَمُوْدَ اور ثمود کے قصہ کو بھی ہی کیا ہمنے بسبب جھٹلانے صالح کے نشانی واسطے عبرت لوگونکی وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور صاحبان چاہ کو اور رس چاہ کا نام ہے یمامہ میں یا آذربایجان میں یا انطاکیہ میں اور روایتوں میں ہے کہ نہر کا نام ہے وَقُرُوْنًا اور قرنوں کو یعنی قرنونکے لوگوں کو بَیْنَ ذٰلِکَ درمیان ان گروہوں عاد و ثمود و اصحاب رس کے کَثِیْرًا بہتوں کو کہ سوا خدا کے انکو کوئی نہیں جانتا ہے ہلاک کرکے انکے قصہ کو ہمنے نشانی واسطے نصیحت لوگونکی کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد درمیان نوح اور اصحاب رس کے ہے اور قرن ستر برس کو کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک سو برس میں وَکُلًّا اور ہر ایک کو انمیں سے ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کیا ہے ہمنے واسطے انکی مثالوں کو یعنے بیان کئے ہیں واسطے انکے قصہ عجیب پہلے لوگونکے اور انکا جھٹلانا اور پھر انپر عذاب کا نازل کرنا انکی عبرت کیواسطے یہ سب کچھہ کیا اور انبیا مع معجزوں کے انکے پاس بھیجے اور انبیانے انکو عذاب سے ڈرایا اور نصیحت کی اور جب کہ انہونے نصیحت کو نہ سنا اور انبیا کو جھٹلایا تو ہمنے انکی جڑ اکھاڑ کر پھینکدی وَکُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا اور ہر ایک کو ناپید کیا ہمنے ناپید کرنا عذاب نازل کرکے اور نیست اور نابود کردیا اور پہلا کلا منصوب ہے انذرنا یا حذرنا مقدر سے اور دوسرا تبرنا سے اور صحاب رس کے قصہ میں بہت اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے کہ وہ صحاب اخدود ہیں جنکا قصہ سورہ بروج میں ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ حبیب نجار ہے مومن آل یٰسین اسکو انہوں نے کوئیں میں ڈالکر گاڑ دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک قریہ تہا وادی یمامہ میں انمیں سے اور باشندے وہانکے بقایا ثمود سے تھے ایک پیغمبر انکے پاس آیا انہونے اسکو مار ڈالا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک جماعت تھی کہ حضرت شعیب انکے پاس خدا کی بہیجے ہوئے آئے ان لوگونے انکو جھٹلایا اور مرد اور عورت جو گرد کوئیں کے رہتے تھے متفق ہوکر حضرت شعیب کے ایذا دینے میں مشغول ہوئے ناگاہ وہ چاہ گر پڑا اور وہ آدمی سب مع اپنی مویشی کے زمین میں دھس گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے ایک پیغمبر یہودا بن یعقوب کی نسل میں سے انکے پاس خدا کا بہیجا ہوا آیا اسکو ان لوگونے جھٹلایا اور قتل کرکے کوئیں میں ڈالدیا اور بعد اسکے ایک ابر سیاہ انپر سایہ کیا اور اس میں سے ایک بجلی نکلی کہ انسب کو جلادیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ بیر معطلہ والے تھے جنکا قصہ پہلے گزر گیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ صحاب حنظلہ بن صفوان کے تھے کہتے ہیں کہ حنظلہ بن صفوان پیغمبر ہوکر آئے تو ان لوگونے حنظلہ کو جھٹلایا حقتعالیٰ نے انکو ایک مرغ کے ساتھہ مبتلا کیا کہ بسبب دراز ہونے گردن کے اسکو عنقا کہتے تھے وہ انکے لڑکوں کو اٹھا کر لیجاتا تھا اور کہا لیتا تھا اور پہاڑ میں وہ رہتا تھا اور انکی مویشی کو بھی کہا جاتا تھا ایکمرتبہ وہ ایک عورت کو جو کہ قریب بلوغ کے تھی اٹھا کر لیگیا ان لوگونے شکایت اس مرغ کی اپنے پیغمبر سے کی کہ تو دعا مانگ کہ وہ مرغ دنیا سے ناپید ہوجاے اور وہ ناپید ہوجائیگا تو ہم ایمان لاوینگے اس پیغمبر برحق نے دعا مانگی وہ مرغ ناپید ہوگیا اور وہ ایسا غائب ہوا کہ سوائے نام کے اور انمیں سے کچھہ باقی نہیں ہا ۵ منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا + ازہر دو نام ماند کہ عنقا و کیمیا + ان لوگونے دیکھا کہ ہمارا دشمن تو دنیا جاتارہا اسلیئے اسکا خوف نہیں ہے پہلے سے زیادہ انہونے سرکشی شروع کی یہانتک کہ حضرت حنظلہ کو شہید کرکے کوئیں میں ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے ایک آگ بھیجی اسنے انسبکو جلادیا اور اسکے سوا زیادہ بھی باتیں ہیں لیکن جو کچھہ کہ صحیح اور معتبر ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آبا طاہرین سے روایت کی ہے اور انہونے حضرت امام حسین علیہ السلام سے حضرت امام حسین فرماتے ہیں کہ ایکمرد قوم بنی تمیم سے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور اسنے پوچھا کہ صحاب رس کون آدمی ہیں اور کس زمانہ میں تھے اور پیغمبر انکا کون تھا اور وہ کہاں رہتے تھے اور کس امر کے ساتھہ وہ مشغول ہوئے تھے کہ میں کتاب خدا میں ذکر انکا پاتا ہوں اور قصہ انکا مذکور نہیں ہے جناب امیر علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ تونے مجھسے پوچھا ہے کہ پہلے اس سے اسکو کسی نے نہیں پوچھا ہے اور بعد اسکے اس قصہ کی تجھکو کوئی خبر نہ دیگا مگر مجھسے اور نہیں ہے کوئی آیت قرآن کی مگر میں جانتا ہوں اسکو اور جانتا ہوں اسکی تفسیر کو اور کس جگہہ وہ نازل ہوئی ہے زمین پر یا پہاڑ پر اور کس وقت نازل ہوئی ہے رات کو یا دن کو اور تحقیق اسجگہ علم بہت ہے اور اشارہ کیا طرف سینے اپنے کے انمیں علم بہت تھا اور لیکن طالب ہونیوالے اسکے کم ہیں نادم ہوگے تم جسوقت کہ تم مجھکو گم کروگے اور یہ تھا قصہ انکا اے بہائی تمیم کے کہ وہ ایک قوم تھی کہ درخت صنوبر کی پرستش کرتے تھے اور اسکو شاہ درخت کہتے تھے اور اس درخت کو یافث بن نوح نے زمین میں لگایا تھا ایک چشمہ کے کنارہ پر کہ نام اسکا دوشاب تھا اور وہ چشمہ بعد طوفان کے حضرت نوح کیواسطے ظاہر ہوا تھا اور انکا نام صحاب رس اسواسطے ہوا ہے کہ انہونے اپنے پیغمبر کو زندہ زمین میں دفن کردیا تھا اور رس کے معنے دفن کرنیکے ہیں اور وہ لوگ بعد سلیمان بن داود علیہما السلام کے تھے اور بارہ گانوں بستیاں تھیں کنارہ دریا ایک نہر کے کہ نام اسکا رس تھا اور مشرق کے شہروں کی طرف وہ تھے اور ساتھہ ان لوگونکے وہ نہر سوم ہی تھی اور نہیں تھی زمانہ میں کوئی نہر جس سے زیادہ کثیر آب و شیرین تر نہ تھی اور نہ مثل ان بستیوں کے کوئی شہر آباد تھا اور نام ان بستیوں کے یہ تھے آبان اور آذر اور دے اور بہمن اور اسفندار اور فروردین اور اردی بہشت اور خورداد اور مرداد اور تیر اور مہر اور شہریور اور سب بستیوں میں بڑا شہر اسفندار تھا اور اسمیں انکا بادشاہ رہتا تھا اور نام اس بادشاہ کا ترکوز بن غابور بن یارش بن سازن بن نمرود بن کنعان فرعون ابراہیم تھا اور اس بڑے شہر میں وہ چشمہ اور صنوبر تھا اور اس درخت کا تخم ہر ایک بستی میں بویا تھا اس درخت سے بہت درخت ہوگئے تھے اور پانی اس چشمہ کا اپنے اوپر حرام کردیا تھا اور انمیں سے کوئی شخص پانی نہیں پیتا تھا اور نہ انکی مویشی پیتی تھی اور جو کوئی پانی پیتا تھا تو اسکو وہ قتل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ پانی ہمارے

خدا اونکی بندگی ہی اور اسکو سزاوار نہین ہے کہ خدا اونکی زندگی کو گم کرے اور وہ اونکی جو پایئے نہر سے پانی پیتے تہی جس نہر پر کہ انکی بستیان تہین اور ہر بستی مین ایک مہینے مین سال بہر مین سے اونہون نے عید مقرر کی تہی
ایکسال مین ان بارہ بستیون مین بارہ عیدین ہوتی تہین اس عید مین سب جمع ہوتے تہے اور اس درخت صنوبر کو جو اس بستی مین تہا ریشمی کپڑون سے اور جواہر سے آراستہ کرتے تہے اور تصویرین ریشمی کپڑے پر اسکو
پہناتے تہے اور گاو اور گوسفند کثرت سے لا کر اسکے نزدیک قربانی کرتے تہے اور آگ کو روشن کرکے اسمین قربانیونکو ڈالتے تہے اور دہوان ان قربانیونکا آسمانکو جا کر پوشیدہ کرتا اور انکی نظرون سے آسمانکو غائب کرتا
اسوقت وہ اس درخت کو سجدہ کرتے تہے اور بہت گریہ و زاری کرتی تہی کہ اسکو راضی کرے جاوے کہتے اے خدا ہمارے تو ہم سے راضی ہو جا شیطان اسوقت آن ہو کر اسکی شاخونکو ہلاتا اور ایک لڑکی کی صدا مین کہتا تہا کہ اے
بندے مین تمسے راضی ہوا تم اپنے دلونکو خوش رکہو اور اپنے آنکہونکو خنک رکہو اسوقت وہ اپنے سرونکو اوپر اٹہاتے اور خوشحال ہو کر شراب پیتے اور باجے بجاتے اور مہینے کی شروع ایک رات اور دن وہان رہتے تہے اور یہ عمل کرتے تہے اور
ایرانیون نے جو اپنے مہینونکا نام آبان و آذر اور دے وغیرہ رکہا ہے انہین بستیونکے نام پر رکہا ہے اسواسطے کہ بعضے انکا بعضے سے کہتا تہا کہ یہ عید فلانے مہینے کی اور یہ عید فلانے مہینے کی ہے یعنے یہ عید مہینے آبان
کی ہے اور یہ عید مہینے آذر کی ہے اسواسطے ایرانیون نے اپنے مہینونکا نام ان بستیون پر رکہا اور جسوقت عید انکے بڑے شہر اسفندار کی ہوتی تہی تو سب عورتیں اور مرد اور چہوٹے اور بڑے جمع ہوتے تہے اور وہان ایک
سراپردہ ریشمی کپڑے کا ڈالتے کہ جسمین تصویرین ہوتی تہین اور بارہ اسکے دروازے رکہتے ہر قوم کیواسطے ایک دروازہ اور پردہ کے باہر اس صنوبر کو جو اصل سب صنوبرونکی تہا سجدہ کرتے اور دوسرے درختونکی قربانیون سے
مضاعف قربانیاں وہان لا کر ذبح کرتے اور شیطان اس درخت پر پہنچکر بہت سخت اسکو حرکت دیتا اور بہ آواز بلند کلام کرتا اور انکو طرح طرح کے وعدے دیتا وہ لوگ اپنے سر اٹہا کر خوشحال ہوتے اور لہو و لعب مین
مشغول ہوتے اور بارہ رات و دن وہان رہتے موافق شمار اپنی عیدونکے اور بعد اسکے وہانسے چلے آتے جبکہ ایکمدت اسطرح سے گزری تو خدا تعالی نے ایک پیغمبر کو انکے پاس بہیجا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تہے اولاد یہودا
بن یعقوب مین سے اور ایکمدت وہ انہین کی ہدایت اور خدا کی عبادت کی طرف انکو تاکید کرتے تہے اور کہتے تہے کہ تم اپنے پروردگار کو پہچانو ان لوگون نے انکی فرمانبرداری نہ کی اور اپنے اسی فعل پر اصرار کرتے رہے جب
اس پیغمبر برحق نے انکی اسطرح کی گمراہی دیکہی اور دیکہا کہ میری نصیحت کو نہین قبول کرتے ہین اور بڑے شہر کی انکی عید قریب ہوئی تو اس پیغمبر نے دعا کی کہ اے پروردگار میرے تیرے بندون نے
صنوبر کی پرستش ترک کی اور مجہکو انہون نے جہٹلایا اور میرے ساتہہ انہون نے کفر کیا اور ایک درخت کو وہ پرستش کرتے ہین کہ نہ تو وہ نفع پہنچاتا ہے اور نہ ضرر پہنچاتا ہے اس درخت کو تو خشک کردے
خدا تعالی نے دعا انکی قبول کی اور اس درخت کو خشک کردیا وہ لوگ اس درخت کو خشک دیکہکر حیران اور پریشان ہوے اور اسمین گفتگو کرکے دو فرقہ ہو گئے ایک فرقہ نے تو کہا کہ اس مرد کے جادو سے خشک ہو گیا جو کہ تم سے
کہتا ہے کہ مین آسمان و زمین کے خدا کا رسول ہون اور اسکا بہیجا ہوا تمہاری طرف آیا ہون تاکہ تمکو تمہارے خداؤن سے اپنے خدا کیطرف پہیرے اور دوسرے فرقہ نے کہا کہ بلکہ تمہارے خدا تمپر غصہ ہوے ہین جسوقت
انہون نے اس مرد کو عیب لگاتے ہوے دیکہا اور طرف عبادت غیر اپنی کے بلاتے ہوے دیکہا اس سبب سے انکا حسن اور خوبی جاتی رہی ہے اور خشک ہو گئی ہین تاکہ تم اسپر غصہ ہو اور ان خداؤن کی نصرت کرو ان سب ملعونون
کی راے اسپر متفق ہوئی کہ اس پیغمبر کو قتل کیا چاہئے کہ ہمارے خدا ہمسے راضی ہون ان لوگون نے کیا کام کیا کہ قلعی کے بڑے بڑے نل بنوا کر اور ایک نل کو دوسرے نل سے جوڑ کر اسکو چشمہ مین پانی کی ڈالا اور منہہ نل کا بہت
چوڑا بنایا اور سرا اس نل کا زمین تک پہنچایا چشمہ کے تہ مین جسوقت پانی اس نل مین بہر گیا تو اسکا پانی نکالکر اسکو خالی کرلیا کہ اس نل کے چارون طرف تو پانی رہا اور اس نل مین پانی باقی نہ
اور زمین نل کے جڑ مین نکل آئی تب انہون نے اس زمین مین کنوان کہودا اور منہ اسکا تنگ بنایا اور کوئین مین اس پیغمبر مظلوم کو انہون نے ڈالدیا اور ایک بڑا سا پتہر اس کوئین کے منہ پر رکہدیا اور پہر ان نلون کو پانی مین سے
نکال لیا اور وہ پانی چشمہ کا سارے زمین برابر ہو گیا اور وہ کوان پانی کی تہ مین جا ٹہیرا اور ان لوگون نے کہا کہ امید ہے کہ اب ہمسے ہمارے معبود راضی ہو جائینگے جسوقت وہ دیکہینگے کہ ہمنے اسکو قتل کیا ہے جو کہ
انکی عبادت سے منع کرتا تہا اور ہمنے اسکو مٹی مین گاڑ دیا ہے اور بڑا معبود اپنا شفا پائیگا اور نور اور تازگی اور خوبی اسکی پہر چلی آئیگی جیسے کہ پہلی تہی اور وہ پیغمبر مظلوم اس کوئین مین نالہ و نالہ کرتا تہا
اور اسکی نالہ کو سب لوگ سنتے تہے اور وہ مظلوم کہتا تہا کہ اے مولا میرے تو دیکہتا ہے میرے مکان کی تنگی کو اور میری سختی اور مصیبت کو پس رحم کر تو مجہپر اور میری روح کو جلدی قبض کر تو اور میری دعا
کے قبول کرنے مین دیر مت کر تو یہانتک کہ وہ مر کر رحمت خدا مین داخل ہوا صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور غضب خدا کا جوش مین آیا اور جبرئیل سے فرمایا کہ اے جبرئیل کیا گمان کرتے ہین یہ
بندے میرے کہ جنکو مغرور اور فریفتہ کردیا ہے میرے حلم نے اور بے خوف کردیا ہے میری سزا دینے نے اور انہون نے قتل کیا ہے میرے رسول کو اور عبادت کی ہے میرے غیر کی یہ کہ قیام کرینگے وہ واسطے غضب میرے کے اور
نکلجائینگے وہ سلطنت میری سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور مین بدلا لینے والا ہون اس شخص سے کہ نافرمانی کرے میری اور نہ خوف کرے میرے عذاب سے اور مینے قسم کہائی ہے اپنی عزت کی کہ مین
انکو جہان کے لوگون کی عبرت کرون انپر عذاب نازل کرکے پس رعایت کی انکی اور جسوقت کہ وہ عید مین تہے اسوقت ایک ہواے سخت انپر پہنچی کہ نہایت سرخ تہی وہ سب
حیران ہوے وہ اسمین اور ڈرے اور بعضا بعضے سے لپٹنے لگا اور اسوقت وہ خوشحال ہو رہے تہے اور صنوبر کو سجدہ کرتے تہے جسوقت یہ ہوا آئی اور بعد آنے ہوا سرخ
کے خدا تعالی نے زمین کو حکم کیا وہ گندہک کے پتہر بنکر تپنے لگی اور ایک سیاہ بدلی انکے اوپر آئی اور اسنے بڑے بڑے انگارے انپر برسائے سب مثل قلعی کے گل گئے اور سوختہ ہو کر
خاکستر ہو گئے پس پناہ مانگتے ہین ہم ساتہہ خدا کے کہ بلند ہے ذکر اسکا غضب اسکے سے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم یہ ہے قصہ اصحاب رس کا اور حضرت صادق علیہ
السلام کے پاس عورتین آئین اور ایک عورت نے انمین سے ساحقہ یعنے چپٹی سے سوال کیا فرمایا پہر وہ حد جاری کی جائیگی جو کہ زنا کرنیوالے پر جاری ہوتی ہے اس عورت نے کہا کہ
خدا تعالی نے قرآن مین اسکا ذکر نہین کیا ہے فرمایا کہ ہان کیا ہے پوچہا کہ کہان ہے وہ فرمایا کہ وہ عورتین اصحاب رس کی ہین اور دوسری روایت مین انہین حضرت سے

ہی کہ ایک عورت مع اپنی لونڈی کے حضرت صادق علیہ السلام کے پاس آئی اور پوچھا کہ کیا حکم ہی اگر عورت عورت سے بدفعلی کری فرمایا کہ وہ دوزخ مین جائینگی اور جب قیامت کا روز ہوگا تو لائی جائینگی
وہ عورتین اور اوڑہائی جائینگی چادر آگ کی اور اوڑہنی آگ کی اور پہنائی جاینگی موزے آگ کے اور داخل کئے جاینگے اونکی فرجون مین سونٹے آگ کے اور ڈالی جائینگی وہ عورت آگ
مین اوس عورت نے کہا کہ قرآن مین ان عورتون کا ذکر نہین ہے فرمایا کہ ہان ہے پوچھا کہ کہان ہے وہ فرمایا کہ وہ عاد اور ثمود اور اصحاب الرس ہین پس وہ عورتین رسیات ہین
اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ چپٹی عورتون کی اصحاب رس کی عورتون مین تہی اور وہ عورتین چپٹی کہیلا کرتی تہین اور پہلی اس سے جو بڑی طولانی
قصہ اصحاب رس کا بیان کیا ہے وہ تو منقول باب مدینہ علم سے تہا یعنی امیرالمومنین علیہ السلام سے اور بعضے مفسرین اس قصہ کو اسطرح بہی بیان کرتے ہین کہ جو اصحاب رس دو فرقہ تہی
ایک فرقہ تو ان مین صحرائی تہا کہ وہ خیمون مین رہتے تہے اور مویشی اور چوپائے اونکی بہت تہے حقتعالے نے ایک پیغمبر کو اونپر بہیجا اونہون نے اوسکو مار ڈالا بعد اسکی خداتعالے نے ایک ولی کو اپنے اولیا
مین سے بہیجا اوس ولی نے اون لوگون سے گفتگو اور بحث کرنی شروع کی اور پوچھا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو اونہون نے کہا کہ ہمارا خدا اس دریا کے اندر ہے اور وہ دریا وہ تہا
کہ وہ لوگ اوسکے کنارہ پر رہتے تہے اور ہر مہینے مین ایک مرتبہ شیطان دریا سے باہر آتا تہا اور وہ لوگ واسطے اوسکے قربانی کرتے تہی اس ولی نے کہا کہ اگر معبود تمہارا دریا سے
باہر آوے اور مین اوسکو بلاؤن اور وہ ذلیل اور عاجز ہو کر میرے پاس آئے تو تم ایمان لاؤگے اونہون نے اقرار کیا کہ ہان ہم ایمان لائینگے اور اسپر اونہون نے عہد کیا اور جب روز
شیطان کے دریا سے باہر آنیکا شروع ہوا تو سب دریا کے کنارہ پر آئے اور شیطان دریا سے باہر نکلا ایک دراز مچہلی کی مانند ایک چوپائے پر سوار ہو کر اور سر پر تاج رکہہ کر
جسوقت اون لوگون نے اوسکو دیکہا تو سجدہ مین گر پڑے ولی نے کہا کہ تہی طوعاً و کرہاً بسم اللہ الکریم یعنی آ تو رغبت سی یا ناخوشی سے ساتہہ نام خدا بزرگ کے وہ شیطان اوسیوقت
پیادہ ہوا اور ذلیلون اور غلامون کی مانند آگے آیا اور ولی نے اوسکو کہا کہ اون مچہلیون کو بہی اسیطرح میرے پاس لا وہ بہی اسیطرح ذلیل اور خوارون کی طرح اوس
ولی کے پاس آئیان اوس ولی نے اون لوگون سے کہا کہ ای آدمیو دیکہا تمنے کہ جسکو تمنے اپنا معبود بنا رکہا ہی وہ کیونکر اسیطرح اور فرمانبردار میرے خدا کا ہی کہ بمجرد سننے نام میرے خدا کے
اسطرح ذلیل ہو کر آیا اور بعد اوسکے شیطان سے کہا کہ اے ملعون دور ہو میرے پاس سے ذلت اور خواری سے اسی طرح اوس ولی کے پاس سے اور اون لوگون نے اپنے عہد کو وفا
نکیا اور ایمان نلائے حقتعالے نے ایک ہوا اونپر مقرر کی کہ اوسنے اون سبکو مع اونکی مویشی اور مال اور اسباب کے دریا مین ڈالدیا اور وہ ولی مع اپنے تابعین کے وہان آئے اور اونکی مال
جو کچہہ دریا مین پانی کے اوپر تہے اونکو غنیمت کے طور اوٹہالیا اور فرقہ دوسرا اون مین سے وہ ایک گروہ تہی کہ اونکی یہان ایک نہر تہی اوسکو رس کہتے تہے اور اوس نہر کو اونکی طرف
منسوب کرتے تہی اور اسیواسطے اونکو اصحاب الرس کہتے تہی اور عرض اوس نہر کا تین فرسخ تہا درمیان آذربایجان اور آرمینیہ کے اور اوس طرف کو کہ ارمینیہ تہی وہ بت پرستی کرتے
تہی اور اسطرف جو آذربایجان سے علاقہ رکہتی تہی وہ آتش پرست تہی اور ایک جماعت اونمین سے دختر خانگی کو پرستش کرتی تہی اور جسوقت تیس برس کے ہو جاتی تہی تو اوسکو چہوڑ کر دوسرے
کو پکڑکے پرستش کرتے تہی حقتعالے نے اون پر ایک پیغمبر کو بہیجا اور اوس ولی کو اوسکا مددگار کیا تاکہ جہاد کرین اور مقرر ایسا تہا کہ پیغمبر کو طرف ایمان کے اونکو بلاوے اور ولی جہاد کرے دوسرے اون
لوگون سے جہاد کرنیکو طیار ہوا اون لوگون نے بہی اوس سے جنگ کرنا شروع کیا جسوقت کہ گندم مین دانہ پڑنیکو تہا اسوقت حقتعالے نے میکائیل کو بہیجا کہ اسوقت زراعت گندم کی پانی کی محتاج بہت
ہوتی ہے تمام پانی کو کہینچکر دریا مین لیجا اور سوا اوسکی اور فرشتون کو حکم دیا کہ پانی چشمون کا اور کاریزون کا سب خشک کردو اور چوپاؤن کو ہلاک کردو اور حقتعالے نے ایک ہوا بہیجی کہ اونکی عورتون کو اور مال اور اسباب
پہاڑون اور جنگلون مین پراگندہ کردیا اور جو کچہہ نہا کر کہاتا زمین کو حکم دیا کہ وہ سب نگل گئی پس اونکی پاس نہ تو کہانا تہا کہ کہائین اور نہ پانی تہا کہ نوش کرین تہوڑے آدمی اونمین سے ایمان
لائے اور اونکی اندر سے علیحدہ ہوگئے اور وہ اکیس مرد تہی اور چار عورتین اور دو لڑکے اور باقی کے سب ہلاک ہوگئی بہوک اور پیاس کے مارے اور جسوقت کہ وہ ہلاک ہوگئی تو جو کہ ایمان لائے تہی وہ پہر
آئے اور شہر کو اور گہرون کو خراب اور زیر و زبر دیکہا تو بخلوص تمام ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی کہ خداوندا ہمکو پانی بخشش فرما کہ سبب زراعت اور زندگی ہماری کا ہو اور زیادہ اس سے مت دکہہ ہم
سرکشون کیجائین حقتعالے نے اونکی صدق نیت کی جہت سے اور اونکی اعتقاد خالص کے سبب سے زیادہ اوس سے کہ وہ طلب کرتے تہی پانی عطا کیا اور وہ لوگ ہمیشہ طاعت خدا مین مشغول رہے یہانتک کہ
اونکو موت آئی اور بعد اونکی منافقین پیدا ہوئے کہ ظاہر مین مسلمان تہے اور باطن مین کفار تہے خداتعالے نے اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیا کہ وہ گناہون مین مصروف رہے اور اونکی گناہون مین سے ایک گناہ یہہ تہا
کہ عمل قوم لوط کا اونہون نے اختیار کیا تہا اور عورتون سے علیحدہ ہوگئے تہے اور عورتین اس فعل سے اونکی تنگ ہوئین شیطان ایک بڑہیا کی صورت بنکر آیا اور چپٹی کہیلنی اونکو تعلیم کی اور پہلی اس سے عورتون
نے یہہ فعل بد نکیا تہا پس حقتعالے نے اول شب اونپر بجلی گرائی اور آخر شب تک سب ہلاک ہوگئی اور گہر اونکی منہدم ہوگئی اور ڈہ گئے وَلَقَدْ أَتَوْا اور البتہ تحقیق آئے وہ یعنی گذرے وہ قریش جسوقت کہ واسطے
تجارت کے شام کو روانہ ہوئے عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ اوپر بستی کے وہ بستی کہ برسائی گئی ہے مَطَرَ السَّوْءِ مینہہ برائی کا یعنے پتہر اوسپر برسائے گئے اور مراد اوس سے حضرت لوط کی قوم کی بستی ہے کہ بعد اوسکی
الٹ دینے کی اوسکے آدمیون پر جہان کہین تہے وہین پتہر برسے اور نام اوس بستی کا سدوم ہے اور اونکی قوم کی پانچ بستیان تہین اون مین سے ایک سدوم بہی تہی اور حضرت لوط اسی بستی مین رہتے تہی
اور اونمین سے چار بستیون کے آدمی تو ہلاک ہوئے عذاب خدا سے اور ایک بستی جسکے آدمی اغلام نہین کرتے تہے بچ رہی اور کفار قریش واسطے تجارت کے جو شام کو جاتے تہے اون خراب پڑی ہوئی بستیون پر اونکا گذر ہوتا تہا اوس

مقدمہ میں خدا تعالیٰ قریش کو فرماتا ہی کہ اَفَلَمْ یَکُوْنُوْا کیا نہیں ہیں کہ یَرَوْنَهَا دیکھتے ہیں ان بستیوں خراب شدہ ہوئی کو عذاب کے صدمہ سے تاکہ نصیحت پکڑیں وہ انکو دیکھکر بَلْ بلکہ تھا
نہیں ہے کہ نہیں دیکھا ہی انہوں نے انکو بلکہ کَانُوْا تھی وہ کہ ہی کفر کی جہت سے لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا نہیں امید رکھتے ہیں وہ اُٹھنے کی دن قیامت کے زندہ ہوکر واسطے جزای اعمال کے اور اب
کفار کا حال بیان کرتا ہی وَاِذَا رَاَوْكَ اور جسوقت دیکھتے ہیں وہ کفار تجھکو تو اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ نہیں پکڑتے ہیں وہ تجھکو یعنی نہیں مقرر کرتے ہیں وہ تجھکو اِلَّا هُزُوًا مگر ٹھٹھا
کہ تجھکو ایک ہنسی مقرر کرتی ہیں اور بعضی واو کو ہمزہ کی پڑہتی ہیں یعنے تجھکو ٹھٹھا مقرر کرتی ہیں اور کہتی ہیں اَهٰذَا الَّذِیْ کیا یہ ہے وہ شخص کہ بَعَثَ اللّٰهُ بہیجا خدا نے اسکو رَسُوْلًا پیغمبر سولا حال واقع ہوا ہے
اور ضمیر مفعول کی محذوف ہے اور تقدیر اسکی بعثه اللّٰه ہی اور ندا کی لفظ سی شارہ طرف حقارت کے ہی یعنی کیا اسکو پیغمبر کرکی بہیجا ہی اور یہ کلمہ نکالا ازراہ حقارت اور ہنسی کے تہا اور کہتے تہی کہ اِنْ كَادَ یہ اِنْ مخففہ مشغل
کا ہی اور ضمیر اسم اسکا ہی وہ ہمیں سے محذوف ہے یعنی تحقیق وہ قریب ہے کہ دلفریب باتوں اور کثرت کوشش اپنی سے دلیلیں قایم کرکی اپنی مدعا پر تہارا ور سعاب ہو جاتا اور یہ اسلئی ایسا کرتا ہی لَیُضِلُّنَا تاکہ گمراہ کردی ہمکو اور باز رکہی
عَنْ اٰلِهَتِنَا معبودوں ہمارے سے اور انکی طرف سے ہمکو پہیردے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہ ہوتی یہ بات کہ صبر کیا ہی ہمنے عَلَیْهَا اوپر ان معبودوں کے اور انکی عبادت پر ہم ثابت قدم رہی ہیں اور جواب لولا کا
محذوف ہے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ ہمنے صبر کیا ہی اپنے معبودوں کی عبادت پر اور ثابت قدم رہی ہیں ہم اوپر محمد صلعم کوشش کرکی ہمکو انکی طرف سے پہیر دیتا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جناب رسولخدا نے بہت سعی کی تہی لوگوں کی
ایمان کیطرف لانے میں اور اب حقتعالی انکی قول کے جواب میں فرماتا ہی کہ وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ ایسا کہنے والے حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ جسوقت کہ دیکھینگے وہ عذاب کو مَنْ اَضَلُّ
سَبِیْلًا کون شخص مومنین اور مشرکین میں سے گمراہ ہونیوالا ہی راہ حق سی اور سبیلا تمیز واقع ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالی انکو آخرت میں عذاب سے مہلت نہ دیگا اگرچہ اب مہلت دے رکھی ہے
اور ابن جبیر سے منقول ہے کہ مشرکین پتہر یا ڈولا مٹی کا یا لکڑی خوبصورت دیکھتی تہی تو اپنی پہلی معبود کو چہوڑکر اسکی پرستش کرنی لگتی تہی حقتعالی نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ کیا دیکھا ہے تو نے مَنِ اتَّخَذَ اس شخص کو
کہ پکڑا اسنی یعنی خدا کیا ہے اسنی اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ معبود اپنا خواہش اپنی کو جو اسکا نفس خواہش کرتا ہی اسکی پیروی کرتا ہی اور نفس کے خواہش سے جسکو چاہتا ہے معبود مقرر کرتا ہی اور بعضے علما لکہتے ہیں
جسوقت حضرت آدم کا حضرت حوا سے نکاح کیا تو شیطان اور دنیا کو بہی اسمیں شریک کیا جیسے آدم اور حوا کے ملنی سے آدمی پیدا ہوا ہی شیطان اور دنیا کی ملنی سی خواہش نفس پیدا ہوئی ہے اور جسقدر اولاد کہ بدن کی
جس سے دنیا کی رونق رواج پکڑا ہی یہ سب خواہش نفس سے ہیں اسمیں رعادتیں نو ہولیں رذیل طرح طرح کی اسکی تاثیر سی ظاہر ہوتی ہیں اور اب حقتعالی اپنی پیغمبر کی تسلی کے لیئے فرماتا ہے کہ تو انکی ہدایت کی
طاقت نہیں رکہتا ہی کہ زبردستی انکو ایمان کیطرف لاوی چنانچہ بیان کرتا ہی کہ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ کیا پس تو ہوتا ہے تو اے محمد صلعم عَلَیْهِ اوپر اسکی جسنے کہ اپنی خواہش کو اپنا معبود مقرر کیا ہی وَكِیْلًا
نگہبان کہ زبردستی اسکو منع کری اَمْ تَحْسَبُ یا گمان کرتا ہی ام منقطعہ ہے یعنی بلکہ کیا گمان کرتا ہی تو کہ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ تحقیق اکثر انکی یَسْمَعُوْنَ سنتے ہیں ہوش کے کانوں سے اَوْ یَعْقِلُوْنَ
یا سمجھتے ہیں دلسے توحید کے دلیلوں کو اور آیتوں ظاہر اور روشن کو کہ اسکی جہت سے تو بہت سا اہتمام کرتا ہی اور انکی ایمان لانیکی طمع رکھتا ہے اور اکثر کا لفظ اسواسطے فرمایا ہے کہ بعضے انمیں سے ایمان لائی تہی اور بعضوں نے حق طریق
کو تعقل کرکی سمجہا اور پایا لیکن بسبب تکبر ریاست کی ایمان نہ لائی اور اب ان لوگوں کی حق میں خداتعالی فرماتا ہی کہ اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ مگر مانند چوپایوں کی کلام کو سنکر فائدہ حاصل
نکرنیمیں اور آیات اور معجزات کے تامل نکرنیمیں بَلْ هُمْ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِیْلًا گمراہ زیادہ ہیں راہ حق سی چوپایوں سی بڑہکر اسواسطے کہ چوپای اپنی خبرگیران اور خدمتی کی بہت فرمانبرداری کرتی
ہیں اور کفار اپنے پروردگار کی عبادت سے انکار کرتی ہیں اور چوپای اسچیز کو طلب کرتے ہیں کہ جو انکو نفع بخشے اور اس سے پرہیز کرتے ہیں جو کہ انکو ضرر پہنچائی اور مشرکین بزرگتر منافع کا کہ ثواب
آخروی ہے اسکو تلاش نہیں کرتے اور بہت مضر شی کہ وہ عذاب آخرت ہی اس سے پرہیز نہیں کرتی ہیں اور جہالت چوپایوں کی کسی دوسرے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہی اور جہالت مشرکوں کی برپا کرتی ہے
فتنہ اور فساد کی ہی اور چوپای اپنی خدمتی کا جو کہ انکو کہانا اور پانی دیتی ہیں بہت احسان مانتی ہیں کس جہت سے انکی تابعدار بنی رہتی ہیں اور مشرکین کو خدا طرح طرح کی دولت اور نعمت دیتا ہے وہ اسکا احسان نہیں
مانتی ہیں تاکہ اسکی تابعداری کریں اور چوپای کمال کے حاصل کرنے پر قادر نہیں ہیں اسواسطے انکی طرف سے کوئی قصور نہیں ہے اور اس امر میں اسکی مذمت نہیں ہو سکتی اور مشرکین بسبب قدرت رکہنی کی
کمال کی حاصل کرنی پر قصور کرتے ہیں پس یہ بیشک مستحق عذاب کے ہیں اور منقول ہے کہ یہ آیت قریش کے حق میں نازل ہوئی ہے اور یہ اسواسطے کہ معاش انپر تنگ ہوئی تو مکہ سی نکلے اور متفرق ہو گئے
اور انمیں سے کوئی مرد کسی خوبصورت درخت کو یا پتہر خوبصورت کو دیکھتا تہا تو اسکا نفس اسکی عبادت کی خواہش کرتا تہا اور وہ اسکی پرستش کرنی لگتا تہا اور اسکی اوپر قربانی کرتے تہی اور خون
سے اسکو آلودہ کرتی تہے اور ان پتہر کا نام سعد صخرہ رکھتے تہے اور جبکہ کوئی اونٹ تمام مریض ہوتا تہا اور یا انکی گوسفند کو کوئی بیماری حق ہوتی تہی تو اس پتہر کی پاس لاتے تہی اور اونٹ اور گوسفند
اسکے مس کرتے تہے سعد صخرہ کو تبرک شمار کرتے تہی اور اونٹ اس سے نفرت کرکی بہاگ جاتا تہا اور اونٹ والا کہتا تہا کہ میں تو سعد کے پاس اسواسطے آیا تہا کہ ہماری پراگندگی کو جمع
کری اور اسنی ہماری جماعت کو پراگندہ کیا ہم سعد میں سے نہیں ہیں اور نہیں ہے سعد مگر ایک پتہر برابر کہ نہیں ہدایت کرتا ہی گمراہ کو اور ایک مسعود عرب کا اسپر گزر ہوا دیکھا کہ روباہ اسپر
پیشاب کرتی ہی تو اسنی کہا کہ قسم ہے پروردگار کی لومڑیاں اسکی سر پر پیشاب کرتی ہیں اور گمراہ ہی وہ کہ جسپر لومڑیاں پیشاب کرتی ہیں اور اب اللّٰہ تعالی اپنی معرفت اور توحید کی دلیلیں بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو خطاب ساتھ محمد صلعم سی ہے اور مراد سب لوگ ہیں کیا نہ دیکھا تمنے اور نظر نہیں کی تمنے اِلٰى رَبِّكَ طرف پروردگار اپنی کی کہ اپنی
قدرت کاملہ سی كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیونکر دراز کیا اور پہیلایا سایہ کہ اول صبح صادق سی آفتاب کے نکلنے تک اور وقت اس سایہ کا خوشترین وقتوں کا ہے

تمام روز زمین مین اسواسطے کہ تاریکی خالص سے طبیعت نفرت کرتی ہی اور آفتاب کی شعاع سی ہوا گرم ہوجاتی ہی کہ جسکے سبب سے نور بصر کو ضرر ہوتا ہی اور اسوقت یہ دونو امر نہین ہوتے اور اسواسطے کہ خدا
تعالی نے بہشت مین ایسا وقت مقرر کیا ہی وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدا تعالی تو لَجَعَلَهٗ البتہ کردیتا اس سایہ کو سَاكِنًا ٹہرنیوالا اور قایم اپنی حال پر آفتاب کو اسی موضع پر ٹہرا کر
اور فرماتا ہی کہ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ پہر کردیا ہمنے آفتاب کو عَلَيْهِ اوپر اس سایہ کے یعنی اسکی شناخت کے واسطے دَلِيْلًا رہنمائی اسواسطے کہ سایہ سوائے آفتاب کے کسی چیز سے پہچانا نہین جاتا ہے
یہانتک کہ آفتاب نکلا ہر ہوا اور اسکا سایہ درختون اور دیوارون پر پڑا اور فرماتا ہی کہ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا پہر کہینچ لیا ہمنے اسکو طرف اپنی یعنی دور کیا ہمنے اسکو آفتاب کے شعاع کو اسپر ڈال کر
قَبْضًا يَّسِيْرًا کہینچنا تہوڑا تہوڑا کہ ایکبارگی کل سایہ کے کہینچ لینے مین نظام بندون کی مصلحت کا نہ تہا کہ انکی کاروبار مین ابتری ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ درازی سایہ کی سی اشارہ ہی
طرف زمانہ فترت کے یعنے وہ زمانہ کہ جو حضرت عیسی کے اور ہمارے پیغمبر کے درمیان تہا اور اس زمانہ مین کوئی پیغمبر نہ تہا اور نہ وہ زمانہ غفلت اور حیرت کا تہا اور لوگ تاریکی جہالت مین پڑے ہوئے
تہے اور آفتاب اسلام کا کہ روشن ہونے جمال محمدی سی طالع ہوا تو وہ سایہ جہالت کا جاتا رہا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ رہتا تو خلقت ہمیشہ تاریکی غفلت مین رہتی اور بعضے مفسرین لکہتے ہین کہ یہ
آیت باعتبار ظاہر کے معجزہ جناب رسول خدا صلعم کا ہی اور باعتبار حقیقت کے اشارہ ہے طرف قرب اور کرامت آنحضرت کے معجزہ تو اسطرح ہے کہ ایک دفعہ دوپہر کو سفر مین اسواسطے قیلولہ کے زیر درخت
تشریف لائی اور ہمراہ حضرت کے آدمی بہت سے اور سایہ درخت کا تہوڑا تہا حقتعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے واسطے ظاہر کرنے معجزہ نبوی کے سایہ کو دراز کردیا اور تمام لشکر اسلام نے اس سایہ مین آرام پایا
اور یہ آیت نازل ہوئی اور قرب اور کرامت حضرت کے واسطے یہ ہے کہ خدا تعالی نے بدون طلب کے فرمایا کہ الم تر الی ربک اور موسی کو وقت طلب کے فرمایا تہا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ خدا وہ
شخص ہے کہ جَعَلَ کردیا اسنے لَكُمُ الَّيْلَ واسطے تمہارے رات کو لِبَاسًا پوشش کہ اسکی تاریکی مین ہر چیز کو پوشیدہ کرتے ہو وَالنَّوْمَ سُبَاتًا اور نیند کو آرام واسطے
بدنون کے کہ شغلون سے فارغ ہوکر راحت حاصل کرتے ہو وَجَعَلَ النَّهَارَ اور کیا خدا نے دن کو نُشُوْرًا اٹہہ کہڑے ہونیوالا واسطے طلب معاش کے کہ سب آدمی خواب سے بیدار ہوکر متفرق
ہوجاتے ہین اور ہر ایک اپنی روزی کی تلاش مین مصروف ہوتا ہی اور یا معنے اسکی یہ ہین کہ تمکو دن کو خواب سے بیدار کیا مانند بیدار ہونے مردونکی پس اس سے اشارہ طرف اسکی ہے کہ خواب
اور بیداری نمونہ مرنیکا اور بعد اسکے زندہ ہوکر اٹہنے کا ہی اسواسطے کہ خواب مشابہ موت کی ہے زندگی مین اور نشور کہ اٹہنا خواب سے ہے مشابہ ہے مرنے کے بعد زندہ ہونے سے اور
النوم اخ الموت اشارہ طرف اسکی ہے اور لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا تہا کہ اے فرزند میرے جیسے کہ سوتا ہی تو اور پہر بیدار ہوتا ہے تو ایسے ہی مریگا تو اور بعد مرنے کے زندہ ہوکر
اٹہیگا تو اور یہ آیت دلالت کرتی ہی کمال قدرت پر خدا کے اسواسطے کہ خواب اور بیداری کی نعمت مین بہت سے فایدے ہین وَهُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ اور وہ خدا وہ
شخص ہے کہ بہیجا اسنے ہواؤن کو بُشْرًا خوشخبری دینے والیان بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ آگے رحمت اپنی کے اور بشرا کہ معنی اسم فاعل ہے حال واقع ہوا ہے اور رحمت سے مراد
باران ہے یعنی بہیجا ہواؤن کو خوشخبری دینی والیان آگے رحمت اپنی کے یعنی پہلے مینہ کے آنیسے ہوائین آتی ہین کہ وہ مینہ کے آنے کی خوشخبری دیتی ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
اور اوتارا ہمنے آسمان سے یا بادل سے مَآءً طَهُوْرًا پانی پاک کرنیوالا کو کہ نجاستون کو دور کرتا ہی یہ صیغہ مبالغہ کا ہی یعنے بہت پاک کرنیوالا کہ نجاستون کو زایل کرتا ہی و حدث
کو رفع کرتا ہی وضو یا غسل کرنے سے اسواسطے ہم باران کو نازل کرتے ہین کہ لِنُحْيِيَ بِهٖ تاکہ زندہ کرین ہم ساتھ اسکی بَلْدَةً مَّيْتًا شہر مردہ کو یعنی موضع خشک کو ہم تازہ کرین مینہ
برساکر روئیدگی سے اور پہلون سے اور بلدہ سے مراد بلد ہی یا مکان ہے اسواسطے لفظ مذکر میتا کا اسکی صفت مین آیا ہی اور اسواسطے باران کو ہمنے نازل کیا ہی کہ وَّنُسْقِيَهٗ اور تاکہ پلائین ہم اسکو
مِمَّا خَلَقْنَا اس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چوپاؤن کو وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا اور آدمیون بہت کو اور اناسی جمع انسان کی ہی اور یا سین عوض نون کے ہی اور بعضے اناسین
بہی کہتے ہین اور جمع انسان کی بہی ہوسکتا ہی جیسے کہ کرسی و کراسی اور کثیر آدمی اسواسطے فرمایا کہ بعضے چاہ کا پانی پیتے ہین اور فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور البتہ تحقیق پہیرا ہمنے باران کو
بَيْنَهُمْ درمیان ان آدمیون کے شہر و زمین جس جگہہ کہ ہماری مصلحت نے تقاضا کیا وہان ہمنے برسایا تہوڑا یا بہت اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جب سے کہ خدا تعالی نے دنیا کو پیدا کیا ہی تمام
ایسا کوئی دن نہین ہے کہ نزول باران رحمت نہوتا ہو مگر برساتا ہے جسجگہ کہ چاہتا ہے اور بعضے اس آیت کے معنے اسطرح بیان کرتے ہین کہ طرح طرح سے بیان کیا ہی ہمنے قرآن مین باران نازل کرنیکو تاکہ بندے حق
نعمت کا ادا کرین اور شکرگزاری مین اس نعمت کے مشغول ہون اور اسواسطے نازل کیا ہی کہ لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ ذکر کرین وہ ہماری قدرت کا اور تامل کرین اور شکر اسکا بجا لاوین فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ
پس انکار کیا اکثر آدمیون نے اور نہ کیا انہون نے اِلَّا كُفُوْرًا مگر ناشکری کو اور ہماری دی ہوئی نعمت سے انکار کیا اور نزول باران رحمت کا ہماری طرف سے نہ جانا بلکہ کہنے لگے کہ فلانی نوء اور
فلانے ستارے کے اوترنے اور چڑہنے سے نزول باران ہوا ہی اور فلانا اور فلانا برج آبی ہی اور انکی یہی تاثیر ہی لیکن جانب خدا سے انکو انہون نے نہ جانا اور ان ستارون کو واسطہ اور علامت
نزول باران کی نہ سمجھی بلکہ بالذات موثر مستقل بدون دخل خدا کے انکو اعتقاد کیا وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَبَعَثْنَا البتہ بہیجتے ہم فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ بیچ ہر بستی کے نَّذِيْرًا ڈرانیوالا
پیغمبر مانند بہیجنے باران رحمت کے سب جگہہ ہم بہیجتے ہین لیکن واسطے تعظیم شان تیری کے اور بلندی مرتبہ تیری کی محمد صلعم تمام انبیا کی نبوت کو ہمنے تجہپر ختم کیا اور تجہکو تمام آدمیون پر پیغمبر کیا تاکہ پس مقابلہ
مین اس نعمت کے کوشش کر لوگونکی بلانے مین طرف ایمان کے اور اہتمام کر توحق کے ظاہر کرنے مین فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ پس نہ کہا مان تو کفار کا اس امر مین کہ وہ ارادہ کرتے ہین کہ تو سستی کر حق کے

ظاہر کرتے نہیں بلکہ تو اور سب مومنین ثابت قدم رہیں حق کے طرف لوگون کے بلانے میں اور ایمان کی مضبوطی میں وَجَاهِدْهُمْ اور جہاد کر تو اُن پر بِهٖ ساتھ اسکے یعنی قرآن کے یا اُنکی فرمانبرداری
ترک میں یعنے وہ کوشش کرتے ہیں حق کے باطل کرنے میں تو انکے مقابلہ میں باطل کو دور اور دفع کر اور جہاد کر جِهَادًا كَبِيرًا جہاد کرنا بڑا یعنی بہت سخت اور کثرت سے حجتون اور دلیلون کے ساتھ کر جہاد
بڑا ہی جہاد شمشیر سے ہے اور یا یہ کہ جہاد کر تو تمام کفار سے شمشیر آبدار کے ساتھ بعد پروردگار اپنی اور اب اپنی نعمت اور قدرت کاملہ کا ذکر کرتا ہے وَهُوَ الَّذِي اور خدا وہ شخص ہے کہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
ملا کر چہوڑا اسنے دو دریا کو ملا ایک یا دوسرے میں آمیختہ نہیں ہوتا ہے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ یہ ایک میٹھا ہے شیرین تر اور خوش مزہ کہ بہت شیرینی سے دفع کرنیوالا تشنگی کا ہے وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور
یہ دوسرا کہاری ہے گروا یعنی دریا فارس اور دریا روم اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دوستی کو پانیون پر پیش کیا جسنے اسکو قبول کیا خدا تعالیٰ نے اسکو
شیرین کیا اور جسنے اسکو قبول نہ کیا خدا تعالیٰ نے اسکو شور کیا اور ان دونو دریا شیرین اور شور کا حال جبکہ باہم ملا کر رکھ چہوڑا ہے بیان کرتا ہے کہ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا خدا نے درمیان ان
دونو کے بَرْزَخًا ایک آڑ اور مانع کو اپنی قدرت سے وَحِجْرًا مَّحْجُورًا اور بند بند ہوا کہ ایک دوسرے سے آمیختہ نہیں ہوتا ہے اور تفسیر اسکی پہلے گزر گئی ہے وَهُوَ الَّذِي اور وہ خدا
وہ شخص ہے کہ خَلَقَ پیدا کیا ہے اسنے اپنی قدرت محض سے مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا پانی سے آدمی کو یعنی اس پانی سے جس سے آدم علیہ السلام کی مٹی کا خمیر ہوا تہا اور یا یہ کہ از بہ نطفہ کا کہ جس سے آدمی بنا
ایک جنس بنایا اور یا آب منی سے آدمی فَجَعَلَهٗ پس کر دیا اسکو نَسَبًا وَّصِهْرًا ناتا اور سسرال اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نسب وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے اور صہر وہ ہے کہ جس سے نکاح حلال ہے جیسے کہ
بیٹیان چچا اور ماموں کی وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے پروردگار تیرا قَدِيرًا قدرت کہنے والا پیدا کرنے پر اور بیٹوں اور بیٹیوں کی اور دونو نطفونکی اور ایک ماہ ہی عضو کے ناگون کے پیدا کرنے پر اور
کبہی ایک نطفہ سے مرد کو اور عورت کو دونو کو پیدا کرتا ہے اور انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ علی بہائی تیرا ہے فرمایا کہ ہان علی بہائی میرا ہے میں نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم
علی کیونکر بہائی تیرا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا حضرت آدم کے پیدا کرنے سے تین ہزار برس پہلے اور ایک مروارید میں اسکو رکہا اپنے علم ازلی میں یہانتک کہ آدم کو پیدا کیا
اور جب آدم پیدا ہوئے تو اس پانی کو مروارید سے نقل کر کے آدم کی پشت میں رکہا اور جب آدم سے شیث پیدا ہوئے تو اُنکی پشت میں اسکو جگہ دی اسیطرح وہ پانی پشتون میں نقل ہوتا چلا آتا تہا یہانتک کہ
عبد المطلب کے پشت میں پہنچا وہان اسکے دو ٹکڑے برابر کر کے ایک ٹکڑا تو خدا تعالیٰ نے میرے باپ عبد اللہ کی پشت میں رکہا اور دوسرا ٹکڑا ابو طالب کے پشت میں پس نصف پانی سے تو میں ہوں اور
نصف پانی سے علی ہے پس علی بہائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں پھر بعد اسکے رسول خدا صلعم نے یہ آیت تلاوت فرمائی هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا اور سدی کہ مفسرین اہلسنت سے ہے اُنسے روایت
کی ہے کہ یہ آیت حضرت پیغمبر اور امیر المومنین علی بن ابیطالب کے شان میں نازل ہوئی ہے حضرت فاطمہ زہرا اور علی کی نکاح کے مقدمہ میں اور یہی روایت ابن سیرین سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے
ہین کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا کہ اُسکے چوبیس منہ تہے اور مجھکو انہی ایسا خطاب کیا کہ پہلے اس سے کسی نے نہ کیا تہا اور وہ یہ ہے کہ السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر میں نے اُس سے کہا کہ یہ کیا خطاب ہے کہا کہ تو سب سے
اول ہے کہ نور تیرا سب سے پہلے پیدا ہوا اور تو آخر ہے باینمعنے کہ تو پیغمبرون کا خاتمہ ہے کہ تجھ پر نبوت ختم ہوئی ہے اور حاشر ہے تو باعتبار کہ قیامت میں حشر سب سے تیرا اور تیری اُمت کا ہوگا پہر میں نے اُس سے پوچھا
تیرا کیا نام ہے کہا کہ محمود اور پہر پوچھا میں نے کہ تو کس کام واسطے آیا ہے کہا کہ میں اس واسطے آیا ہون کہ تو نکاح نور کا نور سے کر دے پوچھا کہ وہ نور کون ہیں کہا کہ علی اور فاطمہ اور حکم خدا کا یہ ہے کہ تو زمین پر ان دونو کا
نکاح کر کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر اُن دونو کا نکاح کیا ہے میں نے یہ سنکر تسلیم کیا جس وقت وہ اُٹہا تو میں نے اسکے دونو شانہ پر لکہا ہوا دیکہا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ میں نے اُس سے پوچھا کہ اے
محمود کب سے تیرے شانون پر یہ لکہا ہے کہا کہ آدم کے پیدا کرنے سے چوبیس ہزار برس پہلے اور بعد اسکے فاطمہ کا علی سے نکاح ہوا اور ابن عباس اور ابن مسعود اور جابر ابن عبد اللہ انصاری اور انس بن مالک سے
روایت ہے کہ جسوقت فاطمہ زہرا بالغہ ہوئی تو اشراف اور بزرگان قریش نے فاطمہ کے نکاح کی خواستگاری کی رسول خدا نے سب کو جواب دیا اُن سب میں سے ابو بکر نے خواستگاری کی عرض کیا کہ یا رسول خدا تو
جانتا ہے کہ میں پہلے ایمان لایا ہون اور ساتہی سے تیری مصاحبت میں تہا ہون اور سب قریش میں زیادہ میں کہتا ہون اور میں نے تجہسے سنا ہے کہ سب نسب اور سبب منقطع ہو جاوینگے مگر میرا نسب اور سبب مجھکو غنیمت
ہے کہ فاطمہ کو مجھسے بیاہ دے رسول خدا نے منہ پہیر لیا اور جواب نہ دیا دوسری بار کہا تب بہی منہ پہیرا اور تیسری بار کہا تب بہی منہ پہیر لیا ابو بکر باہر آیا اور عمر سے بیان کیا عمر نے کہا کہ ایسا نہو کہ میں خواستگاری
کرون تو مجھکو بہی انکار فرمائیں خلاصہ یہ ہے کہ عمر نے خواستگاری کی تو اسکو بہی یہی جواب ملا عبد الرحمن نے کہا کہ میں مال دار اور اونٹ اور زمین بہت رکہتا ہون میرے واسطے قبول
کرینگے کہ رسول خدا ایک مرد درویش اور تنگدست ہیں بعد اسکے بہت اچہی کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر حضرت کی خدمت میں گیا اور پیغام دیا اور حضرت نے کچہ جواب نہ دیا عبد الرحمن کو گمان
ہوا کہ توقف حضرت کا مہر معین کرنے میں ہے کہا کہ یا رسول خدا سو شتر اور گاو اور گوسفند مہر میں دونگا رسول خدا صلعم یہ سنکر غضبناک ہوئے اور سنگریزے اُٹہا کر عبد الرحمن کی گود میں
گرا دی تمام موتی اور جواہر ہو گئے اور فرمایا کہ اسکو لے کہ مال تیرا بہت ہوا لیکن اسکا اختیار خدا کو ہے جسکو چاہے فاطمہ کو عطا کرے عبد الرحمن نادم ہو کر کھڑا ہو گیا اور باہر آ کر ابو بکر
سے بیان کیا ایک روز ابو بکر اور سعد معاذ اور عمر وغیرہ جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ بزرگان قریش نے خواستگاری کی سب سے انکار کیا مگر علی نے کچہ نہیں کہا ہے وہ ایک فقیر اور فاقہ
کی جہت سے کچہ نہیں کہتا اور گمان ہمارا یہ ہے کہ فاطمہ کو علی کو دینگے چلو علی سے چلکر کہیں اگر وہ اپنی ناداری کا عذر کریگا تو ہم اپنے مال سے اُسکی کمک کرینگے
حضرت علی علیہ السلام کے پاس گئے وہ ایک باغ میں پانی دیتے تہے مزدوری کے عوض میں اُنکو بلا کر ایک جگہ بٹہایا اور علی نے اپنی مزدوری کے جو کچہ خرمے

تازہ تہی اُن لوگون کے روبرو کہی کہ ہمین سے کچہہ کہا مین نے اُن لوگون نے صورت حال کو علیؑ سے بیان کیا او کہا کہ خدا تعالے نے ہر طرح کی فضیلت تجہکو دی ہے اور تیرا مرتبہ او قرب جو پیغمبر خدا سے
ہے وہ بہی کسی پر پوشیدہ نہین ہے اشراف قریش نے فاطمہؑ کی خواستگاری کی اور تونے نہین کی اسکا باعث کیا ہی او تو جانتا کہ شرف دنیا او آخرت کا دونو کا ہمین ہے علیؑ یہہ
سُنکر اپنے آنکہو نمین آنسو بہر لائے اور فرمایا کہ دو چیز مجہکو مانع ہین ایک تو تنگدستی اور دوسری حیا لیکن غیبت مجہکو اس امر کی بہت ہے اُن لوگون نے کہا کہ اب تجہکو پیغام دینا چاہیے
حضرت علیؑ کہڑے ہوکر رسولخدا کے دروازہ پر پہنچے او زنجیر حجرہ کی ہلائی او اُسوقت رسولخدا ام سلمہ کے حجرہ مین تہے اور حضرت نے پہچانا کہ یہ علیؑ ہے پہلے اس سے کہ وہ کہین کہ مین علیؑ ہون
او ام سلمہ سے فرمایا کہ دروازہ کو کہولدی کہ دروازہ پر وہ شخص کہڑا ہی کہ دوست رکہتا ہی خدا اور رسول خداکو او خدا اور رسول اُسکو دوست رکہتے ہین ام سلمہ نے دروازہ
کہولا اور علیؑ حجرہ مین داخل ہوئے اور سلام کیا او سر اپنا نیچے کرکے بیٹہہ گئے اور چاہتے تہے کہ کچہہ کہین لیکن حیا مانع ہوئی جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ای علیؑ کیا تو کوئی حاجت رکہتا ہی یہ سُنکر خاموش
ہو رہے پہر رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ شاید تو اسواسطے آیا ہی کہ فاطمہؑ کا پیغام دیوے اُسوقت علیؑ نے اپنا سر نیچے کرکے عرض کی کہ یا رسولخدا مجہکو حضرت نے بجائے فرزند پرورش کیا ہی اور مان
او باپ سے زیادہ پیار کیا ہی او آداب علوم دینیہ مجہکو تعلیم کئے ہین کہ جو کچہہ ذخیرہ میرا دنیا او آخرت مین ہے وہ حضرت ہین اور حق قرابت او رسابقیت اسلام میری کی پوشیدہ
نہین ہے اور مینے سنا ہی کہ سب نسب اور سبب منقطع ہوجائینگے مگر نسب او سبب حضرت کا کہ آپنے یہ فرمایا ہے اور مین فاطمہؑ کی خواستگاری کرتا ہون جناب رسولخدا یہ سُنکر خندان او شادان
ہوئے فرمایا کہ ای علیؑ تیرے پاس کچہہ ہے کہ فاطمہؑ کا مہر ہووے عرض کی کہ یا رسولخدا حضرت پر کچہہ پوشیدہ نہین ہے کہ میرے پاس سوائے گہوڑے او شتر آب کش او زرہ اور تلوار کے کچہہ نہین ہے
حضرت نے فرمایا کہ گہوڑا اور تلوار تو تیری جہاد کی کام کی ہین او اونٹ کی بہی احتیاج ہے کہ اُسپر تو اپنا اسباب بار کرتا ہی لیکن زرہ کی کچہہ احتیاج نہین ہے اُسکو فروخت کر علیؑ نے
اُسکو فروخت کیا او وہ پانسو درہم کو فروخت ہوئی وہ مہر تہا حضرت فاطمہؑ کا او وہ زرہ ایک اعرابی کے ہاتہہ فروخت کی جسوقت علیؑ پانسو درہم رسولخدا کے پاس لائے تو حضرت نے پوچہا
کہ ای علیؑ یہ کسکے ہاتہہ فروخت کی کہا کہ ایک اعرابی کے ہاتہہ فرمایا کہ تو اُسکو پہچانتا ہے کہا کہ نہین فرمایا کہ وہ اعرابی جبرئیل تہا تیرے پاس آنے سے پہلے مجہکو زرہ دے گیا ہی تو اپنی زرہ کو لے اور رسولخدا
نے علیؑ سے فرمایا کہ ای علیؑ خوش ہو کہ خدا تعالے نے فاطمہؑ کا نکاح تجہسے آسمان پر کیا ہی پہلے اس سے کہ مین تمہارا نکاح زمین پر کرون او ر رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا او مجہکو
بشارت دی کہ یا رسولخدا پروردگار نے حکم دیا ہے فرشتون کو انہون نے آسمانمین بموجب حکم نکاح فاطمہؑ کا علیؑ سے کیا ہی او ایک ریشمی کپڑا مجہکو دیا اُسمین کچہہ لکہا ہوا تہا مینے کہا کہ
ای جبرئیل اسمین کیا لکہا ہی کہا کہ اسمین یہ لکہا ہے کہ حقتعالے نے زمین کی طرف نظر کی اور تجہکو برگزیدہ کیا او نبوت تجہکو دی او دوسرے تیری برادر او وزیر برگزیدہ کیا اور تیری دختر اُسکو
دی مینے پوچہا کہ وہ کون ہے کہا کہ علی بن ابیطالب کہ برادر دینی او پسر عم او وزیر او خلیفہ تیرا ہی او حقتعالے نے حکم کیا ہے کہ بہشت کے خزانہ دار بہشت کو آراستہ کرین اور
حورون او محلون او بالاخانون کو حکم ہوا ہے کہ طرح طرح کی زیورون او جواہر سے آئینہ مزین کرین او حورالعین کو حکم ہوا ہے کہ اُنہی اپنی تئین زینت کی ہی او رسین او طوبین
پڑہتی ہین او ر بہشت کی ہواؤن کو حکم ہوا ہے کہ اُنہون نے عطر او خوشبوئین بہشت مین پہیلادی ہین او ر فرشتون کو حکم ہوا ہے وہ آسمان چہارم مین بیت المعمور کی نزدیک
حاضر ہوئے ہین او منبر رکہا ہی اور وہ منبر وہ ہے کہ آدمؑ نے اُسپر خطبہ پڑہا تہا جسوقت خدا تعالے نے اُسکو اسما تعلیم کئے تہے او راحیل فرشتہ کو حکم ہوا اُسنے خطبہ نکاح پڑہا اور بعد اُسکے
فاطمہ کا عقد نکاح علیؑ سے ہوا او فرشتے گواہ ہوئے او اس کپڑی ریشمی مین گواہی فرشتون کی مرقوم ہے او ر حقتعالے کا حکم ہوا ہے کہ تجہپر عرض کرون او ر مشک کی مہر اُسپر
کر دا او ر رضوان کی سپرد کرون او ر درخت طوبے کو حکم ہوا ہے کہ جسقدر اُسمین زیور او حلہ تہے اُسنے نثار کئے او بعد اُسکے ابر سفید نے موتی اور یاقوت کی بکہیری او نثار فاطمہؑ کے نکاح کا ہی اور
بعد اُسکے خدا نے حکم کیا تو ابر طومار نثار کئے مشک کے مہر سے ملائکہ نے پوچہا کہ خداوندا یہ کیا ہی فرمایا کہ یہ امانتین شیعان علیؑ او فاطمہؑ کے ہین تمہارے پاس قیامت تک او ر
جبکہ روز قیامت ہو تو تم صراط پر کہڑے ہو اور جو کوئی تمہارے سے گذری کہ ایک حبہ کی مقدار دوستی علیؑ کی دلمین رکہتا ہو او محبت فاطمہؑ کی او اُسکی فرزندون کی اُسکو یہہ طومار
کہ جسمین آزادی دوزخ سی اور پہنچنا بہشت نعیم مین ہے اُسکو دو او ر اُسکو بدون حساب کے بہشت مین پہنچاؤ او ر یہ حکم مینے عالم کی پیدا کرنے سے پہلے کیا ہی پس جبرئیل نے کہا کہ
بروز قیامت مین صراط پر کہڑا ہونگا اور دہ ملائکہ میرے ہمراہ ہونگے او ر طومارونکو لیکر اپنی ہاتہہ مین رکہون پس جو کوئی کہ دوستون او ر شیعون علیؑ او ر اُسکی اولاد طیبہ مین سے ہو اور اس
ہر کسی طرف کو گذری تو وہ طومار اُسکی دست راست مین رکہون او اُسکی سر نامہ پر لکہا ہو کہ آزادی ہے خدا کی طرف سے آتش دوزخ سی واسطے شیعان علیؑ کی اور فاطمہؑ کے پس واسطے
اُنکی سواریان نور کی لائین کہ زین جنکی یاقوت سرخ او فرش اُنکی ریشمی کپڑون سبز کے ہون اور ملائکہ اُنکی آگے او ر پیچہے ہون او ر جسکی طرف گذر ہو انکا وہ دور ہو جاوے اور
شہرین بزرگی اور دہوم دہام سی اُنکو بہشت کے دروازہ پر لیجائین اور اُن طومارون کو وہ باہر نکالین او ر کہین کہ ای لوگو آو او خدا تعالے کی نعمتون کو دیکہو اور
اُنکو شہرہ ہوا اور رضوان داروغہ بہشت اُنکو کہے کہ ای دوستو خدا کے داخل ہو تم بہشت مین سلامتی اور امن سے پس دروازے بہشت کی اُنکی واسطے کہولین او ر بلند درجون مین اُنکو
پہونچائین اور اعلے علیین مین تیرا اور علیؑ کا اور اُسکی اولاد کا رفیق اُنکو کرین آورا ابن عباس نے روایت کی ہی کہ جسوقت فاطمہؑ کو علیؑ کے گہر لے گئے ہین بعد

عقد کے زفاف کے واسطے تو رسول خدا صلعم تو فاطمہ کے آگے تھے اور جبرئیل جانب راست تھے اور میکائیل جانب چپ تھے اور ہمراہ انکے ستر ہزار فرشتے فاطمہ کے پیچھے تسبیح پڑھتے ہوئے جاتے تھے اور معارج النبوت مین ملا معین کہ علما اہل سنت سے ہی مرقوم ہے کہ فاطمہ زہرا نے اپنے باپ سے شکایت کی کہ سب آدمیون کی بیٹیون کا مہر درہم اور دینار ہوتا ہے اور میرا مہر بھی یہی ہوا تم خدا تعالے سے درخواست کرو کہ میرا مہر شفاعت تمہاری امت کی مقرر کرے منقول ہے کہ رسول خدا نے طلب کیا اور فی الفور وہ قبول ہوا اور جبرئیل قطعہ لکھا ہوا لائے اور مضمون اسکا یہ تھا کہ حق مہر فاطمہ زہرا کا شفاعت امت عاصی کی پروردگار انکے نے کیا اور کہتے ہین کہ فاطمہ زہرا مثل تبرک کے اسکو اپنے پاس رکھتی تھے اور جب وقت کوچ کرنیکا دنیا سے پہنچا تو وصیت کی کہ یہ نوشتہ کو میرے پاس سے دور نکرنا اور میرے ہمراہ قبر مین دفن کرنا کہ قیامت کے روز زندہ ہو کر انہون نے یہ بطور سند کے میرے پاس موجود ہو واسطے شفاعت امت عاصی کے اور ایکروز جناب رسول خدا صلعم حضرت فاطمہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ شوہر تیرا کیسا ہے عرض کی کہ بہتر ہے اور نہایت نیک ہے لیکن زنان قریش مجھپر طعن کرتی ہین کہ تجھکو تیرے باپ نے ایک فقیر کو دیدیا ہے کہ کچھ مال نہین رکھتا رسول خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ باپ تیرا اور شوہر تیرا فقیر نہین ہین اسواسطے کہ خدا تعالی نے تمام خزانے روئے زمین کے میرے پاس بھیجے انکو قبول نہین کیا اور جو کچھ کہ تیرا باپ جانتا ہے اگر تو ایسا جانے تو تمام دنیا اور زینت اسکی تیری آنکھون مین حقیر معلوم ہو اور جو کچھ کہ عورتین تجھسے کہتے ہین از راہ شفقت اور دلسوزی نہین کہتی ہین مینے تجھکو ایسے مرد کو دیا ہے کہ اسلام مین سب سے سابق ہے اور علم اسکا سب کے علم سے زیادہ ہے اور خدا تعالے نے تجھکو آسمان پر علی کو دیا اور مینے اسکو زمین پر دیا اور جان کہ خدا تعالے نے تمام زمین پر مجھکو اور اسکو برگزیدہ کیا ہے تمام عالم مین سے انکی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اور پھر دعا کی کہ خداوندا تو انکو نعمت دے اور انکے فرزندونکو بہشت کا وارث کر اور انکی نسل مین برکت دے اور انکو امام اپنے بندون کا کر اور بعد اسکے مسجد مین تشریف لے گئے اور امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت کی کہ اے علی زوجہ تیری نیک زوجہ ہے اور حوران بہشت سے ہے کہ بہشت کے میوہ سے یہ پیدا ہوئی ہے اور یہ پارہ جگر میری ہے تو اسکو ناراض نہ رکھنا جس کسینے اسکو ایذا دی اسنے مجھکو ایذا دی اور جو کوئی اسکو شاد کرے اسنے مجھکو شاد کیا اور خدا تعالے اسکی غضب سے غضب مین ہوتا ہے اور اسکی رضامندی رکھنے سے راضی ہوتا ہے اور امیر المومنین فرماتے ہین کہ جبتک فاطمہ زندہ رہی مین کبھی اسکو غصہ مین لایا اور نہ وہ مجھکو غصہ مین لائی اور ہمیشہ مجھسے راضی رہی یہانتک کہ دنیا سے کوچ کیا اور منقول ہے کہ بعد عقد اور رخصت فاطمہ زہرا کی ایکروز رسول خدا صلعم فاطمہ کے دیکھنے کو فاطمہ کے گھر مین تشریف لائے انکو دیکھکر بہت خوشدل ہوئے فاطمہ زہرا نے عرض کی کہ یا رسول خدا اس شب کو مجھے یہان لائے تھے مینے عورتین دیکھی کہ انکا جمال اور صورت دنیا کی عورتون کا سا نہ تھا فرمایا کہ وہ حورین تھین خدا تعالے نے تیری شادی مین انکو بھیجا تھا تیرے باپ کے مرتبہ کے جہت سے اور تیرے شوہر کی فضیلت کے سبب سے کسینے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم زنان قریش مبارکباد کے لئے فاطمہ کے پاس آتی ہین زیور اور پوشاکین خوب پہنکر جناب رسول خدا نے اندیشہ کیا کہ جسوقت وہ عورتین آتی ہین فاطمہ انکو دیکھیگی تو پریشان خاطر ہوگی دعا کی کہ خداوندا فاطمہ کے واسطے زیور اور پوشاک ایسی بھیج کہ زنان قریش نے مثل اسکی نہ دیکھا ہو اور تا کہ وہ فاطمہ پر نہ ہنسین اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور فاطمہ زہرا کے واسطے بہشت سے پوشاک لائے کہ قیمت جسکی تمام دنیا سے زیادہ تھی فاطمہ وہ پوشاک پہنکر بیٹھی اور جسوقت زنان قریش حاضر ہوئین اور وہ پوشاک دیکھی تو حیران ہوئین اور پوچھا کہ اے فاطمہ یہ پوشاک کہان سے لائی کہ ہمنے ایسی کبھی نہین دیکھی اور دنیا مین تو ایسی نہین ہوتی ہے فرمایا کہ یہ خدا کے پاس سے آئی ہے اور باقی ذکر حضرت فاطمہ کے نکاح اور فضائل کا تفصیل سے اور کتابون مین ہے

اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَعْبُدُوْنَ اور پرستش کرتے ہین وہ مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اس چیز کو کہ نہین نفع دیتی ہے انکو اگر اسکی پرستش کرین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہنچاتی ہے انکو اگر اسکی پرستش نکرین اور وہ بتون سے مراد ہے کہ جنکی وہ پرستش کرتے تھے وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهٖ اوپر پروردگار اپنے کے ظَهِيْرًا مددگار یعنی واسطے شیطان کے شرک اور گناہ مین یعنی پروردگار کی نافرمانبرداری مین شیطان کی مدد کرتا ہے اور کافر سے مراد مطلق کافر ہے اور بعضے ابوجہل لعین کہتے ہین اور بعضے ظہیر کو خوار کے معنی مین کہتے ہین یعنی کافر ہمیشہ خوار اور ذلیل اور حقیر ہے پروردگار کے نزدیک اور رحمت سے اسکی دور ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلعم گروہ خلائق پر اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا مومنین کو ثواب کے اور بہشت کے نعمتون کی وَنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا عذاب سے کافرون کو اور گنہگارونکو قُلْ کہدے اے محمد صلعم ان کافرون سے کہ مَآ اَسْئَلُكُمْ نہین سوال کرتا ہون مین تم سے عَلَيْهِ اوپر پہنچانے احکام خدا کے مِنْ اَجْرٍ مزدوری کو اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر وہ اس شخص کو کہ چاہے وہ شخص اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ طرف پروردگار اپنے کی سَبِيْلًا راہ کو کہ اپنے مال کو راہ خدا مین خرچ کرے اور ایمان و طاعت کو اختیار کرے اور مال کے طمع مجھکو نہین ہے بلکہ لوگونسے مین ایمان و طاعت کو چاہتا ہون کہ جس سے فائدہ انکا حاصل ہو وے اور باعث ثواب کا ہووے وَتَوَكَّلْ اور توکل کر تو اے محمد صلعم مشرکین کے شر اور ظلم کے دفع مین عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اوپر زندہ جو کہ نہ مریگا کبھی اگر کوئی توکل کرے ایسے پر وہ مریگا تو بعد اسکے شرک کے وہ بے نصیب ہو جائیگا وَسَبِّحْ اور پاکی سے یاد کر تو خدا کو بِحَمْدِهٖ ساتھ حمد اور تعریف اسکے کہ حسین بیان اسکی نعم اور احسان اور بزرگی کا ہو اور بیان اوصاف کمال کا اور پاک نقصان اور عیب سے ہووے وَكَفٰى بِهٖ با میں زاید ہے یعنی اور کافی ہے وہ خدا تعالے بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ ساتھ گناہون بندون اپنے کے خَبِيْرًا خبر رکھنے والا پوشیدہ اور ظاہر پر سب پر کہ ہر ایک کو موافق انکے عمل کے جزا دیگا اور جسطرح محمد صلعم انکے ایمان

زیادہ ہر مواخذہ نکریگا اَلَّذِیْ وہ خدا کہ اپنی قدرت کاملہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہی اُسنے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَیْنَہُمَا اور اُسکو کہ درمیان اُن دونو کے ہے
فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ بیچ چھہ دنون کی ثُمَّ اسْتَوٰی پھر غالب ہوا امر اُسکا یا قصد کیا عَلَی الْعَرْشِ اور پر عرش کے کہ اُسکی تدبیر کی اور ذکر اُسکا سورہ اعراف مین گزرگیا ہی اور یہان ذکر اُسکا واسطے مقرر
کرنے اس امر کے ہے کہ توکل اُسی پر چاہئی کہ جو پیدا کرنیوالا جمیع اشیاء کا ہی اور سب چیزون مین اُسکا تصرف ہے اور ان سب چیزونکو خدا تعالے اگر چاہتا تو ایک لمحہ مین پیدا کر دیتا لیکن چھہ روز کا
جو ذکر کیا واسطے تعلیم بندونکے ہے کہ کسی کام مین جلدی نکرین اور نظر کرین اس پر کہ خدا تعالے نے باوجود قدرت پیدا کرنی اشیا کے کُن کے کہنے مین جلدی نکی اور بتدریج دیر مین پیدا کیا کہ التانی من
الرحمان والعجلۃ من الشیطان یعنے دیر رحمان کیطرف سے ہے اور جلدی شیطان کیطرف سے اَلرَّحْمٰنُ یہ خبر الذی کی ہے یعنی وہ شخص رحمان ہے جسنے پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو اور سب چیزونکو
اور یا خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو الرحمان فَسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا پس سوال کر تو ساتھہ اُسکی خبرداری سی یعنی پیدا کرنے آسمانون و زمین کے سی اُس شخص سے سوال کہ جو اُنکی پیدا کرنیکی
خبر رکھتا ہے جیسے کہ خدا یا جبرئیل یہ تجھکو خبر دیونگی اُسکی حقیقت سے اور یا وہ شخص خبر دیگا جسنے کہ پہلی کتابونکو دیکھا ہے جیسے کہ علماء یہود کہ جو خبردار ہین اور تیری تصدیق اُنہونےکی
ہے ہر شخص آدمی اور بعضے کہتی ہین کہ مشرکین رحمان کا انکار کرتے تہی اور بہ کی ضمیر طرف رحمان کے پھرتی ہی اسواسطے خدا نے فرمایا کہ اگر کفار انکار کرتے ہین رحمان کی لفظ سی کہ وہ خدا پر
نہین بولا جاتا ہے پس اُس شخص سے پوچھہ کہ جو خبر دیوی تجھکو اہل کتاب مین سے تاکہ جانین وہ کہ رحمان اور اللہ ایک چیز ہے اور بعضے کہتی ہین کہ مراد خبیر سے رسولخدا صلعم ہین اور
معنا آیت کے یہ ہین کہ پس چاہئی کہ ہر ایک تم مین سے سوال کرے ذات اور صفات خدا کی سی رسول اللہ سی کہ خدا تعالے نے اُسکو خبر دی ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اور جسوقت کہا جاتا ہے واسطے اُن مشرکونکی کہ
اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ سجدہ کرو تم واسطے رحمان کے کہ پروردگار اور پیدا کرنیوالا تمہارا ہے تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ کہتے ہین وہ کہ کیا ہی رحمان اور کون ہے اور کیا چیز ہی کہ اُسکو ہم نہین جانتے
اور گمان اُنکا یہ تہا کہ وہ کوئی سوائے خدا کے ہی اور خدا پر اُسکو نہین بولتے تہے اور بعضے کہتی ہین کہ مسیلمہ کذاب کا لوگون نے رحمان لقب کر دیا تہا اور جسوقت رسولخدا نے فرمایا کہ سجدہ کرو تم
واسطے رحمان کی تو اُن مشرکین نے کہا کہ ہم رحمان کو نہین پہچانتی مگر اُس شخص کو جانتے ہین کہ جو یمامہ مین ہی یعنی مسیلمہ کذاب اور اُسیکو واسطے کہتے تہی اَنَسْجُدُ کیا سجدہ کرین ہم استفہام
واسطے انکار کے ہے یعنی سجدہ نہین کرینگی ہم لِمَا تَاْمُرُنَا واسطے اُسکی کہ حکم کرتا ہی تو ہمکو بدون جاننے کے وَزَادَھُمْ اور زیادہ کیا اُنکو حکم سجدہ کے نے نُفُوْرًا نفرت کو اور بہاگنے
کو ایمان سے اور دور ہونیکو راہ حق سی اور یہ سجدہ آٹھوان ہے قرآن کے سجدون مین سے اور سنت ہے اور جسوقت مومن اس آیت پر پہنچے اور سجدہ کو بجا لاوے تو جدا ہو جاتا ہے اُن لوگون سے کہ جو انکار سجدہ
کا کرتے ہین تَبٰرَکَ الَّذِیْ بزرگوار اور کثیر البرکت ہے وہ شخص کہ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ پیدا کیا اُسنے بیچ آسمان کے بُرُوْجًا برجون کو کہ وہ بارہ ہین حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان
عقرب قوس جدی دلو حوت اور ذکر اُنکا سورہ حجر مین ہو چکا ہی وَّجَعَلَ فِیْہَا اور پیدا کیا بیچ اُن آسمان یا برجون کے سِرٰجًا چراغ کو کہ وہ آفتاب ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وجعل الشمس
سراجا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا اور پیدا کیا چاند روشن کو کہ وہ رات کو روشن کرتا ہی اور روشنی چراغ کی چونکہ زیادہ ہوتی ہی نور سے اسواسطے آفتاب کے واسطے سراج فرمایا اور چاند کیواسطے نور وَھُوَ الَّذِیْ
اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی حکمت سے جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ پیدا کیا اُسنے رات کو اور دن کو خِلْفَۃً مختلف آنی اور جانی مین کہ ایک جاتا ہی اور دوسرا اُسکی جگہہ آتا ہی لِّمَنْ اَرَادَ واسطے
اُس شخص کے کہ ارادہ کرے اَنْ یَّذَّکَّرَ یہ کہ یاد کرے اور ذکر کرے اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا یا ارادہ کرے شکر کرنیکا واسطے نعمت خدا کی یعنے نمازرات کی فوت ہوئی ہو تو دنکو بجالاوے
اور نماز دن کی فوت ہوئی ہو تو رات کو بجالاوے اور یا جو امر کہ ایک وقت مین فوت ہوا ہو اُسکو دوسرے وقت مین بجالاوے اور بعضے کہتی ہین کہ معنی اُسکی یہ ہین کہ رات اور دن کو مختلف کیا اور
ایک کے پیچھے دوسرا پیدا کیا واسطے اُس شخص کے کہ چاہے یاد کرے عجائب اُسکی قدرت کے اور کارہی گریان اُسکی پیدائش کی رات اور دن کے پیدا کرنیمین اور اس سبب سے واقف اور عالم ہو اس
امر کا کہ ضرور ہی کہ واسطے اُسکی صانع بالذات اور پیدا کرنیوالا اور رحم کرنیوالا بندونکا ہی اور اب ابرار بندونکا ذکر کرتا ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے خدا بخشنے والیکے کہ جو اُسکی طاعت
اور عبادت مین استوار ہین الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین عَلَی الْاَرْضِ اوپر زمین کے ھَوْنًا نرمی سے آہستہ از راہ تواضع اور افتادگی نہ متکبرون کے طور اور یہ حال
واقع ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ شخص وہ ہی کہ اپنی پیدائش کے روش کے موافق چلتا ہے اور چلنے مین بناوٹ نہین کرتا ہی اور نہ تکبر کرتا ہی اور نہ اتراتا ہی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ یہ آیت آئمہ آل محمد کی شان مین ہے کہ آہستہ دشمن کے خوف سے زمین پر چلتے ہین اور پرہیز کرتے ہین دشمنون سے اور حضرت امام کاظم علیہ السلام سے بہی منقول ہی وَاِذَا
خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ اور جسوقت کہ خطاب کرتی ہین اُنسی جاہل لوگ اور سخن بیہودہ اور کلام بے ادبانہ اُنسی کرتے ہین تو قَالُوْا کہتے ہین وہ اُنکی جواب مین کہ سَلٰمًا سلام ہے اور کلام
نیک کہتی ہین اور سلاما مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی یعنے اُنسی ایسی گفتگو کرتے ہین کہ اُنکی جہالت کے کلام سی اپنے تئین سلامت رکہین نیک کلمہ اُنکو کہکر اور بعضے کہتی ہین کہ
مراد اُس سے یہ ہی کہ دور سے جہلا کو دیکھتی ہین تو سلام کرتے ہین تاکہ اُنکی شر سے محفوظ رہین اور اُنکی جواب کے درپے نہین ہوتے منقول ہی کہ حضرت عیسےٰ کا گزر یہودیون
کی جماعت پر ہوا کہ وہ لوگ اُن حضرت کو برا کہتے تہی حضرت عیسےٰ نے اُن لوگون کی تعریف کی ایک شخص نے حضرت عیسےٰ سے کہا کہ وہ تمکو برا کہتے ہین اور تم اُنکی
تعریف کرتے ہو فرمایا کہ جو کچہہ آدمی کے پاس اُسکے نفس مین جمع ہوتا ہے وہی اُسمین سے نکلتا ہی اور منقول ہے کہ ایک مرد نادان نے حضرت زین العابدین علیہ السلام

ع

کے روبرو آیا اور اُسنے اُن حضرت کو دشنام دی حضرت امام نے یہ سُنکر فرمایا کہ اے مرد اگر مین اس قابل ہون کہ تو مجھکو کہتا ہے تو خدا تعالے مجھکو بخشے اور اگر تو جھوٹ کہتا ہے تو خدا تعالے تجھکو بخشے وہ مرد یہ سُنکر بہت نادم ہوا اور حضرت امام کے دوستون مین داخل ہوا وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ ہین وہ بندے خدا کے کہ یَبِیْتُوْنَ رات کاٹتے ہین لِرَبِّهِمْ واسطے پروردگار اپنے کے اسطرح سے سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے ہین وَقِیَامًا اور کھڑے ہونیوالے ہین یاد خدا مین شب کو یہ دونو حال واقع ہوئے ہین اور مراد اس سجدہ اور قیام سے نماز شب ہے اور خصوصیت نماز شب کی یہ ہے کہ اسوقت کی عبادت بہت شاق ہوتی ہے اور ریا سے خالی ہوتی ہے اور عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہ جو کوئی شبکو دو رکعت نماز کی یا زیادہ پڑھے تو وہ اُن لوگون مین سے ہو کہ جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بعضے اس سے نوافل مغرب اور عشا مراد لیتے ہین لیکن عام ہے شب کے نوافل کو وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ ہین بندہ رحمان کے باوجود مصروف ہونیکے طاعت خدا مین مع باوجود خشوع اور خضوع کے یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین نہایت عاجزی سے اے پروردگار ہمارے کہ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا اے پروردگار ہمارے پھیر دے تو ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا تحقیق کہ عذاب اُسکا کَانَ غَرَامًا ہے لازم اور دایم کہ جدا نہین ہوتا اور اسمین اشارہ ہے اس امر کیطرف کہ وہ بندے باوجود خرچ کرنے نیک خلقون کے ہمراہ خلقت کے اور مشغول رہنے عبادت کی پھر عذاب سے ڈرتے ہین اور خدا تعالے سے عاجزی کرکے التماس کرتے ہین اُسکی دور کرنے کی واسطے کہ اپنے اعمال کا اُنکو بھروسا نہین ہے اور نہ اُسپر اعتماد ہے خدا کے فضل و کرم کی اُمیدوار رہتے اور عبادت پر اعتماد نہین کرتے ہین سو واسطے کہ ہمیشہ یکسان حال نہین رہتا ہے اور کہتے ہین وہ بندے کہ اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا تحقیق وہ دوزخ بُری ہی جگہہ ٹھیرنیکی وَمُقَامًا اور جگہہ قیام کرنے اور رہنے کی و مستقر اور مقاما تمیز واقع ہوئی ہین اور مخصوص بالذم کہ وہ دوزخ ہے محذوف ہے حاصل یہ ہے کہ وہ بندے کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے عذاب دوزخ کا ہمسے پھیر دے کہ وہ جہنمی والا ہے اور دوزخ بُری جگہہ ہے بود و باش کرنیکی وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ ہین وہ بندے رحمان کے کہ اِذَا اَنْفَقُوْا جسوقت خرچ کرتے ہین تو لَمْ یُسْرِفُوْا نہین بیجا خرچ کرتے ہین اور نہ حد سے زیادہ خرچ کرتے ہین کہ خلاف شرع امر حرام مین خرچ کرین وَلَمْ یَقْتُرُوْا اور نہ تنگی کرتے ہین کہ بخیلی اختیار کرین کہ کسی کو کچھہ دیوین اور حقوق خدا کے جو ہین زکوۃ اور خمس وغیرہ کی اُنکو ادا نہ کرین وَکَانَ اور ہے خرچ کرنا اُنکا بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا درمیان مین اُس بیجا خرچ کرنے اور تنگی اور بخیلی کے سیدھا اور کھڑا ہونا طریقہ اعتدال اور بین بین کا کہ جسمین نہ تو بیجا خرچ کرنا ہو اور نہ بخیلی ہو بلکہ خود بھی کھاوے اور غیر کو بھی کھلاوے اور پہناوے اسقدر خرچ نہ کرے کہ بگڑ جاوے اور تنگدست ہو جاوے اگرچہ راہ نیک مین ہو اور قواما خبر کان کی ہے یا حال موکدہ ہے اور قمی نے لکھا ہے کہ اسراف تو وہ ہے کہ جو گناہ مین خرچ ہو اور بخیلی وہ ہے کہ حقوق خدا کو ادا نہ کرے اور قوام وہ ہے کہ جس چیز مین خدا کا حکم ہے اسمین خرچ کرے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دنیا غیر حق مین اسراف ہے اور منع کرنا حق سے اقتار ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کھانے اور پینے مین جسقدر سے چاہے کھاوے اور پیوے اسراف نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسراف وہ ہے کہ جس سے مال بگڑ جاوے اور بدن کو ضرر کرے اور اقتار کو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تو روٹی کو نمک سے کھاوے اور مقدور اس سے زیادہ کھانیکا رکھتا ہے اور قوام سے مراد یہ ہے کہ کبھی گوشت کھاوے اور کبھی شیر کھاوے اور کبھی سرکہ کھاوے اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ سنگریزون کی مٹھی بھر کر سب گرا دی اور فرمایا کہ یہ اسراف ہے اور دوسری مٹھی بھر کر بند کر لی اور فرمایا کہ یہ اقتار ہے اور تیسری مٹھی بھر کر کچھہ تو مٹھی مین رکھی اور کچھہ گرا دی اور فرمایا کہ یہ قوام ہے وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ ہین وہ بندے رحمان کے کہ لَا یَدْعُوْنَ نہین پکارتے ہین وہ اور نہین پرستش کرتے ہین مَعَ اللّٰهِ ہمراہ خدا کے اِلٰهًا اٰخَرَ معبود دوسرے کو وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ اور نہین قتل کرتے ہین وہ اوس نفس کو کہ جسکو حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہے خدا نے کہ وہ مومن کا نفس ہے اور یا وہ کہ جس سے عہد ہوا ہے اُنکو وہ قتل نہین کرتے ہین اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھہ حق کے کہ اگر وہ کسیکو قتل کرے مومنین مین سے یا زنا کرے اور سوا اسکی کہ جو موجب قتل کرنیکے ہین ایسے امور کی اختیار کرنیوالے کے قتل کا مضایقہ نہین ہے وَلَا یَزْنُوْنَ اور نہ زنا کرتے ہین وہ اور یہہ تینون گناہ بڑے سخت ہین اول تو شرک کہ یہ سب سے زیادہ بد ہے اور بعد اسکے قتل اور زنا ہے وَمَنْ یَّفْعَلْ اور جو شخص کہ کرے ذٰلِکَ اُن امور مذکورہ کو تو یَلْقَ اَثَامًا ملاقات کریگا وہ بڑے گناہ کو یعنے اُس گناہ کی جزا کو اور بعضے کہتے ہین کہ اثام نام صحرا کا ہے دوزخ مین اُس سے ملاقات کریگا کہ زنا کارون کو اسمین عذاب کرینگے اور قمی نے لکھا ہے کہ اثام جنگل ہے تانبے گلے ہوئے کا دوزخ مین اور آگے اُسکے نہایت تیزی ہے دوزخ کی اور اسمین وہ شخص داخل ہوگا کہ جسنے سوا خدا کے کسیکی پرستش کی ہے اور ناحق کسی مومن کو قتل کیا ہے اور یا کسی سے زنا کیا ہے یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ دو چند کیا جائیگا واسطے اُسکے عذاب یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے وَیَخْلُدْ فِیْهِ اور ہمیشہ رہیگا وہ بیچ اُسکی گرفتار ہوکر عذاب مین مُهَانًا خوار کیا گیا اور بیقدر اِلَّا مَنْ تَابَ مگر جو شخص کہ توبہ کرے شرک اور گناہ سے وَاٰمَنَ اور ایمان لاوے خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور عمل کرے عمل نیک موافق اسلام کے احکام کے فَاُولٰٓئِکَ پس وہ لوگ جو کہ توبہ کرین اور اعمال نیک بجا لاوین یُبَدِّلُ اللّٰهُ بدل دیگا خدا سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ گناہون اُنکے کو نیکیون سے کہتے ہین کہ گناہ تو اُنکے خدا تعالے توبہ کرنیکے سبب سے مٹا دیوے اور بعد اُسکے جو نیکیان کہ وہ کرے وہ اُن گناہون کی جگہہ ثابت کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے گئے تو فرمایا

کہ قیامت کے روز مومن کو نامۂ اعمال دیا جائیگا یہانتک کہ حساب لینے کی جگہ مین کھڑا ہووے اور حقتعالے خود اُسکا حساب لیویگا کہ دوسرا آدمی کو خبر نہو گی اُسکی اور گناہون کو پیش کریگا
یہانتک کہ جسوقت وہ اقرار کریگا اپنی گناہون کا تو خدا تعالے کاتبان اعمال کو حکم کریگا کہ اسکی گناہون کو دور کر کے اسکی جگہ نیکیان لکھہ دو اور اُن نیکیون کو لوگون پر
ظاہر کرو لوگ دیکھہ کر کہینگے کہ اسکی تو ایک بھی بدی نہین ہے پھر خدا تعالے حکم کریگا کہ اسکو بہشت مین لیجاؤ یہ ہی تاویل اس آیت کی اور یہ خاص ہے ہمارے شیعون کے واسطے اور
حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے پدران طاہرین سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ دوستی ہم اہلبیت کی دور کرے گی گناہون کو اور چند در چند
کریگی نیکیون کو اور ہمارے دوستون کے ذمہ جو لوگون کے حقوق ہونگے انکو خدا اپنی طرف کریگا اور لوگونکو راضی کر دے گا مگر جسنے کہ مومن پر ظلم کیا ہے اور
گناہون کو ہمارے دوستون کے کہیگا کہ ہوجاؤ تم نیکیان اور فرمایا ہے امام رضا علیہ السلام نے کہ قیامت کے روز خدا تعالے مومن کو اپنے سامنے کھڑا کریگا اور اسکی
اعمال کو پیش کریگا پس وہ اپنی نامہ اعمال مین نظر کریگا پہلے اسکے نگاہ گناہون پر پڑیگی دیکھتے ہی رنگ اسکا تغیر ہو جائیگا اور بدن اسکا کانپنے لگیگا پھر اسکی نیکیان پیش
کی جاوینگے انکو دیکھکر وہ خوش ہوگا اور خدا تعالے حکم کریگا کہ اسکی بدیون کو نیکیون سے بدل دو اور اُن نیکیون کو لوگون پر ظاہر کرو لوگ دیکھکر کہینگے کہ کیا اسکی
واسطے ایک بدی بھی نہتی اور یہی مراد ہے قول حقتعالے سے کہ یبدل اللہ سیئاتہم حسنات اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت آدمی بیٹھکر خدا کا
ذکر کرتے ہین تو آسمان کی طرف سے ایک آواز دینی والا آواز کرتا ہے کہ کھڑے ہو تم کہ خدا تعالے نے تمہاری بدیون کو نیکیون سے بدل دیا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا
غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا بعد توبہ کرنے کے رَّحِيْمًا رحم کرنے والا توبہ کرنے والون پر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی کہ توبہ کرے گناہون سے بصدق
دل اور نیت خالص اور پھر ارادہ گناہ کرنے کا نہو وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک صالحًا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اسکی عمل عملا صالحا ہے یعنے عمل کرے
عمل نیک واسطے تدارک تقصیرات گزشتہ کے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف خدا کے واسطے ثواب کے مَتَابًا رجوع کرنا نیک کہ پھر خدا کی نافرمانی نہ کرے
اور بعضے بزرگون نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے بندہ کی توبہ کرنے سے زیادہ خوش ہوتا ہے اُس گمراہ سے کہ راہ کو پاوے اور زیادہ خوش ہوتا ہے اُس پیاسے سے کہ پانی پر پہنچے اور زیادہ خوش
ہوتا ہے اُس بے فرزند سے کہ جسکے فرزند ہووے وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ ہین بندے رحمان کے کہ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ نہین حاضر ہوتے ہین باطل کامون مین اور نہ
جھوٹ مین اور نہ مکر و فریب مین اور نہ فحش مین اور نہ راگ کی مجلسون مین اور نہ گواہی دروغ مین اور نہ شرک کے مجلس مین اور نہ قمار بازی مین اور نہ نشہ کی مجلس مین
اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے مجلس راگ کی اور لہو و لعب کے ہین یعنی وہ حاضر نہین ہوتے ہین وَاِذَا مَرُّوْا
اور جسوقت گزرتے ہین وہ بندے نیک خصلت بِاللَّغْوِ ساتھ بیہودہ امر کے جو کہ شرع کے مخالف ہے اور عقل کے نزدیک بُرا ہے مَرُّوْا كِرَامًا گزرتے ہین بزرگون
کیطرح اور کرامًا حال واقع ہوا ہے یعنی اپنے نفس کو بزرگ جانتے ہین اس سے کہ وہان کھڑے ہووین اور وہان کھڑے نہین ہوتے ہین اور نہ اُسمین خوض کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ دشنام
سنین تو اُس سے منہ پھیر لیوین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد لغو سے معاصی ہین کہ جسوقت کسیکو گناہ مین مشغول دیکھین تو وہان ٹھیرتے نہین ہین اور اپنے نفس کو وہان کھڑے ہونے سے بزرگ
جانتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ ہین وہ لوگ کہ جسوقت فرج کے ذکر کا ارادہ کرتے ہین تو کنایہ سے اسکا ذکر کرتے ہین اور اسکا نام نہین لیتے ہین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی بعضے صحاب سے پوچھا کہ تم کہان جاتی ہو کہا کہ فلانے کے پاس جو کہ گانے والیان لونڈیان رکھتا ہے فرمایا کہ کریم ہو تم اور اپنے نفسون کو
ایسی جگہہ جانے سے بزرگ رکھو کیا تمنے نہین سنا ہے قول حقتعالے کا واذا مروا باللغو مروا کراما وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ ہین وہ بندے رحمان کے اِذَا ذُكِّرُوْا جسوقت نصیحت کیے جائین وہ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے کہ آیتین قرآن کی انکے روبرو پڑھی جائین تو لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا نہین گرتے ہین اوپر ان آیتون کے صُمًّا بہرے ہوکر وَّعُمْيَانًا اور اندھے
ہوکر کہ نہ سنین انکو اور نہ دیکھین یہ دونو حال واقع ہوے ہین یعنی وہ ایسے نہین ہین کہ قرآن کی آیتون کو سنکر اُسمین تامل نہ کرین مثل منافقین کے جیسے کہ وہ بہرون اور اندھون کی طرح
سنتے اور دیکھتے تھے اور گوش ہوش سے نہین سنتے تھے اور نہ انکو قبول کرتے تھے اور ان لوگونکا یہ حال نہین ہے بلکہ اُن آیتون کو سنکر تامل کرتے ہین اور اُنسے نصیحت
پکڑتے ہین اور اُنپر عمل کرتے ہین اور کسی طرح کا شک اُنمین نہین کرتے ہین وَالَّذِيْنَ وہ لوگ ہین وہ بندے رحمان کے کہ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین رَبَّنَا هَبْ لَنَا اے پروردگار ہمارے
بخش تو واسطے ہمارے مِنْ اَزْوَاجِنَا عورتون ہماری سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور فرزندان ہمارے سے قُرَّةَ اَعْيُنٍ خنکی اور روشنی آنکھون کی کہ ہم انسے خوش دل اور شادان
ہوان اور انکو توفیق دے کہ وہ تیری طاعت مین مشغول ہوان اور فضایل پسندیدہ کو حاصل کرین اور نیکی اور صلاحیت اُنکی طبیعت مین پیدا ہو کہ گناہون سے پرہیز کرین
اسواسطے کہ جسوقت مومن اپنے اہل اور اولاد کو نیک اور متقی دیکھتا ہے تو اسکا دل بہت خوش ہوتا ہے اسواسطے وہ ایسی دعا کرتے ہین اور کہتے ہین وہ مومن
کہ وَّاجْعَلْنَا اور کر دے تو ہمکو لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنی ہمکو اسقدر توفیق پرہیزگاری کی دے کہ سزاوار امامت پرہیزگارونکے

ہم ہون گے جو لوگ کہ پرہیزگار ہین ہماری پیروی کرین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ مراد اس سے ہم ہین اور سعید بن جبیر روایت کی ہی کہ کہا کہ واللہ یہ آیت خاص امیرالمومنین ع کی شان مین نازل ہوئی ہی اور اکثر دعا آنکی یہ ہی کہ کہتے تھے ہی پروردگار ہمارے بخش تو واسطے ہمارے عورتون ہماری سے یعنے فاطمہ زہرا سے اور فرزند ہمارے سے کہ وہ حسن اور حسین ہین خنکی و روشنی آنکھون کی اور فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ قسم ہے خدا کی نہین سوال کیا مینے پروردگار اپنے سے فرزند تازہ رو کا اور نہ فرزند خوش قامت کا اور لیکن سوال کیا مینے پروردگار اپنے سے ایسے فرزند کا کہ فرمانبردار ہون اسکے خدا کے ڈرنیوالے اور خوف کرنیوالے اُس سے جو وسے یہانتک کہ جب جو نظر کی مینے اور دیکھا اُنکو فرمانبردار خدا کا تو خنک ہوئے آنکھین میری کہا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ اور کردے تو ہمکو واسطے متقیون کے امام کہ پیروی کرین ہم اُن متقیون کی جو پہلے ہمسے تھے اور پیروی کرین ہماری وہ متقی کہ جو بعد ہمارے ہونگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین وہ اہلبیت اور روایت کی گئی ہی کہ عورتون ہماری سے تو مراد خدیجہ کبرے ہین اور فرزندون ہماری سے مراد فاطمہ زہرا ہین اور قرۃ عین سے مراد حسن اور حسین ہین ہین اور امام متقیون کے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ائمہ بعد انکے ہین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جنکا ذکر ہوا ہے اور موصوف ہین وہ بصفات مذکورہ آیتہا یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بدلا دیے جاینگے بالاخانہ بہشت کے اور بعضے کہتے ہین کہ غرفہ نام بہشت کا ہی بہشت کے نامون مین سے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ غرفات مقامات بلند ہین بہشتون مین حاصل یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے اعمال کا بدلہ دیے جاینگے بہشت کے غرفی بِمَا صَبَرُوْا وہ بسبب اسکی کہ صبر کیا ہی انہون نے دنیا کی مشقت پر اور ایذائے کفار پر اور ترک کرنے لذات اور خواہش نفسون پر وَیُلَقَّوْنَ اور ملاقات کرینگے وہ فِیْهَا بیچ اُس بہشت کے تَحِیَّةً دعا اور زندگانی جاودان کو وَّسَلٰمًا اور سلامتی کو آفات سے اور حفص نے یلقون کو یلقون بہ تشدید قاف پڑھا ہے یعنے اور دیے جاینگے وہ بیچ اُن غرفون بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی دائم کو ہر آفت اور بلا سے اور ملائکہ انکو کہین کہ حیاکم اللہ وسلام علیکم یعنی زندہ رکھے تمکو خدا اور سلامتی اوپر تمہارے اور یا دعا ملائکہ سے اور سلام خدا سے مثل یا ہر ایک آپسمین دعا اور سلام کہین اور بعضے کہتے ہین کہ تحیت تو ملک عظیم ہے اور سلام سے مراد سب قسم کی سلامتی ہے یعنی بادشاہی عظیم انکو دیوین اور سلامتی سب آفتون سے خٰلِدِیْنَ یہ حال واقع ہوا ہے یعنی حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنیوالے ہین وہ فِیْهَا بیچ اُس غرفہ بہشت کے نہ وہانسے باہر نکلینگے اور نہ مرینگے حَسُنَتْ نیک ہے وہ غرفہ یا بہشت مُسْتَقَرًّا جگہہ ٹہرنیکی وَّمُقَامًا اور جگہہ قایم رہنے کی اور یہ دونو تمیز واقع ہوے ہین اور اب خداتعالے اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ کیا پروا رکھے ساتھ تمہارے رَبِّیْ پروردگار میرا لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہو پکارنا اور پرستش کرنا تمہارا اسکو یعنے کیا قدر ہو تمہاری نزدیک میرے پروردگار کے اور کیا کرے تمکو وہ اگر نہووے عبادت کرنا اور پکارنا تمہارا اسکو واسطے کہ شرف اور کرامت اُس معبود کی پہچاننے مین اور اسکی عبادت مین ہے اور اگر یہ نہو تو تم اور سب حیوان برابر ہو اور جب تمنے اسکو نہ پکارا تو تم کس کام کی ہو اور کیا مرتبہ ہو تمہارا نزدیک اسکی اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکی یہ ہین کہ کیا پروا کرے خدا ساتھ عذاب تمہارے کے اگر نہو پکارنا تمہارا غیرون کو سوائے خدا کے یعنی اگر تم سوائے خدا کی غیرون کو نہ پکارو اور اُنکی پرستش نہ کرو تو خدا تمہارے عذاب کرنیسے کچھہ پروا نکرے کہ تمکو عذاب ہرگز نہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ معنی ہین کہ اگر تم خدا کو نہ پکارتے تو اسکو کچھہ پروا اس امر کی نہ تھی کہ اگر تمکو ہلاک کر ڈالتا لیکن اسکی پکارنیسے تمکو اسکی مرتبہ حاصل ہو گیا ہے اور بعضی ایسا بیان کرتے ہین کہ حقتعالے بندونکو فرماتا ہی کہ مینے تمکو اسواسطے نہین پیدا کیا ہے کہ مجھکو تمسے کوئی حاجت ہو لیکن اسواسطے پیدا کیا ہی تاکہ مجھسے تم چاہو اور مجھکو پکارو اپنی احتیاج کیواسطے تاکہ تمہاری حاجت کو بر لاؤن اور تمہاری بخشش کرون اور بعضے اسکی معنے اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ کہہ تو اے محمد مشرکین کو کہ کیا کرے تمکو پروردگار میرا یعنے کونسا نفع ہے واسطے اسکی تمسے اور کونسا ضرر اسکو پہونچتا ہی تمہارے نہونے مین اور کیا قدر ہے تمہارے نزدیک خدا کے یہانتک کہ پکارے تمکو طرف ایمان کے لیکن واجب اسکی حکمت مین پکارنا تمہارا ہے طرف دین کے اور بھیجنا رسولون کا اوسنے کیا اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ اگر طاعت اور عبادت خداتعالے کی کوئی نہ کرے تو اسکی قدر اور منزلت خداتعالے کے نزدیک کچھہ نہین ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ کثرت قرأت کی افضل ہے یا کثرت دعا کی افضل ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قل مایعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ تمہاری قدر اور منزلت دعا اور عبادت سے ہے اور اگر یہ نہین ہے تو میرے نزدیک تمہارا کچھہ مرتبہ نہین ہے فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق جھٹلایا تمنے اے کافرو پیغمبر میرے کو اُس امر مین کہ مینے واسطے تمہارے اختیار کیا ہے دین اسلام مین اور میری وحدانیت کو تمنے نہ مانا اور اپنی نجات دنیا اور آخرت سے تمنے منہ پھیر لیا اور پیغمبر میرے کی تمنے مخالفت کی فَسَوْفَ یَكُوْنُ پس قریب ہے کہ ہووے جزا اس جھٹلانے کی لِزَامًا لازم تمکو اور تمکو دوزخ مین لے جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جزا اُن کو جنگ بدر مین ملی کہ ہلاک اور اسیر ہوے

سورۃ الشعراء

یہ سورہ مکی ہے مگر الشعراء یتبعہم الغاوون سے آخر سورہ تک مدینہ مین نازل ہوئی اور آیتین اس سورہ کی دو سو ستائیس ہین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تینون طواسین شب جمعہ کو پڑہے وہ اولیاء اللہ مین سے ہو اور ہمسائے اوسکے اور پناہ مین اوسکے ہو اور دنیا مین

ﻋﮧ فرمایا کثرت دعا کی افضل ہے +

سورۃ الشعراء

ہرگز درویش نہوا اور آخرت مین اسقدر نعمت اُسکو دیوین کہ زیادہ اُسکے راضی ہونے سے ہو اور حور عین کے ساتھہ اُسکا عقد کرین ؀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طسم ۝ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ طا طور سینا ہی اور سین سکندریہ اور میم مکہ ہے اور فرمایا کہ طا طوبے ہی اور سین سدرۃ المنتہی ہے اور میم محمد صلعم ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معنے اسکی انا الطالب السمیع المبدی المعید ہین اور قمی نے لکھا ہی کہ وہ اسم اعظم کے حروف ہین ہین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝
یہ آیتین کتاب ظاہر اور روشن کی ہین اور حلال اور حرام کا ذکر جو کچھ اسمین ہے ظاہر ہے اور یا معجزہ ہونا اُسکا ظاہر ہے اور جسوقت قریش نے ایسی کتاب کو
جھٹلایا اور رسولخدا صلعم پر ایمان نلائے تو وہ حضرت بسبب اسکے کہ انکی ایمان لانیکی بہت حرص رکھتے تھے انکی ایمان نلانیسے بہت آزردہ ہوئے تو خدا تعالے خاطر اقدس رسولخدا
کی تسلی کیلئے فرماتا ہی کہ لَعَلَّكَ شاید کہ تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنیوالا ہے نفس اپنے کا اَلَّا يَكُوْنُوْا واسطے اسکے کہ نہین ہوتے ہین وہ کفار مُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانیوالے
قرآن پر اور جبرا اِنْ نَّشَاْ اگر چاہین ہم تو نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ نازل کرین ہم اوپر انکے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے اٰيَةً کوئی آیت اور نشانی اپنی قدرت کی یا کوئی
بلا کہ انکو ناچار اور مضطر کردے کہ وہ مجبور ہوکر ایمان لائین فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ پس ہوجائین گردنین انکی لَهَا واسطے اُس نشانی قدرت ہماری کی خٰضِعِيْنَ ۝
نیچے ہونیوالے اور فرمانبردار اور ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ وہ نشانی ایک آواز ہوگی کہ ماہ رمضان کی بندہ ہوین کو آسمان سے سُننے مین آئی اور اسکے سبب سے سب
عاجزی کرنیوالے اور فرمانبردار ہون اور تفسیر اہل بیت مین لکھا ہی کہ یہ نشانی ایک آواز ہی کہ آخر زمانہ مین آسمان سے آئیگی کہ خبردار ہو کہ تحقیق حق ہمراہ علی ع کے ہی
اور اُسکی شیعون کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حضرت قایم علیہ السلام نہ اٹھینگے یہانتک کہ آواز دیگا آواز دینے والا آسمان سے کہ سُنینگے اُسکو جوان عورت اپنی
پردہ مین اور سُنینگے اہل مشرق اور مغرب اور اسی مقدمہ مین نازل ہوئی یہ آیت اور دوسری روایتمین ہے کہ نیچی ہوجائینگے گردنین بنی امیہ کی اُس آواز سخت سے
اور جو آسمان سے آئیگی بنام صاحب الزمان علیہ السلام اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آواز دیگا آواز دینے والا جانب آسمان سے کہ تمام باشندے زمین کے
اُس آواز کو سُنینگے اور وہ آواز کرنیوالا کہیگا کہ خبردار ہو کہ حجت خدا کی یعنے حضرت صاحب الزمان ظاہر ہوئے ہین نزدیک بیت اللہ کے پس پیروی کرو تم اُنکی سو واسطے کہ
حق اُنکی ساتھہ ہے اور اسمین اور یہی مراد ہے قول حقتعالے سے کہ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ الآیہ اور اب اللہ تعالے قرآن کے انکار کرنیوالون کے حال مین فرماتا ہی کہ وَمَا يَاْتِيْهِمْ
اور نہین آتی ہی انکو مِّنْ ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمٰنِ جانب خدا بخشنے والے سے مُحْدَثٍ کہ نئی ہو وہ نصیحت یعنی کوئی سورت اور آیت جدید نازل
نہین ہوتی ہی اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ مگر کہ ہوتے ہین وہ اُس سے مُنہ پھیرنیوالے اور پرہیز کرنیوالے اور اپنے کفر اور شرک پر اصرار کرنے والے
فَقَدْ كَذَّبُوْا پس تحقیق جھٹلایا انہونے قرآن کو بعد مُنہ پھیر لینے کے اُس سے اسطرح سے کہ اُسکا ٹھٹھا مسخر کیا فَسَيَاْتِيْهِمْ پس نزدیک ہے کہ آئین اُنکے
پاس بوقت موت یا بروز حشر یا بروز جنگ بدر اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ خبرین اُسکی کہ تھے وہ ساتھہ اُسکے يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ٹھٹھا کرتے کہ اعتبار اُسکا نہین کرتے تھے اور
روز قیامت کو اور عذاب کو جھٹلاتے تھے اور اُسوقت اُنپر سب ظاہر ہوجائیگا اور اُسوقت کی حسرت اور ندامت اور پشیمانی اُنکو کچھ فائدہ نہ دیگی ؎
امروز بدان مصلحت خویش کہ فردا ؛ واحیٰ پشیمان شوی سود ندارد ؛ اور اب اپنی نعمت کا ذکر کرتا ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکھا انہونے جو کہ قیامت کو
جھٹلاتے ہین اور نظر نہین کرتے ہین وہ اِلَى الْاَرْضِ طرف زمین کے کہ ہمنے اپنی قدرت سے کَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا کتنا اُگایا ہمنے بیچ اُس زمین کے روئیدگی کو بعد خشک
ہونے زمین کے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ہر قسم پسندیدہ روئیدگی سے کہ طرح طرح کا فائدہ رکھتی ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُسکی لَاٰيَةً البتہ نشانی کمال
قدرت کی ہے وَمَا كَانَ اور نہین ہے اَكْثَرُهُمْ اکثر اُنکے مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والے باوجود دیکھنے ایسی نشانیون کے کہ دلالت کرتے ہین خدا تعالے کی قدرت
کاملہ پر وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلعم لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ غالب اور قوی ہے کفار سے بدلہ لینے پر کہ اُنپر عذاب نازل کرے الرَّحِيْمُ ۝ مہربان
ہے کہ مہلت دے رکھی ہے اور عذاب نہین کرتا ہے اور قسم قسم کی نعمتین عطا کی ہین تمام بندون کو اور اب واسطے تسلی رسول مقبول کے قصہ حضرت موسیٰ اور
فرعون کا بیان کرتا ہی وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ پکارا پروردگار تیرا موسیٰ کو جسوقت کہ وہ درخت کے پاس پہنچا اور نور اسمین سے روشن
ہوا اور ندا اسطرح سے کی کہ مین ہون خدا پروردگار تیرا اور بعد اسکی آواز کی اسطرح سے کہ اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یہ کہ آ تو قوم ظلم کرنیوالون کی پاس کہ انہونے اپنے
نفسون پر ظلم کیا ہی کفر کو اختیار کرکے اور بنی اسرائیل پر ظلم کیا ہے کہ اُنکی اولاد کو قتل کرتے ہین اور وہ قوم قَوْمَ فِرْعَوْنَ قوم فرعون کی ہے اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ کیا
نہین ڈرتی وہ عذاب خدا سے بلکہ اُنکو خوف کرنا چاہئے قہر خدا سے اور کفر اور شرک کو ترک کرنا چاہئے اور بنی اسرائیل کے ظلم سے ہاتھہ اٹھانا چاہی قَالَ کہا موسیٰ نے

قصہ موسیٰ علیہ السلام

جواب مین اُس آواز کے رَبِّ اِنِّیْٓ اَخَافُ اے پروردگار میرے تحقیق مین ڈرتا ہون اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ اس سے کہ جھٹلائین وہ مجھکو اور میرا اعتبار نہ کرین وَیَضِیْقُ
صَدْرِیْ اور تنگ ہووے سینہ میرا اُنکی جھٹلانیسے وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ اور نہ کہلی زبان میری اور گرہ جو تھین پڑی ہوئی ہے وہ زیادہ ہو جائے اور یہ سخن حضرت
موسیٰؑ کا گرمی کے دور ہونے اور شک کہلنے کی دعا کرنیسے پہلے تہا اور گرہ کا عذر کرکے موسیٰ نے کہا کہ فَاَرْسِلْ پس بہیج تو جبرئیل کو اے پروردگار میرے اِلٰی ھٰرُوْنَ طرف
ہارون کی تا اُسکو پیغمبری مین شریک میرا کرتا کہ ہم دونو متفق ہو کر فرعون کے پاس جائین وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ اور واسطے اُنکے اوپر میرے گناہ ہے کہ مینے ایک قبطی کو واسطے نصیحت کر
ایک گھونسا مارا تہا اُسکی قضا جو تہی بحسب اتفاق وہ مرگیا اسلئے وہ مجھکو اپنا گنہگار گمان کرتے ہین اور حقیقت مین مینے گناہ نہین کیا ہے فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ پس ڈرتا ہون
مین اس سے کہ قتل کرین وہ مجھکو اُس قبطی کے عوض مین پہلے اس سے کہ تیری پیغام کو مین ادا کرون مراد حضرت موسیٰ کی اس کلام سے مدد چاہنی ہے خدا سے اور بہانہ بجا لانیکا نہین قَالَ
کہا خدا نے کہ کَلَّا نہ ایسا کہ وہ تجہپر قابو پائین فَاذْهَبَا پس جاؤ تم دونو بہائی بِاٰیٰتِنَآ ساتھ نشانیون قدرت ہماری کے کہ وہ معجزے ہین تیرے پاس اور وہ دلیل ہے تیری نبوت کی
اِنَّا مَعَكُمْ تحقیق کہ ہم ہمراہ تمہارے ہین یعنی ہمراہ تم دونو بہائیون کے اور تم جا کر فرعون سے گفتگو کرو کہ مُّسْتَمِعُوْنَ سننے والے ہین ہم اس گفتگو کو کہ جو تمہارے اور فرعون کے درمیان آئے اور
ہم تم دونو کو اُسپر غالب کرینگے فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ پس آؤ تم فرعون کے پاس فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس کہو تم دونو کہ تحقیق ہم رسول پروردگار عالم کی لوگون کی طرف ہین رسول
کو مفرد لایا ہے واسطے اسکے کہ اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے اور یا یہ کہ رسول بمعنی رسالت ہے اور تقدیر اسکی ذوا رسالت ہے یعنی ہم دو صاحب رسالت پروردگار عالمین کے ہین اور کہو تم
فرعون سے اَنْ اَرْسِلْ یہ کہ بہیج تو مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ہمراہ ہمارے بنی اسرائیل کو کہ انکو ہم زمین شام کے یا فلسطین کی طرف لیجائین کہ وہ وطن انکی باپون کا ہے اور کہتے
ہین کہ چار سو برس کے عرصہ سے فرعون نے بنی اسرائیل کو کہ وہ تین لاکھ آدمی تہے اپنی غلامی مین کہہ چھوڑا تہا پس حضرت موسیٰ مع اپنی بہائی ہارون کے فرعون کے پاس آئے
اور ایکسال تک وہان رہے اور انکو غیر معتبر جانکر کسینے انکا ذکر فرعون کے آگے نہ کیا ایک مسخرہ فرعون کے پاس آمد و رفت رکہتا تہا اُسنے فرعون سے کہا کہ دو آدمی آئے ہین اور وہ
مجھسے بہی زیادہ دیوانہ ہین اور واسطے اسکے کہ ایکسال کے عرصہ سے اس مکان کے دروازہ پر دعوی پیغمبری کا کرتے ہین فرعون نے سنا تو کہا کہ انکو بلا لاؤ تا کہ انکی ہمراہ خوش طبعی اور ہنسی
کرین جسوقت کہ انکو فرعون کے پاس لائے تو فرعون نے حضرت موسیٰ کو پہچانا اور اپنا احسان جتلایا اور قَالَ کہا فرعون نے کہ اے موسیٰ اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا نہین پرورش کیا ہے
ہمنے تجھکو فِیْنَا درمیان اپنے وَلِیْدًا جسوقت کہ بچہ تہا تو اور یہ حال واقع ہوا ہے حاصل یہ ہے کہ تونے درمیان ہمارے بچپن مین پرورش پائی ہے وَلَبِثْتَ فِیْنَا اور
ٹہیر کی تہی تو نے درمیان ہمارے مِنْ عُمُرِكَ زندگانی اپنی سے سِنِيْنَ برسون کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ بارہ برس ہمین رہے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اٹہارہ سال اور
بعضے تیس برس کہتے ہین اور دس برس مدین مین رہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیس برس مدین مین رہے اور بعد غرق ہونے فرعون کے پچاس برس زندہ رہے اور بیضاوی مین لکہا ہے کہ فرعون کے
پاس جبتک رہے تقیہ کرتے رہے اور فرعون نے بعد جتلانے احسان اپنے کے حضرت موسیٰ کو ملامت کرکے کہا وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ اور کیا تو نے کرنا جو کچہ کہ کیا تو نے اور بعضون نے فعلتک کو
بکسر فا پڑہا ہے یعنی اے موسیٰ تو نے کیا جو کچہ کہ کیا کہ میرے ایک مرد کو تو قتل کرکے چلا گیا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تو ناشکر کرنیوالون مین سے ہے میری نعمت کے کہ میرے خواصون مین سے ایک شخص کو
مار کر چلا گیا اور یا یہ کہ تو کافر ہی ہو گیا واسطے اسکے کہ تو میرے خدا ہونے پر ایمان نہین لاتا قَالَ کہا موسیٰ نے اُسکی جواب مین کہ فَعَلْتُهَآ اِذًا کیا مینے اسکو اسوقت کہ وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ اور مین جسوقت
مین غافلون مین سے تہا یہ واقع حالیہ ہے اور یا یہ کہ مین مغلوب ہونیوالون سے تہا دین کے تعصب مین حاصل یہ کہ مینے ادب کے واسطے گھونسا لگایا تہا اور یہ معلوم تہا مجھکو کہ وہ مرجائیگا
اور نہ میرا ارادہ اسکی مارڈالنی کا تہا لیکن وہ اتفاقیہ گھونسا لگنے سے مرگیا اس سبب سے مین لایق عتاب اور ملامت کرنیکی نہین ہون اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
معنے اسکے یہ ہین کہ مین گم کرنیوالون راہ کی سے تہا کہ راہ کو گم کرکے تیرے شہر مین ایک شہر مین سے جا پڑا اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہ ہین کہ مین گمراہ تہا اس امر کی جاننے سے کہ یہ فعل
موجب قتل کا ہوگا اور یا یہ کہ تمہارے نزدیک یہ فعل گمراہون اور جاہلون کا سا تہا اور واقع مین ارادہ میرا صواب اور نیکی پر تہا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ پس بہاگا مین لَمَّا خِفْتُكُمْ
جسوقت کہ ڈرا مین تم سے کہ مجھکو بہی قتل کر ڈالین اور مدین کو مین چلا گیا فَوَهَبَ لِیْ پس بخشا واسطے میرے رَبِّیْ پروردگار میرے نے وقت پہرنیکی مدین سے اور وقت وارد ہونیکی وادی ایمن مین
حُكْمًا حکمت کہ وہ احکام شرع کی ہین اور جاننا حلال اور حرام کا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کردیا مجھکو پروردگار میرے نے رسولون مین سے خلاصہ سبکا یہ ہے کہ جسوقت فرعون نے موسیٰ سے
کہا کہ تو لڑکا تہا ہمارے گہر مین تونے پرورش پائی ہے اور چند سال تو ہمارے گہر مین پلا آج تیری نوبت یہانتک پہنچی کہ تو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین پیغمبر ہون موسیٰ نے
کہا کہ اس امر کا کیا تعجب ہے کہ خدا تعالے نے مجھکو علم اور حکمت دی ہے اور رسول کرکے مجھکو روانہ کیا ہے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور یہ پرورش ایک نعمت ہے باعتبار ظاہر کے کہ
تَمُنُّهَا عَلَیَّ احسان رکہتا ہے تو اسکا اوپر میرے لیکن باعتبار حقیقت کے وہ عذاب ہے واسطے کہ سبب اسکا اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہے کہ غلام بنایا ہے تو نے
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ بنی اسرائیل کو اور انکو ذلیل اور خوار کیا ہے تو نے کہ اُنکے بچون کو تو قتل کرتا ہے اور طرح طرح کی مشقت اور ایذائین

تو نے انکو گرفتار کیا ہے جسوقت کہ تو نے بنی اسرائیل کے بچون کو قتل کرنا شروع کیا تو مین تیرے گھر مین آکر پڑا اور پرورش پائی اور اگر تو انکو غلام نہ بناتا اور انکے بچون کو قتل نہ کرتا تو
میری ماں مجھکو دریا مین کیون ڈالتی کہ دریا مین ڈالنے سے مین تیرے گھر مین پہنچا اور پرورش پائی ہے اپنی قوم مین اپنی ماں ہی کے پاس رہتا اور وہین نہ پرورش
پاتا تجھتک مین کیون پہنچتا پس جسکو کہ تو نعمت کہتا ہے حقیقت مین وہ عذاب ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے اور انکے بچون کو قتل کرتا ہے اور یہ عذاب مجھی پر ہے
کہ جو کوئی کسی قوم پر سختی کرے گو یا کہ اسی پر کی ہے پس احسان تیرا مجھپر میری قوم کو غلام بنانے اور انکے خوار کرنے سے ہے کہ جسمین فی الحقیقت اعدا اہانت میری ہے اور جسوقت فرعون نے جواب سُنا تو جانا
کہ تو انکی نبوت پر اعتراض نہ کر سکیگا اسواسطے موسیٰ کے بھیجنے والے کی حقیقت سے سوال کیا اور قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ اور کیا ہے پروردگار عالمین کا کہ تو
دعوےٰ کرتا ہے کہ مین بھیجا ہوا رب العالمین کا ہون یعنی اسکی حقیقت اور ذات کیا ہے حقیقت اور ذات خدا تعالیٰ کی تو کسیکو معلوم نہین ہے سو آنحضرت موسیٰ نے اسکا جواب تو نہ دیا لیکن اسکی
قدرت کے آثار اور علامتونکا ذکر کیا فرعون کے جواب مین کہ قَالَ کہا موسیٰ نے پروردگار عالمین کا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار آسمانون اور زمین کا ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور اس
چیز کا کہ درمیان اُن دونو کے ہے انسان اور حیوان اور درخت اور پہاڑ اور پانی وغیرہ سبکا پروردگار ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین کرنیوالے اس کو کہ پروردگار جہان کا بان صفت
موصوف ہو اور یا یہ یقین جانتے ہو کہ ان چیزون کا کوئی پروردگار اور بنانیوالا ہے جسوقت فرعون نے خدا تعالیٰ کی تعریف سُنے تو قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ کہا فرعون نے واسطے ان لوگون کہ گرد اسکی
بیٹھے تھے اور وہ اشراف اور اکابر قبطیون کے تھے قریب پانسو آدمیون کے زرین کرسیون پر بیٹھے تھے انکی طرف فرعون نے خطاب کرکے کہا کہ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ کیا نہین سنتے ہو تم جواب اس
شخص کا کہ مین تو اسکی پروردگار کی حقیقت سے سوال کرتا ہون اور وہ اسکی فعلون سے خبر دیتا ہے حضرت موسیٰ نے اسکی قول کیطرف لحاظ نہ کرکے ایسا ہی سلسلہ کلام بیان کیا اور قَالَ
کہا کہ رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا اور پیدا کرنیوالا تمہارا ہے وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور پروردگار باپون تمہارے پہلونکا اور یہ پہلے سے زیادہ ظاہر ہے واسطے تامل کرنیوالے کے اپنی پیدا
کرنیوالے کا اقرار کرین اور یہ اسواسطے فرمایا کہ تا کہ انکو معلوم ہو کہ فرعون زمانہ سابق مین نہ تھا کہ وہ خدا انکا ہووے اور جسوقت فرعون نے حضرت موسیٰ سے یہ کلام سُنا تو قَالَ کہا
اِنَّ رَسُوْلَكُمُ تحقیق رسول تمہارا الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ جو کہ بھیجا گیا ہے طرف تمہارے لَمَجْنُوْنٌ ۝ البتہ دیوانہ ہے کہ جواب مطابق سوال کے نہین دیتا ہے پھر حضرت موسیٰ فرعون
کے کلام کیطرف متوجہ نہوے اور واسطے تاکید قول سابق اپنے کے قَالَ کہا کہ پروردگار عالم کا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور
اس چیز کا کہ درمیان اُن دونو کے ہے اور تم ہر روز دیکھتے ہو کہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے اور مغرب کو لیجاتا ہے کہ جس سے خلائق کے امور کا انتظام ہوتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اگر ہو تم کہ
سمجھتے ہو تم اور عقل رکھتے ہو تم اور جانتے ہو تم کہ جواب تمہاری سوال کا اسکے سوا نہین ہے سو واسطے کہ خدا کی حقیقت سے کسیکو خبر نہین ہے اور جو کچھ عقل اور وہم اور قیاس مین آئے خدا اس سے
پاک ہے اسواسطے کہ سوائے اسکے سب مخلوق ہین اور مخلوق مخلوق ہی کو جانتا ہے پس وجود ظاہر ہے ایسی علامات قدرت کاملہ اسکی کے اور واضح ہے وجود خالق عالم کے کسی دوسرے کو خدا کہنا
عقل سے بعید ہے جسوقت فرعون اس کلام کے جواب سے عاجز ہوا تو غصہ ہوا اور از راہ تکبر موسیٰ علیہ السلام کو قَالَ کہا کہ لَئِنِ اتَّخَذْتَ البتہ اگر پکڑیگا تو یعنی اگر اختیار
کریگا تو اِلٰهًا غَيْرِيْ کسی معبود کو سوائے میرے تو لَاَجْعَلَنَّكَ البتہ کرونگا مین تجھکو مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ قیدیون مین سے اور تو جانتا ہے کہ میری قیدیون کا کیا حال ہوتا ہے منقول
ہے کہ قیدخانہ فرعون کا قتل سے بدتر تھا اسواسطے کہ قیدی کو ایک نہایت عمیق غار مین ڈالدیتے تھے کہ وہ وہان نہ کچھ سُنتا تھا اور نہ دیکھتا تھا اور نہ باہر نکلنے پاتا تھا
مگر مُردہ ہوکر وہان سے نکلتا تھا اور جسوقت حضرت موسیٰ نے ذکر قید کا سُنا تو قَالَ کہا کہ اَوَلَوْ جِئْتُكَ کیا اگر لاؤن مین تیرے پاس بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ایک
چیز روشن یعنی معجزہ تو تب بھی مجھکو تو قید کریگا اور وہ معجزہ دکھلاؤن کہ جو دلالت کرے میرے دعوی کی راستی پر جسوقت فرعون نے ذکر معجزہ کا سُنا تو بعید جانکر قَالَ کہا
فَاْتِ بِهٖ پس لا تو اسکو اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچون مین سے کہ تیرے پاس معجزہ ہے فَاَلْقٰى عَصَاهُ پس ڈالا موسیٰ نے عصا اپنے کو زمین پر فَاِذَا هِيَ
پس ناگاہ وہ بعد ڈالنے کے ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ اژدہا تھا ظاہر کہ سب آدمی اسکو دیکھتے تھے اور کسیطرح کا انمین شک نہین کرتے تھے اور فرعون نے جسوقت اسکو دیکھا تو ڈرا اور جسقدر
کہ آدمی وہان تھے سب بھاگے اسطرح سے کہ پچیس ہزار آدمی اس بھاگنے مین مرگئے اور منقول ہے کہ وہ اژدہا مقدار ایک میل اونچا اوپر کو بلند ہوا اور کہا کہ اے
موسیٰ جسکو تو حکم کرے مین اسکو نگل کر جاؤن اور فرعون کے طرف منہ کیا فرعون عاجزی کرکے کہنے لگا کہ اے موسیٰ تجھکو قسم ہے اس شخص کی کہ جسنے تجھکو پیغمبر
کرکے بھیجا ہے اسکو اٹھالے حضرت موسیٰ نے اسکو اٹھا لیا پھر وہ عصا ہوگیا جیسا کہ پہلے تھا وَّنَزَعَ يَدَهٗ اور نکالا موسیٰ نے ہاتھ اپنے کو گریبان مین سے یا بغل
مین سے بعد اسکے کہ گندم گون فرعون کو دکھلا دیا تھا اور گریبان یا بغل مین لے گیا تھا فَاِذَا هِيَ پس یکایک وہ ہاتھ بَيْضَآءُ سفید درخشان تھا
لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ واسطے نظر کرنیوالون کے کہ مانند آفتاب کے اسمین شعاع تھی اور نہایت چمک سے قریب تھا کہ آنکھون کو
خیرہ کردے اور آنکھون کی روشنی کو لے جاوے اور آفتاب کی روشنی پر غلبہ کرے پس فرعون نے بعد دیکھنے ان دو معجزہ بزرگ کے

اس امر کے خوف سے کہ ایسا نہو کہ لوگ میری طرف سے منحرف ہو کر موسیٰ کی طرف رجوع کریں قَالَ کہا فرعون نے از راہ حیلہ کے لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗ واسطے اشراف اور بزرگان
قوم کے کہ گرد اسکی تھے اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہ مرد لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ البتہ جادوگر ہے بہت جاننے والا کہ جادو کے فن میں بڑا ماہر اور استاد کامل ہے يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ ارادہ کرتا
وہ کہ نکالدے تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ زمین تمہاری سے کہ وہ مصر ہی ہے بِسِحْرِهٖ ساتھ جادو اپنے کے فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو تم اس مقدمہ میں یہہ تو امر دلالت ہیں کہ معجزہ
موسیٰ کا فرعون پر غالب آیا یہانتک کہ اسکو دعویٰ خدائی سے بر طرف کر کے قوم کی مشورہ کا محتاج کیا اور مرتبہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى سے گزر کر اپنے بندوں پر پرستش کرنیوالوں سے مدد کا طلبگار کیا قَالُوْا
اَرْجِهْ کہا انہوں نے کہ ڈھیل دے تو اسکو وَاَخَاهُ اور بھائی اسکے کو یعنی انکے قتل کا ارادہ جلدی مت کر کہ انکی خباثت ظاہر ہونے سے پہلے وَابْعَثْ اور بھیج تو فِي الْمَدَآئِنِ بیچ
شہروں بادشاہی اپنے کے حٰشِرِيْنَ جمع کرنیوالوں کو یعنی پیادوں اور ہرکاروں کو واسطے طلب کرنے اور جمع کرنے جادوگروں کے شہر شہر کو روانہ کر کہ تا کہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ
لائیں وہ تیرے پاس ہر قاصد طرف سے خوب جادو کرنیوالے عَلِيْمٍ بہت جاننے والے کو جادو کے فن میں تا کہ موسیٰ پر وہ غالب آئیں اور اسکے جادو کو شکستہ کریں فرعون نے یہ سنکر اپنے آدمی
جادوگروں کی طلب میں ہر طرف کو روانہ کئے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ پس اکٹھے کئے گئے جادوگر لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ واسطے وقت دن معلوم کے کہ وعدہ ٹھیرا اس امر کا کہ فلانے روز
کہ وہ روز انکی عید کا تہا ایک پہر دن چڑہے واسطے جادو کرنے کے سب حاضر ہوں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ روز دوشنبہ تہا اور اول سال و نوروز کا وَّقِيْلَ اور کہا گیا یعنی
فرعون نے کہا لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے جو کہ مصر یا شہر کے تہے هَلْ اَنْتُمْ کہ کیا تم مُّجْتَمِعُوْنَ جمع کرنیوالے ہو یعنی تم سب جمع ہو جلدی سے لَعَلَّنَا شاید کہ ہم نَتَّبِعُ
السَّحَرَةَ پیروی کریں ہم جادوگروں کی انکے دین میں نہ موسیٰ کے اور نہ اسکے بھائی کے اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ اگر ہوئیں جادوگر غالب یعنی موسیٰ اور ہارون پر غرض اسکی اس کلام
پیروی جادوگروں کی نہ تہی بلکہ غرض اصلی یہ تہی کہ موسیٰ کے تابع نہوں فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پس جس وقت آئے جادوگر مصر میں تو فرعون نے انکو اپنے پاس طلب کیا اور بہت عزت و دلداری کی
کی اس سبب سے انہوں نے گستاخ ہو کر قَالُوْا کہا انہوں نے لِفِرْعَوْنَ واسطے فرعون کے کہ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا کیا تحقیق واسطے ہمارے اجر اور مزدوری ہے یعنی کیا ہمکو انعام ملیگا اِنْ كُنَّا
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ اگر ہوئے ہم غالب ہو نیوالے موسیٰ پر قَالَ کہا فرعون نے کہ نَعَمْ ہاں تمہارے واسطے انعام ہوگا وَاِنَّكُمْ اِذًا اور تحقیق تم اسوقت لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ البتہ مقربوں اور
مصاحبوں میں سے ہوگے کہ ہمیشہ میرے ہمنشین ہو اور میرے نزدیک بہت معزز اور صاحب مرتبہ ہوگے پس جادوگر اس وعدہ پر خوش ہو کر اپنے جادو کا سامان میدان میں لائے اور حضرت موسیٰ کے سامنے
صف باندھکر کہڑے ہوئے اور کہا کہ اے موسیٰ اول تو ہی جادو کو ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالیں قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى کہا واسطے انکے موسیٰ نے کہ اَلْقُوْا ڈالو تم مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ جو کچھ کہ تم ڈالنے والے
ہو غرض حضرت موسیٰ کی اس کلام سے یہ نہ تہی کہ تم جادو کرو بلکہ اذن تہا انکو کہ تم پہلے کرو جو کچھ کہ کرنے والے ہو واسطے وسیلہ حق کے ظاہر ہونیکا فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ پس ڈالیں ان جادوگروں نے رسیوں
انکی اور لاٹھیوں انکی کو زمین پر انمیں بارہ ہزار کہا تہا اور ستر ہزار رسیاں تہیں اور ستر ہزار لاٹھیاں تہیں وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے بعد اسکے کہ آفتاب ان رسیوں اور لاٹھیوں
کے پارہ پر پڑا اور پارہ حرکت میں آیا اور انکی حرکت سے رسیاں اور لاٹھیاں حرکت کر کے چلنے لگیں لوگوں کی نظر میں وہ سانپ معلوم ہونے لگے اور خلایق میں ایک شور برپا ہوا یعنے یہ کہا کہ بِعِزَّةِ
فِرْعَوْنَ قسم ہے بزرگی اور مرتبہ فرعون کے اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ تحقیق ہم البتہ غالب ہیں اوپر موسیٰ اور ہارون کے اور انکو جو اپنے جادو کا اعتقاد اور اعتماد بہت تہا سو اسواسطے
انہوں نے یہ کلمہ کہا فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ پس ڈالا موسیٰ نے عصا اپنے کو بحکم خدا زمین پر سو اسیوقت وہ اژدہا ہو گیا فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ پس اسیوقت اژدہا نگلتا تہا مَا يَاْفِكُوْنَ
جو کچھ کہ سانپ بنائے تہے وہ جادوگر یعنی انکی رسیوں اور لاٹھیوں کو سبکو نوالہ کر کے نگل گیا گویا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں جو لوگوں کو سانپ معلوم ہوتی تہیں معدوم ہی تہیں اور
جسوقت جادوگروں نے جانا کہ جو کچھ موسیٰ نے کیا ہے یہ جادو کی قسم سے نہیں ہے اسواسطے کہ وہ جادو کی باریکیوں کو خوب جانتے تہے اور یقین کیا انہوں نے کہ یہ آدمی کی طاقت سے خارج ہے
اور خدا تعالیٰ کی حکم سے صادر ہوا ہے اسواسطے انکا نفس قابو میں نرہا فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پس ڈالے گئے جادوگر زمین پر سٰجِدِيْنَ سجدہ کرتے ہوئے یہ حال واقع ہوا ہے یعنی حق تعالیٰ نے
توفیق اور لطف انکو عطا کیا کہ حقیقت موسیٰ حق پر جانکر سجدہ خدا میں گر پڑے اور تصدیق دل اور نیت خالص سے قَالُوْٓا کہا انہوں نے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار
عالموں کے کہ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہے اور انہوں نے پروردگار موسیٰ اور ہارون کا بعد کہنے پروردگار عالمین کے اسواسطے کہا کہ فرعون کے خدا ہونے کو
دفع کریں اور باعث انکے ایمان کا وہ تہا کہ موسیٰ اور ہارون کے ہاتہ سے جاری ہوا اور فرعون کو جسوقت جادوگروں کے ایمان لانیکی خبر ہوئی تو انکو طلب کیا اور قَالَ کہا
فرعون نے جادوگروں سے کہ اٰمَنْتُمْ کیا ایمان لائے تم اور حفص بدون ہمزہ استفہام کے پڑہتا ہے یعنے ایمان لائے تم لَهٗ واسطے اسکے
موسیٰ کے قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ پہلے اس سے کہ اذن دوں میں واسطے تمہارے موسیٰ پر ایمان لانیکا اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ تحقیق وہ موسیٰ البتہ بڑا اور مہتر تمہارا ہے
الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ جسنے کہ سکہلایا ہے تمکو جادو کرنا اور تم اسکے شاگرد ہو اسواسطے وہ تمپر غالب آیا ہے اور مراد فرعون کی اس کلام سے یہ تہی کہ
یہ امر مشتبہ ہو جائے اور لوگ یہ اعتقاد کریں کہ جادوگر حق کے ظاہر ہونے سے ایمان لائے ہیں اور واسطے ڈرانے کے فرعون نے

جادوگروں سے کہا کہ میری عبادت سے دست بردار ہو کر جو موسیٰ کی پیروی تمنے کی ہے تو فلسوف تعلمون پس البتہ قریب ہے کہ جانوگے تم کہ کیا عذاب تمکو میں کرونگا موسیٰ پر ایمان
لانے میں کہ لاقطعن ایدیکم ولا رجلکم البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمہارے کو اور پاؤں تمہارے کو من خلاف مخالف ایک دوسری سے کہ دست راست اور پاے چپ اور دست
چپ اور پاے راست تمہارا کاٹونگا واسطے مخالفت کے جو تمنے میرے ساتھ کی ہے ولاصلبنکم اجمعین اور البتہ سولی دونگا میں تمکو سب کو کہ دہن جاؤ اور جو کہ میرا مخالف ہے نصیحت
پکڑے قالوا کہا یہ سنکر ان جادوگروں نے جو کہ ایمان لائے تھے لا ضیر نہیں ضرر ہے اور کچھ رنج نہیں ہے ہمکو کہ ہم اپنی مرنیکا کچھ خوف نہیں رکھتے جو تیرا جی چاہے کر انا الی ربنا
منقلبون تحقیق کہ ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کی پہرنیوالے ہیں کہ وہ ہمکو جزای عظیم اور نیک عطا کریگا جسوقت کہ ہم صبر کرینگے تیرے عذاب کرنے پر بس کٹنا ہمارے ہاتھ اور پاؤں کا موجب
دولت اور نعمت ابدی کا اور باعث سرور جاودانی کا ہوگا انا نطمع تحقیق ہے کہ ہم طمع رکھتے ہیں ان یغفر لنا اس امر کی کہ بخشے واسطے ہمارے ربنا پروردگار ہمارا خطایانا
گناہ ہمارے کو ان کنا واسطے اسکی کہ ہیں ہم اس معرکہ میں اول المؤمنین پہلے ایمان لانیوالے خدا پر اور بعضونے ان کو بکسر ہمزہ پڑھا ہے پس فرعون نے حکم دیا اور ہاتھ پاؤں انکے
مخالف کاٹ دئے گئے اور سولیوں پر اون مومنین کو لٹکا دیا اور حضرت موسیٰ اس حال کو انکی کہڑے ہوئے دیکھتے تھے خدا تعالے نے حجاب کو انکی نظروں سے دور کیا اور انکی منازل اور مقامات
انکو دکہلائے اسوقت حضرت موسیٰ کی تسلی ہوئی اور جو کوئی کہ موسیٰ پر ایمان لاتا تھا اسکو فرعون نے قید کر دیا یہانتک کہ خدا تعالے نے فرعونیوں پر طوفان نازل کیا اور ٹڈیاں اور جوئیں
اور مینڈکیاں اور رجوں انپر بہیجا اور انکو رہائی دی اور کہتے ہیں کہ پہلے جسنے کہ ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا حکم دیا ہے وہ فرعون تہا پس بعد اس معرکہ کے حضرت موسیٰ چند سال
انمین رہے اور فرعونیوں کو ایمان کیطرف بلاتے رہے اور معجزے انکو دکہلاتے رہے لیکن انکا عناد اور فساد زیادہ ہی ہوتا تھا یہانتک کہ ہلاکت انکی نزدیک پہنچی اور حضرت موسیٰ کو
حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مصر سے نکلجا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ واوحینا اور وحی کی ہمنے الی موسیٰ طرف موسیٰ کی ان اسر بعبادی یہ کہ رات کو لیجا تو بندون
میرے بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکالکر کہ نجات تمہاری اور ہلاکت کفار کی آپہنچی ہے اور اسطرح سے جا کہ وقت جانیکی فرعونیوں کو خبر نہو اور اسیوقت جاؤ کہ فرعونیوں کو جسوقت خبر ہو کہ
تم قطع مسافت بہت کر گئے ہو تاکہ تمکو ضرر نہ پہونچائیں سو واسطے کہ انکم متبعون تحقیق تم پیچہا کئے گئے ہو کہ جسوقت تم نکلکر چلے جاؤگے تو فرعون خبر سنکر تمہاری تلاش میں تمہارے
پیچہے پیچہے آئیگا کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ عید میں جانیکے بہانہ سے قبطیوں کی عورتوں سے زیور طلب کرلو اور کہو کہ ہماری عید نزدیک ہے ہم اپنی عورتونکو زیور سے
آراستہ کرکے عید میں لیجائینگے انہوں نے ایساہی کیا اور زیور انکے لے لئے اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہدیا کہ فلانی شب جسوقت چاند نکلے اپنی اسباب کو تیار کرکے فلانی جگہہ کو
روانہ ہو جانا ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روز بنی اسرائیل میں کوئی عید کا مقرر تہا اور یا یہ کہ وہ اپنی خلاصی کو فرعون کے ہاتھ سے عید سمجھتے تھے اور حضرت موسیٰ
نے فرمایا کہ عید کے بہانہ سے انکی عورتوں کی زیور طلب کرلو اور وہ زیور لیکر جسوقت روانہ ہوے تو شہر کے دروازہ کو بہول گئے اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت یوسف نے دعا کی تہی کہ جبتک
بنی اسرائیل میرا تابوت کو ہمراہ نہ لیجائیں تو شہر سے نکلنے نہ پائیں اور حضرت کی قبر سے کسیکو اطلاع نہ تہی کہ کہاں ہے حضرت موسیٰ نے منادی کی کہ جو کوئی یوسف کے صندوق سے ہمکو مطلع
کریگا جو مراد کہ رکہتا ہو ہم اسکو دیوین ایک عورت ڈوکری نہایت بوڑہی تہی اس شرط پر خبر دی کہ بہشت میں موسیٰ کی زوجہ میں ہی بنوں اور اس عورت نے کہا کہ دریا کے اندر اسکا صندوق ہے
فلانی جگہہ اوس صندوق کو حضرت یوسف کے انہوں نے دریای نیل سے باہر نکالا اور جسوقت چاند بلند ہوا صندوق کو ہمراہ لیکر مع اپنی اسباب کے سب بنی اسرائیل موسیٰ کے
ساتھہ شہر سے باہر نکلکر روانہ ہوئے اور اس روز کی آخر دن کو انکی چلے جانیکی خبر قبطیونکو ہوئی اور انکو یہ گمان ہوا کہ بنی اسرائیل اپنی عید کے سامان میں مشغول ہیں اسواسطے انہوں نے دیر کی اور
تیسرے روز انہوں نے چاہا کہ بنی اسرائیل کے پیچہے جائیں لیکن ہر قبطی کے گہر میں جو کہ زیادہ عزیز تہا وہ مرگیا اسکی ماتم میں مشغول ہوے اور فرعون کو خبر ہوئی تو اسنے حکم دیا کہ میرا تخت باہر
نکالو اسکا تخت باہر نکلا اور قبطیوں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ بنی اسرائیل کو نکالکر لیگیا اور ہمارا مال بہی عید میں جانیکی بہانہ سے لیگئے فرعون تخت پر بیٹہا اور لشکر کے جمع کرنیکا حکم دیا
فارسل فرعون پس بہیجا فرعون نے ہرکاروں کو بیچ فی المدائن بیچ شہروں کی حاشرین کہ جمع کرنیوالے تہے وہ لشکروں کو اور یہ حال واقع ہوا ہے اور جسوقت لشکر جمع ہو گئے
تو کہا فرعون نے کہ ان هؤلاء تحقیق یہ گروہ بنی اسرائیل کے لشرذمة البتہ ایک گروہ ہے قلیلون نہایت تہوڑی فرعون نے بنی اسرائیل کو تہوڑا گمان کیا
اور حال یہ ہے کہ پہلی روایت کی موافق بنی اسرائیل تین لاکہہ آدمی تہے اور دوسری روایتمیں جو کہ مجمع البیان میں ہے کہتے ہیں کہ چہہ لاکہہ تہے معلوم نہیں فرعون کا لشکر
کسقدر ہوگا اور بعضی روایت میں ہے کہ دس لاکہہ اور پانسو انکی لشکر میں سردار تہے اور ہر ایک سردار کے زیر حکم ایکہزار سوار تہے انکو بنی اسرائیل کے پیچہے بہیجا اور شہروں میں
منادی سے نداکروائی لشکروں کو جمع کیا اور نداکروائی کہ بنی اسرائیل گروہ قلیل ہے وانهم لنا اور تحقیق وہ واسطے ہمارے لغائظون البتہ غصہ دلانیوالے ہیں اسواسطے کہ
وہ ہماری قوم کے زیور لیکر بہاگے ہیں وانا لجميع اور تحقیق ہم البتہ ایک جماعت ہیں حاذرون ڈرنیوالے اور دوراندیشی کرنیوالی ہیں اور بعضونے اس کو
حذرون پڑہا ہے یعنے ہم ابتداسے ڈرنیوالی ہیں یعنے سب امور میں حذر یا اور ملاحظہ کرنیوالی ہیں اس سبب سے اس لشکر کثیر کو باہر لیکے جاتے ہیں نہ معلوم ہے کہ ہمارے لشکر کا دسواں حصہ

اونکو کفایت کرسکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حاذر ہتیار کے معنی مین ہے یعنے ہم سب سلح ہتیار باندہ کر جاتی ہین اور وہ بے ہتیار ہین اس صورت مین البتہ ہم سے وہ مغلوب ہونگے اور امام
روایت ہے کہ فرعون دس لاکہہ سوار لیکر کہ ہر ایک کے سر پر ایک بیضہ طلا کا تہا حضرت موسیٰ کے پیچہے روانہ ہوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰھُمْ پس نکالا ہمنے
ان قبطیونکو یعنے ہمنے انکی دلمین ڈالا کہ وہ اپنے مِّنْ جَنّٰتٍ باغون سے کہ بہرے ہوئے تہے وہ درختون اور پہلون سے وَّعُیُوْنٍ اور چشمون پانی سے وَّکُنُوْزٍ اور خزانون سے کہ
زر و سیم سے بہری ہوئے تہے وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ اور مقام بزرگ سے کہ بڑی بڑی بلند محل تہے ان سبکو چہوڑ کر نکلے کَذٰلِکَ ایسی ہی کیا ہمنے انکی ساتہہ کہ ان چیزون سے انکو باہر نکالا وَاَوْرَثْنٰھَا
اور وارث کیا ہمنے انکا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ بنی اسرائیل کو یعنے ان سب چیزونکا انکی باغونکا اور خزانونکا اور مکانونکا سبکا مالک بنی اسرائیل کو کیا بعد غرق ہونے فرعونیون کے بعضے کہتے ہین کہ
بنی اسرائیل بعد غرق ہونے قبطیونکی مصر مین آئے اور انکی سب چیزونکو اپنی تصرف مین لائے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت داؤد اور سلیمان کی زمانہ مین مالک ہوئے تہے اور بعضی تفسیرون مین
لکہا ہی کہ فرعون نے وقت نکلنے کے مصر سے ساٹہہ ہزار سوار آگے اپنے کئے اور ساٹہہ ہزار جانب راست اپنے اور ساٹہہ ہزار جانب چپ اور ساٹہہ ہزار پیچہے اپنے اور خود لشکر بیشمار سے دریا مین ہوا
فَاَتْبَعُوْھُمْ اور زید نے یعقوب سے فاتبعو کو ہمزہ وصلی اور تا مشدد سے پڑہا ہے اور باقیون نے ہمزہ قطعی سے باب افعال سے یعنی پس پیچہا کیا فرعونیون نے ان بنی اسرائیل کا مُّشْرِقِیْنَ وقت
کہ سورج نکالنے والے تہے اور یہ حال واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکی یہ ہین کہ جسوقت کہ مشرق کو جانیوالی تہے وہ اسواسطے کہ بنی اسرائیل بہی مشرق ہی کی جانب گئے تہے اور جسوقت
وہ انکی قریب پہنچے تو اسوقت بنی اسرائیل تدبیر دریا سے پار اترنیکی کر رہے تہے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوا کہ قبطی آپہنچے فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ اور حمزہ اور نصیر نے کسائی سے
اور خلف نے تکسیر را پڑہا ہے یعنی پس جسوقت دیکہا دونو جماعتون نے آپسمین ایکنے دوسرے کو اور فرعونیون نے بہی بنی اسرائیل کو دیکہا اور بنی اسرائیل نے فرعونیون کو دیکہا تو ہا
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی کہا ہمراہیون موسیٰ نے کہ اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ تحقیق ہم البتہ پائے گئے یون کہتے ہین کہ لشکر فرعون کا ہمکو ماکر گرفتار کریگا اب راہ نجات کی اور بہاگنی کی
کس سے تلاش کرین کہ آگی ہمارے دریا اور پیچہے ہمارے دشمن زبردست ہے جسوقت حضرت موسیٰ نے اونکی بیقراری زیادہ دیکہی تو قَالَ کَلَّا کہا کہ ایسا نہین ہے اسواسطے کہ
اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ تحقیق ہمراہ میرے پروردگار میرا ہی کہ میرا نگہبان ہے اور میری نصرت کریگا سَیَھْدِیْنِ اور قریب ہے کہ راہ دکہلاوے مجہکو کہتے ہین کہ لشکر فرعون کا نزدیک پہنچا
تو خدا تعالیٰ نے دونو لشکرون کی درمیان ایک بخار پیدا کیا کہ ایک لشکر دوسرے لشکر کو نہین دیکہہ سکتا تہا فرعون نے اپنی لشکر سے کہا کہ جلدی مت کرو اور بخار کو دور ہو جانے دو اب یہہ
کہان جا سکتے ہین آگے تو انکی دریا اور پیچہے انکی ہم ہین اور تم گہوڑون سے نیچے اتر پڑو اور منقول ہے کہ مومن آل فرعون حضرت موسیٰ کے آگے کہڑی ہوا اور پوچہا کہ اے موسیٰ تجہکو کیا حکم ہوا ہے
خدا کا دریا تو آگے ہے اور لشکر فرعون کا پیچہے جواب دیا کہ مجہکو دریا سے پار اترنیکا حکم ہی لیکن اس فکر مین ہون کہ کیونکر اترون اور بنی اسرائیل کی زیادہ بیقراری دیکہی تب
طاقت ہوا اور درگاہ خدا مین نالہ کیا تو حکم ہوا کہ اپنے دریا کو تیرے حکم مین دیا ہی اسکو اسکی کنیت سے پکار اور عصا اسمین مار اور قمی نے اپنی تفسیر مین جو امام علیہ السلام سے روایت بیان
کی ہی اسمین لکہا ہی کہ موسیٰ دریا کے نزدیک گئے اور اسکو کہا کہ تو پہٹ جا دریا نے کہا کہ اے موسیٰ تو نے تکبر کیا کہ مجہکو پہٹنے کو کہتا ہی اور مینے خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایک پل بہی نہین کی
ہے حضرت موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو میری نافرمانی سے نہین ڈرتا ہی اور تو جانتا ہی کہ آدم نافرمانی کی جہت سے بہشت سے نکالی گئے اور شیطان نافرمانی سے ملعون ہوا حضرت یوشع بن نون نے کہا
کہ یا نبی اللہ تمکو خدا نے کیا حکم دیا ہے فرمایا کہ دریا سے اترنیکا حضرت یوشع نے گہوڑا اپنا دریا مین ڈالا اور خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی کی کہ عصا اپنا دریا مین مار چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ پس وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے یہ کہ مار تو ساتہ عصا اپنے کے دریا کو کہ دریا ایلہ اور مصر کے بیچ یا سمندر کو کہ درمیان مین مکہ کے ہے
پس حضرت موسیٰ دریا پر آئے اور فرمایا کہ اے ابو خالد ہمکو راہ دے فَانْفَلَقَ پس پہٹ گیا دریا اور بارہ رستے اسمین ظاہر ہوئے مثل بارہ گلیون کی موسیٰ کے بارہ قومونکی واسطے فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ پس تہا
ہر ٹکڑا جدا ہوا پانی مین سے کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝ مانند پہاڑ بڑے کے اور اسوقت ایک ہوا چلی تمام زمین پانی اندر کی جو کہ ظاہر ہوئی تہی خشک ہو گئی اور ہر قوم موسیٰ کی ہر ایک راہ سے
دریا کے پار چلی گئی اور فرعون دریا کی قریب آیا اور دریا مین راہین پڑی ہوئی دیکہین تو ہمراہیون کی فریب دینے کو کہا کہ دیکہو میری ہیبت سے دریا پہٹ گیا ہامان نے کان مین فرعون
کے جہک کر کہا کہ تو خود جانتا ہے کہ یہہ دریا موسیٰ کی دعا سے پہٹا ہے دریا مین ہرگز نہ جانا ایسا نہو کہ سب کو تو غرق کری یہ سنکر چاہا کہ الٹا پہرے جبرئیل
گہوڑی پر سوار ہوکر آئی اور فرعون کی سواری کا گہوڑا سانڈہ اور منہ زور تہا جبرئیل نے اپنی سیاہ مادیان کو اسکی گہوڑے کی آگے کر کے اپنی سیاہ مادیان کو دریا مین
ڈالدیا اور فرعون کا گہوڑا اسکی بو سونگہہ کر اسکی پیچہے دریا مین چلا اور فرعون کے پیچہے سب لشکر اسکا دریا مین گیا جسوقت سب دریا مین داخل ہو گئے تو خدا تعالیٰ کا
حکم دریا کو ہوا کہ تو جیسے کہ پہلے تہا اسی طرح ہوکر برابر ہو جا دریا ملکر برابر ہو گیا اور فرعون اپنے ہمراہیون سمیت غرق ہوکر جہنم واصل ہوا اور بنی اسرائیل نے
نجات پائی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۝ اور نزدیک کیا ہمنے اس جگہہ دوسرون کو یعنے فرعونیون کو اس پہٹے ہوئے
دریا کے نزدیک کیا کہ وہ اس دریا کے اندر جا کر سب غرق ہو گئے وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی اور نجات دی ہمنے موسیٰ کو وَمَنْ مَّعَهٗ اور ان لوگون کو

ہمراہ انکی تہے اَجْمَعِیْنَ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ پہر ڈوبا دیا ہمنے اورونکو کہ وہ فرعون اور اسکی ہمراہی تہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اسکی یعنی نجات دینی موسیٰ اور
غرق کرنے قبطیون کے لَاٰیَةً البتہ نشانی بکمال قدرت الٰہی کی ہی وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ اور نہ تہی اکثر ان قبطیون کے مُؤْمِنِیْنَ ایمان لانیوالے اسواسطے کہ قبطیون
مین سے حضرت حزقیل مومن آل فرعون ایمان لائے تہے اور یا حضرت آسیہ زوجہ فرعون ایمان لائی تہین اور ایک عورت کہ جسنے حضرت یوسف کا تابوت بتلایا تہا اور باقیون مین سے
اسوقت کوئی ایمان نہین لایا وَاِنَّ رَبَّکَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَھُوَ الْعَزِیْزُ البتہ وہ غالب ہے سب پر اور سہیر کسیکو غلبہ نہین ہے الرَّحِیْمُ مہربان رحم کرنیوالا کہ عذاب بہی
اگر بعد قایم کرنے حجت کے اپنی دوستونکو بچاکر وَاتْلُ عَلَیْھِمْ اور پڑہ تو اے محمد صلعم اوپر ان مشرکین کے نَبَاَ اِبْرٰھِیْمَ خبر ابراہیم کی کہ وہ اسکی طرف اپنے تئین منسوب کرتے ہین اور
اسکی اولاد مین سے ہونیکا فخر کرتے ہین اور اس خبر مین تسلی تیری اور تیری قوم کی ہے اور بیان کر تو قصہ ابراہیم کا اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یاد کر تو جسوقت کہا اس ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آذر کے کہ وہ
حقیقت مین چچا تہا اور اسنے پرورش جو کی تہی اسواسطے اسکو باپ کہتے تہے یعنے کہا ابراہیم نے واسطے اس باپ مجازی اپنے کے وَقَوْمِهٖ اور قوم اسکے سے مراد یہ ہے کہ انسے کہا کہ مَا تَعْبُدُوْنَ کیا
پوجتے ہو تم یعنی یہ بت کہ پتہر ہین یا لکڑی انکی عبادت کیون کرتے ہو انکی عبادت نہ چاہئے کہ اسمین کچہہ فائدہ نہی تو دنیا کا یا آخرت کا نہین ہے قَالُوْا کہا ان لوگون نے کہ نَعْبُدُ
اَصْنَامًا پرستش کرتے ہین ہم بتون کو فَنَظَلُّ لَھَا پس ہمیشہ ہین ہم واسطے انکے عٰکِفِیْنَ مجاوری کرنیوالے اور وہ بت صورتونمین مختلف تہے اور دہات سے بنے ہوئے انکی
عبادت وہ کیا کرتے تہے قَالَ کہا ابراہیم نے واسطے الزام دینے کے کہ بت تمہارے ھَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ کیا سنتے ہین پکارنے تمہارے کو اِذْ تَدْعُوْنَ جسوقت پکارتے ہو تم اُن کو
اَوْ یَنْفَعُوْنَکُمْ یا فائدہ پہنچاتے ہین تمکو جسوقت پرستش کرتے ہو تم انکی اَوْ یَضُرُّوْنَ یا ضرر پہنچاتے ہین جسوقت کوئی انسے منہ پہیرے اور انکی عبادت نہ کرے ان لوگون سے
اسکا جواب کچہہ بن نپڑا بجز بہانہ پیروی باپ دادا کے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ قَالُوْا کہا انہونے کہ یہ امر نہین ہے کہ وہ نفع اور ضرر پہنچائین اور کسیکے پکارنے کو سنین اسلئے ہم انکی
پرستش نہین کرتے ہین بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بلکہ پایا ہے ہمنے باپون اپنون کو کہ وہ کَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ ایسا ہی کرتے تہے کہ بتونکی پرستش کیا کرتے تہے ہم بہی اسلئے انکی
پیروی سے انکی پرستش کرتے ہین اور اکثر بت پرست بتون کی پوجنے کی کچہہ دلیل نہین کہتے عرب کے لوگ تو اسواسطے پرستش کرتے تہے بتونکی کہ یہ ہماری سفارش درگاہ خدامین
کرینگے اور ہندوستان کے ہندو ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم ان بتونکی پرستش نہین کرتے بلکہ انکی پرستش کرتے ہین جنکی کہ یہ بت صورتین ہین اور وہ لوگ جنکی وہ پرستش کرتے ہین
یعنے اوتار انکی وہ بہی خدا نہین ہین بلکہ مخلوقات خدا مین سے ہین گو کہ انکی نزدیک خدا نے انمین حلول کیا ہی آخر وہ غیر خدا ہین اور خدائے خالص کی پرستش کرنے مین کیا
قباحت ہے اور خدا کو کب اچہا معلوم ہوگا انکا پرستش کرنا کہ خدا کو چہوڑ کر وہ اسکی بندہ خالص ہون انکی پرستش کرین اور ہمارے نزدیک کوئی خدا کو چہوڑ کر پیغمبر کی یا
امام کی پرستش کرے البتہ وہ کافر ہے اور خدا اس سے ہرگز راضی نہین ہے اور یہ جو ہندو کہتے ہین کہ ہم بتونکی پرستش نہین کرتے ہین بلکہ انکی کرتے ہین جنکی کہ یہ صورتین ہین یہ انکا
فقط قول بانی ہی بلکہ وہ بتون ہی کی پرستش کرتے ہین اور انکو مثل آدمی کے جاندار جانتے ہین اسواسطے کہ انکو سولاتے ہین اور جگاتے ہین اور کہانا انکے سامنے رکہتے ہین اور
طرح طرح کی پوشاک انکو پہناتے ہین اور انکے روبرو ہاتہ باندہتے ہین اور سجدہ کرتے ہین اور ہر طرح سے تعظیم انکی کرتے ہین اور اس تعظیم کرنیکا ہی نام عبادت ہے اور سوائے
اسکے ہر شے کی پانی کی اور درخت کی اور آگ کی اور سورج وغیرہ کی عبادت کرتے ہین اور یہ پیروی انکی باپ اور دادا کی ہے ورنہ مخلوقات کا پرستش کرنا عقل سے بعید ہے
اور بڑی بڑی عقلا اس حالت مین گرفتار ہین عقل کو ہرگز کام نہین فرماتے بلکہ اپنے باپ دادا کو جو انکی پرستش کرتے دیکہا ہے انکی تقلید سے یہ بہی انکی پرستش کرتے ہین
قَالَ کہا ابراہیم نے کہ اَفَرَءَیْتُمْ کیا پس دیکہا تمنے یعنی جانو تم کہ مَّا کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ وہ چیز کہ ہو تم کہ عبادت کرتے اسکی اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمُ الْاَقْدَمُوْنَ تم اور باپ
تمہارے اگلے فَاِنَّھُمْ پس تحقیق وہ معبود اور بت تمہارے عَدُوٌّ لِّیْ دشمن ہین میرے اپنی دشمن حضرت ابراہیم نے کہا واسطے نصیحت کے اور مراد انکی یہ ہے کہ وہ دشمن
تمہارے ہین اسواسطے کہ انکی پرستش کرنیوالونکو انسے ضرر ہوگا کہ انکی پرستش کے سبب سے عذاب مین گرفتار ہونگے اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مگر پروردگار عالمون کا کہ وہ دوست
ہی میرا اور انکی اوصاف بیان کرتے ہین تاکہ قوم کے لوگ ان بتونکی عبادت سے کہ وہ نفع نہ پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر دست بردار ہون اَلَّذِیْ وہ شخص ہے پروردگار عالم کہ
خَلَقَنِیْ پیدا کیا ہی اسنے مجہکو فَھُوَ یَھْدِیْنِ پس وہ راہ دکہلاتا ہے مجہکو راستی اور حق کے طرف قول اور فعل مین وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ
اور وہ شخص ہے وہ خدا کہ کہلاتا ہے مجہکو غذا کہ جس سے میرے بدن کی درستی ہے وَیَسْقِیْنِ اور سیراب کرتا ہے مجہکو پانی سے کہ جس سے
تسکین میری تشنگی کو ہوتی ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ اور جسوقت بیمار ہوتا ہون مین پس وہ شفا دیتا ہے مجہکو اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ جسوقت بیمار ہوتا ہون مین گناہ کا تو پس شفا دیتا ہے وہ مجہکو ساتہ توبہ کے اور حضرت
ابراہیم نے مرض کو اپنی طرف منسوب کیا اسواسطے کہ وہ شمار کرتے ہین خدا تعالٰی کی نعمتون کو اور مرض پیدا ہوتا ہے انسان کے کہانے اور پینے مین

ع

افراط اور بدپرہیزی کرنے سے اور خدا تعالے کے حکام کے مخالف کرنے سے چنانچہ فرماتا ہے کہ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنی جو کچہہ کہ پہنچتا ہے تمکو مصیبت مین سے پس بسبب اُسچیز کے ہے کہ کسب کیا ہی ہاتہون تمہارے نے وَالَّذِي يُمِيتُنِي اور وہ شخص ہے خدا کہ موت دیگا مجہکو حضرت ابراہیم نے موت کو نعمتون مین سے شمار کیا ہے اسواسطے کہ اہل کمال زندگی دنیا کو حقیر جانتے ہین مقابلہ مین اُن نعمتون کے کہ جو بعد مرنے کے حاصل ہونگی اور نجات ہوگی رنج اور مکروہات دنیا سے اور فرماتے ہین حضرت ابراہیم کہ ثُمَّ يُحْيِينِ پہر زندہ کریگا مجہکو خدا آخرت مین وَالَّذِي اور وہ شخص ہے خدا کہ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي طمع رکہتا ہون مین کہ بخشے وہ واسطے میرے خَطِيئَتِي گناہ میرے يَوْمَ الدِّينِ دن قیامت کے یہہ کلام حضرت ابراہیم کا باعتبار انکساری کے ہے اور واسطے تعلیم امت کے کہ مغفرت کو طلب کرتے رہین ورنہ حضرت ابراہیم سے واقع مین کوئی خطا صادر نہین ہوئی ہے اسواسطے کہ وہ معصوم تہے اور اب حضرت ابراہیم کی درخواست کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ کہا ابراہیم نے رَبِّ هَبْ لِي اے پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے حُكْمًا علم کو یعنی کمال علم اور عمل کو کہ اُسکے سبب سے لائق خلافت حق اور ریاست خلق کے ہون مین وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ اور لاحق کر تو مجہکو ساتہہ نیکیون کے اور ساتہہ اُن لوگون کے کہ جو برگزیدہ ہین درگاہ میں تیرے کے یعنی انبیا کے زمرہ مین کہ جو کامل ہین نیکی مین مجہکو پہنچا کمال علم اور عمل کی توفیق عطا کرکے وَاجْعَل لِّي اور کردے تو واسطے میرے لِسَانَ صِدْقٍ زبان راستی کی یعنی تعریف کرنیوالے میرے فِي الْآخِرِينَ بیچ پچہلون کے یعنے جو لوگ کہ بعد میرے پیدا ہون اُنمین تعریف میری نیکنامی کی اور آوازہ میرا جاری کر اسطرح سے کہ اثر اُسکا دنیا مین قیامت تک باقی رہے اور دعا حضرت ابراہیم کی مقبول ہوئی اور یہی سبب ہے کہ سب مذہب والے یہود اور نصارا اور مجوس اور مسلمان تعریف اُنکی کرتے ہین اور محبت اُنسے رکہتے ہین اور یا مراد حضرت ابراہیم کی اس دعا سے یہہ ہے کہ کردے تو زبان راست کو میری اولاد مین سے کہ بیا کرے وہ اصل دین میرے کو کہ وہ توحید ہے اور بلاوے وہ آدمیون کو طرف اُس امر کے کہ بلاتا ہون مین اُنکو طرف اُسکی اور وہ محمد صلعم ہے اور علی علیہ السلام ہے اور اولاد طیبین اُنکی اور امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زبان راست کو واسطے مرد کے ایسی ہے کہ خدا تعالے اُسکو آدمیون مین مال سے بہتر واسطے اُسکی کردیتا ہے اور دعا کی حضرت ابراہیم نے کہ وَاجْعَلْنِي اور کردے تو مجہکو مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وارثون بہشت نعمت والی سے آخرت مین کہ مین اُن لوگون مین سے ہون کہ جو بہشت مین داخل ہونگے وَاغْفِرْ لِأَبِي اور بخشش کر تو واسطے باپ میرے آذر کے کہ وہ اصل مین چچا ابراہیم کا ہے اور باپ اُسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اُسنے اُنکو پرورش کیا تہا اور دعا اُسکی واسطے حضرت ابراہیم نے اسواسطے کی تہی کہ حضرت ابراہیم نے اُس سے وعدہ کیا تہا دعاے مغفرت کرنے کا جسوقت کہ اُسنے ایمان لانیکا وعدہ کیا تہا حضرت ابراہیم نے اس طمع اور امید وار ی مین اُسکی واسطے دعا کی کہ اُسکو ہدایت کرے اور توفیق ایمان کی عطا کرکے بخشدے کہ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ تحقیق وہی گمراہون مین سے کہ طریق حق سے پہرا ہوا ہے اور غافل ہے راہ نیک سے اور اپنی جہالت سے ایمان نہین لاتا ہے وَلَا تُخْزِنِي اور نہ رسوا کر تو مجہکو عتاب کرکے بسبب ترک ہوجانے کسی اولی امر کے میری توبہ کو گہٹا کر يَوْمَ يُبْعَثُونَ جسدن کہ اُٹہائے جاینگے زندہ کرکے قیامت کے دن یہ دعا بہی حضرت ابراہیم کے واسطے انکساری اور تعلیم امت کے تہی ورنہ انبیا بسبب عصمت کے رسوائی سے اُس روز کے پاک ہین اسواسطے کہ موجب رسوائی کا گناہ ہے اور حضرت ابراہیم گناہ سے بری تہے اور یوم یبعثون کو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ يَوْمَ لَا يَنفَعُ وہ دن کہ نہ نفع دیویگا اور کسی کام مین نہ آئیگا اُسدن مَالٌ وَلَا بَنُونَ مال اور نہ اولاد پس مری جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت آدمی مرنیکو ہوتا ہے تو تین صورتین اُسکی پاس آتی ہین مال کی اور اولاد کی اور عمل نیک کی پہلی مال کی صورت سے پوچہتا ہے کہ مینے بہت سعی اور کوشش سے تجہکو جمع کیا ہے اب میرے واسطے ایسے وقت مین تو کیا کرتا ہے مال اُسکے جواب مین کہتا ہے کہ بجز اسکے کہ تو مجہہ مین سے موافق کفن کے لیوے اور تجہکو مجہسے کچہہ فائدہ نہین ہے اور بعد اُسکے اولاد کی صورت سے پوچہتا ہے کہ مینے تمکو کیسی شفقت سے پرورش کیا ہے کہ آپ تو تکلیف مین رہا اور تمکو آرام سے رکہا اب تم میرے ساتہہ کیا سلوک کرتے ہو وہ کہتی ہین کہ سوائے اسکے کہ ہم تجہکو قبر مین رکہہ آئین اور ہم سے کچہہ نہین ہوسکتا ہے اور بعد اُسکے عمل کی صورت سے پوچہتا ہے کہ تو مجہہ پر بہت بہاری تہا اور تجہکو مین کاہلی سے کرتا تہا اب تو مجہکو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ کہتا ہے کہ مین تیرا مصاحب اور مددگار ہون قبر مین اور قیامت کے روز بہی اور مقام مین حاصل یہ ہے کہ اُس روز کہ مال اور اولاد کچہہ فائدہ نہ دیونگے إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ مگر وہ شخص کہ آئی خدا کے پاس بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ساتہہ دل سلامت کے کفر اور شرک اور گناہ سے کہ دلکو اپنے خالص واسطے خدا کے رکہا ہو اور مال کو راہ حق مین صرف کیا ہو کہ جمع کیا ہو اور اولاد کو ہدایت کی ہو طرف طریق نیک کے اور آوارہ اُنکو نہ رکہا ہو تو البتہ یہ مال اور اولاد بہی اُسکو فائدہ بخشینگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قلب سلیم وہ ہے کہ سلامت رہے دنیا کی دوستی سے اور دوسری روایت مین انہین حضرت سے ہے کہ قلب سلیم وہ ہے کہ ملاقات کرے پروردگار اپنے سے اسطرح سے کہ نہو دل مین اُسکی کوئی سوائے اُسکی اور جس دل مین کہ شرک یا شک ہو وہ ساقط ہے اس سے اور تیسری روایت مین انہین حضرت سے ہے کہ جو کوئی نیت کا سچا ہے وہ ہے صاحب دل سلیم کا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد ہے

کہ سلامت ہو فساد اور گناہون سے یا حسد اور خیانت سے اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہے کہ سلامت ہو بغض اہلبیت سے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کی جاویگی بہشت
اُس روز لِلْمُتَّقِیْنَ واسطے پرہیزگارون کے تاکہ اسکو دیکھکر مسرور رہون اور جانین کہ ہم اسمین داخل ہونگے وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ اور ظاہر کیجاویگی دوزخ لِلْغٰوِیْنَ
واسطے گمراہونکی تاکہ اُسپر نظر کرکے اپنی مقامونکو دیکھین اور غم اور رنج انکا زیادہ ہو وَقِیْلَ لَهُمْ اور کہا جاویگا واسطے انکے یعنی ملائکہ اُنکو ملامت کرکے کہینگے کہ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ
کہان ہین وہ کہ تہے تم ہمیشہ تَعْبُدُوْنَ عبادت کرتے تہے انکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سواے خدا کی هَلْ یَنْصُرُوْنَکُمْ کیا مدد کرتے ہین وہ تمہاری کہ عذاب کو تم سے دفع کرین اَوْ
یَنْتَصِرُوْنَ یا بدلا لیتی ہین تمہارے عذاب کا اُس شخص سے کہ جو تمکو عذاب کرتا ہی کہان ہین وہ اُنکو کیون نہین بلاتے اپنی نجات کے واسطے فَکُبْکِبُوْا فِیْهَا پس اوندہے ڈالے
جاوینگے بیچ اُس دوزخ کی هُمْ وہ بت کہ جنکی وہ پرستش کرتے تہے وَالْغٰوٗنَ اور گمراہ انکی پرستش کرنیوالے وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اور لشکر شیطان کا جو کہ دل مین
وسوسہ ڈالکر گمراہ کرتے تہے اور گناہ کرواتے تہے اَجْمَعُوْنَ سب یعنے بت اور انکی پرستش کرنیوالے اور شیطان اور اُسکی گروہ جو کہ بہکاتی تہے سب دوزخ مین ڈالے جاوینگے قَالُوْا
کہینگے وہ کفار وَهُمْ فِیْهَا اور حال یہ ہے کہ وہ بیچ اُس دوزخ کی یَخْتَصِمُوْنَ جہگڑتے ہونگے آپس مین یعنے وہ بت اور انکی پرستش کرنیوالے کہ تَاللّٰهِ قسم ہے خدا کی اِنْ کُنَّا
تحقیق کہ تہے ہم لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اِذْ نُسَوِّیْکُمْ جسوقت کہ برابر کرتے تہے ہم تمکو عبادت مین بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ساتھ پروردگار عالمون کے وَمَا
اَضَلَّنَا اور نہین گمراہ کیا ہی ہمکو اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ مگر بدکارون نے ہماری قوم کی سردارون اور رئیسون مین سے کہ ہمنے انکی پیروی کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ جنکی اُنہون نے پیروی کی تہی شرک مین وہ قوم محمد صلعم کی تہی کہ نہ اُنمین کوئی یہودی تہا اور نہ کوئی نصرانی اور کہینگے وہ کفار اُسوقت کہ فَمَا لَنَا پس
نہین ہے واسطے ہمارے اسوقت مِنْ شَافِعِیْنَ سفارش کرنیوالے جیسے کہ مومنین کے واسطے ہین وَلَا صَدِیْقٍ اور نہ کوئی دوست ہے حَمِیْمٍ مہربانی کرنیوالا جیسے کہ انکے واسطے
ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ شافعین تو ائمہ معصومین ہین اور صدیق مومنین مین سے ہین اور فرمایا ہی کہ قسم خدا کی کہ ہم اپنی گنہگار شیعونکی شفاعت
کرینگے یہانتک کہ ہمارے عداوت جسوقت ہمکو شفاعت کرتے ہوئے دیکہینگے تو کہینگے کہ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ شفاعت
قبول کی گئی ہی اور نہ قبول کیجاویگی واسطے ناصبی کے اور مومن شفاعت کریگا اپنے ہمسایہ کی کہ واسطے اسکی کوئی نیکی نہ تہی پس کہیگا کہ پروردگار میرے ہمسایہ میرا دور کرتا
تہا مجہسے اذیت کو پس شفاعت کریگا واسطے اُسکی پس فرماویگا خدا کہ مین پروردگار تیرا ہون اور مین زیادہ لایق ہون تیری طرف سے بدلا دینے کا پس داخل کریگا اُسکو خدا بہشت
مین اور ادنی مومن شفاعت کرنیوالون مین وہ ہوگا کہ تیس آدمیونکی شفاعت کریگا اُسوقت دوزخی اس شفاعت کو دیکہکر کہینگے کہ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ
حَمِیْمٍ اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ آدمی بہشت مین کہیگا کہ میرا دوست فلانا کیا ہوا اور وہ دوست اُسوقت اُسکا اُس دوزخ مین ہوگا خدا تعالے اُسوقت حکم
فرماویگا کہ نکالو اُسکی دوست کو دوزخ مین سے اور بہشت مین اسکو داخل کرو اُسوقت دوزخی اُسکو دوزخ مین سے جاتا ہوا دیکہکر کہینگے کہ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ
حَمِیْمٍ اور کہتے ہین کہ حمیم اصل مین ہمیم ہی بسبب قرب مخرج کی ہاے ہوز کو حاے حطی سی بدل کر دیا ہی اور ہمیم کی معنے اہتمام کرنیوالے کی ہین پس ہمکو معنے آیت کے یہ ہوے کہ نہین ہی
واسطے ہمارے شفاعت کرنیوالے اور نہ کوئی دوست اہتمام اور غمخواری کرنیوالا کہ ہمکو سفارش کرکی عذاب سے نجات دلواوے اور شرط دوستی کی بجالاوے اور عذاب ابدی مین وہ
گرفتار ہونگے اور آرزو کرکے کہینگے کہ فَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً پس کاشکے یہ ہو کہ تحقیق واسطے ہمارے پہرنا ہو طرف دنیا کی فَنَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ پس ہوئین ہم ایمان لانیوالون سے
تاکہ ہماری شفاعت بہی کرین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اُس خبر ابراہیم کی اور اُسکی حجت پکڑنے مین لَاٰیَةً البتہ نشانی ہی واسطے عاقلون کے کہ اُس سے عبرت پکڑین
اور نصیحت سے واسطے اُس شخص کے کہ ارادہ کرے حق کے پہنچنے کا وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ اور نہ تہے اکثر انکے یعنے اکثر آدمی قوم ابراہیم کے مُّؤْمِنِیْنَ ایمان لانیوالے کیونکہ سواے
کہ بابل کے باشندون مین سے سواے دختر نمرود کے کوئی ایمان نہ لایا تہا وَاِنَّ رَبَّکَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَهُوَ الْعَزِیْزُ البتہ وہ غالب ہے مشرکون پر اگر وہ چاہی تو
جلدی اُن سے بدلا لیوے الرَّحِیْمُ مہربان ہے کہ اُنکو مہلت دی کہی ہے اور جلدی اُنکو عذاب نہین کرتا ہی تاکہ وہ توبہ کرین اور ایمان لائین اور یا اُنکی اولاد مین سے ایمان کو
قبول کرین اب حقتعالے حضرت نوح کا قصہ بیان کرتا ہی کہ کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ں الْمُرْسَلِیْنَ جہٹلایا قوم نوح نی رسولون کو حضرت آدم تک اور کہا کہ کوئی پیغمبر ہوکر نہین
آیا ہی اِذْ قَالَ لَهُمْ جسوقت کہ کہا واسطے انکے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ بہائی اُنکی نوح نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے کہ اُسکی عبادت مین غیرون کو
شریک کرتے ہو اور مجہکو جہٹلاتے ہو اِنِّیْ لَکُمْ تحقیق کہ مین واسطے تمہاری رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ پیغمبر امانتدار ہون کہ تمہارے درمیان مین امانتدار مشہور ہون
کہ کبہی مین جہوٹہہ نہین بولتا تاکہ جہوٹا دعوی پیغمبری کا مین تم سے کرون فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے اُسکی عذاب سے اور بتون کا عبادت کرنا موقوف کرو
وَاَطِیْعُوْنِ اور کہا مانو میرا ایمان کے قبول کرنے مین اور خداے واحد کی پرستش کرنے مین وَمَا اَسْئَلُکُمْ اور نہین سوال کرتا ہون مین تمسے عَلَیْهِ

ع
قصہ حضرت نوح پیغمبر علیہ السلام

اور پرسش پہنچانی حکم خدا کے اور نصیحت کرنے مین مِنْ اَجْرٍ کوئی اُجورہ او مزدوری اِنْ اَجْرِیَ نہین ہے اُجرت میری اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مگر اوپر
پروردگار عالمون کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے اور بتون کا پوجنا چھوڑو وَاَطِیْعُوْنِ اور کہا مانو تم میرا جو کچھہ کہ مین تمسے کہون اور یہ فقرا مکرر واسطے
تاکید اور مبالغہ کے آیا ہے قَالُوْا کہا اُن کافرون نے کلام نوح کا سُنکر کہ اَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لائین ہم واسطے تیرے اے نوح وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ اور حال یہ ہے
کہ پیروی کی ہے تیری ذالون اور کمینون نے جو کہ نہایت بیقدر ہین اور اُنکی کچھہ عزت نہین ہے او نہ وہ نسب مین اچھے ہین اور نہ حسب مین اور ابن عباس سے منقول
ہے کہ وہ جولاہے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ حجام تھے لیکن وہ مومنین مفلس تھے اور کفار کی نظر مال دنیا پر تھی سواسطے اُنکو حقیر جانکر کہتے تھے کہ وہ رذالے ہین اور مال دنیا
کے طمع مین ایمان لائے ہین نہ اعتقاد خالص سے سیواسطے حضرت نوح نے اُنکے جواب مین قَالَ کہا کہ وَمَا عِلْمِیْ اور نہین ہے علم میرا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
ساتھہ اسچیز کے کہ ہین وہ عمل کرتے کہ عمل اُنکا خالص ہے یا واسطے طمع مال کے ہے اور حکم مجھکو ظاہر پر ہے باطن کی کیا خبر ہے اور ظاہر مین وہ ایمان والون کا سا
عمل کرتے ہین پس صورت مین اُنکی عمل کو مین خالص سمجھونگا اِنْ حِسَابُهُمْ نہین ہے حساب اُنکا باطن کے اعتبار سے اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ مگر اوپر پروردگار میرے
کے کہ وہ جانتا ہے ظاہر اور باطن کو دونو کو لَوْ تَشْعُرُوْنَ اگر شعور رکھتے ہو تم اور جانتے ہو تم کہ جاننے والا ظاہر او باطن کا وہ ہے اور قریش بھی اصحاب رسول خدا صلعم
کو ایسا ہی کہتے تھے کہ محمد پر رذالے آدمی ایمان لائے ہین چنانچہ ابو سفیان سے ہرقل نے کہ روم کا بادشاہ تھا حضرت کے تابعدارون سے سوال کیا تو اُسنے کہا کہ رذالے آدمی اُسکی
پیروی کرتے ہین حاصل یہ ہے کہ حضرت نوح کی قوم نے نوح سے کہا کہ تو اِن ذالون کو اپنے پاس سے اٹھا دے کہ ہم تیری بات کو آکر سُنین حضرت نوح نے اُنکے جواب مین کہا کہ
وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہون مین ہانکنے والا اور نکالدینے والا مومنین کا اپنے پاس سے اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا ظاہر کہ
تونگرون کو اور محتاجون کو سبکو مین حق کیطرف بلانیوالا ہون موجب حکم خدا کے اور فقرا کو مین سواسطے نکالون اپنے پاس سے کہ تونگر میری پیروی کرینگے یہ مجھسے
نہین ہوسکتا قَالُوْا کہا اُن کافرون نے کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يَا نُوْحُ البتہ اگر نہ باز آئیگا تو اے نوح اپنی بات سے اور ہمارے ڈرانے پر تو مستعد رہیگا تو لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیون مین سے یا دشنام دئے گئون مین سے جب حضرت نوح نے ایسی سخت کلمے اپنی قوم سے سُنے اور علامتین نا اُمیدی کی اُنسے
دریافت کین تو درگاہ خدا مین رجوع کرکے قَالَ کہا کہ رَبِّ اے پروردگار میرے اِنَّ قَوْمِیْ تحقیق قوم میری نے كَذَّبُوْنِ جھٹلایا مجھکو از روے عناد کے
اور میرے دعوی پیغمبری کو معتبر نہ جانا فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ پس حکم کر تو درمیان میرے اور درمیان اُنکے فَتْحًا حکم کرنا بحق و راستی وَنَجِّنِیْ اور نجات دے تو
مجھکو انکے ارادہ سے اور انکی شامت اعمال سے وَمَنْ مَّعِیَ اور اُس شخص کو کہ ہمراہ میرے ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنین مین سے اور غرض انکی اس مناجات سے
یہ نہ تھی کہ مین جو اِن لوگون کے واسطے بد دعا کرتا ہون سو اسواسطے ہے کہ انہون نے مجھکو آزار دیا ہے اور مجھکو غصہ مین لائے ہین بلکہ مقصود اُنکا اُس عاسی
یہ تھا کہ انہون نے تیری وحی کو اور رسالت کو جھٹلایا ہے اور تیری وحدانیت کو انہون نے نہین مانا ہے جب حضرت نوح نے یہ دعا کی تو خدا فرماتا ہے کہ
فَاَنْجَيْنٰهُ پس نجات دی ہمنے اُس نوح کو وَمَنْ مَّعَهٗ اور اُن لوگون کو کہ ہمراہ اُسکے تھے مومنین مین سے فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ بیچ کشتی بھری
ہوئی آدمیونکی اور حیوانات اور اسباب وغیرہ کے ثُمَّ اَغْرَقْنَا پھر ڈبویا ہمنے بَعْدُ پیچھے نجات دینے نوح کی اور اُسکے تابعدارون کے الْبَاقِيْنَ باقیون کو کہ وہ
کفار تھے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اُسکے یعنے نوح کے صبر کرنے مین کفار کی ایذا پر اور اُن کفار کے غرق کرنے مین بسبب اُنکے انکار کے اور نجات دینے نوح اور
مومنین مین لَاٰيَةً البتہ نشانی ہے مشہور اور متواتر واسطے اُن لوگونکے کہ جو نصیحت پکڑین اور پیغمبرونکی پیروی کرین وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے اکثر اُن کے
مُّؤْمِنِيْنَ ایمان لانیوالے بلکہ چند آدمی ایمان لائے تھے اور کہتے ہین کہ اسی آدمی ایمان لائے تھے اور یا یہ معنی ہین کہ او نہین ہین اکثر اِن آدمیون کے ایمان لانیوالے
بلکہ انبیا پر ایمان تھوڑے ہی آدمی لاتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ غالب ہے کفار پر اگر چاہے اُنکو جلدی
عذاب کرے الرَّحِيْمُ مہربان ہے کہ عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا ہے بلکہ مہلت دے رکھی ہے کہ توبہ کرین اور ایمان لائین اور یا یہ کہ اُنکی
اولاد مین ایسے ہون کہ ایمان کو قبول کرین آور اب خدا تعالے عاد کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے كَذَّبَتْ عَادُ جھٹلایا قوم عاد نے الْمُرْسَلِيْنَ
رسولون کو اِذْ قَالَ لَهُمْ جس وقت کہ کہا واسطے اُنکے اَخُوْهُمْ هُوْدٌ بھائی اُنکے ہود نے اَلَا تَتَّقُوْنَ کہ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے اُسکے
عذاب کرنے سے اِنِّیْ لَكُمْ تحقیق کہ مین واسطے تمہارے رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ پیغمبر امانت دار ہون کہ جو کچھہ خدا کے پاس سے نازل ہوتا ہے
بے کم و زیادہ تمکو پہونچاتا ہون اور تم مجھکو امانتدار جانتے ہو کہ مین براستی مشہور ہون اور کبھی دروغ نہین کہتا ہون

قصہ حضرت ہود علیہ السلام و قوم عاد

فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے کہ اُسکی حکم کی مخالفت نکرو و اطیعون اور فرمانبرداری کرو تم میری کہ جو کچھہ مین تم سے کہون اُسپر عمل کرو وما اسئلکم علیہ اور نہین
سوال کرتا ہون مین تمسے اوپر اس پہنچانے احکام خدا کے من اجر کسی مزدوری اور اجرت کو ان اجری نہین ہے اجرت میری الا علی رب العالمین مگر اوپر
پروردگار عالمون کے کہ وہ مجھکو اُسکا ثواب عطا کریگا اور تم سے مین کچھہ نہین چاہتا بجز اسکے کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور تم قوم ہو جو ہمیشہ لہو و لعب مین رہتی تہی اس حیثیت سے ہود نے اُنکی انکار مین فرماتے تہے
اتبنون بکل ریع کیا بناتے ہو تم ساتہ ہر جگہہ بلند کے آیۃ ایک علامت کو یعنی ایک مکان بلند کو بلندی پر بناتے ہو واسطے تماشے آنے جانیوالونکے کہ تعبثون کھیلتے ہو
تم اس مکان سے بدون اسکے کہ تمکو احتیاج اُسکی ہو کہتے ہین کہ وہ لوگ سر راہ مکان بلند بناتے تہے اور اُسپر بیٹھکر آنے جانیوالون سے بازی اور ٹھٹھا کرتے تہے اور یا یہ کہ کبوتر بازی
کرتے تہے اور مکان بلند پر بیٹھہ کر کبوتر اڑاتے تہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر عمارت کہ بنائی جاوے وہ عمارت وبال ہوگی اُسکی بنانیوالے پر قیامت کے روز مگر جس
بنائی کی ضرورت ہووے اُسکا کچھہ مضائقہ نہین ہے اگر موافق احتیاج کے ہو حضرت ہود نے ان لوگون کو عمارات بلند بنانے سے منع کیا کہ بدون احتیاج کے واسطے لہو و لعب کے اونچی
بناتے ہو و تتخذون مصانع اور پکڑتے ہو تم یعنی بناتے ہو تم قلعے یا عمارتین بڑی بڑی یا حوضین لعلکم تخلدون شاید کہ یعنی گویا کہ تم ہمیشہ رہوگے دنیا مین کہ جسکے سبب
عمارتین استوار پتہر اور گچ اور چونہ کی بناتے ہو و اذا بطشتم اور جسوقت سخت پکڑتے ہو تم اور مواخذہ کرتے ہو تم آدمیون کو تو بطشتم بہت سخت گیری کرتے ہو تم
جبارین جسوقت کہ تکبر اور سرکشی کرنیوالے ہو یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت کسی سے مواخذہ کرتے ہو تو بہت سخت گیری کرتے ہو اور رحم اور مہربانی بالکل تمہارے
دلون مین نہین ہے فاتقوا اللہ پس ڈرو تم خدا سے ایسی کامون کے کرنے مین و اطیعون اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھہ مین تمکو حکم کرون اُسپر تم عمل کرو کہ تمہارے
واسطے بہت مفید ہوگا دنیا اور آخرت مین و اتقوا الذی امدکم اور ڈرو تم اُس شخص سے کہ مدد کی ہے اُسنے تمہاری بما تعلمون ساتہ اُس چیز کے کہ جانتے ہو تم
اور پہچانتے ہو اُسکی طرح طرح کی نعمتون کو جو تمکو دی ہین اور اب اُن نعمتون سے بعضی نعمتونکی تفصیل بیان کرتا ہے خدا کہ امدکم بانعام مدد کی تمہاری ساتہ چوپاؤن
کے مثل شتر اور گاؤ اور گوسفند اور بکرے تاکہ اُنسے فائدہ حاصل کرو و بنین اور ساتہ بیٹون کی کہ ہر حال مین وہ تمہارے مددگار رہین و جنت اور ساتہ باغون میوہ دار
سے بہرے ہوئے کہ اُن میوون کو تم کھاتے ہو اور کہلاتے ہو و عیون اور ساتہ چشمون کے کہ اُنمین سے پانی پیتے ہو اور نہاتے ہو اور باغون و زراعت کو اُنسے سیراب کرتے ہو اور
باوجود ایسی نعمتون کے جو خدا نے تمکو دی ہین پہر اُسکی ناشکری کرتے ہو اور سوائے اُسکے اُسکے غیرون کی پرستش کرتے ہو انی اخاف علیکم تحقیق مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے
بسبب اس شرک تمہارے کے عذاب یوم عظیم عذاب اُس بڑے دن کا دنیا مین تو آنا باد صرصر کا اور آخرت مین جلنا دوزخ مین قالوا کہا اُن عادیون نے جواب
مین حضرت ہود کے کہ سواء علینا برابر ہے اوپر ہمارے اور یکسان ہے کہ اوعظت کیا نصیحت کری تو نے یعنی یا نصیحت کرے تو ام لم تکن من الواعظین یا ہووے تو
نصیحت کرنیوالون مین سے ہم اپنی طریق کو تیری نصیحت کرنے سے ہرگز نہ چھوڑینگے ان ھذا نہین ہے یہ طریق ہمارا کہ ہم بت پرستی کرتے ہین اور بلند عمارتین بناتے ہین اور
جبر اور تکبر کرتے ہین الا خلق الاولین مگر عادت پہلون کی اور اہل بصرہ اور ابن کثیر اور ابو جعفر نے خلق کو بفتح قاف پڑہا ہے اور باقیون نے بضم قاف
یعنے جو کچھہ کہ ہم کرتے ہین یہ طریق ہمارے باپ دادا کا ہے اُنکی پیروی سے ہم بھی ایسا کرتے ہین اور تیری کہنے سے ہم اپنے باپ اور دادا کے طریق کو کیونکر
ترک کرین اور یا یہ کہ جو کچھہ تو کہتا ہے ایسا ہی پہلے لوگون نے بھی کہا ہے جو کہ تجھسے پہلے پیغمبری کا دعوی کرتے تہے اُن کی بھی یہی
عادت تہی کہ وہ بت پرستی کو منع کرتے تہے اور ایک خدا کی عبادت کا حکم دیتے تہے وما نحن بمعذبین اور نہین ہین ہم عذاب کیے گئے
اس عادت قدیم پر فکذبوہ پس جھٹلایا اُن لوگون نے اُس ہود پیغمبر کو فاھلکناھم پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو باد صرصر بہیجکر بسبب اُس جھٹلانی
کے ان فی ذلک تحقیق کہ بیچ اُس ہلاک کرنے قوم عاد کے لایۃ البتہ نشانی ہے قدرت خدا کی واسطے جھٹلانے والون کے وما کان
اکثرھم اور نہ تھے اکثر اُن عادیون کے مؤمنین ایمان لانے والے اسواسطے کہ بہت تہوڑے آدمی اُن مین سے حضرت
ہود پر ایمان لائے تھے و ان ربک اور تحقیق پروردگار تیرا لھو العزیز البتہ وہ غالب ہے کہ اگر چاہے کفار کو عذاب کرے
اور کوئی اُس کے عذاب کو دفع نہ کرسکے الرحیم مہربان ہے کہ مہلت دی ہے تاکہ توبہ کرین کذبت ثمود المرسلین ۝
جھٹلایا قوم ثمود نے رسولون کو جو کہ حضرت صالح سے حضرت آدم تک گزری ہین اور سب کی تکذیب کی اذ قال لھم جسوقت
کہا واسطے اُن ثمودیون کے اخوھم صالح بہائی اُنکے صالح نے الا تتقون کیا نہین ڈرتے ہو تم عذاب خدا سے کہ شرک
کرتے ہو اور جانو تم کہ انی لکم رسول تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون امین امانت دار کہ راست گفتار اور درستکردار مشہور ہون

قصہ حضرت صالح پیغمبر و قوم ثمود

اور جھوٹا دعوی مین ہرگز نہین کرتا ہون فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے شرک کرنے مین وَاَطِيْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو میری کہ جو کچھہ مین تمکو کہون اسپر عمل کرو
وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین سوال کرتا ہون مین تمسے اوپر اس پہونچانی احکام خدا کے مِنْ اَجْرٍ مزدوری یا اجرت کو کہ تم اسکی عوض مین مجھکو کچھہ دو اِنْ اَجْرِيَ نہین ہے مزدوری
میری اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مگر اوپر پروردگار عالمون کے اور اب نصیحت کرتے ہین حضرت صالح انکو بعد بیان کرنے اپنی بے طمع ہونیکی کہ اَتُتْرَكُوْنَ کیا چھوڑی
جاؤگے تم یعنی نہ چھوڑی جاؤگے تم فِيْ مَا هٰهُنَآ بیچ اسچیز کے کہ اسجگہہ ہو تم دنیا مین کہ مال اور مکان اور طرح طرح کی نعمت رکھتے ہو اٰمِنِيْنَ کہ امن مین ہنو اور یہ حال
واقع ہوا ہے یعنی کیا تم دنیا مین امن سے چھوڑے جاؤگے فِيْ جَنّٰتٍ بیچ باغون کے کہ میوون سے بہرے ہوے ہین وَّعُيُوْنٍ اور بیچ چشمون کے کہ پانی سے بھرے ہوے ہین اور پانی
بیچ کوؤن کے کہ آب شیرین اور سرد رکھتے ہین وَّزُرُوْعٍ اور بیچ کھیتون کے وَّنَخْلٍ اور بیچ کھجور کے باغون کے کہ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ شگوفے اسکے لطیف ہین اور نازک
اور نرم یہ نعمتین جو تمکو دی ہین تم ایسا جانتے ہو کہ ہمیشہ ہم اسیطرح رہینگے اور ایسا ہرگز نہین ہو سکتا کہ تم ہمیشہ امن سے ان نعمتون مین ہو وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ اور تراشتے
ہو تم واسطے سکونت کے پہاڑون مین سے بُيُوْتًا گھرون کو فٰرِهِيْنَ کہ مہارت کرنے والے ہو پتھرون کے تراشنے مین اور یہہ حال واقع ہوا ہے اور اہل کوفہ اور شام نے
اسکو فارہین پڑہا ہے اور باقیون نے فرہین یعنی تم پہاڑون کو تراش کر اپنے گھر بناتے ہو تمکو ایسی قوت خدا تعالے نے دی ہے اور سوا اسکے ہر طرح کی غنیمت جو تمکو دی ہے تو
فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے اسکی مخالفت کرنے مین اور اس شرک کو ترک کرو کہ موجب غضب خدا کے ہے یہ شرک تمہارا اور اس جہت سے زوال تمہاری نعمت کا ہو جائیگا
وَاَطِيْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو تم میری ہر امر مین کہ موجب تمہاری رستگاری کا ہے وَلَا تُطِيْعُوْٓا اور نہ مانو تم اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ حکم حد سے گزر جانیوالون کا کہ وہ رئیس
تمہارے ہین اور وہ نو گروہ تہے کہ جنہون نے حضرت صالح کی ہلاک کرنیکا قصد کیا تہا الَّذِيْنَ وہ لوگ کہ يُفْسِدُوْنَ فساد کرتے ہین فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے کفر
کرکے اور لوگونکو بہکاتے ہین وَلَا يُصْلِحُوْنَ اور درستی نہین کرتے ہین اپنے کام کی قَالُوْٓا کہا انہون نے جواب مین صالح کے کہ اِنَّمَآ اَنْتَ سوا اسکے نہین کہ تو مِنَ
الْمُسَحَّرِيْنَ جادو کئے گئون مین سے ہے کہ تجھپر کسی نے جادو کردیا ہے اسواسطے تیری عقل جاتی رہی ہے کہ تو ایسی باتین بے خبرون کی سی کرتا ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا نہین ہے تو مگر
آدمی مانند ہمارے اور اگر تو پیغمبر ہوتا تو مثل ہمارے آدمی نہوتا اور اگر تو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا بہیجا ہوا فَاْتِ بِاٰيَةٍ پس لا تو کوئی نشانی خلاف عادت کے
جو کسی آدمی سے مثل اسکی نہو سکتی ہو اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچ کہنے والون مین سے اور نبوت کے سچا دعوے کرنیوالون مین سے حضرت صالح نے فرمایا کہ تم کیا چیز طلب
کرتے ہو کہ مین تمکو دکھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ اس پتھر معین مین سے اونٹنی باہر نکال کہ دس مہینے کا حمل رکھتی ہو اور جسوقت باہر نکلے تو اسیوقت بچہ جنے حضرت صالح نے دعا
کی اسیوقت اونٹنی پتھر سے نکلی اور نکلتے ہی بچہ دیا قَالَ کہا صالح نے کہ هٰذِهٖ نَاقَةٌ یہ اونٹنی ہے جو کہ تمنے طلب کی تہی لَّهَا شِرْبٌ واسطے اسکے ایک باری پینی کی ہے
وَّلَكُمْ اور واسطے تمہارے شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ایک باری پینی کی ہے دن مقرر کئے گئے کی یعنی ایکروز اس شہر کا پانی تم پیو اور ایکروز وہ پئے اور وہان ایک چشمہ تہا اسمین سے
سب آدمی اور حیوان پانی پیتے تھے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اول چشمہ جو خدا تعالے نے زمین پر جاری کیا ہے وہ واسطے صالح کی تہا کہ جسکے واسطے صالح نے اپنی قوم سے کہا تہا
ایکروز اونٹنی اس چشمہ کا پانی پئے اور ایکروز تم پیو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ چہوؤ تم اسکو ساتھ برائی کے کہ قصد اسکی آزار دینے اور مار ڈالنے کا نکرنا اور اگر ایسا کروگے تو
فَيَاْخُذَكُمْ پس پکڑ لیگا تمکو عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ عذاب دن بڑے کا اور بڑا عذاب جو انپر نازل ہوا تہا سو اسواسطے عذاب دن بڑے کا کہا اور یا دن
بڑے سے مراد دن قیامت کا ہے اور ان لوگون نے نصیحت حضرت صالح کی نہ سنی اور ارادہ اس اونٹنی کی قتل کا کیا فَعَقَرُوْهَا پس پاؤن کاٹے انہون نے
اس اونٹنی کے فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ پس ہوگئے وہ پشیمان اس فعل سے وقت نازل ہونے عذاب کے فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑ لیا انکو عذاب نے کہ وہ چیخ
جبرئیل کی تہی کہ سب لوگ اس قوم کے اس چیخ سے مرگئے اور تفصیل اس قصہ کی سورہ اعراف مین گزر گئی ہے اور کہتے ہین کہ بعد گرنے اس اونٹنی کے سب نے اسپر
وار کیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سب آدمیون نے یہانتک کہ عورتون اور لڑکون نے سب نے اس اونٹنی کے پے کرنیوالے کو حکم دیا تہا اور اسکی
فعل سے رضی تھے اسواسطے سب عذاب مین گرفتار ہوے اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اس نازل کرنے عذاب کے قوم ثمود پر لَاٰيَةً
البتہ نشانی قدرت خدا کی ہے واسطے نصیحت پکڑنے والون کے کہ اختیار کرنا کفر کا بعد دیکھنے معجزہ کے باعث ہے عذاب کے نازل ہونیکا وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر ان کے ایمان لانے والے یعنی نہ تھے اکثر آدمی قوم ثمود کے ایمان لانے والے بلکہ تہوڑے آدمی حضرت
صالح پر ایمان لائے تہے اور کہتے ہین کہ قوم ثمود مین سے باوجود اس کثرت کے چار ہزار آدمی ایمان لائے تہے وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق پروردگار
تیرا لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ غالب ہے کہ بدلا لینے مین وہ کسی سے عاجز نہین ہے الرَّحِيْمُ وہ مہربان ہے کہ بدلا ان [illegible] کے

ع قصۂ حضرت لوط پیغمبر علیہ السلام

کسی پر عذاب نہین کرتا ہی كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ جھٹلایا قوم لوط نے یعنے موتفکات کے لوگون نے الْمُرْسَلِينَ رسولون کو یعنے حضرت ابرہیم اور لوط اور صالح وغیرہ کو جو پیغمبر
کہ انسے پہلے گزری ہین إِذْ قَالَ لَهُمْ جسوقت کہا واسطے انکے أَخُوهُمْ لُوطٌ بہائی انکے لوط نے کہ أَلَا تَتَّقُونَ کیا نہین ڈرتے ہو تم کہتے ہین کہ لوط ان لوگون کی
قوم مین سے نہ تہے اور بہائی جو انکو کہا ہے مراد اس سے شفقت ہے یعنی جسوقت کہا واسطے انکے لوط نے کہ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے کہ ایسی بڑی گناہ
کرتے ہو تم إِنِّي لَكُمْ تحقیق کہ مین واسطے تمہارے رَسُولٌ أَمِينٌ پیغمبر امانت دار ہون نصیحت کرنے مین فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو تم خدا سے میری
نصیحت کے سننے مین وَأَطِيعُونِ اور فرمانبرداری کرو تم میری کہ جو کچھہ مین تمکو کہون اسکو قبول کرو وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین سوال کرتا ہون
مین تم سے اوپر اس کے یعنے اوپر پہنچانے احکام خدا کے مِنْ أَجْرٍ کچھہ مزدوری کہ تمکو ادا کرنا اسکا گران معلوم ہو إِنْ أَجْرِيَ نہین ہے اجرت میری اس نصیحت پر
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ مگر اوپر پروردگار عالمونکے اور اب حضرت لوط ان لوگونکو ملامت کرتے ہین کہ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ کیا آتے ہو تم مردون پر کہ ان سے
غلام کرتے ہو مِنَ الْعَالَمِينَ عالم کے لوگون مین سے کہ کوئی اسمین تمہارا شریک نہین ہے اور جو عمل کہ عورتون سے کرتے ہین وہ تم مردون سے کرتے ہو
وَتَذَرُونَ اور چھوڑتے ہو تم اور دست بردار ہوتے ہو مَا خَلَقَ لَكُمْ اس سے کہ پیدا کیا ہی واسطے تمہارے رَبُّكُمْ پروردگار تمہارے نے مِنْ أَزْوَاجِكُمْ
جورؤون تمہاری سے کہ خدا تعالی نے جو عورتین واسطے تمہارے اس کام کے لئے پیدا کی ہین اور انکو تم نے اپنی جوروین بنایا ہی انسے تو تم پرہیز کرتے ہو اور جو
کام کہ عورتون سے کرتے ہین وہ کام تم مردون سے کرتے ہو بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ بلکہ تم قوم حد سے گزرنیوالی ہو کہ باوجود موجود ہونے عورتون کے طرف مردونکی رغبت
کرتے ہو کہ نہ کوئی انسان ایسا کرتا ہی اور نہ کوئی حیوان قَالُوا کہا ان لوگون نے نصیحت لوط کی سنکر کہ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ البتہ اگر نہ باز آئیگا تو اے
لوط اپنی اس قول سے کہ جو کچھہ تو ہمکو کہتا ہی لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ البتہ ہوئیگا تو نکالدئے گیون مین سے کہ تجھکو ہم اپنی شہر مین سے نکالدینگے بڑی ذلت
اور بدحالی سے قَالَ کہا لوط نے ان لوگون سے کہ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ تحقیق مین واسطے عمل تمہارے کے مِنَ الْقَالِينَ دشمنی رکھنے والون سے ہون نہایت
دشمنی رکھنے والا اور تمہارے اس فعل کے انکار اور ڈرانے مین توقف نہ کرونگا اور بعد اسکے حضرت لوط نے انکی طرف سے منہ پہیر کر مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِي
اے پروردگار میرے نجات دے تو مجھکو وَأَهْلِي اور لوگون میرے کو جو کہ مومن ہین مِمَّا يَعْمَلُونَ اس چیز کی شامت سے کہ کرتے ہین وہ اور اسکی انجام بد سے اندیشہ نہین
کرتے ہین وہ فَنَجَّيْنَاهُ پس نجات دی ہمنے اسکو وَأَهْلَهُ اور لوگون اسکے کو جو کہ مومن تہے أَجْمَعِينَ سبکو اسکے دختر اور داماد اور زوجہ اور سوا
انکی سب مسلمین کو إِلَّا عَجُوزًا مگر ایک بڑہیا کافرہ کو کہ وہ زوجہ لوط کی تہی اور داخل تہی فِي الْغَابِرِينَ بیچ باقی رہنے والون عذاب کے اور کہتے ہین کہ
رستہ مین پتہر اسکی سر پر پڑا اسی سے وہ ہلاک ہوئی اسواسطے کہ وہ اپنی قوم کیطرف مایل تہی اور انکی فعل سے راضی تہی اور شہر مین رہ گئی تہی اور ہمراہ حضرت لوط
کے شہر سے باہر نہ نکلی تہی اور کہتے تہی کہ مین راضی ہون جو کچھہ کہ قوم کو پہنچیگا وہ مجھکو بہی پہنچے اور فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پہر ہلاک کیا ہمنے دوسرونکو
زمین مین دہنسا کر اور یا شہر کو انکی الٹ کر وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور برسایا ہمنے اوپر انکی مَطَرًا مینہہ پتہرونکا بعد انکی شہر کے الٹنے کے اور بعضے
کہتے ہین کہ جو آدمی کہ شہر مین موجود تہی وہ تو شہر کے الٹنے سے ہلاک ہوا اور جو آدمی کہ شہر سے باہر اطراف اور جوانب مین تہی انکے قوم مین سے انپر پتہر برسے کہ
سر مین پتہر چھوٹا سا مثل چنے کے لگتا تہا اور نیچے سے نکل جاتا تہا اسطرح سے ہلاک ہوئے فَسَاءَ پس برا ہی مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ مینہہ ڈرائے گیونکا کہ ایمان نہ لائے تہے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس عذاب قوم لوط کی لَآيَةً البتہ ایک نشانی ہی قدرت خدا کی واسطے نصیحت پکڑنیوالونکے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ اور نہ تہی اکثر انکی یعنی اکثر آدمی قوم لوط کی
مُؤْمِنِينَ ایمان لانیوالے اسواسطے کہ انکی دو بیٹیان اور داماد شہر مین ایمان لائی تہی اور سوا انکی اور کوئی ایمان نہ لایا تہا اور اگر کوئی لایا ہوگا تو بہت کم ہوگا وَإِنَّ رَبَّكَ اور
تحقیق پروردگار تیرا لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہ غالب ہے سب جسکو چاہے کفر کرنیکی عوض مین عذاب کرے کہ کوئی اسکا مانع نہین ہے الرَّحِيمُ مہربان ہے کہ پہلی نصیحت کرنی اور حجت ملانیسے

ع قصۂ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام

عذاب نہین کرتا ہی كَذَّبَ جھٹلایا أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ایکہ والون نے پیغمبرونکو جو کہ انسے پہلے گزری تہے اور ایکہ بن کو کہتی ہین اور وہ نزدیک مدین کی تہا اور اس بن
مین درخت اور میوے بہت تہے حقتعالے نے وہان کے رہنے والون پر حضرت شعیب کو بہیجا تہا جیسے کہ انکو مدین کے لوگون پر بہیجا تہا اور ایکہ کو اہل حجاز اور شام
نے لیکہ پڑہا ہی نصب سے بدون ہمزہ کے اور باقیون نے مجرور مع ہمزہ پڑہا ہی حاصل یہ ہی کہ ایکہ والون نے سب پیغمبرون کو جھٹلایا إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ جسوقت
کہا واسطے ان کے شعیب نے کہ أَلَا تَتَّقُونَ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب خدا سے اور شعیب ایکہ والون مین سے نہ تہے بلکہ انکی غیر قوم کے تہے اسواسطے انکو
خدا تعالے نے ایکہ والون کا بہائی نہین فرمایا ہے جیسے کہ مدین والون کا بہائی دوسری جگہ فرمایا ہے وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا غرض یہ ہی کہ حضرت

شعیب نے کہ ایکہ والون سے کہا کہ کیا تم خدا سے نہین ڈرتے ہو کہ تمکو بہ سبب اس کفر کے عذاب مین گرفتار کرے اور جانو تم کہ اِنِّیْ لَکُمْ تحقیق مین واسطے تمہارے
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ پیغمبر ہون امانتدار کہ سواے ہدایت کے اور کچھہ میرا کام نہین ہے اور جو کچھہ مین کہتا ہون خدا کی طرف سے کہتا ہون اور احکام خدا کسی طرح کا فرق نہین
کرتا جو کچھہ اسنے مجھکو حکم دیا ہے بامانت وہ تمکو مین پہنچاتا ہون فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے بت پرستی مین وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو تم میرے
حکم مین کہ مین تمکو خالص واسطے رضا مندی خدا کی طرف حق کے بلاتا ہون وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اور نہین سوال کرتا ہون مین تمسے اوپر اسکے یعنی احکام خدا کی پہنچانے پر مِنْ اَجْرٍ
کسی اجرت کو کہ ادا کرنا اسکا تمکو گران معلوم ہو اِنْ اَجْرِیَ نہین ہے اجرت میری تمہاری نصیحت کے لئے اور احکام خدا کے پہنچانے مین اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
مگر اوپر پروردگار عالمون کے کہ وہ اسکا ثواب مجھکو عطا کریگا اور سب پیغمبرونکا اپنی اپنی امت سے ایک ہی طرح کا بیان تھا سو واسطے کہ سب پیغمبر خدا کی توحید کی اور
عدل کے اور گناہون سے پرہیز کرنے کی اور خدا کے خوف کی اور اپنی فرمانبرداری کی اور اپنے امین جاننے کی اور اپنے بے طمع ہونیکی طرف لوگونکو بلاتے تھے سو واسطے
سبکا ایک سے کلام تھا اور اب حضرت شعیب اپنے قوم کو ایک اور نصیحت کرتے ہین کہ اَوْفُوا الْکَیْلَ اور پورا اپ کرو تم پیمانہ کو وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ
اور نہ ہو تم کم دینے والون مین سے پیمانہ کو بلکہ پورا پیمانہ دو وَزِنُوْا اور تولو تم بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ساتھہ ترازو سیدھی کے کہ ڈنڈی ترازو کی دونو طرف سے
برابر ہو اور یہانہ چاہیئے کہ پلہ جنس کا بلند ہو یا ٹونکی پلہ سے اور نہ جنس کو ڈنڈی مار کر تولو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم کرکے دو تم آدمیون کو اَشْیَآءَهُمْ
چیزین انکی اور انکے حقوق کو انسے منع نہ کرو وَلَا تَعْثَوْا اور مت دوڑو تم واسطے خرابی اور تباہی کرنیکی فِی الْاَرْضِ بیچ زمین ایکہ کے رہزنی کرتے ہوے
مُفْسِدِیْنَ جسوقت کہ فساد کرنیوالے یہ حال واقع ہوا ہے یعنے زمین مین فساد کرتے ہوے مت پہرو کہ کسیکو قتل کرو اور کسیکو لوٹ لو اور کسیکی مواشی چہین کر
لے جاؤ اور کسیکی زراعت کو جلا دو وَاتَّقُوا الَّذِیْ اور ڈرو تم اس شخص سے کہ خَلَقَكُمْ پیدا کیا ہے اسنے تمکو وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور خلقت اگلی کو
جو کہ تمسے پہلے پیدا ہوے ہین قَالُوْٓا کہا ان ایکہ والون نے جواب مین حضرت شعیب کے کہ اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ سواے اسکے نہین کہ تو جادو کئے گیون مین سے ہے
کہ ایسی باتین کرتا ہے سو اسطے کہ تیری عقل جو جادو کرنیسے جاتی رہی ہے اسلئے تو ایسی باتین کرتا ہے وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا اور نہین ہے تو مگر آدمی
مانند ہمارے پہر تو کیونکر پیغمبر ہو سکتا ہے کہین آدمی بہی پیغمبر ہوتے دیکہا یا سنا ہے وَاِنْ نَّظُنُّكَ اور تحقیق گمان کرتے ہین ہم تجھکو لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ البتہ
جھوٹ بولنیوالون مین سے نبوت کی دعوے مین اور اس دعوے مین تجھکو ہم راست گو نہین جانتے ہین اگر تو سچا ہے تو فَاَسْقِطْ پس گرا تو یعنی اپنے خدا سے تو کہکر گرا دے
عَلَیْنَا اوپر ہمارے کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ایک ٹکڑا آسمان سے اور ہمکو اس سے ہلاک کر دے اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اگر ہے تو سچ کہنے والون مین سے کہ عذاب
ہم پر نازل ہوگا وہ لوگ جو اپنے کفر مین نہایت ہی استوار تھے اسواسطے انہون نے خواہش عذاب کی حضرت شعیب سے کی قَالَ کہا شعیب نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ
پروردگار میرا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھہ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم کہ بت پرستی کرتے ہو تم اور کم دیتے ہو اور زیادہ لیتے ہو اور
طرح طرح کے گناہ کرتے ہو اسکی سزا تمکو دیگا اسوقت کہ جو وقت واسطے تمہارے اسکے علم مین مقرر ہے لکہتے ہین کہ حضرت شعیب کے قوم نے جسوقت بہت سرکشی کی او
حد سے زیادہ انکار کیا تو خدا تعالے نے سات رات اور دن تک آفتاب کو نہایت گرم کیا اور بہت شدت کی گرمی مین انکو مبتلا کیا کہ پانی انکے چشمون اور
کوؤنکا جوش مین آیا اور دم انکے بند ہو شدت گرما سے اور گہرون کے اندر آئی تو گرمی اور زیادہ ہوئی ناچار ہو کر جنگل کو روانہ ہوئے اور زیر درخت
جا کر گر پڑے اور گرمی مین پکنے لگے ناگاہ ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ہوا سرد اسمین سے آنے لگی ایکہ والے اس ہوا سے نہایت خوشدل ہوے
اور ہر ایک شخص کو جو کہ اس ابر کے نیچے نہ تہا آواز دی کہ یہان آرام کرو جسوقت سب آدمی اس ابر کے نیچے جمع ہوگئے تو ایک مرتبہ ہی اس ابر مین سے آگ
برسی اور انسنے سب کو جلا دیا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا ان ایکہ والون نے اس شعیب کو فَاَخَذَهُمْ پس پکڑ لیا انکو
الْعَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ عذاب دن سائبان کے اور سائبان وہ ابر سیاہ تھا جسمین سے آگ برسی تہی اور وہ سائبان کی صورت تہا اور بعضے
عذاب ظلہ کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ حقتعالے نے سات رات اور دن انپر گرمی بہیجی یہانتک کہ سانس انکی بند ہوگئے اور انکے شہر کے
نزدیک خدا تعالے نے ایک پہاڑ کو حکم کیا کہ وہ اپنی جگہہ سے اوکھڑ کر مثل سایہ کی ہوا پر ٹہر گیا اور اسکے نیچے ہوائے خنک اور آب سرد پیدا ہوا ایک شخص نے ایکہ
والون مین سے وہان جا کر ایک سایہ کو دیکہا اور اسکی گرد آب سرد کے چشمین اور درخت پر میوہ دیکہے تو تہوڑی دیر وہان ٹہر کر آرام لیا اور میوہ کہایا اور آب
سرد پیا اور جسقدر میوہ اس سے اٹہہ سکا اسکو وہان سے اٹہا کر اپنے گہر کو لیگیا اور گہر کے آدمیون کو اور اپنے دوستون کو اس سے خبر دی وہ بہی وہان گئے اور وہان سے

سیوہ اُٹھا کر لا سکا اور اس امر کی اسکو خبر ہوگئی وہ سب لوگ اُس پہاڑ کے نیچے جمع ہوئے یہاں تک کہ اُس قوم مین سے کوئی باقی نہ رہا کہ اُس پہاڑ کے نیچے نہ ہو جس وقت سب آدمی اُس پہاڑ
کے نیچے جمع ہوئے تو ایکدفعہ ہی وہ پہاڑ آگ کی اور برسا یہاں تک کہ اُنکو ہلاک کیا اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ عذاب سایبان کا كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تھا عذاب دن بڑے کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق بیچ اُس عذاب کے کہ وہ نکلنا آتش سوزان کا تھا ابر سیاہ سے لَاٰيَةً البتہ ایک نشانی ہے کہ دلالت کرتی ہے کمال قدرت پروردگار عالم پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر اُنکے
ایمان لانیوالے اور بیان اکثر کا لفظ پہلی آیتونکی شرح سے آیا ہو اور مشہور یہ ہے کہ ایکہ والونمین سے کوئی ایمان نہین لایا بخلاف اہل مدین کہ اُنمین سے ایک جماعت ایمان لائی تھی وَاِنَّ رَبَّكَ اور تحقیق پروردگار تیرا
لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ غالب ہے اور قوی ہے دشمنون سے بدلا لینے مین الرَّحِيْمُ مہربان ہے کہ مہلت دیتی ہے کفار کو اور جلدی عذاب نہین کرتا ہے تاکہ توبہ کرین یا اُنکی اولاد مین سے کوئی ایمان لاوے اور یہ سات قصے
سات پیغمبرونکے تھے کہ جو کمال خاص اس سورہ مین مذکور ہوئے ہین واسطے تسلی خاطر قدسی سرور عالم صلعم کے تاکہ معلوم ہو کہ جس اُمت نے کہ اپنے پیغمبر کو جھٹلایا وہ عذاب مین گرفتار ہو کے ہلاک ہوئے اور
قریش بھی پیغمبر خدا صلعم کے جھٹلانیکی جہت سے عذاب مین گرفتار ہونگی وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ یعنی جو حکم کہ تجھپر نازل کیا گیا ہے اُن قصون مین سے آیات مین مراد اُس سے قرآن ہے لَتَنْزِيْلُ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ البتہ نازل کرنا یعنی نازل کیا گیا پروردگار عالمونکا ہے کہ نَزَلَ بِهِ نازل ہوا ہے ساتھ اُسکے یعنی نازل ہوا اُسکو لیکر الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ روح امین وہ جبرئیل ہے اور
اہل حجاز اور ابو عمرو اور حفص و زید نے نزل کو تخفیف سے پڑھا ہے اور الروح الامین مرفوع اور باقیون نے نزل کو تشدید سے پڑھا ہے باب تفعیل سے اور الروح الامین منصوب کہ وہ مفعول نزل کا ہے اور اس
صورت مین معنی اُسکے اسطرح ہونگے کہ نازل کیا ہے خدا نے ساتھ اُس قرآن کے روح امین کو عَلٰى قَلْبِكَ اوپر دل تیرے کے یعنی جبرئیل نے قرآن کو تیرے روبرو پڑھا اور تو نے اپنے دل مین اسکو نگاہ رکھا
اور یاد کیا اور تیرے دل مین قرار پکڑی اُسکی جگہہ ہوئی لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ تاکہ ہووے تو ڈرانیوالونمین سے خلقت کو اسطرح سے کہ اگر تم کفر کرتے رہوگے تو ایسا ہی تمہارا حال ہوگا جیسا کہ پہلی اُمتونکا ہوا ہے
حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہمنے قرآن کو جبرئیل کے واسطے سے تیرے دل پر نازل کیا ہے لوگونکی ڈرانیکے واسطے بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ساتھ زبان عربی ظاہر کہ نہایت واضح اور فصیح ہے
تاکہ قریش نہ کہین کہ ہم تیری کلام کو نہین سمجھتے ہین اور نہین جانتے ہین تو کیا کہتا ہے اور اسواسطے ہر پیغمبر اپنی اُمت کے زبان مین کلام کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ
میرے باپ فرماتے تھے کہ خدا تعالےٰ نے کوئی کتاب اور وحی نہین نازل کی ہے مگر زبان عربی مین اور انبیا علیہم السلام کے کانون مین وہ اُنکی قوم کی زبان مین واقع ہوتی
تھی اور ہمارے پیغمبر صلعم کے کانون مین زبان عربی مین واقع ہوتی تھی پس جس وقت اپنی قوم سے کلام کرتے تھے تو زبان عربی مین کلام کرتے تھے اور اُن لوگونکے
کانون مین بھی زبان عربی مین واقع ہوتی تھی اور جو کوئی رسول خدا صلعم سے کلام کرتا تھا ہر کسی زبان سے وہ کلام ہو لیکن رسول خدا صلعم کے کانون مین وہ عربی مین واقع ہوتا تھا
اور جبرئیل اُسکا ترجمہ کرتا تھا واسطے بزرگی اُن حضرت کے خدا کی طرف سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ یعنی ذکر قرآن کا اور خبر اُسکی لکھی ہوئی ہے لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ
البتہ بیچ کتابون پہلون کے کہ جو انبیا پہلی گزری ہین اُنکی کتابونمین اُسکا ذکر ہے اور کہتے ہین کہ کفار عرب کے اپنے بعضے امور مشکل مین بنی اسرائیل کے احبار سے مشورہ کرتے تھے
اور اُنکی کلام کو جو اُس مقدمہ مین وہ کہتے تھے قبول کرتے تھے اور حجت جانتے تھے حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ کیا نہین ہے واسطے اُن کفار قریش کے اٰيَةً نشانی
ابن عامر نے لم تکن کو تا سے پڑھا ہے اور آیۃ کو مرفوع یعنی کیا نہین ہے واسطے اُن کفار قریش کے نشانی قرآن کی صحیح ہونے پر اور محمد صلعم کی نبوت پر اور بعضون نے کو یہ پڑھا ہے اَنْ
يَّعْلَمَهٗ یہ کہ جانتے ہین اُس قرآن کو اُسکی اوصاف سے اور نبوت کی صحت کو جو پہلی کتابونمین لکھی ہے عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ علما بنی اسرائیل کے کہ وہ عبداللہ بن سلام
وغیرہ ہین کہ اُن اوصاف کو پہلی کتابونمین دیکھکر وہ ایمان لائے ہین اور شہادت علما کی موجب یقین کا ہے پس کونسا شبہہ باقی رہا جس وقت کہ علمائے یہودیون نے گواہی دی
قرآن اور پیغمبر کے حق ہونے پر یہ ایک نشانی قرآن کی اور پیغمبر کے صحیح ہونیکی اُن کفار کے لئے کفایت کرتی ہے اگر حسد اور اعتقاد کو دخل نہ دیوین اور یہی سبب اوس
اور خزرج کے قبیلہ ایمان لانے مین جلدی کا تھا کہ اُنہونے علمائے یہود سے قرآن کا اور محمد صلعم کا ذکر پہلی کتابونمین سُنا اور ابن عباس اس آیت کے نازل ہونیکے سبب مین فرماتے ہین
کہ مکے کے مشرکون نے ایک آدمی مدینہ کی یہود کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تم کیا کہتے ہو محمد صلعم کے مقدمہ مین کہ وہ دعوی نبوت کا کرتا ہے اُنہونے کہا کہ ہمنے اوصاف
اُسکی توریت مین دیکھی ہین اور اُسمین ہمنے پڑھا ہے کہ اب زمانہ اُسکے پیغمبر ہونیکا ہے اسواسطے خدا فرماتا ہے کہ کیا یہ نشانی اور دلالت نہین ہے نبوت کے حق ہونے پر کہ علما جنکی گواہی دیتے ہین علما
کا علم کیا کافی نہین ہے یہ یقین کہ اُنکی واسطے اور اب خدا تعالیٰ استواری اُنکی کفر کی اور اُنکا انکار بیان کرتا ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ اور اگر بھیجتے ہم اُس قرآن کو عَلٰى بَعْضِ
الْاَعْجَمِيْنَ اوپر بعضے عجمیون کے کہ وہ عرب نہین ہین یعنی اگر قرآن کو ہم کسی عجمی آدمی غیر عربی پر نازل کرتے فَقَرَاَهٗ پس پڑھتا وہ عجمی اُس قرآن کو عَلَيْهِمْ اوپر اُن عربونکے کہ وہ قرآن
عربی اور نہایت فصیح اور معجزہ ہوتا اور وہ عجمی کمال فصاحت اور خوش بیانی سے اُسکو پڑھتا تو مَا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ نہ ہوتے وہ کہ ساتھ اُسکے ایمان لانیوالے نہایت تکبر اور سرکشی سے اور زیادتی جہالت اور انکار سے اور
کہتے کہ عرب کو عجم کی پیروی مین بہت عار ہے ایسا نہین ہوسکتا کہ عجم کی تابعداری عرب کرے [illegible] اور عجمی کے قرآن عربی کو فصاحت پر پہنچنے کا اور اُسکے معجزہ ہونیکا لحاظ کرتے اور بعضے کہتے ہین کہ
معنے اُسکے یہ ہین کہ اگر قرآن کو ہم مرد عجمی پر لغت عجم مین مثل فارسی یا ترکی کے نازل کرتے تو یہ کافر ہرگز ایمان نہ لاتے اور کہتے کہ ہم تو اسکو سمجھتے نہین ہین اسواسطے قرآن کو عرب کے لغت مین نازل کیا

کیا بڑی فصیح و پُرانی ہین سے کہ نہایت بزرگ خاندان کا ہین سے وہ ہے تاکہ اُسمین تامل کرین اور اُسپر ایمان لائین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر
قرآن عجم کی بولی مین نازل ہوتا تو عرب اُسپر ایمان نہ لاتے اور عرب کی زبان مین نازل ہوا تو عجم اُسپر ایمان لائی اور یہ امر دلالت کرتا ہی عجم کی فضیلت پر عرب کے اور خلاصہ یہ ہے
کہ منکر لوگ شک کرتے تہی قرآن مین کہ پیغمبر عرب ہے اور قرآن بھی عربی ہی شاید اُنہی اسکو اپنی دل سے بنا لیا ہو گا خدا تعالے نے فرمایا کہ اسکی خبر پہلی کتابون مین ہے کہ یہ قرآن
نازل ہونے والا ہے خدا کی طرف سے اور اسکو بنی اسرائیل کے علما جانتے ہین لیکن منکر کو کسی طرح تسلی نہو ہی اور اگر دوسری زبان مین نازل ہوتا تو اور طرح سے شک کرتے
كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے قرآن کو ہمنے زبان عرب مین نازل کیا ہی ایسے ہی سَلَكْنٰهُ چلایا ہے ہمنے اسکو فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ بیچ دلون گنہگارون کی کہ وہ کفار
ہین یعنی ہم پیغمبر کو کہتے ہین کہ وہ قرآن کو تلاوت کرکے کفار کو سمجھا دو تو ہمین اسکی مضمون کو دخل کرتا ہی تاکہ اسکے معنے اور معجزہ ہونے کو پہچانین لیکن نہایت عناد اور سرکشی سے
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتہ اسکے حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہانتک کہ دیکہین وہ عذاب دردناک کو کہ اُسوقت وہ سختی عذاب کی
دیکہکر ایمان لائین جیسے کہ پہلی اُمتون کے لوگ عذاب کو دیکہکر ایمان کو ظاہر کرتے تہی لیکن اُسوقت کا ایمان قبول نہین ہے لو یا آخرت مین فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً
پس آئیگا اُنکو ناگہان وہ عذاب وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہ اطلاع رکہتے ہونگے اور بغتۃ مفعول مطلق واقع ہوا ہے فعل محذوف کا یعنی یکایک ایک دن بے خبر
ہونیکے عذاب اُنکو گہیر لیگا فَيَقُوْلُوْا پس کہینگے وہ اُسوقت حسرت اور اندوہ سے عذاب کو دیکہکر اور تمنا کرینگے کہ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ کیا ہم انتظار کئے گئے اور
مہلت دئے گئے ہین یعنی کیا ہمکو مہلت دیجائیگی کہ ہم ایمان لائین اور کفار کہتے تھے کہ ہمارے اوپر تو آسمان سے پتہر برسا اے خدا یہ کہکر موافق اپنی وعدہ کے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس ساتہ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ جب عذاب کو دیکہینگے تو مہلت طلب کرینگے کہ ہمکو عذاب نکرو ہم ایمان لاتے ہین اور غرور کفار کا دنیا کے فائدون
کی جہت سے اور کثرت نعمت اور درازی عمر سے جو تہا تو وہ اپنی انجام سے غافل تہی اور اسواسطے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اَفَرَءَيْتَ کیا پس دیکہا تو نے اور جانا تو نے کہ اِنْ
مَّتَّعْنٰهُمْ اگر فائدہ دین ہم اُنکو سِنِيْنَ برسون ثُمَّ جَآءَهُمْ پہر آوے اُنکو مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز کہ تہی وہ وعدہ کئے گئے عذاب کا تو مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ نہ بے پروا
کری اور دفع کری اُنسے عذاب کو مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ وہ چیز کہ تہی وہ فائدہ پائی جاتی اور مفعول اغنی کا محذوف ہے اور وہ عذاب ہی یا شیئا ہی یعنے فائدہ اور دولت و نعمت
دنیا کی اُنکو عذاب سے منع نکرسکیگی جسوقت اُنپر عذاب آئیگا بلکہ وہ فائدہ اور مال دنیا کا موجب زیادتی گناہ کا ہی اور اُسپر اعتماد کرکے اسواسطے غافل ہوے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے خواب مین بنی اُمیہ کو دیکہا کہ بعد میرے منبر پر میرے چڑہتے ہین اور آدمیون کو راہ حق سے گمراہ کرتے ہین صبح کو حضرت ملول
اور غمگین ہو کر اُٹہی جبرئیل نازل ہوے اور عرض کی کہ یا رسول خدا کیا ہی کہ آج مین تمکو غمگین دیکہتا ہون فرمایا کہ مینے شب کو خواب مین دیکہا ہی کہ بعد میرے بنی اُمیہ
میرے منبر پر چڑہتے ہین اور لوگون کو گمراہ کرتے ہین عرض کی جبرئیل نے کہ قسم ہے مجہکو اُس شخص کی کہ جسنے تمکو حق و راستی پیغمبر کرکے بہیجا ہی یہ وہ شی ہے کہ مجہکو
اسکی اطلاع نہین ہے یہ کہکر آسمان پر گئی اور تہوڑی دیر مین قرآن کی آیتین لائی کہ جنسے حضرت کو تسلی ہووے اور کہا کہ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ آیہ اور سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ
حق تعالے نے نازل کیا اور فرمایا کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ بہتر ہے ہزار مہینے کی بادشاہی بنی اُمیہ سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَآ اَهْلَكْنَا اور نہین ہلاک کیا ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ کسی بستی کو
اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ذِكْرٰى مگر کہ واسطے اسکے ڈرانیوالے تہی واسطے نصیحت کے اور لازم کرنے حجت کے یعنے ہمنے کسی بستی کو ہلاک نہین کیا ہی مگر پہلے اُسمین پیغمبر ڈرانیوالے ہمنے بہیجے
ہین کہ اُنہون نے اُس بستی کے لوگون کو ڈرایا ہی عذاب سے اور دلیلین اور حجتین اُنپر قائم کی ہین اور معجزے اُنکو دکہلائے ہین اور باوجود دیکہنے معجزون کے وہ ایمان
نہین لائے ہین اپنے عناد کی جہت سے تو اُنکو ہمنے ہلاک کیا ہی اور ذکری مفعول لہ واقع ہوا ہے وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ اور نہین ہین ہم ظلم کرنیوالے کہ نصیحت کرنے سے
اور حجت کے لازم کرنیسے پہلے کسیکو عذاب مین گرفتار کرین اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خدا تعالے بدون نصیحت کے کرنیکے کسی کو عذاب مین گرفتار کرتا تو ظلم تہا
پس معلوم ہوا کہ عدالت اُسپر واجب ہے اور بے قصور خدا تعالے کسی کو عذاب نہین کرسکتا اور اگر کری تو ظلم لازم آوی اور ظلم سے خدا پاک ہے پس جو لوگ کہ کہتی ہین کہ خدا کو اختیار
ہے جسکو چاہے عذاب کرے اگرچہ وہ بے قصور ہو اسواسطے کہ اُسکی ملک ہے اور اپنے ملک مین جسطرح چاہے تصرف کرے اسکو ظلم نہین کہتے یہ قول
اُنکا باطل ہے اسواسطے کہ خدا خود فرماتا ہے کہ ہم ظالم نہین ہین کہ بدون بہیجنے ڈرانیوالون کے اور نصیحت کرنیسے پہلے کسی کو عذاب کرین کہ یہ
ظلم ہے اور یہ جو خدا فرماتا ہے کہ عذاب کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہے اور بخشتا ہے جسکو چاہے یہ واسطے گنہگارون کے ہے کہ جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہی
عذاب کری اور کہتے ہین کہ مشرکین کہتے تہی کہ محمد صلعم کے پاس جن ہے وہ اُسکے پاس جاکر قرآن پڑہتا ہے اور اُسکو سکہلاتا ہی خدا تعالے اُسکو دفع
کرتا ہی کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ اور نہین اُتارا ہی اُس قرآن کو شیطانون نے کہ وہ اُسکے پاس آکر اُسکو پڑہتے ہون وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ

اور نہیں سزاوار ہی واسطے اُنکی اور نہیں لیاقت رکہتے ہیں وہ کہ قرآن کو وہ لائیں وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اور نہیں طاقت رکہتے ہیں وہ کہ قرآن کو لائیں سو واسطے کہ ملائکہ آسمان پر
جانے سی اُنکو منع کرتی ہیں اِنَّہُمْ عَنِ السَّمْعِ تحقیق کہ وہ شیاطین سننے کلام ملائکہ سی لَمَعْزُوْلُوْنَ البتہ یکسو کئے گئے ہیں کہ وہ ہرگز نہیں سماعت کرسکتے ہیں اسواسطے
کہ نفس اُنکی ناپاک اور تیرہ ہیں اور اپنی ذات میں وہ شریر ہیں پس کیونکر فیضان حق کو قبول کرینگی ملائکہ سے کہ وہ پاک اور پاکیزہ ہیں کمال نورانی ہوتے ہیں اور اپنی ذات
میں خیر ہیں پس مناسبت درمیان اُنکی نہوگی اور اب اللہ تعالے جناب رسولخدا صلعم سے خطاب کرتاہی اور مراد اس سے اُمت کے آدمی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ
فَلَا تَدْعُ پس مت پکار تو اور نہ پرستش کر تو مَعَ اللّٰہِ ہمراہ خدا کے اِلٰہًا اٰخَرَ معبود دوسرے کو فَتَکُوْنَ پس ہوویگا تو مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ عذاب کئے
گئوں میں سے اس آیت میں اگرچہ مراد اُمت کے آدمی ہیں اور رسولخدا صلعم شرک سے پاک اور منزہ ہیں لیکن فقط حضرت کیطرف خطاب اسواسطے کیا کہ جسوقت ایک شخص
عظیم الشان اور بلند مکان شرک کی جہت سے معذب ہو تو کم مرتبہ والے کا کیا ٹھکانا ہی وَاَنْذِرْ اور ڈرا تو عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کنبہ کے لوگوں اپنے کو کہ نزدیکتر
ہیں اور ابی بن کعب کی قراءت میں اسکی بعد یہ ہے کہ وَرَہْطَکَ الْمُخْلَصِیْنَ یعنے اور ڈرا تو گروہ اپنے کو کہ خالص کئے گئے ہیں اور خصوصیت قریبوں کے ڈرانیکی اسواسطے ہے کہ جسوقت
وہ قرابت کے جہت سے ڈرانے میں سستی نہ کریگا تو غیروں کے ڈرانے میں ہرگز کاہلی نہ کریگا اور اس آیت میں قریبوں کے ڈرانیکی تاکید ہے لیکن رسولخدا صلعم نے
نہایت تعجب ہے کہ فاطمہ زہرا کو نہ ڈرایا کہ تو ابوبکر سے فدک کا دعوی نہ کرنا کہ وہ تجہکو نہیں پہنچتا ہے اور ابوبکر جو کہ بعد تیرا اس سے کہدیا کہ میرا مال وراثت میں
کسیکو نہیں پہنچتا ہی تو فاطمہ کو اسمیں سے کچہہ نہ دینا اور تفسیر معالم التنزیل میں اور تفسیر دُرِّ منثور میں اور مسند احمد بن حنبل میں اور ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہلسنت
میں ہر ایک کتاب میں تہوڑے تہوڑے فرق سی لکہا ہی اور میں تفسیر معالم التنزیل کی عبارت کا ترجمہ کرتاہوں جو کہ نہایت معتبر ہی نزدیک علماء اہلسنت کے اور ابن عباس سے
اسمیں روایت ہے کہتے ہیں ابن عباس کہ فرمایا مجہسے علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کہ جسوقت نازل ہوئی یہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ رسولخدا پر تو حضرت نے مجہکو بلایا اور فرمایا
کہ ای علی خدا تعالے مجہکو فرماتا ہی کہ تو اپنے قریبوں کو ڈرا اور میں اس امر میں تنگ ہوا ہوں اور طاقت اسکی نہیں کہتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ جسوقت
میں اُنکو اس امر کیواسطے بلاؤنگا تو اُنسے وہ چیز دیکہونگا کہ جسکو میں مکروہ جانتاہوں اس سبب سے میں خاموش ہو رہا یہانتک کہ جبرئیل میرے پاس آیا اور مجہسے کہا کہ ای محمد صلعم
اگر تو نہ کریگا اُس امر کو کہ جسکا تجہکو حکم ہوا ہی تو خدا تعالے تجہکو معذب کریگا پس ای علی تو ایک صاع بہت خوب کہانا پکا شاید مراد اس سے روٹیاں ہوں اور فرمایا کہ پائے گوسپند
اُسپر رکہہ اور ایک پیالہ شیر کا ہمارے واسطے بہر کر اور بعد اسکی فرزندان عبد المطلب کو جمع کر تاکہ میں پہنچاؤں اُنکو وہ امر کہ جسکے پہنچانیکا مجہکو حکم ہوا ہے حضرت علی ع
کہتے ہیں کہ جو کچہہ مجہسے رسولخدا صلعم نے فرمایا تہا سب سامان میں نے کردیا اور بعد اسکی میں نے اُن سب آدمیوں کو بلایا کہ وہ چالیس آدمی تہے یا ایک آدمی ان چالیس سے
کم یا زیادہ تہا کہ انمیں حضرت کے چچا تہے ابو طالب اور عباس اور حمزہ اور ابولہب جسوقت وہ سب جمع ہوئے تو رسولخدا صلعم نے مجہکو بلایا اور فرمایا کہ وہ کہانا لا میں
وہ کہانا لے گیا جسوقت وہ کہانا میں نے رکہا تو رسولخدا صلعم نے قدرے گوشت اسمیں سے تناول فرمایا اور دانتوں سے اُسکو چیر کر اُسکی طرف کو ڈالدیا اور بعد اُسکی فرمایا کہ
لو اسکو بنام خدا اُن آدمیوں نے وہ کہانا کہایا یہانتک کہ اُنکو کسی چیز کی حاجت نرہی یعنی سیر ہوگئے اور قسم ہے خدا کی اگر ایک مرد ہوتا تو وہ کہا لیتا اُسکو جو کہ میں نے
اُن سب کے روبرو رکہا تہا اور بعد اسکی رسولخدا صلعم نے مجہسے فرمایا کہ سیراب کر قوم کو میں اُنکی پاس وہ پیالہ شیر کا لے گیا اُسکو اُنہوں نے پیا اور سب سیر ہوگئے
اور قسم ہے خدا کی اگر ایک مرد ہوتا تو وہ اُسکو پی جاتا جو کہ اُن سب نے پیا اور سیر ہوگئے پس جسوقت رسولخدا صلعم نے ارادہ کیا کہ کچہہ کلام کریں ابولہب نے
جلدی کرکے کہا کہ تمہارے صاحب نے تمپر جادو کیا یہ سنکر وہ لوگ متفرق ہوگئے اور رسولخدا صلعم نے اُنسے کلام نہ کیا اور فرمایا مجہسے کہ ای علی کل کو پہر امر
کرنا چاہیے کہ اس مرد نے یعنے ابولہب نے مجہپر سبقت کی کلام کرنے میں اور میں نے کوئی بات نہ کہی کہ قوم متفرق ہوگئی پہلی اس سے کہ میں اُنسے کچہہ کلام کروں تو پہر
اُسیطرح کہانا پکا جیسا کہ پہلی پکایا تہا میں نے اُسی طرح سب سامان کیا اور سبکو جمع کیا اور مجہکو حضرت نے فرمایا کہ کہانا لا میں نے وہ کہانا حضرت کے نزدیک رکہا
اور جو کچہہ حضرت نے کل کے روز کیا تہا وہی پہر کیا اور سب نے کہایا اور پیا اور سیر ہوگئے اور بعد اسکی رسولخدا صلعم نے کلام کیا اور فرمایا کہ ای فرزندان عبد
المطلب میں تمہارے پاس لایا ہوں نیکی دنیا اور آخرت کی اور فرمایا ہے مجہکو خدا نے کہ بلاؤں میں تمکو طرف اُسکی پس کون تم میں سے وزارت
کرسکتا ہی اور مدد کرسکتا ہے میرے امر میں اور رہوے وہ بہائی میرا اور وصی میرا اور خلیفہ میرا درمیان تمہارے کسی نے حضرت کو جواب نہ دیا مگر علی ع
کہڑے ہوئے اور کہا کہ میں قبول کرتا ہوں تمہارے واسطے ای رسول خدا فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ تو بہائی میرا اور وصی میرا ہے اور خلیفہ میرا ہے
ای علی اور فرمایا لوگوں سی کہ پس سنو تم اور تابعداری اسکی کرو تم اور ہماری روایت میں یہ ہے کہ دو روز خالی گئے اور لوگ کہانا کہا کر اٹہہ گئے اور

تیسرے روز حضرت نے علیؑ کے مقدمہ مین ایسا فرمایا اور بعضے روایات کتب اہلسنت مین ابتداء حدیث مین یہ فقرہ بہی موجود ہے کہ راوی حدیث نے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ کس سبب سے تو چچا کے بیٹے کا وارث ہوا اور چچا کا وارث نہوا حضرت علیؑ نے اسکی جواب مین یہی روایت مذکورہ جو کہ بیان ہوئی ہی فرزندان عبد المطلب کے جمع کرنے مین اور انکو کہانا کہلانے مین اُنکی روبرو ذکر کرکے کہ فلانے روز مجہکو رسولخداؐ نے اپنا وارث اور خلیفہ کیا تہا اس سبب سے مین اُنکا وارث ہوا اور چچا کا وارث نہوا اب حضرت علیؑ کی خلیفہ بلا فصل ہونی مین کونسا شبہ باقی رہا اور جو کوئی کسیکو کہتا ہی کہ مینی تجہکو اپنا خلیفہ کیا مراد اُسکی اس سے یہ نہین ہوتی کہ بعد تین آدمیونکی تو میرا خلیفہ ہی البتہ اگر کسی دوسرے کو بہی ایسی معرکہ مین فرمایا ہو کہ تو میرا خلیفہ ہی اس صورت مین ہو سکتا ہی کہ وہ پہلی علیؑ سے یا بعد علیؑ کے خلیفہ ہو جاوے اور ثلثہ کی کبہی بیان نہین کیا ہی کہ ہمکو رسولخداؐ نے فلانی روز فلانی معرکہ مین خلیفہ کیا تہا جیسا کہ علی ابن ابیطالب نے بیان کیا کہ مجہکو فلانے روز خلیفہ کیا تہا اور یہ وہ روایت ہے کہ جرح اور ضعف سے بالکل پاک ہے اور کسینے اس روایت مین کلام نہین کیا اور ابو رافع کی روایتین بہی اسیطرحکا بیان ہی اور اس روایت کے آخر مین لکہا ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے علیؑ کو خلیفہ کیا تو فرمایا کہ ای علیؑ نزدیک میرے آ امیر المومنینؑ حضرتؐ کی نزدیک گئے حضرتؐ نے دہن علیؑ کو کہولا اور آب دہن مبارک اپنا علیؑ کے دہن مین ڈالا اور علیؑ کی دونو ہاتہ اور دو نو شانون کو دبایا اور ابولہب نے کہا کہ تو نی اپنے چچا کی بیٹے کی ساتہہ جو چیز کی اور اُسنے تو تیری کہنے کو قبول کیا اور تو نے آب دہن اپنا اُسکی دہن مین ڈالا حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے دہن اور سینہ کو اُسکے علم اور حکمت سے پُر کر دیا ہی اور سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے رسولخدا صلعم کوہ صفا پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ یا صباحاہ اور یہ وہ کلمہ ہے کہ وقت ہجوم اعداء اور نزول بلا کے کہتی ہین اور قریش اس کلمہ کو سُنکر حضرت کی پاس جمع ہوئے اور کہا کہ کیا ہوا ہے تجہکو فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اگر خبر دون مین تمکو کہ دشمن تمہارے پاس صبح کو یا شام کو پہنچی تو مجہکو سچا جانوگے تم یا نہین سب نے کہا کہ ہان فرمایا کہ مین ڈراتا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ در پیش ہے لوگ یہ بات سُنکر متفرق ہوگئے اور ابولہب نے کہا کہ تبًّا لک لہذا دعوتنا یعنی زیانکاری ہو جو تجہکو کیا واسطے اسکی بلایا تہا تو نے ہمکو حقتعالیٰ نے سورۂ تبّت ابولہب کے حق مین نازل کی اور بعد حکم ڈرانیکے اب خدایتعالیٰ جناب رسول خدا صلعم کو تواضع کا حکم کرتا ہی کہ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اور پست کر تو بازو اپنی کو یعنی اپنی جانب کو نرم کر اور تواضع اور شفقت اور مہربانی کر لِمَنِ اتَّبَعَكَ واسطے اُس شخص کے کہ پیروی کری تیری مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مومنین مین سے یعنی جو شخص کہ ایمان لاتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اُنسے تو بتواضع اور شفقت پیش آ کہ برکت سے اس نیک خلق کے آدمی دائرہ اسلام مین داخل ہون اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے زیادہ بزرگ کو اور سردار خلقت کو حکم تواضع کا کیا ہی اور تواضع کہیت خشوع اور خوف اور حیا کا ہے اور یہ چیزین نہین اُگتی ہین مگر تواضع سے اور نہین باقی رہتا ہی شرف تمام حقیقی مگر واسطی تواضع کرنیوالے کی خدا کی واسطے فَإِنْ عَصَوْكَ پس اگر نافرمانی کرین وہ کنبہ کے لوگ تیرے ای محمدؐ اور اپنے کفر پر استوار اور قایم رہین تو فَقُلْ پس کہہ تو کہ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم کفر اور گناہ کو وَتَوَكَّلْ اور توکل کر تو اپنی مقصودونکی کافی ہونمین عَلَى الْعَزِيزِ اور اُس شخص کے کہ غالب ہے اور قادر ہے اعدا پر قہر کرنیکو الرَّحِيمِ مہربان ہے اپنی دوستون پر کہ اُنکی نصرت کرتا ہی اور دشمنونکو مغلوب کرتا ہی الَّذِي يَرَاكَ وہ خدا کہ دیکہتا ہی تجہکو حِينَ تَقُومُ جسوقت کہ اُٹہتا ہی تو واسطے ڈرانیکے اور اداے رسالت کی وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ اور پلٹنے تیری کو یعنی دیکہتا ہی پہرنی اور پلٹنے تیری کو بیچ سجدہ کرنیوالون کی کہ ہمیشہ تو سجدہ کرنیوالون اور مسلمانون کی پشت مین ہوتا چلا آیا ہی کہ تیری باپ اور دادا مین سے آدم تک کوئی کافر نہین ہوا ہے اور نہ حرام کا نطفہ ہوا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ معنی اس آیت کے یہ ہین کہ وہ شخص ہے خدا کہ دیکہتا ہی تجہکو جسوقت کہڑا ہوتا ہی تو بیچ نبوت کے اور پہرنے تیری کو بیچ سجدہ کرنیوالون کے یعنی انبیاء علیہم السلام کے پشتون مین إِنَّهُ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ السَّمِيعُ وہی ہے سُننی والا تیری تلاوت کو یا جو کچہہ کہ تو کہتا ہی الْعَلِيمُ جاننی والا اسکا کہ جو کچہہ تو اپنی دل مین قصد کرتا ہی اور پہلے اس سے مذکور ہوا ہے کہ شیاطین کا رسولخدا کے پاس آنا روا نہین ہے بسبب عدم مناسبت کے کہ حضرت مین اور اُنمین ایک جنس سے ہونا نہین پایا جاتا یہان بہی خدایتعالیٰ واسطے تاکید کی فرماتا ہی کہ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون مین تمکو کہ آدمیون مین سے عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ اوپر کس شخص کے نازل ہوتے ہین شیاطین تَنَزَّلُ نازل ہوتی ہین عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ اوپر ہر دروغگو أَثِيمٍ گنہگار کے مثل جادوگر اور کاہن کے کہ وہ يُلْقُونَ السَّمْعَ آگے کرتے ہین کان کو شیاطین کی باتون کے سُننے کو اور جہوٹی باتین اُنسی سُنتے ہین اور کچہہ جہوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہین وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اور اکثر اُنکی جہوٹے ہین اس امر مین کہ شیاطین کیطرف منسوب کرتے ہین اور پہلی اس سے گزر گیا ہی کہ سابق مین شہاب ثاقب کے

مارنے سے پہلے شیاطین آسمان پر جاتے تھے اور فرشتون کی باتین سُنتے تھے اور بعضے کسی بات پر مطلع ہو کر اور کچھ اپنی طرف سے اُسمین ملا کر کاہنون سے کہتے تھے اور کاہن دوسرے
آدمیون سے روبرو ذکر کرتے تھے کچھ اپنی طرف سے زیادہ کرکے اور اکثر ہم کاہنون شمارہ ہی کی طرف سے اور ہمارے پیغمبر کے زمانہ مین اُنکو اوپر جانے سے ممانعت ہوگئی اور
اگر جاتے ہین تو شہاب ثاقب سے جو کہ مثل ستارون کے گرتے ہین ہانکے جاتے ہین حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لایق نہین ہے کہ محمد صلعم کے پاس شیاطین نازل ہون
اسواسطے کہ وہ اُسکے پاس نازل ہوتے ہین کہ جو شریر اور دروغگو ہو واسطے مناسبت اور دوستی کے درمیان اُنکے اور یہہ امر درمیان محمد صلعم اور شیاطین
کے مفقود اور معدوم ہے اسواسطے کہ محمد صلعم تو لوگون کو طرف دین حق اور توحید کی بلاتا ہے اور لوگون کو شرک اور بت پرستی سے منع کرتا ہے اور شیاطین
لوگون کو شرک اور بت پرستی پر آمادہ کرتے ہین اور راہ حق سے منحرف کرتے ہین پس درمیان محمدؐ کے اور اُنکے دوستی اور مناسبت کسطرح متصور ہو اور سوا اسکے یہہ بات ہے
کہ دروغگو آدمی شیاطین سے سُنتے ہین اور اُن سے علامتون کو دریافت کرکے موافق خیالات اپنے کے اُسمین اپنی طرف سے زیادہ کرتے ہین اکثر باتون کو کہ مطابق
واقع کے نہین ہوتی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک کلمہ کہ جن اپنے دوست کاہن کے کان مین ڈالے تو وہ کاہن زیادہ سو کلمون سے اُسمین زیادہ کرکے اپنی طرف
سے اور لوگون سے بیان کرے اور محمد صلعم ایسا نہین ہے اسواسطے کہ وہ بیحد اور بے شمار غیب کی باتون سے خبر دیتا ہے اور وہ سب مطابق واقع کے ہوتی ہین یہہ
سبب ہے کہ جو رسول خدا کے پاس شیاطین نہین نازل ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ شعراء عرب مثل عبداللہ بن الزبعری اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور
ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور سافع بن عبد مناف جمحی وغیرہ کے یہہ لوگ جھوٹی کلام کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کچھ محمدؐ کہتا ہے ہم بھی کہتے ہین اور وہ لوگ شعر کہتے تھے اور
گمراہ آدمی جمع ہو کر اُنکو سُنتے تھے اور جو شعر کہ حضرت کی مذمت مین ہوتا اُسکو یاد کر لیتے تھے اور پڑھتے تھے حقتعالیٰ نے اُنکے مقدمہ مین یہہ آیت بھیجی کہ
وَالشُّعَرَاءُ اور شاعران مشرک مثل ابن زبعری وغیرہ کے يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ پیروی کرتے ہین اُنکی کجی والے گمراہ اور بعضون نے تَبِعَهُم کو خفیف پڑھا ہے یعنی شاعرون
کی پیروی وہ لوگ کرتے ہین کہ جنکی مزاج مین کجی ہے اور محمدؐ کے اصحاب کجی والے نہین ہین پس محمد صلعم شاعر کیونکر ہوگا اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین
دو شاعر تھے اور آپسمین اُن دونو کی خصومت تھی اور ایک شخص دوسرے کی ہجو کہتا تھا ایک تو انصار کے قبیلہ سے تھا اور دوسرا کسی اور قبیلہ سے تھا اور ہر ایک کے پیچھے
ایک جماعت گمراہ کے واسطے کھڑی ہوتی تھی جسوقت وہ ہجو پڑھتے تھے اور علم الہدیٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے وہ شاعر ہین کہ اسلام اور رسول خدا کے اور اصحاب کی ہجو اور مذمت
کہتے تھے اور عرب کے جہلا اُنکی اس امر مین پیروی کرتے تھے اور شاعرون کی پیروی کیطرف غوایت اور کجی اسواسطے منسوب ہوئی ہے اکثر شعرا فاسق ہوتے ہین اور شرع کی مخالف شعر کہتے ہین اسواسطے
کہ اغلب شعر شاعر کا عشق کے مقدمہ مین ہوتا ہے اور قصیدہ کسی کی تعریف مین بطمع انعام اور صلہ ہوتا ہے اور ہجو جہالت کے جہت سے ہوتی ہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے
کہ شعرا وہ لوگ ہین کہ تغیر دین حق کا اور مخالفت حکم خدا کی کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ وہ ہین کہ علم اور فقہ کو اپنی طرف
منسوب کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ نہ عالم ہین وہ اور نہ فقیہ ہین پس گمراہ ہوتے ہین اور لوگونکو گمراہ کرتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ وہ
ہین کہ فقیہ ہوئے وہ واسطے غیر خدا کے پس گمراہ ہوے وہ اور لوگون کو گمراہ کیا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مکہ فتح ہوا تو ابلیس نے نالہ کیا اور نعرہ مارا اُسکے اصحاب گرد اُسکے
جمع ہوے اور پوچھا کہ کیا حادثہ واقع ہوا کہا کہ بعد آج کے طمع مت کرو کہ کفر کو قوت ہووے اور لیکن درمیان لوگون کے شعر اور نوحہ پھیلاؤ اور اسیواسطے جناب
رسول خدا سے منقول ہے کہ جو کوئی اسلام مین ہجو کو ایجاد کرے زبان اُسکی کاٹ ڈالو اور خدا تعالیٰ شعرا کا اور اُنکی پیروی کرنیوالون کا باطل ہونا بیان کرتا ہے کہ
اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ اَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ تحقیق وے بیچ ہر صحرا کے فن کلام سے يَهِيمُونَ حیران اور سرگردان ہین کہ وے ہر ایک مضمون کو سوچتے رہتے
ہین اسواسطے کہ اکثر مقدمات اُنکے خیالی اور وہمی ہین کہ اُنکی کچھ حقیقت نہین ہوتی اور اکثر مضمون اور کلمے اُنکے زٹل اور خوش طبعی کے ہوتے ہین اور غالب اُنکے شعرون کے مضمون فعل حرام
اور عشقبازی اور آبرو ریزی لوگونکی اور نسبت کہوٹ کے بیان کرنے مین اور مدح اور تعریف غیر مستحق اور ہجو اور مذمت نالایق مین اور افراط مدح اور مذمت مین ہوتے ہین
کہ جسکا انجام گمراہی اور گمراہ کرنا ہے اور شب و روز ایسے مضمونون کے فکر مین رہتے ہین وَاَنَّهُمْ اور تحقیق وہ شعرا يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ کہتے ہین اسچیز کو کہ نہین کرتے ہین لوگونکو نیکی
کرنیکو کہتے ہین اور خود نیکی نہین کرتے اور لوگونکو بدی سے منع کرتے ہین اور خود بدی سے پرہیز نہین کرتے اور نہ کئے ہوے گناہ کی ایجاد پر گواہی دیتے ہین اور نہ دیکھے ہوئے پیغامونکو شعرون مین درج
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے حسان بن ثابت اور ابن رواحہ وغیرہ شعرا اصحاب رسول خدا صلعم کے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ خداتعالیٰ جانتا ہے کہ ہم
شعر کہتے ہین اور ہم خوف کرتے ہین کہ شعرگوئی ہی سے ہم مرجائین اور گمراہون مین محسوب ہون حضرت نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے اپنی شمشیر سے اور زبان سے یعنی تم کفار کی ہجو
مین اور توحید خدا اور نصیحت مین شعر کہو اور جو شعر کہ تم کفار کی شان مین کہتے ہو وہ اُنپر تیر سے زیادہ سخت ہے اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی اِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا مگر جو لوگ

کہ ایمان لائے ہین اون شاعرون مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہین اونہون نے اچھے کہ پیغمبر کی تعریف اور کفار کی ہجو اپنے شعرون مین بیان کی ہے
وَذَكَرُوا اللّٰهَ اور ذکر کیا ہے اونہون نے اپنے شعرون مین خدا تعالیٰ کا كَثِيرًا بہت کثیرًا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ذکرًا کثیرًا یعنی ذکر کیا ہے اونہون نے خدا کا اپنے شعرون
مین ذکر کرنا بہت کہ خدا تعالیٰ کی توحید مین اور اوسکی طاعت اور پرستش کی ترغیب مین شعر کہے ہین وَانْتَصَرُوا اور بدلا لیا ہے اونہون نے مشرکون سے مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا بعد اوسکی کہ ظلم کیے
تھے وہ کہ اونکی ہجو کفار کہتے تھے اونہون نے بھی کفار کے جواب مین ہجو اونکی کہی اور رسولخدا کی تعریف بیان کی اور دین اسلام کی مدح مین شعر لکھے اور ہجو کرنیوالون کفار کی ہجو
کہی یہہ لوگ مثل اون شاعرون کے نہین ہین بلکہ اونکی واسطی اجر خدا کی سرکار سے ہے اور منقول ہے کہ جبکہ کفار نے رسولخدا صلعم کی ہجو کہی تو حضرت نے فرمایا کہ کونسی بات منع کرتی ہے اون لوگون
کو کہ رسولخدا کی اپنی شمشیر سے مدد کرتے ہین یہہ کہ مدد کرین وے اوسکی اپنی زبان سے پس حسان اور ابن رواحہ نے کہا کہ یا رسولخدا ہم اس کام کو کفایت کرتے ہین فرمایا کہ کفار کی ہجو کہو جبرئیل تمھارے
ہمراہ ہے اور کعب بن مالک سے منقول ہے کہ رسولخدا صلعم نے حسان سے کہا کہ مشرکین کی ہجو کر کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہے کہ یہہ ہجو اونکی نزدیک
تیر سے زیادہ سخت ہے حاصل یہہ ہے کہ ہر طرح کی شاعری مذموم نہین ہے بلکہ جو لوگ کہ کسی مومن کی ہجو کرتے ہین اور غیر مستحق کی مدح بیان کرتے ہین اور عاشقانہ شعر کہتے ہین کہ
جسمین طبیعت بدکاری کی طرف مائل ہوتی ہے اور معشوقون کے خط و خال کے اور بوس و کنار کے ذکر مین اپنی اوقات کو ضایع کرتے ہین وے لوگ گنہگار ہین اور جو لوگ کہ خدا تعالیٰ کی
حمد و ثنا مین اور رسولخدا اور ائمہ معصومین کی مدح مین اور ترغیب طاعت خدا اور ترک معاصی اور پند و وعظ مین شعر کہتے ہین اور مصائب جناب امام حسین علیہ السلام مین شعر لکھتے ہین
وہ مستحق ثواب کے ہین چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمارے مقدمہ مین ایک بیت شعر کی کہے یعنی فضائل یا مصائب اہل بیت کے بیان کرے حق تعالیٰ اوسکے واسطے
بہشت مین گھر بنائیگا اور فرمایا ہے کہ نہین کہا کسی کہنے والے نے ہمارے باب مین شعر یہانتک کہ روح القدس سے وہ تائید کیا گیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے گروہ شیعون کے
سکھلاؤ تم اولاد اپنی کو شعر عبدی کے کہ وہ دین خدا پر تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مراد ذکر کثیر سے اس آیت مین کیا ہے فرمایا کہ جو کوئی کہ تسبیح فاطمہ زہرا
پڑھے اوسنے ذکر کثیر کیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کوئی پوشیدہ ذکر خدا کا کرے اوسنے ذکر کثیر کیا اسواسطے کہ منافقین ذکر خدا کا ظاہر مین کرتے تھے اور پوشیدگی
مین نہین کرتے تھے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اونہون نے کفر کرکے اور پیغمبر کی ہجو کہکر اور پیغمبر کی طرف کہانت اور شاعری کو منسوب کرکے کہ بعد
اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ کونسی جگہ پلٹنے کی پلٹینگے وہ اور ای منقلب صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ انقلابًا ای انقلابٍ ینقلبون یعنے اور قریب ہے کہ جانینگے وے لوگ کہ ظلم کیا ہے کہ کونسی پلٹنی کو
پلٹینگے وے بعد نکلنے روحون کے اور مراد اوس سے یہہ ہے کہ جگہہ اونکی بہڑکتی آتش دوزخ کی ہے کہ اوسمین جلینگے وہ اور عذاب الیم مین گرفتار ہونگے سورۃ النمل یہہ سورۃ مکی ہے طٰسٓ ترانوے آیتین ہین اور بعضی چورانوے کہتے
ہین اور ثواب پڑھنے اوسکا پیغمبر سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی سورۃ طٰسٓ سلیمان کو پڑھے حق تعالیٰ اوسکو دس نیکیان لکھیگا بشمار اون لوگون کی کہ جنہون نے تصدیق سلیمان کی
اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور شعیب کی کی ہے اور بشمار اون لوگون کی کہ جنہون نے اونکو جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰسٓ حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ معنی طس کے انا الطالب السمیع ہین تِلْكَ یہہ آیتین اس سورہ کی اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتین قرآن کی ہین وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ اور کتاب ظاہر کی اور روشن کرنیوالی
حق کو باطل سے اور ظاہر معجزہ ہونے مین اور کتاب کا عطف قرآن پر ہے اور قرآن اور کتاب دونو ایک چیز ہین لیکن قرآن اوسکو اوس معنی سے کہتے ہین کہ وہ پڑھا جاتا ہے
اور کتاب اس وجہ سے کہتے ہین کہ اوسکو لکھتے ہین اور کتاب سے مراد لوح محفوظ بھی ہو سکتی ہے کہ اوسمین سب لکھا ہوا ہے اور جو کچھ کہ دنیا مین واقع ہونیوالا ہے وہ ملائکہ کو ظاہر کرنیوالی ہے هُدًى ہدایت حال
واقع ہوا ہے اور بشری جو بعد اوسکے ہے وہی حال واقع ہوا ہے یعنی راہ دکھلانیوالی ہے طرف حق کے اور بہشت کی خوشخبری دینی والی ہے لِلْمُؤْمِنِيْنَ واسطے مومنین کے یعنے
خوشخبری دینے والی الَّذِيْنَ وہ لوگ کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہین نماز کو کہ ہمیشہ اوسکو مع شرائط کے پڑھتے ہین وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اپنی مالون سے مستحقون کو وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اور وہ مومنین ساتھ آخرت کے یقین رکھتے ہین اور اونکو قیامت اور جزا اعمال کے ہونیکا اعتقاد ہے اور کفار کے حق مین خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق
جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے زَيَّنَّا لَهُمْ آراستہ کیا ہے ہمنے واسطے اونکے اَعْمَالَهُمْ عملون اونکے کو فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ پس وہ حیران اور سرگردان ہین یعنی ہمنے جو اونمین
خواہش کرنے اعمال بد کی قوتین پیدا کی ہین وے اون اعمال بد ہی کی خواہش کرتی ہین لو اونکی نظرون مین اون اعمال کو مزین اور آراستہ کیا ہے کہ اونکو وہ اعمال اچھے معلوم ہوتے ہین اور وہ
اپنی اوس گمراہی مین سرگردان رہتے ہین اور تکلیف اور مشقت کے متحمل ہو کر اپنے نفسونکی خواہشون کو دفع نہین کرتے ہین اور نہ اپنی
خواہشون کو بند کرکے اعمال بد سے پرہیز کرتے ہین اور خدا تعالیٰ کا مزین کرنا اونکی اعمال کو اسطرح سے بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اونکو نعمت اور
دولت عطا کی تو وہ لذت اور عیش مین پڑ گئے اور حب لذت اور عیش کی جہت سے اعمال بد اونکی نظرون مین آراستہ معلوم ہونے لگے اور اکثر امرا
کا ابتک یہی حال ہے کہ اکثر غنا اور سرود اور ناچ اور لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین اور ذکر خدا کی طرف اونکی توجہ کم ہوتی ہے اُولٰٓئِكَ

سورۃ النمل

وہ لوگ کہ جنکو اعمال بد آراستہ اور مزین معلوم ہوتے ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وہ لوگ ہین کہ واسطے اُنکی بدی عذاب کی ہی دنیا مین جیسے کہ قتل اور قید ہونا روز جنگ بدر
وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ بیچ آخرت کے هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وہی زیادہ نقصان والے ہین بسبب فوت ہونے ثواب کے اور لازم ہونے عذاب کے وَاِنَّكَ اور تحقیق تو
اے محمد صلعم لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ البتہ القا کیا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی تو قرآن کو بواسطہ جبریل کے مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ نزدیک حکمت والے عَلِيْمٍ بہت جاننے والے خدا کی
پاس سے اب خدا حضرت موسیٰ کا قصہ بیان کرتا ہی کہ اِذْ قَالَ مُوْسٰى یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا موسیٰ نے لِاَهْلِهٖٓ واسطے لوگون اپنے کی جو کہ اسکے ہمراہ تھے وقت واپسی
کے مدین سے طرف مصر کی اور راہ گم کی تھی اور زوجہ کو درد زہ ظاہر ہوا تھا اور سردی بہت پڑتی تھی اور بسبب سردی کی آگ چقماق مین سے نہین نکلتی تھی اسوقت موسیٰ نے
دور سے آگ کو دیکھکر اپنے لوگون سے کہا کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا تحقیق مینے دیکھا ہی آگ کو کہ روشن ہو رہی ہے تم یہان ٹہرو مین جاتا ہون سَاٰتِيْكُمْ قریب ہے کہ لاؤنگا مین تمہارے
پاس مِّنْهَا بِخَبَرٍ اس آگ مین سے خبر کو کہ جو کوئی اس آگ کے پاس ہوگا اس سے راہ وغیرہ کو دریافت کرونگا اَوْ اٰتِيْكُمْ یا لاؤنگا مین تمہارے پاس بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا
اور اہل کوفہ نے شہاب کو تنوین سے پڑہا ہی اور باقیون نے مضاف پڑہا ہی بدون تنوین کے یعنے تھوڑی آگ تمہارے پاس مین لاؤنگا لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ تاکہ تم تاپو اور گرم
ہوکر سردی سے آرام پاؤ یعنی اگر وہان سے کوئی خبر دریافت نہوگی تو تمہارے تاپنے کیواسطے آگ لاؤنگا یہ کہکر حضرت موسیٰ اس آگ کیطرف روانہ ہوئے فَلَمَّا جَآءَهَا پس
جسوقت آیا اس آگ کے پاس تو ایک نور دیکھا درخت مین کہ بدون کسیکے جلانیکے روشن ہے درخت سبز مین اور پتی اسکی نہین جلتی ہین اور پژمردہ نہین ہوتے ہین موسیٰ
بہت متعجب ہوئے اور ارادہ کیا کہ اسمین سے کچھ آگ لیوین آگ درخت کے اوپر سے جڑ کیطرف آئی اور جسوقت جڑ کیطرف گئے تو آگ پھر درخت کے اوپر گئی حضرت
موسیٰ کا تعجب زیادہ ہوا اور اسوقت نُوْدِيَ آواز دیا گیا موسیٰ اَنْۢ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہی اور خیر کثیر کو پہنچا مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص کہ بیچ مقام
آگ کے ہی کہ وہ مقام وادی مبارک ایمن ہے وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کہ گرداگرد اس آگ کے ہی یعنی جو کہ وادی ایمن مین ہے اور جو کہ اسکی نواح مین ہے زمین شام
مین کہ موسوم ہی برکتون اور خیر کے ساتھہ اسواسطے کہ وہ مقام پیغمبرون اور انبیاء کا ہی اور مقام اُنکی جینے اور مرنیکا ہی اور اُنپر وحی کے نازل ہونیکا ہی اور
درخت مین جو روشنی تھی وہ آگ نہ تھی بلکہ نور ملائکہ کا تھا اور غیب سے آواز آتی تھی اور بعضونکے نزدیک مراد من فی النار سے موسیٰ ہین اور من حولہا سے ملائکہ ہین
کہ وہ اسوقت حاضر تھے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور پاک ہے خدا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالمون کا تشبیہ اور ضد اور شریک سے اور فرزند اور جورو سے یہ آواز تھی
جو موسیٰ کو غیب سے آتی تھی اور یہ آواز پہلی خدا کے پاک ہونیکی اسواسطے آئی کہ موسیٰ خدا کے کلام کے سننے سے وہم تشبیہ کا نہ کرے اور جسوقت موسیٰ نے یہ آواز سنی
تو اُنکو تعجب ہوا اور دلمین اپنے کہا کہ یہ آواز کرنیوالا کون ہے یہ فکر ہی کر رہے تھے کہ آواز آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اے موسیٰ تحقیق شان یہ ہے کہ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
مین خدا ہون غالب الْحَكِيْمُ حکمت والا سب کام میرے موافق مصلحت کے ہین اور یہ آواز خدا نے وہان پیدا کردی تھی خود خدا تعالیٰ وہان ٹہرا ہوا نہین بولتا
تھا اور آواز آئی موسیٰ کو بعد اسکے کہ وَاَلْقِ عَصَاكَ اور ڈالدے تو عصا اپنے کو زمین پر موسیٰ نے یہ آواز سنکر عصا کو ڈالدیا اسیوقت وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا
فَلَمَّا رَاٰهَا پس جسوقت دیکھا موسیٰ نے اس عصا کو تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہی اور ہر طرف کو جاتا ہی كَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ ایک سانپ ہے تیز حرکت کرنیمین اور بدنمین وہ
ایک اژدہا ہی اور خدا تعالیٰ نے اسوقت اسکو اسواسطے سانپ بنایا کہ موسیٰ کے واسطے دلیل ہو اس امر پر کہ یہ کلام جو مین سنتا ہون خدا کا کلام ہے کہ قادر ہے وہ چوب خشک کے
سانپ بنانے پر نہ کلام شیطان کا اور ایک اسواسطے اسوقت سانپ بنا کر حضرت موسیٰ کو دکھلایا کہ اس سے اُنکو انس ہو جاوے اور جسوقت فرعون کو سانپ بنا کر دکھلائین تو اس سے خوف نکرین
غرض یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے اس عصا کو سانپ ہوا دیکھا تو وَلّٰى مُدْبِرًا منہ پھیرا جسوقت پشت پھیر ہوئے تھے اسکی طرف سے اس سے خوف کی وَلَمْ يُعَقِّبْ اور نہ پیچھے
دیکھا اور آواز آئی کہ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اے موسیٰ نہ خوف کر تو اس سے اِنِّيْ لَا يَخَافُ تحقیق مین ہون کہ نہین خوف کرتے ہین لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ نزدیک میرے پیغمبر جسوقت
کہ وحی اُنپر نازل ہوتی ہی اور یا یہ کہ انبیاء اس جہت سے فعل قبیح نہین کرتے ہین اور واجب کو ترک نہین کرتے ہین اور نزدیک میرے عاقبت کی بدی انکو نہین ہے تو خوف
نکرین اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر وہ شخص کہ ظلم کرے اپنے نفس پر بدی کی کرنیسے سواے انبیاء کے اور لوگون مین سے اسواسطے کہ انبیاء معصوم ہین کبیرہ اور صغیرہ گناہ سے اور یہی سبب ہے یہ استثنا منقطع
اور بعضونے اَلَا کو تخفیف سے پڑہا ہی بفتح ہمزہ اور حضرت موسیٰ جو معصوم تھے سب گناہونسے اسواسطے انکو نہین کہہ سکتے ہین کہ انکا خوف کرنا طاعت تھا یا معصیت تھا اور اگر طاعت
تھا تو خدا نے کیون منع کیا البتہ غیر معصوم اگر خوف کریگا تو اسکو کہہ سکتے ہین کہ اسکا خوف کرنا طاعت ہے یا معصیت ہے اسواسطے کہ غیر معصوم مین گنجائش معصیت کی ہی اور انبیا
مین نہین ہے کہ وہ معصوم ہین اور غیر معصوم ہی کیواسطے خدا نے فرمایا ہے کہ مگر جو کوئی کہ ظلم کرے اپنی نفس پر گناہ کرکے ثُمَّ بَدَّلَ پھر بدل کیا ہو اسنے ظلم اور بدی کو
حُسْنًۢا نیکی سے بَعْدَ سُوْٓءٍ بعد بدی کی یعنی توبہ کی اس بدی سے بعد اسکے عمل مین لانیکے تو فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ پس تحقیق مین بخشنے والا ہون توبہ کرنیوالون کو

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

رَّحِیْمٌ مہربان ہون توبہ کرنیوالون پر اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مگر جس نے ظلم کیا یعنے ترک اولیٰ کیا اور پھر اُسکا تدارک کیا نیکی کرکے پس کوئی خوف اُسکو
نہوگا اور خدا تعالےٰ اُسکو وہی ثواب عطا کریگا جو کہ مستحب کرنیوالے کے واسطے تہا اور یہ تعریف ہے موسیٰ پر اُس گہونسا لگانے کی جو کہ قبطی کے مارا تہا اور وہ مرگیا تہا
اور بعد اسکے دوسرے معجزہ کیواسطے حضرت موسیٰ کو آواز آئی کہ وَاَدْخِلْ یَدَكَ اور داخل کر تو ہاتہ اپنے کو فِیْ جَیْبِكَ بیچ گریبان اپنے کے حضرت موسیٰ کو پیرہن مین
آستین نہ تہی اسواسطے حکم ہوا کہ داخل کر تو ہاتہ اپنے کو بیچ گریبان اپنے کے تَخْرُجْ بَیْضَآءَ کہ نکلے وہ ہاتہ سفید ہوکر چمکنے والا اور بیضا حال واقع ہوا ہے یعنی نکلیگا ہاتہ سفید
روشن ہونیوالا مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ سفید غیر برائی کے سے یہ متعلق بیضا کے ہے یعنے وہ سفیدی برون عیب برص کے ہوگی بلکہ ہاتہ روشن ہوگا مثل آفتاب کے حضرت
موسیٰ نے ہاتہ کو گریبان مین داخل کرکے باہر نکالا اسقدر نور اُس سے روشن ہوا کہ رات اندہیری مثل دن کی روشن ہوگئی اور اگر دن کو ہاتہ باہر نکالتے گریبان مین لیجاکر
تو روشنی اسکی آفتاب کی روشنی پر غالب ہوتی اور بعد اسکے آواز آئی کہ جا اے موسیٰ ان دو معجزون بزرگ کو لیکر فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ بیچ جملہ نو معجزونکے ہین یہ دونو معجزے
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ طرف فرعون کے اور قوم اسکی کے اور الیٰ فرعون متعلق مرسلا محذوف کے ہے اور وہ حال واقع ہوا ہے یعنی بہیجا گیا طرف فرعون کے اور قوم اُسکی کے اور
بعضے کہتے ہین کہ فی بمعنی مع ہے یعنے اے موسیٰ جا تو مع نو معجزون کے بہیجا گیا طرف فرعون کے اور قوم اُسکی کے اور وہ نو معجزے عصا اور ہاتہ اور پہٹنا دریا کا اور
طوفان اور ٹڈی اور جوئین اور مینڈکیان اور خون اور قحط ہین چنانچہ ذکر انکا بہ تفصیل سورہ اعراف مین گزر گیا ہے اس صورت مین عصا اور ید بیضا ایک علیحدہ
گنی جائینگی اور برف کا برسنا اور نقصان زراعت کا اور میوونکا زیادہ کیا جائیگا پس حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم کیا کہ فرعون کے پاس مع ان معجزون کے
جا اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ ہین قَوْمًا فٰسِقِیْنَ قوم باہر ہوجانیوالے حکم سے بسبب زیادتی کفر کے حضرت موسیٰ نے اپنے لوگونکو تو وہین چہوڑا اور خود بموجب
حکم خدا مصر کو روانہ ہوئے اور سب معجزے فرعونیون کو جاکر دکہلائے اور ان لوگون نے قبول نکیا اور اسکو جادو قرار دیا فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پس جسوقت آئین اُنکے
پاس اٰیٰتُنَا دلیلین قدرت ہماری کی اور موسیٰ نے انکو دکہلائین کہ تہین وہ دلیلین مُبْصِرَةً روشن اور ظاہر اور یہ حال واقع ہوا ہے یعنے ایسی ظاہر تہے
وہ معجزے اور دلیلین کہ سب انکو دیکہتے تہے اور جانتے تہے کہ آدمی کی قدرت سے یہ خارج ہین جب انہون نے ان معجزون کو دیکہا تو قَالُوْا کہا انہون نے از روے
عناد اور سرکشی کے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ یہ جادو ہے ظاہر کہ ہر کوئی اسکا جادو ہونا جانتا ہے وَجَحَدُوْا بِهَا اور انکار کیا انہون نے ساتہ ان معجزونکے اور
جہٹلایا اور انکا اعتبار نکیا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ اور یقین کیا ان معجزونکا نفسون انکے نے ہر چند ظاہر مین وہ انکار کرتے تہے لیکن اپنے جی مین خوب جانتے تہے اور
یقین کامل تہا انکو کہ یہ معجزے ہین اور رب خدا کیطرف سے ہین اور جادو ہرگز نہین ہین لیکن زبان سے انکار کرتے تہے ظُلْمًا واسطے ستمگاری کی وَّعُلُوًّا اور واسطے تکبر
اور سرکشی کی اور بلندی چاہنے کی یہ دونو مفعول لہ واقع ہوئے ہین اور اس سے زیادہ کیا ظلم اور سرکشی ہوگی کہ جس چیز کا دلمین یقین کرتے ہون اور جانتے ہون کہ یہ دلیلین قدرت
خدا کی اور معجزے بلاشک اور شبہ ہین اور پہر انکار کرین اور کہین کہ یہ جادو ہے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ پس نظر کر تو اے نظر کرنیوالے بنظر عبرت کے کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ع
انجام مفسدون تباہ کارونکا کہ دنیا مین تو دریا مین غرق ہوئے اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین جلائے اور اب خدا تعالےٰ حضرت داؤد اور سلیمانؑ کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داؤد کو وَسُلَیْمٰنَ اور سلیمان کو کہ وہ بیٹا داؤد کا ہے عِلْمًا علم کہ وہ احکام شرع کے ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ جاننا زبان
پرندون اور چرندون کا ہے وَقَالَا اور کہا انہون نے بعد حاصل ہونے علم کے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تعریف اور شکر ہے واسطے خدا کے کہ جسنے بسبب علم کے فَضَّلَنَا فضیلت اور بزرگی
دی ہمکو عَلٰی كَثِیْرٍ اوپر بہتونکے مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ بندون اپنے مومنین سے یہ آیت دلیل ہے علما کی فضیلت کے غیرون پر اسواسطے کہ حضرت داؤد اور سلیمان نے علم کو بنیاد فضیلت
قرار دیا اور سپر خدا کا شکر کیا اور سوا علم کے اور کسی فضیلت کا اعتبار نکیا باوجودیکہ بادشاہ عظیم الشان ہے تہے مثل سلیمان کے کوئی بادشاہ نہین ہوا اور اُسکا کچہہ ذکر نکیا وَوَرِثَ
سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا مال اور ملک اور بادشاہی کا اور منقول ہے کہ حضرت داؤد کے انیس بیٹے تہے ہر ایک دعویٰ ملک کا رکہتا تہا حق تعالےٰ نے ایک نامہ مہر کرکے داؤد کے پاس بہیجا اور
اسمین چند مسائل مرقوم تہے حضرت داؤد سے کہلا بہیجا کہ جو کوئی تیری اولاد مین سے ان مسئلونکا جواب دیوے وہ بعد تیرے وارث ملک کا ہے داؤد نے اپنے بیٹونکو جمع کیا اور علما اور اشراف قوم کو بہی جمع کیے
اور مسائل کو فرزندونکے پیش کیا اور پوچہا کہ بتلاؤ نزدیک ترین اشیا کا کیا ہے اور دور ترین کیا ہے اور وہ کیا چیز ہے کہ جسکی ساتہ انس زیادہ ہے اور وہ کیا ہے جس سے وحشت زیادہ ہے اور وہ دو کون
ہین جو قائم ہین اور وہ کون ہین جو مختلف ہین اور وہ کون ہین جو آپسمین دشمن ہین اور وہ کونسا کام ہے جو آخر اسکا محمود ہے اور وہ کونسا امر ہے کہ آخر اسکا مذموم ہے اولاد داؤد کی
ان مسائل کے جواب مین عاجز ہوئی سلیمان نے کہا کہ اجازت ہو تو مین انکا جواب بیان کرون داؤد نے اذن دیا سلیمان نے کہا کہ نزدیک تر اشیا کا آدمی کیواسطے آخرت ہے اور دور تر اشیا کا
وہ ہے کہ جو گزر جاتا ہے اور زیادہ انس پکڑنیوالا اشیا کا بدن آدمی کا ہے روح سے اور زیادہ وحشت الابدان آدمی کا ہے خالی روح سے اور دو قائم آسمان اور زمین ہین

اور دو مختلف دن اور رات ہین اور دو دشمن آپسمین زندگی اور موت ہین اور وہ کام کہ جسکا آخر نیک ہے وہ حلم ہے وقت غصہ کے اور وہ امر کہ جسکا آخر مذموم ہے وہ تیزی ہے وقت
غصہ کے یہہ جواب جو مطابق نامہ کے تہا بنی اسرائیل کے سب بزرگ سلیمان کے علم اور فضل کے مقر ہوے داؤد نے بادشاہی کو سلیمان کے سپرد کیا اور دوسری روایت
یا یہی اور حضرت جواد علیہ السلام جو صغر سن مین امام ہوے تہے کسینے اونسے کہا کہ لوگ تمہارے سن مین گفتگو کرتے ہین فرمایا کہ خدا تعالی نے اشارہ کیا ہے داؤد کو کہ سلیمان کو اپنا خلیفہ کرو
صغیر السن تہے اور بکریان چراتے تہے تو علما اور عابدان بنی اسرائیل نے سلیمان کی خلافت سے انکار کیا اللہ تعالی نے داؤد پر وحی کی کہ ان کلام کرنیوالونکا عصا اور سلیمان کا عصا اور ایک گہر مین
اون عصاونکو رکہہ قوم کی اونپر مہرین کرادو دوسرے دن انکو دیکہے جسکا عصا پتے اور ثمر لایا ہو خلیفہ ہے اوسنے قوم کو خبر کی سب نے کہا کہ ہم راضی ہین وقال اور کہا سلیمان
نے باعتبار شکر نعمت کے اور بلانے آدمیونکو طرف ہدایت اور حق جاننے نبوت کے کہ یا ایہا الناس اے آدمیو علمنا سکہائے گئے ہین ہم یعنی مین اور باپ میرا منطق الطیر بولی پرندونکی
کہتے ہین کہ سلیمان انکو اونکی آواز سے ایک چیز مفہوم ہوتی تہی بطریق الہام اور کہتے ہین کہ جبوقت سلیمان کسی حیوان کی آواز سنتے تہے تو قوت قدسیہ سے اوسکی تخیلات کو جانتے تہے جو بسبب اوسکی
آواز کا ہوتا تہا اور اوسکی غرض کو جانتے تہے کہ جسکے لیے وہ آواز کرتا تہا چنانچہ بلبل کو دیکہا کہ ایک شاخ پر بیٹہی ہوئی سر اور دم ہلاتی ہے اور آواز کرتی ہے حضرت سلیمان نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہہ بلبل
کہتی ہے کہ جیسی جزا دیتا ہے تو ایسی ہی جزا دیا جائیگا یعنی جو کچہ کہتا ہے اوسکا بدلا دیکہیگا اور ہدہد نے آواز دی سلیمان نے کہا یہہ کہتا ہے کہ اے گنہگارو خدا سے بخشش چاہو اور طوطی نے آواز دی
سلیمان نے کہا کہ یہہ کہتا ہے کہ ہر زندہ آخر کو مریگا اور ہر نیا پرانا ہو جائیگا اور ابابیل نے آواز دی تو سلیمان نے کہا کہ یہہ کہتا ہے کہ نیکی کو پہلے بہیجو تا کہ اوسکو پاؤ اور گدہ نے آواز دی سلیمان نے کہا کہ یہہ
کہتا ہے سبحان ربی الاعلی بحمدہ اور چیل نے آواز دی تو سلیمان نے کہا کہ یہہ کہتی ہے کہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات خدا کی اور سنگ خوارہ کہتا ہے کہ جو کوئی خاموش رہا سلامت
رہا اور سبز کہ وہ طوطی کی قسم سے ہے کہتا ہے کہ وائے اوس شخص پر کہ جسکی ہمت دنیا مین مصروف ہو اور مرغا کہتا ہے کہ یاد خدا کی کرو اے غافلو اور کرگس کہتا ہے کہ اے فرزند آدم کی
زندگانی جس چیز سے چاہے ساتہ جیتا تو اور عزیز رکہتا ہے تو بستر لیکن آخر تجہکو مرنا ہے عقاب جانور شکاری ہے کہتا ہے کہ دوری آدمیو سے موجب تسلی دل اور آرام کرنے کا ہے اور چنڈ کہتا ہے کہ سبحان
ربی القدوس اور باز کہتا ہے کہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور ہزار داستان کہتی ہے کہ سبحان الخالق الدائم اور کوا لعنت کرتا ہے محصول لینے والونپر اور چنڈول لعنت کرتا ہے دشمنان محمد و آل محمد
پر اور سارک ایک جانور سیاہ رنگ خوش آواز ہے وہ سفید داغ رکہتا ہے وہ کہتا ہے کہ خداوندا تجہسے قوت روز بروز طلب کرتا ہون اور تیتر کہتا ہے کہ الرحمن علی العرش استوی اور
کعب الاحبار سے روایت ہے کہ ایکروز کبوتر سفید سلیمان کے پاس آیا اور بعضی کہتے ہین کہ فاختہ آیا سلیمان نے فرمایا کہ یہہ کہتا ہے کہ پیدا ہو تم واسطے مرنیکے اور مکان بناؤ تم واسطے
ڈہنے کے اور مرغ نے آواز دی کہ جو کوئی رحم نکرے اوسپر رحم مت کرو حاصل یہہ ہے کہ سلیمان نے کہا ہم جانورونکی زبان سکہے ہوے ہین واوتینا من کل شیء اور دیے گئے
ہین ہم ہر چیز مین سے یعنی ہمکو اور میرے باپکو اکثر چیزون مین سے دیا ہے علم اور بادشاہی کو جیسا کہ انبیا اور ملوک کو چاہیے اور تسخیر جن کی اور تمام حیوانونکی اور بعضی کہتے ہین کہ
مراد سلیمان کے دیے جانیسے خاص اپنی ذات ہے اور جمع کے لفظ سے کہنا یہہ عادت ہے بادشاہون کی اور بڑے آدمیون کی اور کہا سلیمان نے کہ ان ہذا تحقیق یہہ بخشش خدا کی ہے
لہو الفضل المبین البتہ وہ بزرگی ظاہر ہے اور فضیلت روشن ہے کہ کسی پر پوشیدہ نہین ہے اور منقول ہے کہ سلیمان تمام مشارق اور مغارب کے بادشاہ تہے اور سات سو برس اور
چہہ مہینے بادشاہی کی اور تمام آدمیون اور دیوون اور جنون اور پریون اور درندون اور پرندونکے بادشاہ تہے اور ہر حیوان کی زبانکو وہ سمجہتے تہے اور اونکے زمانہ مین عجیب اور غریب صنعتین پیدا ہوئے
ہین اور سلیمان کا ایسا تخت تہا کہ کسی بادشاہ کا نہ تہا اور اوس تخت کے جانب راست کو دولاکہہ کرسی رکہی جاتی تہی آدمیون کے اشراف اور اکابر کیواسطے اور جانب چپ کو
دولاکہہ کرسی رکہی جاتی تہی واسطے ارکین جن کے اور جانب راست پینتیس ہزار منبر ہوتے تہے واسطے علماء بشر کے اور جانب چپ پینتیس ہزار منبر واسطے علماء
جن کے ہوتے تہے اور پرند سر کے اوپر پرکو پرسے ملا کر سایہ کرتے تہے اور علماء گفتگو کرتے تہے اور آدمی اور جن کرسیونپر بیٹہکر سنتے تہے اور سلیمان تخت کے اوپر بیٹہتے تہے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سلیمان بن داؤد کو باوجود علم کے دیا گیا تہا جاننا ہر زبانکا اور پہچاننا ہر بولی کا اور گویائی ہر پرندکی اور چوپایہ
کی اور درندہ کی اور جسوقت کارزار مین حاضر ہوتا تہا تو کلام کرتا تہا فارسی مین اور جسوقت اپنے عاملوں اور لشکریون اور سردارونکے پاس بیٹہتا تہا تو کلام کرتا تہا
رومی زبان مین یعنی ترکی مین اور جسوقت اپنی عورتونکے پاس خلوت مین ہوتا تہا تو کلام کرتا تہا سریانی مین اور زبان نبطی مین اور جسوقت محراب عبادت مین کہڑا ہوتا تہا تو کلام کرتا
تہا زبان عربی مین اور جسوقت بیٹہتا تہا واسطے فیصلونکے تو کلام کرتا تہا عبرانی مین اور حضرت امیر المومنین سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا ابن عباس سے
اے ابن عباس حق تعالے نے ہمکو بولی پرندون کی تعلیم کی ہے جیسے کہ سلیمان ابن داؤد کو اور بولی ہر زمین پر چلنے والی کی ہم جانتے ہین جنگل مین ہو
یا دریا مین اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ سلیمان ابن داؤد نے کہا کہ ہم ہر چیز مین سے دیے گئے ہین یعنی ہر چیز مین سے کچہہ دیے گئے ہین اور ہم اہلبیت ہر چیز
دیے گئے ہین کہ ہر چیز مین سے کچہہ دیے گئے ہین اور حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام پر کسی آدمی کا کلام مخفی نہین ہے اور نہ پرندہ کا اور نہ چلنے

ورنہ کسی چیز کا کہ جسمین روح ہوئی اور جس شخص مین یہہ اوصاف ہون وہ امام نہین ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس ایک جوڑا کبوتر سفید کا دیوار پر آکر بیٹھا اور اون دونو نے آواز کی اپنی بولی مین امام علیہ السلام نے ایک ساعت اونکے کلام کو رد کیا پہر وہ دونو وہان سے اوٹھہ گئی اور دیوار پر جا بیٹھے اور آواز دی وہان نرنے مادہ کو ایک ساعت اور پہر اوٹھہ گئے وہ پس کسینے پوچھا امام علیہ السلام سے کہ کیا سنتے ہین یہہ پرند فرمایا کہ ہر چیز کو جو کہ خدانے پیدا کی ہے پرند اور چوپایہ اور جو چیز کہ صاحب روح ہے وہ ہماری بہت کہنا سنتی اور فرمانبرداری ہماری آدمی سے زیادہ کرتے ہین اس کبوتر نے اپنی کبوتری پر گمان کی تہی کبوتری نے قسم کہائی کہ مینے ایسا نہین کیا ہے کبوتر نے کہا کہ تو راضی ہوتی ہے محمد بن علی پر وہ دونو مجہہ پر راضی ہو مینے اوسکو خبر دی کہ کبوتر کبوتری پر ظلم کرتا ہے تب اوس کبوتر نے کبوتری کو سچ گو جانا اور اب اللہ تعالی حضرت سلیمان کی بادشاہی کا ذکر کرتا ہے وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ اور اکہٹے کیے گئی واسطے سلیمان کے جُنُوْدُہٗ لشکر اوسکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّیْرِ اور پرندون سے فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ پس وہ سب روکے جاتے تھے اپنے اپنے مرتبہ اور مقام پر اور باوجود اس کثرت کے بکہرتے نہ تھے اور ایک شخص دوسری شخص کی جگہہ پر نہو جاتا تہا سب اپنی اپنی جگہہ پر قائم رہتے تہے اسطرح کا انتظام اور ضبط اور ربط تہا اور کہتے ہین کہ اول لشکر والے نگہداشت کیے جاتے تہے کہ آخر لشکر والے اون مین ملجائین تاکہ منتشر اور پریشان نہون اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ لشکر اونکا سو فرسنخ مین پڑتا تہا پچیس فرسنخ مین تو آدمی ہوتے تھے اور پچیس فرسنخ مین جن اور پچیس فرسنخ مین پرندے اور پچیس فرسنخ مین چوپایہ اور ہزار گہر حضرت سلیمان کے شیشہ کے تھے لکڑیون پر رکہے ہوے اور تین سو اونکی زوجہ تھی اون مکانون مین اور سات سو لونڈیان کہ اونکو حرم بنایا تہا اور اونمین جنیان بہی تہے اور جنون نے اونکے واسطے ایک فرش بنایا تہا سونیکے تار و نکا اور ریشم کا کہ ایک فرسنخ طول مین اور ایک فرسنخ عرض مین وہ فرش تہا اور بہت بڑا تخت اونکا تہا سونیکا کہ وہ اوس فرش پر رکہا جاتا تہا اور ساٹہہ ہزار کرسی سونے اور چاندی کی اوس تخت کی گرد ہوتے تہے انبیا سونے کی کرسیون پر بیٹھتے تہے اور علماء چاندی کی کرسیون پر اور گرد اونکے آدمی کہڑے ہوتے تہے اور اونکے پیچہے جن کہڑے ہوتے تہے اور اونکے سرون پر پرندے صف باندہ کر سایہ کرتے تہے کہ آفتاب اونپر نہ پڑے اور ہوا اوس فرش کو اوٹھا کر لیجاتی تہی اور ایک مہینے کی راہ کو صبح کو لیجاتی تہی اور مغرب کے وقت پہر لے آتی تہی اور سورہ انبیاء مین بہی یہہ قصہ حضرت سلیمان کا تہوڑے فرق سے مذکور ہوا ہے اور بعد اوسکے حضرت سلیمان وادی السدیر مین گزرے کہ ایک کوہ ہی طائف مین اور وہان سے طرف وادی النمل کے روانہ ہو چنانچہ خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ سلیمان اپنے لشکر کے ولایت شام و یمن کیطرف متوجہ ہوا اور چلی جاتے تہے حَتّٰی اِذَآ اَتَوْا یہانتک کہ جسوقت آئے وہ عَلٰی وَادِ النَّمْلِ اوپر صحرا چینٹیونکی کہ وہ طائف کے جنوب مین ہے قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا چینٹی نے کہ سردار اوس جنگل کے چینٹیونکا تہا کہتے ہین کہ وہ مرغ کے برابر تہا اور بعضی کہتے ہین کہ گوسپند کے برابر تہا اور بعضی بہیڑیے کے برابر کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس جنگل مین وہ چینٹیان رہتی تہے اوس مین سے سونا اور چاندی پیدا ہوتی تہی حق تعالی نے ناتوان ترین مخلوقات ہی کو واسطے نگہبانی اوس سونے اور چاندی کے موکل کیا تہا اور وہ چینٹیان تہین اور ستر قوم کی قدرت نہین تہے کہ اونکا قصد کرتا اور جسوقت چینٹیونکی سردار نے کثرت سلیمان کے لشکر کی اور اونکا دبدبہ دیکہا اور جانا کہ یہہ لشکر ادہر کو آتا ہے تو ایک بلندی پر چڑہ کر از راہ شفقت و نصیحت کے باواز بلند کہ خدا تعالی نے اوسمین پیدا کر دی تہی اون چینٹیونسے کہا کہ یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ای چینٹیو داخل ہو جاو اور گہس جاو تم اپنے سوراخون مین لَا یَحْطِمَنَّكُمْ نہ مجروح ہو اسواسطے کہ امر جواب مین واقع ہوا ہی یعنے چاہیے کہ نہ شکستہ کرے اور نہ کچل ڈالے تمکو یعنے پامال نکرے اور گہوڑے ونکی سمون سے سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ سلیمان اور لشکر اوسکے جسوقت کہ گزرین وہ اس جنگل پر وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ وہ اطلاع رکہتے ہونگے کہ تمکو وہ پامال کرتے ہین بیخبری مین اونسے یہہ امر سرزد ہوگا اور اگر اونکو خبر ہوگی ہرگز وہ ایسا کام نکرینگے اسواسطے کہ انبیاء ظلم کرنے سے پرہیز کرتے ہین یعنی کہ وہ معصوم ہین اور لشکر کے آدمی بسبب عدالت و تنبیہ سلیمان کے ایسا کام نکرینگے اور دریافت کرنا کچل ڈالنے کا اسواسطے تہا کہ خدا تعالے نے اونمین ایک شعور پیدا کیا ہے اس سبب سے وہ جانتی تہے کہ لشکر ادہر کو آئیگا تو ہمکو پامال کر دیگا اور دلیل اونکی شعور کی یہہ ہے کہ کہتی ہین کہ وہ زمین کے اندر دانہ ریزہ ریزہ کر ڈالتی ہین اس اندیشہ سے کہ مبادا پہہ اوگجائی اور دہنیے کے دانہ کو چار ٹکڑے کرتے ہین اس سبب سے کہ جانتی ہین کہ آدہا دانہ او گتا ہے اور جو بہائی اونکی ہی پس تحقیق کہ سعد اونکو شعور ہے تو اپنی پامالی کا بہی شعور تہا اور کہتے ہین کہ ایک فرسنخ کی راہ سے ہوا نے سلیمان کا نکے میں لعرس چینٹی کی بات پہونچائی کہ وہ چینٹیونکو سوراخون مین گہس جانیکو کہتا ہے فَتَبَسَّمَ پس مسکرایا سلیمان ضَاحِكًا جسوقت کہ ہنسنے کو شروع کرنیوالا تہا اور ضاحکا حال واقع ہوا ہے یعنے مسکراہٹ سے طرف ہنسنے کے تجاوز کیا سلیمان نے مِّنْ قَوْلِهَا چینٹی کے کہنے اور حکم دینے سے کہ اوسنے چینٹیونکو نصیحت کی کہ تم اپنے سوراخون مین داخل ہو جاو اور تبسم کیا سلیمان نے اوسکی عاقبت بینی سے اور فہم سے اور جب سلیمان نے یہہ سنا تو ہوا نے لشکر کو روک لیا کہ چینٹیونکو سوراخون مین جانیکی مہلت ملے اور جب لشکر آگے کو روانہ ہوا اور حضرت سلیمان نے اوس چینٹی کو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ ای چینٹی تو نہین جانتا ہی کہ لشکر پر ظلم نہین کرتا ہی اور کسیکو آزار نہین دیتا ہے کہا کہ مین سردار اور بادشاہ

اس قوم کا ہون مجھکو ضرور ہی انکو نصیحت کرنی چاہئی سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا پر ہیتا تیری قوم کو کیونکر پایمال کرتی جواب دیا کہ غرض تیری یہ تھی کہ وہ زمین پر شکستہ ہو جائینگے بلکہ مقصود
میرا یہ تہا کہ ناگاہ نظر انکی تیری لشکر کی شان اور شوکت پر پڑی اور لشکر پر نظر کرکی ذکر خدا سی غافل ہو جائیں اور میدان غفلت مین پایمال خذلان کے ہو جائیں امر یا تیری
ثروت کو دیکھکر آرزو دنیا کی انکی دلونمین پیدا ہو اور کہتی ہین کہ حضرت سلیمان نے اُس سے پوچھا کہ لشکر تیرا کسقدر ہے کہا کہ چار ہزار سرہنگ میری پاس ہین اور ہر سرہنگ کے تحت مین
چالیس ہزار نقیب ہین اور ہر نقیب کے زیردست چار ہزار چیونٹیان ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام اپنی پدران طاہرین سے فتبسم ضاحکا من قولہا کی تفسیر مین روایت کی ہی کہ جسوقت
چیونٹی نے اپنی رعیت سے کہا کہ تم اپنی اپنی سوراخونمین داخل ہو جاؤ کہ لشکر سلیمان کا تمکو پایمال کرے اس قول کو ہوا نے حضرت سلیمان کے کانمین پہنچایا اور تخت انکا اُسوقت ہوا مین گذر رہا تھا
چلاجاتا تہا یہ سنکر وہ ٹھہر گئی اور اُس چیونٹی کو اپنی پاس بلایا جسوقت وہ آیا تو سلیمان نے فرمایا کہ اے چیونٹی کیا تو نہین جانتا کہ مین پیغمبر ہون خدا کا اور مین کسی پر ظلم نہین کرتا ہون
چیونٹی نے کہا ہان سلیمان نے کہا کہ پہر تو نے کسواسطے انکو میرے ظلم سے ڈرایا اور کہا انکو کہ اپنی سوراخونمین چلی جاؤ چیونٹی نے کہا کہ مجھکو اس امر کا خوف ہوا کہ تیری زینت کو دیکھکر وہ فتنہ مین
پڑ جائین اور خدا کی غیر کی عبادت کرنے لگین بسبب اپنی اُس زینت کے اور جدسی چیونٹی نے کہا کہ اے سلیمان تو بڑا ہی یا باپ تیرا فرمایا کہ باپ میرا داؤد بڑا ہی چیونٹی نے کہا کہ پہر کسواسطی تیری
نام کے حرفونمین ایک حرف زیادہ ہے تیری باپ کے نام کے حرفون سے سلیمان نے فرمایا کہ اسکا مجھکو علم نہین ہے چیونٹی نے کہا کہ اسواسطی کہ باپ تیری داؤد نے اپنی زخم کی دوا جود و کیا تہا
اسلئی نام اُسکا داؤد ہوا تہا بعضے حرفون کی امید مین تخفیف ہو گئی ہی اور چیونٹی نے پوچھا کہ تو جانتا ہی کہ ہوا کو تیری حکم مین کسواسطی کیا ہی فرمایا کہ مین نہین جانتا کہا کہ اگر
تیری حکم مین تمام مملکت کی جاتی جیسی ہوا تیری حکم مین کی گئی ہی تو زوال مملکت کا تجھسے مثل زوال ہوا کے ہو جاتا پس اُسوقت خندہ کیا سلیمان نے اُسکی قول سے اور وہ حضرت
سلیمان چیونٹی کی باتین سنکر طرف مناجات کی متوجہ ہوے وَقَالَ اور کہا کہ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اے پروردگار میرے الہام کر تو مجھکو اَنْ اَشْکُرَ یہ کہ شکر کرون مین نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اُس نعمت تیری کا جو کہ انعام کی ہی تو نے اوپر میرے اپنی فضل و کرم سے کہ نبوت مجھکو عطا کی ہی اور زبان حیوانونکی مجھکو تعلیم کی ہی کہ انکی گفتگو کو مین سمجھتا ہون اور
بادشاہی تمام دنیا کی مجھکو بخشی ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور انعام کیا ہی تو نے اوپر والدین میری کہ میرے باپ کو نبوت دی ہے اور لوہا اُسپر نرم کیا ہی اور بادشاہی اُسکو عطا کی ہی اور میری
مان کو پیغمبر کی زوجہ کیا ہے وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا اور الہام کر تو مجھکو یہ کہ عمل کرون مین نیک تَرْضٰىهُ پسند کرے تو اُسکو منقول ہی کہ حضرت سلیمان باوجود اُس بادشاہی
اور مرتبہ نبوت کے کمبل کو اپنی ہاتہہ گردن سے باندہ کر ساری رات خوف خدا سی کہڑی ہو رویا کرتی تہے اور ہر روز روزہ رکہتی تہے اور دن کو زنبیل بُنا کرتے تہے اور شام کو اُسکو
چادر سے پوشیدہ کرکے بازار مین جاتی تہی اور اُس زنبیل کی نان جو خرید کرکے شہر کے باہر چلی جاتی تہی اور کوئی مسکین ملتا تہا تو اُسکی ہمراہ بیٹھکر روزہ کو افطار کرتی تہی اور اُسکو
بہی کہلاتی تہی اور کہتی تہی کہ مسکین ہون اور مسکین کے پاس بیٹھتا ہون اور کہا کہ اے پروردگار میرے وَاَدْخِلْنِیْ اور داخل کر تو مجھکو بِرَحْمَتِكَ ساتھ مہربانی
اپنی کے فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ درمیان بندون اپنی صالحین کے بہشت برین مین یعنی مجھکو بہشتیونمین سے کر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ مراد سلیمان کی بندگان
صالحین سے ابراہیم اور اسمعیل و اسحاق و یعقوب وغیرہ ہین جو کہ انسی پہلی گزری ہین یعنی مجھکو انکی گروہ مین شمار کر اور انکی ساتھ میرا حشر کر اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ سلیمان کے پاس اسم اعظم تہا جو کچھ کہ اُسکی وسیلہ سی سوال کرتا تہا دیا جاتا تہا اور دعا اُسکی قبول ہوتی تہی اور اگر چہ کل دن وہ موجود ہوتا تو ہمارے طرف اُسکو
احتیاج ہوتی اور کہتی ہین کہ حضرت سلیمان کسی سفر مین ایک صحرا پر گزری کہ ہوا اُسکی بہت خوش تہی اور درخت سبز کثرت سے تہی اُس صحرا مین اُتری اور نماز کا وقت آیا تو حضرت سلیمان نے
چاہا کہ وضو کرین پانی موجود نہ تہا اور رہنما پانی کا لشکر مین ہدہد ہوتا تہا اُسکو طلب کیا وہ نہ ملا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ہدہد پانیکو زمین مین ایسا دیکھتا ہی جیسے کہ شیشہ مین
پانی دکہلائی دیتا ہی پس جسجگہ زمین کے اندر پانی ہوتا تہا ہدہد اُسکو بتلا دیتا تہا اور ایکمرتبہ ابو حنیفہ حضرت صادق علیہ السلام پاس بیٹھا تہا اور اُسی سبب ہدہد کی طلب کرنیکا
پوچھا کہ سلیمان نے اُسکو کیون تلاش کیا تہا فرمایا اسواسطے کہ وضع آب کا نشان دیوی اسواسطے کہ وہ پانیکو زمین مین ایسا دیکھتا ہے جیسے کہ تم روغن کو شیشہ مین دیکہتی ہو
ابو حنیفہ نے یہ سنکر اپنی یارون کی طرف منہ کیا اور ہنسا فرمایا امام علیہ السلام نے کہ تو کیون ہنسا کہا کہ مینے فتح پائی کہ تمکو الزام دیا حضرت نے پوچھا کہ کیونکر کہا کہ جو کوئی اتنی دور کا
پانی زمین مین دیکھتا ہی وہ دام کو زمین کے اوپر کیا نہین دیکھ سکتا ہی یہانتک کے گرفتار ہو جاتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قضا آتی ہی تو بینا اندہا ہو جاتا ہی اور ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ سلیمان کا دستور تہا کہ جسوقت وہ کرسی پر بیٹھتے تہی تو تمام پرندے جو کہ انکی ہمراہ تہی کرسی پر اور فرش پر اپنی پرون سے سایہ کیا کرتے تہے کہ کسی پر دہوپ
نہ پڑی اور ہدہد ان پرندونمین سے غائب تہا اور ہدہد کی جگہ جو خالی تہی اُسمین سے حضرت سلیمان کی گود مین دہوپ آئی اور سر کو اٹہا کر دیکہا تو ہدہد کو اُن پرندونمین نہ پایا
اُسکی تلاش کی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ اور ڈہونڈہا پرندونکو اور ہدہد کو اُنمین نہ پایا فَقَالَ پس کہا سلیمان نے کہ مَالِیَ کیا ہے واسطی
میری درمیان ان پرندون کے کہ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ نہین دیکھتا ہون مین ہدہد کو کیا نظر میری اُسپر نہین پڑتی ہے اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ کیا ہی وہ غائب ہونیوالونمین سے

یہ ام منقطعہ ہے یعنے بلکہ گیا وہ غایب ہونیوالو مین سے ہے اِس مجمع مین سے پس معلوم ہوا کہ وہ یہان نہین ہے لَاُعَذِّبَنَّهٗ قسم خدا کی البتہ عذاب کرونگا مین اُسکو
واسطے تادیب اور مصلحت انتظام کی عَذَابًا عذاب کرنا شَدِیْدًا سخت کہ اُسکی پرونکو اُکہاڑ ڈالونگا اور اُسکی پر نوچکر دہوپ مین اُسکو ڈالدونگا اور یا درمیان اُسکی
اور اُسکی جوڑیکی جدائی ڈالدونگا اور یا اُسکو پنجری مین بند کردونگا اور لاعذبن جواب ہے قسم محذوف کا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗ یا البتہ ذبح کرونگا مین اُسکو
واسطے عبرت اور نصیحت اور پرندونکے اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ اور ابن کثیر نے لیاتیننی دونونسے پڑہا ہے یعنے یا لاوے وہ ہدہد میرے پاس بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ حجت ظاہر اور
دلیل روشن کہ کس سبب سے وہ غائب تہا تاکہ اُسکی غایب ہونیکا عذر معقول ہو فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ عاصم نے مکث بفتح کاف پڑہا ہے اور باقیون نے بضم کاف یعنی پس
دیر کی ہدہد نے کہ نہ بعید تہی اور غیر بعید صفت ہے ظرف محذوف کے اور تقدیر اُسکی وقتا غیر بعید ہے اور یا مکثا غیر بعید ہے کہ صفت مصدر محذوف کی ہے یعنی ہدہد نے بہت دیر دور اور
دراز نہ کی بلکہ جلدی آگیا حضرت سلیمان کے خوف سے اور منقول ہے کہ ہدہد نے جسوقت اپنی جگہہ سے پرواز کی تو ہوا مین راست اور چپ کے جانب دیکہا ناگاہ بلقیس کا باغ اُسکو نظر
آیا ایک ہدہد کی پاس پہنچا کہ وہ سبا کیطرف سے آتا تہا اُس نے پوچہا کہ تو کہانسے آتا ہی کہا کہ مین شام اور یمن سے آتا ہون اور سلیمان بن داود کی ہدہد ہون اُسنی کہا کہ سلیمان کون
ہے اُسنی کہا کہ بادشاہ ہے آدمیون اور جنون اور پرندون اور چوپاؤنکا اور تو کہانسے آتا ہی کہا کہ مین اسی ولایت کا رہنی والا ہون اُس ہدہد نے پوچہا کہ بادشاہ اِس ولایت کا
کون ہے کہا کہ ایک عورت ہے اور نام اُسکا بلقیس ہے اور بڑا ملک اُسکی تصرف مین ہے اور بارہ ہزار اُسکی سردار ہین اور ہر سردار کی ہمراہ ایک لاکہہ سوار ہین اگر تو چاہتا ہے تو آ اور
اُسکی ملک کو دیکہہ کہا کہ سلیمان سے ڈرتا ہون اگر وہ مجہکو طلب کرین اور مین وہان نہ پاؤن اور پہر مجہکو عذاب کرین اُسنے کہا کہ مناسب ہے کہ اِس ولایت کی خبر اُسکو کرو وہ
سُنکر بہت خوش ہوگا یہ ہدہد اُس ہدہد کے ہمراہ بلقیس کے شہر مین گیا اور اُس ہدہد نے اُسکو بلقیس کا لشکر اور شان و شوکت اُسکی سرکار کی سب دکہلائی جب اُسنے وہان کی
خوب سیر کر لی تو وہان سے اُلٹا پہرا اور حضرت سلیمان نے کرگس کو حکم دیا تہا کہ تو پرواز کرکے ہدہد کو تلاش کر اُسنے ہدہد کی تلاش مین پرواز کی اور بعد اُسکی
عقاب کہ بادشاہ پرندونکا ہے اُسکو حکم دیا کہ تو بہی جا اور ہدہد کو ڈہونڈکر لا وہ وہان سے اُڑا اور پرواز کرتا ہوا چلا جاتا تہا کہ ناگاہ ہدہد کو اُسنے دیکہا کہ سبا کی جانب سے
آتا ہے اور اُسکا ارادہ کیا کہ جنگل مین اُسکو پکڑکر عذاب کرے ہدہد نے پناہ چاہی عقاب نے کہا کہ وای تجہپر سلیمان نے قسم کہائی ہے کہ تجہکو بہت عذاب کرے یا مار ڈالے یا
کوئی حجت پیش کر عذر کیواسطے کہا کہ کچہہ خوف نہین مین حجت قوی رکہتا ہون عقاب اُسکی آگے ہوا اور اُسکو اپنے پیچہے کرکے پرواز کرتا ہوا سلیمان کی پاس آیا اور کہا کہ یا نبی اللہ
ہدہد کو لایا ہون سلیمان نے فرمایا کہ اُسکو حاضر کر عقاب اُسکو گہسیٹتا ہوا سلیمان کے آگے لایا بہت ذلت اور خواری سے سلیمان نے اُسکا سر پکڑکر اپنی طرف کو کہینچا اور
غصہ سے کہا کہ آج تجہکو ایسا عذاب کرون کہ سب لشکر کو عبرت ہووے ہدہد نے کہا کہ یا نبی اللہ یاد کر تو حضور کو کہ تجہکو خدا کے سامنے کہڑا کرین یہ سُنکر سلیمان کا رنگ زرد ہوا
اور اُسکو چہوڑکر پوچہا کہ تو کہان غائب تہا فَقَالَ پس کہا ہدہد نے اَحَطْتُّ مطلع ہوا ہون مین بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ساتہہ اُس چیز کی کہ نہین خبر رکہتا تہا تو ساتہہ اُسکی یعنی تمام حالات
شہر سبا کی اور کیفیت اُسکی دریافت کرکے مین آیا ہون وَجِئْتُكَ اور لایا ہون مین تیری پاس مِنْ سَبَاٍ شہر سبا سے اور سبا کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے بفتح ہمزہ
پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر ہمزہ پڑہا ہے یعنے مین شہر سبا سے لیکر آیا ہون بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ خبر راست یقینی کہ جسمین کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین ہے کہ ایک ہدہد سے وہان کا
حال سُنکر خود گیا تہا اور حضرت سلیمان سے وہانکا حال بیان کیا سلیمان نے پوچہا کہ بادشاہ وہان کون ہے اور دین وہانکے لوگونکا کیا ہے اور کس چیز کی اُنکو رغبت ہے
ہدہد نے کہا کہ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تحقیق مینے پایا ہے ایک عورت کو کہ بلقیس جسکا نام ہے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہے اُن لوگونکی یعنی سبا کی باشندون کی
اور اُس ولایت کی وَاُوْتِيَتْ اور دی گئی ہے وہ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جو بادشاہون کو درکار ہوتی ہے مال اور لشکر اور ملک اور وہ بیٹی شراحیل بن
مالک بن ریان کی ہے وَلَهَا اور واسطے اُسکی عَرْشٌ عَظِيْمٌ ایک تخت ہے بڑا بہ نسبت اور بادشاہونکے کہتے ہین کہ تخت بلقیس کا تیس گز طول اور عرض مین تہا
اور اونچا ہی تیس گز تہا اور بعضی روایتمین طول و عرض اُسکا اسی گز مذکور ہے اور کہتی ہین کہ سونے اور چاندی سے اُسکو بنایا تہا اور جواہر اُسمین جڑے ہوئے تہے
یاقوت اور زمرد اور کہتی ہین کہ اُسپر ستاخانہ بنے ہوئے تہے اور ہر خانہ پر موتی لٹکتا تہا اور چار اُسکی پائے تہے ایک یاقوت سرخ کا اور ایک یاقوت زرد کا اور ایک زمرد
سبز کا اور ایک موتی سفید کا اور کہتی ہین کہ اُسکی بادشاہی کی نسبت وہ بڑا تہا کہ حضرت سلیمان ع کے تخت کے برابر تہا اور بادشاہی سلیمان کی بڑی تہی
اور بعد اُسکی ہدہد نے کہا کہ وَجَدْتُّهَا پایا ہے مینے اُس بلقیس کو وَقَوْمَهَا اور قوم اُسکی کو کہ گمراہی اور جہالت کی راہ سے يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتی ہین وہ
واسطے آفتاب کے اور اُسکی پرستش کرتی ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کی وَزَيَّنَ اور آراستہ کیا ہی لَهُمُ الشَّيْطٰنُ واسطے اُنکی شیطان نے اَعْمَالَهُمْ عمال اُنکی کو
کہ وہ ہے اعمال بد یعنی سجدہ کرنا آفتاب کا اور پرستش کرنی اُسکی اُنکی نظرون مین اچہی معلوم ہوتی ہے فَصَدَّهُمْ پس باز رکہا ہے اُنکو شیطان نے عَنِ السَّبِيْلِ راہ حق سے

فہم لا یہتدون پس وہ نہین ہدایت پاتی ہین راہ رست کیطرف اور باز رکہا ہے اونکو شیطان نے اور نہین جاننے دیتا ہی حق کیطرف الا یسجدوا واسطی اسکی کہ نہ
سجدہ کرین وہ واسطی خدا کے اور اصل مین یہہ لان لا یسجدوا ہے اور یا یہہ کہ زین لہم ان لا یسجدوا ہی یعنے آراستہ کیا ہی شیطان نے یہہ واسطی اونکی کہ نہ سجدہ کرین
اور یا تقدیر اوسکی لا یہتدون الی ان یسجدوا ہی یعنے نہین ہدایت پاتے ہین وہ طرف اسکی کہ سجدہ کرین وہ اور کسائی اور یعقوب نے الا کو مخفف پڑہا ہی حرف تنبیہ کا اور یا
اسمین واسطی ندا کی ہے اور منادا اوسکا محذوف ہی اور تقدیر اوسکی الا یا قوم اسجدوا ہی یعنی خبردار ای قوم سجدہ کرو تم اور اس صورت مین لا یہتدون پر وقف ہوگا اور الا یسجدوا
سے نیا کلام شروع ہوگا حاصل یہہ ہے پہلے مذہب کے موافق کہ شیطان نے باز رکہا ہی اونکو راہ حق سے واسطی اسکے کہ نہ سجدہ کرین وہ واسطی خدا کے اللّٰہ الذی وہ خدا کہ اپنی قدرت
کاملہ سے یخرج الخبا باہر نکالتا ہی پوشیدہ کو کہ فی السموٰت بیچ آسمانوں کے ہے والارض اور زمین کے یعنے قطرے باران کہ درمیان ابر کے پنہان ہین اور بوٹیان کہ زمین
مین پوشیدہ ہین اونکو ظاہر کرتا ہی ویعلم ما تخفون اور جانتا ہی اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکہتے ہو تم دلون مین وما تعلنون اور جو کچہہ کہ ظاہر کرتے ہو تم زبانون سے اور بعضے
ان دونو کو غائب کے صیغہ سے پڑہتے ہین اللّٰہ لا الٰہ الا ہو خدا برحق ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکی رب العرش العظیم پروردگار اور پیدا کرنیوالا عرش بزرگ کا ہے
جو کرسی کو گہیرے ہوے ہی اور کرسی آسمانونکو گہیرے ہوے ہی اور زمین اور دریا ہی اوسکے بیچ مین ہے اس صورت مین عرش کسقدر بڑا ہوگا اور پوشیدہ ہونا ملک بلقیس کا حضرت
سلیمان پر باوجود تہوڑے فاصلہ تین منزل کا تہا واسطی مصلحت کے تہا کہ خدا تعالی نے سلیمان پر پوشیدہ رکہا جیسے مکان یوسف کا یعقوب پر پوشیدہ رہا اور جستجو ہدہد کی بالہام
الہی یہہ سب حالات سلیمان سے بیان کئے تو قال کہا سلیمان نے کہ سننظر قریب ہے کہ نظر کرین ہم اور دیکہین ہم تیری سخن کو کہ اصدقت کیا سچ کہا تو نے ام کنت
من الکاذبین یا ہی تو جہوٹ کہنے والون مین سے اور اب تو پانی کی خبر دے کہ لشکر پیاسا ہے اور وضو کے واسطی پانی نہین ہے ہدہد نے پانی کی جگہہ بتلائی وہان کنوان کہودا گیا اور
لوگون نے وہان سے پانی لیا اور بعد اوسکے حضرت سلیمان نے بلقیس کو نامہ لکہا اس طرح کہ یہہ نامہ ہے بندۂ خدا سلیمان بن داؤد کی جانب سے طرف بلقیس ملکہ سبا کی بسم اللہ الرحمن الرحیم
اما بعد فلا تعلوا علی واتونی مسلمین والسلام علی من اتبع الہدی یعنی شروع کرتا ہون ساتہہ نام خدا بہت بخشنے والے بہت مہربان کے لیکن بعد حمد پروردگار عالمین کے پس چاہیے کہ سرکشی نکرو تم
اوپر میرے اور آؤ تم میرے پاس مسلمان ہوتے ہوئے فرمانبرداری کرنیوالے ہوکر اور سلام ہو اوپر اوس شخص کے کہ پیروی کرے راہ رست کی اور جسوقت نامہ لکہہ لیا تو مشک سے اوسپر مہر کی اور اپنی نقش نگین سے
اوسکو منقش کیا اور کہتی ہین کہ سلیمان نے ہدہد کو بلاکر کہا کہ تو قاصد میرا ہے تجہکو خلعت چاہیے پس نہلایا اوسکے بدن پر پہیرا وہ بدن اوسکا رنگ برنگ ہوگیا اور اوسکے سر پر تاج تہا کہ
تو یہہ تاج اوسکے سر پر ظاہر ہوگیا اور بعد اسکے ہدہد سے فرمایا کہ اذہب بکتابی ہذا لیجا تو نوشتہ میرا یہہ فالقہ الیہم پس ڈالدے تو یہہ نوشتہ کو طرف لوگونکے یعنے یہہ نامہ میرا اونکی پاس پہونچا
ثم تول عنہم پہر منہہ پہیرلے تو اونسے یعنے جسوقت میرا خط تو اونپر ڈالدے تو ایکطرف کو ہوجا اور اونکی طرف متوجہ رہ فانظر ماذا یرجعون پس دیکہہ تو کہ کیا رجوع کرتے ہین وہ یعنی تو دیکہہ
اس خط کی جواب مین کس امر کیطرف وہ رجوع کرتے ہین اور کیا جواب اسکا دیتے ہین اور رای اونکی کس امر پر قرار پاتی ہے ہدہد نے وہ نامہ حضرت سلیمان سے لیا اور بسرعت تمام
اوسنی طرف سبا کی پرواز کیا ایک ہدہد اسکو راہ مین ملا اوسنی اسکو مزین دیکہکر پوچہا کہ یہہ زینت تجہکو کہانسے حاصل ہوئی کہا کہ مین سول خدا کا رسول ہون یہہ خلعت اوسکا ہے
اور تاج اوسکا میرے سر پر ہی اور نامہ اوسکا میری چونچ مین ہے کہ جسپر مہر اوسکی منقش ہے اور مہر خدا کی ہر دل مین ہے اور وہان سے پرواز کرکے بلقیس کے پاس پہونچا مارب مین کہ تین میل صنعا
دار السلطنت یمن سے ہی پہونچا اور ایک مجمع مین کہ بلقیس تخت پر بیٹہی تہی اور ارکان دولت حاضر تہے اوسکے تخت کے نیچے جاکر پرواز کرنے لگا اور سب آدمی اوسکو دیکہتے تہے ایکدم تبہی وہ
نامہ اوسنی تخت پر ڈالدیا اور مشہور یہہ ہے کہ بلقیس مکان خلوت مین تہی اور دروازہ اوسکا بند کرکے کنجی اپنے سرہانے رکہہ لیتی تہی اور خواب قیلولہ مین مشغول تہی ہدہد نے
وہ نامہ روزن میں سے داخل ہوکر بلقیس کے سینہ پر ڈالدیا بلقیس خواب سے چونک کر اوٹہی اور نامہ کو اوٹہایا اور کہتی ہین کہ بلقیس پڑہی لکہی تہی اور زبان عبری کو جانتی تہی جسوقت
نامہ کو کہولکر پڑہا اور حال ہدہد کا ملاحظہ کیا تو نامہ کو دیکہا اور جانا کہ یہہ نامہ ایسے بادشاہ کا ہی کہ وہ مجہسے بہت بڑا ہی اور ملک اوسکا میرے ملک سے زیادہ ہی اور اعلی کہ جسکا
کہ پرندہ فرمانبردار ہو قاصد ہی مین البتہ وہ بادشاہ عظیم الشان اور بلند مکان ہے نامہ کو پڑہکر بلقیس کانپنے لگی اور ڈری اور حکم دیا کہ ارکان دولت اور
اشراف سلطنت حاضر ہون جب وہ حاضر ہوئے تو نامہ کو ہاتہہ مین لیکر اونکی طرف متوجہ ہوئی اور قالت یا ایہا الملؤا کہا کہ ای گروہ اشراف کی انی القی
الی تحقیق کہ ڈالا گیا ہی طرف میری کتاب کریم نوشتہ بزرگوار اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بسبب بزرگی نامہ کے کہ مہر نامہ پر تہا کریم کہا اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ بزرگی
نامہ کی اوسکی مہر کرنے سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بزرگی نامہ کی اس اعتبار سے تہی کہ وہ ملک کی طمع مین نہ تہا بلکہ اوسمین طلب تہی طرف مالک الملک کے کہ جسکو چاہتا ہے بادشاہ کرتا ہے
اور جس سے چاہتا ہی بادشاہی کو چہین لیتا ہے اور کہتے ہین کہ بلقیس نے سنا تہا کہ سلیمان بادشاہ دیو اور جنون اور پرند اور چرند کا ہی اس سبب سے اوسنے نامہ کو کریم کہا غرض یہہ ہے کہ
ارکان دولت نے یہہ کلام سنکر بلقیس سے کہا کہ یہہ نامہ کسکے پاس سے آیا ہے اور مضمون اوسکا کیا ہے کہا کہ انہ تحقیق وہ نامہ

مِنْ سُلَيْمَانَ سلیمان کی طرف سی ہے کہ بادشاہ تمام عالم کا ہے وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ نامہ شامل ہے اس امر پر کہ اوسکے اول مین یہہ لکھا ہے کہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا بہت بخشنے والے بہت مہربان کے اپنی بندون پر اور دوسرا امر اوسمین اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ
یہہ کہ نہ بلند کرو تم اوپر میرے اور نہ سرکشی اور تکبر کرو تم مجہپر اور اپنے تئین مجہسے برتر نہ جانو وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ اور آؤ تم میرے پاس اسلام کو قبول کرنیوالے فرمانبردار ہوکر اور
مجمع البیان مین لکہا ہی کہ پہلے سب سے کتابت پر بسم اللہ سلیمان علیہ السلام نے لکہی ہے اور جسوقت قوم بلقیس کے نامہ کے مضمون سی مطلع ہوئی اور دیکہا کہ باوجود
اختصار الفاظ کے معانی کثیرہ پر دلالت کرتا ہے تو پریشان حال اور سراسیمہ ہوے ہو اسلئے کہ وہ نامہ باوجود اختصار کے دلالت کرتا تہا مقصود پر کہ شامل تہا بسم اللہ کو کہ دلالت
کرتی ہے وہ ذات صانع عالم پر اور اوسکی صفات پر اور انکار ہے اوسمین بلندی اور تکبر سے کہ وہ اصل سب بد خلقی کی ہے اور حکم ہے اوسمین اسلام لانیکا کہ جامع ہے جمیع فضیلتونکو
جب یہہ معلوم اونہون نے دیکہے گہبرائے اور بلقیس نے مقام مشورہ مین اونسے قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا کہا کہ اے گروہ اشراف کے اور وہ تین سو تیرہ تہے اور مشیر بہی وہ ہی تہے اوسی کہا
کہ اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ حکم دو تم مجہکو بیچ امر میرے اور جو بات کہ نیک ہو وہ کہو کہ مَا كُنْتُ نہ تہی مین کبہی قَاطِعَةً اَمْرًا قطع کرنیوالی کسی کام کو اور کسی امر کا مینے فیصلہ نہین کیا ہے
حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ یہانتک کہ حاضر ہوتے ہو تم بہی اور تمہارے بے مشورہ مینے کوئی کام نہین کیا ہے قَالُوْا کہا اونہون نے جواب مین کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ہم صاحبان قوت مین اور ہم بہت
آدمی ہین اور ہتیار کثرت سے ہم درست رکہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نکلیگا قائم علیہ السلام مگر صاحبان قوت مین اونہین ہین ہونگے صاحبان قوت مگر
دس ہزار اور کہا ارکان سلطنت بلقیس نے کہ ہم وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ اور صاحبان رعب سخت ہین کہ شجاعت مین اور کارزار کرنے مین یکتا ہین اور زور اور کثرت ملک
ہمارے پاس نہایت کو پہونچی ہے وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ اور امر طرف تیری ہے کہ جو رائے تیری ہو وہ عمل مین لائیں فَانْظُرِيْ پس دیکہہ تو کہ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ کیا حکم کرتی ہے تو کہ جنگ کے لئے
تیار ہوتی ہے یا صلح کرتی ہے غرضکہ ہم تیار ہین جو حکم تو دیگی وہ کرین بلقیس نے اونکی عزیمت جو جنگ کرنیکی طرف دیکہی تو اوسکو پسند نکیا اور کہا کہ ہمارے مصلحت جنگ کرنے
کی نہین ہے اسلئے کہ جنگ مین دو احتمال ہین کہ اگر وہ غالب آئے تو ولایت اور مال ہمارا سب تلف ہو جائیگا چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہی کہ قَالَتْ کہا بلقیس نے
اِنَّ الْمُلُوْكَ تحقیق کہ بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً جسوقت کہ داخل ہوتے ہین کسی بستی مین باعتبار قہر اور غلبہ کے تو غصہ مین ہوکر اَفْسَدُوْهَا تباہ کر دیتے ہین اوسکو
اور خراب کر دیتے ہین وَجَعَلُوْۤا اور کر دیتے ہین قہر اور غضب سے اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ عزت دار لوگون اوس بستی کے کو اَذِلَّةً ذلیل اور خوار اور بیقدر اور غارت کرین
اسیر کرین اور قتل کرین وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور ایسا ہی کرتے ہین وہ کہ یہی عادت اونکی ہے اور بعد اوسکے بلقیس نے کہ بڑی دانا تہی تمہید صلح کی شروع کی اور کہا وَاِنِّيْ
مُرْسِلَةٌ اور تحقیق مین بہیجنے والی ہون اِلَيْهِمْ طرف اون کے یعنے طرف سلیمان کے اور اوسکی قوم کے بِهَدِيَّةٍ ہدیہ اور تحفہ کہ مقدمہ صلح کا ہی اور دفع کرنیوالا شر اور فساد کا
فَنٰظِرَةٌ پس دیکہنے والی ہون کہ اوس ہدیہ سے ہم بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ساتہہ کس چیز کے پہرتے ہین بہیجے ہوے تاکہ موافق اوسکے عمل مین لاؤن اور دیکہون مین
کہ وہ پیغمبر ہے یا نہین اگر ہمارا ہدیہ اوسنے قبول کیا تو بادشاہ ہے اگر نہ قبول کریگا تو وہ پیغمبر ہے کہتے ہین کہ پانسو غلامونکو لباس لونڈیونکا پہنایا اور
اونکو زیور اور لباس زنانہ سے آراستہ کیا اور تمام زیور سونے کا اونکو پہنایا اور پانسو لونڈیونکو لباس مردانہ پہنایا اور سبکو گہوڑونپر سوار
کیا اور سب گہوڑونکے زین سنہری تہے اور جڑاؤ کہ جواہر اوسمین ٹانک کر آراستہ کئے تہے اور ایکہزار خشت طلا اور نقرہ کی اور گہوڑے
تازی کہ جنکے زین جڑاؤ تہے اور ایک تاج جڑاؤ کہ جسمین موتی اور یاقوت جڑے ہوے تہے اور مشک اور عنبر اور حقہ مروارید ناسفتہ کا یہہ سب سلیمان کے
بہیجنے کے مقرر کیا اور نامہ لکہا اس مضمونکا کہ اگر تو پیغمبر ہے تو فرق کر درمیان انکے کہ انمین غلام کون ہے اور لونڈی کون ہے اور کہہ کہ اس
حقہ مین کیا ہے اور دُر ناسفتہ مین سوراخ کرے وہ شخص کہ نہ آدمی ہو اور نہ جن ہو اور منذر بن عمرو کو اور ایک آدمی اپنی قوم مین سے اوسکے ہمراہ کر
روانہ کیا اور کہا کہ اے منذر تو خوب احتیاط کرنا کہ اگر تجہکو غضب کی چشم سے دیکہے تو اوس سے نہ ڈرنا کہ وہ بادشاہ ہی اور ہم اوسکے اوپر غالب ہونگے
اور اگر تازہ روئی اور خوشخوئی سے تجہسے کلام کرے تو جاننا کہ وہ پیغمبر ہے اور اوسکے کلام کو خوب سن اور جواب نامہ کا لا اور دلیل دوسری نبوت
کی وہ ہے کہ درمیان لونڈیون اور غلامون کے فرق کرے اور گوہر ناسفتہ کو سوراخ کرے اور خوب اوسکو سمجہا کر روانہ کیا اور ہدہد اونکے پہنچنے سے پہلے سلیمان
کے پاس آیا اور سلیمان کو سب حال سے مطلع کیا سلیمانؑ نے حکم دیا کہ دیو دیوانگاہ کو چاندی اور سونے سے آراستہ کرین اور ایک میدان کہ سات فرسخ اوسکا طول تہا
اوسمین چاندی اور سونے کی اینٹونکا فرش کروا دیا اور ایک فرش کہ جڑاؤ تہا موتی اور یاقوت سے اور قسم قسم کے جواہر اوس پر بچہا دیا اور دیوونکو حکم دیا کہ وہ دریا مین گہوڑے تہے
کہ بہتر اونسے نہ تہی باہر نکال کر لائے اور پائے تخت لاکر حاضر کئے اور سب کے اوپر جڑاؤ زین رکہے اور منذر کے پہونچنے کے روز اونکو میدان کے اطراف اور جانبین مین کہڑا کیا

اور حکم کیا کہ سب آدمی اور دیو اور پریان اور چرندے اور درندے اور پرندے حاضر ہوون سب حاضر ہوئے اور پرندون نے ہوا مین پر سے پر ملا کر صف باندہی اور مثل چہت کی ہو گئے اور
تخت حضرت سلیمان کا درمیان میدان کی لا کر رکہا اور چار ہزار کرسی طلائی اور نقرئی راست اور چپ تخت کے رکہی اور علماء اور اشراف کو اُن کرسیون پر بٹہایا اور لشکریون
نے ترتیب سے صفین باندہین اسطرح سے کہ سب سے آگے کئی فرسخ تو آدمی کہڑے ہوے اور بعد انکے دیو کئی فرسخ تک کہڑے ہوے اور پیچہے انکے کئی فرسخ درندے اور پیچہے انکے کئی فرسخ
چرندے کہڑے ہوے کہ آجتک چشم فلک نے ایسی مجلس نہ دیکہی ہوگی اس تکلف اور خوبی کے ساتہ اور جسوقت بلقیس کے آدمی میدان کے کنارہ پر پہنچے تو گہوڑونکو دیکہا کہ
چاندی اور سونے کی اینٹون پر کہڑے ہین اور اُن اینٹون پر لید اور پیشاب کرتے ہین اور جسوقت وہان سے آگے بڑہے تو درندونکو دیکہا کہ سونے اور چاندی کی اینٹون پر کہڑے ہین
اُنسے ڈرے موکلون نے کہا کہ اندیشہ مت کرو یہ بحکم سلیمان کے کسیکو آزار نہین پہونچا سکتے ہین اور جسوقت دیوونکے پاس پہنچے تو انکی ہیبتناک صورتین دیکہکر ڈرے اور بہت خوف
انکو ہوا موکلون نے انکو تسلی دیکر آگے کو روانہ کیا اور جسوقت شوکت اور دبدبہ سلیمان کی سرکار کا دیکہا تو انکے ہوش جاتے رہے اور جو تحفہ کہ اپنے ہمراہ لائے تہے اُس سے
بہت نادم اور پشیمان ہوے اور نہایت شرمندہ ہوے آخرالامر پاے تخت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہونچے اور سر اپنے نیچے کر کے کہڑے ہوے حضرت سلیمان نے تازہ روئی سے
تبسم کیا اور منذر کا حال پوچہا اور طرح طرح کی شفقت اور مہربانی اُسپر کی منذر نے نامہ بلقیس کا نکالا اور اُسکو بوسہ دیکر سلیمان کو دیا حضرت سلیمان نے نامہ کے پڑہنے سے پہلے جبرئیل
کے خبر دینے کے سبب سے فرمایا کہ حقہ کو لاؤ کہ اسمین دُرِ ناسفتہ ہین اور منذر نے کہا ہی سلیمان حکم کر کہ اس دُرِ ناسفتہ مین سوراخ کیا جاے حضرت سلیمان نے ارکان دولت کو حکم
کیا کہ اس شخص کو لاؤ کہ اسمین سوراخ کرے دیوون نے کہا کہ یہ کام دیمک کا ہی اُسکو بلایا اور حکم کیا کہ اسمین سوراخ کر دیمک نے بال اپنے منہ مین لیا اور اُسکو موتی مین ڈالدیا
اور اس جانب سے موتی کی اس جانب کو بال منہ مین لیکر نکل گیا اور حضرت سلیمان نے واسطے اُسکے دعا کی خدا تعالے نے روزی اُسکی لکڑی مین مقرر کی اور بعد اُسکے
حکم کیا کہ غلامون اور لونڈیونکو حاضر کرین اور جسوقت وہ حاضر ہوے تہے تو حکم کیا کہ اپنے ہاتہہ اور منہ کو دہوو اور گرد و غبار راہ سے پاک کرو غلامون نے پانی لیکر منہ دہونا
شروع کیا اور لونڈیون نے ایک ہاتہہ مین پانی لیکر دوسرے ہاتہہ مین ڈالا اور بعد اُسکے منہ پر ڈالا اور ایسے ہی غلامون نے پانی ہاتہہ مین لیکر کہنی اور ہاتہہ کی پشت پر ڈالا اور
عورتون نے ہاتہہ کی شکم پر ڈالا اور یہ عادت قدیم سے مردون اور عورتون کی ہی سلیمان نے اس عادت سے درمیان مردون اور عورتونکے فرق کیا اور کہدیا کہ فلانا غلام ہی اور یہ
لونڈی ہی اور کہتے ہین کہ بلقیس نے ہمراہ ہدیون کے ایک عصا بہیجا تہا کہ دونو طرف سے وہ برابر تہا اور بادشاہون سے بلقیس کو وہ میراث مین پہنچا تہا اور بلقیس نے کہلا
بہیجا تہا کہ بتاؤ اسکا سر کونسا ہی اور جڑ کونسی ہی اور کونسا سرا کاٹنے سے پہلے اوپر تہا اور کونسا نیچے تہا اور ایک قدح بہیجا تہا اور کہلا بہیجا تہا کہ اسمین پانی بہرو کہ نہ آسمانسے ہو
وہ پانی اور نہ زمین مین سے ہو حضرت سلیمان نے فرمایا کہ عصا کو ہوا پر پہینکو اُسکی دونو طرفون مین سے جو طرف کے پہلے زمین پر گرے وہ نیچے کی جانب اُسکی ہی اور گہوڑونکو حکم کیا
کہ انکو خوب دوڑاؤ اور جسوقت انکو پسینا آئے تو جو قطرہ کہ انکے بدن سے ٹپکے اُسکو قدح مین لو کہ وہ پانی نہ آسمان سے ہی اور نہ زمین سے پس ایسا ہی کیا کہ عصا کو تو اوپر کو پہینکا جو طرف اُسکی کہ
زمین پر پہلی لگی معلوم ہوا کہ یہ نیچے کیطرف ہے اور قدح کو پسینے کے قطرونسے پُر کیا اور کہا کہ یہ پانی نہ آسمانسے ہے اور نہ زمین سے ہے اور جو کچہہ کہ وہ تحفے اور ہدیے حضرت سلیمان کیواسطے
لائے تہے وہ سلیمان نے قبول نہ کئے اور انکو واپس کر دیا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ اور جسوقت کہ آیا سلیمان کے پاس قاصد بلقیس کا ہدیے لیکر اور وہ
انکو پیش کئے تو قَالَ کہا سلیمان نے از راہ انکار کہ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ کیا مدد کرتے ہو تم میری اپنے مال سے اور حال یہ ہی کہ مال میرا تمام عالم سے زیادہ ہے فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ
پس جو کچہہ کہ دیا ہے مجہکو خدا نے نبوت اور علم اور بادشاہی اور ملک عظیم وہ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بہتر ہی اُس سے کہ دیا ہی تمکو مال اور متاع دنیا کا بَلْ أَنْتُمْ بلکہ تم ہی بِهَدِيَّتِكُمْ
تَفْرَحُونَ ساتہہ ہدیہ اپنے کے خوش ہوتے ہو تم اور ناز کرتے ہو تم اسواسطے کہ نظر تمہاری اسی اندک مال دنیا پر ہی اور یہی تمہارا مقصود ہے اور بعد اُسکے فرمایا کہ ای قاصد بلقیس کے ارْجِعْ إِلَيْهِمْ
پہر جا تو طرف انکی یعنے طرف بلقیس کے اور اُسکی قوم کے اور انسے جاکر کہہ کہ میرے پاس وہ فرمانبردار ہوکر حاضر ہوون کہ غرض میری تم سے مال دنیا کا نہین ہے بلکہ مقصود میرا یہ ہے کہ
دین خدا مین داخل ہوون اور فرمانبرداری میری اختیار کرین اور اگر فرمانبرداری میری نہ قبول کرینگے تو فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ بس البتہ لاوینگے ہم انکے پاس لشکرون کو
نہایت کثرت اور قوت کے ساتہہ کہ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا نہین طاقت مقابلہ کی ہی واسطے انکے ساتہ اُن لشکرون کے وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ اور البتہ باہر نکالدینگے ہم انکو مِنْهَا اُس شہر سے
أَذِلَّةً ذلیل اور خوار کر کے یہ حال واقع ہوا ہے یعنے انکو بیقدر کر کے انکو انکے شہر سے نکالدینگے وَهُمْ صَاغِرُونَ اور وہ خوار ہونیوالے ہونگے کہ انکو ہم قید کرکے لاوینگے اور اپنے
غلام اور لونڈیان انکی آدمیونکو ہم بناوینگے منذر اُلٹا پہر کر بلقیس کے پاس گیا اور تمام احوال بیان کیا بلقیس نے جانا کہ وہ پیغمبر ہے اور اپنے لشکر کے اُمراء کو بلا کر کہا کہ اب کیا صلاح دیتے
ہو سب نے عرض کی کہ جو حکم ہو وہ عمل مین لائین بلقیس نے کہا کہ ہمکو قدرت اور طاقت انکے مقابلہ کی نہین ہے اگر ہم انکے حکم کو نہ مانینگے تو وہ ہم پر غالب آئیگا اور ہمکو بیقدر کرکے سبکو قتل کریگا
اور اسیری مین مبتلا کریگا پس سب نے تابعداری سلیمان کی قبول کی اور بلقیس نے اپنا قاصد سلیمان کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ ہم برغبت دل تمہاری فرمانبردار ہوکر تمہاری بارگاہ

مین حاضر ہوتے ہین اور وہان پہنچکر دریافت کرین کہ وہ کیا دین ہے کہ جسکے طرف تم ہمکو بلاتی ہو تا کہ اسکو ہم قبول کرین اور بعد روانہ کرنے قاصد کے سامان سفر کا تیار کیا اور اپنی تخت کو بلقیس نے
سات خانونکی آخر خانہ مین بند کیا اور نگہبان اوسپر مقرر کئے اور ساتون مکانون کی دروازونکو قفل لگا کر کنجیان انکی اپنی پاس رکہین اور شہر سبا مین اپنا نائب مقرر کرکی
متعین کیا اور اپنا ملک اسکی سپرد کیا اور بارہ ہزار امرا اور تمام لشکر ہمراہ لیکر متوجہ پایہ تخت سلیمان کی ہوئی دیوونکو خبر ہوئی کہ بلقیس آتی ہی انکو اندیشہ ہوا کہ سلیمان
بلقیس کا حسن و جمال اور عقل دیکہیگا تو رغبت اسکی زوجہ بنانیکی کریگا اور وہ سلیمان کو جنونکی اسرار پر مطلع کریگی صلاح یہ ہے کہ اسکی حسن و جمال اور عقل پر طعنہ کرین تا سلیمان
اسکے عیب سے مطلع ہوکر اسکی رغبت نکرین پس بعضے اشراف جن کی سلیمان کے تخت کے آگے آئے اور عرض کی کہ بلقیس مین عقل نہین ہے اور کلام اسکا خوبی سے خالی ہے
اور پاؤن اسکا مثل پاؤن گدہی کے ہی اور انگلیان اسمین نہین ہین سلیمان کو یہ سنکر فکر پیدا ہوئی اور ارادہ کیا کہ پہلے اسکی عقل کی آزمایش کرے اور بعضے
کہتی ہین اپنے اسکو دکہائی قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا کہا کہ ای گروہ بزرگون کی اَیُّکُمْ کون تم مین سے یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا لاتا ہی میرے پاس تخت اس بلقیس کا
قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ پہلے اس سے کہ آئے وہ بلقیس اور قوم اسکی میرے پاس مُسْلِمِیْنَ اسلام قبول کرنیوالے ہوکر اسلئے کہ جس وقت کہ وہ مسلمان ہوگئی تو پہر
اسکے تخت کا لینا جائز اور روا نہوگا مگر اسکی مرضی سے کہ وہ لینیکی اجازت دیوے (اور سلمین حال واقع ہوا ہے) اور جب سلیمان نے بلقیس کے تخت لانیکو کہا کہ کوئی
اسکو حاضر کرے تو یہ سنکر قَالَ عِفْرِیْتٌ کہا ایک دیو سرکش بد ہیبت نے مِّنَ الْجِنِّ جنون مین سے کہ نام اسکا رکوان تہا یا صخر کہ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ مین
لاؤنگا تیری پاس اسکو قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ پہلی اس سے کہ اوٹہے تو مِنْ مَّقَامِكَ جگہ اپنی سے یعنی پہلے اس سے کہ تو اپنی اس مجلس حکومت سے فیصلہ کرکے اوٹہے اس تخت کو
مین تیرے پاس لاکر حاضر کرونگا اور حضرت سلیمان محکمہ مین صبح سے پہر تک بیٹہتے تہے زوال سے پہلے تک اور رکہا اسنے کہ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اور تحقیق مین اوپر اسکی یعنی
اس تخت کے اوٹہانی پر البتہ قوت رکہنیوالا ہون اَمِیْنٌ امانتدار اسکی حفاظت مین کہ اسکی سونے مین اور جواہر مین جو اسمین جڑے ہوئے ہین ہرگز خیانت نکرونگا اور
اسکو بامانت تیرے پاس پہنچا دونگا اور نہ اسمین سے کسی جواہر کو بدلونگا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اس سے بہی زیادہ جلدی آئے قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ
کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکی تہا عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ علم کتاب مین سے کہ پہلی کتابین جو انبیا پر نازل ہوئی تہین اسنے وہ دیکہین اور پڑہین تہین اور اسم اعظم اسکو
یاد تہا اور اس شخص مین بہت اختلاف ہے کہ کون تہا وہ کوئی تو حضرت خضر کو کہتا ہی اور کوئی کہتا ہی کہ وہ فرشتہ تہا اور مشہور اور صحیح قول یہ ہے کہ وہ آصف بن برخیا
ہے کہ وہ وزیر اور خلیفہ اور ولیعہد اور بہانجے حضرت سلیمان کے تہی اور اسم اعظم انکو یاد تہا بتعلیم سلیمان علیہ السلام انہون نے حضرت سلیمان سے کہا کہ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ مین لاؤنگا تیری پاس
اس تخت کو قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ پہلی اس سے کہ پہرے اِلَیْكَ طرف تیرے طَرْفُكَ آنکہہ تیری یعنی کسی چیز کیطرف تو دیکہی اور اوسپر سے تو نگاہ کو نہ اوٹہائے کہ مین تخت کو حاضر کرون سلیمان نے
اجازت دی اور وہ سجدہ مین گرا اور اسم اعظم کو یاد کرکے خدا تعالے سے دعا کی اور تخت سلیمان کی کرسی کے نیچے سے نکلکر موجود ہوا اور اسم اعظم مین اختلاف ہے کہ وہ کیا تہا کوئی تو کہتا ہے
کہ وہ یا حی یا قیوم ہی کہ زبان عبری مین اہیا شراہیا ہے اور کوئی کہتا ہی کہ وہ یا ذوالجلال والاکرام ہے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ یا الہنا واله کل شی الہا واحدا لا اله الا انت ہی اور یا الله الرحمان
ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اسم اعظم کی تہتر حرف ہین اور آصف کے پاس ایک حرف تہا اس اسم کو اسنے یاد کیا پس دہس گئی زمین نیچے کو جو کچہہ کہ درمیان اسکی اور تخت بلقیس کے
تہی اور دونو سرے زمین کے ملگئے ادہر اور ادہر کے اور تخت اسکی پاس موجود ہوگیا اور بعد اسکی زمین پہیلکر پہر اسیطرح کی ہوگئی جیسے کہ پہلی تہی اور نزدیک ہمارے بہتر حرف مین
اسم اعظم کے اور ایک حرف تہتر حروف مین سے نہین ہے وہ نزدیک خدا کے ہے کہ اسکو اپنی واسطے اختیار کیا ہی اور حضرت ہادی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس شخص کے پاس علم کتاب کا تہا وہ آصف بن برخیا
تہا اور سلیمان عاجز نہین تہا اسچیز سے کہ جسکو آصف جانتا تہا لیکن سلیمان نے اس امر کو دوست رکہا کہ اس امر کی امت اسکے آدمی اور جن جانین کہ بعد میرے وہ حجت ہے اور خلیفہ میرا ہے اور یہ جو آصف
کے پاس تہا یہ سلیمان ہی کے علم سے تہا کہ بہ اذن خدا سلیمان نے آصف کو تعلیم کیا تہا تا کہ لوگ آصف کی امامت مین اختلاف نکرین اور اسکو سمجہایا تہا خدا نے جیسا کہ سلیمان کو سمجہایا تہا داؤد کی زندگی
مین تا کہ اسکی نبوت اور امامت بعد داؤد کے جانی جائے اور بعضے کہتی ہین کہ تخت اپنی جگہہ سے زمین مین چلا گیا اور طرفۃ العین مین سلیمان کے تخت کے سامنے زمین مین سے نکلکر موجود ہوگیا اور بعضے
کہتے ہین کہ حق تعالے نے اسجگہہ تخت کو غائب کردیا اور اسجگہہ سلیمان کے پاس موجود کردیا اور کہتی ہین کہ ملائکہ نے طرفۃ العین مین حاضر کردیا تہا اور خلاصۃ المنہج مین لکہا ہے کہ ثعلبی جو کہ علماء اور
مفسرین اہلسنت مین سے ہے بیان کرتا ہی کہ عبد اللہ بن سلام نے جناب رسولخدا صلعم سے پوچہا کہ یا رسولخدا کون شخص تہا کہ جو تخت بلقیس کا شہر سبا سے سلیمان کے پاس لایا تہا فرمایا کہ وہ شخص تہا مگر علی
ابن ابیطالب کہ ساتہ ایک اسم کی اسماء اعظم الہی سے تخت بلقیس کو سلیمان کے پاس حاضر کیا اور اسوقت حضرت رسولخدا نے علی سے کہا کہ ای علی تو پیغمبران سابق کے ہمراہ تہا پوشیدہ اور ہمارے ہمراہ ہی تو
ظاہر مین فَلَمَّا رَاٰهُ پس جسوقت دیکہا اس تخت کو سلیمان نے باین بزرگی اور کلانی مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ٹہرا ہوا اپنے نزدیک تو قَالَ کہا شکر گزاری پروردگار مین کہ ھٰذَا
یہ ٹہرنا تخت بلقیس کا نزدیک میرے طرفۃ العین مین حاضر ہوکر مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ فضل پروردگار میرے سے لِیَبْلُوَنِیْ تا کہ آزمائے وہ مجہکو ءَاَشْكُرُ کیا شکر کرتا ہون مین اسکا

اَمْ اَکْفُرُ یا ناشکری کرتا ہون نہین اوسکی کراتی نفس کو اسمین دخل دون یا شکر کے ادا کرنے مین قصور کرون وَمَنْ شَکَرَ اور جو شخص کہ شکر کرے فَاِنَّمَا پس سوای اسکے نہین
کہ یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ شکر کرتا ہے وہ واسطے نفس اپنے کی کہ موجب زیادتی اور باقی رہنے نعمت کا ہے وَمَنْ کَفَرَ اور جو شخص کہ ناشکری کرے فَاِنَّ رَبِّیْ پس تحقیق کہ پروردگار میرا غَنِیٌّ
بے پرواہ ہے شکر گزاری لوگونکی کہ اوسکو کسیکی شکر گزاری کی احتیاج نہین ہے اور کَرِیْمٌ کرم کرنیوالا ہی باوجود ناشکری کے اور بعد بیان کرنے شکر گزاری خدا کی قَالَ کہا
سلیمان نے اپنی آدمیون سے کہ نَکِّرُوْا بے پہچان کرو تم لَہَا واسطے اوس بلقیس کے ہیئت اور صورت بدلکر عَرْشَہَا تخت اوسکی کو کہ جواہر سبز کی جگہہ جواہر سرخ کرو اور جواہر سرخ کی جگہہ
جواہر زرد اور زرد کی جگہہ سفید نَنْظُرْ تاکہ دیکہین ہم کہ بعد پوچہنے کی اوس تخت سے اَتَہْتَدِیْ کیا راہ پاتی ہے اور پہچانتی ہے بلقیس اوس تخت کو اپنی عقل کی تیزی سی اَمْ تَکُوْنُ
مِنَ الَّذِیْنَ یا ہوتی ہے اون لوگونمین سے کہ لَا یَہْتَدُوْنَ نہین راہ پاتے ہین وہ اور نہین پہچانتے ہین فَلَمَّا جَآءَتْ پس جسوقت آئی بلقیس سلیمان کے پاس اور تخت اپنا آگی اوسکے
رکہا دیکہا قِیْلَ کہا گیا اوس بلقیس سے کہ اَہٰکَذَا عَرْشُکِ کیا ایسا ہی ہے تخت تیرا یعنے واسطے امتحان عقل اوسکے کے کہا کہ کیا تیرا تخت اسیکی مانند ہے قَالَتْ کَاَنَّہٗ ہُوَ
بلقیس نے کہ گویا یہہ تخت وہ ہی تخت ہی اور یقین نہ کیا کہ وہی تخت ہی اور نہ بالکل انکار کیا اسواسطے کہ احتمال کہتا تہا کہ مثل اوس تخت کے ہو اور اوسکا غیر ہو اور شاید وہی ہو
اسلیے کہا کہ گویا کہ وہ ہی ہے اور یہہ اوسکی عقل کی خوبی تہی اور بعد اوسکے بلقیس نے کہا کہ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ اور دیے گئے ہین ہم علم وحدانیت اور کمال قدرت الٰہی
اور سلیمان کے نبوت کی حق ہونے پر مِنْ قَبْلِہَا پہلے اس حالت سے یا پہلے اس معجزہ سے وَکُنَّا مُسْلِمِیْنَ اور ہین ہم اسلام قبول کرنیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے سلیمان کی
حکم کی وَصَدَّہَا اور باز رکہا اوس بلقیس کو خدا نے ایمان کی توفیق دیکر مَا کَانَتْ تَعْبُدُ اوس چیز سے کہ تہی وہ پرستش کرتی اوسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوای
خدا کے یعنی آفتاب کو اِنَّہَا کَانَتْ تحقیق کہ وہ تہی پہلے اس سے مِنْ قَوْمٍ کَافِرِیْنَ قوم کفر کرنیوالون مین کہ آفتاب کی پرستش کرتی تہی اور جسوقت حضرت سلیمان نے
بلقیس کی عقل کا امتحان کرلیا اور اوسکو بہت دانا پایا تو بعد اوسکے ارادہ کیا کہ اوسکے پاؤنکا امتحان کیجے کہ دیو اوسکے پاؤنکو مثل پای خر کہتے ہین اور
کہتے ہین کہ اوسکی پاؤنمین انگلیان نہین ہین حضرت سلیمان نے ایک محل بنوایا شیشہ کا اور صحن اوسکا سفید شیشہ کا بنوایا اور نیچے صحن کے پانی بہرا دیا
اور اوس پانیمین مچہلیان اور دریا کے جانور چہوڑ دیے وہ صحن بالکل ایک تالاب پانی کا معلوم ہوتا تہا اور حکم دیا کہ تخت کو محل کے بیچ مین رکہین اور
تخت پر حضرت سلیمان بیٹہے اور حکم دیا کہ بلقیس کو بلاوین جسوقت بلقیس صحن کے کنارہ پر پہونچی تو قِیْلَ لَہَا ادْخُلِی الصَّرْحَ کہا گیا واسطے اوسکے کہ داخل ہو
تو محل مین فَلَمَّا رَاَتْہُ پس جسوقت دیکہا بلقیس نے اوسکو حَسِبَتْہُ لُجَّۃً گمان کیا اوسکو پانی کہرا ہوا وَکَشَفَتْ اور کہولا اور دور کیا کپڑا عَنْ سَاقَیْہَا دونو
پنڈلیون اپنی سے قَالَ کہا سلیمان نے کہ کپڑا اپنی ٹانگونکی نیچے کو چہوڑ دے اِنَّہٗ تحقیق کہ وہ یعنے جسکو کہ تو پانی گمان کرتی ہے صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ محل ہے یا
صحن ہے سادہ بنا ہوا مِنْ قَوَارِیْرَ شیشون سے اوسنے اپنا دامن نیچے کو چہوڑ دیا اور یہہ آیت دلیل ہے اسپر کہ اگر کوئی کسی عورت کا نکاح کرنا چاہے تو اوسکی
زینت کو دیکہہ سکتا ہے اور جسوقت حضرت سلیمان نے اوسکی پنڈلیونکو دیکہا تو معلوم ہوا اوسکی پنڈلیونپر بال ہین یہہ دیکہکر طبیعت اونکی بہت ناخوش
ہوئی اور اون بالونکے دور کرنیکے علاج مین دیون سے مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ استرے سے مونڈنے چاہئین سلیمان نے کہا کہ اوسمین خوف زخم کے
ہوجانیکا ہے دیوون سے علاج اوسکا دریافت کیا اونہون نے اوسکے واسطے حمام بنایا اور چونا اور ہڑتال سے نورہ تیار کیا اور پہلے اوسے حمام اور نورہ مہیا
اور بلقیس کو حمام مین بہیجا اور نورہ اوسکے ٹانگونپر ملوایا سب بال جاتے رہے اور پہلے اس سے بلقیس نے آفتاب پرستی جو کی تہی اوس سے نادم ہوکر قَالَتْ کہا
اوسنے کہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ای پروردگار میرے تحقیق مینے ظلم کیا تہا نفس اپنے پر اور بعضے کہتے ہین کہ بلقیس نے صحن شیشہ کو پانی گمان کرکے جانا تہا کہ
سلیمان نے مجکو غرق کرنیکو بلایا ہے جب واضح ہو گیا کہ یہہ پانی نہین ہے تو اپنی اوس بدگمانی سے نادم ہوئی اور کہا کہ اے پروردگار میرے تحقیق مینے ظلم
کیا نفس اپنے پر سلیمان کی ساتہہ بدگمانی کرکے وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ اور اسلام لائی مین ہمراہ سلیمان کے یعنے مین ببرکت صحبت اور سعی سلیمان کے ایمان لائی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ع
واسطے خدا پروردگار عالمون کے اور فرمانبرداری احکام خدا کے بدل وجان مین نے اختیار کی پس حضرت سلیمان نے بلقیس سے عقد نکاح کیا اور اوس سے اولاد
پیدا ہوئی اور ملک اوسکا اوسکے سپرد کیا اور دیوون کو حکم کیا اونہون نے تین قلعے اوسکے واسطے تیار کیے زمین یمن مین کہ آدمی کی قدرت سے باہر تہے ایک
تو سلحون تہا اور دوسرا بینون اور تیسرا عمران اور اوسکو اوس ولایت کو روانہ کیا اور ہر مہینے مین سلیمان اوسکی ملاقات کو جاتے تہے اور تین روز اوسکی پاس مقام کرتے تہے
خدا تعالے نے حضرت سلیمان کو بادشاہی عظیم عطا کی کہ ایک پیغمبر ایسا جلیل القدر بہی ہو اور باعتبار دنیا کی اگرچہ خدا کی نزدیک دنیا کی کچہہ قدر نہین ہے لیکن اپنی قدرت کا تماشا دکہلانا
تمام عالم کا اونکو بادشاہ کیا انسان اور جن اور جملہ حیوانات کا اور پہر بہی باوجود اس بادشاہی کے سلیمان کا یہہ حال تہا کہ نان جوین پر قناعت کرتے تہے اور وہ بہی زنبیل بناکر

جڑے ہوئے ہوتے تھے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بنایا کرتے تہے اور ہر روز روزہ رکہتے تھے اور تمام شب ہاتھ گردن سے باندہ کر خوف خدا سے رویا کرتے تہے اور ہمارے
پیغمبر صلعم جو کہ سید المرسلین ہین اونکا یہہ حال تہا کہ کنجیان تمام روئے زمین کی خزانون کی خدا تعالے نے حضرت کو بہیجین حضرت نے قبول نکیا اور مرتبہ کا حضرت کے حال
تہا کہ ایکمرتبہ حضرت اصحاب کے مجمع مین مثل مہتاب کے درمیان ستارون کے جلوہ گر تہے اور فرماتے تہی کہ سلیمان نے اپنی دختر کو کثرت سے جہیز دیا اور اپنے داماد کے واسطے ایک کلاہ بنوائی تہی کہ
سات سو تی جڑے ہوئے تہے اور مکلل بجواہر تہی اور حضرت علی نے یہہ سنا تو حضرت فاطمہ کے روبرو جاکر ذکر کیا کہ آج رسولخدا صلعم نے ایسا فرمایا ہے حضرت فاطمہ زہرا نے یہہ سنا تو اونکے
دلمین یہہ گذرا کہ علی کو یہہ خیال ہوا ہوگا کہ سلیمان نے اپنی دختر کو جہیز دیا اور اپنے داماد کو جڑاؤ تاج دیا اور ہمارے پیغمبر کی دختر کے جہیز آئی اور پیالہ پانی لیکر آئی اور داماد کو
فقر اور فاقہ مین اوقات اپنی بسر کرتا ہے حضرت فاطمہ نے اس امر کو اپنے دلمین پوشیدہ رکہا اور حضرت علی کے روبرو کچہ ذکر نکیا یہانتک کہ وفات پائی حضرت فاطمہ نے
اور بعد وفات فاطمہ زہرا کے حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو خواب مین دیکہا کہ وہ معصومہ بہشت مین تخت پر بیٹہی ہے اور گرد اونکے حورین کثرت سے کہڑی ہین اور روبرو فاطمہ
کے ایک لڑکی موتیونکا اور یاقوت سرخ کا بہرا ہوا طباق ہاتہہ مین لئے ہوئے کہڑی ہے اور آرزو کہتی ہے کہ فاطمہ میری طرف نظر کرے اور مجکو اشارہ کرے تو یہہ جواہر ویسے ہی
نثار کرون حضرت علی نے پوچہا کہ ای دختر رسولخدا یہہ لڑکی جو تیرے سامنے کہڑی ہے یہہ کون ہے حضرت فاطمہ نے کہا کہ ای علی یہہ لڑکی دختر سلیمان کی ہے خدا تعالے نے حکم کیا ہے
کہ خدمت مین فاطمہ دختر خاتم النبیین کے حاضر ہے یہہ عوض ہے اوسکا کہ میرے دلمین گذرا تہا جہیز دختر سلیمان کا اور جب قیامت کا روز ہوگا تو لواء حمد تیرے ہاتہہ مین ہوگا کہ تیرے سر پر وہ مثل تاج کے
ہوگا اور سایہ مین اوسکے سب انبیاء اور اوصیا اور اولیا ہونگے اور یہہ عوض مین اوس تاج کے ہے کہ جو سلیمان نے اپنے داماد کو دیا تہا پس دیکہ کہان ہے وہ مثل اسکے یہہ مرتبہ جناب سیدہ
کا اور اونکی دختر اور داماد کا اور یہہ روایت اہل سنت کی کتابون مین موجود ہے اور بعد قصہ سلیمان کے اللہ تعالے حضرت صالح پیغمبر کا اور قوم ثمود کا قصہ بیان کرتا ہے وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے اِلٰی ثَمُوْدَ طرف ثمود کے اَخَاهُمْ صٰلِحًا بہائی اونکی صالح پیغمبر کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہہ کہ عبادت کرو تم خدا کی اور سوای اوسکے کسیکی
پرستش نکرو فَاِذَا هُمْ پس اوسوقت وہ بعد اس گفتار کے فَرِیْقَانِ دو فرقے ہوگئے مومن اور کافر یَخْتَصِمُوْنَ جہگڑتے تہے آپسمین اور جب کافر گفتگو مین مسلمین سے مغلوب ہوئے
تو حضرت صالح سے اونہونے کہا کہ تو جو ہمکو عذاب سے ڈراتا ہے عذاب کیون نہین لاتا قَالَ کہا صالح نے یٰقَوْمِ ای قوم میرے لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ کسواسطے جلدی کرتے ہو تم
بِالسَّیِّئَةِ ساتہ برائی کے کہ وہ عذاب ہے قَبْلَ الْحَسَنَةِ پہلے نیکی کے کہ وہ توبہ ہے اور اوس توبہ کی تم تاخیر کرتے ہو کہ عذاب تمپر نازل ہووے اور مقصود اونکا عذاب کے طلب کرنے سے
یہہ تہا کہ اگر عذاب نازل ہوگا تو توبہ کر لینگے اور نہین تو اپنے کفر پر مضبوط رہینگے اور حضرت صالح کا امتحان کرتے تہے کہ دیکہین یہہ عذاب کو لاتا ہی یا نہین
اور یہہ سوال اونکا ناقہ کی طلب سے بہی پہلے تہا اور حضرت صالح اونکو کہتے تہی کہ تم عذاب کیون طلب کرتے ہو اور کہتے تہے کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون نہین بخشش
چاہتے ہو تم خدا سے توبہ کرکے اور ایمان کو قبول کرکے عذاب کے نازل ہونے سے پہلے لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کئے جاؤ کہ خدا تمہاری توبہ کو قبول کرے اور عذاب تمپر نازل نہو
قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِکَ کہا اون کافرون نے صالح سے کہ بدفالی پکڑی ہمنے ساتہہ تیرے وَبِمَنْ مَّعَکَ اور ساتہہ اون لوگون کے کہ ہمراہ تیرے ہین کہ تجپر ایمان لائے ہین
اسواسطے کہ جبسے تم آئے ہو قحط رہتا ہے تمہارا آنا ہمپر نامبارک ہے کہ ہمنے بہو کہین اوٹہائین اور آپسمین ہمارے تفرقہ ہوگیا اور ایک دوسرے سے جدا ہوگیا قَالَ
کہا صالح نے کہ طٰٓئِرُکُمْ بدفالی تمہاری اور نحوست عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے کہ اوسنے بسبب کفر تمہارے کے پہونچائی ہے یہہ تمہارے اعمال کی شامت سے خدا
وہ پہونچاتا ہے رحمت ہو یا بلا ہو اور ہمکو اسمین کچہ دخل نہین ہے اور نہ ہمارے آنیکی سبب سے ہے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ بلکہ تم وہ قوم ہو کہ امتحان کئے جاتے ہو یعنی
تمکو آزماتا ہے خیر اور شر اور دولت اور تنگدستی سے اور آسانی اور سختی سے یعنی ان سب امور مین تمہارا آزمانیوالونکا سا کرتا ہے کہ ایام نعمت اور دولت مین شکر کرتے ہو یا
اور ایام سختی مین کہ بسبب تمہارے اعمال کے ہے توبہ کرلیتے ہو یا نہین وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ اور تہے بیچ شہر صالح کے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی اشراف اور بزرگ قوم کے کہ شرار اور ناقہ کے
سالف تہا یُفْسِدُوْنَ کہ فساد اور تباہی کرتے تہی وہ بسبب کفر اور گناہونکے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین حجر کے کہ ولایت اونکی تہی وَلَا یُصْلِحُوْنَ اور نہین درست کرتے
تہے وہ کار اپنے کو کہ ہمیشہ فساد ہی مین رہتے تہے اور سوای کام برے کے اونسے اور کوئی امر سرزد نہین ہوتا تہا اور اونہین نو آدمیون نے ناقہ صالح کو پے کیا تہا
اور جسوقت اون آدمیون نے ناقہ کو پے کیا تو صالح سے وعدہ عذاب کے نازل ہونیکا سنا قَالُوا کہا اونہونے تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ آپسمین قسم کہاؤ
اونہونے یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسطرح کہ اونکی طریقہ مین معتبر تہین اوسطرح اونہونے قسمین کہائین کہ لَنُبَیِّتَنَّهٗ البتہ شبخون مارینگے ہم اوسکو اور اہل کوفہ
نے سوائی عاصم کے پہلے نون کی جگہہ تا پڑہی ہے اور دوسری تا کو ضمہ پڑہا ہے بعد صیغہ متکلم مع الغیر کا صیغہ پڑہا ہے اور فتحہ تا کا یعنی البتہ شبخون مارینگے ہم صالح
وَاَهْلَهٗ اور لوگون اوسکے کو کہ سبکے مار ڈالین ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ پہر البتہ کہینگے ہم اور اہل کوفہ نے سوائی عاصم کے لتقولن تا سے پڑہا ہے یعنی اونکو قتل کرکے

پھر البتہ کہین ہم لِوَلِیِّہٖ واسطے والی اُس شخص کے جو کوئی کہ وارث اُنکا کہ دعویٰ خونکا کری اُس سے اسطرح کہین ہم کہ مَا شَهِدْنَا نہین حاضر تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ
وقت ہلاک ہونے لوگون اُسکے کے اور مہلک مصدر میمی ہو اور ظرف زمان اور مکان سب ہو سکتا ہے اور حفص نے اُسکو بکسر لام پڑھا ہے یعنے ہم اُنکی ماری جانیکی جگہ حاضر
تھے چہ جائیکہ ہمنے مارا ہو اُنکو اور ہمکو اُنکی ہلاک ہونیکی کیا خبر ہے ہم کیا جانین کسنے مارا ہی اُنکو وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور بتحقیق البتہ ہم راست کہنے والون سے
ہین ہمکو اُنکی ہلاک کرنیوالونکی کچھہ خبر نہین ہے وَمَكَرُوْا مَكْرًا اور مکر کیا اُنہونے مکر کرنا کہ اپنے جی مین بہت خوب تدبیر سمجھی وَّمَكَرْنَا مَكْرًا اور جزا مکر کی
دی ہمنے جزا مکر کے دینی کی وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہین اطلاع رکھتے تھے اُس جزا دینے سی ابن عباس سے منقول ہی کہ صالح ایک مسجد رکھتے
تھے غار مین اور شب و روز اُس مسجد مین نماز پڑھتے تھے اور اُن نو آدمیون نے کہا کہ صالح کے وعدہ عذاب مین تین روز باقی ہین ہم اِس بلا کے نازل ہونیسے پہلے
صالح کا کام تمام کرین یہ کہکر اول شب اُس غار مین آئے اور گھات کی جگہ مین بیٹھے تا کہ صالح آئے تو اُسکو مار ڈالین حق تعالیٰ نے فرشتے بھیجے اُنہونے ہر ایک کے سر پر پتھر
ڈالا سب مر گئے اور صالح نے نجات پائی اُنکی مکر سے اور بعضی روایتون مین ہے کہ حکم ہوا کہ اُس غار کے دروازہ کو پتھر سے بند کرو فرشتون نے اُسکو بند کر دیا وہ کفار
وہین گھٹ کر مر گئے اور باقی کے کفار جبرئیل کی چیخ سے مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پس دیکھہ تو کہ کیونکر تھا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام مکر اُنکیکا کہ وہ چھپاتے تھے اور کفر اور
سرکشی کرتے تھے اور صالح کو ایذا دیتے تھے اور ارادہ اسکے ہلاک کرنیکا کرتے تھے اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ تحقیق ہلاک کیا ہمنے اُن نو آدمیونکو غار مین وَقَوْمَهُمْ
اور قوم اُنکیکو اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو جبرئیل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پس وہ ہین گھر اُنکے صالح کے شہر مین کہ خَاوِيَةً خالی ہین یہ حال واقع ہوا یعنی تمام
گھر اُنکی خالی منہدم پڑے ہین بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اسکی کہ ظلم کیا تھا اُنہونے اور حد سی گزر گئے تھے کفر اور عناد مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُسکی کہ
جو کچھہ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا ہی لَاٰيَةً البتہ ایک نشانی قدرت ہماری کی ہی لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اُس قوم کے کہ جانتی ہین اور سمجھتی ہین وے تا کہ
اُس سے نصیحت پکڑین اور تفسیر اہلبیت مین مذکور ہی کہ جنہون نے آل محمد پر ظلم کیا تھا اونکا بھی یہی حال ہوا کہ اُنکی گھرون اور مدفنون کا کوئی اثر باقی
نرہا اور جو کچھہ اُنہونے دنیا مین بعد نبی کے واسطے اپنی بہتری کے اٹھائے وہ طعن اور لعن ہے اور آخرت مین واسطے اُنکے عذاب الیم ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین صالح پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور تھے وہ کہ پرہیز کرتے تھے کفر اور گناہون سی و
بعضے کہتے ہین کہ وقت ہلاک ہونے قوم ثمود کے ہر ایک کے ہاتھ پر ایک زخم پیدا ہوا تھا مثل نخود کے اور روز اول وہ سرخ تھا اور روز دوم زرد تھا اور روز سوم
سیاہ ہوا اور روز چہارم وہ شگافتہ ہوا اور جبرئیل نے چیخ ماری سب مر گئے اور مومنین کہ جنہونے نجات پائی تھی وہ چار ہزار آدمی تھے اور صالح اُنکو حضر موت
مین لے گئے اور وہان حضرت صالح نایل رحمت الٰہی ہوئے اور اسیواسطے اُسکا نام حضر موت ہوا اور اب حق تعالیٰ حضرت لوط کا احوال بیان کرتا ہی وَلُوْطًا اور بھیجا ہمنے
لوط کو اُسکی قوم کیطرف اِذْ قَالَ یاد کر جس وقت کہا لوط نے لِقَوْمِهٖ واسطے قوم اپنی کے ان سے ناراض ہو کر کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ کیا آتے ہو تم بد کاری کو
کہ وہ اغلام ہے وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تم دیکھتے ہو ایک دوسرے کو یہ فعل کرتے ہوئے اور یا یہ کہ تم جانتی ہو اس فعل کی بدی کو اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ کیا تحقیق تم آتے ہو مردونکی تئین شَهْوَةً باعتبار شہوت کے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتونکی کہ شہوت کے دفع کرنیکو پیدا ہوئے ہین اور تم
مردون پر اپنی شہوت کو جاری کرتے ہو کہ اُنسے اغلام کرتے ہو اور حکمت مجامعت مین بوجہ حلال عورتون سے طلب کرنا نسل کا ہی اور نہ روا کرنا شہوت کی
حاجت کا مردون سے اور البتہ نسل حاصل ہوتی ہی عورتون سے نہ مردون کے پاس جانے سی بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ گروہ نادان ہو کہ نہین جانتے ہو انجام
اِس فعل بد کا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ پس نتھا جواب قوم اُس لوط کا اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اُنہونے آپس مین متفق ہو کر کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالو تم
لوگون لوط کے کو مِّنْ قَرْيَتِكُمْ بستی اپنی سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق کہ وہ آدمی ہین کہ پاکیزگی چاہتے ہین ہمارے فعلون سے یعنے اپنی تئین پاک جانتے
اور ہمکو ناپاک اور پلید سمجھتے ہین ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ بات وہ ہنسی کی راہ سی کہتے تھے فَاَنْجَيْنٰهُ پس نجات دی ہمنے اُس لوط کو وَاَهْلَهٗٓ اور
لوگون اُسکیکو یعنی اُسکی بیٹیون کو اور دامادون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر زوجہ اُسکیکو کہ قَدَّرْنٰهَا مقدر کیا ہمنے اُسکو اور حکم فرمایا اُسکی ہونیکو مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ باقی رہنے
والون سے عذاب مین ہمراہ قوم لوط کی بسبب کفر اور چغل خوری اُسکیکے کہ لوگونسی لوط کی باتونکا ذکر کرتی تھی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور برسایا ہمنے اوپر اُنکی مَطَرًا مینہ
پتھرونکا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پس برا تھا مینہ ڈرائے گئے لوگونکا کہ جنہونے ڈرانیوالونکو سچا نہ جانا اور در پے اُنکی آزار کی ہوئے پس کہا ہمنے لوط کو بعد اُنکی ہلاک ہونیکے
کہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ تو شکر ہی اور تعریف واسطے خدا کی کفار کی ہلاک کرنے پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اوپر بندون اُسکی کے الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وہ بندے کہ برگزیدہ کیا

ہے خدا نے انکو اور مصطفی کے بعد ضمیر ہم کی کہ مفعول اسکا ہے اور الذین کیطرف راجع ہے محذوف ہے یعنی انکو برگزیدہ کیا ہے خدا نے اپنی محافظت کے سبب سے کہ انکو بچایا ہے
برائیوں سے اور نجات دہی ہے انکو عذاب سے اور قول صحیح کہتے ہین کہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلعم کو حکم ہے حمد کے ادا کرنیکا اور تفسیر اہلبیت مین مذکور ہے کہ مراد ان بندونسے
ائمہ معصومین علیہم السلام ہین کہ دل انکی سلامت ہین آلودگی علاقون سے اور بہید انکی خالی ہین فکر خلائق سے اور آج وہ سلام کو واسطہ سے سنتے ہین اور قیامت کو
بیواسطہ سنینگے اور اس آیتمین ترغیب ہے کہ کلام کی ابتدا مین حمد خدا اور درود اور سلام پیغمبر خدا اور اسکی آل باصفا پر کہین تاکہ اسکی برکت سے وہ کلام مقبول سامعین
کا ہو اور اسیواسطے لوگ کتابون اور خطبونکے اول مین حمد خدا اور نعت سید ہر دوسرا اور اسکی آل برگزیدہ بارگاہ کبریا کو داخل کرتے ہین اور اب اللہ تعالی واسطے لازم
کرنے حجت کے کفار پر بیان کرتا ہے کہ آللّٰہُ خَیۡرٌ خدا بہتر ہے تعریف کرنے اور شکر کرنے مین اَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ یا وہ کہ شریک کرتے ہین جنکو مشرکین خدا کا اور
بعضون نے تشرکون تا سے پڑہا ہے یعنے خدا کہ خالق سبکا اور پیدا کرنیوالا اور مالک ہر چیز کا ہے اور ہر ایک کو روزی دیتا ہے وہ بہتر ہے عبادت کرنے مین یا جنکو
تم شریک اسکا کرتے ہو اور اب پہلی کلام سے روگردانی کرکے فرماتا ہے کہ اَمَّنۡ خَلَقَ بلکہ وہ شخص کہ پیدا کیا ہے اسنے السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ آسمانونکو
اور زمینونکو بہتر ہے ہر چیز سے وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ اور نازل کیا ہے اسنے واسطے تمہارے فائدہ کے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مَآءً پانیکو فَاَنۡۢبَتۡنَا بِہٖ
پس اگایا ہمنے ساتہ اسکی حَدَآئِقَ باغون کو کہ میوون سے پُر ہین اور وہ باغ ذَاتَ بَہۡجَۃٍ صاحب تازگی ہین اور بار آور ہوتے ہین اس پانی کی
برکت سے اور پہر جانا غیبت سے طرف تکلم کے واسطے تاکید خصوصیت ذات اپنی کے ہے اس امر مین مَا کَانَ لَکُمۡ نہین ہے واسطے تمہارے او تم قدرت نہین رکھتے ہو
اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَہَا یہ کہ اگاؤ تم درخت ان باغونکو ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ کیا کوئی معبود ہے ہمراہ خدا معبود بحق کے مثل اسکی پیدا کرنے مین ان اشیا کی یعنے کوئی نہین ہے
بجز خدائی پاک کے بَلۡ ہُمۡ بلکہ وہ قَوۡمٌ یَّعۡدِلُوۡنَ ایک قوم ہے کہ پہرتی ہے راہ حق سے کہ وہ توحید ہے اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا یا وہ شخص کہ کردیا اسنے زمین
ٹہراؤ آدمیونکا اور حیوانات کا وہ بہتر اور ام من جعل بدل واقع ہوا ہے ام من خلق کا یعنی خدا بہتر ہے ان خداون باطل سے جسنے کردیا زمین کو ٹہرنیکی جگہ وَ جَعَلَ خِلٰلَہَاۤ
اور کردیا اسنے درمیان اسکے اَنۡہٰرًا نہرونکو جاری کہ پانی انکا بہتے ہین اور چوپاؤن کو پلاتے ہین اور زراعت کو بہی سیراب کرتی ہین وَ جَعَلَ لَہَا اور
کردئے اسنے واسطے اس زمین کے واسطے مضبوطی اسکی رَوَاسِیَ پہاڑ کہ جنمین کانین پیدا کی ہین اور چشمے انہین سے نکلتے ہین وَ جَعَلَ اور کردی اسنے
بَیۡنَ الۡبَحۡرَیۡنِ درمیان دو دریا شیرین اور شور کے حَاجِزًا آڑ کہ آپسمین ملنے نہ پائین ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ کیا کوئی معبود ہے ہمراہ خدا معبود حق کے
کہ ان چیزونکی پیدا کرنے مین شریک یا مددگار ہو بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ بلکہ اکثر انکی نہین جانتی ہین کہ خدا ایک ہے اور وہی تنہا ان چیزونکو پیدا کرتا ہے اور
انکی پیدا کرنے مین کوئی اسکا شریک نہین ہے اور بہتر ہین وہ کہ جنکو تم شریک کرتے ہو اور کسیکو جواب نہین دیتے ہین وقت پکارنیکی اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ
یا وہ شخص کہ جواب دیتا ہے بیچارہ درماندہ کو اِذَا دَعَاہُ جسوقت پکارے وہ بیچارہ اسکو اور مضطر وہ ہے کہ جسکا کوئی وسیلہ اور حیلہ نہو سوائے خدا کے جیسے
کہ ڈوبنیوالا دریا مین اور گم کرنیوالا راہ کا صحرا مین یا بیمار ناامید صحت سے خدا تعالی اسکی دعا کو سنتا ہے وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ اور دور کرتا ہے برائی کو اگر
اسکی مصلحت مین ہو وَ یَجۡعَلُکُمۡ اور کرتا ہے تمکو خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ جانشین زمین کی قایم مقام پہلی لوگونکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت نازل
ہوئی ہے حق مین قایم آل محمد کے اور وہ مضطر اور بیچارہ ہے جسوقت پڑہیگا مقام ابراہیم مین دو رکعت اور پکاریگا خدائے بزرگ کو پس جواب دیگا خدائے بزرگ اور
دور کریگا اس سے برائیکو اور کردیگا اسکو خلیفہ زمین کا اور دوسری روایت مین ہے کہ پہلے اسنے جبرئیل بیعت کرینگے اور بعد اسکی تین سو تیرہ مرد جو کہ اول انکی ہمراہ
ہونگے ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ کیا کوئی معبود ہے ہمراہ خدا معبود حق کے کہ اس کام مین وہ شریک اسکا ہو یعنے نہین ہے اور نہین لایق ہے قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ کم ہے جو کہ
نصیحت پکڑتے ہو تم یا ذکر کرتے ہو تم خدا کا اور بعضون نے اسکو غایب کا صیغہ پڑہا ہے اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنے تذکرا قلیلا اور فرماتا ہے خدا
کہ جنکو تم شریک کرتے ہو وہ بہتر ہین اَمَّنۡ یَّہۡدِیۡکُمۡ یا وہ شخص کہ راہ حق دکھلاتا ہے تمکو فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ بیچ اندہیرون جنگل اور دریا کے ساتھ ستارون اور
علامتونکے وسیلہ سے وَ مَنۡ یُّرۡسِلُ الرِّیٰحَ اور وہ شخص کہ بہیجتا ہے ہواؤنکو بُشۡرًۢا خوشخبری دینے والیان بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِہٖ آگے رحمت اسکی کے وہ مینہ ہے اور
بشرا حال واقع ہوا ہے یعنی ہواؤنکو باران سے پہلے بہیجتا ہے کہ وہ ہوائین خوشخبری دیتی ہین باران کی آنیکی ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ کیا کوئی معبود ہے ہمراہ خدا معبود حق کی
کہ ان چیزونکی کرنے مین اسکا شریک ہو یعنی ہرگز نہین ہے تَعٰلَی اللّٰہُ برتر اور بلند ہے خدا عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہین کفار واسطے اسکے کہ پیدا کرنیوالا اور مالک
ہی شراکت سے عاجزونکی اور جنکو شریک کرتے ہین کفار وہ بہتر ہین اَمَّنۡ یَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ یا وہ شخص کہ پیدا کرتا ہے خلقت کو اور عدم سے وجود مین لاتا ہے ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ

پہر پہیریگا اوس خلقت کو زندہ کرکے دوسری بار قیامت کے دن وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ اور جو شخص کہ روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مینہ برسا کے
وَالْاَرْضِ اور زمین سے زراعت کو اوگا کر ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ کیا کوئی معبود ہے ہمراہ خدا معبود حق کے کہ ان چیزونکے کرنیمین شریک ہو یعنی نہین ہے قُلْ ہَاتُوْا کہہ ای محمد صلعم
لاؤ تم بُرْہَانَکُمْ دلیل اپنی اس امر پر کہ سواے خدا کے اور بہی کوئی قدرت رکہتا ہے ان چیزونکے پیدا کرنے اور دینے پر اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گو کوئی
اور بہی ایسا ہے اسواسطے کہ کامل ہونا قدرت کا لازم ہے واسطے معبود کے اور سواے خدا کے کسیکو قدرت نہین ہے قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ لَا یَعْلَمُ نہین جانتا ہے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کہ بیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ملائکہ اور آدمی اور جن کہ انمین سے کوئی نہین جانتا الْغَیْبَ غیب کو اِلَّا اللّٰہُ مگر اللہ کہ جیسے ہر چیز کو وہی پیدا کرتا ہے
ایسے ہی جاننا ہر چیز پوشیدہ کا خاص اوسی سے تعلق رکہتا ہے وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین جانتے ہین جو کہ آسمانون اور زمین مین ہین اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ کب اوٹہائے جائینگے
زندہ کرکے بعد مرنیکے اسواسطے کہ یہہ بہی غیب کے علم مین سے ہے نہج البلاغۃ مین لکہا ہے کہ ایکروز امیر المومنین نے خبر دی بعضے امرونکی کہ جبتک وہ نہین ہوے تہے کسی نے کہا
کہ یا امیر المومنین تمکو علم غیب دیا گیا ہے یہہ سنکر حضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہہ علم غیب نہین ہے اور لیکن یہہ تعلیم ہے ایک عالم کی کہ اوسنے سکہلایا ہے یعنی خدا نے سکہلایا ہے
اور علم غیب علم قیامت کا ہے اور جو کچہہ کہ شمار کیا ہے خدا نے اپنی کلام مین کہ وعندہ علم الساعۃ الآیہ پس جانتا ہے خدا تعالی کہ کیا ہے عورتونکی پیٹونمین نر یا مادہ خوبصورت
یا بدصورت اور سخی یا بخیل اور نیک یا بد اور جو کہ دوزخ کا ایندہن ہوگا اور یا وہ بہشت مین انبیا کا رفیق ہوگا اور سوا اسکے پس علم مراد ہے کہ سکہلایا ہے خدا نے پیغمبر
کو اور پیغمبر نے مجہکو تعلیم کیا ہے اور دعا کی ہے کہ میرے سینہ مین وہ رہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت مین اشارہ طرف کفار کے ہے کہ وہ قیامت کے ہونے سے
سوال کیا کرتے تہے بَلِ ادّٰرَکَ اور بعضونے اسکو اَدْرَکَ کے ہمزہ کو قطع پڑہا ہے اور بعضے اسکو درک پڑہتے ہین اور یہہ لفظ ماضی کا بمعنی استقبال
ہے یعنی بلکہ خوب ہوچکیگا اور کامل ہوگا عِلْمُہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ علم اونکا بیچ آخرت کے جس چیز کی کہ دنیا مین خبر دی گئی تہی اور اوسوقت اونکو کچہہ فائدہ ہوگا اور
بعضے کہتے ہین کہ یہہ ماضی ہی کے معنی مین ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ بلکہ خوب ہوچکا ہے اور کامل ہوا ہے علم اونکا قیامت کے ہونیمین علامات دلیلون
عقلی اور نقلی سے اور باوجود اسکے جو کہ حق جاننے کا ہے وہ اونہون نے نجانا ہے پس اس صورتمین وہ کیونکر عالم ہوا اونکے واقع ہونیکی وقت کہ وہ غیب
کے امورمین سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بل بمعنی ہل استفہامیہ ہے اور وہ بمعنی نفی ہے یعنے نہین ہوچکا ہے اور نہین کامل ہوا ہے علم اونکا
بیچ واقع ہونے قیامت کے بَلْ ہُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْہَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہین اوس قیامت کے واقع ہونے سے بَلْ ہُمْ مِّنْہَا بلکہ وہ اوس آخرت سے عَمُوْنَ اندہے
ہین کہ آنکہین اور دل اونکے دیکہنے دلیلون واقع ہونے قیامت سے پوشیدہ ہین کہ اوسمین تفکر نہین کرتے ہین وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے کہ کافر ہوے ءَاِذَا کُنَّا تُرٰبًا کیا جسوقت ہوجائینگے ہم مٹی ہماری ہڈیان خاک ہوکر وَّاٰبَآؤُنَا اور باپ ہمارے اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ کیا تحقیق ہم
البتہ نکالے جائینگے قبرونسے زندہ ہوکر بعد خاک ہونیکے لَقَدْ وُعِدْنَا البتہ تحقیق وعدہ کیے گئے ہین ہم ہٰذَا اس قیامت کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور باپ
ہمارے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ اونسے بہی کہا کرتے تہے محمد سے پہلے کہ قیامت ہونیوالی ہے اِنْ ہٰذَآ نہین ہے یہہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
مگر قصے پہلونکے کہ کچہہ حقیقت نہین رکہتے ہین قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اونکو کہ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ روانہ ہو تم بیچ زمین کے اون لوگونکی زمین مین کہ
جنہون نے انبیا کو جہٹلایا تہا مثل حجر اور احقاف اور موتفکات کے فَانْظُرُوْا پس دیکہو تم کہ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنَ کیونکر ہوا انجام گنہگارونکا جو کہ کفر کرتے
تہے تاکہ تم اوس سے عبرت پکڑو اور ڈرو کہ مثل اوسکی تمکو بہی پہنچے اور اب حضرت کی تسلی کے لیے خدا فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْزَنْ اور نہ غمگین ہو تو ای محمد
صلعم عَلَیْہِمْ اوپر اونکے یعنی اونکے جہٹلانے اور ایمان نہ لانیسے رنج مت کر وَلَا تَکُنْ فِیْ ضَیْقٍ اور نہو تو بیچ تنگدلی کے مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اوس چیز سے کہ مکر کرتے ہین وہ
کفار کہ مین تیرا نگاہ رکہنے والا ہون اور اونکے شر سے تجہکو اپنی پناہ مین رکہونگا اور اونکے شر کو تجہسے دفع کرونگا ۵ حافظ خدا ہی جسکا اوسی کیا ملا آج
ہر شر و ظلم و خوف سے وہ بیزوال ہے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ کفار تجہسے اور تیرے اصحاب سے کہ مَتٰی ہٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہہ وعدہ عذاب کا کہ تم بیان کرتے ہو اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ کہہ تو ای محمد صلعم اونسے کہ قریب ہے یہہ کہ ہو بحکم خدا رَدِفَ لَکُمْ کہ درپے ہو واسطے تمہارے بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بعض اوس چیز کا کہ جلد
کرتے ہو تم کہ چاہیے ہے کہ عذاب جلد نازل ہو یا قحط شروع ہووے وَاِنَّ رَبَّکَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل احسان کا ہے عَلَی النَّاسِ اوپر
آدمیون کے کہ اونکے عذاب کرنیمین جلدی نہین کرتا ہے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَہُمْ اور لیکن اکثر لوگ لَا یَشْکُرُوْنَ نہین شکر کرتے ہین اس نعمت تاخیر عذاب کا بلکہ نہایت جلدی اوسکی
کرتے ہین وَاِنَّ رَبَّکَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَیَعْلَمُ البتہ جانتا ہی مَا تُکِنُّ صُدُوْرُہُمْ اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہین سینے اونکے کہ حسد کینہ وہ کفار اپنے دلمین رکہتے ہین

ع

وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور جو چیز ظاہر کرتے ہیں وہ کفار کہ تجھکو جھٹلاتے ہیں ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عداوت تیری کرتے ہین اونکو سب ان امور کی خدا تعالی سزا دیگا وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ اور نہین ہے کچھہ پوشیدہ اور چھپا ہوا فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمان کے اور زمین کے اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر بیچ کتاب ظاہر اور روشن کے ہے وہ اور وہ سب لکھا ہوا ہے اور وہ لوح محفوظ ہے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ تحقیق کہ یہہ قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قصہ بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے یعنی بیان کرتا ہے اونپر راستی اَكْثَرَ الَّذِيْ اکثر اوس چیز کو کہ از راہ جہالت هُمْ فِيْهِ وہ بیچ اوسکے يَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے ہین اور آپسمین برخلاف ایک کے دوسرا کہتا ہے جیسیکہ احوال معاد جسمانی اور روحانی اور صفات بہشت و دوزخ اور قصہ عزیر و مریم اور عیسی اور تشبیہ اور تنزیہ وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ لَهُدًى البتہ راہ حق دکھلانیوالا ہے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت لِّلْمُؤْمِنِيْنَ واسطے ایمان والون کے ہے واسطے کہ وہ ہے اونپر اتفاق کیتے ہین نہ غیر اونکے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ انصاف کریگا درمیان اونکے یعنے درمیان اہل کتاب کے اور درمیان اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین قرآن پر بِحُكْمِهٖ ساتہہ حکم اپنے کے کہ جو راست اور درست ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب ہے کہ کوئی اوسکے حکم کو رد نہین کر سکتا ہے الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے حقیقت کو اوس امر کی کہ جسمین حکم کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے اور جسوقت کہ جانا تونے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حقتعالی درمیان اہل حق اور باطل کے حکم کریگا اور ہر ایک کو موافق عمل کے جزا دیویگا فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس توکل کر تو اوپر خدا کے اور سب کام اپنے اوسکے سپرد کر دے اور دشمنون کی بدی اور مکر سے خوف مت کر اِنَّكَ تحقیق کہ تو عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ اوپر حق ظاہر کے ہے کہ تو راہ حق پر ہے اور اس آیت مین اگرچہ خطاب جناب رسول خدا صلعم کیطرف ہے لیکن اس مین مومنین بہی داخل ہین اور اب کفار کو خدا مردون سے شباہت دیکر فرماتا ہے کہ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى تحقیق تو نہین سنا سکتا ہے مردون کو یعنے جو کہ کفر کرکے مردہ دل ہین وہ تیری بات کو نہین سن سکتے ہین اور نہ سمجھہ سکتے ہین اور نہ اوسکا اعتقاد رکہتے ہین وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور نہین سنا سکتا ہے تو بہرے کو پکارنیکو اِذَا وَلَّوْا جسوقت پہرین وہ مُدْبِرِيْنَ پشت دیکر یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے خصوصا بہرا جسوقت کہ پیٹھہ دیکر پہرے تو ہرگز پکارنیوالے کی آواز کو نہین سنیگا ایسے ہی کفار آواز حق کو نہین سنتے ہین اسواسطے کہ وہ جو قبول کرنیکے کان سے نہین سنتے ہین گویا کہ بالکل نہین سنتے ہین اور اوس سے نصیحت نہین پکڑتے ہین اور کافر کو شباہت مردہ سے دی ہے اسواسطے کہ جیسیکہ مردہ کو پکارنے سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا ہے ایسے ہی کافر کو کچھہ فائدہ نہین ہے اور جیسیکہ بہرا نہین سنتا ہی ایسے ہی کافر بگوش قبول سنتا ہے اور وہابی لوگ . . . دلیل اسی آیت کو لاتے ہین اولیاء اللہ کے نہ سننے پر اور کہتے ہین کہ وہ مردہ ہین اور مردے نہین سکتے ہین اور حال یہہ کہ اونہین کی کتابون مین سننا مردونکا موجود ہے وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ اور نہین ہے تو راہ دکہانیوالا اندہون کا کہ وہ کفار ہین عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ گمراہی اونکی سے اسواسطے کہ راہ سیکہے کو دکہلا سکتے ہین نہ اندہے کو اور کفار اندہے ہین کہ بصارت اونمین سے گم ہے بسبب نہ خرچ کرنے فکر اور تامل کے ظاہر آیتون اور نشانیون قدرت خدا مین پس گویا کہ بصارت نہونیکی جہت سے طرف مقصود کے وہ راہ نہین چلتے ہین اسواسطے اونکو تو نہین سنا سکتا ہے اور نہ راہ دکہلا سکتا ہے اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا نہین سنا سکتا ہے تو مگر اوس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتہہ آیتون ہماری کے کہ وہ ہماری آیتون مین تامل کرکے راہ حق کو اختیار کرتا ہے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس وہ ہی لوگ ہماری فرمانبرداری کرنیوالے ہین وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جسوقت واقع ہوئے کہنا کہ وہ وعدہ عذاب کا ہے عَلَيْهِمْ اوپر اون کفار کے اور ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ جسوقت آدمی نیکی کے حکم کرنی سے اور بدی کے منع کرنے سے باز رہین اور کچھہ عمل نیک نکرین تو واجب ہو اونپر غضب الہی کا اور گرفتار ہون وہ عذاب الہی مین اور ان عذابون مین سے یہہ ہے کہ اَخْرَجْنَا لَهُمْ نکالین ہم واسطے اونکی دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ ایک چلنے والیکو زمین مین سے کہ تُكَلِّمُهُمْ کلام کریگا اونسے زبان عربی فصیح مین اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ کہ تحقیق کہ آدمی تہے کہ ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کے مثل رجعت اور قیامت اور وعدہ اور وعید کے لَا يُوْقِنُوْنَ نہین یقین کرتے تہے اور از روے صدق اعتبار نہین کرتے تہے اور نکلنا دابۃ الارض کا لوگ کہتے ہین کہ آثار قیامت مین سے ہے اور دابہ اوسکو کہتے ہین کہ جو زمین پر چلے جو جاندار ہو اور اس دابۃ الارض مین اختلاف ہی کہ وہ کیا چیز ہے اور رواتیین اسمین بہت مختلف ہین اور مشہور یہہ ہے لوگون مین کہ وہ زمین سے باہر آئے اور منہ طرف مشرق کے کری اور باآواز بلند ایک چیخ مارے کہ تمام مشرق والے اوسکو سنین اور اسیطرح منہ طرف مغرب کے اور شام اور یمن کے کرے اور عصا موسی کا اور انگشتری سلیمان کی اوسکے پاس ہو جسکو عصا موسی کا مس کریگا چہرہ اوسکا روشن اور درخشان ہو جائیگا اور انگشتری سلیمان کی کفار کے دونو آنکھون کے درمیان رکہیگا تو چہرہ اونکا سیاہ ہو جائیگا اور کوئی روئے زمین پر نہو گا مگر سفید رو اور سیاہ رو ہوگا اور آدمی آپسمین ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید رو کو کہینگے کہ ای بہشتی اور سیاہ رو کو

بہین لیہ اہی دوزخی آور کہتے ہین کہ صفا اور مروہ کی درمیان سے نکلے گا اور مومن کو اُسکی ایمان سے اور کافر کو اُسکی کفر سے خبر دیگا اور جسوقت تکلیف شرع دور ہوجائیگی
اور توبہ کسیکی قبول نہوگی اور ابن عمر سے روایت ہے کہ کوئی مومن نہو مگر کہ دابۃ الارض اُسکو مس کریگا اور کوئی کافر نہو مگر دابۃ الارض اُسکو شکستہ کریگا اور
جس سنت کو حج کرنیوالی مشعر الحرام مین ہونگی اُس شب کو وہ نکلیگا اور ایک روایت مین لوگ بیان کرتی ہین کہ وہ گویا ہوگا اور بعضے کہتی ہین کہ طول اُسکا ساٹھ
ہاتھ کا ہوگا اور چار اُسکی ہاتھ اور پاؤن ہونگی اور بال اُسکی بدن پر زرد اور باریک ہونگی اور دو بازو رکھتا ہوگا اور تیز روی مین کوئی بھاگنے والا اُسکی آگے سے نہ
جاسکیگا اور کوئی اُسکو دوڑ کر نہ پکڑ سکیگا اور کہتی ہین کہ نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سے اور نکلنا دابۃ الارض کا قریب قریب ہین اور محمد بن کعب قرطبی روایت کرتا ہی
کہ حضرت امیر المومنین ع سے حال دابہ کا پوچھا تو فرمایا کہ بخدا اُسکے دُم نہوگی لیکن ڈاڑہی ہوگی اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آدمی ہی اور ہماری روایتون سے
ثابت ہوتا ہی کہ وہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ ایک دن عمار بن یاسر سے کہا کہ اے ابو الیقظان ایک آیت قرآن مین ہے کہ اُسنی میرے
دلکو تباہ کیا ہی اور مجھکو شک مین ڈالدیا ہے عمار نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے کہا کہ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ پس کون ہے وہ دابہ عمار
نے کہا کہ واللہ نہ مین بیٹھونگا اور نہ کہاؤنگا اور نہ پیونگا یہانتک کہ مین تجکو اس دابۃ الارض کو دکھلادون عمار اس مرد کو لیکر امیر المومنین کے پاس آیا اور وہ حضرت
اُسوقت کہجور اور مسکہ کہاتی تہے اور عمار سے فرمایا کہ اے ابو الیقظان تم بہی کہاؤ عمار حضرت کے پاس بیٹھکر کہانے لگے اوس مرد نے یہ دیکھکر بہت تعجب کیا اور جسوقت
عمار کھڑے ہوے تو کہا سبحان اللہ تو نے کہا تہا کہ نہ کہاونگا اور نہ پیونگا اور نہ بیٹھونگا یہانتک کہ تجکو دابۃ الارض کو دکھلادونگا عمار نے کہا کہ تجکو
دکھلادیا ہی اگر تو عقل رکہتا ہی تو سمجہ لے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے روایت مین ہی کہ حضرت امیر المومنین ع نے فرمایا ہی کہ مین ہون صاحب رجعت اور صاحب
عصا اور انگشتری اور مین ہون دابہ جو کلام کریگا آدمیون سے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مین ہون دابۃ الارض اور دوسری روایت مین ہے جناب امیر المومنین سے
دجال کے ذکر مین اور اسکی قتل ہونیکی بیان مین ا . . . . مذکور ہی کہ مقام نکلنی دابہ کا نزدیک صفا کی ہوگا اور اُسکی ہمراہ انگشتری سلیمان
کی اور عصا موسیٰ کا ہوگا اور عصا کو ہر مومن کے چہرہ پر رکہیگا اُسکی پیشانی پر چہاپا ہوجائیگا کہ یہ مومن ہے اور انگشتری کو ہر کافر کی چہرہ پر رکہیگا اُسکی پیشانی پر
بہی چہاپہ ہوجاویگا کہ یہ کافر ہی یہانتک کہ مومن آواز دیگا کہ وائے تجکو ہی کافر اور کافر آواز دیگا کہ خوشی ہو تیرے تجکو اے مومن آرزو کرتا ہون مین کہ مین
بہی مثل تیرے ہوتا پس مراد کو پہنچتا اور بلند کریگا دابہ سر اپنا درمیان دو نون مشرق اور مغرب کے باذن خدا اور یہ بعد طلوع آفتاب کے ہی جانب مغرب سے اور
اُسوقت توبہ موقوف ہوجائیگی اور قبول نہوگی اور نہ عمل نیک بلند ہوگا اور نہ فائدہ دیگا کسیکو اُسوقت کا ایمان لانا کہ پہلے اُس سے ایمان نہ لایا تہا اور فرمایا
کہ اُسکی بعد کا حال مجہسے نہ پوچہو اسواسطے کہ عہد لیا ہی مجہسے دوست میرے رسول خدا نے کہ سوا اپنی اولاد کے کسیکو اُسکی خبر نکرون اور بعضے علماء کی بیان سے معلوم
ہوتا ہی کہ اس سے اشارہ ہی طرف خروج حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی اور حذیفہ نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ مسجد الحرام
سے نکلے گا اور عیسیٰ آسمان سے نازل ہوکر اُسکی پیچھے نماز پڑہیگا اس روایت سے حضرت صاحب الزمان معلوم ہوتے ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام اگر
سے مراد ہوئے تو اسمین بہی کچہ قباحت نہین ہے اسمین طعن کرنا بعضے جاہلونکا عداوت کی راہ سے ہے اور خود قرطبی نے اپنی روایتمین لکہا ہی کہ وہ
ڈاڑہی والا ہوگا اور ڈاڑہی والا سوائے آدمی کی اور کوئی نہین ہوتا اور دابہ کی لفظ مین بہی کچہ قباحت نہین ہے جو کوئی زمین پر چلتا ہی اُسکو دابہ کہتی ہین
اور حضرت امیر المومنین ع کیا زمین پر نہ چلتے تہے کہ اُنکو دابہ کہنی مین کچہ خفت ہو خدا تعالیٰ نے اُس جناب کو ہر طرح کی فضیلت عطا کی ہی ایک یہ بہی فضیلت
ہے یہ لوگ چاہتی ہین کہ اسپر طعن کرین کہ یہ اس فضیلت کے ساتہ کیون مخصوص ہوے وَيَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کر تو جسدن کہ جمع کرین ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
بعض ہر اُمت مین سے فَوْجًا ایک گروہ کو بروز رجعت اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر اُمت مین سے ہم ایک گروہ کو اُٹھائینگے اور یہ نہین ہوگا مگر
رجعت مین اور قیامت کا روز اس سے مراد نہین ہوسکتا ہی اسواسطے کہ اس روز ہر ایک اُمت مین جمع کرکے ایک گروہ کو نہ اُٹھائینگے بلکہ ہر روز کل آدمی
محشور ہونگے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ حَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنے جمع کرینگے ہم اُنکو پس نچہوڑینگے ہم اُنمین سے کسیکو پس آیت قیامت کیواسطے
ہی اور وہ آیت رجعت کیواسطے ہے اور پہلی اُمتون مین رجعت واقع ہوئی ہی چنانچہ قرآن اُسکا ناطق ہی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
اور دوسری جگہ فرماتا ہی کہ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ اور فرماتا ہی کہ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کچہ بنی اسرائیل مین ہوا
ہی اس اُمت مین بہی واقع ہونیوالا ہی اور بنی اسرائیل مین رجعت واقع ہوئی ہی تو چاہئے کہ اس اُمت مین بہی واقع ہو اور مجمع البیان مین لکہا ہے کہ

ائمہ معصومین علیہم السلام سے رجعت کی حال مین اکثر اخبار وارد ہوئی ہین کہ قریب ہے کہ خدا عود کرے اور زندہ کرکے اوٹہائی ایک قوم کو وقت قایم ہونے مہدی علیہ السلام کے اُنکی دوستون اور شیعون مین سے جوکہ پہلے مرگئی ہین تاکہ مراد کو پہونچین وہ اُنکی نصرت اور مدد کرنیکے ثواب سے اور مسرور ہون وہ اُنکی دولت کے ظاہر ہونیسے اور زندہ کرکے اُٹہائے خدا ایک قوم کو اُنکی دشمنون مین سے پس بدلا لیوے وہ اُنسے اور پائین وہ دشمن اُنکے اُس عذاب کو کہ جسکے مستحق ہوئے ہین وہ قتل ہوکر شیعون کے ہاتھ سے یا رسوائی اور ذلت اُنکو حاصل ہو اُنکی مرتبہ کی بلندی کو دیکھکر اور عاقل خدا تعالے کی قدرت کے سامنے اسمین ہرگز شک نہین کرتا ہی اور نہ فی نفسہ اُسکو محال جانتا ہی اور پہلے اُمتون مین خدا تعالے نے ایسا کیا ہی اور قرآن شریف اُسحال مین ناطق ہی کئی مقام مین مثل قصۂ عزیر وغیرہ کی اور صحیح ہوا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا ہی قریب ہے کہ میری اُمت مین وہ ہوکہ جو بنی اسرائیل مین ہوا ہے یہانتک کہ اگر یہ سوسمار کے سوراخ مین داخل ہوئے ہین تو وہ بہی داخل ہونگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو نہایت نیک ہین اور جوکہ نہایت بد ہین وہ اُس روز زندہ کرکے اُٹہائی جائینگے اور کثرت سے جو روایات ائمہ معصومین علیہم السلام سے رجعت کے ہونی مین وارد ہین اسواسطے اُنکی واقع ہونیکا یقین ہے لیکن اُسکی تفصیل مین جو احاد روایتین وارد ہوئی ہین اُنکا یقین نہین ہوسکتا اور ایسے امر ممکن الوقوع کو جو لوگ کہ بعید جانتے ہین اُنکا سبب اور کچہہ معلوم نہین ہوتا بجز اسکے کہ اُس وقت اُن لوگون کو بہی سزا ہوگی کہ جنکو وہ بہت بزرگ اور نیک جانتے ہین چنانچہ بعضی روایات مین وارد ہوا ہے اور ان روایتون کو وہ دیکھکر رجعت کے مانع ہوئی ہین غرض یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اور یاد کرتو ای محمد صلعم جسدن کہ جمع کرین ہم ہر اُمت مین سے ایک گروہ کو مِمَّنْ يُكَذِّبُ اون لوگون مین سے کہ جہٹلاتی تہی وہ بِاٰيٰتِنَا نشانیون قدرت ہماری کو کہ وہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہین فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ پس وہ روکے جائینگے اپنی جگہہ پر کہ اول اونکی اخیرون سے ملجائین تاکہ غضب خدا کا اُن سب پر نازل ہو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ یہانتک کہ جسوقت آئین وہ قیامت مین واسطے حساب کے تو قَالَ کہے خدا اُنسے از روئے اہانت اور ملامت کے کہ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ کیا جہوٹا جانا تمنے اور تکذیب کی ساتہ نشانیون قدرت میری کی وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا اور نہ احاطہ کیا تمنے ساتہ اُنکے عِلْمًا از روئے علم کے یہ تمیز واقع ہوا ہی یعنے تم نے اپنے عناد اور سرکشی کی جہت سے اسمین تامل نہ کیا کہ علم تمہارا اُسکی حقیقت کو پہونچتا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یا کیا چیز تہی وہ کہ تہے تم کرتے بعد اُسکی کہ تمنے اسمین تامل نہ کیا اور اُسکی معرفت تمنے حاصل نہ کی اور بے اندیشہ تم نے حکم اُنکی دروغ ہونے مین کیا اور مراد اُن آیات سے ائمہ معصومین علیہم السلام ہین کہ بے وجہ اُنکو جہٹلایا اور پیروی اُنکی نہ کی حق تعالے بروز رجعت اُن منکرین کو جمع کرکے ایک جگہہ اُنکو بند کرے کہ متفرق نہون اور فرشتہ کے واسطے سے اُنکو ندا کرے کہ جو لوگ میری حجتین تہی اور واسطے ہدایت تمہاری کے اُنکو بہینے مقرر کیا تہا تم نے اُنکو جہٹلایا بدون تامل اور تفکر کے اُسکی حقیقت مین وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور واقع ہوئے گفتار یعنے نازل ہوے عذاب عَلَيْهِمْ اوپر اُنکے بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اُسکے کہ ظلم کیا تہا اُنہون نے کہ خدائے تعالے کی قدرت کی نشانیون اور حجتون کو جہٹلایا تہا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ پس وہ لوگ نہ بات کہینگے اور نہ کچہہ بول سکینگے عذرخواہی مین بسبب مشغول ہونیکی طرح طرح کی عذاب مین اور یا یہ کہ جواب مین کچہہ نہ کہہ سکینگے ایسی بات کہ واسطے اُنکی حجت ہو اور اُنکو نفع بخشے اور اب اپنی قدرت کا حال بیان کرتا ہی اَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکہا اُن قیامت کے انکار کرنیوالون نے کہ اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ تحقیق ہم نے کردیا ہمنے یعنی پیدا کیا ہے ہمنے رات کو لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام پکڑین وہ بیچ اُسکی اور خواب سے استراحت کرین وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور دنکو روشن تاکہ اُسکی روشنی مین معاش کو طلب کرین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اُس پیدا کرنے رات اور دن کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین اور علامتین ہین قیامت کے واقع ہونیکی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اُس قوم کی کہ ایمان لاتی ہین خدا اور رسول پر واسطے دلالت کرنے رات اور دن کی کہ ایک کے بعد دوسرا ہوتا ہے اور یہ نہین ہوسکتا ہی مگر بقدرت کامل قادر مطلق کے اور جو کوئی کہ قدرت رکہتا ہی تاریکی کو روشنی سے بدلنے کی ایک مادہ اور شی مین وہ موت کو حیات سے بہی بدل سکتا ہی آدمیونکی بدنون مین وَيَوْمَ اور یاد کر اُسدنکو کہ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ پہونکا جائیگا بیچ صور کے اور جناب رسولخدا صلعم سے صور کا حال پوچہا گیا تو فرمایا کہ وہ شاخ ہی نور کی اور اسرافیل نے اُسکا لقمہ کیا ہی اور ایکطرف سے وہ کشادہ ہی اور دوسری طرف سے وہ تنگ ہے اور اسمین کثرت سے سوراخ ہین کہ ہر سوراخ مین انسان کی روح ہوگی اور جسوقت وہ پہونکا جائیگا تو فَفَزِعَ پس ڈر جائینگے اُسکے ہول سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جوکہ بیچ آسمانون کے ہین مثل ملائکہ کی وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جوکہ بیچ زمین کے ہین جن اور انسان اور تمام حیوانات اور لوگ کہتے ہین کہ صور تین مرتبہ پہونکا جائیگا ایک تو ڈر جانیکا جوکہ اس آیت مین ہے

اور ایک صور بیہوش ہونیکا اور ایک صور زندہ کرنیکا اور صحیح اور جو کچھہ اہل بیت علیہم السلام کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ صور دو دفعہ پھونکا جائیگا پہلے صور مین تو خوف کرکے سب مر جائینگے اور دوسرے صور مین سب زندہ ہو جائینگے اور ذکر اسکا انشاء اللہ تعالیٰ سورہ زمر مین آئیگا پس اول صور کی پہونکنے سے سب ڈر جائینگے اور مر جائینگے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ مگر وہ شخص کہ چاہے خدا وہ ثابت رہیگا جیسے کہ جبرئیل اور میکائیل اور عزرائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش اور بعضے شہدا کو بہی کہتے ہین وَكُلٌّ اَتَوْهُ حمزہ اور حفص نے اوسکو الف مقصورہ اور فتح تاسی پڑہا ہے اور باقیون نے الف ممدودہ اور ضمہ تا سے یعنے اور کل آدمی آنیوالے ہین اوس خدا کے پاس حساب کے مقام مین دَاخِرِيْنَ خوار اور ذلیل ہونیوالے ہو کر یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے اوسروز مطیع اور فرمانبردار اور ذلیلون کی طرح سے خدا کے پاس واسطے حساب کے حاضر ہونگے وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو ای دیکھنے والے پہاڑونکو تَحْسَبُهَا جَامِدَةً گمان کریگا تو اونکو جمی ہوئی وَهِيَ اور حال یہہ ہے کہ وہ تَمُرُّ گذرینگے اور چلینگے مَرَّ السَّحَابِ گذرنا بادلون کا سا ہو سطے کہ بڑے بڑے جسم جسوقت کہ ایک سمت کو حرکت کرین تو بسبب بڑے ہونیکے اونکے اچہی طرح حرکت ظاہر نہین ہوتی ہے چنانچہ بڑے بڑے بادلونکی روانگی مین دیکہا جاتا ہے صُنْعَ اللّٰهِ کاریگری خدا کی ہے کہ وہ پہونکنا صور کا ہے اور روانہ کرنا پہاڑونکا اور پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا اور رات اور دن کا اور سوا اسکے سب امور عجائب کا الَّذِيْٓ اَتْقَنَ وہ خدا کہ مضبوط کیا اوسنے كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو اور آراستہ کیا اور درست کیا جسطرح سے کہ لائق تہا موافق حکمت اور مصلحت کے اِنَّهٗ خَبِيْرٌ تحقیق کہ وہ خبردار ہے بِمَا تَفْعَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خواہ معصیت ہو خواہ طاعت ہو سبکو موافق اوسکے جزا دیگا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ جو کوئی کہ لائی نیکی کو مثل توحید اور طاعت کے خلوص سے فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا پس واسطے اوسکے بہتر ملے گا اوس نیکی سے کہ فانی کو دیویگا اور اوسکی عوض مین باقی کو لیویگا کہ وہ ثواب ہے اوسکے عمل کا اور پایہ کہ ادنی کی عوض مین اعلی کو لیویگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ ہے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ اور وہ لوگ جو کہ حسنہ کو لائے ہین ڈر سے يَوْمَئِذٍ اوس روز یعنی ڈر روز قیامت کے سے اٰمِنُوْنَ امن مین ہونیوالے ہین اور اہل کوفہ نے فزع کو تنوین سے اور میم یومئذ کو فتح سے پڑہا ہے اور اہل مدینہ نے فزع کو بغیر تنوین کے اور میم یومئذ کو مفتوح اور ابن کثیر اور ابن عامر اور عمرو اور نافع نے فزع کو بغیر تنوین اور یومئذ کے میم کو مکسور پڑہا ہے وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو شخص کہ لائی بدی کو کہ وہ شرک ہے اور گناہان کبیرہ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس اوندہے ڈالے جائینگے منہ اونکی فِي النَّارِ بیچ آگ کے یعنے دوزخ مین اونکو اوندہی منہ ڈالینگے اور ملائکہ دوزخ کے اونکو کہینگے هَلْ تُجْزَوْنَ نہین جزا پاتی ہو تم اِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اوس چیز کی کہ تہے تم دنیا مین تَعْمَلُوْنَ عمل کرتے یعنے یہہ بدلا تمہارے عمل کا ہے موافق عدل اور انصاف کے اور ظلم نہین ہے کہ بے قصور تمکو سزا ملتی ہو اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد حسنہ سے خلافت امیر المومنین علیہ السلام ہے اور مراد سیئہ سے پیروی اوسکے دشمنون کی ہے اور جناب امیر المومنین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حسنہ سے اس آیت مین پہچاننا خلافت کا اور دوستی ہم اہلبیت کی ہے اور سیئہ سے مراد اس آیت مین انکار ہماری خلافت کا اور دشمنی ہماری ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابو عبد اللہ جدلی حضرت امیر المومنین کے پاس گیا حضرت امیر نے اوس سے فرمایا کہ مین تجہکو خبر دون قول حقتعالے من جاء بالحسنة الآیہ سے اوس نے عرض کی کہ ہان مین تمپر فدا ہون فرماؤ فرمایا وہ حسنہ کہ جو کوئی اوسکو کرے تو وہ بہشت مین جاوے اور اوسکو بہتر اوس سے دیوین وہ دوستی ہم اہلبیت کی ہے اور وہ سیئہ کہ جو کوئی اوسکو کرے وہ دوزخ مین جائے اور عمل اوسکا مقبول نہو وہ دشمنی ہماری ہے اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اے علیؑ اگر امت میری روزہ رکہین یہانتک کہ لاغری کے سبب سے مثل چلہ کمان کے ہو جائین اور نماز پڑہین یہانتک کہ اوسکی کثرت سے مثل کمان کے خم ہو جائین اور تجہکو وہ دشمن رکہتے ہون تو خدا تعالی اونکو اوندہے منہ دوزخ مین ڈالیگا اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ تو ان کفار سے کہہ کہ اِنَّمَآ اُمِرْتُ سوائے اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون اپنے پروردگار کی طرف سے اَنْ اَعْبُدَ یہہ کہ پرستش کرون مین رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ پروردگار اس شہر مکہ کو الَّذِيْ وہ پروردگار کہ واسطے شرافت اور عظمت کے حَرَّمَهَا حرام کیا ہے اوس شہر کو اور حرمت والا کیا ہے اور حرام کی ہین اوسمین وہ چیزین کہ جو موجب اوسکی ہتک کا ہین جیسے کہ اوسمین جنگ کرنی اور اوسکے درختون کا اوکہاڑنا اور اوسکی زمین مین شکار کرنا اور حیوانات کا بہگا دینا اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جسوقت قریش نے کعبہ کو ڈہایا تو اوسکی بنیاد کے نیچے ایک پتہر پایا اوسمین کچہہ لکہا ہوا تہا کہ اوسکو کوئی پڑہ نہین سکتا تہا یہانتک کہ ایک مرد کو بلایا اوسنے وہ پڑہا اوسمین لکہا تہا کہ مین خدا ہون صاحب بکہ کا یعنے صاحب مکہ کا کہ حرم بنایا ہے اوسکو جسدن کہ پیدا کیا مینے آسمانون کو اور زمین کو اور رکہا ہے مینے اوسکو درمیان ان دو پہاڑون کے اور گہیرا ہے مینے اوسکو سات آسمانون مین وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اور واسطے اوسیکے ہر چیز ہے کہ خالق اور مالک سبکا ہے جس چیز کو چاہا حرام کری اور جسکو

جا سے اعلال کرے اور فرماتا ہے کہ کہہ تو کہ اُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون مین اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یہہ کہ ہوؤن مین اسلام اختیار کرنیوالون اور فرمانبردارون مین خدا
مین سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہہ کہ تلاوت کرون مین قرآن اے مکہ والو اور اوسکے احکام کیطرف تمکو بلاؤن فَمَنِ اهْتَدٰى پس جو شخص کہ ہدایت پائے طرف حق کے اور عمل کرے جو کچھ
کہ اوسمین ہے فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس سوا اسکے نہین کہ راہ حق پاتا ہے وہ واسطے فائدہ نفس اپنے کی کہ آخرت مین ثواب حاصل کریگا وَمَنْ ضَلَّ اور جو شخص کہ گمراہ
ہو فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا پس کہہ تو ای محمد صلعم کہ نہین ہون مین مگر مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ڈرانیوالون مین سے اور میرے ذمہ سوا ابلاغ حکم کے اور کچھہ نہین ہے پس وبال گمراہی کا کہ عذاب دنیا
اور آخرت کا ہے مجھکو نہ پہنچیگا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ تو شکر اور تعریف واسطے خدا کے ہے اوسکی نعمتون پر سَيُرِيْكُمْ قریب ہے کہ دکہلا دیگا خدا تمکو اے قریش اٰيٰتِهٖ نشانیان قدرت
اپنی کی کہ دنیا مین تو معرکہ بدر کا ہے اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین جلنا فَتَعْرِفُوْنَهَا پس پہچانوگے تم ان نشانیون کو لیکن اونکا پہچاننا اوسوقت تمکو کچھہ فائدہ نہ دیگا وَمَا
رَبُّكَ اور نہین پروردگار تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین وہ مشرک پس دیر کرنی عذاب مین مشرکین کے واسطے مصلحت کے ہے نہ بسبب غفلت کے
تمہارے اعمال بد سی اور حفص نے تعملون کو مخاطب کا صیغہ پڑہا ہے **سورۃ القصص** یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین اٹھاسی آیتین ہین اور ثواب طواسین کا حضرت
صادق علیہم السلام سے سورۂ شعرا کے اول مین گذر گیا ہے اور ابی ابن کعب نے حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورہ قصص کو پڑہے بیشمار ہر اوس شخص
کی کہ جسنے حضرت موسی کی تصدیق اور تکذیب کی ہے دس نیکیان اوسکے واسطے لکھین اور کوئی فرشتہ آسمان مین اور زمین مین نہو مگر کہ روز قیامت وہ گواہی دیوے
اس امر کی کہ اوسنے تصدیق کی ہے کل شئی ہالک الا وجہہ کی اور وہ راست گو ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰسٓمّٓ کہتے ہین کہ طا اشارہ ہے طرف طہارت نفوس
عابدون کے عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفون کی تعظیم غیر آفریدگار سے اور طہارت ارواح محبون کی محبت ماسوا سے اور سین رمز ہے سر الہی سے خاصون کے ساتہہ نجات
دینے کا اور فرمانبردارون کو درجات کا اور میم کنایہ ہے منت خالق سے تمام خلائق پر جہات کی کافی ہونے کے واسطے تِلْكَ یہہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ آیتین کتاب روشن
کی ہین یا روشن کرنیوالے طریق حق کے ہین نَتْلُوْا عَلَيْكَ پڑہتے ہین ہم اوپر تیرے ای محمد صلعم جبرئیل کے واسطے سے مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بعضی خبر موسی اور فرعون سے
بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے اور ساتہہ راستی اور درستی کے لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ جو ایمان لاتی ہین خدا اور رسول پر اسواسطے کہ نفع اوس سے وہی حاصل
کرتے ہین اور غیر اونکی درجۂ اعتبار سے گرے ہوئے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے برائی چاہی اور متکبر ہوا بیچ زمین کے کہ وہ مصر کی زمین ہے وَجَعَلَ اَهْلَهَا
اور کردیا لوگون اوس زمین کو کہ وہ قبطی اور سبطی یعنی قبطی اور بنی اسرائیل تہے شِيَعًا گروہ گروہ متفرق جو کہ اوسکے تابع تہے اونکو اچہی خدمتین سپرد کی تہین اور
بنی اسرائیل کو کئی کامون پر مشقت کے مقرر کیا تہا بعضون سے تو مکانون کی تعمیر کا کام لیتا تہا اور بعضون سے زراعت کراتا تہا اور بعضون سے زمین کہدواتا تہا اور
یا یہہ کہ قبطیون کو تو اپنا مصاحب بنا رکہا تہا اور سبطیون کو غلام بنا رکہا تہا يَسْتَضْعِفُ ناتوان اور زبون کر رکہا تہا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اون مین سے
یعنے بنی اسرائیل کو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل کی کثرت ہوئی تو درمیان اونکے فسق و فجور ظاہر ہوا اور بدکام کرنے لگے اور علما اور زاہدون
نے نیکی کے حکم کرنے سی اور بدی کے منع کرنے سی تساہل کیا حقتعالی نے قبطیون کو اونپر غالب کیا کہ اونہون نے اونکو اپنا خدمتگار بنایا اور بڑے مشقت کے کامون مین
اونکو مبتلا کیا اور کہتے ہین کہ فرعون نے نجومیون اور کاہنون سے جو سنا تہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ باعث تیری اور تیرے ملک کی تباہی کا ہوگا
اسواسطے فرعون يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ ذبح کرتا تہا بیٹون اونکے کو بعضے علما لکہتے ہین کہ نوے ہزار بیٹے بنی اسرائیل کے فرعون نے ذبح کئے تہے وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ
اور زندہ رکہتا عورتون اونکی کو جو کہ پیدا ہوتے تہے واسطے خدمتگاری عورتون اپنی کے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ فرعون تہا مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ فساد
کرنیوالون اور تباہ کرنیوالون مین سے کہ انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا تہا اور کہتے ہین کہ فرعون نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک آگ جانب بیت المقدس سے
پیدا ہوئی اور مصر کے تمام گہرون کو اوسنے گہیر لیا اور قبطیون کو جلا دیا اور بنی اسرائیل کو چہوڑ دیا فرعون نے تعبیر اوسکے اپنی قوم کے علماء سے پوچہی اونہون
نے کہا کہ اس شہر سے ایک مرد ظاہر ہوگا کہ ہلاکت خلقت کی اور قبطیون کی اوسکے ہاتہہ سے ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بیٹون کو اونکے ذبح کردو اور اونکی عورتون کو
حکم کیا کہ وہ اپنے مردون کے پاس نہ سوئین اور سب قبطیون کی عورتون کی خدمت مین حاضر رہین وَنُرِيْدُ اور چاہتے ہین ہم اَنْ نَّمُنَّ یہہ کہ احسان
کرین ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اوپر اون لوگون کے کہ بیچارہ کئے گئے ہین فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے وَنَجْعَلَهُمْ اور کرین ہم اونکو اَئِمَّةً امام اور پیشوا
امور دین مین اور لوگون کو خیر اور نیکی کی طرف بلانیوالے تاکہ اونکی پیروی درست اور صحیح ہو اور نہج البلاغۃ مین لکہا ہے کہ فرمایا جناب امیر نے کہ قسم ہے
اوس شخص کی کہ جسنے چیرا ہے دانہ کو اور صورت بنائی آدمی کی شکم مادر مین کہ البتہ مہربانی کریگی دنیا ہمپر بعد سرکشی اپنی کے مانند مہربانی اونٹنی سرکش کے

اپنے فرزند یعنی پیدا ہونگے زمانہ مہدی علیہ السلام کے مین دنیا ہماری طرف رجوع کریگی جسوقت حضرت نے یہ فرمایا تو بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی ونرید ان نمن الآیہ اور ایک روایت مین ہی حضرت امام
محمد باقر نے حضرت صادق کی طرف دیکہکر فرمایا کہ واللہ یہ ان لوگون سے ہین کہ جنکے حق مین حقتعالے نے فرمایا ہی کہ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا اور حضرت سجاد علیہ السلام نے
فرمایا کہ قسم ہے اُس شخص کی حق کی کہ جسنے محمد صلعم کو خلقت پر خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا کرکے بہیجا ہی کہ نیک آدمی ہم اہلبیت کے اور شیعہ ہمارے بمنزلہ موسی کی اور اُسکے
شیعونکے ہین اور دشمن ہمارے اور اُنکی پیروی کرنیوالے بمنزلہ فرعون کی اور اُسکی پیروی کرنیوالونکے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہی کہ ایکمرتبہ جناب رسولخدا صلعم نے طرف علی اور
حسن اور حسین علیہم السلام کے دیکہا اور بہت روئے اور فرمایا کہ بعد میرے یہ بیچارے اور بیکس ہوجائینگے کسینے حضرت صادق سے پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین فرمایا کہ مراد اس سے یہ ہی کہ تم امام ہو بعد
میرے تحقیق کہ اللہ تعالے فرماتا ہی ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ الآیہ اور یہ آیت جاری ہے ہمارے مقدمہ مین قیامت تک اور اکمال اور غیبت مین لکہا ہی کہ
جسوقت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام پیدا ہوئے تو یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ونرید ان نمن الآیہ اور ائمہ ہدیٰ سے منقول ہے کہ یہ آیت ہونے کی امر مین اور بنی اسرائیل کے ہمراہ فرعون کے نازل
ہوئی تہی اور مراد اس سے مہدی آخر الزمان ہین کہ حقتعالے تمام روی زمین کو مشرق سے مغرب تک اُسکی تصرف مین لاویگا اور تمام کفار کو مغلوب اُسکا کریگا یہانتک کہ دنیا مین سوائے مومن کے کوئی باقی نرہیگا
اور یہ نہایت منت اور کمال نعمت ہے حقسبحانہ کی جانب سے اور اسی قسم سے قول حقتعالے کا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون یعنے اور البتہ تحقیق لکہا ہی ہمنے
زبور مین پیچہے ذکر سے کہ تحقیق زمین کے وارث ہونگے اُسکو بندے میرے نیک اور رجوع کہ بیچارے اور ناتوان ہوگئے تہے اُنکی ہی حق مین خداتعالے فرماتا ہی کہ ونجعلہم الوارثین اور
کردینگے ہم اُن بیچارونکو وارث زمین کے اور تمام مال اور اسباب فرعونیونکی ونمکن لہم اور قدرت دینگے ہم واسطے اُنکی اور جگہ دیوینگے ہم اُنکو فی الارض بیچ
زمین کے کہ وہ زمین شام کی ہی ونری اور دکہلائین ہم فرعون وہامان فرعون کو اور ہامان کو کہ جو وزیر فرعون کا تہا وجنودہما اور لشکران دونو کو منہم
اُن بنی اسرائیل سے ما کانوا یحذرون جس چیز کو کہ ڈرتی تہے وہ قبطی ملک اور بادشاہی جاتی رہنے سے ایک لڑکی بنی اسرائیل کے ہاتہ سے وہی چیز اُنکی پیش آئی کہ
وہ توناپید ہوجائین اور مظلوم اور مبتلا بلاؤن اور مشقتون کے اُنکی ہاتہ سے نجات پاکر اپنی مراد کو پہونچین کہتے ہین کہ جس زمانہ مین کہ فرعون نے حکم دے رکہا تہا کہ بنی
اسرائیل کے مرد اپنی عورتونکے پاس نجائین اور دائیان حاملہ عورتون پر مقرر کرکہی تہین کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو اُسکو مارڈالو اور بیٹی پیدا ہو تو اُسکو زندہ رکہو خدا کی
قدرت سے اُسی زمانہ مین مادر موسے حاملہ ہوئی اور فرعون کے اس حال سے خبر کی اُسنے عورتین بہیجین تاکہ مادر موسیٰ کو دیکہین کہ حاملہ ہی یا نہین اُن عورتونے جاکر دیکہا تو کچہ نشان
حمل کا پیٹ مین مادر موسے کے نپایا اسواسطے کہ جسوقت عورتین پیٹ پر ہاتہ رکہتی تہین تو بچہ اپنی ماکی پشت کی جانب جاکر چمٹ جاتا تہا اُن عورتونے فرعون سے کہا کہ
اثر حمل کا اُسمین ظاہر نہین ہے اور جسوقت وہ حمل بڑا ہوا اور وقت وضع کا نزدیک پہنچا تو ایک دایہ کو مادر موسے نے کہ جو اُس سے پیار اور محبت رکہتی تہی طلب کیا اور کہا کہ وضع
حمل مین میری مدد کر اور اگر بیٹا پیدا ہو تو اُسکو پوشیدہ کر دایہ نے قبول کیا لیکن دلمین یہ ارادہ کیا کہ اگر لڑکا ہوگا تو اُسکی خبر فرعون کو کرونگی جسوقت بیٹا پیدا ہوا تو
اُسکو دایہ نے اپنی گود مین لیا اور اُسکی طرف دیکہا اور اُسکی جمال کو دیکہتے ہی محبت اُسکی دلمین پڑگئی اور کہتے ہین کہ ایک نور موسیٰ کے دونو آنکہون کے درمیان
سے روشن ہوا کہ آنکہین دائی جنائی کی خیرہ ہوگئین اور محبت اُسکی دلمین پڑگئی اور مادر موسیٰ سے کہا کہ قصد میرا یہ تہا کہ اگر بیٹا پیدا ہوگا تو اُسکو مین
مارڈالونگی یا فرعون کو اُسکی خبر کرونگی اور اب اسکی محبت مانع ہی اور نور اُسکا دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہلاکت قبطیونکی اسکی ہاتہ سے ہوگی اسکو فرعونکی ہاتہ سے نگاہ رکہہ کہ مین اس امر کو
ظاہر نکرونگی اور موکلون سے کہدونگی کہ لڑکی مری ہوئی پیدا ہوئی تہی اُسکو زمین مین گاڑ دیا لیکن شرط یہ ہے کہ تیرے فرزند کو ہمسایون اور رشتہ دارون مین سے کوئی ندیکہے مادر موسیٰ نے
تین مہینے یا کچہہ زیادہ موسیٰ کو لوگون سے پوشیدہ رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت دائی جنائی گہر مین سے باہر نکلی تو تمام موکل گہر کی اندر داخل ہوے حضرت موسیٰ کی بہن نے موسیٰ ایک
کپڑے مین لپیٹ کر تنور مین ڈالدیا اور منہ تنور کا ڈہکدیا اور خالہ موسیٰ کی اُٹہی اور اُسنے بیخبری مین آگ تنور مین ڈالدی اور روٹی پکانیکی واسطے آگ روشن کی اور تنور اُسوقت خوب گرم
ہوگیا تہا اور روشن ہو رہا تہا اور موکلون نے گہر مین جاکر تمام گہر کی تلاشی لی کہین نشان نملا اور تنور کو دیکہا کہ آگ کے شعلے اُسمین سے باہر نکلتے ہین اسواسطے اُسکو ندیکہا
اور اُلٹے پہر گئے اور مادر موسیٰ کو جو خبر ہوئی تو بیقرار ہوکر تنور پر پہنچی دیکہا کہ موسیٰ تنور کے اندر بیٹہے ہوئے آگ سے کہیلتے ہین اور چارون طرف اُنکی آگ روشن ہی لیکن آگ
اُنکو کچہہ ضرر نہین پہنچاتی ہی یہ حال دیکہکر خوش ہوئی اور جانا کہ یہ وہی بچہ ہی کہ جسکا وعدہ کرتے ہین قبطیونکی ہلاکت کے واسطے پس ہمیشہ اُسکی حفاظت مین کوشش
کرتی تہی لیکن فرعونیون کی طرف سے خوف زدہ رہتی تہی کہ وہ ہمیشہ تلاش مین رہتے تہی اُسوقت مادر موسیٰ کو الہام ہوا کہ تو موسیٰ کو دریا مین ڈالدے چنانچہ خدا تعالے
فرماتا ہی کہ واوحینا اور وحی کی ہمنے یعنے الہام کیا ہمنے یا خواب مین اُسکو دکہلایا ہمنے اور علم الہدیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ شاید کوئی فرشتہ رسول کرکے بہیجا ہو حاصل
یہ ہی کہ خداتعالے فرماتا ہی اور اطلاع دی ہمنے الی ام موسیٰ طرف مادر موسیٰ کے کہ وہ لاوی بن یعقوب کی اولاد مین سے تہی ان ارضعیہ یہ کہ دودہ پلا تو اُسکو پوشیدہ

فاذا خفت علیہ پس جسوقت کہ خوف کرے تو اوپر اسکی کسیطرحکا او جانے تو کہ لوگونکو اسکی خبر ہوگئی ہے اور وہ قصد ہلاک کرینگے تو فالقیہ پس ڈالدے تو اسکو فی الیم بیچ دریا
کے یعنی صندوق مین رکھکر اسکو رود نیل مین ڈالدے ولا تخافی اور نہ خوف کر تو اسکی جانب سے کہ وہ سلامت رہے گا ولا تحزنی اور نہ غمگین ہو تو اسکی فراق پر انا رادوہ
الیک تحقیق ہم پھیر دینے والے ہین اسکو طرف تیری تھوڑے ہی عرصہ مین کہ حسب دلخواہ تیری اور موافق مقصود اور آرزو تیری کے ہو وجاعلوہ اور کرنیوالے ہین ہم اسکو من
المرسلین پیغمبرونمین سے اور بعض کہتے ہین کہ پہلا خوف تو مادر موسے کو اسکی رونیکا تہا کہ ہمسایہ اور موکل اسکی آواز گریہ کو سن لیوین اور اسکو قتل کرین دوسرے خوف سے مراد
تخافی مین موسیکے غرق ہونیکا ڈر تہا یا کسی ہاتہ یا پاؤن کے ضایع ہونیکا اور تیسرا خوف نہ تہا بلکہ رنج ہی تہا موسیٰ کی فراق کا اور فرق درمیان خوف و حزن کی یہ ہے کہ خوف تو
اسکو کہتے ہین کہ آئندہ کو جو ایک امر لاحق ہوگا اسکی سبب سے رنج پیدا ہو اور حزن اس غم کو کہتے ہین کہ ایک امر کی جہت سے ہو کہ وہ امر ہو لیا ہوا اور وہ فراق موسیٰ کا تہا اور
استفہام مین خدا یتعالی نے مادر موسیٰ کو دونو امر سے مطمئن کردیا اور کہتے ہین کہ مادر موسیٰ نے بعد الہام ہونیکے ایک شخص کو کہ قبطیون مین سے اور فرعون کے قریبیون مین سے تہا اسکو طلب کیا اور نام اسکا
خرقیل بن صبور تہا اور وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تہا اس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت کا مجھی بنا دے اسنے صندوق بنا کر مادر موسیٰ کو دیا اور پوچہا کہ اس صندوق کو کیا کریگی
کہ مجکو اسکی احتیاج ہے بعد اسکی اسنے پھر پوچہا اور بہت مبالغہ کیا مادر موسیٰ دروغ نہ کہہ سکی ناچار ہوکر ظاہر کیا کہ میرے پاس ایک لڑکا ہے چاہتی ہون کہ اسکو اس صندوق مین رکھکر
فرعون سے چہپاؤن اس نجار نے وہ تابوت مادر موسیٰ کو دیدیا اور اسکی گھر کا نشان مقرر کرکے روانہ ہوا کہ موکلونکو خبر کرون زبان اسکی بستہ ہوگئی اور ہرچند چاہا کہ زبانسے کچہ کہے لیکن کچہ نہ کہہ
سکا پس ہاتہ اور سر سے اشارہ کیا کوئی نہ سمجہا کہ اس سے اسکا کیا مقصود ہے جبکہ اسنے بہت اشارہ کئے اور وہ لوگ نہ سمجہے تو انہون نے کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسکو مار کر اپنی آگے سے نکالدیا جسوقت
اپنی دکان پر آیا تو زبان اسکی کہل گئی اور دوسری بار گیا کہ انکو خبر کرے پھر زبان اسکی بند ہوگئی اور اندہا بھی ہوگیا نہ کچہ کہہ سکتا تہا اور نہ کچہ دیکہہ سکتا تہا جب اسکی اشارہ کو نہ سمجہے
پھر اسکو مار کر نکالدیا اسوقت اندیشہ مین پڑا کہ یہ وہی لڑکا ہے کہ جو فرعون کا مطلوب ہے اور یہ علامتین دلالت کرتی ہین اسکی حق ہونے پر اور اسکی حقیقت پر اور اپنی دلمین
مقرر کیا کہ اگر خدا یتعالی میری زبان اور آنکہہ کو کہولدے تو مین اسپر ایمان لاؤن خدا یتعالے نے اسکی راستی کو جانکر زبان اور آنکہہ اسکی کہولدی اور وہ
مادر موسیٰ کی دروازہ پر آیا اور اس قصہ کو اس سے بیان کیا اور موسیٰ پر ایمان لایا اور مومن آل فرعون جو مشہور ہے وہ یہی ہے اور مادر موسیٰ نے اس صندوق پر روغن
قیر ملکر موسیٰ کو اسمین رکہا اور سر صندوق کا روغن سے خوب مضبوط بند کرکے اسکو دریائے نیل مین چہوڑ دیا اور منقول ہے کہ فرعون کی ایک دختر تہی اور برص کی بیماری
مین وہ مبتلا تہی اور اہل کتابنے کہا تہا کہ فلانی روز رود نیل مین ایک دریائی جانور بصورت انسان خرد سال کی ملیگا اسکا آب دہن اس داغ سفید پر ملا جائے تو وہ
داغ دور ہو جائیگا اور یہی روز معین کہ مادر موسے نے موسیٰ کو دریا مین چہوڑا تہا فرعون اسکی وجہ اور دختر اور اسکی محرم عورتین کنارہ پر رود نیل کے بیٹھے تہے اور انتظار
اس حیوان آبی کا کرتے تہے کہ ناگاہ وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا تو فرعون نے اپنی نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو لاؤ فالتقطہ پس اٹہا لیا اس صندوق
کو موسیٰ کے ال فرعون لوگون فرعون کے نے لیکون لہم تاکہ ہووے وہ واسطے ان فرعونیون کے عدوا دشمن واسطے مردون انکی کہ اسکی سبب سے وہ دریا مین غرق ہوئے وحزنا
اور غم پر واسطے عورتون انکی کے اور لام لیکون کا انجام کا یا غایت کا ہے یعنی انجام اسکی اٹہا لینے کا یہ ہے کہ وہ انکا دشمن ہوا اور سبب انکی رنج کا ہوا ان فرعون وہامان
وجنودہما تحقیق کہ فرعون اور ہامان اور لشکر ان دونو کے کانوا خاطئین تہے وہ خطا کرنیوالے ہر ایک امر مین پس کچہ تعجب نہین ہے کہ انہون نے موسیٰ کی شبہ
مین نوے ہزار بچہ قتل کئے اور موسیٰ کو لیجا کر اپنے گھر مین اسکی پرورش کی یہانتک کہ جوان ہوا اور کہتے ہین کہ جسوقت تابوت دریا کی کنارہ پر آیا تو آسیہ زن فرعون
آگئی کو دوڑی ایک تابوت دیکہا قیر سے روغن کیا ہوا اور قفل اسکو لگا ہوا ہرچند چاہا کہ قفل کو کہولین لیکن نہ کہلا آسیہ نے کہا کہ مجکو دو جسوقت اسکو دیا تو اسنے قفل کو کہولا اور
صندوق کو کہولکر دیکہا کہ ایک لڑکا اسمین پڑا ہوا انگلیان اپنی چوستا ہے اور دونو ابرو اسکی درمیان نور چمکتا ہے حقتعالے نے دوستی موسے کی آسیہ کے دلمین ڈالدی وہ اسکو
فرعون کے پاس لیگئے جسوقت فرعون نے اور اسکی پاس کے بیٹہنے والون نے موسیٰ کو دیکہا تو سب کے دلونمین اسکی محبت ہوگئی لیکن فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ
بچہ قتل ہونیسے کیونکر بچ رہا ایسا نہو کہ کہین وہی بچہ ہو کہ جسکی نجومیون نے خبر دی ہے آسیہ نے کہا کہ مینے نجومیون سے سنا ہے وہ یہ بچہ نہین ہے اس بچہ سے ہاتہ
اٹہا کہ ہم اپنی دختر کا علاج کرین پس تہوڑا سا آب دہن حضرت موسیٰ کا لیکر اس دختر کی داغ سپید پر ملا فی الفور وہ داغ دور ہو گیا اور اس
دختر نے شفا پائی وقالت امرأت فرعون اور کہا زن فرعون نے کہ وہ آسیہ بنت مزاحم تہی بنی اسرائیل کی قوم مین سے اور بہتر تہی اپنی زمانہ کی عورتون سے اور بعضے کہتے ہین حضرت
موسیٰ کی پہوپہی تہی حاصل یہ ہے کہ جسوقت آسیہ نے فرعون کے دغدغہ کو دیکہا اور اندیشہ قتل ہونیکا کیا تو فرعون سے کہا کہ قرۃ عین لی روشنی آنکہہ کی ہے واسطے میرے
ولک اور واسطے تیرے کہ اسکی سبب سے دختر نے شفا پائی ہے اور ضمیر ہو کی مبتدا اور قرۃ عین کا محذوف ہے لا تقتلوہ نہ قتل کرو تم اسکو اور لفظ جمع کا واسطے تعظیم آیا ہے یعنے تم اسکو

قتل کرو کہ عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ قریب ہے یہہ کہ فائدہ ہو بخشے ہمکو سو واسطے کہ نشانیان برکت کی ظاہر ہوتی ہین اوس سے اور اوسکی آنکھون سے نور چمکتا ہی بعد برص کی بیماری ہماری لڑکی
کی اوسکے آب دہن کی برکت سے زائل ہو گئی ہے اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا پکڑین ہم یعنی یا اختیار کرین ہم اوسکو وَلَدًا فرزند ہو واسطے کہ وہ لیاقت بادشاہون کے فرزند ہونیکی رکہتا
ہے فرعون نے بعد سننے اس کلام کے موسی کو آسیہ کو بخشدیا اور آسیہ اوسکی پرورش مین مشغول ہوئے وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ قبطی نہین خبر رکہتی تہی کہ ہم خطا
پر ہین کہ ہمنی جو اوسکو اوٹہا لیا ہے ہماری ہلاکت اسکی ہاتہہ سی ہوئیگی اور منقول ہے کہ جسوقت آسیہ نے کہا کہ قرۃ عین لی ولک یعنی یہہ بچہ روشنی آنکہہ کی واسطے میرے
اور واسطے تیرے ہی تو اوسوقت فرعون نے کہا کہ قرۃ لک لا لی یعنی روشنی آنکہہ کی واسطے تیرے ہی نہ واسطے میرے یعنی تجہکو وہ بخشتا اور اگر کہتا وہ کہ قرۃ العین میرا بہی ہے تو خدا تعالی
اوسکو ایمان کیطرف ہدایت کرتا جیسے کہ آسیہ کو ہدایت کی اور کہتے ہین کہ جسوقت آسیہ اوسکی پرورش مین مشغول ہوئی تو اوس سے کہا گیا کہ اسکا نام کیا رکہا ہی کہا کہ موسی
اور اونکی زبان مین مو پانی کو کہتے ہین اور سی درخت کو اور وہ جو پانی اور درختون مین سے پائے تہے ہو واسطے اونکا نام موسی رکہا وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى
اور ہو گیا دل مادر موسی کا فَارِغًا خالی صبر اور عقل سے اور بہت بیقرار ہوئی موسی کے فرعون کے پاس چلے جانے سے جسوقت اوسنی سنا کہ وہ صندوق فرعون
کے پاس پہونچا ہے لیکن بعد اوسکے جسوقت اوسنی سنا کہ آسیہ نے اوسپر نہایت شفقت کی ہے اور فرعون نے اوسکو فرزندی مین لیا ہے تو یہہ سنکر اوسکا رنج اور
اندوہ جو موسی کیواسطی تہا سب جاتا رہا اِنْ كَادَتْ تحقیق قریب تہی آسیہ زیادتی بیقراری سے جسوقت دریا مین ڈالا اوسکو لَتُبْدِيْ بِهٖ کہ ظاہر کردے
اوس موسی کو اور کہدے کہ میرا بیٹا ہے اور شدت بیتابی سے کہی کہ یا ابناہ اور بعضے کہتے ہین کہ شدت سرور سے ظاہر کر دے کہ مین موسی کی مان ہون جسوقت
اوسکو سنا کہ فرعون نے اپنی فرزندی مین لیا ہے اور دایہ کہ مادر موسی کو جو واسطے دودہ پلوانیکے بلوایا تہا اسواسطی کثرت مسرت سی قریب تہا کہ موسی کو ظاہر کردے
لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا اگر نہو وے یہہ بات کہ گرہ لگائین ہم عَلٰى قَلْبِهَا اوپر دل اوسکے کہ استوار کرین صبر کی توفیق عطا کرکے اور ہمنے ایسا اسواسطے کیا کہ
لِتَكُوْنَ تاکہ ہووے وہ مادر موسی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ باور کرنیوالون اور سچا جاننے والون مین سے ہمارے وعدہ کو کہ ہمنے جو اوس سے وعدہ کیا تہا
کہ ہم تیرے فرزند کو تیرے پاس پہیر دینگے وہ اس وعدہ کو معتبر جانتے اور اگر ظاہر کردیتی تو پہر موسی اوسکو کیونکر ملتا بلکہ قتل ہوتا وَقَالَتْ اور کہا مادر موسی نے لِاُخْتِهٖ
واسطے بہن اوس موسی کے کہ نام اوسکا کلثوم تہا اور اوسکے شوہر کا نام غالب بن یوشا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ نام خواہر موسی کا مریم تہا پس جسوقت موسی کو اونکی
مان نے دریا مین ڈالدیا تو اونکی بہن سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچہے پیچہے جا تو اوسکے اور دیکہہ کہ یہہ بہتا ہوا کہان جاتا ہے وہ موسی کے صندوق کو دیکہتی ہوئی
دریا کے کنارے پر چلی یہانتک کہ فرعونیون نے اوسکو دریا سے باہر نکالا فَبَصُرَتْ بِهٖ پس دیکہا خواہر موسی نے اوس موسی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے کہ وہ
آسیہ کی گود مین ہے وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ قبطی نہین اطلاع رکہتی تہے کہ وہ بہن اوسکی ہے اور وہ اوسکی خبر لینے آئی ہے وَحَرَّمْنَا اور حرام کی نہین ہم نے
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ اوپر اوس موسی کے دودہ پلانیوالیان کہ جو عورت دودہ پلانیکا ارادہ کرتی تہی موسی اوسکا دودہ نہ پیتے تہے مِنْ قَبْلُ پہلے اوس سے یعنی
اپنی بہن کے آنے سے پہلے یا اپنی مان کے پاس جانے سے پہلے اور آسیہ اور اوسکے لوگ موسی کے دودہ نہ پینے سے نہایت مضطرب اور بیقرار تہی لیکن حضرت
موسی اپنے انگوٹہی کو چوستے تہی اوس سے بہت نفیس دودہ نکلتا تہا کلثوم وہان پہونچی اور دیکہا کہ آسیہ واسطی ایسی دایہ کے کہ موسی جسکا دودہ پئے بہت آرزو
رکہتی ہے یہہ اوسکے آگے گئی فَقَالَتْ پس کہا کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا رہنمائی کرون مین تمکو عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ اوپر لوگون ایسے گہر کے کہ يَّكْفُلُوْنَهٗ قبول کرین وہ اوس
موسی کو واسطے پرورش کے اور ذمہ دار ہون وہ لَكُمْ واسطے تمہارے اوسکی دودہ پلانیکے لئے اور وہ اونکا دودہ پی لیوے وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ اور وہ واسطے اوسکے
نصیحت کرنیوالے ہون کہ ہمیشہ اوسکی خیر خواہی مین رہین اور دودہ پلانیمین قصور نکرین اور منقول ہے کہ جسوقت کلثوم نے یہہ کہا تو ہامان نے کہا کہ یہہ اوسکو
پہچانتی ہی ہے اور اوسکے لوگون کو بہی جانتی ہے کلثوم نے کہا کہ میرا مقصود یہہ ہے کہ وہ واسطے بادشاہ کے خیر اچہی کرنیوالے ہین تب کلثوم کو کہا
کہ اچہا تو جا اور اوسکو لا کہ وہ دودہ پلائے کلثوم اپنی مان کو بلا لائی اور موسی اوسوقت فرعون کی گود مین تہے اور روتے تہی اور وہ اونکو بہلا
رہا تہا اور جو دایہ آئی تہی اور لینا چاہتی تہی موسی اوسکی طرف سے منہہ پہیر لیتے تہی اور کسی کا دودہ نہین پیتے تہی اور جسوقت اونکو مان کی
بغل مین رکہا تو اپنی مان کی بو سونگہہ کر چپکے ہو گئے اور چہاتی کو دودہ پینے کے واسطی ہاتہہ مین لیا فرعون نے کہا تو کون ہے اور تیرا دودہ پینے کی
رغبت اس بچہ نے کی ہے کہا کہ مین ایک عورت ہون خوشبو اور پاکیزہ خو اور پسندیدہ تن اور دودہ میرا بدرجہ غایت شیرین ہے اور اسی سبب سے جس بچہ کو میرے
پاس لاؤ وہ میرا دودہ قبول کریگا فرعون نے اجرت اونکی مقرر کردی اور موسی کو اونکے سپرد کیا اور کہا کہ اسکو اپنے گہر لیجا اور ہفتہ مین ایک مرتبہ اسکو ہمارے

پاس لاکر یا اور موسیٰ خوشدل ہوکر موسیٰ کو اپنی گھر لائی فرماتا ہی خدا کہ فَرَدَدْنٰہُ پس پھیر دیا ہمنے اس موسیٰ کو اِلٰٓی اُمِّہٖ طرف ماں اسکی کے کَیْ تَقَرَّ عَیْنُہَا تا کہ خنک اور روشن ہووے آنکھ اسکی
اپنی فرزند سی وَلَا تَحْزَنَ اور تاکہ نہ رنجیدہ ہووے اسکے فراق مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جانے کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا حق اور راست ہی وَلٰکِنَّ اَکْثَرَہُمْ اور لیکن اکثر انکی یعنی لوگون
مین سے یا اکثر آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہین جانتی ہین کہ وعدہ خدا کہ پیغمبرین کرتا ہی راست ہے اور حضرت موسیٰ اپنی ماں کے گود مین پرورش پاتے تھے یہانتک کہ پرورش پاکر حد تمیز کو پہنچے اور بعد اسکے جوان
ہوئے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَمَّا بَلَغَ اور جسوقت پہنچا وہ موسیٰ اَشُدَّہٗ قوت اپنی کو کہ وہ تیس برس مین ہے اور بعضی کہتے ہین کہ وہ چالیس برس ہین وَاسْتَوٰی اور راست ہوا قد اسکا
اور عقل اسکی یعنی نہایت عقل اور بزرگی کو پہنچا اور بعضے کہتے ہین کہ اشد سے مراد تیس سال ہین اور استوی سے مراد چالیس سال تک یعنے تیس سے چالیس کو پہنچا کہ انتہا نشو و نما اور مقام کمال
عقل کا ہی اسوقت اٰتَیْنٰہُ دیا ہمنے اسکو حُکْمًا وَّعِلْمًا نبوت اور علم دین کے احکام کا اور پیغمبری سے پہلی ہووے ان لوگونکی طرق پر چلتے تھے لیکن کوئی خطا اور حرکت نادانی کی ان سے
صادر نہین ہوتی تہی وَکَذٰلِکَ اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ موسیٰ پر اور اسکی ماں پر ہمنی لطف اور احسان کیا ہی ایسی ہی نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ جزا دیتی ہین ہم احسان کرنیوالونکو اور حضرت امام
محمد باقر سے منقول ہی کہ حضرت موسیٰ فرعون کے پاس ہمیشہ عزت اور بزرگی سی رہتی تھے اور جسوقت کہ توحید کا ذکر کرتے تہی تو لوگ انکا انکار کرتے تہی یہانتک کہ فرعون نے موسیٰ کا قصد کیا
اور وہ وہانسی نکل گئی وَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ اور داخل ہوا ایک شہر مین فرعون کے شہرون مین سے عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ اوپر وقت غفلت کے مِّنْ اَہْلِہَا لوگون اسکی سے کہ وہ وقت درمیان مغرب
اور عشا کے تہا کہ سب آدمی اپنی کام مین مشغول تہی اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہی کہ وہ روز انکی عید کا تہا سب آدمی لہو و لعب مین مشغول تہی اسوقت وہ اس شہر مین داخل ہوئے اور بعضے کہتی ہین
جسوقت موسیٰ بڑی ہوئے تو لباس پاکیزہ پہنتی تہی اور فرعون کے خاصہ گہوڑون پر سوار ہوتے تہی اور انکو موسیٰ فرعون کا کہتے تہی ایکروز فرعون سوار ہوا تہا اور موسیٰ غائب تھے جسوقت پہر کر
آئی تو پوچہا کہ فرعون کہان ہے لوگون نے کہا کہ فلانی جگہ گیا ہی اسکے پیچھی جانے ہوا اور وقت قیلولہ کے اس شہر مین پہنچی اور وہ شہر خالی تہا اور سب آدمی اپنی قیلولہ مین مشغول تہی
اور بعضے کہتی ہین کہ موسیٰ نے لڑکپن مین فرعون کے منہ پر طمانچہ مارا فرعون نے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہی کہ جسکے شبہ مین مینی ہزارون لڑکے قتل کئی ہین اور چاہا کہ
انکو مار ڈالے آسیہ نے کہا کہ یہ نادان ہے یہ کیا جانے کہ کیا کرتا ہی فرعون نے کہا کہ نہین اسنے جانکر طمانچہ مارا ہے آسیہ نے کہا کہ اسکا امتحان ہوسکتا ہے کہ ایک طبق مین
یاقوت اور ایک مین آگ رکہو اور اسکی پاس اسکو بٹہا دو اگر سمجہدار ہے تو یاقوت پر ہاتہ ڈالیگا ایسا ہی کیا اور موسیٰ کو طبق کے پاس بٹہلا یا چاہتے تھے کہ یاقوت پر ہاتہ ڈالین
جبرئیل نے انکا ہاتہ پکڑ کر آگ پر ڈالدیا وہ آگ کو اٹھا کر منہ مین لیجانے لگے ہاتہ بہی انکا جلا اور زبان بہی جلی اور زبان مین گرہ پڑگئی اچہا کلام اسلئے نہین
کرسکتے تہی لیکن فرعون کو باوجود اسکے انکی طرف سے دغدغہ رہا حکم دیا کہ موسیٰ کو شہر سے باہر نکالدین وہ شہر کے باہر جا ٹہری اور شہر کے گرد پرورش پاتی تہی یہانتک
کہ بڑی ہوئے تو ایکروز شہر مین آئے کہ لوگ اس سے غافل تہی اور انکو بہول گئی تھے فَوَجَدَ فِیْہَا پس پایا موسیٰ نے بیچ شہر کے رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ دو مردون کو کہ جہگڑتے
تھے آپسمین ہٰذَا مِنْ شِیْعَتِہٖ یہ ایک دو فرقہ اسکی مین سے تہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تہا وَہٰذَا مِنْ عَدُوِّہٖ اور وہ دوسرا دشمنون اسکی مین سے تہا کہ وہ قبطیون مین سے
تہا اور وہ نان بز فرعون کا تہا کہ بنی اسرائیل کے آدمی کو لکڑیان لانیکا تقاضا کرتا تہا جسوقت موسیٰ اسجگہ پہنچے تو فَاسْتَغَاثَہُ پس فریاد کی اس موسیٰ سی الَّذِیْ
مِنْ شِیْعَتِہٖ اس شخص نے کہ پیروی کرنیوالون اس موسیٰ کے سی تہا یعنے بنی اسرائیل کے آدمی نے فریاد کی عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ اوپر اس شخص کے کہ دشمنون اس موسیٰ
مین سے تہا یعنی بنی اسرائیل نے قبطی پر نالش کی اور موسیٰ سے مدد چاہی کہ اس قبطی کا ظلم مجھسے دور کر اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو نام انہو پوچہا کہ
وہ کیا نام ہی فرمایا کہ نام مبارک شیعہ کیا نہین سنا ہی تو نے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ اور سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ جسوقت موسیٰ بڑے
ہوئی تو بنی اسرائیل انکی پاس جمع ہوئے اور انکی پناہ مین رہتے تھے اس سبب سے کوئی بنی اسرائیل کے دریے نہین ہوتا تہا اسواسطے کہ موسیٰ قوت بہت رکہتے تہی اور فرعون کے پسر
مشہور تہی ایکروز موسیٰ کی غیبت مین فرعون کے نانبائی نے کہ وہ قبطی تہا ایک بنی اسرائیل کو پکڑ رکہا تہا موسیٰ کا ادہر کو گذر ہوا اس بنی اسرائیل نے موسیٰ سے فریاد کی موسیٰ نے
قبطی سے کہا کہ اسکو چہوڑدے اس قبطی نانبائی نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تیری باپ کے باورچیخانہ مین یہ آدمی لکڑیان لیجائے حضرت موسیٰ نے اس قبطی سے دفع
کرنیکو ایک ہاتہ مارا چنانچہ خدا فرماتا ہے فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی پس مکا مارا اسکو موسیٰ نے فَقَضٰی عَلَیْہِ پس موت آئی اور اسی طلب کے مکا لگنی سے اور
قتل کا نام قضا رکہنا قبیلہ نام رکہنی سبب کے سی بنام سبب ہے اور معنی اسکی یہ ہین کہ موسیٰ نے اسکے مکا مارا اور حقتعالیٰ نے اسپر حکم موت کا کیا وہ مرگیا اور جسوقت وہ مرگیا تو
قَالَ کہا موسیٰ نے کہ ہٰذَا یہ کام لڑنے جہگڑنے کا کہ یہ دونو آپسمین لڑتے تھے مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ کام شیطان کے سے ہی کہ آپسمین لڑواتا ہے غصہ دلواکر
اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق وہ شیطان دشمن ہی گمراہ کرنیوالا کہ ظاہر ہے دشمنی اسکی قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے کہ ای پروردگار میرے اِنِّیْ ظَلَمْتُ
تحقیق مینی ظلم کیا نَفْسِیْ اپنی کو کہ اپنی نفس کو مینے غیر موضع پر رکہا کہ اس شہر مین داخل ہوا مین اور یا یہ کہ اس قبطی کے قتل کرنیسے مینی اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا

کہ اگر عوض مین قبطی کے مجھکو قتل کرینگے فَاغْفِرْ لِيْ پس پوشیدہ رکہنا گر تو واسطے میرے یعنے مجھکو اپنے دشمنون سے پوشیدہ رکہ ایسا نہو کہ اسکی عوض مین وہ مجھکو قتل کرین اور لغت مین مغفرت کے معنے پوشیدہ کرنیکی ہین اور
اسیواسطے گناہ کی مغفرت سے مراد پوشیدہ کرنا گناہ کا ہی فَغَفَرَ لَهٗ پس پوشیدگی کی خدا نے واسطے اسکے کہ اسکو دشمنونکی شر سے محفوظ رکہا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ تحقیق کہ وہ بخشنے والا ہی . بندونکا
الرَّحِيْمُ مہربان ہے انپر یہ تفسیر اس آیت کے موافق ارشاد حضرت امام رضاؑ کی ہی اور اگر ہذا کی ضمیر طرف قتل قبطی کے عائد ہو جیسا کہ لوگ کہتے ہین تو معنی اسکی درست نہین ہوسکتی اسواسطے کہ شیطان
کے عمل سے تو وہ قتل ہے کہ جو عمداً اور قتل کے ارادے سے کسیکو کچھ مارا حضرت موسیٰ کا ارادہ مکا مارنیسے یہ نہتا کہ وہ مرجاے بلکہ واسطے تادیب و رفع کرنیکی مکا مارا تہا اور جبکہ عمداً اسکو نہین مار ڈالا
تو ظلم بہی اپنی محل پر نہوا کہ وہ قتل کرنا اسکا گناہ مین محسوب ہو بلکہ ظلم اپنی نفس پر موسیٰ نے اسی جہت سے کہا کہ اس قتل سے میرے نفس پر وہ ظلم کرین کہ مجھکو اسکی عوض مین مار ڈالین اور حضرت
موسیٰ سے جو یہ امر صادر ہوا حقیقت مین یہ فعل انکا نیک تہا اسواسطے کہ انہون نے ایک مومن کی حمایت کی تہی کافر کے مقابلہ مین اور اس کافر کو ایک مکا مارا تہا انکی دفع کرنیکے واسطے کہ اس
مومن کے آزار کے درپے نہووے اور اسکی قتل کرنیکا ہرگز ارادہ نہتا اور مکا مارنیسے کوئی مرتا نہین ہے لیکن خدا تعالیٰ کو جو اسکی موت منظور تہی حکم مرنیکا اسپر جاری کیا اور جو نادان
ہین وہ لوگ جو اسکی تفسیر مین لکہتے ہین کہ موسیٰ کو حکم قتل کا نہتا اور انہی قبطی کو قتل کیا اور بعد اسکی نادم ہوکر کہا کہ رب انی ظلمت نفسی اور بعد اسکی قَالَ کہا موسیٰ نے کہ رَبِّ
اے پروردگار میرے بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بسبب اس چیز کے کہ انعام کیا ہی تونے اوپر میرے کہ بڑی قوت تونے مجھے دی کہ ایک مکے مین میرے وہ شخص مر گیا فَلَنْ اَكُوْنَ پس ہرگز نہونگا مین
ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ مددگار واسطے گنہگارونکے بلکہ اس قوت سے جہاد کرونگا تیری راہ مین تاکہ تو مجہسے راضی ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ گنہگارونکی اور ظالمونکی ہرگز مدد نکرنی چاہیے
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اس آیت مین دلالت ہے کہ مدد کرنی گنہگارونکی گناہ ہی اور مدد کرنی مومن کی طاعت اور موجب ثواب کا ہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدد کی اس شخص کی کہ
ظاہر مین وہ مومن تہا اور مخالفت کی اس شخص کی کہ ظاہر مین وہ کافر تہا اور منقول ہے کہ ایک شخص نے عطا ابن رباح سے کہا کہ فلانی شخص کے ہان مین تحریر کا کام
کرتا ہون اور سواے اسکی خرچ اور آمدنی اور کچھ نہین لکہتا ہون اور اگر اس سے مین اجرت لیتا ہون تو مجھکو آسودگی حاصل ہوتی ہی اور اگر نہین لیتا ہون تو عیال
میرے فقر اور فاقہ مین بسر کرتے ہین عطا نے کہا کہ کیا تونے قول مرد صالح موسیٰ کا نہین سنا ہی فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ اور موسیٰ نے جو قبطی کو مارا تو یہ امر ہر جگہ مشہور ہو گیا ہی کہ موسیٰ نے
قبطی کو مار ڈالا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ پس صبح کی موسیٰ نے بیچ اس شہر کے خَآئِفًا جسوقت کہ خوف کرنیوالا تہا یہ حال واقع ہوا يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتا تہا کہ شاید کوئی اس
قبطی کا بدلا لینے آوے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ پس وہ شخص کہ مدد چاہی تہی اسنے اس موسیٰ سے یعنے اسرائیلی کہ جسکی موسیٰ نے مدد کی تہی اور اسکی حمایت کے واسطے قبطی کو مار ڈالا
تہا بِالْاَمْسِ کل کو دیکہا کہ وہی اسرائیلی کل والا ایک اور قبطی سے لڑتا ہی اور موسیٰ کو جو اسنے آتا دیکہا تہا تو پہر يَسْتَصْرِخُهٗ فریاد کرتا تہا اس موسیٰ سے اوپر اس قبطی کے
ظلم کے دفع کرنیکو موسیٰ سے التجا اور موسیٰ جو کل کے حادثہ سے بہت تنگ اور آزردہ تہے قَالَ لَهٗ مُوْسٰى کہا واسطے اسکے موسیٰ نے کہ اِنَّكَ تحقیق تو لَغَوِيٌّ البتہ
گمراہ اور نومید ہے مُّبِيْنٌ ظاہر ہی گمراہی تیری اور تو آپ سے تو برگشتہ ہورہا ہی کل تو تونے وہ جہگڑا کیا تہا کہ جسمین وہ قبطی مارا گیا اور آج تو پہر وہی امر پیش لایا
اور دوسرے شخص سے تونے جہگڑا شروع کیا اور فتنہ برپا کیا اور صبر اور تحمل تیرے مزاج مین نہین ہے اور ساتھ خلق سے تو پیش نہین آتا ہی پس مراد گمراہی سے گمراہ ہونا اخلاق نیک سے
ہے نہ گمراہ ہونا دین سے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پس جسوقت ارادہ کیا موسیٰ نے اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا یہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن ہے واسطے ان دونونکے یعنی موسیٰ
نے چاہا کہ اس قبطی کو پکڑے کہ وہ دشمن موسیٰ کا اور اسرائیلی کا تہا اور اس قبطی کی شر کو اس سے یعنی اسرائیلی سے دور کرے اس قبطی کو گمان ہوا کہ جیسے کہ کل اسنے اس قبطی کو قتل کیا تہا ایسے ہی
آج یہ مجھکو بہی قتل کریگا یا مار ڈالیگا ہو کے قَالَ کہا اس قبطی نے کہ يٰمُوْسٰٓى اے موسیٰ اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ کیا چاہتا ہی تو یہ کہ قتل کرے تو مجھکو
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًاۢ بِالْاَمْسِ جیسا کہ قتل کیا ہی تونے ایک جی کو کل اِنْ تُرِيْدُ نہین ارادہ کرتا ہی تو اس فعل سے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مگر یہ کہ ہووے تو جَبَّارًا
گردن کش زبردستی کرنیوالا کہ خونریزی مین تجھکو پروا نہو فِي الْاَرْضِ بیچ زمین مصر کے وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ اور نہین ارادہ کرتا ہی تو یہ کہ
ہووے تو صلح کرنیوالونمین درمیان آدمیونکی اور دور کرنیوالونمین جہگڑے کے حضرت موسیٰ نے یہ سنا تو ہاتہ اپنا کوتاہ کیا اور قبطی نے دیکہا کہ موسیٰ نے میرے قول کا انکار
نہین کیا ہی تو جانا کہ اس نانبز کو اسنے بیشک مارا ہی یہ خبر اسنے فرعون کو پہنچائی فرعون نے اپنی مصاحبونسے اس مقدمہ مین مشورہ کیا سب کی رای حضرت موسیٰ کے
قتل پر متفق ہوئی اور حزقیل کہ مومن آل فرعون اور فرعون کے چچا کا بیٹا تہا اس خبر کو پاکر حضرت موسیٰ کیطرف متوجہ ہوا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَجَآءَ رَجُلٌ اور
آیا ایک مرد کہ وہ حزقیل تہا مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ انتہاے شہر سے یعنے فرعون کی بارگاہ سے کہ وہ شہر کی انتہا اور کنارہ پر تہی موسیٰ کے پاس يَّسْعٰى دوڑتا ہوا
کہ جلدی موسیٰ کو خبر کرے اور جسوقت موسیٰ کے پاس پہنچا تو قَالَ يٰمُوْسٰٓى کہا اے موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ تحقیق اشراف قوم کے کہ مصاحب فرعون کے ہین يَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہین
آپسمین بِكَ بسبب تیرے لِيَقْتُلُوْكَ تاکہ قتل کرین وہ تجھکو عوض مین اس قبطی مقتول کے فَاخْرُجْ پس نکل جا تو اس شہر سے اِنِّيْ لَكَ تحقیق کہ مین واسطے تیرے

من الناصحین نصیحت کرنیوالونمین سے ہون اور خیرخواہونمین سے حضرت موسیٰ نے خرقیل سے یہ بات سُنی تو فخرج پس باہر نکلا اسیطرح جیساکہ کھڑا تہا بے سواری اور بےخرچ
راہ کے منہا اُس شہر سے خائفا جسوقت کہ ڈرنیوالا تہا یترقب انتظار کرتا تہا کہ کوئی شاید پیچھے سے واسطے پکڑنے کے آئے قال رب کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے
نجنی نجات دے تو مجہکو اور رہائی دے من القوم الظالمین گروہ ستمگاروں سے یعنی فرعون سے اور اُسکے لوگون سے اور مجہکو اپنی حفظ وحمایت مین رکہ کہ انسے مجہکو ضرر نہ پہنچے کہتے
ہین کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ اے موسیٰ حکم الٰہی یہ ہے کہ تو مدین کو روانہ ہو اور انکو شہر مدین کی راہ بتلادیا ولما توجہ اور جسوقت متوجہ ہوا اور منہ کیا موسیٰ نے تلقاء مدین
طرف شہر مدین کے اور یہ شہر اُسکے بنانیوالے مدین پسر ابراہیم خلیل کے نام پر موسوم اور مشہور ہے اور حضرت شعیب پیغمبر اُس شہر مین رہتے تہے اور وہ شہر فرعون کے تصرف مین نہ تہا اور مصر سے وہان
تک آٹہہ منزل کا فاصلہ تہا اور تلقاء منصوب علی الظرفیۃ ہے اور موسیٰ اُس شہر کی راہ جو نہین جانتے تہے تو توکل اور حسن ظن کی راہ سے قال عسی ربی کہا کہ قریب ہے پروردگار میرا
ان یہدینی یہ کہ راہ بتلائے مجہکو سواء السبیل سیدہی راہ کہتے ہین کہ تین رستے موسیٰ کو ملے بیچ کا رستہ انہون نے اختیار کیا اور سواء السبیل کے معنی بہی وسط کی راہ کے ہین سو بیچ کے
رستہ کو چلے گئے اور فرعون کے آدمی انکی تلاش مین پیچھے انکے آئے تو وہ دوسرے رستونکو گئے اور موسیٰ کو انہون نے نہ پایا اور حضرت موسیٰ آٹہہ شب و روز چلے گئے اور سوائے گہانس صحرا کے اور کہانا انکے
پاس کچہہ نرکہتے تہے ابن جبیر سے منقول ہے کہ موسیٰ پاؤن برہنہ تہے اور مدین تک نہ پہنچے کہ انکے پاؤن زخمی ہوگئے اور توکل کئے ہوئے چلے جاتے تہے خدا تعالیٰ نے ایک فرشتہ بہیجا کہ وہ گہوڑے پر سوار تہا
اور نیزہ اُسکے ہاتہ مین تہا موسیٰ سے اُسنے پوچہا کہ اے موسیٰ تو کہان جاتا ہے فرمایا کہ مدین کو فرشتہ نے پوچہا کہ تو رستہ جانتا ہے کہا کہ نہین جانتا کہا کہ مین اب تیرا ہوتا ہون تجہکو پہنچا دونگا موسیٰ اُسکے ہمراہ ہوئے
یہانتک کہ آب مدین پہنچے ولما ورد اور جسوقت وارد ہوا موسیٰ ماء مدین آب مدین پر اور وہ ایک کنوان تہا مدین کے کنارہ پر وہان موسیٰ پہنچے اور جسوقت وہان پہنچے تو وجد علیہ پایا اوپر
اوس پانیکے امۃ من الناس ایک گروہ کو آدمیونمین سے کہ اُس جگہ جمع تہے یسقون پانی دیتے تہے مویشیون اپنے کو ووجد من دونہم امراتین اور پایا پیچہے انکے دو عورتونکو جانب اُن
مردون سے دو عورتونکو ایک کنارہ پر مردون سے علیحدہ ہوکر دور بیٹہی ہوئی کہ تذودان ہانکتی ہین اور روکتی ہین بکریون اپنی کو پانی پر جانیسے تاکہ دوسرونکی ریوڑ مین نہ ملجائین
جو پانی پر تہے اور دوسرے ریوڑ والونکا یہ حال تہا کہ ایک شخص اپنے ریوڑ کو پانی پلالیتا تہا تو دوسرا آدمی اپنے ریوڑ کو پانی پلاتا تہا وہ دونو بیچاریان اسیطرح ہاتہ پر ہاتہ دہرے ہوئے بیٹہیان
تہین انبیاکے دلونمین جو شفقت اور مہربانی ہوتی ہے حضرت موسیٰ انکا یہ حال دیکہکر انکے پاس گئے اور ازراہ لطف انسے قال کہا کہ ما خطبکما کیا ہے حال تمہارا کہ اپنے دنبیونکو پانی پر
جانیسے اور دونکے دنبیونمین مل جانیسے منع کرتی ہو قالتا کہا اُن دونو نے موسیٰ کے جواب مین کہ لا نسقی نہ پانی دینگی ہم اپنے دنبیونکو حتی یصدر الرعاء یہانتک کہ پہر جائین
چرواہے یہان سے اپنے ریوڑونکو لیکر اور بعد انکے جانیکے جو کچہہ پانی کہ انکے دنبیونکا جہوٹا بچ رہا ہوگا وہ ہم اپنے دنبیونکو پلائینگے اسواسطے کہ ہم اپنا کوئی مددگار نہین رکہتی ہین کہ وہ ہمارے دنبیون کو
کنوئین سے پانی کہینچکر پلائے وابونا شیخ کبیر اور باپ ہمارا بوڑہا ہے زیادہ عمر کا اُسمین طاقت نہین ہے کہ وہ یہان آکر دنبیونکو پانی پلائے اور سوائے اُسکے وہ نابینا ہے ہم بضرورت یہان آکر
پانی پلاتی ہین وہ دونو صاحبزادیان حضرت شعیب پیغمبر کی بیٹیان تہین بڑی کا نام صفورا تہا اور چہوٹی کا نام صفرا جسوقت حضرت موسیٰ انکے حال سے مطلع ہوئے تو چرواہونکے پاس آئے اور فرمایا کہ ان
بیچاریون کو کسواسطے انتظار مین کہا ہے پہلے انکے دنبیونکو پانی دو تاکہ یہ جلدی اپنے گہر کو جاوین اُن لوگون نے ہنسی سے کہا کہ ہم تو پانی نہین دے سکتے ہین اگر تجہسے ہوسکتا ہے تو پانی نکال اور
انکے ریوڑ کو سیر کر حضرت موسیٰ بسبب غیرت دین کے کنوئین پر آئے اور اُن لوگونکی نظر جسوقت ان پر ہوئی تو وہ سب پیچہے ہٹ گئے اور ایکطرف کو کہڑے ہوکر نظارہ کرنے لگے اور موسیٰ نے ڈول اُٹہاکر کنوئین مین ڈالا اور وہ ڈول ایسا
بڑا اور سنگین تہا کہ اُسکو دس آدمی ملکر کہینچتے تہے اور اکیلے موسیٰ نے اُس ڈول کو کہینچا باوجودیکہ آٹہہ روز سے کہانا نہ کہایا تہا اور پاؤن زخمی ہورہے تہے اور دنبیونکو ان صاحبزادیونکے سیر کیا اور دوسرے روایتمین یون
ہے کہ اُس کنوئین پر وہ لوگونکا کثرت سے دیکہا تو ان لڑکیون سے پوچہا کہ اس کنوئین کے سوا اور بہی کوئی ہے انہون نے کہا کہ ہان ہے لیکن متروک ہے اور ایک پتہر اُسکے منہ پر رکہا ہے کہ چالیس آدمی اُسکو اُٹہاتے ہین
موسیٰ نے فرمایا کہ مجہکو دکہلاؤ وہ کہان ہے اُس کنوئین پر موسیٰ کو لیگئین حضرت موسیٰ نے دونو ہاتہ پتہر کے نیچے رکہکر اُسکو اُٹہایا اور کنوئین سے ایکطرف اُسکو اُٹہاکر ڈالدیا اور اُن لڑکیون سے پوچہا کہ تمہارے پاس
ڈول اور رسی ہے انہون نے انکار کیا کہ ہمارے پاس نہین ہے پہر فرمایا کہ کچہہ پانی تمہارے پاس ہے کہا کہ تہوڑا سا اس مشکیزہ مین ہے اُس پانیکو اُنسے لیکر کلی کی اور اُس کلی کے پانیکو کنوئین مین ڈالا پانی اوس کنوئین کا
جوش مارکر اوپر کو آیا یہانتک کہ کنوئین کے منہ پر ہو بہا فسقی لہما پس پانی دیا واسطے اُن دونو کے اور دنبیونکو پیایا تاکہ شکم انکے پہول گئے اور پستان انکے پر شیر ہوئے ثم تولی پہر آموسیٰ
الی الظل طرف سایہ درخت یا دیوار کے فقال رب پس کہا کہ اے پروردگار میرے انی تحقیق مین لما انزلت واسطے اُس چیز کے کہ نازل کرے تو الیّ طرف میرے من خیر نیکی مین سے یعنے
اے پروردگار کچہہ کہانا تہوڑا یا بہت کہ تو میری طرف بہیجے مین فقیر محتاج ہون اور تجہسے طلبگار ہون اکثر مفسرین کہتے ہین کہ جو کی ایک روٹی کا سوال تہا اور اُسوقت حضرت موسیٰ
بدرجۂ غایت گرسنہ تہے اور جناب امیرالمومنین علی نے فرمایا ہے کہ نہین سوال کیا تہا موسیٰ نے مگر ایک روٹی کا کہ اُسکو کہاتے ہوا سواسطے کہ بہوک کی شدت مین گہانس کے پتے کہاتے تہے اور کہال انکی اسقدر پتلی ہوگئی تہی
کہ سبزی پتون کی انکی جلد مین سے دکہلائی دیتی تہی بسبب لاغری کے اور گلجانے گوشت کے اور وہ لڑکیان اُس روز جلدی جو اپنے گہر کو پہرکر پہنچیان تو انکے باپ شعیب نے اُسکا سبب
انسے پوچہا کہ تم آج جلدی کیونکر آئی ہو انہون نے سب حال بیان کیا حضرت شعیب نے چہوٹی بیٹی سے فرمایا کہ تو جا اور اُس مرد کو یہان بلالا تاکہ مزدوری اُسکی ہم اُسکو دیوین

فجاءته پس آئی اُس موسیٰ کے پاس احدٰهما ایک دونون مین سے کہ اُسکا نام صفورا تہا تمشی علی استحیاء کہ چلتی تہی اور حیا اور شرم کرتی جیسے باکرہ عورت کا دستور ہوتا ہے اور کہتی ہین کہ آستین کو منہ پر رکہے ہوے تہی اور رستہ سے علیحدہ ہو کر آتی تہی اور نہایت شرم سے دور سے کہڑی ہو کر موسیٰ کو آواز دی اور قالت ان ابی کہا کہ تحقیق باپ میرا یدعوک بلاتا ہے تجھکو لیجزیک تاکہ بدلہ مین دیوے وہ تجھکو اجر ما سقیت اجرت تیری کہ پانی دیا تونے ذبیحون ساری کو کہ لنا واسطے ہمارے ہین حضرت موسیٰ نے واسطے زیارت شعیب کے نہ واسطے طمع اجرت کے قبول کیا ہو واسطے اجرت یعنی مخالف قربت اور ثواب کے ہے پس حضرت موسیٰ ہمراہ اُس لڑکی کے واسطے زیارت شعیب کے روانہ ہوے منقول ہے کہ وہ لڑکی آگے آگے جاتی تہی اور ہوا سے اُسکا پیراہن اُڑتا تہا تو بعضی جگہ سے اُسکا بدن ظاہر ہو جاتا تہا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تو میرے پیچہے چل اور مجھکو راہ بتلاتی جا کنکر پہینک کے فلما جاءه پس جسوقت آیا موسیٰ اُس شعیب کے پاس وقص علیه القصص اور بیان کیا موسیٰ نے اوپر اُس شعیب کے قصون اپنی کو اول سے آخر تک اور شعیب نے جانا کہ یہ خاندان نبوت سے ہین پس قال کہا شعیب نے کہ لا تخف نہ خوف کر تو کہ نجوت نجات پائی تو نے من القوم الظالمین گروہ ستمگاروں سے کہ انکا اس ولایت مین دخل نہین ہے بعد اسکے حضرت شعیب نے کہانا طلب کیا حضرت موسیٰ نے کہانے سے انکار کیا اور کہا ہم اہل بیت کار آخرت کو دنیا کے بدلے نہین فروخت کرتے اور اسواسطے کہ مینے پانی تمہاری ذبیحون کو واسطے رضائے خدا کے دیا تہا نہ واسطے اجرت حضرت شعیب نے کہا کہ یہ کہانا تمہاری مزدوری کا نہین ہے بلکہ ہماری عادت ہے کہ جو کوئی ہمارے مکان آتا ہے اُسکو ہم بطریق ضیافت کہانا کہلاتے ہین حضرت موسیٰ نے یہ سنکر کہانا تناول فرمایا اس بیان مین قالت احدٰهما کہا ایک نے اُن دونون دخترون مین سے کہ وہ صفورا تہی یا ابت استاجره اے باپ میرے مزدوری مین لے تو اسکو ان خیر من استاجرت تحقیق بہتر وہ شخص کہ مزدوری مین لے تو القوی الامین قوت والا امانت دار مزدور سے شخص کنایہ ہے امر کیطرف کہ موسیٰ قوت والا ہے اور امانت دار بہی ہے اور حضرت امام کاظم علیہ السلام سے یہی روایت ہے کہ جسوقت حضرت شعیب نے موسیٰ کو سنا کہ وہ قوت والا اور امانت دار ہے تو اس سے پوچہا کہ اے دختر میری اسکا قوت دار ہونا تو مینے جانا کہ اُسنے پتہر کو کنوئین اوپر سے اُٹہا دیا لیکن اُسکا امانت دار ہونا تو نے کہان سے جانا کہا کہ اے باپ میرے مین اسکے آگے جاتی تہی جیسے کہا کہ تو میرے پیچہے چل اور اگر مین راہ گم کرون تو مجھکو بتلاتی جا اسواسطے کہ ہم وہ قوم ہین کہ عورتونکی پشتون کے طرف نظر نہین کرتے اور جناب امیرالمومنین سے بہی اسیطرح منقول ہے اور جیسے معجزہ قوت کا حضرت موسیٰ سے ظاہر ہوا ایسا ہی حضرت علی سے بہی ظاہر ہوا چنانچہ منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین مع لشکر کے جسوقت صفین کو روانہ ہوے تو ایک منزل مین آئے کہ وہان پانی نہ تہا آدمی اور چوپائے سخت پیاسے ہوے اور ہر چند پانی کو تلاش کیا کہین نہ ملا جناب امیر کو اس حال کی خبر کی حضرت مع جملہ آدمیون کے سوار ہوے تہوڑی راہ طے کی تہی وہان سے ایک دیر دروازہ پہنچے کہ درمیان صحرا کے تہا اور ایک عابد اُس پر رہتا تہا اُس سے پانی کو پوچہا اُسنے کہا کہ یہان دو فرسخ یعنی پانچ کوس جانب بلی کے نواح اور ساڑہی تین کوس بجانب لکہنو کی ضلع کے لشکر نے حضرت سے عرض کی کہ اگر یہ حکم ہو تو ہم وہان پہنچیں پہلے اس سے کہ جانین ہماری نکلجاوین فرمایا کہ حاجت اسکی نہین ہے پس قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کی اور بعد اسکے ایک موضع طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اسجگہ کو کہودو لوگون نے جلدی سے اسجگہ کو کہودا قدر زمین کہودی تہی ایک پتہر سفید ظاہر ہوا چارون طرف سے اسکی مٹی کو دور کرکے اسکو صاف کیا اور ہر چند چاہا کہ اس پتہر کو باہم ہوکر اُٹہا لین نہ اُٹہ سکا جناب امیر نے فرمایا کہ یہ پتہر پانی پر ہے سب ملکر کوشش کرو اُسکے اُٹہانے مین ایک جماعت نے ملکر زور کیا لیکن نہ اُٹہ سکا حضرت سے عرض کی کہ ہماری قدرت سے باہر ہے حضرت نے پاؤن کا رکاب سے پہیر اور آستین کو چڑہا کر دست مبارک اپنا پتہر کے نیچے دیکر اسکو وہان سے اُکہاڑ کر چند قدم دور پہینک دیا نہایت صاف اور شیرین پانی اسکے نیچے سے نکلا کہ برف سے زیادہ سرد اور شیر سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین تہا سب آدمیون اور چوپاؤن نے اُسمین سے پانی پیا اور مشکون کو اس سے بہر لیا اور وہ عابد دیر کے اوپر سے دیکہتا تہا اور حضرت امیر نے اُس پتہر کو پہر رکہدیا اور فرمایا کہ اسکو مٹی سے اسیطرح بند کردو اور راہب نے کہا کہ مجھکو دیر سے نیچے اُتارو لوگون نے اسکو دیر سے نیچے اُتارا وہ عابد جناب امیر کے پاس آیا اور پوچہا کہ تو پیغمبر ہے فرمایا کہ نہین کہا کہ تو فرشتہ مقرب ہے فرمایا کہ نہین لیکن وصی رسول خدا کا ہون محمد بن عبداللہ کا کہ خاتم المرسلین ہے راہب نے کہ وہ عابد دین نصارا کا تہا ہاتہ اپنا جناب امیر کے ہاتہ پر رکہا اور کہا کہ اشہد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وانک وصی رسول الله واحق الناس من بعده یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود سواے خدا کے اور تحقیق محمد پیغمبر خدا کا ہے اور تحقیق تو وصی ہے رسول خدا کا اور حقدار تر اور لایق تر آدمیون کا بعد پیغمبر کے جناب امیر نے پوچہا کہ تجھکو کون چیز باعث ہوئی ایمان لانے کی دین اسلام پر کہ تو نے اسلام کو قبول کیا اُس شخص نے عرض کی کہ یا امیرالمومنین علیہ السلام تعمیر اس دیر کی واسطے اُس گروہ کے ہوئی ہے جو پہلی کتابون مین مذکور ہوئی ہے اور ہمارے علمانے خبر دی ہے کہ اس نواح مین ایک چشمہ ہے اور ایک سنگ عظیم اوپر اسکے ہے اور کوئی آدمی اُس چشمہ پر راہ نہ لیجائیگا مگر پیغمبر یا وصی پیغمبر اکثر آدمی اس امید پر اس دیر مین بیٹھے ہین اور اس کرامت اور بزرگی کو انہون نے نہین پایا ہے مگر مینے اور جسوقت یہ معجزہ تیرے ہاتہ پر ظاہر ہوا تو مینے جانا کہ وہ وصی تو ہی ہے اسواسطے مین تیرے ہاتہ پر ایمان لایا اور تیری خلافت کا مینے اقرار کیا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے جسوقت یہ سنا تو بہت روئے یہانتک کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی اور فرمایا کہ شکر ہے خدا کا کہ اُسنے مجھکو فراموش نہ کیا اور پہلی کتابون مین مجھکو یاد کیا اور مسلمانون نے جسوقت یہ سنا تو بہت خوش ہوے اور راہب ہمراہ امیرالمومنین کے شام کو گیا اور حضرت کے ہمراہ ہو کر جہاد کیا یہانتک کہ درجہ شہادت کو پہنچا اور جناب امیرالمومنین نے اُسپر نماز پڑہی اور جسوقت وہ یاد آتا تہا تو اُسپر رحمت بہیجتے تہے اور جسوقت اس دیر سے چلے اور تہوڑی راہ طے کی تہی کہ جناب امیر نے فرمایا کون ہے تم مین سے کہ اُس چشمہ پر چلا جاوے سب نے کہا کہ ہم اُسکو جانتے ہین اور اُسپر جا سکتے ہین اسواسطے کہ وہ دیر اُسکی علامت ہے اُس دیر کے نشان سے وہان جا سکتے ہین فرمایا

فرمایا کہ جاؤ اور اوسکو تلاش کرو لوگ وہان گئے اور ہر چند اوسکو تلاش کیا لیکن اوس چشمہ کا نشان کہین نہ ملا حضرت نے فرمایا کہ قیامت تک اب یہ چشمہ نہ ملیگا القصہ جسوقت حضرت
شعیب نے قوت اور امانت حضرت موسی کی اپنی بیٹی صفورا سے سنی اور موسی کے مرتبہ اور شان پر اطلاع ہوئی تو محبت موسی کی اپنے دل مین قائم کرکے قَالَ کہا کہ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ
تحقیق مین چاہتا ہون اَنْ اُنْکِحَكَ یہہ کہ نکاح مین دون مین تجھکو اِحْدَی ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ ایک دو بیٹیون اپنی ان دونو مین سے جسکو تو چاہے عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِیْ اوپر اوسکے کہ اجارہ
مین دے تو مجھکو نفس اپنے کو ثَمٰنِیَ حِجَجٍ آٹھہ برس اور اجرنی صفت ہے انکحی کی اور ثمانی منصوب علی الظرفیہ ہے یعنی مین ایک کو اپنی دو بیٹیون مین سے تیری نکاح مین
دینا چاہتا ہون اوپر مہر اوسکے کہ تو اپنے نفس کو آٹھہ برس میرے اجارہ مین دیوے کہ میری دنبیون کو تو آٹھہ برس چراوے اور یہی آٹھہ برس کا چرانا
مینے مہر تیری زوجہ کا مقرر کیا ہے فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا پس اگر تمام کرے تو دس کو کہ دو برس اور اوسپر زیادہ کرے فَمِنْ عِنْدِكَ پس نزدیک تیرے سے ہے کہ وہ تیرا
تفضل اور کرم ہے لیکن تجھپر واجب اور لازم نہین ہے چاہی تو دو برس زیادہ کر چاہے نکر البتہ اگر کریگا تو یہہ تیرے فضل و کرم مین شمار کیا جائیگا وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ
عَلَیْكَ اور نہین چاہتا ہون مین یہہ کہ مشقت رکھون مین اوپر تیرے کہ دس سال پورے تیرے ذمہ مین لازم کردون سَتَجِدُنِیْٓ قریب ہے کہ پائیگا تو مجھکو اس معاملہ مین اِنْ شَآءَ
اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ الصّٰلِحِیْنَ نیکون مین سے کہ عہد کو وفا کرونگا اور مخالف معاملہ کے کوئی امر نکرونگا میرے صحبت اور آداب کو تو دیکھیگا قَالَ ذٰلِكَ کہا موسی نے
کہ یہہ عہد بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ درمیان میرے اور درمیان تیرے قائم ہے کہ خلاف اوسکے نکرینگے اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ جوان دو مدتون کی مدت خواہ آٹھہ برس خواہ دس برس
قَضَیْتُ ادا کرون مین اور اوسکو پورا کرون تو فَلَا عُدْوَانَ پس نہین زیادتی ہے عَلَیَّ اوپر میرے کہ بعد اوسکے مجھسے اور زیادہ طلب نکرنا اور جیسے کہ تو دس برس سے
زیادہ نہین طلب کرسکتا ہے ایسے ہی اگر مین چاہون کہ آٹھہ برس ہی پورے کردون تو زیادہ تو آٹھہ برس سے بھی طلب نکرنا وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ اور خدا اوپر
اوسکے کہ کہتے ہین ہم اور مقرر کرتے ہین گواہ ہے یا جو کچھہ کہ ہم گفت و شنید کرتے ہین اوسکا خدا تعالی کارساز ہے کہ اوسکے سپرد کرتے ہین جناب رسول خدا صلعم
سے کسینے پوچھا کہ موسی نے دونو مدتون مین سے کونسی مدت کو پورا کیا تھا فرمایا کہ بعید تر مدت کو کہ وہ دس برس ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ اگر کوئی
پوچھے کہ دونو لڑکیون مین سے کونسی سے موسی نے نکاح کیا تھا کہہ تو کہ چھوٹی سے اور وہ لڑکی وہ تھی کہ جسنے کہا تھا کہ اے باپ اجارہ مین لے تو اسی کو کہ
یہہ قوت دار اور امانت دار ہے اور حضرت صادق ع سے کسینے پوچھا کہ وہ کونسی لڑکی شعیب کی تھی کہ جسنے موسی سے کہا تھا کہ باپ میرا تجھکو بلاتا ہے فرمایا
کہ وہ لڑکی تھی کہ جس سے موسی نے نکاح کیا تھا اور پھر پوچھا کہ کونسی مدت دونو مدتون مین سے موسی نے پوری کی تھی فرمایا کہ بعید تر اون دونو مین کی کہ وہ
دس برس تھی پھر پوچھا کہ موسی نے اوس سے صحبت کی تھی مدت کے گذرنے سے پہلے یا بعد گزر جانے مدت کے فرمایا کہ مدت کے گزرنے سے پہلے پھر کسینے پوچھا کہ ہو سکتا
ہے کہ کوئی مرد ایک عورت سے نکاح کرے اور شرط کرے اوسکے باپ سے دو مہینے کے اجارہ کو کیا جائز ہے فرمایا کہ موسی جانتا تھا کہ یہہ شرط میری تمام ہو جائیگی پھر
کسینے پوچھا کہ یہہ کیونکر ہے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ مین باقی رہونگا جبتک کہ مدت کو پورا کردون اور دوسری روایت حضرت صادق ع سے یہہ ہے کہ حضرت امیر المومنین نے
فرمایا کہ نہین حلال ہے آجکے دن اسلام مین اجارہ کے عوض مین کوئی کہے اس طرح سے کہ کام کرونگا مین نزدیک تیرے اتنی برس تک اس لئے کہ نکاح کردے تو مجھسے بیٹی اپنی کا
یا بہن اپنی کا اور فرمایا کہ وہ حرام ہے اسواسطے کہ وہ مہر مؤجل ہے کہ گردن اوسکی کا اور وہ عورت حقدار ہے اپنے مہر کی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ یوشع بن نون وصی
حضرت موسی کے تیس برس بعد موسی کے زندہ رہے اور خروج کیا یوشع پر صفورا بنت شعیب نے جو موسی کی زوجہ تھی اور کہا کہ مین تجھسے حقدار زیادہ ہون خلافت کے اور بڑی لڑائی ہوئی اور صفورا کو
شکست ہوئی اور ایسی ہی بعد رسول خدا کے علی نے زندگانی تیس برس کی اور عائشہ علی سے لڑی اور مغلوب ہوئی اور جناب رسول خدا صلعم کا قول راست ہوا کہ جو کچھہ کہ بنی اسرائیل
مین ہوا ہے اس امت مین بھی وہ ہونیوالا ہے اور بنی اسرائیل کو رجعت کئی مرتبہ ہوئی ہے اس امت مین بھی ہونیوالی ہے منقول ہے کہ جسوقت حضرت شعیب نے
اپنی دختر صفورا کو حضرت موسی کے نکاح مین دیا اور موسی نے شرط کو قبول کیا تو موسی نے کہا کہ مجھکو تو نے ریوڑ چرانے پر مقرر کیا ہے تو ایک عصا مجھکو دے تاکہ دنبیون کو
مین اوسی سے ہانکون اور درندون کو اوس سے دفع کرون شعیب نے اپنی دختر سے کہا کہ فلانے مکان مین کئی عصا رکھے ہین ایک عصا کو وہان سے لا اور موسی کو دے وہ لڑکی گئی
اور عصا کو وہان سے اوٹھا کر لائی اور شعیب کو وہ عصا دکھلایا تو کہا کہ اس عصا کو رکھدے اور دوسرا عصا لا وہ لڑکی گئی اور عصا وہین رکھدیا اور دوسرے عصا کو
چاہتی تھی کہ اوٹھائے وہی پہلا عصا اوسکے ہاتھہ مین آیا اوس عصا کو لیکر آئی تو شعیب نے کہا یہہ وہی عصا ہے دوسرا عصا لا تین مرتبہ ایسا ہی کیا ہر بار وہی عصا
ہاتھہ مین آتا تھا تین مرتبہ اوس لڑکی نے شعیب سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین عمدًا جان بوجھہ کر اسکو نہین اوٹھاتی ہون مگر جسوقت کہ ارادہ کرتی ہون کہ کوئی دوسرا
عصا میرے ہاتھہ مین آئے وہ تو نہین آتا یہی عصا ہاتھہ مین آجاتا ہے شعیب نے کہا یہی عصا موسی کو دے کہتے ہین کہ وہ عصا حضرت آدم کا تھا کہ اوسکو بہشت سے

ع

اپنی ہمراہ لائے تہے اور جسوقت آدم نے وفات پائی تو جبرئیل اُس عصا کی محافظت کرتے تہے اور جبکہ موسیٰ نے شعیب سے عصا کو طلب کیا تہا اُس روز شعیب کو وہ عصا دیگئی تہی اور بعضے کہتے ہین
کہ حضرت شعیب کے پاس سب انبیا کی عصا جمع تہے اور شب کو موسیٰ کو کہا کہ ایک عصا اُنمین سے اُٹھا کر لاوے حضرت آدم کا عصا کہ جسکو وہ بہشت سے اپنی ہمراہ لائے تہے اُٹھا کر لی
آئے شعیب نے کہا کہ یہ نہین دوسرا عصا لاؤ دوسرے مرتبہ بہی وہی عصا ہاتہ مین آیا سات مرتبہ اُسکو بدلنے گئے وہی ہاتہ مین آتا تہا آخر شعیب نے کہا کہ تو ہی لایق اسکے ہے
اسکو اپنے پاس رہنے دے اور شعیب نے کہا اے موسیٰ جسوقت تو دنبیان چرانے جائے اور دو رستہ تجہکو نظر پڑین تو جانب چپ کو جانا اور جانب راست کو نجانا اگرچہ اُس طرف
کو گہانس بہت ہو اسواسطے کہ اُس جانب کے سبزہ مین بڑا اژدہا ہے کہ آدمی کو مع چوپایون کے کہا جاتا ہے جسوقت موسیٰ اُس جگہ پہنچے دنبیون نے اپنا مُنہ
جانب راست کو کیا سبزہ کو دیکہکر دوڑنے لگین ہرچند موسیٰ اونکو اُلٹا پہیرتے تہے پہرتی نہ تہین تنگ ہوکر اُنکی پیچہے ہو لیئے ایک سبزہ زار دیکہا کہ کثرت سے وہان گیاہ کہڑی
دنبیان اُس گہانس کے چرنے مین مشغول ہوئین حضرت موسیٰ جو تہکے ہوے تہے اور خواب نے اُنپر غلبہ کیا تو وہان سو گئے اور عصا کو زمین پر رکہدیا وہ اژدہا آیا اور اُسنے
ارادہ دنبیونکا کیا عصا ایک جانور بنکر اُس اژدہے سے جالپٹا اور اژدہا کو مار ڈالا موسیٰ خواب سے بیدار ہوئے تو عصا کو خون مین آلودہ دیکہا اور اژدہا کو ایک
طرف مردہ پڑا ہوا دیکہا بہت خوش ہوے اور حضرت شعیب کو جاکر خبر دی شعیب نے اپنی دختر سے کہا کہ تیرا شوہر پیغمبر ہوگا کہ اُسکی واسطے اس عصا مین ایک
نشانی ہوگئی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عصا درخت مورد کی شاخ کا تہا کہ جو اُسکے نہایت سبز ہوتے ہین جسوقت حضرت موسیٰ نے ارادہ
مدین کا کیا تہا تو جبرئیل بہشت کی مورد مین سے اُسکو لائے تہے اور موسیٰ کے سپرد کیا تہا اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو عصا اپنے ہاتہ مین رکہو کہ عصا کا ہاتہ مین رکہنا
انبیا کی سُنت ہے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی واسطے سفر کے گہر سے باہر نکلے اور اُسکے پاس بادام تلخ
کا عصا ہو اور وقت متوجہ ہونے سفر کے یہ آیت پڑہے کہ ولما توجہ تلقاء مدین تا علی ما نقول وکیل تو خدا تعالےٰ اُسکو بچاوے فکری اور ہر درندہ اور چور سے اور ہر حد سے
گزرنیوالے اور نیش مارنیوالے سے یہانتک کہ اپنی گہر کو پہرے اور اُسکے آگے اور پیچہے ستر ہزار فرشتے ہون اُسکو احاطہ کئے ہوے اور واسطے اُسکے خدا سے بخشش چاہین
اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کا مرتبہ نزدیک خدا کے بڑا ہوا دیکہا تو چاہا کہ موسیٰ پر احسان کرون موسیٰ سے کہا کہ اِس برس مین جسقدر میرے دنبیون کے بچے
ابلق یعنی سفید اور سیاہ پیدا ہونگے تو وہ مین تجہکو دونگا حقتعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو خواب مین وحی کی کہ اس عصا کو اُس پانی پر مار کر جسکو یہ دنبیان پیتی ہین موسیٰ نے
ایسا ہی کیا اُس سال مین سب بچے ابلق پیدا ہوے شعیب نے جانا کہ یہ روزی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اُسکو دی ہے اور قمی نے جو اسقدر مین حدیث لکہی ہے اُسی طرح بیان کیا ہے کہ موسیٰ نے
شعیب سے کہا کہ اب مین اپنے وطن کو جاتا ہون اپنی مان کے اور اپنی قریبون کے پاس مجہکو تم کیا دیتے ہو کہا کہ اِس سال مین جسقدر میری دنبیان ابلق بچے دیوین وہ مین تجکو بخشین
جسوقت نر کو مادہ پر چہوڑنیکا زمانہ آیا تو موسیٰ نے اپنے عصا کو بعضے جگہ سے چہیلا اور بعضی جگہ سے نہ چہیلا اور ریوڑ کی بیچمین اُسکو گاڑ دیا اور ایک چادر ابلق اُسپر
ڈالدی اور بعد اُسکی نر کو مادہ پر چہوڑا اوس سال مین جو بچہ پیدا ہوا وہ ابلق تہا اور جب موسیٰ نے دس برس تمام کردئے تو وہان سے طرف مصر کے روانہ
ہوئے چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ پس جسوقت ادا کیا موسیٰ نے مدت کو اور دس برس پورے کر دئے وَسَارَ بِاَهْلِهٖ اور روانہ ہوا ساتہ
لوگون اپنے کے یعنی موسیٰ مع اپنے اہل و عیال کے مصر کو روانہ ہوئے ریوڑ اپنا ہمراہ لیکر اور شب تاریک مین راہ کو گم کیا اور اُنکی زوجہ کو درد زہ شروع ہوا اور
دنبیان اُنکی برف کے گرنے اور ہوا کی شدت کے صدمہ سے متفرق ہوگئین اور سب ہمراہیون کو سردی لگنی لگی اور آگ اُنکے پاس بالکل نہ تہی اور حضرت موسیٰ نے
چقماق سے آگ جہاڑی تو تہوڑی آگ نہ دی موسیٰ نے غصہ ہوکر اُسکو زمین پر پہینکدیا چقماق نے بزبان فصیح گویا ہوکر کہا کہ اے موسیٰ آگ سوا حکم خدا کے ہرگز باہر
نہین آتی اور آجکی شب تمام دنیا کی آگ کو خدا نے سرد کر دیا ہے حضرت موسیٰ اپنی کام مین حیران تہے کہ ناگاہ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا دیکہا موسیٰ نے جانب
کوہ طور سے آگ کو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا واسطے لوگون اپنے کے امْكُثُوْٓا ٹہیل کرو تم اور ٹہیرو تم اس مکان مین اِنِّیْٓ تحقیق کہ مینے اٰنَسْتُ نَارًا دیکہا ہے آگ کو لَعَلِّیْٓ
اٰتِيْكُمْ شاید کہ مین لاؤن تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اُس آگ مین سے خبر کو یعنی اُس آگ کے نزدیک جو آدمی ہونگے تو اُنسے دریافت کرونگا کہ راہ کدہر کو ہے اور رستہ کی خبر اُنسے
پوچہونگا اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ یا لاؤن مین لکڑی آگ مین سے یا چنگاری آگ مین سے لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ تاکہ تم تاپو اُس چنگاری سے آگ کو سلگا کر فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جسوقت آیا موسیٰ
اُس آگ کے پاس تو نُوْدِيَ پکارا گیا یعنی اُسکو آواز آئی مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ صحرا کے سے کہ جانب راست موسیٰ کی تہا فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ بیچ جگہ برکت والی کے وہ جگہ
جسجگہ کہ واسطے خدا تعالےٰ نے موسیٰ کو فرمایا تہا کہ اُسجگہ تو اپنی جوتیان اُتار ڈال کہ تو جنگل پاک طوے مین ہے اور مبارک اسواسطے تہا وہ جنگل کہ وہان وحی نازل ہوتی تہی اور کلام خدا کا اُس
جنگل مین پیدا ہوا تہا اور وہان آواز آئی موسیٰ کو مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہتے ہین کہ وہ درخت کیلی کا تہا یا عناب کا اور خدا تعالےٰ نے کلام کو اُس درخت مین پیدا کر دیا تہا نہ یہ کہ

خدا تعالیٰ خود اس مکان مخصوص میں بیٹھا کلام کرتا تھا بلکہ اس درخت کو اپنی کلام کا محل کر دیا تھا کہ اسمیں سے آواز آئی تھی اور آواز آئی اَنْ یّٰمُوْسٰۤی یہ کہ ای موسےٰ اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰہُ تحقیق
میں خدا ہوں یعنی اے موسیٰ جو کوئی کہ تجھسے کلام کرتا ہے وہ خدا ہے اور میں رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالموں کا ہوں اور پیدا کرنیوالا انکا وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور یہ کہ ڈالدے تو عصا اپنی کو حضرت موسیٰ
نے عصا کو زمین پر ڈالدیا اسیوقت ایک سانپ بنگیا فَلَمَّا رَاٰهَا پس جسوقت دیکھا موسیٰ نے اس عصا کو کہ بسرعت تمام تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہے اور ہر طرف کو دوڑتا ہے كَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ ایک
سانپ ہے کہ ہر طرف کو جلدی سے دوڑتا پھرتا ہے جب یہ حال دیکھا تو وَلّٰى مُدْبِرًا پیچھے پھرا ہو کہ پشت پھیرنیوالا تھا اسکی خوف سے اور مدبرا حال واقع ہوا ہے اور موسیٰ اسکی خوف سے جسطرف
سے آئے تھے اسطرف کو ایسے بھاگے کہ جیسے کوئی بہت خوف زدہ ہوتا ہے وَّلَمْ يُعَقِّبْ اور نہ پیچھے کو پھرے پس اسوقت آواز آئی کہ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ ای موسیٰ آگے کو آ وَلَا تَخَفْ اور
نہ خوف کر تو اِنَّكَ تحقیق کہ تو مِنَ الْاٰمِنِيْنَ امان پانیوالوں میں سے ہے اسکی ضرر سے اور تجھکو اس سے گزند نہ پہونچیگا اور انبیا کو ہمارے پاس کسیطرح کا خوف نہیں ہے یہ سنکر موسیٰ الٹے
پھرے اور جرأت کرکے ہاتھ اپنا سانپ کے منہ میں ڈالکر اسکو اپنی جانب کو کھینچا تو وہ سانپ پھر عصا بنگیا اور پھر موسیٰ کو آواز آئی کہ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ ڈال تو ہاتھ اپنی کو بیچ
گریبان اپنی کے تَخْرُجْ بَيْضَآءَ نکلیگا سفید ہو کر مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ غیر برائی سے کہ اسمیں کوئی علامت عیب کی نہوگی کہ جس سے طبیعت کو نفرت ہووے مثل سفیدی برص کی بلکہ وہ
ہاتھ روشن اور تابان ہو کر نکلیگا وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ اور جمع کر تو طرف اپنے جَنَاحَكَ بازو اپنی کو مِنَ الرَّهْبِ خوف سے یعنی تجھکو جو اس سانپ کے دیکھنی سے خوف پہنچا ہے اسکی دفع کرنے کے واسطے
بازو اپنی کو جمع کر ...... کہ ہاتھ اپنا سینہ پر رکھ بازو کے نیچے کہ خوف تجھسے زائل ہووے اور منقول ہے کہ موسیٰ اس درخت کے پاس آئے کہ اسمیں سے کچھ آگ لیویں وہ آگ انکی طرف
کو آئی یہ اس سے ڈر کر بھاگے اور آگ پھر درخت میں چلی گئی اور انہوں نے اگر بڑھ کے پھر ارادہ آگ کے لینے کا کیا وہ آگ انکی طرف کو آئی اسیطرح تین مرتبہ یہ امر وقوع میں آیا
اور تیسرے مرتبہ میں ایسے بھاگے کہ پھر پیچھے کو نہ پھرے اسوقت آواز آئی کہ ای موسیٰ میں خدا ہوں پروردگار عالموں کا موسیٰ نے کہا کہ پھر کیا دلیل ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے
دست راست میں کیا ہے کہا کہ یہ میرا عصا ہے فرمایا کہ اسکو زمین پر ڈالدے جسوقت اسکو زمین پر ڈالا تو وہ سانپ ہو گیا اور وہ اسکو دیکھکر بھاگے تو فرمایا کہ تو خوف
مت کر کہ ہمارے پاس انبیا خوف نہیں کرتے اور تو امن پانیوالوں میں سے ہے اور بعد اسکی موسیٰ کے ہاتھ کو روشن کیا اور اہل حجاز اور بصرہ نے رہب کو بفتح را پڑھا ہے اور بفتح
ہا اور حفص نے بفتح را اور سکون ہا پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم را اور سکون ہا پڑھا ہے اور جسوقت خدا تعالیٰ نے عصا کو سانپ بنا دیا اور ہاتھ کو موسیٰ کے روشن کر دیا تو فرمایا کہ
فَذٰنِكَ پس یہ دونوں یعنی عصا اور ید بیضا بُرْهَانٰنِ دو دلیلیں ہیں مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے اور تیری پیغمبری کے واسطے اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ طرف فرعون کے
اور گروہ اسکے اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ ہیں قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ایک گروہ باہر ہونیوالے حکم خدا سے اور دایرہ ایمان سے اور فذانک کے نون کو اہل بصرہ اور ابن کثیر نے مشدد پڑھا ہے اور باقیوں
نے تخفیف سے پڑھا ہے اور جسوقت موسیٰ کو حکم ہوا کہ تو فرعون کی طرف جا تو انہوں نے سنکر قَالَ رَبِّ کہا کہ ای پروردگار میرے اِنِّيْ قَتَلْتُ تحقیق کہ مار ڈالا ہے میں نے مِنْهُمْ نَفْسًا ان فرعونیوں
میں سے ایک آدمی کو فَاَخَافُ پس ڈرتا ہوں میں کہ عوض اسکی قصاص کے اَنْ يَّقْتُلُوْنِ یہ کہ قتل کریں وہ مجھکو وَاَخِيْ هٰرُوْنُ اور بھائی میرا ہارون هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ وہ فصیح زیادہ ہے
مجھسے لِسَانًا زبان میں کہ زبان اسکی خوب رواں ہے اور میری زبان میں گرہ پڑ گئی ہے اور لسانا تمیز واقع ہوا ہے پس موسیٰ نے کہا کہ ہارون جو مجھسے زیادہ فصیح ہے تو فَاَرْسِلْهُ پس بھیج تو
اسکو مَعِيَ رِدْاً ساتھ میرے ہمراہ میرے مددگار اور ردا حال واقع ہوا ہے اور ابو جعفر اور نافع نے ردا کو بغیر ہمزہ کے اور باقیوں نے ہمزہ سے پڑھا ہے اور موسیٰ نے اپنے بھائی کو اپنے ہمراہ لیجانا
چاہا اور کہا کہ اسکو بھی میری ہمراہ آنیکا حکم کر کہ يُّصَدِّقُنِيْ تصدیق میری کرے وہ اور راست گو مجھکو دین حق کیطرف بلانیمیں اور عاصم اور حمزہ نے یصدقنی کو مرفوع پڑھا ہے
اور باقیوں نے مجزوم اور موسیٰ نے ہارون کو ہمراہ لیجانیکی عذر میں کہا کہ اِنِّيْۤ اَخَافُ تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ اس سے کہ وہ جھٹلائیں مجھکو اور زبان میری وقت گفتگو کے
فرعونیوں سے یاری نہ دیوے اور ہارون جو مجھسے زیادہ فصیح ہے وہ حجت کو انپر لازم کریگا قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہے کہ مضبوط کریں ہم بازو تیرے کو اور قوی اور
سخت کریں بِاَخِيْكَ ساتھ بھائی تیرے کے کہ اسکو بھی پیغمبر کرکے تیری مدد کے واسطے اسکو ہمراہ تیرے کریں کہ تم دونوں فرعون سے گفتگو کرو اور اسطرف ایمان کی اسکو بلاؤ وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور کردیویں ہم واسطے
تم دونوں کے سُلْطٰنًا غلبہ بسبب ظاہر کرنے معجزوں کے اور قائم کرنے دلیلوں کے فَلَا يَصِلُوْنَ پس نہ پہنچ سکینگے وہ فرعونی اِلَيْكُمَا طرف تمہارے کہ تم پر غالب ہوں اور تمکو ضرر پہنچا سکیں
پس مطمئن دل ہو کر جاؤ تم طرف انکی بِاٰيٰتِنَا ساتھ نشانہ دلیلوں قدرت ہماری کے کہ وہ معجزے روشن ہیں اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ تم دونوں اور جو کوئی کہ پیروی کرے تمہارے غالب ہونیوالے ہو ان قبطیوں کے
واسطے کہ دلیلیں ہماری غالب ہیں ہر چیز پر اور ہم اپنی دوستوں کو ہمیشہ مدد دیتے رہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ نے طور سے مراجعت کی تو اپنی زوجہ کے
پاس آئے انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آتے ہو فرمایا کہ خدا کے پاس سے اور اس آگ کے پیدا کرنیوالے کے حضور میں سے اور بعد اسکی طرف فرعون کے روانہ ہوئے اور قسم ہے خدا کی گویا دیکھتا ہوں میں موسیٰ کو
دراز دست اور بہت بالوں کا اور ایک جبہ پشمین پہنے ہوئے اور عصا اسکی ہاتھ میں ہے اور کمر بندھی ہوئی ہے اور گدھے کی کھال کی جوتیاں اسکی پاؤں میں ہیں اور بند اسکے
جوتیوں کا کھجور کے درخت کے پوست کا ہے پس جسوقت موسیٰ فرعون کے دروازہ پر پہونچے اور طرف ایمان کے بلایا تو لوگوں نے فرعون کو خبر کی کہ ایک جوان دروازہ پر کھڑا ہے اور دعوے

کرتا ہے کہ مین رسول ہون پروردگار عالمونکا فرعون نے یہہ سنکر اون لوگون کو حکم کیا جو درندون پر موکل تہے کہ چند شیر اور درندے زنجیرون سے باندہکر حاضر کرو اور دستور اوسکا یہہ
تہا کہ جس کسی پر غصہ ہوتا تہا اوسکو شیر کے آگے ڈلوا دیتا تہا کہ شیر اوسکو مار ڈالے اور حضار مجلس کو حکم کیا وہ حضرت موسیٰ کو سات دروازون مین سے داخل کرکے فرعون کے پاس لائے
جسوقت شیرون نے موسیٰ کو دیکہا تو اونکے پاس آئے اور اپنی دم ہلانے لگے اور اونکے پاؤن پر اپنا منہ ملنے لگے فرعون نے یہہ حال دیکہا تو اہل مجلس سے کہا کہ ہمنے ایسا آدمی کوئی نہین
دیکہا اوسوقت حضرت موسیٰ نے منہ اپنا طرف فرعون کے کیا تو فرعون نے اونکو پہچانا اور کہا کہ کیا ہمنے تجہکو لڑکپن مین پرورش نہین کیا ہے اور بعد اوسکے فرعون نے ایک آدمی کو
حکم کیا کہ اسکو پکڑ کر لیجا اور جلاد کے سپرد کر اور کہہ کہ اسکو گردن مارے جلاد نے چاہا کہ موسیٰ کو مار ڈالے اوسیوقت جبرئیل امین نازل ہوئے اور تلوار کو جلاد کے ہاتہہ سے لیکر جلاد
کو مار ڈالا اور جو کوئی اونکے روبرو آتا تہا اوسکو مار ڈالتے تہے یہانتک کہ چہہ آدمی مار ڈالے فرعون نے یہہ حال دیکہا تو ہراسان ہوا اور کہا کہ اسکو چہوڑ دو حضرت موسیٰ
ہاتہہ اپنا گریبان مین یا زیر بغل لیگئے اور اوسکو باہر نکالا تو وہ مثل آفتاب کے روشن تہا اور فرمایا کہ یہہ معجزہ ہی میرے دعوے کے راست اور حق ہونیکے واسطے اور بعد اوسکے
عصا کو زمین پر ڈالا تو وہ اژدہائے عظیم ہوگیا اور فرعون کے محل کو اوسنے اپنے منہ مین لیلیا فرعون گہبرکے اوٹہا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ اسکو پکڑلے موسیٰ
نے اوسکو پکڑا تو وہ پہر عصا ہوگیا اور فرمایا کہ یہہ معجزہ دوسرا ہے میرے دعوے کے حق ہونیکا لیکن اون لوگون نے دونو معجزون کو جادو قرار دیا اور حضرت موسیٰ
کو جادوگر کہا چنانچہ خدا یتعالے فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا پس جسوقت لایا اونکے پاس موسیٰ نشانیان قدرت ہماریکی کہ وہ معجزے تہے بَیِّنٰتٍ روشن اور
ظاہر اور بینات حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت موسیٰ ایسے ظاہر معجزے لائے تو قَالُوْا کہا اونہون نے مَا هٰذَآ نہین ہے یہہ جو کچہہ کہ موسیٰ نے دکہلایا ہے اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى
مگر جادو کہ جہوٹ بنایا گیا ہے اور مثل اوسکے ہمنے ہرگز نہین دیکہا ہے وَمَا سَمِعْنَا اور نہ سنا ہے ہمنے بِهٰذَا اسکو کہ کسینے دیکہا ہو فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ بیچ زمانہ باپون ہمارے کے
پہلے تہے کہ کسینے دعوی نبوت کا کیا ہو اور اونہون نے کہا ہو کہ فلانا شخص پیغمبر ہے خدا کا اور یہہ اونہون نے اسواسطے کہا کہ پہلے انبیا کے زمانہ کو کہ جنہون نے دعوی توحید کا کیا تہا بہت
عرصہ ہوگیا تہا گویا کہ اونکا ذکر باقی نرہا تہا اور یا یہہ کہ اونکے باپون نے کسی پیغمبر کی تصدیق ہی نہ کی تہی اسواسطے اونہون نے کہا کہ ہمنے نہین سنا ہے کہ ہمارے پہلے باپون نے کسیکو
پیغمبری مین راست گو جانا ہو وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ نے اور ابن کثیر نے بغیر واو کے پڑہا ہے یعنی کہا موسیٰ نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ پروردگار میرا زیادہ جاننے والا ہے بِمَنْ جَآءَ
بِالْهُدٰى اوس شخص کو کہ لایا ہے ہدایت کو پیغمبرون سے مِنْ عِنْدِهٖ نزدیک اوسکے سے یعنی جو شخص کہ خدا کے پاس سے ہدایت کو لایا ہے خدا یتعالی اوس شخص کو خوب جانتا ہے
کہ وہ مین ہون اور تم گمراہ ہو اور باطل ہو اور خوب جانتا ہے تمہارے دیدہ و دانستہ حق سے انکار کرنیکو وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اور زیادہ جاننے والا ہے اوس شخص کو
کہ ہے واسطے اوسکے انجام نیک خانہ آخرت کا یا انجام دار دنیا کا کہ خاتمہ ایمان پر کسکا ہے اور بعضون نے تکون کو یا سے پڑہا ہے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہے
کہ رستگار ہونگے ظلم کرنیوالے اور حق کو ترک کرکے طرف باطل کے رغبت کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے اپنی قوم کے لوگون سے کہ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ اشراف
مَا عَلِمْتُ لَكُمْ نہین جانتا ہون مین واسطے تمہارے مِّنْ اِلٰهٍ کسی خدا کو کہ اوسکی تعظیم اور پرستش کرو غَیْرِیْ سوائے اپنے اور موسیٰ کہتا ہے کہ خدا دوسرا ہے کہ جسنے آسمان کو
پیدا کیا ہے فرعون نے خدا کے وجود کا انکار نہین کیا بلکہ اوسکے علم کا انکار کیا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کہ سوائے میرے اور بہی کوئی خدا ہے گویا کہ وہ شک مین
تہا اسیواسطے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ ایک محل طیار کر کہ مین اوسپر چڑہکر موسیٰ کے خدا سے مطلع ہوجاؤن چنانچہ ہامان کو حکم دیا کہ فَاَوْقِدْ لِیْ پس روشن
کر تو آگ واسطے میرے یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ اے ہامان اوپر گارے کے یعنے خشت خام کو آگ سے پکا کر طیار کر واسطے بنانے مکان کے کہتے ہین کہ پہلے سب سے فرعون نے
خشت خام بنواکر اونکو پختہ کروایا ہے واسطے طیار کرانے محل کے اور اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ خشت خام کو پختہ کر فَاجْعَلْ لِّیْ پس کر تو یعنے بنوا تو واسطے میرے صَرْحًا
محل کو کہ بہت بلند ہو اور ایک زینہ بہی اوسمین ہو کہ مین کوٹہی پر چڑہ کر نظارہ کرون اور لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ تا کہ مین مطلع ہون اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى طرف خدائے موسیٰ کے
کہ اوسکو دیکہون اور اوس سے دریافت کرون کہ موسیٰ جو دعوی نبوت کا کرتا ہے اپنے دعوے مین راست گو ہے یا نہین وَاِنِّیْ اور تحقیق مین لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ
البتہ گمان کرتا ہون اوسکو جہوٹون مین سے فرعون خدا یتعالی کو جسم دار جانتا تہا اور ایسا گمان کرتا تہا کہ اوسکا مکان آسمان پر ہے اور اوسکے پاس پہونچنا ممکن ہے
اسواسطے وہان جانیکا ارادہ کیا اور یا یہہ کہ آدمیون کے فریب دینیکے واسطے ایسا کہتا تہا کہتے ہین کہ ہامان نے پچاس ہزار معمار سوائے مزدورون کے جمع کئے اور خشت کو
پختہ کرواکر ایک مکان نہایت بلند طیار کروایا کہ پہلے اوس سے ایسا بلند مکان کسینے نہ بنوایا تہا اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ جسوقت وہ مکان طیار ہوا
تو فرعون اوس مکان کے اوپر چڑہا اور خیال اوسکو ایسا تہا کہ آسمان اس مکان سے نزدیک ہوگیا ہوگا جسوقت اوپر چڑہ کر آسمان کیطرف نظر کی تو دیکہا کہ جیسا کہ زمین پر معلوم
ہوتا تہا ویسا ہی اوس مکان پر سے معلوم ہوتا ہے کچہہ فرق نہین ہے نادم ہوکر حکم دیا کہ تیر اور کمان کو حاضر کر جب تیر اور کمان حاضر ہوئی تو ایک تیر آسمان کی طرف پہینکا

تیر خون آلودہ ہو کر واپس آیا فرعون نے کہا کہ مینے موسی کے خدا کو مار ڈالا حق تعالے نے جبرئیل کو نازل کیا جبرئیل نے اپنا بازو اوس محل پر مارا وہ محل تین ٹکڑے ہو گیا
ایک ٹکڑا تو اوس میں سے فرعون کے لشکر پر گرا کہ اوسکے صدمے سے بارہ ہزار قبطی مارے گئے اور ایک ٹکڑا دریا میں گرا اور ایک ٹکڑا طرف مغرب کے گیا اور سمار ہوا اور مزدوروں میں سے
کوئی زندہ نرہا اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ ہامان نے اسقدر بلند مکان بنوایا تہا کہ اوسکے اوپر ایسی شدت کی ہوا تہی کہ کوئی آدمی کثرت ہوا سے وہان ٹہیر نہیں سکتا تہا فرعون نے کہا کہ
اس سے زیادہ بنانیکی قدرت ہمکو نہیں ہے اللہ تعالے نے ایک ایسی ہوا بہیجی کہ سب مکان اوسنے گرا دیا بعد اوسکے فرعون نے اور ہامان نے ایک صندوق بنوایا اور اوسکے چارون کونون پر چار لکڑیان
باندہکر اونکی اوپر سرون پر گوشت باندہا اور چار بچے گدہون کے پرورش کیے اور جب وہ بڑے ہوئے تو اونکو بہوکا رکہکر اوس صندوق کی ہر چہار جانب اونکو باندہا اور فرعون اور
ہامان اوس صندوق کے اندر بیٹہے اور وہ گدھ گوشت کیطرف مع صندوق اوپر کو اوڑے اور صبح سے غروب آفتاب تلک اونہوں نے پرواز کی یہانتک کہ دریا اور زمین سب نظر
سے غائب ہو گئی فرعون نے کہا کہ اے ہامان آسمان کیطرف دیکہہ کہ کتنی دور ہے اوسنے صندوق سے سر باہر نکالکر دیکہا اور فرعون سے کہا کہ جیسے کہ زمین پر سے آسمانکو دیکہتا
تہا اوسیطرح یہان سے دیکہتا ہون کچہہ فرق نہیں ہے اور جسوقت رات ہوئی تو ہامان نے آسمان کیطرف نظر کی فرعون نے پوچہا کہ ہم آسمان پر پہونچے یا نہیں ہامان نے
کہا کہ میں ستارونکو ایسا دیکہتا ہون جیسے کہ زمین پر سے دیکہتا تہا اور زمین کیطرف سوائے تاریکی کے کچہہ نہیں دیکہتا اور ہوا اوس نے اوس صندوق کو زمین پر پہونچایا اور فرعون
پہر بہی متنبہ نہوا اور اوس زمانہ میں بڑا سرکش اور متکبر تہا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ اور سرکشی کی اوس فرعون نے وَجُنُودُهُ اور لشکر اوسکے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین
بِغَيْرِ الْحَقِّ بدون حق کے اور بدون استحقاق کے وَظَنُّوا أَنَّهُمْ اور گمان کیا اونہوں نے کہ تحقیق وہ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ طرف ہماری نہ پہیرے جاوینگے واسطے جزاء اعمال کے اور فرقہ
اور یعقوب اور اہل کوفہ نے سوای عاصم کے لا یرجعون کو بفتح یا پڑہا ہے اور باقیون نے بضم یا اور فتح جیم پڑہا ہے اور فرعون نے دنیا پر فریفتہ ہو کر آخرتکو قبول نکیا
آخرکو عذاب میں گرفتار ہوا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ فَأَخَذْنَاهُ پس پکڑا ہمنے اوس فرعون کو وَجُنُودَهُ اور لشکر اوسکے کو فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ پس ڈالا ہمنے
اونکو بیچ دریا کے کہ سب غرق ہو گئے فَانْظُرْ پس نظر کر تو ای محمد صلعم اور دیکہہ تو دل کی آنکہہ سے کہ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ کیونکر ہوا انجام ظلم کرنیوالونکا
ایسے ہی تیری امت کے مشرک عذاب الہی میں گرفتار ہو جاوینگے مگر زمان نہ پاوینگے ای محمد صلعم تو اپنی قوم کے مشرکونکو عذاب خدا سے ڈرا اور خوف دلا اور
فرماتا ہے وَجَعَلْنَاهُمْ اور کیا ہمنے اون فرعونیونکو أَئِمَّةً پیشوا گمراہی کے یعنی ہمنے حکم کیا کہ وہ سب گمراہ ہیں اور بواسطہ انبیا ہمنے حال اونکا ظاہر کیا کہ بندے
ہمارے جانین کہ وہ پیشوا گمراہونکے تہے کہ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ بلاتے تہے طرف دوزخ کے لوگونکو کہ کفر اور معصیت کراتے تہے جو کہ موجب داخل ہونے دوزخ کا ہے وَيَوْمَ
الْقِيَامَةِ اور دن قیامت کے لَا يُنْصَرُونَ نہ مدد کیے جاوینگے وہ کہ کوئی اونکو عذاب سے نجات دلوا دے حضرت صادق سے منقول ہے کہ کتاب خدا میں دو طرح کے امام ہیں
ایک تو وہ ہیں کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا یعنے اور کیا ہمنے اونکو پیشوا کہ ہدایت کرتے تہے حکم ہمارے سے نہ حکم آدمیون کے اور مقدم کرتے ہیں حکم خدا کا آدمیون کے حکم پر اور دوسرے وہ ہیں کہ
فرمایا ہے وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ اور وہ پیشوا اور امام ہیں کہ مقدم کرتے ہیں حکم آدمیونکا خدا کے حکم پر اور اپنی نفس کے خواہش کے موافق سوائے کتاب خدا کے اخذ کرتے ہیں وَأَتْبَعْنَاهُمْ
اور پیچہے لگایا ہے ہمنے فرعونیونکی فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بیچ اس دنیا کے لَعْنَةً لعنت کو کہ ملائکہ اور مومنین اونپر لعنت کرتے ہیں وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور دن قیامت کے هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ وہ قبیحون
سے ہیں چنانچہ ابن عباس سے منقول ہے کہ اونکے مونہہ کو سیاہ کرینگے اور آنکہونکو کرنجے اور یہہ علامت دوزخیونکی ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب توریت کہ اوسمین کلام خدا ہے مِنْ بَعْدِ مَا
أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بعد اوسکے کہ ہلاک کیا ہمنے قرنون پہلونکو یعنے پہلے قرنونکے لوگونکو کہ وہ قوم نوح اور ہود اور صالح وغیرہ انبیا کے تہے اور وہ کتاب موسی کی بَصَائِرَ
دلیلیں اور حجتین روشن تہین لِلنَّاسِ واسطے آدمیونکے وَهُدًى اور راہ دکہلانیوالی تہی احکام شرع کے وَرَحْمَةً اور رحمت اور بخشش تہی واسطے عمل کرنیوالون کے اور تصدیق
کرنیوالوں اوسکے کی اور بصائر اور ہدی اور رحمہ یہہ سب حال واقع ہوئے ہیں لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین یعنے ایسی حالت اختیار کرین کہ جس سے اونکو امیدواری نصیحت
پکڑنیکی ہو جناب رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ حق تعالے نے نہین ہلاک کیا کسی قوم اور گروہ اور باشندگان دیہہ کو کہ عذاب آسمانی سے جب سے کہ توریت نازل
ہوئی ہے روی زمین پر سوا اون لوگونکی کہ جو مسخ ہوئے ہین کہ بندر اور خوک بنگئے ہین کیا نہیں دیکہتا ہے تو کہ خدا تعالی فرماتا ہے لقد آتینا موسی الکتاب الآیہ اور خدا تعالے سبب تعظیم
فرماتا ہے کہ وَمَا كُنْتَ اور نہ تہا تو ای محمد صلعم بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ بیچ طرف غربی کے کہ وہ جانب کوہ طور کی ہے جس جگہہ خدا تعالے نے موسی سے کلام کیا تہا یعنے تو کوہ طور پر حاضر نہ تہا إِذْ قَضَيْنَا جسوقت کہ ادا کیا
ہمنے إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ طرف موسی کے امر کو یعنی وحی کو اور پایہ وحی ہمنے طرف موسی کے امر رسالت کو اور بعض کہتے ہین کہ مراد امر سے وصف ہمارے پیغمبر صلعم کا ہے
اور تعریف اون حضرت کی موسی کو وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور نہ تہا تو ای محمد صلعم حاضر ہونیوالونمین سے واسطے استماع اس امر کی اوس مکان میں
تاکہ اپنی قوم کو تو اپنی مشاہدہ اور حاضر ہونیکی خبر دیوے اور لیکن ہمنے تجکو خبر دی ہے تاکہ یہہ تیرے واسطے معجزہ ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَكِنَّا اور لیکن ہمنے وحی کی ہے طرف تیری

اسکی کہ اَنْشَأْنَا پیدا کیا ہی ہمنی بعد موسیٰ کے قُرُوْنًا کئی قرنون کو ایک قرن کو بعد ایک قرن کی فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ پس دراز ہوئی اوپر انکی الْعُمُرُ زندگانیان یعنی مدتین دراز ان گروہونکی اور قرنون اور پر گزر گئیں اور خبرین انکی متغیر ہو گئی ہین اور شریعتین انکی کہنہ ہو گئین پس ہم نے واسطی بیان کرنی اُن امور کی تجھکو بہیجا اور سب علما جانتی ہین کہ خبر دینی سب اُن امور کی سوای وحی کی ممکن نہین ہے پس تو جو لوگونکو ان سب قصون کی خبر دیگا تو یہ تیری واسطی ایک بڑا معجزہ ہوگا کہ غیب کی خبر دیتا ہی اور وہ سوای وحی پروردگار کی ممکن نہین ہی وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا اور نہ تہا تو ای محمد صلعم مقیم اور ٹہیر نیوالا فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ درمیان لوگون شہر مدین کی کہ وہ حضرت شعیب اور مومنین اسوقت ہین تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑہتا ہی تو اوپر اُن کہ واوپر اٰيٰتِنَا آیتین ہماری کہ شعیب کی قصہ مین نازل ہوئی ہین یعنی تو شہر مدین مین حاضر نہ تہا کہ اُن قصونکو دیکہتا وَلٰكِنَّا اور لیکن ہم كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ہین ہم بہیجنے والی اور خبر دینی والی تجکو اُن قصون سے وحی کو تجہپر نازل کرکی وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تہا تو ای محمد صلعم طرف کوہ طور کے اِذْ نَادَيْنَا جسوقت کہ پکارا ہمنے موسیٰ کو اور کلام کیا ہمنے اس سے کہ وہ طور پر اور ہمکو پیغمبر کرکے فرعون کی پاس بہیجا اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سے وہ وقت ہے کہ بعد غرق ہونے فرعون کی خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو توریت عطا کی تہی لعو را ابو سعید خدری نے روایت کی ہی کہ مراد اس ندا سے وہ ہی کہ حقتعالیٰ نے کوہ طور پر امت محمد صلعم کو ندا کی تہی اور سبب اسکا یہ تہا کہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰہی مین توریت مین تعریف اور صفت نیک ایک امت کی پڑہتا ہون وہ کونسی پیغمبر کی امت ہے خطاب پہنچا کہ وہ امت محمد صلعم کی ہوگی کہ جو حبیب میرا ہی موسیٰ نے آرزو کی انکو دیکہی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ابہی وقت انکی ظاہر ہونیکا نہین ہے اگر تو چاہی تو آواز انکی تجکو سنوا دون موسیٰ نے اسکی خواہش کی اللّٰہ تعالیٰ نے خطاب کیا کہ ای امت محمد صلعم سب نے اپنی ماؤنکی پیٹ مین اور باپونکی پشتون مین سے جواب دیا کہ لبیک اللّٰہم لبیک جسوقت موسیٰ کو آواز انکی سنوائی تو نہ چاہا کہ بی تحفہ انکو پہیرین فرمایا کہ عطا کیا مینے تمکو پہلے اس سے کہ تم مجھسے سوال کرو اور بخشا مینی تمکو پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش چاہو کیا بلند مرتبہ ہے اس امت مرحومہ کا بالطفیل حضرت رسولخدا کی قطعہ پیغمبری کہ عرش مکانی نشیمش است ، کرسی بزیر پایۂ اوطاق ایستادش است ، با آن جلال مرتبہ و قدر و منزلت ، گر امتش و دو جہنم شکستش است ، پس حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ تو حاضر نہ تہا جسوقت کہ ہمنی تیری امت کو پکارا تہا اور انہون نے ہمکو جواب دیا تہا وَلٰكِنْ اور لیکن خبر دی ہمنے تجکو رَحْمَةً واسطی بخشش اور مہربانی اپنی کی کہ تجہپر ہے اور رحمت مفعول لہ واقع ہی یعنی تجکو ہمنے خبر دی واسطی مہربانی کی کہ تجہپر مِّنْ رَّبِّكَ پروردگار تیری کی طرف سے ہم کہ تجکو پیغمبر کرکے بہیجا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰىهُمْ تاکہ ڈراوی تو اُس قوم کو کہ نہین آیا ہی اُنکے پاس مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانیوالا مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجہسے مراد اس سے زمانہ فترت کا ہی کہ جو درمیان زمانہ عیسیٰ اور ہماری پیغمبر کے ہے اور وہ مدت پانسو اور پچاس برس کی ہی اور مشہور چہ سو برس ہین یا درمیان اسمٰعیل اور ہمارے پیغمبر کے مراد ہی کہ بعد اسمٰعیل کے عرب مین کوئی پیغمبر نہین آیا سوا ہمارے پیغمبر کے اور حضرت موسیٰ اور عیسیٰ بنی اسرائیل پر پیغمبر ہو کر آئی تہی پس ہمنے تجکو بہیجا پیغمبر کرکے ای محمد صلعم عرب پر لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین اور راہ نجات کو پائین اور عیون اخبار رضا مین جناب رسولخدا صلعم کے پیغمبر کرکے بہیجنی کی وجہ مین اور وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ کی تفسیر مین اسطرح لکہا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت اللّٰہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو پیغمبر کیا اور برگزیدہ کیا اور دریا کو اسکی واسطی پہاڑا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور موسیٰ کو توریت اور تختیان دین تو اپنا مرتبہ موسیٰ نے خدا کے نزدیک بلند دیکہا اسوقت خدا تعالیٰ سے کہا کہ ای پروردگار میرے تو نے مجکو وہ بزرگی دی ہے کہ پہلے مجہسے کسیکو نہین دی حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ کیا نہین جانا تو نی کہ محمد صلعم نزدیک میرے افضل ہے تمام فرشتون سے اور جمیع مخلوقات میری سی موسیٰ نے کہا کہ ای پروردگار میرے اگر محمد تیری نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہے تو آل انبیا مین کوئی افضل ہے میری آل سی حقتعالیٰ نے فرمایا کہ ای موسیٰ کیا نہین جانا تو نی کہ فضیلت آل محمد کی تمام پیغمبرونکی آل پر مثل فضیلت محمد کے ہی تمام پیغمبرون پر موسیٰ نے کہا کہ ای پروردگار میرے اگر آل محمد ایسی ہے تو امت کسی پیغمبر کی کیا افضل ہے میری امت سے کہ انپر تو نے ابر کا سایہ کیا اور من و سلویٰ انپر نازل کیا اور دریا کو انکی واسطے پہاڑا اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ای موسیٰ کیا نجانا تو نے کہ فضیلت امت محمد کی کل امتون پر مثل فضیلت محمد کے ہی تمام مخلوقات میری پر موسیٰ نے کہا کہ ای پروردگار میری کاش کہ دیکہتا مین انکو فرمایا حقتعالیٰ نے کہ ای موسیٰ ہرگز نہ دیکہیگا تو انکو کہ یہ وقت انکی ظاہر ہونیکا نہین ہے لیکن قریب ہے کہ تو انکو بہشتون مین دیکہی بہشت عدن اور فردوس مین محمد صلعم کے حضور مین نعمتون سی لذت پاتی ہوئی کیا تو چاہتا ہی کہ انکا کلام تجکو سناؤن کہا کہ ہان ای معبود میری فرمایا کہ اپنی لنگ کو مضبوط باندہ کر میری روبرو مثل بندہ ذلیل کے کہڑا ہو موسیٰ نے ایسا ہی کیا حقتعالیٰ نے فرمایا ای امت محمد صلعم سب نے اپنی باپونکی پشتون مین سے اور ماؤنکی پیٹون مین سے جواب دیا کہ لبیک اللّٰہم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک لاشریک لک فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالیٰ نے اس جواب دینی کو حج کی اعمال مین داخل کیا کہ اس جواب کے کہنے سی احرام منعقد ہوتا ہے پہر حقتعالیٰ نے آواز دی کہ ای امت محمد صلعم حکم میرا تمہاری واسطی یہ ہے کہ تمہاری لئی رحمت میری غالب ہو گئی ہے میرے غضب پر اور بخشش میری عذاب پر مقدم ہی قبول کیا مینے واسطی تمہاری پہلے اس سے کہ دعا کرو تم اور دیا مینے تمکو پہلے اس سے کہ سوال کرو تم مجھسے جو کوئی ملاقات

کریگا مجھسے یعنی بروز قیامت جو کوئی اسکا گواہ اُٹھیگا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین ہے اور محمد صلعم بندہ اور پیغمبر اسکا ہی کہ اپنے قول مین راست ہی اور اپنی فعل مین حق پر ہے
اور تحقیق علی ابن ابیطالب بہائی اسکا اور وصی اسکا ہی بعد اسکے اور لازم پکڑی وہ شخص پیروی اسکی جیسے کہ لازم پکڑتا ہی پیروی محمد صلعم کی اور گواہی دی کہ تحقیق
اولیا اسکی کہ برگزیدہ اور طاہر اور پاک ہین حجتین خدا کی بعد محمدؐ اور علیؑ کے کہ وہ ائمہ طاہرین ہین وہ اولیا خدا کی ہین جسوقت ایسا اعتقاد رکہتا ہوگا تو داخل
کرونگا مین انکو اپنی بہشت مین اگرچہ اُسکی گناہ مثل کف دریا کی ہوون پس جسوقت اللہ تعالے نے محمد صلعم کو پیغمبر کرکے بہیجا تو فرمایا کہ ای محمد صلعم اور نہ تہا تو طرف
کوہ طور کے جسوقت آواز دی ہمنے اُمت تیری کو پس کرامت اور بزرگی کے ساتہ پہر فرمایا اللہ تعالے نے کہ کہہ تو ای محمد صلعم کہ شکر ہے خدائی پروردگار عالمون کا
اس فضیلت کے ساتہ خاص کی نبی پر اور تیری اُمت ہی کہیو کہ شکر ہے خدا کا اس فضیلت کے ساتہ خاص کی نبی پر ہمکو وَلَوْلَآ اَنْ تُصِیْبَهُمْ اور اگر نہوتا یہ امر کہ پہنچے انکو مُّصِیْبَةٌ
عذاب پہنچی وَالا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اسکے کہ آگی بہیجا ہے ہاتہون اُنکے نے کہ اعمال بد مثل کفر اور ظلم کے انہون نے کئی ہین تو اُسوقت فَیَقُوْلُوْا پس کہین وہ عذاب کو دیکہکر
رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا کیون نہ بہیجا تو طرف ہمارے پیغمبر کو فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ پس پیروی کری ہم آیتون تیری کی وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور ہوتے ہم
ایمان لانیوالون مین سے اور جواب اسکا محذوف ہے اور وہ یہ ہی کہ محمد صلعم تجکو اُن کفار پر پیغمبر کرکے نہ بہیجتے یعنی اگر وقت پہنچنے مصیبت عذاب کے بسبب اُنکے کفر اور گناہون کے انکا یہ قول
اور عذر نہوتا کہ تو نے ہمارے پاس پیغمبر کو کیون نہ بہیجا کہ ہم ایمان لاتے تو ہم تجکو پیغمبر کرکے انکے پاس نہ بہیجتے لیکن ہمنے تجکو انکے عذر کی دفع کرنیکو اور حجت انپر لازم کرنیکو بہیجا ہے کہ وہ
کسیطرح کا عذر نکرنے پائین اور حجت انپر لازم ہو جاوے کہتے ہین کہ مکہ کے مشرکون نے جناب رسولخدا صلعم کے مقدمہ مین علماء یہود سے سوال کیا اُنہون نے حضرت کی نبوت کا اقرار کرکے
اوصاف حضرت کے توریت مین سے پڑہکر بیان کئی مشرکین نے توریت کا انکار کرکے کہا کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو وہ معجزے کیون نہین لایا جو کہ موسی کہتا تہا یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
پس جسوقت آیا اون مشرکین کے پاس الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا حق نزدیک ہمارے سے کہ وہ محمد صلعم ہی تو قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ کہا انہون نے کہ کیون نہین دیا گیا محمد صلعم مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی
مانند اُسچیز کے کہ دیا گیا ہی موسی معجزے جیسے کہ عصا اور ید بیضا اور پہٹنا دریا کا اور ایکمرتبہ تمام و کمال توریت کا نازل ہونا اور سوائے اسکی خدا تعالے فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا
کیا نہین کفر کیا ہی انہون نے یعنی انکی ہمجنسون نے مشرکین قبطیون مین سے جو کہ ان مشرکین سے پہلے انکی ہمرائی اور ہم مذہب تہے موسی کے زمانہ مین کیا انہون نے کفر نہین کیا ہے
بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ساتہ اُسچیز کے کہ دیا گیا تہا موسی مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے معجزی اور باوجود دیکہنے معجزون کے قَالُوْا کہا اُن قبطیون نے زمانہ موسی مین سِحْرٰنِ دونو جادوگر
ہین یعنی موسی اور ہارون اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکی یہ ہین کہ کہا مشرکون نے اس زمانہ اور اس زمانہ کے لوگون نے کہ موسی اور محمد دونو جادوگر ہین اور اہل کوفہ ساحران کو سحران پڑہتے ہین اور
اسوقت معنے اسکی یہ ہونگے کہ کہا اون مشرکین قبط اور عرب نے کہ توریت اور قرآن دونو جادو ہین کہ تَظٰهَرَا باہم پشت اور مددگار ایک دوسرے کا ہوئی ہے جادو ہونیمین یعنی توریت اور قرآن
وَقَالُوْا اور کہا ان مشرکین نے کہ اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ تحقیق کہ ہم ساتہ ہر ایک کے ان دو جادو سے یا ساتہ تمام پیغمبرون کی کفر کرنیوالے ہین قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ پس لاؤ تم ایک کتاب نزدیک خدا کے سے کہ هُوَ وہ کتاب اَهْدٰی مِنْهُمَآ زیادہ ہدایت کرنیوالی ہو ان دونو سے یعنی توریت اور قرآن سے کہ موسی پر اور مجہپر نازل ہوئی ہین
تاکہ مین اَتَّبِعْهُ پیروی کرون مین اسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست کہنیوالے کہ توریت اور قرآن جادو ہین اور موسی اور محمد جادوگر ہین فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ پس اگر نہ قبول
کرین اور نہ جواب معقول دیوین واسطی تیری اور کوئی کتاب زیادہ ہدایت کرنیوالی نہ لاوین تو فَاعْلَمْ اَنَّمَا پس جان تو کہ سوائے اسکی نہین کہ یَتَّبِعُوْنَ پیروی کرتی ہین وہ اَهْوَآءَهُمْ خواہشون
اپنی کی بدون حجت اور دلیل کے اور اگر پیروی حجت کی کرتی تو کوئی حجت اور کتاب لاتی وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص زیادہ گمراہ ہوگا مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ اس شخص سے کہ پیروی کی
خواہش اپنی کی بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ بدون ہدایت کے خدا کیطرف سے یعنی کوئی شخص زیادہ گمراہ اس شخص سے نہین ہے جو کہ تابع خواہش نفس کا ہو بدون راہ دکہلانیوالے اور بغیر حجت اور
دلیل کے حضرت صادق اور حضرت کاظم علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ اپنی رائی کو اپنا دین مقرر کری بغیر امام کی ائمہ معصومین علیہم السلام مین سے اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق کہ خدا لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ نہین راہ دکہاتا ہی اور منزل نجات کو نہین پہنچاتا ہی قوم ستمگارونکو کہ اپنی نفس کے خواہشونکی پیروی کرنیوالی ہین باوجود واضح
ہونے حقیقت مذہب کے مذہب حق کو اختیار نہین کرتی ہین اور نہ مذہب حق کی تحقیق اور تلاش کرتی ہین بلکہ اپنی ماں اور باپ کی پیروی سے مذہب اور دین اپنی کا اختیار کرتے
ہین گو نفس الامر مین وہ مذہب باطل ہو اور دیدہ دانستہ جانکر اور سمجہکر دین حق سے جو کہ راست ہے انکار کرتی ہین خدا تعالے نے اپنا لطف اور توفیق اُنپر سے اٹھا لیا ہی اور انکو انکی
گمراہی مین اسیطرح چہوڑ دیا ہی وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور البتہ تحقیق متصل کیا ہی ہم نے لَهُمُ الْقَوْلَ واسطی انکی سخن حق کو کہ پے در پے اور علی الاتصال بہیجا ہے ہمنے آیت کو بعد آیت
کے اور سورة کو بعد سورة کے انکی سوچنے اور غور کرنیکے واسطی اور یا یہ کہ پے در پے بہیجا ہے ہمنے امام کو بعد امام کے انکی ہدایت کیواسطی لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ
تاکہ وہ نصیحت پکڑین اور فکر کرین اُن آیتون کو سنکر پیغمبر سے یا امام سے کہتے ہین کہ عبد اللہ بن سلام اور تمیم الداری اور جارود عبدی اور سلمان فارسی ایمان لائی تو یہ آیت نازل ہوئے

الذین اٰتینٰھم الکتٰب جو لوگ کہ دی ہے ہمنے اونکو کتاب توریت یا انجیل من قبلہٖ پہلے اس قرآن سے ھم بہٖ وہ ساتھہ اوس قرآن کے یؤمنون ایمان
لاتے ہین اور اکثر کہتے ہین کہ یہہ آیت اور اسکے مابعد کی آیتین اہل انجیل کے حق مین نازل ہوئی ہین کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم پر ایمان لائے تھے اور وہ چالیس آدمی
تھے ۳۲ تو اونمین سے حبشہ سے آئے تھے ہمراہ جعفر طیار کے اور آٹھہ شام سے آئے تھے وہ بحیرا اور ابرہہ اور اشرف اور عامر اور ایمن اور ادریس اور نافع اور تمیم تھی وہین
تھے اور اونکی ہی شان مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذا یتلیٰ اور جسوقت پڑہا جاتا ہے قرآن علیہم اوپر انکے یعنے اونکے روبرو قرآن پڑہا جاتا ہی قالوا کہتے ہین
اٰمنا بہٖ ایمان لائے ہم ساتھہ اوسکے اور جانا ہمنے کہ وہ کلام خدا ہے انہ الحق تحقیق وہ حق ہے کہ نازل ہوا ہے من ربنا پروردگار ہمارے کیطرف سے انا کنا من قبلہٖ
تحقیق کہ تھے ہم پہلے اوس سے یعنے پہلے اوسکی تلاوت کے یا اوسکے نازل ہونیسے پہلے مسلمین اسلام لانیوالے کہ ہمنے پہلی کتابونمین اوسکی تعریف اور اوسکا ذکر
دیکہا ہے اور اوسکی حقیقت کو ہمنے جانا ہے اولٰئک یہہ لوگ کہ اہل توریت اور اہل انجیل ہین یؤتون دیے جاوینگے اجرھم اجر اپنا مرتین دو مرتبہ بما
صبروا بسبب اوسکے کہ صبر کیا ہے اونہونے توریت یا انجیل کے اوپر ایمان لانے پر اور قرآن کے ایمان لانے پر نازل ہونے سے پہلے یا اوسکی تلاوت سے پہلے
اور یا یہہ کہ ایک مرتبہ تو پہلے اپنے دین پر قائم رہے یہانتک کہ پایا اونہونے محمد صلعم کو پھر ایمان لائے وہ اوسپر ویدرءون اور دفع کرتے ہین وہ
بالحسنۃ ساتھہ نیک کلمہ کے السیئۃ بد کلمہ کو جو کہ کفار سے سنتے ہین اور یا یہہ کہ دفع کرتے ہین وہ ساتھہ طاعت کے معصیت کو اور حضرت صادق سے منقول ہے
کہ مراد حسنہ سے تقیہ ہے اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ صبر کیا ہے اونہونے تقیہ پر اور دوسری روایت مین مذکور ہے کہ فرمایا حضرت صادق نے ہم صبر کرنیوالے ہین
اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صابر ہین اسواسطے کہ ہمنے تو صبر کیا اوس امر پر کہ جسکو ہم جانتے تھے اور اونہونے صبر کیا اوس امر پر کہ جسکو وہ نہین جانتے تھے اور دفع کرتے
ہین وہ برائی کو اوس شخص کی کہ اوسنے برائی کی ہے اوسکے ساتھہ نیکیان کرکے اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ بدی کے پیچھے نیکی کرو کہ وہ نیکی اوس
بدی کو مٹا دیگی اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ جسوقت وہ جماعت ایمان لائی تو بعد اونکے ایمان لانیکے یہودی مدینہ کے یا نصرانی اونپر طعن
کرتے تھے اور وہ مومنین نیکی سے اونکو جواب دیتے تھے حقتعالےٰ نے اونکی صفت بیان کی کہ دفع کرتے ہین وہ اپنے کلام نیک سے اونکے کلام بد کو ومما رزقنٰھم اور اوس
چیز مین سے کہ روزی دی ہمنے اونکو ینفقون خرچ کرتے ہین وہ راہ خدا مین واذا سمعوا اللغو اور جسوقت سنتے ہین وہ بیہودہ اور باطل باتکو مثل دشنام اور کلام ناسزا کے تو
اعرضوا عنہ منہ پھیر لیتے ہین اوس سے اور اوسکے مقابلہ مین مثل اوسکے بیہودہ بات نہین کہتے ہین وقالوا اور کہتے ہین اون بیہودہ کہنے والون سے کہ لنا
اعمالنا واسطے ہمارے اعمال ہمارے ہین برے یا اچھے اور روگردانی لغو سے اور صرف نظر کر دینا ولکم اعمالکم اور واسطے تمہارے اعمال تمہارے ہین بیہودگی اور بیعقلی کی باتین یعنی
ہم سے تمہارے اعمال سے نہ پوچھا جائیگا اور تمسے ہمارے اعمال نہ پوچھے جائینگے اور یا یہہ کہ واسطے ہمارے دین ہمارا ہے اور واسطے تمہارے دین تمہارا ہی اور ہر ایک اپنے
عمل کے اور دین کے موافق جزا پاویگا سلٰم علیکم سلام ہے اوپر تمہارے ہماری طرف سے یعنے سلام ہے تمکو اور ہماری طرف سے تمکو امان ہے کہ ہم تمہارا مقابلہ نہین کرتے ہین
اور جو کچہہ تم کہتے ہو ہم وہ نہین کہینگے لا نبتغی الجٰھلین نہین طلب کرتے ہم صحبت جاہلونکو اور اونکے پاس بیٹھنے کا ہم ارادہ نہین کرتے ہین اور لوگونکی سی عادتین ہم
نہین چاہتے ہین اسواسطے کہ بیٹھنا جاہلونکے پاس موجب بدنامی کا ہے دنیا مین اور باعث عتاب پروردگار کا ہے آخرت مین اور اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہی کہ تجھپر
فقط پہونچا دینا ہمارے پیغام اور احکام کا ہے اور یہہ امر تیرے ذمہ نہین ہے کہ تو اونکو ایمان پر کردے چنانچہ فرماتا ہے کہ انک تحقیق تو اے محمد صلعم لا تھدی
نہین ہدایت کر سکتا ہے تو من احببت جسکو کہ دوست رکھتا ہے تو اور چاہتا ہے تو کہ یہہ ایمان لاوے ولٰکن اللہ یھدی من یشاء اور لیکن خدا ہدایت کر سکتا ہے
جسکو چاہتا ہے لطف اور توفیق عطا کرکے اون لوگونکو جو کہ طالب ہو سکے ہین نہ ہر منکر اور عناد والیکو کہ دیدہ و دانستہ دلائل حق کو دیکھکر انکار کرتا ہو وھو
اعلم اور وہ خدا زیادہ عالم ہے بالمھتدین ساتھہ ہدایت پانیوالونکے جو کہ طالب ایمان کے ہین اہل سنت کے نزدیک یہہ آیت ابو طالب کی شان مین ہے کہ جناب
رسولخدا نہایت دوست رکھتے تھے اس امر کو کہ ابو طالب کسیطرح ایمان لاوے اسواسطے کہ ابو طالب حضرت کے چچا تھے اور حضرت کو پرورش بھی کیا تھا اسلئے چاہتے تھے کہ وہ ایمان
لائین لیکن وہ ایمان نہ لائے اور خدا تعالےٰ نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل کی کہ انک لا تھدی من احببت اور رسول خدا کے ماں باپ کو بھی کہتے ہین کہ وہ کافر
تھے اور حالت کفر مین مرے اور اونکے کفر کے ثابت کرنے مین بہت کوشش کرتے ہین اور وحشی قاتل حمزہ کو کہتے ہین کہ رسولخدا چاہتے تھے کہ وہ
ایمان نہ لاوے اسواسطے کہ اوسنے حضرت کے چچا امیر حمزہ کو قتل کیا تھا اسلئے اوسکے ایمان لانیکو مکروہ جانتے تھے لیکن وہ ایمان لایا اور حضرت کا چاہنا منظور خدا نہوا
اور حقتعالےٰ نے اوسکی شان مین یہہ آیت نازل کی کہ قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یہی اعتقاد اکثر علماء اہل سنت کا ہی لیکن یہہ قول اونکا

نہایت ضعیف ہی اسواسطے کہ رسول خدا کو جائز نہین ہے کہ خدا تعالے کے ارادے کے مخالف ارادہ کرے جیسے کہ اوسکے احکام کے مخالف حکم کرنا جائز نہین ہے
اور جسوقت خدا تعالے ابوطالب کے ایمان کا ارادہ نکرے اور پیغمبر ارادہ کرے کہ وہ ایمان لاوے تو کمال مخالفت ہوئی خدا مین اور پیغمبر مین اور کیونکر ہوسکتا ہی کہ پیغمبر
ارادہ کرین مخالف ارادہ خدا کے اور اجماع اہل بیت علیہم السلام کا اسی پر ہے کہ ابوطالب مسلمان تھے اور مسلمان ہو کر مرے چنانچہ جامع الاصول مین کہ جامع صحاح ستہ
اہل سنت کی ہے مذکور ہے کہ واہل البیت یقولون ان اباطالب مات مسلما یعنی اور اہل بیت کہتے ہین کہ ابوطالب مسلمان تھا اور مسلمان مرا اور ہمکو پیروی
اہل بیت کی کفایت کرتی ہے بموجب حدیث ثقلین کے اور عبد الحق محدث دہلوی نے بھی اسلام ابوطالب کا اپنی کتابون مین تحریر کیا ہے اور اشعار ابوطالب کے مشہور
ہین اور کتابون مین مذکور ہین کہ ابوطالب کے ایمان پر دلالت کرتے ہین اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مثال ابوطالب کی مثل اصحاب کہف ہے کہ ایمان کو
پوشیدہ رکھتے تھے اور شرک کو ظاہر کرتے تھے پس دیا خدا تعالے نے اجر اونکا دو مرتبہ اور ایمان ابوطالب پوشیدہ ذکر انکی وجہ مین للہیت تاکہ رسول خدا کی نصرت کرنے پر زیادہ
قادر ہوان اور بشارت المصطفے مین روایت ہے کہ ایکمرتبہ حضرت امیر المومنین مسجد کوفہ کی صحن مین بیٹھے تھے اور آدمی اونکی گرد مجتمع تھے ایک شخص نے اٹھ کر کہا
کہ ای امیر المومنین تو اس مرتبہ کے ساتھ ہے اور باپ تیرا دوزخ مین جلتا ہے فرمایا حضرت نے کہ خاموش ہو شکستہ کرے خدا تیرے منہ کو قسم ہے اوس شخص
کی کہ جسنے محمد صلعم کو پیغمبر حق کرکے بھیجا ہے کہ اگر باپ میرا تمام روی زمین کے گنہگارونکی شفاعت کرے تو خدا تعالے اونکی شفاعت کو قبول کرے
اور یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ باپ تو عذاب مین گرفتار ہو اور بیٹا اوسکا قسیم النار والجنۃ ہو پھر فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے محمد صلعم کو بحق و راستی پیغمبر کرکے
بھیجا ہے تحقیق کہ نور ابوطالب کا قیامت کے دن بجھا دیگا تمام مخلوقات کے نورونکو مگر پانچ نورونکو کہ وہ نور محمد کا اور میرا اور نور فاطمہ اور نور حسن اور حسین کا اور اونکی
اولاد ائمہ طاہرین کا ہے اسواسطے کہ نور اونکا بھی ہمارے نور سے ہی جس نور کو خدا تعالے نے دو ہزار برس پہلے آدم سے پیدا کیا ہے اور اسطرح کی روایتین کثرت
سے ہین اور رفاعہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نقش نگین ابوطالب کا یہہ تھا کہ رضیت باللہ ربا و بابن اخی نبیا و بابنی علی وصیا پس ایمان اونکا
ثابت ہے اور کہتے ہین کہ حارث بن نوفل رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد ہم جانتے ہین کہ قول تیرا حق ہے اور سخن تیرا راست ہے
اور جو کچھ تو کہتا ہی سبب ہمارے دولت کا ہے بہشت مین اور وسیلہ ہماری سعادت کا بعد مرنے کے لیکن تیری پیروی موجب لعنت تمام عرب کا ہے تا ہو
اگر تیری پیروی کرین تو عرب ہمکو زمین حرم سے باہر نکالدین اور عرب کے مقابلہ کی طاقت ہم مین نہین ہے یہہ آیت نازل ہوئی قالوا ان نتبع الھدی معک کہا
اونہون نے یعنی بعض کفار عرب نے کہ اگر پیروی کرین ہم ہدایت کے تیرے ہمراہ اور ایمان لاوین تیرے ساتھ تو نتخطف من ارضنا اوچک لیے جاوینگے ہم یعنی نکالے جاوینگے ہم
زمین اپنی سے اور نکالے جاوینگے ولایت اپنی سے اللہ تعالے اونکی قول کو رد کرتا ہے اولم نمکن لھم کیا نہین جگہ دی ہمنے اونکو حرما امنا واسطے اونکے حرم امن مین کہ کوئی اونپر
قابو نہین رکھتا ہے اور بسبب حرمت خانہ کعبہ کے کہ اوس حرم مین داخل ہے یجبی الیہ کہینچے جاتے ہین طرف اوس حرم کے ثمرات کل شیء میوے ہر چیز کے یعنی
شہر سے طرح طرح کی جنسین اور کہانے اور کپڑے وہان لاتے ہین رزقا من لدنا روزی دینی ہے نزدیک ہمارے سے رزقا مفعول مطلق واقع ہوا ہے اور
مفعول لہ بھی ہوسکتا ہے یعنی واسطے روزی دینے کے نزدیک ہمارے سے بسبب عنایت غیر کے اور جسوقت ہم اونکو باوجود بت پرستی کے آسودہ اور مرفہ الحال اور
بیخوف رکھتے ہین اگر وہ ایمان قبول کرین تو کیونکر اونکو ہم نکالدینگے اور خوف سے امن مین نرکہینگے ولکن اکثرھم اور لیکن اکثر اون کے
لا یعلمون نہین جانتے ہین ہمکو اور فکر اور غور نہین کرتے تاکہ جانین کہ یہہ روزی خدا کی طرف سے ہے اسواسطے اگر ایسا جانتے تو غیر سے خوف نکرتے
بلکہ چاہیے کہ خدا سے ڈرین اور خوف کرین بسبب کفر اور گناہونکے چنانچہ فرماتا ہے وکم اھلکنا من قریۃ اور بہت ہلاک کی ہین ہمنے بستیان کہ تہدید
اونکی بھی مثل تمہارے تہے ہن اور فراخی معاش اور آسودگی مین مانند عاد اور ثمود اور قوم لوط کے بطرت معیشتھا اترانے لگی وہ بیچ زندگانی اپنی کے
اور حد سے زیادہ خوش ہو کر تکبر کرنے لگے اور شکر نعمت کو فراموش کرگئے اور بطر معنے حد سے گزر نیکے ہین نعمت مین اور معیشت منصوب ہے بطرت سے اور تقدیر اوسکی
فی معیشتھا ہی حرف جار کو حذف کرکے ہیچکر فعل کو اوس پہونچا دیا ہے یعنی وقت کثرت نعمت اور امن کے حد سے زیادہ گزر گئے اور طاغی اور باغی ہو گئے تب داد اونکی طرح اونہون
نے اون حد سے گزرنیوالونکو ہلاک کیا اور اونکے شہرونکو خراب کیا فتلک مساکنھم پس ہین گہار اونکی کہ خالی پڑے ہین اور ویران ہین اور کفار مکہ
اونکو دیکھتے ہین جسوقت ادہر کو گزرتے ہین وقت تجارت کے طرف مین اور شام کے کہ لم تسکن من بعدھم نہ ساکن ہوئے بعد اونکے ہلاک ہونیکے اون شہرونمین
الا قلیلا مگر تہوڑے کہ شامت گناہ ہو تسی وہان چند روز رہنی پاے اور یا یہہ مسافرین وقت گزرنیکے اوس طرف سے کچھہ تھان ٹھہرے اور پھر اونکو

خالی چھوڑ کر چلے گئے وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ اور ہین ہم وارث ہونیوالے اُن شہرون اور گھرونکی بعد انکی باشندونکی ہلاک ہونیکی اسواسطے کہ بعد فنا ہونے کل کے ہم ہی باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہے پروردگار تیرا مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنیوالا بستیونکا یعنی انکی باشندونکا حَتّٰى يَبْعَثَ یہانتک کہ بہیجے اور اُٹہاوے فِيْٓ اُمِّهَا بیچ اصل اور بزرگ اُن شہرونکی رَسُوْلًا پیغمبر کو یعنی ہلاک نہین کرتا ہی جبتک کہ اُن شہرونکی بڑی شہر مین کہ باشندے جنکی دانا اور فہمیدہ ہون پیغمبر کو نہ بہیجے کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑہے اور پڑہکی یعنے انکی روبرو جا کر پڑہی اٰيٰتِنَا آیتین ہماری اسواسطے تمام کرنے حجت کے اور دفع کرنے انکی عذر کے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰى اور نہین ہم ہلاک کرنیوالے بستیون کی یعنے ہم بستیونکی لوگونکو ہلاک نہین کرتی عذاب نازل کرکے اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ مگر جسوقت کہ لوگ انکی ظلم کرنیوالی ہون پیغمبرونکو جہٹلا کر اور حق سی انکار کرکے اور بسبب غرور اور سرکشی کا جو فراغتگی نعمت دنیا سی ناپائداری کی ہی اسلئے فرماتا ہی کہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور جو کچہہ کہ دیئے گئے ہو تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز دنیا کی مین سے فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس فائدہ زندگانی دنیا کا ہی وَزِيْنَتُهَا اور آرایش اُسکی کہ زندگانی چندروز مین اُسکا فخر کرتی ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچہہ کہ نزدیک خدا کی ہے ثواب اُس جہان کا اور نعمتین ہمیشہ کی خَيْرٌ بہتر ہے واقع مین دنیا کی چندروزکی عیش سے وَّاَبْقٰى اور زیادہ باقی ہی کہ ہمیشہ کو ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم اور عقل کو دخل نہین دیتے ہو تم کہ بدلتے ہو باقی کو فانی کے ساتہ اور مرغوب کو معیوب کے ساتہ کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل سے دین کی مقدمہ مین گفتگو کی اور بعضے کہتی ہین کہ علی بن ابیطالب اور حمزہ نے ابوجہل سے گفتگو کی اور بعضے کہتی ہین کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ سی نزاع کیا امر دین مین تب یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ کیا پس وہ شخص کہ وعدہ دیا ہمنے اُسکو بہشت کا آخرت مین اور نصرت اور مددگاری دنیا مین مثل رسول خدا یا امیرالمومنین اور حمزہ یا عمار کے وَعْدًا حَسَنًا وعدہ کرنا نیک جسمین خلاف نہین ہے کہ فَهُوَ لَاقِيْهِ پس وہ پانیوالا ہے اُس وعدہ کی گئے خبر کا وہ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مانند اُس شخص کے ہی کہ فائدہ دیا ہے ہمنے اُسکو مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فائدہ زندگانی دنیا کا کہ آمیختہ ہے محنت اور رنج سے اور معرض زوال اور فنا مین ہے ثُمَّ هُوَ پہر وہ شخص يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ دن قیامت کے حاضر کئے گئیون حساب اور عذاب سے ہی یا حاضر کئے گئیون دوزخ سی ہے مثل ابوجہل کے یا ولید کے یعنے حال اُن دونو شخصونکا برابر نہوگا اسواسطے کہ نعمت دنیا کی آمیزے رنج سی اور معرض زوال اور فنا مین ہے اور نعمت آخرت کی خالص اور صافی ہی اور ہمیشہ کو باقی ہے دوزخ مین اور بہشت مین ہے روز و شب کا فرق وہ درد و دکہہ سی بہرے ہوئے اور یہ راحتون مین غرق وہان پیپ اور خون ہے زخمون سے بہ رہا یہان عطر کی مثال پسینا ہے جسم کا وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کر اوس دن کو کہ آواز دیگا اُن کفار کو جسدن خدا فَيَقُوْلُ پس کہیگا عتاب اور غصہ سے کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ کہان ہین شریک میرے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ جنکو کہ تہی تم گمان کرتی شریک میرے قَالَ الَّذِيْنَ کہینگے وہ لوگ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ ثابت ہوا ہے اور واجب ہوا ہی اوپر انکی سخن خدا کا یعنی کلمہ عذاب کا کہ وہ آیتین عذاب کے وعدہ کی ہین رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اے پروردگار ہمارے یہ لوگ یعنے پیرو ہمارے جنہونے تابعداری کی تہی دنیا مین وہ لوگ کہ اَغْوَيْنَا بہکایا ہی ہمنے انکو اَغْوَيْنٰهُمْ گمراہ کیا ہی ہمنے انکو كَمَا غَوَيْنَا جیسے کہ گمراہ ہوئے تہے ہم وہ ہمارے گمراہ کرنیسے گمراہ ہوگئی اور انہونے طرف دلیلون کی نظر نکی اور نہ پیغمبرونکی نصیحتون پر عمل کیا اور اب تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ تبرا کیا ہمنے طرف تیری اُنسے اور ہم اُنسی بیزار ہوے اور انکی اُس امر سی بیزار ہین جو کچہ کہ اُنہونے اختیار کیا ہی کفر اور شرک کو مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ نہی وہ کہ ہمکو پرستش کرتی تہی بلکہ اپنی خواہشون باطل کو پرستش کرتی تہے اور پیروی اپنی نفسون کی کرتے تہی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی امور باطلہ مین کسیکی پیروی کرتا ہی وہ اُسکی پرستش کرتا ہے اور وہ اُسکا معبود ہے وَقِيْلَ ادْعُوْا اور کہا جاویگا اُن کفار کو کہ بلاؤ تم شُرَكَآءَكُمْ شریکون اپنے کو یعنی جنکو کہ تم شریک الٰہی مقرر کرتے تہے انکو بلاؤ تاکہ وہ عذاب کو تم سے دفع کرین فَدَعَوْهُمْ پس بلائینگے وہ کفار اُن شریکون کو حیران ہوکر یا باُمید نصرت فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ پس نہ جواب دینگی وہ شریک اسواسطی اُن کفار کے عاجز ہونیکی جہت سے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکہینگے وہ سب عذاب کو لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ کاش کہ تحقیق وہ ہدایت پاتی کہ عذاب کو نہ دیکہتی اور یا یہ کہ جواب لَوْ کا محذوف ہے یعنی اگر تحقیق وہ ہدایت پاتے تو البتہ دیکہتی عذاب کو یعنی اعتقاد کرتے کہ تحقیق عذاب حق ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کر تو اُسدن کو کہ پکاریگا خدا اُن کفار انبیاکے جہٹلانیوالونکو فَيَقُوْلُ پس کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ کیا جواب دیا تمنے پیغمبرون کو جسوقت تمکو اُنہونے حق کیطرف بلایا تہا فَعَمِيَتْ پس اندہی ہوجاوین یعنی پوشیدہ ہوجائین عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ اوپر انکی خبرین يَوْمَئِذٍ اُس روز ہول اور دہشت سے اُس روز کی اور نہ جانین کہ کیا کہین جواب مین فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ پس وہ نہ سوال کرین آپسمین ایک دوسری سے کہ کیا جواب کہین ہم اور اُسروز سب عاجز ہونگی اور نہایت حیرت اور دہشت کے کوئی کسیکی پروا نکریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت بندہ اپنی قبر مین داخل ہوگا اور ٹہریگا تو اُس سے سوال کیا جائیگا پیغمبر سے اور کہا جائیگا کہ کیا کہتا ہے تو اُس شخص کے حق مین کہ درمیان تمہارے تہا پس اگر وہ مومن ہے تو کہیگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق وہ رسول خدا کا ہی کہ حق کو لیکر آیا تہا پس کہا جاویگا واسطی اُسکی کہ سو تو آرام سے اور اُسکی قبر مین سات گز کشادگی کردیجائیگی اور مکان اُسکا

جو بہشت مین ہے اُسکو وہ کہلایا جاویگا اور اگر وہ کافر ہی تو کہیگا کہ مین نہین جانتا کہ یہ کون ہی پس گرز آتشین آگ کے اُسکی مارینگے کہ سوائے انسان کے سب اُسکی آواز کو سنینگے اور شیطان
اُسپر تعینات کر دیا جاویگا کہ اُسکی آنکہین تانبے کی ہونگی اور مثل بجلی کے چمکتی ہونگی اور وہ شیطان اُس سے کہیگا کہ مین بہائی تیرا ہون اور سانپ اور بچہو اُسپر غالب
کر دیئے جائینگے اور قبر اُسکی تاریک کر دی جائیگی اور قبر اُسکو بہینچیگی کہ جس سے پسلیان اُسکی ٹوٹ جائینگی فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ پس لیکن جو شخص کہ توبہ کرے شرک
اور گناہون سے اور ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک فَعَسٰٓی اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝ پس قریب ہے کہ ہووے وہ رستگاری پانیوالون مین سے
اور وقت سوال اور جواب کے عاجز نہو خدا تعالے نے عسے کا لفظ فرمایا ہے باوجودیکہ مومن صالح اور تائب بیشک رستگاری پانیوالون مین سے ہے اسواسطے تاکہ خوف اور
رجا کے درمیان رہے اور مغرور نہو جاوے اور کہتے ہین کہ اشراف قریش کے کہتے تہے کہ خدا تعالے نے محمدؐ کو واسطے نبوت کے کسواسطے اختیار کیا یہ منصب عالی تو لائق
اور سزاوار کسی بزرگ کے تہا کہ مکہ اور طائف کے رہنیوالون مین سے اور اُنکو ہی ملتا خدا تعالے اُنکے جواب مین فرماتا ہی کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اور پروردگار
تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے وَيَخْتَارُ اور پسند کرتا ہے واسطے نبوت کے جسکو چاہتا ہے مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ نہین ہے واسطے اُن کفار کے اختیار کہ نبوت کی
واسطے کسیکو پسند کرین اسواسطے کہ اسمین اختیار واسطے خدا تعالے مختار مطلق کے ہی کہ جسکو مصلحت اُسکی چاہتے ہو اُسیکو وہ نبوت دیتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس
آیت کے یہ ہین کہ اختیار کرتا ہی خدا اُس امر کو جو کہ واسطے بندون کے خیر اور صلاح ہووے اور اُسکی حکمت تقاضا کرتی ہو اور روایات ائمہ طاہرین سے ثابت
ہوتا ہی کہ جیسے کہ آدمی پیغمبر تو اپنی تجویز سے اختیار نہین کر سکتے ہین ایسے ہی امام کو بہی اختیار نہین کر سکتے ہین اُسکا اختیار کرنا بہی خدا تعالے کی طرف سے ہے جسکو چاہے
اختیار کرے امام مقرر کرے بعد پیغمبر کے اسواسطے کہ باطن کا حال سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے اور جبتک کہ باطن کا حال معلوم نہوگا تو کیونکر معلوم ہوگا
کہ یہ لیاقت امامت کی رکہتا ہے یا نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہے خدا اس سے کہ واسطے اُسکے مخلوقات مین سے کوئی شریک ہو اور پاک ہے اس سے کہ کوئی واسطے
اُسکی نزاع کرنیوالا ہو اور جرأت کرے اختیار کرنے پر اُس امر کی کہ اُسنے جسکو اختیار نکیا ہو وَتَعٰلٰى اور بلند مرتبہ اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ
شریک کرتے ہین اُسکی واسطے بت پرست اور اب خدا تعالے حجت قائم کرتا ہے اپنے اختیار کے صحیح ہونے پر اور فرماتا ہے کہ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ اور پروردگار تیرا
جانتا ہے مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ اُس چیز کو کہ پوشیدہ رکہتے ہین سینے اُن کفار کے کہ پیغمبر سے عداوت اور مومنین سے کینہ رکہتے ہین وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور
جانتا ہے اُس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہین جیسے کہ طعن کرنا مومنین پر اور پیغمبر کی نبوت پر اور جہٹلانا قرآن کا پس جو شخص کہ عالم ہو بندون کے باطن اور ظاہر پر تو وہی لائق
اسکے ہی کہ جو چاہے پیدا کرے اور جو چاہے اختیار کرے اور پاک ہووے شرک سے اور نزاع کرنیوالے سے وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی خدا مستحق عبادت کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کے سوا اُسکے لَهُ الْحَمْدُ واسطے اُسیکے ہی تعریف فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے اسواسطے کہ روزی دینیوالا دنیا
اور آخرت کا وہی ہے اور اسلئے جیسے کہ مومنین دنیا مین اُسکا شکر کرتے ہین ایسے ہی آخرت مین اُسکا شکر اور تعریف کرینگے وَلَهُ الْحُكْمُ اور واسطے اُسیکے
حکم ہے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور طرف اُسکی پہیرے جاؤگے تم واسطے جزاء اعمال کے اور موافق اعمال کے جزا پاؤ گے تم اور اب بیان اپنی توحید کا کرتا ہی کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ
اے محمدؐ صلعم کہ کیا دیکہا تمنے یعنی خبر دو تم مجکو اے انکار کرنیوالو توحید اور قدرت خدا کی کہ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے خدا عَلَيْكُمُ الَّيْلَ اوپر تمہارے رات کو سَرْمَدًا ہمیشہ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دن قیامت تک کہ آفتاب زمین سے باہر نکلے مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہے غَيْرُ اللّٰهِ سوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ لاوے تمہارے لئے روشنی کو یعنی
روز کو روشن کرے کہ اُسکی روشنی مین تم معاش کو طلب کرو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کیا پس نہین سنتے ہو تم اے اہل نصیحت کو کہ اسمین فکر و تامل کرکے اُسکی وحدانیت
اور قدرت کا اقرار کرو قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ خبر دو تم مجہکو کہ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے خدا عَلَيْكُمُ النَّهَارَ اوپر تمہارے دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ کہ کبہی رات
نہووے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دن قیامت تک آفتاب ہمیشہ آسمان کے درمیان ٹہیرا رہے اور وہان سے حرکت نکرے تو مَنْ اِلٰهٌ کون معبود ہے غَيْرُ اللّٰهِ سوا خدا کے کہ معبود
سچا ہے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ لاوے تمہارے لئے رات کو کہ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ آرام پکڑو تم بیچ اُسکے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ پس کیا نہین دیکہتے ہو تم اُسکی قدرت کے آثار کو فکر کی آنکہ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ
اور رحمت اور مہربانی اپنی سے خدا تعالے نے جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کیا ہے واسطے تمہارے رات کو اور دن کو دونو کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام پکڑو تم بیچ اُس
رات کے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ طلب کرو تم دن مین اپنی معاش کو اور کسب کرو تم روزی کو مِنْ فَضْلِهٖ فضل اُس خدا کی سے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تاکہ تم شکر
کرو خدا کا شب و روز کے ہونیکی نعمت پر وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کر تو جسدن کہ پکاریگا اُن بت پرستونکو خدا فَيَقُوْلُ پس کہیگا قہر اور غضب سے کہ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ
کہان ہین شریک میرے الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ جنکو کہ تہے تم گمان کرتے کہ یہ شریک میرے ہین خدا تعالے نے اسکا ذکر مکرر کیا ہے واسطے زجر اور توبیخ مشرکین کے اور فرماتا ہی خدا

کرتے تھے اور باہر لاوینگے ہم مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ ہر گروہ سے شَهِيدًا ایک گواہ کو کفار کے اور یہ پیغمبر ہر امت کے پیغمبر کو اونپر گواہی دینے کو ہم حاضر کرینگے قیامت
کے روز کہ وہ اونکی کفر اور گمراہی کی گواہی دیوین اور ایسی ہی ہر زمانہ کو گواہ لاوینگے فَقُلْنَا پس کہینگے ہم مشرکونکو هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ لاؤ تم دلیل اور حجت
اپنی کو اوس دین اور مذہب کے صحت پر جو کہ تمنے دنیا مین اختیار کیا تھا اور شرک کرتے تھے اور انبیاء کو جھٹلاتے تھے فَعَلِمُوا پس جانینگے وہ یقین اور بیشک أَنَّ
الْحَقَّ لِلَّهِ تحقیق حق اور راستی خاص واسطے خدا کے ہے اور دلیل اور حجت اوسکی روشن اور سچی ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوجاویگی اونسی اور فانی اور ضائع
ہوجاویگا مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ وہ چیز کہ تھے وہ کہ جھوٹ بناتے تھے اور باطل اور بیہودہ اعتقاد رکھتے تھے اور امید تھی اونکی شفاعت کی اونکی دلونمین تھی اور حق
تعالی نے اس سورہ کو موسی اور فرعون کے قصہ سے شروع کیا تھا اور ختم اوسکو قارون کے قصہ پر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ تحقیق
کہ قارون تھا قوم موسی کی سے بعضے کہتے ہین کہ وہ موسی کا چچا تھا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ موسی کا بہانجا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ موسی کے چچا کا بیٹا
تھا اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ وہ موسی کی خالہ کا بیٹا تھا اور کہتے ہین کہ قارون کو صورت کی خوبی کے جہت سے منور کہتے تھے اور توریت کی قرات
مین وہ سب بنی اسرائیل سے زیادہ قاری تھا اور وہ ستر آدمی جو موسی پر ایمان لائے تھے اونمین سے ایک یہہ بھی تھا اور زمانہ فقیری مین ایک مرد متواضع اور
خلیق تھا اور کہتے ہین کہ وہ ظاہر مین ایمان لایا تھا اور باطن مین مثل سامری کے کافر تھا حق تعالی نے چاہا کہ اوسکا امتحان کرے مال کے خرچ کرنے سے تاکہ عالم کے لوگون
پر اوسکا نفاق ظاہر ہوجاوے پس اوسکو کثرت مال اور جاہ کے وسیلہ سے امتحان کیا فَبَغَىٰ پس بزرگی چاہی اوسنے عَلَيْهِمْ اوپر اون بنی اسرائیل کے اور تکبر کیا اور چاہا
کہ سب اوسکے زیر حکم ہوون اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ عامل فرعون کا تھا اور اوس زمانہ مین بنی اسرائیل پر ستم کرتا تھا اور عطا سے منقول ہے کہ تکبر کے
جہت سے جامہ اپنا بنی اسرائیل سے ایک بالشت زیادہ رکھتا تھا اور سبب کثرت کے تونگری تھی چنانچہ خدا فرماتا ہے وَآتَيْنَاهُ اور دیا ہمنے اوسکو مِنَ الْكُنُوزِ خزانون جمع کی ہوئی سے مَا وہ چیز یعنے اسقدر کہ وہ
خزانے إِنَّ مَفَاتِحَهُ تحقیق کنجیان اوسکی وقت اوٹھانے کے لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ البتہ محنت مین لاتی تھین جماعت مردون کو أُولِي الْقُوَّةِ صاحبان قوت کو تو وہ اون کنجیونکے اوٹھانے سے تھک جاتے تھے اسقدر
اوسکے خزانونکی کنجیان تھین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عصبہ سے یہان چالیس مرد قوت والے ہین کہ وہ اون کنجیونکو اوٹھایا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ اونٹ اوسکے خزانونکی
کنجیونکو اوٹھایا کرتے تھے اور ہر خزانہ کی ایک کنجی تھی اور ہر ایک کنجی چمڑے کی تھی اور ایک انگشت سے زیادہ نہ تھی اور جسجگہہ وہ جاتا تھا اپنے ہمراہ اونکو لیجاتا تھا اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ
کنجیوں سے مراد خزانے ہین کہ چمڑے کی ہزارون تھیلیان سونے اور چاندی سے بھری ہوئی اوسکے خزانون مین رکھی تھین اور فرماتا ہے خدا کہ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ
یاد کر تو جسوقت کہا واسطے اوسکے قوم اوسکی نے یعنی مومنین نے کہ اوسکے پاس تھے بطریق نصیحت اوس قارون کو کہا کہ اے قارون لَا تَفْرَحْ نہ خوشی کر تو مال دنیا سے اور
مغرور مست ہو اور ناشکری مت کر کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ نہین دوست رکھتا ہے خوش ہونیوالونکو دنیا مین غرور کی اور ناشکری کی راہ سے کہ خدا ایسی
خوشی کو دشمن رکھتا ہے وَابْتَغِ اور طلب کر فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ بیچ اوس چیز کے کہ دیا ہے تجھکو خدا نے تونگری اور مال کو الدَّارَ الْآخِرَةَ خانہ آخرت کو یعنی مال کو راہ خدا مین خرچ کرکے وسیلہ
حاصل کیجیو اوس جہان باقی اور دائم کا کہ واسطے کہ مقصود مال سے یہی ہے کہ اوسکو خرچ کرکے آخرت مین درجات عالیات حاصل کرے وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول نَصِيبَكَ
حصہ اپنا غفلت کرکے جو کچھ کہ ہے واسطے تیرے مِنَ الدُّنْيَا دنیا مین سے کہ وہ مال دنیا کا ہے چاہیے کہ اوس سے آخرت کو حاصل کرے تو اور فرمایا حضرت امیر المومنین
نے کہ نہ فراموش کر تو صحت اپنی کو اور قوت اپنی کو اور فراغت اپنی کو اور جوانی اپنی کو اور خوشی اپنی کو کہ اونسے آخرت اپنی کو طلب کرے تو اور دوسری روایت مین
ہے کہ صحت کو غنیمت جان بیمار ہونے سے پہلے اور قوت کو غنیمت جان ناتوانی سے پہلے اور فراغت کو غنیمت جان شغل سے پہلے اور جوانی کو غنیمت جان بڑھاپے سے
پہلے اور ان اچھی حالتونمین جو کچھ تجھہ سے ہو سکے ذکر خدا کا کر لے وَأَحْسِنْ اور نیکی کر تو بندگان خدا سے كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ جیسے کہ نیکی اور احسان کیا ہے خدا نے
طرف تیرے کہ نعمتین تجھکو دی ہے اور بایہہ شکر اور طاعت خدا کی بخوبی ادا کر جیسے خدا نے دولت تجھپر انعام کی ہے خوب تو بھی دے وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ اور طلب نہ کر تو فساد کو کہ ظلم اور تکبر کرے تو اور گناہ کرے
فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ نہین دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالونکو کہ دنیا مین غرور اور تکبر سے اور افعال بد بجا لاتے ہین حضرت صادق نے فرمایا کہ
فساد ظاہر کا باطن کے فساد سے ہے اور جو شخص کہ اپنے باطن کو درست کریگا تو خدا تعالی اوسکے ظاہر کو درست کریگا اور جو کوئی کہ خیانت کرے خدا کی چھپکر تو خدا تعالی ظاہر مین اوسکی پردہ پوشی کریگا اور بہت
فساد یہہ ہے کہ بندہ خدا سے غافل ہو اور راضی ہو اور یہہ پیدا ہوتی ہے دراز امیدی اور آرزوئے اور حرص اور کبر سے جیسے خدا نے خبر دی ہے قارون کے قصہ سے کہ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ اور یہہ خصلتیں
قارون کی کارگری تھین اور اصل اوسکی حب دنیا اور جمع کرنا دنیا کا ہے اور پیروی نفس اور اوسکے خواہش کی اور دوست رکھنا اپنی تعریف کرانے اور خوشامد کو اور موافقت شیطان کی اور
اوسکے قدمون کے پیچھے چلنا اور یہہ سب خدا سے غافل ہونیکی اور اوسکے احسان کے فراموش کرنیکی تحت مین داخل ہین اور جسوقت یہہ نصیحت قارون نے سنی تو رکی جاہلیت

اوسکی حرکت مین آئی اور اوسنے جوش مین آکر قَالَ کہا اونکی جواب مین کہ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین وہ مال عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اوپر علم کے نزدیک
میرے ہے یعنی علم کیمیا کا کہ میرے پاس ہے اوس سے یہہ مال مینی حاصل کیا ہے کہتی ہین کہ موسی علم کیمیا جانتے تہے تہائی اوس علم کا تو یوشع بن نون کو تعلیم کیا تہا
اور تہائی کالب بن یوفنا کو اور تہائی قارون کو ہر ایک انمین سے تہوڑا تہوڑا جانتا تہا پورا علم کسی کے پاس نہ تہا کہ کیمیا بنائے قارون نے اون دونو کو
فریب دیکر دو تہائی جو انکے پاس تہا وہ اونسے سیکہہ لیا اور جسوقت اوسکی پاس علم کیمیا کا کامل ہوگیا تو مال کثیر اوسنی اوس سے حاصل کیا اور بعضے کہتی ہین کہ معنے
اسکے یہہ ہین کہ علم توریت کا جو سب بنی اسرائیل سے مجہکو زیادہ ہے اسواسطی مجہکو خدا نے مال دیا ہے کہ مجہکو اونپر فضیلت دی ہے مال اور جاہ سے اور بعضے کہتی ہین کہ قارون نے
کہا کہ مجہکو علم ہے یوسف علیہ السلام کے خزانونکا وہ مال مینے نکالا ہے لیکن مشہور قول اول ہے کہ کیمیا سے مال کو حاصل کیا تہا اب اللہ تعالی باعتبار تعجب اور توبیخ اوس قارون کی
فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ یَعْلَمْ کیا نہین جانتا ہے قارون یعنی جانتا ہے کہ اوسنی توریت مین پڑہا ہے اور مورخون سے سنا ہی کہ اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا قَدْ اَہْلَکَ تحقیق ہلاک کیا ہے
مِنْ قَبْلِہٖ پہلے اوس قارون سے مِنَ الْقُرُوْنِ قرنون مین سے یعنے پہلی زمانہ کی لوگون مین سے مَنْ ہُوَ اوس شخص کو کہ وہ اَشَدُّ مِنْہُ زیادہ سخت تہا اوس قارون سے
قُوَّۃً قوت مین وَّاَکْثَرُ جَمْعًا اور اکثر تہا باعتبار جمع کرنے مال کے مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور قوت اور جمعا تمیز واقع ہوئے ہین اور مقصود اس آیت سی یہہ ہے کہ قارون
کثرت مال سے مغرور ہوتا ہے اور حال یہہ ہے کہ جو لوگ اوس سے مال اور قوت مین زیادہ تہے ہم نے اونکو ہلاک کر دیا ہے وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِہِمُ الْمُجْرِمُوْنَ اور نہ پوچہے جاوینگے
گناہون اپنے سے گناہگار بلکہ اونکو اونکی علامتون سے پہچانینگے کہ یہہ کافر ہین اور خدا تعالی مطلع ہے اونکے گناہون سے کچہہ پوچہنی کی احتیاج نہین ہے کہ اون سے پوچہے
کر اونکی گناہون کو دریافت کرے اور یا یہہ کہ نہ سوال کیا جاویگا جو شخص کہ پہلے اون سے تہا گناہون انکی سے اور فوربک لنسئلنہم اجمعین مین جو سوال ہے مراد
اوس سے توبیخ ہے اور وہ سوال حاصل کرنیکے واسطے نہین ہے حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی اس آیت سے قارون کو ملامت کرتا ہے اور ڈراتا ہے کہ خدا تعالی
مطلع ہے گناہونسے سب گناہگارونکے اور اوسکو احتیاج سوال کرنے کی نہین ہے کہ گنہگارون سے دریافت کرکے گناہون کو جانے بلکہ وہ سب چیزون کو دیکہتا ہے
اور سنتا ہے فَخَرَجَ پس نکلا قارون کہتے ہین کہ بروز شنبہ نکلا عَلٰی قَوْمِہٖ اوپر قوم اپنی کے فِیْ زِیْنَتِہٖ بیچ آرائش اپنی کے کہتے ہین کہ سفید خچر پر سوار ہوکر نکلا
کہ زین جسکا طلائی تہا اور وہ خود لباس سرخ پہنے ہوئی تہا اور چار ہزار آدمی اسیطرح کے اوسکے ہمراہ تہی اور بعضے کہتے ہین کہ نوی ہزار آدمی لباس سرخ پہنے ہوئے ہمراہ اوسکی
تہے سفید خچرون پر سوار کہ جنکے زین زرین تہی اور بعضے کہتی ہین کہ ایک ہزار کنیز اوسکے ہمراہ تہی سفید خچرون پر سوار کہ جنکی زین زرین تہی اور لباس سرخ اور طلا سے آراستہ
ہو رہی تہین اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ لباس اون کنیزونکا اور اونکی گہوڑونکا اطلس سرخ کا تہا اور جانب راست اوسکے تین سو غلام اور جانب چپ اوسکے تین سو لونڈیان
لباس اور زیور مین آراستہ تہین اس کروفر سے اپنی قوم کے درمیان ہوکر نکلا قَالَ الَّذِیْنَ کہا اون لوگون نے کہ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا چاہتی تہے زندگانی دنیا کو اور اوسکی
رغبت رکہتی تہے جیسیکہ کفار اور منافقین اور ضعیف الایمان مسلمان کہ یٰلَیْتَ لَنَا اے قوم کاشکے ہوتا واسطی ہمارے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ مانند اوسکے کہ دیا گیا
ہے قارون اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ کلمہ اوس زمانہ کے مومنین راغبین دنیا ہی نے کہا تہا کہ جیسا کہ اوسکو مال دیا ہے ایسا ہی ہمکو مال دے سوائے اوسکی مال کے یہہ مال
اوسکا اور یہہ اونہون نے واسطی پرہیزکرنیکے حسد سی کہا کہ اوسکے مال کا زوال نچاہا اور اوسکی آرزو نہ کی بلکہ مثل اوسکے اور مال چاہا اور کہا کہ اِنَّہٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ
تحقیق وہ البتہ صاحب حصہ بڑے کا ہے دنیا مین سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور کہا اون لوگون نے کہ دئے گئی تہے علم احوال آخرت کا اور دیا نا تہی وہ برکت قناعت سے
مثل یوشع بن نون وغیرہ کے جو کہ اصحاب حضرت موسی کے تہی کہ وَیْلَکُمْ وائے تمپر اے طالبان دنیا ثَوَابُ اللّٰہِ ثواب خدا کا آخرت مین خَیْرٌ بہتر ہے دنیا کی مال سے
لِمَنْ اٰمَنَ واسطی اوس شخص کے کہ ایمان لایا خدا پر اور پیغمبر پر وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کیا اوسنی نیک اور صالحا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی عملا صالحا وَلَا یُلَقّٰہَآ
اور نہ آگی لائے جائینگے اوس کلمہ کے جو کہ علمائے کہا تہا یعنے اوسکو قبول نکرینگے اور اوس کلمہ کو اپنی دل وزبان پر اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ مگر صبر کرنیوالے طاعت خدا
اور معصیت سے پرہیز کرنیوالے کہ تہوڑی دنیا کے ہونے سے کثیر دنیا سے بے پروا ہون کہتے ہین کہ حضرت موسی نے بعد غرق ہونے قبطیون کے ریاست اور حکومت مذبح
اور قربانی کی اپنے بہائی ہارون کو دی اور بعد اسکے جس کسیکی ذمہ قربانی ہوتی وہ حضرت ہارون کو دیتا وہ اوسکو ذبح گاہ پر رکہتے اور آگ غیب سے آتی اور اوسکو
جلادیتی قارون موسی اور ہارون پر حسد لگیا چنانچہ ایک روز اوسنی حضرت موسی سے کہا کہ تونی تو پیغمبری لی اور قربانی کی ریاست تونی ہارون کو دی اور میرے پاس
کوئی منصب نہین ہے حضرت موسی نے کہا کہ یہہ امر تو میرے اختیار کا نہین ہے خدا تعالی سے تعلق رکہتا ہے جسکو چاہے دیوے بعد اسکی قارون درپے آزار موسی اور اوسکے صحابیکے ہوا
اور موسی بسبب قرابت کے اوسکی ساتہہ نرمی کرتے تہے اور وہ ہر روز زیادتی کرتا تہا یہانتک کہ حکم زکوۃ کا نازل ہوا اسطرح سے کہ چہارم حصہ یا دسوان حصہ مال کا دیوین

جب ہی قارون سے کہا کہ حقتعالیٰ نے بندون پر زکوٰۃ واجب کی ہے زکوٰۃ دینی چاہیے کہا کہ زکوٰۃ کا مال بہت ہوتا ہی مین تجکو اسقدر مال نہ دونگا خداتعالیٰ نے موسیٰ پر وحی نازل کی کہ ای موسیٰ قارون سے کہو اور بہت
مال کچھہ مدیونگا لیکن تو اسپر عجب طرح الزام آئیگی واسطے چشم پوشی کر موسیٰ نے کہا کہ ای قارون مین تجہسے زکوٰۃ کی حد مقرر سی بہت کم چاہتا ہون تو مجہکو ہزار دینار مین سے ایک دینار دی اور ہزار درہم مین سے ایک
درہم دے اور ہزار گوسفند مین سے ایک گوسفند دے قارون نے کہا کہ میر تجکو جواب دونگا جبکہ اپنے ہزار روپین حصہ کا حساب کیا تو وہ مال بہی بہت ہوا اور اسقدر مال دینے پر بہی راضی نہوا اور بنی اسرائیل مین سے ایک جماعت کو طلب
کرکے کہا کہ جو کچھہ موسیٰ نے حکم کیا وہ تمنے قبول کیا اور اب چاہتا ہی کہ ہمارا مال لیوے اور ہمکو فقیر کردے اسمقدمہ مین تمہاری کیا رائے ہی ان لوگون نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہی جو تیری صلاح ہی وہ ہماری صلاح ہے
قارون نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اسکو درمیان قوم کے رسوا کرون تاکہ بعد اسکے کوئی اسکی بات کو نہ سنے بلکہ وہ تدبیر کرون کہ وہ مارا جاے پہر ایک عورت بدکار کو طلب کیا بعض کہتے ہین کہ نام اسکا سبرا
تہا اسکو طلب کرکے دو تہیلیان اشرفیونکی اسکو دین اور کہا کہ کل کو مجمع مین خاص اور عام کی حاضر ہوکر سب کے روبرو اقرار کر کہ موسیٰ نے مجہسے زنا کیا ہی دوسرے روز حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل
کے مجمع مین وعظ کہتے تہے اور فرماتے تہے کہ جو کوئی چوری کرے اسکا ہم ہاتہ کاٹین اور جو کوئی کسیکو تہمت ناحق لگادے اسکو ہم حد مارین اور جو کوئی زنا کرے اگر وہ بے زن یا بے شوہر ہو تو
اسکو کوڑے لگاوین اگر وہ زوجہ رکہتا ہی یا عورت شوہر دار ہے تو اسکو ہم سنگسار کرین قارون نے کہڑے ہوکر کہا کہ ای موسیٰ اگر تو ایسا کام کرے فرمایا کہ میرے واسطے بہی یہی ہے کہا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے
ہین کہ تو نے فلانی عورت سے زنا کیا ہی فرمایا کہ معاذ اللہ اسکو حاضر کرو سبرا اس محفل مین حاضر ہوئی موسیٰ نے کہا کہ ای عورت تجہکو مین قسم دیتا ہون اس خدا کی کہ جسنے دریا کو پہاڑا اور توریت
کو نازل کیا ہی کہ جو کچھہ راست ہے وہ بیان کر اس عورت کو خوف خدا کا لاحق ہوا اور دلمین اپنے سوچکر کہا کہ اگر مین جہوٹ کہون اور موسیٰ پر تہمت ناحق کرون تو عذاب دنیا اور آخرت مین گرفتار
ہو جاونگی اور اگر راست بیان کرون اور گناہان گذشتہ سے توبہ کرون تو خداتعالیٰ مجہپر رحم کریگا اور میرے گناہون سے درگذر کریگا اور اس سبب سے کہ مین خدا کے پیغمبر کو تہمت سے خلاص کرونگی تو مجہکو ثواب عظیم عطا کریگا
ایسے خیال کرکے اس عورت نے سر اپنا اوپر کو اٹہایا اور کہا کہ یا کلیم اللہ قارون نے دو تہیلیان زر کی مجہکو رشوت دی ہین تاکہ تجہپر بہتان کرون مین اور مین باوجود اس گنہگاری اور
روسیاہی کے یہ کام کو پسند کرون میرا کیا مجال کہ تجہپر تہمت کرون اور وہ دو تہیلیان زر کی کہ جنپر قارون کی مہر ہی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے جسوقت مہر قارون کی ان تہیلیون پر دیکہی تو مکر
اسکا انپر ظاہر ہوگیا اور موسیٰ نے گریہ شروع کرکے کہا کہ خداوندا اگر مین تیرا پیغمبر ہون تو قارون پر تو غضب کر میرے واسطے جبرئیل نازل ہوئے اور حقتعالیٰ کا فرمان لائے کہ زمین کو ہمنے
تیرے حکم مین کر دیا ہے جو کچہہ تو چاہے اسکو حکم کر موسیٰ نے بنی اسرائیل کیطرف منہ کرکے کہا کہ ای قوم میری جیسا کہ مین فرعون پر پیغمبر ہوکر آیا تہا ایسی ہی قارون پر پیغمبر ہوکر آیا ہون جو کوئی کہ قارون کی
طرف ہے چاہیے کہ وہ اسکی ہمراہ رہے اور جو کوئی کہ میرے ساتہ ہی وہ اس سے دور ہو جاوے سب بنی اسرائیل قارون سے علیحدہ ہوگئے مگر دو آدمی اسکی ہمراہ رہے اسوقت موسیٰ نے زمین کو خطاب کیا کہ اے
زمین پکڑلے تو ان تینونکو زمین انکو ٹخنون تک نگل گئی اور انہون نے زاری کرکے امان چاہی قبول نکیا اور دوسری بار کہا کہ پکڑلے تو اے زمین انکو زمین نے کمر تک انکو اپنے
مین کہینچ لیا اور انہون نے پہلے سے زیادہ تضرع اور زاری کی کچہہ نہ سنا اور پہر کہا کہ ای زمین پکڑلے انکو زمین انکو گردن تک اپنے اندر لے گئی ان لوگون نے بہت فریاد اور زاری
اور نالہ کیا اور کہا کہ ای موسیٰ بحق قرابتی کہ درمیان ہمارے اور تیرے ہے ہمپر رحم کر حضرت موسیٰ جو نہایت غصہ مین تہے انکی فریاد نے انمین کچہہ اثر نکیا اور پہر زمین کو حکم کیا کہ پکڑلے
تو انکو زمین ان سبکو نگل گئی اور اکثر تفسیرونمین لکہا ہی کہ خداتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خطاب کیا کہ ستر بار قارون نے اور اسکی یارون نے تجہسے فریاد کی اور تو انکی فریاد کو نہ پہنچا اور ہرگز تو نے انپر رحم
نکیا قسم ہے مجہکو اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر وہ مجہکو ایکمرتبہ پکارتے تو مین انکو جواب دیتا اور کہتے ہین کہ جسوقت قارون زمین مین دہسگیا تو بنی اسرائیل نے آپسمین کہا کہ موسیٰ کی دعا سے
قارون زمین مین چلا گیا اور دہس گیا ہی چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہی کہ فَخَسَفْنَا پس دہسایا ہمنے بِهٖ اس قارون کو وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ اور گہر اسکیکو زمین مین کہتے ہین کہ
قارون مع گہر اور مال کے ہر روز اپنی قد کے برابر زمین مین جاتا ہی اور جبتک صور پہونکا جاویگا اسیطرح ہر روز زمین مین چلا جائیگا اور ساتوین زمین کے آخر تک پہونچیگا فَمَا كَانَ لَهٗ
پس نہ تہے واسطے قارون کے مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اسکی یارون مین سے کہ اسوقت مین يَنْصُرُوْنَهٗ مدد کرتے وہ اسکی کہ اسکو عذاب سے نجات دلواتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ اور نتہا وہ قارون بدلا لینیوالون مین سے کہ موسیٰ سے اپنی نفس کے واسطے عوض لیتا اور قصے قارون کے ہلاک ہونیکا قصہ اسطرح لکہا ہے کہ جسوقت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مصر سے
نکالکر ایک صحرا مین اتارا تو خداتعالیٰ نے انپر من و سلوی نازل کیا اور وہ اس صحرا مین چالیس برس رہے یہانتک انپر مصر کا داخل ہونا فرض کیا گیا اور پہلی اس سے مصر مین جانا
حرام کردیا تہا اور جب وہ اس صحرا مین تہے تو اول شب سے بیدار رہتے تہے اور توریت کو پڑہتے تہے اور دعا اور زاری بہت کرتے تہے اور قارون بہی انمین تہا اور توریت کی قرات مین مثل
اسکی کوئی نتہا کہ وہ نہایت خوش آواز تہا اور وہ کیمیا بناتا تہا انکو صحرا مین بہت عرصہ ہوا اور وہ سب توبہ مین مشغول تہے اور قارون توبہ مین انکی شریک تہا اور حضرت موسیٰ اسکو بہت
دوست رکہتے تہے ایکمرتبہ اسکی پاس گئے اور فرمایا کہ ای قارون قوم تیری سب توبہ مین مشغول ہین اور تو توبہ کرنیمین انکی شریک نہین ہے تو بہی انکی ہمراہ توبہ کر اور جو نہین تو تجہپر عذاب نازل ہوگا قارون نے
موسیٰ کی فرمانیکو سست اور خفیف جانا اور ہنسی مین ٹالدیا حضرت موسیٰ اسکی پاس سے رنجیدہ ہوکر چلے آئے اور اپنی مکان کی سامنے ولہاسے اگر بیٹہے اور اسوقت انکی بدن مین بالون کا
جبہ تہا اور پاؤن مین جوتا گدہے کی کہال کی تہین اور تسمہ انکا بالونکی ڈورونکا تہا اور ہاتہ مین انکی عصا تہا قارون نے حکم کیا کہ موسیٰ کے سر پر راکہہ پانیمین ملی ہوئی فی الفور جسوقت انپر راکہہ ڈالی گئی تو حضرت

غصہ مین ہوتے اور اُنکی شانہ پر کچہ بال تہے جسوقت غضب مین ہوتے تہے تو وہ بال اُنکی جامہ سے باہر نکل آتے تہے اور خون اُنسے ٹپکتا تہا موسیٰ نے کہا خداوندا اگر تو میری خاطر قارون پر غضب نکریگا
تو مین تیرا پیغمبر نہین ہونگا اللہ تعالیٰ نے اُنکو وحی نازل کی کہ مینے زمین کو تیری حکم مین کر دیا ہے جو چاہے تو اُسے حکم کر وہ تیرے حکم کو بجا لاویگی اور قارون نے اپنی محل کے کواڑ بند کرا دیئے تہے حضرت ..
اُنکی دروازہ پر آئے اور دروازہ کیطرف اشارہ کیا کواڑ اُسکی کہل گئے اور مکان کے اندر داخل ہوئے قارون نے اُنکیطرف نظر کی تو جانا کہ عذاب لیکر آیا ہے کہا کہ اے موسیٰ مین تجہسے سوال کرتا ہون بحق قرابت
کہ درمیان میرے اور تیرے ہے موسیٰ نے کہا کہ اے ابن لاوی کلام کو زیادہ نکر اور فرمایا کہ اے زمین پکڑ لے تو اُسکو قارون مع اپنی محل اور مال کے زانو تک زمین مین چلا گیا قارون رویا اور قرابت کی
قسم دی کہ مجہپر رحم کر موسیٰ نے کہا کہ اے ابن لاوی کلام کو زیادہ نکر تو اور فرمایا کہ اے زمین پکڑ لے تو اُسکو زمین قارون کو مع اُسکی مال اور محل کے سبکو نگل گئی اور جسد قارون کو خدا نے ہلاک کیا تو
موسیٰ نے قارون کو یہ کلمہ کہا تہا کہ اے ابن لاوی کلام کو زیادہ نکر اور موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے اس کلمہ پر ملامت کیا موسیٰ نے جانا کہ خدا تعالیٰ نے اس کلمہ پر مجہکو ملامت کی ہے اُسوقت کہا کہ خداوندا قارون نے
مجہکو تیری غیر کی واسطے سے پکارا اور اگر تیری واسطے سے پکارتا تو مین قبول کرتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابن لاوی کلام کو زیادہ نکر موسیٰ نے کہا کہ خداوندا اگر مین جانتا کہ اسمین تیری رضامندی ہے
تو مین اُسکو واسطے قبول کرتا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قسم ہے مجہکو اپنی عزت اور جلال کی اور جود اور بزرگی کی اور بلندی مکان کی کہ اگر قارون جیسا کہ تجہکو پکارا ہے مجہکو پکارتا تو البتہ مین
قبول کرتا اور بعد اُسکی حضرت موسیٰ کے مرنیکا قصہ لکہا ہے اور اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا اور صبح کی ان لوگون نے کہ آرزو کی تہی انہون نے مَكَانَهٗ مرتبہ اُس قارون کی اور کہتے تہے کہ ہمارے واسطے اگر ہوتی اسقدر مال
ہوتے جسقدر کہ قارون کی پاس ہے اور انہون نے یہ آرزو کی تہی بِالْاَمْسِ دیروز یعنی کل کو اور کہا تہا کہ یالیت لنا مثل ما اوتی قارون اُن لوگون نے قارون کا حال جب ایسا دیکہا کہ وہ
زمین مین دہسگیا تو وہ لوگ بہت پشیمان ہوئے اور طرف صلاح اور نیکی کے رجوع کر کی يَقُوْلُوْنَ کہتے تہے آپسمین وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکی یہ ہین کہ کیا مشابہ ہے صواب کو
اور دور ہے خطاسے کہ تحقیق خدا اور بعضے اسکا ترجمہ اسطرح سے کرتے ہین کہ خرابی ہے تجکو کہ تحقیق خدا اور نزدیک خلیل اور سیبویہ کے وی کا لفظ کان سے جدا ہے اگرچہ قرآن مین ملکر واقع ہوا ہے جسوقت کہ کسی سے
خطا ہوتی ہے تو اس لفظ کو کہتا ہے وی کنت علی خطاء اور فرا کہتا ہے کہ اصل اسکی ویلک ہے لام اسمین سے محذوف ہوگیا ہے اور ان مفتوح واقع ہوا ہے اور منصوب المحل ہے فعل مضمر سے گویا کہ کہا
گیا ہے کہ ویلک اعلم ان اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اُسکی ما تری ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ لفظ سریانی ہے حاصل یہ ہے کہ وہ لوگ پشیمان ہوکر کہتے تہے کہ تحقیق خدا يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے
روزیکو لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ بندون اپنے مین سے موافق مصلحت اور حکمت کے نہ واسطے کرامت بندہ کی وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزیکو واسطے جسکے چاہتا ہے باعتبار مصلحت
کے نہ واسطے ذلت اور خفت بندہ کی لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تحقیق احسان کیا ہے خدا نے اوپر ہمارے کہ ہمکو مال دنیا کا موافق ہماری آرزو کی نہین دیا ہے تو
لَخَسَفَ بِنَا البتہ دہسا دیتا ہمکو زمین مین یعقوب اور عاصم اور حفص کی قراءت بفتح خا ہے اور باقیون نے بضم خا اور کسرہ سین پڑہا ہے وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ کیا مشابہ ہے صواب کو
نہین رستگاری پاتے ہین کفر کرنیوالے اور یعقوب ویک پر وقف کرتا ہے اور بعد اسکی انہ سے شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ وہ خانہ آخرت کہ جسکا ذکر تونے سنا ہے نَجْعَلُهَا مقرر کرینگے
ہم اُسکو یعنی مقرر کرینگے ہم اُسکو اور خاص کرینگے ہم اُسکی نعمتونکو بہشت مین لِلَّذِيْنَ واسطے ان لوگونکی کہ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا نہین چاہتے ہین وہ بلندی اور غلبہ کو دنیا مین فِي الْاَرْضِ بیچ زمین
وَلَا فَسَادًا اور نہ فساد کو لوگون پر ظلم کرنیکی واسطے جیسے کہ فرعون اور قارون نے کیا وَالْعَاقِبَةُ اور انجام نیک لِلْمُتَّقِيْنَ واسطے پرہیزگارونکے ہے کہ گناہونسے بچتے ہین اور طاعت خدا پر ہمیشہ رہتے ہین
اللہ تعالیٰ نے اس آیتمین دنیا کی اور اہل دنیا کی مذمت کی ہے جو کوئی کہ دوسرے برادر مومن پر اپنی بلندی اور غلبہ چاہتے ہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے
یار کی جوتی کے تسمہ سے بہتر ہو وہ اس آیتمین داخل ہے اور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام تنہا بازار مین پہرتے تہے اور گمراہونکو ہدایت کرتے تہے اور ضعیف کی مدد کرتے تہے اور بقالون پر گذر کرتے تہے
اور قرآن کو کہولکر یہ آیت پڑہتے تہے تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا اور فرماتے تہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اہل عدل اور تواضع کی شان مین حاکمون کی
زمرہ مین سے جو کہ تمام آدمیونسے زیادہ قدرت رکہتے ہین اور دوسری وہ آیتمین ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کسیکو اپنی جوتی کا تسمہ خوش آئیندہ معلوم ہو کہ اُسکی جہت سے فخر اور ناز کرے تو وہ بہی اس
آیتمین داخل ہے یعنی جو کوئی کہ اپنی لباس سے تکبر کرے غیر پر پس وہ شخص وہ ہے کہ چاہتا ہے تکبر اور بلندی کو زمین مین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ نہین ہے مرتبہ دنیا کا مگر بمنزلہ مردار
کے جسوقت کہ ناچار ہو تو اسمین سے کچہ کہائے اور بعد اسکی آخر حدیث مین فرمایا ہے کہ نہین مراد کو پہنچے ہین مگر ابرار اور وہ لوگ وہ ہین کہ چیونٹی کو بہی آزار نہین دیتے ہین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
جو کوئی کہ بجا لائے نیکی کو فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا پس واسطے اُسکی بہتر ہے اُس نیکی سے کہ ثواب اُسکا زیادہ اور بہتر اُس ایک نیکی سے ملیگا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی بجا لاے بدی کو فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ
پس جزا دی جائینگے وہ لوگ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ عمل کئے ہین انہون نے بدی کے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ مگر جو کچہ کہ تہے وہ عمل کرتے کہ ایک بدی کی عوض مین سزا ایک بدی کی ہوگی زیادہ عذاب نہوگا
بخلاف نیکی کہ ایک نیکی کی عوض مین ایک نیکی کے ثواب سے زیادہ ثواب ملیگا کیا رحمت ہے خدا کی کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم جسوقت کہ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور منزل جحفہ
مین پہنچے جو کہ رابغ کی پاس ہے اُسوقت حضرت کو شوق حرم کعبہ کا اور آرزو ولادت گاہ اپنی کی دل مبارک مین پیدا ہوئی جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ اے محمد صلعم خدا تعالیٰ تمکو سلام پہنچاتا ہے
اور کہتا ہے کہ غمگین مت ہو مکہ معظمہ کی جدائی سے مین تجکو فتح و نصرت کے ساتہ عزت اور حرمت سے پہر مکہ معظمہ مین پہنچاؤنگا اور یہ آیت حضرت پر نازل کی اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ

تحقیق جس شخص نے کہ فرض کیا ہے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ اوپر تیرے قرآن کو یعنی قرآن پر عمل کرنیکو اور لوگون پر قرآن کے پہنچانیکو تو وہ شخص لَرَآدُّكَ البتہ پہیر نیوالا تیرا ہے اِلٰى مَعَادٍ طرف جگہہ پہنچنے کی یعنی طرف مکہ معظمہ کے اور بعضون کے نزدیک مراد معاد سے آخرت ہے یعنی بعد عمل کرنے کی قرآن پر اور بعد متحمل ہونے مشقتون تبلیغ رسالت کی اور بجالانے طاعت کے تجہکو ہم بعد مرنیکے اوس مرجع اور مقام میں پہنچاینگے کہ کوئی بشر مثل اوسکے مرجع نہ رکہتا ہوگا اور حقتعالے نے اب دوسرا کلام شروع کیا چنانچہ فرماتا ہی قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ کہدے تو ای محمد کہ پروردگار میرا زیادہ عالم ہے اور خوب جانتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى اوس شخص کو کہ لایا ہی رہنمائی کو اور طریق حق اور راست کو کہ وہ توحید ہی اور لانیوالا اوسکا محمد ہے وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور اوس شخص کو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے اور مستحق عذاب کا ہے اوسکو بہی خدا خوب جانتا ہی اور مراد اوس سے کفار مکہ ہین وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تہا تو ای محمد کہ امید رکہتا ہو یعنی ہرگز امید نہ رکہتا تہا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اسکی کہ ڈالی جاے اور نازل کیجاے طرف تیرے کتاب کہ وہ قرآن ہے اِلَّا رَحْمَةً مگر واسطے رحمت اور بخشش کے مِّنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کیطرف سے یہہ کتاب تجہہ پر نازل کی گئی ہے اسیطرح تجہکو مکہ معظمہ میں پہنچاویگا فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا پس نہو تو ہم پشت اور مددگار لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے اور انکے ہر قول کو تو قبول کرے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ خطاب تو جناب رسالتمآب کیطرف ہی اور مراد اوس سے امت کی لوگ ہین وَلَا يَصُدُّنَّكَ اور چاہئے کہ نہ باز رکہین کفار تجہکو ای محمد عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ پڑہنے آیتون خدا کی سے اور انپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ بعد اسکے کہ نازل کی گئی ہین طرف تیرے وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اور بلا تو طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف توحید اور طاعت طرف پروردگار اپنے کے لوگون کو بلا تو وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہو تو شرک کرنیوالون مین سے اسمین بہی خطاب جناب رسول خدا کی طرف ہی اور مراد اوس سے امت کے لوگ ہین اور قرآن شریف مین اکثر ایسی آیتین ہین کہ اونمین خطاب تو حضرت رسول خدا سے ہے اور مراد اوس سے امت کے آدمی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی یہی منقول ہے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور نہ پکار تو ہمراہ خدا کے معبود دوسرے کو اوسمین بہی مراد امت کے آدمی ہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی سزاوار پرستش کے سواے اوس معبود حق کے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ ہر چیز ہلاک اور فنا ہونیوالی ہے اِلَّا وَجْهَهٗ مگر ذات اوس خدا کی کہ ہمیشہ باقی ہے ؎ فانی ہی جو جہان مین ہی اور سب ہلاک ہے ؎ لیکن خدا زوال و تغیر سے پاک ہے ؎ وہ ہین کہان جو کرتے تہی دعوی بڑے بڑے ؎ اس غم سے میرے سینہ مین دل چاک چاک ہے ؎ اور یا مراد اس سے یہہ ہے کہ تمام عمل باطل ہین مگر وہ عمل کہ بوجہہ اللہ اور قربۃ الی اللہ ہی اور مراد وجہہ سے ذات لینی کلام عرب مین بہت مستعمل ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا اون حضرت نے معنے اسکے یہہ ہین کہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہی مگر جسنے کہ اختیار کیا دین حق کو اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ جو کوئی بجالاوے جو چیز کو کہ حکم کیا گیا ہی اوسکے بجالانے کا یعنی طاعت محمد کی اور ائمہ علیہم السلام کی بعد رسول خدا کے پس وہ وجہہ ہے کہ ہلاک نہین ہوتی ہی اور مراد یہہ ہے کہ تحقیق ہر مطیع واسطے خدا اور رسول اوسکے کی متوجہ ہے طرف خدا کی پس وہ باقی ہی بہشتون مین ہمیشہ الحدیث لَهُ الْحُكْمُ واسطے اوسیکی ہے حکم جمیع مخلوقات مین وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسیکی پہیرے جاؤگے تم واسطے جزائی اعمال کے

سورۃ العنکبوت

یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے اسکو مدنی کہتے ہین اور اسمین انہتر ۶۹ آیتین سب کے نزدیک ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ عنکبوت اور روم کو شب بست و سوم ماہ رمضان مین پڑہے بخدا سوگند کہ وہ بہشتیون مین سے ہوگا اور نہین خوف کرتا ہون مین کہ حقتعالی اس قسم کہانے مین مجہسے مواخذہ کرے بلکہ از روئے یقین کے یہہ قسم مین کرتا ہون اور ان دو سورتون کا نزدیک خداے تعالی کی شان عظیم اور مرتبہ جسیم ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ بعضے کہتے ہین کہ الف سے اشارہ طرف اللہ کے ہے اور لام سے طرف لطیف کی اور میم سے طرف مجید کے اور مشہور بروایت ابن عباس یہہ ہے کہ الم بمعنی انا اللہ اعلم ہے یعنی مین خدا جانتا ہون سب چیزون کو اور کہتے ہین کہ اول اس سورہ کا ایک جماعت اہل ایمان کے حق مین نازل ہوا ہے کہ مکہ سے باہر نکلی تاکہ طرف مدینہ کے ہجرت کرین اور مشرکین نے اطلاع پاکر راہ اونکی روکی اور بعضون کو اونمین سے قتل کیا اور ایک جماعت اولٹی پہر کر مکہ کو چلی آئی اللہ تعالی نی یہہ آیت بہیجی اَحَسِبَ النَّاسُ کیا گمان کیا ہی آدمیون نے اَنْ يُّتْرَكُوْٓا یہہ کہ چہوڑ جائین وہ اَنْ يَّقُوْلُوْٓا یہہ کہ کہین وہ کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم یعنی کیا گمان کرتے ہین آدمی کہ اونکو فقط اتنا کہنے پر چہوڑ دین وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ اور وہ نہ آزمائے جائین اپنے نفس اور مال مین اور اقسام مصائب مین تاکہ جدا ہو جائے مومن خالص منافق مفسد سے اور ثابت دین مین متزلزل اور ضعیف الایمان سے تاکہ پہونچین صبر اور شکیبائی کیوجہ سے درجات عالیات کو اور بعضے کہتے ہین کہ عمار یاسر کے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی ہی کہ مشرکین مکہ معظمہ مین طرح طرح کی ایذا اونکو دیتے تہے جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا ص نے فرمایا تہا کہ ضرور ہے کہ فتنہ واقع ہو اور امت آزمائی جاے بعد اپنے پیغمبر کے تاکہ صادق کاذب سے جدا ہو جائے سواے اسکے کہ وحی منقطع ہو جائیگی ہو تلوار باقی رہیگی اور آپسمین اختلاف جاری رہیگا قیامت تک اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حضرت عباس امیر المومنین کے پاس آئے اور فرمایا کہ چل تاکہ لوگ تیرے ہاتہہ پر بیعت کرین حضرت علی نے فرمایا کہ کیونکر دیکہتا ہی تو لوگون کو بیعت کے قبول کرینمین عباس نے فرمایا کہ وہ تیرے ہاتہہ بیعت کرینگے حضرت علی نے فرمایا کہ کہان ہے قول خداے تعالی کا کہ فرمایا ہے الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون یعنی وہ کیونکر میرے ہاتہہ پر بیعت کرینگے خداے تعالی نے تو فرمایا ہے کہ وہ آزمائے جائینگے تاکہ صادق الایمان ضعیف الایمان اور منافق سے جدا ہو جائے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ جب اون حضرت سے فتنہ کو پوچہا تو فرمایا کہ فتنہ دین مین ہوگا اور فرمایا کہ آدمی آزمائے جائینگے جیسے سونا آزمایا جاتا ہے

سورۃ العنکبوت

بہر خالص کیئے جاینگے جیسے کہ سونا خالص کیا جاتا ہے اور اہل سنت کی صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ حذیفہ نے رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا آپ خیر محض تہے کہ ہمکو خدا خیر مین لایا اور حضرت کے بعد کا حال پوچہا تو حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے شر ہے حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ آدمی یہہ گمان نکرین کہ ہم اونکو فقط آمنا کے کہنے سے چہوڑ دینگے اور اونکو ہم دین و ایمان مین نہ آزمائینگے بلکہ بالضرور آزمائی جائینگے ہر طرح سے اور پہلے لوگون کو بہی ہمنے آزمایا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ فَتَنَّا اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اون لوگون کو پہلے اونسے تہے مومنین مین سے اسواسطے کہ ہمیشہ سے یہہ طریقہ جاری ہی اور ہر ایک کو ہمنے مبتلا کرکے آزمایا ہی ایسا مین خلاف نہ سمجہنا کہ تمکو ہم نہ آزمائینگے اور پہلی تمسے ایسے آدمی گزرے ہین کہ کسیکو تو آرہ سے دو ٹکڑے کیا ہی اور کسیکا گوشت و پوست ہڈیون سے جدا کیا تاکہ وہ دین سے بہر جاوین لیکن وہ ایمان مین ایسی کامل تہی کہ ہرگز اپنی دین اور ایمان سے نہ پہرے اور اس آزمائش مین فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا پس چاہیئے کہ جانے خدا اون لوگون کو کہ صادق ہین وہ ایمان مین اور دعوی ایمان مین وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ اور چاہیئے کہ جانے جہوٹون کو دعوی ایمان مین اور ہر ایک کو موافق اوسکے اعتقاد کے جزا دیوی اور خدا کا علم تو ازل سے ابد تک سب اشیا کی ساتہہ برابر ہے اور موجود کو بعنوان موجود جانتا ہے اور معدوم کو بعنوان معدوم جانتا ہے پس مراد علم سے یہان جدا کرنا حق کا باطل سے ہے اور حضرت علی نے فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین کو بضم یا و کسرہ لام پڑہا ہے اور یہی روایت ہے حضرت صادق سے اور محمد بن عبد اللہ بن الحسن سے اور موافقت کی ہے اونکی زہری نے وسیعلم الکاذبین مین آگے فرماتا ہے خدا کہ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ کیا گمان کیا ہے اون لوگون نے کہ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ عمل کرتے ہین برے مثل کفر اور گناہون کے أَن يَسْبِقُونَا یہہ کہ آگے بڑہ جائین ہمسے اور ہمکو وہ عذاب کرنے سے باز رکہین یا ہمسے نہ ہوسکے کہ اونکو ہم اونکے اعمال بد کی سزا دیوین ہم ایسا نہین ہوسکتا کہ وہ گمان کرتے ہین بلکہ ضرور ہے کہ اونکو جزا دیجائے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ بری ہے وہ چیز کہ حکم کرتے ہین وہ کہ ایسا گمان کرتے ہین کہ وہ ہمکو عذاب کرنے دیوین گے مَن كَانَ يَرْجُو جو شخص کہ ہووے کہ امید رکہتا ہو لِقَاءَ اللَّهِ پہونچنی ثواب خدا کو اور سعید ابن جبیر سے منقول ہے کہ رجا بمعنی خوف ہی یعنی جو شخص کہ ڈرتا ہو پہونچنی عذاب خدا کو اور جزا سے اور روز حساب سے پس چاہیئے کہ طاعت خدا کو اختیار کرے پہلے آنے اجل سے فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ پس تحقیق اجل مقرر کی گئی خدا کی اور مدت پہونچنی ثواب کی لَآتٍ البتہ آنیوالی ہے اور امیر المومنین ؑ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اس امر پر کہ ایک روز زندہ کرکے اوٹہایا جائیگا تو پس تحقیق وعدہ خدا کا البتہ آنیوالا ہے ثواب اور عذاب کیواسطے پس لقا اس جگہہ دیدار کے معنی مین نہین ہے بلکہ بعث کے معنی مین ہے اور مراد اس سے زندہ ہوکر اوٹہنا ہے واسطے ثواب کے یا عذاب کے وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ خدا سننے والا ہی بندون کی گفتار کا جاننے والا ہے اونکی اعتقادات اور نیتون کا اور اب خدا تعالی نفس سے جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَن جَاهَدَ اور جو کوئی کہ جہاد کرے اپنی نفس سے کہ اوسکی خواہش کو دفع کرے اور صبر کرے طاعت کی مشقت پر اور حرام چیزون سے پرہیز کرنے پر کہ وہ جہاد اکبر ہے اور یا یہہ کہ جہاد کرے کفار پر کہ وہ جہاد اصغر ہے فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ پس سوائے اسکے کہ جہاد کرتا ہے وہ لِنَفْسِهِ واسطے نفس اپنی کے یعنی اپنے نفس کے فائدہ کے واسطے کہ ثواب اوسکا اوسکے نفس کے واسطے ہے إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ تحقیق خدا البتہ بے نیاز اور بے پروا ہے عَنِ الْعَالَمِينَ عالمون کے لوگون سے کہ اونسے طاعتون اور جہادونکا محتاج نہین ہے بلکہ بندون جو واسطے عبادات اور ریاضتون کی تکلیف دی ہے وہ واسطے درست کرنے احوال اونکے اور نازل کرنے رحمت کے اونپر ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک اور درست لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ البتہ دور کرینگے ہم اونسے سَيِّئَاتِهِمْ برائیان اونکی بسبب ایمان اور طاعت کے اور ایسا کر دینگے کہ گویا اونہون نے کوئی بدی نہین کی ہے وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور البتہ بدلا دیوینگے ہم اونکو أَحْسَنَ الَّذِي نیک اوس عمل کا کہ كَانُوا يَعْمَلُونَ تہے وہ عمل کرتے یعنی ایک عمل کے عوض مین دس عمل کا بلکہ زیادہ اوس سے یہانتک کہ سات سو تک ثواب دیوینگے اسواسطے کہ وہ محتاج ہین اور ذات ہماری بے نیاز اور بے پروا ہے کہتے ہین کہ روایت کی ہے سعد ابن وقاص نے کہ مین اپنی مان کے ساتہہ بہت نیکی کرتا تہا اور جس وقت مین مسلمان ہوا تو میری مان نے کہا کہ اے سعد یہہ کیا دین ہے جو تونے اختیار کیا ہے تو اپنے اس دین کو چہوڑ دے اور نہین تو مین نکہاؤن گی اور نہ پیون گی یہانتک کہ مر جاؤنگی تو لوگ تجہکو وقت ملامت کرینگے اور کہینگے کہ اے قاتل مادر مینے کہا کہ اے مان میری ایسا نکر کہ مین اپنے دین کو کسی امر کیواسطے نچہوڑونگا اوسنے ایک رات اور دن اور بعد اوسکے اوسنے پہر ایک رات اور دن نکہایا جس وقت مینے ایسا حال دیکہا کہا کہ اے مان قسم ہے خدا کی اگر تیرے سو جانین ہوون اور ایک ایک جان تیری بدن سے مفارقت کرے اور یہہ سب مین دیکہون لیکن دین اپنا مین نہ چہوڑونگا تو کہانا کہا اور پانی پی ورنہ اختیار ہے جب ایسا اوسنے سنا تو کہانا کہایا اور پانی پیا اور بعد اوسکے یہہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ اور وصیت کی ہے ہمنے انسان کو اور حکم کیا ہے ہمنے اوسکو بِوَالِدَيْهِ ساتہہ مان اور باپ اوسکے کے اِحْسَانًا نیکی کرنیکو یعنی انسان کو ہمنے حکم کیا ہے کہ تو اپنے مان اور باپ سے نیکی کر خواہ مومن ہون خواہ کافر ہون منقول ہے کہ حدیث قدسی مین فرماتا ہے خدا کہ جسکے مان اور باپ اوس سے راضی ہون مین بہی اوس سے راضی ہون اور جسکا

درجہ باپ سے کچھ زیادہ ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول خدا مین کسکے ساتھ نیکی کرون فرمایا کہ ماں کے ساتھ پھر پوچھا کہ پھر کسکے ساتھ
نیکی کرون فرمایا کہ ماں کے ساتھ پھر بیٹے پوچھا کہ کسکے ساتھ نیکی کرون فرمایا کہ ماں کے ساتھ پھر بیٹے پوچھا کہ کسکے ساتھ نیکی کرون فرمایا کہ باپ کے ساتھ پھر جو کوئی کہ قریب
تر ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت تمہاری ماؤن کے قدمون کے نیچے ہے لیکن تابعداری اُنکی اُن امرمین ہے کہ جو موافق حکم خدا کے ہو پس واجبات
مین اُنکی تابعداری نہیں ہے کہ اُنکے کہنے سے ترک کرے یا دین حق کو چھوڑ دے بلکہ امر مباح مین انکی تابعداری لازم ہے اور حق کی ترک کرنیکو اگر وہ کہین تو اُنکی
کہنے کو نمانے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاِنْ جَاهَدَاكَ اور اگر کوشش کرین دونو ماں اور باپ اور نزاع کرین تجھسے لِتُشْرِكَ بِيْ تاکہ شریک کرے تو
ساتھ میرے مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اُس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھ اُسکے علم یعنی تجھکو اُس چیز کے معبود ہونیکا علم نہیں ہے اور تجھکو وہ اُس چیز کے شریک کرنیکے واسطے کہین کہ خدا کا
شریک اُسکو ٹھیرا اور اُسکو معبود اپنا مقرر کر اور تو اُسکی معبود ہونیکا علم نرکھتا ہو اور خدا تعالے نے اُسکے معبود نہونے کو فرمایا کہ اُسکا علم تجھکو نہو اسواسطے کہ جبتک
کہ کسی چیز کی صحت معلوم نہو تو اُسکی تابعداری کرنی جائز نہیں ہے اگرچہ اُسکی بطلان کو نہ جانتا ہو اور جسکا باطل ہونا جانتا ہو اُسکی تو بدرجۂ اولی
پیروی کرنی جائز نہو گی پس اگر تجھکو ایسی چیز کے شریک کرنیکو کہین کہ جسکے معبود ہونیکا تجھکو علم نہو تو فَلَا تُطِعْهُمَا پس نہ کہنا مان تو اُن دونو کا کہ فرمانبرداری
مخلوق کی خدا تعالے کی نافرمانی مین جائز نہیں ہے اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ طرف میرے ہے پھرنا تمہارا واسطے جزای اعمال کے فَاُنَبِّئُكُمْ پس خبر دونگا مین تمکو اُسوقت بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُسکے کہ ہو تم عمل کرتے کہ موافق اعمال کے تمکو جزا دونگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین بعد کفر کے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے
ہین انہون نے اچھے لَنُدْخِلَنَّهُمْ البتہ داخل کرینگے ہم اُنکو فِي الصّٰلِحِيْنَ بیچ گروہ نیکون کے کہ وہ انبیا اور اولیا اور صدیقین اور شہدا ہین اور یا یہ کہ اُنکو
نیکون کی جگہ مین داخل کرینگے ہم کہ وہ بہشت برین ہے اور اب خدا تعالے منافقین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعض آدمیون
سے مَنْ يَّقُوْلُ وہ شخص ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے فَاِذَآ اُوْذِيَ پس جسوقت ایذا دیا جاوے یعنی کفار اُسکو ایذا دیوین اور عذاب
کرین فِي اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے کہ اُسکو مسلمان جانکر آزار پہونچائین تو جَعَلَ کرے وہ یعنی شمار کرے وہ شخص فِتْنَةَ النَّاسِ فتنہ یعنی رنج اور عذاب
کرنے آدمیونکو كَعَذَابِ اللّٰهِ مانند عذاب خدا کی کہ ترک کرے ایمان کو خوف ایذای خلق سے جیسے کہ کفر کو ترک کرنا چاہیے خوف عذاب خدا سے وَلَئِنْ جَآءَ
نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ اور اگر آوے نصرت پروردگار تیرے کیطرف سے کہ فتح اور غنیمت نصیب مسلمانون کا ہو تو لَيَقُوْلُنَّ البتہ کہین وہ کہ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ تحقیق کہ ہم ہین
ہمراہ تمہارے ہی مسلمانو دین اور مذہب مین اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ کیا نہیں ہے خدا یعنی بیشک ہے خدا زیادہ جاننے والا اور عالم تر بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ساتھ اُس چیز کی
کہ بیچ سینون عالم کی آدمیونکی ہے اخلاص و نفاق اور ایمان اور کفر وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ اور البتہ جانتا ہے خدا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین دل سے
وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور البتہ جانتا ہے منافقون کو جو کہ ظاہر مین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اور دلمین انکے کفر کو پوشیدہ رکھتے ہین اور خدا تعالے نے دنیا ہی مین اُنکو
مومنین سے جدا کردیا اُنکی آزمایش کرکر اور بلاؤنمین مبتلا کرکے کہ وہ امتحان مین پورے نہ اترے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت اُس گروہ کی شان مین نازل
ہوئی ہے کہ مومنین اُنکو جہاد مین لیگئے تھے جسوقت انہون نے شدت قتل اور زخم کی اور سختی لڑائی کی دیکھی تو وہ مرتد ہوگئے اور یہ وہ آدمی تھے کہ جنکی حق مین خدا تعالے
فرماتا ہے والذین توفہم الملائکۃ ظالمی انفسہم الآیۃ اور کہتے ہین کہ ابو سفیان اور امیہ بن خلف نے جناب رسولخدا اور مومنین کو کہا تھا کہ تم دین اختراع کیے ہوے
اپنے سے پھر جاؤ اور طریقہ اپنے باپون کا کہ قدیم سے ہے مت چھوڑو اور باپونکی دین کی قائم کرنے مین اگر کوئی گناہ ہووے تو ہم قیامت کے دن تمکو گناہ مین
گرفتار ہوا نچھوڑینگے اللہ تعالے نے آیت بھیجی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے
ہین خدا اور پیغمبر پر کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو تم طریق ہمارے کی کہ وہ طریق باپون ہماریکا ہے وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اٹھائین ہم خَطٰيٰكُمْ
گناہون تمہارونکو کہ جو کچھ تم سے گناہ ہوئے ہین وہ ہم اپنے ذمہ کرلینگے اللہ تعالے اُنکی قول کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ اور نہیں ہین وہ
کفار اٹھانیوالے مِنْ خَطٰيٰهُمْ گناہون اُنکی مین سے مِّنْ شَيْءٍ کچھ ...... اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ تحقیق کہ وہ البتہ دروغ گو ہین اپنے قول مین وَلَيَحْمِلُنَّ اور البتہ
اٹھاوینگے وہ اَثْقَالَهُمْ بوجھون گناہون اپنون کو قیامت مین وَاَثْقَالًا اور بوجھون گناہون دوسرونکو مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ہمراہ بوجھون گناہون اپنونکی یعنی بوجھ
گناہون اپنونکو اٹھاوینگے مع بوجھون گناہون اُن لوگونکی کہ جنکو گمراہ کیا ہے بدون اسکی کہ اُنکی گناہونمین سے کچھ کم ہووے وَلَيُسْئَلُنَّ اور البتہ سوال کیے جاوینگے وہ گمراہ
کرنیوالے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اُس چیز سے کہ وہ ہین جھوٹ بناتے کہ جسکے سبب سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین اور خدا اور پیغمبر پر افترا

قصہ حضرت نوح علیہ السلام

کرتے ہین آور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریق بد کو لوگون مین جاری کرے کہ وہ لوگ اُسپر عمل کرین تو گناہ عمل کرنیوالون کا قیامت تک
اُس شخص کے گردن پر ہے جسنے کہ اُس طریق کو ایجاد کیا ہے اور اُن لوگونکے گناہون مین سے کچہہ کم نہوگا آور اب اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا
ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے نوح کو پیغمبر کرکے اِلٰی قَوْمِہٖ طرف قوم اُنکی کے فَلَبِثَ فِیْہِمْ پس رہے اُس نوح درمیان اُنکی واسطے بلانیکے
طرف طریق حق کے اَلْفَ سَنَۃٍ ایکہزار برس اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا مگر پچاس برس یعنی نوسو اور پچاس برس واسطے نصیحت کے اور واسطے ہدایت کے اپنی قوم مین حضرت
نوح رہے اور عمر مین حضرت نوحؑ کے اختلاف ہی کہ کتنے برس زندہ رہے ایک روایت یہ ہے کہ چالیس برس کی عمر مین پیغمبر ہوے اور نوسو پچاس برس
لوگون کو ہدایت کی اور بعد طوفان کے ساٹہہ برس زندہ رہے اس صورت مین عمر اُنکی ایکہزار اور پچاس سال کی ہوئی آور بعضے کہتے ہین کہ عمر
اُنکی چودہ سو برس کی تہی آور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ چالیس برس کی عمر مین پیغمبر ہوے اور نوسو پچاس برس لوگونکو حق کی
طرف بلایا اور بعد طوفان کے اسقدر زندہ رہے کہ آدمی اُنکی نسل مین کثرت سے پیدا ہوے آور ابن بابویہؒ نے لکہا ہے کہ عمر
نوحؑ کی دو ہزار پانسو برس کی تہی اور اُن کا وقت وفات نزدیک ہوا تو ملک الموت نے اُنکی روح کی قبض کرنیسے پہلے پوچہا کہ اے شیخ الانبیا
تونے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ مثل ایک مکان کے کہ اُسکے دو دروازہ ہون کہ ایک دروازہ مین سے داخل ہوا اور دوسرے دروازہ سے باہر
نکل گیا حاصل یہ ہے کہ نوح نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو ہدایت کی لیکن اُنکی قوم اس مدت مین بہی پر ایمان نہ لائی سوائے چند آدمیونکی
فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ پس پکڑ لیا اُنکو طوفان نے وَهُمْ ظَالِمُوْنَ جسوقت کہ وہ ظلم کرنیوالے تہے اپنے نفسون پر کفر کرکے فَاَنْجَیْنٰهُ پس نجات
دی ہمنے اُس نوح کو وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَةِ اور صاحبان کشتی کو جو کہ ہمراہ نوح کی کشتی مین بیٹہے تہے مومنین مین سے اور جو جانور کہ ہمراہ اُنکی کشتی مین
تہے اور مشہور یہ ہی کہ ہمراہ نوح کے کشتی مین اسی آدمی تہے آور بعضے کہتے ہین کہ اٹہتر تہے آدہے مرد اور آدہی عورتین آور بعضے کہتے ہین کہ دس تہی
پانچ مرد اور پانچ عورتین اور اُن دس مین سے سام اور حام اور یافث تینون بیٹے حضرت نوحؑ کے اور اُن تینونکی بیبیان بہی تہین آور ایک
روایت یہ ہے کہ آٹہہ آدمی تہے نوح اور اُنکی زوجہ اور تینون اُنکے بیٹے اور اُن تینون کی بیبیان اور فرماتا ہے خدا کہ وَجَعَلْنٰهَا
اور کردیا ہمنے اُس کشتی کو یا واقعہ کو نوح کے اٰیَةً نشانی نصیحت پکڑنے کی لِلْعٰلَمِیْنَ واسطے عالم کے لوگونکی تاکہ سند پکڑین وہ نوح کی راستی اور حق
پر اور قوم کے کفر پر اور تفصیل نوح کی قصہ کی سورہ ہود مین گذر چکی ہے وَاِبْرٰهِیْمَ اور بہیجا ہمنے ابراہیم کو اسکا عطف نوح پر ہے یعنی ابراہیم کو ہمنے
اُنکی قوم پر بہیجا واسطے ہدایت کے اِذْ قَالَ یاد کر تو جسوقت کہا ابراہیم لِقَوْمِهِ واسطے قوم اپنی کے کہ اعْبُدُوا اللّٰهَ پرستش کرو تم خدا کو بوحدانیت
وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو تم اُس سے اور اُسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ یہ عبادت اور ڈرنا خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے اُس طریق اور آئین سے کہ مخالف
مرضی خدا کے ہی اور تم اُس طریق پر چلتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو اور فرق کر سکتے ہو خیر اور شر مین اور نفع اور ضرر مین کہ کیا خیر
اور نفع ہے اور کیا شر اور ضرر ہے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوائے اسکے نہین کہ عبادت کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَوْثَانًا بتون کو
وَتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے اور بناتے ہو تم اِفْكًا جہوٹ کو کہ اُنکو معبود مقرر کرتے ہو اور اُمید اُنسے شفاعت کی رکہتے ہو اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق
جنکو پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے لَا یَمْلِكُوْنَ نہین مالک ہین وہ اور نہین قدرت رکہتے ہین وہ لَكُمْ واسطے تمہارے رِزْقًا
روزی دینے کو اور خدا کو چاہیئے کہ اپنے بندون کو روزی دیوے اور جو شخص کہ روزی نہین دے سکتا ہے وہ کیونکر مستحق ہوگا عبادت کا اور
جسوقت تم نے جانا کہ وہ کسیکو روزی نہین پہونچا سکتے ہین تو فَابْتَغُوْا پس طلب کرو تم اور جستجو کرو تم عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ نزدیک
خدائے حق کے روزی کو کہ وہ سب بندونکو روزی دینے کی قدرت رکہتا ہے وَاعْبُدُوْهُ اور پرستش کرو تم اُسکو بوحدانیت وَاشْكُرُوْا لَهٗ اور شکر
کرو تم واسطے اُسکے کہ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ طرف اُسیکے پہیرے جاوگے تم واسطے جزائے اعمال کے پس مستعد جزائے نیک کے ہو اور اُسکی عبادت اور شکر کرنے سے
وَاِنْ تُكَذِّبُوْا .. اس آیت سے قصہ حضرت ابراہیمؑ کا منقطع ہوا ہے اور یہان سے خطاب ہے طرف اُمت محمدؐ کے آیت عذاب الیم تک اور فما کان جواب
قومہ سے پہر قصہ حضرت ابراہیمؑ کا شروع ہوگا یعنے اور اگر جہٹلاؤگے تم اے قریش محمد صلعم کو تو یہ بات جدید نہین ہے فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ پس جہٹلایا ہے
اُمتون نے پیغمبرون کو مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے قوم نوح اور ہود اور صالح اور شعیب وغیرہ نے اور اُنکی جہٹلانے سے پیغمبرون کو کوئی ضرر نہین پہونچا

بلکہ ضرر اون اُمتون ہی کو ہونچا ہے کہ دنیا مین گرفتار عذاب کے ہوکر دوزخ کو روانہ ہوئے پس تمہارے جھٹلانے سے بہی ضرر تمکو ہی ہونچیگا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اور
نہین اوپر پیغمبر کے اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ مگر پہونچانا ظاہر پیغام خدا کا اور تمکو پیغام اور احکام خدا کے پہونچا دیے گئے ہین اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکہا اونہون نے یعنی اون اُمتون نے جو پہلے
تمسے تہی اور حمزہ اور کسائی اور خلف نے تا سے پڑہا ہے اور ابوبکر نے یا سے اور تا سے دونون سے پڑہا ہے یعنی کیا نہ دیکہا تم نے كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ کیونکر پیدا کرتا ہی خدا خلقت کو اول بار مادہ سے اور بغیر مادہ
کے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پہر پہیرتا ہے اوسکو کہ بعد مارنیکے پہر زندہ کرتا ہی جیسا کہ پہلے پیدا کیا تہا اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ پہلی پیدا کرنا اور دوسری بار پیدا کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اوپر خدا کے آسان
ہے اسواسطے کہ وہ اپنی فعل مین محتاج کسی کا نہین اور ہر چیز کی کرنیکی قدرت رکہتا ہی اور جو کوئی قدرت رکہتا ہی اول بار بدون مادہ کے پیدا کرنیکی تو دوسری بار موت دیکر پہر زندہ اور دوبارہ
پیدا کرنا اوسکا کہ جسکا مادہ موجود ہے بہت آسان ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون کفار کو کہ سِيْرُوْا روانہ ہو تم فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے فَانْظُرُوْا پس دیکہو تم فکر اور تامل کی نظر سے
كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ کیونکر پیدا کیا ہی خلقت کو خدا نے کہ طرح طرح کی شکلین اور قسم قسم کے مزاج اور احوال اونکی ہین ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ پہر خدا پیدا کریگا پیدا کرنا دوسرا بعد
پیدا کرنے اول کے اور جسوقت پہلے پیدا کیا چیزون کو کہ جنکا مادہ موجود نتہا تو بعد اوسکے دوسری بار پیدا کرنا اونکا جسوقت کہ مادہ اونکا موجود ہو تو نہایت آسان ہے اور جیسی کہ خدا
اول پیدا کرنے پر قادر ہے ایسی ہی دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے اور ابن کثیر اور ابوعمرو نے النشاء کو بفتح شین ممدودہ مہموز پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون شین غیر ممدودہ پڑہا ہی اور
اور النشاءۃ مفعول مطلق واقع ہوا ہے اور مفعول ینشی کا محذوف ہی اور وہ لفظ خلق کا ہی یعنی پیدا کرتا ہے خلقت کو پیدا کرنا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اوپر ہر چیز کے اور دوسری
بار پیدا کرنے پر اور سوائے اسکے ہر چیز کے پیدا کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی اسواسطے کہ ذات اوسکی سب ممکنات سے برابر نسبت رکہتی ہے پس جیسا کہ اول بار پیدا کرنے پر قادر ہے ایسے ہی دوسری بار
پیدا کرنے پر قادر ہے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہی موافق عدل کے وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ اور رحم کرتا ہی اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل کرم سے وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ اور
طرف اوسکے پہیرے جاؤگے تم بروز جزا واسطے عوض پانی اعمال کے وَمَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم ای انکار کرنیوالو قیامت کے بِمُعْجِزِيْنَ عاجز کرنیوالے پروردگار اپنے کے عذاب کرنے سے فِي
الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ اوس سے بہاگ کر زمین مین تم پوشیدہ نہین ہوسکتے اور اگر پوشیدہ زمین مین ہوگے تو بہی اوسکے عذاب سے نہین بچ سکتے ہو اگر خدا عذاب کرنا چاہی
وَلَا فِي السَّمَاۗءِ اور نہ بیچ آسمان کے یعنے اگر بالفرض تم آسمان مین ہو تو وہان بہی تم خدا کو عاجز نہین کرسکتے پس حکومت اوسکی سے تم کہین بہاگ نہین سکتے ہو وَمَا لَكُمْ
اور نہین ہے واسطے تمہارے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوای خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ نگاہ رکہے تمکو بلا سے اگر آسمان سے یا زمین سے وہ بلا پیدا ہو وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ مدد
کرنیوالا کہ تم سے اوسکو دفع کرے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگون نے کفر کیا ہی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتہ آیتون خدا کی یا ساتہ نشانیون قدرت خدا کے وَلِقَاۗىِٕهٖ اور پہونچنی جزا او
کی یعنے انکار کیا ہی اونہونے روز قیامت کا اُولٰۗىِٕكَ یہ لوگ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ ناامید ہوئے رحمت میری سے قیامت کے دن وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور یہ لوگ وہ ہین کہ واسطے اونکے ہے
عذاب دردناک فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ یہانسے خدا تعالے نے پہر حضرت ابراہیم کا قصہ شروع کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ابتدا سے یہہ حضرت ابراہیم ہی کا قصہ ہے اور ہمارے پیغمبر کی امت کے
طرف خطاب نہین ہے پس فرماتا ہے خدا کہ پس نتہا جواب قوم ابراہیم کا بت پرستی کے منع کرنے مین اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہہ کہ اونہونے آپسمین کہا اقْتُلُوْهُ قتل کرو تم اوس ابراہیم کو اَوْ حَرِّقُوْهُ
یا جلا دو تم اسکو کہتے ہین کہ یہہ قول بعضے آدمیون کا تہا لیکن باقی سب جو اس قول سے راضی تہے اسواسطے کل کیطرف منسوب کیا پس سبنے اتفاق کرکے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ پس نجات دی
اوسکو خدا نے مِنَ النَّارِ آگ سے کہ آگ کو اوپر اوسکے سرد اور گلزار کردیا اور اون لوگونکا مکر بیکار ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوس نجات دینے کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی
ہین ابراہیم نگاہ رکہنی مین اور آگ کے گلزار کرنیمین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کی کہ ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ فائدہ ان آیات سے مومنین کو ہوتا ہے اسواسطے اونکا ذکر کیا وَقَالَ اور کہا
ابراہیم نے بعد خلاصی پانے آتش نمرود سے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوائے اسکے نہین کہ پکڑا ہے تمنے یعنے اختیار کیا ہے تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَوْثَانًا بتون کو کہ اونکو معبود اپنے
کیئے ہو مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ یہہ مفعول لہ واقع ہوا ہے بقراءۃ حمزہ اور حفص یعنی واسطے دوستی کے درمیان اپنے اور ابن کثیر اور کسائی اور اہل بصرہ نے مودۃ کو مرفوع پڑہا ہے اور مضاف
طرف بینکم کے اور کہتے ہین کہ وہ خبر ہو مقدر کی اور باقیون نے مودۃ کو تنوین سے پڑہا ہے اور بینکم کو منصوب حاصل یہہ ہے کہ تمنے بتون کو معبود اپنا مقرر کیا ہے واسطے دوستی کے
آپسمین جیسا کہ آدمی ایک مذہب پر متفق ہون اور وہ موجب انکی باہم کا ہوتا ہی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی سو اب تم بت پرستی پر متفق ہو اور اس اتفاق سے آپسمین دوستی رکہتے ہو ثُمَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ پس دن قیامت کے يَكْفُرُ کفر کریگا اور بیزاری اور انکار کریگا بَعْضُكُمْ بعض تمہارا کہ وہ پیشوا تمہارے ہین بِبَعْضٍ ساتہ بعضے کے کہ وہ تابعین ہین وَّيَلْعَنُ
بَعْضُكُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے کہ وہ تابعین ہین تم مین سے بَعْضًا بعضون کو کہ وہ پیشوا تمہارے ہین وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنی تمہاری آتش دوزخ ہی
وَمَا لَكُمْ اور نہین ہین واسطے تمہارے اوس روز مِّنْ نّٰصِرِيْنَ مددکرنیوالے کہ تمکو آتش دوزخ سے نجات دلوائین کہ اوس روز سب آپسمین دشمن ہونگے مگر متقی لوگ کہ اونکی دوستی وہان بہی
باقی رہیگی اور ایک شخص دوسرے کی شفاعت کریگا اور جسوقت ابراہیم اپنی حجت و نیز تمام کی تو فَاٰمَنَ لَهٗ پس ایمان لایا واسطے اوس ابراہیم کے لُوْطٌ لوط پہلے سب سے کہ وہ خواہرزادہ یا برادرزادہ یا پسرزادہ

ابراہیم کے تہے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط سے اور سارہ سے کہ وہ زوجہ اونکی تہی اور اونکے چچا کی بیٹی تہی اور اونپر ایمان لائی تہی کہ اِنِّی مُهَاجِرٌ تحقیق کہ مین ہجرت کرنیوالا ہون اپنی قوم سے اِلٰی رَبِّی طرف پروردگار اپنے کے کہ جسجگہہ اوسکا حکم ہے وہان جاؤنگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ تحقیق کہ وہ غالب ہے کہ مجہکو دشمنون سے مغلوب نکریگا اور اونکا ضرر مجہسے دفع کریگا الْحَكِیْمُ حکمت والا ہے کہ مجہکو حکم ہجرت کا محض واسطے مصلحت کے دیا ہے پس لوط اور سارہ ابراہیم کے ساتہہ اتفاق کرکے شام کو روانہ ہوے اور ابراہیم نے فلسطین مین مقام کیا اور لوط مؤتفکہ کو گئی کہ جسکو سدوم کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ابراہیم وقت ہجرت کی (۷۵) برس کے تہے اور کہتے ہین کہ جسوقت اونکی ایک سو بارہ برس کی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تو اسحاق اونسے پیدا ہوئے سارہ کے شکم سے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗ اور بخشا ہمنے واسطے اوسکے بڑہاپے مین جسوقت کہ اولاد سے ناامید ہو گیا تہا اِسْحٰقَ اسحاق کو کہ فرزند ابراہیم کا تہا وَیَعْقُوْبَ اور یعقوب کو کہ پوتا ابراہیم کا اور بیٹا اسحاق کا تہا اور اسماعیل ان دونو سے پہلے پیدا ہوئے تہے ہاجرہ کنیز سارہ کی شکم سے وَجَعَلْنَا اور کردیا ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ درمیان فرزندون اوسکے کے نبوت کو کہ بعد ابراہیم کے کوئی پیغمبر نہین ہوا مگر فرزندان اور اولاد ابراہیم سے وَالْكِتٰبَ اور کتاب کو یعنے کتابین ہی مثل توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان کے اوسکی اولاد کو دین وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ اور دیا ہمنے اوسکو ہجرت کرنے سے اجر اوسکا کہ وہ ذکر نیک ہے فِی الدُّنْیَا بیچ دنیا کے اور یا یہہ بڑہاپے مین ہمنے اوسکو فرزند عطا کیا بانجہ عورت سے اور یا یہہ کہ فرزندان پاکیزہ ہمنے اوسکو دئے اور اونکو کتابین بخشین اور یا یہہ کہ ہمنے اوسکو محبوب اور مقبول خلائق کا کیا یہانتک کہ ہر مذہب والا اپنے تئین طرف اوسکے منسوب کرتا ہے اور اپنا نسب اوسکی طرف پہونچاتا ہے اور اس سبب سے فخر اپنا جانتا ہے وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور تحقیق کہ وہ ابراہیم آخرت مین البتہ نیکون اور پسندیدہ مین سے ہے مثل آدم اور نوح کے وَلُوْطًا اور بہیجا ہمنے لوط کو موتفکات کو گو نہ اسکا عطف ہی لو خاص ہے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ یاد کر تو جسوقت کہ کہا اونسے واسطے قوم اپنی کے بطور انکار اور فضیحت کرنیکے کہ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ کیا تحقیق تم البتہ آتے ہو کام کو کہ اغلام کرتے ہو اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے ءَاِنَّكُمْ کو یہان بہی اور بعد اسکے بہی دو ہمزہ سے استفہام کا صیغہ پڑہا ہے اور ابوعمرو نے استفہام دونوجگہہ ہمزہ ممدودہ سے پڑہا ہے آئنکم اور باقیون نے انکم لتاتون الفاحشۃ بکسرہ ہمزہ بدون استفہام کے پڑہا ہے اور آئنکم لتاتون الرجال استفہام سے پڑہا ہے اور جو کوئی بدون استفہام کے کہتا ہے وہ اوسکو خبر کہتا ہے یعنی تحقیق کہ تم البتہ آتے ہو برے کام کو کہ سب برائیون سے بڑہکر ہے ایسا ہی وہ بدکام کہ مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت کی تم سے بِهَا ساتہہ اوس بدکاری کے مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ کسینے عالم کے لوگون مین یعنی پہلے تم سے یہہ کار بد کسنے عالم کے لوگون مین سے نہین کیا ہے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تحقیق کہ تم آتے ہو مردونکو کہ اونسے اغلام کرتے ہو وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ اور کاٹتے ہو تم رستہ کو کہ رہزنی کرتے ہو اور مسافرون کو قتل کرتے ہو اور اونکا اسباب لوٹتے ہو اور یا یہہ مسافرون سے زبردستی سے اغلام کرتے ہو کہ جسکے سبب سے آمد و رفت اونکی بند ہو گئی اور یا یہہ کہ قطع کرتے ہو تم راہ پیدا ہونے فرزند کی جو کہ عورت کی صحبت کرنے سے ہوتا ہی اور اوسکو ترک کرکے مردون سے رغبت رکہتے ہو کہ راہ فرزند کے ہونیکی بند ہو جائے اور نسل تمہاری منقطع ہو جاوے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ بیچ مجلس اپنی کے فعل بد کو کہ ہر شخص دوسرے شخص سے روبرو اغلام کرتا ہی اور وہ اوسکو دیکہتا ہی کچہہ شرم نہین کرتا ہے نہ دیکہنے والا اور نہ کہنیوالا اور امام رضا نے فرمایا ہی کہ منکر سے مراد یہہ ہے کہ وہ اپنی مجلسونمین گوز مارتے تہے اور کچہہ حیا اور شرم نکرتے تہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ وہ لوگ اپنی مجلسون مین جمع ہوکر ہر شخص اونمین سے ایک دوسرے کے اوپر گوز مارتا تہا اور اکثر تفسیرون مین لکہا ہے کہ وہ اپنی مجلسون مین افعال بد کہ عقل اور شرع کی نزدیک مذموم ہین صادر کرتے تہے جیسا کہ دشنام دہی اور فحش کلمون کے ساتہہ تمسخر کرنا اور سیٹی بجانا اور کنکر کو انگلیونسے آپسمین مارنا اور راہ گیرون پر غلیل سے غلہ مارنا اور جوا کہیلنا اور نشہ کی چیزین پینا اور باجے بجانا اور مسافرون اور راہ گیرون سے ٹہٹہا کرنا اور اونکو مسخرہ بنانا اور ستر کا کہولنا اور ڈہول دہپا آپسمین لڑنا اور سوائے اسکے اور افعال مکروہ بہی آپسمین کرتے تہے اور جسوقت حضرت لوط نے اونکو ملامت کی اور ان امور سے منع کیا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ پس نہ تہا جواب قوم اوسکی کا اوسکی نصیحت کرنیکی جواب مین اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہہ کہا کہ کہا اونہون نے ٹہٹہے کی راہ سے کہ ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لا تو عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اگر ہے تو راست کہنے والونمین سے کہ یہہ افعال ہمارے بد ہین اور ان فعلون کی سبب سے عذاب ہمپر نازل ہوگا جسوقت لوط اون لوگون سے ناامید ہوئے تو ناچار ہوکر دعا کی اور قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ کہا کہ اے پروردگار میرے مدد کر تو میری اور نصرت دے تو مجہکو عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ اوپر قوم فساد کرنیوالون کے عذاب نازل کرکے اس قوم بدکار سے کہ اونہون نے بسبب افعال بد کے زمین مین فساد برپا کیا ہے اور اپنے افعال ناشائستہ پر بہت اصرار کرتے ہین اور اونکی اولاد اونکی پیروی سے ایسی ہی بدکار اور کافر اور فاجر ہوگی اب اللہ تعالی حضرت لوط کی دعا قبول کرنیکو بیان کرتا ہے وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اور جسوقت آئے بہیجے ہوئے ہمارے یعنے جبرئیل امین مع دیگر فرشتون کے اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ابراہیم کے پاس ساتہہ خوشخبری بیٹے اور پوتے اوسکے کے قَالُوْٓا تو کہا اون فرشتون نے کہ اے ابراہیم اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ تحقیق کہ ہم ہلاک کرنیوالے ہین لوگون اس بستی کو کہ وہ سدوم ہے اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ سو واسطے کہ تحقیق لوگ اس بستی کے ہین ظلم کرنیوالے کہ کفر اور افعال بد کرتے ہین قَالَ کہا ابراہیم نے اونکو کہ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا تحقیق بیچ اوس بستی کے لوط ہے

اور جبتک کہ پیغمبر اُنکے درمیان ہوتا ہے تو عذاب اُنپر نازل نہین ہوتا اس صورت مین عذاب اُنپر کیونکر نازل ہوگا قَالُوْا کہا اُن فرشتون نے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم زیادہ جاننے والے ہین
بِمَنْ فِيْهَا ساتھ اُس شخص کے کہ بیچ اس بستی کے ہے مومن ہو یا کافر ہو ہم سبکو جانتے ہین اور لوط کے حال سے ہم غافل نہین ہین لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ البتہ نجات دینگے ہم اُسکو
اور لوگون اُسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اُسکی کہ وہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ہے باقی رہنے والون عذاب سے یعنی ہم لوط کو کہینگے کہ وہ مومنین کو ہمراہ لیکر اپنی قوم مین سے چلا جاے مگر عورت
اُسکی کہ وہ درمیان قوم اپنی کے رہیگی بسبب کفر اور سخن چینی کے اور اپنی قوم کے ہمراہ وہ ہلاک ہوگی اور بعد اُسکے عذاب اُنپر نازل کرینگے پس حضرت ابراہیم سے رخصت ہوکر وہ موتفکات کو روانہ
ہوے چنانچہ خداتعالے فرماتا ہے وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا اور جسوقت کہ بھیجے ہوے ہمارے لوط کے پاس آے سِيْٓءَ بِهِمْ غمگین ہوا وہ لوط بسبب اُنکے اسواسطے کہ اُسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہو
کہ وہ قوم قصد اُنکا کرین بارادہ بدفعلی کے اسواسطے کہ وہ فرشتے امرد لڑکون خوبصورت کی شکل مین تھے اور لوط اُنکی باطن کی ناپاکی کو جانتے تھے کہ وہ مسافرون سے بدکام کیا کرتے تھے
وَضَاقَ بِهِمْ اور تنگ ہوا وہ ساتھ اُنکے ذَرْعًا باعتبار طاقت کے یعنے دلتنگ اور بیطاقت ہوے اُنکے مقدمہ مین اور تدبیر اُسکی نہ جانا کہ کیا کرنا چاہیے اُنکی نگہبانی مین اور قوم سے
اُنکو کیونکر پوشیدہ کرنا چاہیے کہ ہاتہ اُنکا اُن تک نہ پہنچے اور درحالیکہ واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دلتنگ ہوا بسبب قوم کے جسوقت جانا کہ عذاب اُنپر نازل ہوگا اور فرشتون
نے جسوقت اثر حزن اور ملال کا اُنکے چہرہ پر دیکھا تو اُنکی تسلی کی وَقَالُوْا لَا تَخَفْ اور کہا اُنہونے کہ نہ خوف کر تو اے لوط وَلَا تَحْزَنْ اور نہ غم کر تو ہمپر کہ ہمپر اُنکا دست رس
نہین ہے اسواسطے کہ ہم تیرے خدا کی طرف سے بھیجے ہوے آے ہین اور یہ کہ اُنکی ہلاک ہونیکا رنج مت کر کہ کفر اور بدکاری اُنکی نہایت کو پہنچی ہے اِنَّا مُنَجُّوْكَ تحقیق کہ ہم نجات
دینے والے ہین تجکو اور ابن کثیر اور یعقوب اور اہل کوفہ نے سواے حفص کے اسکو تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیون نے تشدید سے یعنی ہم نجات دینے والے ہین تجکو وَاَهْلَكَ اور
لوگون تیرے کو جو کچھ کہ مومن ہین اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر عورت تیری کو کہ وہ کافر ہے كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ہے وہ پس ماندون عذاب سے اور ہلاک ہونیوالون سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ اور
بعضون نے اسکو تشدید پڑھا ہے تحقیق ہم نازل کرنیوالے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ اوپر لوگون اس بستی کے رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ عذاب کو آسمان سے یعنے سنگباران بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ بسبب اسکے
کہ وہ بدکاری کرتے تھے پس حضرت لوط مع اپنی لوگون کے اس شہر سے باہر آے اور اُنکی قوم پر عذاب نازل ہوا اور سب ہلاک ہوگئے اور یہ قصہ واسطے عالم کے لوگون کی عبرت ہوا چنانچہ
خداتعالے فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اور تحقیق البتہ چھوڑا ہمنے اُس بستی سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی روشن کو واسطے عبرت اور نصیحت پکڑنیکے لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ
سمجھتے ہین اور عقل سے تامل اور تفکر کرکے نصیحت پکڑتے ہین وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے طرف مدین کے اَخَاهُمْ شُعَيْبًا بھائی اُنکی شعیب کو فَقَالَ پس کہا شعیب نے
اُنکو کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کو اور ترک کرو شرک کو وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور امیدوار ہو تم ثواب دن آخرت کے ایمان اور اعمال نیک اختیار کرکے اور یہ
کہ ڈرو تم عذاب دن آخرت کے سے اسواسطے کہ رجا بمعنے خوف بھی آیا ہے وَلَا تَعْثَوْا اور نہ پھرو تم فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے مُفْسِدِيْنَ جسوقت کہ فساد کرنیوالے ہو پیمانہ اور وزن کو کم اور
زیادہ کرکے اُنکا دستور تھا کہ جب کسیکو دیتے تھے تو کم کرتے تھے اور وقت لینے کے زیادہ لیتے تھے اور مفسدین حال واقع ہوا ہے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا اُن لوگون نے اُس شعیب
کو اور اُسکی نبوت کا انکار کیا اور فساد کرنے سے باز نہ آے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا اُنکو زلزلہ نے یا جبرئیل کی دار نے کہ دل اُنکی اُسکے صدمہ سے کانپنے لگے
فَاَصْبَحُوْا پس ہو گئے وہ فِیْ دَارِهِمْ بیچ گھر اپنے کی جٰثِمِيْنَ زانو پر گرنیوالے ہلاک ہوکر وَعَادًا وَّثَمُوْدَا اور یاد کر تو قوم عاد اور ثمود کو اور یا یہ کہ ہلاک کیا ہمنے قوم عاد
کو اور ثمود کو پس عادًا و ثمودًا مفعول اذکر مقدر کا ہے یا اہلکنا ہم کا وَقَدْ تَّبَيَّنَ فاعل تبین کا مقدر ہے یعنی اور تحقیق ظاہر ہوا ہے ہلاک کرنا اُنکا لَكُمْ واسطے تمہارے
مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ گھرون اُنکے سے اے مکہ والو کہ تم وقت سفر مین اور شام کی اُنکے گھرون کو دیکھتے ہو کہ منہدم ہو پڑے ہین وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اور آراستہ کیا تھا واسطے اُنکے
شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اعمال اُنکیکو کفر اور شرک اور گناہون کو اُنکی نظرون مین آراستہ کرکے دکھلایا تھا فَصَدَّهُمْ پس باز رکھا اور بند کیا اُنکو عَنِ السَّبِيْلِ راہ
راست سے کہ انبیاء اُنکو طرف اُس راہ کی بلاتے تھے اور وہ ازراہ عناد تامل اور تفکر نہین کرتے تھے وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ اور تھے وہ بینا یعنی قدرت رکھتے تھے نظر اور فکر کرنے کی لیکن
عناد سے اور دنیا کی نعمتون مین مشغول رہتے تھے اس سبب سے خدا کی وحدانیت اور قدرت کی علامتون اور دلیلون مین غور اور تامل نہین کرتے تھے وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُنکے پاس موسیٰ ساتھ دلیلون روشن کے اور معجزون ظاہر کے مثل عصا اور
ید بیضا کے فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ پس سرکشی کی اُنہونے بیچ زمین کے اور غرور اور تکبر کیا وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ اور نہ تھے وہ سبقت کرنیوالے حکم خدا پر کہ اُسکے حکم سے بڑھ جاتے
کہ حکم کو اُسکی فوت کر دین آگے بڑھکر اور اپنے اوپر حکم اُسکا جاری ہونے دیوین بلکہ عذاب خدا کا اُنکو پہنچا فَكُلًّا پس ہر ایک کو کہ جنکا ہمنے ذکر کیا ہے اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ
پکڑا ہمنے ساتھ گناہ اُسکے فَمِنْهُمْ پس بعض اُنمین سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وہ شخص ہے کہ بھیجا ہے ہمنے اوپر اُسکے باد سخت کو کہ جسمین سنگریزے برستے
تھے اور وہ عذاب قوم ہود اور قوم لوط کے واسطے تھا وَمِنْهُمْ اور بعض اُنمین سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وہ شخص ہے کہ پکڑ لیا اُسکو چیخ نے اور وہ عذاب ثمود

ع

اور اہل دین کا تہا وَمِنْهُم اور بعضے انمین سے مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وہ شخص ہے کہ دہسا دیا ہمنے اسکو زمین میں مثل قارون کے کہ مع اپنے مال اور مکان کے زمین میں چلا گیا وَمِنْهُم اور
بعضے انمین سے مَنْ أَغْرَقْنَا وہ شخص ہے کہ غرق کیا ہمنے اسکو دریا میں جیسے کہ فرعون اور قوم اسکی وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ اور نہ تہا خدا کہ ظلم کرے اوپر ان کے بدون جرم کے انکو عذاب کرے وَلَٰكِن كَانُوا
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور لیکن تہے وہ کہ جانوں اپنی پر ظلم کرتے تہے بسبب اختیار کرنے کفر اور گناہوں کے مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مثال ان لوگوں کی کہ پکڑا ہے انہوں نے یعنے ٹہرا لیا ہے انہوں نے مِن دُونِ
اللَّهِ سوائے خدا کے أَوْلِيَاءَ دوستوں کو یعنے خداؤنکو كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ مانند مکڑی کے ہے یعنی مثال ان لوگوں کی مانند مکڑی کے ہے کہ اتَّخَذَتْ بَيْتًا پکڑا یعنی بنایا اسنے گہر کو کہ وہ ایک جالا نہایت
سست اور بیکار ہوتا ہے پس دین ان کفار کا سست اور بیکار ہو نہیں کہ جسمین کچہہ فائدہ نہیں ہے مثل خانہ عنکبوت کے سست اور بیکاری بلکہ مکڑی کے گہر سے زیادہ بیکار ہے دین انکا اسواسطے کہ خانہ عنکبوت
میں ایکطرح کا فائدہ ہے بخلاف دین کفار کے کسیطرح کی اصل نہیں رکہتا اور محض بے حقیقت اور بیفائدہ ہے کہ جسمین توقع ضرر کی ہے وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ اور تحقیق سست ترین گہروں کا
لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ البتہ گہر مکڑی کا ہے کہ نہ دیوار رکہتا ہے اور نہ چہت رکہتا ہے اور نہ گرمی سے محفوظ رکہتا ہے اور نہ سردی سے اور تہوڑی سی ہوا کے چلنے سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر ہیں وہ کفار
کہ جانتے ہیں اس امر کو کہ جو کچہہ ہمنے بیان کیا ہے اسکی صحت میں کسیطرح کا شک نہیں ہے اور یہ مثال واقعی ہے یعنے جیسا کہ خانہ عنکبوت نہایت سست اور بے اعتبار ہے اور اسمین کسیطرح کا
فائدہ نہیں ہے ایسی ہی دین کفار کا نہایت سست ہے کہ جسمین کسیطرح کا فائدہ نہیں ہے اور یا یہ کہ دین اور اعتقاد انکا نہایت سست ہے مثل خانہ عنکبوت کے جیسے کہ گہر اسکا
ادنی حرکت سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے ایسی ہی اعتقاد انکا ادنی دلیل اور اعتراض سے شکست ہو جاتا ہے إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ تحقیق کہ خدا جانتا ہے مَا يَدْعُونَ اسچیز کو کہ پکارتے ہو
تم اور اہل بصرہ نے اسکو یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ یعنے وہ چیز کہ پکارتے ہیں وہ اور پرستش کرتے ہیں اسکو مِن دُونِهِ سوائے خدا کے مِن شَيْءٍ کسی چیز سے مثل بت اور فرشتہ
اور ستارہ اور آدمی کی وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہے اپنی ملک میں اور محتاج کسی شریک کا نہیں ہے الْحَكِيمُ حکمت والا ہے تمام فعلوں میں اپنے بلکہ عذاب جو کفار کو کرتا ہے وہ بہی موافق حکمت کے ہے
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ اور یہ مثالیں جو کہ مذکور ہوئی ہیں اور سوائے انکے نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ بیان کرتے ہیں ہم انکو واسطے آدمیوں کے تاکہ بلائیں ہم انکو طرف معرفت اور توحید کے اور انکو ان مثالوں کی
بیان کرنے سے قباحت بت پرستی کی اور انکے اعتقاد باطل کی معلوم ہو وَمَا يَعْقِلُهَا اور نہیں سمجہتے ہیں ان مثالوں کو اور انکے فائدہ کو إِلَّا الْعَالِمُونَ مگر جاننے والے کہ تامل کرتے ہیں اور
سمجہتے ہیں ہر چیز کی حقیقت کو جسطرح سے کہ وہ ہے اور مثال کو اور جس چیز کے واسطے مثال بیان کی ہے اسکو خوب سمجہتے ہیں اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے
اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ عالم وہ ہے کہ سمجہے خدا کیجانب سے اور عمل کرے ساتہ طاعت اسکی اور پرہیز کرے اسکی نارضامندی سے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ مراد اس سے آل محمد ہیں
اور منقول ہے کہ قریش کے جاہل اور احمق آدمی کہتے تہے کہ خدائے محمد کا مکڑی اور مکہی کی مثالیں بیان کرتا ہے اور ان مثالوں پر ہنستے تہے پس اللہ تعالی نے فرمایا کہ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ اور اب
اللہ تعالی اپنی معبودی اور استحقاق عبادت اپنی کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتہ حق کے اسواسطے کہ مقصود
انکی پیدا کرنے سے پہنچانا خیر کا ہے اور دلالت ذات اور صفات پر ہے پیدا کرنیوالے کے کہ انکا پیدا کرنیوالا نہایت عظیم الشان ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے ایسی چیزوں کو پیدا کیا ہے اور اسکی پیدا
کرنے میں بڑی حکمت ہے اور علامت عبرت کی ہے واسطے سمجہنے والوں کی چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس پیدا کرنے کے لَآيَةً البتہ نشانی قدرت پیدا کرنیوالے کی ہے
لِّلْمُؤْمِنِينَ واسطے ایمان لانیوالوں کی اسواسطے کہ وہی اس سے فائدہ پانیوالے ہیں اور یا یہ کہ مثالوں کی بیان کرنے میں نصیحت ہے واسطے ایمان لانیوالوں کے کہ ایمان میں اپنے کامل ہوں
طاعت خدا میں مشغول ہوں اور گناہوں سے پرہیز کریں اتْلُ پڑہ تو اے محمد صلعم مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ جو چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری مِنَ الْكِتَابِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے
قربۃ الی اللہ واسطے حفظ الفاظ اسکے کے اور دریافت کرنے معانی اسکے کے اور عمل کر تو اسپر جو کچہ کہ اسمین ہے وَأَقِمِ الصَّلَاةَ اور قایم کر تو نماز کو کہ ہمیشہ مع شرایط اور ارکان کے
انکی وقتوں پر انکو پڑہ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ تحقیق کہ نماز باز رکہتی ہے کار بد سے کہ نزدیک عقل کے نہایت قبیح ہے وَالْمُنكَرِ اور عمل بد سے کہ جو شرع میں ممنوع ہے
ایسے سبب سے جاتی ہے باز رہنی کا اعمال بد سے ہو اسواسطے کہ ہمیشہ اسکی ساتہ مشغول رہنا موجب دوام ذکر خدا کا ہے اور باعث خوف کا نفس میں کہ سبب پرہیز کرنیکا ہے گناہوں سے قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے
کہ جبتک باز رکہے نماز بد کاموں سے تو نہ زیادہ ہو گا نماز پڑہنے والیکو خدا سے مگر بعد اور دوری اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری فرض نمازیں ہمیشہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پڑہتا تہا اور بد کاموں کا مرتکب ہوتا تہا لوگوں نے جناب رسول خدا سے اسکی حال کا عرض کیا فرمایا کہ نماز اسکی ایکروز اسکو اعمال بد سے باز رکہیگی ایسا ہوا کہ بعد تہوڑے دنوں کے اسنے توبہ کی اور روزمرہ صلحا میں داخل
ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز ایک مانع ہے خدا کیطرف سے اسواسطے کہ وہ منع کرتی ہے نماز پڑہنے والوں کو گناہوں سے جبتک کہ وہ نماز میں مشغول ہیں بعد اسکی یہ آیت تلاوت فرمائی
اور منقول ہے کہ سعد خفاف نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا قرآن کلام کرتا ہے حضرت یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ رحم کرے خدا ہمارے ضعیف شیعوں کو کہ وہ اہل تسلیم ہیں فرمایا کہ اے سعد
نماز کلام کرتی ہے اور واسطے اسکی صورت اور خلق ہے حکم کرتی ہے اور منع کرتی ہے سعد کہتا ہے کہ یہ سنکر رنگ میرا متغیر ہو گیا اور میں نے کہا کہ یہ وہ چیز ہے کہ لوگوں میں اسکو نقل نہیں
کر سکتا حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہیں آدمی مگر شیعہ ہمارے اور جو کوئی کہ نہیں پہچانتا ہے نماز کو پس تحقیق کہ اسنے انکار کیا ہمارے حق کا پہر فرمایا کہ اے سعد تجکو کلام قرآن کا سناؤں

یعنی کہ ہان دو سو حضرت خدا کا اوپر تیرے پس فرمایا کہ ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر پس نہی تو کلام ہے اور فحشاء اور منکر مرد ہیں اور ہم ذکر خدا کا ہیں اور ہم اکبر ہیں ابو حفص صادق نے فرمایا ہے کہ
جو کوئی چاہے کہ نماز میری مقبول ہوئی ہے درگاہ خدا میں تو چاہیے کہ نظر کرے اور دیکھے کہ نماز اوسکی نے فحش و منکر سے منع کیا ہے یا نہیں اسواسطے کہ جسقدر نماز نے گناہوں سے اوسکو منع کیا ہے اور باز رکھا ہے اوسقدر مقبول
درگاہ الٰہی کی ہے اور جابر سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ فلان شخص کو نماز پڑھتا ہے اور شب کو نہیں پڑھتا ہے فرمایا کہ البتہ نماز اوسکو باز رکھیگی ولذکر اللہ اور البتہ ذکر خدا کا
اکبر بہت بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ نماز کہ متضمن ذکر خدا کو ہی زیادہ بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور اکثر کے نزدیک مراد اوس سے مطلق ذکر خدا کا ہی اور حضرت صادق نے
فرمایا ہے کہ مراد اس سے یاد کرنا خدا کا ہی نزدیک حلال اور حرام کے اور امام محمد باقر علیہ نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ ذکر کرنا خدا کا نماز پڑھنے والوں کو زیادہ بزرگ ہے ذکر کرنے اونکے سے خدا کو اور ایسی ہی ابن عباس نے
فرمایا ہے ذکر کرنا خدا کا انکو اپنی رحمت کے ساتھہ زیادہ بزرگ ہے اوس سے کہ تم اوسکو طاعت کرکے یاد کرتے ہو اور معاذ ابن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی عمل زیادہ بزرگ کر خدا سے نہیں ہے عذاب سے خلاصی پانے
میں لوگوں نے کہا کہ بہتر جہاد سے نہیں ہے فرمایا کہ جہاد بہتہ ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ولذکر اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم سے کسینے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کو کونسا عمل بندہ کا زیادہ
دوست ہے فرمایا کہ وقت مرنے کے زبان ذکر خدا میں مشغول ہو اور حضرت صادق نے فرمایا کہ شیعہ ہمارے وہ آدمی ہیں کہ جس وقت تنہائی میں ہون تو ذکر خدا کا بہت کریں اور ابو سعید خدری نے
جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ کوئی مجلس نہیں ہے جسمین کہ ذکر خدا کا ہوتا ہی مگر کہ فرشتے اون ذکر کرنیوالون کے گرد کو چار طرف سے گھیرتے ہیں اور رحمت خدا سے اونکو پوشیدہ کرتے ہیں اور دوسری
روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چند جانتا ہے لیکن اون فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم کہان گئے تھے وہ کہتے ہیں کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ ہم فلانی مجلس میں گئے تھے کہ وہان اوس مجلس کے آدمی تیرا ذکر کرتے
تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے اون سبکو بخشا فرشتے کہتے ہیں کہ اے خداوند فلانا شخص اونمیں خاموش بیٹھا تھا اور وہ تیرا ذکر نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میں نے اوسکو بھی بخشا کہ جو کوئی میرے
ذکر کرنیوالون کے پاس بیٹھا ہے میں اوسکو بھی اپنی رحمت سے محروم نرکھونگا واللہ یعلم اور خدا جانتا ہی ما تصنعون جو کچھہ کرتے ہو تم نماز اور ذکر اوسکا اور سوائے اوسکی اور سبکو موافق عمل کے جزا دیگا ولا تجادلوا
اور نہ نزاع کرو تم اہل الکتاب اہل کتاب سے کہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں اے مسلمانو الا بالتی ہی احسن مگر ساتھہ اوس کلمہ کے کہ وہ نیک تر ہی یعنی اونکی سخت کلامی کو نرم کلامی اور خوش خوئی سے
دفع کرو اور اونکی غضب کو بردباری سے مقابلہ کرو اور اگر یہہ بھی فائدہ نداوے تو میل طرف جہاد کی کرو لیکن پہلے لڑائی سے بنرمی مقابلہ اونکا کرو الا الذین ظلموا مگر وہ لوگ کہ ظلم کیا ہی اونہون نے
منہم اونمیں سے کہ عہد کو توڑ ڈالا ہی یا جزیہ کو قبول نہیں کیا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ ظالمان اہل کتاب ہیں کہ واسطے خدا کے فرزند ثابت کرتے ہیں اور یا یہہ کہ حضرت کی ایذا میں کوشش کرتے ہیں اور یا یہہ کہ
حق کو پوشیدہ کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ وقولوا اور کہو تم اونسے بصدق دل آمنا ایمان لائے ہم بالذی انزل ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کیگئی ہے الینا طرف ہماری یعنی قرآن
وانزل الیکم اور نازل کیگئی ہے طرف تمہاری یعنی توریت اور انجیل اور زبور والٰہنا والٰہکم واحد اور خدا ہمارا اور خدا تمہارا ایک ہے ونحن لہ اور ہم واسطے اوسکی مسلمون فرمانبرداری
کرنیوالے ہیں اور اخلاص کرنیوالے بخلاف تمہارے کہ تمنے اپنے علماء کو معبود اپنا بنایا ہے وکذلک اور ایسے ہی جیسے کہ پہلی انبیاء پر ہمنے کتابیں بھیجی ہیں ایسی ہی انزلنا الیک الکتاب نازل کیا ہے
ہمنے طرف تیرے کتاب کو یعنی قرآن کو کہ موافق ہے اصول میں پہلی کتابوں کے فالذین اتینٰہم الکتاب پس وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اونکو کتاب یعنی علم پہلی کتابوں کا ہمنے اونکو مانند
مثل ابن سلام کے اور اصحاب اوسکے کے یؤمنون بہ ایمان لاتے ہیں وہ ساتھہ اوس قرآن کے اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ آل محمد صلعم ہیں کہ جنکو علم کتاب کا دیا ہے اور قرآن پر ایمان لائے
ہیں ومن ہؤلاء اور اون لوگوں میں سے یعنی عرب یا مکہ والی یا مومنین اہل کتاب میں سے من یؤمن بہ وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھہ اوسکے یا ساتھہ محمد صلعم کے وما یجحد بایاتنا
اور نہیں انکار کرتے ہیں ساتھہ آیتوں ہماری کے الا الکافرون مگر کفار یہود کے اور کفار عرب کے اور قمی نے لکھا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ نہیں انکار کرتے ہیں امیر المومنین اور ائمہ معصومین کا مگر
کفر کرنیوالے وما کنت تتلوا اور نہ تھا تو کہ پڑھے تو من قبلہ پہلے اوس قرآن سے من کتاب کسی کتاب کو کتابوں نازل کی گئی میں سے ولا تخطہ اور نہ لکھتا تھا تو اوسکو بیمینک ساتھہ
دست راست اپنی کے یعنی پہلی نبوت سے نہ پڑھنا جانتا تھا تو اور نہ لکھنا اور پھر تو ایسی کتاب لایا کہ جامع جمیع علوم شریعت کی ہے یہہ بیشک تیرے معجزات میں سے ہے اور اگر تو پڑھنا اور لکھنا جانتا تو اذا لارتاب
المبطلون اسوقت البتہ شک میں پڑتے باطل لوگ یعنی عرب کے مشرک کہتے کہ تو لکھنا اور پڑھنا جانتا ہی قرآن کو پہلی کتابوں میں سے لکھکر لایا ہے اور ہمیں پڑھتا ہی اور یا یہہ کہ یہود کہتے کہ ہمنے اپنی کتابوں میں
پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان امی ہوگا نہ پڑھا ہوا اور نہ لکھنا جاننے والا اور یہہ شخص پڑھنا لکھنا سب جانتا ہے ابتداء پیدایش میں سب کے برابر ہے اور اگر کوئی شخص ابتدا عمر سے درمیان کسی قوم کے پرورش پائے
اور اوس قوم نے ابتداء پیدایش سے آخر عمر تک سفر میں اور حضر میں اوس شخص کو دیکھا ہو کہ نہ کبھی کسیسے کچھہ پڑھا ہی اور نہ کسیسے لکھنا سیکھا ہی اور باوجود اسکے وہ ایسی باتیں بیان کرے اور ایسی قصے اور
علوم لاوے کہ سب لوگ اسکی مثال لانے سے عاجز ہوں تو پس سب جو کہ وہ لایا ہے اور اوسنے بیان کئے ہیں خدا کیطرف سے ہونگے اور جناب رسول خدا اول عمر میں لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتے تھے
لیکن آخر عمر میں تعلیم خدا حضرت کو لکھنے اور پڑھنے کا سب علم حاصل ہوگیا تھا یہہ بھی ایک معجزہ رسول خدا صلعم کا تھا اور منقول ہے کہ نہیں وفات پائی پیغمبر خدا نے جبتک کہ خوانندہ اور نویسندہ نہو حاصل
یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی پیغمبر کو بے پڑھا لکھا بھیجا تھا تاکہ باطل لوگ نبوت میں شک نکریں اسواسطے کہ اونہونے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان امی ہوگا پس کفر اونکا بوجہ عناد تھا نہ یہہ کہ
حضرت میں کچھہ شک رکھتے ہوں بل ہو بلکہ وہ قرآن آیات بینات آیتیں روشن ہیں فی صدور الذین اوتوا العلم بیچ سینوں اون لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں علم کتاب کا کہ وہ مومنین اہل کتاب ہیں یا پیغمبر خدا یا تمام علمائے امت

کہ اوسکو یاد کرتے ہین اور اوسکے معانی کو دلمین مضبوط رکہتے ہین اور حضرت امام محمد باقر نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور اپنی سینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہان ہے وہ قرآن اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مراد اہل علم سے کہ حافظ قرآن ہین وہ ائمہ معصومین ہین اور منقول ہے کہ دو چیزین قرآن کی خصوصیت مین سے ہین ایک تو یہہ کہ وہ معجزہ ہے اور دوسری یہہ کہ وہ محفوظ ہے سینون مین اور پہلی کتابین معجزہ تہین اور کسیکو حفظ اور یاد بہی تہین مگر پیغمبر کہ وہ اونکو پڑہتے تہے بلکہ وہ بہی ورقون مین تلاوت کرتے تہے پس یہہ دو امر مخصوص قرآن کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر ہو کی پیغمبر خدا کی طرف پہرتی ہے یعنی حضرت باوجودیکہ امی ہین نہ پڑہنا جانتے ہین نہ لکہنا لیکن وہ آیتین روشن ہین کہ تمام علمائے کتب سابقہ حضرت کی صفات کو جانکر حضرت کو پہچانتے ہین وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین انکار کرتے ساتہہ آیتون ہماری کے اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ مگر ظلم کرنیوالے اور باہر جانیوالے دائرہ حق سے کہ انکار کرتے ہین از راہ عناد کہتے ہین وَقَالُوْا اور کہا اون کفار نے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین بہیجی گئی ہے عَلَيْهِ اوپر اوسکے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کوئی نشانی خدا کی اوسکی جانب سے کہ دلالت کرتی ہو اوسکے دعوی کی راستی پر مثل ناقہ صالح اور عصای موسی کے اور بعضون نے آیت کو آیات پڑہا ہے مراد آیت سے وہ ہے کہ اونہون نے سوال کیا تہا کہ ہم تجہہ پر ایمان نہ لائینگے جبتک کہ تو زمین پر چشمہ کو نہ جاری کرے فرماتا ہے خدا کہ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوای اسکے نہین کہ آیتین قدرت خدا کی اور معجزے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہین جسوقت چاہے اور مصلحت دیکہے اوسوقت ظاہر کرتا ہے اور میری قدرت مین وہ نہین ہین کہ جسوقت تم طلب کرو اوسیوقت مین تمکو دکہا دون وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور سوای اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر عذاب خدا سے اور جو معجزے کہ میرے صدق پر دلالت کرتے ہین وہ خدا نے تمکو دکہلا دیے ہین اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ کیا نہین کفایت کرتا ہے اونکو معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ یہہ کہ تحقیق نازل کیا ہے ہمنے اوپر تیرے کتاب کو يُتْلٰى عَلَيْهِمْ پڑہی جاتی ہے اوپر اونکے اور وہ فصیح آدمی ہین کلام عرب کے اور جو کچہہ اسرار بلاغت کے ہین وہ اونپر پوشیدہ نہین ہین تو نہایت کوتاہ ہو معاملہ مین قرآن کے اونسے طلب کیا ہے اور وہ اوسکی مثل سے عاجز ہوئے ہین اور جسوقت وہ مثل قرآن کے ایک نہایت چہوٹا سورہ بہی نہ لاسکے تو اس قرآن سے زیادہ کیا معجزہ تہا قتل اور اسیر ہوے ہین تاراج اور خانہ ویران ہوے ہین مسلمانونکی ہاتہہ سے لیکن مثل قرآن کے کوئی سورہ نہین لاسکتے اگر یہہ قرآن بشر کا کلام ہوتا تو بیشک وہ مثل اوسکے کہکر لاتے اور اپنا قتل ہونا اور اسیر ہونا ہرگز گوارا نکرتے پس بہتر اس قرآن سے اور کیا معجزہ ہوگا لیکن یہہ نہین ہے اسلیئے سوا دوسرے معجزہ کو محض واسطے عناد اور جدال کے طلب کرتے ہین اور اگر خدا اونکی موافق اونکی درخواست کے معجزہ کو ظاہر کرے اور یہہ لوگ موافق اپنی عادت کے کہ دیدہ ودانستہ حق سے انکار کرتے ہین اوس معجزے کی بہی تصدیق نکرین اور اوسمین بہی چون وچرا کرنے لگین تو اوسوقت عذاب مین گرفتار ہوکر جڑ اور بنیاد سے جاتے رہین گے جیسی کہ پہلی امتین کہ موافق اونکی درخواست کی معجزہ ظاہر ہوا اور وہ لوگ دیکہکر ایمان نہ لائے تو عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہو گئی اور اس امت سے وعدہ الہی ہے کہ دنیامین اونکو معذب کرکے ہلاک نکریگا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس کتاب کے لَرَحْمَةً البتہ رحمت اور بخشایش اور نعمت بزرگ ہی واسطے اوسکے کہ متابعت اوسکی کرے وَّذِكْرٰى اور نصیحت ہے لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اوس کتاب پر قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون معجزہ طلب کرنیوالونکو کہ كَفٰى بِاللّٰهِ کافی ہے خدا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا درمیان میرے اور درمیان تمہارے گواہ میرے دعوی کی راستی پر اور تصدیق میری اونہی کی ہے کہ میرے ہاتہہ پر معجزہ جاری کرے يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے خدا جو کچہہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے پس حال میرا اور تمہارا اوسپر پوشیدہ نہین ہے اور میری راستی اور تمہارا باطل پر ہونا کیونکر اوسپر پوشیدہ ہوگا اور یعلم شہید کی صفت ہے اور حال بہی ہوسکتا ہے اور جملہ علیحدہ بہی ہوسکتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتہہ باطل کے کہ سوای خدا کے معبود اونہون نے ہتیا کیے ہین وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اور کفر کیا ہے اونہون نے ساتہہ خدا کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہود اور نصاری ہین کہ اپنی خواہش نفس کی اونہون نے پیروی کی ہے یا شیطان کی پیروی کی ہے وباوجود ظاہر ہونے معجزے کے پیغمبر پر ایمان نلائے اور حضرت کی صفات کا جو کچہہ توریت اور انجیل مین ہین اونہون نے انکار کیا ہی اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وہی نقصان پانیوالے ہین کہ ایمان کو ترک کرکے کفر اختیار کیا ہی اور وہ خلود بہشت کی نعمتونپر قبول کیا ہے کہتے ہین کہ کعب بن اشرف وغیرہ یہودیون نے کہا کون ہے کہ تیرے پیغمبر ہونیکی گواہی دیتا ہے خدا نے اسلیے یہہ آیت نازل کی کہ قل کفی باللہ بینی وبینکم الآیہ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ جلدی چاہتے ہین کفار تجہسے بِالْعَذَابِ عذاب کو از روی انکار وعناد اور مزاح کے اور کہتے ہین کہ آسمان سے پتہر برسا ہمپر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہوتی مدت نام رکہی ہوئی مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ البتہ آتا اون جلدی کرنیوالونکو عذاب بیچ دنیا کے وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور البتہ آئیگا اونپر عذاب بَغْتَةً ناگہان مانند واقعہ بدر کے یا عذاب قبر یا برزخ یا قیامت اور بغتہ حال واقع ہوا ہے یعنی ناگاہ اونپر عذاب آئیگا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ جسوقت کہ وہ اطلاع نہین رکہتے اوسکے آنیکی اور اوس سے بالکل بیخبر ہونگے اور اب فرماتا ہی کہ عذاب موعود اونکا دوزخ ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور طلب تعجیل کرتے ہین وہ تجہسے بِالْعَذَابِ ساتہہ عذاب کے دنیا کے یا برزخ یا قیامت کے وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق دوزخ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ البتہ احاطہ کرنیوالی ہے ساتہہ کافرون کے اسلیے کہ یہانبہی دوزخ مین جانیکی کفر اور عصیان ہین انکو گہیری ہوئی ہین يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ

یوم یغشٰهم العذاب جسدن کہ پوشیدہ کریگی عذاب انکو ڈھانپ من فوقھم اوپر انکے سے ومن تحت ارجلھم اور نیچے پاؤن انکے سے ویقول اور کہیگا خدا یہ قرات نافع اور
اہل کوفہ کی ہے اور باقی قاریون نے نقول پڑھا ہے یعنی کہین ہم کہ ذوقوا ما کنتم تعملون چکھو تم جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین کہتے ہین کہ مومنین کی ایک جماعت نے بسبب قلت
زاد راہ کی یا محبت اقارب کے مکہ سے ہجرت نہین کی تھی اور ترسان و لرزان مشرکین کے خوف سے ڈرتے ڈرتے خدا کی پرستش کرتے تھے حقتعالے نے یہ آیت نازل کی یا عبادی الذین امنوا
اے بندو میرے جو کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر مشرکین سے کنارہ کشی کرو اور صحبت مومنین کی حاصل کرو اور کفار مین نہ رہو ان ارضی واسعۃ تحقیق زمین میری کشادہ ہے مقام امن پر
ہجرت کر کے چلے جاؤ فایای فاعبدون پس مجھی کو بس پرستش کرو تم بہ نیت خالص جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھاگے واسطے دین اپنے کے ایک زمین سے طرف دوسری کی
اگرچہ بمقدار ایک بالشت کے ہو تو وہ شخص سزاوار بہشت کا ہے اور رفیق ابراہیم اور محمد صلوۃ اللہ علیہما کا ہوگا قیامت کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تو ایسی زمین مین ہو کہ آدمی
اس مین گناہ خدا تعالے کی نافرمانی کرتے ہون تو تجھکو چاہیے کہ اس زمین کو چھوڑ کر دوسری زمین مین چلا جا اور ہجرت کرنیوالون کو خدا سمجھاتا ہے کہ تم مرنے سے مت ڈرو موت سب جگہ آنیوالی ہے
چنانچہ فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور موت کسیکو نہ چھوڑیگی اور جو کوئی دنیا مین پیدا ہوا ہے انجام اسکا موت ہے شعر از بیابان عدم تا
سر بازار وجود ٭ بہ تلاش کفنی آمدہ عریانی چند ٭ اور جسوقت مر جاؤگے تو واسطے جزای اعمال کے ثم الینا ترجعون پھر طرف ہمارے رجوع کروگے تم اور یحیی نے اسکو یا سے
پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی رجوع کرینگے وہ پس چاہیے کہ شرک کی زمین مین نہ رہو اور اپنے پیغمبر کے خدمت مین حاضر ہو کر اطمینان سے عبادت خدا مین مشغول ہو والذین امنوا
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور رسول پر وعملوا الصالحات اور عمل کیے ہین انہون نے نیک لنبوئنھم البتہ جگہ دینگے ہم انکو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے لنثوینھم پڑھا
ہے یعنی جگہ دینگے ہم انکو من الجنۃ بہشت مین سے غرفا بالاخانے بلند یاقوت اور موتی کی کہ تجری من تحتھا الانھار جاری ہین نیچے انکے سے نہرین خالدین
فیھا یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ انکے کہ ہرگز زوال اور فنا نہین ہے نعم اجر العاملین اچھے ہین بالاخانے اجر عمل کرنیوالون کا مخصوص بالمدح نعم کا
کہ وہ غرفا محذوف ہے اور یا اجر محذوف اسکا مخصوص بالمدح ہے الذین صبروا یہ صفت عاملین کی ہے یعنی عمل کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ صبر کیا انہون نے مشرکین کے آزار دینے پر اور
وطن سے ہجرت کرنے پر وعلی ربھم اور اوپر پروردگار اپنے کے نہ اسکے غیر پر یتوکلون توکل کرتے ہین وہ اور اپنا کام خدا کی سپرد کرتے ہین کہتے ہین کہ مکہ کے مومنین نے
جسوقت یہ آیت سنی تو ارادہ ہجرت کا طرف مدینہ کے کیا اور جسوقت روانہ ہوئے تو انکو راہ مین غدغہ ہوا کہ جس شہر مین کہ کوئی ہمارا سامان معیشت نہین ہے تو گزارا ہمارا وہان
کیونکر ہوگا یہ آیت نازل ہوئی کہ وکاین من دابۃ اور بہت چلنے والے زمین پر حیوانات مین سے لا تحمل رزقھا نہین اٹھاتے ہین رزق اپنا یعنی طاقت اور قوت اسکی
اٹھانیکی نہین رکھتے ہین بسبب ضعف اور ناتوانی کے اور یا یہ کہ اپنی روزی غلہ وغیرہ کو جمع نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ رزق اپنے تین حیوان جمع کرتے ہین آدمی و چوہا اور
چیونٹی کا حال ہے کہ اکثر حیوانات خشکی کے دریائی اور وحوش اور چرندے اور پرندے اپنے کہانیکو جمع نہین کرتے ہین اور اپنے ہمراہ بھی نہین لیئے پھرتے ہین اللہ یرزقھا خدا
روزی دیتا ہے انکو جہان کہین وہ ہون وایاکم اور تمکو بھی پروردگار روزی دیتا ہے پس موجود نہونے سامان کہانے اور پینے کے سے غمگین مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ پردیس
مین ہم کہانسے کہائینگے اور پئینگے جو کہ تمکو روزی دیتا ہے وہ ہر جگہ تمہارے ہمراہ ہے جس جگہ تم ہوگے وہین تمکو روزی پہنچائیگا پس شرک کے شہر مین تم نہ رہو بلکہ تم وہانسے
ہجرت کر کے چلے جاؤ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت ان لوگونکے حق مین نازل ہوئی ہے جو کہ مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم انکو کہانسے کہلائینگے
اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس خوف سے تم انکو قتل نہ کرو کہ انکو اور تمکو سبکو ہم روزی دیتے ہین تم انکے رازق نہین ہو رازق انکے حقیقت مین ہم ہین اور مجمع البیان مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہتا ہے کہ مین ہمراہ رسولخدا کی نخلستان مین انصار کے گیا حضرت نے وہان خرما تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ چوتھی صبح ہے کہ مینے کہانا نہین کہایا ہے اور اگر مین چاہتا
اپنے پروردگار سے دعا کرتا تو مجھکو ملک کسری کا دیتا پس کیونکر ہوگا حال تیرا اے ابن عمر جسوقت تو باقی رہیگا ہمراہ اس قوم کے جو کہ ایکسال کا کہانا پوشیدہ جمع کرکے رکہینگے
پھر نہین واسطے سستی یقین کے طرف خدا کی پس قسم ہے خدا کی کہ ہم وہانسے سرکے نہین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی وکاین من دابۃ الایۃ وھو السمیع اور وہ خدا سننے والا ہے
تمہارے قول کا تم جو کہتے ہو کہ پردیس مین ہم کہانسے کہانا کہائینگے العلیم جاننے والا ہے تمہاری دلی بات کا اور اب اللہ تعالے بیان کرتا ہے کہ مشرکین باوجودیکہ جانتے ہین کہ
خالق سب اشیاء کا خدا ہے لیکن پرستش بتونکی کرتے ہین چنانچہ فرماتا ہے ولئن سالتھم اگر پوچھے تو ان مشرکین مکہ سے کہ من خلق السموات والارض کہ کسنے پیدا کیا ہے آسمانونکو
اور زمین کو وسخر الشمس والقمر اور کسنے حکم مین کیا ہے آفتاب کو اور چاند کو کہ موافق اسکے حکم کے آسمان پر چلتے ہین ایک طرز پر لیقولن اللہ البتہ کہینگے وہ کہ خدا نے پیدا کیا ہے انکو اور
جسوقت وہ جانتے ہین کہ پیدا کرنیوالا آسمان اور زمین کا وہ ہے تو فانی یؤفکون پس کہان پھیرے جاتے ہین توحید سے کہ خدا واحد حقیقی کو چھوڑ کر سنگ و چوب کے پرستش کرتے ہین کہ جنسے کسیطرح کا نفع اور ضرر
عائد نہین ہوسکتا اور اللہ یبسط الرزق خدا فراخ کرتا ہے رزق کو لمن یشاء واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے من عبادہ بندون اپنے مین سے ویقدر اور تنگ کرتا ہے لہ

واسطی شکر اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق خدا سات ہر چیز کے یعنی کشادہ کرنی اور تنگ کرنیکو سبکو جاننیوالا ہے اور موافق مصلحت کے دیتا ہی جسقدر کہ دیتا ہی وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ اور البتہ

اگر پوچھی تو ان مشرکون سے کہ مَنْ نَزَّلَ کس شخص نے نازل کیا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے مَآءً پانیکو یعنی بارانکو فَاَحْیَا بِہٖ پس زندہ اور سبز کیا سات اسکی الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ

مَوْتِھَا زمین کو پیچھے مرانے اور پژمردہ اور خشک ہونی اسکی سے تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ البتہ کہینگے وہ کہ خدا نے نازل کیا ہی بارانکو اور ساتہی زمین کو زندہ کیا ہے لیکن باوجود اقرار کے اسکی مخلوقات کو اسکا

شریک کرتی ہین قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شکر ہی واسطی خدا کے خدا تعالے نی مجکو اور میرے تابعین کو گمراہی سے محفوظ رکھا ہی بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ بلکہ اکثر انکی نہین سمجھتے ہین کہ

باوجود اقرار کی خدا کے خالق ہونیکی پھر بتونکو اسکی شریک کرتی ہین وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اور نہین ہے یہ زندگانی دنیا کی اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ مگر مشغول ہونا باطل کا اور بازی کی

حاصل امرونکی سات اور کہتی ہین کہ لہو وہ عمل ہے کہ جوان کرتے ہین واسطی رواکرنے خواہش نفس کی اور لعب بازی ہی لڑکونکی ہے یعنی دنیا جلدی گزر جاتی مین مشابہ لہو لعب جوانون

اور لڑکون کی ہے وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اور تحقیق کہ گھر آخرت کا لَھِیَ الْحَیَوَانُ البتہ وہ زندگانی ابدی اور ہمیشہ کی ہی کہ اسمین موت نہین ہے بخلاف زندگانی دنیا کی کہ فنا ہونیوالی

ہی لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہین وہ کہ جانتے ہین کہ اسیطرح ہی پس دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہی بس جانتی کہ نہ اختیار کرین آخرت پر فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ پس جسوقت سوار ہوتے ہین

وہ بیچ کشتی کے تو دَعَوُا اللّٰہَ پکارتی ہین وہ خدا کو مُخْلِصِیْنَ یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت کہ خالص کرنیوالی ہین لَہُ الدِّیْنَ واسطی اسکی دین کو یعنی اسوقت ایسی ہو جاتے

ہین گویا بہی خالص دین والی ہین اور خلوص سے خدا کو پکارتی ہین فَلَمَّا نَجّٰھُمْ پس جسوقت نجات دی انکو خدا نے اور سلامتی سے وہ باہر آئی اِلَی الْبَرِّ طرف صحرا کے کہ وہ خشک

ہے تو اِذَا ھُمْ اسوقت وہ یُشْرِکُوْنَ شرک کرتی ہین کہ اپنی عادت کیطرف پھر پھر جاتی ہین لِیَکْفُرُوْا تا کہ کفر کرین وہ بسبب شرک کے بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ سات اس چیز کے کہ دی ہمنے انکو

ایک نعمت کہ انکو نجات دیکر دریا سے باہر اُتارا ہی وَلِیَتَمَتَّعُوْا اور تا کہ فائدہ اُٹہائین وہ اس دنیا سے چندروز کا اور بتون کی عبادت مین مشغول ہون فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ

پس قریب ہے کہ جانینگے اپنی انجام کار کو وقت عذاب کے اور فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکہا ہی انہون نے کہ اَنَّا جَعَلْنَا تحقیق ہمنی کر دیا ہے انکے شہر کو کہ وہ مکہ ہے

حَرَمًا اٰمِنًا حرم امن والا کہ وہانکی آدمی محفوظ ہین قتل اور غارت سے وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور اُچک لیجاتی ہین آدمی مِنْ حَوْلِھِمْ گرداگرد انکی سے یعنے گرد شہر انکی سے آدمیونکو

قتل اور اسیر کرتے ہین اور پکڑ لیجاتی ہین اور لوٹتی ہین اور ان کے والونکو کوئی کچہ نہین کہتا ہے اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پس سات باطل کے کہ وہ بت ہین یا شیاطین باوجود اس

نعمت کے یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتی ہین اور اعتقاد رکہتی ہین وَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ اور سات نعمت خدا کے کہ وہ سکونت حرم کی اور امنی خوف قتل اور غارت اور اسیری سے ہی یَکْفُرُوْنَ

کفران اور ناشکری کرتی ہین کہ اسکی غیر کو اسکا شریک قرار دیتی ہین وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص زیادہ ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰی اس شخص سے کہ بنالیوے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اوپر خدا کے جہوٹ

کو اور گمان کرے کہ واسطی خدا کے شریک ہے اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ اور جہٹلاوے اور تکذیب کرے سات حق کے کہ وہ پیغمبر یا قرآن ہے جسوقت کہ آیا وہ اسکے پاس اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ کیا نہین ہے بیچ

دوزخ کی یعنے ہی دوزخ مین مَثْوًی جگہ رہنی کی لِّلْکٰفِرِیْنَ واسطی کافرونکی یعنے البتہ ہمیشہ دوزخ مین رہنی والے ہین اور اب مومنین کے حق مین فرماتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا

اور جن لوگون نے کہ جہاد کیا ہی کفار پر فِیْنَا بیچ مقدمہ ہمارے کی اور قایم کرنے دین ہمارے کے بالفعل ہے کو مارا ہی ہمارے راہ مین کہ وہ جہاد اکبر ہی لَنَھْدِیَنَّھُمْ البتہ دکہلاوینگے

ہم انکو سُبُلَنَا راہین اپنی کہ وہ راہین بہشت کی ہین اور راہین چلنے کی طرف ہماری وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق خدا البتہ ہمراہ نیکی کرنیوالونکے ہے کہ انکی نصرت

کرتا ہی دنیا مین اور آخرت مین انکو درجات عالیہ عطا کریگا سُوْرَۃُ الرُّوْمِ یہ سورہ مکی ہے اور آیتین اسکی (۵۹) ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بخدا سوگند کہ

جو کوئی شب بست وسوم ماہ رمضان مین سورہ عنکبوت اور سورہ روم کو پڑہے وہ بہشتیون سے ہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ ○

ابن عباس سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ خدا تعالے کی تعریفین مین اور ہر حرف سے اشارہ طرف ایک صفت اور تعریف کے ہی کہ خدا تعالے کی تعریفین انسے بیان کرین چنانچہ الف سے

اشارہ طرف الوہیت خدا کے ہی اور لام سے اشارہ طرف لطف کے اور میم کنایہ ملک سے ہی اور تحقیق وہ کہ جو سورہ بقر کی اول مین روایات طیبین سے گزرا ہی غُلِبَتِ الرُّوْمُ

مغلوب کئے گئی رومی کہ فارسیون نے انپر غلبہ کیا فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ بیچ نزدیکتر زمین عرب کے نسبت زمین روم کی اور وہ زمین اذرعات اور فلسطین اور عسکر وغیرہ کی تھی

مفسرین کہتی ہین کہ فارسی رومیون پر لڑائی مین غالب ہوئے زمانہ رسول خدا صلعم مین اور کفار قریش یہ خبر سُنکر خوش ہوئے اسواسطے کہ رومی اہل کتاب تہے جیسے مسلمان اہل

کتاب ہین اور فارسی اہل کتاب نتہے مثل کفار قریش کے قریش مسلمانونکو کہتے تہے کہ رومی نصرانی ہین اور اہل کتاب ہین وہ مغلوب ہوئے ہین ان لوگونسے کہ جو مثل ہمارے اہل کتاب

نہین ہین تم بھی ہم سے مغلوب ہوگی مثل رومیون کی اور مسلمان اس خبر کو سُنکر بہت غمگین ہوا اور بیت المقدس رومیونکے پاس تہا جیسے کہ کعبہ مسلمانونکے

واسطی ہے فارسیون نے رومیونکو بیت المقدس مین سے بہی نکالدیا اللہ تعالے فرماتا ہی وَھُمْ اور وہ یعنی رومی مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ پیچھے مغلوب ہونے کے فارسیونکے سے سَیَغْلِبُوْنَ

فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ قریب ہے کہ غالب ہونگے وہ رومی فارسیون پر بیچ تہوڑے برسونکے تین برس سے نو سال تک اور بضع سنین تین سال سے نو سال تک کو کہتے ہین

ع

وقف لازم

سورۃ الروم

اور مشہور قصہ تواریخ مین اسطرح سی ہے کہ فارس مین ایک عورت تہی کہ فرزند اوسکی سب شجاع اور بہادر تہے اور پرویز کہ بادشاہ فارس کا تہا اوسنی اوس عورت کو طلب
کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ لشکر اپنا واسطی جنگ قیصر روم کے روانہ کرون اور تیری فرزندون کیواسطی ایک شخص کو سردار لشکر کا کرون بتلا کہ تیری فرزندون مین کونسا
لائق اس سرداری کے ہے اوس عورت نے کہا کہ فلانا لڑکا میرا بہیڑیے سی بہت ڈرتا ہی اور فلانا تیغ وسنان سی زیادہ روندہ ہی اور جسکا نام شہر زان ہی شیری سی زیادہ شجاع
اور اوسسے زیادہ حلیم اور بردبار ہے اور کوہ سی زیادہ سنگین ہے پرویز نے کہا کہ مینے اوسکو اختیار کیا جو کہ حلیم زیادہ ہی پس اوسکو بلا کر سردار لشکر کا کیا اور طرف روم
کے اوسکو روانہ کیا اور وہ مین عم مین پہونچا اور قیصر روم سے کارزار کرکے فتح پائی رومیون پر اور شہرونکو روم کے خراب اور منہدم کر دیا اور یہہ لڑائی اذرعات اور
بصری مین کہ شام کے شہرون سی زیادہ نزدیک ہین واقع ہوئی اور یہہ فتح فارسیونکی رومیون پر سال نہم مین معبوث ہونے رسول خدا صلعم کے سے ہوئی تہی اور جسوقت یہہ خبر مکہ مین پہونچی
تو حضرت دلتنگ ہوئے اور مشرکین خوش ہوئے اور مسلمانون پر طعن کرتے تہی کہ جیسے کہ تم صاحب کتاب ہو ایسی ہی رومیونکا بھی مذہب ہے اور فارسیونکو اونپر غلبہ حاصل ہوا ہی ایسے ہی
ہم تم پر غالب ہونگے یہہ فال ہمارے غلبے کی ہی پس جسوقت مسلمان اس خبر کو سنکر رنجیدہ ہوئے تو خدا تعالی نے اونکی تسلی کیواسطی فرمایا کہ وہم من بعد غلبہم سیغلبون یعنی اور وہ رومی پیچھے غالب ہونے
فارسیونکے سے قریب ہے کہ غالب ہونگے اوپر فارسیونکے تین سال سے نو سال تک مین اور ایسا ہی ہوا کہ رومی فارسیون پر غالب ہوئے اور یہہ ایک بڑی دلیل ہے قرآن کی حقیت کی
کہ جو کچھہ اوسمین خبر دی تہی وہ وقوع مین آئی اور جب یہہ خوشخبری نازل ہوئی تو ابو بکر نے مشرکین سے کہا کہ تم اوس خبر سے شاد ہوئے ہو ہماری آنکھین روشن ہوئی ہین
بخدا کہ رومی فارسیون پر غالب ہونگے تین سال سے نو سال تک مین مشرکین نے کہا کہ ایسا نہین ہو سکتا اور یہہ تو کہاں سے کہتا ہی کہا پیغمبر خدا سے مینے سنا ہی ابی بن
خلف نے ابو بکر سے کہا کہ اگر تو سچ کہتا ہی تو وقت اوسکا معین کر کہ شرط اوسپر مقرر کرین پس تین سال پر دس دس اونٹ کی شرط کی جسوقت رسول خدا
کو ابو بکر نے اس شرط کی خبر کی تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر خطا کی تونے اسواسطی کہ بضع تین سی نو تک ہوتے ہین پہر جا اور مال اور مدت مین زیادہ کر ابو بکر گئے
نو برس تک مقرر کیے اور سو اونٹ کی شرط کی اور یہہ صورت شرط کرنیکی حرام ہونے سے پہلے مقرر ہوئی تہی اور بعد اوسکی حرام ہو گئی ہے اب ایسی شرط جائز نہین
ہی اور ابو بکر نے مکہ سے باہر جانا چاہا تو ابی بن خلف نے کہا کہ بدون ضمانت کے مین تجھکو نہین جانے دیتا بیٹا اوسکا عبد اللہ ضامن اپنے باپ کا ہوا اور جسوقت ابی بن کعب نے چاہا
کہ مکہ سی واسطی جنگ احد کے جائے تو عبد اللہ نے اوسکو پکڑ لیا اور کہا کہ بدون ضامن دیے تجھکو بھی مکہ سے باہر نہین جانے دیتا ابی نے بہی ایک ضامن دیا اور احد کی لڑائی مین جاکر
مسلمانونسی لڑا اور وہانسی زخمی ہوکر مکہ مین آیا اور مر گیا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ جنگ بدر مین مسلمانون نے جسوقت فتح پائی مشرکین پر تو اوسیوقت خبر آگئی کہ
رومیون نے فارسیون پر فتح پائی یہہ خبر سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے اور ابو بکر نے ابی بن خلف کے وارثونکے پاس جاکر مال شرط کا وصول کیا اور جناب رسول خدا
کی خدمت مین لاکر حاضر کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکو تصدق کر دو اور تواریخ کی کتابون مین فارسیونکا رومیون پر غالب آنا اور پہر رومیونکا فارسیون پر غالب آنا تفصیل سے
لکہا ہی جسکو ایسے قصونکی رغبت ہو وہ تواریخ کی کتابونکا مطالعہ کرے اور حضرت امام محمد باقر ع سے ایک روایت اسطرح سے ہی کہ جسوقت جناب رسول خدا صلعم نے طرف مدینہ
کی ہجرت کی اور اسلام کو ظاہر کیا تو قیصر روم کو ایک نامہ لکہا اور مضمون اوسکا ہدایت اور طلب طرف اسلام کی تہی اور اپنے ایلچی کے ہاتھہ وہ نامہ شاہ روم کے پاس روانہ
کیا اور ایسی ہی ایک نامہ فارس کے بادشاہ کے پاس بہیجا بادشاہ روم نے تو حضرت کے نامہ کی بہت تعظیم و تکریم کی اور حضرت کے قاصد پر بہت مہربانی خرچ کی اور
بادشاہ فارس نے حضرت کے نامہ کو خفیف سمجھکر پہاڑ ڈالا اور اوس زمانہ مین بادشاہ روم سے بادشاہ فارس کا جنگ تہا اور مسلمان خواہش اس امر کی کرتے
تہے کہ بادشاہ روم کا بادشاہ فارس پر فتحیاب ہو پس جسوقت بادشاہ فارس کا بادشاہ روم پر غالب ہوا تو مسلمانونکو بہت ناخوش معلوم ہوا اور رنجیدہ
ہوئے تب اللہ تعالی نے اونکی تسلی کیواسطی یہہ آیت نازل کی کہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون للہ الامر یعنی خاص واسطی خدا کے ہے حکم من قبل
پہلے غلبہ فارس کے سی روم پر ومن بعد اور پیچھی غالب ہونے روم کے سی فارس پر یعنی ہر وقت حکم اوسکا ہی سب کام اوسکے قبضہ قدرت مین ہین پس غالب ہونا اور مغلوب ہونا اول آخر تک
بحکم خدا ہے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ واسطی خدا کے حکم ہے پہلے اسکے کہ حکم کرے اور بعد اوسکے کہ حکم کرے ویومئذ اور اوس روز یعنی جس روز کہ رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے
تو یفرح المؤمنون خوشی ہونگے مومنین بنصر اللہ ساتہہ مدد کرنے خدا کے اہل کتاب کو اوس قوم پر جو کہ کتاب نہین رکہتی ہین ینصر نصرت کرتا ہی من یشاء
جسکو چاہتا ہی وہو العزیز اور وہ غالب مطلق ہے الرحیم مہربان وعد اللہ وعدہ کرنا خدا کا وعدہ کرنا غلبہ روم کا فارس پر اور وعدہ فرحت مومنین کا
لا یخلف اللہ وعدہ نہین خلاف کرتا ہے خدا وعدہ اپنے کو ولکن اکثر الناس اور لیکن اکثر آدمی لا یعلمون نہین جانتی ہین وعدہ کو اور وعدہ کی صحت
بسبب جہالت کے قائل نہین ہو سکتے یعلمون ظاہرا جانتی ہین ظاہر کو من الحیوۃ الدنیا زندگی دنیا سے یعنی مال اور متاع اور جاہ اور دولت اور اسباب تجارت وغیرہ فائدون اور منافع کو جانتے ہین

اور جو کچھ دنیا کا ظاہر ہے اوسکو جانتے ہین وَھُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ اور وہ آخرت سے کہ نہایت مقصود ہے ھُمْ غٰفِلُوْنَ وہ غافل ہین اور نہایت بیخبر ہین اور اس جہت سے ہمیشہ دنیا
کے آباد کرتے ہین اور آخرت کے خراب کرتے ہین آہ ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ بخدا سوگند کہ کامل ہونا امور دنیا مین اس نہایت کو ہو پہنچا ہے کہ درہم کو اپنے ناخن سے ہلاکر اوسکی وزن کی خبر دیتے
ہین جسطرح سے کہ وہ ہے اور نماز کو ہرگز نہین جانتے ہین کہ کسطرح ادا کرنی چاہئے اور کیونکر صحیح ہوتی ہے اور کس امر سے کرمیسے جاتی رہتی ہے اور حضرت صادق سے تفسیر یعلمون
ظاہرا کی دریافت کی گئی تو فرمایا کہ علم جفر اور نجوم کو واسطے تدبیر امور دنیا کے ہے وہ بہی اسی مین سے ہے اور فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا نہین فکر کرتے ہین اور سوچتے ہین فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
بیچ نفسون اپنے کے کہ وہ سب چیزون سے زیادہ نزدیک اور قریب اونکے ہے تاکہ ثابت ہو اونکو قدرت اوسکی پیدا کرنیوالی اوسکے پہیر دینے پر جیسیکہ اوسکو پہلے پیدا کرنے پر قدرت
تہی ایسے ہی دوبارہ پیدا کرنے پر بہی قدرت ہے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا خدا نے آسمانون کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اوس چیز کو کہ درمیان ان دونو
آسمان اور زمین کے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتہ حق کے واسطے غرض صحیح کے کہ اوسکو دلیل لاتے ہین اوسکی توحید اور قدرت کاملہ پر اور عبث اور بیفائدہ اونکو نہین پیدا کیا ہے بلکہ پیدا کیا ہے
اونکو ایک فائدہ کے لئے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ایک مدت نام رکہی گئی اور مقرر کے واسطے کہ جب وہ مدت گزر جاوے تو پہر وہ معدوم ہوجائین اور باقی نرہین اور وہ روز قیامت ہے کہ جب مدت انکی
منتہی ہوگی اور اسوقت وہ باقی نرہینگے وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اور تحقیق کہ بہت آدمیون مین سے بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ ساتہہ پہونچنے جزا پروردگار اپنے کے قیامت کے ہونے سے
لَكٰفِرُوْنَ البتہ کفر کرنیوالے ہین اور انکار کرنیوالے ہین اور گمان اونکا یہہ ہے کہ دنیا ہمیشہ ہے اور آخرت نہوگی اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ کیا نہین سیر کرتے
ہین وہ بیچ زمین کے وقت تجارت کے طرف یمن اور شام وغیرہ کے جس جگہہ کہ عاد اور ثمود اور سوا انکے عذاب خدا سے ہلاک ہوئے ہین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پس دیکہین وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اون لوگون کا کہ تہے وہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے کہ كَانُوْٓا تہے وہ اَشَدَّ مِنْهُمْ زیادہ سخت مکہ والون سے قُوَّةً
قوت مین یہہ تمیز واقع ہوا ہے یعنی بڑے زبردست آدمی تہے باعتبار طاقت کے وَاَثَارُوا الْاَرْضَ اور کہودا اور الٹ پلٹ کیا اور جوتا اونہون نے زمین کو واسطے زراعت
اور درخت بونیکے اور چشمے جاری کرنیکے وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونہون نے اوسکو عمارتین بنا کر اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَآ اکثر اوس سے کہ آباد کیا ہے اون مکہ والون نے اوسکو کہ مکہ ایسی
زمین مین رہتی ہین کہ وہان نہ آب شیرین ہے اور نہ زراعت ہے اور باوجود اسکے تکبر اور سرکشی کرتے ہین وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ اور آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ
ساتہہ دلیلون روشن کے اور معجزون ظاہر کے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے ہو واسطے خدا تعالی نے اونکو ہلاک کیا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ پس نہ تہا خدا کہ ظلم کرے اونپر بدون جرم
اور بدون پہونچنے پیغمبرون کے لیکن اونہون نے کفر کیا اور پیغمبرون کو جہٹلایا اسواسطے عذاب مین گرفتار ہوئے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تہے وہ کہ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ جانون اپنی پر ظلم
کرتے تہے بسبب اختیار کرنے کفر کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا پہر ہوگا انجام اون لوگون کا کہ برا کیا اونہون نے کہ کفر کو اختیار کیا اونہون نے السُّوْٓاٰي برائی
کہ وہ عذاب ہے دنیا اور آخرت کا اور اہل کوفہ نے عاقبة کو منصوب پڑہا ہے یعنی جنہون نے برائی کی ہے انجام اونکا برا ہے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ سوئے نام دوزخ کا ہے جیسے کہ حسنی اور طوبی نام بہشت کا ہے یعنے انجام اونکا دوزخ ہے اور ہلاک ہونا اَنْ كَذَّبُوْا ہو واسطے کہ جہٹلایا اونہون
نے اور تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتہہ آیتون خدا کے کہ قرآن کا اعتبار نکیا اور اوس سے نصیحت نپکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تہے وہ ساتہہ اون آیتون کے يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے کہ اونکو خدا کیطرف سے جانتے ہین اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ خدا پیدا کرتا ہے خلقت کو نطفے سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پہر اعادہ کریگا اوسکا بعد مرنیکے اوسکو پہر زندہ
کریگا ثُمَّ اِلَيْهِ پہر طرف اوسکے واسطے جزاے اعمال کے تُرْجَعُوْنَ پہیرے جاؤگے تم اور ابو بکر نے یرجعون پڑہا ہے غائب کا صیغہ یعنی طرف اوسکے پہیرے جاوینگے وہ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہو قیامت تو يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ناامید اور خاموش اور حیران ہون گنہگار کہ کوئی حجت اور تکرار اونکو باقی نرہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ اور نہوین واسطے اونکے شریک اونکے کہ جنکو خدا کا شریک کرتے تہے شُفَعٰۗؤُا سفارش کرنیوالے کہ اونکو عذاب سے خلاصی دلوائین کفار مکہ کہتے تہے کہ ہمارے معبود قیامت
ہماری سفارش کرینگے خدا تعالی فرماتا ہے کہ اوس روز وہ اونکی سفارش نکر سکینگے وَكَانُوْا اور ہونگے اوس روز وہ کفار بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ ساتہہ شریکون اپنے کے كٰفِرِيْنَ
کفر کرنیوالے اور بیزار ہونیوالے کہ جسوقت اونسے ناامید ہونگے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت تو يَوْمَىِٕذٍ اوسروز يَّتَفَرَّقُوْنَ متفرق ہوجائینگے اور آپسمین جدا
ہوجائینگے آدمی کہ بعضے تو بہشت کو سدہارینگے اور بعضے دوزخ کو روانہ ہونگے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس لیکن جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے اچہے فَهُمْ فِيْ
رَوْضَةٍ پس بیچ باغون بہرے ہوئے میوونکے يُّحْبَرُوْنَ شاد اور خوش کئے جاوینگے اسطرح سے کہ اثر فرحت اور سرور کا اونکے چہرون سے نمایان ہوگا ہو واسطے گرامی کئے جاوینگے بکرامت خدا اور
نعمتون سے لذت پاوینگے اور تاج اونکے سر پر ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سرود سے سننا راگ کا ہے کہ اوسکے سننے سے بہشت مین لذت پاوینگے اور کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے رسول خدا سے
پوچہا کہ بہشت مین راگ بہی ہے فرمایا کہ ہان بہشت مین ایک نہر ہے کہ اوسکے کنارہ پر باکرہ حورین بیٹہی ہین کہ جنکے گورے گورے بدن ہین اور بڑی بڑی آنکہین مین وہ حورین کائینگی

آواز سے ایسی خوش آواز کہ سنی نہ سنی ہوگی اور یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے بہتر نعمت ہے اور کہتی ہیں کہ وہ حوریں خدا تعالے کی تسبیح کرینگی انکی یہ آواز خوش ہوگی اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے
رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول خدا بہشت میں آواز خوش ہے کہ مجھے راگ سننے کا بہت شوق ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک درخت ہے کہ جسوقت خدا تعالے اسکو وحی کریگا کہ میرے
بندونکو راگ سنا جن لوگوں نے کہ دنیا میں راگ سے پرہیز کیا ہے وہ درخت آواز خوش سے حق تعالے کی تسبیح کریگا ایسی آواز سے کہ خلایق نے کبھی ایسی نہ سنی ہوگی اور سوا اسکے
بہت روایتیں اس مقدمہ میں ہیں وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور لیکن جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے انہوں نے ساتھ آیتوں ہماری کی کہ
وہ آیتیں قرآن کی ہیں یا نشانیاں قدرت ہماری کی وَلِقَآئِ الْاٰخِرَۃِ اور ساتھ پہنچنے آخرت کی کہ اسکو بھی جھٹلایا ہے فَاُولٰٓئِکَ پس یہ لوگ جھٹلانیوالے فِی الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ بیچ عذاب کے حاضر کیے گئے ہیں وے دوزخ میں داخل ہوکر ہرگز غائب ہونیوالے نہیں اور اب واسطے نجات بندونکی فرماتا ہے کہ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ پس تسبیح کرو تم تسبیح کرنا
خدا کو جسطرح سے کہ وہ سزاوار اسکا ہے حِیْنَ تُمْسُوْنَ جسوقت کہ رات کرو تم وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ اور جسوقت کہ صبح کرو تم وَلَہُ الْحَمْدُ اور واسطے اسکی شکر ہے اور تعریف فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنے جو کوئی کہ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اسکی حمد وثنا کرتا ہے وَعَشِیًّا یہ مفعول فیہ واقع ہوا ہے یعنی بیچ آخر روز کے وَحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ اور
جسوقت ظہر کا وقت کرتے ہو تم اور بعضے کہتے ہیں مراد تسبیح سے یہاں نماز ہے پس تمسون سے مراد نماز شام اور عشا ہے اور تصبحون سے مراد نماز صبح ہے اور عشیا سے مراد نماز عصر ہے کہ وہ آخر دن میں ہوتی ہے
اور تظہرون سے مراد نماز ظہر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ان وقتوں میں تسبیح کرو کہ وہ ایسا ہے کہ یُخْرِجُ الْحَیَّ نکالتا ہے زندہ کو مِنَ الْمَیِّتِ مردہ سے جیسے انسان کو نطفہ سے اور مرغ کو بیضہ سے اور
یا یہ کہ مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے اور نیک کو بد سے وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ اور نکالتا ہے مردہ کو مِنَ الْحَیِّ زندہ سے جیسے کہ نطفہ کو انسان سے اور بیضہ کو مرغ سے اور کافر کو مومن سے اور جاہل کو
عالم سے اور بد کو نیک سے وَیُحْیِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہے زمین کو گل اور بوٹے اگا کر بَعْدَ مَوْتِہَا پیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے وَکَذٰلِکَ اور ایسی ہی یعنی مانند اسکے زندہ ہو کر تُخْرَجُوْنَ ع
باہر نکالے جاؤ گے تم قبروں سے زندہ کر کے اور حضرت عکرمہ نے یُحْیِ الْاَرْضَ بعد موتہا کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں قطرات باران سے زندہ کرنا مراد نہیں ہے لیکن خدا تعالے ایسے مردونکو بھیجے گا کہ زندہ کرینگے
وہ عدل کو اور عدل کے زندہ کرنے سے زمین زندہ ہو جائیگی اور قایم کرنا حد کا زیادہ نفع رکھتا ہے زمین کو چالیس روز کی قطرات باران سے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ جو کوئی چاہتا ہو کہ بروز قیامت اسکے اعمال نیک کے وزن کریں تو چاہیئے کہ ان آیتوں کو پڑھے وکذلک تخرجون تک اور دوسری ایک یہ ہے کہ آخر سورہ والصافات کا یعنی سبحان ربک
رب العزت آخر تک اسکے ساتھ ملا کر پڑھے اور ایک روایت سید عالم صلعم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شام اور صبح کو یہ آیت پڑھے تو اسنے تدارک کیا ہے عبادتکا جو اس سے
فوت ہوئی ہے خواہ نوافل ہوں خواہ دعائیں ہوں خواہ تسبیحیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد ہر نماز فریضہ کے اس آیت کو پڑھے تو
بعدد قطرات باران اور برگ درختان اور خاک روی زمین کی واسطے اسکی دس نیکیاں لکھیں وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور تمام نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَکُمْ
یہ کہ پیدا کیا تمکو مِنْ تُرَابٍ مٹی سے یعنے اصل کو سبکے کہ وہ آدم ہے باپ تمہارا اسکو یعنی خاک سے پیدا کیا ہے اور یا یہ کہ تمکو نطفہ سے پیدا کیا ہے اور نطفہ کو غذا سے اور غذا کو
مٹی سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اسوقت تم یعنی بعد پیدا کرنے کے بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ آدمی ہو کہ پراگندہ ہوتے ہو اور بکھرتے ہو زمین میں اور ہر ایک جگہ اپنا وطن اور مقام کرتے ہو پس جس
کسیکو ایسی قدرت ہو کہ اسنے تمکو پیدا کرکے جگہ جگہ میں متوطن کر دیا پھر وہ تمہارے دوبارہ زندہ کرنے پر کیونکر قادر نہوگا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے
اَنْ خَلَقَ لَکُمْ یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے مِنْ اَنْفُسِکُمْ نفسوں تمہارے سے یعنی جنس اور شکل تمہاری سے اَزْوَاجًا جوڑے یعنی عورتیں تمہاری لِتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا تاکہ میل اور رغبت
کرو تم طرف انکی ایک جنس ہونیکی سبب سے اور اس سے الفت پکڑو اور غیر جنس ہونا سبب نفرت اور اختلاف کا ہے وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ اور کر دیا درمیان تمہارے یعنی تمہاری عورتوں میں اور تم میں
پیدا کیا خدا نے مَّوَدَّۃً دوستی کو وَّرَحْمَۃً اور مہربانیکو بسبب حاصل ہونے زوجیت کے باوجودیکہ اس سے پہلے کوئی آشنائی نہ تھی اور دونوں کی شوہر اور زوجہ ہونی ہی ایک الفت
جانبین میں پیدا ہوتی کہ امر معاش کا انتظام بخوبی ہو اسواسطے کہ زندگانی راحت سے بسر کرنی موقوف ہے محبت اور الفت پر اور منقول ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا صلعم کے پاس
آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھکو ایک امر سے نہایت تعجب آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اور مرد کہ کبھی انمیں سے ایک کو دوسرے نے نہ دیکھا ہو جسوقت ان دونوں کا آپسمیں نکاح ہو اور
ایک روز آپسمیں صحبت کریں تو ایسی انکے درمیان دوستی پیدا ہو جاتی ہے کہ زیادہ اس سے کوئی دوستی متصور نہو حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی جانب سے ہے کہ اسنے فرمایا ہے ومن آیتہ
ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اس پیدا کرنے عورت اور مرد ہمجنس اور ہمشکل اور مشابہ کے لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ سوچتے ہیں اور فکر کرتے ہیں حکمتوں اور صنعتوں میں اسکی وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ انکے درمیان عجائب اور غرائب چیزیں ہیں وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ اور مختلف ہونا زبانوں تمہاریکا بولیوں میں کہ تمکو الہام کرکے تعلیم کیا ان زبانوں کو
مثل عربی اور فارسی اور ہندی کے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اصلیں سب زبانوں مختلف کی (۷۲) ہیں (۱۹) تو اولاد سام میں ہیں اور (۱۷) زبان اولاد حام میں اور (۳۶) اولاد یافث میں

اور کہتے ہیں کہ واضع اور ایجاد کرنیوالا ان زبانونکا خدا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فاعل سب زبانونکے آدمی ہین لیکن خدا تعالیٰ نے انپر الہام کرکے بیان کردیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مختلف ہونے زبانون سے مراد مختلف ہونا آوازونکا ہے کہ جیسکہ مختلف شکلین پیدا کین ایسی ہی آوازین مختلف پیدا کی ہین اپنی قدرت کاملہ سے کہ ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے نہین ملتی یہانتک کہ دو بہائیونکی باتین آپسمین مشابہ نہین ہین سو اسطرح فرمایا خدا نے اور آیتون اسکی سے ہے مختلف ہونا زبانون تمہاری کا یعنی آوازون تمہاری کا اور انکا اور مختلف ہونا رنگون تمہاری کا سیاہ اور زردی اور سفیدی اور سرخی مین اور یہ کہ اعضاء کی ہیئت مین مختلف ہین کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے مشابہ نہین ہے اگرچہ رنگ مین موافق ہون لیکن شکلون مین البتہ مختلف ہونگے اور یہ نہایت عجائب قدرت خالق سے ہے کہ سبکو مختلف پیدا کیا ہے اگر یہ اختلاف نہوتا اور آدمی آپسمین ہمشکل ہوتے اسطرح کہ کسیطرح کا آپسمین فرق نہوتا تو موجب بہم ہو جانے اکثر مصلحتون کا ہوتا اور انتظام مین خرابی آتی اِنَّ فِی ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اس اختلاف زبانون اور رنگون آدمیونکے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّلْعٰلِمِیْنَ واسطے عالم کے لوگونکے اور حفص نے اسکو بکسر لام پڑہا ہے یعنے واسطے جاننے والون عاقلونکے مثل جن اور انسان اور فرشتے کہ حکمت اسکی کسی پر پوشیدہ نہین ہے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہے مَنَامُکُمْ سونا تمہارا بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ بیچ رات اور دن کے واسطے استراحت اور سہولت کے نفس کے وَابْتِغَاۤؤُکُمْ اور طلب کرنا تمہارا روزیکو مِّنْ فَضْلِہٖ فضل اسکے سے اور اکثر کے نزدیک مراد خواب سے شب کو ہے اور روزی طلب کرنی دنکو مخصوص ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اس خواب شب اور طلب روزی روز کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین بگوش کان اور آپسمین تفکر کرتے ہین وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور نشانیان حکمت اور فضل خدا کے سے یہ ہے کہ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ دکہلاتا ہے تمکو بجلی کو خَوْفًا واسطے ڈرنے مسافر کی بجلی گرنیسے وَّطَمَعًا اور واسطے طمع مقیم لوگونکی بارش باران کو اور پرکم مین ان مقدر ہے اور خوفا اور طمعا مفعول لہ واقع ہوے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ خوف اور طمع مین مطلق آدمیون کے واسطے مراد ہے مسافر اور مقیم کی خصوصیت نہین ہے وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً اور نازل کرتا ہے جانب آسمان سے پانی کو فَیُحْیٖ بِہِ الْاَرْضَ پس زندہ کرتا ہے ساتھ اسکے زمین کو کہ گہاس اور تر و تازہ درخت اسمین اوگتے ہین بَعْدَ مَوْتِہَا بیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے سے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اس بجلی اور باران کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین اور عقل کو دخل دیتے ہین وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۤءُ کہ کہڑا ہے آسمان بے ستون وَالْاَرْضُ اور زمین بِاَمْرِہٖ ساتھ حکم اسکے کہ دونو اسکی حفاظت سے قائم ہین ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ پہر جسوقت بلائیگا تمکو اسرافیل کیواسطے سے دوسرا صور پہونککر دَعْوَۃً بلانا اسطرح کہ کہیگا اے مردو باہر آؤ مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اسوقت تم نکلوگے اپنی قبرونسے واسطے جزاے اعمال نیک اور بد کے بعضے کہتے ہین کہ قادر خدا تعالیٰ کہ آسمان اور زمین کی حفاظت کرتا ہے ایسا ہی دونکو زندہ کرکے زمین سے نکالنے پر قادر ہے کہ قدرت اسکی جمیع ممکنات کی نسبت برابر ہے وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جوکہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ سب واسطے اسکی فرمانبرداری کرنیوالے ہین زندگی مین اور بعد موت کے اگرچہ بعضے دنیا مین اسکے منکر ہین بسبب چہوڑ دینے اختیار کے انکو انکے حال پر اور وہان سرکشی نکرسکینگے وَہُوَ الَّذِیْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ پیدا کرتا ہے خلقت کو ثُمَّ یُعِیْدُہٗ پہر اعادہ کریگا اسکا کہ دوبارہ اسکو زندہ کریگا بعد مرنیکے وَہُوَ اَہْوَنُ عَلَیْہِ اور دوبارہ زندہ کرنا آسان تر ہے اوپر اس خدا کے اول بار کی پیدا کرنیسے کہ جسوقت کچہ مادہ موجود نتہا اسوقت پیدا کیا اور جبکہ مادہ اسکا موجود ہے تو پہر پیدا کرنا نہایت آسان ہے اور یہ نسبت قدرت تمہاری کے ہے اور خدا کے نزدیک تو اول اور دوبارہ پیدا کرنا دونو برابر ہین وَلَہُ الْمَثَلُ اور واسطے اس خدا کی وصف عجیب الشان ہے مثل قدرت کاملہ کے اور ایک ہونے ذات کے اور بزرگ ہونا صفات کا کہ وہ اسکی غیر کیواسطے نہین ہے الْاَعْلٰی بلند تر ہے اپنی غیر سے کہ برابر اسکی کوئی نہین ہوسکتا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ وللہ المثل الاعلیٰ یعنی وہ شخص ہے وہ کہ نہین شابہ ہے اسکو کوئی چیز اور نہ وصف کیا جاتا ہے اور نہ وہم مین لایا جاتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے علی سے کہ اے علی تو مثل اعلیٰ ہے غرض یہ کہ خدا تعالیٰ موصوف ہے ان اوصاف بزرگ کے ساتھ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانونکے اور زمین کے کہ جو کوئی آسمانون مین اور زمین مین ہے اسکو ان وصفون سے یاد کرتے ہین وَہُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے سب چیزون پر کہ اسکی قدرت سبکی متعلق ہے اور ان سب مین سے قدرت اول پیدا کرنیکی اور دوبارہ زندہ کرنیکی بہی ہے الْحَکِیْمُ حکمت والا ہے کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے ضَرَبَ لَکُمْ بیان کی ہے خدا نے واسطے تمہارے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ مثال کہ لی گئی ہے حال نفسون تمہاری سے اور وہ یہ ہے کہ ہَلْ لَّکُمْ کیا ہین واسطے تمہارے مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ انمین سے کہ مالک ہوے ہین ہاتہ تمہارے کہ وہ لونڈی اور غلام تمہاری ہین کیا وہ واسطے تمہارے مِّنْ شُرَکَاۤءَ شریکون میں سے ہین فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ بیچ اسچیز کے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنی تمہاری لونڈی اور غلام کیا تمہارے شریک ہین اس روزی مین جو ہمنے تمکو دی ہے کہ فَاَنْتُمْ پس تم اور غلام تمہارے فِیْہِ سَوَاۤءٌ بیچ اس روزی تمہاری کے برابر ہون کہ جسطرح سے کہ تم اپنی ملک اور مال مین تصرف کرتے ہو اسیطرح وہ بہی اپنا تصرف کرین اس تمہاری روزی مین بلکہ تم ہرگز نہ چاہوگے کہ وہ تمہاری ملک مین مثل تمہارے تصرف کرین اور وہ لونڈی اور غلام ایسے ہین کہ تَخَافُوْنَہُمْ ڈرتے ہو تم انسے کہ وہ اپنا تصرف کرکے مالک مستقل ہو جائین کَخِیْفَتِکُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَکُمْ نفسون اپنے سے کہ وہ نفس تمہارے شریک ہوتے ہین اللہ تعالیٰ نے آزاد شریکو تمکو نفس انکا فرمایا ہے یعنے تم اپنے ان غلامون سے انکی شریک ہو جانے مین تصرف کرنیسے ایسی ڈرتے ہو جیسے کہ کوئی آزاد دونکی شریک ہو نیسے ڈرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اے آزاد و تم راضی ہو اس امر سے کہ اپنی غلامون کو اپنی ملک اور مال مین شریک کرو کہ وہ مثل تمہارے اپنا تصرف کرین اور تصرف مین تمہارے برابر ہو جائین اور انکے مالک اور شریک ہونے سے تم خوف کرو

ع

جیسکہ بعضے آزاد بعضے آزاد و نکے شریک ہونے سے خوف کرتے ہین پس جسوقت کہ تم راضی نہوا اپنے غلام اور لونڈی کے شریک ہونے سے تو پس کیونکر راضی ہوتے ہو تم میرے واسطے کہ مین سب کا
آزاد کا ہو۔ اور غلام کا بھی پروردگار ہون کہ بعضی میرے غلامون اور بندون کو میرا شریک کرتے ہو اور یہہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ جسکو کہ مین پیدا کرون اوسکو تم میرا شریک
مقرر کرو وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اور اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم دلیلون توحید اپنی کو لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ عقل کو کام فرماتی ہین اور عقلمندون ہی کو
فائدہ ہوتا ہی کہ تامل اور تفکر کرکے سمجھتے ہین اور جاہل اور ظالم اس امر کی حقیقت سے بیخبر ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ بلکہ پیروی کی اون لوگون نے ظَلَمُوْٓا کہ ظلم کیا ہی یعنی ہوئے
اپنی نفسون پر شرک کو اختیار کرکے اَهْوَآءَهُمْ خواہشون اپنی کے یعنے پیروی کی ہی اونہون نے خواہشون اپنی کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ بالکل نادان ہین اور اگر دانشمند ہوتے تو خواہشونکی
پیروی نکرتے اور اپنی عقل سلیم کی پیروی کرتے اور انکو معلوم ہوتی فَمَنْ يَّهْدِيْ پس کون ہے کہ راہ دکھلاوے مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اوس شخص کو کہ چھوڑ دیا ہی خدا نے اوسکو گمراہی مین اوسکے حال پر کہ لطف اپنا اور توفیق
اپنی اوس سے اوٹھا لی ہے یعنے جسکو کہ خدا تعالے نے اپنے علم سے جانا ہے کہ توفیق اور لطف اوسکو فائدہ ندیویگا اوسکی عناد اور انکار کی جہت سے باوجود دیکھنے معجزات کے تو خدا تعالے نے اوسکو
اوسکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور وہ ایسا ہے کہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا ہے وَمَا لَهُمْ اور نہین ہین واسطے اون مشرکون کے مِّنْ نّٰصِرِيْنَ نصرت اور مدد کرنیوالے کہ اونکو گمراہی
نکالین اور اوس گمراہی کی سزا سے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہے نجات دلاوین اور جسوقت جانا تو نے ای محمد صلعم کہ مشرکین ہدایت کرنے سے ہدایت نہین پاتے ہین تو فَاَقِمْ وَجْهَكَ
پس قائم کر تو منہ اپنے کو اور راست کر تو لِلدِّيْنِ واسطے دین حق کے یعنی دین اسلام پر قائم رہ کہ حَنِيْفًا میل کرنیوالا دین باطل سے طرف دین حق کے ہی اور دوسرے دین کیطرف سوا دین
اسلام کے متوجہ مت ہو یہہ خطاب حضرت کیطرف ہے اور مراد اوس سے جمیع مومنین ہین یعنی بندے میرے دین اسلام پر ثابت قدم رہین اور حنیفا حال واقع ہوا ہے فِطْرَتَ
اللّٰهِ فطرت بمعنی پیدایش کے ہے اور یہان مراد اس سے دین اسلام ہے اور فطرت مفعول ہے اتبع مقدر کا اس صورت مین ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ پیروی کرو تم دین اسلام کی کہ سب دینون سے
بہتر ہے الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا وہ دین کہ پیدا کیا ہی خدا نے آدمیون کو اوپر اوس دین کے یعنے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ دین اسلام پر پیدا ہوتا ہی لیکن صحبت مین اپنی والدین اور اپنی
قوم کے اونکا ہی دین اختیار کرتا ہے اور عالم کے جو لوگون نہین بمشاہدہ ہوتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنی والدین کے دین پر ہے اور اوسی دین کو اچھا گمان کرکے اختیار کرتا ہے
خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ یہودی خواہ نصرانی اور تحقیق کرکے مذہب کو کوئی اختیار نہین کرتا ہی بلکہ نہایت قلیل آدمی کہ بمنزلہ نادر کے ہین اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت
بہی مشہور ہے كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا قَدْ يُوْلَدُ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ کہ ہر لڑکا دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن والدین اوسکے
اگر یہودی ہین تو اوسکو یہودی کر دیتے ہین اور اگر نصرانی ہین تو اوسکو نصرانی کر دیتے ہین اور اگر مجوسی ہین تو اوسکو مجوسی کر دیتے ہین اور حضرت صادق سے سوال کیا گیا کہ اس فطرت سے کیا مراد ہے
فرمایا کہ دین اسلام مراد ہے پیدا کیا ہی خدا نے اونکو اوسپر جسوقت کہ اونسے روز الست اپنی توحید پر اقرار کروایا اور حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ پیدا کیا ہے اونکو خدا نے اپنی توحید پر جسوقت اونسے عہد لیا اپنی پروردگاری
ہونیکا روز الست اور اگر یہہ امر نہوتا تو نہ جانتے وہ کہ کون ہے پروردگار اونکا اور رازق اونکا اور کہتی ہین کہ اسلام کا نام فطرت اسواسطے ہوا ہے کہ اگر بندون کو گمراہ نکرین اور اونکو اونکی حال پر چھوڑ دین
جس امر پر کہ وہ پیدا ہوئے ہین اوسی امر پر اونکو رہنے دیوین تو البتہ دین اسلام کو لازم پکڑین اور منقول ہے کہ ایک جہاد مین لڑکون کو کفار کے قتل کرتے تہی حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ
یہہ بیگناہ ہین لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ مشرکین کی اولاد ہین فرمایا بخدا کوئی لڑکا نہین ہے مگر کہ وہ پیدایش اسلام پر پیدا ہوا ہی اور
ہمیشہ اسی پیدایش پر باقی ہے یہانتک کہ دوسرا مذہب اوسکی زبان سے ظاہر ہو اور والدین اوسکی یہودی اور نصرانی اوسکو کر دیتے ہین لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ نہین ہے بدل جانا واسطے مخلوق
اور پیدایش خدا کے یعنی جس دین کو کہ خدا نے واسطے بندون کے پیدا کیا ہے اوس دین کیواسطے بدل جانا نہین ہے تمکو چاہئے کہ اوس دین کو بدل نکرو دوسرے دین سے ای بندو اور اوسی دین پر
قائم رہو اوس دین کا بدلنا سزاوار نہین ہے اور یا یہہ معنی ہین کہ دین خدا کو کوئی نہین مٹا سکتا ہے ذٰلِكَ الدِّيْنُ وہ دین کہ بندے جس دین کے اختیار کرنے کو حکم کئے گئے ہین وہ دین
الْقَيِّمُ راست اور درست ہے کہ کسیطرح کی کجی اوسمین نہین ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین اوسکی راستی کو بسبب کجی طبیعت کے اور نہ تامل کرنے
دلیلون حقیقت اوسکی کے اور حق یہہ ہے کہ جیسا کہ پاک اوصاف یہہ مذہب ہے ایسا کوئی مذہب روی زمین پر نہین ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جیسکہ تنزیہہ اور تقدیس خدا کی اور عیب
اور شرک اور نقصان سے پاک ہونا خدا کا اس مذہب مین ثابت ہے کسی اور مذہب مین نہین ہے پس متوجہ ہو تم طرف اوس دین کے اور منہ کرو طرف اوسکی مُنِيْبِيْنَ جسوقت کہ رجوع کرنیوالے ہو
اِلَيْهِ طرف اوس دین کے اور سوا اوسکی اور دینون کو چھوڑ کر اوسکی طرف پھرنیوالے ہو منیبین حال واقع ہوا ہے وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو تم اوس خدا سے اور اوسکی نافرمانی اختیار کرنے مین وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ اور قائم کرو تم نماز کو اور ہمیشہ پڑھتے رہو مع شرائط اور ارکان کے وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہو تم شرک کرنیوالون مین سے اسواسطے کہ عبادت بدون خلوص
کے اور بے وحد جاننے خدا کے فائدہ نہین بخشتی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ مت ہو تم ترک کرنیوالون مین سے نماز کو عمداً ترک کرکے اسواسطے کہ حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ عمداً نماز کو ترک کرنا کفر ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ اگر ترک کرنیکو حلال جانے تو اوسوقت کافر ہو جاتا ہے مِنَ الَّذِيْنَ اون لوگون مین سے یعنے مت ہو تم شرک کرنیوالون مین سے اون لوگون مین

کہ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ متفرق اور فرقہ فرقہ کردیا اونہون نے دین اپنے کو وَکَانُوْا شِیَعًا اور ہوگئے وہ گروہ گروہ اور مراد اس سے اختلاف اونکا ہے اوس چیزمین کہ جسکی پرستش کرتے
اپنے نفس کی خواہش کے موافق دین اسلام کو چہوڑکر مثلا مشرکین کہ کوئی تو اونمین سے بت پرستی کرتا ہے اور کوئی ستارون کو پوجتا ہے کوئی فرشتون کو مانتا ہے
اور ایسے ہی یہود اور نصارے مین کئی کئی فرقے ہین کُلُّ حِزْبٍ ہر گروہ بِمَا لَدَیْهِمْ ساتہہ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے ایک دین ہے اور اوس دین کو اونہون نے
اختیار کیا ہے اوس دین سے فَرِحُوْنَ خوش ہین وہ اور اپنے گمان مین اوسی دین کو حق جانتے ہین گو واقع مین وہ دین باطل ہو وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جسوقت پہونچے
آدمیون کو ضُرٌّ سختی مثل بیماری اور فقیری اور بلا کی اور اوسکے سبب سے درماندہ ہون تو دَعَوْا پکارتے ہین وہ زاری اور عاجزی سے رَبَّهُمْ پروردگار اپنے کو مُنِیْبِیْنَ
اِلَیْهِ رجوع کرنیوالے ہین طرف اوسکے یہہ حال واقع ہیگا یعنے نہایت خلوص سے خدا کو پکارتے ہین اور اوسکے غیر سے اوسوقت منقطع ہوجاتے ہین ثُمَّ اِذَا اَذَاقَهُمْ پہر جسوقت چکہاتے
اونکو یعنے عطا کرے خدا اونکو مِنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً بخشش کو مثل صحت یا تونگری یا دفع بلا کے [illegible] اوس بلا سے نجات پائین تو اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ اوسوقت ایک گروہ اونمین سے
بِرَبِّهِمْ یُشْرِکُوْنَ ساتہہ پروردگار اپنے کے شرک کرتے ہین کہ اوس رحمت کے عطا کرنیکے عوض [illegible] بت پرستی کرتے ہین اور کفر کرتے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ لِیَکْفُرُوْا تاکہ
کفر کرین وہ بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ساتہہ اوس چیز کے کہ دی ہے ہمنے اونکو نعمت تونگری اور عافیت کی فَتَمَتَّعُوْا [illegible] تم اے مشرکین [illegible] روز نعمت فانی دنیا
کا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم انجام اس فائدہ اوٹہانیکا کہ وہ عذاب آخرت ہے [illegible] بہیجا ہے ہمنے اوپر اون کافرون کے یعنے کیا
بہیجا ہے ہمنے اوپر اونکے سُلْطٰنًا کسی حجت اور کتاب کو کہ اوسکو سند پکڑتے ہین اپنے مذہب [illegible] پس وہ اوسے فَهُوَ یَتَکَلَّمُ کلام کرے بِمَا
کَانُوْا بِهٖ یُشْرِکُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ ہین وہ شرک کرتے مراد یہہ ہے کہ وہ اپنے دین کی حقیقت کے ثابت کرنے پر کسی حجت اور دلیل سے قدرت نہین رکہتے ہین
اور فرماتا ہے کہ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جسوقت چکہاتے ہین ہم آدمیون کو رَحْمَةً رحمت کو یعنی نعمت ہم اونکو عطا کرین مثل صحت اور تونگری وغیرہ کے تو
فَرِحُوْا بِهَا خوش ہوتے ہین وہ ساتہہ اسکے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ اور اگر پہونچے اونکو کوئی برائی مثل بیماری اور فقیری اور خوف کے اور مثل اسکے بِمَا
قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بہیجا ہے ہاتہون اونکے نے کہ اعمال بد اونہون نے کئے ہین مثل کفر اور شرک کے تو اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ اوسوقت وہ
ناامید ہوتے ہین رحمت خدا سے اور جزع اور فزع اور بے صبری کرتے ہین اور رحمت خدا کی امید نہین رکہتے کہ اپنی رحمت کو نازل کرکے اس سختی کو دور کرے
نہ نعمت کا شکر ادا کرتے ہین اور نہ بلا پر صبر کرتے ہین اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکہا اونہون نے یعنی کیا نہین جانتے ہین کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا یَبْسُطُ
الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے اپنی مصلحت سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے چاہتا ہے باعتبار حکمت کے
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اوس کشادگی اور تنگی کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان عبرت اور نصیحت کی ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ جو ایمان لاتے
ہین اور باور کرتے ہین حکم خدا کا فراخی اور تنگی مین اور آسودگی مین شکر اوسکا کرتے ہین اور تنگی مین صبر کرتے ہین اور فرماتا ہے فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی پس دے
تو اے محمد صاحب قرابت کو حَقَّهٗ حق اوسکا یعنے جو لوگ تیرے قریب ہین بنی ہاشم مین سے اونکو مال غنیمت وغیرہ مین سے حق اونکا ادا کر یہہ آیت فدک کے مقدمہ
مین نازل ہوئی ہے اور ابوسعید خدری سے بروایت اہل سنت اور اہلبیت مین سے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت یہہ آیت پیغمبر خدا پر نازل ہوئی
تو رسول خدا صلعم نے فاطمہ زہرا کو طلب کرکے فدک عطا کیا اور سورہ بنی اسرائیل مین تفصیل اسکا ذکر ہوگیا ہے وَالْمِسْکِیْنَ اور مسکین کو دے تو حق اوسکا جو
ایک سال کا کہانا اپنے پاس نہین رکہتا ہے وَابْنَ السَّبِیْلِ اور مسافر کو دے تو جو کہ اوسکے واسطے مقرر ہوا ہے ذٰلِکَ خَیْرٌ یہہ دینا حقوق کا بہتر ہے نہ دینے
لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ واسطے اون لوگون کے کہ چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ ذات خدا کو یعنے رضامندی خدا کی اور قربت اوسکی طلب کرتے ہین نہ کوئی
امر دوسرا وَاُولٰٓئِکَ اور یہہ لوگ دینے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی ہین رستگاری پانیوالے کہ اونہون نے مال کو خرچ کرکے رضامندی خدا
کی حاصل کی ہے وَمَآ اٰتَیْتُمْ اور وہ چیز کہ دیتے ہو تم مِّنْ رِّبًا زیادتی حرام سے معاملہ مین کہ جسکو سود کہتے ہین یہہ قول بعضے مفسرین کا ہے
کہ اس ربا سے یہان سود حرام مراد لیتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اوس زیادتی سے ہدیہ اور عطیہ ہے کہ اوس سے زیادہ حاصل ہونیکی امید پر
دیتے ہین اور اوسمین نیت قربت کی اور رضامندی خدا ملحوظ نہین ہوتی جیسیکہ کوئی کسیکو سو روپیہ دیوے اس امید پر کہ یہہ مجہکو اسکی عوض
مین ایک سو پانچ روپئے دیویگا لیکن شرط زیادہ لینے کی اوسمین نکرے کہ اگر شرط کیجاوے گی تو وہ زیادتی حرام ہوجاویگی اور اگر شرط نکرے اور وہ ہدیہ لینے والا
مثلا سو روپئے لینے والا اپنی خوشی سے ایک سو روپئے کے عوض مین ایک سو پانچ روپئے دیوے تو وہ پانچ روپئے اوسکو مباح ہین لیکن ثواب ہدیہ دینے کا نہوگا

ایسا ہی حال قرض کا ہے پہلو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ چیز کہ دیتے ہو تم زیادتی سے خواہ وہ حرام ہو جیسے کہ سود یا مباح بدون ثواب کے جیسے کہ ہدیہ لِيَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے
وہ چیز فِي أَمْوَالِ النَّاسِ بیچ مالوں آدمیوں کے یعنے مالوں میں ملکر یعنے وہ چیز کہ زیادتی حرام کہ سود ہے ان مالوں میں ہو یا زیادتی مباح کہ مال کے بڑھنے کی امید میں دیجاوے
فَلَا يَرْبُو پس نہیں زیادہ ہوتا ہے مال اُسکے لینے سے عِنْدَ اللَّهِ نزدیک خدا کے کہ برکت اُنمیں سے جاتی رہتی ہے اسواسطے کہ اگر وہ سود حرام ہے تو اُسکے
لینے کا حکم نہیں ہے اور اگر وہ مباح ہے تو اُسمیں نیت قربت کی نہیں ہے کہ جو موجب ثواب کا ہے پہلا قول حسن اور جبائی کا ہے اور دوسرا قول ابن عباس اور
طاؤس یمانی کا ہے اور یہی منقول ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی
کسیکو کچھ دیوے تاکہ اُسکے عوض میں اُس سے زیادہ لیوے بدون شرط کے تو اُسمیں نہ ثواب ہے اور نہ گناہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ربا دو طرح کا
ہے ایک تو حلال ہے اور دوسرا حرام ہے لیکن جو کہ حلال ہے وہ تو یہ ہے کہ کوئی اپنے کسی برادر مومن کو قرض دیوے اس طمع پر کہ وہ مجھکو اسکی عوض میں زیادہ
دیوے اور زیادہ لینے کی اُسمیں شرط نکرے تو وہ زیادتی مباح ہے اُسکو واسطے اور خدا کے نزدیک اُسکو اُسمیں ثواب نہیں ہے اور یہی مراد ہے قول حقتعالے سے
فلا یربوا عند اللہ اور لیکن حرام وہ ہے کہ آدمی اپنے برادر مومن کو قرض دیوے اور اُسمیں شرط کرے کہ اُسکے عوض میں جو کچھ میں نے دیا ہے اُس سے زیادہ دیوے
پس یہ حرام ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ ربا دو طرح کے ہیں ایک ربا تو وہ ہے کہ کہایا جاتا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ نہیں
کہایا جاتا لیکن جو کہ کہایا جاتا ہے پس ہدیہ تیرا ہے طرف کسی مرد کے کہ طلب کرتا ہے تو اُس سے عوض کو اکثر اُس سے کہ جو تو نے اُسکو دیا ہے اور یہی بغیر شرط زیادہ کے ہے
اور وہ جو نہیں کہایا جاتا اُسکو امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ ربا وہ ہے کہ جسکو خدا تعالے نے منع کیا ہے اور اُسکے کہانے والے سے وعدہ آتش دوزخ
کا کیا ہے پس معلوم ہوا یہ قول امام علیہ السلام سے اگرچہ یہ ربا مباح ہے لیکن لینا اُسکا اچھا نہیں ہے کہ اسمیں کسیطرح کا ثواب نہیں ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
وَمَا آتَيْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو تم مِنْ زَكَاةٍ زکوٰۃ میں سے کہ واجب ہو یا صدقہ مستحب ہو کہ اُسکے دینے میں تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ارادہ کرتے ہو تم
ذات خدا کا کہ اُسکی رضامندی کو چاہتے ہو اور ثواب آخرت کو طلب کرتے ہو اور اُسمیں ریا اور سوائے خوشنودی خدا کے اور کسیطرح کی غرض نہیں ہے
فَأُولَئِكَ پس یہ لوگ جو کہ خالص واسطے رضامندی خدا کے دیتے ہیں هُمُ الْمُضْعِفُونَ وہی ہیں چند در چند کرنیوالے ثواب کے کہ ایک کی عوض میں
دس برابر بلکہ سات سو برابر آخرت میں پائیں اور ربا یہ کہ وہ چند در چند کرنیوالے اور بڑھانیوالے مال اپنے کے ہیں زکوٰۃ دینے کی برکت سے اور اس آیت سے معلوم ہوا
کہ زکوٰۃ اور صدقہ دینے میں واجب ہے کہ نیت خالصۃً للہ کرے اور قرض دینے میں بدون طمع زیادہ لینے کے صدقہ سے بھی زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت کے دروازہ پر لکہا ہوا ہے کہ قرض دینا اٹھارہ درجہ برابر ہے اور صدقہ دینا دس درجہ برابر ہے اور اللہ تعالے اپنی قدرت کی دلیلیں
بیان کرتا ہے کہ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا اُسنے تمکو جسوقت کہ تم بالکل نیست اور نابود تھے ثُمَّ رَزَقَكُمْ پھر روزی دی اُسنے تمکو جبتک کہ زندہ ہو
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر مار ڈالے گا تمکو بعد گزر جانے تمہاری مدت عمر کے ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو قیامت کے روز واسطے جزائے اعمال کے هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ
کیا ہے شریکوں تمہارے میں سے کہ جنکو تم خدا کا شریک کرتے ہو مَنْ يَفْعَلُ وہ شخص کہ کرے مِنْ ذَٰلِكُمْ اُس پیدا کرنے اور روزی دینے اور مار ڈالنے اور
زندہ کرنے میں سے مِنْ شَيْءٍ کچھ تاکہ اُسکی سبب سے اُنکی پرستش کرنی چاہیے اور جسوقت کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے ہیں تو قابل پرستش کے نہیں ہیں سُبْحَانَهُ
پاک ہے وہ خدا وَتَعَالَىٰ اور برتر اور بلند ہے عَمَّا يُشْرِكُونَ اُسچیز سے کہ شرک کرتے ہیں وہ اور اب خدا تعالے شرک کے کرنے اور توحید کے ترک کرنیکے انجام بد
میں فرماتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوئی تباہی فِي الْبَرِّ بیچ جنگل کے وبا اور خشک سالی سے وَالْبَحْرِ اور بیچ دریا کے طوفان سے اور غرق ہونے کشتیوں کے سے یعنی خشکی
اور دریا میں تباہی واقع ہوئی بِمَا كَسَبَتْ بسبب اُسچیز کے کہ کمایا ہے أَيْدِي النَّاسِ ہاتہوں آدمیوں کے نے یعنی آدمیوں نے جو کثرت سے کفر اور گناہ اختیار
کئے ہیں اُس سبب سے یہ وقوع میں آیا ہے اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ مراد فساد سے نہ برسنا مینہ کا ہے اسواسطے کہ اگر مینہ نہ برسے تو صحرا میں درخت اور کہانس نہ اُگے اور
دریا میں موتی اور جواہر پیدا نہوں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زندگی دریا کے جانوروں کی باران رحمت سے ہے پس جسوقت کہ بند ہوئی بارش تو
خشکی اور دریا میں تباہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ آدمی گناہ بہت کرنے لگیں اور یہ تباہی اسواسطے ہوتی ہے کہ لِيُذِيقَهُمْ تاکہ چکہاوے
خدا اُنکو بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا سزا بعض اُس امر کی کہ عمل میں لائے ہیں وہ اسواسطے کہ تمام اُسکا آخرت میں چکہینگے اور یہ تہوڑا سا عذاب دنیا میں
اسواسطے چکہایا کہ لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ اس عذاب کے چکہنے سے يَرْجِعُونَ پھریں شرک سے طرف توحید کے اور توبہ کریں اور گناہ سے طرف طاعت کے

ع

رجوع کرین قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ سیر کرو تم بیچ زمین کے جس زمین پر کہ پہلی امتین ہلاک ہوئی ہین فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکہو تم کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ انجام اُن لوگونکا کہ پہلے اُنسے تہے کہ قلعہ اُنکے اور محل منہدم ہوکر ٹیلے بنگئے ہین اور اُن لوگون کا کہین نام ونشان باقی نہ رہا اسواسطے کہ كَانَ اَكْثَرُهُمْ تہے اکثر اُنکے مُشْرِكِيْنَ ٥ شرک کرنیوالے کہ اُسکی سزا مین سب ہلاک ہوے اور اکثر سے مراد جمیع ہین اسواسطے کہ استعمال اکثر کا مقام جمیع کے کلام عرب مین بہت ہوتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد زمین مین سیر کرنے سے یہ ہے کہ قرآن کو دیکہو کہ اسمین قصے پہلے اُمتون کی ہلاک ہونے کے سب لکہے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی یہی روایت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اور کفار مکہ اُس سے نصیحت نہین پکڑتے ہین تو فَاَقِمْ وَجْهَكَ پس قایم کر تو اے محمد صلعم مُنہ اپنے کو اور راست کر اُسے و عبدی متوجہ ہوجا تو اور اپنے تئین آمادہ کر تو لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ واسطے دین راست اور سدید ہی کے ۰۰ اوسمین کسیطرح کی کجی نہین ہی یعنے دین اسلام کی راہ پر ثابت قدم رہ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین پہرنا ہے واسطے اُسکے مِنَ اللّٰهِ خدا کے پاس سے یعنے وہ دن ایسا ہے کہ کوئی اُسکو پہیر نہین سکتا کہ اُسکو نہونے دیوے اور خدا کے پاس سے اُسکو پہیر دیوی بلکہ وہ ضرور ہونیوالا ہی يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ اُس روز متفرق ہونگے آدمی اور جدا ہوجاوینگے کہ کوئی تو بہشت کو جاویگا اور کوئی دوزخ کو روانہ ہوگا چنانچہ فرماتا ہے کہ مَنْ كَفَرَ جو کوئی کہ کفر کرے فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ پس اوپر اُسکے ہے کفر اُسکا کہ اُسکی جزا مین ہمیشہ وہ دوزخ مین رہے گا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو شخص کہ عمل کرے نیک فَلِاَنْفُسِهِمْ پس واسطے نفسون اپنے کی يَمْهَدُوْنَ درست کرتے ہین منزلین اپنی بہشت مین اور یا یہ کہ بچہاتے ہین فرش کو بہشت کے محلون مین تاکہ اُسپر آرام کرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عمل صالح اپنے صاحب سے پہلی بہشت مین جاتا ہے پس واسطے اُسکے مکانون کو درست کرتا ہے اور فرش بچہاتا ہی جیسے کہ کوئی تم مین سے ہوتا ہے کہ خادم اُسکا واسطے اُسکے فرش بچہاتا ہے حاصل یہ ہے کہ اہل بہشت عمل نیک کے وسیلہ سے بہشت مین اپنے واسطے فرش بچہاتے ہین لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دیوے خدا اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے اچہے مِنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے من فضلہ متعلق یجزی کے ہے یعنی جزا دیوے محض اپنے فضل اور کرم سے نیک اعمال کرنیوالے مومنین کو اور یہ فضل اور کرم خاص مومنین کیواسطے ہے نہ واسطے کفار کے اگرچہ وہ عمل نیک بین مثل سخاوت اور صلہ رحمی کی سو واسطے کہ شرط قبول ہونے عمل کے ایمان صحیح ہے اور جبکہ ایمان سے وہ خالی ہوے تو خدا یتعالے اُنکو ہمیشہ دوزخ مین رکہیگا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ تحقیق کہ وہ خدا نہین دوست رکہتا ہے کفر کرنیوالونکو کہ اُنکو مومنین کے ہمراہ بہشت مین جمع کری بلکہ اُنکو اُنسے جدا کرکے دوزخ مین داخل کریگا وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیون قدرت اُس خدا سے اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ یہ ہے کہ بہیجتا ہے ہواؤنکو یعنے باد شمال اور باد جنوب کو کہ یہ ہوائین رحمت کی ہین بہیجتا ہی مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینیوالیان بارش باران کی اور مبشرات حال واقع ہوا ہے پس ان ہواؤنکو باران کی آنیکی خوشخبری دینے والیان مقرر کرکے بہیجتا ہے وَّلِيُذِيْقَكُمْ اور تاکہ چکہاوے تمکو مِّنْ رَّحْمَتِهٖ رحمت اپنی مین سے کہ وہ باران ہے اور ہواؤن کی بعد آتا ہے وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ اور تاکہ جاری ہون کشتیان دریا مین اُن ہواؤنکی چلنے سے بِاَمْرِهٖ ساتہ حکم اُسکے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ طلب کرو تم روزی کو تجارت دریا مین مِنْ فَضْلِهٖ فضل اُسکے سی کہ خدا یتعالے محض فضل اپنی سے دیتا ہے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تاکہ شکر کرو تم اُن نعمتونکا اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجہسے اے محمد صلعم رُسُلًا پیغمبرون کو آدمیون مین سے اِلٰى قَوْمِهِمْ طرف قوم اُنکی کے فَجَآءُوْهُمْ پس آئے وہ پیغمبر اُن قومون کے پاس بِالْبَيِّنٰتِ ساتہ دلیلون روشن اور معجزون ظاہر کے اور حرام حلال کے احکام لیکر بعضون نے تو قبول کیا اور بعضون نے انکار اور سرکشی کی فَانْتَقَمْنَا پس بدلا لیا ہمنے مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا اُن لوگون سے کہ گناہ کیا اُنہون نے اور کافر ہوگئے تہے اور اُنکو ہمنے ہلاک کیا اور مومنین کی مدد کی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا اور ہے واجب اوپر ہمارے نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مدد کرنی مومنین کی واسطے بلند کرنے غلبہ اسلام کے اور دفع کرنی دشمنونکی اُنسے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی مرد مسلمان نہو کہ دفع کرے مومن کی بدگوئی یعنے اُسکی آبرو کو نگاہ رکہے اور بچاوے اور ہتک اُسکی ہونے نہ دے مگر یہ کہ واجب ہے اوپر خدا کے کہ دفع کری اُس سے آتش دوزخ کو یعنی جو کہ مومن کی آبرو کو بچاوے تو واجب ہے خدا پر کہ اُس سے آتش دوزخ کو دفع کرے اور بہشت مین داخل ہونے کا اُسکے حق مین حکم دیوے اور بعد اُسکے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وکان حقا علینا نصر المومنین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کافی ہے مومن کی نصرت کیواسطے یہ امر کہ وہ اپنے دشمن کو دیکہتا ہے خدا کی نافرمانی

کرتے ہوئے اور اعمال بد کرتے ہوئے اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ خدائے حق وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤن کو فَتُثِیْرُ سَحَابًا پس اوٹھاتے ہین وہ
ہوائین اور ہانکتی ہین وہ بادل کو فَیَبْسُطُهٗ پس پھیلاتا ہے خدا اوس بادل کو ادہر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے اور منتشر کرتا ہے اوسکو فِی السَّمَآءِ بیچ آسمان
کے کَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہے چاہے روانہ کرے چاہے ٹہرا رکہے اور چاہے بادل پر بادل کرکے رکہے وَ یَجْعَلُهٗ اور کردیتا ہے اوس بادل کو کِسَفًا قطعہ قطعہ
فَتَرَی الْوَدْقَ پس دیکہتا ہے تو باران کو بحکم خدا یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہے درمیان اوسکے سے فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ پس جسوقت پہونچائی خدا اوس
باران مَنْ یَّشَآءُ جس شخص کو کہ چاہے مِنْ عِبَادِهٖ بندون اپنی مین سے کہ اوسکے باغ مین یا اوسکی زراعت مین مینہہ برسائے تو اِذَا هُمْ اوسوقت وہ
یَسْتَبْشِرُوْنَ خوش دل ہوتے ہین وَاِنْ کَانُوْا اور تحقیق کہ تہے وہ یہہ ان مخفف ہے ان مثقل کا اور اسم اسکا کہ وہ ضمیر ہم کی ہے محذوف ہے یعنی اور تحقیق
وہ تہے مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ پہلے اس سے کہ نازل کیا جائے مینہہ اوپر اونکے مِنْ قَبْلِهٖ پہلے اوس سے یعنے پہلے ظاہر ہوتے بادل کے سے لَمُبْلِسِیْنَ البتہ
ناامید ہونیوالے باران رحمت سے فَانْظُرْ پس دیکہہ تو اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ طرف نشانیون رحمت خدا کے کہ وہ باران ہے اور بعضون نے آثار کو اثر پڑہا ہے یعنے طرف باران
کے دیکہہ تو کہ کَیْفَ کیونکر خدا تعالی — اوس باران سے یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین کو قسم قسم کے درختون اور گہاسون اور پہولون اور پہلون سے
بَعْدَ مَوْتِهَا پیچہے مرنے اور خشک ہونے اوسکے کے اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ وہ قادر ہے زمین کے زندہ کرنے پر بعد اوسکے مرنے اور خشک ہونے کے لَمُحْیِ الْمَوْتٰی
البتہ وہ زندہ کرنیوالا ہے مردون کا اسواسطے کہ زندہ کرنا زمین کا مثل اوسکے ہے اور جسوقت زمین کو بہی زندہ کیا اپنی قدرت سے تو مردون کو زندہ کرنے کی بہی
قدرت رکہنے والا ہے وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بہیجین ہم رِیْحًا ہوا کو کہ تباہ کرنیوالی ہوا ہو
اور اونکی زراعت پر کہ وہ چلے فَرَاَوْهُ پس دیکہین وہ اوس اثر رحمت کو یعنے زراعت کو بسبب چلنے باد مخالف کے مُصْفَرًّا زرد کہ بعد سبزی کے
وہ زرد ہوگئی ہو اور برباد ہونے کے نزدیک پہونچی ہو تو لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ البتہ ہو جائین وہ بعد اوس زردی سے یَکْفُرُوْنَ کہ کفر کرین وہ پہلی نعمتون کو
اور مناسب اونکو یہہ تہا کہ اسوقت مین پناہ طرف خدا کے لیجاتے اور اوسکی رحمت سے مایوس نہوتے تاکہ ایسی ہوائین بہیجتا کہ جنکے سبب سے مینہہ برستا اور
زراعت بحال اور سبز ہوکر پہول اور پہل لاتی اور جسوقت کہ وہ کفار ان علامات قدرت کاملہ سے پند پذیر نہوئے تو حقتعالی نے اپنے حبیب کو خطاب کیا کہ
یہہ لوگ بسبب عناد اور انکار کے تامل اور تفکر جو خدا کی قدرت کی نشانیون مین نہین کرتے ہین یہہ لوگ ہدایت نہ پائینگے اور تیری نصیحت کو دل سے ہرگز نہین سنتے
ہین تو اپنے تئین رنج مین کیون ڈالتا ہے فَاِنَّکَ پس تحقیق کہ تو لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی نہین سنا سکتا ہے مردون کو یعنی کفار کو کہ اونہون نے اپنے حواس کو منع کیا ہے حق
دریافت کرنے سے گویا کہ وہ مردے ہین وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور نہین سنا سکتا ہے تو بہرون کو پکارنیکو کہ وہ کفار بسبب متوجہ کرنے اپنی کانون کے
طرف سننے حق کے حکم بہرون کا رکہتے ہین اِذَا وَلَّوْا جسوقت کہ پہرین وہ پکارنیوالے سے مُدْبِرِیْنَ پشت پہیرنیوالے ہوکر اور ابن کثیر اور عباس نے تسمع کو
یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور مدبرین حال واقع ہوا ہے یعنی کفار بسبب سننے حق کے حکم بہرون کا رکہتے ہین جو کہ پکارنیوالے کیطرف پشت رکہتے ہون اسواسطے کہ جو
بہرا کہ منہ اپنا طرف پکارنیوالے کے رکہتا ہے اگرچہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہے لیکن اشارہ سے ہاتہہ کے کچہہ دریافت کر سکتا ہے اور جو بہرا کہ پشت اپنی طرف
پکارنیوالے کے رکہے وہ کسی طرح سے دریافت نہین کر سکتا ہے پس حال اون کفار کا بہی ایسا ہی ہے وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ اور نہین ہے تو اے محمد صلعم
راہ دکہانیوالا اندہون کا عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ گمراہی اونکی سے یعنے کفار جو مثل اندہون اور بہرون کے ہین کہ ہرگز بسبب عناد کے نہ حق کو سنتے ہین اور نہ دیکہتے
ہین تو اونکو کیونکر ہدایت کر سکیگا تیرے ذمہ تو فقط ہمارے احکام کا پہونچا دینا ہے اِنْ تُسْمِعُ نہین سنا سکتا ہے تو اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ مگر اوس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے
اور اعتقاد کرے بِاٰیٰتِنَا ساتہہ آیتون کتاب ہماری کے کہ قرآن کے لفظونکو سنتے ہین اور اونکے معنی مین تامل کرتے ہین اور سوچتے ہین فَهُمْ
مُّسْلِمُوْنَ پس وہ ہی فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے احکام کی اور اب حقتعالی نے پہر اپنی قدرت کا ذکر کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ الَّذِیْ ع
خَلَقَکُمْ خدائے حق وہ ہے کہ پیدا کیا اوسنے تمکو مِنْ ضَعْفٍ سست شئی سے کہ وہ نطفہ ہے اور یا یہہ کہ ابتدائے خلقت مین جسوقت کہ تم بچہ تہے تو
نہایت ناتوان تہے کہ قوت پکڑنے اور چلنے کی نہین رکہتے تہے اور ضعف کو عاصم اور حمزہ نے بضم ضاد پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح ضاد ثُمَّ جَعَلَ پہر کردیا خدا نے
مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً پیچہے سستی کے قوت کو کہ وہ عالم جوانی کا ہے ثُمَّ جَعَلَ پہر کردیا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ پیچہے قوت جوانی کے ضَعْفًا وَّشَیْبَةً سستی اور
اور بڑہاپے کو یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے سستی اور قوت اور جوانی اور بڑہاپا وَهُوَ الْعَلِیْمُ اور وہ خدا جاننے والا ہے

بندون کے احوال کا اور مصلحتون کا الْقَدِيرُ اور قدرت رکہنی والا ہے اپنے فعل پر اور جو کچہ مصلحت ہے وہ اپنی قدرت سے کرتا ہے اور اب قیامت کا حال بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ
تَقُومُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہو قیامت اور ساعت اوسکا نام ہو سطے ہوا ہے کہ وہ دنیا کی آخر ساعت مین ہوگی اور یا یہہ کہ ایک دفعہ ہی واقع ہو جاوگی اوسوقت
يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ قسم کہاوینگے گنہگار اسطرح سے کہ مَا لَبِثُوا نہین دیر کی ہے دنیا مین یا قبر مین اونہون نے غَيْرَ سَاعَةٍ سواے ایک ساعت کے حاصل یہہ ہے کہ وہ اپنے
ٹہیرنیکی مدت دنیا مین یا قبر مین بنسبت مدت عذاب کے آخرت مین بہت کم شمار کرینگے اور باعتبار گمان کے نہ از روے یقین کے قسم کہاوینگے كَذَٰلِكَ ایسی ہی یعنے مثل اس پہیرجانیکے
صدق اور تحقیق سے كَانُوا تہے وہ دنیا مین کہ بانکار حشر يُؤْفَكُونَ پہیرے جاتے ہین راہ صدق سے یعنے کار اونکا دروغ ہے ہر عالم مین بہی اور اوس عالم مین بہی اوسی طرح
ہی حق کی اور اب خدا ایتعالے اہل علم اور ایمان کے قول سے خبر دیتا ہے کہ وَقَالَ الَّذِينَ اور کہینگے وہ لوگ أُوتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم وَالْإِيمَانَ اور ایمان یعنے
ملائکہ اور انبیا اور ائمہ معصومین علیہم السلام کہ اکثر امور وہ عالم ہین جواب مین کفار کے کہینگے کہ کیون جہوٹی قسم کہاتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ البتہ تحقیق دیر کی ہے تمنے
دنیا مین فِي كِتَابِ اللَّهِ بیچ کتاب خدا کے یعنے جو کچہ کہ لوح محفوظ مین ثابت ہے یا یہہ کہ درنگ کی ہے تمنے بیچ علم خدا کے کہ اوسکے علم مین جسقدر ثابت ہے تمہارا دنیا مین رہنا
یعنے قبرون مین تمہارا رہنا اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ اس آیت کے الفاظ مین تقدیم اور تاخیر ہو گئی ہے اور اصل مین وہ اسطرح نازل ہے کہ وقال الذین اوتو العلم والایمان
فی کتاب اللہ لقد لبثتم یعنے اور کہینگے وہ لوگ کہ دیے گئے ہین علم اور ایمان بیچ کتاب خدا کے البتہ تحقیق دیر کی ہے تمنے إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ روز قیامت تک کہ وہ روز قبر سے
اوٹہنے کا ہے جبتک کہ تم دنیا مین اور قبرون مین رہے ہو اور یہہ روز وہ ہے کہ جسکا تم انکار کرتے تہے دنیا مین اور وہ اہل علم اور ایمان کہین کہ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ پس یہہ ہے دن
اوٹہنے کا قبرون سے جسکے تم دنیا مین منکر تہے وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ اور لیکن تم تہے کہ زیادتی اور جہالت اور عناد سے لَا تَعْلَمُونَ نہین جانتے تہے کہ قیامت حق ہے
پس اوسوقت کفار عذر کرین اور چاہین کہ دنیا مین ہم پہر جاوین اور ایمان لاکر اعمال نیک ادا کرین لیکن یہہ عذر اونکا قبول نہو گا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَيَوْمَئِذٍ پس
اوس روز لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا نہ فائدہ بخشیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہے اونہون نے اپنے نفسون پر کفر کو اختیار کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر کرنا اونکا وَ
لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ اور نہ وہ توبہ اور رجوع کرنا طلب کیے جاوینگے جیسے کہ دنیا مین کیے جاتے ہین وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ تحقیق بیان کی ہے ہمنے لِلنَّاسِ
واسطے آدمیون کے فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ بیچ اس قرآن کے ہر مثال کہ اونکے کام آوے توحید اور حشر اور نشر کے بیان مین اور ہر ایک قصہ ذکر کیا تاکہ
وہ پند پذیر ہون اور ہدایت پاوین لیکن عناد اور انکار کے بسبب اونہون نے کچہہ نہین سنا وَلَئِن جِئْتَهُم اور البتہ اگر لاوے تو اے محمد صلعم اونکے پاس بِآيَةٍ کوئی
آیت قرآن کی آیتون مین سے یا کوئی معجزہ تو لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا البتہ کہین وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہون نے إِنْ أَنتُمْ نہین ہو تم اے پیغمبر اور مومنین إِلَّا
مُبْطِلُونَ مگر باطل لانیوالے کہ جو کچہہ ایمان اور حشر کے مقدمہ مین کہتے ہو سب دروغ ہے اور تمہارے دل سے بنایا ہوا ہے اور خدا نے یہہ نہین فرمایا ہے كَذَٰلِكَ
ایسے ہی يَطْبَعُ اللَّهُ مہر کرتا ہے خدا عَلَىٰ قُلُوبِ اوپر دلون اون لوگون کے الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہ نہین جانتے ہین یعنے جو لوگ کہ حق کے جاننے کے طالب نہین ہین
باوجود دیکہنے معجزون کے اور لینے اوس اعتقاد باطل پر اصرار رکہتے ہین خدا ایتعالے نے اپنی توفیق اونسے اوٹہا لی ہے اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیا ہے تو حال اونکا
ایسا ہو گیا ہے کہ گویا اونکی دلون پر مہر رکہدی ہے کہ جہل مرکب دریافت کرنے حق سے مانع ہے اور حق تعالی توفیق اور لطف اوسکو عطا کرتا ہے کہ جسکو فائدہ بخشے
اور لیکن جو آدمی کہ عناد رکہتے ہین اور اپنے انکار کی جہت سے ہدایت کی دلیلون کیطرف توجہ نہین کرتے ہین باوجود ظاہر ہونے اون دلیلون کے تو خدا تعالے نے اپنی توفیق کو
باز رکہکر اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیا ہے اس صورت مین نصیحت کرنا اونکو کچہہ فائدہ نہ بخشیگا اور جب ایسا حال اونکا ہے تو فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد صلعم کہ إِنَّ
وَعْدَ اللَّهِ تحقیق وعدہ خدا جو کہ واسطے نصرت اور غالب کرنے دین تیرے کے ہے حَقٌّ حق ہے اور خدا ایتعالی اوس وعدہ کو وفا کریگا کہ خلاف اوسکے وعدہ مین ہرگز
نہین ہے وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ اور چاہیے کہ نہ خفیف اور سبک جانین تجہکو وہ لوگ کہ نہین یقین کرتے ہین قیامت کے ہونے مین یعنی چاہیے کہ اونکی
جہٹلانے سے آخرت کو اور ایذا دینے سے تیرے دعوی مین کیطرح کی سستی واقع نہو واسطے کہ وہ لوگ گمراہ ہین اور تجہکو چاہیے کہ اپنے دین مین تو ثابت قدم رہے
اور اپنے دعوی مین مضبوط

سورہ لقمان

سورہ لقمان یہہ سورہ مکی ہے سواے تین آیتون کے کہ وہ مدینہ مین نازل ہوئی ہین ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام الخ
اور اسمین چونتیس آیتین ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ لقمان کو پڑہے رات کے وقت خدا ایتعالی تیس فرشتے اوسپر موکل کریگا کہ اوسکی
حفاظت کرین ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے یہانتک کہ صبح ہو جاوے اور اگر اوسکو دن کو پڑہے تو ہمیشہ اوسکی حفاظت کرینگے ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے یہانتک کہ
شام ہو جاوے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الم اسکا ذکر پہلے اس سے کئی مرتبہ آچکا ہے کہ یہہ حروف مقطعہ ہین اور یہہ رمز ہے

درمیان خدا کے اور اُسکے پیغمبر کے تِلْكَ یہ آیتیں اٰیٰتُ الْکِتٰبِ آیتیں قرآن کی ہیں الْحَکِیْمِ جو کہ حکمت الٰہی اور حکمتیں اُسمین بھری ہوئی ہیں یا یہ کہ آیتین اُسکی محکم اور
استوار ہیں هُدًى وَّرَحْمَةً راہ حق کی دکھلانیوالی اور بخشش ہے لِّلْمُحْسِنِيْنَ واسطے نیکی کرنیوالوں کی ہُدًی اور رحمۃً حال واقع ہوئے ہیں اور حمزہ نے رحمۃ کو مرفوع پڑھا ہے یعنی نیکی کرنیوالے
الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قایم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو وقت پر مع شرایط کے ادا کرتے ہین وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوٰۃ کو جو کہ اُنکی
ذمہ واجب ہے وَهُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے هُمْ يُوْقِنُوْنَ وہ یقین کرتے ہین کہ وہ بموجب حکم خدا کے ضرور ہونیوالی ہی اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جو کہ موصوف ہین ان صفات
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ اوپر رہنمائی اور راہ راست کے ہین پروردگار اپنی کی طرف سی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہی لوگ وہ رستگاری پانیوالے ہین کہتے ہین کہ نضر بن حارث
بطریق تجارت شام کو گیا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا وہانسی خرید کرکے لایا اور قریش کی مجلس مین اُسکو اس طرح سے پڑہتا تہا کہ سب رغبت اُسکی ہوتی تہی اور کہتے تہی کہ اگر محمد صلعم
قصہ عاد کا اور ثمود کا اور بزرگی ملک سلیمان کی اور داؤد کی بیان کرتا ہی تو ہم سلاطین عجم کی ملکون سے خبر دیتی ہین حقتعالے نے یہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ اور بعضا آدمیون سے
مَنْ يَّشْتَرِيْ وہ شخص ہے کہ خرید کرتا ہی لَهْوَ الْحَدِيْثِ لغو بات کو کہ آدمی اُسکو سنین اور سخن حق کی سننے سی باز رہین اور قمی نے لکہا ہی کہ مراد اُس سے راگ اور پینا
شراب کا ہی حاصل یہ ہی کہ وہ باتین جو کہ بی اعتبار ہین مدد لوگونکو شغل اور مضحکہ او لہو و لعب مین ڈالتی ہین اُنکو خرید کرکے لوگونکی روبرو پڑہتا ہے لِيُضِلَّ تا گمراہ کر دی اُنکو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سی یعنی قرآن کی سننے سے اور دین اسلام کی اختیار کرنے سی بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ کس چیز کو خرید کرکے پڑہتا ہی اُسکی انجام کا علم
نہین رکہتا ہی وَيَتَّخِذَهَا اور پکڑتا ہی اُس راہ خدا کو هُزُوًا ٹہٹہا اور ہنسی اور اہل کوفہ نے یتخذ کو بفتح یا پڑہا ہی اور باقیون نے بضم یا اُولٰٓئِكَ یہ گروہ قصہ خوانونکی
وہ ہین کہ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ واسطے اُنکی عذاب ہے خوار کرنیوالا کہ قتل اور اسیری اور غارت ہونا اُنکے واسطے دنیا مین ہے اور عذاب دردناک آخرت مین اور حضرت امام محمد باقر
اور امام جعفر صادق اور امام ابوالحسن رضا علیہم السلام سی منقول ہے کہ یہ آیت اُن لوگونکی شان مین ہے کہ جو لونڈیان گانیوالیان خرید کرتے تہی اور لوگونکو اُنکا گانا سنواکر
سخن حق کے سننے سی باز رکہتے تہے اور اُنسی زنا کرواتے تہی اور جو کوئی ارادہ مسلمان ہونیکا کرتا تہا اُسکو اُنکی راگ مین مشغول کرکے اور الحان لذیذ اور خوش اُنکا سنواکر
اسلام سی باز رکہتے تہی اور ابو امامہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ خدا تعالے نے مجھکو بہیجا ہے تا کہ ہادی اور رحمت عالم کے لوگون کا ہون اور مجھکو فرمایا ہی کہ
مزامیر اور بتون کو توڑون اور نافع نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہا کہ پیغمبر خدا صلعم سی مینے سُنا ہے لهو الحدیث کی تفسیر مین کہ وہ شخص وہ ہی کہ لعب و باطل مین
بہت خرچ کری اور ایک دینار کے خرچ کرنیکو اُسکا نفس بہت مکروہ اور ناخوش سمجھے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ راگ وہ چیز ہی کہ جسکے واسطے خدا تعالے نی وعدہ آتش
دوزخ کا کیا ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالے فرمائیگا کہ کہان ہین وہ لوگ جنہون نے اپنی کامون کو لہو اور مزامیر سے نگاہ رکہا ہی تا کہ اونکو
مین مشک کے باغون مین جگہ دون اور حمد و ثنا اپنی اُنکو سنواؤن اور اُنکو کہون کہ آجکی دن تمکو خوف نہین ہے اور نہ تم غمگین ہوگی اور قتادہ سے منقول ہے
کہ مرد کو گمراہی کیواسطے یہی کافی ہے کہ باطل باتون کو اور قصون کو سخن حق پر اختیار کری کہ حق باتونکی سننے کیطرف متوجہ نہو اور لغو اور باطل باتون کو سُنے
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اور جسوقت پڑہی جاوین اوپر اُس لہو الحدیث اور رستم اور اسفندیار کے قصہ خرید نیوالی یا لونڈیان گانیوالی خریدنے والے کی
اٰيٰتُنَا آیتین ہماری وَلّٰى منہ پہیر لیتا ہی مُسْتَكْبِرًا حسبو کہ تکبر اور سرکشی کرنیوالا ہے اُن آیتون کے سننے سی اور ایسا ہو جاتا ہی کہ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا
گویا کہ نہین سُنا ہے اُسنی آیتون کو كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا گویا کہ بیچ دونو کانون اُسکی کے گرانی ہی کہ قدرت اُنکی سننے کی نہین رکہتا ہی فَبَشِّرْهُ بس خوشخبری دی تو اُسکو
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ساتہ عذاب دردناک کے یعنی اُسکو خبر کر عذاب دردناک کی اور بشارت دینی اُسکو عذاب دردناک کی مزاح کی راہ سے ہے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ شخص نضر بن حارث بن القمہ بن کلدہ تہا قبیلہ بن عبد اللہ بن قصی سی اُسکو لوگونکی قصے اور اشعار بہت یاد تہی اُسکے واسطے
حق تعالے فرماتا ہے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ طعن ہے حق پر اور اُسکے ساتہ ٹہٹہا کرنا اور وہ ٹہٹہا کرنا وہ ہے کہ ابو جہل وغیرہ لاتے تہی
جسوقت کہ وہ کہتے تہے کہ ای گروہ قریش کی خبردار ہو کہ کہلاؤن مین تمکو زقوم مین سے کہ جس سے تمہارا یار تمکو خوف دلاتا اور ڈراتا ہی اور بعد اُسکی مسکہ اور خرما
بہیجا اور کہلا بہیجا کہ یہ ہے زقوم یہ اُسنی زقوم کے ساتہ ٹہٹہا کیا تہا اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ
جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور رسول خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اُنہون نے اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ واسطے اُنکے ہین بہشتین
نعمتون کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ ان بہشتون کے وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا ہے حَقًّا حق اور وعد اللہ مفعول مطلق ہے
فعل محذوف کا اور حقا صفت ہے مصدر کی اور تقدیر اُسکی یہ ہے کہ وعد اللہ وعدا حقا یعنے وعدہ کیا ہی خدا نے وعدہ کرنا حق وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے کہ کوئی

عنص اُسپر غالب نہین ہوسکتا الْحَكِيمُ حکمت والاہی کہ جوکچہ کرتاہی مصلحت سے کرتاہی آور اب اپنی قدرت کی دلیلین بیان کرتاہی چنانچہ فرماتاہی کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیداکیاہی
خدانے آسمانونکو بِغَيْرِ عَمَدٍ بدون ستونونکے اوپر کہ تَرَوْنَهَا دیکہتے ہو تم اُسکو معلق کہڑاہوا آور بعضے کہتے ہین کہ آسمانونکے ستون ہین لیکن وہ دکہلائی نہین دیتے ہین اُسکو بیان کرتاہی
کہ پیداکیاہی آسمانونکو بدون ستونکے کہ دیکہو تم اُسکو اور تَرَوْنَهَا کو صفت عمد کی کہتے ہین وَأَلْقَىٰ اور ڈالی یعنی رکہی فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے بعد پیداکرنی زمین کے
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور مضبوط أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ واسطی مکروہ جاننے اس امر کہ حرکت دے اور ڈگادے زمین تمکو اور کراہت کا لفظ کہ ان تمید سی پہلے مقدرہے مفعول واقع
ہواہی کہتے ہین کہ زمین پہاڑونکے پیداکرنیسے پہلے پانی کے اوپر مثل کشتی کے حرکت کرتی تہی حقتعالےٰنے پہاڑ پیداکئے اور اُنکو زمین کی میخین بنایا زمین اُنکی لنگر سے
ٹہرگئی اور حرکت کرنیسے ساکن ہوئی اور کہتے ہین کہ انیس[۱۹] پہاڑونکو زمین کی میخین کیا ازان جملہ کوہ قاف ہے اور ابوقبیس اور جودی اور طورسینین وَبَثَّ فِيهَا اور
پہیلائے اور بکہیری بیچ اُس زمین کے مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ہرایک چلنے والونمین سے یعنے ہرایک طرح کا حیوان پیداکیا اور زمین پر اُسکو جگہ دی اور فرماتاہی کہ وَأَنْزَلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً آسمان سے پانیکو فَأَنْبَتْنَا فِيهَا پس اُگایا ہمنے بیچ اُس زمین کے بسبب اُس پانی کے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ہر قسم کی روئیدگیون کو کثیر المنفعت سے کہ
جسمین بہت فائدہ ہو هٰذَا یہ یعنی جوکچہ کہ مذکور ہوا ہے آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور روئیدگی سب خَلْقُ اللَّهِ پیدائش خدا کی ہی فَأَرُونِي پس
دکہلاؤ تم مجکو اے کافرو شرک کرنیوالو کہ دنیامین مَاذَا خَلَقَ کیا پیداکیاہی الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ اُنہوں نے کہ سوائے اُس خدا کے ہین کہ جنکو تم شریک اُسکا مقرر کرتے ہو
تاکہ وہ مستحق اُسکی شرکت کے ہون بَلِ الظَّالِمُونَ بلکہ ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر کفرکو اختیار کرکے فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ بیچ گمراہی ظاہر کی ہین کہ مخلوق کو پرستش
مین خالق کی شریک کرتے ہین آور اب خدا تعالیٰ حضرت لقمان کا اور اُنکی حکمت کا قصہ بیان کرتاہی چنانچہ فرماتاہی وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اور البتہ تحقیق
دی ہمنے لقمان بن باعور کو حکمت کہ وہ قول اور فعل کامل ہی اور اُسمین سے پہچاننا توحید کا ہی آور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایاہی کہ مراد حکمت سے عقل اور فہم ہی
آور کہتے ہین کہ قصہ لقمان کا اور وصیتین اُسکی نزدیک یہودیونکے بہت شہرت رکہتی تہین اور عرب کا یہ حال تہا کہ اگر کوئی کسی مقصود مین اُنکی طرف رجوع کرتا تہا
تو وہ حکمت لقمان سے اُسکی واسطے امثال لاتے تہے حقتعالےٰنے اُنکی اخلاق پسندیدہ مین اپنی توحید خبر دی تاکہ وہ اُنکی پیروی کرین اور شرک سے باز آئین اور کہتے ہین کہ
لقمان حضرت ایوب کا بہانجا تہا آور بعضے خالہ کا بیٹا کہتے ہین آور بعضے کہتے ہین کہ لقمان پسر باعور بن ناحور بن تارخ تہا اور تارخ حضرت ابراہیم کا باپ تہا
آور بعضے کہتے ہین کہ لقمان داؤد کی سلطنت مین پیدا ہوا تہا اور حضرت یونس کے زمانہ تک باقی رہا آور کہتے ہین کہ ہزار برس تک زندہ رہا اور اکثر علما کی نزدیک یہ ہی
کہ لقمان پیغمبر نہ تہا بلکہ حکیم تہا آور ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے پیغمبر خدا سے سنا ہی فرماتے تہے کہ لقمان پیغمبر نہ تہا بلکہ بندہ مطیع خدا کا تہا اور فکر بہت کرتا تہا
اور دوست خدا کا اور نیک اعتقاد تہا آور بعضے کہتے ہین کہ کسیکا غلام تہا اور چرواہا تہا اور نجاری کا کام کرتا تہا آور بعضے کہتے ہین کہ حبشی تہا اور زمانہ
بنی اسرائیل مین تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے سوال کیا لقمان سے اور اُسکی حکمت سے تو فرمایا کہ قسم ہے خدا کی نہین دیا گیا تہا لقمان حکمت بسبب کی اور نہ بسبب
مال اور جمال کے اور نہ بسبب شجاعت اور جسیم ہونے اور کثرت اہل کے اور لیکن وہ تہا ایک مرد قوی اور مضبوط حکم خدا مین پرہیزگار بسبب خوف خدا کے راہ خدا مین اور خاموش
رہتا تہا اور فکر اور تامل بہت کرتا تہا اور فکر اُسکا بہت عمیق تہا اور تیز نظر تہا اور دن کو کبہی سوتا تہا اور مجلس مین تکیہ لگاتا تہا اور نہ وہان تہوکتا تہا اور کسی
چیز کے ساتہ بازی کرتا تہا اور کسینے اُسکو بول و براز دفع کرتی ہوئی نہین دیکہا اور نہ غسل کرتی ہوئی دیکہا اُسکی پوشیدہ رکہنے اور چہپانیکی جہت سے بدن اپنیکو اور فکر کے غور کی جہت
اور اپنی امر کی حفاظت کی جہت سے اور کبہی کسی چیز پر وہ ہنسا نہین گناہ کی خوف سے اور نہ کبہی غصہ کیا اور نہ کبہی کسی سے خوش طبعی کی اور نہ دنیا کی چیز کے ہاتہ لگنی
سے کبہی خوش ہوا اور نہ کبہی کسی چیز کی جاتے رہنی سے غمگین ہوا اور عورتون سے اُسنے نکاح کیا اور بہت اولاد اُسکی پیدا ہوئی اور اکثر اُنمین سے مرگئی اور اُسکے مرنے پر رویا اور
جسوقت دو آدمیون جہگڑنیوالون پر گزرتا تہا تو اُنمین صلح کروادیتا تہا اور جس سے نیک قول سنتا تہا تو اُسکی تفسیر سے سوال کرتا تہا اور کس شخص سے یہ قول حاصل کیا ہی آور اکثر
فقہا کی ہمنشینی کرتا تہا اور حکما کی اور قاضیون اور بادشاہونکی حکمون سے تفتیش کرتا تہا پس اُسوقت گریہ کرتا تہا قاضیون پر واسطے اُس امر کے کہ جسمین وہ مبتلا ہوئے ہین اور رحم
کرتا تہا بادشاہون پر اور استغفار کرتا تہا واسطی اُنکی بسبب غرور کرنے اُنکے دنیا پر خدا سے اور رونا واسطے مطمئن ہونی اُنکی کے دنیا پر اور نصیحت پکڑتا تہا اور سیکہتا تہا اُس چیز
کہ جسکے سبب سے نفس پر غالب ہوا اور جہاد کرے خواہش نفس پر اور پرہیز کرے شیطان سے اور اپنے دل کی دوا فکر سے کرتا تہا اور نفس کی دوا نصیحت
سے کرتا تہا اور نہین چلتا تہا اور نہین شروع کرتا تہا مگر اُس چیز مین کہ اُسکو فائدہ بخشے اور نہین نظر کرتا تہا مگر اُس چیز مین کہ اُسکی مدد کرے پس ان صفات کی
جہت سے خدا تعالیٰ نے اُسکو حکمت عطا کی اور خدا تعالیٰ نے فرشتون کے گروہ کو حکم دیا جسوقت دوپہر ہوئی اور قیلولہ کا آنکہون کو غلبہ ہوا وہ فرشتے

ع ذکر حضرت لقمان

لقمان کے پاس آئے اور لقمان کو آواز دی اے لقمان اونکی آواز کو سنتا تہا لیکن اون فرشتون کو دیکہتا نہین تہا اون فرشتون نے کہا کہ اے لقمان تو چاہتا ہے کہ خدا
تجہکو بادشاہ اور خلیفہ زمین مین کرے کہ تو لوگون پر حکم کرے لقمان نے کہا کہ اگر خدا تعالے نے مجہکو اسکا حکم دیا ہے اور اوسکو یہہ منظور ہے تو بسر و چشم مینے قبول کیا اسواسطے کہ وہ اگر
مجہکو کریگا تو میری مدد بہی کریگا اور مجہکو نگاہ رکہیگا اور اگر مجہکو اوسنے اختیار دیا ہے تو مین عافیت کو قبول کرتا ہون اور سلطنت کو نہین قبول کرتا ہون فرشتون نے کہا کہ اے لقمان
یہہ کسواسطے تو نے کہا فرمایا کہ اسواسطے کہ حکم کرنا درمیان آدمیون کے نہایت سخت ہے دین کے امور مین سے اور اوسمین بہت بلائین اور فتنے ہین اور ظلم اوسکو ڈہانپتا ہے ہر مکان سے اور وہ شخص جو امر کے
درمیان ہے اگر مطابق حق کے کہا تو سلامت رہا اور اگر خطا کی تو بہشت کی راہ چوکا اور جو کوئی دنیا مین خوار اور ذلیل اور ناتوان ہے تو اوسپر آخرت کی سب امور آسان ہین اور جو کوئی
دنیا مین حاکم اور شریف ہے اوسپر آخرت سختی اور دشواری ہے اور جو کوئی آخرت کو چہوڑکر دنیا کو اختیار کریگا دونو کا نقصان اوسکو ہوگا پس تعجب کیا فرشتون نے حکمت اوسکی سے اور پسند
کیا خدا نے گویائی کو اوسکی اور جب کہ شب آئی اور لقمان نے خواب کیطرف توجہ کی تو اللہ تعالے نے اوسپر حکمت نازل کی اور سر سے قدم تک اوسکو حکمت سے پر کردیا جسوقت کہ وہ
سوتا تہا اور حکمت مین اوسکو پوشیدہ کردیا پس جسوقت کہ وہ بیدار ہوا تو اوسکے برابر اوس زمانہ مین کوئی حکیم نہ تہا اور گہر سے باہر نکلکر آدمیون مین آیا تو حکمت سے کلام کرتا تہا
اور حکمت کو لوگون مین پہیلاتا تہا فرمایا امام علیہ السلام نے پس جسوقت خلافت کیواسطے حکم کیا گیا اور اوسکو نہ قبول کیا تو خدا تعالی نے فرشتون کو حکم کیا اونہون نے حضرت
داؤد کو خلافت کیواسطے کہا داؤد نے اوسکو قبول کیا اور جو شرطین کہ لقمان نے اوسمین کی تہین داؤد نے نہ کین خدا تعالی نے اوسکو زمین مین خلیفہ کیا اور کئی مرتبہ داؤد
آزمایا گیا اور ہر مرتبہ لغزش اوس سے اولی امر مین ہوتی تہی اور خدا تعالی اوسکو معاف کرتا تہا اور لقمان اکثر زیارت کو داؤد کی جاتا تہا اور اوسکو نصیحت کرتا تہا اپنی
نصیحتون اور حکمتون کے ساتہہ اور داؤد اوسکو فرماتے تہے کہ خوشحال اے لقمان کہ تو حکمت دیا گیا ہے اور بلا تجہسے دور کی گئی اور پہیر دی گئی ہے اور داؤد خلافت دیا گیا ہے
اور حکمتون مین آزمایا گیا ہے اور خدا تعالے نے لقمان کو حکمت دی اور فرمایا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ یہہ کہ شکر کر تو واسطے خدا کے حکمت کی نعمت کا اور سوائے اسکے جو کچہہ کہ ہمنے تجہکو
بخشا ہے وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی کہ شکر کرے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ پس سوا اسکے نہین کہ شکر کرتا ہے واسطے نفس اپنے کی کہ فائدہ شکر کرنیکا کہ ہمیشہ رہنا نعمت کا دنیا مین
اور زیادتی نعمت کے ہے وہ واسطے اوس شکر کرنیوالے کے ہے اور آخرت مین ثواب اوسی کیواسطے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کہ ناشکری کرے نعمت پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا غَنِيٌّ
بے نیاز اور بے پرواہ ہے ہر کسی کے شکر کرنے سے حَمِيْدٌ سراہا گیا ہے اپنی ذات مین اور مستحق تعریف کرنیکا ہے چاہئیے اوسکی تعریف کرے چاہے نکرے اور تمام مخلوقات
زبان حال سے تعریف کرتے ہین اب یہان سے خدا تعالی اون نصیحتون کا ذکر کرتا ہے کہ جو کچہہ لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ
لِابْنِهٖ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے یعنی لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا وَهُوَ يَعِظُهٗ جسوقت کہ وہ لقمان نصیحت کرتا تہا
اوسکو اور پند دیتا تہا کہا يٰبُنَيَّ اے فرزند میرے اور تصغیر اسکی واسطے شفقت اور محبت کے ہے یعنے اے بیٹے میرے لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ نہ شرک کر تو ساتہہ خدا کے اِنَّ الشِّرْكَ
تحقیق شرک کرنا خدا کی ذات مین لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ البتہ ظلم بڑا ہے اور حد سے بہت گذر جاتا ہے اسواسطے کہ جو کہ طرح طرح کی نعمتین عطا کرتا ہے اوسکے برابر اوسکو شمار کرنا
کہ جو کسی طرح کی نعمت کے دینے کی قدرت اور لیاقت نہین رکہتا ہے البتہ یہہ بڑا ظلم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظلم تین طرح کا ہے ایک تو وہ ظلم ہے
کہ بخشا جاتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ خدا اوسکو نہین بخشتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ نہین چہوڑتا ہے اوسکو خدا لیکن وہ ظلم کہ بخشتا ہے اوسکو خدا وہ تو ظلم آدمی کا
اپنے نفس پر ہے کہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور لیکن وہ ظلم کہ جسکو خدا نہ بخشیگا وہ شرک ہے اور وہ ظلم کہ جسکو نہ چہوڑیگا خدا وہ ظلم ایک شخص کا دوسرے شخص پر ہے معاملات
مین کہ جبتک وہ نہ بخشیگا تو معاف نہوگا منقول ہے کہ پسر اور زوجہ لقمان کی کافر تہے اور لقمان اونکو ہمیشہ نصیحت کرتا تہا یہانتک کہ اونہون نے اسلام قبول کیا اور خدا تعالے
کی وحدانیت کا اقرار اور اعتقاد کیا اور جسوقت خدا تعالے نے تاکید کی اپنی نعمت کی شکرگزاری کی تو بعد اوسکے حکم کیا والدین کی شکرگزاری کا کہ حقوق اونکی نعمت کے
فرزند پر بہت ہین اور شکر کرنا اونکی نعمتونکا واجب ہے چنانچہ فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو یعنی حکم کیا ہم نے اوسکو بِوَالِدَيْهِ ساتہہ
ماں اور باپ اوسکے نیکی کرنی اور فرمانبرداری اور شکر کرنیکا کہ ہمیشہ اپنی والدین کے ساتہہ نیکی کرتا رہے اور اونکی فرمانبرداری مین مصروف رہے اور ہر دم اونکا شکر کرتا رہے اور
خدا تعالے نے اپنے شکر کے ہمراہ والدین کے شکر کا ذکر کیا ہے اسواسطے کہ وہ تو پیدا کرنیوالا ہے اور والدین واسطہ ہین پیدا کرنے اور پرورش کے اور اب خدا تعالے ماں کی
نعمت کی زیادتی کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ حَمَلَتْهُ اوٹہایا اوس آدمی کو اپنے شکم مین اُمُّهٗ ماں اوسکی نے نو مہینے بلکہ زیادہ تک کہ اوسکے اوٹہانے سے نہایت
سست اور ناتوان ہوتی تہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سست ہونا اوپر سست ہونے کے اور وہنا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا کہ وہ حال واقع ہوا ہے یعنے
تہن وہنا اور علی وہن صفت ہے وہنا کی وَفِصٰلُهٗ اور جدا کرنا اوسکا اور چہوڑانا دودہ سے فِيْ عَامَيْنِ بیچ دو برس کے ہے یعنی پیدا ہونیکے وقت سے دو برس تک بچہ کو دودہ

جلایا جائے پس وصیت کے معنی فرزند کو اَنِ اشْکُرْ لِیْ یہ کہ شکر تو واسطے میری خدا اور طاعت کرکے وَلِوَالِدَیْكَ اور واسطے ماں اور باپ اپنی کی اور نیکی ساتھ نیکی کرکے اِلَیَّ الْمَصِیْرُ
طرف میری پھرنا ہی بدلا اور شکر کرنے اور ناشکری کرنے پر سکو جزا دونگا اور ایک حدیث میں حضرت امام رضا سے منقول ہے فرمایا کہ حکم کیا گیا ہی شکر کا واسطے خدا کے اور واسطے ماں اور باپ کے
پس جو کوئی کہ نہ شکر کرے والدین کا اوسنے نہ شکر کیا خدا کا اور دوسری حدیث میں فرمایا ہی جو کوئی شکر نکرے آدمی نعمت دینے والے کا تو اوسنے شکر نکیا خدا کا اور منقول ہی کہ جناب
رسول خدا صلعم سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں کسکی ساتھ نیکی کروں فرمایا کہ ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا باپ کے
ساتھ وَاِنْ جَاهَدَاكَ اور اگر کوشش کریں وہ دونوں ماں اور باپ تیرے واسطے عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ اوپر اسکی کہ شرک کرے تو ساتھ میرے یعنی مجھکو وہ میرا شریک کرنیکو مَا لَیْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اوس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھ اوس شریک کرنیکے علم کہ فقط پیروی اونکی ہے بدون دلیل کے کہ دلالت کری اوس شریک کے مستحق ہونے پر بلکہ دلیل سچی تو اوسکی نہ ہونیکی موجود ہے
پس اس صورت میں فَلَا تُطِعْهُمَا پس نہ کہا مان تو اون دونوں کا ماں کا اور باپ کا اس امر میں کہ اونکی کہنے سے کسیکو میرا شریک مقرر کری وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت رکھہ تو اون
دونوں سے فِی الدُّنْیَا بیچ دنیا کے مَعْرُوْفًا مصاحبت نیک کہ جسکو شرع پسند کرے اور کرم تقاضا کرتا ہو اور معروفا صفت ہے مصدر محذوف کے یعنی مصاحبۃ معروفا اور حضرت
صادق نے فرمایا کہ ایک مرد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھکو وصیت کرو فرمایا کہ نہ شریک کر تو خدا کا کسی چیز کو اگر تو آگ میں
جلایا جاوے اور عذاب کیا جاوے مگر اوسوقت کہ دل تیرا مطمئن ہو ایمان سے اور ماں اور باپ کی پیروی کر تو اور نیکی کر اون دونوں کے ساتھ زندہ ہوں خواہ مر گئے ہوں اور اگر حکم کریں تجھکو
یہ کہ نکل جا تو اپنی مال سے اور اہل سے تو پس تو ایسا ہی کر کہ اونکو الگ کردے اسواسطے کہ یہ علامات ایمان سے ہی اور بعد موت نیکی کرنے سے یہ مراد ہی امام کی کہ اونکو ثواب نماز و صدقہ
وغیرہ کا پہونچاتا رہ اور حضرت امام رضا سے کسی نے پوچھا کہ اگر ماں اور باپ میرے دین حق پر نہوں تو میں اونکی واسطے دعا کروں اور صدقہ کا ثواب انکو پہونچاؤں فرمایا کہ دعا کر تو
اونکی واسطے اور صدقہ دے خدا کی راہ میں اور ثواب اوسکا اونکو پہونچا اگر وہ زندہ ہوں اور حقکو نجانتے ہوں اسواسطے کہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ مجھکو خدا تعالی نے رحمت کے ساتھ بھیجا ہے
نہ عقوق کے ساتھ اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا امام رضا نے کہ نیکی کرنے والدین کے ساتھ واجب ہے اگرچہ وہ مشرک ہوں اور جو امر کہ خدا کے نزدیک معصیت ہی اوسمیں اونکی فرمانبرداری
نہ چاہیے اور کسیکی فرمانبرداری اسواسطے کہ مخلوق کے فرمانبرداری اوس امر میں جایز نہیں کہ جسمیں خدا کی نافرمانبرداری ہی اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ
معرفت نیک میں سے ہی اسواسطے کہ کوئی عبادت جلدی خدا کے رضامندی کے قریب پہونچنی میں والدین کے حرمت کرنیکی سوا نہیں ہے یعنی والدین کے حرمت کرنے سے خدا جلدی راضی
ہوتا ہی اوس بندہ حرمت کرنے والی سے جسوقت کہ ماں اور باپ اوسکی مسلمان ہوں اسواسطے کہ حق والدین کا حق خدا میں سے نکلا ہے جسوقت کہ وہ دونو راہ دین اور سنت پر
قایم ہوں اور فرزند کو خدا کی طاعت سے منع نکرتے ہوں اور مقصد کے نافرمانبرداری کے طرف نہ لیجاتے ہوں اور یقین سے طرف شک کی نہ لیجاتی ہوں اور زہد سے طرف دنیا کے
اور اگر خلاف اسکی چاہیں تو اونکا کہنا نہ ماننا عین فرمانبرداری خدا کی ہے اور فرمانبرداری اونکی عین نافرمانبرداری خدا کی ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا اگر کوشش کریں دو تیری واسطے
اس امر پر کہ کسیکو تو میرا شریک مقرر کرے بدون علم کے تو پس نکہا مان تو اونکا اور زندگانی کرنے اونکی ساتھ اس طور سے ہی کہ اونسے نرمی کرے اور اونکی آزار دینے کا تحمل ہو اور اگر وہ تجھکو
آزار دیویں چاہیے کہ وہ تحمل ہوئی میں بیچ آزار دینیکے جسوقت کہ تو لڑکا تہا اگر خدا نے تجھکو فراغت دی ہے تو اونکی کہلانی اور پہنانی میں نیکی کر اور اپنا منہ خفا ہو کر اونکی طرف سے مت
پھیر اور اپنی آواز کو اونکی آواز پر بلند مت کر اسواسطے کہ تعظیم اور بزرگی کرنے اونکی خدا سے ہی ہے اور نیک اور پاکیزہ بات اونکو کہہ تو نہ سخت بات پس تحقیق کہ خدا نہیں ضایع کرتا
ہی اجر نیکی کرنیوالوں کا وَاتَّبِعْ اور پیروی کر تو دین میں سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ طریقے اوس شخص کے کہ رجوع کی ہے اوسنے طرف میری کہ اعتقاد و توحید کا رکھتا ہی اور
طاعت کو خلوص سے بجالاتا ہے اور وہ محمد صلعم ہے اور فرمانبردار اوسکے موصوف ہیں بصفت ایمان اور خلوص ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہے پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُكُمْ پس خبر دونگا
میں تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھی تم عمل کرتے نیک یا بد کہ موافق عمل کے تمکو جزا دونگا اور وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ سے یہانتک لقمان کے وصیتوں میں عبارت تھی
جملہ معترضہ اب خدا تعالی پھر لقمان کے وصیتوں کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی لقمان کے قول کو اوسکی فرزند کے حقمیں کہ یٰبُنَیَّ اے بیٹے میرے اِنَّهَا تحقیق کہ کوئی خصلت نیک ہو یا بد اوسی
کے قول میں سے اِنْ تَكُ اگر ہووے وہ چھوٹے سوئی اور ذرے ہو میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ برابر دانہ کی رائی سے کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ
پس ہووے وہ فِیْ صَخْرَةٍ بیچ پتھر سخت بڑے کے کہ نکالنا اوسکا اوسمیں سے نہایت دشوار ہوا اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا بیچ آسمانوں کے ہو کہ وہ نہایت بلند اور کشادہ ہیں اَوْ فِی
الْاَرْضِ یا بیچ زمین کے اونچی نیچے اور تحت میں ہو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لاویگا اوسکو خدا اور حاضر کرے اوسکو مقام حساب میں اور اوسکا حساب کری اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ تحقیق
خدا باریک جاننے والا ہے ہر چیز کا کیسی ہی وہ چیز باریک اور پوشیدہ ہو اور اوسکی علم نے سب چیز کا احاطہ کیا ہی خَبِیْرٌ خبردار ہر چیز کے کنہ سے اور اہل مدینہ نے مثقال حبہ کو مرفوع پڑہا ہی اور حضرت
امام جعفر صادق نے فرمایا ہی کہ ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہوں سے اگرچہ وہ چھوٹے ہوں اور اونکو حقیر مت شمار کرو اسواسطے کہ اونکی واسطے جویندہ ہی یعنی کوئی تم میں سے کہے کہ گناہ کروں اور پھر

استغفار کرونگا اس سے اسواسطے کہ خدا نے اسی طرح فرمایا ہی کہ انہا ان تک مثقال حبۃ الآیۃ یا بنی اے فرزند میرے اقم الصلوۃ قائم رکہہ تو نماز کو یعنی ہمیشہ مع شرائط پڑہتا رہ وامر بالمعروف
اور حکم کر تو ساتہ نیکی کے وانہ عن المنکر اور منع کر تو برائی سے کہ تیری سبب سے آدمی صلاحیت پیدا کریں اور توبہی ثواب میں شریک ہو اور معروف وہ ہی کہ جو شرع اور عقل کے اعتبار سے نیک ہو اور
منکر وہ ہی کہ جو انکی مخالف ہو واصبر علی ما اصابک اور صبر کر تو اوپر اسچیز کے کہ پہونچی ہی تجہکو سختیون اور بلاؤن میں نیکی کے حکم کرنے اور برائی کی منع کرنے میں ان ذلک تحقیق کہ وہ صبر
کرنا اور جو کچہ کہ میں نے تجہکو حکم کیا ہی من عزم الامور ارادہ کی کاموں سے ہے کہ قصد کرنا انکا ضرور ہونا اور بجا لانا انکا واجب ہے اور ترک کرنا انکا جائز نہیں ہے ولا تصعر اور نہ پہیر تو خدک منہ اپنے کو
اور مت موڑ تو رخسارہ اپنی کو للناس واسطے آدمیونکی مغروروں اور متکبروں کی طرح سے ہر ایک کیطرف متوجہ ہو اور ولا تصعر کو اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے اور ابو عمر نافع نے ولا تصاعر پڑہا ہی ولا
تمش فی الارض اور مت چل تو بیچ زمین کے مرحا اتراتا ہوا اور نازان جیسے کہ جہلا دنیا پر چلتے ہیں نہایت شادی اور خوشی سے ان اللہ لا یحب تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکہتا ہے
کل مختال ہر اترا کے چلنے والے فخور ناز کرنیوالیکو دنیا کی مال پر اور تکبر کرنیوالیکو جناب رسولخدا نے منع کیا ہے اس امر سے کہ آدمی تکبر کرتا ہوا چلے اور فرمایا کہ جو کوئی اچہا کپڑا پہنے اور اسکو پہنکے
اترائے اور تکبر کرے تو دہسا دیگا اسکو خدا دوزخ کی کنارہ سے اور قارون کیطرف پاس جا ٹہیریگا اسواسطے کہ پہلے سب سے قارون نے تکبر کیا پس خدا تعالی نے اسکو مع اسکی مکان زمین میں دہسا دیا اور جو شخص کہ اترائے اور
تکبر کرے اسنے خدا کے ساتہ نزاع کیا انکی بزرگی میں واقصد فی مشیک اور میانہ روی اختیار کر تو بیچ چلنے اپنے کے کہ بہت آہستہ اور بہت تیز مت چل اسلئے کہ جلد چلنے میں علامت خفت اور بدوضعی کی ہی
اور بہت آہستہ چلنا نشانی تکبر کی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سرعت چلنے کی لیجاتی ہے خوبی مومن کی اور جمال اسکا اور منقول ہے کہ ایام جاہلیت میں ایک شخص تہا خوشی اور تکبر سے
چلتا تہا حقتعالی نے زمین کو حکم کیا وہ اسکو دہسا لیگئی اور قیامت تک اسیطرح وہ دہستا ہوا چلا جاویگا واغضض اور پست کر تو آواز اپنی کو اور آہستہ کر تو من صوتک آواز اپنی میں یعنی بلند آواز سے
کلام مت کر ان انکر الاصوات تحقیق بدترین آوازوں کی لصوت الحمیر البتہ آواز گدہونکی ہی یعنی آواز کی بلند کرنی میں کچہ خوبی اور بزرگی نہیں ہے بلکہ باعث خفت کا ہے دیکہو آواز گدہی کی باوجود
بلندی کے کیسی ناخوش اور مکروہ ہی اور حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ مراد اس آواز سے آواز چہینک کی ہی کہ قبیح اور بہت بلند ہوتی آدمی کو چاہئے کہ آواز کو بلند نہ کرے مگر یہ کہ کسیکو پکارتا ہو کچہ مضایقہ نہیں ہے اگر آواز
کو بلند کرے یا قرآن پڑہنے میں آواز کو بلند کرے اور منقول ہے کہ عرب کے مشرکین آواز کی بلند کرنے میں فخر کرتے تہے حقتعالی نے یہ آیت انکی رد میں نازل کی اور جناب رسولخدا صلعم آواز نرم کو دوست رکہتے تہے اور آواز بلند کو
مکروہ جانتے تہے اور کہتے ہیں کہ انجیل میں لکہا ہے کہ اے عیسی حکم کر تو میرے بندونکو کہ جسوقت مجہسے مناجات کریں تو اپنی آوازوں کو پست کریں میں سنتا ہوں اور جو کچہ انکی دلمیں ہے اسکو میں جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ آواز
ہر حیوان کی تسبیح ہے مگر آواز گدہی کی کہ شیطان کو دیکہکر وہ آواز کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو سبب گدہی کے بولنے کے اور بہی ہیں کہ بہوک اور شہوت میں بہی آواز کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جسوقت تم
آواز گدہی کی سنو تو پناہ لیجاؤ ساتہ خدا کے شیطان کی شر سے اسواسطے کہ آواز گدہی کی اسواسطے ہے کہ اسنے شیطان کو دیکہا ہی اور سعد وقاص نے پیغمبر خدا سے روایت کی ہے کہ خدا تعالی تین آوازوں کو
دشمن رکہتا ہے آواز گدہی کی اور آواز کتی کی اور آواز زن نوحہ گر کی۔ یہانتک لقمان کی وصیتیں تہیں اور سوائے انکے اور وصیتیں بہی منقول ہیں اور بعضی انمیں سے یہ ہیں کہ کہا لقمان
نے اپنی بیٹے سے کہ اے فرزند میرے جسوقت سے کہ تو دنیا میں آیا ہی اسوقت سے تونے دنیا کو پشت دیہی ہی اور آخرت کیطرف تونے اپنا منہ کیا ہی پس وہ گہر کہ جسکی طرف تو روانہ ہوتا ہے وہ بہت نزدیک
ہی تجہسے اس گہر سے کہ جس سے تو بعید ہوتا ہی اے فرزند میری ہمنشینی علما کی اختیار کر اور دو زانو ہوکر انکی روبرو ادب سے بیٹہ اور انسے گفتگو بطور نزاع کے مت کر کہ تجہکو وہ منع کریں اور لے تو دنیا میں سے
موافق گذارہ کے اور بالکل اسکو مت چہوڑ کہ آدمیوں پر تو بہاری ہو جاویگا اور ایسا تو دنیا میں داخل مت ہو کہ وہ آخرت کو تیری ضرر کرے اور روزہ رکہہ کہ جس سے تیری شہوت قطع
ہو جاوے اور ایسا روزہ مت رکہہ کہ جو مانع ہو نماز پڑہنے سے اسواسطے کہ نماز خدا کو روزہ سے زیادہ دوست ہے اے فرزند میرے دنیا دریائے عمیق ہے تحقیق کہ ہلاک ہوئے ہیں اسمیں مردم کثیر پس کر تو
کشتی اپنی اسمیں ایمان کو اور بادبان اسکا توکل کو اور توشہ اپنا اسمیں توکل اور پرہیزگاری کو پس اگر نجات پائی تونے تو وہ خدا کی رحمت سے ہے اور اگر تو ہلاک ہوا تو ہلاک ہوا ہی گناہونسے اپنی اے فرزند
میرے ڈر تو خدا سے ایسا ڈرنا کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسانکی نیکیاں لیکر جاوے تو خوف ہو تجہکو عذاب سے اسکا اور امید رکہہ تو خدا سے ایسی امید کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسان کی گناہ لیکر جاوے
تو تجہکو بہی امید ہو بخشش کی پس لقمان کے بیٹے نے یہ وصیتیں سنیں تو کہا کہ اے باپ میرے کیونکر طاقت رکہوں میں ان سب امور کی اور حال یہ ہی کہ میرے واسطے ایک دل ہی لقمان نے کہا کہ اے
فرزند میرے اگر مومن کا دل باہر نکالکر چیرا جائے تو البتہ اسمیں دو نور پائے جاویں ایک نور خوف خدا کا اور دوسرا نور امید کا کہ وہ دونو نور باہم وزن کئے جاویں تو ایک نور دوسرے نور سے برابر ذرہ کے
زیادہ نہ نکلے اور جو کوئی ایمان لاتا ہی خدا پر تو راست اور درست جانتا ہے اس امر کو جو کہ خدا نے فرمایا ہے اور جو شخص کہ خدا کے فرمودہ کو راست اور حق جانتا ہی تو وہ بجا لاتا ہے اسکو کہ جسکے ادا
کرنیکا حکم خدا نے کیا ہی اور جو کوئی نہ بجا لاوے خدا کی حکم کو تو اسنے راست نہیں جانا ہی خدا کے فرمانیکو اور نہ اسکا اعتقاد کیا ہی اور جو کوئی ایمان لاتا ہی خدا پر درست اور صحیح تو عمل کرتا ہے
واسطے خدا کے خالص اور وہ ہی ایمان لایا ہے خدا پر راست اور درست اور جو کوئی فرمانبرداری کریگا خدا کی تو وہ خدا سے خوف کریگا اور جو شخص کہ اس سے خوف کریگا وہ اسکو
دوست رکہیگا اور جسنے اسکو دوست رکہا وہ ہی اسکی حکم کی تابعداری کریگا اور جسنے اسکی حکم کی تابعداری کی وہ سزاوار اسکی بہشت اور رضیوں کا ہوگا اور جو کوئی تابعداری نکی ہی
خدا کے رضامندی کی پس تحقیق ہمارا منع جاویگا اوپر اس کے ناامن ہوگا انکا پناہ مانگتے ہیں ہم خدا کے نار اسکی سے اے فرزند میرے رغبت کر تو طرف دنیا کی اور مشغول کر تو اسمیں دل اپنا کہ نہیں پیدا کی ہی

ع

خدا کی کوئی چیز ذلیل اور خوار زیادہ دنیا سے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ نہین کیا ہے خدا نے اُسکی نعمتون کو ثواب فرمانبردارونکا اور نہ اُسکی بلاؤنکو عذاب گنہگارونکا اور لقمان کے حال مین لکھا ہے کہ
دس ہزار کلمے حکمت کے اُس سے منقول ہین اور کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کا گذر لقمان پر ہوا دیکھا کہ ایک جماعت اُسکے پاس بیٹھی ہے اور ایک جماعت کھڑی ہے اور وہ آدمی حکمت کے کلمے اُس سے
سنتے ہین اُس عالم نے تعجب کر کے کہ نجارت کی راہ سے لقمان سے کہا کہ ہے لقمان تو وہی غلام سیاہ ہے کہ فلانے شخص کا ریوڑ چرایا تھا کہا کہ ہان پھر اُس عالم نے پوچھا کہ ہے لقمان کس چیز نے تجکو اس بلند
مرتبہ پر پہنچایا جواب دیا کہ تین چیزون نے سچ کہنا اور امانت کے نگاہ رکہنا اور بغیر کی آرزو اور خواہش کو ترک کرنا اور بعضے تفسیر وغیرہ مین لکھا ہے کہ ایک روز لقمان کے آقا نے مع دوسرے غلامون کے باغ مین اُسکو بھیجا کہ وہ
سب اُن سے میوہ توڑ کر لائین غلامون نے باغ مین جا کر میوہ توڑا اور سارا میوہ جسقدر کہ توڑا تھا کہا گئے اور اپنے آقا سے جا کر کہا کہ لقمان سب میوہ کہا گیا وہ لقمان پر خفا ہوا لقمان نے
کہا کہ وہ جھوٹ کہتے ہین اور میوہ خود انہون نے کہایا ہے آقا نے کہا کہ یہ کیونکر دریافت ہو لقمان نے کہا کہ ہم سبکو گرم پانی پلاؤ اور بعد اُسکے سبکو صحرا مین دوڑاؤ تا کہ ہم سبکو قے آوے پس جسکے پیٹ مین سے
میوہ نکلے وہ خائن اور چور ہے آقا نے اُنکی ایسا ہی کیا اور اُن سبکو قے ہوئی غلامونکے حلق مین سے تو میوہ نکلا اور لقمان کے حلق مین سے آب صاف آیا آقا اُنکا یہ ماجرا دیکھکر لقمان کی عقل اور سمجھ کا
بہت معتقد ہوا اور کہتے ہین کہ لقمان غلام حبشی تھا اُسکی آقا نے اُس سے کہا کہ گوسفند کو ذبح کر اور اُسکی اعضا مین سے جو عضو کہ زیادہ ناپاک اور خبیث ہے اُسکو میرے پاس لا کر حاضر کر لقمان نے
گوسفند ذبح کی اور اُسکا دل اور زبان نکالکر لایا اور بعد اُسکے آقا نے اُسکو کہا کہ ایک گوسفند اور ذبح کر اور اُسکی اعضا مین سے جو عضو کہ پاک ہے وہ میرے پاس لا لقمان نے گوسفند ذبح کی اور
وہی دل اور زبان نکالکر لایا اُسکے آقا نے کہا کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایک چیز پاک بھی ہو اور ناپاک بھی لقمان نے جواب دیا کہ جسکا دل اور زبان پاک ہے تو کوئی عضو اُسکا اُن
دو سے زیادہ پاک نہو گا اور اگر کسیکا دل اور زبان ناپاک ہے تو کوئی عضو اُنسے زیادہ ناپاک نہو گا اور کہتے ہین کہ لقمان سفر سے آتا تھا راستہ مین غلام سے ملاقات ہوئی اُس سے
اپنے باپ کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ وہ مرگیا لقمان نے کہا کہ اب مین اپنے کار کا مالک ہوگیا اور اپنے امور کا مجکو اختیار حاصل ہوا اور بعد اُسکے اپنی زوجہ کی خبر پوچھی اُسنے کہا کہ وہ
بھی مرگئی کہا کہ فرش اور بستر میرا نیا ہوگیا اور بعد اُسکے بہن کو پوچھا اُسنے کہا کہ وہ بھی فوت ہوگئی لقمان نے کہا کہ اب میرا ناموس پوشیدہ ہوگیا اور بعد اُسکے بھائی کا حال پوچھا اُسنے
کہا کہ وہ بھی گذر گیا لقمان نے کہا کہ ہائے میری کمر ٹوٹ گئی اور امید میری منقطع ہوگئی اور کہتے ہین کہ کسینے لقمان سے پوچھا کہ سب آدمیون مین بدتر کون ہے کہا کہ وہ شخص کہ اپنی
بدی کو لوگون کے دکہانے سے کچھ خوف نہ کرے اسیطرح لقمان کے قول کتابون مین بہت مذکور ہین جسکو رغبت ہو وہ تواریخ اور اخلاق کی کتابونکا مطالعہ کرے اور لقمان کے وصیتونکے
بعد خدا تعالے اپنی نعمتونکا ذکر کرتا ہے جو کچھ بندونکو عطا کی ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہ دیکھا تم نے اے بندو میرے اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا نے سَخَّرَ لَكُمْ حکم مین کیا
ہے واسطے تمہارے مَا فِي السَّمٰوٰتِ اُن چیزونکو کہ بیچ آسمانونکے ہین مثل آفتاب اور ماہتاب کے کہ اُنکی روشنی سے تم فائدے حاصل کرتے ہو اور ستارے کہ اُنکی علامات سے راہ چلتے ہو اور ابر اور باران
اور ہوا کہ اُن سب سے نفع حاصل کرتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اُسکو بھی تمہارے فائدہ کے واسطے تسخیر کیا ہے مثل کوہ اور صحرا اور دریا اور حیوانات اور درخت وغیرہ
کہ یہ سب تمہارے ہی نفع کے واسطے ہین وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور تمام کی اوپر تمہارے اور فراخ کی نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً نعمت اپنی جو ظاہر ہے کہ جسکا تم انکار نہین کر سکتے ہو جیسے کہ تمہارا پیدا کرنا اور زندگی
عطا کرنی اور قدرت دینی اور خواہشونکا تم مین پیدا کرنا اور سوائے اُسکے اکثر نعمتین ہین کہ وہ ظاہر ہین وَّبَاطِنَةً اور باطن کی نعمت تم پر تمام کی کہ اُسکو ہر ایک نہین جان سکتا ہے گرچہ نافع
غور کرے ابو عمرو اور اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے نعمۃ کو نعم پڑھا ہے جمع کا صیغہ مضاف طرف ضمیر کے اور مراد نعمتون ظاہرہ اور باطنہ سے نعمتین محسوسہ اور غیر محسوسہ ہین اور نعمت ظاہر اور باطن مین مفسرین بہت اختلاف
لکھتے ہین بعضے تو کہتے ہین کہ نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر خدا کی ہے اعدا دین پر اور امداد ملائکہ کی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ نعمت ظاہر وہ نعمت ہے کہ بندونکے علم اور حس سے
تعلق پکڑتا ہو اور نعمت باطن مصلحتین دین اور دنیا کی ہین کہ سوا خدا کے اُنکو کوئی نہین جانتا ہے اور دوسری روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مینے رسول خدا صلعم سے نعمت ظاہر اور باطن کو دریافت کیا
فرمایا کہ اے ابن عباس نعمت ظاہر اسلام ہے اور آراستہ اور درست کرنا بدن کا کہ سب اعضا اعتدال کے ساتھ ہون اور عطا کرنا روزیکا تجکو اور نعمت باطن پوشیدہ کر دینا تیرے اعمال بد کا اور نہ
رسوا کرنا تجکو اُن اعمال سے اے ابن عباس حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ کتنی چیزین ہین کہ مینے بندہ کو بخشین ہین کہ کسیکو نہین دی ہین اول یہ کہ قبول کیا ہمنے مومنین کی دعا کو اُسکے حق مین
بعد منقطع ہونے اُسکی عمل کے اور دوسرے یہ کہ عطا کیا ہمنے اُسکو ثلث یعنی تہائی مال تا کہ راہ خدا مین اُسکو تصدیق کرے اور مین اُسکی سبب سے اُسکے گناہون کو بخشون اور تیسرے
یہ کہ پوشیدہ کیا مینے اُسکے عمل بد کو اور اُسکو اُس عمل سے رسوا نہ کیا اور لوگونکو وہ نہ دکہلایا اور بعضے کہتے ہین کہ نعمت ظاہر نعمت اعضا کی ہے اور باطن دل اور عقل اور فہم
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نعمت ظاہر شرع ہے اور باطن شفاعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نعمت ظاہر نعمت دنیا کی ہے اور باطن نعمت آخرت کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نعمت
ظاہر خوبی اور حسن صورت کا ہے اور درست اور معتدل ہونا اعضا کا اور نعمت باطن معرفت خدا کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نعمت ظاہر قرآن ہے اور نعمت باطن تاویل اُسکے
معانی کی اور یا ظاہر وہ ہے کہ مشاہدہ ہوا اور باطن وہ کہ جانی نہ جائے مگر دلیل سے اور یا ظاہر صفائی ظاہر کی ہے اور باطن صفائی باطن کی یا ظاہر ذکر خدا کا ہے زبان سے اور باطن
ذکر اُسکا ہے دل سے اور اسیطرح اکثر قول لوگونکے ہین نعمت ظاہر اور باطن مین اور سب درست ہوسکتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر تو رسول خدا صلعم ہین

اور جو کچھ کہ وہ حد سے آسمان سے لائے ہین معرفت اور توحید خدا کے اور لیکن نعمت باطن پس وہ دوستی ہے ہم اہلبیت کے اور اعتقاد دوستی کا ہمارے اور دین سے گرہ باندھنا حضرت امام کاظم نے فرمایا ہی کہ نعمت ظاہر امام
ظاہر ہی اور نعمت باطن امام غائب ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی دوسری روایت یہ ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ای علی بیان کر تو پہلی نعمت کو جو کہ خدا نے تجھ پر انعام کیا ہی کہا کہ پیدا کیا
مجھکو خدا نے اور مین کچھ شی مذکور نتہا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی دوسری نعمت کہا کہ احسان کیا مجھ پر جسوقت کہ مجھکو پیدا کیا کہ مجھکو زندہ پیدا کیا نہ مردہ فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی
تیسری نعمت کہا کہ پیدا کیا مجھکو اور شکر کیا اوسکا کہ مجھکو نیک صورت مین پیدا کیا اور ترکیب میرے اعضا کی معتدل کی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی چوتھی نعمت کہا کہ مجھکو ذکر کرنے والا اور
پکارنے والا خدا کا کیا نہ غفلت کرنے والا اور فراموش کرنیوالا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی پانچوین نعمت کہا کہ مجھکو حواس عطا کیے کہ اونسے مین دریافت کر لیتا ہون جو چاہتا ہون
اور عطا کیا چراغ روشن کہ وہ عقل ہے فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی چھٹی نعمت کہا کہ مجھکو ہدایت کی خدا نے اپنے دین کی اور اپنی راہ سے مجھکو گمراہ نکیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی ساتوین
نعمت کہا کہ کردی خدا نے واسطے میرے جگہ ہمیشگی اوس زندگانی مین کہ کبھی وہ منقطع ہی نہین ہونیکی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی نعمت آٹھوین کہا کہ مجھکو مالک کیا میرے نفس کا اور غلام
اسیکا اور مملوک مجھکو نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی نعمت نوین کہا کہ مسخر کیا میرے واسطے آسمان اپنا اور زمین اپنی اور جو کچھ کہ اونکی درمیان ہی اور اونکے اندر ہی مخلوقات
اوسکی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہی نعمت دسوین کہا کہ کردیا مجھکو مرد قائم ہونیوالا اپنی حلال عورتون پر اور نہ کیا مجھکو عورت فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کونسی نعمت ہی بعد اسکی کہا کہ یا
رسول اللہ نعمتین خدا کی بہت ہین اور اگر شمار کرو تم خدا کی نعمتونکو تو نہ احاطہ کر سکوگے اونکا رسول خدا صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ گوارا ہو تجھکو حکمت اور علم ای ابو الحسن پس تو ہی
ہی وارث میرے علم کا اور بیان کرنیوالا میرا اسکے واسطے جسمین کہ وہ اختلاف کرینگی بعد میرے منقول ہے کہ نضر بن حارث کہتا تہا کہ قرآن پہلی لوگونکا قصہ ہے خدا تعالی نے یہ آیت نازل
کی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ اور بعضا آدمیونمین سے وہ شخص ہے کہ جھگڑا اور خصومت کرتا ہی فِي اللَّهِ بیچ کتاب خدا کے اور کہتا ہے کہ قرآن خدا کے پاس سے نازل
نہین ہوا ہی بلکہ پہلی لوگونکی قصے ہین کہ محمد کو تعلیم کرتے ہین اور محمد اونکو اپنی اصحاب کے روبرو پڑہتا ہی اور کہتی ہین کہ ایک یہودی نے رسول خدا سے پوچھا کہ خدا تیرا کس چیز سے ہی
اوسیوقت ایک بجلی آئی اور اوسکو ہلاک کیا اور یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ جھگڑتے ہین قرآن مین اور خدا کے توحید اور صفات مین بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کی کہ کوئی دلیل اونکے پاس
نہین ہے وَلَا هُدًى اور نہ کوئی بیان اور ہدایت ہی خدا کے جانب سے اونکے پاس وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور نہ کوئی کتاب روشن ہے بلکہ کمال جہالت ہی اونکی اور محض پیروی ہے
اپنی باپ اور دادا کی ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نضر بن حارث سے رسول خدا نے فرمایا کہ جو کچھ تیری پروردگار کیطرفسے نازل ہوا ہی اوسکی تو پیروی کر
کہا کہ ہم تو اوس امر کی پیروی کرینگے کہ جسپر ہم نے اپنی باپونکو پایا ہی تب یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اور جسوقت کہا جاتا ہی واسطے اونکی کہ بصدق قول اتَّبِعُوا پیروی کرو تم
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اوس چیز کی کہ نازل کی ہی خدا نے یعنی قرآن کی قَالُوا تو کہتی ہین وہ جواب مین کہ نہین پیروی کرینگے ہم اوسکی بَلْ نَتَّبِعُ بلکہ پیروی کرینگے ہم مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اس چیز
کی کہ پایا ہی ہم نے اوپر اوسکی آبَاءَنَا باپون اپنونکو یعنی باپونکی طریق پر ہم چلینگے خدا فرماتا ہی کہ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ کیا اگرچہ ہو شیطان کہ اپنے وسوسون سے
يَدْعُوهُمْ بلاتا ہی اونکو إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ طرف عذاب سوزان کے کہ وہ عذاب دوزخ ہی تب بہی وہ اوسیکی پیروی کرینگے اور جواب لو کا محذوف ہی اور وہ یہ ہے کہ تب بہی اوسکی
پیروی کرینگی اور یہ سوال کہا ہی کہ وہ شیطان کی بلانیسے اپنی باپونکی پیروی کرتے تہی وہ ہی اونکی دلمین وسوسہ ڈالتا تہا کہ تم اپنی باپونکی پیروی کرو اور پیغمبرون کا کہنا نہ مانو وَمَنْ يُسْلِمْ
وَجْهَهُ اور جو کوئی کہ سپرد کرے ذات اپنی کو إِلَى اللَّهِ طرف خدا کے کہ سب امور اپنی اوسکی سپرد کرے اور اپنی افعال مین بقصد قربت کا کرے اور بالکل متوجہ طرف خدا کی ہو
وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہی کہ وہ نیکی کرنیوالا ہی اپنے عمل مین کہ موافق شرع کے اعمال بجا لاتا ہی خالص واسطے خدا کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ پس تحقیق چنگل مارا ہی اوسنے
اور لٹکا ہی وہ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ساتھہ رسی اور دستاویز استوار اور مضبوط کے کہ خوف اوسکی شکستگی اور ٹوٹنی کا نہین ہے یہ تشبیہ ہی اوس شخص کے ساتھہ کہ ارادہ کرے چڑہنی پر
جانیکا اور مضبوط رسی کو پکڑے کہ اوس سے لٹک کر بلندی پر پہنچے آسانی اور سہولت سے اور ایسی ہی جو کوئی کلمہ توحید یا قرآن کو دستاویز اپنا کرے تو درجات عالیہ کو پہنچے اور بہشت عنبر سرشت اوسکا مسکن
ماوی ہو وَإِلَى اللَّهِ اور طرف خدا کے ہی عَاقِبَةُ الْأُمُورِ انجام سب کامونکا کہ سب اوسیکی طرف رجوع کرنیوالی ہین ہمہ موافق اعمال کے سبکو جزا دیگا اور ثواب سب اعمال کا اوسیکی پاس ہے
وَمَنْ كَفَرَ اور جو کہ کفر کرے اور رسی مضبوط مین چنگل نہ مارے تو فَلَا يَحْزُنْكَ پس چاہیے کہ غمگین کرے تجھکو ای محمد صلعم كُفْرُهُ کفر اوسکا اسواسطے کہ ضرر اوس کفر کا دنیا اور آخرت مین اوسی کافر ہی کو
پہنچیگا نہ تجھکو کہ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ طرف ہماری ہی پہرنا اون سبکا ہے موافق اعمال کے اونکو سزا دیونگی فَنُنَبِّئُهُمْ پس خبر دینگے ہم اونکو بِمَا عَمِلُوا ساتھہ اوس چیز کہ کی ہی اونہون نے اور اوسکی سزا
اونکو دینگے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ تحقیق کہ خدا جاننے والا ہی اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُورِ ساتھہ سینے کی باتونکے نیک ہو یا بد ہو وہ سینے کی بات پس سبکو موافق اونکی اعمال کے جزا
دیگا نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہین ہم اونکو نعمتونکا قَلِيلًا تہوڑا کہ وہ فائدہ چند روز دنیا کا ہے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پہر ناچار اور بے اختیار کرکے لیجائینگے ہم اونکو إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ
طرف عذاب بہاری اور سخت کہ نہایت گران ہوگا وہ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور البتہ اگر پوچھے تو ای محمد صلعم اون کافرون کو کہ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیا

آسمانون اور زمین کو تو لیقولن اللہ البتہ کہین کہ خدا نے بسبب ظاہر ہونے علامتون کے کہ سوا خدا کے کسی نے نہین پیدا کیا ہی اور جسوقت انہون نے اقرار کیا کہ ای محمد اس کا کرس
انکا اعتقاد باطل ہوتا کہ شراکت بالکل باقی نہین رہتی تو قل کہہ تو انکو کہ الحمد للہ شکر ہے واسطے خدا کے تمہارے الزام کہانے پر اور تمہارے اقرار کرنے اسدم اس امر پر
جو تمہارے اعتقاد کو باطل کرتا ہی بل اکثرہم بلکہ اکثر انکی لا یعلمون نہین جانتے ہین کہ اس اقرار سے ہمکو الزام ہوتا ہے للہ خاص واسطے خدا کے ہی ما فی
السموات والارض جو کچہ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے کہ سب اسیکی مخلوقات ہے اس صورت مین آسمانون مین و زمین سوائے انکے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے ان اللہ
تحقیق کہ خدا ہو الغنی البتہ وہی بے نیاز اور بے پروا ہے الحمید سراہا گیا ہی اپنی ذات مین او مستحق تعریف کا ہی چاہے کوئی انکی تعریف کرے چاہے نکرے وہ محتاج کسیکی تعریف کرنیکا
نہین ہے سورہ کہف کے آخر مین مذکور ہوا ہے کہ یہودیون نے پیغمبر خدا پر اعتراض کیا کہ قرآن مین ایک مقام مین تو یہ ہی کہ ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو شخص کہ دیا گیا حکمت پس
تحقیق کہ دیا گیا وہ خیر کثیر اور دوسری جگہ قرآن مین ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی اور نہین دئیے گئے ہو تم علم مین سے مگر تہوڑا اے محمد ان دونوں آیتون کا باہمین ایک دوسرے کے مخالف ہے جناب
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر چند علم بندون کا بہت ہو لیکن بہ نسبت علم خدا کے بہت تہوڑا ہی اور خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی قل لو کان البحر مدادا الایہ اور اسی کی تاکید
خدا اسجگہ کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ ولو ان اور اگر تحقیق ہوتی ما فی الارض وہ چیز کہ بیچ زمین کے ہی من شجرۃ وہ درختونکی قسم سے اقلام قلم والبحر یمدہ
اور دریا روشنائی دیتا اسکو من بعدہ پیچہے فنا ہونے اس روشنائی کے روشنائی دیتی اسکو سبعۃ ابحر سات دریا یعنی جو کچہ زمین پر درخت مین انکی قلم بنائے اور دریا کو پانی
کی سیاہی بنائے اور جب پانی اس دریا کا لکہتے لکہتے تمام ہوجاتا تو اور سات دریا پانی کی سیاہی مقرر کرکے خدا کے علمون کو لکہتے تو ما نفدت نہ انتہا کو پہنچے اور نہ ختم
کلمات اللہ کلمے علوم خدا کے باوجود قلم کرنے تمام درختون کے کہ روئے زمین پر ہین اور سیاہی مقرر کرنی آٹہ دریا کی بلکہ وہ قلم درختونکے اور پانی آٹہون دریا کا خرچ
ہوجاے اور خدا تعالے کے علم تمام نہون کہ انکی انتہا نہین ہے ہوسکتا ہے کہ مراد کلمات سے وہ چیزین ہین کہ جنکو خدا کا علم اور قدرت متعلق ہوتی ہین اور وہ چیزین تو انتہا نہین
رکہتے ہین پس کلمات خدا کی بہی انتہا نہ رکہینگے اور یا کلمات سے مراد وہ چیزین ہین کہ دنیا مین وہ پیدا کی ہین اور آخرت مین وہ پیدا کریگا اور یا حکم اسکا مراد ہے
ان اللہ تحقیق کہ خدا عزیز غالب ہے حکم اور فرمان غیر متناہی بہیجنے پر حکیم حکمت والا ہے کہ کوئی چیز اسکے علم اور حکمت سے باہر نہین ہے اور ابو عمرو اور یعقوب نے بحر کو منصوب
پڑہا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے والبحر مدادہ پڑہا ہی اور اب خدا تعالے اپنے کمال کو بیان کرتا ہی ایکمرتبہ بہی زندہ کرنے مین چنانچہ فرماتا ہی کہ ما خلقکم نہین ہے پیدا کرنا
تمہارا ہی کہ ولا بعثکم اور نہ اٹہانا تمہارا زندہ کرکے بعد مرنیکے الا کنفس واحدۃ مگر مانند پیدا کرنے اور اٹہانے ایک نفس کے اور ایک تن اسلئے کہ کن کے
کہنے مین پیدا کردیتا ہے ایسے ہی ایکمرتبہ سب کو زندہ کریگا چنانچہ اسرافیل کو حکم کریگا اور وہ صور پہونکیگا تو ایک دفعہ ہی سب قبرون سے زندہ ہوکر نکل پڑینگے ان اللہ سمیع
تحقیق خدا سننے والا ہے ان لوگونکی باتون کا جو کہ اسمقدمہ مین کہتے ہین بصیر دیکہنے والا ہے ہر چیز کا اور ایکدفعہ پیدا کرنا اور زندہ کرنا اسپر دشوار نہین ہے دیکہو کہ خدا تعالے کیسے عجائب
اور غرائب امور کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ الم تر کیا نہین دیکہا تو نے اور نہ جانا تو نے ای جاننے اور دیکہنے والے کہ ان اللہ تحقیق خدا یولج اللیل داخل کرتا ہے رات کو
فی النہار بیچ دن کے یعنے اسکی روشنی مین ویولج النہار اور داخل کرتا ہی دن کو فی اللیل بیچ رات کے اسکی تاریکی مین وسخر الشمس اور مطیع کیا
آفتاب کو والقمر اور ماہتاب کو کہ باعث مین خلقت کے منافع کے کل یجری ہر ایک یعنے آفتاب و ماہتاب چلتا اور پہرتا ہے موافق حکمت کے الی اجل مسمی
طرف ایک مدت تمام رکہی گئی ہے اور مقرر کی گئی ہے جو انکے واسطے مقرر کی ہی خدا نے نہ اس سے کم کرسکتے ہین نہ زیادہ کہ ان اللہ اور تحقیق خدا بما تعملون ساتہ اسچیز کے کہ کرتے
ہو تم خبیر خبردار ہی کہ اسکے حقیقت کو جانتا ہے ذلک یہ یعنی اسکے علم کا فراخ اور وسیع ہونا اور اسکی قدرت کا سب چیز کو شامل ہونا اور اسکی صنعتون کا عجیب ہونا
بان اللہ بسبب اسکے ہی کہ تحقیق خدا ہو الحق وہی حق ہے اور ثابت اپنی ذات مین وان ما یدعون اور تحقیق وہ چیز کہ پکارتے ہو اور پرستش انکی کرتے ہین من
دونہ سوائے اس خدا کے وہ الباطل باطل اور ناحق ہے وان اللہ اور تحقیق کہ خدا ہو العلی وہ بلند اور غالب ہے سب پر الکبیر بزرگ ہے سبکا کہ انکا برابر کوئی
بزرگ نہین ہے الم تر کیا نہ دیکہا تو نے ای دیکہنے والے کہ ان الفلک تحقیق کشتی تجری فی البحر چلتی ہے بیچ دریا کے بنعمت اللہ ساتہ نعمت اور احسان خدا کے کہ ہوا کو
اوپر رکہتا ہے کہ وہ ڈوبتی نہین ہے اور مع بار کثیر اسکو پانی پر چلاتا ہے لیریکم تاکہ دکہلاوے تمکو من آیاتہ نشانیون اور دلیلون قدرت اپنی مین سے کہ ان فی ذلک
تحقیق بیچ اس کشتی جاری کرنیکے لآیات البتہ نشانیان قدرت خدا کی اور دلیلین اسکی معرفت کی اور توحید کی ہین لکل صبار واسطے ہر صبر کرنیوالے بلاؤن
اور سختیون کے شکور شکر کرنیوالے نعمتون خدا کے اور بعضے کہتے ہین کہ اسسے وہ مومنین مراد ہین جو کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقہ مین اور شکر کرتے ہین خدا کا ہر حال مین واذا غشیہم
موج اور جسوقت ڈہانکے انکو موج ہر چہار طرف سے کالظلل مانند سایبانون کے بزرگی مین یا مانند پہاڑ یا ابر یا بادلون کے کہ سایہ دار ہوتے ہین تو اسوقت

دَعَوُا اللّٰہَ پکارتے ہین خدا کو مُخۡلِصِیۡنَ کہ خالص کرنیوالے ہین لَہُ الدِّیۡنَ واسطے اُسکے دین کو مخلصین حال واقع ہوا ہے یعنے اُسوقت خدا کو نہایت خلوص سے پکارتے ہین گویا
کہ مومن خالص ہین اور کچھ شرک اُنمین نہین ہے سو اسطے کہ اُسوقت کی آفت اور سختیون نے باپون کی پیروی اور خواہش نفس کو سبکو بھلا دیا اور اصل پیدایش مین جیسے تھے
ویسے ہی ہو گئے فَلَمَّا نَجّٰہُمۡ پس جسوقت کہ نجات دی خدا نے اُنکو کہ پہونچے وہ سلامتی سے اِلَی الۡبَرِّ طرف صحرا کی خشکی مین تو فَمِنۡہُمۡ پس بعضے اُنمین سے تو جو کہ انکا
مین مُّقۡتَصِدٌ درست اور قایم رہنے والے ہین طریق عدل پر کہ جیسے توحید سے خدا کو پکارا تھا اب بھی توحید پر قائم ہین اور بعضے اُنمین سے برگشتہ ہو گئے ہین توحید اور راہ حق سے اور اپنے اعتقاد
باطل پر اصرار کرتے ہین وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اور نہین انکار کرتا ہے ساتھ آیتون ہماری کے اور ساتھ نشانیون قدرت ہماری کے اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر بیوفا عذر
کرنیوالا عہد کا توڑنے والا کَفُوۡرٍ ناشکری کرنیوالا خدا کے نعمتون کا اور اب خدائے تعالے سب بندونکی طرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اے سب آدمیو
اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ڈرو تم پروردگار اپنے سے اُسکی عذاب کرنے سے اُسکی نافرمانبرداری مین وَ اخۡشَوۡا یَوۡمًا اور ڈرو تم اُسدن سے یعنے دن قیامت کے سے کہ
لَّا یَجۡزِیۡ وَالِدٌ نہ روا کریگا باپ عَنۡ وَّلَدِہٖ فرزند اپنے سے کہ اُسکو کچھ فائدہ پہونچا سکے باپ فرزند کو وَ لَا مَوۡلُوۡدٌ اور نہ فرزند ھُوَ جَازٍ وہ روا
کرنیوالا ہے اور نفع پہونچانیوالا ہے اور منع کرنیوالا ہے عَنۡ وَّالِدِہٖ شَیۡئًا باپ اپنے سے کسی چیز کو ثواب کو یا عذاب کو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ مخصوص
کفار کے واسطے ہے کہ مومنین اپنے باپ اور اولاد کے بلکہ غیرون کی بھی شفاعت کرینگے اگر وہ مومنین ہین اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا ثواب اور عذاب دینیکا
حق ہے اور دروغ اُسمین ممکن نہین ہے فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ پس چاہیے کہ نہ فریب دیوے تمکو الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا زندگانی دنیا کی اپنا شوق دلا کر کہ اُسکی زینتون اور فائدون پر فریفتہ ہو جاؤ
اور کثرت نعمت اور اپنی سلامتی پر مغرور رہو کہ وہ تو عنقریب زائل ہونیوالی ہین نہ تم رہوگے نہ تمہارا مال رہیگا رباعی دولت پہ مت غرور کر اے مرد بیخبر اور عمر
کی درازی پہ ہرگز نہ ناز کر یہ چندروز کا ہے ترا ناز اور غرور باقی رہیگا تو نہ ترا مال اور زر اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا دو طرح کی ہے ایک تو مباح ہے
جو واسطے گزارہ اپنے کے چاہیے اور دوسری ملعون ہے کہ جو قدر ضرورت سے زیادہ ہو اور خدا کو بھلا دیوے وَ لَا یَغُرَّنَّکُمۡ اور نہ مغرور کرے تمکو بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ ساتھ بخشش خدا کی
شیطان فریب دینے والا کہ تم خدا کی بخشش پر تکیہ کر کے گناہ کرنے مین دلیر ہو جاؤ اور شیطان تمکو امیدوار توبہ کا کر کے گناہ کرانے لگے اسطرح سے کہ کسی امر ممنوع کو کرلو اور
کہو کہ آئندہ کو توبہ کر لینگے خدا غفور رحیم ہے ہمکو بخشدیگا اور شیطان بالفعل تمکو توبہ نکرنے دیوے اور توبہ کو تمہارے تاخیر مین ڈالدے اور یہ خیال تم کرو کہ ابھی تو ہم زندہ ہین آئندہ
کو توبہ کر لینگے ایسا تمکو نہین چاہیے نہ تو تم گناہ کرو اس خیال سے کہ خدا ہمکو بخشدیگا اور آئندہ کو ہم توبہ کر لینگے اور نہ تم توبہ کرنے مین دیر کرو بلکہ اُسی وقت تمکو توبہ چاہیے اسواسطے کہ
موت کا تو حال معلوم نہین ہے کہ کسوقت آجائے اور اگر بے توبہ کی مر گئے تو پھر بہت مشکل ہے کہ گنہگارونکے واسطے بعد مرنیکے طرح طرح کے عذاب موجود ہین اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی کیواسطے تین روز ہین ایک روز تو وہ کہ جو گزر گیا ہے کل وہ تو ہاتھ سے نکل گیا اُسکے پھر آنے کی اُمید نہین ہے اور دوسرا وہ روز ہے کہ جو کل کو
اُسکے ہاتھ لگنے کا یقین نہین ہے اسواسطے کہ موت ہر دم موجود ہے ہو سکتا ہے کہ کل تک زندہ نرہین اور تیسرا روز یہ آجکا روز ہے کہ جسمین زندہ ہین تو ہے آجکے دن کیلیے جو کچھ
تجھسے ہوسکے اور کل کی کیا خبر ہے زندہ رہے یا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ جو چیز کہ بندہ کو دلیر کردے گناہ پر یہانتک کہ میل کرے وہ طرف گناہ کے نیکیے اور خدا کے
حکمون کو ترک کرے وہ غرور ہے خواہ شیطان ہو خواہ غیر اُسکے شیطان کا کہتے ہین کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی کہ صحرانشینون مین سے تھا
رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلعم قیامت کب ہوگی اور تخم زراعت جو ہم نے زمین مین کی ہے اُسپر مینہ کب برسیگا اور زوجہ میری حاملہ ہے لڑکا جنیگی یا
لڑکی اور کل کو مین کیا کام کرونگا اور میری پیدایش کی جگہ کو تو جانتا ہے لیکن بتلا کہ مین دفن کس جگہ ہونگا اللہ تعالے بیان کرتا ہے کہ پانچون امر خدا کی خزانہ علم مین ہین
اور سوا اُسکے اور کوئی نہین جانتا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ تحقیق خدا نزدیک اُسکے ہے علم ساعت یعنے قیامت کا وَ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ اور
نازل کرتا ہے مینہ کو اور جو وقت کہ اُسکے واسطے برسنے کا مقرر کیا ہے اُسوقت مین برساتا ہے اور جو جگہ مقرر کی ہے اُسجگہ مین برساتا ہے وَ یَعۡلَمُ مَا فِی الۡاَرۡحَامِ اور
جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ رحمون کے یعنے جو کچھ کہ عورتون کے پیٹون مین ہے مرد یا عورت پورا یا ناقص وَ مَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ اور نہین جانتا ہے کوئی نفس نہ نیک کا نہ بد کا
مَّاذَا تَکۡسِبُ غَدًا کیا کمائی کریگا کل کو نیکی کی یا بدی کی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کا ارادہ کرتا ہے کہ کل کو مین یہ کرونگا اور دوسرے روز برخلاف اسکے کرتا ہے
اور اسیکی طرف اشارہ ہے جناب امیر علیہ السلام کے قول مین کہ عرفت ربی بفسخ العزائم وَ مَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ اور نہین جانتا ہے کوئی نفس کہ وہ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ساتھ کس
زمین کے مریگا یعنی کس جگہ اور کس وقت مریگا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ تحقیق خدا جاننے والا ہے سب چیزونکا اور علم غیب ہر چیز کا ہے اُسکو ہے خَبِیۡرٌ خبردار ہے سب چیزونکے
باطن کا جیسے کہ اُنکے ظاہر کو جانتا ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ علم غیب کا ہے کہ اُسکو سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا ہے اور فرمایا ہے جناب امیر

علیہ السلام نے کہ ہم جو بعضی غائب چیزوں کو بتلا دیتے ہیں یہ دوسرے شخص کی تعلیم سے ہے یعنی رسول خدا کی اور وہ حضرت بہ تعلیم خدا بتلاتے تھے یہ علم غیب نہیں ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ پانچ امر وہ ہیں کہ نہیں مطلع ہے انپر کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور یہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور منقول ہے ایک
شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی ایسا علم ہے کہ تمکو نہیں دیا ہے فرمایا کہ مجکو بہت علم دیا ہے اور بہت ایسا علم ہے کہ مجکو اجازت نہیں ہے اُسکی ظاہر کرنیکی و
بہت ایسا علم ہے کہ مجکو اُس سے واقف نہیں کیا ہے و عندہ مفاتح الغیب الآیہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ ان پانچ اشیا کو مفصل سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے
او مفصل سوا اُسکی فرمایا ہے کہ مجملاً بعض چیزوں کی خبر تعلیم معلّم دیا کرتے تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کوئی ان پانچ چیزوں میں سے دعوی کسی چیز کے علم کا کرے بخدا وہ
دروغ گو ہے **سورۃ السجدہ** یہ سورہ مکی ہے لیکن تین آیتیں اُسکی مدینہ میں نازل ہوئی ہیں افمن کان مومنا کمن کان الآیہ اور اس سورہ میں تیس آیتیں
ہیں اور بعضے انتیس کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ سجدہ پڑھیگا تو خدا تعالیٰ اُسکی نامہ اعمال کو دست راست میں دیگا
اور اُسکا حساب نکریگا اور وہ شخص محمد صلعم اور اُنکی اہلبیت کے رفقا میں سے ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی مشتاق ہو طرف بہشت کے اور اُسکی اوصاف کی سُننا چاہے کہ
سورہ واقعہ پڑھے اور جو کوئی دوست رکھتا ہو اسکو کہ دوزخ کی صفات کیطرف نظر کرے تو وہ سورہ الم سجدہ پڑھے اور سورہ عزائم کہ جسمیں واجب سجدے ہیں وہ چار ہیں
الم سجدہ - حم سجدہ - سورہ والنجم - سورہ اقراء - اور پہلی سورہ کہ جسمیں واجب سجدہ ہے وہ یہ سورہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ
یہ حروف مقطعہ میں سے ہیں اور تحقیق اُسکی پہلی سورتوں میں گزر گئی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ الم نام اس سورہ کا یا قرآن کا ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ یہ خبر ہے مبتدا مقدر کی یعنی
یہ آیتیں نازل کرنا کتاب کا ہے پروردگار کیطرف سے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک بیچ ہونے اُسکے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالموں کے طرف سے
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ کیا کہتے ہیں وہ مکہ والے کہ بنا لیا ہے اُسکو محمد صلعم نے اپنی طرف سے اور خدا نے اُسکو نہیں نازل کیا ہے یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بَلْ هُوَ الْحَقُّ
بلکہ وہ حق ہے اور راست اور درست ہے مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیری کیطرف سے لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ اُس قوم کو کہ نہیں آیا
ہے اُنکے پاس مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانیوالا مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے مراد اس سے زمانہ فطرت کا ہے درمیان حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوا کہ اس زمانہ میں کوئی
پیغمبر نہیں آیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب ہمنے تجکو بھیجا ہے تاکہ تو اُنکو ڈراوے لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ تاکہ وہ ہدایت پائیں تیرے ڈرانے سے اگر اپنی عناد کو دخل نہ دیویں اور
دلیلوں اور معجزوں میں نظر کریں اور اب اپنی صفات کو بیان کرتا ہے کہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا ہے اُسنے آسمانوں کو
اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونوں کے ہے حیوان اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور سوائے اُنکے فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ بیچ مقدار چھ روز کے
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر غالب ہوا اوپر عرش کے اور تحقیق اسکی سورہ اعراف میں گزر گئی ہے پس اے بندو تم پر ایمان لاؤ اور اُسکی راہ سے برگشتہ نہو کہ دنیا اور آخرت میں
مَا لَكُمْ نہیں ہے واسطے تمہارے مِّنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ تمہاری مدد کرے وَّلَا شَفِيْعٍ اور نہ سفارش کرنیوالا کہ تمکو
نجات دلوائے اگر تم پر ایمان نہ لاؤ گے اور اُسکی اطاعت قبول کرو گے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم خدا کی نصیحت کے نفسے کہ وہ
يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہے کار دنیا کی یعنی اُسکو بھیجتا ہے آسمان سے بھیجکر مثل ملائکہ وغیرہ کے کہ وہ امر نازل ہوتا ہے مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ آسمان کی طرف زمین کے
ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ پھر چڑھتا ہے طرف اُسکی وہ امر یعنی ثابت ہوتا ہے اُسکی علم میں بعد موجود ہونے کے اور ملائکہ اُسکو لیکر چڑھتے ہیں جس جگہ کہ چڑھنے کا حکم کیا ہے غرض یہ ہے کہ ملائکہ
اُس تدبیر اور وحی کو لیکر نازل ہوتے ہیں اور پھر آسمان پر چڑھتے ہیں فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ بیچ اُس دن کے کہ مقدار اُس دن کی دنیا کے دنوں کی حساب سے اَلْفَ سَنَةٍ
ہزار برس ہیں مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو یعنی وہ فرشتے ایک روز میں اُترتے اور چڑھتے ہیں اور وہ ایک روز ہزار سال کا ہے تمہارے دنوں کے شمار سے اسواسطے کہ زمین
سے آسمان پانسو برس کی راہ ہے پانسو برس میں تو نازل ہوتے ہیں اور پانسو برس میں چڑھتے ہیں تمہارے حساب سے اور ملائکہ ایک ہی روز میں آتے جاتے ہیں لیکن وہ
ایک روز ہزار سال کا ہے اور یا یہ کہ خدا تعالیٰ تدبیر امر کی کرتا ہے اُس مدت میں کہ مقدار اُسکی ہزار سال ہیں تمہارے حساب سے کہ بعد ہزار سال کے دوسرا امر موجود ہوگا
اور ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حق تعالیٰ تدبیر اور اندازہ سب امر کا کرتا ہے موافق ارادہ اپنے کے درمیان آسمان اور زمین کے پس جو
فرشتہ کہ موکل ہے اُسپر اُسکو آسمان سے زمین پہ نازل کرتا ہے پس وہ فرشتہ بعد ادا کرنے اور درست کرنے اُس امر کے پھر آسمان پر چڑھتا ہے جسجگہ کہ اُسکو حکم ہوتا ہے
لیکن ایکروز میں اُترتا چڑھتا ہے کہ مقدار جسکی ہزار سال کی ہے یعنے وہ فرشتہ بقدر مدت ایک روز میں جاتا اور آتا ہے اور اگر آدمی جاوے تو بجز ہزار سال کے
اُسکو آنا جانا میسر نہو اسواسطے کہ زمین سے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پس مقدار اُترنے اور چڑھنے اُس فرشتہ کی ہزار سال ہیں اور بعضے

مفسرین اسکی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہی کہ خداتعالے تدبیر امر کی کرتا ہی اور حکم ہزار سال کا دیتا ہے ہرشے کے واسطے پس ملائکہ اس تدبیر کو لیکر نازل ہوتے ہین اسکی پہنچانیکے واسطے اور اسکو پہنچاکر پہر چڑہتے ہین واسطے تحریر اس تدبیر کے اپنی کتابون مین یہانتک کہ وہ ہزار سال گزر جائین اور بعد اسکے پہر حکم ہزار سال کا دیتا ہے اور وہ ہزار سال تمام ہوجائین تو پہر ہزار سال کا حکم دیتا ہے اور اسیطرح سے حکم دیتا رہے گا یہانتک کہ عالم گزر جاے پس ہزار سال مقدار اسکی اُترنے اور چڑہنے کے ہین دنیا مین اور پچاس ہزار برس کہ دوسری آیت مین مذکور ہین وہ واسطے مدت قیامت کے ہین اور قمی نے لکہا ہے کہ جن امور کی تدبیر کرتا ہے اور امر اور نہی جسکا کہ حکم کیا ہی اور اعمال بندون کے یہ سب ظاہر ہونگی قیامت کے دن پس مقدار اس روز کی دنیا کے دنون کے حساب سے ہزار برس کی ہوگی اور کہتے ہین کہ دوسری آیت مین جو پچاس ہزار برس مذکور ہین وہ کفار کے واسطے ہین کہ اُس دن کو کفار پر پچاس ہزار برس کا کردیگا اسواسطے کہ مقامات قیامت کے مختلف ہین ذٰلِكَ وہ خدا کہ تدبیر امر کی کرتا ہی عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ امور دنیا اور آخرت کو سبکو جانتا ہی اور یا یہ کہ عالم ہے اسچیز کا کہ جو گزر گئی ہے اور اسچیز کا کہ جو آئندہ کو ہوگی پس تدبیر سب امور کی کرتا ہے اپنے علم سے جانکر موافق مصلحت اور حکمت کے الْعَزِيزُ غالب ہے ہر امر پر اور اسکی تدبیر پر الرَّحِيمُ مہربان ہے اپنے بندون پر تدبیر کرنے مین الَّذِي أَحْسَنَ وہ شخص کہ نیک کیا اسنے كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ہرچیز کو کہ پیدا کیا ہے اسکو اور اہل کوفہ اور نافع اور سہل نے خلقه کو بفتح لام پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون لام یعنی پیدا کیا ہرشے کو نیک اور خوب اور آراستہ کیا اسکو نیک وجہ سے موافق حکمت کے اور مصلحت کے پس ہرچیز اسکی پیدا کی ہوئی خوب ہے اگرچہ خوبی مین اُنکی تفاوت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حسن بمعنی علم ہے یعنے وہ عالم ہے کہ کیونکر پیدا کرنا چاہیے کہ وہ خوب ہو وَبَدَأَ اور شروع کیا خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ پیدا کرنے آدمی کو مٹی سے یعنے آدم کو پیدا کیا مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ پہر پیدا کیا نسل اسکی کو یعنے اولاد اسکی کو مِنْ سُلَالَةٍ خلاصہ سے مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ پانی خوار اور سست سے یعنے نطفہ سے کہ نہایت ذلیل ہے کہ پشت پدر سے باہر آتا ہے ثُمَّ سَوَّاهُ پہر درست کیا اسکو کہ اسکی اعضا کی تصویر کا اس سے قوام بنایا جیسے کہ سزاوار تہا وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ اور پہونکا بیچ اسکی روح اپنی سے اور خدا تعالے نے اپنی روح فرمایا ہے یہ واسطے بزرگی آدم کے ہے کہ اپنی روح خاص سے کہ جو پیدا کی تہی آدم کو پیدا کیا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور پیدا کیا واسطے تمہارے کان کو تاکہ سنو تم وَالْأَبْصَارَ اور آنکہون کو تاکہ دیکہو تم وَالْأَفْئِدَةَ اور دلون کو تاکہ دریافت کرو تم قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ کم ہے جو کچہ کہ شکر کرتے ہو تم ایسی نعمتون کے مقابلہ مین اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی شکرا قلیلا اور ما اسمین زائد ہے اور مصدر یہ بھی ہوسکتا ہی یعنے جیسے کہ چاہیے اور سزاوار ہے وہ شکر تم نہین کرتے ہو وَقَالُوا اور کہا اُن منکرین نعمت نے ازروی انکار کے أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ کہ کیا جسوقت گم ہوجاوین ہم بیچ زمین کے کہ مرکر ہماری خاک ہوجاے اور خاک ہوکر ہم زمین مین ملجائین تو أَإِنَّا کیا تحقیق ہم اُسوقت کہ جسوقت خاک کے برابر ہوجائین تو لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہونگے دوبارہ زندہ ہوکر بہلا کیونکر ہوسکتا ہی کہ نئے سر سے ہم پہر پیدا ہون جسوقت کہ بالکل خاک ہوگئی ہون خدا فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ بلکہ وہ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ ساتہ پہنچنی جزا پروردگار اپنے کے آخرت مین كَافِرُونَ کفر کرنیوالے ہین کہ قائل قیامت کے اور حساب کے اور ثواب اور عذاب کے نہین ہین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يَتَوَفَّاكُمْ روح قبض کریگا تمہاری اور جان نکالیگا بموجب حکم خدا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ملک الموت جو کہ موکل کیا گیا ہی ساتہ تمہارے واسطے نکالنے جانون تمہارے کے اور نام اُسکا عزرائیل ہے ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ پہر طرف پروردگار اپنے کے پہیرے جاؤ گے تم واسطے حساب اور جزای اعمال کے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ شب معراج جسوقت مجہکو آسمان پر لیگئے تو ایک فرشتہ کو مینے دیکہا کہ ایک تختی نور کی اسکی ہاتہ مین ہے اور راستے اور چپ کی جانب نظر نہین کرتا ہی اور اس تختی کی جانب متوجہ ہوکر دیکہتا ہے مثل غمگین کے مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہ ملک الموت ہے اور روحونکے قبض کرنے مین مشغول ہے مینے کہا کہ مجہکو اسکے پاس لیچل تاکہ مین اس سے کچہ باتین کرون مجہکو اسکے پاس لیگیا مینے اس سے کہا کہ اے ملک الموت کیا سبکی روحین تو ہی قبض کرتا ہے کہا کہ ہان پہر مینے پوچہا کہ کیا سب کے پاس تو ہی خود جاتا ہے کہا کہ ہان اور کہا کہ دنیا میرے نزدیک ایک درہم کے برابر ہے کہ آدمی کی ہتیلی مین ہووے اور جسطرح چاہے اسکو اُلٹے اور پلٹے خدا تعالے نے دنیا کو میرے واسطے تسخیر کردیا ہے اور مجہے قادر کردیا ہی اور ہر روز ہر گہر مین دنیا کے پانچ مرتبہ مین جاتا ہون اور جسوقت اُس گہر والے اپنی مردہ پر روتے ہین تو مین کہتا ہون کہ ہیں گریہ مت کرو کہ مین اس گہر مین کئی مرتبہ مین آؤنگا یہانتک کہ تم مین سے کوئی زندہ اور باقی نرہے اور بعضی روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ ملک الموت کے کارندے بہت ہین جسکو وہ حکم کرتا ہے روح قبض کرنیکا وہ فرشتہ جاتا ہے اور ملک الموت خود بزرگونکی روح قبض کرنے کو جاتا ہے اور ایک روایت مین بتفصیل اسطرح لکہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جسوقت شب معراج مجہکو آسمان پر لیگئے تو سب فرشتے مجہکو دیکہکر ہنستے اور خوش ہوتے مگر ایک فرشتہ کہ وہ نہایت ہیبتناک تہا وہ نہ ہنسا اور ایک تختی اسکی ہاتہ مین تہی اسمین

نگاہ کرتا تہا مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے مجھکو جواب دیا اور مجھکو دیکھکر اُسنے تبسم نکیا مین نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے کہا کہ یہ ملک الموت ہے جب سے کہ خدا نے اسکو پیدا کیا ہے
ہرگز اُسکا مُنہ خندان نہین ہوا مین اُسکے پاس گیا اور کہا کہ اے ملک الموت ایک ساعت مین تمام جہان مین تو کسطرح جاتا ہے کہا کہ یہ جہان میری آنکہون کے سامنے مثل ایک خوان
کے ہے کہ کسیکے آگے رکہا ہو کہ ہاتہ اُسکا جسجگہ وہ چاہے پہنچتا ہے مین نے پوچھا کہ یہ تختی کیسی ہے اور ہمین کیا ہے کہا کہ اس تختی مین نام اُن لوگونکے لکہے ہین کہ جو اس سال مین مرینگے
اور مین اُنہین کہتا ہون اسواسطے کہ جسکی اجل کا وقت پہنچا ہو اُسکی جان کو قبض کرون اور ایک روایت مین ابن عباس سے ہے کہ ایک قدم ملک الموت کا مشرق سے مغرب کو پہنچتا ہے
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام امراض اور درد موت کے قاصد ہین اور جسوقت اجل بندہ کی آتی ہے تو ملک الموت حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بہت خبر کے بعد
خبر آئی اور قاصد کے بعد قاصد آئے اور مین وہ خبر ہون کہ بعد میرے کوئی خبر نہوگی اور مین وہ قاصد ہون کہ بعد میرے کوئی قاصد نہوگا حکم پروردگار کا قبول کر
خواہ رغبت سے خواہ ناخوشی سے اور جسوقت اُسکی روح کو قبض کرتا ہے اور اُسکے خویش و اقارب فریاد اور فغان کرین تو کہتا ہے کہ کس پر فریاد کرتے ہو قسم ہے خدا کی کہ مین نے اُسپر
ظلم نہین کیا ہے اور اجل سے پہلے اُسکی جان قبض نہین کی ہے بلکہ اُسکے خدا نے اُسکو بلایا ہے اور اُس نے قبول کیا ہے پس چاہیے کہ تم اپنی جانون پر گریہ اور فغان کرو نہ اُسپر کہ
مجھکو تمہارے پاس کئی پہیرے کرنے ہین یہانتک کہ کسیکو مین زندہ اور باقی نہ چہوڑون اور بعد اسکے خدا تعالے مشرکون کے حال سے خبر دیتا ہے کہ ولو ترٰی اور اگر دیکہے تو
اے دیکہنے والے کہ اذ المجرمون جسوقت گنہگار کفر کرنیوالے ناکسوا رؤسہم آگے ڈالنے والے ہونگے سرِ اپنون کو بروز قیامت نہایت ندامت اور
شرمندگی سے عند ربہم نزدیک پروردگار اپنے جس جگہ کہ حساب سب کا ہوتا ہوگا اور جزا لو کی محذوف ہے یعنی اور اگر دیکہے تو جسوقت کہ گنہگار نیچے ڈالنیوالے سرون
اپنون کو ہونگے نزدیک پروردگار اپنے کے تو اُسحالت کو دیکہکر نہایت عبرت پکڑے تو اور اُسوقت کہینگے وہ گنہگار کہ ربنا اے پروردگار ہمارے ابصرنا دیکہا ہمنے
جو کچہہ کہ تونے وعدہ کیا تہا وسمعنا اور سُنا ہمنے تجسے تصدیق کو تیرے پیغمبرونکی یا ہول قیامت اور آواز صور کو سنا ہمنے فارجعنا نعمل صالحا پس پہیردے
تو ہمکو دنیا مین کہ کام کرین ہم نیک اور اعمال خیر بجا لائین انا موقنون تحقیق کہ ہم یقین کرنیوالے ہین قیامت کا اور اعمال کی جزا ملنے کا کہ ہمنے اپنی آنکہون سے دیکہہ لیا ہے
اور اب ہمکو اُسمین کچہہ شک باقی نہین رہا ہے اور جسوقت مشرکین یہ بات کہین تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ ولو شئنا اور اگر چاہتے ہم لاٰتینا البتہ دیتے ہم دنیا مین کل
نفس ہدٰہا ہر نفس کو رہنمائی اُسکی یعنے اگر ہم چاہتے تو اُنکو جبر کرکے ایمان اور عمل نیک پر لاتے اور اُنکو ایسی چیز دیتے کہ جسکے وسیلہ سے سب ایمان کو اختیار کرتے لیکن
یہ امر مخالف تکلیف کے ہے اور تکلیف یہ ہے کہ آدمی اپنے اختیار سے ایمان لائے تاکہ مستحق ثواب و مدح کا ہو اس سبب سے ایمان لانے مین ہمنے اُنکو مجبور نہین کیا بلکہ ایمان اور کفر کو
اُنپر ظاہر کر دیا اور راہ حق اور باطل دونو بیان کر دئے اور ایمان اور کفر اُنکے اختیار مین کر دیا جسکو چاہین اختیار کرین لیکن اُنہون نے اپنے ارادہ سے کفر کو اختیار کیا اور ہدایت
ترک کیا اور اسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولٰکن حق القول منی اور لیکن ثابت ہوئی ہے یہ بات مجسے کہ لاملئن جہنم
البتہ پُر کرونگا مین دوزخ کو من الجنۃ والناس جنون اور آدمیون کفر کرنیوالون سے اجمعین سب سے اور کہا جائیگا بروز قیامت کہ تم جو ایمان نلائے
اے کافرو باوجود دیکہنے معجزون اور دلیلون ایمان کے تو فذوقوا پس چکہو تم عذاب دوزخ کا بما نسیتم بسبب اسکے کہ فراموش کیا تمنے یعنے ترک کیا تمنے مثل فراموش
کرنیوالون کے نہ راست جانا تمنے لقاء یومکم ہٰذا ملنے دن اپنے کو بسبب ترک کرنے ایمان کے اختیار اپنے سے انا نسینٰکم تحقیق ہم بہول گئے تمکو
ثواب سے یعنے ترک کیا ہمنے تمکو عذاب مین کہ پہر ہرگز ہم تمکو یاد نکرینگے ہمنے تم سے معاملہ بہول جانیوالونکا سا کیا ہے کہ جیسے کوئی کسیکو بہول جاتا ہے اور پہر
یاد نکرے ایسی ہی ہم تمہاری بہی خبر نلینگے اور تمکو دوزخ مین پڑا رہنے دینگے وذوقوا اور چکہو اے کافرو عذاب الخلد عذاب ہمیشہ کو بما کنتم تعملون
بسبب اُس چیز کے کہ تہے تم عمل کرتے کہ کفر اور گناہ کرتے تہے منقول ہے کہ بروز قیامت بندون کو مقام حساب مین کہین اور بعد حساب کرنیکے اہل دوزخ کو دوزخ مین داخل کرین تو
فرشتے اُٹہین اور اُنکی شفاعت کرین حقتعالے بعضے آدمیون کو دوزخ کی راہ سے پہیرے اور باز رکہے اور بعضے پیغمبرونکی سفارش سے خلاصی پائین اور بعضے شہدا اور مومنین
صالحین کے شفاعت سے رہائی پائین اور بعد اسکے رحمت الٰہی صورت خوب مین نگاہ کرے اور کہے کہ اے خدا مجہکو بہی شفاعت کرنی پہنچ سکتی ہے حقتعالے فرمائے کہ شفاعت کر تو ہر مومن
اور مومنہ کے حق مین کہ مجہکو وہ یاد کرلیتے تہے اور یا مجہسے ڈرتے تہے پس دوزخ مین نہ رہیگا مگر وہ شخص کہ خدا پروا نکرے اُسکی حال سے بسبب اُسکی کفر اور شرک کے اور اُسوقت فرمائیگا کہ دروازے
دوزخ کے بند کرو وہان کوئی آرام اور راحت اُنکو نہ پہنچے اور غم اور رنج وہان سے باہر نہ نکلنے پائے اور فرشتے اُنکو کہین کہ فذوقوا بما نسیتم تا آخر اور بعد ذکر کفار کے
اب مومنین کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ انما یؤمن سوائے اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین وہ بآیٰتنا ساتہ نشانیون ہماری کے الذین اذا ذکروا وہ لوگ کہ
جبوقت نصیحت کئے جائین وہ بہا ساتہ اُن آیتون کے تو خروا گر پڑتے ہین وہ سجدا جسوقت کہ سجدہ کرنیوالے ہین خوف خدا سے سجدے مین گر پڑتے ہین

وَسَبَّحُوا اور تسبیح کرتے ہیں اور پاکی سے یاد کرتے ہیں پروردگار اپنے کو اور ایسی تسبیح کرتے ہیں کہ وہ نزدیک کی گئی ہی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کی کہ جو صفات اُسکی
کے لایق ہیں اُن صفات سے اُسکی تعریف کرتے ہیں اور جو صفات کہ اُسکے لایق نہیں ہیں اُن سے اُسکو پاک کرتے ہیں یا بامید رضامندی خدا اور ثواب اُسکے عبادت کرتے ہیں وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
اور وہ تکبر اور سرکشی نہیں کرتے ہیں ایمان اور طاعت سے اور اپنے دل کی رغبت سے خدا کی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں یہ سجدہ اِس آیت میں واجب ہے جسوقت کہ کوئی اِس آیت کو پڑہے واجب ہے کہ بعد اِس آیت
کے سجدہ کرے اور سُننے والے پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور سجدہ اِحال واقع ہوا ہے تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ دور ہوتے ہیں پہلو اُنکے عَنِ الْمَضَاجِعِ خوابگاہوں سے یعنی اُٹھکر ذکر خدا میں مشغول ہوتے ہیں
اور نماز تہجد پڑہتے ہیں اور يَدْعُونَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو خَوْفًا واسطے خوف کے غضب خدا سے وَطَمَعًا اور واسطے طمع اور امید رحمت خدا کے اور خوفا اور
طمعا دونوں مفعول لہ واقع ہوئے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور سے چیزیں ہیں کہ روزی دی ہے ہمنے اُنکو خرچ کرتے ہیں کار خیر میں اور راہ خدا میں کہ شبکو تو وہ ہماری درگاہ
میں عاجزی و زاری کرتے ہیں اور دنکو ہماری راہ میں عاجزوں اور گداؤں کی خبر لیتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہ آیت امیرالمومنین علیہ السلام کی اور اُنکی تابعداران
اور شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہی کہ اول شبکو تو وہ سوتے ہیں اور جبکہ دو تہائی رات یا زیادہ یا کم اُس سے گزرتی ہے تو پھر اپنی خدا کی خوف سے اور اُسکی عبادت کی رغبت سے اور جو کچھ کہ
خدا کے پاس ہے اُسکی طمع میں اپنے بستر سے اُٹھتے ہیں پس ذکر کیا خدا نے اُنکا اپنی کتاب میں اور خبر دی تمکو پیغمبر کی کہ عطا کیا ہی اُنکو کہ ساکن کیا ہی اُنکو اپنی ہمسایہ میں اور داخل کیا اُنکو بہشت
میں اور امن دی ہی اُنکو خوف اُنکے سے اور لیگیا ہی دہشت اُنکی کو اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ خبردار ہو کہ خبر دوں میں تمکو ابواب خیر کی کسینے کہا کہ ہاں یا رسول خدا فرمایا کہ
روزہ رکہنا سپر ہے آتش جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی خطا کو اور اُٹھنا مرد کا راتکو طلب کرتا ہی ذات خدا کو یعنی اُسکی رضامندی کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اِس آیت میں
اُن لوگوں سے ہے کہ شبکو سوتے نہیں ہیں یہانتک کہ نماز عشا کو ادا کریں اور وصیتنامہ جو حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے علی بن بابویہ قمی کو لکھا تہا اُس میں مذکور ہے کہ تجکو چاہیے کہ نماز شب کا
پڑہنے والا ہو پس تحقیق کہ وصیت کی تہی رسول خدا صلعم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو کہ لازم ہی تجکو پڑہنا نماز شب کا اور جو کوئی سبک جانے نماز شبکو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اویس قرنی مشغول ہی
شبکو کہتے تہے وہ کہ ہذہ اللیلۃ الرکوع یہ رات رکوع کی ہی اور ایک رکوع میں ساری رات کو بسر کرتے تہے اور دوسرے شبکو کہتے تہے ہذہ اللیلۃ السجود اور تمام رات ایک سجدہ میں آخر کرتے تہے کسینے
کہا کہ ہوا وس تمام شب ایک حالت پر گزارتا ہی فرمایا کہ کہاں ہے شب دراز کاشکی ازل سے ابد تک ایک شب ہوتی تاکہ ایک سجدہ میں آخر کرتا میں اور رہتا میں نالہ بسیار اور گریہ بیشمار کرتا میں اور رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ بروز قیامت اولین اور آخرین کو جمع کریں اور ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا اِس طرح سے کہ سب سنیں اور آواز کریگا کہ اہل محشر جلدی جانوگے کہ آج کی دن کون اولی ہے کرم احسان
کیواسطے اور پھر آواز کریگا کہ چاہیے کہ سب اُٹھیں وہ جماعت کہ جنہوں نے پہلو اپنے شبکو خوابگاہ سے دور کیے ہیں واسطے عبادت خدا کے پس ایک جماعت اُٹھی اور وہ تہوڑے آدمی ہونگے اور
پھر آواز کریگا کہ چاہیے کہ اُٹھیں وہ لوگ کہ اُنکو منع نہیں کیا ہی اُنکی تجارت اور سودے نے ذکر خدا سے پس ایک جماعت اُٹھی اور وہ بھی نہایت تہوڑے ہونگے پھر آواز کریگا کہ اُٹھی وہ
جماعت کہ جو تعریف خدا کی کرتی تہی ظاہر اور پوشیدہ ایک جماعت اُٹھیگی وہ بھی تہوڑی ہوگی پس سبکو خدا تعالے بھیجتا بہشت میں لیجائیگا اور بعد اُسکی حساب خلقت کا شروع ہوا اور فرماتا ہی خدا اُنہیں
لوگوں کے حق میں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا ہی کوئی نفس فرشتہ مقرب اور نہ پیغمبر مرسل کہ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ جو کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہی واسطے اُن شب کے اُٹھنے والوں اور راہ
خدا میں خرچ کرنیوالوں کے مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ روشنی چشم سے کہ جسکی دیکھنے سے آنکھیں روشن اور خنک ہوویں اور اخفی کو حمزہ اور یعقوب نے بسکون یا پڑہا ہی اور باقیوں نے
بفتح یا اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ توریت میں لکھا ہی کہ حقتعالے نے تیار کیا ہی واسطے اُن لوگوں کے کہ اپنا پہلو بستر سے اُٹھاتے ہیں واسطے رضا خدا کی اُس چیز کو کہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہی
اُسکو اور کسی کان نے نہیں سنا ہی اُسکو اور دل میں کسی آدمی کی نہیں گزرا ہی اور خدا فرماتا ہی کہ جو ہمنے اُنکے واسطے تیار کیا ہی جَزَاءً واسطے بدلا دینے کے بِمَا كَانُوا ساتھ اُس چیز
کے کہ تہے وہ خلوص نیت سے يَعْمَلُونَ عمل کرتے حضرت صادق علیہ السلام سے ایک حدیث کے فقرات میں منقول ہے کہ نہیں ہے کوئی عمل نیک کہ بندہ کرتا ہی مگر کہ واسطے اُسکے ثواب
قرآن میں لکہا ہوا مگر نماز شب کہ خدا تعالے نے اُسکی ثواب کو بیان نہیں کیا ہی واسطے بزرگ ہونے اُسکی شان کے نزدیک اُسکی پس فرمایا کہ تتجافی جنوبہم سے یعملون تک اور بعد چند فقروں کے اُس حدیث
میں مذکور ہی کہ راوی نے کہا کہ قربان ہوں میں تمہاری فرزند رسول خدا صلعم میں چاہتا ہوں کہ ایک امر کو تمسے پوچھوں مگر مجکو شرم آتی ہی فرمایا کہ پوچھہ تو میںنے پوچھا کہ کیا بہشت میں
راگ بھی ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اللہ تعالے ہواؤں کو حکم کریگا وہ اُس درخت پر چلینگے اور اُس درخت میں سے ایسی آواز نکلیگی کہ خلقت نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں
سُنی اور فرمایا کہ یہ عوض ہی واسطے اُس شخص کے کہ جسنے ترک کیا ہی دنیا میں سننا راگ کا خدا کی خوف سے پھر راوی نے کہا قربان ہوں میں پھر کچھ اور زیادہ بیان فرمائیے فرمایا کہ خدا تعالے
نے اپنی دست قدرت سے بہشت کو بنایا ہی اور نہیں دیکھا ہی اُسکو کسی آنکھ نے اور نہیں مطلع ہوا ہی اُسپر کوئی مخلوقات میں سے کہولتا ہی اُسکو خدا ہر صبح کو اور فرماتا ہی اُس بہشت کو کہ زیادہ کر تو اپنی خوشبو
کو اور یہی مراد ہی قول حقتعالے کی فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ تیار کیا ہی میںنے واسطے نیک بندوں کے اُس چیز کو کہ نہیں دیکھا ہی
اُسکو کسی آنکھ نے اور نہ سنا ہی اُسکو کسی کان نے اور نہ دلمیں کسیکے گزرا ہی نہیں مطلع کیا ہی میںنے تمکو اوپر اُسکے اگر چاہو تم پڑہو کہ قرآن میں موجود ہے فلا تعلم نفس الآیہ اور شیعہ

شستنی کی وہ نو۔ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ولید بن عقبہ بن معیط کہ برادر مادری عثمان کا تھا امیرالمومنین علی بن ابیطالب سے مقام فخر میں کہنے لگا کہ اے علی تو لڑکا ہے اور میری جوانی کی
قوت تجھسے زیادہ ہے اور زبان آوری میری تجھسے بہتر اور سنان میری تیری سنان سے بہت تیز اور لشکر میں زیادہ ثابت قدم میں ہوں تجھسے امیرالمومنین نے اسکی جواب میں فرمایا
خاموش ہو اے بدکار فاسق تجھکو کہاں طاقت ہے کہ میرے مقابلہ میں فخر اپنا بیان کرے اور مجھسے تو گفتگو کرے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا کیا پس جو شخص کہ ہے
مومن ایمان لانیوالا احد الوہیت پر یعنی علی بن ابیطالب كَمَن كَانَ فَاسِقًا مانند اس شخص کے ہے کہ ہے وہ فاسق بدکار باہر ہونیوالا حکم خدا سے یعنے ولید بن عقبہ لَا يَسْتَوُونَ نہیں برابر ہیں
شرف و رتبہ میں وہ اور ولید حال میں لکھا ہے کہ عثمان نے اپنی خلافت میں ولید کو کوفہ کا حاکم کیا تھا شب کو اسنے شراب نوش کی اور صبح کو مسجد میں آیا اور امام بنکر لوگونکو نماز جماعت پڑہائی
اور نماز صبح کی چار رکعت بحالت مستی میں پڑہائی اور نماز میں لوگونکی طرف مُنہ کرکے کہا کہ چار رکعت پڑہی اگر کہو تو زیادہ کردوں کہ اسوقت میں خوشی میں ہوں لوگوں نے جانا کہ یہ مست ہے
اور حالت نشہ میں کہتا ہے اور عثمان کو انہوں نے ایک خط اسکی حال کا لکھا عثمان نے آدمی بہیجکر اسکو بلوایا اور بعضے آدمی کوفہ کے بہی اسکی ہمراہ آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ اسنے شراب نوش کی تہی اور حالت مستی
میں دو رکعت کے چار رکعت پڑہی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں زیادہ کردوں عثمان نے امیرالمومنین سے مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا کہ اسکو اسی کوڑے مارنے چاہئیں اور یہی سبب تہا کہ ولید نے زمانہ خلافت
امیرالمومنین علیہ السلام میں بیعت کی تہی غرض یہ ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ مومن اور فاسق برابر نہیں ہیں اسواسطے کہ مقام مومن کا بہشت بریں ہے اور جگہ فاسق کی دوزخ میں ہے چنانچہ
اسکی تفصیل میں فرماتا ہے کہ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک
فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ پس واسطے انکے ہیں بہشتیں رہنے کی حقیقت میں جگہ رہنے کی مومن کو یہی واسطے وہی ہے اسواسطے کہ دنیا تو وہ مقام ہے کہ مجبور اور ناچار وہاں سے کوچ کرنا ہوگا بخلاف
آخرت کی کہ ہمیشہ رہنے کی جگہ وہی ہے اور کہتے ہیں کہ جنۃ الماوی وہ بہشت ہے کہ جو عرش کی جانب راست ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نام اسکا ماوی اسواسطے ہے کہ ارواح شہدا
اور صالحین کی اسمیں جگہ پکڑینگی اور حقتعالی بروز قیامت مومن خالص عقیدہ کو وہ بہشت عطا کریگا اور وہ بہشت نُزُلًا ضیافت میں ملیگا اور نزلا حال واقع ہوا ہے
یعنے وہ بہشت کہ جسکا نام جنۃ الماوی ہے وہ پیشکش ہوگا اور ضیافت میں ملیگا مومنین خالص اعتقاد اور نیک اعمال کو بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بسبب اسکے کہ تہے وہ عمل کرتے کہ
جسکے سبب سے مستحق اس بخشش کے ہوئے وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا اور لیکن جو لوگ کہ باہر ہوئے طریق حق سے فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ پس جگہ رہنے انکے کی آتش دوزخ ہے كُلَّمَا
أَرَادُوا جسوقت ارادہ کریں أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا یہ کہ نکلیں اس دوزخ سے عذاب کے شدت کی جہت سے تو أُعِيدُوا فِيهَا البتہ پہیر دے جاوینگے وہ بیچ اسکے اور ہمیشہ
اسمیں رہینگے اور منقول ہے کہ جسوقت آگ جوش کرکے انکو اوپر کو پہینکے گی تو وہ دوزخ کے دروازہ کے نزدیک پہنچ جاوینگے اور ارادہ باہر آنیکا کرینگے تو فرشتے دوزخ کے انکو
آگ کے گرزیں مارکر دوزخ کی تحت میں انکو پہنچا دینگے وَقِيلَ لَهُمْ اور کہا جائیگا واسطے انکے یعنے ملائکہ از روے اہانت انکو کہینگے کہ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ چکہو تم عذاب
آگ کا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ کہ وہ عذاب کہ تہے تم ساتھ اسکے تکذیب کرتے اور کہتے تہے کہ عذاب نہوگا اور ہمیشہ اسکو جہٹلاتے تہے وَلَنُذِيقَنَّهُم اور البتہ چکہاوینگے
ہم ان مکہ والوں کو مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ عذاب نزدیک میں سے کہ وہ دنیا میں قتل ہونا اور اسیر ہونا یا رجعت میں عذاب چکہنا ہے یا عذاب قبر ہے دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ سوائے عذاب بڑے کی کہ وہ عذاب آخرت ہے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ تاکہ وہ رجوع کریں اور پہریں کفر سے طرف طریق حق کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ مراد عذاب ادنے سے خروج مہدی آل محمد ہے کہ کفار پر خروج کرینگے اور انکو تباہ اور قتل کرینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عذاب ادنے سے مراد عذاب قبر ہے اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ
عذاب رجعت ہے شاید کہ وہ رجوع کریں دنیا میں واسطے چکہنے عذاب کے اور یرجعون کا لفظ اسپر دلالت کرتا ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مصائب ہیں دنیا میں اور یا قتل ہونا ہے بروز جنگ بدر اور یا مبتلا
ہونا گرسنگی میں ہے کہ سات برس قحط میں مبتلا رہے یہانتک کہ مردار اور کتا انہوں نے کہایا اور یا عذاب قبر ہے وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون ستمگار زیادہ ہے مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ اس
شخص سے کہ نصیحت دیا جاوے ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کے یا ساتھ آیتوں قرآن کی ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا پہر منہ پہیرے ان سے اور تامل انمیں نکرے إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ تحقیق کہ ہم
گنہگاروں سے مُنتَقِمُونَ انتقام لینیوالے ہیں انکو عذاب کرینگے اور جو شخص کہ زیادہ ظالم ہے اسکا تو کچہ ذکر ہی نہیں ہے کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا اسوقت کہ کفار قریش نے باوجود دیکہنے معجزوں
روشن کے پیغمبر حق کو جہٹلایا تو حضرت کو بہت رنج ہوا خدا تعالی نے واسطے تسلی سید عالم کے قصہ حضرت موسیٰ کا بیان کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے
موسیٰ کو کتاب کہ وہ توریت ہے جیسے کہ ہمنے تجکو قرآن دیا ہے فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ پس نہو تو بیچ شک کے مِّن لِّقَائِهِ ملاقات اسکی سے اور یا ملاقات کرنے موسیٰ کے سے توریت کو نزدیک علی کی اور اکثر مفسرین
کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مت ہو تو بیچ شک کے ملاقات کرنے سے موسیٰ کے سے کہ بیشک تو اس سے دنیا میں ملاقات کریگا اور یہی ہوا کہ شب معراج رسولخدا صلعم نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی چنانچہ حضرت
صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مجکو آسمان پر لیگئے تو میں نے موسیٰ کو دیکہا کہ وہ جعد مو اور دراز قد تہا وَجَعَلْنَاهُ اور کیا ہمنے اس موسیٰ کو یا کتاب کو اسکی هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ راہ راست
دکہلانیوالا واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کئے ہمنے ان میں سے أَئِمَّةً يَهْدُونَ امام اور پیشوا کہ ہدایت کرتے تہے وہ لوگونکو توریت کے احکام بِأَمْرِنَا ساتہ حکم ہمارے کے لَمَّا

صَبَرُوْا قرأت حضرت صبر کیا انہوں نے اور حمزہ اور کسائی نے لما کو لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے پڑھا ہے یعنے واسطے اسکے صبر کیا تھا انہوں نے ایمان پر قوم کی سختیوں پر اور خدا کی طاعت کی
تعمیل کرنے پر اور گناہوں سے پرہیز کرنے پر وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تھے وہ ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے يُوْقِنُوْنَ یقین لاتے اور یہ اشارہ ہے اس امر پر کہ اے محمد صلعم تیری امت میں بھی ہم امام کرینگے یعنے
جیسے ہمنے موسیٰ کو کتاب دی تھی ایسی ہی تجھکو دی ہے ہدایت کرنے والی خلق کی اور جیسے اسکی امت میں امام تھے کہ ہدایت کرتے تھے ایسے تیری امت میں امام مقرر کرینگے کہ وہ ہدایت کرینگے لوگوں کو طرف حق
کے اور موسیٰ کی امت میں بارہ تھے امت خاتم النبیین میں بھی بارہ ہیں جو اور مثل ائمہ بنی اسرائیل انہوں نے صبر کیا ہے ایذاؤں پر اور طاعت خدا پر اور لوگوں کو ہدایت کی اور حضرت صادق نے فرمایا ہے
کہ امام کتاب خدا میں دو طرح کے ہیں ایک تو ان دونوں میں سے وہ ہے کہ خدا نے فرمایا ہے وجعلناہم ائمۃ یہدون بامرنا یعنے ہدایت کرینگے ساتھ حکم ہمارے اور نہ ساتھ حکم آدمیوں کے اور مقدم کرینگے حکم کو خدا کے حکم کو لوگوں کے حکم پر اِنَّ
رَبَّكَ تحقیق کہ پروردگار تیرا هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ وہ حکم اور فیصلہ کریگا درمیان ان آدمیوں کے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ بیچ چیز کے کہ تھے وہ بیچ اسکے يَخْتَلِفُوْنَ
اختلاف کرتے امر دین میں کہ اہل حق کو اہل باطل سے جدا کریگا اور ہر ایک کو موافق اسکے فعال کے جزا دیگا اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا نہیں ہدایت کی ہے واسطے ان اہل مکہ کے اس امر نے کہ كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ کتنی ہلاک کی ہیں ہمنے پہلے انکے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنوں میں سے مثل قوم ثمود اور عاد کے يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ چلتے ہیں وہ اہل مکہ بیچ مکانوں انکے کے جب کہ سفر شام
کا کرتے ہیں اور انکی مکانوں کے آثار اور علامات کو دیکھتے ہیں اور فاعل لم یہد کا اہلکنا ہے یعنے لم یہد لہم اہلاکنا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس ہلاک کرنے پہلے قرنوں کے لَاٰيٰتٍ البتہ
نشانیاں نصیحت اور عبرت کی ہیں واسطے دیکھنے والوں کے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ کیا پس نہیں سنتے ہیں وہ ان باتوں کو دل کی اور فہم کے کانوں سے تاکہ نصیحت پکڑیں اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہیں دیکھا ان کفار مکہ نے اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۤءَ تحقیق کہ ہم چلاتے ہیں پانی کو یعنی بھیجتے ہیں باران رحمت کو اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ طرف زمین بے گیاہ فَنُخْرِجُ بِهٖ پس نکالتے ہیں ہم ساتھ
اسکے یعنے ساتھ آب باران کے زَرْعًا زراعت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جرز نام ایک جگہ کا ہے ولایت یمن میں کہ پانی ندیوں کا وہاں نہیں پہنچ سکتا ہے خدا تعالےٰ آب باران اس
زمین خشک میں پہنچاتا ہے اور اوس سے زراعت اور درخت اور گھاس پیدا ہوتے ہیں کہ تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہیں اس زراعت سے اَنْعَامُهُمْ چارپائے انکے یعنے بھوسا زراعت کا اور پتے
درختوں کے اور گھاس کو چوپائے کھاتے ہیں وَاَنْفُسُهُمْ اور نفس انکے کھاتے ہیں غلہ اس زراعت کا اور میوہ درختوں کا اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے ہیں وہ اسکو کہ راہ نمائی
پائیں اس سے اور راہ لیجائیں طرف کمال قدرت خدا کے اور جانیں کہ جو کوئی کہ قادر زراعت کے اگانے پر زمین خشک میں ہے تو وہ قادر زندہ کرنے پر مردوں کی ہے بعد مرنے کے
وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کہ وہ کفار مکہ کہ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ قریب ہے یہ فتح کہ مومنین کہتے ہیں کہ ہمکو مکہ کے مشرکوں پر فتح ہوگی یہ وعدہ کہ اسکا ہے جلد ہمکو وہ فتح دکھلاؤ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو بیچ وعدہ میں بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے فتح مکہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عذاب ہے روز بدر کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے عذاب روز قیامت کا ہے قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ يَوْمَ الْفَتْحِ دن فتح کا خواہ فتح مکہ ہو خواہ جنگ بدر کا لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا نہ نفع بخشیگا ان لوگوں کو کافر ہوئے اِيْمَانُهُمْ ایمان انکا اسواسطے
کہ جس وقت وہ مقتول ہو جاوینگے تو پھر انکو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہ وہ مہلت دیئے جاوینگے کہ عذاب قتل کا توقف میں پڑے اور یا یہ کہ روز قیامت ایمان لانا انکو فائدہ نہ بخشیگا یہ بھی
ہوگا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے تو انسے اے محمد اور انکی ایذا سے اور انکو مدت معلوم تک چھوڑ دے وَانْتَظِرْ اور منتظر رہ تو نصرت خدا کا اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ تحقیق کہ وہ انتظار کرنیوالے
ہیں تیرے غلبہ کا لیکن غلبہ اور نصرت تیرے واسطے ہے

سورۃ الاحزاب

یہ سورۃ مدنی ہے اور اس میں تہتر آیتیں ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ احزاب کو بہت پڑھے
قیامت کے روز وہ ہمسایہ میں محمد کے اور آل اسکی کے اور ازواج اسکی کے ہوگا کہ منقول ہے کہ ابی سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابی اعور سلمی بعد معرکہ احد کے رسول خدا سے امان طلب
کرکے مکہ سے مدینہ میں آئے اور عبداللہ بن سلول کہ سردار کفار کا تھا اسکے پاس جا کر ٹھہرے دوسرے روز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح وطعمہ بن ابیرق کہ منافقین میں تھے انکو ہمراہ اپنے لیکر رسول خدا کے
پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لات و عزیٰ اور منات کی ساتھ چھوڑ دے اور یہ کہہ کہ یہ بت قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور انکی عبادت فائدہ بخشتی ہے اور ہم بھی تجھکو چھوڑ دیں کہ تو اپنے خدا کی پرستش کر یہ بات سنکر حضرت کو
بہت رنج ہوا اور رنگ چہرہ مبارک کا سرخ ہوگیا بسبب غصہ کے ابن ابی اور ابن قشیری اور ابن قیس نے کہا کہ یا رسول اللہ تو اس طرح کے سخن کو دوست رکھ بعضے صحابہ نے کہا کہ یا رسول خدا ہمکو
اجازت ہو کہ انکو قتل کریں فرمایا کہ میں نے انکو جان و مال کی امان دی ہے اور عہد کا توڑنا روا نہیں ہے لیکن انکو مدینہ سے باہر نکال دو اور انکو فرمایا کہ نکل جاؤ تم اس شہر سے کہ تم پر خدا کی لعنت اور غضب
میں ہو پس یہ آیت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند مرتبہ اتَّقِ اللّٰهَ ڈر تو خدا سے عہد کے توڑنے میں وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
اور نافرمانبرداری کر تو کفار مکہ کی مثل ابوسفیان اور عکرمہ وغیرہ کے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور نہ منافقوں مدینہ کے رہنے والوں کی مثل ابن ابی اور ابن قیس وغیرہ کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق
کہ خدا ہے عَلِيْمًا جاننے والا مصلحتوں کا حَكِيْمًا حکم کرنیوالا موافق حکمت کے پس جو کچھ فرمائے اور منع کرے عین مصلحت ہے وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر تو مَا يُوْحٰٓى اس چیز کی کہ وحی
بھیجی جاتی ہے اِلَيْكَ طرف تیری مِنْ رَّبِّكَ جانب پروردگار تیرے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے خَبِيْرًا خبردار
جسمیں تیری صلاح ہے اسکا حکم کرتا ہے اور کفار کے ان کلموں کے سننے سے تجھکو منع کرتا ہے جو کہ سبب فساد کے ہیں وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر تو اوپر خدا کے کہ سب امور اپنے اسکے

سپرد کر دی کہ جو کچھہ تیری حق مین کریگا وہ موافق مصلحت کے ہوگا اور کسی غیر کا اندیشہ مت کر وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کافی ہے خدا کارساز تیرا اور نگہبان جمیع امور کا اور ناصر اور مددگار تیرا
اعدا کو تیرے دفع کریگا اور کہتے ہین کہ ابی معمر جمیل بن اوس ایک مرد دانا اور سمجھدار تہا اور کہتا تہا کہ میرے دو دل ہین اور ہر ایک دل سے محمد صلعم سے زیادہ سمجھتا ہون اور عرب اوسکو ذو القلبین یعنے
صاحب دو دلونکا کہتے تہے جس وقت بدر کی لڑائی سے بہاگ کر مکہ کو جاتا تہا تو ایک جوتی تو اوسکے پاؤن مین تہی اور دوسری جوتی اوسکے ہاتھہ مین ابو سفیان اوسکے پاس پہونچا اور قوم کا
حال اوس سے پوچہا کہا کہ کچھہ تو قتل ہو گئے اور کچھہ بہاگ گئے ابو سفیان نے کہا کہ تیری جوتیونکا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پاؤن مین ہے اور ایک ہاتھہ مین ہے اوسنے دیکھا تو معلوم ہوا کہ البتہ سچ کہا
اور جب اپنے حال پر مطلع ہوا تو کہا کہ مین تو ایسا جانتا تہا کہ دونو جوتیان میرے دونو پاؤن مین ہین تب لوگونکو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہین ہین اور دو دلکے دعوی مین جہوٹا ہے اور خدا تعالی نے
بہی اوسکو اوس کے دعوی مین دروغگو فرمایا اور یہ آیت نازل کی کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کئے ہین خدا نے لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ کسی کے واسطے ایک مرد کے دو دل فِيْ جَوْفِهٖ بیچ پیٹ اوسکے اور بعضے کہتے ہین کہ
منافقین حضرت کو کہتے تہے کہ محمد کے دو دل ہین ایک دل تو اوسکا ہمارے طرف ہے اور دوسرا اوسکے صحابہ کیطرف ہے حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ کہتے ہین کسیکے دو دل نہین پیدا کئے ہین اور بعضے کہتے
ہین کہ کفار کہتے تہے کہ محمد کے دو دل ہین کیونکہ اوسکے پاس علم کثیر ہے اور بہت امور اسکو حفظ ہین اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے ایک آدمی کے واسطے دو دل نہین پیدا کئے ہین کہ ایک دل سے تو قوم کو
دوست رکہے اور دوسرے دل سے انکے دشمنونکو دوست رکہے اور حضرت امام محمد باقر نے روایت کی ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے نہین جمع ہوتی دوستی ہماری اور دوستی ہمارے دشمنونکی ایک جگہہ بیچ سینے مومن کے کیونکہ خدا تعالی نے
نہین پیدا کئے ہین واسطے ایک مرد کے دو دل اوسکے پیٹ مین کہ ایک دل سے ہمکو دوست رکہے اور دوسرے دل سے ہمارے دشمنونکو دوست رکہے ایک دوست ہمارا اپنی دوستی کو ہمارے واسطے خالص کرتا ہے جیسا کہ خالص ہوتا ہے
سونا آگ سے کہ کچہہ کدورت اوسمین نہین ہوتی پس جو کوئی چاہے کہ جانے دوستی ہماری تو بس چاہیے کہ امتحان کرے اپنے دل کا پس اگر شریک ہووے ہماری دوستی مین دوستی دشمن ہمارے تو بس نہین ہے وہ
ہم سے اور نہ ہم اوس سے ہین اور خدا دشمن اونکا ہے اور جبرئیل اور میکائیل اور خدا دشمن ہے کافرونکا اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ نماز مین جبکہ دل ایک طرف ہو اور دوسری چیز سے متعلق ہو تو وہ شخص قریب ہے اور
چیزے اور بعید حقیقت اوس چیز کی کہ جسکا ارادہ کیا ہے یعنی نماز مین بلکہ یہ آیت تلاوت فرمائی اور جیسا کہ ایک مرد کے واسطے دو دل نہین ہوتے ہین ویسے ہی ایک عورت ایکمرد کی مان اور زوجہ نہین ہوسکتی چنانچہ
عرب کے کفار گمان کرتے تہے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ میرے اوپر تو مثل پشت مان میری کے ہے تو وہ زوجہ مثل مان کے ہوجاتی ہے خدا تعالی انکے گمان کو رد کرتا ہے وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِيْ اور جورو تمہاری
کیا ہے خدا نے جوروؤن تمہاری کو جنکو کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ پشت مان کی کہتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ مائین تمہاری اسواسطے کہ مرتبہ زوجیت کا خادمہ ہونا اور دائمی خدمت مین رہنا ہوتی ہے پس دونو ایکمرتبہ مین
کیونکر جمع ہوسکتی ہین اور تفصیل اسکی سورہ مجادلہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور الائی کو نافع اور یعقوب نے الاء پڑہا ہے بغیر یا کے اور ورش اور ابو عمرو نے یا ساکن پڑہا ہے اور عاصم نے بضم تا اور تخفیف ظا پڑہا ہے اور
نے سواے عاصم کے بفتح تا اور تخفیف ظا پڑہا ہے اور ابن عامر نے بفتح تا اور تشدید ظا پڑہا ہے اور باقیون نے تظہرون بدون الف اور ظا اور ہا کی تشدید سے پڑہا ہے اور جیسا کہ ایک شخص کے دو دل
نہین ہو سکتے ہین ایسے ہی یہہ بہی نہین ہو سکتا کہ ایک شخص کسیکا بیٹا ہووے اور دوسرے شخص کا بہی بیٹا ہو جاوے چنانچہ فرمایا وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ لے پالکون تمہارے کو اَبْنَآءَكُمْ بیٹے حقیقی تمہارے
جو اپنے نطفہ سے ہووے وہ فرزند حقیقی اور اصلی ہوتا ہے اور جو کوئی اپنے نطفہ سے نہین ہوتا ہے اور اسکو بالنسبی کہتے ہین کہ یہہ فرزند میرا ہے تو وہ فرزند عاریتی ہوتا ہے
اور اصل اس قصہ کی حضرت صادق سے اسطرح منقول ہے کہ جب رسول خدا صلعم نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ہے تو انکے مال کی تجارت کے معاملہ کیا کرتے تہے ایکمرتبہ بازار عکاظ مین تشریف لیگئے وہان
زید بن حارثہ کو دیکہا کہ فروخت ہوتا ہے اور حضرت نے اسکو دیکہا کہ عقیل اور فہیم ہے اوسکو خرید کرلیا جبکہ حضرت پیغمبر ہوئے تو وہ بہی مسلمان ہو گیا اور وہ غلام حضرت کا مشہور تہا جس وقت اسکے باپ حارثہ کو خبر ہوئی
تو وہ مکہ مین آیا اور وہ ایکمرد جلیل القدر تہا پہلے حضرت ابو طالب کے پاس گیا اور کہا کہ میرا بیٹا قید ہو کر چلا گیا تہا اور مینے سنا ہے کہ تیرے بہتیجے محمد کے پاس وہ ہے تو اپنے بہتیجے سے کہہ یا تو وہ اسکو
فروخت کرے اور یا اسکا فدیہ لیوے اور یا اسکو آزاد کرے ابو طالب نے رسولخدا صلعم سے ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ مینے اسکو آزاد کیا جہان چاہے وہ چلا جاے حارثہ کہڑا ہوا اور اسنے زید کا ہاتھہ
پکڑا کہ اپنے ہمراہ لیجاوے اور زید سے کہا کہ اپنی شرف اور حسب مین چلکر مل جا زید نے کہا کہ مین تو رسولخدا صلعم کو ہرگز نہ چہوڑونگا حارثہ نے کہا کہ تو اپنا حسب اور نسب چہوڑکر قریش کا غلام
ہوتا ہے زید نے کہا کہ مین رسولخدا کو کبہی نہ چہوڑونگا جبتک کہ مین زندہ ہون اسکا باپ غصہ ہوا اور کہا کہ اے گروہ قریش کے تم گواہ رہو کہ مین اس سے بیزار ہوا اور یہہ میرا بیٹا نہین ہے
رسولخدا نے یہہ سنکر فرمایا کہ تم سب گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے اور مین اسکا وارث ہونگا اور وہ میرا وارث ہے اوس روز سے زید ابن محمد کہا جاتا تہا اور رسولخدا اسکو بہت دوست رکہتے تہے اور زید کا
نام رکہا تہا پس جس وقت رسولخدا نے طرف مدینہ کے ہجرت کی تو زینب بنت جحش سے کہ حضرت کی پہوپہی کی بیٹی تہی اوسکا نکاح کیا ایکمرتبہ رسولخدا زید کے گہر مین کسی کام کیواسطے گئے تو اوس وقت
زید گہر مین نہ تہا لیکن زینب زوجہ اوسکی حجرہ مین بیٹہی ہوئی خوشبو پیستی تہی رسولخدا نے کواڑ کو کہولا تو حضرت کی نظر زینب پر جا پڑی اور وہ نہایت خوبصورت تہی اسوقت فرمایا کہ
سبحان اللہ خالق النور تبارک اللہ احسن الخالقین یعنے پاک ہے خدا پیدا کرنیوالا نور کا اور بزرگ ہے خدا بہتر پیدا کرنیوالا سب پیدا کرنیوالونسے اور یہہ کہکر حضرت اپنے گہر چلے آئے اور بعد اسکے زید اپنے گہر مین آیا
زینب نے اسکو خبر کی کہ رسولخدا تشریف لائے تہے اور مجہکو دیکہکر فرمایا کہ سبحان اللہ خالق النور تبارک اللہ احسن الخالقین زید نے یہہ سنکر کہا کہ تو چاہتی ہے کہ مین تجہکو طلاق دیدون کہ بعد اسکے رسولخدا تجہسے نکاح
کرلین شاید حضرت کے دلمین تیری طرف سے کچہہ اثر ہوا ہو زینب نے کہا کہ ایسا نہو کہ تو مجہے طلاق دیوے اور پہر حضرت بہی مجہسے نکاح نکرین زید رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری

یا رسول خدا مجکو زینب نے ایسی ایسی خبر دی ہی اگر آپکی مرضی ہو تو مین اُسکو طلاق دیدون کہ بعد اُسکے حضرت اُس سے نکاح کر لین حضرت نے فرمایا کہ نہین رہجا تو اور خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو نگاہ رکہہ بعد اسکے خدا تعالے
نے رسول خدا کو حکم دیا زینب سے نکاح کرنیکا بعد طلاق دینی زید کی اور ذکر ہوگا اس سورۃ مین انشاء اللہ تعالے آگے اور جب حضرت نے بموجب حکم خدا زینب سے نکاح کیا تو منافقین نے حضرت پر طعن کیا کہ ہمکو کہتا ہی کہ زوجہ پسر
کی حرام ہے اور خود اپنی پسر کی زوجہ سی نکاح کر لیا اور لوگونکی گمان باطل کو خدا تعالے نے رد کیا اور فرمایا کہ خدا نے لے پالکون کو بیٹا نہین کیا ہی اور بیٹا حقیقت مین وہ ہی کہ اپنی نطفہ سی پیدا ہو ذٰلکم یہ یعنی ایک شخص کے
دو دل ہونا اور زوجہ کا ماں ہونا اور لے پالک کا بیٹا ہو جانا قولکم بافواہکم قول تمہارا ہی ساتہ مونہون تمہارے کہ یہ فقط تمہارے منہ کی بات ہے کہ جسکی کوئی حقیقت نہین ہے زبان سے اپنی جو چاہو سو کہو واللہ
یقول الحق اور خدا کہتا ہی حق اور راست جو کہ مطابق واقع کے ہے وھو یھدی السبیل اور وہ دکہاتا ہی راہ راست کو اور وہ یہ ہے کہ ادعوھم پکارو تم اُن فرزندونکو اور نسبت دو اُن کو
لاٰبائھم ساتہ باپون انکیکے کہ جنکی نطفہ سی پیدا ہوئے ہین ھو اقسط عند اللہ وہ پکارنا زیادہ راست ہے نزدیک خدا کی اور نہایت درست اور مطابق واقع کے ہے فان لم تعلموا پس اگر نہ جانو تم
اٰباءھم باپون انکیکو کہ وہ لڑکی کنکے فرزند ہین تو فاخوانکم فی الدین پس بہائی تمہارے ہین بیچ دین کے وموالیکم اور وہ دوست تمہارے دین مین یعنے وہ برادر اور دوست دینی تمہارے ہین اُنکو پکارو تو
کہو ہی بہائی میرے یا اے دوست میرے اور موالی کلام عرب مین چچاکی بیٹونکو والی ہی مشہور ولیس علیکم جناح اور نہین ہے اوپر تمہارے گناہ فیما اخطاتم بہ بیچ اُسکے کہ خطا کی ہے تم نے اور اُسکی قباحت کو نہ
جانتی تہی ممانعت سے پہلی زید کو ابن محمد کہتی تہے اور یا بعد وارد ہونی ممانعت کے بہول کر کہدیتی تہے ولکن اور لیکن گناہ ما تعمدت قلوبکم وہ چیز ہی کہ قصد کیا ہی دلون تمہارے نے کہ عمداً کسیکو
نسبت باپ کے غیر پدر کیطرف کی ہی باوجود وارد ہونی ممانعت کے وکان اللہ اور ہے خدا غفورا بخشنے والا گناہ اُس شخص کا کہ خطا کری رحیما مہربان ہی اگر عمداً کہنے والا توبہ کری کہ اُسکی گناہ
کو بخشدی اور ہمارے مذہب مین لے پالک کو میراث نہین ہے اور منقول ہی کہ جس وقت رسول خدا نے جنگ تبوک کے جانیکا ارادہ کیا تو مسلمانونکو ہمراہ چلنے کا حکم دیا بعضے صحابہ نے کہا کہ ہم اپنی باپ اور ماسی اجازت
جانیکی حاصل کر لین یہ آیت نازل ہوئی النبی اولیٰ بالمؤمنین پیغمبر زیادہ لائق اور سزاوار ہے ساتہ مومنین کے من انفسھم نفسون انکے سے جمیع امور مین دین اور دنیا کے اسواسطے کہ جو وہ فرمائے
عین صلاح اور فلاح بندہ کی ہے بخلاف نفس کے کہ حکم اُسکا ایسا نہین ہے پس واجب ہے سب مومنین پر کہ انکے نزدیک رسول خدا زیادہ دوست ہو انکی نفسون سے اور حکم حضرت کا مقدم ہو غیر کی
حکم پر اور حضرت نے فرمایا ہی کہ کوئی مومن نہین ہے مگر کہ مین اولیٰ ہون اُسکی نفس سے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا ہی حضرت نے کہ کوئی تم مین سے مومن نہو یہانتک کہ مین زیادہ دوست ہون اُسکی نزدیک
اُسکی باپ اور ماں اور فرزند اور جمیع مومنین سے پس چاہئی کہ حکم رسول خدا کا سب آدمیونکے حکم سی زیادہ لازم ہووے وازواجہ اور بیبیان اُس حضرت کی امھاتھم مائین ان مومنین
کی ہین تعظیم اور حرام ہونیکی جہت سے کہ جیسے اپنی ما حرام ہی اور تعظیم اُسکی لازم ہی ایسی ہی رسول خدا صلعم کی بیبیان ہین جبتک کہ طاعت خدا مین باقی رہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ بیبیان رسول خدا کی حرام ہونی مین مثل ماؤن تمہاری کی ہین اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ کیا معنی ہے اُس طلاق کی جو کہ رسول خدا نے امیر المومنین کے تفویض کی تہی فرمایا
کہ حضرت حق جل شانہ نے فرمایا کہ بیبیان رسول خدا کی مومنین کی مائین ہین خدا تعالے نے انکو خاص کیا اس شرافت مین کہ انکو مومنین کی ما فرمایا اور رسول خدا نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے ابو الحسن یہ شرف
میری بیبیونکے واسطے باقی ہی جبتک کہ وہ طاعت خدا مین ہین اگر وہ نافرمانبرداری خدا کی کرین بعد میرے تیری اوپر وہ خروج کرین تو بس طلاق کہہ تو انکو اور اس شرف سے انکو خارج کر کہ اور
مومنین کی ماہونیکی شرافت سے انکو ساقط کر پس شرافت انسی دور ہو جاویگی اور جیسے کہ بیبیان حضرت کی مومنین کی مائین ہین ایسی ہی رسول خدا صلعم سب مومنین کے باپ ہین چنانچہ حضرت امام محمد
باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کہتی ہین کہ اس آیت کو اسطرح پڑہا ہی کہ وازواجہ امہاتہم وہو اب لہم اور قمی نے بہی لکہا ہی کہ وہو اب لہم نازل ہوا ہی اور حضرت کو جو باپ کہتی ہین تو وہ
حضرت دین اور دنیا مین باپ ہین اسواسطے کہ ہر نبی باپ ہے اپنی امت کا اس جہت سے کہ حیات ابدی کی حاصل ہونیکی اصل وہ ہی کہ جسکے سبب سے صلاح اور فلاح دنیا اور آخرت کی ہی اور جناب
رسول خدا نے فرمایا ہی کہ مین اور علی دونو باپ اس امت کے ہین اور اسواسطے کہ ہم معصومین دو نور برابر ہین مگر یہ کہ علی بعد نبی کے ہے اور جسوقت کہ رسول خدا باپ امت کے ہوئے اور انکی بیبیان مائین ہوئین تو سب مومنین
آپسمین بہائی ہوئے اور اسلیئے خدا نے فرمایا ہی کہ انما المؤمنون اخوۃ اور جسوقت کہ رسول خدا باپ ہوئے اس امت کے تو بعد انکی علی باپ ہین اس امت کے اس جہت سے کہ رسول خدا نے بعد غدیر خم فرمایا تہا کہ الست
اولیٰ بکم من انفسکم سب نے اسکا اقرار کیا بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس علی بہی اولیٰ ہو سب کے نفسون سے اور طاعت انکی مثل طاعت رسول واجب ہوئی اور
جسوقت کہ رسول خدا کی واسطے ولایت ہوئی مومنین کی تو ایسی ہی علی کیواسطے بہی ہوئی اور یہی وجہ ہے باپ ہونیکی اور جو شخص کہ علی کی طاعت سے باہر ہوا وہ رسول خدا کی طاعت سے باہر ہوا بموجب
حدیث مذکور بالا کے واولوا الارحام اور صاحبان قرابت یعنی رشتہ دار و یگانہ بعضھم اولیٰ ببعض بعضا انکا سزاوار زیادہ ہے ساتہ بعضے کی کہ وارث ہوین فی
کتاب اللہ بیچ کتاب خدا کی کہ وہ لوح محفوظ ہی یا جو کچہ کہ قرآن مین نازل کیا ہی اُسمین یعنے بیچ حکم اُسکی کیلئے کہ جو لکہا ہوا ہے میراث کے مقدمہ مین اور اُسمین قرابت والے زیادہ سزاوار ہین
میراث کی لینے مین من المؤمنین مومنین سے باعتبار ایک ہونے دین کے والمھاجرین اور مہاجرین سے پہلے یہ دستور تہا کہ جو کوئی آپسمین ایک دوسرے کا بہائی بنتا تہا
اور یا ہجرت کرتا تہا اور نصرت کرتا تہا تو وہ بہائی کی اور ہجرت کرنیکی اور نصرت کی جہت سے وارث ہوتا تہا چنانچہ سورۂ انفال مین مذکور ہوا ہے اور قرابت کی جہت سے وارث نہین ہوتا تہا خدا تعالے نے اس آیت
اولوا الارحام سے وہ پہلا حکم منسوخ کیا اور فرمایا کہ میراث قرابت کی جہت سے پہونچتی ہے اور قریب مومنین بعضا اولیٰ ہے بعضے سی میراث لینی مین اور اب مومنین اور مہاجرین کو حق دین اور ہجرت کے اعتبار

میراث نہ دینی چاہئی اِلَّآ اَنۡ تَفۡعَلُوۡٓا مگر یہ کہ کرو تم اِلٰٓی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ طرف دوستون اپنی کے مومنین انصار اور مہاجرین مین سے مَعۡرُوۡفًا نیکی کہ اُنکی واسطے وصیت کرو اپنے مال مین سے بعد اپنی
اگر تہائی مال سے زیادہ نہو سوا اسکے کہ تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت جاری نہین ہوسکتی بدون اجازت وارثون کے اور اپنی زندگی مین توجسقدر مال چاہو اپنے دوستون کو بخشدو اور یہ آیت اور
اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ میراث کے مقدمہ مین نازل ہوئی ہے اور تاویل اسکی امامت ائمہ مین ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت جاری ہوئی ہے اولاد حسین مین بعد انکے اور ہم اولے
ہین امارت مین رسولخدا کی ساتھ مومنین اور مہاجرین اور انصار سے اور اس آیت اولوالارحام سے باطل ہوا عصبہ جو کہ اہل سنت کے نزدیک ہے كَانَ ذٰلِكَ ہے وہ یعنے جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے پیغمبر خدا کا
اولی ہونا اور میراث کا قرابت کی جہت سے فِي الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا بیچ کتاب کے یعنے لوح محفوظ مین یا قرآن مین لکھا گیا اور ثابت کیا گیا ہے اور بعضے علما اس آیہ واولو الارحام کو دلیل لاتے ہین جناب
امیرالمومنین کے خلافت کے واسطے لیکن بعد اسکو جو استنباط ہے اسکی جہت سے جسیا ان نہین ہوسکتی مگر یہ کہ کہا جائے کہ یہ آیت تاویل ہے اور آیتونکی کہ جو جناب امیر کی امامت مین نازل ہوئی ہین اور تاویل
اسکی باقی ائمہ کی حق مین ہے جو کہ اسوقت موجود نہ تہے اور اب اللہ تعالے حضرت رسولخدا صلعم کی نبوت کی تاکید مین عہد و پیمان کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ وَاِذۡ اَخَذۡنَا اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ لیا ہم نے یعنی لیا
ہمنے مِنَ النَّبِیّٖنَ پیغمبرون سے مِیۡثَاقَهُمۡ پیمان انکا اسطرح کہ ہر ایک انمین سے بشارت دیوے اس پیغمبر کی کہ بعد اسکے آئیگا اور خدا کے احکام کو لوگون تک پہنچا دین اور اسکی عبادت کے واسطے لوگونکو بلائین اور
ہر ایک پیغمبر دوسرے کی تصدیق کرے اور یہ پیمان پیغمبرون سے بروز الست لیا تہا وَمِنۡكَ اور تجہ سے اے محمد صلعم وَمِنۡ نُّوۡحٍ اور نوح سے وَاِبۡرٰهِیۡمَ اور ابراہیم خلیل اللہ سے وَمُوۡسٰی اور موسی کلیم اللہ سے
وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ اور عیسے پسر مریم سے اور تخصیص ان پیغمبرونکی ذکر کی بعد جمیع پیغمبرونکے یہ ہے کہ یہ پیغمبر اولوالعزم ہین اور افضل سب پیغمبرون سے اور انکی شرع مشہور اور جاری ہے اور ہمارے پیغمبر کو ان سب سے پہلے
ذکر کیا واسطے تعظیم اور بزرگی آنحضرت کے وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ اور لیا ہمنے یعنی لیا ہمنے ان انبیا سے مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا پیمان سخت اور مضبوط اور بلند مرتبہ اور عظیم الشان لِّیَسۡـَٔلَ الصّٰدِقِیۡنَ
تاکہ سوال کرے خدا راست کہنے والون سے قیامت مین یعنی پیغمبرون سے سوال کرے عَنۡ صِدۡقِهِمۡ راستی انکے سے جنہون نے کہ اپنے پیمان کو راست کیا ہے اور خدا کے پیغام لوگونکو پہنچائے ہین راستی سوال کرے
کہ تمنے پیغام خدا کا اپنی امتون کو پہنچایا ہے اور یہ پیغام جو پہنچایا ہے تو محض قربت اور خلوص سے پہنچایا ہے یا ریا اور بلندی شان کے واسطے پہنچایا ہے یہ سوال انکی راستی سے ہے جسوقت کہ وہ سچ کو بیان کرینگے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت راست کہنے والون سے پوچھین کہ تمنے کس قصد اور کس جہت سے اور ارادہ سے راست کہا تاکہ موافق اسکے انکو جزا دیوین۔ تو پس دروغ گو کا کیا حال ہوگا اور
غرض اس آیت سے ڈرانا کفار کا منظور ہے وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِیۡنَ اور تیار کیا ہے واسطے کفار کی عَذَابًا اَلِیۡمًا عذاب دردناک اور اب خدا تعالے قصہ جنگ خندق کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ یاد کرو تم نعمت خدا کو جو اوپر تمہارے ہے اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جسوقت کہ آئے تمہارے پاس جُنُوۡدٌ فوجین
یعنے قریش اور غطفان اور کنانہ اور یہود اور قریظہ اور نضیر قریب دس ہزار آدمی کے تہے سوار اور پیادہ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ پس بہیجا ہمنے اوپر انکے رِیۡحًا ہوا کو کہ اُسنے خیمہ انکے اکہاڑ ڈالے
اور انکو پراگندہ کردیا وَجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا اور لشکرون کو یعنے فرشتونکو کہ نہین دیکہتے تہے وہ انکو یعنے فرشتونکے لشکر بہیجے کہ وہ ایکہزار آدمی تہے وہ تو کافرونکو دیکہتے تہے اور کفار انکو نہین دیکہتے تہے
اور بعضے کہتے ہین کہ ملائکہ اسروز لڑے نہین لیکن مسلمانونکو دلیر کرتے تہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ساتہ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم تدبیرین اور صلاح اور کوشش مقدمہ مین اسلام کے
بَصِیۡرًا دیکہنے والا اور تمکو اسکی جزا دیگا اور یہان سے قصہ جنگ خندق کا شروع ہوا ہے منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے بنی نضیر کو انکے گہرون سے نکالدیا تو وہ شام کیطرف چلے گئے اور وہ
لوگ یہودی تہے اور جسوقت وہ شام کو چلے گئے تو رئیس انکے مثل سلام بن ابی الحقیق اور حیی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع کی بنی نضیر کی ایک جماعت کو ہمراہ لیکر مکہ مین آئے اور ابوسفیان کو کہ
رئیس قریش کا تہا اور سوائے اسکے اور رئیسونکو رسولخدا صلعم سے جنگ کرنے پر رغبت اور حرص دلوائی اور کہا کہ اوسپر متفق ہوکر محمد کو مع انکی گروہ کے جڑ اور بنیاد سے اکہاڑ کر پہینکدین اور انکی دغدغہ سے
فارغ ہو جائین قریش نے کہا کہ اے گروہ یہودکی تم اہل کتاب ہو اور تمنے خوب تحقیق کیا ہے یہ کہو کہ دین ہمارا بہتر ہے یا دین محمد کا یہودی نے کہا کہ دین تمہارا بہتر ہے وہ یہ بات سنکر بہت خوش
ہوئے اور یہود سے عہد و پیمان کیا کہ ہم تمہارے ہمراہ ہوکر محمد سے لڑینگے جب قریش کو انہون نے لڑائی پر آمادہ دیکہا تو انسے مطمئن ہوکر مکہ سے چلے آئے اور قبیلہ غطفان کے پاس گئے اور انکے
پاس جاکر انکو بہی رسولخدا سے لڑنے پر حرص دلوائی انہون نے بہی انکا کہنا قبول کیا اور مثل قریش کے لڑنے پر تیار ہوئے اسیطرح سب قبیلونکو لڑائی پر آمادہ کیا اور مہتر قریش کا
ابوسفیان تہا اور سردار غطفان کا عیینہ بن حصین تہا اور سردار بنی مرہ کا حارث بن عوف اور سردار اشجع کا مسعر بن رخیلہ اور سردار بنی اسد کا طلیحہ اور سردار بنی سلیم کا ابی اعور اور سردار
ہوازن کا عامر بن طفیل یہ سب متفق ہوئے اور ہم عہد ہوکر مدینہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت رسولخدا صلعم کو یہ خبر ہوئی کہ دس ہزار آدمی یہود اور قریش وغیرہ کی جنگ کے ارادہ پر مدینہ کیطرف آتے ہین تو
حضرت مع ایکہزار آدمیون کے اور اکثر روایتین ہے کہ مع سات سو آدمیونکی مدینہ سے باہر آئے اور کوہ سلع کے نزول فرمایا اور دشمن وادی کے کنارہ پر ٹہیرے اور بنی غطفان کے ایکہزار آدمی تہے انہون نے
اُحد کی جانب مقام کیا اور حیی بن اخطب کعب بن اسید کے قلعہ کے نیچے جاکر ٹہیرا اور کعب اور رسولخدا مین لڑنیکا عہد ہوگیا تہا حیی اسکے قلعہ کے دروازہ پر گیا اور کہا کہ اے کعب دروازہ کہول
تاکہ تیری قلعہ مین ہم آئین اور تیری حمایت کرین اور فتنہ سے تجکو بچائین کعب نے کہا کہ تو مرد شوم ہے اور مجہ مین اور محمد مین عہد ہورہا ہے مین عہد کو نہین توڑتا حیی اسمقدمہ مین بہت مبالغہ
کیا لیکن کعب نے نمانا حیی نے کہا کہ اے کعب تو اپنی خست اور بخل کی جہت سے دروازہ نہین کہولتا ہے کہ اگر ہم تیرے پاس آئین تو تجکو کہانا دینا پڑیگا عرب کے لوگون مین حمیت

بہت ہوتی ہی اُسنی غصہ ہوکر دروازہ کہولا اور جسوقت حی قلعہ کے اندر گیا تو کہا کہ ای کعب تعجب ہی تجہہ پر تو گمان کرتا ہی کہ محمد ہمارا مقابلہ کریگا اور حال یہہ ہی کہ تمام مکہ والی اور غطفان اور
بنی کنانہ اور بنی قریظہ اور سارا عرب اور ہم کہ اہل کتاب ہیں سب متفق ہوئے ہیں محمد سے جنگ کرنے پر اور آپسمین عہد کیا ہی اوسکی بیخ کنی کا تو کسواسطی متفق ہمارے نہیں ہوتا ہی ایسی ایسی تدبیر فریب کرکے کعب کا
دل سوئے رسولخدا کے پہیر دیا اور اُسنی رسولخدا کا عہد توڑ کر حی کے ساتھہ عہد باندہا کہ اگر نصرت محمد کی ہو تو مین تیرے ہمراہ قلعہ مین ہو جاؤن کہ جو کچھہ تیرے واسطی ہو وہ ہمارے واسطی ہو اور جسوقت
رسولخدا نے یہہ خبر سنی تو سعد معاذ وغیرہ کو روانہ کیا کہ اس امر کو تحقیق کرو اور وہانسے دریافت کرکے یہاں آؤ اور اگر اونہوں نے عہد کو توڑ ڈالا ہے تو اس امر کو ظاہر نکرنا کہ مومنین یہہ خبر سنکر
ہراساں اور شکستہ دل ہو جاوینگے اور اگر اُسنی عہد کو نہ توڑا ہو تو اسکو ظاہر کر دینا اور اونہوں نے جسوقت وہانسے واپس ہوکر رسولخدا صلعم کو اُنکے عہد توڑنے سے اور کثرت لشکر اُنکے سے خبر دی تو حضرت نے
تکبیر کہی اور مسلمانونکو گمان ہوا کہ عہد نہیں توڑا ہی اور لوگ بچے اور اس سبب سے خوشحال ہو گئے لیکن بعد اُسکے جو خبر عہد کے توڑنیکی مشہور ہو گئی اور بے دلے ہو گئے اور انکی لشکر کی کثرت سے تو
مسلمانونکو خوف ہوا رسولخدا صلعم نے اُنکی تسلی کرکے وعدہ فتح کا دیا اور صحابہ سے لڑائیکے مقدمہ مین مشورہ کیا سلمان فارسی نے کہا کہ یا رسولخدا قلیل آدمی کثیر آدمیونکا مقابلہ نہیں کرسکتے فرمایا کہ پہر کیا کرین
سلمان نے کہا کہ ہم اپنے گرد ایک خندق کہودین کہ ہمارے اور اُنکے درمیان ایک پردہ حائل ہو جاوے اور اُنکو ہمارے پاس آنا ممکن نہوگا اور ہمارے ولایت فارس مین یہی دستور ہے کہ جب دشمن کے لشکر کی کثرت ہوتی ہی تو خندق
کہودتے ہیں جبرئیل رسولخدا پر نازل ہوئے اور سلمان کی رای کو پسند کیا اور رسولخدا نے خندق کہودنیکا حکم دیا اور مہاجرین اور انصار کے واسطی کہودنیکی حدین مقرر کردین دس دس قدم اور تیس تیس قدم زمین سے ہر ایک قوم کے
واسطی اور مہاجرین اور انصار نے سلمان کی رای کو پسند کرکے اُنکی بہت تعریف کی اور انصار نے کہا کہ سلمان ہم مین سے ہی اور مہاجرین نے کہا کہ سلمان ہم مین سے ہی اور رسولخدا نے فرمایا کہ سلمان ہم اہلبیت مین سے ہی اور رسولخدا نے
پہلے سے کہودنا شروع کیا اور امیر المومنین مٹی اوسکی ہاتھہ سے اُٹہاتے تہی اور گرد سے نکالکر یہانتک کہ رسولخدا کو عرق آگیا اور تہک گئے اور فرمایا کہ نہیں عیش ہے مگر آخرت کا خداوند بخش تو مہاجرین اور انصار کو جسوقت مسلمانونے
دیکہا کہ رسولخدا خندق کے کہودنیمین مشغول ہیں تو اونہوں نے کہودنیمین بہت کوشش کی اور مٹی گڑہے سی باہر نکالکر ڈالنے لگے اور دوسرے دن سے اُسکے کہودنیمین مشغول ہوئے اور رسولخدا مسجد فتح مین بیٹہہ گئے اور
مہاجرین اور انصار کہودنیمین مشغول تہے کہ خندق مین ایک بڑا پتہر بہت سخت ظاہر ہوا کہ کدال اُسپر کام نہیں کرتی تہی لوگوں نے جابر کو حضرت کے پاس بہیجا جابر کہتے ہیں کہ مین رسولخدا کے پاس آیا دیکہا کہ مسجد مین چت لیٹے ہوئے اور
چادر مبارک کے نیچے رکہی ہے اور پیٹ پر پتہر بندہا ہوا ہے مینی عرض کی کہ یا رسولخدا ایک پتہر خندق مین ظاہر ہوا ہی کہ کدال اوسپر کام نہیں کرتی ہے حضرت جلدی سے کہڑی ہو گئے اور وہاں تشریف لائے اور پانی طلب کیا جب پانی
حاضر ہوا تو اپنا منہہ اور بازوئین دہوئے اور اپنے سر اور پاؤن پر مسح کیا اور اُسکے بعد کچہہ پیا اور کلی کرکے اوس پتہر پر ڈالی پہر کدال ہاتہہ مین لی اور پتہر پر ماری تو اوس پتہر مین سے ایک بجلی سی چمکی اور اوسکی روشنی مین مینے
شام کے محل دیکہے بعد اُسکے ایک کدال اور ماری تو پتہر مین سے ایک بجلی سی چمکی اُسکی روشنی مین مینے مدائن کے محل دیکہے اور بعد اُسکے ایک اور کدال پتہر پر ماری تو اُسمین سے بجلی سی چمکی اور اُسکی روشنی مین مینے یمن کے محل دیکہے
رسولخدا نے فرمایا کہ قریب ہے کہ خدا فتح کرے اور شہر اُنکو ہمارے قبضہ مین لاوے اور بعد اُسکے وہ پتہر ریزہ ریزہ ہو گیا بعضے صحابہ منافقین نے کہا کہ عجب خبر رسولخدا ہمکو دیتے ہیں کہ وعدہ شام اور یمن کے لینیکا کرتا ہی حالانکہ
خوف سی یہہ گڑہا کہودتے ہیں کہ واسطی رفع حاجت کے ہم یہاں نہیں جا سکتے اور جابر کہتے ہیں کہ مینے رسولخدا کے پیٹ پر پتہر بندہا ہوا دیکہا تو جانا کہ حضرت بہوکے ہیں مینے عرض کی کہ یا رسولخدا مین آپکے واسطی کہانا لاؤن فرمایا
کہ کیا ہے تیرے پاس مینے عرض کی کہ بچہ گوسفند اور ایک صاع جو کے ہیں فرمایا کہ جا اور اُسکو تیار کر مینے اپنی زوجہ سے جاکر کہا کہ آٹا پیس اُسنی آٹا پیسا اور مینے گوسفند کو ذبح کرکے صاف کیا اور
اُسکو پکایا کہ مع روٹیونکی تیار کیا اور حضرت کی خدمت مین گیا اور عرض کی کہ کہانا تیار ہے اور جسکو آپ چاہیں اُسکو بہی طلب کریں جناب رسولخدا خندق کے کنارہ پر کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین اور انصار
جابر کی مہمانی قبول کرو اور اُس وقت اہل خندق ایک ہزار یا سات سو آدمی تہے جتنے تہے سب آئے اور ہر ایک سے کہتے تہے کہ جابر کی دعوت قبول کرو اور مینے اپنی زوجہ سے جاکر کہا کہ رسولخدا مع جمیع اصحاب کے تشریف لاتے
ہیں اُسنی کہا کہ کہانیکی بہی خبر کردی ہے کہ وہ کسقدر ہے مینے کہا کہ ہاں حضرت جانتے ہیں جب حضرت تشریف لائے دیگ کے اندر نظر کی اور فرمایا کہ گوشت اُسمین سے نکالو اور کچہہ اُسمین رہنے دو پہر تنور پر تشریف لیگئے اور تنور
مین نظر کی اور فرمایا کہ روٹیاں اُسمین سے نکالو اور کچہہ اُسمین رہنے دو پہر حضرت نے ایک طبق منگوایا اور اُسمین روٹیاں توڑ کر چور دین اور مجہہ سے فرمایا کہ دس دس آدمیونکو کہلاتا جا دس آدمی پاس میرے آتے تہے وہ کہا لیتے
دسون نے سیر ہوکر کہایا اور دس کہانیمین انگلیونکا نشان بعینہ موجود رہتا اور اُسمین سے کچہہ کم نہوتا تہا اسیطرح سب نے کہایا دس دس کے واسطے اور مجہسے رسولخدا نے گوسفند کا دست طلب کیا مینے دیگ مین سے نکالکر لا
اور اسیطرح دس آدمیون نے وہ بہی کہایا وہ کہا کہ بچے اور ایکدست مجہسے اور طلب کیا مین لیگیا اُسکو بہی دس آدمی کہا کر چلے گئے پہر مجہسے دست مانگا مینے لاکر حاضر کیا اور حضرت سے مینے پوچہا کہ گوسفند کے کتنے دست ہوتے
ہیں فرمایا کہ دو مینے کہا کہ قسم ہے خدا کی تین مین لا چکا ہون فرمایا کہ اگر تو خاموش رہتا تو ایکدست کو کل آدمی کہاتے جابر کہتے ہیں کہ مین دس دس آدمیونکو کہلاتا تہا اور کہانے پر فقط انگلیونکا اثر معلوم ہوتا تہا اور
کچہہ کم نہوتا تہا یہانتک کہ کل آدمی سیر ہوئے اور کہانا بدستور اسیطرح جو تہا اُسمین سے ہمسایہ کے لوگونکو اُسمین سے کہلایا اور مدت تک خود ہمنے کہایا اور رسولخدا نے خندق کہودی آٹہہ اُسکے دروازے رکہے اور بعد تمام
ہونے خندق کے تین روز کے بعد علم دشمنونکے لشکر کے نمودار ہوئے اور مالک بن عوف مع بنی اسد اور غطفان اور فزارہ اور یہود یہ سب مدینہ کی جانب مشرق وادی کے اوپر جاکر ٹہہرے اور ابوسفیان مع لشکر قریش جانب غرب مدینہ کی زیر وادی
جا اُترا اور یہود بنی قریضہ کہ جنہوں نے حیی ابن اخطب کے بہکانے سے عہد توڑا تہا وہ کفار کے مددگار ہوئے اور کفار کے لشکر کی کثرت سے حضرت کے ہمراہیون مین سے ضعیف الایمان اور منافق آدمی گہبرانے لگے اور خوف اُنکے دل
مین پیدا ہوا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ اذ جاؤکم یاد کرو تم جسوقت کہ آئے وہ لشکر تمہارے پاس من فوقکم اوپر تمہارے سے یعنی وادی کے اوپر جانب مشرق سے کہ وہی غطفان وغیرہ تہے و من اسفل منکم
اور نیچے تمہارے سے زیر وادی سے جانب مغرب سے کہ وہ قریش تہے و اذ زاغت الابصار اور جسوقت کج ہوئیں بینائیاں یعنی آنکہیں پہر گئیں شدت خوف سے و بلغت القلوب الحناجر اور پہونچے دل

گلونکو نہایت وحشت سے وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کرتی تہی تم اے مسلمانو باللّٰہ ساتھ خدا کے الظُّنُوْنَا طرح طرح کی گمان سو اہل کہ مومنین ثابت اور خالص ایمان والے تو یہ گمان کرتے تہی کہ خدا تعالی ان
دینکو غالب کریگا اور مومنین کو فتح دیگا اور منافق یہ گمان کرتے تہی کہ لشکر اسلام ان فوجونکی تاب لا کر جڑ اور بنیاد سے جاتے رہینگے اور خاص ضعیف الایمان باوجود اعتقاد فاسد ہونے وعدہ کے نہایت خوف
کرتے تہی اور اہل مدینہ اور ابن عامر اور ابو بکر اور تینیہ الظنونا کو حالت وصل اور وقف مین الف کے ساتھہ پڑہتے ہین اور اہل البصرہ اور حمزہ بغیر الف کے دونون حالت مین اور باقی حالت وقف
مین الف کے ساتھہ اور حالت وصل مین بدون الف کے پڑہتی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ اوس جگہ آزمایے گئے مومنین کہ ثابت قدم ڈگمگانے والونسی جدا ہو گئے
وَزُلْزِلُوْا اور ہلایے گئی مسلمان زِلْزَالًا ہلایا جانا شَدِیْدًا سخت یعنی اپنی جگہ سے جاتے رہنے کے مثل نامردونکی کہتے ہین کہ بیس روز یا ستائیس روز اور بعضی روایت مین یہ ہے
کہ پندرہ روز کفار کے لشکرون نے گرد مدینہ کے توقف کیا ہر روز خندق کے کنارہ پر آتے تہی اور طرفین سے تیر اور پتھر چلتی تہی اور رات کو شبخون مارتے تہی اور حضرت سید عالم اون
ہو کر مع ایک جماعت اصحاب کے اونکی دفع کرنے مین مشغول ہوتے تہی اور جس وقت کار نہایت سخت ہوا تو حضرت نے واسطے امتحان ایمان اور ثابت قدمی اصحاب کے سعد معاذ اور سعد عبادہ
کو کہا . . . . . . کہ مین اس فکر مین ہون کہ مین مدینہ کو کفار سے خرید کرون تہائی میوہ مدینہ کی سے تا کہ غطفان مع قبائل دیگر یہانسے پھر جائین اور فتنہ کوتاہ ہو تم اس مقدمہ مین کیا
کہتے ہو اون دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر حکم خدا کا اس مقدمہ مین نازل ہوا ہے تو ہم فرمانبرداری کرتے ہین اور جان اور مال اپنا خدا اور رسول پر فدا کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اس مقدمہ مین حکم
تو نازل نہین ہوا ہے لیکن مین دیکہتا ہون کہ کل عرب متفق الکلمہ ہین اور مین چاہتا ہون کہ انکا شر اس شہر سے دفع کرون سعد معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ایام جاہلیت مین ہرگز اس
قوم کو طمع نہ تہی کہ ہم اپنی میوہ مین سے اونکو حصہ دیوین مگر بطریق مہمانی کے اور اب کہ خدا تعالی نے ہمکو بزرگی اسلام کی دی ہی کیونکر ہم اون کو اپنا مال دیوین اور اپنا
عجز اونکی سامنی ظاہر کرین بخدا کہ اونکو سوائے شمشیر کے اور کچھہ نہ دیوینگی رسول خدا نے جس وقت ثابت قدمی اونکی جانی تو خوشحال ہوے اور معلوم ہوا کہ یہ گروہ مومن کوتاہی نکرینگی پس
عمرو بن عبدود قریشی مع جماعت سوارون قریش کے مثل عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن کلاب کے سوار ہوا اور واسطے جنگ کے قصد کیا اور دیکھے
لشکر کی گرد جاکر پہری اور بنی کنانہ اور بنی عمیر سے کہا کہ چلو اور اونسی لڑو کہ آج معلوم ہو کہ محمد جو کچھہ کہتا ہی اور دعوی کرتا ہی وہ سب دروغ ہی پس خندق کے کنارہ پر آئے اور خندق کو
دیکھا اور کہا کہ یہ ایک فریب ہے کہ عرب یا فریب نہین کرتے تہی او خندق کے ایک تنگ رستہ سے اوسمین وہ داخل ہوے اور گہوڑے اپنی کدانی لگے امیر المومنین مع ایک جماعت مومنین کے
اونکی دفع کرنیکو آئے اور عمرو بن عبدود نے گہوڑا اپنا اپنی جماعت سے باہر نکالا اور وہ شجاعت اور قوت مین مشہور تہا اور بڑا قوی اور دراز قد اور فربہ جوان تہا اور کبہی کہ ایک مرتبہ وہ
اونٹ پر سوار ہو جاتا تہا رستہ مین ایک قافلہ ملا وہ اونٹ سے نیچے اوترا اور اونٹ کے سر نیچا کر ایک کہجور کا درخت پڑا تہا اوسکو بجائے حربہ ہاتہہ مین لیکر قافلہ کو لوٹ لیا اور دلیرو
ہزار سوار جنگی کے برابر جانتی تہی اور عرب کے بہادرونمین مشہور تہا اور حضرت امیر المومنین ع کے مقابل ہونیکی وجہ یہ ہے کہ جس وقت وہ خندق سے گزر کر گہوڑا کودانی لگا تو رسولخدا صلعم نے اصحاب
سے کہا کہ کون شخص ہے کہ اس ملعون کے شر کو دفع کرے سب اصحاب نے اپنی سر نیچے کو جھکا لیا اور کسینے جواب نہ دیا امیر المومنین کہڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین جاتا ہون فرمایا کہ
وہ عمرو ہے تو بیٹھہ جا اور رسولخدا نے اصحاب کے صف باندہکر اونکو اپنی آگے کہڑا کیا تہا جس وقت عمرو آیا تو سب رسولخدا کی پیچھی ہو گئی اور حضرت نکو آگی اپنی کر لیا اور ایک شخص نے حضرت کی اصحاب
مین سے دوسری شخص سے کہ اوسکی پہلو مین کہڑا تہا کہا کہ کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ یہ شیطان عمرو بن عبدود ہے واللہ اسکی ہاتہہ سے کوئی بہی نجات نہ پاویگا آؤ محمد کو دفع کردین اوسکی طرف تا کہ
اوسکو قتل کرے اور پہر ہم اپنی قوم مین ملجائین اوسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ قد یعلم اللّٰہ المعوقین منکم الایۃ اور عمرو نے نیزہ اپنا زمین مین گاڑ دیا اور گہوڑے کو کدا تا ہوا پہرتا تہا
اور لڑائی طلب کرتا تہا اور رجز پڑہتا تہا اور ملامت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ کہان ہے جنت تمہاری جسکا تم گمان کرتے ہو کہ جو کوئی قتل کیا جاوے وہ اوسمین داخل ہوگا اصحاب
حضرت یہ سنتی تہی اور کچھہ نہین کہتے تہی پہر علی ابن ابیطالب نے رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسولخدا مین جاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ نہین یہ عمرو ہے اور عمرو بن عبدود نے طلب کیا کہ کوئی مقابلہ میں
آئی اور اپنا فخر اور بہادری بیان کرتا تہا اور مسلمانونکی حقارت ظاہر کرتا تہا امیر المومنین ع کہڑے ہوئی اور کہا کہ یا رسولخدا مین جاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ نہین تو بیٹھہ جا تیسری بار امیر المومنین
نے کہا کہ اگرچہ عمرو ہو اور راوی اصحاب کا یہ حال تہا کہ دم نہ مارتے تہی اور زبانین اپنی بند کئی بیٹھی تہے اور سر نہین اوٹھاتے تہی رسولخدا صلعم نے جس وقت دیکہا کہ کوئی ان مین سے
اس قابل نہین ہے اور نزدیک تہا کہ عمرو پہلی ہی مرتبہ مین آ جاتا اوسوقت علی کو جہاد کا حکم دیا ابو القاسم کاشانی نے لکہا ہی کہ رسولخدا نے اپنی زرہ علی کو پہنائی اور اپنی شمشیر ذو الفقار اونکو دی
اور اپنا عمامہ اونکی سر پر باندہا اور فرمایا کہ اے علی جا اور اپنی کار مین مشغول ہو اور جس وقت علی نے پشت پہیری تو حضرت نے دونون ہاتہہ اوٹھا کر دعا کی کہ خدا وندا تو اسکا نگہبان
آگی سے اور پیچھی سے اور دائین سے اور بائین سے اور اوسکی سر کے اوپر سے اور اوسکی قدمونکے نیچی سے اور حضرت علی اوسکی پاس پہنچے اور اوس سے فرمایا کہ جلدی نکر تیرا جواب دینے والا
آ پہونچا ہے کہ وہ عاجز نہین ہے عمرو نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ مین علی ابن ابیطالب ہون کہا کہ اے علی تو اولٹا پہر جا مین نہین چاہتا ہون کہ تو میرے ہاتہہ سے قتل ہو اسلئے کہ محمد مین
اور تیری باپ مین دوستی تہی امیر المومنین نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تو میرے ہاتہہ سے قتل ہو اور لیکن اے عمرو مینے سنا ہی کہ تو نے بارہا کہا ہی اگر مجھہ سے کوئی دو خصلتونمین سے ایک خصلت کو چاہے

تو مین اُسکو واسطی قبول کرونگا اور مین تجکو ایک خصلت کی طرف بلاتا ہون کہا وہ کیا ہی فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ خدا پر اور اُسکی پیغمبر پر تو ایمان لا کہا کہ مجکو اسکی احتیاج نہین ہے اور دوسری بات کیا چاہتا ہی
فرمایا کہ پیادہ ہوجا اور گہوڑی سی نیچے اُتر تاکہ ہم او تم آپسمین لڑین کہا کہ ای علی مجکو افسوس آتا ہی کہ تو میری ہاتہ سی مارا جائی اُلٹا پہر جا او میری نصیحت کو مان امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ تو کہانسی جانتا
کہ مین تیری ہاتہ سی مارا جاؤنگا او تو میری ہاتہ سی نہ مارا جائیگا عمر غصہ ہوکر گہوڑی سی نیچی اُتر پڑا او ایک دفعہ نوبت آپسمین حملہ کیا عمر نے آگی بڑہکر امیر المومنین پر تلوار چلائی حضرت علیؑ نے سپر سر پر کی اور
اُسکی تلوار نے سپر کو کاٹا اور سپر کے نیچی خود کو کاٹکر سر مبارک حضرت علیؑ کو زخمی کیا امیر المومنینؑ ایک جانب کو آئی تاکہ اپنی زخم کو باندہین اور عمر نے گمان کیا کہ مینی اُسکو قتل کیا ہی دوسرا آدمی
لڑنا طلب کیا حضرت علیؑ اپنا زخم باندہکر پہر اُسکی پاس پہنچی عمر نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ مین وہی ہون کہ جو پہلی تجسے لڑتا تہا کہنی لگا کہ میرا تصور تو ایسا تہا کہ میری ضرب سے کوئی سلامت نہین
رہتا ہی فرمایا کہ ای عمر اب نوبت میری ہی کہا کہ لا کیا تیرے پاس ہے حضرت علیؑ نے اُسپر حملہ کیا عمر نے سپر اپنی سامنی کی حضرت علیؑ نے ہاتہ اپنا نیچا کرکے ایک تلوار اُسکی ران پر ماری
کہ پاؤن اُسکا الگ ہوکر زمین پر گر پڑا اور عمر بہی اُسکی ساتہ زمین پر آیا او حضرت علی علیہ السلام کودکر اُسکے سینہ پر سوار ہوئے اور اُسکی سر کو تن سے جدا کرکے اپنی ہاتہ مین لیا
اسطرح سی کہ دونون لشکرون نے دیکہا اور پہر اُسکو زمین پر ڈالدیا جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ مین امیر المومنینؑ کے ہمراہ گیا کہ دیکہون مین کیا حال علیؑ کا
اور عمر کا لڑنے مین کہانتک پہنچی ہین وہ دونو آپسمین لپٹی اور دونون نے حملہ او کشتی سی اسقدر غبار اُٹہا کہ دونو غبار مین پوشیدہ ہوگئی اور مین اُنکو نہین دیکہتا تہا او بعد ایک عرصہ
کے مینی علیؑ کی آواز سُنی کہ فرمایا اللہ اکبر اُسوقت مینی جانا کہ علیؑ نے عمر کو قتل کیا اور جو آدمی کہ عمر کے ہمراہ تہی وہ سب بہاگ گئی اور نوفل بن عبد اللہ کہ اُسکی ہمراہیون سے تہا وہ خندق
مین گرا مسلمان اُسپر پتہر مارنے لگے امیر المومنینؑ نے سبکو دور کیا او خندق مین جاکر اُس سے لڑی او اُسکو دو ٹکڑے کیا اور جسوقت غبار مین وہ دونو پوشیدہ ہوگئی تو منافقین نے کہا کہ لو
علیؑ مارا گیا جسوقت غبار دفع ہوا تو انہون نے علیؑ کو سلامت دیکہا اُسکی سینہ پر اور عمر کو مقتول او حضرت علیؑ اُسکی سر کو لیکر رسولخدا صلعم کی پاس آئی او خون حضرت علیؑ کی سر سے جاری
تہا عمر کی ضرب کا او تلوار سے بہی خون ٹپکتا تہا رسولخداؐ نے علیؑ کو بہت پیار کیا او بہت تعریف کی اور فرمایا کہ لضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین یعنے ثواب ضربت علیؑ کا بروز جنگ
خندق افضل ہے ثواب عبادت جن اور انسان سے او اسی جگہ سے کہا ہی کہ شعر گر نبودی دست حیدر ذو الفقار ، کے شدی اللہ اکبر آشکار ، او جسوقت رسولخداؐ کا پیار علیؑ کی
نسبت لوگون نے دیکہا تو بہت شاق ہوا اور کینی دلون مین پیدا ہوئے کہ جنکو بعد رسولخداؐ کے سینون سے باہر نکالا او حسن بصری سے روایت ہے کہ جسوقت علیؑ نے عمر بن عبدود کو قتل کیا اور
اُسکا سر جدا کرکے لائی اور رسولخداؐ کے روبرو ڈالا تو ابو بکر او عمر بن الخطاب کہڑی ہوئی او علیؑ کے سر کو بوسہ دیا اور بروز غدیر خم بہی عمر بن خطاب نے علیؑ سے کہا تہا کہ تو میرا اور جمیع
مومنین کا مولا ہی لیکن باوجود اسکی اپنا مطلب ہاتہ سی ندیا او ابو بکر بن عباس نے روایت کی ہی کہ علیؑ نے ایسی ضرب لگائی کہ اسلام مین اُس سے زیادہ بزرگ کوئی ضربت نہ تہی جس سے
اسلام قوی ہو یعنی وہ ضرب کہ جو عمر بن عبدود کی علیؑ نے لگائی تہی اور ایک ضرب وہ تہی کہ اُس سے زیادہ شوم اور بدکوئی ضرب اسلام مین نہ تہی او وہ ضرب ابن ملجم کی تہی کہ جو
علیؑ کے لگائی تہی اور باعث مشرکون کی فرار کرنے کے علی ابن ابیطالبؑ ہوئے کہ عمر کو اور نوفل کو قتل کیا او اصحاب نے علیؑ سی کہا کہ ای علیؑ زرہ عمر کی تو نے کسواسطی نہ لی کہ قبائل
عرب مین ایسی کسیکے پاس نہ تہی فرمایا کہ نہ چاہیئے کہ اُسکا ستر ظاہر ہوجائی او منقول ہے کہ مشرکین عمر بن عبدود کا مُردہ دس ہزار دینار کو خرید کرتے تہی رسولخداؐ نے نہ دیا اور فرمایا کہ مین مُردونکا
مول نہین کہاتا ہون اور رسولخداؐ نے زبیر کو ہبیرہ بن وہب کی قتل کو انکیو بہیجا زبیر نے ایک تلوار اُسکی سر پر لگائی کہ اُسکا سر پہٹ گیا او عمر بن خطاب کو رسولخداؐ نے حکم دیا کہ ضرار
بن خطاب سے جاکر جنگ کر جسوقت عمر سے ضرار کا مقابلہ ہوا تو عمر نے ضرار کیطرف تیر چلایا ضرار نے کہا کہ ای بجہر اپنی بیٹی ضحاک کے کہ تو مجہپر تیر چلاتا ہے لڑا نہمین قسم ہے خدا کی اگر تو مجہپر تیر
چلائیگا تو مین عدی کی اولاد مین سے کسیکو مکہ مین زندہ نہ چہوڑونگا پس عمر بہاگ گیا اور اُسکے پیچہی ضرار پہنچا او عمر کے سر پر نیزہ لگایا او عمر بہاگ گیا آور مختصر یہ ہی کہ بعد قتل عمر بن عبدود
او نوفل کے کفار کی کمر ٹوٹ گئی او حق تعالی نی درمیان غطفان اور بنی نضیر اور مشرکون کے تفرقہ ڈالدیا او اُنکی آپسمین بر خلافی ہوگئی اور سب اپنی اپنی رائی علحدہ کہتے تھے اور
موجب اُنکی آپس کی بر خلافی کا یہ ہی کہ جسوقت بنی قریظہ نے حی بن اخطب کے بہکانے سے رسولخداؐ کا عہد توڑ ڈالا اور رسول خدا کو اور مسلمانون کو اسکا بہت رنج ہوا تو آدہی
رات کو وقت نعیم بن مسعود اشجعی رسولخداؐ کے پاس آیا اور وہ قریش کے جنگ خندق کیلئی آیا تہا سے تین روز پہلی ایمان لایا تہا اُسنی کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق کہ مین ایمان لایا ہون
خدا پر اور تیری تصدیق مینی کی ہی اور ایمان میرا کفار پر پوشیدہ ہے او میرے ایمان لانیکو اُنمین سے کوئی نہین جانتا ہی اگر تم مجکو حکم دو نصرت کرونگا اور جان سے لڑائی کرونگا تو
مین حاضر ہون اور اگر آپ مجکو حکم دیوین اس امر کا کہ مین میان یہود اور قریش کے تفرقہ ڈالدون اور ایک کو دوسرے سے بر خلاف کردون تو ایسا ہی کرسکتا ہون تاکہ
یہودی اپنی قلعہ سے باہر نہ نکلین فرمایا کہ ایسا ہی کر کہ تفرقہ انکی درمیان پڑ جائی یہ میرے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اُسنی عرض کی کہ مجکو اجازت ہو کہ آپکی حق مین
جو چاہون سو کہون فرمایا جو تیرا جی چاہے او مناسب جانی سو وہ کہہ تیرے حق مین کہ نعیم حضرت سے رخصت ہوکر ابو سفیان کی پاس آیا اور کہا کہ تم میری دوستی کو اپنی حق مین جانتا ہے اور میری
نصیحت کو اپنی معتقد ہین کہ خدا اُنکو دشمن پر فتح دیوے مجکو خبر پہنچی ہے کہ محمدؐ نے یہود سے موافقت کی ہی کہ تمہارے لشکر مین وہ داخل ہون اور تم پر وہ حملہ کرین او محمدؐ نے اُنسے

ایسا ایسا وعدہ کیا ہی اور بنی قریظہ نے جو محمد کے ساتھ بدعہدی کی ہے اسپر وہ بہت نادم ہوئے ہین اور محمد کے پاس آدمی بہیجا ہی اور یہ کہتے ہین کہ تو ہمسے راضی نہوگا جبتک
ہم عرب کے قوم مین سے اشراف آدمیونکو اوّل مین یعنی رہن مین لیکر تیری پاس نہ بہیجین کہ تو انکو قتل کرے اور پہر ہم تیرے ہمراہ ہوکر انکو تیرے شہر سے نکالدینگے
پس تمکو چاہیے اے قریش کہ تم انکو اپنے لشکر مین آنے دینا یہانتک کہ تم اُنسے رہن مین چند آدمی انکی شرفا کے نہ لو کہ انکو مکہ کو روانہ کرو تاکہ تم انکی مکر اور غدر سے امن مین رہو
ابو سفیان نے یہ سنکر کہا کہ توفیق خیر دے تجکو خدا اور نیک جزا عطا کرے اور ابو سفیان نعیم کے اسلام سے واقف نہ تہا اور نہ کوئی یہودیون مین سے اور بعد اسکی نعیم جلدی سے
بنی قریظہ یہودیون کے لشکر مین گیا اور کعب سے کہا کہ اے کعب تم مجکو جانتے ہو کہ جو کچھ میری دوستی تمسے ہے اور محمد سے عداوت ہے اسواسطے ازراہ دوستی مین تمسے کہتا ہون کہ مجکو خبر معتبر
پہونچی ہی کہ ابو سفیان کہتا ہی کہ ان یہودیون کو ہم یہانسے نکالکر محمد کی قربانی مین کہدین کہ یہ لڑائی مین لگی ہون اگر انہونے فتح پائی تو نام ہمارا ہی ہوگا نہ انکا
اور اگر ہمکو شکست ہوئی تو لڑائی کی آگے وہ ہونگی وہی قتل کیے جائینگے پس مناسب نہین ہے کہ انکو بلاکر اپنی لشکر مین داخل کر دیا تاکہ دس آدمی انکی اشراف مین سے گرو رہن لے
تم لو کہ وہ تمہارے قلعہ مین بند رہین اگر انہونے محمد پر فتح نہ پائی تو وہ یہانسے حرکت نکرین جبتک کہ تم عہد کو نہ پہیرین تمپر کہ جو تمہارا اور محمد کے درمیان تہا اسواسطے کہ اگر قریش
بہاگ گئی اور محمد پر انکو فتح نہوئی تو محمد تم سے لڑیگا اور تمکو قتل کریگا ان یہودیون نے سنکر کہا کہ خدا تجکو جزائے خیر دے اے نعیم تو نے خوب کہا اور ہم اپنی قلعہ مین سے نہ نکلینگے یہانتک کہ
ہم انسے اوّل مین کچھ آدمی لیوین کہ انکو اپنی قلعہ مین بند کر کے رکہین اور بعد اسکی غطفان کے پاس گیا اور کہا کہ اے گروہ غطفان مین تم مین سے ہون اور تمکو ازراہ دوستی نصیحت
کرتا ہون پس جو کچھ کہ قریش کیواسطی کہا تہا وہ انسے بہی کہا یہ سبب تہا ان قومونکی آپسمین برخلاف ہونیکا اور ایک قوم کا دوسری قوم سے مطمئن نہونیکا پس جب دوسرا دن ہوا اور وہ شنبہ کا
روز تہا اُس روز یہود کچھ کام نہین کرتے ہین ابو سفیان نے اُسی شنبہ کی صبح کو شوال کے مہینہ مین سنہ پانچ ہجری مین عکرمہ بن ابو جہل کو مع چند آدمیون قریش کے یہودیونکی پاس بہیجا
اُنہونے جاکر بیان کیا کہ اے گروہ یہود کے ابو سفیان کہتا ہے کہ چوپائے ہمارے ہلاک ہوئے اور ہم مقام مین نہین ہین جلدی نکلو کہ محمد سے چلکر لڑین یہود نے کہلا بہیجا کہ آجکا روز شنبہ
کا ہی اور ہم شنبہ کے روز کوئی کام نہین کرتی ہین اور ہم تمہارے ہمراہ ہوکر لڑائی بہی نہین کرسکتی ہین محمد سے یہانتک کہ تم اپنی کچھ آدمی ہمکو رہن مین دو کہ ہم اُنپر اعتماد کرین تم تو چاہتے
نہین ہو اور ہمکو بلاتے ہو کہ ہم محمد سے جاکر لڑین ابو سفیان نے یہ سنکر کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے کہ جس سے نعیم نے ہمکو ڈرایا تہا ابو سفیان نے یہود کو کہلا بہیجا کہ ہم تمکو اپنا ایک آدمی بہی نہ دینگے
اگر تم چاہو نکلکر محمد سے لڑو اور اگر چاہو بیٹہے رہو یہود نے کہا کہ واللہ یہ امر وہ ہے کہ جسکی نعیم نے اطلاع کی تہی اور ابو سفیان کو کہلا بہیجا کہ واللہ ہم ہرگز نہ لڑینگے جبتک کہ تم ہمکو
رہن مین اپنی آدمی نہ دو خدا تعالے نے ان قومونکے درمیان برخلافی اور تفرقہ ڈالدیا اور ہر ایک آپسمین اپنی رائے کو دوسرے کی رائے کے برخلاف بیان کرتا تہا اور عہد اور
موافقت جو آپسمین کی تہی وہ مخالفت سے بدل ہوگئی اور خدا تعالے نے ایک ہوا نہایت سرد اور سخت اُنپر بہیجی کہ وہ خاک اور ریتی انکی آنکہونمین ڈالتی تہی اور آگ کو انکی بجہا دیا اور کہانیکی
دیگچیونکو اوندہا کر دیا اور خیمے انکی اکہاڑ ڈالی اور طنابین خیمونکی توڑ ڈالین اور گہوڑے انکی بہاگ گئے اور جسوقت یہ ہوا اُنپر چلی تو نہایت حادثہ اُنپر واقع ہوا اور خوف اور دہشت انکی
دلونمین پیدا ہوا اور فرشتونے اطراف اور جانب لشکرگاہ سے آوازین تکبیرونکی بلند کین اور خوف اُن لوگونکو بقدر ہوا کہ ہر ایک سردار قوم کا کہتا تہا کہ میری پاس سے دور نہو اور مجکو اپنی
محافظت مین رکہو اور لشکر حضرت علیؑ اپنی لشکر کی محافظت کرتے تہی اور خندق سے پار اُترکر قریش کے لشکر تک پہونچتے تہے اور اُنکو دیکہتے تھے اور ساری رات پہرتے تھے جب صبح
ہوتی تہی تو اپنی مقام پر آتے تہی اور رسولخدا نے جسوقت صحابہ کا بیقرار ہونا دیکہا بسبب گہبرانیکے اور حصار مین بند ہونیکے تو حضرت نے دعا کی خدا تعالے نے وہ ہوا بہیجی کہ
جسکے سبب کفار گہبرا گئے اور پراگندہ ہوگئے اور خوف انکی دلونمین پیدا ہوا اور رسولخدا نے فرمایا کہ جو کوئی اُن لوگونکی خبر میرے پاس لاوے وہ رفیق میرا جنت مین ہووے صحابہ پر جو بہوک اور
خوف غالب تہا کوئی نہ اُٹہا حذیفہ کہتے ہین کہ مجکو رسولخدا نے بلایا مین ناچار ہوکر جواب دیا کہ حاضر ہون یا رسولخدا صلعم فرمایا کہ تو جا اور قوم کی خبر لا کہ انکا کیا حال ہے
اور کسی سے بات نکرنا یہانتک کہ تو اُلٹا پہرکر میری پاس آوے مین گیا اور دیکہا کہ ہوانے انکو زیروزبر کر رکہا ہی نہ انکا خیمہ درست ہی نہ آگ روشن ہے اور نہ انکی دیگچیان چولہونپر
قایم ہین اسمین ابو سفیان آیا اور کہا کہ اے گروہ قریش کی اپنی داہنے اور بائین نظر کرتے رہو کہ کون شخص تمہاری پاس بیٹہا ہی حذیفہ کہتے ہین کہ پہلی مینے ہی شروع کیا
اور میری داہنی جانب ایک شخص تہا مینے اُس سے پوچہا کہ تو کون ہے کہا عمرو عاص اور جانب چپ والے کو مینے پوچہا کہ تو کون ہے کہا کہ معاویہ اور بعد ابو سفیان اپنے
مقام پر اُلٹا چلا گیا اور کہا کہ اے گروہ قریش کے ہم مقام مین نہین ہین بلکہ سفر مین ہین اور چوپائے ہماری ہلاک ہوگئے اور بنو قریظہ نے ہم سے دغا کی.... اور
اس ہوا نے کوئی چیز ہماری قائم اور درست نہین رکہی اور بعد اسکی جلدی سے اونٹ پر سوار ہوا اور ایسا گہبرایا ہوا تہا کہ اونٹ کے پاؤن سے رسی نہ کہولی اور اونٹ کو ہانکا تو وہ نہ
چلا تب معلوم ہوا کہ رسی اسکی پاؤن سے نہین کہولی ہی اُسوقت مینے اپنی جیمین کہا کہ اسوقت اس دشمن خدا کے قتل کرنیکا کیا خوب موقع ہے کہ ایک تیر مارون مینے تیر کمان مین رکہا اور
ارادہ کیا کہ اسکے تیر مارون اُسوقت قول رسولخدا صلعم کا یاد آیا فرمایا تہا کہ کسی سے بات نکرنا یہانتک کہ تو اُلٹا پہرکر میری پاس آوے اسلئے تیر کو مینے کمان مین سے نکال لیا اور

رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نماز مین مشغول تھے پہر اونکو جو معلوم ہوا تو اپنی ناگہین شادہ کر دین مین اونمین سے نکلکر چلا گیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھی
اونکی خبر پوچھی مین نے سب حال بیان کیا اور ابوسفیان جسوقت مکہ کو روانہ ہوا تو سب قریش اوسکی رفاقت مین روانہ ہوے اور بنی غطفان نے دیکھا کہ سب قریش بہاگ گئے
ہین اور وعدہ نصرت کا اور فتح کا خدا تعالی نے وقت خندق کہودنی کے کیا تہا وہ ظاہر ہوا اور منافق اوسکی وعدہ کو جہوٹ جانتے تہے اور کہتے تہے کہ محمد اس وعدہ سے اصحاب
کو فریب دیتا ہے چنانچہ حقتعالے اوس سے خبر دیتا ہے کہ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اور یاد کر تو اوسوقت کو کہ کہتے تہے منافقین وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور وہ لوگ کہ بیچ دلون
اونکے بیماری نفاق کے ہی اور اعتقاد مین اونکی سستی ہی کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ نہین وعدہ کیا ہے ہم سے خدا نے وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اوسکی نے نصرت کا اور دین اسلام کی بلند
ہونے کا اور فتح شام اور یمن اور ملک کسری کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب دینا کہ لوگونکو بازی دیتے ہین وَاِذْ قَالَتْ اور یاد کر تو اسکو بہی کہ جسوقت کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک
گروہ نے اونمین سے کہ یٰٓاَهْلَ یَثْرِبَ ای اہل مدینہ یثرب نام مدینہ منورہ کا ہی یعنی اون منافقین نے کہا کہ ای مدینہ والو لَا مُقَامَ لَكُمْ نہین ہے جگہ ٹہیرنے کی واسطی تمہارے
محمد کے لشکر مین اور یثرب نام مدینہ منورہ کا ہی اور سوای اسکی اور بہی مدینہ کی نام ہین طیبہ اور طابہ اور دار اور مسکینہ اور جابرہ و مجبورہ اور محبہ اور محبوبہ اور عذرا اور مرحومہ اور
قاصمہ اور یندر اور حفص نے مقام کو بضم میم پڑہا ہی اسم مقام یا مصدر میمی یعنی جگہ قیام کرنے کی واسطی تمہارے نہین ہے فَارْجِعُوْا پس پہر جاو تم اور چلو اپنے گہرون کے طرف
کہ جو مدینہ مین ہین اور اس لشکر سے بہاگو کہتے ہین کہ ایک قوم کے گہر مدینہ کی اطراف مین تہے اون لوگون نے رسولخدا سے کہا کہ ہمکو اجازت دو کہ ہم اپنے گہر دنکو جائین اسواسطے
وہ مدینہ کے اطراف مین ہین اور خالی پڑے ہین ایسا نہو کہ یہود اونکو منہدم کر دین اور ایک قوم کہتی تہی کہ آؤ بہاگ چلین اور جنگل مین چل رہین اور صحرائی لوگون کے مکانون مین پناہ
پکڑین اسواسطے کہ جو کچہہ محمد نے ہم سے وعدہ کیا تہا وہ سب باطل ہے اور اصحاب کو رسولخدا نے فرمایا کہ تم شب کو مدینہ کی نگہبانی کرو اور امیر المومنین لشکر کے محافظت کرتے تہے
وَیَسْتَاْذِنُ اور اذن چاہتا تہا فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ ایک فرقہ اون منافقون میں سے النَّبِیَّ پیغمبر سے کہ ہم اپنے گہرونکو جائین اور بہانہ کرکے یَقُوْلُوْنَ کہتے تہے کہ اِنَّ بُیُوْتَنَا
تحقیق کہ گہر ہمارے عَوْرَةٌ خلل والی ہین مدینہ مین کہ اونکی دیوارین استوار نہین ہین اور اونمین رخنے پڑے ہوے ہین ایسا نہو کہ دشمن شبخون مارین ہم کو اجازت ہو کہ ہم وہان جاکر اونکو
درست کرین خدا تعالے فرماتا ہی کہ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اور حال یہی کہ نہین ہین وہ دیوارین خلل والیان بلکہ وہ خوب مضبوط ہین اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا
نہین چاہتے ہین منافقین مگر بہاگنا لڑائی سے یعنی غرض اصلی اونکی اون دیوارونکی بہانہ سے بہاگنا ہے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل کیے گئی ہوتی وہ گہر عَلَیْهِمْ اوپر اون
منافقون کی یعنے وہ منافقین اون گہرونمین داخل ہو کر ہجوم کرین مِّنْ اَقْطَارِهَا طرفون اونکی سے ایک دفعہ ہی اون گہرونمین جا پڑین اور اونکو گہیر لیوین ثُمَّ سُئِلُوا
الْفِتْنَةَ پہر سوال کیے جائین یہ لوگ فتنہ کو یعنے شرک کو کہ اونسی شرک ہوجانے کو کہین اور مسلمانونسی لڑنیکو لَاٰتَوْهَا البتہ دیوین وہ اوس فتنہ کو کہ اونکی قول کو قبول کرکے
وہ مشرک ہوجائین اور مسلمانونسی لڑنے پر موجود ہون اور اہل حجاز لاتوہا کے ہمزہ کو بدون مد کے پڑہا ہے یعنی البتہ آئین وہ اوس فتنہ کو کہ مشرک ہوجائین وَمَا تَلَبَّثُوْا
بِهَآ اور نہ دیر کرین وہ ساتہہ اوس فتنہ کی یعنی شرک کے اختیار کرنے مین وہ دیر نکرین اِلَّا یَسِیْرًا مگر تہوڑے اور یسیرا صفت ہے مصدر محذوف کے یعنی لبثا یسیرا یا زمان کے صفت ہے
یعنی زمانا یسیرا یعنی زمانہ تہوڑے تک دیر کرین بلکہ جلدی مشرک ہوجائین اور مسلمانونسے جنگ کرنے پر مستعد ہون اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہ دیر کرین مگر تہوڑی اور دنیا سے
جاتی رہین وَلَقَدْ كَانُوْا اور البتہ تحقیق تہے وہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ توبہ کرتے تہے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تہا اونہون نے خدا سے مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے جنگ احد مین جسوقت کہ قتل
ہونکی خوف سے بہاگ گئے تہے اور بعد اوسکی نادم ہو کر توبہ کی تہے اور عہد کیا تہا خدا سے کہ بعد اسکی ہرگز لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ نہ پہیرینگی دشمنونکو لڑائی مین پیٹہ بلکہ جہاد مین وہ ثابت قدم ہونگی اور
نہ بہاگینگی وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہی عہد خدا کا جو کہ اونہون نے کیا تہا مَسْـُٔوْلًا سوال کیا گیا یعنی اوس عہد کے وفا کرنے اور توڑنے سے پوچہا جائیگا اور موافق اوسکی اونکو جزا دیجائیگی
قُلْ کہہ تو ای محمد اون منافقون کو جو ادستایان ہونکو لکیسو سمجہے لَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بہاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بہاگوگے تم مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ موت سے یا قتل سے
اسواسطے کہ جسوقت مین کہ لکہا ہی موت کا آنا اور قتل ہونا ہرگز وہ ٹل نہین سکتا ہی جہان تم بہاگ کر جاؤگی وہین لیلی جاؤگی اور ملک الموت تمہارے جانکو قبض کریگا موافق علم خدا کے وَاِذًا
اور اوسوقت یعنی جسوقت کہ تم بہاگے اور بہاگنی نے تمکو نفع بہی پہنچایا کہ تم بہاگ کر بچ رہی تو لَّا تُمَتَّعُوْنَ نہ فائدہ اوٹہاؤگے تم زندہ رہکر اِلَّا قَلِیْلًا مگر تہوڑا قلیلا صفت ہے تمتیع محذوف کے
یعنی نہ فائدہ اوٹہاؤگی تم مگر فائدہ اوٹہانا تہوڑا کہ آخر فنا ہے اور بہاگنا بہتر مرگ کا بہانا ہی قُلْ کہہ تو ای محمد اون منافقونسی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ کہ کون شخص ہے وہ کہ نگاہ رکہی تمکو اور بچاوے مِّنَ اللّٰهِ
حکم خدا سے اِنْ اَرَادَ بِكُمْ اگر ارادہ کرے خدا ساتہہ تمہارے سُوْٓءًا برائیکا کہ تمکو تباہ یا ہلاک کرے اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا ارادہ کرے ساتہہ تمہارے رَحْمَةً رحمت کا یعنی نصرت کا اور تلوہموت کا تو پہر کون ہے کہ تمکو بدی پہنچا سکے
وَلَا یَجِدُوْنَ اور نہین پاوینگے وہ آدمی لَهُمْ واسطی اپنی مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوای خدا کے وَلِیًّا کوئی دوست کہ اونکو نفع پہنچاوے وَّلَا نَصِیْرًا اور نہ مددگار کہ اونسی ضرر کو دور کرے جسوقت کفار نے خندق پار ہو
نیکو کیا تہا تو ایک شخص منافق نے خندق کے پیش سے اپنی ایکیار کو کہا تہا کہ عمر بن عبد ود سب کو زندہ نہ چہوڑیگا محمد کو آگے کر دو کہ یہ مارا جائے اور ہم اپنی قوم مین ملجائین خدا تعالی نے آیت نازل کی کہ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ المنافقین

اور بعضے اس آیت کے نازل ہونیکی وجہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ ایکمرد رسول خدا صلعم کے لشکر مین سے مدینہ مین گیا اور اسنے اپنے برادر حقیقی کو دیکھا کہ سامان عیش و طرب تیار کر رکھا ہے اور شراب نبید
آگے رکھی ہے اسنے کہا کہ ای بہائی تو خوشی اور راحت مین گذارتا ہی اور رسول خدا تیر اور شمشیر کے درمیان پہرتے ہین اسنے کہا کہ ای احمق تو یہان بیٹھ کہ تجھکو اور تیرے یارونکو بلانے گہیر لیا اور محمد بہی طرح
سے کبہی سلامت نکلیگا وہ مرد مدینہ سے الٹا پہرا اور بہائی سے کہا کہ مین تیرے حال کی رسول خدا کو خبر کرتا ہون اور جسوقت رسول خدا صلعم کے پاس پہنچا تو جبرئیل اس سے پہلے پہنچے اور یہ آیت لائے قَدْ یَعْلَمُ
اللّٰہُ تحقیق جانتا ہی خدا الْمُعَوِّقِیْنَ منع کرنیوالونکو نصرت پیغمبر سے مِنْکُمْ تم مین سے وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنیوالونکو واسطے بہائیون اپنے کے کہ هَلُمَّ اِلَیْنَا آؤ تم طرف
ہمارے عیش و راحت مین اور لڑائی کہ موجب پریشانی کا ہی اسکے درپے مت ہو اور کہتے ہین کہ ابوسفیان اور یہودی منافقون ضعیف الایمان کو کہتے تھے کہ تم اپنے تئین ہلاکت مین کیون ڈالتے ہو محمد
صلعم کو چہوڑ کر چلے آؤ وہ لوگ انکے کہنے کو قبول کرکے لڑنے سی پہلو تہی کرتے تہے حقتعالے نے فرمایا کہ خدا جانتا ہے منع کرنیوالونکو محمد کی نصرت سے اور هلم اسم فعل ہے اور اہل حجاز کے نزدیک وہ واحد
اور تثنیہ اور جمع سبکے واسطے آتا ہی وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اور نہین آتے ہین وہ منافق لڑائی مین اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑے تھوڑے دیر اور قلیلا صفت ہے زمان محذوف کی یعنے زمانہ
تہوڑے سو واسطے کہ انکا بہانہ لڑائی سے اور کاہلی اَشِحَّةً بخیلی کرنیوالے ہین وہ عَلَیْکُمْ اوپر تمہارے لڑنے سے یا خرچ کرنے سے ای مسلمانو اور اشحہ حال واقع ہوا ہے اور وہ
جمع شحیح کے ہے اور معنی شحیح کے بخیل کے ہین اور رہا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ نہین چاہتے ہین کہ فتح اور غنیمت تمہارے واسطے ہو فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ پس جسوقت کہ آئے خوف دشمن کا
اور لڑائی کا تو رَاَیْتَهُمْ دیکہے تو انکو کہ نہایت نامردی اور خوف سے یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نظر کرتے ہین وہ طرف تیری کہ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ پہرتے ہین آنکہین انکی چپ و راست
حیرت سے کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مانند اس شخص کے کہ پوشیدہ کیجاتی ہے عقل اوپر اسکی یعنی مانند اس شخص کے کہ غشی آتی ہی اسکو مِنَ الْمَوْتِ سختیون موت کی سے اور بیہوش ہوجاتا ہے
وہ ایسا ہی حال ان لوگونکا ہوجاتا ہی شدت خوف سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پس جسوقت چلا جاے خوف انکا تمہاری فتح کی جہت سے ای مومنین اور غنیمت تمہارے ہاتہ لگی تو سَلَقُوْكُمْ
رنجیدہ کرتے ہین وہ تمکو اور سخت باتین تمکو کہتے ہین بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ ساتہ زبانون تیز کے اَشِحَّةً بخیلی کرتے ہوے عَلَی الْخَیْرِ اوپر بہلائی کے کہ وہ غنیمت ہے یعنے
وقت تقسیم ہونے مال غنیمت کے جہگڑتے ہین اور زیادہ مال لینے کی حرص کرتے ہین اور تم سے سخت کلامی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ وہ ہین کہ لَمْ یُؤْمِنُوْا نہین ایمان لائے
ہین خدا اور پیغمبر پر دل سے فَاَحْبَطَ اللّٰهُ نیست و نابود کردی خدا نے اَعْمَالَهُمْ عمل انکے سو واسطے کہ جہاد اور سوائے اسکے اور اعمال نیک انکے واسطے ثواب نہین ہے اگر قربت کی نیت سے
نہون اور اگر خالص واسطے خدا کے اور اسکی رضامندی کے واسطے ہون اور جسوقت انکا ایمان درست نہوا تو خدا کے واسطے وہ اعمال نہونگے اور جب خدا کے واسطے نہوی تو ثواب بہی انمین
نہوگا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے وہ یعنے باطل اور نابود کرنا اعمال کا انکی عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا اوپر خدا کے آسان کہ کوئی اسکا مانع نہین ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کیسے ہی
اعمال نیک بجالائے جبتک کہ اسکا ایمان صحیح نہین ہے تو ان اعمال کا کچھہ فائدہ نہین ہے یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہین وہ منافقین لشکرون کو کفار کے کہ وہ لَمْ
یَذْهَبُوْا نہین گئے ہین ابتک بلکہ وہ یہین ہین اور حال یہ ہے کہ کفار سب فرار کر گئے کوئی قوم انمین سے باقی نہین ہے لیکن انکا خوف منافقین پر بقدر غالب ہے کہ ان بہاگے
ہوؤنکو کہتے ہین کہ وہ لڑنیکے لئی ٹہرے ہوے ہین اور اسی جہت سے وہ منافقین خندق سے بہاگ کر مدینہ مین جاتے ہین اور وہان جاکر پناہ پکڑتے ہین اور ہر چند انسے کہا جاتا ہے کہ کفار بہاگ گئے
لیکن وہ قبول نہین کرتے ہین اور اپنے گہرون سے وہ باہر نہین نکلتے ہین وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئین وہ لشکر کفار کے دوسری بار تو یَوَدُّوْا دوست رکہین اور
آرزو کرین وہ منافقین لَوْ اَنَّهُمْ البتہ تحقیق وہ منافقین بَادُوْنَ صحرانشین ہوجائین فِی الْاَعْرَابِ بیچ عربون جنگل کے رہنیوالون کے یعنی وہ منافقین
نہایت خوف اور نامردی سے آرزو کرین کہ کاش ہم مدینہ مین نہوتے بلکہ صحرا مین ہوتے کہ یَسْئَلُوْنَ پوچہتے وہ ہر ایک آنیوالے مدینہ سے عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ خبرون تمہاری سے ای
مومنین یعنے تمہارے حال کی تحقیق کرتے کہ کیونکر ہی کافر غالب ہوگئے ہین یا مغلوب ہین اور تمہارے مغلوب ہونے کی منتظر ہوتے اور یعقوب نے یسئلون کو یسّاءلون پڑہا ہے یعنی بتشدید سین و بعد اسکے الف زمانہ
سے کہ وَلَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ اور اگر ہوتے وہ بیچ تمہارے ای مومنین یعنے اگر ہمراہ تمہارے وہ خندق مین ہوتے اور مدینہ مین نہ پہر جاتے اور کفار سے انکا مقابلہ ہوتا تو مَا قٰتَلُوْٓا نہ لڑتے وہ
اِلَّا قَلِیْلًا مگر تہوڑے اور اپنے ایمان اور رغبت دلواتا ہی مومنین کو جہاد کرنے پر اور لڑائی مین صبر کرنے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ البتہ تحقیق واسطے تمہارے فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بیچ ذات
رسول خدا کے اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت نیک اور پیشوا ہونا اسکا پس چاہئی کہ پیروی اسکی کرو تم لڑائی مین کہ ثابت قدم رہو اور سختیون پر اسطرح کے صبر کرو جیسے کہ وہ ثابت قدم ہی اور صبر
کرتا ہی پس وہ حضرت بہت خوب پیشوا ہے لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ واسطے اس شخص کے کہ ہی وہ کہ امید رکہتا ہے خدا سے رحمت کی کہ اسکی حال کے شامل ہو وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت سے امید رکہتا ہی یعنے
اس روز کی نعمتونکی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا اور یاد کرتا ہو خدا کو یاد کرنا بہت بانچہ اور دل سے ظاہر و پوشیدہ اور کثیرا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ذکرا کثیرا اور کہتے ہین کہ رسول خدا نے لشکر کے آنیسے پہلے اصحاب کو خبر دے
اور فرمایا کہ انکی بہیڑ سے اور کثرت انبوہ سے مضطرب نہو کہ کام اسپر سخت ہوجائیگا لیکن انجام مین فتح و ظفر تمہارے ہی نام ہی پس اللہ تعالی انکی خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور جسوقت دیکہا
مومنین نے جنگ خندق کے ایام مین الْاَحْزَابَ لشکرونکو کفار کے کہ جنکی آنیکی پیغمبر خبر دی تہی جسوقت انہون نے ان لشکرونکو دیکہا تو بمجرد دیکہنے کے قَالُوْا کہا کہ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

یہ وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے خدانے اور پیغمبر اسکے نے وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور سچ کہا تھا خدانے اور پیغمبر اسکے نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہ زیادہ کیا ان مومنین کو ان لشکروں نے اِلَّآ اِیْمَانًا مگر ایمان
خدا اور پیغمبر پر اور باور کرنا انکے وعدوں کا وَتَسْلِیْمًا اور فرمانبرداری خدا کی اور اسکے رسول کی یعنی سر بسر سعادت دونوں جہاں کی ہے اور اللہ تعالیٰ خاص کرتا ہے بعضے مومنین کو ایک خصلت کے ساتھ جو تھیں وہ مجموعی چنانچہ بیان کرتا ہے کہ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ مومنین میں سے رِجَالٌ ایسے مرد ہیں کہ صَدَقُوْا سچ کیا انہوں نے مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ اس امر کو کہ عہد کیا تھا عَلَیْهِ اوپر اسکے کہ ثابت قدم رہنا ہے لڑائیوں میں اور لڑنا واسطے رضامندی خدا کے اور اس
آیت کے نزول میں لکھتے ہیں کہ حضرت حمزہ اور مصعب اور انس بن نضیر وغیرہ نے کہ حضرت کے اصحاب میں سے تھے نذر کی تھی کہ جس دن کہ ہم رسول خدا صلعم کے ہمراہ لڑیں چاہیئے کہ ثابت قدم ہو کر خوب لڑائی کریں اور جب تک ہم شہید
نہ ہوں آرام نہ پکڑیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مومنین راست گفتار تھے عہد کے بیچ فَمِنْهُمْ پس بعض انمیں سے مَّنْ قَضٰی وہ شخص ہے کہ ادا کیا اسنے نَحْبَهٗ نذر اپنی کو اور جہاد کر کے شہید ہوئے جیسے حمزہ اور مصعب اور
انس کہتے ہیں کہ نحب بمعنے موت کے ہے اور نذر کو نحب اسلیئے کہتے ہیں کہ جیسے کہ موت لازم ہے ایسے ہی نذر کا وفا کرنا لازم ہے پس بعضوں نے تو اپنی نذر کو وفا کیا وَمِنْهُمْ اور بعضے انمیں سے مَّنْ یَّنْتَظِرُ وہ شخص ہے
کہ انتظار کرتا ہے شہادت کا مثل تمام مومنین باقی کے کہ جو اعتقاد صحیح رکھتے ہیں وَمَا بَدَّلُوْا اور نہیں بدلا انہوں نے عہد کو تَبْدِیْلًا بدلنا کسی طرح جیسے کہ منافقین نے بدل ڈالا ہے بلکہ وہ اوپر ثابت
قدم رہے ہیں اور اپنے عہد کو وفا کیا ہے انہوں نے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رجال صدقوا ما عاهدوا الله کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ کبھی جہاد میں سے بھاگے نہیں ہیں پس بعض تو انمیں سے وہ ہے کہ
نذر اپنی کو وفا کیا کہ شہید ہوگیا جیسے کہ حمزہ اور جعفر بن ابی طالب اور بعضے انمیں سے منتظر ہے اپنی اجل کا یعنی علی بن ابیطالب اور حضرت علیؑ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ اور البتہ تحقیق عہد کیا
میں نے خدا سے اور اسکے پیغمبر سے اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر نے اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ نے ایک امر پر وفا کیا میرے ساتھیوں نے اسکو واسطے خدا کے اور رسول اسکے کے پس مقدم ہوئے مجھ سے ہمراہی میرے اور میں انکے پیچھے رہ گیا
واسطے ارادہ کرنے خدا کے پس نازل کی خدا تعالیٰ نے ہمارے مقدمہ میں یہ آیت کہ رجال صدقوا آخر آیہ تک اور روایت آئی ہے حضرت علیؑ نے دوسری روایت میں کہ ہمارے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے یہ رجال صدقوا
اور واللہ میں منتظر ہوں اور نہیں بدلا ہے کوئی بدلنا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ و کونوا مع الصادقین کے تفسیر میں فرمایا کہ کونوا مع علی بن ابی طالب یعنی ہو تم ساتھ علیؑ ابن ابیطالب کے اور آل محمد کے اور واسطے
کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه و هو حمزة ابن عبد المطلب و منهم من ینتظر و هو علی بن ابیطالب اور فرماتا ہے خدا کہ و ما بدلوا تبدیلا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک مومن تو وہ ہے کہ راست کہا اسنے عہد خدا میں اور اسکو وفا کیا جس طرح سے کہ اسکی شرط تھی اور اسکے حق میں تو قول حق تعالیٰ کا ہے رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه اور یہ شخص ہے کہ نہ پہنچیں گی
اسکو ہولیں دنیا کی اور نہ ہولیں آخرت کی اور یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ شفاعت کریگا اور نہ کی اور کوئی اسکی شفاعت کریگا اور ایک قسم مانند گھانس اور زیتون زراعت کے ہے کہ کبھی ٹیڑھی پر ہوتا اور کبھی سیدھا
قائم ہوتا ہے پس ان لوگوں میں سے ہے کہ پہنچیں گی اسکو ہولیں دنیا کی اور آخرت کی اور یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ اسکی شفاعت کی جائیگی اور وہ کسیکی شفاعت نہ کریگا اور مناقب میں لکھا ہے کہ کربلا میں اصحاب
حسین علیہ السلام کے جو کوئی انمیں سے ارادہ جانیکا واسطے جہاد کے کرتا تھا تو حسینؑ کو رخصت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ پس جواب دیتے تھے اسکو حسینؑ و علیک السلام اور
فرماتے تھے کہ ہم بھی تیرے پیچھے آتے ہیں فمنهم من قضی نحبه و منهم من ینتظر اور وہ لوگ اسلیئے اپنے عہد کو وفا کرتے تھے کہ لِیَجْزِیَ اللّٰهُ تاکہ بدلا دیوے خدا الصّٰدِقِیْنَ راست کہنے والوں کو اور عہد کے
وفا کرنے والوں کو بِصِدْقِهِمْ ساتھ راستی انکے کے یعنی ساتھ وفا کرنے عہد انکے کے وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اور تاکہ عذاب کرے منافقین کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے یعنی اگر وہ نفاق پر رہیں یا
دنیا میں انکو عذاب کرے اور بلا میں مبتلا کرے اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ یا توبہ قبول کرے اوپر انکی اور انکو عذاب سے نجات دیوے اگر وہ نادم ہو کر اپنے کفر باطنی اور افعال بد سے توبہ کریں اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تحقیق
کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کا رَّحِیْمًا مہربان اس شخص پر کہ جو توبہ کرکے مرے اور ابوالقاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ آیہ من المؤمنین رجال صدقوا
ما عاهدوا الله علیه ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے اور قسم ہے خدا کی میں منتظر ہوں اپنی شہادت کا اور اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے اور عبیدہ بن حارث کی جو کہ بدر میں شہید
ہوا ہے اور حمزہ کی جو کہ احد میں شہید ہوا ہے اور جعفر بن ابیطالب کی جو کہ موتہ میں شہید ہوا ہے اور عبیدہ اور حمزہ اور جعفر تو اپنا عہد وفا کر گئے تھے اور امیر المومنین منتظر تھے اور عبیدہ کا جنگ بدر میں شہید ہونا مذکور ہو گیا ہے اور حمزہ
کا شہید ہونا بھی جنگ احد میں گذر گیا ہے اور جعفر ابن ابیطالب جو کہ موتہ میں شہید ہوئے ہیں انکا قصہ اسطرح سے ہے کہ رسول خدا نے جعفر کو سردار لشکر کا کر کے واسطے جہاد کی روانہ کیا اور پرہیزگاری اور نگہبانی لشکر کی اور
لڑائی پر صبر کرنیکی اور بہت احتیاط کرنیکی وصیت کی جعفر کفار سے خوب لڑے اور داد شجاعت کی دی اور بہت آدمی قتل کیئے آخر کو ایک ملعون آیا اور اسنے ایک تلوار انکے داہنے ہاتھ پر ماری دست مبارک انکا
کٹ کر گر پڑا انہوں نے جرأت کر کے علم اپنا دست چپ میں لیلیا اور ایک اور دوسرا ملعون آیا اسنے دست چپ انکا قطع کیا حضرت جعفر زندگی سے مایوس ہوئے اور منہ اپنا طرف مدینہ کی کر کے کہا کہ السلام
علیک یا رسول اللہ موقع الاسلام یعنی سلام اوپر تمہارے میری جانب سے ہے رسول خدا اسلام رخصت کرنیوالے کا نہ سلام ملاقات کرنیوالے کا پس کفار انکے گرد جمع ہوئے اور انکو شہید کیا اور نیزہ سے
انکو زمین سے پر اٹھایا اور سر انکو بلند کیا حق تعالیٰ نے نیزہ کی نوک پر انکو زندہ کیا اور دونوں ہاتھ کی جگہ دو بازو سبز انکو عطا کیئے اور وہ نیزہ سے پرواز کر کے آسمان کو چلے گئے اور بہشت میں فرشتوں کے
ہمراہ پرواز کرتے پھرتے ہیں اسی سبب سے انکو جعفر طیار کہتے ہیں کہ وہ اڑتے پھرتے ہیں پس ابو عبیدہ اور حمزہ اور جعفر تو عہد کو وفا کر گئے کہ شہید ہوگئے اور علیؑ اپنی شہادت کے منتظر تھے اور کہتے
ہیں کہ جس وقت دل تنگ ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے بدبخت ترین امت کو کہ اس ڈاڑھی کو میرے سر کے خون سے خضاب نہیں کرتا ہے اور بعد اسکے ابن ملجم ملعون نے انکو شہید کیا اور منقول ہے
کہ جس وقت عبیدہ کو بدر میں شہید کیا اور حمزہ کو احد میں اور جعفر کو موتہ میں تو رسول خدا نے کہا کہ خداوندا تو نے مجھکو تنہا کر دیا میرے چچا حارث کے بیٹے عبیدہ کو بدر میں شہید کر کے اور میرے چچا حمزہ کو

احد مین شہید کرے اور میرے چچا ابو طالب کی بیٹی جعفر کو تو مین شہید کر چکے خداوندا علی بن ابیطالب باقی ہے مجھکو تنہا نہ کر اور میری تربیت سے پہلے اسکو دشمنا سے آپ ہی تہا بالتحقیق کہ تو بہتر وارث ہے سب وارثون سے اور اسکو تو میرا وصی اور بعد اور خلیفہ کر غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فتح جنگ خندق کا وعدہ کیا تہا بغیر خدعہ لڑائی کے اور کفار سب بہاگ گئے وَرَدَّ اللّٰهُ اور پہیر دیا خدا نے مدینہ سے الَّذِينَ كَفَرُوا ان لوگونکو کہ کافر ہوئے تہے یعنی ابو سفیان کو مع قریش کے اور یہودیون کو کہ وہ بہاگ کر اپنے اپنے مقامونکو چلے گئے مایوس ہو کر بِغَيْظِهِمْ ساتہ غصہ اپنے کے بسبب شکست ہونے اور مراد کو نہ پہنچنے کے غصہ مین بہرے ہوئے تہے لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا نہ پایا انہون نے بہلائی کو یعنی نصرت اور غنیمت انکو میسر نہوئی وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی خدا نے الْمُؤْمِنِينَ مومنونکو الْقِتَالَ لڑائی کی بسبب علی بن ابیطالب کے اور مقتول ہونے عمرو کے اسکی ہاتہ سے اور بسبب پہنچنے ہوا کے کہ اسنے کافرون کو پریشان اور زیر و زبر کر دیا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا قَوِيًّا زبردست عَزِيزًا غالب اشیا پر جو چاہے سو کرے اسکو کوئی مانع نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے تہے کہ وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی بن ابیطالب وقتلہ عمرو بن عبدود وکان فی ذلک السبب ہزیمۃ القوم یعنی اور کفایت کیا خدا نے مومنین کے تئین لڑنا بسبب علی بن ابیطالب کے اور قتل کرنے انکے عمرو بن عبدود کو اور تہا وہ سبب بہاگنی قوم کا کہ عمرو کے قتل ہونے سے کفار شکستہ دل ہو کر بہاگ گئے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود کی یہی قرات ہے کہ وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی بن ابیطالب اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا جنگ خندق سے واپس ہوئے اور مع اصحاب مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور بدن مبارک سے ہتیار کہولے اور زینب خاتون کے حجرہ مین جاکر ہاتہ دہونے مین مشغول ہوئے اور ابہی دہا سر نہ دہویا تہا کہ جبرئیل نازل ہوئے ایک عمامہ ریشمی سر پر رکہے ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا ابہی ملائکہ نے اپنے ہتیار نہین کہولے ہین آپنے اپنے ہتیار کیون کہولدئے خدا تعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے کہ اسیوقت بنی قریظہ پر چڑہائی کرو اور مجہکو حکم ہوا ہے کہ مین انکے خیمونکے میخین اوکہاڑ ڈالون اور دروازے انکے قلعہ کے کہولدون اور وہ لوگ خوف سے مضطرب اور پریشان ہین اور بہت حیران ہین اور حکم ہے کہ تو نماز عصر نہ پڑہنا مگر بنی قریظہ مین اور وہ وقت ظہر کا تہا جسوقت کہ جبرئیل نازل ہوئے تہے پس رسول خدا صلعم دولت سرا سے برآمد ہوئے اور حارث بن نعمان حضرت کے آگے آیا حضرت نے پوچہا کہ ای حارث کیا خبر ہے عرض کی کہ قربان ہون تمپر باپ اور ماں میری یا رسولخدا دحیہ کلبی لوگونمین آواز کرتا پہرتا ہے کہ نماز عصر کو کوئی نہ پڑہے مگر بنی قریظہ مین حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل ہے دحیہ کلبی کی صورت مین فرمایا کہ علی کو بلاؤ جب حضرت علی آئے تو علی سے فرمایا کہ سب آدمیونمین آواز کر کہ نماز عصر کو کوئی یہان نہ پڑہے بلکہ بنی قریظہ مین جاکر پڑہنی چاہئے حضرت علی نے آواز کی پس سب اصحاب گہبرا کر نکلے اور بنی قریظہ کو روانہ ہوئے اور حضرت نے اپنا علم جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو عطا کیا اور اپنے لشکر کا انکو مقدمہ بنایا اور حی بن اخطب بعد فرار کرنے قریش کے جنگ خندق سے بنی قریظہ کے قلعہ مین جا رہا تہا حضرت علی انکی قلعہ کے نیچے آئے اور انکے قلعہ کا محاصرہ کیا کعب بن اسید قلعہ کی دیوار پر چڑہا اور سبکو مع رسول خدا کے ناسزا کہنے لگا اور دشنام دہی کرنے لگا امیر المومنین علیہ السلام دہانسے پہرے اور رسول خدا مع اصحاب امیر المومنین کے پیچہے آتے تہے امیر المومنین علیہ السلام آگے بڑہ کر عرض کی کہ یا رسول خدا صلعم آپ قلعہ کے نیچے تشریف لیجائین حضرت نے فرمایا کہ ای علی تو نے انسے کچہ باتین سنی ہین کہ تجہکو ناخوش معلوم ہوئی ہین کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجہکو دیکہینگے تو ایسا کلام نکرینگے اور خدا انکو ذلیل کریگا اور حضرت رسول خدا قلعہ کے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ ای بہائیو بندرون اور خوکون کے اور پرستش کرنیوالو طاغوت کے جسوقت کہ ہم آئے دشمنون کی جگہ مین تو بس بد ہوئی صبح ڈرائے گیون کے کہنے لگے کہ ای ابو القاسم تو ہرگز نادان اور گالیان دینیوالو مین نہین ہے حضرت نے اپنا منہ انکی طرف سے پہیر لیا اور گرد قلعہ کے کہجور کے درخت کہڑے تہے حضرت نے ہاتہ سے انکے طرف اشارہ کیا وہ درخت متفرق ہو کر جنگل کے اندر جا پڑے اور بنی قریظہ کے چاہ پر حضرت نے مقام کیا اور اصحاب آگے پیچہے پہنچتے تہے اور منزل برابر تہی اور ایک ساعت بعد نماز عصر کے وہان پہنچے اور نماز عصر انسے فوت ہو گئی اور کہتے تہے کہ ہمپر کوئی گناہ نہین ہے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا تہا کہ نماز عصر کو نہ پڑہنا مگر بنی قریظہ مین اور حضرت نے لوگون سے پوچہا کہ تم نے رستہ مین کسیکو دیکہا تہا کہا انہون نے کہ ہان دحیہ کلبی کو دیکہا تہا ایک شتر پر سوار اور چادر ریشمی اوڑہے ہوئے تہے حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہا وہ اسواسطے آیا کہ انکو متزلزل کر دے اور خوف انکے دلونمین ڈالدے پس تین روز تک انکے قلعہ کا محاصرہ کیا اور بعضے پچیس روز لکہتے ہین یہانتک کہ وہ تنگ ہو گئے اور حی بن اخطب نے انکو کہا کہ ای قوم دیکہو کہ بلا تمپر نازل ہوئی اور تم اپنا چاہو اور ضرور ہے کہ تین کام مین سے ایک کام کرو ایک تو یہ کہ ہم پر ایمان لاؤ اور انکی دعوی کو راست جانو ہو اسطے کہ تمپر واضح ہو گیا ہے کہ وہ پیغمبر ہے خدا کا اور انکی اوصاف تمنے توریت مین پڑہے ہین اور سنے ہین انکی یارون نے کہا کہ ہم ہرگز اسپر ایمان نہ لائینگے اور ہم اپنے دین کو نہ چہوڑینگے حی بن اخطب نے کہا اگر یہ نہین کرتے ہو تو دوسرا امر یہ ہے کہ اپنی عورتون اور فرزندون کو اپنے ہاتہون سے قتل کرو اور قلعہ سے باہر نکلکر انسے جنگ کرو اگر فتح ہماری نام ہوئی تو زن و فرزند ہمکو بہتیرے ہو جاوینگے اور اگر فتح انکو خدا نے دی تو بدنامی اور رسوائی سے بچے اسکے یارون نے کہا کہ ان بے گناہون کو ہم کیونکر مارین اور ہمسے کسطرح ممکن ہو کہ ہم اپنے ہاتہ سے اپنے زن و فرزند کو مارین ہمارے ہاتہ انپر کیونکر اوٹہینگے حی بن اخطب نے کہا کہ تیسرا امر یہ ہے کہ آجکی شب شب شنبہ ہے اور محمد اور اسکے اصحاب جانتے ہین کہ ہم شب شنبہ مین کسی کار کو اختیار نہین کرتے ہین اس سبب سے وہ ہم سے غافل ہونگے اور ہم بیخبری مین انپر حملہ کرین شاید کہ کام ہمارا انجام پاوے اسکی یارون نے کہا کہ ہم شنبہ کی ہتک حرمت ہرگز نہین کر سکتے اور خلاف طریقہ باپ دادا کے اختیار نہین کر سکتے کہا کہ آجکی شب ہوشیار رہو کل کو دیکہا جائیگا کہ صلاح کیا ہے دوسرے روز انہون نے اپنا قاصد رسول خدا صلعم کے پاس بہیجا کہ ابو لبابہ کو کہ بنی عمرو سے ہے اسکو ہمارے پاس بہیجدو تاکہ کچہ باتین ہم اس سے کرین اور کہا بہیجین حضرت نے ابو لبابہ کو انکے پاس روانہ کر دیا جسوقت ابو لبابہ انکے قلعہ مین داخل ہوئے تو

ذکر محاصرۂ بنی قریظہ

عورتین اور لڑکے انکی پاس آئے اور زار زار روتے تھے اور نہایت بیقرار تھے ابولبابہ کا دل انپر نرم ہوا ابولبابہ سے کہنے لگے کہ ہمارے واسطے کیا صلاح ہے کہ ہم محمد کے حکم پر قلعہ سے باہر آئین کہا کہ کیا مضائقہ ہے اور ہاتھ سے طرف حلق کے اشارہ کیا کہ اگر باہر نکلوگے تو تمکو مار ڈالینگے اور بعد اسکے ابولبابہ پشیمان ہوکر تونے یہ کیون اشارہ کیا کہ خدا اور رسول کی تونے خیانت کی پس نادم ہوکے رسول خدا کے پاس نہ گئے اور مدینہ مین جاکر مسجد نبوی کے ستون سے اپنی ہاتھ باندہی اور کہا کہ نہ کہولونگا اپنی ہاتھونکو جبتک کہ رسول خدا نہ کہولین اور رسول خدا کے پاس جب گئی تو حضرت نے پوچھا کہ ابولبابہ کہان ہے لوگون نے انکا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو مین اسکی واسطے استغفار کرتا اور اب اسکی ہاتھونکو مین نہین کہولتا جبتک کہ خدا اسکی توبہ قبول نکرے اور بعد فتح کے خدا تعالی نے توبہ اسکی قبول کی اور جبرئیل صبح کی وقت نازل ہوئے اور رسول خدا کو خبر دی کہ توبہ ابولبابہ کی قبول ہوئی اسوقت حضرت ام سلمہ کے حجرہ مین تشریف فرما تھے ام سلمہ فرماتے ہین کہ رسول خدا کو مینے اسوقت دیکھا کہ حضرت ہنستے ہین مینے عرض کی کہ یا رسول خدا ہمیشہ دانت تمہاری خندان ہون سبب خندہ کا اسوقت کیا ہے فرمایا کہ جبرئیل آئے اور مجھکو خبر دی کہ حق تعالی نے توبہ ابولبابہ کی قبول کی مینے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو انکو جاکر خوشخبری سناؤن اور یہ روایت آیہ حجاب سے پہلی نازل ہوئے کے تہی سو ام سلمہ نے جانیکے لئے پوچہا تہا حضرت نے انکو اجازت دی کہتے ہین کہ مسجد کے دروازہ پر گئی اور مینے آواز دی کہ اے ابولبابہ بشارت ہو تجھکو کہ خدا تعالی نے توبہ تیری قبول کی اور جو لوگ کہ مسجد مین موجود تھے انہون نے چاہا کہ ابولبابہ کے ہاتھ کہولین ابولبابہ نے کہا کہ مینے قسم کہائی ہے کہ سوا رسول خدا کے کوئی میری ہاتھ کو نہ کہولے اور جسوقت حضرت واسطے نماز صبح کی مسجد مین تشریف لائے اسوقت انکی ہاتھ کہولے اور وہ ستون مشہور ہے حضرت کے مسجد مین اور ایک عمل بہی اسکا لکہا ہے جسوقت زوار مدینہ مین جاتے ہین تو اس عمل کو کرتے ہین القصہ وہ لوگ حکم رسول خدا پر قلعہ سے نیچے نہ اوترے اور جب وہ بہت تنگ ہوے تو عزال بن شمول نیچے اوترا اور حاضر ہوکر کہا کہ محمد ہمکو بہی وہ عطا کر جو ہمارے بہائیون بنی نضیر کو عطا کیا تہا کہ خون ہمارے معاف کر اور ہم اپنی شہرونکو تیری واسطے مع اسباب و سامان کے خالی کر دین اور کوئی چیز تجھسے پوشیدہ نرکہین گے فرمایا کہ میرے حکم پر باہر نکلو وہ اٹہ پہر گیا اور کئی روز تک وہ قلعہ مین باقی رہے اور عورتون اور لڑکون نے تنگ ہوکر رونا شروع کیا جبکہ انپر بہت تنگی ہوئی تو ناچار ہوکر نکلے رسول خدا نے حکم دیا مردونکو مشکین باندہی گئین اور وہان سات سو مرد تہے اور عورتین انسے علحدہ کی گئین اوس کی قوم کے آدمی کہڑے ہوے اور رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ ہمارے خلفا اور دوست ہین اور بہت جگہ انہون نے ہماری نصرت کی خزرج پر تو انکی ساتھ بہی وہی معاملہ کر کہ جو بنی خزرج کی دوستونکی ساتھ کیا ہے اور عبد اللہ بن ابی کے کہنے سے انکو ایک قلعہ دیدیا تہا اور پہلے اس سے رسول خدا نے بنی قینقاع کو جو قلعہ دیا تہا اسواسطے انہون نے درخواست کی کہ جیسے عبد اللہ بن ابی کے کہنے سے تو نے قینقاع کو دیدیا ایسے ہی ہمارے کہنے سے بنی قریظہ کو حضرت بخشدینگے اور انکی لوگون نے عرض کی کہ ہم عبد اللہ بن ابی سے کم نہین ہین آپکی نزدیک جب انہون نے بہت کہا تو حضرت نے فرمایا کہ تم راضی ہو کہ مقدمہ کے فیصل کرنیکو تمہارے قوم کی ایک شخص کو پنچ مقرر کر دون کہ انکی کہنے سے پہر تم انکار نکرو ان لوگون نے کہا کہ ہم راضی ہین اور وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ سعد بن معاذ ان لوگون نے کہا کہ ہم راضی ہین سعد کے حکم سے جو چاہے ہمارے مقدمہ مین حکم کرے اور سعد سے وہ لوگ کہتے تہے کہ اے سعد خدا سے ڈر اور اپنی دوستون اور خلفا کے ساتہ نیکی کر کہ انہون نے ہماری نصرت بہت جگہ کی ہے جب ان لوگون نے سعد سے بہت کہا تو سعد نے کہا کہ سعد ایسا آدمی نہین ہے کہ ملامت کرنی ملامت کرنیوالون سے خدا کی جانب سے ترک کرے قبیلہ اوس نے جب اپنے بہائی سعد سے یہ سنا تو کہا کہ اے وائے قوم بنی قریظہ تم تمام عمر کو تباہ ہوے اور تاراج کئی گئے اور عورتین اور لڑکے بنی قریظہ کے سعد کی طرف منہ کرکے روتے تہی اور فریاد کرتے تہی کہ ہمکو بچا جب وہ خاموش ہوے تو سعد نے بنی قریظہ سے کہا کہ اے گروہ یہود کیا تم میری حکم سے راضی ہو جو کچہ کہ تمہارے باب مین کرون مین ان لوگون نے کہا کہ ہم تیرے حکم سے راضی ہین کہ ہم امید رکہتی ہین تیرے انصاف سے اور تیری نیکی سے پہر سعد نے انسے پوچہا انہون نے وہی جواب دیا بعد اسکی سعد نے رسول خدا کی طرف منہ کرکے عرض کی کہ کیا فرماتے ہو تم قربان ہون تمپر میرے باپ اور مان اے رسول خدا حضرت نے فرمایا کہ اے سعد حکم کر تو انکی مقدمہ مین کہ تیری حکم سے مین راضی ہون سعد نے کہا کہ یا رسول خدا حکم کیا مینے کہ انکے مرد قتل کئی جائین اور انکی عورتین اور لڑکے قید کئی جائین اور مال انکی مہاجرین اور انصار پر تقسیم کئی جائین رسول خدا نے فرمایا کہ بھلا اے سعد حکم کیا ہے تو نے موافق حکم خدا کے سات آسمانون پر سے پس فرمایا کہ انکی عورتونکو اسیر کرین اسیر مردونکی مشکین باندہکر اور عورتون اور لڑکونکو قید کرکے مع مال اور اسباب کی مدینہ کو روانہ کیا اور مدینہ مین پہنچکر بقیع مین ایک خندق کہودی اور انکی مردونکو کہ سات سو آدمی تہی حضرت کی روبرو حاضر کیا حضرت نے امیر المومنین و زبیر کو حکم دیا وہ دونوں ایک ایک آدمی کی گردن تلوار سے جدا کرتے تہی اور خندق مین ڈالتی تہی جسوقت حیی بن اخطب کو لائے دیکہا تو سنی اپنی پوشاک جو کہ پہنی ہوے تہا پارہ پارہ کر ڈالی اسواسطے کہ بعد اسکی کوئی میری پوشاک لیوے نہین اور حضرت نے فرمایا کہ اے فاسق کیسی دیکہی تو نے کاری گری خدا کی اپنی ساتہ کہا کہ واللہ اے محمد مین اپنے نفس کو تیری دشمنی مین ملامت نہین کرتا ہون لیکن تو نے محمد سے دشمنی کیون کی لیکن خدا جسکو چاہی رسوا او متروک کرے اور اے قوم میری یہ محنت ہے ربلا بنی اسرائیل کے واسطے مقدر ہوئی ہے اور بعد اسکی اسکو خندق کے کنارہ پر کہڑا کرکے گردن مارا اور خندق مین ڈالدیا اور بعد اسکی کعب بن اسید کو لائے انکی دونو ہاتہ گردن سے بندہی ہوے تہے اور وہ جوان خوبصورت اور خوش رو تہا جسوقت رسول خدا صلعم نے انکی طرف نظر کی تو فرمایا کہ اے کعب تجہکو کچہ فائدہ نہ بخشا ابن الحواس عالم زکی کی وصیت نے کہ وہ شام سے تمہارے پاس آیا تہا اور کہتا تہا کہ مینے توریت مین پڑہا ہے کہ آخر زمانہ مین پیغمبر پیدا ہوگا کہ اسکے نکلنے اور پیدا ہونیکی جگہ تو مکہ ہے اور اسکی ہجرت کی جگہ یہ شہر ہے سوار ہوگا گدہے پر اور پہنیگا شملہ کو اور کفایت کریگا روٹی کی ٹکڑون پر اور کہجور پر اور خندان پیشانی اور بہت قتل کرنیوالا ہوگا اور آنکہون مین اسکی سرخی ہوگی اور اسکے شانون کے درمیان مہر نبوت ہوگی اور تلوار رکہا اپنی شانہ پر

رکھیگا نہ پروا کریگا جس سے کہ ملاقات کریگا سلطنت اسکی انتہا تک پہنچی کی کعب نے سنکر کہا کہ ای محمد یہ اسیطرح ہے اور اگر یہودی مجھکو ملامت نکرتے کہ اسی وقت قتل کے زاری کی ہے
تو البتہ مین ایمان لاتا اور تیری تصدیق کرتا اور لیکن اب تو مین یہود کے دین پر ہون اسی دین پر زندہ رہونگا اور اسی دین پر مرونگا رسول خدا نے فرمایا کہ اسکو آگے لیجا کر گردن
مارو اسکو بہی قتل کرکے خندق مین ڈالدیا یہانتک کہ سب قتل کرڈالے اور بعد قتل کے انکا مال تقسیم کیا سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ اور خمس کے مستحقون کو دیا اور
کہتے ہین کہ رسول خدا نے انکی عورتونکو بحرین کو روانہ کیا اور وہان انکو فروخت کروا کے انکی قیمت کے ہتیار اور گہوڑے خریدکئے اور حضرت کے پاس خرید کر لائے اور سعد معاذ
کے جنگ خندق مین ایک تیر لگا تہا رگ ہفت اندام مین اسکے زخم کے صدمہ سے انہون نے وفات پائی رسول خدا نے اور حضرت کے صحابہ نے ابہر گریہ کیا اور فتح
بنی قریظہ کی آخر ذیقعدہ سن پانچ ہجری مین ہوئی اور جنگ خندق شوال سن پانچ ہجری مین واقع ہوئی تہی اللہ تعالے واسطے شمار کرنے نعمتون اپنی کے بنی قریظہ کے
فتح کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ اور نازل کیا خدا نے اور نیچے اُتارا اُن لوگون کو کہ ظَاهَرُوْهُمْ مدد کی انہون نے لشکر والونکی ابو سفیان
اور غطفان وغیرہ کے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے کہ وہ بنی قریظہ ہین جنہون نے مدد کی تہی انکی اور نیچے اوتارا انکو خدا نے مِنْ صَيَاصِيْهِمْ
قلعون انکے سے وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالا بیچ دلون انکی کے رعب کو پیغمبر کے طرف سے کہ فَرِيْقًا ایک فرقہ کو یعنے مردون کو تَقْتُلُوْنَ
قتل کرتے تہے تم وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور قید کرتے تہے تم ایک فرقہ کو یعنی عورتون اور لڑکون کو وَاَوْرَثَكُمْ اور وارث کیا خدا نے تمکو اَرْضَهُمْ زمین انکی کا
زرعی اور سکنی کا سب کا وَدِيَارَهُمْ اور گہرون انکے کا اور قلعون انکی کا وَاَمْوَالَهُمْ اور مالون انکی کا نقد اور جنس اور مویشی کا وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا
اور اس زمین کا کہ نہین قدم رکھا ہے تمنے ابہی اور اُس مین پر تمہارے قدم نہین گئے ہین جیسے کہ زمین خیبر اور فارس اور روم بلکہ ہر زمین کہ مسلمانون کے
تصرف مین آئی ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا پس چاہیے کہ قادر ہو فتح شہرون پر واسطے غلامون سرور
کائنات اور تابعدارون سید عالم کے اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم خیبر کو فتح کرکے پہرے اور خزانہ آل ابی الحقیق کا ہاتہ لگا تو حضرت کی بیبیون نے کہا کہ جو کچہ
تیرے ہاتہ لگا ہے وہ ہمکو دے حضرت نے فرمایا کہ وہ تو مین نے مسلمانون پر تقسیم کردیا موافق حکم خدا کے یہ سنکر سب نے حضرت پر غصہ کیا اور کہا کہ کیا تو یہ جانتا ہے کہ اگر ہمکو
تو طلاق دیگا تو پہر ہماری قوم مین سے ہمکو کوئی شوہر نہ ملیگا پس غیرت لائی خدا نے پیغمبر اپنے کو اور حکم کیا کہ انسے کنارہ کر پس کنارہ کیا انسے رسول خدا صلعم نے اور انسے جدا
ہوکر مشربہ ام ابراہیم مین انتیس روز رہے یہانتک کہ بی بیون کو حضرت کے حیض آیا اور بعد حیض کے پاک ہوگئین بعد اسکے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ
يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ ای پیغمبر برگزیدہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہہ تو واسطے بیبیون اپنی کے اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اگر ہو تم کہ چاہتی ہو
اپنی زندگانی دنیا کو یعنے اسکی نعمتون کو اور زیادہ طلب کرتی ہو دنیا کو وَزِيْنَتَهَا اور آرایش دنیا کو کہ پوشاکین نفیس و زیور گران قیمت تمکو چاہیے تو
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ پس آؤ تم کہ متعہ اور فائدہ دون مین تمکو جیسے کہ طلاق دی گئے کو دیتے ہین سواے مہر کے اور متعہ کی تحقیق تفصیل سے سورہ بقر مین گزر گئی ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے تمام مہر ہے وَاُسَرِّحْكُنَّ اور رہا کرون مین تمکو سَرَاحًا جَمِيْلًا رہا کرنا نیک کہ تمکو طلاق دون بدون نزاع اور جہگڑے کے کہ
جو درمیان زوجہ اور شوہر کے ہوتا ہی وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ اور اگر ہو تم کہ چاہتے ہو مرضی خدا کو وَرَسُوْلَهٗ اور پیغمبر اسکیکو وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
اور خانہ آخرت کو تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا نے اَعَدَّ تیار کیا ہے اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ واسطے نیکی کرنیوالونکے مِنْكُنَّ تم مین سے جو کوئی کہ دوسرے امر کو
اختیار کرے اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا کہ مال دنیا کا اسکے مقابلہ مین کچہ حقیقت نہین رکہتا ہے بعد نازل ہونے اس آیت کے رسول خدا صلعم نے سب بیبیون کو
بلاکر جمع کیا اور یہ آیت انکے روبرو پڑہی اور اختیار دیا دونو امرون مین پہلے سب سے ام سلمہ کہڑے ہوئے اور کہا کہ مین نے تو خدا کو اور اسکے پیغمبر کو اختیار
کیا اور بعد اسکے سب بیبیان کہڑی ہوئین اور سب نے کہا کہ ہمنے خدا اور رسول خدا کو اختیار کیا اور بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشاء منھن وتؤوی
اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ سبب اس آیت نازل ہونے کا یہ ہے کہ حضرت کی بیبیان حضرت کے مقدور سے زیادہ کہانا اور لباس وغیرہ طلب کرتی تہین
اور سوا کہانے اور پہننے کے زیادہ کی طمع کرتی تہین کہ حضرت جسکا مقدور نہین رکہتے تہے حضرت نے موافق حکم خدا قسم کہائی کہ ایک مہینے تک انکے پاس نہ
جاؤنگا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالے نے سب بیبیون کو اختیار دیا طلاق لینے کا اور رسول خدا کے پاس رہنے کا اور اسوقت حضرت کی نو
بیبیان تہین عائشہ اور صفیہ اور ام حبیبہ دختر ابو سفیان اور سودہ دختر زمعہ اور ام سلمہ دختر ابی امیہ یہ پانچ تو قریش مین سے تہین اور صفیہ دختر اخطب خیبریہ
اور میمونہ دختر حارث ہلالی اور زینب دختر جحش اسدی اور جویریہ دختر حارث مصطلقیہ سب نے رسول خدا صلعم کو اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا

اُر جلدی مت کرو بلکہ جاؤ اور اپنے باپوں سے اسمقدمہ مین شورہ کرو سب نے بالاتفاق بیان کیا کہ یا رسول خدا اسمقدمہ مین ہمکو کسیکا مشورہ نہین چاہئیے خدا نے ہمکو اختیار دیا تہا ہمنے خدا اور رسول کو اختیار کیا رسول خدا خوش ہوے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لا یحل لک النسا اور واحدی کہ علمائے اہلسنت سے ہے سُنی اپنی تفسیر مین روایت کی ہے کہ ابن عباس فرماتے ہین کہ ایکروز رسول خدا صلعم حفصہ کے پاس بیٹھے تھے دونو کے درمیان نزاع واقع ہوئی اسواسطے کہ حفصہ رسول خدا سے نفقہ سے زیادہ طلب کرتی تہی اور حضرت کو مقدور نہ تہا فرمایا کہ ایک کو درمیان اپنے اور تیرے مقرر کرون کہ وہ فیصلہ کرے حفصہ نے کہا کہ ہان کسیکو مقرر کرو رسول خدا نے عمر کو طلب کیا اور فرمایا کہ میرے اور حفصہ کے درمیان حکم کر حفصہ سے پوچھا تو کیا کہتی ہے حفصہ نے رسول خدا سے کہا کہ تم گفتگو کرو مگر بجز سچ اور حق کہنا اور سوائے حق کے اور کچھ نہ کہنا عمر نے ہاتھ اپنا اُٹھایا کہ حفصہ کے مارے حضرت نے فرمایا کہ طمانچہ اسکو نہ مارو عمر نے حفصہ سے کہا کہ اے دشمن خدا پیغمبر خدا سوائے حق کے کچھ اور بھی کہتے ہین قسم ہے اس شخص کی کہ جسنے اسکو پیغمبر کر کے بھیجا اگر وہ حضرت اسوقت نہوتے تو مین تجکو مارتا یہانتک کہ تو مرجاتی پس رسول خدا وہان سے اٹھے اور غرفہ مسجد مین کہ جائے پوشیدہ تہی تشریف لیگئے اور ایک مہینے وہان رہے اور اس مدت مین بیبیون کے پاس نہین گئے اور نہ انکو اپنے پاس آنے دیا اور بعد اُنتیس روز کے کہ مہینا تمام ہوا جبرئیل یہ آیت اختیار کی لائے اور اُنکے واسطے عتاب سے رسول خدا کی بیبیون کو خطاب ہے کہ یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ اے عورتو پیغمبر کے مَن يَأْتِ جو کوئی لائے مِنكُنَّ تم مین سے بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ بدی ظاہر کو اور حفص بکسر یا پڑہتا ہے یعنے جو کوئی تم مین سے بُرائی ظاہر کو کرے کہ وہ نافرمانبرداری ہے خدا کی اور پیغمبر کی اور گناہ بڑا ہے تو يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ دوچند کیا جاوے گا واسطے اسکے عذاب ضِعْفَيْنِ دوبرابر اسکے کہ اور عورتون کو عذاب ہوسکے کہ تم سے گناہ کا صادر ہونا نہایت بُرا ہے اور زیادہ بدتر اور گناہون سے اور تمہاری فضیلت بہی زیادہ ہے پس عورتین پیغمبر خدا کی جو فضیلت اور مرتبہ زیادہ رکھتی ہین اور عورتون سے بسبب فضیلت رسول خدا کی اور نازل ہونے وحی کے اُنکے گھر مین تو گناہ بہی اُنکا بہت سخت ہے اور اسیواسطے عذاب اُنکا زیادہ ہے اور سیدون کو عذاب اور اسیواسطے انبیا پر ادنی امر مین عتاب ہوتا ہے کہ جو اوروں پر اسامر مین عتاب نہین ہوتا اور اسی سبب سے ثواب و عذاب بنی ہاشم کا اور دونکے ثواب و عذاب سے دوچند ہے ابو حمزہ ثمالی نے زید بن علی سے روایت کی ہے کہ فرمایا مین امیدوار ہون کہ واسطے ہمارے نیکون کے دوبرابر ثواب ہو اور ڈرتا ہون مین اپنے بدون سے کہ عذاب اُنکا دوچند ہو اور ونکے عذاب سے جیسے کہ بیبیان پیغمبر کے وعدہ کیگئے ہین اور علی بن عبداللہ بن حسین نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا کہ تم اہلبیت معصوم تو بخشے گئے ہو حقتعالیٰ تمسے مواخذہ نکریگا وہ حضرت غصہ مین ہوا اور فرمایا کہ ہم زیادہ لائق ہین کہ ہم مین۔۔۔ جاری ہو جو کچہ کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر خدا کی بیبیون پر جاری کیا ہے تحقیق کہ ہم دیکھتے ہین اپنی نیکیون کے واسطے دوبرابر اجر اور ثواب اور اپنے گنہگارون کے واسطے دوبرابر عذاب اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی یا نساء النبی آخر آیہ تک وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہے وہ دوچند عذاب کرنا عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اوپر خدا کے آسان اور پیغمبر کے زوجہ ہونا عذاب کو مانع نہین ہے وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ اور جو کوئی ہمیشہ فرمانبرداری کرے تم مین سے بیبیون پیغمبر کے لِلَّهِ وَرَسُولِهِ واسطے خدا کے اور پیغمبر اسکے وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور عمل کرے نیک نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا دینگے ہم اسکو اجر اسکا مَرَّتَيْنِ دو بار ایک بار تو واسطے فرمانبرداری خدا کے اور دوسری بار واسطے خوشنودی پیغمبر کے وَأَعْتَدْنَا لَهَا اور تیار کیا ہمنے واسطے اسکے رِزْقًا كَرِيمًا روزی بزرگ اور نیک کہ بہشت مین اسکی اجر زیادہ اور اہل کو دینے سوائے عام کی یقنت و یعمل اور یوت سبکو یاسے پڑہا ہے اور بعد ذکر دوچند ثواب و عذاب کے واسطے زنان پیغمبر کی اُنکی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے سب عورتون پر چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ اے عورتو پیغمبر کی لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ نہین ہو تم مانند کسیکے عورتون امت سے ہین کہ تمکو اور عورتون پر فضیلت ہے بسبب فضیلت تمہارے شوہر کے إِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر ڈرو تم خدا سے اور فرمانبرداری کرو اسکی اور اسکے پیغمبر کی اُسکی زندگی مین اور اسکی مرنے کے بعد بہی پس معلوم ہوا کہ پیغمبر کے زوجہ ہونے سے کچہ بزرگی نہین ہے بلکہ خدا کے اور اسکے پیغمبر کے فرمانبرداری سے ہے فَلَا تَخْضَعْنَ پس نرمی کرو تم اور نہ پست کرو تم آواز کو بِالْقَوْلِ ساتھ بات کرنیکے یعنے جسوقت کہ تم کسی سے بات کرو تو نرم آواز سے بات نکرو جیسے طریقہ اور عورتونکا ہے کہ بیگانہ مردونکی طرف رغبت کرتے ہین اور حیا سے بے نصیب ہین فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اسکے بیماری ہے بدکاری کی کہ تمہاری بات کو سنکر اسکا دل تمہاری طمع کرے اور اسکی دل مین پہرے وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو تم بات نیک دور ہو شک اور تہمت سے کہ آواز تمہاری نزاکت اور نرمی سے نہو جسوقت کہ تم دوسرے سے بات کرو اور ایسی ہی مومنین کی عورتون کو چاہئیے کہ اپنی آواز نرم دوسرے مرد کو جو کہ اجنبی ہے نہ سنائین بلکہ بے ضرورت آواز مطلق مرد بیگانہ کو نہ سنائین اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو بعضے عورتونکا یہ حال تہا کہ اگر کوئی اُنکے دروازہ پر آواز دیتا اور مرد اُسوقت گھر مین نہوتا تو وہ منہ پر اپنے انگلی رکہکے بڑی سخت اور مکروہ آواز سے جواب دیتی تہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اور ٹہیری رہو تم بیچ گہرون اپنے کے اور قرار سے رہو اے عورتو پیغمبر کی اور بے ضرورت گہر سے باہر نہ نکلو منقول ہے کہ سودہ زوجہ پیغمبر خدا کو لوگون نے کہا کہ حج اور عمرہ کیون نہین ادا کرتے جیسے اور لوگ کرتی ہین فرمایا کہ ایکبار کہ مجہپر واجب تہا بجا لائی اور اُسکے بعد حج اور عمرہ میرا یہ ہے کہ مین اپنے گھر سے باہر نہ نکلون چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ وقرن فی بیوتکن اور ارادہ میرا وہ ہے کہ پاؤن اپنا اُس حجرہ سے کہ جسمین رسول خدا صلعم مجکو بٹہا گئے ہین باہر نہ نکالون یہانتک کہ مرجاؤن پس جنازہ ہی اُسکا حجرہ سے باہر نکلا اور وہ اپنی زندگی مین حجرہ سے نکلی اور اس کلام مین کنایہ ہے طرف عائشہ کے کہ اُسنے مخالفت کی حکم خدا کی اور اونٹ پر سوار ہوکر واسطے جنگ علی بن ابیطالب علیہ السلام کے باہر نکلی اور بمقابلہ پیش آئی اور بعد اُسکے خچر پر سوار ہوکر باہر نکلی اور حسن بن علی علیہما السلام کے جنازہ پر تیر لگوائے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق یوشع بن نون وصی حضرت موسیٰ کے کاتہا بعد موسیٰ کے اور تین برس زندہ رہا اور صفرا بنت شعیب زوجہ موسیٰ ع نے یوشع سے لڑائی کی اور فوج ہمراہ لیکر اُسنے یوشع پر چڑہائی کی اور کہا کہ خلافت کی حقدار مین ہون اور بقدر جنگ کے کہ اُسمین بہت آدمی مارے گئے اور قریب ہے کہ دختر ابوبکر چڑہائی کرے۔ علیؑ پر کئی ہزار آدمی ہمراہ لیکر میری امت کے لوگون میں سے اور ایسی لڑائی کریگی کہ بڑا کہیت پڑیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے من یات منکن بفاحشۃ کی تفسیر مین منقول ہے کہ مراد فاحشہ

سے خروج کرنا ہی تلوار لیکر اور قرن کو اہل مدینہ نے بفتح قاف پڑہا ہی اور باقیون نے قاف کے کسر سے وَلَا تَبَرَّجْنَ اور ظاہر مت کرو تم زینت کو تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ظاہر کرنا جاہلیت
پہلی کا سا کہ وہ زمانہ کہتی ہین کہ داؤد اور سلیمان کا تہا کہ اُس زمانہ مین عورتین بدن سے سیا ہوا کپڑا پہنتی تہین اور اعضا انکی ظاہر ہو جاتی تہی اور بعضی کہتے ہین کہ وہ زمانہ حضرت ابرہیم علیہ السلام کا تہا کہ اس زمانہ
کی عورتین اپنی لباس مین موتی ٹانکتی تہین اور مردون پر اپنی زینت کو ظاہر کرتی تہین اور بعضے کہتی ہین کہ وہ زمانہ ادریس سے نوحؑ تک تہا اور بعضے کہتی ہین کہ آدم سے نوحؑ تک تہا اور کہتی ہین کہ
مراد تبرج سے یہ ہے کہ عورت اپنی اوڑہنی سر پر ڈالتی تہی اور بدن کو اُس سے نہین لپیٹتی تہی کہ زینت اور زیور اُسکا پوشیدہ ہو جائے اور بعضے کہتی ہین کہ جاہلیت اولی سے مراد قبل اسلام ہے اور جاہلیت
آخری فسق و فجور ہے اسلام مین اور جاہلیت سے پہلے خروج کرنا صفرا زوجہ حضرت موسیٰؑ کا ہی یوشعؑ بن نون پر اور جاہلیت آخر خروج کرنا عائشہ کا ہی علی بن ابی طالب علیہ السلام پر
وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور قایم کرو تم نماز کو کہ ہمیشہ پڑہتی رہو اُسکو اُسکی وقتون پر کہ اصل عبادت بدنی کی وہ ہے وَآتِينَ الزَّكَاةَ اور دو تم زکوٰۃ کو کہ عوض پیغمبرؐ کے اصل عبادت مالی کی وہ ہی
وَأَطِعْنَ اللَّهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی تمام حکمون مین وَرَسُولَهُ اور پیغمبر اُسکی کے ہر امر مین إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ سوائے اسکی نہین کہ ارادہ کرتا ہی خدا لِيُذْهِبَ
عَنكُمُ الرِّجْسَ تا کہ لیجاوی تم سے ناپاکی کو گناہ کے أَهْلَ الْبَيْتِ اے اہل بیت وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تمکو گناہون سے تَطْهِيرًا پاک کرنا یعنی اے
اہلبیت پیغمبر ارادہ الہی متعلق ہوا ہے اس امر پر کہ تمہارے گناہون اور خطاؤن کو محو و دور کرے تا کہ صغیرہ اور کبیرہ سے تم پاک ہو جاؤ یہ آیت باجماع اہلبیت رسول خدا اور علی مرتضیؑ اور فاطمہ
اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے اور اکثر روایتین اہلسنت کی بہی اسی پر دلالت کرتی ہین چنانچہ صحیح بخاری مین اور جمع بین الصحیحین مین عائشہ سے منقول ہی
اور صحیح ابو داؤد اور موطائی مالک مین انس سے اور احمد حنبل مین ام سلمہ سے اور تفسیر ثعلبی مین ابو سعید خدری سے اور سوائے اسکی بہت کتابون مین اہلسنت کے مذکور ہے کہ یہ آیت شان مین علی اور فاطمہ
حسن اور حسین علیہم السلام کی نازل ہوئی ہی اور مسند احمد حنبل مین مرقوم ہی کہ عطا ابن رباح کہتا ہی کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ ایکروز فاطمہؑ نے ہانڈی مین مٹی کی کہانا پکایا تہا اور وہ کہانا لاکر رسول خدا صلعم کے
پاس لائی اور اُس وقت سید عالم میری گہر مین تشریف فرما تہی جسوقت فاطمہؑ ہمراہ وہ کہانا حاضر کیا تو رسول خدا نے فرمایا کہ اے نور دیدہ میرے علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کو جا کر میری پاس لا تا کہ میرے ہمراہ یہ کہانا
کہائین جسوقت وہ حاضر ہوئے تو پانچون بزرگون نے جمع ہو کر وہ کہانا تناول فرمایا جبرئیلؑ خداوند جلیل کی پاس سے یہ آیت لیکر نازل ہوئے پس جناب رسول خدا صلعم نے چادر اپنی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم
السلام پر ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ مین اور اہلبیت میری اور خاص میرے خداوندا بس لیجا تو انسے ناپاکی کو گناہونکی پس جسوقت کہ مینے وہ دعا حضرت سے سنی تو مینے کہا کہ یا رسول خدا مین بہی تم مین سے ہون
فرمایا کہ تو بہی خیر پر ہے لیکن اہلبیت مین سے نہین ہے اور اسیطرح جامع الاصول مین ہے جو کہ جامع صحاح ستہ کی ہی اور دوسری روایت مین ام سلمہ سے ہے کہ مین بہی چادر کا گوشہ پکڑ کر داخل ہوئی اور کہا کہ
مین بہی تم مین سے ہون رسول خدا صلعم نے چادر کو میری ہاتہ مین سے کہینچ لیا اور فرمایا کہ تو خیر پر ہے یعنی لیکن اہلبیت مین سے نہین ہے اور ثعلبی نے عبداللہ بن جعفر طیار سے روایت کی ہی اور آخر اس روایت کا یہ ہی کہ
فرمایا رسول خداؐ نے کہ خداوندا یہی لوگ اہل ہین تو رحمت نازل کر ان پر یہ چارون اہل میری ہین پس خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی زینب زوجہ رسول خدا نے کہا کہ یا رسول خدا مین داخل ہو جاؤن تم مین فرمایا
کہ تو اپنی جگہ ہے تو خیر پر ہی یعنی اہلبیت مین سے نہین ہے اور ثعلبی نے مجمع سے روایت کی ہی کہ ایکروز مین اپنی ماں کی ہمراہ عائشہ کے پاس گیا اُنہون نے کہا کہ دیکہا تونے کہ بروز جنگ جمل خروج کیا تونے اور باہر ہو گئی تو
حکم الہی سے کہ فرمایا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ عائشہ نے کہا کہ وہ قضا و قدر الہی سے تہا اور پہر عائشہ سے علیؑ کی حال سے پوچہا کہا تو نے مجہسے اس شخص کے حال پوچہا کہ جسکو سب لوگون مین زیادہ رسول خدا دوست رکہتی تہے
اور شوہر اُسکی سے کہ جسکو ہم سب سے زیادہ دوست رکہتی تہے اور قسم ہے خدا کی دیکہا مینے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو کہ رسول خدا نے انکو اپنی جامہ مین لیا اور اُس جامہ کو انکے سر پر ڈالا اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہین
اہلبیت میرے اور یگانہ میرے پس ناپاکی کو انسے دور کر اور انکو پاک اور پاکیزہ کر تو آلودگی معصیت سے عائشہ کہتی ہین مینے کہا کہ یا رسول خدا مین تیری اہلبیت مین ہون فرمایا کہ دور ہو کہ تو میری اہلبیت مین
نہین ہے اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ مسلم مین مذکور ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کو بیچ اہلبیت اپنے کے ہمنے زید بن ارقم سے پوچہا کہ اہلبیت اُسکی کون ہین کیا عورتین
اُسکی ہین کہا کہ نہین قسم ہی خدا کی تحقیق عورت ہوتی ہی ہمراہ مرد کے ایک زمانہ تک پہر طلاق دیتا ہی اُسکو تو وہ عورت اپنی باپ اور قوم کی گہر چلی جاتی ہی اور اہلبیت اُسکی اس جگہ رشتہ دار اور قریب
اُسکی ہین کہ جنپر صدقہ حرام ہی اور صحیح داؤد اور موطائے مالک مین ہے کہ انس نے روایت کی کہ جسوقت رسول خدا صلعم واسطے نماز صبح کے نکلتے تہی تو فاطمہؑ کے دروازہ پر آواز دیتے تہے بعد نازل ہونے اس آیت کے کہ نماز کا وقت
ہو گیا ہی نماز صبح ادا کرو تم اے اہلبیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یہ ہی حال روایات اہلسنت کا اور اس آیت مین انما کلمہ حصر کا ہی اور بیت سے مراد بیت نبوت و رسالت
ہے نہ خانہ ازواج اور اہلبیت کے رسول خدا نے تعیین فرمادی کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور رجس ناپاکی سے مراد ناپاکی گناہونکی ہے چنانچہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین لکہا ہی کہ لیجائی تم سے
ناپاکی کو یعنی دور کرے تم سے گناہونکو اور پاک کرے تمکو یعنی پہنائے تمکو خلعت کرامت کا اور تفسیر نیشاپوری مین لکہا ہے کہ یہان استعارہ کیا ہی واسطے گناہونکی ناپاکی کو اور روا رکہا تقوی کے تطہیر کو اور مجمع اللغت کی
کتاب ہے اُسمین لکہا ہی کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہی ہر گناہ سے اور بدی سے اور راغب اصفہانی نے لکہا ہی کہ تطہیر جسمون مین اور اخلاق اور افعال مین سب مین کہی جاتی ہی فرمایا خدا تعالی نے وثیابک فطہر یعنی اور
کپڑے اپنے کو پس پاک کر تو میل اور نجاست سے مثل گوہ اور پیشاب اور خون کے یہان مراد پاک کرنا جسم یا رخت کا ہی نجاستون سے اور فرمایا خدا نے کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور ظاہر ہی کہ
یہان ارادہ پاک کرنے کپڑی اور بدن کا نہین ہے نجاستون سے بلکہ یہان پاک کرنا نفس کا ہی جسکے سبب سے سزاوار مدح اور تعریف کا ہو اور لفظ اہلبیت کا اگرچہ عام سب لوگونکو گہر کی شامل تہا لیکن جسوقت رسول خدا نے

خاص کر دیا اور فرمایا کہ یہ ہیں اہلبیت میری اور کوئی نہیں سوائے ان چار پنجتن کے اور سب خارج ہو گئے اور یہ ہی اہلبیت میں داخل رہے پس ثابت ہو اس سے عصمت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی اگر کوئی منصف
انصاف کرے لیکن بعضے علماء اہلسنت کی عادت ہے اہلبیت کی فضائل کو ناقص کرتے اور ضعیف کرتے اور وضع کرتے ہیں اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ فضیلت انکی ثلثہ کی فضیلت سے زیادہ ہو جائے وہ لوگ کہتے ہیں
یہ آیت رسول خدا صلعم کی بیبیوں کی شان میں ہے اور اہلبیت سے مراد بیبیاں حضرت کی ہیں اور حال یہ ہے کہ کوئی روایت ایسی نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہو کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ یہ آیت
میری عورتوں کی شان میں نازل ہوئی ہے ایک تو یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ غلام ابن عباس کا بازار میں آواز دیتا پھرتا تھا کہ یہ آیت پیغمبر کی عورتوں کی حق میں نازل ہوئی ہے اور اہلسنت کے کتاب
سے تقلیب المکاید میں نقل کی ہے کہ عکرمہ خارجی اور دشمن تھا اہلبیت علیہم السلام کا پس جب اُنکا ایسا حال ہے کہ وہ دشمن ہے اہلبیت کا اور باوجود اسکے وہ بھلا انس ہی نہیں ہے بلکہ وہ غلام ہے ابن عباس کا تو وہ کیونکر
علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان میں اس آیت کو کہیگا پس تو لازم ہو گیا ہے کہ عداوت اور اپنی ذاتی کی جہت سے ازواج رسول کے شان میں کہے اور دوسری روایت جو ابن عباس کی طرف منسوب
کرتے ہیں وہ بھی اسی غلام ہی نے وضع کی ہوگی کہ مخالف روایات معتبر کے ہیں سوائے اسکے یہ روایات شاذہ مثل روایات صحاح ستہ کے مثل بخاری اور ترمذی اور جامع الاصول کے کب ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ انکی مخالف دوسری
کتابوں کی روایتیں اہلبیت کے نزدیک البتہ معتبر نہیں ہیں لیکن تعجب ہے علماء اہلسنت سے کہ عائشہ اور ام سلمہ اور زینب ازواج رسول اور انس اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم وغیرہ اصحاب رسول کی کئی روایتوں سے چشم پوشی کی اور ایک غلام دشمن اہلبیت
کی روایت پر عمل کرتے ہیں ان لوگوں کا دستور ہے کہ اگر ایک شخص اہلبیت کی فضیلت کچھ بیان کرے اور دوسرا اسکی مقابلہ میں کہ بہت غیر معتبر ہو اور اہلبیت سے عداوت رکھتا ہو اور وہ اس روایت کا ضعیف ہونا
کہے تو اسکی ضعف پر عمل ہوگا اور اس معتبر کی روایت کا اعتبار نہ کرینگے اور صریح صواعق محرقہ میں زید بن ارقم کا قول ہے کہ زوجہ پیغمبر کی اہلبیت میں نہیں ہیں بلکہ اہلبیت وہ لوگ ہیں کہ صدقہ جنپر حرام تھا اور
اہلبیت کا لفظ عام ہے کہ بیٹی کو اور پوتے کو اور بہو کو اور زوجہ کو باعتبار ظاہر کے سب کو شامل ہے اور نساءکم میں نساء کا لفظ ظاہر میں اس پر دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے زوجہ ہو اور کوئی اس میں حقیقت کہ آیہ نساءنا
ونساءکم میں مراد نساء کے لفظ سے جو کہ مخصوص ازواج کیواسطے تھا اور ظاہر میں ازواج ہی پر دلالت کرتا تھا بیبیاں حضرت کی مراد ہوئی اور وہاں بھی فاطمہ زہرا مقصود ہے تو اہلبیت کے لفظ عام سے کہ گھر کے آدمی کے
اسے سمجھیں آتی ہیں بیبیاں حضرت کی کیونکر ارادہ کی جائینگی اور دیکھو ظاہر ہے کہ رسول خدا صبح کیوقت جب فاطمہ زہرا کے دروازہ پر پہنچتے تو آواز دیتے تھے کہ الصلوة اہل البیت انما یرید اللّٰہ الآیہ پس بیبیاں حضرت کی
اہلبیت میں داخل ہوتے تو انکی دروازہ پر بھی آواز کرتے کہ الصلوة یا اہلبیت اور مراد رجس سے اس آیتمیں یا تو ناپاکی ظاہری ہے یا ناپاکی گناہونکی ناپاکی ظاہری کی مثل پیشاب اور خون کے تو ہو نہیں سکتی اسواسطے کہ کچھ حضرت
ازواج کو اور مومنین کو وعدہ نہیں ہے کہ خدا انکو پاک کرے پس مراد اس سے ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ اور کبیرہ ہیں پاک ہونا گناہوں سے دلالت کرتا ہے معصوم ہونے پر اور ازواج کے معصوم ہونے کا کوئی قائل نہیں
ہے مسلمانوں کے فرقوں میں سے اور کیونکر معصوم ہو وہ عورتیں جو باغی ہوئیں اور خروج کیا انہوں نے امام زمانہ پر اور اہلبیت پیغمبر نے امام زمانہ کی اہلبیت سے تو انکو حاصل ہو پس ازواج کسی طرح مراد نہیں
ہو سکتیں اس آیت سے اور نہیں ہیں وہ مگر علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کہ جن سے کبھی کوئی گناہ ہرگز نہیں ہوا اور یہ جو کہتے ہیں کہ آیہ تطہیر کے قبل اور بعد ازواج کا ذکر ہے تو آیہ تطہیر میں بھی وہی مراد
ہونگی جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو ترتیب ان آیتونکی موافق تنزیل کے نہیں ہے کہ انکی آیت کہیں لیجاکر ڈالدی ہے اور ہمنے تسلیم کیا کہ یہ آیتیں اسیطرح نازل ہوئی ہیں لیکن دیکھو قرآن کو کہ تمام قرآن اسیطرح
آیتوں سے بھرا ہی ہے کہ ایک مطلب قرآن میں شروع ہوا اور بعد اسکے دوسرا مطلب اسکی غیر شروع ہوا اور اسکی بعد پھر وہ پہلا مطلب مذکور ہوا ایسا قرآن میں بہت ہے اسیطرح یہ بھی ہے اور تطہیرکم میں کم کی ضمیر صریح
دلالت کرتی ہے کہ مراد اس سے ازواج نہیں ہیں اور اگر ازواج مراد ہوتی تو جیسے کہ پہلی اور پچھلی آیتوں میں جمع مؤنث ضمیر آئی ہے یہاں بھی آتی اور یہ کہنا کہ ضمیر کم کی بلحاظ
لفظ اہل کی آئی ہے چنانچہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ لکھتے ہیں یہ نہایت پوچ اور برخلاف تحریر جمیع مفسرین کی ہے اسواسطے کہ اکثر مفسرین اس کم کی ضمیر ہی کی ملاحظہ سے اہلبیت اہل عبا کو کہتے ہیں
اور یہ کب ہو سکتا ہے کہ بلحاظ لفظ اہل تو جمع مذکر ہو اور مراد اس سے جمع مؤنث ہو اور آیہ اتعجبین من امر اللّٰہ رحمة اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید میں علاوہ مؤنث واحد تعجبین سے طرف علیکم جمع
مذکر کے نہیں ہے اور نہ مؤنث واحد کو جمع مذکر کے صیغہ میں بیان کیا ہے بلکہ علیکم میں خطاب حضرت ابراہیم وغیرہ انکی اہل البیت کے ہے اور سارہ بھی انمیں داخل ہے لیکن سارہ انکی اہلبیت میں اسواسطے داخل ہے کہ وہ
انکی خالہ کی یا چچا کی بیٹی ہے نہ زوجہ ہونیکی جہت سے اور اتعجبین میں خطاب فقط سارہ کے طرف ہے اور اس آیت کی ہی ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ آیہ
رحمة اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت پیغمبر آخر الزمان کے اہل بیت کی شان میں تھی اور وہ آیہ اسطرح تھی کہ اتعجبین من امر اللّٰہ انہ حمید مجید لیکن جامع قرآن نے مشتبہ
ہو جانے کے واسطے حضرت سارہ کے ذکر میں ڈالدیا ہے جیسے کہ ازواج رسول خدا کے ذکر میں آیہ تطہیر کو داخل کر دیا ہے ملتبس ہونیکے واسطے
اسواسطے کہ ضمیر مؤنث واحد کی کیونکر مطابق ہوسکے ضمیر جمع مؤنث کو کہ مخالف فصاحت کے ہے اور مؤنث واحد کو جمع مذکر کے صیغہ سے
بیان کرنا کہیں نہیں آیا اور روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر تنہا نازل ہوئی ہے اور ان پہلی اور پچھلی آیتوں کے درمیان ہو کر
نازل نہیں ہوئی ہے جامع قرآن نے ان آیتوں کے بیچ میں اس آیت کو ڈالدیا ہے پھر ازواج سے اس آیت کو کیا تعلق ہے اور بیت سے مراد ازواج کا بیت نہیں ہو سکتا
اسواسطے کہ پہلی اور پچھلی آیتوں میں بیوت ہے جمع کا لفظ اگر ازواج کیواسطے ہوتا تو یہاں بھی جمع کا صیغہ ہوتا تاکہ مطابق ہوتا پہلے اور پچھلے آیتوں کی
پس مراد بیت سے بیت نبوت ہے نہ بیت گل و چوب اور روایات کثرت سے دلالت کرتے ہیں کہ بیت ازواج اس سے مراد نہیں ہے

اور ابو القاسم حسکانی نے جابر سے روایت کی ہی چنانچہ فرماتے ہین جابر کہ آیۂ تطہیر جسوقت رسول خدا پر نازل ہوئی تہی اُسوقت حضرت کے حجرہ مین حضرت کے پاس سوا علی و فاطمہ
و حسنین علیہم السلام کے کوئی نتہا پس خطاب خدا کا ان پانچون سے ہے اور اُسوقت یہی اہلبیت تہے اور البتہ نتہی ازواج اسمین کیونکر داخل ہونگی اور اکثر روایات مین آیا ہی کہ یہہ آیت ان پانچون کی شان مین
ہے اور رسول خدا کے ارشاد کو ترک کرکے اپنی رائے کو دخل دینا اور اپنی طرف سے ایک مضمون ایجاد کرنا قابل سماعت کے نہین ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ آیۂ تطہیر تو ازواج کی شان مین ہے
اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو رسول خدا نے اپنی دعا سے اس عدہ مین داخل کیا ہی یہ قول نہایت لغو اور واہی ہے اور یہ قول صاحب تحفہ کا ہی مخالف جمیع مفسرین کے اور دعا
سے حضرت کے یہ امر ہرگز ثابت نہین ہے اسواسطے کہ دعا مین تو یہہ ہے کہ ہٰؤلاء اہلبیتی یہ ہین اہلبیت میرے اور کوئی انکی واسطے جو تو نے وعدہ کیا ہی اُنکو فا کر اور صاحب قول مستحسن کی ہی
وہ ہی صاحب تحفہ پر اعتراض کرکے یہی کہتا ہی اور دعا حضرت کی واسطے دور کرنے نجاست کے ہی نہ واسطے داخل کرنے ان چارون بزرگون کی اہلبیت مین اور ام سلمہ کو جو عبا مین داخل نہین کیا
اسواسطے کہ وہ اہلبیت مین سے نتہی نہ اسواسطے کہ وہ اہلبیت مین سے تہے اور انکی داخل کرنے سے تحصیل حاصل کی ہوئی تہی اور نہ جمیع اقارب حضرت کے اہلبیت مین داخل ہین اور نہ سب واسطے
دعا کی تہی بلکہ وہی چار شخص ہین کہ جنکو عبا مین لیا تہا اور یہ ہی چارون بزرگوار ہین اور کوئی نہین انکو رہنے دو اور کوئی آور ایسا نہین ہو سکتا کہ خدا تعالے کسی چیز کا ارادہ کرے اور پہر وہ وقوع
مین نہ آئے خدا تعالے کا فرمانا لغو نہین ہے اگر کسی چیز کو کہے کہ مین ارادہ اسکا کرتا ہون اور پہر اُسکو نکرے اور سوا اسکے یہ مقام مدح کا ہی اور یہ قول دلالت کرتا ہی تعظیم پر اور فقط ارادہ
کر نہین کچہہ مدح اور تعظیم نہین ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ آل عبا تو پاک تہے پاک کون کو خدا کیا پاک کریگا یہ امر تو ازواج کیواسطے ہی ہو سکتا ہی معلوم ہوا کہ پہلے وہ ناپاک تہی کہ اب خدا تعالے
انکو پاک کرتا ہی اور یطہرکم کے معنی ہی نہین سمجہے اسواسطے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ طہارت پر ثابت رکہے تمکو خدا جیسے کہ اہدنا الصراط المستقیم ہے یعنی ثابت رکہہ تو ہمکو راہ
سیدہی پر اور طہارت نجاست سے بہی ہوتی ہی اور معاصی سے بہی ہوتی ہی ایک معنی ہر جگہہ مراد نہین ہو سکتی اُس مقام کو دیکہنا چاہئے کہ یہان کونسے معنی مناسب ہین
غرض یہ ہی کہ باوجود منقول ہونے اکثر احادیث کے شان مین آل عبا کے پہر جو یہ آیتین تاویلین کرکے چاہتے ہین کہ یہ فضیلت آل رسول کے واسطے ثابت نہو بلکہ ازواج کے
واسطے ہو اسمین ان لوگونکو کچہہ فائدہ نہین ہے بجز اسکے کہ آل رسول فضیلت مین بڑہنے نہ پائین اور عصمت انکی ثابت نہو کہ وہ دلیل ہو جائے انکی خلافت اور امامت کے واسطے اور لوگ
انکو ثلثہ سے زیادہ بزرگ جاننے لگین لیکن انکی واہی تاویلین کرنے سے کچہہ نہین ہوتا اور چاند خاک ڈالنے سے پوشیدہ نہین ہوتا ہی اہلبیت کا ذکر ہوگا تو یہی سے مسلمان آل عبا
کو سمجہینگے نہ ازواج پیغمبر صلعم کو جسقدر یہ کوشش کرتے ہین آل رسول کی فضائل کے گہٹانے مین اُسیقدر خدا تعالے انکی فضایل کو روشن کرتا ہی اور
اب خدا تعالے پہر ازواج پیغمبر صلعم کیطرف خطاب کرتا ہی کہ وَاذْكُرْنَ اور یاد کرو تم اے عورتو پیغمبر کے مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ اُسچیز کو کہ پڑہی جاتی ہے
بیچ گہرون تمہارے کے مِنْ آيَاتِ اللَّهِ آیتون خدا کے مین سے وَالْحِكْمَةِ اور حکمت کے باتون مین سے یعنے وہ کتاب پڑہی جاتی ہے
جو کہ شامل ہے دونو امرون کو اور یا سخنان پیغمبر کہ محض نصیحت اور پند ہے انکی باتون سے نصیحت پکڑو إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا كَانَ لَطِيفًا ہے
لطف کرنیوالا نیکون پر خَبِيرًا خبردار تمہاری گفتار اور کردار سے اور تدبیر کرنیوالا ہی انکی کہ جسمین تمہاری صلاح ہے اور کہتے ہین کہ اسما بنت عمیس نے اپنے شوہر
جعفر طیار کے ہمراہ حبشہ سے مراجعت کی اور مدینہ مین آکر پہنچی تو رسول خدا صلعم کے بی بیون کے پاس آئے اور پوچہا کہ ہمارے مقدمہ مین یعنے عورتون کے
حق مین بہی کوئی آیت نازل ہوئی ہے کہا کہ نہین وہ رسول خدا کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول خدا صلعم عورتین بالکل نا امید ہین اور بڑی نقصان مین ہین حضرت
نے پوچہا کہ کیون کہا کہ اسواسطے کہ قرآن مین جابجا مردونکا ذکر ہے اور عورتونکا کسی آیتمین ذکر نہین ہے معلوم ہوا کہ ہم شمار مین نہین ہین اور نہ ہماری عبادت
اور طاعت مقبول ہے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی إِنَّ الْمُسْلِمِينَ تحقیق کہ فرمانبرداری کرنے والے مرد وَالْمُسْلِمَاتِ اور فرمان برداری
کرنے والیان عورتین وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والیان عورتین اور رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جسکے ہاتہہ اور زبان سے سلامت رہین مسلمان اور مومن وہ ہے کہ سلامت رہے ہمسایہ ایذا دون انکی سے اور نہین
ایمان لایا ہے مجہپر وہ شخص کہ شب کو سیر ہوکر سویا اور ہمسایہ اُسکا بہوکا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ایمان معرفت اور اعتقاد
ہے دل سے اور اقرار ہے زبان سے اور عمل ہے ارکان دین پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام تو وہ ہے کہ جسکے سبب سے
خون بچ رہتے ہین اور امانت ادا کی جاتی ہے اور نکاح اسمین جایز ہوتے ہین اور میراث دیتے لیتے ہین اور ایمان وہ ہے کہ جو دل
مین ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ ثواب ایمان پر موقوف ہے اور ایک اعرابی کی صورت مین جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس
آئے اور رسول خدا اُنکو نہین پہچانتے تہے اُنہون نے رسول خدا سے پوچہا کہ یا محمد صلعم کیا ہے ایمان فرمایا کہ اعتقاد کرے تو خدا کا اور

اور آخرت کے دن کا اور فرشتون کا اور کتابون کا اور پیغمبرون کا اور زندہ ہونے کا بعد مرنیکے کہا کہ سچ کہا تونے ای محمد پس کہا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ گواہی دی تو اسکی کہ نہین ہے کوئی معبود سواے خدا کے
اور محمد بندہ اسکا ہی اور پیغمبر اسکا قائم رکھ تو نماز کو اور دے تو زکوٰۃ کو اور ماہ رمضان کا روزہ رکھی تو اور بیت اللہ کا حج کری تو کہا کہ سچ کہا تونے ای محمد صلعم اور بیچ حقیقت کے مرد اور عورت کا
ذکر کرتا ہی کہ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ اور ہمیشہ عبادت کرنیوالے مرد اور ہمیشہ عبادت کرنیوالیان عورتین وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ اور راست کہنیوالے
مرد اور راست کہنے والیان عورتین ہر امر مین وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالیان عورتین طاعتون اور عبادتون پر اور گناہون سے پرہیز کرنے مین
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ اور عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالیان عورتین خدا کے سامنے اور خدا سے ڈرنیوالے مرد اور عورت دل سے اور اعضا سے وَالْمُتَصَدِّقِينَ
وَالْمُتَصَدِّقَاتِ اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والیان عورتین اپنے مالون مین سے صدقہ واجب اور صدقہ سنت اور خمس وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ اور روزہ رکھنے والے مرد
اور روزہ رکھنے والیان عورتین واسطے خدا کے روزہ واجب اور سنت سے وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ اور نگاہ رکھنے والے مرد شرمگاہون اپنی کو حرام سے اور نگاہ رکھنے والیان عورتین وَالذَّاكِرِينَ
اللَّهَ كَثِيرًا اور ذکر کرنیوالے مرد خدا کو بہت اور کثیرا صفت ہے ذکرا مقدر کی یعنی ذکرا کثیرا وَالذَّاكِرَاتِ اور ذکر کرنیوالیان عورتین کر بہت رات اور دن دل اور زبان سے أَعَدَّ اللَّهُ
لَهُمْ تیار کیا ہی خدا نے واسطے انکی واسطے مرد اور عورت کے مَغْفِرَةً بخشش کو گناہون سے وَأَجْرًا عَظِيمًا اور اجر بڑی کو اور عطا ابن ابی رباح نے روایت کی ہے کہ جو کوئی اپنے تئین
خدا کی سپرد کرے داخل ہو اسکی قول مین کہ وہ ان المسلمین والمسلمات ہے اور جو کوئی اقرار کرے خدا کا اور اسکے رسول کا اور تصدیق کرے علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولایت کی اور انکی اولاد پاک کے
اور دل اسکا زبان کے موافق ہو تو وہ اس قول مین داخل ہے کہ والمومنین والمومنات اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی فرض مین اور فرمانبرداری کرے پیغمبر کی سنت مین وہ شخص داخل ہو
والقانتین والقانتات مین اور جو کوئی زبان کو نگاہ رکھے دروغ سے وہ شخص داخل ہو جملہ والصادقین والصادقات مین اور جو کوئی صبر کرے طاعت پر اور معصیت سے پرہیز کرے پس وہ شخص
داخل ہو آیہ والصابرین والصابرات مین اور جو کوئی نماز پڑھے اور چپ اور راست نگاہ نکرے وہ داخل ہو والخاشعین والخاشعات مین اور جو کوئی ہفتہ مین ایکدرہم صدقہ دے وہ شخص داخل ہو
والمتصدقین والمتصدقات مین اور جو کوئی ہر مہینہ مین تیرھوین چودھوین پندرھوین کو روزہ رکھے وہ داخل ہو والصائمین والصائمات مین اور جو کوئی اپنے تئین حرام کرنے سے
نگاہ رکھے وہ داخل ہو والحافظین فروجہم مین اور جو کوئی پانچون وقت کی نماز بجا لاوے مع شرائط اور ارکان کے وہ داخل ہو والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات مین اور حضرت امام
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سوتے وقت تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے وہ جملہ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات سے ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم زینب دختر جحش کے خواستگاری
کو گئے کہ پھوپھی کی بیٹی تھی واسطے زید بن حارث بن شراحیل کے کہ آزاد کیے ہوے آپکی تھے زینب نے پہلی تو یہ گمان کیا کہ وہ حضرت اپنی واسطے خواستگاری کرتے ہین قبول کیا اور جسوقت معلوم ہوا کہ زید کیواسطے چاہتے ہین تو
انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھی اور حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی اور قریش کے زنان اشراف مین سے تھی اور کہا کہ مین کسواسطے آزاد کیے ہوے کی زوجہ ہون اور اسکا بہائی عبداللہ بن جحش بھی
اسکا متفق ہوا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین یہ ہے کہ زینب نے رسول خدا صلعم کے جواب مین کہا کہ مین اپنے نفس سے اس امر مین مشورہ کرون آپ منتظر رہین پس حقتعالی نے
یہ آیت نازل کی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہین ہے واسطے کسی مومن کے یعنی عبداللہ کے وَلَا مُؤْمِنَةٍ اور نہ واسطے کسی عورت ایماندار کے یعنی مثل زینب کے إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ
جسوقت حکم کرے خدا اور پیغمبر اسکا أَمْرًا کسی کام کو مثل نکاح وغیرہ کی تو أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یہ کہ ہووے واسطے انکی اختیار مِنْ أَمْرِهِمْ کام اپنی سے کسی چیز مین بلکہ انکو چاہیے کہ اپنے
اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کے تابع کرین کہ واجب ہے انپر اور یہ آیت اگرچہ خاص آدمیون کے حق مین ہے لیکن حکم اسکا عام ہے اور اہل کوفہ اور شام نے یکون کو یاسے پڑھا ہے اور باقیون
نے تاسے وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی نافرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اسکی کی تو فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا وہ ضَلَالًا مُبِينًا گمراہ ہونا ظاہر اور
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو زینب نے رسول خدا سے عرض کی کہ میری نکاح کا اختیار آپکو ہے مینے آپکو مختار کیا جس سے چاہو نکاح میرا کرو رسول خدا نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور عبداللہ
بھی اسپر راضی ہوا اور کہتے ہین کہ رسول خدا نے زید کا زینب سے نکاح کیا تو اپنی مال سے مہر اسکا ادا کیا اور مہر مین دس عدد دینار اور ساٹھ درہم اور چادر اور لحاف اور اوڑھنی اور
پچاس مد طعام کی کہ ایک من کے قریب ہے اور تیس صاع خرما کہ دو من سے کچھ زیادہ ہے عطا فرمائے اور اس سے پہلی اسی سورہ مین ماجعل ادعیاءکم ابناءکم کی تفسیر مین زید کی حال مین حضرت
صادق علیہ السلام سے جو روایت لکھی ہی کہ زید نے رسول خدا سے عرض کی کہ اگر آپ زینب سے نکاح کرین تو مین اسکو طلاق دیدون حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو اپنے
پاس نگاہ رکھ اس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ وَإِذْ تَقُولُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہتا تھا تو لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ واسطے اس شخص کے کہ انعام کیا ہے
خدا نے عَلَيْهِ اوپر اسکے کہ اسکو توفیق ایمان کی دی ہے اور تیرا خادم اور تابع اسکو کیا وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور انعام کیا ہے تو نے اے محمد صلعم اوپر اسکی کہ تو نے اوسکو
پرورش کیا ہے اور آزاد کیا ہے اور کہا ہے تو نے اسکو از راہ محبت کہ أَمْسِكْ عَلَيْكَ نگاہ رکھ تو اوپر اپنے زَوْجَكَ زوجہ اپنی کو کہ وہ زینب ہے وَاتَّقِ اللَّهَ
اور ڈر تو خدا سے زینب کے مقدمہ مین اور طلاق اسکو مت دے بلکہ اپنے پاس اسکو رکھ یہ تو نے زید سے کہا وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ اور چھپاتا ہے تو بیچ نفس اور دل اپنی کے

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ اسچیز کو کہ خدا ظاہر کرنیوالا اسکا ہی یعنے زینب سے نکاح کرنیکو اگر زید اسکو طلاق دیویگا یہی تیرا جی تو چاہتا ہی وَتَخْشَى النَّاسَ اور ڈرتا ہی تو آدمیون سے کہ وہ یہ
نہ کہین کہ اسنے اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ اور خدا زیادہ لائق ہے کہ ڈرے تو اُس سے جناب رسول خدا صلعم مین حیا زیادہ تھی اسواسطے آدمیون سے زیادہ
خوف کرتے تھے کہ وہ یہ نہ کہین کہ اُسنے اپنے فرزند کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہی اور پہلے ایام جاہلیت مین لے پالک کے زوجہ سے نکاح کرنیکو حرام جانتے تھے اور اُس سے نکاح نہین کرتے تھے اسواسطے
لوگون کے طعن کے خوف سے حضرت نے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ کو مت چھوڑ اور اسکو طلاق مت دے اور سید مرتضی علم الہدی نے تنزیہ الانبیا مین لکھا ہی کہ عرب لے پالک کو قائم مقام اولاد کی جانتے تھے سب
حکمون مین اور اُسکی جورو سے اُسکی طلاق کے بعد عورتون سے نکاح نہین کرتے تھے پس رسول خدا نے ارادہ کیا کہ بسبب نکاح کرنے کے زینب سے بعد طلاق کے بالکل اس حکم کو باطل کرین اور رسم
جاہلیت کے طریقہ کو منسوخ کرین اور لیکن اُس کو پوشیدہ رکھتے تھے اس خوف سے کہ لوگ یہ نہ کہین کہ پیغمبر نے اپنی پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا اور اسیواسطے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ کو اپنے پاس
تھام رکھ اور خدا سے ڈر زینب کے مقدمہ مین کہ اسکو طلاق مت دے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو امر کہ رسول خدا صلعم اپنے جی مین چھپاتے تھے وہ یہ تھا کہ خدا تعالی نے رسول اپنے کو خبر کی تھی کہ
زینب بھی تیری جوروؤن مین سے ہوگی اور زید اسکو طلاق دیگا پس جسوقت زید آیا اور اُسنے حضرت سے عرض کی کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ زینب کو طلاق دون تو فرمایا حضرت نے کہ تو اپنی زوجہ کو تھام
رکھ اور اسکو طلاق مت دے پس خدا تعالی نے فرمایا کہ تو نے کیون کہا کہ اپنی زوجہ کو تھام رکھ اور حال یہ ہی کہ ہمنے تجھکو خبر دی ہے کہ وہ تیری عورتون مین سے ہوگی اور خدا تعالی زید کے
زینب کو طلاق دینے کا اور رسول خدا کو اُس سے نکاح کرنیکا ذکر کرتا ہی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا پس جسوقت ادا کیا زید نے زینب سے وطر اپنا حاجت کو کہ جو اُس سے رکھتا تھا نکاح
اور مجامعت کے اور طلاق دی اُسکو اور زینب نے عدّۃ کو پورا کر لیا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد وطر سے حاجت سے طلاق دینا ہی یعنی جسوقت طلاق دی زید نے اور زینب نے عدت کو
تمام کیا تو زَوَّجْنٰكَهَا نکاح کیا ہمنے تیرا ای محمد اُس زینب سے اور اہلبیت علیہم السلام کی قرات مین زوجتکہا ہی یعنے نکاح کیا مینے تیرا ای محمد اُس زینب سے لِكَيْ لَا يَكُوْنَ
تاکہ نہووے بعد اُسکے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ اور پر مومنین کے تنگی یا کوئی گناہ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ بیچ درخواست کرنے عورتون لے پالکون انکے کے بعد طلاق کے
یا بعد مرجانے شوہرون کے اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جسوقت کہ ادا کرین وے اپنی حاجت کو کہ وہ نکاح اور طلاق اور عدت ہے یعنے اس جہت سے تیرا نکاح ہمنے زینب سے کیا کہ تمام مومنین
تیری پیروی سے اپنے لے پالکون کے عورتون سے نکاح کر لیوین اور اسمین کچھ تردد نہ کرین اور جاہلیت کے رسم کو ہمنے منسوخ کیا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کار خدا کا کہ وہ ارادہ کرے
مَفْعُوْلًا کیا گیا یعنی جس چیز کا کہ خدا ارادہ کرے البتہ وہ وقوع مین آتا ہی جیسے کہ نکاح زینب کا رسالتپناہ سے اور انس بن مالک سے منقول ہی کہ جسوقت عدہ زینب کی منقضی ہوئی تو
رسول خدا نے زید سے فرمایا کہ تو جا اور زینب سے خواستگاری میری واسطے کر زید روایت کرتا ہے کہ مین زینب پاس گیا اسوقت وہ آٹا خمیر کرتی تھی جسوقت مینے اسکو دیکھا تو
میری نظرون مین وہ نہایت عظیم الشان اور بلند مرتبہ معلوم ہوئی کہ مجھکو یارا اُس پر نگاہ کرنیکا نہوا رسول خدا کی عزت کی جہت سے مینے اپنی پشت اسکی طرف کر کے کہا
خوشخبری ہو تجھکو ای زینب کہ رسول خدا تیری خواستگاری کرتے ہین یہ سنکر خوش ہوئی اور کہا کہ مین کچھ کام نکرون یہانتک کہ اپنے پروردگار سے اس کام مین مشورہ کرون
وہانسے اٹھکر مصلے پر گئی اور اپنے خدا سے مناجات کی حقتعالی نے وہ آیت نازل کی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا بعد نازل ہونے اس آیت کے بے اجازت حاصل کئے
زینب کے گھر مین تشریف لے گئے زینب نے کہا کہ یا رسول خدا بدون نکاح میرے گھر مین کیون آئے ہو حضرت نے فرمایا خدا نکاح کرنیوالا ہے اور جبرئیل گواہ اور بعد اسکے زینب اس جہت سے سب بیبیون پر فخر
کرتی تھی اور کہتی تھی کہ خدانے میرا نکاح پیغمبر سے کیا ہی اور تمہارا نکاح تمہارے والی کرتے ہین اور زینب نے رسول خدا سے کہا کہ مین اور بیبیون سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہون اور میرا قرب اپسے زیادہ ہے
تین چیز کے سبب سے ایک تو یہ کہ جد میرا اور جد تمہارا ایک ہے کہ وہ عبد المطلب ہے اور حقتعالی نے میرا نکاح آسمان پر کیا اور جبرئیل ایلچی اور گواہ عقد کا ہوا کہ ان تینون مین کوئی وجہ
تمہاری کسیکو شریک نہین ہے اور کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے زینب کی عروسی کیواسطے ولیمہ تیار کیا تھا اور لوگونکو مہمان کیا اور سوا زینب کی اور کسی کی عروسی مین اپنی بیبیون مین سے
ولیمہ نہین کیا اور شام تک لوگونکو کھانا کھلایا اور بعضے مخالفین اس قصہ کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ بالکل مخالف شرع کے ہی کہتے ہین کہ رسول خدا زینب پر عاشق ہوئے
تھے جسوقت کہ وہ زید کی زوجہ تھی اور بے شک یہ امر نہایت بد اور معصیت ہے اور انبیا ان سب امور سے پاک ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث مین اسطرح ہی کہ رسول خدا
صلعم نے زید سے زینب کا نکاح کیا پس بعد اسکے اُن دونون مین نزاع واقع ہوا اور اپنا جھگڑا رسول خدا پاس لائے اور رسول خدا کی نظر زینب پر پڑی تو نہایت تعجب کیا اور خوش آئند معلوم ہوئی زید نے کہا کہ
اگر حضرت حکم دیوین تو مین اسکو طلاق دیدون اسواسطے کہ اسمین تکبر بہت ہے اور یہ اپنی زبان سے مجکو نہایت ایذا دیتی ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈر تو اسکو طلاق کیون دیتا ہی اور اپنی
زوجہ کو اپنی پاس رکھ اور اُس سے نیکی کر بعد اسکی زید نے اسکو طلاق دی اور جب عدۃ گزر گئی تو خدا تعالی نے اُسکے نکاح کا حکم رسول خدا صلعم پر نازل کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے
عصمت انبیا کی حدیث مین فرمایا ہے کہ قول حقتعالی کا وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالی نے نام اُنکی بیبیون کے جسقدر کہ دنیا مین ہونگی اور جسقدر کہ آخرت مین
سب اپنے حبیب کو بتلا دئے تھے اور فرمایا کہ وہ مومنین کے مائین ہین اور ایک کا نام اُنمین سے زینب ہے اور وہ اُسوقت زوجہ زید بن حارثہ کی تھی پس رسول خدا نے نام اسکا اپنے جی مین

پوشیدہ رکھا اور اسکو ظاہر نکیا تاکہ منافقین میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ پیغمبر ایک عورت کو کہ وہ ایک دوسرے کے گھر میں ہے اپنی ازواج میں سے کیا اور مومنین کے ماؤں میں سے اور خوف کیا منافقین سے
اس لیے سوا خدا نے فرمایا کہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ یعنے خدا زیادہ لائق ہے کہ تو اس سے ڈرے نہ آدمیوں سے اور خدا تعالیٰ نہیں مشغول ہوا سبکے نکاح کا اپنی خلقت میں مگر
واسطے نکاح آدم و حوا کے اور رسول خدا کی زینب سے چنانچہ فرمایا کہ زوجناکہا اور یا نکاح فاطمہ کا علی سے کہ آسمان پر کیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی علم سے جانا کہ قریب ہے کہ منافقین حضرت کو زینب
سے نکاح کرنے میں عیب لگا دینگے اس واسطے یہ آیت نازل کی کہ ما کان علی النبی اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے من حرج کوئی تنگی اور گناہ فیما فرض اللہ لہ بیچ اسکے کہ مقدر اور مقرر کیا ہے خدا
نے واسطے اس پیغمبر کے کہ عورتوں سے لے پالکوں کی اپنے حلال کی ہیں جس وقت کہ ان کی بیبیاں طلاق دیویں اور خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہے بلکہ سنۃ اللہ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا
کا ہی فی الذین خلوا بیچ — ان لوگوں کے کہ گزرے ہیں انبیا میں سے من قبل پہلی اس سے اور سنۃ اللہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی سن الیہ سنۃ مراد اس سے پہلے انبیا ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے حرج کو دور کیا تھا ان امر مباح میں جیسے کہ نکاح لے پالکوں کی عورتوں سے یا یہ حقیقت کہ مباح ہوتی مثل کثرت ازواج کہ داؤد کی سو زوجہ تھی اور سلیمان کے تین سو زوجہ اور سات سو حرم تھی پس
جس وقت کہ پہلے انبیا کو کثرت ازواج کی جایز ہوئی تو ان پر حرج نہ ہوا پس محمد کہ سرور انبیا کا ہی اسکو بھی حرج نہیں ہے اگر اپنے لے پالک کے زوجہ سے نکاح کرے وکان امر اللہ اور ہے امر خدا کا قدرًا
مقدورًا ایک حکم ادا کیا گیا اور جاری کیا گیا یقینا یعنی جو چیز کہ خدا تعالیٰ انبیا پر نازل کرتا ہی وہ قضا و قدر ہے کہ البتہ واقع ہونیوالی ہے مقدر ہو کر جو موافق حکمت کے ہی
اور انبیا گزشتہ الذین یبلغون وہ لوگ ہیں کہ پہنچاتے ہیں رسالات اللہ پیغاموں خدا کے کو اپنی امتوں پر بدون خوف آدمیوں کی ویخشونہ اور ڈرتے ہیں اس خدا سے
ولا یخشون احدا اور نہیں ڈرتے ہیں وہ احکام کی پہنچانیمیں کسی سے الا اللہ مگر خدا سے وکفی باللہ حسیبا اور کافی ہے خدا کفایت کرنیوالا واسطے برلانے مقصد ڈرانے والوں کو
جو کہ اس سے ڈرتے ہیں اور یہ کہ کافی ہی خدا حساب شمار کرنیوالا بندوں کے اعمال کا بس چاہیئے کہ اس سے ڈریں اسکی غیر سے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ انبیا کو احکام پہنچانے میں
تقیہ جایز نہیں ہے اور غیر تبلیغ احکام میں یعنی سوا تبلیغ احکام کے اور امور میں تقیہ کر سکتا ہی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کیا اور اگر کوئی کہے کہ اگر انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جایز نہیں ہے
اسکے کیا معنے ہیں کہ وتخشی الناس یعنی اور ڈرتا ہی تو آدمیوں میں سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول تبلیغ احکام سے تعلق نہیں رکھتا ہی بلکہ خوف حضرت کو منافقین کی
بدگوئی کا تھا کہ وہ طعن کرینگے اور لوگوں کی بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے ہر عاقل پرہیز کرتا ہی اور یہ امر متعلق احکام خدا کے نہیں ہیں اور جس امر سے حضرت ڈرتے تھے وہی تھی یعنی نکاح
کرنے کے زینب سے پس واسطے منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ یہ مرد ہمکو کہتا ہی کہ تمہارے فرزندوں کی جوروئیں تم پر حرام ہیں اور اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح اپنا کر لیا یعنی
زید کی زوجہ سے اور یہ انہوں نے اس واسطے کہا کہ وہ لے پالک کو مثل پسر حقیقی اور صلبی کے جانتے تھے سب حکم ان میں خدا تعالیٰ نے انکی رد میں یہ آیت نازل کی کہ ما کان محمد اور نہیں ہے محمد صلعم
ابا احد من رجالکم باپ کسیکا مردوں تمہارے میں سے اگر باپ ہے تو فاطمہ زہرا کا ہی اور وہ مرد نہیں ہے بلکہ عورت ہے اور اگر قاسم و ابراہیم کا باپ ہے تو وہ لڑکے تھے اور بالغ نہوئے
تھے پس رجال میں داخل نہوئے اور اگر بالغ بھی ہوگئے ہوتے تو امت کے مرد نہیں سے تھے بلکہ ان حضرت کے مرد نہیں سے تھے اور حسنین بھی اسوقت میں بالغ نہوئے تھے اور وہ بھی ان حضرت کی مرد نہیں سے
تھے نہ امت کے مرد نہیں سے اور حسنین کو حضرت نے بارہا فرمایا ہی کہ یہ دونو بیٹے میرے ہیں اور دونو امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے رہیں ہوں یعنی دونو حالت میں امام ہیں خواہ امامت پر قایم ہوں
یا امامت سے بیٹھ رہے ہوں اور معاویہ سے لڑائی میں جناب امیر نے محمد حنفیہ کو بلا کر کہا کہ تو بیٹا میرا ہی لوگوں نے پوچھا کہ کیا حسنین بیٹے آپکے نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسول خدا کے فرزند ہیں اور
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سبکی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہی لیکن اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے پس نہ یہ کہ امت کی مرد نہیں سے ہے اسکی وہ حضرت باپ کیونکر ہونگے ولکن رسول
اللہ — اور لیکن وہ پیغمبر خدا کا ہی اور لکن مخفف ہے لکن مثقلہ کا اور اسم اسکا محذوف ہے اور وہ ضمیر غائب کے ہے اور اس صورت میں ہے کہ رسول کا لفظ مرفوع ہوا اور
اگر منصوب ہو تو خبر کان مقدر کی ہی یعنی لکن کان رسول اللہ یعنی اور لیکن ہے وہ پیغمبر خدا کا اور امت کا جو حضرت کو باپ کہتے ہیں وہ اس جہت سے ہے کہ حضرت نصیحت اور شفقت کرنیوالے
امت کے ہیں اور واجب التعظیم اور توقیر سب کے ہیں اور طاعت انکی سب پر واجب ہے اور زید ایک آدمی امت میں تھا اور آپ میں رسول خدا میں واسطہ ولادت کا نتھا اس واسطے وہ حضرت
زید کے باپ نہیں ہو سکتے وہ حضرت تو پیغمبر ہیں خدا کے کہ لوگوں کی ہدایت اور نصیحت کے واسطے حکم کئے گئے ہیں وخاتم النبیین اور ہے وہ حضرت ختم کرنیوالا پیغمبروں کا کہ بعد انکی کوئی پیغمبر
نہیں ہوگا اور حفص نے خاتم کو بفتح تا پڑھا ہی یعنے اور ہے وہ مہر پیغمبروں کی کہ بعد اسکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اسکی نبوت قیامت تک باقی رہیگی اور بعد اسکے اس سے کسی پر
نبوت نہ پہنچیگی اور رسول خدا نے فرمایا ہی کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور تو ہی علی خاتم الاولیا ہے اور حضرت عیسیٰ جو نازل ہونگے تو وہ عامل بھی ہمارے شرع پر ہونگے نہ انکی شرع پر کہ وہ منسوخ ہے
وکان اللہ اور ہے خدا بکل شیء علیما ساتھ ہر چیز کے دانا اور جاننے والا کہ کون لایق خاتم النبیین ہونے کا ہے اور رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اے علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہی یعنی جو نسبت کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی وہ تجھکو مجھ سے ہے مگر یہ فرق ہے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر بعد میرے اور
ہارون پیغمبر بھی تھا مقصود اس سے یہ ہے کہ بعد میرے پیغمبر نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تو ہی ہوتا اس واسطے کہ جو فضایل کہ چاہیئیں وہ تجھمیں موجود ہیں عصمت اور علم اور شجاعت اور سخاوت اور حلم اور تمام

اور اگر نبوی ہے

احلاق نیک انکے رسول کی سوا آنحضرت کے اور کسی میں وہ اخلاق نہیں ہیں اور بعد اسکے بندونکو خداے تعالی حکم کرتا ہی کثرت ذکر اور تسبیح کا چنانچہ فرماتا ہی کہ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یاد کرو تم خدا کو یاد کرنا بہت یعنی کہ اوقات خدا کا ذکر کرتے رہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہی کہ اسپر وہ چیز منتہی ہوتی ہی مگر ذکر خدا کا کہ اسکی
کوئی حد نہیں ہے اور خداے تعالی ذکر کثیر سے راضی نہیں ہوتا اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا شیعہ ہمارے وہ ہیں کہ جس وقت خالی ہوتے ہیں تو ذکر خدا کا بہت کرتے ہیں اور تسبیح فاطمہ زہرا کی
ذکر کثیر میں داخل ہے اور ذکر کثیر سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت اسکو بھولے نہیں وَسَبِّحُوْهُ اور پاکی سے یاد کرو تم اسکو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح کو اور شام کو اسواسطے کہ نماز صبح کی اور شب کی زیادہ
شاق ہوتی ہی بسبب غلبہ خواب کے اور کہتے ہیں کہ خصوصیت ان دونو وقتونکی ان دو نمازونکے ساتھ اسواسطے ہی کہ صبح اور شام کی دو ساعت میں حافظان نامہ اعمال حاضر ہوتے ہیں اور
وہ دو وقت تسبیح اور نماز کو نامہ اعمال میں لکھتے ہیں اور بعضونکے نزدیک بکرۃ سے مراد نماز صبح کی ہی اور اصیل سے مراد نماز ظہر ہی اور نماز عصر اور مغرب اور عشا اور نماز کا نام تسبیح اسواسطے
رکھا ہے کہ اسمین خداے تعالی کی تسبیح اور تقدیس ہوتی ہی اور کہتے ہیں کہ مراد ذکر اور تسبیح سے یہ ہی کہ اسکو اسکی صفات علیا اور اسماء حسنی سے یاد کرو اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں جبرئیل
پیغمبر خدا کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم کہہ تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد ما علم وزنۃ ما علم وملاء ما علم اسواسطے کہ جو کوئی اس
تسبیح کو کہے حقتعالی اسکی واسطے چھ خصلتین ثابت کری ایک تو یہ کہ وہ ذکر کثیر کے ذاکرین میں سے ہو اور دوسرے یہ کہ وہ روز و شب کے ذاکرین سے افضل ہو اور تیسرے یہ کہ بہشت میں بہت درخت اسکے واسطے
لگائے جائین اور چوتھے یہ کہ گناہ اسکے اسطرح گرین جیسے کہ درخت خشک سے پتے گرتے ہیں اور پانچوین یہ کہ خداے تعالی اسپر نظر رحمت کری اور چھٹے یہ کہ ہرگز اسکو عذاب نکرین فرماتا ہی
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ درود بھیجتا ہے اوپر تمہارے اے مومنین یعنے رحمت نازل کرتا ہی تمپر وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اور فرشتے اسکے یعنی بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے اور یہ رحمت خدا
کی اور بخشش چاہنا ملائکہ کا اسواسطے ہی لِيُخْرِجَكُمْ تا کہ نکالے تمکو خدا مِّنَ الظُّلُمٰتِ اندہیرون کفر اور جہالت اور معصیت سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور معرفت و طاعت کے
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور ہے خدا ساتھ مومنین کے رَحِيْمًا مہربان کہ خود انپر رحمت نازل کرتا ہی اور ملائکہ کو واسطے بخشش چاہنے کے حکم کرتا ہی زمخشری نے لکھا ہے کہ اس آیت کے حکم سے ہر ایک
مومن پر صلوۃ بھیج سکتے ہیں لیکن شیعونکے جو اپنا شعار مقرر کیا ہی کہ وہ اہلبیت علیہم السلام پر صلوۃ بھیجتے ہیں اسواسطے ہمنے ترک کیا تَحِيَّتُهُمْ اسمین اضافت مصدر کی طرف مفعول کی
ہے یعنی دعا ان مومنین کو يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ جسدن کہ ملاقات کرین یعنے پہنچین رحمت اسکی اور بعد زندہ ہونے کے قبر سے باہر نکل کر بہشت میں جائینگے بعد سَلٰمٌ سلام کا خبر دینا ملائکہ
ہر طرف دروازوں سے سلامتی ہی یعنی واسطے تعظیم کے انپر سلام کرین اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ ملک الموت جس وقت بندہ مومن کے پاس آتا ہی تو کہتا ہی کہ سلام ہو جسکو خداے تعالی تجھکو
سلام بھیجتا ہے وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہی خدا نے واسطے انکی یا جو سلام بھیجنے کے اَجْرًا كَرِيْمًا اجر بڑا کہ وہ بہشت ہے اور نعمتین اسکی اور بعد اسکی خطاب کرتا ہی طرف پیغمبر کی ازروے
تعظیم کے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ تحقیق ہمنے بھیجا تجھکو اپنے بندون پر شَاهِدًا گواہ کہ تو انکی تکذیب اور تصدیق اور سچا کرنیکی اور اطاعت اور معصیت کی
گواہی دیوے وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا رحمت کے سچا کرنیوالونکو وَّنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا جھٹلانیوالونکو وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ اور بلانیوالا طرف خدا کے لوگونکو اسکی توحید
اقرار اور اسکی پرستش کیطرف بِاِذْنِهٖ ساتھ حکم اسکے وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا اور چراغ روشن یعنے ہمنے تجھکو چراغ روشن بنایا ہے کہ لوگونکو تاریکی کفر اور جہالت سے باہر نکالتا ہی
اور بعضے کہتے ہیں کہ خداے تعالی نے جو حضرت کو چراغ روشن اسواسطے فرمایا ہے کہ جیسے روشنی چراغ کی اندھیرے کو دور کرتی ہی ایسی ہی حضرت کے وجود کے نور سے کفر کا جہان نابود کر دیا اور اسواسطے
روشن فرمایا ہے اسواسطے کہ اور چراغ تو کبھی روشن ہوتے ہیں اور کبھی گل اور یہ وہ چراغ ہی کہ ہمیشہ روشن ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے تو مومنین کو اے محمد صلعم بِاَنَّ ساتھ
اسکی کہ تحقیق لَهُمْ واسطے انکی مِّنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے فَضْلًا كَبِيْرًا فضل بڑا اور بخشش بے نہایت انکی اعمال کے اجر میں وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور
نہ فرمانبرداری کر تو کافرونکی اور منافقونکی بلکہ انکی مخالفت پر ثابت قدم رہ وَدَعْ اَذٰىهُمْ اور چھوڑ دے تو آزار دینے انکے کو یعنے انکے شر کے دفع کرنیکو کافی
ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر تو اوپر خدا کے کہ وہ انکو عذاب میں گرفتار کریگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا
اور کافی ہے خدا کارساز اور نگاہ رکھنیوالا مومنین کا دشمنونکی شر سے اور اسکے بعد خداے تعالی مومنین کی بیبیونکے مقدمہ میں بیان کرتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ
ایمان لائے ہو اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ جس وقت کہ نکاح کرو تم مومن عورتونسے ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ پھر طلاق دو تم انکو مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ پہلے اسسے کہ مس کرو تم یعنی مجامعت
کرو تم انسے کہ بعد نکاح کے تم انسے مجامعت نکرو اور مجامعت کرنیسے پہلے انکو طلاق دو تو فَمَا لَكُمْ پس نہیں ہے واسطے تمہارے عَلَيْهِنَّ اوپر ان عورتوں طلاق دی گئی کے مِنْ عِدَّةٍ
تَعْتَدُّوْنَهَا عدہ کہ شمار کرو تم اسکو یعنی ایسی عورتونکے واسطے عدہ نہیں ہے بلکہ بعد طلاق کے بدون اسکے کہ وہ عدہ میں بیٹھین دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہیں اور اگر عقد نکاح میں
مہر کا ذکر نہ کیا ہو تو فَمَتِّعُوْهُنَّ پس متعہ دو تم یعنی کچھ دو ان عورتونکو کہ جس سے انکو فائدہ ہو اور خالی نرہیں سواے کہ مہر اگر انکی واسطے مقرر ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا اور اگر مہر
مقرر نہیں ہوا اگر مجامعت واقع ہوتی تو بھی مہر دینا آتا مہر مثل یا جسقدر پر کہ عورت راضی ہو جاتی اور اسصورت میں مہر مقرر نہوا اور نہ مجامعت وقوع میں آئی ہے

اس عورت کو اسوقت مین موافق اپنی حیثیت کے کچہ دینا چاہئے اور ذکر اسکا سورہ بقر مین ہو لیا ہی اور دینا متعہ کا اُس عقد نکاح مین واجب ہے کہ جسمین وقت عقد کے ذکر مہر کا نہوا ہو نہ
بعد عقد مین وَسَرِّحُوهُنَّ اور رہا کردو تم ان عورتونکو اور چہوڑ دو سَرَاحًا جَمِيلًا چہوڑ دینا نیک یعنی آزار او ضرر نہ پہنچاؤ انکو اور بدون انکے حق کے بند کر رکہو انکو اسواسطے کہ انکی کوئی عدۃ تو ہی نہین کہ انکو
اپنے گہر وغیرہ مین ٹہراؤ بلکہ بعد طلاق دینے کے اسیوقت انکو متعہ دیکر رخصت کرو کہ وہ نہایت رنج مین ہو جاتی ہین اور دشمن انکے خوش ہوتے ہین کہ یہ طلاق لیکر آئی ہے او اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے اور حیا
کرتا ہے اور حیا والونکو بہت دوست رکہتا ہے اور رحم مین زیادہ بزرگ ہے دیکہو خدا اکو وہ ہے کہ جو اپنی حلال بیبیون پر بخشش کرے او یہی مضمون حدیث کا ہی آور اب حقتعالیٰ سرور عالم کیطرف خطاب کرتا ہے
کرکے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ تحقیق ہمنے حلال کی ہین واسطے تیرے أَزْوَاجَكَ عورتین تیری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ عورتین کہ دیا ہی تونے ان عورتون کو
أُجُورَهُنَّ مہر انکی کو وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کیا ہی اس عورت کو کہ مالک ہوا ہی ہاتہ تیرا یعنی لونڈیون کو تجہپر حلال کیا ہی مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ انہین سے کہ غنیمت مین
بخشش کی ہی خدا نے اوپر تیرے مثل صفیہ کے کہ خیبر کی غنیمتون مین سے ہی اور ریحانہ کہ بنی قریظہ کی غنیمتون مین سے ہی اور ماریہ جویریہ او رسوا انکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور حلال کی ہین بیٹیان چچا
تیرے کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیان پہوپہیون تیری کی وَبَنَاتِ خَالِكَ اور بیٹیان ماموں تیرے کی وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اور بیٹیان خالاؤن تیری کی اللَّاتِي هَاجَرْنَ
مَعَكَ وہ عورتین کہ ہجرت کی ہی انہون نے ہمراہ تیرے آور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک عورت انصار کی رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور لباس نفیس پہنے ہوئی تہی اور
کنگہی وغیرہ سے اپنی صورت کو آرائش دی تہی اور رسول خدا اسوقت حفصہ کے حجرہ مین تہے اسوقت اس عورت نے رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسولخدا عورت خود پیغام اپنا مرد کو نہین دیتی ہی او مین ایک عورت
بے شوہر ہون کہ کبہی میرے شوہر نہین ہوا ہے ابتدائی زمانہ سے او نہ میری کوئی فرزند ہی اگر آپ کو میری حاجت ہو تو مینے اپنا نفس آپکو بخشا اگر آپ قبول کرین رسول خدا نے یہ سنکر خیر کہا اور اسکے واسطے دعا کی پہر
فرمایا کہ اے بہن انصار کی خدا تعالیٰ تمکو رسولخدا کیطرف سے جزائے خیر دے کہ تمہارے مردونے میری نصرت کی اور تمہاری عورتونے میری رغبت کی حفصہ نے یہ سنکر کہا کہ کیا کم حیا ہی تو اے عورت
اور کیا جرأت اور دلیری تیری ہے کہ تو مردون پر گری پڑتی ہی رسولخدا نے یہ سنکر حفصہ سے کہا کہ باز رہ تو اس سے اے حفصہ کہ یہ عورت تجہسے بہتر ہی اسواسطے کہ یہ رسول خدا کی رغبت کرتی ہے او
تو اسکو ملامت کرتی ہی اور اسکو اس امر مین عیب لگاتی ہی آور قمی نے حفصہ کی جگہ عائشہ لکہا ہے کہ انہون نے اس عورت کو ملامت کی تہی اور رسول خدا نے اس عورت سے فرمایا کہ تو جا خدا تعالیٰ تجہپر رحمت نازل کرے پس
تحقیق خدا تعالیٰ نے بہشت کو تجہپر واجب کیا ہی میری رغبت کرنیکے سبب سے اور اسکا سبب ہے کہ تو مجہسے محبت رکہتی ہی او میری خوشی کی خواہش کرتی ہی قریب ہے کہ آئیگا تیرے پاس حکم میرا انشاء اللہ تعالیٰ
پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً او حلال کیا ہمنے عورت مومنہ کو او امراۃ باعتبار عطف کے مفعول احللنا کا ہی یعنے او حلال کیا ہمنے واسطے تیرے اے محمد صلعم
عورت مومنہ کو بدون مہر کے إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا اگر بخشے وہ مومنہ نفس اپنے کو لِلنَّبِيِّ واسطے پیغمبر کے إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ اگر ارادہ کرے پیغمبر أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا یہ کہ طلب نکاح کا
ہووے اس عورت سے خَالِصَةً لَكَ کہ خالص ہے واسطے تیرے اے محمد صلعم او خالصۃ حال واقع ہوا ہی اور تا اسمین واسطے مبالغہ کے ہی او غیبت سے طرف خطاب کے رجوع کرنا او مکرر
لانا لفظ نبی کا واسطے اشارہ خصوصیت رسول خدا کی ہے بسبب شرافت اور نبوت کے مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوا مومنین کے کہ انکے واسطے جایز اور درست نہین ہے کہ عورت بدون مہر اور عقد کی اپنے
نفس کو ہبہ کرے اور فقط ہبہ کرنی نفس سے وہ زوجہ ہو جاے مومنین کے واسطے یہ ہرگز درست نہین ہے بلکہ مومنین کے واسطے صیغہ عقد سے جو کہ واقع ہوتا ہے وقت نکاح کرنیکے اور یا مملوکہ ہونیکی جہت سے
عورت حلال ہوگی اور بدون عقد اور مہر کے فقط ہبہ کرنے او بخشنے نفس کے جہت سے خاص تیرے ہی واسطے حلال ہوتی ہی اے محمد صلعم نہ او کسیکے واسطے آور مجمع البیان مین لکہا ہی کہ کہتے ہین جسوقت اس
عورت نے رسولخدا کو اپنا نفس بخشا تو عائشہ نے کہا کہ کیا حال ہے عورتونکا کہ اپنی نفسونکو بغیر مہر کے خرچ کرتی ہین پس یہ آیت نازل ہوئی اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو عائشہ نے کہا کہ یا رسولخدا اللہ تعالیٰ
کو مین دیکہتی ہون کہ تیری خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہی رسولخدا نے سنکر یہ فرمایا کہ اگر تو خدا کی فرمانبرداری کرے تو تیری خواہش کے موافق بہی بہت جلدی کرے او اس عورت مین
اختلاف ہے کہ وہ کون تہی امام زین العابدین علیہ السلام او ضحاک او مقاتل سے منقول ہے کہ وہ قبیلہ بنی اسد سے تہی او ام شریک بنت جابر اسکا نام تہا آور بعضے کہتے ہین کہ میمونہ بنت حرث
تہی آور بعضے کہتے ہین کہ وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین ایک عورت انصار مین سے تہی آور بعضے کہتے ہین کہ وہ خولہ بنت حکیم تہی آور بعضے کہتے ہین کہ وہ ام سہل تہی آور بعضے کہتے
ہین کہ یہ ہبہ واقع نہین ہوا او مشہور یہ ہے کہ وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین سے واقع ہوا جو کہ انصار مین سے تہی اور کہتے ہین کہ ماہ رمضان سن تین ہجری مین واقع ہوا اور
آٹہ مہینے تک حرم محترم مین وہ باقی رہی اور ربیع الآخر سن چار مین اسنے وفات پائی او حضرت صادق علیہ السلام سے رسول خدا صلعم کی بیبیون کی شمار مین اسطرح سے منقول ہے
کہ رسول خدا صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا تہا اور تیرہ عورتون پر انہین سے داخل ہوئے آور جسوقت حضرت نے وفات پائی تو نو عورتین تہین آور دو عورتین کہ جن پر
داخل نہین ہوئے وہ عمرہ اور سنبا تہی آور وہ تیرہ کہ جنپر داخل ہوئے اول تو انہین سے خدیجہ بنت خویلد ہی اور بعد انکے سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ کہ وہ ہند بنت امیہ ہے
اور پہر عائشہ بنت ابوبکر اور حفصہ بنت عمر اور زینب بنت خزیمہ بن الحارث ام المساکین اور زینب بنت جحش اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور میمونہ بنت حارث اور
زینب بنت عمیس اور جویریہ بنت حارث اور صفیہ بنت حی بن اخطب اور خولہ بنت حکیم اور ماریہ قبطیہ اور ریحانہ خندقیہ دو حرم تہین اور وہ نو عورتین کہ حضرت کے

وفات کے بعد باقی رہی تھین وہ یہ ہین ام سلمہ اور عائشہ اور حفصہ اور زینب بنت جحش اور میمونہ بنت حارث اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور صفیہ اور جویریہ اور سودہ اور حفصہ کو طلاق
دیدی تھی اور فضل انمین سے خدیجہ بنت خویلد تھی اور بعد اسکے ام سلمہ ہے اور انکے بعد میمونہ ہے آور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ جو کچھ ہمنے مردون اور عورتونکی حق مین مقرر کیا ہے بابت نکاح کے وہ عین حکمت اور
مصلحت ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قَدْ عَلِمْنَا تحقیق جانا ہے ہمنے اے محمد صلعم مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ جو کچھ کہ فرض اور مقرر کیا ہے ہمنے اوپر انکی شرط عقد اور نکاح کی اور معین کرنا مہر کا اور نفقہ عورتونکا
اور تقسیم راتونکی عورتونکی گھر جانیکی واسطے اور منحصر کرنا چار عورتونکا ایک مرد کی واسطے فِي أَزْوَاجِهِمْ بیچ عورتون انکی کے وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ اور جنکے مالک ہوئے ہاتھ انکی
یعنے لونڈیون مین انکی امر کی فراخی کیواسطے اور لیکن عورتونکو بجز وہبہ کے تجھی پر حلال کیا ہے اور یہ خاصہ تیرا ہی ہے لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تاکہ نہووے اوپر تیرے تنگی اور دشواری
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا اور ہے خدا بخشنے والا ہر چیز کا کہ پرہیز کرنا اور بچنا اُس سے دشوار اور تنگی کی ساتھ ہو رَحِيمًا مہربان ہے کہ تنگی کی جگہ فراخی کرتا ہے اور پہلے اس سے ذکر
کیا ہے کہ عورتین رسول خدا صلعم کی حضرت سے مقدور سے زیادہ حضرت سے طلب کرتی تھین اللہ تعالی نے اختیار کی آیت نازل کی تھی کہ چاہو تم طلاق لیلو اور تو پیغمبر کی اور چاہو خدا کو اور رسول خدا کو اختیار
کرو انہون نے خدا اور رسول کو اختیار کیا اور اب بھی خدا تعالی اختیار کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ ڈھیل کے تو جس عورت کو چاہے تو ان عورتون مین سے کہ انکی پاس
خواب مت کر وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ اور جگہ دے تو طرف اپنی جس عورت کو چاہے کہ تو انکی پاس شب کو رہ تو یعنی تجھکو اپنی عورتونکی پاس رہنے مین اختیار ہے جسکے پاس تو چاہے رہ اور
جسکے پاس چاہے مت رہ آور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جسکو چاہے طلاق دے اور جسکو چاہے تو اپنے پاس رکھ تجھکو اختیار ہے لیکن کہتے ہین کہ اول قول زیادہ مشہور ہے اور کہتے
ہین کہ خدا تعالی نے اختیار دیا حضرت کو کہ انکی پاس جانیکی برابر تقسیم مقرر کر یا نہ مقرر کر اور چاہے بعضونکی تقسیم مقرر کر اور بعضون کی مت کر اور نفقہ مین بھی تجھکو اختیار ہے جسکو چاہے
کم دے جسکو چاہے زیادہ اور وہ سب بیبیان اسپر راضی ہو گئین اور یہ امر بھی خاص ہے رسول خدا کے واسطے اور مومنین کے واسطے درست نہین ہے اور سودہ بنت زمعہ کا ارادہ طلاق
دینے کا کیا تو وہ بھی ترک تقسیم پر راضی ہو گئی اور اپنی نوبت عائشہ کو دیدی آور کہتے ہین کہ ڈھیل مین ڈالا اور سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو کہ جسطرح چاہتے
انکی تقسیم کرتے تھے اور جگہ دی اپنی طرف عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب کو اور انکی تقسیم برابر کرتے تھے اور کسیکو انمین سے کسی پر فضیلت نہین دیتے تھے وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جسکو
طلب کرے تو مِمَّنْ عَزَلْتَ ان عورتون سے کہ کنارہ کیا ہے تو نے انسے اور انکی پاس شب کو نہین رہتا ہے اگر انمین سے توکسیکو اپنی پاس بلاوے اور اپنی پاس جگہ دیوے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
پس نہین گناہ ہے اوپر تیری آور بعضے کہتے ہین کہ اس آیہ سے بھی واجب ہونا تقسیم کا حضرت پر باقی نہین رہا ذَلِكَ وہ یعنے طلب کرنا انکا بعد کنارہ کرنیکے اور برابر رکھنا
انکو اور زیادتی ایک کی دوسری پر أَدْنَى أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ زیادہ نزدیک ہے اسکی کہ روشن ہوئین آنکھین انکی وَلَا يَحْزَنَّ اور نہ غمگین ہوون وَيَرْضَيْنَ اور راضی
اور شاکر ہوون وہ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ساتھ اُسکی کہ دے تو انکو سبکو یعنی جسوقت سب نے جانا کہ جو کچھ تو کرتا ہے کنارہ کرنا اور جگہ دینی اور طلب کرنا عورتونکا سب باعث کے واسطے خدا کی حکم سے
ہے تو وہ آزردہ نہونگی اور فرمانبرداری کرینگی اور اگر یہ امر تیری طرف سے ہوتا تو البتہ رنجیدہ ہوتیان اور یہ گمان کرتیان کہ تیرا میل خاطر بعضے کی طرف ہے اور بعضی کی طرف نہین ہے
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مَا فِي قُلُوبِكُمْ جو کچھ کہ بیچ دلون تمہارے کے ہے راضی ہونا اور نہ راضی ہونا اور رغبت کرنی بعضے کی طرف سوائے بعضے دوسرے کے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا اور
ہے خدا جاننے والا دلونکی بات کا حَلِيمًا بردبار کہ جلدی نہین کرتا ہے گنہگارونکے عذاب کرنے مین لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ نہین حلال ہین واسطے تیرے اے محمد عورتین پیچھے اسکے
یعنے بعد ان عورتونکی کہ حلال کی ہین ہمنے تجھپر یہ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ مین اور بنات عم وغیرہ کی سوائے انکی تجھپر حلال نہین ہین اور بعضی روایتین یہ ہے کہ
نہین حلال ہین عورتین واسطے تیری بعد اسکی کہ حرام کئی گئے ہین سورہ نسا مین آور کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین حلال ہے واسطے تیری یہودی اور نصرانی عورتین وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
اور نہ یہ کہ بدل کرے تو ساتھ انکی مِنْ أَزْوَاجٍ جورون مین سے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوون اسواسطے کہ نہین لایق ہے یہودیہ اور نصرانیہ کا ام المومنین ہونا وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اگرچہ عجب
مین ڈالے تجھکو حسن انکا إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مگر وہ کتابیہ کہ مالک ہوے ہاتھ تیری یعنی عورت یہودی اور نصرانی اگر تیری ملک مین اور لونڈی تیری ہو تو وہ
حلال ہے آور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت منسوخ ہے آیہ ترجی من تشاء سے اور یہ آیہ ترجی من تشاء اگرچہ ترتیب مین مقدم ہے لیکن نزول مین موخر ہے اس سے مثل آیہ عدہ کے اور بعد نزول اس
آیت کی حضرت پر حلال ہوئین عورتین جو کچھ کہ چاہتے تھے کرتے تھے آور عائشہ سے منقول ہے کہ حضرت نے دنیا سے مفارقت نہین کی یہانتک کہ حلال ہوئین واسطے انکی عورتین جو کچھ کہ ارادہ کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ عرب کا دستور تھا کہ آپسمین جورو ونکو بدل لیتے تھے ایک شخص اپنی زوجہ کو دوسرے کو دیتا تھا اور اسکی عوض مین اسکی زوجہ کو لیتا تھا خدا تعالی نے انکو منع فرمایا اور
بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین حلال ہین واسطے تیری عورتین بعد ان عورتونکی جو تیری پاس ہین جو نو ہین یعنی ان نو عورتون سے زیادہ کوئی اور عورت نہ کر اور انکی سوا کسی دوسری عورت سے انکو بدل اور یعنے
خدا تعالی نے نو سے زیادہ کرنیکو اور بدلنے کو منع فرمایا ہے اور نو سے کم کرنیکو منع نہین فرمایا ہے کہ اگر کسیکو طلاق دیکر نو سے کم کر دیتے تو مضایقہ نہ تھا لیکن وقت وفات حضرت کے نو تھین وَكَانَ اللَّهُ
اور ہے خدا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اوپر ہر چیز کے رَقِيبًا نگہبان پس چاہیے کہ تم اپنے امر کی حفاظت کرو اور جو کچھ تمپر حلال نہین ہے اُسکے درپے مت ہو آور منقول ہے کہ جسوقت

رسول خدا صلعم نے زینب سے نکاح کیا تو سامان ولیمہ کا کیا اور صحابہ کو واسطے کہانے کی طلب کیا جسوقت صحابہ نے کہانا کہالیا تو باتین کرنے مین مشغول ہوئے اور زینب حجرہ کی اندر دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹہی تہی اور حضرت جو زینب کے ہمنشینی کی مشتاق تہے تنگی ہوتی جاتی تہی کہ یہ سب آدمی اٹہکر چلے جائین اور حضرت بسبب حیا کے کسیکو اٹہا نہین سکتے تہے جب مجلس کو طول ہوا تو حضرت خود اٹہکر چلے گئے اور حضرت کے پیچہے اور آدمی بہی اٹہ گئے مگر تین آدمی اسیطرح بیٹہے ہوئے باتین کرتے تہے اور حضرت دروازہ خانہ سے باہر اور شرم کے سبب سے عذر نہین کر سکتے تہے اور بعد انتظار دراز کے جو خلوت ہوئی تو حضرت زینب کے پاس آئے اور انس بن مالک نے چاہا کہ زینب کے حجرہ مین جاوین حضرت نے حجرہ کے دروازہ پر پردہ ڈالدیا اور آیہ حجاب نازل ہوئی کہ یا ایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر لا تدخلوا بیوت النبی نہ داخل ہو تم گہرون مین پیغمبر کے الا ان یؤذن لکم مگر یہ کہ اذن پایا جاوے واسطے تمہارے کہ تمکو طلب کرین الی طعام طرف کہانے کے اسوقت تم البتہ جاؤ غیر ناظرین انیہ جسوقت کہ نہ انتظار کرنیوالے ہو لیانا وقت اسکا یعنی جب کہ کہانا پکتا ہو تم پہلی ہی سے آ بیٹہو اور کہانے کی انتظاری کرو بیٹہے ہوئے کہ جسوقت تیار ہو جاویگا تو ہم نوشجان کرینگی بلکہ کبہی سے پہلی تمکو ہرگز نہ آنا چاہئے اور کہتے ہین کہ ایک جماعت ہے کہ محافظت طعام کی وقت کے کرتی تہی اور جسوقت اثر دہونین کا حضرت کے دولتسرا سے معلوم کرتے تہے تو چلی آتی تہی اور بیٹہ جاتی تہی حکم ہوا کہ جسوقت جاؤ تو انتظاری اسکی مت کرو کہ ہمکو کہانا ملیگا ولکن اذا دعیتم اور لیکن جسوقت بلائے جاؤ تم واسطی کہانے کے تو فادخلوا پس داخل ہو تم فاذا طعمتم پس جسوقت کہ کہانا کہالیا ہو تمنے تو فانتشروا پس متفرق ہو جاؤ تم اور ٹہیر نہین مت دیر مت کرو یہ خطاب ان لوگون کی طرف ہے کہ کہانے کے انتظاری مین رسول خدا کے دروازہ پر بیٹہے تہے اور یہ تو کسیکے واسطے نہ تہا سوائے انکی بہی کہ بدون اذن حضرت کے دروازہ پر جا کر دیر کری اور ٹہیر رہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت جبرئیل رسولخدا کے پاس آتی تہے تو روبرو حضرت کے مثل غلامونکی بیٹہتے تہے اور بدون اذن حضرت کے دو قسم مین ہرگز نہین داخل ہوتے تہے جب ملائکہ مقربین کا یہ حال ہو تو اور آدمی بدون اذن کیونکر جا سکین اسواسطے فرمایا ہے کہ بدون اذن کے خانہ رسول مین مت جاؤ اور اگر بعد اذن کے جاؤ تو منتظار کہانے ہوئے کہانیکے وقت کو ولا مستانسین اور نہ انس پکڑنیوالے آدمی لگا کر بیٹہنے والے ہو لحدیث واسطی باتکرنیکی اور لا مستانسین کا عطف غیر ناظرین پر ہے اور یہ دونو حال آئے ہوئے ہین ان ذلکم تحقیق کہ وہ ڈہیل کرنی تمہارے بعد کہانا کہانیکے اور دیر تک باتین کرنی آپسمین کان ہے کہ یؤذی النبی ایذا دیتا ہے پیغمبر کو سبب تنگی مکان کی اسپر اور انکی گہر کے لوگون پر فیستحیی منکم پس شرم کرتا ہی وہ تمسے کہ تمکو کہی یہان سے چلے جاؤ واللہ لا یستحیی اور خدا نہین حیا کرتا ہی من الحق حق سی کہ اسکو کہدیتا ہی پس نکالدینا تمہارا حق ہے اور خدا حق کے کہنے سی حیا نہین کرتا اسواسطے کہ تمکو منع کیا ہی اور مجاہد سے منقول ہی کہ عائشہ کہتی ہے کہ مین رسولخدا کی ساتہ کہانا کہاتی تہی ناگاہ عمر آیا اور رسولخدا نے اسکی دعوت کی وہ ہمارے ساتہ بیٹہکر کہانا کہانے لگا اور کہانیکے وقت عمر کی انگلی میری انگلی مین لگی رسولخدا کو یہ امر بہت مکروہ معلوم ہوا اور آیت حجاب کے نازل ہوئی کہ بدون اذن رسولخدا کے گہر مین مت جاؤ کہ موجب اذیت اور کراہت رسولکا ہی واذا سألتموهن اور جسوقت پوچہو تم ان زنان پیغمبر سے متاعا کسی فائدہ کی چیز کو مثل کپڑی یا برتن یا کہانیکی تو فاسئلوهن پس پوچہو تم انسی من وراء حجاب پیچہے پردہ کے سے ذلکم وہ سوال کرنا پس پردہ سے اطہر لقلوبکم پاکیزہ تر ہے واسطی دلون تمہارے کے وقلوبهن اور دلون عورتون کے کہ تہمت اور وسوسہ شیطان سے محفوظ رہتی ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ طلحہ نے کہا کہ اگر پیغمبر خدا دنیا سے رحلت فرمائین تو مین عائشہ سے نکاح کرون اسواسطے کہ وہ ہمکو کہتا ہے کہ ہم اپنی چچا کی بیٹیون سے پردہ کرے پیچہے باتین کرین بن اللہ اگر وہ مرجاوے تو مین عائشہ سے نکاح کرون اور ابو حمزہ ثمالی نے لکہا ہے کہ حضرت کے اصحاب مین سے دو شخص نے کہا کہ کیا محمد ہمارے عورتون سے نکاح کری اور ہم انکی عورتون سے نکاح نکرین باللہ اگر محمد مرجاوے تو انکی جوروون سے ہم نکاح کرینگی مراد انکی عائشہ اور ام سلمہ سے تہی ایک عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا تہا اور دوسرا ام سلمہ سے یہ آیت نازل ہوئی فرماتا ہی خدا وما کان لکم اور نہین لایق واسطی تمہارے ان تؤذوا رسول اللہ یہ کہ ایذا دو تم رسولخدا کو اور جس امر کو وہ مکروہ جانتا ہے اسکی کرنیکی تم در پے ہو ولا ان تنکحوا اور نہین لایق کہ نکاح کرو تم ازواجہ بیبیون اسکی سے من بعدہ پیچہے وفات اسکی کے یا بعد اسکی کہ طلاق دی ہو انکو ابدا کبہی یعنی کبہی انکی عورتون سے نکاح مت کرو انکی زندگی مین اگر وہ طلاق دیوے اور بعد انکی وفات کے ان ذلکم تحقیق کہ وہ ایذا پیغمبر اور انکی عورتون سے نکاح کرنا کان عند اللہ ہے نزدیک خدا کے عظیما بڑی بات اور گناہ بڑا اور یہ حکم شامل ہے حضرت کے سب بیبیون کو خواہ انپر داخل ہوئی ہون حضرت خواہ نہ داخل ہوئے ہون اور منقول ہے کہ دو عورتونکو حضرت نے اپنی زندگی مین طلاق دی تہی اور بعد وفات حضرت کے دو شخصون نے انسی نکاح کیا ایک تو مجذوم ہوگیا دوسرا مجنون اور منقول ہے کہ بعضے صحابہ تو اپنی زبان سے کہتے تہے کہ ہم بعد رسول خدا کے عائشہ سے نکاح کرینگی جیسے کہ گزرا اور بعضے اپنی دل مین پوشیدہ رکہتے تہے کہ اگر رسول خدا مر جاوینگے تو انکی زوجہ عائشہ سے ہم نکاح کرینگے لیکن زبان پر نہین لاتے تہے حقتعالے نے فرمایا کہ ان تبدوا شیئا اگر ظاہر کرو تم کسی چیز کو یعنی بعضے بیبیون رسولخدا سی نکاح کرنیکو زبان سے کہو او تخفوه یا پوشیدہ رکہو تم اسکو دلمین اور زبان پر نلاؤ فان اللہ کان پس تحقیق کہ خدا ہے بکل شیء ساتہ ہر چیز کے خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ علیما دانا اور جاننے والا اور موافق اسکی تمکو سزا دیگا اور منقول ہے کہ جسوقت آیت پردہ کی نازل ہوئی تو باپ بہائی اور سب اقارب نے کہا کہ یا رسولخدا جسوقت یہہ

ذکر درود فرستادن بر رسول خدا صلعم

حکم نازل ہوا کہ عورتین پردہ نشین ہوئین تو ہم بھی اپنی مان اور بہن اور بیٹی سی پردہ کے پیچھے سی گفتگو کرین یہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ نہین گناہ ہی
اوپر ان عورتون کے فِيْ آبَائِهِنَّ بیچ باپون انکے اگر انکو اپنی منہ کو دکہلاوین اور بدون پردہ کی اُنسے گفتگو کرین وَلَا أَبْنَائِهِنَّ اور نہ بیچ بیٹون انکے کے وَلَا إِخْوَانِهِنَّ
اور نہ بہائیون انکی کی وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ اور نہ بیٹون بہائیون انکی کے وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ اور نہ بیٹون بہنون انکی کی وَلَا نِسَائِهِنَّ اور نہ عورتون انکے
یعنی زنان مومنہ نہ زنان یہود و نصاریٰ اور بعضے کہتی ہین کہ جمیع زنان مراد ہین کہ کسی عورت سی پردہ نہین چاہیئے وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ اور نہ وہ عورتین
کہ مالک ہوئے ہین ہاتہ انکی اُن عورتونکی یعنی لونڈیون سے بہی پردہ نہین چاہیئے بخلاف غلامون کی کہ اُنسے پردہ چاہیئے چنانچہ سورہ نور مین گزر گیا ہے وَاتَّقِينَ اللَّهَ اور ڈرو
تم خدا سے ای عورتو اور پردہ اپنے مُنہ سے دور مت کرو اور تمام گناہون سے پرہیز کرو إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
اوپر ہر چیز کے تمہارے قولون اور فعلون پر شَهِيدًا گواہ اور جو کچہہ تمہارے دلون مین گزرتا ہی اُس سے خبردار ہے اور اس آیت مین خدا تعالےٰ نے چچا اور
ماموں کا ذکر نہین کیا ہے اسواسطے کہ وہ بمنزلہ مان اور باپ کے ہین اور بعد اسکے خدا تعالےٰ ایسی آیت کو بیان کرتا ہے حضرتؐ کے علو شان پر اور
بلندی مرتبہ پر اور نہایت مہربانی اور عنایت پر چنانچہ فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ تحقیق خدا اور فرشتے اُسکے يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ درود بہیجتے
ہین اوپر پیغمبر کے کہ جو برگزیدہ اور بلند مرتبہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر صَلُّوا عَلَيْهِ درود بہیجو تم اوپر اُسکے
وَسَلِّمُوا اور سلام کہو تَسْلِيمًا سلام کہنا یا اُسکی تسلیم کرو اپنے تئین اور اُسکی فرمانبرداری کی رعایت کرتے رہو اور صلوۃ جانب خدا سے
رحمت مراد ہے اور جانب ملائکہ سے استغفار اور جانب مومنین سے دعا اور یہان مراد حضرت کی شرف اور بلندی ظاہر کرنے سے مراد ہی اور کہتے ہین کہ
مراد اللهم صل علے محمد سی یہ ہے کہ خداوندا تعظیم کر تو محمدؐ کی دنیا مین اُسکی دین کے بلند کرنے سے اور اُسکی شریعت کی باقی رکہنے سے اور آخرت مین
اُسکی شفاعت قبول کرنے سے اور اولین اور آخرین پر اُسکی فضل کے ظاہر کرنے سے اور تمام انبیا اور مرسلین پر اُسکو مقدم کرنے سے اور بعد نازل
ہونے اس آیت کے لوگون نے پوچہا کہ یا رسول خدا صلعم ہم کسطرح آپ پر درود بہیجین فرمایا کہ کہو اللهم صل علے محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و
آل ابراہیم انک حمید مجید و بارک علے محمد و آل محمد کما بارکت علے ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید اور بعد اسکے حضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے
دو فرشتے اسپر موکل کئی ہین کہ جس جگہہ کہ میرا نام لیوین اور مجہپر درود بہیجین وہ فرشتے کہتے ہین کہ خدا تجہکو بخشے اور خدا اور فرشتے آمین کہین اور اگر مجہپر
درود نہ بہیجین تو وہ فرشتے کہین کہ نہ بخشے تجہکو خدا اور فرشتے آمین کہین اور حضرت امام کاظم علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ صلوات خدا اور صلوات
ملائکہ اور صلوات مومن کے کیا معنے ہین فرمایا کہ صلوات الله رحمت ہے خدا کی جانب سے اور صلوات ملائکہ پاکیزہ کرنا ہے اُنکے طرف سے اور صلوات
مومنین دعا ہے اُنکی جانب سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی یہی منقول ہے اور فرمایا کہ وسلموا تسلیما سے مراد یہ ہے کہ فرمانبرداری کی اس امر مین
کہ وارد ہوا ہے اُس سے اور کسینے پوچہا کہ کیا ثواب ہے اُس شخص کا کہ جو درود بہیجے پیغمبر پر فرمایا کہ نکل جاتا گناہون سے والله جیسے کہ اپنی مان کے شکم مین سے پیدا
ہوتا ہی اور پوچہا کہ کیونکر درود بہیجین ہم فرمایا کہ صلوات الله و صلوات ملائکته و انبیائه و رسله و جمیع خلقه علی محمد و آل محمد والسلام علیه و علیهم و رحمة الله
و برکاته اور حضرت امام رضا علیه السلام نے مجلس ماموں مین فرمایا کہ اور تحقیق سب جانتی ہین معاندین اور دشمن کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو کسینے پوچہا
کہ یا رسول خدا صلعم سلام تو ہمنے جانا پس کیونکر ہے صلوات آپکی اور فرمایا کہ کہو اللهم صل علے محمد و آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید
پس ای گروہ آدمیون کے کیا اسمین اختلاف ہے درمیان تمہارے سب نے کہا کہ نہین و ماموں نے کہا کہ ہرگز اسمین اختلاف نہین ہے اور یہہ اجماع ہی اُمت کا پس تیرے
پاس آل کے مقدمہ مین اس سے زیادہ واضح کوئی شے ہے قرآن مین فرمایا کہ ہان خبر دو تم مجہکو قول حقتعالی کی سے يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ
صراط المستقیم پس کون شخص مراد ہے یٰسین سے علمانے کہا کہ یٰسین محمدؐ کا نام ہے اسمین کسیکو شک نہین فرمایا کہ خدا نے محمدؐ کو اور آل محمدؐ کو اس سے ایسی بزرگی
دی ہے کہ اُسکی وصف کو کوئی نہین پا سکتا ہی مگر وہ شخص کہ جسکو خدا نے عقل دی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے سوائے انبیا کے کسی پر سلام نہین بہیجا ہے پس فرمایا
ہے الله تعالےٰ نے کہ سلام علی نوح فی العالمین اور فرمایا کہ سلام علے ابراہیم اور فرمایا کہ سلام علی موسیٰ و ہارون اور نہین فرمایا کہ سلام علی آل نوح اور فرمایا سلام
علی آل ابراہیم اور فرمایا خدا تعالےٰ نے سلام علی آل یاسین یعنے آل محمدؐ اور شرائع دین کے مقدمہ مین جو امام رضا علیہ السلام نے لکہا تو فرمایا کہ درود بہیجنا پیغمبر پر واجب ہے ہر محل پر اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت تو حضرت کا ذکر کرے یا دوسرا شخص تیرے پاس حضرت کا ذکر کرے اذان مین یا سوائے اسکی تو اُسوقت درود حضرتؐ پر بہیج تو آدر

حضرت موسیٰ سے خدا تعالیٰ نے راز کہا اور محمد صلعم کا ذکر آیا تو فرمایا کہ ای بیٹے عمران کے درود بہیج تو محمد صلعم پر تحقیق کہ مین درود بہیجتا ہون اوسپر اور فرشتی میرے اوسپر درود بہیجتے ہین اور فرمایا رسول
خدا صلعم نے اپنی وصیت مین کہ ای علی جو درود بہیجے مجہپر ہر دن مین یا ہر رات مین تو واجب ہوئی اوسکی واسطے شفاعت میری اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا جسوقت ذکر کیا جاوے
پیغمبر خدا صلعم کا پس بہت بہیجو تم درود کو اوسپر اسواسطے کہ جو کوئی ایکبار درود بہیجتا ہے پیغمبر صلعم پر تو خدا تعالیٰ ہزار درود بہیجتا ہی اوسپر ہزار صف مین فرشتون کی اور کوئی باقی نہین رہتا ہی
مخلوق خدا مین سے مگر کہ درود بہیجتا ہی اوس بندہ پر اسواسطے درود بہیجی خدا اور فرشتون کے پس جو کوئی نہ رغبت کرے اسمین پس وہ جاہل اور مغرور ہی تحقیق کہ بیزار ہوا ہے اوس سے خدا اور فرشتی اوسکی اور پیغمبر اوسکا
اور اہلبیت پیغمبر کے اور فرمایا کہ ہر دعا کہ خدا سے طلب کیجائی محجوب ہے یہانتک کہ درود بہیجی محمد پر اور آل محمد پر اور فرمایا کہ جو کوئی خدا کیطرف حاجت کہتا ہو پس چاہیے کہ شروع کرے ساتہ درود کے
اوپر محمد کی اور آل محمد کے پس سوال کرے حاجت اپنی کا پہر ختم کرے درود پر اسواسطے کہ خدا تعالیٰ بزرگ ہے اس سے کہ دو نو طرفون کو قبول کرے کہ وہ درود ہے اور اوسکی وسط کو کہ وہ حاجت ہے قبول نکرے جسوقت دعا
بہیجنا محمد اور آل محمد پر پس محجوب نہیں رہی اور فرمایا کہ رسول خدا فرماتی تہے کہ بلند کرو اپنی آوازون کو درود کے ساتہ اسواسطے کہ وہ نفاق کو دور کرتا ہے اور فرمایا کہ کوئی چیز درود سے زیادہ بہاری اور گران
میزان مین نہین ہے اسواسطے کہ اعمال بندہ کی میزان مین رکہی جاینگے تو وہ میزان اوپر کو میل کریگی پس سو لخد صلعم درود کو جبکہ رسول خدا پر اور انکی آل پر بہیجتا تہا اوسمین رکہدیگی اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ جس کسیکی رو برو میرا ذکر ہووے اور مجہپر درود نہ بہیجی تو پس داخل ہوگا وہ آتش دوزخ مین پس بعید کریگا اوسکو خدا اپنی رحمت سے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسکی رو برو ذکر ہو
میرا اور وہ مجہپر درود بہیجنے کو بہول جاے تو وہ بہشت کی راہ کو بہول گیا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی درود بہیجی مجہپر اور میری آل پر واسطے عظمت اور بزرگی حق میرے کے تو پیدا کرتا ہی خدا
اوس درود سے ایک فرشتہ کو کہ بازو اوسکی مشرق اور مغرب مین ہوتے ہین اور پاون اوسکی ساتوین زمین مین تحت ہین اور گردن اوسکی زیر عرش ہوتی ہی پس فرماتا ہی اوسکو خدا کہ درود بہیج تو میری بندہ پر
جیسا کہ درود بہیجا اوسنے میرے پیغمبر پر پس وہ فرشتہ درود بہیجتا ہی اوس بندہ پر قیامت تک اور روضة العلما مین لکہا ہی کہ جو کوئی درود بہیجے پیغمبر خدا صلعم پر دس مرتبہ تو خدا تعالیٰ
ایک فرشتہ کو حکم کرتا ہی کہ اوس درود کو پیغمبر کی قبر پر پہنچاوے وہ فرشتہ اوس درود کو قبر پیغمبر پر پہنچاتا ہے اور کہتا ہی کہ یا رسول خدا یہ درود فلانے شخص نے تیری اُمت مین سے بہیجا پس خوش ہوتے ہین
رسول خدا یہ سنکر کہ ای فرشتہ بندہ خدا کے میری طرف سے تو اوس شخص کو ہر درود کے عوض مین دس درود پہنچا وہ فرشتہ قبر مقدس سے پہرتا ہی تو خدا تعالیٰ باوجود دیکہ جانتا ہی لیکن
اوس فرشتہ سے پوچہتا ہے کہ تو کہان سے آتا ہی اور کہان کو جاتا ہی وہ فرشتہ کہتا ہی کہ خداوند تو عالم ہی کہ مین ایک بندہ کے درود کو تیرے رسول کی قبر پر پہنچانے گیا تہا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
میرے رسول نے اوسکی جواب مین کیا کہا فرشتہ کہتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عوض مین ہر ایک درود کے میری طرف سے اوس شخص کو دس درود پہنچا اور فرمایا
کہ اگر تو ایک درود مجہپر بہیجتا تو ہمراہ میرے بہشت مین ہوتا اور جسوقت کہ تو نے دس درود بہیجے اوسکے ثواب کی تو کچہ انتہا ہی نہین ہے اللہ تعالیٰ یہ سنکر کہتا ہے کہ
میری طرف سے اوس بندہ کو رحمت پہنچا اور اوس سے کہہ تو کہ اگر تو میرے حبیب پر ایک درود پہنچاتا تو مین تجہکو دوزخ مین داخل نہ کرتا اور جسوقت تو نے دس درود بہیجے تو
اوسکا کیا ذکر ہی اور پہر فرماتا ہے خدا کہ بزرگ کرو تم میرے بندہ کے درود کو علیین مین اور جمع کرو تم اوسکو اوس روز کے واسطے کہ جس روز اوسکو احتیاج ہوگی پس اللہ تعالیٰ
ہر ایک حرف سے صلوٰۃ کے ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہے کہ اوسکی تین سو ساٹہ سر ہوتے ہین اور ہر ایک سر مین تین سو ساٹہ مونہہ ہوتے ہین اور ہر ایک مونہہ مین تین
ساٹہ زبانین ہوتی ہین اور ہر ایک زبان مین تین سو ساٹہ بولیان ہوتی ہین پس ہر ایک بولی سے خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کرتا ہی اور ثواب اوسکا اوس شخص کی اعمال
مین لکہا جاتا ہی اور انیس العارفین مین لکہا ہی اور احمد بن زید سے روایت ہے کہتا ہے کہ مینے بیت اللہ کا ارادہ کیا اور ہمراہ میرے ایک شخص تہا کہ وہ سفر مین میرا رفیق تہا
اور ہر حال مین اوٹہتے اور بیٹہتے اور سوتے اور بیدار ہوتے اور سوا اسکے پیغمبر خدا صلعم پر درود بہیجتا تہا مینے اوس سے کہا کہ ای شیخ تو سوا اسکے کوئی وظیفہ نہین جانتا ہے کہ
ہر وقت تو درود بہیجتا ہی پیغمبر پر اوس شخص نے کہا کہ سوا درود کے مین اور وظیفہ بہی جانتا ہون لیکن مینے درود پڑہنے سوا ایک امر عظیم دیکہا ہے اسواسطے مینے سب وظایف چہوڑ دئے
اور ہر وقت درود پڑہنے مین مشغول رہتا ہون مینے اوس سے کہا کہ مجہکو اوس امر عظیم سے مطلع کر کہا کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ تہا سفر حجاز مین ایک شب مینے
خواب مین دیکہا کہ ایک شخص مجہکو آواز دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ای بندہ خدا اوٹہہ تو کہ باپ تیرا مر گیا اور مونہ اوسکا سیاہ ہوگیا مین یہ سنکر اوٹہا اور چراغ کو روشن کیا اور اوسکی مونہ کو دیکہا
تو جیسا کہ اوس شخص نے کہا تہا ویسا ہی مردہ اور سیاہ رو پایا یہ دیکہکر مین بہت رویا اور کہا کہ بڑی رسوائی ہوئی اور اس ذلت اور خواری کو مین کسطرح پوشیدہ
کرونگا جسوقت آدمی صبح کو اوسکے غسل کے واسطے حاضر ہونگے اور ایک چادر مینے اوسکے اوپر ڈالدی اور اوسکے مونہ کو پوشیدہ کر دیا اور بعد اسکے پہر مین سو گیا اور
خواب مین مینے چار مردون کو دیکہا کہ بڑے سخت اور قبیح اور بدصورت تہے اور میرے باپ کے نزدیک وہ گئے عذاب کرنے کے واسطے اور ارادہ کیا کہ اوسکو
آگ کے ہتوڑے سے عذاب کرین کہ اس مین ایک مرد نہایت حسین اور خوب صورت سبز لباس پہنے ہوئے آیا اور اوسکے چہرہ کے نور سے تمام گہر
روشن ہوگیا اور اوسکے بدن کی خوشبو سے سب در و دیوار معطر ہوگیا اور وہ مرد بزرگ میرے باپ کے سرہانے جاکر بیٹہا اور اوسکے مونہہ پر سے کپڑا اوٹہایا

اور اپنا دست مبارک اسکے چہرہ پر پھیرا نے الفور چہرہ میرے باپ کا مثل چاند کے روشن ہوگیا اور میرے باپ سے فرمایا کہ اٹھ تو اور رنج مت کر تو اور کسی چیز سے خوف مت کر
کہ ہم اپنے دوستون کو ضایع نہین کرتے ہین اور یہ فرماکر اُس بزرگ نے ارادہ جانیکا کیا تو مین اُسکے دامن سے لپٹ گیا اور قدمون پر اُسکے گر پڑا اور خدمت
مین اُسکے مینے عرض کی کہ اے دور کرنے والے غمگینون کے سختیون کے مین آپکے اسم مبارک سے مطلع نہین ہوا فرمایا کہ مین خاتم الانبیا محمد بن عبداللہ ہون صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مینے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے باپ کا مُنہ سیاہ کسواسطے ہوگیا تھا فرمایا کہ تیرا باپ علما سے روگردانی کرتا تھا اور ان سے برگشتہ رہتا تھا
اور جسوقت حق اُنکا اُنکو پہنچاتے تھے تو وہ خفا ہوتا تھا اور سزا علما سے نزاع کرنے کی اور صلحا سے جھگڑنے کی اور جزا اُن سے عداوت اور حسد رکھنے کی سیاہ
ہونا مُنہ کا ہے اور پھر مینے عرض کی کہ یا رسول خدا آپنے اسپر کس واسطے رحم کیا اور کسواسطے اُسکو عذاب سے نجات دی فرمایا کہ باپ تیرا ہمیشہ مجھپر درود بھیجتا تھا یہ
سبب ہے اُسکے نجات کا جسوقت مجھکو اُسکے حال کی خبر ہوئی تو مین آیا اور اُسکی رسوائی کو مینے دور کیا اور قیامت مین اُسکی شفاعت کرونگا پس وہ کہتا ہے
کہ جب مینے درود کی یہ عظمت دیکھی تو سب وظایف چھوڑ دیئے اور درود مین مشغول رہتا ہون اور بعد اسکے اللہ اپنے حبیب کے مقدمہ مین فرماتا ہے
کہ جو دلالت کرتا ہے حضرت کے کمال تعظیم پر اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ایذا دیتے ہین خدا کو اور پیغمبر اسکے کو یعنی ایسا
امر اختیار کرکے کہ جو موجب ناخوشی خدا اور رسول صلعم کا ہے جیسے کہ خدا کی زوجہ اور فرزند مقرر کرنے اور مثل کفر اور عصیان کے اور یا یہ کہ اُن حضرت کو ایذا
پہونچاتے ہین زبان سے کہ نالایق باتین اُن حضرت کو کہتے ہین کہ کبھی تو جادوگر کہتے ہین اور کبھی شاعر کہتے ہین اور کبھی مجنون کہتے ہین یا اور طرح سے
حضرت کو ایذا دیتے ہین اور پشیمان نہین ہوتے ہین تو حال اُنکا یہ ہے کہ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ لعنت کی ہے اُنکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے وَاَعَدَّ لَھُمْ اور تیار کیا ہے واسطے اُنکے آخرت مین عَذَابًا مُّھِیْنًا عذاب خوار کرنیوالا ابو القاسم
حسکانی نے روایت کی ہے کہ فرمایا علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ فرمایا مجھسے رسول خدا صلعم نے کہ اے علی جو کوئی تجھکو ستاوے ایذا پہنچاوے اُسنے
مجھکو ایذا پہونچائی اور جسنے مجھکو ایذا پہنچائی اُسنے خدا کو ایذا پہنچائی اور جسنے خدا کو ایذا پہنچائی اُسپر لعنت ہے خدا کی اور یہ حدیث صحیح بخاری اور
مسند احمد حنبل وغیرہ مین مذکور ہے پس جس کسینے کہ علی علیہ السلام کو ایذا پہنچائی کہ اُنکا حق غصب کیا یا اُن سے بجنگ و جدال پیش آیا اور یا اُنکو زبان سے
برا کہا اور دشنام دہی کی اور لوگون کو اُنکی دشنام دہی کا حکم کیا اُسنے ایذا دی رسول خدا صلعم کو اور جس نے ایذا دی رسول خدا صلعم کو
اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو وہ لعنت خدا مین گرفتار رہا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فاطمہ پارۂ جگر میری ہے جسنے ایذا پہنچائی اُسکو اُسنے ایذا پہونچائی
مجھکو اور جسنے ایذا پہنچائی مجھکو اُسنے ایذا پہنچائی خدا کو اور دوسری حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے ایذا دی فاطمہ زہرا کو
میری زندگی مین مثل اُس شخص کے ہے کہ ایذا دی اُسکو اُسنے بعد مرنے میرے کے اور جسنے ایذا دی اُسکو بعد مرنے میرے کے وہ مثل
اُس شخص کے ہے کہ ایذا دی اُسنے مجھکو میری زندگی مین اور جس نے ایذا دی اُسکو اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُسنے ایذا دی خدا
کو اور جس نے ایذا دی خدا کو اُسکے حق مین یہ ہے کہ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ پس جسنے ایذا دی فاطمہ کو اور اُنکا حق غصب کیا اور
اُسکے حق کا کاغذ اور سند اُسکی پھاڑ ڈالی اور اُسکا گھر جلانے کو آگ لے گیا اور ہمراہ اپنے لکڑیان لوا لے گیا اُسنے ایذا دی رسول خدا صلعم کو
اور جسنے ایذا دی رسول خدا کو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو اُسپر لعنت ہے خدا کی اور واسطے اُسکے عذاب ہے رسوا کرنے والا
وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین مومنین کو کہ اُنکو مارتے ہین اور لوگون سے اُنکو زدوکوب کراتے ہین اور اُنکو اُنکے وطن سے
نکالکر جلا وطن کرتے ہین وَالْمُؤْمِنَاتِ اور مومن عورتون کو ایذا دیتے ہین بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ کسب کیا ہو اُنہون نے یعنی بغیر کرنے کسی
خیانت کے یا جرم کے کہ جسکے سبب سے سزاوار اُسکے ہین فَقَدِ احْتَمَلُوْا پس تحقیق اُٹھایا ہے اُن موذیون نے بُھْتَانًا بہتان کو وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور گناہ ظاہر
کو کہتے ہین کہ یہ آیت بعضی منافقون کی شان مین نازل ہوئی ہے کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کو نالایق باتین کہکر ایذا اور رنج دیتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت
زانیون کے شان مین نازل ہوئی ہے کہ وہ راتون کو پھرتے تھے اور رستون پر بیٹھتے تھے اور لوگون کی لونڈیون پر جو کہ باہر نکلتے تہین زیادتی کرتے تھے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنے والا آواز کریگا کہ کہان ہین میرے دوستون کے ایذا دینے والے پس ایک قوم
اُٹھیگی کہ اُنکے مونہون پر گوشت نہوگا اُسوقت کہا جائیگا کہ یہ ہین وہ لوگ کہ ایذا دی تھی اُنہون نے مومنین کو اور دشمنی کو اُن سے قایم کیا تھا

اور سختی کی تہی اُنپر اُنکی دین مین بعد اسکی حکم ہوگا کہ اُنکو دوزخ مین لیجاؤ اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جو کوئی ذلیل جانے مومن کو اور حقیر سمجھے اسکو بسبب مفلسی و ناداری
اُسکی کی تو تشہیر کریگا اوسکو خدا قیامت کے دن تمام خلایق مین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے ایذا دی مومن کو اُسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُسنے
ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو وہ ملعون ہے توریت مین او انجیل مین او زبور مین اور قرآن مین اور دوسری حدیث مین یہ ہے کہ اُسپر لعنت ہے خدا کی اور
فرشتون کی اور آدمیون کی سب کے آور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی رنج دے کسی مومن کو اور بعد اُسکی تمام دنیا اُسکو دیوے تو وہ اُسکا کفارہ نہین ہوسکتا
اور اُسکو اُسپر اجر نہ دیا جائے آور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ عورتین اپنی گہرون سے نکلکر مسجد مین جایا کرتی تہین اور رسول خدا صلعم کے پیچھے نماز پڑہتے
تہین اور جسوقت رات ہوتی تہی تو نماز مغرب اور عشا او صبح ہی پڑہتی تہین آور بعضے جوان مرد اُنکے رستہ پر بیٹہتے تھے اور اُنکو آتے اور جاتے ہوئی
ایذا دیتے تھے اور درپے اُنکی ہوتے تہی الله تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ ای پیغمبر بلند مرتبہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہہ تو واسطے عورتون اپنے کے
وَبَنٰتِكَ اور بیٹیون اپنے کے وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور عورتون مومنین کی یعنے ان سب عورتون سے کہہ تو کہ وقت باہر نکلنے کے یُدْنِیْنَ نزدیک کرین یعنی
چہوڑدین عَلَیْهِنَّ اوپر اپنے یعنی اپنے موہنون اور بدنون پر مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ چادرون اپنی سے کہ اپنے بدنون کو چادرون سے لپیٹ لین ذٰلِكَ
یہ پوشیدہ کرنا منہ اور بدن کا اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ نزدیک زیادہ اسکی ہے کہ پہچانے جائین کہ یہ عفیفہ اور نیک چلن ہے اور اس سبب سے وہ اوباش آدمی اُنکی درپے
نہو وین فَلَا یُؤْذَیْنَ پس ایذا دی جائین وہ عورتین اس صورت مین وہ بدکار مرد اُنکی درپے نہونگے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہی خدا بخشنے والا گناہون کا بعد
توبہ کے رَّحِیْمًا مہربان اپنی بندون پر کہ اُنکی مصلحتون کو بیان کردیتا ہی اور بعد اسکے خدا تعالے منافقون اور زانیون کی شان مین بیان کرتا ہے
لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ البتہ اگر باز نہ آئینگی منافق لوگ مکر کرنے سے اور پیغمبر کی آزار دینے سے وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ بیچ دلون
اُنکے بیماری بدکاری کی ہی اور طرف فحش کے رغبت رکہتی ہین وَالْمُرْجِفُوْنَ اور خبر بد اُڑانیوالے فِی الْمَدِیْنَةِ بیچ مدینہ کے یعنے مسلمان جو واسطے جہاد کے روانہ ہوئے ہین اور
اُنکی روانگی کے بعد اُنکی خبر بد اُڑانیوالے کہ مسلمانونکو تو شکست ہوگئی ہے اور وہ بہاگ گئے اور قتل ہوگئی ہین اور ایسی خبر وہ اسواسطے اُڑاتے ہین کہ مومن جو مدینہ مین
موجود ہین وہ یہہ خبر سُنکر شکستہ دل اور غمگین ہون پس خدا تعالے منافقین اور اُن اوباشون کے اور خبر بد اُڑانیوالون کی سبکے مقدمہ مین
فرماتا ہی کہ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ البتہ مقرر کرینگے اور پیچہے لگائینگے ہم تجہکو ساتہ اُنکی کہ تو اُنکو قتل کری اور گہرون سے اُنکو نکالکر جلاوطن کری اور تو اُنکو ایسا تنگ کری کہ
وہ ناچار اور مجبور ہوکر وطن کو اپنی ترک کرین ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ پہر نہ ہمسائیگی اختیار کرینگے وہ تیری فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا بیچ اُس مدینہ کی مگر زمانہ اندک
قلیلا صفت ہے زمان مقدر کی یعنی اگر وہ مدینہ مین سکونت بہی کرینگی تو چند روز کرینگے اسواسطے کہ تہوڑی ہی دنونمین جڑ اور بنیاد جاتی رہینگے مَّلْعُوْنِیْنَ
یہ حال واقع ہوا ہے یعنی حال یہ ہے کہ لعنت کی گئی ہین اور رحمت خدا سے دور کئی گئی ہین اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا جہان کہین پائے جائین وہ اُخِذُوْا پکڑی جائین اور
گرفتار کئے جائین وَقُتِّلُوْا اور قتل کئی جائین وہ یعنی چاہئے کہ اُنکو گرفتار کرین اور قتل کرین تَقْتِیْلًا قتل کرنا خواری اور ذلت سے کہتے ہین کہ منافقین نے
چاہا کہ اپنی نفاق کو ظاہر کرین لیکن جسوقت اس آیت کو سُنا تو ڈری اور پہر اپنا کفر پوشیدہ کیا سُنَّةَ اللّٰهِ یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی سنت کیا گیا ہی
سنت کرنا خدا کا یعنی یہ طریقہ خدا کا ہی منافق لوگون کی قتل کرنیکا او خبر بد کی مشہور کرنیوالونکی سزا کا فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا بیچ اُن لوگونکی کہ گذر گئی ہین مِنْ قَبْلُ
پہلی اس سے یعنی مقرر کیا ہی جسنے پہلی امتون مین کہ انبیا قتل کرین اپنی عہد کی منافقون کو وَلَنْ تَجِدَ اور ہرگز نہ پائیگا لِسُنَّةِ اللّٰهِ واسطے سنت اور طریقہ خدا کے تَبْدِیْلًا
بدل جانا یعنی خدا تعالے اس خاص اپنی طریقے کو بدل نہین کرتا ہی اور نہ کسی اور کو قدرت ہے کہ خدا کی طریقہ کو بدل کرے آور کہتی ہین کہ یہ مشرکین ہنسی کی راہ سے سوال کرتے تہے حضرت
رسول خدا صلعم سے کہ بتلا قیامت کب ہوگی حق تعالے نے فرمایا یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ سوال کرتے ہین تجہسے آدمی یعنے کفار تجہسے پوچہتے ہین عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت سے کہ
کسوقت ہوگی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اِنَّمَا عِلْمُهَا سوا اسکی نہین کہ علم اُس قیامت کا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کی ہے اور سوا اُسکی کسی پیغمبر مرسل اور فرشتہ مقرب کو
اُسکی وقت کی خبر نہین ہے وَمَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے بتلایا تجہکو اور آگاہ کیا یعنی تو مطلق نہین جانتا ہی لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید کہ ساعت قیامت تَكُوْنُ قَرِیْبًا ہووے
نزدیک پس تو اُن لوگونکی ہنسی اور ٹہٹہا کرنی پر غمگین مت ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا نے لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ لعنت کی ہے کافرونکو جو قیامت کے ہونیکا انکار کرتے ہین وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہی
واسطے اُنکی سَعِیْرًا آتش سوزان کو خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ حال ہے کہ ہمیشہ رہنی والے ہین بیچ اُسکی اَبَدًا ہمیشہ کہ کبہی اُس مین سے نکلنے نہ پاوینگی لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا نہ پائینگے وہ کوئی دوست اور
مددگار کہ وہ اُنکو عذاب سے نجات دلوائے اور حال اُنکا اُس روز ہوگا کہ یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ جسدن کہ پہیر جاوینگی منہ اُنکی فِی النَّارِ بیچ دوزخ کی کہ کبہی تو اُنکو پشت پر لٹائینگے اور کبہی منہ کی بل کبہی اُنکو شعلہ نیچے کو تو اُسوقت ...

اور بالسبب جوش کرنے آگ کے کبھی تو منہ اونکا اوپر ہوگا اور کبھی نیچے جیسے کہ گوشت دیگین مین کبھی اوپر ہوتا ہی اور کبھی نیچے اور اونکا عجب حال ہوگا تو یقولون یالیتنا
کہینگے کہ ای کاش ہم اطعنا اللہ فرمانبرداری کرتے ہم خدا کی اونکے سب کامون میں واطعنا الرسولا اور فرمانبرداری کرتے ہم پیغمبر کی تا کہ اس عذاب میں گرفتار نہوتے
وقالوا ربنا اور کہینگے وہ کہ ای پروردگار ہمارے انا اطعنا سادتنا تحقیق کہ ہمنے فرمانبرداری کی ہے رئیسون اور سردارون اپنے کی اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل ساداتنا
الف اور کسرہ تا سی پڑھا ہے یعنے ہمنے فرمانبرداری کی ہی رئیسون اپنے کی وکبرآءنا اور بزرگون اپنے کے فاضلونا السبیلا پس گمراہ کیا اونہون نے ہمکو
سے طریق حق کے ربنا ای پروردگار ہمارے اٰتھم دے تو اونکو ضعفین من العذاب دوچند اوس عذاب سے کہ دیا ہے تو نے ہمکو سو اسطے کہ وہ گمراہ بھی ہین اور گمراہ کرنیوالے
بھی والعنھم اور لعنت کر تو اونکو لعنا کبیرا لعنت بڑی کہ نہایت سخت ہو کہ پہرہ ہرگز رجوع نہ کر سکین اور ہمیشہ اوس مین گرفتار رہین اور بعد اسکی خدا تعالے اونلوگونکو
خطاب کرتا ہی کہ جو ایمانکو ظاہر کرتے تھی اور پوشیدہ اور باطن مین طرح طرح کا مکر کرتے تھی تا کہ پیغمبر خدا کو اذیت پہونچائین چنانچہ فرماتا ہی کہ یایھا الذین اٰمنوا ای وہ لوگو کہ ایمان
لائے ہو ظاہر میں لاتکونوا کالذین اٰذوا موسٰی نہو تم مانند اون لوگون کے کہ آزار دیا ہی اونہون نے موسی کو کہ تم مثل اونکی محمد کو آزار دینے لگو جیسے کہ اونہون نے موسی کو آزار اور رنج دیا تہا
فبرأہ اللہ پس بری اور پاک کیا اوسکو خدا نے مما قالوا اوس چیز سے کہ کہا تہا اونہون نے موسی کو کہ یہہ نامرد ہی یا یہہ تہمت زنا کی ایک عورت سے کروائی چاہی تہی اور عورت نے
اونکی پاکی کا اقرار کیا چنانچہ قصہ قارون مین اسکا ذکر ہولیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کہتے تہے کہ موسی نامرد ہی اور جو چیز مرد ونکی ہوتی ہی
وہ اسکی نہین ہے اور حضرت موسی کا دستور تہا کہ جسوقت غسل کرنیکا ارادہ کرتے تہی تو ایسی جگہہ جاتی تہے کہ وہان اونکو کوئی نہ دیکہی ایکمرتبہ نہر کنارہ غسل کرتے تہی اور کپڑی پتہر
پر رکہدیے تہی خدا تعالے نے پتہر کو حکم کیا وہ کپڑے اونکی لیکر دوڑا چاہا اوسوقت بنی اسرائیل نے موسی کو برہنہ دیکہا تو جانا کہ جو کچہہ ہم اونکی حق مین کہتے تہی غلط ہی اور حضرت
علی نے فرمایا ہی کہ موسی اور ہارون پہاڑ پر چڑہی تہی ہارون کی قضا آئی پس وہ مرگئی بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ تو نے اوسکو مار ڈالا ہی فرشتون کو خدا تعالے نے حکم کیا وہ
کا مردہ اوٹہا کر لیگئے اور بنی اسرائیل کی طرف کو گزری اور فرشتون نے اوسکے مرنیکی باتین کہین یہانتک کہ بنی اسرائیل نے جانا کہ اوسکو قتل نہین کیا ہی بلکہ وہ اپنی موت سے مرا ہے اور بعضی
روایت مین ہے کہ ہارونکو خدا تعالے نے زندہ کیا اوسنے موسی کو بری کیا اور ایک روایت مین ہے کہ موسی مین حیا بہت تہی لوگون کے سامنے برہنہ نہین ہوتے تہے اور تنہا ایک
گوشہ مین غسل کرتے تہی بنی اسرائیل کہا ہی کہ کچہہ عیب رکہتا ہی اسیلیے تنہا غسل کرتا ہے تو اسکی پیر سنگ اونہین عیب ہے ایکمرتبہ موسی اسیطرح غسل کرنیکے لیے نہر پر گئی اور کپڑے اتار کے
اور برہنہ ہوکر غسل کرنے لگے وہ پتہر بحکم خدا اونکے کپڑے لیکر چلا موسی اوسکے پیچہی دوڑی بنی اسرائیل نے اونکو برہنہ دیکہا تو جانا کہ موسی کو کوئی عیب نہین ہے اور خدا تعالے نے اونکو بری کیا اور بعضی ایسا کہتے
ہین کہ جو قارون نے ایک زنیہ سے تہمت لگانی چاہی تہی اور قارون کا قصہ مشہور ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ موسی کو اونہون نے اس طرح اذیت دی ہی کہ وہ جادوگر اور
مجنون کہتے تہے اور اونکو جہٹلاتے تہی وکان اور تہا موسی عند اللہ وجیھا نزدیک خدا کی آبرو اور جاہ اور قرب والا مستجاب الدعوات کہ جو طلب کرتا تہا خدا تعالے قبول کرتا تہا اور خدا تعالے
پرہیزگاری کا حکم کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا اوسکی نافرمانی اور گناہ کرنیسے وقولوا اور کہو سوا مین وقولوا
قولا سدیدا اور کہو تم بات درست اور سیدہی اور دروغ اور لغویات مت کہو یصلح لکم درست کریگا خدا واسطے تمہارے اعمالکم عملون تمہارے یعنے توفیق دیگا اعمال نیک کی
ویغفر لکم ذنوبکم اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے ومن یطع اللہ ورسولہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اوسکی جس چیز کا ارادہ حکم کرے فقد فاز پس تحقیق
مراد کو پہونچا وہ خیر اور خوبی کے ساتہہ فوزا عظیما مراد کو پہونچنا بڑا کہ دنیا مین نیکبخت مشہور ہو اور آخرت مین خلد برین کا ساکن ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد وہ ہے کہ
رضامندی خدا کی ہے اور قسم قسم کی بخششین اوسکی اور فرماتا ہی خدا انا عرضنا الامانۃ تحقیق ہمنے پیش کیا امانت کو کہ وہ احکام خدا کی ہین ... کہ ترک
مین عذاب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور جہاد ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ نگاہ رکہنا زبان کا ہی بیہودہ اور فحش اور سوالی ... اقوال ہی مین
لیکن مشہور قول اول ہے غرض یہہ ہے کہ خدا فرماتا ہی کہ پیش کیا ہمنے امانت کو علی السمٰوٰت والارض اوپر آسمانون اور زمین کے والجبال اور پہاڑون کے ...
اور عذاب اوسکی ترک کرنیمین جسوقت کہ عقل اور فہم اور اختیار اونمین پیدا کیا تہا فابین پس انکار کیا اونہون نے ان یحملنھا اس سے کہ اوٹہائین وہ اوس امانت کو واشفقن منھا اور خوف
کیا اونہون نے اوس سے باوجود بڑی بڑی ہونے جسم اونکے اور نہایت عاجزی اور زاری سے کہا اونہون نے کہ ہم تابع فرمانبردار ہین اس امر کے لیے کہ جسکے واسطے ہمکو تو نے پیدا کیا ہے اور عذاب کے سہنے
کی ہم طاقت نہین رکہتی ہین اوسکے ترک کرنیمین پس ہمکو اس امر مین معذور رکہہ اور ہمکو اوسی کام پر چہوڑ دے کہ جسکے لیے ہم پیدا ہوے ہین اور بعضونکے نزدیک مراد اوس سے اہل آسمان اور زمین اور پہاڑ
ہین پس اوس صورت مین معنی اوسکے یہہ ہونگے کہ پیش کیا ہمنے امانت کو آسمانونکے لوگون پر کہ وہ ملائکہ ہین اور زمین کے باشندون پر کہ وہ حیوانات ہین اور پہاڑون کے
رہنے والون پر کہ وہ حیوانات جنگلی ہین سبنے انکار کیا خوف سے نہ مخالفت کی جہت سے وحملھا الانسان اور اوٹہا لیا اوس امانت کو انسان نے باوجود ضعف اور کم طاقتی کے

اور اقرار اُسکی ادا کرنیکا کیا اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ آدمی ہی ظَلُوْمًا ظلم کرنیوالا اپنی جان پر کہ بڑی بڑی بڑے جسم والونے اُسکے اُٹھانیسے پہلو تہی کیا اور اُسنے باوجود ناتوانی اُسکے اُٹھانے
کے قبول کیا اور یہی انسان جَهُوْلًا بہت نادان اُسکی انجام کا نہین جانتا کہ اُس امانت کی خیانت مین عذاب ہے ۵ آسمان بار امانت نتوانست کشید ۸ قرعہ فال بنام من
دیوانہ زدند ۸ اور بعضے کہتے ہین کہ مراد امانت سے عقل اور تکلیف شرع کی احکام کی ہی پس معنے آیت کے اسطرح ہونگی کہ پیش کیا ہمنے عقل اور تکلیف کو آسمان پر اور زمین پر اور پہاڑون
پر انہون نے اُسکے اُٹھانیسے انکار کیا بسبب قابلیت نہین کے اور انسان نے اپنی قابلیت کی جہت سے اُسکو قبول کیا اور وہ ظالم ہی بسبب غالب ہونے قوت غضبی کے اور جاہل ہے
بسبب غلبہ قوت خواہش نفس کے اور بعضے کہتے ہین کہ آدمی نے اُسکو قبول کیا کہ نظر اُسکی اُس امانت کے پیش کرنے پر تہی امانت پر اور پیش کرنے کی لذت نے امانت کے گرانی اور
ثقالت کو فراموش کروا دیا ہو واسطے لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اُٹھانا تجھسے اور نگاہ رکھنا اُسکا مجھسے اور جستجو رغبت سے تو نے امانت میری کو اُٹھایا تو مینے سب کے
درمیان سے تجھکو اُٹھایا اور مراد انسان سے حضرت آدم نہین ہو سکتی ہو واسطے کہ خدا نے اُنکو برگزیدہ کیا ہی چنانچہ فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ اور جو کوئی برگزیدہ ہوتا
ہے وہ ظلوم اور جہول نہین ہو سکتا اور بعضی روایات ائمہ معصومین علیہم السلام مین آیا ہی کہ مراد امانت سے امامت ہے اور ولایت ائمہ معصومین علیہم السلام کی اور انسان سے
مراد غاصب اُسکی ہین رسول امانت کے انسان ظالم اور جاہل نے اس واسطے اُٹھایا کہ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے خدا الْمُنٰفِقِيْنَ منافق مردونکو وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق عورتونکو
امانت مین خیانت کرنیکی جہت سے وَالْمُشْرِكِيْنَ اور مشرک مردونکو وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک عورتونکو امانت کے ادا نکرنیکی جہت سے وَيَتُوْبَ اللّٰهُ اور تاکہ توبہ قبول کرے خدا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اوپر ایمان لانیوالے مردونکی وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان لانیوالی عورتونکی
بسبب حفاظت اور دیانت امانت کے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا رَّحِيْمًا مہربان کہ اُنکو مراد کو پہنچاتا ہے ؏ سُوْرَةُ السَّبَا یہ سورہ مکی ہے
اور اسمین چون آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی دو حمد کو پڑہے سبا کو اور فاطر کو تمام کو رات کے وقت تو تمام شب حفظ خدا مین ہو اور اگر ان
دونونکو دن کو پڑہے تو اُسکو کوئی مکروہ اُسدن مین نہ پہنچے اور خوبی دنیا اور آخرت کی اسقدر دی جائے کہ جو اُسکے دل مین نہ گزری ہو اور اُسکی آرزو بہی نہ ہوا ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جمیع تعریف واسطے خدا کے ہی الَّذِیْ لَهٗ وہ خدا کہ واسطے اُسکے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے کہ سب مخلوق اور ملک اُسکی
ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ اور واسطے اُسکے شکر اور تعریف ہے بیچ آخرت کے اس واسطے کہ نعمتین آخرت کی بہی اُسکی عطا کی ہوئی ہین اور وہی مالک ہے وہان کی نعمتون کا وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ حکمت
والا ہے کہ سب امور اُسکی موافق حکمت کے ہین الْخَبِيْرُ خبردار ہے سب اشیا کی باطن سے يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِی الْاَرْضِ جانتا ہے اُس چیز کو کہ داخل ہوتی ہے وہ بیچ زمین کے مثل ابر باران
اور خزانونکے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور اُس چیز کو کہ جو نکلتی ہے اُسمین سے مثل پانی اور دفینون اور درختون کے وَمَا يَنْزِلُ اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے مِنَ السَّمَآءِ
آسمان سے اُسکو بہی جانتا ہے مثل ملائکہ اور باران اور بجلیون اور برکتون کے وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اور وہ چیز کہ چڑہتی ہے بیچ اُس آسمان کے اُسکو جانتا ہے مثل ملائکہ
اور نامہ اعمال اور دعاؤن اور ارواح پاک کے وَهُوَ الرَّحِيْمُ اور وہ مہربان ہے نعمتون کے تمام کرنے پر الْغَفُوْرُ بخشنے والا ان لوگونکو کہ قصور کرتے ہین شکر نعمت کے
ادا کرنے مین وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگونے کہ کافر ہوئے ہین کہ لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ نہین آویگی ہمکو قیامت قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ بَلٰى
ہان وَرَبِّیْ قسم ہے پروردگار میری کی لَتَاْتِيَنَّكُمْ البتہ آویگی وہ قیامت تمکو یہ رد ہے اُن لوگون پر کہ کہتے تہے قیامت نہین آویگی اور کہتے ہین کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ
کی قسم کہائی تہی کہ قیامت نہ آویگی حق تعالے نے فرمایا کہ اے محمد صلعم تو بہی قسم یاد کر کہ مجہے پروردگار کی قیامت جلدی آنیوالی ہے عٰلِمِ الْغَيْبِ جاننے والا خدا غیب کا
اور حمزہ اور کسائی نے عالم کو مجرور پڑہا ہے لیکن عالم کو علام کہتے ہین اور باقیون نے سوائے اہل مدینہ اور شام کے عالم کو مجرور عالم ہی پڑہا ہے اور کوئی تو کہتا ہے کہ وہ صفت اسم
اللہ کی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ بدل ہے ربی سے اور اہل مدینہ اور شام نے عالم کو مرفوع پڑہا ہے خبر مبتدائے محذوف کی یعنی ہو عالم الغیب لَا يَعْزُبُ عَنْهُ نہین دور ہوتا ہے
اُسکے علم سے یعنی نہین پوشیدہ ہوتا ہے اُس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کے اور چیونٹی کے فِی السَّمٰوٰتِ بیچ آسمانونکے وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ بیچ زمین کے وَلَآ اَصْغَرُ
اور نہ چہوٹا مِنْ ذٰلِكَ اُس ذرہ سے وَلَآ اَكْبَرُ اور نہ بڑا اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر لکہا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے کہ وہ لوح محفوظ ہے اس واسطے کہ جو کچھ ہونیوالا ہے وہ اسمین
درج ہے اور ہونا قیامت کا ضروری ہے لِّيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دیوے خدا اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین انہونے اچہے
اُولٰٓئِكَ یہ مومنین صالحین وہ ہین کہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے اُنکے بخشش ہے گناہونکی وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ اور روزی بزرگ ہے کہ بدون مشقت اور منت غیر کے بطور بیجری تعلق کے
میسر ہوگی وَالَّذِيْنَ سَعَوْ اور جن لوگونے کوشش کی ہے فِیْٓ اٰيٰتِنَا بیچ آیتون ہماری کے یعنی باطل کرنیکی کوشش کی ہے مُعٰجِزِيْنَ عاجز کرنیوالے ہو کر اُنکے گمان باطل مین اور
بعضونے اُسکو معجزین پڑہا ہے اور یہ حال واقع ہوا ہے یعنی اُن لوگونے گمان کیا ہے کہ وہ ہمکو عذاب کرنے مین عاجز کر دینگے کہ ہم اُنکو عذاب نکر سکینگے اُولٰٓئِكَ

یہ لوگ سعی کرنیوالے لَهُمْ عَذَابٌ واسطے انکی عذاب ہے مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ بدتر عذاب دردناک سے کہ نہایت سخت ہے وہ عذاب اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَرَى الَّذِيْنَ اور دیکھتے ہین یعنے جانتے ہین وہ لوگ کہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین وہ علم کہتے ہین کہ مراد اُس سے اصحاب رسول ہین اور یا مومنین اہل کتاب مثل عبداللہ بن سلام اور کعب الاحبار وغیرہ کے اور یا جمیع مومنین مراد ہین اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام ہین کہ جسنے سب سے پہلی تصدیق قرآن کی کی ہے غرض یہ ہے کہ جو لوگ کہ علم دیے گئے ہین انہون نے جانا ہے کہ الَّذِيْ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ وہ حق ہے اور راست اور درست ہے اور الذی مفعول اول یری کا ہے اور حق مفعول ثانی ہے اور ہو فصل کا ہے اور بعضون نے حق کو مرفوع پڑھا ہے وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہے وہ قرآن اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ طرف راہ خدائے غالب کے ہے کہ الْحَمِيْدِ تعریف کیا گیا اور سراہا گیا ہے سب فعلون مین وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے قریش کے لوگون مین سے یعنے بعضون نے انمین سے ہنسی کی راہ سے کہا کہ هَلْ نَدُلُّكُمْ کیا رہنمائی کرین ہم تمکو عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اوپر ایک مرد کے کہ خبر دیتا ہے وہ تمکو یعنی محمد کہتا ہے تمکو کہ اِذَا مُزِّقْتُمْ جسوقت پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ تم كُلَّ مُمَزَّقٍ ہر پارہ اور ٹکڑا ٹکڑا کرنا یعنے جسوقت تمہارا بدن بعد مرنیکے ریزہ ریزہ ہو جائے اور خاک ہو کر برابر ہو جائے تو اُسوقت اِنَّكُمْ تحقیق تم لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہو گے یعنے بعد مرنیکے پھر نئے سر سے تم پیدا ہو گے یہ کہتا ہے محمد صلعم اور بعد اسکے از روے انکار اور بعید جاننے کے انہون نے کہا کہ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا افتری کی اصل ءافتری ہے ہمزہ استفہام کا ہمزہ وصل پر داخل ہوا تو ہمزہ وصل کا ساقط ہو گیا اور معنی اس آیت کے یہ ہین کہ کہا ان لوگون نے کہ کیا باندہ لیا ہے اوپر خدا کے جھوٹ کو محمد نے کہ جان بوجھ کر ایسی بات کہتا ہے اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ یا ساتہ اسکے جنون ہے کہ وہ جنون اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے اس امر کو کہ جسوقت ہمارے بدن خاک ہو جاوینگے اور ہوا اُس خاک کے ریزون کو اُڑا کر جہان جاہے وہان لیجائے اور وہ ریزہ ریزہ جمع ہو کر اور ہر جگہ سے اکر اکٹھے ہون اور انکا پھر دوبارہ ایک بدن بنے اور اسمین روح ڈالی جاوے اور دوبارہ وہ زندہ ہو حقتعالے اُنکی رد مین فرماتا ہے کہ نہ ایسا ہے کہ وہ کہتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین بِالْاٰخِرَةِ ساتہ آخرت کے کہ اسکی حقیقت کو حق نہین جانتے ہین وہ لوگ فِي الْعَذَابِ بیچ عذاب آخرت ہین وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ اور گمراہی بعید کے حق سے ہین دنیا مین اور بعد اسکے نصیحت کرتا ہے خدا کہ اَفَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے ہین وہ اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ طرف اُس چیز کے کہ آگے اُنکے ہے اور طرف اس چیز کے کہ پیچھے انکے ہے مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین سے یعنے انکے آگے بھی آسمان اور زمین ہے اور انکے پیچھے بھی آسمان اور زمین ہے کہ ان دونون نے انکو گھیر رکھا ہے اور یہ لوگ ان دونون کے بیچ مین ہین اور ان دونون سے نکلنے کی قدرت نہین رکھتے ہین اور جب انکا ایسا حال ہے تو اِنْ نَّشَاْ اگر چاہین ہم نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ دھسا دین ہم انکو زمین مین اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ یا گرا دین ہم اوپر انکے كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے انکے کے آیات خدا کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس نظر کرنے آسمان اور زمین کے اور دھسا دینے اور آسمان کا گرا دینے کے لَاٰيَةً البتہ نشانی نصیحت ہے لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کی طرف حق کے ہے اسلئے کہ وہی بندے دلالت کرتی ہین ہماری قدرت کی اسلئے نہین انکار کرنیوالے ہماری قدرت سے اور آپ تعالے داؤد اور سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داؤد کو مِنَّا فَضْلًا نزدیک اپنے سے فضل کو کہ نعمت نبوت کی ہے یا زبور یا توفیق عمل یا حلاوت مناجات یا علم اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے خوش آوازی ہے اسواسطے کہ جسوقت کہ حضرت داؤد زبور پڑہنے مین مشغول ہوتے تھے تو درندے اور صحرائی جانور اپنے مقام سے باہر آکر انکی آواز کو سنتے تھے اور پرندے انکی آواز کو سنکر بیہوش ہو جاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد فضل سے یہ ہے کہ بعد اسکے فرماتا ہے کہ کہا ہمنے يٰجِبَالُ اے پہاڑو اَوِّبِيْ رجوع کرو تم مَعَهٗ ہمراہ اس داؤد کے ساتھ تسبیح کے یعنی ہمراہ اسکے خدا کی تسبیح کرو اور کہتے ہین کہ تسبیح کرنا پہاڑونکا یہ تہا کہ خدا تعالے نے انمین آواز پیدا کر دی تھی جیسے کہ درخت مین موسیٰ کے واسطے پیدا کی تھی اور پہاڑونکو اسطرح سے داؤد کے حکم مین کیا تہا کہ جسوقت وہ انکو آواز کرتے تو وہ پہاڑ جواب مین لبیک کہتے اسطرح سے کہ بلند و بالا نمبردار کہتا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت داؤد ترک اولی پر استغفار کرتے اور بآواز بلند گریہ کرتے تو پہاڑ نہایت حزن اور اندوہ سے آواز کو بلند کرتے وَالطَّيْرَ اور اے پرندو یعنی منقاد کی انکو ہمنے پرندو آواز اپنی کو بلند کرو ہمراہ داؤد کے تسبیح کرنے مین اسواسطے کہ ہمنے پہاڑون اور پرندون کو عقلا کی مانند کر دیا ہے کہ وہ ہماری تسبیح کرین آواز بلند و خوش سے پس جسوقت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے تو پہاڑ آواز کرنے مین انکی مدد کرتے تھے اور پرندے انکے سر پر صف باندہ کر کھڑے ہوتے تھے اور بآواز دلربا انکی آواز مین آواز ملاتے تھے اور اکثر آدمی حضرت داؤد کی نغمہ سے بیہوش ہو جاتے تھے اور کہتے ہین کہ حضرت داؤد اپنا لباس بدل کر شب کو چھپ کر پہرتے تھے اور جو کوئی ملتا تہا اس سے پوچھتے تھے کہ اگر کسی پر زیادتی ہوئی ہو اور ظلم پہنچا ہو تو اسکا تدارک کرے اسیطرح ایک شب کو چھپ کر پہر رہے تھے حقتعالے نے ایک فرشتہ آدمی کی صورت مین بھیجا اور داؤد نے بدستور سابق اس سے بھی پوچھا کہ حاکم تمہارا کیسا ہے فرشتہ نے کہا نہایت نیک ہے اگر اسمین ایک خصلت نہو داؤد نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہا کہ بیت المال مین سے کہاتے ہین داؤد نے یہ سنکر چالیس شب روز گریہ کیا اور حقتعالے سے کسب کو طلب کیا

قصہ حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام

اللہ تعالے نے لوہے کو اونپر نرم کیا مثل موم کے اوسکی وہ زرہ بناکر فروخت کرتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی منقول ہے اور یعقوب و عبید بن عمیر و اعرج
طیر کو مرفوع پڑہا ہے اوبی کی بنا پر عطف کرکے اسطرح کہ اوبی انت والطیر اور یا یہہ کہ جبال کے لفظ پر عطف ہے اور باقی کے قاری طیر کو منصوب پڑہتے ہین کیکن نوجبال کے محل پر عطف
کرتا ہے کہ وہ منصوب ہے اور کوئی فضلاً پر عطف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آتینا داود فضلاً والطیر یعنی سخرنا الطیر اور کوئی الطیر کو مفعول معہ کہتا ہے غرض یہہ ہے کہ داود نے
دعا کی خدا تعالے نے آہن کو اونپر مثل موم کے نرم کردیا اوسکی وہ زرہ بناکر فروخت کرتے تہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے اوسکے آہن کو بدون
آگ اور ہتوڑی کے جسطرح چاہتا تہا اوسکو موڑ توڑکر جو چاہتا تہا بناتا تہا اور زرہ بنانی ہمنے اوسکو تعلیم کی اور حکم کیا ہمنے اوسکو اَنِ اعْمَلْ یہہ کہ بنا تو سَابِغَاتٍ زرہین فراخ دراز
اور کشادہ وَقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکہہ تو فِي السَّرْدِ بیچ بننے زرہ کے کہ حلقے اوسکے برابر ہون اور وضع اوسکی مناسب ہو اور یا یہہ کہ میخین اوسکی اندازہ ساتہہ ہون کہ نہ بہت باریک ہون
نہ موٹی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اونکو میخونکی کیا احتیاج تہی لوہا اونکے ہاتہہ مین نرم ہوتا تہا جسطرح چاہتے تہے بناتے تہے اور کہتے ہین کہ ہر روز ایک
زرہ بناتے تہے اور چہہ ہزار درہم کو فروخت کرتے تہے اور اوسمین سے چار ہزار درہم راہ خدا مین دیتے تہے اور دو ہزار اپنی عیال مین خرچ کرتے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ ہر روز ایک
زرہ بناتے تہے اور ہزار درہم کو فروخت کرتے تہے اور تمام عمر مین تین سو اور ساٹھہ زرہ بنائین اور تین سو اور ساٹھہ درہم کو فروخت کین اور بعضے کہتے ہین کہ داود نے وفات پائی تہی
تو ایکہزار زرہ اوسکے خزانہ مین تہی اور کہا ہمنے داود کو اور اوسکی لوگونکو کہ وَاعْمَلُوا اور عمل کرو تم صَالِحًا نیک کہ خالص اور قربةً الی اللہ ہو واسطے شکر اوس نعمت کے جو ہمنے تمکو دی ہے اِنِّي
بِمَا تَعْمَلُونَ تحقیق مین ساتہہ اوسکے کہ عمل کرتے ہو تم بَصِيرٌ دیکہنے والا ہون مین کوئی چیز مجہپر پوشیدہ نہین ہے اور موافق عمل کے تمکو جزا دونگا اور بعد اوسکے خدا تعالے خبر دیتا ہے اوس فضل اور
نعمت سے جو سلیمان کو دی تہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِسُلَيْمَانَ اور دیا ہمنے واسطے سلیمان کے یعنی حکم مین کیا ہمنے واسطے سلیمان کے الرِّيحَ ہوا کو غُدُوُّهَا شَهْرٌ کہ صبح کو چلنا اوسکا
ایک مہینے کی راہ تہا وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو چلنا اوسکا ایک مہینے کی راہ تہا یعنی ایک رات اور دن مین دو مہینے کی راہ جاتی تہے اور کہتے ہین کہ صبح کو شہر تدمر سے نکلتے اور قیلولہ
اصطخر شیراز مین کرتے اور شب کو کابل جاتے اور وہان شب باشی کرتے اور تدمر ایک شہر تہا ولایت شام مین کہ جنون نے اونکے واسطے اوسکو بنایا تہا اور کہتے ہین کہ سلیمان ایکروز صبح کو
عراق سے چلے مرو مین گئے اور قیلولہ کیا اور نماز دیگر شہر بلخ مین پڑہی اور بلخ سے ترکستان مین آئے اور وہان سے چین کو گئے اور اوسوقت دریا کے کنارہ پر گئے جہان سے آفتاب نکلتا ہے
قندہار کی زمین تک پہونچے اور وہان سے جنگ سے مراجعت کرکے کرمان مین آئے اور طرف زمین فارس کے روانہ ہوا اور دوسرے صبح کو اسکر مین آئے اور نماز شام تدمر مین پڑہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے
ایک سواری لکڑی کی بنائی تہی کہ اوسکی ایکہزار گوشے تہے اور ہر گوشے مین ایکہزار خانے تہے کہ لشکر جن اور انس کا اوسمین آتا تہا اور جبکہ سیر کرنے کے لئے اپنے دیو کو حکم کرتے کہ اوس سواری کو اوٹہاتے تہے اور وقت صبح ہوا اوسکو ایک مہینے
کی راہ لیجاتے قیلولہ کے وقت تک اور وہان اوتر کر قیلولہ کرتے اور دوسرے نماز کے وقت ایک مہینے کی راہ لیجاتے وَأَسَلْنَا لَهُ اور جاری کیا ہمنے واسطے اوسکے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا کہ تانبا
پانی کی طرح سے باہر نکلتا اور کہتے ہین کہ وہ ملک یمن مین قریب صنعا کے ایک موضع مین تہا اور کہتے ہین کہ ایک مہینے مین تین روز وہ چشمہ جاری ہوتا اور اوس تانبے گداختہ سے جو کچہہ چاہتے
بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور جنون مین سے حکم مین کیا ہمنے واسطے سلیمان کے مَنْ يَعْمَلُ اون شخصونکو کہ کام کرتے تہے وہ بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اوس سلیمان کے بِإِذْنِ رَبِّهِ ساتہہ اذن
پروردگار اوسکے کے وَمَنْ يَزِغْ اور جو کوئی کہ عدول کرتا تہا مِنْهُمْ اون مین سے عَنْ أَمْرِنَا حکم ہمارے سے کہ جس کام کا ہمنے اون دیو ونکو حکم دیا تہا اگر کوئی اون مین سے سلیمان کی
خدمتمین وہ کام نہین کرتا تہا نُذِقْهُ چکہاتے تہے ہم اوسکو مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ عذاب آتش افروختہ سے اور جلانیوالی سے آخرت مین یا دنیا مین چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ایک فرشتہ
اونپر مقرر ہوا تہا اور کوڑا آگ کا اوسکے پاس تہا جو کوئی سلیمان کے حکم سے سرکشی کرتا تہا وہ کوڑا آگ کا بنا ہوا اوسکے مارتا تہا کہ وہ جل جاتا تہا اور اکثر کے نزدیک عذاب
آخرت مراد ہے يَعْمَلُونَ لَهُ کرتے تہے یعنی بناتے تہے وہ واسطے سلیمان کے مَا يَشَاءُ اوس چیز کو مِنْ مَحَارِيبَ جو کچہہ چاہتا تہا وہ بالا خانون سے کہ نہایت دلکش اور خوشنما تہے اور کہتے ہین
کہ محاریب وہ مکان ہین کہ جنپر زینون سے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ محاریب سے مراد ہے جگہہ مکان حرب یعنی لڑائی کرنیکے مکان ہین مانند قلعون بلند کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے
محل اور مسجدین ہین اور مفسرین لکہتے ہین کہ دیو ونے جو واسطے سلیمان کے مکان بنائے تہے اونمین سے ایک بیت المقدس بہی ہے اور کیفیت اوسکی بننے کی یہہ ہے کہ حق تعالے نے
آل ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی کہ وہ کثرت سے پہیلے اور جسوقت نوبت حضرت داود کی پہونچی تو حق تعالے نے اوسپر وحی کی کہ مینے تمہارے باپ ابراہیم سے وعدہ کیا تہا کہ مین اوس کثرت سے تیری اولاد
کرونگا کہ کوئی اونکا شمار نکرسکیگا سو اوسکے پیرا اور یہہ اوس سبب سے تہا کہ اوسنے اپنے فرزند کو ذبح کیا تہا ہمارے حکم سے اور بیٹے نے وعدہ اپنا وفا کیا اور یہہ نعمت تمام کی اولاد اوسکی کثرت سے پہیلائی اور اونہون نے
اس نعمت کے ناشکری اور بیہدہ نافرمانی اختیار کی اور اب مینے قسم کہائی ہے کہ تین بلاؤن مین سے ایک بلا مین مبتلا کرون یا تو تین سال قحط مین اونکو مبتلا کرون اور یا تین مہینے دشمن کو اونپر غالب کرون
اور یا تین روز اونکو طاعون مین گرفتار رکہون کہ وہ ایک قسم وبا کی ہے اور اوسمین آدمی بہت مرتے ہین داود علیہ السلام نے قوم کو اس امر کی خبر کی لوگون نے کہا کہ ہم قحط کی طاقت نہین رکہتے
اور دشمنون سے مقابلہ بہی نہین کرسکتے ہین لیکن موت ہمارے لئے آسان ہے طاعونکو ہمنے اختیار کیا اور غسل کرکے اور کفن پہنکر مستعد مرنیکے ہوئے اور عورتون اور لڑکونکو ہمراہ لیکر

صحرا کو روانہ ہوئے اور حق تعالیٰ نے سرکشون اور حد سی گزرنیوالون پر طاعون بہیجا اور ایکروز مین اسقدر آدمی اونمین سے مرے کہ اونکی دفن کرنیسے عاجز ہو گئی اور دوسرے روز حضرت
داؤد بیت المقدس کے ٹیلے پر آئے اور منہ اپنا خاک پر رکہا اور وہ مقام خیمہ گاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تہا اور بنی اسرائیل کے نیکون اور صالحون نے بہی وہان حاضر ہو کر تضرع اور
زاری کی تیسرے روز خدا تعالیٰ نے طاعون کو اونپر سے دور کیا اور جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ ای داؤد حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندون سے کہہ کہ شکر میرا زیادہ کرین اور جسجگہہ مین کہ تمہاری
دعا قبول ہوئی ہے ایک مسجد بنائین کہ وہان وہ اور فرزند اونکی جو کہ بعد اونکے پیدا ہونگے اوسمین عبادت کرین جسوقت اونہون نے چاہا کہ مسجد بنائین ایکمرد نیک بنی اسرائیل مین سے اونکے آگے
کہڑا ہوا اور کہا کہ اسجگہہ مین میرا حق ثابت ہے اور میری مرضی نہین ہے کہ تم بدون میری اجازت کے یہان میرے ملک مین مسجد بناؤ اون لوگون نے کہا کہ اس زمین مین ہر آدمی کا
حق ہے سبنے اجازت دی ہے تو بہی اپنی حصہ سے درگذر کر اوسنے کہا کہ مین بہت محتاج ہون اگر چاہو مجہسے خرید کرلو اور جو نہین تو غصب ثابت ہوگا وہ لوگ حضرت داؤد کی پاس آئے اور اونسے
اونکو خبر کی داؤد نے فرمایا کہ اوسکو راضی کرنا چاہیئے وہ لوگ گئے اور اوسکی قیمت مقرر کی وہ شخص اوس قیمت پر راضی نہوا اور کہا کہ مین اس قیمت کو تو نہین بیچتا اونہون نے قیمت
دو چند کیا اوسنے اوسکو بہی قبول نکیا یہانتک کہ سو کو سو چند تک نوبت پہونچائی اسپر بہی راضی نہوا بعد اسکے سو گنا کہی بعد بعد اسکے اونٹ کہی لیکن وہ راضی نہوا پس قیمت اوسکی یہانتک
پہونچی کہ گرد اوسکے دیوار بنائین اور اوسکو چاندی سے پر کردین اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مین اس قیمت پر راضی ہون لیکن جسوقت اوسکو یقین ہوا کہ یہہ مسجد بنانے پر مستعد ہین اور
قربۃً الی اللہ اوسکو بنانا چاہتے ہین تو اوسوقت اوسنے کہا کہ مین اپنے حق سے گزرا اور معاف کیا اور برابر ایک جو اوسکی قیمت مین سے کچہ نہین لیتا غرض میری قیمت طلب کرنیسے یہہ تہا کہ اہتمام تمہارا
معلوم ہووے اور تم اب مسجد کو بناؤ وہ لوگ مسجد بنانے مین مشغول ہوئے اور حضرت داؤد مع صلحاء بنی اسرائیل کے اپنی پشت پر پتہر اوٹہاتے تہے اور دیوارین بناتے تہے یہانتک کہ دیوار مسجد کی
آدمی کے قد کے برابر بلند ہوئی حق تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی کی کہ تیرا حصہ مسجد بنانے مین اسسے زیادہ نہین ہے اوسکو اسیطرح چہوڑدے باقی کو تیرا بیٹا بنائیگا داؤد نے
بنانا اوسکا موقوف کیا اور مع صلحاء بنی اسرائیل کے اوس مسجد مین عبادت کرنے لگے اور اوسوقت عمر اونکی ایکسو ستائیس سال کی ہوئی تہی اور جسوقت ایکسو چالیس برس کی ہوئی
تو اونہون نے وفات پائی اور جسوقت سلیمان بموجب وصیت پدر کے تیرہ سال کی عمر مین باپ کی جگہہ پر بیٹہے تو حق تعالیٰ نے وحی بہیجی کہ مسجد کو تمام کر حضرت سلیمان نے جنونکو
اور آدمیونکو جمع کیا اور ہر ایک کو موافق طاقت اور قوت اوسکی کے ایک کام سپرد کیا اور دیوونکو بہیجا وہ پہاڑون مین سے پتہر سفید اور زرد اور سبز لاتے تہے اور ایک شہر اوسکے گرد طیار ہوا
اوسکے بارہ محلے کئے بشمار قومون بنی اسرائیل کے کہ وہ بہی بارہ تہے اور جسوقت طیار ہوا تو اوسمین بارہ قومین بنی اسرائیل کی آباد کین بعد اوسکے مسجد بنانی شروع
کی اور دیوونکو بہیجا وہ گئے اور چاندی اور سونا اور یاقوت اور زبرجد اور دریا کے جواہر اور مشک اور عنبر اور کافور وغیرہ قیمتی چیزین لائے اور اسقدر کثرت سے لاکر جمع کئے کہ
شمار کرنیسے عاجز ہو جائین اور بہتسے کاریگر اونکو جمع کرکے حضرت سلیمان نے حکم دیا کہ گول اور چہپہلو بناؤ اور سوراخ اونمین کرو مگر بسبب بہت سختی
ہونیکے اسکام کو کوئی نکرسکا حضرت سلیمان نے تدبیر اوسکی دیوون سے پوچہی سبنے کہا کہ اسکام کو صخرہ جن سے بہتر کوئی نہین جانتا ہی اور وہ قید مین ہے حکم ہوا کہ وہ حاضر کیا جاوے
حضرت سلیمان نے ایک ٹکڑا تانبے کا اوٹہایا اور اوسپر مہر اپنی کی اور دستور تہا کہ جو کوئی دیو سرکش اوس مہر کو دیکہتا تہا اوسیوقت وہ تابع ہو جاتا تہا جسوقت
قاصد سلیمان کا اوس مہر کو صخرہ کے پاس لیگیا وہ اوسیوقت کہڑا ہوا اور قاصد کے ہمراہ سلیمان کے پاس حاضر ہوا حضرت سلیمان نے قاصد سے پوچہا کہ صخرہ نے میری مہر کو
دیکہکر راہ مین کیا کہا تہا کہا کہ کچہہ نہین کہا تہا لیکن کبہی خندہ کرتا تہا صخرہ نے کہا کہ یا رسول اللہ امر عجیب کو مین دیکہتا تہا اسلئے مجہکو خندہ آتا تہا سلیمان نے پوچہا کہ وہ کیا
تہا کہا کہ راہ مین ایک شخص کو دیکہا کہ موزہ سینے والے سے کہتا تہا کہ ایسا موزہ چاہتا ہون مین کہ چار برس تک ہی مجہکو اوسکی عقل پر ہنسی آئی کہ اسقدر اپنی زندگی کا
یقین ہے اور یہہ چار سال کو کہتا ہی اور بعد اوسکے ایکمرد کو دیکہا کہ لوگونکو غیب کی خبر دیتا ہے اور جسجگہہ وہ بیٹہا تہا وہان خزانہ گڑا ہی اور اوسکو اوسکی کچہہ خبر نہین ہے مجہکو
ہنسی آئی سلیمان نے اوس سے پوچہا کہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جس سے جواہر کو تراشین اور سوراخ کرین کہا کہ ایک پتہر ہے سفید کہ اوسکو سیاموکہتی ہین اور الماس یعنے ہیرا بہی کہتے
ہین لیکن مین نہین جانتا کہ کس کان مین ہے وہ لیکن ایک صندوق سنگ سخت کا بنواؤ اور اوسمین عقاب کے بچونکو کہ وہ ایک جانور شکاری مثل باز کے ہی رکہو اور چارون
طرف سے اوسکو بند کردو کہ اوس مین کوئی سوراخ باقی نرہے جسوقت عقاب دیکہیگا کہ اس مین بچونکے پاس جانیکی کوئی راہ نہین ہے تو وہ ضرور اوس پتہر کو لاکر صندوق مین سوراخ
کریگا ایسا ہی کیا اور عقاب اوس پتہر کو لایا اور اوس سے اوسنے صندوق مین سوراخ کیا اور اپنے بچون کے پاس گیا حضرت سلیمان نے ایک جماعت جنون کی عقاب کے ہمراہ
وہان اوس پتہر کو کثرت سے لائے سلیمان نے جواہرونکو اور پتہرونکو اوس سے ترشوایا اور اونمین سوراخ کئے اور مسجد بیت المقدس کے بنانی شروع کی اور تختیان یاقوت اور زمرد کی اور موتی قیمتی اور روشن
سونا اور چاندی اوسکی دیوار مین لگائی اور فرش اوسکا فیروزہ کی تختیون سے کیا اور ستون اوسکے یاقوت اور زبرجد کی تختیون سے بنائے اور چہت اوسکی جواہر سے جڑاؤ کی ایسے وقت مسجد اسقدر روشن
ہوتی تہی کہ احتیاج چراغ کی نہ تہی اور جبتک کہ وہ تعمیر تمام ہوئی تو سب نے اوسی عہد کی ایک امر عجیب اوس مین یہہ تہا کہ اگر کوئی مرد صالح اور نیک اوس مین داخل ہوتا تو وہ

اس جواہر مین سفید اور روشن دیکھتا اور مرد بدکار اگر داخل ہوتا تو اپنا منہ اسمین تاریک اور سیاہ دیکھتا اور کہتے ہین کہ ایک عصا آبنوس کا اسکے گوشہ مین رکھا تھا اگر پیغمبرون کی
اولاد مین سے کوئی اسپر ہاتھ ملتا تو اسکو کوئی رنج نہ پہنچتا اور اگر کوئی جھوٹا دعوی کرتا اور کہتا کہ مین پیغمبر کے اولاد مین سے ہون اور اس عصا پر ہاتھ ملتا تو ہاتھ اسکا جل جاتا اور دس ہزار قاری توریت
کے بنی اسرائیل کی عابدون مین سے مقرر کئے کہ اسمین توریت کی تلاوت کیا کرین پانچ ہزار دن کو اور پانچ ہزار شب کو اور یہ مسجد اسی ہیئت اور صورت سے بنی ہوئی تھی یہانتک کہ زمانہ
بخت نصر کا آیا اور وہ بنی اسرائیل پر غالب ہوا اسنے تمام مسجد خراب کیا اور جواہر اسکا اکھاڑکر عراق مین لیگیا جہان وہ رہتا تھا غرض یہ ہے کہ دیوون نے سلیمان کے واسطے مسجد
بیت المقدس کی بنائی اور سوائے اسکے اور بہت مکان بنائے وَتَمَاثِيلَ اور تصویرین بنائین ملائکہ اور انبیا کی تاکہ بندگان خدا انکی عبادت اور اعمال نیک مین نظر کرکے
مثل انکی طاعت خدا مین مشغول ہون اور منقول ہے کہ تصویر دو شیر کی سلیمان کے تخت کے نیچے بنائی تھی اور صورت دو گِدھ کی تخت کے اوپر اور جسوقت سلیمان چاہتے تھے کہ تخت پر سوار ہون اسوقت وہ
دو شیر بازو اپنی بلند کرتے تھے کہ سلیمان انپر پاؤن رکھکر اوپر جاتے تھے اور جسوقت تخت پر بیٹھتے تھے تو وہ دونو گِدھ اپنی پرون سے انپر سایہ کرتی تھے اور سوائے سلیمان کے اور کوئی تخت پر نہین جاسکتا تھا
اور بعد سلیمان کے بخت نصر جسوقت بنی اسرائیل پر غالب ہوا تو چاہا کہ اس تخت پر سوار ہو جسوقت اسنے پاؤن اپنا اٹھایا شیر کی صورت نے ہاتھ اپنا اٹھاکر ایک پنجہ اسکی پاؤن پر مارا کہ زخمی ہوگیا
اور بخت نصر بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا لیکن یہ روایت جاندار کی تصویر بنانیکی صحیح نہین ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی مراد تماثیل سے
صورت مردون اور عورتون کی نہین ہے بلکہ صورت درختون وغیرہ کی تھی سوائے تصویر جاندار کے وَجِفَانٍ اور پیالہ چوبین اور سنگین بناتے تھے وہ جن سلیمان کیواسطے كَالْجَوَابِ
مانند حوضون بڑی بڑی اسطرح کی کہ ہزار آدمی اسکی گرد بیٹھکر اسمین سے کھانا کھاتے تھے اور سلیمان ان برتنون مین اپنے لشکرون کو کھانا کھلاتے تھے وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ اور دیگین بلند اور بڑی
بڑی بناتے تھے پایون پر رکھی ہوئی نہایت بڑی جنکی جہت سے کوئی انکو ہلا نہین سکتا تھا اور جنبش نہین دے سکتا تھا اور پایون سے نیچے نہین اتار سکتا تھا اور ان دیگون مین کھانا پکاکی
جنون اور آدمیونکی لشکر کو کھلاتے تھے اور بارہ ہزار طباخ اور باورچی ان دیگون مین کھانا پکاتے تھے اور خدا تعالی نے جب یہ نعمت بزرگ اسکو دی تو حکم کیا اس نعمت کے شکر گزاری کا چنانچہ فرمایا کہ
اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا عمل کرو تم ای آل داؤد کی شکر کا کہ خدا تعالی کی نعمت کے عوض مین اسکا شکر کرتی رہو کہ نعمت تمکو زیادہ ہوتی رہے کہتے ہین کہ آل داؤد نے شب و روز کو واسطے شکر گزاری کی
تقسیم کیا تھا اور ہر ساعت مین ایک شخص انمین سے واسطے شکر کرنیکی قایم رہتا تھا اور عبادت خدا کی کرتا رہتا تھا اور اکثر آدمی جو فرمانبردار خواہش نفس کے ہین اوپر شکر کرنیکی طرف رغبت کم رکھتے ہین اسواسطے
خدا تعالی نے فرمایا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ اور کم ہین بندون میرے مین سے شکر کرنیوالے کہ اکثر اوقات دل سے اور زبان سے شکر گزاری کریں اور شاکر وہی ہے کہ جو اکثر شکر کرتا ہو اور باوجود اسکی کہ شب و روز
شکر کرتا ہو لیکن پھر اپنے تئین شکر کے ادا کرنے مین عاجز اور قاصر جانے اسواسطے کہ توفیق شکر کی بھی ایک نعمت ہے اسکی واسطے بھی ایک شکر چاہیے اسطرح شکر کی نہایت نہین ہے پھر کیونکر اسکی حق کو ادا کرسکین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان نے دیوونکو حکم دیا کہ میرے واسطے ایک محل شیشہ کا بناؤ تو انھونے ایک محل شیشہ کا بموجب حکم سلیمان علیہ السلام کے بنایا حضرت سلیمان اس
محل مین عصا اپنا ہاتھ مین لئے ہوئے پھرتے تھے یکمرتبہ اس محل مین عصا پر تکیہ کرکے کھڑے ہوے اور دیوونکی طرف دیکھتے تھے کہ مسجد بنانے مین کسطرح سے کام کرتے ہین ناگاہ انکی نظر ایک مرد پر پڑی کہ وہ اس محل مین
کھڑا ہے انکو دیکھکر گھبرائے اور پوچھا کہ تو کون ہے اسنے کہا کہ مین وہ ہون کہ رشوت کو قبول نہین کرتا ہون اور نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون مین ملک الموت ہون اور وہین انکی روح قبض کی اور وہ
اسیطرح عصا پر تکیہ کئے ہوئے کھڑے تھے اور جن انکو کھڑا ہوا دیکھتے تھے کہ وہ زندہ ہین کہ ایکسال تک تکیہ کئے ہوئے کھڑے رہے اور جن انکو زندہ جانکر انکی خوف سے کام کرتے رہے اور
اللہ تعالی نے دیمک کو پیدا کیا زمین مین کہ اسنے عصا کی جڑ کو کھایا اور وہ عصا ٹوٹ گیا اور سلیمان گر پڑے تب دیوونے جانا کہ سلیمان مرگیا ہے اسوقت انہونے کام کرنا موقوف کیا
اور سب بھاگ گئے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا قَضَيْنَا پس جسوقت مقرر کیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَوْتَ اوپر سلیمان کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کئے ہوئے تھا تو مَا دَلَّهُمْ نہ رہنمائی کی
ان دیوونکو عَلَىٰ مَوْتِهِ اوپر مرنے اسکے کے إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ مگر کیڑے زمین نے کہ وہ زمین سے باہر نکلا تھا اور وہ دیمک تھا اور زمین سے نکلکر وہ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ کھاتا تھا عصا اسکی
فَلَمَّا خَرَّ پس جسوقت گر پڑا سلیمان تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جانا جنون نے أَن لَّوْ كَانُوا یہ کہ اگر ہوتے وہ جن کہ يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ جانتے وہ غیب کو گمان جنون کا یہ تھا کہ ہم غیب جانتے ہین
اور لوگون پر بھی یہی ثابت کرتے تھے حق تعالی انکی قول کو باطل کرنیکی واسطے فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب کو جانتے تو مَا لَبِثُوا نہ دیر کرتے وہ ایکسال تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ بیچ عذاب
خوار کرنیوالے کی یعنے عمارت کے کام کرنیکی مشقت اور محنت مین نہ پڑتے اسیوقت سلیمان کو مردہ جانکر بھاگ جاتے لیکن انکو تو ایکسال تک جبتک کہ سلیمان مرے ہوئے عصا کے سہارے سے کھڑے
رہے معلوم نہوا کہ سلیمان مردہ ہے بلکہ عصا کی ٹوٹنے سے سلیمان زمین پر گرے تو معلوم ہوا کہ وہ مرگئے ہین اور پہلے اس سے معلوم نہوا کہ وہ مرگئے ہین پس غیب کو سوائے خدا کی کوئی نہین جانتا ہے
اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین اسطرح سے منقول ہے کہ سلیمان بن داؤد نے ایکروز اپنے صحابہ سے فرمایا کہ حق تعالی نے مجھکو بادشاہی دی ہے ایسی کہ نہین سزاوار ہے واسطے
کسیکے بعد میرے ہوا کو میرے حکم مین کیا اور جن اور انسان اور پرندے اور چرند میرے تابع کئے اور سکھلائی مجھکو بولی پرندونکی اور ہر ایک چیز مجھکو دی ہے اور باوجود اسکی کہ مین ایسی بادشاہی پاگیا
ہون لیکن ایکروز کی بھی خوشی مجھکو حاصل نہین ہوئی چاہتا ہون مین کہ کل کو اپنے محل مین داخل ہوکر محل کے اوپر چڑھون اور اپنے ملکون کے طرف نظر کرون

میری پاس تم محل مین کسی کو نہ جانی دینا سب نے کہا کہ بہت خوب دوسری روز حضرت سلیمان عصا ہاتہ مین لیکر محل مین تشریف لیگئی اور اسکی اوپر چڑہی اور جو جگہ کہ زیادہ بلند تہی وہان
پہنچے اور عصا پر تکیہ کرکے کہڑی ہوے اور اپنے ملکون کی طرف نظر کرتے تہے خوش ہوکر کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوش لباس نظر پڑی کہ وہ محل کے کونے مین سے ظاہر ہوا جسوقت حضرت سلیمان نے
اسکو دیکہا تو کہا کہ تجہکو اس محل مین کسنے داخل کیا ہی مینے تو آج ارادہ اسکی خالی ہونیکا کیا تہا اس جوان نے کہا کہ مجہکو اس محل مین محل کے پروردگار نے داخل کیا ہی اور اسکی اذن سے
داخل ہوا ہون سلیمان نے کہا کہ اسکا پروردگار مجہسے زیادہ حقدار ہے لیکن تم کون ہو اسنے کہا کہ مین ملک الموت ہون فرمایا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہی کہا کہ تیری جانکو قبض کرنی فرمایا کہ جس کام کا تو
حکم کیا گیا ہی اسمین مشغول ہو خدا نے چاہا تو میری خوشی منظور نہین ہے اپنی ملاقات چاہتا ہے ملک الموت نے انکی روح قبض کی اور وہ اسیطرح عصا پر تکیہ کئی کہڑی تہے اور بعد روح قبض
ہونیکی بہی ایسے ہوئی عصا پر تکیہ کئی کہڑی رہے ایک مدت تک اور آدمی انکو دیکہتی تہے اور زندہ جانتی تہے اور اسمین اختلاف کیا بعضے تو کہتے تہے کہ سلیمان اپنی عصا پر تکیہ
کئے ہوئی مدت دراز تک کہڑا رہا اور نہ تہکا اور نہ سویا اور نہ اسنی کہایا اور نہ پیا تحقیق وہ البتہ پروردگار ہمارا ہی کہ واجب ہے ہم پر عبادت اسکی بس چاہیے کہ ہم اسکی عبادت کرین
اور ایک قسم نے کہا کہ سلیمان جادوگر ہی کہ ہمکو اپنی تئین عصا پر تکیہ کئی ہوئی دکہلاتا ہے اور ہماری آنکہون پر اسنے جادو کردیا ہی کہ ہم اسکو عصا پر تکیہ کئی ہوئی کہڑا دیکہتی ہین اور مومنین نے
کہا کہ سلیمان بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اسکا ظاہر کرتا ہی خدا اسکی امر کو جسطرح کہ چاہتا ہی پس جسوقت لوگونمین اختلاف ہوا تو خدا تعالی نے دیمک کو بہیجا کہ وہ سلیمان کی عصا کو اندر
سے کہا گیا اور جسوقت عصا کو کہایا تو وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان جو اسکی سہارے سے کہڑی تہے وہ گرپڑے اپنے محل پر سے اور دیو نے دیمک کا شکر کیا اور اسی جہت سے جہان دیمک ہوگا
وہان پانی اور مٹی موجود ہوگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اسطرح سے نازل نہین ہوئی ہی کہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا بلکہ اسطرح سے نازل ہوئی ہے کہ فلما خر تبینت
الانس ان الجن لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین اور عمر حضرت سلیمان کی اکثر روایتمین جناب رسول خدا صلعم سے سات سو بارہ برس کی لکہی ہے اور اہل تواریخ لکہتے ہین کہ
ترپن سال کی تہی چالیس برس بادشاہی کی اور جب وہ بادشاہ ہوئے تہے اسروز تیرہ برس کی عمر تہی اور جسوقت ابتدائی سلطنت سے چار برس گذر رہی تو تعمیر بیت المقدس کی شروع کی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ کیونکر خبر رکہتے تہے شیاطین طرف آسمان کی اور حال یہ ہے کہ وہ مثل آدمیونکے تہے پیدایش مین اور کثافت جسم مین اور سلیمان بن
داؤد کے واسطے عمارتین ایسی بڑی بڑی بناتے تہے کہ آدمی جنمین عاجز ہون اور انسی نہ بن سکین فرمایا کہ وہ سلیمان کے واسطے کثیف جسم والے کردی گئی تہے جیسے کہ اسکی تسخیر مین اور اسکی زیر حکم
کئے گئی تہے اور اصل مین وہ جسم لطیف رکہتے ہین اور دلیل انکی لطیف ہونیکی یہ ہے کہ وہ آسمان پر چڑہتے تہے چوری سے فرشتون کا کلام سننے کے واسطے اور جسم کثیف والا ون سیڑہی ہرگز نہین
چڑہ سکتا ہی اور یا کوئی سبب ہوسکی واسطے اور بعد قصہ سلیمان کے اور حکم ادائے شکر کے واسطے آل داؤد کی قصہ سبا کو خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ قصہ دلالت کرتا ہی شکر کرنیوالیکے نیک
انجامی پر اور ناشکری کی بدانجامی پر چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ البتہ تحقیق تہی واسطے اولاد سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کے فِي مَسْكَنِهِمْ بیچ گہرون انکیکی کہ بلدہ
مارب ولایت یمن مین رہتی تہے آيَةٌ ایک نشانی دلالت کرنیوالی عالم کی پیدا کرنیوالی اور اسپر کہ وہ بڑا قادر ہے اور جو امر عجیب چاہی پیدا کرے کہتے ہین کہ فرزندان سبا کہ مارب
مین رہتے تہے یا مارب کے اطراف مین کہ ولایت یمن مین ہے مقام انکا دو پہاڑونکی درمیان تہا اور پانی کو وہ ایک چشمہ مین سے لیتے تہے کہ پہاڑ کے نیچے تہا اور کبہی ایسا ہوتا کہ زیادہ
پانی ولایت شجرہ سے آکر انکی پانی مین ملجاتا تہا اور وہ دونو پانی بہت نقصان کرتے تہے اور ضرر پہنچاتے تہے ان لوگون نے بلقیس سے کہ بادشاہ اس ولایت کی تہی فریاد کی اور
درخواست کی کہ انمین سے ایک بند یہان بنجائے کہ پانی اسی سے رکجائی سو وہان ایک بند لگادیا سیل پانی اسکی اندر زیادہ وہان ٹہر گیا اور تین موریان اسمین لگائین اوپر نیچے بیچ اور اوپر
کی موری کو کہولتی تہے اور پانی اسکا زراعتون اور باغون مین پہنچاتے تہے اور جسوقت اوپر کا پانی خرچ مین آجاتا تہا اور احتیاج ہوتی تہی بیچ کی موری کو کہولتی تہے اور بعد اسکی نیچے کی
موری کو اور ان لوگونکو داہنی اور بائین جانب کثرت سے باغ تہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے جَنَّتٰنِ دو باغ تہے [illegible] عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ داہنی جانب سے اور بائین جانب سے اگرچہ داہنی جانب کثرت
سے باغ تہے اور ایسے ہی بائین جانب لیکن خدا تعالی نے ایک باغ داہنی جانب فرمایا اور ایک باغ بائین جانب اسواسطے کہ [illegible] ایک باغ تہا اور ایسے ہی
بائین جانب کے باغ بس گویا کہ ایک باغ داہنی جانب تہا اور ایک باغ بائین جانب اسواسطے دو باغ [illegible] اور بائین فرمایا اور جنتان بدل ہے آیۃ سے [illegible] کا بیان ہی اور یمین شمال
صفت جنتان کی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد آیت سے آبادی باغون انکی کی ہے کہ اس کثرت سے تہی کہ اگر کوئی ٹوکرا اپنی سر پر رکہکر ان باغون [illegible] نیچے [illegible] تو بعد ان [illegible]
میوہ کو توڑے تمام ٹوکرا اسکا میوہ سے پر ہو جاتا تہا اور منقول ہی کہ اولاد سبا بارہ بستیان تہین اور ہر ایک بستی مین ایک پیغمبر تہا کہ انکو خدا کی توحید کی طرف بلاتا تہا اور انکو کہتا تہا کہ
كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ کہاؤ تم روزی پروردگار اپنی سے کیسی کیسی باغ تمکو انعام کئی ہین وَاشْكُرُوْا لَهٗ اور شکر کرو تم واسطے اسکے اس نعمت کی [illegible] شہر جسمین خدا تعالی
تمکو روزی دیتا ہے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وہ شہر پاک ہے کہ ہوا اسکی معتدل ہے اہل ہمیشہ تندرست رہتے ہین اور پانی اسکا شیرین ہی اور خاک اسکی نہایت پاکیزہ
ہے کہ اسمین سانپ اور بچہو اور مچہر اور جون اور پسو اور کہٹمل وغیرہ نہین پیدا ہوتے اور بلدہ خبر مبتدا محذوف کی ہے وَرَبٌّ غَفُوْرٌ

اور پروردگار بہا رکہ تمکو روزی دیتا ہے اور طالب شکر کا ہی بخشنے والا ہی اوس شخص کو جو کہ شرک سے توبہ کرے جسوقت اون لوگون نے اپنی پیغمبر سے یہہ سنا تو اعراض کیا
پس منہ پہیر لیا اونہون نے شکر گزاری سے اور اپنی اپنی بستی کے پیغمبرونکو جہٹلایا اور کہا کہ کوئی نعمت خدا کی ہمارے پاس نہین ہے اور اگر اوسنے یہہ نعمت ہمکو دی ہے تو اوسکو کہہ دو کہ ہمسے چہین
لیلے اور کہتے ہین کہ آخر پیغمبر جو اونکے پاس آیا زمانہ مین بادشاہ ذی الاعادی کے تھا اور بعد آسمان پر جانے عیسی علیہ السلام کے اور اوسکو اونہون نے بہت آزار دیکر مار ڈالا حقتعالے نے
اونکے بند کے نیچے جنگلی چوہی پیدا کی کہ اونہون نے اوس بند مین سوراخ کر دیے اور آدہی رات کو جسوقت کہ سب سوتے تھے وہ بند ٹوٹا اور پانی زور کا اونکی مکانون اور باغون مین آیا
سبکو خراب کیا اور اکثر آدمی اور چوپاے اونکے مرگئے اور جو کچھہ کہ باقی رہے وہ متفرق اور پراگندہ ہو گئے اور حقتعالے فرماتا ہی کہ اونہون نے جو ہماری شکر گزاری سے منہہ پہیرا اور ہماری
نعمت کی ناشکری کی تو فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس ہیجی ہمنے اوپر اونکے سَيْلَ الْعَرِمِ رو بند ہوا کی کہ جسکو بلقیس نے بنایا تہا اور بعضی نے لکہا ہے کہ یمن مین ایک دریا تہا او
سلیمان نے اپنے لشکر کو حکم دیا تہا کہ دریا مین سے لوگون کے واسطے نہر نکالین جسکے شہرون تک اونہون نے ایسا ہی کیا اور ایک بند پتہر اور چونہ کا اوسمین لگا دیا کہ اونکی شہرون مین
پانی نہ پہونچے اور اوس نہر مین بہت سی موریان بنا دی تہین جسوقت پانیکی احتیاج ہوتی تہی تو اون موریون مین سے پانی لیتے تہے اور داہنی جانب اور بائین جانب
اونکے باغ تہے دس روز کی راہ تک ایسی کنجان تہی کہ جو کوئی اون باغون مین گزرتا تو اوسپر آفتاب نہ پڑتا تہا پس جسوقت اونہون نے گناہ کرنے شروع کیے اور اپنے پروردگار
کی حکم سے سرکشی کی اور نیک آدمیون نے اونکو منع کیا اور اونکے منع کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالی نے اوس بند پر جنگلی چوہی بڑی بڑی بہیجی کہ اونہون نے بند سب پتہر اوکہاڑ ڈالی او کہاڑ کے
پہینکدیے جسوقت اونمین سے ایک قوم نے یہہ حال دیکہا تو وہ تو اپنی شہر چہوڑ کر بہاگ اور جسوقت چوہون نے تمام بند کو اوکہاڑ ڈالا تو پانی دریا کا آیا اور وہ لوگ باقی کے اوس سے بیخبر
تہے وہ پانی سبکے اوپر سے بہہ گیا اور شہر اونکے ڈہا دیے اور درخت اونکے اوکہاڑ ڈالی اور یہی مراد ہی قول حقتعالے سے اور جسوقت کہ وہ سب باغ خراب ہو گئے تو خدا تعالے فرماتا ہی
وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدلے مین دیا ہمنے اونکو بِجَنَّتَيْهِمْ ساتہہ عوض دونو باغون اونکے کی کہ وہ پرمیوہ تہے جَنَّتَيْنِ دو باغون ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ صاحب میوون بدمزہ کے تلخ
پیلو اور ببول کے وَّاَثْلٍ اور صاحب جہاؤن شورہ زمین کے درختون کو یا صاحب درختون جہاؤکی کو وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ اور ایک تہوڑی درخت بیری تہوڑے سے یعنی تمام
درختون مین تہوڑی سے درخت بیری کی بہی ہین تا کہ یاد کرین وہ اوس مین اون پہلے میوونکو ذٰلِكَ یہہ عذاب جلدی آنیوالا جَزَيْنٰهُمْ بدلا دیا ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوْا
بسبب اسکے کہ کفر کیا اونہون نے اور ناشکری کی ہماری نعمت کی وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اور نہین جزا دیا جاتا ہے اسطرح کی اِلَّا الْكَفُوْرَ مگر ناشکر نہایت کفر کرنیوالا اور حفص نے نجازی
متکلم کا صیغہ پڑہا ہے اور کفور کو منصوب یعنی نہین جزا بد دیتے ہین ہم مگر کفر کرنیوالیکو اور جزا تو عام ہے مومن و کافر کی سب کے واسطے ہے اور مجازات خاص کفار کے واسطے ہے
اور کہتے ہین کہ کچہہ آدمی سبا کے اولاد کے جو باقی رہ گئے تہے وہ اپنی پیغمبر کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے اپنی پروردگار کو پہچانا اور جانا ہمنے کہ سب نعمتین اوسیکی طرف سے ہین اگر پہر
ہمکو نعمت بخشی تو ہم اوسکی ناشکری نکرینگے اور ایسا شاد اوسکا کرینگے کہ کسی قوم نے نکیا ہو خدا تعالے نے پہر اونکو نعمت عطا کی چنانچہ فرماتا ہی وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کیے ہمنے
درمیان اون لوگونکے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا اور درمیان اون بستیونکے کہ برکت دی ہے ہمنے بیچ اون بستیونکے کہ وہ بستیان شام کی ہین مثل فلسطین و اردن اور ایلیا اور
قُرًى ظَاهِرَةً دیہات ظاہر متصل آباد درختون اور نہرون سے یعنی اون لوگون کے مقام سے شام کی بستیون تک ہمنے اونکے واسطے بستیان آباد کین قریب قریب کہ ہر بستی سے
دوسری بستی دکہلائی دیتی تہی اور ہر بستی سے دوسری بستی ظاہر ہوتی تہی اور رستہ کے سرپر تہی اور بعضے کہتے ہین کہ مارب سے کہ وہ شہر سبا والونکا تہا شام تک چار ہزار اور سات سو دیہات تہے
وَقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ اور اندازہ اور مقرر کیا ہمنے بیچ اون بستیونکے سیر کو کہ مسافر ایک بستی مین قیلولہ کرتا تہا اور دوسری بستی مین شب باش ہوتا تہا یہانتک کہ ملک شام کو آسانی
سے پہونچ جاتا تہا اور کہا ہمنے کہ سِيْرُوْا فِيْهَا سیر کرو تم بیچ اون بستیونکے لَيَالِيَ وَاَيَّامًا راتونکو اور دنونکو جسوقت کہ چاہو اٰمِنِيْنَ امن پائے ہوئے دشمنون سے اور بہوک
اور پیاس سے بسبب کثرت خلقت کی اور کثرت میوون اور آب شیرین کے جہان ہو اونکو سفر کرو اور جاہو اونکو سب وقت برابر ہین اور کہتے ہین کہ سبا کے لوگ جو کچہہ باقی رہے
تہے اونہون نے تجارت شروع کی اور یمن سے شام کو جاتے تہے اور ایک بستی مین ایک پہر دن گزرے کہانا کہاتے تہے اور قیلولہ کرتے تہے تو دوسری بستی مین شام کو کہانا کہاتے تہے پہر امیر
دیکہکر تونگرونکو مفلسان پر حسد ہوا کہ یمن اور شام مین چلنے مین کچہہ فرق نہین رہا ہے اسواسطے کہ پیادہ اور مفلس اس راہ مین ایسے چلتے ہین جیسے سوار اور تونگر فَقَالُوْا پس کہا اون تونگرون
نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے بٰعِدْ دور کردے بَيْنَ اَسْفَارِنَا درمیان منزلون سفرون ہمارے کی یعنی رستہ مین جنگل پیدا کر دے ایک منزل سے دوسری منزل تک اور بستیون مین زیادہ فاصلہ کر دے
کہ آدمی بدون سواری اور توشہ کے نہ جا سکین اور یہہ اونہون نے اسواسطے کہا کہ اگر ایسا ہو گا تو مفلس نجا سکینگے مثل ہماری اور ہم اونپر فخر اور تکبر کرینگے وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور ظلم کیا
اونہون نے جانون اپنی کو یہہ دعا کرکے یا ناشکری کرکے اور گناہ کرکے اور اونکی دیہات سب صحرا ہو گئے اور آبادیکا ویرانہ بن گیا فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ پس کر دیا ہمنے اونکو حدیثیں تاریخ کہ آدمی
بعد اونکے تعجب کرکے کہین کہ وہ لوگ آبادی سے ویرانہ چاہتے تہے اور بطور ضرب المثل کے بیان کرین کہ نعمتین سبا والونکی متفرق ہو گئین وَمَزَّقْنٰهُمْ اور متفرق کیا ہمنے اونکو

كُلَّ مُمَزَّقٍ ہر متفرق کرنا یعنی نہایت متفرق کر دیا یہانتک کہ کوئی تار بین زر یا بعضی شام کو چلے گئی اور بعضی مکہ کو اور بعضی مدینہ کو اور بعضی بحرین کو اور بعضی
عمان کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس قصہ سبا والونکے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ واسطی ہر صبر کرنیوالے بلاؤن اور محنتونکے شَكُوْرٍ
شکر کرنیوالے نعمتو اور کہتی ہین کہ سبا کے لوگ خوشحالی اور فارغ البالی سے گزارہ کرتے تھی اولیکن بسبب بے صبری اور ناشکری کے پہونچا اونپر جو کچھ پہونچا اور فرماتا ہی خدا کہ
وَلَقَدْ صَدَّقَ اور البتہ تحقیق راست پایا عَلَيْهِمْ اوپر اون سبا والونکے اور کہتی ہین کہ اوپر سب کافرونکے اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ابلیس گمان اپنی کو یعنی ابلیس نے گمان کیا تہا کہ اولاد
آدم پر بسبب غضب اور خواہش نفس کے کہ اونکی ذات مین ہی اوپر غالب ہوکر اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان ٹہیک نکلا حق مین راست ہوا فَاتَّبَعُوْهُ پس پیروی کی اوسکی اونہون نے
شرک اور گناہ کرنے مین اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مگر ایک فرقہ مومنین سے کہ وہ ابلیس کے پیچھے رو نہین ہوے وَمَا كَانَ لَهٗ اور نہین تہا واسطے اوسکے عَلَيْهِمْ اوپر اون لوگونکے مِّنْ سُلْطٰنٍ
کوئی غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر تا کہ جانین ہم یعنی جدا کرین ہم درمیان عالم کی لوگونکے مَنْ يُّؤْمِنُ اوس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے کہ وہ
مِنْهَا فِيْ شَكٍّ اوس آخرت سے کہ بیچ شک کے ہی یعنی اہل علم پر ظاہر ہی کردون کہ مومنین کون ہین اور مشرک اور گمان والی کون ہین وَرَبُّكَ اور پروردگار تیرا عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ اوپر ہر چیز کی حَفِيْظٌ نگہبان ہے اور کوئی چیز بندون کے قولون اور فعلون سے اوس سے پوشیدہ نہین ہے قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے کہ ادْعُوا
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو تم اون لوگونکو کہ گمان کرتے ہو تم اونکو خدا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوی خدا کی اور دیکھو وہ نفع کے پہونچانیمین اور ضرر کے دفع کرنے مین تمہاری مدد کرتے ہین اور تمہاری
پکار اونکو وہ سنتی ہین اور کیونکر تمکو جواب دینگے اور کیونکر وہ تمہاری مدد کرینگے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہین مالک ہین وہ معبود تمہارے اور نہین قدرت رکھتی ہین مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کی فِي السَّمٰوٰتِ
بیچ آسمانونکی وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہ بیچ زمین کے کسی چیز کے وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے واسطی اون معبودون تمہارے کے فِيْهِمَا بیچ اون دونو آسمان اور زمین کے مِنْ شِرْكٍ کوئی شراکت
اور ساجھا خدا کے ساتھ کسی چیز کے پیدا کرنے مین اور تصرف کرنے اور برتنی مین وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ اور نہین ہے واسطی خدا کے اون معبودون مین سے خواہ ملائکہ ہون خواہ بت یا اور
کوئی ہو جیسے حبلی تمہارا الٰہ کوئی اور نہین ہے واسطی خدا کے نہین ہے مِّنْ ظَهِيْرٍ مدد کرنیوالا تدبیر مین آسمان اور زمین کے اور کفار کو جو گمان تہا کہ بت اور ملائکہ شفاعت کرینگے
اونکی گمان کے دفع کرنیکو فرماتا ہی وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور نہین فائدہ بخشتی ہے سفارش کسیکی عِنْدَهٗ نزدیک اوس خدا کی یعنی گمان شفاعت کا کہ ملائکہ اور بتون کے ساتھ رکہتی ہو
البتہ وہ بھی بیفائدہ ہی ہو واسطی کہ شفاعت کوئی نہین کرسکتا ہی کسیکے واسطی اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر واسطی اوس شخص کے کہ حکم دیوی خدا واسطی اوسکے کہ اوسکی شفاعت کرو مومنین
سے ہے کہ جن ایمانداروں نے اپنی شامت نفس سے گناہ کئی ہین اور یا یہ کہ شفاعت کرنیوالیکو پسند کری جو کہ لیاقت شفاعت کی رکہتا ہو لیکن روز قیامت شفاعت کرنیوالا
جسکی شفاعت کری وہ دونو منتظر ہونگے شفاعت کے اور ڈرتی ہونگے اور خوف مین گزرانینگے حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ یہانتک کہ جسوقت خوف دور کیا جاوے دلون اونکے سے اور اجازت شفاعت
کی دیوین اونکو قَالُوْا کہینگے وہ کہ بعضا بعضے سے کہی مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ کیا کہا پروردگار تمہارے نے شفاعت کے مقدمہ مین قَالُوا الْحَقَّ کہینگے وہ کہ حق اور درست فرمایا کہ مومنین کی
شفاعت کرو نہ کفار اور منافقین کی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اور وہ خدا بلند اور بزرگ ہی اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بدون اذن اوسکے اونکی شفاعت کیسکی کرسکین لیکن ہمارے پیغمبر صلعم کو روز
قیامت سے پہلے اذن شفاعت کا حاصل ہوگیا ہی اور بعضی اس آیت کی معنے اسطرح سے لیتے ہین کہ درمیان حضرت عیسی اور ہمارے پیغمبر کے فاصلہ پانسو اور پچاس سال کا تہا
اور خدا تعالیٰ نے اس مدت مین کسی پیغمبر کو نہین بہیجا ہی اور وحی آسمان سے زمین پر نہین آئی اور جسوقت ہمارے پیغمبر پیغمبر ہوے تو آسمان کے فرشتہ نے آواز وحی کی سنی اور گمان کیا کہ قیامت
قائم ہوئی اوسکے خوف سے بیہوش ہوکر گر پڑی اور جسوقت جبرئیل اونکی طرف کو گزری تو اونہون نے سر اپنی اوٹہائی اور جبرئیل کو دیکہا تو خوف اونکا دور ہوا اور آپسمین کہا کہ کیا کہا
پروردگار تمہارے نے اور پہر آپسمین جواب دیا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ حق اور راست فرمایا خدا نے پس جب فرشتونکا خوف سے یہہ حال ہے تو وہ بغیر اذن کے کسکی شفاعت کرسکتے ہین مگر بت
جو کہ پتہر یا لکڑیان ہین وہ کیسکی کیا شفاعت کرینگے اور یہہ درست معنی ہے کہ قلوبہم کی ضمیر ملائکہ کیطرف پہرے اور بعضی کفار کیطرف پہیرتے ہین اور معنی اسکے اسطرح کہتی ہین کہ جسوقت کفار
دل سے خوف کو دور کرین آخرت مین یا مرنیکے وقت تا کہ وہ کلام ملائکہ کا سنین اور حجت اونپر لازم ہووے تو ملائکہ اونسی کہین کہ تمہارے خدا نے کیا کہا تہا کفار کہین کہ حق کہا یعنی
اقرار کرین احکام کا کہ جو کچھ پیغمبر پر نازل کیا تہا دنیا مین یعنی سوال کا اور فرع کا سب اقرار کرین اور پہر خدا فرماتا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم الکفار سے مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کون روزی دیتا ہی تمکو
مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے مینہہ برساکر اور اوسکے اسباب پیدا کرکے وَالْاَرْضِ اور زمین سے روئیدگی کو اوگا کر جسوقت کہ وہ خاموش ہون اور الزام کہا کر جواب دیوین اگرچہ لیکن
اپنے جانتی ہین کہ خدا ہی روزی دیتا ہی لیکن زبانون سے اپنے اقرار نکرین تو پس تو ہی خود قُلِ کہہ تو کہ اللّٰهُ خدا ہی روزی دینیوالا ہی ہو حتی کہ سوال کا جواب سکی جانتا
اور اونکے خاموش کرنیکو کہہ تو کہ وَاِنَّآ اور تحقیق ہم گروہ مومنین کے کہ روزی دینیوالی کو ایک جانتی ہین اور اوسیکی پرستش کرتے ہین اَوْ اِيَّاكُمْ یا تم کہ کافر ہو کہ پتہرون اور لکڑیون
کو جو چیز ہو وہ خدا کے شریک کرتے ہو اونکو لَعَلٰى هُدًى البتہ اوپر ہدایت کے ہین اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یا بیچ گمراہی ظاہر کے یعنی ہم مین سے اور تم مین سے ایک ہدایت پر ہی اور ایک +

گمراہی پر ہوتے کہ نہ تو دونو حق پر ہین نہ دونو باطل پر او یہ قول مانند کلام حق والے کے ہے کہ جہوٹے کو کہے کہ خدا تعالے جانتا ہے کہ ہم مین اور تم مین کون سچا ہے اور کون جہوٹا ہے یا تو
مین سچا ہون اور تو جہوٹا ہے او یا مین جہوٹا ہون اور تو سچا ہے باوجود اسکے کہ وہ کہنے والا جانتا ہے کہ مین حق پر ہون اور یہ مخاطب سب کہ مین کہتا ہون باطل پر ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ یہ کلام بطریق لف و نشر کے ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ تحقیق ہم البتہ ہدایت پر ہین اور تم گمراہی ظاہر پر ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن سے کہ
لَا تُسْئَلُوْنَ نہ سوال کئے جاؤگے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا اُسچیز سے کہ گناہ کیا ہے ہمنے وَلَا نُسْئَلُ اور نہ سوال کئے جاوینگے ہم عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُسچیز سے کہ عمل کرتے ہو تم بلکہ
ہر ایک شخص اپنے عمل سے سوال کیا جائیگا اور موافق اسکی جزا پائیگا قُلْ کہہ تو ہی محمد صلعم انسے کہ یَجْمَعُ بَیْنَنَا جمع کریگا درمیان ہمارے رَبُّنَا پروردگار ہمارا ثُمَّ
یَفْتَحُ بَیْنَنَا پہر حکم کریگا درمیان ہمارے بِالْحَقِّ ساتہ حق اور انصاف کے اسطرح سے کہ جو حق پر ہے اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور جو کوئی باطل پر ہے اُسکو دوزخ مین
داخل کریگا وَھُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ حکم کرنیوالا ہے سب امور مین اَلْعَلِیْمُ جاننے والا ہے حکم کی کیفیت کو موافق حکمت کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انسے کہ اَرُوْنِیَ
الَّذِیْنَ دکہلاؤ تم مجہکو اُن لوگون کو کہ اَلْحَقْتُمْ بِہٖ لاحق کیا ہے تمنے ساتہ اُس خدا کے شُرَکَآءَ شریکون کو یعنی مجہکو دکہلاؤ تم کہ کس صفت پر بتون کو خدا کے
شریک کرتے ہو عبادت مین کہ انکا مستحق ہونا عبادت مین مجہپر واضح ہو اور الحقتم صلہ الذین کا ہے اور عائد موصول کی محذوف ہے او تقدیر اسکی الحقتموہم بہ او شرکا حال
ہے ضمیر محذوف سے کَلَّا نہ ایسا ہے کہ بتون کے واسطے کوئی صفت ہو کہ جسکے سبب سے وہ مستحق عبادت کے ہون او خدا کے شریک ہون عبادت مین بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بلکہ وہ خدا غالب
ہے سب پر پس کون انکا شریک ہو سکتا ہے اَلْحَکِیْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچہ کرتا ہے موافق مصلحت کے کرتا ہے او بعد اسکے خدا تعالے اپنے پیغمبر کی نبوت کو بیان کرتا ہے کہ تیری نبوت عام
ہے سب خلقت پر چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو اے محمد اِلَّا کَآفَّۃً مگر عام اور شامل لِّلنَّاسِ واسطے آدمیون کے کل کے کالے کے او سفید کے
سب کے واسطے او کافہ معنی مصدر ہے مثل عافیت او عاقبت کے اور ارسلناک کے کاف سے حال واقع ہوا ہے او کہتے ہین کہ آیت مین تقدیم او تاخیر ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ وما ارسلناک الا
للناس کافۃ یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو مگر واسطے آدمیون کے سب کے اور لغت مین کافہ بمعنی ہمہ آیا ہے اور کف سے مشتق ہے او کف معنی باز رکہنے کی ہے یعنی باز رکہنے کا باز رکہنا واسطے آدمیون کے
بَشِیْرًا خوشخبری دینے والا بہشت کے نعمتون کی واسطے ایمان لانیوالون کی وَّنَذِیْرًا اور ڈرانیوالا واسطے شرک کرنیوالون کے یہ دونو بہی حال واقع ہوئے ہین وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر
آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین تیرے کمالون و فضیلتون کو اور انکی جہالت کو تیری مخالفت مین آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے محمد صلعم کو شریعتین
نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کی عطا کین او کل پر انکو پیغمبر کرکے بہیجا جن پر او انسان پر او کالی پر اور گوری پر اور عربی پر اور عجمی پر آور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک
مرد سے پوچہا کہ خبر دی تو مجہکو پیغمبر خدا کی حال سے کہ عام سب آدمیون کے واسطے پیغمبر تہے کیا خدا تعالے قرآن مین نہین فرماتا ہے کہ وما ارسلناک الا کافۃ للناس یعنے اہل مشرق و مغرب سب پر پیغمبر
کرکے بہیجا تجہکو کیا رسول خدا نے اپنی رسالت کو پہنچا دی ہے اُس نے کہا کہ نہین جانتا مین او کہا رسول خدا صلعم نہین باہر نکلے مدینہ سے پس کیونکر پہنچائی انہون نے رسالت
اپنی مشرق او مغرب لونکو پہر فرمایا کہ حکم کیا خدا نے جبرئیل کو پس انہون نے زمین کو اُکہاڑا اور اپنے پرون پر اُٹہا کر رسول خدا کے روبرو کیا وہ حضرت کے سامنے مثل ہتیلی کے تہی
کہ اسوقت حضرت کل اہل مشرق او مغرب کی طرف نظر کرتے تہے اور خدا کی توحید کی طرف لوگون کو بلاتے تہے اور اپنی نبوت کی طرف پس کوئی شہر اور گاؤن باقی نرہا
مگر یہ کہ رسول خدا صلعم نے اُنکو رسالت اپنی پہنچا دی یہ روایت ایسی ہے جیسے آیہ الست بربکم قالوا بلےٰ اور اصل یہ ہے کہ وہ حضرتؐ کل آدمیون پر پیغمبر ہین لیکن حضرت
کو سب جگہ جانا اور پہرنا ہر شہر اور ملک مین ضرور نہین ہے خدا تعالے نے لوگونکو عقل دی ہے وہ خود چاہیئے کہ دین حق کو تلاش کریوین لیکن لوگونکو دین کا کچہ خیال
نہین ہے او نہ اسکی جستجو منظور ہے بلکہ دنیا کی تلاش مین جا بجا پہرتے ہین آور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے مجہکو پانچ خصلتین دی
ہین کہ انبیا سابقین مین سے وہ خصلتین کسیکو نہین دی ہین اور یہ مین اپنا فخر کرکے نہین کہتا ہون بلکہ خدا تعالے کی نعمتون کو شمار کرکے کہتا ہون او واسطے ادا کرنے
اُسکی شکر کے کہتا ہون ایک تو یہ ہے کہ مین پیغمبر ہوا ہون ہر کالی اور گوری پر اور ترک او ہند او عرب او عجم پر اور دوسرے یہ کہ زمین کو میرے واسطے پاک کیا ہے او تمام زمین کو مسجد بنایا ہے
جس جگہ چاہون تیمم کرون اور نماز پڑہون آور تیسرے یہ کہ غنیمت کو حلال کیا ہے او پہلے مجہسے کسیکے واسطے حلال نہین کیا تہا آور چوتہے یہ کہ نصرت پائی ہے یعنی دشمنون پر خوف کے
ساتہ کہ ایک مہینے کی راہ سے مجہسے ڈر کر بہاگتے تہے او میرے مقابلہ کی تاب نہین لاتے تہے آور پانچوین یہ کہ باگ شفاعت امت کی میرے ہاتہ مین دی ہے کہ ہر بندہ کی مین شفاعت کرون
جو کہ شرک نہین کرتا ہے آور بخصوصیت اور بزرگی ہے اُس حضرت کی پیغمبری کے کل آدمیون او جنون پر اور سوائے اُن حضرت کے کوئی پیغمبر تمام جن و انس پر پیغمبر نہین ہوا وَیَقُوْلُوْنَ او
کہتے ہین وہ کفار اپنی جہالت او عناد او گمراہی سے کہ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ ثواب او عذاب کا او قیامت ہوئیگا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم اے پیغمبر اور مومنین سچ
کہنے والے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ واسطے تمہارے وعدہ ہے اُس دن کا کہ جسوقت پہنچے وہ دن تو لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ تاخیر کروگے تم عَنْہُ اُس روز سے

سَاعَۃً ایک ساعت وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ اور نہ آگے بڑہو گے یعنے تم قادر نہیں ہو کہ روز قیامت کو وقت معین مقرر سے پیچھے یا پہلے کر دو یا اپنی اجلون کے دنونکو کم یا زیادہ کر دو اور صحیح یہ
ہے کہ مراد روز قیامت سے ہی اور کہتے ہین کہ کفار مکہ نے بعضے یہود سے پوچھا کہ محمد صلعم قیامت کو جو کہتا ہی کہ وہ ہووے گی یہ راست ہے یا نہیں ان لوگون
نے کہا کہ ہمنے تعریف اُسکی کتابون مین پڑہی ہے کہ وہ پیغمبر حق ہے ابو جہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمہاری کتابون پر بہی ایمان نہین رکہتے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوے بعضے اہل کتاب سے جو کہ ایمان لائے تہے لَنْ نُّؤْمِنَ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم اور نہ اعتقاد کرینگے ہم بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ ساتہ اس قرآن کے کہ
محمد پر نازل ہوا ہے وَلَا بِالَّذِیْ اور نہ ساتہ اُس کتاب کے کہ بَیْنَ یَدَیْہِ آگے اُسکے ہے کہ وہ توریت اور انجیل ہے اور اللہ تعالی اُنکی انجام کار سے خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَوْ تَرٰی اور
اگر دیکہے تو اے محمد صلعم اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ جس وقت ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر کفر کرکے کہڑے کئے جاوینگے عِنْدَ رَبِّھِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے واسطے حساب دینے کے تو البتہ کام سخت اور
برا دیکہے تو کہ یَرْجِعُ رجوع کریگا بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضِ بعضا اُنکا طرف بعضے کے اَلْقَوْلَ بات کو کہ ایک شخص دوسرے شخص سے گفتگو کریگا اور جہگڑے گی اِسی یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا کہینگے
وہ لوگ کہ بیچارگی کئے گئے تہے اور بیچارے تہے لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا واسطے ان لوگونکے کہ سرکشی اور تکبر کیا تہا انہون نے اور وہ ان بیچارون ناتوانونکے پیشوا اور سردار بنے ہوے تہے یعنی ناتوان لوگ ان سرکشون سے کہینگے کہ
لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو نہ بہکاتے تو لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ البتہ ہوتے ہم ایمان لانیوالے مومنین سے خدا اور پیغمبر پر لیکن تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکہا اور جس وقت وہ سرکش سنینگے تو قَالَ الَّذِیْنَ
اسْتَکْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ کہ سرکشی کی تہی انہون نے از روے انکار کے لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا واسطے ان لوگونکے کہ ناتوان و بیچارے ہیں اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ کیا ہمنے باز رکہا ہے تمکو عَنِ الْھُدٰی
رہنمائی سے بَعْدَ اِذْ جَآءَکُمْ پیچہے اسکے کہ آئی وہ رہنمائی تمہارے پاس بَلْ کُنْتُمْ بلکہ تہے تم اپنی ذات سے مُّجْرِمِیْنَ گناہ کرنیوالے اور شرک کو اختیار کرنیوالے اور ہمنے تمکو ہرگز نہیں بہکایا ہے
تم اپنے اختیار سے بدون بہکانیکے کفر اور شرک کرتے تہے وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان اور بیچارہ رہے لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا واسطے ان لوگونکے کہ سرکشی کی تہی انہون
نے کہ ایسا نہیں ہے کہ جو تم کہتے ہو کہ تمنے نہیں بہکایا تہا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ بلکہ مکرات کا اور رات اور دن تمہارا ہمارے ایمان کا منع کرنیوالا ہوا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جس وقت کہ حکم کرتے تہے تم ہمکو
اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ یہ کہ کفر کرین ہم ساتہ خدا کے وَنَجْعَلَ لَہٗ اور کرین ہم واسطے اُسکے اَنْدَادًا شریک پس دونون فرقہ تابع اور متبوع بعد گفتگو کے پشیمان ہون وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ اور
پوشیدہ رکہین وہ پشیمانی کو ہر ایک دوسرے کے سبب خوف اور رسوائی کے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جس وقت کہ دیکہین وہ عذاب کو اور یا یہ کہ وہ پیشوا کہ تابع ہوے ندامت کو پوشیدہ رکہین ان لوگون سے کہ جنکو
بہکایا تہا جس وقت کہ دیکہین وہ عذاب کو وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور کرین ہم طوقون کو فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بیچ گردنون اُن لوگونکے کہ کفر کیا ہی انہون نے خواہ تابع ہوے خواہ متبوع
ھَلْ یُجْزَوْنَ کیا جزا دیئے جاوینگے یعنے نہیں جزا دیئے جاوینگے وہ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ مگر وہ چیز کہ تہے وہ عمل کرتے اور اب واسطے آنحضرت کی تسلی کے خدا دیتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بہیجا ہمنے
فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانیوالا عذاب کو یعنی پیغمبر نہیں بہیجا اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ مگر یہ کہا نعمت دیئے ہووون اسکے نے یعنی اُس بستی کے سرکشون نے کہا ان پیغمبرون کو
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ تحقیق کہ ہم ساتہ اس چیز کے کہ بہیجے گئے ہو تم ساتہ اسکے کفر کرنیوالے ہیں اور ہم تمپر ایمان نہ لاوینگے وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور کہا ان لوگونے کہ ہم
زیادہ ہین باعتبار مالونکے اور اولاد کے یعنے ہمارے تمسے مال اور اولاد زیادہ ہے اور ہمارے اموال اور اولاد تمسے زیادہ واقع ہوئی ہین جسبب کہ ہمارے مال اور اولاد تمسے زیادہ ہے تو ہم تمسے بہتر ہے دنیا
مین زیادہ لائق ہین وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ اور نہیں ہین ہم عذاب کئے گئے ہووے سے کہ خدا نے ہمکو دنیا مین نعمت دی ہے تو آخرت مین بہی ہمکو عذاب کرکے خوار اور ذلیل نہ کریگا اور یا یہ کہ
پیغمبر سے عذاب ہی کے منکر تہے کہ عذاب ہی نہ ہوگا کہ ہمکو عذاب کرین اب اللہ تعالی انکی گمان کو رد کرتا ہے کہ دنیا مین مالدار ہونا آخرت کے عذاب کو منع نہیں کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکے جواب مین کہ اِنَّ رَبِّیْ تحقیق پروردگار میرا یَبْسُطُ الرِّزْقَ فراخ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ واسطے جسکے چاہتا ہے کافر ہو یا مومن سے موافق
مشیت اور مصلحت کے نہ واسطے بزرگی اور فضیلت انکے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے روزی کو موافق مصلحت کے نہ واسطے ذلت بندہ کی وَلٰکِنَّ اور لیکن اَکْثَرَ النَّاسِ
اکثر آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ کثرت مال اور اولاد شرافت کی جہت ہے وَمَآ اَمْوَالُکُمْ اور نہیں ہین مال تمہارے کہ تمکو دیئے ہین وَلَآ اَوْلَادُکُمْ اور نہ
فرزند تمہارے کہ تمکو عطا کئے گئے ہین بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ وہ چیز کہ نزدیک کرے تمکو عِنْدَنَا زُلْفٰٓی نزدیک ہمارے قربت ہوکر قرب ہمارے ایمان اور اعمال نیک سے ہوتی ہے اور
تمکو وہ نصیب نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر جو شخص کہ ایمان لایا وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کیے نیک اسکو بار قرب حاصل ہوتا ہے نہ مال اور اولاد سے
فَاُولٰٓئِکَ پس یہ گروہ جو کہ ایمان لائے ہین اور اعمال نیک کرتے ہین لَھُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ واسطے انکے ہے بدلا دو چند ایک کے دس سے بلکہ سات سو بلکہ اس سے بہی زیادہ خدا کے
فضل اور عنایت سے بِمَا عَمِلُوْا بسبب اُس چیز کے کہ عمل کیا ہے انہون نے محض واسطے خوشنودی خدا کے وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بیچ بالاخانون بہشت کے
اٰمِنُوْنَ امن مین رہنے والے ہین رنجون اور سختیون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور جو لوگ کہ کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا بیچ آیتون ہماری کے انکے
باطل کرنیکے درپے ہین اور ان پر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ عاجز کرنیوالے ہوکر یہ حال واقع ہوا ہے یعنے ہمکو اپنے گمان مین وہ عاجز کرتے ہین

قران کے نازل کرنے سے کہ ہم نازل نکرسکین اوریا یہہ اپنی گمان ہین لوگونکو اوسکے قبول کرنے اور اوسپر ایمان لانیسے عاجز کرتے ہین اوریا یہہ کہ ہمکو عاجز کرتے ہین
اس طرح سے کہ ہمارے قبضہ قدرت سے نکلجائین اوریا یہہ کہ ہمارے انبیا کو عاجز کرتے ہین اُولٰئِکَ یہہ لوگ کوشش کرنیوالی قرآن کے آیتون کے باطل کرنےمین
فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ بیچ عذاب دوزخ کے حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اِنَّ رَبِّیْ تحقیق پروردگار میرا یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزیکو لِمَنْ یَّشَاءُ واسطے جس
شخص کے کہ چاہتا ہے مِنْ عِبَادِہٖ بندون اپنے مین سے جو کہ مومن اور فرمانبردار ہین کہ اپنی رحمت اور عنایت محض سے دیتا ہی وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزیکو لَہٗ واسطے اوسکے اگر
مصلحت ہے کہ ایکبار تو روزیکو ایک بندہ پر فراخ کرتا ہے اور دوسری بار اوسی پر تنگ کرتا ہے بطریق مصلحت یہہ آیت ایک شخص کیواسطے ہی اور پہلی دو شخص کیواسطے
تہی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھہ خرچ کرتے ہو تم مِّنْ شَیْءٍ کسی چیز مین سے راہ خدا مین فَهُوَ یُخْلِفُهٗ پس وہ خدا عوض دیتا ہے اوسکو جلدی یا دیر مین دنیا مین کہ دولت
اوسکی زیادہ کرتا ہے اوریا آخرت مین ثواب اوسکو عطا کرتا ہے کہ بہشت مین داخل کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا تعالے امر اپنا
نازل کرتا ہی ہر شب جمعہ کو آسمان دنیا پر اول رات سے اور ہر شب کو تہائی رات اخیر مین اور آگی اوسکے فرشتہ ہوتا ہی وہ آواز کرتا ہے کہ کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہی کہ توبہ
اوسکی قبول ہو کیا کوئی گناہ ہو جو اپنی بخشش چاہنیوالا ہے کہ گناہ اوسکی بخشی جائین کیا کوئی سوال کرنیوالا ہی کہ اوسکو دیا جاوے خداوندا تو ہر خرچ کرنیوالیکو خدا
عوض اور بدلا اور ہر بخیلی کرنیوالے کا مال تلف اور برباد کر یہانتک کہ طلوع کرے فجر تو جسوقت فجر ظاہر ہوتی ہے تو امر خدا کا پہر جاتا ہی طرف عرش کے پہر تقسیم کرتا ہی روزیکو
درمیان بندونکے پہر فرمایا کہ یہی مراد ہی قول حق تعالے سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہی کہ جو کوئی کشادہ کرے ہاتہہ اپنا ساتہہ
نیکی کے کہ راہ خدا مین لوگونکو دیوے جسوقت پاوے خدا تعالے اوسکو اوسکا بدلا اور عوض دیویگا کہ دنیا مین خرچ کرے اور آخرت کے لئے واسطے اوسکے دوچند ثواب جمع
رکہیگا اور حضرت امام رضا علیہ السلام اپنی غلام سے فرمایا کہ آج تو نے راہ خدا مین کچھہ خرچ کیا ہی پس کہا کہ نہین قسم ہے خدا کی فرمایا کہ پس کہان سے خدا عوض
دیگا ہمکو اور جابر ابن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ ہر خرچ کہ مومن کرے خدا تعالے اوسکا عوض دیتا ہی کہ اوسکا ضامن ہوا ہی مگر جو کچھہ کہ دنیا کے
گناہ مین خرچ کرے کہ اوسکا عوض نہ دیگا پس چاہیئے کہ بندہ عیال کے خوف سے ہاتہہ کو اپنی خرچ کرنے سے بند نکرے اسواسطے کہ خدا تعالے روزی اوسکو پہونچاویگا
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور وہ خدا بہتر روزی دینے والونکا ہے اور فرماتا ہے کہ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ اور یاد کر تو اوس روز کو کہ جمع کرین ہم اون
کفار کو اور مراد اس سے بنو ملیح ہین خزاعہ مین سے کہ ملائکہ کی پرستش کرتے تہے پس بروز قیامت ہم جمع کرینگے جَمِیْعًا سبکو ثُمَّ یَقُوْلُ پہر کہین ہم
حفص یقول پڑہتا ہی غائب کا صیغہ دونو جگہہ یعنے خدا تعالے سبکو جمع کرے پہر کہے لِلْمَلٰٓئِکَةِ واسطے فرشتون کے کہ اَهٰٓؤُلَآءِ کیا یہہ لوگ اِیَّاکُمْ کَانُوْا
یَعْبُدُوْنَ تمکو تہی وہ پرستش کرتے یہہ سوال مشرکین کی ملامت کرنیکے واسطے ہے اور شفاعت ملائکہ سے اونکے طمع کرنیکے واسطے اور جسوقت ملائکہ
کو یہہ خطاب ہو تو قَالُوْا سُبْحٰنَكَ کہین وہ کہ پاک ہے تو اس سے کہ تیرے غیر کی پرستش کرین اَنْتَ وَلِیُّنَا تو ہی ہے والی اور معبود ہمارا
ہم تیری بندگی مین اپنے تئین قصورمند جانتے ہین پہر اپنے تئین ہم کسطرح معبود مقرر کرین اوریا یہہ کہ تو ہی دوست ہمارا ہی مِنْ دُوْنِهِمْ سوای اونکے
پہر ہم کیونکر اونکی پرستش کرنے سے راضی ہوتے کہ درمیان ہمارے اور اونکے کوئی علاقہ دوستی کا نہین ہے اور ایسا نہین ہے کہ کفار ہماری پرستش
کرتے ہون بَلْ کَانُوْا بلکہ کہتے تہے وہ کہ اپنی جہالت سے یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ عبادت کرتے تہی شیاطین کو کہ تیرے غیر کی پرستش کرین وہ اونکی فرمانبرداری
کرتے تہے اور اونکے بہکانے سے اور وسوسہ ڈالنے سے غیرونکو عبادت کرتے تہے اوریا یہہ کہ طرح طرح کی صورتونمین بنکر اونکی خیال مین وہ
شیاطین آتے تہے کہ وہ اونکو ملائکہ جانتے تہے اور اونکی پرستش کرتے تہے کہ اَکْثَرُهُمْ اکثر اون آدمیون کے بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ساتہہ اون لوگونکی
ایمان لانیوالے ہین یعنے اونکی فرمانبرداری کرنیوالے ہین فَالْیَوْمَ پس آجکے دن کہ دن قیامت کا ہی اور سب حکم واسطے خدا کی ہین لَا یَمْلِکُ مالک
نہین ہوتا ہے بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ بعض تمہارا واسطے بعض کے نَّفْعًا نفع کو وَّلَا ضَرًّا اور نہ ضرر کو یعنے جو کہ باطل اور جہوٹے معبود ہین وہ اپنی پرستش کرنے
والونکو فائدہ اور اونکے غیرونکو ضرر نہین پہنچا سکتے ہین اسواسطے کہ یہہ عالم اعمال کی جزا دینے کا ہے اور جزا دینیوالا سوای خدا کی کوئی نہین ہے
وَنَقُوْلُ اور کہین ہم اوس روز لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا واسطے اون لوگونکے کہ ظلم کیا ہے اونہون نے خدا کی غیر کی عبادت کرکے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ چکہو تم عذاب آتش
دوزخ کا الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ وہ آتش دوزخ کہ تہے تم ساتہہ اوسکے تکذیب کرتے اور جہٹلاتے اور کہتے کہ عذاب آتش دوزخ کا ہرگز نہوگا اور پہر
خدا تعالے حال کفار کا بیان کرتا ہے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اور جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر اونکے اٰیٰتُنَا آیتین ہماری جو قرآن مین ہین بَیِّنٰتٍ روشن

اور ظاہر مین یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے جسوقت محمد صلعم اون کافرونکے روبرو قرآن کی آیتین پڑہتا ہے تو قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار آپسمین کہ مَا هٰذَآ نہین ہے
یہہ محمد کہ اس کلام کو ہمپر پڑہتا ہے اِلَّا رَجُلٌ مگر ایکمرد کہ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہہ کہ بند کردے تمکو اور باز رکہے عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تہے یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ عبادت
کرتے باپ تمہارے اور اباءکم فاعل یعبد کا ہے اور اسم کان کا محذوف ہے اور تفسیر کرتا ہے اوسکی اباءکم اور تقدیر اوسکی عما کان اباءکم یعبدونہ وَقَالُوْا
اور کہا اونہون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہے یہہ قرآن کہ محمد ہمپر پڑہتا ہے اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى مگر جہوٹ کہ بنا لیا گیا ہے اور خدا کیطرف اوسکو منسوب کر دیا ہے وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے مکہ کے لوگونمین سے لِلْحَقِّ واسطے حق کے کہ وہ نبوت ہے یا اسلام ہے یا قرآن ہے لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت آیا وہ حق اونکے
پاس کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ مگر جادو ظاہر اور اب خبر دیتا ہے خدا تعالے کہ جو کچھ یہہ کفار کہتے ہین محض پیروی باپون کی ہے اور عناد سے کہتے
ہین اور دلیل انکے پاس کوئی نہین ہے جو کچھ کہتے ہین بدون دلیل کے کہتے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور نہین دی ہمنے اون کفار کو مِّنْ كُتُبٍ
کتابین نازل کی گئین کہ يَّدْرُسُوْنَهَا ہمیشہ پڑہتے ہون وہ اونکو اور اونمین سے دلیل لائین وہ قرآن یا اسلام کی یا پیغمبر آخر الزمان کی نبوت کی باطل ہونے پر
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہین بہیجا ہمنے طرف اون کفار کے قَبْلَكَ پہلے تجہسے زمانہ فترت مین بعد عیسی علیہ السلام کے مِنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانیوالا یعنی کوئی پیغمبر ہمنے
نہین بہیجا ہے تجہسے پہلے کہ اونکو اوسنے طرف شرک کے بلایا ہو اور تیرے جہٹلانے کا اوسنے اونکو حکم دیا ہو وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جہٹلایا اون لوگون نے
کہ پہلے اونسے تہے پیغمبرون اپنے کو جیسے کہ یہہ لوگ تجہکو جہٹلاتے ہین وَمَا بَلَغُوْا اور نہین پہونچے ہین وہ مکہ والے مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ دسوین حصہ اوسکے کو کہ دیا تہا
ہمنے اون لوگونکو زیادتی قوت کی اور درازی عمر کی اور کثرت مال اور اولاد کی اور یا یہہ کہ نہین پہونچے تہے وہ لوگ پہلے دسوین حصہ اوسکے کو کہ دیا
ہمنے مکہ والون تیرے زمانہ کے آدمیون کو دلیلون روشن اور حجتون ظاہر مین سے فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ پس جہٹلایا اونہونے پیغمبرون میرے کو فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر تہا انکار کرنا میرا اوپر اور نہ پسند کرنا اونکا اور اونکو بیخ اور بنیاد سے اوکہاڑ ڈالنا اوس جہٹلانے کے سبب سے پس چاہیے کہ قوم تیری
ای محمد ڈرین ان حالون سے کہ وہ نہ مثل اونکی ہلاک ہو جائین اور کیف خبر کان کی ہے اور نکیر اوسکا اسم ہے اور نکیر مصدر ہی مثل نذیر کے قُلْ کہہ تو ای محمد
مکہ والون سے کہ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ سوای اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو بِوَاحِدَةٍ ساتہ ایک خصلت کے کہ وہ بہت ہی نیک یا ساتہ ایک کلمہ کے نصیحت کرتا ہون
تمکو اَنْ تَقُوْمُوْا یہہ کہ اوٹہو تم لِلّٰهِ واسطے خدا کے اور سیدہی کہڑے ہو خالصۃً للہ میرے امر مین مَثْنٰى دو دو وَفُرَادٰى اور ایک ایک کہ انبوہ مین پریشان
خاطر ہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پہر تامل کرو تم اور سوچو تم میرے امر مین ابتدا سے انتہا تک تا کہ جانو تم کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہے اس صاحب تمہارے کو مِّنْ جِنَّةٍ کوئی جنون
اور دیوانگی کہ باعث ہو پیغمبری کے دعوی کا اور البتہ تم اوسکے کمال کو پہچانتے ہو کہ اوسکو جنون نہین ہے اسواسطے کہ جو بات اوسکی ہے وہ دلیل کے ساتہ
ہے اور معجزہ کے ساتہ پس بیقین وہ اپنی دعوی مین راست گو ہے اِنْ هُوَ نہین ہے وہ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ مگر ڈرانیوالا واسطے تمہارے بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ پہلے عذاب
سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے تا کہ اوس عذاب سے نجات پاؤ ایمان اور عمل نیک کے وسیلہ سے اور بہشت مین داخل ہو قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم دشمنون کو
مَا سَاَلْتُكُمْ جو کچھ کہ سوال کرتا ہون تمسے مِّنْ اَجْرٍ مزدوری سے رسالت کے ادا کرنے پر فَهُوَ لَكُمْ پس وہ واسطے تمہارے ہے یعنی خدا کے احکام پہونچانے پر
جو مزدوری تمسے مین چاہتا تہا وہ مینے تمکو بخشی مراد اسسے سوال کا نکرنا ہے یعنے مین تمسے کچہہ مزدوری نہین چاہتا ہون اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین ہے
مزدوری میری مگر اوپر خدا کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر ہر چیز کے شَهِيْدٌ گواہ ہے اور خبردار ہے پس جانتا ہے وہ صدق اور خلوص میری نیت کا بیچ دعوے
مین اور نصیحت کرنے کو بدون طمع اجر کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اونسے کہ اِنَّ رَبِّيْ تحقیق پروردگار میرا يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق کو یعنی وحی کو بہیجتا ہے
جسکے پاس چاہے ہے اور یا یہہ کہ حق کو پہیلاتا ہے عالم مین یعنے دین اسلام کو ظاہر کرتا ہے عَلَّامُ الْغُيُوْبِ جاننے والا غیبونکا ہے کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہے
قُلْ کہہ تو ای محمد کہ جَآءَ الْحَقُّ آیا ہے حق یعنے قرآن یا اسلام یا نبوت پیغمبر آخر الزمان کے وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا ہے باطل یعنی ابلیس یا بت وَمَا يُعِيْدُ
اور نہ اعادہ کرتا ہے کہ دوبارہ پیدا کرے اور یا یہہ کہ نہ پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ دعوی کرتا ہے بلکہ نیست و نابود ہوتا ہے وہ کفر جسوقت آیا حق [illegible]
ابن ابا طاہر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مکہ مین داخل ہوئے اور گرد کعبہ تین سو ساٹہ بت رکہے تہے وہ حضرت لکڑی سے اونکو گراتے تہے اور فرماتے تہے کہ جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل
كان زهوقا وما يبدئ الباطل وما يعيد یعنی آیا حق اور گیا باطل تحقیق باطل ہے جانیوالا اور نہین پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ عود کرتا ہے [illegible] منقول ہے اور جعفر
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد حق سے تلوار ہے [illegible] اور مراد باطل سے معبود ہین سوی خدا کے [illegible] قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ

اگر گمراہ ہوون مین حق سے جیسے کہ گمان تمہارا ہی فَاِنَّمَآ اَضِلُّ پس سوای اسکے نہین گمراہ ہوتا ہون مین عَلٰی نَفْسِیْ اوپر نفس اپنے کے یعنے وبال گمراہی کا میرے نفس ہی پر ہی نکسی غیر پر
وَاِنِ اهْتَدَیْتُ اور اگر ہدایت پاتا ہون مین فَبِمَا یُوْحِیْٓ پس سبب اسکے ہے کہ وحی بہیجتا ہے اِلَیَّ رَبِّیْ طرف میری پروردگار میرا اسواسطے کہ توفیق و ہدایت اسیکی عنایت سے ہے
اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا ہی پاک سَمِیْعٌ سننے والا ہی بندون کی باتون کا قَرِیْبٌ نزدیک ہے انکے افعال سے پس وہ جاننے والا ہے ہر گمراہ او ہدایت پانیوالیکے قول اور فعل کا اور اسپر کچھ
پوشیدہ نہین ہے اور اب کفار کو ڈراتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھے تو ای محمد صلعم کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا جسوقت گہبراوین وہ خوف سے نزدیک مرنیکی یا بوقت اٹھنے کے
قبرون سے یا بروز جنگ بدر تو البتہ اسوقت بڑی ہول و امر عجیب اور رسوائی انکی دیکھے تو یہ جزا شرط کی ہی جو کہ محذوف ہے فَلَا فَوْتَ پس نہوگا کوئی فوت ہونا کہ وہ ہمسے بہاگ کر
کسی قلعہ مین چہپ جائین و عذاب کو ہمسے فوت کردیوین کہ اپنے اوپر عذاب نہونے دیوین وَاُخِذُوْا اور پکڑے جاوینگے وہ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ مکان نزدیک سے قبرون سے یا قدمون
کے نیچے سے یا جس جگہ کہ وہ ہوئین کہ خدا سے قریب ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ گویا مین دیکہتا ہون طرف قایم علیہ السلام کے اور تحقیق کہ وہ پتہر سے کمر کا تکیہ کرکے
بیٹھا ہی اور آخر حدیث مین فرمایا ہی کہ پس جسوقت آئیگا صحرا مین تو خروج کریگا طرف اسکی لشکر سفیان کا پس حکم کریگا خدا زمین کو کہ وہ انکو قدمون سے دہسالیگی اور یہی مراد ہی
قول حقتعالیٰ سے ولو تری اذ فزعوا اور حذیفہ بن الیمان نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے فتنہ کا ذکر کیا کہ درمیان اہل مشرق و مغرب کے واقع ہوگا او وہ اسی حال پر ہونگے کہ ناگاہ لشکر
سفیانی خروج کریگا وادی یابس سے یہانتک کہ جسوقت سفیان پہنچے دمشق مین تو دو لشکر کو روانہ کریگا ایک مشرق کی طرف او دوسرا لشکر مدینہ کی یہانتک کہ پہنچین وہ بابل مین شہر ملعون بغداد
سی اور تین ہزار سی زیادہ آدمیونکو قتل کرین اور ایک سو سے زیادہ عورتون کو فضیحت کرین اور تین سو کو سعد کو قتل کرین بنی عباس سے پہر اُترین وہ طرف کوفہ کی او اسکی گرد
نواح کو خراب و برباد کرین پہر متوجہ ہون طرف شام کی اور بعد اسکی علم ہدایت کا کوفہ سے نکلے پس اُس لشکر کو قتل کرین کہ کوئی خبر کرنیوالا انمین سے باقی نرہے اور انکے پاس غنیمتین و قیدی
جو کچھ ہین سبکو چہوڑالیوین اور دوسرا لشکر مدینہ مین آوی اور تین روز تک اسکو لوٹین اور تاراج کرین پہر وہ طرف مکہ کی متوجہ ہوئے یہانتک کہ جسوقت وہ جنگل مین پہنچین تو خدا تعالیٰ جبرئیل کو
حکم کریگا کہ ای جبرئیل جا تو اونکو ہلاک کر جبرئیل اپنا پانو زمین پر مارینگے کہ وہ سب آدمی زمین مین دہس جائینگے اور کوئی انمین سے باقی نرہیگا مگر دو مرد کہ ایک تو انمین سے کہ کوجائیگا انکی خبر
دیگا اور دوسرا سفیان کے پاس اور وہ لوگ اپنے قدمون سے زمین مین دہسینگے و یہی مراد ہی مکان قریب سے قول حقتعالیٰ مین او یہی گروہ ایسا ہی کہ جس زمانہ مین امام مہدی علیہ السلام
خروج کرینگے اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین لکہا ہی وَقَالُوْٓا اور کہین مشرکین یا لشکر سفیانی وقت مرنیکی یا وقت دیکھنے کے اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم ساتھ اُس محمد کی
او پیغمبر کہ اُسنے خبر دی ہے او ہ کی ضمیر صاحب کی طرف پہرتی ہی کہ وہ محمد ہی او یا خدا کی طرف ضمیر کو پہیرنا چاہئی غرض یہ ہے کہ وہ اسوقت اقرار کرین خدا کی وحدانیت کا اور اسپر ایمان لاوین
وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہان ہی واسطی انکی لینا ایمان کا مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ مکان دور سے کہ وہ آخرت ہے یعنے آخرت سے ایمان کو کیونکر لے سکتے ہین ایمان کو تو دنیا لینا چاہئے کہ مقام
ایمان کی اختیار کرنیکا دنیا مین ہے اور عذاب کو دیکھکر جو ایمان لائے یہ ایمان فائدہ نہین بخشتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مکان بعید سے مراد بہت دور او بلند ہے کہ جیسے کہ کوئی چیز کو بہت بلندی
سے ہاتہ او بچا کے نہین لے سکتا ہی کہ محال ہی ایسی ہی عذاب کو دیکھکر ایمان لانا ہی کہ وہ قبول نہین ہوسکتا ہی اور وہ ایمان بے فائدہ ہی او مراد دور ہونے مکان سے دور ہونا فائدہ کا ہی کہ اُس
ایمان مین فائدہ نہین ہے او جسوقت کی فائدہ ہوا تو ایمان لانا او نہ لانا دونو برابر ہین و بعد دیکہنی عذاب کے انکا ایمان لانا کیونکر مقبول ہوگا وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ او حال یہ ہی کہ
تحقیق کفر کیا ہی انہون نے ساتہ اسی خدا کی یا محمد کی یا روز قیامت کے مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے ایمان لانیکی زمانہ مین وَیَقْذِفُوْنَ اور ڈالتی تہے وہ بِالْغَیْبِ ساتہ غیب کے
مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ مکان دور سے یعنے غیب کی باتون کو مکان دور سے کہتے تہی اپنے گمان سے کہ ہرگز اسکی خبر نہین کہتے تہے اس سے بہت دور تہی اور علم اسکا انکو نہ تہا محمد صلعم کو مجنون او
جادوگر اور شاعر کہتے تہی اور قرآن پر طعن کرتے تہی او کہتے تہی کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہی اور نہ قیامت ہے او کہتے تہے کہ جیسے ہمکو یہان آسودگی ہی اگر قیامت ہے تو وہان بہی ہمکو آسودگی
ہوگی او عذاب ہمکو ہرگز نہوگا یہ سب باتین وہ کہی ہین کہ جنکی کچھ خبر نہین ہے وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ اور جدائی ڈالی گئی ہوگی درمیان انکی وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ اور درمیان اسچیز کی کہ خواہش
کرین وہ کہ اُس جہان مین ایمان ہمارا قبول ہو یا وقت مرنیکی یعنے البتہ ایمان کا قبول کرنا اُن سے جدا کیا گیا ہوگا اور وہ اپنی آرزو کو نہ پہونچین كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ
جیسا کہ کیا گیا ہی ساتہ گروہون انکی کے قوم کفار مین سے مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ وہ بہی عذاب کو دیکھکر ایمان لانے لگے تو انسے قبول نکیا گیا اور عذاب سے انکو نجات نملی
اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُنسے اصحاب فیل ہین کہ جو کعبہ کو ڈہانے آئے تھے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ تہے بیچ شک کے اضطراب مین ڈالنیوالے دلون کو
یعنے وہ محمد صلعم کے امر مین یا کار آخرت مین او عذاب کے ہونے مین بہت شک کرتے تہے

سورة الفاطر

یہ سورہ مکی ہے مگر دو آیتین کہتے ہین کہ مکی نہین مین ایک
ان الذین یتلون الکتاب آخر تک اور دوسری ثم اورثنا الکتاب آخر تک اور کل آیتین اسکی چہیالیس ہین اور ثواب اسکا سورہ سبا مین گذر گیا ہی اور اسکو سورہ ملائکہ بھی کہتے ہین
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفین واسطی خدا کے ہین کہ وہی سزاوار تعریف کا ہی فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا

ع سورة الفاطر ۳۵

آسمانون کا اور زمین کا جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ کرنیوالا فرشتونکا رُسُلًا پیغام لیجانیوالے انبیا کی پاس وحی لیکر یا الہام اولیا کی پاس سچے خوابون مین مومنین کے پاس اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ
کہ صاحبان پر اور بازو ہین وہ فرشتے کہ وہ بازو مَّثْنٰی دو دو ہین وَثُلٰثَ اور تین تین ہین وَرُبٰعَ اور چار چار ہین اُولی اجنحہ صفت رسلا کی ہے اور مثنی اور ثلث
اور ربع صفت اجنحہ کی ہے اور فرق بازوون مین فرشتونکی کہ کسیکے کم ہین اور کسیکے زیادہ ہین یہ باعتبار مرتبون انکے کی ہے اور ان پرو بازو متفاوت سے اور تے ہین اور چہہ ہتی ہین اور عرش
کرسی مین آور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعضی فرشتے چہہ بازو رکہتے ہین کہ دو بازو سے تو بدن پر لپیٹا ہے اور دو سے اوڑتے ہین اور دو منہ پر رکہتے ہین حیا اور خوف خدا سے اس سے
معلوم ہوا کہ مراد حقتعالے کی خصوصیت عدد کی نہین ہے کہ چار سے زیادہ نہو مین چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ یَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے جو چاہتا ہے
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے شب معراج جبرئیل کو دیکہا کہ انکی چہہ بازو تہے اور ابن شہاب نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا کہ مینے جبرئیل سے کہا کہ
مین چاہتا ہون کہ تجہکو اوس صورت پر دیکہون کہ جس صورت پر تجہکو خدا نے پیدا کیا ہے جبرئیل نے چاندنی رات مین پر اپنے کہولے اور تمام روے زمین کو گہیر لیا مین اسکو دیکہکر بیہوش ہو گیا
جسوقت ہوش مین آیا انکی اسقدر بڑی ہونیسے متعجب تہا جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا میری پیدائش سے آپ تعجب کرتے ہین اور بیہوش ہوگئے اگر اسرافیل کی خلقت کو دیکہو تو کیا حال ہو وہ بارہ
بازو رکہتا ہے کہ ایک بازو انکا مشرق مین ہے اور ایک مغرب مین اور عرش انکی کاندہے پر ہے اور پاؤن انکی ساتوین زمین پر ہین اور سر انکا عرش سے گزر گیا ہے اور باوجود اسکی کبہی
خوف خدا سے مانند چڑیا کی ہو جاتا ہے آور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خدا کا پیدا کیا ہوا ایک فرشتہ ہے کہ اسکو دردائیل کہتے ہین انکی سولہ ہزار بازو ہین اور
ہر دو بازو کے درمیان ہوا ہے اور وہ ہوا اسقدر ہے کہ جیسے زمین سے آسمان تک آور بعضی روایت مین ہے کہ بعضے فرشتہ اسقدر بڑے ہین کہ انکی آنکہونکے آنسو کے قطرہ مین کشتی کئی سو
برس تک چلی جائے آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت خدا تعالے میکائیل کو حکم کرتا ہے دنیا مین اترنیکا تو ہوتا ہے پاؤن انکا دہنا آسمان ساتوین پر اور دوسرا
پاؤن زمین ساتوین پر اور کچہہ خدا تعالے کے فرشتے ہین کہ آدہے تو برف سے بنے ہین اور آدہے آگ سے آور کہتے ہین وہ کہ اے جمع کرنیوالے برف اور آگ کے ثابت رکہہ تو ہمارے دلون کو
اپنی طاعت پر آور فرمایا کہ خدا تعالے کی فرشتے ہین کہ انکی کان سے آنکہہ تک فرق پانسو برس کی راہ کا ہے اور فرشتے نہ کہاتے ہین اور نہ پیتے ہین اور نہ جامعت کرتے ہین اور عرش
کی ہوا سے زندگانی کرتے ہین آور بعضے فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک رکوع مین ہین اور بعضے قیامت تک سجدہ مین ہین اور فرشتون سے زیادہ کوئی خلقت خدا کی نہین ہے
اور ہر دن کو یا ہر رات کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہین اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہین پہر رسول خدا صلعم کے پاس جاتے ہین پہر امیرالمومنین علیہ السلام کی پاس پس سلام کرتے
ہین پہر اور پہر حسین علیہ السلام کے پاس آتے ہین پس قیام کرتے ہین انکے پاس اور بوقت سحر انکے واسطے زینہ رکہا جاتا ہے اور پہر وہ کبہی نہین آتے ہین اور پہر امیرالمومنین علیہ السلام سے کسینے
خدا تعالے کی قدرت سے سوال کیا تہا حضرت نے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا اور خدا تعالے کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ خدا تعالے کے ایسے فرشتے ہین کہ اگر ایک فرشتہ ان فرشتون مین سے زمین
پر اوترے تو زمین انکی گنجائش رکہے کہ بنہایت بڑا ہے وہ اور ایسے ہی اسکے پر اور بازو بڑے بڑے ہین اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ اگر جن اور انسان کو تکلیف دیجائے کہ انکا وصف بیان
کرو تو نہ بیان کرسکین انکی بدنون کے جوڑون کے انمین نہایت دوری انکی سبب سے اور انکی صورت کی حسن ترکیب کی جہت سے اور کیونکر وصف بیان کرے کوئی ان فرشتون کا
کہ جنکی دو دو شانونکے درمیان سات برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور بعضے انمین سے ایسا ہے کہ اگر ایک بازو سے تمام دنیا کو گہیر لیوے اور انکی بدن کا تو کیا ذکر ہے آور بعضے
انمین سے ایسے ہین کہ آسمان انکی پیٹہ کی جگہہ تک ہین آور بعضے ایسے ہین کہ قدم انکے نیچے کی ہوا پر ہین کہ انکو قرار نہین ہے اور ساتون زمینین انکے گہٹنون تک ہین آور بعضے ایسے ہین کہ اگر
تمام پانی انکی انگوٹہے کے گڑہے مین ڈالے جائین تو اسمین سما جائین آور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ اگر کشتی انکے آنسو مین ڈالی جائے تو ہمیشہ جاری رہے پس برکت
اور برکت والا ہے خدا بہت نیک پیدا کرنیوالا آور بعضے کہتے ہین کہ مراد زیادہ کرنے خلقت سے عام ہے خواہ ملائکہ ہون خواہ جن اور انسان آور حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ قضا اور قدر مخلوق خدا کی ہین اور خدا زیادہ کرتا ہے پیدائش مین جو چاہتا ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ہر چیز کے
قادر ہے پیدائش کے زیادہ کرنے پر اور ملائکہ کے بہیجنے پر مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ جس چیز کو کہولتا ہے اور کشادہ کرتا ہے خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیون کے یعنے انپر بہیجتا ہے
خدا مِنْ رَّحْمَةٍ رحمت اور بخشش اپنی مین سے جیسے کہ نعمت اور عافیت اور صحت اور علم اور سوائے اسکے تو فَلَا مُمْسِكَ لَهَا پس نہین کوئی بند کرنیوالا واسطے اسکے اور ما شرطیہ
مفعول یفتح کا ہے اور ایسے ہی ما یمسک کا حال ہے وَمَا يُمْسِكْ اور جس چیز کو کہ روکتا ہے خدا اپنی بخشش اور رحمت مین سے واسطے مصلحت کے تو فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ پس نہین ہے
کوئی بہیجنے والا واسطے اسکے مِنْ بَعْدِهٖ پیچہے اس کے کہ خدا جسکو روک رکہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب ہے ہر چیز مین جو چاہے کشادہ کرے جو چاہے روک رکہے کوئی اس سے
نزاع کرنیوالا نہین ہے الْحَكِيْمُ صاحب حکمت والا ہے کہ کشادہ کرنا اور بند کرنا اسکا موافق حکمت کے ہے آور اب خدا تعالے اپنی نعمتون کو ذکر اور شکر کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اذْكُرُوْا ذکر کرو تم اور یاد کرو تم زبان اور دل سے نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمت خدا کو کہ انعام کی ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے پس چاہیے کہ اقرار کرو تم اوسکا

اور اوسکی عطا کرنیوالیکی طاعت مین مشغول رہو اور بعد اسکی اوس امر کا ذکر کرتا ہے کہ جسکے سبب سے مستحق عبادت کا وہی ہے نہ غیر اوسکا چنانچہ فرماتا ہی کہ هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہی کوئی پیدا کرنیوالا ایسے نہیں ہے غَیْرُ اللّٰہِ سوی خدا کی کہ یَرْزُقُکُمْ روزی دیتا ہے تمکو مِنَ السَّمَاءِ آسمان سی باران رحمت نازل کرکے وَالْاَرْضِ اور زمین رو ئیدگی اوگاکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود قابل پرستش کے نہیں ہے مگر وہ خدائی پاک فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ پس کہان پہیر جاتے ہو تم توحید سی اور طریق حق سے طرف شرک در گمراہی کے اور کس وجہ سی تم خدا کا شریک مقرر کرتے ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ خدا تعالےٰ نے اونکو نعمت مکہ مین سکنے کی دیی کہ وہ حرم محترم ہے اور قتل اور قید اور غارت ہونیکی ضرر سی اونکو محفوظ رکہا بخلاف اور عرب کے جو کہ اونکی گرد رہتی ہین کہ دشمن اونپر ظلم کرتی تہی پس خدا تعالےٰ اس نعمت یاد دلاتا ہی تاکہ شکر گذاری مین اوسکے مشغول ہون اور مراد اس سے نعمت عافیت کی ہے اور اب خدا تعالےٰ اپنی حبیب کے تسلی کرتا ہے کہ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر جہٹلاتی ہین وہ کفار تجہکو ای محمد صلعم کہ تیری نبوت کو حق نہین کہتی ہین فَقَدْ كُذِّبَتْ پس بتحقیق جہٹلائے گئی ہین رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پیغمبر پہلے تجہسی اور اونہون نے اوسپر صبر کیا ہی تاکہ تو کامل ہوجی پس تو بہی اونکی پیروی کر صبر کرنیمین وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پہیر جاتے ہین سب کام اور تجہکو صبر کرنیمین اور اونکو جہٹلانے پر جزا دیگا اور خدا تعالےٰ لوگونکو ڈراتا ہی دنیا پر غرور کرنیسی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ای آدمیو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق وعدہ خدا کا قیامت مین جزا دینی کا حَقٌّ حق ہے اور ہرگز اوسمین خلاف نہین ہے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا پس چاہئی کہ نفریب دیوی تمکو زندگانی دنیا کی اور اوسپر مغرور نہو جاؤ کہ اوسکی فائدہ سی تمکو غافل کردین آخرت کی طلب سی اور اوسکی واسطی کوشش کرنیسی وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہئی کہ نہ فریب دیوے تمکو بِاللّٰهِ ساتھ کرم اور بخشش اور رحم خدا کے الْغَرُوْرُ شیطان فریب دینے والا اسطرح سے کہ خدا کی بخشش پر تکیہ کرکی تم گناہ کرنے لگو اور خدا کی کرم کے بہروسی پر حرام کے کرنیمین مشغول ہو اور اپنی دلمین ٹہیراؤ کہ خدا تو بڑا غفور رحیم ہی بخشدیگا ہر گناہ کو تو کرلو یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ جو تمہارے دلمین ڈالتا ہی اور چاہی کہ شیطان تمکو توبہ کرنیسی باز رکہی اسطرح سے کہ تمہارے دلمین وسوسہ ڈالی اور تم اپنی دلمین کہنی لگو کہ ابہی تو جیتے ہین آئندہ کو توبہ کرلینگے اور اس خیال سے تم توبہ نکرو اور گناہ ہمیشہ کرتے رہو اسی امید مین کہ آئندہ کو توبہ کرلیوینگے لیکن موت کا کیا حال معلوم ہے اگر ایکبارگی آگئی اور توبہ نصیب نہوئی تو پہر گناہونکی سبب سی گرفتار عذاب و بلا ہو جاؤگے یہہ فریب شیطان کا ہے عداوت و دشمنی کی جہت سے ایسا وسوسہ تمہارے دلمین ڈالتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ تحقیق شیطان واسطی تمہارے دشمن ہے قدیم فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا پس پکڑو یعنے جانیا کرو تم بہی اوسکو دشمن اور اوس سے ڈرتے رہو ہر حال مین ایسا نہو کہ تمکو فریب دیکر ہمیشہ کو عذاب مین مبتلا کر دے کہتے ہین کہ کسینی ایک بزرگ سی پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کرین کہا کہ اپنی نفس کی خواہش کی پیروی مت کرو جو کہ مخالف شرع کے ہو اور اپنی آرزو کے مطابق مت کرو اگر شرع سی اوسمین اجازت نہو اور جو کچہہ کرو موافق شرع اور مخالف طبیعت کے کرو اِنَّمَا یَدْعُوْا سوای اسکے نہین کہ بلاتا ہی شیطان مخالف شرع کے دنیا کیطرف رغبت دلاکر حِزْبَهٗ گروہ اپنی کو جو آدمی کہ پیروی اور فرمانبرداری اوسکی کرتے ہین لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ تاکہ ہوئین وہ یاران دوزخ سی آپسمین اور اجمال اون لوگونکا بیان کرتا ہے کہ جن لوگونے شیطان کی باتکو قبول کیا ہے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے اور شیطان کے کہنی کو قبول کیا ہے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطی اونکے عذاب ہی سخت آخرت مین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین شیطان کی اونہون نے مخالفت کی ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے اچھے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطی اونکے بخشش ہے پروردگار کیطرف سی وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ اور اجر بڑا کہ ہمیشہ بہشت مین رہنا ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کی گئی ہے واسطی اوسکے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی عمل اوسکی کی فَرَاٰهُ حَسَنًا پس دیکہتا ہے اوسکو نیک پس وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ بُری عمل کو نیک نہین دیکہتا ہے بلکہ نیک اور بد مین وہ فرق کرتا ہے یہہ جواب ہی افمن زین کا کہ محذوف ہی اور وہ لفظ بس وہی ہے یعنے وہ شخص کہ آراستہ ہوا ہے واسطے اوسکے عمل بد اوسکا کہ وہ اپنی عمل بد کو اچہا جانتا ہے اور باطل کو حق جانتا ہے وہ برابر اوس شخص کے نہین ہے کہ بُرے عمل کو برا جانتا ہے اور اچہے کو اچہا اور اپنی عقل سے اور دلیلون سے اچہی اور بُرے مین فرق کرتا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ جو کہ برے عمل کو اچہا دیکہتا تہا وہ ابو جہل تہا کہ شرک کو اور پیغمبر کی تکذیب کو اچہا جانتا تہا اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اوس سے یہود اور نصاری ہین کہ عناد رسول خدا کو اچہا جانتے تہے اور یا خوارج ہین اور سوء عمل اونکا تاویل باطل ہین فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا یُضِلُّ چہوڑ دیتا ہے گمراہی مین پڑا ہوا مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے اور وہ شخص وہی کہ بسبب زیادتی عناد اور انکار کے لطف الٰہی اونمین تاثیر نہین کرتا ہے اس جہت سے خدا تعالےٰ نے اوسکو اوسکے حال پر چہوڑ رکہا ہے اور اس سبب سے وہ بُری کو اچہا اور اچہی کو برا دیکہتا ہے وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے اور وہ ہر شخص ہے کہ طالب حق کا ہو اور اوسکی تلاش کرتا ہو اور نیک کو نیک اور بد کو بد جانتا ہی خدا تعالےٰ اوسکو توفیق اور لطف عطا کرتا ہی کہ وہ بد کو ترک کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جائی نفس تیرا یعنے ہلاک نہووے عَلَیْهِمْ اوپر اونکی یعنے اونکی گمراہی پر اور جہٹلانے پر تو اپنی نفس کو ہلاک مت کر حَسَرٰتٍ واسطی حسرتونکے اور افسوسونکے کہ اونکی ایمان نہ لانے پر تو کہتا ہی یہہ مفعول لہ واقع ہوا ہی اور یا مصدر ہے

ع

فعل محذوف کا یعنی حسرت کرے تو بہت ہی حسرتین کرنی طرح طرح کی برے فعلون پر کہ ہر فعل اونکا تقاضا افسوس کرنیکا کرتا ہی یعنی اونکے افعال پر حسرت
مت کر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ اوس چیز کہ کرتے ہین وہ اور اونکے ان فعلون پر خدا تعالیٰ اونکو سزا دیگا اور اپنی توحید کی دلیلین
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ الَّذِي اور خدا حق وہ شخص ہے کہ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ بھیجا ہے اوسنے ہواؤن کو فَتُثِيرُ پس اوٹھاتی ہین وہ ہوائین سَحَابًا بادل کو فَسُقْنٰهُ پس چلایا ہم نے اوس کو
اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ طرف شہر مردہ کے یعنے طرف زمین خشک کے فَاَحْيَيْنَا بِهِ پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اوس پانی کے جو اوس بادل سے نازل ہوا ہے الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنا اوسکے یعنی
بعد خشک ہونیکے ہمنے اوس پانی سے تر و تازہ اور ہرا اور سبز کیا ہے كَذٰلِكَ اسیطرح یعنے مثل زندہ ہونے زمین کے بعد مرنیکے النُّشُوْرُ اوٹھنا ہے قبرون سے زندہ ہو کر آدمیون کا بعد مرنیکے
یعنے یہ دونو امر خدا کی قدرت کے نزدیک برابر ہین اور دونو یکسان ہین پہر کیا وجہ ہے کہ تم مردہ زمین کے زندہ ہونیکا بعد مرنیکے اقرار نہین کرتے ہو مَنْ كَانَ يُرِيْدُ جو کوئی ہو کہ ارادہ رکہتا
اور چاہے الْعِزَّةَ عزت اور بزرگی کو تو خدا سے عزت کو طلب کرے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا پس واسطے خدا کے ہے عزت ساری اور جمیع حال واقع ہوا ہے یعنے خدا تعالیٰ کے عزت دینے سے
حاصل ہوتی ہے اور پیغمبر اور مومنین اوسکی عزت سے عزت والے ہین اسواسطے کہ عزت اوسکی فرمانبرداری مین ہے اور ذلت اوسکی مخالفت مین اور رسولخدا صلعم فرمایا ہے کہ پروردگار عالم ہر روز
کہتا ہے کہ مین ہون عزت والا پس جو کوئی ارادہ دنیا کی اور آخرت کی عزت کا کرے تو پس چاہیے کہ وہ عزت والیکی فرمانبرداری کرے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے
مینے پانچ چیزین پانچ چیزون مین رکہی ہین اور آدمی تلاش کرتے ہین اونکو دوسری پانچ مین پس کب پاوینگے وہ یعنے نہ پاوینگے مینے رکہا ہے عزت کو اپنی فرمانبرداری مین اور آدمی تلاش کرتے ہین اوسکو
بادشاہون کے دروازون پر پس کب پاوینگے وہ اور مینے رکہا ہے علم اور حکمت کو بہوک مین اور آدمی طلب کرتے ہین اونکو سیری مین پس کب پاوینگے وہ اور مینے رکہا ہے راحت اور آرام کو
بہشت مین اور آدمی تلاش کرتے ہین اوسکو دنیا مین پس کب پاوینگے وہ اوسکو اور مینے رکہا ہے تونگری کو قناعت مین اور آدمی طلب کیا چاہتے ہین کثرت مال مین پس کب پاوینگے وہ اوسکو
اور مینے رکہی ہے رضامندی اپنی مخالفت مین خواہش نفس کی اور آدمی تلاش کرتے ہین اوسکو خواہش طبیعت مین پس کب پاوینگے وہ اوسکو اور فرمایا حضرت نے کہ خداوندا جو کوئی کہ
دوست رکہے مجہکو پس روزی دے تو اوسکو موافق گذارہ اور حاجت کے اور جو کوئی دشمن رکہے مجہکو پس زیادہ دے تو اوسکو مال اور اولاد غرض حضرت کی یہ ہے کہ کثرت مال اور اولاد
مین خدا کو بہول جاویگا اور اوس سے غافل ہو جاویگا اور بسبب کثرت مال اور اولاد کے نقصان مین پڑیگا اور بسبب جہنم مین داخل ہوویگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس
عزت حاصل ہو وہ ایمان اور نیک عمل سے ہے چنانچہ فرماتا ہے اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ طرف اوس خداکے چڑہتا ہے کلمہ پاک یعنے قبول ہوتا ہے اور اوسکی درگاہ مین اور کہتے ہین
کہ لفظ کلم جنس ہے اسواسطے اوسکی صفت طیب آیا ہے کہ وہ مذکر ہے اور اگر وہ جمع ہوتا تو صفت اوسکی طیبۃ آتی نہ طیب اور کہتے ہین کہ لفظ کلم جمع ہے کلمہ کی اور جو لفظ
ایسا ہو کہ اوسمین اور اوسکے واحد مین فرق تا کلمہ کے ہو تو اوسکی صفت مذکر اور مونث دونو آتا ہے اسواسطے اوسکی صفت طیب واقع ہوا کہ لفظ مذکر ہے اور بعضے کہتے ہین
اسکی تقدیر یصعد الکلم الطیب ہے ہر چند کہ صفت طیب بعض کی ہوگا اور [illegible] بیان قبول ہونیکے ہین اوس عمل کو اوسکے صاحب سے اور جسوقت خدا تعالیٰ عمل
قبول کرتا ہے تو اوسکو چڑہنا [illegible] کہتے ہین اسواسطے کہ ملائکہ بنی آدم کے اعمال لکہتے ہین اور جس جگہ کہ خدا چاہتا ہے بلند کرتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ
اور عمل نیک بلند کرتا ہے اوس کلمہ پاک کو اور عمل قبولیت کو پہونچاتا ہے اور کلمہ طیب کہتے ہین اسمیع ذکر وغیرہ کو شامل ہے تکبیر و تسبیح اور دعا اور قرآن کے پڑہنے کو اور
رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ وہ تسبیح اربع ہے یعنے سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جسوقت بندہ اوسکو کہتا ہے تو ملائکہ اوسکو آسمان پر بلند
کرتے ہین اور اگر وہ عمل نیک سے خالی ہو تو قبول نہین ہوتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالیٰ قبول نہین کرتا ہے قول کو ساتھ عمل صالح کے اور عمل صالح وہ ہے کہ نیت اوسکی خالص ہو
موافق حکم خدا کے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد اوس سے یہ ہے کہ کلمہ اخلاص اور اقرار کرنا اون چیزونکا کہ جو رسولخدا اونکی خبر لاے ہین فرایض اور ولایت جناب امیر یہ بلند
کرتے ہین عمل صالح کو طرف خدا کے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ کلمہ طیب مومن کا یہ ہے کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وخلیفۃ رسول اللہ اور عمل صالح دل سے اعتقاد
کرنا اسکا ہے کہ یہ حق ہے خدا کے پاس سے نہین شک ہے اسمین اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم کہ واسطے ہر قول کے عمل کے ایک شئی حاصل ہوتی ہے کہ
سچا کرتی ہے اوسکو یا جہوٹا کرتی ہے پس جسوقت ابن آدم زبان سے کہے اور سچا کرے عمل اوسکا قول اوسکے کو تو بلند کیا جاتا ہے قول اوسکا بسبب عمل کے
طرف خدا کے اور جسوقت بندہ کہے زبان سے اور عمل اوسکا مخالف ہو اوسکے کہنے کے تو رد کیا جاتا ہے اوسکا قول اوسکے عمل ناپاک کیطرف اور لیجاتا ہے اوسکو
دوزخ مین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ وہ دوستی اہل بیت کی ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتہ سے اپنی سینہ کی طرف اور فرمایا کہ پس جو کوئی نہ دوست
رکہے ہمکو تو نہ بلند کریگا خدا اوسکے عمل کو اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی بہ نیت خالص کہے لا الہ الا اللہ تو مٹ جاتے ہین گناہ اوسکے جیسے کہ
مٹ جاتا ہے حرف پوست سفید سے پس جسوقت دوسری مرتبہ کہے بہ نیت خالص کہ لا الہ الا اللہ تو پہٹ جاتے ہین اور کہل جاتے ہین دروازے آسمان کے

اور صفتین ملائکہ کی یہانتک بعضا فرشتہ بعضے سے کہتا ہی کہ خشوع اور خضوع کرو تم واسطے بزرگی حکم خدا کی پس جسوقت تیسری مرتبہ کہتا ہی بہ نیت خالص لا الہ الا اللہ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہی
کہ قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ البتہ تیری کہنے والے کو مین بخشونگا جو گناہ کہ اُسکا ہووے اور بعد اُسکے یہ آیت تلاوت فرمائی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی
جسوقت کہ عمل اُسکا خالص ہووے تو بلند ہوگا قول اُسکا اور کلام اُسکا وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہین برائیون کا یہ مکر قریش کا ہی
نسبت بہ رسول خدا صلعم پوشیدہ تاکہ ضرر اور سبب حضرتؐ کو پہنچائین اور جو کچھ کہ دار الندوہ مین حضرت کی حق مین مشورہ کیا کہ یا تو اُنکو قید کرو اور یا قتل کرو اور یا
نکالدو ہین شہر سے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اُس سے شرک ہے یعنی اور وہ لوگ کہ شرک کرتے ہین ساتھ خدا کی لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ واسطے اُنکے ہی عذاب سخت آخرت مین
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اُس سے ریا والے آدمی ہین کہ جو عذاب الیم مین گرفتار ہونگے وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ لفظ ہو کا اسمین فصل کا ہی درمیان مبتدا اور
خبر کے یعنی اور مکر اُن لوگون کا فاسد اور ہلاک ہوگا بخلاف جزا مکر کے کہ خدا نے اُنکو دی کہ وہ وقوع مین آئی اور وہ قتل ہوئے اور اُنکا اخراج ہوا مکہ سی اور ریا یہ کہ ریا
اُنکا کچھ فائدہ نہ بخشی اور فاسد اور باطل ہوجاوے اور اب خدا تعالیٰ توحید کی دلیلین بیان کرتا ہے کہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور خدا نے پیدا کیا ہی تمکو یعنے باپ تمہاری
آدمؑ کو مِنْ تُرَابٍ مٹی سی پس اصل تمہاری مٹی ہی کہ پہلے تمکو مٹی سی پیدا کیا اور وہ پیدائش تمہاری باپ کی ہی ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ پہر پیدا کیا تمکو نطفہ
سے کہ وہ پیدائش آدمؑ کے فرزندون سے شروع ہوئی ثُمَّ جَعَلَكُمْ پہر کردیا تمکو اَزْوَاجًا جوڑی مرد اور عورت کو باہم کرکے کہ باعث پیدا ہونے اولاد کا ہے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین حاملہ ہوتی ہی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہ جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر ساتھ علم اُسکے کے کہ وہ حمل کو اور جننے کو اور مدت حمل کو کہ
اُسکی مقرر کی ہوئی ہی اور جو کچھ شکم مین ہے نر یا مادہ سبکو جانتا ہی وَمَا يُعَمَّرُ اور نہین عمر دیا جاتا ہے مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی عمر دیا گیا وَلَا يُنْقَصُ اور نہین کم کیا
جاتا ہی مِنْ عُمُرِهٖ عمر اُسکی سے کہ وہ عمر دیا گیا ہی غرض یہ ہی کہ عمر کا بڑہا دینا اور گھٹا دینا نہین ہے اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مگر بیچ کتاب کے کہ وہ لوح محفوظ ہی اور اُسمین سب لکہا گیا ہی اور اُس سے باہر
کوئی امر نہین ہے اور کہتے ہین کہ معنی اُسکی یہ ہین کہ نہین دراز ہوتی عمر اور نہ کم ہوتی ہی مگر وہ لوح محفوظ مین لکہا ہوا ہی اگر فرمانبرداری کریگا خدا کی فلانا فلانی وقت تک باقی
رہیگا اور اگر نا فرمانی کریگا تو کم کیا جائیگا اُسکی عمر مین سے جو کہ مقرر ہوئی ہے اور طرف اسیکے اشارہ کیا ہے رسول خدا صلعم نے کہ فرمایا ہے کہ صدقہ دینا اور صلہ
رحمی کرنا آباد کرتا ہی گھرون کو اور زیادہ کرتا ہی عمرون کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین جانتا ہون مین ایسی شی کہ جو زیادہ کری عمر مین مگر
ملاپ کہنا رشتہ دارون سے یہانتک کہ ایک آدمی کی عمر مثلاً تین سال کی ہو اور وہ صلہ رحمی کری تو خدا تعالیٰ تیس ۳۰ برس اُسکی عمر مین بڑہا دے پس عمر اُسکی تینتیس ۳۳
سال کی ہوجاوے اور بعد اُسکی اُسکو موت آوے اور اگر عمر ایک آدمی کی تینتیس ۳۳ سال کی ہو اور وہ اپنی قریبون سے قطع کری پس خدا تعالیٰ تیس سال اُسکی عمر مین سے گھٹا دے اور عمر
اُسکی تین برس کی رہ جاوے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ زیادہ اور کم کرنا عمر کا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اوپر خدا کے آسان ہے جاہی زیادہ کری عمر کو جاہی کم کری اُسمین سب
قدرت ہی اور اب اپنی قدرت کاملہ کا ذکر کرتا ہی کہ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ اور نہین برابر ہین دو دریا ھٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ یہ پانی شیرین خوش مزہ ہی کہ
سَآئِغٌ شَرَابُهٗ خوشگوار ہی پینا اُسکا اور آسانی سے حلق کے نیچے اوترنیوالا ہی وَھٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور یہ دوسرا پانی کہاری کڑوا ہی وَمِنْ كُلٍّ
اور ہر ایک دریا سی نکالکر تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا کہاتے ہو تم گوشت تازہ یعنی مچھلیون کو وَتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو تم ان دریاؤن مین سے حِلْيَةً زیور کو
یعنے موتی اور مونگا وغیرہ کہ اُسکا زیور بناتے ہو تم اور زیور بناکر تَلْبَسُوْنَهَا پہنتے ہو تم اُسکو یعنے عورتین تمہاری اُسکو پہنتی ہین وَتَرَى الْفُلْكَ اور
دیکہتا ہی تو ہی دیکہنی والی کشتیون کو فِيْهِ بیچ اُس ہر دریا کے کہ مَوَاخِرَ پہاڑتے ہین آب دریا کو چلنی سے کہ شدت سے چلتی ہین لِتَبْتَغُوْا تاکہ طلب کرو تم
مِنْ فَضْلِهٖ فضل اُس خدا کی سے روزی کو تجارت کرکے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تاکہ تم شکر کرو اُس نعمت کا يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہی رات کو
بیچ دن کے مثلاً موسم گرما مین چھ گھنٹی بیچ دن ہوتا ہی اور موسم سرما مین چھ گھنٹی بیچ رات ہوجاتی ہی اور جو وقت کہ دنکا تہا اُسمین رات داخل ہوگئی وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کے مثلاً موسم سرما مین جو چھ گھنٹے بیچ رات ہوتی ہی موسم گرما مین وہ وقت دن ہوگیا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اور حکم مین کیا آفتاب کو اور مہتاب کو کہ كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک اُنمین سے چلتا ہے اپنی اپنے مقام پر لِاَجَلٍ مُّسَمًّى واسطے ایک مدت نام رکہی گئی کی جو کہ
اُنکے چلنے کے واسطے مقرر ہے کہ اپنی دورہ کو تمام کرین اور یا یہ کہ قیامت تک چلین اور پہر چلنے سے بند ہو رہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا کہ کرنیوالا اِن چیزونکا ہی
رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہی لَهُ الْمُلْكُ واسطے اُسیکے ہی بادشاہی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور جنکو کہ پکارتے ہو تم اور قتیبہ نے کسائی سی یدعون پڑہا ہی یا سے
غایب کا صیغہ یعنی جو لوگ کہ پکارتے ہین اور پرستش کرتے ہین مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کی اور اُنکو مثل بتون اور ستارون کی مَا يَمْلِكُوْنَ نہین مالک ہین مِنْ قِطْمِيْرٍ مقدار

مقدار پوست تخم خرما کی جو ہمیر لپٹا ہوا ہوتا ہی اور وہ کسی چیز کی قدرت نہین رکہتے ہین اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اُنکو یعنے معبود باطل تمہارے ہین ای مشرکو واسطے حاصل کرنے نفع کی اور دور کرنے
ضرر کے تو لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۤءَكُمْ نہ سنینگے وہ پکارنے تمہارے کو اسواسطے کہ وہ پتھر لکڑی وغیرہ ہین وہ کیا سُنینگے وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر سُنین وہ تمہارے پکارنے کو یعنے فرض کیا لیکن
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ نہ جواب دینگے وہ تمکو اور تمہاری مراد کو وہ پورا نہ کرینگے اسواسطے کہ وہ نفع پہنچانے اور ضرر کے دور کرنے پر قدرت نہین رکہتے ہین اور یا یہ کہ تمکو اسواسطے وہ جواب نہ
دینگے کہ وہ تمسے بیزار ہین بسبب اسکے کہ تم اُنکو معبود کہتے ہو اور وہ اُس دعوی کا انکار کرتے ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور دن قیامت کے يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ
کفر کرینگے وہ معبود ساتھ شرک کرنے تمہارے کے یعنے اقرار کرینگے وہ اُس شرک کے باطل کرنیکا کہ جو تم کرتے ہو اور تمہاری پرستش کا انکار کرینگے اور کہینگے کہ ہمنے تمکو کب کہا تہا کہ ہماری
پرستش کرو تم اور بروز قیامت خدا تعالے اُنکو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالونکو بہت ملامت کرینگے وَلَا يُنَبِّئُكَ اور نہ خبر دیگا تجہکو تمام امور کے
حقیقت سے اور درستی اور خرابی اور نفع اور ضرر سے اشیا کی کوئی خبر دینے والا مِثْلُ خَبِيْرٍ مانند خبردار کے جو کہ حقیقت سے سب امور کی واقف ہے اور وہ خدائے پاک ہے کہ
ہر ایک شی کی حقیقت سے اطلاع رکہتا ہے اور جانتا ہی یعنے خدا فرماتا ہی کہ جو کچہ مینے تمکو خبر دی ہی بتون سے اور بتون کی پرستش کرنیوالون سے یہ سب حق ہی اسواسطے کہ مین سب امر
کی خبر دیتا ہون اُس سے بہت خبردار ہون جو کہ حق خبردار ہونیکا ہی اور اب خدا تعالے اپنی بے نیازی اور بندون کی عاجزی اور محتاج ہونا بیان کرتا ہی کہ جس سے اسکا
معبود حق ہونا اور غیرونکا باطل ہونا لازم آئے چنانچہ فرماتا ہی کہ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اَنْتُمُ الْفُقَرَاۤءُ اِلَى اللّٰهِ تم محتاج ہو طرف خدا کے اپنی جانون مین اور روزی مین
اور اُسکی رضی ہونیمین اور بہشت مین داخل کرنیمین وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ اور خدا ہی پاک بے نیاز ہے سب کا نعمت دینے والا الْحَمِيْدُ سراہا گیا اپنی ذات مین اور لفظ ہو
فصل ہے درمیان مبتدا اور خبر کے اور اب خدا تعالے اپنا غضب ظاہر کرنیمین فرماتا ہی کہ اِنْ يَّشَاْ اگر چاہی خدا يُذْهِبْكُمْ لیجاوی تمکو زمین سے اور ہلاک کرے کافرو
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور لاوے خلقت نئی کو یعنے تمہارے سوا اور قوم کو پیدا کرے کہ وہ فرمانبرداری کرین وَمَا ذٰلِكَ اور نہین ہے وہ لیجانا تمہارا اور لانا قوم دوسری کا
عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اوپر خدا کے دشوار بلکہ نہایت آسان ہے اور اب اپنے عدل کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہین اٹھاتا ہی کوئی نفس اُٹھانیوالا
وِّزْرَ اُخْرٰى بوجہ گناہ دوسرے کا یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کا گناہ اپنے ذمے نہین لیسکتا بلکہ ہر آدمی اپنے ہی گناہ کا بوجہ اٹھاویگا نہ دوسرے کے گناہ کا اور تزر کا فاعل
وازرہ ہی اور وازرہ کی ضمیر مونث کی نفس کے طرف پھرتی ہی اور اخری کا لفظ ہی مونث نفس کے جہت سے آیا ہی اور مراد اُس سے نفس ہے وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اور اگر بلاوے
نفس بہاری بوجھل گناہون سے دوسرے نفس کو اِلٰى حِمْلِهَا طرف اُٹھانے ان گناہون اپنیکی لَا يُحْمَلْ مِنْهُ نہ اٹھایا جاویگا اُس سے شَيْءٌ کوئی چیز اُسکے گناہون
مین سے وَلَوْ كَانَ اگرچہ ہووے وہ شخص کہ جسکو بلاتا ہے گناہ کے اُٹھانیکو ذَا قُرْبٰى صاحب قرابت کا اور رشتہ کا مثل ماں باپ اور بیٹے اور بہائی اور بہن اسواسطے کہ سب ماندہ
اور اپنی حال مین گرفتار ہونگے کہتے ہین کہ قیامت مین ماں اور باپ اپنے فرزند کو میدان حشر مین لا کر کہینگے کہ ہم دونو گناہون سے گرانبار ہوئے اور اپنے گناہونکو یاد کرکے اے فرزند
کہے کہ حق جننے اور دودہ پلانے اور پرورش کرنے کا بجالا اور ایک گناہ کو میری تو اٹھالے فرزند کہیگا کہ مین خود درماندہ ہون اور اپنے گناہون مین گرفتار ہون اور اہل عناد
کفار کو جو ڈرانا اور وعدہ عذاب کا ذکر کرنا کچہ فائدہ نہین کرتا ہی تو فرماتا ہی کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہے تو ان لوگون کو اے محمد صلعم کہ جو
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین وہ پروردگار اپنے سے بِالْغَيْبِ ساتہ غیب کے کہ عذاب سے غائب ہین اور اُسکو نہین دیکہا ہی اور بدون دیکہے اوس سے ڈرتے
ہین اور جسوقت لوگون سے غائب ہوتے ہین تنہائی مین اور پوشیدہ سے عبادت کرتے ہین اور خدا ہی سے خوف کرتے رہتے ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرتی
ہین وہ نماز کو کہ ہمیشہ پڑہتے رہتے ہین وَمَنْ تَزَكّٰى اور جو کوئی پاکیزہ اور پاک ہووے گناہون سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى .. پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہی لِنَفْسِهٖ واسطے
نفس اپنے کے کہ وہ پاکیزگی اُسکی نفس کو فائدہ بخشی گی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف خدا کی ہے پہرنا سب کا واسطے جزائے اعمال کے پس پاکیزہ لوگونکو عوض نیک عطا ہوگا اور فرماتا ہی کہ
وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى اور نہین برابر ہی اندہا کہ وہ گمراہ یا جاہل ہی وَالْبَصِيْرُ اور بینا کہ وہ مومن یا عالم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ مثال اسطے پروردگار عالم کی اور بتون کے ہے
یعنے بت کہ کسی چیز کو دریافت نہین کرسکتے ہین اور خدا تعالے دانا اور بینا ہی اسواسطے فرمایا کہ نہین برابر ہے اندہا اور بینا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور نہ اندہیری کہ وہ باطل ہے
وَلَا النُّوْرُ اور نہ روشنی کہ وہ حق ہے وَلَا الظِّلُّ اور نہ سایہ کہ وہ ثواب ہے وَلَا الْحَرُوْرُ اور نہ دہوپ اور گرمی کہ وہ عذاب ہے دوزخ کا یعنی اندہا بینا کے برابر نہین ہے اور اندہیرا
روشنی کے برابر نہین ہے اور سایہ دہوپ کی حرارت کے برابر نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شب کی ہوائے گرم کو حرور کہتے ہین اور دن کی ہوائے گرم کو سموم وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۤءُ اور نہین
برابر ہین زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنے مومنین کہ دل انکے زندہ ہین خدا کی معرفت سے وہ برابر کافرونکے نہین ہین کہ دل اُنکے مردہ ہین بسبب شرک کے
اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ تحقیق کہ خدا سنواتا ہی رہنمائی کی باتون کو مَنْ يَّشَاۤءُ جسکو چاہتا ہے توفیق اور لطف عطا کرکے جو کوئی طالب حق کا ہو اور ہدایت پانیکی تلاش مین ہو

نہ وہ لوگ کہ طریق عناد اور سرکشی مین گرفتار ہون باوجود دیکھنے دلیلون اور معجزون ظاہر کے اِن اَنتَ اور نہین ہے تو ای محمد صلعم سنانیوالا باتکا مَن فِی القُبُورِ
شخصونکو کہ بیچ قبر کے ہین یعنے جو لوگ کہ سخت کافر ہین اور حق کو نہین سنتے ہین خدا تعالے نے اونکو مُردے فرمایا ہے جو کہ قبرون مین ہین اور بسبب مبالغہ کے
نا اُمید کر دیا ہے انکار کے ایمان لانیسے یعنے جیسے کہ سنوانا مردونکا دشوار ہے تجہپر ایسے ہی سنوانا سخن حق کا دشوار ہے تجہکو اون لوگونکو کہ اصرار کرتے ہین کفر پر اور حق کے
سننے سے نفع جو حاصل نہین کرتے ہین تو وہ گویا ایسے ہین کہ سنتے ہی نہین ہین اسواسطے فرمایا کہ وہ سنتے نہین ہین مثل مردونکی جو کہ قبر مین ہین تیرے قول کو اِن
اَنتَ نہین ہے تو ای محمد صلعم اِلَّا نَذِیرٌ مگر ڈرانیوالا کہ تو ہمارے عذاب سے اونکو ڈرائے اور ایمان کے واسطے اونکو ناچار کرنا تیرے ذمہ نہین ہے اِنَّا اَرسَلنٰکَ بِالحَقِّ
تحقیق کہ ہمنے بہیجا ہے تجہکو ای محمد صلعم ساتہ دین حق کے کہ وہ اسلام ہے بَشِیرًا وَّنَذِیرًا خوشخبری دینے والا بہشت کی مومنین کو ڈرانیوالا کافرون اور گنہگارونکو عذاب سے
اور بشیر اور نذیر حال واقع ہوئے ہین وَاِن مِّن اُمَّۃٍ اور نہین ہے کوئی امت پہلی امتون مین سے اِلَّا خَلَا فِیہَا مگر کہ گزرا ہے درمیان اوسکے نَذِیرٌ ڈرانیوالا کہ وہ پیغمبر ہے یا وصی پیغمبر کا
کہ زمانہ حجت خدا سے خالی نہین رہا اور بعد اوسکے رسولخدا صلعم کی تسلی کے لئے فرماتا ہے کہ وَاِن یُّکَذِّبُوکَ اور اگر جہٹلاوین وہ تجہکو ای محمد صلعم یعنے کفار قریش کے تو اونکی
تکذیب سے کراہت و رنج اپنی طبیعت مبارک کو مت پہونچا کہ فَقَد کَذَّبَ الَّذِینَ پس تحقیق جہٹلایا ہی اون لوگونے کہ مِن قَبلِہِم پہلے اونسے تہے پیغمبرون اپنے کو کہ جَآءَتہُم رُسُلُہُم آئے
اونکے پاس پیغمبر اونکے بِالبَیِّنٰتِ ساتہ معجزون کے اور دلیلون روشن کے وَبِالزُّبُرِ اور ساتہ نوشتون آسمانی کے کہ وہ صحیفہ شیث اور ادریس اور ابراہیم کے تہے وَبِالکِتٰبِ المُنِیرِ
اور ساتہ کتاب روشن کے کہ بیان کرنیوالی حلال و حرام کے حکمونکے تہی مثل توریت اور انجیل کے اور اون لوگونے اوسکو جہٹلایا اور ایمان اوسپر نہ لائے ثُمَّ اَخَذتُ الَّذِینَ
کَفَرُوا پہر پکڑا مینے اون لوگونکو کہ کافر ہوئے اور عذاب مین اونکو گرفتار کیا اونکے جہٹلانیکے سبب سے فَکَیفَ کَانَ نَکِیرِ پس کیونکر تہا انکار میرا اونپر اور نازل کرنا عذابکا ع
اونپر اور پہر دلیلین توحید کی بیان کرتا ہے کہ اَلَم تَرَ کیا نہ دیکہا تونے اے دیکہنے والے کہ اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا نے اپنی قدرت و حکمت سے اَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ہے
آسمان سے مَآءً پانی کو کہ وہ باران رحمت ہے فَاَخرَجنَا بِہٖ پس نکالا ہمنے اپنی قدرت سے بِہٖ ساتہ اوس پانی کے ثَمَرٰتٍ میوونکو مُّختَلِفًا اَلوَانُہَا مختلف ہین رنگ اونکے اور قسم
قسم کے ہین مثل خرما اور انگور اور انار کے اور مختلفا صفت ثمرات کی ہے اور الوانہا فاعل مختلفا کا ہے وَمِنَ الجِبَالِ اور پہاڑون کہ پیدا کئے ہمنے پہاڑ ہین جُدَدٌ راستے
بِیضٌ سفید وَّحُمرٌ اور سرخ مُّختَلِفٌ اَلوَانُہَا مختلف ہین رنگ اونکے کہ کوئی زیادہ سرخ ہے اور کوئی کم سرخ ہے وَغَرَابِیبُ سُودٌ اور سیاہ نہایت کا وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون سے
وَالدَّوَآبِّ اور زمین پر چلنے والے جاندار وَالاَنعَامِ اور چوپاؤن سے کہ یہہ سب پیدا کئے ہمارے ہین مُختَلِفٌ اَلوَانُہٗ مختلف اور طرح طرح ہین رنگ اونکے کَذٰلِکَ
اوسیطرح سے جیسے کہ رنگ میوونکے اور پہاڑونکے مختلف ہین اور فرماتا ہے اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ سوای اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے مِن عِبَادِہٖ بندون اوسکے مین سے
العُلَمٰٓؤُا علماء اسواسطے کہ شرط خوف کرنیکی جاننا خدا کا اور واقف ہونا اوسکی صفات و افعال کا ہے اور اسی مقام سے ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ میرا خوف خدا کا
تمسے زیادہ ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی تم مین سے خدا کو زیادہ جانتا ہے وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علما سے وہ لوگ مراد ہین کہ جنکا
قول مطابق اونکی فعل کے ہے اور جو کوئی ایسا نہین ہے وہ عالم نہین ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم خدا کا اور جاننا اوسکا عمل سے ملا ہوا ہے پس جو کوئی
کہ پہچانیگا خدا کو تو خوف کریگا اوس سے اور برانگیختہ کریگا اوسکو خدا کا پہچاننا طرف عمل کے کہ وہ مشغول ہو طاعت خدا مین و علما اور پیروی کرنیوالے علم وہ لوگ ہین کہ
پہچانتے ہین خدا کو پس عمل نیک کرتے ہین واسطے اوسکے اور رغبت کرتے ہین طرف اوسکی اور تحقیق کہ فرمایا ہے خدا نے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اِنَّ اللّٰہَ عَزِیزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے
بدلا لینے مین اون لوگون سے جو کہ کفر پر اصرار کرتے ہین اور حد سے گزرتے ہین غَفُورٌ بخشنے والا ہے اوسکو جو کہ توبہ کرے کفر سے اور گناہون سے اِنَّ الَّذِینَ یَتلُونَ کِتٰبَ اللّٰہِ تحقیق جو لوگ کہ پڑہتے
ہین کتاب خدا کو یعنے قرآنکو اور اوسکے حکمونپر عمل کرتے ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم کرتے ہین نماز کو کہ ہمیشہ مع شرائط اور ارکان کے بجالاتے ہین وَاَنفَقُوا اور خرچ کرتے ہین راہ خدا
مین مِمَّا رَزَقنٰہُم اوس چیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا پوشیدہ یعنے پوشیدہ راہ خدا مین دیتے ہین کہ ریا سے محفوظ رہین وَّعَلَانِیَۃً اور ظاہر دیتے ہین کہ اور لوگونکو بہی
دینے کی رغبت ہو اور یا یہہ کہ صدقہ سنت کو پوشیدہ دیتے ہین اور واجب کو ظاہر مین کہ تہمت سے محفوظ رہین اور یہہ دونو تمیز واقع ہوئے ہین اور اونکے بیچ مین یَرجُونَ امید رکہتے ہین
تِجَارَۃً لَّن تَبُورَ سوداگری کی کہ ہرگز ہلاک ہو اور نہ کہوٹی اور نقصان والی ہووے وہ مراد اوس سے ثواب ہی ہمیشہ کا کہ کبہی منقطع نہووے یعنی امید رکہتے ہین وہ اوس تجارت کی کہ
کبہی اوس مین نقصان نہو لِیُوَفِّیَہُم تاکہ پورا دیوے اونکو خدا تعالے اُجُورَہُم اجر اونکے عملونکے وَیَزِیدَہُم اور زیادہ دیوے اونکو زیادہ کرکے اونکی نیکیونکو مِّن فَضلِہٖ فضل اپنے سے دیکے یعنے
عملونپر نیکیونکو زیادہ کرکے اونکو اپنی فضل و کرم سے اور زیادہ دیوے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ شفاعت ہے کہ جو خدا تعالے دیوے اوس شخص کو واسطے کہ اوسپر فرض واجب ہووے اوسکی ساتہ
اسنے دنیا مین نیکی کی ہو اِنَّہٗ تحقیق کہ وہ خدا غَفُورٌ بخشنے والا ہے اونکے گناہونکا شَکُورٌ قدردان ہے کہ مزدوری دینے والا ہے اونکی طاعت کا اور بعضے واسطے

کہ یہہ آیت اون لوگون کے حق مین ہے کہ جو بامید ثواب کے قرآن کی تلاوت کرتے ہین اور اب رسول خدا صلعم کیطرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ اور وہ
چیز کہ وحی کی ہے ہمنے طرف تیری مِنَ الْکِتٰبِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے هُوَ الْحَقُّ وہ حق ہے مُصَدِّقًا سچا کرنیوالا ہے لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ واسطے اوسکے کہ آگی اوسکے مین مثل توریت
اور انجیل کے اور مطابق ہے اونکے توحید اور عقاید مین اور مصدقا حال واقع ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌ ساتہہ بندون اپنے کی البتہ خبردار ہے اونکی
نیتونکو جانتا ہے بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہے اونکی ظاہر حال کو اور قرآن کی تصدیق یا تکذیب جو کرتے ہین اوس سے پوشیدہ نہین ہے ثُمَّ اور پھر اَوْرَثْنَا میراث کیا ہمنے الْکِتٰبَ
کتاب کا یعنے قرآن کا الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا اون لوگونکو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اونکو مِنْ عِبَادِنَا بندون اپنے سے اصطفینا کا مفعول کہ وہ ضمیر ہم کی ہے اور الذین کیطرف وہ پہری ہے
یعنی بعد اسکے کہ وحی کیا ہمنے تجہہ پر قرآن کو پس وارث کیا ہمنے اوسکا اور میراث مین دیا ہے ہمنے اون لوگونکو کہ بعد تیری وفات کی ہونگے بندے نیکبخت کہ وہ برگزیدہ
ہمارے ہین فَمِنْهُمْ پس بعضے اون بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظلم کرنیوالے ہین واسطے نفس اپنے کی کہ اونسی قصور ہوا ہے قرآن پر عمل کرنیمین وَمِنْهُمْ اور بعضے اونمین سے مُّقْتَصِدٌ میانہ رو ہین کہ
اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور بعضے اونمین سے سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ آگے بڑہنے والے ہین ساتہہ نیکیونکے کہ ہمیشہ قرآن پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰهِ بحکم خدا اور اوسکی توفیق عطا
کرنیسے یہی تفسیر لوگونمین مشہور ہے اور ضمیر منہم کی الذین اصطفینا کی طرف پہرتی ہین اور صحیح یہہ ہے کہ ظالم النفسہ وہ شخص ہے کہ جو حق امام زمانہ کا نہ پہچانے اور مقتصد وہ ہے کہ جو حق امام
کا پہچانے اور سابق بالخیرات امام ہی اور ضمیر منہم کی عباد کی طرف پہرتی ہے نہ الذین اصطفینا کی طرف ہو واسطے اسکے کہ اولاد پیغمبر ظالم النفسہ نہین ہو اور اوسکی تفسیر مین ابو درداء سے روایت
بیان کرتے ہین کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ سابق تو وہ ہے کہ بغیر حساب بہشت مین جایگا اور مقتصد وہ ہے کہ جس سے تہوڑا حساب لیا جایگا اور ظالم النفس بعد دیر کے بہشت مین داخل
ہوگا اور وہ یہہ لوگ ہین کہ جو کہینگے کہ شکر ہی خدا کا کہ ہمسے رنج کو لیگیا اور عایشہ سے روایت بیان کرتے ہین اونسے کہا کہ کل بہشت مین جائینگے لیکن سابق تو وہ ہے کہ جو رسولخدا کی زمانہ مین گذرا
اور حضرت نے اوسکے بہشتی ہونیکی گواہی دی ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جسنے اون حضرت کے چلن کی پیروی کی ہے اونکا اصحاب مین سے یہانتک کہ اونمین جا ملا اور ظالم النفس مثل میرا اور تمہارے ہی اور دوسری
روایت مین عایشہ سی یہہ ہے کہ سابق وہ ہے کہ جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جو بعد ہجرت ایمان لایا ہے اور ظالم ہم ہین اور عمر بن خطاب سے روایت بیان کرتے ہین کہ
اونہی کہا کہ سابق ہمارا سابق ہے اور مقتصد ہمارا ناجی ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور بعضے لوگ اونمین سے کہتے ہین کہ ظالم وہ ہے کہ جسکا ظاہر بہتر ہو اوسکے باطن سے اور مقتصد
وہ ہے کہ جسکا ظاہر اور باطن یکسان ہو اور سابق وہ ہی کہ جسکا باطن بہتر ہو اوسکے ظاہر سے اور سفیان ثوری نے سدی سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین امام المتقین نے فرمایا کہ مینے
رسولخدا صلعم سے اس آیت کی تفسیر مین سنا ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ مراد الذین اصطفینا اور اورثنا الکتاب سے تیری اولاد ہین اور بروز قیامت تیری اولاد قبرونسے باہر نکلینگے
تین گروہ ہوکے ایک گروہ وہ کہ دنیا سے توبہ کئے ہین دوسرا گروہ وہ کہ نیکیان اور بدیان اونکی برابر ہون اور تیسرا وہ کہ نیکیان اونکی گناہون سے زیادہ ہون اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سے منقول ہے کہ برگزیدہ اور وارث علوم انبیا کے ہم ہین اور بیشبہ یہی صحیح اور حق ہے اسواسطے کہ وہی ہین جانتے حقیقتون قرآن کی کو اور پہچاننے والی حلال اور حرام اور احکام
ملک علام اور ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ مین خدمت مین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے تہا کہ دو مرد عراق کے رہنے والے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور کہا
ای فرزند رسول خدا ہمکو خبر کر اس آیت کی تفسیر سے فرمایا کہ ای اہل عراق تم یہہ جانتے ہو کہ یہہ آیت امت محمد صلعم کے حق مین نازل ہوئی ہے پس تہرا لازم آیا کہ تمام امت محمد بہشت مین داخل
ہوجاوے جیسے کہ اسکی بعد کی آیت سے ظاہر ہے اور مینے جسوقت یہہ سخن اون حضرت سے سنا تو عرض کی کہ ای فرزند رسولخدا یہہ آیت کن لوگونکے حق مین نازل ہوئی ہے فرمایا کہ واللہ ہم اہلبیت کے حق مین نازل ہوئی
ہی اور تین مرتبہ اسیطرح فرمایا پہر مینے پوچہا کہ ای فرزند رسولخدا علی ابن ابیطالب کی اولاد مین سے ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیان اور بدیان برابر ہون اور پہر مینے پوچہا کہ مقتصد اونمین
سے کون ہے فرمایا کہ جو لوگ اپنی مکانونمین عبادت خدا مین مشغول ہون اور تلاوت قرآن مین اپنی اوقات کو صرف کرتے ہون یہانتک کہ اونکو موت آئی اور پہر مینے پوچہا کہ سابق بالخیرات کون لوگ
ہین اونمین سے فرمایا کہ جو راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اور لوگونکو راہ راست کیطرف بلاتے ہین جیسے کہ علی ابن ابیطالب اور اولاد طیبین اونکی کہ معصوم ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے حق مین ہے لیکن نہین داخل ہے اسمین فاطمہ کی اولاد مین سے وہ شخص کہ جسنے تلوار کہینچی اور لوگونکو طرف گمراہی کے
بلایا یعنے جہوٹا دعوی امامت کا کیا کسینے پوچہا کہ ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ اپنے گہر مین بیٹہنے والا کہ نہین پہچانتا ہے حق امام کا اور مقتصد وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور
سابق بالخیرات امام ہے اور امام رضا علیہ السلام سے کسینے پوچہا تو فرمایا کہ یہہ سب فاطمہ زہرا کی اولاد کی لوگ ہین سابق بالخیرات امام ہے اور مقتصد امام کا پہچاننے والا ہے اور ظالم
النفسہ وہ ہے کہ جو امام کو نہین پہچانتا اور دوسری روایت حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ ظالم النفسہ ہم مین سے وہ شخص ہے کہ حق امام کا نہین پہچانتا اور دوسری روایت
حضرت صادق سے یہہ ہے کہ ظالم النفسہ ہم مین سے وہ شخص ہے کہ حق امام کا نہین پہچانتا اور مقتصد ہم مین سے وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات امام ہے اور یہہ سب بخشے جاینگے اور ایک
روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ یہہ آیت خاص اولاد فاطمہ کے واسطے ہے لیکن جسنے تلوار کہینچی اور آدمیونکو اپنی نفس کے واسطے بلایا طرف گمراہی کے یعنی لوگ اولاد فاطمہ سے

تو وہ بھی آتیمین داخل نہین ہے کسینے پوچھا کہ کون داخل ہے آسمین فرمایا کہ ظالم لنفسہ وہ ہے کہ نہ بلائے آدمیون کو طرف گمراہی کے اور نہ طرف ہدایت کے اور مقتصد ہم اہلبیت مین سے وہ ہو کہ حق امام کا پہچانتا ہی اور سابق بالخیرات امام ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ہم اہلبیت کے حق مین نازل ہوئی ہے کسینے پوچھا کہ ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیان اور برائیان برابر ہون ہم اہلبیت مین سے اور مقتصد کو پوچھا تو فرمایا کہ عبادت کرنیوالا خدا کی دونو حال مین آسودگی اور صحت مین اپنی اور فقیری اور مرض مین بہی یہانتک کہ آئے اسکو موت اور سابق بالخیرات کو پوچھا تو فرمایا کہ وہ شخص کہ بلائے لوگونکو طرف راہ پروردگار اپنے کے اور حکم کرے نیکی کا اور منع کرے برائی سے اور نہووے واسطے گمراہون کے مددگار اور نہ راضی ہو حکم فاسقون کے سے مگر وہ شخص کہ خوف کرے اپنے نفس اور دین پر اور نہ پائے مددگارون کو اور حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جنکے حق مین یہ آیت ہے وہ سب آل محمد ہین ظالم لنفسہ اُنمین سے وہ ہے کہ نہ اقرار کرے امام کا اور مقتصد وہ ہے کہ جو امام کو پہچانتا ہی اور سابق بالخیرات امام ہی حاصل کہ مراد ان لوگون سے اولاد فاطمہ زہرا علیہا السلام ہین اور اسطرح کی روایتین بہت وارد ہین اور غرض اس سے یہ ہی کہ وہ سب بخشے گئے ہین اور ثابت ہوئی اس سے امامت حضرت علی علیہ السلام کی اور اولاد فاطمہ کی اسواسطے کہ جو کوئی برگزیدہ ہی اور وارث انبیا کا ہی وہ ہی امام ہے ذٰلِكَ وہ وارث کرنا اور برگزیدہ کرنا ہی جو کہ اوپر کی آیتمین گزرا ہی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہی فضل بڑا اور بزرگ ہے اور وہ فضل کیا ہی اسکو خدا تعالےٰ بیان کرتا ہی کہ جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتین ہین عدن کی اور جنات عدن فضل کی تفسیر ہے ہو سکتا ہی اور بدل بہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ مقتصد اور سابق بالخیرات ہین کہ يَدْخُلُونَهَا داخل ہونگے اون بہشتون مین اسواسطے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق بالخیرات بدون حساب کے بہشت مین جائینگے اور مقتصد سے تہوڑا سا حساب ہوگا اور ظالم لنفسہ جو ہی وہ مقام حساب مین دیر تک رہیگا اور بعد اسکے بہشت مین جائیگا يُحَلَّوْنَ فِيهَا زیور پہنائے جائینگے اور آراستہ کئے جائینگے وہ بیچ ان بہشتون کی مِنْ اَسَاوِرَ کنگنون سے مِنْ ذَهَبٍ سونے کے سے یعنی طلائی خالص کے کنگنون سے آراستہ کئے جائینگے وہ وَلُؤْلُؤًا اور آراستہ کئے جائینگے موتی سے اور لولو کا عطف من اساور پر ہے نہ اساور پر اور کہتے ہین کہ کنگن سونے کا موتی جڑا ہوا زیور عرب کے بادشاہون کا تہا جیسے کہ تاج عجم کے بادشاہون کا اسواسطے اسکے ذکر کی تخصیص ہوئی وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا اور لباس انکا بیچ ان بہشتون کے حَرِيرٌ ریشمی ہے وَقَالُوا اور کہینگے وہ بہشتی جسوقت کہ دوزخ سے بچین اور بہشت مین داخل ہون کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تعریف اور شکر واسطے خدا کے ہی الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ جو کہ لیگیا ہم سے رنج کو اِنَّ رَبَّنَا تحقیق پروردگار ہمارا لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا گناہونکا شَكُوْرٌ جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکا اور شکور سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ تہوڑی طاعت کو قبول کرتا ہی اور ثواب کثیر اسکی عوض مین عطا کرتا ہی الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا وہ خدا کہ داخل کیا اور اتارا اسنے ہمکو دَارَ الْمُقَامَةِ خانہ ہمیشگی مین کہ پہر ہمکو وہان سے نہ نکالیگا اور یہ وہ ہے کہ ہمیشہ اُسمین ہمکو رکہیگا مِنْ فَضْلِهٖ فضل اپنے سے لَا يَمَسُّنَا فِيهَا اور نہ پہنچتا ہی ہمکو بیچ اُس بہشت کے نَصَبٌ کوئی رنج کسی طرح سے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوْبٌ اور نہین پہنچتی ہمکو بیچ اسکی کوئی ماندگی بلکہ بالکل عیش اور سرور ہے اور نصب اُس رنج کو کہتے ہین کہ جو مشقت کا کام کرنیسے پہونچتا ہی اور لغوب سستی کو کہتے ہین کہ جو کام کرنیکی بعد پیدا ہوتی ہی منقول ہی کہ جسوقت بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو غلمان اُنکی پیشوائی کو آئینگے اور فرشتے بہی ہمراہ انکے ہونگے اور ہر ایک بہشتی کے واسطے پانچ انگوٹہیان لائینگے اور کہینگے کہ خدا تعالےٰ نے تمکو یہ بخشین ہین وہ اُن انگوٹہیون کو اپنی انگلیون مین پہنین ایک انگوٹہی پر لکہا ہوگا کہ سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین اور دوسری پر لکہا ہوگا کہ ادخلوہا بسلام آمنین اور تیسری پر لکہا ہوگا کہ سلام علیکم بما صبرتم اور چوتہی پر لکہا ہوگا کہ انی جزیتہم الیوم بما صبروا انہم ہم الفائزون اور پانچوین پر لکہا ہوگا کہ اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم اور جسوقت وہ اپنے اپنے مکانون مین ہونچین تو کہین کہ الحمد للّٰہ الذی اذہب عنا الحزن اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت داخل ہوگا مومن بہشت مین اپنے مکانون مین تو اسکے سر پر تاج بادشاہی اور بخشش کا رکہا جائیگا اور پوشاک چاندی اور سونے کی پہنائی جائینگے اور اسکے تاج مین یاقوت اور موتی جڑے ہونگے اور ستر پوشاکین ریشمی کپڑے کی اسکو پہنائی جائینگی طرح طرح کی رنگ کے کہ سونے اور چاندی کی تارون سے وہ بنے ہونگے اور موتی اور یاقوت سرخ اُنمین ٹکے ہونگے اور یہی مراد ہی حقتعالےٰ کے قول سے یحلون فیہا من اساور الآیہ پس بیٹہیگی زوجہ اسکی جو اپنی خیمہ سے اور گرد اسکے لونڈیان اسکی ہونگی اور وہ حور ستر پوشاکین یاقوت اور موتی اور زبرجد کی ٹکی ہوئی اور مشک اور عنبر سے رنگی ہوئی پہنی ہوویگی اور اسکی سر پر تاج بزرگی کا ہوگا اور اسکی پانؤن مین جوتیان ہونگی سونے کی اور یاقوت اور موتی اُنمین ٹکے ہونگے اور تسمہ اُنکا یاقوت کا ہوگا پس جسوقت وہ حور اُس بہشتی کے قریب آئیگی اور وہ بہشتی ارادہ اُٹہنے کا کرے نہایت شوق سے تو وہ حور اُس بہشتی سے کہیگی کہ ای دوست خدا کی یہ روز رنج اور مشقت کا نہین ہے تو کہڑا مت ہو مین تیرے واسطے ہون اور تو میرے واسطے ہے پس وہ دونو اُسمین بیٹہینگے اور مقدار پانسو برس کے اُسمین مشغول رہینگے کہ نہ اُسکو اُس سے آزردگی ہوگی اور نہ اُسکو اُس سے اور اُس حور کی گردن کیطرف نظر کریگا تو ایک گلوبند اسکے گلے مین چمکیگا یاقوت سُرخ کا اسکے وسط مین تختی ہوگی اُسپر لکہا ہوگا کہ تو ای دوست خدا کی دوست میرا ہے اور مین حور ہون دوست تیری طرف تیرے مشتاق ہوا ہے نفس میرا اور طرف میرے مشتاق ہوا ہے نفس تیرا بعد اسکے خدا تعالےٰ ایک ہزار فرشتے بہیجیگا کہ اسکو بہشت کے ملنے کی مبارکی دیوین اور حور سے اُسکا نکاح کرین اور باقی کی حدیث آخر مین سورہ رعد کے سلام علیکم بما صبرتم کی تفسیر مین گزر گئی ہے اور رسول خدا صلعم کی حدیث مین مذکور ہی کہ جسوقت داخل ہونگے بہشتی اپنی مکانون مین

تو ملائکہ کو دیکھینگے کہ وہ اُنکو مبارکباد دیوینگے اُنکی پروردگار کی بخشش کے یہانتک کہ جسوقت وہ اپنی مقامون پر ٹہیرین تو اُنسے کہا جائیگا کہ تمسے جو کچہ کہ تمہارے پروردگار نے
وعدہ کیا تہا وہ تمنے حق اور درست پایا تو کہینگے کہ ہان ای پروردگار ہمارے راضی ہوئے ہم تجہسے پس اگر راضی ہو تو ہمسے فرمائیگا کہ بسبب اسکے کہ مین تمسے راضی ہون اور بسبب اسکے کہ تم دوست
رکہتے تہے پیغمبر نبی کی اہلبیت کو مینے تمکو اپنی گہر مین یعنے بہشت مین اُتارا اور ملائکہ سے تمنے مصافحہ کیا پس گوارا ہو تمکو بخشش غیر منقطع کہ نہین ہے اُسمین کسیطرح کی بدمزگی اس وقت
وہ کہینگے کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور اب خدا تعالے کفار کے حال کے انجام کو بیان کرتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے اور ایمان نہین لائے ہین خدا پر
اور پیغمبر پر لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ واسطے اُنکی آگ ہے دوزخ کی لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ نہ حکم کیا جائیگا اوپر اُنکی مرنے کا جسوقت کہ وہ دوزخ مین داخل ہون کہ فَیَمُوْتُوْا پس مرجاوین
اور مرکر عذاب سے رہائی پاوین ایسا نہوگا بلکہ ہمیشہ دوزخ مین زندہ رہینگے اور عذاب کو چکہتے رہینگے وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ اور نہ ہلکا کیا جائیگا اُنسے مِنْ عَذَابِهَا عذاب
اُس دوزخ کے مین سے کچہ بلکہ آگ دوزخ کی جہنی لگیگی تو اور زیادہ اُسکو روشن کرینگے اور دہکائینگے کَذٰلِکَ ایسی ہی نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ جزا دیتے ہین ہم ہر کفر کرنیوالے
ناشکر کو کہ جسنے اپنی کفر کو نہایت کو پہنچایا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کفار یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا فریاد کرینگے وہ دوزخ مین کہ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا ای پروردگار ہمارے نکال تو
ہمکو اس دوزخ سے اور دنیا مین ہمکو بہیج کہ نَعْمَلْ صَالِحًا عمل کرین ہم نیک غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ سوائے اُسکے کہ تہے ہم عمل کرتے دنیا مین اسواسطے کہ ہمکو عذاب ہوا تو ہمنے جانا کہ دنیا مین جو ہمارے
فعال اچہے نہ تہے پس جب وہ بہت فریاد کرینگے تو خدا تعالے اُنکی جواب مین کہیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ کیا نہ عمر دی تہی ہمنے تمکو دنیا مین مَا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ اسقدر کہ نصیحت پکڑتا
بیچ اُسکی مَنْ تَذَکَّرَ جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی پیغمبر تمہارے پاس آیا اور اُسنے تمکو ڈرایا لیکن تمنے نصیحت نہ پکڑی اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ ڈرانا ہے واسطے اٹہارہ برس والیکے یعنی اسواسطے کہ آئندہ کو تامل کرے اور سوچے اور ساٹہہ برس کی عمر والے سے کہا جائیگا کہ کیا تجہکو وہ عمر حاصل
نہین ہوئی تہی کہ جسمین تجہکو قدرت ہوتی نصیحت پکڑنیکی پس جسوقت دوزخی یہ کلام سُنینگے تو کہینگے کہ ہان ہم گمراہ تہے اور زندگانی رکہتے تہے اور ڈرانیوالے کو ہمنے سُنا اور
دیکہا لیکن اُسکو ہمنے جہوٹا جانا اور اُسکی فرمانبرداری نہ کی اللہ تعالے اُنکی جواب مین فرماتا ہے کہ فَذُوْقُوْا پس چکہو تم عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ پس نہین ہے واسطے ظلم
کرنیوالونکے یعنے واسطے شرک کرنیوالونکی مِنْ نَّصِیْرٍ کوئی مددکرنیوالا کہ عذاب سے اُنکو بچاوے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَالِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننیوالا ہے پوشیدگی
آسمانونکا اور زمین کا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتہ سینونکی باتونکی هُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ جَعَلَکُمْ کردیا
اُسنے تمکو ہی کافرو خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ خلیفہ اور جانشین بیچ زمین کے پہلے لوگونکا اور زمین مین تصرف اور قدرت تمکو دی کہ یہ کیسی بڑی نعمت ہے فَمَنْ کَفَرَ پس جو کوئی کفر
کریگا اور اِس نعمت کی ناشکری کریگا فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ پس اوپر اُسکے ہی ضرر کفر اسکے کا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہے کافرونکو کُفْرُهُمْ کفر انکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا نزدیک پروردگار
اُنکے کی مگر دشمنی سخت وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہے کافرون کو کُفْرُهُمْ کفر انکا اِلَّا خَسَارًا مگر ٹوٹا اور نقصان آخرت مین قُلْ اَرَءَیْتُمْ کہہ تو کیا دیکہا تمنے شُرَکَآءَکُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ شریکون
اپنی تمکو جنکو تم پکارتے ہو اور پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَرُوْنِیْ دکہلاؤ تم یعنی خبر دو تم مجہکو مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ کیا پیدا کیا ہے اُنہونے زمین میں سے
اَمْ لَهُمْ کیا ہے واسطے اُنکے شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ شراکت بیچ پیدا کرنے آسمانونکی کہ خدا کے شریک ہوکر اُنہونے آسمانونکو پیدا کیا ہے تا کہ مستحق عبادت کی ہون اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا
یا دی ہے ہمنے اُنکو کوئی کتاب کہ اُسمین اُنکی شراکت لکہی ہو فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ پس وے اوپر دلیل اور حجت کے ہون مِنْهُ اُس کتاب سے اور جسوقت قایم کرنا حجت کا ممکن نہوا تو پہر کس وجہ سے اُنکو خدا کا
شریک کرتے ہو اور ایسا ہرگز نہین ہے کہ اُنکی پاس کوئی حجت ہو بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ نہین وعدہ کرتے ہین ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر شرک کرکے یعنی نہین وعدہ دیتا ہے بَعْضُهُمْ
بعض انکا کہ وہ رئیس اُنکے ہین بَعْضًا بعضے کو کہ وہ تابعداری کرنیوالے اُنکے اور رذائل آدمی ہین اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب دینا کہ جسکی کچہ حقیقت نہین ہے اور وہ وعدہ بتون کی
شفاعت کا ہے کہ کہتے تہے کہ یہ خدا کے نزدیک ہماری شفاعت کرینگے اور بعد اسکی خدا تعالے اپنی قدرت کی عظمت اور بزرگی سے خبر دیتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ نگاہ رکہتا ہے آسمانونکو اور زمین کو یعنی اپنی قدرت سے اُن دونو کو تہام رکہا ہے اَنْ تَزُوْلَا ایسا نہ کہ الگ ہوجائین وہ دونو اپنی جگہ سے اور کہتے ہین کہ ان تزولا
سے پہلے کراہت کا لفظ مقدر ہے اور وہ مضاف ہے طرف اِن تزولا کے اور مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنے واسطے مکروہ جاننے اُسکے کے زائل ہوجائین وہ دونو اور منقول ہے کہ جسوقت یہود مدینہ
اور نصاریٰ نے عزیر اور عیسیٰ کو خدا تعالے کا فرزند قرار دیا تو آسمان نزدیک اسکے ہوا کہ پہٹ جاوے خدا تعالے اِس آیت مین خبر دیتا ہے کہ مین اپنی قدرت سے آسمان اور
زمین کو تہام رہا ہون تا کہ زایل نہو جائین اور اپنی جگہ سے الگ نہو جائین وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زایل اور نیست ہوجائین وہ دونو تو اِنْ
اَمْسَکَهُمَا نہ تہام سکے اُن دونو کو مِنْ اَحَدٍ کوئی اور اُنکی جگہ پر اُنکو قایم نہ رکہہ سکے مِّنْ بَعْدِهٖ بعد اُس خدا کے یا بعد زایل
ہونیکے اِنَّهٗ کَانَ تحقیق کہ وہ خدا ہے حَلِیْمًا بُردبار کہ عذاب مین یہود اور نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کے جلدی نہین کرتا ہے

عفوًا بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ جو اپنی اس قول سے توبہ کرے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ خدا تعالی عرش کو اوٹہائے ہوئے ہی یا عرش خدا کو اوٹہائے ہی
فرمایا کہ خدای بزرگ اوٹہانیوالا عرش اور آسمانون کا ہی اور زمین کا اور جو کچہہ زمین کے اندر ہی اور آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور اسیطرف اشارہ ہی قول حقتعالی کی ہی ان اللہ یمسک السموات
والارض ان تزولا الآیہ کہتے ہین کہ رئیس قریش کے رسول خدا صلعم کے پیغمبر ہونیسے پہلے سنتے تہے کہ یہود اور نصاری نے اپنے پیغمبرونکو جہٹلایا ہے یہہ سنکر اونپر لعنت کرتے تہی اور کہتے تہی کہ ان دو قوم
نے اپنی پیغمبرونکو جہٹلایا قسم ہے خدا کی اگر ہمارے پاس پیغمبر آئے تو ہم اوسکو سچ جانین اور ان لوگونسے زیادہ راہ پانیوالی ہون اور جسوقت پیغمبر آیا تو اوس قوم قریش نے اوسکا
اعتبار نکیا اور اوس سے بہاگنے لگی خداتعالی اونکے حال سے پیغمبر کو خبر دیتا ہے کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کہائی اون کفار مکہ نے ساتہہ خدا کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت قسمون
مین کے یعنے نہایت سخت قسمین کہ جو ہوسکے کہا مین کہا لَئِنْ جَآءَهُمْ البتہ اگر آوے اونکے پاس نَذِیْرٌ ڈرانیوالا یعنے پیغمبر تو لَیَكُوْنُنَّ البتہ ہونگے وہ اَهْدٰى رہنمائی پانیوالی زیادہ مِنْ اِحْدَى
الْاُمَمِ ایک امت سے ان امتون سے جو گزر رہی ہوئی مین مثل یہود اور نصاری کے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پس جسوقت آیا اونکے پاس نَذِیْرٌ ڈرانیوالا یعنے خاتم الانبیاء تو مَّا زَادَهُمْ نہین زیادہ کیا
اونکو آنے اوسکے اِلَّا نُفُوْرًا مگر بہاگنا حق سے اور دور ہونا راہ راست سے اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ واسطے تکبر کرنیکے بیچ زمین کے وَمَكْرَ السَّیِّئِ اور واسطے مکر بد کے اور استکبار مفعول لہ واقع ہوا ہے
اور مکر السیئ کا عطف اوسپر ہے اور مفعول مطلق بہی ہوسکتے ہین فعل محذوف کے وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اور نہین احاطہ کرتا ہی مکر بد اِلَّا بِاَهْلِهٖ مگر ساتہہ لوگون اوس مکر کے کہ جو کوئی مکر
کرتا ہے وہ مکر اوس مکر کرنیوالی کا احاطہ کرتا ہے اور چارون طرف سے اوسکو گہیر لیتا ہے چنانچہ کفار نے جو رسول خدا صلعم کے ساتہہ مکر کیا اور ارادہ کیا کہ حضرت کو قید یا قتل یا جلاوطن
کیجے وہ مکر اون کفار ہی کی طرف پہرا کہ جنگ بدر مین اونکو پیش آیا۔ قتل بہی ہوئے اور قید بہی ہوئے اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ مکر مت کرو تم اور مکر
کرنیوالیکی مدد مت کرو تم کہ حقتعالی فرماتا ہی وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور کعب الاحبار نے ابن عباس سے کہا کہ مینے توریت مین پڑہا ہی کہ جو کوئی گڑہا کہودے آدمیون کے گرنیکے واسطے تو وہ خود
اوسمین گریگا ابن عباس نے یہہ سنکر فرمایا کہ مینے قرآن مین اسی مضمون کی ایک آیت پائی ہے اور یہہ آیت تلاوت فرمائی اور عرب مین مثل مشہور ہوگئی کہ من حفر بئرا لاخیہ وقع فیہ منکبا یعنے جو کوئی
کوان کہودے واسطے بہائی اپنے کے تو پڑیگا وہ اوسمین اوندہا فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ پس نہین انتظار کرتے ہین یہ جہٹلانیوالی اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ مگر طریقہ پہلے لوگونکے کو کہ جیسے کہ پہلے لوگونپر
عذاب نازل ہوتا تہا پیغمبر اور کتابکے جہٹلانے سے ایسا ہی ان لوگون پر بہی عذاب خدا کا نازل ہو اور یہہ طریقہ خداتعالی کا ہمیشہ سے جاری رہا ہے پس یہہ جہٹلانیوالے
اسی طریقہ کا انتظار کرتے ہین فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس ہرگز نہ پائیگا تو ای محمد صلعم واسطے طریقہ خدا کے تَبْدِیْلًا بدل ڈالنا کہ اوسکے عذابکو کوئی ثواب سے
بدل دے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے طریقہ خدا کے تَحْوِیْلًا پہیر دینا کہ کسی دوسرے آدمی کے کوئی حوالہ کردے عذاب جہٹلانے والونکا
اور مکر کرنیوالونکا اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا نہین سیر کی ہی اونہونے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے ملک شام اور یمن کیطرف فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ پس نظر کرین کہ
کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ انجام اون لوگونکا کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اون سے تہی قوم عاد کی اور ثمود کی وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً اور تہی وہ زیادہ سخت
اون مکہ والون سے قوت مین اور قوۃ تمیز واقع ہوا ہے یعنے وہ لوگ قوت مین بہت سخت تھے اور بڑے بڑے جسم والے تہی لیکن اونکی قوت کسی کام نہ آئی
اور باوجود اسکے عذاب کو اپنے اوپر سے دفع نکر سکے اور ان مکر والونکی تو کچہہ حقیقت ہی نہین ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ اور نہین ہے خدا ایسا کہ
عاجز کرے اوسکو مِنْ شَیْءٍ کوئی شے فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے کہ اپنی قوت اور توانائی سے اوسپر غالب ہو بلکہ
خداوند عالم ایسا غالب ہے کہ جو چاہے کرے اور کوئی اوسپر اور اوسکے حکم پر پیشی نہین کرسکتا ہے کہ سب اوسکے تحت تصرف مین ہین اور وہ ہی جو چاہتا ہے
کرے اِنَّهٗ كَانَ عَلِیْمًا تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے بندونکے احوال کا اور سب چیزونکا اوسپر کچہہ پوشیدہ نہین ہے قَدِیْرًا قدرت رکہنے والا ہر چیز پر اور
کوئی چیز اوسکو عاجز نہین کرسکتی ہے اور اوسکی قدرت کو کسی کی قدرت نہین پہونچتی ہے اور کیونکر برابر ہو قدرت کسیکی اوسکی قدرت کی کہ وہ پیدا کرنے والا
قدرتونکا سبکے ہے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہوگا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ اور اگر مواخذہ کرتا خدا آدمیون سے بِمَا كَسَبُوْا ساتہہ بدلے اوسکے کہ کسب کیا
اونہون نے شرک اور گناہ اور ظلم کو تو مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا نہ چہوڑتا اوپر پشت اوس زمین کے مِنْ دَآبَّةٍ کوئی زمین پر چلنے والا جاندار کیا
آدمی اور کیا جن اور کیا حیوان بلکہ آدمی کی شامت گناہ سے سب ہلاک ہوجاتے اور کوئی باقی نہ رہتا جیسے کہ حضرت نوح کے زمانہ مین لوگون کی کفر کی
شومی سے تمام جانور ہلاک ہوئے غرق ہوکر مگر ایک ایک جوڑا جو کہ کشتی مین تہے وہ بچ رہے پس اسوقت بہی اگر اونکو گنہگارونکی گناہ مین گرفتار
کرین تو سب ہلاک ہون وَلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اور لیکن ڈہیل دیتا ہے اونکو اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک وقت نام رکہی گئی کے کہ وہ قیامت ہے
اور ابن ابی روایت کرتا ہے کہ ایک مرد ایک شخص کو نیکی کا حکم کرتا تہا ایک شخص کا گزر اوس پر ہوا اوسنے کہا کہ اسکو چہوڑ دے کہ ظلم تجہہ

بجز ظالمون کے ضرر نہین کرتا ہے ابوذر والے سنکر کہا کہ تو دروغ کہتا ہے قسم ہے خدا کی کہ جان میری جسکے قبضہ مین ہے کہ جانور اپنے آشیانہ مین کم سنگی سے ہلاک
ہوتا ہے اور آدمی بسبب ظلم بنی آدم کے اور ابوحمزہ ثمالی بیان کرتا ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ خدا تعالیٰ آدمیون کی گناہونکی شومی سے مینہہ نہین برساتا ہے تاکہ سب جانور مرجائین اور دوسری
روایت ہے۔ ابوحمزہ ثمالی سے یہہ کہتا ہے کہ مینے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کسی سال مین مینہہ دوسرے سال سے کم نہین برستا ہے لیکن خدا تعالیٰ اوسکی
مین دوسری جگہہ برسا دیتا ہے اور جسوقت لوگ گناہ کرتے ہین تو جو باران کہ اونکے واسطے مقرر ہوا تھا اوس سال مین اونکی غیر دنکی طرف اور پہاڑون اور جنگلون اور
دریاؤن مین برساتا ہے اور اونکی زمین مین نہین برساتا ہے اور خدا تعالیٰ عذاب کرتا ہے جعل کو یعنی سیاہ کیڑے کو جو کہ گوبر مین سے نکلتا ہے اور اوسکو عذاب کرتا ہے باران
بند کرکے کہ اوسکی سوراخ مین بخاتی ہو واسطے کہ جس زمین مین اوسکا سوراخ ہے وہان نہین برساتا ہے وہانکے لوگونکی گناہونکی جہت سے اور اوسکو عذاب اس جہت سے کرتا ہے
وہ گنہگارونکے محلہ مین کیون رہا باوجودیکہ خدا نے واسطے اوسکے راہ جانیکے اور اوس زمین سے اوٹہہ جانیکی بتلادی تہی پہر وہ وہان سے کیون نہ گیا اسواسطے اوسکو عذاب
ہوتا ہے اور بعد اسکے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نصیحت پکڑو تم اے عقلمندو ولیکن خدا تعالیٰ سب کو نہین ہلاک کرتا ہے ایک وقت معین قیامت تک فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پس جسوقت
آئیگی اجل اونکی یعنی جسوقت کہ اونکی ہلاکت آپہونچی تو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِعِبَادِهٖ ساتھہ بندون اپنے کے بَصِيْرًا بینا اور دیکھنے والا اور جانتا ہے
کہ مستحق ہلاک ہونیکا کون ہے اور لایق نجات کے کون ہے اور ہرایک کو موافق اوسکے عمل کے جزا اور سزا دیتا ہے **سورۃ یٰسٓ** یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین تراسی
آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور دل قرآن کا یٰسین ہے اور جو کوئی دن مین اس سورہ کو تلاوت کرے اوس روز خدا تعالیٰ
کی امان مین ہو اور جو کوئی شب کو تلاوت کرے پہلے اس سے کہ خواب کرے خدا تعالیٰ ہزار فرشتے اوسپر موکل کرے کہ اوسکی واسطے استغفار کرین مرنیکے وقت تک اور بعد اوسکی جنازہ کے
ہمراہ جائین استغفار کرتے ہوئے اور اوسکی ہمراہ قبر مین جائین اور قیامت تک عبادت مین مشغول رہین اور ثواب اوسکا اوس بندہ کو بخشین اور اوسکی قبر کو کشادہ کرین جہانتک کہ نگاہ
پہونچتی ہے اور ہمیشہ اوسکی قبر سے نور روشن ہو اور آسمانکو پہونچے قیامت تک اور جسوقت وہ اپنی قبر سے اوٹھے تو وہ فرشتے اوسکے ہمراہ ہون اور ہنسکر اوس سے باتین کرین اور ہر ایک جگہ
اوسکو خوشخبری دین یہانتک کہ صراط اور میزان سے اوسکو گذار کر ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کے مقام پر اونکو پہونچا دین اور اونکو رفیق اونکا کرین اور بعد اسکے خطاب الٰہی
کا اوسکو پہونچے کہ اے بندے میرے جسکی تو چاہے شفاعت کر کہ شفاعت تیری حق مین اون لوگونکے کہ جنکی تو شفاعت کرے مقبول ہے اور جو کچھہ تجھسے چاہے طلب کر کہ تمام مقصد
تیرے تجھکو بخشون پس جسکے کہ وہ بندہ شفاعت کرے اور جو کچھہ طلب کرے خدا تعالیٰ اوسکو عطا کرے اور ہرگز اوسکا حساب نکرے اور کسی گناہ کا اوس سے مواخذہ نکرے روز قیامت کے
لوگ کہین کہ سبحان اللہ ہرگز اس بندہ سے گناہ چہوٹا بہی نہین ہوا ہی تاکہ اوسکا مواخذہ ہو اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی قربۃً الی اللہ سورہ یٰس
کو پڑہے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین اور ثواب بارہ قرآن کے ختم کرنیکا اوسکو ہو اور دوسری روایت مین ہے کہ بائیس قرآن کے ختم کا ثواب اوسکو دین اور اگر بیمار کے سرہانے اس سورہ کو پڑہین تو
بشمار ہر حرف کے دس فرشتے اوسکے پاس حاضر ہون اور اوسکے واسطے بخشش چاہین یہانتک کہ روح اوسکی قبض ہو تو ہمراہ جنازہ اوسکے کے جاوین اور اوسپر نماز پڑہین اور پایہ کہ
اوسپر درود بہیجین یہانتک کہ اوسکو دفن کرین اور قبر کی برائیون سے اوسکو نگاہ رکہین اور جو بیمار کہ وقت مرنیکے اس سورہ کو پڑہے یا اور کوئی اوسکے پاس پڑہے رضوان داروغہ
بہشت کا پیالہ بہشت کی شراب کا لیکر آوے تاکہ وہ اوسکو نوش کرے اور اوسکو بہشت کی خوشخبری دیوین اور شراب بہشت سے وہ سیراب ہوکر مرے اور سیراب ہوکر قبر سے اوٹھے اور
سیراب ہی بہشت مین جاوے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اس سورہ کو معمہ بہی کہتے ہین اسواسطے کہ اسکے پڑہنے والیکو اور سننے والیکو بہتری دنیا و آخرت کی عام کرتی ہے اور
اسکو دافعہ بہی کہتے ہین اسواسطے کہ اپنے پڑہنے والے سے بلائین دنیا اور آخرت کی دفع کرتی ہے اور اسکو قاضیہ بہی کہتے ہین اسواسطے کہ تمام حاجتین پڑہنے والیکی دنیا اور آخرت کی روا
کرتی ہے اور جو اسکو ایکبار پڑہے ثواب اوسکا برابر بیس حج کے ہو اور جو کوئی اوسکو سنے تو مثل اوس شخص کے ہو کہ جسنے ہزار اشرفیان راہ خدا مین دی ہون اور جو کوئی
کہ اسکو لکہے اور دہو کر پیوے تو ہزار شفا اور ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اوسمین داخل ہون اور تمام بیماریان اوسکے بدن کی دفع ہون اور حضرت
صلعم سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی اسکو مقبرہ مین پڑہے تخفیف عذاب کی اوسکے مردون سے ہو اور بشمار اون لوگونکے کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین اوسکو حسنات حاصل ہون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یٰسٓ اہل کوفہ نے سوای عاصم کے اسکو امالہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے تفخیم سے اور ابوجعفر اور ابوعمرو اور حمزہ اور ابن کثیر اور نافع یٰسین کے نون کو ظاہر کرتے ہین بدون ادغام
واو کے اور ابن عامر اور کسائی خفا کرتے ہین اور یٰسین نام رسول خدا صلعم کا ہے چنانچہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین رسول خدا صلعم
کے نامون مین سے ایک نام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم کے دس نام ہین اور بعضی روایت مین ہے کہ بارہ نام ہین

سورۃ یٰسٓ ۳۶

اور پانچ اسمین سے قرآن مین ہین محمد اور احمد اور عبد اللہ اور یٰس اور نون اور حضرت کے اہلبیت کو جو آل یٰسین کہتے ہین سکی یہی وجہ ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی حدیث مین مجلس مامون مین یہہ ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے پوچھا کہ خبر دو تم مجھکو قول حقتعالے سے یٰس والقرآن الحکیم کہ یٰس سے کیا مراد ہی علمائے کہا کہ یٰس محمد ہی اسمین کسیکو شک نہین ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ لیکن یٰس پس نام ہی رسول خدا صلعم کی ناموں مین سے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اے سُننے والی وحی کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکی یا سید الاولین والآخرین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکی یا انسان ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یا رجل ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یا محمد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یٰس نام قرآن کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام خدا کا ہی اور آیت کا قرینہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ نام رسول خدا صلعم کا ہے اور کہتے ہین کہ مکہ والے رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ اے محمد تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہین ہے اور جو کچھ تو کہتا ہی اپنی طرف سے کہتا ہی اور خدا کے طرف منسوب کرتا ہی کہ اُسنی کہا ہی خدا تعالے انکی قول کو رد کرتا ہی کہ اے محمد وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ قسم ہی قرآن حکمت والے کی إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ تحقیق کہ تو البتہ رسولون مین سے ہی کہ خدا نے تجھکو بھیجا ہے عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور براہ سیدہی کے کہ وہ راہ دین اسلام کی ہی کہ جسمین توحید اور پاکیزگی خدا کی سب عیبون سے بیان کی گئی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یٰس رسول خدا کا نام ہی اور دلالت کرتا ہی اسپر قول خدا کا انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ نازل کرنا غالب کا ہی یعنے یہ قرآن نازل کیا ہوا خدا کا ہی تنزیل خبر ہی مبتدا محذوف کی ۔ اور سوائے اہل حجاز اور اہل بصرہ نے اسکو مرفوع پڑہا ہی اور باقیون نے منصوب پڑہا ہی اور مفعول مطلق فعل محذوف کا اسکو کہتے ہین یعنی نازل کیا گیا ہی قرآن نازل کرنا خدائے غالب اور قوی کا اپنی بادشاہی مین کہ الرحیم مہربان ہے اپنی مخلوق پر اور تو اے محمد صلعم بھیجا گیا ہی لوگون پر لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو عذاب خدا سے قَوْمًا مَا أُنْذِرَ اس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے ہین پہلے اس سے آبَاؤُهُمْ باپ انکی جو کہ نزدیک کے ہین بسبب دراز ہونے زمانہ پیغمبر سے خالی ہونیکی فَهُمْ غَافِلُونَ پس وہ لوگ غافل ہین اور بیخبر ہین راہ دین اسلام سے اور علم خدا کا جو متعلق ہوا تہا اس امر پر کہ اکثر انکی کافر ہونگی اسطرح فرماتا ہی کہ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ البتہ تحقیق ثابت اور درست ہوا ہے سخن عذاب کا عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ اوپر اکثر انکی کے یعنی قول ہمارا لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین یعنی البتہ بہر دونگا مین دوزخ کو جن اور آدمیون سے سب سے پس جس وقت کہ حال انکا ایسا ہی تو فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ پس وہ نہ ایمان لاوینگے اور اپنے کفر پر باقی رہ کر دوزخ مین جاوینگے اور کہتے ہین کہ ابوجہل نے قسم کہائی تہی کہ اگر پیغمبر کو نماز مین دیکھون تو پتہر اسکی سر پر گرا دون کہ سر اسکا ٹوٹ جاوے ایکروز حضرت کو نماز پڑہتے ہوے دیکھا ایک پتہر بڑا سا اُٹہا کر لایا اور حضرت کے نزدیک آکر پتہر کو اوپر اُٹہایا کہ سر مبارک پر گراوے ہاتہ اسکی گردن مین چمٹ گئی کہ پتہر اسکی ہاتہون سے نہ گر سکا اور جسوقت اپنی یارون کے پاس آیا تو وہ پتہر اسکی ہاتہون مین سے گرا اور بعد اسکے ایک اور شخص اسکی گروہ مین سے اُٹہا اور کہا کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرونگا پس جسوقت حضرت کے نزدیک آیا تو حضرت کی قرات سُن کر اسکی دل مین رعب ہو گیا اور وہان سے پہر کر چلا آیا اور اپنے یارون سے کہا کہ مثل شیر نر کی میرے اور اسکی درمیان حائل ہو گیا کہ وہ اپنی دُم مارتا تہا اسکی خوف سے مین آگی نہ جا سکا یہ آیت نازل ہوئی إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ تحقیق ہمنے کر دیا ہے بیچ گردنون انکی کے أَغْلَالًا طوقون اور گردن بندونکو کہ ہاتہ انکی گردنون مین طوق ہو گئی ہین فَهِيَ پس طوق إِلَى الْأَذْقَانِ طرف ٹہوڑیون کی ہین یعنی ٹہوڑیون تک ہین وہ طوق اور اسطرح سے ہو گئے ہین وہ طوق کہ انکی سبب سے فَهُمْ مُقْمَحُونَ پس وہ لوگ سر اوپر کو اُٹہائی ہوئی ہین کہ جنبش نہین دے سکتے سر کو اور آنکہین انکی کہلی رہ گئی ہین اور کہتے ہین کہ بنی مخزوم کی قوم کی لوگون نے بہت دشواری سے اسکی ہاتہون کو گردن سے جدا کیا اور بنی مخزوم مین سے ایک اور اُٹہا اور کہا کہ مین جاتا ہون اور محمد کو اس پتہر سے ہلاک کرونگا جسوقت حضرت کے نزدیک گیا تو اندہا ہو گیا اور رسول خدا کو نہین دیکہتا تہا لیکن حضرت کی آواز سُنتا تہا وہان سے اُلٹا پہر کر چلا آیا اور اپنی قوم کی لوگون سے کہا کہ محمد کو مینے نہین دیکہا مگر آواز کو اسکے سُنا ہی جسوقت مینے قصد اسکا کیا تو ایک چیز مثل شیر نر کے مینے دیکہی کہ اسنی قصد میرا کیا کہ مجھکو کہا جاوے اور بعد اسکی جبرئیل یہ آیت لائے وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ اور کر دیا ہمنے آگی انکے سَدًّا ایک بند اور آڑ کو وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا اور پیچھے انکے سے ایک آڑ کو فَأَغْشَيْنَاهُمْ پس ہانک دیا ہمنے انکو فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ پس وہ نہین دیکہتے ہین کسی چیز کو اور قدرت نہین رکہتے ہین وہ کہ اپنی داہنے اور بائین نظر کرین اور اپنی آگے اور پیچھے نظر ڈالین اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک روز قریش نے آپسمین کہا کہ ہمنے ہرگز اپنی تئین نہین دیکہا ہی کہ ہمنی کبہی صبر کیا ہو جو کچہ کہ ہم اب صبر کرتے ہین ان امور پر کہ جو ہمکو محمد سے پہنچتی ہین ہمارے عقلمندون کو بیوقوف کہتا ہی اور ہمارے باپون کو گالیان دیتا ہی اور ہمکو عیب لگاتا ہی اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہی اور ہمارے خداؤن کو دشنام دیتا ہے اور باوجود اسکے ہمنے اسکو چہوڑ رکہا ہے اور کچہ نہین کہتے ہین پس آپسمین اتفاق کیا کہ جس جگہ محمد کو دیکہین زندہ نہ چہوڑین حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو انکی مشورہ سے خبر ہوئی تو روتے ہوئی اپنے باپ کے خدمت مین حاضر ہوئے رسول خدا صلعم نے فاطمہ کو گریان دیکہکر پوچہا کہ اے جان پدر تو کسقدر کیون روتی ہے عرض کی کہ قریش نے متفق ہو کر ارادہ کیا ہی حضرت کے مار ڈالنے کا حضرت نے فرمایا کہ تو خوف نکر مجہکو کوئی نہین مار سکتا اور پانی طلب کر کے

وضو کیا اور نماز پڑھی اور قدم مبارک مسجد الحرام کے اندر رکھا ان لوگوں نے حضرت کی ہیبت سے آنکھ نہ کھولی اور خوف سے حضرت کے سرنگون بیٹھے رہے اور حضرت نے ایک مٹھی خاک کی اُنپر ماری جسکے اوپر وہ خاک پڑی بروز جنگ بدر وہ مارا گیا اور خداتعالےٰ نے واسطے قطع کرنے طمع پیغمبر کے انکے ایمان سے یہ آیت نازل کی وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور برابر ہے اوپر انکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کیا ڈرادے تو انکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ یا نہ ڈرادے تو انکو نہ ایمان لاوینگے وہ بسبب زیادتی کفر کے اور تفسیر اس آیت کی سورہ بقرہ میں گذر گئی ہے اور ڈرانے سے کفار کو جو کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا تھا اسواسطے خداتعالےٰ نے ڈرانے کو مومنین کے ساتھ خاص کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ سوائے اسکی نہیں کہ ڈراتا ہے تو فائدہ دینی کی وجہ سے مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ اس شخص کو کہ پیروی کرے قرآن کی اور انکی نصیحتوں کو دل سے سنے اور اسپر اعتقاد کرے وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ اور ڈرے خدا سے ساتھ غیب کے یعنے پوشیدگی اور تنہائی میں آدمیوں سے غائب ہو کر بخلاف منافقوں کے کہ ظاہر میں کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب مومنین کی نظروں سے غائب ہو کر اپنے یاروں کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے جو ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انسے ٹھٹھا کرتے ہیں اور یا یہ آخرت کے امور سے ڈرتا ہے وہ جو کہ غائب ہیں اور جو آدمی کہ پیرو قرآن کا ہے اور تیرے ڈرانے سے وہ ڈرتا ہے اے محمد فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اسکو بِمَغْفِرَةٍ ساتھ بخشش گناہوں کے وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور ثواب بڑے کی آخرت میں کہ وہ بہشت ہے بھری ہوئی نعمتوں سے اور کہتے ہیں کہ بنو سلیم کے لوگوں نے جناب رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ گھر ہمارے دور ہیں اگر حکم ہو تو ہم مسجد کے قریب اپنے گھر بنائیں حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں رہو کہ تمہارے پانو کی نشانوں کو ہم جو مسجد کی طرف جاتے ہو لکھتے ہیں پس جسوقت کہ راہ دور ہو تو ثواب اسکا زیادہ ہوتا ہے کہ ہر قدم پر ثواب ہوتا ہے حقتعالےٰ نے پیغمبر کے تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل کی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق کہ ہم زندہ کرینگے مُردوں کو قیامت کے روز اور یا یہ کہ مُردہ دلوں کو ہدایت سے ہم زندہ کرتے ہیں وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا اور لکھتے ہیں ہم اس چیز کو کہ آگے بھیجا انہوں نے اعمال نیک اور بد کو کہ موافق انکے ہم جزا دیویں وَاٰثَارَهُمْ اور نشانوں انکی کو لکھتے ہیں ہم کہ وہ انکے قدموں کے نشان ہیں جسوقت کہ وہ طرف مسجد کے جاتے ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو اَحْصَيْنٰهُ گھیرا ہے ہمنے اسکو فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ بیچ دفتر کے کہ پیشوا اسی ظاہر ہے سب کتابوں کا یعنی لوح محفوظ کہ اسمیں سب لکھا ہوا ہے جو کہ عالم میں ہوتا ہے اور کل شیٔ منصوب ہے فعل مقدر کرکے وہ احصیناہ ہے اور تفسیر کرتا ہے اسکی احصیناہ مذکور اور یہ قاعدہ اضمار علی شریطۃ التفسیر کا ہے اور نزدیک اہلبیت کے مراد امام مبین سے علی بن ابیطالب ہیں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں ہوں امام مبین کہ ظاہر کرتا ہوں حق کو باطل سے اور وارث ہوا ہوں انکا رسول خدا سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت آیہ وکل شیٔ احصیناہ فی امام مبین محمد صلعم پر نازل ہوئی تو ابوبکر و عمر دونو کھڑے ہوے اور کہا کہ یا رسول خدا کیا امام مبین توریت ہے فرمایا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ کیا وہ انجیل ہے فرمایا کہ نہیں پھر پوچھا انہوں نے کہ کیا وہ قرآن ہے فرمایا کہ نہیں اور علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ یہ ہے تحقیق کہ یہ وہ امام ہے کہ خداتعالےٰ نے ہر چیز کا علم اسمیں گھیرا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ آدمیوں کے ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ میرے پروردگار نے مجھکو تعلیم نہ کیا ہو اور میں وہ علم علی کو تعلیم کیا ہے اور تحقیق کہ گھیرا ہے خدا نے علم کو مجھ میں اور جو علم کہ میں سیکھا ہوں اس علم کو گھیرا ہے میں نے امام المتقین میں اور رہا کوئی علم نہیں ہے کہ علی کو میں نے سکھلایا ہو اور بعد نازل ہونے اس آیت کے خداتعالےٰ حکم کرتا ہے اپنے حبیب کو اہل انطاکیہ کے قصہ کے بیان کرنیکا جیسے کہ مکہ والے باوجود دیکھنے معجزوں کے ایمان نہیں لاتے ہیں ایسے ہی انطاکیہ والے بھی معجزوں کو دیکھ کر ایمان نہ لاتے تھے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اور بیان کر تو اے محمد صلعم واسطے مکہ والوں کے مثل کو اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ بستی والوں کے اور اصحاب قریہ بدل واقع ہوا ہے مثلاً سے اور نام اس بستی کا جسکے باشندوں کے مثل کے بیان کرنیکا حکم ہے انطاکیہ ہے اکثر مفسرین کے نزدیک یعنے خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ اُن مکہ والوں سے انطاکیہ کے رہنے والوں کی مثل بیان کر اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ جسوقت کہ آئے اس بستی میں بھیجے ہوئے آدمی حضرت عیسیٰ کے اور وہ قصہ اسطور سے ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو آدمی اپنے حواریوں میں سے شہر انطاکیہ میں واسطے ہدایت کے بھیجے ایک کا نام تو کہتے ہیں صادق تھا اور دوسرے کا نام صدوق اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونو یوحنا اور یونس تھے اور بعضے یحییٰ اور تومان کہتے ہیں اور بعضے یاروص اور ماروص کہتے ہیں وہ دونو شہر کے نزدیک پہنچے اور ایک پیر مرد کو دیکھا وہ دُنبیاں چراتا تھا اسپر سلام کیا اسنے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو کہا کہ ہم بھیجے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں کہ وہ پیغمبر ہے ہم اسلئے آئے ہیں کہ تمکو طرف اسلام کے بلائیں اور بتوں کی پرستش سے منع کریں اسنے کہا کہ تم اپنے دعوے کے راست ہونے پر کوئی دلیل رکھتے ہو اُن دونوں نے کہا کہ ہاں ہم بیماروں کو شفا دیتے ہیں اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے ہیں اس پیر مرد نے کہا کہ کئی سال سے میرا فرزند بیمار ہے اور سب طبیب اسکے علاج سے عاجز ہیں اگر وہ اچھا ہو جائے تو میں مذہب عیسیٰ علیہ السلام کا اختیار کروں اور مسلمان ہو جاؤں وہ دونو اسکے لڑکے کے سرہانے گئے اور دعا کی اسیوقت اسکو صحت ہو گئی اور کل مرضوں سے اسنے خلاصی پائی وہ مرد پیر ایمان لایا اور مسلمان ہو گیا اور وہ حبیب نجار ہے جو کہ مومن آل یٰسین مشہور ہے اور وہ چھ سو اور ساٹھ برس پہلے رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا تھا اور وہ سابقین میں سے ہے اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا اور ایک غار میں عبادت خدا کیا کرتا تھا اور جسوقت یہ دونو آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے آئے تو اسنے اپنے ایمان کو ظاہر کیا القصہ خبر اُن دونوں کی شہر میں مشہور ہوئی اور بہت بیماروں نے انکے ہاتھ سے شفا پائی بادشاہ اس شہر کا کہ جسکا نام انطیخس رومی تھا اور وہ بت پرستی

ع

قصہ اہل انطاکیہ

کیا کرتا تہا اوسنی اون دونو کے حال سے خبر پائی اور اون دونو کو بلا کر کہا کہ تم کون آدمی ہو اونہون نے کہا کہ ہم رسول عیسی پیغمبر کے ہین اور
خلقت کو گمراہی سے نکالکر راہ حق کیطرف لیجاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ علامت تمہارے حق کے ہونیکی کیا ہے کہا کہ ہم مادرزاد اندہونکو اور کوڑہیونکو
دعا کرکے اچہا کرتے ہین اور سب بیمارونکو شفا بخشتے ہین بادشاہ نے کہا کہ اب تو تم جاؤ کہ مین تمہارے مقدمہ مین کچہہ سوچون وہ بادشاہ کے پاس سے چلے گئے اور اونہون
نے اپنے دین کے ظاہر کرنے مین اور اونکے دین کے باطل کرنے مین سختی جو کی تو اون دونو کو بتخانہ مین قید کردیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ دونو مدت تک اوس
شہر مین رہے اور اون کے آدمی اونکو بادشاہ کے پاس نہین جانے دیتے تھے ایکروز بادشاہ کو اونہون نے بازار مین دیکہکر تکبیر کہی اور ذکر خدا کا شروع کیا بادشاہ
نے غصہ ہوکر حکم دیا کہ انکو بتخانہ مین قید کرو یہہ خبر حضرت عیسی کو پہونچی اونہون نے شمعونکو جو کہ سردار حواریونکے تہے اور حضرت عیسی کے خلیفہ تہے اون دونو کی مدد
کی واسطے روانہ کیا اور جسوقت وہ شہر مین آئے تو بادشاہ کے مصاحبون سے آشنائی پیدا کی اور اپنے علم اور حکمت کے جہت سے بادشاہ کے مقرب ہوگئے اور اللہ تعالے نے
بادشاہ کے دل مین اونکی طرف سے ایک جگہہ پیدا کی اور حضرت عیسی نے جو بموجب حکم خدا اون دونو پہلے آدمیون کو بہیجا تہا اوس واسطے فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ جب ہم نے بہیجا
اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ طرف اون انطاکیہ والونکے دو آدمی کو تو فَکَذَّبُوْهُمَا پس جہٹلایا اونہون نے اون دونو کو اور قیدخانہ مین اونکو بہیجا یا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ پس قوت
اور غلبہ دیا ہمنے ساتہہ تیسرے کے یعنے ساتہہ شمعون کے اون دونو کو اور ابوبکر نے فعززنا تخفیف سے پڑہا ہے اور باقیون نے تشدید سے یعنی شمعون سے ہمنے اونکو
قوت دی کہ وہ بادشاہ کا مصاحب ہوا اور کہتے ہین کہ شمعون بادشاہ کے ہمراہ بتخانہ مین آتا اور خدا تعالے کو سجدہ کرتا اور لوگ گمان کرتے کہ وہ بتونکی
پرستش کرتا ہے اور بادشاہ کو اوس سے بہت اعتقاد ہوا بدون اوسکے مشورہ کے کوئی کام نکرتا ایکروز بادشاہ سے پوچہا کہ مینے سنا ہے کہ تو نے دو مردونکو قید کیا ہے
اس لئے کہ وہ دوسرے دین کا دعوی کرتے ہین اور آدمیونکو اس دین سے منع کرتے ہین بادشاہ نے کہا کہ ہان شمعون نے تعجب سے کہا کہ اے بادشاہ اونکو بلانا چاہیے کہ اونکا کلام عجیب اور
غریب ہے بادشاہ نے اونکو طلب کیا جسوقت اونہون نے شمعون کو دیکہا بادشاہ کے پاس تو بہت خوشحال ہوئے اور دلیرونکی طرح بیٹہہ گئے شمعون نے اون دونو سے
پوچہا کہ تم کون ہو کہا کہ ہم رسول خدا کے رسول ہین شمعون نے پوچہا کہ تم یہان کس کام آئے ہو اون دونو نے کہا کہ ہم اس لئے یہان آئے ہین تا کہ بادشاہ کو اور
اوسکی قوم کو بتون کی پرستش سے منع کرین اور جسنے کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکی عبادت کی رغبت دلائین شمعون نے کہا کہ تم اپنے اس دعوی پر کوئی دلیل رکہتے ہو
اونہون نے کہا کہ ہان ہم مادرزاد اندہے کو اور سفید داغ والیکو اور کل بیمارون کو خدا کے حکم سے اچہا کرتے ہین بادشاہ نے حکم دیا ایک مادرزاد اندہے کو لوگون نے حاضر کیا اور
ایک لڑکے کو لائے کہ اوسکی آنکہون کی جگہہ مثل پیشانی کے صاف اور برابر تہی اور کوئی علامت آنکہون کی اوسکے گڑہونکی نہتی بادشاہ نے کہا کہ اگر راست کہتے ہو تو اپنے خدا کو کہو کہ اسکو بینا
اور سکہا کردے اونہون نے دعا کی اوسیوقت اوسکی آنکہونکی جگہہ شق ہوئی اور دو گڑہے وہان ہوگئے اور بعد اوسکے دو گولیان مٹی کی بنا کر اون گڑہون مین رکہدین اور بعد دعا کی
اوسیوقت دونو ڈہیلے آنکہہ کے بنگئے اور آنکہین بنکر روشن ہوگئین اور ہر چیز کو دیکہنے لگا بادشاہ نے بہت تعجب کیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم بہی اپنے خداؤن سے درخواست کرین
کہ وہ ایسا کر دکہلائین بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے شمعون تو نہین جانتا ہے کہ وہ تو نہ سنتے ہین نہ دیکہتے ہین اور کسی چیز کی قدرت نہین رکہتے ہین شمعون نے اون دونو سے کہا کہ اے جوانو
تمہارا خدا اور کیا کر سکتا ہے اونہون نے کہا کہ مردہ کو زندہ کر سکتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا ایسا کریگا تو ہم سب تمپر ایمان لائینگے اونہون نے کہا کہ ہمارا خدا سب پر
قادر ہے بادشاہ نے کہا کہ سات روز کا عرصہ ہوا کہ میرے دہقان کا لڑکا مرگیا ہے اوسکو ابتک دفن نہین کیا ہے اسواسطے کہ اوسکے باپ کی راہ دیکہتے ہین جسوقت وہ آئے تو اوسکو
دفن کرین اوسکو تم زندہ کرو اوس لڑکے کو لائے اور اوسمین بدبو ہوگئی تہی اور وہ سڑ گیا تہا شمعون نے پوشیدہ دعا کی اور اون دونو نے بہی شمعون کی پیروی سے خدا تعالے سے دعا
کی اوسیوقت وہ زندہ ہوکر کہڑا ہوگیا اور کہا کہ اے قوم خدا سے ڈرو اور اوسپر ایمان لاؤ کہ مجہکو اس سات روز مین دوزخ کی سات طبقون مین پہرایا ہے اور عذاب کیا ہے
ابہی آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ایک جوان خوبصورت کو مینے دیکہا کہ ان تینون کی سفارش کرتا ہے لوگون نے پوچہا کہ وہ تین کون ہین کہا کہ شمعون اور دونو
یار اوسکے جو پہلے آئے تہے اور وہ جوان جو کہ اونکی سفارش کرتا تہا وہ عیسی پیغمبر ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قصہ کو اسطرح بیان کیا ہے کہ شمعون شہر انطاکیہ
مین داخل ہوے اور لوگون سے کہا کہ مجہکو بادشاہ کے دروازہ پر لیچلو جسوقت وہ دروازہ پر پہونچے تو وہان کہڑے ہوکر کہا کہ مین فلانی صحرا مین عبادت کرتا تہا اور اب مین چاہتا ہون کہ بادشاہ کے خدا
کی عبادت کرون لوگون نے اوسکے کلام کو بادشاہ تک پہونچایا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو خداؤنکے مکانمین لیجاؤ وہان اوسکو پہونچا دیا اور وہان اوسکے دونو یار بہی موجود تہے قیدمین جو کہ اوس سے
پہلے آئے تہے اون دونو سے کہا کہ دیکہو اسطرح پہرتی ہے قوم ایک دین سے طرف دوسرے دین کے اور تم کسی سے یہہ کہنا کہ ہم شمعون کو جانتے ہین اور ایک سال تک اوس بتخانہ مین شمعون نے
ڈہیل کی اور بعد اوسکے بادشاہ کے پاس پہونچا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ مین سنتا ہون کہ تو میرے خداؤن کی عبادت کرتا ہے پس تو ہمارا بہائی ہے اور جو تیری مراد

مجھسے طلب کر شمعون نے کہا کہ میری کوئی حاجت نہیں ہے اور لیکن مینے خداؤن کے گہر مین مردون کو دیکہا ہے اونکا کیا حال ہی بادشاہ نے کہا
کہ یہہ دو مرد میرے شہر مین آئے کہ دین کو میرے باطل کرتے تہے اور دعوی کرتے تہے آسمان کے خدا کا شمعون نے کہا کہ ای بادشاہ اونسے گفتگو کرنی چاہئے اگر حق اونکی طرف ہی
تو ہم پیروی کرینگے اور اگر حق ہماری طرف ہی تو وہ ہمارے دین مین داخل ہوون بادشاہ نے سنکر اون دونو کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوئے تو شمعون نے اون دونو سے کہا کہ تم کیا
ہمارے پاس لائے ہو اون دونو نے کہا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ بادشاہ کو ہم بلاوین طرف عبادت خدا کی جسنے کہ پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو اور عورتون ... کے
پیٹون مین جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہے اور جو صورت چاہتا ہی بناتا ہے اور اوگاتا ہی اوسنے درختونکو اور پہلونکو اور نازل کیا ہے اوسنے آسمان سے پانی کو شمعون نے کہا کہ یہہ خدا تمہارا
قدرت رکہتا ہی کہ اندہی کو بینا کر دی اون دونو نے کہا کہ ہم اوس سے سوال کرینگے اگر چاہیگا تو بینا کر دیگا بادشاہ سے شمعون نے کہا کہ ایک اندہی کو لانا چاہیے کہ کبہی اوسنے کچہہ نہ دیکہا
ہو جسوقت اندہا حاضر کیا گیا تو اوسنے کہا کہ اب تم خدا سے اپنے دعا کرو کہ اسکی بینائی کو پہیر دے وہ دونو کہڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی پڑہی اور دعا کی اوسیوقت اوسکی آنکہین کہلکر
روشن ہو گئیں اور وہ آسمان کیطرف نظر کرتا تہا شمعون نے کہا کہ ایک اور اندہا بلاو جب حاضر ہوا تو شمعون نے سجدہ کیا اور سر اوٹہایا تو اندہا بالکل بینا ہو گیا اوسوقت شمعون نے کہا کہ ای بادشاہ اگر انہون نے بینا
کیا ہے تو مینے بہی بینا کیا ہے حجت کے مقابلہ مین حجت ہے اور ایک لنگڑا بلوایا اوسکو بہی انہون نے چنگا کر دیا وہ اپنے پاؤن سے چلنے لگا اور دو سر زمین گیر بلوا کر اوسیطرح شمعون نے اچہا کیا اور بادشاہ سے
کہا کہ دو معجزہ انہون نے دکہلائے ہمنے بہی معجزہ دکہلایا ہم اور یہہ برابر ہین لیکن ایک شے باقی رہی ہے اگر وہ اوسکو کر دینگے تو مین اونکے دین مین داخل ہو جاؤنگا اور کہا کہ ای بادشاہ مینے سنا ہے کہ بادشاہ کا ایک بیٹا تہا وہ مر گیا ہے
اگر وہ اوسکو زندہ کر دین تو مین اونکے دین مین ہو جاؤنگا بادشاہ نے کہا مین بہی تیرے ہمراہ اونکے دین مین ہو جاونگا پہر شمعون نے اون دونوسی کہا کہ ایک امر باقی رہا ہے وہ یہہ ہی کہ بادشاہ کا بیٹا مر گیا ہے تم
اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ زندہ ہو جاوے وہ دونو سجدہ مین گر پڑے اور سجدہ کو طول دیا اور بعد اسکی سر انکو سجدہ سے اوٹہایا اور بادشاہ سے کہا کہ اوسکی قبر پر آدمیونکو بہیج کہ وہ ہان
موجود ہو گیا ہی لوگ اوسکی قبر پر گئے دیکہا کہ وہ اپنی قبر سے نکل کر اپنی سر کی خاک کو جہاڑتا ہے اوس لڑکے کو بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اوسکو پہچانا اور جانا کہ یہہ میرا
بیٹا ہے اور اوس سے پوچہا کہ ای فرزند میرے تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ مین مردہ تہا دو آدمیونکو مینے دیکہا کہ پروردگار کے سامنے سجدہ مین پڑے ہوئے ہین میرے زندہ کرنیکا سوال
کرتے ہین خدا تعالے نے مجہکو زندہ کر دیا بادشاہ نے کہا کہ ای فرزند میرے تو اون دونو کو پہچانتا ہے کہا کہ ہان جسوقت دیکہونگا تو پہچان لونگا بادشاہ نے سب آدمی جنگل مین بہیجے اور
ایک ایک آدمی کو اوسکے روبرو کرتے تہے اون دونو مین سے ایک شخص اوسکے روبرو آیا تو اوسنے پہچان لیا اور کہا کہ اون دونو مین سے ایک تو یہہ ہے اور بعد اسکے پہر ایک ایک کو اوسکے
روبرو کرتے تہے جب دوسرا اوسکے روبرو آیا تو اوسکو بہی اوسنی پہچان لیا اور بعد اسکے شمعون نے اون دونوسی کہا کہ مین تو تمہارے خدا پر ایمان لایا اور مینے جانا کہ جو کچہہ تم
کہتے ہو وہ حق ہے بادشاہ نے کہا کہ مین بہی تمہارے خدا پر ایمان لایا اور اکثر آدمی اوس شہر کے ایمان لائے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ لوگ ایمان نہین لائے اور اون تینون
بزرگون کے قتل کا ارادہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جو کہ ایمان نہین لائے وہ اوس شہر کے گرد و نواح کے آدمی تہے اور شمعون نے معہ اون دو آدمیون کے اون لوگونکو خدا کی طرف بلایا
چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ فَقَالُوْٓا پس کہا اون تینون نے کہ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ تحقیق ہم طرف تمہارے بہیجے گئے ہین عیسی کیطرف سے اور تمہاری ہدایت کیواسطے یہان
آئے ہین بادشاہ اور اوسکی قوم تو ایمان لائی اور جو لوگ کہ ایمان نہین لائے تہے اون لوگون نے سرکشی کی قَالُوْا کہا اونہون نے کہ مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا نہین ہو تم مگر آدمی
مانند ہماری صورت اور شکل مین اور صفات مین پس تمکو کس نے رسول کرکے بہیجا ہے وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اور نہین نازل کیا ہے خدا نے کچہہ کہ جسکی طرف تم
ہمکو بلاتے ہو اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا تَكْذِبُوْنَ مگر کہ جہوٹ بولتے ہو تم اون رسولون نے بعد سننے اس کلام کے قَالُوْا کہا اونہون نے کہ رَبُّنَا يَعْلَمُ پروردگار ہمارا جانتا
ہے کہ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ تحقیق ہم طرف تمہارے البتہ بہیجے گئے ہین اور موافق اپنے دعوے کے ہم معجزہ دکہلاتے ہین وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہین ہے اوپر ہمارے مگر پہونچانا
ظاہر اور اوسکے عہدہ سے ہم باہر ہو گئے ہین کہ جو کچہہ ہمارے ذمہ تہا وہ ہمنے پہونچا دیا اور معجزہ دکہلا دیئے اور اگر تم عناد اور دشمنی کی راہ سے قبول نکروگے تو عذاب مین گرفتار
ہوگے قَالُوْٓا کہا اونہون نے معجزہ دیکہکر منہہ پہیر کر کہ اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ تحقیق ہمنے فال بد لی ہمنے ساتہہ آنے تمہارے کے کہ جس روز سے تم یہان آئے ہو مینہہ بند ہو گیا ہے لو زراعت
ہماری اور درخت خشک ہو گئے لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا البتہ اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّكُمْ البتہ سنگسار کرینگے ہم تم کو وَلَيَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ
پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہماری طرف سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دردناک قَالُوْا کہا اون رسولون نے کہ طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ فال بد تمہاری
تمہارے ہمراہ ہے کہ تم جو اعتقاد بد رکہتے ہو اور تمہارے افعال جو بد ہین اسواسطے تمہاری فال بد ہے اور ہم جو خدا کی توحید کیطرف اور اوسکی
عبادت کیطرف لوگونکو بلاتے ہین یہہ نہایت خیر اور برکت کا کام ہے اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ کیا اگر نصیحت کئے جاتے ہو تم اوسکو فال بد جانتے ہو اور ایسا قول کا کہتے ہو
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم ایک قوم حد سے گزرنیوالی ہو زیادتی اور گناہ کرنے مین اور ان ذکرتم کو ابو عمرو اور قالون نے ایک ہمزہ سے پڑہا ہے بدون مد کے اور ایک

ادر نافع نی بہی ایک ہمزہ سی پڑہا ہی لیکن ہمزہ ممدودہ ہی اور باقیون نی دو ہمزہ سی پڑہا ہے اور جزا ان ذکرتم کی محذوف ہی وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ اور آیا انتہای شہر سے رَجُلٌ یَّسْعٰی
ایک مرد دوڑتا ہوا یعنی حبیب نجار انتہای شہر سے آیا کہ گہر اونکا شہر کے سری پر اور شہر کے دروازہ کے قریب تہا جسوقت اپنی قوم کی سختی اون رسولون پر دیکہی تو واسطی نصیحت کے
بہت جلدی دوڑتی ہوی آے قَالَ یٰقَوْمِ کہا کہ ای قوم میری اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ پیروی کرو تم رسولون کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ پیروی کرو تم اوسکی کہ نہین چاہتا ہی
تم سے اَجْرًا مزدوری کو پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وہ ہدایت پائی ہوئے ہین اوس طریق کے کہ جسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہے اون لوگون نے یہہ سنکر
حبیب نجار سی کہا کہ کیا تو ہماری دین کو ترک کرکے اونکا دین اختیار کرتا ہے حبیب نے اونکے جواب مین کہا کہ وَمَا لِیَ اور کیا ہی واسطے میرے کہ اپنی عبادت لَآ اَعْبُدُ
الَّذِیْ نہ پرستش کرون مین اوس شخص کو کہ فَطَرَنِیْ پیدا کیا ہے اوسنے مجہکو وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسیکے رجوع کروگے تم اور پہروگے تم واسطی جزای اعمال کے
اوس سے ڈرنا چاہیے ءَاَتَّخِذُ کیا پکڑون مین یعنی کیا اختیار کرون مین مِنْ دُوْنِهٖ سوای اوس خدا کے اٰلِهَةً معبودونکو کہ وہ بہت ہین اور اپنی خدا اونکو ٹہراون
اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر ارادہ کرے میرا خدا بِضُرٍّ ساتہہ ضرر کے یعنی اگر خدا مجہکو ضرر پہونچانا چاہے لَّا تُغْنِ عَنِّیْ نہ بے پرواکرے مجہسی یعنی نہ دفع کری مجہسی شَفَاعَتُهُمْ سفارش اون معبودونکی
شَیْئًا کسی چیز کو اگر خدا عذاب کرنا چاہی ہو واسطی کہ وہ قابل اسکے نہین ہین کہ کسیکی سفارش کرین اور بلا کو دفع کروائین وَّلَا یُنْقِذُوْنِ اور نہ چہڑائین وے مجہکو ضرر سی میری نصرت کرکے
پس مین اگر اوسکی پرستش کرون کہ نہ تو ضرر کو دفع کرسکے اور نہ نفع کو پہونچاسکے اور اوسکی عبادت کو ترک کرون کہ جو سب طرح کی قدرت رکہتا ہی اور قادر ہی نفع کی پہونچانی پر اور ضرر کے
دفع کرنے پر تو اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اوسوقت تحقیق کہ مین البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہونگا کہ حق کو چہوڑکر باطل کیطرف گیا جسوقت قوم نے یہہ سنا تو اوسکی قتل کا ارادہ کیا اوسنے رسولون کیطرف
منہہ کرکے کہا کہ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ تحقیق کہ مین ایمان لایا ہون بِرَبِّكُمْ ساتہہ پروردگار تمہارے فَاسْمَعُوْنِ پس سنو تم مجہسی ایمان لانے کو کہ کل کو قیامت کے روز میرے ایمان کے تم گواہی دینا
کہتے ہین کہ حبیب نجار تو اونکو نصیحت کرتے تہی اور وہ لوگ اونکو پتہر مارتے تہی اور وہ یہی کہتے تہی کہ خداوندا میری قوم کو ہدایت کر کہتی ہین کہ اونکو سنگسار کیا اور اسقدر پتہر مارے کہ وے
مرگئی اور بازار انطاکیہ مین اونکو دفن کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو مار ڈالا اور خدا نی اونکو زندہ کیا اور بہشت مین لیگیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسقدر لوگونکی لاتین ماری کہ وہ ہلاک ہوگئی اور جسوقت
راہ خدا مین مارے گئی تو قِیْلَ کہا گیا یعنی ملائکہ نے اوسکو کہا کہ ادْخُلِ الْجَنَّةَ داخل ہو تو بہشت مین اور جسوقت وہ بہشت مین داخل ہوا تو قَالَ کہا کہ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ای کاش قوم میری جانتے اور دانا ہوتے
بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ ساتہہ اوسکے کہ بخشش کی ہی واسطے میرے پروردگار میرے نے یعنی جو چیز کہ سبب بخشش کا ہی اوسکو جانین کہ وہ ایمان لانا ہی خدا پر اور اوسمین کوشش کرنی ہے غرض یہہ ہی کہ جیسی کہ حالت زندگی مین
وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتے تہی ایسی ہی بعد مرنیکے بہی نصیحت کی کہ میرے بخشی جانیکی کاش اونکو خبر ہو کہ بسبب ایمان لانیکے خدا تعالے نے مجہکو بخشا اور طرح طرح کی نعمتین مجہکو بہشت مین عطا کین
وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ اور کردیا مجہکو بزرگون بہشت کے بیچ سے اگر وہ میرے حال سے مطلع ہوتے تو وہ بہی ایمان لاتے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ سابق ہین میرے تین آدمی ہین اور ایک
لحظہ بہی اونہونے کفر نہین کیا ہے اور وہ علی ابن ابیطالب ہے اور حبیب نجار مومن آل یٰسین اور خرقیل مومن آل فرعون اور یہہ تینون صدیق ہین اور علی افضل اونکا ہی اور ایک روایت مین خرقیل
کی جگہہ آسیہ زن فرعون کا نام ہے اور یہہ سب ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین حضرت کی نبوت سی پہلے مگر علی ابن ابیطالب یہہ حضرت کے زمانہ مین سب سے پہلے ایمان لائے ہین اور اب خدا تعالے
اوس قوم کے ہلاک ہونے سی خبر دیتا ہے کہ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ اور نہین نازل کیا ہے ہمنے اوپر قوم اوس حبیب نجار کے مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچہے قتل ہونے اوسکے سی مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ
آسمانسی واسطے ہلاک کرنے اون لوگون کے وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ اور نہین ہین ہم نازل کرنیوالی لشکرونکی کفار کے ہلاک کرنیکے واسطے کہ ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا نہین کرتی ہی لشکر
بہیجنے کو واسطے اور بدر اور حنین مین جو لشکر بہیجا تہا وہ پیغمبر کی تعظیم کیواسطے تہا اور کفار کی وہ مقدار نہین کہ جسکی ہلاکت کو لشکر بہیجا جاے اِنْ كَانَتْ نہ تہا عذاب اونکا اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ
ایک کہ عذاب کی قسمون مین نہایت آسان ہے اور وہ یہہ تہی کہ جبرئیل آئے اور اونکے شہر کے دروازہ کی دونو طرفونکو پکڑکر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ پس ناگاہ وے خٰمِدُوْنَ
بجہنے والی یعنی مرنیوالے تہی مثل آگ کے کہ ایکدفعہ ہی بجہہ جاتی ہے سب کفار ایکبارگی ہی ہلاک ہوگئی یٰحَسْرَةً ای افسوس اور پشیمانی قیامت مین عَلَی الْعِبَادِ اوپر بندونکے کہ اپنی
اوقات کو کفر اور گناہونمین بسر کرتے تہی اور باوجود اسکے مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ نہین آتا تہا اونکی پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر کہ تہی وہ ساتہہ اوس پیغمبر کے یَسْتَهْزِءُوْنَ
ٹہٹہا کرتے اور اب خدا تعالے مشرکونکو خوف دلاتا ہے کہ اَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکہا ہے اون کفار مکہ نے یعنی نہین جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا بہت ہلاک کئی ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے
مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنون گروہون کو یعنی پہلے زمانہ کے لوگون سے کیا نہین دیکہا ہے اور کیا اونکو اَنَّهُمْ تحقیق وہ ہلاک کئے گئی لوگ اِلَیْهِمْ طرف اون کہ والونکے لَا یَرْجِعُوْنَ نہین پہرتے ہین زندہ ہوکر
دنیا مین پس کسواسطے وہ نصیحت نہین پکڑتے ہین اور نہین ڈرتے ہین کہ مثل اون لوگون کی ان پر بہی عذاب نازل ہو وَاِنْ كُلٌّ اور نہین ہین کل اون کے
لَّمَّا جَمِیْعٌ مگر جمع کئے گئی لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ نزدیک ہمارے حاضر کئے گئی واسطے جزای اعمال کے یعنی وہ پہلی امتین ہلاک کی گئی اور یہہ کفار کہ جو پیچہے اونکے پیدا ہوئے
ہین سب میدان حشر مین حاضر ہونگے اور موافق اپنے اپنی فعلون کے جزا اور سزا کو پہونچینگے اور عذاب الیم مین گرفتار ہونگے کہ ہماری قدرت کی

ع

نشانیون مین اونہون نے کچہہ تامل نکیا کہ ایمان لاتے اور نشانیان ہماری توحید اور قدرت کی بہت ہین اگر وہ تامل کرین اور اپنی عقل کو کام فرماوین وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ اور نشانی
واسطے اونکے ہماری قدرت کاملہ پر اونکی دوبارہ زندگی کیواسطے الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ زمین مردہ ہی یعنے خشک اور بی گہانس کہ ہمنی بسبب باران کے اَحْیَیْنٰھَا زندہ کیا ہی ہمنے اوسکو
وَاَخْرَجْنَا مِنْھَا اور نکالا ہے ہمنی اوس سے حَبًّا دانہ کو یعنی غلہ کو کہ غذا انسان کی ہے فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ پس اوس دانہ زمین سے کہاتے ہین وہ وَجَعَلْنَا فِیْھَا اور کئے
ہمنے بیچ اوس زمین کے جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِیْلٍ درختون سے خرما کے وَّاَعْنَابٍ اور انگورونکی درختون سے اور باغ اور زراعت جو بدون پانی کے سرسبز نہین ہوتے ہین اسلئے فرماتا ہے کہ
وَفَجَّرْنَا فِیْھَا اور جاری کئے ہمنے بیچ اوس زمین کے مِنَ الْعُیُوْنِ چشمونمین سے تاکہ باغونمین اور زراعتمین پانی دیوین اور ہمنی یہہ چیزین اسلئے پیدا کین ہین لِیَاْکُلُوْا تاکہ کہاوین وہ
مِنْ ثَمَرِهٖ میوہ اوس ہر نوع اور قسم کے درخت سے وَمَا عَمِلَتْہُ اور اوس چیز سے کہ کام کیا ہی اَیْدِیْھِمْ ہاتہون اونکے نے کہ اپنے ہاتہون سے آدمیون نے بنایا ہی مثل شیرہ اور سرکہ کی اَفَلَا
یَشْکُرُوْنَ پس کیا نہین شکر کرتے ہین وہ بندے عوض مین ان نعمتون کے اور نعمت دینے والیکی پرستش نہین کرتے ہین سُبْحٰنَ پاک ہی تمام عیبون سے اور نقصانون سے
الَّذِیْ وہ شخص کہ اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ الْاَزْوَاجَ پیدا کیا ہی اوسنے جوڑونکو کُلَّھَا کل اونکی کو مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے کہ اوگاتی ہے زمین قدرت خدا سے بوٹیان اور درخت
قسم قسم کے وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ اور بعضون اون آدمیون کے سے کہ ایک نر ہی اور ایک مادہ ہی اور ایک گورا ہی اور ایک کالا ہی وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ اور اوس چیز سے کہ نہین جانتے ہین وہ یعنی اور چیزین کہ
خدا تعالے نے قسم قسم کی ایسی پیدا کی ہین کہ آدمی اوسکو نہین جانتے ہین اور وہ پہاڑون اور صحراون اور دریاؤن مین ہین وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ اور نشان واسطے اونکی دوسرے
جو کہ دلالت کرتی ہی قدرت خدا پر الَّیْلُ رات ہی کہ اپنی حکمت سے نَسْلَخُ مِنْہُ اوڈہیٹتے ہین ہم اوس سے یعنی دور کرتے ہین اوس سے النَّھَارَ دنکو یعنی روشنی کو دنکی فَاِذَا ھُمْ
پس اوسوقت وہ لوگ مُّظْلِمُوْنَ اندہیری مین ہونیوالی ہین وَالشَّمْسُ اور آفتاب یعنی ایک اور دلیل قدرت خدا کی آفتاب ہی کہ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا چلتا ہی واسطے ایک قرارگاہ
کہ واسطے اوسکے ہی یعنی ہر روز ایک حد معین پر چلتا ہی اور آفتاب کے تین سو ساٹہہ مشرق اور تین سو ساٹہہ مغرب ہین ایک سال مین ہر روز نئے مشرق سے نکلتا ہی اور نئی مغرب مین
چہپتا ہے اور ہمیشہ حرکت اور سیر مین رہیگا یہانتک کہ دنیا تمام ہوجاے اور ٹہیرنا اسکے واسطے نہین ہے اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام
لا مستقر لھا پڑہا ہی یعنے نہین ہے جگہہ ٹہیرنیکی واسطے اوسکی کہ ہر روز چلنے ہی مین رہتا ہی ذٰلِکَ یہہ یعنی چلنا آفتابکا ہر روز اپنی جگہہ پر تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ اندازہ کیا ہوا
خدائے غالب کا ہی قدرت کاملہ سے کہ الْعَلِیْمِ جاننے والا ہی ہرشی کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ اور چاند کو اندازہ کیا ہے ہمنے یعنے مقرر کی ہین ہمنے واسطے اوسکے مَنَازِلَ منزلین یعنی وہ صاحب منزل
ہے اور منازل کا مضاف محذوف ہی اور تقدیر اوسکی ذا منازل ہی اور منزلین اوسکی اٹہائیس ہین اور ہر روز ایک منزل مین رہتا ہی یہانتک کہ آسمانکو طی کرے اور بڑہنا اور گہٹنا
اوسکا باعتبار دوری اور نزدیکی آفتاب کے ہی پس جون جون اپنی منزلون مین آفتاب سے دور ہوتا ہی تو اوسکا نور بڑہتا ہی اور جون جون آفتاب کے نزدیک ہوتا جاتا ہی نور اوسکا
کم ہوتا جاتا ہی حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ یہانتک کہ پہر ہو جاتا ہی مانند شاخ پرانی خرما کی یعنی جسوقت کہ آفتاب نکلتا ہی تو باریک ہوتا ہی اور ہر شب بڑہتا ہی اور بعد
کم ہونا شروع ہوتا ہی یہانتک کہ کم ہوتے ہوتے مثل شاخ خشک اور پرانی اور ٹیڑہی خرما کی ہوجاتا ہی جیسا کہ پہلے شب مین تہا اور قمی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ابو سعید مکاری جو
ایک روز حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور ازروی انکار اور عناد کے کہنے لگا کہ کیا تیرا مرتبہ یہانتک پہنچا ہے کہ تو دعوی امامت کا کرتا ہی جیسے تیرا باپ
کیا تہا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالے تیری نور کو بجہاوے اور فقیری اور محتاجگی کو تیری گہر مین داخل کرے کیا تو نہین جانتا ہے کہ خدا تعالی نے وحی کی طرف عمران کے کہ مین تجہکو ایک
لڑکا بخشنے والا ہون کہ وہ مادر زاد اندہی کو اور سفید داغ والیکو اچہا کریگا پس خدا تعالے نے عمران کو مریم بخشی اور مریم کو عیسی عطا کیا پس عیسی مریم سے ہے اور مریم عیسی سے اور مریم
اور عیسی ایک شی ہین اور ایک وجہ مین ہین کہ اون دونومین کچہہ فرق نہین اور مین اپنے باپ سے ہون اور باپ میرا مجہسے ہے اور مین اور باپ میرا دونو ایک شی ہین کہ ہم مین کچہہ فرق نہین ہے بعد
ابو سعید نے کہا کہ مین تجہسے ایک مسئلہ پوچہتا ہون امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچہہ اگرچہ تو مجہسے قبول نکریگا اور اوسکا اعتقاد نکریگا کہنے لگا کہ کیا کہتا ہی تو اوس مرد کے مقدمہ مین کہ وقت
مرنیکی کہے کہ ہر ایک میرا غلام قدیم ہے وہ آزاد ہی قربۃ الی اللہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو غلام کہ چہہ مہینے اوسکی ملک مین رہا ہو وہ آزاد ہی اسواسطے کہ اوسکے ملک مین چہہ مہینے
رہنے والا قدیم ہی اوس شخص نے کہا کہ چہہ مہینے والیکو تو قدیم کہانسے کہتا ہے فرمایا کہ اسواسطے کہ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہی کہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ
اور شاخ خرما کی چہہ مہینے کے عرصہ مین پہلی رات کی چاند کی اور آخر کی رات کے چاند کی شکل ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ قدیم مراد چہہ مہینے کی مدت ہی اوس شخص نے انکار کیا اور فرمانا اور حضرت امام رضا
علیہ السلام کے پاس سے نکلا تو اندہا ہوگیا اور تنگدست اور محتاج اسطرح کا ہوا کہ لوگون کے دروازونپر بہیک مانگتا اور گدائی کرتا پہرتا تہا یہانتک کہ دوزخ کو روانہ ہوا اور پہر خدا تعالے
اپنی قدرت کے بیان مین فرماتا ہے کہ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ نہ آفتاب کو سزاوار ہی واسطے اوسکے اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ یہہ کہ پالیوی چاند کو اور اوسکے مقام
پر جا پہونچے اسواسطے کہ وہ فلک چہارم پر ہے اور چاند فلک اول پر اور درمیان دونو کی ایکہزار اور پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور یا یہہ کہ آفتاب پر وا اوسکی

اپنے مین ماہتاب کو نہین پہونچتا ہے کہ ماہتاب بہت زیادہ چلتا ہے آفتاب سے ہو اسطے کہ ماہتاب ایک مہینے مین بارہ برجونکو قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک سال
مین قطع کرتا ہے اور اگر آفتاب چلنے کی سرعت مین ماہتاب کی برابر ہو تو فصلین اپنے موقع پر باقی نرہین اور حیوانات اور روئیدگی کو خلل پہونچے وَلَا اللَّيْلُ
سَابِقُ النَّهَارِ اور نہ رات پہلے ہونیوالی دن کی اسطرح سے کہ رات کے بعد پہر رات آجاے اور رات کے بعد دن نہو بلکہ دونو آگے پیچہے ہین کہ رات کے بعد دن ہے
دن کے بعد رات ہے اور دو رات جمع نہین ہوسکتین کہ بیچ مین اونکے دن نہو وَكُلٌّ اور سب یعنے آفتاب اور ماہتاب اور ستارے فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ بیچ آسمان کے تیرتے
ہین یعنے آسمانونپر سیر کرتے ہین اور یہہ ہین جیسے کہ مچہلی دریا مین تیرتی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رات سے پہلے پیدا کیا ہے اور قول حقتعالی مین
ولا اللیل سابق النہار یہہ ہے کہ تحقیق سابق ہوا ہی رات سے دن اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ پیدا کیا گیا ہے دن پہلے رات کے اور آفتاب پہلے
ماہتاب کے اور زمین پہلے آسمان کے اور مجمع البیان مین تفسیر عیاشی سے لکہا کہ اشعث بن حاتم روایت کرتا ہے کہ مین خراسان مین تہا جسوقت کہ امام رضا علیہ السلام اور فضل بن
سہل اور مامون ایک مجلس مین تہے مرو مین بعد دسترخوان بچہایا گیا اور اوسوقت آپسمین باتین کرتے تہی کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرد نے بنی اسرائیل مین سے مجہسے مدینہ مین پوچہا
کہ ای فرزند رسول خدا پہلے دن پیدا ہوا ہے یا رات تم اس مقدمہ مین کیا فرماتے ہو اور اونہونے آپسمین بہت کلام کیا لیکن علم اوسکا اونکے پاس نہ تہا پس فضل نے کہا کہ آپ فرزند رسول خدا
اس مسئلہ کو بیان فرماوین کہ نہایت جہان بہتر ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف سے کہون یا حساب سے فضل نے کہا کہ حساب کی رو سے فرمائیے فرمایا کہ لیکن حساب کی رو سے تو ظاہر ہے
طالع دنیا کا سرطان تہا اور ستارے اوسوقت موضع شرف مین تہے پس زحل میزان مین تہا اور مشتری سرطان مین اور شمس حمل مین اور قمر ثور مین لیکن یہہ دلالت کرتا ہے ہونے شمس کو حمل کے
بیچ دسوین خانہ طالع کے کہ طالع کا وسط آسمان مین یعنی بیچ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آفتاب شب مین اوسوقت وسط سما مین تہا پس دن شب سے پہلے پیدا ہوا ہے اور لیکن قرآن مین پس خدا
فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النہار یعنی روز سابق ہے شب سے اور اپنی نعمتونکو شمار کرتا ہے کہ وَآيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی واسطے اونکے جو کہ ہماری قدرت پر دلالت
کرتی ہے أَنَّا حَمَلْنَا یہہ کہ تحقیق ہمنے اوٹہایا ہی ذُرِّيَّتَهُمْ باپ دادا اونکو مراد ذریت سے یہان باپ دادا ہین اور ذریت ہوا واسطے کہا کہ ذریت اوسوقت اپنے باپونکی صلبون مین
کشتیونمین تہی جو بہی وہی اوٹہائی گئی اور اہل مدینہ اور ابن عامر و یعقوب و سہل نے ذریات پڑہا ہے جمع کا صیغہ یعنی اوٹہایا ہمنے باپون اونکی کو وقت طوفان کے اور بیٹا یا ہمنے اونکو فِي
الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ بیچ کشتی بہری ہوئی کے آدمیون اور حیوانات سے وَخَلَقْنَا لَهُم اور پیدا کیا ہمنے واسطے اونکے مِّن مِّثْلِهِ مانند اوس کشتی کے مَا يَرْكَبُونَ وہ چیز کہ سوار ہوتے
ہین یعنے مثل کشتی نوح کے اور کشتیاں یعنے اونکے واسطے پیدا کین ہین کہ وہ اونپر سوار ہوتے ہین اور یا سواریونکی مراد حیوانات ہین مانند گہوڑے اور اونٹ اور خچر کے
اور قول پہلا ہی ظاہر ہے وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ اور اگر چاہین ہم تو غرق کردین اونکو پانی مین طوفان اور موجین بہیجکر فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ پس کوئی فریادرس
نہو واسطے اونکے کہ غرق ہونے سے اونکو نجات دے وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ اور نہ وہ چہڑائے جائین موت سے جسوقت کہ ہم اونکا ہلاک کرنا چاہین إِلَّا رَحْمَةً مگر یہہ کہ رحم کرین ہم
اونپر رحم کرنا مِّنَّا اپنی طرف سے کہ اونکو ڈوبنے سے نجات دیوین اور فائدہ دین ہم اونکو وَمَتَاعًا اور فائدہ دینا إِلَىٰ حِينٍ ایکوقت تک کہ اجل اونکی آئی اور رحمت
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور مفعول لہ بہی ہوسکتا ہے وَإِذَا قِيلَ اور جسوقت کہا جاے یعنی مومنین کہین لَهُمُ واسطے اون کافرونکے اتَّقُوا ڈرو تم مَا بَيْنَ
أَيْدِيكُمْ اوس سے کہ آگے تمہارے ہو یعنی عذاب پہلے استونکا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس سے کہ پیچہے تمہارے ہے عذاب آخرتکا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین
ڈرو تم گناہون سے کہ پہلے تمنے کئے ہین اور ڈرو تم عذاب سے کہ پیچہے تمہارے ہے پس پہلے گناہونپر نادم ہو اور آئندہ گناہونکو ترک کرو لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تاکہ تم رحم کئے جاو اور
تمہارے گناہونسے درگذر کیجاے اور وہ کفار مومنین کی نصیحت سے منہہ پہیرتے ہین اور نزاع کرنیکو مستعد ہوتے ہین وَمَا تَأْتِيهِم اور نہین آتی ہے اونکے پاس مِّنْ آيَةٍ کوئی نشانی
مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ نشانیون قدرت پروردگار اونکے سے کہ وہ قرآن اور معجزے ہین إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ مگر کہ ہین وہ اوس سے منہہ پہیرنیوالے کہ اوسمین نظر
نہین کرتے ہین اور کہتی ہین کہ فقرا اصحابنے جو کہ محتاج تہی مشرکین سے کہا کہ جو کچہہ تم گمان کرتے ہو کہ مال خدا کا ہمارے پاس ہے اوسمین سے تم ہمکو دو اونہون
نے کہا کہ اگر خدا تمہارے اعتقاد مین قدرت رکہتا ہے کہانا دینے پر واسطے بندون کے تو یہ چاہیے کہ وہ تمکو کہانا دیوے اور جسوقت کہ اوسنے تمکو کہانا نہ دیا
تو ہم بہی تمکو نہ دیوینگے اسواسطے کہ خدا نے جو تمکو اوس سے محروم رکہا تو ارادہ خدا کا یہہ ہے کہ تم ہمیشہ محروم رہو اور ہم اوسکے ارادہ کے برخلاف نکرینگے
کہ تمکو کچہہ دیوین یہہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اور جسوقت کہ کہا جاے واسطے اون کافرون کے أَنفِقُوا خرچ کرو تم محتاجون اور
فقیرون پر مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ اوس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے یا مال دنیا کا قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہین وہ لوگ کہ کافر ہوے لِلَّذِينَ آمَنُوا واسطے اون
لوگونکے کہ ایمان لاے ہین أَنُطْعِمُ کیا کہانا دیوین ہم مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ اوس شخص کو اگر چاہے خدا أَطْعَمَهُ تو کہانا دیتا اوسکو إِنْ أَنتُمْ

نہین ہو تم اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو خدا کی ارادہ کے برخلاف حکم کرتے ہو اور یہہ قول کفار کا عین خطا ہے اسواسطے کہ خدا نے بعضی کو تونگر کیا ہے
اور بعضی کو فقیر واسطے امتحان اور واسطے پہنچنے ثواب کے جہان کے اور حکم فرمایا ہے کہ تونگر خدا کا مال جو ہے فقرا کو دیوین پس اوسکا خدا کا بہانہ کرنا اور خدا نے جو حکم خرچ کرنیکا کیا ہے
اوسپر نظر نکرنی یہہ محض غلط ہے اور خدا تعالیٰ کسی سبب سے دیتا ہے اور دینے کے اسباب پیدا کرتا ہے اپنی ہاتھہ سے کچھ نہین آتا اور تونگرونکو جو دیتا ہے اسواسطے کہ وہ محتاجونکی
خبر لیتے رہین اور جسوقت کہ اون کافرون کو ڈراتے تہے تو وہ پیغمبر اور مومنین کو ہنسی کی راہ سے کہتے تہے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے تہے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہہ وعدہ خدا کا اظہار
قیامت کا ہمکو بتلاؤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست کہنے والے اللہ تعالیٰ اونکے جواب مین فرماتا ہے کہ مَا يَنْظُرُوْنَ نہین انتظار کرتے ہین اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
مگر چیخ ایک کا تَاْخُذُهُمْ پکڑلے اونکو مراد اس سے پہلا صور ہے کہ جسکی چیخ سے سب فنا ہو جائینگے اوسکی چیخ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ناگہان اونکو پکڑ لیوے
وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ جسوقت کہ وہ جھگڑتے ہونگے اپنی سودے مین اور معاملہ مین اور لینے اور دینے مین کہ کوئی تو خرید کرتا ہوگا اور کوئی فروخت کرتا ہوگا اور کوئی اپنی کسی
کام مین مشغول ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا کہ ناگہان ایکدفعہ ہی صور پہونکا جائیگا اور سب ہلاک ہو جائینگے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ پس نہ طاقت رکھینگے اس حال مین تَوْصِيَةً
وصیت کرنیکو کہ جو کوئی اپنے پاس حاضر ہے اوسکو وصیت کرین وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اور نہ طرف لوگون اپنے کی اگر گھر سے باہر ہونگے تو يَرْجِعُوْنَ اولٹے پہرینگے بلکہ وہین فنا
ہو جائینگے اور بازار سے گھر مین آنے نہ پاوینگے بلکہ لقمہ ہاتھہ مین ہوگا اور ہونٹون تک نہ لیجانے پاوینگے کہ ایکدفعہ ہی صور کی آواز سنکر فنا ہو جائینگے اور حلق سے نیچے جائیگی
مطلق خبر نہوگی کہ ایکدفعہ ہی کان مین اوسکی آواز آئیگی اور اوس آواز سے ہلاک ہو جائینگے حدیث مین ہے کہ دو آدمی کپڑے کے تہانکو کہولکر پہیلا وینگے کہ ایک اوسکو فروخت
کرتا ہوگا اور دوسرا خرید کرتا ہوگا اوسکو لپیٹنے نہ پاوینگے کہ قیامت قایم ہو جائیگی اور آدمی لقمہ کہانیکا اوٹہا کر چاہیگا کہ منہہ مین رکہے لیکن ہونٹون تک نہ پہنچنے پائیگا
وہ لقمہ یہانتک کہ فنا ہو جاے اور آدمی چاہیگا کہ اپنے مویشی کو حوض پر لیجا کر پانی پلاے لیکن پانی نہ پلانے پائیگا اور جی مین آرزو رہجائیگی وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پہونکا
جاے بیچ صور کے یہہ صور دوسرا ہے کہ جسکے پہونکنے سے زندہ ہونگے اور ذکر اسکا تفصیل سے انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ زمر مین آئیگا اور بعضی کہتے ہین کہ تین صور پہونکے جائینگے پہلا صور
نفخۂ فزع ہے کہ جسمین سب گہبرا جائینگے اور چالیس برس بعد اوسکے صور دوسرا پہونکا جائیگا اور وہ نفخۂ صاعقہ ہے کہ اوسمین سب بیہوش ہو جائینگے اور مر جائینگے اور تیسرے
صور مین سب زندہ ہو جائینگے اور جسوقت صور آخر پہونکا جائیگا فَاِذَا هُمْ پس اوسوقت وہ آدمی مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰى رَبِّهِمْ طرف
حکم پروردگار اپنے کی یعنے طرف میدان قیامت کے يَنْسِلُوْنَ دوڑتے ہونگے اور جسوقت ہول قیامت کے دیکہینگے قَالُوْا يٰوَيْلَنَا کہینگے حسرت سے کہ وای ہمپر مَنْۢ بَعَثَنَا
کسنے اوٹہایا ہمکو یعنے کسنے بیدار کیا ہمکو مِنْ مَّرْقَدِنَا خوابگاہ ہماری سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگ قبرون مین سوتے ہونگے اور جسوقت اوٹہینگے تو گمان کرینگے
کہ ہم سوتے تہے اوسوقت کہینگے حسرت سے کہ واے ہمپر کسنے اوٹہایا ہمکو خوابگاہ ہماری سے اور بعضی کہتے ہین کہ جسوقت قیامت کے ہول اونکو نظر آئینگے تو قبر کی ہولین اونکو قیامت کے ہولونکی مقابل مین
مثل خواب کے معلوم ہونگے اسواسطے کہ عذاب قبر کا اوسکے مقابلہ مین کچھہ نہ معلوم ہوگا اور حضرت علی نے من کو حرف جر کا اور بعث کو مصدر مجرور پڑہا ہے اور جسوقت وہ کہینگے کہ کسنے
ہمارے مرقدون سے اوٹہایا تو ملائکہ کہینگے کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ یہہ وہ ہے کہ جو وعدہ کیا تہا خدا نے قیامت کے ہونیکا وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اور سچ کہا تہا
پیغمبرون نے اور تم اوسکا انکار کرتے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ مسلمان اونسے اس کلمہ کو کہینگے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خود کہینگے کہ یہہ وہ ہے کہ
جسکا وعدہ خدا نے کیا تہا اور پیغمبرون نے سچ کہا تہا اور ہمنے اونکو جہٹلایا اور اسکا انکار کیا اور اب خدا تعالیٰ اونکے اوٹہنے کی جلدی سے خبر دیتا ہے اِنْ
كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً نہووے وہ واقعہ مگر چیخ ایک کہ وہ صور دوسرا ہے اور بمجرد آواز ہونیکے سب زندہ ہو جائین فَاِذَا هُمْ پس اوسوقت وہ
جَمِيْعٌ سب یعنے تمام خلقت پہلی اور پچہلی لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ نزدیک ہمارے حاضر کئے جائینگے اور سبکا حساب ہوگا اور خطاب ہوگا سبکو کہ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ پس آج کے دن نہ ظلم کیا جائیگا کوئی نفس شَيْـًٔا کسی چیز کے نہین اپنے اعمال کی اور جزا اچہی ملیگی نہ کسیکی ثواب مین کمی کیجائیگی اور نہ
کسیکا عذاب زیادہ کیا جائیگا وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیجاؤگے تم اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مگر جو کچھہ تہے تم عمل کرتے نیک یا بد جنہنے بدکام کئے ہین وہ مستحق دوزخ
ہے اور جنکے اعمال اچہے ہین وہ بہشت مین جائیگا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ تحقیق کہ صاحب بہشت کے اوس روز فِيْ شُغُلٍ بیچ شغل کے فٰكِهُوْنَ خوش
مزہ پانیوالے ہین یعنے بہشت کی نعمتون مین مشغول ہونگے اور اونسے طرح طرح کی لذت پاوینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ باکرہ حورون کے ساتہہ مشغول
کہ جنکی بیبیان پہلی رات کے چاند کی مانند ہین اور بعضے کہتے ہین کہ راگ کے سننے مین مشغول ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ قسم قسم کے ثواب مین مشغول ہونگے کہ ہر قسم
سے مناسب ایک عضو کے ہوکر اوسکو عبادت مین مشغول کیا ہو مثلاً اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ثواب پاوینگا ہے کہ اوسکے مسجد مین اور واسطے طلب علم دین کے

گیا ہو ویتا رہون کا سا ثواب تہہ کا ہی کہ اوس سے اپنی مال کو راہ خدا مین دیا ہوا اور جو زعین ثواب شرمگاہ کا ہی کہ اوسکو زنا اور اغلام سے محفوظ رکہا ہو اور
گلو اور شربو انبیاء ثواب پیٹ کا ہی کہ اوسکو حرام کی لقمہ سے بچایا ہوا اور آخر دعو یہم ثواب بان کا ہی کہ اوس سے ذکر خدا اور نصیحت نیک مین مشغول ہوا ہو وتلذ الاعین
ثواب آنکہہ کا ہی کہ اوسکو نن حرام کیطرف نظر کرنے سی بچایا ہو ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ وہ بہشتی اور جورین اونکی جو کہ دنیا مین بوجہ حلال اونکی ساتہہ ہم بستر ہوتی تہی
اور دنیا سی با ایمان گئے ہون اور یا حورین مراد ہین بس یہہ بہشتی اپنی بیبیون کی ہمراہ فِیْ ظِلٰلٍ بیچ سایون کے یعنے ایسے مقامون مین کہ ہرگز وہان حرارت اور گرمی
آفتاب کی نہو گی عَلَی الْاَرَائِکِ اوپر تختون کی کہ نہایت آراستہ اور پیراستہ ہونگے مُتَّکِئُوْنَ تکیہ لگانیوالی ہونگے لَھُمْ فِیْھَا واسطی اونکی بیچ اوس بہشت کے
فَاکِھَۃٌ میوہ ہے ہر قسم کا وَلَھُمْ مَا یَدَّعُوْنَ اور واسطی اونکی وہ ہے کہ جو خواہش کرینگے اور زبان سی طلب کرنے کی کچہہ احتیاج نہو گی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کچہہ بہشتی اپنی دل
مین خواہش کرے کہا نیکی یا پینیکی بدون اسکی کہ اپنی زبان سے اوسکو طلب کری اپنی پاس حاضر پائیگا سَلٰمٌ یہہ بدل ہے ما سی اور تقدیر اوسکی وہم سلام ہے یعنی اور واسطی اونکی
سلامتی ہے اور امن ہے ہر آفت سی قَوْلًا یہہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنے کہیگا اونکو خدا کہنا کہ وہ مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پروردگار مہربان کیطرف سے ہے
یعنی سلام کہیگا اونکو خدا کہ وہ سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سی ہوگا اور عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بہشتی نعمتون مین مشغول
ہون کہ ناگاہ ایک نور اونپر روشن ہو اور جسوقت سر انکو بلند کرین تو اوس نور مین سے آواز آوی کہ السلام علیکم یا اہل الجنۃ اور یہہ نہایت مدعا اونکا ہوگا اور کہتے ہین
کہ فرشتی اونکی زیارت کو آوین اور اونکو سلام کرین اسطرح سی کہ السلام علیکم من ربکم الرحیم اور منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت کو روانہ ہونگے تو کفار بہی ہمراہ اونکی
چلنے لگین اوسوقت اونکو خطاب پہونچی کہ دور رہو وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اور جدا ہو جاؤ تم آجکی دن مومنین سے اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ای گنہگارو کفر کرنیوالو کہ تمہارے رہنی کی جگہہ دوزخ
ہی اور بعد اوسکی اونکو خطاب پہونچی کہ اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ کیا نہین عہد کیا تہا مینے طرف تمہارے زبانی پیغمبرون کی اور عقل اور فہم تمکو عطا کرکے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ ای اولاد آدم کی
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ یہہ کہ نہ پرستش کرو تم شیطان کو اور اوسکی کہنے پر مت چلو اور اوسکے کہنی سی کفر کو مت اختیار کرو اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق کہ وہ واسطی تمہارے
دشمن ہے ظاہر اور تمہارے باپ کے ساتہہ دشمنی اوسکی ظاہر ہے اور روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے مخلوق کی اوس امر مین کہ جسمین نا فرمانبرداری
خالق کی ہو اور خدا کا حکم اوسمین نہو تو اوس شخص نے اوس مخلوق کی پرستش کی جیسے کہ خدا یتعالی نے فرمایا ہی کہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ یعنی
اختیار کیا اون یہودیون نے علما اپنی کو اور عابدون اپنی کو پروردگار سوائے خدا کے اور وہ یہودی اپنی علما کو خدا نہین جانتے تہی بلکہ جس حرام کو اونہون نے حلال کر دیا تہا اور
اوسکو حلال جانتے تہے اور جس حلال کو اونہون نے حرام کر دیا تہا اوسکو وہ حرام جانتے تہے غرض یہہ ہے کہ ہر امر مین اونکی فرمانبرداری کرتے تہی خلاف حکم خدا کی اسواسطی خدا نے فرمایا
کہ تم اونکو اپنی پروردگار جانتے ہو اسیطرح جو کوئی آدمی کسیکے کہنی پر چلی اوس امر مین کہ جسمین خدا کا حکم نہین ہے یعنی خدا نے تو منع کیا ہی اور وہ کسیکی کہنے سی اوسکو کرے اور جسکو
خدا نے واجب کیا ہے اوسکو کسیکے کہنی سی نہ کری تو اوسنی اوس آدمی کی پرستش کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسنے فرمانبرداری کی کسی مرد کی خدا کی
گناہ مین اوسنی اوسکی پرستش کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس نے کان رکہی طرف کسی کلام کرنیوالی کے اوسنی اوسکی پرستش کی پس اگر وہ کہنی والا بیان کرتا ہی
خدا کیطرف سے تو اوسنی پرستش کی خدا کی اور اگر وہ کہتا ہی شیطان کیطرف سے تو اوسنے شیطان کی پرستش کی پس خدا یتعالی نے فرمایا کہ کیا مینے عہد نکیا تہا کہ شیطان کی پرستش
مت کرو وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ اور یہہ کہ پرستش کرو تم میری ھٰذَا یہہ یعنی میری پرستش کرنا اور شیطان کا کہنا ترک کرنا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ راہ سیدہی ہے کہ اپنی چلنے والی کو
جنت مین پہونچاتی ہی وَلَقَدْ اَضَلَّ اور البتہ تحقیق گمراہ کیا ہی اوس شیطان نے مِنْکُمْ تم مین سے ای آدمیو جِبِلًّا کَثِیْرًا خلقت بہت کو اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ کیا نہی
تم کہ عقلون کو اپنی کام فرماتی اور سمجہتے اوسکی گمراہ کرنیکو کہ اوسکی چال مین پہنستے ھٰذِہٖ یہہ دوزخ کہ دیکہتے ہو تم جَھَنَّمُ الَّتِیْ وہ دوزخ ہی کہ دنیا مین کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
تہی تم کہ وعدہ کئی جاتی اوسمین داخل ہونیکا اور اوس سے ڈرائی جاتے اِصْلَوْھَا الْیَوْمَ جلو تم اوسمین آجکی دن ہمیشہ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ بسبب اوسکی کہ تہی تم کفر کرتی دنیا مین اور شرک کرتی خدا
کی ساتہہ اور انبیاء کو جہٹلاتے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ اوس دن مہر کرینگے ہم عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ اوپر منہون اونکی کے تاکہ جہوٹے دعوی نہ کرین کہ ہمنی کفر اور شرک نہین کیا اور پیغمبرون کو نہین
جہٹلایا وَتُکَلِّمُنَآ اور کلام کرینگی ہمسی اَیْدِیْھِمْ ہاتہہ اونکی وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ اور گواہی دین پاؤن اونکی بِمَا کَانُوْا ساتہہ اوسکی کہ تہی وہ دنیا مین یَکْسِبُوْنَ کسب کرتی یعنی
اونکی عضا کہ دنیا مین جنکی شان سے گویائی نہین ہے ہم اونکو گویا کرین آخرت مین کہ وہ عضا اونکی گواہی دیوین اونپر اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ خدا یتعالی قیامت کے دن
کافرون مین ایک نشانی پیدا کریگا کہ اوس نشان سے آدمی جانین کہ یہہ کافر ہے اور جسوقت وہ کفار باوجود اس علامت کی انکار کرین تو فرشتی اونپر گواہی دین اور جب
اوسسی بہی انکار کرین اور کہین کہ خدا وندا [illegible] فرشتی [illegible] جو کہ گواہی دیتی مین اور انکار پر اصرار کرین تو انبیاء گواہی دیوین اور جب اوسسی بہی انکار

کرین تو ہمسایہ گواہی دین اور اگر پہر بہی انکار کرین تو اعضا اونکی گواہی دین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن پر اعضا اونکی گواہی نہ دیوینگے اور
سوا اسکے نہین کہ گواہی دینگے اوس شخص پر کہ جسکے لئی ثابت ہوا ہے کلمہ عذاب کا اور لیکن مومن پس وہ دیا جائیگا نامہ اعمال دست راست مین اور خدا تعالے فرماتا ہی کہ جو لوگ
دیا جائیگا نامہ اعمال اپنا دست راست مین پس یہہ لوگ پڑہین گے نامہ اعمال اپنی کو اور نہ ظلم کئی جاوینگے برابر تاگی دانہ خرما کی اور بعضے کہتی ہین کہ مومنین کے اعضا اونکی طاعتون پر گواہی
دینگے وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم لَطَمَسْنَا البتہ مٹا ڈالا کرین ہم عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ اوپر آنکہون اونکی اسطرح سی کہ اثر آنکہون کا چہرہ پر باقی نرہی فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ پس
دوڑین وہ رستہ کو فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ پس کیونکر دیکہین وہ اوسکو کہ اندہی ہین وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم لَمَسَخْنٰهُمْ البتہ مسخ کردین ہم اونکو کہ اونکی صورت اوطرح کی کردین
چاہین ہم اونکو بندر بنادین اور اگر چاہین سور عَلٰى مَكَانَتِهِمْ اوپر مکان اونکی کے جس جگہہ کہ وہ موجود ہوئین فَمَا اسْتَطَاعُوْا پس طاقت رکہین وہ مُضِيًّا آگی جانیکی اوس جگہہ سی
وَلَا يَرْجِعُوْنَ اور نہ اولٹی پہرین وہ یعنی نہ آگی جاسکین نہ پیچہی کو اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہی اپنی قدرت کو کہ جس سے اشارہ مسخ کرنیکی قدرت کی طرف ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ
اور جسکو کہ عمر دیتے ہین ہم اور اوسکی عمر کو دراز کرتے ہین ہم تو نُنَكِّسْهُ اولٹا کر دیتی ہین ہم اوسکو فِي الْخَلْقِ بیچ پیدایش کے کہ زیادتی بدن کو توکمی سی بدل کردیتی ہین اور قوت کو ضعیفی اور ناتوانی
سے اور جوانی اور تازگی کو بڑہاپی اور پژمردگی سے اور دانائی کو نادانی سی اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم اور عقل کو کام نہین فرماتی ہو کہ جو کوئی اسپر قادر ہے کیا وہ مسخ نہین
کر سکتا اور کہتی ہین کہ کفار عرب نے جو قرآن کو اسلوب غریب اور عجیب کے ساتہہ دیکہا تو کہنی لگے کہ محمد صلعم شاعر ہی کہ جو اس خوب ہنگ اور روش سے کہتا ہی خدا تعالی اونکی قول کو رد کرکے
کہتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکہلایا ہے ہمنے اوس محمد صلعم کو شاعری کو یعنی جو کچہہ کہ ہمنے نازل کیا ہی وہ قبیلہ شعر سی نہین ہے کہ جس مین محض تخیلات شاعرانہ ہوتے ہین کہ اکثر اوسمین
رغبت دلانی اور نفرت دلانی ہوتی ہی اور واقع مین اوسکی کوئی حقیقت نہین ہوتی اور بعضے کہتی ہین کہ مراد اوس سے کلام مقفی اور موزون ہے، اور قرآن ایسا نہین ہے، وَمَا
يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اور نہین سزاوار ہے واسطی اوسکی شعر کہنا اور نظم قرآن دلالت نہین کرتا ہے شاعری پر اور محمد صلعم شعر کہنا نہین جانتا ہی اور منقول ہے کہ اگر وہ حضرت کوئی بیت واسطی
تمثیل کے ادا کرتے تو وزن سی منحرف ہوجاتی ہی لوگ کہتی تہے کہ یا حضرت یہہ موافق وزن کے ادا نہین ہوئی فرماتی کہ شعر کہنا کام میرا نہین ہے، اور مین شاعر نہین ہون اور جو کچہہ حضرت کے
کلام مین موافق وزن شعر کے وارد ہوا ہے وہ اتفاقی ہی بدون ارادہ کے ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور صحیح تر یہی ہے کہ مراد شعر سی اس مقام مین تخیلات شاعرانہ
ہین اور اوسیکی طرف اشارہ ہے کہ قرآن ایسا نہین ہے، اور کلام مقفی اور موزون مین کچہہ قباحت نہین ہے، اور حضرت خود اشعار حسان کے سنتے تہی اور اوسکی تعریف کرتے تہے اور جناب امیر علیہ السلام اکثر شعر کہتے
تہے اور مذمت اوس شعر کی آئی ہی کہ جسمین خیالات شاعرانہ ہون اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کلام شعری کو دشمن رکہتی تہے اور فرمایا کہ اگر شکم تمہارا چرک سے بہرا ہو تو اوسکو
دوست رکہتا ہون اوس سے کہ شکم تمہارا شعر سی پر ہو اس سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ کلام شعری مراد ہے نہ مقفی اور موزون اور قرآن مقفی اور موزون کب ہے کہ کفار اوسکو شعر کہتی تہی بلکہ وہ قرآن کو تخیلات
شاعرانہ گمان کرتے تہی اسواسطی کہتے تہی کہ محمد صلعم شاعر ہی خدا تعالی نے اونکی قول کو رد کیا اور اگر حضرت نے کبہی بیت کو وزن سی منحرف بہی کیا تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرت کی طرف
وہم شاعری کا نہو اور کلام کو حضرت کی شاعرانہ کہنے لگین اسواسطی حضرت وزن سے منحرف کرتے ہونگے اور خدا تعالی قرآن کی حق مین فرماتا ہی کہ اِنْ هُوَ نہین ہے وہ قرآن
اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ اور ایک کتاب روشن کہ آسانی سے اوسکے معنے کو حاصل کرسکتے ہین اور ہمنی اوسکو نازل کیا ہی لِّيُنْذِرَ تاکہ ڈراوی وہ
مَنْ كَانَ حَيًّا اوس شخص کو کہ ہووے وہ زندہ یعنی مومن کو اسواسطی کہ زندگی جاودانی ایمان کے ساتہہ ہے اور کافر حکم مردہ کا رکہتا ہی بسبب تامل نہ کرنے اور غور نہ کرنیکے خدا تعالی کی
قدرت کی نشانیون مین بلکہ مردہ سی بہی زیادہ بدتر ہے اسواسطی کہ مردہ اگر کچہہ نفع حاصل نہین کرتا ہی تو ضرر بہی اوسکو نہین ہوتا ہی بخلاف کافر کے کہ بسبب نہ قبول
کرنے دین حق کے کمال ضرر ہی اوسکو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد زندگی سے عقل ہے یعنے تاکہ ڈراوی وہ قرآن اوس شخص کو کہ عقل رکہتا ہی اور
اوسکو سمجہہ سکتا ہی نہ غافل اور جاہل کہ حکم مردہ کا رکہتا ہے، وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور ثابت اور واقع ہووے کلمہ عذاب کا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اوپر کافرون کے کہ اوسکو قبول
نہین کرتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے ہین اور اب خدا تعالی اپنی قدرت کی دلیلین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکہا
یعنے کیا نہین جانا اونہون نے اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ تحقیق ہمنی پیدا کیا ہی واسطی اونکی مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اوس چیز مین سی کہ کام کیا ہی ہاتہون قدرت ہماری نے بدون شرکت دوسرا
اور مدد وغیرہ کے اور خدا تعالی نے جو فرمایا ہی کہ ہمنی اپنی ہاتہون سے کیا ہی تو مراد اوس سے یہی ہے کہ ہمنی خود کیا ہی اور دوسرا اوسمین شریک نہین ہے، پس موافق محاورہ اونکی
فرماتا ہی کہ ہمنی خود پیدا کیا ہی بدون شریک کے یعنی غیر کی اَنْعَامًا چوپاؤنکو مانند گہوڑے اور گوسفند اور اونٹ اور گاؤ اور بہینس کے اور سوائے اسکے فَهُمْ لَهَا پس
وہ لوگ واسطی اون چوپاؤن کے مٰلِكُوْنَ مالک ہین کہ اپنی تصرف مین لاتے ہین وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ اور بس مین کیا ہی ہمنی اون چوپاؤن کو واسطے اونکے فَمِنْهَا
رَكُوْبُهُمْ پس بعضی اونمین سے سواریان اونکی ہین مثل اسپ اور شتر اور خچر کے وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور بعضے کو اون مین سے کہاتے ہین مثل گاؤ اور گوسفند کے

ع

وَلَهُمْ فِيهَا اور واسطے اونکے بیچ اون چوپاؤن کے مَنَافِعُ فائدے ہین پوست اور پشم وغیرہ کے وَمَشَارِبُ اور پینے کی چیزین ہین مثل دودہ اور دہی اور چہاچ وغیرہ کے
أَفَلَا يَشْكُرُونَ کیا پس نہین شکر کرتے ہین وہ خدا کا کہ کسطرح کی نعمتین عطا کی ہین اور باوجود حاصل ہونے ایسی نعمتون کے خدا تعالی کی پرستش اونہون نے نکی
وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ اور پکڑے اونہون نے یعنے اختیار کئے اونہون نے سوای خدا کے کہ پیدا کرنیوالا تمام مخلوقات کا ہے آلِهَةً معبود کہ وہ کسی چیز پر قادر نہین ہین لَعَلَّهُمْ
تاکہ وہ یعنی بامید کے يُنصَرُونَ نصرت کئے جائین کہ وہ معبود اونکی مدد کرین اور شفاعت کرکے عذاب کو اونسے دفع کرین اور حال یہہ ہے کہ وہ بت معبود اونکے لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ نہین طاقت
رکہتے ہین وہ مدد کرنے اونکی کی وَهُمْ اور وہ بت پرست لَهُمْ واسطے اون بتون کے جُندٌ مُّحْضَرُونَ لشکر ہین حاضر کئے گئے کہ شیطان نے اونکو بتون کی نزدیک واسطے
پرستش کیواسطے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ قیامت مین بت پرست بتون کے ہمراہ دوزخ مین حاضر کئے جاوینگے اور کہتے ہین کہ قیامت مین بتونکو آگے رکہینگے اور
بت پرست پیچہے ہونگے جیسے کہ لشکر سردار کے پیچہے ہوتا ہے اور سب کو اس طرح سے دوزخ مین لیجاوینگے اور جسوقت کہ حال اونکا ایسا ہوگا تو ای محمد صلعم فَلَا يَحْزُنكَ پس چاہیے
کہ نغمگین کرے تجہکو قَوْلُهُمْ کہنا اونکا کہ وہ جو خدا کے شریک مقرر کرکے بتونکو معبود کہتے ہین اور تجہکو شاعر اور جادوگر کہتے ہین إِنَّا نَعْلَمُ تحقیق کہ ہم جانتے ہین
مَا يُسِرُّونَ جو کچہہ کہ پوشیدہ کرتے ہین وہ کہ تجہسے اور مومنین سے کینہ اور دشمنی رکہتے ہین وَمَا يُعْلِنُونَ اور جو کچہہ کہ ظاہر کرتے ہین مثل کلمے کفر کے اپنی زبان سے کہتے ہین نقل ہے
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابی بن خلف مجلس اقدس رسولخدا صلعم مین حاضر ہوا اور اوس مجلس مین بعضی اشراف قریش بہی حاضر تہے اور وہ ایک استخوان بوسیدہ
اپنے ہمراہ لایا اور اوسکو اپنے ہاتہہ سے ملا کہ وہ ریزہ ریزہ ہوگئی اور خاک اوسکی ہوا مین اوڑ گئی اور بعد اوسکے کہنے لگا کہ وہ کون ہے کہ اس خاک ریزہ ریزہ کو جمع کرے
اور پہر اوسکو زندہ کرے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ پروردگار میرا قیامت کے روز اس خاک کو جمع کرکے پہر دوبارہ زندہ کریگا اور تجہکو زندہ کرکے دوزخ مین ڈالیگا اوس
وقت یہہ آیت نازل ہوئی أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ کیا نہین دیکہا اور نہین جانا اور نہین دریافت کیا آدمی نے یعنے ابی بن خلف نے أَنَّا خَلَقْنَاهُ تحقیق یہ کہ پیدا کیا ہم نے اوسکو
مِن نُّطْفَةٍ منی سے اسطرح سے کہ منی سے خون لبستہ کیا اور خون لبستہ سے گوشت بنایا اور اوسمین ہڈیان بنائین یہانتک کہ رفتہ رفتہ انسان کی صورت بنا کر اوسمین روح
پہونکی اور ماں کے پیٹ مین اوسکو پرورش کیا اور ماں کے شکم سے باہر نکالکر گہین مین اوسکی پرورش کی اور جسوقت اوسکو بالغ کرکے عقل عطا کی اور گفتگو سکہلائی
فَإِذَا هُوَ پس اوسوقت وہ قیامت کے مقدمہ مین خَصِيمٌ مُّبِينٌ جہگڑنیوالا ظاہر ہے کہ بے وجہ جہگڑتا ہے اور وہ تامل کرے تو جانے کہ جو شخص کہ قادر ہے اسطرح سے پیدا
کرنے پر اوسکی نزدیک دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اور ازراہ عناد اور انکار کے ہمارے پیغمبر سے اس مقدمہ مین جہگڑا کیا اور دوبارہ پیدا کرنے مین بہت تعجب کیا وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا
اور بیان کیا واسطے ہمارے مثل کو کہ دیکہو اس خاک ریزہ ریزہ کو کون جمع کرکے زندہ کرسکتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار کیا کہ مردہ کو کون زندہ کرسکتا ہے قیامت کے روز وَ
نَسِيَ خَلْقَهُ اور بہول گیا پیدایش اپنی کو کہ کسطرح منی سے اوسکو پیدا کیا ہے اور از روے سرکشی اور عناد کے قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ کہا کہ کون زندہ کرسکتا ہے ہڈیونکو کہ اونکو
کرکے پہلی حالت پر پہونچادے وَهِيَ رَمِيمٌ جسوقت کہ وہ بوسیدہ ہون حق تعالی اوسکی رد مین فرماتا ہے کہ قُلْ کہدے ای محمد صلعم اوس شخص کو کہ جو دوبارہ زندہ کرنیکا انکار کرتا ہے يُحْيِيهَا
زندہ کرتا ہے اون ہڈیونکو الَّذِي وہ شخص کہ اپنی قدرت کاملہ سے أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ پیدا کیا ہے اوسنے پہلی مرتبہ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ ساتہہ پیدا کرنے ہر مخلوق کے
عَلِيمٌ دانا ہے اور جاننے والا ہے کہ اپنے علم سے ہر چیز کو تفصیل سے جانکر پیدا کیا ہے کہ ہر ایک ٹکڑے اور ریزے کو اوسکے جانتا تہا اور ہر ایک ریزے کے دوسرے
ریزے سے ملنے کو بخوبی واقف تہا پس دوسری بار اوسکو کیا مشکل ہے کہ ایک ریزے سے دوسرے ریزے کو ملا کر جمع کرے کہ پہلے سے جسکا علم رکہتا ہو اور اس سے زیادہ اپنی قدرت
کا حال بیان کرتا ہے اور عجیب کے پیدا کرنے پر کہ قادر ہے دوبارہ زندہ کرنے پر الَّذِي وہ شخص یعنے وہ خدا کہ جَعَلَ لَكُم پیدا کیا اوسنے واسطے تمہارے مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ درخت سبز
سے نَارًا آگ کو فَإِذَا أَنتُم پس اوسوقت تم مِّنْهُ اوس سے تُوقِدُونَ آگ روشن کرتے ہو کہتے ہین کہ عرب کے جنگل مین دو درخت ہوتے ہین مرخ اور عفار جسوقت شاخ اونکی
ہری اور تر و تازہ ہو دوسری شاخ پر ملین تو اوسمین سے آگ نکلتی ہے پس جو شخص کہ قادر ہو ہری اور تر و تازہ درخت سے آگ نکالنے پر پس قدرت اوسکی
زیادہ ہوگی پیدا کئی ہوئی چیز کو مار کر پہر اوسکے پیدا کرنے پر اور فرماتا ہے کہ أَوَلَيْسَ الَّذِي کیا نہین ہے وہ شخص کہ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیا ہے اوسنے آسمانون
کو اور زمین کو اس بزرگی کے ساتہہ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ قدرت رکہنے والا اوپر اوسکے کہ پیدا کرے یعنے جسنے ایسے بڑے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ قادر نہین
اسپر کہ پیدا کرے مِثْلَهُم مثل اونکے کیونکہ بہ نسبت آسمان اور زمین کے بہت چہوٹے اور بے حقیقت ہین خدا تعالے خود جواب دیتا ہے کہ بَلَىٰ ہان وہ قادر ہے مردون کے زندہ
کرنے پر وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ اور وہ خدا بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ہر ایک کے احوال کا اور پیدا ہونے کے کیفیت کا اور کسی آلہ اور اوزار
سے وہ پیدا نہین کرتا ہے إِنَّمَا أَمْرُهُ سوای اسکے نہین کہ کام اوسکا إِذَا أَرَادَ شَيْئًا جسوقت کہ ارادہ کرے پیدا کرنے کسی چیز کو

اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ یہہ ہی کہ کہی واسطے اوس چیز کے کہ کُنْ ہو جا تو میرے حکم سے فَیَکُوْنُ پس ہو جاتی ہے مراد یہہ ہے کہ جسوقت خدایتعالےٰ جس چیز کا ارادہ
کرتا ہے اوسکو کرڈالتا ہی اور یہہ بمنزلہ اسکی ہے کہ کسی چیز کو کہی کہ ہوجا تو پس وہ ہو جاتی ہے اوسیوقت اور جسوقت کہ قدرت اوسکی پیدا کرنیمین اس مرتبہ کے ہو تو فَسُبْحَانَ
پس پاک ہی دوبارہ زندہ کرنیکے قدرت کی ہونے سی اَلَّذِیْ وہ شخص کہ بِیَدِهٖ بیچ ہاتہہ قدرت اوسکی کے مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ بادشاہی ہر چیز کی ہے کہ سب کا مالک ہے وہ
اور سب چیز کو اوسنی پیدا کیا ہے اور جو کوئی کہ ایسا ہے پس اوسپر دوبارہ زندہ کرنا دشوار نہین ہے اور بعضون نے ملکوت کو ملکہ پڑہا ہے اور معنی اوسکے قدرت
کے ہین یعنے پاک ہے وہ شخص کہ بیچ ہاتہہ اوسکے کی قدرت ہر چیز کی ہے وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسی کے پہروگے تم واسطے جزاے اعمال کے کہ اقرار کرنے

سورۃ الصافات

والا اور فرمان بردار تو بہشت مین جائیگا اور انکار کرنیوالا اور سرکش اور نا فرمان بردار دوزخ کو روانہ ہوگا اور عذاب مین گرفتار ہوگا
یہہ سورہ مکی ہے اور اس مین ایک سو اور بیاسی آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ صافات کو ہر جمعہ کو پڑہے
تو ہر آفت سی محفوظ رہے اور ہر بلا دنیا مین اوس سے دفع ہوتی رہے اور روزی اوسکی دنیا مین بہت فراخ ہو اور شیطان اوسکی بدن مین اور اوسکی اولاد اور مال
مین دخل نکرے اور بادشاہ ظالم اوس سے بدی نکرسکیگا اور اگر اوس روز مرجائے تو خدایتعالےٰ اوسکو شہید ماریگا اور شہدا کی ہمراہی مین اوسکا حشر ہوگا اور بہشت
مین داخل ہوگا اور درجہ شہدا کا اوسکے نام ذکر کرینگے اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر وقت نزع کے یہہ سورہ پڑہا جائے تو خدایتعالےٰ موت کی سختی کو آسان
کرتا ہے اور کہتی ہین کہ کفار مکہ نے از راہ انکار اور تعجب کے کہا کہ محمدؐ نے سب خداؤن کو ایک خدا کر دیا ہے خدایتعالےٰ نے اونکی انکار کے دفع کرنیکو اور اپنی توحید کے ثابت
کرنے کے واسطے کئی چیزون کی قسم کہائی جیسے کہ اس سورہ مین مذکور ہین اور فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصّٰٓفّٰتِ
قسم ہے اون فرشتون کی جو کہ آسمانون مین صف باندہے ہوئے ہین واسطے عبادت کے یا درمیان ہوا کے پر اونکو بچہائے ہوے ہین کہ کیا حکم ہوتا ہے کہ اوسکو بجا لائین
یا قسم ہے غازیون کی کہ جہاد مین صف باندہنے والے ہین یا قسم ہے اون مومنین کی نماز جماعت مین صف باندہنے والی ہین صَفًّا صف باندہنا خاص واسطے رضا کے
خدا کے فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا پس قسم ہے اون فرشتونکی کہ منع کرنیوالے شیاطین کے ہین آسمان پر چڑہنے سے اور زیادہ فرشتے کہ جو ہانکنے والی ہین بادلون کو اور یا قسم ہے نماز گزارنیوالونکی
کہ ہانکنے والے ہین اپنی نمازون کی کثرت سے شیاطین کو اور یا قسم ہے اون علماء کی کہ دفع کرنیوالے ہین اور جہڑکتے ہین کافرون اور بدکارون کو اور منع کرنیوالے ہین
گناہون سے زَجْرًا منع کرنا خالص واسطے اور خاص واسطے خوشنودی خدا کے فَالتّٰلِیٰتِ پس قسم ہے اون فرشتونکی کہ تلاوت کرنیوالے ہین ذِکْرًا ذکر خدا کو یا تمام
کرنیوالے وحی کے ہین انبیا پر یا تلاوت کرنیوالے کتاب خدا کے ہین یا قسم ہے اون مومنین کی کہ اکثر تلاوت کرنیوالے قرآن کی ہین یا قسم ہے نماز پڑہنے والونکی کہ نماز
مین تلاوت قرآن کی کرنیوالے ہین ابو عمرو اور بعض نے سب تاؤن کو ما بعد مین ادغام کرتے ہین یہہ سب قسمین ہین اور جواب قسمونکا یہہ ہے کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ تحقیق معبود تمہارا
لَوَاحِدٌ البتہ ایک ہے اپنی ذات اور صفات مین رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار اور پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوس چیز کا کہ درمیان اون دونون
کے ہی جمیع مخلوقات وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اور پروردگار مشرقونکا یعنے پیدا کرنیوالا مشرقونکے ستارونکا ہے اور آفتاب کے ایکسال مین تین سو اور ساٹہہ مشرق ہین
اور ہر روز اوسکے واسطے ایک مشرق بنا ہوتا ہے اون سب کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اور مشرق کے قیاس سے مغرب بہی معلوم ہوجاتا ہی اسواسطے اوسکا ذکر نہین کیا
اور فرماتا ہی کہ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا تحقیق کہ ہمنے آراستہ کیا ہی آسمانکو کہ نزدیک ہی زمین سے یعنی آسمان اول کو بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ ساتہہ زینت ستارونکی آراستہ کیا
اور عاصم اور حمزہ نے زینت کو تنوین سے اور کواکب کو مجرور پڑہا ہے اور ابو بکر نے کواکب کو منصوب پڑہا ہے اور باقیون نے زینت کو مضاف پڑہا ہی طرف کواکب کے اور کہتی ہین
کہ شیاطین جناب رسولخدا صلعم سے پہلے آسمان پر جاتے تہے اور کلام ملائکہ کا سنتے تہے اور زمین پر آکر کاہنون اور جادوگرون کو وسوسہ مین ڈالتے تہے اور کہتے تہے کہ غیب سے
اطلاع رکہتی ہین اور اس جہت سے وہ جہوٹ کے ساتہہ راست کو ملا کر لوگونکو اپنا تابعدار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم غیب کی بات کو جانتے ہین اور اس جہت سے لوگونکو گمراہ
کرتے تہے جسوقت رسولخدا صلعم پیدا ہوے تو شیاطین آسمان پر جانے سے بند ہوگئے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَحِفْظًا اور نگاہ رکہنا یہہ مفعول مطلق ہوا ہے فعل محذوف
کا یعنی نگاہ رکہا ہی ہمنے آسمان کو نگاہ رکہنا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ ہر شیطان مَّارِدٍ سرکش اور نا فرمان سے لَا یَسَّمَّعُوْنَ نہین سنتی ہین وہ شیاطین اور اہل کوفہ نے اسکو تشدید
شین اور تشدید میم پڑہا ہے یعنی وہ شیاطین اپنا کان نہین لا سکتے ہین اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی طرف گروہ بلند کے واسطے سننے بات کے یعنی ملائکہ جو بعضی امور
لوح محفوظ کے مطلع تہے اور آپسمین اوسکا ذکر کرتے تہے اور یہہ شیاطین اوپر جا کر جو کچہہ سن لیا کرتے تہے اب نہین سن سکتے ہین اور ملائکہ کے گروہ کیطرف
کان واسطے سننے باتون کے نہین لگا سکتے ہین وَیُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہین وہ ستارے سوراخ کرنیوالے یعنے ملائکہ اون پر ستارے ڈالتے ہین

مِن کُلِّ جَانِبٍ ہر طرف سے دُحُورًا واسطے ہانکنے کے اور اونکے دفع کرنیکے جسوقت وہ واسطے سننے کلام کے اوپر چڑہتے ہین اور دحورا مفعول لہ واقع ہوی وَلَہُم اور واسطے
اون شیاطین کے عَذَابٌ وَّاصِبٌ عذاب ہے لازم ہونیوالا کہ کبہی موقوف نہووے اور شیاطین عذاب مین گرفتار رہین اِلَّا مَنْ خَطِفَ مگر جو کوئی کہ اوچک لے گیا
کلام کو ملائکہ کے الْخَطْفَةَ اوچک لیجانا کہ بعضی بات کو ملائکہ کے چوری سے سنا تو فَاَتْبَعَہٗ پس پیچہے لگیگا اوسکے شِہَابٌ ثَاقِبٌ شعلہ چمکنی والا کہ اوسکو جلا
کردے اور جلا دیوے اور کہتے ہین کہ رکانہ بن زید کہ منکر قیامت کا تہا اور ہمیشہ دعوی دلاوری اور قوت کا کرتا تہا اور درمیان قریش کے اس امر کی لاف زنی کرتا تہا کہ
شجاعت اور قوت مین ہمارے قوم کے کوئی مثل نہین ہے اوسکے رد مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَاسْتَفْتِہِمْ پس پوچہہ تو اے محمد صلعم اون مشرکین سے کہ اَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا وہ زیادہ سخت
ہین پیدائش مین اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا یا وہ شخص کہ پیدا کیے ہین ہمنے پہلی امتون کے انہی پہلے کہ وہ قوت مین ان سے بہت زیادہ تہے اون لوگونکو ہمنے باوجود اس قوت کے ہلاک
کردیا اور عذاب مین گرفتار کیا کہ وہ باوجود اس قوت کے عذاب کو اپنے اوپر سے دفع نکر سکے اور یہہ لوگ کہ بہ نسبت اونکی نہایت ناتوان اور سست ہین یہہ کیونکر
عذاب کو اپنے اوپر سے دفع کرینگے اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا ہے اون سب کو مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ مٹی چپکنی والی سے کہ وہ نہایت سست ہوتی ہے اور اوس سے
پیدائش انکی باپ کی اور انکی اصل کی ہے جب کہ باپ ایسا ہے تو اولاد بہی ایسی ہی ہوگی اور اوسکے حکم مین داخل ہونگے اور کسیکو وہ قوت نہوگی کہ عذابکو اپنے سے دفع کر
بعضے کہتے ہین کہ گمان رسول خدا صلعم کا یہہ تہا کہ جو کوئی قرآن کو سنے وہ ایمان کو قبول کرے اور جسوقت مشرکین نے سنا تو اوسپر ہنسی کی اور ٹہٹہا شروع کیا تب
نے تعجب کیا خدا تعالے فرماتا ہے کہ نہ ایسا ہے کہ وہ فرمانبردار قرآن کے ہون بَلْ بلکہ عَجِبْتَ تعجب کیا تونے اونکے ایمان نہ لانیسے قرآن پر وَیَسْخَرُوْنَ اور وہ ہنستے ہین وَاِذَا ذُکِّرُوْا
اور جسوقت کہ نصیحت کیے جائین وہ قرآن سے تو لَا یَذْکُرُوْنَ نہین نصیحت قبول کرتے ہین وہ وَاِذَا رَاَوْا اٰیَۃً اور جسوقت دیکہتے ہین نشانی قدرت
خدا کو مثل معجزہ وغیرہ کی تو یَّسْتَسْخِرُوْنَ جد سی ٹہٹہا کرتے ہین اور یا یہہ کہ آپسمین ہنستے ہین وَقَالُوْا اِنْ ہٰذَا اور کہتے ہین کہ نہین ہے یہہ جو کہ ہم دیکہتے
ہین کہ چاند کے دو ٹکڑے دکہلائی دیتے ہین اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ مگر جادو ظاہر اور از راہ عناد کے اور ہنسی کے کہتے ہین کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مرجائینگے ہم وَکُنَّا تُرَابًا
اور ہو جائینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور پوست ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم البتہ اوٹہائے جائینگے دوبارہ زندہ کرکے بعد اسکے کہ ہم خاک ہو گئے ہون
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے وہ بہی زندہ کرکے اوٹہائے جائینگے کہ بالکل خاک ہو گئے ہین یعنی ہرگز ہم اور ہمارے باپ دوبارہ زندہ نہونگے قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم ان انکار کرنیوالون قیامت کو کہ نَعَمْ ہان تم سب زندہ ہوکر اوٹہوگے مع اپنے باپون کے وَاَنْتُمْ اور تم دَاخِرُوْنَ خوار اور ذلیل ہونیوالے ہو آخرت مین
اور جسوقت خدا ارادہ کرے قیامت کے ہونیکا تو فَاِنَّمَا ہِیَ پس سوائے اسکے نہین کہ وہ قیامت زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ہانکنا ہے ایک یعنی ایک پہونک ہوگی صور کی اسرافیل
پہونکینگے اور وہ صور دوسری مرتبہ پہونکنا ہوگا اسرافیل کو فَاِذَا ہُمْ پس اوسوقت وہ زندہ ہوکر اور قبرون سے باہر نکلکر یَنْظُرُوْنَ نظر کرینگے قیامت کی طرف
اور عذاب کیطرف کہ اوسکو جہٹلاتے تہے وَقَالُوْا اور کہین وہ کہ یٰوَیْلَنَا ای وای ہمپر اور ہماری ہلاکت پر کہ ہٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ یہہ دن جزا دینے کا ہے کہ
جسکا ہمکو وعدہ کرتے تہے غرض یہہ ہے کہ وہ اوس روز قیامت کا اقرار کرین اور اوسکے جہٹلانے پر بہت پشیمان ہون اور ہرچند عاجزی کرین لیکن اوس
روز کی عاجزی کچہہ فائدہ ندیگی اور فرشتے اونسے کہین کہ ہٰذَا یہہ روز یَوْمُ الْفَصْلِ روز حکم کا ہے یا روز جدا ہونیکا نیکونکا بدون سے یا روز جدا ہونے حق کا
باطل سے الَّذِیْ وہ دن کہ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ تہے تم ساتہہ اوسکے جہٹلاتے اور یقین اوسکے ہونیکا نہ کرتے تہے اور بعد اسکے فرشتونکو خطاب ہوگا کہ اُحْشُرُوا
الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا جمع کرو تم اون لوگونکو کہ ظلم کیا ہے اونہونے اپنی نفسون پر کفر کرکے اور پیغمبرونکی تکذیب کرکے اور لوگون پر زیادتی کرکے وَاَزْوَاجَہُمْ اور جمع
کرو مانندون اور مشابہون اونکے کو اور یا عورتون اونکی کو جو کہ ہم مذہب اونکی ہین کفر مین وَمَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو کہ تہے وہ عبادت کرتے
جسکی دنیا مین مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوائے خدا کے اور جسوقت وہ ایک جگہہ اکٹہی ہوجائین تو فَاہْدُوْہُمْ پس راہ دکہلاؤ تم اونکو اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ طرف رستہ
دوزخ کی وَقِفُوْہُمْ اور کہڑا کرو تم اونکو اور روک رکہو اِنَّہُمْ تحقیق کہ وہ پہلے داخل ہونے دوزخ کے مَّسْـُٔوْلُوْنَ سوال کیے جائینگے اپنے اعتقاد باطل اور اعمال
بد سے اور ابن مسعود کے مصحف مین مذکور ہے کہ وہ سوال کیے جائینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے کہ علی کو دوست رکہتے تہے یا نہین اور اوسکو خلیفہ حق جانتے تہے یا
نہین اور ابو سعید خدری اور سعید ابن جبیر سے بہی یہی روایت ہے کہ علی کی ولایت سے سوال کیے جائینگے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیز سے سوال
ہوگا جوانی سے کہ کس کام مین اوسکو پرانا اور بوڑہا کیا اور عمر سے کہ کس چیز مین اوسکو فنا کیا اور مال سے سوال کیا جائیگا کہ کسطرح اوسکو کمایا تہا اور کہان اوسکو
خرچ کیا تہا اور سوال کیا جائیگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوس سے اور سوال کیا جائیگا علی ابن ابیطالب کی اور اوسکی اولاد کی دوستی سے اور جسوقت وہ کفار جمع

کیئے جاوینگے تو ملائکہ اونسے کہینگے کہ مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے کہ لَا تَنَاصَرُوْنَ نہین مدد کرتے ہو تم آپسمین کہ ایک شخص دوسرے کو عذاب سے رہائی دلاوے وہ کچھہ جواب نہ دینگے حق تعالیٰ ملائکہ کو کہے کہ یہہ آپسمین کوئی کسیکی کمک کرنیکی قدرت نہین رکھتا ہے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آجکے دن مُسْتَسْلِمُوْنَ گردن جھکانیوالے ہین عاجزی سے اور نہایت فرمانبردار ہین اور وہ لوگ فرشتونکو تو کچھہ جواب نہ دیوینگے لیکن آپسمین ایک شخص دوسرے شخص کو ملامت کریگا وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور منہہ کرینگے بعض اونکے عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعضونکے یعنے بعضی بعضون کی طرف متوجہ ہوکر يَتَسَاۤءَلُوْنَ سوال کرینگے آپسمین یعنے گمراہ ہونیوالے گمراہ کرنیوالون سے جنہون نے تمنے کسواسطے ہمکو گمراہ کیا تھا وہ اون کے جواب مین کہینگے کہ تمنے ہمارے کہنے کو کیون قبول کیا تھا اور قَالُوْۤا کہینگے وہ گمراہ ہونیوالے اونکو اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تحقیق تم تہے کہ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ آتے تہے ہمارے پاس برکت اور خیر خواہی کی جہت سے اور نصیحت کی راہ سے اور تم ہمکو اپنے دین کی طرف بُلاتے تہے اور یا یہہ اپنی قوت اور غلبہ کے جہت سے تم ہمکو اپنے دین مین ملاتے تہے اور گمراہ کرتے تہے قَالُوْا کہینگے وہ گمراہ کرنیوالے رئیس اونکے اور یا شیاطین کہ اونکو گمراہ کرتے تہے ایسا نہین ہے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو بَلْ بلکہ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ نہ تہے تم ایمان لانیوالے یعنے تم راہ راست پر نہ تہے کہ ہمنے تمکو گمراہ کر دیا ہو اور تم خود اپنی ذاتمین کافر تہے اور پیغمبر تمکو طرف راہ راست کے بُلاتے تہے تو تم خود اپنی اختیار سے اونکے فرمانیکو قبول نہین کرتے تہے اور اپنی گمراہی اور جاہلی مین پہنسے ہوئے تہے ہمکو کسواسطے الزام دیتے ہو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ اور نہ تہا واسطے ہمارے اوپر تمہارے مِّنْ سُلْطٰنٍ کوئی غلبہ اور قوت کہ تمکو ہم زبردستی گمراہی کیطرف بُلاتے بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ بلکہ تہے تم ایک گروہ حد سے گذرنیوالے کہ اپنے اختیار سے تم کفر کرتے تہے پس آجکے دن ملامت کرنا خاص ہمارے واسطے بیجا ہے بلکہ ہم اور تم دونو شریک ہین فَحَقَّ عَلَيْنَا پس ثابت اور واجب ہوا اوپر ہمارے قَوْلُ رَبِّنَا کلمہ پروردگار ہمارے کا کہ وہ کلمہ خدا کا یہی ہے اِنَّا لَذَاۤىِٕقُوْنَ تحقیق کہ ہم البتہ چکہنے والے ہین عذاب کے اور بعد اسکے اقرار کرینگے ہکا نیکا اور کہینگے کہ فَاَغْوَيْنٰكُمْ پس گمراہ کیا ہمنے تمکو اور راہ حق سے باز رکہا اِنَّا كُنَّا تحقیق کہ ہم تہے غٰوِيْنَ گمراہ اور طریق حق سے باہر ہونیوالے یعنے ہم جو گمراہ تہے تمکو بہی ہمنے چاہا کہ مثل ہمارے گمراہ ہوجاؤ اسواسطے تمکو ہمنے گمراہ کیا فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ گمراہ اور اونکے گمراہ کرنیوالے يَوْمَىِٕذٍ اوس روز فِى الْعَذَابِ بیچ عذاب کے مُشْتَرِكُوْنَ شریک ہونیوالے ہین جیسے کہ شرک مین دونو شریک تہے اور جھگڑا اور نزاع کرنا اونکو کچھہ فائدہ نہ دے اِنَّا كَذٰلِكَ تحقیق کہ ہم مانند اس عذاب کے نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ کرتے ہین ساتھہ گنہگارونکے اِنَّهُمْ كَانُوْۤا تحقیق کہ وہ مشرکین گنہگار تہے کہ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ جسوقت کہ کہا جاتا تہا واسطے اونکے کہ کہو تم لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ نہین ہے کوئی معبود سوائے خدا کے تو يَسْتَكْبِرُوْنَ سرکشی اور تکبر کرتے تہے اوسکے کہنے سے اور قبول کرنیسے اور ایمان نہین لاتے تہے پیغمبر کے کہنے سے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے تہے کہ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا کیا تحقیق ہم ترک کرنیوالے ہین معبودون اپنے اور اونکی پرستش کو لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ واسطے شاعر دیوانہ کے کہ عقل اوسکی جاتی رہی ہے یعنے محمد صلعم کہ شاعر اور دیوانہ ہے اوسکے کہنے سے ہم اپنے خدا اونکی پرستش کو ترک نکرینگے خدا تعالیٰ اونکے کہنے کو رد کرتا ہے کہ محمد صلعم شاعر نہین ہے اور نہ وہ دیوانہ ہے بَلْ بلکہ جَآءَ بِالْحَقِّ لایا ہے حق اور راستی کو خدا کی طرف سے کہ وہ دین اسلام ہے یا قرآن ہے وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تصدیق کی ہے اوسنے پیغمبرونکی جو کہ اوس سے پہلے آئے تہے اور اونکو سچا کہا اور راست گو کیا اور کہا کہ جو کچھہ پہلے پیغمبر لائے تہے توحید خدا کی اور پرستش اوسکی اور ترک کرنا اوسکے سوا غیرونکی پرستش کا یہی یہہ بہی لیکر آیا ہے اور اب خدا تعالیٰ کفار کیطرف خطاب کرتا ہے کہ اِنَّكُمْ تحقیق تم لَذَاۤىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ البتہ چکہنے والے ہو عذاب دردناک کو اے کافرو بسبب شرک کے اور جہٹلانے پیغمبر کے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ بدلا دیئے جاوگے تم اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مگر جو کچھہ کہ تہے تم عمل کرتے کہ یہہ عذاب دوزخ کا تمہارے کفر کی سزا ہے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے خدا کے کہ خالص کیے گئے ہین کفر اور شرک سے اور فعل اونکی جزا اونکی بہشت ہے یہہ ستثنٰی منقطع ہے اُولٰۤىِٕكَ یہہ لوگ خالص عمل والے لَهُمْ واسطے اونکے ہے بیچ بہشت مین رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ روزی جانی گئی اور مقرر اور معلوم ہے ہر وقت کیواسطے اونکے فَوَاكِهُ میوے ہین طرح طرح کی کہ مقصود کہانیسے اونکے لذت اور مزہ پانا ہے نہ غذا کرنا اور نگاہ رکہنا اپنی صحت کا اور بدنکا ناتوانی اور سستی ہونیسے وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ اور وہ بہشتی باوجود ان نعمتونکے بزرگ کیے گئے ہین اور بڑی عزت اور توقیر ہے واسطے اونکے اور جناب رسول خدا صلعم جو بہشت کے اوصاف بیان کیے ہین اوسمین فرمایا ہے کہ رزق معلوم سے یہہ مراد ہے کہ خادم اونکے جانتے ہین اوس وقت کو کہ وہ اوس روز کو دوستان خدا کے پاس لائینگے اور فواکہ وہم مکرمون سے مراد یہہ ہے کہ وہ بہشتی نہ خواہش کرینگے کسی شی کی بہشت مین کہ بزرگ اور گرامی کیے جاوینگے اوسکے ساتھہ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بیچ بہشتون نعمتون والیون کے اور باوجود ان نعمتونکے عَلٰى سُرُرٍ اوپر تختونکے مُّتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے ہین یہہ حال واقع ہوا ہے اور آپسمین ایک دوسرے کے مقابلہ ہو واسطے ہوگا کہ تا کہ لذت دیدار سے بہرہ ور ہوں يُطَافُ عَلَيْهِمْ پہرائے جاوینگے اوپر اونکے یعنے اونکی گرد لئے پہرینگے ملائکہ اور حورین اور غلمان بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ پیالے شراب کے بہرے ہوئے چہلکتی ہو کہ وہ شراب نہ نشہ لاتی ہے اور نہ بیہوشی کرتی ہے اور نہ اوس سے

درد سر ہوتا ہے اور نہ بدرنگ ہوتی ہے بلکہ وہ شراب بَيْضَاءَ سفید ہی کہ سفیدی اوسکی دودہ اور برف سی زیادہ ہی لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ لذیذ اور خوش مزہ
ہی واسطے پینے والونکے اور بیضا اور لذت معین کی صفت واقع ہوئی ہین اور لذت اوسکی صفت واسطے مبالغہ کے آئی ہے اور یا یہہ کہ لذۃ لذیذۃ کی معنے
مین ہے اور وہ شراب ایسی ہے کہ لَا فِيهَا نہین ہے بیچ اوس شراب کے غَوْلٌ فساد اور خرابی جیسی کہ دنیا کی شراب مین ہوتی ہے کہ اوس سے عقل جاتی رہتی ہی اور
بیہودہ بکنے لگتے ہین اور جنگ کرنیکو مستعد ہوتے ہین اور سر مین درد ہوتا ہے وَلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ وہ بہشتی اوس شراب سے يُنْزَفُونَ مست ہونگے اور بعضون نے اہل کوفہ
مین سے ينزفون کو بکسر زا پڑہا ہے یعنی وہ شراب مست کرنیوالی نہوگی جس سے عقل جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور نزدیک اونکی ہونگی عورتین کہ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ کم کرنیوالی
ہونگی یعنی اون عورتون نے اپنی شوہرون پر نظر کرنے مین کمی کی ہوگی اور سوا اوسکے اور کسی پر نظر نکرینگی اور یا یہہ کہ کثرت ناز اور کرشمہ اور حیا اپنی نظر کم
اوپر نکرینگی عِينٌ کشادہ چشم والیان اور یا یہہ کہ اونکی آنکہون کی سفیدی اور سیاہی بمرتبہ کمال کو پہونچی ہوگی کہ سفیدی تو نہایت سفید ہوگی اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی
كَأَنَّهُنَّ گویا کہ وہ عورتین صفائی اور سفیدی مین بَيْضٌ مَكْنُونٌ انڈے ڈہکے گئے شتر مرغ کے ہین اور عادت شتر مرغ کی یہہ ہی کہ اپنے انڈے کو پرون سے چہپا رکہتا ہے
کہ غبار اوسپر پڑنے اور میلا نہو اور ہوا اور حرارت آفتاب سے محفوظ رہے اور رنگ اوسکا بدلنی نپائی ایسی ہی رنگ کی صفائی مین حورین ہونگی اور بہشتی تختون پر بیٹہے ہونگے
اور حورین اور غلمان اونکے روبرو شراب کے پیالے چہلکتے ہوئے ہاتہون مین لئی کہڑے ہونگے اور اون پیالونکو وہ اون سے لیوینگے اور آپسمین باتین کرینگے کہ جو کچہہ دنیا
مین اونپر گزرا ہے ہر ایک اپنی حال کی دوسرے کو خبر دیویگا فَأَقْبَلَ پس مونہہ کرے بَعْضُهُمْ بعضا اونکا عَلَىٰ بَعْضٍ اوپر بعضی کے یعنی بعضے آدمی بعضون کیطرف
مونہہ کرکے يَتَسَاءَلُونَ سوال کرینگے آپسمین ایک شخص دوسرے کے حال سے کہ خدا تعالے نے تجہکو کیا انعام دیا اور کیا کیا بخشا اور آپسمین دوستون سے باتین کرنے
اور اپنا اپنا حال بیان کرنا اور دوسرے کی سرگزشت کو سننا سب لذتون سی زیادہ لذت رکہتا ہے قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ کہی ایک کہنے والا اون بہشتیون مین سے اپنی یارون سے إِنِّي بہہ
تحقیق کہ مین جسوقت دنیا مین تہا تو كَانَ لِي قَرِينٌ تہا واسطے میرے ایک مصاحب ہمنشین یار کہ میرے پاس وہ بیٹہتا تہا اور وہ غیر مذہب والون مین سے تہا مجہکو ملامت کرکے يَقُولُ
کہتا کہ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ کیا تحقیق تو سچا جاننے والون قیامت مین سے ہی أَإِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مرجائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجائینگے ہم مٹی
وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور پوست ریزہ ریزہ أَإِنَّا کیا تحقیق ہم اس ہیئت اور صورت سے پہر زندہ ہوکر لَمَدِينُونَ البتہ جزا دیے جائینگے کیا یہہ سچ
ہی کہ ہم ضرور جزا دیے جائینگے غرض اوسکی اس سے یہہ تہی کہ قیامت ہرگز نہوگی اور نہ ہم جزا دیے جائینگے قَالَ کہیگا وہ مومن اپنی یارون سے جو کہ بہشت مین
اوسکی صحبت مین ہین هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ کیا تم مطلع ہوئی یارو میرے اوس رفیق سے کہ وہ دوزخ مین کس جگہہ ہے اور کس عذاب مین وہ مبتلا ہے تم اوسکو کبہی دیکہا ہی
کہتے ہین کہ تو دیکہہ اوسکو کہ تو اپنے رفیق کو خوب پہچانتا ہے اور بعد اسکے بہشت مین ایک روزن کہولین دوزخ کیطرف اور اوس مومن سے کہین کہ تو دوزخ مین اوسکو
دیکہہ فَاطَّلَعَ پس مطلع ہووے وہ مومن اور دوزخ کی لوگون کیطرف نظر کرے فَرَآهُ پس دیکہے وہ اوس رفیق اپنے کو فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ بیچ وسط دوزخ کی یعنی دوزخ کے
بیچمین اوسکو دیکہے اور اوسوقت قَالَ کہی وہ مومن اپنے رفیق سے کہ تَاللَّهِ قسم ہے خدا کی إِنْ كِدْتَ تحقیق کہ قریب تہا تو کہ بسبب بہکانے اور گمراہ کرنیکے لَتُرْدِينِ
البتہ ہلاک کردے تو مجہکو وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي اور اگر نہوتی نعمت پروردگار میرے کی کہ مجہکو ہدایت کرکے تیری بہکانے سی مجہکو محفوظ رکہا لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ البتہ ہوتا مین
حاضر کیے گئے لوگون دوزخ سی ہمراہ تیرے کہ مثل تیری دوزخ مین مین بہی موجود ہوتا پس وہ مومن اپنے اوس رفیق دنیا کو ملامت کرکے کہے أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ کیا پس نہین ہین ہم
مرنے والے کہ ہم دنیا مین مرتے اور پہر زندہ ہوئے اور تو کہتا تہا دنیا مین کہ ہم نہین مرینگے إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ مگر مرنا ہمارا پہلا جو کہ دنیا مین تہا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ اور نہین
ہین ہم عذاب کیے گئے لوگون مین سے ہوسکے کہ تو کہتا تہا کہ قیامت نہوگی اور پہر زندہ ہوکر نہ اوٹہینگے اب تو نے دیکہا کہ جو کچہہ تو اعتقاد کہتا تہا اوسکے برخلاف نظر
آیا اور کہتی ہین کہ زیادہ صحیح اس آیت کے یہہ معنی ہین کہ یہہ کلام مومنین کا آپسمین ہے کہ بعضا بہشتی بعضے بہشتی سی اپنی خوشی اور نعمتون کے ظاہر کرنیکے واسطے کہیگا
کیا پس نہین ہین ہم مرنے والے مگر موت پہلی جو ہماری دنیا مین تہی اور نہین ہین ہم عذاب کیے گئے جیسا کہ خداوند تعالے نے ہمسے وعدہ کیا تہا اور یہہ سوال تحقیق اور حیرت
کہیگا نہ از رو شک کے یعنی ہم ہمیشہ نعمتون مین رہنے والے ہین اور موت ہمارے واسطے نہین ہے مگر وہ موت پہلی ہماری کہ جو دنیا مین تہی اور نہ ہم عذاب کیے جائینگے
إِنَّ هَٰذَا تحقیق کہ یہہ نعمت اور ہمیشہ بہشت مین رہنا اور عذاب سے بیخوف ہونا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ البتہ وہ مراد پانا بڑا ہی اور رستگاری بزرگ لِمِثْلِ هَٰذَا واسطے مثل اس ثواب اور مراد
پانے کے فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے دنیا مین تا کہ بہشت مین پہنچکر ہمیشہ کو راحت کرین اور جسوقت بہشت کا اور بہشتیونکا ذکر کرلیا تو
کافرون اور گنہگارونکے ڈرانیکے واسطے فرماتا ہی کہ ای لوگو کہ عقل اور فہم رکہتے ہو اور بہلے اور برے مین فرق کرتے ہو أَذَٰلِكَ کیا وہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہی بہشت کی نعمتین اور سرور

اور راحت وہ سب خَيْرٌ بہتر ہی نُّزُلًا پیشکشی اور ضیافت مین اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ یا درخت زقوم کا کہ جسکو سینڈہ کہتی ہین یا اور نزل اتمیز واقع ہوا ہی اور زقوم ایک
درخت ہی نہایت تلخ اور زہر دلدار چہوٹے چہوٹے اوسکے پتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ درخت تہر کا ہی کہ نہایت بدمزہ ہی اور خاردار ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پہل ایک درخت
کا ہے کہ نہایت تلخ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکی اصل معلوم نہین ہے اور نزل کے لفظ سے معلوم ہوا کہ یہہ درخت پیشکش ہے دوزخیون کیواسطے جسوقت دوزخ مین
داخل ہون اور سوا اسکے طرح طرح کے عذاب ہین اونکی واسطے ایسے ہی جو کچھہ کہ ذکر ہوا ہی بہشت کی نعمتون کا وہ پیشکش ہی بہشتیون کا ہی جسوقت کہ بہشت مین داخل ہون اور سوا اسکی
اونکی واسطے وہ نعمتین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسیکے دل مین گذری ہین اور کہتے ہین کہ کفار نے جسوقت سُنا کہ درخت زقوم دوزخ مین اوگیگا
تو یہہ سُنکر آپسمین کہا کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ دوزخ مین ہو آگ لوہی کو جلا دیتی ہے وہ کیونکر سلامت رہیگا محمد دروغ کہتا ہی اور جو کچھہ کہتا ہے اپنی طرف سی کہتا ہی حقتعالی نے
فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا تحقیق ہمنی کر دیا ہے اوس درخت کو فِتْنَةً آزمایش دنیا مین لِّلظّٰلِمِيْنَ واسطے ظالمون کی تاکہ انکار اونکا موجب زیادتی اور سختی عذاب
کا ہو اور نہین جانتی کہ جو شخص کہ قادر ہے حیوانون کے آگ مین پیدا کرنے پر مثل سمندر کے کہ وہ آگ مین رہتا ہی اور آگ مین انڈا اور بچہ دیتا ہے اور آگ ہی مین سب زندگی بسر کرتے
باتی ہین تو کیا وہ قادر نہین ہے کہ آگ مین ایک درخت کو پیدا کرے کہ وہ آگ ہی کی قسم سے ہو یا کسی اور شئی سے پیدا کرے کہ آگ اوسکو نہ جلا سکے جیسے کہ زنجیرین اور طوق
اور سانپ اور بچہو سب دوزخ مین موجود ہین اور آگ اونکو نہین جلا سکتی اور زقوم لغت مین مسکہ اور خرما ملی ہوی کو بہی کہتی ہین مجمع البیان مین لکہا ہے کہ ابن الزبعری
نے قریش کے اشراف کو کہا محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی ابوجہل اوٹہا اور عرب کے بزرگون کو اپنی گہر مین لایا اور اپنی لونڈی سی کہا کہ خرما اور مسکہ لا جب وہ لائی تو لوگون سے کہا اسکو
کہاو کہ یہہ زقوم ہے جس سے محمد ڈراتا ہی حقتعالی نی آیت نازل کی کہ زقوم سی مراد وہ نہین ہے کہ تم کہتی ہو اِنَّهَا تحقیق کہ وہ زقوم شَجَرَةٌ تَخْرُجُ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہے
فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ بیچ جڑ دوزخ کی یعنی دوزخ کی تہ مین وہ درخت اوگتا ہے اور شاخین اوسکی دوزخ کے سب طبقون مین پہونچتی ہین طَلْعُهَا میوہ اوس درخت
کا ایسا ہی کہ كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ سر ہین دیوون کے ڈرانے اور بدصورتی اور مکروہ ہونے مین اسواسطے کہ جو چیز کہ نہایت مکروہ اور بد ہوتی ہے اوسکو
دیوون سے تشبیہہ دیا کرتے ہین اسی جہت سے یہان بہی اون درختون کے میوے کے مکروہ ہونیکی جہت سے فرمایا ہے کہ گویا کہ وہ دیوون کے سر ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ مکہ معظمہ کے گرد پہاڑون مین کچھہ پتہر تہے نہایت سیاہ اور سخت اونکو رؤس شیاطین کہتے تہے اون پتہرون سے تشبیہہ دی ہے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ دوزخی
لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا البتہ کہانیوالے ہین اوسمین سے یا اوسکے میوہ مین سے فَمٰلِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ پس بہرنیوالے ہین اوس سے پیٹون کو نہایت بہوک سی اور منقول ہے کہ حقتعالے
دوزخیون مین بہوک کی علت پیدا کریگا اس شدت سی کہ اوسکی سختی کے آگے سب عذابون کو بہول جائینگے اور بہوک کے غلبہ مین مالک کے پاس آوینگے اور اوسی کہانا طلب
کرینگے کہ وہ دوزخ کی داروغہ ہین مالک اونکو میوہ درخت زقوم کا اور پتے اوسکے اونکی کہانیکو دیوے وہ لوگ بہوکہہ کی شدت مین اپنی پیٹ اوس سے بہرین اور بعد اوسکے
تشنگی اونپر غالب ہو پانی کو طلب کرین مالک بعد عرصہ دراز کے پانی گرم کہولتا ہوا اونکی پینیکو دیوے چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ پہر تحقیق واسطے اونکی بعد عرصہ
دراز کے عَلَيْهَا اوپر کہانے اوس درخت کے لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ البتہ ملونی ہے آب گرم سے یعنی اوس پانی گرم کو زخمون کے دہوون مین اور پیپ مین ملا کر اونکی پینیکو
دیوین وہ اوس پانی کو ہونٹہون کے نزدیک لیجائین تاکہ اوسکو نوش کرین اوسکی حرارت سی کہال اونکی منہہ کی گل کر گر پڑے اور جسوقت وہ پانی اونکی پیٹ مین پہونچے تو
تمام انتڑیان گلکر پارہ پارہ ہوجائین ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ پہر تحقیق جگہہ پہرنے اونکی بعد کہانے زقوم کے اور پینے پانی گرم کے لَاِلَى الْجَحِيْمِ البتہ طرف دوزخ کے ہے
اور وہ جو مستحق عذاب کے ہوئے ہین یہہ بسبب اسکی ہے کہ اِنَّهُمْ تحقیق اونہون نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا ہے اونہون نے باپون اپنون کو ضَآلِّيْنَ گمراہ اور راہ
حق سے پہرنیوالے فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ پس وہ اوپر نشانیون اونکی کے یعنی اوپر راہون اونکی کے يُهْرَعُوْنَ ڈرائے جاتے تہے بدون تامل اور تحقیق کے
کہ جو کچھہ کہ اونکی باپون کی راہ ہوتی تہی اوسکو اختیار کرتے تہی اور اوسکو سوچتے نہ تہے اور دریافت نکرتے تہی کہ یہہ مذہب انکا واقع مین بہی حق ہے یا نہین اور پہلی امتون کی حالت
سے خدایتعالی خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدْ ضَلَّ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوئے قَبْلَهُمْ پہلے اونکی یعنی پہلے قریش کے اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اکثر پہلے لوگون کی مانند قوم نوح اور عاد
اور ثمود کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بہیجے ہمنے فِيْهِمْ بیچ اون لوگون کے مُّنْذِرِيْنَ ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ہمنے بہیجے کہ اونہون نے عذاب خدا سی اونکو ڈرایا لیکن اون لوگون
نے پیغمبرون کا کہنا قبول نکیا فَانْظُرْ پس نظر کر تو عبرت کی آنکہہ سے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ انجام ڈرائے گیونکا یعنی اون لوگون کا کہ جنکو پیغمبرون نے ڈرایا
تہا اور اون لوگون نے کہنا پیغمبرون کا نمانا تہا اونکی انجام کو دیکہہ کہ کیسے سخت عذاب و ذلت اور رسوائی مین گرفتار ہوئے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے خدا کی جو کہ خالص کئے گئے ہین
کفر اور گناہون سے اور پیغمبرون کی ڈرانی سے وہ فائدہ مند ہوئے تہی اونکو عذاب سے نجات حاصل ہوئی اور اب انبیاء کا اور اونکی امتون کا حال تفصیل سے بیان

کرتاہے کہ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح نے واسطے اپنی نصرت کی اور اپنی قوم کی ہلاکت کے واسطے بعد اوسکے کہ اونکے ایمان سے ناامید ہوا ہمنے اوسکے پکارنیکو فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ
پس البتہ اچھی جواب دینے والے ہین ہم کہ اوسکی ہمنے مدد کی اور اوسکی قوم کو طوفان مین غرق کیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور لوگون اوسکے کو جوکہ اوسکے ہمراہ کشتی مین
سوار تھے مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اندوہ بڑے سے اور رنج عظیم سے کہ وہ غرق ہونا یا آزار دینا قوم کا ہے وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے بعد غرق ہونیکے ذُرِّيَّتَهٗ اولاد اوسکی کو هُمُ
الْبٰقِيْنَ وہی باقی رہنے والی دنیا مین اور سب کو ڈبو دیا کہ وہ باقی سام اور حام اور یافث تھے تین بیٹے حضرت نوح کے اور کہتے ہین کہ چار بیٹیان اونکی باقی رہی تہین
تمام آدمی دنیا کے اونکی تینون بیٹون کی اولاد ہے اسیواسطے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہین اور سوا اولاد نوح کے اور مومنین جو غرق ہونیسے بچے تھے اونمین سے کسی کی اولاد نہین
ہوئی یہہ سب آدمی نوح کی بیٹونکی اولاد ہی کہتے ہین کہ عرب اور فارس کے آدمی اولاد سام ہین اور ترک اور صقالبہ اور یاجوج اور ماجوج یافث کی اولاد ہین اور سب ہندی حام کی اولاد
ہین اور بعضے روایت سے ثابت ہوتاہے کہ سوا نوح کے اور آدمیون سے بہی اولاد باقی رہی ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ترکنا کا مفعول محذوف ہے مثل ثنا اور ذکر جمیل کے اور معنی اسکے یہہ
ہوئے کہ چھوڑا ہمنے اوپر اوس نوح کے ذکر نیک فِي الْاٰخِرِيْنَ درمیان پچھلے لوگون کے کہ نوح کے بعد پیدا ہوئے ہین اور اوسکا ذکر نیک کرتے ہین خصوصًا امت محمد صلعم سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ
سلام ہمارا طرف سے اوپر نوح کے فِي الْعٰلَمِيْنَ بیچ عالم کے لوگون کے یعنے ہمنے عالم کے لوگونکی درمیان نوح پر سلام کرنا باقی چھوڑا ہے کہ تمام جن اور آدمی اوسپر سلام بھیجتے ہین اور یہہ اوسکے
آزار اونکی جزا ہے کہ اوسنے امت کیطرف سے کھینچے ہین اِنَّا كَذٰلِكَ تحقیق کہ ہم اسیطرح یعنی جیسکہ نوح کو جزا دی ہے اوسکے اعمال نیک کہ لوگ اوسکی تعریف اور ذکر نیک کرتے ہین اَلَّذِيْ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہین ہم نیکی کرنیوالون کو اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ بندون ہمارے ایمان لانیوالون مین سے تہا اسواسطے ہمنے اوسکو غرق سے نجات دی
اور نام اوسکا درمیان بندون کے بلند کیا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پہر ڈبو دیا ہمنے اورون کو کہ وہ کافر تھے اوسکی امت کے آدمی اور ہمپروہ ایمان نہ لائے تھے اور اب خدا تعالےٰ حضرت ابراہیم کا قصہ
بیان کرتاہے چنانچہ فرماتاہے کہ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور تحقیق کہ پیروی کرنیوالون اوس نوح کے مین سے لَاِبْرٰهِيْمَ البتہ ابراہیم ہے کہ اصول دین اور طریق حق اور آزار اور ظلم امت کے کھینچنے مین
نوح کا پیرو اور اوسکے موافق تہا اور بعضے کہتے ہین کہ شیعتہ کی ضمیر محمد صلعم کی طرف پہرتی ہے کہ یعنی پیروی کرنیوالون محمد سے البتہ ابراہیم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
اپنے دوستون سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو اونہون نے پوچھا کہ وہ کیاہے فرمایا کہ شیعہ کسینے کہا کہ لوگ ہمکو اس نام پر ملامت کرتے ہین فرمایا کہ کیا نہین سنا ہے تونے قول حق تعالےٰ
کا وان من شیعتہ لابراہیم اور قول اوسکا دوسری جگہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ یعنی پس فریاد کی اوس شخص نے کہ گروہ اوس موسیٰ کے سے تہا اوپر اوس شخص کے
کہ دشمنون اوسکے سی تہا پس محمد قصہ ابراہیم پیرو اور یاد کر اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ جسوقت کہ آیا وہ ابراہیم پروردگار اپنے کی پاس یعنے اپنے پروردگار کو حق جانا اور اوسکا اعتقاد کیا
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ساتھ دل سلامت کے شرک اور گناہون سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایاہے کہ سلامت تہا تمام ماسوا اللہ سے اور آراستہ تہا دنیا کی موانع اور آخرت
علاقون سے یعنے ابراہیم خلیل نے منہہ اپنا طرف درگاہ پروردگار کے کیا جسوقت کہ وہ نوجوان کی محبت سے خالی تہا اِذْ قَالَ جسوقت کہ کہا اوسنے لِاَبِيْهِ واسطے باپ اپنے کے کہ وہ
چچا اوسکا تہا اور ابراہیم کو اوسنے پرورش کی تہی اسواسطے وہ اوسکو باپ اپنا کہتے تہے اور نام اوسکا آذر تہا اور اوسنے ابراہیم کو پالا تہا وَقَوْمِهٖ اور کہا واسطے قوم اپنی کے
جسوقت کہ اونکو بتون کی پرستش کرتے دیکہا کہ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ کیا چیز ہے کہ پرستش کرتے ہو تم اوسکی اَئِفْكًا اٰلِهَةً کیا جہوٹ بنائے ہوئے معبودون کو دُوْنَ اللّٰهِ سوا خدا کے
تُرِيْدُوْنَ ارادہ کرتے ہو تم اِفْكًا مفعول تریدون کا ہے کہ اوسپر مقدم ہے اور الہتہ بدل ہے افکا سے فَمَا ظَنُّكُمْ پس کیا گمان تمہارا ہے بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ساتھ پروردگار
عالمون کے یعنے سزاوار عبادت کا تو وہ ہے نہ غیر اوسکا اسواسطے کہ جو کہ پیدا کرنیوالا عالمون کا ہی وہ مستحق عبادت کا ہی نہ غیر اوسکا چاہیئے کہ عالمون کے پروردگار کی عبادت کرو نہ کسی
غیر کی پس کیا ہے گمان تمہارا کہ عبادت کے مستحق کی پرستش کو ترک کرکے بتون کی پرستش کرتے ہو اور اونکو خدا کا شریک کرتے ہو جسوقت اونہون نے یہہ دلیل سنی تو لاجواب ہوے اور کہا
کہ کل کو ہمارا عید ہے اور ہم صحرا کو جاوینگے اور آج قسم قسم کے کہانے ہم پکاتے ہین اور بتون کے روبرو رکہتے ہین اور کل کو صحرا سے ایسے ہوکر بتخانون مین جو ہم آوینگے تو اون کہانون کو بطور تبرک کے
آپسمین تقسیم کرینگے تو بہی کل کو ہماری ہمراہ جنگل کو چل اور سیر ہمارے مجمع اور انبوہ کی کر اور وہان سے واپس ہوکر ہمارے ہمراہ بتخانہ مین داخل ہوتاکہ تجمل اور زینت اور صورت اور شکلین
بتون کی نظر کرے اور ہم جانتے ہین کہ جسوقت تو بتون کا تماشا کریگا تو پہر ہمکو ملامت نکریگا اور اونکی پرستش کو برا نہ کہیگا حضرت ابراہیم نے یہہ کلام اونکا سنکر کچھ جواب نہ دیا
دوسرے روز اونکے چچا آذر نے اور اونکے باپ نے کہا کہ ای ابراہیم چل جنگل کو ہمارے ساتھ فَنَظَرَ پس نظر کی ابراہیم نے نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ نظر کرنی بیچ ستارون کے نہ اونکی حکم نکالنی
کیواسطے اسواسطے کہ نجومی گمراہ ہین چنانچہ حدیث مین آیاہے کہ المنجم کالکاہن والکاہن کالکافر والکافر فی النار یعنی نجومی مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل کافر کے ہی اور کافر دوزخ مین ہے
اور دوسری حدیث مین ہے کہ جو کوئی ایمان لایا ساتھ ستارون کے وہ کافر ہوا بلکہ سبب ستارون کیطرف نظر کرنیکا یہہ تہا کہ اونکو تپ لرزہ آتا تہا اور نشان تپ لرزہ کی آنیکے وقت
کا مقام معین ستارون کے پہونچنی کا تہا کہ جسوقت ستارے اوس جگہہ پر پہونچتے تو اونکو لرزہ شروع ہوتا تہا اور جسوقت اونکو صحرا کو لیجاتے تہے وہ ستارے اوس مقام کی نزدیک پہونچی تہے اون ستارون پر نظر کرکے اور دیکہا

قریب پہونچی مین فقال انّی سقیم ۝ پس کہا کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی بیمار ہونگا اور وقت توبہ کا قریب آیا اور یا یہہ کہ قوم اونکی نجومی تہی اور ابراہیم نے ستارون پر نظر کرکے جو کہا
کہ مین بیمار ہون تو مقصود اونکا اس سے یہہ تہا کہ مین تمہاری کفر اور عناد کی سبب سے تنگ دل ہون اور پریشان خاطر اور قوم اونکی یہہ سمجہی کہ اسنے علم نجوم سے دریافت کیا ہے کہ مین بیمار ہونگا
اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے بہی فرمایا ہے کہ نہ تو حضرت ابراہیم بیمار تہے حقیقت مین اور نہ اونہون نے جہوٹ بولا اور جسوقت قوم نے ابراہیم سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ انی سقیم اونکو
گمان طاعون کے مرض کا ہوا اسواسطے کہ یہہ مرض اون لوگون کو لاحق ہوا تہا اور اوس سے بہت ڈرتے تہے فتولّوا عنہ پس پہرے وے اوسکی طرف سے اوس
بیماری کے خوف سے اس گمان سے کہ ایسا نہو کہ اسکی بیماری ہمکو بہی پہونچ جائے مُدبرین ۝ جسوقت کہ منہہ پہیر ہوئے تہی اوسکی طرف سے یہہ حال واقع ہوا یعنی اوسکو تنہا
چہوڑکر صحرا کو روانہ ہوئے اور جسوقت وہ اپنی عیدگاہ مین پہونچی تو حضرت ابراہیم اونکی بتخانہ مین آئے لوگون سے چہپ کر چنانچہ خدا یتعالے فرماتا ہے فراغ پس پوشیدہ ہوکر آیا الیٰ
آلہتہم طرف معبودون اونکے کے یعنی طرف بتون کے جنکی کہ وہ پرستش کرتے تہی اور جسوقت بتخانہ مین داخل ہوئے تو اون بتون کو دیکہا کہ طرح طرح کی زینت سے آراستہ ہو رہے
ہین اور قسم قسم کے کہانے اونکی روبرو رکہے ہین فقال پس کہا ابراہیم نے اون بتون سے ہنسی اور ملامت کی راہ سے کہ الا تاکلون ۝ کیا نہین کہاتے ہو تم ان لذیذ کہانون کو اور جسوقت
جواب ونسے نہ سنا تو دوسری بار ہنسی کی راہ سے کہا کہ مالکم لا تنطقون ۝ کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین بولتے ہو تم اور مجہکو جواب نہین دیتے ہو اور اس کلام سے اشارہ ہے
طرف اسکے کہ یہہ بت جو قسم پتہر وغیرہ سے ہین اور نہ کہاتے ہین اور نہ بات کرتے ہین قابل پرستش کے نہین ہین اور بعد اسکے حضرت ابراہیم نے ایک تبر جو اپنی ہمراہ لائے تہی اوٹہایا
فراغ پس پوشیدہ کیا علیہم اوپر اون بتون کے اور وہ بت ستر تہی اور مارا اونکو ضربا مارنا بالیمین ساتہہ داہنے ہاتہہ کے کہ اوسکی قوت بائین ہاتہہ سے زیادہ ہوتی ہے اور
ضربا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے کہ وہ مقدر ہے اور اوسکے متعلق بالیمین ہے، پس حضرت ابراہیم نے اون بتون کو تبر مارکر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر بڑے بت کو کہ وہ سونیکا تہا اور یاقوت
اوسکی آنکہون مین جڑی تہی اوسکو نہ توڑا اور وہ تبر اوس بڑے بت کے شانہ پر رکہدیا اور جسوقت کہ قوم اونکی عیدگاہ سے واپس ہوکر آئی اور بتخانہ مین گئی اور اپنی بتونکا
حال خراب دیکہا تو کہنے لگی کہ یہہ حال انکا کسنے کیا ہے بعضون نے اونمین سے کہا کہ یہہ کام ابراہیم کا ہے وہ ہمیشہ ہمارے معبودون کی مذمت کیا کرتا ہی فاقبلوا الیہ پس منہہ کیا اونہون نے
طرف اوس ابراہیم کے یزفّون ۝ جسوقت کہ جلدی چلتے تہی اور دوڑتے تہی وہ اور یزفون حال واقع ہوا ہے اور حمزہ نے اسکو بضم یا پڑہا ہی اور بعضے یزفون کی فا کو مخفف پڑہتے ہین پس وہ
لوگ دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور اونکو پکڑکر نمرود کی پاس لیگئے کہ وہ بادشاہ تہا اور اونہین لوگون کے دین پر تہا حضرت ابراہیم سے دین کے مقدمہ
مین گفتگو واقع ہوئی چنانچہ سورہ انبیا مین مذکور ہے اور بعد گفتگو کے قال کہا ابراہیم نے کہ اتعبدون ما تنحتون ۝ کیا پرستش کرتے ہو تم اوس چیز کی کہ تراشتے ہو تم جسکو
اپنی ہاتہون سے مثل پتہر اور لکڑی وغیرہ کے یعنے کیونکر درست ہو عقل کے نزدیک کہ جسکو اپنے ہاتہہ سے بنائین اوسکی پرستش کرین اور مرادین اپنی اوس سے مانگین اور واسطے
زیادتی انکار کے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ واللہ خلقکم وما تعملون ۝ اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم یعنے خدا یتعالی نے تمکو بہی پیدا کیا ہے
اور جسکا عمل اپنے ہاتہہ سے تمنے کیا ہے کہ تمنے اونکو اپنی ہاتہہ سے تراش کر بنایا ہے اوسکو بہی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتون کو کہ وہ پتہر وغیرہ ہین دونو کو خدا نے پیدا کیا ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ خدا نے تمکو پیدا کیا ہے اور تمہارے عمل کو یعنی تمہاری تراشنے کو اس سے معلوم ہوا کہ خالق اعمال اور افعال کا خدا ہے لیکن اس آیت کے یہہ معنی
نہین ہو سکتے اور یہہ معنی نہایت پوچ ہین اسواسطے کہ وہ لوگ بتون کو پوجتے تہے اونکے عمل کو یعنے اونکے تراشنے کو نہین پوجتے تہے البتہ اگر وہ لوگ تراشنے کو پرستش کرتے تو یہہ معنی ہو سکتے
تہے کہ خدا نے پیدا کیا ہی تمکو اور تمہارے تراشنے کو اور اس سے کچہہ فائدہ نہ تہا بلکہ وہ لوگ بتون کی جو پرستش کرتے تہی اسواسطے ابراہیم نے فرمایا کہ خدا نے تمکو بہی پیدا کیا ہے
اور جنکو تم اپنے ہاتہہ سے بناتے ہو اور عبادت اونکی کرتے ہو اونکو بہی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتون کو دونو کو خدا نے پیدا کیا ہے جسوقت حضرت ابراہیم نے یہہ گفتگو کی تو
وہ لوگ بند ہوئے اور جب جواب نہ دے سکے تو ارادہ اونکی جلانے کا کیا اور آپسمین مشورہ کر کے قالوا کہا اونہون نے اپنے کاریگرون کو ابنوا لہ بناؤ تم واسطے جلانے اس ابراہیم کے بُنیانا
ایک عمارت کو اور لکڑیون سے اوسکو پر کرکے آگ اوسمین لگا دو فالقوہ فی الجحیم ۝ پس ڈالو تم اوس ابراہیم کو درمیان آگ جلانیوالی کے پس اونہون نے ایک عمارت بنائی کہ طول اوسکا
تیس گز کا اور عرض اوسکا بیس گز کا تہا اور لکڑیون سے اوسکو بہرا اور آگ اوسمین روشن کی فارادوا بہ پس ارادہ کیا اونہون نے ساتہہ اوس ابراہیم کے کیدا مکر اور حیلہ کا اوسکے ہلاک
کرنے مین اسطرح سے کہ اوسکو گوپہن مین رکہکر آگ مین پہینکا فجعلناہم الاسفلین ۝ پس کر دیا ہمنے اون لوگون کو بہت نیچا اور خوار اور ذلیل کہ اونکی مکر کو منع یا باطل
کیا اور آگ کو ابراہیم پر گلزار کر دیا اور جسوقت ابراہیم آگ مین سے سلامت باہر آئے تو نمرود نے کہا کہ تو ہمارے شہر مین سے چلا جا اور ابراہیم بہی اونکی ایمان سے مایوس ہو
گئے تہی اور جانا کہ یہہ ایمان نہ لائینگے اوسوقت وہان سے ارادہ ہجرت کا کیا اور مقرر کیا کہ یہان سے چلا جانا چاہئے وقال انی ذاہب اور کہا کہ تحقیق مین جانیوالا ہون الی ربی طرف
پروردگار اپنے کے جس جگہ کہ مجہکو جانیکا حکم ہوا واسطے پرستش اور قربت اوسکی کے یعنے طرف ملک شام کے کہ اوسمین زمین مقدس ہے سیہدین ۝ قریب ہے کہ رہنمائی کرے مجہکو خدا طرف مقصود میرے

اور توفیق دے مجھکو طرف اوسکے کہ جسمین بہتری میری واسطے دنیا اور آخرت مین ہے اور بعد اوسکے جانب شام روانہ ہوئی اور راہ مین ہاجرہ ملک مین سارہ کی آئے اور سارہ
نے اپنے شوہر کو وہ بخشی اور جسوقت ابراہیم اوسکے مالک ہوے تو خدا تعالی سے فرزند طلب کیا اور مناجات کی اپنی پروردگار سی اور کہا کہ رَبِّ اے پروردگار میرے هَبْ
لِیْ بخش تو واسطے میرے فرزند مِنَ الصّٰلِحِیْنَ نیکون مین سے کہ میری مدد کرے وہ طاعت مین اور لوگون کو حق کیطرف بلانی مین اور مونس اور غمخوار میرا ہو سفر مین اور درد اور
رنج مین اور سختی اور محنت مین خدا تعالی نے دعا اونکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَبَشَّرْنٰهُ پس خوشخبری دی ہمنی اوس ابراہیم کو بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ساتھ لڑکے
بردبار کے کہ کام کرنے مین جلدی نکرے کہ جلدی سی اوسکو اوسکے وقت کی پہلے کرنے لگی اور حلم اونکا اس مرتبہ تہا کہ اول اور ابتداء بلوغ مین باپ نے اونسی کہا کہ مجھکو تیری ذبح کرنے
حکم ہوا ہے کہا کہ جو کچھ تجھکو حکم ہوا ہے اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے سوا ابراہیم اور اسمٰعیل کے کسیکو حلیم نہین فرمایا ہی اور صادق علیہ السلام سی کسینے پوچھا کہ اسمٰعیل کی اور اسحاق کی دونو
کی بشارتون مین کسقدر فرق تہا فرمایا کہ پانچ برس کا اور اول بشارت جو خدا تعالی نے ابراہیم کو دی تہی وہ بشارت اسمٰعیل کے پیدا ہونیکی تہی چنانچہ فرمایا کہ فبشرناہ بغلام حلیم اور جسوقت
حضرت اسحاق پیدا ہوئے سارہ کے شکم سے اور تین برس کے ہوئے تو ایک روز ابراہیم کی گود مین بیٹھے تہے اور اسماعیل آئے اور اونہون نے اسحاق کو ابراہیم کی گود سی کھینچکر اوتارا اور خود ابراہیم کی گودی
مین بیٹھے اور سارہ اسماعیل کے اس فعل کو دیکھتی تہی ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے کو تیری گود سے دور کرتا ہی اور اوسکی جگہہ خود بیٹھتا ہی قسم ہے خدا کی کہ ہاجرہ اور اوسکا بیٹا
ایک شہر مین میرے پاس کبھی نہ رہنی پائینگے انکو مجھسی دور کر اور حضرت ابراہیم سارہ کی بہت خاطرداری اور بزرگی کرتے تہی اسواسطے کہ وہ انبیاء کی اولاد مین سے تہی اور ابراہیم کے خالہ کی بیٹی
تہی یہہ امر ابراہیم پر بہت شاق ہوا اور فراق مین اسماعیل کے بہت غمگین ہوئے پس جسوقت رات ہوئی تو ابراہیم نے خواب مین اسماعیل کے ذبح کرنیکا حکم سنا موسم حج مین یہہ خواب دیکھکر
غمگین اور محزون اوٹھے اور حج کا موسم آیا تو ہاجرہ اور اسمٰعیل کو ہمراہ لیکر ملک شام سے مکہ کو روانہ ہوئے تاکہ اسمٰعیل کو ذبح کرین اور مشہور یہہ قصہ اسطرح سی ہے کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو حضرت ابراہیم
شام سے مکہ مین لیگئے اور مکہ مین اسمٰعیل نے پرورش پائی یہانتک کہ تیرہ برس کی عمر کو پہونچے اور ابراہیم ہاجرہ اور اسمٰعیل کے دیکھنے کو شام سے آیا کرتے تہی ایک مرتبہ مکہ مین اوسوقت آئے کہ عمر
اسمٰعیل کی تیرہ برس کو پہونچی تہی ایک روز اسماعیل شکار سی فارغ ہوکر مکہ مین آئی تو اونکی رخسارون پر گرد اور غبار پڑا ہوا تہا اور آفتاب کی حرارت سی چہرہ اونکا سرخ ہو گیا تہا
اور حضرت ابراہیم اونکی سر راہ بیٹھی تہی جسوقت اسمٰعیل پر نظر کی تو رخسارہ اوسکا مثل گل کے دیکھا گیا اور محبت پدری جوش مین آئی اور آٹھوین شب کو ماہ ذی الحجہ کے بستر
راحت پر آرام کیا تو خواب مین آواز آئی کہ ای خلیل تو دعوی ہماری محبت کا کرتا ہی اور الفت فرزند کو اپنی دل مین جگہہ دیتا ہی اگر ہمارا وصال چاہتا ہی تو اپنی فرزند دلبند کو
ذبح کر ابراہیم یہہ خواب دیکھکر دہشتناک اوٹھی اور تمام روز اس خواب کے فکر مین گذرا اور دل مین اپنی کہتی تہے کہ یہہ خواب وسوسہ ہی یا خدا کیطرف سی ہے دوسرے روز بہی
یہی خواب دیکھا پہلا خواب آٹھوین کو جو دیکھا تہا اسواسطی اوسکو یوم ترویہ کہتی ہین اور دوسرا خواب نوین کو جو دیکھا تو سمجہا کہ یہہ خواب رحمان کیطرف سے ہی اسواسطی نوین
کو یوم عرفہ کہتی ہین اور دسوین شب کو یعنی عید قربان کی شب کو بہی خواب دیکھا یقین ابراہیم کا زیادہ ہوا اور ارادہ مصمم کیا کہ اس امر کو کرنا چاہئی اور بعضے کہتی ہین کہ
خدا تعالی نے بیداری مین ابراہیم کو خطاب کیا تہا کہ اگر خواب مین تجھکو مین حکم کرون کہ فرزند کو اپنی تو ذبح کر تو اوسپر تو عمل کرنا پس ابراہیم نے دسوین تاریخ ذیحجہ کو صبح کو
ہاجرہ کو فرمایا کہ اوٹھہ اور اپنی فرزند کو نہلا اور اوسکی آنکھون مین سرمہ لگا اور کاکل مین اوسکی کنگھی کر اور پوشاک نفیس اوسکو پہنا کہ اوسکو ایک دوست کی مہمانی مین
لیجاتا ہون ہاجرہ نے اسمٰعیل کو نہلا کر اور پوشاک نفیس پہنا کر بوسہ دیا اور کہا کہ نہین جانتی ہون کہ تجھکو کس مجمع مین لیجاتی ہین لیکن تیری زلفون سے پریشانی کی بو سونگھتی
ہون اور نہین معلوم کہ تجھکو کس مہمانی کی گہر مین طلب کیا ہی ابراہیم نے ہاجرہ سی کہا کہ رسی اور چھری لاؤ کہ ہمراہ اپنی لیجاؤن ہاجرہ نے کہا کہ یا خلیل اللہ مہمانی مین چھری
اور رسی کیا کام ہے فرمایا کہ شاید اوس جگہہ قربانی کرنے کی احتیاج ہو اور بدون چھری اور رسی کے قربانی کرنا مشکل ہے پس حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل نے ہاجرہ کو رخصت کیا اور منی کیطرف
روانہ ہوئے اور ہاجرہ اونکے پیچھے پیچھے جاتی تہی اور بہ نگاہ حسرت اسمٰعیل کیطرف دیکھتی تہی اور گویا کہتی تہی ؎ مادر مرا بہ بوتہ حرمان گداختی ٭ رفتی و کار من ز غم ہجر ساختی فَلَمَّا
بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ پس جسوقت پہونچا اسمٰعیل ہمراہ اوس ابراہیم کے مقام سعی مین کہ وہ درمیان صفا اور مروہ کے ہی تو قَالَ کہا ابراہیم نے اسمٰعیل سے از راہ شفقت اور مہربانی کے یٰبُنَیَّ
ای بیٹے میرے تو جانتا ہی کہ نزدیکی رحمت خدا کی اور حاصل ہونا قرب منزلت کا اوسکی درگاہ مین بدون کھینچنی سختیون کی اور اوٹھانی مصیبتون کی اور صبر کرنی بلاؤن کے ممکن نہین ہے اور مین
ایک مدت سی سختیان کھینچتا ہون اور صبر کرتا ہون لیکن کوئی آزمایش بلا اسکو نہین پہونچتی ہی کہ اِنِّیْۤ اَرٰی تحقیق مین دیکھتا ہون ہمیشہ فِی الْمَنَامِ درمیان خواب کے
اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ یہہ کہ تحقیق مین ذبح کرون تجھکو یعنی پے در پے حکم الہی مجھکو پہونچتا ہی کہ داغ جدائی تیری کا دل بریان پر رکھون اور تجھکو تیغ بیدریغ سی راہ خدا مین
قربان کرون فَانْظُرْ ۔ مَاذَا تَرٰی پس نظر کر تو اس مقدمہ مین کہ کیا دیکھتا ہی تو مقصود حضرت ابراہیم کا اس مشورہ سی یہہ تہا کہ اسمٰعیل کا حال معلوم کرے کہ
اس بلائے سخت مین صبر کرکے ثابت قدم رہتا ہے یا جزع اور فزع کرتا ہے اور بے صبری کو کام فرماتا ہی حضرت اسمٰعیل نے جسوقت یہہ کلام اپنی پدر بزرگوار سے

سنا تو خوشی دل اور رغبت طبع اور بطیب خاطر قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کہا کہ ای باپ میرے کر تو جو کچھہ کہ حکم کیا جاتا ہی تو اسمعیل کے احتیاط کو دیکھیے کہ یہہ کہا کہ مجکو تو ذبح کر
یا کیہہ کہا کہ جو کچھہ تو حکم کیا جاتا ہی بلکہ اور جو کچھہ تو نے خواب مین دیکھا ہی اوسکو بجا لا سَتَجِدُنِي قریب ہے کہ پائیگا تو مجکو إِنْ شَاءَ اللَّهُ اگر چاہا خدا مِنَ الصَّابِرِينَ صبر کرنیوالو مین
سی اس ذبح پر اگر میری ہزار جانین ہوتین اور اون ہزار کی قربان کرنیکا حکم ہوتا تو مین سب کو فدا کرتا اور اون پر صبر کرتا اور اب تو یہہ ایک جان ہی اسکا ہرگز مضایقہ نکرونگا اور اوسے
خدا مین فدا کرونگا کہ کل مجکو کہنی کو قدرت ہو کہ ؎ سر در سر راہ تو فدا شد چہ بجا شد ٭ این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد ٭ اور ای باپ میرے اگر توفیق خدا شامل حال میرے
کی ہوگی تو مین اس بلای عظیم پر ہرگز بے صبری اور جزع اور فزع نکرونگا ای باپ میرے اگر بعد اسکے لوگ کہین کہ ابراہیم نے واسطے فرمانبرداری حکم خدا کی اپنے بیٹے کو قربان کیا تو یہہ بھی کہینگے
اسمعیل نے راہ خدا مین اپنا سر دیا اور کہتی ہین کہ بعد رخصت ہونے اسمعیل کے ہاجرہ سی شیطان کو اس امر کی خبر ہوئی کہا کہ مکر کرنیکا یہہ وقت ہی ہاجرہ کو جا کر بہکاؤن کہ بہ نسبت باپ کی ماں کا
دل زیادہ اولاد کے ساتھہ مائل ہوتا ہی اور تعلق رکہتا ہی ایک مرد پیر کی صورت مین بنکر ہاجرہ کی پاس آیا اور کہا کہ ای ہاجرہ تو جانتی ہی کہ ابراہیم اسمعیل کو کہان لیجاتا ہی کہا کہ ہان ایک دوست
کے مہمانی مین لیجاتا ہی شیطان نے کہا کہ ای غافل اوسکو لیجاتا ہی ذبح کرنیکے واسطے ہاجرہ نے کہا کہ ای بوڑہے بے عقل تعجب نہین ہے کہ تو ابلیس ہو باپ تو خلیل ہو اور بیٹا اسمعیل سا ہو
کیونکر دل باپ کا یارا دیوے کہ ایسے فرزند کو اپنے ہاتھہ سے ذبح کرے یہہ بات بہلا عقل مین بہی آتی ہے کہا کہ مدعا اوسکا یہہ ہے کہ خواب مین اوسنے دیکہا ہی کہ خدا تعالی نے اوسکو فرمایا ہے
کہ تو اپنی فرزند کو ہماری راہ مین قربان کر ہاجرہ نے کہا کہ خلیل ہرگز دروغ نہ کہیگا اور اگر خدا کا حکم یہی ہی کہ اسمعیل کو اوسکی راہ مین قربان کرے تو ہزار جان ہاجرہ کی اور اوسکے
فرزند کی رب جلیل پر فدا ہین ابلیس ہاجرہ سے نا امید ہو کر حضرت خلیل کے پاس آیا اور کہا کہ ای ابراہیم ہزار جان اسمعیل کی جان پر فدا ہو جو تو چاہتا ہی کہ اوسکو خون آلودہ کرے اور
ناحق اوسکو ذبح کرے اس امر مین تامل کرنا چاہئی ؎ باغبانا چون کہ سرو خویش را خواہی برید ٭ اول از بے رونقی جویبار اندیشہ کن ٭ ابراہیم سمجہا کہ یہہ شیطان ہی اول
لا حول و لا قوۃ الا باللہ اوسکی طرف پڑہا اوسکو کچھہ اثر اوسکا نہوا اور کہا کہ ای ابراہیم یہہ خواب تیرا شیطانی ہی اور جو نہین تو خدا تعالی کیونکر فرزند کے ناحق قتل کرنیکا حکم کرے
ابراہیم نے فرمایا کہ تو شیطان ہے اور مجکو انبیاء کی بہکانے پر قدرت نہین ہی خواب میرا رحمانی ہی اور جو کچھہ کہ خدا نے مجکو حکم دیا ہی اوس مین بہت سی حکمتین پوشیدہ ہین اور مجہکو سوائے
فرمانبرداری حکم کے چارہ نہین ہے ابلیس نے کہا کہ ای خلیل آخر تیرا دل کیونکر یاری دے کہ ایسے فرزند دلبند کو اپنے ہاتھہ سے ہلاک کرے فرمایا کہ اے مردود جسوقت کہ مجہکو آگ مین ڈالا تہا
جبرئیل کہ مقرب درگاہ خدا کا ہی اوسنے آزمائش کے واسطے مجہکو چاہا کہ راہ توکل سے پہیر دے اوسکے کلام نے تو میرے دل مین اثر کیا ہی نہین اور تو جو راندہ درگاہ خدا ہی تیرے
فریب مین مین کب آتا ہون اگر مشرق سی مغرب تک میرے فرزند ہوون اور حکم خدا کا پہونچے کہ سب کو اپنے ہاتھہ سے ذبح کر تو مین بلا تامل ان کو قتل کرون اور منقول ہے
کہ جسوقت حضرت ابراہیم منی مین جمرہ اولی پر پہونچے تو شیطان وسوسہ ڈالنے آیا سات سنگریزے حضرت ابراہیم نے اوسکے مارے اور وہان سی جمرہ وسطی پر آیا وہان بہی
سات کنکریان اوسکی مارین اور وہان سی حضرت ابراہیم جمرہ عقبی پر پہونچے وہان بہی ابلیس ظاہر ہوا سات کنکریان وہان بہی ابراہیم نے اوسکے مارین اور اسیواسطے ان تینون
جمرون کو سات سات کنکریون کا مارنا حج کی اعمال مین داخل ہوا ہی اور جسوقت ابلیس لعین وسوسہ خلیل سے نا امید ہوا تو حضرت اسمعیل کے پاس آیا اور کہا کہ ای اسمعیل
تو جانتا ہی کہ باپ تیرا تجہکو کہان لئی جاتا ہے کہا کہ ایک دوست کی مہمانی مین لئے جاتا ہے ابلیس نے کہا کہ تو غلط کہتا ہی تجہکو اسلئے لیجاتا ہی کہ ذبح کرے تجہکو اور کہتا ہی کہ حق تعالی نے
مجہکو خواب مین حکم دیا ہی کہ اپنی فرزند کو قربانی کر اسمعیل نے کہا کہ اے بوڑہے بیوقوف اگر حکم خدا کا ہی تو ہزار جان اسمعیل کی فدائے حکم خدا ہین ابلیس نے کہا کہ تجہکو برداشت
تیغ کی نہوگی اپنے باپ سی نزاع کر فرمایا کہ مین حکم خدا سی منہہ نہ پہیرونگا اور باپ کی فرمانے سی باہر نہونگا اور ابلیس نے زیادہ مبالغہ کیا اور کہا کہ تو مفت اپنی جان دیتا
ہی اسمعیل نے آواز دی کہ ای باپ میرے یہہ بوڑہا آدمی مجہکو رنج دیتا ہی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اے فرزند یہہ ابلیس ہے اسکے پتہر مار اسمعیل نے کئی پتہر اوسکے مارے
شیطان وہان سے بہی محروم ہو کر پہرا اور حضرت ابراہیم منی مین ٹہیرے اور اسمعیل کو اپنی روبرو بٹہایا اور چہری اور رسی باہر نکالی اور فرمایا کہ ای فرزند
کچھہ وصیت کرتا ہی کہ اوسکو بجا لاؤن کہا کہ ہان تین وصیتین ہین مجہہ سے قبول کر اول یہہ ہی کہ وقت ذبح کرنیکے ہاتھہ اور پاؤن میرے باندہ ؎ بربند دست
و پائے مرا محکم ای پدر ٭ تا در جزع نیفگندت جزعم اے پدر ٭ ابراہیم نے فرمایا کہ تو خدا کی پاس جاتا ہی اور بے صبری کرتا ہی کہا کہ اے باپ میرے جزع اور بے صبری
نہین کرتا ہون لیکن یہہ وصیت میری دو امر کیواسطے ہے ایک تو یہہ کہ زخم چہری تیز کا جسوقت بدن ناتوان اور ضعیف پر پہونچے مبادا کہ مین ہاتہہ اور پاؤن
مارنے لگون اور اس سبب سے نام میرا دفتر صابرون مین سے خارج کرین اور دوسرے یہہ کہ حرمت تیری مجہپر واجب ہی شاید کہ وقت اضطراب کے ہاتہہ اور پاؤن
مارنے لگون اور کپڑے تیرے خون میرے مین آلودہ ہوون اور اس سبب سے جرم عاق ہونیکا میری طرف عاید ہو ؎ دامان خویش جمع کن ای باب ممتحن ٭ کالودہ
دامن تو نگردد در خون من ٭ ترسم کہ جامہ ات شود از خون من نگار ٭ از دوست منفعل شوم و از تو شرمسار ٭ بتیغ خویش تیز کن آئی چو بر سرم ٭ بگذار بی مضایقہ خنجر بہ حنجرم ٭

حضرت ابراہیم نے اس وصیت کو قبول کیا اور فرمایا کہ دوسری کیا وصیت ہے اسمٰعیل نے کہا وقت قربان کرنیکے منہہ میرا خاک پر رکھنا اسواسطے کہ خدایتعالی بندہ کی خواری اور زاری کو
دوست رکہتا ہے اور گرد آلودہ چہرے کی قدر اوسکے نزدیک زیادہ ہی اور اسواسطے کہ وقت چہری پہیرنیکے اگر نظر تیری میری آنکھوں اور رخساروں پر پڑیگی تو شفقت پدری
اوسوقت جوش کریگی اور تیری ثابت قدمی مین فرق آجائیگا اور حکم خدا مین تاخیر واقع ہوگی اسواسطے چاہتا ہون کہ منہہ میرا خاک پر ہو حضرت ابراہیم کو یہہ کلام سنکر رقت
آئی اور فرمایا کہ تیسری وصیت کیا ہے کہا کہ ای باپ میری ماں کو فرزند کیساتہہ بہت محبت ہوتی ہے جسوقت تم بیابان سے واپس ہوکر گہر کو جاؤ اور ماں میری مجہکو تمہارے
ہمراہ ندیکہیگی تو گریہ وزاری بہت کریگی اور اپنے سینہ سے آہ پردرد کہینچیگی درخواست میری یہہ ہے کہ اوسپر سختی نکرنا کہ فراق فرزند کا مادر پر نہایت سخت اور دشوار
ہوتا ہے اوسکے حال پر نرمی اور مہربانی فرماتے رہنا اور ہر وقت اوسکی تسلی کرتے رہنا اور میرا سلام پہونچانا اور کہنا کہ اسمٰعیل امیدوار ہے کہ اوسکو بحل کرنا اور
اگر کوئی تقصیر ہوئی ہو تو درگذر کرنا اور میرے فراق مین صبر کرنا کہ خدایتعالی صابرون کو دوست رکہتا ہے اور ای پدر بزرگوار یہہ فرزند تیرا خوگردہ تیری دیدار کا تہا
میری خاک سے اپنا قدم تم مت اوٹہانا اور ای باپ میرے محلہ کی لڑکون کو اور میرے مکتب کے یارون کو میرا سلام پہونچانا اور کہنا کہ اسمٰعیل امید رکہتا ہے کہ جس مجمع
مین تم جمع ہو تو میری تنہائی اور غریبی کو یاد کرنا اور مجہکو فراموش نکرنا اور جس محفل مین کہ تم اکہٹے ہو اوس کشتہ تیغ بلا کو اشک سوزناک اور آہ دردآمیز سے یاد کرنا
ابراہیم نے یہہ وصیت بہی قبول کی اور دل کو مضبوط کرکے اسمٰعیل کے ہاتہہ اور پاؤن باندہے اوسوقت ملائکہ مین شور او غل ہوا اور نظارہ کرکے باپ اور بیٹے کے دونو حال
پر روتے تہے اور کہتے تہے کہ خداوندا کیا بزرگ ہے بندہ تیرا ابراہیم کہ اوسکو تیرے سبب سے آگ مین ڈالا اوسنے کچہہ پروا اور خوف نکیا اور اب وہ تیری خاطر اپنی فرزند کو قربانی کرتا ہے
اور کچہہ غم اوسکو نہین ہے فرشتون کو خطاب پہونچا کہ ہمنے اوسکو اپنا خلیل بنایا ہے فَلَمَّآ اَسْلَمَا پس جسوقت کہ فرمانبرداری کی اون دونونے حکم خدا کی یعنی باپ بیٹے کو فدا
کرنے پر اور بیٹا فدا ہونے پر مستعد ہوا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اور ڈالا ابراہیم نے اوس اسمٰعیل کو واسطے پیشانی کے زمین پر یعنی پیشانی کے بہل اوسکو زمین پر ڈالا کہ پیشانی اوسکی زمین پر رکہی تہی موافق
وصیت کے اور پشت سر کو اوپر کیا اور چہری اوسکے گلے پر رکہی اور چہری کو پہیرا اور جبرئیل نے اوس چہری کو اولٹ دیا اسیطرح کئی مرتبہ اتفاق ہوا کہ ابراہیم چہری کو پہیرتے تہے اور جبرئیل
اوسکو اولٹ دیتے تہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ چہری کو وحی پہونچی کہ خبردار اسمٰعیل کا گلا بال کے برابر نہ کٹنے پائے اور کہتے ہین کہ ستر بار ابراہیم نے چہری کو اسمٰعیل کی گردن پر پہیرا
ایک بال بکرا بہی اونکی چہری نے کام نکیا ابراہیم نے غصہ ہوکر چہری کو پہینکدیا اور چہری قدرت الہی سے گویا ہوئی کہ الخلیل یامرنی والجلیل ینہینی یعنے ابراہیم خلیل حکم کرتا ہے مجہکو
اور خدا نے جلیل منع کرتا ہے مجہکو اور ایک روایت مین ہے کہ خدایتعالی نے ایک صحیفہ تانبی کا بطور حلقہ کے اسمٰعیل کے گلے مین ڈالا تہا اپنی قدرت سے اسواسطے چہری نے اسمٰعیل کے
گلے کو نہ کاٹا اور اللہ تعالی نے عمل ابراہیم کا قبول کیا چنانچہ فرماتا ہے وَنَادَيْنٰهُ اور ندا کی ہمنے اوس ابراہیم کو اور پکارے اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ یہہ کہ ای ابراہیم
اور منقول ہے کہ مسجد خیف کے بائین جانب آواز آئی کہ ای ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا تحقیق سچا کیا تو نے خواب کو جو دیکہا تہا اور تو نے اوسکے کرنیکا عزم جزم کیا اور بعضے
کہتے ہین کہ ابراہیم نے خواب مین دیکہا تہا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرتا ہون لیکن اثر خون کا ظاہر نہین ہوتا ہے اور جسوقت بیداری مین وہی صورت واقع ہوئی تو
خدایتعالی نے فرمایا کہ ای ابراہیم خواب کو سچا کیا تو نے بند اوسکے ہاتہہ اور پاؤن سے کہول ڈال اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق کہ ہم ایسے ہین یعنے جیسیکہ ابراہیم اور اسمٰعیل کو
اونکی نیک عمل پر جزا دی ہے کہ اونکی محنت کو خوشی سے اور اونکی رنج کو راحت سے بدل دیا ہے ایسی ہی جزا دیتے ہین ہم نیکی کرنیوالون کو اِنَّ هٰذَا تحقیق یہہ آزمایش ابراہیم اور اسمٰعیل
لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ البتہ وہ آزمایش ہے ظاہر کہ جس سے دوست خالص اور غیر خالص معلوم ہوجائے اور منقول ہے کہ جسوقت ابراہیم اسمٰعیل کو ذبح کرتے تہے فرشتون کو بہت تعجب تہا
اور اس حال کو دیکہکر حیران تہے اور کہتے تہے کہ ابراہیم زیادہ سخی ہے کہ فرزند کو فدا کرتا ہے یا اسمٰعیل زیادہ جوانمرد ہے کہ باپ کی رضامندی کیواسطے جان دیتا ہے ندا آئی کہ بخشش میری
زیادہ ہے اور کرم میرا ہی بہت ہے سب سے زیادہ کہ بدون کشتہ ہوئے کو کشتہ حساب کرتا ہون اور بدون درخواست اسمٰعیل کے واسطے فدا بہیجتا ہون ای جبرئیل جا اور اس فدا کو لیجا اور ابراہیم سے کہہ
کہ خواب کو تو نے سچا کیا اور شرط فرمانبرداری کی تو بجا لایا ابراہیم حیران کہڑے تہے کہ جبرئیل پہونچے اور گوسفند واسطے قربانی کے بہشت سے لائے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَفَدَيْنٰهُ اور فدا
کیا ہمنے اوس اسمٰعیل کو بِذِبْحٍ ساتہہ مذبوح عَظِيْمٍ بڑے مرتبہ کے یعنی ساتہہ اوس چیز کے جو کہ ذبح کیجاتی ہے اور وہ بزرگ مرتبہ ہے یا بدن مین بڑی اور موٹی ہے اوسکو ہمنے اسمٰعیل کے
بدلے ذبح کیا اور بلند مرتبہ اسواسطے تہی کہ وہ خدا کے پاس سے آئی تہی اور اوسکے جسیم ہونے مین بیان کرتے ہین کہ وہ اسقدر موٹی تہی کہ اپنے سایہ کے اندر چلتی تہی اور اپنی سایہ مین
کہاتی اور پیتی تہی اور اپنی سایہ مین سوتی اور جاگتی اور پیشاب کرتی تہی چنانچہ حضرت امام محمد علیہ السلام سے بہی روایت ہے اور فرمایا کہ گوسفند سفید رنگ تہی اور شاخدار اور
چالیس سال بہشت مین چرتی تہی اور خدا نے اوسکو کن کہنے مین پیدا کیا تہا اور آسمان سے اوس پہاڑ پر کہ مسجد منی کی جانب ہے برابر جمرہ وسطی کے اوسپر نازل ہوئی تہی
اور حضرت جبرئیل اوس گوسفند کو حضرت ابراہیم کے پاس لائے اور کہا کہ خدایتعالی تجہکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے فرزند دلبند کے ہاتہہ اور پاؤن سے رسی

کہولدے

کو کہول دی اور اوسکے عوض اس گوسفند کی ہاتہہ اور پاؤن باندہ کر قربانی کر ابراہیم نے اپنی فرزند دلبند کی ہاتہہ اور پاؤن کہولے اور فرمایا کہ ای فرزند جبرئیل سلام خداوند تعالی کا تیرے
واسطے لایا ہے اور کہتا ہے کہ دوست نے فرمایا ہے کہ ای اسمعیل تونے صبر کیا اور ہماری فرمانبرداری اختیار کی جو کہ تو چاہے ہمسے طلب کر تاکہ ہم قبول کرین اور مطلب تیرا برلاوین
حضرت اسمعیل نے ہاتہہ واسطے دعا کی اوٹہائی اور نہایت عاجزی سے دعا کی کہ خداوندا جو کوئی امت پیغمبر آخر الزمان میں سے لا اله الا الله محمد رسول الله اپنی زبان سے جاری
کرے اوسکے گناہون کو بخشدے جواب آیا کہ ہمنے تیری دعا کو قبول کیا اور مراد تیری برلائی اور گنہکاران امت محمد صلعم کو تجہکو بخشا سے چون شدی از جان و دل قربان ما
شد مسخر ہرچہ ہست از فرمان ما شد دعا ہائے تو در دم مستجاب شد آستان راز تو باشد فتح باب اور اوسی روز سے عید قربان میں اور حج میں قربانی کرنیکا حکم ہی اور بعضی
روایت میں ہے کہ مراد ذبح عظیم سے شہادت حسین علیہ السلام ہے اسواسطے کہ گوسفند ذبح عظیم نہین ہو سکتی اور خدا تعالی گوسفند کو عظیم کیون فرماتا بلکہ کوئی آدمی بڑے مرتبہ کا
ہے کہ اسمعیل کے فدیہ ہونیکی صلاحیت رکہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت حقتعالی نے گوسفند کو واسطے فدای اسمعیل کے ابراہیم کے پاس بہیجا کہ اپنی فرزند کی جگہہ گوسفند کو
ذبح کر اوسوقت ابراہیم نے آرزو کی کہ کاش میرے ہاتہہ سے میرا فرزند ذبح ہوتا اور اوسکی بدلے گوسفند کے ذبح کرنیکا حکم نہوتا تاکہ میرے دل کو وہ درد ہوتا کہ جو باپ کو اپنی فرزند
عزیز اور پیاری کے اپنی ہاتہہ سے ذبح کرنے میں درد ہوتا ہے اور اسکے سبب سے مین درجات عالیات کو پہونچتا اللہ تعالی نے وحی کی کہ ای ابراہیم میری مخلوقات میں سے
تو زیادہ دوست کسکو رکہتا ہے کہا کہ ای پروردگار میرے تیری مخلوقات میں سے محمد صلعم کے برابر میں کسیکو دوست نہین رکہتا ہون پہر فرمایا کہ اے ابراہیم تو اپنی
جان کو زیادہ دوست رکہتا ہے یا محمد صلعم کو کہا کہ ای پروردگار میرے مین محمد صلعم کو اپنی جان سے زیادہ دوست رکہتا ہون پہر فرمایا کہ ای ابراہیم فرزند تیرا تجہکو
زیادہ دوست ہے یا فرزند محمد کا کہا کہ ای پروردگار میرے محمد کی فرزند کو اپنے فرزند سے مین زیادہ بہت دوست رکہتا ہون پہر فرمایا کہ ای ابراہیم ذبح ہونا محمد کی فرزند کا
ہاتہہ سے دشمنون کی ظلم سے ناحق اور بیگناہ تیرے دل کو زیادہ درد مین لائیگا یا ذبح ہونا تیرے فرزند کا تیرے ہاتہہ سے ہماری فرمانبرداری مین کہا کہ ای پروردگار میرے
بلکہ ذبح ہونا اوسکے فرزند کا اوسکی دشمنون کے ہاتہہ سے مجہکو زیادہ درد مین لائیگا فرمایا کہ ای ابراہیم ایک گروہ گمان کریگا کہ ہم امت محمد ہین اور قریب ہے کہ قتل کرین حسین
فرزند محمد کو بعد اسکی وفات کی ظلم اور عداوت سے جیسے کہ ذبح کیجاتی ہے گوسفند اور اس سبب سے وہ مستحق میرے غضب اور عذاب کے ہونگے یہہ سنکر ابراہیم نے زاری کی
اور دل اونکا دردمند ہوا پس وحی کی خدا تعالی نے کہ ای ابراہیم تحقیق فدا کیا مینے تیری زاری کو جو کہ تیرے فرزند اسمعیل پر تیرے ہاتہہ سے ذبح کرنے پر ہوتی ساتہہ زاری تیری
حسین پر اور اوسکے قتل ہونے پر اور واجب کئے مینے واسطے تیرے بلند درجے ثواب والون کے جو کہ مصیبتون پر ہوتی ہین اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے وفدیناہ بذبح عظیم ولا
حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین دو ذبیحون کا فرزند ہوا اور وہ ایک تو اسمعیل ہے کہ جسکا ذکر قرآن مین ہوا ہی اور دوسرے عبد اللہ
بن عبد المطلب ہے اور جس سبب سے خدا تعالی نے دفع کیا ہے ذبح کو اسمعیل سے اوسی سبب سے دفع کیا ہے عبد اللہ سے اور وہ یہہ ہے کہ جناب رسول خدا صلعم اور ائمہ معصومین
جو اونکی اولاد سے ہونیوالے تہے اونکے وجود کی برکت سی خدا تعالی نے ذبح کو اونسے دفع کیا پس جاری ہوئی یہہ سنت آدمیون مین کہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے اور اگر وہ لسم
نہوتا تو آدمی واسطے خوشنودی خدا کی اپنی اولاد کو قتل کرتے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جسکو ابراہیم ذبح کرتے تہے وہ اسحاق تہا کہ جسوقت فرشتون نے ابراہیم کو خوشخبری دی
تہی اسحاق کی پیدا ہونیکی تو اونہون نے نذر کی تہی کہ اوس فرزند کو ذبح کرونگا یہہ سبب تہا اونکی ذبح کرنیکا اور بعضی کہتے ہین کہ خواب مین اسحاق کو ذبح کرتے دیکہا تہا
نہ اسمعیل کو اسواسطے اسحاق کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تہا لیکن اسحاق کی ذبح ہونیکی روایت کو علما کہتی ہین کہ بعید ہے اسواسطے کہ خدا تعالے نے پہلے ذبح کا قصہ بیان کیا ہی اور
بعد اوسکی اسحاق کی بشارت کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وبشرناه باسحاق نبیا من الصالحین پس معلوم ہوا کہ ذبیح اسمعیل ہے نہ اسحاق اور مشہور یہی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت
کیا گیا کہ ذبیح کون تہا فرمایا کہ اسمعیل اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ صاحب ذبح کون تہا فرمایا کہ اسمعیل القصہ جسوقت کہ ابراہیم امتحان مین پاک اور درست ہوئے تو مستحق
تعریف اور مدح کی ہوئے چنانچہ فرماتا ہی وترکنا علیہ اور باقی چہوڑی ہمنے اوپر اوس ابراہیم کے تعریف عام فی الآخرین درمیان پچہلے آدمیون کے کہ جسوقت وہ اوسکا نام لیتے ہین
یا سنتے ہین تو اوسکی تعریف کرتے ہین اور قیامت تک اوسکی تعریف کرینگے خصوصا امت پیغمبر آخر الزمان کے آدمی اور جسوقت کہ اوسکا ذکر ہوگا تو کہینگے کہ سلام علی ابراھیم سلام اوپر
ابراہیم کے خدا کی جانب سے چنانچہ تمام اونکی کتابون مین تو کہتی ہین کہ ابراہیم علیہ السلام اور سلام مبتدا ہے اور جار مجرور خبر اوسکی اور یہہ جملہ مفعول ترکنا کا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ایسی
یعنے جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے بدلا دیا ہی ذکر نیک کا ایسی ہی نجزی المحسنین بدلا دیتی ہین ہم نیکی کرنیوالون کو ثواب بہت انہ تحقیق کہ وہ ابراہیم من عبادنا المؤمنین بندون ہمارا ایمان لانیوالون
مین سے ہی وبشرناہ اور خوشخبری دی ہمنے اوس ابراہیم کو بعد پانچ سال کے خوشخبری اسمعیل کے باسحاق ساتہہ اسحاق کی کہ ہم اوسکو پیدا کرینگے سارہ کے شکم سے نبیا حال ہے یہہ کہ پیغمبر
ہوگا من الصالحین نیکون مین سے بنا حال واقع ہوا ہے یعنے وہ پیغمبر جملہ نیکون مین سے ہوگا وبارکنا علیہ اور برکت دی ہمنے اوپر اوس ابراہیم کے وعلی اسحاق

اوراوپر اسحاق کے کہ قسم قسم کی بزرگیان دنیا اور آخرت کی ہمنے اونکو بخشین اور یا یہہ کہ اونکو اولاد بہت بخشی قیامت تک وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اور اولاد اون دونو کی میں سی
مُحْسِنٌ نیکی کرنیوالے ہین کہ ایمان لائی اور عمل نیک کرتے ہین وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ اور ظلم کرنیوالے ہین واسطے نفس اپنے کی کفر اور گناہ کر کے مُبِينٌ کہ ظاہر ہے سکتو
گناہ اونکا اور اسمین اشارہ ہی طرف اس امر کی کہ نسب کو ہدایت اور گمراہی مین کچہہ دخل نہین ہے اور ظلم اونکی اولاد کا اونمین کچہہ عیب اور نقصان نکریگا اور بیان کا
کہ وَلَقَدْ مَنَنَّا اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اور انعام فرمایا ہمنے عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ اوپر موسی اور ہارون کے کہ وہ دونو بہائی تہے اور احسان اونپر یہہ کیا کہ نبوت و رسالت
کی نعمت اونکو بخشی اور سوا اسکے تمام نعمتین دنیا اور آخرت کی انعام کین وَنَجَّيْنَاهُمَا اور نجات دی ہمنے اون دونو کو وَقَوْمَهُمَا اور قوم اونکی کو کہ وہ بنی اسرائیل ہین مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيمِ رنج بڑے سی یعنی غرق ہونے سی اور دشمنونکی آزار دینے سے کہ بڑی سخت اور مشقت کی کام اونسے لیتے تہے وَنَصَرْنَاهُمْ اور مدد کی ہمنے اون سب کی فرعونیونکی
مقابلہ مین فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ پس تہے وہ غالب ہونیوالے دشمنون پر بعد مغلوب ہونیکی وَآتَيْنَاهُمَا اور دی ہمنے اون دونو کو یعنی موسی اور ہارون کو الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ
کتاب کہ نہایت ظاہر ہے یعنی توریت کہ اوسمین شرع کے احکام تہے وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور دکہلائی ہمنے اون دونو کو راہ سیدہی کہ وہ راہ بہشت کی ہے
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا اور باقی چہوڑا ہمنے اون دونوکی ذکر نیک کو فِي الْآخِرِينَ درمیان پچہلے لوگونکی خصوصا امت محمد صلعم مین کہ وہ اون دونوکی تعریف کرتے ہین اور کہتی ہین
کہ سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ سلام اوپر موسی اور ہارون کے خدا کی جانب سے إِنَّا كَذَلِكَ تحقیق کہ ہم ایسی ہی یعنی جیسے کہ موسی اور ہارونکو بزرگ کیا ایسی ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
جزا دیتی ہین ہم نیکی کرنیوالونکو اور بے انتہا ثواب بخشتی ہین اونکو إِنَّهُمَا تحقیق کہ وہ دونو یعنی موسی اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ بندون ہمارے ایمان لانیوالون مین سے
ہین اور حضرت الیاس حضرت ہارون کے جو اولاد مین سے تہے اسواسطے بعد ذکر موسی اور ہارون کے اونکا ذکر کیا چنانچہ فرمایا کہ وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور تحقیق کہ الیاس بن یسین
بن میشا بن فنحاص بن العزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ البتہ رسولون مین سی ہی کہ خدا کی جانب سی راہ حق کیطرف ہدایت کرنیکے واسطے بہیجا گیا تہا اور بعضی کہتی ہین
کہ ذوالکفل بہی یہی ہین یاد کر تو إِذْ قَالَ جسوقت کہ کہا اوس الیاس نے لِقَوْمِهِ واسطے قوم اپنی کے کہ أَلَا تَتَّقُونَ کیا نہین ڈرتے ہو تم عذاب خداسی تواریخ کی کتابون مین لکہا ہے
کہ جسوقت حزقیل نے کہ حضرت موسی کے خلفا مین سے تہا وفات پائی تو درمیان بنی اسرائیل کے بڑی بڑی فتنہ برپا ہوئی اور عہد کو اونہون نے توڑ ڈالا اور توریت کو
ترک کیا اور اوس زمانہ مین ایک بادشاہ تہا کہ نام اوسکا اجبنا تہا اول تو وہ مسلمان تہا اور بعد اوسکی اپنی عورت سے بہکانے سی کہ نام اوسکا ازبیل تہا اسلام کو چہوڑ کر بت پرست
ہوگیا اور رعیت کے لوگ بہی اوسکی ہمراہ متفق ہوکر بیدین ہوگئی اور بت کے پوجنے مین کہ نام اوسکا بعل تہا مشغول ہوئے اور کہتی ہین کہ وہ بت سونیکا تہا اور بیس گز لنبا تہا اور
چار اوسکی منہ تہی اور اندر سی وہ خالی تہا اور چار سو آدمی اوسکی خدمت کیواسطی مقرر تہے اور وہ لوگ اوس بت کو خدا جانتے تہے اور اوسکی خادمونکو پیغمبر کہتی تہے اور وہ بت
شہر مین تہا اسواسطی اوس شہر کا نام بعلبک ہوگیا اور شام کی زمین مین وہ شہر تہا اور شیطان اوس بت کی اندر داخل ہوکر لوگونکو اوسکی پرستش کی رغبت دلاتا تہا وہ
لوگ نادان گمان کرتے تہی کہ یہہ بت ہی بولتا ہی اور وہ بادشاہ کسی دوسرے شہر کو جاتا تو زوجہ اوسکی مردونکی وضع بناکر اپنی شوہر کی جگہہ بیٹہتی اور حکم کرتی اور وہ عورت
نے سات شوہر اپنے مکر و فریب سی قتل کئے تہی اور ستر فرزند اس شوہر سے اور دوسرے شوہرون سے ظاہر کیے تہے اور ایک عابد اوسکی ہمسایہ مین ایک باغ رکہتا تہا کہ سرمایہ اوسکی
معاش کا وہ ایک باغ تہا اوسکی آمدنی پر وہ قناعت کرکے شکر خدا کا بجا لاتا تہا اس عورت نی اوسکی باغ کی طمع کی اور جسوقت اپنی شوہر کے پاس بیٹہتی تو اوس باغ کی تعریف کرتی
اور کہتی کہ اوس عابد کو قتل کرکے اوسکا باغ اپنی تصرف مین ہم لائین اور شوہر اوسکا اس امر سی اوسکو منع کرتا تہا ایکمرتبہ شوہر اوسکا کہین کو گیا تہا اوس عورت بدذات نے اوس
عابد نیک کو تہمت کرکے مروا ڈالا اور تہمت یہہ کی کہ اسنی بادشاہ کو گالی دی تہی اس بہانہ سی اوسکو قتل کروا کی اوسکا باغ اپنی تصرف مین لائی جسوقت شوہر اوسکا اس قصہ
سی واقف ہوا تو اوسنی اوس عورت پر بہت غصہ کیا اور کہا کہ شامت اس خون ناحق کی ہمپر اثر کریگی اور بادشاہی ہمسی جاتی رہیگی حقتعالی نی الیاس کو پیغمبر کرکے اونپر
بہیجا اور فرمایا کہ اوس بادشاہ سی جاکر کہہ کہ مین عوض اوس عابد کا تم سے لونگا اور تجہکو اور تیری زوجہ کو ظلم اور مرتد ہونیکی جہت سی قتل کرونگا اور اس باغ مین پڑا رکہونگا
اسطرح سی کہ کوئی تمپر رحم نکرے اور تمکو دفن نکرے اور درندے تمہارے گوشت کو خواری اور ذلت سی کہائین حضرت الیاس اونکی پاس آئے اور پیغام خدا کا اونکو پہنچایا
اور اونکو ملامت کرکے کہا کہ أَتَدْعُونَ کیا پکارتے ہو تم یعنی کیا پرستش کرتے ہو تم بَعْلًا بعل کو خدا مقرر کرکے وَتَذَرُونَ اور ترک کرتے ہو تم یعنی پرستش نہین کرتے ہو تم
أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ بہت اچہی پیدا کرنیوالون مین کو یعنی سب صورت بنانیوالون سے اچہی صورت بنانیوالی کی پرستش کو ترک کرتے ہو یعنی اللَّهَ خدا کو کہ رَبَّكُمْ پروردگار تمہارا
اور پیدا کرنیوالا تمہارا ہے وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ اور پروردگار باپون تمہاری پہلونکا ہے اور اہل عراق نے سوای ابوعمرو اور ابوبکر کے اللہ کو منصوب پڑہا ہی اَحْسَنَ الْخَالِقِينَ
عمل ڈالکر اور رب صفت اللہ کی ہے اور اولین صفت آبا کی اور باقی قاری اللہ کو مرفوع پڑہتے ہین مبتدا ٹہیرا کر اور ربکم کو خبر اوسکی کہتے ہین پس جسوقت

خدا تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا پیدا کرنیوالا ہی تو تمکو چاہئے کہ اوسی کی پرستش کرو نہ اوسکے غیر کی وہ بادشاہ اس کلام کو الیاس سے سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تو پیغمبری کے دعوی مین
جھوٹا ہے اور ہم بت پرستی کے طریق مین حق پر ہین دوسری مرتبہ الیاس نے پہر اونکو طرف حق کے بلانا شروع کیا بادشاہ نے ارادہ اونکے قتل کا کیا الیاس نے دعا کی کہ خداوند اس
بادشاہ کو مبتلا کر ایسی بلا مین کہ یہہ اوسمین مشغول ہو اور میری تلاش سے غافل ہو جائے حقتعالے نے دعا اونکی قبول کی اور بادشاہ کے بیٹے کو بیمار کر دیا وہ اپنی بیٹے کی بیماری مین
مشغول ہوا اور بیقرار ہوکر بتون کے پاس آیا اور ہر چند بیٹے کی شفا کی واسطے دعا کی لیکن کچہہ فائدہ نہوا بعد اوسکے بعل کے پاس آیا کہ وہ سب سے بڑا بت تہا اور ہر چند دعا کی کچہہ فائدہ
نہوا بعل کے خادمون سے کہا کہ شاید بعل ہمسے خفا ہو گیا ہے کہ دعا ہماری قبول نہین کرتا ہے تم شام کو جاؤ اور وہان کے خداون سے میرے بیٹے کیواسطے شفا کو طلب کرو وہ شام کو گئے اور جو قریب
پہاڑ کے دامن مین پہونچے جس جگہہ کہ الیاس تہا الیاس کو اونکی خبر ہوگئی اوسیوقت وہ باہر نکل آئے اور اون لوگون کو طرف حق کے بلایا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ عبادت خدا
مین مشغول ہو تاکہ مین دعا کرون اور خدا یتعالی اوسکے بیٹے کو شفا بخشے وہ لوگ اولٹے پہر گئے اور بادشاہ سے جاکر اونہون نے بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ اوسکو میرے پاس کیون نہین
لائے کہ ایک مدت سے مین اوسکی تلاش مین ہون اور ارادہ اوسکے ہلاک کرنیکا رکہتا ہون اون لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ ہم اوس پہاڑ مین پہونچے اور اسقدر ہمکو وہان خوف ہوا کہ
طاقت بات کرنیکی ہم مین نرہی بادشاہ نے لشکر اوس طرف کو روانہ کیا ہر چند الیاس کو اونہون نے تلاش کیا لیکن کہین نشان اوسکا نہ ملا اونہون نے پہر چلے آئے بادشاہ نے کہا کہ حیلہ سے اوسکو
پکڑنا چاہئے اور پچاس آدمی اودہر کو روانہ کئے اون لوگون نے جاکر ظاہر کیا کہ ہم مومن ہین الیاس اونکے پاس آئے تو اونکو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے الیاس نے دعا کی کہ خداوندا اگر یہہ قصد میرے
ہلاک کا رکہتے ہین تو ان سبکو ہلاک کر اوسیوقت آگ آئی اور سبکو جلا دیا بادشاہ نے پچاس آدمی اور بہیجے اونکو بہی جلا دیا اسیطرح پچاس آدمی کو وہ بہیجتا تہا اور آگ آکے اونکو
کو جلا دیتی تہی یہانتک کہ ایک ہزار آدمی آگ نے جلائے اور منقول ہے کہ اوس بادشاہ کا ایک وزیر مومن اور نیک آدمی تہا بادشاہ نے اوسکو الیاس کیطرف بہیجا تاکہ الیاس کو کسی
حیلہ سے گرفتار کرکے لائے جسوقت وہ وزیر پہاڑ کے نزدیک پہونچا تو آواز دی الیاس نے آواز آشنا سنی تو باہر آئے اور اوسکو بغل مین لیا اور دونو بہت روئے وزیر نے کہا کہ اے الیاس
اگر صلاح ہو تو مین تیرے ہمراہ رہون اور جو نہین تو اولٹا پہر جاؤن حضرت الیاس کو وحی آئی کہ مصلحت یہہ ہے کہ وہ تیرے ہمراہ رہے اور مین تمہارا نگہبان ہون اور اونکی مکر سے تمکو
محفوظ رکہونگا اور اب مین بادشاہ کے فرزند کی روح کو قبض کرتا ہون تاکہ وہ اوسکے ماتم مین مشغول ہو اور وہ اوسی روز پہاڑ سے باہر نکلکر روانہ ہوئے اور راہ مین ایک بڑہیا
کے گہر مین جاکر ٹہیرے کہ نام اوسکا متی تہا اور وہ حضرت یونس کی مان تہی یونس نے الیاس کو دیکہا تو اونسے انس پکڑی اور ایک مدت باہم رہے اور بعد اوسکے الیاس وہان سے باہر آئے اور
یونس مرگئے مان اونکی مضطرب ہوکر الیاس کے پاس آئی اور کہا کہ خدا سے دعا کر کہ میرے فرزند کو زندہ کردے الیاس نے بحکم خدا دعا کی یونس کو خدا یتعالے نے زندہ کیا اور الیاس وہان سے اپنی مقام مین آئے
اور دعا کی کہ خداوندا مین ان فرقون سے بہت تنگ ہوا ہون روح کو میری قبض کر یا سات برس ان لوگون کو قحط مین مبتلا کر حقتعالے نے فرمایا کہ سات برس بہت ہین کہا کہ پانچ برس کا
قحط کردے فرمایا کہ پانچ برس بہی بہت ہین کہا کہ تین برس قحط کر خطاب آیا کہ اچہا الیاس نے دعا کی خدا یتعالے نے بارش اونپر بند کر دیا اور الیاس نے دعا کی کہ میری روزی کہان سے
ملیگی فرمایا کہ ایک جانور بہیجونگا وہ تجہکو دوسری جگہہ سے روزی لاکر پہونچائیگا اور وہان اس شدت کا قحط ہوا کہ آدمی اور چوپائے ہلاک ہونے لگے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ آخر سال مین
الیاس ایک عورت کے دروازہ پر پہونچے اور کہا کہ تیرے پاس کچہہ کہانا ہی کہا کہ قدرے آٹا اور روغن زیت موجود ہے اور اوس عورت نے اوس آٹے کی روٹیان پکائین اور روغن زیت
چپڑ کر اونکو دی الیاس نے وہ روٹیان تناول فرماکر اوس عورت کیواسطے دعا برکت کی حقتعالے نے اوس عورت کی برتنون کو آٹے سے بہر دیا اور وہان حضرت الیسع بن اخطوب کے
گہر آئے اور اونکو قحط نے ناتوان اور دبلا اور بیمار کر رکہا تہا الیسع کی مان نے الیاس کو آواز دی اور درخواست کی کہ الیسع کیواسطے دعا کر کہ حقتعالے اسکو شفا بخشے الیاس نے
اوسکے واسطے دعا کی کہ وہ اچہی طرح ہو گیا اور جوان اور بیٹا وہ تو الیاس پر ایمان لا اور بعد اوسکے الیاس اپنی قوم مین گئے اور کہا کہ اے قوم قحط حد سے زیادہ گذر گیا خدا
کے ایک ہونیکا اقرار کرو اور خلوص دل سے اوسپر ایمان لاؤ تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ اون لوگون نے قبول نکیا الیاس نے فرمایا کہ اگر تم اپنا باطل اور گمراہی پر رہونا
جاننا چاہتے ہو تو بتونکو حاضر کرو اور اونکی پاس جاکر مینہہ کے آنیکی دعا کرو اگر وہ تمہاری دعا کو قبول کرین تو تم اپنے دین سے مت پہرو اور اگر مین دعا کرون اپنے خدا سے اور خدا میری
دعا کو قبول کرے تو تم میری پیروی اختیار کرو سب نے اقرار کیا اور بتونکو آراستہ کرکے مینہہ برسنے کی دعا کی اور بارش کو بتون سے طلب کیا دعا اونکی قبول نہوئی الیاس نے
دعا کی اپنے خدا سے اور بارش باران رحمت کو طلب کیا اوسیوقت دعا اونکی قبول ہوئی اور مینہہ آیا لیکن وہ لوگ اپنی عہد سے پہر گئے اور اونہون نے زیادہ انکار کیا فکذبوہ
پس جہٹلایا اونہون نے اوس الیاس کو اور خدا یتعالے نے اوسکو وحی کی کہ تو اس قوم مین سے کہین کو چلا جا فانہم پس تحقیق کہ وہ لوگ لمحضرون البتہ حاضر کئے
جائینگے بیچ عذاب مین وہ عذاب مین گرفتار ہونگے الا عباد اللہ المخلصین مگر بندے خدا کے کہ خالص کئے گئے ہین کفر اور شرک سے وہ عذاب سے محفوظ رہینگے حضرت الیاس
بموجب حکم خدا وہان سے چلے گئے اور حکم پہونچا کہ فلان روز فلان مقام مین جا اور جو کچہہ تجہکو سواری کی قسم سے ملے اوسپر سوار ہو الیاس اوس

روز اس مقام پر گئی اور ایک صورت شیر کی یا گہوڑے کی یا اونٹ کی اوسکے آگے آئی اوسپر سوار ہوکر چلے اور الیسع کو اپنا خلیفہ کیا اور حقتعالی نے اونکو پر اور بازو پیدا
کئے اور خواہش کہانے اور پینے کی اونسے اوٹہالی ملائکہ کے ہمراہ وہ پرواز کرنے لگے اور وہ متعین جنگلون پر ہین جیسے کہ خضر دریاؤن پر اور بعضے کہتے ہین کہ خضر جنگلون
پر موکل ہین اور الیاس دریاؤن پر اور خضر اور الیاس دونو حج کے موسم مین عرفات مین ملاقات کرتے ہین آپسمین اور ماہ رمضان مین بیت المقدس
مین دونو باہم ہوکر روزہ افطار کرتے ہین اور ایک جماعت نیک آدمیون کی اونکو دیکھتی ہے اور سعید بن جبیر نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان
کیا کہ مین اوس دن کو جاتا تہا درمیان روز کے کہ اوسوقت آفتاب نہایت گرم تہا ایک مرد کو مینے دیکہا کہ صحرا مین کہڑا ہے مینے پوچہا کہ تو کون ہے کچہہ جواب ندیا
دوسری بار مینے پوچہا کچہہ نہ کہا تیسرے مرتبہ جو مینے پوچہا تو کہا کہ میرا نام الیاس ہے جسوقت مینے الیاس کا نام سنا تو ایک خوف مجہپر غالب ہوا اور مین لرزنے لگا اس
مرتبہ کہ اپنی تئین ضبط نکر سکا اور اوس سے مینے کہا کہ دعا کر کہ میرا خوف دور ہو اوسنے دعا کی مین اپنی حالت اصلی پر آگیا اور وقت دعا کرنے کی مینے سنا کہ اوسنے اللہم
خدایتعالی کے اپنی زبان پر جاری کئے یا رحیم یا حنان یا منان یا حی یا قیوم اور تین نام سُریانی تہی اور بعد اوسکی ہاتہہ میرے شانہ پر رکہا اسطرح سے کہ خنکی اور راحت
مجہکو پہونچی اور اوس سے مینے پوچہا کہ وحی تجہکو آتی ہے کہا کہ جب سے کہ خدایتعالی نے پیغمبر آخر الزمان کو بہیجا ہی وحی مجہسے منقطع ہوگئی ہے مینے پوچہا کہ اب کے پیغمبر زندہ مین فرمایا کہ
چار دو تو آسمان پر ہین ادریس اور عیسیٰ اور دو زمین پر ہین خضر اور مین پہر مینے پوچہا کہ خضر کہان ہے کہا کہ دریا کی جزیرون مین مینے پوچہا کہ اوسکو دیکہتا ہی کہا کہ ہان
موسم حج مین دیکہتا ہون اور اوس زمانہ مین درمیان مروان اور اہل شام کے لڑائی ہو رہی تہی مینے پوچہا کہ تو حق مین مروان کے کیا کہتا ہے کہا کہ وہ ظالم ہے
حد سے گذر نیوالا جو لوگ کہ اوسکے ہمراہ ہین قاتل اور مقتول دونو دوزخی ہین مینے کہا کہ مین بہی اوس جماعت مین تہا لیکن مین کسی سے لڑا نہین ہون اور اب
مینے توبہ کی ہے توبہ میری قبول ہے فرمایا کہ ہان لیکن بعد اسکی ایسی معرکہ مین داخل نہونا اور درمیان اس کلام کے دو روٹیان کسینے میرے روبرو رکہین کہ وہ دودہ سے
زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سفید تہین اور مجہکو فرمایا کہ یہہ روٹی کہا مینے ڈیڑہ روٹی اوسمین سے کہائی اور آدہی روٹی میری آگے سے اوٹہالی نہین معلوم کہ
کسنے وہ روٹی رکہی تہی اور کسنے اوٹہالی اور پہر ایک اونٹ اوس صحرا مین چرتا تہا الیاس کے پاس آیا اور خود بغیر کسیکے بٹہلانیکے بیٹہہ گیا الیاس اوسپر سوار ہوا مینے کہا کہ مین
بہی تیرے ہمراہ چلون کہا کہ نہین مینے کہا کہ مین مجرد ہون اور زن اور فرزند کچہہ نہین رکہتا فرمایا کہ جا اور نکاح کسی عورت سی کر مینے پوچہا کہ تجہکو مین کہان دیکہون فرمایا
کہ جس جگہہ اتفاق ہو اور آنکہہ سے میرے پوشیدہ ہوگیا اور پہر اوسکو کبہی مینے ندیکہا القصہ جسوقت الیاس اپنی قوم مین سے باہر آئے تو حقتعالی نے ایک دشمن زبردست کو اوس
بادشاہ پر غالب کیا یہانتک کہ اوسنے اوس بادشاہ کو اور اوسکی جورو کو قتل کرکے اوس باغ مین ڈالدیا اور درندون نے جمع ہوکر اونکو کہایا اور ہڈیان اونکی باقی چہوڑ دین
اور بعد اوسکے الیسع درمیان بنی اسرائیل کے آئے اور اونکو طرف حق کے بلایا بعضے اونمین سے ایمان لائے اور وہ احکام خدایتعالی کے لوگون کو پہونچایا
کرتے ہی کہ اجل اونکی آگئی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ اور باقی چہوڑا ہمنے اوپر اوس کے فِي الْآخِرِينَ ٥ درمیان پچہلے لوگون کے تعریف اور درود کو کہ وہ کہتے ہین
سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ٥ سلام اوپر الیاس کے کہ آخر زمانہ کے لوگ اوسپر سلام پہونچاتے ہین اور کہتے ہین کہ الیاسین الیاس کا نام ہے جیسے کہ سینین
سینا کا نام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ جمع ہے الیاس کی اور مراد اوس سے الیاس اور اوسکی پیروی کرنیوالے ہین لیکن اس صورت مین مناسب یہہ تہا
کہ وہ معرف بلام ہوتا اور ابن عامر اور نافع اور رویس نے یعقوب سے آل یسین پڑہا ہے اور باقیون نے الیاسین اور آل یسین کی قرارت کے موافق بعضے کہتے ہین
کہ یسین الیاس کے باپ کا نام ہے تا کہ مناسب ہووی مابعد کے اور تمام قصون کی نظم کو اور اہل بیت علیہم السلام کے مذہب مین یہہ ہے کہ یسین رسول خدا صلعم کا نام
اور آل یسین سے مراد آل محمدؐ ہے کہ وہ ائمہ علیہم السلام ہین چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی باپ سے اور اونکی باپ نے اپنی باپ سے یہانتک کہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا کہ اس آیت
مین یسین محمد صلعم کا نام ہے اور ہم آل یسین ہین اور اہل سنت کی روایتون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ آل یسین آل محمدؐ ہے چنانچہ سفیان ثوری نے روایت کی ہے
منصور سے اور اوسنے مجاہد سے کہ عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ لغت سریانی مین یا سین انسان کو کہتے ہین اور مراد انسان سے حضرت رسول خدا صلعم ہین اور آل یسین
اہل بیت ہین اور سوا اسکے ادسدی کہ اہل سنت کے راویون مین سے ہے اوسنے روایت کی ہے کہ مراد اس سے محمد اور آل محمد ہین اور مسیب بن نافع نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ
شاہ اولیا علی مرتضیٰ سے سوال کیا گیا تہا اس آیت کے معنے سے فرمایا کہ یسین محمد ہے اور ہم آل یسین ہین إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم ایسے ہی یعنی جیسیکہ اعمال نیک کے جزا مین الیاس کا نام
ہمنے بلند کیا ہے ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہین ہم نیکی کرنیوالون کو اور مرتبہ اونکا بلند کرتے ہین إِنَّهُ تحقیق کہ وہ الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ٥ بندون ہمارے ایمان لانیوالون
مین سے ہے اور اب حضرت لوطؑ کا قصہ بیان کرتا ہی وَإِنَّ لُوطًا اور تحقیق کہ لوط بن ہرون برادر زادہ ابراہیم لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ٥ البتہ رسولون مین سے ہے إِذْ نَجَّيْنَاهُ یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ

نجات دی ہمنے اوسکو وَاَهْلَهٗ اور لوگون اوسکی کو جو کہ ایمان لائی تہی اَجْمَعِیْنَ ۙ سب کو یعنی نجات دی ہمنی عذاب سے سبکو اِلَّا عَجُوْزًا مگر ایک بڑہیا کو وہ زوجہ لوط کی تہی اور ایمان مین اوسنی لوط کی پیروی نہ کی تہی اور وہ اپنے کفر کی جہت سے پیچہے رہ گئی تہی فِی الْغٰبِرِیْنَ ۝ درمیان باقی رہنے والون عذاب کے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝ پہر ہلاک کیا ہمنی اورونکو اوسکی قوم مین سے جو کہ کافر اور بدکار تہی وَاِنَّكُمْ اور تحقیق کہ تم ای قریش لَتَمُرُّوْنَ البتہ گذرتے ہو عَلَیْهِمْ اوپر اونکی جسوقت واسطی تجارت کے شام کو جاتے ہو مُّصْبِحِیْنَ ۙ جسوقت کہ صبح کرنیوالے ہو وَبِالَّیْلِ اور بیچ رات کی یعنی رات اور دن اونکی شہرون مین تم گذرتے ہو اور اونکو خراب پڑے ہوئے تم دیکہتے ہو اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم اور عقل کو کام نہین فرماتی ہو اور اب حضرت یونس کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنَّ یُوْنُسَ اور تحقیق یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ البتہ رسولون مین ہے کہ اوسکو نینوے کی لوگون پر ہمنی پیغمبر کرکے بہیجا تہا اور جسوقت اوسکی قوم نے اوسکو جہٹلایا اور ایمان نہ لائی اور عذاب کے آنی مین جو دیر ہوئی تو اوس شہر سے طرف دریا کی وہ روانہ ہوئی چنانچہ ذکر اسکا مفصل سورہ یونس مین گذر گیا ہی اللہ تعالی اپنی حبیب سے فرماتا ہی کہ یاد کر تو ای محمد صلعم اِذْ اَبَقَ جسوقت کہ بہاگا وہ یونس قوم اپنی سی اور چلا اِلَی الْفُلْكِ طرف کشتی کے الْمَشْحُوْنِ ۝ کہ بہری ہوئی تہی آدمیون سی اور اسباب سے اور اباق اصل مین غلام کے آقا سی بہاگنی کو کہتی ہین اور حضرت یونس بدون اذن خدا کے جو اپنی قوم سے بہاگ گئی تہے اسواسطی ابق کا لفظ فرمایا اور اسمین نہایت حسن ہی القصہ یونس کشتی مین سوار ہوئے اور کشتی جسوقت دریا کی اندر گہرے پانی مین پہونچی تو کہڑی ہوئی ملاحون نے کہا کہ کوئی غلام بہاگا ہوا اس کشتی مین ہے سو اسواسطی یہہ کشتی جاری نہین ہوتی اور عادت اوس زمانہ کی لوگون کی یہہ تہی کہ جسوقت کشتی چلنی سے بند ہو جاتی تہی تو غلام بہاگے ہوئی کو دریا مین ڈالدیتے تہے تا کہ کشتی جاری ہو حضرت یونس نے کہا کہ غلام بہاگا ہوا مین ہون لوگون نے کہا کہ تو غلام بہاگا ہوا ہرگز نہین ہے اسواسطی کہ علامت آزادی کی اور نیک ہونیکی تیرے چہرے سی ظاہر ہے یونس نے بہت مبالغہ کیا اور کہا کہ غلام بہاگا ہوا مین ہی ہون اور مین اپنی تئین خوب سمجہتا ہون جسوقت یونس نے اپنی قول مین بہت مبالغہ کیا اور اون لوگون نے انکار کیا کہ تو غلام نہین ہے تو آپس کی اسپر متفق ہوئی کہ قرعہ ڈالنا چاہئی جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو دریا مین ڈالو فَسَاهَمَ پس قرعہ ڈالا اون کشتی والون نے تین مرتبہ اور بعضی روایت مین ہے کہ چالیس تبہ قرعہ ڈالا اور جسوقت قرعہ ڈالتی تہے یونس ہی کا نام نکلتا تہا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ پس ہو گیا وہ یونس قرعہ مین نام نکلنے والون مین سے کشتی والون نے چاہا کہ اوسکو دریا مین ڈالین حقتعالی نے مچہلی کو حکم کیا کہ یونس نے ایک بہتر امر کو ترک کیا ہی کہ بدون ہمارے اذن کے اپنی قوم مین سی چلا آیا ہی ہم چاہتی ہین کہ چند روز اوسکو تیرے شکم مین بند کرین تجہکو چاہئی کہ اوسکی نگہبانی اچہی طرح کر ایسا نہو کہ کوئی زخم اوسکو پہونچی اور اوسکے اعضا مین خلل آئی ہمنے تیرا کہانا اوسکو نہین بنایا ہی مچہلی نے جو یہہ حکم سنا تو کشتی کنارے پر آئی اور منہہ اپنا اوسنی کہولا ملاح اوسکو دوسری طرف لیگئے وہ مچہلی اودہر بہی منہہ کہولے ہوئے آئی اور وہان سے اوس طرف کو لیگئی تو وہان بہی وہ مچہلی منہہ کہولے ہوئے آئی یونس نے جانا کہ اسمین کچہہ حکمت ہے خدا پر توکل کرکے دریا مین گر پڑی فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ پس لقمہ کر گئی اوسکو مچہلی وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ اور وہ ملامت کرنیوالا نفس اپنے کا تہا بسبب ترک کرنے امر اولی کی کہ بدون اذن خدا کی اپنی قوم مین سی چلا آیا تہا اور وہ مچہلی یونس کو اسطرح سے محافظت کرتی تہی جیسیکہ مان اپنی فرزند کو محافظت کرتی ہے اور حضرت یونس ذکر خدا کرتے تہی اور وہ مچہلی پانی سی منہہ اپنا باہر نکالتی تہی اور پہر پانی مین لیجاتی تہی کہ یونس سانس لیتا ہی اسیطرح سی تین روز یا سات روز یا بیس روز اور مشہور یہہ ہے کہ چالیس روز وہ مچہلی کے پیٹ مین رہے اور مچہلی نے اونکو سات دریا مین پہرایا تا کہ عجائب اور غرائب دریا کی دیکہین اور جسوقت دریا کی تہ مین پہونچی اور دریا کی جانورون کی تسبیح کی آواز سنی تو اونکی موافقت سی تسبیح خدا مین مشغول ہوئی چنانچہ فرماتا ہی فَلَوْلَآ اَنَّهٗ پس اگر نہوتا یہہ امر کہ تحقیق وہ یونس كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ تہا تسبیح کرنیوالون مین سے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین مچہلی کے پیٹ مین کہتا تہا یا تسبیح مطلق کرتا تہا یعنی اگر یونس مچہلی کے پیٹ مین تسبیح خدا کی کرنیوالا نہوتا اور ذکر خدا نکرتا تو لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ البتہ دیر کرتا درمیان پیٹ اوس مچہلی کے اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ طرف اوس دن کے کہ اوٹہائی جاوینگے زندہ کرکے سب آدمی یعنی قیامت تک مچہلی کے پیٹ مین ڈہیل کرتا لیکن برکت سے تسبیح کی ہمنے اوسکو نجات دی فَنَبَذْنٰهُ پس ڈالا ہمنے اوسکو یعنی حکم کیا ہمنے مچہلی کو کہ یونس کو کنارہ پر ڈالدے بِالْعَرَآءِ اوپر پٹپڑ کے کہ وہ میدان صاف ہو اور کوئی درخت وہان نہو وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ اور وہ یونس بیمار تہا اوسوقت یعنی نہایت ناتوان تہا اور کہال اوسکی بوسیدہ اور سرخ ہو گئی تہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ اور اوگایا ہمنے اوپر اوسکے یعنی اوسکی بدن کے اوپر شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ ایک درخت کدو سی کہ اوسکے پتون کے سایہ مین حرارت آفتاب سی اپنی بدن کو محفوظ رکہتا تہا اور کہتے ہین کہ تاثیر کدو کے درخت کی یہہ ہے کہ کہی اوسکی پاس نہین آتی اسواسطی خدا تعالی نے کدو کو اوگایا کہ آفتاب سے اور مکہی سے دونوں سے محفوظ رہی لوگ کہتی ہین کہ کسی نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ یا رسول خدا کیا سبب ہے کہ حضرت کدو کو بہت دوست رکہتی ہین فرمایا اسواسطی کہ وہ درخت میرے برادر یونس کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت یونس مچہلی کے پیٹ سے باہر آئی تو مانند مرغ بے پر کے تہی کہ ہرگز وہ پر نہ رکہتا ہو اور زمین پر پڑے ہوئے تڑپتے تہے اور کانپتے تہے

تہے حقتعالے نے پہاڑی بکری کو حکم کیا اوسنی جاکر اپنا دودہ اونکو پلایا اور اوسکے دودہ سے اونہون نے پرورش پائی اور جسوقت کہال اونکے بدنکی مضبوط ہوکر حالت اصلی پر پہونچی تو ایکروز کسیکام کیواسطے کہین کو چلے گئے تھے جسوقت پہرآئے تو وہ درخت کدو کا خشک ہوگیا تہا اوسکو خشک دیکہہ تنگدل ہوئے خداتعالے نے فرمایا کہ ای یونس درخت کو خشک دیکہکر تو تنگدل ہوتا ہے اور ایک لاکہہ کئی ہزار آدمیونکے ہلاک ہونیسے تیرا دل تنگ نہوا کہ تو نے اونکی عذاب کی دعا کی تہی اور مین اگر ایک لاکہہ آدمیونکو بخشون تو میرے نزدیک بہہ زیادہ دوست ہی ہے کہ ایک آدمی کو عذاب کرون اور تو جلدی جا کہ تیری قوم کے آدمی ایمان لائی ہین اور تیرے دیدار کی وہ آرزو رکہتے ہین اور عذاب کو مینے اونسے دفع کردیا ہے یونس یہہ حکم سنکر اپنی قوم کیطرف روانہ ہوئی چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے وَاَرْسَلْنَا اور بہیجا ہمنے اوس یونس کو دوسری بار اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنے طرف ایک لاکہہ آدمی کے اَوْ یَزِیْدُوْنَ یا زیادہ تہے کہ ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے یا ایک لاکہہ تیس ہزار تہے یا ایک لاکہہ ستر ہزار تہے اور کہتے ہین کہ اسطرح کا کلمہ واسطے کثرت کے آتا ہے یعنے اون لوگونکی اسقدر کثرت تہی کہ جو کوئی اونکو دیکہتا تو کہتا کہ ایک لاکہہ ہین یا زیادہ ہین اور خداتعالے کو ہر چند اون لوگونکی گنتی کا علم تہا اور جانتا تہا کہ وہ کتنے ہین اور تردد اور شبہ اوسکو اونکی شمار مین ہرگز نہ تہا لیکن خداتعالے نے عربون کے محاورہ کے موافق ایسا کلمہ فرمایا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کی قرأت مین او کا لفظ نہین ہے بلکہ فقط واو ہے یعنے اور بہیجا ہمنے یونس کو طرف ایک لاکہہ اور زیادہ کے اور معنی اسکے بلا تردد ظاہر ہین اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد زیادہ تیس ہزار آدمی ہین پس کل آدمی قوم یونس کے ایک لاکہہ اور تیس ہزار تہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت یونس کے حال مین لکہا ہے کہ یونس تین روز تک مچہلی کے پیٹ مین رہی اور ظلمات مین خدا کو پکارے یعنی اندہیرون مین کہ ایک اندہیرا تو مچہلی کے پیٹ کا تہا اور ایک اندہیرا رات کا اور ایک اندہیرا دریا کا اوسمین خدا کو پکارا اسطرح سے کہ لا اله الا - سبحانک انی کنت من الظالمین پس خداتعالے نے اونکی دعا کو قبول کیا اور مچہلی نے اونکو کنارہ پر ڈالدیا اور خداتعالے نے درخت کدو کا اونکی اوپر اوگایا اور اوسکو وہ چوستے تہے اور اوسکے سایہ مین رہتے تہے اور بال اونکے گر گئے تہے اور جلد بہت باریک ہوگئی تہی اور یونس رات اور دن ذکر خدا کرتے تہے پس جسوقت اونمین قوت آئی تو خداتعالے نے ایک کیڑے کو بہیجا اوسنے اوس کدو کی جڑ کو کہا لیا وہ خشک ہوگیا یہہ امر یونس کو بہت شاق ہوا اور اوسکا نہایت رنج کیا اللہ تعالی نے وحی بہیجی کہ ای یونس تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہا کہ اے پروردگار میرے یہہ درخت کہ جو مجہکو نفع بخشتا تہا تو نے کیڑا بہیجکر اوسکو خشک کردیا کہ وہ اوسکی جڑ کو کہا گیا ہے فرمایا کہ ای یونس تو درخت کیواسطے رنج کرتا ہے کہ تو نے اوسکو نہ بویا تہا اور نہ تو نے اوسکو پانی دیا تہا اور نہ رنج کیا تو نے نینوی کے آدمیون پر کہ ایک لاکہہ سے زیادہ تہے اور ارادہ کیا تو نے کہ اونپر عذاب نازل ہو اور اب وہ ایمان لائے ہین اور ڈرے ہین تو اونکے پاس جا یونس یہہ حکم سنکر اپنی قوم کیطرف روانہ ہوئے پس جسوقت اونکی شہر نینوی کے قریب پہونچے تو شہر مین داخل ہونے سے اونکو حیا اور شرم آئی ایک چرواہا اوسکو ملا اوس سے کہا کہ تو شہر مین جا اور وہانکے لوگونسے جا کر کہہ یونس آیا ہے اوس چرواہے نے کہا کہ تو جہوٹ کہتا ہی اور جہوٹ بولنے سے تو شرم نہین کرتا ہے یونس تو دریا مین غرق ہوگیا ہی حضرت یونس نے دعا کی کہ خداوندا اس گوسفند کو گویا کردی کہ یہہ میری گواہی دیوے تو دعا اونکی قبول ہوئی اور اوس گوسفند نے گویا ہوکر چرواہے سے بزبان فصیح کہا کہ یونس یہی ہے وہ چرواہا گوسفند سے سنکر شہر نینوی مین گیا اور یونس کی قوم کو خبر کیے لوگ آئے اور اوسکو گرفتار کیا اور ارادہ کیا کہ اوسکو ماریں اسگمان سے کہ یہہ جہوٹ کہتا ہے یونس کہان ہین یونس تو غرق ہوگیا ہی اوس چرواہے نے کہا کہ مین اپنے قول کا گواہ رکہتا ہون اون لوگون نے کہا کہ کون ہی تیرا گواہ کہا کہ یہہ گوسفند میری گواہ ہے گوسفند نے گواہی دی کہ یہہ سچ کہتا ہے اور یونس کو خداتعالے نے پہر بہیجا ہے وہ لوگ باہر نکلے اور یونس کو لائی فَاٰمَنُوْا پس ایمان لائے وہ آدمی باشندہ نینوی کے کہ اوسکے ہاتہہ پر اور نہونے ایمانکو پہر نیا کیا فَمَتَّعْنَاهُمْ پس فائدہ دیا ہمنے اونکو نعمتون اور لذتون اور مالون دنیا کا اِلٰی حِیْنٍ طرف ایک وقت کے یعنے موت کے وقت تک اونکو ہمنے فائدہ دیا اور اب پہر مشرکونکو تنبیہ کرتا ہے اور اونکی اعتقاد بد کیطرف اشارہ کرتا ہی کہ وہ ملائکہ کو خداتعالی کی بیٹیان کہتے تہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم فَاسْتَفْتِهِمْ پس حکم طلب کر تو اونسے یعنے پوچہہ تو اونسے بنی خزاعہ اور بنی ملیح اور بنی جہینہ سے کہ وہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہین اور اونکو ملامت کرکے سوال کر کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا واسطے پروردگار تیرے کے ای محمد صلعم بیٹیان ہین وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ اور واسطے اونکی بیٹے ہین یعنے اونسے پوچہہ کیا واسطے خدا کے تو بیٹیان ہین جو کہ گہٹکی چیز ہین بعد تم اونکو بہت عار اور ننگ کہتے ہو یہانتک کہ زندہ درگور اونکو کرتے ہو اور بیٹے کہ اچہی چیز ہین تم اپنے واسطے مقرر کرتے ہو کیونکر اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتونکو اناث یا عورتین وَّهُمْ شَاهِدُوْنَ اور وہ حاضر ہونیوالے تہے پیدا کرنیکے وقت اوسوقت کہ یہہ حال دن دیکہنے اپنی آنکہہ سے معلوم نہین ہوسکتا ہے کہ جسمین تعین کیا جاوے اور جسوقت کہ وہ وقت پیدا کرنے ملائکہ کے حاضر نہ تہے تو کیونکر وہ اونکی عورتین ہونیکا حکم کرتے ہین اَلَآ اِنَّهُمْ خبردار ہو کہ تحقیق وہ کفار مِّنْ اِفْكِهِمْ دروغ اور افترا اپنی سے لَيَقُوْلُوْنَ البتہ کہتے ہین وَلَدَ اللّٰهُ بچہ لایا یا خدا یعنے خدا کے بچے پیدا ہوتے ہین اسواسطے کہ وہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ

کہ وہ کفار اس قول مین اپنے کہ ملائکہ خدا تعالی کی بیٹیان ہین لَكٰذِبُوْنَ البتہ دروغ گو ہین اَصْطَفَى الْبَنَاتِ اوسکے اول مین ہمزہ استفہام کا ہے اور اوسکے آنے سے ہمزہ وصلی ساقط
ہو گیا ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ کیا برگزیدہ کیا ہی خدا نے بیٹیون کو کہ جنکو تم مکروہ جانتے ہو عَلَى الْبَنِيْنَ اور بیٹون کے کہ باعث تمہارے فخر اور ناز کا ہین یعنے تم باوجود عاجز اور ناقص ہونے
کے پست اور نکمی چیز کو تو اختیار کرتے نہین ہو اور جو شخص کہ سب طرح قدرت رکہتا ہے اور مالک اور حاکم ہر شی کا ہی وہ پست اور ناقص چیز کو کیون اختیار کرے مَا لَكُمْ کیا ہے
واسطے تمہارے كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ کیونکر حکم کرتے ہو تم واسطے خدا کے کہ خلاف عقل کے واسطے اوسکے تجویز کرتے ہو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اور نہین سمجہتے ہو تم
کہ ذات پاک پروردگار کی جورو اور فرزند سے پاک ہے اسواسطے کہ فرزند چاہیے کہ مشابہ باپ کے ہو اور خدا تعالی اپنا کوئی مشابہ اور مانند نہین رکہتا ہی پس فرزند
اوسکے کیونکر ہوگا اَمْ لَكُمْ کیا واسطے تمہارے اس امر مین سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ کوئی دلیل ظاہر اور کوئی حجت ہی کہ وہ نازل ہوئی ہے تمہارے اس مقصود پر دلالت
کرنیوالی فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ پس لاؤ تم کتاب اپنی کو جو کہ اس مقدمہ مین آسمان سے نازل ہوئی ہے اور اوسمین لکہا ہے کہ ملائکہ خدا تعالی کی بیٹیان ہین اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو اس دعوی مین اور کہتے ہین کہ بعضے کفار عرب مثل بنی خزاعہ کے کہتے ہین کہ خدا تعالی نے اشراف جن کی عورتون سے صحبت کی ہے اوس سے ملائکہ
پیدا ہوئے ہین اور مجوس کا یہہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالی اور شیطان دو بہائی ہین اور خدا پیدا کرنیوالا نور کا اور خیر کا اور فائدہ بخشنے والے حیوان کا ہے
اور شیطان پیدا کرنیوالا تاریکی اور بدی اور ضرر کرنیوالے حیوان کا ہے خدا تعالی اونکے مقدمہ مین فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا اور مقرر کیا اون کفار سیاہ دلون نے
بَيْنَهٗ درمیان اوس حقتعالی کے وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور درمیان جنون کے کہ شیطان بہی اونمین سے ہی نَسَبًا ناتا اور رشتہ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور البتہ تحقیق جانتے ہین جن
اور پری اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ مشرکین کہنے والے ایسے کلمون کفر کے لَمُحْضَرُوْنَ البتہ حاضر کئے گئے دوزخ کے بیچ ہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہے خدا عَمَّا يَصِفُوْنَ اوس چیز سے
کہ وصف بیان کرتے ہین وہ کفار کہ رشتہ اور ناتا طرف خدا کے منسوب کرتے ہین اور سب کفار ایسی ایسی باتین کرتے ہین خدا پاک کے حق مین کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ
مگر بندے خدا کے خالص اور پاک کئے گئے ہین ایسی باتون نالایق اور کفر اور شرک سے اور جو کلمے کہ مناسب اور سزاوار ذات پاک حقتعالی کے ہین وہ اپنی زبان سے نکالتے ہین اور اب خدا تعالی تمام
مشرکین کو خطاب کرتا ہے کہ فَاِنَّكُمْ پس تحقیق تم ای کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اوسکی مَاۤ اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ اوپر اوس خدا کے فساد
کرنیوالے اوسکے بندون کو بہکا کر اور گمراہ کرکے اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوس شخص کو کہ وہ صَالِ الْجَحِيْمِ داخل ہونیوالا آگ جلانیوالی کا ہے یعنے تم اور تمہارے معبود خدا پر غالب
ہو کر اوسکے بندون کو گمراہ نہین کر سکتے ہو مگر اون لوگون کو کہ علم الہی متعلق ہوا ہے اس طرح سے کہ وہ لوگ کافر اور مرتد ہو کر مرین اور دوزخ مین جائین اور اب خدا تعالی
اون لوگون کے رد کرنیکے واسطے جو کہ ملائکہ کو پرستش کرتے تہے جبرئیل کو حکم کرتا ہے کہ میرے حبیب محمد صلعم سے جا کر بیان کر کہ ہم سب فرشتے بندے ہین خدا کی اور کہہ تو کہ
وَمَا مِنَّاۤ اور نہین ہے ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر کہ واسطے اوسکے ہی عبادت کرنیکے لئے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ایک جگہہ معلوم اور مقرر یعنے بقدر مرتبہ کے ہر فرشتہ کیواسطے ایک مقام
ہے عبادت کرنیکے واسطے کہ اوس مقام سے آگے نہین بڑہ سکتا ہے کہ بعضے تو ایسے ہین کہ ہمیشہ کہڑے ہی رہتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ ہمیشہ رکوع مین ہین اور
بعضے ہمیشہ سجدہ مین ہین اور اپنی اپنی اس حالت سے دوسری حالت مین مشغول نہین ہو سکتے ہین پس جسوقت کہ ہمارا ایسا حال ہے تو ہم کیونکر سزاوار پرستش کے
اور پروردگار ہونیکے ہو سکتے ہین کہ کوئی ہمکو معبود اپنا مقرر کرے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہو سکتا ہے وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اور تحقیق ہم البتہ صف باندہنیوالے
ہین طاعت اور عبادت کے مقام مین اور صف باندہے ہوئے کہڑے ہین بیچ ہوا کے واسطے عاجزی کرنیکے اور اگر معاذ اللہ کسی طرح کی سستی اور غفلت اوسمین واقع ہو تو باعث غضب خدا ہو اور ہمیشہ
کے عذاب مین ہم گرفتار ہون وَّاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنیوالے ہین اور پاک کرنیوالے خدا کو ہین سب عیبون سے اور اون امور سے جو کہ لایق اوسکی ذات پاک
کے نہین ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے پیغمبر خدا اور مومنین ہین اور یہہ کلام اونہین کا ہے یعنے ہر ایک ہم مین سے بہشت مین مقام معلوم رکہیگا بقدر اعمال کے اور آج ہم صف باندہنے
والے اور خدا کو پاکی سے یاد کرنیوالے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت حق مین ائمہ معصومین علیہم السلام کے ہے اور کہتے ہین کہ کفار مکہ جناب رسول خدا صلعم
کے پیغمبر ہونے سے پہلے کہتے تہے کہ اگر کوئی کتاب آسمان سے نازل ہو تو ہم کفر کو ترک کرکے ایمان اختیار کرین اور جسوقت قرآن نازل ہوا کہ وہ سب کتابون سے زیادہ بزرگ
ہے تو اوسپر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر قائم رہے حق تعالے فرماتا ہے کہ وَاِنْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تہے وہ کفار قریش پہلے پیغمبر ہونے محمد صلعم سے لَيَقُوْلُوْنَ
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا البتہ کہتے تہے کہ اگر تحقیق ہوتے نزدیک ہمارے کوئی کتاب مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ پہلے لوگون کی کتابون کی جنس سے یعنے اگر ہمپر بہی کوئی کتاب
نازل ہوتی جیسے کہ پہلے لوگون پر نازل ہوئی ہے لَكُنَّا تو البتہ ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ بندے خدا کے خالص اور پاک کئے گئے شرک سے
اور بہ نیت خالص خدا کی عبادت کرتے اور جسوقت قرآن نازل ہوا تو فَكَفَرُوْا بِهٖ پس کفر کیا اونہون نے ساتھ اوسکے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

بس قریب ہے کہ جانینگے انجام کو کفر اور شرک کے کہ دنیا میں تو خوار اور ذلیل ہون اور مسلمانون سے مغلوب ہون اور آخرت مین دوزخ مین جلین اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
اور البتہ تحقیق پہلی گذر گئی ہے بات ہماری لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ واسطے بندون ہمارے رسولون کے لوح محفوظ مین کہ اوسمین ہم لکھہ چکی ہین اس طرح سے کہ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ
تحقیق کہ وہ رسول بندی ہمارے البتہ وہ ہی نصرت دیئے گئے اور مدد کئے گئے ہین وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق کہ لشکر ہمارا کہ وہ فرمانبرداری کرنیوالی انبیاء کی ہین لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ
البتہ وہ ہی غالب ہونیوالی ہین کفار پر دنیا اور آخرت مین دنیا مین تو دلیلون اور لڑائی مین غالب ہین اور آخرت مین مرتبہ کی فضیلت مین اور بلندی ہونے شان مین
اور منقول ہے کہ کوئی پیغمبر لڑائی مین مغلوب نہین ہوا اور نہ کوئی قتل ہوا ہے بلکہ حیلہ اور مکر سے قتل ہوا ہی سوائی لڑائی کے اور اس صورت مین بہی بعد
اونکی امت اونکی غالب ہوئی ہے اور امت کا غلبہ بعینہ پیغمبر کا غلبہ ہے اور باوجود واضح ہونے دلیلون کے جو یہہ کفار ایمان نہین لاتی ہین اے محمد صلعم تو فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس
منہہ پہیر تو اونسی حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ایک وقت تک کہ وہ وقت لڑائی کا ہی یعنے جبتک کہ ہم اونسی لڑنیکا حکم ندیوین اوسوقت تک تو اونسی سرو کار مت رکہہ اور وہ وقت روز جنگ
بدر ہے یا روز جنگ فتح مکہ اور ابن عباس کہتی ہین کہ مراد اوس سے وقت موت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ روز قیامت مراد ہے غرض یہہ ہے کہ تو اونکو مہلت دے اور منہہ اونسے پہیر
وَاَبْصِرْهُمْ اور دیکہہ تو اونکو کہ اونکا کیا حال ہوتا ہی کہ قتل اور اسیر ہون دنیا مین اور آخرت مین عذاب مین گرفتار ہون فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ دیکہینگے وہ تیری
فتح اور نصرت کو ای محمد صلعم دنیا مین اور تیرے مرتبہ کی بلندی کو آخرت مین اور جسوقت کفار نے سنا فسوف یبصرون تو کہنی لگے کہ جو کچھہ محمد کہتا ہی وہ کب ہوگا اور کس زمانہ مین اوسکے
ہونیکا وعدہ کرتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کیا پس ساتہہ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہین وہ کفار فَاِذَا نَزَلَ پس جسوقت کہ نازل ہوئے عذاب
بِسَاحَتِهِمْ بیچ انگنائی اونکی کے یعنے اگر عذاب اونکے گہرون مین نازل ہو تو فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پس بری ہو جاے صبح ڈرائی گئی لوگون کی اور کہتی ہین کہ درمیان
عرب کے قتل اور غارت کی کثرت رہتی تہی اور جو کوئی قوم کہ دوسری قوم کے قتل اور غارت کا ارادہ رکہتی تہی تو وہ رات کو اپنی بستی سے روانہ ہوتی تہی اور صبح کے وقت
کہ وقت خواب شیرین کا ہی اوس قوم کی بستی کے گرد پہونچتی تہی اور اونکو غافل پاکر قتل اور غارت کرتی تہی اور اکثر جو قتل اور غارت صبح کو واقع ہوتا تہا اسواسطے اونہون
نے غارت کا نام صباح رکہا اور صبح کے سوا جو کسی اور وقت مین اتفاق قتل اور غارت کا ہوتا تو اوسکو بہی صباح ہی کہتے تہے سو واسطے خدا تعالٰی نے بہی قتل اور غارت کو
موافق اونکی محاورہ کے صباح فرمایا اور خدا تعالٰی واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منہہ پہیر تو اونسی ای محمد صلعم حَتّٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ وقت روز جنگ
بدر ہے اور یا روز مرگ اور عذاب کے دیکہنے کا روز ہے وَاَبْصِرْ اور دیکہہ تو ای محمد صلعم عذاب کو جو کہ اونپر نازل ہوگا فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ دیکہینگے وہ
اوس عذاب کو اور اپنے مغلوب ہونیکو اور تیرے غالب ہونیکو اور اب خدا تعالٰی اپنی پاکیزگی بیان کرتا ہے اون امور سے کہ کفار خدا تعالٰی کیطرف منسوب کرتے ہین چنانچہ
فرماتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّكَ پاک ہے پروردگار تیرا کہ رَبِّ الْعِزَّةِ پروردگار قوت اور غلبہ کا ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہین مشرکین کہ اوسکی
زن و فرزند مقرر کرتے ہین اور اپنی ذات کی پاکیزگی بیان کرنیکے بعد انبیاء پر سلام پہونچاتا ہی اس طرح سے کہ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور سلام اوپر پیغمبرون کے کہ لوگونکو
اوسکا پیغام پہونچانیوالی ہین اور امتون کے ہاتہون سے آزار کہینچنیوالی ہین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور سب تعریفین واسطے خدا کی ہین کہ پروردگار عالمون کا ہے
اور یہہ تعلیم ہے خدا تعالٰی کی بندون کو کہ چاہئی کہ بندی اس طرح سے سلام کرین انبیاء کو اور تعریف اور حمد کرین خدا تعالٰی کی اوسکے انعام کے عوض مین اور جناب امیر علیہ السلام
فرماتا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہی کہ اوسکے ثواب کو پیمایش کرین پیمانہ پورے اور کامل سے تو چاہئی کہ آخر کلام اوسکا ہر مجلس مین سبحان ربک رب العزۃ الخ ہو یعنی جسوقت کہ کسی
مجلس سے اوٹہی تو ان آیتون کو پڑہے وقت اوٹہنے کی سورۃ ص یہہ سورہ مکی ہے اور اس مین اٹہاسی آیتین ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی
کہ ہر شب جمعہ کو سورہ ص پڑہی تو اوسکو اسقدر ثواب دنیا اور آخرت کا دیوین کہ کسیکو نہ دیا ہو سوا انبیاء اور ملائکہ مقربین کے اور اوسکو بہشت مین لیجائین مع اوس
شخص کے کہ اوسکے ہمراہ ہے یہانتک کہ خادم اوسکا کہ دنیا مین اوسکی خدمت مین رہا ہو اگرچہ وہ قابل شفاعت کرنے کی نہوا ہو مگر اس سورہ کی برکت سے
اوسکو بہی ہمراہ پڑہنے والی کے بہشت مین لیجائین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صٓ کہتے ہین کہ ص سے اشارہ ہے طرف اوس
نام خدا کے کہ جسکے اول مین ص ہے مثل صانع اور صمد اور صادق اور صابر کے یا اشارہ ہے طرف صدق محمد صلعم کے یا طرف صورت محمد صلعم کے اور حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ص ایک نام ہے خدا تعالٰی کے نامون مین سے کہ حقتعالٰی نے اوسکی قسم کہائی ہی اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام
سے ہی کہ ص ایک چشمہ ہے کہ جاری ہی نیچی عرش کے اور وہ چشمہ وہ ہی کہ رسول خدا صلعم نے اوس سے وضو کیا تہا جسوقت معراج کو تشریف لیگئی تہی اور ہر روز جبرئیل اوس چشمہ
مین داخل ہوتے ہین اور اوس مین سے نکلکر اپنے پرون کو جہاڑتے ہین اور ہر قطرہ سے جو کہ پرون مین سے جہڑتا ہی ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ قیامت

سورۂ ص

تک خدا کی تسبیح کرتا ہے اور حمد اور تکبیر مین مشغول رہتا ہی اور ایک اور روایت ہے حضرت صادق علیہ السلام سے کہ شب معراج خدا یتعالی نے حضرت صلعم کو وحی کی کہ یا محمد نزدیک ہو تو ص سے اور غسل دے تو اپنی سجدہ کرنیکے اعضا کو اور پاک کر تو اونکو اور نماز پڑہ تو واسطی پروردگار اپنے کی پس نزدیک ہوئی رسول خدا صلعم ص سے اور وہ پانی ہی کہ جاری ہے عرش کے جانب راست سی اور حضرت کاظم علیہ السلام کی حدیث مین ہے وہ صاد کہ جسمین رسول خدا کو غسل کرنیکا حکم ہوا تہا وہ چشمہ ہے کہ جاری ہے عرش کی ایک رکن سی اور اوسکو ماء الحیوۃ کہتے ہین اور وہ چشمہ وہ ہی کہ خدا یتعالی نے قرآن مین فرمایا ص والقرآن ذی الذکر اور بعضون کے نزدیک مراد اوس سے یہہ ہے کہ قسم ہے صاد صمدیۃ کی ازل سے ابد تک اور صاد صموریہ کی ازل سے ابد تک اور صاد صانعیت کی ازل سی ابد تک پس معنی اسکی یہہ ہونگے کہ قسم ہے صاد کی وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ اور قرآن صاحب ذکر کی کہ اوسمین ذکر ہے حلال کا اور حرام کا اور بیان ہے امر کا اور نہی کا اور ذکر ہے انبیاء کی قصون کا اور امتون کی خبرون کا اور احوال قیامت کا اور اون چیزون کا کہ جنکی طرف بندگان خدا محتاج ہین امور دنیا اور آخرت مین اور جواب قسم کا محذوف ہے یعنی قرآن معجزہ ہی اور حق ہی اور پیروی اوسکی اور اوسپر عمل کرنا واجب ہے اور کفار جو اوسپر ایمان نہین لاتے ہین نہ اسواسطی کہ اوسمین کچھہ خلل اور قصور ہے بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے وہ اور نہ ایمان لائے قرآن پر رئیس قریش کے فِیْ عِزَّةٍ بیچ تکبر اور سرکشی کے ہین قبول کرنے حق سے وَّشِقَاقٍ اور برخلافی پیغمبر کی مین ہین اسواسطی اوسپر ایمان نہین لاتے ہین اور پیغمبر کی تابعداری سے عار اور ننگ رکہتے ہین اور تامل نہین کرتے ہین اور نہین سوچتے کہ کَمْ اَهْلَکْنَا بہت ہلاک کئے ہین ہمنی مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اون مشرکون سی مِنْ قَرْنٍ زمانہ کی لوگون مین سے یعنے پہلی امتون کے آدمی بسبب تکبر اور برخلافی کے ہمنی پہلے ان کفار مکہ سے بہت ہلاک کئے ہین اسکا کچھہ خیال اونکو نہین ہے اور جسوقت ہمنی اون لوگون عذاب کیا تو فَنَادَوْا پس آواز دی اونہون نے اور فریاد کی پیغمبرون سی عذاب کو دیکھہ کر تا کہ اونکی فریاد کو پہونچین وہ اور عذاب کو اونسی دور کرین اون پیغمبرون نے اونکی کمک کی وَّلَاتَ اور نہ تہا اوسوقت حِیْنَ مَنَاصٍ وقت بہاگنے کا عذاب خدا سے اور کہتے ہین کہ عادت کفار مکہ کی یہہ تہی کہ جسوقت لڑائی اونپر تنگ ہوتی تو کہتے تہے کہ مناص مناص یعنی بہاگو اور کسی مقام پر پناہ لیجاؤ خدا یتعالی خبر دیتا ہی کہ جیسے کہ پہلی امتون کے آدمی وقت عذاب کے بہاگنے کی جگہہ نہین رکہتے تہے ایسے ہی کفار مکہ بدر کی لڑائی مین مناص کہینگے اور لات مین تا متصل ہوئی ہے اور یہہ دونو ملکر بمنزلہ لیس کے ہین اور نصب حین کا اسواسطی ہے کہ وہ خبر ہے لات کی یعنی لیس ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ لیس الوقت حین مناص اور بعضے کہتے ہین کہ لا تنہا جدا حرف ہے اور یہہ تا حین سے ملی ہوئی ہے یعنی ولا تحین اور تحین بمعنی حین ہے وَعَجِبُوْا اور تعجب کیا اون کافرون نے اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ اس سے کہ آیا اونکی پاس ایک ڈرانیوالا عذاب خدا سے مِّنْهُمْ اونہین مین سے اور کہا کہ یہہ تو مثل ہماری آدمی ہی اور ہماری قوم کا ہی یہہ کیونکر پیغمبر ہوسکتا ہے وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہہ ڈرانیوالا سٰحِرٌ جادوگر ہے اور جو کچھہ ہمکو خلاف عادت کے دکہلاتا ہی اپنی جادو سی دکہلاتا ہے کَذَّابٌ بڑا جہوٹا ہی کہ دعوی نبوت کا کرتا ہے اور قرآن کو کہتا ہے کہ یہہ خدا کی پاس سے نازل ہوتا ہے کہتے ہین کہ جسوقت حضرت حمزہ ایمان لائے تو اسلام کو بہت قوت ہوئی اور پچیس آدمی قریش کے کہ اونمین سے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور ابو امیہ اور عتبہ اور شیبہ اور نضر بن حارث اور ہشام اور عاص بن وائل وغیرہ کہ یہہ سب اشراف اور سردار قریش کے تہی بیقرار ہو کر حضرت ابو طالب کے پاس آئے اور کہا کہ تو بہتر اور سردار ہمارا ہی ہم تیری پاس ایک حاجت اور فریاد اپنی لائے ہین تو ہمارے اور اپنے بہتیجے محمد کے درمیان حکم کر کہ وہ ہمارے خداؤن کو تو گالیان دیتا ہے اور ہماری عقلون کو واہی کہتا ہی اور ہمارے بیعقلون کو بہکا کر اپنی اوس دین مین لیجاتا ہی جو دین کہ اوسنے ایجاد کیا ہی اور اس سبب سے اوسنی تفرقہ ہمارے درمیان ڈالدیا ہی ابو طالب نے اون حضرت صلعم کو طلب کر کی کہا کہ اے برادر زادہ یہہ لوگ تیری قوم کے آدمی ہین اور یہہ تجہسی ایک آرزو رکہتے ہین بالکل انکو ناامید نہ کرنا چاہئے اور انکی مدعا مین تامل کرنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہ اے قریش کے لوگو مطلوب تمہارا مجہسے کیا چیز ہے کہا کہ ہمارے معبودون کو برا کہنے سی اپنی زبان کو بند کر تا کہ ہم بہی تیرے اور تیری تابعدار ہونگے دربی نبوت حضرت نے فرمایا کہ مین بہی تمسے ایک آرزو رکہتا کہ ایک کلمہ مین میری مدد کرو اوسکے سبب سے تم مالک عرب اور عجم کی ہو جاؤ ابو جہل نے کہا کہ اگرچہ درمیان ہماری اور تیری نزاع واقع ہے لیکن حال ہمارا اوس مرتبہ کو نہین پہونچا کہ ایک کلمہ مین ہم تجہسے مضایقہ کرین بلکہ دس کلمہ مین ہم تجہسے مضایقہ نہ کرینگے وہ ایک کلمہ کونسا ہی بیان کر فرمایا کہ کہو تم کہ لا الہ الا اللہ ہی سب قریش نے منہ پہیر کر آپسمین کہا کہ سب خداؤن کو اسنی ایک خدا کر دیا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا اوسوقت اپنی آنکہون مین آنسو بہر لائے اور فرمایا کہ اے چچا اگر آفتاب میری جانب راست اور مہتاب میرے جانب چپ کہا جائے تو مین اس کہنے کو ترک نہ کرون کا یہانتک کہ اسکو مین جاری کرون یا قتل کیا جاؤن ابو طالب نے کہا کہ تو اپنی امر کو جاری کر قسم ہے خدا کی کہ مین تجہسے کبہی مواخذہ اسکا نہ کرونگا اور جسوقت قریش یہہ کلمہ کہکر اوٹہی کہ اوسنی سب خداؤن کو ایک خدا کر دیا ہے تو یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ کیا کر دیا معبودون کو محمد نے ہمارے واسطے اِلٰهًا وَّاحِدًا معبود ایک اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہہ قول محمد کا کہ خدا ایک ہے لَشَیْءٌ عُجَابٌ

البتہ ایک چیز ہے بہت تعجب لانیوالی ہوسطی کہ یہہ امر مخالف ہی ہمارے باپ دادا کے اعتقاد کی اور تین سوا اور ساٹھہ خدا جو ہم رکھتی ہین وہ ایک شہر مکہ کا انتظام نہین کرسکتے ہین ایک خدا تمام عالم کے کامون کو کیونکر درست کریگا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ اور چلی اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس مین سے مِنْهُمْ اون رئیسون مین سے اور کہتی تہے اپسمین اَنِ امْشُوْا یہہ کہ چلو تم وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ اور صبر کرو تم اوپر پرستش معبودون اپنی کے اور اسی پر ثابت قدم رہو تم اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہہ یعنی مخالف محمد کی ہم سے لولائی ہونا اوسکے صحابہ کا لَشَیْءٌ البتہ ایک شی ہے زمانہ کی سختیون اور حادثون مین سے یُّرَادُ ارادہ کی گئی ہے ہمارے ساتہہ یعنے یہہ ارادہ ہے کہ ہم پر واقع ہووے اور جبکہ یہہ ہم پر واقع ہونیوالی ہے تو اسکا علاج ہم سے کچہہ نہین ہوسکتا اور اسکا دفع کرنا ہم سے ہرگز ممکن نہین ہے، مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا نہین سنا ہی ہم نے اسکو جو کہ محمد کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اوسکے شریک نہین ہین فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ بیچ مذہب پچھلے کے کہ وہ مذہب ہمارے باپون کا ہے اور یا یہہ کہ مذہب عیسی کا کہ آخر مذہبون کا ہی اوس مذہب مین بہی یہہ بات نہین ہے، وہ بہی تین خدا کے قائل ہین نہ ایک خدا کے اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہہ توحید کہ جو محمد کہتا ہے کہ خدا ایک ہے، اِلَّا اخْتِلَاقٌ مگر جہوٹ بنا لینا اپنی جی سے اور قریش جو اپنے تئین زیادہ بزرگ جانتے تہے رسول خدا صلعم سے تو اس سبب سے انکار قرآن کا اور حضرت کی نبوت کا کرکے کہا کہ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ کیا نازل کیا گیا ہی اوپر اوسکے قرآن مِنْۢ بَیْنِنَا درمیان ہمارے سے یعنی ہم جو ریاست اور بزرگی مین اوس سے زیادہ ہین ہم پر نازل ہونا قرآن کا چاہئے تہا نہ اوس پر کہ وہ مرتبہ مین ہم سے کم ہے حقتعالی فرماتا ہی کہ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہین ذکر میرے سے کہ وہ قرآن ہے اور یقین اوسکا نہین کرتے ہین کہ مینے اوسکو نازل کیا ہے بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا بلکہ نہین چکہا ہی اونہون نے ابتک عَذَابِ عذاب میرا عذاب کے بعد یاء متکلم مقدر ہے یعنے ابتک اون کفار نے عذاب میرا نہین چکہا ہی اور اس سے اشارہ ہے طرف اسکے کہ عذاب کو چکھینگے اور جسوقت دیکہین وہ عذاب کو تو حسد اونکے دلون سے بالکل جاتا رہے اور اوسوقت مجھکو اور قرآن کو سب کو سچا کہنے لگین لیکن اوسوقت کا اقرار کچہہ فائدہ اونکو بخشے اور وہ جو نبوت کا انکار کرتے تہے اور نبوت کیواسطی حضرت کو خاص نہین جانتے تہی اوسکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ اَمْ عِنْدَهُمْ کیا نزدیک اونکے خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے رحمت پروردگار تیرے کے ہین کہ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ غالب مطلق بہت بخشنے والا ہے اور جسکو دیتا ہے اوسکو موافق مصلحت کے دیتا ہے مستحق جان کر پس نبوت کے واسطے بہی جسکو چاہتا ہے اپنی مصلحت سے اختیار کرتا ہے اسمین کفار کو کچہہ دخل نہین ہے کہ اپنی رئیسون سے جسکو چاہین نبوت کے واسطے پسند کرین بلکہ یہہ ایک نعمت اور بخشش ہے خدا کی جانب سے جو کوئی اوسکا مستحق ہے اوسکو عطا کرے اَمْ لَهُمْ یا واسطے اونکے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی ہے وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوس چیز کی کہ درمیان اون دونوکے ہے کہ جو کچہہ جسکو چاہین بخشش کرین اور نبوت بہی جسکو چاہین بخشدیوین اور جسوقت اونکو بادشاہی ہر چیز کی اور تصرف کرنا آسمان اور زمین مین حاصل ہے تو فَلْیَرْتَقُوْا پس چاہئے کہ چڑہین وہ فِی الْاَسْبَابِ بیچ زینون کے اور آسمانون پر ہوتے ہوئے عرش تک چڑہتے چلے جائین اور وہان ہوکر عالم کے انتظام مین اور آدمیون کی تدبیر امور مین مشغول ہون اور جسکو چاہین وحی بہیجا کرین اور منصب رسالت جسکو چاہین عطا کرین لیکن اسپر تو قدرت نہین ہے کہتی ہین اور باوجود اسکے جُنْدٌ مَّا ایک گروہ ہین نہایت پستی اور بے قدری مین هُنَالِكَ اوس جگہہ یعنی بدر مین کہ مقام ہلاک ہونے اونکے کا ہے مَهْزُوْمٌ شکست دئے گئی ہین اور مغلوب ہونیوالے اور وہ لوگ مِّنَ الْاَحْزَابِ اون گروہون مین سے ہین کہ جناب رسول خدا سے وہ لڑے یعنی عنقریب جنگ بدر مین یا جنگ خندق مین جمع وہ جمع ہوکر مقابلہ کرین اور شکست کہاکر ناحق بہاگین اور تو اے محمد اونپر غالب آئے اور یا جند ما مین زائد ہے اور بسبب جہٹلانی حضرت کے رنج جو حضرت کو ہوتا تہا اس جہت سے خدا حضرت کی تسلی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم یہہ جہٹلانا خاص تیرے ہی واسطے نہین ہے بلکہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جہٹلایا ہے پہلے ان مشرکین سے قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح کو وَّعَادٌ اور عاد نے ہود کو وَفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ اور فرعون صاحب میخون کے نے موسی اور ہارون کو اور میخون والا فرعون کو اسواسطے کہتی ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت وہ کسیکو عذاب کرتا تہا تو اوسکو اوندہا منہہ کے بل زمین پر لٹاتا تہا اور دونو ہاتہہ اور دونو پاؤن اوسکے زمین پر پہیلا کر چارون ہاتہہ اور پاؤن مین چار میخین ٹہونکتا تہا اور کبہی اوسکو لکڑی پر لٹا کر چارون ہاتہہ اور پاؤن مین چار میخون کو کوٹتا تہا اور بعد اوسکے اوسکو اوسی طرح زمین پر پڑا رہنی دیتا تہا یہان تک کہ وہ مرجاتا تہا اسواسطے خدا تعالی نے اوسکا نام فرعون ذو الاوتاد رکہا ہے اور بعضے کہتی ہین کہ مراد ذو الاوتاد سے یہہ ہے کہ اوسکے خیمے بہت تہے بسبب کثرت لشکر کے اور خیمون کے اوسکی میخین بہت تہین اسواسطے اوسکو میخون والا فرمایا ہے وَثَمُوْدُ اور جہٹلایا قوم ثمود نے صالح کو وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط کو وَاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ اور صاحبون ایکہ نے شعیب کو اور ایکہ بن کو کہتے ہین اور وہ لوگ بن مین رہتے تہے اور ایکہ اونکی بستی کا بہی نام ہی وہ بستی ایک بن مین واقع تہی اور بعضے کہتی ہین کہ اونکی بستی کا نام لیکہ ہے اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ یہہ گروہ جہٹلانیوالے تیرے وہ گروہ ہین کہ جنہون نے پیغمبرون کو جہٹلایا ہی یعنے یہہ گروہ جہٹلانیوالے تیرے اونہین گروہون سے ہین کہ جنہون نے پیغمبرون کو جہٹلایا ہے، اِنْ كُلٌّ نہ تہی سب یہہ لوگ پہلی امتون کے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر کہ جہٹلاتے تہے پیغمبرون کو فَحَقَّ عِقَابِ

ع

پس ثابت اور لازم ہوا عذاب میرا اونپر کہ انکو عذاب مین گرفتار کرون وَمَا يَنْظُرُ هٰؤُلَاءِ اور نہین انتظار کرتے ہین یہہ کفار قریش اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر چیخ ایک کا کہ
وہ پہلے صور کی آواز ہے اور اوس آواز سے وہ سب مرجائینگے اور وہ آواز ایسی ہے کہ مَا لَهَا نہین ہے واسطے اوسکے مِنْ فَوَاقٍ افاقہ اور مہلت کہ وہ آواز ہوش
نہ لینے دیگی اور دم لینے کی مہلت نہ دیگی اور کہتے ہین کہ جسوقت آیہ و امامن اوتی کتابہ بشمالہ نازل ہوئی تو کفار قریش نے کہا کہ محمدؐ دعوی کرتا ہی کہ قیامت مین
نامہ اعمال ہمکو دست چپ مین دیوینگے پس ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے اونہون نے دعا کی وَقَالُوا اور کہا اونہون نے کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے عَجِّلْ لَنَا جلدی دے
تو واسطے ہمارے قِطَّنَا نامہ اعمال ہمارا کہ محمدؐ ہمکو اوس سے ڈراتا ہی قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ پہلے دن حساب کے یعنے جو کچھہ کہ ہمارا حصہ عذاب مین ہے وہ ہمکو جلدی دے قیامت سے
پہلے ہی کہ محمدؐ ہمکو بار بار اوس سے ڈراتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم کی خاطر عاطر جو ایسی باتین کفار کی سنکر آزردہ ہوتے تہی خدا تعالی نے واسطے تسلی خاطر اقدس کے فرمایا کہ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ صبر کر تو ای محمد صلعم اوپر اوسکے کہ کہتے ہین وہ کفار کہ تجھکو جہٹلاتے ہین اور تیری باتون پر ہنستے ہین یہانتک کہ حکم جہاد کا صادر ہو وَاذْكُرْ اور یاد کر تو
عَبْدَنَا دَاوُدَ بندہ ہمارے داؤد کو یعنی داؤد کے قصہ کو یاد کر کہ تہا وہ داؤد ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کا دین مین اور مشقتون اور اذیتون کا کہینچنے والا اور عبادت مین بہت
مشغول رہتا تہا کہ اپنی قوت کو عبادت کی مشقت مین خرچ کرتا تہا کہتے ہین کہ آدہی رات سے واسطے عبادت کے اوٹہتا تہا اور ایکدن روزہ رکہتا تہا اور ایکدن نہین رکہتا تہا
اسمین زیادہ مشقت ہے ہر روز کے روزہ رکہنے سے اور بدن مین اوس حضرت کے بہت زور تہا کہ لڑائی مین دشمنون پر غالب ہوتا تہا اور جہاد مین قوت اوسکی اس مرتبہ
کی تہی کہ اگر کسیکے سینہ مین تیر مارتا تہا تو وہ اوسکی پشت کے باہر نکل آتا تہا اور دوسرے آدمی کے وہ تیر جا کر لگتا تہا تو اوسکو بہی ہلاک کرتا تہا اِنَّهٗ اَوَّابٌ تحقیق کہ وہ رجوع کرنیوالا تہا اپنے
پروردگار کی مرضیون کی طرف اور تمام نعمتون کے جو ہمنے اوسکو عطا کی تہین ایک نعمت یہہ تہی اِنَّا سَخَّرْنَا تحقیق ہمنے حکم مین کیا ہمنے الْجِبَالَ مَعَهٗ پہاڑون کو ہمراہ اوسکے کہ جس جگہہ وہ جاتا تہا
پہاڑ بہی ہمراہ اوسکے جاتے تہے يُسَبِّحْنَ تسبیح خدا کی کرتے تہے اوسکے ساتہہ بِالْعَشِيِّ بیچ وقت شب کے وَالْاِشْرَاقِ اور دن نکلے اور تسبیح پہاڑون کی یا تو اسطرح کہ اونمین
آواز پیدا کر دی تہی اور یا پیدا کرنا زبان کا ہی کہ جس سے تسبیح حاصل ہو اور اسی قسم سے تسبیح سنگریزون کی تہی کہ دست مبارک رسول خدا مین کیا کرتے تہی وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً
اسکا عطف جبال پر ہے یعنے اور حکم مین کیا ہمنے پرندون کو کہ جمع کئے گئے تہی نزدیک داؤد کے صف باندہ کر اوسکے سر پر اور اوسکے ساتہہ تسبیح کرتے تہی اور محشورہ حال واقع ہوا ہے كُلٌّ لَّهٗ ہر ایک
پہاڑون اور پرندون مین سے اَوَّابٌ واسطے تسبیح اوسکی کے رجوع کرنیوالے تہے یعنے جس مقام مین کہ داؤد تسبیح کرتا تہا تمام پہاڑ اور پرندے اوسکی طرف رجوع کرکے تسبیح مین مشغول
ہوتے تہی وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ اور مضبوط کیا ہمنے بادشاہی اوس داؤد کی کو کثرت سے لشکر اور پاسبان اوسکو دیکر کہتے ہین کہ چہتیس ہزار آدمی اوسکے گہر نگہبانی اور پاسبانی
کرتے تہی اور کہتے ہین کہ مضبوطی اوسکے ملک کی اس سبب سے تہی کہ خدا تعالی نے ایک زنجیر آسمان سے داؤد کی محکمہ مین لٹکائی اور مدعی اور مدعا علیہ مین سے جو کوئی کہ حق پر ہوتا
تہا اوسکا ہاتہہ اوس زنجیر پر پہونچتا تہا اور اوس دوسرے کا ہاتہہ نہ پہونچتا تہا اور عکرمہ غلام ابن عباس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دو آدمی بنی اسرائیل کے مدعی اور
مدعا علیہ داؤد کی پاس آئے اور ایکنے دوسرے پر دعوی گاؤ کا کیا اور مدعا علیہ نے دعوی کا انکار کیا داؤد نے مدعی سے فرمایا کہ اپنی دعوی کے ثابت کرنے کیواسطے گواہون کو حاضر کر اوسنے کہا کہ مین
گواہ نہین رکہتا ہون داؤد نے کہا کہ آج جاؤ کل کو آنا کہ تمہارے مقدمہ مین کچہہ مین سوچون وہ تو چلے گئے اور داؤد نے شب کو خواب مین دیکہا کہ اوسکو حکم ہوا کہ کل کو مدعا علیہ کو قتل کر جسوقت
صبح ہوئی تو داؤد نے بہ سبب نہ ثابت ہونے حد شرعی کے اوسکے قتل پر اوس خواب کے عمل مین لانے مین تامل کیا دوسری شب کو بہی داؤد کو اوسکے قتل کا خواب مین حکم ہوا داؤد نے پہر بہی اوسکو
قتل نکیا اور اوسکے قتل مین تامل کیا تا کہ سبب قتل کا واضح ہو تیسری شب کو خواب مین داؤد پر عتاب ہوا کہ کیون نہین قتل کرتا ہی تو صبح کو داؤد نے مدعا علیہ کو طلب کیا اور اوسکے قتل
کا حکم دیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو مجہکو بدون ثابت ہونے جرم کی قتل کرتا ہی داؤد نے فرمایا کہ تین شب سے مجہکو خواب مین تیرے قتل کا حکم ہوتا ہی احتیاج گواہون کی ہمکو نہین ہے اور
نہ جرم ثابت کرنیکی ہمکو غرض ہے مدعا علیہ نے جسوقت جانا کہ البتہ تو قتل ہوگا اوسوقت اقرار کیا اور سبب قتل کا بیان کیا اور کہا کہ یا نبی اللہ اس مدعی کے باپ کو مینے قتل کیا ہے
اور قتل کرکے اوسکی گاؤ کو مین اپنے قبضہ مین لایا ہون اور تجہکو حکم میری قتل کا اسی جہت سے ہی داؤد نے اوسکے قتل کا حکم دیا وہ مارا گیا اور جسوقت یہہ خبر بنی اسرائیل مین مشہور
ہوئی تو خوف داؤد کا اونکی دلون مین زیادہ ہوا چنانچہ فرمایا خدا نے کہ وشددنا ملکہ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ اور دی ہمنے اوس داؤد کو حکمت یعنی نبوت یا کتاب زبور یا کمال علم اور
عمل اور جو کام کہ موافق حق کے اور مطابق واقع کی ہو وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور فیصل کرنیوالے آیات یعنے کلام کہ حق کو باطل سے جدا کرنیوالا ہو اور یا یہہ کہ ایسا کلام
خالص ہو کہ سننے والا آسانی سے اپنا مقصود اوس سے سمجہہ جائے اور یا وہ کلام جہگڑنیوالون کا فیصلہ کر دے یعنے علم جہگڑون کے احکام کا اور مدعی اور مدعا علیہ کو
حکم مناسب دینے کا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ علم لغات کا ہی کہ سب زبانون کو سمجہتا ہو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر مدعا علیہ
کے اوس سے مراد ہی اور جہگڑا اسی سے فیصلہ پاتا ہی اور منقول ہے کہ اوریا بن حنان کہ برادر حضرت داؤد کا تہا ایک عورت کو اوسنے پیغام نکاح کا دیا

اور قریب تہا کہ انہیں نکاح ہوجائے لیکن آپسمیں ایسا نزاع اور جھگڑا ہوا کہ اُس عورت کے والیوں نے اُوریا کی نسبت کو چھوڑ دیا اور اوریا سے کہا کہ ہم تجھسے نکاح نکرینگے اور جسوقت وہ نسبت چھوٹ گئی تو حضرت داؤد
نے اُس عورت کا پیغام دیا اُسکے والیوں نے بسبب بادشاہی اور پیغمبری داؤد کے اُس پیغام کو قبول کیا اور اُسوقت میں داؤد کی ننانوے زوجہ تہیں اسکو بھی اپنے نکاح میں لائے اور پوری ایک سو
بیبیاں کر لیں اور اُوریا کو جسوقت یہ خبر ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوا اور داؤد نے اس مقدمہ میں اولی بات کو ترک کیا اسواسطے کہ داؤد کو مناسب تہا کہ اُس عورت کے والیوں کو سمجھا کر اوریا سے انکو راضی
کردیتا اور اوریا ہی سے اُس عورت کا نکاح کروا دیتا اور خود اُس عورت سے نکاح نہ کرتا اور اس امر میں داؤد سے کچھہ گناہ نہیں ہوا ہے اسواسطے کہ جسوقت وہ نسبت چھوٹ گئی تہی تو اسوقت داؤد
نے پیغام اپنا دیا تھا اور اس میں گناہ نہیں ہے بلکہ ایک بہتر امر کو داؤد نے ترک کیا ہے کہ انکی آپسمیں صفائی کرواکر پھر اوریا سے نکاح نکروا دیا اور اسی بہتر امر کے ترک کرنے سے داؤد پر
عتاب ہوا کہ خدا تعالی نے اس امر کی خبر دینے کے واسطے دو فرشتوں کو آدمیوں کی شکل میں داؤد کے پاس بھیجا کہ ایک انمیں سے مدعی تہا اور دوسرا مدعا علیہ چنانچہ فرماتا ہے کہ وَهَلْ أَتَاكَ
اور کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم نَبَؤُا الْخَصْمِ خبر جھگڑنیوالونکی اور لفظ خصم کا واحد اور تثنیہ اور جمع پر سب پر بولا جاتا ہے اسواسطے خصم فرمایا کہتے ہیں کہ دو فرشتے خدا تعالی نے واسطے
تنبیہ کے داؤد کے پاس بھیجے وہ دونوں آئے اور داؤد کے دروازہ پر کہڑے ہوکر اندر جانیکی اجازت چاہی دربان نے کہا کہ آج روز عبادت کا ہے دوسرے روز آؤ وہ دونو واپس چلے گئے
اور دیوار پر سے ہوکر داؤد کے پاس گئے اور تبیان میں لکہا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل دو جھگڑنیوالے آدمیوں کی شکل بنکر مع ایک جماعت فرشتوں کے داؤد کے پاس گئے اور داؤد نے اپنے
دنوں کو تقسیم کیا تہا ایکروز حکم جاری کرتے تہے اور ایکروز عبادت کرتے تھے اور ایکروز وعظ کہتے تہے اور ایکروز اپنے کاموں کی درستی میں مشغول ہوتے تہے اور عبادت کے روز بالاخانہ پر رہتے تہے
اور پاسبان چوکی کے آدمی چاروں طرف کہڑے ہوکر آدمیوں کو اندر جانیسے منع کرتے تہے اور وہ فرشتے جسوقت اُنکو دربانوں نے منع کیا تو دیوار پر سے چڑہکر داؤد کے پاس گئے چنانچہ
خدا فرماتا ہے کہ کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم خبر جھگڑنیوالونکی إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ جسوقت کہ دیوار پر سے گئے وہ جھگڑنیوالے محراب میں کہ وہ مقام داؤد کی عبادت کرنیکا تہا
إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ یہ بدل ہے اذ تسوروا المحراب سے یعنے جسوقت داخل ہوے وہ فرشتے اوپر داؤد کے ناگہان اور داؤد نے انکو دیکھا تو فَفَزِعَ مِنْهُمْ پس ڈرا ان سے اسواسطے کہ بدون
اجازت اور صورت عجیب میں اور بے وقت اور غیر راہ سے دیوار پر ہوکر کہ جو عادت اسطرف سے آنے جانیکی نہیں ہے مکان میں داخل ہوئے اور وہ روز ہی عبادت کا تہا نہ جھگڑوں
کے فیصلہ کرنے کا اور پاسبان چاروں طرف بیٹھے تھے کسی کو اندر مکان کے جانے نہیں دیتے تھے ایسے وقت میں یکدفعہ ہی چلی آئی اور کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے انکو آتے ہوئے نہیں دیکھا کہ ناگاہ
اُنکے پاس وہ آ بیٹھے اور جسوقت نظر داؤد کی انپر پڑی تو ڈرنے لگے اور گمان یہ ہوا کہ یہ میرے دشمن ہیں میرے قتل کرنیکو آئے ہیں فرشتوں نے جسوقت خوف انکا دیکھا تو قَالُوا
کہا انہوں نے کہ لَا تَخَفْ نہ خوف کر تو کہ ہم تیرے دشمن نہیں ہیں بلکہ ہم خَصْمَانِ دو جھگڑنے والے ہیں کہ بَغَىٰ بَعْضُنَا زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے عَلَىٰ بَعْضٍ اوپر بعضے کے
اور خصمان خبر ہے نحن محذوف کے اور یہہ کہنا انکا بر سبیل فرض اور کنایہ کے ہے اس سے دروغ ملایکہ کا لازم نہیں آتا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر بالفرض ہمارا جھگڑا آپسمیں ہوا اور بعضا ہم
میں سے بعضے پر زیادتی کرے تو فَاحْكُمْ بَيْنَنَا پس حکم کر تو درمیان ہمارے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَلَا تُشْطِطْ اور نہ ظلم کر تو حکم کرنے میں وَاهْدِنَا اور رہنمائی کر تو ہمکو
إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ طرف سیدہی راہ کے کہ وہ راہ عدالت کی ہے حضرت داؤد نے یہ سنکر فرمایا کہ تم اپنا مقدمہ پیش کرو تاکہ موافق عدالت اور انصاف کے میں حکم کروں ایک انمیں
سے جو کہ مدعی تہا بیان کیا کہ إِنَّ هَٰذَا تحقیق کہ یہہ مرد دوسرا أَخِي بہائی میرا ہے دین میں یا دوستی اور الفت میں یا شرکت میں کہ لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً واسطے
اُسکے ننانوے بہیڑ ہیں وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ اور واسطے میرے بہیڑ ایک ہے اور یہ کنایہ ہے زوجہ سے اور مراد اسکی اس بیان سے یہ ہے کہ اُسکی تو ننانوے زوجہ ہیں اور میری ایک زوجہ ہے
فَقَالَ پس کہا اُس ننانوے والے نے مجھکو کہ أَكْفِلْنِيهَا کارساز کر دے تو مجھکو اُس ایک کا بہی اور میری ہی حوالہ اور ذمہ میں اُسکو سپرد کر دے یعنے اُسکا بہی مجھکو
مالک کر دے کہ اپنے تصرف میں اُسکو میں لاؤں وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ اور غلبہ کیا مجھہ پر اُس ننانوے والے نے بیچ بات کرنے کے کہ میں کچھہ عذر نکر سکا یعنے اُس عورت کی
نسبت میں غالب ہو گیا کہ مجھہ سے اُس کی نسبت چھوٹ گئی اور اُسکا نکاح اُس سے ہو گیا پس جسوقت مدعی نے اپنا دعوی بیان کر لیا تو قَالَ کہا داؤد نے کہ اگر تو اپنے اس دعوی
میں سچا ہے اور یا یہ کہ مدعی علیہ کے اقرار کے بعد کہا کہ لَقَدْ ظَلَمَكَ البتہ تحقیق ظلم کیا تجہپر تیرے بہائی شریک نے بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ ساتھ چاہنے بہیڑ تیری کے
اور پھر ملا دینے اُسکے کے اُس بہیڑ کو إِلَىٰ نِعَاجِهِ طرف بہیڑوں اپنی کے اور بطریق نصیحت کے فرمایا اُنہوں نے کہ وَإِنَّ كَثِيرًا اور تحقیق بہت سے مِنَ الْخُلَطَاءِ شریکوں
میں سے کہ اپنے مال کو آپس میں ملا دیتے ہیں لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ البتہ زیادتی کرتا ہے بعضا انکا اوپر بعضے کے اور اپنے حق سے زیادہ طلب کرتا ہے إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک اور خدا سے وہ ڈرتے ہیں کہ دوسرے کے مال پر نظر نہیں رکہتے ہیں کہ کسی طرح
اُس سے لے لیویں وَقَلِيلٌ مَا هُمْ اور بہت تہوڑے ہیں وہ آدمیوں میں اور اکثر ایسے ہیں کہ دوسرے پر ظلم کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ تم آدمی کی نماز پڑہنے اور روزہ رکہنے پر نہ فریفتہ ہو بلکہ آدمی کو معاملات میں آزماؤ کہ وہ معاملہ میں فرق نہ کرے اور امانت میں خیانت نکرے اور

جھوٹ نہ بولے وہ آدمی اچھا ہے اور قلیل خبرت ہم کی اور ما اسمیں زاید ہے اور جسوقت وہ فرشتے اٹھے اور غایب ہوگئے تو داؤد کو خبر ہوئی اپنے امتحان کی وَظَنَّ دَاوٗدُ
اور گمان کیا داؤد نے کہ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ سوائے اسکے نہیں آزمایا ہے ہمنے اُس کو اس حکم کرنے میں اُن فرشتوں کے حق میں اور عمر بن خطاب نے فتنا کو بہ تشدید تا اور
تشدید نون پڑہا ہے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ پس بخشش چاہی داؤد نے پروردگار اپنے سے اُس فعل میں کہ اوریا سے صفائی کروا کے اُس عورت سے نکاح نکروایا اور خود اُس سے
نکاح کرلیا وَخَرَّ اور گر پڑا منہ کے بل رَاكِعًا جسوقت کہ سجدہ کرنیوالا تھا اور سجدہ کو رکوع فرمایا اسواسطے کہ ابتدا سجدہ کی رکوع ہے وَّاَنَابَ اور رجوع کی داؤد نے اپنے
پروردگار کیطرف اور پشیمان ہوا بہتر امر کے ترک کرنے سے اگرچہ کوئی گناہ اُس میں نہ تھا لیکن ثواب امر کو جو ترک کیا تھا اسواسطے پشیمان ہوا اور کہتے ہیں کہ چالیس روز تک داؤد نے
سجدہ سے سر کو نہ اٹھایا مگر نماز ادا کرنے کے واسطے اور اسقدر گریہ کیا کہ آب چشم سے گھاس زمین پر اُگی اور اگر پانی پیتے تو دو تہائی اسکا آب چشم ہوتا تھا فرماتا ہے خدا کہ فَغَفَرْنَا لَهٗ
پس بخشا ہمنے واسطے اُس داؤد کے ذٰلِكَ اُس ترک اولی کو کہ جس سے اُس نے بخشش چاہی تھی اور جو ثواب کہ اُس اولی امر کے کرنے میں ہوتا وہ ہمنے اُس کو عطا فرمایا وَاِنَّ لَهٗ

اور تحقیق کہ واسطے داؤد کے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى نزدیک ہمارے البتہ قربت اور نزدیکی ہے وَحُسْنَ مَاٰبٍ اور نیکی پھیر نیکی ہے بہشت میں یہ ہے قصہ داؤد کا اور بعضے اہل خلاف نے اس طرح سے
قول لکھے ہیں کہ شان انبیا سے وہ بہت بعید ہیں بعضے تو کہتے ہیں کہ داؤد نے اوریا کو کسی لڑائی میں بھیجا تھا وہاں اوریا مارا گیا اور داؤد نے اسکا کچھہ رنج نکیا اور ایسا ہی رنج نلیا
کہ جیسا اپنے لشکر کے اور آدمیوں پر رنج کرتا تھا اسواسطے کہ داؤد اسکی زوجہ پر مائل تھا کہ اُس سے نکاح کروں اس امر پر داؤد عتاب خدا میں گرفتار ہوئے اور بعضے کہتے ہیں
کہ داؤد کے پاس ایک مرد اور ایک عورت اپنا جھگڑا لیکر آئی جسوقت کہ وہ عبادت میں تھے داؤد نے عورت کیطرف نظر کی تا کہ اُسکو خوب پہچانے اور یہ نظر مباح ہے لیکن داؤد کی طبیعت اُس عورت
کیطرف راغب ہوئی اور انکا فیصلہ کرکے پھر عبادت میں مشغول نہ ہوئی مگر دل اُنکا اُس عورت ہی میں اٹکا رہا یہانتک کہ بعضے نوافل بھی اُن سے نہو سکے اور بعضے کہتے ہیں کہ
داؤد کا دل اوریا کی زوجہ پر بہت مائل تھا کہ کسی طرح اُس سے نکاح کروں اوریا کو ایک جہاد میں بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اوریا کو سب سے آگے رکھنا اوریا جہاد میں مارا گیا داؤد نے اسکی زوجہ
سے نکاح کیا اسواسطے داؤد پر خدا کا عتاب ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ داؤد اپنی محراب میں نماز پڑہتے تھے کہ ابلیس دیوار پر سے چڑھ کر ایک خوبصورت پرندہ کی صورت میں نکل آیا داؤد نے جو اسکو دیکھا کہ
بہت خوبصورت جانور ہے تو اپنی نماز توڑ کر اسکے پیچھے ہوئے کہ کسی طرح اُس کو پکڑوں وہ جانور اڑکر کوٹھے پر گیا یہ اسکے پکڑنیکو کوٹھے پر چڑھے اُسوقت زوجہ اوریا کی اپنے گھر میں نہاتی تھی داؤد
کی نظر اُس عورت پر پڑی اور حقیقت اسکو دیکھا تو داؤد کا دل اُس پر مائل ہوا اور اوریا کو اُس زمانہ میں داؤد نے کسی جہاد میں بھیجا تھا اپنے لشکر کے افسر کو داؤد نے لکھہ بھیجا کہ اوریا کو
تابوت سکینہ کے آگے رکھنا اور یا نے مشرکین پر فتح پائی داؤد کو یہ امر نہایت سخت معلوم ہوا دوسری مرتبہ داؤد نے لکھا کہ اوریا کو آگے رکھنا اوریا تابوت کے آگے تھی کہ مارے گئے داؤد نے اسکی
زوجہ سے نکاح کیا اسواسطے داؤد پر خدا کا عتاب ہوا اور سوائے اسکے اور بھی قول ہیں لیکن یہ پہلا قول سب قولوں سے زیادہ واہی ہے کہ ایک تو نماز کا جانور کے واسطے توڑنا اور جانور کے پیچھے دوڑنے
پکڑنے اسکے کے جانا کہ یہ فعل نہایت لغو اور شان انبیا سے بعید ہے اور پھر اُس عورت نامحرم کو دیکھہ کر عاشق ہونا اور اوریا کا عمداً قتل کروانا نعوذ باللہ منہا کیسی کیسی بے ادبی کی
قول انبیا علیہم السلام کے حق میں بیان کرتے ہیں اور ایک روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت داؤد کی خطا میں اسطور منقول ہے کہ داؤد نے گمان کیا تھا کہ میری برابر
خدا تعالی نے کوئی زیادہ عالم نہیں پیدا کیا ہے اسواسطے خدا تعالی نے واسطے آزمایش کے دو فرشتے بھیجے اور جو کچھہ اس آیت میں لکھا ہے وہ سب امام علیہ السلام نے فرمایا اور فرمایا کہ داؤد
نے حکم دینے میں جلدی کی اور مدعی سے کہا کہ تجھہ پر مدعا علیہ نے ظلم کیا کہ تیری بھیڑ کو بھی لینا چاہا ہے داؤد نے مدعی سے گواہ طلب نکئے اور مدعا علیہ سے نہ پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے اور اسکو ظالم
کہہ دیا بے ثبوت دعوی کے یہی تھی خطا اسکی اور بعضے کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں جو کہ داؤد کے پاس دیوار پر ہوکر آئے تھے وہ حقیقت میں آدمی تھے اور وہ دونو فرشتے
نتھے اور اُن دونو آدمیوں کا جھگڑا بھی حقیقت میں بھیڑوں ہی کے مقدمہ میں تھا اور خوف داؤد کو اُن سے اسواسطے ہوا کہ بدون اذن کے غیر راہ سے کہ جو عادت میں نہیں
ہے وہ داؤد کے پاس آئے اور عتاب اسواسطے ہوا کہ داؤد نے مدعی علیہ پر بمجرد دعوی مدعی کے ظلم کا حکم کردیا پہلے اس سے کہ وہ مدعی علیہ سے اس مقدمہ میں سوال کریں اور جناب امیر علیہ السلام فرمایا ہے
کہ جو کوئی گمان کرے کہ داؤد نے زوجہ اوریا سے نکاح کیا ہے میں اُسکے دو حد لگاؤنگا ایک حد تو داؤد کی نبوت کے واسطے اور ایک حد اُسکے اسلام کے واسطے اور ایک روایت میں
بیان کرتے ہیں کہ فرمایا انہیں حضرت نے جو کوئی روایت بیان کرے داؤد کی اُس طرح سے کہ جیسے قصہ گو بیان کرتے ہیں اُس کو ایک سو ساٹھہ درہ لگاؤنگا القصہ جسوقت داؤد نے
بالکل اپنے مولی کیطرف رجوع کی اور سوائے ذات خدا کے سب سے الگ و علیحدہ ہو گئے تو خدا تعالی نے منصب خلافت کا عطا فرمایا چنانچہ فرماتا ہے يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد تحقیق
ہمنے کردیا تجھکو خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ جانشین بیچ زمین کے یعنے ہمنے تجھکو بادشاہ زمین کا کیا اور انتظام اپنے بندوں کے امور کا تیرے سپرد کیا اور تدبیر انکی بندوبست تیرے ہاتھہ میں
دی اور جس طرح سے کہ بادشاہ اپنے غیر کو اپنا جانشین کرتے ہیں شہروں کی تدبیر کیواسطے ہمنے بھی تدبیر اپنے بندوں کی تیرے سپرد کی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ پس حکم کر تو درمیان آدمیوں کے
بِالْحَقِّ ساتھہ حق کے اور موافق مرضی ہماری کے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور نہ پیروی کر تو خواہش نفس کی کہ اور اگر تو پیروی خواہش نفس کی کریگا بر خلاف حکم حق فَيُضِلَّكَ پس

گمراہ کردیگی تجکو وہ خواہش عَنْ سَبِیلِ اللّٰہِ راہ خدا کی سے اِنَّ الَّذِینَ یَضِلُّونَ عَنْ سَبِیلِ اللّٰہِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ خدا سے اور طریق حق سے لَہُمْ عَذَابٌ شَدِیدٌ واسطے اونکے ہی
عذاب سخت بِمَا نَسُوا بسبب اسکے کہ فراموش کیا ہے اونہون نے یَوْمَ الْحِسَابِ روز حساب کو یعنے قیامت کے دن کو وہ بہول گئے حق کی مخالفت اور خواہش نفس
کی جہت سے اور اوس دن کو یاد نکیا کہ اوس روز اعمال کی جزا ملیگی اور اگر اوس دن کو یاد رکہتے تو حق کی مخالفت اور خواہش کی پیروی نکرتے پس پیروی حق کی کرکہ
طریق عدل کا ہے اور پیروی گمراہی اور باطل کی مت کر کہ مخالف ارادہ الہی کے ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان کو اور
زمین کو وَمَا بَیْنَہُمَا اور اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو کے ہے بَاطِلًا بیفائدہ اور عبث کہ اوس سے کچھ غرض نہو اور اوسکے پیدا کرنے مین کوئی حکمت اور مصلحت نہو بلکہ
اسکو دلیل لاتے ہین خدا تعالی کے وجود پر اور اوسکی قدرت کامل پر اور طرح طرح کے اوسمین نفع ہین واسطے آدمیون کے اور اس آیت سے رد ہوا قول فرقہ جبریہ کا کہ وہ کہتے ہین
کہ باطل اور گمراہی خدا کا فعل ہے ذٰلِكَ یہہ پیدا کرنا باطل اور عبث کا بدون حکمت اور مصلحت کے ظَنُّ الَّذِینَ کَفَرُوا گمان اون لوگون کا ہی کہ کفر کیا ہی اونہون نے
فَوَیْلٌ لِلَّذِینَ کَفَرُوا پس وائی ہے واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا ہی اونہون نے مِنَ النَّارِ آگ سے بسبب اس گمان کے یعنے کفار گمان کرتے ہین کہ ہمنے آسمان اور زمین کو
باطل پیدا کیا ہے اور اوسکے پیدا کرنیسے کوئی غرض نہین ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ نیکی کرنیوالا اور فساد کرنیوالا اور پرہیزگار اور بدکار سب برابر ہون اور ایسا نہین ہے
اَمْ نَجْعَلُ الَّذِینَ آمَنُوا کیا کردیا ہے ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وہ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک کَالْمُفْسِدِینَ فِی الْاَرْضِ مانند فساد
کرنیوالون کے بیچ زمین کے یعنے کیا مومنین نیک عمل کرنیوالی مانند کافرون بدکارون کے ہین اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِینَ یا کردیا ہے ہمنے پرہیزگارون کو کَالْفُجَّارِ مانند بدکارون کے
یعنے ہرگز ہم مشرکون اور کافرون کو مانند مومنین پرہیزگارون کے نہ کرینگے بلکہ واسطے متقیون کے درجی بلند ہین اور واسطے کافرون کے آگ دوزخ کی ہے اور اب خدا تعالی واسطے
رغبت پیروی کرنے قرآن کے فرماتا ہے کہ کِتَابٌ یہہ کتاب کہ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْكَ نازل کیا ہے ہمنے اوسکو طرف تیرے مُبَارَكٌ برکت دی گئی ہے کہ اوسمین بہت فائدے بہرے
ہوئے ہین اور ہمنے تجہپر نازل کیا ہی لِیَدَّبَّرُوا تاکہ سوچین وہ آیَاتِہٖ آیتون اوسکی کو یعنے تامل کرین اونکے معنے مین اور تفسیر مین جو کہ موافق مراد حق تعالی کے ہی اور
ابو جعفر نے لیدبروا کو تا سے اور تخفیف دال سے پڑہا ہے اور باقیون نے یا سے اور تشدید دال سے وَلِیَتَذَکَّرَ اور تاکہ نصیحت پکڑین اُولُو الْاَلْبَابِ صاحب عقلون کے
کہ وہ ہی سمجہتے ہین اور فائدہ اوٹہاتے ہین اور جو لوگ کہ اوسمین تامل کرتے ہین وہ بمنزلہ جاہلون کے ہین اور خدا تعالی نے داؤد علیہ السلام کے امتحان کا ذکر کرلیا تو اب حضرت
سلیمان کا قصہ اور امتحان بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَوَہَبْنَا لِدَاوُدَ اور بخشا ہمنے واسطے داؤد کے سُلَیْمَانَ سلیمان کو نِعْمَ الْعَبْدُ اچہا بندہ تہا سلیمان کہ
اِنَّہٗ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تہا طرف خدا کی اور منہہ پہیرنیوالا تہا اوسکے غیر سے پس یاد کر اے محمد صلعم قصہ اوسکے کو اِذْ عُرِضَ عَلَیْہِ جس وقت کہ پیش کئے گئے اوپر اوسکے
بِالْعَشِیِّ بیچ آخر روز کے الصَّافِنَاتُ گہوڑے تین پاؤن پر کہڑے ہونیوالے اور چوتہی پاؤن کے سم کا سرا زمین پر رکہنیوالے الْجِیَادُ بہت اچہے بعضے کہتی ہین کہ وہ ہزار
گہوڑے تہی کہ سلیمان نے کفار دمشق اور نصیبین سے جنگ کرکے لئے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ سے لئے تہے اور بعضون کے نزدیک وہ گہوڑے دریائی تہے اور پر رکہتے تہی جن بطور تحفہ کے
سلیمان کے واسطے لائے تہی سلیمان نے نوافل کے پڑہنے سے اور وظیفہ سے جو کہ آخر روز پڑہتے تہی گہوڑون کی دیکہنے کے سبب سے محروم رہے اور آفتاب کو جو دیکہا وہ غروب
ہوگیا تہا تو فَقَالَ پس کہا سلیمان نے کہ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ تحقیق مینی دوست رکہا ہے حُبَّ الْخَیْرِ دوستی گہوڑون کو اور عرب گہوڑون کو خیر کہتے ہین اسواسطے کہ اونکی ساتہہ
بہت خیر متعلق ہے چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ گہوڑون کی پیشانی سے خیر اور نیکی بستہ ہو رہی ہے اسواسطے خدا تعالی نے گہوڑون کو خیر فرمایا ہے پس حضرت سلیمان
گہوڑون کے دیکہنے مین مشغول جو رہے تو جو کچہ کہ آخر روز مین نوافل اور وظیفہ پڑہتے تہی اوسکا وقت جاتا رہا کہ آفتاب غروب ہوگیا اوسوقت اونہون نے افسوس کرکے
کہا کہ مینے گہوڑون کی دوستی کو زیادہ دوست رکہا عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ ذکر پروردگار اپنے سے کہ اونکے دیکہنے مین مشغول ہوگیا حَتّٰی تَوَارَتْ یہانتک کہ پوشیدہ ہوا
آفتاب بِالْحِجَابِ بیچ پردہ کے اور چہپ گیا اور ضمیر توارت کی آفتاب کیطرف اسواسطے پہرتی ہے کہ عشی اوسپر دلالت کرتا ہے اور جو نہین تو مرجع کا یہان
ظاہر مین جو ذکر نہین ہے پس حضرت سلیمان بسبب فوت ہونے نوافل اور وظیفہ کے جو غمگین ہوئے تو اوسکے تدارک کے واسطے اصحاب کی طرف منہہ کرکے
کہا رُدُّوْہَا عَلَیَّ پہیر لاؤ تم اون گہوڑون کو اوپر میرے کہ اونکو میرے پاس حاضر کرو اور جسوقت وہ گہوڑے حاضر ہوئے تو فَطَفِقَ پس شروع کیا
سلیمان نے کہ تلوار کے ہاتہہ سے اونکو چہوتا تہا مَسْحًا چہونا اور ہاتہہ پہیرنا تلوار کا بِالسُّوْقِ ساتہہ پاؤن کے وَالْاَعْنَاقِ اور گردنون کے یعنے اونکو
لے لیا اور اونکی گردن کاٹی کہ اون سبکو راہ خدا مین قربانی کرکے تصدق کیا کفارہ مین اوس ذکر خدا کے جو اوس سے فوت ہوا تہا
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ضمیر ردوہا کی طرف آفتاب کے پہرتی ہے اور مراد ذکر سے نماز عصر ہے ابن عباس کہتے ہین کہ مینے امیر المومنین علیہ السلام سے

بوچہا کہ اس آیت کی کیا تفسیر ہے فرمایا کہ تونے لوگون سے کیا سنا ہی بیٹے کہا کہ کعب کہتا ہی کہ سلیمان گہوڑون کے دیکہنے مین مشغول ہوئے یہانتک کہ نماز اونکی فوت
ہوئی اوسوقت فرمایا کہ اون گہوڑون کو پہر میرے پاس لاؤ اور وہ جودہ گہوڑے تہے جسوقت حاضر ہوئے تو اونکی پاؤن اور گردنین کاٹنے کا حکم دیا پس قتل کرڈا
ڈالا اونکو اور اس جرم مین خدا یتعالی نے چودہ روز اوسکی بادشاہی کو ضبط کیا ہو سطے کہ اوسنے گہوڑون پر ظلم کیا تہا حضرت علیؑ نے یہہ سنکر فرمایا کہ کعب جہوٹ
کہتا ہے اولیکن سلیمان ایک روز مشغول ہوئے گہوڑون کے دیکہنے مین ہو سطے کہ اونکا ارادہ دشمن پر جہاد کرنیکا تہا یہانتک کہ اونکے دیکہنے مین آفتاب غروب ہوگیا
حضرت سلیمان نے بحکم خدا اون فرشتون سے کہا کہ جو آفتاب پر موکل ہین کہ آفتاب کو پہیر لاؤ جسوقت آفتاب پہر اولٹا آیا تو نماز اونہونے ادا کی اور انبیا ظلم نہین کرتی
ہین اور نہ ظلم کا حکم کرتے ہین ہو سطے کہ وہ معصوم ہین اور جنگ خیبر مین حضرت علیؑ کے وسطے ہی آفتاب پہرا تہا بلکہ علیؑ کے وسطے دومرتبہ پہرا چنانچہ روایت سی ثابت
ہوتا ہے اور اس روایت سی ابن عباس کے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت سلیمان نے اون گہوڑون کے پاؤن اور گردنین کاٹی نہین تہین بلکہ پیار سے اونکے پاؤن اور گردنون
پر ہاتہہ پہیرا تہا اور روایات سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ اول وقت عصر کا فوت ہوا تہا نہ کل وقت اوسکا اور اول وقت مین نماز پڑہنے کے وسطے آفتاب کو اولٹا پہیرا تہا
اور مثل روایت امیر المومنین علیہ السلام کے حضرت صادق علیہ السلام سے بہی روایت ہے لیکن اونہونے فرمایا ہی کہ مسح گردن اور پاؤن کا یہہ وضو اونکا تہا نماز پڑہنے کیو سطے اونہنے
اصحاب کو بہی حضرت سلیمان نے اسیطرح مسح کرنیکا حکم دیا تہا جنکی نماز کہ ہمراہ اونکے فوت ہوگئی تہی اور جسوقت نماز سی فارغ ہوئے تہے اوسیوقت آفتاب غروب ہوکر ستارے ظاہر ہوگئے
تہے اور کہتے ہین کہ سلیمان کے ایک سو زوجہ تہین ایک روز اپنی مجلس مین کہا کہ آجکی رات سب عورتون کے پاس جاؤن تاکہ خدا مجہکو ان سو عورتون سے سو بیٹے دیوے کہ راہ خدا مین جہاد کرین
اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا اور جسوقت شب کو اونکے پاس گئے تو سوا ایک عورت کے کوئی اون مین سے حاملہ نہوئی اور وہ بہی بچہ مردہ جنی اور سلیمان کے تخت پر اوسکو ڈالدیا او سبب
ترک کرنے کلمہ کے پہر اور مستحب ہے کہ وہ کہنا انشاء اللہ تعالی کا تہا خدا یتعالے نے سلیمان پر عتاب کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور امتحان
اوسکا کیا ہمنے وَأَلْقَيْنَا اور ڈالا ہمنے یعنے اوسکی عورت کو ہمنے الہام کیا اور اوسکے دل مین ہمنے ڈالا کہ اوسنے ڈالا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ اوپر تخت اوس سلیمان کے جَسَدًا ایک بدن
مردہ کہ اوسمین روح نہ تہی اور وہ مردہ تہا اور جسوقت سلیمان نے جانا کہ وہ بسبب ترک کرنے کلمہ انشاء اللہ تعالی کے ہی تو پشیمان ہوئے ثُمَّ أَنَابَ پہر رجوع کی طرف خدا کے
کہ سوا خدا کی سب سے علیحدہ ہوگئے اور ہمہ تن اوسکی طرف مصروف ہوکر نماز اور دعا مین مشغول ہوئے اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس
شخص کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے دست قدرت مین ہے کہ اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو خدا یتعالی اوسکو ایک سو بیٹے عطا کرتا کہ وہ سب راہ خدا مین جہاد کرتے اور جب
امر کو جو ترک کیا تو خدا یتعالی کا اوپر عتاب ہوا اور اس سعادت سے محروم رہے لیکن ترک کرنا کلمۂ انشاء اللہ کا گناہ نہین ہی اور ہوسکتا ہے کہ اگرچہ سلیمان نے
زبان سے وہ کلمہ نہین کہا تہا مگر دل مین کہا ہو سو البتہ وسطے محفوظ رہنے کے دروغ سے ظاہر مین اوسکے لئے سنت اور بہتر تہا کہ اوس کلمہ کو کہتا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ جسوقت سلیمان کے بیٹا پیدا ہوا تو جن اور شیاطین نے آپسمین کہا کہ اگر اوسکا بیٹا زندہ رہیگا تو اوس سے بہی ہمکو وہی بلا ہوجیگی جو کہ
اوسکے باپ سے پہونچی ہے حضرت سلیمان نے اون شیاطین سے خوف کیا کہ ایسا نہو کہ اسکو مار ڈالین اوس لڑکے کو وسطے پرورش کے ایک ابر کے سپرد کردیا اور جسوقت وہ
لڑکا مرگیا تو اوسکو سلیمان کے تخت پر ڈالدیا ہے اطلاع سلیمان کے اس تنبیہہ کے وسطے کہ خوف کرنا تقدیر کے آگے کچہہ فائدہ نہین بخشتا ہی اور عتاب سلیمان پر ہو سطے ہوا
کہ اوسنے شیاطین سے خوف کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک بدن مردہ پیدا ہوا تہا سو وہ تخت پر ڈالا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکے تخت پر شیطان ڈالا گیا تہا اور نام
اوسکا صخر تہا اور وہ بڑا سرکش تہا اور تمام شیاطین ملکر اوس پر غالب نہین ہوسکتے تہی اور سلیمان جسوقت پاخانہ مین جاتے تہے تو انگشتری کو نہین لیجاتے تہے صخر جن
سلیمان کی صورت بنکر آیا اور سلیمان کی بی بی سے اوس انگشتری کو لیگیا اور چالیس روز اوسنے بادشاہی کی اور سلیمان بہاگ گیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ شیطان
آصف بن برخیا تہا سلیمان نے اوس سے کہا کہ تم کسطرح فتنہ مین ڈالتے ہو آدمیون کو اور اونکی عقلون کو کیونکر لیجاتے ہو کہا کہ اپنی انگشتری مجہکو دکہلا تاکہ تجہکو خبر دون جسوقت سلیمان نے اوسکو اپنی
انگشتری دی تو اوسنے اوسکو دریا مین ڈالدیا اوسیوقت سلیمان کی بادشاہی جاتی رہی اور وہ شیطان اوسکے تخت پر ہو بیٹہا اور خدا یتعالے نے اوسکو منع کیا کہ سلیمان کی عورتون کے پاس نجاوے
سلیمان مانگتا پہرتا تہا کوئی اوسکو کہانا نہین دیتا تہا یہانتک کہ اوسکو ایک عورت نے مچہلی دی جسوقت اوس مچہلی کا پیٹ چیرا تو اوسمین سے اوسکی انگشتری نکلی خدا یتعالی نے پہر اوسکو بادشاہی دی اور بعضے
کہتے ہین کہ نام اوس شیطان کا حبقیق تہا اور بعضے اسکی سبب مین بیان کرتے ہین کہ خدا یتعالی نے سلیمان کو منع کیا تہا کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی عورت سے اپنا نکاح نکرنا سلیمان نے سوائے
بنی اسرائیل کے بہی کئی عورتون سے نکاح کیا ہو سطے شیطان نے اونکی بادشاہی لی اور بعضے سبب اسکا اسطور بیان کرتے ہین کہ سلیمان نے ایک عورت سے حالت حیض مین صحبت کی اور اوس
خون جاری ہوا اور سلیمان انگشتری کو رکہکر حمام مین گئے شیطان اونکی انگشتری کو لیگیا اور بعضے کہتے ہین کہ سلیمان نے ایک عورت مشرکہ سے نکاح کیا اور زبردستی اوسپر جبر کرکے مسلمان کرنکی

قدرت نہیں رکھتا تھا اس عورت نے سلیمان کے گھر میں چالیس روز بت پرستی کی خدا تعالی نے چالیس روز انکو مبتلا کیا کہ انگشتری اسکی شیطان نے لی اور اسکی عوض بادشاہی کرنے جتنے
قول ہیں سب واہی ہیں اور پوچ ہیں اور قابل اعتبار کے نہیں ہیں اسواسطے کہ بادشاہی اور پیغمبری سلیمان کی انگشتری میں نہیں تھی اور خدا تعالی پیغمبری کو میں نہیں سکتا ہی
اور شیطان پیغمبر کی صورت نہیں بن سکتا ہی اور پیغمبر کے تخت پر بیٹھکر اسکے بندوں میں حکمرانی نہیں کر سکتا ہی القصہ سلیمان نے اس مراولی کے ترک نیسے نادم ہوکر رجوع طرف پروردگار
اپنے کی اور زبان عاجزی سے مناجات کرکے قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي کہا کہ ای پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے اس چیز کو کہ اولی کو وَهَبْ لِي مُلْكًا اور بخش تو واسطے میرے بادشاہی
کو کہ لَا يَنْبَغِي نہ سزاوار ہووے وہ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي واسطے کسی کے پیچھے میرے کہ یہی بادشاہی معجزا میرا ہووے إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے بخشنے والا کہ جو کچھ چاہے سو عطا کرے
اور اس دعا سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت سلیمان بخیل تھے کہ انہوں نے خاص اپنی ذات کے واسطے بادشاہی کو طلب کیا اور دوسروں کے واسطے اسکا نہونا چاہا اسواسطے کہ انبیا نہیں سوال کرتے
ہیں مگر اس چیز کا کہ خدا تعالی واسطے انکے اسکے سوال کرنیکا اذن دیوے اور ہو سکتا ہی کہ خدا تعالی نے سلیمان کو خبر کی ہو کہ اگر وہ واسطے اپنی ایسی بادشاہی کا سوال کریں کہ مثل اسکی غیر کے
واسطے نہو تو یہ اس کے واسطے بہت مناسب ہو اور صلاحیت کہی امور دین میں اور اسکے غیر کے واسطے اس طرح سزاوار نہو اسواسطے سلیمان نے اس طرح سوال کیا اور یا یہ کہ انہوں نے جو فرمایا کہ بعد میرے کسیکو
نہو مراد اس سے یہ ہے کہ جن لوگوں میں پیغمبر ہوکر آیا ہوں انمیں سے کسی کو بعد میرے بادشاہی نہیں اور یا یہ کہ انہوں نے سوال ملک آخرت کا کیا ہو اور یہ جو انہوں نے کہا ہی کہ بعد میرے کسیکو نہو تو
مراد اس سے یہ ہی کہ بعد پہنچنے میرے کے بہشت میں پہر کوئی ایسا عمل نکرے کہ مستحق ملک بہشت کا ہووے اسواسطے کہ پہر زمانہ عمل کرنیکا باقی نہیں رہتا ہی کہ جس عمل کے کرنیسے بہشت میں
جاوے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا ہو سکتا ہی کہ کوئی پیغمبر بخیل ہو فرمایا کہ نہیں سائل نے کہا کہ کیا معنی ہیں قول حقتعالی کی کہ سلیمان نے دعا کی کہ
خداوندا مجھکو ایسی بادشاہی دے کہ بعد میرے وہ کسیکے واسطے سزاوار نہو فرمایا کہ بادشاہی دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو وہ غلبہ اور ظلم سے آدمیونکو زیر کرکے لیجاتی ہی اور ایک بادشاہی وہ ہی
کہ جو خدا تعالی کیطرف سے انعام ہوتی ہی جیسی کہ بادشاہی آل ابراہیم کی اور طالوت کی اور ذوالقرنین کی اور یہ جو انہوں نے کہا ہی کہ نہ سزاوار ہووے واسطے کسی کے بعد میرے مراد اس سے یہ ہی
کہ نہ سزاوار ہووے واسطے کسیکے پیچھے مجھسے یہ کہکر کہ وہ بادشاہی لیگئے ہی غلبہ سے اور قہر سے اور آدمیونپر زبردستی کرکے پس حکم میں کیا اسکے خدا نے ہوا کو کہ اسکے حکم سے چلتی تہی صبح کو ایک مہینے
کے راہ پہنچاتی تہی اور شام کو ایک مہینے کی راہ پہنچاتی تہی اور حکم میں اسکے کیا خدا تعالی نے شیاطین کو کہ عمارتیں بناتی تہی اور دریا میں غوطہ
مار کر جواہر لاتے تہے سلیمان کے واسطے اور پرندونکی بولی انکو تعلیم کی اور زمین میں انکو قدرت دی جسوقت کہ انکا ایسا حال ہوا تو آدمیوں نے اسکے زمانہ کی اور اسکے بعد کی نے جانا
کہ بادشاہی سلیمان کی ان بادشاہونکی بادشاہی کے مشابہ نہیں ہے کہ جو آدمیونپر ظلم اور زبردستی کرکے بادشاہ ہو جاتی ہیں پس جسوقت سلیمان نے ایسی بادشاہی کے واسطے
دعا کی تو خدا تعالی نے دعا انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَسَخَّرْنَا پس حکم میں کیا ہمنے لَهُ الرِّيحَ واسطے اس سلیمان کے ہوا کو اسواسطے کہ تَجْرِي بِأَمْرِهِ چلتے تہی ساتھ
حکم اسکے کے رُخَاءً نرمی سے یہ تیز واقع ہوئی ہی یا حال واقع ہوا ہی یعنی نرمی اور خوشی سے وہ ہوا چلتی تہی ہمراہ اسکے بدون حرکت دینے کے حَيْثُ أَصَابَ جس جگہ کہ پہنچا تہا
وہ سلیمان وَالشَّيَاطِينَ اور شیاطین کو حکم میں کیا ہمنے اسکی كُلَّ بَنَّاءٍ ہر عمارت بنانیوالونکو کہ بڑے بڑے شہر اور قلعہ اسکے واسطے بناتی تہی وہ وَغَوَّاصٍ اور ہر غوطہ مارنیوالیکو دریا
میں کہ واسطے اسکے جواہر دریا سے نکالکر لاتی تہی اور کل بنا بدل واقع ہوا ہی شیاطین سے وَآخَرِينَ اور حکم میں کیا ہمنے اسکے اور دیوونمیں سے کہ مُقَرَّنِينَ نزدیک کیا گیا تہا بعضا انکا
بعضے کے یعنی جکڑی ہوئی تہے وہ فِي الْأَصْفَادِ بیچ زنجیروں کے یعنی جو شیاطین کہ نرم تہے ان سے کام لیتی تہی اور جو کہ سرکش تہی انکو قید کر رکہا تہا کہ انکی بدی آدمیونکو نہ پہنچے
اور خدا تعالی نے ایسی بادشاہی جو سلیمان کو دی تہی کہ جسمیں خوبی دنیا و آخرت کی دونونکی تہی اسواسطے فرماتا ہی کہ هَٰذَا یہ بادشاہی اس بزرگی اور مرتبہ کہ ساتہ کہ جو ہمنے تجھکو
دی ہی عَطَاؤُنَا بخشش ہماری ہی تجہپر ای سلیمان فَامْنُنْ پس بخش تو اسمیں سے جو کچھ چاہی تو اور جسکو چاہی تو أَوْ أَمْسِكْ یا بند کر تو کسیکو نہ بخش تو یعنی اسمیں تصرف کرنا تیری
ارادہ اور خواہش پر موقوف ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ بدون حساب کے کہ قیامت میں تجھسے اسکا حساب لیا جائیگا چاہی تو بخش اور چاہی تو نہ بخش وَإِنَّ لَهُ اور تحقیق کہ واسطے اس سلیمان کے
عِندَنَا نزدیک ہمارے لَزُلْفَىٰ البتہ قربت اور مرتبہ ہی یعنی وہ ہمارے درگاہ کے مقربوں اور ہماری رحمت کے نزدیکوں میں سے ہی باوجود اس بادشاہی کے کہ وہ شہنشاہ ملک دنیا کا تہا وَحُسْنَ
مَآبٍ اور نیکی پھرنیکی ہی ہماری طرف کہ واسطے اسکے آخرت میں درجہ بلند میں اور اب خدا تعالی حضرت ایوب کے مبتلا ہونیکی اپنی حبیب کو خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ
اور یاد کر تو ای محمد صلعم بندے ہمارے ایوب کو کہ وہ بندہ ہمارا صابر تہا بیٹا عیص کا اور داماد یعقوب کا اور زوجہ اسکی کا نام لیا تہا اور یا وہ داماد یوسف کا تہا اور نام اسکی زوجہ کا
رحمت یا رحیمہ تہا حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جس بلا میں کہ ایوب مبتلا ہوئے تہی دنیا میں نعمت کی جہت سے تہی کہ خدا تعالی نے انکو دنیا میں دی تہی اور انہوں نے اسکا شکر ادا کیا تہا اور ابلیس اس زمانہ
میں عرش کے نیچے تک جاتا تہا پس جسوقت ایوب کے شکر کا عمل آسمان پر گیا ابلیس نے اسکو دیکھکر حسد کیا اور خدا تعالی سے کہا کہ ای پروردگار ایوب جو تیرا شکر کرتا ہی یہ سبب اسکے ہی کہ اسکو دنیا تو نے بہت دی
ہی اور اگر دنیا کی نعمتیں اسکے پاس سے جاتی رہیں تو وہ ہرگز تیرا شکر نکرے مجھکو تو اسپر غالب کر دے اسکی دنیا پر یہانتک کہ تو جانے کہ وہ شکر تیرا ادا نہیں کرتا ہی فرمایا کہ میں نے تجھکو اسکی دنیا پر غالب کیا

ابلیس نے کوئی چیز دنیا کی اُنکے پاس چھوڑتی مال ورنہ فرزند و سب کو ہلاک کیا اور ایوب خدا کا شکر ادا کرتے رہے پھر ابلیس نے کہا کہ ای پروردگار ایوب جانتا ہی کہ تو اُسکی دنیا کو جو کچھ کہ تو نے لی ہی
پھر اُسکو بہتر دیگا اور عطا کریگا تو مجھکو اُسکے بدن پر قابض کر دی تاکہ جانے تو کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا ہی فرمایا کہ مینے غالب کیا تجھکو اُسکے بدن پر سوا اُسکے دل کی اور آنکھوں اور کانوں
کے ابلیس نے اُسکے نتھنوں میں پھونک ماری کہ ہر قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر بھی خدا کا شکر کرتے رہے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ بدن ایوب کا شیطان کی پھونک مارنے سے مثل آبلہ
کی ہو گیا اور چار ہزار کیڑے انکے بدن میں پڑ گئے اور اُنکے بدنکو وہ کھاتے تھے اور بدن اُنکا متعفن ہو گیا اور بدبو اسمیں سے آتی تھی اور سات برس تک وہ بنی اسرائیل کے مزبلہ پر پڑے رہے لوگوں نے اُنکو وہاں
ڈالدیا تھا اور تمام اپنے اور بیگانے اُنکے زخموں کی بدبو سے بھاگتے تھے سوا رحمت کے کہ زوجہ اُسکی تھی اور وہ اُسکی خدمت میں حاضر رہتی تھی لیکن اس طرحکی روایتیں قابل اعتبار کے نہیں ہیں اسواسطے کہ شیطان راندہ درگاہ الٰہی
اور دشمن خدا ہی اُسکو خدا تعالیٰ اپنے دوستوں پر غالب نہیں کرتا ہی اور اُنکا ایسا حال کرتا ہی کہ خلقت اُن سے نفرت کرے اور بھاگے اسواسطے کہ وہ ہدایت کیواسطے آتے ہیں اور جسوقت خلقت اُنسے بھاگیگی تو ہدایت
وہ کسکو کرینگے پس اُنکے بدن میں کیڑے پڑے اور اُس سے بدبو آتی تھی کہ موجب نفرت کا ہو ایسی تو نہیں گذری تھی چنانچہ روایات اسپر دلالت کرتی ہیں البتہ قسم قسم کی سخت بیماریوں میں خدا تعالیٰ نے اُنکو مبتلا
کیا تھا اور گناہ اُنسے کوئی نہیں ہوا تھا اور آدمی جو اُنسے بھاگتے تھے وہ اُن حضرت کی فقیری اور محتاجگی کی جہت سے بھاگتے تھے اپنی جہالت کے سبب سے اور قصہ اُنکے مبتلا ہونیکا سورہ انبیا میں گذر گیا،
اور شیطان کی جو ایوب نے شکایت کی ہی کہ وہ مجھکو رنج پہنچاتا ہی تو اُسکا باعث یہ تھا کہ شیطان اُنکو وسوسہ دلمیں ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھ ایوب خدا نے تیری ساتھ کیا کیا کہ تیرے فرزند اور مال ہلاک کیے
اور تجھکو بلاؤں میں مبتلا کیا اور مقصود اُسکا اُس سے یہ تھا کہ ایوب اپنے مرض کی شکایت کریں اسواسطے ایوب نے خدا سے کہا کہ شیطان مجھکو رنج پہنچاتا ہی چنانچہ بعد اُسکے مذکور ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت ایوب بلا دشمن مبتلا
ہوئے تھے تو ایک شخص نے اُنکے اصحاب میں سے کہا کہ ایوب سے کوئی امر عظیم صادر ہوا ہی کہ جسمیں رضی خدا کی نہ تھی سواسطے خدا اُسپر رحم نہیں کرتا ہی دوسری جوان نے کہ وہ بھی اُنکے اصحاب میں سے تھا اُس شخص کو
جواب دیا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ وہ پیغمبر خدا ہی اور حقتعالیٰ اسواسطے امتحان اپنے دوستوں کو طرح طرح کی بلا میں مبتلا کرتا ہی تاکہ صبر اُنکا لوگوں پر ظاہر کرے اور اسواسطے کہ گناہ اُنکو بلاؤں میں گرفتار نہیں کرتا ہی اسواسطے
کہ گناہوں سے وہ پاک ہیں پس پہلے تو اُسکو نعمت کی کثرت سے امتحان کیا کہ اُسنے اسمیں شکر کیا اور بعد اُسکے بلاؤں میں اُسکو گرفتار کرکے اُسکا امتحان کرتا ہی تم خدا سے ڈرو اور جو کچھ کہ تمنے کہا ہی اُس سے
توبہ کرو اور گمان بد پیغمبر کے حق میں مت کرو حضرت ایوب بھی اُن باتونکو سنتے تھے اُسوقت اُنہوں نے ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا تو ظاہر اور پوشیدہ کو سب جانتا ہی کہ مینے کبھی سیر ہو کر
خواب نہیں کی ہی اگر میرے اطراف و جوانب میں کوئی گرسنہ ہو اور کھانا اُسکو مینے نہ دیا ہو اور ہرگز مینے کپڑے نہیں پہنے ہیں اگر مجھکو معلوم ہوا ہو کہ فلانا برہنہ ہی اور مینے اُسکو کپڑے نہ پہنائے ہوں اور اگر
دو ہمدیگر میرے پاس جھگڑا لائے اور ایک شخص انمیں سے غصہ اور دلتنگ ہو کر قسم کہاتا میں کفارہ اُسکا اپنے پاس سے دیتا کہ اگر اُسنے جھوٹی قسم کہائی ہی تو یہ کفارہ اُسکا ہو جاوے اور تو جانتا ہی کہ مینے ہرگز
تیری نافرمانی نہیں کی ہی اور ہمیشہ تیری فرمانبرداری اور عبادت کرتا رہا ہوں اور غرض میری اُس سے فقط رضامندی تیری ہوئی ہی خطاب پہنچا کہ ای ایوب کسنے دوست رکھا ہی تیری واسطے طاعت
کو اور کسنے تجھکو توفیق دی ہی ایوب نے خاک کی مٹھی زمین سے اُٹھا کر اپنے منہہ میں ڈالی اور کہا کہ تو نے ای پروردگار اُسیوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ ای ایوب زمانہ محنت اور بلا کا آخر ہو گیا پس دعا کر تو
خدا تعالیٰ سے کہ تجھکو شفا بخشے حضرت ایوب نے ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ یاد کر تو ای محمد صلعم اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جسوقت پکارا ایوب نے پروردگار اپنے کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ
یہ کہ تحقیق پہنچایا ہی مجھکو شیطان نے بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ رنج بدن اور عذاب کہ وسوسہ دلمیں ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ تو نے کیا کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے تیری نعمت بدن کی اور مال کی تجھ سے لیلی اور محنت اور
سختی تجھکو پہنچائی اور یہ جو حضرت ایوب نے فرمایا ہی کہ مجھکو رنج پہنچایا ہی یہ بے صبری کی راہ سے نہیں ہی بلکہ اس سبب سے فرمایا تھا کہ لوگ اُنپر طعن کرتے تھے کہ اُنسے کوئی گناہ کیا ہی جسکے سبب سے یہ مبتلا
ہوا ہی وہ اس کلام کے سننے کی تاب نہ لائے اور اس طرحسے عرض کی اور روایت ہی کہ شیطان نے کہا تھا کہ ای ایوب تو نے دیکھا کہ اتنی مدت تو نے خدا کی عبادت کی اور آخر تجھکو اُسنے بلا میں مبتلا کیا اگر تو مجھکو
ایک سجدہ کرے تو میں تجھکو اس بلا سے باہر نکالوں اور جو تیرا مطلب ہی اُسکو بر لاؤں ایوب نے ابلیس کے پیرسی سے شکایت کی کہ اُنے سنی شیطان اپنے رنج سے اور کہتے ہیں کہ بیماری ایوب کی
جسقدر زیادہ ہوتی تھی اُسیقدر وہ صبر اور شکر زیادہ کرتے تھے اور رحمت زوجہ اُنکی خدمت اُنکی کرتی تھی شیطان نے ہرچند چاہا کہ اُنکے صبر اور شکر میں خلل ڈالے لیکن اُسکا مکر اور حیلہ پیش نہ چلا
اپنے اصحاب سے اُسنے اس امر میں مشورہ کیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ تو ہمارا آقا اور سردار ہے اور ہر ایک مکر اور حیلہ گمراہ کرنیکا ہمنے تجھسے سیکھا ہی اور کہاں ہے وہ حیلہ کہ جس سے تو نے آدم کو وسوسہ کیا تھا
کہا کہ اُسکی زوجہ کے وسیلہ سے مینے اُسکو وسوسہ کیا تھا کہ عالمین بہانسا تھا کہا کہ ایوب سے بھی یہی ہی کر ابلیس نے کہا کہ خوب کہا تمنے پس رحمت کے پاس آیا اور پوچھا کہ کچھ کہانا پکاتی ہے کہا کہ ای کنیز خدا شوہر تیرا
کہاں ہی فرمایا کہ فلانی جگہ بیمار پڑا ہی اور مدت سے بیماری ہی شفا اُسکو نہیں ہوتی شیطان نے دیکھا کہ اُسکو شوہر کی بیماری کا بہت رنج ہی اُسوقت کہا کہ ای رحمت تجھکو یاد نہیں آتا ہی وہ مال اور جمال
اور فرزند کہ مثل اُسکی کسیکے پاس نہ تھی اور طرح طرحکی باتیں مکر کی کرکے رحمت کو رنج میں ڈالا یہاں تک وہ ایسی باتیں سنکر رونے لگی ابلیس نے کہا کہ ای رحمت رنج مت کر میں اُسکا علاج جانتا
ہوں اگر میری نصیحت کو تو سنے رحمت نے پوچھا کہ وہ کیا ہی کہا کہ اُس گوسفند کو بیچا کہ وہ میرے نام کی قربانی کرے خدا اُسکو اُسیوقت شفا بخشیگا اور تمام بیماریاں اُسکی جاتی رہینگی رحمت اُس گوسفند کو
لیکر ایوب کے پاس آئی اور کہا کہ یا نبی اللہ کبتک بیماری اور رنج میں پڑا رہیگا ایک طبیب آیا ہی اور اُسنے تجھکو علاج بتلایا ہی اور سب قصہ بیان کیا ایوب نے کہا کہ ای ناقص العقل وہ شیطان تھا کہ دشمن خدا ہی وہ اسلیئے
آیا ہی کہ تجھکو بہکا کر کافر کردے اور تو نہیں جانتی ہی کہ سب دولت اور نعمت اور رنج اور محنت خدا کی طرف سے ہی اگر چاہے نعمت دیوے اور اگر مصلحت جانے تو بندہ کو محنت و بلا میں مبتلا کرے شیطان نے کہا تمکو نے

تو جبکہ کلام نکیا ایک اور حیلہ کیا کہ ایک مرد خوبصورت کی شکل مین بنکر اور ایک گہوڑے پر سوار ہوکر رحمت کی پاس آیا اور کہا کہ حال تیرے شوہر کا کیا ہی فرمایا کہ نہایت رنجور اور بیمار ہے کہا کہ مجھکو تو پہچانتی ہی فرمایا کہ نہیں کہا کہ مین بادشاہ زمین کا ہون اور مینی اسکے مال اور فرزندون کو ہلاک کیا ہی اور اوسکو بیمار کرکے ڈالا ہے اسواسطے کہ وہ مجھکو چھوڑکر آسمان کے خدا کی عبادت کرتا تہا اگر مجھکو ایک سجدہ کرے تو تمام رنج اوس سے مین دور کرون اور تمام مال اور فرزند تیرے پہر تجھکو دیدون فرمایا کہ بدون مشورہ شوہر یہہ کام مین نکرونگی کہا کہ اگر یہہ کام نہیں کرتی ہی تو اپنی شوہر سے کہہ کہ کہانا کہانے کے اول مین بسم اللہ اور بعد اوسکے الحمد للہ نہ کہی تاکہ اوس سے مین راضی ہوجاؤن اور اوسکو شفا بخشون رحمت ایوب کے پاس آئی اور سب حال بیان کیا ایوب یہہ سنکر بہت غصہ مین ہوئے اور فرمایا کہ آج تو تمام روز ابلیس کی باتون مین رہی ہے قسم ہے خدا کی اگر خدا مجھکو شفا دیگا تو سو لکڑیان تیرے مارونگا اور میرے پاس سے تو چلی جا جسوقت رحمت ایوب کے پاس سے چلی آئے تو وہ تنہا رہ گئے اور کوئی اونکے پاس نتہا کہ کہانا پکائے اور پانی پلائے اور خدمت کرے پس ایوب نے منہہ زمین پر رکہا اور کہا کہ رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ اور بعضے کہتے ہین کہ ایوب کو اسقدر ناتوانی اور ضعف ہوا کہ واسطے نماز فرض کے کہڑے نہیں ہوسکتے تہے اسواسطے اونہون نے رب انی مسنی الضر چنانچہ سورہ انبیاء مین ہے اپنی زبان سے کہا نہ واسطے شدت اور سختی مرض کے تاکہ مخالف ہوا ناوجدناہ صابرا اور کہتے ہین کہ رحمت ایوب کے واسطے لوگون کے گہرون سے کہانا مانگکر لاتی تہی اور اسکو کہلاتی تہی اور گیسو اوسکے بہت خوبصورت تہی لوگون نے اوس سے کہا کہ یہہ گیسو اپنے ہمارے ہاتہہ فروخت کیجیے تاکہ ہم تجھکو کہانا دیوین رحمت نے اپنے گیسو کاٹکر اونکو دیدئے اور ایوب کے واسطے اون سے کہانا لیگئی ایوب نے جسوقت اونکو گیسو بریدہ دیکہا تو قسم کہائی کہ مین تیرے سو لکڑیان مارونگا رحمت نے بیان کیا کہ تیرے واسطے کہانا مانگکر لاتی ہون لوگون نے میرے گیسو کے عوض مین تجھکو کہانا دیا ہی ایوب نے یہہ سنا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور اوسوقت اس امر کی جہت سے آبدیدہ ہوکر کہا کہ رب انی مسنی الضر چنانچہ سورہ انبیاء مین ہے نہ اپنی بیماری کی جہت سے اور منقول ہے کہ ایوب کی بیماری کے دنونمین چار دوست بیمار پرسی کے واسطے اونکے پاس آتے تہے اور اونسے اپنی شفا کے لئے دعا کراتے تہے وہ بیمار دوستون کے واسطے دعا کرتے تہے خدا تعالے اونکو شفا دیتا تہا لوگون نے کہا کہ ای ایوب تو اپنے واسطے دعا کیون نہیں کرتا ہی خدا تعالے تجھکو شفا دیگا فرمایا مجھکو حیا اور شرم آتی ہی کہ اسی برس تک نعمت اور راحتین کی گذران کی ہے اور اب چند روز محنت بیماری مین مبتلا ہوا ہون تو اوسکی دفع کرنیکو دعا کرون حق تعالے نے اس سبب سے ایوب کو اجازت دعا کرنیکی دی اونہون نے دعا کی کہ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین چنانچہ سورہ انبیاء مین مذکور ہے اور کہتے ہین کہ شیطان ایوب کے دل مین وسوسہ ڈالتا تہا کہ یہہ کسطرح اپنی مرض کی شکایت کرے تاکہ نام اسکا صابرون کے دفتر مین سے مٹ جائے اور کہتے ہین کہ شیطان لوگون کو کہتا تہا کہ اگر ایوب پیغمبر ہوتا تو اس بلا مین مبتلا نہوتا اور لوگون کو اونکی صحبت سے نفرت دلاتا تہا اور اونکی بی بی کو وسوسہ کرتا تہا اور اونکی خدمت سے منع کرتا تہا جب حال اونکا یہانتک پہونچا تو اونہون نے درگاہ خدا مین فریاد کی اور شیطان کی بدی کو اور گمراہ کرنیکو دفع کرنا چاہا اور دعا کی نہ واسطے دفع کرنے اپنی مرض کے اور شکایت کے اپنی اولاد اور مال کے جاتے رہنے کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایوب سات برس بلا مین مبتلا رہی اور اس عرصہ مین کبہی شکایت اپنے مرض کی اور مال اور اولاد کی نہیں کی اور جسوقت ابلیس نے اس امر کی ہوا کہ وہ شکایت اپنی مرض اور رنج کی کری تو ایوب نے ابلیس کی شکایت خدا سے کی دعا اونکی قبول ہوئی اور فرمایا کہ فاستجبنا لہ چنانچہ سورہ انبیاء مین مذکور ہوا ہی اور منقول ہے کہ حضرت ایوب کو بیماری کے دنون مین حاجت پاخانہ مین جانیکی ہوتی تو رحمت زوجہ اونکی ہاتہہ اونکا پکڑکر باہر ایک جگہہ لیجاتی اور وہان اونکو بٹہلا کر چلی آتی اور ایک جگہہ بیٹہہ جاتی جسوقت ایوب فارغ ہوتے تو اپنی زوجہ کو آواز دیتے وہ وہان جاکر پہر اونکو لاتی اور اونکے بستر پر اونکو لٹا دیتی اور اوس روز کہ جبرئیل اونکو شفا حاصل ہوئی موافق معمول کے اونکا ہاتہہ پکڑکر لیگئی اور اوسی قدیم جگہہ پر اونکو بٹہلا دیا اور خود وہان سے چلی آئی اور ایک جگہہ ایوب کے آواز کی منتظر ہوکر بیٹہہ گئی خدا تعالے نے اوسی جگہہ ایوب کو وحی کی کہ اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ لات مار تو ساتہہ پاؤن اپنے کی ایوب نے بموجب حکم کے زمین پر پاؤن مارا دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے ظاہر ہوئے ایک گرم اور دوسرا سرد جبرئیل نے کہا کہ ای ایوب ھٰذَا یہہ گرم چشمہ مُغْتَسَلٌ جگہہ غسل کرنیکی ہے اور چشمہ دوسرا بَارِدٌ وَّشَرَابٌ سرد اور پینی کا ہی حضرت ایوب نے چشمہ گرم مین غسل کیا ظاہر جسم کا اونکا سب مرض اونکے بدن پر سے جاتی رہی اور چشمہ سرد پانی پیا تو سب بیماریان باطن کی اور اندر کی دور ہوگئین اور اکثر کہتے ہین کہ چشمہ تو ایک ہی ظاہر ہوا تہا لیکن وہ وقت غسل کرنیکے تو گرم معلوم ہوتا تہا اور وقت پینے کے سرد اور ایوب کی قوت اور جوانی اور حسن اور جمال پہلے سے زیادہ ہوگئے اور جبرئیل اونکے واسطے بہشت سے پوشاک لائے وہ پوشاک اونہون نے پہنی اور وہان سے ایک ٹیلے پر جا بیٹہے اور جبرئیل سے باتین کرنے لگے اور ایوب کے آواز آنیمین جو دیر ہوئی تو رحمت گہبرائی اور پریشان ہوئی کہ مبادا اوسکو کچہہ ہوگیا ہو وہان سے روتی ہوئی اوٹہی دیکہا کہ ٹیلے پر دو مرد بیٹہے ہین ایک چیخ مار کر روئی اور کہا ایوب تجہکو صدمہ پہونچا اور ایوب کو اوس جگہہ کہ جہان وہ رفع حاجت کے لئے بیٹہتے تہے نہ دیکہا اور ٹیلے پر دیکہا کہ ایک مرد نہایت حسن اور جمال والا بیٹہا ہی اوس سے پوچہا کہ ایک مرد بیمار تہا وہ کہان گیا اوسنے پوچہا کہ وہ تیرا کون ہے کہا وہ میرا شوہر ہے فرمایا کہ اگر تو اوسکو دیکہے تو پہچانیگی کہا کیون نہ پہچانونگی کہ برسون اوسکی صحبت مین رہی ہون فرمایا کہ اوسکی صورت اور شکل کیسی ہے کہا کہ جسوقت جوان تہا تو وہ تیری شکل تہا فرمایا کہ مین ہی ہون ایوب تیرا شوہر حق تعالے نے مجہپر احسان کیا اور سارے رنج اور درد میرے دور کیے اور حالت جوانی پہر مجھکو بخشی دونو گردنون مین ہاتہہ ڈالکر نہایت خوشی سے بہت روئے اور سجدے شکر کے ادا کئے اور خدا تعالے فرماتا ہی کہ رنج اور الم سے ہمنے ایوب کو پاک کیا وَوَهَبْنَا لَهُ اور بخشا ہمنے واسطے اوسکے اَهْلَهُ لوگون اوسکے کو یعنی اوسکی اولاد کو ہمنے زندہ کیا وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ اور مثل اون کے ہمراہ اونکے اور بخشی کہ جو فرزند کہ مرگئے تہے اونکو زندہ کیا اور مثل اونکے رحمت کے شکم سے اور پیدا کئے اور احادیث مین آیا ہے

کہ خدا تعالی نے اونکی اہل اور مال کو دو چند کیا یعنے ایک عورت کے عوض دو عورتین دین اور ایک فرزند کے عوض دو فرزند دیے اور ایک مال کے عوض دو مال دیے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حقتعالے نے فرمایا ہمنے ایوب کی اولاد کو جو کچہہ کہ اوسکی بیماری سے پہلے مر گئے تہے اور جو کچہہ کہ اوس حالت مین مر گئے تہے سبکو زندہ کیا اور اونکا چند
کیا اور یہہ سب کچہہ ہمنے اوسکو بخشا رَحْمَةً مِّنَّا واسطے رحمت اور بخشش کے ہماری جانب سے وَذِكْرَىٰ اور واسطے نصیحت پکڑنیکے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبان عقل کے تاکہ
صبر کے انجام پر نظر کرکے وقت مصیبت کے بے صبری نکرین اور اوسکی وسیلہ فرحت اور رحمت حاصل کرین اور رحمۃ اور ذکری دونو مفعول لہ واقع ہوے ہین اور ہبنانی اور کہتے ہین
کہ ایوب نے بعد صحت کے سات روز تک اپنی ہمت کے لوگونکو کہانا کہلایا اور مصیبت کے صبر کرنیکی اونکو بہت تاکید کی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حقتعالے نے تمام اہل اور اولاد
اور مویشی اوسکو دو چند دیے اور ابر سرخ اور سفید اوسکے گہر پر بہیجا کہ اوس سے سونیکی ٹڈیان برسین اور جسوقت ہوا کسی ٹڈی کو اوڑاتی تہی تو وہ اوسکے پیچہے دوڑ کر اوسکو پکڑ لیتے تہے
اور ٹڈیونکو لا کر رکہتے تہے جبرئیل نے کہا کہ ای ایوب تیرا پیٹ نہین بہرتا ہے اور تو سیر نہین ہوتا ہے کہ اوسکے پیچہے دوڑتا ہے کہا کہ خدا تعالی کی دی ہوئی روزی سے کون سیر ہوتا ہے روایت ہے
اور کہتے ہین کہ ایوب نے جو قسم کہائی تہی کہ مین اپنی زوجہ کو سو لکڑیان مارونگا بعد صحت کے اونکو تردد ہوا کہ اس قسم سے کیونکر پاک ہونا چاہیے کہ قسم مری اوتر جاوے اور میری بی بی کو بہی آزار نہ پہنچے
حقتعالے نے بہت آسانی سے ایوب کو قسم سے پاک کیا چنانچہ فرماتا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ اور لی تو ای ایوب بیچ ہاتہ اپنے کے ضِغْثًا مٹہا سو لکڑیون باریک کا یا سو خوشونکا مثل جہاڑو کے
فَاضْرِب بِّهِ پس مار تو ساتہہ اوسکے اپنی زوجہ کو ایکبار کہ قسم سے تو پاک ہوجاوے وَلَا تَحْنَثْ اور نہ مخالفت کر تو قسم کی پس حضرت ایوب نے سو لکڑیون باریک کی ایک جہاڑو سی بنا کر
ایکبار اپنی زوجہ کو مار کر سو لکڑیونکا مارنا اوسپر صادق آیا اور وہ قسم سو لکڑیونکا مارنیکی اونکی ذمہ سے اوتر گئی اور یہی حکم آئندہ کو بہی جاری ہوا اور عیاشی روایت کرتا ہے کہ سفیان
ثوری نے مجہسے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہہ کہ کیا ایسا ہے تو اوس شخص کے حق مین کہ جو مریض ہو اور اوسنے زنا کیا ہو اور سبب بیماری کے خوف اوسکے مرنیکا ہووے پس
حضرت نے عرض کی فرمایا کہ استسقا کے بیماری والے امرد کو رسول خدا صلعم پاس لائے کہ اوسنے ایک عورت بیمار سے زنا کیا تہا حضرت صلعم نے حکم دیا کہ سو لکڑیان لہاس کی حاضر کرو جسوقت
وہ لکڑیان آئین تو حضرت نے اونکی ایک جہاڑو سی بنا کر ایکبار اوس مرد کو مارا اور ایکبار اوس عورت زنا کرنیوالیکو اور یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ خذ بیدک ضغثا فاضرب
بہ ولا تحنث إِنَّا وَجَدْنَاهُ تحقیق ہمنے پایا ہے ہمنے اوسکو صَابِرًا صبر کرنیوالا اوپر رنجون مین نِّعْمَ الْعَبْدُ اچہا بندہ ہے ایوب إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق کہ وہ ایوب
رجوع کرنیوالا ہے ہماری درگاہ کی طرف اور بعد اسکے خدا تعالی انبیا علیہم السلام کی نیک عادتون کو بیان کرتا ہے تا آدمی انکی عادتونکی پیروی کرین چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اور یاد کر تو ای محمد صلعم بندون ہمارے إِبْرَاهِيمَ ابراہیم خلیل کو وَإِسْحَاقَ اور اسحاق نبی کو وَيَعْقُوبَ اور یعقوب پسر اسحاق بن ابراہیم کو أُولِي
الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ صاحب قوتونکے تہے عبادتمین اور صاحب بینائیون کے تہے یعنی دین مین عمل مین اور علم مین دونون کامل تہے اور یا یہہ صاحب نعمتونکے تہے خدا کے بندون پر کہ
اونکو دین کی طرف بلاتے تہے اور صاحب عقلون کے تہے اور ابن کثیر نے عبادنا کو عبدنا پڑہا ہے اور یہہ سب نام انبیا کے بدل ہین عبادنا سے إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم تحقیق کہ ہمنے خالص
کیا ہے اونکو واسطے اپنے بِخَالِصَةٍ بسبب خالص ذِكْرَى الدَّارِ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی ہمنے اونکو خالص کیا ہے واسطے کہ وہ خالص ہین ان میں سے کہ آخرت کا ذکر کرتے ہین بسبب
کہ خلوص اونکا ہماری طاعت مین یہہ آخرت ہی کی ذکر کیواسطے ہی اور خالصۃ خلوص کے معنی مین ہے اور ذکری تذکیر کے معنی مین اور اہل مدینہ نے خالصۃ کو مضاف پڑہا ہے بدون
تنوین کے وَإِنَّهُمْ عِندَنَا اور تحقیق کہ وہ نزدیک ہمارے لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ البتہ برگزیدہ کئے گئے نیکو مین سے ہین کہ ہمنے اونکو نعمت نبوت کی دی ہے اور وہ ہماری درگاہ کے مقرب
اور نزدیک کئے گئے ہین اور مصطفین بفتح فا جمع مصطفی کی ہے وَاذْكُرْ اور یاد کر تو ای محمد صلعم إِسْمَاعِيلَ اسمعیل کو کہ وہ ذبیح تہا وَالْيَسَعَ اور الیسع کو کہ وہ بیٹا
اخطوب کا اور خلیفہ الیاس کا تہا بنی اسرائیل پر اور آخر کو پیغمبر ہوا وَذَا الْكِفْلِ اور ذو الکفل کو کہ الیسع کے چچا کا بیٹا تہا اور سو پیغمبرونکا کہ قتل سے بچا کے کفیل ہوا تہا اور بعضے کہتے
ہین کہ ایک مرد صالح کا ذمہ وار ہوا تہا کہ وہ ہر روز سو رکعت نماز کی پڑہتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ یوشع بن نون تہا وصی حضرت موسی کا اور تبیان مین لکہا ہے کہ
بیٹا ایوب پیغمبر کا تہا اور نام اوسکا بشر تہا اور بعد اپنے باپ کے اہل شام پر پیغمبر ہوا تہا وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ اور ہر ایک نیکون مین سے تہے یہہ انبیا هَٰذَا یہہ جو کچہہ پیغمبرونکا ذکر ہوا ہے
ذِكْرٌ ذکر نیک ہے اونکا کہ ہمیشہ بندگان خدا اونکی تعریف کرتے ہین وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ اور تحقیق کہ واسطے پرہیزگارونکے لَحُسْنَ مَآبٍ البتہ نیک جگہ ہے پہرنیکی وہ جَنَّاتِ عَدْنٍ بہشتین ہین
عدن کی واسطے اونکے کہ مُّفَتَّحَةً کہلے ہوے ہین لَّهُمُ الْأَبْوَابُ واسطے اونکے دروازے کہ جسوقت بہشت کے دروازون پر پہونچین تو انتظاری دروازون کے
کہولنیکی نہووے اور بے تامل بہشتون مین چلے جائین اور جسوقت بہشت مین داخل ہون مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانیوالے ہونگے تختون پر فِيهَا بیچ
بہشتون کے جیسے کہ بادشاہ تختون پر تکیہ لگا کر بیٹہتے ہین اور جنات عدن بدل ہے حسن مآب سے اور مفتحۃ حال واقع ہوا ہے اور ایسی ہی متکئین وہ بہشتی
بہشت مین يَدْعُونَ فِيهَا بلائینگے بیچ اون بہشتونکے یعنی حکم کرینگے وہ بہشتی اپنے خادمونکو بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ساتہہ میوون بہت کے اور پینیکی چیز کے

اور وہ اُنکے پاس لا کر حاضر کرینگے اور یا یہ کہ بلائینگے وہ میوؤں کو یعنی جسوقت وہ خواہش کرینگے میووں کی اور پینے کی چیزوں کی تو وہ خود اُنکے پاس حاضر ہو جائینگے بدون اسکے کہ کوئی اُنکو حاضر کرے وَعِنۡدَهُمۡ اور نزدیک اُن بہشتیوں کے قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عورتیں کمی کرنیوالی نگاہوں کی اور شوہروں کے ہونگی یعنی وہ اپنی نگاہ ہونکی شوہروں ہی پر کمی کرنیوالی ہونگی اُنسوائے اُنکے اور کسی پر اُنہوں نے نگاہ کی ہوگی اَتۡرَابٌ ہم عمر کہ کوئی اُنمیں دوسرے سے زیادہ عمر میں ہوگی اور بڑی عمر کی اور بڑ میانہ ہوگی اور یا یہ کہ شوہروں کی ہم عمر ہونگی اور حسن اور جمال کے مقدار میں برابر ہونگی کہ کسیکو دوسرے پر بزرگی اور زیادتی ہوگی کہ بعضی سے رغبت ہوا اور بعضی سے نہو اور جسوقت بہشتی بہشت میں داخل ہوں اور طرح طرح کی میوے اور شرابیں اور حوریں اور محل دیکھیں تو ملائکہ اُنکو کہیں کہ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ یہ وہ چیز ہے کہ وعدہ کئے جاتے تھے تم دنیا میں لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ واسطے دن حساب کے یعنی واسطے روز جزا کے کہ اگر اچھے عمل کروگے تو جزا دینے کے روز تمکو ایسی ایسی چیزیں ملینگی اور جب کہ بہشتی بہشت میں یہ نعمتیں دیکھینگے تو خوش ہوکر آپسمیں کہینگے اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ نعمتیں کہ ہم دیکھتے ہیں لَرِزۡقُنَا البتہ روزی ہماری ہے کہ خدا تعالی نے ہمپر احسان کیا ہے اسکے بخشنے میں کہ مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ نہیں ہے واسطے اسکے تمام ہونا کہ کبھی تمام نہ ہوگی اور نہ اُسکو فنا اور زوال ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ یہ کلام خدا کا ہے خدا فرماتا ہے کہ یہ نعمت ہماری روزی ہے کہ ہمنے اپنے بندوں کو انعام کی ہے اور کبھی اسکو زوال نہیں ہے هٰذَا یہ خبر مبتدا محذوف کی ہے یا مبتدا خبر محذوف کا ہے یعنی امر اُنکا یہ ہے اور یا یہ کہ یہ ہے امر اُنکا کہ جو کچھ ہمنے بیان کیا ہے اور اب خدا تعالی دوزخیوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ اور تحقیق کہ واسطے حد گزر جانیوالوں نافرمانوں کے لَشَرَّ مَاٰبٍ هٰذَا البتہ بری جگہ پھر نکی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہے يَصۡلَوۡنَهَا داخل ہونگے اُس میں اور آگ میں جلینگے اور آگ انکا بستر ہوگا فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ پس برا بچھونا ہے وہ دوزخ یہ ہے عذاب اُنکا فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ پس چاہئے کہ چکھیں وہ کفار عذاب سے گداز نیوالی اور وہ عذاب چکھنے کا حَمِيۡمٌ پانی گرم ہے کھولتا ہوا کہ جسوقت اُسکو منہ کے پاس لیجائیں تو اُسکی سوزش سے منہ کی کھال اُسمیں گل کر گر پڑتی ہے اور جسوقت اُسکو پئیں تو اُسکی حرارت سے انتڑیاں پارہ پارہ ہو جائیں (اور حمیم خبر ہے مبتدا محذوف کی) وَّغَسَّاقٌ اور پانی سڑا ہوا بدبودار زخموں کا دوزخیوں کا اور پانی نہایت بو بدبو کہنے والا کہ جو زنا کرنیوالوں کی ستروں سے جاری ہوگا اور پیپ زخموں کی دوزخیوں کے اُنکے پینے کو ملیگا اور بعضی نے غساق کو تخفیف سے پڑھا ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ غساق ایک چشمہ ہے دوزخ میں سانپ اور بچھو کے زہر کا اور کہتے ہیں کہ سختی اور عذاب غساق کا اس مرتبہ کا ہے کہ اگر ایک قطرہ اُسکا مغرب میں ہو تو مشرق والے اُس سے نفرت کریں اور اگر مشرق میں ہو تو مغرب والے اُس سے نفرت کریں وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اور دوسرے عذاب شکل اُسکی سے یعنی سوائے پہلے عذاب کے اور عذاب مثل اُس پہلی عذاب کے سختی اور شدت میں اَزۡوَاجٌ کئی قسم قسم اور طرح طرح کی ہونگی لیکن درد اور سختی میں یکساں ہونگی کسی سے کوئی کم نہوگا اور بعضوں نے آخر کو اُخر پڑھا ہے جمع کا صیغہ اور کہتے ہیں کہ کفار کے رئیسوں اور سرداروں کو جو کہ اُنکو گمراہ کرتے تھے دوزخ میں لیجائیں تو اُنکی پیروی کرنیوالوں کو اُنکے پیچھے کریں اور وہ سردار فرشتوں سے پوچھینگے کہ یہ کون ہیں کہ جو ہماری پیچھے آتے ہیں فرشتے کہینگے کہ هٰذَا فَوۡجٌ یہ گروہ ہیں مُّقۡتَحِمٌ رنج اور سختی سے آنیوالی دوزخ میں مَّعَكُمۡ ہمراہ تمہاری وہ سردار سنکے تو اُس جماعت پیچھے آنیوالیکو کہینگے کہ لَا مَرۡحَبًاۢ بِهِمۡ نہ کشادگی اور فراخی ہو ساتھ اُنکے کہ وہ ہمیشہ دوزخ کی تنگی میں ہیں اور یہ کلمہ دعائے بد ہے اور با اس میں تعدیہ کے ہے اور اصل میں یہ ما اتوا بہم رحبا ہے اور رحبا مفعول فعل محذوف کا ہے یعنی ان لوگوں کے واسطے کشادگی نہو اور فرشتے اُنکو کشادگی نہ دیں اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ تحقیق کہ وہ داخل ہونیوالی آتش دوزخ کے ہیں اور جسوقت وہ جماعت پیچھے آنیوالی اپنے رئیسوں سے یہ کلمہ سنینگے قَالُوۡا کہینگے کہ بَلۡ اَنۡتُمۡ بلکہ تم زیادہ لائق ہو کہ کہا جائے تمہارے حق میں لَا مَرۡحَبًاۢ بِكُمۡ نہ مرحبا ہو تم کو کہ تم خود گمراہ ہوا اور ہمکو تمنے گمراہ کیا اَنۡتُمۡ قَدَّمۡتُمُوۡهُ لَنَا تمنے مقدم کیا ہے اُس عذاب کو واسطے ہمارے اور آگے بھیجا ہے یعنی تمنے ہمکو مستعد کیا ہے دین باطل پر اور اعمال بد پر کہ جو موجب عذاب کا ہے اور تمہارے گمراہ کرنے سے ہم دوزخ میں آئے فَبِئۡسَ الۡقَرَارُ پس بری ہے پھر نکی جگہہ دوزخ اور حدیث میں آیا ہے کہ آتش دوزخ دوزخیوں پر تنگ ہوا اور دوزخیوں کو تنگی میں کہی مثل لوہے سر نیزہ کی کہ نیزہ کو تنکے سے پکڑتا ہے اور اُس پر چپک جاتا ہے اور بعد اسکے وہ لوگ اپنے سرداروں بہکانیوالوں کے حق میں بد دعا کریں اور نہایت درد دل سے قَالُوۡا کہیں کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے مَنۡ قَدَّمَ لَنَا جسنے کہ آگے بھیجا ہے واسطے ہمارے هٰذَا یہ اس عذاب کو کہ سبب عذاب کا ہم سے کروایا ہے فَزِدۡهُ پس زیادہ کر تو اُسکو عَذَابًا ضِعۡفًا عذاب دوچند فِى النَّارِ بیچ دوزخ کے کہ ایک عذاب تو گمراہ ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا اور کہتے ہیں کہ اشراف قریش مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ کے مومنین کو جسوقت دیکھتے مثل عمار اور صہیب اور بلال کے تو کہتے کہ یہ لوگ گمراہ اور مردود ہیں اور بڑے شریر ہیں اور لایق دوزخ کے ہیں اور جسوقت کہ وہ کفار دوزخ میں جائیں اور اُن مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھیں تو اُنکو وہاں تلاش کریں وَقَالُوۡا اور کہیں وہ کفار آپسمیں مَا لَنَا لَا نَرٰى کیا ہے واسطے ہمارے کہ نہیں دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا اُن مردوں کو كُنَّا نَعُدُّهُمۡ تھے ہم شمار کرتے تھے ہم اُنکو دنیا میں مِّنَ الۡاَشۡرَارِ شریروں میں سے اور اُنکو بہت بد سمجھتے تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور اپنے شیعوں کی طرف خطاب کر کے کہتے تھے کہ مراد کفار کی رجال سے تم لوگ ہو کہ واللہ تم میں سے کسیکو دوزخ میں نہ دیکھینگے اور ایسی ہی حضرت

صادق نے فرمایا ہے اور جسوقت وہ کفار مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھینگے تو اپنے تئیں ملامت کر کے کہیں اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا کیا پکڑا تھا ہمنے اُنکو ٹھٹھا دنیا میں اور اگر اُنسے ٹھٹھا کیا تو بڑی
خطا کی اور اتخذنا میں ہمزہ استفہام کا ہے اور وہ ہمزہ آیا تو ہمزہ وصلی گر پڑا اور اہل مدینہ اور کوفہ نے سخریا بضم سین پڑھا ہے اور اہل عراق اتخذنا میں ہمزہ استفہام نہیں لاتے ہیں بلکہ
ہمزہ وصلی سے پڑھتے ہیں اور اس صورت میں اُسکو صفت بعد صفت رجالا کے کہتے ہیں یعنی ہم اُن مردوں کو نہیں دیکھتے ہیں کہ جن کو شمار کرتے تھے ہم شریروں میں سے اور پکڑا
تھا ہمنے اُنکو مسخرہ اَمْ زَاغَتْ یا کند ہوئی ہیں عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ دیکھنے اُنکے سے بینائیاں یعنی یا وہ موجود تو ہیں دوزخ میں لیکن ہماری آنکھیں اُنکو نہیں دیکھتی ہیں کہ وہ اُنکو
دیکھنے میں قصور کرتے ہیں اور منقول ہے کہ خدا تعالی مومنین کو جسوقت بہشت میں داخل کریگا اور وہ بہشت کی لذتوں میں مشغول ہوں تو اُسوقت اُنکے حال کو کفار کو دکھلائیگا
تاکہ اُنکو یقین ہو کہ وہ دوزخ میں نہیں ہیں اور رنج اور افسوس اُنکا زیادہ ہو اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ یعنی جو کچھ کہ گذرا ہے احوال دوزخیوں کا اور گفتگو اُنکی لَحَقٌّ
البتہ حق اور درست ہے تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ جھگڑنا اہل دوزخ کا یعنی اُن کفار کا اور اُنکے گمراہ کرنیوالوں کا آپسمیں جھگڑنا جو کچھ کہ اوپر گذرا ہے سب حق ہے اور ہونیوالا ہے اور

ع

اب خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنکو کہ اِنَّمَآ اَنَا سوائے اسکے نہیں کہ میں مُنْذِرٌ ڈرانیوالا ہوں عذاب خدا سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہیں ہے
کوئی معبود کہ قابل پرستش کے ہو اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ سوائے خدا ایک کے کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں رکھتا ہے الْقَهَّارُ قہر کرنیوالا ہے ہر چیز پر اپنی
قدرت کاملہ سے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار اور پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس چیز کا کہ درمیان اُن دونوں کے ہے جن و انسان اور حیوانات
اور پہاڑ اور درخت کا سب کا الْعَزِيْزُ غالب کفار کے عذاب کرنے پر کہ ہرگز مغلوب نہو الْغَفَّارُ بخشنے والا گنہگاروں کا جو کہ گناہ ہونسے توبہ کرتے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اپنی
امت کے لوگوں کو کہ هُوَ وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے حال عذاب کا اور آخرت کا اور یا جو کچھ کہ میں دعوی کرتا ہوں خدا کے ایک ہونیکا اور اپنے پیغمبر ہونیکا وہ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ
خبر بڑی ہے کہ اَنْتُمْ تم اپنی جہالت اور غفلت کے سبب سے عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ اُس سے منہ پھیرنیوالے ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نبا عظیم سے امیر المومنین علیہ السلام
ہیں مَا كَانَ لِيَ نتھا واسطے میرے مِنْ عِلْمٍ علم ہے اُس بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى ساتھ گروہ بلند کے کہ وہ ملایکہ اور ابلیس اور آدم ہے اور آسمان پر رہتے تھے اور جو کچھ اُنمیں گفتگو ہوئی
تھی اُس کو میں نہیں جانتا تھا اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ جسوقت جھگڑتے تھے وہ کہ ملائکہ تو کہتے تھے کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا اور آدم کہتا تھا کہ انبئونی باسماء ہولاء اور جسوقت
ابلیس کو کہا گیا کہ تو آدم کو سجدہ کر تو وہ کہتا تھا کہ انا خیر منہ پس میری نبوت کے ثابت ہونے میں اس سے زیادہ روشن اور کیا دلیل ہوگی کہ میں قصہ در ملائکہ اور آدم اور ابلیس
کا بیان کرتا ہوں اُس طرح سے کہ جس طرح پہلے کتابوں پاک میں موجود ہے کہ نہ کسی کتاب کا میں نے مطالعہ کیا ہے اور نہ کسی استاد سے سنا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ قصہ بدون وحی
کے حاصل نہیں ہوا ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھسے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کس چیز میں جھگڑتے تھے ملاء اعلی والے میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا فرمایا
کہ جھگڑا کیا اُنہوں نے کفارات میں اور درجات میں لیکن کفارات تو پورا اور کامل کرنا وضو کا ہے صبح کیوقت سردی میں اور قدموں کا اُٹھانا طرف جماعتوں نماز کے اور بعد ادا کرنے
ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر ہونا ہے لیکن درجات ظاہر کرنا سلام کا ہے اور کھلانا کھانیکا ہے اور پڑھنا نماز کا شب کو جسوقت کہ لوگ سوتے ہیں یعنی وہ پہلی چیزیں تو گناہونکا
کفارہ ہیں اور پچھلی چیزوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر سے حدیث معراج کے آخیر میں منقول ہے کہ رسولخدا صلعم سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو جبرئیل کے چلنے سے رہگئے حضرت
نے فرمایا کہ اے جبرئیل اس جگہہ تو مجھکو تنہا چھوڑتا ہے کہا کہ تشریف لیجاؤ آگے کو قسم ہے خدا کی اُس مقام پر پہنچے ہو تم اے رسول کہ مخلوقات خدا میں سے کوئی اُس مقام پر نہیں پہنچا
ہے اور پروردگار کے نور میں سے دیکھا اور میرے اور اُسکے درمیان ایک سجدہ حائل ہوا کسنے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ سجدہ کیا چیز ہے پس اپنے منہ سے طرف زمین کے اور اپنے
ہاتھ سے طرف آسمان کے اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ جلال ربی اور حضرت رسولخدا فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھسے فرمایا کہ محمد میں نے کہا کہ لبیک اے پروردگار میرے فرمایا کہ کس چیز میں
جھگڑا کیا ملاء اعلی نے میں نے کہا کہ پاک ہے تو اے پروردگار میرے مجھکو اُسکا علم نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو نے مجھکو سکھلایا ہے اور دست قدرت اپنے شانوں کے درمیان رکھا کہ میں نے
اُسکی خنکی کو اپنے سینہ کے درمیان پایا پس فرمایا کہ نہ پوچھیگا تو مجھسے اس چیز کو کہ گذر گئی ہے اور اُس چیز کو کہ باقی رہی ہے مگر تعلیم کرونگا میں تجھکو اور بتلادونگا وہ تجھکو پس فرمایا کہ اے
محمد کس چیز میں جھگڑا کیا ملاء اعلی نے میں نے کہا کہ کفارات میں اور درجات میں اور حسنات میں پس فرمایا کہ اے محمد منقطع ہوا کھانا تیرا اور گذر گئی نوبت تیری پس کون شخص وصی
تیرا ہے میں نے کہا کہ اے پروردگار میرے تیری خلقت کو میں نے آزمایا پس کسی آدمی کو میں نے اپنا فرمانبردار زیادہ علی کے سوا نہ دیکھا فرمایا کہ میرا زیادہ فرمانبردار بھی وہی ہے اور پھر رسولخدا نے کہا
کہ اے پروردگار میرے میں نے تیری خلقت کو آزمایا زیادہ دوست اپنا سوائے اُسکے کسیکو نہ پایا فرمایا کہ میرا بھی زیادہ دوست وہی ہے پس خوشخبری دے تو اُسکو اے محمد کہ وہ علم ہے میری
ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستونکا اور نور ہے اُس شخص کے واسطے جو فرمانبرداری کرے میری اور وہ کلمہ کہ لازم کیا ہے میں نے اُسکو متقیوں کو جو شخص کہ دوست رکھے اُسکو وہ
دوست رکھے مجھکو اور جو کوئی دشمن رکھے اُسکو وہ دشمن رکھے مجھکو اور خاص کیا ہے میں نے اُسکو اُس چیز کے ساتھ کہ نہیں خاص کیا ہے کسیکو اُسکے ساتھ میں نے کہا کہ

اے پروردگار وہ بہائی میرا ہے اور مصاحب میرا اور وزیر میرا اور وارث میرا اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم اِنْ یُّوْحٰٓی اِلَیَّ نہین وحی کے جاتی ہے طرف میری اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا مگر سو اسطے کہ تحقیق نہین ہون مین مگر نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ڈرانیوالا ظاہر تا کہ تمکو تاریکی گمراہی سے باہر نکالون اور اب جہگڑے کو ابلیس کے بیان کرتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلعم اِذْ قَالَ رَبُّكَ جسوقت کہ کہا پروردگار تیرے نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتونکے کہ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون آدمی کو کہ صفات اوسکی مینی تمسی بیان کی تہی اور کہا تہا کہ پیدا کرونگا مین اوسکو اور اب ضرور پیدا کرونگا مین اوسکو مِنْ طِیْنٍ مٹی سے اور مراد اوس سے پیدایش آدم کی ہی فرمایا کہ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ پس جسوقت کہ درست کرون مین اوسکو بنا کر وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اور پہونکون مین بیچ اوسکے روح اپنی سے کہ جو مینی پیدا کی ہے اور خاص کیا ہی اوسکو فَقَعُوْا لَهٗ پس گر پڑو تم واسطے اوسکے سٰجِدِیْنَ جسوقت سجدہ کرنیوالے ہو یعنے آدم کو تعظیم کا سجدہ کرو اور جسوقت خدانے آدم کا پتلا بنا کر اوسمین روح کو پہونکا اور زندہ کیا تو فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ پس سجدہ کیا فرشتون نے کل اونکی نے سبنے آدم کو اور کسی نے انکار نکیا اِلَّآ اِبْلِیْسَ مگر شیطان نے اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا اور اپنی تئین بڑا جانا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا وَكَانَ اور تہا وہ شیطان پہلے سی اور یا ہوگیا حکم کے نہ بجالانے سے مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ کفر کرنیوالونمین سے کہ خدا کا کہنا نمانا اور جسوقت شیطاننے سجدہ کرنے سی انکار کیا تو قَالَ کہا خدا تعالے نے اوس سے کہ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجہکو اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ اس سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہی مینے اوسکو بِیَدَیَّ ساتہہ دو نو ہاتہون اپنے کے یعنی مینے خود اوسکو پیدا کیا ہی بدون ماں اور باپ کے اور بعید نہین کے اور یا یہہ کہ مینے اوسکو اپنی دست قدرت سے پیدا کیا ہے اَسْتَكْبَرْتَ کیا تکبر کیا تو نے اوسمین بھی ہمزہ استفہام کا ہی اور ہمزہ وصلی ساقط ہوگیا ہی یعنے کیا بدون استحقاق کے تکبر کیا تو نے اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝ یا ہے تو بلند مرتبہ ہونیوالونمین سے کہ وہ استحقاق بلندی کا رکہتے ہین قَالَ کہا ابلیس نے اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اوس آدم سی کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا ہے تو نے مجہکو آگ سی کہ وہ لطیف اور نورانی ہی وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے کہ وہ نہایت کثیف اور تاریک ہے اور جسوقت کہ آگ افضل ہوئی مٹی سے تو افضل کیونکر سجدہ کرے اپنی سی کم مرتبہ والی چیز کو اور ابلیس نے اسمین بڑی غلطی کی کہ اگر اوس مٹی کی نورانیت کیطرف لحاظ کرتا تو کبہی ایسا نہ کہتا اور ذکر اسکا سورہ اعراف مین گزر گیا ہے اللہ تعالے نے یہہ اوس سے سنکر قَالَ کہا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پس نکل تو ان فرشتونمین سے یا بہشت مین سے فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ پس تحقیق تو راندہ ہوا ہی رحمت سی اور کرامت ہماری سے وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اور تحقیق کہ اوپر تیرے لعنت میری ہے اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ تا روز جزا یعنی ہمیشہ تجہپر لعنت میری ہے اور قیامت مین لعنت اوسپر دو چند ہوگی ابلیس نے جسوقت یہہ تو قَالَ کہا کہ رَبِّ ای پروردگار میرے جسوقت کہ اپنی رحمت سی تو نے مجہکو نا امید کیا ہے تو فَاَنْظِرْنِیْٓ پس مہلت دے تو مجہکو یعنی زندہ رکہہ تو مجہکو اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اوس روز تک کہ اوٹہائی جاوین زندہ کرکے یعنے قیامت تک مجہکو موت مت دے قَالَ کہا خدا نے اوسکے جواب مین کہ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ پس تحقیق تو مہلت دیے گؤن مین سی ہے اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ تا روز وقت معلوم کردہ ہمارے کہ نفخہ صور اول کا ہے کہ اوسوقت سب مرجاوینگے اور جسوقت ابلیس نے وعدہ مہلت کا سنا تو قَالَ کہا کہ فَبِعِزَّتِكَ پس قسم ہے غالب ہونے تیرے کی جسطرح سی کہ مجہسے ہو سکیگا لَاُغْوِیَنَّهُمْ البتہ گمراہ کرونگا مین اولاد اوسکی کو یعنی آدمیونکو مین گمراہ کرونگا اَجْمَعِیْنَ سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ مگر بندے تیرے کہ اون مین سی کہ خالص کیے گئی ہین کفر اور گناہو نسے اور بخلوص دل تجہپر ایمان لائی ہین اور خالص تیری ذکر مین رہتی ہین اونپر میرا قابو نہ چلیگا مراد اون لوگونسے انبیا اور ائمہ ہدی علیہم السلام ہین کہ معصوم ہین اور گناہون سے پاک ہین قَالَ کہا خدا تعالے نے اوسکے جواب مین کہ فَالْحَقُّ پس مین حق ہون نہ باطل اور یہہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور یا یہہ کہ خبر اسکی محذوف ہی یعنے پس حق قسم میری ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ اور حق کہتا ہون مین اور یہہ حق مفعول ہے اقول کا اور بعضی حق اول کو بہی منصوب پڑہتی ہین فعل مضمر سے اور اب قسم کو بیان کرتا ہی کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ پر کرونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجہسے ای ابلیس اور سارے شیطانون سے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سی کہ پیروی کی ہے اونہونے تیری مِنْهُمْ اون مین سے یعنی آدمیون مین سے اَجْمَعِیْنَ سب سے یعنے جن آدمیون نے کہ تیری پیروی کی ہے اور میرے کہنی کو نہ مانکر تیرے کہنی پر چلتے ہین اون سب سے دوزخ کو بہر دونگا تیرے ہمراہ اور اب خدا تعالے اپنی حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کفار مکہ کو کہ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ نہین سوال کرتا ہون مین تمسی اوپر اوس رسالت کے یعنے احکام خدا کے پہونچانے پر اور راہ حق کے بتلانے پر مین تمسے طلب نہین کرتا ہون مِنْ اَجْرٍ کوئی اجرت اور مزدوری کہ اوسکی عوض مین تم مجہکو کچہہ مال دو وَّمَآ اَنَا اور نہین ہون مین مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ۝ تکلف اور بناوٹ کرنیوالون مین سے کہ مجہمین لیاقت ایک چیز کی نہو اور اوسکا مین اپنی مین دعوی کرون کہ مین لیاقت رسول ہونیکی رکہتا ہون اور تم سی مین کہون کہ مین رسول خدا کا ہون اور قرآن کی آیتونکو اپنے جی سے بنا لاؤن یہہ امر ہرگز نہین ہے اِنْ هُوَ نہین ہے وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت خدا کیجانب سی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ واسطے عالم کے لوگونکے کہ وہ جن اور انسان ہین

اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ واسطے تکلف کرنیوالے کے تین علامتین ہین ایک تو یہہ کہ جو کوئی اوس سے مرتبہ مین فوقیت رکہتا ہی اور بلند ہی اوس سے وہ نزاع رکہتا ہی دوسرے یہہ لیتا ہی اوس چیز کو کہ جسکے لینی کی قدرت نہین رکہتا ہی اور تیسرے یہہ کہ کہتا ہے آدمیون سے اوس امر کو کہ نہین جانتا ہی جسکو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اور بعضے علما روہ ہین کہ فتوی دیتی ہین اور کہتی ہین کہ ہمسے سوال کرو اور ایک حرف ہی درست نہین کہہ سکتے ہین اور خدا ایسے نہین دوست رکہتا ہی تکلف کرنیوالون کو پس یہہ لوگ بیچ طبقہ چہٹی دوزخ کی ہین وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور البتہ جانوگی تم خبر اوس قرآن کی یعنی راستی اور حق ہونا اون باتون کا کہ جو اوسمین مذکور ہین اوسکو جانوگی تم اور اوسکے صدق سے مطلع ہوگی تم بَعْدَ حِيْنٍ بعد ایک وقت کے کہ وہ وقت موت کا ہی یا بروز قیامت یا وقت ظاہر ہونی مہدی آل محمد صلعم کے

سورۃ الزمر

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین پچہتر آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ زمر کو پڑہے حق تعالی اوسکو بزرگی دنیا اور آخرت کی بخشی اور غالب کرے اوسکو بدون مال اور کنبہ کے آدمیون پر اس وجہ سے کہ ہو کوئی اوسکو دیکہی ہیبت اوسکی اوسکے دل پر غالب ہو اور اوسکے بدن کو دوزخ پر حرام کرے اور ہزار شہر بہشت مین اوسکے واسطے بنائے کہ ہر شہر مین ہزار محل ہون اور ہر محل مین ہزار حورین اور بارہ چشمے اسکے اوسکی واسطے دو چشمہ جاری ہون اور دو چشمہ جوش کرنیوالی ہون اور دو بہشتین نہایت سبز ہون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا یعنی قرآن کا نازل کرنا محمد صلعم پر مِنَ اللّٰهِ خدا کیجانب سے ہے الْعَزِيْزِ کہ غالب ہے تمام خلقت پر ہر حال مین الْحَكِيْمِ حکمت والا ہر امر مین اور تنزیل الکتاب مبتدا ہے اور من اللہ خبر اوسکی ہے اور یا تنزیل الکتاب خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہذا تنزیل الکتاب اور مفعول مطلق بہی ہوسکتا ہی فعل محذوف کا اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ طرف تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے اور راستی کے نہ ساتہہ باطل اور لغو کے فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس پرستش کر تو خدا کو مُخْلِصًا لَّهُ جبوقت کہ خالص کرنیوالا ہو تو واسطے اوس خدا کے الدِّيْنَ دین کو شرک اور ریا سے یعنی عبادت خاص واسطے خدا کی کر بدون آمیزش کسی دوسری چیز کے یہہ خطاب رسول خدا صلعم کیطرف ہی اور مراد اوس سے امت کے لوگ ہین اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو کہ واسطے خدا کے دین خالص ہے کہ اوسکو عبادت کرنی چاہئی خالص اور پاک شرک اور ریا سے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور وہ لوگ کہ پکڑا ہے یعنی بنایا کیا ہی اونہون نے مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ سوائے اوس خدا کے دوستون کو کہ دوستی اونکی اس گمان سے رکہتی ہین کہ یہہ معبود ہمارے ہین مثل ملائکہ اور عیسی اور عزیر اور آفتاب اور ماہتاب اور بتون کے اونہے اعتقاد باطل سے کہتے ہین کہ مَا نَعْبُدُهُمْ نہین عبادت کرتے ہین ہم ان چیزون کو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ مگر واسطے اسکی کہ نزدیک کرین وہ معبود ہمکو اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے زُلْفٰى نزدیک کرنا یعنے ہم واسطے اوسکے اونکو عبادت کرتے ہین کہ یہہ معبود ہمارے ہماری شفاعت کرین کہ اوسکے سبب سے ہم مقرب درگاہ خدا کی ہون اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ تحقیق خدا حکم کریگا حق اور عدالت کے ساتہہ بَيْنَهُمْ درمیان اونکی بروز قیامت فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ بیچ اوس چیز کہ وہ بیچ اوسکے يَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتی ہین کہ یہود اور نصاری اور مجوس اور تمام مشرکین اسمین اختلاف رکہتی ہین اور سوا خدا کی اپنی اپنے معبود کو حق جانتی ہین قیامت کے روز اونکو اپنی اعتقاد باطل کا حال معلوم ہوجائیگا اور اس اعتقاد باطل کی جہت سے وہ سب دوزخ کو روانہ ہوکر عذاب الیم دوزخ مین گرفتار ہونگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يَهْدِيْ نہین ہدایت کرتا ہی اور نہین دکہلاتا ہی راہ بہشت کی یعنی بہشت کو نہین لیجاتا ہی مَنْ هُوَ اوس شخص کو کہ وہ كٰذِبٌ دروغگو ہی باطل معبودون کی شفاعت کے دعوی مین كَفَّارٌ کفر کرنیوالا ہی اور ناشکری کرنیوالا خدا کی نعمتون کا اور اوسکی وحدانیت کا انکار کرتا ہی اور اب خدا تعالی اون لوگون کی رد مین فرماتا ہی کہ جو دعوی کرتے تہی کہ ملائکہ دختران خدا ہین اور عیسی پسر خدا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر ارادہ کرتا خدا برسبیل فرض اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا یہہ کہ پکڑے یعنی اختیار کرے فرزند کو جیسیکہ شرک کرنیوالی دعوی کرتے ہین اور کہتی ہین تو اس صورت مین لَاصْطَفٰى البتہ برگزیدہ کرتا مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیز سے کہ پیدا کرتا ہی مَا يَشَآءُ جو کچہہ چاہتا یعنے جسکو کہ وہ چاہتا اوسکو فرزند اپنا اختیار کرے اور جو کچہہ موجود ہے سب اوسکا پیدا کیا ہوا ہی اور درمیان پدر اور پسر کے ایک جنس ہونا شرط ہی اور جو چیز کہ مخلوق ہی وہ مشابہ اور مانند خالق کی ہو نہین سکتی پس بے شبہہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا فرزند اختیار کرنے سی هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہی خدا ایک الْقَهَّارُ قہر کرنیوالا سب سرکشون زبردستون پر اور خدای حق وہ ہی ہی کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے نہ باطل اور لہو اور لعب کی واسطے بلکہ اونکی پیدا کرنے مین علامتین اوسکی قدرت کاملہ کی ہین کہ اونمین تامل کرکے اونکی پیدا کرنیوالی کو پہچانین يُكَوِّرُ الَّيْلَ داخل کرتا ہی رات کو عَلَى النَّهَارِ اوپر دن کے کہ دن کی رات ہوجاتی ہی وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہی دن کو عَلَى الَّيْلِ اوپر رات کے کہ رات کا دن ہوجاتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ اور حکم مین کیا آفتاب کو وَالْقَمَرَ اور ماہتاب کو کہ ایک طریق پر موافق اوسکے حکم کی چلتی ہین كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک چلتا ہی اپنی دور آسمان پر ایک راہ معین پر لِاَجَلٍ مُّسَمًّى واسطے ایک مدت نام رکہی گئی کہ وہ مدت معین اونکی دورہ کی ہی اور یا یہہ کہ قیامت تک چلتے ہین بعد اوسکے پہر بند ہوجائینگے اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ خبردار ہو کہ وہ خدا غالب ہے سب چیزون پر الْغَفَّارُ بخشنے والا ہی کہ باوجود گناہ کرنے کے نعمت کو اپنی اونسے چہینتا نہین ہے اور عذاب کرنے مین اونکے جلدی نہین کرتا ہی

چہ شکر گویمت ای کارساز بندہ نواز ٭ کہ جرم بندہ و نان برقرار میدارد

خَلَقَكُمْ پیدا کیا ہی تمکو اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ جان ایک سے کہ وہ آدم ہے باپ تمہارا ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا پہر پیدا کیا اوس ایک تن سے

سکے ہوئے جیسے پائے سکی تھی کہ دو وجہ کہ اسطا تیلا بنکر باقی رہی تھی ثم جعل منہا زوجہا جوڑا اسکا کہ وہ حوا ہے یہ نعمت تو سب نعمتوں میں بڑی تھی کہ انکو عدم سے وجود میں لایا اور بے سوا ہوئے اس نعمت کے اور نعمتوں کا ذکر کرتا ہے کہ وانزل لکم اور نازل کیا واسطے تمہارے یعنے پیدا کیا واسطے تمہارے اور یا معنی اسکے یہ ہیں کہ نازل کیا پانی کو کہ سبب گہاس وغیرہ کے پیدا ہونیکا ہے تاکہ چارہ حیوانات کو ہو اور بعد اسکے پیدا کیا واسطے تمہارے من الانعام چوپاؤں میں سے ثمانیۃ ازواج ط آٹھ کو کہ جوڑی ہیں آپسمیں ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو آٹھ کو سفند ہیں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو شتر ہیں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو بکریاں ہیں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اسطرح سے دو دو آٹھ جوڑی ہیں اور جوڑی آٹھ نہیں ہیں اور یا یہ کہ جوڑی ہی آٹھ ہیں لیکن وہ اسطرح ہونگے کہ ایک جوڑا گو سفند شہری کا اور ایک جوڑا گو سفند صحرائی کا اور اسی طرح گاؤ شہری اور صحرائی اور بحری شہری اور صحرائی اور شتر بختانی اور عرابی یہ آٹھ جوڑی ہوئی اور اب آدمیونکی پیدائش کا حال بیان کرتا ہے کہ یخلقکم پیدا کرتا ہے تمکو فی بطون امہاتکم بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے خلقا من بعد خلق پیدا کرنا بعد ایک پیدا کرنے کے یعنے نطفہ کو خون کرتا ہے اور خون کو گوشت در پیدا کرکے اسپر گوشت جماتا ہے فی ظلمٰت ثلٰث ط بیچ اندہیروں تین کے کہ ایک اندہیرا ماں کے پیٹ کا ہے اور ایک اندہیرا رحم کا کہ جس جگہ بچہ پیٹ میں رہتا ہے اور ایک اندہیرا مشیمہ کا یعنی اس کہال کا جو کہ بچہ پر لپٹی رہتی ہے اور بعد پیدا ہونے کے اس کو اس سے جدا کرتے ہیں ذٰلکم وہ کہ جسنے یہ چیزیں پیدا کی ہیں اللہ خدا ہے پروردگار تمہارا اور پیدا کرنیوالا تمہارا اور ذالکم مبتدا ہے اور اللہ خبر اسکی اور ربکم بدل ہے اللہ سے لہ الملک ط واسطے اسکے ہے بادشاہی تمام مخلوقات پر لا الٰہ الا ہو ج نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کے سوا اوسکے فانّٰی تصرفون پس کہاں پہیرے جاتے ہو تم راہ حق سے کہ وہ توحید خدا کی ہے اور شرک کیطرف جہکتے ہو اور رغبت کرتے ہو ان تکفروا اگر کافر ہو جاؤ تم اے مکہ والو اور یا ناشکری اسکی نعمتوں کے کرو تم جو چاہو کرو فان اللہ غنی پس تحقیق کہ خدا بے پروا ہے عنکم ایمان تمہارے سے اور شکر گذاری تمہاری سے پس کفر اور ناشکری تمہاری اسکو ضرر نہیں کرتے ہیں بلکہ ضرر اسکا تمہاری ہی جانوں پر ہے ولا یرضٰی لعبادہ الکفر ج اور نہیں پسند کرتا ہے خدا واسطے بندوں اپنے کے کفر کو اور جسوقت کہ کفر پسند نکیا تو بندوں کے کفر کا خالق بہی نہوگا اسواسطے کہ یہ کب ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو پسند نکرے اسکو پیدا کرے پس باطل ہوا قول ان لوگوں کا کہ جو کہتے ہیں کہ خالق کفر کا بہی خدا ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ ارادہ نہیں کرتا ہے اس کفر کا کہ جو بندہ سے واقع ہوتا ہے اسواسطے کہ اگر اسکا ارادہ کرتا تو جسوقت وہ بندہ سے واقع ہوتا اسوقت بندہ کے واسطے اسکو پسند بہی کرتا اسواسطے کہ جسوقت ہمارے ارادہ سے کسی آدمی سے کفر واقع ہو تو ہم اس سے راضی بہی ہونگے اور خدا تعالیٰ تو پسند نہیں کرتا ہے واسطے بندہ کے کفر کو پس ارادہ بہی نکریگا بندہ کے کفر کا وان تشکروا اور اگر شکر کرو تم خدا کی نعمتوں کا خصوصا ایمان کے نعمت کا تو یرضہ لکم ط پسند کریگا اس کو واسطے تمہارے کہ وہ موجب زیادتی نعمت کا ہے اور یرض کے آخر میں سے الف ساقط ہو گیا ہے جزا ہونے کی جہت سے اور ابو عمرو نے اسکی ہا کو ساکن پڑہا ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور خلف اور نافع نے ہا کو مضموم پڑہا ہے ولا تزر وازرۃ اور نہیں بوجہ اٹھاتا ہے کوئی بوجہ اٹھانیوالا وزر اخرٰی بوجہ دوسرے نفس کا یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کے گناہ نہیں اٹھا سکتا ہے کہ اپنے ذمہ کسی دوسرے کے گناہ کرلے اور نہ ایک کی عوض دوسرے کو سزا ہو سکتی ہے کہ عدل کے برخلاف ہے پس ہر شخص سے مواخذہ اسی کے گناہ کا ہوگا نہ دوسرے کے گناہ کا ہوگا ثم الٰی ربکم مرجعکم پہر طرف پروردگار تمہاری کی ہے جگہ پہرنے تمہاری کی واسطے جزاے اعمال نیک اور بد کے فینبئکم پس خبر دیگا تمکو بما کنتم تعملون ط ساتہ اس چیز کے کہ تہے تم عمل کرتے دنیا میں انہ تحقیق کہ وہ سبحانہ تعالیٰ علیم بذات الصدور جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتہ سینہ کے باتوں کے پس اعمال تمہارے اس سے کیونکر پوشیدہ ہونگے اور کہتے ہیں کہ عتبہ بن ربیعہ اور یا ابو حذیفہ ایک بلا میں گرفتار ہوئے اور بعد اسکے انہوں نے خدا کیطرف رجوع کی اور بت پرستی کو ترک کیا اور جسوقت بلا دفع ہوئی اور نعمت حاصل ہوئی تو پہر مرتد ہو گئے اور کفر اور شرک کو اختیار اور لوگوں کو گمراہ کرنے لگے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی واذا مس الانسان اور جسوقت پہنچتا ہے آدمی کو یعنی عتبہ کو یا ابو حذیفہ کو ضر کوئی ضرر مثل بیماری یا قحط یا فقیری کے تو دعا ربہ پکارتا ہے پروردگار اپنے کو منیبا الیہ کہ رجوع کرنیوالا ہے طرف اسکے اور فریاد کرنیوالا ہے اور توبہ کرنیوالا ہے غیر کی عبادت کو ترک کرکے اور منیبا حال واقع ہوا ہے ثم اذا خولہ پہر جسوقت دی اس کو خدا تعالیٰ نے نعمۃ منہ نعمت اپنے پاس سے یعنے اس بلا کو نعمت سے بدل کیا تو نسی ما کان بہول گیا اس چیز کو یعنی اس ضرر کو کہ تہا کہ یدعوا الیہ پکارتا تہا طرف اسکے خدا کو من قبل پہلے اس سے کہ کسی طرح اس ضرر کو دور کردے وجعل للہ اور کردیے اس نے اب واسطے خدا کے اندادا شریک لیضل تاکہ گمراہ کرے آدمیوں کو عن سبیلہ راہ اسکی سے یعنے خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ابو الفضیل کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول خدا کو ساحر جانتا تہا اور جسوقت اسکو کوئی ضرر پہونچتا تہا تو خدا کی طرف رجوع کرتا تہا اور جو کچہہ کہ رسول خدا کو کہتا تہا اس سے توبہ کرتا تہا اور جسوقت اسکو کوئی نعمت مثل عافیت کے حاصل ہوتی

ہی تو اُس توبہ کو بھول جاتا تھا اور رسول خدا کو پھر جادوگر کہنے لگتا تھا فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ اے محمد صلعم اس کافر کو کہ تَمَتَّعْ فائدہ اُٹھا تو بِكُفْرِكَ ساتھ کفر اپنے
کے قَلِيلًا تھوڑا سا یعنی تھوڑے دنوں تک کہ وہ دن دنیا کے ہیں اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کے یعنی تمتعا قلیلا اور وہ مفعول مطلق تمتع کا ہے یعنی چند روز دنیا کے
مال سے تو فائدہ اُٹھا کہ عنقریب فنا ہونیوالا ہے اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ تحقیق کہ تو صاحبوں دوزخ سے ہے پس کیا یہ کافر بہتر ہے اَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص کہ وہ قَانِتٌ دعا کرنیوالا ہے نماز میں
کھڑے ہو کر یا ہمیشہ عبادت کرنیوالا ہے اٰنَآءَ اللَّيْلِ ساعتوں رات میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ نماز تہجد پڑھنے والا ہے کہ نماز
شب میں سَاجِدًا سجدہ کرنیوالا ہے وَقَائِمًا اور کھڑا ہونیوالا ہے شب کو عبادت خدا میں کبھی سجدہ کرنیوالا ہے اور کبھی کھڑے ہو کر ذکر خدا کرنیوالا ہے اور ساجدا و قائما
حال واقع ہوئی ہیں اور باوجود اس عبادت کے يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ڈرتا ہے وہ عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ اور اُمید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی یعنی اسقدر تو عبادت
کرتا ہے اور پھر درمیان خوف و اُمید کے ہے کہ دونوں کو برابر رکھتا ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ نہیں کرتا ہے اسواسطے کہ اُمید کو زیادہ رکھنا عذاب سے بیخوف ہوتا ہے اور خوف
کو زیادہ رکھنا رحمت سے نا اُمید ہونا ہے اور یہ دونوں امر بد ہیں اور حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ خدا سے اسقدر خوف کر تو کہ تجھکو گمان ہو کہ اگر تمام زمین کے کل باشندوں کے
نیکیاں لائے تو تجھ سے قبول نکرینگے اور اُمید رکھ تو خدا سے ایسی کہ اگر تمام روے زمین لوگوں کے گناہ لیکر آئے تو تجھکو بخشدیگا قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کفار کو کہ هَلْ يَسْتَوِي
کیا برابر ہیں الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وہ لوگ جو جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں وحدانیت خدا کا وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں خدا تعالی کی وحدانیت
کو بلکہ انکار اسکا کرتے ہیں اپنے کفر اور سرکشی کی جہت سے اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت پاتے ہیں ان آیتوں سے اُولُوا الْاَلْبَابِ صاحب عقلوں کے کہ شک   ع
اور شبہ سے خالص عقلیں رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ الذین یعلمون ہماری شان میں ہے اور الذین لا یعلمون ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے اور اولوالالباب ہمارے شیعوں کی شان میں ہے اور دوسری
روایت میں حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارا اور ہمارے شیعوں کا اور ہمارے دشمنوں کا ایک آیت میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا کہ ہل یستوی الذین یعلمون الخ اور منقول
ہے کہ حضرت امیر المؤمنین قنبر کو ہمراہ لیکر ایک شب کوفہ کے کوچوں میں پہرتے تھے ایک شخص کے دروازہ پر پہونچے ایک شخص اس آیت کو پڑھتا تھا امن ہو قانت اناء اللیل
ساجدا و قائما یحذر الآخرة و یرجو رحمة ربه قنبر کہتا ہے کہ میں وہاں کھڑا رہا اور امیر المؤمنین آگے کو چلے گئے تھوڑی دور گئے تھے کہ پھر کر مجھکو دیکھا اور فرمایا کہ اے قنبر تو کیوں
کھڑا ہے میں نے عرض کی کہ یا امیر المؤمنین اس گھر میں سے آواز حزین اور دردناک میرے کان میں آئی ہے فرمایا کہ اے قنبر یہ صورت اہل یقین والی کا ہے پس شک والیکی عبادت سے میں نے اسبات
تعجب کیا اور اس گھر کے دروازہ پر نشان کر کے امیر المؤمنین کے ہمراہ وہاں سے چلا گیا دوسرے روز پھر وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گھر ایک منافق کا ہے میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا
امیر المؤمنین تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے فرمایا کہ پاسبان رعیت کا رعیت کو کیونکر نہ پہچانے اور عالم ان علوم اسرار کا کیونکر ان سے محروم ہو اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کی طرف
خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم مومنین سے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے بندو میرے جو کہ ایمان لائے ہو میری وحدانیت اور پیغمبر کی نبوت پر اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
ڈرو تم پروردگار اپنے سے طاعت کو اسکے لازم جانو اور نافرمانبرداری سے اسکے پرہیز کرو لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کی ہے انہوں نے فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا بیچ اس دنیا کے
کہ اپنے غیر کو راہ خدا میں دیا ہے حَسَنَةٌ نیک ثواب ہے یعنے جنہوں نے دنیا میں نیکی کی ہے واسطے انکے آخرت میں ثواب نیک ہے اور طاعت اور اعمال نیک بجا لانیکی تاکید میں
فرماتا ہے کہ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اور زمین خدا کی کشادہ ہے یعنی اگر وطن میں اعمال خیر بجالانیکی تنگی ہو اور طاعت اور عبادت میں مشغول نہو سکتی ہو اور اسلام کے طریقوں کو ظاہر
نکر سکتی ہو تو چاہیے کہ وہاں سے ہجرت کرو اور اسلام کے شہروں میں جا رہو اور بے خوف و خطر فراغت سے خدا کی عبادت میں مشغول ہو اور جسوقت کہ وطن کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں جانا
نہایت مشقت اور محنت رکھتا تھا تو اسواسطے تسلی کے لئے فرماتا ہے کہ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ تمام اور پورا دئے جاتے ہیں صبر کرنیوالے ہجرت اور جدائی وطن پر اَجْرَهُمْ
اجر اپنا بِغَيْرِ حِسَابٍ بیحساب بکثرت کہ جسکی انتہا نہیں ہے اور کثرت کی جہت سے اسکا حساب نہیں ہو سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک جماعت
آدمیوں کی کھڑی ہوگی اور بہشت کے دروازہ کو جا کر کھٹکھٹائینگے انکو کہا جائیگا کہ تم کون ہو وہ کہینگے کہ ہم وہ ہیں کہ جو دنیا میں صبر کرتے تھے اُن سے پوچھا جائیگا کہ تم کس چیز
پر صبر کرتے تھے وہ کہینگے کہ ہم صبر کرتے تھے خدا کی طاعتوں پر اور ہم صبر کرتے تھے گناہوں کے نکرنے پر اللہ تعالی فرمائیگا کہ یہ سچ کہتے ہیں ان کو بہشت میں داخل کرو اور یہی مراد ہے
قول حقتعالی سے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب اور اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن بیمار ہوئے میں حضرت امیر المؤمنین کے ہمراہ انکی پوچھنے کو گیا امیر المؤمنین نے فرمایا کہ
کیا حال ہے اے فرزند رسول خدا کہا کہ الحمد للہ اے وصی محمد صلعم میں اپنے تئیں بہتر پاتا ہوں اپنے بدن کو فرمایا کہ جسکو بلا دوست رکھتی ہے اسکو بلایا تو فرمایا کہ میں نے سنا ہے اپنے جد رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے کہ اے فرزند میرے تحقیق
کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اسکو شجرة البلوی کہتے ہیں اور اس درخت کو اہل بلا کے نام زد کیا ہے اور بلا والوں کے واسطے ترازو اعمال کے کھڑی نکی جائینگی اور نامہ اعمال کو ان کے
واسطے نہ کھولینگے بلکہ ثواب صبر کا بیحساب انکو دینگے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب اور حضرت صادق علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلعم

سے روایت کی ہی فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے روز ترازو ہی اعمال کو کہڑا کرینگے واسطے نماز پڑہنے والون کے اور حج کرنیوالون اور زکوۃ دینے والون کے اور بعد اوسکے جزای اعمال اونکو پوری
اور کامل دینگے اور واسطے صبر کرنیوالون بلاؤن کے کوئی ترازو کہڑی نکرینگے بلکہ ثواب اونکو بیحساب دیوینگے اور حال اونکا اوس درجہ کو پہونچیگا کہ جن لوگون نے
دنیا مین کوئی درد اور آزار نہین چکہا ہی وہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کہال مقراضون سے کتری جاتی تاکہ ہم بلا والون کے ہمراہ زیادتی درجہ کو پہونچتے اور منقول ہی کہ قیامت کے
روز غازیون کی جماعت کو کہ دنیا مین راہ خدا مین شہید ہوئے ہین بہشت مین جانیکا حکم ہو جسوقت کہ وہ بہشت کی دروازہ پر پہونچین تو ایک جماعت کو دیکہین کہ بہشت کی بلند
درجہ پر بیٹہی ہین اونکو دیکہکر کہین کہ خداوند ہمنے اپنے فرزندون کو یتیم کیا اور تیری راہ مین ہمنے اپنی جانون کو فدا کیا یہہ کون ہین کہ ہمسے پہلے بہشت مین پہونچی ہین خطاب
آوے کہ یہہ فقرا آل محمد صلعم کی ہین کہ تمنی تمام عمر مین ایکمرتبہ کفار کی تلوارین کہا کر شہادت پائی ہی اور یہہ لوگ ایک روز مین سو مرتبہ تیغ بلا اور تیر آزمایش کے کشتہ ہوتی تہی اور
مرتبہ شہادت کا انکی مرتبہ کو نہین پہونچتا ہی اور کہتی ہین کہ کفار مکہ نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کسواسطے ایک دین نیا پیدا کرتا ہی اور ہماری طریقہ کی تو برخلاف ہی
اور تو کسواسطے پیروی اپنی قوم کے اشراف کی نہین کرتا ہی اور بتون کی تابعداری کیطرف کسواسطے رغبت نہین کرتا ہے تاکہ اس محنت تشویش سے تو رہائی پائی یہہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ خدایتعالے فرماتا ہی کہ قُل کہہ تو ای محمد صلعم اِنِّی اُمِرتُ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون خدا کی جانب سے اَن اَعبُدَ اللہَ یہہ کہ پرستش کرون مین خدا کو مُخلِصًا لَّہُ
الدِّینَ جسوقت کہ خالص کرنیوالا ہون واسطے اوسکے دین کو کفر اور شرک سی یعنی خدا کی توحید کی اعتقاد کرنیوالون مین ہون وَاُمِرتُ اور حکم کیا گیا ہون مین لِاَن اَکُونَ واسطے
اسکے کہ ہون مین اَوَّلَ المُسلِمِینَ اول فرمانبرداری کرنیوالون کا یعنے سب سے پہلے مین فرمانبرداری کرون اور اسلام مین سب سے مقدم ہون قُل کہہ ای محمد صلعم ان
کفار سے جو کہ چاہتی ہین کہ تجہکو دین سے پہیر دیوین اِنِّی اَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون اِن عَصَیتُ رَبِّی اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنی کی اسطرح کہ دین حق کو چہوڑکر
تمہارے دین کو اختیار کرون اگر مین ایسا کرون تو ڈرتا ہون عَذَابَ یَومٍ عَظِیمٍ عذاب دن بڑی سے کہ وہ دن قیامت کا ہی قُلِ اللہَ کہہ تو ای محمد صلعم کہ خدا کو اَعبُدُ مُخلِصًا
پرستش کرتا ہون مین جسوقت کہ خالص کرنیوالا ہون لَّہٗ دِینِی واسطے اوسکے دین اپنی کو شرک اور کفر سی فَاعبُدُوا پس پرستش کرو تم ای مشرکو مَا شِئتُم مِّن دُونِہٖ جس چیز کو چاہو
سوا اوسکے بتون وغیرہ کو اور یہہ آیت جہاد کی آیت سی منسوخ ہوگئی ہی اور مشرکون نے بعد سننے اس کلام کے حضرت سے کہا کہ ای محمد صلعم اپنا نقصان کیا تو نے کہ ہمارا دین تو نے اختیار نکیا اور تازہ
مذہب تو نے اختیار کیا خدا فرماتا ہی کہ قُل کہہ تو ای محمد صلعم کہ اِنَّ الخٰسِرِینَ تحقیق نقصان والے الَّذِینَ خَسِرُوا وہ لوگ ہین کہ نقصان دیا اونہون نے اَنفُسَہُم جانون
اپنی کو وَاَہلِیہِم اور لوگون اپنون کو یَومَ القِیٰمَۃِ دن قیامت کے کہ اپنی نفسون کو دوزخ کی آگ مین جلایا اور جو کہ اونکی لوگون مین سے کافر ہے اونکو دوزخ مین جلتا دیکہینگے
اَلَا ذٰلِکَ خبردار ہو کہ وہ نقصان مذکور کفار کا حقیقت مین ہُوَ الخُسرَانُ المُبِینُ وہ ہی نقصان ظاہر ہے کہ قیامت کے لوگون پر پوشیدہ نہوگا لَہُم واسطے اون نقصان والون کے
مِّن فَوقِہِم ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ اوپر اونکی سے سائبان ہین آگ سے وَمِن تَحتِہِم ظُلَلٌ اور نیچے اونکی سی سائبان ہین آگ کے اوس گروہ کو کہ جو نیچے اونکی ہین اور نیچے کی طبقہ مین اور بستر ہی
اونکی آگ کے ہین ذٰلِکَ وہ عذاب کہ مذکور ہوا وہ ہی کہ یُخَوِّفُ اللہُ بِہٖ ڈراتا ہی خدا ساتہہ اوسکے عِبَادَہٗ بندون اپنی کو اپنی رحمت کی جہت سی تاکہ پرہیز کرین اور اوس عذاب سے خوف کرین
یٰعِبَادِ ای بندو میرے جسوقت کہ یہہ عذاب تمہارے پیچہے لگا ہوا ہے تو فَاتَّقُونِ پس ڈرو تم مجہسے اور میرے عذاب کا خوف کرو اور کہتی ہین کہ زمانہ کفر مین زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی
اور ابوذر غفاری نے زبان کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ سی کہولی اور خدا کی واحد ہونیکا اقرار کیا اور اپنی باپ اور دادا کی مذہب سے بیزار ہوئے خدایتعالے نے اونکی شان مین فرمایا کہ وَالَّذِینَ اجتَنَبُوا
الطَّاغُوتَ اور وہ لوگ کہ پرہیز کیا ہی اونہون نے شیطان سے اَن یَّعبُدُوہَا یہہ کہ عبادت کرین وہ اوسکو اوسکی پیروی کرکے یعنے شیطان کی پیروی وہ نہین کرتی ہین اور اوسکی
کہنے پر وہ نہین چلتے ہین بلکہ برخلاف اوسکی مرضی کے وہ کرتے ہین کہ شرک اور کفر کو وہ ترک کرتے ہین وَاَنَابُوا اِلَی اللہِ اور رجوع کی اونہون نے طرف خدا کے یقین کامل سے
لَہُمُ البُشرٰی واسطے اونکی خوشخبری ہے، ثواب کی کہ پیغمبر کی زبان سے سنتے ہین اور وقت مرنیکی سنینگے فَبَشِّر عِبَادِ پس خوشخبری سنا تو ای محمد صلعم بندون میرے کو الَّذِینَ یَستَمِعُونَ القَولَ
جو کہ سنتے ہین باتون کو کہ وہ قرآن ہے، فَیَتَّبِعُونَ اَحسَنَہٗ پس پیروی کرتے ہین وہ نیک زیادہ سبات کی یعنے اوسپر عمل کرتی ہین وہ اوسکو سنکر اور جو کچہ نیک ہے اوسکو اختیار کرتے ہین مثلاً بخشنے عفو کو اختیار کرتے ہین عوض
لینے پر چنانچہ خدایتعالے فرماتا ہے کہ وان تعفوا اقرب للتقوی اور راہ خدا مین پوشیدہ دینی کو اختیار کرتے ہین ظاہر مین دینے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ وان تخفوہا وتؤتوہا الفقراء فہو خیر لکم اسیطرح پر خیر کو اختیار کرتے ہین اُولٰٓئِکَ یہہ گروہ کہ جو پیروی کرتی ہین
زیادہ نیک عمل کے ہین الَّذِینَ ہَدٰہُمُ اللہُ وہ لوگ ہین کہ رہنمائی کی ہی اونکو خدا نے طرف راہ نجات کے اس سبب سے وہ اپنی مقصود کو پہونچی ہین وَاُولٰٓئِکَ ہُم اُولُوا الاَلبَابِ
اور وہ لوگ وہی ہین صاحب عقلون کے کہ اپنی عقلون کی صفائی سی طرف حق کی راہ پاتی ہین اور واسطے تنبیہہ کفار کے فرماتا ہے اَفَمَن حَقَّ عَلَیہِ کَلِمَۃُ العَذَابِ کیا پس جو شخص کہ ثابت اور واجب
ہوا اوپر اوسکے کلمہ عذاب کا یعنے بات عذاب کی بسبب اوسکے کفر کی وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ سزاوار بہشت کا ہی رحمت تعالی اوس سے راضی ہے اَفَاَنتَ تُنقِذُ مَن فِی النَّارِ کیا پس تو اے
محمد صلعم چہڑا سکتا ہی اوس شخص کو کہ بیچ دوزخ کے ہے یعنی جسپر واجب ہوا ہی کلمہ عذاب کا کیا اوسکے دل مین ایمان کو داخل کرکے تو دوزخ سے رہائی دلوا سکتا ہی

یعنے تو اوسپر ہرگز قادر نہین ہے کہ نہ قبول کرنا ایمان کا اوسکی نفس کیطرف سے ہے اور تجہپر کوئی حرج اسمین نہین ہے کہ تیرے ذمہ تو فقط پہونچا دینا ہماری احکام کا ہی نہ ایمان اوسکے دل مین داخل
کرنا اور پہلا جملہ افمن حق کا مبتدا ہی اور دوسرا جملہ افانت تنقذ کا خبر ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ آیت ابولہب کے اور اوسکے بیٹی کی شان مین ہے لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا لیکن
وہ لوگ کہ ڈرتے ہین رَبَّهُمْ پروردگار اپنی سے اوسکی عذاب کرنے سے لَهُمْ واسطے اونکی ہین بہشت مین بسبب قبول کرنے ایمان کے اور طاعت کے غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ بالاخانی کہ اوپر
اونکی بالاخانی ہین مَّبْنِیَّةٌ بنائی گئی اور مضبوط کی گئے کہ کسی طرح کا عیب اون مین نہین ہے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے اونکی نہرین کہ وعدہ کئی گئے ہین یہہ بالاخانے اور نہرین ایمان
لانیوالون کو وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا کہ خدانے وعدہ کیا تہا ایمان لانیوالون کو لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ نہین خلاف کرتا ہے خدا وعدہ کو کہ جو کچھہ وعدہ کرتا ہی اوسکو پورا کرتا ہی اور وعد اللّٰہ
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور غرف من فوقہا غرف مقابلہ مین اوسکے ہے کہ جو دوزخیون کے لئی فرمایا ہے لہم من فوقہم ظلل من النار ومن تحتہم ظلل اور امام محمد باقر علیہ
السلام فرمایا ہی کہ حضرت علی نے جناب رسول خدا صلعم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ یہہ بالاخانی کس چیز سے بنی ہوئی ہین فرمایا کہ ای علی اللّٰہ تعالی نے یہہ بالاخانی اپنے دوستون کے واسطے
بنائی ہین موتی اور یاقوت اور زبرجد سے اور چہت اونکی سونی کی ہی چاندی کے تارون سے آراستہ اور استوار کی گئی اور ہر بالاخانہ کی ایک ہزار دروازی ہین اور ہر دروازہ پر ایک
ہزار فرشتے متعین ہین اور بڑے بڑے بلند اور نرم فرش ریشمی طرح طرح کی رنگ کے بچہی ہوئے ہین اور مشک اور عنبر اور کافور اون مین بہرا ہوا ہی اور یہی مراد ہی قول حقتعالے سے وفرش
مرفوعۃ اور ابوسعید خدری نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ جسوقت بہشتی داخل ہون بہشت مین تو اپنی سرون کے اوپر بالاخانی دیکہین کہ دوری
اونکی کی ایسی ہو کہ جیسے دوری زمین سے آسمان کی ہی اور رہنے والے وہان کے مثل ستارون کے چمکتے ہون گے پوچہا کہ یا رسول خدا یہہ مکان انبیا کی ہین فرمایا کہ میری امت کے نیکون کے
مکان ہین اور اب خدا تعالے اپنی توحید کی دلیلین بیان کرتا ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکہتا ہی تو اے دیکہنے والے یہہ استفہام اقراری ہے یعنے البتہ دیکہتا ہی تو اسکو اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ تحقیق
خدا نے اتارا ہی مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان کی جانب سے پانی کو فَسَلَكَهٗ پس کہینچا اوس پانی کو یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ چشمون مین بیچ زمین کے مثل نہرون کے لوٹانا اون کے ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ
پہر نکالتا ہے ساتہہ اوس پانی کے زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ زراعت کو کہ طرح طرح کی ہین رنگ اوسکے کہ کوئی سبز ہے اور کوئی زرد ہی اور کوئی سفید ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد الوان سے رنگون سے
جنسین غلہ کی ہین مثل ماش اور گندم اور برنج کی ثُمَّ یَهِیْجُ پہر خشک ہوتی ہی وہ زراعت بعد سبز اور تر ہونیکے فَتَرٰىهُ پس دیکہتا ہی تو اوسکو مُصْفَرًّا زرد ہوئے طراوت اور تازگی
کے بعد ثُمَّ یَجْعَلُهٗ پہر دیتا ہی اوسکو خدا حُطَامًا ریزہ ریزہ اور شکستہ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اوسکے یعنی باران کے نازل ہونے مین اور اوس سے زراعت پیدا کرنے مین اور پہر
زراعت سبز کے خشک اور ریزہ ریزہ کرنے مین لَذِكْرٰى البتہ نصیحت ہے لِاُولِی الْاَلْبَابِ واسطے صاحبون عقلون کے کہ اوسمین تامل کرکے اوسکے پیدا کرنیوالی کو پہچانین اور
اوسکی قدرت کاملہ کیطرف راہ لیجاوین اور جنکی عقلین صاف نہین ہین بلکہ آلودہ شک اور وہم سے ہی ان عجائب امور مین تامل نہین کرتی ہین تا کہ اونکی پیدا کرنیوالے کو پہچانین اسسبب سے
فرماتا ہی کہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پس وہ شخص کہ کشادہ کیا ہی خدا نے صَدْرَهٗ سینہ اوسکے کو یعنے فراخ کیا ہی اوسکے دل کو لِلْاِسْلَامِ واسطے قبول کرنے اسلام کے دلیلون روشن کی جہت
اور حجتون ظاہر کے وسیلہ سے وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ دل اوسکا تنگ ہے حق کی قبول کرنے سے بسبب اوسکی جہالت اور عناد اور انکار کے اور قدرت خدا کی نشانیون مین تامل نکرنے
سے اور افمن شرح اللّٰہ مبتدا ہی اور خبر اوسکی محذوف ہی اور وہ یہہ ہے کہ کمن ضاق صدرہ یعنے کیا جسکا سینہ کشادہ ہے وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ سینہ اوسکا تنگ ہے پروردگار پہچاننی کی
طرف ان دونون مین بہت فرق ہے فَهُوَ پس وہ کہ جسکا سینہ اسلام کے قبول کرنیکے واسطے کشادہ ہے وہ عَلٰى نُوْرٍ اوپر نور کے ہے یعنی ہدایت پر اور یقین کامل پر ہے مِّنْ رَّبِّهٖ پروردگار اپنی کیطرف سے
اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ تحقیق نور خدا کی معرفت کا مومن کے دل مین واقع ہو تو سینہ اوسکا کہلتا ہی اور کشادہ ہو جاتا ہی لوگون نے
پوچہا کہ یا رسول خدا اسکی کوئی علامت ہے فرمایا کہ ہان یکسو ہو جانا دار غرور سے یعنے دنیا سے علیحدہ ہو کر طرف خدا کے متوجہ ہوا اور رجوع کرنا طرف ہمیشہ کے گہر کے یعنے طرف آخرت کے اور اعمال خیر کا
ذخیرہ کرنا توشہ آخرت کا ہوا اور مستعد اور طیار رہنا واسطے مرنیکی موت کے پہلے اور منقول ہے کہ یہہ آیت شان مین حضرت امیر المومنین کے نازل ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ شان مین امیر المومنین اور حمزہ
کے ہی اور بعضے کہتی ہین کہ شان مین امیر المومنین اور عمار کی ہے اور اوسکے مابعد کی آیت ابولہب اور اوسکے تابعدارون کی شان مین ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَوَیْلٌ پس وائی ہے یا کوان ہے
جہنم مین لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ واسطے اون لوگون کے کہ سخت ہوئے ہین دل اونکی مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد کرنے خدا کی سے کہ کلمہ توحید کو اپنی زبانون پر جاری نہین کرتے ہین کہ جسوقت
اونکی روبرو خدا کا ذکر ہوتا ہی تو دل اونکی زیادہ سخت ہوتے ہین اور نصیحت اونکو اثر نہین کرتی ہی اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ سنگدل خدا کی ذکر کیطرف سے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے
ہین کہ اونکی گمراہی کسی پر بہی پوشیدہ نہین ہے اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم فرمایا ہی کہ اپنی حاجت کو تم میری امت کے نرم دلون سے طلب کرو کہ خدا تعالی اپنی
رحمت اونکی دلون پر رکہی ہے اور سخت دلون سے حاجت کو طلب مت کرو کہ خدا تعالے نے اپنا غضب اور غصہ اونکی دلون مین داخل کیا ہی اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا
حضرت صلعم نے کہ خدا دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ کشادہ رو اور غمگین اور مہربان ہو اور آدمیون کو نیکی کی تعلیم کرے اور دشمن رکہتا ہے اوس دل کو کہ غافل ہو اور اپنی اوقات

ع

کہیل اور لہو لعب مین بسر کری اور تمام شب خواب کری اور ذکر خدا نکری کہتے ہین کہ ایکمرتبہ اصحاب نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہمکو رنج بہت ستاتے ہے
درخواست ہماری یہہ ہی کہ ایسے باتین زبان مبارک سے فرماؤ کہ غم ہمارا دور ہو اور دلونکو فرحت اور کشادگی حاصل ہو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ نَزَّلَ خدا نے نازل کیا ہے
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ نیک بات کو یعنی قرآن کو کہ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب مشابہ بعضے کی بعضے ہی خوبی لفظ اور معنے مین اور معجزہ ہونے پر دلالت کرنے مین
کہ اوس مین کسی طرح کا اختلاف نہین ہی کتاب بدل احسن الحدیث ہی مَّثَانِيَ مکرر ہی یعنے قصّے اور امر اور نہی اور نصیحت اور وعدہ اور وعید اس مین مکرر مذکور ہوئی ہین اور مکرر
اسواسطے واقع ہوئی ہین کہ لوگ بہت بہاگتے ہین ذکر عذاب اور ثواب اور نصیحت اور رغبت دلانی ذکر خدا سے اگر مکرر یہ امور مذکور ہون تو دل مین اثر نہین کرتے ہین اور
اسیواسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر نصیحت کو تین تین چار چار مرتبہ اصحاب کے روبرو بیان کرتے ہی اور کوشش کرتے تھے تاکہ دلون مین اونکے جگہہ پکڑے اور مثانی کو واحد کا وصف اسلئے
ٹھیرایا ہی کہ کتاب ایک جملہ ہی بہت سی تفصیلونکا اور وصف دوسرا قرآن کا یہ ہی کہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ کانپتی ہین اوسکی سننے سی یعنے عذاب کے وعدے جو اوسمین مذکور ہین اونکی سننے سی کانپتے
ہین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ پوست اون لوگونکے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنی سی اور روز قیامت کی ہول سی لرزان ہین ثُمَّ تَلِيْنُ پہر نرم ہوتے ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ
پوست اونکی اور دل اونکی اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ طرف ذکر خدا کے یعنے جبوقت آیتین رحمت اور مغفرت اور بخشش کی سنتے ہین تو دل اونکے نرم ہوتے ہین ذکر خدا کے واسطے اور چاہیے مین
کہ خدا کی یاد مین رہنا چاہئے اور وہ لرزہ جو اونکی دلونپر عذاب کے آیتون کے سننے سے تہا وہ سب دور ہوجاتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مومن ایسا ہو کہ کانپے پوست اوسکا خوف خدا سے تو گناہ اوسکے اسطرح سے جہڑتے ہین کہ جیسے پتّے درخت سے جہڑتے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ہر آنکہہ قیامت کی ہول دیکہکر گریان اور نالان ہوگی مگر تین آنکہین کہ وہ اوس روز خندان ہونگی ایک وہ آنکہہ کہ جو روئے ہے دنیا مین خوف خدا سے اور ایک وہ آنکہ کہ
جو لپٹ اور نیچے ہوئی ہے اون چیزون کے دیکہنے سے کہ جنکے دیکہنے کو خدا نے حرام کیا ہے اور ایک وہ آنکہہ کہ جو بیدار رہے ہے راہ خدا مین اور منقول ہے کہ ہر چیز
کا وزن اور پیمانہ ہوتا ہے مگر آنسو کہ تحقیق بجھاتا ہے خدا اوس سی آگ کے دریاؤن کو اور اگر بندہ کسی امت مین رویا ہے تو خدا نے اوس امت پر رحم کیا ہی اوس
بندہ کے رونے سے خوف خدا سے اور منقول ہی کہ درمیان دوزخ اور بہشت کے گہاٹیان ہین نہین گذر سکتے ہین اون سے مگر رونے والے خوف خدا سے اور فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنے وداع کے خطبہ مین کہ وہ شخص کہ ٹپکین آنکہین اوسکی خوف خدا سے تو ہوئیگا واسطے اوسکے ہر قطری اشک کے عوض مین برابر کوہ اُحُد کے اوسکے اعمال کے
ترازو مین اجر اور ثواب اور ہوئینگے بدلے مین ہر قطرہ آنکہہ کے بہشت مین شہر اور محل ایسے کہ نہ دیکہے ہین کسی آنکہہ نے اور نہ سنی ہین ایسے کسی کان نے
اور نہ گذرے ہین دل مین کسی آدمی کے مانند اونکی اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام حسن اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ
عابد تہے اور سب سے زیادہ زاہد اور بزرگ تہے اور جسوقت حج کرتے تہے تو پیدل مدینہ سے مکہ کو جاتے تہے اور سنگریزہ بہی جمرات کو پیادہ
ہوکر مارتے تہے اور کبہی پا برہنہ چلتے تہے اور یہہ حال تہا اون حضرت کا کہ جسوقت موت کا ذکر ہوتا تہا تو روتے تہے اور جسوقت زندہ
ہوکر اوٹہنے کا اور حشر کے میدان مین جانے کا ذکر ہوتا تہا تو روتے تہے اور جسوقت صراط پر سے گذرنے کا ذکر ہوتا تہا تو روتے تہے اور
جسوقت خدا کے روبرو پیش ہونے کا ذکر ہوتا تہا تو روتے تہے اور روتے روتے دم اولٹ جاتا تہا اور غش ہوجاتے تہے اور جسوقت
نماز کے واسطے کہڑے ہوتے تہے تو تہرتہر کانپتے تہے خوف خدا سے اور جسوقت بہشت اور دوزخ کا ذکر ہوتا تہا تو بے قرار ہوتے تہے مانند
اوس شخص کے کہ جسکو سانپ یا بچہو کاٹتا ہے اور بہشت کا خدا سے سوال کرتے تہے اور دوزخ سے پناہ مانگتے تہے ذٰلِكَ یہہ کتاب
کہ جسکے اوصاف مذکور ہوئے ہین هُدَى اللّٰهِ راہ دکہلانا خدا کا ہے بندون کو طرف حق کے يَهْدِيْ بِهٖ راہ حق دکہلاتا ہے
بسبب اوسکے یعنے توفیق ایمان کے دیتا ہے اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے اون لوگون مین سے کہ تامل کرتے
ہین خدائے تعالی کے معرفت کے دلیلون مین وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسکو کہ گمراہی مین پڑا رہنے دیتا ہے خدا اور اوسکے
عناد اور انکار سے اور دیدہ و دانستہ معجزون اور خدا کے قدرت کی نشانیون کے انکار کرنے سے توفیق اوسکو عطا نہین کرتا
ہے تو فَمَا لَهٗ پس نہین ہے واسطے اوسکے مِنْ هَادٍ کوئی رہنمائی کرنے والا کہ اوسکو گمراہی سے نجات دیوے مراد اس
سے کفار ہین کہ اپنے عناد کے جہت سے خدا کے توحید کے دلیلون کے طرف نظر نہین کرتے ہین اور واسطے خوف دلانے
کے فرماتا ہے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا پس جو شخص کہ پرہیز کرتا ہے اور بچتا ہے بِوَجْهِهٖ ساتھ مونہہ اپنے کے ××

سُوْٓءَ الْعَذَابِ بری عذاب کے سے یعنے اپنے موہنہ سے اپنے تئین بچاتا ہے اپنے موہنہ کو سپر کرکے اپنے سارے بدن کے اعضا سے کہ
پہلے سب اعضا سے وہی جلیگا اسواسطے کہ ہاتہ تو اوسکے گردن مین بستہ ہونگی اور پاؤن مین زنجیر ہوگے اور عذاب پہلے سب سے
موہنہ کو ہوگا کہ یہی عذاب کے واسطے آگے ہوگا عذاب کے دفع کرنیکے واسطے یَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے پس یہ شخص
کیا مانند اوس شخص کی ہے کہ جو عذاب سے نجات پانے والا ہو اور یہہ خبر ہے اَفَمَنْ یَتَّقِیْ کے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سب سے
منہہ کو عذاب اسواسطے ہوگا کہ اولٹا منہہ کے بہل دوزخ مین ڈالا جاویگا وَقِیْلَ اور کہا جاویگا یعنے دوزخ کے فرشتے کہینگے
لِلظّٰلِمِیْنَ واسطے ظالمون کے یعنے جن لوگون نے کہ اپنے نفسون پر کفر کرکے ظلم کیا ہے اونسے کہینگے ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ چکہو تم جو کچہہ کہ
تہے تم تَكْسِبُوْنَ کسب کرتے کہ پیغمبر کو اور قیامت کے روز کو جہٹلاتے تہے اور ڈرانے مین کفار کے مبالغہ کرکے فرماتا ہے کہ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ جہٹلایا اون لوگون نے کہ پہلے اون سے تہے یعنے جہٹلایا اون لوگون نے کہ کفار مکہ سے پہلے تہے اپنے پیغمبرون کو
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ پس آیا اون کو عذاب مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اوس جگہہ سے کہ نہین اطلاع رکہتے تہے وہ اور عذاب کے آنے کا اون کو وہم
بہی نہ تہا بلکہ امن اور چین مین اوقات اپنے بسر کرتے تہے کہ اون کی غفلت مین ناگہان اوپر عذاب نازل ہوا فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ
پس چکہایا اونکو خدا نے رسوائی کو فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ کسیکو مسخ کیا اور کسیکو زمین مین دہسادیا اور کسیکو قتل کیا وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو واسطے اون کے طیار ہے وہ اَكْبَرُ بہت بڑہ ہے دنیا کے عذاب سے کہ دنیا کا عذاب تو تہوڑی سی کا اور چند
روز کا تہا اور آخرت کا عذاب ہمیشہ کا ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہین وہ کہ جانتے ہین تاکہ پرہیز کرین کفر سے اور یا یہہ کہ اگر ہوتے وہ
کہ جانتے اوس عذاب کو تو البتہ نصیحت پکڑتے اور پرہیز کرتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ تحقیق بیان کے ہے ہمنے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
بیچ اس قرآن کے مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثال کہ جسکے طرف آدمی محتاج ہین دین کے امر مین کہ احوال پہلے امتون کا ہمنے بیان
کر دیا ہے نصیحت کے واسطے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ تاکہ وہ کفار مکہ نصیحت پکڑین اور فکر اور تامل کرین کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن
عربی ہے اور قرآن حال واقع ہوا ہے ہذا سے اور عربیا اوسکے صفت ہی یعنے قرآن کو ہمنے عربی زبان مین نازل کیا ہی جو کہ ان مکہ
والون کے زبان ہے غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ کہ نہین ہی صاحب کجی کا وہ قرآن کہ راہ حق سی وہ پہرا ہوا ہو بلکہ حق کی طرف وہ پہونچانیوالا ہے پس کیطرح کا
خلل اوسکے معنی مین نہین ہے اور اوسکے حق ہونے مین شبہ نہین ہے اور نازل کیا ہی ہمنے اوسکو اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وہ پرہیز کرین
کفر سے اوسکے معنے مین تامل اور فکر کرکے پس واسطے بت پرستون اور خدا کے ایک جاننے والون کے واسطے مثل بیان کرتا ہے اور کہتا
ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کیا ہے خدا نے مثل کو لیکن واسطے مشرکون کے تو یہہ مثل بیان کی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد ہی کہ بیچ
اوسکے شریک ہین کئی کہ وہ غلام چند شخصون کا ہے کہ مُتَشٰكِسُوْنَ برخلافی رکہنے والے ہین آپسمین وہ سب شرکا بدخوئی کی جہت سی اور اوسکے
شراکت مین موافقت نہین رکہتے ہین کہ ایک شریک اوسکو ایک کام کے واسطے کہتا ہے اور ہنوز وہ کام تمام نہین ہوا کہ دوسرا شریک اوسکو ایک
کام کے واسطے کہتا ہی پس وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکیگا اور اس جہت سی شریک اوس سی راضی نہونگی اور مُتَشٰكِسُوْنَ بدل ہے شرکآء سی اور فیہ
متعلق متشاکسون کے ہے اور واسطے ایک جاننے والون خدا کی مثل فرماتا ہی کہ وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد کہ سلامت اور خالص ہی لِّرَجُلٍ واسطے ایک مرد کے یعنے ایک
ہی آدمی کا غلام ہی کہ وہ کام کرنے مین اپنے مولا اور آقا کو راضی رکہتا ہے اسواسطے کہ کوئی اور دوسرا اوسکا مالک نہین ہی کہ وہ بہی اپنی کام کو اوس سے کہے اور
دونو کا کام اوس سی ہوسکے هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہین وہ دونو غلام مثل اور مانند ہونے مین یعنی البتہ ایک دوسرے کی مانند نہوگا اسواسطے کہ ایک تو
مالکون کے نزاع اور جہگڑے کا سبب سے ناچار اور مجبور ہوگا اور اوس سے نہوسکیگا کہ سب کو راضی رکہی اور دوسرا غلام شریکون کے جہگڑے سے سلامت ہوگا
اور اپنی آقا کی خدمتگاری جو اچہی طرح کریگا تو آقا اوسکا اوس سے راضی ہوگا اور ایسی ہی مشرکون کا حال ہی کہ چند معبودون کے پرستش کرتے ہین نہین معلوم
کہ کون معبود راضی ہی اور کس معبود کی خدمت پر اعتماد کری اور کس سے اپنی مقصود کو طلب کرے جیسے کہ بندہ ایک خدا کا توحید کامل سی عبادت اپنی خدا کی کرتا ہی اور جانتا ہی کہ جس چیز
سی کہ آقا کی رضا ہو اوسطرح کرنا چاہئے اور جس امر سی وہ ناراض ہے اوس سے پرہیز کرنا چاہئے یہ اوس اکثر معبودون کے پرستش کرنیوالے سی کب ہوسکتا ہی کس کسکو وہ راضی کریگا اور ابو القاسم

عن کافی نے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ مین وہ مرد سلامت واسطے رسول خدا صلعم کے ہون کہ بہ نیت خالص خدمتگاری مین رسول خدا کی کمر بستہ رہتا ہون اور
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مرد سلامت واسطے مرد کے علی ابن ابیطالب اور شیعہ اوسکی ہین اور یہہ مثل سبب مثلیت کا جو واسطے بندون کے ہی اس جہت سی فرماتا ہی کہ الحمد للہ سب تعریفین
واسطے خدا کی ہین اس مثل کے جہت سی کہ یہہ مثل تمکو شرک کی تاریکی سے نکال کر طرف نور توحید کے لیجاتی ہی اور یا یہہ کہ مستحق تعریف کا خدا ہی ہے کہ اپنا شریک کوئی نہین رکہتا ہی اور
اپنی ذات سی نعمت دینے والا ہی بل اکثرہم لا یعلمون ۰ بلکہ اکثر اونکی نہین جانتے ہین اس مطلب کی حقیقت کو اور عناد کی زیادتی کی جہت سے دوسرے کو شریک اوسکا کرتے ہین
کہتے ہین کہ کفار مکہ کہتے تہی کہ ہم انتظار کرتے ہین کہ محمد مر جائے تو اوسکی محنت سی ہم نجات پائین یہہ آیت نازل ہوئی انک میت تحقیق تو مرنیوالا ہی ای محمد صلعم وانہم میتون
اور تحقیق وہ کفار بہی مرنیوالے ہین کہ ایک روز سب کے واسطے موت ہے اپنی اپنی اجل کے روز پس انتظار تیری موت کا ای محمد صلعم بیفائدہ ہی اونکے واسطے اور وہ کیا ہمیشہ زندہ
رہینگے تیرے مرنیکے بعد جو وہ انتظار کرتے ہین ثم انکم پہر تحقیق تم بعد مرنیکے اے مسلمانو اور کافرو یوم القیامۃ دن قیامت کے عند ربکم نزدیک پروردگار اپنے کے تختصمون
جہگڑو گے تم دین کے امر مین پس تو کہیگا ای محمد صلعم کہ مین توحید پر تہا اور تم شرک کرتے تہی ای کافرو اور کفار عذر کرینگے کہ ہمنے اپنے رئیسون کی پیروی کی تہی اور اپنے باپون کے مذہب پر تہی
اور تو کہیگا کہ مینے احکام خدا کے تمکو پہونچائے ای کافرو اور راہ حق کیطرف تمکو بلایا اور تمنے میرا کہنا نہ مانا اور جادوگر اور شاعر مجہکو کہا اور کافر یہہ سنکر سر نگون ہوجاوینگے اور
کہتے ہین کہ یہہ خطاب خاص مسلمانون کیطرف ہے اور وہی آپسمین جہگڑینگے اور مظلوم ظالم کی شکایت کریگا کہ اسنے مجہپر زیادتی کی اور حق کو میرے چہین لیا اور ابو العالیہ کہتا ہی کہ یہہ
جہگڑا خاص اہل قبلہ کے یعنی مسلمانون کے درمیان ہوگا اور ابن عمر کہتا ہی کہ ہم ایسا جانتے تہی کہ یہہ آیت ہماری اور اہل کتاب کے حق مین نازل ہوئی ہی اور ہم کہتے تہی کہ
کہ ہم مین یہہ جہگڑا کدہر سے ہوگا کہ خدا ہمارا ایک ہے اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور کتاب ہماری ایک ہے یہانتک کہ دیکہا مینے مسلمانون کو کہ آپسمین لڑتے ہین اور بعضا گردن بعضی کی
تلوار سے مارتا ہی اوسوقت مینے جانا کہ یہہ آیت ہم مسلمانون ہی کے حق مین نازل ہوئی ہی اور ابو سعید خدری نے اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی کہ ہم بعد نازل ہونے اس آیت کے کہتے تہی کہ
پروردگار ہمارا ایک ہی اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور دین ہمارا ایک ہے پس یہہ جہگڑا کیا ہی کہ جو مسلمانون مین واقع ہوگا پس جسوقت کہ جنگ صفین کا روز آیا تو ہمنے کہا کہ ہان یہہ وہی جہگڑا ہے
اور بعضون نے روز جمل اور صفین دونو لکہے ہین اور قمی نے لکہا ہی کہ وہ جہگڑنیوالے علی ابن ابیطالب اور وہ شخص ہے کہ جسنے اوسکا حق غصب کیا ہی اور اہل سنت کی کتابون مین
لکہا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے وفات پائی تو عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا مرے نہین ہین اور وہ پہر آوینگے اور پیغمبر مرتا نہین ہے اور جو کوئی کہیگا کہ پیغمبر مر گیا ہی تو مین اوسکو سزا
دونگا جسوقت ابو بکر نے سنا تو کہا کہ تیری مان تیرے ماتم مین روے پیغمبر نے وفات پائی ہی اور خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہی کہ انک میت وانہم میتون ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم
تختصمون جب ابو بکر سے سنا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین پیغمبر خدا نے وفات پائی ہے اور ابو بکر سے کہا کہ گویا کہ یہہ آیت مینے کبہی سنی ہی نہ تہی اور طرفہ یہہ ہے کہ باوجود نہ واقف ہونے
ایسے ایسے ظاہر امرون کے اور نہ مطلع ہونے آیات خدا کے کہتے ہین کہ قرآن عمر کی رائے کی موافق نازل ہوتا تہا فمن اظلم پس کون زیادہ ظالم ہی ممن کذب اوس شخص سے کہ جہوٹ
کہے علی اللہ اوپر خدا کی کہ اوسکے شریک اور فرزند اور زوجہ مقرر کرے وکذب بالصدق اور جہٹلاوے اور تکذیب کرے ساتہہ سچ کی یعنے توحید اور قرآن کہ راست اور حق ہی اوسکو جہٹلاوے
اذ جاءہ جسوقت کہ آیا وہ قرآن اوسکے پاس اور تامل اوسکے معنے مین نہ کرے الیس فی جہنم کیا نہین ہے بیچ دوزخ کے یہہ استفہام اقراری ہی یعنی البتہ بیچ دوزخ کی مثوی للکافرین
جگہہ رہنیکی واسطے کافرون کے اونکے اعتقاد باطل کی سزا مین کہ اونہون نے جہوٹ باندہا ہی خدا پر اور اوسکی وحدانیت کا انکار کیا ہی والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک
ہم المتقون اور وہ شخص کہ لایا ہی راستی اور حق کو اور راست جانا اور تصدیق کی جنہون نے ساتہہ اوس راستی کے یہہ لوگ وہی پرہیزگار ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جو راستی اور حق ہے وہ تو
قرآن ہے اور لانیوالا اوسکا محمد صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالے اوسکی مومنین ہین یہہ قول تو اکثر کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ محمد صلعم لایا کلمہ لا الہ الا اللہ کو اور اسینے اوسکی تصدیق کی اور طرف
خلقت کے اوسکو پہونچایا یہہ قول ابن عباس کا ہی اور کہتے ہین کہ یہہ قول زیادہ قوی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ راستی اور حق کہ جسکو لائے ہین وہ انبیا علیہم السلام ہین اور تصدیق کرنیوالے اوسکی اونکے
پیرو ہین اور یہہ قول عطا کا ہی لیکن اس صورت مین مراد الذی سے جنس ہوگی اسواسطے کہ خبر اوسکی جمع ہے اور وہ اولئک ہم المتقون ہے اور ابو العالیہ شافعی کی نزدیک وہ کوئی اوس راستی کو لایا ہی وہ تو محمد
رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالا اوسکا ابو بکر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ لانیوالا راستی اور حق کا محمد رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالا اوسکا علی ابن ابیطالب ہے اور یہہ قول مجاہد شیعی کا ہی اور ضحاک
ابن فضیل کی روایت ابن عباس سے کی ہی اور یہی قول ائمہ معصومین علیہم السلام کا ہی اور منقول ہے کہ شب معراج کو رسول خدا صلعم کو آسمان پر لیگئے اور ملائک اونکا حضرت کو دکہلایا تو حکم ہوا کہ تو جا اور جو کچہہ تو نے دیکہا ہی
اپنی قوم کو اوسکی خبر کر حضرت نے عرض کی کہ خداوندا لوگ میری تصدیق نکرینگے فرمایا کہ علی تیری تصدیق کریگا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ صدیقین تین شخص ہین حزقیل مومن آل فرعون اور حبیب نجار مومن آل یس
اور علی ابن ابیطالب اور وہ صدیق اکبر ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے صحابہ کو کسی لڑائی کے واسطے روانہ کیا اور علی کو اونپر امیر کیا اور بعد اوسکے فرمایا کہ کون ہے کہ میرے چچا کی فضیلت قرآن سے بیان کرے عمار یاسر نے اوٹہکے کہا
مین بیان کرتا ہون یا رسول اللہ فرمایا کہ بیان کر عمار نے کہا والذی جاء بالصدق وصدق بہ حضرت نے فرمایا کہ سچ کہا تو نے ای عمار اور زید ابن حسن نے روایت کی ہے کہ ابتدائے اسلام مین رسول خدا صلعم کے پاس مین حاضر ہوا اور عرض کی

اخر الربع والمتقون

کہ کیا کہتا ہے تو فرمایا کہ مین کہتا ہون لا الہ الا اللہ و انا رسولہ یعنی خدا ایک ہے اور مین اوسکا پیغمبر ہون مینے عرض کی کہ آپکی اس کہنے کو کون تصدیق کرتا ہے فرمایا
کہ ایک لڑکا اور عورت میری یعنی علی اور خدیجہ اور خدا فرماتا ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہین سچی اور حق کے لانیوالی اور تصدیق کرنیوالے وہ ہین کہ لھم واسطے اونکے
ہے بہشت مین ما یشاؤن جو کچھہ چاہینگے وہ اور آرزو کرینگے عند ربھم نزدیک پروردگار اپنے کے ذلک وہ ثواب اور نعمت جزاء المحسنین بدلا نیکی
کرنیوالون کا ہے کہ تصدیق کرنیوالے حق کے ہین لیکفر اللہ عنھم تاکہ دور کرے خدا اونسے بسبب برکت نیکیو نکے اسوء الذی عملوا بدتر اوس چیز کا کہ کیا
اونہون نے ایمان لانے سے پہلے مثل شرک کے یا گناہون کے یہہ فرمانا خدا تعالی کا بطور مبالغہ کے ہے اور اسواسطے کہ وہ اولی امر کے ترک کرنیکو بہی گناہ جانتے
تہے او جسکو حقیقت مین گناہ کہتے ہین مثل شرک اور ترک واجب کے وہ اونسے ہرگز وقوع مین نہین آیا ہے اسواسطے کہ وہ حضرت صلعم معصوم ہین ویجزیھم اور بدلا
دیوے خدا اونکو اجرھم اجر اونکے کا باحسن الذی ساتہہ نیکتر اوس چیز کے کہ کانوا یعملون تہے وہ عمل کرتے اور مراد نیک اعمال سے فرض اور سنت اعمال
ہین اسواسطے کہ مباح کے کرنیمین کچھہ ثواب نہین ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا کفار کے معبودون کے عیب بیان کرتے تہے تو کفار حضرت کو خوف
دلاتے تھے او کہتے تہے کہ تو ایسا اونکو مت کہہ ایسا نہو کہ تجہکو اونکی طرف سے کوئی ضرر پہونچے کہ کوئی اوسکو پہر کفایت نکر سکے اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی الیس
اللہ بکاف کیا نہین ہے خدا کفایت کرنیوالا یعنے البتہ کفایت کرنیوالا ہے عبدہ بندہ اپنے کو سب ضررون سے کہ وہ بندہ اوسکا محمد صلعم ہے ویخوفونک
اور خوف دلاتے ہین تجہکو اے محمد صلعم وہ مشرکین بالذین ساتہہ اون چیزون کے کہ پرستش کرتے ہین وہ جنکی من دونہ سوای اوس خدا کے اور کہتے ہین کہ ہمارے معبود
تجہکو ضرر پہونچاوینگے اور اہل کوفہ نے سوای عاصم کے اور ابوجعفر نے عبدہ کو عبادہ پڑہا ہے ومن یضلل اللہ اور جسکسیکو کہ گمراہی مین چہوڑ دے خدا اور توفیق
اوسکو عطا نکرے بسبب اوسکے انکار اور عناد کے کہ دیدہ و دانستہ حق سے منہہ پہیرتا ہے اور اپنے اعتقاد باطل پر اصرار کرتا ہے فما لہ من ھاد پس نہین ہے واسطے اوسکے کوئی
راہ دکہلانیوالا کہ اوسکو راہ راست پر لاوے اور یا یہہ کہ جسکسیکو کہ خدا بہشت کی راہ سے گم کرے بسبب اوسکے کفر اور گناہونکے اور بہشت مین اوسکو نہ لیجاوے تو کوئی نہین ہے
واسطے اوسکے بہشت کی راہ بتلانیوالا ومن یھد اللہ اور جسکسیکو کہ راہ دکہلاوے خدا طرف توحید کی بسبب اوسکے تامل اور فکر کرنیکی قدرت خدا کی نشانون مین
فما لہ من مضل پس نہین واسطے اوسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ اوسکو اوس راہ سے پہیر دے الیس اللہ بعزیز کیا نہین ہے خدا غالب یہہ استفہام بہی اقراری ہے یعنی البتہ
خدا غالب ہے مشرکون پر اور اونکا مغلوب اور عاجز کرنیوالا ہے ذی انتقام صاحب بدلا لینے او کینہ کہینچیگا کافرون او انکار کرنیوالونسے یہہ کلام کفار قریش کے عذاب
کے ذکر مین تہا اور اپنی خالق خالص ہونیکا ذکر کرتا ہے کہ ولئن سالتھم اور البتہ اگر پوچہے تو اونسے اے محمد من خلق السموات والارض کسنے پیدا کیا ہے آسمانون کو
اور زمین کو لیقولن اللہ البتہ کہینگے وہ کفار کہ خدا نے باوجود اونکے انکار اور عناد کے پس جسوقت وہ یہہ اقرار کرین تو قل کہہ تو اے محمد صلعم اونسے
افرءیتم کیا پس دیکہا ہے تمنے ما تدعون اوس چیز کو کہ پکارتے ہو تم یعنے پرستش کرتے ہو تم من دون اللہ سوای خدا کے یعنی جانتے ہو تم اونکو ان ارادنی اللہ
اگر ارادہ کرے مجہکو خدا بضر ساتہہ ضرر کے کہ سختی اور آزار مجہکو پہونچاوے او فقیری اور بیماری مین مجہکو مبتلا کرے تو ھل ھن کیا وہ معبود تمہارے کاشفات ضرہ
دور کرنیوالے ضرر اوس خدا کے ہین کہ جو مجہکو اونسے پہونچا ہے او ارادنی برحمۃ یا ارادہ کرے مجہکو خدا ساتہہ رحمت کے کہ نعمت اور صحت اور آسودگی مجہکو پہونچاوے
ھل ھن کیا وہ معبود تمہارے ممسکات رحمتہ بند کرنیوالے ہین رحمت اوسکی کے مجہسے او جسوقت کہ تم اقرار کرتے ہو خدا کو خالق ہونیکا اور اپنے معبودونکی عاجز ہونیکا
کہ نہ نفع کو پہونچا سکتے ہین اور نہ ضرر کو دفع کر سکتے ہین پس اس صورت مین ترک کرنا خدا کی پرستش کا اور عبادت کرنی بتون کی نہایت بیوقوفی تمہاری ہے
اور بڑے جاہل ہو تم کہ عقل کے خلاف کام کرتے ہو او کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم اونسے یہہ سوال کیا تو خاموش ہوگئے اور کچہہ جواب ندے سکے او حقتعالے
نے فرمایا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم اون کفار سے کہ حسبی اللہ کافی ہے مجہکو خدا نفع کا پہونچانیوالا اور ضرر کا دفع کرنیوالا علیہ اور اوپر اوسی کے یتوکل المتوکلون
توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور اپنی کامونکو اوسکے سپرد کرتے ہین اور واسطے ڈرانے کفار کے فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم اون مشرکین مکہ سے کہ یا قوم اعملوا اے قوم میری عمل
کرو تم علی مکانتکم اوپر طاقت اپنی کے او میرے ہلاک کرنیمین اپنی قدرت کے موافق کوشش کرو انی عامل تحقیق مین بہی عمل کرنیوالا ہون موافق اپنی قدرت کے اور اوسمین
کوشش کرنیوالا ہون یعنی ظاہر کرنیمین کلمہ توحید کے اور بلند کرنیمین دین اسلام کے فسوف تعلمون پس قریب ہے کہ جانوگے تم من یاتیہ اوس شخص کو کہ آئیگا اوسکو
عذاب یخزیہ عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو مراد اوس سے عذاب جنگ بدر ہے کہ خدا تعالے نے کفار کو قتل اور قید کرکے رسوا کیا ویحل علیہ او نازل ہووے اوپر اوسکے عذاب مقیم
عذاب ہمیشہ رہنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اوسکو بہی قریب ہے کہ جانوگے تم اے کافرو انا انزلنا تحقیق ہمنے نازل کیا ہے علیک الکتاب للناس اوپر تیرے کتاب کو کہ قرآن ہے واسطے آدمیونکے

بالحق ساتھ حق کے تا کہ ہدایت پائین وے فمن اهتدى پس جو کوئی کہ راہ پائی طرف قرآن کے اور ایمان لا کر اوسکی احکام پر عمل کری فلنفسه پس واسطے
نفس اوسکیکے ہے فایدہ اوسکا ومن ضل اور جو کوئی کہ گمراہ ہووے کہ قرآن کا اعتقاد نکری اور نہ اوسکی احکام کو حق جانی فانما یضل پس ہووے اسکی نہین کہ گمراہ ہوتا ہی وہ علیہا
اوپر اوس نفس کے کہ ضرر گمراہ ہونیکا اوسی نفس کیواسطے ہی وما انت عليهم بوكيل اور نہین ہی تو ای محمد اوپر اون کفار کے نگہبان کہ واسطی ایمان لانیکی تو اونپر زبردستی کری اور
ایمان کو انکی دلونین تو نگاہ رکھی کہ وہ گمراہ ہونے پاوین اسواسطے کہ یہ تیری قدرت سی باہر ہی اور تجہپر تو فقط پہونچا دینا ہماری احکام کا ہی اور اب حق تعالی واسطے معاینہ زندہ
کرنیکے قدرت کو بیان کرتا ہی کہ الله يتوفى الانفس حين قبض کرتا ہی نفسونکو حين موتها وقت مرنی اونکی کے کہ جسوقت اونکی اجل آتی ہی تو زندگی کو اونکی قطع کرتا ہی والتي لم تمت اور قبض
کرتا ہی اوس نفس کو کہ نہین مرا ہی في منامها بیچ سونے اوسکیکے یعنے وقت سونکی جانکو قبض کرتا ہی اسطرح سے کہ اوسکا تعلق اور تصرف بدن سے اوٹھا لیتا ہی اور تدبیر اوسکی بدن
مین سی موقوف کر دیتا ہے لیکن جانکو بدن سے نکالتا نہین ہی فيمسك التي پس نگاہ رکھتا ہی خدا اوس جہان مین اوس نفس کو کہ قضى عليها الموت مقرر کیا ہی اوپر اوسکے
مرنیکو کہ پہر اوسکو بدن کے طرف نہین پہیرتا ہی دنیا مین ويرسل الاخرى اور بہیجتا ہی دوسری نفس کو بدن مین کہ جس سے زندگانی ہی بعد بیداری کے الى اجل مسمى طرف ایک مدت
نام رکہے گئے کے یعنے مرنیکے وقت تک اور اہل کوفہ نے سوای عاصم کے قضی کو بضم قاف پڑہا ہی صیغہ مجہول کا اور موت کو منصوب پڑہا ہی اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ آدمی کی بدن مین ایک تو روح ہی اور ایک نفس ہی اور درمیان اون دونو کی ایک شعاع ہی مثل شعاع آفتاب کے پس نفس تو وہ ہی کہ جس سی عقل اور تمیز ہی اور
روح وہ چیز ہے کہ جس سی نفس اور حرکت کرتا ہی پس جسوقت آدمی سو جاتا ہی تو خدا اوسکی نفس کو قبض کرتا ہی اور روح اوسمین باقی رہتی ہی کہ اوسکو نہین نکالتا ہی اور
جسوقت مرجاتا ہی تو روح کو اور نفس کو دونو کو قبض کرتا ہی پس روح نکلتے ہی تو نفس بہی نکلجاتا ہی اور نفس کے نکلنے سی روح کا نکلجانا ضرور نہین ہی اور ایسے ہی حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کوئی آدمی نہین سوتا ہی مگر یہ کہ نفس اوسکا آسمان کو چڑہتا ہی اور روح بدن مین رہتی ہی اور درمیان روح اور نفس کی ایک شعاع پیدا ہوتی ہی مثل
شعاع آفتاب کے پس اگر حکم الہی تعلق پکڑتا ہی روح کی قبض کرنیکا تو قبول کرتی ہی روح نفس کو اور اگر حکم دیتا ہی خدا روح کی باقی رہنی کا تو قبول کرتا ہی نفس روح کو یہ ہی
قول حق تعالی کا يتوفى الانفس حين موتها اور جسوقت نفس سونیوالیکا ملاحظہ کرتا ہی آسمانونکی ملک کا تو جو کچہ خواب مین دیکہتا ہی اوسکی تعبیر ہے اور اگر درمیان آسمان اور زمین
کے دیکہتا ہی تو اوسکی تعبیر نہین ہی اور وہ خیالات شیطانی سی ہی ان في ذلك تحقیق کہ بیچ اوس موت دینی اور نگاہ رکہنے اور بہیجنے نفس کے لايات البتہ نشانیان قدرت
خدا کے اور زندہ کرنے مردونکی ہین لقوم يتفكرون واسطے اوس قوم کی کہ فکر کرتے ہین نشانیون قدرت خدا مین اور بغور سوچتے ہین اور تامل کرتے ہین اور توریت مین
مذکور ہی کہ ای فرزند آدم کے جسطرح تو سوتا ہی اسیطرح مریگا اور جسطرح تو بیدار ہوتا ہی اسیطرح تو زندہ ہوگا اور کفار باوجود دیکہنے ان دلیلون قدرت خدا کے دوبارہ زندہ ہونے
سے انکار کرتے ہین ام اتخذوا بلکہ پکڑا ہی اونہون نے یعنے مقرر کئے ہین اونہون نے من دون الله سوای خدا کے شفعاء شفاعت کرنیوالے خدا کے نزدیک کہ اونکو سفارش
کرکے نجات دلواوین قل کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون کفار سے کہ سفارش کرینگی وہ اولو كانوا کیا اگر ہوین وہ کہ لا يملكون شيئا نہ مالک ہوین وہ کسی
چیز کو سفارش مین سے ولا يعقلون اور نہ عقل رکہتے ہون اور نہ جانتے ہون اپنی پرستش کرنیوالونکو جسوقت کہ ایسے بیخبر ہوین وہ کیا اوسوقت بہی وہ سفارش
کرینگے تمہارے کہ نہ کچہ بولتے ہین اور نہ کچہ سمجہتے ہین کہ وہ پتہر ہین تراشی ہوئی قل کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ لله الشفاعة جميعا واسطی خدا ہی کے شفاعت تمام کہ وہ مالک
شفاعت کا ہی اور بیدون اذن اور حکم خدا کے کوئی قدرت شفاعت کرنیکی نہین رکہتا ہی اور شفاعت کرنیمین دو امر چاہئین ایک تو اذن خدا کا شفاعت کرنیوالیکو اور دوسرے یہ کہ جسکی سفارش کرے وہ بہی قابلیت سفارش
کرنیکی رکہتا ہو اور یہان دونو امر گم ہین اسواسطے کہ سفارش کرنیوالے تو بت ہین وہ پتہر کیا سفارش کرینگی اور اونکو جو سفارش کرنیکا حکم ہو کہ خدا کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین رکہتے ہین اور نہ بول سکتی ہین اور نہ
سمجہ سکتی ہین اور جنکی سفارش کرین کافر ہین نافرمان دار خدا کے ہین وہ قابلیت اسکی نہین رکہتے ہین کہ کوئی اونکی سفارش کرے اور خدا تعالی مالک شفاعت کا اور سب چیز کا ہی کہ له ملك السموات والارض
واسطے اوسیکی ہی بادشاہی آسمانوں کے اور زمین کی ثم اليه ترجعون پہر طرف اوسکی پہیری جاؤگے تم واسطے جزای اعمال کے قیامت مین بہی بادشاہ اور مالک وہی ہی
اور جسوقت کہ خدا دنیا اور آخرت مین دونو مین مالک اور بادشاہ ہو تو بدون اذن اوسکیکے کون سفارش کرسکتا ہی اور اب اون کفار کے اعتقاد کی بدی سی خدا
تعالی خبر دیتا ہی کہ واذا ذكر الله اور جسوقت ذکر کیا جاتا ہی خدا وحده تنہا اور اکیلا بدون ذکر اونکی معبودون باطل کے اور وحدہ حال واقع ہوا ہی
یعنے جسوقت کلمہ طیبہ لا اله الا الله کو سنین کہ جسمین خدا تعالی کے توحید کا بیان ہی تو اشمازت قلوب الذين گہٹ جاتی ہین اور بستہ ہوتے ہین دل اون لوگونکی کہ لا يؤمنون
بالاخرة نہین ایمان لاتی ہین ساتہ آخرت کی اور نہایت کینہ اور غصہ سی تیوری کو چڑہا لیتے ہین واذا ذكر الذين اور جسوقت ذکر کئے جاتے ہین وہ کہ من
دونه سوای اوس خدا کی ہین یعنی اونکی باطل معبودونکا ذکر ہوتا اذا هم يستبشرون اوسوقت وہ خوش ہوتے ہین اسطرح سے کہ اثر سرور کا اونکی چہرونپر ظاہر ہوتا ہے اور اب

ع

حال اون لوگون کا ہی کہ جو اپنے تئین مسلمان کہتے ہین کہ جسوقت علی بن ابیطالب اور اونکی اولاد کے فضایل اور بزرگیون کا ذکر ہوتا ہی تو چہرہ اونکی سیاہ اور تنگی ہوجاتے
ہین اور دل اونکی سننے سی فضایل اہلبیت کے گہٹتی ہین اور نفرت کرتے ہین اور اگر قدرت جواب دینی کی رکہتے ہین تو اوس فضیلت کو رد کرتے ہین اور طرح طرح کی عیب اور ریح اوسمین
نکالتے ہین اور نہایت بوجہ اور دراہی تاویلین اوسمین کرتے ہین اور جسوقت سوای اہلبیت رسول کے اور کسیکا ذکر ہو یا فضیلت گہڑی ہوئی اور لوگونکی بنائی ہوئی کسیکی فخر کو رد ہو تو نہایت
خوش ہوتی ہین اور جسوقت کفار نصیحتونکو نہین سنتی تہی اور انکار اور عناد کو زیادہ کرتے تہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی عناد کی کثرت سی حیران ہوتے تہے خدا تعالی نے حکم دیا کہ تو ہماری
طرف متوجہ ہو اور اس طرحسے دعا کر چنانچہ فرماتا ہی کہ قُلِ اللّٰهُمَّ کہدے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای خدا ہمیشہ حق فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالے آسمانونکی اور زمین کی اور
مالک اونکی عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والی پوشیدہ اور ظاہر کے اور فاطر اور عالم کا نصب ندا کی جہت سی ہی کہ پوشیدہ ہی یعنی ای خدا پیدا کرنیوالی آسمان
اور زمین کے اور ای خدا جاننے والی ہر پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ تو ہی حکم کریگا بَيْنَ عِبَادِكَ درمیان بندون اپنی کے آخرت مین فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ بیچ اوس چیز کی کہ تہی وہ
بیچ اوسکی يَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے امر دین کے مقدمہ مین پس حکم کر تو میری اور اونکی درمیان حق کی ساتہہ کہتے کہ ربیع بن خثیم کہ زاہدون مین سے تہا ایکروز اوسنے حضرت امام حسین
علیہ السلام کی واقعہ سی خبر دی اور اونکی قاتلون پر لعنت کی اور کہا کہ آہ قتل کیا اوس شخص کو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ہمزین کہتی تہی اور منہ اپنا اوسکی منہ سی ملتی تہی اور
اور بعد اوسکی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قل اللہم فاطر السموات والارض الا یہ اور اب خدا تعالی کفار کو ڈراتا ہی وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور اگر تحقیق ہووی واسطے اون لوگون کے کہ ظلم کیا
اونہونے اپنی نفسون پر کفر کر کی مَا فِي الْاَرْضِ جو کچہہ کہ بیچ زمین کے ہی مال اور دولت جَمِيْعًا سب وَمِثْلَهٗ اور مانند اوس مال کی مَعَهٗ ہمراہ اوسکی اور مال ہو یعنی دنیا مال سے
دو چند مال اونکی پاس ہو تو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ فدیہ کرین وہ ساتہہ اوس مال کے یعنی اوس مال کو فدا کرین اپنی نجات کیواسطے مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ بدی عذاب کے سی اور سختی
اوسکی سی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کی وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو واسطے اونکی مِّنَ اللّٰهِ خدا کے جانب سے قسم قسم کے عذاب مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ جو کچہہ کہ نتہی وہ گمان کرتی کہ ہم
پہونچینگے اور یا یہہ کہ ظاہر ہو اونکو عذاب گناہونکی عوض مین اور وہ اون گناہونکو نیکیان گمان کرتے ہون وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہون واسطے اونکی نامہ مین سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا
جزائین برائیون اوس چیز کے کہ کسب کیا ہوا اونہون نے کہ وہ جزائین طرح طرح کی عذاب ہین اسطے اونکی وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کرے ساتہہ اونکی اور گہیرے اونکو مَا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز
کی کہ تہی وہ ساتہہ اوسکی يَسْتَهْزِءُوْنَ ٹہٹہا کرتے کہ جسوقت اونکو عذاب سے ڈرایا جاتا تہا تو وہ اوسپر ہنستی تہی اور اوسکو راست نہین جانتے تہے اور کفار کا عجیب اور غریب
حال ہی کہ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پس جسوقت پہونچی آدمی کو یعنی کیکافر کو اگر پہونچی ضُرٌّ کوئی سختی مثل فقیری اور مرض کے تو دَعَانَا پکارتا ہی وہ ہمکو اور درخواست
کرتا ہی ہمسے اوسکی دفع کرنیکی ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ پہر جسوقت دیوین ہم اوسکو اپنے فضل اور کرم سی نہ اوسکی مستحق ہونیکی جہت سی نِعْمَةً مِّنَّا نعمت اپنی جانب سے
کہ اوسکی فقیری کو تونگری سی اور اوسکے بیماری کو صحت سی بدل کرین تو اوسی طرح اپنے انکار اور عناد کو پیش کرکے قَالَ کہے کہ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوای اسکی نہین
کہ دیا گیا ہون مین اوس قسم نعمت تونگری یا صحت کو عَلٰى عِلْمٍ اوپر علم کے مجہسے کہ مین اوسکی حاصل کرنے اور کسب کرنیکی وجہہ کو جانتا تہا اور اوسکا علم رکہتا
تہا اور یا یہہ کہ خدا کو اوسکا علم تہا کہ مین مستحق اوسکا ہون خدا تعالی فرماتا ہی کہ نہ ایسا ہی کہ وہ گمان کرتا ہی بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ بلکہ وہ نعمت امتحان اور آزمایش
ہی اوسکے تا کہ ظاہر ہو کہ وہ شکر کرتا ہی اوس نعمت کا یا ناشکری کرتا ہی کہ اوسکی عوض مین مستحق عذاب کا ہو وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر اون کفار مین کے لَا يَعْلَمُوْنَ
نہین جانتی ہین کہ سب نعمتین خدا کی جانب سی ہین اور بلا اور نعمت مین فرق نہین کرتے ہین قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ تحقیق کہ کہا تہا اوس کلمہ کو یعنی کلمہ انما اوتیتہ علی
علم کو اون لوگون نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تہی مثل قارون کی فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ پس نہ بے پروا کیا اونسے عذاب کے ہونے سے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وہ
اوس چیز نے کہ تہی وہ کسب کرتے کہ مال اور دولت کو کما کر جمع کرتے تہے بلکہ سبب اونکی عذاب کا ہوا وہ مال فَاَصَابَهُمْ پس پہونچا اون کو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا
عذاب برائیون اوس چیز کا کہ کسب کیا تہا اونہونے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور وہ لوگ کہ ظلم کیا ہی اونہون نے اپنی نفسون پر کفر کرکے مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ ان لوگون
مین سی کہ جو اس زمانہ کے کفار ہین سَيُصِيْبُهُمْ قریب ہے کہ پہونچی اونکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیون اوس چیز کا کہ کسب کیا ہی اونہونے جیسا کہ پہلے
اونکو پہونچا ہی وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہین ہین وہ کفار عاجز کرنیوالے ہمکو عذاب کرنیسے کہ ہم سے بہاگ کر کہین چلی جائین اور منقول ہی کہ بعد نازل ہونی اس
آیت کی خدا تعالی نے سات برس اونکو قحط مین مبتلا کیا اور بڑی بڑی نامی اونکی جنگ بدر مین مارے گئے بعد اوسکی سات برس بہار رہی اور آسودگی اونکو بخشی
تا کہ جانین کہ تنگ کرنا اور کشادہ کرنا روزی کا خدا کے اختیار مین ہی اسواسطے بعد اسکی فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہ جانا اونہون نی کہ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ تحقیق خدا کشادہ
کرتا ہی روزی کو لِمَنْ يَّشَاۗءُ واسطے جسکی چاہتا ہی اپنی بندون مین سے محض اپنے فضل اور کرم سی کسی کام یا مرتبہ اور قدر اور مستحق ہونیکی جہت سی وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزیکو

جسکے واسطے چاہتا ہے اپنی مصلحت سے نہ واسطے ذلت او خواری بندہ کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اوس کشادہ او تنگ کرنے روزی کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان
قدرت خدا کی ہین لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین خدا پر او پیغمبر پر او اعتقاد رکہتے ہین کہ دینے والا روزی کا خدا ہی او کہتے ہین کہ ایک جماعت
مشرکون کی کہ قتل او زنا بہت کرتے تہے او طرح طرح کے گناہ کرتے تہے اون لوگون نے جناب رسول خدا سے عرض کی کہ ہمسے بہت بڑے گناہ ہوئے ہین او تو
دعوی کرتا ہے کہ جو کوئی شرک کرے او ناحق کسیکو قتل کرے اوسکو خدا تعالے نہین بخشتا ہے پس ہم ایمان نہین لاتے ہین مگر اس شرط سے کہ خدا تعالے ہمارے گناہونکو
بخش دے بعد مسلمان ہونیکے یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم یٰعِبَادِیَ ای بندو میرے الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا جنہون نے کہ زیادتی کی ہے گناہ کرکے عَلٰٓی
اَنْفُسِهِمْ اوپر نفسون اپنے کی یعنے حد سے گذرے ہین گناہ کرنے مین او بہت سخت گناہ کئے ہین اونہون نے لَا تَقْنَطُوْا نہ ناامید ہو تم مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ رحمت خدا کی سے
اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بخشتا ہے گناہونکو جَمِیْعًا سب کو صغیرہ کو او کبیرہ کو اگرچہ اونکی کثرت ہو او حد سے زیادہ ہون اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ الْغَفُوْرُ
ہے بخشنے والا گناہون کا الرَّحِیْمُ مہربان ہے اپنی بندون پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ قرآن شریف مین اس آیت کے برابر رحمت کشادہ او
مغفرت فراخ والی کوئی آیت نہین ہے او بعضی کہتے ہین کہ یہہ آیت وحشی قاتل حمزہ کی شان مین نازل ہوئی ہے کہ وہ اس خوف سے کہ توبہ میری قبول نہوگی مسلمان نہوتا
تہا یہہ آیت نازل ہوئی وہ مسلمان ہوا او بعد اوسکے صحابہ نے پوچہا کہ یا رسول خدا یہہ آیت خاص ہے وحشی کیواسطے یا سب مسلمان ہمین شریک ہین فرمایا کہ یہہ آیت عام ہے
او سب مسلمانونکو شامل ہے لیکن اس آیت کی خاص وحشی کے اسلام کیواسطے ہونمین کلام ہے اسواسطے کہ یہہ آیت مکہ مین نازل ہوئی ہے او وحشی اس آیت کی نازل ہونیکے بہت برس بعد
مسلمان ہوا ہی البتہ ہوسکتا ہے کہ جسوقت اوسنے یہہ آیت سنی ہو تو اوسکو سنکر مسلمان ہوا ہو اگرچہ بعد نازل ہونیکے کئی برس بعد سنا ہو او کہتے ہین کہ زید ابن اسلم کہ اپنے زمانہ
مین بڑا زاہد مشہور رہا او کثرت سے عبادت کرتا تہا وہ آدمیونکو عذاب خدا سے بہت خوف دلاتا تہا او رحمت سے ناامید کرتا تہا جسوقت وہ مرا تو کہا کہ خداوند اپنے نزدیک میرا
کسقدر مرتبہ ہے جواب آیا کہ دوزخ ہی تیرے واسطے کہا کہ اسقدر عبادت جو مینے کی ہے اوسکا ثواب کہان ہے فرمایا کہ تو نے میرے بندونکو میری رحمت سے ناامید کیا
آج مین تجکو اپنی رحمت سے ناامید کرون او حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے اس آیت کو اولاد فاطمہ کے شیعون کے حق مین نازل کیا ہی او حضرت
صادق علیہ السلام فرمایا اپنے شیعون سے کہ نہین ہے ملت ابرہیم پر سوائے تمہارے کوئی او نہین قبول کرتا ہی خدا مگر تمسے او نہ بخشیگا گناہ مگر تمہارے یہہ امام نے اسواسطے فرمایا ہی کہ بدون
محبت علی کے او اوسکی اولاد طاہرین کے بخشش گناہونکی نہوگی او محبت علی کی سوای اس فرقہ شیعہ کے کسیمین نہین ہے اسواسطے کہ محبت اونکی اوسوقت ثابت ہو کہ اونکی دشمنونسے
بیزاری بہی دل مین ہو او ایسا نہین ہوسکتا کہ اونکو بہی دوست رکہی او اونکی دشمنونکو بہی دوست رکہی یہہ دوستی اونکی نہین ہے او جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ ہماری دوستی او ہمارے دشمنون کی دوستی ایکدل مین نہین سما سکتی جیسی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سما سکتین او حدیث قدسی مین فرمایا ہے
خدا تعالے نے کہ علی ابن ابیطالب حجت میری ہے خلقت میری پر کہ مینے اوسکو خلیفہ او حاکم کیا ہے واسطے ہدایت کے او امانت دار میرا ہے میرے علم کے خزانون پر بہشت مین
لیجاؤنگا مین اوسکو کہ جو کوئی کہ اوسکو دوست رکہی اگرچہ میری نافرمانی اوسنے کی ہو او نہ لیجاؤنگا مین اوسکو بہشت مین کہ جسنے اوس سے دشمنی کی اگرچہ میری فرمانی
کی ہو او جناب رسول خدا صلعم فرمایا ہے کہ خداوندا تو دوست رکہہ تو اوسکو کہ جو دوست رکہی علی کو او دشمن رکہہ تو اوسکو کہ جو دشمن رکہی علی کو او جو خدا
دشمن کی ہرگز نجات نہین ہے او ائمہ معصومین علیہم السلام فرمایا ہے کہ دوستی ہم اہلبیت کی گراتی ہے گناہونکو بندونسی جیسے کہ گراتی ہی ہوا سخت پتونکو درخت
سے او امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ جو کوئی شیعہ ہمارا ہی قیامت کے دن اوسکو مقام حساب مین کہڑا کرین او حق تعالے اوسکی گناہونسے اوسکو خبردار کریگا او جسوقت
وہ اپنی گناہونکا اقرار کرے تو اوسکے گناہونکو نیکیونسے بدلدا او لوگونکو وہ نیکیان اوسکی دکہلائی او جسوقت وہ دیکہین تو تعجب کرکے کہین کہ اس بندہ سے کوئی گناہ صادر
نہین ہوا ہی او بعد اوسکے حکم ہو اوسکو بہشت مین داخل کرنیکا او یہی معنے ہین قول حق تعالے کے اُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ او صواعق محرقہ وغیرہ کتب احادیث اہل سنت
مین مذکور ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے یا علی انت و شیعتک فی الجنۃ یعنے ای علی تو او شیعہ تیری بہشت مین ہین او سنی اپنی تئین ایسی ایسی روایتین دیکہکر کہتے ہین
شیعہ ہون تو یہہ ایسا ہے کہ جیسے حبشی اپنی تئین کہے کہ مین ترکی ہون ❊ اندر لحدم نکیر و منکر دیدند ❊ اعضای گنہگار مرا بوسیدند ❊ چون مہر علی بسینہ ام بودے ❊ آخر بحبش تمام بخشیدند
او فرماتا ہی خدا کہ وَاَنِیْبُوْٓا اور رجوع کرو تم شرک او گناہون سے نہایت کوشش کرکے او جہکو تم اِلٰی رَبِّکُمْ طرف پروردگار اپنے کے او اوسکے واحد جاننے او طاعت کی وسیلے
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ او فرمانبرداری کرو تم واسطے اوسکے جس حکم کو کہ وہ فرمائے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب خدا کا ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ
پہر نہ مدد کئے جاؤ تم یعنے کوئی ایسا نہووے کہ تمہارے نصرت او مدد کرکے عذاب کو تمسے دفع کرے وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ

اور پیروی کرو تم نیک تر اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے مِنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ واجب کو مقدم رکھو سنت پر اور معاف کرنیکو مقدم رکھو
بدلا لینے پر اور پیروی اوس چیز کی کرو کہ جو نجات سے زیادہ قریب ہے مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تمکو عذاب خدا کا بَغْتَةً اچانک کہ جسکے آنیکی امید نہو
وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور تم نہ اطلاع رکھتے ہو اوسکے آنیکی پس پیروی زیادہ نیک طاعتون کی کرو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ ایسا نہو کہ کہے نفس وقت دیکھنے عذاب کے
يٰحَسْرَتٰى اے افسوس اور پشیمانی میری عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اوپر اوسکے کہ تقصیر کی مینے فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ بیچ جانب خدا کے یعنے اوسکے حق مین اور اوسکی طاعت مین
اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ مراد جنب اللہ سے وہ طریقہ ہے کہ پہونچانیوالا ہے طرف رضائے خدا کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین
جنب اللہ یعنی ہم وہ طریقہ کہ پہونچانیوالے ہین طرف خدا کے پس جو کوئی کہ ہماری پیروی نکرے وہ کل کو قیامت کے روز کہیگا کہ ہائے افسوس کہ مینے تقصیر کی آل عبا کی طریقہ مین اور
امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین جنب اللہ اور امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جنب اللہ امیر المومنین ہے اور ایسے ہی جو کوئی کہ بعد اوسکے ہے اوصیا مین سے
اور یہی مقصود ہے حدیث ثقلین سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ دو چیزین مین تم مین چھوڑے جاتا ہون قرآن اور اہلبیت اگر اونسے چنگل مارو گے تم تو گمراہ نہوگے یعنے
اگر ان دونو کی پیروی کرو گے تو گمراہ نہوگے پس جسنے کہ انکی پیروی نکی ہو گی تو وہ اوس روز افسوس کریگا اور اپنی قصور کو ظاہر کریگا کہ مینے انکی پیروی کیون نکی
لیکن اوس روز کی پشیمانی کچھہ فائدہ نہ بخشیگی اور کہیگا کہ وَاِنْ كُنْتُ اور تحقیق کہ تہا مین دنیا مین لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ البتہ ٹھٹھا کرنیوالون مین سے کتاب خدا اور
رسول خدا اور ائمہ ہدا پر کہ مینے اونکی پیروی نکی اور کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص عالم تہا کہ وہ تمام اوقات اپنی علوم کی حاصل کرنے مین خرچ کرتا تہا ابلیس اوسکے
پاس آیا اور کہا کہ تو کسواسطے اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے ان مشقتون اور محنتون سے اور دنیا کی فائدون اور مزون سے محروم رہتا ہے چاہیے کہ دنیا کی لذتون سے فائدہ مند ہو کہ
دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے آئندہ کو توبہ کر لینا کہ دونو جہان کی لذتون سے فائدہ اوٹہائے وہ شخص ابلیس کے فریب مین آگیا اور فسق و فجور اور بدکاریون کو اوسنے اختیار
کیا اور جسوقت کہ لذت دنیا مین مشغول تہا اوسوقت ملک الموت اوسکے پاس آیا اور جسوقت اوسنے آثار موت کے دیکھے تو کہا کہ ہای پشیمانی میری اوپر اوسکے کہ تقصیر کی مینے طاعت
خدا مین اور شیطان کی پیروی مین رہا اور اسی حسرت اور پشیمانی مین روح اوسکی قبض ہو لی اور ہمیشہ کے عذاب مین وہ گرفتار ہوا خدا تعالے نے اپنی حبیب کو خبر دی کہ
ایسا نہو کہ ابلیس کے فریب مین آکر تم بھی اے لوگو اس زمانہ کے طاعت خدا مین قصور کرو اور کل کو کہنے لگو کہ ہای پشیمانی میری کہ مینے جانب خدا مین قصور کیا اور اوسکی
احکام پر ٹھٹھا کرنیوالا تہا مین اَوْ تَقُوْلَ یا کہے وہ نفس کہ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر تحقیق کہ خدا رہنمائی کرتا مجھکو توفیق عطا کرکے طرف حق کی تو لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ البتہ ہوتا
مین پرہیزگارون مین سے اور شرک اور گناہ مین آلودہ نہوتا غرض یہہ ہے کہ اوسوقت ہر طرحکی آرزو اور عذر کریگا لیکن کچھہ فائدہ نہوگا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا وہ نفس افسوس
کرکے حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ جسوقت دیکھیگا عذاب کو کہ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً اگر تحقیق ہوتا واسطے میرے پہرنا طرف دنیا کی فَاَكُوْنَ پس ہوتا مین اوس سے مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ نیکی
کرنیوالا لوگون مین سے اور خدا تعالے اوسکے قول کو رد کرکے کہیگا کہ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ ہان تحقیق کہ آئین تیرے پاس آیتین میری کتاب کی کہ قرآن کی دلیلون سے مینے تجھکو راہ حق
دکھلائی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تونے ساتہہ اون آیتون کے اور جھٹلایا تونے وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر اور سرکشی کی تونے اوسکے قبول کرنے سے اپنی انکار اور عناد سے
اور گمراہی کو تونے ہدایت پر اختیار کیا وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تہا تو کفر کرنیوالون مین سے اور اب خدا جھوٹ بنانیوالون کو ڈراتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اور دن قیامت کے تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹ باندہا ہے اونہون نے عَلَى اللّٰهِ اوپر خدا کے اسطرح سے کہ اوسکے واسطے فرزند مقرر کئے
اور اوسکے واسطے شریک ٹہیرائے اور کہا کہ یہہ ہماری سفارش کرینگے خدا کی درگاہ مین پس اون جھوٹ بنانیوالون کا یہہ حال ہو گا کہ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ منہہ اونکے
کالے ہونگے پہلے اس سے کہ اونکو دوزخ مین لیجائین تا کہ قیامت کے لوگ اس علامت سے اونکو جانین کہ یہہ دوزخی ہین اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہین ہے بیچ دوزخ کی مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ جگہہ رہنے کی واسطے سرکشون کی کہ اپنے تکبر کی جہت سے خدا کی اور رسول کی فرمانبرداری اونہون نے نکی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے ہر ظالم
ہے کہ اپنی امامت کو طرف خدا کے منسوب کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ خدا نے اوسکو منصب امامت کا نہین دیا ہے راوی کہتا ہے کہ مینے پوچھا کہ اگرچہ وہ فاطمی ہو فرمایا کہ اگرچہ وہ
فاطمی ہو اور اب خدا تعالے پرہیزگارون کا حال بیان کرتا ہے وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دیگا خدا الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون کو کہ ڈرتے ہین وہ اور پرہیز کرتے
ہین کفر اور گناہون سے بِمَفَازَتِهِمْ بسبب نجات اور مراد پانے اپنی کے ایمان اور طاعت کی جہت سے اور اہل کوفہ نے سوا حفص کے مفازات پڑہا ہے
جمع کا صیغہ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ نہ پہونچیگی اونکو کوئی برائی اور سختی وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے نعمت اور لذت کے نہ پانے سے اور اب اپنی قدرت کا حال
بیان کرتا ہے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کی نگہبان ہے کہ اوسکا دخل اور تصرف ہر چیز مین ہے ۶۹

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اوسکی ہین کنجیان خزانون آسمانون اور زمین کی یعنے وہ مالک تمام امور آسمانون اور زمین کا ہی اور سوا اوسکی غیر کو کسیطرحکا دخل ہونا
نہین ہی جیسے کہ کسیکی پاس کنجی خزانہ کی ہو تو وہ اپنے غیر کو اوسمین دخل نہین دیتا ہی اور ابن عباس سی منقول ہے کہ کنجیان روزیونکی اوسکی پاس ہین پس وہ دروازے
روزیکی جسکی واسطے چاہتے کہولی اور جسکی واسطے مصلحت دیکہی روزی کا تنگ کرنا تو وہ دروازے روزیکی بند کری اور کہتے ہین کہ خزانے آسمان کی بارانکی ہین اور خزانے
زمین کے رویدگی اور کنجی ان خزانونکی اوسکی تصرف مین ہی جسقدر مینہ چاہے برساوی اور جسقدر گہاس چاہیے اوگاوی اور حارث ہمدانی نے روایت کی ہی کہ مینی امیر المومنین
علیہ السلام سی سنا ہی فرماتے تہے کہ مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کنجیان آسمان و زمین کی کیا ہین فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یہہ کلمہ کہ جنمین خداتعالی کی تسبیح اور حمد اور تکبیر کا بیان ہی یہہ کنجیان ہین آسمانون اور زمین کے خیر اور برکت کی اور جو کوئی صبح کیوقت ان
کلمونکو پڑہی اوسکی واسطے خداتعالی چہہ فضیلتین بخشے اول تو یہ کہ اوسکو ابلیس سے اور اوسکی لشکر سے محفوظ رکہی اور دوسری یہ کہ کثرت سی ثواب اوسکو دے کہ کوہ احد سے
زیادہ ہو اور تیسری یہ کہ اوسکو نیکونکی درجہ کو پہونچاوی اور چوتہی یہ کہ حور العین کو زوجہ اوسکی کری اور پانچوین یہ کہ بارہ ہزار فرشتونکو خداتعالی حکم فرماوی کہ ان کلمون کو اوس
سے سنکر ایک ورق پر لکہین بلکہ قیامت کے دن اوسکی واسطے گواہی دیوین اور چہٹی یہ کہ ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کی پڑہنے کا اوسکو دیوین اور ساتوین یہہ
کہ حج اور عمرہ مقبول اوسنی کیا ہو اور اگر اوس دن مین مری تو شہدا مین سی ہو اور اب کفار کے حال مین خداتعالی بیان کرتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ کہ
کافر ہوئی اور انکار کیا اونہونے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتہہ نشانیون قدرت خدا کی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ وہی نقصان پانیوالی ہین قیامت کیدن
کہ اونہونے بہشت کی نعمتونکی عوض مین عذاب دوزخ کو خرید کیا ہی اور حکم کرتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون مشرکین سی کہ جو مجھکو دین آبائی کیطرف بلاتی
ہین اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا پس غیر خدا کو تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجکو کہ پرستش کرون مین بعد اوسکی کہ دلیلین و نشان اوسکی توحید و قدرت پر دلالت کرتے ہین اَيُّهَا
الْجٰهِلُوْنَ اے ہی جاہلو اور نہ جاننے والو انجام کار کو اور اہل مدینہ نے تامرونی نون خفیفہ سی پڑہا ہے اور یا کو فتح سے اور ابن عامر نے دونون سے تامروننی پڑہا ہی اور یا کو ساکن اور ابن کثیر نے نون
مشدد اور یای مفتوحہ سی پڑہا ہی اور باقیون نی نون مشدد اور یاے ساکنہ سی پڑہا ہے اور اپنی حبیب کے طرف خطاب کرتا ہی کہ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہی طرف تیری
وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ اور طرف اون لوگونکی کہ پہلی تجہہ سے تہے یعنے تجہسے پہلی جو پیغمبر تہے مثل تیرے انکی طرف بہی وحی کی گئی ہی اور تیری طرف بہی قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی
لَئِنْ اَشْرَكْتَ البتہ اگر شرک کری تو بسبیل فرض اگرچہ تجہسے محال ہی تو اوس صورت مین لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ البتہ نابود ہو جاے عمل تیرا وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور البتہ ہوئی تو نقصان
پانیوالون میسے یعنے اگر شرک کری تو مرنیکی وقت تک تو کوئی عمل تیرا قبول نہو اور ثواب اوس عمل کا تجھکو حاصل نہو پس پیروی مشرکون کی مت کر اور انکی بہکانیسے اپنی طریق کو مت چہوڑ اس
کلام مین اگرچہ خطاب حضرت کی طرف ہی لیکن تنبیہہ اپنے بندونکو کرتا ہی کہ جو کوئی شریک کری عبادت مین سواے خدا کے اوسکے غیر کو تو اوس عبادت سے مستحق ثواب کا نہوگا اسواسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا موقوف
عمل کے خالص واسطے خدا کے ہونے پر ہی بہہ کہ جو شریک ہی نہ شرک اوسمین ہو اور مراد عمل کے حبط اور نابود ہونیسے یہان یہہ ہے کہ اوس عمل کے کرنیسے مستحق ثواب کا نہو گا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کو پس عبادت کر تو
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اور ہو تو شکر کرنیوالون مین سے نعمت توحید اور عمل خالص پر وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور نہ بندگی کی اونہونے خدا کے حَقَّ قَدْرِهٖ حق بزرگی اوسکی کا جسطرح کہ لائق بزرگی کرنیکے ہے بلکہ
اوسکی عبادت مین اوسکی غیر کو اونہونے شریک کیا اور یا یہہ کہ تعریف کی اونہونے اوسکی جیسے کہ وہ سزاوار تعریف کا ہی اسواسطے کہ انہونے انکار کیا اوسکی قدرت کا کہ وہ دوبارہ زندہ نہین کر سکتا ہی اور حشر
مین اوسکی بیان کیا اونہونے خلقت کو اوسنی عبث پیدا کیا ہی اور وہ عاجز ہی دوبارہ اوسکی پیدا کرنیسے وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا اور زمین سب قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قبضہ مین اوسکی ہی دن قیامت کے اور
جمیعا حال واقع ہوا ہے اور عامل اوسکا محذوف ہی وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ اور آسمان لپٹی ہوئی ہین ساتہہ ہاتہہ قدرت اوسکی کے مقصود اس سے یہ ہی کہ آسمان اور زمین اوسکی قدرت
کی آگے کچہ حقیقت نہین رکہتے زمین تو باوجود اسقدر بڑی ہونیکی ایسے ہی کہ جیسے کوئی کسی چیز کو مٹہی مین پکڑلے اور آسمان ایسے ہین کہ جیسے کوئی کسی چیز کو اپنی ہاتہہ سی لپیٹ لیوے اور اسکا
بیان کرنا اونکا تمثیل کیواسطے ہی اور مراد اوس سے ظاہر کرنا اپنی قدرت کا ہی اور جسوقت کہ دکہلایی تو سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا وَتَعٰلٰى اور بلند مرتبہ والا ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز
سے کہ شریک کرتے ہین وہ مشرکین کہ اوسکی غیر کو اوسکا شریک کرتے ہین اور اب قیامت کے حال کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پہونکا جاے گا بیچ صور کے یہہ پہلا صور ہے کہ جسکو
اسرافیل پہونکینگے اور ذکر اسکا سورہ یسین مین ہو لیا ہے فَصَعِقَ پس بیہوش ہو جاوے یعنے مرجاوے اوسکی سختی آواز کی سننی سی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی کہ بیچ آسمانونکی ہے ملائکہ وغیرہ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہی اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مگر جس کو چاہے خدا وہ اوس آواز سی نہ مریگا جیسے کہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور حاملان
عرش اور بعضے روایت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کہ شہدا اپنی تلوارین گلی مین ڈالی ہوئی گرد عرش کے بیٹہی ہونگے اور اوس آواز سے نہ مرینگے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى پہر پہونکا جاوے

پھر اوس صور کے دوسری پھونک سے صور دوسرا ہی کہ اسمین سب زندہ ہو جائینگی اور کہتی ہین کہ درمیان دونون صورون کے چالیس برس کا فاصلہ ہوگا پس جسوقت دوسرا صور پھونکا
جاویگا تو فاذا ھم پس ناگاہ وہ قیام کہڑی ہونیوالے ہونگی اور قبرون سے اوٹھنے والی کہ ینظرون نظر کرینگے اور دیکھینگے اپنی چارون طرف حیران ہو کر کہ اوسوقت انتظار کرینگی کہ
دیکہین ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہی اور ہمکو کیا حکم ہوتا ہی اور منقول ہی کہ حضرت سجاد علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ درمیان دونون پھونکون صور پہلے اور دوسرے کی کسقدر فاصلہ ہوگا فرمایا کہ
جسقدر کہ خدا چاہے اور پوچھا کسینے کہ اے فرزند رسول خدا کیونکر پھونکا جائیگا صور مین فرمایا کہ جسوقت پہلا صور پھونکا جائیگا تو اسکی کیفیت یہ ہی کہ خدا تعالی اسرافیل کو
حکم کریگا وہ دنیا مین آئیگا آسمان سے اور اوسکی پاس صور ہوگا اور اوسکے دو سرے ہونگی ایک اوپر اور ایک نیچے اور فرق درمیان دونو سرونکی ایسا ہوگا کہ جیسے زمین اور آسمان مین فرق
ہی اور جسوقت ملائکہ اسرافیل کو دیکھینگے کہ دنیا کی طرف چلا آتا ہی اور ہمراہ اوسکی صور ہی تو کہینگے کہ خدا تعالی نے زمین کے اور آسمانکے باشندونکی موت کا اسکو حکم دیا ہی پس اسرافیل بیت المقدس
کے حظیرہ پر اوتریگا اور کعبہ کیطرف اوسکا منہ ہوگا اور جسوقت زمین کے رہنے والی اوسکو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدای تعالی اسکو زمین کے باشندونکی موت کا حکم دیا ہی پس اسرافیل صور مین ایک
پھونک ماریگا اور اوس صور مین سے آواز اوس طرف سے نکلے زمین کی جو طرف کہ اوسکی زمین کے متصل ہے پس کوئی جاندار زمین پر باقی نرہیگا کہ جسقدر زمین پر ہین سب مر جائینگے اور بعد اوسکے اوپر
طرف سے آواز نکلے گی جو طرف کہ اوس صور کی آسمان کے متصل ہے اور اوس آواز سے جسقدر کہ جاندار آسمان پر ہین سب مر جائینگے مگر اسرافیل کہ وہ باقی رہیگا پس فرمائیگا خدا تعالی
اسرافیل کو کہ مرجا تو وہ بھی مر جاویگا اور دیر کرینگی سب اوسی طرح مردہ رہینگے جس مدت تک کہ خدا چاہے پہر حکم کریگا خدا تعالی آسمانونکو پس مضطرب ہونگی اور حرکت کرینگے اور حکم کریگا پہاڑون
کو پس روانہ ہونگی اور چلینگے اور یہ مراد ہی اوسکی قول سے کہ یوم تمور السماء مورا وتسیر الجبال سیرا اور بدلی جائینگی زمین اوس زمین سے کہ جسپر گناہ نہین ہوئی ہین اور ایسے ظاہر اور کہلی
ہوئی ہوگی کہ اوسپر نہ پہاڑ ہونگی اور نہ درخت ہونگی جیسے کہ پہلے مرتبہ بچھائی گئی تہے اور ہوجائیگا عرش اوسکا پانی پر جیسے کہ اول مرتبہ تہا اوسکی قدرت اور عظمت سے
اوسوقت خدا تعالی ندا کریگا اسطرح سے کہ سب آسمان اور زمین کی طرفین سنینگے اور کہیگا کہ کسکے واسطے ہی آج بادشاہی پہر کوئی جواب نہ دیگا اوسکو اور اپنی قدرت سے آپ ہی
کہیگا کہ مینے قہر کیا خلقت پر اور سبکو مار ڈالا انی میں ہون خدا نہین ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوا میری کہ نکوئی میرا شریک ہے اور نہ وزیر ہی اور مینی اپنی دست قدرت سے خلقت
کو پیدا کیا تہا اور مینی ہی اونکو مار ڈالا اپنی خواہش سے اور مین ہی اونکو زندہ کرونگا اپنی قدرت سے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ پس پہونکیگا خدا صور دوسرا پس آواز نکلیگی
اوسطرف سے جو کہ متصل آسمان کے ہی جتنے باشندے آسمان کے ہین سب زندہ ہوجائینگے اور زندہ ہونگی حاملان عرش اور حاضر ہونگی بہشت اور دوزخ اور خلقت حساب کے لئے جمع
ہوگی راوی کہتا ہی کہ مینی امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا کہ یہ فرما کر بہت شدت سے روئے اور حضرت صادق علیہ السلام نی صور اولکے پہونکنی کے حال مین فرمایا ہے
کہ جسوقت پہلا صور پہونکا جائیگا تو زمین کے باشندے سب مرجائینگے اور بعد اوسکی آسمان کے رہنے والی سب مرجائینگے اور کوئی باقی نرہیگا مگر ملک الموت اور حاملان عرش اور
جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت خدا کے آگے کہڑا ہوگا اوس سے کہا جائیگا کہ کون باقی رہا ہی باوجود یہ کہ وہ جانتا ہی کہ کون کون باقی رہا ہے لیکن ملک الموت سے پوچھیگا تو وہ جواب
مین کہیگا کہ کوئی باقی نہین رہا ہی مگر ملک الموت اور حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل حکم ہوگا ملک الموت کو کہ کہہ تو جبرئیل اور میکائیل کو کہ مرجائین اوسوقت فرشتے
کہینگے کہ خداوندا یہ تیری رسول اور امین ہین کہ تیرا حکم لیکر جاتے تہی فرمائیگا کہ مینی سب جاندارون کیطرف حکم مرنیکا دیا ہی اور بعد مرنے جبرئیل اور میکائیل کے پہر ملک الموت
خداوند جبار کے آگے کہڑا ہوگا فرمائیگا خدا کہ اب کون باقی رہا ہی ملک الموت عرض کریگا کہ ملک الموت اور حاملان عرش کے سوائے کوئی باقی نہین رہا ہی فرمائیگا کہ کہہ تو اونسے کہ وہ بھی مرجائین
جسوقت کہ حاملان عرش بھی مرجائینگے تو ملک الموت غمگین اور بدحال ہوکر آگے کہڑا ہوگا او آنکھ اپنی اوپر کو نہ اوٹھائیگا فرمائیگا خدای تعالی اے ملک الموت کون باقی ہے
عرض کریگا کہ اے پروردگار سوائے ملک الموت کے کوئی باقی نہین رہا ہی فرمائیگا کہ مرجا تو وہ بھی مرجائیگا اور زمین کو اور آسمانکو اپنی دست قدرت مین پکڑ کر فرمائیگا کہ کہان
ہین وہ لوگ کہ ہمراہ میری شریک مقرر کرتے تہے اور کہان ہین آج وہ لوگ کہ دوسرا معبود تجویز کرتے تہے اور خدا نی قرآن مین فرمایا ہی کہ جس روز یہ معرکہ ہوگا وہ پچاس
ہزار برس کا ایک دن ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسوقت خدا تعالی خلقت کو زندہ کرکے اوٹھانیکا ارادہ کریگا تو چالیس صباح مینہ برسائیگا تب بند
جمع ہوکر اپنی اپنی جگہہ ملجائینگے اور گوشت ہڈیون پر اوگینگے اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روح اپنی مکان مین مقیم ہوگی روح نیک آدمی
کے تو روشنی اور کشادگی مین ہوگی اور روح بد آدمی کی تنگی اور تاریکی مین ہوگی اور بدن مٹی ہو جائیگا مثل اوسکی کہ جس سے پہلے پیدا ہوا تہا اور جو کچھہ کہ درندون اور جانورون
نی کہا کر اپنی پیٹ سے باہر ڈالا ہی وہ مٹی مین خدا کے پاس سب محفوظ ہی اور ہر ایک ذرہ کو جانتا ہی وہ شخص کہ جس سے پوشیدہ نہین ہوتا ہی برابر ذرہ کے زمین کے
تاریکیون مین اور جانتا ہی گنتی کو چیزون کی او وزن اونکی اور مٹی روح والی چیزون کی بمنزلہ طلا کے ہوگی خاک مین اور جسوقت خدا زندہ کرنا چاہے گا تو زمین
پر مینہ برسیگا او مٹی زمین کی مثل دہی کے بلوئی جائیگی پس مٹی آدمی کی مثل سونے کے نکل آئیگی جیسے کہ سونا مٹی سے جب دہو کر نکالتے ہین اور مسکہ کو شیرین

سی بلو کر نکالنے مین پس مٹی ہر بدن کی جمع ہو کر اپنے بدن مین ملجائیگی اور قدرت خدا سے جو صورت کہ پہلے تہی وہ ہی بنجائیگی اور روح اوسمین داخل ہو جائیگی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
اور روشن ہوویگی زمین یعنی میدان محشر کا روشن ہو بِنُوْرِ رَبِّهَا ساتہہ نور پروردگار اپنے کے مراد نور سے یہان عدل اور انصاف ہے یعنے جیسے کہ ظلم کو تاریکی کہتی ہین ایسی ہی
عدل کو نور کہتے ہین اور یہان اسواسطے عدل کو نور کہا کہ اوس روز حق ظاہر ہو جائیگا اور یا مراد نور سے یہہ ہے کہ خدا تعالے اوس روز ایک نور پیدا کریگا کہ اوس سے زمین محشر
کی بدون آفتاب اور ماہتاب کے روشن ہو جائیگی وَوُضِعَ الْكِتَابُ اور رکہی جائیگی کتاب یعنی اعمال کی کتابین حساب کیواسطے رکہی جائینگی وَجِيءَ بِالنَّبِيِّيْنَ اور لائے جائینگے پیغمبر واسطے
دعوی پہونچانے احکام خدا کی امتون پر اور اون امتون پر حجت پکڑنیکے واسطے وَالشُّهَدَاءِ اور گواہ لائے جائینگے واسطے صحیح کرنے دعوی پیغمبرون کی اور جہٹلانے امتون
کے لوگون کے اور مراد اون گواہون سے ملائکہ ہین کہ آدمیون پر مقرر ہین اونکے اعمال بد اور نیک لکہنے کیواسطے اور یا مومنین عادل مراد ہین اور پہلے اس سے سورہ بقر مین گذرا
ہی کہ مراد اونسی ائمہ معصومین علیہم السلام ہین وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ اور حکم کیا جاوے درمیان اون بندون کے ساتہہ حق کے یعنے ساتہہ عدل اور راستی کے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے کہ ثواب کسی کا کم کیا جائے یا عذاب کسیکا زیادہ کیا جاے بلکہ ثواب عمل سے زیادہ ملیگا اور عذاب موافق گناہ کی ہوگا وَوُفِّيَتْ اور پورا دیا جائیگا
كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَا عَمِلَتْ جزا اوس چیز کی کہ عمل مین لایا ہی وہ نیکی یا بدی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خدا زیادہ جاننے والا ہی اور عالم ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتے
ہین وہ بندے نیک یا بد اور اوس پر کچہہ پوشیدہ نہین ہے اور ہر ایک کو خبر دینگے اس تفصیل سے کہ خدا بیان کرتا ہی وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہانکی جائینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونہون نے
ذلت اور خواری سے اِلٰى جَهَنَّمَ طرف دوزخ کی زُمَرًا گروہ گروہ یہہ حال واقع ہوا ہی یعنے ایک جماعت کو بعد ایک جماعت کے ہر جماعت کو اوسکے پیشوا کے ہمراہ دوزخ مین
لیجائینگے نہایت خواری اور رسوائی سے حَتّٰى اِذَا جَاءُوْهَا یہانتک کہ جسوقت آئینگے وہ اوس دوزخ مین فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا کہولے جائینگے دروازے اوسکے اونکی داخل ہونیکی واسطے
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اور کہینگے واسطے اون دوزخیون کے نگہبان اوس دوزخ کی کہ وہ فرشتے ہین مالک اور اوسکے زیر حکم جسقدر کہ فرشتے ہین وہ اون دوزخیون سے وقت
داخل ہونیکے کہینگے اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئے تہے رُسُلٌ مِّنْكُمْ پیغمبر تمہاری قومون مین سی کہ بحکم خدا يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑہتے اوپر تمہارے اٰيَاتِ رَبِّكُمْ آیتین پروردگار تمہارے کی
اور نشانیان اوسکی قدرت کی بیان کرتے کہ جس سے تم خدا کو پہچانتے اور اوسکی طاعت کو اختیار کرتے وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے وہ تمکو لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ملاقات کرنی
اس دن تمہارے کی یعنی اس دن کی ملاقات کرنے سے تمکو ڈراتے قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی اون فرشتون کے جواب مین کہ بَلٰى ہان ہمارے پاس پیغمبر آئے تہے اور اونہون نے ہمکو ڈرایا
بہی تہا وَلٰكِنْ حَقَّتْ اور لیکن ثابت ہوا كَلِمَةُ الْعَذَابِ سخن عذاب کا جو خدا نے فرمایا تہا عذاب کے واقع ہونیکا عَلَى الْكَافِرِيْنَ اوپر کافرون کے یعنی ہم جو باوجود
موجود ہونے علامتون توحید خدا کی اور ڈرانے پیغمبرون کے اپنی شرک سے نہ پہرے اس سبب سے لائق کلمہ عذاب کے ہوئے اور جسوقت فرشتے اس کلام کو اونسے سنینگے
تو قِيْلَ کہا جائے یعنے وہ فرشتے اونسی کہینگے ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ داخل ہو تم دروازون دوزخ مین کہ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہوگے بیچ اوس دوزخ
کے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بری ہی دوزخ جگہہ تکبر اور سرکشی کرنیوالون کی اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے کہ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور روانہ کیے جائینگے
وہ لوگ کہ پرہیز کیا ہے اونہون نے کفر اور گناہون سے اور ڈرے ہین وہ رَبَّهُمْ پروردگار اپنے سی اِلَى الْجَنَّةِ طرف بہشت کے زُمَرًا گروہ گروہ موافق اپنی اپنی مرتبہ
کے ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اپنے اپنے پیشوا کی ہمراہ جنت مین ہر گروہ کا جسوقت ہو گذار ہو اور مرتضی علی ہی چلے لیکے اپنے یار ہو اوسوقت اپنے فضل و کرم کی نگاہ سے
تو یا رب مجہے علی کے محبون مین کر شمار حَتّٰى اِذَا جَاءُوْهَا یہانتک کہ جسوقت آئینگے وہ متقی اوس بہشت مین نہایت خوشی سے اور اوسکی دروازہ پر پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
اور کہولے جائینگے دروازے اوسکی اونکی داخل ہونیکے واسطے وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان اوس بہشت کے رضوان وغیرہ کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلامتی
ہے اوپر تمہارے اور رحمت جانب خدا سی کہ بیخوف ہوئے تم طِبْتُمْ پاک تہے تم دنیا مین گناہون سے اسواسطے تم اس مرتبہ کو پہونچے اور یا یہہ کہ پاکیزہ ہوئے تم مغفرت اور بخشش
کے ساتہہ پہلے داخل ہونے سے اور فتحت اور فتحت کو دونو کو اہل کوفہ نے تا کی تخفیف سے پڑہا ہی اور باقیون نے تشدید سی اور واو وفتحت کے بعضے کہتے ہین کہ زائد ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ واو حالیہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے اپنے باپ سی اور اونکے باپ نے اپنے باپ سے یہان تک کہ امیر المومنین علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت
علی نے کہ بہشت کے آٹہہ دروازے ہین ایک دروازہ سی انبیا داخل ہون گے اور صدیقین اور ایک دروازہ سی شہدا اور صالحین داخل ہونگی اور پانچ دروازے سے
ہمارے شیعہ اور دوست داخل ہونگے اور مین صراط کی اوپر کہڑا ہونگا اور دعا کرتا ہونگا اور کہتا ہونگا کہ اے پروردگار میرے سلامت رکہہ تو میرے شیعون اور
دوستون کو اور جسنے میری نصرت کی ہے اور لڑا ہے وہ اوس شخص سے جو کہ مجہسے لڑا ہی فعل سے یا قول سے اور ایک دروازہ سے سب مسلمان داخل
ہونگے جو کہ گواہی دیتا تہا لا الہ الا اللہ کی اور اوسکے دل مین برابر ذرہ کی دشمنی ہم اہلبیت کی نتہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا ایکطرف نیک گمان کرو اور

جانو تم کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین اور عرض ہر دروازہ کا چار سو برس کی راہ کا ہی ظاہر مراد اون آٹھ دروازونسی آٹھ بہشتین ہین اور ہر بہشت کا عرض چار سو برس
کی راہ کا ہوگا لیکن یہہ بہی حد سی زیادہ ہے اور اسکی حقیقت کو خدا ہی جانتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت کی دروازہ پر پہنچین تو ایک
درخت دیکھین کہ اوسکے نیچے سے دو چشمہ جاری ہین بہشتیونکو حکم ہو کہ ایک چشمہ مین غسل کرو جسوقت وہ غسل کرین تو تمام بدن اونکا پاکیزہ اور لطیف ہو جاوے اور بدن اونکا
کبہی میل اور چرک پیدا نکرے اور بال اونکے پریشان اور بکہرے ہوے نہون اور دوسرے چشمہ سے اونکو پانی پلائین تو دل اونکا حسد اور کینہ سی اور عیبون باطنی سے پاک اور صاف
ہو جاوے اور بعد اوسکے بول اور براز اور ریح اونسی سرزد نہو اور رنگ اونکا دگرگون نہو اور جو چیز کہ باعث دگرگون ہونیکی ہے وہ ظاہر نہو اور اس سبب ملائکہ اونکو کہین
طبتم یعنے ظاہر اور باطن تمہارا پاک ہو جیو فَادْخُلُوْهَا پس داخل ہو تم اوس بہشت مین خَالِدِیْنَ کہ ہمیشہ رہنے والے ہو اوسمین اور منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت مین داخل
ہون تو جسطرح کہ کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکے یگانی مہربان ہوتے ہین اسطرح سے ایک شخص اونکی غلامونمین سے اونکی عورتون حور العین کو جا کر خبر کرے وہ عورتین
اونکی مشوائی کو محلونسی باہر آئین اور اونپر سلام کرین اور جسوقت وہ محلونمین داخل ہون تو دیکھین کہ تخت جڑاؤ طرح طرح کے جواہر کہے ہوئے ہین اور فرش ریشمی بچھے
ہوے ہین اور تکیہ اونپر رکہے ہوے ہین اور دیوارین اون محلونکی ایک سونیکی اینٹ سے اور ایک چاندیکی اینٹ سے اور یاقوت سرخ اور موتی اور زبرجد سے چنی ہوئی ہین اور جسوقت وہ بہشتی وہان
پہونچین تختونپر مثل بادشاہونکے بیٹہین اور جسوقت آنکہہ اوس زیب و زینت پر پڑے تو کہین کہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ فرشتے اونکو کہین کہ تلک
الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون وہ بہشتی ملائکہ کے قول کو سچا کرین وَقَالُوْا اور کہین وہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریف اور شکر واسطے خدا کی ہے کہ الَّذِیْ
صَدَقَنَا وَعْدَهٗ جسنے سچا کیا ہمسے وعدہ اپنا کو جو کچہہ کہ زبانی پیغمبرونکی فرمایا تہا وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا کہ ہم اپنی قدرت و اختیار سے اونکو
جگہہ پکڑتے ہین نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ بہشتمین سے حَیْثُ نَشَآءُ جس جگہہ چاہین ہم اسمے اشارہ ہی طرف کثرت محلون اور مکانونکے اور حدیث مین آیا ہی کہ کم مرتبہ کا
مومن ہے کہ جسکے پاس ایک دنیا کے برابر بہشت ہو اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکی واسطے بہشت مین مکان نہو خواہ مومن ہو خواہ کافر
اور اگر کافر مرنیسے پہلے ایمان کو ختیار نکرے اور حالت کفر مین مرجاے تو بندہ مومن اوسکے مکان کا وارث ہوتا ہے پس معنی آیت کی یہہ ہوے کہ حق تعالے وارث کرتا ہی مومن
کو کافر کے مکان کا فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ پس اچہی ہے مزدوری کام کرنیوالونکی اور ثواب بدلا نیک عمل کرنیوالونکا کہ وہ بہشت کی نعمتین ہین وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ اور دیکہیگا
تو ای محمد صلعم فرشتونکو گہیرنیوالے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی جسوقت کہ تو آخرت مین اپنی اعتقاد دنیا کے بہت مرتبہ قرب کو پہنچیگا تو فرشتونکو گرد عرش
کے طواف کرتے ہوے دیکہیگا لذت سی نہ تکلیف کی راہ سی اسواسطے کہ وہان تکلیف نہین ہے اور وہ فرشتے وقت پہرنیکے گرد عرش کے يُسَبِّحُوْنَ پاکی سے یاد کرینگی خدا کو کہ دور
پاکیزگی نزدیک کی گئے ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتہہ تعریف پروردگار اونکے یعنی کہینگے وہ کہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور خدا تعالی کی پاکیزگی بیان کرینگے ہر عیب اور نقصان سے
کہ جو لائق اوسکی ذات پاک کے نہین ہے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور حکم کیا جاے درمیان اونکے یعنی خدا تعالے درمیان بندونکے حکم کرے بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے کہ جو کوئی سزاوار
جس مقام کا ہے بہشت کا یا دوزخ کا وہان اوسکو بہیجے وَقِیْلَ اور کہا جاے یعنے مومنین کہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریفین واسطے خدا کے ہین کہ پروردگار
عالم لوگونکا ہے اوسکے حکم کرنے پر درمیان ہمارے حق اور راستی سے کہ ہر ایک کو موافق اعمال کے مناسب مقام مین لایا

سورۃ المؤمن

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین بچاسی
آیتین ہین اور حم سات سورتین ہین اور یہان سے شروع ہوئی ہین اور جمع حم کی حوامیم ہے اور منقول ہے کہ حوامیم دیبا قرآن کا ہے اور دوسری روایت مین ہی کہ
ہر چیز کا ایک میوہ ہوتا ہے اور میوہ قرآن کا حوامیم ہے اور جو کوئی چاہے کہ بہشت کے باغ مین میوہ کہاے چاہیے کہ حوامیم کو پڑہے اور ایک روایت مین ہے کہ نماز شب
مین پڑہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حوامیم پہول قرآن کا ہین پس چاہیے کہ اوسکی تلاوت پر شکر خدا کا کرو اسواسطے کہ جو بندہ مومن کہ اس سورت کو پڑہے اوسکے منہ
سے خوشبو مشک اور عنبر کی آوے اور حق تعالے اوسپر رحمت کرے اور اوسکی تمام یگانون اور ہمسایون کو اوسکی تلاوت کی برکت سے رحمت مین غرق کرے اور عرش اور کرسی
اور ملائکہ مقربین اوسکے واسطے بخشش چاہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حوامیم سات ہین اور دوزخ کے دروازے بہی سات ہین کہ وہ جہنم اور حطمہ اور لظی اور سعیر اور سقر
جحیم اور مصیر ہے پس جو کوئی کہ ان سورتونکو پڑہے ہر سورت ایک صورت بنکر دوزخ کے دروازہ پر کہڑی ہو اور اوسکے پڑہنیوالیکو دوزخ مین جانے نہ دے اور منقول ہے
کہ ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حوامیم ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جو کوئی سورہ مومن کو پڑہے تین روز مین ایکبار حق تعالے
اوسکے تمام گناہ پہلے اور پچہلے سب بخشے اور تقوے اور پرہیزگاری کو اوسکے لازم کردے اور نعمتین بہشت کی اوسکو بخشش فرمائے اور اوسکی آخرت کو دنیا سی بہتر کرے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ ابن عباس سے منقول ہے کہ حم بزرگترین نام خدا کا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ حرف نامونسے اول مین حا اور میم اون نامونکا شروع ہے

سورۃ المؤمن

مثل حلیم اور حامد اور حمید اور حی اور حکیم اور حاکم اور حفیظ اور حافظ اور حاکی اور مثل مالک اور ملیک اور مالک اور مجید اور ماجد اور مبدی اور معید اور معز
اور مہیمن اور منان ہے اور انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ ایک روز ایک اعرابی نے رسولخدا سے پوچھا کہ حم کیا چیز ہے کہ ہمارے لغت میں نہیں ہے فرمایا کہ شروع ناموں کا
خدا کا اور سورتوں کا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حا اور میم دو حرف ہیں درمیان الرحمن اور محمد کے پس یہ اشارہ ہی طرف ایک رمز کی درمیان خدا اور پیغمبر کے اور کوئی
پیغمبر مرسل سوائے خاتم النبیین کے اور ملک مقرب اس رمز کو نہیں جانتا ہے اور سوائے اسکی اور قول بھی ہیں لیکن سورہ بقر کے اول میں اسکی تحقیق ہو چکی ہی کہ حروف
مقطعہ سی کیا مراد ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے الحمید المجید ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حم نام سورہ کا ہی اور اہل کوفہ نے سوائی عاصم کے
الف کو اسکی امالہ سی پڑھا ہے اور باقیوں نے فتح سے تَنْزِيلُ الْكِتَابِ یہ نازل کرنا کتاب کا ہی مِنَ اللّٰهِ جانب خدا سے اور تنزیل خبر مبتدا محذوف کی ہی اور مبتدا بھی
ہو سکتا ہے اور من اللہ خبر اسکی یعنی نازل کرنا کتاب کا خدا کے جانب سی ہی الْعَزِيزِ کہ غالب ہے وہ اپنی بادشاہی میں الْعَلِيمِ جاننے والا ہی ہر چیز کا غَافِرِ الذَّنْبِ بخشنے والا
گناہ کا اوس شخص کے کہ جو بہ نیت خالص خدا اور رسول سی اعتقاد رکھتا ہو اور خدا کے طاعت میں مصروف ہو وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنیوالا توبہ کا واسطے مومن گنہگار
کے اور واسطے مشرک کی اگر شرک کو اپنی ترک کر کے خدا اور پیغمبر پر ایمان لاوی اور توب جمع توبہ کی ہی یا مصدر ہے شَدِيدِ الْعِقَابِ سخت کرنے والا عذاب کا
واسطے اوس شخص کے کہ جو ایمان لانے سی انکار کری اور گناہوں سے توبہ نکری اور اس صفت کا ذکر بعد مغفرت کی صفت کی اسواسطے ہی کہ بندہ مغفرت پر تکیہ کر کے
گناہوں میں مشغول نہو بلکہ چاہئی کہ امید اور خوف دونو رکھی ذِي الطَّوْلِ صاحب فضل اور احسان کا اپنی بندوں پر کہ طرح طرح کی نعمتیں بخشتا ہی اور یہ سب اللہ کی صفت
بعد واقع ہوئی ہیں اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خدا بخشنیوالا ہے اوس شخص کا کہ کہی لا الہ الا اللہ اور سخت کرنیوالا عذاب کا ہی اوس شخص کو کہ جو
نکہے لا الہ الا اللہ اور صاحب طول ہی یعنے بی نیازی اوس سے کہ نکہی لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوا اوس خدای حق کے کہ جس میں وہ
صفات مذکورہ میں إِلَيْهِ الْمَصِيرُ طرف اوسکی ہی پہرنا سب کا واسطے جزای اعمال کے کہ فرمان بردار کو تو درجات بلند عطا کری اور نافرمان بردار کو عذاب میں گرفتار
کری اور جسوقت معلوم ہوا کہ قرآن خدا کا نازل کیا ہوا ہی تو اوسکی پیروی واجب ہی اور سارے احکام پر عمل کرنا لازم ہی اور اسمیں جھگڑا اور چون و چرا کرنی حرام ہے
مَا يُجَادِلُ نہیں جھگڑا کرتے میں فِي آيَاتِ اللّٰهِ بیچ آیتوں خدا کے کہ وہ آئتیں قرآن کی ہیں إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا مگر وہ لوگ کہ کافر ہوئی اور خدا کے نعمت کا اونہوں نے انکار
کیا اور مراد اس جھگڑے سے وہ ہے کہ جو کفار قرآن کے دلیلوں کے دفع کرنیکی واسطے عناد اور انکار سی جھگڑا کرتے ہیں اور حق کو ڈہانا چاہتے تہے نہ وہ جھگڑا کہ جو علما اوسکے معانی
کی تحقیق میں کرتے ہیں اور اوس سے احکام کی نکالنے میں اور بری راؤں کی دفع کرنیکی واسطے گفتگو کرتے ہیں اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ لعنت کی گئی ہیں جھگڑا کرنیوالے
دین میں زبان پر ستر پیغمبروں کی اور جو کوئی کہ جھگڑا کری آیات خدا میں وہ کافر ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری روایت میں ہے ہی کہ جھگڑا کرنا قرآن میں کفر ہی اس سے
یہی مراد جھگڑا باطل ہی نہ وہ جھگڑا کہ جو دین کے ثابت کرنیکی واسطے ہو اور عناد اور انکار والی لوگ باوجود حاصل ہونے نعمتوں الہی کے جو اپنی کفر اور انکار پر ہٹ کرتے تہی اس جہت
سے فرماتا ہی فَلَا يَغْرُرْكَ کہ پس چاہی کہ نہ فریب دیوی تجھکو ای محمد تَقَلُّبُهُمْ پہرنا اون کا فِي الْبِلَادِ بیچ شہروں کی کہ واسطے تجارت کی جو یہ شام کی اور یمن کے شہروں
میں جاتی ہیں اور بڑے بڑے منافع حاصل کرتے ہیں اور تیری خاطر میں انکی تونگری اور مالداری دیکھکر یہ نہ گذری کہ میں انکو یوں ہی چھوڑ دونگا اور انکی چند روز کے
چھوڑ دینی سی یہ نہ جاننا چاہی کہ میں انکو عذاب نکرونگا بلکہ یہ انکی واسطے باعث زیادتی عذاب کا ہے اور انکا یہی حال ہوگا جیسے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ جھٹلایا پہلے
اونکی قوم نوح کی نے وَالْأَحْزَابُ اور قوموں کتنی نے مِنْ بَعْدِهِمْ پیچھے اونکے پیغمبروں کو مثل قوم عاد اور ثمود کی اور غیر اونکے کے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ اور قصد کیا ہر امت نے
بِرَسُولِهِمْ ساتھ پیغمبر اپنے کے لِيَأْخُذُوهُ تاکہ پکڑیں وہ اوسکو اور سزا دیویں اور قتل کریں وَجَادَلُوا اور جھگڑا کیا اونہوں نے پیغمبروں سے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل
گفتگو کے کہ تم پیغمبر نہیں ہو اور تم مثل ہماری آدمی ہو اور فرشتوں کو اوسنی پیغمبر کر کے کیوں نہ بہیجا اور یہ جھگڑا اونکا اسواسطے تہا پیغمبروں سے کہ لِيُدْحِضُوا بِهِ تاکہ باطل کریں
ساتھ اس باطل گفتگو کے وہ الْحَقَّ سخن حق کو کہ جسکی پیروی واجب ہی فَأَخَذْتُهُمْ پس پکڑ لیا میں نے اون امتوں کو جو کہ پیغمبروں کو جھٹلاتے تہے عذاب میں اور سزا
کو ایک قسم کا عذاب دیا دیکھو تو کہ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تہا عذاب میرا اونکو اور عقاب کے بعد یا متکلم محذوف ہی وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنے جیسا کہ واجب ہوا
تہا عذاب میرا پہلے امتوں پر ایسے ہی حَقَّتْ واجب ہوا ہے كَلِمَةُ رَبِّكَ سخن عذاب پروردگار تیرے کا عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اوپر اون لوگوں کی کہ کافر ہوئی میں تیری قوم
میں سی اور تجھکو اونہوں نی جھٹلایا ہے أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ واسطے اسکے کہ تحقیق وہ صاحب آتش دوزخ کے ہیں یعنے تحقیق وہ دوزخ میں ہمیشگی والی ہیں اور انہم اصل میں لانہم
ہے اور کلمۃ ربک کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے کلمات ربک پڑہا ہی یعنے کفار پہلے امتوں کے اور حال کے سب دوزخمیں جلنے والے ہیں اور تیری جھٹلانے اور جھگڑا کرنیسے تجھکو کچھ نقصان

نہین ہی اور خدا کی طاعت اور عبادت اور تسبیح کرنیوالے بہت مین از انجملہ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ ہین کہ اوٹہاتی ہین عرش کو موجب حکم خدا کے وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو کہ گرد اوس عرش کے ہین کہ ہمیشہ طواف اوسکا کرتے ہین یہ سب یُسَبِّحُوْنَ پاکیزگی سی یاد کرتے ہین خدا کو اور تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتہہ تعریف پروردگار اپنے کے وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہین ساتہہ اوس خدا کی اور اعتقاد کرتے ہین اوسکی وحدانیت اور قدرت اور پروردگار ہونیکا یہ کہ سب مخلوقات پاکیزہ اور تمام ملائکہ مین برگزیدہ اور خاص ہین اور ذکر خدا مین اپنے زبان کو تر رکہتے ہین پس جو کوئی اونکی عبادت کرنے ان کفار کیسے کہ بدتر خلایق کی ہین کچہہ نقصان نہین ہے اور عرش کو اب چار فرشتے اوٹہاتی ہین قیامت کی روز آٹہہ اوٹہاوینگے اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے حکم کیا ہی سب فرشتونکو کہ وہ ہر صبح اور شام عرش کے اوٹہانیوالے فرشتونکو سلام کرنے مین اونکی تعظیم اور بزرگی کے جہت سی اور کہتے ہین کہ پاؤن عرش کے اوٹہانیوالون کے ساتوین زمین پر ہین اور سر اونکے آسمانونسے گذر گئے ہین ہاتہہ اور اونکی اطراف سی باہر نکل گئے ہین اور عاجزی اور زاری مین مشغول رہتے ہین اور نہایت عاجزی سے سر اپنی نیچے ڈالی ہوئی ہین اور نظر اپنی ہرگز اوپر کو نہین کرتے ہین اور حاملان عرش کہتے ہین سب فرشتون سے زیادہ عاجزی کرنیوالے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے چہٹے آسمان کے فرشتون سے زیادہ عاجزی کرتے ہین اور خدا سے ڈرتے ہین اور چہٹے آسمان کے فرشتے پانچوین آسمان کے فرشتون سے اور پانچوین آسمان کے فرشتے چوتہے آسمان کے فرشتون سے اسیطرح اول آسمان تک اور مجاہد سے منقول ہے کہ درمیان ملائکہ کے اور عرش الہی کے ستر ہزار حجاب ہین اور تمام ملائکہ پیچہے ان حجابونکی تسبیح خدا مین مشغول ہین اور آسمان کے طبقون مین اسقدر فرشتے ہین کہ شمار اونکی سوائے خدا تعالی کی کسیکو معلوم نہین ہے اور نہج البلاغہ مین لکہا ہی کہ بعضے ایسے فرشتے ہین کہ ہمیشہ سجدہ مین رہتے ہین اور یہ سب سے زیادہ مقرب درگاہ خدا ہین اور بعضے ایسے ہین کہ رکوع مین رہتے ہین اور کبہی کہڑی نہین ہوتے اور یہ حاملان عرش ہین اور بعضے ایسے ہین کہ صف باندہی ہوئی ہین اور یہ وہ ہین کہ جو گرد عرش کے رہتے ہین اور بعضے تسبیح کرتے ہین کہ ملائکہ عرش کے طرف نہین دیکہتے ہین اور یہ ایک لاکہہ صف فرشتونکی ہی کہ یہہ جو اون فرشتونکی ہین کہ جو عرش کو گہیری ہوئی ہین اور وہ ہاتہہ پر ہاتہہ دہری ہوئی ہین اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے عرش کو ایک جوہر سے پیدا کیا ہی اور ایک پایہ سی عرش کے دوسری پایہ تک اسقدر فاصلہ ہی کہ اگر پرندہ بہت تیز اوڑنیوالا دس لاکہہ برس اور ایک روایت مین ہے کہ اسی ہزار برس تک اوڑے تو ایک پایہ سی دوسرے پایہ تک نہ پہونچے اور منقول ہی کہ حقتعالے نے جسوقت عرش کو پیدا کیا تو تمام فرشتونکو حکم پہونچا کہ اسکو اوٹہاو اور حاملان عرش کے کاندہی پر رکہو جبرئیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ سبحان اللہ اور میکائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ الحمد للہ اور اسرافیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ لا الہ الا اللہ اور عزرائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ اللہ اکبر اور عرش کو ملائکہ نے اوٹہا کر حاملان عرش کی کاندہی پر رکہا اور جسوقت حاملان عرش کو اوسکا بوجہہ بہت بہاری معلوم ہوا تو اونہون نے کہا کہ لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم وہ گرانی اوسکی نہایت سبک ہوگئی پس جو مومن بندہ کہ ان کلمونکو ایک بار کہی ثواب حاملان عرش کا اور سب فرشتون کا اوسکی نامۂ اعمال مین لکہین اور گرانی دنیا اور آخرت کے اوپر سبک ہو جاوی اور رحمت خدا مین وہ غرق ہو اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سی روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اذن ہاہی کہ کچہہ احوال عرش کا اور اوسکی اوٹہانیوالونکا تم سے بیان کرون جانو تم کہ حقتعالے نے عرش کو جوہر سبز سی پیدا کیا اور اوسکے سولہ لاکہہ اور چہیاسٹہہ ہزار سر ہین اور ہر سر مین اوسکی سولہ لاکہہ اور چہیاسٹہہ ہزار منہہ ہین اور ہر منہ مین اوسکی سولہ لاکہہ اور چہیاسٹہہ ہزار زبانین ہین اور ہر زبان سے سولہ لاکہہ اور چہیاسٹہہ ہزار لغت مین تسبیح خدا کرتا ہی اور ثواب اوسکا میری امتون کو بخشتا ہی اور اسقدر بڑا ہے عرش کہ حزقائیل کہ ایک فرشتہ ہی وہ اور اوسکی اسی ہزار پر ہین اور ہر پر سے دوسرے پر تک اسی ہزار برس کے راہ کا فاصلہ ہے اوسکی خاطر مین گذرا کہ طول اور عرض عرش کا دریافت کرون خدا تعالی سے سوال کیا کہ پرونکو اوسکی دوچند کر دی حقتعالے نے قبول کیا اور وہ ایک لاکہہ اور ساٹہہ ہزار برس کے راہ اوڑا اور اسی ہزار برس پر پستہ ہوا اور پہر خدا تعالی کے درگاہ سی خطاب پہونچا کہ اے حزقائیل اگر تو تمام عالم کے گذر جانے تک پرواز کری تو ایک پایہ عرش میری ہی تک بہی تو نہ پہونچ سکیگا اور پرواز نکیا سو حزقائیل نے کہا کہ سبحان ربی الاعلی و بحمدہ حقتعالے نے حکم کیا میری امت کو کہ اس تسبیح کو سجدہ مین کہین تاکہ ثواب حزقائیل کا اونکو حاصل ہو اور حاملان عرش یعنی عرش کے اوٹہانیوالی فرشتے اسقدر بڑے ہین کہ ایک کان سے دوسری کان تک ستر ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ خوف کرنیوالی خدا سے نہین ہے اور اوسکی تسبیح مین سے ایک یہ ہی کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ و اعوذ باللہ من سخط اللہ و اعوذ باللہ من نقمة اللہ اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا تعالی نے عرش کو پیدا کیا تو فرشتونکی خاطر مین گذرا کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ بڑی ہوگی حق تعالی نے ایک سانپ کو پیدا کیا کہ اوسنی اپنی دم سی عرش کو چارون طرف سی پیچ مین لیلیا اور ہنوز وہ عرش سی دو تہائی زیادہ تہا اور وہ ستر ہزار پر رکہتا ہی اور ہر پر مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر ہزار زبان اور ہر زبان سے ستر ہزار لغت مین تسبیح کرتا ہی اور ثواب اوسکا آل محمد کے شیعون کو بخشتا ہی اور حاملان عرش بعد تسبیح خدا کی مومنین کیواسطے عاقبت بخیر کو خدا سے طلب کرتے ہین چنانچہ خدای تعالے فرماتا ہے کہ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور بخشش چاہتے ہین وہ فرشتے خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگونکی کہ ایمان لائی ہین اور بخشش چاہنے اونکی نہایت عاجزی سی اسطرح سی ہے کہ کہتے ہین رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ شامل کیا ہی تونے ہر چیز کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا سکتے ہین اور علم مین اور یہ دو تمیز واقع ہوئی ہین یعنے تیری رحمت اور علم تیرا سب چیز کو پہونچا ہوا ہے فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخش تو واسطے اون لوگونکی کہ توبہ کی ہی اونہون نے اور گناہون سے پرہیز

کیا ہے وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ اور پیروی کی ہے اونہون نے راہ تیری کی کہ وہ راہ ایمان کی ہے وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور بچا تو اونکو عذاب آگ جلانیوالی سے رَبَّنَا ای پروردگار
ہمارے رحم کر تو توبہ کرنیوالون پر وَاَدْخِلْہُمْ اور داخل کر تو اونکو جَنّٰتِ عَدْنِ بہشتون عدن کی مین الَّتِیْ وہ بہشتین کہ تو نے محض اپنے فضل و کرم سے
وَعَدْتَّہُمْ وعدہ کیا ہے تو نے اونسے زبانی پیغمبرونکے وَمَنْ صَلَحَ اور اوس شخص کو کہ نیکی کی ہے اوسنے مِنْ اٰبَآئِہِمْ باپون اونکی مین سے اوسکو داخل کر تو بہشت مین
عدن کے اور گناہ اوسکے بخش تو وَاَزْوَاجِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ اور عورتون اونکے کو اور اولاد اونکی کو داخل کر تو بہشتون مین عدن کے کہ وہ اونسے الفت پکڑین اور سبب اونکی
خوشی کا اور باعث اونکی چشم کی روشنی کا اور خنکی کا ہو اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ تحقیق کہ تو ہی ہے غالب کہ کسی سے مغلوب اور عاجز نہین ہوتا ہے الْحَکِیْمُ حکمت والا ہے
کہ جو کچھہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے وَقِہِمُ السَّیِّاٰتِ اور نگاہ رکھہ تو اونکو برائیون سے یا عذاب سے کہ باعث اوسکا برائیان اور گناہ ہین وَمَنْ تَقِ
السَّیِّاٰتِ اور جسکو بچائے تو عذابون سے کہ وہ جزائین برائیون کی ہین یَوْمَئِذٍ اوسدن کہ وہ روز جزا کا ہے فَقَدْ رَحِمْتَہٗ پس تحقیق رحم کیا تو نے اوسپر اور بخشش کی تو نے
کہ جنت مین پہونچایا تو نے اوسکو اور یا یہہ کہ جسکو بچایا تو نے گناہونسے توفیق عطا کرکے دنیا مین تو پس رحم کیا تو نے اوسپر جزا دینے کے روز مین اور عذاب سے نجات دیکے
اوسکو وَذٰلِکَ اور وہ بچانا تیرا گناہ اور عذاب سے اور داخل کرنا بہشت مین ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وہ ہی مراد پانا بڑا ہے کہ وہ باعث رحمت اور عیش ہمیشہ کا ہے اور بعد اسکے
مشرکین کے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوے اور نہ ایمان لائے خدا کی وحدانیت پر اور پیغمبر کی نبوت پر یُنَادَوْنَ پکارے جاینگے
یعنی جسوقت کفار دوزخ مین جائین تو اپنے نفسونکو ملامت کرین اور اپنے نفسون سے دشمنی کرکے کہین کہ تم کیون نہ ایمان لائے جسوقت کہ تمکو اختیار تہا ایمان لانیکا اوسوقت وہ کفار
پکارے جاینگے اور ملائکہ اوسوقت اونکو پکارینگے اور اونکو اپنے نفسون کے ساتہہ دشمنی کرتے ہوئے دیکھکر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰہِ البتہ دشمنی خدا کی تمسے اَکْبَرُ بہت
بڑی ہے مِنْ مَّقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ دشمنی تمہاری نفسون اپنون کو اِذْ تُدْعَوْنَ جسوقت کہ بلائے جاتے تہے تم اِلَی الْاِیْمَانِ طرف ایمان کے تو فَتَکْفُرُوْنَ پس کفر کرتے تہے تم اور ایمان
نہین لاتے تہے تم اوسوقت تم ایمان کیون نہ لائے کہ خدا تمکو دشمن رکہتا اور اب جو تم اپنے نفسون سے دشمنی کرتے ہو اس دشمنی تمہاری سے خدا کی دشمنی تمہاری ساتہہ
بہت بڑی ہے کہ جسوقت وہ تمکو ایمان لانیکو کہتا تہا اور تم کفر کرتے تہے قَالُوْا رَبَّنَآ کہینگے وہ کفار کہ ای پروردگار ہمارے اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ مارا تو نے ہمکو دو مرتبہ ایکمرتبہ تو
جب کہ دنیا مین ہمکو تو نے موت دی اور دوسری مرتبہ قبر مین واسطے سوال و جواب نکیرین کے زندہ کرکے موت دی وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ اور زندہ کیا تو نے ہمکو دو مرتبہ اول تو قبر مین اور
دوسرے مرتبہ قیامت کے روز اور ابن عباس کے نزدیک پہلا مارنا باپونکی پشتون مین ہے جسوقت کہ نطفہ تہی اور دوسرا مارنا وہ ہی کہ جو دنیا مین اپنی اجل سے مرے اور پہلا زندہ کرنا دنیا مین
پیدا کرنا ہے اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز کا ہے واسطے ثواب و عذاب کے اور بعضی کہتے ہین کہ پہلا مارنا وہ تہا کہ اولاد آدم کو خدا تعالی بروز الست اونکے باپون کے
پشتون سے باہر لایا تہا واسطے اقرار کرانیکے اور پہر اونکو مار ڈالا اور دوسرا مارنا دنیا مین وقت آنے اجل کے تہا اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ پہلا مارنا دنیا مین وقت آنے اجل کے ہو
اور دوسرا مارنا رجعت مین بعد زندہ کرنیکے ہو اور پہلا زندہ کرنا وقت رجعت کے ہو اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز ہو غرض یہہ ہے کہ کفار عذاب کو دیکھکر اون چیزونکا اقرار
کرینگے جنکا کہ دنیا مین انکار کرتے تہے کہ سوال قبر ہوگا اور خدا تعالی پہر زندہ کرکے نہ اوٹہائیگا اور اوسوقت کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا پس اقرار کیا ہمنے ساتہہ گناہون اپنے
کے اونمین جہٹلانا عذاب قبر کا ہے اور زندہ کرنا قیامت کے روز کا فَہَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ پس کیا ہے طرف نکلنے کے دوزخ سے مِّنْ سَبِیْلٍ کوئی راہ کہ اب ہم ایمان لائے ہین اور
اپنے قصورکا اقرار کرتے ہین ہمکو دوزخ سے نکال کر بہشت مین داخل کرنا چاہیے فرشتے اونکے جواب مین کہینگے اونکو کہ ذٰلِکُمْ یہہ عذاب تمکو لازم ہے بِاَنَّہٗ بسبب اسکے کہ تحقیق
اِذَا دُعِیَ اللّٰہُ جسوقت کہ پکارا جاتا تہا خدا وَحْدَہٗ تنہا بدون شرک کے جیسے کہ مسلمان کہتے تہے کہ لا الہ الا اللہ تو اوسوقت کَفَرْتُمْ کفر کرتے تہے تم اور اوسکے ایک ہونیکا
انکار کرتے تہے اور کہتے تہے کہ خدا اونکو ایک کر دیا اور وحدہ حال واقع ہوا ہے وَاِنْ یُّشْرَکْ بِہٖ اور اگر شرک کیئے جاتے تہے تم ساتہہ اوس خدا کے کہ تمہارے ہم طریق شرک کرتے
تہے تُؤْمِنُوْا ایمان لاتے تہے تم اور اونکی کہنے کا اعتقاد کرتے تہے فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ پس حکم واسطے خدا کے ہی آجکے دن حق اور باطل کے فیصلہ کرنے مین کہ جو فرمانبردار تہے اونکو
بہشت مین داخل کیا اور تم اپنے کفر کے جہت سے عذاب دوزخ مین گرفتار ہوئے اور اسوقت عذاب کو دیکھکر گناہونکے اقرار کرنیسے اور ایمان لانیسے کچہہ فائدہ نہین ہے آج خدا
اپنی عدالت سے تمکو سزا دی ہے تمہارے جرم کے عوض مین کہ الْعَلِیِّ بلند مرتبہ ہے وہ خدا اس سے کہ اوسکے کوئی شریک ہو الْکَبِیْرِ بزرگ ہے کہ کوئی چیز بزرگی
مین اوسکے برابر نہین ہے پس سزاوار عبادت کے چاہیے کہ وہ ہی ہووے نہ غیر اوسکا اور اب اپنی قدرت کو بیان کرتا ہے کہ ہُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے
یُرِیْکُمْ دکھلاتا ہے تمکو اٰیٰتِہٖ نشانیان اپنی قدرت کی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی توحید پر وَیُنَزِّلُ لَکُمْ اور نازل کرتا ہے واسطے تمہارے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا آسمان سے روزیکو
یعنے باران رحمت کو کہ سبب روزیکا ہے اور یا ملائکہ کو آسمان سے نازل کرتا ہے کہ وہ تدبیر روزیکی کرتے ہین وَمَا یَتَذَکَّرُ اور نہین نصیحت پکڑتا ہے اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ

اگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے کہ انکار اور گناہ سے توبہ کرکے طاعت اور عبادت خدا مین مشغول ہوتا ہی فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو تم خدا کو عبادت کرکے مُخْلِصِيْنَ
خالص کرنیوالی ہو لَهُ الدِّيْنَ واسطے اوسکی دین کو کہ عبادت کرین کسیکو اوسکا شریک کرا اور نہ ریا کو اوسکی عبادت مین دخل دو کہ بدون شرک کے خالص اسطے اوسکی عبادت کرو وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین کفار اور ناخوش ہون تمہاری خالص عبادت سے جو کہ خدا کیواسطے تم کرتے ہو رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ وہ بلند کرنیوالا درجونکا مخلوقات کی
ہی معرفت اور طاعت کی جہت سے اور یہہ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو رفیع الدرجات اور رفیع بمعنے رافع ہی اور ہر چند اوسکی معرفت اور عبادت بہت زیادہ ہے کہ حق اوسکا
ہے وہ کسی سے ادا نہین ہوسکتا لیکن جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر درجہ بلند ہوگا اور اسیواسطے درجے انبیا کے بلند ہین اولیا سے اور درجے اولیا کے بلند ہین اور مومنین سے اور اسیطرح سب
مومنین کے درجون مین فرق ہی کہ کوئی تو اعلی درجہ کا ہے اور کوئی اوس سے کم کا اور کوئی اوس سے بھی کم مرتبہ کا اور یہہ فرق باعتبار طاعت اور پرہیزگاری کے ہی اور یا مراد درجات آسمان مین یعنی بلند کرنیوالا
آسمانون کا ہی ایک آسمان کا دوسرا آسمان پر عرش تک ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش کا اور بادشاہی کا يُلْقِي الرُّوْحَ ڈالتا ہے روح کو یعنی روح القدس کو یا جبریل کو مِنْ اَمْرِهٖ حکم اپنے
سے بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے وحی ہے اور روح اوسکو اسواسطے کہا کہ دل اوس سے زندہ ہوتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے یہان نبوت ہی کہ ڈالتا ہے اوسکو حکم اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر
جس شخص کے کہ چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ بندون اپنے مین سے لِيُنْذِرَ تاکہ ڈراوے وہ شخص کہ جسپر وحی یا فرشتہ نازل ہوتا ہے يَوْمَ التَّلَاقِ دن ملاقات کرنے
روحون اور جسمون کے آپس مین یا روز ملاقات کرنے اولین اور آخرین کے سے اور یا آسمان والون اور زمین والون کے سے اور یا ظالمون اور مظلومون کے سے اور مراد اس سے قیامت
کا روز ہی يَوْمَ هُمْ جسدن کہ وہ آدمی بٰرِزُوْنَ ظاہر ہونیوالے ہونگے اور نکلنے والے قبرون سے اور کہتے ہین کہ برہنہ ہونگے کہ کوئی چیز اونکی پوشیدہ نہوگی چنانچہ حدیث مین
آیا ہی کہ برہنہ بدون ختنہ کئے ہوئے قبرون سے اوٹھینگے لَا يَخْفٰى نہ پوشیدہ ہوگا اوس روز عَلَى اللّٰهِ اوپر خدا کے مِنْهُمْ اون آدمیون مین سے شَيْءٌ کوئی چیز نہ بدن اونکے اور
نہ اعمال اونکے باوجود کثرت کی کہ علم خدا کا ہر چیز کو پہونچیگا اور موافق اعمال کے سبکو جزا دیگا اور منقول ہے کہ خدا سب روحون کو ایک جگہہ جمع کریگا اور آواز کریگا اسطرح سے کہ
سب سنین لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے کس شخص کے ہی بادشاہی آجکے دن اور روایات سے ثابت ہی کہ بعد صور اول کے اور پہلے صور دوسرے سے بھی اسطرح آواز کریگا اور جب کوئی جواب
ندیگا تو خود ہی خدا تعالی فرمائیگا کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ واسطے خدا ایک کے کہ جو اپنی ذات مین یکتا ہے آج کے دن بادشاہی ہے الْقَهَّارِ قہر کرنیوالا اور توڑنیوالا بادشاہی
سب دعوی کرنیوالون اور جھگڑا کرنیوالون کی کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اوس روز کفار بھی اور اہل مذہب بھی خدا کی بادشاہی کا اقرار کرینگے اسواسطے سب متفق ہوکر کہینگے کہ
خاص واسطے خدا کی ہے بادشاہی اور اگرچہ بادشاہی ہمیشہ خدا کیواسطے ہے لیکن دنیا مین بعضے آدمی بھی بعضے امور کے بادشاہ ہوتے تھے اور اوس روز سوا خدا کے کسیکو بادشاہی نہوگی
اسواسطے فرمائیگا اور فائدہ اس آواز کرنیکا ظاہر کرنا اپنی وحدانیت اور سلطنت کاملہ کا ہی اور اوس روز دعوی بادشاہی کا نکریگا جیسا کہ بحسب ظاہر دنیا مین بعضے
آدمی دعوی بادشاہی کا کرتے تھے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى آجکے دن بدلا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ ساتھ اوس چیز کے کہ کسب کیا ہے اوسنے اور عمل کیا ہی نیک یا بد
لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ نہین ظلم ہے آجکے دن کہ نہ ثواب کسیکا کم کیا جائیگا اور نہ عذاب کسی پر زیادہ کیا جائیگا بلکہ موافق عمل کے جزا ملیگی اور نہ کسیکو دوسرے کی گناہ مین گرفتار کرینگے اور نہ
نیکی کی بدی جزا دیوینگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا سَرِيْعُ الْحِسَابِ جلد لینے والا حساب کا ہے کہ ایک مرتبہ ہی سب کا حساب لیگا کسینے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک
مرتبہ ہی سب کا حساب کیونکر لیگا فرمایا کہ جیسے کہ ایک مرتبہ سب کو روزی دیتا ہی اور ایک شخص کا حساب دوسرے شخص کے حساب کو منع نکریگا اور منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ حق تعالے اوس روز کہیگا کہ مین بادشاہ جزا دینے والا ہون سزاوار نہین ہے کسیکو بہشتیون اور دوزخیون مین سے کہ کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ بہشت مین یا دوزخ
مین داخل ہو یہان تک کہ مین بدلا ظلم کا اوس سے لون اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ الیوم تجزی کل نفس اور اب بندون کو اپنی خوف دلاتا ہی کہ وَاَنْذِرْهُمْ اور
ڈراوای محمد صلعم کافرون کو يَوْمَ الْاٰزِفَةِ دن نزدیک آنیوالے سے یعنے قیامت کے دن سے کہ وہ نزدیک ہے اوس سے تو کافرون کو اِذِ الْقُلُوْبُ جبوقت کہ دل لوگون کے خوف
اور دہشت سے اوس روز کے لَدَى الْحَنَاجِرِ نزدیک حلقون کے ہونگے نہ باہر نکلینگے اور نہ جگہ پر پھرینگے كٰظِمِيْنَ کہ غم اور غصہ مین بھرے ہونگے اوس روز اور یہہ حال واقع ہو
ہے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہین ہے واسطے ظلم کرنیوالون کے قیامت کے دن مِنْ حَمِيْمٍ کوئی یگانہ مہربان کہ عذاب کو اونسے دفع کرے وَلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ اور نہ سفارش کرنیوالا کہ کہا
مانا جاوے یعنی ایسا شخص کہ سفارش اوسکی قبول کیجائے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے کہ گناہ کرے اور بعد اوسکے وہ گناہ اوسکو برا نہ
معلوم ہو اور اوسپر نادم نہو اور تحقیق فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ کفایت کرتی ہے توبہ کیواسطے ندامت اور پشیمانی بعد گناہ کے اور فرمایا کہ جس شخص کو خوش کرے نیکی کرنی اور
رنجیدہ اور پشیمان کرے بدی کرنی پس وہ مومن ہے اسواسطے جو کوئی کہ نہ پشیمان ہووے گناہ پر کہ اوسنے کیا ہے تو وہ مومن نہین ہے اور نہین واجب ہے واسطے اوسکے شفاعت اور
وہ ظالم ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ جانتا ہی خدا چوری سے نظر کرنی آنکھون کی اور خائنہ مصدر ہے مثل کاذبہ کے اور بعضے کہتے

ہین کہ خائنہ صفت اعین کی ہے اوسکو مضاف کر دیا ہے طرف اعین کے یعنے خدا جانتا ہے آنکہو خیانت کرنیوالیونکو جو کہ چوری سی نظر کرتی ہین اوس چیز پر کہ جسپر نظر کرنی حرام ہے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خیانت اور چوری آنکہہ کی وہ ہی کہ ایک مرد درمیان ایک جماعت کی بیٹہا ہوا اور کوئی عورت اودہر سی گذری وہ مرد اوس عورت کیطرف پوشیدگی سے نظر کرے اور کن انکہیون سی اوسکو دیکہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے خائنۃ الاعین کے معنے مین فرمایا ہی کہ کسی چیز کیطرف اسطرح سے نظر کرے کہ گویا کہ نہین نظر کرتا ہی پس خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہین ہے وہ جانتا ہی چوری سی نظر کرنیکو وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ اور اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکہتی ہین سینلے یعنی جو چیز کہ پوشیدہ رکہتے ہین سینے یعنی جو چیز کہ آدمی کے دل مین ہی اوسکو بہی جانتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَاللّٰهُ يَقْضِي اور خدا حکم کرتا ہی بِالْحَقِّ ساتہہ حق اور راستی کے جزا دینی مین اعمال نیک اور بدکی اور ظلم کسی پر نہین کرتا ہی وَالَّذِينَ يَدْعُونَ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین یعنی پرستش کرتے ہین مِنْ دُونِهِ سوائے اوس خدا کے غیر ونکو تو وہ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ نہین حکم کرتے ہین ساتہہ کسی چیز کے اسواسطی کہ وہ پتہر ہین وہ کیا حکم کرینگے إِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا هُوَ السَّمِيعُ وہ سننے والا ہے بندونکی باتونکو الْبَصِيرُ دیکہنی والا ہے اونکی فعلونکو کہ از انجملہ چوری سی نظر کرتے ہین اور واسطی تنبیہ مشرکونکے فرماتا ہی کہ أَوَلَمْ يَسِيرُوا کیا نہین وانہ ہوتے ہین وہ کفار قریش فِي الْأَرْضِ بیچ زمین شام اور یمن کے واسطی تجارت کے فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ پس دیکہین وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگونکا کہ تہے وہ پہلے اونسی کہ انبیا کو جہٹلاتی تہے مثل عاد اور ثمود کہ شہر اونکے اون لوگونکی رستہ مین پڑتے ہین کہ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ تہے وہ زیادہ سخت اور قوی اون مکہ والونسے قُوَّةً قوت مین وَآثَارًا اور نشانیون مین فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے کہ بڑی بڑی قلعہ و مکان اور شہر بناتے تہے اور قوت اور آثار انمین واقع ہوئی ہین یعنے ایسی قوی اور زبردست آدمی تہے اور پہر اونسی کچہہ نہوسکا جسوقت عذاب نازل ہوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ پس پکڑ لیا اونکو خدا نے عذاب مین بِذُنُوبِهِمْ بسبب گناہون اونکے کہ اوطرح طرح کی عذاب مین گرفتار کرکے اونکو ہلاک کیا وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نتہا واسطی اونکی مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سی مِنْ وَاقٍ کوئی بچانیوالا کہ عذاب کو اونسے دفع کرے ذَٰلِكَ وہ پکڑنا اور عذاب کرنا بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ بسبب اسکی تہا کہ تحقیق وہ یہ ہے کہ آتے تہے اونکی پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنَاتِ ساتہہ دلیلون اور معجزون کے فَكَفَرُوا پس کفر کیا اون لوگون نے اور اون پیغمبرونکا انکار کیا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ پس پکڑا اونکو خدا نے عذاب مین إِنَّهُ قَوِيٌّ تحقیق کہ وہ خدا زبردست ہے اور ہر ایک امر کی قدرت رکہتا ہے پکڑنیکی اور ہلاک کرنیکی شَدِيدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا ہی اور بعد اوسکی واسطی تنبیہ مشرکونکی قصہ موسی اور خرقیل اور فرعون کا بیان کرتا ہی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنی موسی کو بِآيَاتِنَا ساتہہ نشانیون قدرت اپنی کے کہ وہ نو معجزی تہی جنکا ذکر سورہ اعراف مین ہوگیا ہے پس اون معجزونکی ساتہہ بہیجا ہمنی موسی کو وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ اور ساتہہ حجت ظاہر اور معجزہ روشن کے کہ وہ سانپ ہوجانا عصا کا تہا یا پہٹنا دریا کا یا دوسری دلیلین توحید کی تہین ایسے ایسی کامل معجزے دیکر ہمنی موسی کو بہیجا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ طرف فرعون کے کہ بادشاہ مصر کا تہا اور دعوی خدائی کا کرتا تہا اور حد سی گذر گیا تہا اوسکی طرف ہمنی موسی کو بہیجا وَهَامَانَ اور ہامان کیطرف کہ وہ وزیر فرعون کا تہا وَقَارُونَ اور قارون کیطرف کہ وہ مصاحب و مشیر فرعون کا تہا اور عناد اور تکبر ان تینونکا سب سے زیادہ جو تہا تو اسواسطی ان تینونکو ذکر مین خاص کیا پس جسوقت موسی مصر مین آئی اور اون لوگونکو معجزی دکہلائے تو انہون نے سرکشی کی راہ سی انکار کیا فَقَالُوا پس کہا اونہون نے کہ وہ موسی سَاحِرٌ جادوگر ہے کہ جو کچہہ ہمکو خلاف عادت کی دکہلاتا ہے یہہ جادو کی قسم سی ہے كَذَّابٌ دروغ گو ہے اپنی دعوی مین کہ کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اور مین اوسکا رسول ہون اور اوسنی مجہکو تمہاری طرف بہیجا ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ پس جسوقت لایا وہ اونکی پاس حق کو اور دین درست اور راست کو مِنْ عِنْدِنَا نزدیک ہمارے سے تو اوسوقت قَالُوا کہا اون لوگون نے اقْتُلُوا قتل کرو تم أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بیٹون اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ ہمراہ اوس موسی کے اور پہلی اوس سے مذکور ہوا ہے کہ نجومیون نے فرعون سی کہا تہا کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا اوسکی ہاتہہ سے تیری ہلاکت ہوگی اسواسطی اوسنی حکم دیا تہا کہ بنی اسرائیل مین بیٹا پیدا ہو تو اوسکو مار ڈالو اور جسوقت موسی مصر مین آئے تو اوسوقت بہی اوسکے مصاحبون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل سے اگر بیٹا پیدا ہو تو اوسکو مار ڈالو تاکہ وہ بدحال رہین اور موسی کی مدد نکرنے پائین اس سبب سے بنی اسرائیل کے لوگونمین جسوقت بیٹا پیدا ہوتا تہا تو وہ قتل ہوتا تہا لیکن وہ اونکو یہہ خبر تہی کہ وہ شخص کہ جس سے خوف تہا فرعون کی ہلاکت کا اور اوسکی سلطنت کے جاتی رہنے کا وہ یہی موسی ہے پس فرعون کی مصاحبون نے مشورہ دیا کہ بنی اسرائیل کے بیٹونکو قتل کرو جیسے پیدا ہوتے ہی وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور زندہ رکہو تم لڑکیون اونکی کو تاکہ قبطیونکی عورتونکی خدمت کرین پس جب اونہون نے ایسا کیا تو خدا تعالی نے اونپر خون اور مینڈکیان اور ٹڈیان وغیرہ بہیجین جیسا ذکر سورہ اعراف مین ہوگیا ہے اور مکر اور کید اونکا چلنے نپایا چنانچہ خدا فرماتا ہے وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ اور نہین ہے مکر کافرونکا نسبت مومنان إِلَّا فِي ضَلَالٍ مگر بیچ گمراہی اور باطل ہونے کے یعنی مکر اونکا باطل اور برباد ہوگیا اور اوس مکر سی کوئی فائدہ اونکو حاصل نہوا اور فرعون باوجودیکہ جانتا تہا کہ موسی پیغمبر ہے اور اوسکی قتل کرنیسی بالکل ضرر ہے لیکن اس خوف سی کہ ایسا نہو کہ لوگونپر اوسکا معجزہ ظاہر ہوجائے جرأت اور دلیری کرکے کہتا تہا کہ موسی کو قتل کرنا چاہئے اور مصاحب

اوسکے حرکت کو منع کرتی ہی اور کہتی تہی کہ یہہ شخص نہین ہے کہ جسکا خوف ہو بلکہ ایک مرد جادوگر ہی وہ کیا کر سکتا ہی اور اگر اوسکو تو مار ڈالیگا تو عوام لوگ کہینگے کہ فرعون اوسکا مقابلہ
نکر سکتا اور جسوقت عاجز ہوا اوسکے مقابلہ سی تو اوسکو مار ڈالا چنانچہ خدا فرماتا ہی وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نی قوم اپنی سے ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ کہ چہوڑ دو تم مجکو کہ
قتل کرون مین موسی کو لوگون نی کہا کہ ایسا نہو کہ وہ شکایت اپنی خدا سی کرے اور اوسکی جانب سی تجہکو ضرر پہونچے فرعون نے کہا کہ مین اوسکو قتل کرونگا اگرچہ وہ شکایت
میری کرے وَلْيَدْعُ رَبَّهُ اور چاہئے کہ پکارے وہ پروردگار اپنیکو تا کہ مجہکو ضرر پہونچائے یا مجہکو اوسکے قتل کرنیسے منع کرے اور اگر مین اوسکو قتل نکرون تو إِنِّي أَخَافُ
تحقیق مین ڈرتا ہون أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ اس سے کہ بدل دیوے وہ دین تمہاریکو اور میری پرستش سی لوگون کو منع کرے أَوْ أَن يُظْهِرَ یا یہہ کہ ظاہر کرے لوگونکو اپنی طرف بلا کر
اور ایک جمعیت کرے فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ بیچ زمین مصر فساد اور فتنہ کو اسواسطے کہ جسوقت اوسکی ہمراہ بہت آدمی ہو جائینگے تو وہ تمسے مقابلہ پیش آئیگا اور جسوقت دونون فریق مین جنگ
اور جدال واقع ہو تو یہہ موجب بیکار ہونے زراعتونکا ہی اور کسب کرنا معاش کا بند ہو جائیگا اور باعث پریشانی اور خرابی کا ہوگا اور اہل مدینہ اور ابو عمرو نی واِن یظہر بغیر الف
کے پڑہا ہی اور ابن کثیر اور ابن عامر نے واِن یظہر فتح یا اور رفع فساد سی پڑہا ہی اور حفص اور یعقوب نی او ان یظہر ضم یا اور نصب فساد سی پڑہا ہی اور باقیون نی او ان یظہر فتح یا اور رفع فساد
پڑہا اور جسوقت خبر موسی کے قتل کی مشہور ہوئی تو بنی اسرائیل اوسکو سنکر غمگین ہوئے اور قبطی خوش ہوئے وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسی نے اپنی قوم سی کہ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم
تحقیق مینے پناہ پکڑی ہی ساتہہ پروردگار اپنی کی اور پروردگار تمہارے کی مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ بدی ہر تکبر کرنیوالی سی کہ وہ اپنی سرکشی کی سبب سی لَّا يُؤْمِنُ نہین ایمان لاتا ہی
بِيَوْمِ الْحِسَابِ ساتہہ دن حساب کے یعنے ساتہہ دن آخرت کے تا کہ اوسکی شر کو مجہسے دفع کرے اور فرعون نے بہت زیادتی کی تو بنی اسرائیل بہت بیتاب ہوئے اور صبر اونکا جاتا رہا وَقَالَ رَجُلٌ
مُّؤْمِنٌ اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ لوگون فرعون مین سی کہ وہ قبطیون مین سی تہا اور نام اوسکا خرقیل تہا اور موسی پر وہ ایمان لایا تہا يَكْتُمُ إِيمَانَهُ چہپاتا تہا وہ
ایمان اپنے کو فرعون سے اور اوسکے گروہ کی آدمیون سے جو کہ اوسکی دین پر تہے اور کہتے ہین کہ وہ شخص مومن آل فرعون کے چچا کا بیٹا تہا اور ایک روایت مین امام رضا علیہ السلام سی یہہ ہے کہ وہ فرعون
کے ماموں کا بیٹا تہا اور کہتے ہین کہ سو برس یا چہہ سو برس اوسنے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکہا تہا اور تقیہ مین وہ بسر کرتا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تقیہ دین میرا
ہے اور دین باپون میرے کا ہی نہین دین ہی اوس شخص کے واسطے کہ جسکے واسطے تقیہ نہین ہے اور تقیہ سپر خدا کی ہی زمین مین اسواسطے کہ مومن آل فرعون اگر اسلام کو ظاہر کرتا تو قتل کیا جاتا
اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ صدیق تین شخص ہین مومن آل فرعون کہ نام اوسکا خرقیل ہے اور مومن آل یسین کہ نام اوسکا حبیب نجار تہا اور علی ابن ابیطالب اور ان تینون نے
تقیہ کیا ہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ قبطیون مین سے سوائی خرقیل اور آسیہ زن فرعون کے کوئی ایمان نہ لایا تہا اور خرقیل مومن آل فرعون نی دیکہا کہ قبطی موسی کے قتل کے در پی ہین
تو از روئی انکار اونکو کہا کہ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا کیا قتل کرتے ہو تم یعنی کیا ارادہ مار ڈالنیکا کرتے ہو تم ایک مرد کو أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ اسواسطے کہ کہتا ہے وہ کہ پروردگار میرا خدا
ہے نہ غیر اوسکا وَقَدْ جَاءَكُم اور حال یہہ ہے کہ تحقیق لایا ہے وہ تمہارے پاس بِالْبَيِّنَاتِ معجزے روشن مِن رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کی پاس سے کہ دلالت کرتے ہین وہ معجزے اوسکی
راستی پر اور ایسی ظاہر معجزے ہین کہ عصا سانپ ہو جاتا ہے اور ہاتہہ اوسکا مثل آفتاب کے روشن ہوتا ہی تم کچہہ تامل نہین کرتے ہو وَإِن يَكُ كَاذِبًا اور اگر ہووے وہ دروغ گو
فَعَلَيْهِ پس اوپر اوسکی ہے كَذِبُهُ وبال جہوٹ اوسکے کا اور عذاب اوسکا وَإِن يَكُ صَادِقًا اور اگر ہے وہ راست گو اپنے دعوی مین تو يُصِبْكُم
پہونچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ بعضا اوس چیز کا کہ وعدہ کرتا ہی وہ تمسے یعنے وہ تم سے ہلاکت دنیا اور آخرت کا اور طرح طرح کی عذاب کا وعدہ کرتا ہے اور اگر بالفرض
وہ سب تمکو نہ پہونچا تو بے شبہہ بعضا اوسکا کہ وہ ہلاک ہونا ہی وہ تو ضرور تمکو پہونچیگا اور نہایت مبالغہ تو ڈرانیمین اور انصاف کے ظاہر کرنیمین بدون
تعصب کے اور اسواسطے کاذب ہونیکو پہلے بیان کیا ہے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا لَا يَهْدِي نہین رہنمائی کرتا ہی یعنی توفیق نہین دیتا ہے طرف راہ نیک کے معجزونکی
سے بلکہ گمراہی مین پڑا رہنے دیتا ہے مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوس شخص کو کہ وہ حد سی گذرنیوالا كَذَّابٌ دروغ گو ہی خدائی کے دعوی مین اور یا یہہ کہ نہین کہلاتا ہے راہ
نیک اوس شخص کو کہ وہ حد سی گذرنیوالا دروغ گو ہی نبوت کے دعوی مین یعنی اگر بالفرض موسی حد سی گذرنیوالا دروغ گو ہی نبوت کے دعوی مین تو خدا تعالی اوسکو راہ راست نہ بتلا
اور اوسکو رسوا کریگا پس احتیاج اوسکی قتل کی کیا ہے یہہ تیسری دلیل خرقیل کی ہے يَا قَوْمِ ای گروہ میری لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے تمہارے ہے پادشاہی آجکے دن ظَاهِرِينَ کہ غالب
ہونیوالی ہو فِي الْأَرْضِ بیچ زمین مصر کے کہ سب آدمی تمہاری فرمانبردار ہین کیا بنی اسرائیل اور کیا غیر اونکی اور ظاہر ہی حال واقع ہوا ہی فَمَن يَنصُرُنَا پس کون مدد کریگا
ہماری مِن بَأْسِ اللَّهِ عذاب خدا کی سے إِن جَاءَنَا اگر آئی ہمارے تئین موسی کے قتل کرنیکے سبب سے پس چاہئے [illegible] اوسکی قتل [illegible] کرو پس جسوقت
یہہ نصیحت اونکو سنائی تو قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نی خرقیل کو اور اون لوگون کو کہ اوسکی پاس تہے مَا أُرِيكُمْ نہین دکہاتا ہون مین تمکو إِلَّا مَا أَرَىٰ مگر وہ
راہ کہ دیکہتا ہون مین مصلحت اوسیکو کہ موسی کو جہٹلانا چاہئے اور قتل کرنا چاہئے اور میری خدائی پر اعتقاد رکہنا چاہئے بس جو کچہہ کہ مین یہہ دیکہتا ہون وہی تمسے کہتا ہون وَمَا

ع

هدیکم اور نہین راہ دکہلاتا ہون مین تم کو اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ○ مگر راہ حق اور راستی کی تاکہ تم واقف اور خبردار ہوجاؤ اور فرعون بیشبہہ موسی کو پیغمبر راست جانتا تہا
معجزون کی جہت سی اس سبب سے اپنی دل مین خوف رکہتا تہا موسی کی جانب سے لیکن ظاہر مین ایسا کہتا تہا تاکہ لوگون پر خوف اوسکا ظاہر نہو اور اگر یہہ امر نہوتا تو موسی
کے قتل کا مشورہ کاہیکو کرتا موسی ایک آدمی تہا اوس سے کیا خوف ہوتا بلکہ فرعون کو یہی خوف تہا کہ ایسا نہو کہ یہہ تیری بادشاہی کو بگاڑ دی اور خرقیل نے فرعون کا کلام سنا
تو پہر نصیحت کرنی شروع کی وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تہا یعنے خرقیل نے کہا کہ یٰقَوْمِ ای قوم میری اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ تحقیق مین خوف کرتا ہون
اوپر تمہارے موسی کی جہٹلانے کے سبب سے اور اوسکے قتل کرنی کے باعث سی مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ مثل روز ہلاک ہوئی گروہون گذری ہوئے کے یعنے مین خوف کرتا ہون کہ جو عذاب
کہ پہلی امتون پر جہٹلانے اور قتل کرنیکے باعث سی نازل ہوا تہا کہین تم بہی مثل اونکی اوس عذاب مین گرفتار ہوجاؤ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مثل عادت قوم نوح کی کہ طوفان جزا اونکی تہا
وَّعَادٍ اور مثل عادت عاد کہ جزا اونکی ہوائی سخت تہی جس سے وہ ہلاک ہوئے وَّثَمُوْدَ اور مثل ثمود کے کہ وہ آواز سخت جبرئیل سے ہلاک ہوئے وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ
جو پیچہے اونسے تہی مثل قوم لوط اور اصحاب ایکہ وغیرہ کے کہ یہہ سب عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئی یعنے عادت اور طریقہ خدا کا اسیطرح جاری رہی ہے کہ جنہنے اوسکے پیغمبرون کو
جہٹلایا ہی یا قتل کیا ہے اونسے اونکو بیخ اور بنیاد سی اوکہاڑ کر پہینکدیا ہی اور مجہکو خوف یہہ ہے کہ اگر تم بہی ایسا کروگی مثل پہلے لوگون کے تو عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوجاؤگے
وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ اور نہین ہے خدا کہ ارادہ کرے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ظلم کو واسطی بندون کے یعنے خدا نے اون پر ظلم نہین کیا ہی کہ بدون گناہ کے اونکو عذاب کیا ہو بلکہ عدالت کی اونکے حق مین
کہ وہ اپنی اعمال بد کی جہت سے ہلاک ہوئے تم کو بہی چاہئے کہ ظلم نکرو تاکہ عذاب سی محفوظ رہو اور اب عذاب آخرت سے ڈراتا ہے اسطرح سی کہ وَیٰقَوْمِ اور اے قوم میری اِنِّیْٓ
اَخَافُ عَلَیْکُمْ تحقیق مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے یَوْمَ التَّنَادِ عذاب دن آپسمین ندا کرنیکی سے یعنے قیامت کے دن سے کہ اوس روز ہر ایک دوسرے کو فریاد کرکے پکاریگا
اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور پایہ یہہ ندا آویگی کہ فلانا نیک ہے اور فلانا بد ہی اور پایہ کہ دوزخی بہشتیون کو پکارینگے کہ ہمپر پانی گراؤ یا جو کچہہ کہ تمکو روزی دی ہی خدا نے چنانچہ سورہ اعراف
مین گذرا ہی یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن کہ پہیرو گے پیٹہ تم حساب کی جگہہ سے مُدْبِرِیْنَ پیٹہہ پہیرنیوالے ہوکر طرف دوزخ کی اور پایہ کہ بہاگنیوالے ہو دوزخ سی اور پہیرین حال واقع ہوا
مَا لَکُمْ نہین ہوگا واسطی تمہارے مِّنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی بچانیوالا کہ عذاب کو تمسے دفع کرے اور تمکو اپنی حمایت مین رکہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس
کسی کو کہ گمراہی مین چہوڑ دی خدا اوسکے عناد اور انکار کی جہت سے اور نہ تامل کرنی سے خدا کی وحدانیت کی دلیلون مین فَمَا لَهٗ پس نہین ہے واسطے اوسکی مِنْ هَادٍ کوئی راہ دکہلانیوالا
کہ راہ راست کی طرف پہونچاوے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف بن یعقوب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے بِالْبَیِّنٰتِ ساتہہ دلیلون روشن کے
اور معجزون ظاہر کے کہتے ہین کہ فرعون موسی کے زمانہ کا وہی فرعون یوسف کے زمانہ کا تہا اور فرعون ایک گہوڑا قیمتی جو رکہتا تہا وہ مرگیا تہا اور یوسف کی دعا سی وہ گہوڑا
زندہ ہوگیا تہا اس جہت سی فرعون یوسف پر ظاہر مین ایمان لایا تہا اور بعد مرنے یوسف کے پہر فرعون ایمان سی پہر گیا تہا اور موسی کی زمانہ تک زندہ رہا تہا خرقیل
کہتا ہے کہ یوسف پہلے اس سے تمہارے پاس آیا معجزہ لیکر اور اون معجزون مین سے ایک معجزہ یہہ تہا کہ گہوڑی کو اوسنے زندہ کردیا تہا اور پہلے اوس سے لڑکے شیرخوار نے اوسکی پاکدامنی کی گواہی
دی تہی اور بعضون کے نزدیک فرعون موسی فرعون یوسف کی اولاد مین سے تہا پس خرقیل اوسکے حال سے خبر دیتا ہی کہ یوسف تمہارے پاس پیغمبر ہوکر آیا فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَکٍّ پس ہمیشہ
تہے تم بیچ شک کے مِّمَّا جَآءَکُمْ بِهٖ اوس چیز سے کہ لایا وہ تمہارے پاس اوسکو کہ وہ دلیلین توحید کی اور احکام شرع کی تہے حَتّٰٓی اِذَا هَلَکَ یہانتک کہ جسوقت مرگیا وہ تو
قُلْتُمْ کہا تمنے آپسمین بطور حجت اور دلیل کے کہ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ ہرگز نہ بہیجیگا خدا مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچہے اوس یوسف کی رَسُوْلًا کسی پیغمبر کو یعنے تمنے یہہ کہا کہ جسوقت انکار
یوسف کا تمنے کیا اور اوسکی بات کو ہمنی نہ سنا تو اب کوئی ایسا نہ آئیگا کہ دعوی پیغمبری کا کرے پس اسیطرح تم گمراہی مین رہے کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنے جیسیکہ تم شک اور حد سے
گذرنے کی جہت سے گمراہی مین رہے ایسے ہی یُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی مین پڑا رہنے دیتا ہے خدا تعالی شک اور عناد اپنے اور حد سی گذرنے کی جہت سے اور توفیق نہین بخشتا ہی مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ اوس شخص کو کہ وہ حد سے گذرنیوالا ہے اپنی عناد اور انکار مین مُّرْتَابُ شک کرنیوالا ہے معجزات ظاہر اور روشن مین جو کہ توحید خدا اور نبوت پیغمبر پر دلالت کرتے ہین
بسبب اپنے وہم کے نہ تامل کرنیکی جہت سے اون معجزون اور دلیلون مین پس گمراہی مین پڑا رہنی دیتا ہی خدا شک کرنیوالون کو الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ اون لوگون کو کہ جہگڑا کرتی ہین
پیغمبرون سے فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بیچ نشانیون خدا کے اور اوسکی آیتون کے دفع کرنے مین اور پوشیدہ کرنی مین بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ بدون دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس بلکہ محض پیروی سے لوگون کے
جہگڑتے ہین کَبُرَ بہت بڑی ہو وہ جہگڑا کرنا مَقْتًا باعتبار دشمنی اور بغض کے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کی وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نزدیک اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین خدا اور رسول
پر اور مقتا تمیز واقع ہوا ہے یعنے خدا بہت دشمن رکہتا ہی اونکے جہگڑنے کو اور مومن بہی اونکے دشمن ہین اور اونسے بیزار ہین کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنے جیسے کہ مہر رکہی ہے خدا نے اون لوگون کے دلون
پر کہ وہ علامت ہوا اونکی کفر کی ایسی ہی یَطْبَعُ اللّٰهُ مہر رکہتا ہے خدا واسطی نشانی کفر کی عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ اوپر ہر دل تکبر کرنیوالی سرکش کے کہ جسنے فرمانبرداری

برداری خلق سے سرکشی کی ہو اور غرور سے اپنی تئین بلند اور بزرگ جانتا ہو تاکہ اوس علامت اور نشان سے فرشتی فرق کرین اونمین مومنین سے اور جسوقت خرقیل نے نصیحت کو
یہانتک پہنچایا تو فرعون نے خوف کیا کہ ایسا نہو کہ یہہ نصیحتین لوگون کی دلون مین اثر کرین لوگون کو دوسرے امر پر مشغول کیا چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون
نے اپنی وزیر سے یَا هَامَانُ ابْنِ لِی ای ہامان بنا تو واسطے میرے یعنے معمارون کو تو حکم کر کہ وہ بنائین واسطے میرے صَرْحًا ایک محل کو کہ وہ بہت بلند ہو لَعَلِّی شاید کہ
مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ پہونچون راہون کو اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ راہون آسمانون کو اور وہانسے آسمانون پر پہونچون فَاَطَّلِعَ پس مطلع ہون مین اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰی طرف خدا
موسی کے اور دیکھون مین اوسکو اور اوسکے احوال اور اوضاع کو دریافت کرون تاکہ موسی کا دعوی معلوم ہو کہ وہ آسمان کے خدا سے خبر دیتا ہی اور حفص نے فاطلع کو منصوب پڑہا ہی
اور باقیون نے مرفوع پس فرعون نے ہامان سے کہا کہ تو میرے واسطے ایک محل بنا کہ مین اوسپر چڑہکر آسمانون پر پہونچون اور موسی کے خدا کو دیکھون وَاِنِّی لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا اور تحقیق مین
گمان کرتا ہون اوس موسی کو دروغگو پیغمبری کی دعوی مین اور خدا کی ہونی مین وہ جو کہتا ہی کہ خدا ہی آسمان کا پیدا کرنیوالا ہی یہہ گفتگو اوسکی مکر کی چال ہو کے دہوکا دینی کو کہی
تہی اور جو نہین تو وہ خوب جانتا تہا کہ آسمان پر جانا ممکن نہین ہے اور فرعونیون نے محل کا بنانا شروع کیا اور موسی نے اس حالت سے مناجات کی خطاب آیا کہ غمگین مت ہو
دیکہہ تو کہ ہم کیا کرتے ہین پس حق تعالی نے بعد طیار ہونیکے اوس محل کو گرادیا چنانچہ تفصیل اسکی سورہ قصص مین گذر گئی ہے وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ شیطان
آراستہ کرتا ہی اعمال بد کو نظر مین سب کافرون کی ایسی ہی زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ آراستہ کئی گئے ہین واسطی فرعون کے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ بدی عمل اوسکے کی وَصُدَّ اور بند کیا گیا تہا
یعنی شیطان نے اوسکو بند کیا تہا عَنِ السَّبِیْلِ راہ حق اور راست سے وَمَا كَیْدُ فِرْعَوْنَ اور نہا مکر فرعون کا محل کے بنانی مین لوگون کو دہوکی مین ڈالکر اور باطل کرنی مین
موسی کی دلیلون کے اِلَّا فِیْ تَبَابٍ مگر بیچ تباہی اور ہلاکت کے وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تہا یعنی خرقیل نے بعد ان قریبون فرعون کے کہا اپنی قوم کے
لوگون سے کہ یٰقَوْمِ ای قوم میری اتَّبِعُوْنِ پیروی کرو تم میری اَهْدِكُمْ دکہلاؤن گا مین تمکو سَبِیْلَ الرَّشَادِ راہ راستی کی اور طریق حق اور درستی کا کہ وہ ایمان
لانا ہی موسی پر اور اوسکو پیغمبر برحق خدا کا جاننا ہی یٰقَوْمِ ای قوم میری راہ درست یہہ ہے کہ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا سوا اسکے نہین کہ یہہ زندگانی دنیا کی مَتَاعٌ
فائدہ تہوڑا ہی کہ جلد فنا ہو جائیگا اور وبال اوسکا باقی رہیگا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق کہ آخرت وہ گہر ہے رہنے اور آرام کرنی ہمیشہ کا ہی کہ اوسکو کبہی کسی طرح
فنا اور زوال نہین ہے تعجب ہے کہ اس گہر فانی کو اوس گہر باقی پر اختیار کرتے ہو تم مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً جو کوئی کہ عمل کرے برا فَلَا یُجْزٰٓی پس نہ بدلا دیا جائیگا وہ اِلَّا
مِثْلَهَا مگر مانند اوسکے ہو واسطے کہ زیادہ اوس سے ظلم ہے اور وہ خدا پر روا نہین ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کہ عمل کرے نیک مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مردسی یا عورت سے یعنے وہ عمل کرنیوالا
مرد ہو یا عورت ہو وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہہ ہے کہ وہ مومن ہی ہے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ مومن نیک عمل کرنیوالے ہین یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگی بہشت
مین اور حفص نے یدخلون کو ضمہ یا اور فتح خاسے پڑہا ہی یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا روزی دئی جائینگے وہ مومنین صالحین بیچ اوس بہشت کے قسم قسم کی نعمتون کی بِغَیْرِ حِسَابٍ
بیحساب اعنی بیشمار پس ثواب اعمال نیک کا چند در چند ہو گا زیادہ استحقاق سی اور جسوقت فرعون کے لوگون نے یہہ کلام خرقیل کا سنا تو سمجہے کہ خرقیل موسی پر ایمان لایا ہے اور فرعون کی
پرستش سے دست بردار ہوا ہے اوسوقت خرقیل کو ملامت کرکے کہا کہ تعجب ہے تجہسے کہ فرعون کو چہوڑکر دوسرے شخص کی عبادت کو تو اختیار کرتا ہی خرقیل نے پہر اونکو نصیحت کرنی شروع کی
اور کہا کہ وَیٰقَوْمِ اور ای قوم میری مَا لِیْٓ کیا ہی واسطے میرے کہ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ بلاؤن مین تمکو طرف نجات کی یعنے تمکو طرف اوس امر کے مین بلاؤن کہ وہ سبب
نجات کا ہی اور وہ ایمان لانا خدا پر اور اوسکے پیغمبرون پر ہی وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ اور بلاتی ہو تم مجہکو طرف دوزخ کی یعنے طرف اوس عمل کے کہ جو باعث ہی دوزخ مین جانیکا
اسواسطے کہ تَدْعُوْنَنِیْ بلاتے ہو تم مجہکو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کفر کرون مین ساتہہ خدا کے وَاُشْرِكَ بِهٖ اور شریک کرون مین ساتہہ اوسکے مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ کہ نہین ہے واسطی میرے
ساتہہ اوسکے خدا ہونیکے عِلْمٌ علم یعنی اوسکے خدا ہونیکو مین نہین جانتا ہون اور خدا کے سوا غیر کے معبود ہونیکی کوئی دلیل میرے پاس نہین ہے جب دوسرے کو اوسکا شریک کیونکر
کرون وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اور مین بلاتا ہون تمکو اِلَی الْعَزِیْزِ طرف خدای غالب کے کافرون کے عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ کہ بخشنے والا ہی گناہگارون کا یعنی مین تمکو اوسی خدا
کیطرف بلاتا ہون کہ جسمین سب خوبیان ہین اور جو باتین کہ خدا کیواسطے چاہئین وہ اوسمین سب موجود ہین علم اور قدرت اور غلبہ اور کافرون کے عذاب دینی سے وہ قادر ہے اوسکا
کوئی مانع نہین ہو سکتا اور اوسکی سوا اور کوئی ایسا نہین ہے لَا جَرَمَ بلا شبہہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ تحقیق جو چیز کہ بلاتے ہو تم مجہکو طرف اوسکی لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ
نہین ہے واسطی اوسکے پکارنا یعنے تمہارے معبود سزاوار پکارنیکی اور پرستش کرنیکی نہین ہین فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ بیچ دنیا کی اور نہ بیچ آخرت کی اونکو پکارنے کی نہ دنیا مین کوئی جگہ
اور نہ آخرت مین اونکو پکارنیکی کوئی وجہہ ہی کہ وہ لیاقت نہین رکہتی ہین کہ پکارے جائین اور یا یہہ کہ جستے پکارنیکو یہہ قبول ہی نہین کرسکتے ہین اور نہ جواب دے سکتے
ہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور تحقیق پہرنا ہمارا سب کا اِلَی اللّٰهِ طرف خدا کی ہے واسطے جزای اعمال نیک و بد کی وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ اور تحقیق حد سے

گذر جانیوالی بسبب شرک کے اور خون ناحق کرنیوالی اور سوائی اسکی ہم اَصْحَابُ النَّارِ وہ صاحب آتش دوزخ کی ہین اور ہمیشہ اوسمین رہنیوالی فَسَتَذْكُرُونَ بس
قریب ہے کہ یاد کروگی تم وقت دیکھنے عذاب کے مَا أَقُولُ لَكُمْ اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین واسطی تمہاری یعنے میری نصیحت کو تم بہت یاد کروگی اور جانوگی کہ وہ سچ کہتا تہا
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ اور سپرد کرتا ہون مین کام اپنی کو طرف خدا کی اور اوسی پر توکل کرتا ہون مین اور اوسکی فضل و لطف پر اعتماد کرتا ہون تاکہ مجھکو محفوظ رکہی إِنَّ اللَّهَ
بَصِيرٌ تحقیق کہ خدا دیکھنے والا ہی اور بینا ہی بِالْعِبَادِ ساتہہ بندونکی کہ اونکی فرمانبرداری اور نافرمانبرداری سب دیکھتا ہی فَوَقَاهُ اللَّهُ بس بچایا اوسکو خدا نی سَيِّئَاتِ
مَا مَكَرُوا برائیون اوس چیز کی سی کہ مکر کیا اون فرعونیون نے اور منقول ہے کہ خرقیل نے ایمان کو اپنے ظاہر کیا اور فرعون نی اوسکے قتل کا حکم دیا وہ وہان سی بہاگ کر ایک پہاڑ
مین کہ مصر کے نواح مین تہا جا ٹہرا اور عبادت خدا مین مشغول ہوا حقتعالی نی اوسکی حفاظت کیواسطی درندونکو مقرر کیا کہ اوسکی گرد کہڑی ہو کر اوسکی پاسبانی کرتی تہی اور یہہ برکت
سے اوس توکل کے تہا کہ اوسنی سب کام اپنی خدا کی سپرد کر دئی تہی اور بعض تفسیرونمین لکہا ہی کہ فرعون نے اپنے خواص کو بہیجا کہ اوسکو پکڑ کر لائین اور سزا دین وہ جسوقت وہان
پہونچی تو دیکہا کہ نماز مین مشغول ہی اور درندہ اوسکی نگہبانی کرتے ہین یہہ دیکہہ کر ہراسان ہوئی اور وہان سی اولٹی پہرے اور فرعون سی حال اوسکا بیان کیا
فرعون نے اس خوف سی کہ ایسا نہو کہ یہہ امر لوگونکی کانون تک پہونچی اون خبر لانیوالون کے قتل کا حکم دیا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ اور گہیر لیا ہوئی ساتہہ لوگون فرعون
کی جو کہ خرقیل کے قتل کرنی یا پکڑ لانیکو گئے تہی سُوءُ الْعَذَابِ بدی عذاب کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خرقیل اون لوگونکو بلاتا تہا طرف توحید خدا کی اور
نبوت موسی کی اور طرف فضیلت محمد صلعم کی جمیع خلقت پر اور طرف فضیلت امیر المومنین کے اور اوسکی اولاد طیبین کے تمام اوصیاء انبیاء پر اور طرف بیزاری کے فرعون
خدا سے سی پس لوگون نے فرعون سی اوسکی چغلی کہائی اور کہا کہ خرقیل تیرے برخلاف لوگونکو بلاتا ہی اور تیری دشمنون کی مدد کرتا ہے فرعون نی کہا کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی اور خلیفہ
میرا ہی میری سلطنت پر اور ولیعہد میرا ہی اگر اوسنی یہہ امر کیا ہی تو وہ لائق عذاب کے ہی میری نعمت کی کفر کرنیکے سبب سے اور اگر تم جہوٹ کہتی ہو اور اوسپر تہمت کرتے ہو تو تم مستحق
عذاب کے ہوئی پس خرقیل کو لائی اور اوس سی پوچہا کہ کیا تو فرعون کے خدائے کا انکار کرتا ہی اور اوسکی نعمتون کی ناشکری کرتا ہی خرقیل نے یہہ سنکر فرعون سی کہا کہ ای
بادشاہ کبہی تو نی میرا جہوٹ دیکہا ہی کہا کہ نہین اور خرقیل نے لوگون سے پوچہا کہ کون ہے پروردگار تمہارا اونہون نی کہا کہ یہہ فرعون اور پوچہا کہ کون ہے پیدا کرنیوالا تمہارا
کہا کہ یہہ فرعون اور پوچہا کہ کون ہے روزی دینیوالا تمہارا کہا کہ یہہ فرعون خرقیل نے کہا کہ ای بادشاہ مین تجہکو گواہ کرتا ہون اور ہر اوس شخص کو کہ تیرے پاس حاضر ہی کہ تحقیق جو کہ پروردگار
اونکا ہی وہ پروردگار میرا ہی اور جو روزی دینیوالا انکا ہی وہ روزی دینیوالا میرا ہی اور جو پیدا کرنیوالا انکا ہی وہ پیدا کرنیوالا میرا ہی اور سوائے اونکی خالق اور رازق کے کوئی میرا
خالق اور رازق نہین ہے اور گواہ کرتا ہون مین تجہکو ای بادشاہ اور اوس شخص کو کہ یہان حاضر ہے کہ مین بیزار ہون اوس پروردگار اور خالق اور رازق سی کہ سوائے انکی پروردگار
اور خالق اور رازق کے ہی خرقیل تو حقیقت مین خدا کو کہتا تہا کہ وہ پروردگار اور خالق اور رازق ہی اسواسطی کہ واقع مین تو سبکا یعنی خرقیل کا بہی اور اون لوگونکا بہی
پروردگار اور خالق اور رازق وہی خدا ہی کہ جو معبود حقیقی ہے نہ غیر اوسکا اور فرعون اور اوسکے پاس کے آدمی گمان کرتے تہی کہ یہہ فرعون کو پروردگار اور خالق اور رازق
کہتا ہے اسواسطی فرعون نے یہہ سنکر اون لوگون سی کہ جنہون نی اوسکی چغلی کہائی تہی یہہ کہا کہ ای بدمردو تم میری ملک مین فساد کرنا چاہتی تہی اور میرے چچا کی بیٹے کی درمیان فتنہ
برپا کرنا چاہتی تہی تم سزاوار عذاب کے ہو اور اون سب کو مروا ڈالا اور یہی مراد ہی حقتعالی کی قول سی فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا کہ اونہون نے چغلی کہائی خرقیل کی فرعون سے اور فرعون
نے جو اونکو مروا ڈالا یہہ مراد ہی وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ سی اور فرعون نی میخون سی مروایا تہا کہ اونکی سینونمین ٹہوکوادی تہین اور لوہی کی بڑی بڑی کنگہو نسی اونکی
بدن کے گوشت اور پوست پہٹوائی اور نچوائی تہی ایسے ایسی سخت عذابون سے اونکو قتل کروایا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد آل فرعون سی تمام پیروی کرنیوالی فرعون کے ہین اور
عذاب سے مراد غرق ہونا دریا مین ہے دنیا مین اور آخرت مین لوگونکی واسطی عذاب دوزخ کا ہی اور بعضی روایت مین یہہ بہی آیا ہی کہ خرقیل کو فرعون نے مروا ڈالا تہا اور فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ
مَا مَكَرُوا سے مراد یہہ ہے کہ فرعونیون نے جو اوسکے ساتہہ مکر کیا تہا اور اوسکو دین مین آزمایا تہا وہ اپنی دین سے نہ پہرا اور خدا تعالی نی اوسکو اونکی مکر سی نگاہ رکہا کہ وہ اپنی دین پر قائم
رہا النَّارُ گہیر لیا اونکو آتش دوزخ نی کہ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا پیش کیے جاتی ہین وہ لوگ فرعون اور پیرو اوسکے آگ کے غُدُوًّا وَعَشِيًّا صبح کو اور شب کو کہ بعد مرنیکی دونو وقت آگ مین
جلتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ جلنا اونکا شب و روز دنیا کی دوزخ مین ہے قیامت سے پہلی اسواسطی کہ قیامت مین صبح اور شام نہین ہے اور جب تک کہ قیامت
نہوا ان دونون وقت مین وہ جلا کرینگی اور جب قیامت ہوگی تو دوزخ مین ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہونگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی اصحاب سے پوچہا کہ لوگ کیا کہتی ہین
اون فرعونیونکی مقدمہ مین عرض کی کہ کہتی ہین کہ وہ دوزخ مین جلینگے آخرت مین اور پہلے اوس سے اونکو عذاب نہین ہے حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ ابی معلوم ہوا کہ وہ لوگ نیکو نہین تہی کہ
اونکو بعد مرنیکی قیامت تک عذاب نہین ہے اور پہر فرمایا کہ وہ اسی دنیا مین آگ سے جلتے ہین صبح و شام اور آخرت کی دوزخ کیلئے کہ جسمین وہ ہمیشہ رہینگی بعد اسکی خدا تعالی فرماتا ہی کہ یوم

تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب اور حضرت صادق علیہ السلام نے دوسری روایت مین فرمایا ہی کہ ارواح کفار کی آتش دوزخ پر پیش کی جاتی ہین اور وہ ارواح کہتی ہین کہ
ای پروردگار ہمارے نہ قائم کر تو ہمارے واسطے قیامت کو اور جو کچھہ کہ تو نی ہمسے وعدہ کیا ہی کہ بروز حشر زیادہ تر عذاب مین گرفتار کرونگا اوس وعدہ کو تو وفا نکر اور ہمارے اول کو ہمارے آخر
تک پہونچا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا یتعالی نی مشرق مین ایک آگ پیدا کی ہی کفار کی ارواح رہنے کیواسطے بعد مرنیکے اور زقوم کو وہ کہاتے ہین اور آب گرم پیتے ہین شب کو
اور جسوقت صبح ہوتی ہی تو وادی یمن کیطرف جاتی ہین اوس صحرا مین جسکو برہوت کہتے ہین کہ وہ نہایت گرم ہی اور آتش دنیا سی زیادہ اوسمین حرارت ہے اور آپسمین ملاقات کرتی ہین اور سجا
ہین اور جسوقت شام ہوتی ہی تو پہر وہین جاتی ہین اوس آگ مین اور قیامت تک اونکا یہی حال رہیگا اور بعضی آدمی رسول خدا صلعم سے روایت کرتی ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے
مرتا ہی تو وہ مکان کہ نامزد اوسکی ہی بہشت مین یا دوزخ مین وہ مکان ہر روز صبح کو اور شام کو اوسکو دکھلاتی ہین اور کہتی ہین کہ آخرت مین یہہ تیرا مکان ہوگا ویوم تقوم الساعۃ
اور جسدن کہ قائم ہو قیامت اور روحین اونکی بدنونمین داخل ہون تو خدا یتعالی فرشتون کو حکم کریگا کہ ادخلوا آل فرعون داخل کرو تم لوگون فرعون کے کو اشد العذاب
سخت تر عذاب مین یہہ قرات اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی ہی کہ ادخلوا کے ہمزہ کو قطعی کہتے ہین باب افعال سے اور باقی قاری ہمزہ وصلی کہتے ہین بر تقدیر اس صورتمین فرشتی فرعونیونسی
کہینگے کہ داخل ہو تم ای لوگو فرعون کے بہت سخت عذاب مین کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہی اور اب خدا یتعالی دوزخیون کے جھگڑیکو بیان کرتا ہی کہ وہ آپسمین نزاع کرینگے اور جھگڑینگے چنا
فرماتا ہی کہ واذ یتحاجون اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ جھگڑا کرین وہ دوزخی فی النار بیچ آتش دوزخ کی فیقول الضعفؤا پس کہینگے ناتوان بیچاری قوم کے
للذین استکبروا واسطے اون لوگون کی کہ سرکش تہی اور اپنی تئین بڑا جاننے والی تہی کہ انا کنا لکم تبعا تحقیق ہم تہی واسطے تمہاری تابعدار اور فرمانبردار اور جو کچھہ حکم
کیتے تہی شرک اور کفر کرنیکو تمہاری کہنے پر عمل کرتے تہی اور تمہاری کہنے پر جو ہمنی عمل کیا تو اس سبب سے ہم دوزخ مین داخل ہوئی اور حکم کرنیوالونکو لازم ہی کہ اپنی محکوم اور تابعدارون
سے اذیت کو دفع کرین اور تبع جمع تابع کی ہی فہل انتم مغنون عنا پس کیا تم دور کرنیوالی ہو ہمسے نصیبا من النار ایک حصہ کو آگ مین سی یعنی تم سی ہوسکتا ہی کہ کچہہ
عذاب ہمسے دور کرو قال الذین استکبروا کہینگے وہ لوگ کہ سرکش تہی اور اپنی تئین بزرگ جانتے تہی اونکی جواب مین کہ انا کل فیہا تحقیق ہم سب بیچ اوس دوزخ کی ہین
ہم بہی اور تم بہی پس کیونکر تم سے عذاب کو دفع کرین اور اگر ہمکو قدرت عذاب کی دفع کرنیکی ہوتی تو پہلے ہم اپنی جانون سی دفع کرتے ان اللہ تحقیق کہ خدا نی قد حکم بین العباد
تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندون اپنی کے اور ہر ایک کو جو مقام کہ اوسکے لائق تہا اوس مین بہیجا پس عذاب کیونکر دفع ہوسکے وقال الذین فی النار اور کہینگے وہ لوگ
کہ بیچ دوزخ کی ہین سردار بہی اور اونکی تابعدار بہی لخزنۃ جہنم واسطے نگہبانان دوزخ کی یعنی ملائکہ سی جو کہ دوزخ کی موکل ہین اونسی کہینگے کہ تم ہماری واسطے ادعوا ربکم
پکارو پروردگار اپنی کو کہ یخفف عنا ہلکا کرے ہمسے یوما ایک روز یعنی بمقدار ایک روز کے من العذاب عذاب مین سے تاکہ کچہہ تو ہمکو آرام ہووے وہ فرشتی اونسے یہہ سنکر
قالوا کہینگے اونکو ملامت کرکے او لم تک تاتیکم کیا نہ تہا قصہ دنیا مین کہ آتے تہی تمہاری پاس پیغمبر تمہارے بہیجے ہوئے خدا کے بالبینات ساتہہ دلیلون اور معجزون
کے جو دلالت کرتے تہی خدا کی توحید پر اور پیغمبری نبوت پر اور تک اصل مین تکون تہا واو تو اوسمین سے لم کی جہت سے ساقط ہوئی اور نون واسطے تخفیف کے اور اسم اوسکا اوسمین پوشیدہ
ہے اور وہ لفظ قصہ کا ہی اور بعد اوسکے تفسیر اوسکی ہے پس فرشتی جسوقت اونسے یہہ گفتگو کرین تو قالوا کہینگے وہ دوزخی کہ بلی ہان آئی تہی پیغمبر اور خدا کیطرف ہمکو بلا
تہا اور معجزی دکہلائے تہی لیکن ہمنے اونکو جہٹلایا اور کہنا اونکا نمانا فرشتی یہہ سنکر اونسے قالوا کہینگے کہ فادعوا پس پکارو تم خدا کو اور اوس سی تخفیف عذاب کی
چاہو لیکن ہمکو اجازت نہین ہی کہ ہم تمہاری واسطے دعا کرین پس وہ دوزخی اگرچہ جانتی ہونگی کہ ہمارے دعا کرنیسے کچہہ فائدہ نہین ہے لیکن عذاب کے اوٹہانیکی طاقت
جو نہ رکہینگے تو فریاد و زاری کرینگے لیکن کچہہ فائدہ نہوگا چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ وما دعاء الکافرین اور نہین ہے پکارنا کافرون کا الا فی ضلال مگر بیچ گمراہی اور بربادی کے
اور نہ قبول ہونگی اور اب خدا یتعالی خبر دیتا ہے پیغمبرون اور مومنون کی نصرت دینی کی کافرون پر چنانچہ فرماتا ہی کہ انا لننصر رسلنا تحقیق ہم البتہ نصرت کرتے ہین اور مدد
دیتے ہین پیغمبرون اپنیون کو والذین آمنوا اور اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین فی الحیوۃ الدنیا بیچ زندگانی دنیا کی کہ وہ کفار پر غالب ہوتی ہین گفتگو مین دلیلین
اور حجتین بیان کرکے اور یا جنگ کفار مین خدا اونکی نصرت کرتا ہی موافق مصلحت کے اور کبہی دشمن کو ہلاک کرکے مدد کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہی کہ اوس زمانہ مین خدا تعالی نصرت کریگا اور پہلے اس سی کثرت سے انبیا قتل کیے گئی ہین اور ائمہ دین بہی قتل کیے گئی ہین اور دنیا
مین اونکی کچہہ نصرت نہین ہوئی پس مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہی ویوم یقوم الاشہاد اور جسدن کہ قائم ہون گواہ اوس روز نصرت کرین ہم اونکی
یعنی بروز قیامت کہ گواہی دیجائے اور اشہاد کا فرد شہید ہی اور مراد اوسی ملکی ہین اور گواہی دینی والی انبیا ہونگی اور بعضے کہتی ہین کہ فرشتی لکہنی والی نامہ اعمال کے گواہی
دینگی اور انبیا گواہی مومنین کی فرمانبرداری اور کفار کی شرک پر ہونیکی ادا کرینگے اور یا مراد امت حضرت خاتم الانبیا ہی کہ مشرکین کے عناد اور کفر پر گواہی دینگی

ع

یوم لا ینفع الظّٰلمین جسدن کہ نفع نہ دیوے ظلم کرنیوالون کو معذرتہم عذر کرنا اونکا کہ وہ ہرگز قبول نہوگا و لہم اللعنۃ اور واسطے اونکی لعنت ہی کہ وہ دوری
ہی رحمت خدا و لہم سوء الدار اور واسطے اونکی ہی برا گہر ہی کہ وہ دوزخ ہی اور اب حضرت موسی کا حال بیان کرتا ہی و لقد اٰتینا موسی الہدی البتہ تحقیق دی ہمنی
موسی کو رہنمائی یعنی وہ چیز کہ جس سے راہ حق پاتی ہین جیسی کہ معجزے اور توریت اور احکام شرع کے و اورثنا بنی اسرائیل الکتٰب اور وارث کیا ہے ہمنے بنی اسرائیل
کو کتاب توریت کا ہدًی و ذکرٰی وہ ہدایت اور نصیحت ہے لاولی الالباب واسطے صاحبون عقلون کے ہو اوسکا فائدہ اوس سے وہ ہی اوٹہاتے ہین نہ بیوقوف
اور جاہل اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہی کہ فاصبر پس صبر کر تو کفار کے آزار دینے پر جیسے کہ موسی صبر کرتا تہا فرعون کے آزار دینے پر ان وعد اللّٰہ
تحقیق وعدہ خدا کا پیغمبرون کی نصرت کرنے پر اور کفار کے ہلاک کرنے پر حق حق اور راست ہے اور خلاف اوسمین ممکن نہین ہے و استغفر اور بخشش چاہ تو
ای محمد خدا سے لذنبک واسطے گناہ اپنی کے اگر تجہسے کوئی امر اولی ترک ہوا ہو اور گناہ کبیرہ یا صغیرہ اس سے مراد نہین ہو سکتا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم
ہین گناہ نہین کرتی ہین نہ صغیرہ اور نہ کبیرہ اور یا یہہ کہ خدا کیطرف سی تعلیم ہے عبادت کی طریقہ کی کہ اگرچہ کوئی گناہ صادر نہین ہوا ہی لیکن واسطے انکساری کے خدا کی
روبرو اپنی تئین گنہگار ظاہر کرکے مغفرت کو خدا سے طلب کر کہ موجب زیادتی درجات کا ہی اسواسطے کہ خدا عاجزی اور انکساری کو بہت دوست رکہتا ہی اور یا یہہ کہ
اگر تو اسطرح سی کہیگا تو امت کی لوگ بہی تیری پیروی سے اسطرح کہینگے اور اپنی بخشش چاہینگے و سبح اور تسبیح کر تو ای محمد صلعم بحمد ربک ساتہ تعریف اور شکر رب اپنے کے بالعشی والابکار بیچ رات کی اور صبح کے یعنی رات اور دن ہمیشہ خدا کو پاکیزگی سے یاد کر اور بعضے کہتی ہین کہ مراد اس سے نماز پنجگانہ ہی اور جناب رسول خدا صلعم
سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجہکو یاد کر بعد صبح کی ایک ساعت اور بعد عصر کے ایک ساعت تا کہ کفایت کرون مین جو کچہہ کہ مقصود تیرا ہے
اور تیری حاجت کو قبول کرون اور کہتی ہین کہ یہودی رسول خدا صلعم سے جہگڑتے تہی اور کہتے تہی کہ تو ہمارا صاحب نہین ہے بلکہ مسیح دجال ہمارا صاحب ہے کہ جو دریا
تری اور خشکی کا اور نہرین پانی کی اوسکے ہمراہ روان ہوینگی اور بادشاہی ہمکو بخشیگا اور وہ ایک نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی نشانیون مین سے حقتعالی نے یہہ آیت
نازل کی ان الذین یجادلون فی اٰیٰت اللّٰہ تحقیق وہ لوگ کہ جہگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت خدا کے بغیر سلطٰن اتٰہم بدون حجت اور دلیل کے کہ آئی ہو اونکی
پاس کہ دلالت کرتی ہو اونکے دعوی کی صحیح ہونی پر کہ دجال کی نبوت کو صحیح اور تیری نبوت کو وہ باطل کہتی ہین اور یا یہہ کہ یہہ آیت عام ہی ہر جہگڑنیوالی کے واسطے کہ وہ یہود ہوئین
خواہ مشرکین کہ ہون ان فی صدورہم نہین ہے بیچ سینون اون کفار یہود یا مشرکین کے الا کبر مگر تکبر اور سرکشی اور خواہش بادشاہی کی اور آرزو نبوت کی اپنی
قوم مین رکہتے ہین کہ ما ہم ببالغیہ نہین ہین وہ پہونچنی والی اوسکو بلکہ حق تعالی اونکو ذلیل اور خوار کریگا فاستعذ باللّٰہ پس پناہ چاہ تو ساتہ خدا کے اونکی حسد سے اور دجال کے
شر اور فتنہ سے کہ وہ ایک مخلوقات خدا مین سے ہے پس ہر بدی سی پناہ ساتہ خدا کی چاہ تو انہ ہو السمیع تحقیق کہ وہ ہی خدا سننے والا ہی تیری باتون کا البصیر
دیکہنے والا ہی اونکی فعلون کا اور آیات خدا مین جو وہ جہگڑا کرتے تہے اصل مقصود اونکا اوس سے انکار کرنا قیامت کا تہا اسواسطے بعد اوسکی فرماتا ہی کہ لخلق السمٰوٰت والارض البتہ پیدا
کرنا آسمانون کا اور زمین کا نزدیک تمہارے اکبر بہت بڑا ہے من خلق الناس پیدا کرنے آدمیون کے سی پس جو کوئی کہ قدرت رکہتا ہو اسقدر بڑی بڑی چیزون کی پیدا کرنے پر بدون موجود
ہونے اوس چیز کے کہ جس سے اونکو بناوین تو بیشک وہ آدمی کو بہی دوبارہ پیدا کر سکیگا اوس چیز سے کہ اوسکی اصل اور مادہ کہ وہ مٹی ہی اوسکے پاس محفوظ اور موجود ہے و لکن اکثر
الناس لا یعلمون اور لیکن اکثر آدمی نہین جانتی ہین کہ یہہ آدمی کا دوبارہ پیدا کرنا بہت آسان ہے خدا کی نزدیک اسواسطے کہ بسبب جہالت اور غفلت کے اوسمین تامل نہین کرتے
ہین بعد دجال کے حال مین اسما بنت زید سی روایت ہی کہ ایک جماعت نے رسول خدا صلعم سے اوسکی حال کو دریافت کیا فرمایا کہ وہ آدمی ہی اور آدمیون سے قد مین زیادہ بلند ہے
اور بدن مین بہت قوی ہے اور ایک آنکہہ کہتا ہی اور علامت اوسکے ظاہر ہونیکی یہہ ہے کہ آدمی اوسکے نکلنے سی تین برس پہلے قحط مین مبتلا ہون اور سال اول جو کچہہ بارش آسمان
اوسمین سے ایک تہائی پہیر لے اور جو کچہہ زمین مین اوگے اوسمین سے ایک تہائی نگاہ رکہی اور دوسرے سال مین دو تہائی پہیر لے اور تیسرے سال مین نہ آسمان سے مینہ برسے اور نہ زمین سے کوئی
دانہ اوگی اور نہ گہاس نکلے اکثر جانور بہوک کی شدت سے مرجاوین اور ابو امامہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم خطبہ پڑہتے تہی اور اوس خطبہ مین اکثر ذکر دجال کا
تہا اور انجملہ فرمایا حضرت نے کہ اے لوگو زمین مین دجال کے فتنہ سی کوئی فتنہ زیادہ نہین ہے اور خدا نے جس پیغمبر کو کہ بہیجا ہے اوسکی امت کو دجال کے فتنہ سے خوف دلوایا ہے
اور مین پیغمبر آخر الزمان ہون اور تم امت آخرین ہو ممکن ہے کہ تمہارے وقت مین دجال باہر نکلے اگر مین موجود ہونگا تو اوسکو حجتون سے الزام دونگا اور اگر تم ہو تو کوشش
کرو کہ اوسکو الزام دو اور جسوقت کہ اوسکے نکلنے کا وقت قریب ہو تو شام اور عراق کے دو پہاڑون کے درمیان سے باہر نکلی اور چپ و راست سے اپنے لشکر دان کو روانہ
کرے اور پیغمبری کا دعوی کرے اور بعد دعوی پیغمبری کی خدائی کا دعوی کرے اور اوسکی دونو آنکہون کے درمیان لکہا ہو کہ آئس من رحمۃ اللّٰہ یعنی نا امید رحمت خدا سی اور

جو مومن کہ اوسکو دیکہینگے اوسکے منہہ پر تہوکینگے اور جادو اوسکے ہمراہ بہت ہوا اور اکثر آدمی اوسکی پیروی کرین مگر جسکو خدا تعالی نگاہ رکہے اور ہمراہ اوسکے بہشت اور دوزخ ہو
اور جو مومن کہ اوسکی دوزخ مین گرفتار ہو تو چاہئے کہ سورہ الحمد پڑہے کہ آگ اوسمین اثر نکریگی اور مدت اوسکی بادشاہی کی چالیس روز ہوگی اور بعضے اون روزون مین سے مقابلہ مین چند سال
کے ہونگے اور بعضے کمتر ایک سال کے اور بعضے مقدار چند ماہ کی اور بعضے برابر ایک ہفتہ کی اور بعضے برابر ایک دن کے اور بعضے برابر ایک ساعت کے اور روز آخر اسقدر ہوگا کہ جتنی دیر میں خرما
خشک کو آگ لگی اور دیو اوسکے ہمراہ ہونگے کہ آدمیون کی صورت مین ہو جائین جسکی مان اور باپ مرگئے ہون تو اوس سے کہیگا کہ اگر تیرے مان اور باپ کو مین زندہ کردون تو مجھے
پروردگار ہونیکا تو اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان اقرار کرونگا اون دیو دون مین سے جو کہ اوسکے ہمراہ ہین دو شخص اوسکے مان اور باپ کی شکل بن جائینگے اور اوسکو کہینگے کہ ای فرزند
پیروی اسکی کر کہ یہہ تیرا پیدا کرنیوالا ہی اور سب شہرون کو دجال اپنے زیر حکم کریگا مگر مکہ اور مدینہ کو اور جسوقت قصد اونکا کریگا تو آسمان سے ایک فرشتہ آئیگا کہ اوسکو اوس سے منع کریگا اور تو قت
ایک زلزلہ آئیگا اور کوئی منافق مدینہ مین نرہیگا سب باہر چلے آئینگے اور دجال کی پیروی کرینگے اور آدمی اوس روز کو روز اخلاص کہینگے ام شریک نے کہا کہ یا رسول خدا اوس روز
مومنین کہان ہونگے فرمایا کہ بیت المقدس مین پناہ لیجائینگے اور دجال اوسکا محاصرہ کریگا اور صاحب الزمان علیہ السلام اونپر ظاہر ہونگے نماز صبح کے وقت اور اقامت کہکر اونکی ہمراہ نماز
مین مشغول ہوا اور جسوقت نماز صبح سے فارغ ہو عیسی آسمان سے زمین پر آئے اور صاحب الزمان کے پیچہے نماز پڑہے اور دروازہ شہر کا کہولین اور ہمراہ دجال کے ستر ہزار یہودی ہتہیار لگائے
ہوئے ہون اور جسوقت حضرت عیسی شہر سے باہر آئے تو دجال بہاگے اور اوسکو اطراف مشرق مین پکڑین اور مار ڈالین اور فوجین اوسکی قلعون مین پوشیدہ ہو جائین اور وہ قلعہ گویا ہوکر
مومنین سے کہین کہ دشمن تمہارے ہمارے بیچ پوشیدہ ہو رہے ہین اوس روز مومنین کفار سے بدلا لیوین اور حقتعالی حسد اور کینہ کو دلون سے مومنین کے دور کریگا کہ سب آپسمین دوست ہو جائین اور بعد اوسکے
کفار دنیا مین باقی نرہین اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ظاہر ہونیکا حال حق الیقین وغیرہ مین تفصیل سے لکہا ہی اور حقتعالی مومنین اور مشرکین کا ذکر کرتا ہی کہ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ اور نہین برابر ہی اندہا اور دیکہنیوالا یعنے کافر کہ جاہل اور غافل ہے اور خدا تعالی کی توحید کی دلیلون مین تامل نہین کرتا ہی وہ برابر مومن کے نہین ہے کہ وہ عاقل ہے اور خدا
کو پہچانتا ہی پس کافر اور مومن برابر نہین ہین وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک وَلَا الْمُسِيءُ
اور نہ بدی کرنیوالا برابر ہے یعنے مومن نیک کار برابر کافر بدکار کے نہین ہے کہ پہلا بہشت کی بلند درجون مین رہنیوالا ہی اور دوسرا دوزخ کی طبقون مین قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ کم ہے کہ
جو نصیحت پکڑتے ہو تم ای کافرو اور اصل کوفہ نے تتذکرون کو دو تا سے پڑہا ہی اور باقی پہلے تا کی جگہہ یا کہتے ہین یعنی کم نصیحت پکڑتے ہین وہ کافر اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف
کی یعنی تذکرا قلیلا إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہے کہ کسیطرح سی لَّا رَيْبَ فِيهَا نہین شک ہے بیچ ہونے اوسکے کہ اکثر دلیلین نقلی اوسکے واقع ہونے پر اور دلیلین عقلی
اوسکے ممکن ہونے پر دلالت کرتی ہین وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يُؤْمِنُونَ نہین اعتقاد کرتے ہین قیامت کے ہونیکا اور واسطے رغبت دلانے بندون کے ایمان
اور عبادت مین فرماتا ہی کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي اور کہا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو تم مجہکو بیچ سب مقصدون اور حاجتون مین أَسْتَجِبْ لَكُمْ قبول کرونگا مین
واسطے تمہارے اگر مصلحت اوسکی قبول کرنے مین ہوگی کہتے ہین کہ دعا کرنیوالیکو چاہئے کہ دعا بشرط مصلحت کے کرے اسواسطے کہ وہ کیا جانتا ہی کہ یہہ چیز واسطے اوسکے مناسب ہے یا نہین اور
بعضی دعا کی قبول ہونے مین فساد اور قباحت ہے اور یہہ دعا کیون کر قبول ہو کہ بعضی دعا کی قبول ہونے مین مصلحت نہین ہے اور یہہ اوس مصلحت کو نہین جانتا ہی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ افضل عبادت دعا ہی اور کسینے اون حضرت سے پوچہا کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی شی افضل نہین ہے اس سے کہ سوال کرین
اور طلب کرین اوس سے اوس چیز کو کہ اوسکے پاس ہے اور کوئی چیز زیادہ دشمن نہین ہے خدا کو اس سے کہ سرکشی اور تکبر کرے اوسکی عبادت سے اور اوس سے طلب کرے وہ چیز کہ اوسکی پاس
ہے چنانچہ فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي تحقیق جو لوگ کہ سرکشی کرتے ہین عبادت میری سے کہ مجہکو وقت حاجتون کے پکارتے نہین ہین اور عاجزی اور
زاری کرکے گناہون کی اپنی بخشش نہین چاہتے ہین اور یا یہہ کہ مجہکو بوحدانیت نہین پکارتی ہین سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہے کہ داخل ہونگے وہ دوزخ مین اور ابو جعفر
اور ابن کثیر نے سیدخلون کو بضم یا اور فتح خا پڑہا ہی یعنی قریب ہی کہ داخل کئے جائینگے وہ دوزخ مین دَاخِرِينَ ذلیل اور خوار ہونیوالے ہوکر اور یہہ حال واقع ہوا اور معاذ بن
عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے مینے پوچہا کہ کیا فرماتے ہو اون دو شخص کے حق مین کہ دونو مسجد مین جاتے ہین اور ایک اون مین سے آکر جاتا ہی اور دعا مین مشغول
رہتا ہی اور دوسرا اکثر اوقات نماز پڑہتا ہی فرمایا کہ دونو خوب ہین مینے عرض کی کہ ای فرزند رسول خدا مین چاہتا ہون کہ یہہ جانون کہ ان دونو مین افضل کون ہے فرمایا
وہ شخص کہ اکثر دعا پڑہتا ہی کیا تو نے نہین سنا ہی کہ حقتعالی فرماتا ہی ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین اور بعد اوسکے فرمایا کہ دعا عبادت
بزرگ ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ زیادہ دوست خدا کو سب اعمال مین دعا ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا ہے حضرت نے
کہ اپنی حاجتون مین خدا تعالی کیطرف رجوع کرو اور بہت زاری سے دعا کرو کہ دعا مقام قرار پکڑنے عبادت کا ہی اور کوئی مومن خدا کو نہ پکارے مگر کہ دعا

اوسکی قبول ہو یا دنیا مین یا آخرت مین اور اگر واسطی مصلحت کے دعا اوسکی قبول نہو اور حاجت اوسکی نہ بر آئی تو اوسکی گناہونکا کفارہ ہو جائیگا جب تک گناہ کا کوئی اوسمین امر نہو
اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت ہی کہ جسوقت بلا بندہ کیطرف متوجہ ہوا اور وہ دعا کرے حق تعالی جلدی اوسکو دور کرے اور اگر دعا نکرے تو وہ بلا اوسپر نازل ہو
اور مدت دراز تک اوسکو چمٹی رہے پس چاہئے کہ تم ہمیشہ دعا کرو اور نہایت زاری اور عاجزی سے خدا کو پکارو بعضے حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے سوال کیا کہ خدا تعالی قرآن مین
فرماتا ہے ادعونی استجب لکم اور ہم مضطر اور بیچارہ کو دیکھتے ہین کہ دعا کرتا ہے اور وہ قبول نہین ہوتی ہے اور مظلوم ظالم پر نصرت چاہتا ہے اور نصرت اوسکی واسطے نہین ہوتی ہے
اور خدا اوسکی مدد نہین کرتا ہے فرمایا امام علیہ السلام نے کہ وائے تجھپر نہین دعا کرتا ہے کوئی مگر کہ قبول ہوتی ہے دعا اوسکی لیکن ظالم پس دعا اوسکی تو رد کیگئی ہے اور اوسکی پہیری
گئی ہے یہانتک کہ وہ توبہ کرے اور لیکن حق والا پس جسوقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول کیجاتی ہے اور بلا اوس سے پہیر دیجاتی ہے اور دور کیجاتی ہے اوس جگہ سے کہ نہین جانتا ہے وہ
اور یا یہ کہ اوسکی واسطے خدا عوض مین اوس مطلوب کے ثواب کو جمع کرے کہ وہ اوسکی حاجت کی روز یعنی بروز قیامت کام آوے اور اگر وہ امر کہ جسکو مومن نے طلب کیا ہے اوسکے
واسطے بہتر نہین ہے تو وہ امر خدا تعالی اوسکو نہین دیتا ہے اور مومن خدا کا پہچاننے والا اکثر ایسی چیز طلب کرتا ہے کہ نہین جانتا ہے کہ طلب کرنا اوسکا اچھا ہے یا اوسکی طلب

ع ٦

کرنی مین خطا ہے اور فرمایا ہے خدا تعالی کہ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ خدا ہی حق وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اوسنے لَکُمُ الَّیْلَ واسطے تمہاری شب تاریک کو لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ تاکہ کرو تم
آرام بیچ اوس دن کی کاروبار کی مشقت سے وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور پیدا کیا ہے دن کو روشن کہ ہر چیز کو اوسمین بخوبی دیکھو اور اپنی کسب اور پیشہ کے کام آسانی
سے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل اور بخشش کا ہی عَلَی النَّاسِ اوپر آدمیون کے کہ رات اور دن کو اونکی فائدہ کیواسطے پیدا کیا ہی وَلٰکِنَّ
اَکْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا یَشْکُرُوْنَ نہین شکر کرتے ہین اس نعمت کا اپنی جہالت سی ذٰلِکُمُ وہ جو کہ ایسی ایسی فائدہ کی چیزونکی پیدا کرنیسی خاص ہو گیا ہی
سب چیزونکی سی وہ اللّٰهُ رَبُّکُمْ خدا ہی پروردگار تمہارا خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ اونکی درمیان ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے
کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اوس معبود حق کی فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ پس کہان پہیرے جاتی ہو تم پرستش اوسکی سی طرف پرستش غیر کے کہ قابل پرستش کے نہین ہے کَذٰلِکَ
ایسی ہی یعنی جیسے کہ یہ لوگ دین اسلام سی پہیرے گئے ہین ایسے ہی یُؤْفَکُ پہیرے جاتی تہی الَّذِیْنَ کَانُوْا وہ لوگ کہ تہی پہلے اِنسی بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ساتہہ نشانیون قدرت
خدا کے یَجْحَدُوْنَ انکار کرتے اَللّٰهُ الَّذِیْ خدا ہی حق وہ شخص ہی کہ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ کردیا اوسنے واسطے تمہاری زمین کو قَرَارًا ٹہرنیکی جگہہ وَالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو
عمارت بلند مثل خیمہ کے زمین پر وَصَوَّرَکُمْ اور صورت بنائی تمہاری فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ پس اچہا بنایا صورتون کو تمہاری اسواسطے کہ انسان کی صورت سب
حیوانون سی بہتر اور نیک تر ہی کہ سیدہا قد بنایا اور پوست ظاہر رکہا کہ اوسپر بال نہین ہین اور ہاتہہ پاون اوسمین سب مناسب رکہی اور کمالات اور کاریگری
اور علم کا حاصل کرنا اوس صورت مین رکہا وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اور روزی دی تمکو پاکیزہ کہانون سی شیرینی اور میوی اور گوشت لذیذ ذٰلِکُمُ
وہ جو کہ ایسی ایسی احسان کرنیوالا ہی اَللّٰهُ رَبُّکُمْ خدائی حق ہے پروردگار تمہارا فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ پس بزرگ ہی خدا اور برکت والا ہی رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار
عالم کے لوگون کا آدمیون کا اور جنون کا اور ملائکہ کا اور اونکی غیر کا اسواسطے کہ سوای اوسکی جسقدر مخلوقات ہی سب محتاج اوسکی ہے هُوَ الْحَیُّ وہی ہی زندہ ہمیشہ
کی زندگی کا اور سوائے اوسکی سب فنا ہونیوالی ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود قابل پرستش سوائی اوس معبود حقیقی کے فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اوسکو اور پرستش
اوسکی کرو مُخْلِصِیْنَ خالص کرنیوالی ہو کر لَهُ الدِّیْنَ واسطے اوسکے دین کو شرک اور ریا سی کہ نہ آمیزش دوسری چیز کی اوسکی عبادت کرو اور مخلصین حال واقع ہوا ہے
اور کہو تم اس ہدایت اور نعمت کی حاصل ہونی پر کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تعریف اور شکر واسطی خدا پروردگار عالمون کے ہے اور کفار نے کہ جو رسول خدا صلعم کو اپنی دین کیطرف
بلاتے تہی حقتعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم مشرکین مکہ سی کہ اِنِّیْ نُهِیْتُ تحقیق مین منع کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ اس سے کہ پرستش کرون مین اون
چیزون کی کہ تَدْعُوْنَ پکارتی ہو تم اور پرستش کرتے ہو اونکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائی خدا کے لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ جسوقت سی کہ آئی ہین میرے پاس دلیلین اور حجتین
روشن مِنْ رَّبِّیْ پروردگار میرے کی پاس سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون مین اَنْ اُسْلِمَ یہہ کہ فرمانبرداری کرون مین لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ واسطے پروردگار عالم
لوگون کی کہ وہ خدای معبود حق ہی هُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَکُمْ پیدا کیا ہی تمکو یعنی آدم کو کہ جو اصل تمہاری ہے مِّنْ تُرَابٍ مٹی
سے ثُمَّ پہر تمکو کہ فرزند اوسکی ہو مِنْ نُّطْفَةٍ نطفہ سی یعنی آب منی سے پیدا کیا ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پہر خون بستہ سی کہ منی بعد چالیس روز کے خون ہو جاتی ہی ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ
پہر نکالتا ہی تمکو شکم مادر سے طِفْلًا لڑکا کر کے یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی پس لڑکا کر کے تمکو پیدا کرتا ہی اور روز بروز تمکو بڑہاتا ہی اور باقی رکہتا ہی ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا پہر تاکہ
پہونچو تم اَشُدَّکُمْ قوت اپنی کو جوان ہو کر اور انتہائی جوانی تیس برس سی چالیس برس تک ہے ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا پہر تاکہ ہو تم بوڑہے بعد چالیس

برس کی رفتہ رفتہ بڑہکر وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہے کہ روح قبض کیا جاتا ہی پہلے اوس بوڑہے ہونیسے وَلِتَبْلُغُوا اور تاکہ
پہونچو تم ایک سن سی دوسرے سن تک بڑہکر اَجَلًا مُّسَمًّى مدت نام رکہی گئی کو کہ وہ وقت موت کا ہی وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور تاکہ تم سمجہو اپنی پیدایش کے مقدمین اور
ایک درجہ عمر سی دوسرے درجہ مین پہونچنی سی اور اپنی پیدا کرنیوالیکو پہچانو هُوَ الَّذِي وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت سی يُحْيِي زندہ کرتا ہی وہ تمکو وَيُمِيتُ اور مارتا ہے
فَإِذَا قَضٰى أَمْرًا پس جسوقت حکم کرے کسی امر کی تئین یعنی اگر کسی کام کا ارادہ کرے کہ وہ ظاہر ہو جاوی مثل زندہ کرنیکے اور مارنیکے اور سوا اسکے تو فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ
پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے اوسکے کہ كُنْ ہو جا تو فَيَكُونُ پس ہو جاتی ہی بدون دہیل کے اور کفار باوجود کثرت دلیلون وحدانیت خدا کی جو جہگڑا کرتے
ہین خدا کی قدرت کی نشانیون مین سو واسطے اونکی خوف دلانیکو فرماتا ہی کہ أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکہتا ہے تو إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ طرف اون لوگونکی جو جہگڑا کرتے ہین فِي آيَاتِ
اللّٰهِ بیچ آیتون خدا کی کہ قرآن مین ہین یا بیچ نشانیون قدرت خدا کی کہ وہ معجزے ہین أَنّٰى يُصْرَفُونَ کہان پہیرے جاتے ہین وہ جہگڑا کرنیوالے اون آیتونکی سمجہ جانے سی الَّذِينَ
كَذَّبُوا وہ لوگ ہین وہ کہ جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کی اونہون نے بِالْكِتَابِ ساتہہ کتاب کے کہ وہ قرآن ہی وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ اور ساتہہ اوس چیز کے کہ بہیجا ہی ہمنی ساتھ
اوسکے رُسُلَنَا پیغمبرون اپنی کو کتابین اور احکام دین کے ہمراہ کرکے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانین گے وہ اس جہٹلانیکی انجام کو إِذِ الْأَغْلَالُ جسوقت کہ
طوق آگ کے فِي أَعْنَاقِهِمْ بیچ گردنون اونکی ہونگی وَالسَّلَاسِلُ اور زنجیرین کہ يُسْحَبُونَ کہینچے جاوینگے وہ اونمین جکڑی ہوئی فِي الْحَمِيمِ بیچ پانی کہولتے ہوئے
کی کہ نہایت گرم ہوگا پہلے اس پانی کا ذکر ہو لیا ہی ایسا گرم ہوگا کہ جسوقت اوسکو مونہہ کی قریب لیجاوینگے تو کہال مونہہ کی اوسکی حرارت سی گل کر گر پڑیگی پہر اوس
پانی مین وہ گہسیٹکر ڈالے جاوینگے ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ پہر بیچ آتش دوزخ کے جلائے جاوینگے وہ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ پہر کہا جاویگا واسطے اونکے یعنی ملائکہ اونسی کہینگے ملامت
کرکے کہ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ کہان ہین وہ کہ تہے تم دنیا مین اپنی گمراہی سے اونکو تُشْرِكُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شریک کرتے تہے سوائے خدا کے اور اونسی امید نفع پہنچانیکی اور ضرر کے دور کرنیکی
رکہتے تہے اور دعوی کرتے تہے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین اور جسوقت وہ دوزخی فرشتون سی یہہ کلام سنینگے تو قَالُوا کہینگے کہ وہ شریک ضَلُّوا
عَنَّا گم ہوگئے ہمسے نہین معلوم کہ کہان گئے اور یہہ اوس وقت کا ہے کہ ابہی اپنے معبودون کو نہین دیکہتے ہین اور وہ کہینگے کہ ہم ایسا جانتے ہین کہ بَلْ لَمْ نَكُنْ
نَدْعُو مِنْ قَبْلُ بلکہ نہ تہے ہم کہ پکارتے تہے اور پرستش کرتے پہلے اس سی دنیا مین شَيْئًا کسی چیز کو یعنی جیسے وہ ایسے غائب ہوئے ہین اور بالکل اونہون نے ہماری
خبر نہین لی ہی تو ایسا حال ہوگیا ہی کہ گویا کہ ہم کسیکو پکارتے اور پرستش ہی نکرتے تہے اور غرض پرستش کرنیسے تو یہہ تہی کہ اونکی جانب سے کوئی فائدہ ہمکو پہنچتا
اور جسوقت کہ اونہون نے اس مصیبت مین ہماری خبر نہ لی تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین وہ کچہہ ہی نہین اور گویا کہ ہمنی اونکی عبادت ہی نکی تہی اور جیسے کہ
خدا تعالی نے چہوڑ دیا ہی اون جہگڑنیوالون کو گمراہی مین پڑا ہوا كَذٰلِكَ ایسے ہی يُضِلُّ اللّٰهُ الْكَافِرِينَ چہوڑ دیتا ہے خدا کفر کرنیوالونکو سب کو ذٰلِكُمْ یہہ چہوڑ دینا
تمہارا ای کافرو آجکے دن بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ بسبب اسکے کہ تہے تم خوش ہوتے تہے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے یعنی دنیا مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتہہ غیر حق کے کہ وہ بت ہین
کہ جنکی عبادت سی تم خوش ہوتے تہے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ اور بسبب اسکے کہ تہے تم نہایت خوش ہوتے اس بات سے کہ انبیا کو تکذیبات پہونچین اور بلاؤن مین وہ گرفتار ہون اور فرح
مرح مین فرق یہہ ہی کہ فرح تو حق کے واسطے ہی ہوتی ہی اور باطل کے واسطے ہی اور اسی واسطے اسکو غیر حق کی ساتہہ قید کیا اور مرح بالکل باطل کے واسطے ہوتی ہی اسی واسطے اسکو مطلق
رکہا ہی اور کہا جاویگا اون مشرکون کو کہ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ داخل ہو تم ای کافرو دروازون مین دوزخ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والی ہوکر بیچ اوس دوزخ کی فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ پس بری ہی وہ دوزخ جگہہ تکبر کرنیوالون سرکشون کی اور جسوقت کہ مشرکون کو واسطے دروازی دوزخ کی تیار ہین تو فَاصْبِرْ پس صبر کر تو ای محمد صلعم
اپنی قوم کی ایذا پر اور راہ حق پر ثابت قدم رہ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق کہ وعدہ خدا کا دوستون کی مدد کا اور دشمنون کے عذاب اور ہلاک کرنیکا بیچ دنیا اور آخرت مین حق ہے
کہ بدون شبہہ کے واقع ہوگا فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ پس اگر دکہلاوین ہم تجہکو بیچ زندگی مین بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ بعضا اوس عذاب کا کہ وہ وعدہ کرتے ہین ہم اون کفار سے پس
وہ جزا اونکی ہے چنانچہ جنگ بدر مین واقع ہوا کہ وہ قتل اور اسیر ہوئے أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا اگر موت دین ہم تجہکو اونکے عذاب ظاہر ہونیکے پیشتر تو فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ پس طرف ہماری
پہیرے جاوینگے وہ قیامت مین واسطے جزائے اعمال کے کہ ہم سی کسی طرح وہ بچ نہین سکتے اور اما مین ان شرطیہ ہی اور ما اسمین زائدہ ہے واسطے تاکید کے اور فاما نرینک کی جزا محذوف ہے
اور نتوفینک کی جزا فالینا یرجعون ہی اور کہتے ہین کہ کفار رسول خدا صلعم سی سوال کرتے تہے کہ تو پیغمبر ہے تو چشمون کو زمین پر جاری کردے اور طرح طرح کے میوون اور باغ ظاہر کردے اور
سوائے اسکے طلب کرتے تہے چنانچہ سورہ بنی اسرائیل مین اسکا ذکر ہو آیا خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنی پیغمبرون کو مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجہسے مِنْهُمْ مَنْ
قَصَصْنَا عَلَيْكَ بعضا اونمین سے وہ ہی کہ قصہ بیان کیا ہمنی اوپر تیرے اوسکا وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ نہین قصہ بیان کیا ہمنی اوپر تیرے اوسکا اور مشہور ایک لاکہہ اور

چوبیس ہزار پیغمبر ہین اور حضرت علی سے روایت ہی کہ ایک پیغمبر حبشی تہا اوسکا قصہ خدا یتعالی نے بیان نہین کیا ہی وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اور نہ تہا واسطی کسی پیغمبر کے
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ یہہ کہ لائے کسی معجزہ کو کہ اوسکے نبوت کی نشانی ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتہہ حکم خدا یتعالے کے پس معجزہ دکہلانا کسی پیغمبر کے اختیار مین نہین ہے اور خدا اوسکی
قدرت مین ہے کہ جب چاہے دکہلادے البتہ اگر خدا یتعالی مصلحت جانی تو معجزہ ظاہر کر سکتا ہی اس صورت مین تجہسے معجزہ کا سوال کرنا بی محل ہے کہ اگر مصلحت میری اوسکے
ظاہر کرنے مین نہوگی تو کیونکر تو دکہلا سکتا ہی فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پس جسوقت آئی حکم خدا کا اون معجزون کے طلب کرنیوالون کے عذاب کیواسطی بعد ظاہر ہونے دیلون راستی پیغمبر کے
قُضِيَ حکم کیا جائیگا بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے درمیان مومنین و کفار کے کہ کفار تو عذاب مین گرفتار ہون اور مومنین نجات پائین وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور
نقصان پائین وس جگہہ یعنی اوسوقت باطل لوگ کہ جو بعد دیکہنے معجزہ راستی پیغمبر کے معجزہ دوسرا طلب کرتے ہین نقصان مین ہونگے اور ہنالک اسم زمان کی جگہہ کو رہے
اور اب اللہ تعالی اپنی نعمتون کا ذکر کرتا ہی اَللّٰهُ خدا ہی حق اَلَّذِيْ وہ شخص ہے جسنی جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ پیدا کیا واسطی تمہارے چوپاؤن کو مثل گاؤ اور گوسفند اور سپاہ اور شتر کے
لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا تاکہ سوار ہو تم بعض پر اونمین سے مثل سپاہ و شتر کی وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور بعضے کو اونمین سے کہاؤ تم مثل گاؤ اور گوسفند کی اور بعضے ایسی ہین کہ اوسکو کہاؤ بہی اور سوار
بہی اوسپر ہو مثل گاؤ اور شتر کے وَلَكُمْ فِيْهَا اور واسطی تمہارے بیچ اون چوپاؤن کے مَنَافِعُ فائدی ہین سوا اوسکے مثل شیر اور پشم کے اور سوا اسکے وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا اور تاکہ پہونچو
تم اوپر اون چوپاؤن کے حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کے تئین کہ بیچ سینون تمہارے کے ہی یعنی اور پیدا کیا ہی واسطی تمہارے اون چوپاؤن کو تاکہ اوسپر سوار ہوکر
اور اپنا اسباب لادکر جو حاجت کہ تمہارے دلون مین ہے تجارت کرنی یا حج اور زیارت کو جانا یا اور کسی کام کیواسطی دور یا قریب شہرون کو روانہ ہونا اوس حاجت کو
بہی آسانی سے تم پہونچ جاؤ وَعَلَيْهَا اور اوپر اون چوپاؤن کی کہ کشتی صحرا کی ہین اور اوپر کشتی کے دریا مین تُحْمَلُوْنَ ۝ اوٹہائے جاتی ہو تم کہ خدا یتعالی تمہارے
فائدہ کیواسطی اور تمہاری احتیاج دور کرنیکی واسطی دونو مقام کی سواریان پیدا کی ہین کہ اونپر سوار ہوکر دریا کو اور جنگل کو دونو کو آسانی سی طی کرتے ہو اور اگر یہہ
صورت نہوتی تو تمہارے واسطی سفر کرنا دریا کا اور جنگل کا دونو کا دشوار ہوتا وَيُرِيْكُمْ اور دکہلاتا تمکو خدا اٰيٰتِهٖ نشانیان قدرت اور رحمت اپنی
فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ پس کونسی نشانیون کو نشانیون خدا مین سی تُنْكِرُوْنَ ۝ انکار کرتے ہو تم اور بسبب نہایت ظاہر ہونیکے قابل انکار کے جو نہین ہین
اسواسطے کفار کے ڈرانیکی واسطے فرماتا ہے کہ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا پس نہین روانہ ہوتے ہین وہ کفار فِي الْاَرْضِ بیچ زمین عاد اور ثمود کے وقت تجارت شام اور یمن کے فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ پس دیکہین وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگونکا کہ پہلے اونسے تہے کہ كَانُوْٓا تہے وہ پہلی امتون کے لوگ اَكْثَرَ مِنْهُمْ زیادہ اونسے شمار مین
وَاَشَدَّ قُوَّةً اور سخت تر قوت مین اور دبدبہ مین وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ اور نشانیون مین بیچ زمین کے کہ بڑی بڑی شہر اور قلعی مضبوط اونہونے بنائی تہے اور قوۃ اور آثار
دونو تمیز واقع ہوئے ہین پس وہ لوگ شمار مین تو اون لوگون سی زیادہ تہی اور قوت مین نہایت سخت تہے اور زمین مین اونہونے بڑی بڑی نشانیان یادگار کی تہین
قلعہ اور شہر بنا کر لیکن باوجود موجود ہونے ایسے ایسے سامان کے فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ پس نہ بے پروا کیا اونسی اور نہ دور کیا اونسے عذاب کو مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اوس چیزنے کہ تہے
وہ کسب کرتے کہ بڑے بڑے محل اور قلعی بناتے تہے اور مال اور سپاہ جمع کرتے تہی فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پس جسوقت کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ پیغمبر اونکی ساتہہ
معجزون ظاہر کے فَرِحُوْا خوش ہوئے وہ بِمَا عِنْدَهُمْ ساتہہ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکی تہی مِّنَ الْعِلْمِ قسم علم سے اور مراد اونکی علم سے یا تو اونکی عقیدی باطل
ہین کہ اعتقاد پیغمبرونکے نہونیکا اور قیامت اور عذاب کے نہونیکا رکہتے تہے اور یا اونکو علم تجارت اونکا اور کسب کرنیکا خوب تہا اور اعتقاد رکہتی تہے کہ فائدون کے
حاصل کرنے مین کیکوشش ہماری علم نہین ہے اور یا اونکو علم فلاسفہ کا تہا کہ بسبب اپنے علمون کے انبیا کو حقیر جانتے تہی چنانچہ منقول ہے کہ حکمای یونان جسوقت
انبیا کی وحی کو سنتے تہے تو اوسکو حقیر جانتے تہے اور اوسکے دفع اور سلب اور بیقدر کرنے مین کوشش کرتے تہے اور اپنے علم کی نسبت اوس کو
جہل جانتے تہے چنانچہ روایت ہے کہ جسوقت حضرت موسے نے اپنی پیغمبری کو ظاہر کیا اور لوگون کو طرف خدا کے بلانے لگی تو سقراط حکیم کو
لوگون نے کہا کہ تو موسی کے پاس کسواسطے نہین جاتا ہے کہ علم دین اوس سے حاصل کرے کہا کہ ہم علم اخلاق سے آراستہ ہین ہمکو
کسی کے علم کی حیتاج نہین ہے پس وہ کفار اپنی علم کے جہت سے جو مغرور تھے تو انبیا کی باتون پر ہنسی اور ٹہٹہا کرتے تھے وَحَاقَ بِهِمْ
اور گہیر لیا اونکو مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ وہ چیز کہ تہی وہ ساتہہ اوسکی ٹہٹہا کرتے کہ عذاب کا جو انکار کرتے تہی اور اوسپر ہنستی تہی اوسمین مبتلا ہوئے فَلَمَّا رَاَوْا پس جسوقت دیکہا اونہون نے بَاْسَنَا خوف ہمارا کو یعنی
عذاب ہمارے بہیجے ہوے کو دنیا مین تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونہون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ ساتہہ خدا کی ایک ہی وہ ہی حال واقع ہوا ہی وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ اور کفر کیا ہمنی ساتہہ اوس چیز کے کہ تہے ہم ساتہہ اوسکے
شرک کرنیوالے کہ اون چیزونکو خدا کا شریک کرتے تہی اور وہ بت تہی کہ جنکو شریک کرتے تہے عبادت خدا مین فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تہا کہ فائدہ دے اونکو وقت اِيْمَانُهُمْ ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا جسوقت کہ دیکہا

کہ دیکہا اونہون نے عذاب ہمارے کو اسواسطی کہ وقت دیکہنے عذاب کی تکلیف شرع کی باقی نہین رہتی ہی بلکہ ساقط اور دور ہوجاتی ہی اور ایمان اوسوقت کا معتبر نہین ہوتا اور اسیلوسطی
جسوقت کہ جنگ جمل مین جو زخمی ہوگیا تو حضرت علی کو کہلا بہیجا کہ مین توبہ کرتا ہون تمہاری بیعت کے توڑنے سی حضرت علی نے فرمایا کہ توبہ یاس اور یاس کی
قبول نہین ہے یعنے زندگی سے جو نا امید ہوی ہو اور عذاب کو جو دیکہا ہی توبہ کرتے ہو یہہ توبہ تمہاری درگاہ خدا مین قبول نہین ہوگی پس اوسی حال مین وہ مرگیا
اور مروان کے تیر سے وہ مارا گیا تہا چنانچہ مروان نے طلحہ کو قابو مین دیکہکر اپنے غلام سے کہا کہ اسنی عثمان کی قتل مین کوشش کی تہی ایک تیر مجہی دے کہ مین اپنا عوض عثمان کے
خون کا اوسوقت اس سے لون اور یہہ دو تو عائشہ کے لشکر مین تہی طلحہ بہی اور مروان بہی اور علی سے یہہ لڑتے تہی پس غلام نے مروان کو تیر دیا اوسنی اوسکے تیر مارا وہ اوسی
ضرب مین مارا گیا اور مثل اسکے اہلسنت کی کتابون مین بہی مذکور ہے چنانچہ دفع المغالطہ مین نام اون کتابون کا مرقوم ہے پس وقت دیکہنے عذاب کے ایمان لانا
مقبول نہین ہے سُنَّتَ اللّٰهِ یہہ طریقہ رکہنا خدا کا ہی کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کوئی ایمان لاتا تو ایمان اوسکا قبول نہین ہوتا ہی الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ وہ طریقہ کہ تحقیق گزرا ہے
فِیْ عِبَادِهٖ بیچ بندون اوسکے کی پہلی امتون مین وَخَسِرَ هُنَالِكَ اور نقصان والے ہوی اوسجگہہ یعنی اوسوقت وقت آنی عذاب کے الْكٰفِرُوْنَ کفر کرنیوالے بسبب
نہ نفع دینے اوسوقت کی ایمان کے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ فرعون کس سبب سے غرق ہوا وہ تو ایمان لایا تہا آخر وقت مین اور اوسنی اقرار کیا تہا
خدا کی وحدانیت کا فرمایا کہ اسواسطی غرق ہوا کہ وہ عذاب کو دیکہکر ایمان لایا تہا اور عذاب کو دیکہکر ایمان لانا قبول نہین ہے اور یہہ حکم خدا تعالےٰ کا ہی لوگون پہلون مین اور پچہلون
مین چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہی فلما راوا باسنا اور دونو آیتین تلاوت فرمائین اور منقول ہے کہ ایک مرد نصرانی نے ایک عورت مسلمان سے زنا کیا تہا وہ گرفتار ہوکر متوکل بادشاہ
عباسی کے پاس آیا متوکل نے چاہا کہ اوسپر حد جاری کرے وہ عذاب کے خوف سی مسلمان ہوگیا کسینے تو کہا اوسکے ایمان نے اوسکے شرک کو باطل کردیا اور کسینے کہا اوسکے تین
حدین مارنی چاہئیں اور کسینے اور کچہہ کہا اسیطرح ہر عالم ایک حکم دیتا تہا متوکل نے حضرت امام علی نقی کی خدمت مین کہا امام علیہ السلام نے اوسکی جواب مین لکہا کہ
اوسکو زد و کوب کرین یہانتک کہ وہ مرجائے جسوقت وہ جواب اوسکے پاس پہونچا تو اوسکے علما نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ وہ حکم ہے کہ نہ خدا کی کتاب مین ہے اور نہ پیغمبر کی
حدیث مین دوسری بار متوکل نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا حضرت نے بعد بسم اللہ کے یہی دونو آیتین لکہین پس متوکل نے حکم دیا اوسکو اسقدر
زد و کوب کی کہ وہ مرگیا

سورۃ حم السجدۃ

یہہ سورہ مکی ہی اور اسمین چون آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ حم سجدہ
کو پڑہے اوسکے واسطی قیامت کے روز نور ہوگا برابر درازی نگاہ کی اور اوس روز وہ بہت خوش ہوگا اور لوگ دنیا مین اوسکے مرتبہ کی آرزو کرینگے اور اسکو سورہ فصلت
بہی کہتے ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ اسکی تفسیر اس سے پہلے سورہ مین گزر گئی ہے اور اگر حم نام اس سورت کا ہو تو معنے اسکے یہہ ہین تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ نازل کیا گیا ہی خدا بخشنے والی مہربان کیطرف سی اور اس صورت مین حم مبتدا ہی اور بعد اوسکی اسکی خبر ہے کہ تمام آدمیون پر اور اگر یہہ نام اس سورہ کا نہین ہے
تو تنزیل مبتدا ہے اور کتاب کہ بعد اوسکے ہی وہ خبر اوسکی ہے اور ہذا یا ہو مقدر کی خبر بہی تنزیل ہوسکتا ہے یعنی ہذا تنزیل یا ہو تنزیل كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
کتاب ہے کہ تفصیل کی گئین ہین آیتین اوسکی حرام کے اور حلال کے بیان مین اور رغبت دلانی اور ڈرانیکے بیان مین اور وعدہ بہشت اور وعدہ دوزخ کی بیان مین اور نصیحت
اور قصون کے ذکر مین اور سوا اسکے کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہے عربی یعنی زبان عرب مین اور قرآن حال واقع ہوا ہے اور عربیا صفت اوسکی ہے یعنے وہ کتاب قرآن ہے عرب کی زبان مین لِّقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ واسطی اوس قوم کے کہ جانین اوسکے معنے کو اور اوسکے مقصود کو سمجہین کہ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا خوشخبری دینے والا ہے وہ قرآن عمل کرنیوالون کو اور ڈرانیوالا ہے
اون لوگون کو جو اوسپر ایمان لاتے مین اور یہہ دو صفت ہین قرآن کی اور باوجود ان بزرگ صفتون کے فَاَعْرَضَ پس منہہ پہیر لیا اوسکے قبول کرنے سے
اَكْثَرُهُمْ اکثر اون لوگون نے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ پس وہ نہین سنتے ہین قبول کرنیکے کانون سے اور اوسمین تامل نہین کرتے ہین وَقَالُوْا اور کہا اونہون نے
کہ قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین سننے مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ اوس چیز کے سی کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے یعنی قرآن کو اے محمد صلعم ہم نہین
سمجہتے ہین وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ اور بیچ کانون ہماری کے بوجہہ ہے قرآن کے سننے سے کہ جو کچہہ تو پڑہتا ہے ہم نہین سمجہتے ہین وَمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ
اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے کہ ہم تجہہ تک نہین پہونچ سکتے ہین یہہ تمثیل اونکی دلونکی دور ہونیکی سمجہنی قرآن سے ہے اور نہ اعتقاد کرنی سی اوسکے
احکام پر پس گویا کہ دل اونکی پردہ مین ہین اور کانون مین گرانی ہے کہ نہین سمجہتے ہین وہ اسکو اور نہ سنتے ہین اور کہتے ہین کہ ابوجہل نے ایک پردہ کو درمیان اپنی اور
رسول خدا کی ڈالکر پردہ کیا اور پیچہے اوس پردہ کے جاکر کہا کہ ای محمد تو اوسطرف ہی اور ہم اس جانب ہین فَاعْمَلْ پس عمل کر تو اپنی دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ تحقیق ہم عمل کرنیوالے
ہین بیچ مذہب اور یا یہہ کہ تو ہمارے دین کے باطل کرنی مین کوشش کر اور ہم تیرے دین کے باطل کرنی مین کوشش کرتے ہین اور یا یہہ کہ تو ہماری ہلاکت مین کوشش کر اور ہم تیری ہلاکت مین

کوشش کرتی ہین قُلْ کہہ تو ای محمد اون کفار بدشعار سی کہ اِنَّمَآ اَنَا سوای اسکی نہین کہ مین بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ آدمی ہون مثل تمہاری نہ فرشتہ ہون نہ جن ہون کہ جسکی بات کو تم نہ سمجھو بلکہ تمہاری جنس سی ہون کہ میری بات کو تم خوب سمجھتے ہو اور کسی امر مکروہ کی طرف تمکو نہین بلاتا ہون بلکہ مضمون میری بلانیکا یہہ ہے کہ یُوْحٰٓى اِلَیَّ وحی کیجاتی ہی طرف میری اسطرح سی کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ سوای اسکی نہین کہ معبود تمہارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ایک ہے کہ کسی طرح سی شریک نہین رکھتا ہی فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْهِ پس سیدہی چلو تم طرف اسکی کہ اوسکو ایک جانو اور خالص اوسکی عبادت کرو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور بخشش چاہو تم اوس سی شرک اور گناہون سے توبہ کرکی وَوَیْلٌ اور وای ہی اور سخت عذاب ہے لِّلْمُشْرِكِیْنَ واسطی شرک کرنیوالون کے الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ جو کہ نہین دیتی ہین زکوة کو بسبب بخیلی اور بی مہری بندگان خدا کی وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ اور حال یہہ ہے کہ وہ لوگ ساتھ آخرت کی وہ كٰفِرُوْنَ کفر کرنیوالی ہین یہہ آیت بظاہر اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ زکوة کفار پر واجب ہے لیکن ادا کرنا اوسکا حالت کفر مین صحیح نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ اونکی نیت مین خلوص نہین ہے اور یا مراد زکوة نہ دینی سی اعتقاد رکہنا ہی کفار کا زکوة کی ندینی پر اور یا کلمہ توحید کو کہ وہ لا الہ الا اللہ ہی اور زکوة نفس کی اور پاک کرنا نفس کا شرک سی ہی اوسکو اپنی زبان سے نہین کہتی ہین یا اگر وہ اپنی نفسون کو شرک اور گناہون سے پاک کرین اور خدا پر ایمان لائین تو اونکی واسطی بہت فائدہ ہو چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی خدا اور رسول پر اور قیامت کی ہونیکو اونہون نی حق جانا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئی ہین اونہون نی اچہی لَهُمْ اَجْرٌ واسطی اونکی اجر اور ثواب ہے غَیْرُ مَمْنُوْنٍ غیر احسان رکہا گیا اوسکی آدمی کا اور بی منت غیر اور بعضے ممنون کے معنے مقطوع کہتے ہین یعنی ثواب قطع کیا گیا کہ کبہی منقطع اور فنا ہو بلکہ ہمیشہ کو رہی اور واسطی زجر اور توبیخ کفار کی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد اون کفار سے کہ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ کیا تحقیق تم کفر کرتے ہو بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ ساتھہ اوس شخص کے کہ پیدا کیا ہی اوسنی زمین کو فِیْ یَوْمَیْنِ بیچ دو دن کی کہ وہ یکشنبہ اور دوشنبہ ہے اور منقول ہی کہ اصل زمین کو یکشنبہ کے روز پیدا کیا اور دوشنبہ کو اوسکو پہیلایا اور منقول ہی کہ اصل زمین تو وہی جو بیت اللہ کی زمین ہی اور باقی اوسکے نیچے پہیلائی گئی ہے اور بعضے کہتی ہین کہ دو دن سی مراد مقدار دو دن کی ہی اور یا دو نوبت ہی کہ قدری قدری دو دفعہ پیدا کی اور بعضی کہتی ہین کہ دو دن سے مراد دو وقت ہین ایک تو ابتدای پیدائش اور دوسرا انتہائی پیدائش پس خدا فرماتا ہی کہ ای محمد تو اون کفار سی کہہ کہ تم کیونکر کفر کرتی ہو اوسکا کہ جسنی اپنی قدرت سی زمین کو دو روز مین پیدا کیا ہی وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا اور مقرر کرتے تم واسطی اوسکی شریک ذٰلِكَ وہ زمین کا پیدا کرنیوالا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالم کی لوگون کا ہی اور پیدا کرنیوالا سب چیزون کا وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ اور پیدا کئی بیچ اوس زمین کی پہاڑ بلند قائم ہونیوالی مِنْ فَوْقِهَا اوپر اوس زمین کی تاکہ منافع اوسکی لوگون کو پہونچین وَبٰرَكَ فِیْهَا اور برکت دی بیچ اوس زمین کے کہ اوسمین درخت اور زراعت اور آب شیرین اور پہاڑ پیدا کئی کہ بیچ اون پہاڑون کی کہ بہت بلند ہین اکثر فائدی اور نعمتین رکہی کہ جیسی اور کانین اور جواہر اور درخت اور پتھر ہر قسم کی اونمین پیدا کئی وَقَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا اور اندازہ کین بیچ اوس زمین کی روزیان اوسکی کہ وہ کہانی ہین اہل زمین کی باشندون کے آدمیون کی اور حیوانون کی سب کا اور جس چیز کا کہ محتاج ہی جاندار کہانیکی واسطی وہی زمین مین پیدا کیا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ بیچ چار دن کی یعنی بیچ بقیہ چار دن کی کہ وہ سہ شنبہ اور چہار شنبہ ہے یہہ ایسا ہی جیسے کہ کہی کوئی کہ سیر کی مینی دہلی سی لکہنئو تک سولہ روز مین فیض آباد تک بیس روز مین پس چار روز اوسمین بقیہ بیس روز کی ہین اور ایسی ہی دو روز بقیہ چار دن کی ہین یعنی دو روز مین زمین کو پیدا کیا اور دو روز مین کہانین اور روزیان جاندارون کی پیدا کین اور کسی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ مراد چار دن سی چار وقت ہین کہ جنمین کہانا آدمیونکا اور چوپایونکا اور پرندون کا اور زمین کے اندر کی جانورون کا اور دریائی جانورون کا پیدا ہوتا ہی اور وہ چار وقت چار فصلین ہین شتا اور ربیع اور صیف اور خریف شتا کہ ہندی مین وہ پوس اور ماگہ اور پہاگن کے مہینی ہین اوس زمانہ مین ولایت ایران اور عرب وغیرہ مین مینہہ برستا ہی اور یہان اوس مینہہ کو مہاوٹ کہتی ہین اور وہ موسم نہایت سرد ہوتا ہی اور بعد اوسکی ربیع ہوتی ہی اور ربیع کی مہینی ہندی مین چیت اور بیساکہ اور جیٹھہ ہین اوس موسم مین زمین مین تو گہانس اور گل اور بوٹا پیدا ہوتا ہی اور درختون مین پہل لگتی ہین اور وہ موسم بہار کا ہوتا ہی اور بعد اوس فصل کے صیف آتا ہی اور ہندی مین وہ اساڑہ اور ساون اور بہادون ہین اور وہ موسم نہایت گرم ہوتا ہی لو اوسمین پہل پختہ ہو جاتی ہین اور دانی سخت ہو جاتی ہین اور بعد اسکی موسم خریف کا آتا ہی اور وہ ہندی مین کوار اور کاتک اور اگہن کے مہینی ہین اوس موسم مین پاک اور صاف کرکی پہلون کو اور دانون کو اوٹہاتی ہین اور اگر ایک ہی وقت ہوتا تو روئیدگی زمین سے نکلتی اسواسطی کہ اگر وہ سب وقت ربیع ہوتی تو پہل اور دانی پختہ نہوتی اور اگر سب وقت صیف ہوتے تو گرمی سے جو چیز کہ زمین مین ہی وہ سب جل جاتی اور حیوان کی واسطی کوئی روزی نہوتی اور اگر سب وقت خریف ہوتا اور پہلی اس آٹھ وقتون مین سی کوئی وقت نہوتا تو کوئی شی انسان اور حیوان کے کہانیکی واسطی نہوتی اور اگر سب وقت شتا ہوتی تو ہمیشہ بارش رہتی اور درختون مین پہل اور زمین مین روئیدگی نہ ظاہر ہوتی اسواسطی خدا تعالی نی کہانون کی پیدائش چار وقت مین رکہی ہے شتا اور ربیع اور صیف اور خریف مین میوی اور غلہ تو آدمی کہاتی ہین اور گہانس اور بہوسا چوپائی اور ایسی ہی سب حیوانات مین کوئی تو پہل کہاتا ہی اور کوئی پتا اور حق تعالی نی ان وقتون کا نام اَیَّام رکہا ہی یہہ چار دن سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ برابر ہین واسطی سوال کرنیوالون محتاجون کے کہ جو روزی اپنی خدا سی طلب کرتی ہین اسواسطی کہ ہر ایک روزی اپنی خدا سی طلب کرتا ہی خواہ زبان مقال سی خواہ زبان حال سی اور بعضی کہتی ہین کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ چار دن بلا زیادتی اور نقصان

ع

۱۶۲

۱۶۹۰

جواب ہے سوال کرنیوالون کی واسطے جو کوئی پوچھتے ہین کہ خدا نے کتنے دنون مین زمین کو پیدا کیا ہی اور جو کچھ کہ اوسکی اندر ہے اوسکا اندازہ کتنے دنون مین کیا ہی اور سواءٌ کو ابو جعفر نے مرفوع
پڑہا ہی مبتدا محذوف کی خبر مقرر کرکے یعنی ہی سواءٌ اور یعقوب نے مکسور پڑہا ہی ایام کی صفت مقرر کرکے اور باقیون نے منصوب پڑہا ہی مفعول مطلق فعل محذوف کا مقرر کرکے یعنی استوی استوآءً
اور کہتے ہین بعضے آدمی کہ خدائیتعالی نے زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کو پیدا کیا اور پہاڑون کو سہ شنبہ کو اور درختون اور پانیون کو چہارشنبہ کو اور آسمانون کو پنجشنبہ کو اور آفتاب اور ماہتاب
اور ستارون اور ملائکہ اور آدم کو جمعہ کو ثُمَّ اسْتَوٰی پہر قصد کیا خدا نے واسطے پیدا کرنیکی اِلَی السَّمَآءِ طرف آسمان کے اوسکو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا بعد پیدا کرنے زمین کے اور اون
چیزون کے جو اوسکے اوپر اور اندر ہین وَہِیَ دُخَانٌ اور وہ آسمان دہوان تہا اوس روز یعنی پانی کے بخارات اور اکثر مفسرین لکہتے ہین کہ حق تعالی نے بعد پیدا کرنے زمین کے
اور پہاڑون اور درختون وغیرہ کے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور دبدبہ کی نظر سے اوسکی طرف دیکہا وہ پانی ہو گیا اور بعد اوسکے آگ اوسپر غالب کی کہ اوس سے وہ جوش مین آیا
اور اوس سے ایک بخار نکلا اوسکو پانی پر رکہا اور پانی کو بستہ کیا اور اوس بخار سے آسمان کو پیدا کیا بلند کرکے اور اس آب بستہ سے زمین کو پیدا کیا اور جسوقت آسمان کو اور زمین کو دونون
کو پیدا کر لیا فَقَالَ لَہَا وَلِلْاَرْضِ پس کہا واسطے اوس آسمان کے اور واسطے اوس زمین کے کہ اِئْتِیَا آؤ تم دونو فرمانبرداری میری مین جو کچھ کہ مین تمکو حکم کرون طَوْعًا اَوْ کَرْہًا
رغبت سے یا کراہت سے اور یہہ دونو لفظ مصدر ہین اور قائم مقام حال کے واقع ہوئے ہین یعنی رغبت یا ناخوشی سے جو کچھہ مین تمکو حکم کرون اوسکو بجا لاؤ اور اسی جگہہ ہے کہ جو ابن عباس
سے روایت ہے کہ آسمان سے کہا کہ چاند اور ستارے تجہہ مین بنے پیدا کئے ہین اونکو تو ظاہر کر دے اور زمین سے کہا کہ جو نہرین اور درخت تجہمین ہین اونکو تو ظاہر کر دے اور مراد اس سے ظاہر
کرنا اپنی قدرت کے کمال کا ہی اور جسوقت آسمان اور زمین کو یہہ حکم ہوا قَالَتَآ کہا اون دونون نے اَتَیْنَآ آئے ہم جو کچھ تو فرمائے طَآئِعِیْنَ فرمانبرداری کرنیوالے ہو کر اپنی رغبت سے یہہ حال
واقع ہوا ہی اور کسی شخص نے سوال کیا حضرت امام رضاؑ سے کہ خدائیتعالی سے سوائے جن اور آدمی کے اور کسی نے کلام کیا ہی فرمایا کہ زمین اور آسمان نے چنانچہ فرماتا ہی کہ قالتا اتینا
طائعین اور منقول ہے کہ جسوقت حق سبحانہ نے خطاب زمین کو کیا تو پہلے زمین کعبہ نے جواب دیا کہ اتینا طائعین اور بعد اوسکی جو زمین کہ اوسکے متصل تہی اور اوسکے بعد اوسکے متصل نے
اسیطرح سب زمین نے جواب دیا اور اسی سبب سے کعبہ قبلہ اہل اسلام کا ہوا فَقَضٰہُنَّ پس بنایا اور اندازہ کیا اونکو سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان فِیْ یَوْمَیْنِ بیچ دو دن کے یعنی دو وقت
مین ایک وقت تو ابتدائی پیدائش اور دوسرا آخر پیدائش اور سبع سماوات حال واقع ہوا ہی اور کہتے ہین کہ وہ دو روز کہ جنمین آسمان پیدا ہوئے ہین پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
حق تعالی نے پنجشنبہ کو آسمانونکو پیدا کیا ہی اور جمعہ کو آفتاب اور ماہتاب کو اور اوسکی ساعت آخیر مین آدم کو اور اسی روز مین قیامت کو قائم کریگا وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَہَا اور وحی
کی بیچ ہر آسمان کی کام اوسکے کو جو کچھہ کہ اوسکی پیدا کرنیسے ارادہ کیا ہی اور جو کچھہ کہ اوس سے ہو سکے تدبیرین اور مصلحتین اور یا یہہ کہ ہر آسمان کے ملائکہ کو حکم کیا ہی ایکطرح کی عبادت کا وَزَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْیَا اور زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو کہ وہ آسمان اول ہے بِمَصَابِیْحَ ساتہہ چراغون کے یعنی ساتہہ ستارون کے کہ مثل چراغون کی وہ روشن ہین اور اگرچہ سب
ستارے آسمان اول مین نہین ہین لیکن آسمان اول مین سب دکہائی دیتے ہین اور اسی کو اوسکی آرایش ہو رہی ہی اسواسطے خدا نے فرمایا کہ زینت دی ہمنے آسمان نزدیک کو
ساتہہ چراغون کی وَحِفْظًا اور نگاہ رکہا ہمنے نگاہ رکہنا شیاطین سے کہ جو ملائکہ کے کلام سننے کو اوپر جاتے تہے اور محفوظ رکہا ہی سب آفتون سے اور حفظًا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا
اور جناب رسول خداصؐ نے فرمایا ہی کہ ستارے امان ہین واسطے آسمان کے رہنے والون کے اور اہلبیت میرے امان ہین واسطے زمین کے رہنے والون کے پس جسوقت جاتے رہین ستارے تو جاتے رہین آسمان کے رہنے والے اور
جسوقت چلے جائین اہلبیت میرے دنیا سے تو چلے جائین سب زمین کے رہنے والے اس روایت سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اہلبیت رسول مین سے کوئی شخص زمین پر موجود رہیگا پس ثابت ہوا اس سے موجود ہونا
صاحب الزمانؑ کا زمین پر اور دنیا اہلبیت سے خالی نہین ہے ذٰلِکَ وہ یعنی جو مذکور ہوا ہی خدائیتعالی کی عجیب و غریب پیدائش مین سے تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ اندازہ کرنا اور پیدا کرنا خدای
غالب کا ہی کہ اپنی پادشاہی مین جو چاہی سو کرے اوسکا کوئی منع کرنیوالا نہین ہے الْعَلِیْمِ جاننے والا ہی پیدا کرنیکی مصلحتون کا فَاِنْ اَعْرَضُوْا پس اگر مونہہ پہیرین وہ کفار قریش ایمان لانے سے باوجود
دیکہنے ایسی ایسی دلیلون اور نشانیون قدرت خدا کے فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ پس کہہ اے محمدؐ ڈرایا ہی مینے تمکو صٰعِقَةً عذاب بیہوش کرنیوالے اور ہلاک کرنیوالے سے کہ نازل ہونیکی جلدی مین مانند بجلی گرنیوالی
کے ہی اور وہ عذاب بیہوش کرنیوالا مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ مثل عذاب بیہوش کرنیوالے عاد اور ثمود کے ہے کہ عاد کو تو ہوا نے بیہوش اور ہلاک کیا تہا اور ثمود جبرئیل کی چیخ سے بیہوش ہوگئے اور مرگئے
اِذْ جَآءَتْہُمُ الرُّسُلُ جسوقت کہ آئے اونکے پاس پیغمبر بہیجے ہوئے خدا کے ہود اور صالح مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْہِمْ آگے اونکے سے وَمِنْ خَلْفِہِمْ اور پیچھے اونکے سے یعنی ہر طرف سے وہ پیغمبر اونکے پاس آئے تہے
اور اونہون نے اونکو سمجہایا اور نصیحت کی کبہی نرمی سے اور کبہی سختی سے اور سوائے اون پیغمبرون کے پہلے دنون کے اور پیغمبر بہی اونکے پاس آئے تہے اور یا یہہ کہ خبرین پہلے پیغمبرون کی اونکی سنتی تہی اسطرح سے اونکے
پاس ہر طرف سے پیغمبر آئے اور اونہون نے نصیحتین کین اور کہا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ یہہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدای حق کو اور اوسکی عبادت مین کسی کو شریک مت کرو قَالُوْا
کہا اونہون نے یعنی ثمود وغیرہ نے جواب مین پیغمبرون کے اور اونکو جہٹلا کر لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ ہم ایمان لائین اور کسی کو اوسکا شریک نکرین تو لَاَنْزَلَ
مَلٰٓئِکَةً البتہ نازل کرتا فرشتون کو پیغمبر کرکے نہ آدمیون کو فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ پس تحقیق ہم ساتہہ اوس چیز کے کہ بہیجے گئے ہو تم کٰفِرُوْنَ کفر کرنے والے ہین اسواسطے کہ جیسے کہ ہم

آدمی ہین ایسے ہی تم آدمی ہو تمکو ہمپر کیا بزرگی اور زیادتی ہی اور اونکا قصہ خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ فَاَمَّا عَادٌ پس لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ پس سرکشی کی اونہون نے بیچ زمین کے اور بزرگ جانا اونہون نے اپنی تئین اوروں سے بِغَيْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور بدون لیاقت اور استحقاق کے اور اونکا غرور محض کفر اور ظلم کی جہت سی تہا اور حضرت ہود اونکو عذاب خدا سے ڈرایا اور اونہون نے اپنے تکبر کی جہت سے اوسکی کچھہ پروا نکی اور اپنی قوت اور آسودگی کا غرور کیا وَقَالُوْا اور کہا اونہون نے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا کون شخص سخت ہے ہمسے قُوَّةً قوت مین یہہ تمیز واقع ہوا تہا اور منقول ہے کہ وہ بہت بڑی ڈیل ڈول کے آدمی تہی اور قوت اونمین اسقدر تہی کہ بڑے بڑے پتہرون کو اپنی ہاتہہ سے پہاڑ مین سے اوکہاڑ لیتے تہے اور وہ اپنی قوت کے بہروسے غرور کرکے کہتے تہی کہ ہمارے برابر کون زورمند ہی اگر عذاب آویگا تو ہم اوسکو بہی اپنی قوت سی دفع کردینگے خدا تعالی اونکی رد مین فرماتا ہی کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکہا یعنے کیا نہ جانا اونہون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ تحقیق خدا جسنے پیدا کیا ہے اونکو هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وہ زیادہ سخت ہے اونسے قوت مین اور قدرت مین پس وہ قدرت رکہتا ہی عذاب کے نازل کرنیکی اونپر اور اونکی ہلاک کرنیپر وَكَانُوْا اور تہی وہ اپنی غرور سی بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کے انکار کرتے باوجود علم اونکی حق ہونیکے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس بہیجا ہمنے اوپر اون لوگون عاد کی قوم کے رِيْحًا صَرْصَرًا ہوا سخت کو کہ اوسکی ٹہنڈی اور آواز سخت ہیبت ناک سے وہ ہلاک ہوئی فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ بیچ دنون نحس کے کہتے ہین کہ وہ شوال کے اول دہی کی روز تہی ایک چارشنبہ سے دوسرے چارشنبہ تک آٹہہ دن اور سات راتین چنانچہ قرآن شریف مین ہے کہ سبع لیال وثمانیۃ ایام یعنی سات راتین اور آٹہہ دن اور منقول ہے کہ عذاب برامت باطل پر چارشنبہ کے روز نازل ہوتا تہا اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ جسوقت خدا تعالی کسی قوم پر مہربانی کرتا ہی تو اونپر مینہ برساتا ہی بدون ہوا اور جسکو ہلاک کرنا چاہتا ہی اوسپر ہوا کو بہیجتا ہی بدون بارش باران جیسا کہ قوم عاد کیواسطے کیا اور کہتے ہین کہ پہلے خدا تعالی نے اونسی مینہ کو بند کرلیا اور ہوا چلتی رہی اور بعد اوسکی ہوا کہ سخت کیا کہ اوسی اونکو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا اور اہل کوفہ اور ابو جعفر اور ابن عامر نے نحسات کو بکسر پڑہا ہے اور باقیون نے بسکون حا اور نحس کے معنے شوم کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عرب سردی کو نحس بولتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ نحسات سے مراد صاحب گرد و ریگ کے ہے کہ وہ لوگ غبار مین ایسی ڈوبی تہی کہ ایک شخص دوسرے کو نہین دیکہتا تہا اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے بہیجا سخت نحس دنون مین اونپر بہی لِنُذِيْقَهُمْ تاکہ چکہاوین ہم اونکو عَذَابَ الْخِزْيِ عذاب رسوائی اور خواری کا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی یعنے باوجود قوت اور شوکت اونکی کے ہمنے اون سب کو دنیا مین خوار و ہلاک کیا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى اور البتہ عذاب آخرت کا رسوا کرنیوالا زیادہ ہے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور اوسمین وہ بہت رسوا اور شرمندہ ہونگی وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ اور وہ نہ نصرت کی جائینگے اور اوس روز کوئی اونکی مدد نکریگا کہ عذاب کو اونسی دفع کرے اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ابوجہل نے بعضے اشراف قریش کو جمع کیا اور کہا کہ کار محمد کا سب مکر اور فریب ہے جو شخص کہ جادو اور کہانت یعنی فال گوئی اور شعر جانتا ہو اوسکی پاس کسی آدمی کو بہیجنا چاہیئے تاکہ وہ محمد سے گفتگو کرے اور بعد اوسکی ہمکو خبر کری عتبہ نے کہا مین اس علم کو جانتا ہون اور اوسکے پاس مین جاکر گفتگو کرتا ہون اور جو کچھہ اوسکے حال سے مین اطلاع پاؤنگا تو تمکو خبر کردونگا یہہ کہکر عتبہ حضرت رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا ای محمد تو بہتر ہے یا ہاشم اور عبد المطلب اور عبد اللہ کہ تیری باپ دادا تہی اور وہ کبہی ہمارے معبودون کو برا نہین کہتے تہی اور تجہکو کیا ہوا کہ تو ہمارے معبودون کو گالیان دیتا ہی اور ہمکو تو گمراہ جانتا ہی اگر مراد تیری ریاست اور سرداری ہے تو ہمنے تجہکو اپنا سردار اور پیشوا کیا اور سب کا ہمنے تجہکو حاکم کیا اور غرض تیری نکاح کرنا ہی تو قریش کی لڑکیون مین سے جو کہ باکرہ یعنی کنواری اور بہت خوبصورت ہو اور تو اوسکو اختیار کری تو ہم تیرے ساتہہ اوسکا نکاح کردین اور اگر مطلب تیرا مال ہے تو ہم اسقدر تجہکو زر سرخ دیوین کہ کبہی تو محتاج نہووی اور تیری دولت کو کوئی نہ پہونچی اور جناب رسول خدا ان باتون کو سنکر کچھہ جواب نہین دیتے تہے جسوقت اوس شخص نے اس بیہودہ کلام کو تمام کیا تو حضرت نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم یہانتک کہ فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق الآیہ عتبہ نے حضرت کا دامن پکڑکر کہا کہ تجہکو قسم ہے اوس خویشی کی جو ہم آپسمین رکہتے ہین خاموش ہوجا حضرت رسول اللہ خاموش ہوگئی اور عتبہ وہان سی اوٹہکر اپنے گہر کو گیا اور قریش کے پاس نگیا اون لوگون نے کہا کہ عتبہ کہان گیا ہی ایسا ہو کہ اپنے دین سے پہر گیا ہو اور محمد کی دین کیطرف رغبت کی ہو اور یا یہہ کہ محمد نے اوسکو کہانا اور رشوت دی ہو اور فریب مین لایا ہو وہ سب اوٹہکر عتبہ کے گہر آئی اور کہا کہ اے عتبہ تو محمد کی پاس سے اوٹہکر ہماری پاس کیون نہین آیا معلوم ہوا کہ تو اپنے دین سے پہر گیا ہی یا کہانا تونے محمد کا کہایا ہی یا رشوت تونے اوس سے لی ہی عتبہ نے یہہ کلام اونسے سنا تو غصہ ہوا اور کہا کہ مال میرا تم سب کے مالون سی زیادہ ہی اور غلبہ میرا سب کے غلبہ سے بڑہا ہوا ہی مین کسواسطی کسیکے کہانی پر فریفتہ ہوجاؤن اور تم جانتی ہو کہ محمد مال نہین رکہتا ہے پس کیونکر وہ کسیکو رشوت دیکر فریب مین لائیگا اور لیکن مین اوسکے پاس گیا اور کچہہ کلام اوس سے کیا اوسنے میری باتون کے جواب مین وہ کلام پڑہا کہ وہ نہ شعر تہا اور نہ جادو تہا اور نہ کہانت تہی اور جو کچہہ حضرت سے سنا تہا وہ اونکی روبرو پڑہا اور کہا کہ مینے اوسکی دامن پر ہاتہہ رکہا اوسکو قسم دی کہ اسسے زیادہ اور نہ پڑہے اور تم جانتے ہو کہ محمد کبہی جہوٹ نہین بولا ہی پس مین ڈرا کہ عذاب نازل ہو کہ وہ باعث ہو ہماری اور تمہاری سب کی ہلاکت کا وہ لوگ یہہ سنکر ناامید ہوکر اوسکی گہر سے باہر چلے آئے اور اب اللہ تعالی قوم ثمود کا حال بیان کرتا ہی کہ وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور لیکن قوم ثمود کہ وہ حضرت صالح کی امت کی لوگ تہے فَهَدَيْنٰهُمْ پس راہنمائی حق کی کی ہمنے اونکو پیغمبر کو بہیجکر اور دلیلین اور حجتین حق بیانکرکے اور معجزے دکہلاکر فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى پس دوست رکہا اونہون نے نابینائی کو یعنے گمراہی کو اور کفر کو عَلَى الْهُدٰى اوپر رہنمائی

فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ پس جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیری کے ہیں گروہیں ملایک کہ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ تسبیح کرتے ہیں وہ واسطے اُسکے بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ ساتھ رات کو اور دن کو برابر اُسکی عبادت کرتے ہیں بلا فاصلہ وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ اور وہ نہیں تھکتے ہیں عبادت کرنے سے اور بعضو نکے نزدیک سجدہ اس آیت پر ہے اور صحیح وہ ہی کہ جو آئمہ معصومین سے منقول ہے اور وہ ایاہ تعبدون پر ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اور نشانیوں قدرت اُسکی سے ہی اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ یہ کہ تحقیق تو دیکھتا ہے زمین کو خَاشِعَةً ذلیل اور خوار ہونے والی پژمردگی سے فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا پس جوقت نازل کریں ہم عَلَیْهَا الْمَآءَ اوپر اُسکے پانی کو مینہہ برسا کر تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہے وہ خوشی سے وَرَبَتْ اور پہولتی ہے مانند خمیر کی تا کہ اُسمیں ہر طرح طرح کی بوٹیاں نکلیں اور سبزہ سے وہ آراستہ ہو جائے۔ ... اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا تحقیق جس شخص نے کہ زندہ کیا ہے اُس زمین کو بعد مردہ اور پژمردہ ہونے کے تو وہ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی البتہ زندہ کرنے والا مردونکا ہے آخرت میں اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے چاہے مارے چاہے زندہ کرے اور اب کافروں کو تنبیہ کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہیں راہ حق سے اور طریق سیدھے سے تاویل اور طعن کر کے فِیْۤ اٰیٰتِنَا بیچ آیتوں ہماری کے وہ لوگ کجی سے چلنے والے لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا نہیں پوشیدہ ہیں اوپر ہمارے سب کو ہم جانتے ہیں اور اُن کی باتوں کو ہم سنتے ہیں موافق اُنکے فعلوں کے ہم سب کو سزا دینگے اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ کیا پس جو شخص کہ ڈالا جائے بیچ آتش دوزخ کے خَیْرٌ بہتر ہے اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یا وہ شخص کہ آئے امن پانے والا آتش دوزخ سے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے کہ یہ دونو درجہ میں ہرگز برابر نہونگے کہ پہلا تو آتش دوزخ میں ہمیشہ جلیگا اور دوسرا بہشت میں مزے لوٹیگا اور مراد ان دونو سے مومنین اور کفار ہیں اور اُن کافرون ملحدوں کو فرماتا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ عمل کرو تم جو کچھ چاہو تم اے کافرو اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے موافق تمہارے اعمال کے تم کو جزا دیگا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے ساتھ ذکر کے یعنی ساتھ قران کے کہ اُس پر ایمان نہ لائے لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت آیا وہ قران اُن کے پاس تو پس جزا دیے جائینگے وہ اپنے کفر کے یہ خبر ان کی ہے کہ محذوف ہے وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ قران لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ البتہ کتاب ہے عزت والی نزدیک خدا کے اور کہتے ہیں کہ قران اسواسطے عزیز ہے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہے کہ بادشاہ عزیز ہے نازل کیا ہے اُسکو رسول عزیز پر واسطے اُمت عزیز کے یا اسواسطے عزیز ہے کہ کوئی مثل اس کے نہیں لا سکتا یا اسواسطے کہ احکام اُس کے عزیز ہیں لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ نہیں آتا ہے اسکو باطل یعنی اُسمیں دخل جھوٹ کا نہیں ہے مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ آگے اُسکے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ اور نہ پیچھے اُسکے سے یعنے کسی جہت سے اُسمیں باطل نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اُسکی خبروں گذشتہ اور آیندہ میں کسی طرح کا دروغ نہیں ہے بلکہ جو کچھ اُسمیں لکھا ہے وہ سب مطابق واقع کے ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے اُس سے کوئی کتاب ایسی نہیں آئی کہ اسکو باطل کر دے اور یا یہ کہ شیطان اپنی طرف سے کچھ اُسمیں کم اور زیادہ نہیں کر سکتا غرض یہ ہی کہ اس کتاب میں کسی طرح کا خلل نہیں ہے اسواسطے کہ یہ تَنْزِیْلٌ نازل کرنا مِّنْ حَکِیْمٍ خدا حکمت والے کی جانب سے ہی کہ جو سب مصلحتوں اور حکمتوں کو جانتا ہے حَمِیْدٍ سراہا گیا ہے نعمتوں کے دینے کی جہت سے کہ ایک نعمت اُن نعمتوں میں سے قرآن ہی اور کفار جو اُسکا انکار کرتے تھے تو رسول خدا صلعم کو رنج ہوتا تھا اسواسطے خدا تعالیٰ اُنکی تسلی خاطر حضرت کے فرماتا ہے کہ مَا یُقَالُ لَکَ نہیں کہا جاتا ہے واسطے تیرے یعنے کفار نہیں کہتے ہیں تجکو اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ مگر جو کچھ کہ تحقیق کہا گیا ہے لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ واسطے پیغمبروں کے پہلے تجھ سے کہ اُنکو بھی اُنکی امتوں کے آدمی جھٹلاتے تھے اور انکا انکار کرتے تھے پس ان کفار کی باتوں پر تو رنجیدہ مت ہو کہ اِنَّ رَبَّکَ تحقیق پروردگار تیرا لَذُوْ مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب بخشش کا ہے مومنین کیواسطے کہ انہونے نیت خالص سے خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہے اور رسول حق کی نبوت کے حق ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ اور صاحب عذاب دردناک کا ہے کفار کیواسطے اور رسول حق کے اور قرآن عزیز کے جھٹلانیوالوں کیواسطے اور کہتے ہیں کہ کفار کہتے تھے کہ قران عجمی زبان میں یعنی عربی کے سوا دوسری زبان میں کیوں نہیں نازل ہوا یا بعضا عربی ہوتا اور بعضا قران عجمی یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر کرتے ہم اُس قران کو کہ سب کتابوں میں افضل اور زیادہ نیک ہے قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا قران عجمی سوائے زبان عرب کے تو لَّقَالُوْا البتہ کہتے وہ کفار عرب کہ لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ کیوں نہیں تفصیل کی گئی ہیں آیتیں اُسکی

زبان عربی میں تاکہ اُس کو ہم سمجھیں ءَ اَعْجَمِیٌّ کیا کلام عجمی ہے وَّعَرَبِیٌّ ط اور عربی مخاطب ہیں یعنی جن پر نازل کیا ہے سو وہ عربی ہیں اور کہتے کہ کیونکر ہم اسکو سمجھیں
کہ ہماری زبان تو عربی ہے اور یہ قران عجمی ہے پس خدا تعالی نے قران کو اُنکی زبان میں نازل کیا اور اُنکی ہی قوم میں سے پیغمبر کو بھیجا تاکہ حجت
اُن پر تمام ہوجائے اور یہ جو کہتے ہیں کہ کتاب تو عجمی ہو اور جن لوگوں پر نازل ہو وہ عربی ہوں یہ اُنکی زیادتی انکار اور کفر سے ہے
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ هُوَ وہ کتاب لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگوں کے ہے کہ ایمان لائے ہیں هُدًى راہ دکھلانیوالے
ہے طرف بہشت کے وَّشِفَاۗءٌ اور شفا دینے والی ہے مرضوں ظاہر اور باطن کے اور یا یہ ہے کہ شفا دینے والی شک اور شبہ کی بیماریوں سے ہے
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ نہیں ایمان لاتے ہیں فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ بیچ کانوں اُنکے کے بوجھ اور سنگینی ہے کہ اپنا حال بہروں کا سا کرتے ہیں اور
ہوش کے کانوں سے اُس کو نہیں سنتے ہیں وَّهُوَ اور وہ کتاب عَلَيْهِمْ عَمًى ط اوپر اُن کفار کے اندہی ہے یعنی پوشیدہ ہے کہ اُسکی آیتوں کے دیکھنے سے
اپنے تئیں اندہا کرتے ہیں یعنی اُسکی آیتوں سے جو فائدہ حاصل نہیں کرتی ہیں پس گویا کہ بہرا اور اندہا ہونا اُنکا اُسکے دیکھنے اور سننے کو منع کرتا ہے اُولٰۗىِٕكَ یہ لوگ
جو کہ قران کے دیکھنے اور سننے سے اندہے اور بہرے ہیں يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہیں مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ مکان دور سے یعنے وہ لوگ اُسکے انکار اور نہ سمجھنے کی
جہت سے ایسے ہیں کہ جیسے کوئی کسی کو مسافت بعید اور دور سے آواز کرتا ہے کہ وہ نہ پکارنے والیکو دیکھتا ہے اور نہ اُس کی آواز کو سنتا ہے مراد یہ ہے کہ جیسے کہ دور
سے پکارنیوالے کی آواز کچھ فائدہ نہیں دیتی ہے ایسی ہی پڑہنا قران کا اُنکو فائدہ نہیں دیتا ہے اور اب حضرت رسول خدا کی تسلی کے لئے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب توریت فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا گیا بیچ اسکے بعضوں نے تو اُس کتاب کا اعتبار کیا
اور بعضوں نے نہیں کیا بلکہ جھٹلایا اُس کو جیسے کہ تیری قوم اے محمد صلعم قران میں اختلاف کرتی ہے کہ بعضے تو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور بعضے نہیں
لاتے بلکہ اُس کو جھٹلاتے ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہوتا سخن کہ پہلے گذر گیا ہے تیری قوم کے مقدمہ میں مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کیطرف سے کہ خدا
اُنکو عذاب نکریگا جسوقت کہ تو اُن میں موجود ہو اور انکا عذاب آخرت پر منحصر رکھا ہے تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُنکے عذاب کا اور جڑ سے اکھاڑ
کر اُنکو پھینکدیتے دنیا ہی میں وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ وہ مشرکین عرب لَفِيْ شَكٍّ البتہ بیچ شک کے ہیں مِّنْهُ اُس قران سے مُرِيْبٍ کہ شک میں ڈالنے والا ہے
اور اضطراب میں وہ شک یعنی نہایت شک ہے اور ظن غالب اُنکا یہ ہے کہ قران جھوٹ ہے اور اب خدا تعالی حجت پکڑنیکے طور پر فرماتا ہے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی
کام کرے نیک فَلِنَفْسِهٖ پس واسطے نفس اُسکے کے ہے کہ اسکا فائدہ اُسکے نفس کو ہوگا وَمَنْ اَسَاۗءَ اور جو کوئی بدکام کرے فَعَلَيْهَا پس اوپر اُس نفس کے ہے جزا
اُس کی بدی کی وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنیوالا لِّلْعَبِيْدِ واسطے بندوں کے کہ موافق عمل کے جزا نہ دیوے اور ثواب کسی کی طاعت کا
نہ دیوے اور ایک شخص کے گناہ میں دوسرے کو سزا دیوے ایسا نہیں ہوسکتا اور کہتے ہیں کہ کفار قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تو پیغمبر راست گو ہے اور عذاب کا وعدہ
ہمسے تو کرتا ہے کہ قیامت میں تمکو عذاب ہوگا تو بتلا کہ قیامت کب ہوگی یہ آیت نازل ہوئی اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ط طرف اُس خدا کے پھیرا جاتا ہے جاننا قیامت کا یعنی سوائے
خدا کے اُس کو کوئی نہیں جانتا ہے کہ وہ کب ہوگی وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہیں نکلتے ہیں پھل اور میوے اور حفص نے ثمرۃ پڑہا ہے یعنی نہیں نکلتا ہے کوئی پھل
مِّنْ اَكْمَامِهَا غلافوں اپنے میں سے وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہیں حاملہ ہوتی ہے کوئی مادہ انسان اور حیوان کے وَلَا تَضَعُ اور نہ رکھے باہر حمل کو پیٹ سے نکالکر کسی وقت
اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر ساتھ علم اُس خدا کے کہ وہی جانتا ہے کہ دانہ پھل میں سے کسوقت نکلیگا اور کیا اُسکا مزہ ہوگا اور چھوٹا ہوگا یا بڑا ہوگا اور کیا اُسکا رنگ ہوگا اور حمل میں نر ہے
یا مادہ اور کسوقت وہ پیدا ہوگا ان سب کو خدا جانتا ہے اُسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایسی ہی قیامت کا علم بھی اُسی کو ہے اور سوائے اُسکے کوئی نہیں جانتا ہے وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ اور جسدن کہ پکاریگا خدا اُن مشرکین کو اور سوال کریگا اُنکو ملامت کرکے کہ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ کہاں ہیں شریک میرے کہ جنکو تم اپنی گمان میں میرا شریک جانتے تھے قَالُوْٓا
کہینگے وہ مشرکین کہ اٰذَنّٰكَ خبر کردی ہے ہمنے تجکو کہ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ نہیں کوئی ہم میں سے گواہ کہ اُنکے شریک ہونیکے گواہی دیوے جسوقت کہ ہم اُن سے بیزار ہوئے انکا
حال دیکھکر اور بعضی کہتے ہیں کہ ضمیر قالوا کے اُن شریکونکی کیطرف پھرتی ہے وہ شریک کہینگے کہ ہم میں سے کوئی اُنکی گواہی دینیوالا نہیں ہے کہ ہمنے اُن سے تبرا کیا ہے اور تیری وحدانیت
ہونیکا ہمنے اقرار کیا ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوا اُن سے یعنی مشرکوں سے مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز کہ تھے پکارتے اور پرستش کرتے اُسکو مِنْ قَبْلُ پہلے اُس سے یعنی قیامت سے پہلے
جو دنیا میں بتوں کو پوجتے تھے اُنکو وہاں نہ دیکھینگے وَظَنُّوْا اور یقین کرینگے وہ مشرکین کہ مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے اُنکے مِّنْ مَّحِيْصٍ کوئی جگہ بھاگنے کی عذاب سے اور ظن اسجگہ معنی یقین ہے
اور ایسا بہت آیا ہے اور فرماتا ہے کہ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ نہیں تھکتا ہے انسان کافر مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ چاہنے بھلائی سے اس جہان میں مثل نعمت اور صحت اور فراغت کے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہنچی

ع

ہے اسکو بدی مثل محتاج گے اور بیماری اور پریشانی کی تو فَیَئُوسٌ پس ناامید ہونیوالا ہی رحمت خدا سے قَنُوطٌ بہت ظاہر کرنیوالا ناامیدی کا رحمت خدا سے اور
دعا کے قبول ہونیسے اور خدا سے بدگمان ہوتا ہی وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ اور اگر چکہائیں ہم اُس کافر کو رَحْمَةً بخشش اپنی پاس سے مثل تونگری اور صحت کی مِنْ بَعْدِ
ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ پیچھے سختی سے کہ پہنچی ہے اُس کو مثل بیماری اور تنگدستی کی تو لَیَقُولَنَّ هٰذَا لِیْ البتہ کہے کہ یہہ بہلائی واسطے میرے ہی یعنی میں سبب اپنے عمل کے
اسکا مستحق ہوا ہوں اور پایا یہہ کہ یہہ بہلائی ہمیشہ میرے واسطے ہے اور کبہی یہ دور نہو گی اور کہتا ہی کہ وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں
قیامت کو قَائِمَةً قایم ہونیوالی یعنی قیامت نہ ہوگی وَلَئِنْ رُجِعْتُ اور اگر پہیرا جاؤں میں اِلٰی رَبِّیْ طرف پروردگار اپنے کی یعنی بالفرض اگر قیامت
قایم ہو جیسے کہ تم مسلمان کہتے ہو اور مجکو بہی زندہ کر کے اُٹھائیں تو اِنَّ لِیْ تحقیق واسطے میرے عِنْدَهُ نزدیک اُس خدا کے لَلْحُسْنٰی البتہ نیک تر حالت
ہوگی اس حالت سے جو میں آج کے دن یہاں رکہتا ہوں سو واسطے کہ دنیا میں تو واسطے میرے استحقاق نعمتوں کا ثابت ہی آخرت میں بہی میرے واسطے سبطرح کی نعمتیں
ہونگی اسی قیاس پر پس حقتعالی جواب میں اُسکے فرماتا ہی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پس البتہ خبر دینگے ہم اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے وہ بِمَا عَمِلُوْا ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کیا
ہے اُنہوں نے مثل شرک کی کہ جو موجب عذاب دایمی کا ہی یعنی وہ تو کہتے ہیں کہ آخرت میں بہی ہمارے واسطے نعمتیں ہونگی لیکن ہم اُنکو عکس اُسکا دکہلائینگے کہ اُنکی اعمال بد
کی جہت سے اُنکو ہمیشہ دوزخ میں جلائینگے وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ اور البتہ چکہائینگے ہم اُنکو مِنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ عذاب سخت میں سے کہ ہرگز اُس سے اُنکو نجات نہو وَاِذَا اَنْعَمْنَا اور جسوقت
انعام کریں ہم اور دروازے نعمتوں کے کہولیں ہم عَلَی الْاِنْسَانِ اوپر آدمی ناشکری کرنیوالے کے تو اَعْرَضَ مُنہہ پہیر لیتا ہی شکر کرنیسے اور اُس نعمت کے غرور میں نعمت دینے
والے کو فراموش کرتا ہی وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور کرتا ہی جانب اپنی کو شکر کرنیسے اور اقرار نہیں کرتا ہے اپنی نعمت دینے والے کی نعمتوں کا بسبب اپنے تکبر اور سرکشی کے وَاِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ اور جسوقت پہنچے اُس کو بدی مثل بیماری اور تنگدستی کے تو فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ پس صاحب دعا بہت کا ہی کہ ہماری درگاہ کیطرف رجوع کر کے
بڑی چوڑی دعائیں اُس بدی کے دفع کرنیکے واسطے کرتا ہی نہایت عاجزی اور زاری سے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کفار سے کہ اَرَءَیْتُمْ کیا دیکہا تمنے یعنی اگر کچہہ
شعور رکہتے ہو تو خبر دو مجکو کہ اِنْ كَانَ اگر ہووے وہ قران واقع میں مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کے سے کہ اُسکا بہیجا ہوا ہو ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پہر کفر کیا ہو تمنے ساتھ اُسکے
باوجود تامل اور ملاحظہ کے اُسکے معنی میں مَنْ اَضَلُّ کون زیادہ گمراہ ہو مِمَّنْ هُوَ اُس شخص سے کہ وہ فِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ بیچ مخالفت دور کے ہے حق سے اور راہ
نیک سے ہے یعنی تم سے زیادہ کون گمراہ ہو کہ ہمیشہ تم مخالفت میں اُسکے رہے ہو اور اُس کو جہٹلاتے ہو اور انکار اُسکا کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ ابوجہل نے جناب
رسولخدا صلعم سے کہا کہ اے محمد کوئی معجزہ دکہلا کہ ہم تجکو راست گو جانیں حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابوجہل نے کہا کہ اے قریش محمد نے ہمپر جادو کیا اور نہیں تو تم اطراف
اور جوانب میں آدمیوں کو بہیجکر دریافت کرو اور جسوقت آدمیوں کو روانہ کیا تو اطراف کے رہنے والوں نے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی خبر دی ابوجہل نے سنکر کہا کہ یہ وہ جادو
ہے کہ تمام جہان میں پہنچگیا ہی حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سَنُرِیْهِمْ قریب ہے کہ دکہلائیں ہم اُن کفار مکہ کو اٰیٰتِنَا نشانیاں قدرت اپنی کی فِی الْاٰفَاقِ بیچ کناروں
جہان کے وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ اور بیچ نفسوں اُن مکہ والوں کے یعنی ہم چاند کے ٹکڑے کرنے پر کفایت نکرینگے بلکہ مقرر اپنی قدرت کی علامتوں کو اُن مکہ والوں اور نواح
مکہ کے رہنے والوں کو دکہلائینگے حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر ہووے واسطے اُنکے اَنَّهُ الْحَقُّ تحقیق وہ رسول ہمارا حق ہی یعنی ہم اپنی توحید اور قدرت کی دلیلیں
اور علامتیں اُنکو دکہلائینگے کناروں میں عالم کے اور آسمان اور زمین کے بیچ میں اور طرفوں میں مثل آفتاب کی اور ماہتاب کی اور ستاروں کی اور پہاڑوں کی اور دریاؤں کی
اور درختوں کی اور حیوانوں کی اور اُنکے نفسوں میں جو کچہہ عجائب اور غرائب کاریگریاں ہیں وہ اُنکو ہم دکہلائینگے تاکہ جانیں کہ وہ حق ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نشانیاں آفاق کی
تو چاند گہن اور سورج گہن اور زلزلہ اور بارش وغیرہ ہی اور اُنکی نفسوں میں کبہی بہوک ہونی اور کبہی پیاس ہونی اور کبہی سیری ہونی اور کبہی بیماری ہونی اور کبہی صحت
ہونی اور کبہی تونگری اور کبہی محتاجگی اور کبہی غصہ اور کبہی رضامندی اور کبہی خوف ہونا اور کبہی امنی اور مثل اُسکے پس یہ بڑی نشانیاں اُسکی قدرت کی ہیں کہ جو
اُس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ دکہلائیں ہم اُنکو دلیلیں کہ دلالت کرتی ہیں محمد کی نبوت کی صحیح ہونے پر اطراف مکہ میں فتح
ہونے قلعوں اور شہروں کے اور بستیوں کے اُسکی نصرت کرنے ذوالفقار حیدر کرار سے اور بعد اُسکے مسلمانوں کی کمک سے جیسے کہ فتح ہونا روم کا اور فارس کا اور یمن کا اور غالب ہونا
تہوڑے سے آدمیوں کا جماعت کثیر پر اور ناتوانوں کا زبردستوں پر اور پہیل جانا دین اسلام کا تمام دنیا میں اور مراد بانفسہم سے فتح مکہ کی ہے بعد قتال اور قحط کے اور یہ فتح آفاق اور
انفس کی اسواسطے ہی کہ تاکہ جانیں اشندے ملکوں کے کہ باوجودیکہ وہ شخص اسقدر جماعت کثیر نہ رکہتا تہا اور ہمیشہ اُسکے تہوڑے آدمی کفار کی جماعت کثیر پر غالب ہوتے
تہے وہ شخص بیشک اور بدون شبہ کے خدا کیجانب سے تائید اور مدد کیا گیا ہی اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ کیا نہیں کفایت کرتا ہی پروردگار تیرا یہ استفہام اقراری

کفایت کرتا ہے پروردگار تیرا تیری واعظی اس امر میں کہ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے گواہ ہے یعنی اگر کفار تیری نبوت کا انکار کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کافی ہے گواہ تیرے دعوی کے راست ہونے کا کہ اُسکی گواہی سب چیزوں پر کفایت کرتی ہے اَلَآ اِنَّهُمْ خبردار ہو کہ تحقیق وہ کفار فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ بیچ شک کے ہیں ملاقات کرنے ثواب اور عذاب پروردگار اپنے سے قیامت کے روز اَلَآ اِنَّهٗ خبردار ہو کہ تحقیق وہ خدا بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ہے اپنے علم اور قدرت سے کہ سب چیزوں کے ظاہر اور باطن کو تفصیل سے جانتا ہے اسوجہ سے کہ کچھ اُسپر پوشیدہ نہیں ہے پس احوال لوگونکا اُسکو سب معلوم ہے موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا اور سزا دیگا

سورۃ الشوریٰ

یہ سورہ مکی ہے مگر چار آیتیں اسمیں سے مدینہ میں نازل ہوئی ہیں از انجملہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى چنانچہ ابن عباس سے منقول ہے اور اس سورہ میں ترپن آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ حم عسق کو پڑھے خدا تعالیٰ قیامت میں اُسکے منہ کو مثل ماہ چہاردہم روشن کریگا اُسکو اپنے سامنے کھڑا کرکے کہیگا کہ اے بندہ میرے تو نے حم عسق کو ہمیشہ پڑھا ہے اور ثواب اُسکا تو نے نہیں جانا ہے کہ کیا ہے اور اگر تو اُسکے ثواب کو جانتا تو اُسکے پڑھنے سے تو کاہلی نہ کرتا اور لیکن میں تجکو اُسکے پڑھنے کی جزا دیتا ہوں پس فرشتوں کو حکم کریگا کہ اسکو بہشت میں داخل کرو اور بہشت میں اُسکے واسطے محل ہے یاقوت سرخ کا اور اُسکے دروازے اور کنگرے اور درجے سب یاقوت سرخ کے ہیں اور ایسا صاف اور لطیف ہے وہ محل کہ باطن اُسکا اُسکے ظاہر میں دکھلائی دیتا ہے اور ظاہر اُسکا اُسکے باطن سے اور اُسمیں اُسکے واسطے دو حور العین ہیں اور ہزار حوریں لونڈیاں اور ہزار غلمان خدمتگار ہیں جنکی تعریف خدا تعالیٰ نے قرآن میں کی ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ عٓسٓقٓ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اُسکے الحکیم المثیب العالم القادر القوی ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ حروف ہیں خدا کے اسم اعظم کی جو ابجد اکہ اُسکو پیغمبر یا امام مرکب کرتا ہے اور جسوقت اُس اسم سے خدا کو پکاریں تو قبول کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عسق نام قرآن کا ہے اور ابن جبیر سے منقول ہے کہ حا رحمان میں سے ہے اور میم مجید میں سے اور عین عالم میں سے اور سین قدوس میں سے اور قاف قاہر میں سے اور یا اشارہ ہے طرف حکیم اور مجید اور علیم اور سمیع اور قدیر کی اور یا اشارہ ہے طرف صفت حلم اور مجد اور علم اور ثنا اور قدرت کی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ رمز ہے طرف اُن بخششوں کی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب سید الانبیا کو مرحمت فرمایا ہے حا سے تو حوض مراد ہے یعنی حوض کوثر کہ اُسکے پیاسوں کو اُس سے پانی پلائینگے اور میم سے مراد ملک ممدود ہے کہ مشرق سے مغرب تک اُسکی اُمت کے تصرف میں آئے اور عین مراد عزت ہے اور سین سے مراد ثنا ہے اُسکی ہے کہ کوئی شخص اُسکے مرتبہ کی بلندی کو نہ پہنچے اور قاف سے مراد مقام محمود ہے کہ وہ قیامت میں شفاعت کبری ہے اُسکی اور بعضے کہتے ہیں کہ حا حرب سے یعنے جنگ سے اشارہ ہے کہ درمیان قریش کے اور اُنکے دشمنوں کے واقع ہو اور میم ملک بنی اُمیہ ہے اور عین علو یعنی بلند ہونا عباسیوں کا ہے اور سین سنا یعنی مہدی کی بلندی مہدی کی اور قاف قوم عیسیٰ کی جسوقت کہ عیسیٰ آسمان پر سے آئے اور موافقت میں مہدی کی نصاریٰ کو قتل کرے اور اُنکی عبادتخانوں کو ڈہادے اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ حم عسق سے کیا مراد ہے کہا کہ میں تجکو اس سے خبردیتا ہوں جان کہ یہ آیۃ ایک مرد کی شان میں ہے کہ نام اسکا عبد اللہ ہے اور وہ بعضی نہروں پر مشرق کی نازل ہو اور کنارہ پر نہر کے دو شہر آباد کرے اسطرحسے کہ پانی نہر کا دونوں شہروں میں سے گذرے اور جسوقت خدا چاہے کہ ملک اُسکا اور اُسکے تابعین کو برباد کرے تو ایک شب کو آگ بہیجے کہ ایک شہر تو تمام جلجائے اسطرحسے کہ کوئی اُسکا اثر باقی نرہے دوسرے روز آدمی اس شہر کے دوسرے شہر میں آئیں خدا تعالیٰ اُن دونوں شہروں کو زمین میں دہسادے اسطرحسے کہ کوئی نشان اُسکا باقی نرہے پس یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ سے حم عسق یعنی مقدر ہوا ہے عزم اور سنت اور قضا جانب حقتعالیٰ سے جزا میں ان دونوں شہروں کی اور یا عین اشارہ ہے طرف عدل خدا کی اور سین طرف سکون کی اور قاف طرف وقوع عذاب کیواسطے ان دونوں شہروں کے یعنی مقدر ہوا ہے کہ عدل کے اعتبار سے جلدی اُن دونوں شہروں پر عذاب واقع ہو اور سوا اسکے اور اقوال بہی اسمیں ہیں کہ اُنکے ذکر میں کچھ فائدہ نہیں ہے كَذٰلِكَ ایسی ہے یعنی جو کچھ کہ اس سورہ میں معنی ہیں ایسے ہی یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وحی کرتا ہے طرف تیرے اور ابن کثیر نے بفتح حا پڑہا ہے یعنی وحی کیجاتی ہے طرف تیرے وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور طرف اُن لوگوں کے کہ پہلے تجسے تہے ساری پیغمبر یعنی طرف تیرے اور طرف تمام پیغمبروں کے وحی کرتا ہے اللّٰهُ الْعَزِیْزُ خدا کہ غالب ہے تمام چیزوں پر پس کوئی شخص اُسکو وحی کرنیسے بند نہیں کر سکتا ہے الْحَكِیْمُ حکمت والا ہے کہ موافق حکمت کے جو شخص کہ سزاوار وحی کا ہے اُسکے پاس وحی کو بہیجتا ہے کہتے ہیں کہ اس سورہ میں جو بیان توحید خدا کا اور قیامت کے تصدیق کرنیکا ہے اس سورہ کا مضمون ہر پیغمبر پر نازل ہوا ہے اُسکی زبان میں لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اسطرح اُسی خدا کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب اُسی کے ملک اور اُسی کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں وَهُوَ الْعَلِیُّ اور وہ ہی بلند مرتبہ ہے الْعَظِیْمُ بزرگ کہ کوئی اُسکی بلندی اور بزرگی کو نہیں پا سکتا ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہے کہ آسمان اُسکی عظمت اور جلال کی ہیبت سے یَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائیں مِنْ فَوْقِهِنَّ اوپر اپنے سے اُسمیں عرش سے آسمان دنیا تک وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور تمام فرشتے

سورۃ الشوریٰ

تسبیح کرتے ہیں بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ان فرشتوں سے حاملان عرش ہیں کہ جو ہمیشہ تسبیح خدا میں مشغول ہیں وَيَسْتَغْفِرُونَ اور بخشش چاہتے ہیں گناہوں سے درگاہ خدا میں لِمَنْ فِي الْأَرْضِ واسطے ان لوگوں کے بیچ زمین کے ہیں مومنین کے گروہ میں سے جو کہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں أَلَا إِنَّ اللَّهَ خبردار ہو کہ تحقیق خدا هُوَ الْغَفُورُ وہی بخشنے والا بندوں کا ہے الرَّحِيمُ مہربان اپنے بندوں پر کہ انکی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اپنے فرشتوں کو حکم کیا ہے بخشش چاہنے کا مومنین کے واسطے اور اب خدا تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے کہ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور جن لوگوں نے کہ پکڑی ہیں یعنی مقرر کئے ہیں مِنْ دُونِهِ سوا اس خدا کے أَوْلِيَاءَ دوست کہ وہ بت ہیں معبود مشرکوں کے اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ خدا نگہبان ہے اوپر انکے کہ انکے اعمال اور افعال اور اقوال کو سب کو جانتا ہے پس ہر ایک کو موافق اسکے اعمال کے جزا دیگا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہیں ہے تو اے محمد صلعم اوپر انکے بِوَكِيلٍ نگہبان یعنی تجھ پر واجب نہیں ہے کہ تو انکے اعمال اور افعال کی محافظت کرے پس اگر کفر اور عناد سے تو دلتنگ مت ہو اسواسطے کہ تیرے ذمہ تو فقط ہمارے احکام کا پہنچانا اور راہ حق کا بتلا دینا ہے وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ پہلے پیغمبروں پر ہمنے وحی کی ہے ایسے ہی أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی کی ہے ہمنے طرف تیرے قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن عربی کہ تیری قوم کی زبان میں ہے لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو اس قرآن سے کہ أُمَّ الْقُرَىٰ مکہ کو یعنی مکہ کے باشندوں کو اور مکہ کو ماں بستیوں کی اسواسطے فرمایا کہ وہ اصل سب زمین کی ہے اور اسی کے نیچے سے زمین بچھائی گئی ہے پس فرماتا ہے خدا کہ ڈرا تو مکہ والوں کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور ان لوگوں کو کہ گرد اس مکہ کے ہیں تمام دنیا کے آدمی وَتُنْذِرَ اور ڈرا تو سب کو يَوْمَ الْجَمْعِ دن جمع ہونے سب کے سے یعنی قیامت کے دن سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہیں شک ہے بیچ ہونے اسکے کے اور بعد اسکے کہ سب خلقت حساب سے فارغ ہو تو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک فرقہ بیچ بہشت کے روانہ ہو بسبب اپنے ایمان اور طاعت اور عبادت کے اور وہ فرقہ مومنین کا ہے وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور ایک فرقہ انمیں سے بیچ دوزخ کے جائے بسبب کفر اور گناہ ہونے کے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایکروز رسولخدا صلعم اپنے دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور دو کتابیں اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے فرمایا کہ تو جانتا ہے یہ کتاب کیا ہے میں نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا فرمایا کہ جو کہ میرے دست راست میں ہے اسمیں نام سب نیکوں کے ہیں کہ جو بہشت میں جائینگے اور اس سے نہ کم ہیں اور نہ زیادہ ہیں اور یہ جو میرے دست چپ میں ہے اسمیں نام سب بدکاروں کے ہیں جو کہ دوزخ میں جائینگے اور نہ اس سے کم ہیں اور نہ زیادہ ہیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے وقت خطبہ پڑھنے کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر کے پوچھا تھا لوگوں سے کہ میری مٹھیوں میں کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تو فرمایا کہ میری داہنی مٹھی میں بہشتیوں کے نام ہیں اور بائیں مٹھی میں دوزخیوں کے نام وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا قہر اور جبر کر کے کہ سب مسلمان ہو جائیں لَجَعَلَهُمْ البتہ کر دیتا ان سب کو بے اختیار کر کے أُمَّةً وَاحِدَةً گروہ ایک راہ حق پر وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ اور لیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے مومنین میں سے فِي رَحْمَتِهِ بیچ رحمت اپنی کے کہ وہ داخل ہونا بہشت میں ہے یعنی شرع کی احکام کی سبکو تکلیف دی پس جو کوئی اپنے اختیار اور ارادہ سے ایمان لایا اور فرمانبرداری کی اسنے خدا کی تو وہ بہشت میں داخل ہوا اور جسنے کہ اپنے اختیار سے کفر اور شرک کو قبول کیا اور فرمانبرداری خدا کی اسنے نہ کی تو وہ مستحق دوزخ کا ہوا اور اپنے نفس پر اسنے ظلم کیا کفر کو اختیار کر کے وَالظَّالِمُونَ اور ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے انکے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست کہ کارساز انکا ہو وَلَا نَصِيرٍ اور نہ مدد کرنیوالا کہ عذاب کو ان سے دفع کرے اور نہ ایسا ہے کہ کفار توحید کا اقرار کریں أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ بلکہ پکڑے ہیں انہوں نے سوائے اس خدا کے أَوْلِيَاءَ کہ وہ دوست بت ہیں اور معبود انکے ہیں کہ جنسے نفع اور ضرر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر ارادہ کریں کہ کوئی ایسا دوست اختیار کریں کہ وہ فائدہ انکو پہنچائے اور ضرر کو ان سے دور کرے تو فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ پس خدا وہی دوست ہے ایسا کہ نفع پہنچائے اور ضرر کو دور کرے اور سوائے اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو اپنی قدرت سے نہ بت کہ جو معبود کفار کے ہیں وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے بخلاف بتوں کے کہ وہ کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر کو دور کر سکتے ہیں اور بعد اسکے پیغمبر کی حکایت کو بیان کرتا ہے نسبت بمومنین یعنی جو کچھ پیغمبر صلعم نے مومنین سے کہا تھا اسکو بیان کرتا ہے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف کیا تم نے اے مومنین فِيهِ بیچ اس چیز کے کافروں سے مِنْ شَيْءٍ کسی شے میں سے امر دین میں یا دنیا میں تو فَحُكْمُهُ پس حکم اسکا سپرد کیا گیا إِلَى اللَّهِ طرف خدا کی ہے یعنی قیامت کے دن جو خدا تعالیٰ عدالت کریگا تو اس اسکی حقیقت کا حکم کریگا کہ حق ہے یا باطل ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ حق والوں کو اسروز ثواب بخشیگا اور باطل پر ہونیوالوں کو عذاب کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متشابہ کی تاویل میں جو تم اختلاف کرتے ہو پس رجوع کرو طرف محکم کے کتاب خدا میں سے اور ریا کیا ہے اسمیں جو تم نزاع اور جھگڑا رکھتے ہو اس مقدمہ میں جو کہ طرف پیغمبر کے کرو کہ وہ اسمیں حکم دے ذَٰلِكُمُ اللَّهُ وہ خدا کہ حقیقت حکم کی جانتا ہے رَبِّي پروردگار میرا ہے عَلَيْهِ اوپر اسکے نہ اسکے غیر پر تَوَكَّلْتُ توکل کیا میں نے جمیع امور میں اور دشمنوں کے رد کرنے میں وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اور طرف اسکے رجوع کرتا ہوں میں سب کاموں میں فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ پیدا کیا واسطے تمہارے مِنْ أَنْفُسِكُمْ نفسوں تمہارے سے یعنی تمہارے نفسوں کی جنس

سے اَزْوَاجًا جوڑے کہ اُن سے اُنس پکڑو اور وہ عورتیں تمہاری ہیں کہ اُنسے اولاد کو حاصل کرو وَمِنَ الْاَنْعَامِ اور چوپاؤں میں سے پیدا کئے واسطے تمہارے اَزْوَاجًا جوڑے قسم قسم
کے کہ وہ نر اور مادہ اونٹ کے ہیں اور نر اور مادہ گوسفند کے ہیں۵ اور نر اور مادہ بکری کے ہیں کہ تم اُن سے فائدہ حاصل کرو یَذْرَؤُكُمْ پیدا کرتا ہے تمکو اور
چوپاؤں کو فِیْهِ بیچ اُسوجہ کے کہ ذکر کی گئی ہے پیدا کرنے جوڑوں کے اور معنی ذرء کے ظاہر کرنے خلقت کے ہیں پیدا کرکے اور ضمیر فیہ کی طرف جعل
کی پھرتی ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ بہت اور کثرت سے کرتا ہے تمکو کہ تمہاری نفسوں سے تمہاری جوڑی پیدا کئی اور چوپاؤں کے جوڑے پیدا کئے تاکہ نسل
اور اولاد کثرت سے ہو لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ نہیں ہے مانند اُسکے کوئی شے نہ ذات میں نہ صفات میں کہ پیدا کرے آسمان کو اور زمین کو اور خلقت کی کثرت کرے جوڑی
بنا کر اور نہ کسی کی مشابہ اور مانند ہے اور کاف مثل پر زاید ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ زاید نہیں ہے اور مثل صفت کے معنی میں ہے وَهُوَ السَّمِیْعُ اور وہ سننے والا
ہر چیز کا ہے جو کہ قابل سننے کے ہے اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا ہے ہر چیز کا ہے جو کہ قابل دیکھنے کے ہے باوجود اسکے کہ کسی کی مثل نہیں ہے یعنی باوجودیکہ کوئی چیز اُسکے
مشابہ اور مانند نہیں ہے لیکن پھر دیکھتا ہے اور سنتا ہے لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسی کے کنجیاں ہیں آسمانونکی اور زمین کی یعنی خزانہ آسمان کا کہ
وہ بارش باراں ہے اور خزانہ زمین کا کہ وہ زراعت ہے اور وہ موجب روزیوں کے ہیں یہ سب اُس کے قبضہ و قدرت میں ہیں یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو
لِمَنْ یَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے موافق مصلحت کے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے موافق مصلحت کے اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ بِكُلِّ شَیْءٍ ساتھ
ہر چیز کے خواہ کشادہ کرنا روزی کا ہو خواہ تنگ کرنا عَلِیْمٌ جاننے والا ہے روزی کے استحقاق کو کہ کسقدر ہر ایک کو چاہئے اور اب خدا تعالیٰ نعمت دین کو بیان کرتا ہے
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ ظاہر کیا اور بیان کیا خدا نے واسطے تمہاری دین سے کہ جس کو اختیار کرو اور راہ حق پاؤ مَا وَصّٰى بِهٖ اُس چیز کو کہ وصیت کے ساتھ اُسکے
نُوْحًا نوح کو یعنی اُس دین کو تمہاری واسطے بیان کیا کہ جس دین کی وصیت نوح کو کی تھی کہ جس دین میں شرک نہیں ہے وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ
اور وہ وہ دین ہے کہ وحی کی ہے ہمنے طرف تیری ای محمد صلعم وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖ اور وہ چیز یعنی وہ دین کہ وصیت کی ہمنے ساتھ اُس دین کے اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰٓى
ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یعنی خدا نے ظاہر کیا ہے اور بیان کیا ہے واسطے تمہاری اصول دین کو کہ وہ شریک ہے درمیان نوح اور محمد کے اور اُن پیغمبروں کے
کہ جو درمیان اُن دونو کے ہوئے ہیں اور وہ اصول دین کے توحید خدا کی ہے اور اعتقاد کرنا تمام پیغمبرونکی نبوت اور اُنکی کتابونکا اور روز قیامت کا اور مضمون اُس
وصیت کا اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یہہ ہے کہ قایم کرو تم دین کو کہ وہ اعتقاد کرنا ہے اصول دین کا وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ اور نہ فرقہ فرقہ ہو تم بیچ اُس دین کے اور اختلاف مت
کرو تم دین میں كَبُرَ بڑا اور دشوار اور بھاری ہے عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اور مشرکین کے وہ امر کہ بلاتا ہے تو اُنکو اِلَیْهِ طرف اُس امر کے کہ وہ توحید خدا کی
ہے اور بیزاری شرک سے اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ خدا کھینچتا ہے طرف اپنی یا دین کی مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہتا ہے اُن لوگوں میں سے کہ فرمانبرداری اُسکی کرتے ہیں اور
یا یہ کہ برگزیدہ کرتا ہے واسطے پیغمبری کے جسکو چاہتا ہے سزاوار اُس کی پاکر جیسے کہ تجکو پیغمبر کیا وَیَهْدِیْٓ اور رہنمائی کرتا ہے توفیق بخش کر اِلَیْهِ طرف اُس دین حق کے مَنْ یُّنِیْبُ
اُس شخص کو کہ رجوع کرے طرف حق کے وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہ متفرق ہوئے وہ مذہبوں والی پیغمبروں کی اُمتوں کے آدمی مثل عاد اور ثمود اور ایکے اور مانند اُنکے یعنی یہ لوگ
دین سے نہیں پھرے اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اُنکے پاس علم پیغمبرونکی خبروں کا اور پیغمبروں کا علم اُنکو ہوا اور معجزے اُنہوں نے دیکھے جو کہ دلالت کرتے
ہیں پیغمبرونکے دعوونکے راستے پر اور ای محمد اُن کفار نے نہیں اختلاف کیا ہے تجھ میں مگر بعد اس کے کہ اُنکو علم ہوا ہے تیری نبوت کا لیکن حسد اور عناد سے اُنہوں نے
تامل اُس میں نکیا اور لیکن وہ متفرق ہوئے ہیں بَغْیًا واسطے ظلم کے اور حد سے گذر جانیکے بَیْنَهُمْ درمیان اُنکے اور یا واسطے طلب کرنے جاہ اور ریاست کے اور یا واسطے
حسد پیغمبر کے اور بغیاً مفعول لہ واقع ہوا ہے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اگر نہوتا کلمہ عذاب کا کہ پہلے گذر گیا ہے عذاب کی ڈھیل میں مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے کہ عذاب اُنکا قیامت پر منحصر رکھا ہے تو لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُنکے کہ اُن کافرونکی بیخ برکنی کیجاتی اور سبکو ہلاک کرتے
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ اور تحقیق جو لوگ کہ وارث کئے گئے ہیں کتاب کو یعنی دیگئی ہیں توران مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے اُنکے یعنی پیچھے اُمتوں گذری ہوئی کے کہ وہ قوم نوح کی اور ابراہیم
کی اور موسیٰ کی اور عیسیٰ کی ہیں کہ بعد اُنکے باپ دادا کی توران اُنکی پاس آیا اور یا مشرکین مراد ہیں کہ بعد یہود اور نصاریٰ کے قرآن اُنپر نازل ہوا یہ سب لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ بیچ شک کے ہیں
اُس قرآن یا دین حق سے یا پیغمبر سے مُرِیْبٍ کہ نہایت شک میں ڈالنے والا ہے یعنی ظن غالب اُنکا یہ تھا کہ قرآن یا دین حق حق نہیں ہے فَلِذٰلِكَ پس واسطے اس متفرق ہونے اور اختلاف کرنے اُنکی کے فَادْعُ
پس بلا تو ای محمد صلعم لوگونکو طرف اتفاق اور الفت کے کہ یہ تفرق اور اختلاف اُن سے دور ہو وَاسْتَقِمْ اور مستقیم رہ تو پہنچانے پر احکام ساتھ کے كَمَآ اُمِرْتَ جیسے کہ حکم کیا گیا تو وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ اور پیروی
کر تو خواہشوں اُنکی کی اور اُنکی آرزو سے باطل کی اور منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ نے جناب رسالت پناہ سے کہا کہ اپنے دین سے تو پھر جا تا کہ تمام مال اپنا تجکو بخشوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا کہ اگر تو اپنے

۵ (اور نر اور مادہ گاے اور بھینس کے ہیں)

دین سے پھر جاے تو میں اپنی بیٹی تیرے نکاح میں دوں حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ تو لوگوں کو حق کی طرف بلا اور اُس پر ثابت قدم رہ اور دین اسلام پر قایم رہ اور لوگوں کی خواہشوں
کی پیروی مت کر وَ قُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ تو ایمان لایا ہوں میں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے مِنْ کِتٰبٍ جنس کتاب سے یعنی جو کتاب کہ خدا نے پہلے پیغمبروں
پر اور مجھ پر نازل کی ہے اُن کتابوں پر میں ایمان لایا ہوں اور اُن کتابوں میں حکم ہے خدا کے واحد جاننے کا اور شرک بیزاری کرنے کا پس میں کیونکر تمہاری پیروی کروں وَ اُمِرْتُ
اور حکم کیا گیا ہوں میں خدا کی جانب سے لِاَعْدِلَ کہ عدل کروں میں اور مساوات اور برابری کروں میں بَیْنَکُمْ درمیان تمہارے کہ اعلے اور ادنی اور اشراف و اجلاف کو سب کو خدا کی توحید
کی طرف بلاؤں اور احکام شرع کے پہنچانے میں کوتاہی نکروں اور کہہ تو اے محمد صلعم اُنسے کہ تم اقرار کرتے ہو اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور یہ واسطے اُس فرمایا کہ وہ
کہتے تھے کہ پیدا کرنیوالا خدا ہے پس اس واسطے حکم دیا کہ کہہ تو کہ پروردگار ہمارا اور تمہارا خدا ہے لَنَآ اَعْمَالُنَا واسطے ہمارے جزا اعمال ہماری کی وَ لَکُمْ اَعْمَالُکُمْ
اور واسطے تمہارے جزا اعمال تمہاری کی ہے لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ نہیں جھگڑا ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اس واسطے کہ جو حق ہے وہ ظاہر ہوا ہے پس اگر طرف
اختلاف کے کوئی رغبت کرے تو یہ شورپشتی ہے اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا خدا جمع کریگا درمیان ہمارے قیامت کے دن اور ہمارا بدلہ تم سے لیگا وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اُسی کے ہے پھر جانا
سب خلقت کے واسطے جزاے اعمال کے کہ مومنین کو بہشت میں لیجاوے اور جو نمیں داخل کریگا اور باطل والوں کو آتش دوزخ میں جلاویگا وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں پیغمبر
سے اور مسلمانوں سے فِی اللّٰہِ بیچ دین خدا کے مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ بعد اُسکے قبول کر لیا گیا ہے واسطے اُس دین کے یعنی بعد اسکے کہ لوگ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں مراد اس سے یہود اور
نصاری ہیں کہ پہلے تو رسول خدا کی اوصاف توریت و انجیل میں دیکھ کر ایمان لاتے تھے اور جب حضرت پیغمبر ہوکر آئے تو حسد کی جہت سے حضرت پر ایمان نہ لائے حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت
اُنکی باطل ہونیوالی ہے نبوت کے رد کرنے میں عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اُنکے کے کہ بعد واضح ہونے دلیلوں درستی نبوت کے پھر حجت اور تکرار اُنکا محض عناد اور حسد ہے
وَّ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ اور اوپر اُن لوگوں کے غضب ہے خدا کا بسبب اسکے کہ وہ حق کے باطل کرنے کے در پے ہیں وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اور واسطے اُنکے عذاب سخت ہے کہ وہ آتش دوزخ ہے اور
کہتے ہیں کہ جھگڑا اُنکا یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور پیغمبر ہمارا تمہارے پیغمبر سے پہلے ہے پس ہم تم سے بہتر ہیں اَللّٰهُ الَّذِیْۤ خداے حق وہ شخص ہے
کہ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ نازل کیا ہے اُس نے کتاب کو یعنی ہر ایک کتاب کو یا قرآن کو بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی ساتھ راستی کے کہ جس چیز کی وہ خبر دیتا ہے گذشتہ اور آیندہ کی
سب سچ ہے وَ الْمِیْزَانَ اور ترازو کو نازل کیا ہے یعنی شرع کے طریق کو کہ وہ حقیقی عدالت ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد ترازو سے یہی ترازو ہے کہ جسکا رواج دنیا میں ہے اور مراد
اُسکی نازل کرنے سے تعلیم کرنا اُسکا ہے کہ وزن کرنیکی کیفیت سکھلائی تاکہ بایع کو اور مشتری کو نقصان نہو وَ مَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو قیامت کے حال کو
لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید کہ قیامت یعنی آنا اُسکا قَرِیْبٌ نزدیک ہو اور لعل کلام خدا میں یقین کے معنے میں ہے یعنی البتہ قیامت نزدیک ہے پس پیروی کتاب خدا کی
کرو اور اُس کی شرع پر کہ محض عدل ہے عمل کرو اور حکمت قیامت کے پوشیدہ کرنے میں یہ ہے کہ بندے ہمیشہ خوف کرتے رہیں اور ذکر خدا میں مشغول ہوں اور اگر وقت قیامت کا معلوم
ہوتا تو قیامت سے پہلے گناہ کے کرنے میں دلیری کرتے اس نیت سے کر توبہ کرلینگے یَسْتَعْجِلُ بِهَا جلدی کرتے ہیں ساتھ اُس قیامت کے ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا وہ لوگ
کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ اُسکے اور اُسکے آنیکو سچ نہیں جانتے ہیں وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر کو راست گو جانا ہے وہ مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ڈرنے
والے ہیں اُس قیامت سے بسبب معلوم ہونے اپنے فعلوں کے انجام کے کہ دیکھیے نجات ہوگی یا نہیں وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اور جانتے ہیں وہ کہ تحقیق وہ قیامت حق ہے کہ ضرور آنیوالی ہے
اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ خبردار ہو کہ تحقیق وہ لوگ کہ یُمَارُوْنَ شک کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں فِی السَّاعَةِ بیچ آنے قیامت کے لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ البتہ بیچ گمراہی دور کے ہیں حق ہے کہ تمام
سب انبیا کی اُسکے ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور جو شخص کہ اول بار پیدا کرتا ہے کیا دوسری مرتبہ وہ زندہ نہیں کرسکتا اَللّٰهُ لَطِیْفٌ خدا مہربان ہے بِعِبَادِهٖ ساتھ بندوں اپنے
کے اور یا یہ کہ دوربین اور باریک بین ہے ساتھ بھیدوں بندوں اپنے کے کہ اُنکے دلوں کی باتوں کو سب کو جانتا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ فائدہ پہنچانیوالا ہے اپنے بندوں کو اس وجہ سے کہ دریافت
کرنا اُسکا نہایت باریک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لطف کے معنی یہ ہیں کہ نعمت اپنی قدرت کے موافق دیوے اور شکر بندہ کی قدر کی موافق چاہیے اور متکلمین کی اصطلاح میں لطف اس فعل کو
کہتے ہیں کہ بندہ اسکے سبب سے طاعت کے قریب ہوا اور گناہوں سے دور ہو اپنے اختیار کی جہت سے اور جو لطف کہ باعتبار طاعت کے ہو اُس کو توفیق کہتے ہیں اور اگر گناہ کا منع کرنیوالا
ہو اُسکو عصمت کہتے ہیں اور بعضے لطیف کے معنی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ علم اُسکا گھیرنیوالا ہے مصلحتوں کی باریکیوں کا اور حکمت اُسکی شامل فائدہ والی اور نفع دینے کو ہے اور اسی مقام سے
ہے کہ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے موافق مصلحت پوشیدہ کے بیچ خاص کرتا ہے ہر بندہ کو ایک قسم کی نعمت کے ساتھ کہ موافق حالت کے ہو کہ کسی کو تو فرزند عطا کرتا ہے
اور کسی کو تونگری بخشتا ہے اور کوئی اُسکے احسان سے خالی نہیں ہے اگرچہ نعمتوں میں نعمت دینے کے فرق ہو کہ کسی کو زیادہ بخشے اور کسی کو کم وَ هُوَ الْقَوِیُّ اور وہ زبردست ہے
مہربانی اور لطف کرنے میں الْعَزِیْزُ غالب ہے اپنے ارادہ میں کہ ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتا ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ جو شخص ہووے کہ ارادہ کرے دنیا میں حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی آخرت

کہ موجب ثواب آخرت کا ہے نَّزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ زیادہ کرینگے ہم واسطے اُسکے بیچ کھیتی اُسکی کے کہ اُسکو ایک کی عوض میں ستر دینگے وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ اور جو شخص کہ ہووے کہ ارادہ کرے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کا کہ مقصود اصلی اُسکا حاصل ہونا نعمت کا دنیا میں ہو نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اُسکو اُس دنیا میں سے موافق مصلحت اور حکمت کی جسقدر کہ واسطے اُسکے مقدر ہے نہ جسقدر کہ وہ چاہے وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ اور نہیں ہے واسطے اُسکے بیچ آخرت کے مِنْ نَّصِيبٍ کوئی حصہ ثواب میں سے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد کرنیوالونکے حق میں نازل ہوئی ہے کہ بعضے اُنمیں سے منافق تھے وہ غنیمت لینے کے ارادہ سے جہاد کو جاتے تھے اور جو کہ مومنین خالص تھے وہ بقصد ثواب جہاد کرتے تھے پس غنیمت کے طلب کرنیوالوں کو تو وہی حصہ اُنکا مال غنیمت کا ملتا تھا اور آخرت کے طلب کرنیوالوں کو غنیمت کا حصہ بھی ملتا تھا اور آخرت کا ثواب بھی ملتا تھا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آخرت کی نیت سے کام کرے حقتعالےٰ دنیا میں تمام پراگندگیاں اور پریشانیاں اُسکی جمع کرے اور اُسکو غیر سے اُسکو بے پروا کرے اور دنیا اُسکی طرف رخ کرے اور جو کوئی دنیا کی نیت سے کام کرے خدائیتعالیٰ اُسکی جمعیت کو پریشان کرے اور فقیری اور محتاجی اُسکے آگے آئے اور دنیا میں سے اُسکو کچھہ نہ پہنچے مگر جو کچھہ کہ واسطے اُسکے مقدر ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مال اور پسر کھیتی دنیا کی ہیں اور عمل نیک کھیتی آخرت کی ہے۔ اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی بات کا واسطے فائدہ دنیا کے تو نہیں ہے واسطے اُسکے کوئی حصہ آخرت میں ثواب میں سے اور جو کوئی ارادہ کرے اُس سے آخرت کی بھلائی کا تو دیگا اُسکو خدا خوبی دنیا اور آخرت کی اور اب خدائیتعالیٰ کفار کو زجر اور توبیخ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ بلکہ واسطے اُن کافروں کے شریک ہیں شیاطین میں سے گناہونکے کرنے میں کہ شَرَعُوا لَهُمْ پیدا کیا ہے اُنہوں نے واسطے اُن کفار کے اور مقرر کیا ہے یعنی اُن کے دلوں میں آراستہ کیا ہے مِنَ الدِّينِ دین باطل میں سے مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ اُس چیز کو کہ نہیں اذن دیا ہے ساتھہ اُسکے خدا نے مثل شرک اور انکار قیامت کے اور عمل کرنا خاص واسطے دنیا کے وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہوتا سخن فیصلہ کا کہ سابق ہو گیا ہے اور خدائیتعالیٰ نے پہلے ہی سے حکم دیا ہے عذاب کی تاخیر کا کہ فیصلہ خلقت کا قیامت پر رکھا ہے اور اس اُمت کا عذاب آخرت میں منحصر رکھا ہے اگر یہ سخن پہلے سے ہو لیا ہوتا لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُن کافرونکے اور اُنکے شریکوں کے اور ہر ایک موافق اپنے عمل کے سزا پاتا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ اور تحقیق جو لوگ کہ ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسوں پر کفر کرکے لَهُمْ واسطے اُنکے قیامت کے میں عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک ہے کہ کبھی کم نہوگا تَرَى الظَّالِمِينَ دیکھیگا تو اے محمد صلعم ظلم کرنیوالونکو قیامت میں کہ مُشْفِقِينَ ڈرنیوالے ہونگے مِمَّا كَسَبُوا جزا اُس چیز کی سے کہ کسب کیا ہے اُنہوں نے دنیا میں کہ قسم قسم کی اعمال بد کئے ہیں وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ اور وہ جزا واقع ہونیوالی ہے ساتھہ اُنکے خواہ اُس سے وہ ڈریں خواہ نہ ڈریں کہ بہت ڈرنا اور خوف کرنا عذاب کو دفع نہ کریگا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک وہ لوگ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ بیچ باغوں بہشتوں کے ہونگے اور روضہ اُس زمین کو کہتے ہیں کہ کثرت روئیدگی سے سبز ہو اور جنت اُس زمین کو کہتے ہیں کہ جسمیں بڑے بڑے درخت کثرت سے ہوں پس مومنین صالحین اُس مقام دلکش اور خوشتر میں ہونگے لَهُمْ واسطے اُنکے اُن بہشتوں میں مَا يَشَاءُونَ وہ چیز ہوگی کہ چاہینگے وہ اور آرزو کرینگے وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے کہ اُسکے قبضہ قدرت میں سب کچھہ ہے ذَٰلِكَ وہ چیز جو کہ مذکور ہوا ہے بہشتوں میں داخل ہونا اور موافق اپنی خواہشوں کے نعمتیں پانی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہ ہی ہے فضل بڑا اور نعمت بیشمار کہ جسکے مقابلہ میں نعمت دنیا فانی کی نہایت حقیر اور بے اعتبار ہے ذَٰلِكَ یہ ثواب بڑا الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ وہ چیز ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدا ساتھہ اُسکے عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا بندوں اپنے کو جو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک اور کشاف وغیرہ تفاسیر اہل سنت میں مذکور ہے کہ ایکروز انصار اپنا فخر بیان کرتے تھے قریش پر ابن عباس نے اور ایک روایت میں ہے کہ عباس نے انصار کو کہا ہمکو تمپر بزرگی اور فضیلت ثابت ہے اور رسولخدا صلعم نے یہ سنا تو انصار کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے کیا تم ذلیل نہ تھے کہ خدائیتعالےٰ نے میری واسطے تمکو عزیز اور بزرگوار کیا انصار نے کہا کہ ہاں یا رسولخدا پھر فرمایا کہ کیا تم گمراہ نہ تھے کہ خدائیتعالیٰ نے میرے سبب سے تمکو راہ حق پانیوالا کیا انصار نے کہا کہ ہاں یا رسولخدا پھر فرمایا کہ جواب اسکا کیوں نہیں دیتے ہو انصار نے کہا کہ کیا کہیں یا رسولخدا فرمایا کہ میرے جواب میں بیان کرو کہ کیا تیری قوم نے تجکو نہیں نکال دیا تھا تیرے وطن سے اور ہمنے تجکو جگہہ دی اور اپنی پناہ میں لائے اور کیا تیری قوم نے تجکو جھٹلایا نہ تھا اور ہمنے تجکو سچا کیا اور پیغمبر برحق جانا اور تیری قوم نے کیا تیری نصرت سے ہاتھہ نہیں اُٹھایا تھا اور ہمنے تیری نصرت کی اور اسیطرح سے حضرت انصار کی اوصاف نیک بیان کرتے تھے کہ وہ لوگ سب ہو کر دو زانو بیٹھے اور عرض کی کہ یا رسولخدا جان اور مال ہمارا تمپر فدا ہو جو کچھہ مال ہم رکھتے ہیں وہ خدا اور رسول کا ہے اگر اجازت فرماؤ تو ہم اپنے مالونکو بخوشی تمام حضرت کے خادمونکے سپرد کریں تاکہ اپنی احتیاج اور ضرورت میں صرف کرو اور اپنی خاطر پاک کو خرچ کی فکر اور تردد سے فارغ کرو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم مومنوں کو لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا نہ سوال کرتا ہوں تمسے اوپر پہنچانے احکام خدا کے مزدوری کو إِلَّا الْمَوَدَّةَ مگر طلب کرتا ہوں تمسے دوستی کو فِي الْقُرْبَىٰ بیچ قریبوں اپنے کے کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں اور اُنکی اولاد طاہرین آئمہ معصومین ہیں چنانچہ روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدائیتعالےٰ نے دوستی اُنکی تمام اُمت پر واجب اور فرض کی ہے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میرے قریبوں کو دوست رکھو اور تعظیم اُنکی واجب جانو اور روایات اہل سنت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مراد قریبوں سے اس آیت میں علی اور فاطمہ اور

اور حسن اور حسین ہیں چنانچہ کشاف اور بیضاوی اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ وغیرہ میں مذکور ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا وہ قرابت آپکی
کون ہیں کہ جنکی دوستی ہمپر واجب ہے فرمایا کہ وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہیں پس دوستی انکی تمام امت پر واجب ہوئی اور بعضی جو کہتے ہیں کہ یہ سورہ مکی ہی اور
حسنین اسوقت پیدا نہیں ہوئے تھے انکی دوستی کیونکر واجب ہوگی بموجب اس آیت کے جواب اسکا یہ ہی کہ یہ سورہ اگرچہ مکی ہے لیکن چار آیتیں اسکی مدنی ہیں اور ان چار میں ایک
یہ آیت بھی ہے چنانچہ ابن عباس اور قتادہ مفسرین اہلسنت سے روایت ہے اور یہ کیا ضرور ہی کہ ہر آیت مکی ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہو کہ جس وقت حسنین پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ
ہوسکتا ہی کہ بعد ہجرت کے مکہ میں نازل ہوئی ہو اسواسطے اسکا نام مکی ہوا ہے اور حقیقت میں یہ آیت مدینہ ہی میں نازل ہوئی ہے جیسے کہ ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں اور اگر یہ
آیت مدنی نہوتی تو اسقدر روایتیں منقول نہوتیں اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد اس سے سب صحابہ ہیں کہ ان سے دوستی رکھیں یہ بھی نامعقول ہے اسواسطے کہ خطاب اس آیت میں صحابہ
کیطرف ہی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ انکو اپنے نفسوں سے دوستی کرنیکا حکم ہو اور بعضی کہتے ہیں کہ آیت منسوخ ہے وما اجری الا علی رب العالمین سے ہم کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیت کی
منسوخ ہو تو اس صورت میں دشمنی انکی واجب ہو اور دشمنی انکی تو باطل ہے اسواسطے کہ کثرت سے روایتیں کتب اہل سنت کی انکی دوستی کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں پس معلوم ہوا
کہ آیت منسوخ نہیں ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ اجر کا طلب کرنا مخالف ہی نبوت کی شان کے اور یہ کام دنیا داروں کا ہے کہ جو کسی امر خیر میں اجر کو طلب کریں پس کیونکر وہ حضرت عوض میں
پہنچانے احکام خدا کے اپنے قریبوں کی دوستی کو طلب کریں جواب اسکا یہ ہے کہ اسکا کچھ مضایقہ نہیں ہی اسواسطے اس اجر کا نفع اور فائدہ ان لوگوں ہی کیواسطے ہی کہ جو حضرت کے
قریبوں سے دوستی کرینگے اور وہ فائدہ ثواب آخرت کا ہے پس یہ اجر مخالف شان نبوت کے نہوگا اور تماشا یہ ہی کہ یہی شخص کہ جسکا یہ قول ہے کہتا ہی کہ قتادہ اور سدی کبیر اور سعید بن جبیر نے
جزم کیا ہی کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ سوال نہیں کرتا ہوں تمسے کسی حکم کے پہنچانے پر اجر کو لیکن سوال کرتا ہوں میں تمسے دوستی کو اپنی بسبب قرابت کے کہ تمہارے ساتھ رکھتا ہوں اور
ابن عباس سے بھی یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہی اور مفصل مذکور ہی کہ کوئی فرقہ قریش کا ایسا نہوگا کہ ان حضرت کو انکے ساتھ قرابت نہو وہ قرابت حضرت نے یاد دلوائی۔ اور اس قول کو
اس شخص نے پسند کیا ہی لیکن تعجب یہ ہے کہ دوستی قریبوں کی تو مخالف شان نبوت کی ہو اور اجر رسالت کا انکی دوستی کو مقرر کرنا کام دنیا داروں کا ہو اور اپنی دوستی کو اجر رسالت کا ٹھیرانا
اور اپنی دوستی انسے طلب کرنی مخالف شان نبوت کی نہو اور نہ کام دنیا داروں کا ہو اور معلوم نہیں کیا فرق ہو مگر یہ کہا جائے کہ دوستی حضرت کی قریبوں کی پسند نہیں ہے اور اسیواسطے
اس آیت کو منسوخ بھی کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیت میں کچھ قصور واقع ہو تو موجب گناہ کا نہو بلکہ اکثر آدمی اس مذہب کے جو ناصبی ہوتے ہیں انکی یہی خبر ہی کہ اس آیت کو
منسوخ کہتے ہیں وَمَن یَّقتَرِف حَسَنَۃً اور جو کوئی کسب کرے نیکی کو نَّزِد لَہٗ فِیہَا زیادہ کرینگے ہم واسطے اسکے بیچ اس نیکی کے حُسنًا نیکی کو چند در چند کرینگے ہم ثواب اس نیکی کا
اِنَّ اللہَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہوں کا شَکُورٌ قدردان جزا دینے والا ہی بانسبت تھوڑی طاعت کا زیادہ عمل ہے کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں کثرت سے
ابو حمزہ ثمالی نے سدی سے روایت کی ہے کہ مراد اقتراف حسنہ سے دوستی اہلبیت علیہ السلام کی ہے اور منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ کے درمیان
فرمایا کہ میں اس اہلبیت میں سے ہوں کہ حقتعالی نے جنکی دوستی ہر مسلمان پر فرض کی ہے اور یہ سورت تلاوت فرمائی اور بعد اسکے فرمایا کہ اقتراف حسنہ دوستی ہماری ہی اور جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہی اور ذکر غفران اور شکر کا بعد اقتراف حسنہ مودت کے دلالت کرتا ہی مغفرت پر گناہوں محبان اہلبیت کی اور اسیواسطے حدیث میں
وارد ہی کہ دوستی ہم اہلبیت کی گراتی ہے گناہوں کو بندوں سے جیسے کہ گراتی ہے ہوا سخت پتے درختوں سے اور دوسری حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی بندہ درمیان صفا اور مروہ کے عبادت خدا کی کرے ہزار
برس تک اور پھر ہزار برس عبادت کرے اور پھر ہزار برس عبادت کرے یہانتک کہ مثل مشک پرانی کے ہو جاوے اور اوپر ہڈی کے چمڑا اور دوستی کو ہماری نہ پاوے تو اسکو اوندھا کرکے خدا تعالی دوزخ میں ڈالیگا اور
حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی میری عترت کو دوست نہ رکھیگا تو وہ منافق ہے یا نطفہ حرام یا وہ نطفہ حیض کا ہی اور منقول ہی کہ جس وقت یہ آیت فرض دوستی اہلبیت کی نازل ہوئی تو ایک جماعت نے
جو کہ اعتقاد میں درست نہ تھی رسول خدا پر تہمت کی کہ مراد اس شخص کی یہ ہے کہ لوگ اسکی اہلبیت کی طرف رغبت کریں تاکہ لوگ حکومت اور امامت میں فرمانبردار انکے ہوں خدا تعالی نے انکے قول کے رد میں فرمایا کہ ایسا ہی
کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ محمد نے اہلبیت کو اپنی طرف سے اپنے نفس سے جھوٹ بنایا اَم یَقُولُونَ افتَرٰی بلکہ کہتے ہیں وہ کہ بنا لیا عَلَی اللہِ کَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو یعنی اس قول کو اسنے خدا کیطرف منسوب کیا ہے فَاِن یَّشَاِء اللہُ
پس اگر چاہے خدا یَختِم عَلٰی قَلبِکَ مہر کرے اوپر دل تیرے کے اور اگر چاہے قرآن کو تجھسے بھلادے اگر تو ارادہ جھوٹ بنانیکا کرے پس اسوقت تجکو کیونکر قدرت ہو جھوٹ بنانے پر اور اسی طرح کی یہ آیت ہے کہ ولو
تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین یعنی اور اگر جھوٹ بنائے محمد اوپر ہمارے بعضی باتیں تو البتہ پکڑیں ہم اسکے دست راست کو پھر البتہ کاٹیں ہم اسکے
رگ گردن کو وَیَمحُ اللہُ البَاطِلَ اور مٹاتا ہی خدا اور نابود کرتا ہے باطل کو وَیُحِقُّ الحَقَّ اور ثابت کرتا ہی حق کو بِکَلِمٰتِہٖ ساتھ کلموں اپنے کے کہ وہ وحی ہے اور وہ یہ قرآن ہی کہ معجزہ ہی اور اس سے
حق کو ثابت کرتا ہی اِنَّہٗ تحقیق کہ وہ خدا عَلِیمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ سینہ کے باتوں کے کہ جو کچھ آدمی کے دلمیں پوشیدہ ہی سب سے مطلع ہی پس تیری راستی اور انکا
افترا کرنیکا تجھپر خدا سے پوشیدہ نہیں ہے پس موافق اعتقاد نیک اور بد کے سبکو جزا دیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی تو سولئی اور تہمت کرنیوالی بہت

پشیمان ہوئی اور حضرت رسولخدا کے پاس حاضر ہو کر قید ہوئیں گریہ یٹ اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو راست گو ہی سب باتوں میں اور ہمنے اپنی اس گمان بد سے توبہ کی اور نئے سر
سے ہم ایمان لائے تب یہ آیت نازل ہوئی وَهُوَ الَّذِي اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ محض اپنے فضل اور رحمت سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہے توبہ کو عَنْ عِبَادِهِ
بندوں اپنے سے جسوقت کہ وہ بہ نیت خالص توبہ کریں وَيَعْفُوا اور معاف کرتا ہے اور گذر کرتا ہے عَنِ السَّيِّئَاتِ گناہوں سے اور اگرچہ گناہ کبیرہ ہوں وَيَعْلَمُ مَا يَفْعَلُونَ
اور جانتا ہے وہ اس چیز کو کہ کرتے ہیں وہ اور اہل کوفہ نے تفعلون پڑھا ہے تا سے یعنی اور جانتا ہے وہ اس چیز کو کہ کرتے ہو تم نیکی کو یا بدی کو اور بعد بدی کے تمہاری توبہ کو
بھی جانتا ہے اور توبہ پشیمان ہونیکو کہتے ہیں پہلی گناہوں سے اور آیندہ ارادہ گناہونکے نکرنیکا ہو اور توبہ کرنی گناہوں سے ہر شخص پر واجب ہے اور جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے
کہ ایک عرب صحرائی رسولخدا کی مسجد میں آیا اور دو رکعت نماز کی اس نے ادا کی اور بعد اسکے کہا کہ اللهم انی استغفرک اتوب الیک امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای اعرابی ایسی جلدی زبان چلا کر توبہ
کرنی اور بخشش چاہنی یہ توبہ جھوٹونکی سی ہے اس توبہ سے بھی توبہ کرنی چاہیے اعرابی نے پوچھا کہ ای امیر المومنین توبہ کے کیا معنی ہیں فرمایا توبہ کی چھ شرطیں ہیں اول تو پشیمانی گزری ہوئے گناہوں سے
اور آیندہ کو ارادہ گناہونکے نکرنیکا ہو اور جو فرض اور واجب ترک ہو گیا ہے اسکو ادا کرے اور جو چیز کسی کی اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو واپس کرے اور گھلانا نفس کا بیچ طاعت میں جیسے کہ اسکو پرورش
اور تر و تازہ کیا ہے گناہوں میں اور چکھانی ہے نفس کو تلخی عبادت کی جیسے کہ چکھائی ہے اسکو شیرینی گناہونکی اور گریہ کرنا بدلے ہر خندہ کے جو تونے کیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ جو حضرت امیر المومنین نے
فرمایا ہے یہ کمال ہے توبہ کا اور توبہ کافی اسیقدر ہے کہ گذری ہوئے گناہوں سے پشیمان اور نادم ہو اور آیندہ ارادہ گناہونکے نکرنیکا ہو اور جو فرض خدا کا یا بندہ کا اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو ادا کرے وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ
آمَنُوا اور قبول کرتا ہے دعا ان لوگونکی کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے انہوں نے نیک وَيَزِيدُهُمْ اور زیادہ دیتا ہے انکو انکی دعا سے بھی مِنْ فَضْلِهِ فضل اپنے سے وَالْكَافِرُونَ
اور جو کفر کرنیوالے ہیں لَهُمْ واسطے انکے عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب ہے بہت سخت بدلے اسکے کہ مومنین کو عطا کیا ہے ثواب اور تفضل اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ حقتعالی اذن شفاعت
کا دیتا ہے انکو برادران مومنین کے حق میں اور زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے اسوجہ سے کہ شفاعت کو انکی قبول کرتا ہے حق میں برادران مومنین کے اور منقول ہے جناب رسول اللہ صلعم سے مراد
زیادتی سے قبول کرنا شفاعت مومن کا ہے حق میں اس شخص کے کہ وہ مستحق دوزخ کا ہوا ہو اور دنیا میں اپنے شفاعت کرنیوالے پر احسان کیا ہو اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ الآیہ کی
تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ مومن ہے کہ اپنے برادر مومن کے واسطے اسکی غیبت میں دعا کرتا ہے پس فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور خدا کہتا ہے کہ تیرے واسطے اسکا دگنا ہے اور دو چند اسکا کہ تونے برادر مومن
کے واسطے مانگا ہے اور میں نے تجکو دیا اس سبب سے کہ تو اسکو دوست رکھتا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت مال بنی قریضہ اور بنی نظیر اور بنی قینقاع کی غنیمت میں آیا تو بعضے صحابہ کے دل میں تو نکی خاطر
میں گذرا کیا ہو کہ ہم تونگر ہو جائیں تاکہ فقر اور فاقہ سے ہم خلاصی پائیں اور لوگوں پر بھی احسان ہم کریں تب آیت آئی وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا خدا روزی کو اور فراخ
کرتا لِعِبَادِهِ واسطے بندوں اپنے کے تو لَبَغَوْا البتہ باغی ہو جاتے وہ اور اندازہ سے باہر ہو جاتے اور حد سے گذر جاتے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے تکبر کرتے اور اپنی بلندی چاہتے اور فساد کرتے
اور ظلم کرتے اور بعضے بعضے پر غلبہ کرتا اور اکثر آدمی اسی حال سے ہوتے مگر تھوڑے آدمی کہ کثرت مال انکو غافل نہیں کرتی ہے بلکہ وہ ہر حال میں خداتعالی کے فرمانبردار رہتے ہیں اور مال کو امر خیر میں
خرچ کرتے ہیں اور بیجا مال کو ضایع نہیں کرتے ہیں پس جسوقت کہ اکثر آدمیونکا ایسا حال ہے کہ وہ کثرت مال سے اپنی حد سے باہر ہو جاتے ہیں تو سب مالدار نکیا وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ اور لیکن نازل کرتا ہے روزی کو
ساتھ اندازہ کے مَا يَشَاءُ اس چیز کے کہ چاہتا ہے یعنی ایک اندازہ معین کے ساتھ موافق مصلحت کے ہر ایک حال کے موافق نازل کرتا ہے إِنَّهُ بِعِبَادِهِ تحقیق کہ وہ خدا ساتھ بندوں اپنے کے خَبِيرٌ خبردار ہے انکے حال کا
بَصِيرٌ دیکھنیوالا ہے انکی صلاح کا اور انکے حال کا جسقدر کسیکے واسطے مناسب جانتا ہے اسیقدر روزی دیتا ہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں درست رکھتی ہے انکو مگر تونگری
اگر محتاج کروں میں انکو تو البتہ احتیاج بگاڑ دے انکو اور بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں درست رکھتی ہے انکو مگر فقیری اور اگر تونگر کروں میں انکو تو البتہ تباہ کر دے انکو تونگری اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق میں
تدبیر کرتا ہوں اپنے بندونکی کہ میں انکے دلونکو جانتا ہوں اور اسی طرح انس سے روایت ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل آیا اور اسنے کہا کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ بندوں میرے میں سے بعضے ایسے ہیں کہ
درستی انکے حال کی فقیری میں ہے اور اگر انکو تونگر کروں تو علامتیں فساد کی انسے ظاہر ہوں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ درستی انکے حال کی تونگری میں ہے اور اگر وہ تنگدستی میں مبتلا ہوں تو حال کار انکا
تباہی کیطرف مائل ہو اور ایک جماعت ایسی ہے کہ درستی انکے حال کی بیماری میں ہے اور اگر تندرست ہوں تو فساد ان سے ظاہر ہو اور ایک گروہ ایسا ہے کہ حکمت انکی تندرستی میں ہے اور اگر وہ بیمار ہیں تو
باعث تباہی کا ہو اور بعضے ایسے ہیں کہ عبادت کرنیکو طلب کرتے ہیں اور اگر میں انکی خواہش کو قبول کروں اور وہ کثرت سے عبادت کریں تو انکو سرسے اپنی عبادت کا ہو اور اس عبادت پر ناز اور فخر کرنے لگیں
پس فقیری اور تونگری اور بیماری اور تندرستی سب موافق مصلحت کے ہے وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کرتا ہے مینہ کو کہ فریادرس بندونکا ہے خشکسالی میں اور غیث اس
مینہ کو کہتے ہیں کہ جو اپنے وقت پر فائدہ بخشے اور مطر وہ ہے کہ کبھی فائدہ بخشتا ہے وقت پر اور کبھی ضرر کرتا ہے وقت پر اور غیر وقت پر پس باران رحمت کو نازل کرتا ہے مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا
پیچھے اسکے کہ ناامید ہوئے ہوں وہ وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی کو کہ اس مینہ کی برکت سے گھاس اور درخت اور پھل اور میوے اور غلے حاصل ہوتی ہیں وَهُوَ الْوَلِيُّ
اور وہ خدا دوست اور کارساز بندونکا ہے کہ رحمت اپنی نازل کرتا ہے بندونکی پرورش کے واسطے الْحَمِيدُ تعریف کیا گیا ہے بندونکی زبان پر اور جزا دینے والا تعریف کرنیوالونکا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیاں قدرت

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اُسکی نشانیوں میں سے ہی خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمینونکا وَہِیَ اٰیٰتٌ اسواسطی کہ وہ اپنی ذات سی دلالت کرتے ہیں اپنے بنانیوالے کے وجود پر اور اُس کی قدرت اور حکمت پر
اور جو کچھہ کہ پھیلا رکھا ہے فِیْہِمَا بیچ اُن دونوں آسمانوں اور زمین کے مِنْ دَآبَّۃٍ زمین پر چلنیوالوں کی قسم سے یہ سب اُسکی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اور اُس کی پیدا کی
ہوئی ہیں وَہُوَ عَلٰی جَمْعِہِمْ اور وہ اوپر اکٹھا کرنے اُنکے کے میدان حشر میں بعد اُنکے مار ڈالنے کے اِذَا یَشَآءُ جسوقت چاہے قَدِیْرٌ قدرت رکھنیوالا ہی اور سوا اُسکے سب عاجز ہیں
اور فرماتا ہی کہ گرفتار عذاب میں نہیں ہوتے ہیں مگر بسبب گناہوں کے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھہ کہ پہنچتا ہی تمکو اے بندو مِنْ مُّصِیْبَۃٍ مصیبت اور بلا ناگہانی سی فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ
پس بسبب اُسکے ہی کہ کسب کیا ہی ہاتھوں تمہاری نے کہ تمنے جو گناہ کئے ہیں اُس کے سبب سے یہ مصیبت ہی اور اہل مدینہ اور ابن عامر نے بما کسبت پڑھا ہی بدون فا کے وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ اور معاف
کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی خدا بہت سے گناہوں میں سے اور یہ آیت مخصوص گناہ گاروں کے واسطے ہی اور جو کچھہ کہ بلا بیگناہوں کو پہنچتی ہی مثل انبیا اور آئمہ معصومین اور صلحا کے اور اطفال کے یہہ
اُنکے درجوں کے زیادہ کرنیکے واسطے ہی کہ جسقدر زیادہ قرب خدا ہوتا ہی اُسی قدر زیادہ نزول بلا ہوتا ہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ کوئی رگ اور پٹھا پھڑکتا نہیں اور کوئی
ٹکڑا لکڑی کا بدن سے چھلتا نہیں ہی اور کوئی پتھر پاؤں پر لگتا نہیں ہے مگر گناہ کی جہت سے کہ آدمی نے کیا ہو اور بخشش اُسکی عذاب کرنیسے زیادہ ہی اور حضرت امیر المومنین عم نے فرمایا ہی
کہ زیادہ اُمید والی آیت کہ جو رسول خدا پر نازل ہوئی ہی یہ آیت ہی اسواسطی کہ خدا فرماتا ہی کہ بسبب گناہ کے میں مصیبت پہنچاتا ہوں اور بہت گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور وہ خدا زیادہ کریم
ہے اسسے کہ جس گناہ پر دنیا میں عذاب کیا ہو اور جس گناہ کو کہ بخشدیا ہو پھر دوبارہ اُس گناہ پر آخرت میں عذاب کرے اور انس نے پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ
جسوقت خدا بندہ کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرے تو اُسکو جلدی عذاب کرتا ہی دنیا میں اور جو نہیں تو عذاب اُسکا آخرت پر موقوف رکھتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ اور نہیں
ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کے بیچ زمین کے اے بندو کہ اپنے اوپر مصیبت و عذاب ہونے دو وَمَا لَکُمْ اور نہیں ہے واسطی تمہارے مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوای خدا کے مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست کارسازی
کرنے والا دنیا میں وَلَا نَصِیْرٍ اور نہ نصرت کرنیوالا کہ آخرت میں تمسے عذاب کو دفع کرے وَمِنْ اٰیٰتِہِ اور نشانیوں قدرت اُسکی میں سے ہیں الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کشتیاں جاری
ہونیوالی بیچ دریا کے کَالْاَعْلَامِ مانند پہاڑوں بلند کے اِنْ یَّشَاْ اگر چاہے خدا یُسْکِنِ الرِّیْحَ ٹھہرا دیوے ہوا کو اور چلنے سے اُسکو بند کر دے اور جسوقت ہوا کو چلنے سے بند کر دے کہ جس کی سبب
کشتیاں چلتی ہیں تو فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ پس ہو جائیں وے کشتیاں ٹھہری ہونیوالی عَلٰی ظَہْرِہٖ اوپر پشت اُس دریا کے اور کشتی والے آدمی ناچار ہو جائیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق
کہ بیچ اُسکے یعنی حکم میں کرنے ہوا کے اور جاری کرنے کشتیونکے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّکُلِّ صَبَّارٍ واسطے ہر صبر کرنیوالے کے حکم خدا پر یا واسطی ہر بند کرنیوالی نفس کے
تامل کرنے پر نشانیوں قدرت خدا کی ہیں کہ شَکُوْرٍ شکر کرنیوالا ہی خدا کی نعمتوں پر اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایمان کے دو ٹکڑے ہیں برابر ایک ٹکڑا تو صبر ہے بلاؤں اور مصیبتوں پر اور دوسرا
ٹکڑا شکر ہے خدا کی نعمتوں پر پس مومن کامل وہ ہے کہ جس میں یہہ دونوں چیزیں موجود ہوں اَوْ یُوْبِقْہُنَّ یا اگر چاہے ہلاک کرے اُن کشتیوں کو یعنی کشتیوں کے سواروں کو غرق کرکے اور یوبق کا
عطف یسکن پر ہے یعنی کشتیوں کے سوار ہونیوالوں کو ہلاک کرے بِمَا کَسَبُوْا بسبب اُسکے کہ کمایا اُنہوں نے گناہوں کو وَیَعْفُ اور معاف کرے اور درگذر کرے عَنْ کَثِیْرٍ بہت
سے کہ اُنکو غرق نہ کرے وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ اور تا کہ جانیں وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں فِیْٓ اٰیٰتِنَا بیچ نشانیاں قدرت ہماری کے کہ مَا لَہُمْ نہیں ہے واسطے اُنکے مِنْ مَّحِیْصٍ کوئی
جگہہ بھاگنے کی وقت نازل ہونے عذاب کے اور یعلم کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے مرفوع پڑھا ہی اسواسطی کہ بعد جزا کے وہ نیا جملہ شروع ہوا ہے اور باقی قاری اُسکو منصوب پڑھتے
ہیں اسوجہ سے کہ یا تو اُسکا عطف علت مقدر پر ہی اور تقدیر اُسکی یہ ہی کہ لیوبقہن لینتقم منہم ویعلم الذین پس عطف یعلم کا لینتقم پر ہی اور ان اُسمیں مقدر ہی اور یا عطف یعلم کا جزا
پر ہے اور جو کہ معطوف جزا کا ہوتا ہی وہ سیبویہ کے نزدیک منصوب ہوتا ہی فَمَآ اُوْتِیْتُمْ پس جو کچھہ کہ دیئے گئے ہو تم مِّنْ شَیْءٍ کسی شی میں سے کہ جو دنیا سے علاقہ رکھتی ہی مثل مال
اور اولاد کی فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس فائدہ اور زندگانی دنیا کا ہی کہ جبتک زندہ ہو اُسسے فائدہ مند اور خوش ہوتے ہو اور بعد مرنیکے اُسکو دنیا میں چھوڑ جاتے ہو اور پھر تمکو اُس سے
کچھہ فائدہ نہیں ہی وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھہ پاس خدا کے ہے ثواب آخرت کا اور نعمتیں بہشت کی وہ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی بہتر ہے اور زیادہ باقی ہی کہ ہمیشہ کو رہیگا
اور فائدہ اُسکا کبھی کم نہوگا اور وہ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگوں کے ہی کہ ایمان لائے ہیں وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور سب امور
کو اپنے خدا کے سپرد کرتے ہیں وَالَّذِیْنَ اور واسطی اُن لوگوں کے کہ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے وَالْفَوَاحِشَ اور بدکاریوں سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا اور جسوقت غصہ میں
ہوتے ہیں وہ بسبب اذیت اور رنج کے کہ لوگ اُنکو پہنچاتے ہیں ہُمْ یَغْفِرُوْنَ تو بخشدیتے ہیں وہ اور غصہ کو اپنے پی جاتے ہیں اور ہم غضبوا میں تاکید ہی اُس ضمیر کی کہ غضبوا میں ہے اور یغفرون جواب شرط
کا اور یا یہ کہ ہم مبتدا ہی اور یغفرون اُسکی خبر ہے اور کبائر الاثم کو اہل کوفہ نے سواے حمزہ کے کبیر الاثم پڑھا ہی اور فواحش جمع فاحشہ کی ہی اور فاحشہ بدتر گناہوں کا ہی مثل شرک کا اور مانند اُسکے
اور بعضی زنا کو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فاحشہ وہ گناہ ہی کہ جسپر حد جاری ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی پی جاے غصہ کو جسوقت کہ وہ قدرت رکھتا ہو اُسکے جاری کرنے پر تو بھر دیگا
خدا اُسکے دل کو قیامت کے روز امن سے اور ایمان سے اور فرمایا کہ جو کوئی مالک ہو اپنے نفس کا اور غالب ہو اُسپر جسوقت رغبت کرے اور خوف کرے اور جسوقت غصہ کرے تو حرام کریگا خدا اُسکے بدن پر آتش دوزخ کو

بہت ہیں اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اور واسطے اُن لوگوں کے ہے جو کچھ خدا کے پاس تھا اور باقی تر ہے کہ اسْتَجَابُوْا قبول کیا اُنہوں نے ایمان کو رغبت سے لِرَبِّہِمْ واسطے پروردگار اپنے کے
کہتے ہیں کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے اُنکو ایمان کیطرف بلایا تو فی الفور رغبت دل سے اُنہوں نے اُسکو قبول کیا اور فرمانبردار اور تابعدار ہوئے وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
اور قایم کیا اُنہوں نے نماز کو معہ اُسکے ارکان اور شرطوں کے اُنکے وقتوں پر اور رسول خدا صلعم کی ہجرت سے پہلے وہ لوگ بے مشورہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور یہ بھی اُنکی مشورہ کی برکت سے تہا کہ ابو ایوب انصاری
کے گہر میں جمع ہو کر اُنہوں نے اتفاق کیا ایمان لانے پر اور رسول خدا کی نصرت کرنے پر اور اُنہوں نے جو رسول خدا کی نصرت کی تو وہ انصار مشہور ہوئے اور بے مشورہ کے جو کوئی کام نہیں کرتے تھے
تو خدا تعالیٰ نے اُنکی تعریف میں فرمایا وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَہُمْ اور کام اُنکا مشورہ کرنا ہے درمیان اپنے یعنے بے صلاح دوسرے کے کام نہیں کرتے ہیں اور ہر امر پر اپنا اتفاق کرتے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ
اور اُس چیز سے کہ روزی دی ہے ہم نے اُنکو مال اسباب یُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں اور ہماری راہ میں لوگوں کو دیتے ہیں اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ بدبخت نہووے وہ بندہ کہ مشورہ سے کام کو
شروع کرے اور فرمایا ہے کہ کوئی مرد مشورہ نہ کرے مگر کہ ہدایت کیا جاتا طرف راہ نیک کے وَالَّذِیْنَ اور واسطے اُن لوگوں کے ہے جو کچھ خدا کے پاس ہے کہ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ جسوقت پہنچے اُنکو زیادتی اور ظلم کافروں کی
تو ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ وہ بدلہ لیتے ہیں دشمنوں سے اپنے اور اپنے تئیں خوار اور ذلیل نہیں کرتے ہیں اُنسے خوف کر کے اور اُنسے دبکر اور وہ کراہت کہتے ہیں اس امر سے کہ اپنے نفس کو ذلیل کریں تا کہ بدکار اُنپر دلیری
نکرنے پائیں اور کہتے ہیں کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک قسم کے تو وہ ہیں کہ جنکی خصلت معاف کرنا ہے اور آیہ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ہُمْ اُنکی شان میں ہے اور ایک قسم کے مومن وہ ہیں کہ اپنا بدلا دشمنوں سے لیتے ہیں
اُنکے حق میں یہ آیت ہے اور بدلا لینے کی حد میں فرماتا ہے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ اور بدلا بدی کا سَیِّئَۃٌ مِّثْلُہَا بدی ہے مثل اُسکے نہ زیادہ اُس سے یعنے اگر کوئی بدلا لیوے کسی سے تو جو اُس نے اُسکے ساتھ کیا ہے
وہی یہ بھی کرے اور زیادہ اُس سے ارادہ سزا دینے کا نکرے اگر وہ کہے کہ خدا تجکو رسوا کرے تو یہ بھی کہے کہ خدا تجکو رسوا کرے اور دشنام دینی جایز نہیں ہے اور نہ دشنام کے عوض میں دشنام چاہیے اور
بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے زخم ہے کہ جس جگہ اُسکے زخم لگایا ہے یہ بھی وہیں اُسیقدر زخم لگاوے نہ زیادہ اُس سے اور بدلہ لینے کا نام سیہ اسواسطے کہا ہے کہ وہ بدی سیہ کے مقابلہ میں واقع ہوا ہے
اور یا اسواسطے کہ وہ بدلا لینا برا معلوم ہوتا ہے اُس شخص کو کہ جس سے بدلہ لیا جائے فَمَنْ عَفَا پس جو شخص کہ معاف کرے اور درگذر کرے زیادتی اور ظلم کرنیوالے مومن سے اور بدلا نلیوے اُس سے
وَاَصْلَحَ اور صلح اور دوستی کرے درمیان اپنے اور درمیان اپنے دشمن کے تو فَاَجْرُہٗ پس اجر اور ثواب اُسکا قیامت کے دن عَلَی اللّٰہِ اوپر خدا کے ہے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے
کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ خدا کے ذمہ جس کسی کا اجر ہو وہ کھڑا ہووے اور اجر اپنا اُس سے لیوے پس ایک جماعت اُسوقت کھڑی ہووے ملایکہ اُن سے پوچھیں کہ خدا تعالیٰ پر تمہارا
کیا اجر ہے وہ لوگ بیان کریں کہ ہم وہ جماعت ہیں کہ ہم نے معاف کیا ہے اُن لوگوں کو کہ ہمپر ظلم کرتے تھے پس کہا جائیگا اُنکی حق میں کہ داخل کرو تم اُنکو اے فرشتو بہشت میں بدون حساب کے اور
دوسری روایت میں اُن حضرت سے اسطرح سے منقول ہے کہ فرمایا ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا قیامت کے دن کہ جس کسی کا اجر خدا پر ہے وہ بہشت میں داخل ہو پس کہا جائیگا کہ کون ہے وہ شخص کہ جسکا اجر
خدا پر ہے اُسکی جواب میں کہینگے کہ جسکا اجر خدا پر ہے وہ لوگ وہ ہیں کہ جو آدمیوں کے قصور کو معاف کرتے تھے دنیا میں وہ داخل ہونگے بہشت میں بدون حساب کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے لازم ہے تمکو معاف کرنا اسواسطے کہ معاف کرنا نہیں زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس آپس میں ایک دوسرے کو معاف کرو تم کہ عزت دیگا تمکو خدا اور غالب
اور بزرگ کریگا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے ظالم کرنیوالوں کو کہ وہ ابتدا ظلم کی کریں یا بدلہ لینے میں کسی پر زیادتی کریں وَلَمَنِ انْتَصَرَ اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لیوے
ظلم کرنیوالے سے بَعْدَ ظُلْمِہٖ پیچھے ظلم کرنے اُس ظالم کے تو فَاُولٰٓئِکَ پس وہ لوگ بدلا لینے والے پیچھے ظلم اپنے ظالم کے مَا عَلَیْہِمْ نہیں ہے اوپر اُنکے مِّنْ سَبِیْلٍ کوئی راستہ کہ گناہ اُنکا اُس میں نہیں ہے
اور نہ اُس بدلا لینے میں وہ سزاوار غصہ کرنیکے ہیں کہ یہ امر ہوں کیا اِنَّمَا السَّبِیْلُ واسطے نہیں ہے کچھ راہ غصہ کرنے اور سزا دینے کی عَلَی الَّذِیْنَ اوپر ان لوگوں کے ہے کہ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ ظلم کرتے ہیں
آدمیوں پر بدون جرم پسندیدہ کے وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور زیادتی اور تعدی کرتے ہیں بیچ زمین کے اور حد سے گزرتے ہیں بِغَیْرِ الْحَقِّ بدون حق کے اور بدون کسی وجہ کے
بلکہ تکبر اور سرکشی کی جہت سے ظلم کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ظلم کرنیوالے وہ ہیں کہ لَہُمْ واسطے اُنکے ہے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دردناک کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَمَنْ صَبَرَ اور البتہ جو شخص کہ
صبر کرے اور ظالموں کے آزار اور اذیت وغیرہ کی برداشت کرے وَغَفَرَ اور بخشدے ستانیوالوں کو اور قصد اُن سے بدلا لینے کا نہ کرے تو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق یہ صبر کرنا اور بخشنا اُس سے
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ البتہ سخت اور ارادہ کی کاموں سے ہے اور یقینی کاموں سے کہ وہ اُنکا موتی کرنیکو یقینی جانتے ہیں اور اُنکے کرنیکا ارادہ مصمم رکھتے ہیں وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور ع
جس کسی کو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا اور نظر لطف کی اُس سے اُٹھالے بسبب اُسکے عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکے نشانیوں قدرت خدا کی سے تو فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ پس نہیں ہے واسطے اُسکے
کوئی دوست کہ اُسکی کارسازی کرنیوالا مِّنْ بَعْدِہٖ بعد اُسکے یعنے سوا خدا کے کوئی اُسکی کارسازی نہیں کر سکتا ہے بعد اُسکے کہ خدا اُسکو چھوڑدے اور گمراہی میں پڑا رہنے دے وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ اور
دیکھیگا تو اے دیکھنے والے ظالموں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جسوقت کہ دیکھینگے وہ عذاب کو قیامت کے روز تو یَقُوْلُوْنَ کہینگے وہ اُسوقت ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ کیا ہے طرف پھرنے دنیا کی مِّنْ سَبِیْلٍ کوئی راہ تا کہ ہم واں جا کر
اعمال نیک بجالاویں کہ کام ہمارا ہو کرینگے اور جو نہیں تو ہم جانتے ہونگے کہ پھرنا طرف دنیا کی ممکن نہیں ہے وَتَرٰہُمْ اور دیکھیگا تو اُنکو اسوقت کہ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْہَا پیش کیے جاوینگے وہ اُس پر یعنے آتش دوزخ کی خٰشِعِیْنَ سخت کہ
عاجز کرنیوالی ہونگی مِنَ الذُّلِّ خواری کی جہت سے یَنْظُرُوْنَ نظر کرینگے وہ دوزخ کو مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ دیکھنے پوشیدہ کی یعنے دوزخ کی ہیبت سے اور عذاب کی سختی سے نظر اُٹھا کر نہ دیکھ سکینگے بلکہ گوشہ چشم سے نظر کرینگے وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور کہیں گے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وقت دیکھنے عذاب کافرون کے اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ تحقیق نقصان پانیوالے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں کہ نقصان میں دیا اونہوں نے اَنْفُسَهُمْ
نفسوں اپنوں کو وَاَهْلِیْهِمْ اور لوگون اپنوں کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے ہو واسطے کہ بسبب پوجنے بتوں کے اپنے نفسوں کو مستحق دوزخ کا کیا اور اپنے لوگون اور بیگانون کو جو
گمراہ کیا اور ایمان لانے سے اونکو منع کیا تو اونکو سزاوار دوزخ کی کیا اور پایا یہ کہ لوگ اونکی کہ وہ اولاد اور زوجہ اور اقارب اونکے ہیں وہ بسبب ایمان لانیکی بہشت میں داخل ہوئے
ہون اور یہہ بسبب کفر کے دوزخ میں تو اونکی دیدار سے یہہ محروم رہینگے اور اونکی طرف سی نقصان میں ہو گئے کہ اونکو دیکھنے نہ پائینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اونکی اہل سے حورین
ہین کہ اگر ایمان لاتے تو اونکو ملتے اور ایمان جو نہ لائے تو اونکی طرف سے نقصان اور خسارہ میں رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ خبردار ہو کہ تحقیق ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بسبب کفر کے
فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ بیچ عذاب ہمیشہ کے ہین کہ کبھی تمام نہو گا وہ عذاب وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہونگے واسطے اون کافرون کے مِّنْ اَوْلِیَآءَ دوست کہ عذاب کی دفع کرنے میں
یَنْصُرُوْنَهُمْ نصرت کرین وہ اونکی اور عذاب کو اونسے دور کر کے اونکو نجات دلوائیں مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کی یعنے سوائے خدا کے کوئی اونکا عذاب دفع نہین کرسکتا ہے
پس ہمیشہ وہ عذاب میں گرفتار رہینگے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسیکو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا بسبب اوسکے عناد اور انکار کے فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ پس نہیں ہے واسطے
اوسکے کوئی راہ نجات اور رستگاری کی اور انجام کار گمراہوں کا جو عذاب ہے تو پس اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ قبول کرو تم ای بندو واسطے پروردگار اپنے کے اور اوسکی حکم کو
اوسکی وحدانیت کا اقرار کرو اور حلال و حرام میں اوسکی فرمانبرداری کرو مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ پہلے اس سے کہ آئے وہ دن لَّا مَرَدَّ لَهٗ کہ نہیں ہے پہرنا واسطے اوس دن کے مِنَ اللّٰهِ جانب
خدا کے یعنے قیامت کا دن پہر نہین سکتا ہے اور ایسا نہیں کہ وہ دن نہووے بلکہ وہ دن ضرور ہونیوالا ہی ہو واسطے کہ خدا نے اوسکے ہونیکا حکم دیا ہی پس وہ پہر نہین سکتا مَا لَكُمْ نہیں ہے واسطے تمہارے
مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور نہ بہاگنے کی جگہہ یَّوْمَئِذٍ اوس دن کہ پناہ لیجا کر اوس جگہہ عذاب سے نجات پاؤ وَّمَا لَكُمْ اور نہیں ہے واسطے تمہارے مِّنْ نَّكِیْرٍ کچھہ انکار کرنا جو کچھہ کہ تم نے
کیا ہے ہو واسطے کہ جو کچھہ تم کرتے ہو کرام کاتبین اوس تمہارے کئے ہوئی کو تمہارے نامہ اعمال میں لکھتے جاتے ہین پس تم اپنی کسی فعل کا انکار نکر سکوگے اور اب خدا تعالے واسطے تسلی خاطر
اقدس رسول خدا کی فرماتا ہے کہ فَاِنْ اَعْرَضُوْا پس جو منہہ پہیرلیوین وہ مشرکین تجہسے جسوقت کہ تو اونکو طرف ایمان کے بلائے تو فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ پس نہین بہیجا ہے ہمنے تجہکو
عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا اوپر اون کفار کے نگہبان کہ زبردستی اور جبر کر کے تو اونکو مومن کر دے تیرے ذمہ یہہ امر نہیں ہے تو اونکی منہہ پہیرنے سے کیون غمگین ہوتا ہے اِنْ عَلَیْكَ
نہیں ہے اوپر تیرے اِلَّا الْبَلٰغُ مگر پہونچانا حکمون کا ہمارے اور جو شرط پہونچانیکی ہے اوسکو تو ادا کر چکا ہے وَاِنَّآ اور تحقیق ہم اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ جسوقت چکہاتے ہین
آدمیون کو یعنی بخشش کرین ہم مِنَّا رَحْمَةً اپنے پاس سے رحمت کو کہ وہ صحت اور تونگری ہی تو فَرِحَ بِهَا خوش ہوتے ہین وہ ساتھہ اوس رحمت کے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر
پہونچے اونکو سَیِّئَةٌ کوئی برائی مثل بیماری اور تنگدستی کے بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بہیجا ہے ہاتہوں اونکی نے کہ اعمال بد کر کے وہ سزاوار اوسکی ہوئے فَاِنَّ
الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ پس تحقیق آدمی اوسوقت ناشکری کرنیوالا ہے اور ہرگز تامل نہین کرتا ہے نعمت اور عذاب کے سبب مین اور مراد انسان سے جنس انسان ہے اسیواسطے اوسکی طرف
ضمیر واحد کی اور جمع کی دونو کی آئی ہین اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ نعمت اور بلا جو کچھہ ہے خدا کی مشیت اور ارادہ سے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا بخشتا ہے واسطے جس شخص کے چاہتا
ہے بیٹیان نہ بیٹے وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اور بخشتا ہے واسطے جس شخص کے چاہتا ہے بیٹے نہ بیٹیان اَوْ یُزَوِّجُهُمْ یا جوڑی دیتا ہے اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی
بیٹے اور بیٹیان دونو دیتا ہے اسطرح سے کہ ایک شکم سے دو بیٹے اور ایک شکم سے دو بیٹیان اور ایک شکم سے ایک بیٹا اور ایک دختر یا ایک شکم سے ایک پسر اور ایک شکم سے ایک دختر وَ
یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ اور کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے عَقِیْمًا بے فرزند اِنَّهٗ عَلِیْمٌ تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے مصلحت دینے اور نہ دینے کا قَدِیْرٌ قدرت رکہنے والا ہی بخشنے اور نہ بخشنے
کی کہ سب امور اوسکی اختیار میں ہین اور جو کچھہ ہوتا ہے اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہوتا ہے اور بیٹیو کا ذکر بیٹوں سے پہلے کیا باوجود شرافت بیٹوں کے اسواسطے کہ بیٹیوں کی کثرت تھی
بہ نسبت بیٹوں کے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بڑی برکت والی وہ عورت ہے کہ پہلے دختر جنے اور بعد اوسکے پسر جیسیکہ خدا نے قرآن میں بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے
کیا ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جس گہر میں بیٹیان ہوتی ہیں اوسمیں ہر روز بارہ برکتیں نازل ہوتی ہین اور بارہ رحمت آسمان سے اور اوس گہر کی زیارت ملائکہ کی
کبہی منقطع نہین ہوتی اور بیٹیوں کے باپ کیواسطے ہر روز ایک سال کی عبادت لکہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیٹیان حسنات ہین اور بیٹے نعمت ہین اور ثواب
حسنات کی جہت سے ہوتا ہے نہ نعمت کی جہت سی بلکہ نعمت سے تو سوال کیا جائیگا اور دوسری روایت میں ہے کہ بیٹیان محنت ہین اور بیٹے نعمت ہین اور خدا بہشت
کو بسبب محنت کے دیتا ہے نہ بسبب نعمت کے اور کہتے ہین کہ یہودیوں نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ خدا تعالے بلا واسطہ تجہسے کسواسطے باتین نہین کرتا ہی تاکہ تو اوسکو دیکہے
جیسے کہ موسی سے خدا باتین کرتا تہا اور موسی اوسکو دیکہتا تہا حضرت نے فرمایا کہ موسی خدا کی کلام کو تو سنتا تہا لیکن اوسکو دیکہنا نہین تہا یہ آیت نازل ہوئی

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اور نہیں ہے واسطے کسی آدمی کے اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہہ کہ کلام کرے اُس سے خدا اس طرح سے کہ وہ آدمی خدا کو دیکھے بلکہ کلام خدا کا آدمی کے ساتھ نہیں ہے
اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کہ وہ کلام پوشیدہ ہے اور بہت سرعت سے پایا جاتا ہے کہ وہ یا تو بطور الہام کے ہوتا ہے کہ آدمی کے دل میں ڈالا جائے اور یا سوتے ہوئے خواب میں وہ کلام حاصل
ہوتا ہے چنانچہ داؤد کو بطور الہام کے اور ابراہیم علیہ کو خواب میں اسمٰعیل کے ذبح کا حکم دیا اَوْ یا کلام کرے خدا آدمی سے مِنْ وَّرَاۤئِ حِجَابٍ پیچھے پردہ سے اس طرح سے کہ آواز کو تو آدمی
سنے اور لیکن کوئی دکھلائی نہ دیوے جیسے کہ موسےٰ سے کلام کیا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے یہ ہے کہ وہ کلام حجاب میں ہے تمام مخلوقات سے مگر وہ شخص کہ جس سے ارادہ کلام کرنیکا
ہے جیسے کہ کلام اسکا موسےٰ سے تھا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے یہ نہیں ہے کہ خدا حجاب کے پیچھے بیٹھا تھا اور کلام کرتا تھا اسواسطے کہ حجاب مکان محدود پر ہوتا ہے اور خدا اس سے پاک ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ شب معراج جناب رسولخدا سے کلام کیا پیچھے دو حجاب کے کہ ایک حجاب تو طلائی سرخ خالص کا تھا اور دوسرا حجاب موتی سفید کا اور مسافت درمیان دونوں
حجاب کے ستر برس کی راہ تھی اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا بھیجتا ہے خدا ایلچی پیغام پہنچانیوالے کو آدمی کے پاس کہ وہ ایلچی ملایکہ کی جنس سے ہو جیسے کہ جبرئیل کہ وہ کلام خدا کا
انبیاء کے پاس لاتا ہے فَيُوْحِيَ پس وحی پہنچاتا ہے وہ ایلچی خدا کا بھیجا ہوا آدمی کے پاس بِاِذْنِهٖ ساتھ اذن اُس خدا کے مَا يَشَآءُ جو کچھ کہ چاہے وہ خدا اِنَّهٗ عَلِيٌّ تحقیق
وہ خدا بلند اور برتر ہے اس سے کہ آنکھوں سے دیکھا جائے اسواسطے کہ دکھلائی دینا مخلوقات کے اوصاف میں سے ہے حَكِيْمٌ حکمت والا ہے کہ جو کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور
عایشہ سے روایت ہے کہ جو کوئی گمان کرے کہ پیغمبر خدا نے خدا کو دیکھا ہے تو اُس نے بڑا بہتان کیا وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی یعنی جیسے کہ اور پیغمبروں پر ہمنے وحی کی ہے اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
وحی کی ہے ہمنے طرف تیری اے محمد صلعم رُوْحًا روح کو یعنی قران کو کہ دل اُس سے جان پاتے ہیں جیسے کہ بدن روح سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبرئیل ہے اور یا ایک فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل
اور میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور یہی حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے اور فرمایا کہ وہ فرشتہ رسولخدا صلعم کے ہمراہ رہتا تھا اور حضرت کو خبر دیا کرتا تھا اور بعد رسولخدا کے
وہ ایمہ معصومین علیہم السلام کے ہمراہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس روز سے وہ فرشتہ رسولخدا کے پاس آیا ہے آسمان پر نہیں گیا بلکہ انکا ہمراہ ہے یہانتک کہ خروج کرے قایم ہمارا غرض یہہ ہے
کہ خدا فرماتا ہے کہ بھیجا ہمنے طرف تیرے روح کو مِّنْ اَمْرِنَا حکم سے اپنے اور اب خدا تعالی رسولخدا پر اپنی نعمت کو ظاہر کرتا ہے کہ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تہا تو کہ جانے تو پہلے
وحی سے کہ مَا الْكِتٰبُ کیا ہے قران یعنی اسکے نازل ہونے سے پہلے اُسکو تو نہیں جانتا تہا وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہ ایمان کہ کیا ہے یعنی ایمان کیطرف بلانیکو باشرع اور احکام کی
طرف راہ دکھلانیکو تو نہیں جانتا تہا اور اگرچہ پیغمبر ہونے سے پہلے تو عقلی دلیلوں کی وسیلہ سے ایمان کے اُصلوں کو جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ تو اہل ایمان کو نہیں
جانتا تھا کہ کون ایمان لاویگا اور کون ایمان نہیں لاویگا اس صورت میں مضاف ایمان کا محذوف ہے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ اور لیکن کیا ہمنے اس کتاب کو کہ اسمیں دین علم ہے یا ایمان کو کہ وہ
طریق نجات کا ہے نُوْرًا روشنی کہ نَهْدِيْ بِهٖ راہ راست دکھلاتے ہیں ہم ساتھ اسکے مَنْ نَّشَآءُ جس کو چاہتے ہیں ہم مِنْ عِبَادِنَا بندوں اپنے میں سے جس وقت کہ وہ دلیلوں حکمت
اور قدرت ربانی میں تامل کریں وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اور تحقیق کہ البتہ تو ہدایت کرتا ہے ہمارے وحی کے وسیلے سے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ سیدہی کے کہ جو حق کیطرف پہنچانیوالی ہے
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ راہ خدا کی وہ خدا کہ واسطے اسکے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے کہ سب اسکی ملک و مخلوقات ہیں اسکی ہے اَلَآ اِلَى اللّٰهِ
خبردار ہو کہ طرف خدا کے تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ پہرتے ہیں کام سب مخلوقات کے آخرت میں کہ موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا دیگا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ع
ایک مرتبہ قران دریا میں گرا اور اس کو دریا سے نکالا تو دیکھا کہ سب حرف اسکے مٹگئے ہیں مگر یہ آیت باقی ہے الا الی اللہ تصیر الامور اور ایسی ہی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک قران جل گیا تھا
مگر اس میں یہ آیت باقی رہی تھی کہ الا الی اللہ تصیر الامور سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ وسئل من ارسلنا اس میں بیت المقدس میں نازل ہوئی
ہے وقت روانگی معراج کے اور اسمیں اٹھاسی یا نواسی آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمیشہ اس سورت کو پڑھے خدا تعالی اُسکو لحد میں
زمین کے جانوروں سے اور قبر کے بھینچنے سے محفوظ رکھے قیامت تک اور قیامت کے روز سورت خوبصورت ہو کر آوے اور اسکے پڑھنے والے کو بحکم خدا بہشت میں داخل کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ اسکے معنی پہلے اس سے گذر گئے ہیں وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے قران روشن کی باعتبار ظاہر اور روشن ہونے اسکے معنوں کی اور یا باعتبار واضح ہونے اسکے حجتوں کے کہ دلالت
کرتے ہیں خدا کے پاس سے نازل ہونے پر اور یا باعتبار ظاہر ہونے احکام حلال و حرام کے اور احکام اسلام کے اور قسم یہ ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ تحقیق ہمنے کیا ہے اس کتاب کو قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
قران عربی زبان عرب میں لَّعَلَّكُمْ تاکہ تم اے ملک عرب کے رہنے والو تَعْقِلُوْنَ سمجھو تم کہ وہ تمہاری زبان میں ہے اور اسکے معنوں میں غور کر کے اُس سے فائدہ حاصل کرو اور اُسکی
فصاحت اور بلاغت کو سمجھکر جانو تم کہ مثل اسکی کسی بشر سے نہیں ہو سکتا ہے اور اس امر کو دریافت کر کے پیغمبر کی نبوت کا اقرار کرو وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ قران فِيْۤ اُمِّ
الْكِتٰبِ لَدَيْنَا بیچ اصل کتابوں کے ہے کہ نزدیک ہمارے ہے یعنی لوح محفوظ کہ اصل کتابوں کی ہے اور وہ ہمارے پاس ہے اس میں یہ قران ہے لَعَلِيٌّ البتہ بلند مرتبہ اور بلند
قدر ہے باعتبار معجزہ ہونیکے اور زیادتی فصاحت کی اور نسخ کرنے پہلے کتابوں کے اور واجب ہونے اسکے عمل کے قیامت تک حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہے اور ظاہر کرنیوالا احکام کا

اور اب انکار کرنیوالوں کیطرف خطاب کرتا ہی کہ اَفَنَضْرِبُ کیا پس باز رکہیں ہم عَنْکُمُ الذِّکْرَ تمسے ذکر کو یعنی قران کو صَفْحًا باز رکہنا اور تمکو نہیں چہوڑ دیں کہ تمپر کچہہ
حجت نہ پکڑیں اور وحی تمپر نازل کریں اور پیغمبر کو تمپر نہ بہجیں اِنْ کُنْتُمْ اسواسطے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ قوم حد سی گذر نیوالی یعنی تم اپنے کفر اور انکار میں جو حد سی گذر نیوالی ہو تو
کیا اس جہت سی ہم تمکو تمہاری حال پر چہوڑ دیں اور تمکو ایمان لانیکو نہ کہیں یہ استفہام انکاری ہی یعنی ہرگز ایسا ہم نکرینگے اور اہل کوفہ نے اور اہل مدینہ نے اِنْ کو بکسر ہمزہ پڑہا ہی
وَکَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ اور بہت بہیجے ہیں ہمنی پیغمبر فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ درمیان پہلے لوگوں کے کہ وہ لوگ بہی حد سی گذر نیوالی تہی اور کفر اور جہالت اور عداوت اور انکار میں بڑی
سخت تہی اور انکے انکار سے ہمنے بہیجنا پیغمبروں کا موقوف نہیں کیا بلکہ واسطے تمام کرنے حجت کی پدر پے انکے پاس پیغمبر بہیجے ہیں وَمَا یَاْتِیْهِمْ اور نہیں آتا تہا انکے پاس مِنْ نَّبِیٍّ کوئی
پیغمبر ہمارے پاس سے اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ مگر کہ تہے وہ ساتھ اس پیغمبر کے ٹہٹہا کرتے جیسکہ کفار قریش تیری ساتھ ٹہٹہا کرتے ہیں فَاَهْلَکْنَا پس ہلاک کیا ہمنی ٹہٹہے کی جہت سی اُس
گروہ کو کہ تہے وہ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت زیادہ سخت ان کفار قریش سی بَطْشًا قوت میں یہ تمیز واقع ہوا ہی یعنی وہ لوگ کہ قوت اور دبدبہ میں ان مشرکین سی بہت زیادہ تہی انکو ہمنے
ہلاک کر ڈالا اور انکی قوت اور رعب نی ہمکو انکی عذاب کرنیسے عاجز نکیا تو پس ان مشرکین کو چاہیے کہ اپنی قوت اور شوکت پر غرور نکریں وَمَضٰی اور گذر گیا ہے قران میں کہی
جگہہ مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ قصہ پہلے لوگوں کا کہ انہونے اپنی پیغمبروں کی ساتھ کیا کیا اور ہمنی انکو کس طرح سے عذاب کیا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور البتہ اگر پوچہے تو ای محمد صلعم ان مشرکوں سے
کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیا ہی آسمانوں کو اور زمین کو تو لَیَقُوْلُنَّ البتہ کہیں وہ اقرار اور یقین کرکے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ پیدا کیا ہے انکو خدای غالب نے کہ
کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کر سکتی ہی کہ الْعَلِیْمُ جاننے والا ہی خلقت کی مصلحتوں کا اسمقام میں خدا تعالی انکی جہالت سی خبر دیتا ہے کہ باوجود اقرار کرنے اس امر کے کہ
آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا خدا ہی اور پہر اسکی عبادت کو ترک کرکے بتونکی عبادت اختیار کرتے ہیں جو کہ نہایت عاجز ہیں اور اب خدا تعالی واسطے زیادتی حجت
کے اپنی اوصاف بیان کرتا ہی کہ خدا الَّذِیْ جَعَلَ وہ شخص ہی کہ کر دیا اُسنے لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا واسطے تمہاری زمین کو بچہونا تاکہ اسپر ٹہرو وَجَعَلَ لَکُمْ اور کر دی واسطے
تمہاری فِیْهَا سُبُلًا بیچ اس زمین کے رستے کہ انپر چلتے ہو اور راہیں تمہاری لئی اسواسطی بنائی ہیں لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم راہ پاؤ طرف شہروں کی کہ جہاں تم جاتے ہو اور وہاں
مقصود تمہارا ہی اور یا راہ پاؤ تم طرف حکمت پیدا کرنیوالے کی تامل کرکے وَالَّذِیْ نَزَّلَ اور وہ ہی خدا کہ نازل کیا ہے اُسنے مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ آسمان سی پانی کو ساتھ اندازہ
کے یعنی موافق حاجت اور مصلحت کی واسطے بندونکی نہ کثرت سی کہ جس میں غرق ہو جائیں اور نہ ایسا کم کہ کہیتیوں کو کفایت نکری فَاَنْشَرْنَا بِهٖ پس زندہ کیا ہمنی ساتھ اس پانی
کے بَلْدَةً مَّیْتًا شہر مردہ کو یعنی زمین خشک کو کہ طرح طرح کی بوٹیاں اسمیں سے نکالکر سبز اسکو کر دیا کَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسے کہ گہانس اور درخت زمین میں سے نکلتے ہیں ایسی ہی
تُخْرَجُوْنَ نکالی جاؤ تم زمین سے زندہ ہو کر قیامت کے دن وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ شخص ہی خدا کہ پیدا کیا اُسنے جوڑوں کو کُلَّهَا سب ان جوڑوں کو حیوانات میں تو نر
اور مادہ کو اور سوای اسکے اور چیزوں میں ایک دوسرے کا مقابل جیسے کہ شیرین اور تلخ اور تر اور خشک اور گرم اور سرد اور روشنی اور تاریکی اور سخت اور نرم اور آسمان اور زمین
اور بہشت اور دوزخ اور سورج اور چاند اور سوای اسکے وَجَعَلَ لَکُمْ اور پیدا کی واسطے تمہاری مِنَ الْفُلْكِ کشتیوں سے وَالْاَنْعَامِ اور چوپاؤں سے مَا تَرْکَبُوْنَ ۝ وہ چیز کہ سوار
ہوتے ہو تم دریا میں اور جنگل میں اُسپر لِتَسْتَوٗا تاکہ راست ہو تم اور درست ہو کر بیٹہو تم عَلٰی ظُهُوْرِهٖ اوپر پیٹہوں اس چیز کے کہ وہ کشتیاں اور چوپایے ہیں ثُمَّ
تَذْکُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّکُمْ پہر یاد کرو تم نعمت پروردگار اپنے کو اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ جسوقت راست اور درست ہو تم اوپر اسکے کہ اس نعمت پروردگار کو یاد کرکے اسکا شکر
ادا کرو وَتَقُوْلُوْا اور کہو تم اسوقت کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ پاک ہی وہ شخص کہ سَخَّرَ لَنَا مسخر کیا ہی واسطے ہمارے اُسنے اور بس میں کیا ہی هٰذَا اس سواری کو کہ وہ کشتی
ہے یا چوپایہ ہی وَمَا کُنَّا لَهٗ اور نہیں ہیں ہم واسطے اس سواری کی مُقْرِنِیْنَ طاقت رکہنے والے اسکے بس میں کرنیکے اور اپنی قابو میں کرنیکے بزور یا یا سرکشی کرنا اور گر پڑنے
جو خالی نہیں ہی اور کشتی غرق ہونیسے بخوف نہیں ہی اور اندیشہ ان دونو میں ہلاکت کا ہی اسواسطے اپنی بندونکو حکم کرتا ہی کہ بعد تسبیح کے متعد موت کی ہو اور کہو کہ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا
اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کے آخر کار لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ البتہ پہرنیوالے ہیں آخری سواری ہماری جنازہ ہی اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہی کہ جسوقت رسول خدا پای مبارک رکاب میں رکہتے
تو فرماتے کہ الحمد للہ علی کل نعمة سبحان الذی خلق الازواج کلہا وجعل لکم من الفلك والانعام ما ترکبون اور اس آیت کو وانا الی ربنا لمنقلبون تک پڑہتے اور بعد اسکے تین تکبیر کہتے
اور جو پاۓ پر سوار ہوتے اور حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا ہی کہ ذکر نعمت کا کہ قران میں حکم آیا ہی یہ ہی کہ بندہ کہے کہ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام علمنا القران ومن علینا بمحمد صلعم اور بعد
اسکے آیہ سبحان الذی سخر لنا تلاوت کرے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر تو سواری کی پشت پر سوار ہو تو کہہ کہ الحمد للہ الذی سخر لنا آخر آیت تک اور امام موسی کاظم ع نے فرمایا
ہے کہ اگر تو جنگل میں نکلے تو کہہ کہ سبحان الذی سخر لنا آخر آیۃ تک اسواسطے کہ جو کوئی اسوقت اس آیت کو پڑہے وقت سوار ہونیکے اور سواری سے گر پڑے تو اسکو کوئی آزار نہ پہنچیگا اور بعد ذکر نعمت
سواری کے پہر کفار کے حال میں خدا تعالی فرماتا ہی کہ اگر تو کفار سی پوچہے کہ آسمان اور زمین کو کسنے پیدا کیا ہی تو کہینگے کہ خدا نے اور باوجود اس اقرار کے خدا کے واسطے فرزند مقرر کرتے ہیں چنانچہ فرماتا

وَجَعَلُوا لَهُ اور مقرر کیا اون کفار نے واسطے خدا کے مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا بندون اوسکے مین ایک ٹکڑا یعنے ملائکہ کہ بندی اوسکی ہین خدا کی بیٹیان مقرر کیا او فرزند باپ کا جو ٹکڑا
ہوتا ہے سو واسطے خدا کے فرزند کو ٹکڑا فرمایا اور یہہ نہایت جہالت کفار کی ہے کہ باوجود اقرار کرنے اوسکی خالق ہونیکے پہر اوسکے واسطے فرزند مقرر کیا اور نہین جانتے کہ پیدا جسم سے ہوتا ہے اور وہ پیدا
کرنیوالا جسمون کا ہے پس نسبت اولاد کی اوسکیطرف کیونکر کرنی چاہیئے اِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی یعنی اکثر آدمی کہ کافر ہین لَكَفُورٌ مُبِينٌ البتہ ناشکری کرنیوالا ہین ظاہر
ہونیوالی کہ نسبت فرزند کی اوسکیطرف کفر ہے اور کفر اصل ہے سب ناشکریون کی أَمِ اتَّخَذَ کیا پکڑا ہی خدا نے یعنے اختیار کیا واسطے اپنی مِمَّا يَخْلُقُ اون چیزون سے کہ پیدا کرتا ہی بَنَاتٍ بیٹیان کہ ناقص
کم مرتبہ ہین بیٹون سے وَأَصْفَاكُمْ اور برگزیدہ اور خالص کیا ہے تمکوے کافرو بِالْبَنِينَ ساتہہ بیٹون کے کہ بلند مرتبہ اور نہایت عزیز ہین وہ نسبت بیٹیون کے یعنے کیا خدا نے ناقص اور ادنی چیز کہ وہ بیٹیان
ہین وہ تو اپنے واسطے مقرر کی ہین اور بیٹے جو کہ اعلی مرتبہ کی ہین یعنی چیز ہین وہ تمہارے واسطے مقرر کئی ہین بہلا یہہ بات کیونکر عقل مین آئے جو کہ خالق سب چیز کا ہی اوسکے واسطے تو ادنی چیز ہو اور تمہارے واسطے اعلی اور حال یہہ ہے کہ
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ اور جسوقت خبر دیا جاتا کوئی اونکا فرون مین سے مثل بنی ملیح کے کہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی خبر دیا جاتا وہ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ ساتہہ اوس چیز کے کہ بیان کیا ہے اوس مشرک نے واسطے خدا
بخشنے والی کی مَثَلًا مانند اور مشابہ کو یعنی دختر کو سو واسطے کہ فرزند مشابہ اور مانند باپ کے ہوتا ہی اسلئے مثل فرمایا دختر کو یعنی اون کافرون مین سے اگر کسیکو خبر دیجاتی اوس چیز کی کہ رحمان کی لئے وہ بیان کرتا ہی اور کہا جاتا اوس سے
کہ تیری دختر پیدا ہوئی ہی تو وہ شخص نہایت رنجیدہ اور غمگین ہو اسطرح سے کہ رنج کی شدت سے ظَلَّ وَجْهُهُ ہو جاتا منہہ اوسکا مُسْوَدًّا سیاہ اور نہایت کالا وَهُوَ كَظِيمٌ اور حال یہہ ہے کہ وہ غصہ اور رنج مین بہرنیوالا
اوس وقت اوسکے سننے سے اور اپنی دل مین سوختہ ہو بسبب اسکے کہ بدلا اسکا نہین لے سکتا ہاں جسوقت کہ منسوب کرنا دختر کا اس مرتبہ بد ہے تو پہر کسو واسطے خدا کیواسطے تجویز کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عرب ہمیشہ شجاعت اور فصاحت کا فخر کرتے تہے اور
جو جو اون سے دشمنون پر غالب ہونیکا بڑا افتخار کرتے تہی لوجسمین یہہ وصف نہو اور وہ ناز اور نعمت مین پرورش پاتا مثل زنان عروس کے کہ وہ زینت کرکے چہپر کہٹ مین بیٹہتی ہین تو وہ آدمی اونکی نزدیک بیچارہ اور
بیفائدہ ہوتا تہا ہو واسطے خدا تعالے مذمت بیٹیونکی ان صفات مین بیان کرتا ہی اور کفار کو زجر اور توبیخ کرتا ہی بیٹیون کے نسبت دینے مین چنانچہ فرماتا ہی کہ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ کیا وہ کوئی کہ پرورش کیا جاتی فِي الْحِلْيَةِ
بیچ زیور کے یعنے لڑکیان جو کہ زینت اور زیور مین پرورش پاتی ہین اوسکو خدا کیطرف منسوب کرتے ہو کہ جو بہادری اور شجاعت سے بالکل خالی ہین اور اہل کوفہ نے ینشؤ کو بضم یا اور فتح نون اور تشدید شین
پڑہا ہی اور باقیون نے بفتح یا اور سکون نون اور تخفیف شین پڑہا ہی یعنی جو کہ زیور اور پوشاک گوٹہ اور کناری مین پرورش ہوتی ہے تم اوسکو خدا کیطرف منسوب کرتے ہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ بیچ جہگڑون اور وقت گفتگو
کرنیکے غَيْرُ مُبِينٍ نہ ظاہر کرنیوالی حجت اور دلیل کے ہے یعنی عورت وقت گفتگو کے اور پیش آنے جہگڑے کے کسی حجتین اور دلیلین بیان کرنی دوسری پر غالب نہین ہو سکتی ہے بلکہ بسبب نقص عقل کے ایسی گفتگو کرتی ہے
کہ جسمین اپنا ضرر ہو اور جانب مقابل کو اپنی ہی تقریر سے غالب کر لیتی ہے اور ہو ضمیر مذکر کی من کے لفظ کیطرف پہرتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس آیت مین دختران نہین ہے بلکہ بتون سے مراد ہی کہ کفار تو انکو زیور سے آراستہ کرتے
ہیں یعنی کیا عبادت کرتے ہو تم اونکی جو کہ زیور مین پرورش پاتے ہین اور کسی حجت اور دلیل کو بیان نہین کر سکتے ہین بلکہ مطلق گویا نہین ہو سکتے ہین اور جواب دینے سے عاجز ہین وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ اور کر دیا اون
مشرکین نے فرشتون کو جو کہ وہ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ بندے ہین خدا بخشنے والیکے ہین إِنَاثًا بیٹیان یعنی ملائکہ مقدسین کہ پاکیزہ عبادتخانون مین عبادت خدا کی کرتے ہین اونکو اپنی جہالت سے کہتے ہین کہ یہہ بیٹیان
خدا کی ہین أَشَهِدُوا کیا حاضر تہے وہ خَلْقَهُمْ وقت پیدائش اون فرشتون کے کہ اونکی عورتین ہونے سے خبر دیتے ہین پس اونکی تنبیہہ کے واسطے فرماتا ہی کہ سَتُكْتَبُ قریب ہے کہ لکہی جاتی شَهَادَتُهُمْ گواہی
اونکی اس مقدمہ مین وَيُسْأَلُونَ اور پوچہے جاوینگے وہ اوس سے قیامت کے دن اور گواہی دروغ کی جہت سے اونکو عذاب ہو گا کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے بنو ملیح سے پوچہا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ملائکہ عورتین ہین کہا کہ ہمنے
باپونسے سنا ہے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ اونہون نے ہرگز دروغ نہین کہا ہی حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ عنقریب گواہی اونکی لکہی جاویگی اونکی نامہ اعمال مین وَقَالُوا اور کہا اون بنو ملیح نے جہگڑنیکی راہ سے لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ
اگر چاہتا خدا بخشنے والا تو مَا عَبَدْنَاهُمْ نہ پرستش کرتے ہم ان ملائکہ کو مَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہین ہے واسطے اونکے ساتہہ اسکے کچھہ علم اور اسکی قباحت کو وہ نہین جانتے إِنْ هُمْ نہین ہین وہ مگر
مین إِلَّا يَخْرُصُونَ مگر اٹکل کرتے اور اپنی رائے سے تجویز کرکے ایک بات کہتے ہین أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ کیا دی ہے ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلی اس سے کہ جسمین اونکے دعوی کا صحیح ہونا لکہا ہو فَهُمْ بِهِ
پس وہ ساتہہ اوس کتاب کے جو کہ ہمنے قرآن سے پہلے بہیجی ہو مُسْتَمْسِكُونَ چنگل مارنیوالے ہین اور حجت لانیوالے اور ایسی کتاب تو کسیکے پاس کبہی نازل نہین ہوئی کہ جسمین انکے مدعا کا صحیح ہونا لکہا ہو پس یہہ اپنے
مدعا پر دلیل عقلی رکہتے ہین نہ دلیل نقلی بَلْ بلکہ اس مدعا مین اپنی باپون کی پیروی کا اقرار کرکے قَالُوا کہا اونہون نے کہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا تحقیق ہمنے پایا ہے ہمنے باپون اپنون کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک
مذہب اور راہ کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور تحقیق ہم اوپر علامتون اونکے کے مُهْتَدُونَ ہدایت پانیوالے ہین یعنی اس دعوی مین ہم اپنی باپون کی پیروی کرنیوالے ہین پس واسطے تسلی خاطر رسول خدا صلعم کے
فرماتا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا اور ایسے ہی نہین بہیجا ہے ہمنے پہلے تجہسے ای محمد صلعم فِي قَرْيَةٍ بیچ کسی بستی کے مِنْ نَذِيرٍ کوئی ڈرانیوالا پیغمبر کہ اونکو عذاب خدا سے ڈرائے
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا مگر کہا نعمت مین پلی ہوئی دولتمندون اوس بستی کے نے تکبر اور سرکشی کی راہ سے کہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا تحقیق ہمنے پایا ہی باپون اپنون کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک دین
کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور تحقیق ہم اوپر نشانیون اونکے کے مُقْتَدُونَ پیروی کرنیوالے ہین اور تخصیص دولتمندون کی اسواسطے ہی کہ وہ بسبب مشغول ہونے نعمتون کے دلیلون حق کی
تامل اور نظر نہین کرتے ہین اور اپنی باپونکی پیروی پر تکیہ کرکے دین کے مقدمہ مین بیفکر ہو گئی ہین قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اور حفص اور ابن عامر نے قال پڑہا ہی یعنی کہا محمد صلعم نے اون کافرون سے
کہ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا اگر لایا ہون مین تمہارے پاس بِأَهْدَىٰ زیادہ ہدایت کرنیوالا دین مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ اوس دین سے کہ پایا ہی تمنے اوپر اسکے آبَاءَكُمْ باپون اپنون کو کیا تب بہی تم اپنی باپون کے دین پر رہوگے

پیروی کروگے اگرچہ میں لاؤں تمہارے پاس دین بہتر اس سے کہ جسپر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے قَالُوْا کہا انہوں نے جواب میں پیغمبر کے اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ تحقیق کہ ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ کفر کرنے والے ہیں
اور تمہارے دین پر ہم کبھی ایمان لانیکے نہیں فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہم نے ان سے کہ انکو عذاب کرکے دنیا میں اور ہلاک کرکے دوزخ میں انکو جلایا فَانْظُرْ پس دیکھ تو اے دیکھنے والے كَيْفَ
كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ انجام جھٹلانیوالوں کا اور اب حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو جس وقت کہ کہا ابراہیم نے غار سے نکلنے کے بعد
لِاَبِيْهِ واسطے باپ اپنے کے کہ وہ آزر چچا انکا تھا اور اسی نے پرورش انکو کیا تھا تو اسواسطے وہ اسکو باپ کہتے تھے اس سے حضرت ابراہیم نے کہا وَقَوْمِهٖ اور قوم اپنی سے کہ بتوں کی اور
ستاروں کی عبادت میں وہ مشغول تھے اِنَّنِيْ بَرَآءٌ تحقیق کہ میں بیزار ہوں مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اس چیز سے کہ پوجتے ہو تم سواے خدا کے اسکو اِلَّا الَّذِيْ مگر وہ شخص یعنی وہ خدا کہ فَطَرَنِيْ
پیدا کیا ہے اسنے مجھکو فَاِنَّهٗ پس تحقیق وہ خدا سَيَهْدِيْنِ قریب ہے کہ راہ حق دکھلائے مجھکو توفیق عطا کرکے دلیلوں سے قایم کرنے کی وَجَعَلَهَا اور کیا ہے ابراہیم نے اس کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ کو یا کلمہ انی براء مما تعبدون کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی ہمیشہ رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ بیچ پیچھے اپنے کے یعنے درمیان فرزندوں اپنے کے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ اولاد اسکی رجوع کریں اسی کی
طرف کلمہ توحید کہنے میں اور شرک سے بیزار رہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد کلمہ باقیہ سے امامت ہے کہ ابراہیم نے اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑی ہے اسواسطے کہ وہ امامت ہے کہ قیامت تک
اسکی اولاد میں باقی رہیگی اور اسیطرح سدی سے منقول ہے کہ مراد حضرت ابراہیم کے عقب سے آل محمد ہیں اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور مقرر کیا ہے
امامت کو حسین کے عقب میں قیامت تک اور خطبہ غدیر میں جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اے گروہ آدمیوں کے قرآن نے بتلادیا ہے تمکو کہ آئمہ بعد علی کے اسکی اولاد میں سے ہیں اور میں نے جتلادیا ہے تمکو کہ
وہ مجھسے ہیں اور اسی سے ہیں جس جگہہ کہ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ اور کہا ہے میں نے کہ لن تضلوا ما ان تمسکتم بہما یعنے ہرگز گمراہ نہوگے اگر چنگل مارو گے تم ساتھ ان دونو کے
یعنے قرآن کے اور میری اہلبیت کے کہ اگر انکی پیروی میں ہوگے تو گمراہ نہوگے اور رسولخدا صلعم سے اس آیت کے معنے پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ امامت ہے حسین کے عقب میں کہ اسکی اولاد میں نو امام ہونگے اور
انہیں سے مہدی اس امت کا ہے اور بعد قصہ ابراہیم کے حق تعالیٰ اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے جو کہ قریش کو بخشی ہیں اور فرماتا ہے کہ میں نے بسبب کفر اور شرک کے انکے عذاب میں جلدی نہیں کی
ہے بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ بلکہ فائدہ دیا میں نے اس گروہ قریش کو وَاٰبَآءَهُمْ اور باپوں انکے کو کہ انکی عمریں دراز کی ہیں اور نعمتیں انکو بخشی ہیں حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہاں تک کہ آیا انکے
پاس قول حق کہ وہ توحید ہے یا قرآن ہے وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ اور پیغمبر ظاہر کہ معجزے ظاہر کرتا تھا اور دلیلیں ظاہر اور روشن توحید کی بیان کرتا تھا وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ اور جس وقت آیا انکے
پاس سخن حق تو اسکا انہوں نے انکار کیا اور سرکشی کی راہ سے قَالُوْا هٰذَا کہا انہوں نے کہ یہ قرآن جو کہ محمد لایا ہے سِحْرٌ جادو ہے وَّاِنَّا بِهٖ اور تحقیق ہم ساتھ اسکے
كٰفِرُوْنَ کفر کرنے والے ہیں اور ہمکو اعتبار نہیں ہے کہ یہ خدا کے پاس سے آیا ہے پس انہوں نے اسکی بے ادبی کی اور اسکو سبک جانا اور پیغمبر سے جھگڑا کیا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہا
کہ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن اگر فرض کریں ہم کہ یہ خدا کے پاس سے تھا عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ اوپر ایک مرد کے دونو بستیوں میں سے کہ وہ مکہ اور طائف ہے
عَظِيْمٍ بزرگ مرتبہ کے پاس باعتبار مال اور خادموں اور نوکروں کے یعنے ان دونو بستیوں میں جو بزرگ آدمی ہیں مثل ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے کہ مکہ میں ہیں اور عروہ بن مسعود ثقفی
اور حبیب بن عمرو ثقفی وغیرہ کہ طائف میں ہیں انہیں سے کسی پر قرآن نازل ہوتا کہ یہ بڑے مالدار ہیں اور بہت دولت انکے پاس ہے یہ نہیں کہ ایک مرد مفلس پر قرآن نازل ہو غرض کفار کی یہ تھی کہ
نبوت ایک منصب بلند قدر ہے اسواسطے چاہیے کہ ایسے شخص پر نازل ہو کہ جو مال دنیا بہت رکھتا ہو اور نوکر اور چاکر اسکے بہت ہوں اور ایک طرح کی حکومت وہ رکھتا ہو اور نہیں جانتے
تھے اپنی جہالت کے سبب سے کہ نبوت کے لایق وہ شخص ہے کہ جو فضایل اور کمالات اور نیک خلقوں سے آراستہ ہو اور بری عادتوں اور بدخلقوں سے پاک ہو پس حق تعالیٰ انکے قول کا انکار
کرکے فرماتا ہے کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ کیا تقسیم کرتے ہیں اور بانٹتے ہیں رحمت پروردگار تیرے کو اے محمد صلعم کہ جسکو وہ چاہیں نبوت دیویں اور جسکو انکا دل چاہتا ہے اور جسکی طرف وہ
رغبت رکھتے ہیں اسکو نبوت پہنچے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ ہم نے تقسیم کیا ہے درمیان انکے مَّعِيْشَتَهُمْ سبب زندگانی انکی کہ وہ روزی ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ
وہ اسکی تدبیر میں نہایت عاجز ہیں پس جس وقت کہ وہ روزی کی تقسیم میں عاجز ہوں باوجودیکہ وہ انکی دنیا کی مصلحتوں میں سے ہے تو امر نبوت کہ بڑی مرتبہ کا ہے انہیں انکو کیونکر دخل اور تصرف
ہو اور اپنی خواہش کے موافق جسکو چاہیں نبی کریں وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہے ہم نے بَعْضَهُمْ بعضوں ان آدمیوں کو فَوْقَ بَعْضٍ اوپر بعضے کے دَرَجٰتٍ درجوں میں کہ کسی کو تو تونگر کیا ہے اور
کسیکو محتاج اور کسیکو عالم اور کسیکو جاہل اور کسیکو غلام اور کسیکو آقا لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا تاکہ پکڑیں یعنے اختیار کریں بعضے انکے بعضوں کو سُخْرِيًّا تابع تابعدار اور حکم میں ہونیوالا کہ ایک شخص کو
اختیار طرف دوسرے کے ہو اور مالدار کمک محتاج کی کرے اور کام کرنیوالا مدد اسکی کرے کہ جو محتاج کام کا ہے کہ اس سبب سے آپسمیں الفت ہو اور انتظام عالم کا بخوبی صورت پکڑے اور ہر ایک کا
کام درست ہوتا ہے دوسرے کے سبب سے اور اگر یہ امور بندوں کے سپرد ہوتے تو باعث فساد کا تھا اور انتظام عالم میں خلل ہوتا پس جس وقت کہ امور دنیا میں بندوں کا ایسا حال ہے تو امر نبوت کہ جہت
بزرگ ہے کیونکر انکے سپرد ہو کہ وہ جسکو چاہیں پیغمبر کریں اور یہی حال امامت و خلافت کا ہے کہ اگر وہ بندوں کی رائے پر ہو تو باعث فساد کا ہے اور مختلف ہوتا دین کا پس اگر وہ موافق حکم خدا
کے ہوتے اور یہ امامت خدا کی کیے ہوئے امام کو امام جانتے تو اسقدر اس دین میں اختلاف نہ ہوتا اور رجال دنیا کی اعتبار سے جو کہتے ہیں کہ نبوت فلانے اور فلانے کو ہوتی یہ انکی کمال جہالت

ہی اسواسطی کہ مال دنیا کا کچھ قدر نہیں رکھتا ہی خدا کی نزدیک جیسا کہ کفار کی نزدیک قدر رکھتا ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ اگر دنیا خدا کے نزدیک مچھر کی پر کی برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو
اُس سے فائدہ نہ پہنچاتا اور خدا تعالی کو مال کی طمع نہیں ہی جیسی کہ آدمیوں کو طمع ہی کہ مال کی جہت سے وہ کسیکو پیغمبر کری اور جسکی یہ صفت ہی تو وہ طرف مال کی نظر نہیں کرتا ہی اور نہ کسیکی
حال کیطرف بلکہ یہ مال اور حال اُسکے فضل و کرم سی ہی اور خدا تعالی پر کسیکا حق نہیں ہے جو کچھ چاہی موافق مصلحت کی اپنی تفضل سے عنایت کرتا ہی اور یہ مناسب نہیں ہے کسیکے واسطی کہ کہی
کہ کسواسطی تو نی فلانی پر فضل و کرم کیا ہی مالین یعنی نبوت ہی اُسکو عطا کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ کسیکو تونگر کیا ہی اور صورت اُسکی بُری بنائی ہی اور دوسری کو محتاج کیا ہی اور صورت اُسکی خوب اور حسین بنائی ہی
اور بعضی کو شریف اور محتاج بنایا ہی اور بعضی کو کمینہ اور مالدار کیا ہی پس وہ تونگر نہیں کہہ سکتا ہی کہ مجھکو فلانی محتاج کی سی صورت کیوں نہیں ہوئی اور وہ خوبصورت نہیں کہہ سکتا ہی کہ
میرے جمال کے ساتھ فلانی تونگر کا مال کیوں نہیں ہی اور وہ شریف نہیں کہہ سکتا ہی کہ میری شرافت کی ہمراہ فلانی کا مال کیوں نہیں ہی اور نہ وہ کمینہ کہہ سکتا ہی کہ میری مال کی ہمراہ فلانی کی
شرافت کیوں نہیں ہی او لیکن حکم واسطی خدا کے ہی کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ حکیم ہی اپنی فعلوں میں اور سراہا گیا ہی اپنی اعمال میں وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور رحمت پروردگار تیری کی کہ وہ نبوت ہی واسطی محمد صلعم
اور جو کچھ نبوت کی تحت میں ہی مثل فوز عظیم اور پہنچنا بلند درجوں کو بہشت کے خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ بہتر ہی اُس چیز سی کہ جمع کرتے ہیں کفار مال دنیا کا اور اُس کو سرمایہ اپنی بزرگی کا جانتے
ہیں اور دنیا کی مال کی مذمت میں خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ اور اگر نہ ہوتی یہ صورت کہ ہو جائینگے سب آدمی أُمَّةً وَاحِدَةً گروہ ایک کفار کی کہ مسلمان بھی کافروں کو
مالدار دیکھکر مال کی حرص سے کافر ہو جائیں یہ خیال کرکے کہ مال کفر کی جہت سے ہی تو مال ایسا بیقدر ہی ہمارے نزدیک کہ لَجَعَلْنَا البتہ کر دیتے ہم کثرت سے مال کی لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ واسطی
اُس شخص کے کہ کفر کری ساتھ خدا بخشنے والے کی لِبُيُوتِهِمْ واسطی گھروں اُنکے کے یہ بدل اشتمال ہی لمن یکفر سی یعنی کرتے ہم واسطی گھروں کفار کے سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھت چاندی سی وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا
اور زینے کہ اوپر اُنکی چڑھکر يَظْهَرُونَ ظاہر ہوتے ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابو جعفر نے سقفا کو بفتح سین پڑھا ہی وَلِبُيُوتِهِمْ اور واسطی گھروں اُنکے کے کرتے ہم چاندی سی أَبْوَابًا دروازے وَسُرُرًا
اور تخت کہ عَلَيْهَا اور اُن تختوں کے يَتَّكِئُونَ تکیہ کریں وَزُخْرُفًا اور سونا دیتے ہم اور عطف اسکا سقفا پر ہی یا محل من فضة پر ہی پس دنیا جو ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں رکھتی ہے اور ہم
اُسکو نہایت بد جانتے ہیں اگر یہ قباحت نہوتی کہ آدمی کافروں کے پاس مال دیکھکے بسبب حرص دنیا کیطرف کفر کی رجوع کرتے اور ایک گروہ کفار کے ہو جاتے ساری آدمی تو ہم کفار کو اس کثرت
سے مال دیتے کہ اُنکی کوٹھی اور دروازے اور تخت چاندی کی ہوتی اور سونی سے لیپی ہوئی اور ملمع ہوتے اور چاندی کی زینوں پر وہ چڑھکر کوٹھوں پر ظاہر ہوتے اور تختوں پر چاندی کی تکیہ کرتے اور کافروں ہی کو ہم
مال دیتے لیکن ہم نی تنہا کافروں کو اس اندیشہ سی مال نہیں دیا ہی بلکہ کافروں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کئی اور مسلمانوں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کئی اور پھر اُنکو حکم صبر کا اور اُنکو آزمایا اور صبر و رضا پر اُنکا امتحان کیا چنانچہ حدیث میں
وارد ہوا ہی اور حضرت سجاد سی کسی نے اس آیت کے معنے پوچھے تو فرمایا کہ مراد اُس سے اُمت محمد صلعم ہی کہ سب فر ایک دین پر ہو جائیں اور اگر خدا ایسا کرتا تو مومنین کو بہت رنج اور غم ہوتا
وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ اور نہیں ہی کل وہ چیز کہ مذکور ہوئی ہی دنیا کے مال کی لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا چند روز کا ہی وَالْآخِرَةُ اور آخرت یعنی نعمت آخرت کی کہ وہ بہشت ہے
عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیری کے لِلْمُتَّقِينَ واسطی پرہیزگاروں کے ہی کہ کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں اور دنیا کی لذتوں سے انہوں نے پرہیز کیا ہی اور بالکل متوجہ آخرت کے ہیں اور حضرت امام حسین ع ع
سے کسی نے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل ہی کہ وہ افضل ہی سب اعمال سی فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے دنیا کی دشمنی سی زیادہ کوئی عمل افضل نہیں ہی اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
نہایت تعجب ہے اُس شخص سے کہ عمل کری واسطی گھر فنا ہونیوالے کی اور ترک کری ہمیشہ کے گھر کو اور حضرت صادق ع نے فرمایا ہی کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلعم باہر نکلے اور اُسوقت خاطر اقدس کو ملال تھا پس ایک
فرشتہ آیا اور ہمراہ اُسکے کنجیاں تہیں زمین کے خزانوں کی کہا کہ اے محمد صلعم یہ کنجیاں ہیں زمین کے خزانوں کی پروردگار تیرا کہتا ہی کہ خزانوں کو کھولکر جسقدر تو چاہی لی کر جو کچھ تیرا مرتبہ میرے نزدیک
ہی اُسمیں سے بھی کم نہو گا فرمایا کہ دنیا اُس شخص کا گھر ہی کہ جس کیواسطی گھر نہیں ہی اور دنیا کیواسطی وہ شخص جمع کرتا ہی کہ جسمیں عقل نہیں ہی اُس فرشتہ نے کہا کہ قسم خدا کی جو چوتھے آسمان پر میں نے یہی
کلام سنا تھا ایک فرشتہ سے جسوقت مجھکو کنجیاں دی گئیں تہیں اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ای علی جسکی روبرو پیش کئی جائیں دنیا اور آخرت پس اختیار کری وہ آخرت کو اور ترک کری دنیا کو
تو اُسکیواسطی بہشت ہے اور جو کوئی لیوی دنیا کو آخرت کو بقدر ریاست اور چاہ ترک کری تو اُسکیواسطی آتش دوزخ ہی اور حضرت امام رضا ع نے فرمایا ہی کہ روایت کی ہی امیرالمومنین ع نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایکمرتبہ میرے پاس
جبرئیل آیا اور کہا کہ ای محمد صلعم تجھکو خدا تعالی بعد سلام کہتا ہی کہ اگر تو چاہی تو تیرے واسطی مکہ کے سنگریزوں کو سونا کر دوں حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سر اپنا آسمان کیطرف بلند کیا اور کہا کہ ای پروردگار
میرے سیر ہوں میں ایکروز اور گرسنہ ہوں میں ایکروز اور جسوقت سیر ہوں میں تو تیرا شکر کروں اور اگر بھوک لگی تو تجھ سے سوال کروں غرض حضرت کی اس سے یہ ہی کہ مجھکو مال دنیا درکار نہیں ہے
وَمَنْ يَعْشُ اور جو کوئی اندھا ہو جاوی یعنی منہ پھیرے اندھا ہو کر عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ ذکر خدا بخشنے والے سی اور اُس کی وحدانیت کی دلیلوں میں نظر اور تامل نکری نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا
مقرر کرینگے ہم واسطی اُسکے شیطان کو اور نظر لطف کی اُس پر سے اُٹھا لینگے کہ شیطان اُس پر غلبہ پائے فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ پس شیطان واسطی اُسکے مصاحب ہووی اور ہمیشہ اُسکے بہکانے اور گمراہ کرنے میں مشغول رہے
اور حضرت امیرالمومنین ع نے فرمایا ہی کہ جو کوئی دریے گناہ کے ہووے وہ اندھا ہو جاتا ہی یاد خدا سی اور جو کوئی ترک کری لینی کو اُس شخص سے کہ جسکی فرمانبرداری کا حکم خدا نے کیا ہی تو معین کریگا
خدا واسطی اُسکے شیطان کو پس وہ اُسکا مصاحب رہیگا اور ایک شخص اہل مدین میں سے بیان کرتا ہی کہ میری ایک جن مومن سی دوستی تہی ایکوقت ہم مسجد میں بیٹھے تھے اُس جن نے مجھ سے

پوچھا کہ ان آدمیوں کو تو کیونکر دیکھتا ہے میں نے اُس سے کہا کہ بعضوں کو تو دیکھتا ہوں اور بعضوں کو نہیں اُسنے کہا کہ جو کچھ کہ انکے سرونپر ہے اُسکو تو دیکھتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اُسنے میری آنکھیں ملیں اُس وقت دیکھا
کہ ہر ایک کے سر پر ایک ایک بیٹھا ہوا تھا بعضے تو اپنے پیر اُسکی آنکھوں تک چھوڑ رکھے تھے اور بعضا کبھی تو پیروں کو چھوڑ دیتا تھا .... اور کبھی اُٹھا لیتا تھا میں نے اُس سے
پوچھا کہ یہ کیا ہے اُسنے کہا کہ یہ شیاطین ہیں کہ انکے سرونپر بیٹھے ہیں اور ہر ایک بقدر غفلت غلبہ پایا ہے پس آیت تلاوت فرمائی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین اور
عاشی او رشیطان باعتبار معنی کے جمع ہیں اسواسطے کہ مراد اُنسے انکی جنس ہے پس اس لئے جمع کی ضمیر ونمیں اُنکا ذکر کرتا ہے کہ وانہم اور تحقیق وہ شیطان لیصدونہم البتہ بند کرتے ہیں
اُن اندھوں یاد خدا کو عن السبیل راہ حق سے ویحسبون اور گمان کرتے ہیں وہ اندھے کہ انہم مہتدون تحقیق وہ راہ پانیوالے ہیں اور اپنے گمان باطل سے ہمیشہ انکے فرمانبردار رہتے ہیں اور اُن
شیاطین کو ہدایت کرنیوالے جانتے ہیں حتی اذا جاءنا یہانتک کہ جسوقت آئیں وہ دونو ہمارے پاس اور حساب کے مقام میں کھڑے ہوں قیامت کے روز اہل عراق نے جاء کو واحد کا صیغہ پڑھا ہے اور
ضمیر اُس کا عاشی کیطرف پھیرتے ہیں اور باقی قاریوں نے تثنیہ کا صیغہ پڑھا ہے اور ضمیر اسکی کافر اور شیطان کے دونو کیطرف پھیری ہے یعنی یہانتک کہ جسوقت آئیں دونو ہمارے پاس قیامت میں قال کہے وہ اندھا ہونیوالا
اپنی مصاحب شیطان سے کہ یالیت بینی وبینک اے کاش کہ ہوتی درمیان میرے اور درمیان تیرے بعد المشرقین دوری مشرق اور مغرب کی کہ تو مشرق میں ہوتا اور میں مغرب میں کہ تجھ سے ہرگز میری
ملاقات نہوتی اور تجھکو نہ دیکھتا اور میرے نزدیک آتا فبئس القرین پس برا مصاحب ہے تو اور درمیان اس گفتگو کے فرشتے اُن اندھے ہونیوالوں سے کہیں کہ ولن ینفعکم الیوم اور ہرگز نہ فائدہ دیگی تمکو آج کے
دن یہ آرزو اذ ظلمتم جسوقت کہ ظلم کیا تمنے اپنے نفسوں پر کفر اختیار کر کے انکم تحقیق کہ تم سب فی العذاب بیچ عذاب دوزخ میں مشترکون شریک ہونیوالے ہو کہ عذاب کے سبب میں بھی تم
شریک تھے اور جناب رسولخدا کو جو اُن لوگوں کے ایمان نہ لانے سے رنج ہوتا تھا حقتعالی نے یہ آیت نازل کی افانت کیا پس تو اے محمد صلعم تسمع الصم سنوا سکتا ہے تو بہرونکو او تہدی العمی
یا راہ دکھلا سکتا ہے تو اندھونکو ومن کان اور اُس شخص کو کہ ہووے فی ضلال مبین بیچ گمراہی ظاہر کے یعنی جنکی ہوش کے کان سخن حق کے سننے سے بہرے ہیں اور جنکی دلونکی آنکھیں راہ
حق کے دیکھنے سے اندھی ہیں اور گمراہی ظاہر میں پڑے ہوئے ہیں تو تو انکو نہ حق کی بات سنوا سکتا ہے اور نہ راہ حق دکھلا سکتا ہے تو اور نہ تو انکی ہدایت پر قدرت رکھتا ہے تو تو صرف احکام ہمارے پہنچا انکے
سوا اور امر کا تردد مت کر اور اپنی خاطر کو رنجیدہ نکر کیونکہ یہ لوگ لائق عذاب و ہلاکت کے ہیں فاما نذہبن بک پس اگر لیجائیں ہم تجھکو اپنی رحمت میں اما اصل میں ان شرطیہ اور ما اسمیں زائد ہے یعنی
ہم تجھکو دنیا سے لیجائیں پہلے اس سے کہ تو اُن سے بدلا لیوے تو فانا منہم پس تحقیق ہم اُن سے منتقمون بدلا لینیوالے ہیں عذاب کر کے دنیا اور آخرت میں او نرینک یا اگر چاہیں دکھلائیں ہم تجھکو
الذی وعدناہم جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اُنسے عذاب کا تیرے زمانہ میں مثل جنگ بدر کے فانا علیہم پس تحقیق کہ ہم اوپر اُن لوگوں کے عذاب کرنے میں مقتدرون قدرت رکھنیوالے ہیں
کہ ہر حال میں عذاب کی چکھنیوالے ہیں تیری زندگی میں یا تیری وفات کے بعد منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم کو خبر ہوئی اُن امر کی جو انکے حضرت کے بعد واقع ہوئی تو اثر رنج اور
اندوہ کا پیشانی مبارک پر ظاہر ہوا اور جبتک زندہ رہے انکو کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں منٰی میں تھا رسولخدا صلعم نے اصحاب کیطرف خطاب کر کے
فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں تمکو بعد اپنے کافر نپاؤں کہ بعد میرے تم مرتد ہو جاؤ اور آپسمیں شمشیر زنی کرو پس قسم ہے خدا کی اگر ایسا کروگے اور آپسمیں تلوار چلاؤگے تو مجھکو اُس لشکر میں تم پاؤگے کہ جو تمسے جنگ کریگا
اور بعد اسکے اپنے پیچھے نگاہ کی امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو دیکھا فرمایا کہ یا علی یا علی یا علی دوسری روایت میں ہے کہ سو بار علی کا نام لیا جابر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت کو کہ آپسے اثر وحی کا ظاہر ہوا اور خدا نے
یہ آیت نازل کی کہ فاما نذہبن بک فانا منہم منتقمون بعلی ابن ابیطالب اور سید مرتضی نے تفسیر المعتبہ میں ہے کہ منتقمون بعلی بن ابیطالب جسوقت کفار اس تنبیہ سے بیدار نہوئے اور عناد اور انکار انہو
نے زیادہ کیا تو حقتعالی نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ فاستمسک پس چنگل مار تو اور مضبوط پکڑ یعنی عمل کر بالذی اوحی الیک ساتھ اُس چیز کے کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری انک تحقیق کہ تو علی
صراط مستقیم اوپر راہ سیدھی کے ہے کسیطرح اسمیں کجی نہیں ہے وانہ اور تحقیق کہ وہ وحی یعنی قرآن لذکر لک البتہ ذکر ہے یعنی شرف اور عزت ہے واسطے تیرے ولقومک اور واسطے قوم
تیری کہ وہ قریش ہیں یا تمام امت وسوف تسئلون اور قریب ہے کہ سوال کئے جاؤگے اور پوچھے جاؤگے تم اے بندو قرآن کے حق سے اور اسکے حکمونکی تعظیم کرنے سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
ہم ہیں قوم اسکی اور ہم پوچھے جائینگے اور فرمایا کہ رسولخدا صلعم اور ہم اہل ذکر ہیں ہم پوچھے جائینگے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ ذکر قرآن ہے اور ہم قوم اسکی ہیں ہم پوچھے جائینگے واسئل اور پوچھ اے
محمد صلعم من ارسلنا من قبلک اُن لوگوں سے کہ بھیجے ہیں ہمنے پہلے تجھ سے من رسلنا پیغمبروں ہمارے میں سے اُنمیں موسی و عیسی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی تقدیر یہ ہے کہ واسئل امم من ارسلنا
من کا محذوف ہے یعنی پوچھ تو مومنین اہل کتاب سے کہ وہ امتیں پہلے انبیاء کی ہیں اجعلنا کیا ایا ہے یعنی کیا فرمایا ہمنے پہلی کتابوں میں من دون الرحمن سوا خدائے بخشنے والے کے الہی
آلہۃ یعبدون معبود کہ پرستش کئے جائیں وہ بت اور غیر بت یعنی انسے تو پوچھ کہ ہمنے حکم کیا ہے کسی امت میں سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش کا اور ظاہر پہلا قول ہے اور رسولونسے سوال کرنیکا
حکم ہے اور وہ سوال شب معراج میں ہوا چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا اس آیت کے معنی سے کہ کیا پیغمبر تھے کہ سوال کیا تھا اُن سے محمد صلعم نے اور حال یہ ہے کہ درمیان محمد اور عیسی کے
پانسو یا چھسو برس کا فاصلہ تھا پس پڑھا اس آیت کو کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا یعنی پاک ہے وہ شخص کہ لیگیا بندہ اپنے کو رات
مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصی کے وہ مسجد برکت دی ہے ہمنے گردا گرد اُسکے تاکہ دکھلائیں ہم اسکو نشانیاں اپنی اور فرمایا امام نے کہ جو نشانیاں اپنی قدرت کی خداتعالی نے محمد صلعم کو دکھلائی تھی جسوقت کہ اسکو شب معراج بیت المقدس
کو لیگیا تھا یہ تھی کہ جمع کیا واسطے اسکے پہلے اور پچھلے انبیا اور مرسلین کو پھر حکم کیا جبرئیل کو اُسنے اذان و اقامت کہی اور اقامت میں حی علی خیر العمل کہا بعد اسکے محمد صلعم انبیا کے آگے کھڑے ہوئے اور

سبکو نماز پڑہائی پس نازل کی خداتعالی نے یہ آیت وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا الایہ پس کہا محمد صلعم نے کہ کس چیز پر گواہی دیتی ہو تم اور کس چیز کو ہماری دعوت کرتی تہی تم سب نے کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق
پرستش کے سوا خدا کی کہ ایک ہے وہ اور کوئی اسکا شریک نہیں ہے اور تو پیغمبر اسکا ہے لیا ہے تو نے اسپر ہمارا عہد یہ لکہا ثعلبی کہ اہل سنت کے مفسروں میں سے ہے عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن مسعود سے روایت
کرتا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت شب معراج مجکو آسمانپر لیگئے اور انبیا کو جمع کیا اور میں نے نماز پڑہائی تو ایک فرشتہ آیا اور اسنے مجہسے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ تو ان انبیاء سے پوچہ کہ انکو کس چیز
کیواسطے بہیجا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچہا کہ تم کس چیز پر بہیجے گئے ہو سب نے کہا کہ تیری دوستی پر اور علی ابن ابیطالب کی دوستی پر ہم بہیجے گئے ہیں اور اب حضرت موسیٰ کا ذکر کرتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى
اور البتہ تحقیق بہیجا تہا ہمنے موسی کو بِاٰيٰتِنَا ساتہہ نشانیوں ہماری کے یعنی کہ وہ معجزے تہے کہ دلالت کرنیوالے تہے اسکی نبوت کے حق ہونے پر بہیجا ہمنے اسکو اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ طرف فرعون کے
اور سرداروں اسکے کے کہ وہ اشراف تہے اسکی قوم کے فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس کہا موسی نے کہ تحقیق میں رسول پروردگار عالموں کا ہوں فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَا پس جسوقت آیا وہ انکے
پاس ساتہہ نشانیوں قدرت ہماری کے کہ معجزہ عصا کا اور یدبیضا کا اسنے انکو دکہلایا اور سوائے اسکے اور کئی معجزے دکہلائے تو اِذَا هُمْ اسوقت وہ لوگ مِنْهَا يَضْحَكُوْنَ ان معجزوں کے سننے سے ہنسی
ٹہٹہاتے تہے اور انمیں تامل نہیں کرتے تہے تاکہ ان سے فائدہ حاصل کریں وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اور نہیں دکہلاتے تہے ہم انکو کوئی معجزہ ایک کے بعد دوسرا اِلَّا هِيَ مگر وہ معجزہ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا بڑا زیادہ
تہا مانند اپنے سے کہ پہلے اسسے دکہلایا تہا اخت بہن کو کہتے ہیں اور مراد یہاں مثل اور مانند ہے یعنی جو معجزہ کہ ہم انکو دکہلاتے تہے وہ پہلے معجزہ سے زیادہ بزرگ ہوتا تہا اور وہ تو معجزے تہے انکی عذاب کے کہ انکا ذکر کرتا ہے
وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ اور پکڑا ہمنے انکو ساتہہ عذاب کے کہ قحط میں انکو مبتلا کیا اور ٹڈیاں انپر بہیجیں پانی خون کیا اور جوئیں انپر نازل کیں اور انکے عذاب کو اسلئے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ رجوع کریں اور پہریں اپنے دین باطل
لیکن انہوں نے اپنی گمراہی کو ترک نہ کیا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے موسی سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے جادوگر اُدْعُ لَنَا پکار تو واسطے ہمارے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتہہ اس چیز کے کہ
عہد کیا ہے نزدیک تیرے کہ تیری دعا کو وہ قبول کرتا ہے اور جسوقت ہم ایمان لائینگے تو وہ تیری دعا سے عذاب کو ہمارے دور کریگا پس دعا کر تو واسطے ہمارے کہ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ تحقیق ہم البتہ ہدایت پانیوالے ہیں یعنی اگر
عذاب ہمسے دفع ہوگا تو ہم ایمان لائینگے اور یہ انہوں نے اسواسطے کہا کہ جسوقت انہوں نے دیکہا کہ یہ معجزے تو ہمارے ہی واسطے عذاب ہیں اور بغیر موسیٰ کی دعا کے یہ دفع نہونگے تو انہوں نے موسی سے فریاد کی اور
انکا دفع ہونا چاہا اور ساحر موسیٰ کو اسواسطے کہا کہ جادو کا علم انکے نزدیک بڑا بزرگ علم تہا اور ایک صفت پسندیدہ تہا اور حضرت موسی کو جادو کے علم میں تمام استاد اور ماہر جانتے تہے اور سب جادوگروں سے مقدم
اسواسطے انہوں نے کہا کہ اے جادوگر یعنی اے استاد علم سحر کے یہ کلمہ انہوں نے تعظیم کی راہ سے کہا ہے اور خداتعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ پس جسوقت کہ دور کیا ہمنے انسے عذاب کو موسیٰ کی دعا کے
سبب سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ اسوقت وہ عہد کو توڑتے تہے یعنی جسوقت کہ انکو ہم ایک عذاب میں مبتلا کرتے تہے تو وہ تنگ ہو کر موسیٰ سے کہتے تہے کہ ہم ایمان لائینگے اگر یہ عذاب ہمسے دور ہو جائیگا تو دعا کر
موسی دعا کرتا تہا تو پس وہ عذاب انسے دفع ہو جاتا تہا لیکن وہ ایمان نہ لاتے تہے اور اپنے عہد کو توڑ ڈالتے تہے اور بعد اسکے پہر عذاب میں مبتلا ہوتے تہے اور اسیطرح موسی سے دعا کرواکے عذاب سے نجات پاتے تہے
اور ایمان نہیں لاتے تہے کئی مرتبہ ایسا ہی کیا چنانچہ سورہ اعراف میں تفصیل سے مذکور ہے اور فرعون نے جسوقت موسی کی دعا سے عذاب کا دفع ہونا دیکہا اور ترقی اور بلندی موسیٰ کی روز بروز دیکہی تو ڈرا کہ ایسا
نہو کہ آدمی مجہسے پہر جائیں اور موسی کیطرف ہو جائیں اور بادشاہی میری بیجاتی رہے اسواسطے ایک مکر سوچکر سب قبطیوں کو یعنی اپنی قوم کے آدمیوں کو جمع کیا اور خود ایک بلندی پر گیا اور اپنی بلندی اور
موسی کی حقارت بیان کی چنانچہ خداتعالی فرماتا ہے کہ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور آواز دی فرعون نے خود اپنی ذات سے فِیْ قَوْمِهٖ بیچ قوم اپنی کے قَالَ کہا ان سب سے کہ يٰقَوْمِ اے قوم میری اَلَيْسَ
لِیْ مُلْكُ مِصْرَ کیا نہیں ہے واسطے میرے بادشاہی مصر کی اسکندریہ سے شام تک اور روم تک اسواسطے کہ دریائے نیل کی تین سو ساٹہہ نہریں تہیں اور چار نہریں بڑی تہیں نہر الملوک اور نہر طولون اور نہر
دمیاط اور نہر تنیس فرعون کے باغوں میں اسکے محلوں کے نیچے سے ہو کر جاتی تہیں اسواسطے اپنی بادشاہی کا فخر کرکے ان نہروں پر ناز کیا اور کہا کہ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور کیا نہیں ہیں یہ نہریں کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ جاری
ہوتی ہیں نیچے محلوں سے میرے اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکہتے ہو تم عظمت اور بزرگی میری اور پستی اور ذلت موسی کی اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ اس شخص سے کہ میرے
شہر میں هُوَ مَهِيْنٌ وہ خوار اور بیقدر ہے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ اور نہیں قریب ہے کہ ظاہر کرے وہ بات کو بسبب گنگ ہونے زبان کے غرض فرعون کی یہ تہی اس کلام سے کہ موسی باوجودیکہ آدمی بہت
اپنے پاس نہیں رکہتا ہے لیکن زبان بہی اسکی صاف نہیں ہے بات کہنے میں جو کہ ہر آدمی کیواسطے ہوتی ہے پس وہ برابری میری کیونکر کریگا اور دعوی نبوت کا کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ موسی نے دعا کی
تہی تو لکنت انکی زبان سے جاتی رہی تہی پہلے لکنت کے لحاظ سے فرعون نے ایسا کہا تہا اور رسم اس زمانہ کی کہتے ہیں کہ ایسی تہی کہ جسکو اپنا پیشوا کرتے تہے تو کنگن سونے کے اسکے ہاتہوں میں پہناتے تہے اور طوق سونیکا
اسکے گلے میں ڈالتے تہے اسواسطے فرعون نے بعد ظاہر کرنے اپنی بادشاہی اور بلندی مرتبہ کی اور بیان کرنے حقارت اور کمی یاروں موسیٰ کی اپنی قوم سے کہا کہ اگر موسی خدا کے پاس سے رئیس ہو کر آیا ہے تو
فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ پس کیوں نہیں ڈالے گئے اوپر اسکے اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے کے بنے ہوئے اور بعضوں نے اساور پڑہا ہے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہیں آئے مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہمراہ اسکے فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ملے ہوئے
آپس میں اور نزدیک ہونیوالے یہ حال واقع ہوا ہے یعنے ہمراہ موسیٰ کے فرشتے اسکی کمک کیواسطے کیوں نہیں آئے دستور ہے کہ جو بادشاہ اپنا ایلچی کہیں کو بہیجتا ہے تو ہمراہ اسکے کثرت سے آدمی اور سامان کرتا ہے کہ
اسکے ہر امر میں مددگار رہیں اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خداتعالے ایک مرد فقیر اور مفلس کو اپنا ایلچی کرکے بہیجے کہ نہ وہ اپنے ہمراہ کوئی یار رکہتا ہو اور نہ مددگار اور نہ کچہہ سامان اور جناب امیر علیہ السلام کے خطبہ
میں ہے کہ موسی اور ہارون دونوں بہائی جسوقت فرعون کے پاس آئے تو بالوں کی جبہ پہنی ہوئی تہے اور لاٹہیاں انکے ہاتہ میں تہیں فرعون سے انہوں نے کہا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو تیرا ملک اور بادشاہی ہمیشہ کو

کو ہوگی اور اسکی ہم تجھ سے شرط کرتے ہیں کہ تیرا ملک تیرے سپرد کر دینگے فرعون نے کہا کیا نہیں تعجب کرتے ہو تم اے قوم میری ان دو آدمیوں سے کہ اپنی میری شرط کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ باقی رہتے بادشاہی اور عزت کا
اور حال یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو انکو حالت فقیری اور خواری میں ہیں اور اگر سچا ہوتا یہ شخص اور ایلچی خدا کا کیوں نہیں ڈالے گئے اس پر کنگن سونے کے یعنی کیوں نہیں پہنائے گئے اور فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اگر خدا چاہتا تو انبیاء
کیواسطے خزانے سونے کے اور جواہر کی کانیں کھولدیتا اور پرندے اور چرندے انکے ہمراہ ہوتے اور انکو قوت اور شوکت بہت ہوتی لیکن آدمی اس صورت میں تو ڈر کر ایمان لاتے یا دنیا کی طمع سے اور خالص واسطے خدا کے کوئی
ایمان نہ لاتا اور نہ خالص واسطے خدا کے کوئی عمل کرتا تاکہ مستحق ثواب کا ہوتا فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ پس ضعیف پایا عقل میں فرعون نے قوم اپنی کو اپنی فرمانبرداری میں یا انسے طلب کی انکے فرمانبرداری اپنی فَاَطَاعُوْهُ
پس فرمانبرداری کی انہوں نے اس فرعون کی اور تابعدار اسکے ہوگئے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق کہ وہ لوگ تھے یعنی قبطی فرعون کی قوم کے آدمی ایک گروہ باہر ہونیوالے حکم خدا سے اور اسکی بندگی سے فَلَمَّا اٰسَفُوْنَا
پس جسوقت غضب میں لائے وہ ہمکو زیادہ عناد اور انکار اور سرکشی کرکے اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ بدلا لیا ہمنے ان سے واسطے دوستوں اپنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدایتعالی غضب میں نہیں ہوتا ہے
جیسے کہ ہم غضب میں ہوتے ہیں لیکن اسنے اپنی ذات کیواسطے پیدا کئے ہیں کہ وہ غضب میں ہوتے ہیں اور رضامند ہوتے ہیں اور وہ اسکے پیدا کئے ہوئے اور پرورش کئے ہوئے ہیں انکی رضامندی کو اپنی ذات
کی رضامندی کیا ہے اور انکے غضب کو اپنی ذات کا غضب شمار کیا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ انکو مقرر کیا ہے کیونکہ خدا کی اطاعت کیطرف بلاویں اور طریق حق کی رہنمائی کریں اور دوسری روایت میں ہے کہ مراد غضب دلانے سے
کرنا ہے پس جسوقت انہوں نے زیادہ کفر کیا تو وہ ہمکو زیادہ غضب میں لائے پس بدلا لیا ہمنے ان سے اپنے دوستوں کا فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ پس ڈبو دیا ہمنے انکو سب دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پس کر دیا ہمنے انکو مقدم اور پیشوا
کافروں کا جو کہ پیچھے ان سے پیدا ہوں اور حمزہ اور کسائی نے سلفا کو بضم سین اور ضم لام پڑھا ہے اور باقیوں نے ان دونو کو فتح سے پڑھا ہے یعنی انکو پیشوا مشرکین آئندہ کا ہمنے کیا تاکہ عذاب میں انکے پیشوا ہوں وَ
مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ اور کیا انکو مثل واسطے پچھلوں کے کہ انکے بعد جو آدمی پیدا ہوں تو وہ مثل انکی بیان کیا کریں ہلاک ہونے میں بسبب تکبر اور کفر کی اور انکا قصہ عجیب سے نصیحت پکڑیں اور کہتے ہیں کہ جسوقت
حضرت رسول خدا نے آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ قریش کے روبرو پڑھی یعنی تحقیق کہ تم اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اسکو سوائے خدا کے ایندھن دوزخ کا ہو قریش اس آیت کو سنکر بہت غصہ ہوئے اور
عبداللہ بن زبعری نے کہا کہ ای محمد صلعم یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں کے واسطے ہے یا سب امتیں اس حکم میں شریک ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے اور تمہارے معبودوں کیواسطے اور تمام مشرکوں کیواسطے ہے
اسنے کہا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی کہ میں اس حکم میں تجھپر غالب ہوا اسواسطے کہ تو دعوی کرتا ہے کہ عیسی ابن مریم پیغمبر ہے اور ہمیشہ اسکی تعریف کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ نصاری اسکی پرستش کرتے ہیں اور ملائکہ کی بھی
لوگ پرستش کرتے ہیں اگر عیسی اور ملائکہ دوزخ میں جائینگے تو ہم راضی ہیں کہ اپنے معبودوں کے ہمراہ انکے ہمسایہ ہوویں اور اس گفتگو کو سنکر سب قریش خوش ہوئے اور آواز بلند خندہ کیا اور اپنے گمان میں
بلند کیا ہمنے محمد کو الزام دیا جبرئیل یہ آیت ہمراہ لیکر نازل ہوئے وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا پس جسوقت بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثل کہ ابن زبعری نے عیسی کی مثل بیان کی اور جھگڑا کیا ہے تجھسے
نصاری کی پرستش کرنیکی جہت سے اور کہا کہ اگر ہمارے معبود پرستش کی جہت سے دوزخ میں جائینگے تو عیسی اگرچہ نصاری پرستش کرتے ہیں وہ بھی دوزخ میں جائیگا یہ کلام جو ابن زبعری نے کیا تو اِذَا قَوْمُكَ
اسوقت قوم تیری ای محمد صلعم یعنی کفار قریش مِنْهُ يَصِدُّوْنَ اس مثل سے غل مچاتے ہیں اور خوشی سے آوازیں بلند کرتے ہیں کہ ہمنے محمد کو الزام دیا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہ ءَاٰلِهَتُنَا کیا معبود ہمارے خَيْرٌ
اَمْ هُوَ بہتر ہیں یا وہ عیسی جسوقت کہ وہ ایندھن دوزخ کا ہوا اگرچہ وہ بھی دوزخ میں ہو مَا ضَرَبُوْهُ نہیں بیان کیا ہے انہوں نے اس مثل کو لَكَ واسطے تیرے اِلَّا جَدَلًا مگر واسطے جھگڑا کرنے کے اور تہمت کرنیکے
نہ واسطے فرق کرنے حق کے باطل سے بَلْ هُمْ بلکہ وہ جماعت قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ایک گروہ ہیں جھگڑنیوالے حق سے ناحق اور مجادلہ اور تحقیق حق کی انہیں منظور نہیں ہے مراد حق تعالی کی مَا تَعْبُدُوْنَ سے
اور مقصود رسول خدا کا اس سے کہ تم اور تمہارے معبود ایندھن دوزخ کا ہو یہی تھا کہ کافروں کی زیادتی حسرت کیواسطے وہ دوزخ میں ڈالے جائینگے اور کہا جائیگا کہ یہ تمہارے معبود ہیں کہ تم پرستش
کرتے تھے دوزخ کے کندے ہیں اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ مراد اس سے وہ آدمی ہو جو کہ نیک بندے خدا کے ہیں اور ابن زبعری نے واسطے فریب اور جھگڑا کرنیکے ایسا کہا تھا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں
لکھا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایکروز میں رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور حضرت قریش کی جماعت میں بیٹھے تھے جسوقت مجھکو دیکھا تو تبسم کی اور میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ ای علی
تو اس امت میں عیسی کی مثال ہے کہ ایک قوم نے اسکو دوست رکھا اور اسکی دوستی میں حد سے زیادہ بڑہ گئے کہ اسکو خدا جانکر ہلاک ہوئے اور ایک قوم نے اس سے دشمنی کی اور دشمنی میں اسکی حد سے بڑہکر ہلاک ہوئے
اور ایک قوم نے جو میانہ روی اختیار کی تو انہوں نے نجات پائی اور حال تیرا بھی یہی اس امت میں ایسا ہی ہوگا کہ ایک قوم تیرے خدا ہونیکا اعتقاد کریں اور ایک فرقہ اس امت میں سے تجھکو دشمن رکھینگے
اور تیرے حق میں بیہودہ باتیں کہینگے پس ہلاک ہونا پہلے فرقہ کا زیادتی کی جہت سے ہے اور دوسرے فرقہ کا کمی کی جہت سے ہے پس جسوقت قریش نے یہ سنا تو انکو بہت گران اور ناگوار معلوم ہوا اور ہنسکر کہا کہ
اپنے چچا کے بیٹے کو انبیاء کے مشابہ کرتا ہے اور ان سے تشبیہ دیتا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ جسوقت عیسی کی مثال دی گئی یعنی علی کو مثل عیسی کے تو نے کہا تو تیری قوم نے تجھکو طعن کیا اور کلام کو تیرے ہیچ
سمجھا اور خدا عالم ہے تو انہوں نے تمسخر کرینگے پس کہا انہوں نے کہ جسوقت علی مثل عیسی کے ہوا تو معبود ہمارے عیسی سے بہتر ہونگے اور بیان کیا اس کلام کو مگر واسطے جھگڑا کرنیکے نہ واسطے جدا کرنے حق کو باطل سے اور
منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام سے کہ رسول خدا صلعم نے جنگ سلاسل میں امیر المومنین علیہ السلام کو تحسین فرمایا کہ قسم ہے خدا کی اگر اس امر کا خوف نہوتا کہ ایک جماعت میری امت میں سے تیرے حق میں
کہیں کہ جو عیسی کے حق میں نصاری کہتے ہیں تو میں تیرے حق میں آجکے دن وہ بات کہتا کہ تو کسی قوم پر نہ گذرتا مگر کہ وہ تیرے قدموں کے نیچے کی خاک تبرک جانکر اٹھالیتے برکت اور شفا کیواسطے ایک جماعت قریش نے یہ سنا
تو غصہ ہوئے اور کہا کہ راضی نہ ہوا اپنے چچا کے بیٹے کیواسطے مثال میں مگر عیسی پسر مریم سے خدایتعالی نے یہ آیت نازل کی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اور سلمان فارسی سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلعم

سلام بیٹھے تھے اور ایک جماعت اصحاب کی بھی حضرت کی خدمت میں حاضر تھی حضرت نے فرمایا کہ اسوقت داخل ہوگا تمپر وہ شخص کہ مشابہ عیسی پسر مریم کے ہے ایک شخص حضرت کے ہمراہیوں میں سے اٹھا
کہ وہ داخل ہونیوالا میں ہو جاؤں پس داخل ہوا ناگاہ علی بن ابیطالب ایک مرد نے اُنمیں سے اپنے یار دوستوں سے کہا کہ راضی نہوا محمد اس سے کہ فضیلت اور بزرگی دی ہمپر علی کو یہانتک کہ مثال
کیا اُسکو عیسے بن مریم سے قسم ہے خدا کی ہمارے معبود کہ جنکو ہم ایام جاہلیت میں پرستش کرتے تھے وہ بہتر ہیں اس سے پس نازل کی اللہ تعالی نے اس مجلس میں یہ آیت فلما ضرب ابن مریم مثلا
اذا قومک منہ یصدون کہ اصل میں یصیحون ہے اِنْ ھُوَ نہیں ہے وہ عیسے اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ مگر بندہ کہ انعام کیا ہے ہمنے اوپر اُسکے کہ اُسکو پیغمبر کیا ہے اور بدون باپ کے اُسکو پیدا کیا ہے وَجَعَلْنٰهُ
مَثَلًا اور کیا ہے ہمنے اُسکو مثال اور قصہ عجیب لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ واسطے بنی اسرائیل کے یعنے اُسکا بدون باپ کے پیدا ہونا ایک قصہ ہے کہ مثال جاری ہوئی ہے درمیان بنی اسرائیل کے پس واسطے
تنبیہ کے اپنی قدرت کاملہ پر فرماتا ہے کہ وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم یعنی اگر ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا کرے تو لَجَعَلْنَا البتہ کر دیویں ہم مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً تم سے فرشتے یعنی تمکو ہلاک کریں اور تمہارے
بدلے فرشتے لاویں کہ وہ فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ بیچ زمین کے جانشین ہوں تمہارے کہ تمہاری جگہ زمین میں وہ رہیں یعنی عیسے کا پیدا ہونا اگرچہ عجیب ہے لیکن اس سے عجیب زیادہ ہے کہ ہم تمکو ہلاک
کریں اور تمہارے عوض فرشتے پیدا کریں یا بدون تمہارے اور یا یہ کہ تمکو ہی فرشتے بناویں کہ بشر ہونیکی بنیاد کو بدل ڈالیں ملائکہ کی بنیاد سے ایسی ہی ہے قدرت کاملہ ہماری اور
تاکہ جانو تم کہ ذات قدیم خدای پاک کی بلند ہے اس سے کہ فرشتوں کو اس سے نسبت دو کہ اُسکی اولاد کہو وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ عیسے لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ البتہ علم ہے واسطے قیامت کے کہ نزدیک ہونا
قیامت کا اس سے جانا جائیگا اسواسطے کہ اترنا اُسکا آسمان سے قیامت کے نزدیک ہونیکی علامتوں میں سے ہے منقول ہے کہ عیسے بعد غلبہ دجال کے آسمان سے بر نازل ہونگے زمین مقدس میں نزدیک ایک منارہ
بیضا کے بالائی کوہ اور دو کپڑے معصفر پہنے ہوئے اور دجال کی طلب میں روانہ ہوں اور باب لد میں کہ ایک مقام ہے ولایت شام میں اُسکے پاس پہنچیں اور ہاتھ میں اُنکے ایک حربہ ہو اُس سے دجال کو ماریں اور صاحب
الامر علیہ السلام خروج کریں اور حضرت عیسے سب خنزیروں کو قتل کریں اور صلیب اور بتوں کو توڑیں اور گرجا گھروں کو خراب کریں اور نصاری کو قتل کریں مگر اُن لوگوں کو کہ ایمان لائیں اور بیت المقدس
میں پہنچیں اور صاحب العصر مہدی اُسوقت نماز صبح میں اور ایک روایت میں ہے کہ نماز عصر میں مشغول ہوں اور اشارہ عیسے کیطرف کریں کہ جماعت آگے ہو اور نماز پڑہا حضرت عیسے ہاتھ صاحب الامر کا پکڑیں اور کہیں کہ تو
اولی ہے کہ نایب پیغمبر آخر الزمان کا ہے تو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کیونکر ہوگا حال تمہارا اُس روز کہ جس روز پسر مریم درمیان تمہارے نازل ہو اور امام تمہارا تم میں سے ہی ہوگا امت میری
ہو تم یعنی میری اولاد طاہرین میں سے ایک شخص تمہاری امامت کریگا مختصر یہ ہے کہ حضرت عیسے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑہیں اور بعد اسکے وہاں سے باہر آئیں اور یاجوج ماجوج خروج کریں اور عیسے مومنین کو
کوہ طور پر لیجائیں پس معلوم ہوا کہ نازل ہونا حضرت عیسے کا قیامت کے نزدیک ہونیکی علامتوں میں سے ہے فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا پس شک کرو تم ساتھ اُس قیامت کے اور جھگڑا مت کرو قیامت
کے آنے میں وَاتَّبِعُوْنِ اور پیروی کرو تم میری کہ میرے رسول کی فرمانبرداری کرو هٰذَا یہ یعنی جسکی طرف کہ تم کو میں بلاتا ہوں صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ راہ سیدہی ہے اور اب شیطان
کی پیروی سے منع کرتا ہے کہ وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ اور چاہیے کہ باز رکھے تمکو شیطان ورنہ بند کرے راہ راست سے وسوسہ ڈالکر اور بہکا کر اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ شیطان لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے اور اسی دشمنی سے تمہارے باپ کو بہشت سے نکلوایا اور چاہتا ہے کہ تمکو بہشت کی راہ سے بند کرے اور اب حال حضرت عیسے کے پیغمبر ہونیکا بیان کرتا ہے کہ وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی
اور جسوقت آیا عیسے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن کے کہ وہ معجزے ظاہر تھے اور انجیل اور احکام خدا کے قَالَ کہا عیسے نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس
ساتھ حکمت کے کہ وہ شریعت ہے ملی ہوئی حکمت اور مصلحت سے وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ اور تاکہ بیان کروں میں واسطے تمہارے بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ بعضے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اُسکے امور دین میں سے
تاکہ سب ایک راہ سیدہی پر ہو جاؤ فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم عذاب خدا سے گناہوں سے پرہیز کرکے وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو تم میری ہر حکم میں کہ جو خدا کیطرف سے تمکو میں پہنچاؤں اِنَّ اللّٰهَ
تحقیق خدا کہ جسکے پاس سے میں احکام شرع کے لایا ہوں هُوَ رَبِّیْ وہ پروردگار میرا ہے وَرَبُّكُمْ اور پروردگار تمہارا ہے فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو تم اُسکو وحدانیت کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہ ہے راہ سیدہی کہ جسمیں کسی طرح کی کجی نہیں ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ پس اختلاف کیا فرقوں نے کہ بعد حضرت عیسے کے متفرق ہو کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے مثل
یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے مِنْۢ بَیْنِهِمْ درمیان اُنکے سے جو کہ عیسے کے خطاب کئے گئے تھے اور اُنپر پیغمبر ہو کر آیا تھا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس خرابی ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے
اُنہوں نے اُن قوموں میں سے مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ عذاب سے اُس دن کے کہ دردناک ہے عذاب اُسکا یعنی روز قیامت هَلْ یَنْظُرُوْنَ نہیں انتظار کرتے ہیں یہ فرقے بعد آنے پیغمبر اور قرآن کے اِلَّا
السَّاعَةَ مگر قیامت کو اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اُنکو ناگہاں وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اور وے نہیں جانتے وقت اُسکا کہ وہ اطلاع رکھتے ہوں بسبب اپنی غفلت کے اور مشغول ہونے امور دنیا کے اَلْاَخِلَّآءُ
دوستی رکھنے والے دنیا میں یَوْمَىِٕذٍۭ اُس روز بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعضے اُنکے واسطے بعضے کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ مگر پرہیزگار مومنین ہیں کہ قیامت میں بھی آپسمیں وہ دوست ہونگے اسواسطے
کہ دوستی اُنکی ایمان کی جہت سے تھی وہ باقی رہیگی اور دوستی کفار کی امور دنیا کی جہت سے تھی اور کفر اور گناہوں پر مدد کرنے کے واسطے اُس روز اُس دوستی کی جہت سے عذاب میں گرفتار ہونگے پس
ایک دشمن دوسرے کا ہو جاویگا اور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علی نے بعد پڑہنے اس آیت کے فرمایا کہ جسوقت دو مومن آپسمیں دوستی کریں اور ایک اُن دونوں میں سے مر جاے تو وہاں جا کر کہے کہ فلانا میرا دوست تھا اور مجھکو
تیری فرمانبرداری میں اور تیرے نبی کی تابعداری میں حکم کرتا تھا اور نیکی کا حکم کرتا تھا اور بدی سے منع کرتا تھا ای خدا نظر لطف کی اُسپر مت اٹھا اور جیسی کہ اُسنے مجکو ہدایت کی ہے الہی

تو اسکو ہدایت پر درست رکھ اور جیسی کہ تو نے مجھ پر مہربانی کی ہے ایسی ہی اس پر مہربانی کر اور کفار اور بدکار جو آپس میں دوستی کرتے ہیں اور ایک شخص ان دونوں میں سے پہلے مرجاے تو کہے کہ خداوندا فلانا شخص مجھکو
تیری عبادت سے منع کرتا تھا اور تیری فرمانبرداری اور گناہ کی رغبت دلاتا تھا اور کہتا تھا کہ پھر ہم زندہ ہو کر نہ پھرینگے خداوندا نظر مہربانی کی اس سے اٹھا لے اور جس طرح مجھکو عذاب میں اسکو گرفتار
کر دنیا کی دوستی کا نہیں گزرا عتبار ۔ سب بھائی ہیں جہان میں یار کے یار غار ۔ یہ دوستی تو حشر میں کیسے کام آئیگی ۔ یہ دشمن بنیگی جو کہ ہیں بیجا رفیق و یار ۔ لیکن جو کوئی دوست ہو یا کسی جہت سے اور حکم دوست کو کرے نیکی کا بار
اور منع کار بد سے کرے اپنے دوست کو ۔ خالص خدا کے واسطے وہ یار نامدار ۔ دنیا میں دوستی یہی ہے متقین کی ۔ محشر تلک رہیگی یہ باقی برقرار ۔ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو دوستی کہ دنیا میں
سوا خدا کے اور کسی جہت سے تھی وہ دوستی قیامت کے روز دشمنی ہو جاویگی اور دوسری روایت میں حضرت صادق سے ہے کہ ان حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور اپنے دوستوں سے فرمایا کہ مراد ان متقیوں سے تم ہو
اور ایک روایت میں حضرت صادق سے ہے کہ طلب تو دوستی پرہیزگاروں اور متقیوں کی اگرچہ وہ زمین کے اندر نا پید ہوں اور اگرچہ تو انکی تلاش میں اپنی عمر کو فنا کر دے اسواسطے کہ خدا تعالی نے بعد انبیا
کے زمین پر انکے برابر کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا ہے اور نہیں انعام کیا ہے خدا تعالی نے کسی بندہ پر مثل صحبت انکی کہ جس کو توفیق انکی صحبت کی دی ہے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ الاخلاء یومئذ
بعضہم لبعض عدو الا المتقین اور گمان کرتا ہوں میں کہ جو کوئی ایسا دوست بے عیب اس زمانہ میں طلب کرے تو وہ بے دوست رہ جائیگا پس مومنین کو چاہیے کہ مقصود دوستی سے رضامندی خدا کی ہو اور دنیا کے اغراض
سے وہ دوستی نہو تاکہ قیامت کے دن اس خطاب سے سرفراز ہوں یعباد اے بندو میرے لا خوف علیکم نہیں خوف ہے اوپر تمہارے الیوم آجکے دن مکروہات دیکھنے کا ولا انتم تحزنون اور نہ تم غمگین
ع
ہو گے اور وہ بندے کہ جنکو یہ آواز ہو گی الذین وہ لوگ ہیں کہ امنوا بایاتنا ایمان لائے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے کہ جو قرآن میں ہیں وکانوا مسلمین اور تھے وہ فرمانبرداری کرنیوالے اور پاک کرنیوالے اپنے
نفسوں کو شرک و ریا سے اور منقول ہے کہ جسوقت لوگ قبروں سے اٹھینگے تو کوئی شخص ایسا نہو گا کہ ترساں و لرزاں نہو پس آواز یا عباد لا خوف علیکم الیوم کی سنینگے تمام خلائق امیدوار ہونگے اور بعد اسکے جسوقت آواز الذین
آمنوا کی سنینگے تو کفار اپنی طمع کو قطع کرکے رہجائینگے اور مومنین کو آواز کرنیوالا کہیگا کہ ادخلوا الجنۃ داخل ہو جاؤ تم بہشت میں انتم وازواجکم تم اور جورو تمہاری تحبرون یا ملائیں محبور خوش کئے
خوش کی گئی ہو تم اس طرح سے کہ اثر خوشی کا چہروں پر ظاہر ہو یطاف علیہم گرد اگرد پھرائے جائینگے اوپر انکے بہشت میں بصحاف پیالے من ذہب سونے کے واکواب اور آبخوروں کہ طرح
طرح کے لذیذ کھانے ان پیالوں میں اور بڑے مزہ دار شربت ان آبخوروں میں ہونگے منقول ہے کہ مومن بہشت میں ایک پیالہ سے ستر قسم کا کھانا کھائیگا کہ ہر قسم میں ہر ایک ستر سے وہ جدا ہو گا
اور دوسرے کھانے سے ملا ہوا نہو گا اور ہر ایک آبخورہ میں طرح طرح کے شربت ہونگے وفیہا اور بیچ اس بہشت کے ان مومنین کے واسطے ما تشتہیہ الانفس وہ چیز ہے کہ آرزو کرتے ہیں اسکو نفس انکے
قرائت اہل مدینہ و حفص و ابن عامر کی ہے کہ تشتہیہ میں ہا کو زیادہ کرتے ہیں باقی قاری تشتہی پڑھتے ہیں بدون ہا کے یعنی خواہش کرینگے نفس انکی ایسی ایسی چیزیں لذیذ اور مزہ دار خوشبو
ہونگی وتلذ الاعین اور لذت پائینگی آنکھیں دیکھنے سے بہشت کی چیزوں کے اور جو چیزیں وہاں چاہینگے وہ وہاں موجود ہونگی منقول ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں گھوڑے کو بہت دوست
رکھتا ہوں کیا بہشت میں ہو گا فرمایا کہ ہاں ہو گا اور جس چیز کو دل چاہے وہ موجود ہو گی اور آنکھ اس سے لذت پاویگی اور کہتے ہیں کہ کوئی بہشت میں مرغ کو دیکھ کر کہیگا کہ کاش مرغ بریاں ہوتا اسیوقت
مرغ بریاں ہو کر اسکے پاس موجود ہو گا تاکہ وہ اسکو کھائے اور اگر شراب کی آرزو کریگا تو اسیوقت کوزہ شراب لذیذ کے ہاتھ میں آجائینگے وانتم فیہا اور تم بیچ اس بہشت خالدون ہمیشہ رہنے
والے ہو کہ جسکے انتہا نہیں ہے حضرت قائم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ بہشت میں کیا عورتیں جنینگی اور وہاں اولاد پیدا ہو گی فرمایا کہ بہشت میں عورتوں کے واسطے حمل نہیں ہے اور نہ جننا ہے اور نہ حیض اور اسمیں چیزیں ہیں
کہ جسکی خواہش کرینگے نفس اور لذت پائینگی آنکھیں انکی دیکھنے سے جیسے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے اور جسوقت خواہش کریگا مومن فرزند کی تو خدا تعالی بغیر حمل کے اور جننے کے جس صورت کا چاہیگا ویسی
ہی پیدا کر دیگا جیسے آدم کو پیدا کر دیا تھا اور جسوقت کہ بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو انسے کہا جائیگا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا اور وہ بہشت کہ عطا کی گئی وہ بہشت کے وارث کئے گئے ہو تم اسکے
بما کنتم تعملون بسبب اس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں لکم فیہا واسطے تمہارے بیچ اس بہشت فاکہۃ کثیرۃ میوے ہیں بہت کہ منہا تاکلون انمیں سے کھاتے ہو تم جسقدر
کہ تم کھاؤ جائیں گے کل میوے اور منقول ہے کہ جسوقت مومن بہشت کی درخت میں سے میوہ توڑیگا تو دو چند اسکا اسیوقت اسمیں موجود ہو جاویگا اور کفار کا حال بیان کرتا ہے ان المجرمین تحقیق گنہگار لوگ
کفر کرنیوالے فی عذاب جہنم خالدون بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں لا یفتر عنہم سست کیا جاویگا ان سے عذاب بلکہ موافق عمل کے ہو گا اور کمی اسمیں کسی طرح نکیجاویگی وہم فیہ اور وہ گنہگار
بیچ اس عذاب کے مبلسون نا امید ہونیوالے ہیں رحمت خدا سے اور رکھے ہوئے عذاب سے اور بعضے کہتے ہیں کہ کافر کو آگ کے تابوت میں رکھینگے اور دروازہ اسکا بند کر دینگے کہ وہ کسیکو دیکھے اور اسکو کوئی دیکھے اور ہمیشہ وہ
اس عذاب میں گرفتار رہیگا اور خدا فرماتا ہے کہ وما ظلمناہم اور نہیں ظلم کیا ہے ہمنے انکو عذاب کرکے ولکن کانوا اور لیکن تھے کہ وہ کفار ہم الظالمین وہی ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر شرک اور گناہ کرکے اور جب
عذاب کی بہت سختی ہو تو بیطاقت ہو کر اور گھبرا کر حضرت مالک داروغہ دوزخ کے پاس جائیں ونادوا اور آواز دیں اسکو کہ یا مالک اے مالک خواہش کر تو لیقض علینا تاکہ حکم کرے اوپر ہمارے یعنی مار ڈالے ہمکو
ربک پروردگار تیرا تاکہ اس عذاب سے رہائی پائیں ہم دوزخیوں کا حال عجیب اور غریب ہو گا کہ کبھی نا امید ہونگے اور جب زیادہ سختی دیکھینگے تو مالک سے فریاد کرینگے اور مالک انکے جواب میں قال کہیگا انکم ماکثون تحقیق تم
ٹھہرنیوالے ہو دوزخ میں یعنے ہمیشہ رہنے والے ہو تم مرو گے اور تخفیف عذاب کی تم سے ہو گی کہتے ہیں کہ بعد چالیس روز کے مالک انکو جواب دیگا اور بعضی روایت میں ہے کہ وہ چلایا کرینگے اور ہمیشہ غل مچایا کرینگے لیکن مالک انکو ہزار
برس کے بعد جواب دیگا کہ تم ہمیشہ اسمیں رہنے والے ہو اور حق تعالے بعد جواب دینے مالک کے فرماتا ہے کہ لقد جئناکم بالحق البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے پاس حق کو یعنی حق بات کو زبانی پیغمبر کی ہمنے تمہارے پاس

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ واسطے حق بات کے کراہت کرنیوالے تہے کہ جو حق تہا وہ تمہاری طبیعت کو ناپسند تہا اور جو ناحق تہا وہ مرغوب طبع تہا اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ انہوں نے دنیا میں فقط انکار
ہی نہیں کیا ہی اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ مضبوط کیا تہا انہوں نے اَمْرًا ایک امر کو وہ رد کرنا حق کا تہا یا باطل کرنا اسکا یا مکر کرنا پیغمبر سے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس تحقیق ہم بہی مضبوط کرنیوالے ہیں کام کو واسطے بدلا
لینے کے وہ عذاب کرنا انکا ہی اَمْ يَحْسَبُوْنَ بلکہ گمان کرتے تہے وہ مضبوطی کرنیوالے اَنَّا لَا نَسْمَعُ تحقیق ہم نہیں سنتے ہیں سِرَّهُمْ راز پوشیدہ انکا وَنَجْوٰىهُمْ اور مشورہ ظاہر انکا کہ جو حق کے
باطل کرنے میں کرتے تہے بَلٰى ہاں سنتے تہے ہم اسکو وَرُسُلُنَا اور بہیجے ہوئے ہمارے یعنے نامہ اعمال کے لکہنے والے لَدَيْهِمْ کے نزدیک انکے يَكْتُبُوْنَ لکہتے تہے ہمارے حکم سے انکی فعل اور عمل کو اور جسوقت
کہ انکے راز ہمارے فرشتوں پر ظاہر ہوں تو ہمسے کیونکر پوشیدہ ہونگے پس موافق انکی اعمال کے ہم انکو جزا دینگے اور منقول ہے کہ جو کوئی اپنے گناہوں کو آدمیوں سے پوشیدہ کرے اور خدا پر ظاہر کرے کہ جسپر
کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو اسنے خدا کو نظر کرنیوالوں میں سے سب سے بیقدر گمان کیا اور کہتے ہیں کہ نضر بن حارث اشراف عرب کی جماعت میں بیٹہا تہا اور قرآن کی ایک آیت میں غور کرکے اسپر ہنسی کرتا
تہا اور ولید بن مغیرہ کہ اسوقت وہ اسلام کیطرف میل رکہتا تہا اور ہمیشہ قرآن کیطرف میل تہا اسنے کہا کہ اے نضر تو قرآن پر ہنسی کرتا ہی قسم ہے خدا کی محمد صلعم سوا حق کے اور کچھ نہیں کہتا ہی نضر نے کہا
کہ میں بہی حق کہتا ہوں محمد کہتا ہی کہ لا الہ الا اللہ میں بہی کہتا ہوں لا الہ الا اللہ مگر اسکی ہمراہ اسقدر زیادہ کرتا ہوں کہ الملائکۃ بنات اللہ یعنے فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں سو رسول خدا صلعم کو جو اس گفتگو کی خبر پہنچی
تو بہت رنجیدہ ہوے جبرئیل یہ آیت لائے قُلْ کہہ تو اے محمد ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ اگر ہووے واسطے خدا بخشنے والیکے فرزند جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا
اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ پس میں اول ہوں عبادت کرنیوالوں کا یعنی میں سب سے پہلے اسکی عبادت کروں اگر ثابت ہو دلیلوں سے کہ خدا کا فرزند ہی اور سب سے زیادہ اسکی تعظیم کروں اسواسطے کہ میں پیغمبر ہوں
اور پیغمبر کو لازم ہی کہ زیادہ علم رکہتا ہو اور دین سے خدا کی مقدمہ میں کونسی بات اسکی واسطے درست ہے اور کونسی درست نہیں ہے اور فرزند کی تعظیم بعینہ باپ کی تعظیم ہے پس اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہو
تو بیان کرو کہ اسکی فرزند ہی میں سب سے پہلے اسکی تعظیم کرونگا اور جسوقت کہ مجھکو یقین حاصل ہے کہ اسکو کوئی فرزند نہیں ہے تو بجز اسکے اور کسی کی پرستش نکرونگا کہ میں پیغمبر ہوں پروردگار عالموں کا
پس جسوقت کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو کسواسطے دوسرے شخص کی عبادت میں مشغول ہوتے ہو سُبْحٰنَ پاک ہے خدا کہ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار
آسمانوں کا ہے اور زمین کا رَبِّ الْعَرْشِ پروردگار عرش کا اور پیدا کرنیوالا عَمَّا يَصِفُوْنَ اس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں کفار کہ اسکی فرزند کہتے ہیں فَذَرْهُمْ
پس چہوڑ دے تو اے محمد صلعم ان کفار کو اور منہ ان سے پہیر کہ يَخُوْضُوْا شروع کریں وہ امر باطل میں وَيَلْعَبُوْا اور بازی کریں اور امور دنیا میں مشغول ہوں حَتّٰى يُلٰقُوْا
یہانتک کہ ملاقات کریں وہ اور دیکہیں يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ دن اپنے کو وہ دن کہ وعدہ کیے جاتے ہیں ملاقات اسکی کہ وہ دن قیامت کا ہے جس روز کہ کفار اپنی جزا کو پہنچینگے
پس جانیں کہ اسمیں بیہودگی آسمان اور زمین ہونیکا انکا مت کرو وَهُوَ اور وہ خدا الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وہ شخص ہے کہ بیچ آسمان کے معبود ہی کہ فرشتے اس کی عبادت کرتے ہیں
وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور بیچ زمین کے معبود ہے آدمیوں کا اور جنوں کا کہ سب کے معبود ہونے کا وہ سزاوار ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ حکمت والا ہی سب فعلوں میں الْعَلِيْمُ
جاننے والا اسب کی مصلحتوں کا وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ اور برکت والا وہ شخص اور بزرگ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا واسطے اسکی بادشاہی آسمانوں کی ہے اور زمین کی
اور اس چیز کی کہ درمیان ان دونوں کے ہے یعنے حکم اسکا سب چیز پر جاری ہے وَعِنْدَهٗ اور نزدیک اسکی ہے عِلْمُ السَّاعَةِ جاننا اس ساعت کا کہ جسمیں قیامت ہوگی وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
اور طرف اسکے پہیرے جاؤگے تم اسروز واسطے جزائے اعمال کے اور کفار سوائے خدا کی اوروں کو جو عبادت کرتے تہے بامید شفاعت اس گمان سے کہ یہ ہماری شفاعت کرینگے خدا تعالی انکی رد میں
فرماتا ہی کہ وَلَا يَمْلِكُ اور نہ مالک ہونگے اسروز اور نہ قدرت رکہیں گے الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ وہ لوگ کہ پکارتے ہیں یعنی پرستش کرتے ہیں مِنْ دُوْنِهِ سوائے اسکے غیروں کی شفاعت کی
امید میں الشَّفَاعَةَ سفارش کرنے کو یعنے نہیں مالک ہونگے وہ غیر انکے فرشتوں کی شفاعت کے کہ انکو شفاعت کرکے عذاب سے نجات دلوائیں اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ مگر جسنے کہ گواہی دی ہے
ساتہ حق کے یعنے مگر واحد جانا اسنے جسکی پرستش کرتے ہیں وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے ہیں دل سے جسکی کہ زبان سے گواہی دی ہے کہ خدا واحد ہے اور گواہی انکی یقین سے ہے مثل عیسے اور عزیر
اور ملایکہ کہ انکی کفار پرستش کرتے ہیں اور یہ زبان اور دل سے یقین کرکے خدا کے واحد ہونیکی گواہی دیتے ہیں پس یہ شفاعت کرینگے نہ کفار کی بلکہ مومنین کی شفاعت کرینگے اور
کفار سے جو کہ انکی پرستش کرتے ہیں جیسے کہ یہاں بیزار ہیں ایسے ہی وہاں بہی بیزار ہونگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور البتہ اگر پوچہے تو اے محمد صلعم ان پرستش کرنیوالوں غیر خدا سے کہ مَنْ خَلَقَهُمْ
کسنے پیدا کیا ہی انکو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ البتہ کہینگے کہ خدا نے اسواسطے کہ نہایت ظاہر ہونیسے انکار نہ کرسکیں گے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ پس کہاں پہیرے جاتے ہیں عبادت خدا سے باوجود ظاہر ہونے دلیلیں معرفت
خدا کی اور اعتراف کرنے اسکی خالق ہونیکی اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم ہرچند وحدانیت خدا کے ثابت کرنیمیں اور شرک کو باطل کرنیمیں دلیلیں قایم کرتے تہے لیکن کفار زیادہ عناد اور انکار کرتے تہے
رسول خدا صلعم نے درگاہ خدا میں عرض کی یہ آیت اسی وَقِيْلِهٖ اور کہنا اسکا یعنے نزدیک خدا کے ہی جاننا کہنے اس رسول کا کہ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ اے پروردگار میری تحقیق یہ لوگ مشرکین مکہ قَوْمٌ
ایک گروہ میں کہ نہایت انکار اور عناد سے لَّا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے ہیں خدا کی وحدانیت پر اور قیل بمعنے قول ہے اور عاصم اور حمزہ قیل کو مجرور پڑہا ہی الساعۃ پر عطف کرکے یعنے
عندہ علم قیلہ اسصورت میں قیل مضاف الیہ علم کا ہوگا لیکن علم الساعۃ اور قیلہ میں بعد بہت ہی اور باقیوں نے قیل کو منصوب پڑہا ہے اسصورت میں یا تو عطف اسکا سرہم پر ہے

اور یا الساعۃ کی محل پر ہی کہ وہ منصوب ہے بسبب علم مصدر کا کہ وہ الساعۃ کیطرف مضاف ہوا ہی اور یا منصوب ہے قال سے کہ قیل کہے ہوا مقدر ہے لیکن یہ ترجیح پر جو عطف کرتے ہیں وہ قیل
سے نہایت دور ہی اور بعضے قیل کو مرفوع پڑہتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہی اور خبر اسکی مابعد اسکا ہی اور وہ یہ ہی کہ یارب انّ ہولاء قوم لایومنون فَاصْفَحْ عَنْهُمْ پس منہ پہیرلے تو ان سی
وَقُلْ سَلٰمٌ اور کہہ تو کہ سلام ہی سلام رخصت کا کہ ہماری اور تمہاری درمیان کچھ جہگڑا نہیں ہے اور تمکو مجھسے کچھ واسطہ نہیں ہے اور نہ مجکو تمسے کچھ واسطہ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے
کہ جانینگے وہ اپنی کفر اور شرک کی انجام کو جسوقت کہ عذاب انپر نازل ہوگا دنیا میں تو بروز جنگ بدر اور آخرت میں وہ دوزخ میں جلینگی اور یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے

سورۃ الدخان

یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں انسٹھ آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ دخان کو پڑہے فرایض میں اور نوافل میں خدا ایتعالی قیامت کے روز امن والونمیں سے
اٹہاویگا اور عرش کا اسپر سایہ کریگا اور حساب اسکا بہت آسانی سے کریگا اور نامہ اعمال کو اسکی دست راست میں دیگا اور دوسری روایت میں ہی کہ اس حضرت علیہ السلام سے کسینے پوچہا کہ
کیونکر جانوں میں کہ شب قدر ہر سال میں ایکمرتبہ ہوتی ہے فرمایا کہ جسوقت ماہ رمضان آئی تو سورہ دخان کو ہر شب سو مرتبہ تلاوت کر اور جسوقت تیئیسویں شب آئی تو انشاءاللہ تعالی تو نظر کریگا اس
طرف راستی اس چیز کی کہ جسکا تو نی مجہسے سوال کیا ہی خداوند نصیب کرے تو ہمکو تلاوت اسکی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ اسکی تفسیر پہلے ہو چکی ہے وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے کتاب ظاہر اور روشن کی کہ وہ قرآن شریف ہی واضح کرنیوالا احکام حلال اور حرام کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق کہ ہمنے نازل کیا ہی اس قرآن کو فِيْ
لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بیچ رات مبارک برکتوں والی کے اور اسی شب کی برکتوں سے ہے کہ کتاب بزرگ پروردگار قدیم کی جو کہ باعث ہے دین و دنیا کی فائدوں کی اسشب کو لوح محفوظ آسمان سے پر نازل ہوئی اور اسی
شب کی برکتوں سے ہی کہ خدا تعالی نعمتیں روزی ہر سال کی بندوں پر تقسیم کرتا ہی اور اسی شب کی برکتوں سے ہی کہ خدا تعالی اسشب کو دعا بندونکی قبول کرتا ہی اور گناہونکو مغفرت چاہنے والونکی بخشتا ہی
اور فرشتی رحمت کی انپر نازل کرتا ہی اور مراد اس شب مبارک سے شب قدر ہی اور حدیثیں اسشب کی فضیلت کی انشاءاللہ تعالی سورہ قدر میں مذکور ہونگی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اسشب سے شب نیمہ شعبان ہے
یعنی شب پانزدہم شعبان اور اسکی فضیلت کی روایتیں بہی بیان کرتے ہیں لیکن آئمہ معصومین علیہم السلام کی روایتیں اسکی شب قدر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور قرآن کی آیتیں بہی اسپر
دلالت کرتی ہیں چنانچہ فرماتا ہی کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور دوسری آیت شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہی اور بعد بیان برکت اس شب کی فرماتا ہے اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ تحقیق ہم ہیں ڈرانیوالے
بندوں کو قرآن کو نازل کرکے اس شب کو کہ جسکی برکتوں سے یہ ہی کہ فِيْهَا يُفْرَقُ بیچ اسکے فیصلہ کیا جاتا ہی مِنْ كُلِّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ہر امر محکم کہ جسمیں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی اور تمام سال کے
واسطے حکم ہوتا ہے جیسے کہ تقسیم روزی کی اور تمام فائدی اور ضرر بندونکو دنیا میں اور اجلیں اور عمریں اور سوائے اسکی کہ جسمیں کسی طرح سے کمی اور زیادتی نہیں ہوتی اور حضرت
امام کاظم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے قرآن کو آسمان سے بیت المعمور میں ایکمرتبہ تمام اور کمال کے ساتہہ نازل کیا اور بعد اسکی بیت المعمور سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت آیت اور سورت سورت نازل ہوئی اور
اس شب کو کہ جسمیں نازل ہوا ہے یعنی شب قدر میں مقدر کیا جاتا ہے ہر امر حق اور باطل اور جو کچہہ کہ اس سال میں ہوگا اور جس چیز کو چاہی اس سال میں مقدم کری اور موخر کری اور مٹاوے اور ثابت کری اجلونکو اور روزیکو
اور بلاؤنکو اور امراض کو اور جو چاہی کم کری اور جو چاہی زیادہ کری اور منقول ہے کہ روزیونکے نسخونکو اسشب کو میکائیل کو دیتی ہیں اور لڑائیوں اور حوادث زمین کے نسخہ کو جبرئیل کو اور اعمال کی نسخہ کو اسرافیل
کو اور مصیبتوں کے نسخہ کو عزرائیل کو اس امر کا حکم کیا گیا ہی اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کرنا نزدیک ہمارے سے اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ تحقیق کہ ہیں ہم بہیجنے والی قرآن کی کہ عادت ہماری ہے بہیجنا پیغمبرونکا
کتاب رہنمائی کرنیوالی انکو دیکر رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ واسطے مہربانی کے پروردگار تیری کیطرف سے یا یہ کہ ہم بہیجنے والی تیرے ہیں واسطے مہربانی کے اور بخشش کی پروردگار تیرے کیطرف
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہی بندوں کی دعا کا الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے انکی مصلحتوں کا اور ان آیتوں میں انا کنا منذرین جواب قسم کا ہے اور امرا مفعول مطلق
فعل محذوف کا ہی اور بعضے حال کہتے ہیں اور رحمۃ مفعول لہ ہی انزلناہ کا رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور پیدا کرنیوالا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اس چیز کا کہ درمیان ان
دونوں کے ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین کرنیوالی اسکی اور تحقیق کرنیوالے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لایق پرستش سوائے اسکے يُحْيٖ زندہ کرتا ہی بعد مرنے کے
وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی بعد زندہ ہونیکی رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہے وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ اور پروردگار باپوں تمہاری پہلوں کا اور کفار اگرچہ خدا کی پروردگار ہونیکا اقرار کرتے تہے لیکن چونکہ
کہ عالم ہونے جمیع اشیا کا اور پیغمبروں اور کتابونکے بہیجنے کا اقرار نہیں کرتے تہے یہ امر انکے یقین کامل کا نہ تہا خدا کے پروردگار ہونیکا اسواسطے انکے یقین کا انکار کرکے فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ بلکہ وہ لوگ
بیچ شک کے ہیں اور جو کچہہ کہ ہمنے بیان کیا ہی اور خبر دی ہی اسکی طرف سے شبہہ میں ہیں اور باوجود اسکی يَلْعَبُوْنَ بازی میں رہتے ہیں اور ٹہٹہا کرتی ہیں اور جسوقت نصیحت کیجیے باز نہیں آتے ہیں تو
فَارْتَقِبْ پس انتظار کر تو واسطے انکی يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ اس دن کا کہ لائی آسمان بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ دہوئیں ظاہر کو يَّغْشَى النَّاسَ ڈہانپ لیگا اور گہیر لیگا آدمیوں کو اور آدمی اسکو دیکہکر کہینگے کہ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ
یہ عذاب ہے دردناک کہ خدا نی ہمپر بہیجا ہی اور قیامت کی علامات کی حدیث میں آیا ہی کہ اول نشانی قیامت کے آنیکی دہواں ہے اور آنا عیسی کا آسمان سے اور آنا آگ کا قعر عدن سے کہ لوگونکو
طرف محشر کی ہانکیگی کسینے پوچہا کہ یا رسول خدا دخان کیا چیز ہے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ درمیان مشرق اور مغرب کے پر ہوجائیگا اور چالیس روز تک رہیگا اور لیکن مومن کو مثل زکام کی معلوم ہوگا
اور کافر اسے ایسا ہوگا جیسے کہ نشہ میں ہوتا ہی اور اسکی کانوں سے اور ناک کے نتہنوں سے اور مقعد سے باہر نکلیگا اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ دہواں آسمان سے آیگا قیامت سے پہلے کہ داخل ہوگا کافر کے کانونمیں یہاں تک

که سو جاویگا سر کافر کا جیسے کہ گوسفند کے بچہ کا سر بہنا ہوا ہوتا ہے اور مومن کو وہ مثل زکام کے معلوم ہوگا اور زمین مثل اُس گہر کے ہوجائیگی کہ جس میں آگ روشن کی ہو اور چالیس روز تک رہیگا اور بعضے کہتے
کہ مراد دخان سے قحط ہے کہ رسول خدا کی دعا سے قریش میں ہوا تھا اور سات برس تک رہا تھا اور بہوک کی شدت میں لوگوں کو درمیان آسمان اور زمین کے دہواں سا معلوم ہوتا تھا اور اُنہوں نے مردار
اور ہڈیاں کہائی تہیں اور جب رسول خدا سے فریاد کی تو حضرت کی دعا سے پہر رفع ہوا اور جسوقت آدمی دہوئیں میں یا قحط میں گرفتار ہونگے تو کہا کہ رَبَّنَا اكْشِفْ اے پروردگار ہمارے دور کر تو عَنَّا
الْعَذَابَ ہم سے عذاب کو اِنَّا مُؤْمِنُونَ تحقیق کہ ہم ایمان لانیوالے ہیں اگر عذاب ہم سے دور ہوجاوے لیکن ایمان اُسوقت کا قبول نہیں ہے کہ علامت قیامت کو دیکھکر ایمان لائینگے اور یا
کہ بعد دور ہونے عذاب کے بہی ایمان لائینگے اور اپنے کفر پر ثابت قدم رہینگے اور دوسرے قول کے موافق یہ ہے کہ اُنہوں نے بعد دور ہونے عذاب کے وعدہ ایمان لانیکا کیا تہا لیکن جسوقت عذاب
دور ہوا اور قحط جاتا رہا تو پہر وہ کفار قریش ایمان لائے اور عناد اور انکار اُنکا پہلے سے بہی زیادہ ہوگیا خدا فرماتا ہے کہ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى کہاں سے واسطے اُن کفار کے نصیحت پکڑنا وَقَدْ
جَآءَهُمْ اور تحقیق کہ آیا ہے اُنکے پاس رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ پیغامبر ظاہر اور ظاہر کرنیوالا معجزوں کا اور اُنہوں نے اُس سے نصیحت نہ پکڑی ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ پہر پشت پہیری اُنہوں نے
اُس سے اور ایمان لائے وَقَالُوْا اور کہا اُنہوں نے حق میں اُسکے مُعَلَّمٌ کہ سکہلایا گیا ہے یعنی غلام عجمی اُسکو قرآن سکہلاتا ہے اور سوائے اُسکے یہ ہے کہ مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہے اور دماغ
اُسکا پراگندہ ہوگیا ہے اور کہتے ہیں کہ وقت آنی وحی کی جو حضرت کو غش عارض ہوا تو اُنہوں نے کہا کہ یہہ مجنون ہے اور جسوقت بعد آنے دہوئیں کے قیامت سے پہلے فریاد کرینگے اِنَّا كَاشِفُوا
الْعَذَابِ تحقیق ہم کہولنے والے عذاب کے ہیں اور دور کرنیوالے اُنسے قَلِيْلًا تہوڑے دنوں میں یعنی بعد چالیس روز کے اور قلیلا صفت زمانا مقدر کے ہے اور جسوقت کہ وہ عذاب کے دور ہونے
سے بہی ایمان نہ لائیں تو ہم اُن سے کہیں کہ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق تم پہر نیوالے ہو اُس عذاب تہوڑے سے طرف عذاب بڑے کے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى
جسدن کہ پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا آتش دوزخ کے عذاب میں قیامت کے روز اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم بدلا لینے والے ہیں اور رسول خدا صلعم کو جو کفار کے عناد اور انکار سے رنج زیادہ ہوتا تہا حق تعالی واسطے
تسلی خاطر اقدس رسول خدا کے قصہ حضرت موسی کا اور تکلیف اُنکو پہونچنی فرعونیوں کے ہاتہہ سے اور غرق ہونا فرعونیوں کا بیان کرتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے اور فتنہ میں ڈالا
ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے اُن کفار قریش کے قَوْمَ فِرْعَوْنَ قوم فرعون کو کہ وہ قبطی تہے یعنی اُنکو ہمنے آزمایا روزی میں فراغت کرکے اور مہلت دیکر لیکن اُنہوں نے اپنی نعمت دینیوالیکا
شکر نکیا بلکہ کفر میں اپنی زیادتی کی اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی میں گرفتار کیا وَجَآءَهُمْ اور آیا اُنکے پاس رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ پیغمبر بزرگ یعنی حضرت موسی علیہ السلام کو بلند شان اور
عالی مرتبہ تہا خدا کے نزدیک اور جسوقت وہ اُنکے پاس آیا تو اُنسے کہا اَنْ اَدُّوْٓا یہہ کہ پہنچا دو تم اِلَيَّ طرف میری اے فرعونیو عِبَادَ اللّٰهِ بندگان خدا کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ وہ تمہارے
عذاب میں گرفتار ہیں اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے پیغمبر امانت دار ہوں اور جس چیز کا میں حکم کیا گیا ہوں خدا کی جانب سے وہ تمکو پہنچاؤں اور اپنی جانب سے ہرگز
اُسکو کم اور زیادہ نکروں بلکہ جو کچہہ ہے وہی پہنچاؤں اور تم جانتے ہو کہ میں نے کبہی خیانت نہیں کی ہے پس واجب ہے تمکو میری فرمانبرداری کرنی وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور یہ کہ نہ تکبر کرو تم اوپر
خدا کے اُسکی دوستوں میں ظلم کرکے اور سرکشی مت کرو ناشکری کرکے اور اُسکی فرمانبرداری کرکے اور اُسکے پیغمبر کا اور وحی کا ٹہٹہا کرکے اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ تحقیق میں لانیوالا ہوں تمہارے پاس
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ حجت ظاہر اپنی دعوی کی سچائی پر جسوقت موسی نے اُنسے یہ کہا تو اُنہوں نے ارادہ اُسکے قتل اور سنگسار کرنیکا کیا موسی نے جب حال اُنکا دیکہا تو خدا تعالی سے پناہ چاہی اور
کہا کہ وَاِنِّيْ عُذْتُ اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ساتہہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اَنْ تَرْجُمُوْنِ اس سے کہ سنگسار کرو تم مجہکو یا قتل کرو یا دشنام دو یا آزار دو وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ
اور اگر نہیں ایمان لاتے ہو تم واسطے میرے اور میری پیغمبری ہونیکا تم اعتبار نہیں کرتے ہو تو فَاعْتَزِلُوْنِ پس کنارہ کرو تم مجہہ سے اور اپنی نیکی اور بدی کو مجہہ سے دور رکہو اور مجہکو میری حال پر چہوڑ دو اور
میرے آزار کے در پے مت ہو اُن لوگوں نے حضرت موسی کی نصیحت پر عمل نکیا اور اُنکی ایذا دینے میں مشغول ہوئے فَدَعَا رَبَّهٗ پس پکارا موسی نے پروردگار اپنے کو اسطرح سے کہ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ
تحقیق کہ یہہ لوگ یعنی قبطی قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ایک گروہ ہیں گناہ سخت کرنیوالے کہ وہ کفر اور شرک ہے خدا تعالی نے دعا حضرت موسی کی قبول کی اور حکم دیا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا پس لیجا تو بندوں میرے
کو رات کو یعنی بنی اسرائیل کو شب کو اپنے ہمراہ اس شہر سے باہر لیجا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ تحقیق کہ تم پیچہا کئے گئے ہو کہ فرعون تمہارے باہر جانیکی خبر سنکر مع لشکر تمہارے پیچہے روانہ ہوگا اور جسوقت
کہ تو اے موسی دریا پر پہونچے تو عصا اپنا دریا پر مارنا کہ وہ پہٹ جاوے اور اُسمیں بارہ رستہ پیدا ہوں اور تیری ہمراہ کے آدمیوں کے بارہ قومیں اُن رستوں خشک میں سے نکل جائیں اور تو اُنکو ہمراہ لیکر دریا کے
پار چلا جا وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چہوڑ دے تو دریا کو ٹہہرا ہوا اور رکا ہوا حال واقع ہوا ہے یعنی چہوڑ دے دریا کو اُسی طرح مع اُن راہوں کے اور پہر عصا اُسپر مت مار تاکہ قبطی اُن راہوں میں داخل ہوں اور تو
اُنکے ڈوبنے کچہہ اندیشہ مت کر اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ قبطی جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ایک لشکر ہے غرق کیا گیا کہ سب دریا میں ڈوب جائیں گے پس حضرت موسی بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر شب کو مصر سے روانہ ہوا اور جسوقت
دریا پر پہنچے تو حضرت موسی نے دریا پر عصا مارا اُسمیں بارہ رستہ ہوگئے موسی بنی اسرائیل کی بارہ قوموں کو ہمراہ لیکر دریا کے پار اُتر گئے اور اُنکے پیچہے فرعون مع لشکر بیشمار کے اُنکی تلاش میں آیا جسوقت دریا پر پہنچا تو دریا کے اندر بارہ
راہیں خشک دیکہیں مع اپنے ہمراہیوں کے دریا میں داخل ہوا بنی اسرائیل کے پیچہے جسوقت سب آدمی اُسکے دریا میں داخل ہوگئے حق تعالی نے دریا کو حکم کیا پانی اُسکا ملکر برابر ہوگیا اسطرح سے کہ گویا اُسمیں کوئی رستہ نہ تہا اور قبطی قوم
کے سب آدمی غرق ہوکر دوزخ میں پہنچے اور حق تعالی اپنے حبیب کو اُنکے حال سے خبر دیتا ہے کہ كَمْ تَرَكُوْا بہت چہوڑی اُن قبطیوں نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ بہرے ہوئے درختوں اور میووں سے وَّعُيُوْنٍ اور چشمیں کہ جاری

تھے وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیاں وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ اور مقام بزرگ کہ بڑی بڑی محل آراستہ ہوئے تھے وَّنَعْمَةٍ اور نعمت طرح طرح کی کَانُوْا فِيْهَا تھے بیچ اسکے فٰكِهِيْنَ نعمت پانیوالے کہ میوہ اور غذائیں لذیذ کہاتے تھے كَذٰلِكَ ایسی ہی حکم ہمارا حد سے گزرنیوالوں کے حق میں وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کیا ہمنے اُن باغوں اور چشموں وغیرہ کا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ قوم دوسری کو کہ وہ قوم مذہب میں اُنکی غیر تھی اور بنی اسرائیل ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُنکو قبطیوں کا وارث کیا کہ سب چیزیں قبطیوں کی اُن کو دیدیں اور اُن کے شہروں کا اُنکو مالک کیا اُنکی ہلاک ہونیکے بعد بے محنت اور بے تردد جیسے کہ میراث کسیکو بدون مشقت کے ملتی ہے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ پس نہ رویا اوپر اُن قبطیوں کے السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ آسمان اور زمین جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلانا ایسا تھا کہ اُسپر آسمان و زمین اور آفتاب و ماہتاب اور در و دیوار روئے لیکن نہ اُنپر آسمان اور زمین روئے اسواسطے کہ یہ غضب الٰہی میں گرفتار تھے اور حال اُنکا برخلاف اُس شخص کے ہے کہ جسکی موت امر عظیم ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو اُسکا مصلّے اور عبادت کرنیکی جگہ اور عمل کے اوپر چڑھنے کی جگہ اور روزی کے اُترنیکی جگہ اُسپر روتی ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی پر آسمان چالیس صبح رویا اور سوائے اُنکے اور کسی پر نہیں رویا کسی نے پوچھا کہ علامت اُسکے رونے کی کیا ہے فرمایا کہ ایک سرخی اُسمیں وقت طلوع صبح ظاہر ہوتی تھی اور ایک سرخی غروب کے وقت ہوتی تھی اور قایم سے منقول ہے کہ ذبح کیا گیا یحییٰ جیسے کہ ذبح کیا گیا حسین اور نہیں روئے ہیں آسمان اور زمین مگر اُن دونوں پر اور صحیح مسلم جو اہل سنت کی احادیث کی کتاب ہے اُسمیں لکھا ہے کہ یحییٰ اور حسین پر آسمان رویا اور سدی راوی اہل سنت سے منقول ہے کہ جسوقت حسین شہید ہوا تو آسمان نے اُسپر گریہ کیا اور گریہ اُسکا سرخی اُسکی اطراف کی ہے وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ اور نہیں قبطی انتظار کئے گئے اور مہلت دئے گئے ایک ساعت سے دوسرے وقت تک بلکہ جسوقت عذاب نازل ہوا اُسیوقت ہلاکت ہوگئی اور جڑ اُنکی بنیاد سے جاتی رہی وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ عذاب خوار کرنیوالے سے کہ اُنپر واقع ہوتا تھا مِنْ فِرْعَوْنَ جانب فرعون سے کہ وہ اُنکے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور بہت سخت محنت اُن سے لیتا تھا اور اپنی بندگی میں اُنکو قید کر رکھا تھا اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ فرعون تھا عَالِيًا تکبر اور سرکشی میں مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ حد سے گزرنیوالوں میں سے کفر اور گناہ میں وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو یعنی موسیٰ کو اور اُسکے ہمراہی مومنین کو عَلٰى عِلْمٍ اوپر علم کے کہ ہم جانتے ہیں اور ہمکو علم اُسکا تھا کہ لائق برگزیدہ کرنیکے ہیں اسواسطے ہمنے اُنکو برگزیدہ کیا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اوپر عالم کے لوگوں اُس زمانہ کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ اور دی ہمنے اُنکو نشانیوں قدرت اپنی میں سے مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ وہ چیز کہ بیچ اُسکے نعمت ظاہر ہے جیسے کہ پھٹنا دریا کا اُنکے واسطے اور سایہ کرنا ابر کا اور بھیجنا من و سلوٰی کا اور اُنکا چھوڑانا فرعونیوں کے ہاتھ سے اور اب حقتعالیٰ پھر کفار قریش کا حال بیان کرتا ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ تحقیق کہ یہ لوگ قریش کے البتہ کہتے ہیں بیچ حالت سے مومنین کے جواب میں جسوقت کہ وہ کہتے ہیں کہ تم بعد مرنیکے زندہ ہوگے اِنْ هِيَ نہیں ہے وہ مرنا اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى مگر مرنا ہمارا پہلا دنیا میں کہ بعد اُسکے پھر زندگی نہوگی وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ اور نہیں ہیں ہم اُٹھائے گئے زندہ کرکے بعد مرنیکے اور اگر تم اے مسلمانو دوبارہ زندہ ہونیکا دعوی کرتے ہو تو فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ پس لاؤ تم باپوں ہمارے کو اور خدا سے درخواست کرو کہ وہ اُنکو زندہ کردے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست اور درست کہنے والے کہ خدا قادر ہے دوبارہ زندہ کرنے پر اور کہتے ہیں کہ کہنے والا اس بات کا ابوجہل تھا رسول خدا سے کہتا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو قصی بن کلاب دادا ہمارے کو زندہ کردے کہ ہم اُس سے احوال زندہ ہونیکا اور قیامت کا دریافت کریں اور جناب رسول خدا دلیلیں قائم کرتے تھے اور معجزے دکھلاتے تھے اور وہ کفر کی زیادتی سے اُسمیں تامل کرکے بیجا سوال کرتے تھے اسواسطے اُنکی خوف دلانیکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَهُمْ خَيْرٌ کیا وہ قریش بہتر ہیں قوت و شوکت اور سختی میں اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ یا قوم تبع کے کہ ایک لشکر کثیر تھا نہایت زبردست وَّالَّذِيْنَ اور وہ لوگ کہ تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن سے جیسے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور باوجود قوت و شوکت کے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کیا ہمنے اُنکو اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ لوگ تھے مُجْرِمِيْنَ سخت گناہ کرنیوالے مثل کفر اور شرک کے اور قیامت کا انکار کرتے تھے پس جسوقت کہ ہمنے اُنکو باوجود اس قوت اور کثرت کے ہلاک کیا تو قریش کہ اُن سے نہایت کم مرتبہ میں وہ ہمارے عذاب سے کیونکر نجات پائیں گے کہتے ہیں کہ تبع حمیری ایک بادشاہ تھا اور کنیت اُسکی ابوایوب تھی اور نام اُسکا اسعد بن ملکا تھا اور لشکر بیشمار رکھتا تھا اور مشرق سے مغرب تک ملک فتح کیا اور بڑی بڑی شہر اپنے قبضہ میں لایا اور سمرقند کو اُسنے منہدم کیا اور پھر اُسکو بنایا اور کثرت لشکر اور خادموں اور تابعداروں کی جہت سے نام اُسکا تبع مشہور ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ یمن کا بادشاہ تھا اور یمن کے بادشاہوں کو تبابعہ کہتے ہیں جیسے کہ خاقان ترک کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو کہتے ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تبع کو دشنام مت دو اسواسطے کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مرد صالح اور نیک تھا اور حقتعالیٰ نے اُسکی قوم کی مذمت کی ہے اُسکی مذمت نہیں کی ہے اور حضرت صادق سے روایت ہے کہ فرمایا تبع نے اوس اور خزرج کے قبیلہ سے کہا تھا کہ تم اپنی حالپر قائم ہو یہانتک کہ پیغمبر آخر الزمان آوے اور اگر میں اُسکو پاؤں تو اُسکی خدمتگاری کروں اور منقول ہے کہ تبع اگر کسیکو خط لکھتا تھا تو اول میں لکھتا تھا کہ بسم اللہ الذی ملک برا و بحرا و ضحا و ریحا یعنی بنام خدا جو بادشاہ ہے خشکی کا اور تری کا اور آفتاب کا اور ہوا کا اور منقول ہے کہ پہلے سب سے خانہ کعبہ کو لباس تبع نے پہنایا ہے اور روایت ہے کہ پہلے تبع آتش پرست تھا اور جسوقت اُسکی بیٹی کو مدینہ میں قتل کیا تو اُسنے وہاں کے رہنے والوں پر لشکر کشی کی دو آدمی بنی قریظہ میں سے کعب اور اسد یہ خبر سنکر اُسکے پاس آئے اور تبع سے کہا کہ ایسی دلیری مت کر کہ مدینہ مقام ہجرت پیغمبر آخر الزمان ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی سنکر اُنکے قتل و غارت سے دست بردار ہوا اور اُن دونوں کے ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک جماعت اہل کتاب ہمراہ لیکر مکہ کو روانہ ہوا اور ایک جماعت ہذیل کی اُسکی رستہ پر آئی اور کہا کہ ہم تمکو ایک مکان بتلاتے ہیں کہ اُسمیں خزانہ ہے چاندی سونے اور موتیوں کا اُسنے پوچھا کہ کہاں وہ کہا کہ مکہ میں اور غرض اُنکی یہ تھی کہ وہ قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہوجاوے اور اُسنے علماء کے روبرو قصہ خزانہ کا بیان کیا اُنہوں نے کہا کہ اے بادشاہ ہرگز یہ ارادہ نکرنا اسواسطے کہ تمام روئے زمین میں یہی جگہ بزرگ زیادہ ہے اور جو کوئی اُسکا قصد کرتا ہے ہلاک

ہو جاتا ہے تبع یہ سنکر مکہ کو روانہ ہوا اور خانہ کعبہ کو جامہ پہنایا اور چھ ہزار جانور قربان کئے اور وہاں سے یمن کو روانہ ہوا اور ایک قوم حمیر نے آپکی مخالفت کی اور کہا کہ ہمارے دین سے پھر گیا ہے
ہم تیرے ہمراہ نہیں ہوتے تبع نے اُنکو خدا تعالیٰ کی توحید کیطرف رہنمائی کی اور اُن لوگوں نے اور زیادہ عناد اور انکار کیا اور کہا کہ ہم آگ سے آزمائش کرتے ہیں اور وہ ایک آگ تھی پہاڑ کے
دامن میں جو زمین یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کے نیچے وہ آگ تھی جسوقت دو آدمیوں کا آپسمیں جھگڑا ہوتا تو اُس آگ کے پاس جاتے جو کوئی کہ جھوٹا ہوتا تھا وہ جلجاتا تھا اور سچے کو کچھ اثر نہ ہوتا تھا وہ
وہاں گئے اور علماء اہل کتاب اپنی کتابیں لیکر اُس آگ میں داخل ہوئے اور سلامت وہاں سے باہر نکل آئے اور آتش پرست اسمیں داخل ہوئے تو جل گئے اور منقول ہے کہ تبع نے ایک عریضہ جناب
رسولخدا صلعم کو لکھا اور شامول یہودی کے سپرد کیا کہ اگر تو زندہ رہے تو جناب رسالتمآب کو پہنچا دینا اور جو نہیں تو اپنی اولاد کو سپرد کرکے وصیت کرنا کہ حضرت کو پہنچا دیں کہتے ہیں کہ ابی لیلیٰ فرزند شامول کی
نسل میں سے ہمراہ ابو ایوب انصاری تھا اُس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا اور حضرت نے تین دفعہ فرمایا کہ مرحبا برادر نیک تبع کو اور منقول ہے کہ اسعد حمیری کہ تبع یمن تھا سات سو برس پہلے پیغمبر ہونے سے حضرت کے
ایمان لایا تھا حضرت رسولخدا صلعم پر اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک ہزار اور ترپن برس پہلے ہجرت سے ایمان لایا تھا کہ پیغمبر ہونے سے پہلے ایک ہزار اور چالیس برس ہوئے اور اب خدا تعالیٰ قیامت کا حال بیان کرتا
ہے کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہے ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونوں کے ہے لٰعِبِيْنَ بازی کرنیوالے ہوکر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ان
سب کو ہمنے واسطے کھیل اور لعب کے نہیں پیدا کیا ہے بلکہ واسطے نصیحت پکڑنے کے اور اسطرح لیجانیکے اُسکے پیدا کرنے والے پر پیدا کیا ہے پس کیونکر بیکار اور معطل چھوڑ دینگے ہم بدون ثواب
اور عذاب کے لوگوں کو قیامت کے روز مَا خَلَقْنٰهُمَآ نہیں پیدا کیا ہے ہمنے اُن دونوں کو یعنی آسمان اور زمین کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے اور واسطے ایک مصلحت کے کہ اُس نے
تقاضا اُسکے پیدا کرنیکا کیا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر اُنکے بسبب تامل نکرنیکے لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں کہ فعل حکیم کا خالی حکمت اور مصلحت سے نہیں ہے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
تحقیق کہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ وقت جمع ہونے اُن کے کا ہے سب اجمعین حال واقع ہوا ہے یعنی دن قیامت کا وقت جمع ہونے سب آدمیوں کا ہے يَوْمَ
لَا يُغْنِيْ جسدن کہ نہ بے پروا کرے عذاب سے اور نہ دور کرے مَوْلًى کوئی دوست عَنْ مَّوْلًى دوست سے شَيْئًا کسی شے کو عذاب میں سے وَلَا هُمْ اور نہ وہ دوست يُنْصَرُوْنَ
مدد کئے جاوینگے دوستوں کی جانب سے کہ انکو عذاب سے نجات دلاویں اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ شخص کہ رحم کرے خدا اُسپر کہ اسکو بخشدے اور یا اذن شفاعت کا اُسکے حق میں دیوے اگر وہ
مومن ہو اسواسطے کہ کفار کے واسطے شفاعت نہیں ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق کہ وہ خدا وہی ہے غالب عذاب کرنے پر مہربان ہے اُس شخص پر کہ جو کوئی اسکی
فرمانبرداری کرے اور کفار کے حق میں فرماتا ہے کہ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ تحقیق درخت زقوم کا طَعَامُ الْاَثِيْمِ کھانا گنہگار سخت کا ہے جو کہ کفر اور شرک کرتا ہے اور بعضی کہتے ہیں
کہ مراد اس سے ابوجہل ہے کہ وہ خرما اور مسکہ ملاکر کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ جس سے محمد ہمکو ڈراتا ہے وہ یہ ہے حقتعالیٰ اُسکے قول کو رد کرتا ہے کہ زقوم وہ نہیں ہے جسکو ابوجہل گمان کرتا ہے بلکہ
زقوم وہ ہے کہ كَالْمُهْلِ مانند تانبہ پگھلے ہوئے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ جوش کرتا ہے بیچ پیٹوں کے اور اہل کوفہ اور حفص تغلی کو یا سے پڑھتے ہیں اور باقی کو قاری تا سے یعنی جوش کرتا ہے
زقوم پیٹوں میں كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ مانند جوش کرنے آب گرم کی شدت حرارت سے کہ جس سے انتڑیاں اور اوجھڑیاں سب گلجاوینگی پس حقتعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم کریگا کہ خُذُوْهُ
پکڑو تم اُس گنہگار کو فَاعْتِلُوْهُ پس کھینچو تم اُسکو اور اہل کوفہ اور ابو جعفر اور ابو عمرو نے اسکو کسرہ تا سے پڑھا ہے اور باقی کے قاری فتح تا سے پڑھتے ہیں یعنی کھینچو تم اُس کافر کو سختی سے
اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ طرف بیچ اور وسط دوزخ کی ثُمَّ صُبُّوْا پھر گراؤ تم فَوْقَ رَاْسِهٖ اوپر سر اُسکے مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ عذاب آب گرم کھولتے ہوئے سے اور ٹھٹھے کی راہ سے فرشتے اُس گنہگار
کافر کو کہ جسکے نزدیک زقوم بہت عزیز تھا کہینگے کہ ذُقْ چکھ تو اس عذاب کو کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ تحقیق تو عزت والا ہے نزدیک اپنے الْكَرِيْمُ بزرگوار ہے اپنے گمان میں کہتے ہیں کہ ابوجہل کہتا
تھا کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کے کہ گرد مکہ کے ہیں میرے برابر کوئی عزتدار اور بزرگ نہیں ہے پس تو اے محمد اور تیرا خدا قدرت نہیں رکھتے ہو کہ تم مجھکو ضرر پہنچاؤ پس قیامت کے روز
اُس سے کہا جاویگا کہ اے عزیز اور کریم چکھ تو اس عذاب کو اور کسائی نے انک بفتح ہمزہ پڑھا ہے اور اُس گنہگار کافر سے کہا جاویگا کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ تھے تم
ساتھ اسکے دنیا میں تَمْتَرُوْنَ شک کرتے اب دیکھو کہ وہ تمہاری سلامتی ہے اور اب پرہیزگاروں کے حق میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیز کرنیوالے کفر اور گناہوں سے فِيْ
مَقَامٍ اَمِيْنٍ بیچ جگہہ امن والی کے ہونگے آفت اور محنت اور درد اور دکھ سے سب سے اور مقام امین کے بدل کو فرماتا ہے کہ فِيْ جَنّٰتٍ بیچ بہشتوں اور باغوں بھری ہوئے درختوں اور میووں کے
وَّعُيُوْنٍ اور چشموں جاری ہونیوالوں کے کہ يَّلْبَسُوْنَ پہنینگے پوشاک کو مِنْ سُنْدُسٍ ریشمی پارچہ باریک اور مہین سے مثل لاہی کے وَّاِسْتَبْرَقٍ اور ریشمی پارچہ گندہ سے مثل اطلس کے کہ
مُّتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے بیٹھنے والے ہونگے تاکہ آپسمیں ایک شخص دوسرے شخص کے دیدار سے اُنس پکڑے اور متقابلین حال واقع ہوا ہے كَذٰلِكَ ایسا ہی ہے حال بہشت کا اور بہشت کے بیچ واسطے مومنین کا
وَزَوَّجْنٰهُمْ اور زوجہ کردینگے ہم اُنکے واسطے بِحُوْرٍ عِيْنٍ حور العین کو کہ وہ عورتیں بہشت کی سفید اور نازک بدن ہیں اور بڑی آنکھوں والیاں کہ جنکی آنکھوں کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی
نہایت سیاہ ہے اور کہتے ہیں کہ حوریں وہ عورتیں ہیں کہ نہایت حسین اور خوبصورت ہیں اور سفیدی اُنکے چہروں کی ایسی ہے کہ آنکھیں اُسکو دیکھکر حیران ہو جائیں اور صفائی اُنکے بدنوں کی ایسی
کہ جو کوئی اُنمیں نظر کرے تو اپنا چہرہ اُنکے بدنوں میں دیکھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کیواسطے آٹھ سو زوجہ باکرہ کنواریاں ہونگی اور ایک ہزار غیر باکرہ اور دو زوجہ حور عین کا اور وہ متقی اور

پرہیزگار بہشت میں یَدۡعُوۡنَ فِیۡہَا طلب کرینگے بیچ اُس بہشت کے غلاموں اور خادموں سے اور خواہش کرینگے بِکُلِّ فَاکِہَۃٍ ساتھ ہر میوہ کے جو چاہینگے اٰمِنِیۡنَ امن میں ہونیوالے ہر ایک قسم کی یہ حال واقع ہو کہ لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡہَا الۡمَوۡتَ نہ چکھینگے بیچ اس بہشت کے موت کو اِلَّا الۡمَوۡتَۃَ الۡاُوۡلٰی مگر موت پہلی کہ وہ دنیا میں تھی اور آخرت میں انکے واسطے موت نہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ الا بمعنی بعد ہے یعنی نہ چکھینگے وہ بیچ اُس بہشت کے موت کو بعد موت پہلی کے جو کہ دنیا میں ہے وَوَقٰہُمۡ اور نگاہ رکھیگا خدا اُن مومنوں کو عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ عذاب آگ جلانیوالی سے اور بخشش کرنا بہشت کا پرہیزگاروں کو فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکَ فضل ہے پروردگار تیرے کیطرف سے اور احسان اور کرم اُسکا اور فضلا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ذٰلِکَ وہ یعنی ہمیشہ رہنا بہشت میں معہ قسم قسم کی نعمتوں کے اور باوجود اسکے پھر موت کی تلخی کا نہ چکھنا ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ وہی مراد پانا بڑا ہے کہ سب بلاؤں سے رہائی پاکر حاصل کرنا جمیع مقاصد کا ہے فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ پس سوائے اسکی نہیں کہ آسان کیا ہے ہمنے اس قرآن کو اسواسطے کہ نازل کیا ہے ہمنے اسکو بِلِسَانِکَ ساتھ زبان تیری کے لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ تاکہ وہ کفار نصیحت پکڑیں اور اسکی معانی کو سمجھکر اسواسطے کہ انکی زبان میں ہے اور جسوقت کہ وہ کفار باوجود آسان ہونے اسکی معنی کے پھر نصیحت نہ پکڑیں تو فَارۡتَقِبۡ پس منتظر رہ تو اس امر کا کہ جو اسپر نازل ہوا اِنَّہُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ تحقیق کہ وہ بھی انتظار کرنیوالے ہیں کہ تجھکو کیا چیز پہنچے لیکن تجھکو خدا کیطرف سے نصرت اور مدد پہنچیگی اور وہ عذاب میں گرفتار ہونگے

سورۃ الجاثیۃ

اور سورہ شریعت بھی اسکو کہتے ہیں اور یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ قل للذین آمنوا یغفروا مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں سینتیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ جاثیہ کو پڑھے ثواب اسکا یہ ہے کہ آتش دوزخ کو نہ دیکھیگا اور نہ دوزخ کا جلانا سنیگا غرض یہ ہے کہ وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور ہمراہ محمد صلعم کے ہوگا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ اسکی تفسیر پہلے گذر گئی ہے تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ نازل کرنا اس کتاب کا مِنَ اللّٰہِ خدا کی جانب سے الۡعَزِیۡزِ غالب ہے ہر چیز پر الۡحَکِیۡمِ حکمت والا ہے کہ ہر کام کو موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حم قسم ہے اور تنزیل الکتاب صفت اسکی ہے یعنی قسم ہے حم کی کہ یہ کتاب ہے کہ بھیجی گئی ہے خدا غالب کی جانب سے اور جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ تحقیق بیچ آسمانوں کے مثل ستاروں اور آفتاب اور ماہتاب وغیرہ کے وَالۡاَرۡضِ اور بیچ زمین کے مثل پہاڑوں اور درختوں اور دریاؤں کے اور حیوانات وغیرہ کے لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان لانیوالوں کے کہ وہ سب ایسی نشانیاں ہیں کہ دلالت کرتی ہیں خدا کی وحدانیت اور قدرت کاملہ پر ایمان لانیکے واسطے وَفِیۡ خَلۡقِکُمۡ اور بیچ پیدا کرنے تمہارے کی ابتدائے نطفہ سے پیدا ہونے تک کہ کبھی نطفہ کا خون بنایا اور پھر گوشت اور ہڈیاں بنائیں اور طرح طرح کی عجیب اور نادر کاریگریاں اسمیں کیں اور پھر پیدا کیا اور جوان کیا اور بوڑھا کیا وَمَا یَبُثُّ اور بیچ اُس چیز کہ بکھیرتا ہے اور پھیلاتا ہے زمین میں مِنۡ دَآبَّۃٍ چلنیوالوں کی قسم سے طرح طرح کی جنس اور صورت کے جاندار یہ سب اٰیٰتٌ نشانیاں قدرت اور وحدانیت خدا کی ہیں لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ واسطے اُس گروہ کے کہ یقین کرتے ہیں خدا کے وجود اور وحدانیت اور قادر ہونے کا وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ اور بیچ آمد و رفت رات کی اور دن کے کہ ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور یا بیچ مختلف ہونے حال اُن دونو کے روشنی اور تاریکی اور درازی اور کوتاہی میں وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے مِنۡ رِّزۡقٍ روزی میں سے کہ وہ باران رحمت ہے اور سبب روزی کا ہے اسواسطے اسکو روزی کہا ہے فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ پس زندہ کیا ساتھ اُس پانی کے زمین کو بَعۡدَ مَوۡتِہَا بعد مرنے اسکے اور خشک ہونیکے وَتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اور بیچ پھیرنے ہواؤں کے کبھی پورب کو اور کبھی پچھم کو یہ سب اٰیٰتٌ علامتیں ہیں وحدانیت اور قدرت خدا پر لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور عقل کو کام فرماتے ہیں ان سب عجائب چیزوں میں اور نظر تامل انکو دیکھتے ہیں اور بعد دیکھنے کے انکو یقین ہو جائیگا کہ یہ چیزیں بنائی ہوئی ہیں اور ضرور انکا بنانیوالا ہے اور وہ بڑا قادر ہے اور سوائے اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے اور وہی خدا ہے اور کفار جو ان علامتوں کو قدرت خدا کی دیکھکر ایمان نہیں لاتے تھے انکی تنبیہ کیلئے خدا فرماتا ہے کہ تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ یہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں اور یا یہ کہ یہ آیتیں خدا کی ہیں قرآن میں کہ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ پڑھتے ہیں ہم انکو اوپر تیرے بِالۡحَقِّ ساتھ حق اور راستی اور درستی کے نہ ناحق اور کجی کے ساتھ پس کفار جو باوجود ظاہر اور واضح ہونے ایسی علامتوں کے ایمان نہیں لاتے تھے اور اعتقاد نہیں کرتے تھے انکے واسطے خدا فرماتا ہے کہ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ پس ساتھ کونسی بات کے بَعۡدَ اللّٰہِ بعد سخن خدا کے کہ وہ قرآن ہے وَاٰیٰتِہٖ اور نشانیوں قدرت اسکے کی یُؤۡمِنُوۡنَ ایمان لائینگے وہ اور یا یہ کہ پس ساتھ کونسی بات کے بعد آیتوں خدا کے ایمان لائینگے وہ اور اللہ کا لفظ بسبب تعظیم کے آیات پر مقدم ہو گیا ہے جیسے اعجبنی زید کرمہ بمعنی اعجبنی کرم زید ہے اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے اور یعقوب اور ابن عامر نے تؤمنون پڑھا ہے اور باقیوں نے یومنون غائب کا صیغہ وَیۡلٌ وائے ہے یا چاہ دوزخ ہے کہ خون اور پیپ سے بھرا ہوا ہے لِّکُلِّ اَفَّاکٍ واسطے ہر جھوٹ بولنیوالے اَثِیۡمٍ گناہ سخت کرنیوالے کے کہ وہ نضر بن حارث ہے یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ سنتا ہے آیات خدا کو کہ تُتۡلٰی عَلَیۡہِ پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے ثُمَّ یُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہے کفر اور گناہوں پر مُسۡتَکۡبِرًا سرکشی کرنیوالا ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے اپنے واسطے سے تکبر کرکر کنارہ کشی کرتا ہے کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا گویا کہ نہیں سنا ہے ان آیتوں کو اور جسوقت کہ حال اسکا ایسا ہے تو فَبَشِّرۡہُ پس خوشخبری دے تو انکو اے محمد صلعم بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ساتھ عذاب دردناک کے اور لفظ بشارت کا واسطے مزاح اور ہنسی کے ہے ڈرانیکے مقام میں وَاِذَا عَلِمَ اور جسوقت کہ جانتا ہے وہ مِنۡ اٰیٰتِنَا آیتوں ہماری میں سے جو کہ ہماری کتاب میں ہیں شَیۡئًا کسی چیز کو یعنی

بعد سننے کے اوسکو معلوم ہو کہ یہہ آیتین قرآن کی ہین تو اتخذھا پکڑتا ہے اونکو یعنی مقرر کرتا ہے اون آیتون کو ھزوا ٹھٹھا تاکہ عوام جانین کہ یہہ کوئی شئے نہین مثل جیسی نضر
بن حارث بمقابلہ مین قرآن کی آیتون کی قصہ رستم اور اسفندیار کا پڑھتا تہا اولئک یہہ لوگ ہنسی کرنیوالے لھم عذاب مھین واسطے اونکی عذاب ہے خوار کرنیوالا کہ من ورائھم جھنم پیچھے اونکے
ہے دوزخ یعنی آگے اونکے دوزخ ہے اور وراء پیچھے اور آگے پر سب پر بولا جاتا ہے اوسطے کہ جو چیز کہ غائب ہوتی ہے اوسکو وراء کہتے ہین خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو اور یا یہہ کہ پیچھے اون کے دوزخ ہے
یعنی بعد مرگ اونکے واسطے دوزخ ہے ولا یغنی عنھم اور نہ بے پرواہ کرینگی اونسے اور نہ دور کرینگی ما کسبوا وہ چیز کہ کسب کی ہے اونہون نے مال اور متاع دنیا کی اور کمائی کرکے اوسکو
جمع کیا ہے شیئا کسی چیز کو عذاب مین سے یعنی یہہ کمائی اونکی مال و متاع دنیا کی عذاب کو اونسے دور نہ کرسکینگے ولا ما اتخذوا اور نہ وہ کہ پکڑے ہین اونہون نے من دون اللہ
سوائے خدا کی اولیاء دوست کہ وہ معبود اونکے ہین اور بامید شفاعت اونکی پرستش کرتے ہین وہ بہی اونسے عذاب کو دور نکر سکینگے ولھم اور واسطے اونکی دوزخ مین عذاب عظیم
عذاب ہے بڑا کہ سختی اوسکی عذاب سے زیادہ ہے ھذا یہہ قرآن کہ ہمنے تجہپر اتارا ھدی راہنمائی کرنیوالا ہے راہ حق کا والذین کفروا اور جن لوگون نے کفر کیا ہے اور ایمان نہین لائے ہین بایات ربھم
ساتہہ آیتون پروردگار اپنی کے لھم عذاب من رجز واسطے اونکی عذاب ہے بہت سخت عذاب مین سے کہ الیم دردناک ہے اور رجز بڑے سخت عذاب کو کہتے ہین اور اب اپنی توحید اور
قدرت کو بیان مین فرماتا ہے کہ اللہ الذی سخر خدا وہ شخص ہے کہ حکم مین کیا اوسنے لکم البحر واسطے تمہارے دریا کو کہ سطح اوسکا برابر بنا دیا اور غوطہ لگانا آسان کر دیا
لتجری الفلک فیہ تاکہ جاری ہون کشتیان بیچ اوسکے بامرہ ساتہہ حکم اوسکے کہ تہان تجارت اونمین بہرکر لیجاؤ اور فائدے حاصل کرو اور سفر دور دراز کو جلدی سے قطع کرو
ولتبتغوا من فضلہ اور تاکہ طلب کرو تم فضل اوسکے سے کہ موتی اور مونگا وغیرہ جو اوسمین ہے نکالو غوطہ لگا کر ولعلکم تشکرون اور تاکہ تم شکر کرو اون نعمتون کی حاصل ہونے پر
وسخر لکم اور حکم مین کیا واسطے تمہارے ما فی السموت اون چیزونکو کہ بیچ آسمانونکے ہین یعنی اونکی فائدے تمکو تمہارے واسطے کیا ہے جیسے کہ آفتاب ہے اور ستارے ہین اور باران ہے
وما فی الارض اور اون چیزونکو کہ بیچ زمین کے ہین مثل حیوانات کے اور درختون کے اور پہاڑونکے جمیعا سبکو کہ منہ اوسکی جانب سے ہے نہ اوسکی غیر کیطرف سے ان فی
ذلک تحقیق کہ بیچ اوس ذکر کیگئی چیزون کے لایت البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لقوم یتفکرون واسطے اوس قوم کے کہ سوچتے ہین اور تامل کرکے اونکی پیدا کرنیوالے کیطرف
راہ لیجاتے ہین اور کہتے ہین کہ ابتدای اسلام مین بعضے مسلمان کفار کو نصیحت کرکے ایمان کیطرف بلاتے تہے اور انہون نے زیادتی جہالت سے اونکی دلیلون کی طرف لحاظ نکرکے دشنام دہی اختیار کی
اور نالایق باتین کہنے لگے اور مسلمانون نے اونسے اپنا بدلہ لینا چاہا تو یہہ آیت نازل ہوئی قل کہہ تو ای محمد للذین امنوا واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یغفروا یخشین
اور معاف کرین اور بدلا لینے سے درگزر کرین للذین لا یرجون ایام اللہ واسطے اون لوگونکے کہ نہین امید رکہتے ہین وہ دنون واقع ہونے عذاب خدا کو دشمنون پر یعنی وہ
دن کہ جن دنونمین خدا تعالے نے کفار عرب پر عذاب نازل کیا ہے اون دنونکی وہ امید نہین رکہتے ہین اور جانتے ہین کہ ایسے دن نہ آئینگے پس تم اونسے بدلہ نہ لو اور بیماری اور برائی اونکی چہوڑ دو ہم
اونسے سمجہ لینگے اور جو دن کہ واسطے عذاب اونکے مقرر ہین اونمین ہم اونپر عذاب نازل کرینگے اور تم اونسے درگزر کرو لیجزی تاکہ جزا دیوے خدا قوما قوم کو بما کانوا یکسبون
بسبب اوس چیز کے کہ تہی وہ کسب کرتے خواہ مومن ہو خواہ کافر ہو موافق عمل کے اوسکو جزا ملیگی من عمل صالحا جو شخص کہ عمل کرے نیک جیسے کہ طاعت کرنی اور احسان
کرنا اور معاف کرنا فلنفسہ پس واسطے نفس اوسکی کے ہے فائدہ اوسکا نہ غیر کے واسطے ومن اساء اور جو کوئی بدی کرے فعلیھا پس اوپر اوس نفس کے ہے ضرر اوسکا ثم الی ربکم
پہر طرف پروردگار اپنی کے ترجعون پہیرے جاؤ گے تم واسطے جزای اعمال کے کہ پاؤ گے فائدہ اور ضرر کا وہ ہے اور اب بنی اسرائیل کا حال بیان کرتا ہے ولقد اتینا اور البتہ تحقیق دی ہمنے
بنی اسرائیل الکتب یعنی بنی اسرائیل کو کتاب والحکم اور حکمت والنبوۃ اور نبوت کہ اونمین اکثر پیغمبر ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ہزار پیغمبر اونمین ہوئے ہین اور جیسے بنی
اسرائیل مین کثرت سے پیغمبر ہوئے ہین ایسے کسی قوم مین نہین ہوئے ورزقنھم اور روزی دی ہمنے اون بنی اسرائیل کو من الطیبت پاکیزہ کہانونمین سے کہ حلال اور لذیذ تہے
وفضلنھم اور بزرگی دی تہی ہمنے اونکو علی العلمین اوپر عالم کے لوگون اوس زمانہ کی کہ اکثر انبیا اور بادشاہ اونمین پیدا کئے تہے واتینھم اور دی ہمنے اونکو
بینت دلیلین روشن من الامر کار دین سے کہ وہ معجزے تہے اور یا یہہ کہ دلیلین روشن پیغمبر آخر الزمان کے امر کی تہی کہ جس سے علم اوسکے پیغمبر ہونے کا حاصل ہوا اور
وہ اوصاف اور علامتین اوس حضرت کی ہین توریت اور انجیل مین فما اختلفوا پس نہ اختلاف کیا انہون نے اوس امر مین الا من بعد ما جاءھم العلم مگر بعد اسکی
کہ آیا اونکو علم کہ ثابت کرنیوالا حال کا اور دور کرنیوالا اختلاف کا تہا بغیا بینھم واسطے عداوت کے درمیان اپنے کہ باعث اوسکا طلب کرنا ریاست کا تہا یعنے اختلاف نکیا انہون
نے بعد حاصل ہونے علم حق کی مگر واسطے طلب کرنی ریاست کے یا واسطے بغی ہونیکے اوپر محمد صلعم کے انکار کر بیٹھے اوس چیز کے کہ اونکی کتابونمین لکہی ہے اور وہ اوصاف اور علامتین محمد صلعم
کی ہین ان ربک تحقیق پروردگار تیرا یقضی بینھم حکم کریگا درمیان اونکے جزا دینیکا یوم القیمۃ دن قیامت کے فیما کانوا فیہ بیچ اوس چیز کے کہ تہے وہ بیچ اوسکے
یختلفون اختلاف کرتے کہ انبیا کا انکار کرتے تہے باوجود ظاہر ہونے دلیلون اور معجزون کے ثم جعلنک پہر کیا ہمنے تجہکو ای محمد بعد بنی اسرائیل کے علی شریعۃ اوپر ایک

ع

طریقہ سے کہ وہ حق اور راست ہے مِنَ الْاَمْرِ کار دین اسلام مین سے فَاتَّبِعْهَا پس پیروی کر تو اوس طریقہ کی وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر تو اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
خواہشون اون لوگونکی کہ نہین جانتے ہین حق کو اور وہ اہل کتاب ہین کہ اونہون نے بدل دیا ہے توریت کی عبارتونکو اپنی نفسونکی خواہشونکی پیروی سے اور دوستی مین ریاست کی اور
نہ پیروی کر تو قریش کی کہ وہ بھی اپنے نفسونکی خواہشونکی پیروی کرتے ہین اور اپنی خواہشونکی پیروی سے بتون کو پوجتے ہین اور چاہتے ہین کہ تجھکو بھی راہ راست دین اسلام سے
پھیر دین اور طرف بت پرستی کے راغب کرین اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ ہرگز نہ بے پروا کرینگے تجھسے اور نہ دور کرینگے مِنَ اللّٰهِ خدا سے یعنی عذاب خدا سے
شَيْئًا کسی چیز کو اگر بالفرض تو اونکی پیروی کرے پس تجھکو چاہیئے کہ راہ حق اسلام پر ثابت قدم رہ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر بسبب کفر اور شرک کے
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ بعضے اونکے دوست ہین بعضونکے کہ ایک شخص دوسرے کو مدد دیتا ہے دین باطل مین اور تیرے دشمنی مین اور اسی جہت سے آپسمین دوستی رکھتے
ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ اور خدا دوست ہے پرہیزگارونکا جو کہ کفر اور گناہ سے پرہیز کرتے ہین اور خدا سے ڈرتے ہین پس تو اونہی سے دوستی کر نہ مشرکون سے هٰذَا یہہ قرآن اور یا پیروی
اسلام کی بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ بینائیان ہین واسطے آدمیون کے کہ بہشت کی راہونکو دکہلاتے ہین وَهُدًى اور دکہلانیوالا دین حق کا ہے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ
واسطے اوس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور اوسکا اعتقاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مشرکین مسلمانون سے کہتے تہے کہ اگر قیامت کا ہونا حق ہے جیسے کہ گمان تمہارا ہے تو ہم اوس جگہہ
بہی مال اور مرتبہ مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے کہ ہم یہان تمسے دولت اور نعمت مین زیادہ ہین یہہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ کیا گمان
کیا ہے اون لوگون نے کہ کسب کیا ہے اونہون نے برائیونکو مثل کفر اور شرک اور گناہ کے اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہہ کہ کرین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مانند اون لوگونکی کہ ایمان لائے
ہین خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک یعنی مشرکین مومنین کے مرتبہ مین ہرگز نہونگے اور ایسا نہین ہوسکتا کہ کردین ہم مومنین کو
اور کفار کو سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ برابر زندگی اونکی اور مرنا اونکا اسواسطے کہ دنیا مین اگرچہ کفار صحت اور دولتمندی کی ساتہہ ہین لیکن آخرت مین بعد مرنے کے
عذاب مین گرفتار ہونگے اور مومنین کے واسطے بہشت کی نعمتین ہین اور دنیا مین مومنین کیواسطے نصرت ہے خدا کی جانب سے اور کفار کیواسطے قتل اور اسیری ہے سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ
برا ہے وہ چیز کہ حکم کرتے ہین وہ کفار کہ مومنین کے برابر ہون یا اونسے زیادہ ہون اور سواء کو اہل کوفہ نے سوائے ابو بکر کے منصوب پڑہا ہے اسواسطے کہ محیاہم ومماتہم بدل ہے ضمیر منصوب سے
جو کہ نجعلہم مین ہے اور سواء مفعول ثانی نجعل کا ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ ان نجعل محیاہم ومماتہم سواء اور یا یہہ کہ محیا اور ممات دونون ظرف زمان ہون اور سواء مفعول ثانی ہو
اور سواء کو حال بہی کہتے ہین نجعلہم کی ضمیر سے اور کالذین امنوا کو مفعول ثانی نجعل کا اور جو قاری کہ سواء کو مرفوع پڑہتے ہین وہ اوسکو خبر کہتے ہین محیاہم ومماتہم مبتدا موخر کی اور کہتے ہین
کہ فضیل بن عیاض جسوقت اس آیت پر پہونچتا تو مکرر اوسکو پڑہتا اور روتا اور اپنے تئین کہتا کہ اے فضیل کاشکے جانتا مین کہ کس گروہ مین ان دونون مین سے داخل ہونگا
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور پیدا کیا ہے خدا نے آسمانونکو اور زمین کو ساتہہ حق اور درستی کے نہ عبث اور بیکار بلکہ پیدا کیا ہے اونکو خلقت کے نفع کیواسطے اور واسطے
داد گستری اور تقاضا داد گستری کا یہہ ہے کہ درمیان نیک اور بد اور مومن اور مشرک کے تفاوت ہو اسواسطے پیدا کیا ہے اون دونونکو وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ اور
تاکہ بدلہ دیا جائے ہر نفس ساتہہ اوس چیز کے کہ کسب کیا ہے اوسنے طاعت کو یا گناہ کو وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنیوالے نیک اور بد لَا يُظْلَمُوْنَ نہ ظلم کئے جاینگے کہ نیکون کے ثواب
مین کمی ہو اور بدون کے عذاب مین زیادتی کیجائے یا بیگناہ کو عذاب مین گرفتار کیا جائے بلکہ موافق اپنے اعمال کے جزا پاوینگے اور منقول ہے کہ قریش کا یہہ دستور تہا کہ کسی
بت کو پوجتے تہے اور اگر اونکو دوسرا بت خوشنما اور مرغوب طبیعت نظر پڑتا تہا تو اوس پہلے کو چہوڑ کر اوس دوسرے کے پوجنے مین مشغول ہوتے تہے اور خدا تعالی تعجب کے راہ سے اپنے
پیغمبر کو خبر دیتا ہے کہ اَفَرَءَيْتَ کیا پس دیکہا تو نے مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اوس شخص کو کہ پکڑا ہے اوسنے معبود اپنا خواہش اپنی کو کہ جسکو جی چاہتا ہے خلاف عقل کے اوسکو معبود
اپنا مقرر کرکے پرستش اوسکی کرنے لگتے ہین وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور گمراہی مین چہوڑ دیا ہے اوسکو خدا نے بسبب اوسکے عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنے کے حق مین اور باعث نہ
تامل کرنے اوسکے کے دلیلون روشن مین جو کہ دلالت کرتے ہین خدا تعالی کی وحدانیت اور قدرت پر پس توفیق اور لطف اپنا اوس سے اٹہا لیا تاکہ گمراہی مین وہ پڑا رہے
اور اوسکو گمراہی مین پڑا رہنے دیا ہے عَلٰي عِلْمٍ اوپر علم کے کہ ازل کے روز سے جانتا تہا اوسکی عناد اور انکار کو اور کفر پر اصرار کرنیکو وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ اور مہر کی ہے اوپر کان
اوسکے کے وَقَلْبِهٖ اور اوپر دل اوسکے کے وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ اور کیا اوپر بینائی اوسکی کے یعنے رکہا اوسکی بینائی پر غِشٰوَةً پردہ یعنی ایک علامت اوسکے کان اور دل اور آنکہہ پر ہے
تاکہ نشانی اوسکے کفر کی ہو اور نشان نہ سننے کلام حق کا اور نہ دیکہنے اور نہ تامل کرنے دلیلون حق کا ہو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے غشاوہ کو غشوہ پڑہا ہے فَمَنْ يَّهْدِيْهِ پس کون
شخص ہدایت کریگا اوسکو مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ پیچہے ہدایت کرنے خدا سے اوسکو یعنی جسوقت خدا کی ہدایت کرنے سے اوسنے ہدایت نہ پائی باوجود ظاہر ہونے دلیلونکی تو پہر کون اوسکو
ہدایت کر سکتا ہے کہ بعد اوسکی ہدایت پانیکی ہرگز امید نہین ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم تاکہ خدا کو پہچانو اور اوسکی وحدانیت اور قدرت کا اعتقاد کرو اور حدیث مین آیا ہے

کہ عاقل وہ ہی کہ حساب اپنے نفس کا کرے اور عمل واسطے مرگ کو کرے اور عاجز وہ ہی کہ اپنے نفس کو تابعدار اپنی خواہش کا کرے اور پھر آرزو بہشت کی کرے اور اب قیامت کے انکار کرنیوالوں
کے حال میں بیان کرتا ہی کہ وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہ مَا هِيَ نہیں ہے وہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگانی دنیا کی کہ جسمیں ہم ہیں نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہیں
ہم اور زندہ ہوتے ہیں ہم یعنی بعضے ہم میں سے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں اور یا یہ کہ ہم اپنی ذات سے مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں ہم اولاد کے باقی رہنے سے اور یا یہ کہ مرتے ہیں ہم
کہ روح ہماری بدن سے نکل جاتی ہے اور زندہ ہوتے ہیں ہم کہ روح ہماری دوسرے بدن میں داخل ہوتی ہیں اسی دنیا میں جیسے کہ مذہب ہنود کا ہے اور علما اسکو تناسخ کہتے ہیں
اور کہتے ہیں وہ کفار منکر قیامت کے کہ وَمَا يُهْلِكُنَا اور نہیں ہلاک کرتا ہی ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ یعنے گزر رات اور دن کا اور دراز ہونا زمانے کا اور اسی طرح چلا جانا ہمکو ہلاک کرتا ہے
اور ملک الموت خدا کے حکم سے ہماری روح کو قبض نہیں کرتا ہی اور اسطرح مثل گھانس کے ہم پیدا ہوتے ہیں اور کوئی ہمارا پیدا کرنیوالا نہیں ہی اور یہ دنیا اسیطرح چلی آئی ہے اور اسیطرح
ہمیشہ کو چلی جاویگی وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے واسطے ان کافرین منکرین قیامت کے بِذٰلِكَ ساتھ اس کلام کے مِنْ عِلْمٍ کوئی علم کہ موافق دلیل کے ہو یعنے مرنے اور جینے کو جو دنیا میں منحصر جانتے
جانتے ہیں اور مرنے کو منسوب طرف زمانہ کی کرتے ہیں یہ ایک سخن واہی ہی انکا کہ کوئی دلیل اسکو واسطے نہیں کہتے ہیں اور فقط پیروی لوگوں کی ہے اور رجوع طرف عقلی دلیلوں کے
نہیں کرتے ہیں تا کہ انکو معلوم ہو کہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا بندوں کا خدا ہے نہ گزرنا زمانہ کا اور وہ قدرت رکھتا ہے آخرت میں زندہ کرنیکی اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ہ
مگر گمان کرتے یعنی یہ کلام انکا محض گمان انکا ہی کہ بدون دلیل کے اپنے گمان سے کہتے ہیں اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ دشنام دو تم زمانے کو کہ تحقیق زمانہ وہ ہی خدا ہی اور
تاویل اسکی یہ ہی کہ کفار منسوب کرتے تھے حادثوں کو اور بلاؤں کو جو نازل ہوتی تھیں طرف زمانہ کی اور کہتے تھے کہ زمانہ نے یہ کیا ہے اور زمانہ کو گالیاں دیتے تھے حضرت نے فرمایا
کہ کرنیوالا ان سب امور کا خدا ہی ان امور کے کرنیوالے کو برا مت کہو وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی بَيِّنٰتٍ کہ روشن
ہیں اور مقصود پر آسانی سے دلالت کرتی ہیں اور ان کفار کے اعتقاد کے جو برخلاف ہیں تو مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہ ہووے دلیل انکی ان آیتوں کے مقابلہ میں اِلَّا اَنْ قَالُوا ائْتُوْا
مگر یہ کہ کہیں وہ کہ لاؤ تم بِاٰبَآئِنَآ باپوں ہماری کو زندہ کرکے کہ ہم ان سے دریافت کریں دوبارہ زندہ ہونیکا حال پس ہماری باپوں کو تم خدا سے زندہ کرا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اگر ہو تم راست گو اپنے دعوے میں کہ خدا دوبارہ زندہ کریگا اور یہ کلام انکا عناد اور جہالت کی راہ تھا کہ خدا ہمارے باپوں کو زندہ کردے اسواسطے کہ خدا تعالی نے جو وعدہ
کیا ہی زندہ کرنیکا وہ وقت خاص میں ہے قیامت کے دن کو اور دنیا میں جو زندہ نہیں کرتا ہی یہ اسواسطے ہی کہ خواہش مشرکوں کی زندہ کرنیکی واسطے عناد اور الزام کی جہت سے
تھی نہ ہدایت پانیکو اسلئے اسواسطے انکے رد میں فرماتا ہی کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ خدا زندہ کرتا ہی تمکو ماؤں کے پیٹوں میں ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مارتا ہے تمکو
دنیا میں وقت آنے اجل کے ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کرتا ہی تمکو قبروں میں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک ہی بیچ ہونے اسکے پس اسروز بھی تمکو
زندہ کریگا اسواسطے کہ جو شخص قادر ہی پیدا کرنے پر اور پہلے زندہ کرنے پر وہ دوبارہ بھی زندہ کرسکتا ہے اور جو شخص کہ پہلے زندہ کرنے پر عاجز ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی عاجز ہی
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں اسکو بسبب تامل کرنے اور نہ نظر کرنے کے خدا تعالی کی قدرت کی دلیلوں میں وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطے خدا کی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پس جو شخص کہ مالک ہے تمام مخلوقات کا اور سب کو اسنے پیدا کیا ہی تو وہ قدرت دوبارہ زندہ کرنے کی بھی رکھتا ہی قیامت کے روز
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قایم ہو قیامت يَوْمَئِذٍ اسدن يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ہ نقصان میں ہونگے اہل باطل ناحق کام کرنے والے اور نقصان انکا یہ ہو کہ بہشت کے بجائے
عوض میں دوزخ کے طبقے انکو ملینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اے محمد صلعم اسروز كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً زانو پر بیٹھنے والی اسروز کی ہیبت سے اور منتظر حساب کے ہوں اور
منقول ہے کہ قیامت کے روز ایک ساعت دنیا کی دو سال کے برابر ہوگی اس ساعت میں سب زانو کے بل پڑے رہینگے اور نفسی نفسی کہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ جاثیہ کے معنی
جمع ہونیوالی کے ہیں کہ اسروز ہر گروہ ایک ایک جماعت جمع ہونیوالی ہوگی كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ہر گروہ بلائے جاینگے طرف نوشتہ اپنے کے یعنی طرف نامہ اعمال اپنے کی اور کہا جاویگا
انکو کہ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ آجکے دن بدلہ دیے جاؤگے تم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے نیک یا بد هٰذَا كِتٰبُنَا یہ کتاب ہماری یعنی یہ نوشتہ کہ کرام کاتبین کو ہمنے لکھنے کا حکم دیا تھا
تمہارے اعمال کیواسطے یہ نوشتہ يَنْطِقُ گویا ہوتا ہی یعنی گواہی دیتا ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے جو کچھ کہ تمنے دنیا میں کیا ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کے کہ اسکی گواہی میں کسی طرح کا
فرق نہیں ہے اور جو کچھ تمنے کیا ہی وہ ہی اسمیں موجود ہے نہ اس سے کم ہی اور نہ زیادہ ہی یعنے نامہ اعمال جو کچھ کہ انہوں نے کیا ہی سب اسپر ظاہر کردیگا اسوجہ سے کہ گویا بیان کرتا ہی اپنی
زبان سے اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ تحقیق کہ تھے ہم کہ لکھتے تھے ہم یعنے حکم لکھنے کا ملایکہ کو دیتے تھے ہم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اس چیز کو کہ تھے تم کہ کرتے تھے دنیا میں اور ملایکہ موکلین کے ذکر کے
حدیث میں لکھا ہی کہ جسوقت وہ فرشتے ارادہ نازل ہونیکا کرتے ہیں صبح کو اور شام کو تو اسرافیل عمل بندہ کا لوح محفوظ سے نقل کرکے اور لکھکر ان کو دیتا ہے پس جسوقت وہ چڑھتے ہیں
صبح کو اور شام کو بندہ کا عمل ہمراہ لیکر تو اسرافیل مقابلہ کرتا ہے عمل کو اس نوشتہ سے جو اسنے لوح محفوظ سے لکھکر دیا تھا یہانتک کہ ظاہر ہوجاتی کہ وہ ایسا ہی ہی جیسا کہ لکھکر دیا تھا

اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے لوح محفوظ کے حال مین کسینے اون حضرت سے نون اور قلم کو دریافت کیا فرمایا کہ حق تعالی نے پیدا کیا قلم کو ایک درخت کا وہ بہشت مین ہے اور اوسکو خلد کہتی ہین اور بعد اوسکے حکم کیا نہر کو کہ وہ بہشت مین ہی کہ ہوجا تو سیاہی وابستہ ہوگئی اور وہ نہایت سفید تہی کہ برف کی سفیدی سے اوسکی سفیدی زیادہ تہی اور شہد سے زیادہ ترشیرین تہی پس قلم کو حکم دیا کہ لکہہ تو قلم نے پوچہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تو جو کچہہ کہ ہوا ہی اور جو کچہہ ہونیوالا ہے قیامت تک پس لکہا قلم نے ایک تختے مین کہ وہ چاندی سے زیادہ سفید تہی اور یاقوت سے زیادہ صاف تہی جب قلم نے لکہہ لیا تو اوسکو عرش کے پایہ مین لٹکا دیا اور قلم کے منہہ پہ مہر کر دی کہ آئندہ کو ہرگز نہ لکہیگا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد کتاب سے لوح محفوظ ہی کہ تمام اعمال بندونکے اوسمین لکہی ہوئے ہین اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ اول سب سے خدا تعالی نے قلم کو پیدا کیا ہی نور سے درازی اوسکی پانسو برس کی راہ کی ہے اور حکم دیا اوسکو کہ لکہہ تو جو کچہہ کہ ہونیوالا ہی یعنے تمام نیک اور بد اور تمام خشک اور تر اور سوای اسکے جو کچہہ ہونیوالا ہی قیامت تک سب کو لکہہ اور لوح مین اوسکو ثابت کر اور بعد اوسکے حضرت نے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون یعنی یہہ کتاب ہماری گویا ہی تمہارے سامنے حق تحقیق کہ ہم حکم لکہنے کا کرتے تہی ملائکہ کو اوس چیز کا کہ تہی تم عمل کرتے اور موافق اوسکے ہم تمکو جزا دینگے اور اب جزا دینی کی تفصیل بیان کرتا ہے کہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور پیغمبر پر اور اون سب چیزون پر کہ جو پیغمبر خدا کی پاس سے لایا ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہونے نیک فَيُدْخِلُهُمْ پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا فِيْ رَحْمَتِهٖ بیچ رحمت اپنی کے کہ اونکو بہشت مین جگہہ دیگا ذٰلِكَ یہہ داخل ہونا رحمت خدا مین هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ وہ ہی مراد کو پہونچنا ظاہر وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین اونکو خدا کہیگا کہ اَفَلَمْ تَكُنْ کیا پس نہ تہی اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ آیتین میری کہ پڑہی جاتی تہین اوپر تمہارے کہ پیغمبر میرے اون آیتونکو تمہارے سامنے پڑہتے تہے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پس تکبر کیا تمنے اور سرکشی اور انکار کیا تمنے ایمان لانے سے وَكُنْتُمْ اور تہے تم قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ایک گروہ سخت گناہ کرنیوالے کہ خدا پر اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے وَاِذَا قِيْلَ اور جسوقت کہا گیا یعنے پیغمبرونے تمسے کہا کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا حق ہے یعنی جو کچہہ کہ اوسنے فرمایا ہے کہ سب زندہ ہونگے اور حساب ہوگا اور نیکونکو ثواب ملیگا اور بدون کو عذاب ہوگا اور یہہ سب ہونیوالا ہے وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت نہین شک ہے بیچ ہونے اوسکے قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ کہا تمنے کہ نہین جانتے ہم مَا السَّاعَةُ کیا ہے قیامت اور کیا چیز ہے وہ اِنْ نَّظُنُّ نہین گمان کرتے ہین ہم اوسکے ہونیمین اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کرنا کہ یقین سے بہت بعید ہے وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ اور نہین ہین ہم یقین کرنیوالے اوسکے ہونیمین اور پہلی ساعۃ کو حمزہ نے منصوب پڑہا ہے ان کے اسم پر عطف کرکے وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوویگی اونکا فرونکی سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا برائی اوس چیز کی کہ کیا ہی اونہونے دنیا مین اور اونکے اعمال بدی کو اوس روز خوب پہچان جائینگے وَحَاقَ بِهِمْ اور گہیر لیوے اونکو مَّا كَانُوْا جزا اوس چیز کی کہ تہے وہ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ساتہہ اوسکے ٹہٹہا کرتے اور کہتے تھے کہ عذاب نہوگا وَقِيْلَ اور کہا جائے یعنی خدا زبانی فرشتونکی اونسے کہے کہ اَلْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ آجکے دن بہول جائینگے ہم یعنے آگ مین تمکو ڈالکر پہر تمہاری خبر نہ لینگے جیسے کہ کوئی کسی کو ایک جگہہ ڈالکر بہول جاتا ہے اور ہرگز تمکو یاد نکرینگے كَمَا نَسِيْتُمْ جیسے کہ بہول گئے تم اور یاد نکیا تمنے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ملاقات کرنے دن اپنے کو اس دن کو اور اس دنکے واسطے مستعد نہوئی اعمال نیک کرکے وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور جگہہ تمہاری دوزخ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہین واسطے تمہارے آجکے دن مِّنْ نّٰصِرِيْنَ مدد کرنیوالے کہ تمکو عذاب دوزخ سے بچائین ذٰلِكُمْ یہہ عذاب کا نازل ہونا تمپر بِاَنَّكُمُ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق تمنے اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ پکڑا تمنے آیتون خدا کی کو جو کہ قرآن مین ہین یا اوسکی قدرت کی نشانیونکو هُزُوًا ٹہٹہا کہ اونپر تم ہنستے تہے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب مین ڈالا تمکو زندگانی دنیا نے کہ ہمیشہ کی زندگانی ہے کہ جو کبہی فنا ہنوگی اوس سے تم غافل ہوگئے اور تمنے جانا کہ بس یہی زندگانی ہے کہ جو دنیا مین ہے اور اوسپر تمنے تکیہ کیا فَالْيَوْمَ پس آجکے دن لَا يُخْرَجُوْنَ نہ نکالے جاینگے وہ مِنْهَا اوس دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ وہ راضی کردینا چاہی جائینگے کہ عبادت اور طاعت کرکے خدا کو راضی کر دیوین اور نہ کوئی عذر اونکا قبول کیا جاویگا کہ زمانہ توبہ کا باقی نہین رہا ہی اور نہ اونکو حکم عبادت کرنیکا ہے بلکہ وہ روز تو روز جزای عبادات اور اعمال کا ہے اور ڈرانا بندونکا روز قیامت سے یہہ بہی ایک لطف ہے خدا کا کہ نزدیک کرتا ہی بندونکو عبادت سے اور دور کرتا ہی گناہ سے پس باعث ہوگا یہہ ذکر شکر گزاریکا اسواسطے بعد اسکے حمد کو ذکر کرتا ہی فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس واسطے خدا کی ہے تعریف اور رَبِّ السَّمٰوٰتِ پروردگار آسمانون کا ہی وَرَبِّ الْاَرْضِ اور پروردگار زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار عالم کے لوگونکا جن اور انسان اور چرند اور پرند کا کہ سبکی پرورش کرتا ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور واسطے اوسی کے ہی بزرگی فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانونکے اور زمینکے کہ اوسیکا حکم سب جگہہ جاری ہے پس سوای اوسکے کون بزرگ ہوگا وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے سب چیزون پر اور کفار سے بدلہ لینے پر الْحَكِيْمُ حکمت والا ہی کہ سب تدبیر اوسکی موافق مصلحت اور حکمت کے ہی اور حدیث قدسی مین ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کبریا چادر میری ہے اور عظمت چادر میری ہے یعنی جیسی کہ چادر بدن پر ہوتی ہے ایسی ہے کبریائی اور عظمت لایق ذات میری کے ہین پس جو کوئی کہ ان دو صفتونمین مجہہ سے نزاع کریگا اور اپنی تئین بزرگ جانیگا تو مین اوسکو دوزخ مین ڈالونگا سورۃ الاحقاف یہہ مکی ہے مگر بعضی کہتی ہین کہ آیہ قل ارئیتم ان کان من عند اللہ مدینہ مین نازل ہوئی ہے اور اس مین ۳۵ آیتین ہین اور

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر روز جمعہ یا ہر شب کو سورہ احقاف کو پڑہے اللہ تعالی اوسکو خوف دنیا اور آخرت سے محفوظ رکہیگا کہ نہ اوسکو کوئی خوف دنیا مین پہونچے اور نہ آخرت مین وہ ترسناک ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰم اسکی تفسیر پہلے اس سے گذر گئی ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا مِنَ اللّٰهِ جانب خدا سے ہے کہ الْعَزِيْزِ غالب ہے سب چیزون پر اپنی ذات او صفات مین الْحَكِيْمِ حکمت والا ہے ہر کام مین کہ بدون حکمت اور مصلحت کے اوسکا کوئی کام نہین ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانونکو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اوس چیز کو کہ درمیان اون دونونکے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھہ حق کے اور غرض صحیح کے واسطے کہ تقاضا حکمت اور مصلحت کا ہے نہ عبث اور بیکار وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ساتھہ مدت نام رکہی گئی کے یعنی ان چیزونکو نہین پیدا کیا ہے مگر ساتھہ حق کے اور ایک مدت نام رکہی گئی یعنی تک کہ وہ قیامت ہے اور جبکہ قیامت آیگی تو یہہ چیزین فنا ہو جاینگی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے عَمَّآ اُنْذِرُوْا اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہین یعنی قیامت کے ہولون وغیرہ سے وہ اوس سے مُعْرِضُوْنَ پہیرنیوالے اور انکار کرنیوالے ہین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون انکار کرنیوالون قیامت سے کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکہا تمنے یعنی خبر دو تم مجہکو کہ مَّا تَدْعُوْنَ وہ چیز کہ پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے ہو اوسکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَرُوْنِيْ دکہلاؤ تم مجہکو کہ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ کیا پیدا کیا ہے اونہون نے زمین مین سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ یا واسطے اونکے شراکت ہے خدا سے فِی السَّمٰوٰتِ بیچ پیدا کرنے آسمانون کے تاکہ وہ مستحق پرستش کے ہون اور اس امر مین خوب تامل کرو کہ کوئی چیز اونہون نے پیدا کی ہے یا نہین اور جسوقت نہین پیدا کی ہے کوئی چیز تو پہر کسواسطے اونکی پرستش کرتے ہو اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ تم میرے پاس کتاب کو جو کہ تمہارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ پہلے اوس قرآن سے کہ دلالت کرنیوالا توحید کا اور باطل کرنیوالا شرک کا ہے یعنی اگر کوئی کتاب سوا قرآن کے نازل ہوئی ہو اور مضمون اوسکا یہہ ہو کہ شرک کرنا چاہیئے پس وہ کتاب لاؤ تم اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا کوئی نشانی علم سے ہو تو اوسکو لاؤ یعنی کوئی نوشتہ پہلے لوگونکے علم کا باقی ہو اور اوسمین غیر خدا کا پرستش کرنا لکہا ہو اوسکو حاضر کرو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو اپنے دعوی مین وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص زیادہ گمراہ ہے مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے کہ پکارتا ہے اور پرستش کرتا ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ اوس شخص کو کہ نہین جواب دیتا ہے اور نہین قبول کرتا ہے لَهٗ واسطے اوسکے اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا ہے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تا روز قیامت یعنے اگر مشرک کی عمر دراز ہو قیامت تک اور وہ اپنی معبودونکو تمام عمر پکارے تو وہ ہرگز اوسکو جواب ندینگے اور اوسکی دعا کو قبول نکرینگے وَهُمْ اور وہ معبود اونکی عَنْ دُعَآئِهِمْ پکارنے اون پرستش کرنیوالون سے غٰفِلُوْنَ بیخبر ہین اور نہین جانتے کہ ہمکو کون پکارتا ہے اسواسطے کہ وہ پتہر ہین وہ کیا جانتے ہین کسی کے پکارنیکو وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جسوقت جمع کئے جاینگے آدمی میدان حشر مین تو كَانُوْا ہوینگے وہ معبود باطل لَهُمْ واسطے اون پرستش کرنیوالونکے اَعْدَآءً دشمن وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ اور ہوینگے وہ ساتھہ پرستش اونکی کے كٰفِرِيْنَ کفر کرنیوالے یعنی خدا تعالے قیامت کے روز تو انکو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالون سے عداوت کرینگے اور اونکی شرک سے انکار کرکے اونکو جہٹلاینگے اور ایسی ہی بتونکی سوا اور معبود بہی اپنی پرستش کرنیوالونسے بیزار ہونگے اور اب مشرکین کے حال مین فرماتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر اون مشرکین کے اٰيٰتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَيِّنٰتٍ کہ روشن اور ظاہر مین معجزہ ہونیمین تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے لِلْحَقِّ واسطے حق کی لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا اونکے پاس یعنی جسوقت قرآن اونکے پاس آیا کہ وہ حق اور معجزہ ہے تو کہا اون کافرون نے اوس حق کو کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ یہہ جادو ظاہر ہے اور اے محمد یہہ کفار اس قرآن کو فقط جادو ہی نہین کہتے ہین اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ بنا لیا ہے اوسکو محمد صلعم نے اپنے جی سے اور خدا کیطرف اوسکو منسوب کیا ہے قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ تو اے محمد کہ اگر بنا لیا ہے مینے اوسکو جہہ اپنی طرف سے پس مینے اس قول تمہارے کو فرض کیا لیکن یہہ بنا لینا اپنے جی سے اور خدا کیطرف وہ منسوب کرنا کہ خدا نے اسکو بہیجا ہے تو یہہ سخت گناہ ہے اور جسوقت اس گناہ کی سزا مین مجہپر عذاب نازل ہو تو فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ پس نہین مالک ہو اور نہین قدرت رکہتے ہو تم لِیْ واسطے میرے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب خدا سے کسی چیز کو کہ مجہکو نجات دلواؤ پس کیونکر مین ایسے بڑے گناہ کی جرأت کرون هُوَ اَعْلَمُ اور وہ خدا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم ہے بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ساتھہ اوس چیز کے کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اوسکے کہ طعن کرتے ہو قرآن کی آیتون پر اور اونمین کہوٹ نکالتے ہو کہ اوسکو جادو اور جہوٹ بنایا ہوا کہتے ہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہے خدا گواہ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور درمیان تمہارے کہ میری کلام کی راستی کی گواہی دیوے اور شہید احال واقع ہو وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ جو کوئی کفر اور گناہ سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ مہربان اوس شخص پر کہ جو ایمان پر ثابت قدم رہے اور کفار اپنے دین پر جو اصرار کرتے تہے اور رسول خدا سے معجزہ طلب کرتے تہے اور جس چیز کا حضرت کو حکم تہا وہ حضرت سے درخواست کرتے تہے حقتعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَا كُنْتُ بِدْعًا نہین ہون مین نیا پیدا ہوا مِّنَ الرُّسُلِ پیغمبرون سے یعنی مین اول پیغمبر نہین ہون کہ سب پیغمبرون سے پہلے آیا ہون بلکہ مجہسے پہلے بہت پیغمبر ہوئے ہین اور جو کچہہ کہ وہ اپنی امتون سے چاہتے تہے کہ اونکو طرف توحید کے بلاتے تہے مین تمکو وہی کہتا ہون اور جس چیز کا مجہکو حکم ہے وہ کہتا ہون اور جس چیز کا مجہکو حکم نہین ہے اوسکی مین قدرت نہین رکہتا ہون تم میری نبوت کا کسواسطے انکار کرتے ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کیا جائیگا

ساتھ میرے محنت یا راحت جنگ یا صلح غالب ہونا یا مغلوب ہونا وَلَا بِكُمْ اور نہ ساتھ تمہارے جانتا ہوں کہ کیا کیا جائیگا قتل ہونا یا قید ہونا اور لیکن آخرت کا حال کا مجھکو یقین
ہے اور خوب جانتا ہوں کہ مومن مستحق بہشت کا ہے اور کافر سزاوار آتش دوزخ کا اِنْ اَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں مین اِلَّا مَا يُوحٰى مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے اِلَیَّ
طرف میرے اور اوس سے زیادہ مجھکو علم نہیں ہے اور نہ مین قدرت رکھتا ہون وَمَآ اَنَا اور نہیں ہون مین اِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے مُبِينٌ ظاہر کہ معجزہ انکو ظاہر کرتا
ہون اپنے دعوی کی راستی کیواسطے اور بے حکم خدا کے کوئی معجزہ مین نہیں دکھلا سکتا ہون کہ مجھکو اوسکی قدرت نہیں ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
اور اصحاب حضرت کے مکہ مین کفار کی ہاتھ سے بہت آزار کھینچتے تھے ایک شب رسول خدا نے خواب مین دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کر کے ایک زمین مین پہونچے ہین کہ وہان پانی اور درخت کثرت سے تھے خواب سے
بیدار ہوئے تو اصحاب کے روبرو یہہ ماجرا بیان کیا اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول خدا اس سعادت کو ہم کب پاوینگے اور کس روز وہان پہونچینگے تا کہ کفار کے آزار سے رہائی پاوین حضرت نے اونکو صبر
کرنیکا حکم دیا اور جسوقت ظلم کفار کا حد سے زیادہ گزرا تو ہجرت کرنیکا اصحاب نے جلدی ارادہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کہہ تو اے محمد کہ نہیں جانتا ہون کہ مین اور تم مامور ہونگے مکہ مین رہنے
کیواسطے اور کفار کی ایذا اور آزار کھینچنے کے واسطے اور یا ہجرت کرنیکے واسطے طرف زمین درختون اور پانی کی جیسا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے اور مین تمہاری اور اپنی انجام کو نہیں جانتا
ہون مگر وحی سے پس اسمقدمہ مین وحی جو نہیں آتی ہے تو صبر کرو یہانتک کہ وحی نازل ہو اوسوقت جو کچھہ حکم ہو عمل مین لاؤ اور بعد اوسکے فرماتا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد کہ اَرَءَيْتُمْ
کیا دیکھا تمنے اے کافرو یعنی خبر دو تم مجھکو کہ اِنْ كَانَ اگر ہووے وہ قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کی سے وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور کفر کیا ہے تمنے ساتھ اوسکے کہ ایمان ساتھ اوسکے نہ لائے
ہو وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے اوسکے حق ہونے پر مِّنْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ بنی اسرائیل مین سے کہ وہ عبد اللہ بن سلام عالم بنی اسرائیل کا ہے عَلٰى مِثْلِهٖ
اوپر مثل اسی قرآن کے اور کہا ہو کہ جو کچھہ قرآن مین ہے مثل اسکی تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور اوصاف اوسکے اور ذکر اوسکی نبوت کا توریت مین بھی موجود ہے اور مثل اس قرآن کے
توحید خدا اور ثواب و عذاب وغیرہ توریت مین مذکور ہے اور توریت قرآن کو سچا کرتی ہے فَاٰمَنَ پس ایمان لایا ہو وہ گواہ توریت کا مضمون قرآن مین دیکھکر وَاسْتَكْبَرْتُمْ اور تکبر
اور سرکشی کی ہو تمنے ایمان لانے سے کہ اوس قرآن پر تم ایمان نہ لائے ہو اور جزا اسکی محذوف ہے اور وہ یہہ ہے کہ کیا اس صورت مین تم اپنی نفسون پر ظلم کرنیوالے ہوگے اور سزاوار عذاب کے تم
یعنے بیشک تم لائق عذاب کے ہو اور اپنی نفسون پر تمنے ظلم کیا ہو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ نہیں راہ دکھلاتا ہے گروہ ظلم کرنیوالے کو جو کہ دیدہ و دانستہ اپنے
نفسون پر ظلم کرتے ہین کفر کو اختیار کر کے اور حسد اور عناد کی راہ سے ایمان نہیں لاتے ہین خدا تعالے اونکو اونکی حال پر چھوڑ دیتا ہے گمراہی مین پڑا ہوا اور توفیق اپنی اونسے اوٹھا لیتا ہے
اور بعضے انس سے روایت کرتے ہین اوسنے کہا کہ جسوقت پیغمبر خدا مدینہ مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد تجھسے مین تین مسئلہ پوچھتا
ہون کہ جواب اونکا سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے بیان کر کہ پہلے شرط قیامت آنیکی کیا ہے اور پہلا کہانا بہشتی کہاوینگے کیا ہے اور فرزند جو پیدا ہوتے ہین کس واسطے بعضا مشابہ باپ کی ہوتا
ہے اور بعضا مشابہ ماں کے حضرت نے فرمایا کہ جبرائیل نازل ہوئے اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ پہلی علامت قیامت کی یہہ ہے کہ آگ مشرق کیجانب سے پیدا ہو کہ تمام خلقت کو طرف مغرب کے لیجائے اور وہ کہانا کہ
بہشتی کہاوینگے جگر مچھلی کا ہوگا اور اگر پانی مرد کا سابق ہو عورت کے پانی پر تو فرزند مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور اگر آب عورت سابق ہو آب مرد پر تو مشابہ ماں کے ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے یہہ تینون
جواب سنکر حضرت سے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہا کہ یا رسول اللہ عادت یہودیونکی بہتان کرنیکی ہے ایسا ہو کہ جو یہہ بہتان کرین اور میرے اسلام سے مطلع ہوتی
تو مجھکو جاہل قرار دیوین اور علم کا میرے انکار کرین اور مجھکو پیشوا اپنی علما کا نہ جانین پہلے اس سے کہ میرے اسلام کی اونکو خبر ہو میرا احوال اونسے دریافت کرو تا کہ میرے عالم ہونیکا اقرار کرین
اور بعد ظاہر ہونے میرے اسلام کے اونکو کوئی عذر نہو اور انکار کسی چیز کا نکرین پس حضرت نے یہودیونکو جمع کر کے کہا کہ کیا کہتے ہو تم عبد اللہ بن سلام کے حق مین سبنے کہا کہ آقا ہمارا ہے اور بیٹا آقا ہماری کا ہے اور بہتر ہمارا
اور بیٹا بہتر ہماری کا ہے اور دانا تر ہمارا اور بیٹا دانا تر ہماریکا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ گواہی دے میرے نبوت کی اور مجھپر ایمان لاوے تو تم بھی اوسکی موافقت کروگے سب نے
کہا معاذ اللہ کہ وہ تجھپر ایمان لاوے عبد اللہ بن سلام نے اونکی آگے آکر کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ یہودیون نے سنکر کہا کہ بدتر ہمارا ہے اور بیٹا بدتر ہماریکا
ہے اور عبد اللہ بن سلام کا عیب اور نقصان بیان کرنے لگے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اس سبب سے مین ڈرتا تھا اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہتا ہے کہ مینے آنحضرت
سے کبھی نہیں سنا کہ کسیکو اون حضرت نے بہشتی فرمایا ہو مگر عبد اللہ بن سلام کو کہ جسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی و شہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ اور کہتے
ہین کہ جسوقت جہینہ و مزینہ اور اسلم اور غفار کہ قبیلہ عرب کے ہین ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے کہا کہ اگر اسلام مین کچھہ فائدہ ہوتا تو وہ ہمسے پہلے ایمان نلاتے
بلکہ ہم ہی اونسے پہلے اسلام قبول کرتے یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اون لوگون نے کہ کفر کیا ہے بنی عامر وغیرہ نے لِلَّذِينَ اٰمَنُوا واسطے اون لوگون کے
کہ ایمان لائے ہین لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ہوتا وہ اسلام بہتر دین ہمارے سے تو مَا سَبَقُونَآ نہ سبقت کرتے وہ جہینہ وغیرہ ہمسے اِلَيْهِ طرف اوسکے اور پہلے ہمسے وہ ایمان
نلاتے بلکہ ہم اونسے زیادہ لائق تھے ایمان کے قبول کرنیمین اسواسطے کہ رتبہ ہمارا اونسے زیادہ ہے اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ آیت یہودیون کی شان مین نازل ہوئی بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام

اس صورت مین معنے اسکے یہہ ہونگے کہ یہودیونکے رئیسون نے کہا کہ اگر دین محمدؐ کا بہتر ہوتا ہمارے دین سے تو ہم سے پہلے اوس دین کو کوئی قبول نکرتا اسواسطے کہ ہم
قوم کے بزرگون مین سے ہین اور بعضون کے نزدیک کل مشرکون کی شان مین ہے کہ اونہون نے حق مین فقرای صحابہ مثل عمار و صہیب و ابن مسعود وغیرہ کے کہا
کہ اگر اسلام بہتر ہوتا تو یہہ فقیر ہمسے پہلے ایمان نہ لاتے وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوا اور جسوقت کہ نہ ہدایت پائی اون یہودیون نے یا مشرکون نے بہ ساتھہ اوس قرآن کی یا ساتھہ
تمام اوس چیز کے کہ محمدؐ لایا ہی فَسَيَقُولُونَ پس قریب ہے کہ کہینگے وہ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيمٌ یہہ دروغ قدیم اور پرانا ہی کہ پہلے لوگ بہی ایسی ہی جہوٹ باتین کہتے تہے پس اسواسطے رد مشرکون کے
اور یہودیونکے فرماتا ہی وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسٰى اور پہلے اوس قرآن کے کتاب موسیٰ کی ہے یعنی توریت کہ اِمَامًا پیشوا ہی کہ لوگ اوسکی پیروی کرین دین خدا مین وَرَحْمَةً اور رحمت
اور بخشش ہے کہ لوگ اوس سے ہدایت پائین اور موافق اوسکے عمل کرین قرآن کے نازل ہونے سے پہلے پس مشرکون نے اوس سے ہدایت نپائی اور بتونکی عبادت مین مشغول ہوے اور یہودیون نے
بہی اوسکے مضمون پر عمل نکیا اور پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کو اور اوسکے نبوت کے مضمون کو بدل دیا اور اِمَامًا اور رَحْمَةً دونو حال واقع ہوئی ہین وَهٰذَا كِتَابٌ اور یہہ قرآن ایک
کتاب ہی مُصَدِّقٌ سچا کرنیوالے توریت کی اور سب کتابونکی جو کہ پہلے نازل ہوئی ہین لِسَانًا عَرَبِيًّا زبان عربی ہے اور یہہ حال واقع ہوا ہی یعنی یہہ کتاب زبان عربی مین نازل کی ہے
لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا تاکہ ڈراوے وہ کتاب اون لوگونکو کہ ظلم کیا ہے اونہون نے اپنے نفسون پر کفر کرکے اور اہل حجاز اور ابن عامر اور یعقوب نے لِتُنْذِرَ کو تا کے ساتہہ پڑہا ہے
مخاطب کا صیغہ یعنی تاکہ ڈراوے تو اے محمدؐ صلعم اون لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اونہون نے کفر کرکے وَبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والا ہی بہشت کی لِلْمُحْسِنِينَ واسطے نیکی کرنیوالونکے جو ایمان لائے
ہین اور بشریٰ کا عطف لینذر پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بشریٰ مفعول مطلق ہے یبشر مقدر کا اور بعضے کہتے ہین کہ خبر ہی ہو مقدر کی اِنَّ الَّذِينَ قَالُوا تحقیق جن لوگون نے کہا ہی رَبُّنَا
اللهُ پروردگار ہمارا خدا ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوا پہر ثابت رہے وہ اوس اعتقاد پر اور اوس سے پہرے نہین اور نہ اوسمین شک کیا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہین خوف ہی اوپر اونکی آزار و نکی ہونچنے سے دشمنون
کے ہاتہہ سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنی مرغوب چیز کے جاتے رہنے سے اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ صاحبان بہشت ہین اور رہنے والے اوسکی خَالِدِينَ
فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اوس بہشت کے اور خالدین حال واقع ہوا ہی یعنے وہ ایمان پر ثابت رہنے والے ہمیشہ بہشت مین رہنے والے ہین کہ بدلا دیے جائینگے
جَزَآءً بدلا دینا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بسبب اوس چیز کے کہ تہے وہ عمل کرتے کہ اعمال نیک بجا لاتے تہے اور جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے
آدمی کو یعنے فرمایا ہے ہمنے ہر آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ساتہہ والدین اوسکے کی نیکی کرنا یعنی ہمنے آدمی کو حکم دیا ہی کہ وہ اپنی مان اور باپ کے ساتہہ نیکی کرے اور نیکی کرنیکی تفصیل سورۂ
بنی اسرائیل مین گذر گئی ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹہایا اوس آدمی کو مان اوسکی نے اپنے پیٹ مین كُرْهًا کراہت کرنیوالی ہوکر بسبب اوسکی بوجہ اور سختی اوٹہانیکی وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا
رکہا ہے یعنی جنی ہے اوسکو کراہت کرنیوالی ہوکر کہ جننی مین بہت درد اور محنت ہوتی ہے اور دونو کرہا حال واقع ہوے ہین وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ اور مدت حمل اوسکی اور چہوڑانا اوس
آدمی کا دودہ پلانی سی یعنی ابتدای حمل سے دودہ اوسکا چہوڑانے کے وقت تک ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین کہ اکثر مدت دودہ پلانیکی دوسال ہین اور کمتر مدت حمل کے چہہ مہینے
ہین اور وجہ دوسال کی اسواسطے دودہ پلانیکی یہہ ہی کہ دوسرے آیت مین اسکا ذکر ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنی اور مائین دودہ پلائین
اولاد اپنی کو دو برس کامل اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے بہی یہی فرمایا ہی اور جسوقت تیس مہینے مین سے دو برس کے جو چوبیس مہینے دودہ پلانیکے نکل گئے تو چہہ مہینے حمل کے باقی رہے
اور چہہ مہینے نہایت کم ہین حمل کے واسطے اور اس سے کم کا بچہ زندہ نہین رہتا ہے اور کہتے ہین کہ چہہ مہینے کے حمل کا بچہ بہی سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسینؑ کے کوئی زندہ نہین رہا ہی شاید
کوئی اور بہی زندہ رہا ہو اور اکیس مہینے تک بہی دودہ پلانا جائز ہے اور اس سے کم جائز نہین ہے کہ بچہ پر ستم ہوتا ہی اور اکیس مہینے تک اسواسطے جائز ہے کہ اکثر مدت حمل کی نو مہینے ہوتی ہین
اور جسوقت تیس مہینے مین سے نو مہینے نکل گئے تو اکیس مہینے باقی رہے اور بعد چہوڑانے دودہ کے آدمی غلہ وغیرہ سے پرورش پاتا ہی اور جوانی کو پہونچتا ہی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جسوقت
پہونچے اَشُدَّهٗ نہایت قوت اپنی کو اور مضبوطی عقل کو کہ وہ بعضے کے نزدیک تینتیس برس ہین اور بعضونکے نزدیک اٹہارہ سے چالیس تک ہی وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً اور پہونچے وہ چالیس برس
کہ وہ نہایت توانائی کی عمر ہے اور کمال ایمان بہی اس عمر کو پہونچکر قَالَ کہے رَبِّ ای پروردگار میرے اَوْزِعْنِىْٓ الہام کر تو مجکو اور دلمین ڈال تو میرے اَنْ اَشْكُرَ یہہ کہ شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِىْٓ
نعمت تیری کا جو کہ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ انعام کی ہے تونے اوپر میرے وَعَلٰى وَالِدَىَّ اور اوپر والدین میرے کے کہ وہ نعمت اسلام ہے اور زندگی اور قوت اور عقل وغیرہ اور فرزند جو شکر کرتا ہی والدین کے
نعمت پر وہ اسواسطے ہے کہ نعمت اونکی اوسیکی طرف منتہی ہوتی ہے وَاَنْ اَعْمَلَ اور یہہ کہ عمل کرون مین یعنی دلمین میرے ڈال تو کہ عمل کرون مین صَالِحًا نیک تَرْضٰهُ پسند کری تو اوسکو
اوس سے راضی ہو تو وَاَصْلِحْ لِىْ اور درستی کر تو واسطے میرے یعنے اور صلاحیت اور درستی جاری کر تو واسطے میرے فِىْ ذُرِّيَّتِىْٓ بیچ اولاد میری کے کہ اونکو صالحین کر تو کہ وہ تیری طاعت و عبادت مین
مشغول رہین تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرین اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ تحقیق کہ مینے رجوع کی ہے طرف تیری ہر اوس امر سے کہ تیری رضامندی اوسمین نہین ہے وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور تحقیق کہ مین
حکم برداروں مین سے ہون کہ تیری مرضی کے سوا کوئی کام نکرون اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہہ لوگ وہ ہین کہ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ قبول کرتے ہین ہم اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا نیک ترا اوسکا کہ کیا ہی اونہون نے عمل

اعمال واجب و سنت کہ اونہون نے کئی ہین اونکو ہم قبول کرتے ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگزر کرتے ہین ہم عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ گناہون اونکے سے کہ ہوئے ہین وہ اور یہہ
کہ شمار کئے گئے ہین وہ فِيٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے اور اہل کوفہ نے سوای ابوبکر کے نتقبل اور نتجاوز کو متکلم کا صیغہ پڑہا ہی اور باقیون نے غائب کا صیغہ وَعْدَ الصِّدْقِ
وعدہ کرنا سچ کا یعنی وعدہ کیا ہی خدا نے وعدہ کرنا سچ کا اعمال نیک کے قبول کرنیمین اور گناہو سے درگزر کرنین کہ کسی طرح کا فرق اسمین نہین ہے اور وعد الصدق مفعول مطلق ہے
فعل محذوف کا الَّذِيْ وہ وعدہ کہ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ تہی وہ وعدہ کئی جاتی دنیا مین چنانچہ فرمایا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور ایک روایت سے
معلوم ہوتا ہی کہ یہہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان مین ہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ زہرا حضرت امام حسین کے حمل سے حاملہ ہوئین
تو جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ قریب ہے کہ فاطمہ ایک لڑکا جنے کہ اوسکو تیری امت تیرے بعد قتل کریگی پس جسوقت فاطمہ زہرا حاملہ ہوئین تہا اوس حمل کو مکروہ جاننا اور کراہیت سے اوسکو جنا
اور فرمایا کہ دنیا مین کسی ماں کو نہ دیکھا ہوگا کہ لڑکے کو وہ کراہت سے جنی لیکن حضرت فاطمہ کراہیت سے جنا یہہ سنکر کہ وہ قتل ہوگا اور اوسی کے مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی ہی اور دوسری روایت مین ہے
کہ جبرئیل نازل ہوا اور کہا کہ ای محمد صلعم خدا تعالی تجھکو سلام کہتا ہی اور خوشخبری دیتا ہی تجھکو اس بات کی کہ مین اوسکی اولاد مین امامت اور ولایت کرنیوالا ہون حضرت نے فرمایا جبرئیل سے کہ مین راضی ہون
اوسکی قتل ہونے سی حضرت فاطمہ کو خوشخبری دی اونہون نے بہی کہا کہ مین راضی ہون اور کہا کہ اگر وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ نہ کہتی تو سب اولاد اونکی امام ہوتی اور کہا کہ نہین دودہ پیا حسین نے فاطمہ کا
ابتدا مین اور نہ کسی دوسری عورت کا بلکہ رسول خدا صلعم اپنا انگوٹھا تہا کا اونکی موہنہ مین رکہتے تہے اور امام حسین اوسکو چوسکر دو دن یا تین دن تک سیر ہو جاتی تہی پس وہ گاہی گوشت اور خون حسین کا رسول خدا
کی گوشت اور خون سے اونہین بندہ رہا ہی چہہ مہینے کا بچہ پیدا ہوکر مگر عیسی بن مریم اور حسین بن فاطمہ اور منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک عورت کو کہ وہ چہہ مہینے کا بچہ جنی تہی سنگسار کرنیکا
حکم دیا امیر المومنین نے فرمایا کہ اگر مین اوس آیت خدا سی اس مقدمہ مین جہگڑا کرون تو کرسکتا ہون اوسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور فرماتا ہی کہ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اولادہن حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ پس جسوقت تمام کرے عورت دو برس تک دودہ پلانیکو اور تہا حمل اوسکا اور دودہ پلانا اوسکا تیس مہینے تو حمل اوسکا چہہ مہینے
کا ہوگا پس چہوڑ دیا عمر نے اوس عورتکو اور یہی حکم ثابت رہا اور صحابہ اور تابعین سی یہ عمل کرتے تہی اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت پہونچی بندہ تینتیس برس کو تو بس تحقیق
پہونچا وہ قوت اپنی کو اور جسوقت پہونچی وہ چالیس برس کو تو بس پہونچا وہ انتہا قوت اپنی کو اور جسوقت اکتالیس برس کو پہونچی تو قوت مین اوسکی نقصان شروع ہوا اور سزاوار ہے واسطے
پچاس برس والے کے کہ وہ ایسا ہو جیسی کہ کوئی نزع مین ہوتا ہے اور اب خدا تعالی کافر کے وصف مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْ اور وہ شخص کہ قَالَ لِوَالِدَيْهِ کہا اپنے واسطے والدین
اپنے کے جسوقت کہ اونہون نے اوسکو طرف ایمان کے رغبت دلائی کہ اُفٍّ لَّكُمَآ اف ہی واسطے تمہاری ای باپ اور مان اَتَعِدَانِنِيْٓ کیا وعدہ کرتے ہو تم دونو مجھکو اَنْ اُخْرَجَ یہہ کہ
نکالا جاونگا مین قبر سے زندہ کرکے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق گزرے ہین زمانے یعنی لوگ زمانون کے مِنْ قَبْلِيْ پہلی مجہ سے اور ایک شخص بہی زندہ ہوکر نہین پہرا
یا یہہ پہلی قرنون کے لوگون میں سے کسی نے دوبارہ زندہ ہونیکو معتبر نہین جانا پس مین کیونکر اوسکا اعتبار کرون وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ اور وہ دونو باپ اور مان فریاد کرتی
خدا سی تا کہ اونکی فرزند کو ایمان کی راہ دکہلاوے اور یا یہہ خدا سی اپنی داد چاہین اوس فرزند سے اور اوسکی باتون سی اور کہین اوس سے کہ وَيْلَكَ وای ہے واسطے تیرے یہہ کیا گفتگو
کرتا ہے بلکہ نیت خالص سے اٰمِنْ ایمان لا تو اور اعتقاد کر تو دوسری مرتبہ زندہ ہونیکا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک تحقیق وعدہ خدا کا حق اور راست ہی اور ضرور واقع ہونیوالا ہے
قیامت کا جو اوسنے وعدہ کیا ہی وہ بیشک ہوگی فَيَقُوْلُ پس کہی وہ آدمی جواب مین اپنی باپ اور مان کے مَا هٰذَآ نہین ہے یعنی جو کچہ تم وعدہ کرتے ہو اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ مگر قصے
پہلون کے اور جہوٹے اور باطل باتین اونکی کہ جسکی کچہ حقیقت اور اصل نہین ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہہ گروہ وہ لوگ ہین کہ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ واجب ہوا اوپر اونکے سخن عذاب کا کہ
شمار کئے گئے ہین وہ فِيْٓ اُمَمٍ بیچ گروہون اون لوگون کے کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ تحقیق گزرے ہین پہلے اون کے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جنون سے اور آدمیون سے اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ
خٰسِرِيْنَ نقصان مین ہونیوالے کہ کفر کو خریدا کرکے اور قیامت کا انکار کرکے اور والدین سے عاق ہوکر دوزخ مین گئے اور بہشت کے درجون سے محروم ہوئے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ اور واسطے
ہر ایک مومنین اور کفار مین سے مرتبہ ہین مِّمَّا عَمِلُوْا جزا اوس چیز کی ہے کہ کیا ہی اونہون نے دنیا مین کہ مومن کے واسطے بلند درجے بہشت کے ہین اور کفار کے واسطے طبقے دوزخ
ہین وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور تا کہ پوری دیوی اونکو خدا اَعْمَالَهُمْ جزا عملون اونکی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب کے کم ہونے سی اور عذاب کے زیادہ ہونے سی بلکہ موافق
اعمال کے ثواب اونکو ملیگا اور عذاب ہوگا وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور یاد کر تو اوس دن کو کہ پیش کئے جاوین وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونہون نے اور قیامت کا انکار کیا ہے
عَلَى النَّارِ اوپر آتش دوزخ کی کہ اونکو دوزخ مین عذاب کرین اور کہین فرشتے کہ اَذْهَبْتُمْ لیگئے تم یعنی خرچ کیا تمنی طَيِّبٰتِكُمْ پاکیزہ چیزون اپنی کو فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا بیچ زندگانی
اپنی دنیا کے وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹہایا تمنے بِهَا ساتہہ اون پاکیزہ چیزون کے اور لذت پائی دنیا مین دنیا کی کامون سے اور آخرت کی پاکیزہ چیزون اور لذتون پر اونکو مقدم
اور اعتبار کیا اور آخرت کی پاکیزہ چیزون کو خریدا نکیا فَالْيَوْمَ پس آج کے دن کہ قیامت کا روز ہے تُجْزَوْنَ جزا دئے جاوگے تم عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب خوار کرنیکا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ بسبب اسکے

کہ تہے تم تکبر کرتے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے انبیا اور اولیا پر بِغَیْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے بغیر استحقاق اوسکا تم نہین رکہتے تہے وَبِمَا کُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ اور بسبب اسکے کہ تہے تم بدکام کرتے اور باہر ہوتے تہے حکم خدا سے اور مشغول ہونا دنیا کی لذتون مین غافل کرتا ہی آخرت سے جیسے کہ کفار کو غافل کیا اور آخرت کی نعمتون سے وہ محروم رہے اسواسطے جناب رسول خدا اور علی مرتضی زہد کو اختیار کیا تہا اور دنیا کی لذتون سے پرہیز کرتے تہے ابن مسعود سے روایت ہی کہتا ہی کہ ایک روز مین رسول خدا صلعم کے حجرہ مین گیا حضرت کو دیکہا کہ ایک بورئے پر کہ کہجور کی ہے لیٹے ہین اور وہ اسقدر چہوٹا تہا کہ کچہہ بدن مبارک کا اوسپر تہا اور کچہہ زمین پر اور تکیہ کہجور کی چہال کا سر اقدس کے نیچے ہی مین سلام کرکے بیٹہہ گیا اور عرض کی کہ یا رسول خدا تم پیغمبر خدا کی ہو اور تمام مخلوقات سے بہتر ہو باوجود اس مرتبہ کے اسطرح گزران کرتی ہو اور کسرے اور قیصر باوجودیکہ کافر ہین لیکن تخت طلا اور ریشمی فرش پر بیٹہتے ہین اور طرح طرح کی نعمتون دنیا سے لذت حاصل کرتے ہین فرمایا کہ وہ لوگ کہ دنیا کی پاکیزہ چیزون سے فائدہ پاتے ہین وہ نعمتین جلدی جانیوالی ہین اور وبال اونکا اون لوگون پر رہیگا اور پاکیزہ چیزین ہماری کہ وہ آخرت مین ہین ہمیشہ رہین گی کبہی اونکو زوال نہین ہے اور سدی نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم کا دستور تہا کہ جسوقت سفر کو جاتے تو سب کے بعد فاطمہ زہرا سے رخصت ہوتے تہے اور جب سفر سے آتے تہے تو سب سے پہلے فاطمہ زہرا سے ملاقات کرتے تہے ایک مرتبہ سفر سے پہرے تو فاطمہ زہرا نے چادر اپنی حجرہ کے دروازہ پر لٹکادی تہی واسطے حرمت رسول خدا صلعم جسوقت رسول خدا نے اوس چادر کو دیکہا تو اولٹے پہر گئے فاطمہ زہرا نے تہوڑی دیر انتظاری کی جبکہ حضرت تشریف نہ لائے تو اپنے حجرہ سے اوٹہکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئین اور کہا کہ یا رسول خدا اپنی عادت تمکو کسواسطے ترک کی اس مرتبہ مجہکو محروم رکہا فرمایا کہ مین آیا اور تیرے دروازہ پر پردہ زینت کے ساتہہ پڑا ہوا دیکہا تو پہر گیا اسواسطے کہ یہ رسم جبارون اور متکبرون کی ہی اور مین اوس سبب سے نفرت رکہتا ہون اور فرمایا کہ آل محمد کو مال دنیا سے کیا کام ہے وہ واسطے آخرت کے پیدا ہوئے ہین اور آخرت اونکے واسطے فاطمہ زہرا نے یہہ سنکر وہ پردہ اوٹہا لیا اور پہر نہایت سختی اور تنگی سے گزران کی اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم امیر المومنین کو کسی جہاد پر بہیجا تہا اور فاطمہ زہرا بیمار تہے رسولخدا صلعم نے اپنے یار عمران بن حصین سے کہ تہے فرمایا کہ چل فاطمہ زہرا کو دیکہین کہ کیا حال ہے اوسکا حضرت تشریف لیگئے اور دروازہ کو جاکر ٹہونکا فاطمہ زہرا نے کہا کہ کون ہے دروازہ پر حضرت نے فرمایا کہ باپ تیرا ہی کہا کہ یا رسول خدا اندر تشریف لاؤ حضرت نے فرمایا کہ عمران کی دختر بہی آتی ہے کہا کہ یا رسول خدا وہ کیونکر آئے کہ میرے پاس ایک عبا پرانی ہی اگر اوس سے سر کو ڈہکتی ہوں تو پاؤن باہر نکلجاتے ہین اور اگر اوس سے پاؤن کو ڈہکتی ہون تو سر کہلجاتا ہے رسولخدا نے یہہ سنکر اپنی چادر کہ وہ بہی پرانی تہی فاطمہ کی طرف پہینکی اور فرمایا کہ اس سے اپنا بدن ڈہکلو عمران کی دختر کہتی ہے کہ ہم فاطمہ کے گہر مین گئی اور جاکر بیٹہے فاطمہ کو دیکہا کہ رنگ تو زرد ہو رہا تہا اور خاک پر لیٹی تہی کہ بورے کا فرش بہی نہ تہا اور اوسکے گہر مین سوائے اوس کہنہ عبا کی کہ جس سے بدن کو چہپا رکہا تہا کچہہ نہ تہا رسول خدا نے پوچہا کہ ای بیٹی میری کیا حال ہے کہا کہ بیمار ہی اور بہوک ہے اور تین روز سے کچہہ کہانا نہین کہایا ہے اور نہ کچہہ میسر ہوا ہے رسول خدا یہہ سنکر فاطمہ کے حال پر رونے لگے اور مین بہی رونے لگی اور رسول خدا نے فرمایا کہ ای فاطمہ مینے بہی تین روز سے کہانا نہین کہایا ہی اور جان تو کہ مین خدا کی نزدیک تجہسے زیادہ بزرگ ہون اگر وہ چاہتا تو مجہکو دیتا اور مجہہ سے فرمایا خدا نے کہ ای حبیب میرے اگر تو چاہی تو تمام خزانے زمین کے تیرے حکم مین کردون اور جدہر کو تو پہرے اودہر کو وہ خزانے پہرین مینے اونکو قبول نکیا اور کہا کہ ای پروردگار میرے مین چاہتا ہون کہ پیغمبر محتاج اور فقیر رہون کہ ایکروز تو بہوکا رہون اور ایکروز کہانا کہاؤن اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم کی وفات ہوئی تہی تو اوسوقت حضرت کے بدن مین ایک کرتا تہا بالونکا کہ اوسمین بارہ پیوند تہے اور بعضے پیوند چمڑے کے تہے اور اونکے حضرت کے ذمہ ستر ہزار درہم قرض کے تہے کہ لوگون سے قرض لیکر فقرا اور مساکین کو راہ خدا مین دیتے تہے حضرت کی وفات کے بعد علی ابن ابیطالب نے وہ ادا کئے اور دوسری روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہا کہ مین جمعہ کے روز مسجد مین داخل ہوا امیر المومنین علیہ السلام کو دیکہا کہ منبر پر کہڑے ہوئے خطبہ پڑہتے ہین اور ایک لباس پرانا پیوند لگا ہوا پہنے ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ مینے اس لباس کو اسقدر پیوند لگوائے ہین کہ مجہکو اوسکے پیوند لگانیوالے سے حیا آتی ہے کیا ہی واسطے علی کے اور تازگی دنیا کی اور کیونکر خوش ہون مین اوس لذت سے کہ فنا ہونیوالی ہے اور اوس نعمت سے کہ باقی نرہیگی اور کیونکر پیٹ بہرکے کہاؤن مین جسوقت کہ گرد حجاز کی شکم برہنہ اور گرسنہ ہون اور کیونکر راضی ہون مین کہ تمام امیر المومنین ہوا اور مومنین کی مین شرکت نکرون تنگی اور سختی مین اور رنج اور محنت مین ابن عباس کہتے ہین کہ یہہ سنکر مین رویا اور سب آدمی جو کہ وہان موجود تہے رونے لگے اور مینے کہا کہ یا امیر المومنین کیا مضایقہ ہی اگر یہ لباس تم بدلو فرمایا کہ خدا تعالے نے عہد لیا ہی صاحبان حکم سے اسطرح سے کہ وہ حکام ہیئت مین ادنی رعیت کی ہون تاکہ تونگر اونکی پیروی کرین اور مفلس اونکا افسوس نہ لاوین اور کہتے ہین کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بطور ہدیہ کے حلوا لایا امیر المومنین نے اوسمین انگلی کو لگایا اور بعد اوسکے فرمایا کہ رنگ اور بو اسکی دونون بہت خوب ہین لیکن معلوم نہین کہ مزہ اسکا کیسا ہے اور انگشت مبارک کو دہو ڈالا اور فرمایا کہ میرے سامنے سے اسکو اوٹہا لو لوگون نے پوچہا کہ یا امیر المومنین یہہ تمپر حرام ہی فرمایا کہ نہین اور لیکن روا نہین ہے اسواسطے کہ میرے گرد ایک جماعت ہو فقر اور فاقہ مین اور مین اپنی شکم کو حلوہ سے آلودہ کرون اور اسطرح کی روایتین حضرت امیر المومنین کے زہد کی بہت ہین اور اب خدا تعالے واسطے تسلی حبیب اپنے کی قصہ قوم عاد کا بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر تو ای محمد صلعم بہائی عاد کے کو کہ وہ حضرت ہود پیغمبر تہے قوم عاد مین سے یعنی حال اوسکا اور اوسکی قوم کا قریش کے روبرو بیان کر اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ

جسوقت ڈرایا اوسنے قوم اپنی کو عذاب خداسے اور خوف دلایا اونکو بِالْاَحْقَافِ ساتھہ احقاف کے اور وہ ایک مقام تہا ریگستان مین قریب حضرموت کے کہ یمن کے ملک مین ہے دریائے عمان کے کنارہ پر اور اوس موضع کو شحر کہتے ہین اور احقاف جمع حقف کی ہے اور حقف ریگستان دراز اور بلند کو کہتے ہین اور وہان کے باشندے خیمو نمین رہتے تہے اور حضرت ہود اونکو ڈرانیکو سطے آئے وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور تحقیق گزری تہی ڈرانیوالے پیغمبر مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ آگے اوس سے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور پیچہے اوسکے سے یعنی پہلے ہود سے بہی پیغمبر گزرے تہے اور اونکے بعد بہی بہت پیغمبر ہوئے تہے اور خدا کی توحید کیطرف لوگونکو بلاتے تہے اور ہود نے اون لوگون سے کہا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ عبادت کرو تم سوائے خدا کے کہ اوسکے سوائے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ تحقیق مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ عذاب دن بڑے کے اور پر ہول سے بسبب شرک تمہارے کے قَالُوْٓا کہا اون لوگون نے کہ اے ہود اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ پہیر دے تو ہمکو عَنْ اٰلِهَتِنَا معبودون ہمارے سے اور اونکی پرستش سے ہمکو باز رکہے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے عذاب کے نازل ہونیکا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچ کہنے والون مین سے کہ عذاب ضرور نازل ہوگا قَالَ کہا ہود نے کہ مجہکو علم عذاب کے نازل ہونیکے وقت کا نہین ہے تاکہ مین جلدی اوسکو لاؤن بلکہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوائے اسکے نہین کہ علم اونکی نازل ہونیکے وقت کا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے جسوقت اوسکی مصلحت ہوگی اوسوقت نازل کریگا اور میرا کام فقط حکم کے پہونچانیکا ہے وَاُبَلِّغُكُمْ اور پہونچاتا ہون مین تمکو مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وہ چیز کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکے وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ اور لیکن مین دیکہتا ہون تمکو قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ایک قوم کہ نادانی کرتے ہو تم اور نہین جانتے ہو تم اوس امر کو کہ جسمین تمہاری نجات ہے اور جلدی طلب کرنا عذاب کا تمہاری جہالت اور نادانی سے ہے اون لوگون نے نصیحت قبول نکی اور اپنے کفر پر مضبوط رہے حقتعالے نے تین برس تک یا ساتہہ تک اونپر مینہہ نہ برسایا تہا قحط مین مبتلا ہوئے اور ہود اونکو کہتے تہے کہ ایمان لاؤ تاکہ مینہہ تمپر برسے ایک شخص نے کہ قیس بن عتر اس نام رکہتا تہا ہنسی کی راہ سے کہا کہ ہمکو عذاب چاہئے نہ باران آخرالامر خشکی اور قحط سے تنگ ہوکر خانہ کعبہ کی جگہہ مین کہ اون دنونمین ایک پشتہ ریت کا تہا روانہ ہوئے اور مرثد کہ عاد کے رئیسونمین سے تہا اور ہود پر ایمان لایا تہا اوسنے اونسے کہا کہ تمہاری دعا سے مینہہ نہ برسے گا مگر جسوقت کہ ہود کی فرمانبرداری کرو اون لوگون نے اوسکی نصیحت کی کچہہ پروا نکی اور اسکے کہنے کو نمانا اور اوسکو ایک جگہہ قید کردیا اور اوس خانہ کعبہ کی جگہہ مین جاکر اپنی حاجت کیلئے دعا کی اور باران رحمت کی خواہش کی اور آفت کے دفع ہونیکے واسطے درخواست کی ہاتف نے آواز دی کہ تینمین سے ایک چیز کو اختیار کرو اونہون نے ابر سیاہ کو کہ اوسمین گمان بارش باران کا بہت ہی اختیار کیا وہ ابر اونپر آتا تہا یہانتک کہ احقاف مین پہونچا فَلَمَّا رَاَوْهُ پس جسوقت دیکہا اونہون نے اوسکو کہ جسکا وعدہ کئے گئے تہے عذاب مین سے عَارِضًا پہیلنے والا کہ وہ ایک ابر تہا جانب آسمان پہیلا ہوا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ رخ کرنیوالا جنگلون اونکی کا قَالُوْا کہا اونہون نے خوش ہوکر کہ هٰذَا یہہ ابر ہے عَارِضٌ چوڑا کہ مُّمْطِرُنَا مینہہ دینے والا ہے ہمکو ہود نے کہا کہ بَلْ هُوَ بلکہ وہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تہے تم ساتہہ اوسکے کہ وہ عذاب ہمپر جلدی نازل ہو پس بیان اوس عذاب کی سطرح سے کہ وہ رِيْحٌ ہوا ہے فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ بیچ اوسکے عذاب ہے دردناک تُدَمِّرُ ہلاک کرتی ہے وہ ہوا اپنی شدت سے كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو انسان ہو یا حیوان یا سواے اسکے بِاَمْرِ رَبِّهَا ساتہہ حکم پروردگار اپنی کے کہتے ہین کہ وہ ہوا خیمون کو اونکی اور اونٹونکو اڑا کر اوپر کو لیجاتی کہ مثل ٹڈی کے وہ اڑتے ہوئے معلوم ہوتے تہے اور حضرت ہود مومنین کو ہمراہ لیکر باہر چلے گئے تہے اور کہتے ہین کہ سب سے پہلے ایک عورت نے اوس عذاب کو دیکہا تہا اور بعد دیکہنے کے اپنی لوگونسے کہا کہ مین ایک ہوا دیکہتی ہون کہ اوسمین آگ کی مشعلین ہین اور کہتے ہین کہ وہ ہوا جسوقت آئی تو بہت خنک اور روح افزا تہی کہ اوسکی خنکی مین سب جمع ہوگئے اور بعد اوسکے اونپر آگئی کہ سب ہلاک ہوگئے اور منقول ہے کہ قوم عاد نے دیکہا کہ ہوا آدمیونکو اور مویشیونکو اڑاکر جنگل مین لیگئی اور وہ سب درمیان آسمان اور زمین کے اوڑتے پہرتے ہین سب اپنے گہرون مین چلے گئے اور دروازے بند کرلئے اور ہوا اونکے گہرونکی طرف روانہ ہوئی اور اونکے گہرون کو جڑسے اوکہاڑ ڈالا اور سات شب اور اٹہہ روز چلی اور ریت کے پشتہ کو اون پر ڈالتی تہی یہانتک کہ سب ریت مین پوشیدہ ہوگئے اور مرگئے اور بعد اوسکے ریت کو اونکے اوپر سے اڑا کر اونکی لاشونکو دریامین ڈالدیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونکی لاشونکو ریت کے نیچے نکال کر پہاڑ پر مارتے تہے کہ بدن اونکے پارہ پارہ ہوگئے فَاَصْبَحُوْا پس ہوگئے وہ اس حالت پر کہ لَا يُرٰٓى نہین دیکہے جاتے تہے یعنی اگر کوئی اوسوقت اونکے شہر پر گزر کرتا تو نہ دیکہتا اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ مگر گہرون اونکے کو کہ وہی خالی نظر آتے اور آدمیون سے کسیکو نہ دیکہتا اور اہل کوفہ نے لا یری کو بضم یا اور الا مساکنہم کو مرفوع پڑہا ہے اور باقیون نے تا سے پڑہا ہے اور الا مساکنہم کو منصوب كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہمنے اونکو عذاب کیا ہے کہ اونکو جڑسے اوکہاڑ کر پہینکدیا ایسے ہی نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ جزا دیتے ہین ہم قوم گنہگارونکو جو کہ سخت گناہ کرتے ہین مثل کفر اور شرک کے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم ابر کو دیکہتے کہ جسمین گمان مینہہ برسنے کا ہوتا تہا تو رنگ حضرت کا بدل جاتا تہا اور اوٹہتے اور بیٹہتے اور آتے اور جاتے لوگ کہتے کہ یا رسول خدا سبب بیقراری اور خوف کا کیا ہے فرماتے کہ مین اس واسطے ڈرتا ہون کہ یہہ ابر اوس ابر کی مانند ہو کہ جسکو قوم عاد نے کہا تہا ہٰذا عارض ممطرنا اور اوسنے اونکو ڈبایا تہا وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ اور البتہ تحقیق قدرت دی تہی ہمنے اون عاد یونکو فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ بیچ اوس چیز کے کہ نہین قدرت دی ہے تمکو اے کفار قریش فِيْهِ بیچ اوس چیز کے کہ جیسے کہ قوت اور شوکت

اور کثرت مال اور آسودگی حال اور درازی عمر اونکو نہین دی ہی جو تمکو ہمنے دی ہی وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا اور کیا ہمنے واسطے اونکی کان تاکہ وہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکہین
کو تاکہ اونسے دیکہین وَّاَفْـِٕدَةً اور دل اونکو تاکہ اونسے تحقیق اور دریافت کرکے حق اور باطل کو پہچانین لیکن اونہون نے ان چیزونکو بیدا کرنے والیکو نہ پہچانا اسواسطے
کہ اونہون نے کان طرف سننے حق کے رکہی اور نہ آنکہون سے اوسکی قدرت کی علامتونکو دیکہا اور نہ دلون سے اوسکی قدرت کی دلیلون مین تامل کیا پس یہی سبب تہا کہ جس
عذاب الٰہی نازل ہوا تو فَمَآ اَغْنٰى پس نہ بے پروا کیا اور نہ دور کیا عَنْهُمْ اونسے سَمْعُهُمْ کانون اونکی نے وَلَآ اَبْصَارُهُمْ اور نہ آنکہون اونکی نے وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ اور نہ دلون اونکی نے مِّنْ
شَيْءٍ کسی چیز کو عذاب مین سے اِذْ كَانُوْا اسواسطے کہ تہے وہ کہ بسبب اپنے عناد اور پیروی نفسون کے خواہشون کے يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ انکار کرتے تہے ساتہہ نشانیون قدرت خدا کی
کہ وہ معجزے انبیاء کے اور عجایب کاریگریان اوسکی قدرت کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کیا ساتہہ اونکی اور گہیر لیا اونکو مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اوس چیز نے کہ تہے وہ ساتہہ
اوسکے ٹہٹہا کرتے کہ عذاب پر ہنسا کرتے تہے اور جانتے تہے کہ ہمکو جہوٹی باتون سے یہہ پیغمبر ڈراتے ہین اور عذاب ہمپر آنیوالا نہین ہے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اور البتہ تحقیق ہلاک کیا
ہمنے اے اہل مکہ وَمَا حَوْلَكُمْ اونکو کہ گرد تمہارے ہین مِّنَ الْقُرٰى بستیون مین سے مثل حجر ثمود اور سدوم وغیرہ دیہات قوم لوط کے وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ اور طرح طرح بیان کیا ہمنے
اور دکہلایا ہمنے نشانیون قدرت اپنی کو بستیون والونکو لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ پہرین اپنی کفر سے اور توبہ کرین اور بسبب انکار کرنے کی ہماری نشانیون سے جڑ اونکی
سی وہ جاتی رہی فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پس کیون نہ مدد کی اونکی الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اونہون نے کہ پکڑا تہا یعنی اختیار کیا تہا اونہون نے اونکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوای خدا کے قُرْبَانًا واسطے
نزدیک ہونے خدا کی اٰلِهَةً معبود اسواسطے کہ وہ بامید شفاعت اون بتونکی پرستش کرتے تہے اور جانتے تہے کہ یہہ ہمکو خدا کی رحمت کی نزدیک کرینگے اور ہمکو بخشوائینگے اور پہلا
مفعول اتخذوا کا کہ وہ ضمیر جمع کی الذین کیطرف پہرتی ہی محذوف ہی اور دوسرا مفعول قربانا ہی اور آلہتہ اوس سے بدل ہی یا عطف بیان ہے اور یا قربانا مفعول لہ ہی اور قربانا آلہتہ
حال بہی ہو سکتی ہی ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ معبود اونکی شفاعت کرین بَلْ ضَلُّوْا بلکہ گم ہو گئی وہ معبود اور کہو گئے عَنْهُمْ اون مشرکون سے کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کچہہ فائدہ اون معبودون
نے اونکو نہ پہونچایا اور عذاب کو اونسے دور نکیا وَذٰلِكَ اور وہ یعنی پکڑنا اور اختیار کرنا بتونکا معبود سوای خدا کی اِفْكُهُمْ دروغ اونکا ہی اور بناوٹ اونکی وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور وہ چیز کہ
تہی وہ جہوٹ بناتے کہ بتونکو پرستش کرتے تہے سوای خدا کی اپنا شفاعت کرنیوالا گمان کرکے اور مفسرین لکہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابو طالب نے وفات پائی تو رسول خدا بی یار و
بے مددگار رہگئے اور مکہ سے طرف طائف کی روانہ ہوئے تاکہ بنی ثقیف کی قوم سے مدد چاہین جسوقت طائف مین پہونچے تو اون لوگونکی مجمع مین تشریف لیگئے اور اونکی تین سردار تہے
عبد یالیل اور مسعود اور حبیب یہہ تینون عمرو کے بیٹے تہے اونکے پاس جاکر دعوت نبوت کا کیا اور اونسے اپنی حق مین مدد طلب کی اون لوگون نے حضرت کی نبوت کا انکار کیا ایک تو اونمین سے کہا کہ مین کعبہ کا لباس پہاڑا ہوں اگر خدا نے
تجہکو پیغمبر کرکے بہیجا ہو اور دوسرے نے کہا کہ کیا خدا عاجز ہے کہ سوای تیرے کسی اور کو خلقت پر نہ بہیجا اور تیسرے نے کہا کہ قسم ہے خدا کی بعد اس مجلس کے ہرگز تجہسے کلام نکرونگا حضرت نے فرمایا کہ مجہکو اگر تم سے نہین جانتے تو میرے حال کو تم
پوشیدہ رکہنا تاکہ مجہپر دلیر ہو جائینگے وہ لوگ یہہ سنکر طعن کرنے لگے اور سننے لگے نادان آدمی اور لڑکے حضرت کے پیچہے ہوا اور شور و غل مچانے لگی اور پتہر مارنے لگے یہانتک کہ حضرت کے دونون پاون مبارک خون آلودہ کر دیا آخر حضرت ایک دیوار کے پیچہے چلکر ٹہیرے اور ایک درخت انگور کی سایہ مین
بیٹہہ گئی اور اوس جگہ عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے تہے حاضر تہے وہ نادان آدمی اونکو دیکہکر اولٹی پہر گئے اور حضرت نے ان دونون شخصونکو دیکہا تو پریشان ہوئے اسواسطے کہ وہ دونون دشمن خدا اور رسول کے
تہے حضرت نے ہاتہہ واسطے دعا کے اوٹہایا اور کہا کہ خداوندا تیری طرف شکایت کرتا ہون اپنی ناتوانی اور بیمددگار ہونے سے اون دونون نے یہہ حال دیکہا تو رگ قرابت کی جوش مین آئی اور ایک طبق
انگور کا غلام نصرانی کے ہاتہہ حضرت کے پاس بہیجا اور وہ غلام نینوا کا رہنے والا تہا اور نام اوسکا عداس تہا اوس غلام نے طبق کو حضرت کی روبرو زمین پر رکہدیا حضرت نے بسم اللہ کہکر
کہانا انگورونکا شروع کیا عداس نے کہا کہ اس کلمہ کو اس شہر کے باشندے نہین کہتے ہین تو کس شہر کا رہنے والا ہی فرمایا کہ مین مکہ کا رہنے والا ہون تو کہا انکا رہنے والا اور دین تیرا کیا ہے
غلام نے کہا کہ مین نصرانی ہون نینوا کا رہنے والا حضرت نے فرمایا کہ وہ شہر ایک مرد صالح اور نیک کا تہا کہ نام اوسکا یونس بن متی ہے غلام نے کہا کہ تو یونس بن متی کو کیونکر جانتا ہے فرمایا کہ
وہ بہائی میرا تہا اور پیغمبر خدا کا جیسے کہ مین پیغمبر خدا کا ہون اور تہوڑا سا حال یونس کا بیان کیا عداس نے جسوقت یونس کا حال سنا تو حضرت کے مونہہ کی طرف دیکہنے لگا اور علامتین نبوت کی حضرت کی
پیشانی سے دریافت کین اور سجدہ شکر کا کیا اور حضرت کے قدمونپر گر پڑا اور بوسہ دیا اور ربیعہ کے بیٹی دور سے اس حال کو دیکہتے تہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تیرے غلام کے دین کو اسنے بگاڑ دیا اور جسوقت وہ
غلام اونکی پاس آیا تو اونہون نے اوسکو کہا کہ تجہکو کیا ہوا تہا کہ تو نے سجدہ کیا اور دونون ہاتہہ اور پاؤن اونکو بوسہ دیا اور ہمنے تجہکو کبہی اس طرح پیش نہین آیا کہا کہ یہہ پیغمبر ہے خدا کا اسواسطے کہ اسنی مجہکو وہ قصہ خبر دی کہ
سوای پیغمبر کے اوسکو کوئی نہین جانتا وہ دونون ربیعہ کے بیٹے یہہ سنکر ہنسے اور کہا کہ اے غلام اپنے دین کو نگاہ رکہہ کہ وہ مرد فریب دینے والا ہے اور حضرت وہان سے مکہ کو روانہ ہوئے
اور رستہ مین ایک باغ مین کہجورون کے مقام کیا اور شب کو نماز تہجد کے واسطے اوٹہے اور تلاوت قرآن مین مشغول ہوئے اتفاقاً ایک جماعت جنون
کی نصیبین کے یا نینوا کے رہنے والے اودہر کو گزرے اور بعد سننے قرآن کے حضرت کے روبرو وہ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور اپنی گروہ مین جاکر اونکو ڈرایا اور ایمان کی طرف
رغبت دلائی چنانچہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کو اونکی حال کی خبر دیتا ہی وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ پہیرا ہمنے طرف تیرے نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک جماعت کو جنون سے نفر دس سے کم کو کہتے ہین

جناب امیر المومنین سے روایت ہی کہ وہ نو تہی ایک تو نصیبین کا رہنے والا تہا اور آٹہہ نینوی کے اور ابن عباس سے روایت بیان کرتے ہین کہ وہ سات تہے جن تہی شاصر اور ماضر اور منش اور مس اور ازدابیان اور عقم اور زبعہ الملکین سیا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ وہ ستر تہے لیکن اکثر کے نزدیک دس سے کم تہے اور بعضی لکہتے ہین کہ خدا تعالی نے حکم کیا رسول خدا کو کہ جنونکو ڈرا اور خوف دلا اور قرآن کو اونکی روبرو پڑہہ پس حق تعالی نے ایک جماعت کو جنون مین سے بہیجا حضرت کیطرف اور حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ مین جنونکے روبرو قرآن پڑہون پس تم مین سے کون شخص میرے ہمراہ ہوتا ہی اور تین مرتبہ یہی فرمایا عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ مین حضرت کی رفاقت مین ہوا اور حضرت کی ہمراہ شعب حجون پر گیا اور کہا کی او پہاڑ پر رسول خدا نے ایک خط میرے گرد اگرد کہینچا اور فرمایا کہ اس خط سے قدم باہر رکہنا یہانتک کہ مین تیرے پاس آؤن اور حضرت گئے اور کہڑے ہو کر قرآن کو شروع کیا اُس جا تو مینے دیکہی بر گرد کہ آدمی ہم او بیٹہتے تہے اور سانپ دیکہی کالی کہ وہ آکر میرے اور رسول خدا کے درمیان حائل ہو گئے اور اونکی شور و غل سے رسول خدا کی آواز کو مین نہین سن سکتا تہا خوف مجہپر بہت غالب ہوا اور اگر خوف میرا رسول خدا پر تہا اور جسوقت حضرت تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ مانند ٹکڑون ابر سیاہ کے متفرق اور پراگندہ ہو گئے اور صبح ہوئی تو رسول خدا میرے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا سوتا ہی تو مینے عرض کی کہ یا رسول خدا اس شخص کو اوس تمام ہی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت پر خوف کر کے چاہتا تہا کہ فریاد کرون لیکن مینے دیکہا کہ حضرت اونکو اپنی عصا سے دور کرتے ہین اور میرے پاس نہین آنے دیتے ہین مین بیخوف ہو گیا اور فرمایا کہ اگر تو خط سے باہر قدم رکہتا تو بڑی خطرہ کا گمان تہا اور فرمایا کہ تونے کیا دیکہا مینے عرض کی کہ سیاہ رنگکے آدمی کہ جنکی لباس سفید تہی وہ مینے دیکہی فرمایا وہ بارہ ہزار جن نصیبین کے تہی کہ قرآن کو سنتے تہے اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اونکے روبرو پڑہی تہے چنانچہ خدا تعالی اون جنونکے حال کو بیان کرتا ہی کہ ہمنے اونکو تیری طرف بہیجا کہ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تہے قرآن کو فَلَمَّا حَضَرُوهُ پس جسوقت کہ حاضر ہوئے وہ اوس قرآن کو یعنی اوس جگہہ حاضر ہوئے کہ جس جگہہ قرآن پڑہا جاتا تہا اور نزدیک رسول خدا کی جا کر قَالُوا کہا اونہون نے آپسمین کہ أَنْصِتُوا خاموش رہو تم اور خوب اسکو متوجہ ہو کر سنو تم کہتے ہین کہ زیادہ حرص جو سننی کی اونکو تہی تو ایک جن دوسرے پر گرتا تہا فَلَمَّا قُضِيَ پس جسوقت ادا کیا گیا یعنی قرات تمام کی گئی تو وہ جن ایمان لائے اور اکثر مسائل حضرت سے پوچہے اور حضرت نے اونکو اپنی طرف سے اونکی قوم کی طرف معلم کر کے بہیجا کہ اونکو تعلیم کرین دین کے مسئلہ اونکو پس وہ جن وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ پہرے طرف قوم اپنی کے مُنْذِرِينَ ڈرانیوالی ہو کر یہہ حال واقع ہوا ہی یعنی جسوقت وہ جن حضرت کی پاس سے اپنی قوم مین آئے تو عذاب خدا سے اونہون نے اونکو ڈرایا اور ایمان کیطرف رغبت دلا کر قَالُوا کہا اونہون نے اپنی قوم سے کہ يَا قَوْمَنَا اے قوم ہماری إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا تحقیق ہمنے سنا ہی ایک کتاب کو کہ وہ خدا کی جانب سے أُنْزِلَ نازل کی گئی ہے مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ پیچہے کتاب موسی سے مُصَدِّقًا تصدیق اور سچا کرنیوالی لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطے اوسکی کہ آگے اوسکے ہوئی ہین اور انبیا کی کتابین اور بعضی جن ایسے تہے کہ انجیل کے نازل ہونیکی خبر نہین رکہتے تہے اور یا یہہ اعتقاد اوس سے نہین رکہتے تہے مثل یہودیون کے اسواسطے اونہون نے کہا کہ من بعد موسی اور انجیل کا ذکر نکیا اور مصدقا حال واقع ہوا ہی اور تعریف مین قرآن کی جن اپنی قوم سے بیان کرتے ہین کہ يَهْدِي رہنمائی کرتی ہی وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ طرف حق کے وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ اور طرف راہ راست کے کہ پہونچانیوالی طرف مطلوب کے ہی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا اے قوم ہماری قبول کرو تم دَاعِيَ اللَّهِ بلانیوالے خدا کی طرف کو کہ وہ محمد ہے اور لوگونکو طرف راہ حق کے بلاتا ہی وَآمِنُوا بِهِ اور ایمان لاؤ تم ساتہہ اوسکے اور اوسکی ہر بات کی کہنی کا یقین کرو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشیگا خدا واسطے تمہارے مِنْ ذُنُوبِكُمْ بعضی گناہون تمہارے کو جو کہ حق دوسرے شخص کا نہین ہے اسواسطے کہ وہ نہین بخشا جاتا ہی جبتک کے اوسکو ادا نکرے یا اوس شخص سے نہ بخشوائی وَيُجِرْكُمْ اور رہائی دیگا تمکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ عذاب دردناک سے کہ جو واسطے کفار کے طیار کیا گیا ہی وَمَنْ لَا يُجِبْ اور جو کوئی کہ نہ قبول کرے دَاعِيَ اللَّهِ بلانیوالے خدا کی طرف کو کہ وہ محمد صلعم ہے اور اس سبب سے اوسپر عذاب نازل ہو تو فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ پس نہین ہے وہ عاجز کرنیوالا خدا کا عذاب کرنے مین فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے کہ وہ اوسکی عذاب سے بچ رہے اور کوئی مہربانی کر کے اوسکو بچا لیوے وَلَيْسَ لَهُ اور نہین ہین واسطے اوسکے مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ سوای خدا کی دوست اور مدد کرنیوالے کہ عذاب کو وہ منع کرین أُولَٰئِكَ یہہ لوگ نہ قبول کرنیوالے فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ بیچ گمراہی ظاہر ہین کہ اونکی گمراہی کسی پر پوشیدہ نہین ہے کہ اونہون نے اوس شخص کے قبول کرنے سے انکار کیا کہ جو کہ خدا کی طرف بلاتا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین ان آیتون کے نازل ہونیکا سبب اسطرح سے لکہا ہی کہ رسول خدا صلعم بازار عکاظہ مین تشریف لیگئے اور ہمراہ حضرت کے زید ابن حارثہ تہا وہان جا کر لوگونکو طرف اسلام کے بلانے لگے کسینے حضرت کی کہنے کو قبول نکیا وہان سے پہر مکہ مین چلے آئے اور جسوقت وادی نخلہ مین شب کو نماز تہجد مین قرآن کی تلاوت کی اوسوقت ایک جماعت جن کا اودہر سے گذر ہوا جسوقت اونہون نے قرآن کو سنا تو بعضونے بعضے سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ اور بخوبی اوسکو سنو پس جسوقت رسول خدا اوسکے پڑہنے سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کے طرف پہر گئے اور وہان جا کر اونکو ڈرایا اور جو کچہہ حال اوپر لکہا ہی سب اونہون نے بیان کیا اور رسول خدا صلعم کے خدمت مین حاضر ہو کر ایمان لائے اور رسول خدا نے احکام دین کے اونکو تعلیم کئے حق تعالی نے اپنی حبیب پر یہہ آیتین نازل کین قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ تمام سورہ تک اور خدا تعالی نے اونکی حکایت کو نقل کیا اور رسول خدا نے ایک شخص کو اونمین سے نسب ایسے کیا اور وہ ہر وقت رسول خدا صلعم کے پاس آیا کرتے تہے رسول خدا نے امیر المومنین علیہ السلام کو اونکی تعلیم کرنیکا حکم دیا کہ احکام دین کے اونکو سکہاوین پس بعضے اونمین سے مومن ہین اور بعضے کافر ہین اور بعضی ناصبی اور بعضی یہودی

ہین اور بعضی نصرانی ہین اور بعضی مجوسی ہین اور جان کی وہ اولاد ہین اور امام علیہ السلام سے کسینی پوچھا کہ مومنین جن بہشت مین داخل ہونگی فرمایا کہ نہین ولیکن
خدا تعالی نے درمیان بہشت اور دوزخ کے خطیرے بنائے ہین اوسمین مومنین جن اور بدی کرنیوالے شیعہ رہینگی اور ان آیتون سے ثابت ہوا کہ جیسی رسول خدا صلعم مبعوث
پر پیغمبر ہو کر آئے ہین ایسی ہی جنون پر پیغمبر ہو کر آئے ہین اور سوائے ہمارے پیغمبر کے ایسا نہین ہوا کہ دونون گروہ پر پیغمبر ہو کر آیا ہو اور اب اپنی قدرت کا بیان کرتا
ہے کہ اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہ دیکہا اونہون نے یعنی کیا نجانا قیامت کی انکار کرنیوالون نے کہ اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیا ہے اوسنے آسمانون کو اور زمین کو وَلَمْ یَعْیَ اور نہین تہکا ہے اور نہ سست اور رنج مین ہوا ہے بِخَلْقِہِنَّ ساتہہ پیدا کرنے اونکے بِقٰدِرٍ قدرت رکہنے والا ہے
عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردونکو سو اسطے کہ عاجزی اور نقصان کو اوسمین دخل نہین اور بقادر کی با زائد ہے اور محل رفع مین بقادر واقع ہوا ہے سو اسطے کہ وہ
انکی خبر ہے یعنی کیا نہین دیکہا اونہون نے کہ تحقیق خدا جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اونکی پیدا کرنے سے سست نہین ہوا ہے وہ قادر ہے مُردونکی زندہ کرنے پر
بَلٰۤی ہان جو شخص کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے پر قدرت رکہتا ہے اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قَدِیْرٌ قدرت رکہنے والا ہے اور اب کفار کا انجام بیان کرتا ہے
وَیَوْمَ یُعْرَضُ اور یاد کر تو اوس دن کو کہ پیش کئے جائینگے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہون نے عَلَی النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے اور ملائکہ دوزخ اونسے کہین گے کہ اَلَیْسَ ھٰذَا کیا نہین ہے
یہہ عذاب بِالْحَقِّ ساتہہ حق اور راست اور درست قَالُوْا بَلٰی کہین گے وہ کہ ہان سب حق ہے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ کہیگا خدا زبانی مالک داروغہ دوزخ کے کہ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکہو تم عذاب کو بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے اور پیغمبرونکی باتون کا اعتبار نہین کرتی تہے اور حضرت رسول خدا کو جو کفار کے انکار کرنے اور ایمان
نہ لانے اور آزار دینے سے رنج ہوتا تہا تو واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا کے حقتعالی فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو ای محمد صلعم کَمَا صَبَرَ جیسے کہ صبر کیا ہی اُولُوا الْعَزْمِ
صاحبان عزم نے اور کوشش نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون مین سے بعضے کہتے ہین کہ من بیانیہ ہے اور مراد اولو العزم سے کل پیغمبر ہین اسواسطے کہ سب پیغمبرون نے عزم کیا ہے احکام خدا کے بجا لانیکا
اور دین حق کی ترقی کا اور اکثر کے نزدیک من تبعیضیہ ہے اور مراد اولو العزم سے بعضے انبیا ہین اور یہی قول حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا ہے اور اولو العزم
سے مراد پانچ پیغمبر ہین نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد علیہم السلام کہ یہہ منسوخ کرنیوالے اپنے غیر کی شرع کے ہین اور اونکو سادات انبیا کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ وہ نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد علیہم السلام ہین کسینے پوچہا کہ یہہ اولو العزم کیونکر ہوئے فرمایا کہ اسواسطے کہ حضرت نوح پیغمبر ہوئے ایک کتاب اور شرع کے ساتہہ اور جو کوئی
کہ بعد نوح کے پیغمبر ہوا اوسنے نوح کی کتاب اور شرع پر عمل کیا یہان تک کہ حضرت ابراہیم پیغمبر ہو کر آئے ایک شرع اور صحیفونکے ساتہہ اور عزم ترک کرنے کتاب نوح کی کا اور جو کوئی بعد ابراہیم کے
پیغمبر ہو کر آیا اوسنے ابراہیم کی شرع پر عمل کیا یہان تک کہ موسی پیغمبر ہو کر آیا ایک کتاب اور شرع کے ساتہہ اور عزم ترک کرنے صحیفون ابراہیم کا اور جو کوئی بعد موسی کے پیغمبر ہو کر آیا اوسنے موسی
کی کتاب اور شرع پر عمل کیا یہانتک کہ عیسے پیغمبر ہو کر آیا ایک کتاب اور شرع کے ساتہہ اور عزم ترک کرنے کتاب موسی کے کا اور شرع اوسکے کی اور جو کوئی بعد عیسی کے پیغمبر ہو کر آیا اوسنے
عیسے کی کتاب و شرع پر عمل کیا یہانتک کہ محمد صلعم پیغمبر ہو کر آیا ایک کتاب و شرع کے ساتہہ اور عزم ترک کرنے کتاب و شرع عیسے کی کا پس حلال اوسکا حلال ہے قیامت تک اور حرام
اوسکا حرام ہے قیامت تک پس یہہ ہین اولو العزم پیغمبرون مین سے اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ سردار پیغمبرون کے پانچ ہین اور وہی اولو العزم ہین پیغمبرون مین سے
اور اونپر چلی ہے چکی دین خدا کی نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسے اور محمد علیہم السلام اور بعضے کہتے ہین کہ وہ چہہ پیغمبر ہین اول نوح کہ قوم کے آزار دینے پر صبر کیا اور دوسرے ابراہیم
آتش نمرود پر صبر کیا اور تیسرے اسمعیل کہ ذبح ہونے پر صبر کیا اور چوتہے یعقوب کہ واسطے فرزند کے صبر کیا اور پانچوین یوسف کہ چاہ کے اندر گرنے اور بہائیون کی ایذا اور قید ہونے پر صبر کیا
اور چہٹے ایوب کہ بلا اور بیماری پر صبر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اولو العزم وہ ہین کہ جنکو جہاد کرنیکا حکم تہا غرض یہہ ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ ای محمد مثل ان پیغمبرون کے صبر کر تو وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّہُمْ
اور نہ جلدی چاہ تو واسطے اون کفار قریش کے عذاب کے نازل ہونیکو سو اسطے کہ جو اوسکا وقت مقرر ہے اوسوقت ضرور نازل ہوگا اور اسمین کچہہ شبہہ نہین ہے کَاَنَّہُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ گویا کہ وہ
جسدن دیکہینگے مَا یُوْعَدُوْنَ اوس چیز کو کہ وعدہ کئی جاتی ہین وہ اوسکا کہ وہ نازل ہونا عذاب کا ہے تو جانینگے وہ کہ لَمْ یَلْبَثُوْۤا نہین ڈہیل کی ہے دنیا مین اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ
مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی باوجودیکہ عمر اونکی دنیا مین بہت دراز ہوئی مگر ہول قیامت کی ایسی ہوگی اور عذاب اونکا ایسا سخت ہوگا کہ اوسکے روبرو رہنا دنیا کا اور راحت
اور آرام اوسکا مثل ایک ساعت کے معلوم ہوگا بَلٰغٌ یہہ پہونچانا ہی یہہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہو بلاغ ہی یعنی جو کچہہ مذکور ہوا ہی اس سورہ مین نصیحت وغیرہ وہ پہونچانا
خدا کیجانب سے ہی طرف تمہاری فَھَلْ یُھْلَکُ پس ہلاک کئی جائینگے وقت نازل ہونے عذاب کے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ مگر قوم باہر ہونیوالی حکم خدا سے اور منقول ہی کہ اگر عورت
کو وضع حمل دشوار ہو تو یہہ کلمین لکہہ کر پانی مین دہوئین اور اوسکو پلائین بچہ آسانی سے پیدا ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش
العظیم کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ فہل یہلک الا القوم الفاسقون

سورۃ محمد

یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمین چالیس آیتین ہین

اور بعضے کہتے ہین کہ آیہ وکاین من قریۃ اوسوقت نازل ہوئی تہی کہ جسوقت مکہ سے طرف مدینہ کے متوجہ ہوتے تہے اور اس سورہ کو سورہ قتال بہی کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ محمد کو پڑہے اپنی دین مین ہرگز شک نکرے اور شرک اور کفر سے محفوظ رہے یہانتک کہ مرجائے اور بعد مرنیکے خداتعالی ایکہزار فرشتے اوسکی قبر پر بہیجے تاکہ اوسپر نماز پڑہین اور ثواب اوسکا اوسکو بخشین اور قیامت کے روز اوسکے پیچہے پیچہے ہوون تاکہ اوسکو خدا کے پاس امن کی جگہہ مین پہونچائین اور دوسری روایت مین ہے کہ جو کوئی چاہے کہ حال ہمارا اور ہمارے دشمنونکا جانے وہ اس سورہ کو پڑہے اسواسطے کہ اس سورہ مین ایک آیت ہماری شان مین اور ایک آیت ہمارے دشمنونکی شان مین ہے

الربع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے اور نہین ایمان لائے خدا پر اور پیغمبر پر وَصَدُّوْا اور بند کیا ہے انہون نے اور باز رہے عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا کی سے کہ وہ دین اسلام ہے کہتے ہین کہ مراد اون سے کفار قریش کے بعضے آدمی ہین مثل نضر اور عتبہ وغیرہ کی کہ خود گمراہ تہے اور لوگونکو گمراہ کرتے تہے اور اسلام کے قبول کرنے سے منع کرتے تہے اور بعضے کہتے ہین معنی اسکے یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد وفات رسول خدا کے اور دین سے پہر گئے بسبب غصب کرنے حق امیرالمومنین کے اور بند کیا انہون نے لوگون کو امیرالمومنین کی پیروی سے کہ وہ راہ خدا کی ہے اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور باطل کریگا اعمال اونکی کو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر پر اور پیغمبر کے فرمانیسے پہرے نہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے انہون نے اچہے خالص واسطے خدا کے وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور ایمان لائے وہ ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور بعد اوس حضرت کے اوس چیز سے پہرے نہین وَّهُوَ اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے یعنے قرآن الْحَقُّ حق اور راست اور درست ہے مِنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اونکے کیطرف سے كَفَّرَ عَنْهُمْ دور کریگا اونسے جو کہ ایمان لائے ہین سَيِّاٰتِهِمْ برائیون اونکی کو اور گناہون سے اونکی درگزر کریگا بعد توبہ کرنیکے اونکے ایمان کی بزرگی کے سبب سے وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ اور درست کریگا حال اونکیکو آخرت مین ذٰلِكَ وہ گمراہی اور درست کرنا حال کا اور دور کرنا گناہون کا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق جن لوگون نے کفر کیا ہے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی ہے انہون نے باطل کی کہ وہ باطل شیطان ہے اور یا ہر کوئی کہ قابل پیروی کے نہو وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور تحقیق جن لوگون نے کہ اعتقاد کیا ہے خدا کی وحدانیت اور پیغمبر کی نبوت کا اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی ہے انہون نے حق کی کہ وہ علی ہے یا قرآن ہے کہ نازل کیا گیا ہے مِنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اونکی کی جانب سے كَذٰلِكَ ایسی ہے یعنے اسیطرح سے يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیونکے اَمْثَالَهُمْ احوال اونکی کو کفر کو اور ایمان کو اور کہتے ہین کہ ضمیر اون دونون فرقون کی طرف پہرتی ہے جو کہ اوپر گزرے ہین یعنی خداتعالی اون دو گروہ کو بیان کرتا ہے واسطے آدمیونکے تاکہ حق کو باطل سے اور نیک کو بد سے جدا کرین اور بعد اوسکے خداتعالی مومنین کو کفار پر جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ کفار اپنے کفر سے باز نہین آتے ہین اور اپنی گمراہی پر اصرار کرتے ہین تم اونپر جہاد کرو فَاِذَا لَقِيْتُمُ پس جسوقت ملاقات کرو تم ای مومنین اور دیکہو تم وقت لڑائی کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو کہ کفر کیا ہے انہون نے فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس مارنا گردنونکا ہے اور ضرب کہ مصدر ہے مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور اپنے مفعول کے طرف وہ مضاف ہے اور تقدیر اوسکی فاضربوا ضرب الرقاب ہے یعنے مارنا گردنون کا اور مراد یہہ ہے کہ قتل کرو تم کفار کو جسوقت کہ لڑائی قایم ہو جسطرح سے کہ تم قابو پاؤ اور اسواسطے کہ مقصود قتل کرنا اونکا ہے نہ خاص مارنا گردنونکا حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جسوقت زخمون مین چور کرو تم اونکو کہ لڑنے کی طاقت اونمین باقی نرہے فَشُدُّوا الْوَثَاقَ پس مضبوط کرو تم بند اونکو یعنی جسوقت اونکو زخمی اور بیقابو کرکے قید کرو تو اونکی مشکین خوب جکڑکے باندہو کہ بہاگ نجائین فَاِمَّا مَنًّاۢ پس یا احسان کرو تم احسان کرنا بَعْدُ بعد اوس قید اور مضبوط کرنے بند ونکے کہ اونکو چہوڑ دو بدون عوض لینے کے وَاِمَّا فِدَآءً اور یا فدا لو تم فدا لینا اونسے کہ فدا لیکر اونکو چہوڑ دو ان دونون امر مین تمکو اختیار ہے اور منا اور فدا مفعول مطلق ہین فعل محذوف کے یعنے تمنون منا وتفدون فداء غرض یہہ ہے کہ ان دونون امر مین تمکو اختیار ہے خواہ بدون عوض کے اونپر احسان کرکے اونکو چہوڑو خواہ اونکی عوض مین فدا لیکر اونکو چہوڑ دو اور یہہ حکم تمہارے واسطے باقی ہے حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکہی لڑائی یہان حرب کا مضاف محذوف ہے یعنے یہانتک کہ رکہین صاحب لڑائی کے اَوْزَارَهَا ہتہیار اوسکی یعنی لڑائی گزر جائے اور سوائے اسلام قبول کرنیوالے اور صلح کرنیوالے کے کوئی باقی نرہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے والد بزرگوار کہتے تہے کہ جنگ کے دو حکم ہین ایک تو یہہ کہ جسوقت لڑائی قائم ہو اور ابہی ہتہیار کہولکر نہ رکہی ہون اور لڑنے والے زخمون سے چور نہوئے ہون تو اس صورت مین یہہ ہے کہ امام کو اسمین اختیار ہے کہ جسکو قید کیا ہو اگر چاہے اوسکو گردن مارے اگر چاہے اوسکے ہاتہہ اور پاؤن بخلاف کاٹکر یعنے اپنا پاؤن اور داہنا ہاتہہ اور داہنا پاؤن اور بایان ہاتہہ کاٹکر اوسکو چہوڑ دے کہ وہ اپنی خون مین لوٹکر مرجائے اور اس صورت مین احسان کرکے یا فدا لیکر چہوڑنا جائز نہین ہے اور دوسرا حکم یہہ ہے کہ اگر کفار زخمون سے چور ہوگئے ہون اور لڑائی موقوف ہوگئی ہو اور کفار کو قید کیا ہو تو اس صورت مین امام کو اختیار ہے درمیان تین چیزون کے چاہے احسان کرکے چہوڑ دے اور چاہے عوض لیکر چہوڑ دے اور اگر چاہے غلام بنالیوے اور کہتے ہین کہ اس صورت مین امام کو قتل کرنا جائز نہین ہے اور منقول ہے کہ ان دونون صورتون مین اگر کافر اسلام قبول کرے تو کوئی امر اوسپر جاری نہین ہو سکتا بلکہ کل امور مذکورہ اوس سے ساقط ہین اور حکم اوسکا وہی ہے جو اور مسلمانونکا حکم ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِكَ یہہ ہی حکم تمہارے واسطے ہے اسطرح فرمایا ہے اور اسطرح کرنا چاہئے اور اس آیت کے حکم مین درمیان علمای اسلام

کے بہت اختلاف ہین لیکن مذہب حق وہ ہی جو بیان کیا گیا وَلَوْ یَشَاءُ اللّٰہُ اور اگر چاہتا خدا لَانْتَصَرَ مِنْہُمْ البتہ بدلا لیتا اونکا فرونسی زمین مین دہسا کر اور دریا
مین ڈبوکر اور سواے اسکے بدون اسلحے کے نوبت جنگ کرنیکی اونسی ہو پہنچتی وَلٰکِنْ اور لیکن حکم دیتا جہاد کا اور عذاب بعینہ نازل نکرتا یہہ سواسطے ہے کہ لِیَبْلُوَا تاکہ آزماے بَعْضَکُمْ
بِبَعْضٍ بعضے تمہارے کو ساتہہ بعضے کے اسطرح کہ مومنین کو تو کفار کے ساتہہ آزماے کہ وہ کفار سے جہاد کرکے ثواب عظیم پاوین اور کفار کو مومنین سے آزماے کہ وہ بسبب جدال الٰہی کے کفر سے
توبہ کرین غرض دیا یہہ تاکہ معلوم ہو کہ کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمانبردار ہے مسلمانون مین سے کہ رسول کو لڑائی مین چہوڑکر اوسکی رفاقت سے بہاگ جاتا ہے اپنی جان بچانیکو
اور اب جہاد کی رغبت مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا اور جو لوگ کہ قتل کیے گئے ہین اور اہل بصرہ اور حفص قتلوا ماضی مجہول کا صیغہ پڑہتے ہین اور باقی کے قاری قاتلوا ماضی معروف
کا صیغہ باب مفاعلہ سے پڑہتے ہین یعنی اور جو لوگ کہ لڑتے ہین فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے فَلَنْ یُّضِلَّ پس ہرگز نہ گم اور ضایع کریگا خدا اَعْمَالَہُمْ اعمال اونکی کو بلکہ جزا اچہا اونکی کامل اونکو
اونکو دیویگا اسکی تفصیل کہ سَیَہْدِیْہِمْ قریب ہے کہ راہ دکہلاوے اونکو دنیا مین طرف خیر اور ثواب کے اور آخرت مین طرف بلند درجون بہشت کے اور حد سے زیادہ ثواب عطا کریگا وَیُصْلِحُ اور
درست کریگا بَالَہُمْ حال اونکی کو دونو جہان مین وَیُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ اور داخل کرے اونکو بہشت مین عَرَّفَہَا لَہُمْ تعریف کی ہے اوس بہشت کی واسطے اونکی دنیا مین تاکہ اوسکی مشتاق ہوکر اعمال
نیک بجا لاوین کہ جنکے سبب سے بہشت مین پہونچین بعد اسکے فرماتا ہے جہاد کی رغبت مین کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ اگر مدد کروگے تم خدا کی اوسکی دین کے
ترقی کیواسطے کافرون سے لڑوگے تو یَنْصُرْکُمْ مدد کریگا تمہاری خدا کہ کفار پر تم غالب ہو جاوگے اور فتح پاوگے وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ اور ثابت اور ہموار کریگا قدم تمہارے کہ تمہارے دلونکو
قوت دیگا اور کفار کے مقابلہ مین دلیر کردیگا تاکہ تمہارے قدم ڈگین نہین اور جہاد سے تم نہ بہاگو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ جہاد مین سے بہاگا کرتے تہے وہ لوگ خدا کی نصرت نہین کرتے تہے
بلکہ واسطے دکہلانے لوگون کے اور طمع غنیمت کے حضرت رسول خدا کی ہمراہ جہاد مین جاتے تہے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم میری نصرت کروگے تو مین تمہاری نصرت کرونگا اور
تمہارے قدمونکو ثابت اور ہموار رکہونگا اور وعدہ خدا کا حق ہے کہ اوسمین خلاف کسیطرح کا نہین ہے پس جسوقت کہ اونکے قدم ثابت نرہے جہاد مین تو معلوم ہوا کہ وہ خدا کی
نصرت کرنیوالون مین سے نہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ مدد کریگا تمہاری آخرت مین اور ثابت رکہیگا تمہارے قدمونکو نزدیک حساب کے اور صراط پر اور بعضے
کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ مدد کریگا تمہاری دنیا اور آخرت مین اور دونو جہان مین تمہارے قدمون کو ثابت رکہیگا وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ کہ کفر کیا انہون نے
فَتَعْسًا لَّہُمْ پس ہلاکت ہو جو واسطے اونکے ہے اور لیتی اور تعسا منصوب ہے فعل مضمر سے اور مضمر لانا اوسکے فعل کا واجب ہے سماعا اور وہ فعل خبر ہے الذین موصول کے اور اضل کا عطف
ہے اوس تقدیر پر اوسکی یہہ ہے فتعسہم اللہ تعسا یعنی پس ہلاک کیا اونکو خدا نے ہلاک کرنا وَاَضَلَّ اَعْمَالَہُمْ اور گم اور نابود کیا اعمال اونکی کو ذٰلِکَ یہہ ہلاک کرنا اور گم کرنا اعمال کا بِاَنَّہُمْ
کَرِہُوْا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اونہون نے مکروہ جانا ہے مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ اوس چیز کو کہ نازل کیا ہے خدا نے پیغمبر پر مثل قرآن اور احکام شرع کی اور جب اونہون نے ایسا کیا تو فَاَحْبَطَ اَعْمَالَہُمْ
مٹا دیا خدا نے اعمال اونکی کو اور نیست اور نابود کردیا اور جزا اونکو نہ دی اونکی اعمال نیک کی جو کچہہ کہ وہ کرتے تہے جیسے کہ آباد رکہنا اور مرمت کرنی خانہ کعبہ کی اور طواف کرنا اوسکا
اور حضرت امام باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد گم کرنے اور نابود کرنے اعمال سے اس آیت مین یہہ ہے کہ جو کچہہ خدا نے علی کی شان مین نازل کیا تہا وہ اوسکو مکروہ جانتے تہے سواسطے
کہ خدا کا واحد جاننا اور عبادت کرنا اوسکا فائدہ نہین بخشتا ہے بدون دوستی علی کے اور فرماتا ہے کہ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا پس نہین سیر کی ہے اونہون نے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے
یعنے عاد اور ثمود کے شہرون مین فَیَنْظُرُوْا پس دیکہین وہ کہ کَیْفَ کَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ انجام اون لوگونکا کہ پہلے اونسے تہے شرک کرنیوالے اور انبیا کے جہٹلانیوالے
کہ دَمَّرَ اللّٰہُ ہلاکت نازل کی خدا نے عَلَیْہِمْ اوپر اونکی اور جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا وَلِلْکٰفِرِیْنَ اَمْثَالُہَا اور واسطے کفر کرنیوالون کے تیری ساتہہ مانند اوس عذاب کے چاہیے
جو کہ پہلے لوگون پر ہوا ہے لیکن ہمنے اونپر عذاب سخت ہلاک کرنیوالا دنیا مین نازل نہین کیا ہے اور عذاب اونکا آخرت پر رکہا ہے بسبب اپنے فضل اور کرم اور تیرے وجود کے
برکت کے کہ تو جو اونمین موجود ہے اسواسطے ہم اونکو عذاب نہین کرتے ہین اور ضمیر امثالہا کی ہلاکت کی یا عقوبت کی طرف پہرتی ہے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر دمر کا لفظ
ذٰلِکَ وہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہے ذلیل اور عذاب کرنا کفار کا اور نصرت اور ثواب بخشنا مومنین کا بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا دوست اور مدد کرنیوالا اون لوگونکا
ہے کہ ایمان لائے ہین وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ اور تحقیق کفر کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ لَا مَوْلٰی لَہُمْ نہین ہے کوئی دوست واسطے اونکے کہ مدد اونکی کرے وہ لا مولی لہم برخلاف ردوا الی اللہ مولیہم
الحق کے نہین ہے اسواسطے کہ اس آیت مین معنی مولے کے دوست اور ناصر کے ہین اور آیہ مولیہم الحق مین معنی اوسکے مالک کے ہین اور پروردگار بندون کے اور اب دونو فرقونکا انجام بیان کیا ہے کہ

ع

اِنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا داخل کریگا اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہین اونہون نے اچہے جَنّٰتٍ بہشتون مین کہ تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِہَا
الْاَنْہٰرُ نیچے درختون اونکے سے نہرین وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جن لوگون نے کہ کفر کیا ہے یَتَمَتَّعُوْنَ فائدہ اوٹہاتے ہین وہ دنیا کی لذتون کا وَیَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ اور
کہاتے ہین وہ جیسے کہ کہاتے ہین چوپاے کہ نہایت حرص سے اور انجام سے اپنی غافل ہین وَالنَّارُ مَثْوًی لَّہُمْ اور آگ دوزخ کی جگہ رہنے کی ہے واسطے اونکے پس عاقل کو چاہیے کہ کہانا

یہہ سمجھکر کہاہی کہ سیر بدن مین قوت اور طاقت پیدا ہو واسطی عبادت خدا کی نہ مثل حیوانات کی کہ کثرت سے کہاتا ہی اور جب تغیر ہوتا ہی کہا کر تو ذبح کیا جاتا ہی ایسی ہی ہی
غافل کہ اپنی بدنکو موٹا کرتا ہی اور ذکر خدا سے غافل ہی پس انجام اوسکا آتش دوزخ ہی اور کفار کے خوف دلانیکو فرماتا ہی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت بستیاں جنکے اہل کا محذوف ہی یعنی
بہت اہل بستی کہ تھی اَشَدُّ قُوَّةً وہ زیادہ سخت تہی قوت مین مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيٓ بستی تیری سے ای محمد صلعم یعنی کہ جس سے اَخْرَجَتْكَ نکالدیا تجہکو مکہ والون نے یعنی تیری بستی
سی زیادہ قوت والی بستیون کے آدمیون کو اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کرڈالا ہمنی اونکو عذاب نازل کرکے فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ پس نہ تہا کوئی مددکرنیوالا واسطی اونکے کہ عذاب کو اونسی دفع کرے
اور وقت ہلاکت کے اونکی فریاد کو پہونچی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم ایام ہجرت میں مکہ سے باہر نکلکر بارادہ مدینہ طرف غار ثور کے روانہ ہوئے تو مکہ کی طرف نظر کی اور
فرمایا کہ انت احب البلاد عندی یعنی تو ای مکہ زیادہ دوست ہے سب شہروں سی نزدیک میرے اور اگر کفار مجہکو منع نکرتے اور باہر نہ نکالتے تو ہرگز تجہکو چہوڑکر مین باہر نجاتا پس حق تعالی
واسطی تسلی خاطر اقدس رسولخدا صلعم کے اور کفار کی مذمت کے فرمایا کہ اَفَمَنْ كَانَ کیا پس جو شخص ہوئے عَلٰى بَيِّنَةٍ اوپر دلیل اور حجت کے مِّنْ رَّبِّهٖ پروردگار اپنی کیطرف سے کہ وہ
قرآن ہے اور سوائے اوسکے اکثر دلیلین ہین کہ جو راہ لیجاتی ہین طرف توحید خدا کے کیا ایسا شخص کہ جو ایسی روشن دلیلین رکہتا ہی كَمَنْ زُيِّنَ مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کیا گیا
یعنی شیطان نے آراستہ کرکے دکہلایا لَهٗ واسطی اوسکے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی عمل اوسکے کو کہ وہ اوس عمل بد کو اچہا جانتا ہی وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ اور پیروی کی ہی اونہون نے خواہشون اپنی
کی اور ضمیر جمع کی بعد مفرد کی سوا اسی کے ہی کہ من باعتبار معنی کے صیغہ جمع کے ذکر ہوا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ پیغمبر اور مومنین کے برابر کفار اور مشرکین نہین ہو سکتے آنحضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا
کہ آیۂ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اہواہم منافقون کی شان مین ہے کہ ہمراہ حضرت کے تہے نہ مشرکون کی شان مین اور خدا ایسے بہشت کی تعریف کرتا ہی کہ مَثَلُ الْجَنَّةِ صفت بہشت کی
اور قصہ اوسکا الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ کہ وہ بہشت کہ وعدہ کئی گئے ہین پرہیزگار اوسکا اور بعضی کہتے ہین کہ خبر مثل الجنة کی کمن ہو خالد ہے کہ بعد اسکے مذکور ہوگا اور مثل الجنة کا معنا تحقیق
ہی یعنی مثل اہل الجنة من ہو خالد فی النار یعنے کیا مثال اہل بہشت کی مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ رہنیوالا ہی بیچ آگ کی اور فرماتا ہی خدا کہ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ بیچ اوس بہشت کے نہرین ہین
مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ پانی کی کہ نہین بدلنیوالا ہے رنگ اور بو اور مزہ اوسکا اپنی اصل سے بخلاف آب دنیا کی کہ بدل جاتا ہی وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور نہرین ہین دودہ کی لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا
مزہ اوس دودہ کا باوجود گذرجانے اسقدر مدت کے بخلاف دودہ دنیا کی کہ تہوڑی عرصہ مین بگڑجاتا ہی وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ اور نہرین ہین شراب سے کہ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ خوب مزہ دار ہے
واسطے پینیوالون اوسکے اور بہت لذیذ ہی اور نہ اوسمین نشہ ہی اور نہ بیہوشی ہی اور نہ دردسر ہے اور لذة کہ مصدر ہے ہم فاعل کے معنی مین ہی وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف
کئے گئے سے کہ نہ اوسمین موم ہی اور نہ مکہیون کا گوہ ہی بلکہ قدرت خدا سے صاف اور مصفا پیدا ہوا ہی وَلَهُمْ فِيْهَا اور واسطے اون بہشتیون کی بیچ اوس بہشت کے باوجود ان نہرون کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
ہرقسم میوون سے ہین کہ جنکی نفس خواہش کرتا ہو لذیذ اور خوشبودار وَمَغْفِرَةٌ اور مغفرت ہی گناہونسے مِّنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اونکی کی جانب سے کہ اونکو بسبب گناہونکے عتاب نکریگا اور کہتے
ہین کہ خدا ایسے تمام گناہون کو اونکی یاد سے بہلادیگا کہ اونکو اپنے گناہ یاد کرکے رنج نہووے اور اونکا عیش تلخ ہوجاوے پس جس شخص کو ایسا کہ قسم قسم کی نعمتین واسطی اوسکے بہشت مین
ہوینگی کیا وہ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مانند اوس شخص کے ہی کہ ہمیشہ رہنیوالا ہے فِي النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے وَسُقُوْا اور سیراب کئے جاوینگے وہ یعنی پلائے جاوینگے اونکو بہشت کی شربت کا عوض
مَآءً حَمِيْمًا پانی گرم کہولتا ہوا فَقَطَّعَ پس پارہ پارہ اور ٹکڑے کردے وہ پانی اپنی حرارت سے اَمْعَآءَهُمْ انتڑیون اونکی کو اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کی طرف من کے پہیری ہے
کہ وہ جمیع کے واسطی واحد کے آتا ہی ایسی ہی اسطرح جمع آتا ہی اور رسولخدا صلعم فرمایا ہی کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو درخت طوبی کا دیکہا کہ اوسکی جڑ سے ایک نہر نکلتی ہی اور اوسمین
چار نہرین بہشتی ہین ایک نہر پانی کی اور ایک نہر شراب کی اور ایک نہر دودہ کی اور ایک نہر شہد کی اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم جسوقت خطبہ پڑہتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو
بعضے منافقین مسجد سے باہر نکلکر ہنسی کی راہ سی بعضے علماء صحابہ سے پوچہتے کہ اسنے اسوقت کیا کہا حق تعالے اونکی حال کی خبر دیتا ہی کہ وَمِنْهُمْ اور بعضی اون منافقون مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ شخص ہین کہ کان لگاتے ہین
اِلَيْكَ طرف تیری واسطی سننے کلام تیری کی حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جسوقت باہر نکلتے ہین مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے سے تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ واسطی اون لوگونکی کہ دیئے گئے ہین علم شرع کا
مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا پیغمبر نے ابہی اور ابن کثیر نے انفا کو قصر پڑہا ہی اور امیر المومنین نے فرمایا ہی کہ ہم رسولخدا کی ہمراہ ہوتے تہے اور جو کچہ وحی نازل ہوتی تہی سو رسولخدا ہمکو اوس سے مطلع کرتے تہی پس مین
سنکر یاد کرلیتا تہا اور اپنی کانون میں رکہتا تہا اور دوسرا جو کوئی موجود ہوتا تہا وہ اوسکو سنکر یاد کرلیتا تہا پس جسوقت ہم باہر نکلتے تو منافقین ہمسے پوچہتے کہ کیا کہا محمد نے ابہی خدا ایسے اون منافقون کی
حال کی خبر دیتا ہی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہہ گروہ وہ لوگ ہین کہ بسبب زیادتی عناد اور انکار کے باوجود دیکہنے علامتون قدرت خدا کی طَبَعَ اللّٰهُ مہر کی ہے خدا نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون اونکی کی تا کہ اونکا اور سکے
اونکو ہدایت نہین کہ منافق ہین اور اوپر لعنت کین وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ اور پیروی کی ہی اونہون نے خواہشون اپنی کی جو کچہ اونکی نفس نا پاک نے چاہا وہ کیا اور پیغمبر خدا کے فرمانیکو سمجہا وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگون
نے کہ ہدایت پائی ہی کہ مومنین ہین سے زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہی خدا اونکو هُدًى رہنمائی او یقین اور یا یہہ منافقون کا ٹہٹھا کرنا اون مومنین ایمانکو زیادہ کرتا ہے اور یقین کا زیادہ کرتا ہی کہ وَاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور دیتا ہی اونکو
پرہیزگاری اونکی کہ اونکو توفیق تقوی دیتا ہے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پس نہین انتظار کرتے ہین وہ منافقین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کا اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہہ کہ آوے اونکو ناگہان فَقَدْ جَآءَ پس تحقیق آئی ہین اوسکے ظاہر ہوئی ہین اَشْرَاطُهَا علامتیں

اوس قیامت کی جیسکی پیغمبر آخر الزمان کا آنا اور دو انگلی ہو جانا چاند کا فانی لہم پس کہان ہی واسطی اونکی اذا جاءتہم جسوقت کہ آوی قیامت اونکو ذکرہم نصیحت پکڑنا اونکو یعنی
وقت آنی قیامت کی نصیحت پکڑنا اور ایمان لانا کچھ فائدہ اونکو نہ بخشیگا کہ وہ وقت ایمان لانیکا نہین ہے بلکہ جزای اعمال کا وقت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طولانی
منقول ہے قیامت کے علامتون مین لیکن خلاصہ اوسکا لکھا جاتا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کی علامتون مین سے یہہ ہی کہ ضایع کرینگے نماز کو اور خواہشون نفس کے پیرو کرینگے
اور مالدارونکی تعظیم کرینگے اور دین کو دنیا سے فروخت کرینگے پس اوسوقت گلیگا دل مومن کا جیسے کہ نمک پانی سے گلتا ہی جسوقت وہ دیکھیگا بدی کو ہوتے ہوئے اور طاقت اوسکی دور کرنیکی نہوگی
اور حکام ظالم اور وزیر بدکار اوسوقت پیدا ہونگے اور امر نیک بد ہو جائیگا اور امر بد نیک ہو جائیگا اور خیانت کرنیوالا امانت دار معتبر ہو جائیگا اور امانت دار خیانت کرنیوالا ہو جائیگا اور جھوٹے
راست گو ٹھیرینگے اور راست گو جھوٹے معتبر ہونگے اور عورتین حکم کرینگی اور لونڈیون سے مشورہ ہوگا اور لڑکے ممبرون پر بیٹھینگے اور جھوٹ ظرافت اور نقل محفل ہو جاویگا اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھینگے اور والدین
پر ظلم کرینگے اور دوست سے بیزار ہونگے اور دم دار ستارہ ظاہر ہوگا اور عورت سوداگری مین اپنی شوہر کی شریک ہوگی اور باران کم ہو جاویگا اور نیک بات دیکھی شمار کیا جاویگا اور نہ رحم کرینگے
چھوٹے پر اور نہ بزرگی کرینگے بڑی کی اور زنا ظاہر کرینگے بدی کرنیوالون سے بدن اونکی آدمیون کی ہونگے اور دل اونکے شیطانون کی سے اور اوسوقت مرد مردون پر کفایت کرینگے اور عورتین عورتون
پر اور مرد اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرینگے اور عورتین اپنے تئین مشابہ مردون کے کرینگے اور زین پر گھوڑی اور خچر کے سوار ہونگے جیسے کہ مرد سوار ہوتا ہی پس اون عورتون پر میری امت
کی لعنت ہے خدا کی اور مسجدون کو سونے اور چاندی سے آراستہ اور مزین کرینگے جیسے کی یہود اور نصاری کی عبادتخانے آراستہ ہوتے ہین اور مزین کیے جائینگے سونے سے مصحف اور منارہ
بلند کیے جائینگے اور صفین کثرت سے ہونگی کہ دل اونکی آپسمین بغض رکھتے ہونگے اور باتین اونکی مختلف اور حلق ہوگی اور مردی بہت سنہری اور ریشم خالص کا لباس پہینگے اور سود ظاہر ہو جائیگا اور سود حلال سمجھینگے
اور دین کی پستی ہوگی اور دنیا کو بلند کرینگے اور طلاق کثرت سے ہوگی اور حدود خدا کے قایم نہ کیے جائینگے اور گانیوالیان اور مزامیر باجانی کی چیزین ظاہر ہونگی اور مشغول ہونگی اور
بازی کی پینگے اونسے بدتر آدمی امت میری کے اور اوسوقت حج کرینگے تونگر اور دولتمند امت میری کے واسطی سیر اور تماشے کے اور میانہ مرتبہ کے آدمی واسطی سوداگری کے اور محتاج آدمی واسطی ریا اور سمعہ یعنی واسطے
دکھلانے اور سنانے کے اور ایسی قومین ہونگی کہ سیکھینگے قرآن کو واسطی غیر خدا کے اور قرآن کو راگ مین پڑھینگے جو کہ ممنوع ہی اور مسائل دین کو سیکھینگے واسطی غیر خدا کی اور اولاد زنا کی
بہت ہوگی اور پردہ نشینون کی پردہ دری ہو جائیگی اور گناہونکو کسب کرینگے اور بد آدمی نیکون پر غالب ہو جاوینگے اور جھوٹ ظاہر ہوگا اور جھگڑا آپسمین بہت رکھینگے اور ظاہر ہو فاقہ
اور فخر اور ناز کرینگے اچھی قیمتی لباس سے اور غیر وقت بارش ہو اور ڈھول اور ستار وغیرہ باجون کو اچھا جانین گے اور اونکو سنین اور نیکی کے حکم کرنے کو برا جانین اور ایسی ہی برائی کے
منع کرنے کو برا جانین یہانتک کہ مومن اوس زمانہ مین سب سے زیادہ ذلیل ہے اور تونگر کو خوف ہوگا فقیر پر یہانتک کہ سائل سوال کرے آدمیون مین دو جمعہ اور اوسکو کوئی
کچھ نہ دیوے اور جناب رسول خدا نے عبداللہ بن سلام کے سوالونکے جواب مین فرمایا ہے کہ علامت قیامت کے آنیکی یہہ ہے کہ آگ مشرق کی جانب سے آویگی اور آدمیونکو طرف مغرب کی
لیجاویگی اور ایک روایت مین جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ حضرت نے قیامت کی علامتون مین فرمایا کہ علم اوٹھجاویگا اور جہل ظاہر ہوگا اور شراب آدمی نوش کرینگے
اور زنا ظاہر مین کرنے لگینگے اور مرد کم پیدا ہونگے اور عورتین زیادہ پیدا ہونگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک مرد ہوگا اور جسوقت کہ سعادت اور نجات مومنین کی اور عذاب و بدبختی
مشرکین کی تونے معلوم کرلی فاعلم پس جان تو اور ثابت قدم رہ تو اسپر کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تحقیق نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوا خدا معبود حق کے اور بعضی کہتے ہین کہ
فاعلم متعلق ہے اذا جاءتہم الساعۃ سے یعنی جسوقت قیامت قایم ہو تو کیلئے واسطی اوسوقت علم ثابت ہوگا سوا خدا کے کہ موصوف ہی واحد ہونے اور بندگی کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْ
اور بخشش طلب کر تو لِذَنْبِكَ واسطے گناہ اپنی کے باوجود معصوم ہونیکے تاکہ بسبب اوسکی شکستگی نفس کی ہووے اور تیری امت کے آدمی استغفار کرنیمین پیروی تیری کرین اور کہتے ہین کہ
معنی اسکے یہہ ہین کہ عصمت یعنی گناہون سے بچنا طلب کر تو خدا سے کہ تجھکو گناہون سے محفوظ رکھی اسواسطی کہ رسول خدا معصوم تھے کوئی گناہ اونسے صادر نہین ہوا تھا کہ اوسکی بخشش چاہتے
اور یا استغفار سے یہہ مراد ہی کہ سب سے قطع کرکے جناب باری عز اسمہ کے متوجہ ہو جا تو اور یا یہہ کہ امر مستحب ترک ہوا ہو تو اوس سے استغفار کر تو اگر ذنب کا اولی کے معنی مین لیں پس اوس اولی کے
ترک کرنے سے بخشش طلب کر تو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی بخشش چاہ تو تاکہ خدا تعالے اونکی گناہون سے درگزر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ استغفار اور کہنا لا الہ الا اللہ کا بہتر عبادتکا ہی اسواسطی کہ خدا نے فرمایا ہی کہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک اور بعضی علما کہتی ہین کہ خدا تعالے نے اپنے حبیب کو حکم کیا ہے
کہ تو اپنی امت کے مومنین اور مومنات کے گناہونکی بخشش طلب کر اور ایسا نہین ہو سکتا کہ رسول خلاف حکم خدا کرین اور بخشش کو مومنون کے واسطے طلب نکرین اور جسوقت رسول خدا نے بخشش
چاہی کہ میری امت کے مومنون کے گناہ بخشدے تو رسول خدا کو وہ قرب اور مرتبہ حاصل ہے کہ خدا تعالے اپنی حبیب کے دعا کو قبول نکرے پس معلوم ہوا کہ بخشش اس امت کیواسطے ثابت ہی اور بعضی کہتے ہین کہ اس آیت
مین خطاب طرف رسول خدا کے ہے اور مراد امت کے آدمی ہین اور اونکو حکم کرتا ہے خدا کہ تم اپنی اور اپنی مومنین اور مومنات کے گناہونسے بخشش چاہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی امت
استغفار کریگا اوسکو خدا تعالے واسطی اوسکی ہر غم سے خوشی اور ہر تنگی سے کشادگی اور روزی دیگا اوس جگہ سے کہ وہ نہ گمان کرتا ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ استغفار مانند پتون درخت کی ہی جسوقت

درخت حرکت مین آنے تو پتی اوسے گرتے ہین ایسی ہی استغفار ہے کہ جسوقت کوئی کرتا ہے تو گناہ اوسکے کرنے سے جہڑتے ہین اور استغفار سے مراد یہہ ہے کہ ہر گناہ کی ہر دم اگر استغفار
کرتا جاوے اور ہمراہ اوسکی گناہ بہی کرتا جاوے تو اوسکا کچھ فائدہ نہین ہے چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخشش طلب کرنیوالا گناہ سے ہو اور حال یہہ ہو کہ وہ کرتا ہی ہے
گناہ کو تو وہ ایسا ہے کہ جیسی کوئی خدا سے ہنسی کرتا ہو اور اب خدا تعالی رغبت دلاتا ہی بندونکو طرف طاعت کی اور ترک کرنے گناہ کی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی مُتَقَلَّبَکُمْ جگہہ پہرنے
تمہاریکو دنیا مین کہ واسطے تجارت او طلب معاش کے پہرتے ہو وَمَثْوٰکُمْ اور جگہہ رہنے تمہاریکو آخرت مین کہ بہشت مین ہو یا دوزخ مین پس خدا سے خوف کرو کہ وہ تمہاری سب احوال
جانتا ہی اور گناہونسے توبہ کرو اور توشہ سفر آخرت کا طیار رکہو اور خدا تعالی شوق مومنین کا اور کراہت منافقین کی جہاد سے بیان کرتا ہے کہ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہین
وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین جہاد پر حرص کرکے لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَۃٌ کیون نہین نازل کیگئی کوئی سورت جہاد کی تاکید پر کہ راہ خدا مین ہم کفار سے جنگ کرین فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ
مُّحْکَمَۃٌ پس جسوقت بہیجی جاوے سورت محکم کہ جو تاویل کے احتیاج نرکہتی ہو اور معنی ظاہر اوسکے جہاد پر دلالت کرتے ہون اور سوا جہاد کی اور کوئی مطلب اوس سے نہ نکلتا ہو
کسی بہی او رنہ وہ آیت منسوخ ہو جب ایسی سورت جہاد کی حکم مین نازل ہو وَّذُکِرَ فِیْہَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اوسکے لڑنا کفار سے تو رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ دیکہے تو اون لوگونکو
کہ بیچ دلون اونکی کے بیماری نفاق او شک کے ہی اور یا سستی ایمان کی ہی کہ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نظر کرتے ہین طرف تیرے نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْہِ نظر کرنا اوس شخص کا سا کہ غش کیا گیا ہو اوپر اوسکے
اور بیہوش ہوگیا ہو وہ مِنَ الْمَوْتِ رنج موت کے سے یعنی نامردی و خوف سے اونکا ایسا حال ہو کہ جیسی کوئی غش مین ہوتا ہی اور مردنی اونکی چہرون پر ظاہر ہونے لگی اور آنکہین اونکی ٹہہرا
جائین فَاَوْلٰی لَہُمْ پس ہلاکت اور عذاب ہے واسطے اونکی فاولی لہم مبتدا او خبر ہے اور یا یہہ اولی کے معنی سزاوار تر کے ہین او سوقت مین یہہ لفظ لہم کے ساتہہ ملکر مبتدا ہی اور ما بعد
اسکے خبر اوسکی ہے یعنی پس سزاوار تر ہے واسطے اونکی طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وقف فرمانبرداری حکم جہاد مین اور کہنا نیک کہ ہمنی سنا او فرمانبرداری کی نہ یہہ کہ حکم خدا سے کراہیت کرین او کہین
ہمنے کیا کہا ہے اور اگر فاولی لہم مبتدا او خبر ہون تو طاعۃ و قول معروف مبتدا ہوگا او خبر اسکی محذوف ہوگی یعنی فرمانبرداری او کہنا نیک بہتر ہے اونکی لیے جزع او فزع سے وقت
نازل ہونے سورت کی اور بعضی کہتی ہین کہ طاعۃ و قول معروف قول منافقونکا ہے او خبر ہے مبتدا المحذوف کی او تقدیر اوسکی امرنا طاعۃ و قول معروف ہی یعنی کام ہمارا فرمانبرداری
او سخن نیک ہے اور یہہ قول اونکا ظاہر مین تہا زبان سے اور دلمین اونکے کفر تہا اللہ تعالے فرماتا ہے کہ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ وقف پس جسوقت یقین ہوا امر جہاد اور لازم ہوا حکم جہاد کا اور جواب
اس شرط کا محذوف ہی اور دلالت کرتا ہے اوسپر فلو صدقوا اللہ کہ بعد اسکے ہی اور وہ جواب فلکذبوا ہے یعنی پس جسوقت یقین او لازم ہوا امر جہاد تو پس جہوٹ کہا اونہونے جس چیز مین کہ
وعدہ کیا تہا فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ پس اگر سچ کہتے وہ خدا سے جس چیز کو کہ وہ ظاہر کرتے تہے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے حکم جہاد مین تو لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے دنیا اور آخرت
مین او وجہی نفاق سے اور خدا فرماتا ہے اونکو کہ فَہَلْ عَسَیْتُمْ پس کیا قریب ہے تم ای منافقو اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اگر کارکن ہو تم لوگونکے اور اونکی حاکم ہو جاؤ تو اَنْ تُفْسِدُوْا یہہ کہ فساد کرو تم او تباہی
جاہو فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ لوگون پر ظلم او خونریزی کرو وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ اور قطع کرو تم رشتہ دارون اپنی سے یعنی البتہ اگر تم حاکم ہو او امور دنیکے تمہارے سپرد ہون
تو تم بسبب تکبر او کثرت مال او مرتبہ کے زمین مین فساد کرو او اپنی یگانون سے قطع کرو او بعضا بعضی کو قتل کرے جیسا کہ زمانہ جاہلیت مین کرتے تہی اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یہہ منافقین وہ لوگ ہین
لَعَنَہُمُ اللّٰہُ لعنت کی ہے اونکو خدا نے فَاَصَمَّہُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَہُمْ پس بہرا کیا اونکو او اندہا کیا ہے آنکہون اونکی کو یعنی اونکو بسبب اونکی عناد او انکار کے اونکی حال پر چہوڑ دیا ہی او نظر لطف اونسے اوٹہا لی کہ وہ دینہ
راہ حسد قدر خدا کی علامتونکو مانتی نہین کیونکہ اونکی تکبر او سرکشی مین ہین اس سبب سے حال اونکا ایسا ہوگیا ہی کہ کلام حق کے سننے او دیکہنے سے انکار کرتے ہین پس گویا کہ ہمنی اونکو بہرا او اندہا کر دیا او بعضی کہتے ہین
کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ خدا تعالی اونکو آخرت مین بہشت کی راہ نہ دکہلاویگا او منزلہ اوس شخص کے ہونگے کہ دنیا مین اندہا او بہرا تہا او بہرا فقط کان سے ہوتا ہے سو واسطے اصم کے کان کا ذکر نہین کیا او اندہا آنکہونسے ہی ہوتا ہی
اور دل کا ہی ہوتا ہی اعمی کے بعد ابصار کا ذکر کیا اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین تامل کرتے او سوچتی ہین وہ قرآن کو اپنے دل سے او اوسکی معنی مین غور نہین کرتے تا کہ ہدایت پاوین او یہہ آیت دلالت کرتی ہی او پر جواز
کے ظاہر معنی کے عمل کرنے پر اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ بلکہ اوپر دلون کے اون لوگونکے جو قرآن مین تامل نہین کرتے ہین اَقْفَالُہَا قفل اونکی ہین کہ وہ مہر ہین اونکی دلون پر کہ جسکے سبب سے نصیحت کو نہین سنتے
ہین او ہدایت نہین پاتے ہین او مہر کرنیکا ذکر سورہ بقر مین ہو چکا او کہتی ہین کہ یہودیونے اوصاف محمد کے توریت مین لکہی دیکہی تہی او حضرت کی نبوت کا صحیح ہونا اونہونے جان لیا تہا کہ حق ہی او حضرت آنے
سے پہلے حضرت کے اوصاف بہت بیان کرتے تہے او ظاہر ہونے سے حضرت کے خبر دیتی تہی او خوشی کرتے کہ حضرت پیغمبر ہونگے او مدینہ مین تشریف لاوینگے تو وہ لوگ حضرت پر ایمان لاوینگے او حضرت کا انکار کرنے لگے تب حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا تحقیق جو لوگ کہ مرتد ہوے او پہرگئے عَلٰٓی اَدْبَارِہِمْ او پیٹہ اپنی پر لیکن یہہ آیت عام ہی سب مرتدونکے حق مین خواہ یہودی ہوون او خواہ منافق خواہ مسلمان ہون
او خواہ حضرت کی زندگی مین پہرگئے ہون خواہ بعد وفات حضرت کے مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ بیچہی اوسکے کہ ظاہر ہو واسطے اونکی الْہُدَی ہدایت کہ وہ نبوت حضرت کی او یا یہہ کوئی حکم خاص ہے او حضرت کی
تو اوسکا انکار کیا او بعد حضرت کے بسبب حب جاہ او ریاست کے اوس سے پہرگئے او یا یہہ کہ دین اسلام ہی کو ترک کیا بعد ثابت ہونے اوسکی حقیت کے خواہ زمانہ حضرت کے خواہ بعد حضرت کے الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَہُمْ شیطان نے آراستہ
کیا ہے واسطے اونکی عمل بد اونکی کو کہ وہ عمل اونکی نظر مین اچہا معلوم ہوتا ہی وَاَمْلٰی لَہُمْ او مہلت دی واسطے اونکی او اونکی آرزو کو طول دیا او یا یہہ کہ اونکو ... ساتہہ آرزوی باطل

کے ساتھہ اور یا یہہ کہ مہلت دی گئی انکو کہ جلدی عذاب انپر نازل نہوا لیکن یہہ موافق قرائت اہل بصرہ کی ہی کہ وہ املی کو ماضی مجہول کے صیغہ سے پڑھتے ہین اور مرتد ہو جانا مسلمانون کا
جیسے کہ ہوا ہی سو اوسکی صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جمع بین الصحیحین وغیرہ مین لکھا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز ایک گروہ میرے اصحاب مین سے حوض کوثر پر سے ہانکا جائیگا اور
دوزخ مین لیجائینگے مین کہونگا کہ اے پروردگار میرے یہہ اصحاب میرے ہین حقتعالی فرمائیگا کہ تو نہین جانتا ہی جو کچھہ کیا انہون نے بعد تیرے احداث کیا ہی اور جسوقت سے کہ تو نے وفات
پائی ہے اوسیوقت سے یہہ مرتد ہوگئے ہین اور یہہ حدیث کئی طریقون کے ساتھہ منقول ہے ذٰلِکَ وہ آراستہ کرنا اور دراز کرنا آرزو کا بِاَنَّھُمْ بسبب اسکے ہی کہ تحقیق انہون نے
یا دوسرے مرتدون نے قَالُوْا لِلَّذِیْنَ کَرِھُوْا کہا ہی واسطے اون لوگون کے کہ کروہ جانا ہی انہون نے مَا نَزَّلَ اللّٰہُ اوس چیز کو کہ نازل کیا ہی خدا نے اگر وہ قرآن ہی یا حکم خاص خلیفہ
مین امیر المومنین کے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ بنی امیہ ہین کہ انہون نے علی کی فضیلت مکروہ جانا جو کہ قرآن مین نازل ہوتی تھی غرض یہہ کہ ان لوگون نے
اپنے دوستون سے کہا پوشیدگی مین کہ سَنُطِیْعُکُمْ قریب ہی کہ فرمانبرداری کرین ہم تمہاری فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے امرون مین کہ وہ جنگ کرنا ہی پیغمبر سے اس مین ہم
تمہارے شریک ہونگے اور یا یہہ عداوت اہل بیت مین اور اونکے پاس حکومت نجانے مین تمہاری مدد ہم کرینگے اور اس امر مین کوتاہی ہم نکرینگے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی اِسْرَارَھُمْ
پوشیدگیان اونکی کو کہ جو کچھہ وہ آپسمین کہتے ہین اور اوسکو اونپر ظاہر کرکے رسوا کرتا ہی اور اہل کوفہ فی اسرار کو ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہی فَکَیْفَ پس کیونکر ہوگا حال اونکا اور کیا حیلہ کرینگے
وہ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ جسوقت کہ جان قبض کرین اونکی فرشتے بحکم خدا تو یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ مارین مونہون اونکی کو آگ کے گرزین وَاَدْبَارَھُمْ اور پشتون اونکی کو
کہ وہ جانب حق سے مونہہ اونکو اور پشتون اونکو پھیرے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کوئی گناہ پر مرتا ہی ملائکہ اوسکے مونہہ اور پشت پر گرزین مارتے ہین اور سبب اوس طرح کی موت کا
بیان کرتا ہی ذٰلِکَ وہ مرنا اس طرح کا کہ وقت مرنیکے اونکو گرزین آگ کے لگتی ہین بِاَنَّھُمْ سبب اسکا یہہ ہی کہ تحقیق انہون نے اتَّبَعُوْا پیروی کی ہے مَآ اَسْخَطَ اللّٰہَ اوس چیز کی
غضب مین لائی خدا کو یعنی جس عمل سے خدا راضی نتہا اوسکو انہون نے ترک کیا جیسے کہ ظاہر کرنا پیغمبر کی صفتونکا اور اقرار کرنا محبت اہلبیت کا اسکو انہون نے ترک کیا وَکَرِھُوْا رِضْوَانَہٗ اور مکروہ جانا
انہون نے رضامندی اوسکی کو کہ جس عمل مین خدا راضی تہا وہ اونکو ناخوش معلوم ہوا فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ پس نیست و نابود کیا خدا نے عملون اونکی کو مثل نماز اور روزہ اور صدقہ وغیرہ کی اونکی
اونکو کچھہ نملیگا اسواسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا موقوف ایمان پر ہی اور ایمان اونمین ثابت نتہا اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے کہ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ بیچ دلون اونکے بیماری نفاق کی ہے
اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا خدا یعنی ظاہر نکریگا اَضْغَانَھُمْ کینون اونکی کو کہ پیغمبر اور مومنین سے رکھتے ہین اور یا یہہ کہ اہلبیت رسول سے کینہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰکَھُمْ اور اگر
چاہین ہم البتہ دکھلائین ہم تجکو اون لوگونکو یعنی علامتین اونمین ہم پیدا کرین فَلَعَرَفْتَھُمْ پس البتہ پہچانے تو اونکو بِسِیْمٰھُمْ ساتھہ علامت اونکی کے وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ اور البتہ پہچانیگا تو اونکو
فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ بیچ پھیر بات کی جانب حق سے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ لحن القول دشمنی علی ابن ابیطالب کی ہی اور ہم منافقین کو علی ابن ابیطالب کی دشمنی سے پہچانتے تھے رسول خدا
کے زمانہ مین اور ایسی ہی جابر ابن عبد اللہ انصاری سے اور عبادہ بن صامت سے منقول ہے کہ ہم اپنی اولاد کو علی ابن ابیطالب کی دوستی سے امتحان کرتے تھے اور جسوقت دیکھتے تھے کسیکو کہ
علی کی دوستی نہین رکھتا ہی تو جانتے تھے کہ یہہ رہت پر نہین ہے یعنی حلال زادہ نہین ہے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اے علی نہین دوست رکھتا ہی تجکو مگر مومن اور نہین دشمنی رکھتا
تجہہ سے مگر منافق اور انس سے روایت ہی کہ بعضے جہادون مین نو آدمی منافقون سے رات کو سوئے اور صبح کو اٹھے تو ہر ایک کی پیشانی پر لکھا تہا کہ یہہ منافق ہے اور اس علامت سے اونکو پہچانا اور
دوسری روایت مین انس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے کوئی منافق نتہا مگر کہ پیغمبر خدا اوسکو علامت اور لحن قول سے پہچانتے تھے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَعْمَالَکُمْ اور خدا جانتا ہے
عملون تمہارے کو ظاہر کو اور باطن کو سب کو اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ اور البتہ آزمائینگے ہم تمکو یعنی اگرچہ ہم سب حال کو جانتے ہین لیکن معاملہ آزمانیوالون کا ساتمسے ہم اظہار
مین کرینگے حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ یہانتک کہ جانین ہم جہاد کرنیوالونکو تم مین سے وَالصّٰبِرِیْنَ اور صبر کرنیوالونکو جہاد کی مشقت مین تا کہ معلوم ہو کہ کون جہاد اور صبر کرتا ہی اور کون
ایسا نہین ہے وَنَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ اور آزمائین ہم خبرون تمہاری کو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کرین ہم خبرون تمہاری سے یعنی اون چیزون سے کہ صادر ہوتی ہین ہم تمسے یا اونکے معتقد اور
اور مومنین سے دوستی کرنے مین تاکہ تمہارا سچ اور جہوٹ معلوم ہو اور ابوبکر نے تینون فعلونکو غائب کا صیغہ پڑہا ہی اور یہی منقول ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے یعنی کہ البتہ آزمائیگا تمکو خدا یہانتک
کہ جہاد کرنیوالونکو تم مین سے اور صبر کرنیوالونکو اور آزماوے خبرون تمہاریکو اور یعقوب نے نبلو پڑہا ہی ساکن و سے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وَصَدُّوْا اور بند کیا انہون نے لوگونکو
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ راہ خدا کے سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگونکو بہکا کر اسلام قبول کرنے نہین دیا ہے وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی ہے انہون نے رسول کی اور دشمنی رکھی ہے
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ بیچہے اوسکے کہ ظاہر ہوئے واسطے اونکے الْھُدٰی ہدایت اور راہ رست کہ توریت مین انہون نے پڑہا تہا اور یا یہہ معجزات روشن انہون
نے دیکھے اور وہ کفار قریش ہین اور رئیس قوم قریش کے اور وہ لوگونکو راہ خدا کے بند کرنے سے لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ ہرگز نہ ضرر پہونچا سکینگے خدا کو شَیْئًا کچھہ بلکہ دین اونکی کفر کی اونھین کے
طرف پھر گئی وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ اور قریب ہے کہ باطل کریگا خدا اعمال اونکی کو اور نیست و نابود کریگا اور اونکی عبادت کی عوض مین کچھہ ثواب نہ دیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور علم کے

ع

اون خبرونکے کہ ایمان کو لازم ہین یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اَطِیْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو تم خدا کی جسکے کرنیکا تمکو حکم دیکر یا منع کیسے
اوسکی فرمانبکے موافق کرو وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی کہ جو کچھ تمکو وہ حکم دیوے اوسکے موافق کرو وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ اور نہ باطل کرو تم عملون اپنی کو ریاکے ادا کے
عمل سے نازان ہوا ور نکیرکے اور راہ خدا مین سیکو کچھ دو تو اپنا احسان و سرپرت جتلاؤ اور نہ اوسکو ایذا دو کہ اوس سے بھی عمل باطل ہوتا ہی اور ثواب اوسکا کچھ نہین ہوتا اور نماز کی نیت کرکے
ہر ایک امر پر اوسکو توڑو نہین مگر جس امر پر کہ توڑنیکا حکم ہے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تحقیق جن لوگونے کہ کفر کیا ہی وَصَدُّوْا اور بند کیا ہی اونہونے لوگونکو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
راہ خداسے کہ وہ راہ اسلام کی ہے ثُمَّ مَاتُوْا پھر مرگئے وہ وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہہ ہے کہ وہ کافر تھے تو فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے اونکی کبھی فَلَا تَهِنُوْا
پس سستی کرو تم اے مومنین کفار سے لڑنے مین وَتَدْعُوْۤا اور نہ بلاؤ تم اونکو اِلَى السَّلْمِ طرف صلح کے ہو سطے کہ صلح کا طالب ہونا دلالت کرتا ہی عاجزی اور نامردی پر وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور حال یہ ہے
کہ تم بلند تر اور غالب ہو اور کفار مغلوب ہین وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور خدا ہمراہ تمہارے ہے یاری اور مدد کرنیکو دشمنون پر وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اور ہرگز نہ ناقص کریگا تم سے اَعْمَالَكُمْ عملون
تمہاریکو کہ تمہارے عمل کے ثواب مین کمی کرے ایسا ہرگز نہوگا بلکہ عمل سے زیادہ دیتا ہی خدا ایک نیکی کے بدلے دس نیکیونکا ثواب بلکہ اوس سے زیادہ یہانتک کہ سات سو تک دیتا ہی اور اہل دنیا
کی رغبت اور طلب آخرت مین فرماتا ہی کہ اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا سوا اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی لَعِبٌ بازی اور کھیل ہے وَّلَهْوٌ اور مشغول ہونا ہی بیفائدہ چیز وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم خدا پر اور پیغمبر پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو تم گناہونسے اور ڈرو تم خداسے یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمکو اجر تمہارا ایمان و پرہیزگاریکا پورا اور کامل آخرت مین
وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اور نہ سوال کریگا تمسے عوض مین اجر دینے کے اَمْوَالَكُمْ مالون تمہاریکو اور یا یہہ کہ نہین سوال کرتا ہی خدا تمسے کل مالون تمہاریکو بلکہ مال اندک اوسکو راہ خدا مین
خرچ کرو دسوان حصہ یا بیسوان حصہ یا چالیسوان حصہ اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر سوال کرے تمسے اون مالونکو کل کو فَیُحْفِكُمْ پس مبالغہ کرے طلب کرنے مین تمسے اور بہت دق ہوکر
سوال کرے تمسے کل کے طلب کرنے مین تو تَبْخَلُوْا بخیلی کرو تم اور خوشدلی سے اوسکو نہ دو تم وَیُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ اور نکالے خدا کینون تمہاریکو یعنی ظاہر کرے کینونکو بسبب اس سوال کے جو نیکی کہ
تمہارے دلونمین ہین خدا اور رسول کی نسبت هٰۤاَنْتُمْ خبردار ہو تم اے لوگو اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تم وہ گروہ ہو کہ تُدْعَوْنَ بلائے جاتے ہو لِتُنْفِقُوْا تاکہ خرچ کرو تم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے
کہ زکوۃ کو ادا کرو اور یا یہہ کہ جہاد مین خرچ کرو فَمِنْكُمْ پس بعضا تم مین سے مَّنْ یَّبْخَلُ وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے زکوۃ دینے مین وَمَنْ یَّبْخَلْ اور جو کوئی کہ بخیلی کرے فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ پس سوا
اسکے نہین کہ بخیلی کرتا ہی جان اپنی سے کہ فائدہ کو اوس خرچ کرنیکے اپنی نفس سے منع کرتا ہی اور اوسکے ثواب سے کہ نعمتین بہشت کی ہین اپنی جان کو محروم رکھتا ہی اور عذاب عظیم مین گرفتار
کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ بخیلی اوسکی اوسکے نفس کیطرف ہے کہ نفس اوسکا راہ خدا مین دینے کو منع کرتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ اور خدا بے نیاز و بے پرواہ ہی صدقہ اور
خیرات دینے سے اور اوسکی راہ مین خرچ کرنیکی وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور تم محتاج ہو خدا کے جو چیز اوسکی بخشش اوس سے طلب کرتے ہو پس کسواسطے خرچ نہین کرتے ہو اوسکی راہ مین کہ ثواب عظیم
اوسکی عوض مین پاؤ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اسکا عطف ہی ان تومنوا پر یعنی اگر منہ پھیر لو تم اوس چیز سے کہ جسکا تمکو حکم ہے یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ بدل دیویگا خدا ایک قوم کو غیر تمہارے ہو
قوم اور تمکو ہلاک کرے اور تمہارے بدلے اونکو پیدا کرے ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا پس نہوئین وہ قوم اَمْثَالَكُمْ مانند تمہاری بلکہ تم سے زیادہ فرمانبردار ہونگے اور بیضاوی اور معالم التنزیل
مین لکھا ہی کہ لوگونے رسولخدا صلعم سے اون زیادہ فرمانبردارونکو پوچھا کہ وہ کون ہین تو حضرت نے دست مبارک سلمان فارسی کے شانہ پر مارا اور فرمایا کہ
یہہ اور قوم اسکی اور قسم ہے خدا کی اگر بالفرض ایمان دنیا سے اوٹھ جاوے یہانتک کہ ثریا سے آمیختہ ہو جاوے تو البتہ جماعت فارس کے اوسپر ہاتھ مارین اور اوسکو حاصل کرین ابن بابویہ نے
حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے **سورۃ الفتح** یہہ سورہ مدنی ہے اور اس مین اونتیس [29] آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ نگاہ رکھو تم اور حفاظت کرو تم اپنے مالونکی اور عورتون کی اور لونڈیون کی جاتے رہنے سے اور ضایع ہونے سے سورہ انا فتحنا پڑھ کر اور جانو تم کہ جو کوئی ہمیشہ سورہ
انا فتحنا کو پڑھے تو ایک آواز کرنیوالا آواز کرے کہ تمام اہل محشر اوس آواز کو سنین کہ اے بندہ تو میرے خالص اور خاص بندون مین سے ہے اور حکم کرے
فرشتونکو کہ اوسکو میرے خاص اور نیک بندون مین شامل کرو اور نعمتون کے بہشتون مین اوسکو داخل کرو اور شراب مہر کی گئی کا فور سے اوسکو سیراب کرو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا تحقیق فتح دی ہمنے واسطے تیرے فتح ظاہر اور مراد اس فتح سے فتح مکہ ہی یعنی مکہ
فتح کیا ہمنے واسطے تیرے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی کہ مقدمہ فتح مکہ کا ہی اور کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال مین جناب رسولخدا صلعم نے
خواب مین دیکھا کہ ہمراہ ایک جماعت صحابہ کے بحکم خدا مکہ کو گئے اور طواف خانہ کعبہ کا کیا اور اعمال عمرہ کے بجا لائے ہین حضرت نے اس خواب کو صحابہ کے روبرو بیان
کیا صحابہ نے یہہ سنکر تصور کیا کہ تعبیر اس خواب کی اسی سال مین واقع ہوگی اور حضرت نے سامان سفر طیار کیا واسطے روانگی مکہ کے اور صحابہ کو حکم روانگی کا دیا اور اسی
سال مین غرہ ذیقعدہ کو مدینہ سے باہر نکلے اور روانہ ہوئے اور جس وقت ذوالحلیفہ پر پہونچے تو احرام عمرہ کا باندھا اور اونٹ قربانی کا اپنے ہمراہ ہانکا اور رسولخدا نے چاہا کہ اونٹ ہمراہ اپنے لے لوا

جسوقت مشرکونکو خبر حضرت کے تشریف لانیکی پہونچی تو اونہون نے خالد بن ولید کو مع دو سو سوار کے حضرت کی مقابلہ کو بہیجا اور رسول خدا مقام حدیبیہ مین پہونچے کہ وہ حرم کے ایک
طرف ہے اور مشرکین مکہ سے باہر نکلکر بلدح مین جمع ہوئی اور مشرکین کیطرف سے عروہ بن مسعود ثقفی چند آدمیون سمیت رسولخدا کے پاس آیا تاکہ باعث حضرت کی رونق
افروزیکا معلوم کرے اور جسوقت اونکو معلوم ہوا کہ حضرت لڑنیکے واسطے نہین آئی ہین تو وہ اولٹا پہر گیا اور قریش سے بیان کیا کہ وہ لڑائی کے واسطے نہیں آئی
بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت کیواسطے آئی ہین اور قریش جاہلیت کی غیرت سے راضی نہوئی کہ رسولخدا مع اپنے اصحاب کے مکہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ رسول خدا نے
عثمان کو اپنی طرف سے بہیجا تاکہ قریش کو راضی کرے قریش نے اوسکو قید کیا اور اصحاب مین اوسکا قتل ہونا مشہور ہوا اسواسطے بیعت رضوان واقع
ہوئی چنانچہ ذکر اسکا بعد اسکے آئیگا اور تفصیل صلح حدیبیہ کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اسطرح نقل کرتے ہین کہ سید عالم صلعم نے بقصد عمرہ
مع سات سو اصحاب کے مکہ کو کوچ کیا اور جسوقت ذو الحلیفہ پر پہونچے تو احرام عمرہ کا باندہا اور اونٹ قربانی کے ہمراہ لئے اور اوس جگہہ سے ایک جاسوس بنی خزاعہ میں
سے مکہ کو روانہ کیا تاکہ احوال قریش کا دریافت کرے اور جسوقت کہ حضرت غدیر اشطاط پر پہونچے کہ وہ قریب کوہ عسفان کے ہے تو وہ جاسوس آیا اور کہا
کہ رئیس قریش کے مثل کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی وغیرہ نے ہر قسم کے آدمیونکو جمع کیا ہے تاکہ تم سے جنگ کرین اور تمکو مکہ کے داخل ہونے اور زیارت خانہ کعبہ سے
منع کرین رسول خدا نے بطور مشورہ کے اصحاب سے پوچھا کہ رائے تمہاری اسمین کیا ہے اونکو تم خود قتل کرو گے یا جو کوئی تمسے ارادہ لڑنیکا کرے اوسپر جہاد کرو گے اصحاب نے
عرض کی کہ رائے آنحضرت کی نیکی پر ہے لیکن ہم لڑنیکے واسطے نہیں آئی ہین بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت کو آئی ہین دوسری صورت ہی بہتر ہے کہ اگر کوئی ہمسے جنگ کرنا چاہے
تو ہم اوس سے لڑینگے اور غرض رسولخدا کی اس مشورہ سے یہہ تہی کہ رائے اصحاب کی معلوم کرین اور جو نہیں تو حضرت رائے نیک سے خود واقف تہے اور اوسوقت اصحاب سے فرمایا
کہ روانہ ہو ہم جسوقت کوہ عسفان پر پہونچے تو بشیر بن سفیان مکہ سے آتا تہا حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسولخدا قریش تمہاری دشمنی مین متفق الکلمہ ہو رہے ہین مکہ مین تمکو نجانے
دینگے اور خالد بن ولید مع ایک جماعت ہمراہ ہونیکے کراع الغمیم پر پڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر اونکو مجہپر غلبہ ہوتا تو مراد اونکی حاصل ہوتی قسم ہے خدا کی اگر وہ میرے ساتہہ بدسلوکی
کرین تو بمدد خدا اونسے جنگ کرون اور سبکو مغلوب کرون اور فرمایا کہ کون ہی تم مین سے کہ مجہکو اوس راہ سے لیچلے کہ رہ گزر اونکی ہے ایک مرد اسلمی نے کہا کہ مین تمکو راہ دشوار
سے اونکے پاس پہونچاؤن حضرت نے فرمایا کہ چلو اصحاب روانہ ہوئے اور جسوقت دشوار مقامونکو طی کیا اور زمین برابر مین پہونچے تو حضرت نے فرمایا کہ کہو نستغفر اللہ ونتوب الیہ سب اصحاب نے
یہہ کلمہ زبان پر جاری کیا حضرت نے فرمایا کہ حطہ یہہ وہی ہے کہ بنی اسرائیل کے پیش کیا تہا اور انہون نے اوسکو قبول نکیا تہا اور فرمایا کہ دست راست کو چلو پس اصحاب دست راست کو پہر گئے اور
جسوقت ثنیۃ المرار پر پہونچے قریب حدیبیہ کے تو ناقہ حضرت کا بے سبب وہان لیٹ گیا اور ایک کوان کہ نہایت کم پانی رکہتا تہا وہان حضرت نے مقام کیا اور حضرت کی قدم کی برکت سے پانی اوس کوئین
مین کثرت سے ہو گیا اور بعد اوسکے بدیل بن ورقاء خزاعی ایک جماعت خزاعہ کو ہمراہ لیکر پہونچا اور کہا کہ یا رسول خدا کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی نے لشکر جمع کیا ہی اس ارادہ سے کہ وہ تمکو مسجد الحرام
مین نجانے دوین حضرت نے فرمایا کہ مین کسیسے لڑنیکو نہیں آیا ہون بلکہ قصد زیارت کا رکہتا ہون قسم ہی خدا کی آنا اونکا باعث اونکی عذاب و بربادیکا ہی اگر وہ چاہین تو مین اونسے صلح کرون
ایک مدت معین تک کہ نہ مجہکو اونکی ساتہہ جہگڑا ہو اور نہ وہ میری درپی ہون اگر اس مدت مین وہ اسلام کو قبول کرین مناسب ہے کہ یہی مراد ہماری ہی اور جو نہیں تو فراغت اور امن سے اپنی گہر مین
آرام کرین اگر اور ایسا نکرین تو قسم ہے خدا کی کہ مین اونسے جنگ کیا کرونگا یہانتک کہ خدا مجہکو اونپر فتح دیوے اور یا جو کچہہ حکم خدا کا ہے وہ مجہپر جاری ہو بدیل نے کہا کہ مین جاتا ہون اور اس کلام کی اونکو خبر کرتا ہون اور
دیکہو نہیں کہ اس مقدمہ مین وہ کیا کہتے ہین اونسے اس گفتگو کی قریش کو جاکر خبر کی عروہ مسعود ثقفی اوٹہا اور قریش سے کہا کہ یہہ مرد وہ بات کہتا ہی کہ جسمین ہماری خیر ہے اگر اس امر کو قبول کرو تو یہہ مراد
میری ہے اور جو نہیں تو مجہکو محمد کی پاس بہیجو تاکہ مین بہی اوس سے کچہہ کہون اون لوگون نے اوسکو حضرت کی پاس بہیجا اور حضرت نے جو کچہہ بدیل سے کہا تہا وہی اوسکو بہی فرمایا عروہ نے کہا کہ ای محمد قسم ہے خدا کی مین
تیری گرد ایسے آدمی دیکہتا ہون کہ وقت لڑائی کے وہ سب بہاگ جاوینگے اور تمہارا ساتہہ چہوڑ دینگے ابوبکر نے اوسکو دشنام دہی کی اور کہا کہ کیا ہم ایسی ہین کہ رسول خدا کو تنہا چہوڑ کر بہاگ جاوین عروہ نے پوچہا کہ یہہ کون
آدمی ہے لوگون نے کہا کہ ابوبکر بن قحافہ ہے کہا کہ اگر تونے پہلے سے ہمراہ میرے ایک کام نکیا ہوتا کہ مینے اوسکا عوض تجہکو نہین پہونچایا ہی تو البتہ مین تجہکو اسکا جواب دیتا اور عروہ جسوقت
بات کرتا تہا اپنا ہاتہہ حضرت کے منہہ تک لیجاتا تہا مغیرہ بن شعبہ نے خود سر پر رکہا تہا اور تلوار گردن مین ڈال رکہا تہا اور اوسکے سر کے نیچے کہڑا تہا جسوقت عروہ حضرت کی منہ کیطرف ہاتہہ دراز کرتا تو مغیرہ
قبضہ تلوار کا اوسکی ہاتہہ پر مارتا اور کہتا کہ ہاتہہ اپنا تو اپنی طرف کو رکہہ اور بے ادبی کو ترک کر اور نہین تو ہاتہہ تیرا تلوار سے قطع کر ڈالونگا اوسنے پوچہا کہ یہہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ ہے
عروہ نے مغیرہ کو ملامت کرکے کہا کہ ای مغیرہ تو وہ نہین ہے کہ جسنے خیانت کی تہی اور یہہ سوال کی کہا کہ مغیرہ نے ایام جاہلیت مین ایک قوم کی مصاحبت کی تہی اور آخر کو مال اونکا لیا اور اونکو قتل
کیا اور بعد اوسکے رسول خدا کی پاس جاکر مسلمان ہو گیا اور حضرت نے فرمایا کہ مینے تیری اسلام کو قبول کیا اور عروہ نے دیکہا کہ اصحاب حضرت کے خدمتگاری میں حضرت کی مستعد رہتے ہین اور جو کچہہ حضرت حکم کرتے
ہین اوسیوقت بجا لاتے ہین اور مثل خادمون اور چاکرون کی دست بستہ کہڑے رہتے ہین اور نہایت خوف اور ادب سے وقت کلام کرنیکی حضرت کی منہ کیطرف نگاہ نہین کرتے ہین اور آہستہ اور نرمی سے بات کرتے ہین

اور جس جگہ کہ حضرت وضو کرتے ہین یا تہوکتے ہین ہر ایک دوسرے سے آگے بڑہکر اوسکو اوٹہاتے ہین اور اوس تہوک اور آب دہن کو بنظر تبرک جا نکر اپنی منہ پر ملتے ہین جسوقت عروہ نے اسطرحسے تعظیم اور
محبت حضرت کی اونکو کرتے ہوے دیکہا تو وہان سے روانہ ہوا اور قریش سے جا کر کہا کہ ای قوم میری میننے بادشاہ دنیا کے بہت دیکہے ہین مانند قیصر روم اور کسری فارس اور نجاشی حبشہ کے قسم ہے خدا کی
کسی بادشاہ کو ایسا نہین دیکہا کہ قوم اوسکی مثل محمد کے فرمانبرداری اوسکی کرتے ہون اور جو کچہہ کہ فرمانبرداری اور چاکری اور محبت اور وفاداری اصحاب کی دیکہی تہی قریش کے روبرو سب بیان کی
اور کہا کہ ایسا بادشاہ جلیل القدر تمسے درخواست صلح کی کرتا ہے اوسکو قبول کرو اور اوسکو دیدو کنانہ نے کہا کہ مین جاتا ہون اور مین سلوک اصحاب کا محمد کے ساتہہ دیکہتا ہون لوگون نے کہا کہ جا جسوقت وہ حضرت کے پاس پہونچا
تو فرمایا حضرت نے اصحاب سے کہ یہہ فلانا آدمی فلانی قوم کا ہے جو کہ تعظیم حج کی قربانی کی کرتے ہین لبیک کہتے ہوئے اوسکی پیشوائی کو جاؤ اور اونٹ قربانی کے ہمراہ لیجاؤ اونہون نے ایسا ہی کیا اوس مرد نے
یہہ حال دیکہا تو کہا کہ سبحان اللہ ایسی قوم کو خانہ خدا کی زیارت سے منع کرتے ہین پس وہ شخص پہر گیا اور صلح کی رغبت اپنی قوم کو دلائی اونہون نے حلیس بن علقمہ کو بہیجا اور وہ سردار قوم احابیش کا اور اونکا
کا سردار تہا حضرت نے فرمایا کہ یہہ آدمی عبادت کرنیوالی قوم مین سے ہے تو قربانی کو اوسکے آگے لیجاؤ جسوقت قربانی کی اونٹون کو اوسنے دیکہا تو کہا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور قریش کی
طرف پہر گیا اور اس حال کو اونسے جا کر بیان کیا اور بعد اوسکے مکراز بن حفص قریش سے اذن لیکر حضرت کے پاس آیا اور حضرت نے اوسکو دیکہا تو فرمایا کہ یہہ مکراز ہے جو کہ فاسق اور فاجر
مشہور ہے اور حضرت سے وہ شخص گفتگو کر رہا تہا اور بعد اوسکے سہیل بن عمرو پہونچا اور حضرت نے عرض کی کہ کام تمہارا آسان ہو گیا اسواسطے کہ قوم تمسے صلح طلب کرتی ہے ۔ اور سہیل نے کہا کہ مین
قریش کیجانب سے آیا ہون تا کہ تمسے صلح کرکے عہدنامہ تمسے لکہوالون رسول خدا صلعم نے امیرالمؤمنین کو طلب کیا اور صلحنامہ کا مضمون بیان کیا امیرالمؤمنین نے موافق ارشاد حضرت کے لکہنا
صلحنامہ کا شروع کیا اور اول مین اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہین جانتے اور یہہ نوشتہ ہمارے اور تیرے درمیان ہے اسمین وہ چیز چاہیے کہ جسکو ہم جانتے
ہون کہا کہ بسمک اللہم لکہو مسلمانون نے کہا کہ بسم اللہ کو ترک نہین کر سکتے حضرت نے فرمایا کہ ای علی جو کچہہ سہیل کہتا ہی وہ لکہو تو امیرالمؤمنین نے وہی لکہا جو کہ سہیل کہتا تہا اور بعد اوسکے
حضرت نے فرمایا کہ ای علی لکہو ہذا ما قضی علیہ محمد رسول اللہ سہیل نے کہا کہ اگر ہم تجہکو رسول جانتے تو ہرگز تجہسے جہگڑا نکرتے اور خانہ کعبہ سے تجہکو منع نکرتے حضرت نے فرمایا کہ مین رسول خدا کا ہون
اگرچہ تم مجہکو جہٹلاؤ اور فرمایا کہ ای علی رسول اللہ کا لفظ اسمین سے مٹا دو امیرالمؤمنین نے عرض کی یا رسول خدا ہاتہہ میرا رسول کے مٹانے پر جاری نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ مین حضرت کے نبی ہونے
پر ایمان لایا ہون یہہ کلمہ میرے ہاتہہ سے نہین مٹ سکتا حضرت نے صلحنامہ کو امیرالمؤمنین کے ہاتہہ سے لیکر رسول کا لفظ اوسمین سے مٹا دیا اور لکہا کہ ہذا ما قضی محمد بن عبد اللہ یعنی یہہ وہ ہے کہ حکم کیا محمد
پسر عبد اللہ نے اور اوسمین تحریر کیا کہ دو سال تک جنگ بیچ مین نہو اور اوس عرصہ مین محمد کے اصحاب مین سے جو کوئی واسطے حج اور عمرہ کے یا واسطے تجارت کے مکہ مین آئے وہ اپنی
جان اور مال سے امن مین ہو اور جو کوئی قریش کا آدمی مدینہ مین آوے اور وہان سے مصر اور شام کو جائے وہ بہی امن مین ہو اور جو کوئی اونکا اس مدت مین مسلمانونکے پاس جائے
تو اوسکو واپس کردین اور مسلمانون مین سے جو کوئی اونکے پاس جائے تو وہ واپس کرین یہہ شرط مسلمانونکو بہت ناگوار اور دشوار معلوم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اس بحث سے درگذر و اور جو کوئی
ہم مین سے اونکیجانب چلا جاوے وہ رحمت خدا سے دور ہو اور لایق غضب الہی کے ہے اور جو کوئی اونکا ہمارے پاس آوے ہم اوسکو اونکیطرف واپس کر دین پس اگر علم خدا متعلق ایمان اونکے ہی تو اوسکو باہر
نکالدیگا اور کفار کے ہاتہہ سے اوسکو نجات دیگا اور یہہ بہی اوسمین لکہا کہ جو کوئی چاہے محمد کے عہد مین آجاوے اور جو کوئی چاہے اونکے عہد مین آوے بنو خزاعہ اوسوقت اوٹہے اور کہا کہ ہم محمد کے
عہد مین ہین اور بنو بکر نے کہا کہ ہم قریش کے عہد مین ہین اور رسول خدا نے فرمایا کہ ہمکو اجازت دو کہ خانہ کعبہ کے طواف کو ہم روانہ ہون سہیل نے کہا کہ اس سال زیارت کعبہ کو موقوف رکہو اور پہر
ہمارے ہمراہ نجاؤ اور سال آیندہ مین ہم تین روز مکہ کو خالی کر دینگے مگر بدون ہتہیار کے مکہ مین داخل ہونا اور اب تم ہتہیار اونکو باندہے ہو حضرت نے فرمایا کہ اونکو ہاتہہ نہ لگاؤ پہر چلے آؤ جہان کہ ہم تمکو اذن دین
سے اور اوسی جگہہ قربانی کو ذبح کردو اور وہانسے واپس چلے جاؤ حضرت صحابہ سے فرمایا کہ قربانی اونٹونکو اصحاب نے اونٹونکو نکالا اور قریش کے آدمیون نے درمیان راہ کے اونکو پہیر دیا اور آپکو بچا دیا اور صلحنامہ
تمام ہوا اور دونون طرف کے گواہون اپنی گواہی اوسپر لکہی اور حضرت نے فرمایا کہ قربانیکو یہان ذبح کرو اور سر دونکو اپنی منڈواؤ کسی نے حضرت کے کہنے پر عمل نکیا دوسری بار حضرت نے پہر فرمایا کسی نے
کہنا نمانا حضرت غضب مین ہوئے اور ام سلمہ کے خیمہ مین تشریف لیگئے اور اصحاب کے فرمانبرداری نکرنے سے ام سلمہ کو مطلع کیا ام سلمہ نے عرض کیا کہ حضرت اونسے کچہہ نفرمائین اپنی اونٹونکو حضرت ذبح
کرین اور اپنی سرکو منڈوائین حضرت خیمہ سے باہر نکلے اور اونٹ اپنی ذبح کئے اور سرکو منڈوایا اور اصحاب سے کچہہ نفرمایا اصحاب نے جسوقت دیکہا کہ حضرت نے خود اپنی ہاتہہ سے اونٹ ذبح کئے ہین اوسوقت سب نے
اپنی اپنی اونٹ ذبح کئے اور سر منڈوائے اور بعضون نے منڈوانیکی عوض تہوڑے بال کترائے اور بعض کو منڈوایا اور رسول خدا کی فرمانبرداری نکرنے سے پشیمان ہوئے حضرت نے فرمایا کہ رحم کرے خدا سر منڈوانے
والونکو لوگون نے عرض کی یا رسول خدا بالونکے کترنے والونکو بہی پہر فرمایا کہ رحم کرے خدا سر منڈوانیوالون کو لوگون نے عرض کی کہ بالونکے کترنے والونکو بہی سر منڈوانیوالون کے اسطے فرمایا کہ خدا اونپر رحم کرے
اور بالون کے کترنیوالونکے واسطے بہی لوگون نے پوچہا کہ یا رسول خدا حضرت نے سر منڈوانیوالونکے واسطے تین مرتبہ فرمایا کہ خدا اونپر رحم کرے اور بالونکے تراشنے والونکو نہین فرمایا مگر ایک مرتبہ فرمایا کہ سر
منڈوانیوالونکو یقین تہا اور بالونکے کترنیوالونکو شک تہا اور رسول خدا مدینہ کو تشریف لیگئے اور منقول ہے کہ جسوقت یہہ صلحنامہ لکہا گیا کہ اس سال مکہ مین نجائین اور سال آیندہ مین
طواف کرین یہہ صلحنامہ حضرت کے اصحاب کو پسند نہ آیا علی الخصوص عمر بن خطاب کہ رسول خدا سے کہا کہ ہم حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن باطل پر فرمایا کہ ہان عمر نے کہا کہ تو ہمارے دین کو ذلیل اور خوار

کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ خدا نے مجہسی وعدہ کیا ہی اور وعدہ مین اوسکے ہرگز خلاف نہین ہے عمر نے کہا کہ کیا تو نے نہین کہا تہا کہ ہم طواف کرینگے اور منڈواوینگے اور مسجد الحرام
مین داخل ہونگے حضرت نے فرمایا کہ مینے اس سال کو نہین کہا تہا انشاء اللہ تعالی داخل ہونگی مسجد الحرام مین اگر اس سال مین داخل نہین ہوئے تو سال آئندہ مین داخل ہونگی اور فتح الباری شرح
صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ عمر نے کہا کہ امر عظیم اوس روز میرے دل مین داخل ہوا یعنی نبوت مین مینے شک کیا اور شمس الدین ابن قیم نے کتاب زاد المعاد مین لکہا ہی کہ عمر نے کہا کہ قسم ہے خدا کی
نہین شک کیا مینے جبسے کہ ایمان لایا ہون مگر اوس دن کہ مینے پیغمبر سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا تو پیغمبر خدا کا نہین ہے فرمایا کہ ہان مین پیغمبر حق ہون اور مصالح الفتوح مین لکہا ہے کہ عمر سے منقول ہے کہ وہ کہتا
تہا کہ البتہ بتحقیق شک کیا مینے ایسا شک کہ جبسے کہ مسلمان ہوا ہون ایسا شک کبہی نہین کیا تہا اور اگر مین سو آدمی پاتا اور ایک روایت مین ہے کہ ستر آدمی پاتا تو قریش سے جنگ کرتا اور صلح
بگاڑ دیتا اور بعد کی بندونکو آزاد کرتا اور ہمیشہ کو روزہ رکہتا جسوقت کہ داخل ہوا اوس فکر شک میرے دل مین اور کہتی ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے بہت ہو عجیب ظاہر ہوے صلح حدیبیہ یا باہر نکلنا
پانیکا حضرت کی اونگلیون سی اور فتح ہونا مکہ کا اور فتح ہونا خیبر کا اور فتح پانا روم کا فارسیون پر اور اہل کتاب کا مشرکون پر پس حق تعالی فرماتا ہی کہ فتح کی ہمنے واسطے تیرے فتح ظاہر لیغفر لک اللہ
تا کہ بخشے واسطے تیرے خدا ما تقدم من ذنبک جو کچہہ کہ مقدم ہوا ہی اور پہلی گزرا ہے گناہ تیرا یعنی سے وما تأخر اور جو کچہہ کہ پیچہی واقع ہوا ہی یعنی خدا تعالی نے جہاد کے اور کفار کے دفع کرنیکی جہت
سے کہ سبب فتح کا ہے بخشی گناہ تیرے کہ مراد گناہ سے ترک کرنا اولی امر کا ہے سو واسطے کہ پیغمبر معصوم ہے اور اوس سے کوئی گناہ صادر نہین ہوتا پس مراد گناہ سے ترک کرنا اولی امر کا ہے اور یا مراد
اوس سے امت کے گناہ ہین اور روایت اہلبیت علیہم السلام مین یہہ ہے کہ مراد اوس گناہ سی علی ابن ابیطالب کے شیعون کے گناہ ہین چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ رسول خدا صلعم نے
کوئی گناہ نہین کیا اور نہ کبہی ارادہ گناہ کا کیا لیکن خدا تعالی نے علی ابن ابیطالب کے شیعون کے گناہ رسول خدا صلعم پر بار کرکے انکو بخشا اور بعضے علماء فرماتے ہین کہ خطاب اس آیت مین
حضرت کی طرف ہی اور مراد اوس سے امت کے آدمی ہین پس امت کے لوگونکی خدا تعالی نے گناہ بخشے اور قرآن مین اکثر ایسی آیتین ہین کہ اونمین خطاب رسول خدا کی طرف ہی اور مراد امت کے
آدمی ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچہی گئی تو فرمایا کہ مکہ کی مشرکون کے نزدیک رسول خدا صلعم کے برابر کوئی شخص زیادہ گناہگار نہ تہا سو واسطے کہ وہ سوا خدا
کے تین سو اور ساٹھہ بتونکی پرستش کرتے تہی اور جسوقت رسول خدا پیغمبر ہوے اور خدا کی توحید کی طرف اون لوگونکو بلایا تو اونکو یہہ امر بہت برا معلوم ہوا اور کہا کہ بہت معبودونکو ایک
معبود مقرر کرتا ہی پس جسوقت خدا تعالی نے مکہ کو فتح کیا تو خدا تعالی نے فرمایا کہ ای محمد تحقیق ہمنے فتح دی واسطے تیرے فتح ظاہر تا کہ بخشے خدا واسطے تیرے جو کچہہ کہ پہلے گزرا ہی گناہ تیرا اور جو کچہہ
پیچہے ہوا ہے مکہ کے مشرکون کے نزدیک بسبب بلانے تیرے کے طرف توحید خدا کی پہلا اور پیچہے ہوا سو واسطے کہ مکہ کے مشرکین بعضے تو ایمان لائے تہی اور بعضے مکہ سے باہر نکل گئے تہی اور جو کوئی کہ مکہ مین
باقی رہا تہا وہ انکار توحید کا نہین کر سکتا تہا جسوقت وہ حضرت آدمیونکو توحید کیطرف بلاتے تہی اور اونکی نزدیک گناہ حضرت کا بخشا گیا تہا جسوقت حضرت اونپر غالب ہوے پس اوس گناہ
کا رسول خدا کی حق تعالی نے ذکر کیا ہی کہ وہ گناہ جو تیرا مکہ کے مشرکون کے نزدیک تہا وہ بعد فتح مکہ کے اونکی نزدیک بخشا گیا اور دوسری روایت مین بہی ائمہ معصومین علیہم السلام سے ہی کہ
مراد اوس سے یہہ ہے کہ تا کہ بخشی خدا گناہ تیرا پہلا اور پچہلا جو کہ مکہ والونکی نزدیک ہے پہلے ہجرت کے اور بعد ہجرت کی ہوا سو واسطے کہ جسوقت تو نے مکہ کو فتح کیا بدون قتل کے اور نہ مواخذہ کیا تو نے اونسی عداوت کا اور
اوس جنگ کا کہ پہلے اس سے اونہون نے تجہسے کیا ہی تو اونہون نے تیری گناہ کو بخشدیا جو کہ اونکی اعتقاد مین تیرا گناہ تہا اور جو کچہہ کہ اونکی عداوت کے مقابلہ مین تیری عداوت تہی جسوقت کہ
اونہون نے دیکہا کہ تو حاکم اور قادر ہو گیا۔ اور بعضی علماء ہمارے کہتے ہین کہ ذنب کا لفظ مصدر ہے اور اضافت اوسکی جیسے کہ فاعل کیطرف جائز ہے ایسی ہی مفعول کیطرف
بہی جائز ہے اور یہان اضافت ذنب کی طرف مفعول کے ہی اور مغفرت کے معنے ازالہ اور دور کرنیکی ہین یعنی تا کہ دور کرے خدا جو کچہہ کہ پہلے گزرا ہی گناہ کرنا اونکا تیری ذات سے کہ تجہکو
اونہون نے مکہ سی نکالدیا تہا سخت آزار دیکر اور جو کچہہ کہ پیچہے ہوا ہی گناہ تیرا اونسی کہ تجہکو مکہ مین واسطے طواف کے آنے ندیا اور کعبہ کی زیارت سی منع کیا سو واسطے کہ جسوقت مکہ
مفتوح ہوا تو جو گناہ کہ وہ لوگ حضرت کے نسبت کرتے تہی اور حضرت کو آزار دیتی تہے وہ سب دور ہو گئی اور مخالفین کے علماء وہ معنی بیان کرتے ہین کہ جو مخالف مین حضرت
کی نبوت کے بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ تا کہ بخشی خدا واسطے تیرے گناہ تیرے کو جو کہ پہلی نبوت سی ہین اور جو کہ بعد نبوت کے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ جو گناہ کہ پہلے
فتح کے ہین اور جو گناہ کہ بعد فتح کے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ جو گناہ کہ واقع ہوا ہی اور جو گناہ کہ واقع ہوگا وہ بخشا جایگا اور بعضی کہتے ہین کہ جو گناہ کہ تیرے باپ ماں آدم اور حوا سے
پہلے ہوا ہی وہ تیرے قدم کی برکت سی بخشا جایگا اور جو گناہ کہ پیچہے اوس سے تیری امت سی ہوا ہے وہ بخشا جایگا لیکن آدم اور ہمارے پیغمبر مین باعتبار نبوت کے کچہہ فرق نہین
جیسا کہ گناہ آدم کا ہے ویسا ہی گناہ ہمارے پیغمبر کا ہے اور فرماتا ہی حق تعالی کہ ویتم اور تمام کرے خدا اپنی فضل و کرم عام سی نعمتہ علیک نعمت اپنی کو اوپر تیرے
دنیا مین تو دشمنون پر تیرے نصرت کرکے اور قیامت تک تیری شرع کو باقی رکہکے اور نبوت کو تجہپر ختم کرکے اور دین اسلام اور کلمہ حق کو غالب کرکے اور آخرت مین
تیرے درجے اور مرتبے بلند کرکے اور تیری شفاعت تیری امت کی مومنین کے حق مین قبول کرکے ویہدیک صراطا مستقیما اور دکہلاوے تجہکو راہ سیدہی احکام
پہونچانے مین اور ریاست کے طریقون کے قایم کرنیمین اور یا یہہ کہ ثابت رکہی تجہکو راہ سیدہی پر جو کہ بہشت کیطرف پہونچانے والی ہے وینصرک اللہ

اور مدد کری تیری خدا نَصْرًا عَزِيْزًا مدد عزت والی اور غالب جس سے عزت ہو اوس شخص کی جس کی مدد کرے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم حدیبیہ سے صلح کر کے
پہر تو راہ مین ایک شخص نے اصحاب مین سے کہا کہ یہہ کیا فتح ہی کہ ہمکو بیت الحرام سے منع کیا اور ہماری قربانی کو اوسکے محل پر پہنچانے دیا رسول خدا کو اوسکی گفتگو کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ
یہہ بات بد ہی کہ اس مرد نے کہی ہے اور ایسا نہین ہے کہ جو وہ کہتا ہی بلکہ یہہ فتح بہت بڑی فتح ہی اسواسطے کہ مشرکین اپنے مرتبہ کی شوکت سے گر گئے طالب صلح کی ہوے اور عاجز ہو کر اونہون نے امان
چاہی اسلیے خدا تعالے فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِيْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ نازل کیا اوسنے تسکین کو فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ بیچ دلون مومنین کے اور وہ مومنین وہ تہے کہ جن
لوگون نے رسول خدا کی مخالفت نہین کی اور صلح کا انکار نہین کیا اور صلح کی مقدمہ مین حضرت پر اعتراض نہین کیا اون لوگونکی دلونمین فتح ہونیکی وہ دلیلین تہین کہ جسکی جہت سے اونکو
اطمینان تہا اور سوا اونکی اور لوگونکے دلونمین شک اور شبہہ تہا اور دونکو اونکی یقین و اطمینان حاصل نہا بلکہ فتح اور نصرت کی طرف سے تردد مین تہے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد
سکینہ سے علامتین ہین مومنین کے نصرت کی اعداء دین پر کہ جو باعث تہی اونکی قدمونکی ثابت رہنے کی لِيَزْدَادُوْا تاکہ زیادہ کرین وہ مومنین اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ایمان کو
ساتہہ ایمان اپنی کے بسبب مضبوطی عتقاد اور اطمینان خاطر کے اور یقین پر یقین اونکا زیادہ ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو چیز کہ پیغمبر سب سے پہلی اپنی امت
پاس لایا وہ توحید خدا کی تہی جسوقت لوگ توحید پر ایمان لائے اور خدا کو ایک جانا تو اونکو نماز اور زکوۃ کا حکم کیا اور جسوقت نماز اور زکوۃ پر ایمان لائے تو اونکو حج اور جہاد کا
حکم دیا اور بعد اوسکے دوستی علی ابن ابیطالب کے اونپر فرض کی اون لوگون نے ایمان پر ایمان کو زیادہ کیا یہانتک کہ اپنے ایمان کو علی کی دوستی سے تازہ کیا اور خدا تعالے جہاد
کی رغبت دلاتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کی ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے کہ وہ ملائکہ اور جن اور انسان ہین پس لازم ہے مومنین کو خدا تعالی کی نصرت
مدد کی ساتہہ قوی دل ہو کر جہاد مین کوشش کرو کہ جسکی حکم مین لشکر آسمان اور زمین کی ہون وہ اپنی دوستونکو وقت لڑائی اعداء کی بے یاری مدد کا نہین چہوڑ دیتا ہی بلکہ اگر
مصلحت اور حکمت اوسکی تقاضا کرے تو وہ آسمان اور زمین کی باشندونکو واسطے کمک کے بہیجتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَلِيْمًا جاننے والا اپنے بندونکی مصلحت کا حَكِيْمًا حکمت والا
کہ جو کچہہ کرتا ہی موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہی اور یہہ بہی اوسکی حکمت مین سے ہی کہ مومنین کے دلونمین تسکین نازل کی صلح حدیبیہ کے وسیلہ اور فتح مکہ کو وعدہ سے لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
تاکہ داخل کرے مومنین کو اور عورتون ایمان والیونکو بسبب مضبوطی اعتقاد کی اور اس نعمت کی شکر گزاری سے جَنّٰتٍ بہشتونمین تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین
نیچی درختون اونکی سے نہرین کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اونکی وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ اور تاکہ پوشیدہ کرے اونسے سَيِّاٰتِهِمْ برائیون اونکی کو وَكَانَ ذٰلِكَ
اور ہی وہ داخل کرنا بہشتون مین اور پوشیدہ کرنا گناہونکا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کی فَوْزًا عَظِيْمًا مراد پانا بڑا اسواسطے کہ کوئی مراد اس سے بہتر نہین ہے کہ گناہون
سے پاک ہو کر بہشت مین داخل ہو اور لام لیدخل کا اکثر کے نزدیک متعلق انا فتحنا کے ہی وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور عذاب کرے منافق مردونکو اور منافق
عورتونکو وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور شرک کرنیوالے مردونکو اور شرک کرنیوالی عورتونکو الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ جو کہ گمان کرنیوالے ہین ساتہہ خدا کے ظَنَّ السَّوْءِ
گمان کرنا بد کہ خدا اپنے حبیب کی مدد نکریگا عَلَيْهِمْ اوپر اون گمان بد کرنیوالونکے ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بدی کی یعنی گمان بد کہ طرف مسلمانون کے
لیجاتے ہین وہ طرف اونکی پہر نیوالا ہو اور سب مغلوب ہو کر ہلاک ہون وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غصہ کیا خدا نے اوپر اونکی وَلَعَنَهُمْ اور لعنت
اونکو اور اپنی رحمت سے اونکو دور کیا وَاَعَدَّ لَهُمْ اور طیار کیا ہے واسطے اونکے جَهَنَّمَ دوزخ کو وَسَآءَتْ اور بری ہے وہ دوزخ
مَصِيْرًا جگہہ پہرنیکی اور فرماتا ہے واسطے خوف دلانیکے اور واسطے تاکید کے دوسری بار کہ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے
ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے کہ سب اوسکی ملک اور اوسکی زیر حکم ہین پس کفار اور منافقین سے بدلا لینے مین اور سزا دینی مین وہ عاجز نہوگا وَكَانَ اللّٰهُ
عَزِيْزًا اور ہی خدا غالب سب پر حَكِيْمًا حکمت والا احکام مین کہ جو کچہہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہی اور یہہ آیت پہلی آیت سے مومنین کے ذکر کے متصل
ہی واسطے وعدہ نصرت اور فتح مومنین کے اور اس مقام مین مشرکین اور منافقین کے ذکر مین ہے اونکی خوف دلانے اور ڈرانے کے واسطے اور اب اپنی حبیب کی
طرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ تحقیق ہمنے بہیجا ہے تجہکو ای محمد صلعم کل آدمیون اور جنون پر شَاهِدًا گواہ ہونیوالا اونکی ایمان اور طاعت
اور کفر اور نافرمانبرداری پر وَمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینی والا بہشتون کی اور بلند درجون کی اون لوگون کے واسطے کہ جنہون نے تیری فرمانبرداری
کی ہے سب حکمون مین وَنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا عذاب دردناک سے اون لوگونکو کہ جو تیرا کہنا نہین مانتے اور تیری بات کو رد کرتے ہین اور یہہ خوشخبری
اور ڈرانا اسواسطے ہے کہ لِتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان لاؤ تم ای بندو خدا کے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے لیؤمنوا پڑہا ہے یا سے غائب کا صیغہ اور بعد اسکی جو تین
صیغہ مضارع کے ہین اونکو بہی غائب کے صیغہ سے پڑہا ہے اور باقی قاریون نے مخاطب کے صیغون سے یعنی تاکہ ایمان لاؤ تم بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتہہ خدا کے

اور عزت دو اوسکی کہ وَتُعَزِّرُوْهُ اور قوت دو تم اوسکو دین کے مقدمہ مین اور اوسکی مدد کرو وَتُوَقِّرُوْهُ اور توقیر اور بزرگی کرو تم اوسکی کہ سب حکمون مین اوسکی فرمانبرداری کرو تم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی سے یاد کرو تم اوسکو کہ نمازون کو ادا کرو اور اوسکی یاد مین رہو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح کو اور شام کو اور بعضون کے نزدیک مراد صبح سے نماز صبح اور ظہر اور عصر ہے اور شام سے مراد مغرب اور عشا ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا اور مومنین کو کفار نے مکہ مین داخل ہونے سے منع کیا اور خبر عثمان کے قتل ہونیکی حدیبیہ مین مشہور ہوئی تو رسول خدا صلعم نے اصحاب کو بیری کے یا کیلہ کے درخت کے نیچے جمع کیا اور بیعت کرنیکا حکم دیا اصحاب نے نہایت رغبت سے حضرت کے ہاتھ پر اس شرط سے بیعت کی کہ ہم تمام عمر حضرت کی بیعت کی رعایت کرینگے اور جہاد مین سے کبھی بھاگنے کے نہین اور مومنین نے بخلوص نیت جو بیعت کی تھی اور اور خدا تعالی اس بیعت کے کرنے سے اونسے راضی ہوا تھا سو واسطے اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہوا اور اس درمیان مین یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ تحقیق جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین تجھسے اے محمد اس مقام مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین وہ خدا سے اسواسطے کہ مقصود اس بیعت سے رضامندی خدا کی ہے اور رضامندی اور فرمانبرداری رسول کی بمنزلہ فرمانبرداری خدا کی ہے چنانچہ دوسری جگہہ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی اور جسنے کہ فرمانبرداری کی پیغمبر کی پس تحقیق کہ فرمانبرداری کی اوسنے خدا کی اور فرماتا ہے کہ وقت بیعت کرنے پیغمبر يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہاتھ خدا کا اوپر ہاتھ اونکے ہے یعنے ہاتھ پیغمبر کا کہ اونکے ہاتھون پر ہے وقت بیعت کرنیکے وہ خدا کے ہاتھ کے حکم مین ہے اسواسطے کہ خدا تو ہاتھ اور پاؤن سے پاک ہے پس ہاتھ رسول خدا کا بمنزلہ ہاتھ خدا کے ہے اور غرض اس سے یہہ تھی کہ عہد کرنا رسول سے عہد کرنا خدا سے ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیفیت پیغمبر کے ہاتھ کی اونکے ہاتھون پر اسطرح سے تھی کہ وہ لوگ اپنا ہاتھ دراز کرتے اور رسول خدا ہاتھ اونکا پکڑ کر اون سے بیعت لیتے تھے یہہ ہی قول امام رضا علیہ السلام کا اور یہہ طریقہ کسی امر کے عہد کرنیکا ہمیشہ سے جاری ہے اور جسوقت عہد کرتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم اسکو وفا کرینگے اور اپنے عہد سے پہرینگے نہین اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ قوت خدا کی اپنے وعدہ کے وفا کرنے مین واسطے ثواب آخرت کے اور نصرت پیغمبر کے بالا اور فوق ہے اونکی قوت سے عہد کے وفا کرنے مین اور مدد کرنے مین اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ اوس روز ایکہزار اور چارسو آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور خدا تعالی اپنے علم سے جو جانتا تھا کہ بیعت کرنیوالو مین سے کون کون وفا نہین کرتا ہے اور جہاد مین سے بھاگ جاتا ہے اسواسطے بعد اوسکے فرمایا کہ فَمَنْ نَّكَثَ پس جو کوئی کہ توڑے بیعت کو کہ جہاد سے بھاگے فَاِنَّمَا يَنْكُثُ پس سوائے اسکے نہین کہ توڑتا وہ عہد کو عَلٰى نَفْسِهٖ اوپر نفس اپنے کہ ضرر اوسکا اوسکی جان پر ہے اسواسطے کہ ثواب آخرت سے ... وہ محروم ہوگا اور عذاب دردناک مین وہ گرفتار ہوگا اور ایسا ہی ہوا کہ بعضے صحاب خیبر اور حنین مین سے بھاگے اور جسوقت ہوازن مین سے بھاگے تو حضرت عباس ٹیلے پر چڑھ کر باواز بلند اونکو پکارتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بیعت رضوان والو کہان بھاگے جاتے ہو لیکن کوئی پیچھے پھر کے نہین دیکھتا تھا اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی کہ وفا کرے عہد کو اور بھاگے نہین اور قائم اور ثابت رہے بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے اوپر اوسکے خدا سے اور حفص نے علیہ کے ہا کو مضموم پڑھا ہے اور اس قرارت کے موافق اکثر پڑھتے ہین اور باقیون نے ہا کے کسرہ سے پڑھا ہے خدا فرماتا ہے کہ جو کوئی عہد کو وفا کرے تو فَسَيُؤْتِيْهِ پس قریب ہے کہ دیگا اوسکو خدا اَجْرًا عَظِيْمًا اجر بڑا اور فسیؤتیہ کو اہل عراق نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نے نون سے پڑھا ہے متکلم کا صیغہ یعنی پس قریب ہے کہ دینگے ہم اوسکو اجر بڑا کہ بہشت مین اوسکو داخل کرینگے اور درجے اوسکے بلند کرینگے اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے ارادہ مکہ کے جانیکا کیا تو اوسوقت صحرائی عربونکو جو کہ مدینہ کے گرد رہتے تھے مثل قبیلہ اسلم اور جہنیہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کے اپنی ہمراہ لیجانیکے واسطے طلب کیا اور اونکو اپنے ساتھ چلنیکی رغبت دلائی اور فرمایا کہ غرض میری تمہارے ہمراہ چلنے سے یہہ ہے کہ اگر قریش مجھکو مکہ کے داخل ہونے سے منع کرین اور نوبت جنگ کرنیکی اونسے پہونچے تو تمہاری طرف سے بھی ایک لشکر مستعد رہے اور بعد اوسکے حضرت نے احرام باندھکر قربانی کی اونٹونکو ہانکا تاکہ وہ لوگ جانین کہ حضرت لڑنیکے واسطے نہین آئے ہین بلکہ واسطے بجا لانے عمرہ کے روانہ ہوئے ہین اون صحرانشین عربون نے قریش کی لڑائی سے خوف کرکے حضرت کی ہمراہ جانا قبول نکیا اور کہا کہ ہم کیونکر انکی ہمراہی اختیار کرین کہ یہہ عنقریب قریش سے مغلوب ہوکر مقتول ہونگے اور اونکی ہاتھونسے مارے جاینگے پس ہر ایک نے نئے نئے بہانہ کرکے بیٹھ رہا اور حق تعالی اپنی پیغمبر کو اونکے حال سے خبر دیتا ہے کہ جسوقت تو وہانسے واپس ہوکر مدینہ مین پہونچے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہینگے واسطے تیرے پیچھے رہجانیوالی مِنَ الْاَعْرَابِ صحرائی عربون مین سے عذر کرکے کہ شَغَلَتْنَا مشغول کیا ہمکو اور باز رکھا تیری ہمراہی سے اَمْوَالُنَا مالون ہمارے نے وَاَهْلُوْنَا اور اہل ہمارے نے یعنے عورتون اور فرزندون ہمارے نے اسواسطے کہ بعد ہمارے کوئی ایسا نہ تھا کہ ہمارے قایم مقام ہو اور ہماری مالون اور ہمارے اہل وعیال کی غمخواری کرے اور وقت احتیاج کی اونکی خبر لیتا رہے اس سبب سے ہم تیری خدمت سے محروم رہے اور ہم جو ناچار ہوکر پیچھے رہگئے تھے بلا اختیار کیے سبب سے فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس بخشش چاہ تو واسطے ہمارے خدا سے اس گناہ کی کہ ہم بیٹھہ رہے تھے اللہ تعالی اونکے دلکے ارادہ سے خبر دیتا ہے کہ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین وہ لوگ پیچھے رہجانے

ساتھہ زبانون اپنے کے مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وہ چیز کہ نہین ہے بیچ دلون اونکے یعنی یہہ عذر اونکا زبانون سے ہی اور دلون مین اونکی نفاق ہے اور بخشش طلب کرنی بہی
ظاہر مین ہی نہ دلون مین اور جسوقت کہ حال اونکا ایسا ہے تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اونکی عذر کے جواب مین کہ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ پس کون شخص مالک ہو
واسطی تمہارے اور دفع کر سکے مِنَ اللهِ خواہش خدا سے شَيْئًا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اگر ارادہ کری ساتھہ تمہارے ضرر کا کہ وہ عذاب آخرت ہے یا قتل یا نقصان
مال کا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا یا ارادہ کرے خدا ساتھہ تمہارے نفع کا کہ وہ ثواب ہے ہمراہی اور رفاقت مین یا فتح اور نصرت اور نگہبانی مالونکی اور اہل وعیال کی
حاصل یہہ ہے کہ اگر خدا ارادہ ضرر یا فائدہ کا کرے تمہاری نسبت تو کوئی ایسا نہین ہے کہ اوسکو دور کر سکے پس آنا تمہارا ہمراہ پیغمبر کے ضرر کو منع نہین کر سکتا تہا اور نہ آنا
موجب تمہاری فائدہ کا نہین ہے اور اسوقت مین عذر بے موقع تمکو کچھہ فائدہ نہ بخشیگا بَلْ كَانَ اللهُ بلکہ ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِيْرًا خبردار
یعنی وہ جانتا ہے کہ تمہارا بیٹھہ رہنا مالون اور اہل وعیال کی جہت سے نہ تہا بَلْ ظَنَنْتُمْ بلکہ گمان کیا تہا تمنے اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یہہ کہ ہرگز نہ پہرینگی
پیغمبر اور مؤمنین صحیح اور سلامت اِلٰى اَهْلِيْهِمْ طرف لوگون اپنی کے یعنی طرف اہل وعیال اپنے کے مدینہ مین اَبَدًا کبہی کہ مشرکین اونکو قتل کر ڈالینگے اور کوئی اونکی
ہاتہون سے بچکر زندہ نہ پہریگا وَزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ کیا گیا وہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کرکے تمکو دکہلایا قتل ہونا پیغمبر کا اور اسکے صحابہ کا اور گمان کو پختہ کر دیا
اور جما دیا فِيْ قُلُوْبِكُمْ بیچ دلون تمہارے کے وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ گمان بد کہ دین خدا کا باطل ہو جائے وَكُنْتُمْ اور ہو تم بسبب اس
گمان بد کے قَوْمًا بُوْرًا ایک گروہ ہلاک ہونیوالے کہ عذاب خدا مین تم گرفتار ہو یا اونکی عذاب کے مقدمہ مین فرماتا ہے کہ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ اور
جو کوئی کہ نہ ایمان لائی ساتھہ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ اور پیغمبر اوسکے کی دل سے اور اعتقاد اوسکی حکم کا دل سے نکرے فَاِنَّا اَعْتَدْنَا پس تحقیق ہمنے تیار کیا لِلْكٰفِرِيْنَ
واسطی کافرون کے سَعِيْرًا آگ جلانے والی کہ وہ آگ دوزخ کی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ مومن وہ ہے کہ جو خدا اور رسول پر دونون پر ایمان لائے اور اگر
ان دونون مین سے ایک پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور پہلی قول کی تاکید مین فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطی خدا کے ہے پادشاہی آسمانون
کی اور زمین کی کہ سب کی تدبیر اوسکے قبضہ قدرت مین ہے يَغْفِرُ بخشتا ہے گناہ کو لِمَنْ يَّشَاءُ واسطی جس شخص کے چاہتا ہے وَيُعَذِّبُ اور عذاب کرتا ہے گناہ
کے عوض مین مَنْ يَّشَاءُ جسکو چاہتا ہے اور اوسکی رحمت جو غالب ہے اوسکے غضب پر اسواسطی بعد اسکے رحمت کی صفت کو بیان کرتا ہے کہ وَكَانَ اللهُ اور ہے
خدا غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنیوالونکی رَّحِيْمًا مہربان توبہ کرنیوالون پر اور منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلعم نے ذی الحجہ کے مہینہ مین چہٹی برس ہجرت کی حدیبیہ سے
طرف مدینہ کے کوچ کیا اور محرم کے مہینہ مین ساتوین سال ہجرت کیواسطی مہم خیبر کیطرف روانہ ہوئے اور صحابہ سے وعدہ فتح کا اور غنیمت کا حاصل ہونیکا
کیا اور فرمایا کہ خداوند تعالی نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی حدیبیہ مین حاضر تہا وہ شخص اس جنگ کیواسطی روانہ ہو اور سوائے اونکے اور کوئی شخص جانیکا ارادہ
نکرے اور جسوقت ارادہ حضرت کا واسطی روانگی خیبر کے مصمم ہوا تو حدیبیہ سے بیٹھہ رہنے والون نے خدا کے حکم کے رد کرنیکے واسطے کہا کہ ہم بہی تمہارے ہمراہ چلین اور تمہارے
ہمراہ ہوکر کافرونسے جنگ کرین حقتعالے نے اس قضیہ کے واقع ہونیسے پہلے اپنی حبیب کو خبر دی کہ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہینگے پیچھے رہجانے والے حدیبیہ سے اِذَا انْطَلَقْتُمْ
جسوقت چلو تم اِلٰى مَغَانِمَ طرف غنیمتون خیبر کے لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم اون غنیمتونکو ذَرُوْنَا چہوڑ دو تم ہمکو یعنی وہ کہینگے کہ چہوڑ دو تم ہمکو کہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی
کرین ہم تمہاری خیبر کے چلنے مین اور تمہاری ہمراہ ہو کر اونسے لڑین يُرِيْدُوْنَ ارادہ کرتے ہین وہ پیچھے رہجانیوالے اپنی اس کلام سے اَنْ يُّبَدِّلُوْا یہہ کہ بدل ڈالین
كَلٰمَ اللهِ کلام خدا کو یعنی بدل ڈالین اوسکے حکم کو کہ اوسنے فرمایا ہے کہ حدیبیہ والونکے سوا اس جنگ مین کوئی نجائے اور غنیمت کو نہ لیوے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون
لوگونسے کہ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا ہرگز پیروی نکروگے تم ہماری یہہ نفی نہی کے معنون مین ہے یعنی ہماری پیروی مت کرو تم اور ہمارے ہمراہ نچلو كَذٰلِكُمْ قَالَ اللهُ
ایسے ہی کہا ہے خدا نے اور حکم دیا ہے تمہارے نکلنے کیواسطی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہین وہ پیچھے رہنے والے حدیبیہ سے یہہ بات ہرگز
خدا نے نہین فرمایا ہے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمسے کہ ہم تمہارے ساتہہ غنیمتون مین شریک ہون حقتعالے اونکی کلام کو رد کرکے فرماتا ہے
کہ ایسا نہین ہے کہ جو وہ لوگ کہتے ہین بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ ہین وہ کہ نہین سمجھتے ہین اِلَّا قَلِيْلًا مگر تہوڑا قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اوسکی الا فقہا
قلیلا ہے یعنے سمجھنا تہوڑا کہ وہ سمجھہ اونکی امور دنیائے فانیہ مین ہے کہ دنیا کے مالون اور فائدون مین اونکی ہمت مصروف ہے اور آخرت کے امور مین کہ ہمیشہ باقی
رہنے والی ہے ہرگز غور اور تامل نہین کرتے ہین اور فرماتا ہی خدا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہہ تو اے محمد صلعم واسطے اون پیچھے رہنیوالون کے مِنَ الْاَعْرَابِ صحرائی
عربون مین سے کہ سَتُدْعَوْنَ قریب ہے کہ بلائے جاوگے تم اِلٰى قَوْمٍ طرف لڑائی ایک قوم کے کہ وہ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ صاحب لڑائی سخت کے ہین اور بڑے بہادر ہین

اور دلاورہین تُقَاتِلُونَھُم جنگ کروگے تم اونسی اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا اسلام قبول کرین وہ یعنی ان دوامرون مین سی ایک امر ضرور ہونیوالا ہی کہ یا تو تمکو اونسی فتح ہوگا اور یا یہہ کہ وہ مسلمان ہوجائین بعضونکے نزدیک وہ قوم صاحب لڑائی سخت کی ہوازن کے لوگ تہی کہ رسولخدا صلعم وادی حنین مین اونسی جنگ کی تہی یہہ قول سعید اور عکرمہ کا ہی مفسرین اہل سنت مین سے اور قتادہ کے نزدیک بنی ثقیف ہین اور بعضون کے نزدیک اہل فارس ہین اور بعضونکی نزدیک اہل روم اور بعضونکی نزدیک اصحاب مسیلمہ کذاب اور بعضونکی نزدیک اصحاب معاویہ ہین کہ صفین مین امیرالمومنین اونسی لڑے تہی لیکن یہہ قول کہ مابعد رسولخدا کی اونسی جنگ ہوئی تہی مثل اہل فارس و اہل روم و اصحاب معاویہ یہہ سا قول غلط ہین بلکہ جو کچہہ صحیح ہے وہ یہہ ہی کہ مراد بلانیوالی سے واسطے لڑائی قوم مذکور کے جناب رسولخدا صلعم ہین اسواسطے کہ اون حضرت نے صحرانشین عربونکو طلب کیا تہا واسطے لڑائی کرو ہونی سخت اور بہادر کے جیسے کہ لوگ حنین کے اور طایف کے اور موتہ کے اور تبوک کے چنانچہ مجمع البیان مین لکہا ہی اور بعد رسولخدا کی یہہ لڑائی مراد لینی بیوجہ اور ساختہ اور بر دوختہ لوگونکی ہے اسواسطے کہ بعد رسولخدا کے اون صحرانشین عربونکو واسطے لڑائیکے کسینی نہین بلایا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ای محمد صلعم اون لوگونسی کہہ کہ فَاِنْ تُطِیْعُوْا پس اگر فرمانبرداری کروگے تم اوس بلانیوالیکی واسطے جہاد کے اور اوسکے کہنی کو قبول کروگے تو یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا دیویگا خدا تمکو اجر نیک کہ دنیا مین تو غنیمت تمہارے ہاتہہ آویگی اور آخرت مین تمہارے درجے بلند ہونگی وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پہیروگے تم اوس بلانیوالیکی طرف سی اور اوسکے کہنی کو نہ مانکر جہاد سے بیٹہہ رہوگے کَمَا تَوَلَّیْتُمْ جیسا کہ منہ پہیر لیا تہا تمنے اور کہنی کو نہ مانا تہا تمنی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور نہ قبول کیا تہا تمنی حدیبیہ کے سفر مین ہمراہ چلنی کو تو یُعَذِّبْکُمْ عذاب کریگا تمکو خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک دنیا مین بہی اور آخرت مین بہی اور کہتی ہین کہ یہہ تاکید اور خوف دلانا پیچہے رہجانیوالونکا جو بعضی مسلمان معذورون اور عاجزون کے کانون مین پہونچا تو اونہونکے نہایت خوف کرکے حضرت سی عرض کی کہ ہم بسبب مرض اور عاجزی کے جہاد مین نہین جاتی ہین ہمارا کیا حال ہوگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ نہین ہی اوپر اندہی کے کوئی تنگی اور گناہ اگر جہاد سی بیٹہہ رہی وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ اور نہین ہے اوپر لنگڑیکی کوئی تنگی اور مواخذہ اگر جہاد کرنے نجاوے وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ اور نہ اوپر بیمار کے کوئی تنگی اور گرفت ہی اگر مجاہدین کے ہمراہ ہی نہ جاوے اسواسطے کہ یہہ لوگ معذور ہین جہاد کرنے سی اور بعد اسکی جہاد کی تاکید مین فرماتا ہی کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ پس جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی وَرَسُوْلَہٗ اور پیغمبر اوسکی کی جہاد کے مقدمہ مین اور سوائے اسکے تو یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسکو خدا بہشتون مین کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ جاری ہین نیچے درختون اونکی سے نہرین وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو شخص کہ منہ پہیرے خدا اور رسول کے حکم سے اور جہاد وغیرہ مین اونکی کہنی کو نہ مانے تو یُعَذِّبْہُ عذاب کریگا اوسکو خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا حدیبیہ مین پہونچی تو اونٹنی حضرت کی خود بخود چلنی سے ٹہیر گئی اور ہر چند اوسکو مارتی تہی لیکن وہ قدم اپنا آگے کو نہ بڑہاتی تہی یہانتک کہ وہین لیٹ گئی حضرت نے فرمایا کہ عادت اسکی نہین ہے کہ بے سبب لیٹ جائے لیکن خدا تعالے کہ منع کرنیوالا ہاتہی کا تہا مکہ معظمہ طرف جانے سے اوسنے اسکو بہی چلنی سے بند کیا ہے حضرت وہین اوتر پڑی اور مقام کیا اور ایک مرد بنی خزاعہ مین سے کہ نام اوسکا خراش تہا اوسکو مکہ کیطرف بہیجا کہ وہان جاکر خبر کرے کہ غرض حضرت کی یہان آنے سی لڑائی کرنے کی نہین ہے بلکہ واسطے طواف خانہ کعبہ کے یہان تشریف لائے ہین اور چاہتی ہین کہ عمرہ کو بجا لائین اوس شخص نے پیغام حضرت کا اون لوگونکو پہونچایا اون لوگونکے اوسکی اونٹ کے پاؤن کاٹ ڈالی اور اوسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا وہ وہانسی بہاگا اور رسولخدا صلعم کو اس قصہ سی مطلع کیا حضرت نے عمر سے فرمایا کہ تو مکہ کو جا اور صورت حال اونسی بیان کر عمر نے کہا کہ مکہ مین میرا کوئی مددگار نہین ہے اور بنی عدی مین سے کوئی باقی نہین رہا ہے اس سبب سے مین اونسی ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مجہکو قتل کرین لیکن عثمان کے خویش واقارب وہان موجود ہین بہتر یہہ ہے کہ وہ پیغام کو اون لوگون تک پہونچاوی رسولخدا نے عثمان کو ابوسفیان وغیرہ اشراف قریش کیطرف بہیجا جسوقت وہ مکہ کے قریب پہونچا تو ابان بن سعید کہ قبیلہ ہوازن سی تہا اوس سے ملاقات ہوئی وہ اپنی گہوڑی سی اوتر پڑا اور عثمان کو اوسپر سوار کیا اور خود عثمان کے پیچہی بیٹہہ کر مکہ کو روانہ ہوئی جسوقت مکہ مین پہونچی تو عثمان نے پیغام حضرت کا اونکو پہونچایا کہ ہم لڑنیکے واسطے نہین آئے ہین بلکہ بیت کعبہ کے طواف کرنیکو آئے ہین اون لوگون نے سنکر کہا کہ ہم محمدؐ کو مکہ مین ہرگز نہ داخل ہونے دینگے اگر تو چاہتا ہی تو طواف کرکے چلا جا عثمان نے کہا کہ مین پہلے رسولخدا سے طواف نکرونگا اور عثمان نے واپس ہونیکا ارادہ کیا تو اوسکو جانے ندیا اور اوسکو قید کردیا اور خبر عثمان کے قتل ہونیکی حدیبیہ مین مشہور ہوئی حضرت نے اصحاب کو درخت کے نیچے جمع کرکے بیعت لی کہ قریش سے جنگ کرین اور لڑائی سی ہرگز بہاگین نہین یہانتک کہ شہید ہوجائین یا فتح کرین پس سب نے اس شرط پر بیعت کی مگر ابن قیس کہ اپنے شتر کے نیچے پوشیدہ ہوگیا اور وہ ایکہزار اور چار سو یا ایکہزار اور پانسو اور پچیس آدمی تہی بیعت کرنیوالے اور کشاف مین مذکور ہے کہ رسولخدا نے وقت بیعت لینی کے درخت کی نیچی مقام کیا تہا اور ایک شاخ اوسکی حضرت کے پشت پر تہی راوی کہتا ہی کہ مین اوس

ع

شاخ کو پکڑے ہوئے کہڑا تہا اور سب اصحابنے بیعت کی اس شرط پر کہ ہم ہرگز بہاگینگے نہین یہانتک کہ مارے جاوین یا فتح کرین اور حضرت نے فرمایا کہ تم آجکی دن بہتر
اہل زمین کے ہو اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہین اسواسطے کہ حق تعالے نے اونکی شان مین فرمایا ہی کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ البتہ تحقیق راضی ہوا خدا عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مومنین سے
إِذْ يُبَايِعُونَكَ جسوقت بیعت کرتے تہے وے تجسے ای محمد تَحْتَ الشَّجَرَةِ نیچے درخت کے فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ پس جانا خدا نے اوس چیز کو کہ بیچ دلون انکے
ہے اعتقاد خالص اور صفای باطن کے اور خدا تعالے نے اس آیت مین یہہ نفرمایا کہ خدا تعالے راضی ہوا اون لوگون سی کہ جنہون نے درخت کے نیچے
بیعت کی بلکہ اسطرح فرمایا کہ خدا تعالے مومنین سے راضی ہوا جسوقت اونہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اسسے معلوم ہوا کہ بیعت کرنیوالے سب مومنین نہ تہے
بلکہ بعضے اونمین سے منافق اور ضعیف الایمان بہی تہی اسواسطے مومنین کو خاص کیا رضامندی مین اور بیعت مین شرط کی تہی کہ جہاد مین بہاگینگے نہین اور
بعد اسکی ہوازن والون اور خیبر کے لوگو سے بہاگے پس معلوم ہوا کہ بہاگنے والی اون ضعیف الایمانون یا منافقون مینسے تہی کہ جنسے خدا راضی نہین ہوا اگرچہ اونہون
نے بیعت کی تہا اور رضامندی خدا کی اوس شرط کے وفا کرنے پر موقوف تہی اور جسوقت بہاگے تو شرط کے برخلاف کیا پس رضامندی بہی خدا کی باقی نہین رہی جو لوگ
نہین بہاگے اونسے خدا تعالے البتہ راضی رہا اور آیہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ پہلے تہی اور بعد اسکی آیہ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهِ تہی وقت جمع کرنے قرآن کے پہلی آیت کو پیچہی لکہدیا ہے
چنانچہ تفسیر قمی مین مذکور ہے اور حاصل اس آیت کے ظاہر معنی کا بدون تاویل کے یہہ ہے کہ خدا تعالے سب بیعت کرنیوالون سے راضی نہین ہے بلکہ اون لوگو سے راضی ہے کہ جو مومنین
مومنین تہے اسواسطے کہ فرماتا ہے کہ البتہ تحقیق راضی ہوا خدا مومنین سے اور اگر سب بیعت کرنیوالون سے راضی ہوتا تو مومنین کے ذکر کی کیا احتیاج تہی بلکہ کہتا کہ تحقیق خدا راضی
ہوا بیعت کرنیوالون سی جن لوگون نے کہ نیچے درخت کے بیعت کی تہے اور اون مومنین سے بہی اوسوقت راضی ہوا کہ جسوقت اونہون نے بیعت کی اسواسطے کہ فرماتا ہے
کہ تحقیق خدا راضی ہوا مومنین سے جسوقت کہ بیعت کی اونہون نے اور اوس سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ ہمیشہ اونسے راضی ہو اگرچہ بعد اوسکے وہ افعال بد عمل مین
لائین اور یہہ امر ظاہر ہے کہ جسوقت بندہ فعل نیک عمل مین لاتا ہے تو خدا اوس سے راضی ہوتا ہے اور اگر فعل بد عمل مین لاتا ہی تو اوس سے راضی نہین ہوتا پس رضامندی
بہی ہمیشہ کی ثابت نہین ہوتی ہے بلکہ اوسوقت خدا اونسے راضی ہوا تہا کہ جسوقت وہ اوس فعل نیک کو عمل مین لائی تہے اور بعد اسکی اونہونے اگر کوئی فعل بد کیا
تو خدا اونسے راضی نہوا اور کچہہ اونکی دلونمین اوسوقت بیعت کا رغبت سی کرنا تہا اوسکو خدا نے جانا اور اسواسطے سکینہ کو اونپر نازل کیا اور جن لوگونسے خدا
راضی ہوا ہے وہ لوگ وہ ہین کہ جنکو فتح قریب پہونچائی ہے اسواسطے کہ فرماتا ہے کہ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا اور مراد فتح قریب سے فتح خیبر ہے اور فتح خیبر علی کے اور اوسکی
ہمراہیون کے ہاتہہ پر واقع ہوئی ہے پس یہہ لوگ بیعت رضوان سے مراد ہونگے اور شیخین بلکہ خلفای ثلثہ اس رضوان سے خارج ہین کہ اونکو یہہ فتح نصیب نہوئی بلکہ
وہ خیبر سے بہاگ کر چلے آئی تہے فَأَنْزَلَ پس نازل کیا خدا نے السَّكِينَةَ تسکین اور اطمینان کو عَلَيْهِمْ اوپر اون مومنین بیعت کرنیوالونکے کہ صلح حدیبیہ مین وہ بیعت
واقع ہوئی تہی اور یہہ صلح علامت تہی مسلمانون کے غلبہ کی وَأَثَابَهُمْ اور ثواب دیا اونکو اس بیعت کے عوض مین فَتْحًا قَرِيبًا فتح قریب وہ فتح خیبر کی ہے وَمَغَانِمَ
كَثِيرَةً اور غنیمتین بہت دین اوسکے عوض مین اپنی فضل و کرم سی اونکو کہ وہ غنیمتین خیبر کی تہین کہ البتہ يَأْخُذُونَهَا لیوینگے وہ اون غنیمتونکو کہ وہ
زمینین اور اجناس اور نقدیان ہین خیبر کی اور ہوازن کی کہ بعد فتح مکہ کے تہین لڑائی ہوازن کی تہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَزِيزًا غالب سب چیزپر
پس دوستونکو اپنے مدد دیکر اور دشمنون پر غالب کرے حَكِيمًا حکمت والا کہ جو کچہہ کرتا ہی موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہی وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ کیا ہی تمکو خدا نے
ای امت محمد صلعم مَغَانِمَ كَثِيرَةً غنیمتون بہت کا کہ وہ غنیمتین خیبر اور ہوازن اور فارس اور روم وغیرہ کی ہین تَأْخُذُونَهَا کہ تم اون غنیمتونکو قیامت تک فَعَجَّلَ لَكُمْ
پس جلدی کی واسطی تمہارے خدا نے هٰذِهِ اوسکو یعنی خیبر کی غنیمت کو کہ سب غنیمتون سے پہلے تمکو وہ عطا کی وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ اور باز رکہا ہاتہون آدمیون کے کو
یعنی خیبر کے اور بنی اسد اور بنی غطفان کے ہاتہونکو باز رکہا اور بند کیا عَنْكُمْ تم سے کہ تمکو وہ آزار نہ پہونچا سکے اسطرح سی کہ خوف اور رعب تمہارا اونکی دلونمین
ڈالدیا کہ وہ اپنے قلعون مین بیٹہہ رہے اور تمسی مقابلہ نکیا اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا نے خیبر کے قلعون کا محاصرہ کیا اور چارون طرف سی اونکو گہیر لیا
تو قبیلہ بنی اسد نے قصد کیا کہ مدینہ مین جاکر مسلمانون کے مالونکو لوٹ لیوین اور اونکی عورتون اور فرزندون کو قید کرین حقتعالے نے اونکی دلون مین رعب
ڈالدیا کہ وہ اس ارادہ سے باز رہے اور قصد مدینہ کا نکیا اور بعضے کہتے ہین کہ مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین بنی اسد کے ساتہہ اور بنی غطفان کے ہمراہ
کی مدد کو آئی حق تعالے نے اونکے دلونمین رعب ڈالدیا اس سبب سی وہ اولٹے پہر گئے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سے مکہ کے لوگ ہین یعنی خدا تعالے نے تمکو اونکے ہاتہہ سی نگاہ رکہا
تاکہ تم اونسے سلامت رہو وَلِتَكُونَ اور تاکہ ہووے وہ غنیمت جلدی کی آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ نشانی واسطے مومنین کے پیغمبر کے فرمانے کے راستی کی +

مراد بیعت رضوان

وعدہ فتح خیبر اور وعدہ غنیمتونکی اور لشکرون کا عطف فعل محذوف پر ہے اور وہ لتسلموا ہے یا لتاخذوا ہی اور وہ فعل محذوف علت ہے کف ایدی الناس کی وَیَہْدِیَکُمْ
ہو تاکہ بتلاوی تمکو خدا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا سیدہی یعنی ثابت رکہی تمکو راہ راست پر کہ وہ دین اسلام ہے بسبب زیادتی یقین کے اور فتح خیبر کے اور سوائی اسکے تاکہ فضل الہی پر ہمیشہ اعتماد
کرتے رہو اور قصہ فتح خیبر کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر بیس روز مدینہ منورہ مین ٹہیرے اور بعد اوسکے سباع بن عطفہ غفاری کو مدینہ طیبہ مین
اپنی طرف سے خلیفہ کرکے بموجب وعدہ فتح کی ایکہزار اور چار سو صحاب اپنی ہمراہ لیکر خیبر کے قلعون کی طرف روانہ ہوئی اور منقول ہی کہ جسوقت خیبر ظاہر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ ٹہیر جاؤ سب صحابہ
اوسجگہہ ٹہیر گئی اور رسول خدا صلعم نے دونو ہاتہ اپنے اوٹہا کر یہہ مناجات ادا کی کہ اللّٰھم رب السمٰوٰت السبع ورب الارضین السبع وما اظللن ورب الشیاطین
وما اضللن انا نسئلک خیر ھٰذہ القریۃ وخیر اھلھا وخیر ما فیھا ونعوذ بک من شر ھٰذہ القریۃ وشر اھلھا وشر ما فیھا اور بعد اسکی فرمایا کہ قدمونکو آگی بڑہاؤ وہان سی منزل صبا
پر پہونچی اور صبح کے وقت وادی رجیعہ کی راہ سے خیبر کے قلعونکی درمیان آئے انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ مین اس سفر مین طلحہ کے ہمراہ سوار تہا جسوقت ہم خیبر کے نیچی پہونچی تو
خیبر کے آدمی بیتہر قلعہ سے باہر نکلی اپنی اوزار زراعت اور باغ کے ہمراہ لیکر اور طرف کہیتیون اور باغون کے قصد کیا ناگاہ لشکر اسلام کا اونکی نظر پڑا کہا کہ واللہ محمد اور اوسکا لشکر
آیا ہی اوسیوقت وہانسے طرف قلعونکی بہاگی اور قلعونمین داخل ہو کر دروازے قلعونکی بند کردئی اور حضرت جسوقت قلعہ کے نیچی پہونچی تو فرمایا کہ خیبر خراب ہوا اور خیبر کے باشندی یہودی تہے
اور لڑائی کا ارادہ کرکے اونکی بڑی نامی اور شجاع آدمی قلعون سی باہر نکلی اور قلعہ قموص کی باہر مسلمانونکی مقابلہ مین کہڑی ہوئی اور جسوقت صفین لڑائی کی دونو طرفسی آراستہ
ہوئین تو مرحب یہودی کہ بڑا شجاع اور پہلوان اور بڑی قد کا آدمی تہا اور سردار قلعہ کے رئیسون اور بہادرونکا تہا اوسنی جرات کرکے قدم آگی بڑہایا اور اپنی تعریف اور بہادری مین
کچہہ شعر پڑہے عامر بن اکوع اوسکے شعر سنکر مسلمانون کے غول مین سی باہر نکلا اور مرحب کے مقابلہ مین کہڑے ہو کر اوسنی بہی اپنی بہادری مین شعر پڑہے اور مرحب کے قریب جا کر اوسنی مرحب سی
لڑنا شروع کیا اور آپس مین ان دونو کی رد و بدل ہوئی اور تلوار مرحب کی عامر کے سر پر آئی عامر نے غصہ ہو کر مرحب کی پنڈلی پر تلوار لگائی لیکن تلوار چہوٹی تہی مرحب کی
پنڈلی تک نہ پہونچی اور وہ تلوار کی واپس ہو کر عامر کے زانو پر آئی اور اوسکے زانو کو قطع کیا وہ اوسکے صدمہ سے زمین پر گرا اور شہید ہو گیا بعضے آدمیون نے جو یہہ حال دیکہا تو کہا کہ کار
عامر کا باطل اور بیکار ہوا بہائی عامر کا سلمہ بن اکوع رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول خدا بعضے اصحاب کہتی ہین کہ کار عامر کا باطل ہوا فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتے ہین بلکہ حق تعالی
نے اوسکو دو اجر بخشش فرمائی ہین اور بعد اسکے لوگ لڑنے مین مشغول ہوئے اور رسول خدا صلعم نے اوس روز اپنا علم ابو بکر کو دیا ابو بکر مسلمانون کی فوج ہمراہ لیکر مرحب سے لڑنیکو گئی
جسوقت لڑائی شروع ہوئی تو مرحب سے ترسان اور ہراسان ہو کر وہان سی بہاگی موافق عادت کے جیسے کہ احد مین سی بہاگی تہی اور دستور ہے کہ جسوقت سردار بہاگیگا تو اوسکا لشکر
بہی بہاگیگا سب مسلمان ابو بکر کے پیچہی ہوئی اور اپنی خیمہ گاہ پر جا کر دم لیا اور دوسری روز رسول خدا نے عمر بن خطاب کو اپنا علم سپرد کرکے مع ایک جماعت صحابہ کے یہودیونسی لڑنیکو بہیجا
جسوقت لڑائی ہونے لگی تو وہ بہی مثل اپنے برادر بزرگ ابو بکر کے مرحب کی تلوار سے ڈر کر اور اپنی ہمراہیونکو بزدل کرکے مع اپنی یار غار کی میدان کارزار سے بہاگی اور اپنی
ڈیرہ مین جا کر دم لیا اور بعضے روایتونمین اسطرح سی مذکور ہے کہ نوبت مرحب کی لڑائی کی ابہی تک نہین پہونچی تہی بلکہ اوسکے بہائی حارث نے مسلمانونکا یہہ حال کیا تہا اور ابو بکر اور عمر
کو حارث ہی نے بہگایا تہا نہ مرحب نے کہ مرحب کی لڑائی کی تو کوئی طاقت ہی نہ رکہتا تہا سوائے حیدر کرار صاحب ذو الفقار کے ایسا زبردست وہ آدمی تہا اور اوس روز رسول خدا صلعم کو
درد شقیقہ لاحق ہوا تہا اس سبب سے خیمہ کے باہر رونق افروز نہین ہو سکتے تہے آخر روز جسوقت درد مین تخفیف ہوئی تو خیمہ سے باہر تشریف لائے اور لڑائی کی کیفیت دریافت کی لوگون نے
صورت حال بیان کی وہ حضرت یہہ حال سنکر بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ لاعطین الرایۃ غداً رجلاً کراراً غیر فرار یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللّٰہ علی یدیہ یعنی البتہ دونگا
مین علم کو کل کو ایسے مرد کو کہ مکرر حملہ کرنیوالا ہو اور ہرگز نہ بہاگنے والا ہو دوست رکہی وہ مرد خدا کو اور پیغمبر اوسکے کو اور دوست رکہی اوس مرد کو خدا اور پیغمبر اوسکا اور لوٹانہ پہری وہ مرد
یہانتک کہ فتح کرے خدا اوس کے ہاتہون اوس مرد کی اس حدیث سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ جن لوگونکو پہلے اس سے رسول خدا نے اپنا علم دیا تہا اونمین یہہ صفات تہین ورنہ ان صفات
کے بیان کرنیکی کیا حاجت تہی پس جسوقت حضرت نے ایسا فرمایا تو تمام صحاب شب کو اس فکر مین تہی کہ ایسا کون شخص ہے کہ لائق اس منصب جلیل کے ہو اور حضرت علی کے اون روزون
مین آنکہین دکہتی تہین اس سبب سے کہتے تہی کہ علی کو تو یہہ علم نہ ملیگا ہوسکتا کہ اوسکی آنکہین درد کرتی ہین جسوقت صبح ہوئی تو ہر ایک منتظر تہا کہ اس منصب سے مجہکو سرفرازی
حاصل ہو اور ہتہیار لگا کر رسول خدا کی روبرو جاتی تہی کہ حضرت سرفراز فرماوین لیکن حضرت کسی کیطرف توجہ نہین کرتی تہی اور عمر بن خطاب فرماتی ہین کہ مجہکو کبہی تمنا منصب کی نہین ہوئی
مگر اوس روز مین حضرت کی روبرو ہتہیار لگا کر گیا کہ مجہکو اپنا علم عطا فرماوین مگر حضرت نے کچہہ نہ فرمایا لیکن تعجب ہے حضرت عمر سے یہہ نہ سمجہے کہ کل تو بہاگ کر آئی تہی پہر اونکو علم
کیونکر عنایت ہوتا اور ابو ہریرہ بہی روایت کرتے ہین کہ مجہکو بہی سوائے اوس روز کے کبہی آرزو منصب کی نہین ہوئی مین ہتہیار لگا کر حضرت کے روبرو گیا کہ شاید وہ شخص مین
ہو جاؤن لیکن حضرت نے کچہہ توجہ نکی اور فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہان ہے لوگون نے عرض کی کہ اونکی آنکہین دکہتی ہین اس سبب سے وہ اپنی خیمہ سے باہر نہین نکلتے ہین فرمایا کہ اوسکو

طلب کرد جسوقت حضرت علی حاضر ہوئی تو حضرت نی اپنی پاس اونکو بلایا اور سر اونکا اپنی بغل مین لیا اور آب دہن مبارک اپنا علی کی آنکھوں مین لگایا اور دست مبارک اپنا
اونکی سر پر پہیرا اوسیوقت آنکھین اونکی روشن ہوگئین اور سب درد جاتا رہا اور حقمین اونکی یہہ دعا فرمائی کہ اللہم احفظ عن الحر والبرد یعنے ای خدا نگاہ رکہہ تو اوسکو گرمی اور سردی سے
حضرت امیر المومنین فرماتی ہین کہ جسروز سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے میرے حق مین دعا کی ہے کبہی گرمی اور سردی نی مجہہ مین اثر نہین کیا ابو عبد اللہ عبد الرحمان بن ابی لیلے سے روایت کرتا ہے
کہ علی گرمی کے موسم مین قبا پنبہ دار پہنتے تھے اور اونکو ہرگز اثر گرمی کا نہوتا تہا اور سردی کے موسم مین باریک کپڑا پہنتی تھی اور ہرگز اثر سردی کا اونکو نہوتا تہا القصہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنڈا
روز علم اپنا علی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جا تو کہ جبرئیل تیرے ہمراہ ہی اور نصرت تیری آگے ہی اور رعب تیرا لوگونکی سینون مین ہے جنکی تو لڑنیکو جاتا ہی امیر المومنین علم کو اوٹہا کر طرف
میدان کارزار کے روانہ ہوئے اور رسول خدا نے وقت روانہ ہونیکی فرمایا کہ ای علی جسوقت تو اون لوگونکی پاس پہونچی تو پہلے اونکو طرف اسلام کے بلا اور خوف دلا کہ اگر ایک
شخص کو بہی تو اونمین سے مسلمان کرے تو بہتر ہے واسطے تیرے بہت سی اونٹون سرخ موسے اور فرمایا ای علی خیبر والونے اپنی کتاب مین پڑہا ہے کہ وہ شخص کہ قلعہ کو اونکی فتح کرے اور
انکو مغلوب کرے نام اوسکا ایلیا ہے جسوقت تو اونسی ملاقات کرے تو کہہ نام میرا علی ہے یہہ حکم سنکر حضرت علی یہودیونکی طرف روانہ ہوئے اور کہتی ہین کہ خیبر کے قلعہ پر دیدبان یعنے
سائیان بیٹہا تہا کہ قلعہ کیطرف کوئی آئے تو لوگونکو خبر کرے جسوقت حضرت علی روانہ ہوئے تو اوسنی دیکہا کہ ایک غبار اوڑتا ہوا آتا ہی درمیان اوس غبار کے ایک شیر ہی جسوقت
وہ غبار دور ہوگیا تو اوسمین سے ایک سوار پیدا ہوا یہہ حال اوسنے یہودیون کے روبرو بیان کیا اوسیوقت سی اونکی دلونمین حضرت علی کا رعب پڑ گیا اور جسوقت امیر المومنین میدان جنگ
مین پہونچی تو مرحب یہودی حضرت علی سے جنگ کے لئے باہر نکلا اکثر ہتہیار لگائے ہوئے تہا اور ایک خود فولاد کا اوسکے سر پر رکہا تہا اور اوس خود پر ایک پتہر کا خود تہا اور بعضی روایتون
مین یہہ ہے کہ پہلے حارث مرحب کا بہائی لڑنیکو آیا جسوقت امیر المومنین نے حارث کو قتل کیا تو مرحب بہت رنج اور غصہ مین بہرا ہوا حضرت علی سے لڑنیکو آیا اور گہوڑا
اپنا میدان جنگ مین کودایا اور کاوہ اور اتیرن پہرایا اور اپنی تعریف مین شعر پڑہی اور حضرت علی نے بہی اوسکے مقابلہ مین شعر پڑہے خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مین وہ ہون
کہ میری ماں نے نام میرا حیدر اور شیر رکہا ہے جسوقت مرحب نی امیر المومنین کا رجز سنا تو کانپنی لگا اسواسطی کہ اوسکی ماں نی اوس سی کہا تہا کہ مینے خواب مین دیکہا ہے کہ ایک
شیرنے تجہہ پر حملہ کیا ہے اور حملہ کرکے تجہکو مغلوب کر دیا ہی آجکے دن شیر سے یا جو کوئی کہ شیر کے نام ہو یا شیر کی خصلت رکہتا ہو اوس سے پرہیز کرنا چاہئے لیکن غیرت جہالت کی
اوسکو اولٹا پہر جانیسے مانع ہوئی اور امیر المومنین علیہ السلام سے لڑنیکو مستعد ہوا پہلے حضرت علی علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوسنے نہ مانا اور لڑائی شروع ہوئی اور طرفین سے
رد و بدل ہوتی رہی آخر الامر امیر المومنین نے ایک تلوار اوسکے سر پر ماری کہ خود سنگ اور فولاد کو کاٹ کر اوسکے سر اور منہ سی گذرتی ہوئی چلی گئی یہانتک کہ اوسکے حلق تک پہونچی مرحب گہوڑے سے
گر کر جہنم کو پہونچا یہودیون نے جسوقت یہہ ضرب دیکہی تو رعب اور خوف امیر المومنین کا اونکی دلونمین پڑگیا سب ناچار بہاگی اور قلعہ مین جا کر دروازہ بند کر لیا امیر المومنین علیہ السلام قلعہ کے
دروازہ پر آئے ایک شخص نے قلعہ کے اوپر سی آواز دی کہ ای مرد نام تیرا کیا ہے فرمایا کہ علی اوسنی کہا کہ بلند ہے محمد اور جو کوئی کہ اوسکی ہمراہ ہو اور کہا کہ ای علی مین نے کتاب مین
لکہا دیکہا ہے کہ اس زمانہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا نام اوسکا محمد ہی اور وہ اپنی چچا کے بیٹے کو اس قلعہ کے دروازہ پر بہیجی اور خدا تعالی اس قلعہ کو اوسکے ہاتہہ پر مفتوح کرے اگر تو
اسکو فتح کری تو مجہکو امان ہی یا نہین فرمایا کہ تجہکو امان ہے پیغمبر کی اوس مرد نے کہا کہ دروازہ کو جنبش دی امیر المومنین نے اوسکے کہنے سے خوش حال ہوکر دروازہ کو
پکڑا اور ایک دفعہ زور سے اوسکو پکڑ کر ہلایا زنجیر اور کواڑ اوسکے ٹوٹ کر گر پڑے اور دروازہ کو اوکہاڑ کر اپنی سر پر لیگئے اور چالیس قدم اپنے سر کے پیچہے اوسکو
پہینکدیا ابو عبد اللہ حافظ ابو رافع سی روایت کرتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے مرحب یہودی سے لڑائی کی تو اوس یہودی نے امیر المومنین کی سر پر تلوار ماری اور سپر
حضرت کے ہاتہہ سے چہوٹ کر گر پڑی امیر المومنین غضب مین ہوئے اور کواڑ کو خیبر کے قلعہ کے ہاتہہ مین لیکر سپر بنایا اور اوس یہودی سی لڑنا شروع کیا یہانتک
کہ فتح کی اور بعد اوسکے اوسکو ڈال دیا اور اوسی شخص نے لیث بن اسلم سے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ جسوقت امیر المومنین
نے خیبر کا دروازہ توڑا اور اوسکو توڑ کر ڈال دیا تو مسلمانون نے چاہا کہ قلعہ مین داخل ہوں خندق قلعہ کے بیچ مین حائل ہو رہی تہی امیر المومنین علیہ السلام نے کواڑ کو اوٹہایا اور
خندق کے اندر گئے اور عرض خندق کا کواڑ کے طول سے زیادہ تہا کواڑ کا سرا خندق کے سرے سے متصل کرتے تہے جسوقت مسلمان اوسپر سوار ہو لیتے تہے تو وہ مین خندق
کے اندر کہڑے ہوئے دوسرا سرا کواڑ کا خندق کی دوسری جانب سی ملادیتے تہے مسلمان اوسپر اوتر کر قلعہ مین داخل ہوتے تہے اور منقول ہے کہ ایک نے رسول خدا
صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا مین بہت تعجب کرتا ہون علی کی قوت سے کہ کواڑ کو ہاتہہ مین لیکر مسلمانون [illegible] خندق کی پار پہنچکو اوتارتا ہی
رسول خدا نے فرمایا کہ اوسکی ہاتہہ سے تو تعجب کرتا ہی اوسکے پاؤنکو تو خندق مین ملاحظہ کر [illegible] پاؤن اونکی زمین پر نہین
ہین بلکہ لوہہ مین ہوا پر ہین کہا کہ یا رسول خدا پاؤن اوسکے ہوا پر ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ نہین ہین بلکہ جبرئیل کے [illegible] پاؤن ہین کہ جبرئیل نے اوسکی

یا اونکے نیچی اپنی پر بچہا دی ہین اور لیث نی جابر سی روایت کی ہی کہ چالیس آدمیون قوت والونے ارادہ کیا کہ اُسکو اوٹہائین اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ ستر آدمیون نی چاہا کہ
اوسکو اوٹہا کر اوٹہائین مگر جنبش بہی نہ دی سکے اور ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ جسوقت مینی خیبر کے دروازہ کو اکہاڑا اور پل بنا دیا اور لوگ اوسپر سوار ہوکر گذرے تو ایک شخص نے اونسے
کہا کہ ای علی بہت بہاری بوجہہ تونی اوٹہایا یہہ سنکر آپنے کہا کہ قسم ہی خدا کی اوسکی گرانی مجہکو سپر کی گرانی سے زیادہ معلوم نہین ہوتی اور جسوقت سب آدمی اوسپر سے گزر گئی تو مینی اوسکو
خندق مین ڈالدیا ستر آدمی آئے اور ارادہ اوسکے اوٹہانیکا کیا لیکن اوسکو نہ اوٹہا سکے اور منقول ہے جسوقت امیر المومنین خیبر کو فتح کرکے اپنی خیمہ گاہ کیطرف رسولخدا صلعم کیخدمت مین آئے
تو جبرئیل نے رسولخدا صلعم کو خبر کی رسولخدا علی کی پیشوائی کو باہر نکلے اور علی کے پاس پہونچکر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای علی تجہسے خدا اور رسول اوسکا دونو راضی ہوئے امیر المومنین نے جسوقت یہہ سنا
تو رونے لگے لوگون نے پوچہا کہ ای علی یہہ مقام خوشی کا تہا تم روئے کسواسطے فرمایا کہ جسوقت رسولخدا نے فرمایا کہ خدا اور رسول خدا تجہسے راضی ہے تو نہایت خوشی سے مجہکو رقت آگئی
اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم قلعون کے قریب تشریف لائے اور ہر ایک قلعہ کو کہولتے تہے اور اوسکی غنیمت کو اصحاب پر تقسیم کرتے تہے یہانتک کہ نوبت سطیح و سلالم قلعہ کی لڑائی کی
پہونچی اور یہہ آخر کا قلعہ تہا اور رسولخدا صلعم نے بارہ روز اور ایک روایت مین ہی کہ پندرہ روز اس قلعہ سے لڑائی کی یہانتک کہ اوسکو فتح کیا اور منقول ہے کہ پہلے قلعہ ناعم
فتح کیا اور بعد اوسکے نطاۃ اور شق کو اور بعد اوسکی یہودی صعب بن معاد کے قلعہ مین جمع ہوگئے اور وہ بہی بہت لڑائی کے بعد فتح ہوا اور مال اور اسباب اوسکا مسلمانونکے ہاتہ
آیا اور بعد اوسکے قلعہ قموص سے لڑائی ہوئی اور جناب رسولخدا کو درد سر پیدا ہوا اس سبب سے سوار نہین ہوسکتے تہے اور وہ قلعہ بہت مضبوط اور استوار تہا بعد جنگ بسیار حیدر
کرار کے ہاتہ پر وہ فتح ہوا اور یہہ قلعہ اسلام بن ابی الحقیق کا تہا اور اسی قلعہ کی لڑائی مین بہت جنگ ہوئی تہی القصہ اصحاب اون قلعون کی غنیمت کو اپنی تصرف مین
لائے اور درمیان اوس غنیمت کے صفیہ دختر حی ابن اخطب ایک دوسری عورت کے ہمراہ تہی کہ لانیوالا اوسکا بلال تہا اون دونو عورتونکو اونکی کشتونکی طرف سے لایا
جسوقت اوس عورت نے اپنی کشتونکو دیکہا تو فریاد کرنے لگی اور رخسارہ اپنا نوچا اور خاک اپنی سر پر ڈالی رسولخدا نے فرمایا کہ دور کرو مجہسے اس عورت شیطانہ کو اور بلال کیطرف
منہ کرکے فرمایا کہ ای بلال کیا تیرے دل مین رحم نہین ہے کہ تو ان عورتونکو اونکی کشتونکی طرف سے لایا اور بعد اوسکی حضرت نے صفیہ کو اپنی پاس بلایا اور ردائے مبارک اپنی اوسکے
بدن پر ڈالی اصحاب نے جانا کہ رسولخدا نے اس عورتکو اپنی واسطے پسند کیا ہے اور صفیہ نے پہلے اس سے خواب مین دیکہا تہا کہ چاند آسمان کا میری بغل مین آیا ہی اور اس خواب کو
اوسنی اپنے شوہر سے بیان کیا کہ وہ کنانہ بن ربیع تہا اوسنی طمانچہ اوسکے رخسارہ پر مارا کہ نیلا ہوگیا اور کہا کہ تو حجاز کے بادشاہ محمد کی طرف رغبت رکہتی ہے
جسوقت حضرت نے صفیہ کا رخسارہ نیلا دیکہا تو فرمایا کہ ای صفیہ یہہ نیل تیرے رخسارہ پر کیونکر ہوا ہے اوسنی سب حال بیان کیا اور بعد اوسکی اوسکے شوہر کنانہ بن ربیع
کو رسولخدا کے پاس لائے اور وہ بنی النضیر کا خزانہ اپنی پاس رکہتا تہا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تیرے پاس جو مال ہے اوسکو حاضر کر اوسنی قبول نکیا فرمایا کہ اوسکو عذاب کرو
یہانتک کہ اقرار کرے ایک یہودی نے بیان کیا کہ مینی اوسکو دیکہا ہی فلانے کہنڈر مین بہت آمد و رفت رکہتا تہا حضرت نے حکم دیا کہ اوس کہنڈر کو کہودو جسوقت اوسکو کہودا
تو بہت مال اوسمین سے نکلا اور سوای اوسکے اور زر اوس سے طلب کیا اوسنی اقرار نکیا اوسکو شکنجہ مین کہینچا پہر بہی اوسنی اقرار نکیا اوسکو محمد بن مسلمہ کے سپرد کیا تا کہ اوس
قصاص لیوی اپنے بہائی اور چچا کا کہ اونکو قلعہ مین مار ڈالا تہا اور بعد اوسکے ابی الحقیق نے درخواست کی کہ مین قلعہ سے نیچے آکر رسولخدا سے کچہہ باتین کرون
حضرت نے اوسکو اجازت دی وہ نیچے آیا اور بعد نہایت عاجزی اور زاری کے صلح کی خون کے بخشنی پر اور عورتون اور بچون کے چہوڑ دینی پر اس طرح سے کہ تمام
مال اونکے مثل نقد اور کپڑا اور مویشی وغیرہ سب رسولخدا کو دیوین سوای اوس لباس کے جو بدن مین ہے حضرت نے فرمایا کہ بری ہے ذمہ خدا اور
رسول کا اگر تمنی کچہہ پوشیدہ کیا ہو اس امر پر صلح ہوگئی اور خیبر والون نے کہا کہ ہم طریقے اور رسمین عمارت اور زراعت کی خوب جانتے ہین ہمکو ہمارے حال پر
چہوڑ دو کہ ہم نگہبانی مکانون کی کرینگے اور آبادی اور زراعت کیا کرینگے اور جو کچہہ حاصل ہوگا اوسمین سے آدہا دیدیا کرینگے رسولخدا اوس پر راضی ہوگئے اور فرمایا کہ
اس شرط پر کہ جسوقت ہم چاہین تمکو ان قلعون سے باہر نکالدین اور خود عمارت اور زراعت کرین اور جسوقت خبر خیبر کے قلعون کی فتح کی فدک کے لوگونکو پہونچی وہ
رسولخدا کے پاس آئے اور امان طلب کی اور فدک کے قلعونکو حضرت کے سپرد کیا رسولخدا نے اہل خیبر سے اونکی مطابق اونسی صلح کی پس زمین خیبر کی واسطے مسلمانونکی فئے ہوئی اسواسطے کہ جنگ
کرکے اوسکو لیا تہا اور فدک خالص واسطے رسولخدا کی ہوا اسواسطے کہ بدون لڑائی کے ہاتہ آیا رسولخدا نے واسطے آرام لینیکے چند روز توقف کیا اور زینب دختر حارث کہ زوجہ سلام بن
مشکم تہی اور مرحب کے بہائی کی بیٹی تہی ایک گوسفند بریان کرکے بطور ہدیہ کے رسولخدا کے پاس لائی اور حضرت کے خادمون سے دریافت کیا کہ رسولخدا کونسی عضو کو بہت دوست رکہتی ہین کہا کہ
دست کو اوس عورت نے پوشیدہ ہوکر گوسفند کے دست کو زہر آلودہ کیا اور باقی اعضا کو بہی تہوڑا سا ملدیا اور جسوقت اوس گوسفند کو رسولخدا کے پاس لائے تو ایک ٹکڑا اوسکی دست کے گوشت کا اوٹہا کر
رسولخدا کو دیا حضرت نے تہوڑا سا گوشت دندان مبارک سے چبایا اور اوسکو تہوک دیا اور بشر بن براء نے تہوڑا سا گوشت اوسمین سے کہایا اور حضرت نے فرمایا کہ اس گوسفند کے شانہ نے

محکو خبر دی ہے کہ مجھکو زہر آلودہ کیا ہے اوسکو مت کہا تو اوس عورت کو طلب کرکے اوس سے دریافت کیا کہ تو نے کیا ہمین زہر ملایا ہی اوسنے اقرار کیا کہ ہان مینے یہہ کام کیا تہا
تاکہ مجھکو خبر دی اوسکی حال سے اور مجھکو تیری نبوت کا یقین زیادہ ہوئی حضرت یہہ بات سنکر اوس عورت سی درگزری اور بشر بن برا نے جو وہ گوشت زہر آلودہ کہایا تہا تو
اوسمین اپنا اثر کیا وہ مرگیا اور بشر کی ماں روایت کرتی ہی کہ مین رسولخدا کی مرض الموت مین حضرت کی مزاج پرسی کیواسطے گئی تو فرمایا کہ اے ماد بشر تیرے بیٹے کے ہمراہ جو
مینی وہ لقمہ زہر آلودہ کہایا تہا ہمیشہ وہ اپنا اثر مجھکو دکھلاتا تہا اور اب یہہ حال ہوا ہے کہ وہ میری رگ گردن کو قطع کرے اوسیواسطے بعضے کہتے ہین کہ حضرت کو شہادت
بہی حاصل ہوئی کہ کوئی درجہ فضیلت کا حضرت سی باقی نرہے الغرض خداتعالے نے بعد وعدہ غنیمت خیبر کے اور غنیمتون اور فتحونکا وعدہ اور خوشخبری امت محمد صلعم کو
دیا ہے چنانچہ فرماتاہی وَاُخْرٰی اور وعدہ کیا ہے دوسرے غنیمتونکا خدا نے کہ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا نہین قادر ہوئے ہو تم اوپر اون غنیمتونکی ابتک اے مومنین اوریا یہہ کہ
وعدہ کیا ہے تمسے بہتون دوسرونکا کہ ابہی تم اونپر قادر نہین ہوئے ہو مثل مکہ اور دوسرے شہرونکے قیامت تک قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ تحقیق احاطہ کیا ہے خدا نی بِهَا
ساتہہ اون غنیمتونکے کہ آگے کو وہ ہاتہہ لگنی والیان ہین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ مراد اون غنیمتون سے مداین اور فارس اور روم اور شام کی غنیمتین ہین کہ
رسولخدا صلعم نے خوشخبری دی تہی کسرے اور قیصر کے خزانون کی جسوقت کہ قدرت نرکہتی تہی فارس اور روم کی لڑائی پر اور مداین کی فتح پر اور کہتے ہین ہوازن
کے غنیمتین مراد ہین کہ حنین مین صحابہ کے ہاتہہ لگی تہین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اوپر ہر چیز کے فتح شہرون پر اور غنیمت کے عطا کرنے پر قَدِیْرًا
قدرت رکہنی والا کہ اوسکی نزدیک فتح کرنا شہرونکا اور بخشنا غنیمتونکا بہت آسان ہے وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر لڑائی کرتے تمسے حدیبیہ مین الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ
کہ کفر کیا ہے اونہون نے مکہ کے لوگون مین سے اور صلح نکرتے اور یا اگر بنی اسد اور بنی غطفان وغیرہ کہ ارادہ لوٹ لو اور قید کرنے عورتون اور بچونکا مسلمانونکی مدینہ مین
کرتے تہی وہ تمسے لڑائی کرتے تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ البتہ پہیرتے وہ پشتونکو اور تمہارے روبرو سے بہاگ جاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ پہر نپاتے وہ واسطے اپنے وَلِیًّا کسی
دوست کو کہ کارسازی اونکی کرے اور ضرر کو اونسے دفع کرسکے وَلَا نَصِیْرًا اور نہ کوئی مددگار نیوالا کہ اونکی کمک کرے سُنَّةَ اللّٰهِ طریقہ رکہا ہی خدا نے
طریقہ رکہنا یہہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی سَنَّ اللّٰهُ سُنَّةً ہے فعل کو محذوف کرکے مصدر اوسکا اللہ کی طرف مضاف کردیا ہی الَّتِیْ
قَدْ خَلَتْ وہ طریقہ کہ تحقیق گزرا ہے مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے پہلی امتون مین یعنی طریقہ خدا کا اور عادت اوسکی جاری ہوئی ہے گزری ہوئی ہے یہہ ہی کہ
ہمیشہ اوسکے دوست دشمنون پر غالب ہون وَلَنْ تَجِدَ اور ہرگز نپاوگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ واسطے طریقہ خدا کے دوستونکی نصرت مین تَبْدِیْلًا بدلنا یعنی
کوئی اوسکے طریقہ اور عادت کو بدل نہین سکتا ہے اور مراد طریقہ کے نہ بدلنے سی یہہ ہے کہ جو کوئی خدا کی دوستون سے دین کی لڑائی مین مقابلہ کرتا ہی تو وہ خدا کے
دوستون پر فتحیاب نہین ہوتا بلکہ مغلوب ہوتا ہے وہ اور خدا کے دوست غالب ہوتے ہین اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے حدیبیہ مین مقام کیا تو اسی آدمی
مکہ والون مین سے کوہ تنعیم سے صبح کو دوڑ لائے تاکہ اصحاب کو قتل کرین صحابہ نے اونپر غالب ہوکر سب کو گرفتار کیا اور رسولخدا نے اونکو چہوڑ دیا کہ ایسا نہو کہ حرم مین
قتل واقع ہو خداتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ جسنی اپنے فضل و کرم سے كَفَّ اَیْدِیَهُمْ باز رکہا ہاتہون اونکی کو اوپر کیا
عَنْكُمْ تمسے وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ اور ہاتہون تمہارے کو اونسے ای مومنین بِبَطْنِ مَكَّةَ بیچ سرحد مکہ کے یعنے حدیبیہ مین مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ پیچہے اس سے کہ فتح دی تمکو
اور غالب کیا عَلَیْهِمْ اوپر اونکی مراد اس سے وہ ہی اسی آدمی ہین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم کہ پیغمبر کے حکم سے
کفار کے ساتہہ جنگ کرتے ہو اور باوجود دسترس کے اونکو قتل نہین کرتے ہو بسبب تعظیم حرم پروردگار کے بَصِیْرًا دیکہنی والا کہ اوسکو خوب جانتا ہی اور اوسکی عوض مین تمکو
جزای نیک دیگا دنیا مین اور آخرت مین بعضی اس آیت کے شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ مشرکون نے چالیس آدمی حدیبیہ مین بہیجے کہ مسلمانونکو ضرر پہونچائین
صحابہ نے خبردار ہوکر اونکو گرفتار کیا اور رسولخدا کے حکم سے سبکو چہوڑ دیا اور عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت ہم درخت کی نیچے مکہ والون سے صلح کرتے تہی
اور امیر المومنین صلحنامہ تحریر کرتے تہی تیس سوار ہتہیار باندہی ہوئے ہمپر دوڑے رسولخدا نی دعا کی وہ سب اندہے ہوگئے ہمنے اوٹہکر اونکو گرفتار کیا رسولخدا نے فرمایا کہ اونکو رہا
کرو ہمنے سبکو چہوڑ دیا اور بعد اسکے خداتعالے مکہ مین داخل ہونیکی منع کرنیکا حال بیان کرتا ہے کہ هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ ہی ہین جو کہ کافر ہوئی وَصَدُّوْكُمْ اور منع کیا تمکو
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام کے سی اور طواف خانہ کعبہ سے وَالْهَدْیَ اور قربانی کو منع کیا مَعْكُوْفًا جسوقت کہ باز رکہی گئی تہی وہ قربانی اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ اس سے کہ پہونچے وہ
جگہہ اپنی کو یعنی جس جگہہ کہ اوسکو ذبح کرتے ہین اوس جگہہ اونہون نے اوسکو نجانے دیا اور وہ ستر اونٹ تہی کہ ہمراہ اپنی اونکو لائی تہے اور جسوقت کہ اونہون نے منع کیا تو
وہین اونکو نحر کیا اور معکوفا حال واقع ہوا ہی یعنی کفار نے جو تمکو منع کیا ہی اور تمہاری قربانیکو اوسکی قربان کرنیکی جگہہ نہین جانے دیا اس سبب سے وہ لایق جنگ اور رنج کی تہے

اور لیکن ہمنی اس سال مین تمکو اونکی لڑائی سی منع کیا ہے اسی جہت کہ اس جماعت مومنین کو کوئی آسیب اور ضرر کفار کی ہاتہہ سی نہپہونچے جو کہ مکہ مین رہتی تہی چنانچہ فرماتا ہی
وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ اور اگر نہوتی مرد ایمان لانیوالی وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ اور عورتین ایمان لانیوالیان مکہ مین کہ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ نہین جانتی ہو تم انکو اور انکی ایمان سی
تمکو اطلاع نہین ہے بسبب آمیزش انکی کے مشرکون مین اور وہ ہشتر مرد اور عورت تہی کہ مشرکین سی اپنا ایمان انہون نے پوشیدہ رکہا تہا بسبب کمزوری اور عاجزی کے اور مکہ مین
رہتی تہی مکہ مین ڈر ہانسی باہر جانکی قدرت نہین رکہتی تہی پس خدا تعالے فرماتا ہی اگر مکہ مین مومن مرد اور عورتین نہوتے کہ جنکو تم نہین جانتی ہو اَنْ تَطَئُوهُمْ یہ کہ کچل ڈالو یا
انکو یعنی ہلاک کر دو تم انکو مشرک گمان کر کے وقت لڑائی مشرکین سی اور اس سبب سے فَتُصِيبَكُمْ پس پہونچی تمکو مِنْهُمْ اونسی یعنی انکے قتل ہونے سی مَعَرَّةٌ گناہ کی باعث
خون بہا کا ہوا انکی قتل کرنیسی او ریا یہہ کہ مشرکین عیب لگاتی تمکو اور ملامت کرین انکی مارے جانسی تمہاری ہاتہہ سی بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر علم کی کہ تم انکی ایمان سے واقف نہو اور بی خبری
انکو مشرک سمجہکر مار ڈالو او جواب لو کا محذوف ہی یعنی اگر یہہ امر نہوتا تو البتہ ہم تمکو ہاتہہ انکو اونسی بند نکرتی اور تمہاری نصرت کرکی انکو تمسی مغلوب کرتے
اور لیکن اسی جہت سی تمکو انپر جہاد کرنے سو منع کیا گیا ہو لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ تا کہ داخل کری خدا بیچ رحمت اپنی کی مَن يَشَاءُ جسکو چاہے اور لوگون مین سی
کہ ایمانکو قبول کرین وہ بعد صلح کے مکہ کی لوگون مین سی اور اگر وہ قتل ہوتی تو یہہ امر خیر حاصل نہوتا او ریا یہہ کہ داخل کری خدا اون مومنین مکہ کو اپنی رحمت مین سبب
سلامت رہنی اونکی کے قتل سی اور داخل کری تمکو اپنی رحمت مین تمہاری سلامت رہنی کی جہت سے طعن کرنے اور عیب لگانے کفار کے سی بسبب قتل ہونے مومنین کے
درمیان کوران تطؤهم بدل اشتمال واقع ہوا ہے رجال سی یعنی اگر نہوتی مرد یعنی اگر انکا کچل جانا یا دبنا انکا اور تعلموهم مین جو ہم کی ضمیر ہی اوس سی بھی بدل اشتمال ہو سکتا ہی یعنی
نجانو تم کچل جانے انکی کو اور فرماتا ہی خدا کہ لَوْ تَزَيَّلُوا اگر جدا ہوتے وہ مومنین اور امین اور کفار مین فرق اور جدائی ظاہر ہوتے تو لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا البتہ
عذاب کرتے ہم اون لوگونکو کہ کافر ہوئی ہین مِنْهُمْ اون مکہ والون مین سی عَذَابًا أَلِيمًا عذاب دردناک قتل اور قید و غارت کرکی اور حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام نی جناب سرور خدا سی اس آیت کی معنی پوچہی تو فرماتا ہے کہ اولادکی پشتو مین ان کافرونکی ہی اور [illegible]
نسل مین وہ ہونگے اور ہم اپنی علم سی جانتی ہین کہ وہ ایمان لاینگے پس اگر وہ اپنی باپونسی جدا اور علیحدہ ہوتے تو ہم اون کافرونکو عذاب کرتی اور کسی شخص
نے حضرت صادق علیہ السلام سی پوچہا کہ کیا علی قوت نہ تہی بدن مین اور حکم خدا مین فرمایا کہ ہان سائل نے کہا کہ پہر کس وجہ سی دفع نکر سکی وہ عدا کو فرمایا کہ منع کیا
علی کو قران کی ایت نی اونسی پوچہا کہ وہ کونسی آیت ہی فرمایا کہ لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا اسواسطے کہ علی کی قوم کی پشتون مین امانتین خدا کی تہین [illegible]
آدمی پس علی اونکی باپونکو قتل نہین کر سکتی تہی یہان تک کہ وہ امانتین باہر نکلکر انسی جدا ہو جائین پس جسوقت وہ امانتین باہر نکلیں تو دفع کیا علی نے اور قتل کیا جسکو
قتل کیا اور ایسی ہی قائم ہمارا نہ ظاہر ہوگا کبہی یہان تک کہ امانتین خدا کی اپنی باپونکی پشتون سی باہر نکلکر انسی جدا ہو جائین پس جسوقت وہ امانتین خدا کی اونکی پشتون سے
باہر نکلکر اونسی جدا ہو جائین اسوقت ظاہر ہوگا اور قتل کریگا اور قصہ صلح حدیبیہ کا پہلے اس سورت کی اول مین تفصیل سے گذر گیا ہی اور اب خدا تعالی اوسے
مجملا بیان کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کیا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ بیچ دلون
اپنی کی تعصب کو اور اوس چیز کو کہ غضب اور غصہ سی وہ دل کو افروختہ کری اور بیان کرتا ہی کہ وہ تہی حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ غیرت جاہلیت کی اور تعصب اسکا
کہ اون لوگونکو غضب و تکبر مین لایا اور اس جہت سی کہا انہون نے کہ محمد نی اور اسکی اصحاب نے ہماری باپون اور بہائیون اور رگیانونکو بدر اور احد مین قتل کیا ہی قسم ہے
لات و عزی کی ہم انکو اپنی مکانون مین نہین آنے دینگی اور ریا یہ کہ باپ ہماری سیر ایمان نہین لائی تہی ہم بہی اسکی پیغمبری پر ایمان نہ لاینگی اور ریا یہ کہ باپ
اور دادا ہمارے بسم اللہ کی قائل نہ تہی ہم بہی راضی نہین ہین کہ صلحنامہ کی اول مین بسم اللہ لکہی جاوے اور بعضی کہتی ہین کہ اذ جعل متعلق لعذبنا کے ہی یعنی اگر مومنین کا
سبب نہوتا تو البتہ عذاب کرتی ہم کافرونکو جسوقت کہ انہون نی تعصب جاہلیت کو راہ دی تہی اور بعضی کہتی ہین کہ متعلق صدوکم کے ہے یعنی باز رکہا تمکو کافرون نے
مسجد الحرام سی اور منع کیا جسوقت کہ کیا انہون نی تعصب جاہلیت کو اپنی دلونمین لیکن ہر صورت مین یہہ ہی کہ انہون نے تعصب جاہلیت کو دخل دیا فَأَنزَلَ اللَّهُ
پس نازل کیا خدا نے سَكِينَتَهُ تسکین اپنی کو اور اطمینان کو یعنی اوس چیز کو کہ جسکی سبب سی آرام دل اور تسلی خاطر ہو نازل کیا خدا نی عَلَىٰ رَسُولِهِ
اوپر پیغمبر اپنی کی وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور اوپر مومنین کی کہ انہوننے لڑائی کو ترک کیا اور صلح پر راضی ہوگئی جسوقت کہ سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی
وغیرہ راضی نہوئی کہ صلحنامہ کی اول مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور محمد رسول اللہ لکہا جاوے اور مومنین نی اس جہت سی چاہا کہ اونسی جنگ کرین پس حق تعالی
نے تسکین کو انکی دلونمین نازل کیا اور انہون نی اس جہت سی صبر کیا اور حلم اور بردباری کو اختیار کیا اور صلح کو قبول کیا وَأَلْزَمَهُمْ اور لازم کیا خدا نے انکو

مومنین کو کلمۃ التقوی کلمہ تقوی و پرہیزگاری کا یعنی کلمہ کہ باعث پرہیزگاری کا ہو اور کہتی ہین کہ وہ کلمہ شہادت ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مکہ والون نے نہ لکہا
کہ صلحنامہ پر وہ لکہا جاے یا محمد رسول اللہ ہی کہ راضی نہوئی وہ اسکی لکہنی سی اور یا مراد اس سی ایمان ہے اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ علی علم ہدایت کا ہی اور میری دوستون
امام ہے اور نور ہی اوس شخص کا جو فرمانبرداری کری میری اور وہ کلمہ ہی کہ جسکو لازم کیا ہی متقین کو اور فرمایا کہ ہم کلمہ تقوی کی ہین اور راہ ہدایت کے اور امیر المومنین
علیہ السلام نی خطبہ مین فرمایا کہ مین العروۃ الوثقی اور کلمہ تقوی ہون اور حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ ہم کلمہ تقوی اور عروۃ الوثقی ہین وکانوا اور تھی
وہ مومنین احق بہا حق دار زیادہ ساتھہ اوس کلمہ کی واھلہا اور لایق اسکی کہ لیاقت اوس کلمہ کی وہی رکہتی ہین نہ غیر انکی اور یا یہہ کہ وہ مومنین
لایق تسکین کی نازل ہونیکی ہین نہ غیر انکی اور یا یہ کہ مکہ کی داخل ہونیکی وہی لایق ہین اور اہل اسکی ہین وکان اللہ اور ہی خدا بکل شیء علیما ٥
ساتھہ ہر چیز کی عالم اور جاننے والا کہ ہر ایک کے باطن اور دل کی بات کو جانتا ہی اسواسطی مذہب کافرونکی حمیت جاہلیت کی ساتھہ کے اور تعریف مومنون کی تسکین
نازل کرنی اور لازم کرنی کلمہ تقوی سے کی اور پہلی اس سے گزر گیا ہی کہ رسول خدا صلعم نی حدیبیہ مین جانے سی پہلی خواب مین دیکہا کہ مع اصحاب کے امن اور آرام
سی مکہ مین داخل ہوا ہون اور بال سر کی منڈوائی ہین اور کتروائی ہین حضرت نے اس خواب کو اصحاب کی روبرو بیان کیا اصحاب نی خوش ہو کر تصور کیا
کہ تعبیر اس خواب کی اسی سال مین ظاہر ہوگی اور جسوقت حدیبیہ سی صلح کر کی واپس آئے اور طرف مدینہ کی روانگی ظہور مین آئی تو عبد اللہ ابن ابی وغیرہ نے جو ہمراہ رسول خدا
کی تھی کہا واللہ ہمنی سر منڈوایا اور نہ بال کتروائی اور نہ مسجد الحرام کو دیکہا پس خواب رسول خدا کا کیونکر راست اور درست ہوا اور اسیطرح عمر بن خطاب نی بہی حضرت
نبوت مین زیادہ شک کیا اور کہا کہ جیسی مینی آج شک کیا ہی ویسا شک پہلی اس سی کبہی نہین کیا تہا چنانچہ پہلی اس سی صلحنامہ کی عبارت مین مذکور ہوا ہے
رسول خدا صلعم نی جسوقت یہ گفتگو لوگونکی سنی تو فرمایا کہ مینی نہین کہا تہا کہ اس سال مین مسجد الحرام کو دیکہینگے اور بال منڈائینگی اور بیت اللہ کا طواف کرینگی حقتعالے
واسطی سچا کرنی خواب پیغمبر کے اور آیندہ کو اسکی تعبیر کی ظاہر ہونی فرماتا ہی کہ لقد صدق اللہ البتہ تحقیق سچا کیا خدا نے رسولہ الرؤیا پیغمبر اپنی کو خواب دیکہنے
مین یعنی جو کچہہ کہ اوسنی خواب مین دیکہا تہا اسکو ثابت کیا بالحق ساتھہ حق کی یعنی غرض صحیح اور حکمت کی ساتھہ اسواسطی کہ ظاہر ہو جاوے مومن خالص کے اور ضعیف
الایمان کہ جنکی دلمین بیماری نفاق کی ہی اور جو کچہہ کہ رسول خدا نی دیکہا ہی وہ راست اور درست ہے اور باطل نہین ہی اور جو کچہہ کہ دیکہا ہی وہ ضرور ہونیوالا ہی اپنے
وقت پر چنانچہ فرماتا ہی کہ لتدخلن المسجد الحرام البتہ داخل ہوگی تم مسجد الحرام مین ان شاء اللہ اگر چاہی خدا اس آیت مین خدا تعالی نی مسجد الحرام مین
داخل ہونیکی واسطے انشاء اللہ فرمایا باوجودیکہ اسکو علم تہا اور جانتا تہا داخل ہونیکو اور ایسا کلمہ وہ شخص کہا کرتا ہی کہ جسکو اس امر کا علم نہو اور خدا تعالی کو عالم ہے
سب آیندہ اور گذشتہ کا یہ کلمہ یا تو واسطی تعلیم بندونکی ہی کہ اگر کسی کام کی کرنیکو کہین تو بعد اسکے انشاء اللہ بہی کہین کہ سب کام مشیت خدا پر موقوف ہین اور
بندگو اوس کام کی ہونے اور نہونے کا علم نہین ہی۔ اور یا اسواسطہ یہ کلمہ فرمایا کہ داخل ہونیسے پہلی ایک سال تک تب داخل ہونیکے شرط کفار نی کی تہی اور اس
عرصہ مین کوئی مر گیا تہا اور کوئی بیمار ہو گیا تہا اور کوئی کہین کو چلا گیا تہا پس معنی اسکی اس صورت مین یہہ ہونگی کہ اگر خدا چاہتا تو تم سب مسجد الحرام مین داخل
ہوتی اسواسطی کہ خدا جانتا تہا کہ بعضی بیمار ہونگی اور بعضی مر جاوینگی اور بعضی غایب ہونگی اس سبب سے فرمایا انشاء اللہ کہ کل کی داخل ہونیمین خلاف وعدہ کی لازم نہ آوے
اور بعضی کہتی ہین کہ یہ کلمہ فرشتہ کا قول ہی جسنی رسول خدا سی خواب مین کہا تہا اور یا قول پیغمبر کا ہی کہ قبل ان کرنی خواب کے اصحاب سی فرمایا تہا آمنین امن سی ہو کے
ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے اللہ غنی سی یعنی البتہ داخل ہوگے تم مسجد الحرام مین اگر چاہے خدا امن مین ہوئے ہو کر دشمنونکی شر سی اور بعضی کہتے ہین کہ انشاء اللہ متعلق
امنین کی ہی یعنی داخل ہوگے تم مسجد الحرام مین امن مین ہوتے ہو کر اگر چاہے خدا محلقین رؤسکم سر منڈوانے والے سرہای اپنی کو و مقصرین اور کترنے والے بالونکو اور یا ناخنونکو
یعنی بعضی سر کو منڈوا دینگے اور بعضی بال یا ناخن کتروا دینگے اور یہ دونو یہی حال واقع ہونے مین لا تخافون نہ خوف کرو گی تم کسی سے یہہ حال واقع ہوا ہے اور یہ کہ علیحدہ
جملہ ہے اور متنبہ امر کی پہلی اور پیچہے ہونیکے جو حکمت اور مصلحت سی غافل ہو اسواسطے فرماتا ہی کہ فعلم پس جانتا ہی خدا ما لم تعلموا اوس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم مصلحت صلح
حدیبیہ کے اور تاخیر عمرہ کے کہ بعد ایک سال کی واقع ہوا اور جلد فتح خیبر کے اور انکی مصلحت سے تمکو اطلاع نہین ہے فجعل پس کی یعنی مقرر کیے واسطی تمہارے من دون ذلک
سوائے اسکی یعنی پہلی داخل ہونے مسجد الحرام کی واسطی عمرہ کے فتحا قریبا فتح نزدیک کہ وہ فتح خیبر کی ہی تاکہ راحت پاوین دل مومنین کی اور خوش ہون اور کہتی ہین
کہ جسوقت رسول خدا صلعم چہٹی سال ہجرت کے ذیقعدہ کی مہینی مین مکہ مین جانے سے بند کیے گئے اور حدیبیہ مین صلح ہوئی تو الٹی پہر گئے اور ساتوین سال ہجرت کے
اوسی مہینی مین اصحاب کو ہمراہ لیکر احرام کا باندہ کر مکہ مین تشریف لائی اور تین روز قیام کیا اور منقول ہے کہ رسول خدا نے ؛

کہ بیٹی جعفر طیار کو میمونہ عامریہ کی خواستگاری کے واسطے اپنی بی بی بہیجا میمونہ نے کہا کہ اختیار میرے نکاح کا عباس بن عبد المطلب کو ہے اور دونوں بہنیں تہیں سگی ام الفضل دختر حارث زوجہ عباس
تہی جعفر عباس کے پاس آئی اونہوں نے میمونہ کو حضرت کیواسطے قبول کیا اور اوسکو حضرت کی نکاح میں دیا اور اللہ تعالی واسطے تاکید وعدہ فتح شہر مکہ کی اور اطمینان اوسکا بر مومنین کے منشیٰ ہونیکی خبر فرماتا ہے
هُوَ الَّذِي وہ خدا وہ شخص ہے کہ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بہیجا اوسنے پیغمبر اپنے کو کہ وہ محمد صلعم ہے بِالْهُدَىٰ ساتہہ رہنمائی راہ راست کی وَدِينِ الْحَقِّ اور دین حق کے کہ وہ اسلام ہے اور احکام اسلام لِيُظْهِرَهُ تاکہ
غالب کرے خدا اوس دین حق کو عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ اوپر دین کل اس دینکے اور ہر ایک دین کے کہ جو دین حق کہ پہلے اس سے تہا اور اوسکو تو منسوخ کیا اس دین نے اور جو دین کہ باطل ہے اوسکی خرابی ظاہر کرکے ذلیل
کرے اور یا یہ ہے کہ اس دین کو غالب کیا سب دینوں پر مسلمانوں کا غلبہ کفار پر کرکے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تاویل اس آیت کی ابتک ظہور میں نہیں آئی ہے اور وقت ظاہر ہونے امام مہدی علیہ السلام کے
ظاہر ہوگا اور وقت غلبہ دین اسلام کا سب دینوں پر ہوگا کہ سوائے دین اسلام کے کوئی دین زمین پر باقی نہ رہیگا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ یعنی و غالب و قوی کریگا واسطے اون مومنین کے
دین اونکا جو کہ پسند کیا واسطے اونکی اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ امام مہدی کی حال میں کہ بہر دیگا وہ زمین کو عدل اور داد سے بعد اسکے کہ بہری جاوے وہ ظلم اور جور سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کافی ہے خدا بسبب گواہ ہونیکے اوپر اظہار کرنے
کیا ہے جیسا کہ دین اسلام غالب ہوگا سب دینوں پر اور یا گواہ ہے نبوت پر اور شہید حال واقع ہوا ہے مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ محمد پیغمبر خدا کا ہے کہ گواہی خدا نے دی ہے وہ یہ ہے جملہ ہے یعنی کافی ہے خدا گواہی دینیوالا
کہ محمد صلعم پیغمبر خدا کا ہے وَالَّذِينَ مَعَهُ اور جو لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہیں اور محمد مبتدا ہے اور رسول اللہ عطف بیان ہے اور والذین معہ عطف محمد پر ہے اور معطوف اور معطوف علیہ دونوں ملکر مبتدا ہیں اور اشداء
بعد اسکی خبر اونکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محمد مبتدا ہے اور رسول اللہ خبر اوسکی ہے اور والذین معہ مبتدا ہے اور ما بعد اسکی خبر اوسکی ہے أَشِدَّاءُ بہت سخت ہیں یعنی محمد پیغمبر خدا کا اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہیں
بہت سخت دل ہیں عَلَى الْكُفَّارِ اوپر کافروں کے رُحَمَاءُ مہربان و نرم دل ہیں بَيْنَهُمْ درمیان اپنے یعنی آپسمیں کہتے ہیں کہ کفار سے اونکو اسقدر نفرت تہی کہ پرہیز کرتے تہے اونکے کپڑوں سے کہ کفار کے بدن سے لگیں
سے بچاتے تہے کہ اونکے کپڑے اور بدن سے مس ہو جائیں اور آپسمیں مہربانی اسقدر تہی کہ جسوقت کسی آدمی مومن کو دیکہتے تہے تو سلام کرتے تہے اور مصافحہ اور معانقہ اوس سے کرتے تہے یعنی ہاتہہ میں ہاتہہ ملاتے
تہے اور گلے لگتے تہے اور شبہہ نہیں ہے کہ ہر زمانہ کے مومن کو چاہیے کہ غیر دین والے سے نفرت رکہے اور اپنے دین والے پر مہربان ہو اور اوسکو دیکہکر خوش ہو اور بلا شک یہہ صفت علی ابن ابیطالب کے شیعونکی ہے کہ کفار سے
نفرت رکہتے ہیں اور اونکے بدن اور کپڑے سے پرہیز کرتے ہیں کہ اپنے بدن اور کپڑے سے مس ہو جاوے اور اونکو نجس جانتے ہیں اور آپسمیں اسقدر مہربان اور رحم ہیں کہ جسوقت کسی مومن سے ملاقات ہوتی ہے تو
نہایت خوش ہوتے ہیں اور اوس پر مہربانی کرتے ہیں بخلاف اور مذہب والونکے کہ اونمیں یہہ صفت نہیں ہے کہ کفار کو تو طاہر اور پاکیزہ جانتے ہیں باوجودیکہ کفار اونکو نجس جانتے ہیں اور آپسمیں محبت نہیں رکہتے
ہیں اور اسکے بعد اونکی کثرت نماز کا ذکر کرتا ہے تَرَاهُمْ دیکہیگا تو اونکو اے دیکہنیوالے رُكَّعًا رکوع کرنیوالے سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے کہ اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد الذین
معہ سے ابو بکر ہے اور اشداء علی الکفار سے مراد عمر ہے اور رحماء بینہم سے مراد عثمان ہے اور تراہم رکعا سجدا سے مراد علی ہے لیکن یہہ قول نہایت پوچ ہے خواہ الذین معہ مبتدا ہو خواہ معطوف مبتدا
اسواسطے کہ اس صورت میں معنی یہہ ہونگے کہ ابو بکر عمر ہے عثمان ہے اور یا یہہ معنی ہونگے کہ محمد اور ابو بکر عمر ہیں عثمان ہیں اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ اصحاب مراد ہیں یہہ قول بہی درست نہیں ہے
بلکہ وہ لوگ ہیں کہ جنمیں یہہ اوصاف تہی اول تو معیت رسولخدا کی اور ہمراہ رہنا حضرت کے ہر مقام میں جہاد میں اور نماز میں اور وعظ میں اور بعض اصحاب حضرت کو کہیں کو بہیجنا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ انما المومنون الذین
آمنوا باللہ و رسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ یعنی سوا اسکے نہیں کہ مومنین وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے وہ ساتہہ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے اور جسوقت ہوتے ہیں وہ ہمراہ اوس پیغمبر کے
کسی امر جامع پر تو نہیں جاتے ہیں وہ یہانتک کہ اذن لیویں پیغمبر سے اور وہ نہ ہمیشہ جماعت نماز میں حاضر رہتے تہے اور نہ مجمع وعظ میں تہے بلکہ حضرت کو تنہا چہوڑکے چلے جاتے تہے اور نماز میں حاضر نہ
رہتے تہے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ واذا راوا تجارة او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما یعنی اور جسوقت دیکہتے ہیں بیع خرید اور فروخت کو یا بازیگوش کو اور دف بجانیکے تو دوڑتے ہیں طرف اوسکی
اور چہوڑ دیتے ہیں وہ تجہکو اے محمد کہڑا ہوا جماعت میں تنہا اور وعظ میں اسواسطے حاضر نہیں رہتے تہے کہ خدا فرماتا ہے قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا یعنی تحقیق خدا جانتا ہے اون لوگونکو جو تہوڑے تہوڑے
ہو کر چلے جاتے ہیں تم میں سے چہپکر اور جہاد میں سے بہاگ جانا تو ظاہر ہے کہ احد میں بہاگے اور حنین میں سے بہاگے اور خدا فرماتا ہے کہ ثم تولیتم مدبرین یعنی پس پہر گئے تم پشت کرنیوالے ہو کر جہاد سے
پیغمبر کو تنہا چہوڑکر بہاگ گئے اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ اس آیت میں اور جو لوگ کہ ہمراہ اوس پیغمبر کے ہیں اور ہمراہ حضرت کے تو منافق اور ضعیف الایمان اور نبوت میں شک کرنیوالے تہے پس مراد نہیں ہیں
والذین معہ سے مگر وہ لوگ کہ جو ایمان کامل رکہتے تہے اور حضرت کو تنہا چہوڑکر جہاد میں سے اور نماز میں اور وعظ میں سے نہیں چلے جاتے تہے جبکہ ان حضرت کی اور ایسے ضعیف الایمان تہے کہ کفار پر کیا سختی کرینگے کہ کفار کے
خوف سے پیغمبر کو تنہا چہوڑکر بہاگ جاتے تہے بلکہ مومنین پر سختی کرتے تہے ابوذر کو عثمان نے جلاوطن کیا اور عمار کو اسقدر مارا کہ اوسکو فتق کی بیماری ہو گئی اور ابن مسعود تو اوسکی زد و کوب
سے مر گیا اور حضرت عمر ابو بکر کے حکم سے لکڑیاں لیکر فاطمہ زہرا کا گہر جلانیکو گئے چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے اور لکہا ہے کہ علی اور عباس فاطمہ کے گہر بیٹہے تہے ابو بکر کی بیعت سے انکار کرکے اور عمر گیا
فاطمہ نے کہا کہ اے پسر خطاب کے کیا میرا گہر جلانے آیا کہا کہ ہاں اور تاریخ عقد ابن عبد ربہ میں لکہا ہے کہ ابو بکر نے عمر سے کہا کہ اگر علی اور عباس بیعت سے انکار کریں تو اون دونوکو قتل کر
ملل و نحل میں شہرستانی نے لکہا ہے کہ کہتی ہیں کہ کینہ اور دشمنی اونکی امیر المومنین علی کے ساتہہ اسقدر تہی کہ سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور اسامہ بن زید متبنی رسولخدا کا اور رافع بن خدیج انصاری اور محمد بن
مسلمہ اور زید بن ثابت انصاری اور ابو ہریرہ اور ابو دردا اور ایک جماعت نے ہو کر اونکی علی کے ہاتہہ پر بیعت نہ کی جسوقت وہ خلیفہ ہوئے اور بعد اسکے معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور

یزید کے ہاتھہ پر بیعت کی حسینؑ کو اپنی زندگی مین اوسکو پایا اور سوای اسکے جنگ جمل مین دونوطرف مہاجرین و انصار تھے اور معاویہ کیہمراہ ہزار دن شامی مہاجرین و انصار مین سے تھے جنگ صفین مین
اور علیؑ کی عداوت کی جہت عائشہ اور معاویہ کیطرف ہو کر مومنین کو قتل کرتے تھے یہہ تھی سختی کافرون پر اور نرمی مومنین پر پس مراد اس آیت مین نہین ہے مگر امیرالمومنینؑ کہ کبھی جدا آپ کے بہائی نہین ہوئے رسولخدا
کی خدمت سے بدون اذن کہین نہین گئے اور زیادہ لوگ تھے کہ جو رسولخدا کے زمانہ مین مرگئے ہین یا شہید ہو گئے ہین اور باقی چند صحابہ سکین کہ جو علیؑ کے دوستون مین سے تھے اور بدون اجازت
کے کہین نہین جاتے تھے اور اگر اوصاف اس آیت کے کل صحابہ مین فرض کرین تو وقت نزول اس آیت کے یہہ اوصاف اونمین ہونگے اور بعد رسولخدا کے جو نزاعین اور عداوتین اور
مخالفتین اور قتل اور قمع آپسمین واقع ہوے ہین سب متواترات سے ہین اس صورت مین رحماء بینہم کا اطلاق اونپر کیونکر ہو سکتا ہے اور اون سب مومنین کاملین کے حق مین خدا تعالے
فرماتا ہے کہ یَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین وہ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل کو خدا سے اور زیادتی ثواب کہ وَ رِضْوَانًا اور رضامندی کو خدا کی اور رکوع اور سجدہ جو کرتے ہین
خاص واسطے رضامندی خدا کے ہین نہ واسطے دکہلانے اور سنانے لوگون کے سِیْمَاهُمْ علامت اونکی عبادت کی فِیْ وُجُوْهِهِمْ بیچ موہون اونکے ہے
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ نشانی سجدونکی سے اونکی پیشانیون پر ظاہر ہوتی ہین علامتین سجدہ کرنیکی اور حضرت امام زین العابدینؑ علیہ السلام کے پیشانی سجدونکی کثرت
سے مثل سینہ شتر کے ہو گئی تھی اور اسیواسطے وہ سجاد مشہور ہوے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد سیمای وجہ سے نور ہے کہ قیامت کے روز اون سجدہ کرنیوالونکی پیشانیون سے
چمکتا ہوگا اور اوس علامت سے جانینگے کہ یہہ سجدہ کرنیوالون مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہہ ہے کہ منہ اونکے قیامت مین سفید اور روشن ہون اور بعضے کہتے ہین
کہ نشانی سجدہ کی خاک ہے کہ اونکی پیشانی پر ہو بسبب سجدہ کرنیکے خاک پر نہ کپڑے پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اوس سے بیداری شب کی ہے عبادت مین
ذٰلِكَ یہہ وصف اونکا کہ مذکور ہوا ہے مَثَلُهُمْ صفت اونکی ہے فِی التَّوْرٰىةِ بیچ توریت کے کہ جو موسیؑ کی کتاب ہے وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ اور صفت اونکی ہے بیچ انجیل
کہ حضرت عیسیؑ کی کتاب ہے یعنی مومنین اون وصفون کے ساتہہ ان دونو کتابون مین مذکور ہوے ہین اور حال اون مومنین کا كَزَرْعٍ مانند کہیتی کے ہے
یعنے وہ مومنین مثل دانہ بوے ہوے کے ہین کہ اول دفعہ مین اَخْرَجَ شَطْاَهٗ نکالا ہو وسنی سوئی اپنی کو کہ نہایت باریک و سست ہوتی ہے فَاٰزَرَهٗ پس قوی کیا اوسکو
نے اور مضبوط کیا فَاسْتَغْلَظَ پس موٹا ہوا وہ درخت شاخین نکالکر اور بڑہ کر فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پس سیدہا کہڑا ہوا اوپر جڑ اپنی کے یعنی وہ درخت پہلے تو نہایت باریک
او سست تہا اور بعد کے رفتہ رفتہ بڑہ کر اسطرح قوی اور مضبوط ہوا کہ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین ڈالتا ہے بونیوالونکو اپنی مضبوطی اور بڑہنے اور قوی ہونے سے یعنی جیسے کہ دانہ
کہیتی کا ابتدا مین سوئی اپنی نکالکر نہایت ضعیف اور نحیف ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پرورش پاکر مضبوط اور قوی ہوتا ہے اور باعث تعجب بونیوالونکا ہے ایسی ہی مومنین کا
حال ہے یعنی رسولخدا اور اصحاب اونکی ابتداء حال مین تو نہایت خوف اور ضعف مین تہے اور بعد اوسکے رفتہ رفتہ قوت پکڑ کر تمام عالم پر قوی اور غالب ہو گئے اور باعث
تعجب خلقت کا ہوے اور بایہ کہ یہہ تمثیل واسطے رسولخدا کے ہو کہ ابتدا مین تو بے یار و بیمددگار تہے اور بعد اوسکے بسبب اہلبیت اور صحابہ کے قوت پیدا کی پس کہیتی رسولخدا مراد ہین اور شاخین
اوسکی صحابہ سے مراد ہین کہ انہون نے اوسکو قوی دست کیا جیسے کہ کہیتی ابتدا مین باریک و سست ہوتی ہے اور بعد اوسکے رفتہ رفتہ موٹی اور مضبوط ہوتی ہے اور شاخین
پہیلتی ہین اسطرح سے کہ بونے والی اوسکی تعجب کرتے ہین اور پیغمبر خدا بہی ابتدا مین بسبب نہونے یار اور مددگار کے کمال ضعف اور بیچارگی مین تہے اور بعد اوسکے خدا تعالے
نے اونکو مومنین کی جہت سے قوی دست اور قوی پشت کیا اس وجہ سے کہ لوگون نے اونکی قوت اور شوکت سے تعجب کیا حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالے نے واسطے مومنین کے یہہ مثال
بیان کی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ غصہ مین لاے بسبب اون مومنین کے کفار کو یعنی بسبب قوت اور کثرت مومنین کے کفار کو غصہ و غضب مین لاے اور وہ کفار اون مومنین کے قوت اور کثرت
دیکہکر رنج کرین اور اپنی دلونمین جلین اور کہین کہ محمدؐ اور اوسکے اصحاب کیسے قوی اور کثرت سے ہو گئے اور فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہے خدا نے اون لوگون سے
کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک مِنْهُمْ اونمین سے یعنی جنکا ذکر ہوا ہے اون مومنین مین سے اونسے وعدہ کیا ہے خدا نے
مَّغْفِرَةً بخشش کا گناہون سے وَّاَجْرًا عَظِیْمًا اور اجر بڑے کو کہ وہ بہشت کی نعمتین ہین اور من منہم مین واسطے بیان کے ہے جیسے کہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان مین ہے جناب
صادقؑ سے تفسیر اس آیت کی پوچہی گئی کہ کس شخص کے واسطے نازل ہوئی ہے فرمایا کہ جسوقت قیامت کا روز ہوگا تو ایک علم نور کا طیار ہوگا اور ایک آواز دینے والا آواز دیگا
کہ کہڑا ہو سردار مومنین کا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ہمراہ اوسکی ہوں پس کہڑا ہوگا علی ابن ابیطالبؑ پس دیا جائیگا علم نور کا اوسکی ہاتھہ مین اور نیچے اوس علم کے سب سابقین اولین جنگی مہاجرین
اور انصار مین سے اور سوای اونکے کوئی غیر اونمین آمیزش نکریگا یہانتک کہ بیٹہیگا منبر پر کہ وہ رب العزت کے نور سے ہوگا اور پیش کیے جاوینگے اوسکے روبرو سب آدمی ایک ایک
شخص پس دیگا اجر اوسکا اور نور اوسکا پس جسوقت نوبت اونکی آخر پر پہونچیگی تو کہا جائیگا واسطے اونکے کہ پہچانا تمنے اپنی مقامون اور منزلونکو بہشت مین کیسے تحقیق پروردگار
تمہارا کہتا ہے کہ نزدیک میرے واسطے تمہارے بخشش اور اجر بڑا ہے یعنے بہشت پس کہڑا ہوگا علی ابن ابیطالبؑ اور لوگ اوسکے علم کے نیچے ہونگے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین

سُوۡرَةُ الحُجُرات

واپس ہو علی نبیر کی طرف اور اسی طرح مومنین ہمیشہ اسکی پیش کہی جاتین اور ہر ایک نیا حصہ بہشت سی لیوی گی وہ ہی مومنین کی سبب نزح کیواسطے جہوڑ کی جاتین
یہ سورۃ ذی ہو ... یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی کہ ابن عباس کے نزدیک مکہ مین نازل ہوئی ور اسی سورہ مین کل اٹہارہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے
کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر روز ہر شب پڑہے تو جناب رسولخدا صلعم کی زیارت کرنیوالونمین سے ہو یعنی تو اسے زیارت کا پاوے اور اس سورہ سے عم یتساءلون تک طوال یعنی دراز کہتی ہین اور عم یتساءلون
سے والضحی تک میانہ کہتی ہین اور والضحی سے آخر تک قصار یعنی کوتاہ کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتی ہین کہ بعضی اصحاب عید قربان کے روز نماز عید سے پہلی قربانکو ذبح کیا
رسولخدا صلعم نی بعد نماز عید کی انکو حکم فرمایا کہ قربانکو پہر ذبح کرو اور اسوقت جبرئیل آیت مع بسم اللہ کے لائے کہ یا ایہا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ اور رسول پر لا
تقدموا مت آگی ہو تم اور پہلی ست کرو تم کسی امور دین کو بین یدی اللہ و رسولہ آگی خدا کی اور پیغمبر اسکے کے یعنی کوئی امر ونہی عمل مین نلاؤ اور کوئی کام اپنی دین کی ہو
سے نکرو مگر بعد حکم کرنی خدا کے اور پیغمبر اسکی کی پہر جبکہ عمل تمہارا پایا تو موافق وحی کی ہو یا پیغمبر کی فعل کے موافق ہو اور مراد بین یدی رسول اللہ اور ذکر اللہ کا واسطے تعظیم کی ہے
اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ خدا کے جانب سے ایک مرتبہ الاہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس آیت سے ممانعت ہے اصحاب کو رسولخدا سے پہلی کلام کرنی پس معنی اسکے یہ ہونگے کہ
اے لوگو جسوقت تم رسولخدا کی مجلس مین بیٹہے ہوا اور کوئی شخص مسئلہ حضرت سے پوچہے تو تم حضرت سے پہلے جواب مت دو اور خاموش بیٹہے رہو یہانتک کہ پیغمبر اسکے جواب سے سائل
کا اطمینان کریں اور بعضے کہتی ہین کہ مراد اس سے ممانعت ہے رسولخدا سے آگی چلنی ہے ہر حکم سے کہ حضرت سے پیچہے ہو کر چلو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ کسی طرحکی عبادت کو اسکے وقت
سے پہلی مت بجا لاو پس جائز نہین ہے بجا لانا نماز کا اور روزہ و حج کا اسوقت سے پہلی کہ جو خدا نے مقرر کیا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہ ہے کہ کسی قول و فعل مین سبقت نکرو اور کوئی کام
اپنی طرف سے مت کرو یہانتک کہ خدا اور رسولخدا اسمین حکم فرماوے اور مسروق سے منقول ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بروز شک ماہ رمضان مین ام سلمہ کی پاس گیا انہون نے اپنی خادم کو حکم دیا کہ شہد
شربت بنا کر لاوے میں نے کہا کہ مین روزہ سے ہون حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑہی اور روز شک کو بہ نیت رمضان روزہ رکہنی سے منع فرمایا اور عبداللہ زبیر سے منقول ہے کہ ایک جماعت بنی قعقاع کے رسولخدا
کے پاس آئے ابوبکر نی کہا کہ یا رسولخدا قعقاع بن معبد کو انپر امیر و سردار کر عمر بن خطاب نے کہا کہ قرع بن حابس کو انکا حاکم کر قعقاع کو مت کر ابوبکر نی کہا کہ عمر سی تو نے
اس امر مین میری مخالفت چاہی عمر نے کہا کہ یہ امر نہین ہے بلکہ اسواسطے مین نی کہا ہے کہ قرع آداب ریاست اور حکومت کے بہتر جانتا ہے پس آوازان دونون کی بلند ہوئی اسی مقدمہ مین حق تعالی نے
یہ آیت مع ما بعد کے نازل کی اور بعضی کہتی ہین کہ رسولخدا نی ستائیس آدمی تہامہ کو بہیجا اور بنو عامر نے انپر غلبہ کرکی سب کو قتل کیا مگر تین آدمی کہ مدینہ کی طرف بہاگ گئے اور گرد مدینہ کے
پہونچی تو دو آدمیونسی بنی سلیم کی ملاقات ہوئی اور انکو بنی عامر جانکر مار ڈالا اور کپڑے انکی لوٹ لئی اور رسولخدا کی پاس حاضر ہو کر صورت حال کو بیان کیا رسولخدا نے
فرمایا کہ تمنی بہت برا کام کیا وہ آدمی بنی عامر مین سی نتہی بلکہ بنی سلیم سی تہی اور کپڑی جو وہ پہنی ہوئے تہی مینی انکو دئی تہی پس خونبہا انکا انکی وارثون کو دیا اور یہہ آیت نازل ہوئی
کہ اے مومنین اپنے طرف سے کوئی امر نکرو بلکہ سب امور مین پیرو خدا اور رسول خدا کے حکم کی کرو و اتقوا اللہ اور ڈرو تم خدا سے سب قولون اور فعلون مین خدا کے حکم کو
مقدم کرنی سے ان اللہ سمیع تحقیق خدا سننے والا ہے سب باتون تمہاری کا علیم جاننے والا ہے فعلون تمہاری کا موافق اسکی تمکو جزا دیگا اور یہہ آیت دلالت
کرتی ہے قیاس کے باطل ہونیپر کہ جسمین اپنی رائے سے حکم ہوا اور حکم خدا و رسول کا اسمین نہو اور کہتی ہین کہ عطارد بن حاجب بن زرارہ تمیمی مع بعضی اشراف قوم اپنی
کے اقرع بن حابس و زبرقان بن بدر و عمر بن الاہتم و قیس بن عاصم رسولخدا کے مسجد مین آئے اور حجرون کے پیچہے سے باواز بلند پکارے کہ اے محمد باہر آ جو ہمارے تعریف ہماری خوب ہے
اور مذمت ہماری بلا و عیب ہے وہ حضرت انکے آواز بلند اور بی ادبی سے گہر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ خدا ہے کہ جسکے تعریف خوب ہے اور مذمت اسکی بدی اون لوگون نی کہا کہ ہم اسواسطے آئے
ہین کہ اپنا فخر اور بزرگی بیان کرین پس حکم دیجئے کہ شاعر و خطیب ہمارا رجز پڑہے حضرت نے اجازت دی اور عطارد بن حاجب اٹہا اور یہ مضمون ادا کیا کہ شکر ہی خدا کا کہ ہمکو زمین کا بادشاہ کیا
اور احسان اور فضل ہمپر کیا اور مال بہت ہمکو انعام کیا کہ اس سے ہم لوگون پر احسان کرتی ہیں اور محتاجون کو دیتی ہین اور ہمکو بزرگ بادہ اہل مشرق کا کیا اور آدمیونکو ہمارے زمانہ اور حسب
نسب ہمارا اسکا بہتر پس کون ہے کہ ہمارے مثل ہو آدمیون مین اور یہ اوصاف اپنی بیان کرے اور اگر چاہون تو اس سے زیادہ اپنی وصف بیان کرون لیکن کلام کے زیادہ کرنی سے شرم آتی ہے کہ جب وہ کہہ چکا
اور رسولخدا صلعم نی ثابت بن قیس بن شماس کو فرمایا کہ کہڑا ہو اور عطارد کا جواب دے ثابت کہڑا ہوا اور اس مضمون کا خطبہ ادا کیا کہ حمد و شکر ہی خدا کا کہ جسنی آسمان اور زمین کو پیدا کیا
جسوقت کہ حکم اسکا سب جگہ جاری تہا اور کوئی چیز حاصل نہین ہوتی ہے مگر اسکی فضل و احسان سی اور اسکے فضل اور کرم مین سے یہہ ہے کہ ہمکو بادشاہ زمین کا کیا اور تمام مخلوقات مین سے
پیغمبر کو برگزیدہ کیا کہ نسبت اسکا زیادہ بزرگ ہے اور کلام اسکا راست اور درست ہے اور حسب اسکا اعلے ہے اور بعد اسکے کتاب اسپر نازل کی اور اسکو مخلوقات کا امیر و حاکم کیا اور وہ
برگزیدہ خدا کا ہے تمام مخلوقات پر اور جسوقت کہ وہ پیغمبر ہوا تو بعد اسکے لوگونکو طرف ایمان حق کی بلایا اور مہاجرین کہ اسکی قوم اور آدمی تہے اسپر ایمان لائے اور احسان اسکا سب سے زیادہ
پس پہلی سب سے اسکی قوم کی سوا کہ ایمان لائی ہین وہ ہم ہین اور ہم انصار اور یار و مددگار اسکی ہین کہ سب آدمیون سی دین کی مقدمہ مین جنگ کرتی ہین تا کہ سب ایمان لاوین

که خدا اور رسول خدا پر ایمان لاوے مال اور خون اسکا محفوظ ہی اور جو کوئی قبول نکرے ہم اوس پر ہمیشہ جہاد کرتے ہین اور قتل کرنا اسکا ہم پر آسان ہے اور ہم واسطے مومنین اور
مومنات کے خدا سے بخشش گناہونکی چاہتے ہین والسلام والاکرام اور بعد اسکے زبرقان شاعر اوٹہا اور چند شعر اوسنے پڑہے اور حسان بن ثابت نے اسکی جواب مین شعر پڑہے اور اقرع نے کہا
خطیب اور شاعر اسکا ہمارے خطیب اور شاعر سے افضل ہی اور آوازین انکی ہمارے آوازون سے زیادہ بلند مین اور بعد اسکے اقرع نے کہا که اشہد ان لا اله الا الله و اشہد ان محمدا عبده و
رسوله لوگون نے جسوقت دیکھا که اقرع ایمان لایا وہ بھی سب ایمان لائے اور رسول خدا نے سب کو انعام اور خلعت دیا اور بعد اسکے خدا تعالے نے اصحاب کو منع کیا رسول خدا کے پاس آواز
کو بلند کرنے سے واسطے تعلیم آداب کے که جسکی سبب سے آزار اور کراہت ہے حضرت کو اور نہایت گستاخی اور بے ادبی ہے نزدیک حضرت کی آواز کا بلند کرنا پس فرمایا خدا تعالے نے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو که ایمان لائے ہو لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ مت بلند کرو تم آوازون اپنے کو فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اوپر آواز پیغمبر کی یعنی وقت بات کرنے کی اپنے
آوازون کو پیغمبر کی آواز پر نه بلند کرو تم که بلند کرنا آواز کا یا حقارت کی جہت سے ہی اور وہ کفر ہے یا ملاحظه نکرنے ادب کی راہ سے اور وہ خلاف تعظیم کی ہی اور کہتے ہین
که یہه آیت ابوبکر اور عمر کی شان مین نازل ہوئی ہی جسوقت انہون نے اپنی آواز کو رسول خدا کی آواز پر بلند کیا اور اول آیت اس سورت کے انہی دونو کے شان مین نازل
ہوئے ہے وَلَا تَجْهَرُوْا اور نه آواز بلند کرو تم واسطے اس پیغمبر کی بِالْقَوْلِ ساتہه بولنے کی یعنی اون حضرت کو آواز بلند سے مت پکارو كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
مانند آواز بلند سے پکارنے تمہارے کی لِبَعْضٍ واسطے بعضے کی یعنی اسکو آواز بلند سے مت پکارو جیسے که تم آپسمین پکارتے ہو که اے فلانے بلکه اپنی آوازون کو نیچا
کرو اور حضرت کے نزدیک جا کر ادب سے عرض کرو که یا رسول خدا اور نام بھی حضرت کا نه لو که انکو اے محمد کہو بلکه یا نبی الله و یا رسول الله کہو چنانچه کہتے ہین ابن عباس سے اس آیت کے
نازل ہونے سے پوچہا کہا که ایک جماعت بنی عنبر مین سے که اصحاب نے انکی فرزند قید کیے تھے وہ لوگ مدینه مین واسطے فدیه دینے کی ارادہ اور حضرت کے حجرون کی پیچہے کہڑے ہو کر آواز دی
که اے محمد باہر نکل آنحضرت کو اس بی ادبانه آواز دینے سے اذیت ہوئے خدا تعالے نے واسطے تشفی خاطر اقدس کے یہ آیت بہیجی که اے محمد
سے باہر نکل اور انکو منع کر اور کہه لو که مجہکو نام لیکر مت پکارو اسواسطے که آپسمین سب کے ساتہه برابر ہوتے ہے اور آپسمین رعایت مت نہین ہے پس ایسی فعل سے آواز نا کو
بلند کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ واسطے کراہیت باطل ہونے عملون اپنے کی ان تحبط مفعول له واقع ہوا ہے اور اسکے اول مین کراہت کا لفظ که وہ مضاف ہی مقدر ہے اور مراد
اعمال کی باطل ہونے سے یہ ہے که ثواب حاصل نہوگا اعمال کا وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور تم اطلاع نرکہتے ہو که عمل باطل ہونے سے اور کسی نے لکہا ہی که یہه آیت بنی
تمیم کی آدمیونکی حق مین نازل ہوئے ہی که جسوقت وہ رسول خدا کی پاس آتے تھے تو حضرت کی حجرہ کی دروازہ پر کہڑے ہو کر پکارتے تھے که اے محمد باہر نکل اور جسوقت حضرت باہر نکلتے
ہوتے تھے تو وہ لوگ حضرت کے آگی ہو کر چلتے تھے اور جسوقت کلام کرتے تھے تو اپنی آواز کو حضرت کے آواز پر بلند کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے که اے محمد اے محمد اس مقدمه
مین تو کیا کہتا ہے جیسے که آپسمین ایک شخص دوسرے کو کہتا ہی خدا تعالے نے یہه آیت نازل کی اور ابن عباس سے منقول ہی که یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق مین نازل ہوئی
که وہ بہرا تہا جسوقت کلام کرتا تہا تو بہت بلند آواز سے بات کہتا تہا اور بلند آواز بھی تہا اور رسول خدا کو اکثر اسکے آواز سے ایذا پاتی تھی اور منقول ہی که یہه آیت نازل
ہوئے تو ثابت گم ہوگیا رسول خدا نے اسکو تلاش کروایا لوگون نے بیان کیا که وہ روتا ہی حضرت نے اسکو بلوایا اور رونیکا سبب پوچہا تو کہا که یا رسول خدا یه آیت نازل ہوئی ہے
اور آواز میری بسبب بلندی ہی مین ڈرتا ہون که عمل میرا باطل ہو جاوے حضرت نے فرمایا که خیر کی ساتہه زندگی کریگا اور خیر کی ساتہه مریگا اور تو بہشتیون مین سے ہے اور منقول ہے که
که جسوقت کوئی شخص رسول خدا کو آواز بلند سے پکارتا تو حضرت اپنی آواز کو اسکی آواز پر بلند کرتے تھے اسواسطے که ایسا نہو که اگر اوسکے آواز میرے آواز پر بلند ہو تو
اسکا عمل باطل ہو جاوے اور عبد الله زبیر کہتا ہی که اصحاب بعد نازل ہونے اس آیت کی حضرت کی نزد اسقدر آہستگی سے باتین کرتے تھے که رسول خدا جب تک دوسری بار نه
پوچہتے تو سمجہتے نہتی اور مطلق بلند کرنا آواز کا ممنوع نہین ہے بلکه وہ آواز که جس سے رسول خدا کو اذیت ہوتے تھے پس جنگ میں جو آواز پر بلند کرتی وہ حضرت کو
اور منع نہ تہا اور حنین مین اصحاب کفار کی مقابله سے بہاگے تو عباس کو حکم کردیا که بلندی پر چڑہکر آواز بلند چیخ مار کر انکو پکارا انہون نے موافق حکم کی چیخ مار کر اصحاب کو آواز دی که اے
رضوان والو کہان بہاگی جاتے ہو اور کہتے ہین که حضرت عباس کے آواز اسقدر بلند تھی که ایک مرتبه کفار نے گلہ ان پر ہجوم کیا عباس نے با آواز بلند کہا که یا صباحاه حامله عورتون نے
اوس آواز کی ہیبت سے اپنے بچه گرادئے اور منقول ہے که ایک روز بہیڑیا گوسفند کو پکڑا چاہتا تہا حضرت عباس نے ایک چیخ ماری که اوس بہیڑیے کا پیٹ پھٹ گیا اور بعد اسکے وہ مر گیا اور کہتے ہین
جسوقت ثابت نے آواز بلند کرنے سے توبه کی اور اکثر اصحاب نے آواز کو اپنی پست کیا رسول خدا کی حضور تو یه آیت نازل ہوا اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ تحقیق جو لوگ که پست اور نیچا کرتے ہین اَصْوَاتَهُمْ
اپنی آوازونکو یعنی آہسته بولتے مین عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نزدیک رسول خدا کی انکی ادب کا ملاحظه کرکے اور انکی تعظیم کیواسطے اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ ہین که آزمایا ہے خدا تعالے نے
قُلُوْبَهُمْ دلون انکے کو لِلتَّقْوٰى واسطے پرہیزگاری کی جیسے که سونے کو آگ سے آزماتے ہین تاکہ کہوٹ اسکا معلوم ہو جاوے لیکن بعض صحابه بعد اسکی بہی آواز بلند کرتے تھے یہانتک بسبب مرض الموت کے رسول خدا نے

دوات قلم واسطے لکھنے وصیت کے طلب کی اور عمر بن خطاب اور انکی ہمراہیون نے کہا کہ دوات او قلم حضرت کو دینی نچاہیئے ہمکو کتاب خدا کی کفایت کرتی ہی اور بعضون نے کہا کہ دینی چاہیئے اوسوقت طرفین کی گفتگو سے
اسقدر آوازین بلند ہوئین کہ رسولخدا غصہ ہو کر فرمایا کہ کہڑے ہو جاؤ تم میرے پاس سے اور حضرت کی بیماری کا بہی کچہہ خیال نکیا اور بیمار کا مزاج بہت نازک ہوتا ہی سوقت بہہ کرتے بولین او سقدر حیح کہ رسولخدا نے اپنے پاس سے
اونکو اوٹہا دیا اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سے خدا کا بہچاننا ہی اونکی خالص نیت کو یعنی بہچانا ہی خدا نے اونکی دلونکو عبادت او پرہیزگاری کے یعنی اونکی دل پاکیزہ او خالص ہین کہ پرہیز کرنیوالی ہین
برائیون سے لَهُمْ مَغْفِرَةٌ واسطے اونکی بخشش ہے گناہون سے کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی وَأَجْرٌ عَظِيمٌ اور اجر بڑا ہی واسطے اونکی کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین او بعضی مفسرین لکہتے ہین کہ یہہ تینون آیتین بنی تمیم
جماعت کے حق مین نازل ہوئی ہین کہ وہ حضرت کے پاس جا کر بلند آواز سے حضرت کو بلاتی تہی اور کہتی تہے کہ ای محمد باہر نکل تو کہ ہماری عورتون او بچونکو تیرے لشکر قید کرکے لایا ہی رسولخدا اونکی آواز سے بیدار
ہو کر حجرہ سے باہر تشریف لائے اون لوگون نے کہا کہ ہمارے قید یونکو یا تو آزاد کر او یا اونکا فدیہ لے جبرئیل نازل ہوئے او کہا کہ یا رسولخدا اونسے ایک شخص کو درمیان اپنی او اونکی درمیان کے حاکم کر
کر وہ جسقدر حکم کرے حضرت نے اعور کو حاکم کیا او اوسنی حکم کیا کہ آدہونکو آزاد کر دو او آدہونکا فدیہ لو حضرت نے موافق اسکے عمل کرکے فرمایا کہ اسمعیل کی اولاد مین سے جسنے ایسا عمل کیا ہو اوسکو
کفارہ کا ہونا چاہیئے کہ وہ انمین سے ایک کو آزاد کرے پس اسطرح ونمین سے آدہی آزاد کیے او آدہونکا فدیہ لیا حق تعالی نے بسبب ترک کرنیکے ادب کو اونکی مذمت مین فرمایا کہ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ
تحقیق جو لوگ کہ پکارتے ہین تجہکو ای محمد صلعم مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ پیچہی حجرون کے یعنی حجرونکی باہر سے أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ اکثر اونکی عقل نہین رکہتی ہین او نہین سمجہتی ہین او واقف نہین
آداب کی رسمون سے بسبب نہ پہچاننے قدر او شرف تیرے کے اور ترک کرنے تیری تعظیم کے پس جو کہ مقتضا عمل کا ہی وہ تیرے رتبہ کو پہچانے وہ انہون نے نکیا تو مثل چوپایون کے ہین کہ عقل کا کام نکیا اسواسطے
فرمایا کہ وہ عقل نہین رکہتی ہین اور وہ مجنون او دیوانہ نہی کہ بالکل عقل سے خالی ہون او مراد حجرون سے حضرت کی بیبیونکی حجرے ہین کہ ہر ایک کے واسطے ایک حجرہ علیحدہ بنایا تہا او حجرات اسواسطے فرمایا ہی
ہو سکتا ہی کہ کوئی تو کسی حجرہ کے باہر آواز دیتا ہوگا اور کوئی اوسکے سوا دوسرے حجرہ کے پیچہی او حجرات کو ابو جعفر نے بفتح جیم پڑہا ہی او باقیون نے بضم جیم او یہہ آیت دلالت کرتی ہی حضرت کے کمال
تعظیم او بزرگی مرتبہ پر اسواسطے خدا نے فرمایا کہ وہ لوگ حجرون کے باہر اس طرح سے ادب سے ہو کر تجہکو پکارتے ہین اکثر اونمین ایسی ہین کہ عقل نہین رکہتی ہین او مثل چوپایون کے ہین وہ اوسکو
بلانا بدون چیخ مارنیکی بہت خوب ہی او اوسکو بہی ترک کرنا او صبر کرکے منتظر بیٹہی رہنا خصوصاً جناب رسولخدا کی واسطے کہ حضرت خود رونق افروز ہونگی تو ملاقات کرونگا
او بلانیکو ترک کرنا ادب کی رعایت سے او واسطے ملاحظہ تعظیم حضرت کے یہہ تصور نہایت ہی نیک او خوب ہی اسواسطے خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ او اگر تحقیق
وہ لوگ بنی تمیم کے صبر کرلتے او تجہکو پکارتے نہین یہانتک کہ باہر آتا تو طرف اونکی حجرہ سے نکلکر تو لَكَانَ البتہ ہوتا وہ صبر کرنا او منتظر رونق افروزی تیری کے
رہنا خَيْرًا لَّهُمْ بہتر ہے واسطے اونکی آواز کرنے سی واسطے ملاحظہ رکہنی رسمون آداب کی کہ باعث سعادتمندی دنیا او آخرت کا ہی اور موجب ثواب کا وَاللَّهُ غَفُورٌ
او خدا بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ بعد اوسکے توبہ کرے رَّحِيمٌ مہربان ہے ادب او حرمت کرنیوالون پر او کہتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے نوین
سال ہجرت کے ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کو قبیلہ بنی المصطلق کے پاس بہیجا تا کہ صدقات او زکوۃ وغیرہ کو اونسے وصول کرکے لائے او پہلی
اس سے درمیان ولید بن عقبہ او بنی المصطلق کے ایام جاہلیت مین عداوت تہی جسوقت اونکو خبر ولید کے آنیکی پہونچی تو پہلی عداوت سے درگذر کرکے او
محبت جدید اسلام کی اپنے دلونمین قرار دیکی ولید کی پیشوائی کو باہر نکلے ولید نے یہہ گمان کرکے کہ میرے قتل کرنیکو یہہ آئے ہین وہانسے واپس ہو کر مدینہ
کی راہ اختیار کی او رسولخدا صلعم سے جا کر عرض کی کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے ہین اسواسطے انہون نے زکوۃ ندی او میرے قتل کرنیکا انہون نے ارادہ کیا رسولخدا
یہہ سنکر غصہ ہوئے او ارادہ اونکی قتل کا کیا وہ لوگ حاضر ہوئے او کہا کہ ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ خدا کے غضب اوسکے سے او اوسکے رسول کے غضب سے قسم
خدا کی کہ ہم سے کوئی سرکشی واقع نہین ہوئی ہے او ہم سب فرمانبردار او تابعدار ہین او جو کچہہ دشمنی ہماری طرف سے عرض کیا ہی سب دروغ او خلاف واقع کہے رسولخدا نے اونکی کہنی کا
اعتماد نکرکے فرمایا کہ حکم درمیان میرے او درمیان تمہارے دو امر سے باہر نہین ہے یا تو تم اپنے سرکشی او نافرمانی سے توبہ کرو او یا ایک مرد کو تمہاری طرف مین بہیجتا ہون کہ
وہ بمنزلہ جان میری کے ہی تا کہ وہ تمسے جنگ کرے او تمہاری عورتون او لڑکونکو وہ قید کرکے لائے او بعد اوسکی دست مبارک امیر المومنین کے شانہ پر رکہکر فرمایا کہ وہ مرد یہہ ہے
او خالد بن ولید کو مع ایک جماعت کی اونکی شہر مین بہیجا او پوشیدہ انکا حال دریافت کر جسوقت خالد اونکی قریب پہونچا تو ایک جاسوس اوسنے اپنا اونکی احوال کی
دریافت کرنیکی واسطے روانہ کیا وہ جاسوس وقت نماز عصر کے اونکے پاس پہونچا دیکہا کہ اذان نماز کی کہتی ہین او جماعت سے نماز پڑہتی ہین او
طریقے اسلام کے ادا کرتے ہین وہ یہہ حال دیکہکر وہانسے پہرا او صورت حال خالد سے بیان کی خالد اونکے پاس گیا او انہون نے
بیان کیا کہ پہلے اس سے ولید ہمارے پاس آیا او ہم اوسکی تعظیم کے واسطے اوسکی پیشوائی کو باہر نکلے وہ ہم کو دیکہکر اولٹا
پہر گیا معلوم نہین کہ کیا باعث تہا او خالد اون سے صدقے وصول کرکے مدینہ کو واپس ہوا او رسول خدا صلعم سے

سےجا ابیان کیا یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ اگر لائے تمہارے پاس کوئی باہر ہونے والا حکم
خدا سے بِنَبَاٍ کسی خبر کو فَتَبَیَّنُوْۤا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فتثبتوا پڑہا ہے تثبتوا اور تاسی بینے پس تحقیق اور تجسس کرو تم اُس چیز کو اور اسکا سچ اور جھوٹ اُس کے سوا
اور کسی وجہ سے دریافت کرلو اور اُسکی ہی خبر دینے پر عمل مت کرو اَنْ تُصِیْبُوْا واسطے کراہت اسکے کہ پہنچاؤ تم آزار قَوْمًۢا کسی قوم کو قتل کرکے یا
مال انکی لوٹ کے بِجَهَالَةٍ ساتھ نادانی کے کہ انکے حال سے تم بخوبی واقف نہو اور نجانتے ہو کہ یہ مومن ہیں یا کافر اور فرمانبردار ہیں یا
سرکشی کرنے والے اور ایک شخص کے کہنے سے انکو کافر گمان کرکے اُن سے لڑنے کو جاؤ اور آزار پہنچاؤ اور حقیقت میں وہ مومن اور فرمانبردار
ہوں اور اگر انکو کوئی اذیت پہنچاؤ اور بعد اسکے جسوقت انکا حال واضح ہوجاے تو فَتُصْبِحُوْا پس ہو جاؤ تم عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اوپر اُس چیز کی
کہ کیا ہے تمنے اُنکے ساتھ کہ انکو آزار پہنچایا ہے نٰدِمِیْنَ پشیمان ہونے والے اور اپنے اُس فعل پر شرمندہ ہونیوالے اور پھر
تدارک اُسکا تمسے کچھ نہو سکے اور ہمیشہ اُس فعل کا افسوس اور رنج کرتے رہو پس عاقل کو چاہئے کہ ہر ایک شخص کی خبر دینے پر عمل نکرے جبتک
کہ سچ اسکا اور جھوٹ خارج سے دریافت نکرلیوے اور یہ ولید بن عقبہ برادر عثمان وہ شخص ہے کہ عثمان نے اپنی خلافت میں اُسکو کوفہ کا حاکم کیا تھا
اور شراب بہت پیتا تھا ایک روز نشہ میں اٹھکر لوگوں کو صبح کی نماز پڑہائی امام بنکر اور نماز صبح کی چار رکعت پڑہی اور بعد سلام کے لوگونکی
طرف منہ کرکے کہا کہ اگر کہو تو اور رکعتیں زیادہ کردوں چنانچہ استیعاب میں لکھا ہے اور ان تصیبوا منصوب لہ واقع ہوا ہے اور پہلے اسکے مضاف
اسکا مثل کراہت وغیرہ کے مقدر ہے اور بجہالۃ محل حال میں ہے یعنی جاہلین اور بعضے اس آیت کے شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ ایک
شخص نے ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم حرم رسولخدا کو اُسکی چچا کی بیٹی سے تہمت لگائی اور وہ تہمت لگانیوالے حضرت کی بیبیوں میں سے تھے رسول خدا نے
امیر المومنینؑ کو حکم دیا کہ یہ تلوار لے اور اسکے پاس جا اور اس امر کو تحقیق کر اگر ثابت ہو تو اُسکو قتل کر امیر المومنین تلوار لیکر اُسکے پاس گئے دیکھا اُسکو
کہ وہ ماریہ کے پاس بیٹھا ہے امیر المومنینؑ نے تلوار کو میان سے باہر نکالا اُسنے جانا کہ میرے قتل کیواسطے آئے ہیں اسیوقت وہانسے بھاگا اور خرما کے
باغ میں پہنچا اور اُسکے پیچھے پیچھے امیر المومنینؑ بھی گئے وہ وہاں جاکر چت لیٹ گیا اور پاؤں اپنے اوپر کو اٹھا لئے امیر المومنینؑ نے اُسکی طرف نظر کرکے
تو دیکھا کہ وہ نامرد ہے اور علامت مردی کی نہیں رکھتا ہے امیر المومنینؑ وہاں سے پھر گئے اور رسولخدا کو اُسکے حال سے مطلع کیا حضرت نے یہ سنکر فرمایا
کہ شکر ہے خدا کا کہ وہ بدی اور بدکاری کو ہم اہلبیت سے پھیرتا ہے اور دور کرتا ہے اور اب خدا تعالے خوف دلاتا ہے جھوٹ بولنے سے اسطور سے کہ وَاعْلَمُوْۤا
اور جانو تم اے مومنین اَنَّ فِیْكُمْ تحقیق درمیان تمہارے رَسُوْلَ اللّٰهِ پیغمبر خدا کا ہے اور بزرگی اور مرتبہ اُسکا اس امر کا
تقاضا کرتا ہے کہ جھوٹ اور کلام بیہودہ اُسکی خدمت میں عرض نکرو اور اگر کوئی خبر دروغ بیان کروگے تو خدا پیغمبر کو اُسکے کذب سے مطلع کریگا اور اُسوقت
تم رسوا ہوجاؤ گے لَوْ یُطِیْعُكُمْ اگر کہا مانے تمہارا پیغمبر اور تمہاری بات کو قبول کرے اور تمہاری راے پر عمل کرے فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
بیچ بہت کے کاموں میں سے لَعَنِتُّمْ البتہ رنج میں پڑجاؤ تم اور ہلاک ہوجاؤ تم اسواسطے کہ اکثر تمہاری گفتار اور کردار خواہش نفس اور تعصب کی راہ سے
ہے پس اگر پیغمبر تمہارے کہنے پر چلے تو تمہارے واسطے ہی خرابی ہے کہ برائی اُسکے انجام کی تمہاری طرف عاید ہونے والی ہے پس چاہئے کہ سب
امور میں تم اُسکی فرمانبرداری کرو کہ دنیا اور آخرت کی دونوں تنگی سے رہائی پاؤ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے مومنین ولید کی خبر کو راست جانکر
رسولخدا کو بنی مصطلق کے قتل اور لڑائی پر رغبت دلاتے تھے اور جماعت دوسری کہ متقی اور پرہیزگار تھے وہ اس امر میں دلیری نہیں کرتے تھے اور اپنے
تئیں اس سے بچاتے تھے اور دور رکھتے تھے اور دروغ گو نہ تھے وہ اسواسطے خدا تعالے نے اُن مومنین متقین کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اور لیکن خدا نے حَبَّبَ دوست رکھا ہے اِلَیْكُمُ طرف تمہاری یعنے بعضے تمہارے کہ پرہیزگاری کی جہت سے انہوں نے اپنے تئیں اُس سے باز رکھا ہے۔
انکی طرف ہی دوست رکھا ہے خدا نے الْاِیْمَانَ ایمان کو کہ وہ اعتقاد کرنا ہے خدا کی وحدانیت سے اور پیغمبر کی نبوت سے اور تمام اُن امور سے کہ جو پیغمبر خدا کی
جانب سے لایا ہے وَزَیَّنَهٗ اور آراستہ کیا ہے اُس ایمان کو فِیْ قُلُوْبِكُمْ بیچ دلوں تمہارے کے دلیلیں قایم کرکے وَكَرَّهَ اور مکروہ اور دشمن رکھا ہے
خدا نے اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ طرف تمہارے کفر کو وَالْفُسُوْقَ اور طاعت سے باہر نکلنے کو وَالْعِصْیَانَ اور نافرمانی کو سرکشی کی راہ سے اور امام محمد باقر
علیہ السلام اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد فسق سے دروغ ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اہل جبر کے مذہب کے باطل ہونے پر اسواسطے کہ خدا نے دوست

رہیگا اوس چیز کو کہ جسکو دوست نہین رکہتا ہی اور نہ مکروہ جانیگا اوس چیز کو کہ جسکو مکروہ نہین جانتا ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی لوگ کہ وصف کیا ہی
انکا ایمان کی ساتھہ اور آراستہ کیا ہی ایمان کو انکی دلون مین اور انہون نی اس امر پر دلیری نہین کی ہے هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝ وہی ہین ہدایت پانیوالی
طرف طریق نیک کی اور ایمان انکی دلون مین آراستہ ہو رہاہے اور کفر و فسوق و عصیان کو وہ مکروہ جانتی ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ واسطی فضل کی خدا کی جانب سی
وَنِعْمَةً ۝ اور واسطی نعمت کی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتی والاہی مومنون کی احوال کا اور ہر ایک کی فضیلت کو دوسری پر اور اونکی جہوٹ اور
سچ کو بہی جانتا ہی پس موافق اسکی ہر ایک کو سزا و جزا دیگا حَكِيْمٌ حکمت والاہی اور یہہ بہی حکمت اسکی ہی کہ خبر فاسق کا تحقیق کرنی کا حکم دیا اسو اسطی کہ
کہ جہوٹی خبرون مین بہت سی فساد اور فتنے ہین اور کہتی ہین کہ ایک روز حضرت رسول خدا دراز گوش پر سوار تہی اور انصار کی مجلسون سی ایک مجلس مین پہونچے اور وہان کچہہ توقف کیا
اور پہر اس دراز گوش نی پیشاب کیا عبد اللہ ابن سلول نی اپنی ناک پکڑی اور کہا اپنی دراز گوش کو کہ اسکی پیشاب کی بو نی ہمکو اذیت دی عبد اللہ ابن رواحہ نی کہا کہ تو اپنی ناک پکڑتا ہی رسول خدا کی دراز گوش تیری بو سی خوشتر ہی
اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ دراز گوش رسول خدا کی پیشاب کی بو تو مشک سی بہتر ہی اور رسول خدا اوس مجلس سی چلی آئی بعد تشریف لیجانی حضرت کی ابن سلول
غصہ ہوا اور کلام بی ادبانہ ابن رواحہ سی کیا ابن رواحہ نی بہی اسکی مقابلہ مین ایسا کلام کیا اور لڑائی نی طول کہینچا اور قوم دونونکی کہ اوس اور خزرج
تہی دونو طرف سی مستعد جنگ کی ہوئے اور نوبت لاٹہی اور کفش زنی کی پہونچی رسول خدا صلعم کو اس قضیہ کی خبر ہوئی تو پہر وہان تشریف فرما ہوئی اور
ان دونو قومونکو علیحدہ کرکی آپسمین انکی صلح کروادی اور یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنین سی
اقْتَتَلُوْا جنگ کرین آپسمین تو فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا پس صلح کرو تم درمیان اون دونونکے اور اقتتلوا صیغہ جمع کا محل تثنیہ مین باعتبار معنی کی
ہے کہ ہر طائفہ مین کثرت سی آدمی تہی اور بعضی اس آیت کے شان نزول مین بیان کرتی ہین کہ ایک مرد انصار کا دوسرے مرد انصاری کی ذمہ کچہہ آتا تہا اور وہ
اسکی دینی مین بہانہ کرتا تہا اور مانگنی والا اپنی قوم کی کمک سی توانا اور مطمئن ہو کر کہتا کہ مین اپنا حق تجہسی بزور لیتا ہون اور قہر کرکی لونگا اوس شخص نی کہا کہ
رسول خدا صلعم کی پاس چل کہ ہم اس مقدمہ مین انکو حاکم مقرر کرین اور جو کچہہ حضرت حکم دیوین اوسپر عمل کرین اوسنی کہا مین نہین جاتا ہون اور آپسمین اونکی
لڑائی ہونے لگی اور نوبت دشنام سی طرف تلوار کی پہونچی اور یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ ایک عورت انصاری نی اپنی شوہر سی جہگڑا کیا تہا اور اوسکے
شوہر نی اسکو گہر مین قید کر دیا اسکی قوم یہہ خبر سنکر آئی اور اسکو چہڑا کر لیگئی اور شوہر کی قوم کی آدمی ان سی جنگ کرنیکو طیار ہوئے اور دونو طرف سی لوگ کہنچی
حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی اور حکم دیا کہ دونو قومون مین صلح کرواو فَاِنْۢ بَغَتْ پس اگر زیادتی اور تعدی کری اِحْدٰىهُمَا ایک ان دونو گروہ
مین سی عَلَى الْاُخْرٰى اوپر دوسری گروہ کی اور صلح پر راضی نہو اور حکم خدا سی پہر جائی فَقَاتِلُوا الَّتِيْ پس جنگ کرو تم اوس گروہ سی
تَبْغِيْ کہ زیادتی اور تعدی کرے دوسری گروہ پر حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پہری وہ گروہ باغی ہونیوالے اور تعدی کرنی والی اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ طرف حکم خدا کے
اور فرمانبرداری کری فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پہری وہ گروہ اپنی زیادتی سی اور فرمانبرداری کو اختیار کری لڑائی کو ترک کرکی تو فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا پس
پس صلح کرو تم درمیان اون دونو گروہ کی بِالْعَدْلِ ساتہہ انصاف کی ان دونو مین سی کسیکی جانبداری نہو بلکہ دونو کی رعایت برابر ہو اور اول
جو دونو گروہ آپسمین جنگ کرتی تہی اسواسطی دونو مین فقط صلح کرانیکا حکم دیا اور بعد اسکے ایک گروہ جو کہ باغی تہی اوس سی لڑنی کا حکم دیا کہ اس حالت مین لڑنا اوس سی اسواسطی ہے
کہ اوسنی عدل سی عدول کیا ہی اور پہر گئی ہین اور بعد اسکی جو صلح واقع ہو تو اسکو عدل کی ساتہہ مقید کیا اور رعایت عدل کی معتبر رکہی کہ اوسنی رجوع کی اپنی بغاوت سی اور
رعایت عدل کی جو ہر امر مین بہت خوب ہی اسواسطی کہ انتظام امور دنیا اور دین کا اوسپر موقوف ہی پس اسیواسطی پیغمبر کو اور انکی پیروی کرنیوالونکو حکم عدل کا دیا
اور فرمایا کہ وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو تم سب امور مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ دوست رکہتا ہے عدل کرنیوالونکو اور حضرت صادق
علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ تاویل اس آیت کی جنگ جمل مین واقع ہوئی ہے اور وہ جو آدمی اس آیت کی لوگ مین اور وہ آدمی وہ ہین کہ باغی ہوئے
امیر المومنین پر اور واجب ہوگیا تہا لڑنا اونسی اور قتل کیا انکو یہانتک کہ رجوع کی انہون نی طرف حکم خدا کی اور اگر رجوع کرتی تو واجب تہا
علی پر موافق حکم اس آیت کی تلوار اونسی اوٹہا لینا کہ رجوع کرین وہ اسواسطی کہ بیعت کی تہی انہون نی رغبت سی اور پہر پہر گئی وہ اور وہی گروہ باغی ہے جیسی کہ
خدا نی فرمایا پس واجب تہا امیر المومنین پر یہہ کہ عدل کری انمین جسوقت کہ فتح پائی انپر جیسی عمل کیا رسول خدا نی مکہ والون مین کہ احسان کیا انپر اور معاف کیا اور ایسا ہی
امیر المومنین نی کیا اہل بصرہ کی ساتہہ جسوقت کہ ظفریاب ہوئے اونپر اور جناب امیر المومنین نی فرمایا تہا روز جنگ کہ اس آیت کی لوگون سے لڑائی نہین ہوئی مگر آج کی دن اور پڑہا کہ اِنَّمَا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سوا اسکے نہیں کہ مومنین بھائی ہیں آپس میں کہ اصل ایمان میں شریک ہیں اور امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مومن بھائی مومن کا ہی ماں باپ
کی جانب سے اسواسطے کہ پیدا کیا ہے خدا نے مومنین کو بہشت کی مٹی سے اسواسطے کہ وہ بھائی ہیں کہ اصل انکی ایک ہی اور وہ بہشت کی مٹی ہی اور حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ
مومن نظر کرتا ہی طرف نور خدا کے اسواسطے کہ پیدا کیا ہی خدا نے مومنین کو نور سے اور رنگا ہی انکو اپنی رحمت میں اور عہد لیا ہی اونسے ہماری دوستی کا کہ جس کو پہچنوایا ہی اپنے نفس
کو پس مومن بھائی مومن کا ہی باپ اور ماں کی جانب سے کہ باپ اسکا نور ہی اور ماں اسکی رحمت ہی اور وہ نظر کرتا ہی جس سے کہ پیدا ہوا ہے اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ مومن
بھائی مومن کا ہی چاہیے کہ نہ ظلم کرے اسپر اور نہ عیب کرے اسکو اور نہ خیانت کرے اسکے اور نہ ظلم کرے اسپر اور آپس میں وعدہ کرے تو خلاف اسکا نہ کرے بلکہ اسکو وفا کرے اور جسوقت مومن بھائی
مومن کا ہے تو پس چاہیے انمیں جھگڑا واقع نہو اور اگر اتفاقاً کبھی واقع ہی ہو تو فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو تم بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ درمیان دو بھائی اپنے کی یعنی جو شخص کہ درمیان گروہ
کے جھگڑا کریں ازمعنی انہیں کی جمع کی آئی ہیں اسواسطے کہ تا دلیل اسکی میں کل اثنین ہی پس صلح کرو تم درمیان مومنین کی کہ اگر جھگڑا انمیں واقع ہو کہ ظالم کو انمیں سے منع کرو
اور مظلوم کی مدد کرو اور بیان دو شخصوں میں صلح کرنیکے واسطے فرمایا کہ جسوقت کمتر میں صلح لازم ہوئے تو زیادہ میں بطریق اولی لازم ہو گئے اسواسطے کہ مخالفت اکثر کی آپسمیں بلا اور
فساد برپا کرنی والی بہت ہی کمتر کی مخالفت کے نسبت اسواسطے دو بھائیوں کی صلح کو فرمایا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ صدقہ کہ جسکو خدا دوست رکھتا ہے صلح
کرانی ہے درمیان آدمیوں کے جسوقت فساد کریں وہ اور نزدیک کرو انکو جسوقت بعید ہو جائیں وہ اور دوسری روایت میں فرمایا افضل ہی کہ جسوقت دیکھی تو درمیان دو شخصوں کے نزاع
میں سے جھگڑا تو ہمارے مال سے خرچ کر صلح کرانی میں اور فرمایا کہ صلح کرنیوالا جھوٹا نہیں ہے اگر صلح کرو اپنے ضمن دست جھوٹ بولنی کی ہو وہ جھوٹ ہوا اور یعقوب نے اخوتکم
کو اخوتکم پڑھا ہی جمع کا صیغہ اور بعضوں نے اخوانکم پڑھا ہی اور یہ بھی جمع کا صیغہ ہے اور باقیوں نے اخویکم تثنیہ کا صیغہ پڑھا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ یعنی اعذاب سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تا کہ تم رحم کیے جاؤ اور رحمت خدا شامل حال تمہارے ہو یعنی تقوے کی وسیلہ سے امیدوار رحمت کے رہو اور کعب الاحبار نے کہا ہی کہ اجر صلح کرانیوالیکا درمیان
آدمیوں کی مثل ثواب جہاد کی ہی کہ کفار سے کرے اور رسول خدا نے وصیت کی ہی امیر المومنین کو آپس میں یہہ ہے کہا ہی علی ایک میل راہ جاؤ اور بیمار کی عیادت کرو اور دو میل راہ جاؤ اور جنازہ کی ہمراہ
اور تین میل راہ جاؤ اور دعوت قبول کرو اور چار میل راہ جاؤ اور زیارت اس شخص کی کر کہ جسکو دوست رکھا ہی راہ خدا میں ایمان کی جہت سے اور پانچ میل راہ جاؤ اور اندوہ
رسیدہ کی خبر لے اور چھ میل راہ جاؤ اور مظلوم کی مدد کر اور لازم ہی تجکو کہ ہمیشہ استغفار کرتا رہ اور کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس جسوقت مجلس اقدس رسول خدا میں آتا تو لوگ
اسکو بٹھا دیتی جہت سے رسول خدا کی نزدیک بیٹھائے تا کہ کلام حضرت کا بخوبی سنتا رہے ایک روز مسجد میں آیا جسوقت کہ لوگوں نے ایک رکعت نماز صبح کی پڑھی تھی وہ نماز میں
مشغول ہوا اور جسوقت آنحضرت نماز سے فراغت کی تو لوگ پہلی اس سے فارغ ہو گئے تھے اور جبتک وہ نماز سے فارغ ہو ہر ایک اپنی اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا اور ثابت اپنی نماز سے فارغ ہو کر
اٹھا اور وہاں سے چلا تو لوگوں کی گردنیں پر پاؤں رکھتا ہوا جاتا تھا یہاں تک کہ اس جگہ پہونچا کہ درمیان اسکی اور رسول خدا کی ایک آدمی سے زیادہ نہ تھا اس شخص کو کہا تو یہاں سے کہڑا ہو جا
اور میری جگہ چھوڑ دے اوسنے کہا تو ایک جگہ بیٹھ گیا ہے یہیں بیٹھ جا وہ غصہ ہو کر وہیں بیٹھ گیا اور جسوقت ہوا خوب روشن ہو گئی تو ثابت نے اوس مرد کی طرف دیکھا کہا کہ تو کون
ہی اوسنے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے کہا فلانی عورت کا بیٹا اور یہہ طعنہ اسواسطے کہا کہ اسکی ماں ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے زنا اور بدکاری کی ساتھ مشہور تھی اوس مرد نے
یہہ کلام سنکر خجالت و شرمندگی سے سر اپنا نیچے کو کر لیا حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ ٹھٹھا نہ کرے کہ ہنسی کرے
کوئی قوم حقارت کے راہ سے مِّنْ قَوْمٍ کسی قوم سے یعنی کوئی شخص کسی شخص سے اسطرح سے ہنسی نہ کرے جسمیں اوسکی حقارت اوسکی ظاہر ہوتی ہو کہ جسکی سبب سے اسکو خجالت
ہو عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا قریب ہی کہ ہوں وہ لوگ کہ جنسی تم ہنسی کرتے ہو خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر اون ہنسی کرنی والوں سے باعتبار درجہ اور مرتبہ کی خدا کی نزدیک اسواسطے کہ اکثر
آدمی اطلاع نہیں رکھتے اہل ایک کی باطن پر بلکہ ظاہر حال کو دیکھتے ہیں اور ایک جماعت کہتی ہی کہ بنی تمیم کی آدمی صحابہ تنگدست تھے مثل عمار اور خباب اور بلال اور صہیب اور سلمان
اور جب کے انکی فقیری کی جہت سے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے حقتعالے نے فرمایا کہ اے مومنین حقارت ان لوگوں کی مت کرو کیا جانو میں جنکی تم ہنسی کرتے ہو اور تمکو کیا معلوم ہے کہ جنکے
حال کو حقیر اور ذلیل دیکھ کر انسے ہنسی کرتی ہو وہ خدا کے نزدیک تمسے کہ بہتر ہوں اور سبب تونگری سے جو کہ آسودہ حال ہیں اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ ام سلمہ نے اپنی کمر سے عنید
باندھا تھا اور گوشہ اسکا پشت کے پیچھے لٹکایا تھا کہ زمین پر لٹکتا جاتا تھا عائشہ نے ہنسی کی راہ سے حفصہ سے کہا کہ یہہ گوشہ جو ام سلمہ نے پشت پر لٹکایا ہی گویا زبان کتی کی ہی کہ منہہ
سے نکالی ہو حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی وَلَا نِسَآءٌ اور ہنسی نہ کریں عورتیں مِّنْ نِّسَآءٍ عورتوں سی عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ قریب ہی کہ ہوں وہ عورتیں کہ جنسے ہنسی کرتی ہو خَيْرًا
مِّنْهُنَّ بہتر اون عورتوں سے ہنسی کرنیوالیوں سی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ آیت اون عورتوں کے حق میں نازل ہوئی ہی کہ جو ام سلمہ کی قد کی کوتاہ ہونے پر ہنستا کرتی تہیں اور قرطبی نے کہا ہی
آیت صفیہ دختر حیی ابن اخطب کے ساتھ ہنسی کرنے میں نازل ہوئی ہی کہ وہ زوجہ تھی رسول خدا صلعم کی اور عائشہ و حفصہ اسسے ہنسی کر کے اوسکو ذلیل کرتی تھیں اور کہتی تھیں اسکو کہ اے یہود کی بیٹی

یہودیونکی اُسنے رسولخدا سی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ انکی جواب میں کیوں نہیں کہتی ہو کہ باپ میرا ہارون خدا کا پیغمبر ہے اور موسیٰ کلیم اللہ میرا چچا ہی اور محمد رسول اللہ میرا شوہر ہے
اُسنے اُنکے جواب میں یہی کہا تو انہوں نے کہا کہ تجھکو رسولخدا نے تعلیم کیا ہی اور یہی روایت ابن عباس سے ہی لیکن اُسمیں عایشہ اور حفصہ کا نام نہیں لکھا ہی بلکہ صفیہ کی شکایت اسطرح سے ہی
کہ مومنین مجھسی ہنسی کرتی ہیں وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور نہ طعن کرو تم اور مت عیب لگاؤ تم اَنْفُسَكُمْ نفسوں اپنے کو یعنی اپنے بھائیونکو اور ہم مذہبونکو اسواسطے کہ سب مومنین مثل ایک نفس اور
ایکجان کے ہیں پس جو کوئی کسی مومن کو عیب کرے وہ ایسا ہے کہ اسنے اپنے تئیں عیب کیا اور خلاف مذہب اپنے کا طعن اور عیب کرنا جائز ہے نہ مومنین کا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بچاؤ تم اپنے تئیں
طعن کرنے سے مومنین پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر بیان کرے کوئی شخص امر کسی مومن کا کہ اُس بیان کرنے سے ارادہ کرتا ہو اُسکے عیب کا اور ڈہانا اور گرادینا اُسکی عزت
کا تا کہ گر جائے وہ لوگونکی نظروں سے اور اُسکو حقیر سمجہیں تو نکالدیگا خدا اُسکو اپنی ولایت سے طرف ولایت شیطان کے پس شیطان بہی اُسکو قبول نکریگا وَلَا تَنَابَزُوْا اور نہ پکارو تم آپسمیں بِالْاَلْقَابِ
ساتھ لقبوں بُرے کے جیسے کہ یہودی مسلمان ہو گئی ہوں اور اُنکو کہو تم کہ ای یہودی اور یا کوئی نصرانی مسلمان ہو گیا ہو اُسکو کہو کہ ای نصرانی اور ایسے ہی مومن کو کافر اور منافق اور ملحد کہنا جایز
نہیں ہے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بُرا ہے نام فسق یعنی کسی کو یہودی یا نصرانی کہنا بَعْدَ الْاِيْمَانِ بعد ایمان لانے کے بہت بد ہی اور یا یہ کہ بدی کسب کرنا نام فسق کا مومن کے
غیبت اور مذمت کرکے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ اور جو شخص کہ نہ توبہ کرے ان منع کی گئی امروں سے اور نادم اور پشیمان نہو فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہی ہیں ظلم کرنیوالے کہ فرمانبرداری
کی جگہہ نافرمانی عمل میں لائے اور من کا لفظ باعتبار لفظ کے مفرد ہی اور باعتبار معنی کے مفرد کی اور جمع کے دونوں کے لئے آتا ہی اسواسطے اُسکے واسطے پہلے تو ضمیر مفرد کی آئی ہے بعد اُسکی ضمیر
جمع کی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ حق مومن کا اپنے بہائی مومن پر یہ ہی کہ اُسکو اُس نام سے پکارے اور وہ نام اُسکا اپنی زبان پر جاری کرے کہ جو اُسکے نزدیک بہت دوست ہے اور فرماتا ہی کہ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اجْتَنِبُوْا پرہیز کرو تم كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہت سے گمانوں سے کہ وہ گمان بد ہے حق میں مومن کے یعنی مومن کی بدگمانی سے
پرہیز کرو اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ تحقیق بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہیں یعنی باعث گناہ کا ہی اور فرمایا کہ بہت گمانوں سے پرہیز کرو اور بعضے اُنمیں سے گناہ ہی اور وہ گناہ وہی ہے کہ جسکو
زبان سے ظاہر کرے اور پرہیز تو سب بدگمانوں سے کرنا چاہئے وَّلَا تَجَسَّسُوْا اور تجسس اور تلاش نکرو تم مومنین کے عیبوں اور خطاؤنکو جو کہ تمپر پوشیدہ ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت نے
فرمایا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئیں گناہ بد سے اور منقول ہے کہ لو تم اُسکو کہ جو ظاہر ہو اور ترک کرو تم اُسکو جو کہ پوشیدہ ہی یعنے عیب کو کسی کے تلاش کرو اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ اپنے برادر مومن کے امر کو نیکی پر رکھو یہانتک کہ ثابت ہو بعد اُسکے وہ چیز کہ پہیرے تجھکو اُسکے امر سے اور نہ گمان کر تو بد اُس کلمہ سے کہ تیرے بہائی کے منہ سے نکلا ہی جسوقت کہ تو اُسکی نیک تاویل
کر سکتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ طلب کرو تم خطائیں مومنین کی اسواسطے کہ جو کوئی تلاش کرے اپنے بہائی کے گناہونکو اور جو کوئی تجسس کرے اُسکے گناہونکو تو تجسس کریگا خدا اُسکے گناہونکا اور
جسکے گناہونکو خدا تجسس کریگا تو اُسکو رسوا کریگا اگرچہ درمیان اُسکے گھر کے ہو اور تفسیر ثعلبی میں مذکور ہی کہ لوگوں نے عمر خطاب سے کہا کہ ابومحجن ثقفی اپنے گھر میں بیٹھکر شراب پیتا ہی عمر اٹھا اور اُسکے
گھر میں گیا دیکھا کہ ایک مرد کے سوا وہ بیٹھا ہی اور شراب اُسکے پاس نہیں ہے ابومحجن نے کہا کہ ای عمر یہ فعل حرام تہا کہ تو نے کیا اسواسطے کہ خدا تعالی نے تجسس سے منع کیا ہی اور تو نے اُسکو اختیار
کیا ہی عمر نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہ کیا کہتا ہی زید بن ثابت اور عبداللہ بن ارقم نے کہا کہ سچ کہتا ہی پس عمر نادم ہوکر اُس مجلس سے چلا گیا اور عبدالرحمن بن عوف نے روایت کی ہی کہ ایک رات عمر کے ہمراہ
ہم پہرتی تہی مدینہ میں اور ایک شخص کے دروازہ پر پہنچے تو سنا کہ اُسکے گھر میں سے آواز گانیکی آتی ہے اور چراغ روشن ہے دروازہ کو بند تہا تو انہوں نے دروازہ کہولا اور ہم اندر گئے دیکھا ایک مرد اور
عورت بیٹھی ہیں اور عورت گانے میں مشغول ہے اور مرد کے ہاتھ میں ایک قدح ہی عمر نے مرد سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے کہا کہ یہ زوجہ میری ہے اور پوچھا کہ قدح میں کیا ہی
کہا کہ آب شہد ہی عورت سے پوچھا کہ تو کیا گاتی تہی اُسنے کچھہ شعر پڑہے کہ میں یہ گاتی تہی اُس مرد نے کہا کہ ای عمر خدا نے فرمایا ہے کہ ولا تجسسوا اور تو نے برخلاف اُسکے
کیا اور تجسس میں مشغول ہوا تو یہ کہکر یہاں سے پہر جا عمر نے اُسکے کلام کو راست کہکر وہاں سے رجوع کی اور دوسری روایت میں عبدالرحمان سے منقول ہے کہتا ہی کہ میں ہمراہ عمر کے شب کو
ایک گھر کے نزدیک پہنچا کہ وہاں چراغ روشن تہا اور اُس گھر میں سے آواز آتی تہی عمر نے پوچھا کہ یہ گھر کسکا ہی میں نے کہا کہ امیہ بن ربیعہ کا ہی ہم دونو اُسکی دیوار پر اُسکے کوٹھے پر چڑھے اور اُسکے گھر میں تہی دیکھا
کہ امیہ اپنے یاروں کے ہمراہ شراب پینے میں مشغول ہے عمر نے اُنکو اس فعل سے منع کیا اور ڈرایا ان لوگوں نے کہا کہ ای عمر تو نے ایک فعل بد کیا ہی تو نے چار فعل بد کئی ہیں اول تو یہ کہ تو نے تجسس کیا اور
خدا اُسکو منع کرتا ہی اور دوسرے یہ کہ گھر کی دروازہ سے ہوکر تو نہیں آیا بلکہ دیوار پر سے ہوکر آیا ہی اور خدا اسکو منع کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا اور فرماتا ہی کہ واتوا البیوت
من ابوابہا اور تیسرے یہ کہ بدون اذن صاحبخانہ کے اُسکے گھر میں تو داخل ہوا اور خدا اُس سے منع کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی ولا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا اور چوتہی یہ کہ تو نے ہمپر سلام نہیں کیا
اور مخالفت کی تو نے قول خدا کی چنانچہ فرماتا ہی کہ وتسلموا علی اہلہا عمر یہ کلام سنکر خجل ہوا اور باہر چلا گیا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہئے کہ نہ غیبت کرے بعضا تمہارا بَعْضًا بعضے کو یعنی
آپسمیں ای مومنین ایک شخص دوسری شخص کی غیبت نہ کرے اور غیبت کرنا ایسا ہی جیسے اپنے بہائی مرے ہوئے کا گوشت کہایا چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ کیا دوست رکہتا ہے کوئی تم میں
سے اَنْ يَّاْكُلَ یہ کہ کہاوے لَحْمَ اَخِيْهِ گوشت بہائی اپنے کا مَيْتًا جسوقت کہ مردہ ہو وہ بہائی اور یا یہ کہ وہ گوشت مردہ ہو فَكَرِهْتُمُوْهُ پس مکروہ جانتے ہو تم اُسکو یعنی اگر گوشت بہائی مردہ کا

تمہارے پیش کریں تو پس کیا وہ جانو گے تم اسکو اور ہرگز نہ کہاوگے پس جیسے کہ تم گوشت برادر مردہ سے کراہت کرتے ہو ایسے ہی غیبت سے کراہت رکھو اور اس آیت کے شان نزول میں
لکھا ہے کہ ابو بکر اور عمر نے سلمان فارسی کو رسولخدا کے پاس بہیجا کہ حضرت سے کچھ کہانا مانگ لا حضرت نے سلمان کو اسامہ بن زید کے پاس بہیجا کہ وہ حضرت کا خانساماں تھا
اسامہ نے کہا کہ میرے پاس اسوقت کہانا نہیں ہے سلمان لوٹ پھر کر چلے آئے اور ابوبکر اور عمر سے بیان کیا کہ اسامہ نے کہانیکا انکار کیا اُن دونو نے کہا کہ اسامہ بڑا بخیل ہے اور سلمان
ایسا ہے کہ اگر اسکو ہم چاہ پر آب پر بہیجیں تو پانی اسکا خشک ہو جائے اور بعد اسکے دونو رسولخدا صلعم کے پاس گئے حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ سبزی گوشت کی تمہارے
ہونٹوں میں دیکہتا ہوں ان دونو نے کہا کہ یا رسولخدا ہمنے تو آج گوشت نہیں کہایا ہے فرمایا کہ سلمان اور اسامہ کا گوشت تم نے کہایا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت
کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ذکر کرے کسی شخص کا اسکے پیچھے اُس امر کا کہ اسمیں وہ ہو اور سننے والے بہی اسکو جانتے ہیں تو وہ غیبت نہیں ہے اور اگر سننے والے بہی اسکو نہیں
جانتے تہے تو وہ غیبت ہے اور اگر اُس امر کا ذکر کرے کہ وہ امر اُسمیں نہیں ہے تو وہ بہتان ہے اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ بچو تم غیبت سے کہ تحقیق غیبت زیادہ سخت ہے زنا سے پھر
فرمایا کہ اگر آدمی توبہ کرتا ہے زنا کرکے تو خدا قبول کرتا ہے توبہ اسکی اور غیبت کرنیوالا نہیں بخشا جاتا ہے جبتک کہ وہ شخص نہ بخشے کہ جسکی غیبت کی ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جو کوئی معاملہ کرے آدمیوں سے اور اُنپر ظلم نکرے اور باتیں اُنسے کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ اُنسے کرے تو خلاف اسکا نکرے پس وہ شخص وہ ہے کہ
کامل ہوئی مروت اسکی اور ظاہر ہوئی نیکی اسکی اور ظاہر ہوئی عدالت اسکی اور حرام ہوئی غیبت اسکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہو تم اُس شخص کے حق میں کہ جو حکم
خدا سے باہر ہے اور فرمانبرداری اسکی نہیں کرتا ہے ہر امر کو کہ جو اسمیں ہے تاکہ آدمی اُس سے پرہیز کریں لیکن مومن کی غیبت کرنی جو کہ فرمانبردار خدا کا ہے حرام ہے اور جیسے
کہ غیبت کرنی حرام ہے ایسے ہی غیبت کا سننا بہی حرام ہے جیسے کہ احادیث میں آیا ہے اور پہلے اسکے ذکر ہو لیا ہے غیبت کا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے یعنی اسکے عذاب سے
بسبب اختیار کرنے غیبت کے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ تحقیق خدا توبہ قبول کرنیوالا ہے اُن لوگوں کا کہ غیبت سے توبہ کرتے ہیں رَّحِیْمٌ مہربان ہے اُن لوگوں پر کہ جو توبہ کرتے ہیں
مصابیح القلوب میں مذکور ہے کہ ایک مرد صالح اور نیک امت کا بیان کرتا ہے کہ ایکروز میں فلانے قبرستان میں بیٹھا تھا ایک مرد جوان بہت جلدی اور سرعت سے
پھر گیا میں نے کہا کہ یہ آدمی اور اسطرح کے اور آدمی مسلمانوں کا وبال ہیں اور لوگوں کو پریشان خاطر کرتے ہیں شاید وہ لوگوں سے سوال کرتے ہونگے اور اسی لئے اُسنے کہا کہ لوگوں کو پریشان
کرتے ہیں پس وہ شخص بیان کرتا ہے کہ یہ بات میں نے اسکے حق میں کہی اور شب کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اُسی مرد کو جنازہ پر لٹا کر لائے ہیں اور اُسکو میرے پاس لائے اور چھری
مجھکو دے اور کہا کہ گوشت اسکا کاٹکر نوشجان کر میں نے اُنسے کہا کہ سبحان اللہ میں نے تو ایک عرصہ سے حیوان کا گوشت نہیں کہایا ہے گوشت مردہ کو کیونکر کہاؤں۔
لوگوں نے کہا کہ کیا تو نے غیبت اسکی نکی تہی پس کسواسطے گوشت اسکا نہیں کہاتا ہے میں نے کہا کہ توبہ کی میں نے اُس سے اور ایک سال میں نے اُس قبرستان میں آمدورفت رکھی
کہ اگر وہ شخص ملے تو اُس سے معاف کرواؤں بعد ایک سال کے اُسکو میں نے دیکھا اول اُسنے مجھے دیکھکر یہی کہا کہ توبہ کی تو نے میں نے کہا کہ ہاں میں نے توبہ کی ہے کہا کہ جا میں نے تجھکو معاف کیا
اور منقول ہے کہ جسوقت ماعز کو زنا کا اقرار کرنے سے سنگسار کیا تو رسولخدا نے سنا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ ماعز نے اپنے تئیں رسوا کیا زنا کی گواہی اپنے حق میں دیکر
یہانتک کہ اُسکو سنگسار کیا رسولخدا نے اُسوقت کچھ نفرمایا اور وہ آدمی رسولخدا کے پیچھے آتے تہے یہانتک کہ ایک کہنڈر پر پہنچے وہاں ایک گدہا مرا ہوا پڑا تہا حضرت نے اُن
آدمیوں کو فرمایا کہ تم اسکا گوشت کہاؤ انہوں نے کہا کہ یا رسولخدا مردار کا گوشت ہم کیونکر کہائیں فرمایا کہ تمنے غیبت ماعز کی کی ہے اور وہ مردار کے گوشت سے بدتر ہے نہیں جانتے
تم کہ ماعز بہشت کی نہروں میں پہرتا ہے اور انس نے رسولخدا سے روایت کی ہے فرمایا کہ مجھکو شب معراج آسمان پر لیگئے ایک جماعت کو میں نے دیکھا کہ ناخن اُنکے تانبے اور رانوں کے
اور اُس سے اپنے مونہوں کو چھیلتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں کہا کہ یہ وہ ہیں کہ جو دنیا میں اپنے بھائیوں کا گوشت کہاتے تہے اور اُنکی غیبت کرتے تہے اور اُنکی آبرو لیجاتے تہے
اور سننے والا غیبت کا بہی مثل غیبت کرنیوالے کے ہے چنانچہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والوں میں سے ہے اور منقول ہے
کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اگر ہوا تمہارے لباس میں آئے اور تمہارے لباس کو تمہارے ستر پر سے اُٹھا دے تو تم کیا کرو کہا کہ ہم اُس سے ستر کو پوشیدہ کرینگے فرمایا
کہ نہیں تم وہ جماعت ہو کہ لباس کو اوپر کو اُٹھا دوگے اور ستر کا دوگے اور یہ اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ اگر کوئی کسیکی غیبت کرے تو تم اُسکو منع نکروگے بلکہ مدد اُسکی کروگے
اور غیبت کہنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ اشارہ ہاتھ سے یا آنکھہ سے یا سر سے بہی غیبت کی قسم میں سے ہے جسوقت کہ اُس سے عیب ظاہر ہوتا ہو ایسے ہی نقل کرنی کسیکی حرکت کی
اور چلنے کی اور بیٹھنے کی اور یا کسی پر تعرض کرنے کہ میں کسی یتیم کا مال نہیں کہاتا ہوں اور میں غصبی مال نہیں کہاتا ہوں اور میں فلانی جگہہ نہیں بیٹھا ہوں اور میں کسیکا گلہ
یا نہیں کہتا ہوں اور میں غیبت نہیں کرتا اور مراد اُس سے یہ ہو کہ فلانا ایسا کرتا ہے اور یا یہ کہے کہ الحمد للہ کہ ہم تو اُس فعل سے پاک ہیں اور قصد یہ ہو کہ فلانا اس فعل کو کرتا ہے اور یا یہ کہ اپنے
نفس کی مذمت کرے اور مقصود اُس سے ظاہر کرنا دوسرے کے عیب کا ہو اور جو کوئی ظاہر میں علانیہ بدکاری کرتا ہو مثل زنا اور ظلم اور شراب نوشی کے اُسکی اور مخالف دین کی غیبت غیبت میں داخل نہیں ہے

چنانچہ پہلی آیتوں میں بھی اسکا ذکر ہو لیا ہی اور بعضی علما کہتے ہین کہ اگر کوئی کسیکی غیبت کری یا سنے اور بعد اسکے وہ اپنی دم پشیمان ہو تو کہی کہ اللھم صل علی محمد وال
محمد واغفر لمن اغتبتہ وسمعت غیبتہ اس صورت مین اوس گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا نے مکہ کو فتح کیا تو بلال کو حکم دیا اور وہ خانہ کعبہ کی کوٹھی پر گیا اور وہان
جا کر اونہوں نے اذان کہی اور بعضی آدمی انکی غیبت کرنے لگے ہشام نی تو انکی نسبت کہا کہ مر گئے اور کہا کہ کیا محمد کی پاس کوئی اور آدمی نہین تہے اذان کہنی کو سوای اس سیاہ کوے کی عتاب بن اسید نے
کہا کہ الحمد للہ باپ میرا زندہ نہین ہے کہ انکی اذان کو سنی اور سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر خدا چاہیگا تو اسکو برطرف کریگا اور ابوسفیان نے کہا کہ مین کچھ نہین کہتا ہون اسواسطے کہ ڈرتا ہون کہ
آسمان کا مالک محمد کو خبر دیگا تب اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور رسولخدا کو خبر دی حضرت نے ان لوگونکو طلب کیا اور فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہتے تہی سبنے اقرار کیا اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا
الناس اے آدمیو انا خلقناکم تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے تمکو من ذکر وانثی ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا سے پس جسوقت کہ تم ایک باپ اور ایک ماں سے پیدا ہوئے
تو تمہاری سبکی ایک اصل ہوئی اس صورت مین اگر تم اپنے نسب کی بڑائی اور افتخار کرو اور دوسری کی نسب پر طعن کرو تو تمہاری بیجا ہے اور غرض جدا جدا ہونی قومون اور فرقون کی
یہ ہے کہ کوئی عربی اور کوئی عجمی ہے اور کوئی ترک ہے اور کوئی حبشی ہے اور کوئی قریشی ہے اور کوئی تمیمی ہے اور کوئی تیم اور کوئی عدی اور کوئی ہاشمی ہے اور کوئی سید اور کوئی مغل ہے اور کوئی افغان
یہ شناخت کیواسطی ہے کہ فلانا فلانی قوم کا ہے اور واسطے فخر اور ناز کرنیکی نہین ہے کہ مین فلانی قوم کا ہون پس زیادہ بزرگ ہون چنانچہ خدا فرماتا ہے وجعلناکم شعوبا اور کیا ہے
تمکو بڑی بڑی گروہین اور قومین وقبائل اور چھوٹی چھوٹی گروہین لتعارفوا تا کہ پہچانو تم آپسمین ایک شخص دوسری شخصکو کہ یہہ فلانی قوم کا ہے یہہ واسطی شناخت کے ہے نہ واسطی فخر
کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد شعوب سے عجم ہین سوا عرب کے اور مراد قبایل سے عرب ہین پس غرض یہہ ہے کہ تم متفرق ہونیکی جہت سے اپنی باپ اور دادا کا فخر اور ناز نہ
کرو کہ وہ بیکار امر ہین ہے اور دنیا کا فخر تو مال کی جہت سے ہے اور آخرت کا فخر اعمال کی جہت سے ہے لیکن نازان اس پر بھی ہونا چاہیے اور باپ دادا کا فخر کرنا تو محض نادانی ہے
یہان تک کہ سید کو بھی مناسب نہین ہے کہ اپنی باپ اور دادا کا فخر کری البتہ غیر سید کو چاہیے کہ بسبب رعایت حرمت سید کے بزرگون کی کہ وہ اولاد رسولخدا اور علی مرتضی مین ہے اسکی
خاطرداری مین قصور نکری لیکن بہر آئینہ نالایق ہے وہ سید کہ جو اپنی باپ دادا کی برخلاف خدا کے نافرمانبرداری کری نماز نہ پڑھی اور نہ روزہ رکہی اور لوگونکی غصب کری اور
غیرون کی حقوق پر قابض ہو جاے اور حد آخر نزدیک تو یہہ کچھ فایدہ نہین بخشتا ہے بلکہ اوسکی نزدیک تو وہ آدمی بزرگی اور فضیلت رکہتا ہے کہ جو اسکی فرمانبرداری کری اور اعمال بجالا
اور پرہیزگاری اختیار کری چنانچہ فرماتا ہے ان اکرمکم تحقیق زیادہ بزرگ تمہارا عند اللہ نزدیک خدا کی اتقاکم پرہیزگار زیادہ تمہارا ہے سواسطی کہ پرہیزگاری سے نفس کا
بزرگ ہوتا ہے اور نہ باپ و نہ دادا کی جہت سے اور قمی نی لکہا ہے کہ یہہ رد ہے اوس شخص پر کہ جو نسب سے اپنی برائی اور بزرگی بیان کرتا ہے پس جسکی پرہیزگاری زیادہ ہے اسکی قدر
طرف خدا کی زیادہ ہے اور جناب امیر المومنین نی فرمایا ہے کہ ای آدمیو خدا تعالی نے بسبب اسلام کی تم سے نخوت جاہلیت کی لیگیا اور اپنی باپ اور دادا سے جو فخر اور ناز کرتی تہی
اسکو دفع کیا اسواسطی کہ عربی ہونا باپ کی جہت سے نہین ہے بلکہ ایک زبان ہے پس جو کوئی اس زبان مین کلام کریگا اسکو عربی کہینگی اور تم آدم سی ہو اور آدم مٹی سے اور
تحقیق زیادہ بزرگ تمہارا نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ پرہیزگار زیادہ ہے ان اللہ علیم تحقیق خدا جاننی والا ہے تمہاری اصل اور نسبت کا خبیر خبردار ہے تمہاری علم
اور ادب سے اور رسولخدا صلعم نی فرمایا ہے کہ خدا تعالی قیامت کے دن کہیگا کہ مینی تمکو جو کچھ حکم دیا تہا تمنے اسکو ضایع اور برباد کیا اور اپنی نسبونکو تمنی بلند کیا پس آج کے دن
مین اپنا نسب بلند کرونگا اور تمہارا نسب پست کرونگا کہان ہین پرہیزگار لوگ تحقیق زیادہ بزرگ تمہارا وہ شخص ہی نزدیک خدا کی کہ جو زیادہ پرہیزگار ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام نی
فرمایا ہے کہ دوزخ پیدا کی گئی ہے واسطی اوس شخص کی کہ جو نافرمانی کری خدا کی اگرچہ وہ سید قریشی ہو اور جنت پیدا کی گئی ہے واسطی اوس شخص کی کہ جو فرمانبرداری کری خدا کی
اگرچہ وہ غلام حبشی ہو چنانچہ منقول ہے کہ ایکروز رسول خدا مدینہ کی بازار مین پہرتے تہی دیکہا کہ ایک غلام حبشی کو فروخت کرتے ہین اور وہ غلام کہتا ہے کہ جو کوئی مجکو
چاہتا ہے خریدی چاہیے کہ اس شرط پر خرید کری کہ مجکو منع نکری نماز پنجگانہ کی ادا کرنی سے پیچھے رسولخدا صلعم کی اسواسطی کہ مینی ہمیشہ پانچون وقت کی نماز رسولخدا کی
پیچھے پڑہی ہے پس ایک مرد نی اسکو اس شرط پر خرید کیا اور رسولخدا اسکو ہمیشہ نماز مین دیکہتے تہی کہ آتا ہے اور نماز پڑہتا ہے جماعت مین اور بعد اوسکے کئی روز اسکو نماز
مین ندیکہا اسکا حال پوچہا لوگون نی عرض کی کہ یا رسولخدا وہ بیمار ہے حضرت انہی اوسکی عیادت کو یعنی اسکے پوچہنے کو گئی اور بعد تین روز کے
پہر حضرت نی اسکا احوال پوچہا اسکے آقا نی عرض کی کہ یا رسولخدا وہ مر گیا ہے رسولخدا یہہ سنکر اٹہی اور وہان جا کر خود اوسکے غسل وکفن کرنے مین
مشغول ہوئی اور مہاجرین وانصار نی اس امر سے عجب کیا اور حقتعالے نی یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ نسب کو کچھ دخل نہین ہے بلکہ بزرگی اور شرافت
اور پرہیزگاری سے ہے اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نی کہ وہ شخص کہ خوش کری اسکو یہ امر کہ مین زیادہ بزرگ سب آدمیون سے ہو جاون تو چاہیے کہ وہ ڈری خدا سے اور پرہیزگاری اختیار کری
اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ زیادہ پرہیزگار آدمیون مین وہ شخص ہے کہ حق کہی خواہ اوسکا فایدہ ہو اسمین اور خواہ اپنی نفس کا ضرر ہو حق کہنے مین حضرت عیسی علیہ

اٰمَنُوْا وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتہہ خدا کے اور پیغمبر اُسکے نیت خالص سے ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر نہ شک کیا اُنہوں نے بعد اقرار اپنے دلمیں خدا کا اور پیغمبر کی نبوت کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے بروز صلح حدیبیہ رسول خدا کی نبوت میں شک کیا تہا وہ ایمان سے بہرہ نہیں رکہتے تہے اور بعضے . . انہیں سے کہتے تہے کہ ہمکو آج جیسا شک پیدا ہوا ہی ایسا پہلے اس سے نہیں ہوا تہا وہ لوگ ہمیشہ شک میں مبتلا تہے لیکن بروز حدیبیہ اُنکا شک زیادہ تہا پھر اُنکو کیونکر مومن کہا جائیگا اور بعد اسکے بیان کرتا ہی وصف مومنین کا کہ وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ اور جہاد کیا اُنہوں نے ساتہہ مالوں اپنے کے کہ جہاد کرنیوالوں پر اپنے مال خرچ کئے وَاَنْفُسِھِمْ اور جہاد کیا انہوں نے ساتہہ نفسوں اپنے کے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے کہ خود جنگ میں کفار کے مقابلہ ہو کر لڑتے تہے اور شمشیر زنی کرتے تہے اور جہاد میں سے بہاگے نہیں اُولٰٓئِکَ یہ لوگ جنکی یہ صفت ہے ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وہ ہی سچے ہیں ایمان کے دعوے میں نہ وہ لوگ کہ تلوار کے خوف سے دعوے ایمانکا کرتے ہیں کہ مسلمانونکی تلوار سے بچ رہیں اور ہماری عورتیں اور بچے قید نہوں اور جہاد نفس سے مراد اپنے نفس سے جہاد کرنا بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے نفس کی فرمانبرداری . . نکرے اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو اُن صحرانشینوں نے قسم کہائی کہ دعوے میں ہمارا قول مطابق زبان کے ہی اور ظاہر ہمارا مطابق ہمارے باطن کے اور ہم مومن صادق العقیدہ ہیں حقتعالی نے انکے قول کے رد کرنے میں آیت نازل کی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد عرب کی جماعت کو کہ وہ جہوٹا دعوی کرتے ہیں اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ کیا بتلاتے ہو تم خدا کو اور تعلیم کرتے ہو تم بِدِیْنِکُمْ ساتہہ دین اپنے کے اور تمکو یہ گمان ہی کہ وہ تمہارے دین کو نہیں جانتا ہی اور دلونکی بات پر وہ مطلع نہیں ہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور حال یہ ہی کہ خدا جانتا ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھہ کہ بیچ آسمانوں کے ہی وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور خدا ساتہہ ہر چیز کے عَلِیْمٌ عالم ہے اور جاننے والا ہے اور کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نہیں ہے پس تمہارے دل کا اعتقاد اُسپر کیونکر پوشیدہ ہوگا اور وہ ہرگز تمہاری خبر کرنیکا محتاج نہوگا بلکہ وہ خود جانتا ہی جو کچھہ کہ تمہارے دلونمیں ہے اور پہلے اس سے گذر گیا ہی کہ وہ عرب ایمان کے دعوے میں رسول خدا پر بڑا احسان کہتے تہے اور کہتے تہے کہ اور عرب تو تجہسے لڑائی کرتے تہے اور ہم بدون لڑائی کے تجہپر ایمان لائے ہیں خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ احسان کہتے ہیں تجہپر وہ عرب اے محمد صلعم اَنْ اَسْلَمُوْا یہ کہ اسلام لائے وہ اور دین کو قبول کیا ہی اُنہوں نے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنکو کہ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ نہ احسان رکہو تم اوپر میرے اِسْلَامَکُمْ اسلام اپنے کا بَلِ اللّٰہُ بلکہ خدا . . یَمُنُّ عَلَیْکُمْ احسان رکہتا ہی اوپر تمہارے اَنْ ھَدٰکُمْ یہ کہ راہ راست دکہلائی تمکو لِلْاِیْمَانِ واسطے ایمان کے دلیلیں قایم کر کے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گویان ایمان کے دعوے میں پس واسطے خدا کے ہی احسان رکہنا تمپر نہ یہ کہ تم اُلٹا مجہپر احسان رکہو اور لطافت اس کلام میں یہ ہے کہ جسکو وہ عرب ایمان کہتے تہے خدا تعالی نے اپنے کلام میں اُسکو اسلام فرمایا اس سے اشارہ طرف اسکے ہے کہ جسکو وہ ایمان کہتے ہیں حق اُسکا یہ ہی کہ وہ اسلام نام رکہا جائے نہ ایمان پس کہہ تو اُنکو اے محمد صلعم کہ احسان مت رکہو تم مجہپر اُس چیز کا کہ حقیقت میں وہ اسلام ہی اور ایمان نہیں ہے وہ اور اگر بالفرض وہ ایمان ہے تو خدا کا احسان ہے تمپر کہ راہ راست دکہلائے تمکو اور خدا تعالی جو انکی دلکی بات پر مطلع تہا اسواسطے فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ خدا جانتا ہی غَیْبَ السَّمٰوٰتِ غایب اور پوشیدہ چیز آسمانونکو وَالْاَرْضِ اور زمین کو وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ اور خدا دیکہنے والا ہی اور بینا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم ظاہر کرنا ایمانکا اور پوشیدہ رکہنا دلمیں کفر کا اور بعضوں نے اسکو یعملون یا سے غایب کا صیغہ پڑہا ہی سُوْرَۃُ قٓ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں پینتالیس آیتیں ہیں اور کل آیتیں اسکی مکی ہیں مگر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السموات والارض سے وقبل الغروب تک مدنی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اس سورہ کو ہمیشہ فرایض اور نوافل میں پڑہے تو خدا تعالی دنیا میں اُسکی روزی زیادہ کریگا اور آخرت میں نامہ اعمال اُسکے دست راست میں دیگا اور حساب اُسکا بہت آسانی سے لیگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قٓ سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمۃ نے لکہا ہی کہ اول سورہ میں حروف مقطعہ کا لانا اسواسطے ہے کہ تا کہ فرق ہو کلام نظم سے ابتدا میں کلام نثر میں اسواسطے کہ سننے والا جانیگا کہ بعد اسکے کہ کلام آئیگا وہ نثر ہے اور نظم نہیں ہی اور یہ رد ہی اُن لوگونپر کہ جو قرآن کو شعر کہتے ہیں اور قٓ کی تفسیر میں اختلاف ہے ابن عباس کے نزدیک وہ نام ہی خدا تعالی کے ناموں میں سے اور بعضوں کے نزدیک وہ شروع ہی ہر اسم کا کہ جسکے اول میں قاف ہی مثل قادر اور قدیر اور قاہر کے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے اشارہ ہی طرف قرآن کے اور اکثر کہتے ہیں کہ قاف نام پہاڑ کا ہی کہ وہ تمام زمین کے گرد ہی اُسکی قسم خدا تعالی نے یاد کی ہے اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور قمی نے لکہا ہی کہ وہ تمام دنیا کے گرد ہے یاجوج اور ماجوج کے پیچھے اور کہتے ہیں کہ وہ پہاڑ زمرد سبز کا ہی اور کنارہ آسمان کا اُسکے اوپر ہے اور آسمان کی سبزی اُسیکا عکس ہی اور دنیا میں جو زمرد ہی وہ اُسی میں سے ہی کہ سکندر ذوالقرنین وہاں سے لایا تہا اور سکندر وہاں پہنچا تو گرد کوہ قاف کے چہوٹے چہوٹے پہاڑ دیکہے پوچھا کہ یہ کیسے پہاڑ ہیں اُسکے موکلوں نے کہا کہ یہ رگیں زمین کی ہیں اور کوئی ایسا شہر اور جگہہ نہیں ہے مگر ایک رگ اُسکی اس پہاڑ سے متصل ہو رہی ہے جسوقت خدا تعالی کسی زمین کو زلزلہ میں لانا چاہتا ہے ہمکو حکم کرتا ہے ہم اُس جگہہ کی رگ کو حرکت دیتے ہیں سکندر نے کہا کہ مجہکو خدا تعالی کی عظمت سے خبر دو کہا کہ کمترین چیز کہ دلالت کرتی ہی خدا تعالی کی عظمت شان پر وہ یہ ہے کہ ہمارے پیچھے ایک زمین ہے برف کی کہ طول اور عرض جسکا پانسو برس کی راہ کا ہی اور اسکی سردی کی شدت سے بعضی بعضے کو شکستہ کرتی ہے اگر وہ نہوتی تو تمام آدمی دوزخ کی گرمی سے جلکر مرجاتے اور بعضوں کے نزدیک قاف سوگند ہے قدرت الہی کی اور یا اشارہ ہے طرف قوت قلب محمد کے اور یا اشارہ ہے طرف کلمہ قضی الامر کے اور یا اشارہ ہے طرف قل یا محمد کے اور قٓ اگر نام سورہ کا ہے تو مفعول ہوگا فعل محذوف کا یعنے پڑہ تو قٓ کو اور یا خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنے وہ قٓ ہے اور اگر قٓ قسم ہے تو معنے یہ ہونگے کہ قسم کہاتا ہوں میں

ع

سورة ق

حقیقت قٓ کی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور قران بزرگ کی او جواب قسم کا محذوف ہے اور وہ یہ ہی کہ تحقیق تم لوگ کافرو اٹھائی جاؤگے زندہ کرکے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ قسم ہے قران بزرگ کی تحقیق محمد صلعم رسول خدا کا ہے اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول آئندہ بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ تعجب کیا انھوں نے یعنی کفار قریش نے اَنْ جَآءَهُمْ اسکا کہ آیا انکے پاس مُّنْذِرٌ ڈرانیوالا مِّنْهُمْ انہیں سے یعنی انکی ہی قوم میں سے اور حال یہ ہی کہ مقام تعجب کا نہیں ہی اسواسطے کہ جسوقت انکو ڈرانیوالیکے اوصاف کا علم ہو کہ وہ عادل ہے اور امین ہی اور رحیم ہی اور راست گو ہی اور تمام نیک خصلتوں کی ساتھ آراستہ ہی تو سوائے نصیحت کی اسکے ڈرانے سے اور کیا سمجھا جائیگا اور تعجب اسمیں کیا ہے لیکن مجملہ ان کا یہ تہا کہ وحی سوائے فرشتہ کی کسی کے پاس نہیں آتی اسواسطے وہ تعجب کرتے تھے کہ آدمی کی پاس کیسے آتی اور بہت تعجب کیا چنانچہ خدا فرماتا ہی فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ پس کہا کافروں نے ھٰذَا یہ پیغمبر کرنے یعنی محمد کا شَیْءٌ عَجِیْبٌ چیز عجیب ہے اور دوسرا تعجب انکا یہ تہا کہ کہتے تھے وہ کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مرجائینگے ہم یعنی کیا زندہ کرکے اٹہائے جائینگے ہم جسوقت کہ مرجائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجائینگے ہم مٹی ہڈیاں اور گوشت ہمارے ریزہ ریزہ ہوکر اور ہم پھر زندہ کر پھر لئیگے ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ یہ پھرنا بعید ہے عادت اور امکان سے کہ نہ کبھی سنا ہے اور نہ دیکھا ہی اور حقتعالی انکے بعید جاننے کو رد کرتا ہے کہ قَدْ عَلِمْنَا تحقیق جانتا ہے ہمنے مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ اس چیز کو کہ کم کرتی ہی زمین اور کہاتی ہی مِنْهُمْ ان لوگوں میں سے بعد مرنیکے گوشت اور پوست اور ہڈیاں انکی پس جسوقت کہ ہم انکے تمام اعضا کی خاک کو جانتے ہیں اور وہ سب ہمارے علم میں ہے تو پھر ہمپر اسکا جمع کرنا اور اسمیں روح ڈالکر زندہ کرنا کیا دشوار ہی اور جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ تمام اعضا آدمی کے خاک اور ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں مگر ایک ہڈی کہ جو مابین دونوں سیرین کی ہے قیامت کے روز حقتعالی سب بکہرے ہوئے ریزوں کو آدمی کے جمع کرکے اس ہڈی سے ملادیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ انبیا اور اصفیا اور اولیا اور شہدا کے بدن اسی طرح سلامت رہتے ہیں اور اسی پہلے بدن اپنے سے زندہ ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قسم ہے قٓ کی اور قران مجید کی کہ ہم جانتے والے ہیں آدمی کے بدن کے ریزوں کو جو کہ زمین میں خاک ہوکر ملگئے ہیں وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ اور نزدیک ہمارے کتاب ہے نگاہ رکھنے والے سب اشیا کی کہ جو کچھ عالم میں ہی سب اسمیں مندرج ہے تفصیل سے اور وہ لوح محفوظ ہے پس جسوقت کہ ہمارے پاس ایسی کتاب ہی تو ہم انکے بدنوں کے ریزوں سے کیونکر مطلع نہونگے اور انکے زندہ کرنے پر کیونکر قدرت نہ رکھتے ہونگے اور اب انکے جھٹلانے کی خبر دیتا ہی کہ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ بلکہ جھٹلایا انکافروں نے اور تکذیب کی انھوں نے ساتھ حق کی کہ وہ قران ہی یا محمد ہے لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا وہ حق انکے پاس اور حجت انپر لازم ہوئی فَهُمْ پس وہ جھٹلانیوالے فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ بیچ کام پریشان کے ہیں کہ کبھی تو قران کو جادو کہتے ہیں اور کبھی شعر اور کبھی قصہ اور پیغمبر کو کبھی مجنوں کہتے ہیں اور کبھی جادوگر اور کبھی جھوٹ بنانیوالا اور ایک امر پر قرار نہیں پکڑتے ہیں اور ایک چیز پر اکتفا نہیں کرتے ہیں بلکہ شاخ در شاخ پھرتے ہیں اور اب خداتعالی اپنی قدرت کو وہ بلا زندہ کرنیکی دلیل بیان کرتا ہی اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا کیا پس نہیں دیکھا ان انکار کرنیوالوں قیامت کے اِلَى السَّمَآءِ طرف آسمان کی کہ فَوْقَهُمْ اوپر انکے ہی کہ ہمنے اپنی قدرت سے كَیْفَ بَنَیْنٰهَا کیونکر بنایا ہے ہمنے اسکو وَزَیَّنّٰهَا اور آراستہ کیا ہی ہمنے اسکو ستاروں سے وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ اور نہیں ہیں واسطے اس آسمان کے شگاف اور سوراخ پس پیدا کرنا ایسی بڑی چیز کا اس انتظام سے بدون رخنہ اور خلل اور عیب کے دلیل واضح ہی اسکی کمال قدرت پر اور علم اور حکمت پر پس بلاشبہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی وہ قادر ہوگا اور جھٹلانا کفار کا اور انکار کرنا انکا محض عناد اور عداوت سے ہی اور واسطے لازم کرنے حجت کی دوسری دلیل بیان کرتا ہی کہ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو بچھایا ہمنے اسکو پانی پر وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا اور ڈالی ہمنے بیچ اسکے رَوَاسِیَ پہاڑ بلند اور مضبوط تاکہ انکی سنگینی سے زمین حرکت کرنیسے قرار پکڑے اور مثل کشتی کے الٹ نہ جاوے وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا اور اگایا ہمنے بیچ اس زمین کے مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ ہر قسم کی روئیدگی کو بَهِیْجٍ خوب بارونق دار سے کہ نظر کرنیوالے کو خوش معلوم ہو اور انکو ہمنے پیدا کیا ہے تَبْصِرَةً واسطے بینائی کے کہ اسمیں چشم عبرت سے نظر کریں اور نصیحت پکڑیں اور اسکی کمال قدرت کا اعتقاد کریں وَذِكْرٰى اور واسطے نصیحت پکڑنے اور یاد کرنے کے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے خدا کے کہ جو خداتعالی کی کاریگریوں میں تامل کرکے اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور تبصرۃ اور ذکرے مفعول لہ واقع ہوئے ہیں اور ایک اور دلیل بیان کرتا ہی اپنی قدرت کی وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ اور نازل کیا ہی ہمنے آسمان سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی یعنی مینہہ برکت والا اور بہت فائدہ رکہنے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پس اگایا ہمنے ساتھ اس پانی کے جَنّٰتٍ باغونکو کہ جنمیں کثرت سے قسم قسم کے درخت ہیں وَحَبَّ الْحَصِیْدِ اور دانہ روئیدگی کٹی ہوئی کو یعنی دانہ کو اس روئیدگی کے ہمنے اگایا کہ جسوقت وہ اپنے وقت کے پہنچنے پر کاٹی جاتی ہے مثل گندم اور جو اور نخود کے وَالنَّخْلَ اور اگایا ہمنے کھجور کے درختوں کو اس پانی سے کہ بٰسِقٰتٍ بلند اور کشیدہ قامت ہیں وہ کھجوریں یہ حال واقع ہوا ہے اور ایسی ہیں وہ کھجوریں کہ لَّهَا واسطے انکے طَلْعٌ نَّضِیْدٌ پہل ہیں تہ پر تہ اور پیچ رکہے ہوئے اور کثرت سے فراہم کئے گئے کہ جنکے پہل بھی کثرت سے ہوں اور سب کثرت سے ہمنے پیدا کئے رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ واسطے روزی بندونکی یہ مفعول لہ واقع ہوا ہی یا مفعول مطلق ہے وَاَحْیَیْنَا بِهٖ اور زندہ کیا ہی ہمنے ساتھ اس پانی کے بَلْدَةً مَّیْتًا شہر مردہ کو یعنے زمین خشک کو کہ پہلے اس سے بدون گہانس کے تھی اور اب ہری اور سبز ہوگئی روئیدگی کی کثرت سے پس جیسے کہ زمین کو زندہ کیا ہے ہمنے پانی سے كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ایسے ہی نکلنا ہی قبروں سے زندہ ہوکر اور حاضر ہونا میدان قیامت میں اسواسطے کہ اگر کوئی ادنی تامل بہی کرے کہ دانہ میں کہ وہ بالکل مردہ ہے اور خاک کے اندر پڑا ہے تو وہ جانیگا کہ جو شخص اسکے نکالنے پر قادر ہی تو مردہ نکا

قبروں میں سے نکالنا دشوار ہو اور خاطر اقدس رسول خدا صلعم جو کفار کی جھٹلانی سے رنجیدہ ہوتے تھے خدا تعالے حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جھٹلایا ہے پہلی اون مکہ والونکی اپنی اپنی پیغمبر کو قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح کی نبی کو وَأَصْحَابُ الرَّسِّ اور صاحبوں چاہ کی نبی کو اپنی پیغمبر کو انہوں نے کوئی میں دیا اور قصہ اصحاب الرس کا سورہ فرقان میں گذر گیا ہی وَثَمُودُ اور جھٹلایا ثمود کی قوم نے حضرت صالح کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے حضرت ہود کو وَفِرْعَوْنُ اور فرعون اور اسکی قوم نے حضرت موسیٰ و ہارون کو وَإِخْوَانُ لُوطٍ اور بھائیوں لوط کی نے اور بہائی لوط کی اسواسطے کہی کہ وہ لوط کی انساب میں سے تھی وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ اور صاحبوں بن کے نے حضرت شعیب کو جھٹلایا وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع کی نبی اور قصہ تبع کا سورہ دخان میں گذر گیا ہی اور باقی انبیا کا حال اپنی اپنی محل پر گذر گیا اور جھٹلانا ایک پیغمبر کا ایسا ہے کہ جیسے سب پیغمبرونکو جھٹلایا اسواسطے فرماتا ہی کہ كُلٌّ ہر ایک نے انمیں سے یعنی سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ جھٹلایا پیغمبرونکو اور جسوقت کہ جھٹلانا انکا ثابت ہوا فَحَقَّ وَعِيدِ پس واجب ہوا لازم وعدۂ عذاب میرا یعنی جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا میں نے عذاب کے نازل کرنیکا وہ عذاب انپر نازل ہوا اور حال مکہ والونکا بھی ایسا ہی ہوگا اور پہلے اس سے جو گذرا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ اسکے جواب میں فرماتا ہی کہ أَفَعَيِينَا کیا پس ماندہ اور عاجز ہوئے تھے ہم بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ساتھ پیدایش پہلی کی کہ آیندکو دوسری پیدایش سے ہم عاجز ہوویں اور لوگونکو بعد مرنیکے پھر زندہ نہ کر سکیں اور حال یہ ہے کہ پہلی پیدایش کا ان کافرونکو اقرار ہے کہ ہر چیز کو خدا پیدا کرتا ہی اور دوسری پیدایش میں انکو شک ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ بَلْ هُمْ بلکہ وے بسبب وسوسہ شیطان کی اور پیروی نفس کی فِي لَبْسٍ بیچ شبہ اور شک کی ہیں مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ پیدایش نئی سے کہ دوبارہ زندہ ہونا ہے اور فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدمی کو وَنَعْلَمُ اور جانتے ہیں ہم مَا تُوَسْوِسُ اس چیز کو کہ وسوسہ کرتا ہی بِهِ نَفْسُهُ ساتھہ اسکے نفس اسکا یعنی ہم جانتے ہیں ان باتونکو کہ جو انکی دلوں میں گذرتی ہیں اور انکی سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اس کلام کی دلیل فرماتا ہے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ اور ہم نزدیک تر ہیں طرف اس انسان کی مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ سے رگ گردن کی سے یعنی رگ جان سے اور مراد خدا کی نزدیک ہونے سے نزدیکی اسکی علم کی ہے بندے سے یعنی علم ہمارا بندے کا اسکی رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہی اور ورید وہ رگ ہی کہ جسنے گردن کی دونو طرف کو احاطہ کیا ہے اور گھیر لیا ہے اور دل سے وہ نکلتی ہی کہ قطع کرنا اسکا موجب موت کا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حبل الورید قریب تر اجزائے نفس انسان کا ہی پس حق تعالے اس سے بھی نزدیک تر زیادہ ہی اور حق یہ ہے کہ مراد نزدیک ہونے خدا سے نزدیک ہونا اسکے علم اور قدرت کا ہی بندے سے کہ وہ اسکی رگ جان سے زیادہ نزدیک ہی اور اسطرحکا نزدیک ہونا ہمارا دیکھنے سے ثابت ہی إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ جسوقت لیتے ہیں دو لینے والے فرشتے کہ لکھنے والے اعمال بندونکی ہیں اور وہ انکی اعمال اور اقوال کو لیکر نامہ اعمال میں لکھتے ہیں اور وہ منکر اور نکیر ہیں منکر تو شانہ راست پر ہی اور وہ نیکیاں بندہ کی لکھتا ہی اور نکیر شانہ چپ پر ہی اور وہ بندہ کی برائیاں لکھتا ہی اور جسوقت بندہ بدی کرتا ہی تو فرشتہ بدیکا ارادہ کرتا ہی کہ بدی کو لکھے فرشتہ نیکیکا کہتا ہے کہ ابھی مت لکھہ کہ شاید کہ یہ توبہ اور استغفار کرے پس اگر وہ استغفار کرے تو خدا بخشدیتا ہی اور سات ساعت تک وہ فرشتہ انتظار کرتا ہی اگر اس عرصہ میں اوسنے استغفار نکیا تو وہ فرشتہ شانہ چپکا ایک بدی لکھتا ہی اور اس آیت سے اشارہ ہی طرف اسکی کہ خدا تعالے فرشتونکی حفاظت سے بے پروا ہے اسواسطے کہ وہ مطلع ہی اون امور سے کہ جو فرشتوں پر پوشیدہ ہیں لیکن مقرر کرنا فرشتونکا واسطے لکھنے اعمال کے واسطے حکمت کی ہی اور وہ لطف ہی پروردگار کا کہ آدمی بدی کرنی سے پرہیز کریں اور نیکیوں کی طرف رغبت کریں یہ منکر اور اسواسطے مقرر کیے ہیں واسطے لکھنے اعمال کی کہ قیامت کی روز بندونپر حجت ہو اور انکی نامہ اعمال انکو دکھائی جاویں اور بعضے کہتی ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت لیتے ہیں دو فرشتے لینے والے اعمال اور اقوال بندونکو کہ ایک تو ان میں سے عَنِ الْيَمِينِ جانب راست سے ہی اور وہ منکر ہی وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ اور دوسرا جانب چپ سے بیٹھا ہوا ہی یعنی وہ دونوں ملے ہوئے جمع ہوئے ہیں کہ کبھی اونسے دور نہیں ہوتی اور اول میں قعید کی ذکر کو ترک کیا دوسرے پر اعتماد کرکے اور فعیل کا لفظ واحد اور متعدد کی دونوں کی لیے آتا ہی جیسے کہ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ پس اس صورت میں قعید بمعنے قعیدان ہوگا اور اول میں حذف کرنیکی احتیاج نہیں ہے یعنی وہ دو فرشتے راست اور چپ بیٹھے ہیں کہ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ نہیں نکالتا ہی منہ سے آدمی ..... کوئی بات یعنی ادا کرے کچھ کلام نہیں کرتا ہی إِلَّا لَدَيْهِ مگر نزدیک اوسکے یا نزدیک اوسکے بات کی رَقِيبٌ نگہبان ہے طیار کہ اسیوقت اسکی بات کو نامہ اعمال میں لکھتا ہی اگر اوسنے نیکی کی ہے تو ایک نیکی کی دس لکھتا ہی اور اگر بدی کی ہی تو جبتک سات ساعت کی مہلت ہوتی ہی اگر اس عرصہ میں استغفار کیا یا کوئی نیکی کے تو وہ بدی نہیں لکھے جاتے اور اگر ان دونوں میں سے کچھ نہیں کیا تو ایک بدی لکھے جاتی ہی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ تحقیق جگہ بیٹھنے تیری دو فرشتوں کی دو دانت تیری آگی کی ہیں کہ ایک فرشتہ دندان راست پر ہی اور ایک دندان چپ پر اور زبان تیری قلم انکا ہی اور آب دہن تیرا سیاہی انکی ہی اور تو جاری ہوتا ہی یعنی باتوں میں یعنی تو بے ملاحظہ جو کچھ چاہتا ہی کہتا ہی وہ باتیں سبکہ جو تیرے کام میں نہیں آتی ہیں اور فائدہ نہیں بخشتے ہیں اور خدا سے اور ان فرشتوں سے تو حیا

نہین کرتا ہے کہ ایسی باتین کہتا ہی اور حضرت امام حسن سی منقول ہی کہ وہ دو فرشتے دونہین ہوتی ہین بندی سی مگر وقت رفع حاجت کی اور خلوت کی
اور انس نی رسولخدا صلعم سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جسوقت کوی مومن بندہ مرتاہی تو وہ دونو فرشتے عرض کرتی ہین کہ خداوند
تو نی فلانی بندہ مومن کی روح کو قبض کیا اب ہم کہان جائین اور ہمکو اب کیا حکم ہی ان فرشتونکو خطاب پہونچی کہ آسمان و زمین مین فرشتون اور
آدمیون اور جنون سی بہری ہی اور وہ میرے عبادت مین مشغول ہین تم بہہ قبر پر اوس بندہ مومن کی جاؤ اور تسبیح اور ذکر میرا کرو اور ثواب اسکا اوس بندہ کی نام حسنات
مین لکہو قیامت تک وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور لاوے بیہوشی موت کی یعنی حاضر کری شدت موت کی کہ دور کرنیوالی عقل کی ہی بِالْحَقِّ اور امر حق اور درست کو کہ وہ آخرت
اور پہچانیگا اسکو مرنیوالا اور بعضے کہتی ہین کہ معنے اسکی یہ ہین کہ لاوے بیہوشی موت کی حق کو کہ وہ موت ہے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حق سی کہل جانا پردہ کا ہی کہ وہ شک نہین ہے یا بدی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد
ہی حقیقت وعدہ کل نفس ذائقة الموت کی ہی اور مجمع البیان مین لکہا ہی کہ قرات سعید ابن جبیر اور طلحہ کی وجاءت سکرة الحق بالموت ہے اور ہمارے علماء نی بہی ائمہ ہدا
علیہم السلام سی یہی قرارت روایت کی ہی اور اوسوقت انکو کہین کہ ذٰلِكَ یہہ موت مَا كُنْتَ وہ چیز ہی کہ تہا تو اپنی زندگی مین مِنْهُ تَحِيدُ اوس سی مرجاتا
اور بہاگتا کہ اوس سی ڈرتا تہا اور اوسکو مکروہ جانتا تہا وَنُفِخَ فِي الصُّورِ اور پہونکا جاوے بیچ صور کی دوسری مرتبہ کہ سب زندہ ہوجائین اور اپنی قبرون سی نکلکر
باہر آئین اور فرشتہ انکو کہین کہ ذٰلِكَ یہہ پہونکنا يَوْمُ الْوَعِيدِ دن وعدہ کرنی عذاب کا ہی کہ خلقت سی وعدہ عذاب کرتی تہی اور انکو ڈراتی تہی اوس سی تاکہ
اعمال نیک مین مشغول ہون اور اوس دن کی واسطی طیار رہین وَجَاءَتْ اور آوے اوس دن کو میدان قیامت مین كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس یعنی ہر شخص کہ مَعَهَا ہمراہ
اسکی ہو سَائِقٌ ایک ہانکنی والا یعنی ایک فرشتہ ہمراہ اوسکے ہو کہ اسکو حساب کی جگہہ ہانکتا ہوا لیجاوی وَشَهِيدٌ اور گواہ ہو یعنی وہ فرشتہ جو اسکی اعمال نیک اور
بدکی گواہی دیوے اور یہی جناب امیر المومنین نی فرمایا ہی اسکی تفسیر مین اور بطریق اہل سنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی منقول ہی وہ کہتی ہین میں نی رسولخدا صلعم سی سنا ہی
کہ فرماتی تہی کہ مراد سائق سی اس آیت مین میر ہون اور مراد شہید سی علی ابن ابیطالب ہے پس اس صورت مین انکو چاہی کہ طریقہ عناد و تعصب کا ترک کرین اور انصاف
کرکی علی ابن ابیطالب کو شک کی بہ سمجہین کہ مرتبہ انکا سب سے زیادہ ہی بعد رسول خدا کے اور کہا جاوے اوس سی کہ لَقَدْ كُنْتَ البتہ تحقیق تہا تو دنیا مین فِي غَفْلَةٍ بیچ غفلت اور بیخبری
کی مِنْ هٰذَا اس دن سی فَكَشَفْنَا پس کہولا اور اوٹہا یا ہمنی عَنْكَ تجہ سی غِطَاءَكَ پردہ غفلت تیرا کہ جس امر حق کو تو سنتا تہا وہ تو نی اپنی آنکہون سی دیکہا اور
یقین کیا فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس آنکہہ تیری آجکے دن بسبب دور ہونی پردہ اور حجاب کی حَدِيدٌ تیز ہی دیکہنی مین اوس چیز کو کہ نہین دیکہتے تہے تو نی قیامت کے چیزون مین
سی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد بصر سی بصیرت ہی علم کی معنی مین یعنی جو چیز کہ تجہپر پوشیدہ تہا احوال قیامت کا آجکی دن اسکا تو عالم ہوا اور عباس کے نزدیک
خطاب کافر سی ہی یعنی اسی منکر قیامت کہ دنیا مین تو بیخبر اور غافل تہا اور ہرگز اسپر ایمان نہین لاتا تہا اور بعضی کہتے ہین تمام خطاب اسکی طرف ہے اسواسطی کہ ایسا کوی
نہین ہی کہ تمام عمر آخرت مین مشغول رہا ہو اور امور دنیا نی اسکو آخرت سی کبہی باز نہ رکہا ہو اور فرماتا ہی کہ وَقَالَ قَرِينُهُ اور کہی ہمنشین اسکا اس روز یعنی وہ فرشتہ
کہ دنیا مین گواہ اسکا تہا هٰذَا یہہ ہی مَا لَدَيَّ جو کچہہ کہ نزدیک میرے عَتِيدٌ طیار ہی یعنی نامہ اعمال تیرا اور یہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سی منقول ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ہمنشین سی وہ آدمی ہی کہ جو دنیا مین اسکا یار اور ہمدم تہا اور گمراہ کرتا تہا اور اسکو اغوا کرکی برے افعال اوس سی کرواتا تہا
اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سی شیطان ہی کہ اسکو دنیا مین بہکاتا تہا اور گمراہ کرتا تہا اور وہ آدمی یا شیطان کہیگا کہ یہہ میری پاس طیار ہین یا ن ہیر اور عذاب
دوزخ کا کہ ہماری بہکانی سی تو گمراہ ہوتا تہا پس خدا کیجانب سی سائق اور شہید کو خطاب پہونچیگا کہ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ ڈالو تم بیچ دوزخ کی كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ
ہر کفر کرنیوالی عناد کرنی والی کو کہتی ہین کہ یہہ خطاب دوزخ کی فرشتونکی طرف ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اوسی سائق اور شہید کی طرف ہی اور ابوالقاسم حسکانی
کہ علماء اہل سنت سی ہی وکیع سی روایت کی ہی اور کہتا ہی کہ روایت کی ہی ابو المتوکل نی ابوسعید خدری سی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو
فرمائیگا خدا بتعالی مجکو اور علی کو کہ تم دونو دوزخ مین اوس شخص کو کہ دشمن کہتا تہا اور تم دونو کو اور داخل کرو تم بہشت مین اوس شخص کو کہ دوست رکہتا تہا تم دونو کو اور یہی مراد
قول خدا تعالی سی کہ القیا فی جہنم کل کفار عنید اور عنید وہ شخص کہ جو جحد کرنیوالا ہی حق ہی اور راہ ہدایت پانی اور محمد بن تمیم واسطی نی روایت کی ہی کہ شریک ابن عبداللہ نی کہا کہ ہمین
سلیمان اعمش کی عیادت کو اور اسکا مزاج پوچہنی کو گیا تہا اوسکے مرض الموت مین اتفاقا ابو حنیفہ اور ابو لیلی اور ابن شبرمہ بہی وہان حاضر ہوے اور اعمش
سی انہون نی کہا کہ اے ابو محمد تو آخرت سی نزدیک ہی ہم چاہتی ہین کہ تو توبہ اور استغفار کرے اور اپنی گناہون سی پشیمان ہو اور اپنی باطل قولون سی کہ تو انکو نقل
کرتا تہا باز آوی اور توبہ کرے اور بعد اسکی کہ علی بن ابیطالب کی حق مین تو برا کہتا تہا اور غلو کرتا تہا اور بہت سے ردی حدیثین رسولخدا کی علی کی شان مین تو روایت کرتا تہا

کہ تفسیر امیر المومنین

اور اسکو اس اوسی تو ہلاکت مین ڈالتا تہا اور تمہکو ان روایتوں سے خاموشی بہتر تھی پس چاہیئے کہ تم ان سپاہیوں کو تو بہکاری اعمش نے جسوقت ابو حنیفہ سے یہ تقریر سنی تو اپنے قریبوں اور
یاروں سے کہا کہ مجھکو بٹہلاو اُنھوں نے اُسکو بٹھلا دیا اور تکیہ اُسکے پیچھے لگادیا اُس نے کہا کہ اے ابو حنیفہ جان تو کہ ابو متوکل ناجی نے مجھکو خبر دی ہے ابو سعید خدری سے کہ
وہ کہتا تھا کہ سنا ہے مینے رسولخدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو خطاب حقتعالی کا پہنچیگا کہ اے محمد صلعم اور اے علی ڈالو تم دوزخ میں اُس شخص کو کہ دشمن رکہتا تھا
وہ تمکو اور داخل کرو تم بہشت میں اُس شخص کو کہ دوست رکہتا تہا تمکو پس بیٹھیگا علی ابن ابیطالب دوزخ کے کنارہ پر اور کہیگا کہ اے دوزخ پکڑ تو اسکو کہ یہ واسطے تیرے ہے اور چہوڑ دے تو
اُسکو کہ یہ میرے واسطے ہے اور یہی معنی ہیں آیہ القیا فی جہنم کل کفار عنید کے ابو حنیفہ نے جسوقت یہ کلام سنا تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اس مجلس سے اٹھو تا کہ بہت بڑی آواز
تمہارے کان میں نہ پہنچے وہ سب وہاں سے اٹہکر چلے گئے اور مجاہد جو مفسرین اہلسنت میں سے ہے اُسنے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھکو وصیت کی
رسولخدا صلعم نے کہ اے پسر عباس تجھکو چاہیئے کہ تو علی ابن ابیطالب کی دوستی اور پیروی اختیار کرے کہ گویا اسکی رہنمائی ہے اور پیروی اسکی نجات ہے عذاب سے
پس نیک ہے وہ بندہ روشن رائے کہ اسکی رائے سے باہر نجائے اور فرمانبردار اسکا رہے اور وائے اُس شقی بدبخت پر کہ اُس سے دشمنی رکھے اور نزاع کرے اور کینہ اسکا دلمیں رکہے اور
اُسکی برخلاف چلے اے پسر عباس خبردار ہو کہ قیامت کے دن کنجیاں بہشت اور دوزخ کی اُسکے ہاتھ میں ہونگی پس بہشتی بہشت میں اُسکے حکم سے داخل ہونگے اور دوزخی دوزخ مین
اُسکے حکم سے ڈالے جائینگے اور اسیطرح کی روایتیں اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہیں چنانچہ فرمایا حضرت سجاد علیہ السلام نے کہ فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ جسوقت جمع کرے خدا آدمیوں کو قیامت کے دن ایک مقام میں تو ہونگا میں اور تو اے علی اسروز عرش کے داہنی طرف پھر فرمائیگا خدا تعالی مجھکو اور تجھکو کہ اٹھو تم پس ڈالدو تم اُس شخص کو
کہ وہ دشمن رکہتا تہا تمکو اور جہٹلاتا تہا تمکو دوزخ میں اور قریب اسکے قول حضرت صادق علیہ السلام کا ہے کہ علی تقسیم کرنیوالا بہشت اور دوزخ کا ہے اور مطابق اسکے امام شافعی امام اہلسنت کے
شعر ہیں کہ علی حبہ جنة قسیم النار والجنة وصی المصطفی حقا امام الانس والجنة اور اسی کفار عنید کا وصف بیان کرتا ہے خدا تعالی کہ مناع للخیر بہت منع کرنیوالا ہو واسطے
خیر کے یعنی واسطے مال کے کہ اُسکو خرچ نہیں کرتا ہے واجب حقوق میں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ہر چیز کا منع کرنیوالا ہے معتد حدوں سے گذرنیوالا ہے خدا کی مریب
بہت شک لانیوالا ہے وحدانیت خدا میں اور روز جزا میں الذی وہ شخص کہ جعل کیا اُسنے یعنی شریک کیا اُسنے مع اللہ ہمراہ خدا کے الہا آخر معبود دوسرے کو
فالقیاہ پس ڈالو تم اُسکو فی العذاب الشدید بیچ عذاب سخت کے اور فالقیا مکرر واسطے تاکید کے آیا ہے اور کہتے ہیں کہ خطاب اسمیں طرف مالک داروغہ دوزخ کے ہے اور تثنیہ اسی
واسطے آیا ہے کہ عرب ایک شخص کو اور قوم کو تثنیہ کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں اور بعضے ایک آدمی کو کہتے ہیں کہ قوما واخرجا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں تکریر فعل کی ہے یعنی الق الق اور
بعضے کہتے ہیں کہ الف اسکا نون خفیفہ تاکید سے بدلا ہوا ہے اور جسوقت وہ کفار عنید دوزخ میں ڈالا جائے اپنے ہمنشین کے ہمراہ جسنے کہ اسکو گمراہ کیا تہا تو اُسوقت وہ جہگڑا شروع کریگا اور کہیگا کہ میرا کچھ
گناہ نہیں ہے بلکہ گناہ میرے ہمنشین کا ہے کہ اُسنے مجھکو گمراہ کیا تھا قال قرینہ کہے ہمنشین اسکا یہ سنکر کہ ربنا اے پروردگار ہمارے ما اطغیتہ نہیں حد سے گذرنیوالا کیا میں نے
اسکو اور راہ حق سے باہر نہیں لیگیا ہوں میں اسکو ولکن کان اور لیکن وہ تھا خود فی ضلال بعید بیچ گمراہی دور کی حق سے یعنی میں نے زبردستی اسکو گمراہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ
اپنے اختیار سے اور اپنی قدرت سے گمراہ ہوا ہے قال لا تختصموا لدی کہے گا خدا کہ نہ جہگڑا کرو تم نزدیک میرے کہ اسمیں فائدہ تمہارے واسطے نہیں ہے وقد قدمت الیکم اور تحقیق
پہلے سے بہیج چکا ہوں میں طرف تمہارے بالوعید وعدہ عذاب اپنے کو یعنی پہلے اس سے دنیا میں اپنی کتابوں میں اور زبانی پیغمبروں کی تمکو خبر کر دی ہے اُس چیز کی کہ باعث ڈالنے کی
تہی اسروز سے مقصود یہ ہے کہ دنیا میں تمکو راہ حق سے مطلع کیا اور اسروز کے عذاب سے تمکو ڈرایا لیکن تمنے عناد سے ہمارے پیغمبروں کے کہنے پر عمل نہ کیا ما یبدل القول لدی
نہیں بدلا جاتا ہے قول نزدیک میرے یعنی جو کچھ میں نے پہلے اس سے دنیا میں کہدیا ہوں تمکو کہ جو کوئی پیغمبروں کو جھٹلائیگا اور میرا انکار کریگا اسکو میں عذاب کرونگا یہ کہنا میرا بدل
نہیں سکتا ہے اور اسکے خلاف نہیں ہو سکتا ہے تمنے جو دنیا میں میرا انکار کیا اور میرے پیغمبروں کو جھٹلایا اسکی سزا میں داخل دوزخ ہوئے اور بعضے آدمیوں کی جو خدا تعالی کے بخشنے کا
اس سے بدلنا قول کا لازم نہیں آتا ہے اسواسطے کہ وہ اُن لوگوں میں سے ہوگا کہ جنکے واسطے بخشش کا حکم کیا گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وما انا بظلام اور نہیں ہوں میں ظلم کرنیوالا
للعبید واسطے بندوں کے کہ بدون جرم کے انکو گناہ میں پکڑوں بلکہ جو کوئی عذاب میں مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے گناہ سے ہوتا ہے یوم نقول لجہنم یاد کر تو اے محمد صلعم اسدن کو کہ
کہیں ہم واسطے دوزخ کے اور نافع اور ابوبکر یقول پڑھتے ہیں غائب کا صیغہ یعنی کہے خدا واسطے دوزخ کے کہ ہل امتلات کیا پر ہوا ہے تو کافروں اور گنہگاروں سے وتقول
اور کہیگا وہ دوزخ کہ ہل من مزید کیا کوئی زیادتی ہے من اسمیں زاید ہے یعنی وہ دوزخ کہیگا کہ اور زیادہ ڈالو حقتعالی اور کافروں کو اسمیں بہیجے یہاں تک کہ پر ہو جائے
اور کہتے ہیں کہ دوزخ پر ہوجائے موافق وعدہ کے کہ اُس سے وعدہ پر کرنیکا خدا نے کیا تھا تو بہشت فریاد کرے کہ خداوندا تو نے دوزخ کو پر کر دیا اور مجھکو پر نہیں کیا ہے اُسوقت
خدا تعالی ایک خلقت کو پیدا کرکے بہشت کو اس سے پر کریگا حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہی ہونگے وہ آدمی کہ انہوں نے دنیا کا غم نہیں دیکھا اور بعد ذکر وعدہ

اور بعد ذکر وعدہ عذاب کفار کے اور گنہگارون کے مومنین پرہیزگارونکی وعدہ بہشت کا ذکر کرتا ہی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیا جائیگا بہشت لِلْمُتَّقِيْنَ واسطے پرہیزگارونکے
غَيْرَ بَعِيْدٍ کہ نہ دور ہونیوالا ہو اور بعید کے ضمیر جنت کی طرف ہو اسطے پہرتی ہے کہ فعیل کا وزن مذکر اور مونث کی دونونکے واسطے آتا ہی اور یا ہو اسطے کہ غیر بعید حال واقع
ہوئی ہی اور موصوف اوسکا محذوف ہی یعنے شیئاً غیر بعید اور یا یہہ کہ جنت بتاویل بستان ہی اور کہتے ہین کہ ازلفت زینت کے معنی مین ہے یعنے آراستہ کیا جائیگا بہشت واسطے پرہیزگارونکی اور بعضے تفسیر
کی اسطرح سی کرتے ہین کہ وعدہ مومنین متقین کے بہشت مین داخل ہونیکا دور نہین ہے اونسی بلکہ عنقریب داخل ہونگے وہ اور دکہلانا پرہیزگارونکو بہشت کے منزلون اور درجونکا داخل ہونے سی پہلے اسواسطی ہی کہ
داخل ہونے سی پہلے وہ خوشحال ہوون اور بعد اسکے کہ اپنی درجونکو بہشت مین اونہونے ملاحظہ کیا ہو تو ملائکہ اونسی کہین کہ هٰذَا یہہ ثواب عظیم کہ نعمتین بہشت کی ہین مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز ہے
کہ وعدہ کئی جاتے تہے تم دنیا مین پیغمبرون کی زبانون سی اور یا یہہ کہ ہذا کا اشارہ ازلفت کے مصدر کیطرف ہی یعنے یہہ نزدیک کرنا بہشت کا وہ چیز ہے کہ وعدہ کئی جاتے تہے تم دنیا مین
اور یہہ نزدیک کرنا بہشت کا لِكُلِّ اَوَّابٍ واسطے ہر پہرنیوالیکے شرک سے طرف توحید یا گناہ سے طرف طاعت اور فرمانبرداری کے اور لکل اواب بدل واقع ہوا ہی للمتقین سے باعادہ حرف
جار اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اواب سی وہ شخص ہے کہ بہت یاد کرنیوالا خدا کا ہو تنہائی مین اور پشیمان ہونیوالا اور توبہ کرنیوالا ہو گناہ سے حَفِيْظٍ نگاہ رکہنے والا شرع حدود کا بعد
رعایت کرنیوالا خدا کے احکام کا مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وہ شخص کہ ڈرتا ہی خدا سے ساتہہ غیب کے کہ اوسکو دیکہا نہین ہی اور پہر ڈرتا ہے اوسکا یقین کرکے اور من بدل واقع ہوا ہی بعد بدل کے اور رحمٰن
معنے رحمت فراخ والیکے ہین ہو اسطے رحمان کا لفظ آیا ہے کہ باوجود ڈرنیکے اوسکی رحمت امید رکہنے والا ہی وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اور آتا ہی ساتہہ دل رجوع کرنیوالیکی طرف طاعت کے اور
نفرت کرنیوالیکے گناہ سے اور ملائکہ کہینگے ایسی لوگونکو کہ اُدْخُلُوْهَا داخل ہو تم اوس بہشت مین اور ادخلوا کا صیغہ جمع کا من کے معنا سے ہے کہ وہ مفرد اور جمع دونوکے واسطے آتا ہی اسواسطی
کہ داخل ہو تم بہشت مین بِسَلٰمٍ ساتہہ سلامتی کے ہر بلا سی اور زوال سے اور یا یہہ کہ ملائکہ تمپر سلام کرین ذٰلِكَ یہہ داخل ہونیکا وقت سلامتی سی بہشت مین يَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہمیشہ رہنے کا ہے
کہ بعد اوسکے موت کبہی نہو گی اور فرماتا ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو لَهُمْ واسطے اونکے ہی مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچہہ چاہینگے وہ نعمتین اور لذتین فِيْهَا بیچ اوس بہشت کے وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ اور
ہمارے زیادتی ہے اوس سے کہ ارادہ کرین وہ اور وہ چیز ہے ہمارے پاس کہ ہرگز اونکی دل مین نہ گزری ہو اور اونکی آنکہون نے نہ دیکہی ہو اور اونکے کانون نے نہ سنی ہو اور کہتے ہین کہ مراد مزید سے بخشنا
اور زیادتی کا ہی کہ جو اونکے استحقاق سے زیادہ ہو اور منقول ہے کہ بادل بحکم خدا بہشتیونکی سرون پر سے گزر کر حورین اونپر برسائیگا اور کہینگی وہ حورین کہ ہم ہین وہ زیادہ کہ جسکو خدا نے فرمایا ہے اپنا
مزید اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے نظر کرنے ہی طرف رحمت پروردگار کے اور اب خدا تعالٰی پہر کافرونکا ذکر کرتا ہی کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت ہلاک کئی ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے
مِّنْ قَرْنٍ قرن سی یعنے پہلے زمانہ کے لوگون مین سے کہ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ وہ بہت سخت اور قوی تہے اونسے بَطْشًا پکڑنے مین یعنی قوت مین اور اکثر تہے مال اور آدمیون مین مثل عاد اور ثمود اور غیر
اونکیکے فَنَقَّبُوْا پس راہ کاٹی اونہونے فِي الْبِلَادِ بیچ شہرونکے یعنے پہرے وہ شہرون مین تجارت کرتے ہوے اور مال متاع کماتی ہوئی یا موت سی ڈرتے ہوے اور عذاب کے نازل ہونے سی بچتے ہوے
هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ کیا جگہہ بہاگنے کی تہی اونکو موت سے یا عذاب کے نازل ہونے سی اور نصیحت تو ہمین اونکو ہے جو کہ عاقل اور ہوشیار ہین نہ غافلون اور جاہلونکو اسلئے فرماتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ بیچ اوسکے یعنی اون باتونمین کہ جو اس سورہ مین مذکور ہوئی ہین لَذِكْرٰى البتہ نصیحت ہے لِمَنْ كَانَ لَهٗ واسطے اوس شخص کے کہ ہووے واسطے اوسکے قَلْبٌ دل تامل کرنیوالا اور سوچنے
نصیحت کے باتونمین اور نصیحت کی باتونکا کان مین کہنے والا اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد قلب سے عقل ہے اور یہی قول ابن عباس کا ہے اور عقل کو قلب اسواسطے فرمایا ہی کہ دل محل ہے
عقل اور فکر کا اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ یا وہ شخص کہ ڈالے کان کو نصیحت کیطرف خصوصاً وہ نصیحتین کہ جو قرآن مین مذکور ہین وَهُوَ شَهِيْدٌ اور وہ دل حاضر ہے واسطے لینے اوس نصیحت کے کہ جسکو سنتا ہی
اور ذکر اور فکر مین مشغول ہوتا ہی تاکہ اوس سنی ہوئی کو سمجہے اور جسکا دل حاضر نہین ہوتا ہے وہ غائب کے حکم مین شمار کیا جاتا ہی اور سننا اوسکا بمنزلہ نہ سننے کے ہی بسبب حاصل نہونے کسی فائدہ کے
اوس سننے سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جو لوگ کہ بعد سننے قرآن کے رسول خدا کے پاس سے اوٹہتے ہین باہر آکر کہتے تہے کہ کیا کہا تہا ابہی رسول خدا نے حاضر تہے اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے مراد مومن ہی اور
مومن اہل کتاب کے گواہی دیوی ذکر نعمت رسول خدا کی جو کہ پہلی کتابون مین لکہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا کہ گویا الناظر سنے قرآن اسطرح چاہئی کہ گویا رسول خدا سے سنتا ہی اور وہ سی پہی ترقی کرکے جانے کہ جبرئیل سے سنتا ہی اور بعد
خدا سی سنتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ وقت سننے نصیحتون قرآن کے حضور قلب چاہئی اور ایسی ہی چاہئی کہ ہر عمل مین دل طرف خدا کی متوجہہ ہو خصوصاً نماز مین کہ سب عبادتونسے افضل ہے اور یہہ کلام ہر شخص کا نہین ہے
بلکہ وہ خاص لوگ ہین کہ جو مقرب درگاہ خدا کے ہین اور وکیع کہ اہل سنت کے راویون مین سی ہے روایت کرتا ہے کہ ایکروز دو شتر نہایت خوبصورت رسول خدا صلعم کے پاس ہدیہ
آئے رسول خدا نے اصحاب کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ تم مین سی کون ایسا ہی کہ دو رکعت نماز کے ہو قت پڑہے اسطرح کہ دل اوسکا وقت پڑہنے نماز کے امر دنیا مین مشغول نہووے اور
دلمین دنیا کا کوئی امر نہ گزرے کہ مین اون دونون شترون مین سے ایک اوسکو دون اور مالک اوسکا اوسکو کرون کسیکو جرأت نہوئی لیکن علی ابن ابیطالب نے جسوقت سید المرسلین صلعم سے یہہ تقریر سنی کہڑے ہوے اور دو رکعت نماز
ادا کین اور بیٹہہ گئے جبرئیل نازل ہوے خدا کیطرف سی اور کہا کہ مجہکو یا رسول اللہ حکم خدا یہہ ہے کہ ان دونون شترون مین سے ایک ناقہ علی کو دے دو موافق وعدہ کے رسول خدا نے فرمایا کہ ای جبرئیل علی کو دل مین وقت تشہد کے گزرا تہا
کہ ان دونون ناقون مین سی جو کہ بہتر اور فربہ ہوگا اوسکو مین لونگا اگر حضرت عنایت کرینگے اور یہہ امر دنیا کا ہی اسواسطے مین نہین دیتا ہون کہ شرط کے برخلاف علی نے کیا ہے جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول ا

یہہ فکر عاقبت کا متعلق ہے آخرت سے اسواسطے کہ مقصود اوسکا اس فکر سے یہہ تہا کہ اسکو راہ خدا مین تصدق کرون یا کسی معین محتاج کو دیڈالون اور شک نہین ہی کہ جو چیز کہ بہتر اور افضل ہو خدا
دیوین ثواب اوسکا زیادہ ہی ناقص چیز کے دینی سے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی ہرگز نہ پہونچو گی تم نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو تم راہ خدا مین اوس چیز سے کہ
دوست رکہتی ہو تم پس پیغمبر صلعم کا واسطے خدا کی بہانا اپنی نفس کے واسطے اور فربہ شتر کے دینی کا ثواب زیادہ ہوتا ہی کہ فقیر کو اوسمین فائدہ زیادہ ہی اسواسطے علی نے یہہ بات اپنی دلمین ٹہرا رکہی تہی سو جب
نے یہہ سنا تو وہ شتر علی کو دیدیے اور جسوقت یہہ امر واقع ہوا تو خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید یعنی تحقیق بیچ اس عمل کے کہ علی نے
کیا ہے البتہ نصیحت ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہووے واسطے اوسکے عقل یا ڈالے کان کو سننے کیواسطے اور وہ حاضر ہو اور کہتے ہین کہ یہودی موافق اپنی اعتقاد باطل کے کہتے ہین کہ خدا تعالے
نے چہہ روز مین آسمان اور زمین کو پیدا کر کے شنبہ کے روز عرش پر آرام لیا اور تہک کر بیٹہہ رہا اور اسیواسطے کچہہ اور کام نہین کرتا ہے خدا تعالے اونکی رد مین فرماتا ہی کہ ولقد خلقنا
السموات والارض اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آسمانون کو اور زمین کو وما بینهما اور اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو کے ہی پہاڑ اور درخت اور دریا فی ستة ایام
بیچ چہہ دنکے کہ وہ یکشنبہ سے شنبہ تک تہے وما مسنا اور نہین مس کیا ہمکو اوس پیدا کرنے مین من لغوب کسی ماندگی اور تہکن نے کہ جسکے سبب سے ہم آرام لیتے اور کہتے ہین کہ جسوقت یہودیون نے
کہا کہ خدا تعالے نے شنبہ کو آرام اور دم لیا آسمان اور زمین بنا کر تو رسول خدا کا منہ یہہ سنکر سرخ ہو گیا حق تعالے نے بعد اوسکے فرمایا کہ فاصبر پس صبر کر تو اے محمد صلعم علی
ما یقولون اوپر اوس چیز کے کہ کہتے ہین وہ یہودی جہوٹ اور بہتان کی راہ سے اسواسطے کہ جو شخص قادر ہو عالم پیدا کرنے پر بدون ماندگی کے تو وہ یہودیونسے بدلا لینی پر بہی قادر ہوگا دنیا
اور آخرت مین اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ آیت قریش کی شان مین نازل ہے کہ وہ انکار قیامت کا کرتے تہے وسبح اور تسبیح کر بحمد ربک ساتہہ حمد پروردگار اپنی کے عوض مین اون نعمتون کے
کہ تمہکو عطا کی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد تسبیح سے صلّ ہے یعنی نماز پڑہ تو اور نماز کا تسبیح اسواسطے نام رکہا کہ تسبیح نماز کا ایک ٹکڑا ہی اور اوسمین داخل ہے قبل یا ہی کہ نماز پڑہ تو قبل طلوع الشمس
پہلے نکلنے آفتاب کے کہ وہ وقت نماز صبح کا ہی وقبل الغروب اور پہلے غروب کے کہ وہ وقت نماز ظہر اور عصر کا ہے ومن اللیل فسبحه اور رات مین پس تسبیح کر تو اوسکو یہ وقت نماز مغرب اور عشا کا اور بعضے کہتے ہین تہجد کی نماز مراد ہے وادبار السجود
اور پیچہے سجدون کی تسبیح کر تو یعنی پیچہے سجدونکے یعنی پیچہے نمازونکے اور اہل حجاز اور حمزہ اور خلف نے ادبار کو بکسر ہمزہ پڑہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر صبح کو اور ہر شام کو دس مرتبہ پڑہے یہہ دعا لا اله الا الله
وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اوس سے دو رکعت ہین بعد نماز مغرب کے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ چار رکعتین ہین بعد نماز مغرب کے
ایک روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے ہی کہ مراد اوس سے وتر کی رکعت ہی آخر شب کو اور بعضی کہتے ہین مراد اوس سے نماز وتیرہ ہی کہ وہ دو رکعت بیٹہہ کر ہین بعد نماز عشا کی اور ابن عباس سے روایت
کرتے ہین کہ مراد اوس سے تعقیبات ہی نمازون یومیہ کی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اوس سے نوافل ہین بعد فرائض کے اور بعد حکم تسبیح بندونکو خوف دلاتا ہی قیامت کا حال بیان کر کے
چنانچہ فرماتا ہی کہ واستمع اور سن تو ظاہر مین یہہ خطاب رسول خدا سے ہے اور مراد اوس سے امت کی آدمی ہین یعنی سنو تم اوس امر کو کہ خبر دیتا ہون مین تمکو قیامت کے حال سے
اور وہ یہہ ہے کہ یوم ینادی المناد جسدن کہ آواز دیویگا آواز دینے والا اور یوم کا مضاف محذوف ہی اور وہ لفظ حدیث کا ہی اور وہ مفعول ہے استمع کا اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ واستمع حدیث
یوم ینادی المناد یعنی اور سن تو قصہ اوس دن کو کہ آواز دیگا آواز دینے والا یعنی اسرافیل کہ دوسرا صور پہونکیگا من مکان قریب اوس جگہہ سے کہ نزدیک ہی آسمان سے اور مراد اوس سے صخرہ
بیت المقدس ہے کہ تمام زمین سے بارہ میل اور ایک روایت مین ہے کہ اٹھارہ میل آسمان سے زیادہ نزدیک ہی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد مکان قریب سے یہہ ہے کہ سب لوگونکی نسبت وہ قریب ہی دنیا کے
سب جگہہ آواز برابر پہونچیگی اور بعضی کہتے ہین کہ اسرافیل اوس صخرہ پر چڑہکر اور انگلیان اپنی کانونمین رکہکر اور بآواز بلند پکاریگا کہ اے ہڈیو پرانی گلی ہوئی اور اے جوڑو ٹوٹے ہوئے کہ جدا ہوئے ہو اور گوشتو
ریزہ ریزہ ہوئے اور اے بالو بکہری ہوئے خدا تعالے تمکو حکم کرتا ہے کہ جمع ہو جاو واسطے قضا اور جزا کے اور یہہ آواز دیگا آواز دینے والا یوم یسمعون الصیحة جسدن کہ سنینگے لوگ آواز ہیبت ناک کو
بالحق ساتہہ حق کے یعنی واسطے امر حق کے کہ وہ جزا ہی اعمال کی اور بعضی کہتے ہین کہ صور پہونکنے والا اسرافیل ہوگا اور آواز کرنیوالا جبرئیل ہوگا اور عامل جملہ ظرفیہ کا محذوف ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہے
کہ یوم یسمعون الصیحة یخرجون من القبور یعنی جسدن کہ سنینگے آواز سخت کو تو نکلینگے قبرون سے چنانچہ دلالت کرتا ہی عامل محذوف ہونی پر یہہ قول آئندہ ذلک یوم الخروج یہہ دن نکلنے کا ہے
یعنے کہینگے سننے والے آوازکے کہ یہہ دن نکلنے کا ہی قبرون سے واسطے حساب اور جزا اعمال کے اور فرماتا ہی خدا کہ انا نحن نحیی تحقیق کہ ہم ہمہی زندہ کرتے ہین آدمیونکو یعنی نطفہ کو اونکی زندگی
بخشتے ہین ہم دنیا مین ونمیت اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین والینا المصیر اور طرف ہماری ہے پہر آنا بار دوسرا اونکو واسطے جزاے اعمال کے ہم زندہ کرینگے یوم تشقق الارض عنهم جسدن کہ شق
ہوگی زمین اور دور ہوگی عنهم اونسے یعنے مردونسے اور بعضے زمین وہ باہر نکلین قبرونسے سراعا جسوقت کہ جلدی کرنیوالی اور دوڑنیوالے ہونگی آواز کرنیوالے کے طرف بدن لاغر اور دیکہ
اور یہہ حال واقع ہوگی ذلک یہہ زندہ کرنا اور نکالنا قبرونسے اور دوڑانا طرف مقام حساب کے حشر جمع کرنا اور اوٹہانا ہی علینا یسیر اوپر ہمارے آسان باوجود دور دراز
متفرق ہوئے قبرون کی نحن اعلم ہم زیادہ جاننے والے ہین اور خوب عالم ہین بما یقولون ساتہہ اوس چیز کی کہ کہتے ہین وہ کفار کہ انکار وحدانیت اور نبوت اور قیامت کا کرتے ہین لائق نہین حق سبحانہ کی
کہتے ہین وما انت علیهم بجبار اور نہین ہے تو اے محمد اوپر اونکی زبردستی کرنیوالا واسطے ایمان لانیکے کہ قہر اور جبر کرکے اونکو مومن کرے تو فقط ہمارے احکام پہونچاتا ہی اور لوگونکو غضب الٰہی

طرف تمہاری بھیجی ہوئی ہم تا عذاب خدا سے فَذَكِّرْ پس نصیحت کر تو بِالْقُرْآنِ ساتھ قرآن کے یعنی ساتھ نصیحتوں قرآن کے مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۔ اوس شخص کو کہ ڈرے عذاب کرنے میرے سے قیامت کے روز سے اسواسطے کہ جو کوئی خوف کرتا ہی اوسیکو فائدہ ہوگا اور جو لوگ کہ اپنی کفر پر اصرار کرتے ہین اور انکار کرتے ہین اونکو کچھ نفع نہ ہوگا نصیحت کرنا تیرا سورۃ الذاریات یہ سورہ مکی ہے اور اسمین ساٹھہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ذاریات کو پڑہے دنکو یا راتکو خدا تعالے اوسکی معیشت کو درست کریگا اور روزی کو اوسپر فراخ کریگا اور نور اوسکے قبر مین پیدا کریگا کہ قیامت تک اوسکی قبر اوس نور سے روشن رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالذَّارِيَاتِ قسم ہی پراگندہ کرنیوالیونکی یعنی قسم ہے ہواونکی کہ پراگندہ اور متفرق کرتی ہین بادلونکو یا خاک کو یا قسم ہے ملائکہ کی کہ پراگندہ کرنیوالی ہین بادلونکی یا قسم ہے عورتون بکثیر بچے جننیوالیون کی اولاد کے ذَرْوًا پراگندہ کرنے کو فَالْحَامِلَاتِ پس اٹھانیوالیان ہین وِقْرًا بوجھہ بہاری بادلونکو یا اوٹھانیوالے بادلونکی بوجھہ بہاری باران کو یا ملائکہ اوٹھانیوالے بوجھہ بہاری بادلونکو یا عورتون اوٹھانیوالیون کو بوجھہ بہاری حملونکی فَالْجَارِيَاتِ پس جاری ہونیوالی کشتیون کی دریا مین يُسْرًا آسانی سے یہ صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی جریا یسرا یعنے جاری ہونا آسانی کا فَالْمُقَسِّمَاتِ پس تقسیم کرنیوالی ہین ملائکہ اَمْرًا کام کو جو کہ متعلق اونکے ہی جیسے کہ برسانا باران کا اور تقسیم کرنا بندونکی روزیکا اور اجلونکا کہ امر داونکی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سوال کیا گیا امیر المومنین علیہ السلام سے والذاریات ذروا سے فرمایا کہ وہ ہوائین ہین فالحاملات وقرا بادل ہین والجاریات یسرا کشتیان ہین اور والمقسمات امرا ملائکہ ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ والمقسمات امرا ملائکہ ہین کہ جو تقسیم کرتے ہین روزی بنی آدم کی طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور جو کوئی سوئے اوس وقت وہ سویا اپنی روزی سے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ سوائے خدا کے کسیکی قسم کہانا جائز نہین ہے اور خدا تعالے اپنی مخلوقات مین سے جس چیز کی چاہی قسم کہا سکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چار فرشتہ ہین کہ جنکو بندونکے کام سپرد ہین جبرئیل تو سختی کرنے پر اور میکائیل رحم کرنے پر اور عزرائیل روح قبض کرنے پر اور اسرافیل صور پہونکنے پر اور حق تعالے قسم یاد کرتا ہی اپنی عجائب صنعتون اور کاریگریونکی ہی اسکے واسطے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ وعدہ کیجاتی ہو تم قیامت کا اور حساب و جزا اور بہشت اور دوزخ کا اور سوا اسکی اور احوال قیامت لَصَادِقٌ البتہ راست ہی اور کسی طرح اوسمین خلاف نہین ہے وَاِنَّ الدِّيْنَ اور تحقیق جزا و حساب لَوَاقِعٌ البتہ واقع ہونیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ قسم ہے آسمان صاحب راہ خوب کی اور مراد اوس سے جگہہ چلنے ستارونکی ہے اور بعضے کہتی ہین کہ حبک آسمان ستارونکا ہی یعنی وہ آسمان کہ نہایت مزین ہے اور کہتی ہین کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ اوسمین راہین ہین باریک جیسی پانیمین ہوا چلنے سے ہوجاتی ہین ایسی راہین آسمانمین ہین اور اسی طرح سے پیدا ہوئی ہی اور امیر المومنین سے کسینے حبک کے معنی پوچہے تو فرمایا کہ حسن اور زینت کے معنے مین ہے اور بعضون کے نزدیک معنی ہموار اور مضبوطی کے ہین اور حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حبک کیا چیز ہے خدا تعالے کی قول مین والسماء ذات الحبک فرمایا کہ محبوکۃ الی الارض یعنی ہموار کیا گیا زمین پر اور بعد اوسکے امام علیہ السلام نے اونگلیان ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین ڈالکر فرمایا کہ اسیطرح آسمان اور زمین آپسمین ہین ایک دوسرے مین داخل ہے مینے عرض کی کہ ای فرزند رسول خدا ایسا کیونکر ہوسکتا ہی کہ خدا تعالے فرماتا ہے رفع السماء بغیر عمد یعنی بلند کیا آسمان کو بغیر ستون کے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ بغیر عمد ترونہا یعنی بدون اوس ستون کے کہ دیکہو تم اوسکو یعنی وہ ستون کہ جسکو تم دیکہو نہین ہے بلکہ ستون ہے لیکن تم اوسکو نہین دیکہتے ہو مینے عرض کی کہ یا ابن رسول خدا اسکو تشریح کرکے فرما دیجئے مین سمجہون امام علیہ السلام نے اپنا دست چپ زمین پر بچھایا اور اوسکے اوپر اپنا دست راست مثل قبہ کے رکہا اور فرمایا کہ زمین مثل دست چپ میرے ہے اور آسمان پہلا اوسپر ایک قبہ سا مثل دست راست میرے ہی اور اسیطرح زمین دوسرے آسمان اول کے اوپر اور آسمان دوسرا مثل قبہ کے اور آسمان دوسرے پر زمین تیسری ہے اور اوسکے اوپر آسمان تیسرا مثل قبہ کے اور اسیطرح تو زمینین اور ساتون آسمان ہین اور عرش رحمان کا آسمان ساتوین کے اوپر ہے اور یہی مراد ہے قول حق تعالے سے الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یعنے وہ شخص ہے خدا کہ پیدا کئی اوسنے سات آسمان طبق طبق اور زمین مثل اونکی کہ وہ بہی سات ہین یتنزل الامر بینہن نازل ہوتا ہی امر درمیان اونکے پس صاحب امر پیغمبر ہے اور وصی اوسکا ہی بعد اوسکے کہ قائم ہین زمین پر اور امر جو نازل ہوتا ہی جانب اونکی درمیان آسمانون اور زمینونکے ہوتا ہے اور مینے پوچھا کہ نیچے ہمارے ایک زمین ہے اور جو یہ مینین ہے اوسکے اوپر ہین اور صاحب صافی نے لکہا ہے کہ گویا امام علیہ السلام نے آسمانکو زمین فرمایا بہ نسبت اسکے ماتحت کے یعنی اوسکا سطح ہر آسمانکا بمنزلہ زمین کے ہی اور تعدد آسمان اور زمین کا باعتبار دو سطحون آسمانکے ہے اور خدا تعالے نے قسم کہائی ہی اس لیے کہ اِنَّكُمْ تحقیق تم ای گروہ مکہ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ البتہ بیچ قول مختلف کے ہو پیغمبر کے مقدمہ مین کہ کبہی تو اوسکو شاعر کہتی ہو اور کبہی جادوگر اور کبہی دیوانہ اور یا یہ کہ قرآن کی نسبت مختلف ہو کہ کبہی تو اوسکی معنے کو جادو کہتی ہو اور کبہی شعر اور کبہی افترا اور کبہی قصہ اور کبہی کہتے ہو کہ شیطان اوسکی القا کرتا ہی اور کبہی کہتے ہو کوئی سکہلاتا ہی کوئی تو اوسکو راست جانتا ہے اور کوئی اوسمین شک کرتا ہی اور کوئی اوسکا انکار کرتا ہی جہلا اور غرض اسکے بیان کرنے سے یہ ہے کہ وہ کفار اسمین تامل کرین کہ حقیقت ان قولون مختلف کی محال ہے پس اوسپر دلیل روشن کے طالب حق ہون يُّؤْفَكُ عَنْهُ پہیرا جاتا ہی اوس سے لانے ایمان سے محمد پر یا قرآن سے مَنْ اُفِكَ جو کوئی کہ پہیرا گیا ہی کہ نہایت معروف ہی ایمان لانے سے کہ پہر اوسکے کوئی امر نیک نہین جانتا ہی اور یا یہ کہ پہیرا جاتا ہی ایمان سے وہ شخص کہ علم الہی مین اوسکا پہیر گزرا ہی کہ وہ بسبب عناد اور انکار کے ایمان نہ لاویگا اور یا یہ کہ پہیرا جاتا ہی حق سے وہ شخص کہ پہیر گیا تمام نیکیوں سے لوط فرماتا ہی کہ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ مقتول کئے گئے ہین یعنی لعنت کئے گئے جہوٹ بولنیوالے اور مختلف قول والے مین ہے اور یہ خبر بددعا کے معنی مین ہی یعنی ہلاک کئے جائین جہوٹ بنانے والے اور خرص کے معنے اندازہ اور اٹکل کے ہین یعنی جو کہ گمان سے اور اپنی ہوس سے بدون حاصل ہونے یقین کے الَّذِيْنَ هُمْ وہ کہ وہ اپنی جی سے جہوٹی بات بنا کر کہنے والے ہین فِيْ غَمْرَةٍ بیچ جہالت کے سَاهُوْنَ غافل اور بیخبر ہین احکام خدا سے اور نہایت جہالت اور کمال غفلت سے اونکی یہ ہی کہ ہنسی کی راہ سے يَسْئَلُوْنَ سوال کرتے ہین کہ ای پیغمبر اور مومنین کہ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ کب ہوگا دن جزا کا کہ خدا اوسکی واقع ہونے پر قسم کہائی ہے اور کہا ہی ان الدین لواقع خدا تعالے فرماتا ہی کہ وقع ہوگا روز جزا کا يَوْمَ هُمْ جس دن کہ وہ کفار عَلَى النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے يُفْتَنُوْنَ جلائے جائینگے اور عذاب کئے جائینگے اور فتون عذاب کے معنی مین ہے اور وہ جو مومن اور موحد ہین وہ مستحق ہین اونکو ملائکہ اونسے کہینگے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ چکہو عذاب اپنا هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ چیز ہے کہ تم جلدی کرتے تھے

سورۃ الذاریات مکیۃ

یہ ساتھہ ہونیکی اوسکے کہ تستعجلون جلدی کرتی اور کہتی تہی کب ہی یہہ اگر ہو تم سچی اوب بیان پرہیزگارونکی وعدہ کا ذکر کرتاہی کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگاری کرنیوالی شرک اور گناہ سی اوس دن فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ باغون
اور چشمون بہشت کی ہونگی اٰخِذِيْنَ لینیوالی ہونگی جسکو کہ لینیوالی ہو رغبت اور خوشی اور رضامندی سی مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اوس چیز کو کہ دیاہی اونکو پروردگار اونکی نی اونکی اعمال نیک کی عوض مین نعمتین بہشت کی عطا اور اعلی
درجونکی بلندی کی سو سطی اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ تہی قَبْلَ ذٰلِكَ پہلے اس سے دنیا مین مُحْسِنِيْنَ نیکی کرنیوالی یا احسان کرنیوالی لوگونپر اور ایسی ہین کہ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ تہی وہ تہوڑا سا رات مین سے جو سوتی تہی یعنی رات کی
شب عبادت مین مشغول رہتی تہی اور قلیلاً خبر کانوا کی ہی اور ما یہجعون فاعل قلیل کا ہے اور یا یہہ قلیلاً صفت مصدر محذوف کی ہی یعنی کانوا یہجعون ہجوعا قلیلا اور ما زائدہ ہی اور یہجعون خبر کانوا کی ہی [illegible]
دنیا مین تہوڑی شب تو سوتی تہی اور اکثر شب عبادت کرتی تہی جس وقت کہ اور آدمی غافل ہوتی تہی اور وہ متقی شب کو خالی نہین رہتی تہی بلکہ تہجد نفلین پڑہتی تہی اور ذکر خدا مین مشغول رہتی تہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کوئی شب
کم ہوتی تہی کہ جسمین وہ نوافل نہ پڑہتی تہی اور یہی حضرت صادق سے منقول ہے اور بعضی قلیلاً پر وقف کرتے ہین اور ما کو نفی کے معنی مین کہتی ہین اور معنی اسکے بیان کیتی ہین کہ محسنین دنیا مین کم تہی اور وہ خواب نہین کرتی تہی
بلکہ تمام شب بیدار ہوکر عبادت خدا مین مشغول رہتی تہی وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور بیچ سحرونکی وقتونکی کہ وہ آخر شب ہے وہ متقی استغفار کرتی تہی اور اپنی گناہونکی بخشش چاہتی تہی باوجود بیداری اور عبادت اکثر شب کی اور انکی خوب
گویا کہ تمام شب گناہون مین بسر کرتی تہی اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اونہونے اپنی اعمال نیک پر ناز نہین کیا اور اونکو شمار مین نہین لائی ہین پس سزاوار استغفار کے وہی آدمی ہین جو گناہ پر اصرار کرنیوالی آدمی ہین اور امام جعفر صادق علیہ السلام
سی منقول ہے کہ یہہ آیت اون لوگونکی شان مین ہے کہ نماز تہجد وتر مین ستر بار استغفار کرتے ہین آخر شب مین اور قتادہ کہ مفسر اہل سنت مین سے ہی بیان کرتاہی کہ سعید بن جبیر روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ یہہ آیت شان مین
اہل بیت کی یعنی علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے نازل ہوئی ہے اور بعد اسکے کہا کہ وہ دو تہائی رات آخر شب کو نماز پڑہتے تہے اور ایک تہائی رات شب اول مین سوتی تہی اور جب سحر کا وقت ہوتا تو وہ استغفار اور دعا کے
اور ستر رکعت نماز کے ہر شب مین پڑہتی تہا اور تمام کلام اللہ ادن مین ختم کرتے تہی اور بعضی تفسیرون مین اور صحیح روایتون مین آیاہی کہ ایکروز ضرار کہ حضرت علی کے اصحاب مین سے تہا معاویہ کے مجلس مین حاضر تہا اور معاویہ
جانتا تہا کہ ضرار حضرت ابو تراب کے خواص اصحاب مین سی ہے سو اوسی معاویہ نے اوس سے کہا کہ ضرار ابوالحسن علی بن ابیطالب کے احوال مین سے کچھہ بیان کر اور جو کچھہ تو نے اونکی خصلتین دیکھی ہین اونکا ذکر کرتاکہ مین
مطلع ہون اونکی عادتون سی ضرار نے کہا کہ اے معاویہ مجھکو اس بات سی معاف رکھ معاویہ نے کہا کہ تجھکو ضرور بیان کرنا ہوگا اور جو کچھہ کہ تونے اونکی نیک خصلتین دیکھی ہین اونکو ظاہر کر ضرار نے کہا کہ اے معاویہ جان تو اور خبردار ہو کہ مین نے کئی بار دیکھا ہے کہ
وہ جب آدہی رات ہوتی تو اونکو دیکہا کہ اوسکو مسجد کے محراب مین کہڑا ہلتا کرتا تہا مثل اوس شخص کے کہ جسکو سانپ نے کاٹا ہو اور روتے تمام سی اپنی ڈاڑہی کو ہاتہہ مین پکڑا تہا اور فرماتی تہے کہ اے دنیا میرے غیر کو تو فریب دے اور میری [illegible]
دی ہین کیا پہر مین تیری طرف کبہی جہکتی ہی نہین اور ہان اسولی کہ مین طلاق دی ہے تجکو تین کہ جسکو طلاق دیتی ہین حرام ہوتی ہے اور فرمایا حضرت نے کہ اے دنیا زندگانی تیری بہت کوتاہ ہی اور امر تیرا تہوڑا اور مقصد تیرا اور آرزو تیری
حقیر ہے آہ آہ توشہ کے کمی سے اور سفر کی دوری اور درازی سے اور وحشت راہ کے خوف اور اوس سی اور بزرگی اوس منزل کی جسوقت معاویہ نے ضرار کا یہہ حال سنا تو رو دیا اور کہا کہ خدا رحم کرے ابوالحسن پر اور ضرار سے پوچھا کہ اے ضرار تیرا حال
فراق مین کیسا ہی اوسکی جدائی مین کیونکر گذرتا ہی ضرار نے کہا کہ اے معاویہ حال میرا فراق مین ایسا ہے اور ماننداوس عورت کے ہی جسکا بچہ اوسکی بغل مین ذبح کیا گیا ہو [illegible] اور خدا تعالی اون متقیون ہی کے حال مین فرماتاہی وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ
اور بیچ مالون اونکے حَقٌّ حق ہے یعنی ایک حصہ معین لِّلسَّاۗىِٕلِ واسطے سوال کرنیوالے وَالْمَحْرُوْمِ اور محروم کہ جو کسی سے سوال نہین کرتا ہے اور نہ مانگنے کے سبب سے لوگ اوسکو تونگر گمان کرتے ہین سبب اوسکی سکوت اور صبر کے محروم کہتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ محروم
وہ شخص ہے کہ پیشہ کرتا ہی لیکن اپنے پیشہ سی کچہہ کمائی نہین کرسکتا ہی اور یا وہ شخص ہے کہ مال غنیمت مین اوسکا حصہ نہین ہے غرض یہہ ہے کہ متقی اپنے مال مین سے سائل اور غیر سائل کو دونو
کو دیتے ہین اور غرض بیان کرنے وعدہ اور وعید اور ترغیب لانے کے لوگونکو طرف ایمانکی اوسکے بعد دلیلین بیان لانیکی بیان کرتاہی کہ وَفِي الْاَرْضِ اور بیچ زمین کے اٰيٰتٌ نشانیان ہین قدرت خدا کی اوسکی وجود اور وحدانیت کی
لِّلْمُوْقِنِيْنَ واسطے یقین کرنیوالونکی جو کہ خدا تعالی کو پہچانتے ہین دلیلون روشن کی [illegible] اور جو نشانیان اوسکی قدرت کی ہین زمین سے ایک تو خود زمین ہے کہ اوسکو بچہونا بنایا ہے دریا پانی پر اوسکو پہیلایا مخلوقات کی
سکونت واسطے اور چشمون و سہولت کی اور کانین اور جواہر [illegible] اور حیوان اقسام کے [illegible] اور جو کہ ہر ایک وضع جدا ہے اور جدا قسم کی [illegible]
پیدا کئے کہ ہر ایک پہول کا رنگ اور بو علیحدہ ہی اور ہر پہل اور میوہ کا مزہ اور خوشبو جدا جدا ہے اور پہاڑ اور رستہ [illegible] کہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو آسانی سے چلے جائین [illegible] نشانیان اوسکی
الٰہی زمین مین ہین کہ جنکے لکہنے کو ایک دفتر چاہیے وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور بیچ نفسون تمہارے کے نشانیان اوسکی قدرت کی ہین [illegible] کہ عالم کو بیچ پاکیزہ صورت اور حس اور عقل اور جوہر [illegible] اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ
کیا پس نہین دیکہتے ہو تم [illegible] کہ دیکہہ تم اوسکو پہچانو اور اوسکی وحدانیت کمال قدرت اور علم [illegible] وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ اور بیچ آسمان کے ہی روزی تمہاری [illegible]
روزی پیدا کرنیکے واسطے وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور وہ چیز کہ وعدہ کی جاتی ہو تم وہ بہی آسمان پر ہے [illegible] آسمان [illegible] سدرۃ المنتہی کے نزدیک [illegible] تمام دنیا تمہارا اور جو کچھہ کہ وعدہ کئے گئے ہو تم سب لوح محفوظ مین [illegible]
جو آسمان پر ہے [illegible] کہ کوئی آفت اوسکو نہین پہنچتی [illegible] فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ پس قسم ہے پروردگار آسمان اور زمین کی اِنَّهٗ تحقیق وعدہ کو
نشانیان قدرت خدا کی اور روزی اور وعدہ کی گئی چیز لَحَقٌّ البتہ حق اور درست اور سچ ہے مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ مانند اوسکے کہ تحقیق تم باتین کرتے ہو جیسے کہ تم اپنی باتون مین کچہہ شک نہین کرتے [illegible]
شبہ نہین ہے اور مثل کا لفظ منصوب ہے [illegible] حمزہ اور کسائی اور ابوبکر اوسکو مرفوع پڑہتا ہی صفت حق کی [illegible] روایت کرتے ہین کہ [illegible] کہتا ہی کہ ایکروز مین بصرہ کی مسجد سے [illegible]
جاتا تہا راہ مین ایک عرب صحرائی سے ملاقات ہوئی کہ وہ شتر پر سوار تہا اور تلوار اوسکے گلی مین پڑی تہی اور کمان بازو مین لٹکتی تہی اور جسوقت نزدیک میرے آیا تو سلام کیا اور مجہسے پوچھا
کہ تو کونسے قبیلہ مین سے ہی مین نے کہا کہ مین بنی اصمع کے قبیلہ مین سے ہون کہا تو بنی اصمع مین سے ہی [illegible] پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہی مین نے کہا کہ مین اوس جگہہ سے آتا ہون

اُس حلقہ میں تلاوت قرآن کی اور کلام خدا کی کرتے تھے پوچھا کہ خدا کا کلام ہے کہ آدمی اُسکو پڑھ سکتا ہو میں نے کہا کہ ہاں کہا کہ پڑھ تو اُسکو میں نے سورہ ذاریات پڑھی اور جسوقت میں اس آیت پر پہنچا
کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون تو مجھسے کہا کہ اے اصمعی تجھکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا یہ کلام خدا کا ہے کہ محمد صلعم پر نازل کیا ہے میں نے کہا کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے محمد کو خلعت پیغمبری کا بخشا ہے
یہ کلام خدا کا ہے کہ محمد پر نازل کیا ہے جسوقت اُس عرب نے یہ کلام سنا تو اپنے اونٹ سے نیچے اُترا اور اونٹ کو اپنے ذبح کرکے پارہ پارہ کیا اور کہال میں اُسکے ٹکڑے رکھے اور مجھسے کہا کہ میری مدد کر
کہ اسکو محتاجوں پر تقسیم کریں اور تلوار کو توڑکر اور کمان کو خاک میں پوشیدہ کرکے صحرا کو چلا گیا اور کہا کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون اور میں نے اپنے نفس کو ملامت کیا اور کہا کہ اے نفس تو
ہمیشہ سے اس آیت کو پڑھتا ہے اور تجھکو نصیحت نہیں ہوئی اور اعرابی نے ایکبار سنکر نصیحت پکڑی پس میں نے اُس اعرابی کو نہ دیکھا یہانتک کہ میں حج کو گیا ایکروز طواف میں ایک شخص نے مجھکو مجھ سے
آواز دی جسوقت میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی اعرابی ہے کہ بسبب کثرت عبادت کے ناتوان ہوگیا تھا اور فقط پوست اور استخوان اسکا باقی رہ گیا تھا اور رنگ اُسکا زرد
ہوگیا تھا مجھکو مقام ابراہیم میں لیگیا اور کہا کہ وہ ہی کلام خدا کا پھر مجھکو سنا میں نے وہ سورہ ذاریات پڑھی پس جسوقت اس آیت پر میں پہنچا کہ وفی السماء رزقکم کہا کہ پایا میں نے جو کچھ خدا نے وعدہ کیا تھا
اور کہا کہ کچھ اور پڑھو میں نے یہ آیت پڑھی کہ فورب السماء والارض اعرابی نے ایک نعرہ مارا اور کہا کہ کون ہے کہ خدا کو غضب میں لائے اور اُسکے کہنے کو حق اور راست نجانے پس وہ تین مرتبہ کہکر
اور جان اپنی حق کو تسلیم کی اور ابو سعید خدری نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی تم میں روزی سے بھاگے تو روزی اُسکے پیچھے پیچھے جائیگی اور اُسکو
پا لیگی جیسے کہ موت پیچھے پیچھے جاتی ہے اور اسکو پاتی ہے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ روزی دو طرح کی ہے ایک تو وہ ہے کہ جسکا تو طالب ہے اور دوسری وہ ہے کہ تیری وہ طالب ہے جسکا
تو طالب ہے وہ احتمال رکھتی ہے کہ تو اسکو پاوے یا نپاوے اور جو روزی کہ تیری طالب ہے ممکن نہیں ہے کہ وہ تجھکو نپاوے اور حکمت روزی کے طلب کرنے میں یہ ہے کہ اُسکے سبب سے عالم کا انتظام ہووے
اور آدمی اسمیں اُنس پکڑیں اور بعد اسکے حال حضرت ابراہیم کا اور قوم لوط کی ہلاک ہونیکا بیان کرتا ہے واسطے خوف دلانے کفار کے چنانچہ فرماتا ہے هَلْ اَتٰىكَ کیا آئی ہے تیرے پاس یہ
استفہام اقراری ہے یعنے البتہ آئی ہے تیرے پاس حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ بات مہمانوں ابراہیم کی الْمُكْرَمِيْنَ کہ بزرگ تھے وہ نزدیک خدا کے یا ابراہیم کے کہ اپنی ذات سے اُنکی خدمت کی
تھی اور ضیف اصل میں مصدر ہے اسواسطے اُسکا اطلاق واحد پر اور کثیر پر دونو پر ہوتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ مہمان بارہ فرشتے تھے کہ واسطے ہلاک کرنے قوم لوط کی نازل
ہوئے تھے اور پہلے حضرت ابراہیم کے پاس آئے تھے اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ چار تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور بعضے کہتے ہیں کہ تین فرشتے تھے اور
بعضے کہتے ہیں کہ دس تھے اور دسواں اُنکا جبرئیل تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرشتے سات تھے اور آٹھواں اُنکا جبرئیل تھا اور مہمان اُنکو اسواسطے کہا کہ وہ مہمان بنکر حضرت ابراہیم کے پاس آئے
تھے اور یا یہ کہ حضرت ابراہیم نے اُنکو مہمان گمان کیا تھا اِذْ دَخَلُوْا جسوقت داخل ہوئے وہ مہمان عَلَيْهِ اوپر اُس ابراہیم کے تو فَقَالُوْا پس کہا اُنہوں نے کہ سلام کرتے ہیں تجھپر سَلٰمًا سلام
کرنا قَالَ کہا ابراہیم نے کہ سَلٰمٌ سلام ہو تمپر اور جسوقت ابراہیم نے اُنکو عجیب اور غریب صورت اور ہیئت میں دیکھا تو بعد جواب سلام کے فرمایا کہ تم قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ قوم ہو ناآشنا
کہ تمکو پہچانتا نہیں ہوں اور تمہارے حال سے واقف نہیں ہوں اور نہیں جانتا کہ تم کون آدمی ہو اور ابراہیم نے اُنکو اجنبی اسواسطے کہا کہ بدون اجازت کے وہ گھر میں داخل ہوگئے تھے اور
بعضے کہتے ہیں کہ سلام کرنے کی جہت سے انکار کیا اسواسطے کہ اُس زمانہ میں سلام کرنیکا دستور نہ تھا بلکہ سلام کرنا اسلام کے زمانہ میں سنت ہوا ہے اور ابراہیم نے جسوقت خلاف طریقے کے
دیکھا تو فرمایا کہ تم اجنبی ہو فَرَاغَ پس چھپکر گیا ابراہیم اِلٰٓى اَهْلِهٖ طرف اہل اپنے کے یعنے اپنے گھر کے لوگوں کے پاس گیا اسطرح سے کہ وہ مہمان نجانیں کہ کہاں جاتا ہے اس
واسطے کہ مہماندار کے آداب میں سے یہ ہے کہ اپنے امر کو پوشیدہ کرے اور بدون اطلاع مہمان کے کھانا حاضر کرے فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ پس لایا ابراہیم بچھڑا
فربہ بھنا ہوا اور منقول ہے کہ حضرت ابراہیم حضرت سارہ کے پاس آئے اور کہا کہ مہمان عزیز اور بزرگ آئے ہیں کچھ کھانا موجود ہے کہ اُنکو کھلاؤں سارہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر ایک
بچھڑا ہے کہ میں نے اُسکو فرزندی ہوس میں پرورش کیا ہے اور ہاتھ اور پاؤں اُسکے مہندی لگائی ہے اُس سے بہت اُنس رکھتی ہوں جیسے کہ مادر اپنے فرزند سے رکھتی ہے وہ
میں نے تجھکو بخشا ابراہیم نے اُسکو ذبح کیا اور بھونکر اور ایک طبق میں رکھکر اُسکو مہمانوں کے پاس لیگئے فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ پس نزدیک کیا اُس بچھڑے کو طرف اُنکے یعنے اُنکے سامنے زمین پر رکھا اور کہا کہ اسکو کھاؤ
انہوں نے اُسکی طرف کچھ رغبت نکی قَالَ کہا ابراہیم نے اُن مہمانوں سے اَلَا تَاْكُلُوْنَ کیا نہیں کھاتے ہو تم یہ کھانا اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی عادت یہ تھی کہ وقت کھانے
مہمانوں کے مہمانوں کی طرف نظر نہیں کرتے تھے کہ کھانے سے حیا اور شرم نکریں اُن کیطرف بھی نظر نہیں کرتے تھے اور گمان یہ تھا کہ وہ کھانے میں مشغول ہیں سارہ نے پردہ کے پیچھے سے دیکھا
کہ وہ کھانا نہیں کھاتے ہیں ابراہیم کو اس امر سے خبر کی حضرت ابراہیم نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھاتے ہیں فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ پس دل میں گذرا
اُنکی طرف سے خِيْفَةً خوف اسواسطے کہ اُس زمانہ میں جس کو کہ گمان دشمنی کا کسی کیطرف سے ہوتا تھا وہ اُسکا کھانا نہیں کھاتا تھا پس یہ
خیال کیا ابراہیم نے کہ ایسا نہو کہ یہ غدر کرنے یا مال و جان کے ارادہ پر آئے ہوں اُنہوں نے جس وقت ابراہیم کی صورت سے اثر خوف کا معلوم کیا تو
قَالُوْا کہا اُنہوں نے کہ لَا تَخَفْ نہ خوف کر تو اے ابراہیم اور اندیشہ کو اپنی طرف راہ مت دے کہ ہم ملائکہ ہیں اور کہتے ہیں کہ جسوقت ابراہیم نے

جانا کہ یہہ فرشتی ہین اولبعضی کہا کہ مجکو بیلی اس سی کیونکر خبر کی کہ مین تمکو پہچان کرتا کہ کہان سی اسکو خدا لکر آیا جبرائیل نے اس بچہڑی پر اپنا پر مارا وہ
اسیوقت زندہ ہو گیا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں کی طرف بہونچا سارہ نی جسوقت پردہ کی پیچھے سی یہ حال دیکہا تو تعجب کیا اور ابراہیم نی بہی تعجب کیا وَبَشَّرُوْهُ اور
خوشخبری دی اون فرشتون نی اُس ابراہیم کو بِغُلٰمٍ ساتہ لڑکی کی کہ وہ سارہ سی پیدا ہو عَلِيْمٍ علم والا ہو کہ کامل ہووے علم مین جسوقت کہ وہ حد بلوغ کو
کو پہونچی اور نام اسکا اسحاق ہو پس جسوقت فرشتون نی یہہ خوشخبری دی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ پس منہ کیا عورت اوس ابراہیم کے نی اور متوجہ ہوئی طرف گہر کی
یعنی سارہ وجہ ابراہیم وہان سی اپنی گہر کیطرف روانہ ہوئی فِيْ صَرَّةٍ بیچ فریاد کرنی کی یعنی فریاد کرتی ہوئی وہان سی گئی فَصَكَّتْ وَجْهَهَا پس طمانچہ مارا اوسنی
منہ اپنی کو تعجب کرکی اسواسطی کہ بڑہیا ہو گئی تہی اور وقت بچہ جننے کا گذر گیا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ جسوقت اس خوش خبری کو سنا تو حرارت خون حیض کی
ایسی ہی پائی اسواسطی حیا کی جہت سی وہ اپنی منہ پر طمانچہ مارتی تہی وَقَالَتْ اور کہا سارہ نی کہ مین عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ بڑہیا ہون بانجہ پس کیونکر بچہ جنونگی
اور منقول ہی کہ سارہ کی عمر اون دنون مین نناوین برس کی تہی اور اس مدت مین کبہی جنی نہی اور حضرت ابراہیم کی عمر ایکسو نوی برس کی تہی جسوقت فرزند
کی خوشخبری سُنی تو تعجب کیا قَالُوْا کہا اون فرشتون نی انکا تعجب دیکہکر كَذٰلِكِ ایسی ہی ہے کہ جیسی کہ ہمنی تجہکو خوشخبری دی ہی قَالَ رَبُّكِ
کہا ہی پروردگار تیری نی اور ہم اپنی طرف سی نہین کہتی ہین وہ کہتا ہے کہ تمہاری فرزند پیدا ہوگا اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ الْحَكِيْمُ وہ ہی
حکمت والا ہی کہ اپنی حکمت سے بڑہاپی مین فرزند پیدا کری اور ناامیدی کی زمانہ مین جسکو کری فرزند پیدا الْعَلِيْمُ جاننی والا ہی بانجہ ہونیکا اور
تمام امرون پوشیدہ کا اور کہتی ہین کہ جسوقت جبرائیل نی سارہ کا تعجب دیکہا تو کہا ای سارہ تو اپنی گہر کی چہت پر نظر کر سارہ نی جسوقت
چہت پر نظر کی تو دیکہا کہ لکڑیان چہت کی کہ مدت سی وہ خشک ہو رہی تہی سب ہری اور سبز ہو گئی اور میوہ انمین ظاہر ہو گیا اسوقت سارہ کو فرزند
ہونیکی طرف سی اطمینان حاصل ہوا اور ابراہیم نی جسوقت اون مہمانونکو جانا کہ یہہ ملائکہ ہین تو جانا کہ انکا زمین پر اس صورت سی آنا کہ ایک جماعت
ہوکر یہہ آئی ہین کسی امر کی واسطی ہوگا اسواسطی ابراہیم نی قَالَ کہا اون سی کہ فَمَا خَطْبُكُمْ پس کیا ہی کار بزرگ تمہارا اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ اے بہیجی گیو خدا کے
قَالُوْٓا کہا انہون نی جواب مین ابراہیم کی کہ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ تحقیق ہم بہیجی گئی ہین اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ طرف قوم گنہگار کے یعنی طرف قوم لوط کی کہ کفر سخت
ترکی ہونگا ہی و مراد اس سی لوطی یعنی بدکار لوط کے ہی لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ تا کہ بہیجیں ہم اوپر انکی اور نازل کرین بعد ہلاک کرنی اور زیروزبر کرنی شہر انکے کے
حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ پتہر مٹی سی بنی ہوئے جسکو کہنگر کہتی ہین مُّسَوَّمَةً جسوقت کہ نشان کئی گئی ہون وہ پتہر عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیری کی
لِلْمُسْرِفِيْنَ واسطی حد سی گذرنیوالونکی کفر مین اور یہہ حال واقع ہوا ہے اور معنی اسکے علامت اور نشان کئی گئی کے ہین یعنی ہر ایک اینٹ
سی نشان کیا گیا ہے اور لکہا گیا ہی اوسپر نام اس شخص کا کہ جو اس سی ہلاک ہوگا کہتے ہین کہ بعد ہلاک ہونے اُن کی اور الٹ جانی انکی شہرون
کی وہ پتہر اون لوگونپر برسی کہ جو اس قوم کی آدمی اون شہرون مین نہین تہی بلکہ دوسری شہرون مین تجارت وغیرہ کی اور اپنی ضرورت کیواسطے
گئے تہے اور جسوقت ابراہیم نے جانا کہ یہہ فرشتی واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی جاتی ہین تو دل انکا اپنی بہائی کی بیٹے لوط کیواسطی رنجیدہ ہوا اور ملائکہ سے
پوچہا کہ وہان لوط ہی اسکا کیا حال ہوگا فرشتون نی کہا کہ اوسکو اور اوسکی بیٹیونکو کچہ ضرر نہ پہونچیگا فَاَخْرَجْنَا
پس باہر نکالین گی ہم مَنْ كَانَ فِيْهَا اس شخص کو کہ ہووے بیچ اون شہرونکی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سی فَمَا وَجَدْنَا پس نپاینگے ہم فِيْهَا بیچ اون
شہرون کی غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سوائی ایک گہر کی مسلمانون مین سی کہ وہ ایک گہر لوط کا تہا اور انکی دو بیٹیونکا اور کہتی ہین کہ بیس برس کی عرصہ مین ایک شخص
لوط کی قوم مین سی ایمان لایا تہا اور خدا تعالے نی مومنین کو مسلمین فرمایا ہی اسواسطی کہ جو مومن ہی وہ مسلمان بہی ہوتا ہی لیکن یہہ ضرور نہین کہ
جو مسلم ہی وہ مومن بہی ہو اور کہا اُن فرشتون نی کہ وَتَرَكْنَا اور چہوڑینگی ہم بعد ہلاک کرنی اس قوم کی کفار کی اور نجات دینی مومنین کی فِيْهَا بیچ
ان شہرونکی اٰيَةً ایک نشانی عذاب کی لِلَّذِيْنَ واسطی ان لوگونکی یعنی واسطی نصیحت پکڑنی ان لوگونکی يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ڈرتی ہین عذاب دردناک سی اور
ڈرنیوالونکو خاص ہوا اسواسطی کہ جنکی دل سخت ہین اور کفر کی نہایت کو پہونچی ہین وہ اس علامت اور نشانی سی ہرگز متنبہ نہین ہوتی ہین اور نصیحت نہین پکڑتی
ہین اور اب قصہ حضرت موسیٰ کا اور فرعون کا اور فرعونیونکی ہلاک ہونی کا بیان کرتا ہی وَفِيْ مُوْسٰٓى اسکا عطف فیہا پر ہی یعنی اور چہوڑی ہمنی بیچ قصہ
موسیٰ کی نشانی عذاب کی اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جسوقت بہیجا ہمنی اسکو اِلٰى فِرْعَوْنَ طرف فرعون کی اور اوسکی قوم کی بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ساتہہ حجت ظاہر کی کہ وہ اژدہا ہو جاتا

عصا کا اور روشن ہونا ہاتھ کا تھا اور جسوقت فرعون نے ایسے ظاہر معجزہ کو دیکھا تو فَتَوَلّٰی پس پھر گیا ایمان لانے سے بِرُکْنِهٖ ساتھ قوت اپنی کی
کہ کثرت لشکر کی اور مال کی اسکو حاصل تھا اور اسکی سبب سے وہ قوی ہو رہا تھا مثل مکان کی کہ اپنی رکنوں اور ستونوں سے وہ قوی اور استوار ہوتا ہے
وَقَالَ اور کہا فرعون نے موسی کو کہ وہ سَاحِرٌ جادوگر ہے کہ ہماری نظروں کو بند کرکے ایسا دکھلاتا ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ یا دیوانہ ہے کہ اپنے کام کے انجام کو نہیں سوچتا
ہے محققین کہتے ہیں کہ فرعون کا جہل اسقدر بڑہا ہوا تھا کہ اوسکے جہالت نے عقل کو اوس سے خارج کر دیا تھا اسواسطے کہ ساحر کو عقل چاہئے اور ذہن اور
فہم کامل اور مجنون ہونا دلالت کرتا ہے بے عقل ہونے پر اور یہ ان دونو وصفوں کہ اسمین ایک دوسری کی ضد ہے برخلاف ہے موسی کو طعن کرتا تھا
فرماتا ہے خدا فَاَخَذْنٰهُ پس پکڑا ہمنے اس فرعون کو وَجُنُوْدَهٗ اور لشکروں اسکی کو قہر اور غضب سے فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ پس ڈالا ہمنے انکو بیچ دریا کی اور غرق کیا وَهُوَ
مُلِیْمٌ جسوقت کہ وہ فرعون ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کسواسطے میں نے موسی کی تکذیب کی تھی اور اسپر طعن کیا اور اسی سبب سے اوسنے وقت
غرق ہونیکے کہا کہ آمنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنو اسرائیل اور مثل دفنے موسی کی یہہ ہے کہ وَفِیْ عَادٍ اور چوتھی ہمنے یہہ قصہ عاد کے
نشانی عذاب کی اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ جسوقت بھیجا ہمنے اوپر انکے الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ہوا بانجھ کو جس سے درخت پہلوں سے اور بادل باران سے حاملہ ہوتی تھی یعنی
جس ہوا میں کچھ فائدہ نتھا ہمنے انپر بھیجی کہ اوسنے انکی جڑ کو اوکھاڑ کر پھینکدیا اور نسل کو انکی قطع کیا اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
ہوائیں پانچ ہیں اور اسمین سے عقیم ہے پس پناہ مانگو تم ساتھ خدا کی اس ہوا کی شر سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کے پاس لشکر
ہوا کے بھی ہیں عذاب کرتا ہے انسے اس شخص کو جو کوئی اسکی نافرمانی کرے اور وہ ہوا جو انپر بھیجی تھی وہ ایسی تھی کہ مَا تَذَرُ نہیں چھوڑتی تھی وہ
مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اس چیز کو کہ آتی تھی اوپر اسکے اِلَّا جَعَلَتْهُ مگر کردیتی وہ اسچیز کو کَالرَّمِیْمِ مانند کہنہ اور ریزہ ریزہ جیسے گھاس خشک اور استخوان کہنہ اور پوسیدہ
ہوتی ہے اور مثل دفنے موسی کی یہ قول ہے حقتعالی کا ہے وَفِیْ ثَمُوْدَ اور بیچ قصہ ثمود کی نشانی عذاب کی ہے خوف کرنیوالونکو اِذْ قِیْلَ لَهُمْ جسوقت کہا گیا واسطے
انکے بعد جھٹلانے حضرت صالح کی اور قتل کرنے ناقہ کی تَمَتَّعُوْا کہ فائدہ اٹھاؤ تم زندگانی دنیا سے اور نفع حاصل کرو تم اپنی عمر سے (مال اور) حَتّٰی حِیْنٍ ایک وقت تک کہ وہ
وقت عذاب کا تھا کہ بعد تین روز کی انپر واقع ہوا فَعَتَوْا پس سرکشی کی انہوں نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ حکم پروردگار اپنے سے فَاَخَذَتْهُمْ پس پکڑا انکو الصّٰعِقَةُ
بیہوش کرنے والی عذاب نے کہ وہ چیخ جبرئیل کی تھی اُس سے سب ہلاک ہوگئے وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ دیکھتے تھے اسواسطے کہ وہ عذاب دن کو نازل ہوا تھا
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ پس نہ طاقت رکھی انہوں نے کھڑے ہونے سے یعنی انکا اسقدر مقدور نہوا کہ کھڑے ہو کر بھاگ جائیں یا اوس عذاب کو اپنے ....
دفع کریں بلکہ اپنی اپنی جگہ میں زانو کے بل گر کر ہلاک ہوگئے وَمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ اور نہ تھے وہ بدلا لینے والے یا آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے عذاب کی دفع کرنے میں
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور قوم نوح کو پہلے اوس سے اور قوم نوح منصوب ہے فعل مقدر سے اور وہ اہلکنا ہے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر کلام سابق اور تقدیر اوسکی
اہلکنا قوم نوح من قبل ہے یعنی ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو پہلے اون لوگوں سے کہ وہ مذکور ہوئے یا اذکر کا لفظ مقدر ہے کہ تقدیر اوسکی واذکر قوم نوح ہے یعنی
اور یاد کر تو قوم نوح کو اور یا منصوب بنزع خافض ہے اور فی اسمین مقدر ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر قرأت اہل کوفہ کی سوائے عاصم کی کہ قوم کی لفظ کو مکسور پڑھتے
ہیں یعنی پر عطف کرکے یا عاد پر عطف کرکے یعنی بیچ قصہ قوم نوح کی نشانی عذاب کی ہے واسطے اون لوگوں کے کہ خوف کرتے ہیں اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق کہ وہ قوم نوح
کی آدمی تھے قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ایک گروہ باہر ہوجانے والے حکم خدا سے بسبب بدی کفر اور سرکشی کے اور اب خدا تعالی اپنی کمال قدرت اور نعمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے وَالسَّمَاءَ بَنَیْنٰهَا اور آسمان کو بنایا ہمنے بِاَیْدٍ ساتھ قوت اپنی کی وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور تحقیق البتہ ہم طاقت رکھنے والے اور وسعت دینے والے ہیں اوسکے بنانے پر اور یا یہہ کہ ہم
گنجایش رکھنے والے ہیں اس سے زیادہ اور بلند بنانے پر اور یا یہہ کہ ہم فراخ کرنیوالے ہیں روزی کو بندوں پر وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا اور زمین کو بچھایا ہمنے پانی پر واسطے انکو
اور ٹھہرنے منفعت کی فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ پس اچھے بچھانیوالے ہیں ہم کہ ہمنے اسکو واسطے فائدہ بندوں کے بچھایا ہے نہ واسطے نفع ذات اپنی کی کہ ہم اپنی ذات میں کسی امر کے محتاج
نہیں ہیں وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ اور ہر چیز سے مخلوقات کی قسموں میں سے خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ پیدا کئے ہمنے دو قسم کہ ایک دوسری کا جوڑا ہے یا تو باعتبار شکل کے کہ
مرد اور عورت یا باعتبار ہیئت اور ترکیب کے جیسے کہ رات اور دن اور باعتبار مخالفت ذات کے جیسے کہ روشنی اور تاریکی اور تر اور خشک اور سوا اسکی جیسے
کہ آسمان اور زمین اور دریا اور خشکی اور جن اور انسان اور یا صفات میں مخالف ہوں جیسے کہ بردباری اور قہر اور بیماری اور صحت اور تونگری
اور فقیری اور رونا اور ہنسنا اور تنگی اور فراخی اور خوشی اور غم حاصل یہ ہے کہ ہمنے ہر چیز کو جو پیدا کیا ہے بطریق جوڑے ہونیکے پیدا کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد جوڑے پیدا کرنے ہے

نر اور مادہ میں اور ہم نے آسمان کو بلند کیا ہے اور زمین کو بچھایا ہے اور جوڑے پیدا کئے ہیں اسواسطے کہ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اُسکو وسیلہ سمجھو اُن چیزوں کے پیدا کرنیوالے کی معرفت کی
راہ لیجاؤ اور اُسکی عبادت میں مشغول ہو اور مقصود جو مختلف چیزوں کے پیدا کرنے سے ہے پہچاننا اُنکے پیدا کرنیوالے کا اور عبادت اُسکی ہے تو فَفِرُّوْٓا پس بھاگو تم یعنی
رجوع کرو تم کفر کو چھوڑ کر اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کی کہ اُسکو واحد جانکر اُسکی پرستش میں مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حج
کرو تم طرف خدا کے اور یہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ بھاگو تم اُس چیز سے کہ تمکو منع کرے طاعت خدا سے اور
بالکل طرف طاعت کی متوجہ ہو جاؤ اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ بھاگو تم اُسکے ماسوا سے طرف اُسکے اِنِّیْ لَكُمْ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے مِّنْهُ اُس عذاب سے
نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِیْنٌ ظاہر معجزہ دکھلا کر وَلَا تَجْعَلُوْا اور نہ مقرر کرو تم مَعَ اللّٰهِ ہمراہ خدا کی اِلٰهًا اٰخَرَ معبود دوسرا اِنِّیْ لَكُمْ تحقیق میں واسطے تمہارے
مِّنْهُ اُس عذاب سے نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تنبیہ الا ظاہر ہوں اور مکرر لانا اُسکا واسطے تاکید کے ہے كَذٰلِكَ ایسی ہے یعنی جیسے کہ تجھکو جھٹلاتے ہیں کہ کبھی تجھکو جادوگر کہتے ہیں اور کبھی مجنون
کہتے ہیں اسیطرح مَآ اَتَى الَّذِیْنَ نہیں آیا ہے اُن لوگوں کے پاس کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُن کفار مکہ سے تھے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی پیغمبر اِلَّا قَالُوْا مگر کہا انہوں نے کہ اُسکی قوم کے آدمی تھے اُس پیغمبر
کو کہ سَاحِرٌ جادوگر ہے جسوقت کہ اُنکو معجزہ دکھلایا اَوْ مَجْنُوْنٌ یا دیوانہ ہے جسوقت کہ غیب کی خبر اُنکو دیتا تہا یعنی پیغمبر کے معجزہ کو تو جادو کہتے تھے اور بات کو اُسکی دیوانوں کی
بڑ بیان کرتے تھے اَتَوَاصَوْا بِهٖ آیا وصیت کی ہے اُن پہلوں نے اُن پچھلوں کو بہ ساتھ اس قول کے کہ پہلے اور پچھلے سب اس کلمہ کے کہنے میں متفق ہیں اور حقیقت میں
وصیت نہیں کی ہے پہلوں نے اُن پچھلوں کو بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ بلکہ وہ ایک گروہ ہیں سرکش جو کہ کفر میں اور نافرمانی برابری کرنیوالے اور اُنکا کفر اور عناد جو اس حد کو پہنچا ہے
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لو اے محمد اُنسے اور ارادہ اُنکی سزا دینے کا اور بدلہ لینے کا مت کر جب تک کہ تجھکو حکم نہ پہنچے فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ پس نہیں ہے تو ملامت
کیا گیا ہمارے نزدیک اگر تو اُن سے اپنا منہ پھیر لیوے اور ملامت کئے گئے وہی ہیں کہ انہوں نے حق کو قبول نہ کیا اور کہتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
تو رسول خدا اور اصحاب رنجیدہ ہوئے کہ مگر وحی منقطع ہو گئی ہے اور نازل ہونا عذاب کا نزدیک پہنچا یہ آیت نازل ہوئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کر تو مومنین کو فَاِنَّ
الذِّكْرٰى پس تحقیق نصیحت دینی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ نفع پہنچاتی ہے مومنین کو یعنی بسبب عناد کفار کے مومنین کی نصیحت کو ترک مت کر اسواسطے کہ نصیحت
موجب زیادتی ایمان کی ہے اور مجاہد سے منقول ہے کہ ایکروز امیر المومنین پیراہن بدن پر لپیٹکر گھر سے باہر نکلے غمگین اور رنجیدہ اور فرمایا کہ جسوقت آیہ فتول عنہم فما انت
بملوم نازل ہوئی تو ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ غمگین نہ ہو اور وحی کے منقطع ہونیکا یقین کیا اور عذاب کے نازل ہونیکا بھی جزم کیا اور جسوقت آیہ وذکر فان الذکری تنفع
المومنین نازل ہوئی تو ہم خوشحال ہوئے اور بعضے علماء لکھتے ہیں کہ نصیحت کرنیوالے کو چاہیے کہ نصیحت میں دس چیزوں کا ذکر کرے کہ جس سے سننے والوں کو فائدہ ہو اول
ذکر کرنا نعمت خدا کا تاکہ اُسکا شکر ادا کریں اور دوسری ذکر ثواب رنج اور بلا کا تاکہ اُسپر صبر کریں اور تیسرے بیان کرنا ایسے گناہوں کے عذاب کا اور شمار اُنکے تاکہ اُن سے توبہ کریں
اور چوتھے ظاہر کرنا شیطان کے وسوسوں کا تاکہ اُس سے پرہیز کریں اور پانچویں ذکر کرنا دنیا کے زوال اور بعد جاتے رہنے کا اور اُسکی بے اعتباری کا تاکہ اُس سے نفرت کریں
اور چھٹے بیان کرنا موت کا تاکہ مستعد مرنے کو رہیں اور ساتویں ذکر قیامت کا تاکہ اُس دن کے کام میں مشغول ہوں اور آٹھویں بیان کرنا دوزخ کے طبقوں کا اور عذاب کی قسموں کا
تاکہ اُس سے ڈریں اور حذر کریں اور نویں بہشت کے درجوں کا اور اسکی نعمت کی قسموں کا تاکہ طرف اُسکی رغبت کریں اور دسویں کلام کرنا خوف و رجا میں یعنے کبھی خدا تعالیٰ
کے عظمت اور جلال کو اور اُسکے قہر کو اور غضب کو بیان کرنا تاکہ اُس سے ڈرتے رہیں اور کبھی اُسکی رحمت اور مغفرت کا ذکر کرنا تاکہ اُسکی امید رکھیں پس
جب نصیحت میں کہ یہ دس امر ہونگے تو مومنین کو اُس سے بہت فائدہ ہوگا اور بعد حکم پہنچانے حجت کے اسکے سبب کو بیان کرتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اور نہیں پیدا کیا ہے میں نے جنوں اور آدمیوں کو اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مگر واسطے اسکے کہ عبادت کریں وہ مجھکو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ میں نے بندوں کو پیدا
نہیں کیا ہے مگر اسواسطے کہ اُنکو عبادت کا حکم کروں اور دلالت کرتا ہے طرف اُسکی یہ قول کہ وما امروا الا لیعبدوا اللہ اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اس
آیۃ کی تفسیر میں انہوں نے فرمایا کہ نہیں پیدا کیا ہے میں نے جنوں کو اور آدمیوں کو مگر اسواسطے کہ اقرار کریں معبودیت کا اور بندہ ہونیکا اور پہچانیں اُسکی صفات ثبوتیہ
اور سلبیہ کے ساتھ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اے آدمیو خدا تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا ہے بندوں کو
مگر اسواسطے کہ پہچانیں وہ اُسکو اور جسوقت اُسکو پہچانیں تو اُسکی عبادت کریں اور جسوقت اُسکی عبادت کریں تو اُسکے غیر کی عبادت سے بے پروا ہو جائیں ایک
شخص نے اُن حضرت سے کہا کہ فدا ہوں تجھپر باپ اور ماں میرے اے فرزند رسول خدا کیا ہے معرفت خدا کی اور پہچاننا اُسکا فرمایا کہ پہچاننا ہر زمانہ کے آدمیوں کو اپنے زمانہ کے امام کا
جسکی اطاعت اُنپر واجب ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ پیدا کیا ہے اُنکو واسطے امر اور نہی کے اور نہیں پیدا کیا ہے اسواسطے کہ جبر سے عبادت کریں بلکہ اسواسطے کہ اپنے اختیار سے عبادت کریں

تاکہ معلوم ہو کہ کون فرمانبرداری خدا کی کرتا ہی اور کون نافرمانی کرتا ہی اور بعضی روایت میں ہے کہ یہ آیت منسوخ ہی آیہ ولایزالون مختلفین الا من رحم ربک سے اور بعضی کہتے ہیں کہ غرض
اصلی پیدا کرنیسے پیش کرنا ثواب کا ہے نہ عبادت لیکن ثواب حاصل نہیں ہوتا ہے مگر عبادت سے پس گویا کہ عبادت باعث پیدا کرنیکا ہی اور اسوقت میں منسوب کرنا پیدا کرنیکی غرض کا
طرف عبادت کے مبالغہ کی جہت سے ہی نہ حقیقت میں اور بعضی جو عبادت نہیں کرتے ہیں اُس سے انکی غرض باطل نہیں ہوتی ہی اسواسطے کہ مراد عبادت سے یہ ہے کہ اپنے اختیار سے کریے
نہ مجبوری اور لاچاری سے اسواسطے کہ اگر مجبوری کی جہت سے ہوتی تو سب عبادت کرتے اور کوئی شخص اُسکو ترک نکرتا اور غرض عبادت کے حکم کرنیسے پہنچانا نفع کا ہے بندوں کو نہ خود
آن سے فائدہ کا حاصل کرنا اور اگر کسی نے اُنکی عبادت نکی تو اُس سے اُسکی غرض باطل نہیں ہوتی اور یہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی کسی قوم کیواسطے کہانا تیار کرکے اُنکو کہانیکے واسطے بلاوے
اور وہ آئیں اور بعضوں نے اُنمیں سے نہ کہایا تو اُسکی غرض میں کچھ خرابی نہوگی اسواسطے کہ کہانا موقوف ہے دوسرے کے اختیار پر اور غرض اُسکی عبادت کرنیکے حکم سے یہ ہے کہ
اُسکے وسیلہ سے آخرت میں رستگاری پاویں اور اپنی مراد کو پہنچیں نہ یہ کہ خدا تعالے کو ان سے کچھ فائدہ حاصل ہو اسواسطے کہ ذات اُسکی بے پرواہ ہے اور کسی چیز کی احتیاج
نہیں رکھتی اور وہ ہی اپنے فضل و کرم سے سب کو روزی دیتا ہے خواہ عبادت میں اُسکی مشغول ہوں خواہ نہوں اور کسی سے روزی کا ارادہ نہیں کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ
نہیں چاہتا ہوں میں اُن بندوں سے مِّنْ رِّزْقٍ کسی روزی کو وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اور نہیں چاہتا ہوں میں یہ کہ کہانا دیویں وہ مجھکو بلکہ روزی اور کہانا دینا میری صفت ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہوں میں کہ روزی دیویں وہ کسی کو میری مخلوقات میں سے اور اپنے تئیں جو کہا ہے کہ نہیں چاہتا میں کہ مجھکو کہانا دیویں اسواسطے کہ تمام
خلائق خدا تعالی کی عیال ہیں اور جو کوئی کسی کی عیال کو کہانا دیوے تو ایسا ہی کہ گویا اسکو کہانا دیا اسواسطے فرمایا کہ میں اُنسے روزی نہیں چاہتا ہوں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا هُوَ الرَّزَّاقُ
وہ ہی روزی دینے والا ہی تمام مخلوقات کا نہ غیر اُسکا پس وہ خدا محتاج کسیکا نہوگا ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ صاحب قوت استوار اور مضبوط کا ہے کہ اپنی قدرت اور قوت میں بڑا کامل ہے
اور عاجزی اور احتیاج کا اُسکی طرف ہرگز وہم بھی نہیں ہوسکتا ہی اور کفار قریش جو باوجود دیکھنے ان دلیلونکے اور اُسکی قدرت کی نشانیوں کے جو اپنے کفر کو زیادہ کرتے تھے اور رسولخدا کو
جھٹلاتے تھے اُنکی ڈرانیکو خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق واسطے اُن لوگوں کے کہ ظلم کیا ہی اُنہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کرکے اور پیغمبر کو جھوٹا کہکر اور یا یہ کہ ظلم
کیا ہی اُنہوں نے آل محمد کے حقوق غصب کرکے اُن کیواسطے ذَنُوْبًا ایک حصہ عذاب کا ہی مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند حصہ عذاب اُنکے کہ جو کہ پہلی اُمتوں میں گذری ہیں کفر کرنیوالے
اور جھٹلانیوالے پیغمبروں کے مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کے یعنی اُنکو وہ عذاب ہوگا جو کہ پہلی اُمتوں کے کافروں کو ہے اور ذنوب اصل میں پانی سے بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں
کہ جو بہت بڑا ہوتا ہی اور وہ مذکر کے اور مونث کے دونوں کے لئے آتا ہے اور اُس سے پانی کے حصہ تقسیم کرتے ہیں کہتے کہ ایک ذنوب اسکا ہی اور ایک ذنوب میرا ہے اسواسطے حصہ کی
معنے میں اسکا استعمال ہوا ہی اور یہاں وہ اسم انکی واقع ہوا ہی اور کفار مکہ عذاب کو سنکر کہتے تھے کہ کب ہی یہ وعدہ اگر تم راست گو ہو اس وعدہ میں اے مسلمانو خدا تعالی اُنکے
جواب میں فرماتا ہی فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ چاہیے کہ نہ جلدی کریں وہ عذاب کے واقع ہونے میں کہ وہاں سے ترک ہوگا اور اب اُنکے عذاب کو بیان کرتا ہی کہ فَوَيْلٌ پس وائے ہی اور یہ
کلمہ وقت واقع ہونے عذاب اور ہلاکت کے کہا جاتا ہی اور کہتے ہیں کہ ویل دوزخ کی ایک کوئیں کا نام ہی پس ویل ہے لِّلَّذِيْنَ واسطے اُن لوگونکے کہ كَفَرُوْا کفر کیا ہی انہوں نے مِنْ يَّوْمِهِمُ عذاب ان کے سے
الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ اُس دن کہ وعدہ کئے جاتے ہیں وہ اسدن کا اور مراد اس سے روز قیامت ہے یا بدر ہی

سورۃ الطور

یہ سورہ مکی ہے اور اُسمیں انچاس آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ طور کو پڑھے خدا تعالی اُسکے واسطے نیکی دنیا اور آخرت کی جمع کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ رسولخدا اس سورہ کو نماز مغرب میں پڑھتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ قسم ہے طور کی اس لفظ کے معنی زبان سریانی میں پہاڑ کے ہیں اور مراد اُس سے کوہ سینا ہے کہ جسپر خدا تعالی کا کلام حضرت موسٰی سنتے تھے اور وہ مدین میں ہی یا ارض مقدس میں
اور سورہ تین میں بھی اسکا ذکر آیا ہے کہ وہ طور سینین ہی اور تخصیص اسکی ذکر کرکے اُسکی برکت کی جہت سے ہی اور اُسکے فائدہ کی کثرت کے سبب سے اور ابن عباس کے نزدیک وہ
پہاڑ ہی کہ جسمیں گھانس وغیرہ درخت اُگتی ہوں مسکو سبز ہونیکی جہت سے طور کہتے ہیں کیونکہ وہ دو پہاڑ ہیں ایک کو تینا کہتے ہیں بسبب کثرت گھانس کے اور تین گھانس کو کہتے ہیں اور دوسرے کو زیتا
کہتے ہیں بسبب کثرت زیتون کے اور بعضے کہتے ہیں کہ طور مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں اور جسوقت لام تعریف کا اُسپر آئے تو وہ خاص چلتا ہی وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ اور قسم ہی کتاب لکھی گئی کی
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بیچ صحیفہ کشادہ کے وقت پڑھنے کے اور مراد اس سے قرآن شریف ہی اور بعضوں کے نزدیک مراد لوح محفوظ سے ہی اور وہ تختی زمرد سبز کی ہے اور یا
مراد توریت کی تختیوں سے ہے اور یا مراد بندوں کے نامۂ اعمال سے ہی اور تینوں کتاب کیواسطے تعظیم کی ہے اور رق اُس پوست کو کہتے ہیں کہ جسپر لکھتے ہیں اور یہاں مراد ہر
اُس چیز سے ہی کہ جسپر لکھا جائے وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ اور قسم ہے گھر آباد کی کہ وہ کعبہ معظمہ ہے اور آبادی اُسکی حاجیوں کی کثرت سے ہے اور وہ اول گھر ہے کہ جو زمین پر
بنایا گیا ہی واسطے عبادت بندوں کے اور قمی نے لکھا ہی کہ بیت المعمور آسمان چہارم پر ہے اور آبادی اُسکی فرشتوں سے ہی کہ ہر روز اُسمیں ستر ہزار ملائکہ داخل ہوتے ہیں اور پھر

اور پہرہ اوسکا طواف کبہی نہین کرتی ہین اور یہی حضرت امیرالمومنین سی منقول ہی اور فرمایا کہ اوسکا نگہبان و خزانہ دار ایک فرشتہ ہی اسکو ارض کہتی ہین اور وہ گہر یاقوت
سرخ کا ہی اور خداتعالی نی اوسکو حضرت آدم کی زمانہ مین زمین پر بہیجا تہا اور حضرت نوح کی طوفان کیوقت حکم دیا کہ اسکو پہر آسمان پر لیگئی اور امام محمد باقر سی منقول ہی
کہ ملائکہ کو حکم دیا کہ اسکا طواف کرو اور بعد اسکی ملائکہ کو زمین پر بہیجا اور فرمایا کہ زمین پر مثل اسکی اور بمقدار اسکی ایک مکان بناؤ اور حکم دیا کہ جو کوئی زمین پر ہی
اسکا طواف کری اور وہ کعبہ ہی اور منقول ہی کہ کعبہ بیت المعمور کی مقابلہ میں ہی اگر بیت المعمور کو نیچی چہوڑین تو کعبہ کی اوپر گری اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ وہ آسمان اول پر ہی
اور حدیث معراج مین یہہ ہی کہ وہ ساتوین آسمان پر ہی اور ابوہریرہ نی رسولخدا سی روایت کی ہی کہ بیت المعمور آسمان دنیا پر ہی اور آسمان چہارم پر ایک نہر ہی کہ اسکو
نہر حیوان کہتی ہین جبرئیل ہر روز وقت طلوع آفتاب کی اسمین داخل ہوتا ہی اور جسوقت باہر نکلکر اپنی پر جہاڑتا ہی تو ستر ہزار قطرہ اسکی پر و بال سی گرتی ہین
اور ہر قطرہ سی ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور ان سب ملائکہ کو بیت المعمور مین داخل ہونیکا خداتعالی حکم کرتا ہی پس وہ اسی طرز بیت المعمور مین داخل ہوکر نماز پڑہتی ہین اور
اسکا طواف کرتی ہین اور اسی طریق سی خداتعالی دوسری روز فرشتی پیدا کرتا ہی واسطی طواف کا اور داخل ہونیکا انکو حکم کرتا ہی اور پہر انکو نوبت طواف کی نہین پہنچتی والسقف المرفوع
اور قسم چہت بلند کی یعنی آسمان کی کہ وہ مانند چہت زمین کی ہی اور یہی قول حضرت امیرالمومنین کا ہی والبحر المسجور اور قسم ہی دریا پر کی گئی کی اور یا یہہ کہ قسم ہی دریا افروختہ
کی گئی کی کہ مراد دوزخ سی ہی اور منقول ہی کہ امیرالمومنین نی ایک یہودی سی پوچہا کہ تمہاری کتاب مین دوزخ کو کس موضع مین لکہا ہی کہا کہ دریا مین فرمایا کہ اسکا قول حق
راست گو ہی اسواسطی کہ خداتعالی فرماتا ہی والبحر المسجور اور منقول ہی کہ رسولخدا نی فرمایا کہ قیامت کی دن دریاؤن کو آتش سی پر کرینگی اور آب پاشی اس آتش کو روشن کرینگی اور دوسری روایت
مین ہی کہ سب دریا انکو قیامت کی دن روشن کرینگی یہانتک کہ مانند آتش سوزان کی ہو جاینگی بعد اسکی سب دریاؤنکو کہولدینگی یہانتک کہ سب ایک دریا ہو جاینگی پس اسکو
دوزخ مین جاری کرینگی اور امیرالمومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ مراد بحر مسجور سی ایک دریا ہی نیچی عرش کی اور گہرائی اسکی مقابل سات آسمان اور زمین کی ہی اور پانی اسکا
گاڑہا ہی مانند منی کی اور نام اسکا بحر الحیوان ہی اور قیامت کی روز خداتعالی اسکو حکم کریگی کہ چالیس صبح وہ قبرون پر برسی دوسری روایت مین ہی سب خلایق اس سی زندہ
ہو جاینگی اور زندہ ہوکر قبرونسی باہر نکلینگی پس ان عجیب امور کی خداتعالی قسم کہاتا ہی اس بات پر کہ ان عذاب ربک تحقیق عذاب پروردگار تیری کا لواقع البتہ واقع ہونیوالا ہی
کافرون اور گنہگارونپر کہ ما لہ نہین ہی واسطی اس عذاب کی من دافع کوئی دفع کرنیوالا کہ اس عذاب کو دفع کری اور وجہ دلالت کرنی ان امورون کی کہ جنکی قسم کہاتا ہی عذاب کی
واقع ہونیپر یہہ ہی کہ وہ امور دلالت کرتی ہین اسکی کمال قدرت اور حکمت پر اور اسکی خبر دینیکی راستی پر اور اعمال کی جزا دینیپر جبیر ابن مطعم سی منقول ہی کہتا ہی کہ مین
مدینہ مین گیا تہا اساری بدر کی مقدمہ مین حضرت پیغمبر سی کچہہ عرض کرون پس مسجد مین آیا اور اسوقت حضرت نماز صبح مین مشغول تہی اور سورۂ طور پڑہتی تہی جسوقت
اس آیت پر پہونچی کہ ان عذاب ربک لواقع اسوقت قریب تہا کہ نہایت خوف سی دل میرا شگافتہ ہو جائی اسیوقت مینی اسلام کو قبول کیا اس خوف سی کہ مبادا عذاب نازل ہو
اور میں حالت کفر مین جاؤن اور اب عذاب کیوقت کو بیان کرتا ہی یعنی عذاب واقع ہوگا یوم تمور السماء مورا جسدن کہ بیقرار ہوا اور حرکت کری آسمان بیقرار ہونیکا یعنی
ٹکری ٹکری ہوجاوی و تسیر الجبال اور روانہ ہون پہاڑ زمین سی اور کہر کر سیرا روانہ ہونیکا کہ مانند غبار کی پراگندہ ہوکر اڑجاینگی اور جسوقت یہہ واقع ہو فویل پس وائی ہی
یومئذ اسدن للمکذبین واسطی جہٹلانیوالون خدا اور رسول کی الذین ہم وہ لوگ کہ وہ فی خوض بیچ شروع کرنی امر باطل کی کہ وہ ہنسا ہی قرآن اور جہٹلانا پیغمبر کا
اور انکار کرنا قیامت کا اس امر مین وہ یلعبون بازی کرتی ہین اور اعتبار اسکا نہین کرتی اور عذاب انپر واقع ہوگا یوم یدعون جسدن کہ بلائی جاینگی اور دفع کیئی جاینگی
وہ کہا سختی سی الی نار جہنم طرف آتش دوزخ کی دعا دفع کرنا اور ڈالنا سختی سی اور اسوقت انکو کہا جائیگا ہذہ النار التی یہہ آگ وہ ہی کہ کنتم بہا تہی تم ساتہ اسکی
دنیا مین تکذبون تکذیب کرتی یعنی جہٹلاتی اور اعتبار اسکا نکرتی تہی اور پیغمبر جو تمکو معجزہ دکہلاتا تہا تو تم اسکو جادو کہتی تہی اور کہا جائیگا افسحر ہذا پس جادو ہی یہہ کہ د
ہو تم اسکو یعنی یہہ عذاب کہ تم دیکہتی ہو کیا یہہ بہی جادو ہی جیسی کہ وحی کو خدا کی تم جادو کہتی تہی چاہی کہ اسکو بہی جادو کہو ام انتم لا تبصرون کیا تم نہین دیکہتی ہو اس عذاب کو کیا
اندہی ہو جیسی کہ دنیا مین اندہی تہی کہ معجزات اس چیز کی دیکہنی سی جو کہ اس عذاب کی ہونی پر دلالت کرتی تہی پس کہا جائیگا انکو کہ اصلوہا داخل ہو تم اس دوزخ مین اور جلو تم اسمین
فاصبروا پس صبر کرو تم عذاب کی کہینچنی مین او لا تصبروا یا نہ صبر کرو تم سواء علیکم برابر ہی اوپر تمہاری صبر کرنا اور جزع اور فزع اور فریاد وزاری کرنا کہ سوای دوزخ کی
تمہاری جگہ کہین نہین ملیگی اور نہ عذاب سی پرہیز کر سکتی ہو اور دوزخ مین سی کہین بہاگ سکتی ہو انما تجزون سوا اسکی نہین کہ جزا دی جاتی ہو تم ما کنتم تعملون اوس چیز
کہ تہی تم عمل کرتی دنیا مین کہ قیامت کا انکار کرتی تہی اور پیغمبر کو جہٹلاتی تہی اور اب خداتعالی متقیونکا حال بیان کرتا ہی ان المتقین تحقیق پرہیزکرنیوالی کفر اور شرک اور گناہ کی
فی جنات بیچ بہشتون کی ہونگی ونعیم اور بیچ نعمتونکی فاکہین مزہ پانی والی ہونگی یعنی لذت پانی والی اور خوشحال ہونگی بما اتاہم بسبب اسکی کہ دیا انکو ربہم

پروردگار انکی نی دی انکو اور نگاہ رکھا ہی انکو پروردگار انکی نی عذاب الجحیم عذاب دوزخ کی سی اور اگر ما کو مصدریہ کہو تو سب فعلونکی معنی مصدر کی ہونگی یعنی سیرِ بہشتی شادان اور فرحان ہونگی بسبب بخشش خدا کی بہشت کی نعمتونکو اور نگاہ رکھنی دوزخ کی عذاب سی اور جسوقت متقی بہشت مین داخل ہون تو فرشتی انکو کہینگی کُلُوا وَاشْرَبُوا کہاؤ تم اور پیو تم بہشت کی کہانون اور پینی کی چیزونمین سی ھَنِیۡٓـًٔا نوشجان کیا ہوا کہ جسمین تخمہ اور بدہضمی نہو اور صفت ہی اکلا اور شربا محذوف کی اور زید ابن ارقم سی منقول ہی کہ ایک مرد اہل کتاب مین سی رسولخدا صلعم کی پاس آیا اور کہا ای ابو القاسم تو دعوی کرتا ہی کہ بہشتی بہشت مین کہا ئینگی اور پیئنگی حضرت نی فرمایا قسم ہی اس شخص کی جان میری اسکی دست قدرت مین ہی کہ ہر مرد بہشتیون مین سی قوت سو مرد کی رکہیگا کہانا ہو برغبت تمام کہائیگا اور پئیگا اور مجامعت کریگا اور بعد کہانی او پینی کی ایک پسینا اسکو آئیگا کہ خوشبو اسکی مشک سی زیادہ ہوگی در جو کچھ کہایا اور پیا ہو اسیطرح تحلیل ہوگا اور حقتعالی کہیگا کہ یہ بدلا تمہارا ہی بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ بسبب اسکی کہ تہی تم عمل کرتی دنیا مین اور یہہ سب فضل و کرم خدا کا ہی کہ تہوڑی سی اعمال کی عوض مین بقدر انعام کیا ورنہ اعمال بندی اس انعام کی برابر کب ہوتی ہین مُتَّکِـِٕیۡنَ جسوقت کہ تکیہ لگائی والی ہونگی بہشتی بہشت مین عَلٰی سُرُرٍ اوپر تختونکی کہ چاندی اور سونی یا دونسی بنی ہوئی ہونگی مَّصۡفُوۡفَۃٍ صف باندہی ہوئی ہونگی یعنی وہ تخت برابر برابر ہونگی اور فرماتا ہی وَزَوَّجۡنٰہُمۡ اور جوڑا کردیا ہمنی انکو بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ ساتہہ حور عین کی کہ اونکو حور رکہو انکی وجہ نام یہ ہی کہ دنیا مین اور حور سفید رنگ گوری عورت کو کہتی ہین کہ سفید اسکی آنکہہ کی نہایت سفید ہو اور عین کشادہ چشم کو کہتی ہین کہ سیاہی اسکی آنکہہ کی بہت سیاہ ہو وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور جو لوگ کہ ایمان لائی ہین وَاتَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ اور پیروی کی ہی انکی اولاد انکی نی بِاِیۡمَانٍ ساتہہ ایمان کی کہ جیسی کہ وہ مومن تہی ایسی ہی انکی اولاد بہی انکی پیروی سی مومن ہوئی ہین کہ جیسی کہ اور سرتین و شادیان بہشت میں انکی واسطی ہین کہ وہ بہشت کی نعمتونکو کہا ئینگی اور پہنینگی اور تختونپر تکیہ لگائی ہونگی اور حور عین سی انکی بیاہ ہوا ہوگا اسی طرح انکی خوشی کیواسطی اَلۡحَقۡنَا بِہِمۡ پہونچا دینگی ہم ساتہہ انکی اور لاحق کرینگی ذُرِّیَّتَہُمۡ اولاد انکی کو وہ اولاد صغیر ہو خواہ کبیر اولاد کبیر تو اپنی ایمان کی جہت سی اپنی باپونکی ہمراہ بہشت مین ہونگی اور اولاد صغیر اپنی باپونکی ایمان کی جہت سی اپنی باپونکی ہمراہ بہشت مین ہونگی اور جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ خدا تعالی بلند کریگا اولاد مومن کو انکی باپ کی درجہ مین اگرچہ وہ درجہ مین کم ہون تاکہ خنک اور روشن ہوا نکہہ مومن کے انکی پاس رہنی سی جیسی کہ دنیا مین روشن ہوتی تہی اور بعد اسکی یہہ آیت تلاوت کی اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ تحقیق مومنین اور اولاد انکی بہشت مین ہونگی اور بعد اسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مومنین کی لڑکونکو راہ کہلائینگی انکی باپونکی طرف قیامت کی روز اور ابن عباس سی روایت ہی کہ جسوقت مومن اپنی درجہ مین پہونچیگا تو کہیگا کہ خداوندا باپ اور مان اور فرزند میری کہان ہین آواز آویگی کہ ایسا عمل نہین رکہتی ہین کہ جسکی سبب سی تیری درجہ مین وہ بہشت مین ہون تو مومن کہیگا کہ خداوندا کیا ہوا کہ اگر اپنی فضل اور کرم سی تو انکو میری پاس پہنچا دی حقتعالی الحکم کریگا کہ سبکو اسکی پاس پہنچا دو اور اولاد صغیر کی حق مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اللہ تعالی نی مومنین کی لڑکونکو حضرت ابراہیم اور سارا کی سپرد کیا ہی پرورش کی واسطی اور انکو ایک بہشتی درخت سی غذا دیتی ہین کہ اس درخت مین پستان ہین مثل پستان گائی کی اور موتی کی محل مین انکو رکہتی ہین اور قیامت کی روز انکو لباس پاکیزہ پہنا کر اور خوشبو لگا کر بطور تحفہ کی انکو انکی باپونکی پاس لیجائینگی اور انکی سپرد کرینگی اور وہ مثل اپنی باپونکی بہشت مین بادشاہ ہونگی اور یہہ تفسیر ہی قول حقتعالی کی وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ بِاِیۡمَانٍ اور منقول ہی کہ اولاد صغیرہ کفار کی بہی دوزخ مین نجائینگی بلکہ بہشت مین جائینگی اور کہتی ہین کہ وہ یا تو غلام ہونگی کہ بہشت مین مومنین کی خدمتگار ہونگی اور یا یہہ کہ بعضی کہتی ہین کہ وہ بہشت کی جریان بنجائینگی اور کہتی ہین کہ مراد اولاد کی لاحق ہونی سی یہہ ہی کہ وہ اپنی باپونکی نزدیک ہونگی کہ انسی ملتی رہینگی نہ یہ کہ انکی درجہ مین ایک مکان میں ہون کہ اس صورت مین باپون کی درجہ کی کمی اور نقصان لازم آتا ہی اور صحیح یہی ہی کہ خداتعالی اولاد کی درجہ کو اگر باپ کی درجہ سی کم ہوگا تو اپنی فضل اور کرم سی بلند کریگا اور بڑہادیگا انکی باپونکی خوشی کیواسطی نہ یہ کہ باپونکی درجہ سی کچھہ کم کریگا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَاۤ اَلَتۡنٰہُمۡ اور نہ کم کرینگی ہم مِّنۡ عَمَلِہِمۡ ثواب عمل انکی مین سی مِّنۡ شَیۡءٍ کچھہ یعنی اپنی فضل اور کرم سی اولاد کی درجہ کو بلند کرکی انکی باپونکی درجہ مین پہونچائینگی اور انکی درجہ مین سی کچھہ کم نکرینگی کُلُّ امۡرِیًٴۢ ہر مرد بالغ بِمَا کَسَبَ ساتہہ اس چیز کی کہ کسب کیا ہی عمل بد یا نیک سی رَہِیۡنٌ گرو ہی اپنی عمل مین قیامت کی دن اور ساتہہ مقید ہی اور عمل نیک ہی تو رہا پاویگا اور اگر بد ہی تو گرفتار عذاب کا اسلئے عوض مین اور دوسری آیۃ کی عوض مین اسکو گرفتار کریگی اور عورتین تابع مرد کی ہین اسواسطی مردونکا ذکر کیا اور عورتونکا ذکر نکیا اور حال دونونکا یکسان ہی اعمال مین اور اب مومنین کی حق مین باقی نعمت کا ذکر کرتا ہی وَاَمۡدَدۡنٰہُمۡ اور زیادہ کرینگی ہم ان متقیونکو یعنی جو کچھہ انکی پاس ہی اسی پر زیادتی کرینگی ہم بِفَاکِہَۃٍ ساتہہ میوہ کی ہر قسم کا میوہ انکو دینگی وَّلَحۡمٍ اور ساتہہ گوشت کی کہ سب قسمونکی گوشت انکو دینگی مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ اس چیز سی کہ خواہش کرینگی وہ اور میوہ اور گوشت کو اسواسطی خاص کیا کہ یہ سب کہانونمین افضل ہین حاصل یہ ہی کہ ہم پرہیزگارونکو زیادہ دیتی رہینگی

ہر وقت میں کہ یَتَنَازَعُوْنَ لیویں دیویں گے آپسمیں فِیْهَا بیچ اُس بہشت کے کَاْسًا پیالہ کو شراب کے کہ ایک شخص دیویگا اور دوسرا لیویگا اور اسی طرحسے دورہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد کاساسے خمر ہے یعنی شراب اور دلالت کرتی ہے اسپر ضمیر مونث کی کہ جو اسکی طرف پھرتی ہے قول حقتعالیٰ میں لَا لَغْوٌ فِیْهَا نہیں بیہودگی ہے بیچ اُس شراب کے پینے اُس شراب کو ... اور نہ بیہودہ بکتے ہیں اور نہ اسکو پیکر کسی سے جھگڑتے ہیں وَلَا تَاْثِیْمٌ اور نہ گنہگار کرنا یعنی نہ طرف گناہ کی منسوب کرنا اور اسکو پیکر ایسا کام نکرنا کہ جو باعث گناہ کا ہوا کریں جیسے کہ دنیا کی شراب میں ہے اور اسکو پیکر بکتے ہیں اور لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور گالیاں بکتے ہیں اسواسطے شراب ان سب باتوں سے خالی اور پاک ہے وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

میں لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ موتی میں چھپائیگی

اپنے خادم کو آواز دیگا تو ایک ہزار خادم اُسکے جواب میں کہینگے کہ لبیک لبیک یعنی حاضر ہیں ہم حاضر ہیں ہم اور منقول ہے کہ جیسے اہل بہشت غلمان سے محظوظ ہونگے ایسے ہی غلمان بھی اُنکی خدمت سے لذت پائینگے اسواسطے کہ وہاں سراسر آرام اور راحت ہے نہ رنج اور محنت اور تبیان میں لکھا ہے کہ لڑکے مشرکوں کے غلمان بہشتیوں کے ہونگے اور لڑکیاں اُنکی حور العین ہونگی اور اولاد مومنین کی اپنے باپوں کی ہمراہ اُسی ہیئت اور صورت سے ہونگے جیسے کہ دنیا میں تھے القصہ بہشتی بہشت میں زریں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے وَاَقْبَلَ اور منہ کریگا بَعْضُهُمْ بعض اُنکا عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعضے کے يَتَسَاءَلُوْنَ جس وقت کہ آپسمیں پوچھینگے اور سوال کرینگے یعنی ہر ایک شخص دوسرے کے احوال کو اور اعمال کو پوچھیگا اور وہ آپسمیں قَالُوْا کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا قَبْلُ تحقیق ہم تھے پہلے اسروز سے فِيْٓ اَهْلِنَا بیچ لوگوں اپنے کے یعنی تھے ہم دنیا میں مُشْفِقِيْنَ ڈرنیوالے عذاب دوزخ سے اور اس سبب سے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور گناہوں سے پرہیز کرتے تھے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا پس احسان رکھا خدا نے اوپر ہمارے اپنی رحمت سے اور توفیق طاعت کی اور گناہوں سے پرہیز کرنے کی ہمکو دی وَوَقٰىنَا اور بچایا ہمکو عَذَابَ السَّمُوْمِ عذاب باد گرم دوزخ کے سے کہ وہ مسامات میں نفوذ کرتی ہے اور کہتے ہیں کہ سموم نام جہنم کا ہے اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ تحقیق کہ ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں نَدْعُوْهُ کہ ہم پکارتے تھے ہم اُس خدا کو اور پرستش کرتے تھے ہم اُسکی خالص نیت سے اور اپنی نجات کیواسطے اُس سے دعا مانگتے تھے خدا تعالیٰ نے ہماری دعا کو قبول کیا اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ الْبَرُّ وہ ہے بہت نیکی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر الرَّحِيْمُ مہربانی کرنے والا اُن پر اور بعضے کہتے ہیں کہ بر معنی صادق الوعدہ ہے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت قریش کی مکہ کے ٹیلوں پر بیٹھ کر آنے جانے والے قافلوں کے روبرو جناب رسولخدا صلعم کو شاعر اور جادوگر اور مجنوں کہتی تھی اور رسول خدا صلعم کو یہ بہتان اُن کے سنکر رنج ہوتا تھا حق سبحانہ واسطے تسلی خاطر اقدس رسولخدا فرماتا ہے کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت دے تو اے محمد قرآن کے ساتھ مکہ والوں کو اور مشرکوں کی باتوں کا رنج مت کر اور اس کے سبب سے

الا

اور نہ دیوانہ ہے کہ جو قریش تجھکو کہتے ہیں اس واسطے کہ قول انکا باطل ہے اور مخالف عقل کے ہے اور یہ ظاہر ہے اس لئے کہ کاہن کو عقل اور فہم اور تیزی ذہن کی چاہئے اور مجنوں سے عقل زایل ہوجاتی ہے ایک شخص میں یہ دونو وصف کیونکر جمع ہو سکتے ہیں اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہیں وہ مشرکین کہ محمد صلعم شَاعِرٌ شاعر ہے نہ پیغمبر اور جو کچھ وہ فصاحت اور بلاغت سے بیان کرتا ہے یہ شعرگوئی کی قوت سے ہے نَّتَرَبَّصُ بِهٖ انتظار کرتے ہیں ہم ساتھ اُس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رَيْبَ الْمَنُوْنِ حادثوں کے واقع ہونے کا کہ نہایت تردد اور فکر سے وہ شاعری کو بھول جائے اور یا یہ کہ انتظار کرتے ہیں ہم ساتھ اُس کے حادثوں موت کا کہ وہ مرجائے تو یہ شاعری اُس کی موقوف ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب میں کہ تَرَبَّصُوْا انتظار کرو تم میرے حادثہ یا مرنے کے زمانہ کا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ پس تحقیق کہ میں بھی ہمراہ تمہارے مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۔

تمہارے اوپر بلا اور مصیبت کے نازل ہونیکا جیسے کہ تم انتظار کرتے ہو میرے اوپر حادثہ کے واقع ہونیکا اور مرجانیکا پس انھیں کے قول کے باطل ہونیکو بیان کرتا ہے کہ اَمْ تَاْمُرُهُمْ بلکہ حکم کرتی
اَحْلَامُهُمْ ان کو عقلیں انکی بِهٰذَا ساتھ اس مختلف بات کے اسواسطے کہ کہانت کو عقل چاہیے اور جنون میں زوال عقل کا ہوتا ہے اور شعر ایک کلام مقفی اور خیالی اور موزوں
اور کہانت سے کیا مناسبت ہے پس یہ باتیں انکی موافق عقل کے نہیں ہیں بلکہ اس سے روگردانی کر کے فرماتا ہے کہ اَمْ هُمْ بلکہ وہ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ایک گروہ ہیں حد سے گزرنے والے عناد اور انکار میں اور
اسی سبب سے ایسی ضد اور نقیض کی باتیں کرتے ہیں اور حق سے انکو انکار ہے اور اب دوسری حجت بیان کرتا ہے کہ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہیں کفار کہ تَقَوَّلَهٗ بنا لیا ہے اس قرآن کو محمد نے
اپنے جی سے اور اُسی کہا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ جو وہ کفار کہتے ہیں بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بلکہ ایمان لائینگے وہ یعنی باعث انکے ایسا کہنے کا کہ محمد نے قرآن کو اپنی طرف سے بنایا ہے یہ ہے کہ انکا اصرار کفر پر ہے اسواسطے وہ ایسا کہتے
ہیں اور سبب انکی کفر اور گمراہی پر ہے اور نہ انکو یقین ہے کہ قرآن ایسا ہے کہ اسکو کوئی آدمی بنا نہیں سکتا ہے جسوقت کہ تمام فصیح عرب کے اُسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے پس حق تعالی واسطے الزام کرنے
حجت کے فرماتا ہے کہ اگر قرآن محمد کا بنایا ہوا ہے تعقلیا تو پس چاہیے کہ لاوے وہ بھی فَلْيَأْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ کوئی بات مثل اس قرآن کے فصاحت میں اور حسن بیان میں اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝
رہیں وہ راست گو اپنے اس کلام میں کہ محمد نے قرآن کو بنایا ہے اور آدمی مثل اسکی کہہ سکتا ہے اسواسطے کہ وہ بھی عرب میں بڑے فصیح ہیں اور محمد بھی انھیں لوگوں میں سے تھے اور اُنمیں محمد سے
ایک زیادہ امر یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اپنے استادوں سے بہت کچھ سیکھا ہے اور پڑھا ہے اور محمد کا تو آجتک کوئی آدمی اُستاد نہیں ہے پڑھنے لکھنے میں اور نہ انہوں نے کسی آدمی سے کسی کتاب کا سبق پڑھا ہے
اس صورت میں ان لوگوں کی فصاحت محمد سے زیادہ ہونی چاہیے پس اگر قرآن محمد کا بنایا ہوا ہے تو چاہیے کہ وہ قرآن سے زیادہ کہکر لائیں اور جسوقت کہ وہ قرآن کی مثل نہیں کہہ سکتے
اور ایسا کلام کہنے میں وہ عاجز ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن آدمی کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے کہ جسکے مثل کہنے میں سب فصیح اور بلیغ عرب کے عاجز ہیں اور محمد کیطرف جو اسکو منسوب کرتے
ہیں کہ یہ اُنھوں نے بنایا ہے یہ انکا کذب اور بہتان ہے اور اب خدا تعالی حجت پکڑتا ہے انپر اسوجہ سے کہ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہیں وہ بدون کسی چیز کے سے کہ انکا کوئی پیدا
کرنیوالا نہیں ہے اور خود بخود ہو گئے ہیں اور اسی جہت سے عبادت میں مشغول نہیں ہوتے ہیں اور یا یہ کہ وہ پیدا ہوئے ہیں کسی کام کیواسطے کہ پیدا ہونا انکا عبث اور لہو اور لعب کیواسطے ہے اور امر اور نہی
انپر جاری نہیں ہے اور حساب انکا نہوگا اور جزا انکو نہ دیجائیگی اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ یا یہ کہ وہ ہی پیدا کرنیوالے ہیں اپنی جانوں کے جسکے سبب سے اقرار اپنے پیدا کرنیوالے کا نہیں کرتے ہیں اور یہ امر تو
باطل ہے کہ انکا پیدا کرنیوالا کوئی نہو اسواسطے کہ بغیر بنانیوالے کے کوئی چیز بن نہیں سکتی ہے پس اقرار کرنا انکا اپنے خالق کیواسطے لازم
کرنے حجت کے فرماتا ہے کہ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ایسا بھی نہیں ہے بَلْ لَّا
چیزوں کا خدا ہے اَمْ عِنْدَهُمْ کیا نزدیک اُنکے ہیں خَزَآئِنُ رَبِّكَ خزانے رحمت پروردگار تیرے کی کہ جسکو چاہیں نبوت بخشدیں یا خزانے علم خدا کے انکے ہاتھ میں
ہیں تاکہ جانیں کہ لائق نبوت کے منصب کے کون ہے اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ یا وہی ہیں غالب ہونیوالے سب آدمیوں پر اور ہر چیز کو اپنے حکم میں کرنیوالے
تاکہ خدا کے امور کی تدبیر اور انتظام کریں اور ہر چیز کو خواہش کے موافق رکھیں اور جسکو چاہیں نبوت دیدیویں اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یا واسطے اُن کے سیڑھی ہے
کہ اس سیڑھی سے آسمان پر چڑھکر يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنیں وہ بیچ اسکے اور کہتے ہیں کہ وحی بھیجی گئی ہے یعنی سنیں وہ اوپر اسکے کلام فرشتوں کا کہ آپس
میں گفتگو کرتے ہیں اور جو کچھ کہ علوم غیب کے اُن پر وحی کئے جاتے ہیں تاکہ علم گذشتہ اور آیندہ کا اُن سے حاصل کریں اور عالم ہو جائیں محمد کے پہلے اپنے مرنے سے
بِسُلْطٰنٍ

منسوب کرے اور بیٹوں کو جو کہ مرد ہیں اور عورتوں سے افضل ہیں اُنکو اپنے واسطے مقرر کرے وہ نہایت بیوقوف ہے اور عقلا میں وہ ہرگز شمار نہیں کیا جاتا ہے چہ جائیکہ
آسمان پر جا کر غیب سے مطلع ہو اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ کیا سوال کرتا ہے تو اُن سے اے محمد ہمارے احکام پہنچانے پر اَجْرًا مزدوری کو کہ وہ اپنے اوپر تاوان سمجھتے ہیں فَهُمْ
پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ اس تاوان سے مُّثْقَلُوْنَ بوجھ ڈالے گئے ہو گئے ہیں اپنے اوپر گراں ہیں اور اس سبب سے تیری پیروی سے وہ پشت پھیرتے ہیں اور انکار
کرتے ہیں اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا نزدیک اُنکے غیب کی چیز ہے لکھی ہوئی مراد اُس سے لوح محفوظ ہے کہ اُس میں سب غیب کی چیزیں مندرج
ہیں فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ پس وہ لکھتے ہیں اُسمیں سے جو کہ غیب کی چیزیں ہیں اور غیب سے مطلع ہو کر کہتے ہیں کہ جو کچھ محمد کہتا ہے قیامت اور
دوبارہ زندہ ہونے اور حساب اور جزا کے ہونے کو یہ سب باطل اور بے اصل ہے اور انہوں نے جان لیا ہے کہ محمد ہم سے پہلے مریگا اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا کیا
ارادہ کرتے ہیں وہ مکر کو تیرے مقدمہ میں اور مراد مکر سے وہ ہے کہ اُنہوں نے ارادہ کیا تھا رسول خدا کے قتل اور قید اور نکال دینے کا اور

مشورہ اسکا دارالندوہ میں کیا تہا کہ ان تین امروں میں سے ایک امر کرنا چاہئے اور خدا تعالی نے اپنے حبیب کو اس مشورہ سے انکے مطلع کیا اور مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کرنیکا حکم دیا
اور حضرت مدینہ کو تشریف لیگئے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ھُمُ الْمَکِیْدُوْنَ وہی ہیں مکر کئے گئے یعنی وبال مکر اور فریب انکی انہیں کے جانو نیرکہ جنگ بدر میں
قتل اور گرفتار ہوں اَمْ لَھُمْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یا واسطے انکے معبود ہے سوائے خدا پاک کے کہ وہ مدد انکی کریں اور اس عذاب سے انکو بچاوے کہ جو بدلا انکے مکر کا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ پاک ہے خدا عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اس
چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں وہ کفار اس کی ذات مقدس کے اور وہ کفار اپنی عناد اور سرکشی سے ایمان نہیں لاتے تہے اور حضرت رسولخدا عذاب کے نازل ہونیکو فرماتے تہے تو وہ کہتے تہے کہ اگر تو
راست گو ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے کوئی ٹکڑا اسکا گرادے حقتعالی انکے جواب میں فرماتا ہے کہ وَاِنْ یَّرَوْا اور اگر دیکہیں وہ کِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا کوئی آسمان سے سَاقِطًا گرنیوالا اونکے
سروں پر یَقُوْلُوْا کہیں وہ اپنی سرکشی اور عناد سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہیں ہے بلکہ سَحَابٌ مَّرْکُوْمٌ بادل ہے تہ بتہ ملا ہوا یہہ کمال سرکشی اور عناد ہے انکا کہ باوجود
دیکہنے علامتوں عذاب کے پہر اپنے کفر سے توبہ نکریں اور اب فرماتا ہے کہ جسوقت حال انکا کفر میں اور عناد میں ایسا ہے تو فَذَرْھُمْ پس چہوڑدے تو انکو انکے حال پر اور

اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے اس روز کوئی ... ان کی مدد کرے ... عذاب سے ... وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور تحقیق واسطے ان ... ظلم کیا
انہوں نے اپنی جانوں پر کفر کو اختیار کرکے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِکَ عذاب ہے سوائے اس عذاب آخرت کے کہ عذاب آخرت تو ہوگا لیکن سوائے اس کی
قبر میں بہی عذاب ہوگا اور رجعت میں بہی عذاب ہوگا اور یا بروز جنگ بدر قتل کئے جائیں اور قحط میں سات برس کے مبتلا ہوں وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ
اور لیکن اکثر ان کافروں کے آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں اس عذاب کے واقع ہونیکو وَاصْبِرْ اور صبر کر تو ای محمد صلعم لِحُکْمِ رَبِّکَ
واسطے حکم پروردگار اپنے کے ان کافروں کے مقدمہ میں کہ انکو مہلت دی ہے اور ابہی عذاب ان پر نازل نہیں کیا ہے اور تجہکو جبتک انکی آزار کہینچی پڑے
ہیں فَاِنَّکَ پس تحقیق کہ تو بِاَعْیُنِنَا ساتہہ نگہداشت ہماری کے ہے یہ کلمہ دیکہنے کی جگہہ میں استعمال کیا جاتا ہے یعنی ہم تجہکو دیکہتے ہیں اور
کوئی چیز تیری ہمپر پوشیدہ نہیں ہے پس لطف اور مہربانی کی نظر سے ہم تیرے محافظت کرتے ہیں انکے مکر سے وَسَبِّحْ اور پاکی سے یاد کر تو خدا کو اور
تسبیح کر تو بِحَمْدِ رَبِّکَ ساتہہ حمد اور شکر پروردگار اپنے کی حِیْنَ تَقُوْمُ جسوقت اٹہے تو خواب سے اور کہتے ہیں کہ مراد تسبیح اور حمد سے نماز ہے یعنی نماز پڑہ تو جسوقت

... ...
یعنے نماز پڑہ تو اور مراد اس سے نماز مغرب اور عشا کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے نماز تہجد ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلعم شب کو تین مرتبہ بیدار ہوتے تہے اور آسمان کے کناروں کی طرف ملاحظہ فرماتے تہے اور پانچ آیتیں آخر سورہ آل عمران
میں سے اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک پڑہتے تہے اور بعد اسکے نماز شب کو شروع کرتے تہے وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز پڑہ تو وقت پیچہے جانے ستاروں کے
یعنے وقت پوشیدہ ہونے ستاروں کے صبح کی روشنی سے اور جناب رسولخدا اور امیر المومنین اور حسن مجتبی اور امام محمد باقر اور امام رضا علیہم الصلوۃ

نے کہ یہہ دو رکعت نافلہ صبح بہتر ہیں ہر اس چیز سے کہ جسپر آفتاب پڑے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فریضہ صبح سے ہے سو... ...
اسکی مدینہ میں نازل ہوئی ہے اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ اور کل آیتیں اسکی باسٹہہ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر روز یا ہر شب
اس صورت کو پڑہے تو درمیان تمام آدمیوں کے تعریف کیا گیا ہو اور سب آدمی اس کو دوست رکہیں اور گناہ اسکے بخشے جائیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی
قسم ہے ستارہ کی جسوقت کہ طلوع کرکے نیچے کو اترے مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ نہیں گمراہ ہوا ہے مصاحب تمہارا ای قریش کہ وہ محمد ہے اور طریق حق سے نہیں پہرا ہے وَمَا غَوٰی
اور خطا کی ہے اسنے اس امر میں کہ جو تمسے اسنے کہا ہے وَمَا یَنْطِقُ اور نہیں بولتا ہے وہ عَنِ الْھَوٰی خواہش نفس سے اور نہ وہ کلام کرتا ہے اپنی طبیعت کی رغبت سے اِنْ ھُوَ اِلَّا
وَحْیٌ یُّوْحٰی نہیں ہے وہ بولنا مگر وحی کہ بہیجی جاتی ہے خدا کی طرف سے اس سورہ کے اول کی شان نزول میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ہمنے نماز عشا ایک مرتبہ رسولخدا کی ہمراہ پڑہی
جسوقت حضرت نے سلام پہیرا تو ہماری طرف منہ کرکے فرمایا کہ قریب ہے کہ وقت طلوع فجر کے ستارہ گرے اور تم میں سے ایک شخص کے گہر میں وہ گریگا اور جس شخص کے گہر میں ستارہ گریگا پس وہ شخص وصی میرا ہے

سورۃ النجم

اور خلیفہ میرا ہی اور امام ہی بعد میرے پس جسوقت کہ صبح قریب ہوے تو ہر ایک شخص ہم میں سے اپنی گھر میں تاریکی گزرنیکا منتظر ہو کر بیٹھ گیا اور ہر ایک کو آرزو یہ تھی کہ میری گھر میں یہ ستارہ گرے اور سب سے زیادہ طمع اس امر کی میرے باپ عباس کو تھی پس جسوقت کہ صبح ہوئی تو ستارہ آسمان کی طرف سے ٹوٹکر علی ابن ابیطالب کے گھر میں گرا رسولخدا صلعم نے علی سے فرمایا اے علی قسم ہے اُس شخص کی جسنے مجھکو پیغمبر کر کے بھیجا ہے البتہ تحقیق واجب ہوئی ہے واسطے تیرے وصیت و خلافت اور امامت بعد میرے پس منافقوں نے جسوقت یہ سنا تو کہا کہ محمد گمراہ ہو گیا ہے علی کی محبت میں اور نہیں کہتا ہے اُسکی شان میں مگر اپنی خواہش سے اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ والنجم اذا ہوی یعنی قسم ہے ستارہ کی جسوقت ٹوٹ کر گرے کہ نہیں گمراہ ہوا ہے صاحب تمہارا کہ وہ محمد ہے علی کی محبت میں اور نہ خطا کی ہے اُسنے اسمیں اور نہیں بولتا ہے اُسکی شان میں اپنی خواہش نفس سے نہیں وہ فرمانا اُسکا علی کے حق میں مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے اُسپر خدا کی جانب سے اور یہ روایت ہے تھوڑے سے فرق سے اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے چنانچہ ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسولخدا صلعم کی خدمت میں حاضر تھا اور بنی ہاشم بھی بہت بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے زمین کیطرف آیا رسولخدا نے فرمایا کہ جسکے گھر میں یہ ستارہ گرے وہ وصی اور جانشین میرا ہے اور بعد اُسکے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ستارہ علی ابن ابیطالب کے گھر میں گرا ہے لوگوں نے کہا کہ اے محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے تب خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی اور بعضی مفسرین اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ جسوقت رسولخدا مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں ایک مسجد بنائی اور مہاجرین نے جو کہ حضرت کے ہمراہ مکہ سے آئے تھے اُس مسجد کے گرد اُنھوں نے مکان بنائے اور ہر ایک نے مسجد کیطرف اپنے گھر کا دروازہ کھولا بعد ایک مدت کے کہ مسلمان قوی اور کثرت سے ہو گئے تو جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ مسجد کیطرف جو لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے کھولے ہیں وہ سب بند کریں پہلے سب سے امیر المومنین علیہ السلام اپنا دروازہ بند کرنے پر مستعد ہوئے اور رسولخدا جو اُنکے گھر پر گئے اور اُنکو دروازہ بند کرنے پر تیار دیکھا تو فرمایا کہ تمکو دروازہ بند کرنیکا حکم نہیں ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جسوقت علی کا دروازہ بند نہوا اور اوروں کے دروازے بند ہو گئے تو بعضے صحابہ کو ناگوار معلوم ہوا اور اُسکا بہت رنج کیا اور منافقین نے کہا کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے حضرت نے لوگوں کا تکرار جو اس مقدمہ میں سنا تو منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ بخدا میں نے اپنی طرف سے لوگوں کے دروازے بند اور علی کا دروازہ کھلا ہوا نہیں رکھا ہے بلکہ خدا نے حکم دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ نہیں ہوا ہے اور وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا ہے بلکہ موافق وحی کے کہتا ہے اور اہلسنت کی کتابوں میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ستارہ سے وجود محمد صلعم ہے کہ شب معراج آسمان سے نیچے کو آیا یا اوپر کو گیا اور منقول ہے کہ حضرت کے اوپر جانیکے بعد ابو طالب سے لوگوں نے کہا کہ محمد تمام شب گم ہے اور کہیں نشان اُسکا نہیں ملتا تمام شب حضرت کو تلاش کیا اور امیر المومنین بھی تلاش کرتے پھرتے تھے اور ام ہانی حجرہ میں ڈھونڈتے تھے اور کہیں اُنکو نہیں پاتی تھے ابو طالب نے ہتیار لگا کر سب بنی ہاشم کو جمع کیا اور کہا کہ اگر محمد صبح کو نہ ملا تو سب کو خواری و زاری سے قتل کرونگا جسوقت صبح قریب ہوئی تو ستارہ نہایت روشن آسمان سے اوترا اور ہر ساعت وہ زمین کے نزدیک ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ رسولخدا کے دروازہ پر وہ ستارہ اُترا جسوقت لوگوں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اُس ستارہ کی حقتعالی نے قسم کھائی ہے والنجم اذا ہوی اور عمرو بن زبیر نے روایت کی ہے کہ جسوقت یہ سورہ نازل ہوئی تو عتبہ بن ابی لہب نے کہا کہ قسم ہے خدا کی البتہ آزار پہنچاؤنگا میں محمد کو پس نزدیک حضرت کے آیا اور آب دہن حضرت کے اوپر ڈالا اور کہا کہ اے محمد انا کافر بالنجم اذا ہوی یعنی اے محمد میں کفر کرنیوالا ستارہ کا ہوں جسوقت وہ اوپر سے نیچے کو آئے حضرت اُس سے دلتنگ ہوے اور اُسکے واسطے دعا بد کی اور فرمایا اے خدا اپنے درندوں میں سے ایک درندہ کو اسپر غالب کر کہ وہ اسکو کھائے اور بعد اسکے عتبہ کفار قریش کے قافلہ کے ہمراہ واسطے تجارت کے روانہ ہوا راہ میں ایک منزل میں مقام کیا اور اُس جگہ ایک دیر تھا اُسکی پجاری نے آواز دی کہ یہ منزل درندوں کی ہے یہاں اپنی تئیں درندوں سے نگاہ رکھو ابو لہب نے کہا آجکی رات میری مدد کرو اے گروہ قریش کے اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں اپنے بیٹے کیطرف کہ محمد نے اُسکے واسطے دعا بد کی ہے اُن لوگوں نے اپنے اسباب جمع کئے اور اُن بارونکی اوپر عتبہ کو سلایا اور خود اُسکے گرد سوئے اور اونٹونکو اپنے گرد چاروں طرف بٹھایا جسوقت

قدری رات گزری تو ایک شیر آیا اور اونٹوں سے گزر کر اُن آدمیوں کے پاس پہنچا ایک ایک آدمی کو سونگھتا تھا

دی یکہ مجھکو محمد کے خدا نے قتل کیا اور اُسیوقت شیر نے عتبہ کا سر اُسکے بدن سے جدا کیا اور تمام اُسکے بدن کے ٹکڑے کر ڈالے اور بعضی ٹکڑوں کو کھا کر واپس چلا گیا اور سوا عتبہ کے اور کسی آدمی کو آزار نہ پہنچایا اور وحی کے پہنچانیوالے خدا کی جانب سے رسولخدا کے پاس جبرئیل ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ سکھلایا اُسکو سخت رکھنیوالی قوتوں نے یعنی جبرئیل نے کہ وہ بڑی مضبوط اور سخت قوتوں والا ہے وہ وحی کو رسولخدا کے پاس لایا خدا کیطرف سے اور حضرت کو وہ وحی سکھلائی اور تعلیم کی اور قوت جبرئیل کی ایسی سخت تھی کہ قوم لوط کے شہروں کو زمین سے اُکھاڑ کر اپنے پرونپر رکھا اور بقدر آسمان کے قریب اُن شہروں کو لیگیا یہانتک کہ آسمان کے فرشتوں نے اُن شہروں کے کتوں کی آواز سنی اور بعد اُسکے اُن شہروں کو زمین پر الٹا

ہلاک کیا اور ایسی قوت ہے کہ آسمان سے زمین پر انبیا کے پاس آنا اور پھر آسمان کو جانا چشم زدن سے زیادہ جلدی کے عرصہ میں آتا تھا اور کہتے ہیں کہ جبرئیل نے ارض مقدس میں ابلیس کو دیکھا کہ حضرت عیسیٰ سے گفتگو کرتا ہے جبرئیل نے اپنے بازو کو حرکت دی اُسمیں سے ہوا جو نکلی تو اُس سے ابلیس کو ہند کو پہاڑ پر پھینکدیا اور جبرئیل کے وصف میں فرماتا ہے کہ ذُوْ مِرَّةٍ صاحب مضبوطی راے کا اور تیزی عقل کا اور روایت ہے اور یہ وہ اور ابن عباس کے نزدیک ذو مرۃ کے معنے خوبصورت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے دراز قد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے اُسکے سلامت ہونیوالا آفتوں اور عیبوں سے ہیں اور یا یہ کہ گزرنیوالا ہے ہوا پر بطریق اُترنے اور چڑھنے کی فَاسْتَوٰى پس سیدھا کھڑا ہوا وہ جبرئیل اپنی صورت اصلی پر کہ جس صورت میں وہ پیدا ہوا ہے بدون اُس صورت کے کہ جس صورت میں نکر وحی کو پیغمبر خدا کے پاس لاتا تھا جیسے کہ وحیہ کلبی کی یا اور کسی کی صورت اور منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے جبرئیل کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا سوائے ہمارے پیغمبر کے کہ دو دفعہ حضرت نے جبرئیل کو صورت اصلی میں دیکھا ہے ایک دفعہ تو زمین جانب مشرق میں اور بعد اسکے دوسری دفعہ آسمان پر شب معراج کو سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک پس جبرئیل نے اپنے تئیں صورت اصلی میں اول مرتبہ حضرت کو دکھلایا وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى جس وقت کہ وہ جبرئیل بیچ کنارے بلند تر آسمان کے تھا اور وہ انتہا دنیا کا ہے نزدیک مقام طلوع کرنے آفتاب کے کہ بہ نسبت کنارہ مغرب کے زیادہ بلند ہے اور حضرت نے جبرئیل کو دیکھا کہ مشرق سے مغرب تک تمام جگہہ کو اپنے پروں سے گھیر لیا ہے جسوقت حضرت نے اس شکل سے جبرئیل کو دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور جسوقت ہوش آیا تو جبرئیل کو آدمی کی صورت میں اپنے پاس بیٹھا ہوا پایا کہ ایک ہاتھ اپنا حضرت کے سینہ پر رکھے ہوئی تھا اور دوسرا ہاتھ حضرت کے شانہ پر اور حقتعالیٰ نے اسی کیطرف اشارہ فرمایا ہے کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک ہوا جبرئیل پیغمبر سے بعد بیہوشی پیغمبر کے فَتَدَلّٰى پس جھک آیا کنارہ آسمان سے طرف پیغمبر کے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت کی لفظوں میں تقدیم اور تاخیر ہے اور اصل میں اسطرح سے ہے ثُمَّ تَدَلّٰى فَدَنَا یعنے پھر جھک آیا طرف پیغمبر کی پس نزدیک ہو گیا حضرت سے اسواسطے کہ پہلے جھکنا ہے اور بعد اُسکے نزدیک ہونا عکس اسکا حاصل یہ کہ جبرئیل نے سر اپنا لٹکایا اور جھکا بات کرنیکو طرف پیغمبر کے پس نزدیک ہے بعد اسکے کہ افق اعلیٰ پر تھا اور یہی جبرئیل کے کمال قوت پر دلالت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ ہی آسمان کے کنارہ سے اپنے تئیں حضرت کے پاس پہنچایا اور بعضے کہتے ہیں کہ دنو کے معنے قریب ہونیکے ہیں اور تدلی کے معنے نازل ہونیکے اور بعضے دنو کے معنے قریب ہونیکے اور تدلی کو معنی زیادہ نزدیک ہونیکے کہتے ہیں اگر یہ معنی انکے آئے ہوں تو تقدیم اور تاخیر کی احتیاج نہیں ہے اور اب جبرئیل کے پیغمبر سے نزدیک ہونیکو بیان کرتا ہے کہ کسقدر نزدیک تھا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَكَانَ پس تھا نزدیک ہونا جبرئیل کا پیغمبر سے قَابَ قَوْسَيْنِ مقدار دو کمان کے أَوْ أَدْنٰى یا نزدیک تر اُس سے بھی یعنے اسطرح سے جبرئیل پیغمبر سے نزدیک ہوا کہ اگر کوئی دیکھتا تو اسیقدر یا اُس سے بھی زیادہ نزدیک پاتا اور انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ معنے قاب قوسین کے رسولخدا سے پوچھے گئے فرمایا کہ مقدار دو ہاتھ کی یا کمتر اُس سے ہے پس اس صورت میں مراد قوس سے کمان نہو گی بلکہ وہ چیز ہو گی کہ جس سے کسی چیز کو قیاس کرتے ہیں اور یہاں قوس سے ہاتھ قیاس کئے گئے ہیں اور جسوقت جبرئیل پیغمبر سے نزدیک ہوا تو فَأَوْحٰى پس وحی کی یعنے وحی پہنچائی جبرئیل نے إِلٰى عَبْدِهٖ طرف بندہ اُس خدا کے کہ وہ بندہ اُسکا محمد ہے مَا أَوْحٰى جو کچھہ کہ وحی کی اور اما بجملہ یہ تھا کہ للہ ما فی السموات و ما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ چنانچہ سورہ بقرہ کے آخر میں ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ وہ ولایت علی کی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ وحی یہ تھی کہ تحقیق بہشت حرام ہے انبیا پر یہانتک کہ تو اُسمیں داخل ہو اور سب امتوں پر حرام ہے یہانتک کہ تیری امت اُسمیں داخل ہو اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ وحی یہ تھی کہ الم یجدک یتیما فاوی اور بعد اسکے الم نشرح کی آیہ کی ورفعنا لک ذکرک تک اور بعضے کہتے ہیں کہ استوی بمعنی ارتفع ہے یعنی بلند ہوا جبرئیل جانب آسمان کے بعد اسکے کہ پیغمبر کو وحی تعلیم کی اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر ہو کی وہو بالافق الاعلیٰ میں طرف پیغمبر کی پھرتی ہے یعنے سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل جسوقت کہ پیغمبر افق اعلیٰ پر تھا یعنے آسمان دنیا پر وقت روانگی معراج کی اور کہتے ہیں کہ تمام ضمیریں شدید القوی سے یہانتک حضرت حق سبحانہ کیطرف پھرتی ہیں پس مراد شدید القوی سے سخت قوت اور قدرت حق سبحانہ کی ہو گی جیسے کہ فرمایا ہے کہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور نزدیک ہونے خدا کے سے طرف پیغمبر کے بلندی مرتبہ رسولخدا کی مراد ہے نزدیک خدا تعالیٰ کے اور تدلی اور جھکنے سے مراد کھینچنا اپنی حبیب کا ہے اپنی جانب واسطے کثرت اور شدت محبت اُس حضرت کے اور جسوقت کوئی چیز دوسری چیز سے بہت نزدیک ہوتی ہے تو عرب کہتے ہیں کہ یہ اس سے مقدار دو کمان کی یا اُس سے بھی زیادہ نزدیک ہے پس رسولخدا کو جو نہایت قرب و مرتبہ جانب خدا سے حاصل تھا اسواسطے ایسا فرمایا ہے نہ یہ کہ کسی جگہہ اور مکان میں خدا تعالیٰ پیغمبر سے اسقدر نزدیک ہوا ہو اسواسطے کہ خدا تعالیٰ مکان سے پاک ہے اور اُسکے واسطے کوئی مکان نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر دنی فتدلی کی پیغمبر کیطرف پھرتی ہے اور ضمیر کان کی قرب کی طرف جو کہ خدا کے اور پیغمبر کے درمیان تھا اور ضمیر اوحی کی طرف حق سبحانہ کی پھرتی ہے یعنے شب معراج رسولخدا نزدیک خدا کے ہوئے اور مقرب درگاہ الٰہی کے ہوئے مرتبہ میں نہ مکان میں پس متدلی ہوئے یعنے فروتنی کے اور سر نیچے کو جھکایا سجدہ کیواسطے واسطے ادا کرنے شکر اس نعمت کے کہ خدا کی قربت حاصل ہوئی تا کہ سبب زیادتی نعمت کا ہو پس قرب کا پیغمبر اور خدا کا مقدار دو کمان کی تھا بلکہ کمتر اُس سے اور یہ کنایہ ہے تاکید قرب سے اور واسطے سمجھانے لوگوں کے اس تمثیل میں بیان کیا اسواسطے کہ عادت عرب کی یہ ہے کہ اگر عہد اور پیمان کرنا چاہتے اور ارادہ یہ ہوتا کہ اس عہد میں کسیطرح کا نقصان اور خلل واقع نہو تو وہ دونوں عہد باندھنے والے اپنی اپنی کمان کو حاضر کرتے اور دونوں کمانوں کو آپس میں ملاتے اور دونوں کو ایکدفعہ ہی کھینچکر پکڑ کر کھینچتے اور دونوں متفق ہو کر تیر ڈالتے اور اس عمل سے ایسا جانتے کہ ہمارے درمیان موافقت کلی حاصل ہو گئی ہے پس اس آیت میں اشارہ طرف اُستواری قرب اور محبت خدا

اور پیغمبر ہیں ہونگا اور یہی مضمون نہج الصادقین میں مرقوم ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا خدا کو مکان کے ساتھہ وصف کر سکتے ہیں اور ایسی بات کہہ سکتے ہیں کہ
جس سے پایا جاتا ہو کہ خدا کیواسطے بھی مکان اور جگہہ ہے فرمایا کہ خداتعالیٰ کا مرتبہ اس سے بلند ہے اور مکان اسکے واسطے نہیں ہوسکتا اس شخص نے کہا کہ پھر کسواسطے خداتعالیٰ اپنے پیغمبر کو شب معراج
آسمان پر لیگیا تاکہ دکھلائے اسکو بادشاہی آسمانوں کی اور جو کچھہ کہ انکے درمیان ہے عجیب اور غریب کاریگریاں خداتعالیٰ کی اور طرح طرح کی مخلوقات اسکی جو کہ وہاں ہے اور خداتعالیٰ کا فرمانا
کہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلعم تھے کہ نزدیک ہوئے نور کے حجابوں سے پس دیکھا آسمانوں کی بادشاہی کو پھر نیچے کو جھکے پس نظر کی اپنے نیچے کی طرف اور
دیکھی بادشاہی زمین کی یہانتک کہ گمان کیا حضرت نے کہ نزدیک ہو گئیں زمین سے مقدار دو کمان کی یا کمتر اس سے ہوں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ اپنے
حبیب کو لیگیا مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک ایک مہینے کی راہ اور آسمانوں کی ملکوت میں لیگیا پچاس ہزار برس کی راہ تہائی رات کی کمتر میں یہانتک کہ پہنچے حضرت ساق عرش تک پس
نزدیک ہوئے علم کے پس جھکا بہشت میں سے واسطے ان حضرت کے رفرف سبز اور ڈھک لیا نور نے بینائی کو حضرت کی پس دیکھا رسول خدا صلعم نے اپنے پروردگار کی عظمت اور جلال کو دل سے اور نہ دیکھا آنکھوں
سے پس تھا مقدار دو کمان کی اُس عظمت اور رسول خدا میں فاصلہ یا کمتر اس سے اور مراد اس سے نہایت قرب اور نزدیک ہونا درگاہ خدا کی ہے القصہ خداتعالیٰ واسطے تحقیق اُن چیزوں کے
جو حضرت نے دیکھی تھیں فرماتا ہے ما کذب الفؤاد نہ جھوٹ کہا دل محمدؐ نے ما رای اُس چیز کو کہ دیکھا کہ جبرئیل کو اسکی صورت اصلی میں دیکھا اور اسمیں کسی طرح کا وہم نہ ہوا اور
نہ شک اور شبہ واقع ہوا بلکہ جبرئیل کو دیکھکر یقین کیا کہ یہ صورت جبرئیل کی ہے اور کسی دوسری چیز کی نہیں ہے اور اگر مراد اس سے خدا کا دیکھنا ہے تو خداتعالیٰ کو رسول خدا نے دل سے دیکھا
نہ آنکھہ سے اسواسطے کہ وہ آنکھہ سے دیکھنے کے قابل نہیں ہے اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا نے اپنے خدا کو دل سے دیکھا ہے کیا نہیں سنا ہے تو نے کہ فرماتا ہے کہ نہیں جھوٹ کہا محمدؐ نے جو کچھہ
دیکھا ہے یعنی نہیں دیکھا ہے اسکو آنکھہ سے بلکہ دیکھا ہے اسکو دل سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہیں جھوٹ کہا محمدؐ نے جو کچھہ کہ اسکی آنکھوں نے دیکھا ہے اور بعد اُسکے خبر دی کہ لقد رای
من آیات ربہ الکبریٰ . . . . یعنی البتہ تحقیق دیکھا محمدؐ نے نشانیوں پروردگار اپنے کو بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی تھیں اور نشانیاں پروردگار کی پروردگار کے غیر ہیں پس آنکھہ سے خدا کا
دیکھنا ثابت نہیں ہوسکتا اور اگر آنکھہ سے دیکھا ہے تو خدا کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھا ہے نہ خدا کو چنانچہ رسول خدا سے اس آیت کے معنے پوچھے تو فرمایا کہ میں نے نور کو دیکھا ہے اور اگر خدا کو دیکھا ہے تو وہ دل سے دیکھا ہے
چنانچہ ابوذر کی روایتوں میں گذرا ہے اور بعض صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ کیا دیکھا ہے تو نے اپنے پروردگار کو فرمایا کہ دل سے دیکھا ہے اور آنکھہ سے نہیں دیکھا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو
دل سے دیکھا یعنی اسکی قدرت کی نشانیاں دیکھکر انکا عین الیقین ہوا اگرچہ یقین تو پہلے ہی سے تھا لیکن اُسپر ترقی ہوئی اور دل مطمئن ہوا اور ابو العالیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ شب معراج
تو نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے فرمایا کہ ایک نہر کو دیکھا ہے اور پیچھے نہر کے ایک حجاب دیکھا ہے اور پیچھے حجاب کے ایک نور دیکھا ہے اور سوائے اسکے کچھہ نہیں دیکھا ہے اور صحیح نہ وہ ہے کہ جو اس سے پہلے حضرت سجادؑ کی روایت
میں گذرا ہے کہ بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور عجیب اور غریب مخلوقات اور نشانیاں خدا کی قدرت کی دیکھی تھیں اور ابو جعفر اور ہشام نے کذب کو کذّب بتشدید ذال پڑھا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت
رسول خدا صلعم معراج سے تشریف لائے تو اصحاب کو خبر دی اور دیکھنے کی کہ میں نے ایسا کچھہ دیکھا ہے اور قریش کے کافروں نے جو سنا تو حضرت کو جھٹلایا اور حضرت کے فرمانیکو معتبر نہ جانا اور جھگڑنے کو مستعد ہوئے اور
حضرت سے علامتیں بیت المقدس کی اور خبر اپنے کاروانکی پوچھی حضرت نے سب بیان کیا چنانچہ ذکر اسکا مفصل سورہ بنی اسرائیل میں گذر گیا ہے بعد ذکر قصہ معراج کے اُن
جھگڑنے والوں کی فرماتا ہے کہ افتمٰرونہ کیا پس جھگڑتے ہو تم اے کفار قریش اُس محمدؐ سے علیٰ ما یریٰ اوپر اس چیز کے کہ دیکھتا تھا وہ شب معراج میں نشانیاں قدرت خدا کی اور
پروردگار کی اور جبرئیل کو اسکی صورت اصلی پر ولقد راٰہ اور البتہ تحقیق دیکھا ہے پیغمبر نے اُس جبرئیل کو اسکی صورت اصلی پر نزلۃ اخریٰ بار دیگر [illegible]
نزدیک درخت سدرۃ المنتہیٰ کے اور سدرہ بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور وہ درخت ساتویں آسمان پر ہے عرش کی جڑ میں اور شاخیں اور پتے اسکے تمام عالم کو گھیرے ہیں اور علم ملایکہ کا
اور تمام مخلوقات کا وہاں منتہی ہوتا ہے اسواسطے اسکو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں اور وہاں سے آگے کسی کا [illegible]

نزدیک وہ پہنچے تو حجاب میں سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ ہوا پس دیکھا نور عظمت پروردگار کا اسمیں سے جسقدر کہ چاہا خدا نے اور منظور ہوا دکھلانا اُسکا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلعم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرئیل آگے جانے سے رہ گئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل تو ایسے مقام میں مجھکو تنہا چھوڑتا ہے کہا
کہ یا رسول خدا آگے کو جاؤ تم ایسی جگہہ پہنچے ہو کہ آجتک مخلوقات خدا میں سے کوئی وہاں نہیں پہنچا تجھہ سے پہلے فرماتے ہیں حضرت کہ پس دیکھا میں نے
پروردگار کے نور میں سے اور حائل ہوا درمیان میرے اور درمیان سبحہ کے کسی نے پوچھا کہ سبحہ کیا چیز ہے پس اشارہ کیا اپنے منہ سے طرف زمین کے اور اپنے ہاتھہ سے طرف

آسمان کی اور تین مرتبہ فرمایا جلال اپنی لی اور دوسری روایت میں انہیں حضرت سے ہی کہ جسوقت سدرۃ پر پہنچے تو جبرئیل کہڑا ہو رہا اور رسولخدا آگے کو چلے اور جبرئیل پیچھے رہگئے اور کہا
کہ یارسولخدا تحقیق یہ سدرۃ جگہہ میری ہی کہ خدا تعالی نے میرے واسطے مقرر کی ہی اور مجہہ میں قدرت نہیں ہی کہ اس سے آگے بڑہوں اور لیکن تو آگے کو جا سدرۃ کی طرف پس
رسولخدا آگے کو گئے اور جبرئیل پیچھے رہگئے اور نام اسکا سدرۃ المنتہی اسواسطے ہوا ہی کہ فرشتے اعمال اہل زمین کی لیکر سدرہ تک چڑہتے ہیں اور کرام کاتبین سدرہ کے نیچے لکہتے ہیں جو
کچہہ اعمال بندوں کے کہ فرشتے زمین سے لیکر جاتے ہیں اور سدرہ پر جاکر منتہی ہوتے ہیں فرمایا امام نے کہ پس دیکہے رسولخدا نے شاخین اس درخت کی نیچے عرش کے اور گرد اسکے اور
روشن ہوا واسطے محمد کے نور جبار کا پس جسوقت ڈہانکا نور نے محمد کو تو آنکہیں انکی پتہرا گئیں اور کہلی رہگئیں اور گوشت شانہ کا کانپنے لگا حقتعالی نے دلکو اور آنکہونکو محمد کے قوی کیا یہانتک
کہ دیکہا خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے جو کچہہ کہ دیکہا اور یہی مراد ہی ولقد راٰہ نزلۃً اخری عند سدرۃ المنتہی سے اور یہ ہی مراد ان لوگونکی ہی کہ جو کہتے ہیں کہ راہ کی ضمیر خدا کی طرف
پہرتی ہی نہ جبرئیل کی طرف اور اوپر پہلے اسکے گذر گیا ہی کہ دلکی آنکہہ سے خدا کو دیکہا تہا اور فرمایا امام نے کہ دیکہا محمد نے اپنی آنکہہ سے اپنے پروردگار کی قدرت کی بڑی بڑی
نشانیوں کو اور دل سدرۃ کا سو برس کی راہ کا ہی اور ایک پتا اسکا تمام دنیا کے لوگوں کو ڈہانکے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ہر پتے پر اسکی میں نے ایک فرشتہ کو دیکہا کہ کہڑا ہوا
تسبیح خدا کی کرتا ہی اور منقول ہی کہ تمام نہریں بہشت کی اس درخت کے نیچے سے نکلتے ہیں عِندَهَا نزدیک اس درخت سدرۃ کے جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ بہشت جگہہ رہنے متقیوں
کی ہی اور وہ جنت الخلد ہے کہ ساتویں آسمان پر ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ آدم کے رہنے کی جگہہ ہی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جگہہ رہنے جبرئیل اور تمام ملائکہ کی ہی اور صحیح یا وہ
یہ ہی کہ وہ پرہیزگاروں اور نیکوں کی جگہہ ہی القصہ یہ رسولخدا نے جبرئیل کو اپنی آنکہہ سے اسکی صورت اصلی میں دیکہا یا خدا کو دل سے دیکہا اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ جسوقت کہ ڈہانکتا تہا
سدرہ کو مَا يَغْشَىٰ اس چیز نے کہ ڈہانکتا تہا اس میں اشارہ ہی طرف تعظیم اور کثرت ڈہانکنے والی اس درخت کی کہ کوئی وصف اسکے بیان کو نہیں پہنچ سکتا ہی اور تعریف
اسکی کسی سے نہیں ہوسکتی ہی اور حقیقت کو کوئی نہیں پا سکتا ہی قمی نے لکہا ہے کہ جسوقت اسکی اور رسولخدا کے درمیان سے حجاب اٹہا دیا تو اسکے نور نے سدرہ کو ڈہانکا اور
گہیر لیا اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے عجائب اور غرایب صنعتیں ہیں کہ دلالت کرتی ہیں کمال قدرت اور علم خدا پر اور یہی زیادہ صحیح ہے اور یا کثرت سے ملائکہ اس درخت

فرماتا ہی مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ کجی کی دیدہ دل محمد نے یعنی جانب راست اور چپ نگاہ نہ کی بلکہ ہردم مقام یقین میں اپنے پروردگار کے جمال کی طرف نگاہ تہی وَمَا طَغَىٰ
اور نہ حد سے گذری وہ آنکہہ کہ جو حد کہ مقرر تہی پہنچنے کے واسطے اسی پر ثابت قدم رہے اور اس سے آگے کو نہ بڑہے اور کسیطرحکا فرق نکیا لَقَدْ رَأَىٰ البتہ
تحقیق دیکہا یعنی قسم ہے خدا کی کہ دیکہا محمد نے شب معراج مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے سے بڑی نشانیونکو جیسے کہ دیکہنا جبرئیل کا صورت اصلی پر
کہ مشرق سے مغرب تک پہیلی ہوئی تہی مع چہہ سو پہر کے اور آثار رفرف سبز کا کہ وہ جامہ سبز تہا بہشت کا اور دیکہنا عرش عظیم کا اور کرسی بلند کا اور سوائے اسکے نہایت عجیب
اور غریب چیزیں دلالت کرنے والی کمال قدرت خدا پر حضرت نے ملاحظہ فرمائی تہیں کہ جو بڑی بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی تہی اور اب خدا تعالی کفار کو ملامت کرتا ہے
بتونکو پوجنے پر اور خالق کی عبادت کے ترک کرنے پر چنانچہ فرماتا ہی کہ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ کیا پس دیکہتے ہو تم لات اور عزی کو اے کفار قریش وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ
اور منات تیسرے پچہلے کو یعنی خبر دو تم مجہکو معبودوں اپنے سے کہ پرستش کرتے ہو تم انکو سوا خدا کے اور ہمراہ انکے ملائکہ کو پرستش کرتے ہو اور انکو خدا کی بیٹیاں مقرر
کیا ہی تمنے اور یہ دو وصف منات کی کہ اس کو تیسرا اور پچہلا کہا ہے تاکید کیواسطے ہیں جیسے کہ طیر یطیر بجناحیہ یعنی اڑتا ہی ساتہہ دو بازو اپنے کے اور یا یہہ کہ منات ان دونو
پہلوں سے مرتبہ میں بہت کم تہا اسواسطے کہ وہ لات اور عزی کی عزت اور حرمت منات سے زیادہ کرتی تہی اسواسطے اس منات کو پچہلا اور تیسرا فرمایا اور بعضی منات کی تا کو مشدد
پڑہتے ہیں اور کسائی لات کی آخر میں وقف کرتا ہے تا کہ ساتہہ اور کہتے ہیں کہ کفار قریش ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں گمان کرتے تہے اور انکی صورتوں کی بت بنا رکہی تہی اور ان
بتوں کو پوجتے تہی اور انکی واسطے نام بہی خدا کے ناموں میں سے نکالے تہے الله سے تو لات اور عزیز سے عزی اور منان سے منات اور کہتے ہیں کہ لات کو ثقیف کی قوم کے
آدمی پوجتے تہی طائف میں اور یا وہ قریش کا بت تہا نخلہ میں اور وہی سے وہ مشتق ہی کہ جو یعنی قیام کرون ہی اور کفار اسکے پاس قیام رکہتے تہے طواف اور پرستش کیواسطے اور بعضے
کہتے ہیں کہ لات تشدید تا سے اور وہ ایک مرد تہا کہ ستو گہی میں ملا کے حاجیونکو دیا کرتا تہا جسوقت وہ مرا تو کفار اسکی قبر پر بیٹہہ کر اسکی عبادت میں مشغول ہوئے اور عزی
مونث اعز کی ہی یعنی عزیز اور عزی ایک درخت تہا کہ غطفان اسکی پرستش کرتے تہے اور جسوقت اسلام نے قوت پکڑی تو رسولخدا نے اسکو ترڑوایا اسکے اندر سے شیطانہ نکلی بال اپنے بکہیرے ہوے

اور لوگوں کو اُس درخت کی عبادت کے واسطے رغبت دلاتے تھے کہتے ہیں کہ خالد نے اُسکے تلوار ماری وہ ہلاک ہوگئی حضرت کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ وہ عزیٰ تھی اور بعد اُسکے وہ ہرگز پرستش کی جاویگی
اور بعضے کہتے ہیں کہ عزیٰ بت تھا غطفان کا کہ سعد بن حاتم نے اپنی قوم کیواسطے بنایا تھا اور بیچ صفا اور مروہ اُسکو مقرر کیا تھا اور مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل و خزاعہ اُسکی پرستش کرتے تھے
اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ بت قبیلہ ثقیف کا تھا کہ اُسکا طواف کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ لات مرد ہے اور عزیٰ عورت ہے اور مناۃ ایک بت تھا حرم سے چھ میل دور اور بعضے کہتے ہیں کہ تینوں
بت تھے پتھر کے اور کعبہ میں رکھے تھے مکہ کے لوگ پرستش اُنکی کرتے تھے اور مقصود اس آیت سے یہ ہے کہ خبر دو تم مجھکو اے کافرو ان بتوں کے حال سے کہ کچھ نفع اور ضرر پہنچا سکتے ہیں اور گمان
اُن کافروں کا یہ تھا کہ جن یا ملائکہ جو اُنکے اندر ہیں وہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور اُنکی عبادت وہ اسواسطے کرتے تھے کہ یہ سفارش کرینگے خدا سے اور باوجود اسکے حال اُنکا یہ تھا کہ اگر دختر کسی
کے پیدا ہوتی تھی تو اُسکو مار ڈالتے تھے اور یا یہ کہ زندہ گور میں گاڑ دیتے تھے دختر کے تولد کو عیب جانکر اور جو کہ عیب دار چیز ہے اُسکو خدا کے واسطے مقرر کرتے ہیں خدا تعالیٰ انکا
انکار کرتا ہے کہ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَىٰ کیا واسطے تمہارے فرزند نر ہے اور واسطے اُس خدا کے فرزند مادہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تم لڑکیوں کو حقیر جانتے ہو اور اس امر سے
تم بڑی غیرت رکھتے ہو کہ وہ تمہارے یہاں پیدا ہوں پس کیونکر لات منات اور عزیٰ کو خدا کے شریک کرتے ہو اور خدا کا نام اُنپر بولتے ہو تِلْكَ إِذًا یہ تقسیم اسوقت قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ
ایک تقسیم ہے نا درست اور ظلم اور جور والی کہ جس میں عدالت نہیں ہے اسواسطے کہ جو کہ بہتر ہے اُسکو تو اپنے واسطے اختیار کرتے ہو اور جو کہ عیب دار اور گھٹتی ہے اُسکو خدا کیواسطے مقرر کرتے ہو
واسطے رد کرنے اُنکے قول کے خدا فرماتا ہے کہ إِنْ هِيَ نہیں ہیں وہ بت کہ جن کو تم اپنا خدا قرار دیتے ہو إِلَّا أَسْمَاءٌ مگر نام چند کہ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ نام رکھ لیا ہے انکا تم نے
وَآبَاؤُكُمْ اور باپوں تمہارے نے کہ وہ فقط نام ہیں اور حقیقت میں وہ کچھ نہیں ہیں اور مسمی اُنکا نادر ہے اور خدائی کے معنی سے وہ بالکل خالی ہیں مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا نہیں نازل کی
ہے خدا نے ساتھ اُس نام رکھنے کے مِنْ سُلْطَانٍ کوئی حجت اور دلیل یعنی خدا کی جانب سے اس نام رکھنے کی صحت پر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ اُسکو دستآویز مقرر کرکے
اپنے مخالف کو مغلوب کرو بلکہ یہ نام رکھنا محض تمہاری نفسوں کی خواہش سے ہے بدون سند اور دلیل کے اور فرماتا ہے کہ إِنْ يَتَّبِعُونَ نہیں پیروی کرتے ہیں وہ کفار ان بتوں کی پرستش
میں إِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی وہ جو اُن بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور اعتقاد اُنکی شفاعت کا رکھتے ہیں وہ محض ایک وہم ہے اُنکا بدون دلیل کے وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ اور نہیں
پیروی کرتے ہیں وہ مگر اُس چیز کی کہ خواہش کرتے ہیں نفس اُنکے اور جس چیز کو اُنکی طبیعت چاہتی ہے وَلَقَدْ جَاءَهُمْ اور البتہ تحقیق آئی ہے اُنکے پاس مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ پروردگار
اُنکے کیطرف سے ہدایت یعنی سبب ہدایت کا کہ وہ پیغمبر ہے اور کتاب حق دکھلانیوالی ہے اُنکی اور رہنمائی کرنیوالی ہے اس امر کی کہ بت لیاقت معبود ہونیکی اور شفاعت کرنیکی
نہیں رکھتے ہیں اور عبادت سوا خدا کے کسی کی روا نہیں ہے اور بعد اسکے واسطے انکار آرزو شفاعت اُن بتوں کی فرماتا ہے أَمْ لِلْإِنْسَانِ کیا واسطے انسان کے ہے یعنی کیا واسطے کافر کے ہے
جو کچھ کہ آرزو رکھے وہ یعنی نہیں ہے واسطے اُنکی جو کچھ کہ آرزو کریں وہ کافر کہ بت اُنکی شفاعت کریں اور یا یہ کہ آرزو کرتے ہیں کہ لئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنی یعنی البتہ اگر
پھروں میں طرف پروردگار اپنے کے تو تحقیق واسطے میرے نزدیک اُسکے البتہ نیکوئی ہے اور یا یہ کہ آرزو کریں کہ ولولا انزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم یعنی اور کیوں نہیں
نازل کیا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد کے دونوں بستیوں مکہ اور طایف میں سے کہ بزرگ ہو وہ مرد اور یا یہ کہ آرزو کریں وہ کہ لاوتین مالا و ولدا یعنی البتہ دیا جاؤں میں مال اور
اور اولاد یہ سب خواہشیں اور آرزوئیں اُنکی باطل ہیں اور نہیں ہے واسطے اُنکے جو آرزو کہ وہ کریں اور اِلتّی آرزوئیں ولید بن مغیرہ کی تھیں فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ پس خاص
واسطے خدا کے ہے ملک آخرت کا وَالْأُولَىٰ اور دنیا کا جو چاہے اپنے ملک میں کرے اور جس کو چاہے بخشے اُس پر کسیکو حکومت نہیں ہے پس کوئی شخص مالک
کسی چیز کا نہیں ہوتا ہے مگر اُسکے حکم سے اور اس قول کی تاکید کے لئے فرماتا ہے کہ وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ اور بہت سے فرشتے بیچ آسمانوں کے ہیں کہ مشرکین
اُنکی شفاعت کی اُمید رکھتے ہیں کہ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ نہیں بے پروا کرتی ہے اور نہیں فائدہ بخشتی ہے شفاعت اُنکی شَيْئًا کسی چیز کو إِلَّا مِنْ بَعْدِ
أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ مگر بعد اس کے کہ اذن دیوے خدا شفاعت کرنیکا لِمَنْ يَشَاءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتوں میں سے کہ وہ شفاعت کرے
آدمیوں میں سے فلانے شخص کی وَيَرْضَىٰ اور پسند کرے کہ اُسکی شفاعت تو کرا اور مصلحت اُسکی شفاعت کرنیکی دیکھے پس جسوقت کہ ملائکہ باوجود
اس مرتبہ اور تقرب کے بدون اذن خدا کی شفاعت کسیکی نکر سکتے ہوں تو بس بت کہ نہایت پست اور ذلیل و خوار ہیں وہ کیونکر لیاقت شفاعت کی اپنے عابدوں
کے حق میں رکھتے ہیں اور اب اُن کفار کی مذمت میں فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرۃ کے اور اعتقاد نہیں رکھتے
دوبارہ زندہ ہونیکا اور جزا کے ملنیکا لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ البتہ نام رکھتے ہیں وہ فرشتوں کا تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ نام رکھنا مادہ کا یعنی کہتے ہیں کہ ملائکہ خدا کی
بیٹیاں ہیں وَمَا لَهُمْ بِهِ اور نہیں ہے واسطے اُنکے ساتھ اس چیز کی کہتے ہیں وہ ملائکہ کو مادہ مِنْ عِلْمٍ کوئی علم اور یقین إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ نہیں
پیروی کرتے ہیں وہ کفار مگر گمان کی وَإِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان لَا يُغْنِي نہیں کفایت کرتا ہے اور نہیں فائدہ بخشتا ہے مِنَ الْحَقِّ حقیقت

امر سے شَيْئًا کسی چیز کو اسواسطے کہ حق کہ وہ حقیقت امر کی ہی نہیں پایا جاتا ہی مگر علم اور یقین سے اور گمان اور وہم کا اُس میں اعتبار نہیں ہے کہ اُس سے حقیقت شی کی
حاصل نہیں ہوتی ہے اور اعتقادی چیز و نمیں یقین چاہیے اور گمان اور وہم اُن میں کافی نہیں ہی فَاَعْرِضْ پس منہ پھیر لے تو اے محمد
عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى اُس شخص سے کہ منہہ پھیرے وہ عَنْ ذِكْرِنَا ذکر ہمارے سی کہ وہ قران ہے شامل ہونیوالا خدا کی توحید کو اور ایمان کی اصول کو وَلَمْ يُرِدْ
اور نہیں ارادہ کرتا ہو وہ شخص کسی چیز کا سوے اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا مگر زندگانی دنیا کو ذٰلِكَ وہ یعنی اختیار کرنا زندگانی دنیا کا مَبْلَغُهُمْ نہایت پہنچنے اُن کے کی ہے
مِنَ الْعِلْمِ علم اور دانش سے اور علم اُنکا اس دنیائے فانیہ کی فائدوں اور لذتوں ہی میں منحصر ہی اور سعی اور غور اسی میں رکھتے ہیں اور آخرت کے
امور کو کچھہ نہیں جانتے ہیں اور اُنمیں ہرگز تامل نہیں کرتے اور ہمت انکی مثل چوپایوں کی کہانی اور پینے ہی میں مصروف ہی اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار
تیرا هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جاننے والا ہے اور عالمتر ہی بِمَنْ ضَلَّ ساتہہ اس شخص کے کہ گمراہ ہوا ہے اور پھر گیا ہے وہ عَنْ سَبِيْلِهٖ راہ اُسکی سے کہ وہ سیدھی
راہ ہی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ عالمتر ہے بِمَنِ اهْتَدٰى ساتہہ اس شخص کے کہ راہ پائی ہے اُسنے طرف حق کے یعنی سبکو جانتا ہے اور اُسپر کچھہ پوشیدہ نہیں ہے سب کو
موافق عمل کے جزا دیگا اور وہ ایمان لانیوالیکو اور ایمان نہ لانیوالیکو سبکو جانتا ہی تو انکی طرف ایمان کی بلانے میں اپنے نفس پاکیزہ کو رنج اور مشقت میں مت ڈال
اسواسطے کہ تجہکو قدرت نہیں ہی اور تیری اختیار میں نہیں ہی صورت ہدایت پانیکی کسیکی اور تجہپر تو فقط ہمارے حکم کا پہونچانا ہے اور سوائے اسکے اور کچھہ نہیں ہے اور
حکم کو ہمارے تو پہنچا تا رہتا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے آیہ جہاد سے اور اب خدا تعالیٰ اپنے کمال قدرت اور ملک کی فراخی کو بیان کرتا ہی کہ
وَلِلّٰهِ اور واسطے خدا کے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھہ کہ بیچ آسمانوں کے ہی وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے سب کا مالک اور خالق وہی ہے اور
غرض اُنکے پیدا کرنے سے عبادت اور طاعت ہے کہ اُسکی عبادت میں مشغول رہیں چنانچہ فرمایا ہی کہ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون پس عبادت کرنیکی
تکلیف دی اور سکو یہی حکم دیا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ تاکہ جزا دیوے اُن لوگونکو کہ اَسَاۗءُوْا برا کیا ہے اُنہوں نے بِمَا عَمِلُوْا ساتھ عذاب اُس چیز کے کہ
عمل کیا ہی اُنہوں نے کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا اور تاکہ جزا دیوے اُن لوگونکو کہ نیکی کی ہے اُنہوں نے بِالْحُسْنٰى ساتھہ ثواب نیک کی
کہ وہ باغ ہیں بہشت کے اور نعمتیں اُسکی اور لیجزی الذین متعلق بمن ضل عن سبیلہ کے بھی ہوسکتا ہے اور ولله ما فی السموات وما فی الارض جملہ
معترضہ ہو اور اُنہیں نیکی کرنیوالوں کے حال میں فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ وہ لوگ ہیں وہ کہ پرہیز کرتے ہیں وہ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ بڑی بڑے گناہوں سی بعد
بڑا گناہ وہ ہے کہ جسکے واسطے وعدہ عذاب کا ہے یا شرع سے اُس کیواسطے ایک حد مقرر ہوئی ہے اُس گناہ سے پرہیز کرتے ہیں وَالْفَوَاحِشَ اور فاحشہ سے
یعنے نہایت قبیح گناہ کبیرہ اُس سے بھی پرہیز کرتے ہیں مثل زنا کے کہ نہایت قبیح ہی اور بعضی کہتے ہیں کہ فحش مراد شرک سی ہے نعوذ باللہ اِلَّا اللَّمَمَ مگر گناہ صغیرہ کہ اُسپر
اصرار نہو تو وہ گناہ کبیرہ کے پرہیز کرنیوالے سی بخشا جاتا ہے اور عذاب اُسپر نہیں ہوتا ہے اور یہ استثنا منقطع ہی اور یا یہ کہ الا صفتی ہے کہ غیر کی معنے میں ہی اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ فواحش زنا اور چوری ہی اور لمم یہ ہی کہ آدمی گناہ کی قریب جاوی اور اُس سے استغفار کری اور توبہ کرے اور بعضی کہتے ہیں کہ لمم وہ گناہ ہے
کہ جسپر خدا نے حد مقرر نہیں کی ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ گناہ ہی کہ جو دل میں گذرا ہو اور ارادہ اُسکے کرنے کا ہو لیکن کرے نہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ مثل نظر کرنے
اور بوسہ لینے کے ہی اور بعضے علما ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ لمم وہ گناہ ہی کہ جو ایام جاہلیت یعنی ایام کفر میں اسلام سے پہلے کیا ہو اور سبب نازل ہونے
اس آیت کا اسطرح بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم سے ایام جاہلیت میں بہت گناہ صادر ہوئے ہیں اور اب ہمکو تم اُن
گناہوں پر عیب کرتے ہو اور اُن گناہوں کے عذاب سے ڈراتے ہو حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ جو گناہ کہ ایام جاہلیت میں مسلمانوں نے کیا ہی وہ بخشا گیا ہی اور اُسپر انکو عذاب نہوگا
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقیق کہ پروردگار تیرا فراخ بخشش والا یعنی بہت بخشنے والا ہی اور اسیواسطے گناہان صغیرہ کو گناہان کبیرہ کے پرہیز کرنے سی بخشدیتا ہی اور گناہان
کبیرہ کو توبہ کرنے سی بخشتا ہے آدمی کو چاہیے کہ اُسکی رحمت اور مغفرت سی ناامید نہو لیکن اُسکی قہر اور غضب سے ڈرتا رہی اور رحمت پر تکیہ اور اعتماد کرکے گناہوں میں مشغول نہو اور کبھی بعضی
بعضے آدمی پیغمبر خدا صلعم کی زمانہ میں اپنی پرہیزگاری اور تقویٰ پر بہت ناز کرتے تھے اور اپنے اعمال نیک کی لاف زنی میں مصروف تھے اور اپنی نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی تعریف کرتے تھے
حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خدا عالمتر ہی ساتھ احوال تمہارے کے اور تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہی اِذْ اَنْشَاَكُمْ جسوقت کہ پیدا کیا تمکو مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اسواسطے کہ
زمین سے غذا پیدا ہوتی ہے اور غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سی آدمی یعنی وہ خدا ابتدائے خلقت تمہاری میں تمہارے افعال اور احوال تمہاری پر مطلع تھا وَاِذْ اَنْتُمْ اور جسوقت کہ تم اَجِنَّةٌ
بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ بیچ پیٹوں ماؤں اپنی کی اُسوقت بھی تمہارے اعمال کو جانتا تھا اور اُسپر تمہارا کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس پاکیزہ کہو تم نفسوں اپنوں کو یعنے

اپنی اعمال اور افعال کی تعریف مت کرو اور اپنی تئین نیکیان کر کے ستراہو نہیں لوگونمین اور اعمال نیک سی اپنے فخر اور ناز مت کرو اور اگر قصد تعریف کا نہو اور اوسکا
فخر اور ناز کا نہو اور ویسی ہی اپنی اعمال نیکا ذکر کرے اور اپنی نفس کو پاکیزہ کہی اس قصد سی کہ خدا تعالی کی توفیق اور تائید سے جو کچہ کہ مین کرتا ہون تو اوسکا کچہ مضائقہ نہین
اور نیک عمل کرکے خوش ہونا اور ذکر اپنے نیک عمل کا واسطی شکر گزاری خدا کے کرنا بہت خوب ہی اور یہہ طرح سی مذموم اور بد نہین ہے لیکن اپنے عمل نیک سی نازان نہو کہ ہو
اَعْلَمُ وہ خدا زیادہ جاننے والا اور عالم تر ہے بِمَنِ اتَّقٰى ساتہہ اوس شخص کے کہ پرہیزگار رہا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہہ ہے کہ یہودیونکا کوئی
لڑکا مرتا تو کہتی کہ وہ صدیق ہوا ہی رسولخدا نے سنکر فرمایا کہ دروغ کہتی ہین یہود واسطی کہ کوئی بچہ نہین ہے اپنی ماکی پیٹ مین مگر نیک ہی بعد اسکے یا بد ہی اور اوسوقت یہہ آیت
نازل ہوئی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ چاہیے کہ فخر نکرے کوئی تم مین سی اپنی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور عبادت کی کثرت سی سو واسطی کہ خدا خوب جانتا ہے
اوس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہی تم مین سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینی تفسیر اس آیت کی پوچھی تو فرمایا کہ کہنا آدمی کا کہ کل کے رات مینی خوب نمازین پڑہین اور کل کے دن
ہم تو روزہ سے تہی سو واسطی کہ پہلے اسے ایسے ہی آدمی تہی کہ صبحکو اوٹہکر کہتی کہ کل کے رات ہمنی ساری رات نمازین پڑہین اور دنکو روزہ رکہا اور حضرت علی نے فرمایا کہ لیکن مین تو
راتکو سوتا ہون اور دنکو بہی سوتا ہون اور اگر ان دونوکی درمیان کوئی وقت پایا جاتا تو اوسمین بہی سوتا اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اگر خدا منع نکرتا تعریف
کی پاکیزگی ظاہر کرنیکو تو البتہ ذکر کرنیوالا ذکر کرتا اپنی فضیلتون اور خوبیونکو کہ مومنین کے دل اون خوبیونکو پہچانتی اور البتہ سُننی والونکی کان اونکو باہر نکالتی اور کسینی حضرت صادق علیہ السلام
سے پوچہا کہ جائز ہی آدمی کو کہ اپنی تعریف بیان کرے اور اپنی خوبی کو ظاہر کرے فرمایا کہ ہان جبوقت اوسکی ظاہر کرنیکی ضرورت ہو کیا نہین سُنا تو نے قول حضرت یوسف علیہ السلام کا کہ
فرمایا تہا اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ امین یعنی مقرر کردی تو مجہکو اوپر بادشاہی اور خزانون زمین کے تحقیق کہ مین نگہبانی کرنیوالا امانت دار ہون اور ابن عباس
سدی اور کلبی وغیرہ مفسرین سے منقول ہے کہ عثمان نے کچہہ مال اپنا راہ خدا مین تصدق کیا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کہ عثمان بن عفان کا برادر رضاعی تہا اوسنے عثمان سے
کہا کہ تو راہ خدا مین بیقدر مال اپنا کثرت سی خرچ مت کر کہ ایسا نہو کہ فقیر ہو جاوے اور نوبت تنگی اور احتیاج کی تجہکو پہونچی عثمان نے کہا کہ میرے گناہ بہت ہین اور خطا مین میری کثیر
سی ہین جیسی بہاگ جانا جنگ احد وغیرہ مین سے اور سوا اسکی گناہان کبیرہ مجہسے بہت صادر ہوئی ہین پس یہہ تصدق اور خیرات مین اسواسطی کرتا ہون کہ اون گناہونکا کفارہ ہووے اور خدا تعالی مجہسے
راضی ہو عبد اللہ بن ابی سرح نے کہا کہ یہہ شتر کہ باسبب لدا ہوا ہی اور مال پر سی اسکو مجہی بخشدے کہ مین تیری گناہ اپنی ذمہ کرتا ہون اور بار گران اونکا اپنی اوپر لیتا ہون عثمان نے وہ شتر معہ مال اسباب
کے اوسکو دیدیا اور دو گواہ اوسپر مقرر کیے اور بعد اسکے عثمان نے راہ خدا مین خرچ کرنا موقوف کیا اور یہہ آیت عثمان کے حق مین نازل ہوئی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى کیا پس دیکہا تو نے محمد
اوس شخص کو کہ تَوَلّٰى منہہ پہیرا اوسنے جنگ احد اور پشت کی طرف لڑائی کے اور یا یہہ کہ منہہ پہیرا حق کی تب سے وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تہوڑا سا مال اپنی عذاب کے اوٹہانیکی رشوت مین عبد اللہ
وَّاَكْدٰى اور بند کیا باقی کو اور راہ خدا مین دینا اوسکا موقوف کیا اور بخل کو اختیار کیا اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ کیا نزدیک اوسکے علم غیب کا ہی فَهُوَ يَرٰى پس وہ دیکہتا ہی اور جانتا ہی کہ
اوسکا بہائی جو اوسکی گناہونکو اپنی اوپر اوٹہا لینی کو کہتا ہی سچا ہی اور ضرور دوسرے کے گناہونکو وہ اوٹہا لیگا اور ہمزہ استفہام عندہ پر انکاری ہے یعنی علم غیب وہ نہین رکہتا ہی اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ
کیا نہین خبر دیا گیا ہی وہ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ساتہہ اوس چیز کے کہ بیچ صحیفون موسی کے یعنی جو کچہہ کہ توریت مین ہے وَاِبْرٰهِيْمَ اور جو کچہ کہ بیچ صحیفون ابراہیم کے ہی الَّذِيْ وَفّٰٓى وہ ابراہیم
وفا کیا جسنی یعنی ادا کیا اوسچیز کو کہ اوسکی ذمہ تہی اور جسکا کہ وہ حکم کیا گیا تہا اور کسینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچہا کہ کیا مراد ہے وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى سے فرمایا کہ کچہہ کلمی ہین کہ اونہین کہتا تہا
وہ پوچہا کہ وہ کیا ہین فرمایا کہ جبوقت صبح ہوتی تو کہتا وہ کہ اصبحت وربی محمود اصبحت لا اشرک باللہ شیئا ولا ادعو مع اللہ الہا اخر ولا اتخذ من دونہ ولیا
تین مرتبہ اور شام کو بہی تین مرتبہ کہتا تہا حاصل یہہ ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ کیا اوسکو خبر نہین دیگئی ہی اوس امر کی جو ابراہیم اور موسی کے کتابون مین ہے اور وہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ یہہ ہی کہ نہین اوٹہاتا
کوئی نفس اوٹہانیوالا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجہ گناہ دوسرے نفس کا یعنی دوسرے آدمی کے گناہ کا کسی سے مواخذہ نہین ہوتا ہی جو شخص کہ گناہ کرتا ہی اوسیکو اوس گناہ کی سزا ہوتی ہے نہ دوسریکو اور منقول ہے
کہ حضرت نوح کی زمانہ کی بعد حضرت ابراہیم کے زمانہ تک اوس زمانہ کی ظالم لوگونکی یہہ عادت تہی کہ باپکو بیٹے کے گناہ مین اور بہائیکو بہائیکے گناہ مین اور غلام کو اوسکی آقا کی گناہ مین اسیطرح اور بہی لوگونکو دوسرے
کی عوض مین گرفتار کرکے سزا دیتی تہی اور قصاص لیتے تہے اور جسوقت حق تعالی نے ابراہیم پر صحیفی نازل کیے اور اوسمین بیان کیا کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى تو اوسوقت ابراہیم نے
لوگونکو اس عمل بد سے منع کیا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اور یہہ کہ نہین ہے واسطی آدمی کے اِلَّا مَا سَعٰى مگر ثواب اوس چیز کا کہ کوشش کی ہی اوسنی یعنی جیسے کہ کسیکو دوسرے کے گناہ مین نہین پکڑتے
ہین ایسی ہی ثواب کسی شخص کا اوسکی غیر کو نہین دیتی ہین یہہ بہی کتابون ابراہیم اور موسی کی ہی اور میت کو جو ثواب کسی بندہ کی نیک عمل کا پہونچتا ہی اوسکی وجہ یہہ ہے کہ نیت کرنیوالا واسطی
ثواب پہونچانی میت کے نائب کے حکم مین ہوتا ہی میت کیطرف سی باعتبار شرع کے پس جیسی کہ وکیل کرنیوالا اور نائب کرنیوالا اوپر نائب اور وکیل کے عمل نیک سے
ثواب پاتا ہے ایسی ہی میت ثواب پاتا ہے جو کہ کوئی کہ واسطی اوسکے نیت عمل کی کرے اور بعضی کہتے ہین کہ دوسرے کے عمل کے ثواب پہونچنے کا حکم خاص واسطے

ابراہیم وموسی کی ہے اور امت مرحومہ ہمارے پیغمبر کی دوسرے کی سعی سے ثواب پاتی ہیں اور یہ بھی کتابوں میں ابراہیم اور موسی کے مذکور ہے کہ وَاَنَّ سَعْیَهٗ اور تحقیق کوشش اپنی یعنی آدمی
عمل اپنا کہ عطا اُسکے سعی کی ہے سَوْفَ یُرٰی قریب ہے کہ دکھلایا جائے اپنے اعمال کے ترازو میں جزا کے روز ثُمَّ یُجْزٰىهُ پھر بدلا دیا جائے وہ اُس سعی کا الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى
بدلا پورا موافق عمل کے اور الجزاء منصوب بنزع خافض ہے یعنی بالجزاء الاوفی اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عبداللہ طاہر کہ والی خراسان
کا تھا اُس نے حسین بن فضل کو طلب کیا اور جسوقت وہ آیا تو اُس سے کہا کہ مجھکو تین آیتیں قرآن کی نہایت مشکل معلوم ہوتی ہیں اُنکو حل کرنا چاہئے اول تو فاصبح من النادمین
یعنی پس ہو گیا وہ قابیل پشیمان ہونیوالوں میں سے پس جسوقت پشیمانی گناہ سے سبب بخشش اور مغفرت کا ہو چنانچہ الندم توبۃ اسپر دلالت کرتا ہے تو کس واسطے توبہ اُسکی قبول
نہ ہوا اور مستحق غضب اور مذمت کا کیوں ہوا اور دوسری آیت وان لیس للانسان الا ما سعی پس اضعاف مضاعفت کیا چیز ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ عمل سے چند در چند زیادہ جزا دونگا
اور اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ موافق سعی عمل کے ہی ملیگا اور اُس سے زیادہ نہ ملیگا اور تیسری آیت کل یوم ہو فی شان یعنی ہر دن وہ بیچ ایک شان کے اور پیدا کرنے اور مشغول ہونے اور ثابت کرنے
اور مٹانے ایک امر کے ہے اور یہ مخالف حدیث کے ہے کہ جف القلم بما ہو کائن یعنی خشک ہو گیا قلم لکھنے سے اُس چیز کے کہ جو ہونیوالی ہے اور جو کچھ ہونیوالا تھا اُسکو قلم لکھ چکا اب کچھ نہیں ہو سکتا
حسین بن فضل نے جواب دیا کہ ندامت قابیل کی ہابیل کی قتل پر نہ تھی بلکہ اُسکے بدن کے اٹھانے پر تھی اور یا یہ کہ اُس شریعت میں ندامت سبب توبہ کی نہ تھی بلکہ یہ خاص واسطے
اُمت مرحومہ کے ہے بسبب برکت خاتم الانبیاء کی اور وان لیس للانسان الا ما سعی موافق عدل کے فرمایا ہے اور اضعاف مضاعف باعتبار فضل اور کرم کی ہے اور مراد حدیث جف القلم
بما ہو کائن سے یہ ہے کہ پہلے ازل کے روز حکم کیا اور تقدیر کے آئندہ کو فلانے وقت یعنی فلانا امر کرونگا موافق مصلحت ہر روز کے اور ہر وقت کی اور بعد اُسکے موافق اُسکے عمل کرتا ہے
ہر وقت اور ہر ساعت قیامت تک اسیطرح کرتا جائیگا پس حدیث مخالف آیت کے نہو گی عبداللہ طاہر نے اس جواب کو بہت پسند کیا اور حسین بن فضل کی تعریف کی اور
اُسکے سر اور منہ پر بوسہ دیا اور بعضی اور طرح سے بھی جواب دیتے ہیں وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اور تحقیق طرف پروردگار تیرے کی ہے انتہا اور رجوع تمام خلائق کی اور یہ بھی ابراہیم و موسی کی
کتابوں میں ہے یعنی بعد منقطع ہونے عمل کے خدا کیطرف پھرنا ہو گا تاکہ ہر ایک کو موافق عمل نیک و بد کے جزا دیوے اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ جیسے کہ ابتدا خلقت کی اُس سے ہے ایسی
ہی نہایت اصلوں کی بھی اُسی سے ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ انتہا فکر کیطرف اُسکی ہے یعنی قوت فکر یہ ہر چیز کی فکر کے قدرت رکھتی ہے لیکن جسوقت اُس تک پہنچتی ہے تو حیران
ہوتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ نہیں چاہئے فکر کرنا پروردگار میں اور فرمایا ہے کہ فکر کرو تم خدا کی نعمتوں میں اور نہ فکر کرو تم ذات خدا میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جسوقت کلام منتہی ہو طرف خدا کی تو پس ٹھہر جاؤ اور وہاں سے گذر جاؤ اور بعد اُسکے فرمایا کہ ای فرزند آدم اگر کوئی پرندہ تیرے دل کو کھائے تو اُس سے وہ سیر نہووے اور اگر کوئی
چیز بمقدار سوراخ سوئی کے تیری آنکھ پر واقع ہو تو تیری آنکھ کو تاریکی کو پوشیدہ کر دے اور تو چاہتا ہے کہ اُس دل اور آنکھ سے پہچانے اور جانے ملکوت آسمان اور زمین کے اور جسوقت فکر کرنا حقیقت میں
اُسکی مخلوقات کے دشوار ہو تو بیچ ذات میں اُنکی خالق کی بطریق اولی دشوار ہو گا اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم مسجد میں تشریف لائے اور اصحاب سے پوچھا کہ تم کس فکر میں تھے
کہا ذات خدا میں ہم فکر کرتے ہیں فرمایا کہ اُسکی خلقت میں فکر کرو اور اُسمیں فکر مت کرو کہ فکر تمہارا اُسکی حقیقت کو نہ پہونچیگا اور بعد اُسکے فرمایا کہ حقتعالی نے سات آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور ہر ایک
آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور عرض ہر آسمان کا پانسو برس کی راہ کا ہے اور ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ گہراؤ اُسکا ساتویں زمین کے نیچے سے ساتویں آسمان
کے اوپر تک ہے اور اُس دریا میں خدا تعالی کا ایک فرشتہ ہے کہ پانی اُس دریا کا اُسکے ٹخنے تک بھی نہیں ہے اور اسیطرح ساتوں زمینوں کو پیدا کیا ہے پس تم ان عجیب اور غریب کاریگریوں اور مخلوقات خدا
میں فکر کرو کہ اُنکی پیدا کرنیوالی کی وجود کیطرف راہ لیجاؤ اور اُسکی حقیقت میں فکر مت کرو اور یہ بھی ابراہیم و موسی کی کتابوں میں مذکور ہے کہ وَاَنَّهٗ هُوَ اور تحقیق وہ خدا ہی اَضْحَكَ
ہنساتا ہے وَاَبْكٰى اور رلاتا ہے اسواسطے کہ باعث خلق اور پیدا کرنے ہنسی اور رونیکا وہ ہے اسلئے کہ سرور اور حزن کہ سبب خندہ اور گریہ کا ہے وہ اُسکی جانب سے ہے اور خندہ اور گریہ خود
خدا کا فعل نہیں ہے ورنہ بندہ پر امر اور نہی اُن دونوں کی جاری نکرتا اور نہ فرماتا کہ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا اور نہ فرماتا کہ تضحکون ولا تبکون انتم سامدون اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ
ہیں کہ رلاتا ہے آسمان کو مینہ سے اور ہنساتا ہے زمین کو روئیدگی اور درختوں سے اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ ہنساتا ہے بہشتیوں کو بہشت میں اور رلاتا ہے دوزخیوں کو دوزخ میں
اور کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے بعد سننے اس آیت کے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ ہنسانا اور رلانا حکیموں کا کام نہیں ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ وہ خدا
ابر کو رلاتا ہے مینہ سے اور باغ کو ہنساتا ہے اور کھلاتا ہے بہار کے وقت طرح طرح کے پھولوں سے اور عارفوں کے دلونکو معرفت کے اقبال سے ہنساتا ہے اور کافروں کو کفر کی بدبختی سے
رلاتا ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ اور تحقیق وہ ہی خدا مارتا ہے وَاَحْيَا اور جلاتا ہے یعنے قادر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر وہی ہے ہر چند قاتل مقتول کی بنیاد کو اور شکل کو بگاڑ
دیتا ہے لیکن موت جو مقتول کو حاصل ہوتی ہے وہ خدا تعالی ہی کا فعل ہے موافق عادت کی پس وہ مارتا ہے وقت اجل کے اور زندہ کرتا ہے قبر میں اور قیامت
میں زندہ کریگا وَاَنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ خدا ہے خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ پیدا کرتا ہے آدمی سے اور سوائے اُسکے اور حیوانات سے دو قسم کو الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى نر و مادہ

مادہ کو مِنۡ نُّطۡفَةٍ نطفہ سے یعنی آب منی سے نر اور مادہ کی اِذَا تُمۡنٰى جسوقت کہ جدا کیجائے وہ منی اُسکو ذکر اور مادہ کی بچہ دان میں وہ گرائی جاسے اور آدم اور حوا اس
حکم سے خارج ہیں اور کہتے ہیں کہ نطفہ خون کا بنتا ہے اور اول وہ خون نطفہ بنکر دماغ میں جاتا ہے اور اُس رگ میں رہتا ہے کہ جس کو ورید کہتے ہیں اور بعد اُسکی پشت کی
مہروں میں آتا ہے ایک ایک مہرہ میں گذر کر اور ناف کی دو جانب میں دو رگیں ہیں وہاں جاکر ٹھہرتا ہے اور وہ سفید ہوتا ہے اور عورت کی منی سینہ میں سے اترتی ہے ×
وَاَنَّ عَلَيۡهِ اور تحقیق کہ اوپر اُس خدا کے ہے النَّشۡاَةَ الۡاُخۡرٰى پیدا کرنا دوسرا بعد مرنے کے قیامت میں اسلیے وفا کرنے وعدہ جزا دینے کے اسواسطے کہ خلاف کرنا وعدہ کی اُسکی
ذات میں نہیں ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اور تحقیق کہ وہی خدا اَغۡنٰى تونگر کردیتا ہے خرچ کئے گئے مالونکا وَاَقۡنٰى اور مالدار کرتا ہے جمع کئے گئے مالونکا کہ جس کو صرف نہیں
کرتے ہیں اور جمع کرکے رکھتے ہیں اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تونگر کرتا ہے ہر آدمی کو اُس کی معیشت سے اور راضی کرلیتا ہے اُس کو اُسکے کسب سے جو کہ وہ اپنی ہاتھ سے
سعی کرکے کماتا ہے وَاَنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ خدا هُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰى وہی ہے پروردگار شعری ستارہ کا اور وہ ایک ستارہ ہے کہ قریش اور ایک قوم عرب کی اُسکی پرستش کرتے
تھے اور آخر شب کو وہ نکلتا ہے اور کہتے ہیں کہ مراد اُس سے شعری یمانی ہے کہ وہ زیادہ روشن ہے شعری شامی سے اور مقصود اس مقام میں ذکر کرنے سے بیان کرنا بطلان خزاعہ کا
ہے کہ وہ اُسکی پرستش کرتی تھی اور کہتے تھے کہ ہم اسکے اسواسطے پرستش کرتے ہیں کہ یہ تمام ستارونکی مخالف ہے اسواسطے کہ یہ باعتبار طول کے سیر کرتا ہے اور سوائی اسکے اور ستارے
باعتبار عرض کے سیر کرتے ہیں اور حاصل اُسکے ذکر کا یہ ہے کہ وہ ستارہ مخلوق ہے کہ جسکو خدا نے پیدا کیا ہے اور مخلوق سزاوار خدائی اور پرستش کے نہیں ہو سکتا ہے وَاَنَّهٗ اور تحقیق
اُس خدا نے اَهۡلَكَ عَادَا الۡاُوۡلٰى ہلاک کیا ہے قوم عاد پہلے کو کہ اُمت حضرت ہود کی تھی اور ایک قوم اُنمیں سے کہ اُنکو بنو نعیم کہتے تھے اور وقت ہلاک ہونے عاد کے مکہ میں تھی ہے
اور بعد اُنکے وہ ظاہر ہوئے اُنکو عاد دوسرا کہتے ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ قوم ارم کو عاد دوسرا کہتے ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ عاد اولی اُنکو اسواسطے کہتے ہیں کہ پہلی اُمت اُمتوں میں سے تھے کہ بعد
نوح کے ہلاک ہوئے وہ آدمی تھے اور وہ مقدم تھے دنیا میں اپنی غیر پر باعتبار شرافت اور مرتبہ کے وَثَمُوۡدَا اور قوم ثمود کو ہلاک کیا کہ حضرت صالح کی اُمت تھی فَمَاۤ اَبۡقٰى پس باقی
رکھا اُن میں سے کسی کو اور سب کی جڑ اور بیخ اکھاڑ کر پھینکدی وَقَوۡمَ نُوۡحٍ اور ہلاک کیا قوم نوح کو مِّنۡ قَبۡلُ پہلے اُس عاد اور ثمود سے کہ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا هُمۡ تحقیق کہ تھے وہی
اَظۡلَمَ زیادہ ظلم کرنیوالی وَاَطۡغٰى اور زیادہ گذرنیوالی کفر اور دشمنی میں قوم عاد اور ثمود سے اسواسطے کہ حضرت نوح کو بہت ایذا دیتے تھے وہ اور اسقدر اُن کو مارتے تھے کہ اُنمیں طاقت حرکت
کرنیکی باقی نہیں رہتی تھی اور لوگونکو اُنکی صحبت سے نفرت دلاتے تھے اور کہتے ہیں کہ اسقدر پتھر اُنکو مارتے تھے کہ وہ پتھرونکے نیچے چھپ جاتے تھے اور جبرئیل اُنکو پتھروں کے نیچے سے نکالتے
تھے اور نو سو پچاس برس میں تھوڑے سے آدمی اُنپر ایمان لائے تھے وَالۡمُؤۡتَفِكَةَ اور شہروں قوم لوط کی کو اَهۡوٰى اکھاڑ ڈالا بعد اسکے کہ اُنکو قریب آسمان کے لیگیا جبرئیل کے پر دیکر
اور پایہ کہ اُسکو زمین کے اندر لیگیا بعد اسکے کہ جبرئیل نے اُسکو اُلٹ دیا تھا اور وہ چار شہر تھے صدایم اور ادما اور عامورا اور سدوم فَغَشّٰىهَا پس ڈھانک لیا اُن شہروں کو مَا
غَشّٰى اُس چیز نے کہ ڈھانکا اور وہ پتھر تھے کہ اُنکے شہروں پر برستے تھے اور کثرت سے اُن پتھرونکی وہ شہر پوشیدہ ہو گئے فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ پس ساتھ کونسی نعمتوں پروردگار
اپنے کی تَتَمٰرٰى شک کرتا ہے تو یہ خطاب اگرچہ رسول خدا صلعم کیطرف ہے لیکن مراد اُس سے اُمت کے لوگ ہیں اور یہ امور ذکر کئے گئے پہلے آیتوں میں اگرچہ بظاہر عذاب ہیں نعمتیں
نہیں ہیں لیکن اس اعتبار سے کہ شامل ہیں اور اپنی درمیان میں لئی ہوئی ہیں نصیحتوں کو خاص اُن لوگوں کے واسطے کہ جو نصیحت پکڑتے ہیں اُن میں اور نیز فرمانبرداروں اور مومنین کو بدلا
لینے کا کافروں سے اور تسلی خاطر رسول خدا کی اس سبب سے اُنکا نام نعمتیں ہوا اور محمد بن جمہور نے روایت کی ہے کہ اُسنے ابن عباس سے کہ جسوقت رسولخدا صلعم کو حکم ہوا کہ علی بن
ابیطالب کو خلیفہ مقرر کریں اور لوگونکو مطلع کریں کہ امامت حق اُنکا ہے تو چند روز لوگوں سے اسکو پوشیدہ رکھا اسواسطے کہ جانتے تھے کہ رئیس قریش کے اور بزرگ عرب کے اس امر کو قبول نکرینگے بلکہ اُس سے انکار
کرینگے اور حسد اور عداوت اُنکی اس امر کی تصدیق سے مانع ہو گے اور یہ بھی احتمال تھا کہ اس امر کے سبب سے کوئی آسیب اُن حضرت کو پہنچے پس تیسری بار جبرئیل آیا اور خبر دی حضرت کو قوم کی ایذا سے محفوظ رکھ
اور بچانیکی اور آیت لائے کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس جسوقت حضرت نے یہ سنا تو اندیشہ کیطرف آزار کا نکیا اور اُسیوقت علی
بن ابیطالب کو خم غدیر میں جیسے کہ پہلے اس سے بتفصیل گذر گیا ہے واسطے خلافت اور امامت کے مقرر کیا اور اُسکی دوستی کو سب پر واجب اور فرض کیا اور بعد مقرر کرنے امیر المومنین کے جبرئیل
نازل ہوئی اور آیت لائے کہ فبای آلاء ربک تتماری پس بعد اسکے طرف ڈرانیوالے کے حضرت کے اشارہ کرتا ہے کہ هٰذَا یہ پیغمبر محمد نَذِيۡرٌ ڈرانیوالا ہے مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰى جنس ڈرانیوالوں
پہلوں سے اور جیسے کہ پہلے انبیاء اپنی قوموں کو ڈراتی تھی ایسی ہی یہ بھی اپنی قوم کو ڈراتا ہے اور یہ بھی اپنی اُمت کو وہی حکم کرتا ہے جو کہ پہلے پیغمبر کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے جسوقت بروز میثاق بندونکو عقل اور گویائی عطا کرکے اُنکی صفونکو اپنے سامنے کھڑا کیا اور محمد کو اُنپر پیغمبر کرکے بھیجا
اور اُس نے اُنکو طرف ایمان کے بلایا تو پس ایک قوم تو اُنمیں سے ایمان لائی اور ایک قوم نے انکار کیا پس فرمایا خدا تعالی نے کہ یہ ڈرانیوالا ہے ڈرانیوالوں پہلوں سے یعنی محمد نے
جسوقت کہ بلایا اُس نے اُن کو طرف خدا کے بیچ روز میثاق کے اور بعضی کہتے ہیں کہ ہذا کا اشارہ طرف قرآن کے ہے یعنی یہ قرآن ڈرانیوالا ہے جنس کتابوں

ڈرانیوالیون پہلے سی پس واسطی تنبیہ اور ڈرانیکی فرماتا ہے کہ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ نزدیک ہوئی نزدیک ہونیوالی کہ وہ قیامت ہی لَيْسَ لَهَا نہین ہے واسطی اوسکے
وقت پہونچیگی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ سوای خدا کے کوئی نفس ظاہر کرنیوالا یعنی سوای خدا کے کوئی اوسکے وقت کو ظاہر نہین کرسکتا ہی کہ وہ فلانی وقت ہوگی
اسواسطی کہ سوای خدا کے اوسکی وقت پر کسیکو اطلاع نہین ہے اور اب عرب کے مشرکونکو خطاب کرتا ہی اور کہتا ہی اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا پس اِس بات سی اور اس سخن سی کہ وہ
قرآن ہی تَعْجَبُوْنَ تعجب کرتے ہو تم از روی انکار کے وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستی ہو تم اوسپر ٹھٹھا کرکے وَلَا تَبْكُوْنَ اور نہین روتی ہو تم خوف سی اوس عذاب کے کہ جسکا اسپر وعدہ
مذکور ہے اور اون گناہون سے جو کہ تمسے صادر ہوتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حدیث سی وہ خبرین پہلی ہین یعنی اون خبرونکو سنکر تعجب کرتے ہو
اور ہنستی ہو اور روتی نہین ہو اس خوف سی کہ کبہی تمپر وہ واقع ہوجاین وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ اور تم بازی کرنیوالے او غفلت کرنیوالے ہو اسواسطی کہ جسوقت قرآن پڑہا جاتا تہا
تو مشرکین گانا شروع کرتے تہے تاکہ لوگونکو اوسکی سننے سی باز رکہین اور حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو اہل صفہ کہ وہ عمار اور صہیب وغیرہ
تہے اسقدر روئے کہ آواز اونکی گریہ کی بلند ہوئی اور جسوقت رسولخدا نے آواز اونکے رونیکی سنی تو رونی لگے اور صحابنے بہی رونا شروع کیا اور رسولخدا نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا
وہ شخص کہ خوف خدا سے دنیا مین رویا ہی اور بہشت مین نجاویگا وہ شخص کہ حد سے گزرنیوالا ہی اور گناہ پر اصرار کرنیوالا ہی اور اگر تم گناہ نکرو تو خدا تعالیٰ ایک قوم کو پیدا کرے کہ وہ گناہ کرین
اور بسبب اونکی گریہ کرنیکے گناہون اور خطاؤنپر اونکو بخشی اور بہشت مین اونکو لیجاوی اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے پہر رسولخدا کو کسینے خندان ندیکہا اور زاری اور خشوع اور خضوع
جو موجب گناہگاری کا عذاب ہی ہو واسطی اسکے بعد سجدہ کرنیکا حکم دیتا ہے کہ باعث خواری اور ذلت نفس کا ہی اور فرماتا کہ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پس سجدہ کرو تم خاص واسطی خدا کے
اور پرستش کرو تم اوسکو نیت خالص سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ رسولخدا نے بعد تلاوت اس آیت کی سجدہ کیا اور ہمارے مذہب مین اس آیت کا سجدہ واجب ہی اور یہہ سورہ
چار سورتون عزائم مین سے ہی **سورۃ القمر** یہہ سورہ مکی ہے اور پچپن ۵۵ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ اقتربت کو پڑہی خدا تعالیٰ اوسکو قبر
مین سے بہشت کے ناقہ پر سوار کرکے نکالیگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتی ہین کہ کفار قریش نے رسولخدا سے معجزہ طلب کیا حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور بعد اسکے
یہہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ نزدیک آئی قیامت وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اور پہٹ گیا چاند اور قیامت کو ساعت اسواسطی فرمایا ہی کہ وہ ایک ساعت کی درازی مین
قایم ہوجاویگی اور چاند کا پہٹ کر دو ٹکڑے ہونا قیامت کے نزدیک ہونیکی علامتون سے ہی اور بعضی کہتے ہین کہ چاند کے ٹکڑے قیامت مین ہونگے اور یہی مراد ہے
حق تعالیٰ کے قول سے اور حضرت کے زمانہ مین چاند کے ٹکڑے نہین ہوئے لیکن یہہ قول باوجود قلیل اور نادر ہونے اوسکے قایل کے نہایت ضعیف ہی اسواسطے کہ دو ٹکڑے ہونا چاند کا
حضرت کے ہاتہ سے متواترات مین سے ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین نے اوسکو نقل کیا مثل ابن مسعود اور انس ابن مالک اور حذیفہ بن الیمان اور ابن عمر اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم اور روایات
اہل بیت اسپر دلالت کرتے ہین اور مفسرین کا بلکہ کل اہل اسلام کا اسپر اجماع ہی اور اسکے مخالف کا قول شمار مین نہین ہے اسواسطی کہ مشہور ہونا شق قمر کا درمیان صحابہ کے اسکے
مخالف کے قول کو رد کرتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ مشرکین رسولخدا کے خدمت مین جمع ہوئے اور کہا کہ اگر تو راست گو ہی تو چاند کے دو ٹکڑے کردے پس فرمایا کہ
خدا لغرہ اگر مین چاند کے ٹکڑے کردون تو تم ایمان لاؤگے سب نے کہا کہ ہم ایمان لاوینگے اور وہ رات چودہوین تہی کہ جسمین چاند پورا اور کامل ہوتا ہی رسولخدا نے اپنی پروردگار
سے سوال کیا چاند کے دو ٹکڑے ہونیکا خدا تعالیٰ نے چاند کو حضرت کے حکم مین کیا حضرت نے اپنی اونگلی سے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور اوسوقت حضرت نے آواز دی کہ ای فلانے
اور ای فلانے گواہ ہو تم اور بعد اسکے کفار نے کہا کہ محمد نے ہمپر جادو کیا اور منقول ہے کہ ابوجہل اور ایک یہودی ایک شب رسولخدا کے پاس آئے اور وہ چودہوین
شب تہی ابوجہل نے کہا کہ ای محمد موافق اپنے دعوی کے معجزہ دکہلا ورنہ سر تیرا تلوار سے قلم کرونگا حضرت نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابوجہل نے اوس یہودی سے پوچہا کہ کون
امر ہے کہ آدمی کی قدرت سی باہر ہے اور آدمی اوسکو نہین کرسکتا ہی اور اپنی جیب رہت دیکہتا تہا اور سوچتا تہا کہ کیا پوچہون اور وہ یہودی کہتا تہا کہ محمد جادوگر ہے
جو کچہہ اوس سے سوال کرتا ہون جادو کی قوت سے اوسکو دکہلاتا ہے کہہ اوس سے کہ چاند کے ٹکڑے کردے اسواسطی کہ جادو آسمانپر اثر نہین کرتا ہی اور جادوگر کا وہان دخل نہین ہے اگر
چاند ٹکڑے کرنیکے وہ عاجز ہوجاے تو اوسکو قتل کر ابوجہل نے کہا کہ ای محمد ہمارے واسطی چاند ٹکڑے کر اپنی اونگلی سے حضرت نے دعا کی اور اونگلی سے چاند طرف حضرت نے اشارہ کیا وہ دو
ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا تو اپنی جگہہ قایم رہا اور دوسرا ٹکڑا جدا ہوکر ایکطرف کو جا ٹہیرا ابوجہل نے کہا کہ ان دونو ٹکڑونکو ملادے اور پیوست کردے حضرت نے اشارہ کیا دونو ٹکڑے
آپسمین ملگئے وہ یہودی تو ایمان لایا اور ابوجہل ایمان نہ لایا اور کہا کہ ہماری آنکہین اوسنے جادو سے بند کرکے چاند کے ہمکو دو ٹکڑے دکہلائے ہین مسافر جو
اور جانب سی آتے ہین اونسے ہم دریافت کرینگے کہ اونہونے بہی ایسا ہی دیکہا ہے یا نہین پس باہر کے آنیوالون اور مسافرون سے پوچہا تو اونہونے بیان
کیا کہ ہان ہمنے فلانی شب چاند کے دو ٹکڑے دیکہے ہین اور ابوجہل باوجود ایسی ظاہر معجزہ کے ایمان نہ لایا اور اوسکو جادو ٹہیرایا اور کفار قریش نے بہی ابوجہل کی پیروی

ع

اور اوس معجزہ کو جادو مقرر کیا اور سوای اوسکے بہت سی روایتین ہین کہ دلالت کرتی ہین چاندکے شق ہونے پر صحابہ اور اہل بیت سے اور بعضی آدمی انکار کرتے
کہتے ہین کہ اگر پیغمبر خدا کے زمانہ مین شق قمر ہوتا تو اور ملکونکی آدمی بہی اوسکو دیکھتے اور اونپر پوشیدہ کیون رہتا یہہ قول اونکا نہایت پوچ اور ضعیف ہے اسواسطے کہ
چاندکے ٹکڑے کرکے دکہلانیسے مقصود یہہ تہا کہ عرب کے لوگ اوسکو دیکھین اور ہوسکتا ہے کہ اوسوقت چاند اور شہرونمین ابر کے نیچے ہو اور رات کے وقت یہہ معجزہ واقع ہوا تہا
ہوسکتا ہے کہ اوسوقت اور شہرونکے آدمی سوتے ہون اسواسطے انکو اطلاع نہوئی اور علاوہ اسکے یہہ بات ہے کہ کل آدمیونکی عادت ہے کہ وہ آسمان کیطرف ارادہ سے نظر نہین کرتے
ہین کہ دیکھین آسمان پر کیا ہورہا ہے کوئی ستارہ بہی اسوقت ٹوٹتا ہے یا نہین اور اگر کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے اور قریب زمین کے پہنچکر روشنی پیدا کرتا ہے تو اتفاقیہ
اوسپر نظر جا پڑتی ہے اور ٹکڑے ہونا چاند کا نہایت قلیل زمانہ مین تہا کہ بعد ٹکڑے ہونیکے اوسیوقت کفار نے اوسکے ملجانیکا سوال کیا حضرت نے اوسکو ملا دیا اگر اس تہوڑی دیر مین
لوگونکی نظر آسمان پر نہ پڑی تو کیا بعید ہے اور بڑا اعتراض یہود اور نصاری کا ہے اور کہتے ہین کہ اگر چاند ٹکڑے ٹکڑے ہوتے تو کیا اور ملکونکی لوگ اوسکو نہ دیکھتے سو جواب اسکا
پہلے اس سے گزر گیا ہے اور سوا اسکے اوسکا زمانہ بہت قلیل تہا اگر اس قلیل مدت مین واقع ہونیوالی خبر نہ معلوم ہوئی تو مقام تامل نہین ہے بلکہ پہلی امتونکی کتابونمین تو ایسے
بہت دیرتک قایم رہنے لکھے ہین چنانچہ بیبل یعنی توریت صحیفہ یوشع کے دسوین باب کے بارہوین تیرہوین درس مین لکہا ہے کہ حضرت یوشع نے واسطے ٹہیرنے آفتاب و مہتاب کے
روبروی بنی اسرائیل کے دعا مانگی اونکی دعا سے آفتاب اور مہتاب ٹہیرا اور وادی ایالون و جبعون کے برابر قریب آٹہ پہر وسط سما پر ٹہیر گئے اور تیئیسوین بیبل کی کتاب صحیفہ شعیاہ کے اڑتیسوین
باب مین ہے کہ جسوقت آفتاب دس درجہ پشت مین گیا تہا اور سورجعت آفتاب ہوئی پس دیکہنا چاہیے کہ آفتاب آٹہ پہر تک آسمان کے بیچ مین ٹہیرا رہا اس عرصہ دراز تک کوئی آدمی سوا
یہود اور نصاری کے اسکی خبر نہین دیتا ہے اور اقرار اسکا نہین کرتا ہے پس تعجب ہے اہل کتاب سے کہ تہوڑی دیر رہنے والی چیز کو تو کہین کہ اگر یہہ واقع مین ہوتی تو اور ملکونکی لوگ بہی اسکو دیکھتے
اور اوسکی خبر دیتے اور جو چیز کہ زمانہ دراز تک رہی اوسکو نکہین کہ اگر یہہ ہوتی تو اور ملکونکے لوگ بہی اسکو دیکھتے اور سوا اسکی یہہ کیا ضرور ہے کہ جسوقت مکہ مین رات ہو تو اور شہرونمین بہی
اوسیوقت رات ہو مکہ خط استوا کے نیچے ہے جسوقت وہان شام ہوتی ہے تو اور ملکونمین جو کہ دور ہین دو یا ڈیڑہ گہنٹے بلکہ اس سے زیادہ دن باقی رہتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ جسوقت چاند
کے ٹکڑے ہوے ہون اوسوقت اور ملکونمین دن ہو اور ہنوز چاند افق سے ظاہر نہوا ہو اور اہل تواریخ کا اوس زمانہ مین حوادث آسمانیکے لکھنے کا دستور نہ تہا کہ کسوف اور خسوف اور ستارونکے
ٹوٹنے اور دمدار ستارونکے نکلنے کو لکھتے بلکہ جیسی اور آسمانی چیزونکو نہ لکہا ایسا ہی اسکو بہی نہ لکہا جیسے کہ آفتاب کے آٹہ پہر تک ٹہیرنیکو سوای اہل کتاب کے اور مورخونے نہین
لکہا ہے لیکن اہل کتاب ابتدای ظہور معجزہ سے آجتک اس معجزہ کو لکھتے چلے آئے ہین اور یہہ متواترات مین سے ہے اسکا انکار ایسا ہے جیسے کہ بدیہی اور ضروری چیزونکا انکار
اور جسوقت کفار قریش نے انکار کیا اوس معجزہ کا اور اوسکو جادو ٹہرایا تو خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ وَاِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھتے ہین وہ کافر اٰيَةً نشانیکو خدا کی قدرت کی نشانیون
مین سے کہ وہ معجزہ ہے اور پیغمبر کے ہاتہ پر جاری ہوا ہے کہ دلیل اوسکے دعوی کی حق ہونیکی ہے يُّعْرِضُوْا منہ پہیر لیتے ہین وہ اوس سے اور تامل اوسمین نہین کرتے ہین حسد اور عناد کی جہت
وَيَقُوْلُوْا اور کہتے ہین کہ یہہ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ جادو ہے ہمیشہ یعنی محمد سے ہمیشہ جادو صادر ہوتا ہے اور ویسے ہی شعبدہ کرتا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس سے بہی کفار
بہت معجزے دیکھ چکے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ مستمر مرہ سے نکلا ہے کہ جو قوت اور مضبوطی کے معنے مین ہے یعنی جادو ہے محکم اور مضبوط اور یہہ آیت رد کرتی ہے اون لوگونکے قول کو
کہ جو کہتے ہین کہ شق قمر قیامت کے روز مراد ہے اسواسطے کہ خدا تعالے صریح فرماتا ہے کہ اگر معجزہ کو دیکھتے ہین تو اوسکا انکار کرکے جادو ٹہیراتے ہین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے
اوس معجزہ کے دنیا مین واقع ہونے پر تاکہ پیغمبر آخرالزمان کی پیغمبری کی دلیل ہووے نہ یہہ کہ آخرت مین ہو اور اگر آخرت مین ہو یہہ معجزہ تو اس سے کیا فائدہ ہے اور ابن عباس سے
روایت کرتے ہین کہا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان میری اوسکے دست قدرت مین ہے کہ دیکہا مینے کوہ حرا کو درمیان دو ٹکڑون چاندکے اور ایسی ہی جبیر ابن مطعم نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا کے زمانہ مین چاند ٹکڑے ہوا یہانتک کہ اس پہاڑ پر دو ٹکڑے ہوا اور ہر ایک طرف کوہ حرا کے گیا پس کہا کفار نے کہ محمد نے ہمپر جادو کیا ہے ایک شخص نے اونمین سے
کہا کہ کیونکر جادو ہو وہ چیز کہ جسکو لوگونے اطراف و جوانب مین دیکہا ہو لیکن کفار انکار ہی کرتے رہے وَكَذَّبُوْا اور جہٹلایا اونہونے وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ اور پیروی کی
اونہونے خواہشون نفسون اپنی کی کہ جو کچھ شیطان نے اونکی نظرونمین آراستہ کیا تہا اوسیکو وہ اچہا جانتے تہے اگرچہ واقع مین وہ باطل ہو وَكُلُّ اَمْرٍ اور ہر کام مُّسْتَقِرٌّ ٹہیرنیوالا
اپنی جگہہ مین کہ خیر تو اپنی جگہہ پکڑتی ہے اہل خیر مین اور شر اپنی جگہہ پکڑتی ہے اہل شر مین کہ ہر چیز کی ایک انتہا ہے کہ وہان وہ جاکر منتہی ہو اور انتہائی اہل ایمان کی دنیا مین تو ہدایت
اور آخرت مین بہشت ہے اور کافرونکی انتہا دنیا مین تو خذلان اور آخرت مین آتش دوزخ اور بعضے کہتے ہین مستقر ثابت ہے یعنی باقی ہونیوالا وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ اور البتہ تحقیق آئی ہین اون مکہ والون کے
پاس مِّنَ الْاَنْۢبَاۗءِ خبرون مین سے جو قرآن مین ہین مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ وہ چیز کہ بیچ اوسکے باز رکہنا اور ڈرانا ہے گناہ سے اور وہ باز رکہنا حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ حکمت ہے نہایت کو پہنچنے والی کہ کسی طرح کا خلل اوسمین نہین ہے
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ پس نفع نہ دیوین ڈرانیوالی انبیا اپنی امتونکو ہدایت کرنیمین جسوقت کہ وہ سمع قبول کا اپنی بنیاد نہ رکہین بلکہ اونکو جہٹلاتے ہین اور جادوگر ٹہیراتے ہین جسوقت کہ جانا تو نے ای محمد کہ حال تیری امت کا

ایسا ہی تو فتول عنہم پس سونہہ پہیر تو انسے اور انکو نصیحت کرنا چھوڑ دے یہانتک کہ تجھکو حکم جہاد کرنیکا پہنچے اور یاد کر تو یوم یدع الداع اُسدن کو کہ بلاوے بلانیوالا یعنے
اسرافیل صخرہ بیت المقدس پر کھڑا ہو کر لوگوں کو بلائیگا الی شیء نکر طرف ایک چیز زبون اور ناخوش کی کہ وہ قیامت ہے کہ انکی عادت میں جو کبھی ایسی نہی
ایک دفعہ ہی وہ دیکھنی پڑی اُسوقت انکو وہ نہایت ناخوش معلوم ہوگی اور وہ بلائے جاوینگے اور الداع کو بعضوں نے الداعی پڑہا ہے یاکے ساتھہ اور نکر کو ابن کثیر نے
تخفیف سے پڑہا ہے اور بلائے جاوینگے وہ خشعا ابصارہم جسوقت کہ نیچی ہونیوالی اور ذلیل ہونگی آنکہیں انکی اور نزار زار ہوں عذاب کو دیکھکر اور خشعا حال واقع ہوا ہے اور
جسوقت بلانیوالا انکو بلائیگا تو یخرجون نکلینگے وہ من الاجداث قبروں سے یعنے جسوقت قبروں میں سے نکلینگے تو ترسان و ہراسان ہونگے اور یہ حال ہے ذو الحال
پر مقدم ہے اور وہ حال خشعا ہے کہ یخرجون کے ضمیر سے واقع ہوا ہے اور ذو الحال یخرجون کی ضمیر ہے اور نکلینگے وہ اپنی قبروں سے اسطرح کہ کانہم گویا کہ وہ جراد منتشر
ٹڈیاں ہیں بکھری ہوئی یعنی بسبب کثرت کے اور پراگندگی کے مانند ٹڈی کی ہر طرف کو حیران و سرگردان پہرتی ہونگی اور کوئی علاج اور تدبیر انسے باہر چلے جانیکی نہ بن
پڑیگی اور جسوقت آواز بلانیوالے کی انکی کانوں میں پہونچیگی تو باہر نکلینگے وہ قبروں سے مہطعین جسوقت کہ دوڑنیوالے ہونگے الی الداع طرف بلانیوالے کی کہ اسکی آواز
کی طرف کو روانہ ہونگے اور اُسوقت یقول الکافرون کہینگے کفار اُس روز کہ ہذا یوم عسر یہ دن دشوار اور سخت ہے ہمپر اور بعد بیان احوال قیامت کے ذکر
پہلی اُمتوں کا کرتا ہے جو کہ جھٹلاتے تہے انبیاء کو چنانچہ فرماتا ہے کذبت قبلہم جھٹلایا پہلے اُن مکہ والوں نے جو کہ تیری قوم کے آدمی ہیں ای محمد صلعم قوم
نوح قوم نوح نے قیامت کو فکذبوا عبدنا پس جھٹلایا اُنہوں نے بندہ ہمارے نوح کو اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قوم نے نوح کو جھٹلایا بعد جھٹلانے انکے
کہ ایک قوم نے جھٹلایا اور بعد اُسکے جو ایک قوم پیدا ہوئی تو اُنہوں نے بھی اپنے باپوں کی پیروی سے نوح کو جھٹلایا اور آنحضرت کے ایذا دینے میں مشغول ہوئے وقالوا مجنون
اور کہا اُنہوں نے کہ دیوانہ ہے نوح وازدجر اور باز رکہا گیا ہے لوگوں کو خدا کیطرف بلانیسے بسبب ایذا اور تکلیفوں کے کہ اسکی جان کو پہنچتی ہیں یعنی جسوقت نوح خدا
کی توحید کیطرف بلاتا تھا تو اُسکو ایذا دیتے تہے اور سنگسار کرنیسے ڈراتے تہے اور بعد اسکے اسقدر پتھر اُسکے مارتے تھے کہ وہ بیہوش ہوجاتا تہا اور لوگونکو خدا کی
طرف بلانیسے باز رہتا تھا اور بند ہوجاتا تھا اور بعضی کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اور کہا اُنہوں نے کہ اس کو جن لپٹا ہوا ہے اور عقل سے باز رکھا گیا ہے وہ نوح کہ جن نے
اُسکی عقل کو زایل کر دیا ہے اور جسوقت حضرت نوح انکے ایمان سے مایوس ہوئے اور انکے قول و فعل سے بیطاقت ہو گئے فدعا ربہ پس پکارا پروردگار اپنے کو نہایت
درد اور بیطاقتی سے کہ انی مغلوب تحقیق میں مغلوب ہوا ہوں قوم سے کہ وہ مجھپر غالب ہو گئی ہیں اور مجھکو اُنہوں نے عاجز کر دیا ہے اور میں انسے مغلوب انکے قہر اور ظلم سے ہوا
ہوں حجت اور دلیل سے اور انکا مقابلہ کرنیسے عاجز ہوں فانتصر پس مدد کر تو اور داد میری دے اور بدلہ میرا اُن سے لے اور کہتے ہیں کہ جسوقت نوح قوم کو طرف خدا کی بلاتا تھا
وہ گلا اُسکا گھونٹتے یہانتک کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑتا اور جسوقت ہوش میں ہوتا تو کہتا کہ خداوندا میری قوم کو بخش دے کہ یہ جاہل ہیں اور کچھ نہیں جانتے اور جب ظلم انکا نہایت
کے درجہ کو پہنچا اور حد سے گذر گیا تو اُنہوں نے قوم کے واسطے دعا بد کی اور کہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا حقتعالی نے اُنکی دعا کو قبول کرکے اُن لوگوں کو طوفان
سے ہلاک کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ ففتحنا ابواب السماء پس کہولے ہمنے دروازے آسمان کے واسطے عذاب کے اور ابو جعفر اور ابن عامر اور یعقوب نے فتحنا کو تشدید سے پڑہا ہے باب تفعیل
یعنی پس کثرت سے کہولے ہمنے دروازے آسمان کے واسطے عذاب کرنے قوم نوح کے بماء منہمر ساتھہ پانی بہت گرنیوالے کے یعنی آسمان سے پانیکا گرنا نہایت کثرت اور شدت سے تہا
اور منقول ہے کہ چالیس رات اور دن برابر آسمان سے پانی گرتا تہا جیسے کہ دریا جاری ہوتا ہے اور اس عرصہ میں کبھی بند نہیں ہوا وفجرنا الارض اور جاری کیا ہمنے زمین
کو عیونا باعتبار چشموں کے یہ تمیز واقع ہوا ہے یعنے چشمے زمین کے ہمنے جاری کئے اسواسطے کہ تقدیر اسکی وفجرنا عیون الارض ہے اور اسطرح مبالغہ کی راہ سے فرمایا ہے
کہ گویا تمام زمین چشمے بنکر جاری ہوئی اور تمام ریزہ زمین کے پانی ہو گئے فالتقی الماء پس ملگیا پانی زمین کا آسمان کے پانی سے علی امر قد قدر اوپر امر
حالت کہ تحقیق اندازہ کیا گیا تھا یعنی اُس طرح سے کہ خداتعالی نے ازل کے روز اندازہ اور تقدیر کی تہی اور مشیت اسکے متعلق ہوئی تہی بدون فرق کے اور یا
کہ آسمان سے پانی نازل ہوا اُسقدر کہ جسقدر زمین سے باہر آئے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں نازل ہوتا ہے
آسمان سے باران مگر کہ قطرے اُسکے سب گنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن بروز طوفان نوح جو پانی آسمان سے نازل ہوا تہا اُسکا شمار نہ تہا حساب سے خارج تہا اسواسطے کہ آب ریزان بدون وزن
اور شمار کے نازل ہوا تہا وحملناہ اور اُٹھایا ہمنے اُس نوح کو یعنی سوار کیا ہمنے اسکو مع مومنین کے جو کہ اُسپر ایمان لائے تہے علی ذات الواح اوپر کشتی صاحب تختوں کے ودسر
اور صاحب میخوں کے یعنی وہ کشتی تختوں اور میخوں سے بنی ہوئی تہی اُس پر ہمنے اُسکو سوار کیا اور وہ کشتی تجری چلتی تہی باعیننا ساتھہ نگہداشت ہماری کے یا ساتھہ نگہبانی اولیا
ہمارے کے کہ وہ ملائکہ تہے موکل اُس کشتی کے اور تحقیق باعیننا کی سورہ طور میں گذر گئی ہے حاصل یہ کہ نوح کو مع مومنین کے کشتی پر ہمنے سوار کیا جزاء واسطے بدلہ اور ثواب نیکی کے لمن کان کفر

واسطے اُس شخص کے کہ کفر کیا گیا تھا اور وہ نوح تھا کہ اُسکے ساتھہ کفر کیا گیا تھا اور اُسکی قوم نے اُسکا کفر کیا تھا اور اُسکی نبوت کا انکار کیا تھا اور خدا کا کفر کیا تھا اور منقول ہے
کہ اُس روز سب کفار طوفان سے ہلاک ہوئے مگر عوج بن عوق کہ پانی اُسکی کمر تک آیا تھا اور عوج بن عنق غلط مشہور ہے اسواسطے کہ اُسکے باپ کا نام عوق تھا نہ عنق اور وہ حضرت آدم کے زمانہ
میں پیدا ہوا تھا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا اور عمر اُسکی تین ہزار اور پانسو برس کی ہوئی تھی حضرت موسی نے اُسکے ٹخنے پر عصا مارا تھا کہ اُسکے صدمہ سے گر پڑا اور مر گیا
اور کہتے ہیں کہ سبب اُسکی نجات کا طوفان سے یہ تھا کہ وہ کشتی کے واسطے شام کے ملک سے لکڑیاں لاتا تھا وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اور البتہ تحقیق باقی چھوڑا ہے ہمنے اس قصہ کو کہ وہ اپنی ضمن
میں لئے ہوئے ہے ہلاکت کفار کو اور نجات مومنین کو اٰيَةً ایک نشانی درمیان آدمیوں کے کہ اُس سے نصیحت پکڑیں اور کہتے ہیں کہ وہ کشتی ہمارے پیغمبر کے زمانہ تک باقی رہی
تھی اور آدمی اُس کو دیکھکر نصیحت پکڑتے تھے اور اُسکی لکڑیوں سے بہت کشتیاں لوگوں نے بنائیں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے کہ اُس سے نصیحت
پکڑے فَكَيْفَ كَانَ پس کیونکر تھا عَذَابِىْ عذاب میرا دنیا میں کہ سب کو طوفان بھیجکر ہلاک کیا وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا یا بہت ڈرانے میرے قوم نوح کو عذاب سے زبانی پیغمبر کے
اُنکو اطلاع کر کے عذاب کے نازل ہونے سے پہلے یا ڈرانا میرا عذاب اُنکے سے اُس جماعت کو کہ بعد اُنکے ہوئی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قران کو حسن
بیان اور ظہور دلائل میں لِلذِّكْرِ واسطے نصیحت پکڑنیکے اسواسطے کہ اُس میں طرح طرح کی نصیحتیں ہیں یا آسان کیا ہمنے واسطے یاد کرنیکے کہ لفظ اُسکے نہایت شیرین ہیں
اور بہت دلچسپ ہیں کہ جلدی یاد ہو جاتے ہیں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے کہ اُس سے نصیحت پکڑے اور اس آیت کو خدا تعالی نے اس سورہ میں
مکرر کئی جگہہ ذکر کیا ہے تاکہ اطلاع ہو طرف اس امر کے کہ جھٹلانا ہر پیغمبر کا موجب نازل ہونے عذاب کا ہے اور سننا ہر قصہ قرآن کا موجب نصیحت پکڑنیکا اور باعث غفلت سے
بیدار ہونیکا ہے تاکہ بندوں پر نسیان اور غفلت غالب نہو اور یہی حال فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اور وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ کا ہے اور اب عاد کے قصہ کو بیان کرتا ہے کہ
كَذَّبَتْ عَادٌ جھٹلایا عاد کی قوم نے ہود پیغمبر کو فَكَيْفَ كَانَ پس کیونکر تھا عَذَابِىْ عذاب میرا اُنکو ہوا بھیجکر وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا اُنکو عذاب سے زبانی پیغمبر کے یا اُن کو
عذاب کر کے ڈرانا اُس جماعت کا کہ بعد اُنکے تھی اور اب اُنکے عذاب کی تفصیل بیان کرتا ہے اپنے قول میں کہ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تحقیق کہ ہمنے بھیجا ہمنے اوپر اُن عاد والوں
کے رِيْحًا صَرْصَرًا ہوا سخت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ صرصر کو کہ آواز اُسکی نہایت ہولناک تھی اُس ہوا کو بھیجا ہمنے فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ بیچ دن نحس مُّسْتَمِرٍّ مستمر اور قوی ہونیوالے
نحوست میں یا ہمیشہ ہونیوالے نحوست کے کہ ہمیشہ رہی تھی نحوست اُسکی اُنپر سات رات اور آٹھہ دن اور کہتے ہیں کہ وہ روز چہار شنبہ کا تھا اور کہتے ہیں کہ ماہ صفر
کے آخر کا چہار شنبہ تھا اور کہتے ہیں کہ اسطرحکی سخت تھی وہ ہوا کہ تَنْزِعُ النَّاسَ اُکھاڑتی تھی آدمیونکو اُنکی جگہہ سے اور منقول ہے کہ وہ لوگ وقت دیکھنے آمد عذاب کے پہاڑوں
کے غاروں اور کھوؤں میں جا چھپے اور ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو بغل میں لیا اور ایک شخص دوسرے شخص سے چمٹ گیا اور اُس ہوا نے اُن سب کو وہاں سے اُکھاڑ کر باہر ڈالدیا
اور روایت ہے کہ جسوقت ہوا نے چلنا شروع کیا تو سات آدمی قوم عاد کے قریبوں اور رشتہ داروں میں سے کہ بہت جسیم اور فربہ تھے عمرو بن خلود اور حارث بن شداد اور سلقان اور
خلجان وغیرہ اپنے عیال کو پہاڑ کے غار میں پوشیدہ کیا اور خود اُس غار کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تاکہ ہوا کو دفع کریں اور غار میں نجانے دیویں جسوقت وہ ہوا بہت سختی سے چلی تو ایک
ایک کو اُسمیں سے غار میں سے نکالکر پھینکدیا اور ہر ایک کو اُٹھا کر پہاڑ سے مارتی تھی یہانتک کہ سب ہلاک ہو گئے اور یہ حال تھا اُنکی لاشونکا کہ كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ اَعْجَازُ نَخْلٍ لکڑ کھجور کے
تھے لمبے لمبے مُّنْقَعِرٍ جڑ سے اُکھڑے ہوئے زمین پر پڑی ہوئی اور مذکر لانا صفت نخل کا کہ وہ مونث ہے باعتبار لفظ کے ہے اور اعجاز نخل خاویہ میں باعتبار معنی
کے ہے اور کہتے ہیں کہ تشبیہ اُنکی کھجور کے درختوں سے اسواسطے ہے کہ ہوا اُنکے سروں کو بدن سے جدا کرتی تھی اور وہ بغیر سروں کے ایسی پڑی تھی جیسے کہ کھجوروں کے درخت زمین پر
پڑے ہوتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ ہوا اُکھاڑتی تھی اُن لوگوں کو اُنکے مقاموں سے اور اُنکو اُٹھا کے زمین پر مارتی تھی پس گردنیں اُنکی ٹوٹ کر سر اُنکے
اُنکے بدنوں سے جدا ہو جاتے تھے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ پس کیونکر تھا عذاب کرنا میرا اُنکو وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا اور مکرر لانا اسکا واسطے ہول لانیکے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلا تو واسطے وعدہ
عذاب دنیا کے ہے اور دوسرا واسطے ڈرانے عذاب عقبی کے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قران کو لِلذِّكْرِ واسطے نصیحت پکڑنیکے یا واسطے حفظ کرنیکے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کیا کوئی
نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اُس سے نصیحت پکڑے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ جھٹلایا ثمود کی قوم نے حضرت صالح پیغمبر کو اور تکذیب کی بِالنُّذُرِ ساتھہ ڈرانیکے یعنی جس چیز سے ڈراتے تھے اسکو جھٹلایا اور یا ساتھہ نصیحتوں
کی تکذیب کی اور اُن نصیحتونکو جھٹلایا اور یا تکذیب کی اُنہوں نے ساتھہ رسولوں کے اسواسطے کہ ایک رسول کا جھٹلانا ایسا ہی ہے جیسے کہ سب رسولوں کو جھٹلایا اور اُن سب میں سے ایک صالح بھی ہے فَقَالُوْٓا
اَبَشَرًا مِّنَّا پس کہا اُنہوں نے کہ کیا آدمی کہ ہماری جنس سے ہے وَّاحِدًا اکیلے تنہا کہ تبعی کہ دبدبہ اور ثروت نہیں رکھتا ہے نَّتَّبِعُهٗٓ پیروی کریں ہم اُسکی اور بشرا
مفعول واقع ہوا فعل مقدر کا کہ وہ نتبع ہے اور تفسیر کرتا ہے اُسکی نتبعہ کہ بعد اُسکے مذکور ہے اور منا صفت بشر کی ہے اور یہ استفہام انکاری ہے یعنی ہم پیروی نکرینگے
اُس شخص کی کہ وہ مثل ہمارے ہے اور کوئی فضلیت اور بزرگی اُسکو ہمپر نہیں ہے اور اگر ہم پیروی کریں تو اِنَّآ اِذًا تحقیق ہم اُسوقت لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ البتہ بیچ گمراہی اور دیوانوں

کے ہین پہلے یہہ کلام حضرت صالح کا تہا کہ اونہون نے اپنی قوم سے کہا تہا کہ اگر میری پیروی نکروگے تو طریق حق سے گمراہ ہوگے اور آخرت مین آتش سوزان مین جلوگے
اون لوگون نے اونکے کلام کو اونہین پر اولٹدیا اور کہا کہ اگر ہم اوسکے پیروی کرینگے تو گمراہ ہوجاینگے اور آگو مین جلین گے اور بعضے کہتے ہین کہ ضلال معنی انحراف کے ہے
باپونکے طریق سے اور سعر معنی جنون ہے یعنی اگر پیروی اوسکی کرین تو اپنی باپونکے طریق سے ہم منحرف ہوگئے ہون اور اوسمین خطا کرکے عقل سے باہر ہوگئے ہون اور
مین گرفتار رہے ہون اور کہا اون لوگون نے کہ ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ کیا ڈالا گیا ہے ذکر یعنی وحی اوپر اوسکے مِنْۢ بَیْنِنَا درمیان ہمارے سے اور حال یہہ ہے کہ درمیان ہمارے
اوس سے اولا اور زیادہ لائق پائی جاتے ہین بَلْ هُوَ بلکہ وہ كَذَّابٌ اَشِرٌ دروغگو خودپسند ہے اور یہہ بات نہین ہے کہ جو وہ دعوی کرتا ہے کہ مین پیغمبر ہون اور چاہتا ہے
کہ اس جہوٹ سے ہمپر اپنی بزرگی اور بلندی پیدا کرے حق تعالے واسطے رد کرنے اونکی قول کے عذاب سے اونکو ڈراتا ہے کہ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہے کہ جانینگے وہ کل کو کہ عذاب
اونپر نازل ہوا یا جانینگے قیامت کے روز اور ابن عامر اور حمزہ نے ستعلمون پڑہا ہے تاسے مخاطب کا صیغہ یعنی جانوگے تم کل کو قیامت کے روز مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ کہ کون ہے
دروغگو خودپسند یعنی آخر کو اونکے خاتمہ پر معلوم ہوگا کہ کذاب اشر صالح ہے یا وہ ہین وقت نازل ہونے عذاب کے القصہ قوم ثمود نے صالح کو جہٹلایا اور اوس سے معجزہ طلب کیا
کہ اس پتہر مین سے اونٹنی کو نکال اونہونے دعا کی خدا تعالے نے پتہر سے اونٹنی کو نکالا اور حضرت صالح نے اونسے فرمایا کہ پانی تمہارے شہر کا ایک روز تو یہہ پئیگی اور
ایکروز تم اور تمہارے چوپائے پئینگے اور دونوکو یہہ پانی کافی نہین ہوسکتا لیکن یہہ اونٹنی جسقدر پانی پئیگی اوسیقدر یہہ تمکو دودہ دیوئیگی اور اوسکو کوئی آزار نہ پہنچاوے یہہ
شرطین اونہونے قبول کرلین اوس قصہ کو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ تحقیق کہ ہم بہیجنے والے اونٹنی کے ہین پتہر سے نکالکر جسطرح کہ اونہونے صالح سے
درخواست کی تہی فِتْنَةً لَّهُمْ واسطے آزمایش اونکی تاکہ عالم کے لوگون پر ظاہر ہوجاوے کہ سبب اونکی عذاب کا کیا تہا اور فتنہ مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعد نکالنے اونٹنی کے پتہر
سے حضرت صالح کیطرف خطاب کیا کہ فَارْتَقِبْهُمْ پس انتظار کر تو اونکا اے صالح اور دیکہہ تو کہ وہ اونٹنی کے ساتہہ کیا کرتے ہین وَاصْطَبِرْ اور صبر کر تو اونکی آزار دینے پر
اور اونکی عذاب کیواسطے جلدی مت کر پہلے اوسکے وقت مقرر کئیگئے سے وَنَبِّئْهُمْ اور خبر کر تو اونکو اس امر کی کہ اَنَّ الْمَآءَ تحقیق پانی چشمہ کا قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ تقسیم کیا گیا ہے
درمیان اون لوگون کے اور اونٹنی کے کہ ایکروز تو وہ لوگ اور اونکے مویشی پیوین اور ایکروز وہ اونٹنی فقط پیوے كُلُّ شِرْبٍ ہر حصہ پینے کا اوس پانی مین سے مُّحْتَضَرٌ حاضر کیا ہوا
حصہ والیکے پاس یعنی وہ لوگ اور اونٹنی اپنی نوبت کے روز حاضر ہون اور اوسکو پی جائین اور دوسرے کی نوبت مین داخل نہون اور وہ اونٹنی جسقدر پانی پیتی تہی اوسیقدر دودہ دیتی
تہی اون لوگونکو دودہ کی کثرت کے جہت سے پانیکی احتیاج نہوتی تہی پانیکی جگہہ اوسی دودہ کو پیتے تہے اور اس تقسیم در بانٹ سے اونکو کسی طرح کا ضرر نہ تہا فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ پس پکارے وہ یاریکو
کہ وہ قدار بن سالف تہا واسطے پے کرنے اونٹنی کے فَتَعَاطٰی پس لیا اوس قدار نے تلوار اپنی کو اور اوس اونٹنی کے رستہ پر اوسکی تاک مین جا بیٹہا اور جسوقت اونٹنی
اوسکیطرف آئی تو فَعَقَرَ پس پاؤن کاٹے اوسکے اور پہلے اس سے گزر گیا ہے کہ باعث اونٹنی کے قتل ہونیکے دو عورتین تہین عنیزہ اور صدوق اور سبب یہہ تہا کہ صدوق نے اپنی
چچا کی بیٹی مصدع بن مہرج کو اپنی وصال کا وعدہ دیا تہا اور عنیزہ نے ایک دختر اپنی نامزد قدار کے کی تہی وہ دونو اونٹنی کے رستہ پر بیٹہہ گئے اور جسوقت اونٹنی پانی پیکر پہری تو اول
مصدع کیطرف پہنچی اوسنے ایسا تیر مارا کہ اوس تیر سے اونٹنی کے پاؤن سی دئیے اور قدار نے اپنی جگہہ سے اوٹہکر اونٹنی کے پاؤن کاٹے اور جسوقت اونٹنی زخم کے صدمہ سے گری تو
اوس اونٹنی کے ٹکڑے کرکے لوگون مین تقسیم کئے اور بچہ اوسکا کوہ صنوبر پر تین مرتبہ پکارا کہ وا آماہ اور وہانسے آسمانکو چلا گیا اور بعد تین روز کے اونپر عذاب نازل ہوا فَكَیْفَ كَانَ پس کیسا تہا
عَذَابِیْ وَنُذُرِ عذاب میرا اور ڈرانا میرا قوم ثمود کو اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ تحقیق کہ بہیجا ہمنے اوپر اون لوگونکی صَیْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک کو کہ وہ آواز جبرئیل کی تہی فَكَانُوْا پس ہوگئی وہ لوگ قوم
صالح کے اوس آواز کے صدمہ سے كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ مانند درخت خشک شکستہ ریزہ ریزہ کے کہ جیسے کوئی واسطے بنانے خطیرہ کے گہانس جمع کرتا ہے اور جمع کرکے اوسکی گرمی لگاتا ہے تو
کے کہانیکے واسطے خلاصہ یہہ کہ وہ بعد ہلاک ہونیکے ریزہ ریزہ اور خورد مرد ہوگئی مانند گہانس خشک کے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو لِلذِّكْرِ واسطے
نصیحت پکڑنیکے یا حفظ کرنیکے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ جہٹلایا قوم لوط نے لوط کو اور تکذیب کی بِالنُّذُرِ
ساتہہ ڈرانیکے اور اوسکے نصیحت کرنیکے یعنے وہ جو اونکو عذاب سے ڈراتا تہا تو اوسکو جہٹلاتے تہے اِنَّآ اَرْسَلْنَا تحقیق ہمنے بہیجا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اوپر اونکے مینہہ پتہر ونکا
پتہر برستے تہے یہانتک کے ہلاک ہوے وہ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ مگر لوگ لوط جو کہ اوسپر ایمان لائے تہے وہ محفوظ رہے اوس روز اون پتہرونسے اور وہ لوط کی بیٹیان تہین اور شوہر اونکے
تہی نَجَّیْنٰهُمْ نجات دی ہمنے اونکو اوس عذاب سے بِسَحَرٍ بیچ وقت صبح کے اور وہ چہٹا حصہ رات کا تہا آخر شب مین کہ قوم لوط پر عذاب اوس وقت نازل ہوا اور لوط کے لوگ جو کہ
مومنین تہے وہ بچ رہے نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا واسطے انعام کے نزدیک ہمارے سے اور نعمة مفعول لہ واقع ہوا ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ انعام کیا ہمنے لوط پر اور اوسکے بیٹیون پر ایسے ہی نَجْزِیْ
جزا دیتے ہین ہم مَنْ شَكَرَ اوس شخص کو کہ شکر کرے ہماری نعمتونکا کہ وہ بہیجنا پیغمبرونکا اور کتابونکا ہے اور اونپر ایمان لائے وہ اور اونکی فرمانبرداری کو قبول کرے

ع

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور البتہ تحقیق ڈرایا لوط نے اونکو بَطْشَتَنَا سخت پکڑنے ہماریسی عذاب کے ساتہہ فَتَمَارَوْا پس شک کیا اون لوگون نے بِالنُّذُرِ
ساتہہ ڈرانیکے یعنی جس عذاب سے اونکو ڈرایا تہا اوسکا اونہون نے یقین نکیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور البتہ تحقیق طالب ہوے وہ اوس لوط سے عَنْ ضَیْفِہٖ مہمان اوسکی سے یعنی اون
مہمانکہ وہ ملائکہ تہے اور خوبصورت لڑکونکے شکل بنکر آئی تہے اونکو لوط سے طلب کیا اور کہا کہ تو ان مہمانونکو اپنی ہمارے حوالہ کر اور لوط نے اونکی دینے سے انکار کیا اور اس امر مین
بہت گفتگو درمیان مین آئی آخر کو وہ لوگ دروازہ کو توڑکر مکان کے اندر داخل ہوے اور جس مکان مین وہ ملائکہ تہے وہان چلے آئی خدا فرماتا ہے کہ فَطَمَسْنَا پس مٹا دیا
ہمنے اَعْیُنَہُمْ آنکہون اونکی کو کہ موہنہ کو اونکی برابر کردیا گویا کہ آنکہہ اونکے چہرہ پر کبہی نہوئی تہی کہتی ہین کہ جبرئیل نے صاف اپنا اونکی موہنہ پر مارا آنکہین اونکی بالکل
جاتی رہین اور نشان اونکا چہرہ پر باقی نرہا پس وہان سے وہ آئے اور حیران ہوکر گرتے تہے اور اوٹہتے تہے اور فریاد کرتے تہی کہ لوط جادوگر ہے اونکی قوم کو اپنی گہر مین
لایا ہے اور ہمکو جادو سے اندہا کردیا اور خدا فرماتا ہے کہ کہا ہمنے اونکو زبانی فرشتونکی کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ پس چکہو تم عذاب میرا وَنُذُرِ اور ڈرانی میریکو یعنی جس چیز سے
مین تمکو ڈراتا تہا زبانی لوط کے اوسکو تم چکہو کہ وہ عذاب سخت ہے تمہارے واسطے وَلَقَدْ صَبَّحَہُمْ اور البتہ تحقیق صبحکو آیا اونکو بُکْرَةً اول عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ عذاب
ٹہرنیوالا ہمیشہ کہ بعد اوسکے عذاب دوزخ مین گرفتار ہوے اور کہا ہمنے زبانی فرشتونکی فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ پس چکہو تم عذاب میرا وَنُذُرِ اور ڈرانی میریکو یعنی جس عذاب سے
کہ لوط تمکو ڈراتا تہا میرے حکم سے اوسکو چکہو اور وجہ مکرر کہنے کے اسکی یہہ ہے کہ پہلا تو باعتبار مٹا دینے آنکہونکی ہے اور دوسرا باعتبار ہلاک کرنیکے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور البتہ
تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو لِلذِّکْرِ واسطے نصیحت پکڑنیکے اور یا واسطے حفظ کرنیکے فَہَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے وَلَقَدْ جَآءَ
اور البتہ تحقیق آیا اٰلَ فِرْعَوْنَ لوگون فرعون کے اور فرعون کے پاس النُّذُرُ ڈرانا عذاب سے یا آئی اونکے پاس ڈرانیوالے کہ وہ پیغمبر تہے موسی اور ہارون وغیرہ اور واسطے کہ موسی اور ہارونکا
جہٹلانا ایسا ہے کہ جیسے سب پیغمبرونکو جہٹلایا ہو کَذَّبُوْا جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا کُلِّہَا ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کے کل اون نشانیونکی کہ سب اون نشانیونکو
جہٹلایا اور وہ نو نشانیان تہین جنکا ذکر سورہ اعراف مین گزرا ہے اور یا یہہ کہ تمام نشانیونکو جہٹلایا فَاَخَذْنٰہُمْ پس پکڑا ہمنے اونکو عذاب مین کہ وہ غرق ہوا اونکا
دریا مین تہ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ پکڑنا غالب قدرت اور قوت والیکا کہ کبہی وہ پکڑنیوالا مغلوب اور عاجز نہو اور اب کفار مکہ کیطرف خطاب کرتا ہے کہ اَکُفَّارُکُمْ کیا کفار تمہارے
اے عرب کے کافر خَیْرٌ بہتر ہین قوت اور عدد اور سختی مین مِّنْ اُولٰٓئِکُمْ اون لوگون سے کہ پہلے گزرے ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط قومونکی آدمی اور یہہ
استفہام انکاری ہے یعنی یہہ عرب اونسے بہتر نہین ہین قوت اور کثرت مین اور جسوقت کہ وہ قوی اور کثیر آدمی عذاب مین گرفتار ہوے تو یہہ کیون نہ گرفتار ہونگی اَمْ لَکُمْ
یا واسطے تمہارے ای عرب کے مشرکو بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ چہٹی خلاصی کی ہے بیچ کتابون پہلیونکے کہ تمہارے نام پر لکہا ہو کہ جو کوئی تم مین سے کفر کرے اور پیغمبر کو جہٹلائی وہ عذاب سے بچ جاوے
ہو اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتی ہین وہ کفار عرب نَحْنُ جَمِیْعٌ کہ ہم جمع ہونیوالے ہین قوت اور کثرت مین کہ مُّنْتَصِرٌ بدلہ لینی والے اور کینہ کہینچنی والے ہین اکہٹے ہوکر اپنی دشمنون سے
کہتے ہین کہ جنگ بدر کے روز ابوجہل وغیرہ مشرکین نے کہا تہا کہ آجکے روز ای محمد ہم تمسے اپنا بدلا لیوینگے اور قتل کرینگے سَیُہْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہے کہ بہگائی جائین تمام کفار
مکہ کے اور یعقوبی نے سَنَہْزِمُ پڑہا ہے نون سے وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور پہیرین وہ کفار پیٹہونکو بدر کی لڑائی مین اور بہاگ جائین وہ مسلمانونکی سامنے سے اور دبر کا لفظ جو یہان
مفرد آیا ہے یہہ باعتبار جنس کے ہے اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے نبوت کے حق ہونیپر کہ جو کچہہ اسمین ہے وہی بدر کے روز واقع ہوا اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ یہی قتل اور قید پر
اونکی اکتفا نہین ہے بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت مَوْعِدُہُمْ جگہہ وعدہ اونکی کی ہے واسطے عذاب کے اور جو کچہہ کہ دنیا مین لیعنی واقع ہو یہہ تمہید اوس عذاب کی ہے اور جو کہ اصلی عذاب ہے
وہ آخرت مین ہوگا وَالسَّاعَةُ اور قیامت باعتبار ہولون اور عذابونکی اَدْھٰی زیادہ سخت اور مصیبت والی ہے وَاَمَرُّ اور زیادہ تلخ اور ناخوش ہے دنیا کی عذاب سے
اور اب کفار کا حال بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق گناہ بزرگ کرنیوالے مثل کفر اور شرک کے فِیْ ضَلٰلٍ بیچ گمراہی ہین راہ حق سے وَسُعُرٍ اور آگ جلانیکے ہین
آخرت کے روز اور ہمیشہ کے عذاب مین وہ گرفتار ہونگے یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ جسدن کہ کہینچے جائین وہ فِی النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے عَلٰی وُجُوْہِہِمْ اوپر موہون اپنونکی یعنی اونکی
پاؤن پکڑکر اونکو موہنہ کے بل گہسیٹینگی اور دوزخ مین اونکو گہسیٹ کر ڈالینگے اور بعد ڈالنی کے کہا جائیگا کہ ذُوْقُوْا چکہو تم مَسَّ سَقَرَ چہونا دوزخ کا یعنی دوزخ کی حرارت کو
دیکہو اور دردکو چکہو اور اپنی عدل کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ہمنے دنیا اور آخرت مین بِقَدَرٍ ساتہہ اندازہ کے یعنی
موافق اوس اندازہ اور مرتبہ کے کہ حکمت اور مصلحت جسکا تقاضا کرتی تہی بدون کمی اور زیادتی کے یہانتک کہ عذاب مشرک اور گنہگار کا بہی موافق اوسکے استحقاق کے اندازہ ہے اور یا یہہ کہ ہر چیز کو
کیا ہمنے اوس طریقہ سے کہ جو لوح محفوظ مین اندازہ کی گئی اور لکہی گئی تہی اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ ہر چیز کو اوسکی ہیئت اور صورت کے ساتہہ جو کہ اوسکے لائق اور مناسب تہی پیدا
کیا ہمنے جیسی کہ پیدا کیا عورتکا واسطے مرد کے اور لباس عورتکا اوسکی بدن کے واسطے اور لباس مرد کا مرد کیواسطے اور بعضی کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ ہر چیز کو ایک قدر معلوم کے واسطے

ہمنے پیدا کیا ہی جیسے کہ زبان واسطے کلام کرنیکے اور ہاتھ واسطے پکڑنیکے اور پاؤں واسطے چلنے کے اور آنکھ واسطے دیکھنے کے اور کان واسطے سننے کے اور اگر اسمیں کمی یا زیادتی ہو تو جو غرض
کہ اُسکے پیدا کرنے سے ہی وہ غرض جاتی رہی اور تمام نہووی اور اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ خدائیتعالی نے جو چیز پیدا کی ہی وہ اندازہ کے ساتھ ہی اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ
کہ خداتعالی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہی یہانتک کہ بندونکے افعال بھی اُسی نے پیدا کئے ہوں اور کل شے منصوب ہے فعل مقدر سے کہ تفسیر کرتا ہی اُسکی خلقناہ کہ بعد اُسکے مذکور ہے
یعنی خلقنا کل شیء اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیتیں ان المجرمین سے خلقناہ بقدر تک فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا ہی کہ قدریہ مجوس
اس امت کے ہیں اور وہ فرقہ وہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کے صادر کرنیمیں قادر مطلق ہی اور ہر طرح سے بندہ قدرت رکہتا ہی اور خدائیتعالی کو بندہ کے افعال میں کسی طرح کا
تعلق اور لگاؤ نہیں ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا أَمْرُنَا اور نہیں ہی حکم ہمارا اُس چیز کے واسطے کہ جس کو ہم پیدا کرنا چاہیں إِلَّا وَاحِدَةٌ مگر ایک کلمہ کہ وہ کلمہ کن ہی پس جسوقت
ہمنے کسی چیز کو کہا کہ ہوجا تو وہ اُسیوقت بدون دیر اور ڈہیل کے ہو جاتی ہی كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ مانند دیکہنے ساتھ آنکھ کے کہ آنکھ سے دیکھنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی ہی اور ابن عباس
سے روایت ہی کہ مراد اُس امر سے واقع ہونا قیامت کا ہی یعنی اگر ہم چاہیں تو قیامت کو ایک لمحہ میں لے آئیں بلکہ اس سے بھی کم میں وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور البتہ تحقیق کہ
ہلاک کیا ہے ہمنے پہلے زمانوں میں أَشْيَاعَكُمْ گروہوں ہم مذہبوں تمہارے کو کہ کفر اور عناد میں وہ مثل تمہاری تہے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہی تا کہ اُنکا
حال سنکر نصیحت پکڑے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ اور جو چیز کہ کیا ہے اُنہوں نے اُسکو یعنی جو کچھ کہ کیا ہی کفار نے وہ لکھا ہوا ہے فِي الزُّبُرِ بیچ کتابوں کے یعنی اُنکے اعمال ناموں میں اور یا یہ کہ
جو کچھ وہ کرتے ہیں سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور اصل جو ہر کتاب کی لوح محفوظ ہی اسواسطے اُسکو زبر فرمایا جمع کا صیغہ ورنہ لوح محفوظ تو ایک چیز ہے وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ اور ہر
چھوٹا اور بڑا فعل کہ بندوں سے صادر ہوا ہی اور آیندہ کو صادر ہوگا وہ سب مُسْتَطَرٌ لکھا ہوا ہی لوح محفوظ میں خواہ نیک ہو وہ فعل خواہ بد ہو اور موافق اُسکے جزا پاوینگے اور بعد
بیان کرنیکے حال کفار کے متقیوں اور پرہیزگاروں کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّ الْمُتَّقِينَ تحقیق پرہیز کرنیوالے دنیا میں شرک اور کفر اور گناہوں سے فِي جَنَّاتٍ بیچ بہشتوں کے
ہونگے وَنَهَرٍ اور نہروں کے اور نہر کا لفظ اگرچہ مفرد آیا ہی مگر مراد اُس سے جنس نہر کی ہی اور وہ دودھ اور شراب اور شہد اور پانی کے ہونگی اور بعضے نہر کو نہار سے مشتق کرکے
فراخی اور روشنی کے معنی میں کہتے ہیں یعنی پرہیزگار آدمی بہشتوں میں ہونگے اور روشنی اور فراخی مکان میں فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ بیچ مجلس حق اور راست کے اور مکان پسندیدہ کے
کہ جس میں لغو اور بیہودگی اور گناہ کیطرف منسوب کرنا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حقتعالی نے اُس مکانکو صدق فرمایا ہی اور صدق کا لفظ اُسکا وصف
بیان کیا ہی پس سوائے صدق اور سچ کے لوگوں کے اُس میں کوئی دخل نہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مکان وہ ہی کہ خداتعالی اُس جگہ اپنے وعدہ کو راست کریگا جو کہ اپنے دوستوں
سے کیا تہا کہ اگر تم اعمال نیک کروگے تو تمکو میں بہشت میں داخل کرونگا سو اُس وعدہ کے موافق پرہیزگار آدمی بہشت میں ہونگے عِنْدَ مَلِيكٍ نزدیک اُس بادشاہ کے کہ پوشیدہ ہے
جمیع خلقت پر امر اُسکا اور تمام فہمیں اور وہم اُسکے پانے سے عاجز ہیں مُقْتَدِرٍ قدرت اور قوت رکہنے والا ہی اسطرح سے کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اُسکی قدرت اور ملک سے باہر ہو
پس زیادہ اس سے اور کونسا مرتبہ بزرگ ہوگا کہ جو اُنکے مرتبہ سے افضل اور اعلی ہو اور قرب سے مراد نزدیک ہونا خدا سے باعتبار مرتبہ کے ہی نہ باعتبار مکان کے پس پرہیزگار آدمی ہمیشہ
خداتعالی کی پناہ میں ہونگے کہ ہمیشہ اُنپر رحمت پروردگار نازل ہوتی رہیگی اور کہتے ہیں کہ وہ بہشتی کہ مرتبہ اُنکا مرتبہ مقعد صدق سے کم ہوگا وہ ہر روز اُس جگہ آیا کرینگے اور
قرآن کو سنکر اور لذت پاکر پھر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاینگے اور منقول ہی کہ ایکروز حضرت موسی مناجات کے واسطے جاتے تہے اور ایک کہنڈر کے دروازہ پر پہنچے تو اُسمیں سے آواز رونیکی اور آہ و نالہ کی
سنی جسوقت نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک مرد برہنہ خاک پر پڑا ہوا ہی اور ایک اینٹ اُسکے سر کے نیچے رکہی ہی اور ایک کپڑے سے کہ وہ مثل ٹاٹ کی تہا اپنی ستر کو پوشیدہ کیا ہی اور سوا اُسکے باقی سب تن اُسکا
برہنہ ہی اور نالہ کرتا ہی اور نالہ میں کچھ کہتا ہی حضرت موسی اُسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ زمین پر پڑا ہوا کہتا ہی کہ الٰہی تو میری غریبی اور تنہائی کو دیکھتا ہی اور میرے فقر اور فاقہ کو تو جانتا ہی پس
حضرت موسی یہ سنکر مناجات کیواسطے گئے اور بعد مناجات کے ارادہ پھرنیکا کیا تو خطاب پہنچا پروردگار کا کہ اے موسی تو نے پیغام اُس فقیر کا ہمکو کیوں نہیں پہنچایا اور احوال اُسکا ہم سے کیوں نہیں عرض کیا موسی نے کہا کہ
خداوندا تو جانتا ہی کہ وہ اپنی تنہائی اور وحشت کا ذکر کرتا تہا اور شکایت اپنی فقر اور فاقہ کی کرتا تہا حقتعالی نے فرمایا کہ اے موسی اُسکو میرا سلام پہنچا اور کہہ کہ تو تنہا نہیں ہے میں کہ خداوند ہوں
انیس تیرا ہوں اور تو غریب نہیں ہے اسواسطے کہ میں ہمنشین تیرا ہوں اور تو فقیر نہیں ہے کہ میں کارساز اور نگہبان اُس چیز کا ہوں کہ جسکی تجکو احتیاج ہی موسی وہاں سے اُس درویش کے پاس آئے اور اُسکے سرہانے بیٹھے
اور پیغام خدا کا اُسکو پہنچایا اُس درویش نے کہا کہ اے کلیم اللہ میرا یہی مرتبہ ہی کہ خدا میری بات کو سنے اور اُسکا جواب دیوے پس نعرہ مارا اور مرگیا موسی بنی اسرائیل کے پاس آئے تا کہ اُسکو جاکر
دفن کریں اور جسوقت اُس ویرانہ میں حضرت موسی پہر آئے تو وہ اینٹ جو کہ اُسکے زیر سر رکہی تہی اور وہ ٹکڑا ٹاٹ کا جو کہ ستر پر رکہا تہا وہ دونو چیزیں تو وہاں موجود ہیں لیکن وہ درویش
وہاں نہیں ہی حضرت موسی نے مناجات کی کہ یا الٰہی وہ درویش کیا ہوا زمین اُسکو نگل گئی یا بھیڑیے نے اُسکو کہا لیا جبرئیل آیا اور کہا کہ اے موسی خداتعالی فرماتا ہی کہ یہ کیا گمان بد ہمارے
دوستوں کیطرف لیجاتا ہی یہ وہ فقیر تہا کہ شیطان نے اُسکو دنیا میں ڈہونڈا تو نہ پایا اور ملک الموت نے وقت نزع کی تلاش کیا تو اُسکی طرف کو راہ نہ لیگیا اور منکر اور نکیر نے قبر میں اُسکی

جستجو کی تو نہ پایا اور رضوان نے اسکو بہشت میں پایا اور مالک نے اسکو دوزخ میں پایا موسی نے پوچھا کہ الٰہی پھر وہ کیا ہوا فرمایا کہ دوست نہیں ہوتا ہی مگر نزدیک دوست کے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر اور ثعلبی مفسر اہلسنت نے اپنی تفسیر میں جابر سے روایت کی ہی کہ ایک روز رسولخدا مسجد میں بیٹھے تہے بعضی اصحاب نے بہشت کا احوال حضرت سے پوچھا فرمایا کہ خدا کی ایک علم ہی نور کا اور ستون ہے زبرجد کا کہ انکو آسمان و زمین سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا ہی اور اس علم پر لکھا ہی کہ کوئی معبود قابل پرستش کے نہیں ہے سوائے خدا کے معبود حق کے اور محمد پیغمبر اسکا ہی اور آل محمد تمام مخلوقات سے بہتر ہیں اور علی اس علم کا اٹھانیوالا اور امام تمام آدمیوں کا ہی امیر المومنین نے یہ کلمے سنے تو کہا کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمکو تیری سبب سے ہدایت کی اور ہمکو بزرگ کیا اور فضیلت عطا کی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ای علی کیا نہیں جانتا تو کہ جو کوئی دوست رکھی ہمکو اور اپنی دوستی کو ہماری طرف منسوب کرے تو خدا تعالی اسکو ہمارے ہمراہ بہشت میں جگہ دیگا اور ہمارا رفیق و مصاحب اسکو کریگا اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر **سورۃ الرحمن** یہ سورۃ مکی ہی اور کہتے ہیں کہ کل آیتیں اسکی مکی ہیں مگر آیہ یسئلہ من فی السموات والارض اور بعضی کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مدنی ہی اور اسمیں کل اٹھتر آیتیں ہیں اور امام کاظمؑ نے فرمایا ہی کہ رسولخدا صلعم فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے واسطے ایک عروس ہے اور عروس قرآن کے سورۃ رحمان ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سورۃ رحمان کا پڑھنا ترک مت کرو کہ یہ سورۃ منافقوں کے دلوں میں نہیں ٹھہرتی ہی اور قیامت کے روز یہ سورت اپنے پروردگار کے روبرو آئیگی خوبصورت آدمی کی شکل میں ہوکر اور خوشبودار ہوکر اور جو مقام کہ زیادہ قریب ہے وہاں کھڑی ہوگی اور کوئی نہیں ہی کہ کسیکو ایسا مرتبہ حاصل نہو کہ وہاں کھڑا ہو پس خدا تعالی خطاب کریگا اس سورت کو کہ کون کون آدمی ہمیشہ تیری تلاوت کرتا تہا دنیا میں اور وہ سورت کہیگی کہ فلانا اور فلانا اور فلانا خدا تعالی ان لوگوں کے چہروں کو روشن اور نورانی کریگا اور کہیگا کہ جسکو تم دوست رکہتی ہو اسکی شفاعت کرو پس وہ جسکی چاہینگے شفاعت کرینگے پھر اسکو خدا فرمائیگا کہ بہشت میں ساکن ہو کہ جو کچھ تیری آرزو اور خواہش ہے وہ سب وہاں موجود ہی اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ جو کوئی سورۃ رحمان کو پڑھے اور بعد فبای آلاء ربکما تکذبان کے لا بشئ من آلائک ربنا اکذب کہے پس اگر رات کو پڑہے تو مریگا شہید اور اگر دن کو پڑہے اور پھر مریگا تو مریگا شہید اور جمعہ روز سورۃ رحمان کے پڑہنے کے اور ہر فبای آلاء ربکما تکذبان کے بعد لا بشئ من آلائک ربنا اکذب کے کہنے کی بہت تاکید و ثواب ہے اور کہتے ہیں کہ پہلے سب سے قرآن کو آواز بلند ابن مسعود نے قریش کے روبرو پڑہا تہا اور کیفیت اسکی اسطرح ہی کہ اصحاب ایک جگہ جمع تہے کہا کہ قریش نے قرآن نہیں سنا ہی ہم میں سے کون ہی کہ جرأت کرکے باواز بلند انکے روبرو قرآن کو پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ میں پڑہونگا اپنے مقام سے وہ اٹھا اور مقام ابراہیم پر گیا اور وہاں کھڑے ہوکر باواز بلند سورۃ رحمان کو پڑہا قریش اپنے اپنے مقاموں میں بیٹھے تہے اسکی پڑہنے کو سنکر بہت تعجب کیا اور آپسمیں کہا کہ یہ مرد کیا کہتا ہے پس چند آدمی انمیں سے اٹھے اور اسکو اسقدر مارا کہ نشان زد و کوب کا اسکے بدن پر نمایاں ہوگیا اور وہ اسی طرح پڑہتا تہا اور پڑہنے سے بند نہیں ہوتا تہا یہانتک کہ کئی آیتیں پڑہکر وہاں سے پھرا اور اصحاب نے کہا کہ ہم میں سے ایسی جرأت قرآن کے پڑہنے میں کوئی نکرتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الرَّحْمٰنُ ۝

یہ بھی ایک آیت ہی باوجودیکہ جملہ نہیں ہے اسواسطے کہ تقدیر اسکی اللہ الرحمن ہے اور خدا تعالی نے اس سورۃ کو اس اسم سے شروع کیا ہی تاکہ جانیں بندے خدا کے کہ بعد اسکے جو افعال نیک خدا کے مذکور ہوے ہیں وہ سب رحمت سے صادر ہوے ہیں کہ شامل ہی وہ رحمت اسکی تمام مخلوقات کو اور گویا کہ وہ جواب ہے انکے قول کا جو وقت انکو کہا گیا تہا کہ سجدہ کرو تم رحمن کو انہوں نے کہا تہا کہ کیا ہی رحمن اسکا جواب واقع ہوا اور یہ سورۃ نازل ہوا اور منقول ہی کہ جس وقت نازل ہوئی یہ آیت کہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے رحمن کو مگر صاحب یمامہ رحمن ہے انکے جواب میں کہا گیا کہ الرحمن وہ شخص ہے کہ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ سکھلایا اسنے قرآن محمد کو اور محمد نے امت کو اور کہتے ہیں کہ مکہ کے آدمی طعن کرتے تہے کہ محمد کو جبیر و یسار دو شخص قرآن سکھلاتے ہیں خدا تعالی نے فرمایا کہ رحمن نے یعنی خدا بہت بخشنے والے نے کہ رحمت اسکی سب چیز کو پہنچتی ہی سکھلایا ہی اسنے قرآن محمد کو اور مراد سکھلانے خدا کے سے قدرت دینی اور آسان کرنا قرآن کا ہے اور واضح کر دینا اس چیز کا کہ جسکے سبب سے نہ جاننے والا جاننے والا ہو جائے اور پہلے خدا تعالی نے قرآن کی تعلیم کا ذکر کیا کہ جسکی طرف آدمی اپنے دین میں محتاج ہیں تاکہ ادا کریں وہ اس چیز کو کہ انپر واجب ہے اور اپنے پروردگار کی طاعت کرنے سے مستحق ثواب کے ہوں خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا اسنے آدمی کو یعنی عدم سے اسکو وجود میں لایا اور مراد انسان سے یہاں ابن عباس کے نزدیک آدم علیہ السلام ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسان سے جنس آدمیوں کی ہی عَلَّمَهُ الْبَيَانَ سکھلایا اس آدمی کو بیان یعنی واضح کرنا اس چیز کا کہ دل میں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیان اسم اعظم ہی کہ جس سے ہر چیز جانی جاتی ہی اور کہتے ہیں کہ مراد انسان سے محمد صلعم ہیں اسکو سکھلایا بیان یعنی پیدا کیا محمد کو اور سکھلایا اسکو بیان یعنی جو کچھ ہوا ہی اور جو کچھ کہ ہوئیگا اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ سکھلایا آدمیوں کو سب کو بیان یعنی گویائی اور خط اور کتابت اور سمجھنا اور سمجہانا یہانتک کہ جانے کہ یہہ کیا کہتا ہی اور کیا اسکو کہا جاتا ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خدا تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور تمام اسماء اسکو سکھلائی اور منقول ہی کہ آدم سات لاکھ لغت میں گفتگو کرتے تہے اور عربیت انکی سب سے زیادہ تہی اور منقول ہی کہ بیان اسم اعظم ہی کہ آدم نے اسی کے سیکھنے کی جہت سے سب چیزوں کو جانا اور ان جملوں میں حرف عطف کا نہیں لایا اسواسطے کہ یہ سب نعمتیں رحمان کی ہیں بطور شمار کرنیکے لائے ہیں اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آفتاب اور مہتاب

سورۃ الرحمن

چلتے ہین آسمان کے برجون مین بِحُسْبَانٍ ساتھہ ایک حساب اندازہ کئے گئے کے برجونمین اور حسبان مصدر ہے حساب کے معنی مین جیسے کہ نقص اور نقصان اور یا جمع
حساب کی ہے جیسے کہ شہبان جمع شہاب کی ہے اور فعل اُسکا محذوف ہی اور اوسکے حذف پر کلام دلالت کرتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ آفتاب اور مہتاب ایک حساب مقرر سے
چلتے ہین کہ اوسمین کسیطرح کا فرق نہین ہوتا ہے پس آفتاب سب برجونکو تین سو پینسٹھ دنونمین طی کرتا ہے اور مہتاب اٹھائیس روز مین اور خاص کرنا ذکر آفتاب اور مہتاب کا
اسواسطے ہے کہ یہہ باعث ہین فائدہ کثیر کے اسواسطے کہ فصلین انہین سے پہچانی جاتی ہین اور سال اور ماہ اور اوقات سب انہین سی معلوم ہوتے ہین اور رات اور دن
انکی ہی حساب سی ہے اور منقول ہے کہ آفتاب چھہ ہزار و چار فرسنخ کا طول اور ایسی ہی عرض رکھتا ہے اور مہتاب چار ہزار فرسنخ کا اور آفتاب کے ظاہر پر لکھا ہوا ہی کہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلق الشمس بقدرتہ واجراہا بامرہ اور باطن پر اوسکے لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ رضاہ کلام وغضبہ کلام یعنی مراد یہہ ہے کہ کلام خدا سی راضی ہوجاؤ اسی سے
رحم کرو اور اوسی کلام کے موافق غصہ کرو اور عذاب کرو یعنی رضامندی اور رحم اور غضب اور عذاب کرنا تمہارا موافق ارادہ آلہی کے ہو اور چاند کے ظاہر مین لکھا ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلق القمر وخلق الظلمات والنور اور اوسکے باطن مین لکھا ہے کہ خلق اللہ الخیر والشر بقدرتہ یبتلی بہما من یشاء من خلقہ طوبی لمن اجری
اللہ الخیر علی یدہ وویل لمن اجری الشر علی یدہ مراد یہہ ہی کہ پیدا کیا ہے خدا نے قدرت اور قوت شر کو مگر نیکو اور آلات شر کو اور نفس شر کو اوسنے پیدا نہین کیا ہی
خوشحال اوس شخص کا کہ لطف آلہی اوسکے شامل حال ہوا کہ وہ فعل خیر مین مشغول ہے اور وای اوس شخص پر کہ جسکو اوسکے حال پر چھوڑ دیا ہی کہ وہ اختیار کرنے
والا شر کا ہی اور بعد اسکی دوسری نعمت کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہی کہ وَالنَّجْمُ اور درخت بیل والا کہ جسکی شاخین زمین پر چلتی ہین وَالشَّجَرُ اور درخت کہ جسکی شاخین
اوپر کو جاتی ہین يَسْجُدَانِ سجدہ کرتے ہین وہ دونو اپنے خدا کو یعنی اوسکی حکم برداری کرتے ہین اپنی رغبت اور خواہش سی اوس امر مین کہ جسکے واسطے وہ پیدا ہوئے ہین
اور ہرگز اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرتے ہین اور جیسے کہ سجدہ کرنیوالے حکم برداری کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین ایسی ہی حکم برداری مین اونکا حال ہی اور کہتے ہین کہ سجدہ اونکا
سایہ کے یا حرکت کے ساتھہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ اونکا ایک خاص طور سی ہے کہ ہم اوس سے خبر نہین رکھتے جیسے کہ اونکی تسبیح ہم نہین جانتے چنانچہ خدا فرماتا
ولکن لا تفقہون تسبیحہم یعنے اور لیکن نہین سمجھتے ہو تم تسبیح اونکی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نجم سے ستارے ہین اور سجدہ اونکا طلوع کرنا اونکا ہی وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا اور آسمان کو
بلند کیا اوسکو زمین پر کہ زمین سے پانسو برس کی راہ کے برابر دوری اور فاصلہ رکھتا ہے اور اسمین اشارہ ہی اوسکی کمال قدرت اور بلندی شان کیطرف وَوَضَعَ
اور رکھی درمیان آدمیون کے الْمِيزَانَ وہ چیز کہ جس سے مقدار شی کی معلوم کرین مثل ترازو اور پیمانہ کے اور سوا اسکے جس سے کہ مقدار شی کی معلوم ہوتی ہو اور یہہ اسواسطے
کے ہی کہ ہر ایک شخص اپنا حق پورا لیتا ہے اور نقصان کسیکے حق کا نہو اور یہہ امر موجب انتظام عالم کا ہے اور اگر عدل نہو اور لوگونمین کمی اور زیادتی ہر چیز کی ہوتی ہی تو
باعث برہمی انتظام اور سبب فساد کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وضع بمعنی امر ہے اور میزان بمعنی عدل یعنی خدا تعالے نے حکم کیا ہے عدالت کا کل امور مین جیسے کہ رسول خدا
صلعم فرمایا ہے کہ آسمان اور زمین عدل سی قائم ہین خلاصہ یہہ ہی کہ خدا تعالے نے ترازو رکھی ہے أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ اسواسطے کہ حد سی نگزرو تم بیچ ترازو کے یعنی عدل اور انصاف سی نگزرو
نجاؤ تم اور راستی اور درستی کے ساتھہ معاملہ کرو تم اور الا تطغوا کے اول مین لام علت کا محذوف ہی یعنی لان لا تطغوا اور یہہ نفی نہی کے معنی مین ہے غرض اس حکم سی یہہ کہ
اسمین ہر معاملہ مین عدل اور انصاف کرتے رہو اور نہ زیادہ اپنی حق سی لو اور نہ کم کسی کو دو اور واسطے تاکید اس امر کے مکرر فرماتا ہے کہ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ اور قائم کرو تم وزن اور تولنے کو
بِالْقِسْطِ ساتھہ انصاف کے کہ ترازو کے ڈنڈی کی دونو طرفین برابر ہون وقت لینے کے بھی اور وقت دینے کے بھی وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور نہ کم کرو تم ترازو کو بلکہ برابر ہو اسواسطے کہ وہ اسی کے
لئے بنائی گئی ہے کہ اوسمین پورا تولا جاے اور پہلی کتابونمین لکھا ہی کہ ای فرزند آدم عدل کر اگر چاہتا ہی کہ تیرے ساتھہ عدل کرین اور وفا کر تو آدمیون سی اگر چاہتا ہی کہ تیرے ساتھہ
وفا کرین حاصل یہہ ہے کہ تولنی مین کمی اور زیادتی مت کرو اور غرض اس سے عدل اور انصاف ہی اور برابری ہر امر مین اور کمی اور زیادتی کسی امر مین نکرو اور میزان کا لفظ مکرر واسطے
تاکید و صیت آیا ہے پورا لینے اور دینے مین وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو رکھا ہی اوسکو پانی پر لِلْأَنَامِ واسطے خلقت کے کہ اوسپر ٹھیرین اور چلین اور پھرین فِيهَا فَاكِهَةٌ بیچ اوسکی ہین
میوے وَالنَّخْلُ اور کھجور کے درخت ہین ذَاتُ الْأَكْمَامِ صاحب غلافونکی یعنی خوشون والیان ہین اور خرما جبتک شق نہین ہوتا غلاف مین رہتا ہی اور غلاف وہ چیز ہی کہ
جسمین پھل کھجور کے جیسی ہوتے ہین اور خصوصیت خرما کی ذکر کے اوسکی فضیلت کیواسطے ہے انسانکی مشابہ ہونیکی جہت سی اسواسطے کہ جیسے انسانکا سر کاٹ ڈالو تو مرجاتا ہی ایسی ہی کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو خشک
ہوجاتی ہی اور جیسے مرد عورت کی پاس جاتا ہی تو بچہ پیدا ہوتا ہی ایسی ہی کھجور نر کو مادہ پر چھوڑتے ہین تو اچھا پھل پیدا ہوتا ہی اور جیسے کہ آدمی کے سر مین مغز ہوتا ہی ایسی ہی اوسکے سر مین بھی
مثل مغز کے ایک چیز ہوتی ہے اور جیسے کہ آدمی کا قد سیدھا ہوتا ہی ایسی ہی کھجور کا درخت بھی سیدھا ہوتا ہے اور یہہ درخت عرب مین کثرت سی پیدا ہوتا ہی ان ہی سبب سے خدا نے
ذکر فرمایا کہ زمین مین کھجورین ہین خوشون والیان ہین وَالْحَبُّ اور دانہ غلہ کا ذُو الْعَصْفِ صاحب بھوسی کا کہ اناج کی خوشونکو کوٹکر اونمین سے دانے نکالتی ہین کہ اونکو آدمی کہاتے ہین اور جسمین سے وہ نکلتی

ہین وہ عصف ہی اور عصف بہُس کو کہتے ہین جوسکو چوپایہ کہاتی ہین وَالرَّیْحَانُ اور ریحان سے زمین مین او وہ پہول ہے کہ اوسکو سونگہتے ہین اور مراد یہہ ہے کہ زمین مین نعمتین مین دی ہی
ہین کہ بعضے انمین سی کہاتی ہین اور بعضی سونگہنے کے اور اکثر مفسرین ریحان کو روزی کے معنے مین کہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ خدا تعالی نے انسان کی او حیوان کی دونو کی روزی زمین
پیدا کی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنی کے کہ مذکور ہوی ہین تُکَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم ای انسان اور جن اور انکار کرتے ہو اور نعمتیں ہو کہ اوسکی جا ہے
نہین ہین اور اس آیت کا ذکر اس سورہ مین اکتیس مقام مین ہے اور یہہ آیت بار بار اس جہت سے آئی ہے کہ اس سورہ مین ذکر نعمتون کا ہے جو کہ خدا نے اپنی بندونکو عطا کی ہین
پس بعد ذکر ہر نعمت کے یہہ آیت مذکور ہوی ہے تاکہ سننے والی خبردار ہون مقام نعمت سی اور اعتقاد کرین ہر نعمت کا اور کلام عرب مین اسطرح اکثر شعر مکرر آتے مین اور
پوچھا صادق علیہ السلام سے کسی نی پوچھا کہ کیا مراد ہی اون نعمتون سے فرمایا کہ پس ساتھ کونسی نعمتونکی کفر کرتے ہو ساتھ محمد یا ساتھ علی کے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا خدا نی آدمی کو کہ وہ حضرت
آدم ہین پیغمبر مین مِنْ صَلْصَالٍ مٹی خشک بجنے والی سی کَالْفَخَّارِ مانند ٹھیکرے کے کہ اوسپر ہاتھہ مارو تو وہ بجتی ہی پس آدم کو کہ اصل سب آدمیونکی ہی مٹی سی پیدا کیا اور اوسکی اولاد کو
منی سی وَخَلَقَ الْجَانَّ اور پیدا کیا جان کو کہ وہ باپ جنونکا ہی مِنْ مَّارِجٍ شعلہ سے کہ مِّنْ نَّارٍ آگ مین سی ہی اور اوسکی اولاد کو ہوا سے پیدا کیا کہتی ہین کہ جیسی آدمی مین منی سے بچہ نکلتی ہی
ایسی ہی جن مین ہوا نکلتی ہی اور اس سے جن کا بچہ پیدا ہوتا ہی اور بعضے مارج او آگ کو کہتی ہین کہ جو سرخ اور زرد اور سبز شعلے سے ملکر بنی ہو بعد بلند اور تیز ہونے او آگ کے اور جان دو
عنصر سے پیدا ہوا ہے آگ اور ہوا سی اور آدم چار عنصر مشہور سے پیدا ہوا ہے او آگ اور ہوا ملکر جو ایک چیز ہو جاتی اوسکو مارج کہتی ہین جیسے کہ مٹی اور پانی ملے ہوئے کو طین کہتے مین اور
درمیان پیدایش آدم اور جان کی ساتھہ ہزار برس کا فرق ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنی کی تُکَذِّبٰنِ جھٹلاتی ہو تم ای جن اور آدمی کہ تمکو شعلہ اور
مٹی سی پیدا کیا اور صورت نیک تمکو بخشی اور زندگی تمکو عطا کی رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ پروردگار دو مشرق کا ہی خدا اور پیدا کرنیوالا اون دونو کا کہ ایک مشرق جاڑیکی ہی آفتاب کے واسطی اور
ایک مشرق گرمی کی وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ اور پروردگار دو مغرب کا کہ ایک مغرب جاڑیکی ہی آفتاب کے واسطی اور ایک مغرب گرمی کی اور بعضون کے نزدیک مراد مشرقین اور مغربین سے
مغرب اور مشرق آفتاب اور مہتاب کے دونو کا ہی اور مختلف ہونا مشرق اور مغرب آفتاب کا موجب فواید بہت کا ہی کہ فصلین اسی جہت سی مختلف ہوتی ہین اور جو چیز کہ فصل سے
تعلق رکہتی ہی وہ بہی پیدا ہوتی ہی اور باوجود اسکی روشن ہونا آفتاب کا موجب طلب کرنے معاش کا ہی اور غروب ہونا باعث آسایش اور آرام کا ہی اور یہہ سب امور خدا تعالی کی کمال
قدرت پر دلالت کرتے مین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی تُکَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ چھوڑے خدا نے دو دریا ایک شیرین اور خوش اور دوسرا
شور اور تلخ کہ یَلْتَقِیٰنِ آپسمین ملاقات کرتے ہین اور ملتی ہین اور وہ دریای فارس اور دریای روم ہین کہ سمندر مین دونو ملتے ہین بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ درمیان اون دونو دریا کے
ایک پردہ اور منع کرنیوالی چیز ملی ہے قدرت خدا سی کہ اوس کے سبب سے لَّا یَبْغِیٰنِ نہین زیادتی کرتا ہی ایک دریا دوسرے پر اور ایک اون مین سے دوسرے پر غالب نہین ہوتا ہی کہ اوس
مین ملکر اوسکی مزہ کو بدل دے اور اوسکی خاصیت کو کہو دے ایسا نہین ہو سکتا ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنی کی تُکَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم اور بعضی فایدون کو دریا
کی بیان کرتا ہی کہ یَخْرُجُ مِنْهُمَا باہر نکلتی ہین اون دو دریا سی اللُّؤْلُؤُ موتی بڑا وَالْمَرْجَانُ اور مونگا یا مروارید خورد اور کہتی ہین کہ موتی اور مونگا دریای شور مین سے نکلتی ہین نہ دریای شیرین
مین سے پس مصدر تثنیہ مراد دو دریا مین سی نکلنے سی اون دونو کی ملنی کی جگہ سے ہوگی اور بعضی کہتے ہین کہ ضمیر آب باران اور دریا کیطرف پہرتی ہی اس واسطی کہ موتی قطرہ باران سی
حاصل ہوتا ہی اور سیوطی ابن عباس سے دریای آسمان اور دریای زمین کے ساتھ تفسیر کی ہی اور یہہ [illegible] دریا خدا کی قدرت سی ایک سال مین ایکبار ملتی ہین اور درمیان اونکی ایک پردہ
ہے کہ دریای آسمان کو نازل نہین ہونے دیتا اور دریای زمین کو اوپر کو نہین جانے دیتا اور دریای آسمان سے قطرے دریای زمین پر گرائی جاتے ہین اور سیپی کے مونہہ مین داخل ہوتی ہین
اور چہوٹے قطرون سے چہوٹے موتی بنتی ہین اور بڑے قطرون سے بڑی موتی اور منقول ہے کہ جس مہینہ [illegible] رہتا ہی تو اوس روز سیپیان دریا سے باہر نکلکر مونہہ اپنا کہولتی ہین جو قطرہ باران کا اون
وہن مین گرتا ہی تو موتی ہو جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ آب آسمان اور آب دریا سے موتی پیدا ہوتا ہی پس جسوقت مینہہ برستا ہی
اوسوقت سیپیان اپنے مونہونکو کہولدیتی ہین اور قطرے باران کے اونکے مونہو مین پڑتے ہین پس چہوٹے قطرون سے چہوٹے موتی بنتے ہین اور بڑے قطرون سے بڑی موتی اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ علی اور فاطمہ دو دریای عمیق ہین کہ نہین زیادتی کرتا ہی ایک اون مین سے دوسرے پر اور نکلتی ہین اون سے لولو اور مرجان کہ حسن اور حسین ہین اور سلمان فارسی سے اور سعید بن جبیر سے
سفیان ثوری سے روایت ہی کہ دو دریا تو علی اور فاطمہ ہین اور برزخ محمد ہین اور لولو اور مرجان حسن اور حسین ہین اور بعضی کہتی ہین کہ وله الجوار المنشات فی البحر سے مراد باقی ائمہ معصومین ہین اور
تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ مراد اون دو دریا سے علی اور فاطمہ ہین کہ ایک دریا علم کا ہی اور دوسرا دریا حلم اور ایک دریا شجاعت کا ہی اور دوسرا دریای سخاوت اور ایک دریا وفا کا ہی اور
دوسرا دریا حیا اور ایک دریا طہارت کا ہی اور دوسرا دریا عصمت اور برزخ درمیان اون دونو کی محمد ہے اور لولو اور مرجان کہ اون دو دریای کرم سی نکلتے ہین حسن اور حسین ہین اور سعید بن جبیر
سے روایت ہی کہ فرمایا ابن عباس نے کہ مراد مرج البحرین سے علاقہ زوجیت کا ہی درمیان علی اور فاطمہ کے اور مراد برزخ سی محبت ہی کہ درمیان اون دونو کے ہی اور وہ ہرگز منقطع نہو گی اور مراد نکلنی لولو

اور مرجان سے تولد حسن اور حسین کا ہی اور محمد جمیل نے زیاد بن منذر سے روایت کی ہے کہ ضحاک کہ مفسرین اہل سنت مین سے ہی اوس سے پوچھا گیا کہ مراد مرج البحرین یلتقیان سے کیا ہے
کہا کہ مراد بحرین سے علی اور فاطمہ ہین اور مراد برزخ سے محمد ہے اور لؤلؤ اور مرجان حسن اور حسین ہین اور اعمش نے طریق اہل سنت سے روایت کی ہے کہ مینے عبد الرحمن سلمی سے سنا کہ
کہتا تھا کہ مینے انس بن مالک سے سنا اور انس بن مالک کہتا ہی کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہی فرماتے تھے کہ جسوقت تم گم کرو آفتاب کو تو مہتاب کے پاس آؤ اور جسوقت تم مہتاب کو گم کرو تو زہرہ
کے پاس آؤ اور جسوقت تم زہرہ کو گم کرو تو فرقدین کے پاس آؤ لوگون نے پوچھا کہ آفتاب کیا ہی فرمایا کہ مین ہون اور پوچھا کہ مہتاب کون ہی فرمایا کہ علی ہے اور پوچھا کہ زہرہ
کیا ہی فرمایا کہ فاطمہ ہے اور پوچھا کہ فرقدین کون ہین فرمایا کہ حسن اور حسین ہین اور حق یہی ہی کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے ہو سکتا کہ یہہ پانچون بزرگ تاریکی گمراہی سے
باہر نکالنے والے تھے ہدایت کی روشنی کے وسیلہ سے اور یہہ پانچون دریای رحمت الٰہی تھے واسطے بندون کے اور انکی ہی وسیلہ سے نجات ہوگی چنانچہ شاعر عرب کہتا ہے کہ لی خمسةٌ اطفی بها
حر الجحیم الحاطمة ؛ المصطفی والمرتضی وابناهما والفاطمة ؛ یعنی واسطے میرے پانچ تن ہین کہ بجھاؤنگا مین بسبب انکی یعنی انکی دوستی اور پیروی کی سبب سے حرارت دوزخ سوزان
کی اور وہ پانچ تن مصطفی اور مرتضی اور بیٹے اونکے حسن اور حسین ہین اور فاطمہ دختر مصطفی کی اور لوگ وبا کیواسطے حر الوبا الحاطمة کہتے ہین ہرچند کہ ترکیب اسکی درست نہین
ہو سکتی ہے واسطے کہ وبا کا لفظ مذکر ہے صفت اوسکی حاطمة نہین ہو سکتا لیکن پھر بھی یہہ اپنا اثر بخشتا ہے اور سوان پانچون تک نہ کسی سے سنا اور نہ کسی کتاب مین دیکھا کہ کسی اور شخص کا
واسطہ بھی دیتے ہین انکا نام لیکر اس امت کی لوگون مین سے اور اگر نام بھی لیتے ہین کسی اور کا تو انہین کے اولاد کی بزرگونکا نام لیتے ہین نہ عمر اور ابو بکر کا کہ جو شرف کہ خدا تعالی نے انکو بخشا ہی وہ
دوسرے کیواسطے ہرگز نہین ہے اور ایک اور شاعر سنی کہتا ہی کہ علی اللّٰه فی کل الامور توکلی وبالخمس من آل العباء توسلی یعنی اوپر خدا کی بیچ سب کامون کے توکل میرا اور ساتھ پانچ آدمیون
آل عبا کی ہے وسیلہ میرا اور اون پانچونکا ذکر کرتا ہی کہ محمد ن المبعوث وابنیه بعده وفاطمة الزہراء والمرتضی علی یعنی محمد صلعم کہ بھیجا گیا ہے واسطے ہدایت کے پیغمبر کرکے اور دونون بیٹے
اوسکے بعد اوسکے ہین حسن اور حسین اور فاطمہ الزہرا اور مرتضی علی پس خدا تعالی نے یہہ نعمتین تمکو عطا کی ہین کہ گمراہی اور جہالت سے تمکو نکالتی ہین اور طرف طریق حق کے تمکو لیجاتی ہین
فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی تُکَذِّبَانِ جھٹلاتے ہو تم اور بعضی تفسیر کرتے ہین کہ درمیان خدا کی اور بندہ کے دو دریا ہین ایک دریا نجات کہ وہ قرآن ہے
پس جو کوئی کہ اوسپر عمل کرے ہلاکت سے نجات پاوے اور دوسرا دریا ہلاکت کا ہی اور وہ دنیا ہی کہ جو کوئی اوسکی لذتون مین مشغول ہے وہ ہلاک ہوگا اور برزخ درمیان اون دونو کے نصیحتین
اور پند خدا کی ہین کہ دل مومن کا اونکو اپنے دلمین جگہہ دیکر ہلاکت سے نجات پاتا اور بعضی تفسیر کرتے ہین کہ یہہ دو دریا دنیا اور آخرت ہین اور برزخ انکی درمیان پیغمبر ہے کہ ایک
سے دوسرے پر پہونچانیکا ذریعہ ہی اور بعضی تفسیر کرتے ہین کہ مراد اس سے دریای عقل اور دریای خواہش نفس ہے اور برزخ لطف الٰہی ہی اور لؤلؤ اور مرجان توفیق و عصمت ہی اور بعضی تفسیر کرتے ہین کہ مراد دو دریا
سے امید رحمت کی اور خوف خدا سے ہی اور لؤلؤ اور مرجان زہد اور تقوی ہی کہ اوس سے باہر نکلتا ہی اور ہر شخص اپنے ذہن کے موافق ہر ایک تفسیر کرتا ہی وَلَهُ الْجَوَارِ اور خاص واسطے اوسکی ہین کشتیان یعنی
حکم سے اوس خدا کی کشتیان جاری ہونیوالی الْمُنْشَآتُ بلند کیگئے ہین فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ بیچ دریا کی اور اونچا کی گئی ہین مانند پہاڑونکی درازی اور بلندی اور بزرگی مین اور جسوقت وہ دریا
مین چلتی ہین اور پردے اونکی ہوا سے بھرے ہوئے ہوتے ہین تو وہ حقیقت مین دور سے مثل پہاڑ کے معلوم ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کشتیان کہ پردون والی ہین اونکو منشات کہتے ہین اور جنکے بادبان
نہین ہین اونکو منشات نہین کہتے سو تمہین معنی منشات کے یہہ ہین کہ بلند کیگئی ہین وہ پردے اور کشتی کا پیدا کرنا اور دریا مین جاری کرنا واسطے فایدہ بندونکے ہی اور یہہ بھی بڑی نعمت
ہی کہ مسافت بعید کو اسکی وسیلہ سے تھوڑے سی دیر مین طی کرتے ہین اور مال تجارت اوسپر بار کرکے ایک ولایت سے دوسری ولایت کو لیجاتے ہین اور نفع مین کثیر حاصل کرتے ہین فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا
پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی تُکَذِّبَانِ جھٹلاتے ہو تم کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا جو شخص کہ اوپر اوس زمین کے اگرچہ زمین کا لفظ یہان مذکور نہین ہے کہ اوسکی طرف ضمیر پھرے لیکن وہ
معلوم ہی اور مراد اوس سے یہان یہہ ہے کہ جو کوئی کہ زمین پر ہے آدمی اور جن اور حیوان اور سواے اسکے فَانٍ فنا ہونیوالے ہین یعنی انجام اونکا فنا ہی اور عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ جبکہ یہہ آیت
نازل ہوئی تو فرشتون نے کہا کہ زمین کے رہنیوالے ہلاک ہونگے اور جسوقت آیہ کل شی ہالک الا وجهه نازل ہوئی تو فرشتون نے جانا کہ ہم بھی فنا ہو جاوینگے اور کوئی شخص باقی نہ رہیگا سواے ذات خدا کی چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیری ذُو الْجَلَالِ کہ صاحب بزرگی کا ہی اور ہر چیز سے بے پروا اور بے نیاز ہی وَالْاِکْرَامِ اور صاحب بزرگ کرنیکا اور مرتبہ والا کرنیکا اپنی فضل
اور کرم عام سے جو کہ مستحق اور لائق اسکا ہوا انبیا اور اولیا اور نیکون اور پرہیزگار مؤمنین سے پس جسوقت کہ کوئی باقی نہ رہیگا سواے ذات خدا کی اور سبکو فنا ہی تو نہایت بیوقوفی اور حماقت ہی
سے اور دنیا کی چیزون سے دل لگانا اور مال و اسباب دنیا مین جمع کرنا اور زیادہ تعجب اون لوگون سے ہی کہ مال کو حرام جہہ سے کما کر جمع کرتے ہین اور یہہ نہین اوسکو چھوڑ جاتے ہین پس غافل
نہونا چاہیئے کہ دنیا مین ہمیشہ رہنیکو نہین آئے ہو کچھہ آخرت کیواسطے جمع کرنا چاہیئے اور سواسطے دنیا مین کچھ جمع کرنا چاہیئے کہ یہان اکیر ونکو کوچ کرنا ہے سب کیلئے فنا ہی آدمی ہو یا حیوان ؛ کوئی
رہیگا نہ باقی بجز خدای جہان ؛ نہ کر زخارف دنیا کا قصد ای غافل ؛ نہ تو رہیگا نہ تیرا یہہ مال اور سامان ؛ متاع و مال جو کرتا ہی جمع دنیا مین ؛ کبھی سنا نہین کیا کل من علیها فان ؛ اور کہتے ہین
کہ ذات خدا کا نام وجہ اسواسطے ہی کہ سواے اوسکی ذات کی سب چیزین اوسکی طرف توجہ رکھتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وجہ بمعنی راے اور تدبیر کے ہی یعنی خداوند تدبیر کرنیوالا جمیع امور کا اور بعضی

کہتی ہین کہ وجہ اللہ سی مراد خدا ہی اوسیا ہی کہ جمیع ممکنات کہ وجود اپنی ذات مین فنا ہونیوالی ہین مگر وجہ خدا کی کہ جو اوسکی طرف متوجہ ہونیکی وجہ ہی اور منقول ہی کہ ذو الجلال والاکرام دونون اسم
مین خدا تعالی کی اسم اعظم اسیواسطی حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا تھا کہ لازم کرلو تم اپنی اوپر اور ہمیشہ کہا کرو تم ذو الجلال والاکرام اور معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ ایکروز رسول خدا صلعم ایک مرد کی پاس
پہنچی کہ وہ نماز مین کہتا تھا یا ذو الجلال والاکرام حضرت نے فرمایا کہ اسکی دعا قبول ہوئی اور کہتی ہین کہ جلال نام بہشت کا ہی گرد عرش کے اور درمیان اوس بہشت کے اور اوس بہشت کی گرد کے
مندی مومن پہنچینگی سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور فنا ہونا اس اعتبار سے کہ بعد اسکی دوبارہ زندہ ہوکر بہشت مین جاینگی یہہ بہی بڑی نعمت ہی اسواسطی فرماتا ہے کہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس
ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی کہ تمکو خبر دی فنا ہونیکی تاکہ تم آخرت کی کام مین مشغول ہو اور اوسکی سبب سے جنت مین داخل ہو تُکَذِّبٰنِ جہٹلاتے ہو تم یَسْئَلُہٗ سوال کرتا ہی
اوس سے یعنی اپنی حاجت کو طلب کرتا ہی خدا سی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے اسواسطی کہ سب آسمان کی اور زمین کے رہنے والی اوسکی طرف محتاج ہین اور
ہر ایک کو اسکی موافق مصلحت کے بخشش کرتا ہی کُلَّ یَوْمٍ ہر دن یعنی ہر وقت ہُوَ فِیْ شَاْنٍ وہ بیچ ایک کام کے ہی کہ کسی چیز کو پیدا کرتا ہی اور کسی چیز کو ناپیدا کرتا ہی اور ابو درداء سی منقول ہے کہ
لوگون نے رسول خدا سی پوچھا کہ کیا مراد اس سے ہے فرمایا کہ اوسکی شان یہہ ہے کہ بخشی گناہ کو اور دور کرے سختی اور رنج کو اور ایک قوم کو بلند کرے اور ایک قوم کو پست کرے اور حضرت امیر المومنین نے خطبہ مین فرمایا
اسکی تفسیر مین کہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور روزی دیتا ہی اور کم کرتا ہی اور زیادہ کرتا ہی اور اس آیت کی نازل ہونیکی سبب مین بیان کرتے ہین کہ یہودی کہتی تہی کہ خدا تعالی شنبہ کو کچہ کام نہین کرتا
ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ وہ ہر وقت کام مین ہے اور سعید بن جبیر عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہی کہ پہلی سب سے خدا تعالی نے ایک تختی پیدا کی ہی موتی سفید سے اور اوسکی طرفین یاقوت سرخ
کی ہین اور قلم اسکا نور کا ہی اور نوشتہ اسکا بہی نور کا ہی ایکدن مین تین سو ساٹھ دفعہ اوس تختی کیطرف دیکہتا ہی اور اوس نظر کرنے مین خلقت کی کام کرتا ہی پس دعا مانگنے والی کی دعا کو قبول کرتا
ہی اور سائل کو بخشش کرتا ہی اور درماندہ کو نجات دیتا ہی اور غمگین کو خوش کرتا ہی اور بیمار کو صحت دیتا ہی اور ایک قوم کو توفیق توبہ کی دیتا ہی اور ایک قوم کی گناہ بخشتا ہی اور کشاف مین
لکہا ہی کہ ایک بادشاہ نے اپنی وزیر سے اس آیت کی معنی پوچہی اوسنے عرض کی کہ ای بادشاہ مجہکو ایک روز کی مہلت دیجی تاکہ معنی بیان کرون بادشاہ نے کہا کہ تجہکو مینے مہلت دی وزیر دلتنگ اور
متفکر ہوکر اپنے گہر مین آیا اور اوسکی غلامون مین ایک غلام حبشی تہا اوسنے اپنے آقا کو دلتنگ دیکہا تو پوچہا کہ کس چیز نے تجہکو دلتنگ کیا ہی اوسکی آقا نے اوسکی طرف سے منہہ کو پہیر لیا اور کچہ جواب
نہ دیا اوس غلام نے کہا کہ ای آقا شاید تیری فرح اور خوشی کا سبب مین ہی ہو جاؤن وزیر نے اوس غلام سے حال بیان کیا غلام نے کہا کہ تو بادشاہ کے پاس جا کر اوس سے بیان کر کہ میرا ایک غلام اس آیت
کی تفسیر جانتا ہی وزیر نے بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے اوسکی حاضر ہونیکا حکم دیا جب حاضر ہوا تو بادشاہ نے اوس غلام سے پوچہا کہ خدا ہر روز کس کام مین ہے غلام نے عرض کی کہ ای بادشاہ شان خدا کی
یہہ ہے کہ داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے اور نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بیمار ڈالتا ہی صحیح اور سالم کو اور محتاج کرتا ہی
دولتمند کو اور دولتمند کرتا ہی محتاج کو اور ذلیل کرتا ہی عزت دار کو اور صاحب عزت کرتا ہی ذلیل اور خوار کو بادشاہ نے اوسکو کہا کہ ای غلام تو نے خوب جواب دیا اور بعد اسکی فرمایا کہ وزیر کے لباس کو اون
سی اوتار کر اس غلام کو پہناؤ اور منصب وزارت کا اوس غلام کو عطا کیا غلام نے کہا کہ یہہ بہی شان پروردگار ہمارے کی ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی
تُکَذِّبٰنِ جہٹلاتے ہو تم اور انکار کرتے ہو سَنَفْرُغُ قریب ہے کہ فارغ ہوئین ہم سب کامون سے اور اہل کوفہ سوای عاصم کے سیفرغ پڑہا ہی یا سے غائب کا صیغہ یعنی فارغ ہوئے گا
خدا سب کامون سے لَکُمْ واسطی حساب تمہارے کے اور جزا تمہاری کی قیامت کے روز اور اوس روز خدا تعالی کوئی کام نہ کریگا سوای حساب اور جزا دینے بندون کے اور یہہ ایک تہدید ہے واسطے تنبیہ اور ڈرانے کی فرمایا ہی اور مقصود
فارغ ہونے اونکا نہین یہہ ہے کہ اوس روز حساب اور جزا دینی ہی کا کام ہوگا اور ارادہ ہی امر کا ہوگا نہ یہہ کہ پہلی ایک چیز مین مشغول تہا اور اب فارغ اور بیکار ہو گیا ہی یعنی قریب ہے کہ
قصد ثواب و عذاب تمہاری کا کرین ہم اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ ای دو گروہ بزرگ قدر جن اور انسان کی اور جو چیز کہ قدر اور قیمت والی ہوتی ہی اوسکو عرب ثقل بولتی ہین چنانچہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین یعنی تحقیق مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیز بزرگ قدر اور بلند مرتبہ کو اور وہ قرآن اور اہلبیت حضرت کی ہین اور یہان مراد ثقلان
سی گروہ جن اور انسان کی ہی اور وجہ نسبت اور حیوانات کی بلند قدر ہین اور حضرت صادق سی روایت ہی کہ ثقل فرمایا اسواسطی کہ وہ گرانبار ہین شرع کی تکلیف سی اور بعضی کہتی ہین کہ اسواسطی
فرمایا ہی کہ وہ گرانبار ہین گناہون سی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی تُکَذِّبٰنِ جہٹلاتے ہو تم بعد اسکی کہ تمکو خبر کردی ہی حساب اور جزای اعمال کی تاکہ
اپنی آخرت کو درست کرو اور اعمال نیک ادا کرکے بہشت کی نعمتون کے مستحق ہو جاؤ اور ابد الآباد بہشت مین رہو یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یہہ کلام تفسیر ثقلان کی ہی یعنی ای گروہ جنون
اور آدمیونکی اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا اگر طاقت رکہتی ہو تم کہ نکل جاؤ تم مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنارون آسمانکی سی اور زمین کے سی تاکہ بہاگو عذاب سے یا موت سے فَانْفُذُوْا پس نکل جاؤ
تم اور بہاگو تم لیکن لَا تَنْفُذُوْنَ نہین نکلتے ہو تم یعنی نہین نکلسکتے اور بہاگ سکتے ہو تم اِلَّا بِسُلْطٰنٍ مگر ساتھہ غلبہ اور قوت کے اور یہہ کہان ہی واسطی تمہارے پس جسجگہہ کہ جاؤگے حکومت تمہاری
ہمراہ ہی اور عذاب سے بہاگ کر کہین نہین جا سکتی ہو اور کہتے ہین کہ قیامت کے روز ملائکہ گرداگرد اہل محشر کے صفین باندہکر کہڑے ہون شعلے اور فرشتے عذاب کے جنکی ہاتھ مین
چارون طرف سی اونکو گہیر لیوین مثل قلعہ آتشین کے اور آواز کرنیوالا آواز کرے کہ ای جنون اور آدمیون یہہ میدان محشر کا ہی اگر یہین سے نکلسکتی ہو تو نکل جاؤ

نہیں نکلسکتے ہو مگر غلبہ سے اور وہ تمکو کہان ہی اور منقول ہی کہ قیامت کے روز ملائکہ آسمان سے نازل ہون اور تمام خلایق کو گہیر لیوین اور جن اور آدمی بہاگنا شروع کرین جس جگہ بہاگین
زمین فرشتونکو دیکہین کہ احاطہ کئی ہوئی ہیں اور کوئی جگہ ایسی نپاوینگے کہ بہاگ کر وہان سے چلے جاوین اور حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ قیامت کے روز حقتعالی تمام بندونکو
ایک ٹیلی پر جمع کریگا اور سات آسمانونکے فرشتونکو نازل ہونیکا حکم کریگا اور ہر آسمان کے ملائکہ جنون اور آدمیونسے دو چند ہونگی یہانتک کہ وہ فرشتے سات صفونکی درمیان ہون گے
کہ ہر صف اونسے دو چند ہوگی اور اون صفونکی درمیان سے نکلجانیکی قدرت نرکہینگی اوسوقت آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان
فبای الاء ربکما پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنیکی تکذبان جہٹلاتے ہو تم لعل انکار کرتے ہو باوجود یکہ تمکو خبر دی ہی کہ تم عاجز ہو دنیا اور آخرت مین تا کہ جانو کہ سوا اوسکی کوئی
تمہارا مددگار نہین ہی پس اوسکی درگاہ کیطرف متوجہ ہو جاوو یرسل علیکما بہیجا جایگا اوپر تمہارے اگر شرک اور کفر کروگی شواظ شعلہ بیدہوان من نار آتش دوزخ مین سے
ونحاس اور دہوان سیاہ یا تانبا گلا ہوا اونکے سرون اور مونہہ پر گرایا جاویگا اور ابن کثیر نے شواظ کسر شین سے پڑہا ہی اور نحاس کسر سین اور اہل کوفہ نے مجرور پڑہا ہی نار پر عطف کے
اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پانچ نہرین ہین تانبے گلی ہوی کی اور عرش کے نیچے وہ جاری ہین وہ نہرین دوزخیونکی سرون پر گرائی جاوینگی دو نہرین تو دنکو اور تین نہرین راتکو حاصل
یہ کہ کبہی تو شعلۂ آتش سے تمکو عذاب کرینگے اور کبہی دود سیاہ یا تانبے گلی ہوے سے اور اوسوقت دوزخ مین ڈالی جاوے.. اور عذاب دیکہوگے فلا تنتصران پس مدد کر سکو گے تم آپسمین ایک
شخص دوسرے شخص کے عذاب کے منع کرنے مین فبای الاء ربکما پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنیکی تکذبان جہٹلاتے ہو تم بعد اسکی کہ تمکو خبر کر دی ہی عذاب دوزخ سے تا کہ پرہیز
کرو تم شرک سے اور گناہون سے فاذا انشقت السماء پس جسوقت کہ پہٹ جاوے آسمان اور ملائکہ اوسوقت وہان سے اوترآوین فکانت وردۃ پس ہو جائیگا آسمان سرخ مثل گل گلاب کے
اور بعضے کہتے ہین کہ آسمان مثل اسپ ورد کی ہو جائیگا اپنے رنگ مین یعنی آسمان اوس گہوڑے کی رنگ مین ہو جائیگا کہ سفیدی اوسکی سرخی یا زردی کیطرف مایل ہوتی ہے اور ایسا
گہوڑا ابین کمیت اور اشقر کے ہوتا ہی رنگ مین اور وہ ربیع مین زرد رنگ ہوتا ہی اور موسم سرما مین سرخ پس مراد یہہ ہے کہ آسمان طرح طرح کی مختلف رنگونمین ہوگا مثل اسپ
مذکور کے کہ فصلونکے مختلف ہونیسے اوسکا رنگ مختلف ہوتا ہی اور آسمان بعد پہٹ جانے اور سرخ ہونے کی کالدہان مانند سرخ کے یا روغن زیت کے ہوگا اور یہہ
اوسوقت ہوگا کہ جسوقت حرارت دوزخ کی اوسکو پہونچی اور کہتے ہین کہ تشبیہ اوسکی روغن زیت سے اس اعتبار سے ہی کہ روغن زیت ہر ساعت رنگ بدلتا ہی پس آسمان
اوس روز رنگ مین تو مثل گل سرخ کی ہوگا اور رنگ کے اختلاف مین مثل روغن زیت کی ہوگا فبای الاء ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنیکی جہٹلاتے ہو تم بعد
اسکے خبر کر دی ہے تمکو آسمان کے پہٹنے سے تا کہ اوسکی شدت سے خدا کی پناہ کو طلب کرو اور منقول ہے کہ ایکشب رسول خدا صلعم ایک جوان کے پاس پہنچے جسوقت کہ وہ نماز پڑہتا تہا دیکہا کہ وہ اسی آیت کو
پڑہتا ہی اور روتا ہی اور کہتا ہے کہ ویلی من یوم تنشق فیہا السماء یعنی وای مجہ پر اوس دن کہ پہٹے جسدن آسمان رسول آں صلعم نے فرمایا کہ ای جوان قسم ہی اوس خدا کی کہ جان میری جسکی
حکم مین ہی کہ ملائکہ تیرے رونے سے گریان ہوئی ہین فیومئذ پس اوس روز کہ آسمان شگافتہ ہوگا لا یسئل نہ سوال کیا جائیگا عن ذنبہ انس گناہ اپنے سے آدمی ولا جان اور نہ جن
یعنی یہہ سوال کرینگے کہ تمنی کیا کیا ہے بلکہ پوچہینگے کہ کیون کیا اور یا یہہ کہ علامتون سے پہچانے جاوینگے کہ اونکے مونہہ سیاہ اور نیلی آنکہین ہونگی احتیاج سوال کرنیکی نہوگی اور یا یہہ کہ
اعضا اونکو سوال کرنیسے پہلے اونکی گناہونکی گواہی دینگے اور یا یہہ کہ بیگناہ سے گناہ کرنیکا سوال نکرین اور یا یہہ کہ وقت نکلنے کے قبرون سے گناہ کا سوال نکرینگے بلکہ دوسرے
مقام مین کہ وہ حساب لینے کی جگہہ ہے وہان سوال کرینگے اور فوربک لنسئلنہم اجمعین اور وقفوہم انہم مسئولون سے بہی یہی مراد ہی کہ وقت حساب کے گناہون سے سوال ہوگا اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہی کہ جو کوئی حق سے اعتقاد رکہتا تہا اور بے توبہ وہ مرگیا تو برزخ مین یعنی قبر مین اوسکو عذاب کرینگے اور قیامت مین اوسکی
تو کوئی گناہ اوسپر نہوگا کہ اوس سے سوال کرین اور مراد جان سے اولاد جان ہین کہ وہ دیو اور پریان ہین اور جان کہ باپ جنون کا ہی وہ مراد نہین ہے فبای الاء
ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنیکی جہٹلاتے ہو تم کہ اوس روز کے ہولون سے تمکو خبر دی ہی تا کہ ایمان پر اپنے ثابت قدم رہو یعرف المجرمون پہچانے جاوینگے سخت گناہ
کرنیوالے مثل کفر اور شرک کے بسیماہم ساتہہ علامت اپنی کہ مونہہ اونکے سیاہ اور آنکہین اونکی نیلی ہونگی اور علامتین غم اور اندوہ کی اونکے چہرون پر نمایان ہونگی اور وہ
لوگ فیؤخذ پس پکڑے جاوینگے بالنواصی ساتہہ بالون پیشانی کی والاقدام اور قدمونکے یعنی کبہی تو اونکو پیشانی کے بال پکڑکر دوزخ مین ڈالینگے اور کبہی پاؤن پکڑکر
کہسیٹتے ہوے دوزخ مین لیجائینگے اور یا یہہ کہ بعضے فرشتے دوزخ کی اونکی پیشانی کے بال پکڑینگے اور بعضے اونکے پاؤن پکڑینگے اور اس صورت سے اونکو دوزخ مین ڈالینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ موی پیشانی اور قدم اونکے آگ کی زنجیرون سے لاکر باندہینگے اور زمین پر کہینچتے ہوے اونکو دوزخ مین لیجائینگے فبای الاء ربکما پس ساتہہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنیکی تکذبان جہٹلاتے ہو تم کہ خبر کر دی ہی تمکو گنہگارونکے گرفتار کرنے اور ذلت اور خواری کے ساتہہ دوزخ مین ڈالنے سے تا کہ کفر اور گناہونسے پرہیز کرو تم اور جسوقت
مشرکین کو دوزخ مین ڈالین تو کہینگے وقت ڈالنے کے اون مشرکین سے کہ ہذہ جہنم التی یہہ دوزخ ہی وہ دوزخ کہ یکذب بہا المجرمون جہٹلاتے تہے اوسکو ایک قسم سے ستمگار

اوسکے گناہ کرنیوالے کفر اور شرک کا اور کہتی ہیں وہ کہ دوزخ اور بہشت کچھہ نہین ہے یطوفون پہرینگے وہ دوزخی اور ملائکہ اونکو پہرائینگے بینہا درمیان اوس
دوزخ کے وبین حمیم اٰن اور درمیان آبگرم کہولتے والیکے کہ نہایت گرم ہو اور اونکے سرون پر اوسکو گرائینگے اوریا اونکے پینے کو دیوینگے اور کہتی ہین کہ تحقیق دوزخی
آتش دوزخ سی فریاد اور نالہ کرین تو اونکی فریاد کو اسطرح پہنچینگے کہ اونکو کہولتے ہوے پانی مین ڈالینگے اور اوسکی حرارت کی شدت سی تمام عضا اونکی جدا ہو جاینگے اور منقول
ہے کہ ایک صحرا دوزخ کے صحراؤن سے ہے کہ جسمین خون اور پیپ دوزخیونکی زخمونکی جمع ہوے ہین اور ان دوزخیون پر کہولا جائیگا اور اونکو زنجیر و بیچ جکڑ کر اوس صحرا مین لیجاینگے
اور اوس پیپ اور خون مین انکو غرق کرینگے اور جوڑ اونکی ہڈیونکے الگ ہو جاینگے اور پہر اونکو حکم اوس صحرا سے واپس ہونیکا ہوگا اور عضا اور جوڑ اونکی ملا دی جاینگے
اور آتش سوزان سی اونکو عذاب کرینگے پس اسی طرح عذاب دوزخ مین وہ گرفتار رہین گے فبای اٰلاء ربکما پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنی کے تکذبان جہٹلاتے
ہو تم کہ انکو مطلع کردیا ہے عذاب دوزخ سے تا کہ کفر اور گناہون سے پرہیز کرو اور جسقدر آیتین کہ عذاب کی گذری ہین یہہ سب حق پسند اور سمجہنے والیکو کفر اور گناہ سے دور کرنیوالی اور
طاعت کیطرف مائل کرنیوالی ہین اور یہہ بڑا لطف خدا کا ہے اور اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہوگی کہ جسکی طفیل سے عذاب دوزخ سی نجات ہو اور اب پرہیزگارون اور خدا سے ڈرنیوالونکا
اور اونسے وعدہ کرنیکا ذکر کرتا ہے کہ ولمن خاف اور واسطے اوس شخص کے کہ خوف کرے اور ڈرے مقام ربہ کہڑے ہونیسے سامنے پروردگار اپنے کے واسطے حساب کے اور اس سبب سے
گناہونکو ترک کرے تو جنتان دو بہشت ہین واسطے اوسکے یعنی جو شخص کہ خدا سے خوف اور ڈر کے گناہونکو ترک کرے تو اوسکے واسطے دو بہشت ہونگی اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جانے کہ خدا تعالے نیک اور بد اعمال کو سب کو دیکہتا ہے اور باتونکو ہی اوسکے سنتا ہے اور وہ اس سبب گناہونکو ترک کرے اور پرہیز کرے تو خدا تعالے اوسکو دو بہشت
دیگا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسکے سامنے پیش کیجائے فاحشہ اور آرزو اوسکی اور وہ پرہیز کرے اوس سے خدا سے خوف کرکے تو خدا تعالے دوزخ کو اوس پر حرام کریگا اور قیامت کے ہول اور
خوفون سے اوسکو امن مین رکہیگا اور جو کچہہ کہ وعدہ کیا ہے اپنی کتاب مین اور فرمایا کہ لمن خاف مقام ربہ جنتان اوس وعدہ کو وفا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دو بہشت وہ ہین
کہ ایک تو اونمین جنت عدن ہے اور دوسرا جنت نعیم اور کہتے ہین کہ دو سے واسطے فرمایا ہے کہ ایک تو خائف انسانکی واسطے ہے اور دوسرا جن خائف کیواسطے اسواسطے کہ خطاب دونو کی طرف ہے اور یا یہہ
دونو ایک شخص کو ملین ایک تو واسطے ادا اطاعت کے اور دوسرا واسطے ترک کرنے گناہونکے اور یا یہہ ایک تو عدل کی جہت سے ملے اور دوسرا فضل اور کرم کی جہت سے اور کہتے ہین کہ ایک بہشت
سونیکا ہے اور دوسرا چاندیکا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک بہشت یاقوت سرخ کا ہے اور دوسرا زبرجد سبز کا اور خاک اوسکی کافور اور عنبر ہے اور گارا اوسکا مشک ہے اور بعضے کہتے ہین
اوسکو دو باغ دیوینگے بہشت کے باغون مین سے کہ ہر ایک باغ سو برس کی راہ کا ہوگا اور درمیان اون دو باغونکے مکانات خوش اور حورین دلکش ہونگی اور کہتے ہین کہ جس وقت امیر المومنین
نے عمر بن عبدود کو قتل کیا لوگون نے جناب امیر سے عرض کی کہ اے علی تو نے اوس سے خوف نکیا اور اوس سے ڈرا نہین کہ وہ بڑا قوی اور زبردست تہا فرمایا کہ کیونکر خوف کرے سوا
خدا کے کسی سے وہ شخص کہ سوی اوسکے طرفۃ العین کسیکی جسنے پرستش نہین کی ہے اور ابراہیم ادہم سے نقل کرتے ہین کہ کہا اوسنے کہ مین سفر حج کے جاتا تہا راہ مین دو چار پڑا اور ایک شخص کو دیکہا
مینے شکل عجیب اور صورت ہیبت ناک کہ جس سے آدمی ڈرجائے مینے اوس سے خوف نکرکے پوچہا کہ تو جن ہے یا آدمی ہے اوسنے مجکو جواب دیا کہ تو کافر ہے یا مومن ہے مینے کہا مین مومن ہون
اوسنے کہا کہ تو جہوٹ کہتا ہے اگر تو مومن ہوتا تو خدا کے غیر سے نہ ڈرتا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی خدا سے خوف کرے تو اوسکو دو بہشت دیوینگے فبای اٰلاء ربکما پس ساتھہ کونسی
نعمتون پروردگار اپنے کے تکذبان جہٹلاتے ہو تم کہ وہ دو بہشت عطا کرتا ہے خدا سے خوف کرکے گناہون سے پرہیز کرنیوالیکو اور اون بہشتونکا وصف بیان کرتا ہے کہ وہ بہشتین ذواتا
افنان صاحب شاخونکی ہین یعنی اوسکے درختونمین کثرت سے شاخین ہین کہ جو موجب پتون اور میوون کی کثرت کا ہین اور یا یہہ کہ وہ بہشتین طرح طرح کی نعمتون اور درختون والیان
ہین فبای اٰلاء ربکما پس کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے تکذبان جہٹلاتے ہو تم کہ وہ بہشتین بہری ہوئی نعمتون اور میوون سے بندونکو عطا کرتا ہے فیہما بیچ اون
دونو بہشتونکی عینان دو چشمے ہین کہ تجریان جاری ہین جسجگہہ کہ بہشتی ارادہ کرین اوپر کے مکانونمین یا نیچے کے مکانونمین کہتے ہین کہ ایک تو تسنیم ہے اور دوسرا
سلسبیل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دو چشمے آب زلال کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک تو آب صاف کا ہے اور دوسرا شراب کا اور کہتے ہین کہ مشک کے پہاڑ مین
سے یہہ دونو چشمے نکلتے ہین اور بعضے بیان کرتے ہین کہ یہہ دو نو بہشت مع اون چشمون کے اوس شخص کیواسطے ہین کہ جسکی آنکہون سے چشمے خوف خدا سے جاری
ہوئے ہون فبای اٰلاء ربکما پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے تکذبان جہٹلاتے ہو تم کہ ایسے ایسے لذیذ چشمے اوسنے تمہارے آرام کے لئے جاری کئے ہین فیہما بیچ اون دو بہشتو
من کل فاکہۃ ہر میوے کی قسم سے زوجان دو طرح کی ہین کہ آپسمین ہمشکل ہین مثل نر اور مادہ کے اور وہ دو طرح کی ایسی ہین کہ ایک تو اوسمین کا مشہور ہے کہ اوسکو دنیا
مین دیکہا ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ مثل اوسکی دنیا مین نہین دیکہا ہے اور یا یہہ کہ ایک تر ہے اور ایک خشک ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ دنیا کا کوئی میوہ ترش یا شیرین ایسا
نہین ہے کہ جو بہشت مین نہو یہانتک کہ حنظل یعنی اندراین بہی وہان موجود ہے مگر بہشت کا حنظل شیرین ہے فبای اٰلاء ربکما پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے

جھٹلاتے ہو تم کہ وہ طرح طرح کے میوے عطا فرماتا ہے مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانیوالے ہونگے وہ یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے خوف کرنیوالونکے واسطے دو بہشت ہین کہ تکیہ لگانیوالے ہونگے
بادشاہونکی طرح اون بہشتونمین عَلٰى فُرُشٍ اوپر فرشونکے بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ استر اونکے ریشمی کپڑے سے ہین مثل اطلس کے یہہ حال استر کا ہے کہ جو نیچے ہوتا ہے اور ابرہ جو کہ اوپر ہوتا ہے معلوم
نہین کہ وہ کاہیکا ہوگا اور کیسا ہوگا کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا تو اونہوں نے کہا کہ استر کا یہہ حال ہے تو ابرہ اونکا کیا ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ اوپر کا کپڑا اوس فرش کا سندس
کا ہوگا کہ وہ پتلا کپڑا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوپر اور نیچے کا دونو کپڑے ایک جنس کے اور ایک طرح کے ہونگے وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ اور میوہ اون دونو بہشتونکا کہ چنا جاوے
دَانٍ نزدیک ہے زمین سے کہ اسطرح کہ کھڑا اور بیٹھا اور لیٹا سب لوگ سکو جہان.. ہین اوسی جگہہ توڑ سکتے ہین اور کہتے ہین کہ تکیہ لگانیوالی بہشت کے تختوں پر
اگر وہین بیٹھے ہونگے کسی میوہ کی آرزو کرین تو شاخ درخت کی اوسکے پاس جھک جاویگی اور جس میوہ کو وہ چاہتا ہے وہ اوسکے مونہہ مین چلا جاویگا اور اگر چاہیگا بیٹھا یا
لیٹا ہوا اوسکو اپنے ہاتھہ سے توڑیگا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ تمکو اوسنے تختوں اور فرشوں شاہانہ پر بٹھلایا
فِيْهِنَّ بیچ اون بہشتونکے اور ضمیر فیہن کی جنتان و عینان اور فرش وغیرہ بہشت کی نعمتونکی طرف حقیقت مین پھرتی ہے یعنے اون بہشتون اور چشموں اور میوون مین
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند اور کوتاہ کرنیوالیاں آنکھونکی ہونگی حورین کہ آنکھونکو اپنی اونہونے بند اور نیچی کر رکھا ہوگا غیر شوہر کے دیکھنے سے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ہر ایک
عورت اونمین سے اپنے شوہر سے کہیگی کہ قسم ہے عزت اور جلال پروردگار اپنے کی کہ بہشت مین تجھسے زیادہ کسی چیز کو خوبصورت اور بہتر مین نہین دیکھتی ہون شکر ہے خدا کا
کہ تجھکو شوہر میرا کیا اور مجھکو زوجہ تیری اور منقول ہے کہ جس شخص نے مردون اور عورتون مین سے دنیا مین نامحرم کیطرف نظر نہین کی ہو اوسکو آخرت مین اوسکے عوض مین یہہ حورین
قاصرات الطرف ملینگی اور ایسی ہونگی وہ کہ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہین چھوا ہے اونکو یعنی ہاتھہ اونپر دراز نہین کیا ہے اونسے صحبت کرنیکے واسطے اِنْسٌ آدمیوں نے قَبْلَهُمْ پہلے اون
خوف کرنیوالونکے خدا سے وَلَا جَآنٌّ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین کہ واسطے آدمیونکے مقرر ہوئی ہین اونکو تو کسی آدمی کا ہاتھہ نہین پہونچا ہے اور جو حورین کہ واسطے جنونکے مقرر ہوئی
ہین اون تک کسی جن کا ہاتھہ نہین پہنچا ہے اور یا یہہ کہ ذکر جن کا واسطے مبالغہ کے ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ وہان نہ آدمیکا گزر ہے نہ جن کا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پس ساتھہ کونسی
نعمتون پروردگار اپنے کے تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو تم کہ ایسی ایسی پاکیزہ اور لطیف حورین بندونکے واسطے پیدا کی اور اون حورون ہی کی تعریف مین فرماتا ہے کَاَنَّهُنَّ گویا کہ
حورین الْيَاقُوْتُ یاقوت ہین سرخی مین وَالْمَرْجَانُ اور موتی ہین سفیدی اور روشنی مین اور منقول ہے کہ صفائی حورونکی صفائی یاقوت اور موتی سے زیادہ ہے اور اختیار کرنا لفظ
مرجانکا کہ وہ مروارید خورد ہے اور نہ اختیار کرنا لفظ لولو کا کہ وہ مروارید بزرگ ہے اسواسطے ہے کہ سفیدی اور صفائی چھوٹے موتی کی بڑے موتی کی سفیدی اور صفائی سے زیادہ ہوتی ہے
اور حدیث مین آیا ہے کہ حور ستر پوشاک ریشمی پہنے ہوئے ہوگی اور مغز ساق اوسکا اون پوشاکونمین سے دکھلائی دیتا ہوگا جیسے کہ تاگا سفید یاقوت کی پشت کے پیچھے دکھلائی دیتا ہے اور دوسری
روایت مین ہے کہ جیسے شراب سرخ سفید شیشہ مین سے دکھلائی دیتی ہے اور منقول ہے کہ دنیا کی عورتین بیچ خوبی اور حسن اور صفائی مین حورونکی مانند ہونگی فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم کہ حورین ایسی حسن اور جمال والی تمکو کرامت فرمائی هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ نہین ہے بدلا نیکی کرنیکا اِلَّا الْاِحْسَانُ مگر احسان اور نیکی کرنی پس بدلا طاعت
درجے ہین اور بدلا شکر کا زیادتی نعمت کی ہے اور بدلا تقوی کا فرحت ہے اور بدلا توبہ کرنیکا اور دعا کا قبولیت ہے اور بدلا سوال کا بخشش ہے اور بدلا استغفار کا مغفرت ہے گناہونکی اور
فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین ہے بدلا اوس شخص کا کہ کہے لا اله الا الله مگر بہشت اور جناب رسول خدا صلعم نے اس آیت کو پڑہ کر فرمایا ہے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا کہتا ہے پروردگار تمہارا اصحابنے
عرض کی کہ خدا اور پیغمبر اوسکا خوب جانتا ہے فرمایا کہ پس تحقیق پروردگار تمہارا کہتا ہے کہ نہین ہے جزا اوس شخص کی کہ جسکو ہمنے توحید انعام کی ہے مگر بہشت اور لا اله الا الله اور توحید سے
مراد یہہ ہے کہ جو احکام کہ پیغمبر اپنے خدا کی پیہانسے لایا ہے سب پر عمل کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت جاری ہوئی ہے کافر اور مومن اور نیک اور بد
مین سب مین جسکے ساتھہ کہ نیکی کیجاوے پس چاہیے کہ وہ بدلا دیوے اوسکا اور نہین ہے بدلا دینا یہہ کہ تو بھی اوسکے ساتھہ اوسیقدر نیکی کرے جسقدر کہ اوسنے تیرے ساتھہ کی ہے پس اگر تو بھی وہی کرے
جو اوسنے کیا ہے تو اوسکو تجھپر فضیلت ہوگی کہ پہلے اوسنے تیرے ساتھہ نیکی کی ہے ورنہ چاہیے کہ اوسکی نیکی سے زیادہ نیکی کرے اور یہہ آیت مطلق ہے اسواسطے سب مین جاری ہوئی ہے
پس بدلا نیکی کا نیکی ہے یعنی مومن کا بدلا بہشت ہے اور بدلا بدی کا بدی ہے یعنی بدلا کافر کا عذاب اور دوزخ ہے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار
اپنے کی جھٹلاتے ہو تم کہ تمکو خبر کر دی ہے کہ بدلا نیکی کا نیکی ہے اور بدلا بدی کا بدی تا کہ تم نیکی کر کے بہشت مین داخل ہو جاؤ وَمِنْ دُوْنِهِمَا اور سوا اون دو بہشتونکے
کہ خوف کرنیوالونسے وعدہ کی ہین جَنَّتٰنِ دو بہشت ہین وہ خوف کرنیوالونکی محلون اور مکانونکے نزدیک ہین تا کہ اون بہشتونکو دیکھکر زیادہ فرحت اور خوشی اونکو
حاصل ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ دو بہشت چاندی کی ہین کہ اونکے مکان چاندی کے ہین اور یہہ دونو پچھلے ہین اور دو پہلے بہشت ایسی ہی سونیکی ہین اور حضرت
صادق علیہ السلام سے ابو بصیر نے پوچھا کہ فدا ہوؤن مین تجھپر خبر دے تو مجھکو کہ مرد مومن کی زوجہ مومنہ کہ دنیا مین تھی وہ مومنہ وہان بھی اوسکی زوجہ ہوگی فرمایا کہ ہان قسم خدا کی ہے اگر مرد

افضل ہوگا اپنی زوجہ سے تو اوسکے لئے خیار دینگے پس اگر وہ مرد خیار کریگا تو وہ عورت اوسکی زوجہ ہوجائیگی اور ایسی ہی اگر زوجہ افضل ہوگی شوہر سے تو اوسکو خیار
دینگے پس اگر اپنے شوہر کو وہ خیار کریگی تو اوسکی زوجہ ہوجائیگی اور بعد اوسکے فرمایا کہ ایک جنت مت کہو واسطے کہ خدا فرماتا ہی و من دونهما جنتان اور ایک درجہ مت کہو واسطے کہ خدا
فرماتا ہے کہ درجے ہین بعضی اوپر بعضونکے اور فضیلت درجونکی اور زیادتی جہتار فضیلت اور زیادتی عملونکی ہے راوی کہتا ہے کہ مینے پوچہا کہ یا بن رسول اللہ مومنین
بہشت مین بعضی بعضون سے مرتبہ مین زیادہ ہین پس اگر ارادہ ملاقات کا رکہتی ہون تو کیونکر میسر ہوئے فرمایا کہ جو کہ بلند مرتبہ کا ہے وہ کم مرتبہ والیکے پاس آسکیگا اور
جو کہ کم مرتبہ والا ہے وہ بلند مرتبہ والیکے پاس نجا سکیگا اسواسطے کہ وہ لائق اوس مکانکے نہین ہے لیکن جسوقت ارادہ ملاقات کا کرینگے تو ملسکتے ہین کسی مقام نیک پر
اور علا روایت کرتا ہے کہ مینے حضرت صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے کلام سے تعجب کرتے ہین جسوقت مین کہتا ہون کہ ایک قوم دوزخ سے نکلکر بہشت مین داخل
ہوئے اور اوس جگہہ اولیا رکھے ہمراہ ہوجائینگے حضرت نے فرمایا کہ ای علا حقتعالے فرماتا ہی و من دونهما جنتان قسم ہے خدا کی کہ وہ ہمراہ اولیا رکھے نہونگے مینے کہا کہ وہ کافر
ہوگئے فرمایا کہ اگر وہ کافر ہوتے تو بہشت مین نجاتے مینے کہا کہ پس مومن ہوکر ہوئی ہونگے فرمایا کہ اگر مومن ہوتے تو دوزخ مین نجاتے لیکن میانہ حال تہے مراد حضرت کی یہہ ہے
وہ مومنین مجرمین سے تہی بلکہ مولفة تہے فبای آلاء ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جہٹلاتے ہو تم کہ تمکو بہشتین یاد دلاتا ہے تاکہ اونکی طرف رغبت کرکے اعمال نیک بجالاؤ اور بعد اسکے پہلے دو بہشتونکی تعریف مین فرماتا ہے کہ
مدهامتان گہری سبز ہونیوالی ہین اور نہایت سبزی کی طرف تیرگی کی ہین سبزی انکی مدہامتان فرمایا فبای آلاء ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کی جہٹلاتے ہو تم کہ ایسی باغ سبز کرکے تمکو عطا کیا ہے
فیهما عینان نضاختان اور دونو بہشتونکی چشمے ہین نضاختان جوش کرنیوالے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ دونون چشمے بہشت کے جوش کرتے ہین مشک اور عنبر اور کافور کے ساتہہ واسطے دوستان خدا کے فبای آلاء ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار کے
کہ جہٹلاتے ہو تم کہ ایسے چشمے جوش کرنیوالے بخشتا ہے فیهما فاکهة بیچ اون دونو بہشتونکی میوے ہین بہت و نخل اور کہجورین و رمان اور انار اور بعد ذکر فاکہہ کے کہجور اور انار کا ذکر واسطے مرتبہ و بزرگی انکی لون کے ہی اسیطرح
خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے وملائکته ورسله وجبریل ومیکال باوجود یکہ جبریل اور میکائیل فرشتونمین داخل تہے لیکن اونکی فضیلت کے واسطے انکا ذکر کیا اور فضیلت ان دو میوونکی یہہ ہے کہ خرما میوہ بہی ہے اور غذا بہی ہے اور
انار میوہ بہی ہے اور دوا بہی ہے اور منقول ہے کہ درخت بہشت کے اوسکے شاخ کی جڑ سے سرشاخ تک میوون سے پر ہین اور نہ بیچ اون مین چنے ہوئے
ہین اور ہر ایک میوہ مثل سبکے ہے اور جسوقت توڑو تو اوسیوقت اوسکے جگہہ دوسرا موجود ہوجاتا اور خوشہ انگور کا بارہ ہاتہہ کا ہی اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم کہ شب معراج
جسوقت مجہکو آسمانونپر لیگئے تو درخت انار نے دیکہی کہ ہر انار اوسمین شتر مرغ کے برابر تہا اور ایک لڑکے کو مینے دیکہا اور اوس سے پوچہا کہ تو کسکے واسطے ہے کہا کہ زید بن حارثہ کیواسطے مینے زید کو
خوشخبری اوسکی دی اور بہشت مین ایسی چیزین دیکہین کہ کسی آنکہہ نے نہین دیکہی اور نہ کسی کان نے سُنی ہین اور نہ وہ کسی دلمین گزری ہین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ میوہ ایکسو بیس قسم
ہے اور افضل اور بہتر میوونکا انار ہے فبای آلاء ربکما تکذبان پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جہٹلاتے ہو تم کہ ایسی میوے بندونکو بخشش کرتا ہی فیهن خیرات بیچ اون چارون بہشتونکی بہتر عورتین ہین نیک
نیک عادتون اور خصلتونمین حسان خوب اور جمال اور اونکے ہر عیب اور کج خلقی سے پاک ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عورتین مومنہ صالحہ ہین جو کہ دنیا مین تہین اور وہ حورون سے
زیادہ خوبصورت ہین اور قمی نے لکہا ہے کہ وہ لڑکیان وہ ہین کہ کوثر کے کنارے اوگتی ہین اور اگر اونمین سے ایک کو اوٹہاؤ تو دوسری اوسیوقت اوسی جگہہ اوگتی ہے اور کسی شخص نے حضرت صادق
علیہ السلام سے پوچہا کہ یا بن رسول اللہ ایک شخص دوسرے شخص کو کہتا ہی کہ جزاک اللہ خیرا اوس سے کیا مراد ہی فرمایا کہ خیر بہشت کی ایک نہر کا نام ہے اور وہ نہر کوثر سے نکلتی ہے اور کوثر
ساق عرش سے نکلتی ہے اور اوسکے کنارہ پر مکان اوصیا کا اور اونکی شیعونکے ہین اور دونو طرف اوس نہر کے عورتین خوبصورت اوگتی ہین جسوقت اونمین سے کوئی اوکہاڑی جاتی ہے تو دوسری اوسیوقت اوسکی جگہہ
ہوجاتی اور نہر کے نام پر اونکا نام خیرہ ہے اور جمع خیر کی خیرات ہی اور یہی مراد ہی قول تعالیٰ سے کہ فیهن خیرات حسان پس جو کوئی کسیکو جزاک اللہ خیرا کہتا ہی تو مراد اوسکی خیر سے وہ مکانات اور حورین ہین اور کہتے ہین
بہشت مین حورین آپس مین ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑتی ہین اور آواز خوش اور دلکش سے کہ کبہی کسی نے ایسی سُنی نہو ہر ایک کہتی ہے کہ ہم راضی ہونیوالے ہین کبہی
غصہ نکرین اور ہم ہمیشہ یہان رہنے والے ہین کہ کبہی باہر نہ نکلینگے اور ہم آراستہ ہین نیک خلقون اور حسن اور جمال کے ساتہہ اور پیدا ہوئے ہین واسطے شوہران
بلند گوار اپنے کے فبای آلاء ربکما تکذبان پس کونسی نعمتون پروردگار اپنی کے جہٹلاتے ہو تم کہ تمکو خوبصورت حورین کرامت کرتا ہے
اور اون چارون بہشتون مین حور مقصورات حورین ہین گہیری گئی اور بند کی گئی فی الخیام بیچ خیمون کے کہ وہ ایک موتی کا خیمہ ہوگا اور
خیمے کے پردہ مین وہ بیٹہی ہونگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حورین سفید رنگ کی ہونگی خیمونکے پردونمین اور وہ خیمے موتی اور یاقوت کے اور مونگے کے ہونگے اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہونگے
اور ہر دروازہ پر ستر عورتین نارپستان ہونگی یعنے وہ عورتین کہ جنکی چہاتیان اوبہر کر مثل انار کے ہوتے ہین وہ عورتین اون دروازونپر حاجب اور چوکیدار ہونگی اور ہر روز اونکو کرامت خدا کی پہنچا آتی رہتی ہی
مومنین کو خوشخبری دیتا ہی اور کہتی ہین مراد مقصورات سے یہ ہے کہ آنکہین اونکی قصر کیگئی ہین یعنے کم کیگئی ہین اونکی نظرین شوہرونپر کہ دوسرے کیطرف نظر نہین کرتی ہین اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم کہ خیمہ ایک موتی کا
ایک میل شرعی ہزار ہاتہہ کا ہوتا ہی اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوس خیمے کو نہین دیکہی اہل یعنی لوگ اوسکی بعد حورین غیرت ہونگی کہ نہ دیکہین اونکو غیر اور مومن آوینگے فرمایا حضرت نے شب معراج بہشت مین مینے ایک نہر دیکہی

کہ اوسکی کنارونکی اوپر مرجان کے خیمے ہین اوس جگہہ سے مجکو آواز پہونچی کہ السلام علیک یا رسول اللہ مینے پوچہا کہ ای جبرئیل یہہ کون آدمی ہین کہا کہ یہہ حور العین ہین کہ انہون نے اپنے پروردگار سے تجہپر سلام کرنیکا اذن لیا ہی اور بعد سلام کے اونہون نے کہا کہ ہم ہمیشہ بہشت مین رہنے والیان ہین کہ ہرگز یہانسے باہر نجاوینگی اور ہم نازو نعمت والیان ہین کہ ہرگز ہمکو فقیری نہوگی اور شوہر ہمارے بزرگوار ہین اور بعد اسکے حضرت نے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ حور مقصورات فی الخیام اور انس نے روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اگر ایک حور العین دریا شور مین تہوکے تو تمام پانی اوسکا شیرین ہوجاے اوسکی تہوک کی شیرینی سے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جہٹلاتے ہو تم کہ ایسی ایسی پاکیزہ عورتین بہشتیونکو دیتا ہی اور ایسی ہین وہ عورتین کہ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہین چہوا ہی اونکو اِنْسٌ کسی آدمی نے اور اونسے نزدیکی نہین کی ہے قَبْلَهُمْ پہلے اون بہشتیونکی کہ شوہر اونکے ہونگے وَلَا جَآنٌّ اور نہ کسی جن نے بلکہ وہ سب عورتین باکرہ اور کنواریان ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنی کے جہٹلاتے ہو تم کہ وہ باکرہ عورتین عنایت کرتا ہی مُتَّکِـِٔیْنَ تکیہ لگانیوالے ہونگے وہ بہشتی نصب اسکا حال ہونیکی جہت سے ہی اور یا اختصاص کی جہت سے ہے یعنی وہ بہشتی خاص ہونیوالے اس امر مین کہ تکیہ لگانیوالے ہین عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ اوپر فرشون بلند سبز کے یا اوپر تکیون سبز کے وَعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اور بچہونون قیمتی خوب اور زیبا اور یا کپڑون منقش کے جن جنس سے کہ ہون اور کہتی ہین کہ رفرف جمع رفرفہ کی ہی اور رفرفہ کہتی ہین خواہ بچہونا ہو خواہ بڑا جسکو لگا و تکیہ کہتی ہین یا کوئی قسم فرش کی ہے یا دامن خیمہ کا اور کہتی ہین کہ وہ ایک عرض کپڑا ہوتا ہی اور یا معنی اسکے یہ ہین اور بعضے کہتی ہین کہ رفرف بہشت کی سبزہ زار کو کہتی ہین اور عبقری بچہونیکو کہتی ہین جو باہر کشیدہ نقش دار کہ اوپر ریشمی کپڑا ہوتا ہے اور کہتی ہین کہ یا اسمین نسبت ہی اور عبقر ایک سرزمین کو کہتی ہین کہ عربکا قاعدہ ہی جو چیز کہ عجیب و غریب اور بہت اچہی ہوتی ہی اوسکو عبقر منسوب کرتی ہین اور یہہ اسم جنس ہے اور واحد اوسکی جمع واقع ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جو چیز کہ بزرگ اور قدر والی ہے وہ عبقری ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتہہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے جہٹلاتی ہو تم باوجودیکہ ایسی مہربانی فرماتا ہی کہ جسکی کچہہ حد نہین تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ بزرگ اور بابرکت ہی نام پروردگار تیرے کا اسواسطے کہ وہ مستحق ہی اوس امر کا کہ جسکا دوسرا مستحق نہین ہوسکتا ہی اور وصف کیا جاتا ہی اوس چیز کے ساتہہ کہ دوسرا کوئی اوس چیز کے ساتہہ وصف نہین کیا جاتا ہی اور اسواسطے ہی کہ ذات اوسکی قدیم اور باقی اور عالم الوجود ہے اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ برکت ہی نام مین تیرے پروردگار کے پس طلب کرتی ہے برکت کو ہر چیز مین اوسکی نام کا ذکر کرکے اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس مقصد کے اول مین خدا کا نام نہ لیا جاتا تو وہ ابتر ہوتا ہی اور پروردگار تیرا ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ صاحب بزرگی کا اور صاحب بزرگ کرنیکا اور کہتی ہین کہ جلال اشارہ طرف صفت قہر یہ کے ہے اور اکرام مراد صفت لطیفہ ہے پس ذو الجلال والاکرام تمام صفتونکو شامل ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم ہین جلال خدا کی اور کرامت اوسکی وہ کرامت کہ اکرام کیا ہی خدا تعالی نے بندونکو ہماری فرمانبرداری اور محبت کرنیسے اور جابر سے روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے سورہ رحمن کو لوگونکی روبرو پڑہا تو سب خاموش ہو رہے اور کسی نے کچہہ نکہا اوسوقت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جن تم سے نیک ہین جواب دینے مین جسوقت مینے اونکے روبرو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑہا تو اونہون نے اوسکے جواب مین لَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآئِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ کہا

سورة الواقعة ۵۶

یہہ سورہ مکی ہی مگر آیہ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ ابن عباس کے نزدیک مدنی ہی اور بعضی کہتے ہین کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ اور اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوے رستہ مین نازل ہوئی تہی اور آیتین اس سورت کی ننانوے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی ہر شب سورہ واقعہ کو پڑہے سونیسے پہلے کل کو جو ملاقات کریگا حق تعالی سے تو چہرہ اسکا مثل ماہ شب چہاردہم کے ہوگا اور حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو یہہ سورہ پڑہی تو خدا تعالی اوسکو اپنا دوست کرے اور تمام خلائق کے دلونمین اوسکی دوستی کو ڈالے اور ہرگز وہ فقیری کو ندیکہے اور محتاج نہووے اور آفتون اور بلاؤن سے دنیا کے محفوظ رہے اور حضرت امیر المومنین کے رفیقون سے ہووے اور منقول ہی کہ عثمان بن عفان عبد اللہ بن مسعود کے پوچہنے کو گیا کہ وہ بیمار رہا تہا اور وہ بیماری اوسکی موت کی تہی عثمان نے اوس سے پوچہا کہ کس چیز کی تو شکایت رکہتا ہی کہا کہ اپنی گناہونکی اور پہر پوچہا کہ کیا آرزو رکہتا ہی تو کہا کہ رحمت پروردگار کی بعد اسکے کہا کہ طبیب کو بلواؤن تاکہ تیرا علاج کری کہا کہ طبیب ہی نے مجکو بیمار ڈالا ہی پہر کہا کہ کچہہ بخشش تجکو دون کہا کہ جسوقت مین محتاج تہا اوسوقت تونے بخشش کو مجہسے بند رکہا اور اب کہ مجکو احتیاج نہین ہے تو مجکو دینا چاہتا ہی عثمان نے کہا کہ تیری بیٹیونکو کچہہ بخشون کہا کہ اونکو احتیاج نہین ہے اسواسطے کہ سورہ واقعہ مینے اونکو تعلیم کی ہے اور وہ ہمیشہ اوسکی تلاوت کرتے ہین اور مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہی کہ جو کوئی ہر شب اس سورہ کو پڑہے ہرگز وہ فقیر اور محتاج نہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کرو تم جسوقت کہ واقع ہو واقع ہونیوالی کہ وہ قیامت ہی یعنی قیامت کہ وہ ضرور ہونیوالی ہے جسوقت وہ ظاہر ہوگی تو لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ نہین ہوگا واسطے واقع ہونے اوس قیامت کے کوئی نفس جہوٹ کہنے والا اور خدا پر دروغ کی نسبت کرنیوالا کہ کہے کہ قیامت نہین واقع ہوئی ہے جیسے کہ اب ہزارون آدمی کہتے ہین کہ قیامت نہوگی اور جس وقت واقع ہوگی تو سب آدمی یقین اوس کا کرینگے اور کوئی انکار نکرے گا اور وہ قیامت خَافِضَةٌ پست کرنے والی ہے دشمنان خدا کو اور اون لوگون کو جو کہ دنیا مین بلند تہے رَّافِعَةٌ بلند کرنیوالے دوستان خدا کو اور اون لوگون کو جو کہ دنیا کے اعتبار سے پست اور ذلیل اور خوار تہے اور یا یہہ کہ نیکونکو بلند کرنیوالی ہے اور بدونکو پست کرنیوالی ہے اور خافضة رافعة خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہی خافضة رافعة اور بعضون نے ان دونو لفظونکو منصوب پڑہا ہی حال مقرر کرکے اور حضرت سجاد نے فرمایا ہے کہ جسوقت واقع ہو قیامت پست کرنیوالی ہے تو پست کریگی دشمنان خدا کو طرف آتش دوزخ کی اور بلند کرنیوالی ہی کہ بلند کریگی دوستان خدا کو طرف بہشت کے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا جسوقت

ہوئی بہشت مین حورین یعنی عورتین گورے بدن والیان عِیۡنٌ کشادہ چشم اوریا یہہ کہ سیاہی اونکی آنکہہ کے نہایت سیاہ ہو اور سفیدی اونکی آنکہہ کی نہایت سفید ہو و حورٌ کا
عطف ولدان پر ہی اور ابو جعفر اور حمزہ اور کسائی نے اوسکو مکسور پڑہا ہی جنات پر عطف کرکے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ اولئک المقربون فی جنات النعیم و فی حور عین یعنی وہ
لوگ نزدیک کئی گئے ہین رحمت خدا کی بیچ بہشتون نعمتونکی اور بیچ نزدیکی کرنے حورعین کے کہ وہ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ مانند موتی پوشیدہ کئی گئی کے سیپی کے اندر ہین کہ
گرد اور غبار سے اور آدمیونکی استعمال اور ہاتہہ پہنچنے سے وہ محفوظ ہین اور وہ حورین غیر دستونکی ہاتہونسے بچی ہوئی ہین اور ابو امامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا
نے حضرت کہ بہشت مین کوئی ایسا مومن نہوگا کہ اوسکے پاس ستر حورعین نہون اور عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہی فرماتے تہے کہ نور بہشت مین
پیدا ہوگا اور بہشتی کہین کہ یہہ کیسا نور ہی کہینگے کہ یہہ نور حور کے دانتونکا ہی کہ وہ اپنے شوہر کے روبرو ہنسی ہے اور یہہ نعمتین خدا تعالے کرامت فرماویگا جَزَآءً واسطے بدلا دینے اونکے بِمَا کَانُوۡا
یَعۡمَلُوۡنَ بسبب اوسکے کہ تہے وہ عمل کرتے دنیا مین نیک اور جزاء یا تو مفعول لہ ہی اور یا مفعول مطلق ہے یعنی بدلا دینا کہ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا نہ سنینگے وہ بیچ اوس بہشت کی لَغۡوًا
بیہودہ بات کو کہ جسمین کچہہ فائدہ نہو وَّلَا تَاۡثِیۡمًا اور نہ نسبت گناہ کی کردینے کو یعنی ایسی بات کہ جو موجب گناہ کی ہو جیسے کہ فحش اور دشنام ایسی باتین وہان نہ سنینگے اِلَّا قِیۡلًا مگر کہنی کو یعنی
سَلٰمًا سَلٰمًا سلام ہے سلام ہی اور مراد اس سے سلامتی ہے اور آزاد ہونا رنج اور تکلیف سے اور سلاما سلاما بدل واقع ہوا ہی قیلا سے اور یا صفت اوسکی ہے اور یا مفعول اسکا ہے اور تقدیر
اوسکی یہہ ہی کہ سلام ہے بعد سلام کے یعنی ہمیشہ آپسمین سلام کیا کرینگے نکوئی ادب و حسن اخلاق سے کہ باعث دوستی باہم کا ہی اور بعد ذکر سابقون کے اصحاب یمین کا حال بیان کرتا ہی کہ وَاَصۡحٰبُ
الۡیَمِیۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ اور صاحب دست راست کیا ہین صاحب دست راست کہ یہہ تعجب ہی اونکی مرتبہ کی بزرگی سے یعنی وہ بزرگ اور بلند قدر کئی گئے ہونگے بہشت مین فِیۡ سِدۡرٍ
مَّخۡضُوۡدٍ بیچ سایہ درخت بیری بیخار کے اور بعضے کہتے ہین کہ اہل اسلام نے طائف کے صحرا مین نظر کی وہان بیریکی درخت کثرت سے تہے او سوقت اونہون نے کہا کہ کیا ہوتا اگر ہمارے واسطے بیری کے درخت ہی
یہہ آیت نازل ہوئی کہ بہشت مین بیری کے درخت بیخار ہین وَّطَلۡحٍ اور بیچ درخت کیلہ مَّنۡضُوۡدٍ تہ بتہ رکہی گئی کے ہونگے کہ پہلیان اوسکی نیچے سے اوپر تک تہ بتہ چنی ہوئی ہونگی کہ سوای میوہ کے
اوسمین اور کچہہ نظر نہ آتا ہوگا اور کہتے ہین کہ کیلا بہشت کا شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اور کہتے ہین کہ یمن او حجاز مین وہ خوشتر ہوتا ہی اور ان درختونکو خاص کرکے اس واسطے ذکر کیا ہی کہ
عرب ان درختونسے بہت انس رکہتے تہے وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ اور بیچ سایہ دراز کے ہونگے کہ آفتاب اوس سایہ کو ہرگز دور نکر سکیگا اور ہمیشہ کو رہیگا وہ سایہ اور جو چیز کہ منقطع نہو اوسکو عرب ممدود کہتے ہین
اور حدیث مین آیا ہی کہ بہشت مین ایسے درخت ہین کہ سوار تیز چلنے والا سو برس کے عرصہ مین بہی اونکی سایہ سے باہر نہ نکل سکے اور بہشت کی اوقات ایسے ہونگے کہ جیسے گرمیونکی موسم کی صبح کے
کہ اوسوقت نہ سردی ہوتی ہی نہ گرمی ہوتی ہی وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ اور بیچ پانی ریزان اور بہائی گئی کی ہونگے کہ وہ پانی جنت عدن سے دوسری جنتونکی طرف ٹپکتا ہی اور یا کوئی اور پانی ہو کہ اوسکو
خدا تعالے بہشت مین موافق خواہش بہشتیونکی بہائے اور یا وہ پانی کہ بہشت مین ہمیشہ جاری ہی اور کبہی منقطع نہو اور ایک شخص عالم بن داؤد کہتا ہے کہ میرا ایک بہائی نیک اور صالح تہا کہ میری
ماں کی عزت اور حرمت بہت کرتا تہا اور اوسکی فرمانبرداری مین کسیطرح کا فرق نکرتا تہا بعد مرنے کے اوسکو مینے خواب مین دیکہا اور کہا کہ ای بہائی مدت ہوئی کہ تیرے حال سے مجہکو اطلاع نہین
اور تو کہان رہتا ہی کہا کہ فی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب یہہ مرتبہ اوسکو والدہ کی خدمت سے حاصل ہوا ہی خدا تعالے توفیق دیوے سب مومنین کو والدین کے خدمت کی وَّفَاکِهَةٍ کَثِیۡرَةٍ اور بیچ میوہ ہای
بہت کے ہونگے وہ اصحاب یمین کہ ہر قسم کا میوہ وہان موجود ہوگا اونکی واسطے لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ نہ منقطع کئی گئی ہین وہ میوے بلکہ ہمیشہ ہین اور کوئی زمانہ ایسا نہین ہے کہ اوسمین نہوین جیسے دنیا کے میوے کہ
اپنی فصل مین ہوتے ہین اور بغیر فصل مین نہین ہوتے وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ اور نہ منع کئی گئے ہین وہ میوے کہ کوئی کہانیسے منع کرے اور کہے کہ مت کہا اوسکو جیسے کہ دنیا مین میونکی حفاظت کرتے ہین اور
لوگونکو کہانیسے منع کرتے ہین وہان یہہ ممانعت نہین ہے اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شب معراج جسوقت داخل ہوا مین بہشت مین تو ایک درخت طوبی بہشت مین مینے دیکہا کہ جڑ اوسکی
علی کے گہر مین تہی اور بہشت مین کوئی ایسا مکان اور محل نہ تہا کہ جسمین اوسکی شاخ نہو اور اوپر اوسکے جامہ دانیان ہین پوشاکونکی کہ سندس اور استبرق سے وہ پوشاکین بنی ہوئی ہین اور ہر
مومن کے واسطے ہزار جامہ دانیان ہونگی اور ہر ایک جامہ دانی مین ہزار پوشاکین ہونگی کہ ہر پوشاک دوسری پوشاک کے مخالف ہوگی اور وہ پوشاکین طرح طرح کی رنگ کی ہونگی یہہ پوشاکین
بہشتیونکی ہونگی کہ طوبے کی اوپر ہونگی اور درمیان مین اوسکا سایہ دراز ہوگا بہشت کے عرض مین اور عرض بہشت کا آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہی کہ تیار کیا گیا ہی وہ بہشت
واسطے اون لوگونکے کہ جو ایمان لائی ہین خدا پر اور انبیا پر اور سایہ اوسکا اسقدر دراز ہی کہ اگر سوار اوسکے نیچے دو سو برس چلے تو اوس سے باہر نہ نکل سکے اور یہی مراد قول حق تعالے
مین و ظل ممدود سے ہی اور اوس درخت کے نیچے اور تحت مین اوسکے میوے اور کہانے بہشتیونکی ہین کہ اونکی گہروین شاخین اونکی جہکی ہوئی ہین اور شاخ مین سو قسم کا میوہ ہی کہ بعض تو
اوس طرح کا تمنے دنیا مین دیکہا ہے اور بعض ایسا ہوگا کہ تمنے مثل اوسکی دنیا مین نہین دیکہا ہی اور بعض ایسا ہی کہ اوسکو سنا ہی اور بعض ایسا ہی کہ اوسکو نہین سنا ہی اور جو
میوہ کہ توڑا جائیگا اوسیوقت اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہو جائیگا کہ نہ تو منقطع کیا گیا ہی وہ اور نہ ممانعت کیا گیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینی عرض کی یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ
جسوقت میوہ کو توڑین تو اوسیوقت اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہو جائیگا دنیا مین کوئی اوسکی مثال دیکر ہمکو سمجہا او فرمایا کہ جیسے کہ چراغ ہے کہ اوس ایک چراغ سے ہزارون

چراغ روشن کیے جاتین اور اوسکی روشنی مین سے کچہہ کم ہو دو فرش اور بچہونی ریشمی خوشرنگ لیے ہونگے مرفوعۃ بلند کیے گئے کہ ایک بچہونے پر دوسرا بچہونا ہوے یہانتک کہ
بہت بلند ہو جاویگا اور منقول ہے کہ بلندی اوسکی تین سو ہاتہہ کی ہوگی اور جسوقت مومن اوسپر ارادہ بیٹہنے کا کریگا تو وہ نیچے کو جہک جاویگا اور جسوقت مومن اوسپر بیٹہہ جاویگا تو
پہر بلند ہو جاویگا اور بعضی روایت مین ہے کہ بلندی اوسکی آسمان و زمین کے بیچ تک ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرش بلند کے یہہ معنی ہین کہ وہ بلند کیے گئے ہین اسواسطے
سے کہ وہ تختون پر بچہے ہوے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مرفوعہ سے مراد یہہ ہے کہ وہ بلند قدر ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد فرش سے عورتین ہین کہ بلند کی گئی اور وہان کئی ہین تختونپر ہوا سطے
کہ عرب زوجہ کو فراش کہتے ہین چنانچہ حدیث مین ہے کہ الولد للفراش اور دلالت کرتا ہے عورتین مراد ہونے پر یہہ قول آئندہ حق تعالی کا کہ انا انشاناهن تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے
اون عورتونکو انشاءً پیدا کرنا بدون ولادت کے کہ وہ مانکے پیٹ مین سے پیدا نہین ہوئی ہین بلکہ حقتعالی نے اونکو بہشت کی نورانی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ضمیر ہن کی فرش
کیطرف پہرتی ہے اور مراد فرش سے عورتین ہین قول آخر موافق اور وہ عورتین موافق قول حضرت صادق ع کے حور عین ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ دنیا کی عورتین ہین کہ خدا تعالی نے قیامت
کی روز انکو دوبارہ پیدا کریگا فجعلناهن پس کیا ہے ہمنے اون عورتونکو ابکاراً باکرہ کہ کسی مرد پاس نہ گئی ہین اور جسوقت اونکے شوہر اونکے پاس جاوینگے تو اونکو باکرہ پاوینگے
عرباً ناز کرنیوالیان اور عاشق شوہر اپنی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ عربی مین وہ گفتگو کرینگے اور سب کی زبان عربی ہو جاویگی اتراباً ہم عمر کہ سبکی تینتیس
سال کی عمر ہو جاویگی اور انکی شوہرونکی بہی اسیقدر عمر ہوگی اور منقول ہے کہ بہشتی بہشت مین امرد ہوکر آوینگے کہ اونکے چہرہ پر بال نہونگے اور بدن اونکے گورے ہونگے اور بال اونکے
گہونگر یالے اور آنکہونمین سرمہ لگا ہوا ہوگا اور تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین ہونگے اور حدیث مین آیا ہے کہ ہر تخت پر چالیس فرش ہونگے اور ہر فرش چالیس ہاتہہ کا ہوگا اور ہر فرش
اوسکی بہہ وجہ حور عین ہوگی ناز کرنیوالی ہمسن اوسکے اور منقول ہے جناب رسولخدا صلعم سے کہ وہ عورتین وہ ہین کہ جو دنیا مین بڑہیا ہوکر مری ہین اور بال اونکے سفید ہے اور آنکہونمین
اونکے چرک لگا ہوا تہا اونکو خدا تعالی ہم عمر کریگا اسبب عمر کے ہمسن جسوقت شوہر اونکے نزدیک اونکے جاوینگے تو اونکو باکرہ پاوینگے اور منقول ہے کہ رسولخدا نے ایک بڑہیا
کو دیکہا کہ عائشہ کے پاس بیٹہی ہے پوچہا کہ یہہ بڑہیا کون ہے عائشہ نے کہا کہ خالہ میری ہے حضرت نے فرمایا کہ بڑہیا بہشت مین نجاویگی وہ عورت یہہ کلام سنکر رونے
لگی اور وہ وہانسے اوٹہکر چلی گئی حضرت نے فرمایا کہ اوسکو خبر کرو کہ وہ اوس روز بڑہیا نہوگی بلکہ سب جوان ہو جاوینگی اور بہشت مین داخل ہونگے حاصل یہہ ہے کہ خدا نے
ہمنے عورتونکو ان صفات کے ساتہہ بہشت مین پیدا کیا ہے لاصحاب الیمین واسطے صاحبون دست راست کے کہ وہ اصحاب یمین ثلۃ من الاولین ایک گروہ بڑی ہین پہلے
لوگونمین سے وثلۃ من الآخرین اور ایک گروہ بڑی ہین پچہلے لوگونمین سے اور ثلۃ من الاولین خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہم ثلۃ من الاولین ہے اور روایت ہے جناب رسولخدا
صلعم سے کہ آدم سے محمد تک ایک گروہ ہے اور یہہ گروہ پہلونکا ہے اور محمد سے قیامت تک ایک گروہ ہے اور یہہ گروہ پچہلونکا ہے اور گروہ میرا تمام نہوگا مگر ان حبشیونسے جو کہ صحرا مین
اونٹ چراتے ہین اور کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی امت کی لوگونمین سے کوئی شخص ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اور حضرت نے
فرمایا کہ مین امیدوار ہون کہ آدہی بہشتیونمین سے تم ہو اور حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشتیونکی ایکسو بیس ۱۲۰ صفین ہونگی اور اس امت کی لوگ اونمین سے اسی صفین
ہین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو ثلث گروہ میری امت کے ہونگے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتا ہے کہ مین ایک رات رسولخدا صلعم سے باتین کرتا تہا اور
وہ حضرت پہلے امتونکی حال سے خبر دیتے تہے جسوقت مجلس تمام ہوئی تو مین اوٹہکر اپنی گہر کو چلا گیا اور سب اپنے اپنے گہر کو چلے گئے دوسرے روز حضرت نے فرمایا کہ کل کی رات
انبیا گزرے ہوے مع اونکی پیروی کرنیوالونکی میرے سامنے کیے بعضے انبیاء کو دیکہا کہ بہت امت رکہتے تہے اور بعضے کمتر اونسے اور بعضے ایسے تہے کہ تین آدمیونسے زیادہ
تہے اور بعضے ایک آدمی سے زیادہ نرکہتے تہے اور بعضے ایسے تہے کہ ایک آدمی بہی اونکی امت کا نہ تہا اور ایک پیغمبر کو مینے دیکہا کہ بہت سی امت کو اپنے ہمراہ لیے آتا تہا اونکی
کثرت سے مینے تعجب کیا مینے عرض کی خداوندا یہہ کون پیغمبر ہے کہ اسقدر آدمی اپنی امت مین رکہتا ہے خطاب آیا کہ یہہ بہائی تیرا موسی بن عمران ہے اور یہہ ہمراہ اوسکے بنی اسرائیل
مینے کہا کہ خداوندا میری امت کی آدمی کہان ہین فرمایا کہ اپنی جانب راست کو دیکہہ جسوقت مینے نگاہ کی تو مکہ کے صحرا کو دیکہا کہ جہانتک نگاہ پہونچتی تہی آدمی ہی نظر آتی
تہے مینے عرض کی کہ خداوندا یہہ کون ہین آواز آئی کہ یہہ تیری امت کی لوگ ہین تو راضی ہوا یا نہین مینے کہا کہ مین راضی ہوا پہر فرمایا کہ جانب چپ کو دیکہہ جسوقت مینے
نگاہ کی تو دیکہا کہ آدمیون کی کثرت سے کنارے آسمان کے پوشیدہ ہورہے تہے مینے پوچہا کہ خداوندا یہہ کون ہین فرمایا کہ یہہ بہی تیری امت کی آدمی ہین راضی ہوا تو
کہا مینے کہ راضی ہوا مین اور بعد اسکے فرمایا کہ درمیان اونکی ستر ہزار آدمی ہین کہ بیحساب بہشت مین جاوینگے عکاشہ بن محصن بن ابی اسد کہڑا ہوا اور کہا کہ یا رسولخدا دعا کرو کہ مین بہی
اونمین سے ہو جاؤن حضرت نے فرمایا کہ خداوندا تو اسکو اون لوگونمین سے کر جو کہ بیحساب بہشت مین جاوینگے پہر دوسرا آدمی کہڑا ہوا اوسنے بہی یہی عرض کی حضرت نے
فرمایا کہ عکاشہ نے پہلے تجہہ سے درخواست کی ہے اوسی کے واسطے یہہ امر ہے عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ یا رسولخدا گمان ہمارا یہہ ہے کہ وہ ستر ہزار

ہلائی جائیگی زمین سخت ہلایا جانا اسطرح سے کہ تمام مکان اور پہاڑ کہ اوسپر ہین سب گر پڑین اور جسقدر آدمی کہ اوسپر ہین سب فنا ہوجائین اور تمام آدمی قبرونسے باہر نکل پڑین
اور یہہ ظرف بدل ہے ظرف اول سے وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا اور پارہ پارہ کیجائین پہاڑ کبتًا سخت پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ کرنا اور یا یہہ روانہ کیجائین فَكَانَتْ هَبَاءً
پس ہوجائین وہ پہاڑ غبار مثل اوس غبار کے کہ جو دیوار کی روزن مین آفتاب کی شعاع سے دیکھا جاتا ہے مُنْبَثًّا پراگندہ اور بکھرا ہوا اور امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول
ہے کہ پہاڑ اوس روز مانند اوس گرد کے ہوجائین کہ جو گھوڑونکی سمونسے اوٹھتی ہے وَكُنْتُمْ اور ہوجاؤگے تم اے بالغ آدمیو اوسوقت قیامت کے اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً قسمین تین
عرب کا دستور ہے کہ ایک چیز کے کئی ٹکڑے اور حصے ہون تو اونکو ازواج کہتے ہین اور اب ون تینون قسمونکی تفسیر بیان کرتا ہے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ پس دست راست
کے کیا ہین وہ صاحب دست راست کے یہہ کلمہ واسطے التعجب بزرگی شان کے آتا ہے پس وہ لوگ بلند مرتبہ والے ہین اور یہہ اوسوقت کہتے ہین کہ جسوقت وصف کرین کسی شخص کا بلندی
درجہ اور فضیلت مرتبے کے ساتھہ اور یمین یمن سے مشتق ہے اور وہ لوگ کہ جنکے واسطے یہہ لفظ آیا ہے بسبب طاعت کے مبارک اور میمون ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ لوگ وہ
جماعت ہین کہ وقت نکالنے اولاد کے صلب آدم سے اوسکے دست راست کی جانب تھے اور یا وہ لوگ ہین وہ کہ نامہ اعمال اونکے دست راست مین دیجائینگے یا وہ اور وہ ہین کہ عرش
کیجانب راست ہونگے اسواسطے کہ روایت مین آیا ہے کہ بہشت عرش کیجانب راست ہے اور فاصحاب المیمنة مبتدا واقع ہوا ہے یعنی فاصحاب المیمنة ما ہم وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ
اور صاحب دست چپ کے کیا ہین وہ صاحب دست چپ کے اور اسمین تعجب ہے اونکی شومی اور نحوست سے اور یہہ اوسوقت آتا ہے کہ جسوقت کسیکا وصف پستی کے ساتھہ کرین اور وہ
جماعت ہین کہ آدم کے جانب چپ تھے اور یا وہ ہین کہ جنکے نامہ اعمال دست چپ مین دیئے جائینگے اور یا وہ ہین کہ جنکی جا عرش کے بائین ہے اسواسطے کہ دوزخ عرش کیجانب چپ ہے
اور ترکیب اسکی وہی ہے کہ جو پہلی آیت کی ہے اور اب تیسری قسم کو بیان کرتا ہے کہ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اور آگے بڑھنے والے ایمان اور طاعت مین مومنین سے بعد ظاہر ہونے
دین اسلام اور سستی کے اور دوسرا سابقون یا تو خبر ہے پہلے سابقون کی اور یا تاکید ہے یعنی سابقون وہ ہین کہ حال [illegible] مثل کلام سابق کے کہ السابقون
اور اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ حال سابقون کا معلوم ہے اور ظاہر ہے کہ اسمین پوشیدگی کسی طرح کی نہین ہے جیسے [illegible] اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے معنی
یہہ ہین کہ آگے بڑھنے والے ایمان اور طاعت مین پیشی پانیوالے ہین اپنی قوم پر کثرت ثواب اور رحمت مین اور پہلے داخل ہونیوالے بہشت مین اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ
وہ آدمی ہے کہ ابتدا جوانی مین اعمال نیک مین مشغول ہو اور ہمیشہ بجا لایا ہو تا کہ مرجاوے اور صاحب میمنہ وہ ہے کہ ابتدا عمر مین مشغول ہو گناہ مین اور بعد اسکے توبہ کی
اور صاحب مشئمہ وہ ہے کہ اول عمر سے آخر تک فسق اور فجور مین اپنی عمر کو بسر کرے اور امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سابقون وہ ہین کہ جنہون نے سبقت کی ہے طرف پانچون
نمازون کی طرف اور پہلے سب سے تکبیر اول مین شامل ہوتے ہون اور بعضے کہتے ہین کہ وہ لوگ وہ ہین کہ جو جہاد مین آگے بڑہنے والے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سابقون وہ ہین کہ جنہونے دو قبلونکی طرف
نماز پڑہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سابقون وہ ہین کہ جو سبقت کرنیوالے ہین طرف جمع کرنے علوم اور فضائل کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ آگے ہونیوالے ہین سب سے خدا تعالی کی کل احکام بجالانے مین
شبہہ نہین ہے کہ یہہ سب اوصاف جناب امیرالمومنین علیہ السلام مین تہے کہ سب سے پہلے ایمان لائے تہے اور طاعت الہی اختیار کی تہی اور سات برس تک ہمراہ رسولخدا کے نماز پڑہی تہی کہ اوسوقت سوا علی اور خدیجہ کے کوئی
شخص رسولخدا کے ہمراہ نماز پڑہنے والا نہ تھا اور سب جانتے ہین کہ اول عمر سے آخر تک اعمال نیکی بجالانے مین مشغول رہے ہین اور جہاد مین سب سے آگے بڑہنا علی کا اور قتل ہونا کفار کا دست حق
پرست علی سے تمام مسلمانون پر ظاہر ہے اور دو قبلونکیطرف نماز پڑہنے مین بہی اتفاق ہے کاہے کہ علی نے پہلے تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی بحکم خدا اور بعد اسکے کعبہ کیطرف اور جمع کرنے
علوم اور فضائل کا بہی بعد رسولخدا کے مثل اونکے کوئی نہ تہا اور کل احکام الہی پر پہلے ہی عمل کرنیوالے تہے پس ثابت ہوا اس سے سابق ہونا علی کا جمیع امت سے اور امام احمد بن حنبل نے بہی مسند مین
لکھا ہے کہ صدیق تین ہین کہ سب سے پہلے انبیا کو سچا جاننے والے تین آدمی ہین مومن آل فرعون کہ وہ خرقیل تہے اور مومن آل یٰسین کہ وہ حبیب نجار تہے اور علی بن ابیطالب اور تفسیر ثعلبی مین ابن عباس سے
روایت ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب نے کہ مین بندہ خدا کا ہون اور بہائی رسول اللہ کا اور مین صدیق اکبر ہون اور سوا میرے جو کوئی اپنے تئین صدیق اکبر کہے وہ جھوٹا ہے اور اکثر مفسرین یہی کہتے ہین کہ سابقون
انبیا اور خاص بندے خدا کے ہین کہ جو ہر حکم خدا مین سبقت کرتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے خلقت کو تین قسم کا پیدا کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے
وکنتم ازواجا ثلثة اور فرمایا کہ پس سابقون انبیا ہین اور خاص بندے خدا کے اور سبب پیدایش انکے یہ ہے کہ خدا تعالی نے اونمین پانچ روحین پیدا کی ہین ایک روح قدس کہ جسکے سبب سے پاک کہ جسکے سبب سے سب چیزونکو
اونہونے پہچانا اور دوسری اونکی روح ایمان ہے کہ اوس روح کے سبب سے اونہونے خوف کیا خدا کا اور تیسری اونکی روح قوت ہے کہ اوسکے سبب سے قادر ہوے وہ طاعت خدا پر اور چوتھی اونکی روح شہوت ہے یعنی روح خواہش
کہ خواہش کی اونہونے طاعت خدا کی اور ناخوش و مکروہ جانا اونہونے گناہونکو اور پانچوین روح مدرج پیدا کی کہ جسکے سبب سے وہ آدمی زمین مین چلتے پہرتے اور آتے جاتے ہین اور مومنین مین جو کہ
اصحاب میمنہ ہین اونمین چار روحین پیدا کی ہین روح ایمان کہ جسکے سبب سے اونہونے خوف کیا خدا کا اور دوسری روح قوت کہ جسکے سبب سے قوی اور قادر ہوے وہ طاعت خدا پر اور
تیسری روح شہوت کہ جسکے سبب سے خواہش کی اونہون نے طاعت خدا کی اور چوتھی روح مدرج ہے کہ جسکے سبب سے وہ آدمیونمین آتے جاتے ہین اور سوری [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ہو [illegible]

اصحاب مشئمہ مین داخل ہین اسواسطی کہ روح ایمان اونمین نہین ہے اشعار داخل نہین ہین زمرہ مین گر سابقون کے + کچہہ بہی کا غم ہنوگا الہی کبہی مجہے + میمنہ کی لوگونمین ہو جتی
مشئمہ کے زمرہ سی دوری مجہی ہے + اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مجہسی جبرئیل نے کہا کہ
علی اور شیعہ اوسکے ہین کہ وہ طرف جنت کے سبقت کرنیوالی ہین نزدیک کئی گئے ہین کرامت خدا کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ میری باپ نے بعضی شیعونسی کہا
تم گروہ خدا کی ہو اور تم مددگار اور نصرت کرنیوالے خدا کی ہو اور تم سبقت کرنیوالی پہلے اور پچہلے ہو دنیا مین سبقت کرنیوالی طرف دوستی ہماری کی ہو اور آخرت مین سبقت کرنیوالی طرف
بہشت کے ہو البتہ علی کے شیعہ سابقون مین داخل ہین لیکن شیعہ ہونا بہت مشکل ہے اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی سابقونمین سے اپنی مکان سے بہشت مین باہر نکلیگا تو اوسکے چہرے سے
اسقدر نور تابان ہوگا کہ بہشت کے آدمی اوس سے حیران اور تعجب مین ہو جائینگے اور اوس نور سے پہچانینگے کہ یہہ سابقونمین سے ہے اور بعد خدا تعالی سابقون کے درجون اور مرتبونکی بلندی
خبر دیتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ وہ سابقون نزدیک کئے گئے ہین درجہ اور مرتبہ مین رحمت خدا سے کہ درجے اونکی نزدیک عرش کے ہین فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ بیچ بہشتون نعمتونکی کہ قسم
قسم کی نعمتون سے وہ پُر ہین پس اون بہشتونمین وہ ہونگے کہ وہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ گروہ بڑا ہی پہلے لوگونمین سے یعنے پہلے امتونمین سے آدم سے خاتم النبیین تک سابقون بہت ہین
وَقَلِیْلٌ اور تہوڑے ہین مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ پچہلے لوگونمین سے یعنی امت محمد صلعم لوگونمین سے اور اگرچہ سابقون پہلے امتونکے ہماری پیغمبر کے امت کی سابقون سے زیادہ ہین لیکن مجموع جنتی
ہماری پیغمبر کی امت کی پہلے امتونکی سب جنتیون سے زیادہ ہونگی اور وجہ پہلے امتونکی سابقون کی بہت ہونیکی یہہ ہے کہ ایک لاکہہ اور چوبیس ہزار تو اونمین پیغمبر ہی ہین اور اس سے
زیادہ اونکی اوصیا ہین اور سوای انکی معلوم نہین کہ بندگان صالحین اور مخلصین اونمین کسقدر ہونگی اور بعضی کہتے ہین کہ سابقون اولون اور سابقون آخرون امت محمد صلعم سے ہی اور اس
آیت مین مراد ہین نہ پہلے امتونکی یعنے اس آیت کی اسطرح ہوگی کہ وہ سابقون ایک جماعت بڑی امت محمد صلعم کے لوگونکی ہے اور تہوڑے ہین پچہلے لوگون امت محمد صلعم مین سے اور وہ سابقون
بہشت مین ہونگے عَلٰی سُرُرٍ اوپر تختونکی کہ مَّوْضُوْنَةٍ جو بنی گئے ہین سونیکے تارونسی اور یاقوت اور زمرد اور قسم قسم کے جواہر سے وہ جڑاو ہین اور بعضی کہتے ہین کہ ہر تخت تین سو ہاتہہ اونچا ہی اور سابقون جسوقت اوس پر
جانا چاہینگے تو وہ تخت اپنی سر کو نیچے کو جہکا دیگا اور جسوقت وہ سوار ہو جائینگے تو پہر وہ اپنی سر کو بلند کرلیوینگے پس وہ لوگ اون تختونپر ہونگے مُّتَّكِئِیْنَ جسوقت کہ تکیہ لگائینوالے ہونگے اوپر اون
تختونکے مُتَقٰبِلِیْنَ آمنے سامنے بیٹہنے والے ہونگے اور علی سرر اور متکئین اور متقابلین تینون حال واقع ہوئے ہین یعنے آپسمین وہ مقابلہ ہو کر بیٹہے ہونگے تاکہ ہر ایک شخص دوسری کی دیدار سے لذت
پائے اور اوسکو دیکہہ کر خوش ہو اور جسوقت وہ تختون پر بیٹہی ہونگے تو یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ پہرینگے اوپر حکم اونکے کے خدمت کرتے ہوئے وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ لڑکے ہمیشہ رہنی والی اونکی پاس
لڑکپن کی شکل مین ہمیشہ رہنیوالے ابدالآباد کمال تازگی اور حسن و جمال کے ساتہہ کہ وہ صورت لڑکپن کی اونکی کبہی نہ بدلیگی اور حق تعالی نے لڑکے واسطی خدمت کی اوسواسطی مقرر کئی ہین کہ لڑکے
بہ نسبت مردونکی خدمت کرتے ہوئے اچہی معلوم ہوتے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مخلد مشتق ہی خلد سے کہ گوشوارہ کے معنے مین ہی یعنے وہ لڑکے آراستہ کئی گئے گوشوارونسی اور جناب رسول خدا
صلعم سے لوگون نے مشرکین کے لڑکونکا حال جو پوچہا تو فرمایا کہ یہہ خدمتگار بہشتیونکی ہونگی اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہہ لڑکے دنیا کے لوگونکے اولاد ہین نہ تو اونکی واسطی
نیکیان ہین کہ عوض مین اونکے ثواب انکو ملے اور نہ اونکے ذمہ بدیان ہین کہ اونکی سزامین گرفتار عذاب ہون پس وہ لڑکے اون سابقونکے گرد خدمت کرتے ہوئے
پہرینگے بِاَكْوَابٍ ساتہہ آبخورونکی وَّ اَبَارِیْقَ اور آفتابونکے اور اکواب جمع کوب کی ہے اور کوب اوس پانی پینیکے برتن کو کہتی ہین کہ وہ نہ ٹونٹی رکہتا ہو اور نہ دستہ
رکہتا ہو پکڑنیکے واسطے اور اباریق جمع ابریق کی ہی اور ابریق اوس برتن کو کہتی ہین کہ جو ٹونٹی اور دستہ دونون رکہتا ہو جیسے کہ آفتابہ پس وہ لڑکے یہہ ظروف ہاتہون مین
لئے گرد اونکے پہرینگے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ اور پہرینگے ساتہہ پیالیونکے بہری ہوئی شراب سے کہ وہ نہایت صاف مثل آب زلال کے ہوگی اور اوسکی پینے سے نہ درد سر ہوگا اور نہ بیہوشی
ہوگی چنانچہ فرماتا ہے کہ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا نہ دردسری ہو جائینگے اوس شراب سے بعد اوسکے پینیکے وَلَا یُنْزِفُوْنَ اور نہ بیہوش اور مست کئی جائینگے اوسکے پینے سے اور نہ عقل مین
کچہہ فرق آئیگا وَفَاكِهَةٍ اور میوونکی یعنی اور طواف کرینگے اور پہرینگے گرد اونکے خدمت کرتے ہوئے ساتہہ میوونکی مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ اون میوونمین سے کہ پسند کرین وہ بہشتی وَ
لَحْمِ طَیْرٍ اور ساتہہ گوشت پرندونکی کہ پاکیزہ تر سب گوشتونسے ہے مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ اون گوشتونمین سے کہ خواہش کرین وہ بہشتی خواہ بہنا ہو خواہ جوش دیا ہو اور رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہی کہ سردار سالنونکا گوشت ہی اور گوشت سردار سب کہانونکا ہی دنیا اور آخرت مین اور منقول ہے کہ اگر بہشتی کو رغبت طرف گوشت کی ہوگی تو خدا تعالی گوشت
مرغ کا پختہ کیا ہوا پیدا کردیگا تاکہ اوسکو احتیاج ذبح کرنے اور پکانیکی ہنو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو پرندہ کہ اوسکے دلمین گزریگا وہی بنا ہوا اوسکی خواہش کے موافق حاضر ہوگا
اور ابو سعید خدری نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ بہشت مین پرندے ہین کہ وہ اُڑتے ہوئے پہرتے ہین اور ہر پرندہ کی ستر ہزار پر ہین اور جسوقت مومن کہانیکی طرف
رغبت کریگا تو ایک پرندہ اونمین سے اوسکی پاس آئیگا اور اوسکے خوان مین جا بیٹہیگا اور اپنی پرونکو جہاڑے اور ہر پر سے اوسکی ایک کہانا نکلے کہ وہ برف سے زیادہ سفید ہو اور شہد سے زیادہ شیرین
ہو اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو اور دوسرے کہانیکے مشابہ ہنو اور بعد اوسکے وہان سے اوڑ کر بہشت کے درختون پر جا بیٹہے وَحُوْرٌ اور پہرینگے گرد سابقونکے خدمت کرتے

وہ ہین کہ جو سلام مین پیدا ہوئے ہین فرمایا کہ یہہ امر نہین ہے بلکہ وہ ہین کہ جو جوری نکرین اور تکبر نکرین اور خدا پر توکل کرین اور خصوصیت ان ہیون حجرو
کی یہہ ہی کہ عربکے برخلاف ہکی عادت کی تہی اور بعد کی فرمایا کہ امیدوار ہون کہ امت میری چہارم بہشتیون مین سے ہون ہمنی یہہ سنکر تکبیر کہی بعد اسکی فرمایا کہ بلکہ امیدوار ہون کہ آدہی
بہشتیون مین ہونگے ہمنے یہہ سنکر تکبیر کہی بعد اسکی یہہ آیت نازل ہوئی کہ ثلة من الاولین وثلة من الآخرین وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ وصاحب دست چپ کیا ہین صاحب دست
چپ یعنی جنکو نامہ اعمال دست چپ مین دیے جائینگے اور عرش کی جانب چپ اونکی جگہہ ہے اور یہہ تعجب ہے ذلت اور رسوائی سے یعنی وہ لوگ نہایت خواری مین ہونگے فِیْ
سَمُوْمٍ بیچ لو کی کہ نہایت گرم ہی اور دوزخ کی آگ مین سے نکلتی ہے پس ایسی سخت گرم لو مین ہونگے وَحَمِیْمٍ اور بیچ آب گرم کی کہ بہت گرم اور کہولتا ہوا ہی وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ
اور بیچ سایہ کی دہوین سی کہ نہایت گرم اور سیاہ ہوگا اور کہتی ہین کہ جسوقت حرارت لو کی اونکی بدنون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ آبگرم کیطرف پناہ لیجائینگی جیسی
دنیا مین گرمی کا مارا ہوا پانیکو طلب کرتا ہے اور جسوقت آب گرم مین جائینگے تو زیادہ ایذا پائینگی اوسوقت سیاہ دہوین کیطرف پناہ لیجائینگے اور بعضی کہتے ہین کہ یحموم
ایک پہاڑ ہے درمیان آگ کے کہ دوزخی اسکے سایہ مین پناہ لیجائینگے اور بعضی کہتی ہین کہ وہ آگ ہی سیاہ اسواسطے کہ آگ دوزخ کی اور دوزخی اور لباس اونکا اور جو کچہہ اوسمین ہے
سیاہ ہی اور وہ سایہ دہوئیکا لَّا بَارِدٍ نہ سرد ہی مثل اور سایون کے کہ اونکی نیچے آرام کرتے ہین وَّلَا کَرِیْمٍ اور نہ فائدہ پہونچانی والا اور نہ آرام بخشنی والا ہوگا وہ اونکی واسطے کہ جو
نیچی بیٹہی اور اب اونکی عذاب کے سبب کو بیان کرتا ہے کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ لوگ تہی قَبْلَ ذٰلِكَ پہلے اوسکی کہ جب دنیا مین تھے مُتْرَفِیْنَ ناز و نعمت مین بیٹہنے والے کہ حرام مین
مشغول رہتی تہے اور نفس کی خواہش کی پیروی کرتے تہے اور گناہون سے پرہیز نہین کرتے تہی اور جو جی چاہتا تہا وہی کہاتے تہے اور پہنتے تہے اور حلال اور حرام مین
فرق نہین کرتے تہی اور نتیجہ اونکا یہہ تہا ناز و نعمت مین پرورش پانا وَكَانُوْا یُصِرُّوْنَ اور تہی وہ کہ استادگی اور ہٹ کرتے تہی عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ اور گناہ بڑی کہ وہ شرک ہی اور اوس سے باز
نہین آتے تہی اور توبہ نہین کرتے تہی اور یا یہہ کہ جہوٹی قسم کہاتے تہی کہ قیامت نہ آویگی وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اور تہی وہ کہ کہتے تہی انکار کی راہ سی کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مر جائینگے ہم
وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم مٹی وَّعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو اوسوقت ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم البتہ اوٹہائے جائینگے زندہ کرکی اپنی قبرون سے
اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے بہی اوٹہائی جائینگے زندہ کرکی بعد خاک ہو جانیکے یہہ نہایت تعجب اونکا تہا کہ بہلا بعد خاک ہو جانیکے ہم بعد مرنیکے اور ہمارے باپ دادا اونکو دوبارہ
زندہ ہونگے خدا اسکے جواب مین فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اونکی جواب مین کہ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ تحقیق کل پہلے لوگ تمہاری باپ دادا وغیرہ وَالْاٰخِرِیْنَ اور تمام پچہلی تم اور سوای تمہاری لَمَجْمُوْعُوْنَ
البتہ جمع کئے جائینگے اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ طرف وقت مقرر کئے گئی روز معلوم کہ وہ روز قیامت ہی اور بعد اسکے خطاب کرتا ہی اہل مکہ وغیرہ سی کہ ثُمَّ اِنَّكُمْ پہر تحقیق
تم اوس روز اَيُّهَا الضَّاۗلُّوْنَ ای گمراہو طریق حق سے الْمُكَذِّبُوْنَ جہٹلانیوالو قیامت کی لَاٰكِلُوْنَ البتہ کہانیوالی ہو تم اوس روز مِنْ شَجَرٍ درخت سے مِّنْ زَقُّوْمٍ کہ وہ زقوم
ہی پہلا من ابتدائیہ ہی اور دوسرا بیانیہ ہے اور زقوم کی تحقیق سورہ صافات مین گزر گئی ہے یعنی بعد زندہ کرنیکے تمکو اوس درخت مین سے کہلائینگے فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا پس بہرنیوالے
ہو اوس درخت سی الْبُطُوْنَ پیٹونکو بہوک کی شدت سی فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ پس پینے والی ہوگے اوپر اوس درخت کی یعنی اوسکی کہانیکے بعد مِنَ الْحَمِيْمِ آب گرم کو ہوتے
پیاس کی شدت مین اور کہتی ہین کہ پہلی دوزخیونکو بہوک سی عذاب کرینگے اور وہ بہوک کی شدت مین اوس سے اپنی پیٹونکو پر کرینگے اور بعد اسکی اونکو پیاس کا غلبہ ہوگا
تو آب گرم اونکی پیش کرینگے اور پیاس کی شدت مین اونکا یہہ حال ہوگا کہ فَشٰرِبُوْنَ پس نوش کرینگے وہ آبگرم مین سی شُرْبَ الْهِيْمِ پینا اونٹ پیاسی کا سا کہ مدت تک
اوسنے پانی نپایا ہو اور جسوقت پانی پر پہونچتا ہے تو اوسپر گر پڑتا ہے اور یہہ جمع ہیم اور ہیمار کی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ شتر تشنہ ہی اور
استسقا کی مشابہ اوسکی بیماری ہوتی ہی کہ پیاس اوسکی بند نہین ہوتی اور بعضی کہتے ہین کہ ہیم جمع ہیام کی ہی اور ہیام ریت کو کہتی ہین کہ وہ پانیکو کثرت سے پیتا ہی اور ریت مین
جذب ہوجاتا ہی اور اوسکی کچہہ باقی نہین رہتا اور فرماتا ہی کہ هٰذَا یہہ کہانا اور پینا نُزُلُهُمْ مہمانی اونکی ہی یَوْمَ الدِّیْنِ بیچ دن جزا کی جیسی کہ مہمانونکی سامنے جو کچہہ کہ فیالوقت موجود
ہوتا ہے رکہتی ہین اور بعد اوسکی انواع اور اقسام کے کہانی اونکی واسطی طیار کرتے ہین ایسی ہی اون دوزخیونکی واسطی وہ پہلا کہانا اور پینا بطور مہمانی کی ہی اور بعد اوسکی طرح طرح عذاب دوزخ مین
اونکی واسطی ہونگے اور مہمانی کا کہانا اونکی کہانیکو کہنا ہنسی کی راہ سی ہی اور اب دوبارہ زندہ کرنیکی مقدمہ مین دلیل بیان کرتا ہی کہ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ ہمنی پیدا کیا ہی تمکو پہلی اور تمکو بہی اوسکا اقرار
ہی کہ ہمنی ہی تمکو پیدا کیا ہی فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ پس کیون نہین رہتے اور درست جانتی ہو تم دوبارہ زندہ کرنیکو اور اوسکا اعتبار کیون نہین کرتی ہو اور عقلمندان اور سمجہنی والون پر واضح
ہی کہ جو کوئی کہ اول پیدا کرنی پر قادر ہی تو بعد اوسکی دوبارہ زندہ کرنے پر بہی اوسکو قدرت ہوگی اور فرماتا ہی کہ اَفَرَءَيْتُمْ کیا پس دیکہا تمنی کہ مَّا تُمْنُوْنَ وہ چیز کہ منی ڈالتے ہو تم عورتکے
پیٹ مین یعنی خبر دو تم مجہکو اوس نطفہ سی کہ عورتکے پیٹ مین گراتے ہو ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ کیا تم پیدا کرتے ہو اوس منی کو آدمی کی صورت مین اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ یا ہم پیدا کرنیوالی ہین اور اوسکا تو
اقرار ہی پس چاہئی کہ دوبارہ پیدا کرنیکا بہی سچ جانو اور اوسکا اقرار کرو کہ دوبارہ پیدا کرنا بہت آسان ہے اور جیسی خدا بعد پیدا کرنیکی مارڈالنی پر قادر ہی ایسی ہی بعد مارڈالنیکی زندہ کرنیکے

بہی قادر ہے اور فرماتا ہی کہ نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنی مقدر اور مقرر کیا ہی بعد پیدا کرنیکی بَیْنَکُمُ الْمَوْتَ درمیان تمہارے موت کو اور ہرایک کے واسطے ایک وقت اجل کا مقرر کیا ہی اور
مثل روزیکی اوسکو سب پر تقسیم کیا ہی موافق مشیت کے اور ابن کثیر نے قدرنا کو تخفیف سی پڑہا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ اور نہین ہم سبقت کیئے گئے کہ کوئی ہم پر غالب ہوکر ہمکو عاجز کردی اور اپنا قابو
عَلٰی اَنْ نُّبَدِّلَ اوپر اوسکے کہ بدل دین ہم تمکو اَمْثَالَکُمْ مانند اون تمہارے یعنی اگر ہم تمکو تمہاری مانند اور مثل کے لوگون سے بدلنا چاہین تو ہرگز ہمکو کوئی عاجز نہین کر سکتا ہی
وَنُنْشِئَکُمْ اور اوپر اسکی کہ پیدا کرین ہم تمکو یعنے کوئی ہم سی سبقت کرکے اور آگے بڑہ کے ہمکو عاجز نہین کرسکتا ہے اس سے کہ پیدا کرین ہم تمکو فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بیچ اوس صورت کی کہ نہین
جانتے ہو تم مثل صورت خوک اور بندر اور ریچہ کے پس جس صورت مین کہ ہمکو قدرت ہی تمہارے بدل دینے پر اور مثل تمہارے اور آدمیونکی پیدا کرنے پر اور تمکو تمہاری غیر صورتونکے پیدا کرنے پر تو
دوبارہ زندہ کرنے پر بہی ہمکو بلاشک قدرت ہی وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی اور البتہ تحقیق جانا ہی تمنے پیدایش پہلے کو کہ وہ نطفہ سے خون ہوجاتا ہی اور خون
سے گوشت ہوجاتا ہی اور بعد اسکی گوشت کا ٹکڑا پوست لپٹنا اور رگون اور پٹہونکا پیدا ہونا ہی اور جب صورت انسانی تمام ہوگئی تو بعد اوسکے روح کا اوسمین داخل ہونا ہی ان سب چیزونکا
تم اقرار کرتے ہو کہ خالق اسکے ہم ہین فَلَوْلَا تَذَکَّرُوْنَ پس کیون نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیون نہین یاد کرتے ہو تم ہماری قدرت اور قوت کو اور اوسکو کیون نہین دلیل لاتے دوبارہ
پیدا کرنے پر اسواسطے کہ جو کوئی کہ پہلی پیدایش پر قادر ہے وہ دوسری مین عاجز ہوگا اَفَرَءَیْتُمْ کیا پس دیکہا تمنے یعنے خبر دو تم مجہکو مَا تَحْرُثُوْنَ اوس چیز سے کہ بوتی ہو تم
تخم ریزی کرکے ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَہٗ کیا تم اوگاتے ہو اوس تخم کو زمین مین اور اوسکو روز بروز بڑہاتے اور سبز کرتے ہو اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ یا ہم اوگانیوالے ہین اور اوسکے
بڑہانیوالے اور سبز کرنیوالے پس جسوقت کہ تمکو اقرار ہے کہ ہم ہی اوسکو اوگاتے ہین تو کیون نہین تامل کرتے کہ تمکو معلوم ہو کہ جو کوئی کہ تخم کے اوگانے پر قادر ہے
وہ البتہ دوبارہ زندہ کرنے پر بہی قادر ہوگا اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ یہہ نہ کہو کہ زراعت کی ہے میں بلکہ کہو کہ حراثت کی ہے میں اسواسطے
کہ زراعت اوگانے کو کہتی ہین اور حراثت تخم ریزی اور بونیکو کہتے ہین اور بعضون نے انتم پڑہا ہے ایک ہمزہ سی اور فرماتا ہی کہ لَوْ نَشَآءُ اگر چاہین ہم اور مصلحت ہماری
تقاضا کرتی ہو تو لَجَعَلْنٰہُ البتہ کردیوین ہم اوس کہیتی کو پہلی پختہ ہونے سی حُطَامًا بہس اور اوسکو توڑ کر ریزہ ریزہ اوسکا کردیوین فَظَلْتُمْ پس ہوجاؤ تم
تَفَکَّہُوْنَ تعجب کرتے اوس قضیہ اور بلاسے اور افسوس کرو تم اور کہو تم کہ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ تحقیق ہم البتہ تاوان دی گئی ہین اور نقصان دی گئی ہین اور یا یہہ کہ ہلاک کیا
گئی گئی ہین ہم بسبب ہلاک ہونے ہماری روزیکی اور بعد اوسکی ترقی کرکے کہتا ہے کہ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ بلکہ ہم محروم ہین روزیسے اور بالکل اوس سے بی نصیب ہوگئی کہ اگر ہمارا
حصہ اسمین ہوتا تو یہہ قضیہ واقع نہوتا اور وجہ ترقی کی یہہ ہے کہ مغرم تو وہ ہوتاہے کہ جسکی پاس کچہہ ہو اور محروم وہ ہی کہ جسکے پاس کچہہ نہو اور ابوبکر نے انا لمغرمون کو دو
ہمزہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے ایک ہمزہ سی اور فرماتا ہے کہ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ کیا پس دیکہا تمنے پانی کو جو کہ پیتی ہو تم یعنے خبر دو تم مجہکو پانی سی جسکو کہ تم پیتی ہو واسطے
دفع کرنے تشنگی کے اور باقی رہنے زندگی کے ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ کیا تم اوتارتے ہو اوس پانیکو مِنَ الْمُزْنِ بادل سے اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ یا ہم اوتارنیوالے ہین اپنی قدرت سی اور کہتے ہین
کہ مراد ابر سپید ہے کہ پانی اوسکا بہتر اور لطیف ہوتا ہے لَوْ نَشَآءُ اگر چاہین ہم تو جَعَلْنٰہُ کردیوین ہم اوس پانیکو اُجَاجًا تلخ اور شور کہ اوسکو کوئی نہ پی سکے تلخ اور
شور ہونیکے جہت سی فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ پس کیون نہین شکر کرتے ہو خدا کا ان نعمتون پر اور اوسکی غیر کی عبادت کو کیون نہین ترک کرتے ہو کہ اوسکو چہوڑکر
اوسکی غیر کی عبادت مین سراسر ناشکری ہے اور فرماتا ہے اپنی قدرت کے علامت کے بیان مین کہ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ کیا پس دیکہا تم نے آگ کو کہ جسکو
چقماق سے نکالتے ہو تم یعنی پس خبر دو تم مجہکو آگ سی کہ جسکو تم ہی چقماق مارکر یا درخت سبز سے نکالتی ہو ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَہَآ کیا تمنے پیدا کیا ہی درخت اوسکا کہ وہ
آگ جب روشن ہوتی ہے تو ایک درخت اور جہاڑ کے صورت معلوم ہوتی ہے اور یا یہہ کہ وہ درخت مرخ اور عفار ہین کہ اونمین سی آگ نکلتی ہی اور
درخت لور سبز مین سے کہ جسکا ذکر سورہ یسین کی تفسیر مین ہوا ہی وہ درخت مراد ہین پس فرماتا ہے کہ کیا تمنے پیدا کیا ہے درخت آگ کا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ
یا ہم پیدا کرنیوالے ہین پس چاہئے کہ اقرار کرو ہماری قدرت کا اور جسوقت کہ ہم درخت سبز مین سی آگ نکالنے پر قادر ہین تو بیشک دوبارہ زندہ کرنے پر
بہی ہم قادر ہین نَحْنُ جَعَلْنٰہَا ہمنے کردیا ہی ہمنے اوس آگ کو تَذْکِرَۃً نصیحت اور یاد کرنا آتش دوزخ کا جسوقت اوسکو دیکہو تو آتش دوزخ کو یاد کرو اور بعضے کہتے ہین
کہ معنے یہہ ہین کہ ہمنے اس آگ کو نمونہ آتش دوزخ کا کیا ہے اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ یہہ آگ تمہاری کہ جسکو تم روشن کرتی ہو آتش دوزخ
کا حصہ ستر سے ایک ہی وَّمَتَاعًا اور کردیا ہی ہمنے اوس آگ کو فائدہ یعنے سبب فائدہ کا لِّلْمُقْوِیْنَ واسطے جنگل والونکے یعنے واسطے مسافرونکے کہ اوسکی روشنی مین بیٹہتے ہین اور اوسکی روشنی کی علامت
سے حال آبادی کی دریافت ہوجاتا ہی اور یا یہہ کہ ہمنے آگ کو کیا ہی سبب فائدہ کا واسطے بستی والونکے یعنی واسطے سب آدمیونکے کیا ہی کہ اوسکی روشنی مین بیٹہتے ہین اور موسم سرما مین اوس سے تاپتے ہین
اور ہمیشہ اوس سے کہانا پکاتے ہین اور جب کہ ایسی ایسی نعمتین ہمنے دی ہین تو فَسَبِّحْ پس تسبیح کرتو بِاسْمِ رَبِّکَ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے الْعَظِیْمِ بزرگ اور بڑا ہی نام پروردگار تیرے کا اور عظیم خواہ صفت

صفت اسم کی ہو خواہ رب کی دونو درست ہین اور مراد اوس سے خدا کو پاکی سے یاد کرنا ہی اور نام شی کا ہی دلالت ذات ہی پر کرتا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سے سبحان ربی العظیم ہے اور
منقول ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اوسکو اپنی رکوع مین کہو اور بعد اسکی واسطے تاکید کے حق ہونے قرآن کے کہ اسمین قیامت کے واقع ہونیکا ذکر ہی بیان کرتا ہے
کہ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ پس نہین قسم کہاتا ہون مین ساتھہ موضعون ستارونکی اوس خبر پر کہ جو بعد اسکی مذکور ہے یعنی حق ہونا قرآن کا اور بزرگی اوسکی سو واسطے کہ حال اوسکا بہت ظاہر ہی اوسکے
لئے قسم کہانیکی احتیاج نہین ہے اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ مراد مواقع النجوم سے اونکا پہینکنا ہے شیاطین کے واسطے اور مشرکین اون ستارونکی گرنیکی جگہکی قسم کہاتی تہی خدا
نے فرمایا کہ مین قسم نہین کہاتا ہون ستارونکی موقعونکے ساتھہ اور بعضی کہتے ہین کہ لا اسمین زائد ہی اور مراد مواقع نجوم سے اونکی غروب کی جگہہ ہے یعنی پس قسم کہاتا ہون مین ساتھہ مغرب ستارونکی کہ
وہ وقت عبادت تہجد والونکا ہی اور وقت نازل ہونیکا رحمت اور رضامندی خدا کا ہی واسطے اون مغربونکی قسم کہائی وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ یعنی جس چیز پر خدا قسم کہائی لَقَسَمٌ البتہ قسم ہے لَّوْ تَعْلَمُوْنَ
عَظِیْمٌ اگر جانو تم بڑی اور بزرگ قدر اور عقل کے نزدیک بہت معتبر اور لو تعلمون جملہ معترضہ واقع ہوا ہی درمیان موصوف اور صفت کے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ
جو کچہہ پیغمبر تمہارے روبرو پڑہتا ہے لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ البتہ قرآن ہے بزرگوار بہت نفع اور فائدہ والا اور کثیر الخیر کہ شامل ہے معاش اور معاد کی مصلحتونکو اور یا یہہ بزرگ ہے
خدا کی اور ملائکہ کے نزدیک اور مومنین کے نظرونمین اور کہتی ہین کہ بزرگ اس سبب سے ہی کہ وہ کلام خدا کا ہے اور محفوظ ہی تغیر اور تبدل سے اور یا اس اعتبار سے کہ وہ معجزہ ہی رسول خدا
کا اور یہہ قرآن ثابت ہی فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ بیچ کتاب پوشیدہ کے اور نگاہ رکہی گئی کے ملائکہ کے غیر سے اور مراد اوس سے لوح محفوظ ہی لَا یَمَسُّهٗۤ نہین چہوتے ہین اوس کتاب کو یعنی نہین
مطلع ہوتے ہین اوسکے مضمون سے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مگر وہ لوگ کہ پاک کئی گئے ہین گناہونسے و اخلاق بد سے اور کدورت بدنی سے اور اکثر مفسرین ضمیر کو قرآن کیطرف پہیرتے ہین یعنی نہین چہوتے ہین
قرآن کو مگر وہ کہ پاک ہین حدث سے کہ وضو سے یا غسل سے ہین اور یہی حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے بے وضو کو اور جنب اور حیض والی عورت کو اور
زچا کو غسل سے پہلے قرآن کے حرفون کا چہونا جائز نہین ہے اور اس صورت مین معنے نفی کے لا یمسہ مین نہی کے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی فرزند اسمعیل سے فرمایا تہا کہ پڑہ تو قرآن کو کہا کہ مجہکو وضو نہین
ہے فرمایا کہ قرآن کے حرفون کو مت ہاتہہ لگا اور ورق کو ہاتہہ لگا اور فقہا کی نزدیک بے وضو کو پڑہنا قرآن کا جائز ہے اور مس کرنا قرآن کے حاشیہ کا مکروہ ہے اور باقی مسائل قرآن کے پڑہنے اور چہونیکی فقہ کی
کتابونمین ہین تَنْزِیْلٌ نازل کیا گیا ہی قرآن اور یہہ خبر ہی مبتدا محذوف کی یعنی وہ قرآن نازل کیا ہوا مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالمونکی طرف سے ہی اور کفار مکہ سی بر سبیل انکار خطاب کرتا ہی کہ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ
کیا پس ساتہہ اس سخن کے کہ وہ قرآن ہے اَنْتُمْ تم اے کفار مُّدْهِنُوْنَ سستی کرنیوالے ہو اور دل سے اوسپر ایمان نہین لاتی ہو مضبوطی کے ساتہہ اور بعضے مدہنون کے معنے مکذبون کہتی ہین یعنی جہٹلانیوالے ہو تم قرآن کے وَتَجْعَلُوْنَ
اور کرتے ہو تم رِزْقَكُمْ روزی اپنی کو کہتی ہین کہ مضاف اسکا محذوف ہے یعنی کرتے ہو تم شکر روزی اپنی کو یعنی جو کچہہ کہ قرآن مین روزی اور حصہ تمہارا ہی اوسکی شکر بجا
تم یہہ امر کرتے ہو کہ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ بتحقیق تم جہٹلاتے ہو قرآن کو اور اسیواسطے جو کچہہ قرآن مین ہے تم اوسکے برخلاف کرتے ہو اور ابن عباس سے اسکی تفسیر مین اسطرح منقول
ہے کہ کرتے ہو تم شکر باران کو کہ سبب تمہارے روزیکا ہی یہہ جہٹلانا تم اور کہو تم کہ خدا کیجانب سی نہین ہے بلکہ کہو تم کہ یہہ باران فلانے ستارہ کی اوترنے سے اور فلانے کے
چہڑنے سے ہے اور بعد اسکی ابن عباس نے کہا کہ سبب اسکا یہہ تہا کہ رسول خدا ہمراہ اصحاب کے ایک سفر مین تہے اور راہ مین تشنگی سب پر غالب ہوئی اور پانی میسر نہوا اور رسول
خدا سے شکایت کی اور کہا کہ یا رسول خدا تشنگی ہم پر غالب ہوئی ہی اور نوبت ہلاکت کی پہونچی ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعا کرون اور خدا تعالی باران رحمت
نازل کرے تو تم کہوگے کہ فلانے ستارہ کے نکلنے سے یہہ باران رحمت نازل ہوئی ہے صحابیون نے کہا کہ یا رسول خدا یہہ وقت ستارہ کی تاثیر کا نہین ہے تاکہ ہم اوسکو ستارہ کیطرف
نسبت دیوین رسول خدا نے دو رکعت نماز کی پڑہی اور دعا کی کہ ایک ہوا اچہلی اور بادل ظاہر ہوا اور اس کثرت سی مینہہ برسا کہ تمام تالاب اور جہیلین پر ہوگئین اور اونہون نے
اپنی برتن اور مشکین پانی سے پر کرلئے رسول خدا نے ایک مرد کو دیکہا کہ اپنا قدح پانی سی بہرتا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ باران فلانے ستارہ کے جہت سی ہے حضرت نے فرمایا کہ مین جانتا تہا
کہ بسبب نجوم مین ہے ایسا کہینگے پس حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک کو لوگون نے کہا کہ علم نجوم کو سیکہہ تو تاکہ تو اس
علم سے بہی بے نصیب نرہے کہا کہ مجہکو اوس سے منع کیا ہے اسواسطے کہ رسول خدا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنی امت
پہ تین چیزکا بہت خوف کرتا ہون ایک تو ظلم کرنا ائمہ ہدی پر اور دوسرے جہٹلانا قضا و قدر کا اور تیسرے ایمان لانا ستارون پر اور فرمایا ہے
رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ایمان لایا ستارون پر اوسنی کفر کیا اور بعد اسکے منافقون کے نفاق کو بیان کرتا ہے اور اونکو خوف دلاتا ہی کہ فَلَوْلَآ
پس کیون نہین اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ جسوقت پہونچی روح گلی کو وقت مرنیکے وَاَنْتُمْ حِیْنَىِٕذٍ اور تم اوس وقت تَنْظُرُوْنَ دیکہتی ہو حال اوسکا نزع
مین جو کچہہ ہے اور بہت حیران ہو اور علاج اوسکا کچہہ نہین کرسکتے ہو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ اور ہم زیادہ نزدیک ہین باعتبار علم اور قدرت کے طرف اوسکی مِنْكُمْ تم سی تمہاری نسبت
کے وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ لیکن نہین دیکہتی ہو تم اوسکو اور نہین جانتی ہو کہ اوس مرنیوالی پر کیا گزرا ہے اور یا یہہ کہ مراد علم اور قدرت کی نزدیک ہونسی نزدیک ہونا ملائکہ کا ہی

جو کہ قبض کرنیوالے ارواح کے ہین یعنی ملائکہ ہمارے کہ اوسکی روح قبض کرنیکو حاضر ہین وہ تم سے زیادہ نزدیک ہین فلولا ان کنتم پس کیون نہین اگر ہو تم
غیر مدینین یعنی جزا دیے گئے قیامت مین اور جانتے ہو کہ قیامت کے روز ہمکو جزا نہ ملیگی اور کسی عمل بد کی سزا ہمکو نہین ہوگی تو کیون نہین ترجعونھا پہیرتے ہو تم اوس روح کو بدن
مرنیوالیکے جو کہ نزع مین پڑا ہے اور روح کو اوسکے بدن مین جاری کرکے پہر ویسا ہی کرلو جیسی کہ وہ پہلے تہا ان کنتم صادقین اگر ہو تم راست گو کہ خدا تعالے تمکو یونہی چھوڑیگا بدون
سزا دیے ہوے اور حشر کا تم بالکل انکار کرتے ہو اور خدا کو جہٹلاتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمکو ہمارے عملونکی کچھہ جزا نہ ملیگی اور نہ ہم پہر زندہ ہونگے تو چاہیے کہ اوسکو تم مرنے سے بچا لو اور روح اوسکی
کو کلی سے بدن کی طرف اولٹا پہیر لو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روح نزع والے کی جسوقت حلقوم کو پہونچتی ہے تو اوسکو محل اوسکے جو کہ بہشت مین ہین دکہلایا جاتا
ہے وہ کہتا ہے کہ مجھکو دنیا کی طرف پہیر کر مین اپنے لوگونکو خبر کر دون اوسکو جواب ملتا ہے کہ اب دنیا کی طرف جانا نہین ہو سکتا اور اب خدا تعالے اوس نزع والیکی قسمونکی تفصیل
بیان کرتا ہے کہ فاما ان کان پس لیکن اگر ہے وہ نزع والا من المقربین نزدیک کیے گئے درگاہ خدا کے یعنی پہلی تینون قسمون کی سابقون مین سے ہے تو واسطے اوسکے فروح راحت
ہے دنیا کی تکلیفون سے اور یا یہہ کہ رحمت ہے کہ باعث زندگانی دائمی کا ہے اور یعقوب نے روح کو بضم را پڑہا ہے اور یہی قرات رسولخدا اور ابن عباس اور امام محمد باقر اور قتادہ اور حسن
ضحاک وغیرہ کی ہے اور باقیون نے بفتح را پڑہا ہے پس روح اوسکے راحت ہے یا رحمت ہے اور یا باقی رہنا ہوا کا ہے کہ اوس سے لذت پاتا ہے اور غم اوس سے دور ہوتا ہے
وریحان اور روزی ہے خوش واسطے اوسکے اور یا پہول بہشت کا کہ وقت مرنیکے اوسکے پاس موجود ہے کہ اوسکو سونگہا کرے اور یا مراد ہر زندگی اور کرامت و مراد
پانی سے ہے اور بعضی کہتے ہین کہ روح قبر مین ہوتا ہے اور ریحان بہشت مین اور بعضی کہتے ہین کہ روح گلی لگنا ہے باکرہ عورتونسے اور ریحان خلقت نیکونکی ہے وجنت نعیم اور
بہشت ہے نعمتونکا واسطے اوسکے کہ طرح طرح کی نعمتین اوسمین بہری ہوئی ہین واما ان کان اور لیکن اگر ہے وہ نزع کی حالت والا من اصحاب الیمین صاحبون دست راست
تو فسلام لک پس سلامتی ہے واسطے تیرے خوف اور مکروہات سے ای دست راست والے من اصحاب الیمین صاحبون دست راست سے یعنی تیرے بہائیونکی طرف سے سلام کرین وہ تجہہ
جیسے کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ الا قیلا سلاما سلاما اور یا یہہ کہ سلامتی ہے تجھکو جانب ملائکہ سے ای وہ شخص کہ تو اصحاب یمین سے ہے اور بعضی کہتے ہین کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ انک من
اصحاب الیمین یعنی سلام واسطے تیرے ہے کہ تو صاحبان دست راست سے ہے اور مشہور یہہ ہے کہ معنی آیت کی اس طرح سے ہین کہ سلام پہونچے طرف محمد صلعم دست راست والونکی جانب
کہ بہائی تیرے ہین اور سہو علی کے معنی مین ہے واما ان کان من المکذبین اور لیکن اگر ہے وہ مرنیوالا جہٹلانیوالون خدا اور رسول خدا کے مین سے اور انکار کرنیوالون قیامت
سے کہ الضالین گمراہ ہونیوالون مین سے ہے تو فنزل پس مہمانی اور پیشکش اور ضیافت ہے واسطے اوسکی قبر مین من حمیم آب گرم کہولتے ہوئے دوزخ کی وتصلیۃ جحیم
اور داخل ہونا آگ جلانیوالی مین قیامت کے دن ان ھذا تحقیق کہ یہہ یعنی جو کچھہ کہ ان تینون فرقون کے حق مین کہا گیا ہے لھو حق الیقین البتہ وہ حق یقین کا ہے
یعنی یہہ حق ہے کہ جو یقین سے ثابت ہے کہ کسی طرح کا شبہ اوسمین نہین ہے اور کہتے ہین کہ اضافت حق کی یقین کیطرف باوجود دیکہ دونو ایک معنی مین ہین واسطے تاکید کے ہے اور بعضی
کہتے ہین کہ یقین صفت ہے امر مقدر کی یعنی حق الامر الیقین فسبح باسم ربک پس تسبیح کر تو ساتہہ نام پروردگار اپنے کے العظیم بزرگ ہے اوس سے کہ شرک کو طرف اوسکی منسوب کرین
پاکی سے یاد کر تو اوسکو اوسکا اسم مبارک ذکر کرکے اور یا یہہ کہ سبحان ربی العظیم رکوع کہا کر اور یا یہہ کہ نماز پڑہہ تو اپنے پروردگار کے نام کے ذکر کے ساتہہ

ع

سورة الحدید

یہہ سورہ مدنی
ہے اور آیتین اسکی انتیس ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پانچون سورتین سبح اور یسبح پڑہے خواب کرنے سے پہلے تو نہ مریگا جبتک
قایم ہمارے کو دیکہہ یعنی مہدی علیہ السلام کو اور جسوقت دنیا سے کوچ کرے تو رسولخدا صلعم کے ہمسایہ مین ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ حدید
اور سورہ مجادلہ کو نماز فرض مین پڑہے تو ہرگز اوسکو عذاب نکرین اور اوسکے نفس اور مال مین نقصان نہ پہونچے اور بدن اوسکا تمام آفتون اور خللون سے بچے
سورتکو خدا نے تسبیح پر ختم کیا اور اوسکو شروع کیا تسبیح سے بسم اللہ الرحمن الرحیم سبح للہ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے اور پاکی سے اوسکو یاد کرتی ہے ما فی السموات جو
چیز کہ بیچ آسمانون کے ہے مثل ملائکہ اور آفتاب اور مہتاب کے والارض اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور دریا اور پہاڑ وغیرہ حاصل یہہ ہے کہ تسبیح خدا تعالے
کی عام ہے خواہ زبان مقال سے ہو خواہ زبان حال سے چنانچہ فرماتا ہے کہ ان من شیء الا یسبح بحمدہ پس تسبیح صاحبان عقل کی زبان سے ہے اور تسبیح اور چیزونکی
سے اور ذکر تسبیح کا اس سورت مین اور سورہ حشر مین اور سورہ صف مین ماضی کے لفظ سے ہے اور سورہ جمعہ اور تغابن مین مضارع صیغہ کے ساتہہ ہے اسمین اطلاع
ہے طرف اس امر کے کہ اوسکو ہر وقت اور ہر زمانہ مین تسبیح چاہیے ماضی اور حال اور استقبال مین اور سورہ بنی اسرائیل مین مصدر کے لفظ سے شروع ہے یہہ سب سے
زیادہ بلیغ ہے کہ وہ مطلق ہے اور مستحق ہونا تسبیح کا ہر وقت مین اور ہر شی کی جانب سے واسطے خدا کے اوس سے ظاہر ہوتا ہے وھو العزیز اور وہ خدا غالب ہے ہر چیز پر الحکیم حکمت والا ہے
جو کچھہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے لہ ملک السموات واسطے اوسکے ہے پادشاہی آسمانون کی والارض اور زمین کی اسواسطے کہ وہ پیدا کرنیوالا اور بکا اور تصرف کرنیوالا

اور تصرف کرنیوالا اپنا اور زمین کا وہی ہے اور سب اوسکے قبضہ قدرت مین ہی یُحْیِی زندہ کریگا قیامت کو وَیُمِیْتُ اور مارتا ہی دنیا مین وقت آنی اجل کے موافق مصلحت کے اور اصل
اوسکی یہی کہ جو مارے اور زندہ کرے وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنی والا ہی هُوَ الْاَوَّلُ وہ پہلے سب عالم سے ہی کہ اوسکی اول کا کوئی شروع نہین ہے کہ کب سے ہے بلکہ
یونہی چلا آیا ہی اور قدیم ہی وہ وَالْاٰخِرُ اور پیچھے سب سے ہی کہ سب فنا ہو جائینگے اور وہ ہی باقی رہیگا اور اوسکے آخر کی کچھ انتہا نہین ہے وَالظَّاهِرُ اور ظاہر ہے وجود اوسکا دلیلونکی کثرت سے
وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہی حقیقت اوسکی ذات کی عقل سے ہر عاقل کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ مین فرمایا ہی کہ وہ شخص ہے وہ کہ نہین ہے واسطے اول اوسکے کی نہایت اور نہ اوسکی آخر کی
کوئی حد ہی اور وہ شخص وہ ہی کہ پوشیدہ ہوا ہی اوسواسطے کہ وہ پوشیدہ امور میں سے ہی اور ظاہر ہوا ہی عقلونمین بسبب اسکے کہ دیکھا جاتا ہی خلقت مین اوسکی تدبیر کی علامتونکو اور منقول ہے
ایکروز رسول خدا صلعم ہمراہ اپنے صحابہ کے بیٹھے تہے ایک ابر آیا فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کیا ہی سب نے کہا کہ خدا جانتا ہی اور پیغمبر اوسکا فرمایا کہ اسکو عنایت کہتے ہین کہ یہہ سیر کرتا ہی
زمین کو اور سبز کرتا ہے بوٹیونکو اور حق تعالی اسکو باز رکہتا ہے اور منع کرتا ہی اوس قوم سے کہ اوسکو نہین جانتے ہین اور اوسکی عبادت نہین کرتے ہین اور شکر اوسکا ادا نہین کرتے اور بعد اسکے
فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ نیچی زمین کے اور اوپر اوسکی کیا ہے لوگون نے کہا کہ خدا اور پیغمبر اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ اوپر تو اوسکے آسمان دنیا ہی اور ساتوین آسمان تک ہر ایک نیچی دوسرے سے اونچی
ہر ایک آسمان سے دوسرے تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی اور نیچی زمین کے زمین ہی اور ایک مین سے دوسری زمین تک پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور بعد اوسکی فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی
کہ جان محمد کی اوسکے حکم مین ہے کہ اگر تم اوسکو عرش سے اوپر پکارو تو تمکو وہ جواب دیوے اور اگر ساتوین زمین کے نیچی پکارو تو وہ تمکو جواب دیوے اور اگر درمیان آسمان اور زمین کے پکارو تو تمکو وہ جواب دیوے
اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہی اور جاننے والا ہی کہ اوسکی نزدیک اول و آخر ہر چیز کا
اور ظاہر و باطن سب برابر ہی هُوَ الَّذِيْ وہ شخص ہے وہ خدا کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہے اوسنی آسمانونکو اور زمین کو فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ بیچ چھہ دن کے اور چھہ دن اسواسطی
فرمائی کہ بندی اپنی کام مین جلدی نکیا کرین ورنہ ایک آن مین پیدا کر سکتا تہا اور ذکر اسکا پہلے اسی کئی مرتبہ ہو لیا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پہر غالب ہوا اوپر عرش کے یا قصد کیا اوسکی
تدبیر کا اور اوسکے امور جاری کرنیکا موافق مصلحت کے اور بعضی کہتے ہین کہ عرش معنی بادشاہی ہے اور یہہ آیۃ اظہار قدرت ہے اب اپنی کمال علم کا ذکر کرتا ہے يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ جانتا ہی وہ چیز کہ
داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے جیسے کہ تخم واسطے بونیکے اور قطرے باران کے اور خزانے اور مردے قبرون مین وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہے اوس چیز کو کہ نکلتی ہے زمین سے جیسے کہ گہاس اور بوٹیان
اور کانین چیزین وَمَا يَنْزِلُ اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے اوسکو ہی جانتا ہے جیسے کہ برف اور باران اور اولے اور ملائکہ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اور وہ چیز کہ چڑہتی ہے بیچ اوس
آسمان کے وہ بہی اوسکو معلوم ہے جیسی کہ ارواح اور اعمال بندونکے اور دعائین اور ملائکہ اور بخارات زمین کے اور سوای اسکے غرض یہہ ہے کہ کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہے وَهُوَ مَعَكُمْ
اور وہ ہمراہ تمہارے ہی باعتبار علم اور قدرت کے کہ اوسکا علم اور قدرت تمہارے ساتھ متعلق ہے اور فضل اور رحمت کے اعتبار سے بہی بعضی بندونکی ہمراہ ہی پس اس جہت سے وہ تمہارے ہمراہ ہی
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ جس جگہ کہ ہو تم اسواسطی کہ اوسکا علم اور قدرت تمسے کسی حالتمین جدا نہین ہے پس تمہارا کوئی عمل اور کوئی حال اوسپر پوشیدہ نہوگا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتھ
اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بَصِيْرٌ بینا ہے اور دیکھنے والا ہے اور موافق اوسکے جزا اور سزا دیگا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطی اوسکے ہے بادشاہی آسمانونکی
اور زمین کی وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پہیرے جاتے ہین تمام امور کہ انجام سبکا طرف اوسیکے ہی اور جو کوئی سوای اوسکے دعوی مالک ہونیکا کرتا ہی آخر اوسکو فنا ہے
اور مالک اصلی وہ ہی ہے يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہے راتکو بیچ دن کے کہ دنکی رات بنا دی جیسی کہ موسم سرما مین وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کی رات کا دن بنایا
جیسے کہ موسم گرما مین فصلونکی مختلف ہونیکی واسطی مصلحت بندونکی وَهُوَ عَلِيْمٌ اور وہ جاننے والا ہی اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتہہ اون چیزونکی کہ سینونمین ہین پوشیدہ اور جیسی
اوس کلام مین بندونکو خوف دلاتا ہے گناہ کرنیسے پس جسوقت کہ خدا تعالی سب چیزونکا پیدا کرنیوالا اور جاننے والا اور قدرت رکھنے والا سب چیزونکا ہی تو اوسکی کفر کرنیوالو اور انکار
کرنیوالو اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ایمان لاؤ تم ساتہہ خدا کے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار اور اعتقاد کرو وَرَسُوْلِهٖ اور ساتہہ پیغمبر اوسکے کی ایمان لاؤ اور اوسکی نبوت کا اعتقاد
کرو کہ وہ محمد ہے صلعم وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو تم راہ خدا مین مِمَّا جَعَلَكُمْ اوس چیز مین سے کہ کر دیا ہے خدا نے تمکو مُسْتَخْلَفِيْنَ جانشین ہونیوالے پہلے لوگونکی
فِيْهِ بیچ اوس چیز کے کہ وہ مال ہین دنیا کے اور پہلے لوگ اونکو چھوڑکر مر گئے ہین اور بعد اونکے تم اونکے جانشین اور قائم مقام ہوکر اون مالونکی مالک ہوئی
ہو اور مثل پہلونکے تم اونمین اپنا تصرف کرتے ہو پس اون مالون مین سے دو اور نصیحت پکڑو تم اون لوگون سے کہ اونہون نے اوس مالکو نہ کہایا اور نہ خرچ کیا بلکہ
اوسکے کمانیمین رنج دیکھی اور رفاہ اوس سے حاصل نکیا اور بدون فائدہ اوٹھانیکے جمع کرکے تمہارے واسطے چھوڑ گئے اور تم بلا تردد اور مشقت اوسکے مالک ہوئے اور عنقریب
تمسے اوس جماعت کو پہونچیگا کہ بعد تمہارے وہ ہونگے پس پہلے اسسے کہ تمسے دوسرونکو پہونچے اوسکو راہ خدا مین خرچ کرو اور یہہ بہی کہ یہہ مال حقیقت مین تمہارا مال نہین ہے بلکہ خدا کا
مال ہے اس اعتبار سے کہ اوسنی اوسکو پیدا کیا ہے اور تمہارے تصرف مین اوسکو کر دیا ہے اور تم اوسکے تصرف مین مثل وکلا کے ہو خدا کی جانب سے اور جیسی کہ موکل اپنی وکیل کو

کہدیتا ہے کہ میرے مال کو فلانی جگہہ خرچ کیجو اور فلانی جگہہ خرچ نہ کیجو ایسی ہی خدا تعالی نی خرچ کرنیکا اور خرچ کرنیکے مقام بیان کر دیے ہین پس اوسکو تم خرچ کرو جیسیکہ حکم ہے
تمکو اور تمپر اوسکا خرچ کرنا بہت آسان ہے جیسیکہ اوس شخص پر آسان ہوتا ہی جو کسی کی جانب سے وکیل ہو کر خرچ کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نی
مالدارونکی مال مین محتاجون کا قوت اور رزق رکہا ہے اللہ تعالے بیان کرتا ہے حدیث قدسی مین کہ مال مال میرا ہے اور مالدار وکیل میرے ہین اور محتاج آدمی عیال میرے ہین
پس جو کوئی کہ بخل کرے میرے مال مین اوپر عیال میرے کہ اوسمین سے میری عیال کو نہ دیوے تو داخل کرونگا مین اوسکو آتش دوزخ مین اور اوسکی کچھہ پروا نہ کرونگا لیکن یہہ صدقہ جسکا
ذکر ہے مثل زکوۃ واجب کے اور اجر ایمان لانیکا اور اوسکی راہ مین خرچ کرنیکا جو خدا پر ہے تو بعد حکم ایمان لانیکے اور خرچ کرنیکے فرماتا ہی کہ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین خدا اور رسول پر مِنْکُمْ تم میں سے وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا ہے اونہون نے اپنی مالونکو راہ خدا مین کہ زکوۃ اور خمس ادا کیا ہے اور سوائے اوسکے امر خیر مین اوسکو صرف کیا ہی لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ
واسطے اون لوگونکے اجر ہے بڑا کہ وہ نعمتین ہین بہشت کی اور بعد اوسکی کفار کو زجر اور توبیخ کرتا ہے کہ وَمَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے ای کافرو کہ لَا تُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے
ہو تم بِاللّٰهِ ساتہہ خدا کے اور اوسکی وحدانیت کا اعتقاد نہین کرتے ہو وَالرَّسُوْلُ اور حال یہہ کہ پیغمبر کہ بہیجا ہوا اوسکا ہے يَدْعُوْكُمْ بلاتا ہے تمکو دلیلون اور حجتون کے وسیلہ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ تا کہ ایمان لاؤ تم ساتہہ پروردگار اپنے کی وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اور تحقیق لیا ہے خدا نے پیمان تمہارا اور عہد لیا ہے تمسے ایمان لانیکا پہلے لانیسے دلیلونکے
وسیلہ سے اور فکر اور تامل کرنیکے جہت سی کہ تمکو عقل عطا کی ہے اور تمہارے دلون مین عقل کی رہنمائیان رکہی ہین جو کہ ایمان کی طرف پہونچانیوالی ہین اور بعد
عقلی دلیلون اور خبر کرنے پیغمبر کے کوئی عذر باقی نہین ہے پس کیا وجہ ہی کہ خدا اور رسول پر ایمان نہین لاتے ہو اور ابو عمرو نے اخذ کو بضم ہمزہ پڑہا ہی اور میثاق کو مرفوع اور
بعضے کہتی ہین کہ میثاق سے وہ پیمان مراد ہے کہ جو بروز الست خدا نے سب روحون سے لیا تہا اقرار کرنیکا پروردگار اپنے کے واسطے اور شرک کے انکار کے واسطے حاصل یہہ کہ خدا تعالے
نے تمسے عہد و پیمان لیا ہے ایمان لانیکا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور اب کہ ظاہر ہو رہے ہین دلیلین حق کی تو پہر کسواسطے ایمان نہین لاتے ہو هُوَ الَّذِيْ اور وہ خدا
وہ شخص ہے کہ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ نازل کرتا ہے اوپر بندہ اپنے محمد صلعم کے اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ دلیلین روشن ایمان لانیکی کہ وہ قرآن ہے اور معجزے ظاہر لِّيُخْرِجَكُمْ
تا کہ نکالے تمکو خدا مِّنَ الظُّلُمٰتِ اندہیرون کفر کے سے پیغمبر اور قرآن اور دلیلون کے سبب اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان کے وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ اور تحقیق کہ خدا
ساتہہ تمہارے لَرَءُوْفٌ البتہ مہربان ہے رَّحِيْمٌ رحم کرنیوالا کہ پیغمبر کو ایمان کیطرف بلانیکا حکم کرتا ہے اور فقط عقلی دلیلون پر اکتفا نہین کرتا ہی اور خرچ کرنیکے مقدمے
مین فرماتا ہے کہ وَمَا لَكُمْ اور کیا ہے واسطے تمہارے اور کیا عذر ہے اَلَّا تُنْفِقُوْا یہہ کہ نہین خرچ کرتے ہو تم اپنے مالونکو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی کہ جسکے سبب سے اوسکی
درگاہ کی نزدیکی حاصل ہو وَلِلّٰهِ اور حال یہہ ہے کہ واسطے خدا کے ہی مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث آسمانونکی اور زمین کی کہ جو کچھہ آسمانون مین اور زمین مین ہے
بعد فنا ہونیکے اوسی کیطرف ہو جائیگا ہر چند آجکی دن بہی حقیقت مین اوسیکے واسطے ہے لیکن خلقت کو اوسمین صورت تصرف کرنیکی ہے اور آخر کو سبکا تصرف جاتا رہیگا اور خدا تعالے
ہی اوسکا مالک رہجائیگا پس جسوقت کہ تم جانتی ہو کہ یہہ مال ہمارے پاس نہ رہیگا تو کیون نہین خرچ کرتے ہو کہ اوسکا ثواب تمکو ایسا ملی کہ ہمیشہ کو وہ باقی رہی اور خرچ کرنیوالونکی تفاوت کو بیان
کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ نہین برابر ہی تم مین سے ای مومنین مَّنْ اَنْفَقَ وہ شخص کہ خرچ کرے راہ خدا مین مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ پہلے فتح مکہ سی کہ وہ وقت مسلمانونکی زور اور قوت
ہونے سے پہلے ہی سو اسلئے کہ جسوقت مکہ فتح ہوا تو مسلمانونکی کثرت ہو گئی اور لوگ فوج فوج اسلام مین داخل ہونے لگے اور حاجت کفار سے جنگ کرنیکی نہ ہے اور ضرورت ہر ایک خرچ کی فتح مکہ سی پہلے
تہی اور مومنین اوس زمانہ مین محتاج بہی زیادہ تہی اسواسطے اوسوقت کی خرچ کرنیکا ثواب زیادہ تہا پس اسلیئے خدا نے فرمایا کہ نہین برابر ہے وہ شخص کہ خرچ کرے پہلی فتح مکہ سی وَقٰتَلَ
اور جنگ کرے دشمنون سے خدا کے اور وہ شخص کہ خرچ کرے بعد فتح مکہ کے اور جنگ کرے ہی کافرون سے بلکہ فتح مکہ سی پہلے خرچ کرنیوالا اور جہاد مین جا کر کافرون سی لڑنیوالا ثواب مین زیادہ
ہی اسواسطے کہ بعد فتح مکہ کے تو بہت مال ہاتہہ آیا تہا اور فراغت ہو گئی تہی اسقدر احتیاج خرچ کرنیکی باقی نہین رہی تہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ پہلے خرچ کرنیوالے مہاجرین اور انصار میں سے
اَعْظَمُ دَرَجَةً بہت بزرگ زیادہ ہین باعتبار درجہ اور مرتبہ کے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا اون لوگونسے کہ خرچ کیا ہی اونہون نے مِنْۢ بَعْدُ پیچھی فتح مکہ سی وَقٰتَلُوْا اور جنگ کیا ہی اونہون نے وَكُلًّا
اور ہر ایک کو یعنی فتح مکہ سی پہلے خرچ کرنیوالے کو اور فتح کے بعد خرچ کرنیوالیکو دونونکو وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وعدہ کیا ہے خدا نے ثواب نیک اور اچہی کا کہ وہ بہشت ہی اوسمین دونو جائینگے
لیکن درجہ مین اور مرتبہ مین دونو کی فرق ہے کہ پہلے خرچ کرنیوالیکے درجے پیچہی خرچ کرنیوالے سے زیادہ ہین اور ابن عامر نے کلا کو مرفوع پڑہا ہے اور کہتا ہی کہ مفعول فعل کے
مقدم ہو تو عمل فعل کا ضعیف ہو جاتا ہی اسواسطے اوسکو نصب نکیا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِيْرٌ خبردار ہے تمہارے خرچ کرنے اور لڑنے سی کہ کون
اخلاص سے بنیت خالص خرچ کرتا ہے اور خالص نیت سے لڑتا ہی اور کون دکہلانیکو خرچ کرتا ہی اور کون جہاد سے دبکا لگتا ہی پیغمبر کو تنہا چہوڑ کر ادہر ادہر تو اوصاف خرچ کرنا اور کفار سے لڑنا جو کہ بوجہ کمال حضرت
علی مین تہے اور وہ رسول خدا صلعم کے اصحاب میں سے کسی مین نہ تہے چنانچہ آیت اور روایات سی ثابت ہوتا ہی اور راہ خدا مین اسقدر دیتی تہے کہ اپنے پاس کچہہ باقی نرہتا تہا یہانتک

کہ لباس کو اونکی اور فاطمہ زہرا کی پیوند لگتی تہے اور یہہ ہو جہ بہی تہا کہ حضرت علیؑ کے پاس کچہہ آمدنی نہتی اور ابوبکر کے پاس آمدنی زیادہ تہی بلکہ آمدنی سب صحابہ کی برابر غنیمت
مین سے تہی اور علیؑ کو زیادہ آمدنی اور صحابہ سے ایک اور وجہ سے بہی تہی کہ اونکو خمس مین سے ملتا تہا لیکن بسبب سخاوت کے خرچ کر دیتے جو دیتے نکلتے تہی تو فقیر رہتے تہے اور جہاد کرنا
اونکا ظاہر ہے کہ کبہی جہاد مین سے بہاگے نہین ہین اور تنہا نے جنگ سر کئی ہین اور ایمان بہی سب سے پہلے لائی ہین چنانچہ پہلے اس سے گزر گیا ہی کہ سات برس تک علی اور خدیجہ نے اکیلے
پیچہے نماز پڑہی اوس وقت کہ جسوقت تیسرا آدمی حضرت کے پیچہے نماز پڑہنے والا نہتا اور وہ خود اپنے شعر مین فرماتے ہین کہ سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی یعنی سبقت کی
ہے مینے تمسے طرف اسلام کے سب سے پہلے کہ اوسوقت لڑکا تہا اور بالغ نہوا تہا مین لیکن تعجب ہے بیضاوی اور کشاف والے کی کہ اس آیت کو ابوبکر کی شان مین لکہتے ہین کہ اونہون نے خرچ
کیا تہا اور وہی پہلے ایمان لایا تہا اور قتال کے معنے لکہے ہین کہ مکہ مین اونکو زد و کوب ہوئی تہی اور یہہ اوس امر کی طرف اشارہ ہی کہ قریش نے وقت پڑہنے خطبہ کے کفش کاری کی تہی
اور معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ رخسارہ ورم کر کے ناک کے برابر ہو گئی تہی بہلا اوسکو قتال کون کہدیگا اور واسطے تاکید خرچ کرنیکے فرماتا ہی کہ مَن ذَا الَّذِی کون ہے وہ شخص کہ یُقرِضُ اللّٰہَ قرض دیوے
خداکو عوض کی امید مین کہ مال کو اپنے خرچ کرے اور اوسکا عوض جو ثواب ہے وہ خدا کے ذمہ قرض ہی اور جیسی قرض کہ ایک دین فرض ہی ایسے ہی خرچ کرنیکا عوض کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین خدا کی ذمہ
رہینگی کہ بروز حشر اونکو وصول کریگا پس مناسب ہے مومن کو کہ خدا کو کہ بڑا سچا وعدہ کا ہی قرض دیوے قَرضًا حَسَنًا قرض نیک کہ نیت خالص سے ہو اور مال حلال کو نیک وجہ مین خرچ کرے فَیُضٰعِفَہٗ پس دو چند
کرے خدا اوس قرض کو اور بڑہائی لَہٗ واسطے اوسکے اجر اوسکا ایک سے دس تک یہانتک سات سو تک زیادہ کرے وَلَہٗ اور واسطے اوسکے اَجرٌ کَرِیمٌ اجر ہے بڑا اپنی ذات مین اگرچہ دو چند اور زیادہ نکیا جائے
اور جسوقت کہ زیادہ او دو چند کیا جائے تو اوسکی بزرگی کا کیا ذکر ہے کہ بیان سے باہر کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین کہ جنکی انتہا نہین ہے اور کہتے ہین کہ قرض حسن یعنے جو مال کہ راہ خدا مین
دیا جائے اوسکی کئی وصف ہین ایک تو یہہ کہ وہ مال حلال ہو واسطے کہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی تحقیق کہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر پاک کو دوسرے یہہ کہ
مال نفیس کو خرچ کرنا چاہیئے نہ مال ناقص کو کہ خدا تعالے فرماتا ہی ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی نہ قصد کرو تم ناپاک کا اور بگڑے ہوئے خراب کا اوس مال مین سے کہ خرچ کرو تم اور تیسرے یہہ کہ وہ [illegible]
خدا مین دو اوس مال کو عزیز رکہتے ہو اور اپنی زندگی کی اوس پر امید ہو واسطے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ زیادہ بزرگ وہ صدقہ ہی کہ اوسکو خرچ کرے تو جسوقت کہ تندرست ہو
اور نفس تیرا اوسکی خرچ کرنیمین بخیلی کرے اور امید اپنی زندگی کی رکہتا ہو تو اور محتاج ہو جائیگا تجہکو خوف ہو اور اوسکے خرچ کرنیمین ڈہیل نکرے تو یہانتک کہ روح تیری حلق کو پہونچے اور کہے
کہ فلانے کو اسقدر مال دو اور اسقدر فلانے کو دو اور چوتہی اور پانچوین یہہ ہی کہ پوشیدہ دیوے اور زیادہ محتاج کو دیوے واسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ وان تخفوہا و تؤتوہا الفقراء فہو خیر لکم
یعنی اور اگر پوشیدہ کرو تم اوسکو اور دو تم اوسکو محتاجونکو تو پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور چہٹی یہہ کہ بعد دینے کے جسکو دیوے اوسپر احسان نرکہے اور اذیت نہ پہونچاوے کہ خدا تعالے فرماتا
لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی یعنی نہ باطل کرو تم صدقون اپنونکو ساتہہ احسان رکہنے کے اور اذیت پہونچانیکے اور ساتوین یہہ کہ خالص واسطے خوشنودی خدا کے دیوے اور آمیزش
ریا کی اوسمین نہووے واسطے کہ ریا بد ہے باعتبار شرع کے اور ثواب اوسمین نہین ہوتا اور آٹہوین یہہ کہ جو مال کہ راہ خدا مین دیوے اوسکو حقیر اور تہوڑا جانے اگرچہ بہت ہو واسطے کہ مال دنیا
مقابلہ مین آخرت کی نعمتونکی نہایت قلیل اور بیقدر ہے نوین یہہ کہ اوس مال کو بہت دوست رکہتا ہو واسطے کہ خدا فرماتا ہی کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی ہرگز نہ پہونچوگے تم نیکی کو
یہانتک کہ خرچ کرو تم اوس چیز مین سے کہ دوست رکہتے ہو تم اوسکو دسوین یہہ کہ تمکو اوسکی طرف احتیاج بہت ہو اور اوسوقت اوسکو خرچ کرو واسطے کہ یہہ بہت نزدیک ہی حکم
اور اب مومنین کا حال روز قیامت کا بیان کرتا ہے کہ یَومَ تَرَی المُؤمِنِینَ یاد کر تو ای محمد صلعم اوس دنکو کہ دیکہے تو مومنین کو اور اکثر تفسیرون مین لکہا ہے کہ یہہ ظرف متعلق ہے
اجر عظیم کے یعنے خرچ کرنیوالونکو اجر بڑا ہے جسدن کہ دیکہے تو اے دیکہنیوالے مردون ایمان لانیوالونکو وَالمُؤمِنٰتِ اور عورتوں ایمان لانیوالیونکو صراط پر کہ یَسعٰی دوڑتا ہوگا
نُورُہُم نور ایمان اونکی کا بَینَ اَیدِیہِم آگے اونکے وَبِاَیمَانِہِم اور ساتہہ جانبون راست اونکے کہ موجب اونکی نجات اور ہدایت کا ہی طرف بہشت کے اور ان دونون جانبون کے
خصوصیت کی وجہ یہہ ہے کہ نیکونکو نامہ اعمال اوس روز آگے سے اور جانب راست سے ملینگے جیسی کہ بدونکو پشت کے پیچہے سے اور جانب چپ سے ملینگے پس یہہ نور علامت ہوگا اونکی
نیک ہونیکا اعمال نیک کے جہت سے اور بسبب اوس نور کے مانند برق کے صراط پر سے گزر جائینگے یہانتک کہ بہشت مین جا پہونچین اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ نور ہر شخص کا
بقدر عمل کے ہوگا کسیکا تو صنعا سے عدن تک کی دوری مین ہوگا اور کسیکا مثل پہاڑ کے اور کسیکا برابر درخت خرما کے اور کمتر سب سے وہ نور ہوگا کہ صاحب نور کا اپنی قدم کی
جگہہ دیکہلے اور بعضی مومنین کا نور اوس مرتبہ کو پہونچیگا کہ آتش دوزخ کو بجہادے اور جسوقت صراط پر سے گزرین تو دوزخ سے آواز آئے کہ جلدی گزر جا تو ای مومن
کہ تیرے نور نے میری آگ کو بجہا دیا حاصل یہہ ہے کہ مومنین کے آگے اور جانب راست نور ہوگا اسطرح سے وہ چلتے ہونگے یہانتک کہ بہشت کی دروازہ پر پہونچین اور جسوقت
بہشت کے دروازہ پر پہونچین تو ملائکہ اونکا استقبال کر کے کہین کہ بُشرٰکُمُ الیَومَ خوشخبری تمہاری آجکے دن جَنّٰتٌ داخل ہو اون بہشتونمین کہ تَجرِی جاری ہین مِن تَحتِہَا الاَنہٰرُ
نیچے درختون اونکے سے نہرین خٰلِدِینَ فِیہَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اون بہشتون کے ذٰلِکَ یہہ خوشخبری بہشت کی ہُوَ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وہ یہہ ہے رستگاری بڑی اور مراد کو پہونچنا ہو سطے کہ اس حال مین اونہون نے تمام ہولون قیامت سی نجات پائی اور خدا نا امن مین پہونچی
اور کہتی ہین کہ مومنین کو صراط پر نور دیوین اور منافقین کو اوس نور پر چلائین اور جسوقت مومنین اپنا منہ پیچہے کو پہیرین تو تمام صراط روشن ہو جائے پس منافقین اونسے درخواست
نور کی کرین لیکن اون تک نہ پہونچے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ یَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ یاد کر تو اوس دنکو کہ کہین منافق مرد وَالْمُنَافِقَاتُ اور منافق عورتین لِلَّذِينَ آمَنُوا
واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یعنے وہ مومنین سے نور کو طلب کرین اور کہین اونسے کہ انْظُرُونَا نظر کرو تم ہمپر اور منہ اپنے موڑ کر ہماری طرف کو دیکہو نَقْتَبِسْ
روشنی کو چنین ہم یعنے روشنی لیوین مِنْ نُورِكُمْ نور تمہارے سی جسوقت کہ تم ہماری طرف دیکہو اور بعضے کہتے ہین کہ انظرونا بمعنی انتظرونا یعنی منافقین مومنین سے
کہینگے کہ انتظار کرو تم ہمارا کہ نور کو تم سے لیوین ہم اور یہہ اسواسطے کہین گے کہ مومنین صراط پر سے مانند برق کے گزرین گے خوش رفتار گہوڑون پر سوار ہو کر اور منافق پیادہ
ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ مومنین اور منافقین جسوقت قبر ونسے باہر نکلکر چلین تو آپسمین ملے ہوئے ہونگے اور منافقین مومنین کے نور کی روشنی مین
راہ چلتے ہون گے اور جسوقت مومنین اون سے جدا ہو جائین تو وہ بے نور رہجائین گے اور اوسوقت نور کو مومنین سے طلب کرین پس
جسوقت کہ منافقین نور کو طلب کرین تو قِيلَ کہا جائے یعنے مومنین یا ملائکہ منافقین کو کہین کہ ارْجِعُوا اولٹے پہر جاؤ تم اے منافقو
وَرَاءَكُمْ پیچہے اپنے دنیا مین اور جسوقت دنیا مین پہونچو تو فَالْتَمِسُوا نُورًا پس ڈہونڈو تم نور کو اوس جگہہ ہو سطے کہ قیامت مین نور کو نہین
کما سکتے ہین بلکہ دنیا سے کمائی کر کے لاتے ہین اور یا یہہ کہ وہان جاؤ کہ جہان سے یہہ نور ہمارے پاس آتا ہے اور یا یہہ کہ چلے جاؤ
یہان سے ناامید ہو کر کہ تمہارا حصہ اس نور مین نہین ہے یہہ مراد ہو مومنین کے پیچہے کو پہیرنے سی اور مومنین جو منافقین کو کہین کہ پیچہے کو پہر کر
نور کو طلب کرو تو وہ اپنے موہنکو پیچہے کو پہیرین یہہ جان کر کہ نور اونکے پیچہے ہے فَضُرِبَ پس مارا جائے یعنے ملائکہ بحکم خدا مارین بَيْنَهُمْ درمیان
اون مومنین اور منافقین کے بِسُورٍ ایک دیوار یعنے ایک دیوار بلند درمیان اونکے کہڑی کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اعراف ہی اور وہ دیوار
ایسی ہوگی کہ لَهُ بَابٌ واسطے اوسکے دروازہ ہوگا کہ مومنین اوس دروازہ سے داخل ہون بَاطِنُهُ اندر اوسکا ایسا ہوگا کہ فِيهِ الرَّحْمَةُ
بیچ اوسکے رحمت ہوگی ہو سطے کہ نزدیک اوسکے بہشت ہے وَظَاهِرُهُ اور باہر اوسکا کہ جہان منافقین ہون گے ایسا ہوگا کہ مِنْ قِبَلِهِ
الْعَذَابُ آگے اوسکے عذاب ہی ہو سطے کہ قریب اوسکے دوزخ ہی پس منافقین جسوقت پیچہے کو دیکہین تو وہان نور کو نہ پائین پہر مومنین کی
طرف متوجہ ہون لیکن درمیان اپنے اور درمیان اونکے ایک دیوار دیکہین اور دروازہ مین سے نگاہ کرین اور مومنین کو دیکہین کہ
ایک ناز سے طرف بہشت کے جاتے ہین یہہ دیکہکر يُنَادُونَهُمْ آواز دین گے اور پکارین گے اون مومنین کو باواز بلند تضرع اور
زاری سے کہ اے مومنین أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ کیا نتہے ہم ہمراہ تمہارے دنیا مین کہ ہمراہ تمہارے نماز پڑہتے تہے جماعت مین اور تمہاری
موافقت سے روزہ رکہتے تہے ہم اور آپسمین نکاح اور مشورہ کرتے تہے ہم یہہ سنکر قَالُوا کہین گے وہ مومنین اون منافقین کو کہ بَلَىٰ
ہان ظاہر مین تم ہمارے ہمراہ تہے وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اور لیکن فتنہ مین ڈالا تمنے یعنے رنج اور ہلاکت مین ڈالا تمنے أَنْفُسَكُمْ جانون اپنی کو
بسبب نفاق کے وَتَرَبَّصْتُمْ اور انتظار کیا تمنے گردشون بد کا اور مصیبتون کا محمد پر اور مومنین پر کہ اون پر نازل ہون وَارْتَبْتُمْ
اور شک کیا تمنے پیغمبر کی نبوت مین وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ اور فریفتہ کیا تمکو آرزوون نے اور امیدون دور اور درازنے کہ وہ درازی
عمر کی ہے اور یا امیدین واقع ہونے مصیبتون کے مومنین پر پس دنیا نے تمکو فریب دیا حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ یہان تک کہ آیا حکم خدا
کا کہ قبض ہون روحین تمہاری اور وقت تمہاری موت کا آپہونچا اور یا یہہ کہ حکم خدا کا پیغمبر کی نصرت اور غلبہ کے واسطے
آیا کہ سب دینون پر دین اوسکا غالب ہو وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ اور فریب دیا تمکو ساتہہ خدا کے یعنے فریب دیا تمکو اس طرح سے کہ خدا حلیم اور کریم
ہے کہ عذاب تمکو نکریگا اور تمکو بد دن عذاب کے چہوڑ دیگا الْغَرُورُ شیطان فریب دینے والے نے یعنی اسطرح کا فریب تمکو شیطان نے
دیا فَالْيَوْمَ پس آجکے دن لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ نہ لیا جائیگا تمسے اور ابو جعفر اور ابن عامر اور یعقوب نے یوخذ کو توخذ پڑہا ہے تا سے یعنے اے
منافقو تم سے آجکے دن نہ لیا جائیگا فِدْيَةٌ فدیہ یعنے ایسی چیز کہ اوسکو اپنے اوپر سے فدا کرو تا کہ عذاب سی رہائی پاؤ ایسی چیز تمسے
نہ لیجائیگی وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور نہ اون لوگون سی کہ کفر کیا ہے اونہون نے ظاہر اور باطن مین مَأْوَاكُمُ النَّارُ جگہہ تمہاری اور اون کی

آتش دوزخ ہے ھِیَ مَوْلٰکُمْ وہ آتش اولی اور بہتر ہے تمہارے واسطے اور لایق اور سزاوار ہی تمکو وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری ہی جگہہ پہرنیکی وہ آتش دوزخ کہ جسمین قسم قسم کے
آزار اور تکلیفین ہین کہتے ہین کہ مومنین مکہ مین باوجود فقر اور فاقہ کے خدا کی طاعت مین مشغول رہتے تہے اور جس وقت مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کی اور وہان بہت ہاتہہ آیا اور آسودگی حاصل ہوئی تو دولت
مین مشغول ہوگئے اور وہ وظیفہ اور طاعت اونکی باقی نرہی بلکہ اسمین بہت فرق ہوگیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ یَاْنِ کیا نہین وقت آیا ہی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائی ہین
اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ یہہ کہ نرم ہووین دل اونکے لِذِکْرِ اللّٰہِ واسطے یاد کرنے خدا کے یعنے وہ چیز کہ جس سے خدا یاد آوے اوس چیز کا ذکر کرنا جیسکہ نصیحت اور وعظ وَمَا نَزَلَ اور واسطے اوس چیز کے کہ نازل
ہوئی ہے مِنَ الْحَقِّ کلام حق مین سے ہے وہ اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر سے اور حق سے دونو سے مراد قرآن ہو سکتا ہی کہ وہ ان دونو صفات کو شامل ہے کہ وہ ذکر اور نصیحت بہی ہے اور حق بہی ہے اور یا یہہ کہ
دلون کو خشوع اور خضوع ہو وقت ذکر خدا کی اور تلاوت قرآن کی اور بعضے کہتے ہین کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہہ ہے کہ صحابہ کے درمیان ہنسی اور ٹہٹہا بہت ہونے لگا تہا اوسکے واسطے
تنبیہ کو یہہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خدایتعالے نے قرآن کی نازل ہونے تیرہ برس بعد صحابہ مین سختی دل پائی اور قساوت قلبی دیکہی پیدا ہوئی تو یہہ آیت نازل کرکے اونپر
عتاب اور غصہ کیا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ ہمارے اسلام کے اور اس آیت کے نازل ہونے مین فاصلہ چودہ سال کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منافقون کے حق مین نازل ہوئی ہے یعنے کیا وہ وقت نہین آیا ہی کہ ظاہر ایمان
لانیوالون کے دل نرم ہوئین اور مثل ظاہر کے دل سے بہی اعتقاد کرین حاصل یہہ ہے کہ خدایتعالے فرماتا ہی کہ کیا وقت نہین آیا ہی کہ دل مومن کے نرم ہوئین وَلَا یَکُوْنُوْا اور نہ ہوئین وہ کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
مانند اون لوگون کے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے مثل یہود و نصاری کے کہ پہلے تو اونکے دل نرم تہے فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ پس دراز ہوئی اوپر اونکے مدت درمیان اونکے اور درمیان
اونکے انبیاء کے اور یا یہہ کہ زمانہ سزا دینی کا اونپر دراز ہوگیا تو فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ پس سخت ہوگئے دل اونکے اور نرمی اور خشوع اور خضوع کا اثر اونمین کچہہ باقی نرہا پس گناہون مین مشغول ہو
اور شریعت کو اپنی اونہون نے ترک کیا اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہودیون نے جو کچہہ کہ اونکی طبیعت کے پسند اور مرغوب توریت مین تہا اور جسمین کچہہ تکلیف نتہی اسکو توریت مین
رہنے دیا ہی اور جو احکام ایسے تہے کہ اونکے کرنے مین گونہ مشقت تہی اور ممانعت بہت چیزون کی تہی اوسکو اونہون نے اوسمین سے نکال ڈالا اور جو کچہہ کہ اونکی نفس کی خواہش کے موافق تہا اوسکی جگہہ اوسکو
لکہہ دیا اور بعد اوسکے کہا کہ اوسکو بنی اسرائیل کی قوم کے پیش کرنا چاہئے جو کوئی اوسکو قبول نکرے تو اوسکو قتل کرو اور اتفاق کیا کہ پہلے اوسکو حبر کے پاس لیچلو کہ وہ عالم اونکا تہا اگر وہ بہی قبول کرے
تو اوسکو کچہہ نکہو اور اگر قبول نکرے تو اوسکو مار ڈالو جب حبر نے خبر پاکر کئی آیتین ایک ورق پر لکہین یہودیون نے اوسکی پاس جاکر اوس ساختہ اور پرداختہ اپنی کو اوسکی روبرو رکہا اوسنے اوس ورق کو اونکی
اوس حیل سازی پر رکہا اور کہا کہ یہہ کلام خدا کا ہی اور توریت موسی کی اون لوگون نے گمان کیا کہ ہمارے اس کلام بنائے ہوئی کو کہتا ہی وہ سنکر خوش ہوئے اور بعضے خواص جو اس امر کو جانتے
تہی جس وقت وہ مر گیا تو یہہ امر ظاہر ہوگیا اسیواسطے بنی اسرائیل مین اختلاف ہوا اور بہتہ فرقے اونکی ہوگئے اور جو فرقہ کہ حق پر تہا وہ حبر کا تابعدار رہا اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت سے مراد منتظر
اہل کتاب ہین کہ خاتم النبیین کے پیغمبر ہونے سے پہلے حضرت پر ایمان لائے تہے اور جس وقت حضرت کی آنے مین دیر ہوئی تو دل اونکے سخت ہوگئے اور بدعتین رہبانیت کی اونہون نے
پیدا کین اور اپنی تجویز اور رائے سے اونکو بنایا اور عبادت خانے طیار کئے چنانچہ خدایتعالی فرماتا ہے کہ وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا اور تہوڑے سے دین عیسی پر رہے وَکَثِیْرٌ مِّنْهُمْ
اور بہت آدمی اونمین سے فٰسِقُوْنَ باہر ہونیوالے ہین دین حق سے اور کتاب کے حکمون کو ترک کرنیوالی قساوت قلبی کی جہت سے اور بعضے بیان کرتے ہین کہ انجام دل کی سختی کا
غفلت ہے یاد خدا سے اور علامت دل کی نرمی کی متوجہ ہونا ہے طرف طاعت خدا کی اور منقول ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے ذکر خدا کی بہت باتین مت کرو کہ تمہارے
دلون کو سخت کردین گی اور جو دل کہ سختی رکہتا ہی وہ دور ہے رحمت خدا سے اور بعد اوسکے فرمایا کہ تم آدمیون کے گناہون کیطرف نظر مت کرو کہ تم معبود اونکے نہین ہو اور نظر اپنے گناہون
کی طرف کرو اسواسطے کہ خدا کی بندگی مین گرفتار ہو تم اور آدمی دو قسم کے ہین ایک تو صاحب بلا اور ایک صاحب عافیت بلا والون پر رحم کرو اور عافیت والون پر شکر کرو
اِعْلَمُوْا جانو تم اے انکار کرنیوالو قیامت کے اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ تحقیق خدا زندہ کرتا ہی زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنے اور خشک ہونے اوسکے کی کہ اوسکو سرسبز کرتا ہی اور یہہ
مثال واسطے زندہ کرنے دلون سخت کے ہی ذکر خدا سے یا تلاوت قرآن سے یعنے جیسکہ خدا زمین مردہ کو زندہ کرتا ہی مینہہ برسا کر اسیطرح سخت دلون کو نرم اور زندہ کرتا ہی ذکر سے یا تلاوت
قرآن سے قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ تحقیق بیان کی ہین ہمنے واسطے تمہارے اور ظاہر کیا ہی الْاٰیٰتِ حجتون اور دلیلون روشن کو لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ تاکہ سمجہو تم اور عقلون کو اپنی کام
فرماؤ تم اور اون دلیلون سے طرف حق کی راہ لیجاؤ تم کہ طاعت اور عبادت مین مشغول ہوجاؤ اور جو کچہہ کہ اہل کتاب نے کیا ہی کہ احکام توریت کے بدل ڈالے ہین تم ایسا نکرو اور تمام
احکام کو ہمارے حق اور درست جانو اور اعتقاد اونکا کرو اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ تحقیق صدقہ دینے والے مرد وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والی عورتین اور
ابن کثیر اور ابو بکر نے تخفیف صاد پڑہا ہے یعنے سچا جاننے والے مرد اور سچا جاننے والی عورتین قول خدا اور پیغمبر کو وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ اور قرض دیا ہے
قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ وہ پاکیزہ اور حلال اور پیارا مال ہے اور نیت خالص سے دیا ہے بدون ریا کے یُضٰعَفُ لَهُمْ زیادہ کیا جائیگا واسطے
اونکے اور چند در چند کیا جائیگا ثواب اوسکا وَلَهُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ اور واسطے اونکے اجر ہے بزرگ کہ وہ بہشت ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان

لائی ہین بِاللّٰہِ ساتہہ خدا کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبرون اوسکے کی اور کبہی اونکی نبوت مین شک نکیا اور نہ اونکی خبر کے بیان کرنیمین اور نہ اونکی حکم مین شک کیا اُولٰٓئِكَ
یہہ لوگ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَآءُ وہی ہین صدیق اور شہدا عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اونکی کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
اپنی شیعون کی طرف خطاب کرکے کہ پہچاننی والا تم مین سے امر کو صاحب الامر کے مانند اوس شخص کی ہے کہ ہمراہ امام مہدی کے تلوار لیکر جہاد کیا ہو اور بعد اسکے
فرمایا کہ بلکہ ہمراہ رسول خدا کی جہاد کرنیوالا ہے وہ اور بعد اوسکی فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ بلکہ مانند اوس شخص کی ہے کہ شہید ہوا ہو وہ ہمراہ رسول خدا کی خیمہ مین اون
حضرت کے اور فرمایا کہ درمیان تمہارے آیت ہی کتاب خدا مین سے کہ طرف اسکی اشارہ کرتی ہے راوی نے پوچہا کہ وہ کونسی آیت ہی فرمایا کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور بعد اوسکی فرمایا کہ قسم ہے خدا کی ہو گئی تم صادقین اور شہدا نزدیک پروردگار اپنے کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میت ہمارے شیعون مین سے صدیق ہے
کہ اونہون نے ہمارے امر کی تصدیق کی اور ہمارے دوستونکو دوست رکہا ہے اور ہمارے دشمنونکو اونہون نے دشمن کہا ہے اسیکے واسطے خدا فرماتا ہی کہ یومن باللہ ورسلہ اور بعد
اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت ہمارے اور ہمارے شیعون کے حق مین نازل ہوئی ہے لَهُمْ اَجْرُهُمْ واسطے اونکی اجر اونکا ہی یعنے واسطے
اون مومنین کے مثل اجر عبادت صدیقین اور شہدا کے ہی وَنُورُهُمْ اور نور اونکا ساہی قیامت کے روز کہ اوسکی روشنی مین بہشت کو روانہ ہونگی وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگون نے کفر کیا ہے
ساتہہ خدا اور پیغمبر کے وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ اور جہٹلایا ہے اونہون نے اور تکذیب کی ہی ساتہہ آیتون ہمارے کی جو کہ محمد صلعم پر نازل کی ہین اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ صاحبان دوزخ ہین
کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے اور اب دنیا کی حقارت بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اِعْلَمُوْٓا جانو تم اے دنیا کی طلب کرنیوالو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوای اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی لَعِبٌ بازی ہی لڑکونکی
اور اوسکے مال کے طلب کرنیمین رنج اور مشقت بے فائدہ ہے جیسے کہ لڑکونکی بازی کے رنج اور تعب مین کچہہ فائدہ نہین ہوتا وَلَهْوٌ اور مشغولی ہے کہ اوسمین مشغول ہونے
کے جہت سے آخرت کی بزرگ فائدون سے باز رہیگی وَزِيْنَةٌ اور آرایش ہے مزہ دار کہانون مین اور لباسون قیمتی مین اور محلون بلند مین اور سواریون چالاک مین
وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر اور ناز کرنا ہے درمیان اپنے آپسمین مرتبہ اور دولت کے جہت سے وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ اور کثرت کرنی ہی بیچ مالونکی وَالْاَوْلَادِ
اور اولاد کی اس آیت مین خدایتعالے دنیا کی حقارت بیان کرتا ہے کہ وہ ایسی ہے کہ جسکے سبب سے آخرت کی سعادت حاصل نہین ہوسکتی اور بیان کیا کہ وہ ایک
وہمی بے فائدہ زود زوال ہے اور وہ ایک بازیچہ ہی کہ آدمی اوسکے واسطے اپنی جانون کو مشقت مین ڈالتی ہین جیسے کہ لڑکے بازی مین اپنی جانونکو مشقت مین ڈالتی ہین
بدون فائدہ کے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جمع کرنا مال حرام کا تکاثر ہے اور تکبر کرنا دوستان خدا پر مال اور اولاد اور خادمون کے باعث سے تفاخر ہے اور منقول ہے کہ
امیر المومنین علیہ السلام نے عمار یاسر سے فرمایا کہ ای عمار دنیا کے واسطے غم مت کہا کہ تمام لذتین دنیا کی چہہ چیزمین ہین کہانا اور پینا اور لباس اور نکاح اور سواری اور خوشبو
اور سب کہانون مین تو افضل شہد ہی اور وہ لعاب مکہی کا ہے اور پینی کی چیزون مین افضل پانی ہے اور اوسمین سب حیوانات برابر ہین اور افضل اور بہتر
خوشبو مین مشک ہے اور وہ خون ہرن کا ہے اور افضل سب سواریون مین گہوڑا ہے اور سوار اوسکا ہلاکت کی اندیشہ مین ہی اور نفیس سب لباسون مین ریشمی
ہے اور ریشم گوہ کیڑا کا ہی اور فائدہ نکاح کا اور غرض اوس سے صحبت ہی عورتونسی اور وہ داخل کرنا پیشاب گاہ کا پیشاب گاہ مین ہے اور منقول ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم کا گذر مع
اصحاب ایک گوسفند مردہ پر ہوا کہ وہ مردہ مرنیکے بعد پہول گئی تہی اور بدبو اوسمین سے آتی تہی حضرت نے فرمایا کہ اسکو کوئی ایک درم کو خرید کرے اصحاب نے عرض کی کہ اسکو تو زندہ
کو بہی کوئی ایک درم کو خرید نکرتا اور اب تو یہہ مردہ ہی اسکو کون خرید کرے حضرت نے فرمایا کہ سوگند ہی خدا کی کہ دنیا کی نزدیک اوس کے گوسفند مردہ گندیدہ سے زیادہ حقیر اور بیقدر ہے
اور امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے دنیا کی تعریف پوچہی تو فرمایا کہ اول مین اوسکے گریہ ہی اور درمیان مین اوسکے رنج ہی اور آخر مین اوسکے فنا ہی اور حق تعالی نے دنیا کے
بی اعتباری اور جلدی جاتے رہنے کی اسطرح مثال فرمائی کہ وہ كَمَثَلِ غَيْثٍ مانند باران کے ہی کہ زمین پیاسی مین برسا اور تخم کہ اوسمین ہین جلدی اوگین اور سبز ہو کہیت ہوا اور
بسبب طراوت اور تازگی کے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب مین لاتا بونیوالے کفار کو نَبَاتُهٗ اوسکی روئیدگی اوسکی کہ تعجب اونکا زینت دنیا کی ساتہہ زیادہ ہی بخلاف مومن کے کہ اگر امر عجیب دیکہی تو فکر اوسکا اوسکی پیدا کرنیکی
کی قدرت کیطرف جاتا ہی اور فکر اوسکی خالق کیطرف سے ہرگز نہین جاتا ہی غرض یہہ ہی کہ دنیا مثل روئیدگی کے ہی کہ ہمیشہ اوسکی کمال ترای و تازگی کے ساتہہ ثُمَّ يَهِيْجُ پہر خشک ہوجاتی کسی آفت ارضی یا سماوی سے
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا پہر دیکہی تو اوسکو زرد بعد سبزی اور تازگی کے ثُمَّ يَكُوْنُ پہر ہوجاتی وہ بعد زردی کے حُطَامًا شکست اور ریزہ ریزہ ہوکر یعنی مال دنیا کا بہی ایسا ہی چند روز تو باقی اور خرمی کے ساتہہ ہی اور آخر کو
فنا ہی اور طالب اوسکی لوگ رفتہ رفتہ جاتا رہتا ہی اور نہ وہ حساب اوسکا باقی رہتا ہی لیکن آخرت بس وہ شامل ہے بڑی بڑی ہولونکو چنانچہ فرماتا ہی کہ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور بیچ آخرت کے عذاب ہی سخت
دشمنان خدا کو کہ جنہون نے عمر اپنی دنیا کے طلب مین بسر کی ہے اور حق کو فراموش کر دیا ہی وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہے آخرت مین مِّنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے
مومنین گنہگارون کو وَرِضْوَانٌ اور خوشنودی اور رضامندی ہے دوستان خدا کو بسبب مشغول رہنی اونکی کے طاعت اور عبادت مین وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اور نہین ہے

زندگانی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر پونجی فریفتہ ہونیکی کہ فریب دیکر اور باقی نرہے اور یہہ پونجی غرور کی اسواسطے ہے کہ جو کوئی اوسپر فریفتہ ہوا اور آخرت کو اوس سے
حاصل نکرے اور نفس کی لذتون مین اوسکو خرچ کرے اور اب طرف مغفرت کے سبقت کرنیکو حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ سَابِقُوْٓا آگے بڑہو تم اور جلدی کرو
تم اِلٰى مَغْفِرَةٍ طرف بخشش کے یعنے طرف سببون بخشش کے مِنْ رَّبِّكُمْ پروردگار اپنی سے اور بخشش کے سببون میں سے توبہ ہی اور ادا کرنا نماز ونکا اور روزہ کا
اور زکوۃ کا اور حج کا اور حاضر ہونا جماعت کا پس سستی اور غفلت نکرو تم مغفرت کی سببونکے بجالانے مین بلکہ بہت جلدی کرو تم طرف اوسکی وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
اور طرف مستحق ہونے بہشت کے کہ چوڑا اوسکا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مانند چوڑاؤ آسمان اور زمین کے ہے اور جسوقت کہ عرض اوسکا
اسقدر ہے تو طول اوسکا معلوم نہین کہ کس مرتبہ کا ہوگا پس درازی اوسکی سوای خدا کی کسیکو معلوم نہین ہے اور منقول ہے کہ جبرئیل نے
ارادہ کیا کہ طول بہشت کا معلوم کرے تیس ہزار سال اوڑا اور آخرکو تہک گیا اور خدایتعالے سے مدد چاہی اور قوت طلب کی تیس ہزار مرتبہ اور ہر مرتبہ تیس ہزار
سال اوڑا پس مناجات کی خداوندا زیادہ طی کیا ہے مینے یا زیادہ باقی رہا ہے ایک حور نے اپنے خیمہ سے آواز دی کہ ای روح بہد کسواسطے زحمت کہینچتا ہی تو اور
اپنی تئین رنج مین ڈالتا ہی تو کہ اسقدر تو اوڑا ہی لیکن میرے ملکسے ابتک باہر نہین نکلا ہے جبرئیل نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ مین ایک حور ہون حورونمین سے کہ پیدا کیا ہو
ہونکا ایک مومن کے واسطے اور وہ بہشت کہ جسکا اسقدر عرض ہے اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا طیار کیا گیا ہے واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ساتہہ خدا کے
اور پیغمبرون اوسکے کی ذٰلِكَ یہہ یعنی جو کچھہ وعدہ ہوا ہی مغفرت اور جنت کا فَضْلُ اللّٰهِ فضل خدا کا ہی اور کرم اوسکا کہ تہوڑی عمل کی جزا مین اسقدر بے انتہا ملک اور دولت دیتا ہی
اور اگر عمل کے موافق جزا دیوے کہ جسقدر بندہ مستحق ہے وہ جزا باعتبار عدل کے ہی کہ جسقدر کام کیا اوسکی موافق اپنی فردوس بالاتر کثیرے جو دیتا ہی یہہ محض فضل کرم اوسکا ہے اور اپنی فضل و کرم سے جو بہتر ہے
توفیق دیتا ہی اعمال نیک کے بجالانیکی کہ جسکے سبب سے اس مرتبہ کو پہونچی اور یہہ مغفرت اور بخشش اور جنت يُؤْتِيْهِ دیتا ہی اوسکو اپنی عنایت سے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے
مومنین مین سے اوسکی استحقاق سے زیادہ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہے مومنین پر دنیا مین بہی کہ توفیق طاعت اور عبادت کی دیتا ہی اور عقبی
مین بہی کہ بہشت عنایت کرتا ہے اور بعد بیان کرنے ثواب کے مصیبتونکی تحمل کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے مَآ اَصَابَ نہین پہونچی ہے اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ
کوئی مصیبت بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور نقصان مال اور زراعت کی وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور نہ بیچ نفسون تمہارے کے مثل بیماریون اور دردون اور رنجون کے اور مرنے فرزندون اور
دوستونکی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مگر ثابت ہی بیچ کتاب کے یعنے لوح محفوظ مین لکہدیا ہے ان سب امور کو مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اون نفسون تمہارے کو
یا زمین کو یا مصیبت کو تا کہ ملائکہ اوسکو دیکہکر جانین کہ خدایتعالے ہر امر کو اوسکے واقع ہونے سے پہلے جانتا ہے اور اپنی ذات سے عالم ہے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ یہہ ثابت کرنا مصیبت
وغیرہ کا لوح محفوظ مین عَلَى اللّٰهِ اوپر خدا کے يَسِيْرٌ آسان ہے اور مصیبتین نازل ہونیوالی اسواسطے لوح محفوظ مین ثابت کرتا ہے لِّكَيْلَا تَاْسَوْا تا کہ غم کرو تم عَلٰى مَا فَاتَكُمْ اوپر
چیز کے کہ فوت ہوئی ہے تمسی مثل مال یا صحت یا عافیت یا ارزانی کے وَلَا تَفْرَحُوْا اور نہ خوش ہو تم بِمَآ اٰتٰىكُمْ ساتہہ اوس چیز کے کہ دی ہے تمکو خدا نے نعمت وغیرہ اور ابو عمرو نے اَتٰىكُمْ کو
الف مقصورہ کے ساتہہ پڑہا ہے یعنی اور نہ خوش ہو تم ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس اسواسطے کہ جو کوئی جانیگا کہ نہ تو دنیا کی غم کو قرار ہے اور نہ اوسکی خوشی کا اعتبار ہے
تو دنیا کی مصیبت پر رنج نکریگا اور دنیا کی نعمتونکے حاصل ہونے سے خوش ہوگا اور اوسپر فخر اور ناز نکریگا اور ایسے ہی اگر جانیگا کہ جو کچھہ مجہسے فوت ہوا ہی اور جاتا رہا ہی اوسکا عوض خدا پر واجب ہے کہ دنیا میں یا
آخرت مین اوسکو پہونچاویگا اور اسسبب سے غمگین نہوگا اور جانیگا کہ نعمت جو حاصل ہوئی ہے اوسکا شکر واجب ہے اور حقوق مالی ادا کرنے چاہئیں پس اوسکی آنے سے خوش نہوگا اور جسوقت اسکو علم ہوگا کہ جو کچھہ ہوتا ہے
موافق تقدیر کے ہوتا ہی تو سب امور اوسپر آسان ہو جائینگے اور برابر ہو جائینگے اور جانیگا کہ جو کچھہ ہوتا ہی موافق اوسکی ہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور خلق اوسکا نیک ہو جائیگا اسواسطے کہ وجود اور عدم دنیا کا جسوقت
اوسکے نزدیک برابر ہو جائیگا تو حسد اور بغض اور جہگڑا کہ بدخلقی کے سببونمین سے ہین اوسمین باقی نرہیگی اسواسطے کہ یہہ امور دنیا کے نتیجونمین سے ہین اور دنیا کو حقیر سمجہنے لگیگا اور اوسکے طالبون اور عاشقونکو بہی خبیث ہونے
حصول دنیا کی اور نہ غم کرنے فوت دنیا کی اور آخرت کو بہت بزرگ جاننے لگیگا جسوقت جانیگا کہ پہونچنا سختیون اور مصیبتونکا مشتمل حصول ثواب دائمی کا ہی اور فتح ابواب خدا کی جلب سے جاننے لگیگا دنیا کے اسباب
اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ زہد قرآن کے دو کلمونمین ہے چنانچہ خدا یتعالی فرماتا ہی کہ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم اور جو شخص کہ نہ رنج کرے گزری ہوئی پر اور نہ خوش آنیوالی
سے تو اوسنے زہد کی دونون طرفونکو گہیر لیا اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ زہد قرآن کی ایک آیت مین ہی اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ ای فرزند آدم کسواسطے غمناک ہوتا ہی تو گم ہوئی چیز پر کہ غم تیرا اوسکو لے نہ آئیگا اور کسواسطے خوش ہوتا ہی تو اوس چیز سے کہ وہ موت کو تجہسے دفع نہین کرسکتی ہے اور ممنوع
وہ غم ہے کہ جو منع کرے صبر کرنیکو اور قضای الہی کے تسلیم کرنیکو اور خوشی وہ منع کی گئی ہے کہ جو باز رکہی شکر گزاری سے اور مطلق غم اور مطلق خوشی منع نہین ہے اسواسطے کہ وہ
انسان کی طبیعت کو لازم ہی اور اوسکو کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اور کسی محبوب امر کے فوت ہونے سے البتہ رنج ہوگا لیکن اوسکو صبر دفع کریگا اور کسی نعمت کے حاصل ہونے سے البتہ دل خوش ہوگا لیکن

شکر خدا کا ادا کرے اور غرور اور فخر اور ناز کو اپنی طبیعت مین جگہ نہ دوے اور دوستی مرتبہ دنیا کی اور مغرور ہونا دنیا کی ثروت پر اور خوش حال ہونا دنیا کی فائدون سے جو موجب تکبر کا ہی
کہ جو تمام خصلتون سے بدتر ہے ہو سطے خدا تعالی بعد اسکی فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ اور خدا نہین دوست رکہتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر اترانیوالیکو نعمت دنیا پر کہ فَخُوْرٍ ناز اور تکبر
کرنیوالا ہی دنیا کی نعمتون اور مرتبون اور مالون پر اور محبت مال کی جو باعث ہوتی ہے بخل کا اور اس سبب سے حقوق خدا کی مثل زکوۃ اور خمس وغیرہ ادا کرنہین کرتا ہے اسواسطے
فرماتا ہی کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین اور یہہ بدل ہے مختال سے یعنے خدا دوست نہین رکہتا ہی اون لوگون کو کہ باوجود دنیا داری اور محبت منافع دنیا کی بخل
کرتے ہین اور مال کو راہ خدا مین خرچ نہین کرتے ہین وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور حکم کرتے ہین آدمیون کو بہی بِالْبُخْلِ ساتہہ بخل کے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص کہ منہ پہیر مال کے خرچ کرنے سے
اوس مقام مین کہ جہان خرچ کرنا واجب ہے اور منہ پہیر سے خدا تعالی کے احکام اور بار بار غم کرنے سے جسوقت کہ دنیا کی کوئی چیز جاتی ہے اور نہ خوشی کرنے سی بند ہو جسوقت کہ دنیا کی کوئی چیز
ہاتہہ لگی تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ خدا هُوَ الْغَنِيُّ وہ بی نیاز ہی اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سی الْحَمِيْدُ سراہا گیا اپنی ذات مین اور صفات مین کہ آدمیون کا منہ پہیرنا اوسکو کچہہ
ضرر نہین کرتا ہی اور اگر منہ نہ پہیرین اور مالون کو خرچ کرین تو اونہین کا فائدہ ہے نہ خدا کا اور اب اپنی لطف کو بیان کرتا ہی کہ لَقَدْ اَرْسَلْنَا البتہ تحقیق بہیجا ہے ہمنی رُسُلَنَا پیغمبرون
اپنون کو بِالْبَيِّنٰتِ ساتہہ دلیلون روشن اور حجتون روشن کے کہ دلالت کرتی ہین وحدانیت اور معبود ہونے ہماری پر اور یا یہہ کہ بہیجا ہمنے ساتہہ معجزون کے کہ دلالت کرتی ہین نبوت کے حق ہونے
پر وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہے ہمنی ساتہہ اونکی کتاب کو تاکہ حق باطل سے جدا ہو جاوے اور شامل ہوتی ہی وہ کتاب حلال اور حرام کے حکمون کو مثل توریت اور انجیل اور قرآن کے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد کتاب سے اسم اعظم ہی کہ جس سے علم ہر چیز کا جانا جاتا ہے اور ہمراہ انبیا کی وہ ہوتا تہا وَالْمِيْزَانَ اور نازل کیا ہی ہمنے ترازو کو لِيَقُوْمَ النَّاسُ تاکہ قائم
ہوئین آدمی بِالْقِسْطِ ساتہہ انصاف کی کہ حقوق کو اوس سے برابر کرین آپسمین وقت معاملہ کے اور منقول ہی کہ جبرئیل آسمان سی ترازو کو حضرت نوح کی پاس لائے تہے اور کہا کہ
اپنی قوم کو حکم کر کہ اس سے وزن کرین اور فرماتا ہی کہ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور نازل کیا ہے ہمنے لوہی کو آدم پر ابن عباس سے منقول ہی کہ جسوقت آدم بہشت سی دنیا مین آئی تو تین
چیزین لوہی کی ہمراہ اونکے تہین ہتوڑی اور اہرن اور سنڈاسی اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ پانچ چیزین تہین سوئی اور مقراض بہی تہی اور روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ اللہ تعالی نے چار برکتین آسمان سے زمین پر نازل کی ہین لوہا اور آگ اور پانی اور نمک فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ بیچ اوس لوہی کے خوف سخت ہی اسواسطے کہ اوس سے ہتہیار
بنتے ہین جو کہ جنگ مین کام آتی ہین خواہ تو دشمن کے دفع کرنیکے واسطے ہون مثل تلوار اور نیزہ اور تیر اور خنجر کے اور سوا اسکے اور خواہ اپنی نفس کی حفاظت کیواسطے ہون مثل
زرہ اور خود اور چار آئینہ وغیرہ کے اور اکثر مفسرین کہتی ہین کہ مراد اوس سے شمشیر ہے اور اہلبیت علیہم السلام کی روایات مین مراد ذوالفقار سی ہے کہ واسطے رسول خدا کی آسمان سے نازل
ہوئی تہی اور رسول خدا نے وہ امیر المومنین کو عنایت کی تہی کہ اوس سے وہ دشمنون پر جہاد کرتے تہے اور بعضی روایت مین ہے کہ ذوالفقار اون ہدیون مین سی تہی کہ جو بلقیس نے
حضرت سلیمان کو بہیجی تہی اور وہ منبہ بن الحجاج کی پاس تہی اور جنگ بدر مین امیر المومنین نے اوسکو قتل کیا اور اوس تلوار کو اوس سے لیلیا اور ایک روایت مین ہے کہ رسول خدا صلعم نے
ایک لکڑی دو شاخی ایک درخت مین سے لی اور امیر المومنین کو عنایت کی اور فرمایا کہ اس سے جہاد کر اور جسوقت اوسکو علی نے اپنی ہاتہہ مین لیا تو وہ تیغ دو سر ہو گئی اور اوس تلوار سی وہ جہاد کرتے
تہے اور دشمنان خدا کو قتل کرتے تہے حاصل یہہ ہے کہ لوہی کی ضمن مین جنگ سخت ہے اور جہاد کرنا ہی دشمنون پر وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فائدے ہین واسطے آدمیون کے کہ اوس سے بہت سے اوزار بنتے ہین کہ جنسے سب کو اونکو
احتیاج ہوتی ہی اور خلاصہ سب کا یہہ ہی کہ حقتعالی نے پیغمبر بہیجے اور کتابین نازل کین تاکہ حق باطل سے جدا ہو جاوے اور ترازو نازل کی واسطے وزن کرنیکے کہ لوگون کی حقوق مین
کمی یا زیادتی نہو وے اور لوہا نازل کیا تاکہ دشمنان دین اوس سے خوف کرین اور نفع کلی اوس سے مسلمانون کو ہو وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور تاکہ جانے خدا مَنْ يَّنْصُرُهٗ اوس شخص کو نصرت اور
مدد کرے اوسکو وَرُسُلَهٗ اور پیغمبرون اوسکے کو اون ہتہیارون سے لوہی کے یعنی علم اوسکا متعلق ہو نصرت کرنیوالون سے اور لیعلم کا لام متعلق انزلنا الحدید کا ہی یعنی وانزلنا الحدید لیعلم
بِالْغَيْبِ ساتہہ غیب کے یہہ حال ہے ضمیر سے جو کہ ینصر مین ہے یعنے تا علم خدا متعلق ہو وہی اون لوگون کے ساتہہ کہ جو مدد کرتے ہین خدا اور اوسکے پیغمبرون کی وقت غائب ہونے پیغمبرون کے
یعنے جسوقت کہ پیغمبر حاضر نہون اوسوقت دین کی وہ مدد کرین اور پیغمبرون کو مدد دینی مین کوشش کرین بخلاف منافقون کے کہ وہ روبرو پیغمبرون کے تو مدد کرتے ہین اور اونکی
غیبت مین مدد نہین کرتی اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق خدا قوی اور زبردست ہی دشمنون کے ہلاک کرنے پر عَزِيْزٌ غالب ہے سب پر اور احتیاج کسیکے مدد کرنیکی نہین رکہتا ہے
اور حکم اوسکا جہاد کے واسطے اس لئے ہے تاکہ بندی اوس سے فائدہ پائین اور لائق ثواب دائمی کے ہون اور حضرت نوح اور ابراہیم جو افضل تہی انبیا مین اسواسطے
کہ انبیا اونکی نسل سے ہین اسواسطے پہلے تو انبیا کا مجملاً ذکر کیا اور اوسکے بعد نوح اور ابراہیم کو ذکر مین خاص کر کے کہتا ہی کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنی نُوْحًا نوح کو
قابیل کی اولاد مین وَاِبْرٰهِيْمَ اور ابراہیم کو نمرود کی قوم مین وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ درمیان اولاد اون دونوکے نبوت کو بطریق وحی کے
وَالْكِتٰبَ اور کتاب کو یعنی اون دونو کی اولاد مین ہمنی نبوت بخشی کہ کثرت سی اونمین پیغمبر ہوئے اور واسطی فرق کرنے حق کو باطل سے کتاب اونکو دی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد

ع

لکہنا ہے کہ ہمنے لکہنا اونکو سکہایا اور اب نوح اور ابراہیم کی اولاد کا حال بیان کرتا ہے کہ فَمِنْهُمْ پس بعضے اونمین سے مُّهْتَدٍ ہدایت پانیوالی تہے کہ وہ انبیا پر اور اونکی کتابون پر ایمان لائے تہے وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہت سے اونمین سے فَاسِقُونَ خارج ہونیوالی تہے طریق حق سے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم پیچہے سے لائے ہم اوپر پاشنون اون انبیا کے یعنی نوح ابراہیم اور اونکے زمانہ کے دوسرے انبیا کے قدمون پر لائے ہم بِرُسُلِنَا پیغمبرون اپنے کو یعنی نوح کے بعد ہود اور صالح کو اور ابراہیم کے بعد اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف وغیرہ کو وَقَفَّيْنَا اور پیچہے سے لائے ہم تمام اون پیغمبرون کے پیچہے ختم کیا ہمنے انبیاء بنی اسرائیل کو بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ساتہہ عیسیٰ بیٹے مریم کے وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ اور دی ہمنے اوسکو انجیل یعنے عیسیٰ کو ہم سب انبیاء بنی اسرائیل کے بعد لائے اور کتاب انجیل اوسکو ہمنے دی وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے یعنے رکہا ہمنے فِي قُلُوبِ الَّذِينَ بیچ دلون اون لوگون کے کہ اتَّبَعُوهُ پیروی کی ہے اونہون نے اوس عیسیٰ کے رَأْفَةً وَرَحْمَةً مہربانی اور بخشش کو آپسمین یعنے عیسیٰ کی پیروی کرنیوالونکو آپسمین مہربان کر دیا کہ ایک شخص دوسرے پر مہربانی کرتا تہا اور ثواب کی اونکو رغبت دلائی تہی ہمنے اور یا یہہ کہ پیدا کیا ہمنے بیچ دلون اونکے کی مہربانی اور بخشش کو وَرَهْبَانِيَّةً اور طریقہ رہبانیت کو ابْتَدَعُوهَا کہ پیدا کیا تہا اونہون نے اوسکو اپنی طرف سے اور رہبانیت اصل مین منسوب ہے طرف رہبان کے اور رہبان وہ شخص ہے کہ خدا سے خوف کرے نہین اور عبادت اور ریاضت مین اور پرہیزگاری مے اختیار کرے نہین نہایت کو پہونچا ہوا اور اونہون نے اوسمین بہت مبالغہ کیا تہا اور رہبانیت کا طریقہ اونہون نے اپنی طرف سے اختیار کیا تہا کہ مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ نہین فرض کیا تہا ہمنے اوس رہبانیت کو اوپر اونکے بلکہ اونہون نے خود اپنے نفس پر اوسکو لازم کرلیا تہا اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانیکے بعد بعضے آدمی لوگونمین سے انجیل کے احکام سے دست بردار ہو کر کافر ہوگئے اور کچہہ اونمین سے دین عیسوی پر باقی رہے تہے اونہون نے پہاڑونمین جاکر رہبانیت اختیار کی اور نہایت خلوص سے عبادت خدامین مشغول ہوئے اور بڑی بڑی مشقتین اپنے نفسون پر گوارا کیا لذیذ کہانے اور پینے اور نکاح اور لباس سب ترک کردئے بالونکا لباس مثل ٹاٹ کے پہنتے تہے اور اسطرح کی ریاضت اور رہبانیت اونپر فرض نہین ہوئی تہی اور اونہون نے بہی اس رہبانیت کو اپنے نفسونپر لازم نہین کیا تہا إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ مگر واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کے کہ خدا تعالیٰ ایسی سخت عبادت اور پرہیزگاری ہماری سے راضی ہو اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتا ہے کہ مین ایکروز رسول خدا صلعم کے پیچہے اونٹ پر بیٹہا تہا مجہسے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ نصرانیون نے رہبانیت کو کیونکر اختیار کیا تہا مینے کہا خدا اور پیغمبر اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ بعد عیسیٰ کے جباران اور گردن کشون نے گناہون اور بدکاریونکو ظاہر کیا اور مومنین نے اونکو ملامت کیا مگر وہ اپنی بدکاری سے باز نہ آئے اور تین مرتبہ مومنون نے اوپر جہاد کیا یہانتک کے بہت مومنین مارے گئے اور چند آدمی کہ باقی رہے تہے اونہون نے کہا کہ ہم عبادت خدامین مشغول ہوتے ہین یہانتک کہ محمد پیغمبر آخر الزمان کہ عیسیٰ نے جسکا وعدہ دیا ہے پیغمبر ہو کر آئے اور اے ابن مسعود جسوقت مین پیغمبر ہو کر آیا تو بعضے مجہپر ایمان لائے اور بعضے اونمین سے کافر ہوگئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَمَا رَعَوْهَا پس نہ رعایت کی اون سب نے اوس رہبانیت کی اور نہ نگاہ رکہا اونہون نے اوسکو حَقَّ رِعَايَتِهَا حق نگاہ رکہنے اوسکے کا جیسی چاہیے تہا اور منظور تہا کہ اسطرح سے نگاہ رکہنا چاہیے بلکہ خدا کے قائل ہو کر محمد اور قرآن کو اونہون نے جہٹلایا اور بعضے دین عیسوی کو چہوڑ کر محمد کے دین مین داخل ہوئے ہین اور مسلمان ہوگئے ہین پس فرماتا ہے خدا کہ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا پس دیا ہمنے اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین مِنْهُمْ اونمین سے پیغمبر آخر الزمان پر أَجْرَهُمْ اجر اونکا کہ کثرت سے ثواب اونکو عطا کیا وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہت سے اونمین سے فَاسِقُونَ باہر نکلنے والے ہین ایمان سے اور ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ ایکروز مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کہ اے ابن مسعود جماعت کہ پہلے ہم سے تہی بہتر فرقے ہوگئے اور ایک فرقہ اونمین سے ناجی ہوا اور باقی ناری ہوئے اور ایک فرقہ اونمین سے عیسیٰ کے دین پر سلاطین جابرہ اور سرکشون سے لڑا اور دوسرا فرقہ اونمین سے وہ تہا کہ طاقت جابرہ سے لڑنیکی نہین رکہتے تہے وہ شہرونمین جا بجا چلے گئے اور رہبانیت کو اونہون نے اختیار کیا اور اون لوگون ہی کے حق مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ورہبانیۃ ابتدعوہا اور بعد اسکے فرمایا کہ جو کوئی مجہپر ایمان لایا اور میری پیروی اوسنے کی اوسنے تو رہبانیت حق کی رعایت کی اور جو کوئی مجہپر ایمان نہین لایا وہ کافرون اور ہلاک ہونیوالون مین سے ہے اور فرمایا کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام یعنی اسلام مین رہبانیت نہین ہے بلکہ رہبانیت میری امت کی ہجرت ہے اور جہاد اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور وقت احرام باندہنے کے باآواز بلند تکبیر کہنی ہے اور حواریین کے احوال کے بعد اب خطاب اہل کتاب سے ہے جو کہ ایمان لائے ہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو پہلے پیغمبرون پر اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو تم خدا سے وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ اور ایمان لاؤ تم ساتہہ پیغمبر اوسکے کہ محمد ہے يُؤْتِكُمْ دیویگا تمکو خدا كِفْلَيْنِ دو حصہ مِن رَّحْمَتِهِ رحمت اپنی بخشش اپنی سے ایک حصہ تو پہلے پیغمبرونپر ایمان لانیکی جزا ہے اور دوسرا حصہ محمد صلعم پر ایمان لانیکے سبب سے وَيَجْعَل لَّكُمْ اور مقرر کریگا واسطے تمہارے نُورًا تَمْشُونَ بِهِ نور کہ چلو تم ساتہہ اوسکے یعنی اوسکی روشنی مین صراط پر سے گزر جاؤ اور بہشت مین داخل ہو وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہونکو دنیا کے کفر کے وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے مومنین کو رَّحِيمٌ مہربان ہے اونپر بعد توبہ کے اور گناہونکو بخشتا ہے تفسیر اہلبیت مین ہے کہ مراد کفلین سے حسن اور حسین ہین اور نور سے مراد علی ہین یعنے ایمان لاؤ تم خدا اور رسول محمد پر تاکہ حق تعالیٰ شفاعت حسن اور حسین کے عطا فرماوے اور علی کے نور کی روشنی سے صراط پر گزر چلو اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے جعفر طیار کو چالیس سوارونکے ہمراہ کر کے

حبشہ بہیجا نجاشی کے پاس تاکہ اوسکو دین اسلام کیطرف بلاوے جعفر اوسکے پاس گیا اور طرف دین اسلام کے بلایا اور رغبت دلائی اوسنے اسلام کو قبول کیا اور چالیس آدمی ہمراہ اوسکے ایمان لائے تھے اونہوں نے نجاشی سے اذن طلب کیا رسول خدا کی خدمتمین جانیکا نجاشی نے اونکو اجازت دی اور وہ ہمراہ جعفر کے مدینہ مین آئے لیکن اوسوقت وہ مدینہ مین پہونچے کہ رسول خدا طیاری جنگ احد کی کرتے تھے اور جسوقت محتاجگی اور فقیری اصحاب کی اور موجود ہونا سامان لڑائیکا اونہوں نے دیکہا تو رسول خدا صلعم سے اذن طلب کیا واپس جانیکا تاکہ حبشہ سے مال اور اسباب لاکر مسلمانون پر تقسیم کرین حضرت نے اونکو رخصت دی اور اونہوں نے وہانسے مال لاکر مسلمانون پر تقسیم کیا حق تعالٰی نے یہہ آیت اونکی شان مین نازل کی کہ الذین آتیناہم الکتاب ہم بہ یومنون الا یہ اور جسوقت کفار اہل کتاب نے آیہ یوتون اجرہم مرتین کو سنکر مسلمانون پر فخر کیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارا اور تمہاری دونون کی کتاب پر ایمان لائی تو اوسکے واسطے دو اجر ہین اور جو کوئی فقط تمہاری کتاب پر ایمان رکہی اور ہماری کتاب پر ایمان نرکہی اوسکو ایک اجر ہوا ملیگا پس تمکو کیونکر فضیلت ہمپر ہے خدا تعالٰی نے یہہ آیت نازل کی کہ ای لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اور محمد پر ایمان لانے مین ثابت قدم رہو تا کہ خدا تمکو دیوے جو کچہہ کہ وعدہ کیا ہے اور مومنین اہل کتاب سے دو اجر کا اور اجر تمہارا اونکی اجر سے کمتر نرہیگا اسواسطے کہ تم مثل اونکی ہو ایمان لانیمین کہ جیسے وہ پہلے پیغمبرون پر اور خاتم المرسلین پر ایمان لائی ہین ایسی ہی تم بھی سب پیغمبرون پر ایمان لائے ہو اور بعد اوسکے فرمایا کہ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْکِتَابِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ لا اسمین زائد ہی اور دوسرا ان مخففہ مثقلہ کا ہی اسواسطے کہ علم کے بعد واقع ہوا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ لیعلم اہل الکتاب انہ لا یقدرون یعنے خدا تعالٰی مومنین کو دو حصہ نور اور رحمت اور مغفرت کی دیتا ہے تاکہ جانین اہل کتاب جو کہ محمد پر ایمان نہین لائے ہین یہہ کہ قدرت نہین رکہتی ہین وہ کفار اہل کتاب عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ اوپر کسی چیز کے فضل خدا کی سے کہ وہ ہرگز فضل خدا کو نہین پہونچ سکتے ہین اسواسطے کہ یہہ بزرگی اور کرامت اوسوقت ہے کہ جسوقت محمد پر ایمان لائین اور وہ اس سعادت سے محروم ہین پس ان بخششون سے محروم رہینگے وَاَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق فضل ثواب عطا کرنیکا بِیَدِ اللّٰهِ بیچ ہاتہہ قدرت خدا کی ہے یُؤْتِیْهِ دیتا ہی اوسکو مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی موافق مصلحت کے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بڑیکا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ چوبیس آدمی یہی کہ وہ دین یہود اور نصارٰی کا رکہتی تھے لیکن پیغمبر کے دین پر تھے وہ رسول خدا صلعم پاس آئے اور اسلام کو قبول کیا ابو جہل نے اونسے کہا کہ بد قوم ہو تم اونہوں نے جواب مین اوسکے کہا کہ کیا ہے واسطے ہمارے کہ ہم خدا پر ایمان نلائین حقتعالٰی نے اونکے واسطے اور مومنین اہل کتاب کے واسطے مثل عبد اللہ بن سلام کے اور اوسکے یارونکے دو اجر بخشش فرمائی اون لوگون نے اصحاب رسول پر فخر کرکے کہا کہ ہم تمسے بہتر ہین اسواسطے کہ ہمارے واسطے دو اجر ہین اور تمہارے واسطے ایک اجر ہے حقتعالٰی نے یہہ آیت نازل کی سورۃ المجادلۃ یہہ سورہ مدنی ہے اور آیتین اسمین بائیس ہین اور اسکی پڑہنیکے ثواب کی حدیث سورۂ حدید مین گذر گئی ہے اور اسکے پڑہنے کے ثواب کے ذکر مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتے ہین کہ ایکروز خولہ بنت ثعلبہ کہ انصار مین سے تہے اور قوم خزرج سے نماز پڑہتے تہی اور شوہر اوسکا اس سبب سے کہ وہ عورت خوبصورت تہی اوسکو دیکہکر شہوت مین مبتلا ہوا اور نام اوسکا اوس بن صامت تہا اور جسوقت وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی تو اوس سے طالب صحبت کا ہوا وہ بسبب کسی باعث کے اس امر سے باز رہی شوہر اوسکا جو حمق تہا اوسنے غصہ ہوکر اوسکو کہا کہ انت علیّ کظہر امی یعنے تو مجہپر مانند پشت ماں میری کے ہی اور اسکو شرع مین ظہار کہتے ہین اسواسطے کہ وہ ظہر سے مشتق ہے اور اس کلمہ کے کہنے سے وہ عورت شوہر پر حرام ہوجاتی ہے جبتک کہ کفارہ ندیوے اور کفارہ کا بعد اسکے ذکر ہوگا اور ایام جاہلیت مین ظہار سے اور ایلا سے یعنے نہ صحبت کرنیکی قسم کہانے سے طلاق واقع ہوجاتی تہی اور اوس بعد اسکے پشیمان ہوا اور خولہ سے کہا کہ گمان میرا یہہ ہی کہ تو مجہپر حرام ہوگئی ہے خولہ نے کہا کہ اس امر کو تو رسول خدا سے جاکر پوچہہ اوسنے کہا کہ مجہکو حیا آتی ہی خولہ حضرت کی خدمتمین گئی اور اوسوقت عائشہ حضرت کا سر ہلاتی تہی کہا کہ یا رسول خدا اوس بن صامت جسوقت کہ مجہکو اپنے نکاح مین لایا تہا اوسوقت مین جوان تہی اور مال اور کنبہ بہت رکہتی تہی اور اب کہ مال میرا کہ خود وہ کہا گیا اور بہت سے فرزند مجہسے جنائی اور جوانی مین بڑہیا ہوگئی اور میرے کنبہ کے لوگ مجہسے جدا اور متفرق ہوگئے تو مجہکو اوسنے مثل مادر کے کر دیا ہے اور مین نہین جانتی کہ فرزندونکا کیا علاج کرون اگر اوسکے پاس چہوڑتی ہون تو ضایع اور ہلاک ہوجائینگے اور اگر اپنے پاس رکہتی ہون تو بہوکے مرجائینگے اور اب وہ ظہار سے پشیمان ہوا ہی اس مقدمہ مین کیا کوئی تدبیر ہے کہ پہر ہماری صورت باہم رہنے کی ہو فرمایا کہ تم آپسمین حرام ہوگئے ہو کہا کہ یا رسول اللہ لفظ طلاق کا واقع نہین ہوا ہے فرمایا کہ میرا گمان یہی ہے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی ہے خولہ فرزندون کی کثرت اور بچپن اونکے سے اور جدائی اوس کی سے کہ ایک مدت دراز تک اوسکی ہمراہ رہی تہی نہایت غمگین ہوئی اور دوسری بار حضرت سے عرض کی تو وہی جواب سنا پہر کہا کہ شکایت کرتی ہون مین طرف خدا کی اپنی فاقہ اور تنہائی کی حضرت نے فرمایا کہ ظاہر شرع کے اعتبار سے تو اوسپر حرام ہوگئی ہے اور خدا نے تیرے مقدمہ مین کچہہ نہین فرمایا ہے اور وہ یہی کہتی کہ شکایت کرتی ہون مین طرف خدا کے اپنے فاقہ اور تنہائی اور پریشانی کی پس اوسنے عاجزی سے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا کہ خداوند تحقیق مین شکایت کرتی ہون طرف تیری اپنے فاقہ اور تنہائی کی پس نازل کر تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہ حکم کہ جسمین میری خلاصی اور رحمت ہووے وہ تو یہہ کہتی تہی اور عائشہ حضرت کی سر دہوتی تہی دوسری بار حضرت سے پہر عرض کی کہ یا رسول خدا میرے مقدمہ مین فکر کرنی چاہیئے اور میرے حال پر رحم کرنا چاہیئے عائشہ نے کہا کہ جہگڑے کو اپنے کوتاہ کرنا چاہیئے کہ وحی پیغمبر پر نازل ہوئی ہے اور علامت وحی کی یہہ تہی کہ اوسوقت اونگہہ حضرت پر طاری ہوتی تہی جسوقت عائشہ نے آدہا سر حضرت کا دہویا تو حضرت ہوش

مین آئے اور خولہ کو حکم کیا کہ تو اپنے شوہر کو حاضر کر اور بعد اوسکی یہہ چار آیتین تلاوت فرمائین قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق سنا ہی خدا نی قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ
کہنا اوس عورت کا کہ جھگڑا کرتی تھی تجہسے ای محمد صلعم فِیْ زَوْجِهَا بیچ امر شوہر اپنے کے وَتَشْتَكِیْٓ اور شکایت کرتی تھے اِلَی اللّٰهِ طرف خدا کے وَاللّٰهُ یَسْمَعُ اور خدا
سنتا ہے تَحَاوُرَكُمَا سوال اور جواب تمہارا یعنے بار بار کہنا سخن کا آپسمین اور سوال کرنا او جواب دینا مقدمہ مین ظہار کے کہ تو کہتا تھا عورت سی کہ تو اپنی شوہر پر
حرام ہے اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو طلاق نہین دی ہے اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ تحقیق خدا سننی والا ہی آدمیونکی گفتگو کا بَصِیْرٌ دیکھنی والا ہے اونکے احوال کا او منقول ہے کہ جب
عائشہ نے یہہ آیت سنی تو کہا کہ بزرگ ہے وہ شخص کہ سنتا ہے سب آوازونکو اور اوسپر کوئی آواز پوشیدہ نہین ہے ایک عورت گہر کے گوشہ مین رسول سے گفتگو کرتی تہی اس
طرح سی کہ ہم بعضی بات کو اوسکی سنتی تہی اور بعضی کو نہین سنتی تہی اور خدا پر اوسکی کوئی بات پوشیدہ نہوئی اور بعد اوسکے فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ جو لوگ کہ
ظہار کرتے ہین تم مین سے مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ عورتون اپنی سے یعنے اپنی بیبیونکو وہ کہین کہ تو مجہپر مثل پیٹہہ ماں میری کی ہے تو جانے وہ لوگ کہ مَّا هُنَّ نہین ہین وہ
عورتین اونکی اُمَّهٰتِهِمْ مائین اونکی حقیقت مین ہوسطے کہ اونکی عورتون مین او ماؤن مین بڑا فرق ہے اور اس کلمہ کے کہنی سے جورو ماں نہین ہوجاتی اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ نہین
مائین اونکی اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ مگر وہ عورتین کہ جنا ہے اونہونے اونکو اور سوائی اونکی اور عورتین ماں نہین ہوجاتین اور مثل ماں کے حرام ہونیمین بہی برابر نہین ہوجاتے
مگر وہ عورتین کہ جنکو خدا نے مثل ماؤنکے حرام کیا ہے جیسے کہ رسول خدا صلعم کی بیبیاں مومنین پر اور دودہ پلانیوالی عورتین دودہ پینے والون پر اور مائین حقیقت مین وہ
بہی نہین ہین لیکن ایسا کلمہ زبان پر لانا برا اور ناسزا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَاِنَّهُمْ اور تحقیق وہ مرد ظہار کرنیوالے لَیَقُوْلُوْنَ البتہ کہتی ہین مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ
انکار کی گئی چیز کو سخن نالائق مین سے اور نہ پہچانے ہوئی مین سے نزدیک شرع کے وَزُوْرًا اور باطل کو یعنے کہتے ہین وہ باطل بات کو جو کہ حق کے مخالف ہی سوسطے کہ زوجہ
ماں نہین ہوسکتی وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ اور تحقیق کہ خدا البتہ معاف کرنیوالا ہے گناہ کو توبہ کرنیوالونکی اس قول سے غَفُوْرٌ بخشنی والا کہ کفارہ کو فقط واجب کردیا ہی اور
حکم دیا کہ بعد ادا کرنے کفارہ کے وہ زوجہ کہ جسکو ظہار کیا ہے وہ تمپر حلال ہے اور مسائل اسکی تفصیل سے فقہ کی کتابونمین ہین اور اب خدا اپنے ظہار کے کفارہ کا ذکر
کرتا ہے وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ اور جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین موافق عادت جاہلیت کے مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ عورتون اپنی سے ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ پہر عود کرتے ہین وہ لِمَا
قَالُوْا واسطے اوس چیز کے کہ کہا ہے اونہونے یعنے اوس قول سے نادم ہوکر طرف زوجہ کے رجوع کرین او پیچھے اپنی صحبت کرنے چاہین تو کفارہ اوسکا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ
پس آزاد کرنا گردن ایک بندہ کا ہے یعنے اوسکی کفارہ مین ایک بندہ مومن آزاد کرین تاکہ زوجہ سی صحبت کرنی حلال ہو لیکن یہہ آزاد کرنا واجب ہے مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے سے اسکے
کہ آپسمین مس کرین دونون ایک دوسرے کو اور ضمیر تثنیہ کی یتماسا مین بدون مرجع کیوسطے دلالت کرنے کلام کے ہی اور مراد مس کرنے سی مجامعت کرنی ہے اور اگر کفارہ دینے سے
پہلے مجامعت کرے کوئی تو اوسپر دو کفارے ہین او اسیطرح ہر مجامعت مین کفارہ بڑہتا جائیگا ذٰلِكُمْ یہہ حکم کفارہ کا کہ جسکا ادا کرنا حکم تمکو ہی تُوْعَظُوْنَ بِهٖ نصیحت
کئے جاتے ہو تم ساتہہ اوسکے تاکہ باز رہو تم اوس لفظ منکر کے کہنی سے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ او خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِیْرٌ خبردار ہے اور اوسپر ہرگز پوشیدہ
نہین ہے اور واجب ہونا بندہ کے آزاد کرنیکا اوس صورت مین ہے کہ جسوقت ظہار کرنیوالا قدرت رکہتا ہو بندہ کی یا اوسکی قیمت کی فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو شخص کہ نپاوی
بندہ کو تو فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ پس اوسپر روزی ہین دو مہینے کے پی درپے پس چاہیے کہ اکتیس ۳۱ روز تو برابر پے درپے روزہ رکہے اور بعد اوسکی اونتیس ۲۹ روزون
مین چاہے اگر چاہے پی درپی رکہی اور اگر چاہی متفرق رکہے اور لیکن یہہ دو مہینے کے روزہ رکہی مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا پہلے اس سے ہین کہ مس کرین وہ دونو آپسمین ایک دوسرے کو
فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ پس جو شخص کہ نطاقت رکہی روزہ رکہنی کی کسی عارضہ کی یا بڑہاپے کی یا نقاہت کے سبب سے تو فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا پس اوپر اوسکی کہلانا ساٹہہ
مسکینونکا ہی کہ ہر آدمی مومن کو کہانے سی سیر کرے او دیا یہہ ہر مسکین کو ایک صاع گندم کہ جسکو اکثر کہاتے ہین دیکو ذٰلِكَ یہہ یعنی یہہ فرض کرنا اوسطے ہے کہ لِتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان
لاؤ تم بِاللّٰهِ ساتہہ خدا کے وَرَسُوْلِهٖ او پیغمبر اوسکے کہ اوسکی احکام او شرع کے قبول کرینین اور ترک کرنے ایام جاہلیت کے عادتونمین وَتِلْكَ او یہہ احکام
حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہین کہ اونسی گزرنا نچاہیے وَلِلْكٰفِرِیْنَ او واسطے کافرون کے جو کہ خدا کی حدونکو قبول نہین کرتے ہین عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب ہے دکہ دینا
آخرت مین کہتی ہین کہ بعد نازل ہونے ان آیتون کے رسول خدا نی اوسکو اختیار دیا اوس عورت کے طلاق دینی مین اور رکہہ چھوڑنے مین اوسنے عورت کا اپنی پاس رکہنا
قبول کیا حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکے کفارہ مین ایک بندہ آزاد کر اوسنی اپنی گردن کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ سوائی اس گردن کی دوسری گردن کو مین اپنی پاس نہین رکہتا
فرمایا کہ بندہ کو خرید کر کہا کہ یا رسول خدا مال میرے پاس تہوڑا ہے اور بندہ کی قیمت بہت ہی فرمایا کہ دو مہینے پے درپے روزہ رکہہ کہا کہ روزہ رکہنی کی طاقت نہین
رکہتا ہون اسوسطے کہ دن مین دو بار کہانا کہاتا ہون اگر روزہ رکہون تو عاجز ہو جاؤن او آنکہونکی روشنی جاتی ہے فرمایا کہ ساٹہہ مسکینونکو کہانا کہلا سکتا ہی کہا کہ نہین قسم ہے

خدا کی کر سوائی اپنے کسیکو مین زیادہ فقیر نہین پاتا ہون پس مال زکوۃ مین سی حضرت نی پندرہ صاع کہانا اوسکو دیا اور فرمایا کہ مستحقونکو یہہ کہانا پہونچا دے اور کہتی ہین
کہ اوسنی پندرہ صاع لیکر کہا کیا رسولخدا مین یہہ کہانا جن لوگونکو پہونچاؤن خود اونسی زیادہ فقیر ہون حضرت نے مسکرا کر استغفار کرنیکا حکم دیا اور اون دونونکو آپسمین ملا دیا
پس معلوم ہوا اگر کوئی تینون کفارونکا مقدور نرکہتا ہو تو استغفار کرلیوے اور ایہ ان لوگونکو ڈراتا ہے کہ جو خدا تعالے کے مقرر کی ہوئی حدونسی گزر جاتے ہین چنانچہ فرماتا ہے
کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق جو لوگ کہ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کرتے ہین خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی اور اونکے حکمونکے سوائی اور حکمون پر چلتی ہین كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
ذلیل اور خوار کئی جاوینگے وہ جیسی کہ خوار کئے گئی ہین وہ شخص کہ پہلے اونسی تھے یعنی پہلے زمانہ کے کفار کہ جو انبیا سے عداوت رکہتی تہے وہ جیسی کہ ذلت اور خواری سے ہلاک ہوئے ایسی
یہہ بہی ہلاک ہونگے عذاب دنیا مین گرفتار ہوکر اور کہتی ہین کہ مراد اونکی ہلاک ہونے سی بروز جنگ خندق ہلاک ہونا ہے وَقَدْ اَنْزَلْنَا اور تحقیق نازل کی ہین ہمنی اٰيٰتٍۢ
بَيِّنٰتٍ آیتین روشن کہ وہ قرآن ہے اور تمام معجزہ ہین کہ جو دلالت کرتے ہین محمد کی نبوت کی حق ہونے پر وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرونکی عذاب ہے خوار کرنیوالا یعنی
کہ وہ قتل اور قید ہونگے يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ یاد کر تو جسدنکہ اوٹہائیگا اونکو خدا قبرونسے جَمِيْعًا سبکو اور کوئی ایسا نہو کہ اوسکو نہ اوٹہائی اور بعد اوٹہانیکے فَيُنَبِّئُهُمْ پس خبر
دیگا اونکو خدا بِمَا عَمِلُوْا ساتہہ اوس چیز کے کہ کیا ہے اونہونے پس اوسوقت وہ نہایت شرمندہ ہون اور اس رسوائی کی خجالت سی آرزو کرین کہ جلدی دوزخ مین چلے جاوین
اَحْصٰىهُ اللّٰهُ شمار کرلیا ہے اوس عمل کو خدا نے اور اپنی علم سی اوسکو جانتا ہی اسواسطی کہ اونکے علم مین سے کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہے اور جو کچہہ اونہون نے کیا
اونکی نامۂ اعمال مین سب لکہا ہوا ہے وَنَسُوْهُ اور بہول گئے ہین وہ لوگ اوس عمل کو وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا اوپر ہر چیز کے اعمال و احوال بندون مین سے
شَهِيْدٌ حاضر ہے کہ سب چیز کو جانتا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہ دیکہا تو نے کہ تحقیق خدا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ جانتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ آسمانونکے ہے ملائکہ اور
ستارے اور روحین وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور دریا اور پہاڑ وغیرہ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ نہین ہوتا ہی مشورہ
تین کا کہ وہ آپسمین اپنا راز بیان کرین ایک دوسری اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ مگر کہ وہ خدا چوتہا اونکا ہے کہ اونکا مشورہ اوسکو معلوم ہی جیسی چوتہی آدمی کو معلوم
ہوتا ہے اور ابو جعفر نے تکون پڑہا ہے تا کے ساتہہ وَلَا خَمْسَةٍ اور نہین ہوتا ہی مشورہ پانچ آدمیونکا اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر کہ وہ خدا چہٹا اونکا ہی کہ وہ اونکی سب رازکو
جانتا ہی جیسی کہ چہٹا آدمی اگر اونمین شریک ہوکر جانتا وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ اور نہ کمتر اوس تین سی وَلَآ اَكْثَرَ اور نہ زیادہ پانچ سی اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ کہ ہمراہ اونکی
ہے اپنی علم سے اور یعقوب نے اکثر کو مرفوع پڑہا ہے من نجوی کے محل پر عطف کرکے اسواسطی کہ وہ محل یکون کے اسم کا ہے اس جہت سی وہ مرفوع ہوگا پس خدا اونکی
ہے اَيْنَ مَا كَانُوْا جہان کہین کہ وہ ہووین خواہ آسمانون مین خواہ زمین مین ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پہر خبر دیوےگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا ساتہہ اوس چیز کے کہ کیا ہے اونہون نے
دنیا مین يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے یعنے قیامت کے روز اونکو خبر دیگا کہ جیسے وہ ہوئی ہون اور اون اعمال پر اونکو سزا دیگا اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق خدا ساتہہ ہر چیز
عالم ہے اور ہر شخص کے کہی اور کئی کو جانتا ہے اور آسمان اور زمین کی سب چیز دنکو برابر جانتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ یہودی اور منافقین پاس مومنین کے آپسمین بیٹہکر
مشورہ کیا کرتے تہے جسوقت کوئی لشکر جہاد مین ہوتا تہا او مسلمانونکی طرف دیکہکر آنکہونسی اشارہ کرتے اور مومنین اونکا یہہ حال دیکہتے تو اونکو گمان ہوتا کہ اونکو ہمارے قریبونکی
جو کہ جہاد مین گئے ہین خبر پہونچی ہے کہ وہ یا تو قتل ہوگئے ہین اور یا بہاگ گئے ہین یا کوئی اونپر فساد واقع ہوئی ہے یہہ مشورہ اونکا دیکہکر مومنین کو بہت رنج ہوتا تہا جب یہہ
حال اونکا مومنین دیکہتے تو رسولخدا سی شکایت کرتے اور وہ حضرت اونکو منع کرتے کہ تم مومنین کے قریب بیٹہکر مشورہ اور سرگوشی نکیا کرو وہ اس امر سے مومنین کی باز نہ آئے خدا تعالی نے یہہ
آیت نازل کی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ کیا نہین دیکہتا ہے تو طرف اون لوگون کے کہ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى منع کئی گئے ہین آپسمین بہید کہنی سے اور سرگوشی کرنے سی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پہر عود
کرتے ہین اور پہر ہین اور رجوع کرتے ہین لِمَا نُهُوْا عَنْهُ واسطی اوس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین وہ اوس سے یعنے اونکو منع کیا جاتا ہی کہ تم مسلمانونکے قریب بیٹہکر مشورہ نکیا کرو
لیکن وہ باز نہین آتے ہین اور اوسیطرح سرگوشی کرتے ہین وَيَتَنٰجَوْنَ اور آپسمین راز کہتی ہین عناد اور حسد کی اعتبار سے بِالْاِثْمِ ساتہہ گناہ کے یعنی ساتہہ ایسی چیز
کہ گناہ مین کردیتی ہے وہ اونکو جیسی کہ رنج دینا مومنین کو اور آزار پہونچانا اونکو اور اونکے عیب بیان کرنے وَالْعُدْوَانِ اور راز کہتی ہین وہ ساتہہ تعدی اور ظلم کر
مومنین کے کہ وہ اونکا غمگین کرنا ہے وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور مشورہ کرتے ہین ساتہہ نافرمانی پیغمبر کے کہ مخالف حضرت کے آپسمین وصیت کرتے ہین اور کہتی ہین کہ جسوقت
یہودی حضرت کی مجلس اقدس مین آتے تو کہتے حضرت سی کہ السام علیک اور سام موت کے معنی مین ہے یعنی موت اوپر تیرے اور حضرت اونکی جواب مین فرماتے
کہ وعلیکم یعنے اور اوپر تمہارے وہی سام ہے ایسی ہی ایکروز رسولخدا صلعم کے پاس آئے اور وہی کلمہ اونہون نے کہا عائشہ نے یہہ سنکر کہا تمکو موت ہو اور درد اور غضب خدا کا
اور دوری رحمت خدا سی اور نزدیکی عذاب خدا کی حضرت نی فرمایا کہ ای عائشہ سختی نکر بلکہ نرمی کرنی چاہیئے عائشہ نی کہا کہ تمنی سنا نہین کہ یہہ کیا کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ تونی سنا کہ

کہ مینے رد کیا ہے اونکی کلام کو اور وہی کلمہ اونکی جواب مین کہا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جسوقت آتے ہین وہ یہودی تیرے پاس حَیَّوْكَ
دعا دیتے ہین وہ تجھکو ای محمد بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین دعا دی ہے تجھکو ساتہہ اوسکے خدا نے یعنے وہ سلام کی جگہہ تجھکو سام کہتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اور کہتے ہین وہ بیچ نفسون اپنی کے یعنے جی مین اپنے کہتے ہین کہ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ کیون نہین عذاب کرتا ہے ہمکو خدا بِمَا نَقُوْلُ ساتہہ اوس چیز کے کہ کہتے ہین
ہم یعنے اگر یہہ پیغمبر ہوتا تو ہم جو اوسکی اہانت کرتے ہین اس سبب سے خدا ہمکو عذاب کرتا خدا یتعالی اونکے جواب مین فرماتا ہے کہ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کافی ہے اونکو دوزخ
واسطے عذاب کے کہ یَصْلَوْنَهَا داخل ہوئینگے وہ اوسمین فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ پس برا ہی وہ دوزخ جگہہ پہرنیکی کہ اوسمین قسم قسم کے عذاب ہین اور اب مومنین کو اوسطرح
راز کہنے سے منع کرتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا تَنَاجَیْتُمْ جسوقت بہید کہو تم آپسمین فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ تو پس بہید نکہو تم ساتہہ گناہ کے وَالْعُدْوَانِ
اور تعدی اور ظلم کے وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ اور نافرمانی پیغمبر کی جیسیکہ یہودی اور منافقین کہتے ہین پس ایسا تم نکہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب منافقین کیطرف ہی یعنے ای وہ لوگو
کہ اقرار ایمان کا کرتے ہو اور دعوی کرتے ہو تم کہ ہم مسلمان ہین تو پس جسوقت راز کہو تو ایسا کہو جو کہ یہودی کہتے ہین وَتَنَاجَوْا اور راز کہو تم بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ساتہہ
نیکی اور پرہیزگاری کے اور ڈرنا اوس امر سے کہ جسمین مومنین کی خیر نہو اور نافرمانی پیغمبر سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ہر کام مین الَّذِیْٓ اِلَیْهِ وہ خدا کہ طرف اوسکے تم
تُحْشَرُوْنَ حشر کئے جاؤگے اور جمع کئے جاؤگے ایک جگہہ مین موافق اوسکے حکم کے اور تمکو موافق تمہارے اعمال کے جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ سوای اسکے نہین راز کہنا
تعدی اور نافرمانی پیغمبر کی جانب شیطان سے ہے الف لام نجوی کی اشارہ طرف اوسی نجوی کی ہے کہ جسمین گناہ اور تعدی اور نافرمانی پیغمبر کی ہو اور منع کو خدا یتعالی
فرماتا ہے کہ وہ جانب شیطان سے ہی کہ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تاکہ غمگین کرے وہ اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَیْسَ اور نہین ہے وہ شیطان اونکی راز کے کہنے سے
جو راز کہ وہ گناہ اور معصیت کا کہین بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا ضرر کرنیوالا اونکا کسی شئی کو کہ وسوسہ ڈالکر مومنین کو ضرر پہونچائے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتہہ حکم خدا کے
اور مشیت اور مصلحت اوسکی کے کہ اونکی قریبون کو خدا موت دیوی اور اونکو مرنے سی قریبون کی رنج ہووے وَعَلَی اللّٰهِ اور اوپر خدا کے فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پس چاہئے کہ
توکل کرین مومنین اور مقصود اپنی خدا کے سپرد کرین اور راز کہنی یہودون اور منافقون کی سے خوف نکرین اور ابن مسعود نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہی کہ فرمایا
حضرت نے کہ جسوقت تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تم مین سے تیسرے کو علیحدہ کرکے آپسمین اپنا راز نہ کہین اور سرگوشی نکرین اسواسطے کہ اوس تیسرے کو رنج ہوگا اور اگر چار
آدمی یا زیادہ ہون تو مضائقہ نہین ہے کہ دو آدمی اونہین مین سے اپنا راز پوشیدہ کہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب ہولناک دیکہے تو بعد
بیدار ہونیکے یہہ آیت پڑہے انما النجوی من الشیطان الخ اور بعد اوسکے کہی کہ اللّٰہم بحق محمد وآل محمد وقنی شر ما رایت فی منامی اور اوس خواب کو کسیکے روبرو
بیان نکرے کہ خدا یتعالی اوس خواب کے شر کو اوس سے باز رکہی اور کہتے ہین کہ مراد آیت سی خوابین پریشان ہین کہ اونکو آدمی سوتے ہوئے دیکہتا ہے اور اوسکو وہ خوابین
غمگین کرتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سبب اس آیت کے نازل ہونیکا یہہ ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے خواب مین دیکہا کہ رسول خدا صلعم نے
قصد کیا ہے کہ وہ اور فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام مدینہ سی باہر نکلے ہین اور دو رستی اونکو پیش آئے رسول خدا صلعم جانب راست کو روانہ ہوئے
اور ایک مقام پر پہونچے کہ وہان درخت خرما کا اور پانی تہا پس رسول خدا نے ایک گوسفند کہ اوسکے کان پر سفید نقطے تہے خرید کیا اور اوسکے ذبح کرنیکا حکم دیا پس جسوقت
اوس گوسفند کو اون بزرگون نے کہایا تو سب مر گئے اور فاطمہ زہرا روتی ہوئی خواب سے بیدار ہوئی لیکن رسول خدا صلعم سے اس خواب کو بیان نکیا اور جسوقت صبح
ہوئی تو رسول خدا صلعم دراز گوش پر سوار ہوکر تشریف لائے اور فاطمہ زہرا کو اوسپر سوار کیا اور حکم کیا کہ امیر المومنین اور حسن اور حسین علیہم السلام بہی مدینہ سی باہر نکلین
جیسا کہ فاطمہ علیہا السلام نے خواب مین دیکہا تہا پس جسوقت مدینہ کی دیوارون سی باہر نکلے تو دو رستی اونکو پیش آئی رسول خدا جانب راست کی رستہ کو روانہ ہوئے جیسیکہ
فاطمہ نے خواب مین دیکہا تہا یہانتک کہ ایک مقام پر پہونچے کہ وہان پانی اور درخت خرما تہی اور رسول خدا صلعم نے اوسیطرح کی گوسفند جیسیکہ فاطمہ نے خواب مین دیکہی تہی
خرید کئے اور اوسکے ذبح کرنیکا حکم دیا پس وہ ذبح کئے گئے اور بہونے گئے اور جسوقت اونہون نے ارادہ کہانے کا کیا تو فاطمہ اوٹہکر ایک جانب کو چلی گئی اور وہان جا
رونے لگی کہ یہہ اس گوسفند کو کہاکر مرجائینگے رسول خدا صلعم نے فاطمہ کو بلایا اور پوچہا کہ تو کیون روتی ہی کہا کہ یا رسول خدا مینی خواب مین ایسا ایسا دیکہا ہی اور تمنی وہی کیا
جو کہ مینی خواب مین دیکہا تہا مین تمسے علیحدہ ہوگئی تاکہ تمکو مرا ہوا نہ دیکہون پس رسول خدا کہڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی پڑہین اور پہر اپنے پروردگار سی راز کہا جبرئیل
نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ یہہ شیطان ہے کہ جسکو زہا کہتے ہین اوسنی فاطمہ کو وہ خواب دکہلایا تہا اور مومنین کو وہ سوتے مین ایذا دیتا ہے کہ جسکے سبب سے
وہ غمگین ہوتی ہین رسول خدا صلعم نے جبرئیل کو حکم دیا وہ اوسکو پکڑ لائے رسول خدا نے اوس سے فرمایا کہ تو نے ہی فاطمہ کو یہہ خواب دکہلایا تہا کہا کہ ہان پس حضرت نے تین مرتبہ

اپنے ہوکا تین مقام مین اور جبرئیل نے حضرت سے کہا کہ جسوقت تو کسی چیز کو خواب مین دیکھے کہ تجھکو مکروہ معلوم ہوتی ہو یا مومنین سے کوئی دیکھے تو بس چاہیے کہ کہے اعوذ بما عاذت
مارئکة الله المقربون و انبیاء الله المرسلون و عباد الله الصالحون من شر ما رایت من رؤیای اور الحمد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو الله احد پڑہے
ایک بار پڑہے اور اپنی جانب چپ کو تین مرتبہ تہوکے پس وہ خواب اوسکو ضرر نہ پہونچائیگا پس خدا یتعالی نے اپنی پیغمبر پر یہہ آیت نازل کی کہ انما النجوی من الشیطان الخ کہتے ہین
کہ اصحاب رسول بیٹھنے کی جگہہ کا بخل کرتے تہی اور اگر کسیکو دیکہتے کہ وہ ارادہ بیٹھنے کا کرتا ہے تو اوسکو اپنے پاس جگہہ نہین دیتے تہی جمعہ کے دن رسول خدا مسجد کے در مین بیٹھے تہی اور اوس جگہہ
زیادہ گنجایش بیٹھنے کی نہ تہی ایک جماعت بدر کے آدمیون کی کہ اونمین سے ایک شخص ثابت بن شماس تہا رسول خدا صلعم کی مجلس اقدس مین آئی اور دیکہا اونہون نے کہ اصحاب گرداگرد حضرت کے
بیٹھے ہین وہان کہڑے ہوکر اونہون نے کہا السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ الله و برکاتہ حضرت نے اونکو سلام کا جواب دیا بعد اوسکے اونہون نے اصحاب کو سلام کیا اونہون نے بہی اونکے سلام کا
جواب دیا لیکن مسجد مین جگہہ خالی نہتی وہ لوگ وہان کہڑے رہے اور انتظار کرتے تہی کہ کوئی اونکو جگہہ دیوی اور رسول خدا صلعم بدر کے لوگون کی عزت بہت کرتے تہی جسوقت
دیکہا کہ اونکو کسینے جگہہ نہدی تو حضرت کو رنج ہوا اور فرمایا کہ اے فلانے اور اے فلانے کہڑے ہوجاؤ وہ لوگ مہاجرین اور انصار مین سے تہی کراہیت سے کہڑے ہوئے اور بدر کے لوگونکو
جگہہ خالی کردی منافقون نے اس مقدمہ مین مجال پاکر زبان طعن کی درازکی اور کہا کہ تم کہتے ہو ہمارا صاحب عادل اور منصف ہے اور حال یہہ ہے کہ پہلے لوگون کو پچہلے لوگون کے
واسطے اوٹہادیا اور یہہ امر مخالف عدالت اور انصاف کے ہے حقتعالی نے پیغمبر کی رائے کو پسند کرکے یہہ آیت نازل کی یا ایہا الذین آمنوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا
اور پیغمبر پر اذا قیل لکم جسوقت کہا جائے واسطے تمہارے کہ تفسحوا فی المجالس جگہہ کشادہ کرو تم بیچ مجلسون کے کہ ذکر خدا یا تلاوت قرآن یا وعظ وغیرہ امر خیر کی مجلس ہو تاکہ اور مومنین بہی
وہان آکر بیٹہین اور جسوقت تمکو کوئی دوسرا جگہہ کشادہ کرنیکے واسطے کہے یا زبان سے نکہے بسبب حیا کی لیکن بیٹہنا چاہتا ہے تو اس صورت مین تمکو چاہیے کہ فافسحوا پس جگہہ کشادہ کرو
تم اور اونکے بیٹہنے کے واسطے یفسح الله لکم جگہہ کشادہ کریگا واسطے تمہارے خدا قبرون مین یا بہشت مین کہ بڑے بڑے محل اور باغ تمکو دیگا اور یا یہہ کہ تمہاری روزی مین کشادگی کریگا اور کہتے ہین
کہ لوگ رسول خدا کی مجلس اقدس مین بیٹہتے تہے اور اگر اونمین سے کسیکو کسی کام کے واسطے بلاتے تو وہ وہان سے اوٹہتے نہین تہے ہر ایک چاہتا تہا کہ مین سب سے پیچہے اوٹہون یہہ آیت نازل ہوئی کہ
و اذا قیل انشزوا اور جسوقت کہا جائے واسطے تمہارے ای مومنین کہ اوٹہہ کہڑے ہو تم یہان سے تو فانشزوا پس کہڑے ہوجاؤ تم اور اشارہ اسمین طرف اسکے بہی ہے کہ لوگون کو
رسول خدا نے اوٹہادیا تہا اور منافقین نے طعن کیا تہا حقتعالے نے اونکی دفع کرنیکے واسطے یہہ آیت نازل کی کہ حکم خدا بہی ایسا ہی ہے جیسیکہ رسول خدا نے کیا تہا کہ اپنی مجلس مین سے بعضے
آدمیون کو بعضے آدمیون کے واسطے اوٹہادیا تہا اور بعضی تفسیرون مین مذکور ہے کہ مراد اس آیت سے یہہ ہے کہ جسوقت آواز کرین تمکو کہ کہڑے ہو تم اور جلدی کرو تم نماز جمعہ کے
واسطے تو بس کہڑے ہوجاؤ تم اور نماز مین جاکر مشغول ہوجاؤ اور یا یہہ کہ تمکو جہاد کیواسطے کہین کہ کہڑے ہوجاؤ تم اور جہاد چلکر کرو تو بس کہڑے ہوجاؤ جہاد کیواسطے اور تمام اعمال
نیک کیواسطے اور کہڑے ہونے مین سستی نکرو کہ یرفع الله بلند کریگا خدا الذین آمنوا منکم اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین تم مین سے مدد کرکے اور دنیا مین اونکا نیکی کیساتہہ
ذکر کرکے اور آخرت مین اونکو بہشت کے محلون مین جگہہ دیکر و الذین اوتوا العلم اور بلند کریگا اون لوگون کو کہ دئے گئے ہین علم شرع کے حکمون کا درجات درجون مین
کہ درجہ اونکے بلند کریگا اون لوگون سے کہ نہین دئے گئے ہین وہ علم اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فضیلت عالم کی شہید پر درجہ مین اور فضیلت شہید عابد پر درجہ مین اور
فضیلت رسول کی تمام عالم پر درجہ مین اور فضیلت قرآن کی سب کلامون پر مانند فضیلت خدا کے ہی اوپر کل مخلوقات کے اور فضیلت عالم کی تمام آدمیون پر مانند فضیلت
میری کے ہے ادنی آدمی پر اور فرمایا ہے حضرت نے کہ فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہے ستارون پر شب چہاردہم کو اور فرمایا ہے حضرت نے کہ درمیان عالم کے
اور عابد کے سو درجون کا فرق ہے اور درمیان دو درجون کے اسقدر فرق ہے کہ گہوڑا تیز دوڑنیوالا ستر برس تک درمیان اون دونو درجون کے دوڑے تو ایک درجہ سے دوسرے
درجہ کو پہونچی اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز تین گروہ شفاعت کرینگے اول تو انبیاء اور بعد اونکے علماء اور بعد اونکے شہدا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز خدا سب
آدمیون کو ایک جگہہ جمع کریگا اور ترازو کہڑے کئے جائینگے بس وزن کیا جائیگا خون شہدا کا علماء کی دوات کی سیاہی کیساتہہ پس غالب اور گران ہوگی وہ سیاہی خون شہدا سے
اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عالم کہ جسکے علم سے فائدہ حاصل کیا جائے وہ بہتر ہے ستر ہزار عابدون سے اور مراد علم سے دین کا علم ہے یعنے جاننا حلال اور حرام کا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ عالم کی مجلس مین حاضر ہونا بہتر ہے ہزار رکعت نماز کے پڑہنے سے اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی کسیکو علم دین سکہلاتا ہے اوسکو درود بہیجتی ہین ملائکہ اور کل اہل آسمان و زمین یہانتک کہ
چیونٹیان اپنے سوراخون مین اور مچہلیان دریا مین اور منقول ہے کہ جو کوئی علم دین سیکہنے جاتا ہے خدا یتعالی اوسکو جنت کی راہ لیجاتا ہے اور اوسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچہاتے ہین اور منقول ہے
کہ جو کوئی کسیکو ایک مسئلہ دین کا تعلیم کریگا خدا یتعالی قیامت کے دن ہزار بہیان نور کی اوسکی گردن مین ڈالیگا اور ایک ہزار گناہ اوسکے بخشیگا اور ایک شہر اوسکے واسطے بنائیگا اور جسقدر بال کہ
اوسکے بدن پر ہین اونکے شمار کی موافق ثواب حج اور عمرہ کا اوسکے واسطے لکہیگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد کو اختیار دیا گیا اور علم اور ملک اور مال مین کہ ان تینون سے ایک کو اختیار کرو اونہے

علم کو اختیار کیا اس برکت سے علم کی ملک اور مال بھی اوسنے پایا اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ بعد رسول خدا کے علی کے برابر کسیکا درجہ اور فضیلت نہیں ہے اسواسطے کہ وہ سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور صحابہ مشکل
مسئلوں مین علی کیطرف رجوع کرتے تھے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ایتعالی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور از انجملہ راز کہنا ہے ان سب فعلون اور قولون تمہارے سے خَبِیْرٌ خبردار ہے اور جزا دیگا
پس سب کو موافق عمل کے جزا دیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بہت آدمی رسول خدا کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے اور حضرت سے بہت مسائل پوچھتے تھے اور ایسے ایسے حضرت سے سوال کرتے تھے کہ
جس سے حضرت کو رنج ہوتا تھا اور آپس مین طرح طرح کی گفتگو کرتے تھے کہ جو باعث ملال کا حضرت کے ہوتے تھے اور بسبب خلق نیک اپنی کے اونکو منع نکرتے تھے اور تونگر اور آسودہ آدمی حضرت کے
پاس بہت آتے تھے اور دیر تک بیٹھے رہتے تھے اور اونکی کثرت کے سبب سے صحابہ فقرا کو جگہہ بیٹھنے کی نہین ملتی تھی اس سبب سے بھی حضرت کو بہت مکروہ معلوم ہوتا تھا اور ظاہر نہین کرسکتے
تھے حقتعالی نے چاہا کہ اپنے پیغمبر کو اوس مشقت اور رنج سے خلاصی بخشے اور کثرت کو قلت سے بدل دیوے اسواسطے یہہ آیت نازل کی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ جسوقت کہ راز کہو تم پیغمبر سے تو فَقَدِّمُوْا پس مقدم کرو تم بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ آگے راز کہنے اپنے کے پیغمبر سے صَدَقَةً صدقہ کو یعنے جسوقت تم پیغمبر سے کچھہ کہو تو پہلے راز کہنے کے
کچھہ تصدق کرو راہ خدا مین دو اور بعد اوسکے اپنا راز کہو اس آیت مین بڑی تعظیم ہے رسول خدا کی اور ممانعت ہے کثرت سوال سے اور فرق ہونا درمیان مومن خالص اور منافق کے اور فرق معلوم ہونا درمیان
دوست دنیا اور دوست آخرت کے اور حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم سے کسی حاجت کا سوال کرو تو اوسوقت کچھہ تصدق کرو تاکہ حاجت روائی تمہاری جلد ہو جاوے اور اس کو کسی نے
ادا نہین کیا ہے سوائے امیرالمومنین علیہ السلام کے اسواسطے کہ اونھون نے ایک دینار کو تصدق کرکے دس مرتبہ رسول خدا صلعم سے راز کہا ذٰلِكَ یہہ صدقہ دینا راز کہنے سے پہلے خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے دین کے باب مین
دوستی دنیا سے وَاَطْهَرُ اور پاکیزہ تر ہے واسطے کہ اوسکے کرنے سے گناہون سے پاک ہوتے ہین اور امیرالمومنین علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین پوچھا تو فرمایا کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
تو رسول خدا نے صحابہ کے روبرو یہہ آیت پڑھی سب آدمی اوٹھہ کر چلے گئے اور رسول خدا نے مجھکو بلا کر فرمایا کہ کیا مصلحت دیکھتا ہے تو آیا مین کہ ہر ایک کے اوپر ایک دینار مقرر کرون کہ وہ
وقت راز کہنے کے ہر ایک ایک دینار تصدق کرے مینے عرض کی کہ یہہ لوگ اسکی طاقت نہین رکھتے ہین فرمایا کہ پس کیا دیوین مینے کہا کہ ایک دانہ یا ایک جو دینار مین سے فرمایا کہ نصیب تیرا دنیا مین سے
بہت کم ہے جسوقت کہ حضرت نے اسقدر اوسپر مقرر کیا تو لوگون کو بہت دشوار معلوم ہوا اور فقیرون نے تو تنگی کے سبب سے اور تونگرون نے بخل کے سبب سے رسول خدا صلعم کے پاس جانا موقوف کیا
اور مین نے مال مین سے ایک دینار اپنے پاس رکھتا تھا اوسکو مینے دس درم کو بیچا اور ہر روز ایک درم تصدق کرتا تھا اور رسول خدا سے راز کہتا تھا اور مسائل پوچھتا تھا اور خلوت مین علوم کے رازون سے واقف
ہوتا تھا اور مخالف اور موافق کی دونو کی کتاب مین مذکور ہے کہ علی نے فرمایا کہ کتاب خدا مین ایک آیت ہی کہ کسی نے پہلے مجھسے اوسپر عمل نہین کیا اور نہ بعد میرے کوئی اوسپر عمل کریگا اور جامع الاصول
مین لکھا ہے کہ صحابہ مین سے کسی نے اس آیت پر عمل نہین کیا ہی سوا علی بن ابیطالب کے اور کشاف مین لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن عمر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوسنے ایک روز کہا کہ علی مین
تین چیزین ایسی ہین کہ اگر مجھہ مین ایک بھی اون مین سے ہوتی تو میرے نزدیک وہ شتران سرخ موی زاغ چشم سے بہتر تھی ایک تو فاطمہ زہرا کا اوس سے نکاح ہونا جسوقت کہ بڑے بڑے بزرگ اعزہ آدمی قریش
کے اوسکی درخواست کرتے تھے اور دوسرے علم رسول خدا کا اوسکو مرحمت ہونا بروز جنگ خیبر اور ذکر اوسکا سورہ انا فتحنا مین مفصل گذر گیا ہے اور تیسرے آیہ نجوی کہ اوسپر سوا اوسکے
کسی نے عمل نہین کیا ہی اور منصف طالب حق پر ظاہر ہے کہ اختیار کرنا علی کا تصدق کرنیکو واسطے نجوی کے اور حرص اوسکی مناجات انبیاء مین اور توجہ اوسکی ملاقات سے انبیاء مین دلیل روشن ہے
افضل ہونے علی مین تمام صحابہ سے اور شبہہ نہین ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان کا باوجود آسودگی اور تونگری کے ترک کرنا نجوی رسول خدا کا اور محروم ہونا اونکا اس سعادت کبری سے دلالت کرتا ہے
اونکے حریص ہونے پر طرف مال دنیا کے اور رغبت اونکی پر طرف دنیا ناپایدار کے اور علی باوجود فقر اور فاقہ کے اس سعادت سے محروم نہوا اور تفسیر مدارک و تفسیر زاہدی اور تفسیر بحر مواج شہاب الدین دولت آبادی مین کہ معتبر
کتابین اہل سنت کی ہین مذکور ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اس آیت پر کسی نے عمل نہین کیا ہے پہلے مجھسے اور نہ بعد میرے اوسپر کوئی عمل کریگا میرے پاس ایک دینار تھا اوسکو مینے خرچ کیا لیکن جسوقت
کہ مین جناب رسول خدا سے راز کہتا تھا تو اوس مین سے ایک درہم کو تصدق کرتا تھا اور دس مسئلہ مینے رسول خدا سے پوچھے اور حضرت نے جواب اونکا مجھکو دیا مینے پوچھا کہ یا رسول اللہ وفا کیا چیز ہے فرمایا کہ
توحید اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر مینے پوچھا کہ فساد کیا ہے فرمایا کہ کفر اور شرک ہے خدا ایتعالی کا اور بعد اوسکے مینے پوچھا کہ حق کیا ہے فرمایا کہ اسلام اور قرآن اور ولایت یعنے خلافت جسوقت منتہی ہو
وہ طرف تیرے اور بعد اسکے باقی ہے اور مسئلہ لکھے ہین لیکن اس مقام مین غور کرنا چاہئے اور انصاف کو ہاتھہ سے نہ دینا چاہئے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حق تین چیزین ہین اسلام اور قرآن اور خلافت جسوقت کہ منتہی ہو وہ طرف
علی کے اور علی کے پاس جسوقت وہ پہونچے اور علی سے پہلے لوگون کی خلافت کو حق نفرمایا پس وہ باطل ٹہرے اور علی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور اگر پہلونکی خلافت بھی حق ہوتی تو چارون کی خلافت کو حق
فرماتے نہ علی تنہا کی خلافت کو اور اگر ولایت بمعنے دوستی ہو تو اوس صورت مین بھی مطلب ثابت ہے اسواسطے کہ جسوقت علی کی دوستی حق ہوئی اور پہلونکی دوستی باطل ہوئی تو خلافت بھی اونکی باطل ہے کہ جسکی دوستی
اونکی باطل ہوئی تو خلافت اونکی کیونکر حق ہوگی پس مطلب ہمارا ثابت ہوا اور سوائے اسکے دوسرے مقام مین بھی علی کا اور رسول خدا کا آپس مین راز کہنا اور فضیلت علی کی کل صحابہ پر ثابت ہے چنانچہ ملا علی قاری نے
شرح مشکوۃ مین لکھا ہی کہ جابر ابن عبد اللہ سے منقول ہے کہ دعی رسول اللہ علیا الی الطائف فانتجاہ فقال الناس ای المنافقون وعوام الصحابۃ فقد طال نجواہ مع ابن عمہ یعنے بلایا رسول خدا نے علی کو طرف
طائف کے پس راز کہا حضرت نے علی سے پس کہا آدمیون نے یعنے منافقون نے یا عام صحابہ نے کہ پس تحقیق دراز ہوا راز کہنا اوسکا ہمراہ پسر عم اوسکے کے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کہنے والے طال نجواہ مع ابن عمہ منافقین

ذکر حقیقت خلافت علی کا

یا عام صحابہ تہی اور شیخ متقی نے کنز العمال مین اس حدیث مین فقال الناس کی جگہہ فقال ابو بکر لکہا ہی پس اس قول سی معلوم ہوا کہ کہنی ولا طال نجوہ مع بن عمہ کا ابو بکر
ہی اور ملا معین الدین نے اپنی تفسیر مین ابو بکر کی جگہہ عمر کا نام لکہا ہی اور ملا علی قاری جو اس امر سی غافل تہا اسواسطی اوسنی ناس کی تقریر مین منافقون یا عوام صحابہ لکہی ہین اور جسوقت یہہ حدیث موافق کہنی ملا علی
قاری کے تسلیم کیجاے تو لازم آئی کہ ابو بکر اور عمر منافقین یا عام صحابہ مین سے تہے کہ کچہہ قدر اور منزلت نرکہتے تہے رسول خدا کی نزدیک نہ صحابہ کبار مین سی جیسا کہ اہلسنت سمجہتی ہین اور عبد اللہ
بن ہارون خراسانی نقل کرتا ہی کہ مینی امام علی بن موسی الرضا سی پوچہا کہ صدقہ پیغمبر کے واسطی حرام ہو فرمایا کہ امر عظیم سے تونی سوال کیا ہی اب اسکو جان تو کہ جسوقت ہمنی صدقہ دیکر اپنی تئین
پاک کیا تو خدا تعالے نے بچایا کہ ہمکو صدقہ لینی سے چرک آلودہ کرے اور یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول الخ اور فرمایا کہ کسینے اس آیت پر عمل نہین کیا ہے
سوائے امیر المومنین علیہ السلام کے کہ صدقہ دیا اور رسول خدا سے راز کہا اور یہہ حکم ایک روز تہا اور دوسری روایت مین ہے کہ یہہ حکم ایک ساعت مین تہا اور امیر المومنین علیہ السلام نے
اوس ساعت مین صدقہ دیا اور بعد اوسکے حق تعالی نے اس حکم کو منسوخ کیا کہ بعد اسکی ایکا اور فقیرون اور تونگرون کو سبکو جازت دی کہ بدون صدقہ کی رسول خدا سی راز کہین اور
اول فقیرون کے حال مین فرماتا ہی فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا پس اگر نہ پاؤ تم صدقہ دینے کیواسطی کسی چیز کو تو فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ پس تحقیق خدا بخشنے والا ہی یعنے درگذر کی اوس شخص سے کہ بدون
صدقہ کے راز کہی رَّحِیۡمٌ مہربان ہی کہ بندہ کو ایسے تکلیف نہین دیتا ہی جسکی کہ وہ طاقت نرکہی اور اب تونگرون کو خطاب کرتا ہی غصہ سی واسطی معاف کرنے صدقہ کی کہ ءَاَشۡفَقۡتُمۡ
کیا ڈر گئی تم فقیر ہو جانی سے اَنۡ تُقَدِّمُوۡا اس سے کہ مقدم کرو تم یعنی پہلے دو تم بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىکُمۡ نزدیک راز کہنے اپنے کے صَدَقٰتٍ صدقون کو یعنی تمنے جو صدقہ نہ دیا اور صدقہ کی بعد راز
کہنا اختیار نکیا تم ڈر گئے کہ ایسا نہو کہ صدقہ دینے سی ہم فقیر ہو جائین فَاِذۡ لَمۡ تَفۡعَلُوۡا پس جسوقت کہ نکیا تمنے اس کام کو وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ اور توبہ قبول کی خدا نے اوپر تمہارے
اور صدقہ دینا تمکو معاف کیا اور اوس حکم مین تمکو معذور رکہا اور تقصیر سے تمہاری درگذرا تو فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ پس قائم رکہو تم نماز کو کہ ہمیشہ اوسکو پڑہتے رہو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور
دو تم زکوۃ کو جو کہ تمپر فرض کی ہے وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اوسکے کی سب حال مین وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌ اور خدا خبردار ہے بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ساتہہ اوس چیز
کہ کرتے ہو تم ظاہر مین اور باطن مین اور موافق اوسکے تمکو خبر دیگا اور اس آیت مین شرف اور بزرگی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر ہے اسواسطی کہ خدا تعالے کے علم مین گذرا
تہا کہ اس آیت پر علی کے سوا کوئی عمل نکریگا اور فرمانبرداری اس امر کی دوسرے شخص مین ثابت نہوگی پس باعث اس آیت نجوی کی نازل ہونے کا اور پہر اوسکو منسوخ کرنیکا ظاہر
کرنا علی کی فضیلت کا ہی اور کہتے ہین کہ عادت منافقون کی یہہ تہی کہ یہودیون سے دوستی رکہتے تہے اور مومنین کے راز اور پوشیدہ باتین اونسی کہتے اور ان سب مین سے ایک شخص
عبد اللہ بن نبیل تہا کہ وہ منافق رسول خدا کے پاس اکثر نشست و برخاست رکہتا تہا اور حضرت کی باتون کا ذکر یہودیون سی کرتا تہا ایک روز رسول خدا صلعم اپنی حجرہ طاہرہ
مین بیٹہی تہے اور صحابہ بہی حضرت کے پاس موجود تہی اصحاب سے فرمایا کہ اسوقت تمہارے پاس مرد آئیگا کہ دل اوسکا مانند دل متکبرون اور سرکشون سا ہو اور شیطان کی نظر سی وہ نگاہ
کرے ناگاہ ابن نبیل آیا اور وہ کبود چشم تہا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو اور یار تیرے کس واسطی مجہکو گالیان دیتے ہین اوسنی سوگند کہائی اور اپنی یارون کو لایا اونہون
نے بہی سوگند کہائی اور کہا کہ ہم ایسی بے ادبی نہین کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا کیا نہین دیکہتا ہی تو طرف اون لوگون کے کہ دوستی کی ہی اونہون
نے یعنے کیا نہین دیکہتا ہی تو طرف منافقون کے کہ دوستی کی ہی اونہون نے قَوۡمًا اوس قوم سی کہ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ غصہ کیا ہی خدا نے اوپر اونکی یعنے یہودی کہ خدا نے اوپر غصہ
کیا ہی اور اونسی منافقین دوستی رکہتے ہین کہ مَا ہُمۡ نہین ہین وہ منافقین مِّنۡکُمۡ تم مین سے وَلَا مِنۡہُمۡ اور نہ اونمین سے یعنے اور نہ وہ یہودیون مین سے ہین جیسے کہ
پہلے اس سے فرمایا ہے کہ مذبذبین بین ذالک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء وَیَحۡلِفُوۡنَ عَلَی الۡکَذِبِ قسم کہاتے ہین وہ اوپر جہوٹ کی کہ قسم کہا کرتی ہین کہ ہم مسلمان ہین اور
پیغمبر کی بے ادبی نہین کر سکتے ہین وَّہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتی ہین اپنی تئین کہ منافق ہین اور جہوٹ پر قسم کہاتے ہین اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ طیار کیا ہی خدا نی واسطی اون
منافقون کے عَذَابًا شَدِیۡدًا عذاب سخت کو کہ دنیا مین تو واسطی اونکی خواری اور رسوائی ہی اور آخرت مین آتش دوزخ ہی اِنَّہُمۡ تحقیق کہ وہ لوگ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ بری
ہی وہ چیز کہ ہین وہ کرتے اور عمل بد پر وہ اصرار کرتے ہین اور ہمیشہ اوسکو کئی جاتی ہین اور یا یہہ کہ آخرت مین اونکو عذاب کرکے کہا جاویگا کہ بری ہے وہ چیز کہ تہی وہ کرتے دنیا مین
کہ اسلام کو ظاہر کرتے تہی اور دل مین اپنے کفر رکہتے تہی اور دشمنان خدا سی دوستی رکہتی تہے اِتَّخَذُوۡۤا پکڑا ہی اون منافقون نے اَیۡمَانَہُمۡ قسمون اپنی کو کہ جہوٹ پر کہاتے
ہین جُنَّۃً ایک سپر کہ اوس سے اپنی تئین نگاہ رکہتی ہین اور اپنی خون اور مال کو مسلمانون کی ہاتہون سے بچاتی ہین فَصَدُّوۡا پس باز رکہا ہی اونہون نے لوگون کو عَنۡ
سَبِیۡلِ اللّٰہِ راہ خدا کی سے کافرون کے روبرو مسلمانون کی اہانت بیان کرکے اور مسلمانون کو کافرون کے جہاد سے خوف دلاکی اور کافرون کو مسلمانون کی ملاقات سے بند کرکی اور
رسول خدا کی صحبت مین بیٹہنے سی منع کرکے فَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ پس واسطے اونکی عذاب ہے خوار کرنے والا اور یہہ دوسری صورت عذاب کی ہی واسطی منافقون کے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے عذاب
سی اشارہ طرف عذاب قبر کے ہے اور دوسرے سے اشارہ طرف عذاب آخرت کی اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے منافقین مین سے کہا کہ ہم بسبب مال کثیر اور اولاد متعدد اپنی کے گمان کرتے تہی کہ تم مدد پہی نصرت کے کئی ہو گے اور فائدہ

میں رہینگے اور عذاب سے اوس روز رستگاری پاوینگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ لن تغنی عنہم ہرگز بے پروا نکرین اور دفع نکرین اونسے قیامت کے روز اموالہم مال اونکی و لا اولادہم
اور نہ اولاد اونکی من اللہ عذاب خدا میں سے شیئا کسی چیز کو اولئک یہہ گروہ منافقوں کے اصحاب النار صاحب آتش دوزخ کی ہیں ہم فیہا خالدون کہ وہ بیچ اوس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے
ہیں یوم یبعثہم اللہ جمیعا یاد کر تو اوس دن کو کہ اوٹہاویگا اون منافقوں کو خدا سب کو قبروں سے اور اوس روز اونکو کہا جائیگا کہ تم ایمان کیوں نہیں لائے تو فیحلفون پس قسمیں کہا دینگے وہ لہ
واسطے اوسکے یعنے خدا کے آگے اپنی ایمان اور ہونے مومن خالص ہونیکی قسمیں کہا دینگے منافقین کما یحلفون لکم جیسے کہ قسمیں کہاتے ہیں وہ واسطے تمہارے اے مسلمانو اور کہتے ہیں کہ مثل تمہاری مسلمان ہیں و یحسبون
اور گمان کرتے ہیں کہ انہم تحقیق وہ علے شیء اوپر ایک چیز کے ہیں یعنی گمان اونکا یہہ ہے کہ اس جہوٹی قسم سے ہمکو اوس روز فائدہ ہوگا اور اپنے تئیں راست پر جانتے ہیں اور مراد اوس سے یہہ ہے کہ نفاق
اونکا اونکی دلوں میں اسطرح سے مضبوط ہوا ہے کہ آخرت میں بہی وہ اونسے دور نہوگا الا خبردار ہو اے مومنین کہ انہم تحقیق وہ منافقین ہم الکاذبون وہ ہی جہوٹ بولنے والے ہیں اور دروغ اونکا اس مرتبہ کو
پہونچا ہے کہ خدا کے سامنے بہی جہوٹ بولتے ہیں اور جہوٹی قسمیں کہاتے ہیں خدا کے آگے استحوذ علیہم غالب ہوا ہے اوپر اون منافقوں کے الشیطان شیطان اور وسوسہ اونکو کے طرف باطل کے اغوا کیا ہے
فانسہم ذکر اللہ پس بہلا دیا اونکو یاد کرنا خدا کا کہ نہ اوسکو زبان سے یاد کرتے ہیں اور نہ دل سے اولئک یہہ گروہ خدا کو بہولنے والے لوگ حزب الشیطان گروہ شیطان کے ہیں اور تابعدار اونکے الا
خبردار ہو اور جانو تم اے بندو خدا کے ان حزب الشیطان اس بات کو کہ تحقیق گروہ شیطان کا ہم الخاسرون وہ ہی نقصان والے ہیں کہ بہشت کی نعمتوں کو ہاتہہ سے دیکر ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار
ہوئے ان الذین تحقیق جو لوگ کہ یحادون اللہ و رسولہ مخالفت کرتے ہیں خدا کی اور پیغمبر اوسکے کی اولئک وہ لوگ خلاف کرنیوالے فی الاذلین بیچ زیادہ ذلیل لوگوں کے ہونگے دنیا میں اور آخرت میں
یعنے زیادہ ذلیل لوگوں کی جماعت میں وہ داخل ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے بعد فتح اون بستیوں کے کہ جو اونکے گرد اور نواح میں تہیں کہا کہ البتہ خدا تعالی ہمکو فارس اور روم کے لینیکی بہی توفیق دیگا
جسوقت عبد اللہ سلول وغیرہ منافقوں نے سنا تو کہا کہ گمان تمہارا ایسا ہی کہ فارس اور روم اون بستیوں کی مانند ہیں کہ جنکو تمنے فتح کیا ہی حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی کتب اللہ لکہا ہے خدا نے
لوح محفوظ میں اور اس حکم کو ثابت کیا ہے کہ لاغلبن انا و رسلی البتہ غالب ہونگا میں اور رسول میرے دشمنان دین پر اور غلبہ خدا کا حجت قائم کرنے اور نصرت دینی ہے پیغمبروں کو اور مسلمانوں کو دشمنوں پر اور غلبہ رسولوں کا اگر اونکو
حکم جہاد کا ہی تو لڑائی میں اونکو دشمنوں پر غالب کریگا اور جو حکم جہاد کا نہیں ہے تو دلیل اور حجت سے غالب کریگا ان اللہ قوی تحقیق خدا قوت رکہنے والا ہی اپنے انبیا کے نصرت کرنے اور غالب کرنے پر عزیز
غالب ہے ہر حکم میں اور ہر چیز پر اور کوئی اوسکو منع نہیں کر سکتا ہی اور کہتے ہیں کہ ایک روز عبید اللہ بن عبد اللہ سلول رسول خدا کے پاس آیا حضرت نے پانی طلب کر کے نوش فرمایا اور کچہہ اوس میں سے
باقی رہگیا عبید اللہ نے کہا کہ یا رسول خدا مجہکو اجازت ہو تو یہہ باقی کا پانی لیجاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں کہ اس پانی کی برکت سے دل اوسکا شرک سے پاک ہو حضرت نے اوسکو اجازت
دی وہ لیگیا اور اپنے باپ کو وہ پانی دیا اوسنے پوچہا کہ یہہ کیا ہی عبید اللہ نے کہا کہ رسول خدا کا جہوٹا پانی ہی اسکو پیجا کہ دل تیرا شرک اور نفاق سے پاک ہو اوسنے کہا کہ تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہیں
لایا عبید اللہ نے رسول خدا سے جا کر سب حال بیان کیا اور کہا کہ مجہکو اجازت ہو تو میں اسکو مار ڈالوں فرمایا کہ نہیں بلکہ اوسکے ساتہہ نرمی کر حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی لا تجد قوما نہ پاویگا
تو کسی قوم کو یعنی محال ہے کہ پاوے تو ایسی قوم کو کہ یؤمنون باللہ والیوم الآخر ایمان لاتے ہیں ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کے یوادون دوست رکہیں من حاد اللہ و رسولہ اوس شخص کو کہ خلاف
کرے خدا کے اور رسول اوسکے کے یعنے مومنین ہرگز کافروں اور منافقوں اور اپنے دین کے مخالفوں کو دوست نرکہینگے و لو کانوا اگرچہ ہوویں وہ خلاف کرنیوالے خدا اور رسول کے آباءہم باپ
اونکے جیسے کہ بیٹا عبد اللہ سلول کا کہ اپنے باپ کو قتل کرتا تہا او ابناءہم یا بیٹے اونکے جیسے کہ ابوبکر کہ اپنے بیٹے عبد الرحمان کو واسطے لڑنیکے طلب کیا اور رسول خدا نے اوسکو منع کیا اور اوسکو جانے دیا
او اخوانہم یا بہائی اونکے جیسے مصعب بن عمیر کہ بہائی کو اپنے جنگ احد میں اوسنے قتل کیا او عشیرتہم یا کنبا اونکا اور خویش اور اقارب جیسے امیر المومنین اور حمزہ کہ اپنی قرابتی عتبہ
شیبہ کو اونہوں نے جنگ بدر میں قتل کیا اور پہلی ضمیر طرف من کے باعتبار لفظ کے پہرتی ہی اور دوسری باعتبار معنی کے سو واسطے کہ من واسطے واحد و جمع کی دونو کے آتا ہے اور خلاف رسول خدا کی عثمان نے
اختیار کیا ہے مروان بن حکم اور باپ حکم کو کہ جسکو رسول خدا نے مدینہ سے نکال دیا تہا اور ابوبکر اور عمر نے بہی اوسکو نکالے رکہا تہا اوسکو قرابت کی محبت سے مدینہ میں بلا کر جگہہ دی اور مال ملکوں کی آمدنی کا جو حق مومنین
کا حق تہا وہ اپنے قریبوں اور یاروں آشنا کو دیکر اونکو مالا مال کیا خلاف تقسیم رسول خدا کے اور اسی سبب سے اصحاب اوس سے برگشتہ ہوگئے تہے چنانچہ کتب فریقین میں ثابت ہی اور خلاف رسول خدا کی
امور اوسکے بہت ہیں اور اوسی سبب سے صحابہ اوس سے پہر گئے تہے چنانچہ اہل سنت کی کتابوں میں لکہا ہے اولئک وہ گروہ کہ جو دشمنان خدا سے دوستی نہیں کرتے ہیں کتب لکہا ہے خدا نے یعنی ثابت کیا ہے فی
قلوبہم الایمان بیچ دلوں اونکے ایمان کو اپنے الطاف اور توفیق سے و ایدہم بروح منہ اور قوت دی ہے اونکو ساتہہ روح اپنی جانب کے یعنے ساتہہ ایسی چیز کے کہ دل اونکا اوس سے زندہ ہو مثل حجت کے یا نصرت کے
اور بعضی کہتے ہیں کہ مدد دی اونکو جبرئیل سے یا قرآن سے اور بعضی کہتے ہیں کہ ضمیر ایمان کیطرف پہرتی ہی یعنے مدد دی اونکو نور ایمان سے اوسواسطے کہ وہی سبب دل کی زندگانی کا ہے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق نے بہی یہی فرمایا
ہے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مرد زنا کرتا ہے تو روح ایمان کی اوس سے نکلجاتی ہے اور یہہ وہی روح ہے کہ جس سے مدد دی ہے اور کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت آدمی نیکی کرتا ہے تو وہ روح
باقی رہتی ہے اور گناہ کرتا ہے تو اوس سے غائب ہو جاتی ہے و یدخلہم و داخل کریگا اونکو قیامت کے روز جنات بہشتوں میں کہ تجری من تحتہا الانہار جاری ہیں نیچے درختوں اونکے سے نہریں پانی اور دودہ اور شراب اور شہد
کی خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے بیچ اون بہشتوں کے رضی اللہ عنہم راضی ہوا ہے خدا اونسے بسبب ایمان اور اعمال کو پسند کیا و رضوا عنہ اور راضی ہوئے وہ اوس سے بسبب کہ اونکو ثواب دیا اولئک یہہ لوگ گروہ خدا کی ہیں اور دین خدا کی نصرت

کرنیوالی اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ خبردار ہوجاؤ تم کہ گروہ خدا کے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی رستگاری پانیوالے ہین دنیا اور آخرت مین اور منقول ہے کہ داؤد پیغمبر نے مناجات مین کہا کہ خداوند
تیرا گروہ کون ہین خطاب آیا کہ وہ اپنی آنکہونکو نامحرم کے دیکہنے سے نیچی کرے اور ہاتہہ کو خلقت کے آزار دینے اور حرام کے لینے سے کوتاہ کرے اور دل اپنے کو خدا کے غیر سے پاک کرے وہ ہی گروہ ہے میرے اور بیچ
عرش کے خزانہ دارون مین سے سُوْرَۃُ الْحَشْرِ یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمین چوبیس آیتین ہین اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ حشر تلاوت کرے کوئی چیز ایسی نہو بہشت اور دوزخ اور عرش
اور کرسی اور لوح اور قلم اور آسمان اور زمین اور ہوا اور چرند اور پرند اور چوپائے اور سورج اور چاند اور ستارے اور ملائکہ مین سے کہ اوسپر درود نہ بہیجے اور واسطے اوسکے استغفار نکرے اور اگر اوس دن یا اوس شب کو مر جائے تو شہید
ہوا اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی سورۂ حشر کو پڑہے خدا تعالی اوسکے گناہ گزشتہ اور آئندہ سب بخشے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شب کو سورۂ رحمان اور حشر پڑہے حق تعالی اوسکے گہر
ایک فرشتہ کو بہیجے کہ وہ تلوار کہینچکر اوسکے گہر والون اور مالونکی نگہبانی کرے یہانتک کہ دن نکل آئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سَبَّحَ تسبیح کرتے ہین اور پاکی سے تعریف
کرتے ہین لِلّٰہِ واسطے خدا کے کہ مستحق تعریف کا ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیز کہ بیچ آسمانون کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچہہ کہ بیچ زمین کے ہے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے اپنے حکم مین ہر چیز پر الْحَکِیْمُ
حکمت والا کہ جو کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور کہتے ہین کہ جناب رسول خدا چوتہے سال ہجرت کے اصحاب خاص اپنے ہمراہ لیکر واسطے لینے خون بہا دو بنی عامر کے کہ وہ حضرت کی عہد مین تہے
اور عمر بن امیہ نے اونکو قتل کیا تہا بنی نضیر کے بیچ اونکے مکانو مین تشریف لیگئے اور بنی نضیر اور بنی عامر مین عہد و پیمان تہا حضرت نے اون دو بنی عامر کے خون بہا لینے مین بنی نضیر سے مدد چاہی اون لوگون
نے کہا کہ ہم بسر و چشم حاضر ہین اور آپکی کمک ہم کرینگے جس امر مین کہ آپ حکم دیوین اور حضرت سے علیحدہ ہو کر آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ کام محمد کا تمام کرو پس جسوقت کہ حضرت اونکی دیوار سے پشت لگا کر بیٹہے تو
ایک ایسا پتہر اوٹہا کر اوپر کوٹہی کے لیگئے تا کہ حضرت کے اوپر اوس پتہر کو ڈالدین اور کام اوس جناب کا تمام کرین اوسیوقت جبرئیل نے رسول خدا صلعم کو اونکے ارادہ سے خبر کی حضرت وہانسے اوٹہے اور صحابہ سے
فرمایا کہ تم یہین بیٹہے رہو اور یہانسے جانا نہین اور خود مدینہ منورہ کو واپس چلے گئے اور جسوقت حضرت کے آنیمین دیر ہوئی تو سب اصحاب حضرت کی طلب مین کہڑے ہوئے اور وہان سے روانہ ہوئے
رستہ مین ایک شخص کو دیکہا کہ مدینہ سے آتا ہے اوس سے احوال حضرت کا پوچہا کہا کہ راہ مین مینے اونکو دیکہا ہے کہ وہ مدینہ کو جاتے تہے پس وے سب مدینہ مین آئے اور حضرت نے اونکو یہودیونکے
فریب سے خبردار کیا اور محمد بن مسلمہ کو کعب بن اشرف کے قتل کا حکم دیا کہ وہ بنی نضیر کا رئیس تہا اور محمد بن مسلمہ سلکان بن سلامہ اور تین آدمی بنی حرث کے اپنے ہمراہ لیکر کعب بن
اشرف کی طلب مین بنی نضیر کیطرف روانہ ہوا اور پیچہے سے اوسکے رسول خدا صلعم مدینہ سے باہر نکلکر ایک مقام مین بیٹہہ گئے اوسکے قتل کے انتظار مین اور محمد بن مسلمہ اپنے رفیقونکے ہمراہ
کعب کے محل پر پہونچا اور یارونکو قلعہ کے نیچے بٹہا کر کعب کو آواز دی کعب نے کہا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین تیرا بہائی محمد بن مسلمہ ہون اور وہ کعب کا برادر رضاعی تہا اور محمد بن مسلمہ نے
کہا کہ مین تیرے پاس قرض لینے آیا ہون کہ چند درہم تجہسے لون اسواسطے کہ محمد ہمسے صدقہ کا مطالبہ کرتا ہے کعب نے کہا کہ بدون رہن لیے مین قرض ندونگا اوسنے کہا کہ تو قلعہ سے
نیچے آ کہ مین رہن بہی لایا ہون اور کعب نے اوسی شب ایک عورت سے بیاہ کیا تہا جسوقت اوس دولہن نے محمد کی چیخ سنی تو کعب سے کہا کہ مین تجہکو قلعہ کے نیچے نجانے دونگی کعب نے اوسکے کہنے کو
کچہہ خیال نکرکے قلعہ کے نیچے اوترا اور محمد اوس سے گلے ملا اور آپسمین دونون باتین کرتے ہوئے قلعہ سے آگے بڑہے جبکہ گہر سے کعب کے کچہہ فاصلہ ہوگیا تو محمد نے کعب کا سر اپنی بغل مین لیکر یارونکو
اپنے آواز دی اور کعب نے غل مچایا اوسکی دولہن نے کعب کی آواز سنکر بنی نضیر کو آواز دی وہ لوگ اپنے گہرونسے باہر دوڑے اور جسوقت وے اوس جگہہ پہونچے تو اوسکو مقتول پایا اور محمد
ابن مسلمہ اپنے یارونکو ہمراہ لیکر وہانسے بہاگ گیا اور اوسکے قتل ہونیکی خبر صبح کیوقت حضرت کو پہونچائی اصحاب یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور حضرت نے بنی نضیر سے لڑنیکا حکم اونکو
دیا اور صحابہ نے جاکر اونکے قلعہ کو گہیر لیا اور حضرت نے اونکو کہلا بہیجا کہ تمہارا فریب ظاہر ہوگیا ہے ہماری ولایت سے تم نکل جاؤ اور جو نہین تو لڑنے پر طیار ہو جاؤ اور دس روز تک
اونکو امان دی اور اونہون نے طیاری سفر کی کی ابن ابی منافق نے اونکے پاس آدمی کو بہیجا کہ تم اپنی ولایت سے کہین باہر مت جاؤ اور اپنے قلعہ مین بیٹہے رہو کہ مین دو ہزار آدمی
اپنی قوم کے ہمراہ لیکر تمہاری کمک کو آتا ہون یہودی اوس منافق کے کہنے کا بہروسا کر کے باغی ہوگئے یہہ خبر حضرت کو پہونچی پندرہ روز تک اونکے قلعہ کا محاصرہ کیا آخر کو اونہون نے
جلا وطن ہونا قبول کیا حضرت نے فرمایا کہ اس شرط سے کہ ہتیار اپنے یہین چہوڑ جاؤ اور جسقدر مال کہ تمہارے دواب اوسکو اوٹہا سکین وہ لیجاؤ اونہون نے اس امر کو قبول کیا اور مدینہ کے
نواح کو ترک کر کے اریحا اور اذرعات کو کہ شام کے ملک مین سے تہے روانہ ہوئے اور ابی حقیق اور حیی ابن اخطب کے لوگ خیبر والون مین جا ملے حق تعالی نے اونکو مقدمہ مین فرمایا کہ هُوَ الَّذِیْٓ وہ
اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ خدا وہ شخص ہے کہ نکالا اوسنے اون لوگونکو کہ کافر ہوئے ہین وہ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنے بنی نضیر کو مِنْ دِیَارِھِمْ گہرون اونکی سے کہ
مدینہ کے نواح مین تہے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ واسطے اول جمع کرنیکے یعنے یہہ نکال دینا یہود کا اول حشر تہا زمین شام مین اور دوسرا حشر آدمیونکا قیامت کے روز ہوگا زمین شام مین آدم
ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے یہودکو فرمایا کہ نکل جاؤ تم اونہونے پوچہا کہ کہان جائین ہم فرمایا کہ طرف زمین محشر کے اور مراد اوس سے زمین شام ہے اسواسطے کہ محشر اوسی مین ہوگا
پس یہہ اول حشر اونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حشر کے معنے نکالدینے کے ہین پس معنے اوسکے یہہ ہوئے کہ واسطے اول نکالدینے کے اسواسطے کہ اول نکالی گئی وہ ہین اہل کتاب مین سے جزیرۂ عرب سے اور بعد اونکے
بہائی یہودی باقی کے نکالدیے گئے تہے تا کہ ملک عرب مین دو مذہب جمع نہون اور کہتے ہین کہ معنے حشر کے نکالدینے آیات جماعت کے ہین ایک مکان سے طرف مکان دوسرے کے پس جماعت اونکی عرب سے

سورۃ الحشر ع

طرف شام کے نکالے گئے اور شام کی زمین مین حشر ہونیکی روایت امام حسن علیہ السلام سے بہی ہے چنانچہ فرمایا ایک حدیث مین کہ بہیجیگا خدا ایک آتش کو مشرق سے اور ایک آتش کو
مغرب سے اور دو ہونگی بہت سخت اونکے پیچہے لگا دیگا پس اکہٹا کر دیگا آدمیونکو نزدیک صخرہ بیت المقدس کے کہ وہ آگ اونکو وہان پہونچا دیگی اور بعد اسکے اپنا احسان مومنین کو یاد دلاتا
کہ مَا ظَنَنْتُمْ نہ گمان کیا تہا تمنے ای مومنین اَنْ یَّخْرُجُوْا یہہ کہ نکلین وہ بنی النضیر وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا تہا اون یہودیون نے کہ تحقیق وہ ایسی ہین کہ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ
منع کرنیوالے ہین اون یہودیونکو قلعے اونکے یعنی اون یہودیون نے گمان کیا تہا کہ قلعے ہمارے بڑے مضبوط ہین وہ قلعے ہمکو منع کرنیوالے ہین مِّنَ اللّٰهِ عذاب خدا کی سے
کہ اون قلعونمین ہمکو عذاب نہو سکیگا فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پس آیا اونکو عذاب خدا کا مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہہ سے کہ نہ گمان کرتے تہے وہ بسبب گمان مضبوطی قلعونکی
وَقَذَفَ اور ڈالا خدا نے فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بیچ دلون اونکے رعب کو بسبب قتل ہونے کعب کے کہ سردار اونکا تہا اور اسی سبب سے اونہون نے جلاوطنی مہیا کی يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ ڈہاتے تہے
گہرون اپنیونکو اندر سے بِاَيْدِيْهِمْ ساتہہ ہاتہون اپنونکے مومنین سے بخل کرکے اور واسطے نکالنے اسباب کے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور ساتہہ ہاتہون مومنین کے باہر سے ڈہاتے تہے یعنے وہ یہودی
تو اپنے گہرونکو اندر سے ڈہاتے تہے اور مومنین اونکو باہر سے ڈہاتے تہے اور وہ اندر سے اسواسطے ڈہاتے تہے کہ اونمین سوراخ کرکے مع اسباب اونمین سے باہر نکل جائین اور مومنین باہر سے اسواسطے ڈہاتے
تہے کہ تا کہ اندر جاکر مال اور اسباب اونکا غنیمت مین لیوین اور عطف ایدی المومنین کا ایدیہم پر اسواسطے ہے کہ ڈہانا مومنین کا اونکی بغض کے جہت سے تہا پس گویا کہ اونہون نے خود مومنین کے
ہاتہون سے خراب کروایا ہے اور منقول ہے کہ چہہ سو اونٹ اسباب سے لادکر دف بجاتے ہوئے اور گاتے ہوئے مدینہ کے بازار مین سے ہوکر وہ نکلے اور شام و خیبر کو روانہ ہوئے فَاعْتَبِرُوْا
يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ پس نصیحت پکڑو تم اے صاحبو بینائیون کے یعنے احوال اونکا دیکہو اور اوسمین تامل کرو کہ خدا تعالے نے کیونکر مومنین کو اونپر غالب کیا بدون جنگ اور لڑائی کے یہانتک
واسطے ہیبت اور خوف مومنین کے اپنے گہرونکو چہوڑکر بہاگ گئی اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے حضرت کے نبوت کی حق ہونے پر اسواسطے کہ حضرت نے خبر دی تہی مومنین کو کہ خدا تعالے
مال بنی النضیر کے بدون لڑائی کے مرحمت فرمائیگا اور بعد اسکے انکے جلاوطن کرنیکی حکمت کو بیان کرتا ہے کہ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہوتے یہہ بات کہ لکہا ہے خدا نے اور فرض کیا ہے
عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ اوپر اونکے نکلنے کو یعنی اگر خدا جلاوطنی اونکو نکرتا تو لَعَذَّبَهُمْ البتہ عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے قتل اور قید کرکے جیسا کہ بنی قریظہ کے ساتہہ کیا وَلَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب آگ کا ہے پس اگر اونہون نے دنیا کے عذاب سے نجات پائی تو کیا ہے کہ عذاب آخرت تو اونکے واسطے موجود ہے اور اوس
اونکو ہرگز نجات نہوگی ذٰلِكَ یہہ جلاوطنی اور رعب اور عذاب آخرت جو نامزد اونکے ہوا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اونہون نے شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کی خدا کی اور پیغمبر اوسکے کی
اور اوسکی دشمنی کی وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی مخالفت کرے خدا کی تو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوس شخص کو اور کہتے ہین کہ وقت محاصرہ
کرنے یہودیون کے حکم الہی پہونچا کہ درختون کو کہجور کے جو کہ اونکی ملک مین ہین کاٹ ڈالو سوائے عجوہ اور برنیہ کے درختون کے اور عبد اللہ سلام اور ابو لیلی مازنی کو رسول خدا نے
اونکے کاٹنے کا حکم دیا پس ابو لیلی اچہے درختونکو کاٹتا تہا تا کہ یہودی غمگین ہون اور عبد اللہ سلام ناقص درختونکو کاٹتا تہا یہہ خیال کرکے کہ آخر خدا تعالے یہہ درخت
مسلمانونکی ملک مین کریگا پس جو کہ بہتر ہے وہ مین مسلمانونکے واسطے چہوڑتا ہون یہودیون نے یہہ دیکہکر کہا کہ ای محمد یہہ عدل ہے کہ تو ہماری درختونکو کاٹتا ہے اور جلاتا ہے
یہہ بات حضرت کو ناگوار معلوم ہوئی اور مسلمانون ضعیف الایمان کو یہہ اندیشہ تہا کہ کاٹنا اون درختونکا موجب فساد کا ہوگا اسواسطے اونہون نے آپسمین اختلاف کیا
کوئی تو کہتا تہا کہ نہ کاٹنے چاہئین کہ غنیمت مین داخل ہین اور بعضے کہتے تہے کہ کاٹنے چاہئین واسطے رنجیدہ کرنے یہود کے اس اختلاف مین تہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی
مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ وہ چیز کہ کاٹا ہے تمنے بزرگ اور بہتر درختون مین سے اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا یا چہوڑ دیا ہے تمنے اوسکو کہڑا ہوا اوپر جڑون اوسکے کے فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
پس ساتہہ حکم خدا کی ہے یعنی یہہ کٹنا درختونکا یا کہڑا رہنا خدا کے حکم سے ہے اور لینہ یا تو لون سے مشتق ہے اور جمع اوسکی الوان ہے یعنے قسم قسم کے خرما عجوہ اور برنیہ اور مجہدہ اور یا لین سے مشتق ہے کہ بمعنی
درخت کریم ہے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ اور تا کہ رسوا کرے باہر ہونیوالونکو حکم خدا کی کہ وہ یہود ہین یعنے تم درختونکو جو کاٹتے ہو یہہ حکم خدا سے ہے اور اسواسطے کہ تا کہ رسوا کرے یہودیونکو
حکم خدا سے باہر ہو جانیوالونکو اور کہتے ہین کہ جسوقت بنی نضیر جلاوطن ہوئے تو پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو اور چالیس تلوارین اونکی باقی رہ گئی تہین اونکو مین چہوڑ
گئے اور تمام مال اور زمینین اور درخت اونکی فی ہوئی کہ وہ مال خاص پیغمبر کا ہے پس حضرت نے اون ہتیار و زمین سے جسکو چاہا بخشا اور زمینین بعضے اصحاب کو بخشی اور
جو مال اور زمین کہ بدون لڑائی کے ہاتہہ آئی وہ مال خاص پیغمبر کا ہے اور فی مال غنیمت کو کہتے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت نے وہ مال غنیمت اصحاب مین سے مہاجرین کو
دیا اور انصار کو ندیا مگر تین آدمیونکو ابو دجانہ کو اور سہیل بن حنیف کو اور زید بن ظہیر کو اور بنی نضیر مین سے فقط دو آدمی ایمان لائے تہے سفیان بن عمیر اور
سعد بن وہب حضرت نے فرمایا کہ مال اور ملک انکو پہیر دو اور حق تعالے نے اس فی کے مقدمہ مین یہہ آیت نازل کی کہ وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ اور جو کچہہ کہ مال غنیمت دیا ہے خدا نے اور
پہیرا ہے اوسکو عَلٰي رَسُوْلِهٖ اوپر پیغمبر اپنے کے مِنْهُمْ مالون اونکے سے یعنی یہہ مال بنی نضیر کے رسول خدا کو بخشے اسواسطے کہ جو کچہہ کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے خاص

واسطے خدا کے ہے اور واسطے پیغمبر کے اور واسطے مومنین کے جیسا کہ فرمایا ہے اوپر وغیرہ جنکی صفت خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے التائبون العابدون پس جو کچھ کہ کفار اور مشرکین اور ظالمون کے ہاتھ
مین ہے وہ حق اونکا ہی کہ پھیرا ہے اوسکو طرف مومنین کے خدا نے اور بخشا ہے اونکو اور یہی فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے پس جو کچھ کہ مال غنیمت خدا تعالیٰ اپنے رسول کو بخشا ہے وہ بے تردد تمہارے ہاتھ
مین آیا ہے کہ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ پس نہین دوڑائے تم نے عَلَيْهِ اوپر اوسکے واسطے لینے اوسکے کے مِنْ خَيْلٍ گھوڑے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ شتر یعنی پیادہ آئے تم وہان سوائے پیغمبر کے کہ وہ اونٹ پر
سوار تھا اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ وہ دراز گوش پر سوار تھا اور اوس قلعہ کی فتح مین یہودیون سے جنگ کسی طرح نہین واقع ہوئی ہی کہ تمکو مشقت ہوتی اور بسبب اوسکی
مستحق لینے غنیمت کے ہوتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا تعالیٰ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ غالب کرتا ہے پیغمبرون اپنے کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر جس شخص کے کہ چاہتا ہے بسبب رعب اور خوف
کے پس مقدمہ غنیمت کا سپرد ہے پیغمبر کے جسکو وہ چاہے دیوے اور جسکو چاہے نہ دیوے اور تقسیم اسکی مثل اوس غنیمت کے نہین ہے کہ جسکو جنگ کر کے لیتی ہین وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا ہے کہ کبھی تو بسبب امر ظاہر کے کہ وہ جنگ اور جدال ہے اونکو دشمنون پر غالب کرتا ہی اور کبھی بسبب امر پوشیدہ کے کہ وہ ڈالدینا
رعب اور خوف کا اونکے دلون مین ہے مسلمانون کو اوپر غالب کرتا ہی اور اوسکی تقسیم کا حال بیان کرتا ہے کہ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ واو عطف کا اسمین سے اسواسطے ترک کیا ہی کہ
یہہ تفسیر ہے پہلی مَا اَفَاءَ اللّٰهُ کی اور معنی اسکے یہہ ہین کہ جو کچھ پھیرا ہے خدا نے اوپر پیغمبر اپنے کے مال غنیمت مین سے مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى بستیون والون کی مالون مین سے کہ وہ بستیون والے بنی نضیر تھے
اور وہ مال غنیمت بنی نضیر کا فَلِلّٰهِ پس خاص واسطے خدا کے ہے وَلِلرَّسُوْلِ اور واسطے پیغمبر کے اور جو حصہ کہ خدا کا ہی اوسکو بہی وہی حضرت اپنی مصلحت کے موافق خرچ کرین وَلِذِي
الْقُرْبٰى اور واسطے صاحب قرابت رسول کے ہے وہ مال چاہئی کہ اہل بیت کو اون حضرت کے وہ مال پہونچے وَالْيَتٰمٰى اور واسطے یتیمون آل محمد کی ہے وَالْمَسٰكِيْنِ اور واسطے مسکینون کے
ہے وہ مال کہ جو قدرت ایکسال کے کہانیکی نرکہتے ہون آل محمد مین سے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافر کے ہی وہ مال کہ آل محمد کی لوگون مین سے ہو وہ مسافر غرض یہہ ہے کہ قریب اور
یتیم اور مسکین اور مسافر سب اہل بیت رسول مین سے ہون کہ اونکے واسطے ہے یہہ مال اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ واللہ ہم ہین وہ لوگ کہ ذوالقربی جنسے خدا نے ارادہ کیا ہے
ساتھ اپنی اور رسول کے نفس کے نزدیک اونکو کیا ہی کہ اونکا ذکر اپنے اور پیغمبر کے ساتھ کیا ہی پس فرمایا کہ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ و للرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین
وابن السبیل ہم مین سے ہین یہہ سب خاص کئے گئی اور صدقہ مین سے یعنے زکوٰۃ وغیرہ مین سی ہمارے واسطے حصہ مقرر نہین کیا اسواسطے کہ بزرگ اور مرتبہ والا کیا ہی خدا نے پیغمبر اپنے کو اور ہمکو اس امر سے کہ
کہلاوین میل اوس چیز کا کہ آدمیون کے ہاتھون مین ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ ہمارے قریب اور یتیم اور مساکین اور مسافرین ہین اور مخالفین سمجھے ہین اور اوسکی کل آدمیون
سے قریب اور یتیم اور مسافر اور مسکین مراد لیتی ہین اور دوسری روایت مین سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ واسطے ہمارے حصہ قریبون اور فقرا کا ہے اور باقیون مین
سب آدمیون کے ہم اوہم شریک ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم وہ قوم ہین کہ فرض کی ہی خدا تعالیٰ نے فرمانبرداری ہمارے لوگون پر اور واسطے
ہمارے ہی مال فی کا خاص کیا گیا ہو اور جنگ نکالا ہو برگزیدہ مال چوپائے خوب اور لونڈیان خوب صورت اور موتی قیمتی اور ہر چیز بے نظیر اور مال تین طرح کا ہوتا
ہے ایک تو مال زکوٰۃ کہ وہ بنی ہاشم پر حرام ہی اور ایک مال وہ ہے کہ جو کفار سے لڑکر شمشیر کے زور سے لیتی ہین اوسمین سے خمس بنی ہاشم کیواسطے ہے اور باقی کا جہاد کرنیوالون
کیواسطے اور ذکر اسکا واعلموا انما غنمتم کی آیت مین گذر گیا ہے اور ایک مال وہ ہے کہ جو کفار سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگتا ہی اور وہ خاص پیغمبر کے واسطے ہے زندگی مین اوسکی اور بعد
اوسکے خلیفہ حق کیواسطے ہے اور وہ جسطرح چاہین اوسکو خرچ کرین اور مستحق مال فی اور خمس کے بنی ہاشم ہین اولاد ابو طالب اور عباس مین سے اور حق اونکا خمس مین جسقدر کہ
وہ رسول خدا نے اپنی زندگی مین اونکو دیا تھا اور ایسے ہی ابوبکر نے اپنی خلافت مین کیا تھا لیکن عمر نے اپنی خلافت کے آخر زمانہ مین حق قرابتی امیر المومنین اور اولاد عباس
وغیرہ کو ندیا اور بیان کرتا ہے خدا کہ ایسا اس مال فی کو کیون کیا اسواسطے کہ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً تا کہ نہووے وہ مال فی دست بدست آنیوالا بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ درمیان تونگرون
کے تم مین سے کہ اپنی قوت اور غلبہ سے اپنی حق سی زیادہ وہ لیوین اور محتاجون کو تہوڑا دیوین اور یا یہہ کہ اونکو محروم کہین جیسا کہ زمانہ جاہلیت مین دستور تھا پہلے زمانہ رسول سے
اور خطاب اس آیت مین طرف مومنین کے ہی سوائے پیغمبر اور اہلبیت علیہم السلام کے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ اور جو کچھ دیوی تمکو پیغمبر مال فی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ پس لو تم اوسکو کہ وہ حق
تمہارا ہے وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ اور وہ چیز کہ منع کیا ہی اوسی تمکو اوس سے فَانْتَهُوْا پس باز رہو تم اور اوسکے قریب مت جاؤ اور یہہ حکم عام ہے کہ جو کچھ پیغمبر فرمائی وہ کرو اور جس کام کو منع کری
اوسکو ہرگز مت کرو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سی رسول کی مخالفت مین اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہی مخالفون پر حکم پیغمبر کے اور حضرت صادق علیہ السلام
نی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کو انبیاء مین سے بخشش نہین فرمایا ہی کہ جو کچھ پیغمبر آخر الزمان کو مرحمت فرمایا ہی کہ سلیمان کو تو یہی فرمایا کہ فامنن او امسک بغیر حساب یعنی بخشش تو یا تھام رکہہ تو
بغیر حساب کے اور ہمارے حضرت کو فرمایا کہ وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا اور اس آیت مین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ تدبیر امت کی پیغمبر کے ہاتھ مین ہے، اور بعد اوسکی ائمہ معصومین کے ہاتھ مین اور اسیواسطے حضرت نے بہی
مال تقسیم کئی مسلمانون پر اور خیبر والون پر احسان رکہکر اونکو حال پر اونکے چھوڑ دیا اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ کو قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بنایا

اور اونکی مالون کو مسلمانون پر تقسیم کیا موافق مصلحت کے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ واسطی فقرا مہاجرین کے یہہ بدل واقع ہوا ہے لِذِي الْقُرْبَىٰ سی اور مابعد اوسکی سے یعنی واسطی خدا کے ہے اور پیغمبر کے وہ مال فی اور واسطی فقرا مہاجرین کے کہ وہ ذوالقربی اور یتیم اور مساکین اور ابن سبیل ہین اور پیغمبر فقرا مین داخل نہین ہے کہ خدا تعالے نے اوسکی تعظیم کیواسطی فقرا سی اوسکو خارج کیا ہی اور سیواسطی عطف للفقراء کا رسول کے مابعد پر ہے اور مہاجرین سے وہ لوگ مراد ہین کہ اپنی گہرون کو چہوڑکر مکہ سی طرف مدینہ کے روانہ ہوتے تہے اور وہ الَّذِينَ أُخْرِجُوا وہ لوگ ہین کہ نکالے گئے ہین مِن دِيَارِهِمْ ...... گہرون اپنے سی کہ مکہ مین تہے وَأَمْوَالِهِمْ اور مالون اپنے سی کہ مال اونکی وہان پڑے رہے اور وہ مال اونکو وہان نہ ملی اور وہ فقرا مہاجرین ایسے ہین کہ يَبْتَغُونَ طلب کرتے ہین وہ بسبب ہجرت کے فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ فضل کو خدا سے وَرِضْوَانًا اور رضامندی کو خدا کے یعنے ہجرت اونکی واسطی سوداگری اور دنیا کی کسی غرض کیواسطی نہین ہے بلکہ واسطی خوشنودی اور رضامندی خدا کے ہے وَيَنصُرُونَ اللَّهَ اور مدد کرتے ہین وہ دین خدا کی اپنی مالون اور جانون سے وَرَسُولَهُ اور پیغمبر اوسکے کی ہر مقام مین أُولَٰئِكَ یہہ گروہ مہاجرون کے هُمُ الصَّادِقُونَ وہ ہی ہین سچے قول مین اور فعل مین اور منقول ہے کہ مہاجرین مین سے ایک مرد تہا کہ شکم اپنے پر پتہر باندہتا تہا اور جاڑون مین بسبب ننگی کے گڑہا کہودتا اور اوسکے اندر بیٹہتا تہا کہ سردی اثر کم کرے اور جسوقت کہ حال اونکا ایسا ہو تو رسول خدا نے مال بنی نضیر کا مہاجرین پر تقسیم کیا اور انصار مین سے تین آدمیون پر کہ بہت محتاج تہے جیسا کہ پہلی اس سے مذکور ہوا ہے اور اب انصار کے حق مین فرماتا ہی وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ اور واسطے ان لوگون کے بہی کہ جگہہ پکڑی ہے اونہون نے بیچ اوس گہر کے کہ وہ مدینہ ہی وَالْإِيمَانَ اور بیچ ایمان کے خدا اور پیغمبر پر یعنی مدینہ اور ایمان کو جگہہ وطن کی اور جگہہ ٹہہرنے اپنی کی کیا ہے اونہون نے اور مراد اس سے انصار ہین کہ مدینہ جگہہ اونکی ہے اور بعضے کہتی ہین کہ ایمان سے پہلے فعل کہ وہ خلصوا ہے محذوف ہی یعنے جگہہ پکڑی ہے اونہون نے بیچ گہر کے کہ وہ مدینہ ہی اور خالص کیا ہے اونہون نے ایمان کو اور اعتقاد کامل سے تصدیق کی ہی اونہون نے اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی تبوؤا دار الہجرۃ و دار الایمان ہی اور دار ہجرت اور دار ایمان نام مدینہ منورہ کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ایمان نام مدینہ کا ہی اور رسول خدا صلعم نے نام اوسکا ایمان رکہا ہے حاصل یہہ کہ مدینہ مین وہ ساکن ہوئی ہین مِن قَبْلِهِمْ پہلے اون مہاجرین سے اور یا یہہ کہ ایمان لائی ہین وہ پہلی ہجرت مہاجرین سے اور پہلے آنی اونکے سے مدینہ مین اور بعضے کہتی ہین کہ مراد اونسی اصحاب عقبہ ہین اور وہ ستر آدمی ہین مدینہ کی کہ مکہ مین جاکر اونہون نے رسول خدا سے بیعت کی تہی اترنے پر ہر شخص کا لی اور گود کے لور انصار ہی کی تعریف مین فرماتا ہی کہ يُحِبُّونَ دوست رکہتے ہین وہ انصار مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ اوس شخص کو کہ ہجرت کرے طرف اونکے کہ اپنی شہر چہوڑکر اونکی شہر مین جا بسے جگہہ دیتے ہین اونکو اپنی شہر مین اور اپنے مال سے اونکو مدد کرتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ یحبون خبر ہے والذین تبوؤا الدار کی لیکن اس صورت مین عطف اوسکا مہاجرین پر نہو گا بلکہ نیا جملہ ہوگا وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ اور نہین پاتی ہین وہ انصار بیچ سینون اپنے کے حَاجَةً احتیاج کو مِّمَّا أُوتُوا اوس چیز سے کہ دیگئی ہین وہ مہاجرین مال غنیمت بنی نضیر کا اور انصار کو مال نہین دیا گیا ہی اور اوسکا وہ کچہہ حسد نہین کرتی ہین کہ اونکو دیا ہمکو کیون نہین دیا بلکہ رسول خدا نے وہ مال تقسیم کیا ہی اوس پر وہ راضی ہین اور منقول ہے کہ رسول خدا نے انصار کو طلب کیا اور احسان اور مدد جو مہاجرین کے ساتہہ اونہون نے کی تہی اوسکا ذکر کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہتے ہو تو مال بنی نضیر کا تم مین تقسیم کرون اور گروہ مہاجرین کا پہلے قرار پر تمہارے گہرون مین ساکن ہین اور اگر چاہو تو تمام مال مہاجرین پر تقسیم کرون اور وہ تمہارے گہرون سے باہر نکل کر اپنی معاش کے امور مین مشغول ہون جسوقت حضرت نے کلام اپنا تمام کیا تو سعد بن عبادہ نے کہا کہ یا رسول اللہ خاطر ہماری یہہ چاہتی ہے کہ مال کو مہاجرین پر تقسیم کرو اور وہ بدستور ہمارے گہرون مین ساکن رہین کہ روشنی اور برکت ہمارے گہرون مین مہاجرین کے سبب سے ہی حضرت نے اونکی حق مین دعا فرمائی اور حقتعالے نے اونکی شان مین فرمایا کہ وَيُؤْثِرُونَ اور اختیار کرتے ہین وہ انصار مہاجرین کو اور مقدم رکہتے ہین عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ اوپر نفسون اپنے کے یعنی گہر اور منزلین اور کہانا اپنا اور مال وغیرہ مہاجرین کو دیتے ہین وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور اگرچہ ہے ساتہہ اونکی احتیاج اور فقیری لیکن مہاجرین کو باوجود احتیاج کے اپنی نفسون پر مقدم رکہتے ہین اور ایثار اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کو ایک چیز کی طرف بہت احتیاج ہو اور وہ چیز اپنے پاس موجود ہو اور دوسری کو دیکہی کہ یہہ بہی محتاج ہی اس چیز کا کہ جو اپنے پاس ہے پس وہ اپنی احتیاج کہ تو اوسیطرح رہنے دے اور دوسری کو وہ چیز دیدے کہ وہ دوسرا اپنی احتیاج کو اوس سے دفع کرے چنانچہ ابو القاسم دمشقی نے ابو سعید خدری سی روایت کی ہے کہ ایک روز علی نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے پاس کوئی چیز ہے چاشت کے کہانیکے واسطی کہا قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے تیرے باپ کو پیغمبر کیا ہی کہ کہانیکی قسم سے میرے پاس کچہہ نہین ہے تاکہ مین اپنی اور اپنی فرزندون کی نفس پر تجہکو اختیار کرون علی نے فرمایا کہ پہر مجہکو کیون نہین کہتی ہین کہ مین کہین سے کچہہ لاؤن فاطمہ نے کہا کہ مجہکو حیا آتی ہے کہ مین تجہکو تکلیف دون اوس چیز کی کہ جسکی تجہکو قدرت نہو حضرت علی بیچ گہر سے باہر نکلے خدا پر اعتماد کرکے اور ایک دینار کسی شخص سے قرض لیا اور ہاتہہ مین وہ دینار لئی ہوئے جاتی تہے تاکہ اپنے اور اپنی عیال کیواسطی کہانا خرید کرین ناگہان مقداد کو دیکہا کہ شدت گرمی مین چلا آتا ہین اور آفتاب کی حرارت سے چہرہ اونکا سرخ ہو رہا ہی اور صورت بدل گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد کیا باعث ہوا ایسی گرمی مین گہر سے باہر نکلنیکا کہا کہ ای ابو الحسن مجہسے اسوقت کچہہ پوچہو نہین اور مجہکو جانے دو فرمایا کہ ای پسر برادر تجہکو حلال نہین ہے کہ تو اپنا حال مجہسے پوشیدہ رکہے کہا کہ یا علی کیا کہون مین تمسے اسوقت بچے اور عیال میرے شدت گرسنگی سے روتی ہین مجہسے چلا نہین جاتا اور نکلو دیکہا نگیا اور مین گہبرا کر رنجیدہ اور مغموم اپنی گہر سے باہر نکلا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین مجہکو نہین اوٹہاتی ہے یہہ حال اور قصہ میرا ہے حضرت نے سنا تو مقداد رونے لگے مقداد کے حال پر یہانتک کہ ریش مبارک اشکون سے تر ہوگئی اور فرمایا کہ جسنے تجہکو نکالا ہی اوسی نے مجہکو نکالا ہی یعنے جیسے کہ اہل و عیال کی بہوک نے تجہکو نکالا ہی ایسے ہی میرے اہل و عیال کے فاقہ نے مجہکو گہر سے باہر نکالا ہے

بیان صفات المومنین

ابیض سے کہ رسول خدا کو چاہتا تہا کہ اغوا کرے ان جبرئیل نے اوسکو پر مار کر ہند کے جزیرہ مین ڈالدیا القصہ ابیض نے لباس عابدون کا پہن کر برصیصا کے عبادت خانہ کے قریب اپنی تئین پہنچایا
اور آواز دی برصیصا جو اپنی نماز مین مشغول تہا اسواسطے ابیض کو جواب ندیا اور ابیض اوسکے حجرہ کے نیچے نماز پڑہنے مین مشغول ہوا اور برصیصا کو باعتبار نفاق کے خشوع اور خضوع سے
ادا کرتا تہا برصیصا نے جسوقت اوسکا یہہ حال دیکہا تو آواز دی کہ ای بندہ خدا کے مجہکو معذور رکہہ کہ جسوقت تو نے مجہکو آواز دی تہی اوسوقت مین نماز مین مشغول تہا اور تیری کیا
حاجت ہے کہا کہ درخواست میری یہہ ہے کہ تیرے پاس رہون تا کہ تیری خصلتون کو دیکہکر مین بہی ایسی ہی خصلتین اختیار کرون اور علم تجہسے سیکہون برصیصا نے انکار کیا اور ابیض نے
بہت تضرع اور زاری کی اور اوسکے روبرو نہایت عاجزی سے اس امر مین مبالغہ کیا آخر کو برصیصا نے اجازت دی ابیض نے اوسکی حجرہ مین داخل ہو کر نہایت ریاضت عبادت سے
اختیار کی اور مشکل عبادتین نفاق سے برصیصا کے دکہلانے کو کرتا تہا برصیصا اوسکی شفقت اور ریاضت اور کثرت عبادت کو اوسکی دیکہکر مرید اوسکا ہو گیا اور وہ ہر روز اپنی ریاضت
اور عبادات کو زیادہ کرتا تہا اور روز بروز برصیصا کے دل مین محبت اوسکی ترقی پکڑتی تہی یہانتک کہ ایک سال گذرا ابیض نے کہا کہ ای زاہد میرا ایک یار ہے کہ عبادات مین وہ مجہسے زیادہ ہے اور
ریاضت اور محنت اوسکی عبادات مین نہایت کے مرتبہ کو پہونچی ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکے پاس جاؤن اور چند روز اوسکی خدمت مین حاضر رہکر ریاضت مین مشغول ہون برصیصا
کو اوسکی جدائی تو بہت شاق اور دشوار تہی لیکن جانتا تہا کہ یہہ یہان نرہیگا اسواسطے ناچار ہو کر اوسکو اجازت دی اور ابیض نے وقت رخصت کے برصیصا سے کہا کہ تجہکو مین ایک دعا سکہلاتا
ہون کہ خدا تعالی اوسکی برکت سے مریضون کو شفا بخشے اور بلا گرفتارون کو نجات دیوے اور دیوانون کو عاقل کردے برصیصا نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر آدمی اسپر مطلع ہونگے تو کثرت سے اپنے
بیمارون کو لیکر آوینگے اور عبادت مین میرے قصور اور کمی ہو جائیگی کہ اوقات میری اونہین مین صرف ہونگی ابیض نے کہا کہ البتہ اس دعا کو سیکہنا چاہئے کہ ایکروز ایسا ہوگا کہ تجہکو اوسکیطرف حاجت
ہو گی پس ابیض وہ دعا برصیصا کو تعلیم کر کے رخصت ہوا اور ابلیس سے جا کر کہا کہ اب زمانہ برصیصا کے گمراہ کرنیکا نزدیک آیا ہی اور شہر مین جا کر ایک مرد کو لپٹ گیا کہ وہ بیہوش ہو گیا..
اور بعد اوسکے طبیب کی صورت بنکر آیا اور کہا کہ علاج اسکا سوای دعا برصیصا کے نہین ہے پس اوس شخص کو برصیصا کے حجرہ کی دروازہ پر لائے اور اوسکی روبرو تضرع اور زاری کی اوسنے وہی دعا اوس
پر پڑہی اور ابیض نے اپنا ہاتہہ اوس شخص کے گلے پر سے اوٹہا لیا وہ ہوش مین آگیا اور اسیطرح ابیض آدمی کے سر پر آتا تہا اور برصیصا اوسکو دعا سے اچہا کرتا تہا اکثر آدمیون کے ساتہہ یہہ ہی اتفاق ہوا اور یہہ خبر
اوس ولایت مین مشہور ہوئی اور ایکروز ابیض بادشاہ کی دختر کو لپٹا کہ وہ بادشاہ تو مر گیا تہا اور تین بیٹے اوسکے زندہ تہے اوس لڑکی کو برصیصا کے پاس لے گئے اور برصیصا جو لوگون کی کثرت
آمد و رفت اور انبوہ سے تنگ آگیا تہا اوسنے دروازہ اپنے حجرہ کا نکہولا بادشاہ کے بیٹون نے کہا کہ ہم اپنی بہن کو یہین تنہا چہوڑ جاتے ہین یہہ امانت ہماری تیرے پاس ہے اور وہ اوسکو تنہا چہوڑ کر چلے گئے
برصیصا نے نگاہ کی تو دیکہا کہ ایک دختر نہایت خوبصورت حسن اور جمال والی ہے اوسکے پاس گیا اور وہی دعا ابیض کی تعلیم کی ہوئی اوسپر پڑہی ابیض نے اپنا ہاتہہ اوسکے گلے
پر سے اوٹہا لیا وہ ہوش مین آگئی اور دوسری بار ابیض نے پہر اوسکا گلا پکڑا وہ بیہوش ہو گئی اور پہر برصیصا نے دعا پڑہی اور کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا اور اوسکی بیہوشی کی حالت مین
ابیض نے برصیصا کے دل مین وسوسہ ڈالا کہ یہہ لڑکی اسوقت بیہوش ہے اور نہایت خوبصورت ہے اگر اسکے ساتہہ تو اسوقت صحبت کریگا تو کسیکو خبر نہوگی برصیصا نے اوسکی وسوسہ سے راہ
پاکر اوس لڑکی سے اپنا منہ کالا کیا اور وہ لڑکی اوس سے حاملہ ہو گئی اور ابیض ایک صورت بنکر اوسکے پاس آیا اور برصیصا سے کہا کہ تو نے یہہ کیا فعل بد اور حرکت نالایق کی اور تو نے تمام
عابدون کو رسوا اور بدنام کیا برصیصا نے نہایت زاری سے کہا کہ اس مقدمہ مین کوئی تدبیر کرنی چاہئے ابیض نے کہا کہ یہہ راز پوشیدہ نہوگا جب تک کہ تو اسکو قتل نکرے اور اس پہاڑ کے نیچے اور
ایک روایت مین یہہ ہے کہ اپنی مصلے کے نیچے اسکو قتل کر کے دفن کر دے برصیصا نے اپنی جان کے خوف سے اوسکو قتل کیا اور خاک مین اوسکو دفن کر دیا اور ابیض نے اوس عورت کی چادر کا گوشہ اوس خاک سے
باہر نکالدیا اور جسوقت بہائی اوس لڑکی کے آئے اور اپنی بہن کو برصیصا سے پوچہا تو کہا کہ اوسکو دیو لیگئے اور ان شخصون کو جو اوس سے نیک اعتقاد تہا اوسکی کہنے کو قبول کر کے چلے گئے اور دوسری
شب ابیض نے بڑے بہائی کی خواب مین جا کر کہا کہ برصیصا نے تیری بہن کے ساتہہ ایسا ایسا کیا ہے جسوقت بیدار ہوا تو اپنے جی مین ٹہرایا کہ یہہ خواب شیطانی ہے اور دوسری شب
منجہلے بہائی کے خواب مین جا کر یہی کہا اوسنے بہی بعد بیدار ہونیکے خواب شیطانی مقرر کیا اور تیسری شب چہوٹے بہائی کے خواب مین جا کر یہی حال بیان کیا جو کچہہ بڑے بہائی سے بیان کیا تہا
اور جو تیسرے روز تینو بہائی ایک جگہہ اکٹہے ہو کر بیٹہے تہے اور اپنی بہن کو روتے تہے چہوٹے بہائی نے کہا کہ مینے ایسا ایسا خواب مین دیکہا ہے منجہلے بہائی نے کہا کہ مینے بہی دیکہا ہے بڑے نے کہا کہ واللہ مینے بہی دیکہا ہے پس وہ تینون برصیصا کے
پاس گئے اور کہا کہ ہماری بہن کے ساتہہ تو نے کیا کیا کہا کہ مینے تمسے کیا نہین کہا ہے کہ دیو اوسکو لیگئے اون تینون نے کہا کہ برصیصا آخر زمانہ کا زاہد ہے دروغ نکہیگا جو کچہہ کہتا ہے ہم سچ سمجہتے ہین وہان سے چلے گئے اور دوسری شب ابیض نے پہر اونکے خواب مین آکر
اور وہی حال بیان کیا اور کہا کہ جاؤ وہین تمہاری بہن فلانی جگہہ جا کر کہین دفن ہے اوسکی چادر کا گوشہ خاک سے باہر نکلا ہوا ہے جسوقت وہ بیدار ہوئے تو وہان گئے اور اوسکے مصلے کے نیچے جا کر دیکہا تو گوشہ چادر کا باہر نکلا ہوا تہا اور جگہہ کو کہود کر وہ عورت نکالی
اور برصیصا کو گرفتار کر کے لیچلے تا کہ اوسکو سولی پر چڑہاوین ابلیس نے ابیض سے کہا کہ تو نے کچہہ کام نکیا اگر وہ سولی پر چڑہایا جائیگا تو کفارہ اوسکے گناہ کا ہو جائیگا ابیض نے کہا کہ مین ہی اوسکا کام تمام کرتا ہون اور اوسکو کافر کر کے
ہلاک کرونگا پس پہلی صورت مین بنکر برصیصا کے پاس آیا اور کہا کہ مین وہ عابد ہون کہ تجہکو فلانی دعا سکہلائی تہی اور تو نے یہہ کیا برا کام کیا کہ سب عابدون کی آبرو ریزی کی اس قضیہ مین بہی ایک چیز تجہکو تعلیم کرتا ہون تا کہ تو اس بلا سے نجات پاوے
برصیصا نے کہا کہ وہ کیا ہے کہا کہ مجہکو سجدہ کر تا کہ اپنے سحر سے لوگونکی نظرونسے پوشیدہ کر دون اور تو اونمین سے نجات پاوے اور جسطرح کہے جاوے تو توبہ کر لینا برصیصا نے ابیض کو سجدہ کیا اور ابیض نے کہا کہ مین تجہسے بیزار ہون پس سولی پر اوسکو چڑہا دیا ایک روایت

چڑہایا تو اوسوقت ابیض اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مینے ہی تجہکو اس بلا مین گرفتار کیا ہے اگر میری فرمانبرداری کرے تو تجہکو اس بلا سے رہائی دون کہا کہ مین تیرا فرمان بردار ہون
ابیض نے کہا کہ مجہکو ایک سجدہ کر کہا کہ سولی پر کیونکر سجدہ کرون ابیض نے کہا کہ اسوقت اشارہ سے کرنا کفایت کرتا ہے برصیصا نے سولی پر اشارہ سے ابیض کو سجدہ کیا اور کافر ہوگیا
بعد اوسکے ابیض نے کہا مین تجہسے بیزار ہون اوسیوقت وہ عابد کافر ہوکر مرگیا اور ستر برس کی عبادت اپنی اوسنے برباد کی اور دوسری روایت مین یہہ قصہ اسطرح سے مذکور ہے کہ برصیصا
ایک عابد اور زاہد تہا اور دنیا سے اوسنے کنارہ اختیار کیا تہا اور ملائکہ نے اوسکی عبادت کی کثرت سے تعجب کیا اور ابلیس نے اوسکے ساتہہ فریب کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ابیض نے فریب کیا
اور ایک عابد کی صورت مین بنکر برصیصا کے حجرہ کے دروازہ پر آیا اور برصیصا نے پوچہا کہ تو کون ہی کہا کہ مین ایک شخص عابدون مین سے ہون چاہتا ہون کہ تیرے ہمراہ مین ہی
عبادت کرون برصیصا نے اوسکو بلا لیا اور ابلیس نے اسقدر عبادت کی کہ تین روز تک نہ کہایا نہ پیا اور نہ ایک ساعت سویا اور جسوقت برصیصا نے ریاضت ابلیس کی دیکہی تو بہت
تعجب کیا اور ابلیس سے کہا کہ مینے ایک بڑا گناہ کیا ہے جسوقت وہ گناہ میرے دل مین گذرتا ہے تو بسبب ملال اسکے نہ مین کہاتا ہون نہ پیتا ہون اور نہ سوتا ہون برصیصا نے کہا کہ مین ہی چاہتا ہون
کہ تیری مثل ہوجاؤن گناہ کرکے تاکہ خوب طرح سے عبادت کو بجالاؤن گناہ کو یاد کرکے کہا کہ پہلے گناہ کر اور بعد اوسکے توبہ کر تاکہ عبادت کی حلاوت کو تو چکہے ہوسکے کہ خدا غفور رحیم ہے گناہ کو بخشدیگا برصیصا
نے پوچہا کہ کونسا گناہ کرون ابلیس نے کہا کہ زنا کر برصیصا نے کہا کہ زنا نکرونگا کہا کہ نشہ کی چیز کہا کہ وہ بہت آسان ہے برصیصا نے کہا کہ نشہ کی چیز کو مین کہان سے لاؤن کہا کہ فلانی بستی مین جا وہان وہ چیز ملیگی
برصیصا اوسی بستی مین گیا اور دیکہا کہ ایک عورت نہایت خوبصورت شراب بیچتی ہے اوس سے شراب خرید کرکے نوش کی اور جسوقت عقل دور ہوگئی تو اوسی عورت سے زنا کیا اور وہ عورت
شوہردار تہی جسوقت شوہر اوسکا اوس عورت کے پاس آیا تو برصیصا نے اوسکو قتل کیا اور ابلیس آدمی کی صورت مین شکل دار ہوکر حاکم کے پاس گیا اور اوسکو خبر کی اوسکی حال کی حاکم نے
برصیصا کو طلب کیا اور چالیس کوڑے شراب پینے کے جرم مین اوسکو مارے اور سو زنا کی جرم مین مارے اور بعد اوسکے قصاص کیواسطے اوسکو سولی پر لٹکایا پس ابلیس اپنی پہلی صورت
مین بنکر آیا اور برصیصا سے کہا کہ کیا حال ہے تیرا اے برصیصا کہا کہ یہہ سزا ہے اوس شخص کی کہ جو ہمنشین بد کی کہنے پر چلے ابلیس نے کہا کہ مین تیرے گمراہ کرنے مین دو سو اور بیس برس
سے کوشش کرتا تہا یہانتک کے تجہکو سولی پر دیکہا اور اب اگر تو اپنی نجات اس بلا سے چاہتا ہی تو مین تجہکو چہڑا سکتا ہون کہا کہ ہی چاہتا ہون کہ مجہکو خلاصی ہوجائے ابلیس نے
کہا کہ مجہکو سجدہ کر کہا کہ کیون کر سجدہ کرون سولی پر ابلیس نے کہا کہ اشارہ سے کر اوس بد نصیب نے ابلیس کو اشارہ سے سجدہ کیا اور کافر ہوگیا فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا پس ہے انجام اون دونونکا
یعنے شیطان کا اور اوس انسان کا منافقون اور یہودون اور کافرون مین سے أَنَّهُمَا یہہ کہ تحقیق وہ دونون فِي النَّارِ بیچ آتش دوزخ کی ہونگے خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنی
والے بیچ اوسکے اور خالدین حال واقع ہوا ہے وَذَٰلِكَ اور وہ یعنے ہمیشہ دوزخ مین رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ بدلا ظلم کرنیوالونکا ہی اپنی جانون پر بسبب اختیار کرنے کفر کے کہ راہ حق
سے گذر گئے ہین اب مومنین کو نصیحت کرتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو تم عذاب خدا سے کہ اوسکے حکمون کو بجالاؤ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ اور چاہئے
کہ دیکہے نفس مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اوس چیز کو آگے بہیجی ہے واسطے کل کے کہ یعنے واسطے روز قیامت کے کہ وہ عمل صالح ہی یا عمل بد ہے اگر عمل نیک ہے تو نجات دینے والا ہی اور اگر عمل بد ہے تو ہلاک کرنیوالا
ہے بس اگر طاعتین اور نیکیان کی ہین تو اونکی شکر گذاری کرے اور اگر وہ برائیان اور گناہ ہین تو اونسے توبہ کرے اور پشیمان ہووے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے یہہ قول تاکید ہے
پہلے قول کی اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا واسطے توبہ کے ہے گناہون گذرے ہوئے سے اور دوسرا واسطے باز رہنے کے آئندہ گناہون سے ہے اور یا یہہ کہ پہلا واسطے اداے واجبات کے ہی اور دوسرا
واسطے ترک کرنے حرامون کے ہی إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ تحقیق خدا خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اگر اوسکے حکم کے خلاف کروگے تو عذاب مین گرفتار ہوگے
وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم اے مومنین كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ مانند اون لوگون کے کہ بہول گئے خدا کو یعنی اوسکے حکمون کو ترک کردیا مراد اوس سے یہود اور منافقین
اور مشرکین ہین کہ مطلق احکام خدا کے اونہون نے پروا نہین کی ہے مثل اوس شخص کے کہ کسی چیز کو بہول جاتا ہے اور ہرگز اوسکی پروا نہین کرتا ہی فَأَنسَاهُمْ پس بہلادیا
خدا نے اونکو أَنفُسَهُمْ اونکے نفسون اونکی کو یہانتک کہ نہین سنتے ہین وہ اوس بات کو کہ نفع بخشے اونکی نفسون کو اور نہین کرتے ہین وہ اوس کام کو کہ خالص کرے اونکی نفسون کو
اور جسوقت کہ زمانہ کفر اور گناہ مین خدا کو فراموش کیا بسبب غفلت کی باوجود ظاہر ہونے دلیلون فرمانبرداری حق سبحانہ کے تو خدا تعالی نے توبہ کو ہی اونپر بہلادیا اور اونکا حال پر اونکو چہوڑ دیا
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یہہ لوگ وہی باہر ہونیوالے ہین حکم خدا سے اور بعد اسکے لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہی کہ لَا يَسْتَوِي نہین برابر ہین نزدیک خدا کے أَصْحَابُ النَّارِ
صاحب آتش دوزخ کی کہ غفلت مین بسر کرکے مستحق دوزخ کی ہوئے وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ اور صاحب بہشت کے کہ خدا کی فرمانبرداری کرکے مستحق بہشت کی ہوئے أَصْحَابُ الْجَنَّةِ صاحب بہشت
کے یعنے رہنیوالے بہشت کے هُمُ الْفَائِزُونَ وہی رستگاری پانیوالے اور مراد کو پہونچنے والے ہین اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ رسول خدا صلعم نے اس آیت کو پڑہا اور فرمایا کہ اصحاب جنت وہ ہین کہ
جنہون نے میری فرمانبرداری کی ہے اور بعد میرے علی بن ابیطالب کو تسلیم کیا ہی اور اوسکی خلافت کا اقرار کیا ہے اور اصحاب النار وہ ہین کہ جنہون نے انکار کیا خلافت کا اور عہد کو توڑا اور جنگ کی بعد میرے اوس سے اور اب قرآن
کی تعظیم اور توقیر کو بیان کرتا ہی کہ لَوْ أَنزَلْنَا اگر نازل کرتے ہم هَٰذَا الْقُرْآنَ اس قرآن کو عَلَىٰ جَبَلٍ اوپر پہاڑ کے بطریق مثل تو لَرَأَيْتَهُ البتہ دیکہتا تو اوسکو خَاشِعًا

عاجزی کرنیوالا مُتَصَدِّعًا پہٹنے والا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ خوف خدا کے سے اور ہیبت وعدہ عذاب کے سے جو اوسمین ہے باوجود اسقدر سخت اور بڑے ہونیکے اور کفار کے دلونکو اوس سے کچہہ اثر نہین
ہوتا اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر ہم قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے بعد اسکے کہ ہم اوسکو سمجہہ اور دریافت عطا کرتے تو وہ پارہ پارہ ہو جاتا وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ اور یہہ مثالین کہ جو کچہہ قرآن
مین مذکور ہوئی ہین نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ بیان کرتے ہین ہم اونکو واسطے آدمیونکے لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ تاکہ وہ سوچین اور تامل کرین سوز قیامت کے عذاب مین اور اپنی پروردگاری اور رحیمی کو
بیان کرتا ہے کہ هُوَ اللّٰهُ وہ کہ جسنے قرآن کو بہیجا ہے خدا ہے الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وہ خدا کہ نہین ہے کوئی معبود سوائے اوسکے کہ مستحق عبادت کا ہو عَالِمُ الْغَيْبِ جاننے والا پوشیدہ کا
وَالشَّهَادَةِ اور ظاہر کا یعنے جاننے والا سب ظاہر اور پوشیدہ کا ہے کہ اوسپر کوئی امر چہپا ہوا نہین ہے یہانتک کہ دلونکی سب باتونکو جانتا ہے اور معدوم اور موجود کوئی اوسپر پوشیدہ نہین ہے
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیب وہ امر ہے کہ جو نہین ہوا ہے اور شہادت وہ ہے کہ جو ہو لیا ہے هُوَ الرَّحْمٰنُ وہی ہے بہت بخشنے والا کہ رحمت عام اوسکی نے دنیا مین جمیع مخلوقات کو گہیر لیا ہے
الرَّحِيمُ بڑا بخشنے والا ہے کہ رحمت خاص اوسکی کہ بخشش اور کرم ہے آخرت مین مومنین کو پہونچیگی اور واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي وہ ہی خدا وہ شخص کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہے
کوئی معبود سوائے اوسکے کہ مستحق عبادت کا ہو اَلْمَلِكُ بادشاہ ہے کہ تمام آسمان اور زمین اور جو کچہہ درمیان اونکے ہے سب ملک اوسکی ہے اور اوسکے حکم اور تصرف مین ہے جسطرح چاہے اپنا
دخل کرے کوئی اوسکا منع کرنیوالا نہین ہے اَلْقُدُّوسُ نہایت پاک اور پاکیزہ ہے تمام عیبون اور نقصانونسے اور بری ہے شرک اور آفت اور ولادت اور صفات جسمی سے اَلسَّلَامُ سلامت ہے
عیبون اور قباحت اور عاجزی اور خلل سے اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا بندونکا عذاب سے اور ظلم سے اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان اور حافظ ہر چیز کا اَلْعَزِيزُ غالب ہے حکم مین کہ کوئی اوسکو مغلوب نہین کر سکتا
اور برابری اوسکی کوئی نہین کر سکتا اَلْجَبَّارُ زبردست ہے اور عظیم الشان اپنے ملک اور سلطنت مین کہ مشیت اوسکی ہر چیز مین جاری ہے اور اوسپر کسیکی مشیت جاری نہین ہو سکتی
اور درست کرنیوالا ہے احوال خلقت کو اور اوسکو پروا نہین ہے اوس امر کی کہ ہو لیا ہے اور اس امر کی کہ نہین ہوا ہے اَلْمُتَكَبِّرُ نہایت بزرگی والا اور بلند مرتبہ ہے کہ تمام چیزین آگے
اوسکے حقیر ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ پاک ہے خدا عَمَّا يُشْرِكُونَ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اوسکے شرک کرنیوالے ہو واسطے کہ دلیلونسے ثابت ہے کہ کوئی اوسکے شریک نہین ہے هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ وہ خدا پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا اور اندازہ کرنیوالا موافق مشیت کے الْبَارِئُ پیدا کرنیوالا اور ظاہر کرنیوالا اور عدم سے وجود مین لانیوالا ہر چیز کا الْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالا مخلوقات کی
طرح طرح سے کہ ہر چیز اپنی صورت مین دوسری چیز سے ہرگز نہین ملسکتی لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى واسطے اوس خدا ہی کے ہین نام نیک کہ شرع اور عقل کے نزدیک پسند کئے گئے ہین جیسے رحمن اور
رحیم اور غفور اور قدیر اور علیم اور حلیم وغیرہ يُسَبِّحُ لَهُ پاکی سے یاد کرتی ہے اور تسبیح کرتی ہے واسطے ... مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وہ چیز کہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ ہے
غالب اپنے حکم مین کہ کوئی چیز اوسکو مغلوب نہین کر سکتی الْحَكِيمُ حکمت والا اپنے قول اور فعل مین کہ جو کچہہ کرے موافق حکمت اور مصلحت کے کرے اس سورت کے اخیر مین اسما حسنی خدا کے
کے مذکور ہین اور منقول ہے کہ اسم اعظم ان نامونمین ہے اور حضرت صادق نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالے کے کل ننانوے ۹۹ نام ہین جو کوئی
اونکو یاد کرے اور اون نامونسے خدا کا ذکر کرے تو بہشت مین داخل ہوگا لیکن چاہیئے کہ ان نامونکے معنے کو سمجہے اور ابو امامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورہ حشر کی آخر کو پڑہے
شب کو یا روز کو اور اوس روز یا شب وہ مر جاوے تو خدا دیتا ہے بہشت اوسپر واجب ہے اور معقل بن یسار نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ جو کوئی صبح کو تین بار کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور تین آیتین سورہ
حشر کی آخر کی پڑہے حق تعالے ستر ہزار فرشتے اوسپر موکل کرے تاکہ اوسکو جمیع آفات سے نگاہ رکہین اور درود اوسپر بہیجین رات تک اور اگر روز کو مرے تو شہید موا ہو اور اگر اسیطرح شب کو پڑہے
تو یہی مرتبہ رکہتا ہو اور انس نے روایت کی ہے رسول خدا سے کہ جو کوئی لو انزلنا ہذا القرآن سے آخر سورہ تک پڑہے اور اوس شب کو مر جاوے تو شہید ہو

سورۃ الممتحنۃ

اور اس سورہ کو سورہ
مودت بہی کہتے ہین یہہ سورہ مدنی ہے اور اوسمین تیرہ آیتین ہین اور حضرت علی بن الحسین نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ممتحنہ فرایض مین یا نوافل مین پڑہے خدا تعالے اوسکے دلکو ایمان کے
امتحان کرے اور اوسکی آنکہونکو روشن کرے اور درویشی اور دیوانگی ہرگز اوسکی ذات مین اور اوسکی اولاد مین نہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر
لَا تَتَّخِذُوا نہ پکڑو تم یعنے مقرر کرو تم عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ دشمنون میرے کو اور دشمنون اپنے کو أَوْلِيَاءَ دوست اور اونسے ہمنشینی مت رکہو اور عدو مصدر ہے وزن پر بولا جاتا ہے اور اسکو واحد اور جمع
دونون پر بول سکتے ہین لوگ کہتے ہین کہ چہٹے سال ہجرت کے اور بعضے برس جنگ بدر کے رسول خدا پوشیدہ ارادہ مکہ کا رکہتے تہے سارہ کنیز عمرو صیفی کی کہ مکہ مین تہی وہ مکہ سے مدینہ مین آئی رسول خدا نے اوس سے
پوچہا کہ تو مسلمان ہو کر یہان آئی ہے کہا کہ نہین فرمایا کہ واسطے ہجرت کے وہان سے آئی ہے کہا کہ نہین بلکہ اسواسطے آئی ہون کہ مجہکو کہانا اور کپڑا دو حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل مکہ کیون نہین دیتے کہا
کہا کہ بعد جنگ بدر کے جسمین سر گئے اور نوحہ کیا غرض رغبت نکی حضرت نے فرزندان عبد المطلب کو فرمایا کہ اسکو کچہہ دو اونہون نے کپڑا اور دینار اور زاد راہ اور سواری اوسکو دی بعد اسکے حاطب بن ابی بلتعہ پاس آئی
اور کچہہ طلب کیا اوسنے مکہ والونکو ایک خط لکہا کہ رسول خدا قصد تمہارا رکہتا ہے ہتیار اپنے درست کرکہو اور دس دینار اور ایک حلہ دیکر اوسکو رخصت کیا سارہ نے وہ خط اوس سے لیکر اپنے بالونمین چہپا کر رکہلیا اور طرف
مکہ کے روانہ ہوئی اور جبرئیل نے رسول خدا کو اس امر سے خبر دی رسول خدا نے حضرت امیر المومنین کو مع مقداد اور عمار طرف مکہ کے روانہ کیا اور فرمایا کہ راہ مین اوس عورت کے پاس سے خط لیکر یہان آؤ وہ دونو سوار ہو کر
روانہ ہوئے راہ مین اوس عورت کو پایا خط کو اوس سے طلب کیا اوسنے انکار کیا اسباب مین اوسکے دیکہا نہ پایا اور نا امید ہو کر پہرنا چاہا امیر المومنین نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ پیغمبر خدا ہرگز دروغ نفرمائینگے

پس تلوار کھینچکر اوس عورت کے پاس آئے اور فرمایا کہ اگر خط تو نہ دیگی تو مین تجھکو مار ڈالونگا وہ عورت ڈری اور کہا کہ تم منہہ اپنا پھیر لو تا کہ مین خط کو نکالون پھر اوسنے اپنے سر مین سے
وہ خط نکالکر اونکو دیا حضرت علی اور خط کو اوس سے لیکر مدینہ کو روانہ ہوئے اور رسول خدا کو وہ خط دیا رسول خدا منبر پر تشریف لیگئے اور خط پڑہا اور فرمایا کہ ایک شخص نے تم مین سے ہمکو اور اونکو
خط لکھا ہے تا کہ اونکو ہمارے قصد سے خبر کرے اگر وہ شخص اوٹھے اور اقرار کرے تو بہتر ہے ورنہ مین اوسکو رسوا کرونگا حضرت نے دو دفعہ فرمایا لیکن کسیکو جواب نہ آیا تیسری مرتبہ مین حاطب
اوٹھا اور کہا کہ یا رسول خدا مینے لکھا ہے وہ خط اور خدا آگاہ ہے کہ بعد اسلام کے نفاق کو مینے اختیار نہین کیا ہے لیکن مکہ مین میرے رشتہ دار ہین اونکا ملاحظہ کرکے میری عنایت
کرنی چاہیے حضرت عمر نے فرمایا کہ اسکو مسجد سے باہر نکالدو لوگ اوسکو دہکے دیتے تھے اور گراتے تھے اور وہ رسول خدا کیطرف دیکھتا تھا شاید کہ رحم کرین جسوقت کہ مسجد سے باہر پہنچا تو حضرت نے فرمایا
کہ اسکو پھر لاؤ جسوقت وہ آیا تو حضرت نے اوس سے توبہ کرائی اور حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اے مومنین خدا کی اپنے دشمنون سے دوستی مت کرو تُلْقُوْنَ ڈالتے ہو تم یعنی بہیجتے ہو تم راہ
رکہتے ہو تم اِلَیْهِمْ طرف اون دشمنون کے بِالْمَوَدَّةِ ساتہہ دوستی کے بسبب خط وکتابت رکہنے کے اون سے وَقَدْ كَفَرُوْا اور حال یہہ ہے کہ تحقیق کفر کیا ہے اونہون نے بِمَا جَآءَكُمْ
مِنَ الْحَقِّ ساتہہ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس سخن حق سے کہ وہ قرآن ہے یا دین اسلام پس جسوقت کہ اونہون نے حق سے کفر کیا ہو تو تمکو اونسے دوستی نہ رکہنی چاہیے اگرچہ وہ تمہارے
رشتہ دار ہون اور حال اون کفار کا یہہ ہے کہ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ نکالتے ہین وہ پیغمبر کو وَاِيَّاكُمْ اور تمکو مکہ سے اَنْ تُؤْمِنُوْا اس سبب سے کہ ایمان لاتے ہو تم بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ساتہہ پروردگار اپنے کے یعنی اسسبب
اونہون نے تمکو مکہ سے نکالدیا ہے پس اونکو تم ہرگز دوست مت رکہو اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلتے ہو تم اپنے وطنون سے جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ
اور واسطے طلب کرنے مرضی میری کے اور جہاد اور ابتغاء دونون مفعول لہ واقع ہوئے ہین تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ پوشیدہ کرتے ہو تم طرف اون دشمنونکی دوستی کو یہہ جانکر کہ کسیکو
تمہاری اس دوستی کی خبر نہو گی وَاَنَا اَعْلَمُ اور مین خوب جانتا ہون اور زیادہ عالم ہون بِمَا اَخْفَيْتُمْ ساتہہ اوس چیز کے کہ پوشیدہ کرتے ہو تم دوستی دشمنان خدا کی کو وَمَا اَعْلَنْتُمْ اور جو چیز
ظاہر کرتے ہو تم عذر کرنیکو کہ وہ ہمارے کنبہ کی آدمی تہے اسواسطے اونکو لکہا تہا لیکن مینے اپنے رسول کو مطلع کردیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم متکلم کا صیغہ ہے اور بما اخفیتم مین اندر ہی یعنے اور جانتا ہون
مین اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم وَمَنْ يَّفْعَلْهُ اور جو شخص کرے اس کام کو کہ پوشیدہ اونکو خبر کرے اور اونسے دوستی رکہے مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ
پس تحقیق گم ہوا سَوَآءَ السَّبِيْلِ سیدہی راہ سے اور خطا کی راہ حق سے اور یہہ خطاب حاطب کو ہے کہ یہہ اصحاب بدر مین سے تہا اور فرماتا ہے کہ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ اگر پاوین وہ مکہ والے تمکو یعنی اگر وہ تمپر قدرت کہین
اور قابو پاوین يَكُوْنُوْا لَكُمْ ہووین وہ واسطے تمہارے اَعْدَآءً دشمن وَّيَبْسُطُوْا اور کشادہ کرین اِلَيْكُمْ طرف تمہارے اَيْدِيَهُمْ ہاتہون اپنے کو وَاَلْسِنَتَهُمْ اور زبانون اپنی کو بِالسُّوْٓءِ ساتہہ برائی کے
ساتہہ مارنے اور گالیان دینے کے وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ اور دوست رکہتے ہین وہ اگر کفر کرو تم جیسے وہ کفر کرتے ہین پس جسوقت کہ حال اونکا ایسا ہی تو ہر صورت مین اون لوگونسے دوستی رکہنی
بڑی خطا ہے لَنْ تَنْفَعَكُمْ ہرگز نہ نفع پہونچاوینگے تمکو اَرْحَامُكُمْ رشتہ دار تمہارے وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ فرزند تمہارے اور آجکی دوستی سے کیا فائدہ ہے کہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ
جدائی کریگا درمیان تمہارے خدا کہ تمکو تمہاری اولاد اور رشتہ دارون کفار سے جدا کردیگا کہ کافرونکو تو دوزخ مین بہیجیگا اور مومنونکو بہشت مین پس جو لوگ کہ نفع تمکو نہین پہونچا
ہین اور کل کو تم سے وہ جدا ہو جاوینگے اونکی رعایت تم کسواسطے کرتے ہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی یا دشمنی بَصِيْرٌ دیکہنے والا ہے اور موافق
اوسکے تمکو جزا دیگا قَدْ كَانَتْ لَكُمْ تحقیق کہ ہے واسطے تمہارے اے مسلمانو کافرونکی دوستی چہوڑنے مین اور اونسے بیزاری رکہنے مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ پیروی نیک یعنی خصلت پسندیدہ
کہ پیروی جسکی کرنی چاہیے فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ بیچ ابراہیم کے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اور اون لوگونکی کہ ہمراہ اوسکے تہے ایمان لانیوالے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اون لوگونسے کہ ہمراہ ابراہیم تہے انبیا ہین
یعنے بیچ انبیاء کے کہ تابعدار اوسکے تہے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ جسوقت کہا اونہون نے واسطے قوم اپنی کے جو کہ مشرک تہے اِنَّا بُرَءٰٓؤُا تحقیق کہ ہم بیزار ہین مِنْكُمْ تم سے وَمِمَّا
تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز سے کہ پرستش کرتے ہو تم اوسکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سواے خدا کے اور اگر ما مصدریہ ہو تو معنے اوسکے یہہ ہین کہ بیزار ہین ہم تمسے اور پرستش کرنی تمہاری سے
كَفَرْنَا بِكُمْ کفر کیا ہمنے ساتہہ تمہارے یعنے تمہارے دین پر اور تمہارے معبودون پر ہم ایمان نہین لاتے ہین اور ہم انکار کرنیوالے ہین تمہارے دین اور معبودونسے وَبَدَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ دشمنی اور بغض اَبَدًا ہمیشہ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا یہانتک کہ ایمان لاؤ تم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ ساتہہ
خدا تنہا کے یعنی جبتک کہ تم ایمان خدا پر نہین لاتے ہو تو تم مین اور ہم مین ہمیشہ کو عداوت ہی اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر قول ابراہیم کا یہہ استثنا اسوۃ حسنہ سے
یعنی پیروی کرو تم دین ابراہیم کی جمیع امور مین مگر اس قول ابراہیم مین کہ اوسنے کہا تہا لِاَبِيْهِ واسطے باپ اپنے آزر کے لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ البتہ بخشش چاہونگا مین واسطے تیرے
یعنے سب امور مین ابراہیم کی پیروی کرو مگر ابراہیم کے استغفار کرنے مین واسطے باپ کے کہ تم اپنے کافر کے (باپ یا رشتہ دار) واسطے استغفار نکرو اور اونکے واسطے بخشش نچاہو ہو سکے کہ ابراہیم نے
موافق وعدہ کے اپنے باپ آزر کے کہ حقیقت مین وہ باپ اوسکا نہ تہا بخشش چاہی تہی اور باپ اوسکو وہ اسواسطے کہتے تہے کہ اوسنے پرورش ابراہیم کی کی
تہی اور تمکو ایسا نہ چاہیے کہ اپنے بیگانہ کافر کیواسطے بخشش چاہو اور ابراہیم نے اگرچہ وعدہ بخشش چاہنے کا اوس سے کیا تہا لیکن یہہ بہی کہدیا تہا وَمَآ اَمْلِكُ

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اور نہین مالک ہون مین واسطی تیرے عذاب خدا سے کسی چیز کو کہ عذاب کو تجہسے دفع کر سکون فقط استغفار ہی تیرے واسطی کرونگا اور جسوقت حضرت ابراہیم
نے اور اونکی اصحاب نے اپنی قوم سے تبرا کیا تو منہ اپنا طرف درگاہ خدا کے کرکے عاجزی سے کہا کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا اوپر تیرے توکل کیا ہمنے
اور تجہیپر اعتماد کیا ہمنے اور خلقت سے قطع کرکے تیری طرف متوجہ ہوئے ہم وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کی ہمنے تیری فرمانبرداری کے واسطی وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اور
طرف حکم تیرے کے ہی پہرنا سب کا آخرت مین اور یہہ کلام متصل ہے استثنا سی ماقبل کے ساتہہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ کلام دعا کا ابراہیم کا نہین ہے بلکہ حق تعالی اس امت کے
مومنین کو حکم کرتا ہی بعد منع کرنیکے دوستی کفار سے کہ جسوقت تمنی علاقہ دوستی کفار کا قطع کردیا تو کہو کہ ای پروردگار ہمارے تجہی پر توکل کیا ہمنے اور طرف تیرے ہی رجوع کی
ہمنے اور اسیطرح یہہ قول ہے کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے لَا تَجْعَلْنَا نہ کر تو ہمکو فِتْنَةً آزمایش لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا ہے اونہون نے
یعنے اونکو ہمپر غالب مت کر اور ہمکو اونکی سپردمت کر کہ ہمکو وہ دین تیرے سی فتنہ مین ڈالین اور دین سی پہیر دیوین اور فتنہ مین اسطرح ڈالین کہ ہمکو بڑے بڑے سخت عذاب
مین گرفتار کرکے کہ جن عذابون کو ہم اوٹہانہ سکین ہمکو آزمائین اور ہمکو تنگ کرکے اپنے دین مین لائین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پہلے مومن نہین ہوتا تہا مگر محتاج
اور کافر نہین محتاج ہوتا تہا مگر تونگر یہانتک کہ ابراہیم پیغمبر ہوئے اور اونہون نے دعا کی کہ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا پس کردئے خدانے مومنون مین تونگر اور محتاج اور کافرون مین بہی
کردئے تونگر اور محتاج اور دعا کی ابراہیم نے کہ وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اور بخش تو ہمکو ای پروردگار ہمارے جوکچہہ تیری راہ مین ہمنے قصور کیا ہی اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ تحقیق کہ
تو غالب ہے اپنی حکم مین پس بدی کو اونکی ہمسے دور کر اَلْحَكِیْمُ حکمت والا اور دانا ہی تو اپنے کام مین پس بخشدے تو ہمکو لَقَدْ كَانَ لَكُمْ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے ای مسلمانو
فِیْهِمْ بیچ اونکی یعنے بیچ ابراہیم کے اور قوم اوسکی کے اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت نیک کہ پیروی اوسکی کرنے چاہیے لِمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ واسطے اوس شخص کے کہ امید رکہی
خدا سے یعنے یہہ پیروی ابراہیم کی ثابت ہے اوس شخص کے واسطی کہ امید رضامندی خدا کی رکہتا ہو وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور بدلے کو دن آخرت کی اور یہہ کلام دلالت کرتا
ہے اس امر پر کہ مومن کو سزاوار نہین ہے ترک کرنا ابراہیم کی پیروی کا اور ترک کرنا اوسکا باعث بدی اعتقاد کا ہے اور اسیواسطی بعد اسکے فرماتا ہی کہ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو شخص کہ منہ
پہیرے ابراہیم کی پیروی سی اور دشمنان خدا سی دوستی رکہی فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ پس تحقیق خدا وہ بی پروا ہی اوس سے اور اوسکی نصرت سی اسواسطی کہ وہ خود اپنے
دین کی نصرت کرنیوالا ہی اور اوسکو احتیاج کسیکے نصرت کی نہین ہے اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا ہی اپنی ذات مین بدون تعریف کرنے کسی غیر کے تمام فعلون مین
پس منہ پہیرنا لوگون کا اوسکی طرف سی ضرر اوسکو نہین پہونچاتا ہی بلکہ ضرر اوسکا منہ پہیرنیوالے ہی کی طرف پہرنیوالا ہی اور ابراہیم کی پیروی کے حکم خدا تعالی نے مکرر واسطے
واسطی زیادتی رغبت کے بیان کیا ہی اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے ان آیتون کے مومنین نے اپنے والدین اور اقارب مشرکین کی دوستی کو جو کہ مکہ مین تہی دل سی نکالڈالا اور عداوت اونسے
کرنے لگے اور حقتعالی نے جو ترک کرنا یگانون کی دوستی کا اور اختیار کرنا اونکی دشمنی کا مومنین کے حال سے پایا تو اونپر رحم کیا اور وعدہ دوستی کا اونسے کیا چنانچہ فرماتا ہے عَسَى
اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ قریب ہے خدا یہہ کہ پیدا کرے بَیْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ اور درمیان اون لوگون کی کہ دشمن رکہا ہی تمنے جنکو مِنْهُمْ اون
کفار مکہ مین سے کہ یگانی تمہارے ہین مَّوَدَّةً دوستی کو یعنے قریب ہے کہ خدا تمہارے اور تمہاری یگانون کے درمیان دوستی کو پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد فتح مکہ کے اونکے
یگانے مسلمان ہوگئے اور آپسمین پہر دوستی پیدا ہوئی بعد دشمنی کے اور ابوسفیان وغیرہ اشراف قریش مسلمان ہوگئے اور رسول خدا نے ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے نکاح اپنا کیا
وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ اور خدا قدرت رکہنے والا ہی ہر چیز پر پس قادر ہے اسپر کہ دشمنی کو دوستی سی بدل دے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہی اوس شخص کو کہ دوستی کی ہی اونسے منع کرنی سے
پہلے رَّحِیْمٌ مہربان ہے اور بخشنے والا اوس شخص کو کہ مسلمان ہوگیا ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ قوم خزاعہ اور بنو مدلج اور رسول خدا کے درمیان عہد و پیمان تہا اور اونہون نے
عہد کیا تہا کہ ہم قصد مسلمانون کا نکرینگے اور دشمنان دین کی مدد نکرینگے اور وہ لوگ اپنے عہد پر ثابت قدم رہے اور مسلمانون کا قصد اونہون نے نکیا اور دشمنان دین کی
حمایت نکی حق تعالی نے اونکی مقدمہ مین فرمایا کہ لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ نہین منع کرتا ہی تمکو خدا ای مومنین عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ اون لوگون سے کہ نہین لڑے ہین
وہ تمسے بیچ مقدمہ دین کے اور مذہب کے وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ اور نہین نکالا ہی اونہون نے تمکو مِّنْ دِیَارِكُمْ گہرون تمہارے سی اَنْ تَبَرُّوْهُمْ یہہ کہ نیکی کرو تم اونسے یعنی خدا منع نہین کرتا ہی
تمکو اس سے کہ نیکی کرو تم اون لوگون سے جسوقت کہ وہ تمسے مذہب کے مقدمہ مین لڑے نہین ہین اور نہ اونہون نے تمکو تمہارے گہرون سی نکالا ہی پس خدا تمکو منع نہین کرتا ہے اس سے
کہ نیکی کرو تم اونسی وَتُقْسِطُوْا اِلَیْهِمْ اور عدل اور انصاف کرو تم طرف اونکی اور ظلم اونپر نکرو تا کہ اونکو رغبت طرف اسلام کے ہو بلکہ نیکی اور احسان اونپر کرتے رہو اور کہتے ہین کہ قتیلہ دختر
عبد العزی کہ مشرکہ تہی تحفہ اور ہدیہ چند اپنی دختر اسماء بنت عمیس دختر ابوبکر کے پاس لائی اونسی اوسکو قبول نکیا اور اپنی پاس آنیکا اذن اوسکو ندیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور رسول خدا
نے اوسکی آنیکا حکم دیا اور ہدیہ اوسکا قبول کیا اور اوسکے ساتہہ نیکی کی اور کفار سے نیکی کرنی حرام نہین ہے خواہ قرابت رکہتا ہو خواہ نہین لیکن زکوة اور فطرہ اونکو نہین دیسکتے ہین اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ سوا اسکی نہین

کہ منع کرتاہی تمکو خدا عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ اون لوگون سی کہ لڑائی کی ہے اونہون نے تمسے بیچ مقدمہ دین کے وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اور نکالا ہی اونہون نے تمکو گہرون تمہارے سے وَظٰہَرُوْا اور ہم پشت ہوئے ہین وہ اور مدد کی ہے اونہون نے دشمنون کی عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ او پر نکالدینے تمہارے اَنْ تَوَلَّوْهُمْ یہہ کہ دوستی کرو تم اونسے یعنی منع کیاہے تمکو دوستی کرنے اون لوگون کی سی اور مراد اونسے کفار مکہ کے ہین کہ بعضے تو مسلمانون سے لڑے تہی اور بعضون نے نکالنے مین کوشش کی تہی اور بعضون نے نکالنے والون کو مدد کی تہی وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ اور جو کوئی دوستی رکہی اونسے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ دوستی رکہنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ہی ظالم ہین کہ دوستی کو غیر محل دوستی کی رکہتے ہین اور بسبب اوسکے مستحق عذاب دردناک کے ہوگئے ہین اسواسطے کہ دوستی خداسی اور اوسکے دوستون سی چاہیئے نہ اونکے غیر سے اور کہتے ہین کہ جسوقت حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو صلح کی شرطون مین سے یہہ شرط بہی تہی کہ جو مسلمان کہ مکہ سے مدینہ کو جائے رسول خدا اوسکو کفار کے پاس واپس کردین اور جو مسلمان کہ مدینہ سی مکہ کو جاوے تو اوسکو قریش واپس نکرین وہ حضرت ہنوز حدیبیہ مین تہے کہ ایک جماعت مومنین کی مکہ سے بہاگ کر رسول خدا کی پاس آئی اور اون لوگون مین سبیعہ دختر حارث بہی تہی وہ حدیبیہ مین آئی اور مسلمان ہوگئی اور اوسکے بعد شوہر اوسکا مسافر مخزومی بہی آیا اور حضرت سی کہا کہ میری زوجہ کو واپس کردو کہ شرط صلح کی اسیطرح تہی کہ جو کوئی ہم مین سے تیرے پاس آئی تو اوسکو واپس کردی جبرئیل آئی اور کہا کہ یہہ شرط مردون کے واسطے تہی نہ عورتون کے واسطے اور مومنین کو طرف کفار کے پہیرنا جائز نہین ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جسوقت کہ آوین تمہارے پاس عورتین ایمان لانیوالیان ایمان کی مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنیوالیان کفر سے طرف ایمان کے یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت مومنین عورتین ہجرت کرکے کفر سے طرف ایمان کے آوین تو فَامْتَحِنُوْهُنَّ پس آزماؤ تم اونکو اسطرح سے کہ اونکو قسم دلواؤ کہ وہ شوہرون کی دشمنی سے نکلکر نہین آئی ہین اور غیرون کی دوستی سبب اونکی آنیکا نہین ہوا ہے اور کسی غرض دنیا کی جہت سے نہین آئے ہین بلکہ خاص واسطے دوستی خدا اور رسول خدا اور مسلمان ہونیکے واسطے آئی ہین اور امتحان سے پہلے اونکو مومنات اسواسطے کہا کہ اونہون نے تصدیق کی تہی زبان سے اور کلمہ شہادت پڑہتی تہین اور مخالف ایمان کے کوئی امر اونسی ظاہر نہین ہوا تہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا اور عالم ہے بِاِیْمَانِهِنَّ ساتہہ ایمان اون عورتون کے اسواسطے کہ وہ دل کی باتون کو جانتا ہی اور مسلمانون کو تو امتحان ہی اونکا کفایت کرتا ہی اور اسیواسطے مدار شرع کے احکام ظاہر پر ہی پس اسوقت اون عورتون کو قسم دین اور یا علامتون کو اونکے ایمان کی ملاحظہ کرین فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ پس اگر جانو تم اون عورتون کو بسبب غلبہ گمان کے اور ظن قوی کے مُؤْمِنٰتٍ ایمان والیان تو فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ پس نہ پہیرو تم اونکو اِلَی الْکُفَّارِ طرف کفار کی کہ وہ شوہر اونکے ہین اسواسطے کہ لَا هُنَّ نہ وہ عورتین حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہین واسطے اون کفار کے وَلَا هُمْ اور نہ وہ مرد کافر یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہین واسطے اون عورتون کے اسواسطے کہ عورتین بسبب غلبہ شوہرون کے امن مین نہین ہین اس سے کہ شوہر اونکو بہکاکر گمراہ کردین اور مکرر لانا اسکا واسطے مطابقت کے ہے اور واسطے مبالغہ کے اور یا یہہ کہ پہلا واسطے حاصل ہونے فرقت کی ہے درمیان اون دونو کے اور دوسرا واسطے منع کرنیکے ہے کہ پہر اونمین ملاپ نہین ہوسکتا جبتک کہ عورت مومنہ ہی اور شوہر اوسکا کافر ہے اور کہتے ہین کہ بعد اسکے یہہ دستور ہوگیا تہا کہ جسوقت کوئی عورت مشرکین کی مسلمانون مین جاملتی تو اوسکو آزماتی تہے اسطرح سی کہ اوسکو کہتے تہے کہ تو قسم کہا خدا کی کہ مین شوہر کی عداوت کی جہت سے یہان نہین آئی ہون اور نہ کسی مسلمان کی یاری اور دوستی سے بلکہ اسلام کی دوستی سے مینے اپنے تئین یہان پہونچایا ہے اور جسوقت وہ قسم کہاتی تو اسلام اوسکا قبول کرتے تہی اور وہ عورت اپنے شوہر کا مہر جو کچہہ کہ اوسکو مرد کافر نے دیا تہا پہر اوس شوہر کافر کو واپس کرتے تہی اور کسی مسلمان سے نکاح کرلیتی تہی اور یہی آیت دلالت کرتی ہی اسامر پر کہ جو مسلمان کہ حد کفر کو پہونچی ہین افراط اور تفریط کرکے مثل غالیون اور مفوضہ اور نواصب اور خوارج کے عورت مومنہ کو انسے بہی نکاح کرنا جائز نہین ہے بلکہ ہر مخالف مذہب سے پرہیز کرنا لازم ہے اور مہر واپس کرنیکو خدا فرماتا ہے کہ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا اور دو تم اون شوہرون کو مومن عورتون کی جو کہ کافر ہین وہ چیز کہ خرچ کی ہے اونہون نے بابت مہر کے جو کچہہ کہ کہلایا اور پہنایا ہی اونہون نے اور کہتے ہین کہ وقت صلح کفار نے حضرت سے یہہ شرط بہی کی تہی کہ جو عورت ہماری تمہارے پاس پہونچی اور دین پر تیرے وہ نہووے تو ہماری طرف اوسکو تو واپس کردی اور اگر وہ مسلمان ہوجاوے اور شوہر رکہتی ہو تو اوسکے شوہر نے جو کچہہ بابت مہر کے خرچ کیا ہی اور اوس عورت کو دیا ہے وہ اوسکو واپس کردی اور حضرت بہی اس شرط پر راضی ہوگئے تہے پس حضرت نے سبیعہ کو جسکا ذکر پہلے ہوا ہے قسم دلوائی اور اوسکی شوہر مخزومی کو جو مہر کہ اوسکو دیا تہا وہ اوسنے واپس کردیا اور بعد اوسکے یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور نہین گناہ ہی اوپر تمہارے ای مومنین اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ یہہ کہ نکاح کرو تم اون عورتون سے جو کہ واسطے اسلام کے ہجرت کرکے آئی ہین اور نکاح اونکا اونکی شوہرون کفار سے فسخ ہوگیا ہی اور ٹوٹ گیا ہی بسبب مسلمان ہوجانے اون عورتون کے پس تمکو جائز ہے کہ تم اونکو اپنی نکاح مین لاؤ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ جسوقت کہ دو تم اون عورتون کو اُجُوْرَهُنَّ مہر اونکی اور مہر کو اجورہ اسواسطے کہا کہ وہ مہر عورت سے فائدہ حاصل کرنیکی اجرت ہے اور اس آیت مین اشارہ ہے طرف اس امر کی جو کچہہ شوہرون نے اپنی عورتون کو دیا ہی وہ سب قائم مقام مہر کے نہین ہے اور بعد نازل ہونے اس آیت کی کئی عورتین کفار کی مدینہ مین آئین اور مسلمان ہوگئین اور اون عورتون سے مسلمانون نے نکاح کیا اور جو عورت آتی تہی اور مسلمان ہوجاتی تہی اور اوسکا شوہر اوسکو طلب کرتا تہا تو حضرت اوسکو واپس نہین کرتے تہے اور فرماتے ہے کہ شرط مردون کے واپس کرنیکی ہے نہ

عورتونکی واپس کرینگی اور عورتون مین اس شرط کا جاری ہونیکی وجہ یہہ تھی کہ عورت اپنے شوہر کافر پر حرام تھی واسطے مخالفت کفر و ایمان کو نہ ملایا ہی کہ وَلَا تُمْسِكُوا اور نہ چنگل مارو تم بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ساتھ نکاحون عورتون کفر کرنیوالیونکی یعنی اے مومنین درمیان تمہارے اور کفار کے علاقہ زوجیت کا نہووے اور جیسے کہ عورت مومنہ مرد کافر سے نکاح نکرے ایسی ہی مرد مومن عورت کافرہ سے نکاح نکرے کہ حرام ہی اور نکاح کا نام عصمت اسواسطے ہوا ہی کہ عورت منکوحہ مرد کی عصمت اور حبالہ مین ہوتی ہی اور معنی عصمت کے منع کے ہین اور اس کلام مین دلالت ہے اس امر پر کہ عورت کافرہ سے عقد کرنا جائز نہین ہے خواہ بت پرست ہو خواہ یہود اور نصاریٰ مین سے ہو اسواسطے کہ یہہ حکم عام ہی کفر کرنیوالی عورتونکے واسطے اور حضرت باقر علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ جس مومن کے پاس کہ عورت کافرہ ہو چاہیئے کہ وہ اوسکو مسلمان ہونیکی واسطے کہے پس اگر قبول کرے وہ تو وہ زوجہ اوسکی ہے اور اگر انکار کرے تو وہ بری ہے اوس مرد سے کہ وہ زوجہ اوسکی نہین ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے منع کیا ہی اوسکی نکاح کے ساتھ چنگل مارنے سے اور دوسری روایت مین فرمایا ہی کہ نہین سزاوار ہی نکاح اہل کتاب کا کسینے پوچھا کہ کہان ہے حرام ہونا اوسکا فرمایا کہ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اور بعد نازل ہونے اس آیت کے جس مومن کی زوجہ کہ کافرہ تھی اور اوسنے اسلام کو قبول نکیا تو اوس مومن نے اوس عورت کو اپنے سے علیحدہ کیا وَاسْأَلُوا اور مانگو تم اے مومنین کفار سے مَا أَنْفَقْتُمْ جو کچھ کہ خرچ کیا ہی تمنے مہرون مین یعنی جسوقت تمہاری عورتین کافرہ ہوگئی ہون اور کفار مین جا ملی ہون تو جو مہر کہ تمنے اونکو دیا ہی وہ مہر کفار سے طلب کرو اگر وہ اونکو منع کرین وَلْيَسْأَلُوا اور چاہئے کہ مانگ لیوین وہ کفار تمسے مَا أَنْفَقُوا جو کچھ خرچ کیا ہی اونہون نے اپنی جورو ونکی مہرون مین وہ عورتین کہ ہجرت کر کے اونکے پاس سے تمہارے پاس آئی ہین اور مسلمان ہوگئی ہین ذَٰلِكُمْ یہہ یعنے جو کچھ مذکور ہوا ہی اس آیت مین حُكْمُ اللَّهِ حکم خدا کا ہی يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہی درمیان تمہارے وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور خدا جاننے والا ہی تمہاری مصلحتونکا حَكِيمٌ حکم کرنیوالا ہی جو کچھ کہ تقاضا حکمت کا ہی اور کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے مومنین نے مہر اون عورتونکا کہ جو ہجرت کر کے اونکے پاس آئی تھے اونکے شوہرون کفار کو واپس کیا اور جو عورتین کہ مرتد ہوکر مومنین کے پاس سے کفار کے پاس جاتی تہین کفار اونکا مہر مومنین کو واپس نہین کرتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی وَإِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہوجاوے تمسے اے مومنین شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ کوئی چیز عورتون تمہاری مین سے إِلَى الْكُفَّارِ طرف کافرونکی یعنی کوئی عورت تمہاری عورتون مین سے مرتد ہوکر کافرون مین جا ملی اور مہر اوسکا تمہارے ہاتھ نہ آئے تو فَعَاقَبْتُمْ پس نوبت تمہاری آوے اگرچہ تم مہر اونکا مال غنیمت مین سے جسوقت کہ تم اون کفار پر فتح پاؤ اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے اوس مین سے اونکے شوہرونکا مہر لوا کرو اور یا یہہ کہ نوبت آوے کہ یعنی بعد اسکے انکو ہووے کہ پیچھے سے تم بہی نکاح کرو گے جو کہ اونکی طرف سے ہجرت کر کے آئی کوئی عورت تمہارے پاس فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ پس دو تم اون لوگونکو کہ چلی گئی ہین أَزْوَاجُهُمْ عورتین اونکی کفار مین اور مہر اونہون نے اپنی عورتون سے نہین پائی ہین تو دو تم اونکو مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا مثل اوس چیز کی کہ خرچ کیا ہی اونہون نے مہرون مین ہجرت کرنیوالی عورتونکی اونکی کافر شوہرون کو کچھ نہ دو یعنی ایک مسلمان کی عورت کافر ہوکر کسی کافر کے پاس چلی جاے اور جس کافر کو اوسنے شوہر کیا ہی اوسنے اوسکے پہلے شوہر مسلمان کو مہر نہ دیا ہو اور ایک عورت کافرہ ہجرت کرکے مسلمانون مین چلی گئی ہو اور ایک مسلمان کو اوسنے اپنا شوہر کیا تو یہہ مسلمان اپنی جورو کا مہر جو کہ اوسکے شوہر کافر کو دیا تہا اوسکے شوہر کافر کو نہ دیوے بلکہ اوس مسلمان کو دیوے کہ جسکی عورت مرتد ہوکر کافر کے پاس چلی گئی ہے اور اوس کافر نے اوس مسلمان کو مہر واپس نکیا تہا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم عذاب خدا سے الَّذِي أَنْتُمْ وہ خدا کہ تم مُؤْمِنُونَ ساتھ اوسکے ایمان لانیوالے ہو اسواسطے کہ ایمان ہی تقاضا کرتا ہے عذاب سے پرہیز کرنیکا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ چھ عورتین مومنین کی مرتد ہوکر کفار مین جا ملی تہی ایک تو حکم دختر ابو سفیان کہ زوجہ عیاض بن شداد فہری کی تہی اور دوسری فاطمہ دختر ابی زوجہ عمر خطاب کے تہی جسوقت کہ عمر نے ارادہ ہجرت کا کیا تو وہ مکہ مین مرتد ہوکر بیٹھ رہی اور تیسری بروع دختر عقبہ کہ زوجہ شماس کی تہی اور چوتھی عبدہ دختر عبد العزی کہ زوجہ عمرو بن عبدود کی تہی اور پانچوین ہند دختر ابو جہل کہ زوجہ ہشام بن عاص کے تہی اور چھٹی کلثوم دختر جرول کہ وہ بہی زوجہ عمر کی تہی پس رسولخدا نے مال غنیمت مین سے اونکی مہر اونکی شوہرونکو واپس کی اور مہر ہجرت کرنیوالی عورت مسلمان کا اگر حرام چیز ہوگی مانند خوک اور شراب وغیرہ کی تو وہ اونکی شوہرونکو واپس نکیا جائیگا اور شوہر اور زوجہ مسلمانون مین سے اگر کوئی کافر ہوجاوے اور دوسرا مسلمان رہے تو نکاح اونکا اوسیوقت ٹوٹ جاتا ہی اور احتیاج طلاق کی نہین ہوتی ہی اگر اوس شوہر نے اوس زوجہ سے صحبت نہین کی ہی اور اگر صحبت کیے تھی تو وہ عورت عدہ مین بیٹھیگی اور اگر شوہر مرتد ہوگیا تہا تو انتظاری اوسکی مسلمان ہونیکی کریگی اگر مسلمان نہین ہوا اور وہ عدہ سے نکل گئی تو اوسکی زوجہ ہونیسے خارج ہوگئی اور اگر زوجہ عدہ مین تہی کہ وہ مسلمان ہوگیا تو وہ سزاوار اوس عورت کی ہی اور اگر زوجہ مرتد ہوگئی اور مرد مسلمان ہی اور صحبت اوس سے نہین کی ہی تو نکاح باطل ہے اور مہر بہی کچھ نہ دیا جائیگا اور اگر صحبت واقع ہوئی ہی تو جو شخص کہ کافرون مین سے اوسکو اپنی زوجہ کرے وہ اوسکے پہلے شوہر کو وہ مہر دیوے کہ جو اوسنے دیا تہا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے مکہ کو فتح کیا تو کوہ صفا پر تشریف لیگئے اور وہان مکہ کے مردونسے بیعت لی اور مردونکی پیروی سے عورتون نے بہی طرف بیعت کی رغبت کی حقتعالیٰ اپنے حبیب کو طریقہ اونکی بیعت کا تعلیم کرتا ہی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ جسوقت آئین تیرے پاس ایمان لانیوالی عورتین کہ يُبَايِعْنَكَ بیعت کرین وہ تجھ سے عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ اوپر اسکی کہ نہ شریک کرین وہ بِاللَّهِ شَيْئًا ساتھ خدا کی کسی چیز کو بتون مین سے یا اور چیزون مین سے وَلَا يَسْرِقْنَ اور نہ چوری کرین وہ شوہرون کی اور غیرون کے مال مین وَلَا يَزْنِينَ اور نہ زنا کرین وہ وَلَا يَقْتُلْنَ اور نہ قتل کرین وہ أَوْلَادَهُنَّ اولاد اپنی کہ لڑکیون دخترونکو کہ وہ زندہ اونکو خاک مین دفن کردیتی تہی اور یا یہہ کہ بچہ جو پیٹ مین ہو اوسکو گرا دین نہین وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ اور نہ لائین وہ بہتان

کو کہ یَفْتَرِیْنَهٗ جو ٹہہرا لیوین وہ اوسکو بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ درمیان ہاتہون اپنے کے اور پاؤن اپنے کے یہ کنایہ ہے اوس فرزند سے کہ کسی غیر سے اوسکو جنکر شوہرون کے سر لگائین اور کہین کہ یہ شوہرون سے جنا یا ہے اور یہ کنایہ اوس فرزند سے اسواسطے ہی کہ پیٹ کہ جسمین اوسکو رکہتی ہین درمیان دونون ہاتہونکے ہوتا ہی اور فرج کہ جس سے اوسکو باہر نکالتے ہین وہ درمیان دونون پاؤنکے ہے اور مراد اوس سے یہ ہی کہ بچہ حرام کا نہ جنین اور اوس حرام کے بچہ کو جنکر شوہرونکی طرف منسوب نکرین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے تہمت زنا کی کرنی شوہردار پارسا عورتونکو ہی اور غیرونکی اولاد خاوندونکے سر لگانی وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری ای محمد صلعم فِیْ مَعْرُوْفٍ بیچ نیک کام کے کہ تو اونکو حکم کرے اور معروف ہر نیک کام کو کہتے ہین خواہ واجب ہو خواہ سنت ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ مرد غیر محرم کے ہمراہ تنہائی مین نہ بیٹہین اور کہتے ہین کہ مراد یہہ ہے کہ نوحہ نکرین اور کپڑے بدن کے نہ پہاڑین اور بال سرونکے نہ نوچین اور موہون کو نہ چھیلین اور شعر نہ پڑہین اور زبان درازی شوہرون سے نکرین اور نامحرمون سے باتین نکرین پس جسوقت کہ وہ عورتین اس شرط پر تجہسے بیعت کرنی چاہین ای محمد صلعم تو فَبَایِعْهُنَّ پس بیعت کر تو اونسے اور ضامن اونکے ثواب کا ہو اگر وہ اپنے عہد کو وفا کرین اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث مین آیا ہی کہ رسولخدا صلعم نے قدح پانیکا طلب کرکے اپنا ہاتہ اوس پانی مین ڈالا اور پہر اوسمین سے نکالا اور بعد اوسکے اون عورتونکو حکم دیا اونہون نے اپنے ہاتہ پانی مین ڈالے اسطرحسے اونسے بیعت لی اور ہاتہ اپنا اون عورتونکے ہاتہون سے مس نہین کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسطرح سے بیعت اونسے لی کہ حضرت نے کپڑا اپنے ہاتہ پر لپیٹا اور بعد اوسکے اونسے بیعت لی اور بعضے کہتے ہین کہ اسطرح سے بیعت لی کہ حضرت نے ایک کپڑا درمیان اپنے اور درمیان اون عورتونکے ڈالا اور ایک سرا اوسکا اپنے ہاتہ مین پکڑا اور دوسرا سرا اوسکا اونکے ہاتہ مین دیا اسطرحسے بیعت لی اور اونکے ہاتہونکو چہوا نہین اور ایک روایت مین یہ ہی کہ حضرت نے امیہ خواہر خدیجہ کو فرمایا اوسنے حضرت کی طرف سے بیعت اونسے لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور بخشش چاہ تو ای محمد صلعم اون عورتونکے واسطے خدا سے جو کچہہ کہ اونہونے حالت کفر مین کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہی اون آدمیونکے گناہونکو جو کہ بیعت کرین رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ توفیق توبہ اور ایمانکی اونکو دی کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے رسولخدا نے عورتونسے فرمایا کہ اُبَایِعُکُنَّ علی ان لا تشرکن باللہ یعنی بیعت کرتا ہون مین تم سے اوپر اس شرط کے کہ نہ شریک کرو تم ساتہ خدا کے کسی کو ہند دختر عتبہ کہ زوجہ ابوسفیان کی بیچ عورتونکے درمیان کہڑی تہی اور نقاب اپنے چہرہ پر اوسنے ڈالا تہا اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ رسولخدا پہچان لیوین حضرت کا ارشاد سنکر کہنے لگی یا رسولخدا بیعت لینے مین جو کچہہ کہ ہم پر تاکید کی ہے وہ تاکید مردون پر نہین کی کہ مردون سے فقط اسلام اور جہاد پر بیعت لی ہے اور بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ وَلَا تَسْرِقْنَ یعنی اور نہ چوری کرو تم ہند نے کہا کہ ابوسفیان ایک مرد بخیل ہے اور مین نے اوسکے مال مین سے بہت مال لیا ہی بدون اوسکی اجازت کے نہین جانتی ہون کہ حلال ہی وہ مال مجہپر یا حرام ہے ابوسفیان نے کہا کہ جو کچہہ تو نے لیا ہی وہ اور جو کچہہ تو لیویگی سب تجہپر حلال ہی رسولخدا ہنسے اور ہند کو حضرت نے پہچانا اور فرمایا کہ تو ہند ہی کہا کہ ہان یا رسولخدا جو کچہہ گذرا ہی اوسکو معاف کر کہ خدا تجہسے معاف کرے اور قصد اونکو تیری برائی پر اسواسطے کہا کہ اوسنے بروز جنگ احد جگر حضرت حمزہ کا اپنے دانتونکے نیچے رکہکر چبایا تہا اوس قصور کو معاف کراتی تہی اور بعد اوسکے فرمایا کہ وَلَا تَزْنِیْنَ اور نہ زنا کرو تم ہند نے کہا کیا عورت آزاد زنا کرتی ہے عمر درمیان صفا کے کہڑا تہا یہ کلام سنکر ہنسا اس سبب سے کہ اسلام سے پہلے عمر کی اور ہند کی درمیان شناسائی تہی اور لوگونسے اسکی بابتہ فعل لیا تہا اور بعد اوسکے حضرت نے فرمایا وَلَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَکُنَّ یعنی اور نہ قتل کرو اولاد اپنی کو ہند نے کہا کہ ہم اونکو پرورش کرتی ہین بچپین مین اور جسوقت وہ جوان ہوتی ہین تو اونکو قتل کرتا ہی اور یہ اوسنے اسواسطے کہا کہ جنگ بدر مین اوسکا بیٹا حنظلہ بن ابی سفیان امیر المومنین کے ہاتہ سے قتل ہوا تہا رسولخدا یہ بات سنکر مسکرائے اور عمر ہنسا اس نوع سے کہ اپنی پشت کے بل گر پڑا اور بعد اوسکے فرمایا حضرت نے وَلَا تَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِیْنَ بَیْنَ اَیْدِیْکُنَّ وَاَرْجُلِکُنَّ یعنی اور نہ لاؤ تم بہتان کو کہ جہوٹ بنا لو تم اوسکو درمیان ہاتہون اپنے کے اور پاؤن اپنے کے ہند نے کہا کہ بہتان امر بدی ہے اور تو ہمکو حکم نہین کرتا ہی مگر رہنمائی حق کا اور نیک عادتونکا اور بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ وَلَا تَعْصِیْنَ فِیْ مَعْرُوْفٍ یعنی اور نہ نافرمانبرداری کرو تم ساتہ نیک کام کے ہند نے کہا کہ بخدا اسواسطے کہ ہم یہان حاضر نہین ہوئی ہین کہ تیری نافرمانی کرین اور جو کچہہ تو فرمائے اوسکے برخلاف کرین پس سب عورتون نے ان شرطونپر بیعت کی اور رسولخدا نے اونکے حق مین دعای خیر کی اور کہتے ہین کہ بعضے مسلمان محتاج یہودیون سے دوستی رکہتے تہے اور مسلمانونکی خبر اونکو پہونچاتے تہے اور اسکے عوض مین اونسے میوہ اور کہانا لیتے تہے حقتعالی نے اس امر سے اونکو منع کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر لَا تَتَوَلَّوْا نہ دوستی کرو تم قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اوس قوم کو کہ غضہ کیا ہی خدا نے اوپر اونکے یعنی یہودیون سے دوستی مت کرو قَدْ یَئِسُوْا تحقیق کہ ناامید ہوئے ہین وہ مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے بسبب عناد کے اور ترک کرنے ایمان اور نصرت پیغمبر کی اور چہپانے حضرت کے اوصاف کو جو کچہ کہ توریت مین ہین باوجودیکہ جانتے ہین وہ کہ یہ پیغمبر حق ہے اور پہر اوسپر ایمان نہین لاتے ہین عناد کی جہت سے اسواسطے اونکو ثواب حاصل نہوگا پس ناامید ہوئے وہ اوس سے کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ جیسے کہ ناامید ہوئے ہین کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ صاحبون قبرون سے یعنی گورون مین دفن ہونیوالون سے کہ وہ آخرت مین زندہ ہوکر نہ اوٹہینگے اور یا یہ کہ وہ پہر دنیا مین رجوع نکرینگے اور یا یہ کہ اونکی خبر کی پہونچنے سے ناامید ہین اور بعضے کہتے ہین کہ جار اور مجرور بیان ہے کفار کا یعنے یہودی

ناامید ہین ثواب آخرت سی جیسیکہ کفار کہ قبرون مین ہین بعد مرنیکی اور اپنی آنکھون سے اونہون نے بعد مرنیکے انجام بد اپنا دیکھا ہی اور اپنی خرابی کا اونکو یقین ہو گیا ہی اور آخرت کی نعمتون سے بالکل ناامید ہو گئے ہین ایسے ہی یہودی ثواب آخرت سے ناامید ہین

سورۃ الصف

یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمین چودہ آیتین ہین اور اس سورہ کو سورہ حواریون اور سورہ عیسی بہی کہتی ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ صف کو فرائض اور نوافل مین ہمیشہ پڑہی خدا تعالے اوسکو قیامت کے روز ملائکہ اور انبیاء کی صف مین جگہہ دیوے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ پاکی سے یاد کیا اور تسبیح کی واسطی خدا کے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اون چیزون نے کہ بیچ آسمانون کے ہین اور اون چیزون نی کہ بیچ زمین کے ہین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے اپنی حکم مین کہ کسی وجہ سے مغلوب نہین ہو سکتا اور نہ کوئی اوسکی حکم کا منع کرنیوالا ہی الْحَكِيْمُ حکمت والا ہی کہ کوئی فعل اوسکا خالی حکمت اور مصلحت سے نہین ہے کہتے ہین کہ ایک جماعت صحابہ نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول خدا اگر ہمکو معلوم ہو کہ کونسا عمل خدا کے نزدیک زیادہ دوست ہی تو اوسمین ہم اپنی جان اور مال کو خرچ کرین حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ چنانچہ بعد اسکے یہہ آیت مذکور ہو گی اور احد کے روز اپنی کہنی پر عمل نکر کے جہاد مین سے وہ بہاگ گئے اور پیغمبر خدا کو تنہا معرکہ جنگ مین چہوڑ دیا اور کچھ پروا نہ کی یہانتک کہ دندان مبارک حضرت کی شہید ہو گئے حقتعالے نے اونکی ملامت کرنیکو اور واسطی زجر اور توبیخ اونکی کے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کسواسطی کہتے ہو تم مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اسبات کو کہ نہین کرتے ہو تم كَبُرَ مَقْتًا بڑی بات ہی باعتبار دشمنی اور غضب خدا کے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ یہہ کہ کہو تم جو کچھ کہ نکرو تم اور مقتا تمیز واقع ہوا ہے اور حضرت صادق نے فرمایا ہی کہ وعدہ کرنا مومن کا اپنی بہائی مومن سے ایک نذر ہی کہ جسمین کفارہ نہین ہے پس جو کوئی خلاف کریگا اوس وعدہ کے تو خلاف کریگا خدا سی اور اوسکی دشمنی اور غصہ کو وہ درپے ہوا اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سی کہ یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت اگرچہ واسطی سبب خاص کے نازل ہوئی ہی لیکن حکم اسکا عام ہے کہ جو کوئی ایک بات کہی اور اوسکو نکرے وہ اس غصہ مین داخل ہے پس جو علماء کہ لوگون کو تو واسطی کار خیر کے کہتے ہین اور خود نہین کرتے ہین وہ اسمین داخل ہین اور مثل اسیکے سورہ بقر مین ہے کہ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم یعنے کیا حکم کرتے ہو تم آدمیون کو ساتہہ نیکی کے اور بہولتے ہو تم نفسون اپنون کو اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے شب معراج ایسے آدمیون کو دیکھا ہی کہ ہونٹ اونکی مقراض آتش سے کترتے ہین اور بعضے علماء اس آیت کی شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے شہداء بدر کے ثواب سے خبر کی صحابہ نے عرض کی کہ جہاد بدر مین ہم ثابت قدم رہینگی اور جہاد سے بہاگنیکے نہین اور روز جنگ بدر آیا اور کفار سی مقابلہ ہوا تو وہ بہاگ گئے خدا تعالے نے اس آیت مین اونکو ملامت کیا اور اب حق تعالے جہاد کی رغبت دلاکے بیان کرتا ہی کہ جس عمل نیک کی صحابہ نے درخواست کی تہی اور اوس پر عمل نکیا تہا چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ دوست رکہتا ہی اون لوگونکو کہ جنگ کرتی ہین فِيْ سَبِيْلِهٖ بیچ راہ اوس خدا کے صَفًّا صف باندہنی والی ہو کر یہہ مصدر ہے بمعنے اسم فاعل اور حال واقع ہوا ہے اور تقدیر اوسکی صافین ہے یعنی صف باندہنی والے ہین مقابلہ مین دشمنان دین کے كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ گویا کہ وہ ایک بنیاد ہی مضبوط سیسہ پلائی گئی کہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کرتی ہی اور حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالے نے بندونکو خبر دی کہ وہ جہاد مین ثابت قدم رہنا اور اپنی جگہہ سے حرکت نکرنی مثل دیوار استوار کی وقت لڑائی کے اور معنی محبت خدا کے بندہ کی ساتہہ بخشنا ثواب کا اور بلند کرنا درجون کا ہے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا جسوقت علی بن ابیطالب صف باندہتے تہے جہاد مین تو وہ مثل بنیاد استوار کی ہوتی تہی حقتعالی نے اونکی شان مین یہہ آیت نازل کی یعنی امیر المومنین جسوقت صف جنگ مین کہڑا ہوتا تہا تو گویا صف اوس صفدر کی مثل بنیاد مضبوط کی تہی دوسری روایت مین ضحاک نے بیان کیا ہی کہ مینے ابن عباس سے سنا ہی کہ کہتا تہا کہ وہ جماعت کہ خدا تعالے نے اس آیت مین تعریف اوس جماعت کی کی ہے اور اونکی محبت کو ظاہر کیا ہی وہ علی بن ابیطالب اور حمزہ اور عبیدہ بن حارث اور مقداد اسود ہین اور کلبی نے ابو صالح سی روایت کی ہے کہ یہہ آیت شان مین علی بن ابیطالب اور حمزہ اور عبیدہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمت اور ابو دجانہ کی نازل ہوئی ہی پس ہر صورت مین امیر المومنین ممدوح اور محبوب خدا تعالی کے ہین اور حدیث رسول خدا کی جنگ خیبر مین لاعطین الرایہ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ اسپر دلالت کرتی ہی پس مراد اس آیت سی امیر المومنین ہین اور ہمراہی اونکی اور سردار سب کے یہہ ہین کہ جو مثل دیوار استوار کی جہاد مین ثابت قدم رہے اور کبہی بہاگی نہین نہ وہ لوگ کہ جو رسول خدا کو تنہا چہوڑ کر جہاد مین سے بہاگ جاتی تہے اور کبہی اونکو اس بہاگنی سے غیرت نہ آتی تہی اور وقت تقسیم غنیمت کیواسطی لینی حصہ غنیمت کے حاضر ہوتے تہی اور حضرت امیر المومنین نے خطبہ مین فرمایا ہے کہ جانو تم ای مومنین کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کیا جانتی ہو تم کہ کون ہی سبیل اللہ مین ہون سبیل خدا جسکو کہ قائم کیا ہے واسطی اس امر کی کہ لوگ اوسکی پیروی بعد پیغمبر کے کیا کرین اور بعد اسکے خدا تعالی موسی کے ثابت قدم رہنی کو اور صبر کرنیکو قوم کی اذیت پر بیان کرتا ہے واسطی تسلی رسول خدا کے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا موسیٰ نے لِقَوْمِهٖ واسطی قوم اپنی کے کہ وہ بنی اسرائیل تہے يٰقَوْمِ اے قوم میری لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ کسواسطے آزار پہونچاتے ہو تم مجھکو میرے حکم کے نہ ماننے مین اور معجزون کے انکار کرنے مین اور میرے عیب کے ظاہر کرنے مین

اور مجہپر تہمت کرنے مین اسواسطی کہ وہ لوگ کبہی تو حضرت موسی کو جادوگر کہتی تہے اور کبہی دیوانہ اور کبہی برص کو اونکی طرف منسوب کرتی تہے اور کبہی زنا کا رہبان کرتی تہے
چنانچہ قصہ قارون مین مذکور ہوا ہی اور کبہی کہتے تہی کہ ہارون کو موسی نے قتل کیا ہی اور کبہی کہتی تہے کہ ہمارے واسطی خدا مقرر کردے جیسا کہ اون لوگون کیواسطی خدا ہین اور کبہی
کہتی تہے کہ تو اور تیرا خدا دونو جا بارہ سے جا کر لڑو ہم تو نہین جاتے اور کبہی خدا کا دیکہنا چاہتے تہی اور کبہی گوسالہ پرستی کرتے تہی ان امور کیواسطے موسی نی فرمایا کہ کسواسطی رنج
پہونچاتے ہو تم مجہکو وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق جانتے ہو تم بیقین کہ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون طرف تمہارے معجزون کے ساتہہ کہ جو دلالت
کرتے ہین میری نبوت کی صحیح ہونی پر اور میری نبوت مین تمکو کسیطرح کا شبہہ نہین ہے اور پہر مجہکو تم رنج پہونچاتے ہو اور پیغمبر کی چاہئے کہ حرمت اور تعظیم کرین اور اوسکے حکم کو سر
آنکہون پر رکہین پس تمکو چاہئی کہ میرے ساتہہ عناد کی راہ سی نہ چلو لیکن اونہون نے موسی کے کہنے کو نہ مانا اور اپنی گمراہی اور جہالت پر ثابت قدم رہکر اونکی باتون کو سننا
اور اونکی آزار دینی سے ہاتہہ نہ اوٹہایا فَلَمَّا زَاغُوْا پس جسوقت کجی مین ہوے وہ موسی کے حکم کے قبول کرنے سی باوجود ظاہر ہونے دلیلون کے تو اَزَاغَ اللّٰهُ کجی مین رہنے دیا خدا نے
قُلُوْبَهُمْ دلون اونکی کو اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیا اور اونکی دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی جہت سے توفیق اور لطف اونکو عطا نکیا اور وہ اوسیطرح اپنی گمراہی مین پڑے رہی
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا راہ راست نہین دکہلاتا ہی توفیق عطا کرکے اور یا یہہ کہ بہشت کی راہ نہین لیجاتا ہی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قوم باہر ہونیوالون کو حکم خدا سی بسبب غلو اور زیادتی کے
کہ یہہ طریقہ منع کرتا ہی لطف اور توفیق کے عطا کرنیکو اور ایسے لوگون کو خدا اونکی حال پر چہوڑ دیتا ہی وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اور یاد کرو جسوقت کہ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اپنی امت کو کہ یٰبَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ اے اولاد یعقوب کی اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون طرف تمہارے معجزون کے ساتہہ کہ جو دلالت کرتے ہین میری نبوت کی صحیح ہونے پر اور یہان یٰبَنِيْٓ
اسرائیل فرمایا اور یٰقَوْمِ نہ فرمایا اسواسطی کہ عیسی کی باپ کیطرف سے اونکی ساتہہ نسبت نہ تہی تاکہ یٰقَوْمِ فرماتی پس عیسی نے کہا کہ مین خدا کا بہیجا ہوا تمہاری طرف آیا ہون مُّصَدِّقًا سچا کرنیوالا
ہوکر لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ واسطی اوسکے کہ پہلے میرے ہے مِنَ التَّوْرٰىةِ کتاب توریت کہ موسی پر نازل ہوئی ہی وَمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا ہوکر آیا ہون بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ
ساتہہ پیغمبر کے کہ آئیگا شرع کامل لیکر مِنْۢ بَعْدِي پیچہی مجہسے اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۝ کہ نام اوسکا احمد ہی یعنی وہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی زیادہ تعریف کیا گیا ہی اسواسطی کہ عادتین اوسکی سب مخلوقات
سے افضل و نیکتر ہین اور انجیل یوحنا کی چودہوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ اگر تم مجہے عزیز جانتے ہو تو میرے حکمون کو یاد رکہو مین اپنے باپ سی درخواست کرونگا وہ تمکو دوسرا
وکیل دیگا جو کہ ابد تک رہے تمہارے ساتہہ اعنی فارقلیط روح صدق جسی دنیا قبول نہین کرتی کیونکہ اوسی دیکہتی نہین جانتی نہین اور پندرہوین باب مین ہے کہ جب وہ وکیل
شافع جسی مین باپ کیطرف سے بہیجونگا یعنی روح صدق کہ باپ سے نکلتا ہی آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور سولہوین مین ہی کہ فرمایا حضرت عیسی نے نصرانیون سے کہ تمہارے لئی میرا
جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو فارقلیط تمہاری پاس نہ آئیگا لیکن مین اگر جاؤنگا تو اوسکو تمہارے پاس بہیجونگا اور جب وہ آئیگا تو جہان کو توبیخ کریگا اور الزام
دیگا بسبب گناہون کے کیونکہ مجہپر ایمان نہ لائی بسبب حکم اور جزا کے کیونکہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی اور ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب تم اونکی برداشت
نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آئیگا تو تمکو ساری راستی کی چیزین دیگا اور وہ میری ستایش کریگا اسلئی کہ وہ میری چیزون سی پائیگا اور تمکو دکہلائیگا سب چیزین
جو کہ باپ کی ہین مجہہ مین اسلئی مین کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمکو دکہلائیگا تمام ہوئی عبارت انجیل کی اور اب مین کہتا ہون کہ یہہ دوسرا وکیل جسکو عیسی بہیجینگے محمد صلعم ہے اور فرمایا کہ وہ
ابد تک رہیگا اسواسطی کہ اوسکی شرع اور دین اوسکا قیامت تک ہے اور بعد اوسکی کوئی پیغمبر نہوگا اور فرمایا کہ دنیا اوسے قبول نہین کرتی یعنی اوسکا ذکر جو مین دنیا کے نادانون سے
کرتا ہون کہ وہ یہود ہین وہ نہین مانتی ہین کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکہتی نہین ہین اور مجہکو بہی اپنی جہالت سے اچہا نہین جانتے لیکن تم جو عیسوی ہو میرے بتانی سے اوسکو جانتے ہو اور
فرمایا کہ میرے لئے وہ گواہی دیگا یعنی مجہکو پیغمبر برحق بتلائیگا اور اشعیا کے صحیفہ مین بہی اور قرآن مین ہمارے حضرت کو شاہد فرمایا ہی اور فرمایا کہ میرا جانا ہی سودمند ہی یعنی میرے سبب سے
تمکو فائدہ پورا پہونچ گیا اور دین کامل ہوگیا اور توحید کو تم جان گئے اور میرے رہنی سی فائدہ نہین ہے اور یہود میرے درپے ہین اور مین جہاد کا حکم نہین لایا ہون جو اونکو قتل کرون اور فارقلیط
جہاد کا حکم لیکر آئیگا اور وہ اونکو سزا دیگا اور فرمایا کہ جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دیگا بسبب گناہون کے کیونکہ وہ مجہپر ایمان نہ لائی سو ہمارے حضرت نے جہاد کیا اور کفار کو زیر و زبر کیا اور
فرمایا کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی سو ہمارے حضرت کے برابر کون سردار ہوا اور اوسپر جو حکم ہوا خدا کیجانب سے وہ اوسنی کیا اور نصارے کہتی ہین کہ فارقلیط کہ جسکو روح صدق اور روح قدس
کہا وہ تیسرا خدا ہے جو باپ اور بیٹے سے نکلا اور ہم مین آکر رہا اور نزول اوسکا اسطرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گہر مین جمع تہی ناگاہ چنگاریان سی آسمان سے اترین اور حواریین پر گرین سو وہ
چنگاریان نہ تہین بلکہ وہ روح قدس تہا کہ حواری اوس سے معمور ہوگئے اور خود بخود تمام نعمتون اور زبانون سے واقف ہوگئی اور کرامتین اونسی ظاہر ہونی لگین سو وہ ہے فارقلیط
روح قدس اب بہی ہمارے پاس ہے اور ابد الآباد تک رہیگا ہم کہتی ہین کہ بعد عیسی کے کوئی شخص اس قسم کا ظاہر نہین ہوا جو خلق کو نیک راہ بتلاوے اور عیسی کی کہی ہوئی
باتین یاد دلاوے اور نبوت اوسکی ختم ہوجاوے اور اس سبب سے دین اوسکا ابتک ہے اور وہ آئندہ کی خبرین بتلاوے اور عیسی کی ستایش کرے اور اوسکو نبی برحق کہی اور اوسکی دشمنون کو الزام

ذکر ثبوت نبوت آنحضرت صلعم از انجیل وغیرہ

دیوے اور جہانکو زجر اور توبیخ کرے اور عدالتکو جاری کرے سوای ہمارے پیغمبر کے اونمین یہ سب اوصاف نہ تہی پس معلوم ہوا کہ روح صدق اور روح قدس اور فارقلیطا ہمارے پیغمبر ہین نہ وہ شخص
مجہول مفروض وہمی کہ جسکو نصاری تیسرا خدا ٹہراتی ہین اور روح قدس کہتی ہین اسواسطے کہ وہ ایک وہمی چیز ہے کہ نہ خارج مین کوئی اوسکی ذات موجود ہے اور نہ اوسکے افعال اور آثار ایسے ہین کہ جو
اوسکی ذات پر دلالت کرتی ہون اور موافق ارشاد عیسیٰ کی نہ اوس وہمی چیز نے جہان کو زجر اور توبیخ کیا اور نہ الزام دیا اور نہ عیسیٰؑ کے سوای کوئی بات کہی اور نہ اوسنے کوئی عدالت کی اور نہ اوسنے آئندہ کی
خبرین دین اور نہ عیسیٰؑ کی ستایش کی مختصر یہ ہے کہ عیسیٰؑ کی فرمائی ہوئی کوئی چیز اوس سے سرزد نہین ہوئی اور حقیقت اوس امر کی یہ ہے کہ حواریون پر یوم الدار مین فیض الٰہی چنگاریوں کی صورتمین نازل
ہوا تہا اس سببسے اونمین کرامتین ہوگئی تہین سو اوس فیض کو اس نظر سے کہ مستفیض کا روحانی اور مقدس بنانیوالا ہی اگر روح قدس کہین تو ہوسکتا ہے لیکن اوسکو فارقلیط سمجھنا نادانی ہے
اسواسطے کہ وہ یوم الدار کی بعد پہر نرہا اور اب نصرانیونکی پاس سوای روح ابلیس کے کچھ نہین ہے اور اگر فارقلیط سے وہی فیض اور روح مقدس مراد ہو جو کہ حواریون پر یوم الدار مین نازل ہوا تہا
تو لازم آتی کہ نصرانیونکی پادری اور پاپا مسیح مثل حواریونکی کشف اور کرامتون پر قادر ہوجائین لیکن وہ ہرگز قادر نہین ہین پس معلوم ہوا کہ فارقلیطا اوس فیض کو نہین کہا اور نہین تو
تبلائین کہ وہ فارقلیط کہ جو ابدی تہا وہ کہان چلا گیا اور کیون فانی ہوگیا کہ اوسکا کوئی اثر بھی ظاہر نہین ہے اور اوسکی فیض کے بہنے کا کوئی نمونہ نہین نظر آتی وہ تو جہانکی زجر اور توبیخ
کرتی اور الزام دینیکی واسطے تہا اونسے تو عیسیٰ کے فرمانیکی موجب کوئی کام بھی نکیا اور عیسیٰ نے اوسکو اس جہان کا سردار فرمایا تہا سو اونسے نہ کچھ حکومت اور عدالت کی اور نہ کچھ انتظام عالم کا کیا
وہ کیونکر سردار ہوجائیگا پس ثابت ہوا کہ جہانکے سردار ہمارے پیغمبر ہین جنہون نے عدل اور حکم جاری کیا اور نصاری جب اس مقام مین عاجز ہوتے ہین تو کہتے ہین کہ اس جہان کے سردار
سے مراد شیطان ہے سو یہ اسواسطے کہتے ہین کہ اگر تیسری خدا کو اس جہانکا سردار کہین تو خداون مین مغایرت ثابت ہوجائیگی اور اگر غور اور انصاف سے دیکھو تو یہ تاویل درست نہین ہوسکتی
اسواسطے کہ یہان کلام دوسری وکیل کی آنی مین ہی شیطان بیچ مین کہانسے کود پڑا اور علاوہ اسکی شیطان گیا تہا کہان جو حضرت عیسیٰؑ فرماتی ہین کہ وہ آتا ہے وہ تو اونکی عہد مین موجود تہا
اور انجیل مین لکہا ہے کہ اونسے عیسیٰ سے باتین کین اور عیسیٰ کو آزمایا اور اگر یہ مراد ہو کہ وہ غالب ہوا چاہتا ہے یہ بھی درست نہین ہوسکتا اسواسطے کہ عیسیٰ فرماتی ہین کہ میرا جانا ہی تمہارے
واسطے سودمند ہے پس جسوقت عیسیٰ کی جانی سے اوسکا غلبہ ہوا تو عیسیٰؑ کا جانا سودمند کب ہوا بلکہ مضر ہوا اور اگر ہم فرض کرین کہ وہی اس جہان کا سردار ہے اور یہ ایک جملہ معترضہ ہے
کہ درمیان مین آگیا ہے لیکن جسکو تم فارقلیط اور روح صدق کہتے ہو وہ محمد صلعم ہے وہ تیسرا خدا فرضی نہین ہے اسواسطے کہ اوسنے جہان کو توبیخ نہین کیا اور نہ عدالت کی اور
انجیل مین لکہا ہے کہ وہ اپنی نکہیگا اور یہی قرآن مین بہی ہے کہ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی محمدؐ اپنی جی سے نہین کہتا ہے بلکہ جو کچھ اوسکو پیغام دیا جاتا ہے وہی کہتا ہے اور اگر
مراد فارقلیط سے وہ فرد وہمی ہو تو اوسکا محتاج ہونا لازم آئی اسواسطے کہ جب دوسری سے کچھ لیگی اور محتاج خدا نہین ہوسکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہے اور معنی اسکے شفاعت کرنیوالا اور
درمیانی اور بزرگ کیا ہوا ہین اور یہ سب معنی ہمارے پیغمبر پر صادق آتی ہین اور محمدؐ اور بزرگ کیا ہوا دونون لفظ آپس مین مترادف ہین اور اگر نصاری کہین کہ اسمین نام کی تبدیل ہے تو اسکا
بہی کچھ مضایقہ نہین ہے اسواسطے کہ عیسیٰ کے نام کی بہی تبدیل ہے اور خود نصاری لکھتے ہین کہ پہلی کتابون مین عیسیٰ کا نام عمنوئیل ہے یعنی خدا ہمارے ساتہ پس جسطرح عیسیٰؑ کے نام مین تبدیل ہوئی اوسیطرح
ہمارے حضرتؐ کے نام مین تبدیل ہے اور خدا کا ساتہ ہونا ہی حضرت عیسیٰؑ کیلئے خالص نتہا چنانچہ پیدایش کی اوتالیسوین باب مین ہے کہ خدا یوسف کے ساتہ تہا اور بعضی نصرانی اسکی جواب مین کہتی ہین کہ
یہ پیش خبری محمد کی لئے نہین ہوسکتی اسواسطے کہ عیسیٰؑ نے فرمایا تہا کہ مین باپ سے درخواست کرکے تمہارے واسطے وکیل کو بہیجونگا کہ وہ تمہارا تسلی دینیوالا اور ہمیشہ تمہارے ساتہ رہے اور محمد عیسیٰ کی
چھ سو برس بعد پیدا ہوا اور اس عرصہ مین عیسیٰ کی شاگرد سب مرگئے تہے سو ایسی وقت مین حواریون کو تسلی اوسکی کب کارہتی ہم کہتے ہین کہ یہ خطاب عیسیٰ کا سب نصرانیونکی طرف سے اسمین خصوصیت مخاطب
کی نہین ہے اور اگر وقت ظہور ہمارے پیغمبر کے حوارین مین سے کوئی باقی نرہا تہا تو اسکا مضایقہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر حوارین موجود نتہے اونکی تابعین تو موجود تہے اونکا موجود ہونا ہی بمنزلہ موجود ہونے
حوارین کے ہے اور چہبیسوین آیت مین انجیل کی ہے کہ عیسےؑ نے فرمایا کہ اور اپنے باپ سے تمہارے اور ہر ایک ایماندار کیلئے جو تمہارے منادی سے مجہپر ایمان لائینگے سفارش کرینگے بات کہی ہے وہ یاد دلاویگا
پس معلوم ہوا کہ تسلی دینیوالا خاص شاگردون کیلئے نہین ہے بلکہ جو لوگ کہ اونکی منادی سے ایمان لائی ضرور ہے کہ اونکو بہی تسلی دیجاتی اور اگرچہ عیسیٰؑ نے اونکی ہمراہ حوارین کا ذکر کیا ہے لیکن اون
لوگون ہی کیواسطے چاہیے جو کہ ایمان مین سست اور متزلزل ہین اور حوارین ایمان مین کامل تہے اونکو احتیاج تسلی کی کیا تہی اور حضرت عیسیٰؑ کی کہنے سے وہ جانتی تہے کہ بعد اسکی فارقلیط کہ مراد محمدؐ سے ہے
بالضرور آئیگا اور لوگونکو جو کہ عیسوی مذہب کے ہین تسلی دیگا اور ایسا ہی ہوا کہ جو کہ ہمارے پیغمبر کی زمانہ مین عیسوی مذہب کا تہا اور ہمارے پیغمبر کو اونسے برحق جانا اوسکو تسلی
بخشی اور وہ جناب ہمیشہ ہمارے ہمراہ ہے کہ دین اوسکا ابدی ہے اور شرع اوسکی قیامت تک سب کے ساتھ ہے اور قیامت تک سبکے ساتہ رہیگی کہ وہ حضرت
خاتم النبیین ہین اور بعضی نصرانی کہتے ہین کہ ہر جب کہ اوس سے جی ہوئی کا نام تسلی دینیوالا ہے تو اس نظر سے محمد کسیطرح سے تسلی دینیوالا ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ اوس نے تو تسلی دینے کی برعکس
لوگونمین ہلچل ڈالدی اور ظلم اور جبر کی ساتہ تلوار کی زور سے اسلام کی مذہب کو جاری کیا یہانتک کہ تلوار ہی کو بہشت کی کنجی ٹہرایا ہم کہتے ہین کہ محمد کی نیک اخلاق اور رحم دلی اور اپنے وارثین
اور بیوٗون اور یتیمون پر رحم کرنا اور ہر مومن کو تسلی بخشنی متواترات سے ہے اسکا کوئی انکار نہین کرسکتا اور اگر کوئی نصرانی ایسی متواتر امر کا انکار کریگا تو یہودی بدرجہ اولی عیسیٰ کے متواترات کا انکار کرینگی

لیکن دونونکو انکار ہی سو تو اترین فرق نہین ہو سکتا اور ظلم اور جبر کو ہمارے پیغمبر کیطرف منسوب کرنا کمال التعصب ہے اور جہاد کا نام ظلم رکہنا بہی بڑا ہی نصاریٰ کی ہی اسواسطے کہ جہاد موجب حکم
خدا کی ہوتا ہی اور ظلم خلاف حکم خدا کی ہوتا ہی اور نہین سمجہتے کہ واسطے ہر نبی کے احکام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین ایک نبی کی احکام کا قیاس دوسرے نبی کے احکام پر نہین ہو سکتا حضرت ابراہیم کو حکم ہوا
کہ تو اپنی فرزند اسمٰعیل کو ذبح کر اور یہہ حکم کسی اور پیغمبر کو نہو بعضی پیغمبر کو حکم جہاد کا نتہا جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور بعضی کو حکم تہا کہ جہاد کرے جیسے کہ حضرت موسیٰ چنانچہ سفر الحساب کے اکتیسوین باب
مین ہی کہ موسیٰ نے فیناس کو سردار بنا کر بارہ ہزار اسرائیلیونکی ساتھ مدیانیونکی مقابلہ کو بہیجا اونہون نے ساری مدیانیون کو قتل کیا اور اونکا مال و متاع اور مویشی سب لوٹ لیا اور اونکی بستیون
اور گہرونکو جلا دیا اور صحیفہ یوشع کے آٹہوین باب مین لکہا ہی کہ یوشع نے بحکم خدا تیس ہزار آدمی ہمراہ لیکر عی پر چڑہائی کی اور وہانکی لوگونکو تہ تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تہے اور سفر الخروج کے
سترہوین باب مین ہی کہ موسیٰ کے حکم سے یوشع نے عمالقہ کو تلوار سے شکست دی اور استثنا کی بیسوین باب مین ہی کہ جب تو لڑائی کیلئے کسی شہر سے نزدیک ہو تو پہلے صلح کا پیغام دے اگر وہ
صلح کو قبول کرین تو سب خراج دے اور نہین تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتون اور لڑکونکو اور مال مویشی کو لوٹ لے اور یہی حال ہمارے پیغمبر کا تہا کہ پہلے لوگونسی ایمانکی طالب ہوتے تہی
اور اگر وہ معجزہ طلب کرتے تہے تو اونکو معجزہ دکہلاتے تہے اور اگر وہ معجزہ دیکہکر بہی ایمان نہین لاتے تہے تو اوسوقت وہ حضرت بموجب حکم خدا واسطے ایمانکی اونپر جہاد کرتے تہے اور اگر جہاد کرنا ظلم کہا
تو چاہیئے کہ وہ سب انبیا کہ جنکو حکم جہاد کا تہا ظالم ہو جائین جہاد کرنے سے اور خدا تعالیٰ نے قوم نوح کو مع چرند اور پرند غرق کر دیا چنانچہ پیدایش کے ساتوین باب مین ہی پس
چاہیے کہ معصوم تمین تم خدا کو ظالم کہو انکو اور بعضی نصاری کہتے ہین کہ محمد کو روح قدس نہین کہہ سکتے ہین اسواسطے کہ روح قدس تو نادیدنی شی ہی اور خدا کی روح کہلاتی جسکی تاثیر دلپر ہوتی ہے
نہ کہ جسم پر ہم کہتی ہین کہ روح قدس روح پاک کو کہتے ہین اور روح صدق راستی کی روح کو کہتے ہین اور یہہ دونوں وصف محمد پر صادق آتی ہین اور یہہ ضرور نہین کہ وہ نادیدنی شی ہو
حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہتے ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ نادیدنی شی نتہی بلکہ اونکو ہر کوئی دیکہتا تہا اور اگر روح قدس نادیدنی شی ہو تو اوسپر کیونکر صادق آوے موافق ارشاد حضرت عیسیٰ
کی کہ وہ تمکو سب چیزین سکہلائیگا اور سب باتین جو کچہہ مینی تمکو کہی ہین یاد دلائیگا بہلا کہین نادیدنی شی ہی جسکا تعلق کہ دلسی ہووی کچہہ سکہلا سکتی ہے اور یاد دلا سکتی ہے اور حضرت عیسیٰ
فرمایا تہا کہ وہ جہانکو توبیخ کریگا اور الزام دیویگا اب انصاف کرنا چاہیے کہ نادیدنی شی توبیخ کر سکتی ہے اور کسیکو الزام دیسکتی ہے اور تم جو کہتے ہو کہ حواریون نے محمد کو نہین دیکہا تو جسوقت روح
قدس نادیدنی شی ہوئی تو حواریون نے اوسکو بہی نہین دیکہا تخصیص محمد کی ندیکہنے کی کیا ہی اور تاثیر دلپر خدا ہی کر سکتا ہی تیسری چیز ثالث بالخیر کی کیا احتیاج ہی حاصل یہ ہی کہ روح قدس اور فارقلیط
محمد صلعم کے سوا دوسرا شخص نہین ہو سکتا اور واہی اور سست تاویلین ہین کہ ایک وہمی اور فرضی شی مراد لیتے تعصب کے راہ سی ہی اور جو کچہہ کہ قرآن مین ہی کہ عیسیٰ نے خوشخبری ہمارے پیغمبر کے آنیکی دی کہ
نام مبارک جنکا احمد ہی یہہ مطابق انجیل کی ہی اور دہن سخن کا تو فراخ ہی آدمی جو کچہہ چاہی حق اور ناحق کہتا چلا جاتا ہے اور یہہ خوشخبری دینی حضرت عیسیٰ کی بہی ایک معجزہ حضرت عیسیٰ کا ہی کہ جس پیغمبر کی
آنیکی خوشخبری دی تہی وہ پیغمبر ظاہر ہوا موافق خبر دینے کے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پس جسوقت کہ آیا اونکے پاس وہ احمد بِالْبَيِّنٰتِ ساتہ دلیلون روشن اور معجزون ظاہر کے قَالُوْا کہا اون
عیسائیون نے هٰذَا یہہ یعنی جو کچہہ کہ ہمکو دکہلاتا ہی محمد سِحْرٌ مُّبِيْنٌ جادو ہے ظاہر کہ اسکا جادو ہونا کسی پر پوشیدہ نہین ہے اور بعضی کہتے ہین کہ جا کی ضمیر عیسیٰ کیطرف پہرتی ہی یعنے جسوقت کہ آیا اونکی
پاس عیسیٰ معجزے روشن لیکر مثل زندہ کرنے مردونکی اور بینا کرنی اندہی مادر زاد کے تو اونکی ہت کے لوگون نے کہا کہ یہ جادو ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون زیادہ ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰی
اوس شخص سی کہ باندہ لیوے عَلَى اللّٰهِ اوپر خدا کی الْكَذِبَ جہوٹ کو یعنی اوسکی پیغمبر کو جہٹلاوی اور معجزونکو سچا نجانے اور کہی کہ خدا نے اوسکو پیغمبر کر کے نہین بہیجا ہی وَهُوَ يُدْعٰى
اور حال یہہ ہی کہ بلایا جاتا ہی وہ جہوٹ باندہنیوالا اِلَى الْاِسْلَامِ طرف اسلام کے یعنی پیغمبر اوسکو طرف اسلام کے بلاتا ہے جس سے اسکو بہتری دنیا اور آخرت کی اور رستگاری ہی عذاب سے لیکن وہ شخص ایسے پیغمبر کو جہٹلاتا اور
دیدہ و دانستہ عذاب کو اختیار کرتا ہی کہ اس سی زیادہ ظالم کون ہوگا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور خدا نہین دکہلاتا ہی راہ حق الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قوم ظلم کرنیوالونکو اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیتا ہی بسبب اونکی عناد کے اور دیدہ و دانستہ
انکار کرنیکی واسطی اور بعضی کہتی ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ قیامت کے روز لات اور عزیٰ میری شفاعت کرینگی خدا سے اور شفاعت اونکی قبول ہوگی حقتعالیٰ نے اوسکی قول کے رد کرنی مین یہہ آیت
نازل کی کہ کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سی کہ خدا پر جہوٹ بنا دی کہ خدا بتونکی شفاعت کو قبول کریگا کفار کیواسطے اور کہتے ہین کہ ایکروز رسولخدا صلعم پر وحی نہ آئی کعب بن اشرف یہودی نے
کہا کہ خوشخبری ہو تمکو ای گروہ یہود کہ محمد کی خدا نے اوسکی نور کو بجہا دیا اور کام اوسکا انجام کو نہ پہونچیگا یہ بات سنکر حضرت کو رنج ہوا جبرئیل امین واسطے دور کرنے ملال خاطر اقدس
رسولخدا کی یہ آیت لائی يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا ارادہ کرتے ہین کہ بجہا دیوین وہ کفار نُوْرَ اللّٰهِ نور خدا کو بِاَفْوَاهِهِمْ ساتہ مونہون اپنونکی طعن کرکی اور بری اور واہیات باتین کہکر کہ
بمنزلہ بجہانی نور کی ہی یعنی حال اونکا اس بجہانی مین مثل اوس شخص کی ہی کہ اپنی منہہ سی پہونک مار کر آفتاب کے نور کو بجہانا چاہی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ اور خدا تمام کرنیوالا نور اپنی کا ہی نور اور ابن کثیر اور
اہل کوفہ نے سوای ابو بکر کے متم کو مضاف نور کی اور نور کو مجرور پڑہا ہی اور باقیون نے بلا اضافت اور متم کو تنوین سے اور نور کو منصوب پڑہا ہی یعنی روشنی دین اور شرع سید المرسلین
کی ظاہر کرنے کلمہ اسلام سے قیامت تک باقی رہیگی وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین کفر کرنیوالی اوسکی تمام کرنیکو اور اونکی کراہت کرنیکو اسمین کچہہ اثر نہین ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجا اوسنے رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى پیغمبر اپنے کو ساتہ ہدایت کے کہ وہ معجزہ اور قرآن ہے وَدِيْنِ الْحَقِّ اور ساتہ دین حق کے کہ وہ دین اسلام ہے لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کرے اوسے دین کو

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اوپر دین حق کل اوس دین کی یعنے سب دینون پر اوسکو غالب کرے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور ناخوش ہوں اوسکے غالب ہونے سی
اسواسطے کہ دین مین توحید خالص ہے کہ کسی دین مین ایسی توحید نہین ہے اور کہتے ہین کہ یہہ وعدہ وقت نازل ہونے عیسےٰ کے آسمان سی اور ظاہر ہونے مہدی آل محمد کی وفا ہوگا کہ تمام زمین اسلام کو ع
قبول کریگی اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بلند ہونا کلمہ اسلام کا اور غالب ہونا اوسکا اس زمانہ کی بعد ہوگا اور قسم ہی اوس شخص کی کہ جان میری اوسکی قدرت مین ہے کہ دین اسلام کو غالب کریگی سب
دینون پر یہانتک کہ باقی نرہیگی کوئی بستی مگر کہ صبح کو اور شام کو آواز لا الٰه الا اللہ محمد رسول اللہ کی سنین اور بعد اسکی رسول خدا کی قول کے قبول کرنیکو فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ
ایمان لائے ہو هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا رہنمائی کرون مین تمکو عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ اوپر ایسی سوداگری کے کہ نجات دیوے وہ تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ عذاب دردناک سی کہ وہ آگ دوزخ کی ہی اور وہ
سوداگری نجات دینے والی یہہ ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کی اور پیغمبر اوسکے کی وَتُجَاهِدُوْنَ اور جہاد کرو تم کافرون پر یہہ امر بصورت خبر ہے یعنی ایمان لاؤ تم خدا
اور رسول پر اور جہاد کرو تم کافرون پر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے اور اوسکی دین کے بلند کرنے اور جاری کرنے مین بِاَمْوَالِكُمْ ساتھ مالون اپنی کے کہ جہاد کرنیوالون کو کہانے اور سواری اور ہتیار
مین اپنی مالون کو خرچ کرو وَاَنْفُسِكُمْ اور ساتھ جانون اپنی کی جہاد کرو تم کافرون کے مقابلہ مین بیچ کر اوسی لئے خدا مین لڑو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضے صحابہ نے کہا کہ بہتر عمل کو ہم جانین تو اوسمین
کوشش کرین اور اپنی نفس اور مال کو اوسمین خرچ کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ہَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ اور ایک مدت اسپر گذر گئی اور بیان اوسکا نازل نہوا تو لوگون نے کہا کہ کاش ہم جانتے کہ بیان اسکا کیا ہے
حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ تومنون باللہ و رسولہ ذٰلِكُمْ یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہی ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے دنیا کے فائدہ کی معاملون سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے
طریقہ تجارت حقیقی کا یعنے اگر تم جانتے ہو ایمان اور جہاد کی بہتری کو اور اعتقاد رکہتے ہو اسکا کہ ہو پہنچانیوالا ہی ہمیشہ کے فائدہ کیطرف پس چاہیے کہ اسکو سب فائدون پر مقدم رکہو يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ بخشیگا خدا واسطے تمہارے گناہ تمہارے یعنی ایمان لاؤ اور جہاد کرو کہ خدا تمہارے گناہون کو بخشے وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا تمکو قیامت کے روز جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتون مین کہ جاری ہین
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے درختون اونکی سے نہرین وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً اور داخل کریگا تمکو مکانون پاکیزہ مین کہ وہ مکان واقع ہین فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ بیچ بہشتون عدن کے ذٰلِكَ
یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہی بخشش اور داخل کرنا بہشتون مین الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ رستگاری اور مراد کو پہونچنا بڑا ہی نہ جو کچھہ کہ دنیا کی آدمی اوسکو فوز عظیم سمجھتے ہین کہ دنیا مین ہمیشہ باقی رہنا اور
حکومت کرنی اور دنیا کی لذتین پانی اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم سی مساکن طیبہ کو پوچہا تہا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ ایک مکان ہی بہشت مین کہ وہ ایک موتی کا ہی اوسمین ستر گہر یاقوت سرخ کی ہین اور ہر گہر مین
ستر خانہ زمرد سبز کی ہین اور ہر خانہ مین ستر تخت ہین اور ہر تخت پر ستر فرش ہین طرح طرح کی رنگ کے اور ہر فرش پر ایک حور بیٹہی ہے اور ہر خانہ مین ستر دسترخوان ہین اور ہر دسترخوان پر ستر قسم کا کہانا ہی اور ہر
خانہ مین ایک غلام اور ایک کنیز ہے خدا تعالیٰ مومن کو اسقدر قوت دیگا کہ سب عورتون سے خلوت کرے اور کہانا کہاوے اور یہہ بڑی نعمت ہے آخرت مین وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا اور نعمت دوسری کہ دوست تم
رکہتے ہو تم اوسکو اور ملیگا تمکو تجارت دوسری کہ دوست رکہتے ہو تم اسکو اور وہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ نصرت ہی خدا کیجانب سے قریش پر اور فتح نزدیک کہ فتح مکہ ہی یا فتح فارس اور روم اور بعضے کہتے ہین جمیع فتوح
ہین جو کہ اسلام مین واقع ہوئی ہین وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم مومنین کو ان دو نعمتون کی کہ وہ ثواب اور مغفرت ہے آخرت مین اور نصرت اور فتح ہی دنیا مین يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ہو تم نصرت کرنیوالے خدا کی یعنے اوسکے دین کی مدد کرنیوالے ہو کہ جس وقت تمکو پیغمبر حکم لڑنیکا راہ خدا مین دیوے اور نصرت کو تمسی طلب کرے تو بلا تامل حکم
قبول کرو اور اوسیوقت طیار ہو جاؤ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ جیسے کہ کہا تہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے لِلْحَوَارِيّٖنَ واسطے حواریون کے کہ وہ دین مین خواص عیسیٰ کے تہے اور سب سے زیادہ برگزیدہ تہے
ہو تم جیسے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ مَنْ اَنْصَارِيْٓ کون ہین مدد کرنیوالے میرے اور لشکر میرا کہ متوجہ ہونیوالے ہون اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے یعنے طرف نصرت کرنے دین خدا کے قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے جیسے
کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم نصرت کرنیوالے دین خدا کے ہین یعنی اے محمد صلعم اپنی اصحاب کو کہہ کہ اے مسلمانو نصرت کرنیوالے خدا کے ہو تم جیسے کہ حواری خدا کی نصرت کرنیوالے تہے جس وقت عیسیٰ نے اونکو کہا تہا کہ کون ہین نصرت
کرنیوالے میرے بیچ خدا کے واسطے اور اونہون نے کہا تہا کہ ہم ہین نصرت کرنیوالے اور حواری کہتے ہین کہ بارہ آدمی تہے برگزیدہ اور خالص اصحاب عیسیٰ کے اور تحقیق اونکی پہلے اس سے ہو چکی ہے سورہ آل عمران مین اور کہتے ہین
کہ بعد جانے عیسیٰ کے آسمان پر اونہون نے نصرت دین کی کی اور خلقت کو طرف دین خدا کے بلاتے تہی فَاٰمَنَتْ پس ایمان لایا خدا کی وحدانیت اور عیسیٰ کے بندہ اور پیغمبر ہونے پر حواریون کے کہنے سی طَّآئِفَةٌ
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ایک گروہ بنی اسرائیل مین سے وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ اور کفر کیا ایک گروہ نے کہ عیسیٰ کو خدا کا فرزند جانا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے
تو بنی اسرائیل تین فرقے ہو گئے ایک فرقے نے تو کہا کہ وہ خدا تہا آسمان پر چلا گیا اور ایک جماعت نے کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تہا اور ایک گروہ نے کہا جو کہ مسلمان تہے کہ وہ بندہ خدا کا اور
پیغمبر اوسکا تہا پس جنگ و جدال اونتینون مین واقع ہوا اور وہ دو فرقے کافر غالب آئے یہانتک کہ حضرت خاتم الانبیاء پیغمبر ہوئے اور وہ فرقہ مومن ہمارے حضرت پر ایمان لایا اور
اس سبب سی اونہون نے قوت پائی اور اون دو فرقون پر غالب ہوئے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس قوت دی ہمنے اور غالب کیا اون لوگون کو
کہ ایمان لائے تہے عیسیٰ کی پیغمبر اور بندہ خدا ہونے پر عَلٰى عَدُوِّهِمْ اوپر دشمنون ان کے کے جو کہ اعتقاد رکہتے تہے عیسیٰ کے خدا اور فرزند خدا ہونے پر
فَاَصْبَحُوْا پس ہو گئے وہ مومنین ظٰهِرِيْنَ غلبہ پانے والے اون کافرون پر لڑائی مین یا حجت اور دلیل مین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے

که معنے یہہ ہین کہ حجت اون لوگونکی کہ عیسیٰ پر ایمان لائی تہے ظاہر ہوئی محمدؐ کے تصدیق کرنے سی **سورة الجمعة** یہہ سورہ مدنی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مکی ہی اوسمین گیارہ آیتین ہین اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ لازم ہی اوس شخص پر کہ جو ہمارا شیعہ ہے یہہ کہ شب جمعہ کو یہہ سورہ اور سورہ سبح اسم ربک پڑہی اور جمعہ کے روز نماز ظہر مین یہہ سورہ اور سورہ منافقین پڑہی پس جو وقت یہہ عمل کرے تو ایسا ہو کہ رسولخدا کا سا اوسنے عمل کیا ہو اور جزا اس عمل کی خدا پر بہشت ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیز کہ بیچ آسمانون کے ہی وَمَا فِي الْاَرْضِ اور وہ چیز کہ بیچ زمین کے ہی اور تسبیح کبہی تو بصورت ماضی آئی ہے اور کبہی بصورت مضارع اس ہمارہ ہی طرف ہمیشہ پاک ہونے حق سبحانہ تعالے کی اور اب اپنی اوصاف کو بیان کرتا ہی کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہی خدا کہ ہمیشہ ہی بادشاہی اوسکی الْقُدُّوْسِ پاک ہی سب عیبون اور خللون سے الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ غالب ہے ہر حال مین حکمت والا ہی کہ کوئی اوسکا فعل خالی مصلحت سے نہین ہے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجا اوسنے فِي الْاُمِّيّٖنَ درمیان ناخواندون کے اور نہ لکہنی والونکے رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پیغمبر کو اونہین مین سے یعنی جیسے کہ وہ لکہنا اور پڑہنا نجانتی تہی ایسا ہی ان پڑہا اور لکہا پیغمبر اونمین بہیجا تاکہ تہمت سے محفوظ رہی اور اگر لکہا پڑہا ہوتا تو کہتی کہ اسکو معلم نے تعلیم کیا ہے اور پہلی خبرین اسکو سکہلائی ہین اور یا امی مین نسبت کی ہے یعنی منسوب طرف امت عرب کے کہ اکثر اونکی لکہے پڑہی نہتی اور بعضی کہتے ہین کہ امی طرف ام القری کے منسوب ہے اور ام القری مکہ کا نام ہے اور یا منسوب ہے طرف ام الکتاب کے کہ وہ قرآن ہی اور پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور کہتی ہین کہ امی ہونا حضرت کا اس جہت سے ہی کہ پہلی کتابون مین لکہا ہی کہ خاتم انبیاء امی ہوگا اور حضرت شعیا کی کتاب مین ہے کہ فرمایا خدا تعالے نی کہ مین پیغمبر امی بہیجونگا درمیان امیون کے اور اوسپر پیغمبری کو ختم کردونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ امیین اونکو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ لکہتی تو تہی لیکن اونکے پاس کوئی کتاب خدا کی جانب سی نہین آئی تہی اور نہ کوئی پیغمبر آیا تہا اسواسطے اونکو خدا نے امیین فرمایا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑہتا ہے وہ پیغمبر امی اوپر اون امی لوگونکی اٰيٰتِهٖ آیتین اوسکی جو کہ قرآن مین ہین وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو کفر سی اور ناپاک اعتقادونسی اور بدخلقون سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکہلاتا ہی اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور حکمت کہ وہ احکام شرع کے ہین اور علوم دین کے باوجود امی ہونیکے کہ کسی سے کوئی سبق پڑہا تہا اور نہ لکہنا سیکہا تہا اور یہہ دلیل واضح ہی اس امر کی کہ جو کچہہ کہتا تہا وحی سی کہتا تہا اسواسطے کہ بغیر پڑہی لکہے کی بلکہ لکہی پڑہی ہوے کی بہی یہہ طاقت نہین ہی کہ ایک شخص تنہا ایسے احکام موافق عقل سلیم کے کہ جنمین صلاح دنیا اور آخرت کی ہو اپنی طرف سی بنا سکہی پس جو کچہہ وہ حضرت کہتی تہے وحی خدا سی کہتے تہے نہ اپنی طرف سی نگارمن کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد وَاِنْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تہے وہ لوگ کہ اب قرآن پڑہتی ہین اور پاک ہین مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی محمدؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے تہے وہ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ وہ شرک ہی اور جاہلیت کے دین کی پیروی کرتے تہے اور انکا نوا مین ان مخففہ مثقلہ کا ہی کہ لام تاکید کا جو کہ نفی مین ہے اوسپر دلالت کرتا ہے وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ اور درمیان دوسرونکے اونسی اسکا عطف امیین پر ہے یعنی پیغمبر کرکے بہیجا بیچ ناخواندونکے اور نیز ہے اور درمیان دوسرے لوگونکے اونمین سے کہ ابہی لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نہین لاحق ہوے ہین وہ ساتہہ اونکے لیکن لاحق ہونگے بعد اسکے اور لوگونکی بعد آوینگے اور مراد لوگونسی جو کہ بعد اسکی آوینگی تابعین ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اون لوگونسے ہی کہ بعد رسولخدا کی قیامت تک ہونگی اور یہی مشہور ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ عجم کے لوگ ہین کہ جو کہ زبان عرب کو نہین جانتے ہین اور رسولخدا سی بعد نازل ہونے اس آیت کی لوگون نے پوچہا کہ یا رسولخدا وہ کون لوگ ہونگے حضرت نے دست مبارک اپنا سلمان فارسی کے شانہ پر رکہا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بستہ ہو تو اوسکو لیوینگے اسکی قوم کے آدمی یعنی فارس کے باشندے اور عبد الرحمن لیلی نے روایت کی ہے ایک شخص سے رسولخدا کے صحابہ مین سے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ مینے خواب مین ایسا دیکہا ہے کہ مین جاتا ہون اور سیاہ گوسفندین میرے پیچہے آتی ہین اور ان سیاہ گوسفندون کے پیچہے خاکی رنگ کی گوسفندین آتی ہین اور اونکی پیروی کرتے ہین حضرت علیؑ سی پوچہا کہ تعبیر اسکی کیا ہو کہا کہ تعبیر اسکی مین جانتا ہون عرب تیرے حکم مین ہو جاوینگے اور بعد اوسکی عجم بہی تیری فرمانبرداری قبول کرینگے اور اسلام مین داخل ہونگی حضرت نے فرمایا کہ یہی تعبیر جبرئیل نے مجہسے کہی تہی اور سہل عدی نے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میری امت کی پشتون مین مرد اور عورتین ہونگی کہ وہ اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب ہے سب چیزون پر حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے کام کرتا ہی ذٰلِكَ یہہ بہیجنا پیغمبر کرکے لوگون پر فَضْلُ اللّٰهِ فضل خدا کا ہی اور زیادتی نعمت کی يُؤْتِيْهِ دیتا ہی اوسکو فضل و کرم سے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی اپنی بندون مین سے موافق حکمت اور مصلحت کے جسکو کہ لائق اوسکی دیکہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ نعمت دنیا اور آخرت جسکے مقابلہ مین حقیر ہے اور محمد بن عمر ہشام سالم سی روایت کی ہے کہ فقرا اور محتاج آدمی رسولخدا کی پاس آئے اور کہا کہ یا رسولخدا دولتمندونکی پاس مال ہے وہ اوسکو راہ خدا مین دیتے ہین اور ہمکو مقدور نہین ہے اور وہ حج کرتے ہین اور ہمکو مقدور نہین ہے اور وہ غلامونکو آزاد کرتے ہین اور ہم کوئی غلام نہین رکہتی حضرت نے فرمایا کہ سو بار الله اکبر کہو یہہ بندہ کے آزاد کرنی سی افضل ہے اور جو کوئی سو بار الله اکبر کہی تو بہتر ہے سو گہوڑون مع زین اور لگام کے کہ راہ خدا مین اونکو دیوے اور جو کوئی سو بار لا اله الا الله کہی تو بہتر ہی تمام دنیا سے عمل مین مگر یہہ کہ کسی اور شخص کا لا اله الا الله کہنا اسکی لا اله الا الله کہنے سی زیادہ

پس وہ بہی سنکر اس عمل مین مشغول ہوئے اور جسوقت یہہ خبر تونگرون کو پہونچی تو وہ بہی اس عمل مین مشغول ہوئے تاکہ ثواب مالی اور بدنی دونو حاصل کرین فقرانے جسوقت یہہ حال دیکہا تو
پہر حضرت سے جاکر شکایت کی کہ جو کچہہ حضرت نے ہمارے واسطے فرمایا تہا یہہ بہی وہ تونگر کرنے لگے اور وہ بہی زیادتی اونکو ہمپر ہی حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اب خدا یتعالی یہودیون کے علما کی مذمت بیان کرتاہے بسبب پوشیدہ کرنے اوصاف خاتم الانبیاء کے جو کچہہ کہ توریت مین لکہے ہین چنانچہ فرماتاہے
مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثال ان لوگون کی کہ لادے گئے ہین توریت کو یعنی حکم ہوا اونکو کہ توریت کو سیکہو اور پڑہو اور اوسپر عمل کرو پس اوسکے بارکے وہ اوٹہانیوالے ہوگئے
اوسکو سیکہہ کر اور یاد کرکے ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا پہر نہ اوٹہایا اونہون نے اوس توریت کو جیسکہ حق اوسکے اوٹہانیکا تہا اسواسطے کہ اونہون نے فقط اوسکے اوٹہانے پر کفایت کی
اوسکو پڑہا اور یاد کیا لیکن جو کچہہ کہ اوسمین لکہا ہوا تہا اوس سے فائدہ حاصل نکیا اور اوسکی آیتون پر عمل نکیا کہ وہ ظاہر کرنا پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کا تہا اور خبر اوسکے آنیکی
تہی كَمَثَلِ الْحِمَارِ مانند مثل گدہے کی ہے یعنی مثال ان لوگون کی مانند مثال گدہے کے ہے کہ یَحْمِلُ اَسْفَارًا جسوقت اوٹہاتاہی کتابون کو یعنی اوسکے اوٹہانے مین رنج کہینچتاہے
اور نہین جانتا ہے کہ جو کچہہ ہمنے اوٹہایا ہے اوسمین کیاہے اور ایسا ہی حال اوس شخص کاہے کہ جو کوئی قرآن کو پڑہے اور یاد کرے اور اوسپر عمل نکرے اور ایسے ہی جو کوئی مسائل دین کو سیکہے اور اوسپر
عمل نکرے بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ بری ہے مثل اوس قوم کی الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا جنہون نے جہٹلایا اور تکذیب کی بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ساتہہ آیتون خدا کے کہ دلالت کرتی ہین وہ خاتم الانبیاء کی نبوت کے
صحیح ہونے پر اور مراد اوس سے توریت اور قرآن ہے وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی اور خدا نہین دکہلاتاہے طریق رستگاری اور نجات کا الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ گروہ ستمگارون کو کہ خدا سے عناد کرکے
اپنے نفسون پر اونہون نے ظلم کیاہے اور راہ حق سے گذر گئے ہین یعنی خدا نے اونکو اونکے حال پر چہوڑ دیاہے اور اپنے الطاف سے اونکو محروم رکہاہے بسبب اسکے کہ وہ ازراہ عناد
دیدہ و دانستہ طریق حق سے انکار کرتے ہین اور یا یہہ کہ آخرت مین اونکو بہشت کیطرف رہنمائی نکریگا اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے مدینہ کے یہودیون کو خط لکہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ
اور میری نبوت کا اقرار کرو اون یہودیون نے خیبر کے یہودیون کو لکہا کہ محمد ہمکو اپنے دین کیطرف بلاتاہی اگر تم اوسکی پیروی سے باز رہنا بہتر جانتے ہو تو ہمکو اطلاع کرو کہ ہم تمہارے
ساتہہ متفق الکلمہ ہین اونہون نے اوسکا جواب لکہا اور اپنے کفر اور سرکشی کو ظاہر کیا کہ نبوت ہمکو اور تمکو محمد سے لائق زیادہ ہے کہ ہم قوم موسی کلیم اللہ کی ہین اور
بیٹے خدا کے اور دوست اوسکے پس عربی آدمی پر ہم کیونکر ایمان لائین کہ جسکی قوم مین کبہی نبوت نہوئی ہو حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا کہہ تو ای محمد
کہ اے وہ لوگو کہ یہودی ہوئے ہو اِنْ زَعَمْتُمْ اگر گمان کرتے ہو تم اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ یہہ کہ تحقیق تم دوست ہو خاص واسطے خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوائے آدمیون دوسرون کے جو
ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو تم مرنیکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے خدا کی دوستی مین تاکہ بعد مرنیکے اس قیدخانہ رنج اور بلا سے رستگاری پاکر اوس مقام پر پہونچو کہ
جو خدا نے اپنے دوستون کیواسطے مقرر کیاہی اور توریت مین لکہاہے کہ جو کہ خدا کے دوست ہین وہ مرنیکی آرزو کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ جو کہ خدا کا دوست ہوگا وہ آخرت کے گہر کا مشتاق
ہوگا اور مرنے سے کبہی خوف نکریگا جیسے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایاہے کہ نہین پروا کرتا ہین کہ موت مجہپر واقع ہوی یا مین موت پر واقع ہون لیکن وہ یہودی
اس دوستی کے دعوی مین جہوٹے تہے خدایتعالی اونکے دروغ سی خبر دیتاہے کہ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا اور نہ آرزو کرین گے وہ اوس موت کی کبہی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ
بسبب اسکے کہ آگے بہیجاہے ہاتہون اونکے نے کہ اعمال بد اونہون نے کئے ہین جیسکہ بدل ڈالنا توریت کے حکمون کا اور اوصاف سید المرسلین کے اوسمین سے نکالڈالنی اور ایسی کفر
کی اعمال سے اونکو یقین ہے کہ بعد مرنیکے عذاب مین گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ اور خدا جاننے والاہے اور عالم ہے بِالظّٰلِمِیْنَ ساتہہ ظلم کرنیوالون کے اپنی نفسون پر بسبب کفر اور
اعمال بد کے پس اونکو عذاب بدی مین مبتلا کریگا اور منقول ہے کہ رسول خدا نے یہود ونسے فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان میری جسکے دست قدرت مین ہے اگر کوئی تم مین سے آرزو مرنیکی
نکرے مگر کہ موت اوسپر واقع ہو اور کسینے اونمین سے آرزو موت کی نہ کی پس اگر حضرت کی نبوت کے حق ہونیکا اونکو یقین نہوتا تو وہ آرزو مرنیکی کرتے اور لیکن جانتے تہے کہ اگر آرزو
کرینگے تو مرکر عذاب مین گرفتار ہونگے اسلئے کسینے جرات مرنیکی نکی پس یہہ بہی حضرت کے معجزون مین سے ہے کہ خبر دی حضرت نے کہ وہ تمنا موت کی نکرینگے اور ایسا ہی ہوا قُلْ کہہ تو
ای محمد صلعم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تحقیق موت وہ موت کہ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ بہاگتے ہو تم اوس سے فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ پس تحقیق وہ پہونچنے والی ہے تمکو اور تمسے وہ ملاقات کریگی اور تمکو فنا کریگی اور بہاگنا
تمکو کچہہ فائدہ ندیگا ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پہر پہیرے جاؤگے تم اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننیوالے پوشیدہ اور ظاہر کے فَیُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے
کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا اور یہ مومنین کو حکم عبادت اور طاعت کا کرتاہے جو کہ پہونچانیوالی ہے طرف نعمتون آخرت کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ای وہ لوگو
کہ ایمان لائے ہو شرع محمدی کے حکمون پر اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ جسوقت کہ آواز دیجاے یعنی اذان کہی جائے مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ دن جمعہ کے سو واسطے نماز جمعہ کے فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ
پس دوڑو تم طرف ذکر خدا کے کہ وہ نماز جمعہ ہے یا خطبہ جمعہ کاہے کہ جسمین ذکر خدا کاہے وَذَرُوا الْبَیْعَ اور چہوڑدو تم خرید اور فروخت کو بعد سننے اذان کے
ذٰلِكُمْ یہہ دوڑنا طرف ذکر خدا کے اور ترک کرنا خرید اور فروخت کا خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے معاملون سے سواسطے کہ دوڑنا طرف ذکر خدا کے

ع

ہمیشہ کا فائدہ بخشتا ہی اور معاملہ کرنے سے چند روز کا فائدہ ہے اِن کُنتُم تَعلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فائدہ اور ضرر امور کا اور اپنے نفسون کی مصلحتون کا اور نماز جمعہ کی واجب
ہے ہر مرد بالغ اور عاقل پر اور عورت اور مسافر اور مریض اور اندہے اور لنگڑے اور نہایت بوڑہے اور نابالغ اور دیوانہ پر واجب نہین ہے اور غلام پر بہی واجب نہین ہے
لیکن نماز جمعہ جماعت سے ہوتی ہی اور بدون جماعت کے نہین ہوتی اور نماز جمعہ پڑہانیکے واسطے پیشنماز عادل چاہیے اور بعد اذان نماز جمعہ کے خرید اور فروخت کرنا حرام ہے اور اگر نماز جمعہ کی
مقرر ہو جائے تو اوس روز بعد زوال کے سفر کرنا حرام ہے جب تک کہ نماز جمعہ نہو لیوے اور بعد طلوع صبح کے اوس روز سفر کرنا مکروہ ہے اور جو شخص کہ نماز جمعہ سے دو فرسخ دور رہتا ہی یا کم اس سے
تو اوسپر بہی جمعہ واجب ہے اور غسل کرنا بروز جمعہ سنت موکدہ ہے اور پاکیزہ پوشاک اور لباس نفیس پہننا جمعہ کے روز اور خوشبو لگانی بہی سنت ہے اور تمام مسائل نماز جمعہ کے فقہ کی
کتابون مین مذکور ہین اور کہتے ہین کہ پہلے نماز جمعہ رسول خدا نے جو صحابہ کے ہمراہ ادا کی تہی وہ اسطرح سے تہی کہ جسوقت مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے تو قبا مین جا کر اوترے
کہ وہ مدینہ سے ایک فرسخ دور ہے اور جس روز قبا مین تشریف لائے تو وہ روز دوشنبہ کا تہا اور بارہوین تاریخ ربیع الاول کی تہی اور اوس جگہہ واسطے بنی عمرو بن عوف کے مسجد بنائی
اور پنجشنبہ وہان رہے اور مسجد کو تمام کیا اور جمعہ کو صبح کے وقت مدینہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت وادی بنی سالم بن عوف مین پہونچے تو وقت نماز جمعہ کا آیا اور فرمایا کہ مسجد
کی صورت بناؤ پس اوس جگہہ خطبہ پڑہا اور نماز جمعہ ادا کی اور بعضے علما کہتے ہین کہ یہودی اسلام پر تین چیزون سے اپنا فخر کرتے تہے خدا یتعالی نے سب ناز اور فخر اونکا
توڑ دیا اول تو یہہ کہ وہ کہتے تہے کہ ہم بیٹے خدا کے ہین اور دوست اوسکے حقتعالی نے جہٹلایا کہ اگر تم خدا کو دوست رکہتے ہو تو فتمنوا الموت ان کنتم صادقین
اور دوسرے یہہ کہ یہودیون نے کہا کہ ہم اہل کتاب ہین اور عرب اہل کتاب نہین ہین حقتعالی نے اونکو گدہے کی ساتہہ تشبیہ دی چنانچہ فرمایا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور تیسرے
یہہ یہودیون نے کہا کہ ہمارے واسطے ایک روز ہے واسطے عبادت کے کہ وہ روز شنبہ ہے اور مسلمانون کے واسطے کوئی دن نہین ہے حقتعالی نے مسلمانون کو جمعہ کا روز بخشا اور رسول خدا
نے فرمایا ہے کہ روز جمعہ کا سردار سب دنون کا ہی نیکیان کرنی اوسمین چند در چند ثواب رکہتی ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور دعائین اوس روز قبول ہوتی ہین اور سختیان اوس روز
دور ہوتی ہین اور بڑی حاجتین اوس روز روا ہوتی ہین اور وہ روز زیادتی کا ہے اور اوس روز خدا یتعالی گنہگارون کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اور جسنے اوس روز دعا کی
اور اوسکے حق اور حرمت کو جانا تو خدا یتعالے اوسکو دوزخ سے آزاد کریگا اور جو کوئی اوس روز یا اوسکی شب کو مرے تو وہ شہید مریگا اور امن مین زندہ ہو کر اوٹہے گا اور جسنے کہ خفیف
جانا اوسکی حرمت کو اور ضایع کیا اوسکے حق کو تو سزاوار ہے خدا پر یہہ کہ داخل کرے اوسکو دوزخ مین مگر یہہ کہ توبہ کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا یتعالے ہر شب
جمعہ کو عرش پر سے پکارتا ہی اول شب سے آخر تک کہ کیون نہین دعا کرتا ہے بندہ مومن واسطے دنیا اور دین اپنے کی پہلے طلوع فجر سی کہ قبول کرون مین اوسکو اور کیون نہین توبہ
کرتا ہے بندہ مومن اپنے گناہون سے پہلے طلوع فجر سے کہ قبول کرون مین اوسکی توبہ کو اور جس مومن کی روزی تنگ ہے وہ کیون نہین سوال کرتا ہے روزی کے زیادہ
ہونیکا پہلے صبح سے کہ فراخ کرون مین اوسکی روزی کو اور مومن بیمار کیون نہین سوال کرتا ہی مجہسے اپنی شفا کا پہلے صبح سے کہ صحت بخشون مین اوسکو اور کیون نہین سوال کرتا ہے
مجہسے بندہ مومن قیدی کہ رہائی دون مین اوسکو اور کیون نہین سوال کرتا ہی مجہسے بندہ مومن مظلوم بسزا دکو پہونچون مین اوسکی اور ہمیشہ یہی ندا کرتا ہے صبح تک
اور سلیمان یمنی نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ خدا یتعالی ہر جمعہ کو چہہ لاکہہ بندہ دوزخ سی آزاد کرتا ہی کہ سب لائق عذاب کے ہوئے ہین اور انس نے روایت کی ہے کہ
مینے پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہی کہ فرماتے تہے یہہ روز جمعہ کا خدا کے نزدیک سب دنون سے بہتر ہے اور بہشتی اوسکو روز مزید کہتے ہین مینے پوچہا کہ یا رسول خدا مزید کیا چیز ہی فرمایا کہ بہشت
مین ایک صحرا ہے بہت وسیع اور فراخ کہ خاک اوسکی مشک سے زیادہ خوشبو رکہتی ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے جمعہ کے روز خدا یتعالے حکم کرتا ہی کہ کرسی طلائی بیچ اوسکے
رکہی جاتی ہے اور پیغمبران خدا اوسپر بیٹہتے ہین اور صدیق اور مومنین اونکی گرد بیٹہتے ہین خطاب پہونچے اونکو جانب خدا سے کہ ای بندہ میرے جو حاجت کہ رکہتے ہو طلب کرو وہ کہتے ہین خداوندا
ہم تیری رضامندی چاہتے ہین خدا یتعالے فرمائیگا کہ مین راضی ہوا اسسے بہتر ندا آوی کہ حاجت اپنی عرض کرو پس ہر کوئی کہ حاجت رکہتا ہو طلب کرے اور خدا یتعالے قبول کرے
کہ جو کہ کسی آنکہہ نے نہ دیکہی ہو اور نہ کسی کان نے سنی ہو اور نہ کسی دل مین گذری ہو اور بعد اسکے ہر ایک اپنی مقام کو چلا جاوے دوسرے جمعہ تک اور اوس وادی مین ایک دروازہ کہ
کسی پیغمبر مرسل اور فرشتہ مقرب نے نہ دیکہا ہو اور جمعہ کے روز خدا یتعالے اوسکو خطاب کرے کہ گویا ہو وہ کہتا ہی کہ تحقیق رستگاری پائی امت محمد کے مومنین نے کہ جو ذکر خدا مین مشغول
ہین اور فرائض کو ادا کرتے ہین پس فرشتہ کو میری قبر پر بہیج اور مجہکو خوشخبری دے کہ خدا جمعہ کے دن تین مرتبہ تیری امت پر نظر کرتا ہی اور ہر نظر مین ایک ہزار گناہگارون کو بخشتا ہے
اور کعب الاحبار نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ خدا یتعالے نے مکہ کو سب شہرون پر بزرگی دی ہے اور ماہ رمضان کو سب مہینون پر اور جمعہ کو سب دنون پر جو کوئی کہ جمعہ کو مرے حقتعالی
اوسکے نامہ اعمال مین شہید کا سا ثواب لکہتا ہی اور قبر کے فتنہ سے وہ بیخوف ہو اور حدیث مین آیا ہی کہ جسوقت کہ روز جمعہ کا ہو تو ملائکہ بیچ نماز کے مسجدون پر بلندی کر کے جاتے ہین اور ہاتہون مین اونکے کاغذ
سونے کی قلم ہوتی ہین اور مسجد مین پہلے جانیوالونکا ثواب اونمین لکہتے ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جمعہ کا روز آتا ہی تو خدا یتعالے حکم کرتا ہی بیت المعمور کے دروازہ پر منبر بچہاتا ہی اور ملائکہ اوسکی گرد حاضر ہوتے ہین اور جبرئیل

نماز کی اذان کہتا ہی اور میکائیل امامت کرتا ہی اور ملائکہ اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہین جسوقت فارغ ہوتے ہین تو جبرئیل کہتے ہین کہ ثواب اس اذان کا امت محمد کو مین بخشا اور میکائیل کہتے ہین کہ ثواب
اس امامت کا مین امت محمد کو دیا اور ملائکہ کہتے ہین کہ ثواب ان نمازونکا ہم نے محمد کی امت کو بخشا خدا تعالے فرماتا ہی کہ مین تم سے زیادہ سخی ہون تمکو گواہ کرتا ہون مین کہ محمد کی امت کو تمام بخشا
پس وہ وہان سے چلے جاتے ہین دوسرے جمعہ تک اور دوسری روایت ابن عباس سے ہے کہ بہشت مین ایک حور ہی کہ نام اوسکا لعبہ ہے اور اوسکی حسن اور بزرگی کی زیادتی اور حورون پر ایسی ہے
جیسے چاند کو ستارون پر اور جمعہ کا روز ہوتا ہی تو حورین موتی اور جواہر کی کرسیون پر بیٹھتی ہین اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتی ہین یہانتک کہ آدمی نماز عصر سے فارغ ہون اور
حورون کی تسبیح سنکے درمیان عرش کے نیچے سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے لوگ پوچھتے ہین کہ ای رضوان یہ کیسا نور ہی وہ کہتا ہے کہ لعبہ آتی ہے ناگاہ لعبہ ظاہر ہو کہ ستر ہزار حورین اوسکے داہنے جانب
رہتی زیور اوسکا سنبھالے ہوئی ہوتی اور ستر ہزار حورین بائین جانب پوشاک اوسکی اوٹھائی ہوئے ہون اور ستر ہزار اوسکے آگے انگیٹھیان عود اوٹھائے ہوئے ہون اور ستر ہزار حورین اوسکے پیچھے
اوسکے گیسو اوٹھائی ہوئی ہون اور لعبہ وہان پہونچکر نور کے تخت پر بیٹھے اور آواز سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کی بلند کرے اور جسوقت نمازی نماز عصر سے فارغ ہون تو وہ اوٹھے اور اپنی لباس کو بندکی کو سے
اور سب حورین اوسکو کہتی ہین کہ بند لیونکو اپنی پوشیدہ کر کہ اگر دنیا کی لوگ تیرے حسن سے مطلع ہون تو تیرے شوق مین اونکی روحین اونکی بدن سے مفارقت کر جائین اور اوس سے پوچھتین کہ ای لعبہ تجھکو خدا
نے کسکی واسطے پیدا کیا ہی وہ کہتی کہ مجھکو خدا نے اوس شخص کے واسطے پیدا کیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے نماز کیواسطی پہلے سب سے جاوے اور پیچھے سب سے آوے اور بعض علما کہتے ہین کہ جمعہ کے دس نام ہین تمام اونکے
بسبب متولد ہونے رسولخدا کی اوس روز اور یوم الفضل اور یوم البرکۃ اور یوم الرحمۃ اور یوم الاجابۃ اور یوم العید اور یوم العتق اور یوم العزونا اور یوم الکرامۃ اور یوم الجمعہ اور یوم المزید اور نماز
جمعہ سے پہلے حکم کیا تہا کہ خرید و فروخت کو چھوڑ کر نماز جمعہ مین حاضر ہو جاؤ اور اب فرماتا ہی کہ فاذا قضیت الصلوۃ پس جسوقت کہ ادا کیجاے نماز جمعہ تو فانتشروا پس پہیل جاؤ اور متفرق
بکہر جاؤ فی الارض بیچ زمین کے واسطی سوداگری اور معاملون اپنے کے اور واسطی کمانی روزی اپنے کی یعنی اگر چاہو تم بعد نماز جمعہ کے اپنی خرید و فروخت اور دوسرے معاملونکی طرف
تو زمین مین چلو پہرو وابتغوا من فضل اللہ اور طلب کرو تم فضل خدا کی سے اپنی روزیکو معاملونکے وسیلونسے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نماز تو جمعہ کے روز پڑہو اور زمین
پر واسطی طلب کرنے روزیکی شنبہ کو چاہیے پہرو اور بعضے کہتے ہین کہ زمین پر پہیلنے سے مراد مجلس علماء مین جانا اور بیمارونکی عیادت کو جانا اور جنازون پر حاضر ہونا اور برادر مومن
کی ملاقات کو جانا ہی اور انس نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ تم دنیا کی طلب کرنیکی واسطی حکم نہین کیے گئے ہو بعد نماز جمعہ کے بلکہ بیمار کی عیادت کیواسطی اور جنازون پر
حاضر ہونیکی واسطی اور برادر مومن کی زیارت کیواسطی اور بعضی طلب علم کو کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام کی روایت مین طلب رزق سے مراد ہی اور دوسری روایت مین حضرت صادق
علیہ السلام سے یہہ ہے کہ مین روزیکو طلب کرتا ہون اور اوس مقدمہ مین کوشش کرتا ہون اور خدا تعالے سے درخواست کرتا ہون کہ وجہ حلال سے مجھکو دیوے اور اوسکی حلال ہونیکی
کو مجھکو دکہلاوے اسواسطے کہ خدا تعالے نے بندونکو حکم فرمایا ہی روزیکی طلب کرنیکے واسطی اس آیت بزرگ مین کہ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من
فضل اللہ اور بعد اسکی فرمایا کہ پس جو کوئی کہ گہر مین بیٹھکر دروازہ کو بند کرلے اور گہر مین بیٹھا ہوا کہے کہ مجھکو روزی دیوے وہ ان تین آدمیون مین سے ہوگا ایک تو یہہ کہ اپنی زوجہ کے واسطے
دعائے بد کرے خدا تعالے اوسکی دعا کو قبول نکریگا اسواسطے کہ طلاق عورت کی اوسکے ہاتہہ مین ہے وہ کیون نہین طلاق دیتا ہی اور دوسرے وہ شخص کہ جو کسی کو قرض دیوے
اور گواہ اوسپر مقرر نکرے اور وہ لیکر انکار کر جاے اور وہ دینے والا اوسکی واسطے دعائے بد کرے اوسکی دعا بھی قبول نہو گی اسواسطے کہ موافق حکم کے اوسنے نہین کیا اور تیسرے وہ شخص
کہ اصل مال کو اپنی گہر مین رکہتا ہی اور اوس سے سوداگری کرکے فائدہ حاصل نہین کرتا ہی اور چند روز مین اوسکو خورد و برد کر جاے اور بعد اوسکے خدا سے روزیکو طلب کرے اوسکی بھی دعا
قبول نہوگی اسواسطے کہ خدا فرماتا ہی کہ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ اور یاد کرو خدا کو اوسکے احسان کرنے پر اور اوسکی نعمتونکا شکر کرو اور اوسکی طاعت
کرکے کثیرا بہت یہہ صفت مصدر محذوف کی ہے اور تقدیر اوسکی ذکرا کثیرا ہے یعنی یاد کرنا بہت ہر حال مین اور ہر وقت مین نہ فقط نماز کے وقت مین لعلکم تفلحون تاکہ تم
رستگاری پاؤ اسواسطے کہ نماز جمعہ مین حاضر ہونا اور روزی اوس سے طلب کرنا اور اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول رہنا موجب رستگاری دنیا اور آخرت کا ہی اور اکثر اوقات کے ذکر کا حکم کرنے سے
مقصود یہہ ہے کہ بندہ ہر حال مین دنیا کے طلب کرنے مین مشغول نہ رہین اور خدا سے غافل نہو جائین اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہی کہ جو کوئی کہ نیت خالص کر خدا کا بازار مین کرے جسوقت کہ
اور آدمی غافل ہون اور خرید و فروخت مین مشغول ہون حق تعالے واسطی اوسکے ہزار حسنہ لکہی اور قیامت مین اوسکو بخشش اور نوازش فرمائے اسطرح سے کہ کسی کی خاطر پر ایسا نگزرا ہو اور منقول ہے
کہ ایکروز رسولخدا خطبہ پڑہتے تھے ناگاہ کاروان دحیہ کلبی کا شام سے پہونچا اور غرض بیت لیکر اور اون دنونمین مدینہ مین گرانی و قحط بہت سخت تہا اور دستور مدینہ مین یہہ تہا کہ قافلہ سلامت پہونچتا تہا تو طبل
بجاتے تہی اور ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہی جسوقت آواز طبل اور ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکی لوگونکی کانونمین پہونچی تو رسولخدا کو مسجد مین چہوڑکر واسطے خرید غلہ وغیرہ کے مسجد سے باہر دوڑے اور بقیع مین پہونچکر کاروان کیطرف روانہ
ہوئے اور سوا بارہ آدمیون کے حضرت کے پاس کوئی نرہا رسولخدا نے فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان محمد کی جسکے قبضہ قدرت مین ہے اگر سب مسجد سے باہر چلے جاتے اور کوئی تم مین سے باقی نرہتا تو اسی حجرہ
مین آگ روانہ ہوتی اور سبکو جلا دیتی اور اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی واذا راوا اور جسوقت دیکہتے ہین وہ تجارۃ سوداگری کو او لہوا یا کہیل اور بازیکو وہ بجانا طبل کا اور ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا ہی انفضوا الیہا متفرق ہوکر چلے جاتے

متفرق ہو کر جاتی ہین طرف اوسکے اور دوڑتے ہین اودہر کو وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اور چہوڑتے ہین وہ تجہکو کہڑا ہوا منبر پر اور دوسری روایت مین ہے کہ شان نزول کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم نماز جمعہ کو پڑہتے تہے اور کاروان سوداگری کا شہر مین داخل ہوا اور آگی اوس کاروان کی لوگ دف بجاتی تہے اور سوا اوسکے اور باجی بجاتی تہے رسول خدا کے پیچہی جو آدمی کہ نماز پڑہتی تہے حضرت کو نماز مین چہوڑ کر وہ جماعت مین سے اوس کاروان کے دیکہنی کو بہاگ گئی اور جابر سے روایت ہے کہ کاروان مدینہ مین آیا اور ہم رسول خدا کے پیچہی نماز پڑہتی تہے پس لوگ نماز مین سے رسول خدا کو چہوڑ کر اوس قافلہ کیطرف چلے گئے اور بارہ آدمیون کے سوا حضرت کی پیچہے کوئی باقی نرہا اور ایک مین بہی اون بارہ مین تہا اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت نی فرمایا اگر تم سب چلے جاتی تو قسم ہے خدا کی کہ اس صحرا مین سے آگ روانہ ہوتی اور تم سبکو جلادیتی اور متفرق جانی سے مراد یہہ ہے کہ کوئی تو طبلون کا تماشا دیکہنی اور اوسکی آواز سننے کو دوڑا تہا اور کوئی غلہ خریدنے بہاگا تہا اور ابن کیان سے منقول ہے کہ گیارہ آدمی جماعت مین باقی رہے تہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ آٹہہ آدمی باقی رہے تہی اور قتادہ سے منقول ہی کہ یہہ حرکت اونسی تین دفع وقوع مین آئی اور تینون مرتبہ جمعہ کا دن تہا اور جسوقت ایسی حرکت اونسی سرزد ہوئی تو خدا تعالے نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے محمد اپنے اصحاب سے کہ مَا عِنْدَ اللّٰهِ جو کچھ نزدیک خدا کے ہے ثواب نماز جمعہ کا اور سننا خطبہ کا اور پیغمبر کی خدمت مین حاضر رہنا خَيْرٌ بہتر ہے اور فائدہ مند ہی وہ مِنَ اللَّهْوِ بازی سی یعنے طبل کے سننے سی وَمِنَ التِّجَارَةِ اور سوداگری سی اور اوسکے فائدہ سی اسواسطے کہ فائدے ثوابون کے ہمیشہ ہین اور فائدی معاملون کے چند روزہ ہین اور احتمالی ہین کہ معاملہ مین فائدہ ہو یا نہو اور یہہ بہی ہو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خیر من اللھو من التجارۃ اون لوگون کے واسطے نازل ہوا ہے کہ جو ڈرے خدا سے اور پرہیز کیا اونہون نے نماز مین سے بہاگنے سے اور حضرت امام رضا اسکو خیر من اللھو من التجارۃ پڑہتے تہے اور وہ بہی اوسکو پرہیزگارون کے لئے کہتے تہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور خدا بہتر روزی دینے والون مین کا ہے پس اوسی پر توکل کرو اور روزی کو اوس سے طلب کرو کہ وہ تمکو روزی پہونچائیگا اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے بغداد کے بادشاہون مین سے بہلول دانا کو کہا کہ تو چاہتا ہے کہ تیری ہر روز کی روزی ہم مقرر کر دیوین تاکہ تو روزی کیطرف سے بیفکر اور فارغ البال ہو جائے بہلول نے جواب دیا کہ مین ایسا ہی کرتا اگر چند امور مجہکو مانع نہوتی اول تو یہہ کہ تو نہین جانتا ہی کہ مجہکو کیا چاہئے اور دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا ہی کہ مجہکو کب چاہئے اور تیسرے یہہ کہ تو نہین جانتا ہے کہ مجہکو کسقدر چاہئے اور حق تعالے کہ میری روزی کا ضامن ہے وہ ان سب امور کو جانتا ہی اور اپنی حکمت کے موافق مجہکو پہونچاتا ہی اور تو شاید کہ مجہپر غصہ کرے تو میری روزی کو بند کر لیوے اور خدا تعالی بیر گناہ کے سبب سے روزی بند نہین کرتا ہی

سورۃ المنافقون

یہہ سورہ مدنی ہی اور اسمین گیارہ آیتین ہین اور ثواب اسکی پڑہنی کا اسی پہلی سورۃ مین گذر گیا ہے اور ابی ابن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی اس سورہ کو پڑہی وہ نفاق سی محفوظ رہے اور منافقون کے شر سے بیخوف ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اس سورہ کی شان نزول مین لکہتے ہین کہ پانچوین سال ہجرت کی بنی مصطلق نے رسول خدا سے لڑائی کرنے پر اتفاق کیا اور پیشوا اونکا حارث بن ضرار تہا باپ جویریہ زوجہ رسول خدا کا جسوقت یہہ خبر حضرت کو پہونچی تو ہمراہ اصحاب کے مدینہ سی باہر نکلی اور کنارہ پر آب مریسع کے کہ اون لوگون کے پانیون مین سے تہا پہونچکر اونسی لڑنا شروع کیا اور بعضے اونمین سے مارے گئے اور بعضے بہاگ گئے اور مسلمانون نے اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور مال اونکا غنیمت مین قبضے کیا اور ایک مرد انصار مین سے کہ قبیلہ علادسی تہا ایک مسلمان پر پہونچا اور اوسکو کافر گمان کر کے زخمی کیا درمیان اونکی نزاع واقع ہوئی اس درمیان مین جہجاہ کہ غلام عمر کا تہا اور گہوڑا عمر کا کہینچتا تہا پانی پر پہونچا اور پانی کی جہت سے کہ تنگی ہو رہی تہی اوسمین اور سنان جہنی مین جہگڑا واقع ہوا اور نوبت جنگ کی پہونچی جہنی نے آواز دی کہ ای گروہ انصار مجہکو اور جہجاہ نی آواز دی کہ ای گروہ مہاجرین پس ایک شخص محتاج کہ اجبال نام رکہتا تہا اور مہاجرین مین سے تہا جہجاہ کی مدد کو کہڑا ہوا عبد اللہ ابن ابی منافق نے دیکہا کہ وہ جہجاہ کی کمک کے لئے آیا ہی تو ہنسی کی راہ سی اوسنے اوسکو کہا کہ تو اس جگہہ کا ہی اوسنی غصہ ہو کر کہا کہ کیا سبب ہے کہ مجہکو مدد کرنے سی تو مانع ہوتا ہی اور سخت باتین اوسنے عبد اللہ کو کہین عبد اللہ نی کہا کہ صبر کر تو کہ مدینہ مین جائے اور بہوک تیرا ایسا حال کر دیگی کہ تو سب بہول جائے اور تجہکو یاد نہ آئے کہ نزاع اور جہگڑا کیا چیز ہے اور عبد اللہ کے نزدیک ایک جماعت کہڑی تہی اوسکی قوم مین سے اور اونمین زید بن ارقم بہی تہا اور اون دونون مین جو نوجوان تہا عبد اللہ نے کہا کہ یہہ سب تمہاری جانب سی ہے کہ اگر تم اپنا کہانا دسترخوان کا بچا ہوا جہوٹا اپنا ایسی آدمیون کو ندیتی تو یہہ ہم سے جہگڑنے کو نہ اوٹہتی قسم ہے خدا کی ہماری اور اونکی مثل نہین ہے مگر جو کچھ کہ کسی کہنے والی نے اپنے شعر مین کہا ہی کہ موٹا کر تو اپنے کتی کو تاکہ وہ تجہکو کہاوے اور قسم ہے خدا کی اگر ہم مدینہ کو پہر کر جائینگی تو زیادہ عزت دار ہمارا اونکی زیادہ ذلیل کو مدینہ سے باہر نکالدیگا مراد اس ملعون کی زیادہ عزت دار سے تو اپنی ذات ہے اور زیادہ ذلیل سے مراد رسول خدا ہین زید ابن ارقم یہہ کلام سنکر غصہ ہوا اور کہا اوسکو کہ تو ہی ہمیقدار ہے اپنی قوم مین اور محمد عزت دار ہی خدا کیجانب سے قسم ہے خدا کی بعد اسکے درمیان ہمارے اور تیرے دوستی نہوگی عبد اللہ ابی نے کہا کہ خاموش ہو کہ مین تو بازی کرتا تہا اور زید بن ارقم نے رسول خدا کو اس قصہ سے مطلع کیا عمر حاضر تہا اوسنی کہا کہ یا رسول اللہ حکم ہو تو ہم اوسکو مار ڈالین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالنا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ ایک جماعت مسلمانون کی اوس سے تعلق رکہتی ہی اور عبد اللہ ابی کو بلا کر حضرت نی پوچہا تو اوسنی قسمین کہائین کہ مینی ایسا نہین کہا ہے اور گواہی دی کہ تو بیشک رسول خدا کا ہی لوگون نے زید کو ملامت کیا اور کہا کہ تو جہوٹ بولتا ہی عبد اللہ نے یہہ نہین کہا

سورۃ المنافقون ع

اور رسول خدا سے کہا کہ زید ابھی لڑکا ہے اوسنے جہوٹ کہدیا ہے زید یہہ حال لوگونکا دیکہکر بہت رنجیدہ ہوا اور کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے مینے جہوٹ نہین کہا پس
پیغمبر نے واسطے دفع ہونے فتنہ کے وہانسے کوچ کرنیکا حکم کیا اسید بن حضین نے کہا کہ یا رسول خدا کیا سبب ہے کہ ایسے وقت مین کوچ کیا حضرت نے فرمایا کہ اے اسید نہین سنا
ہے تو نے کہ تمہارے صاحب نے کہا ہے کہ جسوقت مدینہ مین پہونچینگے تو زیادہ عزت والا زیادہ ذلیل کو باہر نکالدیگا اوسنے کہا کہ یا رسول خدا اگر تو چاہے تو اسکو نکالدے اور
اے رسول خدا اوسکے ساتھہ نرمی کر کہ تو اسوقت مدینہ مین تشریف لاتا تو قوم اسکی واسطے اوسکی تاج جڑاؤ بناتی تاکہ اوسکی سر پر رکہہ کر اسکو پیشوا اپنا کرین لیکن تیرے آنے
سے کارگر گون ہوگیا اور اعتقاد اسکا یہہ ہے کہ تو اسکے بادشاہی کا مانع ہوا ہے اور عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن ابی کا حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ
حکم ہو تو مین اپنے باپ کو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ تو جا اور اسکی ساتھہ نرمی کر اور اسکی خاطر داری کر جب تک کہ وہ ہمارے ہمراہ ہے اور حضرت نے وہانسے کوچ کیا
اور تمام دن اور تمام شب چلے اور دوسرے روز کچھہ دن چڑہے جسوقت کہ آفتاب گرم ہوا تو سب درماندہ ہوگئے اور تہک گئے اور بعد نماز ظہر کی وہانسے چلے اور صبح کیوقت بقیع کے
قریب بقیع کی اور کنارہ پر آب حجاز کی مقام کیا اور جسوقت بار بستہ کہولے تو ہوا ایسی سخت چلی کہ سب اس سے خوفناک ہوگئے اور اونٹ حضرت کے سواری کا اس عرصہ مین گم ہوگیا اور حضرت نے
فرمایا کہ باعث اس ہوا کے چلنے کا یہہ ہے کہ ایک شخص نے بڑے آدمیون مین سے مدینہ مین وفات کی ہے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول خدا فرمایا کہ رفاعہ اور وہ ایک شخص منافقون مین
سے تہا ایک شخص نے منافقون مین سے یہہ سنکر کہا کہ تعجب ہے محمد سے کہ خبر دیتا ہے کہ مدینہ مین حادثہ ہوا اور اونٹ جو گم ہوگیا ہے اسکی خبر نہین اور اسیوقت جبرئیل نازل ہوا
اور اوس منافق کی کلام سے حضرت کو مطلع کیا اور اونٹ کو بتلادیا کہ فلانی جگہہ ہے حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ مین غیب کا علم نہین رکہتا ہون اور لیکن حقتعالی نے اس منافق کی کلام
سے اور اوس اونٹ کی جگہہ سے مجکو خبر کی ہے لوگون نے پوچھا کہ وہ اونٹ کہان ہے فرمایا کہ فلانی جگہہ درخت کی شاخ مین اوسکے مہار لٹکی ہے بعضے آدمی وہان گئے جسطرح حضرت نے
فرمایا تہا اوسیطرح اسکو پایا اور اسکو وہ منافق لائے وہ منافق ایمان لایا اور جسوقت مدینہ کی نزدیک پہونچے تو تابوت رفاعہ کا دیکہا کہ بنی قینقاع اسکو اوٹہا کر بقیع مین لائے تاکہ اسکو وہان
دفن کرین اور جسوقت سپاہ حضرت کی وادی عقیق مین پہونچی تو عبد اللہ بیٹا عبد اللہ ابی کا وہان ٹہر گیا اور جسوقت اوسکے باپ کا اونٹ وہان آیا تو اسکو وہان ٹہرا دیا اور اسکے تہہ
اپنا پاؤن رکہدیا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی تجکو مدینہ مین نجانے دونگا جب تک کہ رسول خدا حکم ندین تاکہ جانے تو کہ زیادہ ذلیل تو ہے اور زیادہ عزت والا رسول خدا ہے عبد اللہ نے
شکایت اپنے بیٹے کی رسول خدا کے پاس بہیجی رسول خدا نے اسکے بیٹے کے پاس آدمی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ باپ کو ایذا مت دے اور اسکو چہوڑ دے کہ وہ مدینہ کو جاوے بیٹے نے اوسکے کہا کہ
رسول خدا کا حکم ہے اسواسطے تجکو چہوڑتا ہون اور کہتے ہین کہ اسکی بیٹے نے کہا کہ کہہ تو عزت واسطے خدا کی ہے اور واسطے رسول خدا کی اور واسطے مومنین کی اور اگر نکہیگا تو تجکو مار
ڈالونگا عبد اللہ نے باپ اپنے سے جو اسکی بہت کد اسمین دیکہی تو کہا کہ اشہد ان العزة للہ ولرسولہ وللمومنین جسوقت رسول خدا کو خبر ہوئی تو اوسکے بیٹے کو طلب کیا اور فرمایا کہ جزاک
اللہ عن رسولہ وعن المومنین خیرا اور عبد اللہ بن ابی مدینہ مین آیا تو بیمار ہوگیا اور دو تین دن کی بعد مرگیا اور زید ابن ارقم مدینہ مین آیا تو انصار کی ملامت کرنے سے کہ تو نے
عبد اللہ ابی کی مقدمہ مین جہوٹ کہا ہے غمگین اور رنجیدہ ہوکر اپنے گہر مین بیٹہہ رہا حقتعالی نے واسطے سچا کرنے زید بن ارقم کو اور جہوٹا کرنے عبد اللہ بن ابی کو رسول خدا کیطرف خطاب
کیا کہ جسوقت آتے ہین تیرے پاس منافقین اے محمد تو قَالُوا نَشْهَدُ کہتے ہین وہ کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے اور ہم منافق نہین
ہین اور یہہ گواہی ہماری زبان سے اور دل سے دونون سے ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ تحقیق تو البتہ پیغمبر اسکا ہے اسواسطے کہ اوسنے
تجکو بہیجا ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور خدا گواہی دیتا ہے یہہ کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ تحقیق منافقین البتہ جہوٹ کہنے والے ہین اپنی گواہی مین اسواسطے کہ زبان سے وہ کہتے ہین کہ
تو پیغمبر خدا کا ہے اور دلمین انکے یہہ اعتقاد نہ تہا پس وہ جو گواہی دیتے ہین کہ دل ہمارا محمد کی پیغمبر ہونیکا اعتقاد رکہتا ہے اسمین وہ جہوٹے ہین اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ پکڑا ہے
ان منافقون نے قسمون اپنی کو کہ جہوٹی قسمین تیری پیغمبری کی معتقد ہونے پر کہاتے ہین جُنَّةً ایک سپر یعنی جہوٹی قسمین کہانیکو اپنی واسطے سپر بنایا ہے
مسلمانونکی طرف سے آزار اور تکلیف نہ پہونچنیکی واسطے تاکہ قسمونکی وسیلہ سے قتل اور قید ہونے سے محفوظ رہین فَصَدُّوْا پس بند کیا انہون نے اور باز رکہا لوگونکو شبہہ مین ڈالکر
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ وہ طریق اسلام ہے لوگونکی روبرو باطل اور گمراہی کی باتین کہکر رسول خدا کی پاس جانے سے اونکو باز رکہا کہ وہ کلمات حق سنکر
ایمان لاتے اِنَّهُمْ سَآءَ تحقیق کہ وہ لوگ برے ہین اور بدعمل ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وہ چیز کہ وہ کرتے ہین کفر کا دلمین رکہنا اور ایمان کا ظاہر کرنا اور لوگونکو راہ خدا سے
بند کرنا ذٰلِكَ یہہ قول انکا کہ گواہی انکی بدی پر اور جہوٹا ایمان ظاہر کرنا بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ ایمان لائے زبان سے وظاہر مین اپنے تئین
مسلمان کرکے دکہلایا کہ کلمہ شہادت کا اپنی زبان سے اقرار کیا ثُمَّ كَفَرُوْا پہر کفر کیا انہون نے دل سے کہ بعد اوسکے کفر انکا ظاہر ہوگیا کفر باتین کرنے سے اور نفاق انکا کہل گیا فَطُبِعَ
پس مہر کی گئی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون انکی کے تاکہ اس علامت سے اون مین اور مومنین مین فرق کرین اور یہہ کہ خدا تعالی نے انکی کفر پر عادت کرنے اور عناد اور دیدہ دانستہ انکار کرنیکے

جہت سی انکو انکی حال پر چھوڑ دیا ہی اور لطف اور توفیق کو اپنی باز رکہا پس حال انکا ایسا ہی ہو گیا کہ گویا کہ انکی دلونپر مہر رکہی گئی ہی کہ وہ کچھہ نہیں سوچتی اور حق کی دلیلون
مین تامل نہیں کرتی ہین فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ پس وہ کچھہ نہیں سمجھتی ہین ایمان کی حقیقت کو اور نہیں جانتی ہین اسکی صحت کو ----- اسواسطی کہ عناد
کو ترک نہیں کرتی ہین اور حق کی دلیلونکو سوچتی نہیں ہین اور کہتی ہین کہ ابن ابی خوبصورت اور شیرین سخن اور فصیح تہا اور رسولخدا کی پاس جاتا تو فصاحت سے کلام کرتا تہا
اور ایک جماعت منافقونکی اسکی سو اسی مثل انکی پاس قریب سکتے تہی اور رسولخدا انکی صورتون اور کلام فصیح انکی سی بہت تعجب کرتی تہی حقتعالی نی خطاب فرمایا وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
اور جسوقت کہ دیکہتا ہی تو ان منافقونکو اے محمد تُعْجِبُكَ تعجب مین ڈالتی ہین تجہکو اَجْسَامُهُمْ جسم انکی قد اور خوبصورت ہونیکی جہت سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کہین وہ تو
تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ کان رکہتا ہی تو واسطی بات انکی کی اور اسکو کان لگاکر تو سنتا ہی بسبب انکی فصاحت اور شیرینی سخن کی اور اس سبب سی وہ اپنی جہوٹی ایمان کو
ظاہر کرتی ہین تو انکی کہنیکا اعتبار کرتا ہی كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ نہ سمجھنی مین اور نہ تامل کرنی مین خُشُبٌ لکڑیان ہین خشک مُّسَنَّدَةٌ کہ دیوار پر رکہی گئی ہین یعنی
ہین خالی علم اور فکر سے اسکو ہی ایمان کا اور خیر اور ذکر مسندہ کا انکی بیفائدہ ہونیکی واسطی ہی اور سندہ ان لکڑیونکو کہتی ہین کہ جنکو دیوارپر ڈالدیتی ہین کہ وہ یونہی بیکار
پڑی رہتی ہین اور اگر چہت انکی دیوار پر رکہکر بناتی ہین تو ان مین فائدہ ہوتا ہی لیکن انکو سندہ نہین کہتی ابو عمرو اور کسائی نی خشب کو سکون شین پڑہا ہے يَحْسَبُوْنَ
گمان کرتی ہین وہ كُلَّ صَيْحَةٍ ہر آواز کو جو سنتی ہین وہ واقع ہونیوالی عَلَيْهِمْ اوپر اپنی یعنی اپنی نامردی اور خوف کی مرتبہ کو پہونچا ہی کہ جو آواز کہ وہ سنتی ہین گمان کرتی ہین کہ
کہ یہہ آواز ہماری ہی ضرر اور ہلاکت کیواسطی ہی اور یا یہہ کہ جسوقت کوئی آواز سنین تو گمان انکا یہہ ہو کہ کوئی آیت نازل ہوئی ہے کہ جس سی حال انکا کہل جائی اور نفاق کی
جہت سی پیغمبر اور مومنین کی روبرو رسوا ہون هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن کامل ہین پیغمبر اور مومنین کی فَاحْذَرْهُمْ پس ڈر تو مکر انکی سی اے محمد اور انکی ظاہر حال پر مطمئن مت ہو
قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ہلاک کری انکو خدا اور لعنت کری انپر اور انکو دنیا اور آخرت مین رسوا کری یہہ دعا ہی بدی انکیواسطی اور تعلیم ہی مومنین کیواسطی کہ دشمنان دین کیواسطی
دعائی بد کرین اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کیونکر پہیرے جاتی ہین وہ طریق حق سے باوجود کثرت دلیلون راہ حق کی دکہلانیوالیون کی اور یہہ تعجب ہی انکی جہالت اور گمراہی سی اور
بعضی کہتی ہین یوفکون مشتق افک سی ہی بمعنی دروغ ہی یعنی کیونکہ دروغ کہتی ہین وہ اور منقول ہی کہ پہلی نازل ہونی ان آیتونسی رسولخدا نی زید ابن ارقم کو بلایا اور
فرمایا کہ اے زید شاید تجہکو بسبب عداوت کی کہ تیرے اور ابن ابی کی درمیان ہو تو نی یہہ باتین اسکی طرف منسوب کیے ہون کہا کہ ایسا نہین ہی یا رسولخدا پہر فرمایا کہ اے زید شاید تو اسکی کہنی کو نسمجہا ہو اسنی کچہہ کہا ہو
اور تو اسکو دوسری طرح سمجہا ہو خلاف اسکے کہنی کی کہا کہ یا رسولخدا ایسا نہین ہی بلکہ جو اسنی کہا تہا مین اسکو خوب سمجہا ہون اور جو کچہہ مینی عرض کیا تہا اسی کہا تہا اور جسوقت یہہ آیتین نازل ہوئین تو
رسولخدا نی زید کی پیچہی سی جاکر اسکا کان پکڑا اور کان پکڑکر اسکو اٹہایا اور فرمایا کہ اے لڑکی تیری منہہ نی سچ کہا تہا اور تیرے کان نے خوب سنا تہا اور دل تیری نی اسکو یاد رکہا
اور خدا تعالی نی قرآن مین تیری تصدیق نازل کیا ہی جو کچہہ کہ تو نی کہا تہا تفسیر مجمع البیان مین ہی ایسا ہی ہی کہ فرمایا اے لڑکی نگاہ رکہا تیرے کانون نے جو کچہہ سنا اور خدا نی تجکو سچا کیا اور منافقین کو جہوٹا کیا اور کہتی ہین
کہ بعد نازل ہونی ان آیتونکی ابن ابی کی قوم نی اسکو کہا کہ یہہ آیتین تیری مقدمہ مین نازل ہوئی ہین رسولخدا کی پاس تو جا تا کہ تیری واسطی خدا سی بخشش چاہین
اس منافق نی یہہ سنکر اپنا منہہ پہیر لیا اور کہا کہ تم نی مجکو کہا کہ تو ایمان لا مین ایمان لایا اور پہر مجکو تکلیف دی کہ زکوۃ دینی سکو پہی دیا اور اب یہی باقی رہا ہی کہ محمد کو سجدہ کرا کہا
یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور جسوقت کہا جائی واسطی ان منافقونکی کہ آؤ تم یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین کو کہین کہ آؤ تم واسطی عذر کرنیکی کہ يَسْتَغْفِرْ
لَكُمْ بخشش چاہی واسطی تمہاری رَسُوْلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کا لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ پہیرتی ہین وہ منافقین سر اپنی کو جیسے کہ کوئی کہ وہ چیز سی منہ اپنا پہیرتا ہی
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ اور دیکہتا ہی تو انکو کہ روگردانی کرتی ہین وہ بخشش چاہنی سی وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور وہ تکبر کرنیوالی ہین عذر چاہنی سی نزدیک رسولخدا کی اور بخشش چاہنی
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر اور یکسان ہے اوپر انکی اے محمد اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ کیا بخشش چاہے تو واسطی انکی اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا بخشش نہ چاہے تو واسطی انکی کہ وہ منہہ پہیرتی ہین بخشش چاہنی
سی اور استغفرت کی ہمزہ پر فتح اسواسطی ہی کہ وہ ہمزہ استفہام کا ہی اور ہمزہ وصل اسکے آنی سی ساقط ہو گیا ہی اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ تو واسطی انکی بخشش چاہے یا نہ
چاہے لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ہرگز نہ بخشیگا خدا واسطی انکی بسبب مضبوطی انکی کی نفاق مین اور عناد مین اور بعضی کہتی ہین کہ رسولخدا انکی ظاہر حال کی موافق استغفار کرتی تہی
حقتعالی نی خبر کی کہ وہ کفر پر مرینگے حضرت نی استغفار کو موقوف کیا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ نہین ہدایت کرتا ہی قوم باہر ہونیوالونکو
حکم خدا سی یعنی توفیق اور لطف انکو عطا نہین کرتا ہے بسبب انکی زیادتی عناد کی اور انکو انکی حال پر چہوڑ دیتا ہی اور یا یہہ کہ آخرت مین انکو بہشت کی راہ نہ دکہائیگا
هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ وہ منافقین وہ لوگ ہین کہ کہتی انصار کو کہ تم لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ کرو تم عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اوپر ان لوگون کی نزدیک رسولخدا کی ہین یعنی انکو
کہانا اور لباس مت دو حَتّٰى يَنْفَضُّوْا یہان تک کہ متفرق ہو جائین وہ گرسنگی اور برہنگی کی جہت سی وَلِلّٰهِ اور حال یہ ہی کہ خاص واسطی خدا کی ہین خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خزا — ئن آسمانون کی اور زمین کے یعنے کنجیان روزی کی جو آسمان اور زمین سے بندہ کو پہونچتی ہین اوسکی بست قدرت مین ہین موافق حکمت اور مصلحت کے دیتا ہی جسکو چاہے اور تونگر کرے
اگرچہ وہ خرچ کرنے سی مہاجرین پر انکار کرے اور جسکو چاہے تونگری سے محروم رکہتا ہے تاکہ فقیری اور صبر کی جہت سی وہ ثواب کو حاصل کرے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور لیکن مناقین
بسبب جہالت اور گمراہی کے لَا يَفْقَهُوْنَ نہین سمجھتے ہین کہ حقیقت مین روزی دینے والا خدا ہے نہ آدمی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ منافقین ابن ابی اور پیروی کرنوالی اوسکی
لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ البتہ اگر پہرین گے ہم طرف مدینہ کے اس سفر سے تو لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ البتہ نکالدیگا عزت دار زیادہ مِنْهَا الْاَذَلَّ اوس مدینہ سے ذلیل زیادہ کو مراد
ابن ابی کی عزت دار سی اپنا نفس ہے اور مراد ذلیل سے اشرف مخلوقات کا نفس ہے پس حق تعالیٰ اوسکے قول کو رد کرتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ اور خاص واسطے خدا کی ہے عزت کہ جلالک
اور پیدا کرنوالا سبکا ہے وَلِرَسُوْلِهٖ اور واسطے پیغمبر اوسکے کہ ہے عزت نبوت اور شفاعت کی اور بلند ہونے اوسکے دین کے سب دینون پر وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور واسطے ایمان لانیوالون
کے ہے عزت ایمان اور طاعت کی اور ہمیشہ بہشت مین رہین گے جیسےکہ ذلت شیطان کو اور اوسکے پیروی کرنوالے کافرون اور منافقون کو ہی کہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے
اور رسول خدا نی فرمایا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مینے پانچ چیزون کو پانچ جگہہ رکہا ہی اور آدمی اوسکی غیر مین طلب کرتے پس کہان پائینگے وہ مینی عزت کو اپنی طاعت مین رکہا ہی اور
آدمی اوسکو طلب کرتے ہین بادشاہون کے دروازون سی پس کہان پائینگے وہ اوسکو اور مینی رکہا ہی علم اور حکمت کو بہوک مین اور آدمی طلب کرتے ہین اوسکو سیری مین پس
کہان پائینگے وہ اوسکو اور مینی رکہا ہی راحت کو جنت مین اور آدمی طلب کرتے ہین اوسکو دنیا مین پس کہان پائینگے وہ مینی رکہا ہی تونگری کو قناعت مین اور آدمی طلب کرتے ہین
اوسکو کثرت مال مین پس کہان پائینگے وہ اور مینی اپنی رضامندی کو رکہا ہی خواہش نفس کی مخالفت مین اور آدمی طلب کرتے ہین اوسکو خواہش نفس مین پس کہان پائینگے
وہ اوسکو اور فرمایا کہ خداوندا جو کوئی کہ مجہکو دوست رکہی پس روزی دے تو اوسکو بقدر حاجت اور موافق گذارہ کے اور جو کوئی کہ دشمن رکہی مجہکو پس کثرت سے مال اور اولاد دے تو اوسکو
اور حقیقت مین عزت خدا کے واسطے ہے اور رسول اور مومنین کو جو عزت ہے وہ فیضان خدا کا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمیشہ فرماتے تہے کہ مانند میرے کون ہے
کہ پروردگار عرش کا معبود میرا ہے اور مانند میرے کون ہے کہ الہی تو پروردگار میرا ہے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور لیکن منافقین سیاہ دل لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین عزت
کی حقیقت کو اور اپنی گمراہی اور جہالت سے عزت کو اپنے واسطے سمجہتے ہین اور اب مومنین کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
لَا تُلْهِكُمْ نہ مشغول کرے تمکو تدبیر اور انتظام مال اور اولاد کا یعنے نہ غافل کرین تمکو اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ نہ مال تمہارے اور نہ فرزند تمہارے عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ذکر خدا کی سے کہ اونکی
ہی اوٹہانے اور رکہنی اور محافظت مین رہو اور اونکی انتظام مین خدا کو بہول جاؤ اور نماز کو ترک کرو اور اوسکی نعمتون کا شکر نکرو اور بلاؤن پر صبر نکرو اور اوسکی قضا پر
راضی نہو اور قرآن کی تلاوت کو چہوڑ دو اور اونکی انتظام مین واجبات کو ترک کرو اور حرام امرون کو اختیار کرو اسواسطے کہ تقاضا ایمان کا یہہ ہے کہ خدا کی دوستی اونکی
دوستی پر غالب ہو وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے اوس کام کو کہ مال اور اولاد کی دوستی مین خدا سی غافل ہوجاے تو فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وہ ہی نقصان
پانیوالے ہین کہ نعمت دائمی کو برباد کرکے حقیر اور فانی چیز کو اختیار کیا ہے وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو تم راہ خدا مین مِّنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سی کہ جو روزی دی ہے ہمنے تمکو
مراد زکوٰۃ نکالنی اور حقوق واجبہ ہے یعنے جو حقوق خدا کی کہ دینا اونکا واجب ہے مثل زکوٰۃ وغیرہ کی اونکو ادا کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ کسیکو تم مین سے
موت کہ علامتین اوسکی ظاہر ہون اور آثار مرنیکی معلوم ہون فَيَقُوْلَ پس کہی وہ شخص مرنیکے قریب افسوس کرکے کہ رَبِّ اے پروردگار میرے اور فیقول کا نصب
بعد فا کی امر کے بعد آنیکی جہت سے ہی بعد فا کے ان ناصبہ مقدر ہی یعنی کہنے لگی موت کے آثار دیکہکر کہ ای پروردگار میرے لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ کیون نہین مہلت دی تونے
مجہکو اور کسواسطے دیر نکی تونے میرے مرنی مین اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ طرف ایک مدت نزدیک کے یعنی اسقدر تہوڑی مدت تک کہ جسمین حقوق خدا کو ادا کرسکین تونی میرے مرنےمین
دیر کی ہوتی فَاَصَّدَّقَ پس تصدق کرتا مین اور تمام حقوق واجبہ کو ادا کرتا مین پس اسقدر مہلت تو مجہکو دی کہ تیری راہ مین اپنی مال مین سے تصدق کرون اور حقوق
واجبہ کو ادا کرون وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور ہوجاؤن مین نیکون مین سے بسبب اس تدارک مافات کی اور فاصدق اسواسطے منصوب ہے کہ اسمین بعد فا کی ان مقدر ہے اسواسطے کہ
بعد امر کے یہہ فا واقع ہوا ہے اور تقدیر اوسکی اخرنی فاصدق ہی یعنے مہلت دے مجہکو پس تصدق کرون مین اور اکن مجزوم ہے اسواسطے اسکی واو ساقط ہوگئی ہی اور مجزوم
اسواسطے ہے کہ اسکا عطف فاصدق کے فا پر اور اوسکے مابعد پر ہے اور فاصدق محل مین فعل مجزوم کے واقع ہوا ہی اسواسطے کہ وہ جواب ہے شرط مقدر کا اور سوال
کرنا لولا کے لفظ سے شرط کی ذکر کرنے سے بےپروا ہوگیا ہی اسواسطے شرط مذکور نہین ہوئی اور تقدیر اوسکی اخرنی فانک ان توخرنی فاصدق ہی یعنے مہلت دے تو مجہکو پس
تحقیق تو اگر مہلت دیگا تو مجہکو تو پس تصدق کرونگا مین اور ابو عمرو نی اکون منصوب پڑہا ہی فاصدق کے لفظ پر عطف کرکے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ آیت زکوٰۃ کی
منع کرنیوالون کے حق مین نازل ہوئی ہے اور بعد اوسکی فرمایا کہ تصدق کرو تم پہلے اس سے کہ سلطان مرگ تم پر نازل ہو پس اوسوقت توبہ قبول نہوگی اور کوئی عمل فائدہ نہ بخشیگا اور دوسری روایت مین فرمایا

اور دوسری روایت مین فرمایا کہ کونسی چیز تمکو منع کرتی ہے وقت مال رکہنے کے زکوۃ دینے کو اور وقت قدرت رکہنے کے حج کرنیکو پہلے اس سے کہ تمکو موت پہونچے اور وقت موت کے
دنیا کیطرف پہر نیکی درخواست کرنے لگو اور اوسوقت وہ درخواست قبول نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے بہی یہی منقول ہے اور اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جسوقت کیکو
موت کا وقت آتا ہے اور پردہ اوسکی آنکہون سے اوٹہایا جاتا ہے تو اوس جہان کو وہ دیکہتا ہے اوسوقت کہتا ہے کہ ای ملک الموت ایکدن کی مجہکو مہلت دے کہ مین اپنے پروردگار سے
عذر کرون اور توبہ کرون اور توشہ آخرت کا اپنے واسطے اختیار کرون ملک الموت اوسکے جواب مین کہتا ہے کہ دن تیرے سب گذر گئے بعد اسکے وہ کہتا ہے کہ ایک ساعت ہی کی
مہلت دے وہ کہتا ہے کہ ساعتین بہی تیری گذر گئین پس بند ہوجاتا ہے اوسپر دروازہ توبہ کا پس آمد رفت کرتی ہے روح گلے مین اور بعد اوسکے داخل کیا جاتا ہے وہ دوزخ
مین یہہ حال اون لوگون کا ہے کہ جو گناہ کرتے ہین دنیا مین اور بدون توبہ کے مرجاتے ہین اور موت کے آثار دیکہکر توبہ کرے تو مقبول نہین ہوتی اور موت کا وقت ٹل نہین سکتا
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہین تعجیل کرتا ہے خدا نَفْسًا کسی نفس کو مرنے سے اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا جسوقت کہ آئی اجل اوسکی اسواسطے کہ حکمت خدا کی اس امر کا تقاضا
کرتی ہے کہ عمر جسوقت آخر ہو تو نہ اوسپر کچہہ زیادہ کرے اور نہ اوس سے کچہہ کم کرے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور خدا خبردار ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم اور بعضے تعملون
کو یا سے پڑہتے ہین یعنی عمل کرتے ہین وہ آدمی اور موافق اوسکے جزا دیگا پس آدمیون کو چاہیے کہ خواب غفلت سے بیدار ہوکر اعمال خیر بجا لاوین اور خدا تعالی کے حقوق کو ادا کرین
کہ موت کا وقت معلوم نہین کہ کسوقت آئے اور جب آثار موت کے نظر آئے تو پہر کچہہ نہ سکیگا فقط حسرت اور افسوس دل مین باقی رہجائیگا ؎ ای دل خیال وقت اجل کا ضرور ہے
مرنے سی پہلے توشہ عقبی ضرور ہے ۞ خالق کے سب حقوق ادا کرنے چاہیئن ۞ اور آدمی کے حق کا بہی دینا ضرور ہے ۞ اور بے ادا کئے بہوئے گر یونہی مرگئے ۞ دوزخ
مین پہر تو مرتے ہی جلنا ضرور ہے

سورة التغابن

یہہ سورہ مدنی ہے اور ابن عباس کے نزدیک مکی ہے سوا اون تین آیتون کے کہ جو آخر مین ہین اور
اون آیتون کو وہ مدنی کہتے ہین اور اس سورہ مین اٹہارہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو نماز فرض مین پڑہے قیامت کے
روز یہہ سورہ اوسکی شفاعت کریگا اور اوسکے اعمال نیک پر گواہ عادل ہوگا اوس شخص کے نزدیک کہ جسنے اوسکو اجازت گواہی کی دی ہے اور ہمیشہ اوسکے ہمراہ رہیگا
یہانتک کہ اوسکو بہشت مین پہونچاوے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ تسبیح کرتی ہے واسطے خدا کے مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو چیز کہ بیچ آسمانون کے ہے وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے لَهُ الْمُلْكُ واسطے اوسیکے ہے بادشاہی مطلق اسواسطے کہ پیدا کرنیوالا آسمان اور زمین کا اور جو کچہہ کہ انکے درمیان ہے سب کا وہی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ اور
واسطے اوسیکے ہے تعریف اسواسطے کہ نعمت پیدا کرنے اور پالنے کی اوسی کی جانب سے ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ ہر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی ذات کو
سب چیز کیطرف نسبت برابر ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اوسنے تمکو ای آدمیو فَمِنْكُمْ كَافِرٌ پس بعض تم مین سے کافر ہے کہ خدا کے خالق ہونے پر ایمان
نہین لاتا ہے جیسیکہ دہرئے وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اور بعضے تم مین سے ایمان لانیوالا ہے اوسکے خالق اور پروردگار ہونے پر جیسیکہ مومنین اور بعض تم مین سے کافر ہے باطن مین اور مومن ہے
ظاہر مین جیسے کہ منافقین اور بعض تم مین سے مومن ہے باطن مین اور ظاہر مین اپنے ایمان کا اقرار نہین کرتا جیسے عمار یاسر اور خلاصہ یہہ ہے کہ تمکو خدا نے پیدا کیا ہے پس نہ تو تم مین سے کافر ہے اور
کوئی تم مین سے مومن ہے پس جسنے کہ اوسکی خالقیت اور وحدانیت کی دلیلون مین تامل کیا وہ اوسپر ایمان لایا اور جسنے اپنی اوقات جہالت مین بسر کی اور اوسکے وجود اور واحد ہونے کی دلیلون مین
فکر نہ کیا وہ کافر رہا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہہ اوس چیز کہ کرتے ہو تم بَصِيْرٌ دیکہنے والا ہے پس موافق تمہارے اعمال کے تمکو جزا دیگا کہ مومن کو بہشت مین داخل کریگا اور کافر کو
دوزخ مین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ خدا تعالی ایمان اور کفر کا پیدا کرنیوالا نہین ہے اسواسطے کہ اوسنے اون دونو کو طرف بندون کے منسوب کیا ہے پس باطل ہوا مذہب فرقہ مجبرہ کا
کہ وہ خالق کفر اور ایمان کا خدا کو کہتے ہین اور اس مذہب کے باطل ہونے پر بہت روایتین دلالت کرتی ہین اور عقلی دلیلون سے بہی یہہ مذہب باطل ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہے اوسنے آسمانون
کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے یعنی موافق مصلحت کے اور غرض صحیح کے واسطے نہ باطل اور بے فائدہ وَصَوَّرَكُمْ اور صورت دار کیا تمکو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پس خوب کیا صورتون تمہاری کو
اوسکا شکر کرو وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اوس خدا کے ہے پہرنا واسطے جزا اعمال کے پس چاہیے کہ اعمال نیک بجا لاؤ اور اون اچہی صورتون کو اعمال بد کرکے دوزخ کی آگ مین جلاؤ يَعْلَمُ
جانتا ہے خدا اپنے علم کامل سے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اوس چیز کو کہ بیچ آسمانون اور زمین کے ہے وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ اور جانتا ہے اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہو تم وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور اوس
چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتہہ سینہ کی باتون کے اور ظاہر و باطن اوسکے نزدیک برابر ہین پس چاہیے کہ ہر حال مین اوس سے ڈرتے رہو اور حرام کرو اور اوسکی
رضا کے مخالف ہے اوسکی جرأت نکرو اور اب خدا بندون کو ڈراتا ہے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئی تمہارے پاس ای کفار مکہ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خبر اون لوگون کی کہ کافر ہوئے تہے وہ مِنْ قَبْلُ
پہلے تم سے مثل عاد اور ثمود اور قوم لوط کی فَذَاقُوْا پس چکہا اونہون نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ عذاب کام اپنے کو یعنے دنیا مین اپنے کفر کی جزا کو کہ وہ باد صرصر اور چیخ جبرئیل کی اور
الٹنا اونکے شہر کا تہا وَلَهُمْ اور واسطے اون کے آخرت مین عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دردناک ہے اور اب عذاب کے سبب کو بیان کرتا ہے ذٰلِكَ

سورة التغابن

وہ وبال دنیا اور عذاب آخرت اونکے واسطے ہے ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ سبب اسکے ہے کہ تحقیق آتی تہی اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنَاتِ ساتہ معجزون روشن کے فَقَالُوا پس کہا اونہون نے کہ أَبَشَرٌ کیا آدمی مثل ہمارے يَهْدُونَنَا رہنمائی کرتے ہین ہمکو یہہ تعجب تہا اونکا کہ خدا تعالے آدمی پر وحی کیونکر بہیج سکتا ہے اور تکبر تہا اونکو اس امر کا کہ ہم آدمی کی پیروی کرین اور کہتے تہے کہ بہلا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے اور یہہ نجانا اونہون نے کہ اگر فرشتہ آتا تو وہ بہی اونہین کی صورت مین آتا پس اوسکو جہٹلاتے اور کہتے کہ تو تو آدمی ہے مثل ہمارے اور اگر کسی اور صورت مین آتا تو اوس سے وحشت کرتے اور ڈر کر اوس سے بہاگ جاتے فَكَفَرُوا پس کفر کیا اونہون نے رسولونکا وَتَوَلَّوْا اور منہہ پہیرا اونہون نے پیغمبرون سے اور خدا تعالی نے اونکو حجت سے اوکہا کر ہیکدیا وَاسْتَغْنَى اللَّهُ اور بے پروا ہوا خدا اونکے ایمان سے یہانتک کہ اونکو مجبور کرکے ہی ایمان دار نکیا با وجود قدرت کے بلکہ جسوقت اونہون نے منہہ پہیرا تو اونکے ایمان کی اوسکو پروا نہوئی اسواسطے کہ وہ اونہین کے فایدہ کے واسطے ایمان کو چاہتا تہا اور جبکہ اونہون نے خود اپنے فایدہ سے منہہ پہیرا تو اوسکو کیا پروا ہے وہ تو اپنی ذات مین کسیکے ایمان کا محتاج نہین ہے وَاللَّهُ غَنِيٌّ اور خدا بے پروا اور بے نیاز ہے ایمان اور طاعت مخلوق سے حَمِيدٌ تعریف کیا گیا اپنی ذات مین بدون تعریف کرنے تعریف کرنیوالونکی اسواسطے کہ وجود ہر ایککا مخلوقات مین سے دلالت کرتا ہے اوسکی تعریف پر اور فرماتا ہے کہ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا گمان کیا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے یہہ کہ ہرگز نہ اوٹہائے جائینگے وہ زندہ کرکے قُلْ کہہ تو اے محمد کہ بَلَىٰ ہان وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ قسم ہے پروردگار میرے کی البتہ اوٹہائے جاؤگے تم زندہ کرکے قیامت کو ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ پہر البتہ خبر دیے جاؤگے تم بِمَا عَمِلْتُمْ ساتہ اوسچیز کے کہ عمل کیا ہے تم نے دنیا مین یعنے تمہارے اعمال کا حساب ہوگا اور موافق اوسکے تمکو جزا دیے جائیگے وَذَٰلِكَ اور یہہ اوٹہانا زندہ کرکے اور جزا دینی عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ اوپر خدا کے آسان ہے کہ اوسکی قدرت کے نزدیک یہہ امر دشوار نہین ہے جیسے کہ پہلے پیدا کیا تہا ایسی ہی دوبارہ پیدا کرسکتا ہے اور فرماتا ہے کہ جسوقت کہ انجام تمہارا ایسا ہے تو تمکو چاہیے کہ فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان لاؤ تم ساتہ خدا کے وَرَسُولِهِ اور پیغمبر اوسکے کہ وہ محمد ہے وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا اور ساتہ نور کے کہ جو نازل کیا ہے ہمنے محمد پر اور مراد اوس سے قرآن ہے اور نور اوسکو اسواسطے فرمایا کہ وہ معجزہ ہونیمین ظاہر ہے اور ظاہر کرتا ہے حلال اور حرام کو احکام کو اور یایہ کہ وہ شامل ہے دلیلون اور حجتونکو جو کہ حق کیطرف لیجاتے ہین جیسے کہ نور مین راہ کو دیکہ کر چلتے ہین اور روایات اہل بیت علیہم السلام مین یہہ ہی آیا ہے کہ مراد نور سے امام ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتہ اوسچیز کے کہ عمل کرتے ہو تم اقرار کرنا یا انکار کرنا خَبِيرٌ خبر رکہنے والا ہے پس تمکو موافق اوسکے جزا دیگا يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ جسدن کہ جمع کریگا تمکو یہہ متعلق ثم لتنبؤن کے ہے یعنے پہر خبر کریگا تمکو تمہارے عملون کے اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا جسدن کہ جمع کریگا تمکو لِيَوْمِ الْجَمْعِ واسطے دن جمع کے کہ وہ روز قیامت ہے اور اوس روز سب جمع ہونگے میدان حشر مین اولین اور آخرین اور کوئی باقی نرہیگا کہ وہان موجود ہو ذَٰلِكَ وہ روز جمع کا يَوْمُ التَّغَابُنِ روز نقصان کا ہے آپسمین کہ نیکونکو بدونکا مکان دیوینگے جو کہ بہشت مین تہا اگر وہ اچہی عمل کرتا اوسمین جاتا اور بدون کو نیکون کا مکان دیوینگی جو کہ دوزخ مین تہا اگر وہ اعمال بد کرکے اوسمین جاتا اور اسمین ایک رمز ہے اشقیا اور بدون کے ساتہ اسواسطے کہ مومن کو اوسکے مکان بہشتی مین جانیسے کچہہ نقصان نہین ہے اور رسولخدا صلعم سے یوم التغابن کے معنے پوچہے گئے تو فرمایا کہ یعنی کوئی بندہ مومن بہشت مین نہ جائیگا مگر یہہ کہ دکہلائینگے اوسکو جگہہ اوسکی جو کہ دوزخ مین ہے اگر وہ اعمال بد کرکے اوسمین جاتا تاکہ شکر ادا اوسکا کرے کہ اوسکا نسے نجات پائے اور کوئی بندہ دوزخ مین نہ جائے مگر یہہ کہ دکہلائین اوسکو جگہہ اوسکی بہشت مین اگر وہ نیک عمل کرکے اوسمین جاتا کہ حسرت اور ندامت اوسکی زیادہ ہو اور بعضے کہتے ہین کہ تغابن باب تفاعل سے مشتق غبن سے ہے اور مراد اوس سے لینا شر کا اور ترک کرنا خیر کا ہے اور لینا خیر کا اور ترک کرنا شر کا ہے پس مومن نے ترک کیا حصہ اپنا دنیا سے اور لیا حصہ اپنا آخرت سے پس ترک کیا اوسکو کہ وہ شر تہا واسطے اوسکے اور لیا اوسکو کہ وہ خیر تہا واسطے اوسکے پس ہوا نقصان کرنیوالا اور کافر نے ترک کیا حصہ اپنا آخرت سے اور لیا حصہ اپنا دنیا سے پس ترک کیا خیر کو اور حاصل کیا شر کو پس ہوگیا نقصان کیا گیا پس ظاہر ہوجائیگا اوس روز نقصان کرنیوالا اور نقصان کیا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ مومن اور کافر دونو نقصان دیکہینگے اور ہر ایک بمقدار حصہ اپنے کے افسوس اور پشیمانی کریگا کافر تو کہیگا کہ مین مسلمان کیون نہوا تاکہ بہشت مین جاتا اور مومن کہیگا کہ زیادہ عبادت مینے کیون نکی تاکہ اس سے زیادہ درجہ پاتا پس کافر اپنا نقصان دیکہیگا ایمان کے ترک کرنے مین اور مومن اپنا نقصان پائیگا نیکی کی قصور کرنے مین وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ اور جو شخص کہ ایمان لائے ساتہ خدا کے وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے عمل نیک يُكَفِّرْ عَنْهُ پوشیدہ اور دور کریگا خدا اوس سے سَيِّئَاتِهِ گناہون اوسکے یعنی معاف کریگا اوسکی برائیونکو وَيُدْخِلْهُ اور داخل کریگا اوسکو جَنَّاتٍ تَجْرِي بہشتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے درختون اونکے سے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اونکے أَبَدًا ہمیشہ یہہ تاکید واقع ہوا ہے ذَٰلِكَ یہہ معاف ہونا گناہونکا اور داخل ہونا بہشت مین الْفَوْزُ الْعَظِيمُ مراد پانا بڑا ہے کہ اس سے بڑہکر کوئی مقصود اور مراد نہین ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے خدا اور پیغمبر سے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کی ساتہ آیتون قدرت ہماری کے کہ وہ قرآن ہے اور معجزے پیغمبر کے أُولَٰئِكَ یہہ لوگ أَصْحَابُ النَّارِ صاحب دوزخ کے ہین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے ہین کہ ہرگز اونکو موت نہ آئیگی تاکہ اوسکے عذاب سے رہائی پائین وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بُری جگہہ ہے پہرنیکی دوزخ اور اب

واسطے تسلی و دلجوئی مصیبت زدون کے فرماتا ہی کہ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہے کسیکو مِنْ مُّصِيْبَةٍ کوئی مصیبت اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ حکم خدا کے اور ارادہ اوسکیکے اور مراد
مصیبت سے وہ مصیبت ہے کہ خدا کی جانب سے بندہ کو پہونچتی ہے مثل بیماری اور سختی اور قحط اور موت یگانہ کے اور مصیبت جاتی رہنے مال کے تو شامل اسکے لیکن یہ واسطے درستی حال
بندون کے ہے اور آزمایش اونکی کی ہے صبر کرنے پر کہ اوسپر ثابت قدم رہین اور اوسکو واقع ہونیسے بیقراری و جزع اور فزع نہ کرین تاکہ اوسکے عوض مین درجہ اونکا بہشت مین زیادہ کرے وَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ اور جو کوئی کہ ایمان لاوی ساتھہ خدا کے اور اعتقاد کرے کہ جو کچھہ خدا کیجانب سے پہونچتا ہے وہ میرے حال کی درستی کیواسطے ہے تو اسصورت مین يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ
رہنمائی کریگا خدا دل اوسکی کو یعنے ثابت رکھیگا اوسکو ایمان پر اور لطف اپنا زیادہ اوسکو عطا کریگا تاکہ دل اوسکا کشادہ ہوکر طاعتون اور خیرات کو زیادہ کرے اور
ابن عباس سے منقول ہے کہ رہنمائی کرے اوسکو طرف کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون کے کہنے کیوقت مصیبت کے اور قضائے خدا پر وہ راضی ہو اور یہہ نہایت فضل خدا کا ہے کہ رہنمائی کرے
دلکو اوسوقت حاصل ہونے نعمت کے شکر کرے اور وقت مبتلا ہونے مصیبت کے صبر کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا ساتھہ ہر چیز کے عَلِيْمٌ عالم ہے اور جانتا ہے پس جانتا ہے اوس
دلکو کہ جسمین اوسکا لطف اثر کرتا ہے اور اس جہت سے اوسکو لطف عطا کرتا ہے اور جانتا ہی اوس دلکو کہ جسمین اوسکا لطف اثر نہین کرتا ہے پس اس جہت سے اوسکو
لطف نہین بخشتا ہی اور یا یہ کہ جانتا ہے صبر اور شکر کرنیوالیکو اور بے صبر اور بے شکر والیکو اور سبکو موافق اونکے عمل کے جزا دیگا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی سب حکمونمین
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی سب حکمونمین کہ جس چیز کے کرنیکو حکم دیوے بلا تامل اوسکو بجا لاؤ اور جس کام کو وہ منع کرے اوسکو ہرگز نہ کرو فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
پس اگر منہہ پھیرو تم پیغمبر کے حکم سے تو نقصان اوسکا اسمین کچھہ نہین ہے اسواسطے کہ فرمانبرداری تمہاری اوسپر واجب نہین ہے بلکہ تمپر واجب ہے فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا پس سوائے
اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کی الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ پہونچانا حکمونکا ہے ظاہر اور اوسنے سب احکام ہمارے پہونچا دئے پس اوسپر کوئی گناہ نہین ہے بلکہ وبال منہہ پھیرنیکا منہہ پھیرنیوالے
پر ہے اَللّٰهُ خدا ہی حق کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سوا ہی اوسکے کہ سزاوار پرستش کا ہو وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا کے ہے نہ اوسکے غیر پر فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ چاہیے کہ توکل
کرین مومنین اسواسطے کہ ایمان لانا اوسپر اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ اپنے سب کام اسکی سپرد کرین اور اوسکے فضل و کرم پر تکیہ کرین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بعد
ہجرت رسولخدا کے جو مسلمان کہ مکہ مین تہے اونہون نے ارادہ ہجرت کا کیا کہ مدینہ کو جاوین عورتین اور لڑکے اونکے نالہ اور زاری اور فریاد اور بیقراری کرکر اونکو جانیسے
منع کرتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر تم چلے جاؤگے تو ہم یہان پیچھے تمہارے ضایع اور برباد ہو جاوینگے اور وہ بہی نہایت مہربانی اور شفقت سے کہ اونکی حال پر رکہتے تہے مدینہ کے جانے سے
بیٹہہ رہے حقتعالی نے اونکے مقدمہ مین یہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ تحقیق کہ بعضے عورتون تمہاری مین سے وَاَوْلَادِكُمْ اور
فرزندون تمہارے مین سے کہ ہجرت کرنیکو منع کرتے مین عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہین واسطے تمہارے اسواسطے کہ وہ نہین چاہتے ہین تمکو کہ تم ہجرت کرکے ثواب آخرت کا اور بلند درجونکو پہونچو فَاحْذَرُوْهُمْ
پس پرہیز کرو تم اونسے اور اونکی تضرع اور زاری پر فریفتہ مت ہو تاکہ تمکو راہ حق سے نہ بہکاوین اور ہجرت سے کہ جسمین رضامندی خدا کی ہے تمکو باز رکہین یہ آیت جسوقت اونکے پاس
پہونچی تو انہون نے ہجرت کی اور جسوقت مدینہ مین آئے تو دیکہا کہ اونکے یار جو کہ پہلے اونسے ہجرت کر گئے تہے احکام دین مین خوب واقف اور عالم اور فاضل ہوگئے ہین اس سبب سے
اونہون نے اپنی عورتونکو عذاب کرنا چاہا اور کہا کہ ہم تمہارے سبب سے اس نعمت سے محروم رہے اور روٹی کپڑا اونکا بند کر دیا یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کرو تم
اپنی عورتون اور اولاد کے گناہونکو اور اونکے عذاب دینے کو ترک کرو وَتَصْفَحُوْا اور منہہ پھیر لو اونکے عتاب کرنے سے اور اس امر کہ جو اونسے سرزد ہوا ہی وَتَغْفِرُوْا اور ڈھانپ لو تم اونکو اور پوشیدہ کرو
اونکی تقصیر کو فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بخشنے والا مہربان ہے کہ اونسے درگذر کریگا اور تمہارے ساتھہ بہی وہ یہی معاملہ کریگا کہ جو تم اونکے ساتھہ کروگے اگر تم اونکو بخشوگے تو خدا
تمہارے گناہونسے درگذر کریگا اور سوا اوسکے تمہارے درجے بلند کریگا اور حضرت امام محمد باقر نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مرد طرف رسولخدا کے ارادہ کرتا تہا تو اوسکی
عورت اور بیٹا اوسکو لپٹ جاتے تہے اور اوسکو قسمین دلاتے تہے اور کہتے تہے کہ تو مت جا اور ہمکو یہان تنہا مت چھوڑ کہ ہم ضایع ہو جاوینگے تیرے بعد پس بعضے مومنین ایسا تہا کہ اپنی عیال کے
کہنے پر عمل کرکر وہان بیٹہا تہا پس خدا تعالی نے اونکو ڈرایا اور عورتون اور فرزندونکی فرمانبرداری سے منع کیا اور بعضے مرد ایسا تہا کہ چلا جاتا تہا اور اونکو وہان چھوڑ جاتا تہا اور کہتا کہ اگر تم نے ہمارے ہجرت
نکروگے اور پیچھے ہمارے پہونچوگے اور تمکو خدا تعالی دار ہجرت مین جمع کریگا تو مین تمکو پہر کبہی کچھہ نہ دونگا پس جسوقت خدا تعالی نے اوسکو اور اونکو جمع کیا تو حکم کیا کہ اونکے ساتھہ نیکی کرو اور اونسے ملاپ کر لو اور
فرمایا کہ وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم اور بعضون نے کہا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی نے چاہا کہ جہاد مین جاوے اوسکی عورتین اور فرزند اوس سے لپٹ گئے اور زاری و بیقراری
اونہون نے شروع کی اور کہا کہ ہمکو کسکی سپرد کرتا ہے اور کسپر چھوڑتا ہے اور ہم بدون تیرے کیونکر اپنی زندگانی کرینگے عوف اونکی آزار پہونچانیکے درپے ہوا حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور اونکے آزار دینے سے
اوسکو منع کیا اور بعضے کہتے ہین کہ درگذر کرنا عام ہے ہر شخص کی نسبت کہ آزار پہونچائے خواہ قریبون سے ہو خواہ غیر مومنین سے اور بعضے محققین کہتے ہین کہ عداوت عورتونکی اور
اولاد کی اس اعتبار سے ہی کہ بعضے عورتین آرزو شوہرونکے مرنیکی کرتی ہین اور بعضے فرزند باپ کے موت کی آرزو کرتے ہین تاکہ اوسکے مرنیکے بعد اوسکے مال مین تصرف کرین

اور شبہہ نہین ہے کہ انسے کوئی زیادہ دشمن نہین ہے کہ آزار اوسکے مرتکب کرین تا کہ اوسکے مال مین تصرف کرین اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہین کہ مال تمہارے وَاَوْلَادُكُمْ اور فرزند
تمہارے فِتْنَةٌ آزمایش ہین تا کہ ظاہر ہو کہ کون تم مین سے خدا کی محبت کو اونکی محبت پر اختیار کرتا ہی اور کون اپنے دل کو مال اور اولاد سے متعلق رکہتا ہی اور خدا کی محبت
بے تعلق ہوتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اور خدا نزدیک اوسکے اَجْرٌ عَظِيْمٌ اجر بڑا ہے واسطے اوس شخص کے کہ خدا اور رسول کی محبت اور فرمانبرداری کو مال اور اولاد کی محبت پر مقدم
رکہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرد کو قیامت کے روز حاضر کرین اور کہین کہ اسکی اہل وعیال نے اسکی نیکیون کو کہا لیا ہی یعنے اونمین مشغول ہونیکے سبب سے اسنے نیکیون کو ترک
کیا ہی اور عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ ایک روز رسول خدا صلعم منبر پر خطبہ پڑہتے تہے اور حسن اور حسین کو دیکہا کہ مسجد مین داخل ہوئی اور سرخ کرتے پہنے
ہوئے تہے اور بچپن کے سبب سے گرتے تہی اور اوٹہتے تہی رسول خدا منبر سے نیچے اوترے اور اون دونو کو اوٹہا کر منبر پر لیگئے اور ران مبارک پر اونکو بٹہایا اور فرمایا کہ سچ فرمایا ہی خدا تعالے
نے کہ اولاد فتنہ ہین مینے ان دونو لڑکون کو دیکہا کہ آتے ہین اور گرتے ہین اور اوٹہتے ہین صبر نکیا مینے یہانتک کہ خطبہ کو قطع کر کے اونکو اوٹہایا اور بعد اوسکے پہر خطبہ کو شروع کیا
فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم عذاب خدا سے اور پرہیز کرو عذاب کے سببون سے مَا اسْتَطَعْتُمْ جو کچھہ کہ طاقت رکہتے ہو تم یعنے اوسمین اپنی طاقت اور کوشش کو خرچ کرو وَاسْمَعُوْا اور
سنو تم خدا کی نصیحتون کو وَاَطِيْعُوْا اور فرمانبرداری کرو تم اوسکے حکمون کی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو تم اپنی مالون کو راہ خدا مین خَيْرًا یہہ مفعول فعل محذوف کا ہے
اور تقدیر اوسکی فعلوا خیرا ہی یعنے کرو تم نیکی کو اور خیرا صفت مصدر محذوف کی بہی ہو سکتا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہے وانفقوا انفاقا خیرا یعنی اور خرچ کرو تم خرچ کرنا بہتر اور
خیر سے مراد اگر مال ہو جیسے کہ ان ترک خیرا الوصیۃ مین ہے تو کچھہ محذوف کرنا نہین ہوتا اور خیرا انفقوا کا مفعول ہو جائیگا یعنی اور خرچ کرو تم مال کو لِّاَنْفُسِكُمْ واسطے نفسون اپنی کے
اسواسطے کہ فائدہ ان عملون کا تمہارے ہی نفسون کے واسطے ہین کہ وہ بلند ہونا درجون کا ہی وَمَنْ يُّوْقَ اور وہ شخص کہ نگاہ رکہا جاتا ہے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل نفس اپنے سے یعنی اپنی تئین باز
رکہی بخل سے اور خدا کے حقوق مین مال کو خرچ کرے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی رستگاری پانیوالے ہین دنیا اور آخرت مین اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسنے زکوٰۃ ادا کیا پس تحقیق نگاہ رکہا اوسنے اپنی نفس کو بخیلی سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دو تم خدا کو یہان قرض حقوق واجبہ مین مالون کے خرچ کرنے سے مراد ہے
اور قرض کے لفظ مین اوسکو بیان کرنا مہربانی اور کرم کی راہ سے ہے یعنے قرض دو تم خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ خلوص کے ساتہہ ہو اور جسوقت ایسا قرض خوشی خاطر
بہ نیت خالص خدا کو دوگی یعنے اوسکی راہ مین مومنین محتاجون کو دوگی يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ چند در چند کریگا اوسکو خدا واسطے تمہارے ساتہہ سو تک بلکہ زیادہ اوس سے بہی وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ اور خدا قدردان اور جزا دینے والا شکر گذارونکا ہی کہ تہوڑے کی مقابلہ مین بہت سا ثواب دیتا ہی حَلِيْمٌ
بردبار ہی بخیلون اور مسکون کے عذاب کرنے مین یعنی جلدی نہین کرتا ہی اونکی عذاب کرنے مین اور یہہ بڑا کرم اوسکا ہی بندون پر عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ
اور ظاہر کا ہی پس جانتا ہی جو کچھہ کہ ظاہر مین دیتے ہو اور پوشیدہ رکہتی ہو دل مین خلوص کو یا ریا کو الْعَزِيْزُ غالب ہے سب چیز پر اور مغلوب کسی سے نہین ہو سکتا اور قدرت
رکہتا ہی جزا دینے کی اوس شخص پر کہ جو نیت خالص سے نہ دیوے الْحَكِيْمُ حکمت والا کہ جو کچھہ کرتا ہی حکمت اور مصلحت سے کرتا ہی ثواب ہو یا عذاب ہو

سورۃ الطلاق

یہہ سورہ مدنی ہے اور گیارہ یا بارہ یا تیرہ آیتیں ہین باعتبار اختلاف کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ طلاق اور سورہ تحریم کو نماز فریضہ مین پڑہے حق تعالے
اوسکو اپنی پناہ مین لیوے قیامت کی خوف سے اور نگاہ رکہی اوسکو آتش دوزخ سے اور بہشت مین اوسکو داخل کرے ہو واسطے کہ یہہ دونو سورہ پیغمبر ہین بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی زوجہ کو حالت حیض مین طلاق دی رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اوسی کی طرف رجوع کر اور اوسکو زوجہ کر لے اور جسوقت
وہ حیض سے پاک ہو تو اوسوقت تو اگر چاہی تو اوسکو طلاق دے مجامعت کرنے سے پہلے حقتعالے نے اس مقدمہ مین فرمایا کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ای پیغمبر عالی قدر
جسوقت طلاق دو تم عورتون کو یعنی تو اور تیری امت جسوقت طلاق دیوین اپنی عورتون کو کہ جنسے مجامعت کی ہے اور وہ عورتین نو برس سے کم عمر کی اور ایسی بوڑہی کہ حیض
اونکا موقوف ہو جائی اور حاملہ نہون تو فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو تم اونکو لِعِدَّتِهِنَّ واسطے عدہ اونکے یعنے وقت عدہ کے کہ وہ پاکی کی حالت ہی اور بعد حیض کی اوس
پاکی مین مجامعت نکی ہو اور طلاق دینے مین کئی شرطین ہین خلاصہ یہہ ہے کہ طلاق دینے والا بالغ اور عاقل ہو اور اپنی اختیار اور ارادہ سے طلاق دیوے اور جس عورت کو طلاق دیوے وہ زوجہ دائمی
ہو اور جسوقت طلاق دیوے تو وہ عورت حیض و نفاس مین نہو جسوقت کہ شوہر اوسکا طلاق دینے والا وہان حاضر ہو اور اگر غائب ہو وقت طلاق دینے کے تو ضرور نہین ہے کہ جو عورت
اوسوقت حیض سے پاک ہو اور عورت کو بعد حیض کے اوس پاکی مین طلاق دیوے کہ جسمین مجامعت اوس عورت سے نہ کی ہو اور طلاق دینے کے وقت اوس عورت کو
معین کرے کہ فلانی کو یا اسکو طلاق دیتا ہون اور انت طالق کے صیغہ سے یا اوسکے نام سے کہ فلانہ طالق اور یا اشارت سے کہ ہذہ طالق طلاق دیوے
اور وقت طلاق دینے کے دو گواہ عادل حاضر ہون کہ طلاق دینے کو سنتے ہون یہہ شرطین طلاق کی ہین اگر ان مین سے

سورۃ الطلاق ۳

کوئی شرط نہوگی تو طلاق واقع نہوگی اور طلاق دینا اگرچہ مباح ہی لیکن قبیح ہے اور حدیث مین اسکی مذمت وارد ہوئی ہے اور اگرچہ قبیح ہے لیکن طلاق دیویگا تو واقع
ہو جائیگی گو عورت بغیر قصور کو طلاق دیوے اور اگر پے درپے تین مرتبہ زبان سے کہے کہ انت طالق تو ایک طلاق وارد ہوگی اور مسائل اسکے تفصیل سے فقہ کی کتابون مین ہین اور منقول
ہے کہ جناب رسولخدا اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور جابر بن عبداللہ و علی ابن الحسین اور زید بن علی اور جعفر بن محمد اور مجاہد نے فطلقوہن فی قبل عدتہن پڑہا ہے اور فرمایا ہی
کہ واحصوا العدۃ اور شمار کرو تم عدت عورتونکو تین پاکی تک کہ اوسمین کمی نہو اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو وہ تین پاکی تک عدہ مین رہیگی اور
تین پاکی کی شمار یہہ ہے کہ ایک پاکی تو وہ ہی کہ جسمین عورتونکو طلاق دی ہے اور بعد اسکی عورتکو حیض آئیگا اور دوسری پاکی اس حیض کی بعد شروع ہوگی اور اس پاکی کے بعد پہر اسکو حیض
آئیگا اور اس دوسرے حیض کے بعد تیسری پاکی شروع ہی اور جسوقت بعد اسکی تیسرا حیض شروع ہوگا تو تیسری پاکی تمام ہو جائیگی اور عدہ کی دن پورے ہو جائینگی اور جبتک
عورت عدہ مین ہے شوہر کے نکاح سی باہر نہین ہوسکتی اور اگر اوسکا شوہر چاہے تو عدہ مین پہر اوسکو اپنی تصرف مین لا سکتا ہے بدون عقد نکاح جدید کے لیکن جسوقت عدہ سی عورت باہر
ہو جائے تو پہر اوسکو زوجہ نہین کر سکتا ہے مگر عقد جدید سے کہ پہر دوسرے نکاح کرے جبتک کہ کسی دوسرے شخص سے اوسنے نکاح نکیا ہو اور دو طلاق کی عدہ مین بدون عقد رجوع کرکے
اور بعد عدہ کی نکاح کرکے عورتکو زوجہ بنا سکتا ہی اور تیسری طلاق کے بعد اوسکو زوجہ نہین کر سکتا ہی نہ عدہ مین نہ عدہ کی بعد جبتک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلیوے اور وہ دوسرا اوس
سے فائدہ حاصل کرکے طلاق ندیوی اور جب تک عورت عدہ مین ہے تو اوسکا کہانا کپڑا ذمہ شوہر کے جاری رہیگا اور شوہر کے مکان مین سکونت رہیگی و جبتک عدہ مین ہے کسی دوسرے مرد سی نکاح
نہین کر سکتی مگر بعد گذرنے عدہ کی واتقوا اللہ ربکم اور ڈرو تم خدا سے کہ پروردگار تمہارا ہے عدہ کی شمار کرنے مین اور اوسکو کم اور زیادہ نکرو اور عدہ وفات شوہر کہ وہ مہینے
دس روز ہین اور عدہ حیض والی عورتکا کہ وہ تین پاکیان ہین پہلے اس سے سورہ بقرہ مین مذکور ہو گیا ہے اور باقی کی عدتونکا ذکر اس سورہ مین ہے چنانچہ بعد اسکے مذکور ہوگا اور جسوقت طلاق دیوے
تو عورتکو اپنی گہر سے بے سبب نکالے نہین چنانچہ فرماتا ہے لا تخرجوہن مت نکالو تم اون عورتون طلاق دی گئی کو من بیوتہن گہرون اونکی سے جبتک کہ عدہ گذر جاوے مراد اون گہرون سے شوہر
کے گہر ہین کہ جنمین وہ عورتین رہتی ہین ولا یخرجن اور چاہئیے کہ نہ نکلین وہ عورتین طلاق دی گئی بہی بدون اذن شوہر کے الا ان یأتین مگر یہہ کہ آوین وہ یہہ استثنی لا تخرجوہن سے ہے یعنی نکالو تم
اونکو گہرون اونکی سے مگر یہہ کہ بجالاوین وہ عورتین بفاحشۃ مبینۃ بدی ظاہر کو اور وہ بدی ظاہر کی تفسیر مین روایتین مختلف ہین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر وہ عورت زنا کرے تو گہر سے باہر نکالی
جائیگی اور حد اوسپر جاری ہوگی اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر شوہر کے قرابتونکو آزار پہونچاوے اور اونسے بدخلقی کرے تو اس صورت مین بہی عدہ گذرنے سی پہلے شوہر اوسکو نکال دے
ہی اور ابن عباس سے بہی یہی منقول ہے اور دوسری روایت مین ابن عباس سے ہر گناہ مراد ہی کہ اوسکو ظاہر کرین اور یہہ حکم عدہ رجعی مین ہے اور عدہ طلاق بائن مین جو کہ تیسری
طلاق کے بعد ہوتی ہے اوسمین نکالنا اور نکلنا دونو جائز ہین وتلک اور یہہ احکام جو کہ مذکور ہوئے ہین حدود اللہ حدین خدا کی ہین مقرر کی گئی واسطی مصلحت بندونکے ومن یتعد
اور جو شخص کہ گذر جاوے اور چہوڑ دے حدود اللہ حدون خدا کی کو اور اونکی برخلاف کرے فقد ظلم نفسہ پس تحقیق ظلم کیا اوسنے جان اپنی پر اور بسبب اوسکے مستحق غضب و عذاب خدا کا ہوا جو کہ
دائمی ہے محروم رہا لا تدری نہین جانتا ہی تو ای طلاق دینی والی عدہ مین کیا مصلحت ہے یا نہین جانتا ہی تو ای پیغمبر لعل اللہ یحدث شاید کہ خدا پیدا کرے بعد ذلک بیچ اوس طلاق کے
امرا کسی امر کو اسطرح سی کہ مرد طلاق دینے سے پشیمان ہوا اور دوستی عورت کی اوسکی دلمین پیدا ہو کہ وہ اس عورت کیطرف پہر رجوع کرے اور اوسکو زوجہ بنا کر پہر اپنے تصرف مین لاوے دیکھو اسی
عدہ اور یہی مصلحت ہے عدہ کی مقرر کرنیکی اور عورتکو گہر سے نکالنے کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ عورت طلاق دی گئی کو چاہیئے کہ وہ عدہ مین سرمہ لگاوے آنکہون مین اور مہندی لگاوے ہاتہون مین
اور کپڑون مین خوشبو ملے اور اچہے نفیس کپڑے پہنے اسواسطی کہ خدا فرماتا ہی لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا شاید کہ اوسکی محبت شوہر کے دلمین پڑے اور وہ اوسکی طرف رجوع کرے فاذا
بلغن اجلہن پس جسوقت پہونچین وہ عورتین مدت اپنی کو کہ عدہ کی آخر کو وہ پہونچین تو فامسکوہن پس نگاہ رکہو تم اون عورتونکو یعنی رجوع کرو اونکی طرف بمعروف ساتہہ نیکی کے
کہ اونکو اچہی طرح رکہو اور کہانا اور کپڑا مناسب دیتے رہو اور ضرر انکو نہ پہونچاؤ او فارقوہن یا جدائی اختیار کرو اون سی بمعروف ساتہہ نیکی کے کہ اونکا نفقہ اور مہر ادا کر دو حاصل
یہہ ہی کہ عورت جبتک عدہ مین ہے تو مرد کو اختیار ہے چاہے زوجہ بنا کر پہر اپنے پاس رکہے اور چاہے اوسکو اپنی پاس سے علیحدہ کرے اور بعد عدہ کی اختیار عورتکو ہے جس سے چاہے نکاح
کرے پہلے شوہر سے یا اوسکے غیر شوہر سے اور مراد پہونچنی اجل سے نہایت اجل کی نہین ہے بلکہ قریب اوسکے ہے اسواسطی کہ نہایت اجل پر تو عدہ گذر جاتا ہی پہر مرد
کو اختیار باقی نہین رہتا بلکہ اوسوقت اختیار عورت کو ہے جس سے چاہے نکاح کرے واشہدوا اور گواہ مقرر کرو تم طلاق دینی کے وقت ذوی عدل دو صاحب عدل کے
یعنی دو گواہ عادل مقرر کرو واسطی سننے طلاق کے منکم اپنی مین سے کہ وہ دونو مومن ہون اور اسکا عطف اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن ہی اور اسیواسطی طلاق کے سننے مین گواہ عادل کا ہونا واجب ہے اور سواے ہمارے
فقہا کے اور فقہا رجوع کرنیمین گواہونکو مقرر کرتے ہین اور طلاق دینی مین مقرر نہین کرتے اور ہمارے فقہا کہتے ہین کہ گواہ عادل ہونا ضرور ہے جو کہ مرد بعد طلاق کے انکار طلاق کا کرے یا عورت بعد گذرنے عدہ کی انکار کر دیوے یا بعد مرنے ایک
شخص کے اون دونو مین سے دوسرا دعوی زوجیت کا نکرے تاکہ مرنیوالے کی میراث مین حصہ نہ لیوے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ طلاق یہہ ہی کہ مرد طلاق دیوے عورتکو پاکی کے دنون مین کہ جب دونون پاکی کی اور عورت سے

جماع نکیا ہوا اور دو گواہ عادل طلاق دینے پر مقرر کرے پہر وہ مرد زیادہ حقدار ہے اوس عورت کے رجوع کرنیکا جب تک کہ تین پاکیونکے دن نگذرین پس وہ طلاق ہے کہ جسکا حکم خدا تعالی نے قرآن
مین کیا ہے اور رسول نے جس طلاق کیواسطے فرمایا ہے اور جو طلاق کہ غیر عدہ کیواسطے ہے وہ طلاق نہین ہے اور یہی حضرت صادق ع سے منقول ہے اور عدہ سے مراد پاکی کے دن ہین اور امام کاظم ع
نے قاضی ابو یوسف سے فرمایا کہ بتحقیق خدا تعالی نے اپنی کتاب مین طلاق کا حکم کیا ہے اور تاکید کی ہے اور اوسمین دو گواہ عادل کے اور گواہ بہی عادل پسندیدہ اور حکم کیا ہے اپنی کتاب مین نکاح کا
اور یاد ذکر گواہون کا اوسکو بیان نکیا ہے لیکن ثابت کیا تمنے گواہونکو اوسمین کہ جسمین خدا نے اونکو ذکر نکیا تہا اور باطل کیا تمنے گواہونکو اوسمین کہ جسمین تاکید گواہونکی کی تہی وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ اور قایم کرو تم گواہی کو ای گواہو وقت حاجت کے لِلَّهِ خاص واسطے رضامندی خدا کے نہ واسطے رضامندی اوس شخص کے جسکے فایدے کیواسطے گواہی دیتے ہو اور نہ واسطے
خوف اوس شخص کے کہ سچی گواہی دینے مین جسکا ضرر ہے اور نہ واسطے کسی دوسری غرض کی ذَٰلِكُمْ یہ گواہی قایم کرنی یا جو کچہ کہ مذکور ہوا ہے يُوعَظُ بِهِ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ وہ شخص کہ ایمان لاتا ہے بِاللَّهِ ساتھ خدا کے اور اوسکے حکم کے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ساتھ دن قیامت کے اور جو کچہ کہ اوسمین ہے اور خصوصیت مومنین کے اسواسطے ہے کہ فایدہ نصیحت کا
اونکو ہی ہوتا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے اور اوسکے حکم کے خلاف نکرے يَجْعَلْ لَهُ کردیگا خدا واسطے اوسکے مَخْرَجًا جگہہ نکلنے کی یعنی رنج دنیا اور آخرت سے وہ نکل جائیگا
اور خلاصی پائیگا اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ کردیگا جگہہ کی شبہات دنیا سے اور سختی موت سے اور سختیون قیامت سے اور فرمایا کہ جو کوئی بہت استغفار کرے تو خدا تعالی اوسکو ہر غم سے
کشادگی اور ہر تنگی سے جگہہ نکلنے کی بخشیگا اور ابوذر نے اون حضرت سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کو قرآن مین سے کہ اگر آدمی اوسکو پکڑین تو سب کو
کفایت کرے وَيَرْزُقْهُ اور روزی دیگا اوسکو خدا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اوس جگہہ سے کہ نہ گمان کرتا ہو اور شمار نہ لاتا ہو وہ اور خاطر مین نہ گذری ہو اوسکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برکت دیگا خدا اوسکو اوس چیز مین جو اوسکو بخشش فرمائی ہے اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ فرمایا علی ع نے کہ جسکے پاس روزی آتی ہے
اسطرح سے کہ نہ وہ اوسکیواسطے کہین کو قدم رکہتا ہے اور نہ اوسکی طرف ہاتہہ کو دراز کرتا ہے اور نہ اوسکی مقدمہ مین زبان سے کلام کرتا ہے اور نہ اوسکی طلب مین اپنے کپڑے
باندہتا ہے اور نہ اوسکی درپے ہوتا ہے وہ اون لوگون سے ہے کہ خدا تعالی نے جسکا اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب اور ایک اور
روایت مین فرمایا ہے کہ ایک جماعت نے رسولخدا کے اصحاب مین سے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو اپنی گہرون کے دروازے بند کرکے گہرون مین بیٹہہ رہے اور عبادت مین مشغول
ہو گئے اور کہا کہ خدا نے ہماری کارسازی کی جسوقت یہ خبر رسولخدا کو پہونچی تو کہلا بہیجا کہ تمنے روزی کی تلاش کو کسواسطے ترک کیا ہے اور روزیکو موقوف کرکے عبادت
مین کیون مشغول ہوئے ہو کہا کہ یا رسولخدا روزی دینے والا ہماری روزیکا ضامن ہوگیا ہے اسواسطے ہم عبادت کیطرف مشغول ہوئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا ہرگز اوسکی عبادت
مقبول نہو گی تمکو روزیکا طلب کرنا چاہیئے غرض یہ ہے کہ خدا روزی کو تو البتہ اوس جگہہ سے پہونچاتا ہے کہ جس جگہہ سے روزی کا گمان نہو لیکن اسکیواسطے روزی کی طلب ترک
نکرنا چاہیئے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور جو کوئی توکل کرے اوپر خدا کے اور سب کام اپنے اوسکی سپرد کرے فَهُوَ حَسْبُهُ پس وہ کافی ہے اوسکو سب کامونکی اصلاح اور درستی کرنیکی واسطے
إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا بَالِغُ أَمْرِهِ پہونچانیوالا کام اپنے کا جسطرح چاہے اور جسجگہہ ارادہ کرے یعنی جو کچہہ مراد حقتعالی کی متوکل اور غیر متوکل کے حق مین ہے وہ فوت نہین ہوتا اور
کوئی اوسکے ارادہ کو منع نہین کرسکتا ہے اور حفص نے بالغ کو مضاف طرف امر کی پڑہا ہے اور باقیکی قاری بالغ کو تنوین سے پڑہتے ہین اور امر کو منصوب پڑہتے ہین بالغ کا مفعول
مقرر کرکے یعنی خدا پہونچانیوالا ہے کام اپنے کو جسطرح کہ ارادہ کرے قَدْ جَعَلَ اللَّهُ تحقیق کردیا ہے خدا نے لِكُلِّ شَيْءٍ واسطے ہر چیز کے قَدْرًا اندازہ کہ اوس سے گذرتی نہین اور یہ بیان ہے واسطے
وجوب توکل کے اور تقریر ہے واسطے پہلے حکمون کے اور تمہید ہے واسطے اوسکے کہ جو بعد اوسکے مذکور ہوگا کہتے ہین کہ توکل یہ ہے کہ اعتقاد کرے خدا پر اور اوسکے غیر سے منقطع ہو جاے اور جو کوئی توکل
کرے خدا پر تو وہ اوسکی ہر جگہہ مدد کریگا اور کہتے ہین کہ متوکل وہ شخص ہے کہ جسوقت اوسکو کوئی چیز حاصل ہو تو شکر کرے اور جسوقت کچہ حاصل نہو تو صبر کرے اور مقصود کے حاصل ہونے مین
بے صبری نکرے اور دیکہے خدا کو حاضر اور بصیر اور جسوقت دیکہے خدا کو حاضر اور بصیر تو دل اوسکا قوی ہو جائیگا اور کہتے ہین کہ علامتین توکل کی تین چیزین ہین ایک تو یہہ کہ کسی سے سوال نکرے
اور دوسری یہہ کہ اگر کوئی اوس سے سوال کرے تو وہ دینے سے انکار نکرے اور تیسری یہہ کہ اگر اوسکے پاس کچہہ ہو تو اوسکو جمع نکرے اور منقول ہے کہ جبرئیل ع رسولخدا کے پاس آیا حضرت نے اوس سے پوچہا توکل
کیا چیز ہے کہا کہ جاننا اس امر کا کہ مخلوق نہ ضرر پہونچا سکتے ہین اور نہ فایدہ اور نہ دیسکتے ہین اور نہ منع کرسکتے ہین اور ناامید ہونا خلقت سے پس جسوقت بندہ ایسا ہو جائیگا تو سوای خدا کے کسی پر
تکیہ نکریگا اور سوای خدا کے نہ کسی سے امید رکہیگا اور نہ خوف کریگا اور نہ سوا خدا کے کسی سے طمع رکہیگا پس یہی ہے توکل اور بعضی روایتین اونمین سے سورہ عمران مین بہی گذر گئی ہین توکل کے
بیان مین اور واسطے پسند ناظرین کے یہان بہی لکہی گئی ہین اور کہتے ہین کہ حکم طلاق دی گئی حایضہ عورتونکا نازل ہوا تو لوگون نے پوچہا کہ یا رسولخدا عدہ اون عورتونکا کہ جنکو حیض نہین آتا ہے
اور عدہ اون عورتونکا کہ جو بڑہاپی مین حیض سے ناامید ہوجاتی ہین کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی وَاللَّائِي يَئِسْنَ اور وہ عورتین کہ ناامید ہوگئی ہین مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ حیض سے عورتون
تمہاری مین سے إِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک کرو تم اسمین کہ حیض اونکا بسبب زیادہ ہونے عمر کے بند ہوا ہے یا کسی اور عارضہ سے فَعِدَّتُهُنَّ پس عدہ اونکا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ تین مہینے ہین اور مراد یہان [illegible]

انکو اور عورتین بھی حیض لاتی ہون اسواسطے کہ اگر وہ ادن عورتونکی عمر مین ہون کہ جو بالکل حیض نہین لاتی ہین تو شک کرنیکو اوسمین کیا دخل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ اگر
شک رکھتے ہو اسمین کہ یہہ خون حیض ہی یا استحاضہ ہی تو یہہ عدہ اونکا تین ماہ ہی اور پہلا قول ہمارے آئمہ ؑ سے منقول ہے اسواسطے کہ جو عورت کہ ایسی ہی کہ اوسکا حیض نسبت بڑہاپے کے موقوف
ہوگیا تھا اوسکیواسطے عدہ نہین ہی اور نہ اوس عورت کیواسطے کہ جو بالغ نہین ہوئی ہی پس مراد اس آیت مین ان عورتونسی ہی کہ جنکا حیض بند ہوا ہی بسبب زیادہ ہونے عمر کی لیکن اونکو یقین نہین ہے کہ
کس جہت سے بند ہوا ہی نسبت زیادہ ہونے سن کے بند ہوا ہی یا بسبب اور عارضہ کی اسواسطے کہ اوسکی مثل اور عورتونکو خون حیض کا آیا کرتا ہی اسواسطے شک ہوا وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتین کہ نہین
حیض لاتی ہین اور سن مین اون عورتونکی ہین کہ جو حیض لاتی ہین پس عدہ انکا بہی تین ماہ ہین اور یہہ خبر ہی وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ کی کہ جو محذوف ہوگئی ہے واسطے دلالت کرنے کلام سابق کے اور اُولَاتُ
الْأَحْمَالِ اور صاحب حملونکی یعنے وہ عورتین کہ جو حمل رکہتی ہین أَجَلُهُنَّ مدت اونکی یعنے انتہا انکی عدہ کی أَنْ يَضَعْنَ یہہ ہی کہ وضع کرین وہ حَمْلَهُنَّ حمل اپنے کو یعنے حاملہ عورتونکا
عدہ جب تک ہے کہ بچہ اونکا پیدا ہو یہہ عدہ حاملہ طلاق دی گئی عورت کا ہے اور حاملہ کا اگر شوہر مرجائے تو عدہ اوسکا شوہر کی وفات کا ابعد الاجلین ہے یعنے اگر بچہ اوسکے چار ماہ اور دس دن سے
زیادہ مدت مین پیدا ہوگا تو عدہ اوسکا وضع حمل تک ہی اور اگر اس سے کم ہے تو عدہ اسکا چار ماہ اور دس روز ہین اور یہی آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے اور باقی کے احکام
عدہ کی فقہ کی کتابونمین مذکور ہین وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ اور جو شخص کہ ڈرے خدا سے اور احکام مذکورہ کی رعایت کرے يَجْعَلْ لَهُ کردیگا خدا واسطے اوسکی یعنے پیدا کریگا واسطے اوس کے
مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا کام اوسکی سے آسانی کو یعنے بسبب تقوی کے دنیا اور آخرت کے کام اوسکے آسان کردیگا ذَٰلِكَ یہہ یعنے جو کچھ کہ احکام طلاق اور عدہ مذکور ہوئے ہین أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ
حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسنے اوسکو لوح محفوظ مین سی إِلَيْكُمْ طرف تمہاری وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ اور جو کوئی کہ ڈرے خدا سے اور اوسکے احکام پر عمل کرے يُكَفِّرْ عَنْهُ پوشیدہ کریگا
اوس سے اور دور کریگا سَيِّئَاتِهِ برائیون اوسکی کو وَيُعْظِمْ لَهُ اور بزرگ کریگا واسطے اوسکے أَجْرًا اجر اور ثواب کو یعنے اوسکو ثواب بیحساب بخشیگا کہ وہ بہشت ہی اسواسطے کہ نیکیان
لیجاتی ہین برائیونکو اور اب وہ مین بیٹہنی والی عورتونکی حقونکو بیان کرتا ہی أَسْكِنُوهُنَّ ساکن کرو تم ان عورتون طلاق دی گئی کو مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ جسجگہ کہ رہتے ہو تم مِنْ بعض سے یعنے
بعض اوسجگہ مین سی کہ رہتی ہو تم مِنْ وُجْدِكُمْ مقدور اور گنجائش اپنے سے یعنی موافق توانگری اور فقیری اپنی کے اونکو رہنے کو مکان دو تم تو انگر لوگ فراغت کا مکان دیوے اور محتاج موافق اپنے
حیثیت کے جیسا کہ اوسکو مقدور ہی اور یہہ مکان واسطے رہنے کے اور طعام واسطے کہانے کے اوس عورت کو دینا واجب ہے عدہ کے دنون تک کہ جسکو طلاق رجعی دی ہی یعنے جسکو کہ عدہ مین رجوع
کرسکتا ہی اور اپنی زوجہ بنا سکتا ہی اور طلاق باین دالیکو کہ جسکو تیسری طلاق دی ہی یا اور جسطرح سے کہ باین ہوا اوسکو مکان اور کہانا دینا کچھ واجب نہین ہی مگر یہ کہ حاملہ ہو چنانچہ
بعد اسکی مذکور ہوگا اور حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا ہی طلاق باین والیکیواسطی جسکو کہ تین طلاق دی ہین نفقہ اور طعام نہین ہی اور وہ عورت کیواسطی ہی کہ جسکو رجوع کرسکتا ہی اور حضرت
صادق علیہ السلام سی پوچھا گیا کہ جسکو تین طلاق دی ہین اوسکو مکان دینا واسطے رہنے کے اور کہانا دینا واجب ہے پوچھا کہ وہ حاملہ ہی سایل نے کہا کہ نہین فرمایا کہ کچھ واجب نہین ہی
وَلَا تُضَارُّوهُنَّ اور نہ رنج پہونچاؤ تم اون عورتونکو مکان اور کہانا دینے مین لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ تا کہ تنگی کرو تم اوپر اون عورتون طلاق یافتہ کے اور مکان اونکا
کہ وہ ناچار ہو کر نکلی ہین اور حضرت صادق ؑ نے فرمایا ہی کہ نہ ضرر پہونچائی مرد اپنی زوجہ کو جسوقت کہ اوسکو طلاق دیوے پس تنگی کرے اوپر یہانتک کہ عدہ کے گذرنے سے پہلے وہ
نکلی ہی اسواسطے کہ خدا تعالے نے اس سے منع کیا ہی اور بعد اسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی اور چاہیے کہ مکان لایق حال عورت کے ہو کہ جسمین اوسکو وہ ضرر نہو کہ جسکی ممانعت ہے وَإِنْ كُنَّ
اور اگر ہوئین وہ عورتین طلاق دی گئی أُولَاتِ حَمْلٍ صاحب حمل کی یعنے اگر وہ عورتین حاملہ ہوئین فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ پس نفقہ کرو تم اوپر اونکے یعنے کہانا کپڑا دو تم اونکو حَتَّىٰ يَضَعْنَ
یہانتک کہ نکالکر رکہین وہ حَمْلَهُنَّ حمل اپنا یعنے جب تک وہ بچہ جنین اونکو کہانا اور کپڑا دو خواہ طلاق رجعی والی ہو وہ عورت خواہ طلاق باین والی اور اگر وفات شوہر کے عدہ مین ہو
حاملہ عورت کی تو اوسکو مکان اور کہانا کپڑا شوہر کے ترکہ مین سے ملیگا اور یہہ امر کہ وہ کہانا اور کپڑا اوس حمل کیواسطی ہی یا اوس حاملہ کیواسطے ہی اسکی بحث فقہ کی کتابونمین ہے فَإِنْ أَرْضَعْنَ
پس اگر دودہ پلائین وہ عورتین اولاد اپنی کو بعد منقطع ہونے علاقہ نکاح کی لَكُمْ واسطے تمہارے یعنے بالیاقت اولاد کے اگر احسان کرکے وہ عورتین اولاد کو بدون لینے اجرت کے دودہ
پلائین تو اولاد کو اونکی سپرد کرو اور اونکی پاس رہنے دو اور اگر بدون اجرت کے دودہ نہ پلائین فَآتُوهُنَّ پس دو تم اون عورتونکو أُجُورَهُنَّ اجرتین اور مزدوریان اونکی دودہ
پلانیکے عوض مین موافق عرف اور عادت کی اور ماؤن کو طلاق دینے سی پہلے بہی اجرت دیکر دودہ پلوا سکتی ہین اگر وہ بدون اجرت کے دودہ نہ پلائین وَأْتَمِرُوا اور موافقت کرو
ایک دوسرے کی دودہ پلانیکے مقدمہ مین بَيْنَكُمْ درمیان اپنے یعنے فرمانبرداری ایک دوسرے کی کرو اے پیدا و ماں دودہ پینے والونکے دودہ پینے کے مقدمہ مین بِمَعْرُوفٍ ساتہ نیکی کے
یعنے ماں اجرت زیادہ طلب نکرے اور باپ دیکر اجرت مثل دینے مین تکرار نکرے اور بچہ کو مقدار معین دودہ نہ دیوین کہ یہہ بچہ دو لوگونسے حاصل ہوا ہی پس چاہیے کہ اوسکی خبر
اور پرداخت مین دونو شریک ہون وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر اوسکی سخت گیری کرو تم دودہ کے مقدمہ مین کہ ماں زیادہ اجرت طلب کرے اور باپ اس سے کم دینا چاہے اور یا یہہ کہ ماں دودہ پلانی
پر بہی راضی نہو فَسَتُرْضِعُ لَهُ پس قریب ہے کہ دودہ پلاوے اوسکی أُخْرَىٰ واسطے اوسکی دوسری عورت سواے ماں کے یعنے چاہیے کہ باپ کسی دایہ کو اجرت دیکر دودہ پلوائے یا بدون اجرت کے اگر وہ

راضی ہوجاوے اور مفت دودہ پلاوے احسان کرکے اور اس کلام مین عتاب مادر پر ہی بسبب انکار دودہ پلانیکے لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ چاہیے کہ نفقہ اور خرچ دیوے صاحب گنجایش اور
تونگر بچہ دودہ پلانیوالی اور بچہ کو مِنْ سَعَتِهِ گنجایش اپنی مین سے یعنی بقدر طاقت اور تونگری اپنی کے اوس عورت کو دودہ پلانیوالیکو جسکو کہ طلاق دی ہے کہانا اور لباس وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ اور وہ
شخص کہ تنگ کی گئی ہے اوپر اوسکے رِزْقُهُ روزی اوسکی کہ وہ فقیر اور تنگدست ہی فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے وہ اوس عورت پر مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ اوس مین سے کہ دیا ہی اوسکو خدا نے یعنی
تونگر اور تنگدست موافق حیثیت اپنی کے خرچ کرین جیسے کہ فرمایا ہی کہ علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ اور فرماتا ہی کہ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نہین تکلیف دیتا ہی خدا نَفْسًا کسی نفس کو إِلَّا مَا آتَاهَا مگر جو دیا
اوسکو کہ اوس مین سے دینے کا حکم کرتا ہی اور زیادہ اوس سے دینے کی تکلیف نہین دیتا ہی اور یہہ ارشاد تنگدست کا دلخوش کرنیکے واسطے ہی اور اسی واسطے اوسکو وعدہ دیتا ہی سَيَجْعَلُ اللَّهُ قریب ہے کہ
کردے خدا بَعْدَ عُسْرٍ پیچھے تنگی اور دشواری کے يُسْرًا آسانی اور تونگری کو اگر موافق مقدور کے اب خرچ کرین اور خرچ کرنیمین مضایقہ نکرین اور کہتے ہین کہ یہہ کلام صحابہ کی تسلی کیواسطے ہی اسواسطے
کہ اوس زمانہ مین اکثر صحابہ تنگدست و محتاج تھے حق تعالے نے اکثر شہر اور قلعے فتح کئے اور غنیمتین ہاتھ آئین تو سب آسودہ اور تونگر ہوگئے اور حضرت صادق ع سے کسینے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تونگر
متعدد کپڑے نفیس بنائی قبائین اور عبائین اوسکے کرتے اور چادرین اور اونکو پہنتا ہی اور اونسے اپنے بدنکو مزین و آراستہ کرے تو وہ شخص اسراف کرنیوالون اور بیجا خرچ کرنیوالون مین
سے ہوگا یا نہین فرمایا کہ نہین اسواسطے کہ خدا فرماتا ہی لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ اور اب خدا تعالے اون لوگونکو خوف دلاتا ہے کہ جو اوسکے حکمونکی فرمانبرداری نہین کرتے ہین وَكَأَيِّنْ
مِنْ قَرْيَةٍ اور بہت سی بستیان یعنی بستیونکے باشندے ایسے تھے عَتَتْ کہ سرکشی کی اونہونے اور منہ پہیر لیا عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا حکم پروردگار اپنے سے وَرُسُلِهِ اور پیغمبرون اوسکے سے اور اونکی
نافرمانین حد سے گزر گئے فَحَاسَبْنَاهَا پس حساب کرینگے ہم اونکا قیامت کے روز حِسَابًا شَدِيدًا حساب سخت یعنی اونکی حساب مین بہت سخت گیری کرینگے ہم وَعَذَّبْنَاهَا اور عذاب
کرینگے ہم اونکو عَذَابًا نُكْرًا عذاب برا کہ کسینے ایسا عذاب نہ دیکہا ہو اور بیان کرنا لفظ ماضی سے اوسکی تحقیق و وقوع کیواسطے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عذاب دنیا ہی یعنی عذاب کیا
ہمنے دنیا مین عذاب سخت اور برا اور حساب کرینگے ہم آخرت مین حساب سخت لیکن کلام مین تقدیم و تاخیر ہے فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا پس چکہا اون بستیون والونے عذاب کام اپنے کو یعنی سزا کفر
اور شرک کو وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا اور تہا انجام کام اونکی کا خُسْرًا نقصان کہ بہشت کی نعمتون سے محروم ہوکر عذاب دوزخ مین گرفتار ہوے أَعَدَّ اللَّهُ طیار کیا ہی خدا نے واسطے اونکی عَذَابًا شَدِيدًا
عذاب سخت دنیا اور آخرت مین فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو تم عذاب خدا سے يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اے صاحبو عقلونکی اور اون لوگونکے انجام سے نصیحت پکڑو کہ کیونکر ہوا انجام اونکا دنیا اور آخرت مین
اور خدا اور رسول کی مخالفت سے پرہیز کرو الَّذِينَ آمَنُوا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو یعنی اے صاحب عقلونکے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تحقیق نازل کیا ہی خدا نے إِلَيْكُمْ طرف تمہاری
ذِكْرًا نصیحت کو مراد ذکر سے رسول خدا ہین چنانچہ بعد اسکا اسپر دلالت کرتا ہی اور ذکر اسواسطے فرمایا حضرت کو کہ وہ حضرت ہمیشہ ذکر قرآن اور تبلیغ احکام مین ہی تھے اور یا یہہ کہ حضرت کا نام
کا ذکر لوگونکی زبان پر رہتا تہا اور یا یہہ کہ سبب ہے ذکر کے یعنی قرآن کے نازل ہونیکا رَسُولًا پیغمبر ہے وہ کہ یہہ بدل ہے یا بیان ہے ذکر کا اور مفعول ہے فعل محذوف کا اور تقدیر
ارسل رسولا ہی یعنی بہیجا پیغمبر کو يَتْلُوا عَلَيْكُمْ پڑہتا ہی اوپر تمہارے آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ آیتین خدا کی کہ روشن اور ظاہر ہین اور حضرت امام رضا ع نے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ کی تفسیر
مین فرمایا ہی کہ ذکر رسول خدا ہین اور ہم اہل اوسکی ہین اور فرمایا یہہ یعنی حضرت کا ذکر نام ہونا کہ ہوا ہی سورہ طلاق مین چنانچہ فرمایا ہی کہ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات اللہ
مبینات اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ذکر سے جبرئیل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ قرآن ہی اور جسوقت ذکر رسول خدا کا نام ہوا تو آیہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون مین بھی ذکر سے مراد رسول خدا
ہین یعنی خدا تعالے نے نازل کیا طرف تمہاری ذکر کو کہ وہ پیغمبر ہے لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا تاکہ نکالے وہ پیغمبر اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہین اونہونے نیک مِنَ الظُّلُمَاتِ
اندہیرون گمراہی سے إِلَى النُّورِ طرف روشنائی ہدایت اور ایمان کے اور یا جہل سے طرف علم کے اور یا شبہ سے طرف حجت اور یقین کے اسواسطے کہ وہ پہلے ذکر رسول خدا سے ایمان نہ رکہتے تھے
بلکہ بعد ہی یعنی رسول کے ایمان لائے ہی وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتہہ خدا کے وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور عمل کرے نیک کہ خالص ہووے ریا سے اور غرض سے يُدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو جَنَّاتٍ
بہشتون مین تَجْرِي کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچے درختون یا محلون اونکے سے نہرین پانی اور شیر اور شہد اور شراب کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے بیچ اونکے أَبَدًا ہمیشہ یہہ تاکید خلود کی ہے
اور مفرد لانا ضمیر کا باعتبار لفظ موصول کے ہی اور جمع لانا باعتبار معنے کے قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ تحقیق نیک کیا ہی خدا نے بہشت مین لَهُ واسطے اوس مومن نیکوکار و صالح کے رِزْقًا
روزی کو یہہ بزرگی ہے اور بشارت کی کہ جو مومنین کو بہشت مین واسطے کہانے اور پینے کی ملیگی کہ جس سے ہمیشہ لذت اور مزہ پاوینگے اللَّهُ الَّذِي خدا وہ شخص ہے کہ خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
پیدا کیا ہی اوسنے سات آسمانونکو بعضی کو اوپر بعضی کے وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ اور زمین سے مثل اون آسمانونکی یعنی مثل سات آسمانونکی زمینین بہی سات پیدا کی ہین بعضی نیچے بعضے
اور حدیث سات آسمان اور سات زمین کی سورہ ذاریات مین حضرت امام رضا ع سے گزر گئی ہے اور فرق زمین اور آسمان مین اور ایک آسمان سے دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ کا ہے اور ایسی ہی دل ہر آسمان کا ہی اور زمین کے سات طبقے ہونے پر کوئی آیت دلالت نہین کرتی ہے سواے اس آیت کے يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ
نازل ہوتا ہے حکم خدا بَيْنَهُنَّ درمیان اون زمینون اور آسمانون کے یعنی اوسکا حکم ہر آسمان اور زمین مین جاری ہی زندگی اور موت اور صحت

اور مرض اور تونگری اور فقیری وغیرہ کا اور موافق حدیث امام رضا علیہ السلام کے کہ جو سورہ ذاریات مین گزر گئی ہے مراد بتنزل الامر بینہن سے نازل ہونا ملائکہ کا ہی درمیان آسمان اور زمین کے بیچ احکام خدا کے لیکر انبیا کے پاس خلاصہ یہہ ہی کہ خدا نی آسمانو نکو اور زمین کو پیدا کیا ہی لِتَعْلَمُوٓا تاکہ جانو تم ای بندگان خدا اَنَّ اللّٰہَ یہہ تحقیق خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اوپر ہر چیز کے قادر ہی تدبیر کرنین وَّاَنَّ اللّٰہَ اور بتحقیق خدا نے حکم اپنا جاری کیا ہے ہر چیز پر تاکہ معلوم کرین قَدْ اَحَاطَ تحقیق احاطہ کیا ہے خدا نے بِکُلِّ شَیْءٍ ساتھ ہر چیز کے عِلْمًا باعتبار علم کے یعنی علم اوسکا ہر چیز کو پہونچا ہی اس طرح سی کہ کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین ہے اور نہ کوئی اوسکی قدرت سی خارج ہی **سورۃ التحریم** یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمین بارہ آیتین ہین اور ثواب اسکا سورہ طلاق مین مذکور ہو گیا ہے اور ابی بن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جو کوئی سورہ تحریم کو پڑہی حقتعالی توبہ نصوح اسکو عطا فرمائی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس سورہ کی نازل ہونیکے سبب مین بیان کرتے ہین کہ رسولخدا نے دنونکو اپنی بیبیون پر تقسیم کر رکہا تہا اتفاقًا ایکروز نوبت حفصہ کی تہی رسولخدا سے حفصہ نے کہا کہ یا رسولخدا مین اپنے باپ کے گہر جانا چاہتی ہون اگر مجہکو اجازت ہو حضرت نے اوسکو رخصت دی وہ اپنے باپ کے گہر چلی گئی اور جسوقت وہ چلی گئی تو رسولخدا نے ماریہ قبطیہ کو جو مادر ابرہیم بن محمد تہی اور بادشاہ سکندریہ نے بطریق تحفہ وہ حضرت کیواسطے بہیجی تہی حفصہ کے گہر مین طلب کیا اور اپنی خدمت سے اوسکو سرفراز فرمایا جسوقت حفصہ اپنے باپ کے گہر سی آئی تو دروازہ حجرہ کا بند پایا دروازے کے باہر بیٹہہ گئی یہانتک کہ رسولخدا باہر تشریف لائے اور قطرے عرق کے روی مبارک سے ٹپکتے تہے حفصہ اس حال پر مطلع ہو کر رونی لگی اور کہا کہ یا رسولخدا لونڈیکو میرے گہر مین تم لایا اور اس سے خلوت کی اور میری حرمت نگاہ نرکہی اور دوسری بیبیو نکے گہر مین یہہ کام نکیا حضرت نے فرمایا کہ ای حفصہ یہہ لونڈی میری ہے اور خدا تعالے نے یہہ مجہپر حلال کی ہے مینے تیری خاطر سی اوسکو اپنے اوپر حرام کیا لیکن یہہ راز تیری پاس امانت ہی تو اوسکا ذکر کسیکے روبرو نکرنا اور کسی سی یہہ امر نکہنا حفصہ نے قبول کیا اور درمیان اوسکے اور عائشہ کے جو دوستی تہی عائشہ کی اور اپنی حجرہ کی درمیان کی دیوار کو کوٹا عائشہ خبردار ہوئی حفصہ نے عائشہ سی کہا کہ ای بہن خوشخبری ہو جو تجہکو کہ رسولخدا نی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا ہی ہمنے اوسکی تشویش سی خلاصی پائی اور جسوقت حضرت عائشہ کے گہر مین آئے تو عائشہ نے یہہ حکایت کنایہ سے حضرت کی روبرو بیان کی اور یہہ سورہ نازل ہوئی کہ کسواسطے تو نے حرام کیا ہی اپنے اوپر جو کہ خدا نے تجہکو حلال کیا ہے چنانچہ فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اے پیغمبر عالیقدر لِمَ تُحَرِّمُ کسواسطے حرام کرتا ہی تو اپنی ذات پر مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اوس چیز کو کہ حلال کیا ہی خدا نے واسطے تیرے تَبْتَغِیْ طلب کرتا ہی تو اوس حرام کرنیمین حلال چیز کی مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ خوشنودی عورتون اپنی کی بلکہ اونکو چاہی کہ وہ تیری خوشنودی دیکہین اور رضامندی طلب کرین کہ تو پیغمبر خدا کا اور شوہر اونکا ہی اور بعضے کہتی ہین کہ سبب اسکے نازل ہونیکا یہہ ہی کہ رسولخدا کا دستور تہا کہ بعد ہر نماز صبح کے اپنی بیبیون کے حجرونکے گرد جاتے تہے اور بعد اوسکے کام کو پہونچاتے تہے زینب دختر جحش اپنے پاس قدرے شہد رکہتی تہی اور جسوقت حضرت اوسکے گہر مین جاتے تو وہ اونکی واسطے شربت طیار کرتی تہی اور اوسکی لانے مین زیادہ دیر کرتی تاکہ حضرت اوسکے گہر مین زیادہ ٹہیرین یہہ حال دوسری بیبیونکو حضرت کے بہت مکروہ معلوم ہوا عائشہ اور حفصہ نے آپسمین اتفاق کرکے مقرر کیا کہ جسوقت حضرت زینب کے گہر سے شہد نوش کرکے میرے یا تیرے گہر مین تشریف لائین تو اونسے کہین کہ حضرت کے مونہہ مین مغافیر کی بو آتی ہے اور دوسری بیبیون سے کہا کہ تم بہی کہنا اور مغافیر درخت ہین کہ جنکی بو مکروہ معلوم ہوتی ہی اور حضرت بوی خوش کو دوست رکہتے تہے اور بوی بد سی نہایت پرہیز کرتے تہے تاکہ جبرئیل کہ حضرت کے پاس آتے تو بوی بد کو نہ سونگہین پس جسوقت حضرت شہد کا شربت نوش فرماکر سودہ کے پاس تشریف لائے تو سودہ نے اپنی جی مین کہا کہ سخن دروغ حضرت سی کہنا نہایت بدہی اسنے اوس امر کا کچہہ ذکر نکیا اور جسوقت عائشہ کے گہر مین تشریف لائے تو عائشہ نے اپنی ناک پر ہاتہہ رکہکر ناک کو بند کیا حضرت نے پوچہا کہ ایسا تونے کیون کیا کہا کہ تمہین سے مغافیر کی بو آتی ہے۔۔ کہا کہ مغافیر تو مینے نہین کہایا ہے لیکن زینب کے گہر مین شہد کا شربت پیا ہے۔۔ کہا کہ اوسکی مکہی نے اوسکا پہول چوسا ہوگا اور جسوقت حفصہ کے گہر مین تشریف لیگئے اوسنے بہی اپنی ناک پکڑی اور کہا کہ یہہ کیا ناخوش بو ہے کہ تجہمین سے آتی ہے اور جو کچہہ عائشہ نے کہا تہا وہی اسنے بہی کہا جسوقت حضرت نے دو مرتبہ دو عورتونسے یہہ خبر سنی تو فرمایا کہ مینے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدا نے کہ کسواسطے حرام کرتا ہی تو اس چیز کو کہ خدا نی تجہپر حلال کی ہے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے ترک کرنے پر اولی امر کے تجہکو رَّحِیْمٌ مہربان ہے رجوع کرنیمین طرف فضل اور اولی کے اور رسولخدا نے اپنے اوپر ماریہ کو یا شہد کو جو حرام کیا تہا اوسمین حضرت کا کچہہ گناہ نہین ہے نہ چہوٹا نہ بڑا اسواسطے کہ عورتونکو یا لذیذ چیزونکو واسطے انکساری اور شکستگی نفس کے ترک کرنا بد نہین ہے اور نہ داخل گناہ ہی بلکہ یہہ امر داخل زہد اور ریاضت کا ہی اور وہ موجب ثواب ابدی کا ہی اور ایک زوجہ کی خاطر سی دوسری زوجہ کو طلاق کوئی دیوے تو جائز ہی کہ اوسکو خطاب کرکے کہین کہ تونے یہہ کیون کیا ہی اور یہہ مشقت کسواسطے گوارا کی اگرچہ اوسنی یہہ فعل کیا ہے قبیح نہین ہے اور اگر تسلیم ہی کیا جاوے تو یہہ ترک اولی ہوگا نہ گناہ اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہین گناہ نہین کرتے دلیلین عقلی اور نقلی اسپر قائم ہوئی ہین قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تحقیق کہ مقرر کیا ہے خدا نے واسطے تمہارے ای بندو تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ کہولنا قسمون تمہاری کا یعنی جس چیز پر تم قسم کہاؤ کہ اسکو مین نکرونگا اوسکے واسطے ایک طریقہ ہین

مقرر کیا ہے کہ جسکے سبب سے اگر قسم کے مخالف کوئی کام کرو تو اوسمین کچھ گناہ نہو اور وہ یہ ہے کہ بعد قسم کہانے کی انشاء اللہ تعالی کہے اور یا یہ کہ اگر قسم کے مخالف کام کرو اور قسم کو توڑ ڈالو تو اوسکا
کفارہ دیدو کہ جس چیز پر قسم کہائی ہے وہ حلال ہوجائیگی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے قسم کہائی اور کہانے سے ماریہ یا شہد حرام ہوگئی تہا اسواسطے خدا نے فرمایا کہ
تو کیون حرام کرتا ہے حلال چیز اپنے نفس کیواسطے اور طریقہ اوسکے حلال ہونیکا بیان کردیا اور حرام نہین ہوسکتی ہے کوئی چیز جبتک کہ خدا حرام نکرے اور اگر کسی چیز مباح کے نکہانے کی قسم
کہائی تو البتہ اوسکا کہانا اوسوقت حرام ہوجائیگا قسم کہانی سے لیکن بعد کفارہ دینے کے پہر حلال ہوجائیگا اور کہتے ہین کہ اگر اولی ہے ترک کرنا جسپر قسم کہائی اور قسم کو توڑ ڈالے تو اوسپر کفارہ بہی نہ
واجب نہین ہے اور اگر دیوے تو مستحب ہوگا وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ اور خدا کارساز تمہارا ہے یعنے وہ کام کرے جسمین تمہاری صلاح اور درستی ہو وہ کرتا ہے اور یا یہ کہ خدا اولی ہے تمہارے نفسون سے
وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہے بندون کی مصلحتون کا الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور کہتے ہین کہ رسولخدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کیا
حفصہ کو اس راز کے پوشیدہ رکہنے کی بہت تاکید کی تو فرمایا کہ ایک راز میرا اور ہے کہ تیری سہ بردار اوسکو بیان کرتا ہون اوسکو بہی تو کسی سے نکہنا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے مین
خیانت نکرنا یعنے اوسکو کسی پر ظاہر نکرنا اور وہ یہ ہے کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر باپ تیرا مالک اس امت کے ہونگے بعد بادشاہی کرینگے اور بعد اونکے عثمان حکومت کریگا حفصہ یہ بات سنکر بہت
خوش ہوئی اور یہ دونون راز حضرت کے عائشہ سے جاکر کہدیے خداتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اور یاد کرو تم ای مومنین جسوقت راز کہا پیغمبر علیہ السلام نے اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
طرف بعض بیبیون اپنی کی یعنی طرف حفصہ کی پوشیدہ کہا حَدِيْثًا ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ہے اور رسولخدا نے جو فرمایا تہا کہ ابوبکر اور عمر مالک
اس امت کے ہونگے اسسے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مالک ہونا اونکا حق پر تہا اور وہ خلیفہ حق تہے اسواسطے کہ رسولخدا نے اپنے بعد کی خبر دی تہی کہ بعد میرے وہ مالک اور خلیفہ ہونگے خواہ
حق پر ہون خواہ باطل پر اور یہ نہین فرمایا کہ وہ خلیفہ میرے ہونگے اور حق پر ہونگے اور ایسا کیونکر فرماتے کہ وہ حضرت تو جانتے تہے کہ بعد میرے خلفاء ہونگے اور وہ حق پر نہونگے چنانچہ صحیح مسلم
مین مذکور ہے حذیفہ سے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے امام اور پیشوا ہونگے کہ وہ میری ہدایت پر اور میری سنت پر نہونگے اور سوای اسکے یہ روایت کیونکر معتبر ہو کہ
وقت معرکہ خلافت ابوبکر کسینے بہی ذکر نکیا کہ رسولخدا فرماگئے ہین کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر خلیفہ اور مالک ہونگے اور نہ ابوبکر نے ذکر کیا ایسے معرکہ کی بات کا کہ
جسکے شان نزول مین ایک سورہ نازل ہوا اور فدک کے صدقہ ہونیکو فاطمہ زہرا سے ابوبکر نے بیان کردیا کہ جسکو کسینے رسولخدا سے نہ سنا تہا جب ایسی بات کو بیان کیا کہ جسکو کسینے
رسولخدا سے نہ سنا تہا تو ایسے معرکہ کی بات کو کیون نکہتا کہ وہ بادشاہی اور سرداری کی بات تہی اور اوسی راز کے ظاہر کردینے کے مقدمہ مین فرماتا ہے فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ
پس جسوقت کہ خبر کی اوس حفصہ نے عائشہ کو بہ ساتہ اوس بات کے کہ جسکی چہپانیکا رسولخدا نے حکم دیا تہا وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اور ظاہر کیا اوسکو خدا نے یعنے ظاہر کیا اوس پیغمبر کو خدا نے جبرئیل
سے کہ جبرئیل نے مطلع کیا رسولخدا کو عَلَيْهِ اوپر اوس خبر کے کہ حفصہ نے تیری بات عائشہ سے کہدی عَرَّفَ بَعْضَهٗ جتلایا پیغمبر خدا نے بعضا اوس بات کو حفصہ سے یعنے حفصہ سے وہ سب
بات نہی جو کچہ کہ اوسنے عائشہ سے کہی تہی بلکہ بعضے اوسمین سے کہی وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ اور منہ پہیر لیا بعضے سے یعنے بعضے بات اوسمین سے نکہی حفصہ سے ہر چند خدا نے تو سب بات بتلادے
تہی جو کچہ کہ حفصہ نے عائشہ سے کہی تہی اور کل بات کا حفصہ سے نکہنا اور بعضی بات حفصہ سے کہنی اور بعضی نہ کہنی یہ حضرت کے حلم اور کرم کی جہت سے تہا اور خیانت حفصہ کا ذکر بعضے بات کہنے
سے حاصل ہوگیا گو ساری بات کا ذکر نکیا اور کسائی نے عرف کو تخفیف سے پڑہا ہے یعنے غصہ ہوا پیغمبر حفصہ پر اور منہ پہیر لیا یہانتک کہ طلاق دیدی اوسکو فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ پس جسوقت خبر کی
پیغمبر نے اوس حفصہ کو بہ ساتہ اوس بات کے کہ خدا نے پیغمبر کو جسپر مطلع کیا تہا قَالَتْ کہا حفصہ نے پیغمبر سے مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا کسنے خبر دی تجکو اسکی کہ حفصہ نے تیرا راز ظاہر کردیا ہے قَالَ کہا پیغمبر نے کہ
نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ خبر دی ہے مجہکو خدا جاننے والے نے ظاہر اور پوشیدہ کی باتونکی الْخَبِيْرُ خبردار ہے ہر چیز سے اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا کو راز کا ظاہر کرنا معلوم ہوا تو حفصہ کو طلاق
دی اور اوسکی باپ کے گہر اوسکو بہیجدیا اور اوسکا باپ اوسپر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ اگر رسولخدا کے راز ظاہر کرنے مین خیر ہوتی تو وہ تجہکو طلاق کیون دیتے اور رسولخدا اپنی بیبیون سے جدا ہوکر ایک
مہینے ماریہ قبطیہ کے غرفہ مین رہے اور اہل سنت کی کتابون مین حفصہ کے طلاق دینے کا قصہ مذکور ہے چنانچہ استیعاب ابن عبدالبر مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسولخدا نے حفصہ کو طلاق دی اور
یہ خبر عمر کو پہونچی تو اونسنے اپنے سر پر خاک ڈالی اور سنن ابن داؤد اور صحیح نسائی مین بہی یہ روایت ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ بعد اسکے رسولخدا نے پہر حفصہ سے رجوع کی یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ
بعد اسکے خداتعالی نے مثال حفصہ اور عائشہ کی خیانت کرنیکی مقدمہ مین نوح اور لوط کی بیبیون کی ساتہ دی ہے کہ وہ پیغمبرونکی خیانت کرتی تہین پہر رجوع کیونکر ہوسکتی ہے اور اگر بالفرض
حضرت نے دنیا مین حفصہ سے رجوع کیواسطے مصلحت کے اور اوسکے اقارب کے قلوب کی تالیف کیواسطے کیا کہ مشہور ہے کہ بعد رسولخدا کے نو بیبیون مین وہ بہی داخل ہے لیکن آخرت مین صحبت رسولخدا کی نصیب نہوگی
اور اونکی بدلے حضرت کو مریم اور آسیہ عطا ہونگی اور بعد اسکی دو مومن عورتونکو ذکر کیا ہے زن فرعون اور مریم کو باوجودیکہ زن فرعون کافر کی زوجہ تہی اور مریم کو تہمتین کہ بنی اسرائیل [illegible]
لیکن وہ دونون خدا کی فرمانبردار تہین اور دست بردار نہوئین اور عائشہ کی طلاق کو رسولخدا نے علی کی سپرد کیا اور فرمایا کہ میری بیبیون مین سے جسکو تو طلاق دیدیوے وہ میری زوجیت کی شرف سے خارج ہو
جائیگی چنانچہ اہلسنت کی کتابون مین مذکور ہے اور مولانا طبرسی نے احتجاج مین روایت لکہی ہے کہ علی نے عائشہ کو طلاق دی پس عوض مین ان دونونکے خداتعالی آسیہ زن فرعون اور مریم مادر

رسولخدا اُمکو عطا کریگا قیامت کے روز اور اب خدا تعالیٰ غیب سے طرف خطاب کے رجوع کیو اسطے مبالغہ عتاب کے حفصہ اور عائشہ پر کہ اِنْ تَتُوْبَآ اگر توبہ کرو تم ای حفصہ او عائشہ اور رجوع کرو تم
اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کی اور پیغمبر کی ازار دینے مین ایک دوسری کی مدد نکرو تو بہتر ہو واسطے تمہارے کہ تمنے بڑا جرم کیا ہی پیغمبر کے راز مین خیانت کر کر اور توبہ او مذمت اوسجرم کی تمپر واجب ہی کہ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا پس تحقیق کہ ہو گئے ہین دل تم دونو نکے اور میل کیا ہی حق سی کہ وہ محافظت راز پیغمبر کی ہی طرف باطل کی کہ وہ ظاہر کرنا اوسکا ہی اور دل دونو نکے دو تھے اور یہان
قلوب کا لفظ بصورت جمع آیا ہی یہ اسو اسطے ہی کہ عرب کا دستور ہی کہ تثنیہ کو جو طرف تثنیہ کی مضاف کرتے ہین تو مضاف کو صیغہ جمع کر دیتے ہین اور صحیح بخاری مین کو ہی ابن عباس سے کہتے مین کہ مدت
درازسی مین حریص اس امر کا تہا کہ عمر ابن خطاب سے پوچہون کہ آیہ فقد صغت قلوبکما مین کونسی دو عورتین مراد ہین ایکمرتبہ مین او عمر دونو حج کیو اسطے روانہ ہوئے ایک وقت عمر وضو
کرتا تہا اوسوقت مین عمر کی روبرو گیا اور کہا کہ ای امیر المومنین اس قول مین حقتعالیٰ کی فقد صغت قلوبکما مین کونسی دو عورتین مراد مین زہری کہتا ہی کہ عمر نے ابن عباس کے
اس سوال سی بہت کراہیت کی اور کہا کہ تم ایسی باتونسے باز نہین آتی ہو اور رنجیدہ ہو کر کہا کہ مراد اون دو عورتون سی حفصہ او عائشہ ہین اور مسند احمد بن حنبل مین بہی یہی کہا ہے
اور سوا اسکی اور کتابونمین یہ روایت بڑی طولانی ہی اور اسمین مذکور ہی کہ طلاق تو حفصہ کو دی تہی اور غرفہ ام ابراہیم مین جا بیٹہنے سے مشہور ہوگیا کہ سب بیبیو نکو طلاق دی ہی اور اب
نہایت عتاب سے خدا تعالیٰ حفصہ او عائشہ کیطرف خطاب کرتا ہے کہ وَاِنْ تَظٰهَرَا اور اگر ایکدوسری کی کمک کرو تم دونون ای عائشہ او حفصہ عَلَيْهِ او ہر اوسکی یعنی پیغمبر کی راز ہو بچانے
پر تو کیا ڈر ہی اور کچہہ مضائقہ نہین ہی فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا هُوَ مَوْلٰىهُ وہی مددگار اوسکا او اپنے پیغمبر کی نصرت کرنیوالا ہی وَجِبْرِيْلُ اور جبرئیل کہ سردار ملایکہ کروبین کا ہے
وہ ناصر او مددگار اوسکا ہی وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ مرد نیک تمام مومنین سی کہ وہ علی بن ابیطالب ہے مدد کرنیوالا اوسکا ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور ملایکہ آسمان او زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اوس
نصرت خدا او جبرئیل و امیر المومنین کی ظَهِيْرٌ مددگار ہین پیغمبر خدا کی پس جسوقت کہ خدا او جبرئیل او امیر المومنین او تمام ملایکہ اوسکی مددگار ہون تو ای عائشہ او حفصہ تم اوسکو کیا
آزار پہونچا سکتی ہو او خاص کرنا جبرئیل کے نام کا سب ملائکہ مین سے اوسکی تعظیم او مرتبہ کی سبب سے ہے کہ وہ سردار ملایکہ کروبین کا ہی او مقدم سب ملایکہ مقربین سے او لفظ ظہیر کا باوجود
اسکے کہ وہ خبر ملایکہ کی ہی اسو اسطے مفرد آیا ہی کہ وہ واحد او جمع پر دونو پر بولا جاتا ہی اسواسطے کہ وہ فعیل کا وزن ہے او فعیل جمع کیلئے بہی آتا ہی جیسے کہ خلصوا نجیا او بایہ کہ مصدر او
واحد او جمع دونو پر بولا جاتا ہی او مراد صالح المومنین سی علی ابن ابیطالب ہین چنانچہ تفسیر ثعلبی او تفسیر کواشی مین او تفسیر شواہد التنزیل مین او حلیۃ الاولیا مین ہے او سندی ابن عباس سے او کلبی
مجاہد او ابو صالح نے بہی ابن عباس سی یہی روایت کی ہی کہ مراد صالح المومنین سے علی ابن ابیطالب ہے او شواہد التنزیل مین سدیر صیرفی سی نقل کرتی ہی کہ فرمایا امام محمد باقر نے کہ رسولخدا نے
دو مرتبہ علی ابن ابیطالب کے مرتبہ کو اپنی اصحاب کو جتلایا ایکمرتبہ تو وہ کہ فرمایا تہا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی جسکا مالک تہا جمیع امور دین او دنیا کا اوسکا ایسا ہی علی مالک ہے او سکی جمیع امور کا
او دوسری مرتبہ اوسوقت جتلایا کہ جسوقت نازل ہوا یہ فان اللہ ہو مولاہ و جبرئیل و صالح المومنین پس پکڑا رسولخدا صلعم نے ہاتہ امیر المومنین کا او فرمایا کہ ای لوگو یہ ہے صالح المومنین
او بعد اسکی خدا تعالیٰ رسولخدا صلعم کی بیبیو نکو ڈراتا ہی او ملامت کرتا ہی کہ عَسٰى رَبُّهٗٓ قریب ہے کہ پروردگار اوس پیغمبر اپنے کا اِنْ طَلَّقَكُنَّ اگر طلاق دیوے تمکو ای عورتو پیغمبر کی او جمع کا ضمیر کا لانا یہ اشارہ ہے اوسطرف
کہ عتاب تو فقط عائشہ او حفصہ پر تہی نہ سب بیبیون پر او سب کے طلاق کو معلق شرط پر کیا ہی اوس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ ایک کو یعنی حفصہ کو بہی طلاق ندی ہو چنانچہ بیضاوی نے لکہا ہے
جیسے عتاب تو تمکو پیغمبر نے کہا ہی کہ اگر اونکو طلاق دیوی تو تم سی بہتر او بیبیان تمہاری بدلی مین اوسکو دیوے اور سب کے طلاق واقع نہین ہوئی ہے پس سب کے طلاق نہونسے یہ لازم نہین آتا ہے کہ حفصہ
تنہا کو بہی طلاق نہوئی ہو پس فرماتا ہی خدا کہ اگر طلاق دیوی تمکو پیغمبر تو واجب ہے خدا پر اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدل دیوے اوسکو اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ عورتین بہتر تم سے کہ وہ سب عورتین
مُسْلِمٰتٍ فرمانبرداری کرنیوالیان خدا او پیغمبر کی مُّؤْمِنٰتٍ ایمان لانیوالیان خدا او پیغمبر پر بہ نیت خالص ہون قٰنِتٰتٍ عاجزی کرنیوالیان خدا کی روبرو او خدا او رسول
کی حکم سی یا نماز پڑہنے والیان یا یاد رہنی والیان محض او افعال بد سی تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنیوالیان گناہونسے او رجوع کرنیوالیان خدا او رسولخدا کی حکم کیطرف یا ترک کرنیوالیان حظ اپنی
نفس کی او پشیمان ہونیوالیان خطا او قصور پر جو کہ اون سے صادر ہو عٰبِدٰتٍ عبادت خدا کرنیوالیان سٰٓئِحٰتٍ روانہ ہونیوالیان طاعت مین خدا کی او پیغمبر کی او ہر ؟ ہونیوالیان
او ہجرت کرنیوالیان ساتہ پیغمبر کے کہ جہان پیغمبر جاوے وہ بہی وہین جاوین او یا روزہ رکہنیوالیان ثَيِّبٰتٍ شوہرون کے پاس گئے ہوئین وَّاَبْكَارًا او شوہر نکی پاس نگئی ہوئی عورتین کنواریان
او ان دونون صفتونکی درمیان واو اسواسطے آیا ہی کہ یہ دونو صفتین آپسمین منافات مین بخلاف اور کہ پہلی صفتونکے کہ وہ آپسمین جمع ہو سکتی ہین او بعضے کہتے ہین کہ اس واو کو واو ثمانیہ
کہتے ہین او ثمانیہ آٹہہ کو کہتے ہین او عادت اونکی یہ ہے کہ سات کے بعد جو آٹہوین چیز کا ذکر کرتی ہین تو واو کے ساتہ اوسکا ذکر کرتی ہین او مثل اسکی التائبون العابدون سے
والناہون عن المنکر تک او ایسی قول حقتعالیٰ کا سبعۃ وثامنہم کلبہم ہی او اسی سبب سے دروازہ دوزخ کے جو سات ہین تو فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا سے پہلی واو نہ آیا او بہشت کے دروازہ آٹہہ ہین تو
اسواسطے وفتحت ابوابہا سے پہلے واو آیا ہی چنانچہ سورہ زمر مین ہی او ابن عباس سے منقول ہی کہ مراد شوہر دیدہ عورت سے آسیہ زن فرعون ہی او باکرہ عورت سے مراد کہ جسنے شوہر کو نہ دیکہا ہو
مریم مادر عیسیٰ ہے کہ حقتعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ دونکو بہشت مین رسولخدا صلعم کی عقد مین لاویگا او بہتر ہونا بدلی کی عورتونکا پیغمبر خدا کی عورتونسے باعتبار بعض صفاتکی کہتے ہین او وہ

ع

اور وہ فرمانبرداری پیغمبر کی ہے اور اسمین ایک محافظت حضرت کی راز کی ہے اور جمیع صفات مین بہتر نہین ہو سکتی سوا اسکے کہ پیغمبر کی عورتین بہی مسلمان اور مومنہ تہین اور
خدا تعالے مومنین کو حکم کرتا ہے کہ اپنی اہل و عیال کو ڈراوو اور تادیب کرو چنانچہ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو قوا انفسکم بچاو تم جانون اپنی گناہ
ترک کرکے واھلیکم اور لوگون اپنے کو مثل فرزند اور زوجہ اور خادم وغیرہ کے حلال اور حرام کے مسائل تعلیم کرکے اور نصیحت کرکے نارا آتش دوزخ سے وقودھا الناس جسکا ایندہن
اور روشن کرنیوالے اوسکے آدمی ہین کافر دینمین سے والحجارۃ اور پتہر گندہک کے ہین کہ آگ کے روشن کرنیوالے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ بت پتہر کے تہے جنکو کفار پرستش
کرتے تہے اور حدیث مین آیا ہے کہ رحم کرے خدا اوس مرد کو کہ اپنی گہر کے لوگونکو کہے کہ اے میرے گہر والو تمکو چاہیے کہ نماز پڑہو اور روزہ رکہو اور زکوۃ کو ادا کرو اور مسکین اور یتیم
اور ہمسایہ پر احسان کرو اور انپر مہربانی کرو شاید خدا تعالے اوس شخص کے ہمراہ بہشت مین جمع کرے اور عذاب سے سبکو رہائی دے اور روایت مین آیا ہے کہ بہت سخت عذاب قیامت کے
روز اوس شخص کو ہوگا کہ جو کوئی اپنے اہل و عیال کو جاہل رکہے اور مسائل دین اوسکو تعلیم نکرے اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی گناہون سے پرہیز کرے اور واجبات کو ادا کرے اور
اہل و عیال کو گناہون سے باز رکہے اور طاعت اور عبادت پر اونکو قائم رکہے تو قیامت کے دن وہ کہینگے اوسکو کہ خدا ہماری طرف سے تجھکو جزای خیر دے کہ دنیا مین تونے ہمکو تعلیم کیا اور خدا کے حکمون
بجا لانیکو ہمپر تاکید کی اور برائی سے تونے ہمکو منع کیا اور اوسکی سبب سے اپنی تئین اور ہمکو بچایا اس روز عذاب سے پس وہ مع اہل و عیال اپنے کے بہشت کیطرف روانہ ہو اور بہشت کی نعمتون سے
وہ ابدالآباد فائدے اوٹہائینگے اگر اپنی اہل و عیال کو تعلیم نکیا ہو تو قیامت کے روز وہ اوسکو کہینگے خدا ہماری طرف سے تجھکو جزای خیر مت دیجو کہ تونے ہمکو تعلیم نکیا اور نیکی کا
حکم ندیا اور برے کامون سے تونے ہمکو منع نکیا اور ہمکو تونے ہمیشہ کی ہلاکت اور عذاب مین ڈالا پس اوسکو مع اہل و عیال اوسکے دوزخ مین لیجائینگے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے
کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو ایک شخص مسلمانون مین سے بیٹہکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ مینے اپنی اہل و عیال کو سقدر تکلیف دی اور اونکو تعلیم کیا کہ مین عاجز ہو گیا اور رسولخدا نے
فرمایا کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہی کہ تو اونکو حکم کر جو کچہہ کہ تو اپنی نفس کو حکم کرتا ہے اور منع کر تو اونکو اون کامون سے کہ جنسے تو اپنی نفس کو منع کرتا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صادق
علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا کہ مین اپنے نفس کو تو نگاہ رکہتا ہون اور کیسے اپنی اہل و عیال کو کیونکر نگاہ رکہون فرمایا کہ حکم کر تو اونکو جو کچہہ کہ خدا نے حکم کیا ہے اونکو اور منع کر تو اونکو
اوس کام سے کہ جس سے اونکو خدا نے منع کیا ہے پس اگر اونہون نے تیرے کہنے پر عمل کیا تو تونے اونکو نگاہ رکہا اور اگر اونہون نے تیرا کہنا نمانا تو تونے ادا کیا جو کچہہ کہ تیرے اوپر واجب تہا اور
آتش دوزخ کا حال بیان کرتا ہے خدا تعالے کہ جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین کہ علیہا اوپر اوس آگ کے ملئکۃ فرشتے ہین کہ وہ موکل ہین آتش دوزخ پر غلاظ سخت کلام دوزخیون پر
شداد سخت کار اور قوی اور زبردست عذاب کرنے پر اور درد پہونچانے پر غضب اور غصہ والے اور بیرحم دوزخیون پر اور ایسے لا یعصون اللہ نافرمانی کرینگے خدا کی ما امرھم اوس امر
مین کہ حکم کرے وہ اونکو و یفعلون ما یؤمرون اور کرتے ہین وہ جو کچہہ کہ حکم کئے جاتے ہین اور کچہہ ڈہیل اوسکے بجا لانے مین نہین کرتے اور پہلے جملے سے مراد یہہ ہے کہ کفار کے عذاب سے جو حکم
خدا اونکو فرمائے تو نافرمانی نہین کرتے ہین اور یا یہہ کہ خدا کی حکمونکو قبول کرتے ہین اور لازم پکڑتے ہین اور اونسے انکار نہین کرتے ہین اور دوسرے جملے سے مراد یہہ ہے کہ خدا تعالے زمانہ آئندہ مین جو اونکو
حکم فرمائے تو اوسکو بجا لاتے ہین اور یا یہہ کہ اس کام کو کرتے ہین کہ جسکا اونکو حکم ہوتا ہے اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے ملائکہ کے معصوم ہونے پر گناہ سے اور اوس روز کفار کو کہا جائیگا کہ
یا ایہا الذین کفروا اے وہ لوگو کہ کافر ہوئے ہو لا تعتذروا الیوم عذر کرو تم آجکے روز کہ عذر تمہارا قبول نہوگا اور کچہہ فائدہ نہین بخشتا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت دوزخ کے فرشتے کفار
کو دوزخ کے کنارے پر لائینگے تو وہ عذر کرنا شروع کرینگے اور عذر کرکے خواہش خلاصی کی کرینگے حقتعالے زبانی فرشتون کی اونکو کہیگا کہ اے فرقہ مت کرو کہ عذر تمہارا قبول نہین
ہوا کہ دنیا مین ہمنے تمہارے پاس کتابین اور پیغمبر بہیجے اور تمکو اس روز سے ڈرایا لیکن تمنے قبول نکیا پس آجکے روز تمہارا کوئی عذر باقی نہین ہے تاکہ اوسکی وسیلہ سے اپنی تئین عذاب سے رہائی دو
انما تجزون سوای اسکے نہین کہ بدلا دئے جاوگے ما کنتم تعملون جو کچہہ کہ تم عمل کرتے تہے دنیا مین کہ کفر اور گناہ کرتے تہے اور اب مومنین کیطرف خطاب کرتا ہے یا ایہا الذین امنوا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر توبوا الی اللہ توبہ کرو تم طرف خدا کے گناہون سے توبۃ نصوحا توبہ خالص تمام واسطے خوشنودی خدا کے کہ پہر گناہ کرنیکا ارادہ
نکرو اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچہے گئے فرمایا کہ بندہ توبہ کرے اور پہر گناہ نکرے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا کہ توبہ نصوح
یہہ ہے کہ باطن آدمی کا اوسکے ظاہر کی مانند بلکہ افضل اوس سے ہو اور فرمایا کہ جسوقت توبہ کرے بندہ توبہ نصوح تو دوست رکہیگا اوسکو خدا پس پردہ ڈالدیگا
دنیا اور آخرت مین کسیتے پوچہا کہ کیونکر پردہ ڈالدیگا اوسپر فرمایا کہ وہ فرشتے کہ جو اوسکے اعمال کو لکہتے ہین اونسے گناہ اوسکے بہلا دیگا اور اوسکی اعضا پر وحی کریگا کہ اوسکی
گناہونکو چہپا دو اور وحی کریگا اوس زمین پر کہ جسپر وہ گناہ کرتا تہا کہ چہپا دے تو اون گناہونکو کہ جسپر وہ کرتا تہا پس ملاقات کریگا وہ خدا سے اسطرح سے کہ اوسپر
کوئی گناہ نہوگا کہ جسکی گواہی کوئی دیوے اور معاذ بن جبل نے رسولخدا صلعم سے پوچہا کہ حقیقت توبہ نصوح کی .. کیا ہے فرمایا کہ توبہ کرے توبہ کرنیوالا اسطرح سے کہ
پہر گناہ کی طرف رجوع نکرے جیسے کہ شیر پستان کیطرف رجوع نہین کرتا ہے بعد دوہنے کے اور بعضی کہتے ہین کہ توبہ نصوح سے مراد توبہ نصیحت کرنیوالی ہے آدمی کے نفس کو

اور بعضی کہتے ہین کہ توبہ نصوح سے مراد یہہ ہے کہ گناہ ہمیشہ توبہ کرنیوالیکے پیش نظر ہو اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک اعرابی سے سنا تہا کہ کہتا تہا اے خدا
مینے توبہ کی اور بخشش چاہتا ہون مین تجسے گناہونسے یہہ سنکر اوسکو فرمایا کہ اے شخص زبان سے جلدی جلدی توبہ کرنی توبہ جہوٹونکی ہے اوس شخص نے کہا کہ یا امیر المومنین پہر توبہ کیا ہے
فرمایا کہ توبہ چہہ چیزین جمع کرتی ہے اول تو پشیمانی گناہون گزشتہ پر دوسرے جو فرایض مثل نماز اور روزہ وغیرہ کے نہین کیے گئے ہین اونکو بجا لائے تیسرے آدمیونکے حقوق جو
اپنے ذمہ رکہتا ہے اونکو ادا کرے اور اون لوگونکو پہونچادے چوتہے بحل کرنا اون لوگونسے کہ جنکا اپنے ذمہ کچہہ رہگیا ہے یا کسیکو ستایا ہے یا کسیکی غیبت کی ہے پانچوین
ارادہ مصمم یہہ کہ پہر گناہ نکرے چہٹے یہہ کہ اپنے نفس کو گلا دے طاعت خدا مین جیسے کہ اوسکو پرورش کیا ہے خدا کی نافرمانی مین اور چکہا اوسکو تلخی طاعتونکی جیسی کہ
چکہائی ہے اوسکو شیرینی گناہونکی اور شبہہ نہین ہے یہہ توبہ کامل ہے اور حقیقت مین توبہ یہی ہے کہ گزشتہ گناہون پر نادم ہو اور آیندہ گناہ نکرنیکا عزم بالجزم ہو
اور حقوق خدا اور حقوق ناس کو ادا کرے اور بعضی آدمی کہتے ہین کہ نصوح ایک آدمی کا نام تہا اوسنے توبہ خالص کی تہی اوسکی توبہ کیلئے خدا فرماتا ہے کہ توبہ کرو تم
مثل توبہ نصوح کی اس صورت مین توبہ مضاف ہوگا طرف نصوح کے بلکہ مثل کا لفظ بہی مقدر جانتا ہوگا توبہ کے لفظ سے پہلے اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ توبہ نصوح
ہر گناہ کو پوشیدہ کرتی ہے جو کہ توبہ کرنیوالے سے صادر ہوا ہو اور کہا کہ وہ قرآن مین موجود ہے یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عَسٰی رَبُّکُمْ قریب ہے پروردگار تمہارا
جسوقت کہ تم توبہ کرو اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ یہہ پوشیدہ کرے وہ تمسے سَیِّاٰتِکُمْ گناہ تمہارے وَیُدْخِلَکُمْ اور داخل کریگا وہ تمکو جَنّٰتٍ بہشتون مین کہ ہمیشہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ
جاری ہین نیچے درختون اونکے سے نہرین یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ جسدن کہ نہ رسوا کریگا خدا پیغمبر کو عذاب کرکے اور اوسکی شفاعت کو قبول نکرکے بلکہ اوسکو نہایت
معزز اور مکرم کریگا اور واسطے بخشش گنہگاران امت کے تاج شفاعت کا اونکے سر پر رکہیگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وہ ہمراہ اوس نبی کے اونکا
نبی پہ ہے یعنی جسدن کہ نہ رسوا کریگا خدا پیغمبر کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ ہمراہ اوسکے اسواسطے کہ مومنین بہی ہمیشہ بہشت مین ہونگے اور بعضے کہتے ہین
والذین آمنوا معہ مبتدا ہے اور خبر اوسکی بعد اوسکے یہہ قول خدا کا ہے کہ نُوْرُہُمْ یَسْعٰی نور مومنین کا کہ جو عطا کریگا اونکو خدا دوڑتا ہوگا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ آگے
آگے اونکے وَبِاَیْمَانِہِمْ اور ساتہہ دست راست اونکے کے جسوقت کہ صراط پر سے گزرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نور سے مراد ائمہ مومنین
ہین یعنے دوڑتے ہونگے امام مومنین آگے اون مومنین کے اور دست راست اون مومنین کے اور اونکو ہمراہ لیکر بہشت مین داخل کرینگے اور حضرت امام محمد
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کیواسطے اوس روز نور ہوگا اوسنے نجات پائی اور ہر مومن کیواسطے اوس روز نور ہوگا یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ مومنین رَبَّنَا اے
پروردگار ہمارے اَتْمِمْ لَنَا تمام کر تو واسطے ہمارے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی توفیق طاعت کی دے تو ہمکو کہ سبب حاصل ہونے نور کا ہے وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے تو واسطے ہمارے گناہ
ہمارے اور اونکے سبب سے ہمکو ہلاک مت کر اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے توفیق دینے پر اور گناہونکے بخشنے پر اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ
جسوقت صراط پر سے گزرینگے تو نور منافقونکا جاتا رہیگا اور مومنین خوف کرینگے کہ ایسا نہو کہ نور ہمارا بہی جاتا رہے یا کم ہوجائے اسواسطے کہ وہ دعا کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے
تمام کر تو واسطے ہمارے نور ہمارا اور اوسکو کم مت کر یہانتک کہ ہم صراط پر سے گزر جائین اور کفار اور منافقین باوجود ان نصیحتونکے غفلت سے بیدار نہین ہوتے تہے اسلیے
خدا تعالے بعکی فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اے پیغمبر بلند قدر جَاہِدِ الْکُفَّارَ جہاد کر تو کافرونسے تلوار سے وَالْمُنٰفِقِیْنَ اور منافقون پر جہاد کر تلوار سے یا اونکا راز ظاہر کرکے اور یا
اونپر حدین قایم کرکے اور کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین منافقون پر حدین بہت جاری ہوتی تہین اسواسطے کہ وہ ممنوع چیزونکو بہت اختیار کرتے تہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے اوسکو جاہد الکفار بالمنافقین پڑہا ہے یعنے جہاد کر تو کافرونسے منافقین کے ساتہہ ہو کر اور فرمایا کہ رسولخدا نے منافقین پر کبہی جہاد نہین کیا ہے
اور دوسری روایت مین ہے کہ علی نے منافقونسے جہاد کیا ہے وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ اور سختی کرتو اوپر اون کافرون اور منافقونکے اور چشم پوشی اور نرمی اوسکی ساتہہ مت کر وَ
مَاْوٰہُمْ اور جگہہ رہنے اونکی کافرون اور منافقونکی اگر ایمان نلائین اور مومن خالص نہوجائین تو جَہَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری جگہہ پہرنیکی ہے وہ دوزخ
اور ایک تمثیل بیان کرتا ہے کافرون اور منافقون کی واسطے قصہ زن نوح اور زن لوط کے ساتہہ اور اسمین کنایہ ہے حفصہ و عائشہ کو واسطے نوح اور لوط
عورتون کے قصہ کے بیان مین کہ صحبت پیغمبر کی کچہہ کام نہین آتی ہے جسوقت کہ پیغمبر کی مخالفت اختیار کرے اور اوسکے آزار پہونچانے پر طیار
ہو چنانچہ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا واسطے اون لوگونکے کہ کافر ہوے اور وہ مثل امْرَاَتَ نُوْحٍ عورت نوح کی ہے کہ واعلہ نام رکہتی تہی وَامْرَاَتَ
لُوْطٍ اور عورت لوط کی کہ واہلہ یا والعہ نام رکہتی تہی کَانَتَا تہی وہ دونو عورتین تَحْتَ عَبْدَیْنِ نیچے حکم دو بندون یعنے نکاح مین دو بندون کے مِنْ
عِبَادِنَا بندون ہمارے مین سے صَالِحَیْنِ نیک تہے وہ دونو بندے نوح اور لوط فَخَانَتٰہُمَا پس خیانت کی اون دونو عورتون نے ان دونو بندونکی کفر اور نفاق کرکے تہہ

رہتا تہا سو یہ تہی کہ عورتین انبیا کی اس فعل بد سی پاک ہین اور منقول ہی کہ زن نوح اپنی قوم سی جا کر کہتی تہی کہ نوح دیوانہ ہی اور احوال اسکا مین خوب جانتی ہون
ہمیشہ اسکے پاس رہتی ہون اور زن لوط بھی لوط کی مہمانون خبر اپنی قوم کو جا کر دیتی تا کہ مہمانون کو رنج مین کرین اور جو کوئی ایمان لاتا اسکی خبر قوم کی پہنچا کو
جا کر کرتی تہی وہ اسکو پکڑ کر لیجاتی اور مار ڈالتی فَلَمْ يُغْنِيَا پس نہ دور کیا لوط اور نوح نی عَنْهُمَا اُن دونون عورتونسی حق صحبت کی جہت سی مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی
کسی چیز کو یعنی اسقدر مدت تک کہ انکی صحبت مین وہ دونون عورتین رہین اور انکی زوجہ اور ہمنشین اور ہمدم تہین لیکن اون دونون پیغمبرونکی راستی اور ان کی صحبت نے اون عورتونکو
کچھ فائدہ نہ بخشا آخر عذاب جلد مین گرفتار ہو کر دوزخ مین داخل ہوئی وَقِيلَ اور کہا گیا ان دونو عورتونکو بعد گرفتار ہونی عذاب کے کہ ایک تو غرق ہوئی اور دوسری
پتھر برسی اور رہا یہ کہ قیامت کے روز کہا جائیگا کہ ادْخُلَا النَّارَ داخل ہو تم آتش دوزخ مین مَعَ الدَّاخِلِينَ ہمراہ داخل ہونیوالون دوزخ کی کفار مین سی پس جو کوئی کہ پیغمبر کی مخالفت کرے
اور اسکو آزار پہنچائی اس سی علاوہ کہ مکر کی یا اسکی قریبونسی عداوت کرے اور یا اوسکی راز کو ظاہر کرے پس اگرچہ وہ اوسکی زوجہ ہوئی اسکو پیغمبر کی صحبت کا کچھ فائدہ
نہین ہی اور حال اسکا ایسا ہے جیسے کہ زن نوح اور زن لوط کا حال اور بلا شبہ یہ تمثیل بعد اتفاق حفصہ و عائشہ کی ایذای پیغمبر پر نہایت خوف دلانیکے واسطے
ہی بہت وجہ کی سات کہ جسمین ذکر کفر کا ہی اور بعد اسکی دوسری تمثیل بیان کرتا ہی خالص مومنونکی واسطی چنانچہ فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کیا ہی خدا نے
مثل کو لِلَّذِينَ آمَنُوا واسطی اُن لوگون کی کہ ایمان لائی ہین اور وہ مثل امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ عورت فرعون کی یعنی آسیہ دختر مزاحم کہ ایمان خالص کی جہت سے بہشت کی بلند درجون تک
پہنچی اور فرعون کی صحبت نی اسکو ضرر نہ کیا جیسے کہ نوح اور لوط کی نیکی و برگزیدگی نی انکی عورتونکو کچھ فائدہ نہ بخشا اور کہتی ہین کہ آسیہ حضرت موسی کی پہوپہی
تہی اور منقول ہی کہ جسوقت زمانہ فرعون مین جادوگرون نی جادو دکھلایا اور حضرت موسی نی اپنا عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہو گیا اور جادوگرون نے لاٹھیان اور رسیان ڈالکر
سانپون کیطرح دکھائی تہین وہ عصا اژدہا بنکر سبکو نگل گیا تو حال دیکہکر آسیہ ایمان لائی اور ایکمدت تک اوسنی ایمان اپنا فرعون سی پوشیدہ رکہا اور جسوقت فرعون
اسکی ایمان پر مطلع ہوا تو اسکو کہا کہ موسی کی دین کو ترک کر وہ اس سی نہ پہری اسکو دہوپ مین ڈالدیا حقتعالی نے ملائکہ کو فرمایا کہ اسکی اوپر اپنی پرونسی سایہ کرین اور بعد اسکے
فرعون نی حکم دیا کہ اسکی سینہ پر بڑا سا پتہر رکہین آسیہ نی جسوقت وہ پتہر دیکہا تو دعا کی درگاہ خدا مین اور فرعونیون سی اپنی نجات چاہی اور بہشت مین اپنی داخل ہونیکی
درخواست کی خدا تعالی سی جیسی کہ فرماتا ہی خدا تعالی اِذْ قَالَتْ یاد کر جسوقت کہا آسیہ نی رَبِّ ابْنِ لِي ای پروردگار میرے بنا تو واسطے میرے عِنْدَكَ نزدیک اپنی بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
ایک گہر بیچ بہشت کے اور اپنی قرب مین مجکو جگہ دے وَنَجِّنِي اور نجات دے تو مجکو مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ فرعون سی اور کردار بد اوسکی سی کہ کفر اور ظلم ہی بدون جرم کی وہ عذاب
کرتا ہی وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ اور نجات دے تو مجکو قوم ظالمون کی سی کہ وہ قبطی ہین فرعون کی قوم کی آدمی اور کہتی ہین کہ حقتعالی نی اسکی جانکو قبض کیا اور پتہر اُس بیچاری
اور آسیہ نے فرعون کی عذاب کا درد نہ دیکہا اور بعضی تفسیرون مین مذکور ہی کہ حقتعالی اسکو آسمان پر لیگیا معہ اسکی بدن کے اور اب وہ بہشت مین ہی اور بہشت کی نعمتونکو کہاتی پیتی ہی
اور یہ آیتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ کسیکی نیکی دوسری آدمی کو فائدہ نہین بخشتی یعنی کسی شخص کے نیک ہونی سی دوسری آدمی کو فائدہ نہین پہونچتا اور نہ ایک شخص
کی بدی دوسری شخص کو ضرر پہونچا سکتی ہی اور دوسری مثل کو بیان کرتا ہی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ اور مریم بیٹی عمران کی الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا جسنی نگاہ رکہا عورت
اپنی کو حرام سی فَنَفَخْنَا فِيهِ پس پہونکا ہمنی بیچ اُس فرج اسکی کی یا اوسکی گریبان مین یا اوسکی آستین مین مِنْ رُوحِنَا روح اپنی سی کہ پیدا کیا تہا ہمنے
اوس روح کو یعنی جبرئیل کو ہمنی حکم کیا کہ روح کو آستین مین پہونکے اور مسیح اوس سی پیدا ہوا وَصَدَّقَتْ اور سچا پایا اور تصدیق کی اوسکی مریم نی بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا ساتہہ باتون پروردگار
اپنی کی یعنی جو احکام کہ انجیل سی پہلی انبیا پر جبرئیل لایا تہا اوسکی تصدیق کی اور اعتقاد کیا وَكُتُبِهِ اور تصدیق کی ساتہہ کتابون اوسکی کے انکو سچا جانا اور
انکا اعتقاد کیا جو کتابین کہ انجیل سی پہلی انبیا پر نازل ہوئی تہین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اس کتاب سی انجیل ہی وَكَانَتْ اور تہی وہ مریم مِنَ الْقَانِتِينَ
فرمانبردارون مین سی خدا کی اور ہمیشہ عبادت کرنیوالون طائفہ سی تہی اور قانتین کہ جمع مذکر کا صیغہ سی تغلیبا آیا ہی اور اشارہ ہی طرف اس امر کی کہ طاعت
مریم کی کامل مردون کی طاعت سی کم نہین تہی یا یہ کہ مریم کی باپ دادا قانتین تہی صلاح اور تقوی سی آراستہ اور مریم انکی نسل سی پیدا ہوئی اور مریم اولاد مین ہارون برادر موسی
کی تہی اور معاذ بن جبل نی روایت کی ہی کہ وقت نزع خدیجۃ الکبری کی رسول خدا اوسکے پاس گئی اور فرمایا کہ ای خدیجہ مین کراہت کرتا ہون اس حادثہ سی کہ تجہپر نازل ہوا ہے
اور خدا تعالی نی اس کراہت کے ضمن مین بہت سی خیر کا ارادہ کیا ہی جسوقت تو اپنی سوتنون کی پاس پہونچے تو انکو میرا سلام پہونچا خدیجہ نی کہا کہ یا رسول خدا وہ تین کون ہین
فرمایا کہ مریم دختر عمران اور آسیہ دختر مزاحم اور کلثوم یا حلیمہ خواہر موسی اور مشہور نام خواہر موسی کا کلثوم ہی اور یہی روایت بحر الفقیہ کی روایت مین ہی اور ابو موسی نی رسولخدا سی روایت کی ہی کہ مردون
مین سے بہت کامل ہوئی لیکن عورتون مین سی کامل نہین ہوئی ہین مگر چار عورتین آسیہ دختر مزاحم زوجہ فرعون اور مریم دختر عمران اور خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ بنت محمد فرمایا حضرت نے

کہ افضل بہشت کی عورتوں کی چار ہیں خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ دختر محمد اور مریم دختر عمران اور آسیہ دختر مزاحم زن فرعون اور مقاتل مفسر اہلسنت سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اس تمثیل میں حکم کیا ہی حفصہ اور عائشہ کو کہ تم مانند زن نوح اور زن لوط کی مت ہو خیانت کرنی میں بلکہ زن فرعون اور مریم کی طرح فرمانبردار رہو اور صاحب کشاف کہتا ہی کہ اس تمثیل کی ضمن میں کنایہ ہی حفصہ اور عائشہ کیطرف اس سورہ کی اول میں ذکر ہوا ہی اور عتاب ہی انکو اس امر پر کہ جو انسی صادر ہوا ہے کہ انہوں نے آپسمیں اتفاق کر کی اور ایک نے دوسرے کی مدد کر کی پیغمبر خدا کو آزار پہنچایا ہی سورۃ الملک یہہ سورہ مکی ہی اور اسمین تیس آیتیں ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہی قیامت کی روز نجات پاوے اور ملائکہ کی پرونپر کھڑا ہو اور جنت میں منہ کا یوسف کی حسن کے مانند ہو اور امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سورۃ الملک مانعہ ہی اسواسطے کہ منع کرتی ہی اپنی پڑہنے والیکو عذاب قبر سے اور توریت میں نام اسکا سورۃ الملک ہے جو کوئی اس سورہ کو شب کو پڑہی بہت زیادہ ہو جاوے اور خوشحال اور مرفہ الحال ہو اور اسکو غافلوں میں سے نہ لکھیں اور میں اس سورہ کو بعد نماز عشا کی پڑہتا ہوں اور جو کوئی اس سورہ کو شب و روز میں تلاوت کرے وقت جسوقت قبر میں کہیں تو منکر و نکیر اسکی سر ہانے ہوں اور پاؤں اس شخص کی کو یا ہو کر کہیں کہ تمہارا اسمیں قابو نہیں ہی اسواسطے کہ یہہ بندہ میری راہ سے سجدے کرتا ہوتا تھا اور سورۂ ملک پڑہتا تھا ہر شب اور روز اور جسوقت شکم کی طرف آوین تو شکم انکو کہی تمہارا قابو اس بندہ پر نہیں اسواسطے کہ مجکو اس نی ظرف سورۂ ملک کا کیا تھا اور جسوقت اسکی زبان کیطرف آئیں تو وہ انکو کہی کہ تمکو اس بندہ پر کوئی راہ نہیں ہی اسواسطے کہ یہہ سورۂ ملک پڑہتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک کو فرض نماز میں پڑہے سونے سے پہلے وہ ہمیشہ حفظ خدا میں ہو صبح تک اور رفاقت کے روز خدا کے امن میں ہو یہانتک کہ بہشت میں داخل ہو اور اس سورہ کو منجیہ بہی کہتے ہیں اسواسطے کہ نجات دینے والی ہی اور سورۂ واقیہ بہی کہتی ہیں اسواسطے کہ نگاہ رکہنے والی ہی عذاب قبر سے کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ یہ واقعہ من عذاب القبر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبَارَكَ بابرکت اور بزرگ ہی صفات مخلوقات سے اپنی ذات اور صفات میں الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وہ شخص کہ بیچ ہاتہہ قدرت اسکیکے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی اور جمیع امور میں اسکا تصرف ہی اسواسطے کہ اسکا علم اور قدرت ہر چیز کو گہیری ہوئی ہی اور تمام موجودات کیطرف اسکی نسبت برابر ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر ہر چیز کی امادہ کرنی کی قَدِيْرٌ قدرت رکہنے والا ہی اسواسطے کہ کل ممکنات اسکی زیر قدرت ہیں الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وہ خدا کہ پیدا کیا ہی اسنی موت کو وَالْحَيٰوةَ اور زندگانی کو یعنی اندازہ کیا ہی موت اور زندگانی کا اور کہتی ہیں مراد موت سے وہ ہی جو دنیا میں اور زندگانی انکی آخرت میں یا موت نطفہ ہی اور زندگانی اسمیں روح کا داخل کرنا ہی اور کہتے ہیں کہ مراد اس موت سے وہی ہی جو کہ بعد زندگانی کی ہی اور اس صورت میں مقدم کرنا موت کا حیات پر اسواسطے ہی کہ موت تہرسی زیادہ دیکہ ہی اور حضرت امام محمد باقر نے یہہ فرمایا ہی کہ خدا نے زندگانی کو موت سے پہلے پیدا کیا ہی اور فرمایا کہ زندگی و موت خدا کی مخلوقات میں سے ہیں جسوقت موت آئی اور انسان میں داخل ہوئی تو کی جس چیز میں داخل ہی اسمین زندگانی نکلجاتی ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ خدا تعالی نے موت کو گوسفند کی صورت میں پیدا کیا ہی اور جس چیز پر گذری اور لگے جس جس کو بہو نجی وہ مر جاتا ہی اور زندگی گہوڑی کی صورت میں پیدا کیا ہی اور وہ جس چیز پر گذرتی ہی اور بو اسکی جس چیز کو پہونچتی ہے وہ زندہ ہو جاتی ہی اور بعضی تفسیر میں لکہا ہی کہ موت اور حیات دونو ایک کیفیت موجودہ ہیں اور نسبت انمیں تضاد کی ہی اور بعضے کہتی ہیں کہ مراد اسجگہ موت و حیات سے دنیا اور آخرت ہی یعنی حق تعالی نے دنیا اور آخرت کو پیدا کیا ہی لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزماوی تمکو یعنی تمسے معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کون تم میں نیک زیادہ ہی باعتبار عمل کی علامتیں واقع ہوئے ہی یعنی تاکہ ظاہر ہو خلوص تمہارا کون سا زیادہ خالص ہے عمل میں اور کون سا خالص واسطے رضامندی خدا کی عمل کرتا ہی اور کون سب واجبات کو بجا لاتا ہے اور سب حرام امور سے پرہیز کرتا ہی اور کسکی پرہیز گاری زیادہ ہی اور کون طاعت و عبادت خالص خدا میں زیادہ مشغول ہوتا ہے اور رسول خدا سے احسن عملا کے معنی پوچھی گئے تو فرمایا کہ نیک زیادہ عمل میں اور تمام تر عقل میں اور زیادہ ہیبت خدا کی خوف میں اور جس چیز کو خدا نے حکم کیا ہی اور منع کیا ہی اسمیں بہت نیک ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اس سے یہہ نہیں ہی کہ زیادہ عمل ہو بلکہ زیادہ نیک اور خالص زیادہ عمل ہو اور نیت درست ہو اور ریا رکہنا عمل کا یعنی یہ ارادہ نہو کہ کوئی اس عمل میں تعریف میری کری یہانتک کہ خالص ہو جاوے اور عمل خالص یہی ہی کہ جسپر زیادہ تعریف چاہنی کا نہو سوا خدا کے کسی سے اور نیت افضل ہی عمل سے اسواسطے کہ حقیقت میں نیت ہی عمل ہی اور بعد اسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی قل کل یعمل علی شاکلتہ یعنی کہہ تو کہ ہر ایک عمل کرتا ہی اوپر نیت اپنی کی خلاصہ یہہ ہے کہ خدا تعالی نے تمکو زندگانی بخشی تاکہ ہو تم عمل نیک پر قادر اور موت کو تمپر غالب کیا تاکہ عمل بد پر عمل نیک کو اختیار کرو اسواسطے کہ بعد اسکی یہہ زندہ ہونا اور جزای اعمال پانی کی ہی اور وقوع ہونا اسکا ضروری ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی بدلا لینی میں گنہگار دونسی پس کوئی عمل بد کرنیوالا اسکو عاجز نہیں کر سکتا الْغَفُوْرُ بخشنے والا گنہگار و نکو بعد توبہ کی الَّذِیْ خَلَقَ جسنی پیدا کیا ہے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمانوں کو طِبَاقًا تہ برتہ یعنی ایک پر دوسرے کو اور یہہ حال واقع ہوا ہی اسم فاعل کی معنی میں اور جمع طبق کی ہی یا طبقہ کی اور مصدر اسکا محذوف ہو کا یعنی ذات طباق اور کعب الاحبار سے منقول ہے کہ آسمان اول منجمد ہی ستو اور دوسرا سفید ہو کا ہی اور تیسرا لوہی کا اور چوتہا تانبا کا ہی اور پانچواں چاندی کا ہی اور چھٹا زرد کا ہی

اور ساتوان یاقوت سرخ کا ہی اور ساتوین آسمان سی عرش تک سات حجاب ہین اور ہر حجاب مین صحرا اور بیابان ہین ہر ایک کا کہ انتہا اونکی کوئی خدا جانتا ہی اور ہر ایک مین فرشتونکا جوان
حجابون پر موکل ہے فیطاطروس ہی اور آسمانونکی مضبوطی بیان کرتا ہے مَا تَرٰی نہیں دیکہتا ہی تو ای بندہ فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ بیچ پیدا کرنی خدا کے آسمانونکو مِنْ تَفٰوُتٍ کوئی اختلاف
اور خلل اور کجی اور ناہمواری بلکہ سیدہی اور درست اور برابر اور آپسمین مناسب او مضبوط اور صاف اور منتظم ہین موافق مصلحت اور حکمت کے اور رحمان کا ذکر کرنا ضمیر کی جگہہ واسطی تعظیم
ہی اور اشارہ ہی طرف اس امر کی کہ اپنی تفضل اور رحمت سے واسطی مخلوقات کے پیدا کئے ہین فَارْجِعِ الْبَصَرَ پس پہیر تو بینائی کو اور نظر کر تو اپنی آنکہونکو پہیر کر طرف اونکی دوبارہ هَلْ تَرٰی
کیا دیکہتا ہی تو مِنْ فُطُوْرٍ کوئی شگاف اور خلل یعنی اگر تجکو شبہ ہو ہماری خبر کر نمین کہ اونمین کوئی شگاف اور خلل نہین ہے تو دوبارہ اونمین خوب نظر کر ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ پہر پہیر تو بینائی
اور نظر کر غور سے طرف آسمانونکی کَرَّتَیْنِ مکرر اور مراد مکرر دیکہنی سے کثرت سے دیکہنا ہی یعنی کئی مرتبہ ایکمرتبہ بعد دوسری مرتبہ کے اور کرتین منصوب ہی مطلق المصدریۃ ہی اور جسقدر بہت نظر کر
تو مگر کئی مرتبہ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ پہریگی طرف تیری بینائی خَاسِئًا خیرہ اور دہندلی ہوکر وَّهُوَ حَسِیْرٌ اور وہ واماندہ اور تہکی ہوئی ہوگی اور خاسئًا حال واقع ہوا ہی اور مراد بصر سے
آنکہہ ہے ہر چند نگاہ کریگی لیکن کوئی عیب اور خلل اونمین نہ پائیگی یہانتک کے نظر کرنے کرتی تہک جائیگی اور عاجز ہو جائیگی وَلَقَدْ زَیَّنَّا اور البتہ تحقیق آراستہ کیا ہی یعنی نہایت زینت کی السَّمَآءَ
الدُّنْیَا آسمان نزدیکتر کو یعنی پہلی آسمان کو جو کہ زمین کی نزدیک ہی بِمَصَابِیْحَ ساتہہ چراغون کے کہ وہ ستارے روشن ہین مثل چراغونکی چمکتی وار رات کیوقت اور اگرچہ ستارے اور آسمانون مین بہی جڑے
ہوے ہین لیکن زینت سب ستارونسی دنیا کے لوگونکی نظرون مین پہلے ہی آسمانکو ہے کہ اور آسمانونکی ستارونکی جگہہ پہلی آسمانہی سے معلوم ہوتی ہے وَجَعَلْنٰهَا اور کیا ہمنی اون ستارونکو رُجُوْمًا
لِّلشَّیٰطِیْنِ مارنیکی واسطے شیطانونکے جو چوری سے ملائکہ کے کلام سننی کا قصد طرف آسمان کے کرتے ہین یعنی شعلے اون ستارونسے جدا ہوکر شیطانون پر گرتے ہین جیسے شعلہ آگ کا آگ سے
جدا کرین اور آگ اپنی جگہہ پر بدستور باقی رہے اسواسطی کہ ستارے آسمانونمین جڑے ہوئے ہین وہ اپنی جگہہ سے جدا نہین ہوسکتی مگر جسوقت کہ قیامت قائم ہوگی اوسوقت سب گر پڑینگے اور
یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہمنی اون ستارونکو گمان سے بات کہنی واسطی شیاطین انس کے کہ وہ نجومی لوگ ہین یعنی یہہ ستارے گمان ہین کہ نجومی انکی حرکات اور اوضاع سے گمان کیجا ہین اور اوس
گمان اور ظن اپنے سے اور لوگونکو خبر دیتے ہین کہ فلانا ستارہ فلانی جگہہ ہے اوسکا یہہ اثر ہے اور رجوم جمع رجم کی ہے سو رجم کے معنی گمان سے بات کہنی ہین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ خمسۃ
سادسہم کلبہم رجمًا بالغیب اور محمد بن کعب سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونہون نے قسم بخدا نہین ہے کسیکو آسمان اور زمین کے رہنے والون مین سے کوئی ستارہ کہ اوس سے دریافت کرکے کہی کہ یہہ ستارہ میرے
اوپر اسلئے ہے کہ غیب کی خبر دیتا ہون بلکہ وہ لوگ کہانت کو طلب کرتے ہین یعنی شیاطین سے سنکر کہتے ہین اور ستارونکو باعث اوسکا کہتے ہین اور اوسکو سبب غیب کا ٹہیراتے ہین وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ اور طیار کیا ہے ہمنی واسطی اون شیاطین جن اور انس کے بعد جلنے کے یا بعد گمراہ ہونیکے اور گمراہ کرنے اونکے کی عَذَابَ السَّعِیْرِ عذاب دوزخ جلانیوالیکا آخرت مین اور کفار جو شیاطین کے
فرمانبردار ہین اسواسطی کہ بعد شیاطین کے کفار کو بہی وعدہ عذاب کا دیتا ہے وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور واسطی اون لوگونکے کہ کفر کیا ہی اونہون نے بِرَبِّهِمْ ساتہہ پروردگار اپنے کے عَذَابُ جَهَنَّمَ
عذاب دوزخ کا ہی وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور بری جگہہ پہرنیکی ہے وہ دوزخ کفار کیواسطی اور بعد کفار کا حال جو کہ دوزخ مین ہوگا اوسکو بیان کرتا ہے اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا جسوقت ڈالی جاوینگے
وہ کفار بیچ اوس دوزخ کے جیسے ایندہن بیچ آگ مین ڈالتی ہین سَمِعُوْا لَهَا سنینگے وہ واسطی اوس دوزخ کے شَهِیْقًا ایک آواز گدہی کی سی جیسے وقت روشن ہونی آگ کی نکلتی
آواز سنتی ہین وَّهِیَ تَفُوْرُ اور وہ دوزخ جوش کرتا ہوگا اور اون دوزخیونکو اوپر اور نیچے کرتا ہوگا جیسے کہ گوشت دیگ مین جوش سے کبہی اوپر کبہی نیچے ہوتا ہے تَكَادُ تَمَیَّزُ قریب ہے کہ
پہٹ جاے اور متفرق اور پارہ پارہ ہو جاوے دوزخ مِنَ الْغَیْظِ غصہ سے کافرون پر كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا جسوقت ڈالی جاویگی بیچ اوس دوزخ کے فَوْجٌ جماعت اور فوج فرقونکی تو
سَاَلَهُمْ پوچہین انسے خَزَنَتُهَآ خزانہ دار اوس دوزخ کے یعنی مالک داروغہ دوزخ کا اور اوسکی ہمراہی فرشتے جو کہ دوزخ مین متعین ہین پوچہین کہ اَلَمْ یَاْتِكُمْ کیا نہین آیا تمہارے پاس
نَذِیْرٌ کوئی ڈرانیوالا پیغمبر خدا کا بہیجا ہوا کہ تمکو خدا کیطرف بلاتا اور عذاب خدا سے ڈراتا اور غرض اس سوال سے اونکا ملامت کرنا ہے کہ رنج اور غم اونکو زیادہ ہو اور جسوقت
ملائکہ اونسے پوچہینگے قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی کہ بَلٰی قَدْ جَآءَنَا کیوں نہین تحقیق آیا تہا ہمارے پاس نَذِیْرٌ ڈرانیوالا پیغمبر فَكَذَّبْنَا پس جہٹلایا ہمنی اوسکو اور اوسکے کہنی پر عمل نکیا وَقُلْنَا اور کہا
اوس پیغمبر ڈرانیوالیکو اوس سے سرکشی کرکے کہ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ نہین نازل کی ہے خدا نے اور نہین بہیجی ہے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز جو کہ تم کہتے ہو کہ بہشت ہی اور دوزخ ہی
یہہ کام کرو اور وہ کام نکرو اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم دعوی مین پیغمبری کے اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ مگر بیچ بڑی گمراہی کے آدمی ہو کر تم ایسا دعوی کرتے ہو کہین آدمی بہی پیغمبر ہوتا ہی وَقَالُوْا اور کہینگے کفار
اون ملائکہ دوزخ سی افسوس کرکے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتی ہم پیغمبرونکی فرمانیکو اور پہر ہم ایمان لاتے جیسے کہ اونکی معجزے دیکہتے تہے اور جادو گر اونکو کہتی اَوْ نَعْقِلُ یا تعقل کرتے ہم
سوچتے اور فکر کرتے اونکے کلام مین اور غور کرکے خوب سمجہتے مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ نہوتے ہم بیچ صاحبون دوزخ کے یعنی دوزخیون مین ہماری شمار نہوتی اور سمع اور عقل کا
لفظ اسواسطی آیا ہی کہ مدار تکلیف کا سمعی اور عقلی دلیلون پر ہی فرماتا ہی خدا کہ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ پس اقرار کرینگے ساتہہ گناہ اپنے کے وہ کفر ہے اور جہٹلانا پیغمبرونکا لیکن اوسوقت اقرار
اونکا کچہہ فائدہ نبخشیگا فَسُحْقًا پس دوری ہے رحمت خدا سے اور ہلاکت ہی لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ واسطے یاران دوزخ کی اور سحقًا مفعول مطلق واقع ہوا ہی فعل محذوف کا اور یہہ دعا ہی واسطی دوزخیونکی اور بعضی کہتی ہین کہ سحق نام ہی

صحرا کا ہے دوزخ مین اور یہہ آیت باطل کرتی ہی مجبریہ کے قول کو جو لوگ کہ کہتی ہین کہ کفر اور گناہ سب خدا کیطرف سے ہے اسواسطی کہ کفر اور گناہ اگر اونکی اختیار مین نہوتا تو کفار
ہم مجبور تہے اور اقرار اپنی گناہونکا نکرتے بلکہ کہتے کہ ہمارا اسمین اختیار نہتا اور خطبہ غدیریہ مین لکہا ہی کہ یہہ آیتین فی شمان علی کے حق مین ہین اور اسکی بعد کی آیت دوستان علی کی شان
مین ہے اور بعد اسکی مومنین کے وعدہ کو بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین رَبَّهُمْ عذاب پروردگار اپنے سے گناہونسے پرہیز کرکے اور طاعت کو
نہایت کرکے بِالْغَيْبِ ساتہہ غیب کے کہ اوس عذاب کو دیکہا نہین ہے اور وہ اونسے پوشیدہ ہے لیکن اوس خوف کے گناہونسے پرہیز کرتے ہین اور یا یہہ کہ ڈرتے ہین وہ ساتہہ غیب کے یعنی
جسوقت آدمیونسے غائب ہوتے ہین اور جسوقت تنہائی مین خوف کرتے ہین اور افعال بد سے پرہیز کرتے ہین اور واجبات کو ترک نہین کرتے ہین اور وجہ ملامتین کہ خوف کی
گریہ اور گناہون پر نالہ کرنا اور عذاب الہٰی کا تصور کرکے بیقرار ہوجانا یہہ سب پوشیدہ کرتے ہین اور لوگون پر ظاہر نہین کرتے تاکہ ریا سے محفوظ ہین یہہ مومنین خالص ہین
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ واسطی اونکے بخشش ہے گناہونسے وَاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور ثواب ہی بڑا کہ لذت بڑی اس جہان کی مقابلہ مین اوسکے نہایت حقیر اور بیقدر ہی اور بعضی کہتے ہین کہ اجر کبیر
اس سے آخرت کی سختیونسے اور کہتی ہین کہ کفار قریش اپنی خوش زندگانی پر مغرور ہوکر سید المرسلین کے حق مین کچہہ کچہہ باتین بنا کرتے تہے اور جسوقت کہ وحی کے وسیلہ سے کبہی تو
اونکی راز ظاہر ہوتے تو آپسمین مشورہ کرکے یہہ رائی قرار دی کہ جو کچہہ محمدؐ کے مقدمہ مین کہو آہستہ کہو تاکہ خدا اوسکا نہ سنلے اور اوسکو خبر کردے تو یہہ آیت نازل ہوئی وَاَسِرُّوْا
قَوْلَكُمْ اور چہپاؤ تم اپنی بات کو پیغمبر کے مقدمہ مین اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ یا آشکارا کرو تم ساتہہ اوسکے یہہ دونو امر اوسکی نزدیک برابر ہین اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ تحقیق وہ
جاننے والا ہے اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتہہ سینون کی باتون کی پہلے اسسے کہ زبان پر جاری ہون پس جو کوئی کہ دلونکی باتونسے واقف ہووے سو زبانی گفتگو
کیونکر پوشیدہ ہوگی خواہ آہستہ گفتگو کرین خواہ آواز بلند سے اَلَا يَعْلَمُ کیا نہ جانے سینونکی باتونکو مَنْ خَلَقَ وہ شخص کہ پیدا کیا ہے اوسنے سینونکو یا جانتا ہو بندونکی راز دل
اور مشورونکو وہ شخص کہ جسنے اونکو پیدا کیا ہے اور من خلق یعلم کا فاعل ہے اور مفعول بہی ہوسکتا ہے یعلم کا معنی مخلوق یعنی کیا نہین جانتا ہی خدا اوس شخص کو کہ جسکو پیدا کیا
ہے اور اوسکی پوشیدگیون پر مطلع نہووے وَهُوَ اللَّطِيْفُ اور حال یہہ ہی کہ وہ خدا باریک دیکہنے والا ہے جاننے والا پوشیدگیون کی حقیقتونکا اَلْخَبِيْرُ خبردار یا دیکہنے پوشیدہ چیزونکی
اور سیبویہ سے منقول ہے کہ ایکمرد شب کو درختونمین سے جاتا تہا اور ہوائی سخت آئی اور اوسنی کثرت سی پتی درختون کے گرائے اوسکی دلمین گذرا کہ کیا خدا جانتا ہی ان درختون سے کتنے
پتے گرے ہین ہاتف نے آواز دی کہ الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتونکو شمار کرتا ہے جو کہ بندونکو دی ہین هُوَ الَّذِيْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا گردانا اوسنی واسطی تمہارے زمین کو نرم اور حکم مین اور فرمانبردار کہ جسطرح چاہو اوسمین اپنا تصرف کرو بیٹہو لیٹو زراعت کرو عمارت بناؤ فَامْشُوْا پس چلو تم
فِيْ مَنَاكِبِهَا بیچ شانون اوسکی کے یعنی اوسکے اطراف و جوانب مین جو کہ بلند ہین اوسمین چلو پس جسوقت کہ خدا نے زمین کو اسطرح کی حکم مین کیا ہوا اوسکی شانون پر
جو سخت اور بلند مکان ہین چل سکہو تو اور کوئی جگہہ زمین مین ایسی نہوگی کہ وہ حکم مین نہو اور اوسپر نہ چل سکہو اور ابن عباس کے نزدیک مناکب سے مراد پہاڑ ہین اسواسطی کہ شانہ
ہر چیز کا زیادہ بلند ہوتا ہی وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ اور کہاؤ تم روزی اوس خدا کی سے کہ واسطی تمہارے مقرر کی ہے یعنی جو کچہہ زمین سے پیدا ہوتا ہی غلہ اور میوہ اور ترکاریان اوسکو کہاؤ
وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اور طرف اوس خدا کی ہے اوٹہنا تمہارا قبرونسے یعنی قیامت مین اوسکی حکم کیطرف روانہ ہوگی پس کہانے اور چلنے کی شکر کو ترک مت کرو کہ مستحق اوسکی رضامندی کے ہو
اور سوال کریگا وہ تمسی کل کو ان نعمتونکی شکر گذاری کا اب کفار کو خوف دلاتا ہے کہ ءَاَمِنْتُمْ کیا امن مین ہوگئے ہو تم اے کافرو مَنْ فِي السَّمَآءِ اوس شخص سے کہ بیچ آسمان کی ہے یعنی خدا
سے کہ تمہارے گمان مین خدا آسمانون پر ہے اور ابو جعفر اور ابو عمر اور نافع اور یعقوب نے ءامنتم کو ایک ہمزہ ممدودہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے دو ہمزہ سے اور اعتقاد مشرکین کا یہہ تہا کہ
خدا آسمان کی جانب ہے اسواسطی خدا نے اونکی اعتقاد کے موافق فرمایا کہ کیا بیخوف ہوگئے ہو تم اوس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہے اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ یہہ کہ دہسا دے تمکو زمین مین پس اوسوقت
کہ زمین مین دہنسے ہو فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ وہ زمین حرکت کرے یہانتک کہ تمکو نیچے کو لیجاوے مثل قارون کے کہ ہر روز اوسکو ایک قد کی برابر نیچے لیجاتی ہے اور قیامت تک اسیطرح چلا جائیگا اَمْ اَمِنْتُمْ
یا بیخوف ہوگئی ہو تم مَنْ فِي السَّمَآءِ اوس شخص سے کہ بیچ آسمان کی ہی تمہاری گمان مین اَنْ يُّرْسِلَ یہہ کہ بہیجے وہ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا اوپر تمہارے سنگریزہ کہ آسمان سے برسین جیسی کہ قوم لوط پر برسے تہے
فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو تم بعد دیکہنے اس عذاب کے کَيْفَ نَذِيْرِ کیونکر تہا ڈرانا میرا لیکن وہ ڈرانا تمکو فائدہ نہ بخشیگا اور نذیر مصدر کے معنی مین ہے اور اب واسطی تسلی
خاطر عاطر رسول خدا کے فرماتا ہے کہ تجہکو یہہ کیا جہٹلاتے ہین کہ پہلی امتون نے بہی اپنی انبیا کو جہٹلایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ كَذَّبَ اور البتہ تحقیق جہٹلایا پیغمبرونکو
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون لوگون نے کہ پہلے انسی تہے اور اپنی شامت افعال سے ہلاک ہوئے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر تہا عذاب میرا اور یا یہہ کہ کیونکر دیکہا تمنی انکار میرا اونپر
اور اونکی ہلاک کرنیمین اور بیخ کنی کرنیمین اور اب اپنی قدرت پر دلیل لاتا ہی کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکہتے ہین وہ اِلَى الطَّيْرِ طرف پرندونکے فَوْقَهُمْ اوپر اونکی سرونکی ہین در ہوا مین
صٰٓفّٰتٍ صف باندہے ہوئے یہہ حال واقع ہوا ہی یعنی اپنی پرونکو کہولکر پہیلاے ہوئے ہین ہوا مین جانب راست و چپ وَّيَقْبِضْنَ اور سمیٹتی ہین پرونکو جسوقت کہ ایکبار پہیلا کر

نہین تہنبا می رکہتا ہی اونکو ہوا پر اِلَّا الرَّحْمٰنُ مگر خدا بخش نے والا کہ ہر ایک پرندہ کو شکل اور ہیئت او طبیعت خاص عطا کی ہے اور اسباب اوسکے اوڑنے کو دیئے ہین اور ہوا مین طیار کیا ہی اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بِتَحْقِيق وہ خدا سات ہر چیز کی بَصِیْرٌ دیکہنے والا ہے اور سب کا بنانیوالا ہے تو جو شخص کہ ہوا پر پرندونکو تہانبنے کی قدرت رکہتا ہو وہ ہر چیز پر قادر ہی اَمَّنْ کیا کوئی شخص ہے یعنی کون شخص ہے کہ اشارہ کیا جاتا ہی طرف اوسکی کہ هٰذَا الَّذِیْ یہہ ہے وہ شخص کہ حمایت کرنیکی اعتبار سے هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ وہ لشکر ہے واسطے تمہارے اے کافرو جیسے بادشاہ کا لشکر ہوتا ہی ایسی ہی تمہاری واسطے ہو کہ یَنْصُرُكُمْ مدد کرے وہ تمہاری مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ سوای خدا بخشنے والیکے یعنے وہ کون ہے کہ جسکی طرف اشارہ کیا جاتا ہے کہ یہ ہی لشکر کفار کا اونکی لیواسطے سوای خدا کے کہ اونکو خدا کی عذاب سے بچاتی اور یہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی کافرون کیواسطے کوئی ایسا لشکر کہ عذاب خدا سے اونکو بچاتی اور مراد اوس لشکر سے بت ہین کہ جنکو وہ پرستش کرتے تھے لیکن وہ اونکی نجات دینے کی قدرت نہین رکہتے ہین اِنِ الْكٰفِرُوْنَ نہین ہین کفار اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ مگر بیچ فریب شیطان کے کہ اونکی دلونمین وسوسہ ڈالتا ہی کہ عذاب تمپر نازل نہوگا اور حال یہ ہی کہ ان کافر لوگون عجیب کیطرف نظر نہین کرتے ہو کہ تمکو یقین ہو ہماری عذاب کرنیکا مثل دہسانی اور پتہر برسانیکی اور یا کوئی ہی تمہارا ای کافرو سوای خدا کی کہ وہ تمہاری مدد کرکے عذاب خدا سے تمکو بچاتی اور کس بہروسی پر تم میری نافرمانبرداری کرتی ہو کیا تمہارا کوئی لشکر ہی کہ وہ میری عذاب کو تمسی دفع کری اَمَّنْ ایا کون شخص ہے کہ اشارہ کیا جاتا ہی طرف اوسکی کہ هٰذَا الَّذِیْ یہہ ہے وہ شخص کہ اپنی عنایت سے یَرْزُقُكُمْ روزی دیگا تمکو اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ اگر بند کرے خدا روزی اپنی کو باران رحمت کو بند کرکے اور زراعت پر آفتین نازل کرکے یعنے اگر خدا اپنی روزی کو تمسے بند کرے تو وہ کون ہی سوائے اوسکے کہ تمکو روزی دیوے بَلْ لَّجُّوْا بلکہ لڑائی کی اون کافرون نے اور ہو گئے ہین وہ فِیْ عُتُوٍّ بیچ سرکشی اور عناد کی وَّ نُفُوْرٍ اور بیچ نفرت کرنے خدا سے اوسکی بندگی کرنے مین بسبب نفرت کرنے اونکی طبیعتونکے اور اب مومنون اور کافرون کے تمثیل بیان کرتا ہی پہر قول مین کہ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ کیا پس جو شخص کہ چلتا ہی مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اوندہا گرا ہوا اوپر منہ اپنی کی کہ سر کے بل چلتا ہی اور پیش پس کو کچہ نہین دیکہتا ہی ایسا شخص اَهْدٰۤى زیادہ ہدایت اور راہ پانیوالا ہی اور زیادہ مطلب کو پہونچنے والا اَمَّنْ یَّمْشِیْ یا وہ شخص کہ چلتا ہی سَوِیًّا سیدہا کہڑا ہوا اور سب طرف اور جوانب کو اپنی دیکہتا ہی ورسلامت ہی منہ کرا اوپر پڑنے اور گرنیسے اور واقع ہی عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اوپر راہ سیدہی کہ پہونچانیوالی ہی طرف مقصود کی اور پہلی مثل واسطے کافر کے ہے اور دوسری واسطے مومن کے اور امام محمد باقرؑ نی فرمایا ہی کہ دل چار ہین ایک تو وہ کہ جسمین نفاق اور ایمان ہی اور دوسرا دل منکوس یعنے اوندہا اور تیسرا دل مطبوع یعنے زنگ آلودہ اور چوتہا ازہر الورد یعنے مطبوع دل منافق کا ہی اور ازہر الورد دل مومن کا ہی کہ جسوقت خدا دیتا ہی تو وہ شکر کرتا ہی اور بلا مین مبتلا ہوتا ہی تو صبر کرتا ہی اور منکوس دل مشرک کا ہی اور بعد اوسکی یہ آیت تلاوت فرمائی اور جو ہی کو امام موسی کاظمؑ نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ خدا تعالی نے بیان کی مثل اوس شخص کے کہ مخالفت کرے خلافت امیر المومنین سے مانند اوس شخص کے کہ چلتا ہی اوپر منہ اپنی کی نہین راہ پاتا ہی طرف مقصود کی اور کیا اوس شخص کو کہ پیروی کری اوسکی سیدہا کہڑا ہو کر چلنیوالا صراط مستقیم پر اور صراط مستقیم امیر المومنین ہے قُلْ کہہ تو اے محمدؐ هُوَ وہ خدا الَّذِیْۤ وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا ہی تمکو اوسنے وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور کیا یعنے پیدا کیا ہی واسطے تمہاری کان کو تا کہ سنو تم کلام خدا کو وَ الْاَبْصَارَ اور آنکہونکو تا کہ دیکہو تم قدرت خدا کی عجائب مخلوقات کو وَ الْاَفْـِٕدَةَ اور دلونکو تا کہ خدا کی کلام کو سمجہو اور اوسکی معانی مین تامل کرو اور نصیحت پکڑو قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تہوڑا سا شکر کرتی ہو تم اون نعمتونکا اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنے شکراً قلیلاً اور ما زائد ہی قُلْ کہہ تو ای محمدؐ اگر کفار قریش جواب نہ دیوین اور نہ کہین کہ رازق اور ناصر ہمارا خدا ہی کہ هُوَ الَّذِیْ وہ خدا ہی وہ شخص ہے کہ رازق اور ناصر تمہارا ہی کہ ذَرَاَكُمْ پیدا کیا ہے اوسنے تمکو فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے اور ہر ایک کو اوسپر ساکن کیا اور ایک کار سپرد کیا تا کہ اوسکی عبادت کرو وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ اور طرف اوسیکی جمع کئے جاوگے تم قیامت کے روز نہ اوسکی غیر کیطرف اور جزا اپنی اعمال کی پاوگے وَ یَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین مشرکین پیغمبر سے اور اوسکی اصحاب سے ہنسی کے راہ سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہہ وعدہ دہسجانے اور پتہر برسنے کا یا وعدہ قیامت کا اور جزا پانیکا اپنے اعمال کے قیامت کے روز اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے اس دعوے مین قُلْ کہہ ای محمدؐ کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہین کہ جاننا وقت عذاب کا دنیا مین یا جاننا قیامت کا کہ کب ہوگے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے اور وہ ہی جانتا ہے دونون کے وقتونکو سوای اوسکی اور کوئی نہین جانتا ہی وَ اِنَّمَاۤ اَنَا اور سوای اسکی نہین کہ مین نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ڈرانیوالا ہون ظاہر یعنے مین فقط ڈرانیوالا ہون عذاب سے دنیا اور آخرت کے اور عذاب دنیا اور قیامت کے وقت کو مین نہین جانتا ہون اور اب خدا تعالی اونکی حال کا ذکر کرتا ہی وقت نازل ہونی اور دیکہنے عذاب کے چنانچہ فرماتا ہی کہ فَلَمَّا رَاَوْهُ پس جسوقت دیکہین وہ کفار اوس عذاب وعدہ کئی گئی کو دنیا مین یا آخرت مین زُلْفَةً جسوقت کہ نزدیک ہونیوالا ہو اون لوگون کے تو سِیْٓـَٔتْ بد اور زشت کئے جائین وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا منہ اون لوگونکے کہ کافر ہوئی یعنے وہ عذاب برا کردیوے منہ تمکو اور اونکی چہرے سیاہ ہو جائین اوسکی دیکہتے ہی وَ قِیْلَ اور کہا جاوی یعنے مومنین کہین اونکو کہ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ یہہ وہ ہی کہ تھے تم ساتھ اوسکی تَدَّعُوْنَ طلب کرتے اور اوسکو مانگتے اور یا یہ کہ دعوی کرتے تھے کہ بسبب اوسکے ہم برباد ہونگی و دوبارہ

زندہ ہو کر نہ اوٹھینگے اور پہلی اعتبار سے تدعون مشتق دعا سے ہے اور دوسری اعتبار سے مشتق دعوی سے ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ دیکھنا عذاب کا قیامت کے دن ہوگا اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے شریک سے نقل کیا ہے کہ اعمش نے بیان کیا کہ معنے اور مراد اس آیت سے یہہ ہے کہ جسوقت دیکھا انکار کرنیوالون خلافت علی نے قرب و منزلت اور مرتبہ علی بن ابیطالب کا خدا کے نزدیک تو چہرے اونکے سیاہ ہوگئے نہایت کینہ اور حسد سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت دیکھا اونھون نے قرب مکان اور مرتبہ امیر المومنین کا نزدیک پیغمبر کے تو سیاہ ہو گئے چہرے اون لوگونکے کہ علیؑ کے فضیلت اور بزرگی کو جھٹلاتے تھے اور انکار کرتے تھے اور قمی نے لکھا ہے کہ قیامت کے روز دشمن علیؑ کے جسوقت نظر کرینگے طرف اوسکی اور طرف اوس چیز کی کہ خدا اوسکو عنایت کریگا مرتبہ بزرگ اور اوسکی ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور وہ حوض کوثر پر دوستون کو اپنے سیراب کرتا ہوگا اور دشمنونکو وہانسے ہانکتا ہوگا تو سیاہ ہوجائینگے منہ اوسکے دشمنونکے اور کہا جائیگا اونکو کہ هذا الذی کنتم بہ تدعون منزلته و موضعه و اسمه یعنے یہہ وہ ہے کہ تھے تم ساتھ اوسکے دعوی کرتے مرتبہ اوسکے کا اور مقام اوسکی کا اور نام اوسکے کا اور کہتے ہین کہ ہمیشہ کفار رسول خدا کے اور اونکے اصحاب کی مرنیکی آرزو کرتے تھے خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد اون کفار سے کہ اَرَاَیْتُمْ کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو تم مجھکو کہ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے مجھکو خدا وَمَنْ مَّعِيَ اور اون لوگونکو کہ ہمراہ میرے ہین اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور مہربانی کرے ہمپر اور ہماری اجل مین دیر کرے تو فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پس کون ہے کہ پناہ دیوے کافرونکو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ عذاب دردناک سے کہ کفر کے سبب سے مستحق اوسکی ہوئے ہون یعنے ہمکو خدا مارے یا جلائے اوسکو اختیار ہے لیکن تم عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہو ہمارا مرنا تو تمکو فایدہ نہین دیسکتا ہے جسوقت کہ تم کافر ہوئے اگر ہم مرجاینگے تو تمکو کیا حاصل ہے تم تو بسبب کفر کے ہمارے مرنیکے بعد بھی عذاب سے نجات نہین پا سکتے ہو البتہ اگر ایمان لاؤ تو نجات پا سکتے ہو پس ہماری مرنیکی آرزو کرنے بیفایدہ ہے اور اگر ہم مرگئے تو سراسر فائدہ اور سعادت ہمکو حاصل ہے کہ بہشت کی نعمتون سے لذت پائینگے قُلْ کہہ تو اے محمد اون کفار سے تو بیچ کر کے کہ هُوَ وہ کہ مین ہمکو جسکے طرف بلاتا ہون اَلرَّحْمٰنُ بخشنے والا ہے بزرگ کہ نعمتین اوسکے تمام خلایق کو پہونچی ہین اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے بسبب اسکے کہ ہمکو یقین اوسکے وحدانیت کا ہے وَعَلَيْهِ اور اوپر اوسکی تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہمنے اور اعتماد کیا اور ساری کام اپنی اوسکے سپرد کئے یعنے او پر ایمان لائے ہین اور تم ایمان نہین لائے ہو اور ہمنے کفر نہین کیا جیسے کہ تم کفر کرتے ہو اور ہمنے اوسی پر توکل کیا ہے نہ مال اور آدمیون اپنی پر جیسے کہ تم مال پر اور آدمیونپر توکل کرتے ہو فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم یعنے بعد دیکھنے عذاب کے تم جانوگے کہ واقع مین مَنْ هُوَ کون شخص ہے کہ وہ ہم مین اور تم مین سے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے قُلْ اَرَاَيْتُمْ کہہ تو اے محمد کہ کیا دیکھا تمنے یعنی خبر دو تم مجھکو کہ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ اگر ہوجاوے پانی تمہارا یعنے آب چاہ زمزم اور آب بیر میمون حضرمی کہ جنکو تم پیتے ہو غَوْرًا تہ مین جانیوالا زمین مین کہ ڈول وہان نہ پہونچے فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ پس کون لائیگا تمہارے واسطے بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ پانی جاری یا ظاہر کہ سب آدمی اوسکو دیکھین اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ روزی دینے والا وہ خدا ہے پس چاہیے کہ اوسکی نعمتونکا شکر کرو اور اوسیکی پرستش کرو نہ بتونکی کہ کچھ نفع نہین پہونچا سکتے وہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ہوجاوے امام تمہارا غایب اور اوسکو تم نہ دیکھو اور نہ جانو کہ کہان ہے تو پس کون لائیگا تمہارے پاس امام ظاہر کو کہ خبر دیوے وہ تمکو آسمان اور زمین سے اور بتلاوے تمکو حرام اور حلال خدا کے اور منقول ہے کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے کہ اللّٰہ رب العالمین یعنی خدا کہ پروردگار عالمونکا ہے وہ پانی غایب ہوئے کو ظاہر کرے اور کہتے ہین کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا فمن یاتیکم بماء معین ایک کافر زندیق نے سنکر جواب دیا کہ کدال اور کستے سے کھود کر پانی نکالینگے شب کو وہ زندیق اندھا ہوگیا اور آواز دی کہ دیکھو چشمہ تیری آنکھ کا بیچ کو چلا گیا ہے اب لاؤ کہ اوسکو کستے اور کدال سے کھود کر باہر نکالین اور کہتے ہین کہ وہ محمد بن زکریا طبیب تھا کہ جسنے آیت خدا پر یہ جرات کی تھی

سورۃ القلم یہ سورہ مکی ہے اور اسکو سورہ نون بھی کہتے ہین اور باون آیتین ہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ علی الخرطوم تک مکی ہے اور بعد اوسکی لو کانوا یعلمون تک مدنی ہے اور بعد اوسکی یکتبون تک مکی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ نون والقلم کو پڑھے فریضہ مین یا نوافل مین جبتک کہ وہ زندہ ہے فقر اور احتیاج سے اوسکو امین رکھے اور بعد مرنیکے فشار قبر سے اوسکو اپنی پناہ مین نگاہ رکھے انشاء اللّٰہ تعالیٰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نٓ حضرت امام محمد باقر ع نے فرمایا ہے کہ ن ایک نہر ہے بہشت مین حقتعالے نے اوسکو فرمایا کہ ہوجا تو روشنائی پس وہ بستہ ہوگئی اور تھی وہ زیادہ سفید دودھ سے اور شیرین زیادہ شہد سے بعد اوسکی قلم کو فرمایا کہ لکھہ تو پس لکھا قلم نے جو کچھ کہ ہوا ہے اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے قیامت تک اور حضرت صادق ع نے فرمایا ہے کہ ن ایک نہر ہے بہشت مین حقتعالے نے اوسکو حکم کیا کہ بستہ ہوجا تو پس وہ بستہ ہوگئی اور بستہ ہو کر روشنائی بنگئی بعد اوسکے خدا تعالے نے قلم کو فرمایا کہ لکھہ تو پس لکھا قلم نے لوح محفوظ مین جو کچھ کہ ہوا ہے اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے قیامت تک روشنائی نور کی ہے اور قلم نور کا ہے اور لوح محفوظ نور کی ہے سفیان کہتا ہے کہ مینے عرض کیا ہے کہ اے فرزند رسول خدا بیان کیجیے مجھسے حال روشنائی اور لوح اور قلم کا اور سکھلاؤ مجھکو جو کچھ کہ خدا نے تجھکو سکھلایا ہے پھر فرمایا کہ اے ابن سعید اگر تو لائق جواب کے نہ ہوتا تو تجھکو مین جواب نہ دیتا پس ن ایک فرشتہ ہے کہ پہونچاتا ہے طرف قلم کے اور قلم ایک فرشتہ ہے قلم پہونچاتا ہے

سورۃ القلم ... ع

اور وہ بھی ایک فرشتہ ہی اور لوح پہونچاتا ہے طرف اسرافیل کے اور اسرافیل پہونچاتا ہی طرف میکائیل کے اور میکائیل پہونچاتا ہی طرف جبرئیل کے اور جبرئیل پہونچاتا ہی طرف پیغمبرونکے
اور بعد اوسکے فرمایا کہ ٹھہرا ہوا تو ای سفیان کہ مجلسی امن مین نہ ہوا اور دوسری ایت مین صادق علیہ السلام سے ہی کہ ن ایک نہر تہی بہشت مین برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین خدا تعالی نے
اوسکو حکم کیا کہ روشنائی ہو جا تو اوسکے بعد اپنی دست قدرت سے ایک درخت لگایا اور اوسکو کہا کہ تو قلم ہو جا اور فرمایا لکہہ تو اوسنے پوچہا کہ ای پروردگار میرے کیا لکہون فرمایا کہ جو کچہہ قیامت تک
ہونیوالا ہی اوسنے لکہا پہر مہر کر دی اور فرمایا کہ قیامت تک گویا نہ ہو نا اور نون سورہ محمد صلعم کا بہی نام ہی مثل یسین کے اور بعضی کہتے ہین کہ ن شروع اسماء الہی کا ہی مثل نور اور ناصر کے اور بعضی کہتے ہین کہ شاہ ہی
کلمہ کن کا ہی اور بعضونکے نزدیک نام اس سورہ کا ہی اور بعضونکے نزدیک ن ایک لوح ہی نور کی اور بعضونکے نزدیک قسم ہی نصرت خدا کی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ نام مچہلی کا ہی اور جو اوسکی اوصاف ہی
ہی وہ خصوصیت اوسکی ذکر کی اس طرح بیان کرتے ہین کہ اوسکی خلقت عجیب وغریب ہی کہ جسوقت اوسکو پانی سے نکالو تو مر جاتی ہے اور حیوانات کہ پانی مین رہتے ہین ڈوبکر مر جاتے ہین اور ابن عباس کے نزدیک وہ مچہلی جسکی پشت پر زمین ہی
اور اوسکو بہموت کہتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ نام اوسکا کلموت ہی اور امیر المومنین سے روایت ہی کہ نام اوسکا بلہوت ہی اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے جسوقت زمین کو پیدا کیا تو اوسکے سات ٹکڑے کیے اور ایک فرشتہ پیدا
کیا تو اوسنے زمین کو اپنی شانہ پر رکہا اور اوسکے پانوں نیچے ہی ایک گاو بہشت فردوس سے بہیجا کہ اوسکی چالیس ہزار پانوں تہے اوس فرشتہ نے اوسکی کوہان پر قدم رکہا اور جسوقت اوسنے اوسکے کوہان پر قدم
رکہا تو پانون اوسکا نہ ٹکا خدا تعالی نے ایک یاقوت پیدا کیا کہ طول اور عرض اوسکا پانسو برس کی راہ کا ہے اوسکو گاو کی کوہان پر رکہا ہی اور فرشتہ نے اپنا قدم اوس یاقوت پر رکہا
اوسکے پانونکے یاقوت پر قرار پکڑا اور وہ بھی قرار پکڑنے قدم گاو کے ایک سنگ سبز پیدا کیا اور اوسکا دل مثل دل سات آسمان اور سات زمین کے ہی اور یہہ پتہر ہی کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا تہا
یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ اور بعد اوسکے وسطی قرارگاہ اوس پتہر کے ن کو پیدا کیا اور اس پتہر کو اوسکی پشت پر رکہا اور وہ مچہلی پانی پر ہی اور پانی ہوا پر ہی اور
ہوا خدا کی قدرت سے قائم ہی کہ بہت بزرگ ہی قدرت اوسکی اور کعب الاحبار سے منقول ہے کہ مچہلی نے ابلیس کے وسوسہ ڈالنے سے چاہا کہ حرکت کرے اور جو کچہہ کہ اوسکی پشت پر ہی ڈال دے حق تعالی نے ایک جانور کو
پیدا کیا کہ وہ اوسکی ناک مین داخل ہو کر اوسکے دماغ مین جا ٹہیرا مچہلی نے فریاد اور زاری کی خدا تعالی نے اوس جانور کو حکم کیا کہ باہر نکل وہ جانور اوسکی ناک سے باہر نکلکر اوسکی روبرو کھڑا ہو گیا
تا کہ اگر وہ ارادہ ہلنے کا کرے تو اوسکے دماغ مین داخل ہو اور وہ مچہلی اوسکے خوف سے خاموش کھڑی ہے اور ہرگز حرکت نہین کرتی اور کہتے ہین کہ قول صحیح یہہ ہے کہ وہ ن دوات ہے کہ
خدا تعالی نے اوسکی قسم کہائی ہے یعنی قسم ہے دوات کی وَالْقَلَمِ اور قلم کی کہ وہ نور سے ہی اور طول اوسکا مثل مابین آسمان اور زمین کے ہی اور لوح محفوظ اوس سے لکہی گئی ہے اور یا مراد ہر قلم سے ہی
اگر اسم جنس اوسکو کہین اور یہہ بہی قلم ہی کی بزرگی سے ہے کہ تمام کتابین آسمانی اوس سے لکہی گئین اور احکام شرع کی اوس سے تحریر ہوئے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ بیان دو ہین بیان
زبان کا اور بیان قلم کا بیان زبان کا تو وہ ہی کہ جس سے درس و تدریس کرتے ہین اور اوسکو بہول جاتے ہین اور بیان قلم کا ہمیشہ ایک مدت دراز تک باقی ہی اور کہتے ہین کہ بنا امور دنیا اور دین کی
دو چیز پر ہے تلوار اور قلم پر اور تلوار زیر دست قلم کی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اول چیز جو خدا تعالی نے نور محمدی سے پیدا کی ہے وہ قلم ہی اور بعد اوسکے لوح پس لکہا قلم نے لوح پر جو کچہہ کہ ہونیوالا ہی
قیامت تک اور بعد اوسکے بخارات پانی سے اوٹہے اوس سے آسمان کو پیدا کیا اور بعد اوسکے نون کو پیدا کیا اور زمین کو اوسکی پشت پر رکہا اور جسوقت نون نے حرکت کی تو زمین ہلی پس پہاڑونکو پیدا کیا
اور اونکو زمین کی میخین کیا اور یہہ آیت تلاوت فرمائی ن والقلم وما یسطرون اور قسم ہے اوس چیز کی کہ لکہتے ہین ملائکہ جو کچہہ کہ اونپر وحی ہوتی ہے یا جس چیز کا کہ اونکو حکم ہی اور کہتے ہین کہ نون سے نور اور قلم سے زبان
اور سیاہی آب دہن ہی اور اوس سے بندونکی اعمال لکہتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد قلم صاحبان قلم ہین یعنی لکہنے والے کہ وہ ملائکہ ہین اونکی قسم کہائی ہے اور کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور غیر
کفار رسول خدا صلعم کی طرف جنون کی نسبت دیتے تہے اور نالایق باتین اپنی زبان سے نکالتے تہے اور حضرت کو کہتے کہ یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر انک لمجنون یعنی ای وہ شخص کہ نازل کیا گیا اوپر اوسکے قرآن
البتہ دیوانہ ہی اور وہ حضرت اپنے خلق عظیم سے اونکی باتونکی برداشت کرتے تہے حق تعالی نے اون چیزونکی قسم کہا کر کہا کہ ما انت نہین ہے تو ای محمد صلعم کہ بنعمۃ ربک بزرگ کیا گیا ہے
ساتہہ نعمت پروردگار اپنے کے بمجنون دیوانہ جیسے کہ یہہ احمق آدمی تجکو کہتے ہین اور بنعمۃ ربک حال واقع ہوا ہے یعنی مجنون نہین ہے وہ شخص کہ انعام کیا گیا ہی کمال عقل اور
حکمت کو وان لک اور تحقیق واسطے تیرے ہے لاجرا البتہ ثواب بار نبوت کے اوٹہانے اور غصہ پینے مین اور امت کی تکلیفین سہنے مین اور اونکی ظلم اور آزار کہینچنے مین غیر ممنون غیر احسان
اور منت رکہا گیا یعنی خدا تعالی بدون وسیلہ کسی شخص کے کہ اوسکا احسان اوٹہایا جائے تجکو ثواب کامل عطا کریگا اور یا یہہ کہ ممنون بمعنی مقطوع ہو یعنی ثواب غیر
قطع کیا گیا جو کہ ہمیشہ کو ہو وہ تجکو عنایت کریگا اور بعد اوسکے اپنے حبیب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ وانک اور تحقیق تو ای محمد صلعم لعلی خلق عظیم البتہ اوپر خلق
عظیم اور عادت بزرگ کے ہی کہ دوسرا کوئی مثل تیری اس صفت مین شریک نہین ہے اسواسطے کہ تو اپنی قوم سے اون باتونکا متحمل ہوتا ہی کہ دوسرے آدمی کو اوسکی برداشت
قوت نہین ہی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد خلق عظیم سے دین اسلام ہی کہ سب دینونسے بزرگ ہی اور بعضی بزرگ کہتے ہین کہ کسیکی خلق مثل خلق محمدی کے نہین ہے کہ اوسنے اپنی تئین بالکل حق سپرد کر دیا تہا
اور تمام مخلوقات اوسکی نظر مین خدا نے حقیر دکہلائی اور شب معراج جمیع اشیاء کو اوسکے پیش نظر کیا اوسکی نظر مین سب ہیچ معلوم ہوا اور اوسکو کوئی مقصود سوای خدا کے
نہ تہا اور منقول ہی کہ خلق حضرت کا یہہ تہا کہ مودب باداب الہی تہے اسواسطے حضرت نے فرمایا تہا کہ ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکہلایا مجہکو پروردگار میرے نے

پس نیک کیا ادب سکہلانا میرا اور کہتی ہین کہ خلق عظیم حضرت کا یہہ تہا کہ ظاہر مین خلقت کی ساتہہ خلق عظیم کے ساتہہ پیش آتے تہی اور باطن مین حق کیطرف متوجہ تہی ابن عباس سے
منقول ہے کہ ایکروز رسولخدا مسجد مین بیٹہی تہے اور اصحاب حضرت کے گرد کہڑے تہی ایک اعرابی یعنے جنگل کا رہنی والا آدمی مسجد مین داخل ہوا اور ایک سوسمار یعنی گوہ اپنی دامن مین رکہتا
تہا حضرت سے کہنے لگا کہ ای محمد تو جادوگر اور دروغ گو ہے صحابی نے ارادہ کیا کہ اوسکو مار ڈالین حضرت نے منع کیا اور اعرابی سی فرمایا کہ ای بہائی عرب تجہے تو کسکو چاہتا ہے
کہا کہ محمد جادوگر جہوٹے کو فرمایا کہ محمد مین ہون لیکن جادوگر اور جہوٹا نہین ہون بلکہ رسول خدا کا ہون اعرابی نے کہا کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی یہہ تیرا جمال اور
شان و شوکت مانع ہوتی تو مین اپنی شمشیر کو تیرے خون سی آلودہ کرتا اور قسم ہے خدا کی مین تجہپر ایمان نہ لاؤنگا جبتک کہ یہہ گوہ تجہپر ایمان نہ لائے پس گوہ کو نکالکر
ڈالدیا حضرت نے فرمایا کہ ای سوسمار اوسنی جواب دیا کہ لبیک یا رسول خدا فرمایا حضرت نے مین کون ہون کہا کہ تو رسول خدا کا ہے اوسیوقت اوس اعرابی کے دلمین
تاثیر ہوئی اور ایمان لایا اور بصدق دل کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہا کہ یا رسولخدا جسوقت مین مسجد مین داخل ہوا تو تیرے
برابر کسیکو دشمن نرکہتا تہا اور اب تیری برابر مین کسیکو دوست نہین رکہتا اور منقول ہے خلق عظیم کی تفسیر مین کہ ایکروز رسولخدا صحرا مدینہ مین پہرتے تہے دیکہا کہ ایک
بڑہیا ایک کوئین پر پانی بہرنیکو چڑہی لیکن ضعف اور پیری کے سبب سے پانی کوئین مین سے نہین کہینچ سکتی تہی حضرت اوسکے پاس گئے اور فرمایا کہ ای بڑہیا مین تیرے واسطے
پانی کہینچون کہا کہ اگر نیکی کروگے تم تو اپنی نفسونکے واسطے کروگے تم پس حضرت کوئین پر گئے اور ڈول کوئین مین ڈالکر پانی نکالا اور اوسکی مشک کو بہر دیا
اور دوش مبارک پر اوس مشک کو رکہا اور بڑہیا سے فرمایا کہ تو آگے میرے چل اور اپنی خیمہ کو دکہلادے اور ایک شخص حضرت کے ہمراہ تہا اصحاب مین سے
اوسنے ہرچند کہا کہ اس مشک کو مین لیچلون حضرت نے قبول نکیا اور فرمایا کہ مین اولی ہون امت کا بار کہینچنے کے واسطے پس وہ بڑہیا آگے آگے
جاتی تہی اور رسولخدا اوسکے پیچہے مشک اوٹہائے ہوئے جاتے تہے یہانتک کہ اوسکے خیمہ کے دروازہ پر پہونچی اور مشک کو زمین پر رکہدیا اور وہان سے
چلے گئے اور بڑہیا خیمہ کے اندر گئی اور اپنی بیٹون سے کہا کہ مشک کو باہر سے اوٹہا لاؤ اونہون نے کہا کہ ای مادر تو اوس مشک کو یہان کیونکر
لائی کہا کہ ایک مرد شیرین گفتار خوبصورت نیک اور خوشخو مجہپر مہربانی کرکے یہان لایا ہے اونہون نے پوچہا کہ وہ کہان ہے کہا کہ وہ جاتا تہا
وہ بیٹے بڑہیا کے حضرت کے پیچہے گئے اور اونہون نے حضرت کو پہچانا اور پاؤن پر گر پڑے اور حضرت کو اپنی خیمہ کے قریب لائے اور اپنی ماسے
کہا کہ یہہ جوان مرد وہ ہی کہ تو شب و روز جسکے دیدار کے مشتاق تہے اور آرزو کرتے تہے اور جسکی محبت مین دہارتے تہے بڑہیا خیمہ سی باہر نکلی اور وہ اوسکی
بیٹی سب حضرت کے قدمون پر گر پڑے اور بڑہیا روئی اور کہا کہ یا رسول خدا مجہسے بڑی گستاخی ہوئی اور مینے حضرت کو پہچانا نہین تہا اور مین کیونکر اس عذر
عہدہ سی باہر نکلون رسول خدا نے اوسکو تسلی دی اور اوسکے اور اوسکے بیٹون کے حق مین دعائی خیر فرمائی پس جبرئیل نازل ہوا اور یہہ آیت لائی کہ وانک
لعلی خلق عظیم اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ ایکروز رسولخدا صلعم کے بدن مین کچہہ حرارت ظاہر ہوئی اور وہ روز حفصہ کی نوبت کا تہا عائشہ نے ایک قدح
آش جو کا لونڈی کے ہاتہہ رسولخدا کے پاس بہیجا اور حضرت اوسوقت حفصہ کے پاس بیٹہی تہے وہ لونڈی جسوقت قدح کو لیگئی تو حفصہ نے کہا کہ یہہ کیا ہی لونڈی نے
کہا کہ آش جو ہے عائشہ نے رسولخدا کے پاس بہیجا ہے حفصہ یہہ سنکر غصہ ہوئی اور کہا کہ عائشہ مجہپر سرکشی کرتی ہے اور بلندی ڈہونڈتی ہے کیا مجہکو آش جو
پکانی نہین آتے ہین یا پیغمبر کے ساتہہ مجہکو وہ نسبت نہین ہے جو اوسکو ہے اور قدح کو لونڈی کے ہاتہہ مین سی لیکر زمین پر پہینکدیا آش جو زمین پر گر پڑا اور قدح پارہ پارہ
ہو گیا رسولخدا نے اوس قدح کے ٹکڑونکو اوٹہایا اور جو کچہہ آش جو اونپر لگ رہا تہا اوسکو تناول فرمایا اور اوس لونڈی کے پیچہے جاکر فرمایا کہ ای کنیز اگر عائشہ کچہہ پوچہے
تو کہدینا کہ اونہون نے آش جو کہالئی ہین اور جو کچہہ کہ تو نے حفصہ سی سنا ہی اور دیکہا ہے اوسکا ذکر اوسکے سامنے نکرنا کہ موجب نزاع اور فساد کا ہی اور مین نہین چاہتا
کہ کوئی آزردہ ہو اور کسیکو کسی کیطرف سی رنج پہونچے بعد اوسکے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وانک لعلی خلق عظیم اور یہہ بہی حضرت کے خلق مین سی تہا کہ امت کو خلق
نیک کا حکم کرتے تہی چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم سی کسینے پوچہا کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا کہ خلق نیک اور فرمایا حضرت نے کہ نیک خلق باگ ہی رحمت خدا
مین سے ناک مین اوس نیک خلق والی کے اور وہ باگ ہاتہہ مین فرشتہ کے ہی اور فرشتہ کہینچتا ہے اوسکو طرف خیر کے اور خیر کہینچتی ہے اوسکو طرف
بہشت کے اور خلق بد باگ ہے عذاب خدا مین سی ناک مین اوس خلق بد والی کے اور وہ باگ ہاتہہ مین شیطان کے ہی اور شیطان کہینچتا ہے اوسکو
طرف بدی کے اور بدی کہینچتی ہے اوسکو طرف دوزخ کی اور فرمایا حضرت نے کہ اکثر میری امت کی آدمی جو بہشت مین داخل ہونگی وہ تقوی اور نیک خلق سے
داخل ہونگے اور سوای اسکے رسول خدا اور ائمہ ہدی کے خلق نیک مین ہر مومن کو پیش آنے کی تعریف مین کثرت سے روایتین

اسی مین خدا تعالی توفیق خلق نیک کی عطا کری اور اب خدا تعالی رسول خدا کی دشمنون کو عذاب الیم سے ڈراتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہے
کہ دیکھیگی تو ای محمد صلعم وَيُبْصِرُونَ اور دیکھینگے وہ دشمن تیری مکہ کی رہنے والی یعنے جسوقت کہ عذاب نازل ہو تو معلوم ہو اوسوقت کہ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ کون
تمہارا فتنہ جنون مین ڈالا گیا ہے با اسمین زائد ہی اور بعضے کہتی ہین کہ مفتون مصدر ہی یعنے معلوم ہو کہ ساتھ کونسی تمہاری کے جنون ہی یعنے وقت نازل ہونے
عذاب کے معلوم ہوگا کہ مستحق اوسکے ہم ہین یا تم إِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا هُوَ أَعْلَمُ وہی خوب جانتا ہی اور زیادہ عالم ہی بِمَنْ ضَلَّ ساتھ اوس شخص کے
کہ گمراہ ہوا ہی عَنْ سَبِيلِهِ راہ اوسکے سے کہ وہ راہ حق ہی اور حقیقت مین یہی دیوانہ ہی وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہی زیادہ عالم ہی بِالْمُهْتَدِينَ ساتھ ہدایت پانیوالون کے
کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومنین ہین اس کلام مین مومنین کو وعدہ نجات کا ہے اور کفار کو وعدہ عذاب ور حاکم ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے
ضحاک سی کہ جسوقت دیکھا قریش نے پیغمبر کو مقدم رکھنا علی کا امر مین اور اوسکے عزت اور فضیلت کو بڑہانا تو اونہون نے علی کی مذمت مین زبانین اپنی
دراز کین اور کہا کہ پیغمبر علی کے محبت مین دیوانہ ہو گیا ہے حقتعالی نے یہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ ای محمد تو دیوانہ نہین ہی بلکہ خلق عظیم کی ساتھ ہے
اور خدا جانتا ہے اون لوگونکو کہ گمراہ ہوی ہین راہ راست سے یعنے جو کہ محمد اور علی کی حق مین بیہودہ باتین کہتے ہین اور خدا جانتا ہی راہ راست پانیوالونکو
یعنے علی ابن ابیطالب کو اور محمد بن سماع نے روایت کی ہے کعب بن عجزہ اور عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتی ہین کہ ہم رسول خدا کی مجلس مبارک مین حاضر تہے ایک شخص نے
علی بن ابیطالب کے حال سے سوال کیا اور فضایل اور مراتب اوس سرور اولیا کی دریافت کئی رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علی ابن ابیطالب اسلام مین تم سب سے مقدم ہے
اور کوئی مرد اوس سے پہلے ایمان سے سرافراز نہین ہوا ہی اور ایمان علی کا تمہاری ایمان سی زیادہ ہی اور علم اوسکا تمہارے علم سی افزون تر ہی اور حلم اوسکا تمہارے حلم سے غالب ہے
او غصہ اوسکا دین مین اور شرع کی حکمونمین تمہاری غصہ سی زیادہ ہی اور استوار تر ہی اور علم اوسکا میری علم سی ہی اور تعلیم کرنیوالا اوسکا مین ہون اور اپنی علوم اور رازین نے اوسکی
دلمین رکہی ہین اور میری دین کی امور سب اسکی سپرد ہین اور وہ خلیفہ میرا ہی درمیان زمین کی رہنیوالونکی اور امین میرا ہی میری امت مین راوی کہتا ہی کہ کلام رسول خدا
صلعم کا جسوقت کہ یہانتک پہونچا تو بعضے منافقون نے کہا کہ علی ابن ابیطالب نے محمد کو اپنی محبت مین فریفتہ کیا ہی یہانتک کہ اوسکی حقمین کوئی چیز باقی نہین چہوڑی اور اپنی جگہ
اوسکی سپرد کی اور اوسکو اپنی ذات کی جگہہ مقرر کیا جسوقت کہ لوگونکا یہہ حال تہا تو خدا تعالی نی واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا کی یہ آیت نازل کی کہ تو ایسا نہین جیسا کہ منافق
کہتے ہین اور خطاب کرتا ہی اپنی حبیب کیطرف کہ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پس فرمانبرداری کر تو جہٹلانیوالونکی یعنے مشرکین کی کہ توحید کو خدا کی جھٹلاتی ہین اور تیری نبوت کا
انکار کرتی ہین اور تجہکو اپنی باپ دادا کی دین کیطرف بلاتی ہین اور انکی کہنے کو تو مت مان وَدُّوا دوست رکھتے ہین وہ اور چاہتی ہین کہ لَوْ تُدْهِنُ اگر نرمی کری
تو اونکی ساتھ اور شرک سی اونکو تو منع نکری فَيُدْهِنُونَ پس نرمی کرین وہ بہی اور دین حق پر طعنہ نکرین اور یا یہ کہ دوست رکھتے ہین وہ اسبات کو کہ تو اونکی
موافقت کری شرک مین کبہی تو اونکی معبودونکی بھی پرستش کری تو وہ بہی تیری ساتھ نرمی کرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر تو كُلَّ حَلَّافٍ ہر جہوٹی اور سچی قسم
کہانیوالی کی کہ بی پروائی سی ہر طرحکی قسم کہاتا ہی اور مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہی کہ وہ بیباک اور ناپاک تہا جہوٹی قسم کہاتا مَهِينٍ خوار اور حقیر اور خفیف عقل ور رائے
مین اور یا یہ کہ آدمیونکی نظرونمین وہ خوار ہی هَمَّازٍ عیب کرنیوالا لوگونکا پیٹہہ پیچہے اور طعنہ کرنیوالا آدمیون پر مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ بہت چلنی والا چغلخوری مین
درمیان آدمیونکی یعنے کسیکی بات اوس سے کہتا تہا اور اوسکی بات اس سے کہتا تہا اور اس سبب سے درمیان آدمیونکی نزاع ڈالدیتا تہا اور کہتی ہین کہ وہ ولید بن مغیرہ تہا
اور یہ سب اوصاف اوسکی ہین مَنَّاعٍ بہت منع کرنیوالا لِلْخَيْرِ واسطے نیکی کی یعنے اپنی مال کو لوگون سی منع کرتا تہا اور کسیکو کچھہ نہین دیتا تہا مستحق کو نہ غیر مستحق کو یا نیکی جو واجب
ہین سنت مین اوسے اور یا یہ منع کرنیوالا ایمان کا ہی کہ جو بہترین اعمال ہے اور کہتی ہین کہ ولید بڑا مالدار تہا اور دس اوسکی بیٹے تہی اونکو کہتا تہا کہ جو کوئی تم مین سی اسلام کو قبول
کریگا اوسکو کچھہ نہ دونگا اور کہتی ہین کہ مال اپنا رسول خدا کی پیش کرتا تہا تاکہ وہ حضرت اپنی دین سے پہر جاوین اور رکہیگا تو اونکو اپنی کچھ نہین دیتا تہا مُعْتَدٍ حد سے گذرنیوالا ظلم مین أَثِيمٍ بہت گناہ کرنیوالا ..
.. یا زنا کا عُتُلٍّ بدخو بدمزاج سخت دل ترش رو اور بعضے کہتی ہین کہ عتل وہ شخص ہے لوگونکو بہانہ کرکے قید اور عذاب مین ڈالی اور بعضے کہتی ہین کہ عتل وہ شخص ہے
کہ بہت کہاتا ہو اور بہت گشادہ شکم رکھتا ہو کہ جو کچھہ ہاتھہ لگی کہانا اور پینا سبکو کہا جاوی اور پی جاوی اور کسیکو کچھہ نہ دیوی بَعْدَ ذَٰلِكَ پیچھے ان عیبونکی جو مذکور ہوی ہین
زَنِيمٍ حرامی ہی کہ باپ اوسکا معلوم نہین ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ زنیم وہ شخص ہے کہ جسکی کوئی اصل نہو یعنے ولد الزنا اور کہتی ہین کہ ولید درمیان قریش
کے بزرگ ہوا تہا اور مغیرہ نے بعد اٹہارہ برس کے عمر ہونیکی اوسکو اپنی ذات پر باندہ لیا اور اوسکو اپنا بیٹا کر لیا تہا اور منقول ہے کہ یہ صفت اوسکی کوئی نہین جانتا تہا
یہانتک کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضے تفسیرونمین لکہا ہے کہ جسوقت رسول خدا نے یہ آیت قریش کے مجلس مین پڑہی تو ولید جو عیب اس آیت مین مذکور ہوی اپنی مین جانتا تہا

مگر حرامی ہونیکو نہین جانتا تہا اپنی جی مین کہا کہ مین سردار قریش کا ہون اور باپ میرا مغیرہ مشہور اور معروف ہی اور یہہ جانتا ہون کہ محمد جھوٹ نہین کہتا ہی معلوم نہین کہ یہ امر کیونکر ہی غضبناک ہوکر مجلس سے اوٹہا اور شمشیر برہنہ کرکی اپنی مان کے پاس آیا اور اوسکو بہت ڈرایا اور کہا کہ راست راست بیانکر اوسنے کہا کہ باپ تیرا عورتونکے قابل نتہا اور اوسکی بہای کی بیٹے بہت تہی اونہون نی اوسکی میراث پر نظر ڈالی تہی اور کہتی تہے کہ اسکی بعد ہم مالک ہونگے مجہکو اسکا رشک ہوا اپنے اپنے غلام کو رغبت دلاکر اوس سے وہ فعل کرایا کہ جو مرد عورتون سی کرتی ہین اور تو فرزند اوس غلام کا ہے اور شبہہ نہین ہے کہ ناپاک نطفہ سی اکثر افعال بد سرزد ہوتی ہین اور اسیواسطے حدیث مین آیا ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نہ داخل ہوگا اور یہ حکم ظنیات مین سی ہی یعنے ولد الزنا مظنہ یہی کہ بہشت مین نجائی اور منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جواظ اور نہ جعظری اور نہ عتل زنیم راوی نی پوچہا کہ جواظ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ بہت جمع کرنیوالا مال کا اور منع کرنیوالا اوسکا آدمیونکو دینی سی اور پوچہا جعظری کون ہی فرمایا کہ بدخو اور سخت مزاج اور سنگدل پھر پوچہا کہ عتل زنیم کون ہی فرمایا کہ فراخ شکم بدخلق اور بہت کہانیوالا اور بہت پینیوالا اور ستمگار ظلم پیشہ اور یہہ تفسیر لازم ولد الزنا کی ہی اسواسطے کہ ولد الزنا مین اکثر یہہ اوصاف ہوتی ہین اور ایک روایت مین یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی عتل زنیم کی تفسیر مین کہ صحیح و قوی بدن اور بہت کہانیوالا اور بہت پینیوالا جو کچہہ ہاتھ لگی اور ستمگار اور مردم آزار اور فراخ شکم خلاصہ یہہ ہے کہ ولید مین یہہ تمام عیب تہی أَنْ كَانَ سو ہیٹی کہہ وہ ذَا مَالٍ صاحب مال کا وَبَنِينَ اور بیٹون کا یعنے کثرت مال اور اولاد اوسکی تیری فرمانبرداری سی اوسکو منع کرتی ہی اور یہ علت ہے لا تطع کی اور ایک یہہ وصف ہے اوسمین کہ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر اوسکی آتین ہماری تو کہتا ہی کہ قصی پہلون کے ہین کہ جنکی کچہہ اصل نہین ہے یعنی اپنی مال اور اولاد کی غرور سی ہماری آیتونکو جہٹلاتا ہے سَنَسِمُهُ قریب ہے کہ نشان داغ کرینگی ہم اوسکی یعنے ولید بن مغیرہ کے عَلَى الْخُرْطُومِ اوپر ناک کی سب اعضا مین بزرگ ہی اور یہہ کنایہ ہی طرف نہایت رسوای اور خواری اوسکے کی یعنے اوسکو خوار و ذلیل کرینگے ہم لوگون مین اسطرح سے کہ کسی پر پوشیدہ نرہی جیسیکہ داغ ناک کا کہ باعث ذلت اور خواری کا ہے اور اوسکو کسیطرح سے پوشیدہ نہین کرسکتے ہین اور ناک پر داغ کرنا اسواسطے فرمایا کہ چہرہ سب اعضا مین افضل ہے اور ناک چہرہ مین افضل ہے اور ناک کو خاک پر رگڑنا اور داغ کرنا ذلت اور خواری سی مراد لیتی ہین اور جسوقت آدمی تکبر کرتا ہے تو ناک چڑہاتا ہے پس داغ دینا اوس ناک پر باعث ڈہانے بینا و تکبر کا اور موجب حاصل ہونی رسوای اور خواری کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس داغ سے زخم شمشیر کا ہے کہ بروز جنگ بدر اوسکے ناک پر لگا تہا اور اثر اوسکا ہمیشہ باقی رہا جبتک کہ وہ زندہ تہا اور اس سبب سے نہایت خجل و شرمندہ تہا خدا تعالی فرماتا ہی کہ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ تحقیق کہ ہمنی آزمایا ہمنے اون مکہ والونکو بلا مین مبتلا کرکے کہ قحط اونپر نازل کیا بعد اوسکی کہ اونکو کثرت سے نعمت اور دولت دی تہی اور اونہون نے اوسکی ناشکری کی اور یہ بلا اونپر پیغمبر کی دعا سی نازل ہوی ہے چنانچہ کہتے ہین کہ جنگ احد مین اکثر مسلمان شہید ہوی اور حضرت حمزہ نی بہی شربت شہادت کا پیا تو رسول خدا صلعم نہایت دلتنگ ہوی اور دعا کی کہ خداوندا انکو مبتلا کر قحط مین مثل قحط زمانہ یوسف کے پس خدا تعالی نی دعا حضرت کی قبول کی اور فرمایا کہ تحقیق آزمایا ہمنے یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کیا ہمنے اونسے اونکو بلا قحط مین مبتلا کرکے كَمَا بَلَوْنَا جیسیکہ آزمایا ہمنے أَصْحَابَ الْجَنَّةِ صاحبون باغ کو اور باغ والونکا قصہ ابن عباس سے اسطرح سے منقول ہی کہ کسینی ابن عباس سے کہا کہ ایک قوم اس امت کی اسطرح بیان کرتی ہین کہ اگر بندہ گناہ کری تو اوسکے سبب سے رزق سی محروم ہو جاتا ہی ابن عباس نے فرمایا کہ قسم ہی اوس شخص کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اوسکی کہ یہہ امر کتاب خدا مین آفتاب سے زیادہ روشن ہی چنانچہ خدا تعالی نی سورہ ن والقلم مین بیانکیا ہی کہ ایک شخص بزرگ کی ایک باغ تہا اور وہ صروان مین رہتا تہا اور صروان صنعاء یمن سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہی اور وہ شخص جبتک کہ حق دارون کا حق اوسکے میوہ مین سے ادا نہین کرلیتا تہا تو میوہ اوسکا اپنی گہر مین نہین لاتا تہا اور جسوقت میوہ تیار ہوتا تہا تو سوای حق دارونکے مسکینونکو بہی دیتا تہا اور رستہ پر اوسکا باغ تہا مسافرونکو میوہ کہانی سے منع نہین کرتا تہا اور خود میوہ درختون سی جہاڑکر انکو کہلاتا تہا وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے اوس باغ کی مالک ہوی بعد اوسکی تین بیٹے تہے اور بعضی روایت مین پانچ لکہی ہین اور جس سال مین وہ شخص مرا تو اوس باغ مین میوہ کثرت سی ظاہر ہوا کہ پہلی اوس سے کبہے ایسا نہوا تہا وہ سب بہای اپنی باغ مین گئے بعد نماز عصر کی اور اونہون نی وہ میوہ کثرت سے دیکہا کہ پہلی اوس سے کبہی نہ دیکہا تہا اپنے باپکے زندگی مین پس جسوقت اونہون نے کثرت سے وہ میوہ دیکہا تو حسد سے گندگی اور نیتون مین اونکی فرق آگیا اور آپسمین کہنے لگے کہ باپ ہمارا بوڑہا ہوگیا تہا اور بڑہاپے کے سبب سے اوسکی عقل جاتی رہی تہی پس چاہیئے کہ عہد کرین ہم آپسمین کہ اس سال مین کسی مسکین کو کچہہ نہ دیوین یہانتک کہ ہم تونگر اور مالدار ہوجائین سب بہائی اس عہد پر راضی ہوئی مگر ایک اونمین سے راضی نہوا اور وہ بہائی وہ ہی کہ جسکو خدا نے فرمایا کہ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ لوگون نی پوچہا کہ ای ابن عباس وہ بہائی سن مین اوسط تہا فرمایا کہ نہین وہ چہوٹا تہا لیکن عقل مین سب سے بڑہا

اور اوسط ہو سطی خدا نے فرمایا ہی کہ اوسط القوم خیرہم یعنی میانہ قوم کا بہتر اونکا ہی چنانچہ خدا نے فرمایا ہی کہ وجعلناکم امۃ وسطا پس کہا اوس اوسط نے کہ اوس بہائی نے جو بہتر تہا
سی ڈرو تم اور اپنی باپ کی طریق پر رہو جیسا کہ وہ فقیرونکا دینی والا تہا ایسی ہی تم بہی دیتی رہو کہ اسمین تمہاری سلامتی ہے اون بہائیون نے اوسکو مکر کے خوب مارا
جسوقت اوسکو یقین ہوا کہ مجہکو یہہ قتل کرینگے وہ بہی اونکی مشورہ مین داخل ہو گیا کہ ہیبت سی پس سب اپنی گہر مین گئی اور قسم کہائی کہ جسوقت صبح ہو گی تو میوہ کو
جلد توڑینگی اور انشاء اللہ تعالی نکہا پس مبتلا کیا اونکو خدا نے اوس گناہ کی عوض مین کہ اونکی باغ کو ایسا کر دیا کہ جیسی کٹا ہوا ہوتا ہی کہ جسمین کچہہ میوہ نہین ہوتا اور یا یہہ
اونکو خشک کر کی مثل رات کی سیاہ کر دیا پس خدا تعالی نے اونکی قصی کی اپنی کتاب مین خبر دی اور فرمایا کہ انا بلوناہم کما بلونا اصحاب الجنۃ یعنی تحقیق آزمایا ہمنی اونکو جیسی آزمایا صاحب باغ کو
اذ اقسموا یاد کر تو جسوقت کہ قسم کہائی اون باغ والون نے فقیرون سی پوشیدہ ہو کر کہ لیصرمنہا البتہ کاٹینگے ہم میوہ اوسکی کو مصبحین جسوقت کہ صبح کرنیوالے ہونگی یعنی حال صبح
ہو یعنی اونہون نے قسم کہائی کہ ہم صبح کو باغ مین جا کر میوہ اوسکا توڑینگی ولا یستثنون نہ استثنا کیا یعنی اور نہ انشاء اللہ تعالی کہا اونہون نے جسوقت قسم کہائی تہی کہ صبح کو
ہم اوسکا میوہ توڑینگے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ استثنا نکیا اونہون نے اوس میوہ مین سے حصہ فقیرونکا جیسیکہ باپ اونکا کرتا تہا اور اوسمین سے نکالکر فقیرونکو
دیتا تہا اور یا یہہ کہ تعریف خدا کی نکی اونہون نے اور شکر اس نعمت کا ادا نکیا فطاف علیہا پس پہر گیا اوپر اوس باغ کے طائف ایک پہرنیوالا یعنی عذاب من ربک پروردگار تیری
طرف سی وہم نائمون اور جسوقت کہ وہ سونیوالی تہے اپنی اپنی گہر مین کہ وہ ایک آگ تہی کہ آسمان سے نازل ہوئی اور میوہ کو اوسنی جلا دیا اور درختونکو خشک کر دیا فاصبحت
پس ہو گیا وہ باغ اونکا اوس آگ کا کالصریم مانند میوہ کٹی ہوئے باغ کے کہ جسمین کچہہ میوہ باقی نرہا اور یا یہہ ہو گیا وہ باغ مانند رات کالی کے بسبب جل جانیکے اور یا مانند
روشن کے بسبب خشک ہو جانیکے اور یا مانند ٹیلے ریت کے کہ جسپر کچہہ نہ اوگا ہو اور وہ سب بہائی اپنی باغ کے اس حال سی بیخبر تہے صبح کیوقت خواب سی بیدار ہوئے
اور اپنی دلونمین خوش تہے کہ میوہ کو اب باغ مین جا کر توڑینگے جب خواب سی بیدار ہوئے تو فتنادوا پس آواز دی آپسمین ایک نے دوسرے کو مصبحین جسوقت کہ صبح کرنیوالی تہی
یعنی ہر ایک نے صبح کو اوٹھکر دوسرے کو آواز دی ان اغدوا یہہ کہ سویرے چلو تم علی حرثکم اوپر کہیتی اپنی کے کہ جو کچہہ تمنے درخت لگائی ہین ان کنتم صارمین اگر ہو تم میوہ کاٹنے
پس سب بہائی اپنی اپنے گہر سی نکلکر اکہٹے ہوئے اور سب متفق ہو کر باغ کیطرف روانہ ہوئے فانطلقوا پس چلے وہ اپنے گہرون سی وہم یتخافتون جسوقت کہ وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تہے کہ ایسا نہو کہ کوئی فقیر ہماری آواز کو سن لیوے اور ہمارے ہمراہ ہو لیوے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وہ آہستہ باتین کرتے تہے اور کہتے تہے ان لا یدخلنہا الیوم
یہہ کہ نداخل ہووے اوس باغ مین آجکے دن علیکم مسکین اوپر تمہارے کوئی فقیر کہ وہ بہی حصہ لیوے اور ہمارے حصونمین کمی ہو جاوے وغدوا اور سویرے ہی گئے وہ علی حرد
اوپر قصد منع کرنے فقیرونکے اس گمان سے کہ اگر دن چڑہی جاویگا تو فقرا آکر گہیر لیوینگے اسواسطے وہ اول وقت صبحکے روانہ ہوئے قادرین جسوقت کہ قدرت رکہنے والے تہے
اعتقاد مین فقیرونکے منع کرنے پر اور میوہ کے توڑنے پر اور یا یہہ کہ فقط فقرا کے منع کرنے پر قدرت رکہنے والے تہے اسواسطے کہ میوہ کہانکو تہا کیونکہ باغ تو سوختہ ہو رہا تہا
اور یا یہہ کہ قدرت رکہنے والے تہے فقراء کے نفع پہونچانے پر اور باوجود اسکے نفع نہ پہونچایا اور پہلے ہی معنی بہتر ہین اور اکثر کے نزدیک یہی ہین فلما رأوہا
پس جسوقت دیکہا اونہون نے اوس باغکو برخلاف اسکے کہ جو پہلے اس سے دیکہا تہا یعنی اونہون نے اوس باغکو سوختہ اور سیاہ دیکہا تو قالوا کہا اونہون نے انا لضالون
تحقیق ہم البتہ راہ گم کرنیوالے ہین باغ کا اسواسطے کہ باغ ہمارا میوون سی معمور تہا اور ہرا ہو رہا تہا اور اس باغ مین کچہہ نہین ہے اور درخت اسکی سیاہ اور سوختہ ہوئے ہین
یہہ باغ ہمارا نہین ہے اور جسوقت اونہون نے اوسمین غور اور تامل کیا اور علامتونکو اوسکی دیکہا اور دیوار کی ہیئت دیکہی تو جانا کہ یہہ باغ ہمارا ہی ہے اور یہہ آفت
پہونچی ہے اوسوقت کہنے لگے کہ ہمنے راہ گم نہین کی ہے بل نحن محرومون بلکہ ہم بے نصیب ہین میوہ سے اس باغ کے اور اوسکی فائدہ سی منع کیے گئے ہین اور محروم ہین بسبب عزم
رکہنی اور منع کرنے فقیرونکے اور انشاء اللہ نکہنے کے قال اوسطہم کہا بہتر اونکے نے عقلمین کہ جو فقیرونکی منع کرنے پر راضی نہوا تہا الم اقل لکم کیا نہین کہا تہا مینے واسطی تمہارے
جسوقت کہ تمنے فقیرونکی منع کرنیکا مشورہ کیا تہا کہ لولا تسبحون کیون نہین پاکی سے یاد کرتے ہو تم خدا کو اوسکی عبادت مین مشغول ہو کر واسطی شکر اس نعمت کی اور تمنے میری بات کو
نسنا اور خدا تعالی کی ناشکری کی کہ اوسکی راہ مین فقیرونکا دینا بند کیا پس اسکا اس بلا مین گرفتار ہوئے قالوا سبحان ربنا کہا اون بہائیون نے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا ظلم کرنے
اور اپنی فعل سی نادم ہوئے اور فقرا کے منع کرنے پر افسوس کیا اور پشیمان ہوئے اور کہا کہ یہہ بلا جو ہمپر خدا نی نازل کی ہے اسمین ظلم اوسنی ہمپر نہین کیا ہے بلکہ ہم مستحق اسکے تہے اور کہا کہ انا کنا
تحقیق کہ ہم تہے ظالمین ظلم کرنیوالے اپنی نفسونپر فقیرونکے منع کرنے سی فاقبل بعضہم پس منہ کیا بعضی اونکی نے علی بعض اوپر بعضی کے کہ یتلاومون ملامت کرتے تہے
آپسمین ایک دوسرے کو کہ کوئی تو کہتا تہا کہ مین منع کرتا تہا اس مشورہ کو اور تو نہین مانا وہ کہتا تہا کہ مینے نہین کہا تہا فلانے نے کہا تہا کہ پہلی فلانی نے یہہ نکالی تہی وہ عذر
کرتا اور کوئی خاموش تہا کچہہ جواب نہین دیتا تہا اور کوئی کسیکو کہتا تہا کہ تو اگرچہ خاموش تہا لیکن دلمین اس مشورہ سی راضی تہا اسیطرح ایک دوسرے کو ملامت کرتا تہا اور نادم و پشیمان کرتا

کہا اونہون نے کہ یاویلنا اے وائے ہمپر کہ انا کنا تحقیق کہ ہم تہے طاغین حد سی گزرنیوالے گناہ کرنیمین کہ فقیرونکو ہمنی منع کیا اور انشاء اللہ نکہا اور توبہ جو باعث دور
ہونے گناہونکا ہے ہر جب کہا اونہون نے عسیٰ ربنا قریب ہے کہ پروردگار ہمارا یعنی امید رکہتے ہین ہم اوسکے کرم سی ان یبدلنا یہہ کہ بدلدیوے ہمکو خیرا منہا بہتر اوس باغ سے توبہ کی
کی سبب سے اور گناہونکے اقرار کرنیسے انا الی ربنا تحقیق کہ ہم طرف پروردگار اپنے کے راغبون رغبت کرنیوالے ہین یعنی امیدوار مغفرت کے ہین اور طالب خیر کے باعث کرنیکے
اوسکے حکم کی آور ابن عباس سے منقول ہے کہ خدا تعالی نے توبہ اونکی اپنے فضل وکرم سے قبول کی اور ایک باغ اونکو بخشا کہ کثرت سی اوسمین درخت اور میوے تہے اور خوشہ انگور کا
اوسکی ایک شتر کا بار تہا اور نام اوس باغ کا حیوان تہا آور میاطی نے ابو خالد تہامی سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مینے اوس باغ کا خوشہ دیکہا ہے برابر مرد سیاہ کہڑے ہوے
کے تہا اور محققین کہتے ہین کہ جو کوئی بلامین مبتلا ہو و مال اور منال اوسکا تلف اور برباد ہوجاوے اور وہ شخص اوسمین تامل کرے اور جانے کہ تو حق بیلا کا تہا اور سبب اپنے گناہونکا
اقرار کرے اور خدا کیطرف رجوع کرے اور توبہ کرے تو خدا تعالی بہتر اور خوشتر اوس سے کہ تلف ہوا ہے اوسکو عطا کرے جیسیکہ باغ حیوان اونکو بخشا آور لطور خوف دلانیکے فرماتا ہے
کذلک العذاب ایسی ہی ہے جیسیکہ صروان والونکو عذاب ہوا العذاب عذاب کرنا دنیا مین ولعذاب الاخرۃ اور البتہ عذاب آخرت کا اکبر بہت بڑا ہے اس عذاب سی اسواسطے کہ عذاب دنیا کا
فنا ہوجاتا ہے اور جاتا رہتا ہے اور عذاب آخرت کا ہمیشہ کو ابدالاباد رہیگا لو کانوا یعلمون اگر ہین وے آدمی کہ جانین اوسکی سختی اور ہول کو دل سے یقین کرکے اور جانے کہ باعث سے
اوس عذاب کے پرہیز کرین اور خدا تعالی کے حکمونسے غافل نہون اور ہرگز ہرگز گناہونکے گرد نجائین اور اب مومنین متقین کے انجام کا ذکر کرتا ہے کہ ان للمتقین تحقیق واسطے پرہیزگارون
کے عند ربہم نزدیک پروردگار اونکے یعنی آخرت مین جنات النعیم بہشتین نعمتونکی ہین بے مشقت اور بدون خوف وخطر کے اور جسمین کسیطرح کا نقصان اور زوال نہین ہے
آور منقول ہے کہ جسوقت قریش کے اشراف نے سنا کہ مومنین کیواسطے آخرت مین بڑے مرتبے اور بلند درجے ہین اور مرفہ الحال اور فارغ البال ہونگے بہشت کے نعمتون سے
لذت پاوینگے یہہ سنکر کہنے لگے کہ یہہ خبر اور نعمت کہ محمد اور اوسکے صحابیون سے خبر دیتے ہین خلاف واقع کی ہے اور اونکے واسطے یہہ امر نہوگا اور فرض کیا کہ اگر اونکے واسطے کچہہ
آسودگی ہوگی تو لیکن ہم جو دنیا مین فراغت سی اور آسودہ حال رہتے ہین وہان بہی اونسے بہتر ہونگے اور نہایت یہہ ہے کہ اگر ہم اونسے زیادہ نہونگے تو کم بہی نہونگے تب حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ افنجعل المسلمین کیا پس کردینگے ہم مسلمانونکو نجات پانے اور درجونکے حاصل ہونیمین کالمجرمین مانند گنہگارون شرک اور کفر کرنیوالونکی اور واسطے زجر اور توبیخ کے فرماتا ہے
مالکم کیا ہے واسطے تمہارے کیف تحکمون کیونکر حکم کرتے ہو تم مسلمانون اور مشرکونکے برابر ہونیکا مرتبہ اور بزرگی مین اور تم ایسا جانتے ہو کہ گویا جزا دینی تمہارے سپرد
ہوگئی ہے کہ اوسمین جو کچہہ چاہو حکم کرو ام لکم کتاب یا واسطے تمہارے کوئی کتاب آسمانی نازل ہوئی ہے کہ تم فیہ تدرسون بیچ اوسکے پڑہتے ہو اور سمجہتے ہو سکو ان لکم
تحقیق واسطے تمہارے فیہ بیچ اوسکے لما تخیرون البتہ وہ چیز ہے کہ اختیار کرتے ہو تم جو کچہہ چاہو اور جو چاہو حکم دو اور جو چاہو قبول کرو اور جو چاہو آرزو کرو اور یہہ جملہ
مفعول ہے تدرسونکا اور فرماتا ہے کہ ام لکم ایمان یا واسطے تمہارے عہد اور پیمان ہین قسمونکے ساتہہ تاکید کی گئی علینا اوپر ہمارے بالغۃ پہنچنے والی نہایت تاکید
سے الی یوم القیامۃ دن قیامت تک یعنی کیا ثابت ہین واسطے تمہاری قسمین ہمپر قیامت تک کہ ان لکم تحقیق واسطے تمہارے لما تحکمون البتہ وہ چیز ہے کہ حکم کرو تم اپنے واسطے
جو کچہہ چاہو ہو بہتر آویگا یعنی تمہارے واسطے کیا ہمنے قسمین کہائی ہین تاکید کے ساتہہ کہ تمکو ہم حاکم کرینگے قیامت کے روز تاکہ تم مسلمانونسے برابر ہونیکا
حکم کرو سلہم پوچہہ تو اے محمد صلعم اون کافرونسے کہ ایہم بذلک کونسا اونکا ساتہہ اس حکم کے زعیم ضامن ہے کہ آخرت مین اس حکم کی عہدہ سے باہر آوے
ام لہم یا واسطے اونکے شرکاء شریک ہین اور آدمی اس قول مین کہ وہ موافق انکے کہتے ہین اور انکی دعوی پر گواہ ہین وہ فلیاتوا پس چاہیے کہ لاوین وے بشرکائہم
شریکون اپنونکو تاکہ وہ انکی تصدیق کرین ان کانوا صادقین اگر ہین وے سچے اس دعوی مین کہ مثل مسلمانونکی اونکو بہی بہشت مین درجے ملینگے یعنی اس دعوی مین کوئی
اونکا مددگار نہین ہے جیسیکہ کتاب انکے پاس نہین ہے کہ اس مدعا کی خبر دیتی ہو اور یا عہد ہو کہ خدا کی نزدیک اوسکو مضبوط کیا ہو اور یا کوئی ضامن ہو کہ ذمہ دار اس
امر کا ہو حاصل یہہ ہے کہ کوئی دلیل اور سند اس دعوی کی اونکے پاس نہین ہے بلکہ خیالات اور توہمات نفس کی پیروی ہے یوم یکشف عن ساق جسدن کہولا جاویگا پنڈلی سے
یہہ متعلق فلیاتوا کے ہے یعنی پس چاہیے کہ لاوین اور حاضر کرین وہ شریکون اپنونکو جسدن کہ اوٹہایا جاویگا کپڑا پنڈلی سے اور یا یہہ متعلق اذکر مقدر کے ہے یعنی یاد کر
جسدن کہ ظاہر کیجاوے پنڈلی اور یہہ کنایہ ہے امورکے حقیقتونکے اور سینون کے پوشیدگیونکے ظاہر ہوجانے سے یعنی جسدن کہ ظاہر ہوجاوین اصلین اور حقیقتین سب کاموں
کے یہانتک کہ واقف ہوجاوین آپسمین ہر ایک دوسرے کے احوال اور اسرار پر اور کہتے ہین کہ کشف ساق سے مراد ہے سختی اوس روز کی اور ہولین یعنی جسدن کہ بہت سختی
اور شدت ظاہر ہوا اور دہشتین اور شدتین اوس روز کی ایسی ہون کہ زیادہ اونسے متصور نہون اور یہہ اوس وقت ہو کہ ایام دنیا کے تو گزرجاوین اور قیامت پیدا ہوا ہو اور ثواب اور عذاب
آنکہونسے دیکہین ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ ساعت سب ساعتونمین زیادہ سخت ہے قیامت کے روز اور یہہ وہ ساعت ہے کہ رسول خدا نے جسکی خبر دی ہے اور فرمایا ہے

کہ قیامت کے روز خلایق کو میدان حشر مین حاضر کرین اور خدا تعالی درمیان ظالمون و مظلومونکے حکم کریگا یہانتک کہ اگر کسینے پانی مین دودہ ملایا ہوگا تو اوس سے کہینگے کہ پانی
سے دودہ کو جدا کر اور یہہ عذاب کے راہ ہوگا اور ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ تمام خلایق اوسکو سنین اور کہیگا کہ ہر گروہ اور امت اپنی پیشوا کی پیچہے جائین پس بت پرست
بتونکی پیچہے دوزخ مین جائینگے اور ایسے ہی جسکسینے سوای خدا کے کسیکی پرستش کی ہو مثل نمرود اور فرعون وغیرہ کے وہ لوگ اونکی ہمراہ دوزخ مین جائینگے اور وہ لوگ کہ جنہون نے
عزیر و عیسی کی پرستش کے تہے کہتے ہین کہ عزیر و عیسی کی صورت مین خدا تعالی دو فرشتہ اونکی سامنے پیدا کریگا اور وہ اونکو دیکہکر کہینگے کہ یہہ ہین معبود ہمارے خدا تعالی یہود اور نصاری
کو حکم کریگا کہ اونکے ہمراہ ان فرشتونکے دوزخ مین لیجاؤ اور مالک کے سپرد کرو پس باقی رہجائینگی وہ لوگ کہ جو خدا کی عبادت کرتے ہین مومنین اور منافقین مین سے خدا تعالی اونکو
خطاب کریگا کہ تم کسکے پرستش کرتے تہے وہ کہینگے کہ خدای حق کی اور خدا تعالی حکم کریگا کہ حجاب کو اوٹہا دین اور ایک نور اوسکی عظمت اور جلال کا ظاہر ہوا اور سب آدمیونکو حکم سجدہ
کرنیکا ہو سب مومنین سجدہ مین جائینگے اور منافق اور ریا کرنیوالی قدرت سجدہ کرنیکی نرکہین اور پشت اونکی مثل چوب خشک کے ہوجاوے اور یہہ مراد ہے قول حقتعالی سے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ
اِلَی السُّجُوْدِ اور بلائی جائینگی وہ آدمی طرف سجدہ کی خدا کیواسطے اور بعضے کہتے ہین کہ بلانیوالا طرف سجدہ کے امر سخت اوس روز کا ہوگا کہ جسوقت یہہ حال دیکہینگے تو سجدہ مین گر پڑینگے
اور معالم التنزیل مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ خدا تعالی اوس روز اپنی پنڈلی کو کہولیگا اور اہل سنت کے کتابون مین لکہا ہے کہ خدا تعالی اپنی صورت بندونکو غیر صورت مین دکہلائیگا تو
کہینگے کہ تو ہمارا خدا نہین ہے اور جسوقت کہ اپنی اصلی صورت کو دکہلائیگا تو پہچانکر کہینگے کہ تو ہمارا خدا ہے حاصل یہہ ہے کہ منافقین اور ریا کار اوس دن سجدہ نہ ہوسکیگا جسواسطے سجدہ اونکو
حکم ہوگا کہ تم سجدہ کرو فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس طاقت نرکہینگے وہ سجدہ کرنیکی خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ جسوقت کہ جہکنی والی ہونگی نیچی کو آنکہین اونکی شدت ہول و خوف سے اور آنکہونکو
نہ کہول سکینگے اور سر اونکو اوپر اوٹہا سکینگے دہشت سے تَرْهَقُهُمْ پہونچیگی اونکو اور کہیر لیگی ذِلَّةٌ خواری نہایت اور حسرت سے اور سبب رکہا یہہ ہے کہ وَقَدْ كَانُوْا اور تحقیق تہے
دنیا مین کہ یُدْعَوْنَ بلائے جاتی تہے یعنی حکم کیئے جاتی تہے اِلَی السُّجُوْدِ طرف سجدہ کرنے خدا کی وَهُمْ سَالِمُوْنَ جسوقت کہ وہ سلامت اور تندرست تہے اور قدرت رکہتی تہی واسطی سجدہ
کرنیکی لیکن باوجود صحت بدنکے سجدہ کو ترک کرتی تہی اسواسطے اوس روز سوای حسرت اور ندامت کے اور کچہہ اونکو حاصل نہوگا اور سعید بن جبیر کہتے ہین کہ مراد بلانیوالی سے موذن ہے
یعنی حی علی الفلاح کو سنتی تہی اور نماز کیواسطے نہین جاتے تہی اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ یہ آیت اون لوگونکے حق مین ہے کہ جماعت مین حاضر نہین ہوتے تہی اور حضرت صادق
علیہ السلام نے سالمونکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ وہ قدرت رکہتی تہی اوس امر کے کرنیکی کہ جسکا وہ حکم کئے گئے تہے اور نکرنیکی اوس امر کی کہ جس سے منع کی گئی تہی اور اونہون نے ایسا نکیا تو وہ
مبتلا ہوے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی اوس روز درماندہ ہوجائینگے اور بڑی ہیبت اور دہشت اونکو پہونچیگی اور آنکہین اونکی خوف سے
پتہرا جائینگی اور کہلی رہجائینگی اور زوال اونکی گلونکو اونکی پہونچینگی اور یہ اسواسطے ہوگا کہ دنیا مین وہ حکم الہی کے بجا لانیکی قدرت رکہتی تہی اور جس کام سے اونکو منع کیا تہا اوسکی ترک کی
طاقت رکہتی تہی اونہون نے خدا کی احکام پر عمل نکرکی حدود الہی کو کان لم یکن جانا اور مکہ مشرکین جو ان خبرونکو جہٹلاتے تہے راہ عناد اور سرکشی سے تو خاطر اقدس رسول خدا کو ملال
ہوتا تہا حقتعالی نے واسطی تسلی خاطر رسول خدا اور خوف دلانی اہل عناد کے فرمایا کہ فَذَرْنِیْ پس چہوڑ دی تو ای محمد صلعم مجہکو وَمَنْ يُّكَذِّبُ اور اوس شخص کو کہ جہٹلاتا ہے اور تکذیب کرتا ہے بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
ساتہہ اس بات کے کہ وہ قران ہے یا روز حشر ہے یعنی مجہکو اوسپر چہوڑ دی اور میری حوالہ اوسکو کردی اور تو خاطر اپنی رنجیدہ نکر دیکہہ تو کہ مین اوسکو کیسے سزا دیتا ہون سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
قریب ہے کہ پکڑین ہم اونکو درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ گناہون مین مہلت دیکر اور ہمیشہ صحت دیکر اور نعمت زیادہ کرکے کہ وہ گناہونمین مشغول رہین اور ہم اونکو درجہ بدرجہ ہٹاتے
چلے جائین کہ اونکو دکہہ اور درد اور مرض سے نگاہ رکہین اور نعمتونمین اونکی ترقی کرین مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اوس جگہہ سے کہ نجانین وہ کہ یہہ استدراج ہے یعنی جسوقت وہ خطا
کرین تو ہم اونکو عطا کرین اور وہ اوسکو فضیلت اپنی جانکر مومنون پر اپنی تئین بزرگ دلیوین اور جانین کہ نعمت کا عطا کرنا ہمارے مرتبہ کی زیادتی سے ہے مومنین پس ایک مرتبہ سے
اونکو ہم عذاب مین گرفتار کرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ گناہ کرے اور ایک نعمت جدید اوسکو حاصل ہو اور وہ بعد اوسکے استغفار نکرے اور گناہ سے بخشش نچاہے
تو وہ استدراج ہے اور خدا فرماتا ہے کہ وہ گناہ کرتی جائین اور ہم اونکو درجہ درجہ ہٹاتے جائین وَاُمْلِیْ لَهُمْ اور مہلت دیتا ہون مین اونکو دنیا مین اور دراز کرونمین اجلون اونکے کو
باوجود عطا کرنے صحت اور نعمت کے اور جلدی اونکی عذاب مین نکرون یہانتک کہ مغرور ہوجائین وے اور زیادہ گناہ کرنے لگین اِنَّ كَيْدِیْ تحقیق کہ عذاب میرا مَتِيْنٌ محکم و مضبوط ہے
کہ کسیطرح سے دفع نہین ہوسکتا ہے اور مکر نام میرا نہایت سخت ہے کہ کوئی اوسکے برداشت نہین کرسکتا ہے اور درجہ بدرجہ ہٹانیکا نام کید اسواسطے فرمایا ہے کہ وہ کید کی صفت
مین داخل ہے اور توبیخ کرکی فرماتا ہے کہ اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا سوال کرتا ہے تو اونسی ای محمد صلعم اَجْرًا مزدوری کو ہدایت کرنیکی عوض مین فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ پس وہ تاوان مزدوری سے
مُّثْقَلُوْنَ گرانبار مین ہونیوالی ہین اور اس سبب سے تیری طرف سے منہہ پہیرتی ہین اور ایمان کو قبول نہین کرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ یا نزدیک اونکی غیب ہے یعنی یا نزدیک
اونکی لوح محفوظ ہے کہ اوسمین غیب کے خبرین ہین فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ پس وہ لکہتے ہین اوسمین سے جو کچہہ حکم کرتے ہین مومن اور کافر کے برابر ہونیکا درجہ مین اور نہ محتاج ہونیکا تیری ہدایت کیطرف

اور جسوقت کہ نہین ہے کوئی امر نہین ہے اور تیری فرمانبرداری نکرنی محض عناد کی جہت سے ہے تو فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد صلعم لِحُكْمِ رَبِّكَ واسطے حکم پروردگار اپنے کا فرونکو
مہلت دینے مین اور روپر نصرت کرنی تیری مین اور اونکی آزار کر اوٹہانی مین اور بعضے کہتی مین کہ لام معنی الی ہی یعنے صبر کر تو یہانتک کہ حکم کری پروردگار تیرا اپنی اور تیرے دشمنونکی نصرت کا
اور قہر کرنی دشمنونپر تیری وَلَا تَكُنْ اور نہو تو عذاب کے جلدی کرنی مین امت پر اور تنگی اور جلدی یا ہر گز نہین قوم کے درمیان كَصَاحِبِ الْحُوتِ یا مانند صاحب حوت یعنے مچہلی کے معنے مانند یونسکی مت
کہ اوسنے صبر نکیا قہر کر انیدا پر اور جلدی کرکی اونمین سے نکل گیا اور اس سبب سے مچہلی کی شکم مین قید ہو گیا مراد یہ ہے کہ اوسمین طاقت ہے صبر کرنیکی اوس محنت کے کہ خدا نے اوسکو جسمین مبتلا کیا تھا تاکہ
مرتبہ بلندی کی درجہ اوسکی کا آخرت مین ہوتا پس اسی تاب نہ لاسکا اور طلب علاج کی اوس سے درگاہ خدا مین لیکن ابتعالی اپنی حبیب سے فرماتا ہی کہ تمہی مرتبہ تیرا یونس کے مرتبہ سے زیادہ کیا ہے
چاہیے کہ صبر تیرا موافق مرتبہ تیری ہو نہ مانند صبر یونس کے إِذْ نَادَىٰ یاد کر تو جسوقت کہ پکارا یونس مچہلی کے پیٹ مین پروردگار اپنی کو کلمہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
ساتہ وَهُوَ مَكْظُومٌ جسوقت کہ وہ غصہ مین بہرا ہوا تھا اور اندوہ مین مچہلی کی پیٹ مین لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ اگر نہوتا یہ کہ پالیا تھا اوسکو نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ نعمت نے یعنے رحمت نے
پروردگار اوسکی کی جانب سے کہ دعا اوسکی قبول کی اور مچہلی کے شکم سے اوسکو رہائی دی لَنُبِذَ البتہ ڈالا جاتا وہ یونس بِالْعَرَاءِ بیچ جنگل خاکی کی یا بانی اور کہانس سے وَهُوَ مَذْمُومٌ جسوقت
کہ وہ ملامت کیا گیا تہا اور رحمت سے دور کیا گیا تہا پس رحمت خدا کی اوسکی حال کی شامل ہوئی اور اوسکو سلامت کنارہ پر لایا اور کدو کی درخت کی نیچے اوسکی پرورش کی یہانتک کہ
اوسکی قوت پکڑی اور حالت اصلی کو پہونچا فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ پس برگزیدہ کیا اوسکو پروردگار اوسکی نے نبوت اور ارسال وحی سے فَجَعَلَهُ پس کیا اوسکو مِنَ الصَّالِحِينَ
نیکون مین سے یعنی نام اوسکا بیچ انبیا صالحین کے گروہ مین لکہا اور اوسکو نیک ہونیکا حکم فرمایا اور ہمیشہ وحی کا بہیجنا اوسپر جاری رکہا اور ایک امر بہتر کو ترک کرنیسے
اوسکو محروم نکیا اور بعضے کہتی ہین کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت رسولخدا قوم ثقیف کو دعا بد کرنا چاہتے تہے حقتعالی نے فرمایا کہ صبر کر اور دعا کو توقف مین
ڈالدی کہ سب کام صبر سے درست ہوتے ہین اور اوسکی برکت سے مقاصد دنیا اور آخرت کے حاصل ہوتے ہین اور کہتے ہین کو تاہ نظران بنی اسد نے ایک جماعت کو کہ چشم بد پہونچانے
کی ساتھ مشہور تہے طلب کر کے کہا کہ تم رسول خدا کو چشم بد پہونچاؤ اور اونسے بہت وعدے کئے کہ ہم تمکو ستقدر دینگے اور بدچشمی اونکی ایسی تہی کہ اگر ارادہ گوشت کہانیکا کرتے تو لونڈی
کو اپنی کہتی کہ زنبیل لیکر ہمارے ہمراہ چل اور وہ باہر نکل کر اگر کوئی اونٹ یا گاؤ یا گوسفند فربہ دیکہتے تو کہتے کہ کیا اچہا ہے یہہ اور ایسا ہمنے نہین دیکہا اوسیوقت وہ گر پڑتا
اور اوسکا مالک اوسکو اگر ذبح کرتا تو اوسمین سے وہ حصہ لیتے اور کہتے ہین کہ اگر ارادہ کسیکے ہلاک کرنیکا کرتے تو تین روز تک کچہہ نکہاتے اور بعد اوسکے نظر ڈالتے اوسیوقت وہ مر جاتا
اور اونمین ایک مرد تہا کہ جسپر وہ نظر ڈالتا تو اوسیوقت وہ گر پڑتا یا مر جاتا یا مقتول ہوتا اور اوس مرد کو خیمہ سے باہر نہین نکالتے تہے اور جسوقت خیمہ مین وہ دلتنگ ہوتا تو خیمہ کو
اوٹہاتی تاکہ وہ نظارہ کرلیوی القصہ وہ لوگ آئے اور رسول خدا صلعم کی سامنے کہڑے ہوئے اور وہ حضرت قرآنکی تلاوت کرتے تہے اور وہ لوگ حضرت کیطرف نگاہ
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ کیا فصیح ہے اور کیا خوبصورت ہے یہہ کہ ایسا مرد ہمنے نہین دیکہا ہے فصاحت اور بلاغت اور خوبی صورت مین اور سیرت مین اور خدایتعالی اپنے حبیب کو اونکی چشم بد سے
محفوظ رکہتا تہا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور تحقیق قریب تہا وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور یہہ ان مخففہ ہے ان مثقلہ کا اور تقدیر اوسکی وانہ ہے
یعنے اور تحقیق قریب تہا کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے لَيُزْلِقُونَكَ البتہ پہسلادین وہ تجہکو اور ہلاک کرین بِأَبْصَارِهِمْ ساتھ انکہون اپنی کے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ جسوقت
کہ سنا اونہون نے قرآن کو تجہسے وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین وہ تیری کار مین حیرت اور تعجب کر کے کہ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ تحقیق وہ مرد دیوانہ ہے کہ خلاف عادت کے اوس سے
صادر ہوتا ہے یا اوسکے پاس جن ہے کہ اوسکو تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہے وہ قرآن إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ٥ مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگونکے
یا یہ کہ نہین ہے محمد مگر شرف واسطے عالم کی لوگونکی یا وہ لانیوالا ہے احکام خدا کا اونکی واسطے اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ رسول خدا مسجد مین بیٹہے ہوئے قرآن پڑہتے
تہے اور یہ جماعت بدچشمونکی مسجد کے باہر کہڑی ہوئی انتظار کرتی تہی کہ وہ حضرت مسجد سے باہر نکلیں تو چشم بد سے اوسپر آفت پہونچائین جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائے اور کہا کہ
یا رسول اللہ اس آیت کو تلاوت فرما تاکہ اونکی چشم بد سے محفوظ رہے حضرت نے یہہ آیت پڑہی اور مسجد سے باہر رونق افروز ہوئے جسوقت نظر اونکی حضرت کی چہرہ مبارک
پر پڑی تو سب اندہے ہوکر زمین پر گر پڑے اور وہ حضرت سلامت اونکی طرف سے گذر چلی گئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آنکہہ اونٹ کو دیگ مین پہونچاتی ہے اور مرد کو
قبر مین اور اسماء بنت عمیس کہتی ہے کہ مینے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ فرزندان جعفر کو چشم زخم پہونچتی ہے کوئی افسون اور منتر اونکی واسطے لکہون فرمایا
کہ ہان اگر کوئی چیز قدر پر سبقت کرتی اور غالب ہوتی تو وہ چشم سے زخم ہوتا اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ نہین ہے افسون مگر چشم زخم سے اور حیوان نیش دار سے
اور حسن بصری سے منقول ہے کہ دوا چشم زخم کی نہین ہے مگر تلاوت اس آیت کی اور منقول ہے کہ ایکروز رسولخدا صلعم کا گذر بقیع مین ہوا فرمایا کہ بخدا سوگند کہ اکثر اہل قبور یہانکی
چشم زخم سے موئی ہین اور علمار کا چشم زخم مین اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہین کہ اوسکی کچہہ اصل نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ممکن ہے اور ہو سکتا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے

ہوسکتا ہے اور جو علما کہ اسکو ممکن نہین جانتے ہین وہ اس آیت کی معنے اسطرح سے لیتے ہین کہ نزدیک ہے کفار کہ زیادتی عداوت اور شدت بغض سے جو تیری طرف
نگاہ کرتے ہین تیرے قدمونکو اوس نظر سے پہلا دین اور تجھکو زمین پر گرا دین اور ہلاک کرین جسوقت کہ تو قرآن کی تلاوت کرتا ہی یعنی اوسکا سننا موجب اونکے حسد او بغض کا ہوتا ہی اور
حقارت کرکے کہتے ہین کہ یہ البتہ دیوانہ ہی **سورۃ الحاقۃ** یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین باون آیتین ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ سورۃ الحاقہ کو بہت پڑہو اوسکا پڑہنا
فرایض اور نوافل مین موجب تمام ہونے ایمان کا ہے خدا اور رسول پر اور اسکے پڑہنے والیکا ایمان ہرگز زایل نہوویگا یہانتک کہ وہ بہشت مین مرتبہ بلند اور درجہ ارجمند کو پہونچے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحاقة ساعت حق کہ وہ قیامت ہی یا پہچانی جائین اوسمین حقیقتین اشیا کی یا واقع ہوونگی اوسمین امور حق مثل حساب و ثواب و عذاب کے
اور حاقہ نام قیامت کا ہے اور الحاقہ مبتدا ہی اور خبر اوسکی بعد اوسکے ہے اور وہ یہہ ہے کہ ما الحاقة کہا گیا ہے حاقہ اور اصل اوسکی ما ہی ہے اور مظہر جو موضع مضمر کے اور
استفہام کے ساتہہ آیا ہی یہہ واسطے بزرگ ہونے اوسکی شان کے اور اوسکی ہولون کی تعظیم کے واسطے ہے وما ادریک اور کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ ما الحاقة کیا ہی حاقہ یعنی وہ
ساعت کہ جسکا واقع ہونا حق ہے یعنی تو اوسکی حقیقت کو نہین جانتا ہی اسواسطے کہ وہ بزرگتر ہے اس سے کہ کسیکی دریافت اوسکو پہونچے اور بعد اسکے حال جہٹلانیوالونکا بیان
کرتا ہی واسطے یاد دلانے اور خوف دلانے کے والونکے اور انجام کار جہٹلانیوالونکا بتلاتا ہے کذبت ثمود و عاد جہٹلایا قوم ثمود اور عاد نے اور تکذیب کی اونہونے بالقارعة
ساتہہ کوٹنے والیکے کہ وہ قیامت ہی اور شکستہ کرنیوالی ہے لوگونکو ہولونسے اور آسمانونکو پہٹنے سے اور زمین اور پہاڑونکو لرزہ کرنے سے اور ستارونکو دہوندلا کرنے سے فاما ثمود
پس لیکن قوم ثمود کہ امت صالح پیغمبر کے تہی فاهلکوا پس ہلاک کئے گئے وہ بالطاغیة بسبب زیادتی اور عداوت کی اور جہٹلانے پیغمبر کے اور طاغیہ مصدر ہے مثل عاقبہ
اور عافیت کی یا اسم فاعل ہے بحذف موصوف یعنی بسبب زیادتی طاغیہ کے اونمین سے کہ وہ قدار بن سالف اور یار اوسکے ہین کہ ناقہ صالح کو اونہونے پی کیا تہا یا سبب
حادثہ حد سے گزرنیوالیکے کہ کسینے مثل اوسکے نہ سنا تہا اور نہ دیکہا تہا اور وہ چیخ جبرئیل کی تہی اور زلزلہ کی واما عاد اور لیکن قوم عاد کہ امت ہود کی تہے فاهلکوا پس ہلاک کئے گئے
وہ بریح صرصر ساتہہ باد سخت کے کہ نہایت سرد تہی اور اوس سے دانت بجتے تہے اور یا یہہ کہ بہت سخت آواز والی تہے عاتیة حد سے گزرنے والی اور حکم سے باہر ہونیوالی
کہ جو ملائکہ اوسپر موکل تہے اونکی بسمین نہین آتی تہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ذرہ ہوا او قطرہ پانیکا نہین بہیجا جاتا ہی دنیا مین
مگر وزن اور مقدار معلوم کے ساتہہ لیکن قوم نوح اور قوم ہود کہ پانی اور ہوا نے زیادتی کی اونپر اور اونکی موکلونکو اونپر قدرت نرہی اور بعد اوسکی یہہ دو آیتین تلاوت
فرمائین نوح کی قوم کیواسطے تو یہہ انا لما طغی الماء حملناکم فی الجاریة یعنی جسوقت زیادتی کی پانی نے تو اوٹہایا ہمنے تمکو بیچ کشتی کے اور قوم ثمود کیواسطے یہہ ہے
بریح صرصر عاتیة اور فرماتا ہی خدا کہ سخرها علیهم غالب کیا خدا نے اوس ہوا کو اوپر اون لوگون کے سبع لیال سات رات وثمانیة ایام اور آٹہہ دن ایک چارشنبہ
صبح دوسرے چارشنبہ کے غروب آفتاب تک حسوما پے در پے یعنی سات رات اور آٹہہ دن پے در پے ہوا چلی اور حسوم جمع حاسم کی ہی مثل شکور اور کفور کے اور ثمانیہ کی
صفت واقع ہوا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ قطع کرنیوالی تہی وہ رات اور دن اونکو کہ کسیکو اونہونمین سے باقی نچہوڑا اور بعضے کہتے ہین کہ حسوما مصدر ہے
اور اسصورت مین مفعول مطلق واقع ہوا ہی فعل محذوف کا کہ موضع مین ثمانیہ کی صفت کے ہی اور تقدیر اوسکی تحسمهم حسوما ہی اور ان ایام کو ایام عجوز بہی کہتے ہین اور
عجوز بڑہیا کو کہتے ہین اور ایام عجوز اونکو اسواسطے کہتے ہین کہ ایک بڑہیا قوم عاد کی اوس ہوا کے خوف سے سرداب مین جا کر چہپگئی تہی اور آٹہوین دن ہوا نے اوسکو سرداب مین سے نکالکر ہلاک کیا یا
اور باردالا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو ایام عجز کہتے ہین اسواسطے کہ وہ ہوا سال کی آخر کے آٹہہ دن تک چلی تہی اور عجز شی کا آخر شی کا ہوتا ہی اور نام اون ایام کے یہہ ہین کہ اول تو صن ہے
اور دوسرا صنبر ہی اور تیسرا وبر ہے اور چوتہا مطفی الجمر ہے اور پانچوان مکفی الظعن ہے اور چہٹا آمر ہے اور ساتوان موتمر ہے اور آٹہوان معلل ہے اور کہتے ہین کہ قمر
زحل سے سات رات اور آٹہہ دن نحس ہوگیا تہا یہانتک کہ وہ لوگ قوم عاد کی ہلاک ہوگئی فتری القوم پس دیکہتا تو قوم عاد کو اگر اوسوقت حاضر ہوتا فیها بیچ اون دنونکے
صرعی پڑے ہوے مردہ یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے وہ لوگ قوم عاد کے موئے ہوئے ایسے پڑے ہوتے کہ کانهم گویا وہ بڑے بڑے بدن ہونیکی جہت سے اعجاز نخل جڑین
لکڑ کہجور کے ہین خاویة کہوکہلے اندر سے خالی کہ ہوا جسپر چلے تو وہ گر پڑین اور کہتے ہین کہ اونکے قد کا طول بارہ گز کا تہا اسواسطے خدا تعالی نے کہجور کے
درختون سے اونکو تشبیہ دی ہے فهل تری لهم پس کیا دیکہتا ہے تو واسطے اون کے من باقية کوئی باقی اور باقیہ مصدر ہے مثل طاغیہ کے بقیہ
کے معنے مین اور استفہام اس آیت مین انکاری ہے یعنی کوئی باقی نہین رہا ہے اون مین سے اور اب فرعون کا حال بیان کرتا ہے
اور اون لوگونکا کہ جو اوس سے پہلے تہی بعد قوم عاد اور ثمود کے وجاء فرعون ومن قبله اور آیا فرعون اور وہ لوگ کہ پہلے اوس سے تہے اور اہل بصرہ اور کسائی
اوسکو بکسر قاف اور فتح با پڑہتا ہے یعنی آیا فرعون اور جو لوگ کہ نزدیک اور متصل اوسکے تہے اوس سے پہلے والمؤتفكات اور اولٹی ہوئی بستیون والی کہ وہ بستیان قوم لوط کی تہین

بِالْخَاطِئَةِ ساتھ خطا اور گناہ کرنیکے کہ وہ شرک ہے اور سب گناہوں سے بڑا ہے سوا اوسکے اور گناہ بہی وہ کرتے تہے اور یہہ بہی مصدر ہے فَعَصَوْا پس نافرمانی کی اون لوگوں نے رَسُولَ رَبِّهِمْ پیغمبر پروردگار اپنے کی فَأَخَذَهُمْ پس پکڑا اونکو خدا نے أَخْذَةً رَابِيَةً پکڑنا سخت عذاب کا کہ پہلی امتوں سے زیادہ سخت اونکو عذاب کیا بسبب زیادتی اونکی اعمال کی بدی کے إِنَّا تحقیق کہ ہم نے لَمَّا طَغَى الْمَاءُ جسوقت کہ طغیانی کی پانی نے اور حد معتاد سے گذرا تو حَمَلْنَاكُمْ اوٹہایا ہم نے تمکو یعنی تمہارے باپوں کو کہ تم اونکی صلبوں اور پشتوں میں تہے فِي الْجَارِيَةِ بیچ کشتی کے یعنی اوٹہایا ہم نے تمکو نوح کی کشتی میں لِنَجْعَلَهَا تاکہ کریں ہم اوس فعل کو کہ وہ نجات مومنوں کی ہے اور ڈبونا کافروں کا لَكُمْ تَذْكِرَةً واسطے تمہارے نصیحت اور عبرت کہ دلالت کرے حکمت پر صانع عالم کی اور اوسکی کمال قدرت اور رحمت و قہر پر وَتَعِيَهَا اور تاکہ نگاہ رکہے اوس نصیحت کو أُذُنٌ وَاعِيَةٌ کان نگاہ رکہنے والا کہ اوسکو سنکر فائدہ حاصل کرے یعنی وہ کان کہ اوسکی شان سے ہو نگاہ رکہنا اوس چیز کا کہ واجب ہے نگاہ رکہنا اوسکا نصیحت پکڑے اور تفکر کرے اور عمل کرنا بموجب اوسکے اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ قوم نوح پر جو ہم نے حالتیں جاری کی ہیں ستمگاری اور گرفتاری کی قسم سے ہو واسطے کہ خلق متنبہ ہو اسپر کہ ہم قادر ہیں اور قاہر ہیں اور دلیل ہو ہماری رحمت اور رافت اور قہر اور غضب اور ہر کان کہ سزاوار سننے کے ہو اسکو سنکر یاد رکہے اور سمجہے تفکر کرے اور امور بد سے باز آوے اور یہہ آیہ وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے چنانچہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے واسطے علی کے کہ اے علی خدا تعالی نے مجہکو حکم کیا ہے کہ نزدیک کروں میں تجہکو اور نہ دور کروں میں تجہکو اور یہہ تعلیم کروں میں تجہکو اور نگاہ رکہے تو اور ثابت ہوا ہے خدا پر یہہ کہ سنے تو اور نگاہ رکہے تو اور فرمایا ہے حضرت نے جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ اے علی سوال کیا ہے میں نے خدا سے کہ تیرے کان کو ایسا کرے اور سبب نزول جو اس آیت کی تفسیر ہے اوسمیں لکہا ہے کہ یہہ آیت علی ابن ابیطالب کی شان میں نازل ہوئی ہے اور حضرت علی سے روایت کی ہے فرمایا کہ فرمایا مجہسے رسول خدا صلعم نے اپنے سینہ سے لگاکر کہ اے علی خدا نے مجہکو حکم کیا ہے کہ تجہکو اپنے نزدیک کروں اور دور نکروں اپنے سے اور تجہکو تعلیم کروں اور جو کچہہ تجہکو تعلیم کروں تو اوسکو سنے اور یاد کرے اور فراموش نکرے اور تفسیر ثعلبی میں بعینہ یہی روایت لکہی ہے اور حلیۃ الاولیا میں لکہا ہے کہ یہہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور تفسیر ثعلبی میں یہہ بہی روایت ہے عبد اللہ ابن حسن سے کہ جسوقت کہ یہہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مانگا میں نے خدا سے کہ اے خدا کر دے تو اوس کان کو کان علی کا پس کہا علی نے بعد اوسکے کوئی شی مگر کہ یاد رکہا اوسکو اور تفسیر میں لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے نزدیک نازل ہونے اس آیت کے علی سے کہ سوال کیا میں نے خدا سے کہ اوس کان کو خدا تیرا کان کر دے اے علی پس نہ ہوئے تو بعد اوسکے کسی چیز کو اونہیں سے واسطے میرے کہ بہولوں میں اور یہی سبب تہا کہ بعد رسول خدا آنحضرت علی فرمایا کرتے تہے کہ پوچہو تم جو چاہو اے لوگو قبل اس سے اگر گم کرو تم مجہکو اور صحابہ ہر مشکل میں اسیواسطے حضرت علی کیطرف رجوع کرتے تہے اور یہہ وہ فضیلت ہے کہ سوا علی کے صحابہ میں سے کسی میں نہ تہی اور اب خدا تعالی یہہ قیامت کا حال بیان کرتا ہے کہ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ پس جسوقت کہ پہونکا جاوے بیچ صور کے نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ پہونکنا ایک مراد اوس سے صور پہلا ہے پس جسوقت پہلا صور پہونکا جاوے وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ اور اوٹہائے جاویں زمین اور پہاڑ اپنے مکانوں سے اوسکی قوت کاملہ سے زلزلہ یا سخت ہوا اونکی واسطے فَدُكَّتَا پس شکستہ اور چور کیے جاویں وہ زمین بہی اور پہاڑ بہی دَكَّةً وَاحِدَةً شکستہ کرنا ایک یعنی زمین اور پہاڑ ایک بار چور چورا ہو جاویں اور خورد و مرد ہو کر مانند گرد کے ہوا میں ناپدید ہو جاویں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ پہیل جاویں زمین اور پہاڑ ایک پہیلنا اور وہ سب ہموار ہو جاویں کہ کچہہ بلندی اور پستی اونمیں نہو مثل چمڑے کہ کہچے ہوئے کی فَيَوْمَئِذٍ پس اوس روز وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ واقع ہو وہ ساعت واقع ہونیوالی یعنی قیامت پیدا ہو وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ اور پہٹ جاوے آسمان فَهِيَ يَوْمَئِذٍ پس وہ آسمان اوس روز وَاهِيَةٌ سست ہونیوالا ہو مثل پشم سرخ دہنکی ہوئی کے بعد مضبوطی اور استواری کے وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا اور ملائکہ اوپر کناروں اوس آسمان کے ہوں جسوقت آسمان پہٹ جاوے اور ملک کا لفظ ملائکہ کی جگہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ ملک جنس ملائکہ کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہہ ہیں کہ جسوقت آسمان پہٹ جاوے تو ملائکہ کناروں پر آجاویں اور جسوقت کہ حکم الہی پہونچے اونکو مومن اور کافر کے مقدمہ میں تو بلا تاخیر اونکو بجا لاویں وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ اور اوٹہاوینگے عرش پروردگار تیرے کو فَوْقَهُمْ اوپر اون ملائکہ کے جو کہ آسمان کے کناروں پر ہیں يَوْمَئِذٍ اوس روز ثَمَانِيَةٌ آٹہہ فرشتے اور بعضے اسکے معنی یہہ ہیں کہ اوٹہاوینگے عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اوس روز آٹہہ فرشتے اسواسطے کہ ضمیر فوقہم کی ثمانیہ کیطرف پہر سکتی ہے اگرچہ لفظوں میں فوقہم موخر ہے لیکن رتبہ میں مقدم ہے اور منقول ہے کہ ان دنوں میں عرش اوٹہانیوالے چار فرشتے ہیں اور قیامت کی روز خدا تعالی چار فرشتے اور زیادہ کریگا اونکی مدد کیواسطے اوس روز آٹہہ فرشتے عرش کو اوٹہاوینگے اور کہتے ہیں کہ وہ فرشتے جو کہ عرش کو اوٹہائے ہوئے ہیں اسقدر بلند ہیں کہ پاؤں اونکے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور عرش اونکے سروں کے نیچے ہے اور وہ سر اونکے اپنے آگے ڈالے ہوئے تسبیح خدا میں مشغول ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی تو اونمیں سے آدمی کی صورت ہے اور کوئی شیر کی صورت ہے اور کوئی بیل کی صورت ہے اور کوئی گہوڑے کی صورت ہے اور ہر ایک خدا تعالی سے روزی اوس حیوان کی طلب کرتا ہے کہ جسکی صورت میں ہے اور امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خدا تعالی نے عرش سے پہلی کوئی چیز پیدا نہیں کی ہے مگر ہوا اور قلم اور نور اور بعد اونکے عرش کو پیدا کیا طرح طرح کے نوروں سے ایک نور سبز تہا کہ سبزی سب چیزوں کی اوسی سے ہے اور ایک نور سرخ تہا کہ سرخی سب چیزوں کی اوسی سے ہے اور ایک نور زرد تہا کہ زردی سب چیزوں کی اوسی سے ہے اور ایک نور سفید تہا کہ سفیدی سب چیزوں کی اوس سے ہے اور بعد اوسکی ستر ہزار طبقے پیدا کیے ہر طبقہ بہرا ہوا ملائکہ سے ہے کہ سب خدا کی تسبیح کرتے ہیں طرح طرح کی آوازوں سے کہ اگر آواز نیا

اونکی زمین پر پہونچی ہو پہاڑ پارہ پارہ ہوجاتی لہو دریا زمین کے اندر چلے جاتی اور بعضے کہتے ہین کہ عرش کے اوٹہانیوالونکو خدا ہی جانتا ہی معلوم نہین کہ آٹہہ ہین یا آٹہہ ہزار ہین اور بعضے کہتے
ہین کہ قیامت کے روز عرش کو اوٹہانیوالی آٹہہ فرشتے ہونگے سب بزکوہی کی صورت مین اور اونکی سمون سے زانو تک اسقدر فاصلہ ہوگا جسقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ ستر برس کے راہ کا فاصلہ ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ عرش کے اوٹہانیوالے آٹہہ فرشتے ہین اور ہر فرشتہ کے آٹہہ آنکہین ہین اور ہر آنکہ مثل طبق دنیا کی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ
مراد عرش سے علم اور اوٹہانیوالے اوسکے آٹہہ مین چار اولین سے اور چار آخرین سے چار پہلوں مین سے تو نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہین اور چار پچہلون مین سے محمد اور علی اور حسن
اور حسین ہین يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ اوس روز پیش کیے جاؤ گی تم خدا کی آگی حساب کیواسطے کہ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ نہ پوشیدہ رہے خدا سے تم مین سے تمہاری گفتار اور کردار مین سے خَافِيَةٌ کوئی پوشیدہ
اور خافیہ مصدر ہے یعنے خدا تعالی تمہارے پوشیدہ کیونپر مطلع ہے اور پیش کرنیسے اوس روز غرض یہ ہے کہ تمہارے اعمال پر اطلاع حاصل ہو بلکہ واسطے ظاہر کرنے عدل کے پیش کیے جاؤ گی
اور تمہاری احوال کے لوگون پر ظاہر کرینگے واسطے تمکو پیش کرینگے اور اب اسکی تفصیل بیان کرتا ہے کہ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ پس لیکن جو کوئی کہ دیے جائے كِتَابَهُ کتاب اسکی یعنے نامہ اعمال کا
بِيَمِينِهِ ساتہہ داہنی ہاتہہ اوسکی کے تو فَيَقُولُ پس کہیگا وہ خوش ہوکر قیامت کے لوگونکو کہ هَاؤُمُ لیجیو تم نامہ اعمال میرا لاؤ تم کہ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ پڑہو تم نامہ اعمال میرے کو کہ اسمین
کوئی ایسا عمل نہین ہے کہ جسکے ظاہر کرنیسے مجہکو شرم ہو اور خجل اور شرمندہ ہوجاؤن اور هاؤم اسم فعل ہے اور واحد اسکا ہا ہی اور مفعول اوسکا کہ وہ کتابی ہے محذوف ہے
واسطے دلالت کرنے اقرءوا کے مفعول کے اوسکو حذف کردیا ہی اور ہا کتابیہ مین سکتہ کی واسطے ہی اور منقول ہے کہ وہ کتاب اعمال کے ہوگی اور مضمون اوسکا خوشخبری ہوگی بہشت مین
جانیکے خلاصہ یہ ہی کہ وہ کتاب واسطے تعجب کے قیامت کے لوگون سے کہیگا کہ إِنِّي ظَنَنتُ تحقیق مینے یقین کیا تہا دنیا مین أَنِّي مُلَاقٍ یہہ کہ تحقیق مین ملاقات کرنیوالا ہون
اور دیکہنے والا ہون حِسَابِيَهْ حساب اپنے کا کہ مین جانتا تہا کہ ضرور میرا حساب ہوگا اور اسواسطے مین حساب کی خوف سے گناہون سے پرہیز کرتا تہا اور ظن اس جگہہ بمعنی یقین ہے اور عرب مین
اسطرحکا استعمال اکثر ہوتا ہی اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ظن دو طرحکا ہوتا ہی ظن شک کا اور ظن یقین کا پس جو ظن کہ دنیا کے امر مین ہے وہ ظن شک کا ہی اور ...... جو ظن کہ قیامت کے امر مین
ہے وہ ظن یقین کا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہر گروہ کا حساب اسکی زمانہ کا امام لیگا اور ائمہ علیہم السلام اپنی دوستون اور دشمنونکو پہچانینگے سبب اونکی علامتون کے پس
دیونگے اپنے دوستون کو نامہ اعمال اونکی داہنی ہاتہون مین پس گذر کرینگے وہ طرف بہشت کی بدون حساب کے اور دیونگے اپنی دشمنونکو نامہ اعمال اونکی دست چپ مین پس گذر کرینگے وہ طرف
دوزخ کی بدون حساب کے پس جسوقت دیکہینگے دوست اونکی نامہ اعمال اپنے کو تو اسی طرح یون کہینگے کہ هاؤم اقرءوا کتابیہ انی ظننت انی ملاق حسابیہ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ دست
راست مین نامہ اعمال پانیوالا بیچ زندگانی پسندیدہ کے ہوگا یعنے زندگانی پسند کیگئی کے اور بیان رضیہ کہ اسم فاعل ہے بمعنی اسم مفعول ہے اور کہتی ہین کہ معنے اسکی یہ ہین کہ عیش صاف
اور خالص کے نزدیک کیا گیا ہو تعظیم اور بزرگی کو اور رہیگا وہ شخص فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند کے کہ مکان اور درجہ اوسکی بہشت مین اونچی ہونگی قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ میوے اوسکے کچہنے جانے
نزدیک ہونگی کہڑے اور بیٹہے اور لیٹے کہ لیتا ہوا بہی جسوقت چاہیگا میوہ اوسکی منہ مین پہونچیگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نزدیک ہونے سے یہہ ہے کہ جسوقت بہشتی اوسمین سے میوہ
توڑیگا تو اوسیوقت اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہوجائیگا اور عطا ابن یسار نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بہشت مین نہ داخل ہوگا مگر وہ شخص
جسکے ہاتہہ مین چٹہی پروانگی کے ہوگی خدا کیطرف سے اور اوسمین لکہا ہوگا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ فی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیہ
یعنے ساتہہ نام خدا مہربان بخشنے والی کی یہہ نوشتہ ہی خدا کی جانب سے واسطے فلان پسر فلان کی داخل کرو تم اوسکو بیچ بہشت بلند کی کہ میوے اوسکی نزدیک ہونیوالے
ہین کہڑے اور بیٹہے اور لیٹی کے واسطے پس رضوان داروغہ بہشت اون بہشتیونکو کہیگا كُلُوا کہاؤ تم ای بہشتیو میوے وَاشْرَبُوا اور پیو تم شربت دودہ کے اور شراب کے
اور شہد کے هَنِيئًا گوارا اور نوشجان اور ہنیئا حال واقع ہوا ہے اور مفعول مطلق بہی ہوسکتا ہی فعل محذوف کا یعنے ہنیتم ہنیئا اور معنے اسکے یہہ ہین کہ گوارا ہو تمکو گوارا
ہونا کہ جسمین احتیاج نہو فضلات کے نکالنی کی مثل بول اور براز کے اور منقول ہی حدیث مین کہ مومن جسقدر بہشت مین کہائیگا اوسکا پسینا ہوکر بدن سے نکل جائیگا
اور خوشبو اوسکے مشک اور عنبر سے زیادہ ہوگی اور ملائکہ اونکو کہینگے کہ نہایت ذوق اور شوق سے بہشت کے نعمتین کہاؤ تم بِمَا أَسْلَفْتُمْ بسبب اسکے پہلے بہیجی ہین تمنے اعمال نیک
فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ بیچ دنون گذری ہوئی کے یعنے دنیا مین اور بعضے کہتے ہین کہ ایام خالیہ سے مراد روزہ کے دن ہین کہ ان دنون مین پیٹ آب طعام سے خالی ہوتے ہین
یعنے کہاؤ اور پیو تم بدل اوسکے کہ باز رکہا ہے تمنے اپنی تئین کہانے اور پینے سے دنیا مین واسطے رضامندی خدا کی اور منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالی مومنونکو
بہشت مین خطاب کریگا کہ ای دوستو میرے دنیا مین مینے تمکو بہت دیکہا ہے کہ ہونٹ تمہاری تشنگی سے خشک ہوتے اور آنکہین تمہاری اندر کو ہوگئی ہین اور پیٹ
تمہارے لاغر ہوکر کمر سے لگ گئے تہے بہوک کی شدت سے پس آج کے دن آسودہ ہوکر نعمتین بہشت کی فراغت سے کہاؤ اور پیو عوض مین اوس گرسنگی اور تشنگی کی کہ دنیا
مین تمنے کہینچی ہے وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ اور لیکن جو شخص کہ دی گئی ہو کتاب اوسکی یعنے اعمالنامہ اوسکا دیا گیا ہو بِشِمَالِهِ ساتہہ دست چپ اوسکی کے

اور وہ اپنی بدیکو اوسمین دیکھی اور اپنی بد اعمال پر واقف ہو تو یقول پس کہیگا وہ دیکھکر اپنی اعمال بد کو حسرت اور ندامت سے کہ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ ای کاشکے نہین دیا جاتا لیے
کاش مجھکو نہ دیتی کِتٰبِیَہْ نامہ اعمال میرا تاکہ نہ رسوا ہوتا مین وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے نہ جانتا مین کہ مَاحِسَابِیَہْ کیا ہی حساب میرا اسواسطی کہ سوای عذاب و حسرت کے
اوس سے اور کچھ حاصل نہین ہی یٰلَیْتَهَا ای کاشکے وہ موت کہ دنیا مین جس سے مین مرا تھا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ ہوتی حکم کرنیوالی ہمیشہ کی موت کا کہ پھر زندہ نہوتا مین اور یا یہ
ہا کے حالت کیطرف پھرتا ہے یعنی ای کاشکے وہ حالت ہوتی حکم کرنیوالی میری فنا ہونیکا اسواسطی کہ یہ حالت اور تلخی موت کی تلخی سی بہت زیادہ ہی اور یا وہ حیات دنیا کی ہوتی قطع
کرنیوالی کہ ہرگز مین پیدا نہوتا دنیا مین مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ نہ بیپروا کیا مجھسے یعنی نہ دفع کیا مجھسے عذاب کو مَالِیَہْ مال میری کہ دنیا مین رکھتا تھا مین اور جمع کیا تھا مینے اوسکو
هَلَكَ عَنِّیْ نابود اور گم ہوگیا مجھسے سُلْطٰنِیَہْ غلبہ اور حکمرانی میری کہ وہ لوگونپر تھی اور اب مین ذلیل و خوار اور بیمقدار ہوگیا یا یہ کہ ناپید ہوئی مجھسے حجت میری کہ اپنی
گمان ناقص سے دین کی مقدمہ مین اوسپر اعتماد کیا تھا اور کتابیہ اور حسابیہ اور مالیہ و سلطانیہ کی آخر مین سب ہائین سکتہ کی ہین اور اوس شخص کا تاسف و حسرت کچھ فائدہ ندیوی
اور خطاب دوزخ کی فرشتونکو ہوئیگی کہ خُذُوْهُ پکڑو تم اوسکو فَغُلُّوْهُ پس باندھو ہاتھ اور پاؤن اوسکی گردن سی باندھو تم ثُمَّ الْجَحِیْمَ پھر آتش بزرگ دوزخ مین صَلُّوْهُ داخل کرو تم
اوسکو ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ پھر بیچ زنجیر آتشین کے کہ ذَرْعُهَا گز اوسکی سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ستر گز ہین فَاسْلُكُوْهُ پس داخل کرو تم اوسکو یعنی اوسکو ستر گز کی زنجیر مین مضبوط باندھو اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا کہ جسکا طول ستر گز کا ہی دنیا مین رکھا جاے تو تمام دنیا اوسکی حرارت سی گل جاے اور کعب الاحبار سے روایت ہے
کہ اگر تمام لوہا دنیا کا جمع کرین تو اوس زنجیر کی ایک حلقہ کی وزن کی برابر نہووے اور اگر حلقہ اوسکا عالم کی پہاڑون پر رکھین تو مانند رانگ کے گل جائین اور سوید سے روایت ہے
کہ سب اہل دوزخ کے اسی زنجیر مین جکڑے جائینگے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ملائکہ اوس زنجیر کو اوسکی دبر سی نکالکر اوسکی ناک مین کھینچین اور اوسکی دہن مین ڈالکر اوسکی آنکھ مین سے
باہر نکالین معلوم نہین کہ اسقدر بڑی زنجیر کہ جسکا حلقہ تمام دنیا کی لوہے سے زیادہ ہی اوسکی دہن اور آنکھ مین کیونکر جاے اور آنکا شاید خدا اپنی قدرت سے کوئی صورت پیدا کرے اور
صاحب کشاف نے جو کچھ لکھا ہے وہ قریب القیاس ہے کہ مراد ستر گز سے وصف اوس زنجیر کا ہے جیسے کہ خدا نے فرمایا ہی کہ اگر استغفار کرے تو واسطی اونکی ستر مرتبہ تو بھی خدا نہ بخشیگا یہان مراد
ستر گز سے کثرت گزونکی ہی نہ عدد معین کہ ہر چند زنجیر زیادہ دراز ہو تو عذاب اوسکا زیادہ سخت ہی اور اب سبب اوس عذاب کا بیان کرتا ہی کہ کس جہت سے اوسکو ایسا سخت عذاب ہوگا
اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ وہ تھا دنیا مین کہ لَا یُؤْمِنُ نہین ایمان لاتا تھا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ساتھ خدا بزرگ کے اور عظیم کے ذکر کرنی سے اشارہ ہی طرف اس امر کے کہ مستحق بزرگواری کا خدا ہی
نہ غیر اوسکا اور جو کوئی سوای اوسکی کسی غیر کی تعظیم کرے بت وغیرہ کی تو وہ مستحق اس عذاب کا ہی اور یہ دوسری وجہ اوسکی عذاب سخت کی بیان کرتا ہی خدا کہ وَلَا یَحُضُّ اور نہین حرص دلاتا
تھا وہ لوگونکو عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اوپر کھانی مسکین و فقیر کے اور مراد اس سے دینا زکوۃ اور حقوق واجبہ کا ہی یعنی وہ زکوۃ اپنی دیکر لوگونکو حرص نہین
دلاتا تھا کہ لوگ اوسکو زکوۃ دیتی ہوئی دیکھکر اپنی اپنی زکوۃ کو ادا کرین پس وہ اپنی نفس کو زکوۃ دینی سی منع کرتا تھا اور جسوقت ترک حرص کا ایسا سخت عذاب ہے تو ترک
فعل کے عذاب کا ذکر کیا جاے اور کہتی ہین کہ ابو درداء اپنی زوجہ کو حرص دلاتا تھا شوربے کی زیادہ کرنی پر واسطے دینی مسکینونکی اور کہتا تھا کہ آدہی زنجیر تو ہمنے ایمان لاکر نکالڈالی ہے
اور آدہی دوسرے مسکین کو کہانا دیکر کیا نکالین پس وہ کافر زنجیر سے جکڑا ہوا اور ہاتھ اور پاؤن اوسکے گردن سے بندہی ہوئی آتش دوزخ مین جلے
او بیچ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ پس نہین ہی واسطی اوسکی آجکی دن یعنی اوس روز خدا کہیگا کہ نہین ہے واسطے اوسکی آج هٰهُنَا حَمِیْمٌ اس جگہہ کوئی یگانہ کہ حمایت اوسکی کرے
وَلَا طَعَامٌ اور نہ کوئی کھانا واسطے کہانی کے اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ مگر دہوون سی دوزخیونکی زخمونکی کہ اوسمین خون اور پیپ و چرک ملا ہوا ہوگا لَّا یَاْكُلُهٗ نہین کہاتی ہین اوسکو
اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ مگر گنہگار کہ جو عمدا اپنی ارادہ سی گناہ کو اختیار کرتی ہین اور یہان مراد مشرکین سے ہی کہ جو راہ راست سے گزر جاتی ہین اور کہتی ہین کہ دوزخی کئی قسم کی ہین بعضونکا کہانا زقوم ہی اور
بعضونکا کہانا ضریع ہی اور قول مذکور کی تاکید مین فرماتا ہی کہ فَلَآ اُقْسِمُ پس نہین قسم کھاتا ہون مین بسبب احتیاج ہونے قسم کی اور یا یہہ کہ لا زائد ہی واسطے تاکید قسم کی یعنی البتہ سوگند کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُوْنَ
ساتھ اوس چیز کی کہ دیکھتی ہو تم اون چیزونکو کہ جو دیکھی جاتی ہین وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور ساتھ اوس چیز کی کہ نہین دیکھتی ہو تم جو چیزین کہ غایب مین نظرون سے اس قسم مین سب چیزین
آگئین اور کوئی چیز باقی نرہی یہانتک کہ ذات خدا بھی آگئی پس قسم کھائی ہی خدا نے اپنی اور تمام مخلوقات کی کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ قرآن لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ البتہ قول رسول بزرگوار کا ہی
یعنی جو کہ بطور رسالت و پیغام بری کی جانب خدا سی کلام کرتا ہی اور خدا کی بندونکی روبرو پڑہتا ہی اور اپنی طرف سے نہین بناتا ہی اور بعضے کہتی ہین کہ مراد رسول سے جبرئیل ہے
یعنی وہ قرآن قول جبرئیل کا ہی کہ جانب خدا سے محمد پر پڑہتا ہی اور پہلا قول بہتر ہی کہ اوسمین حضرت کی رسالت ثابت ہوتی ہی اور رد کرنا شاعر اور کاہن ہونیکا پس خدا
فرماتا ہی کہ یہ قول رسول کا ہی کہ جو بطور رسالت کی خدا کی جانب سے پڑہتا ہی وَّمَا هُوَ اور نہین ہے وہ قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ قول شاعر کا کہ جسمین بندش خیالات کی ہوتی
ہی اور یہ کہ مقفی و موزون ہو جیسے کہ کفار گمان کرتی ہین قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ کم ہی کہ ایمان لاتے ہین وہ قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اوسکی ایمانا قلیلا ہے

اور یاے مین اُن دو ابن کثیر او ابن عامر او یعقوب او سہل نے یومنون پڑہا ہے کفار کیطرف ضمیر پہیر کر اور باقیون نے تؤمنون پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ کافرون کیطرف خطاب
کرکے یعنی کم ہے کہ ایمان لاتے ہو تم اور مراد اس سے ایمان لانا ہے سو واسطے یہ قلت عدم کے معنے مین ہے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہین ہے وہ قرآن قول کاہن کا کہ جو شیاطین کے بتلانے سے خبر غیب کی
دیتا ہے جیسے کہ وہ کفار کبہی کاہن بہی کہتے ہین قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ کم ہے کہ نصیحت پکڑتے ہین وہ اور ترکیب اور قرأت اور معنے مین اس قول کا بہی وہی حال ہے جو کہ پہلے قول کا ہے اور
کہتے ہین کہ ذکر ایمان کا عدم شاعریہ کے ساتہہ اور ذکر تذکر کا نہ کاہن ہونیکی ساتہہ سو واسطے ہے کہ نہ مشابہ ہونا قرآن کا واسطے شعر کے تو ایک امر ظاہر ہے کہ اوسکا کوئی انکار نہین کرتا
ہے مگر جو کہ عناد کرنیوالا ہے بخلاف جدا ہونے قرآن کے کہانت سی کہ اوسکا علم موقوف ہے تذکر اور تفکر احوال رسول پر اور قرآن کے معانی پر کہ مخالف ہین طریقہ کہانت تَنْزِيلٌ نازل
کیا گیا ہے قرآن محمد صلعم پر مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالمون کیطرف سے جبرئیل کے واسطہ سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا اور اگر جہوٹ کہے اوپر ہمارے وہ محمد صلعم بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ بعضی باتون
جیسیکہ گمان تمہارا ہے لَأَخَذْنَا مِنْهُ البتہ پکڑین ہم اوس سے بِالْيَمِينِ دست راست کو ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ پہر البتہ کاٹین ہم اوس سے الْوَتِينَ رگ دل کو کہ گردن کے متصل ہے
یعنی اگر محمد صلعم اپنی طرف سے بناکر ہماری طرف منسوب کرے تو ہم اوسکا دست راست پکڑکے اوسکی رگ گردن کو کاٹ ڈالین کہ وہ ہلاک ہو جائے اور اوسکو قتل کرین جیسے بادشاہ غضب مین
ہو کر جلاد کو قتل کرنیکا گنہگار کو حکم دیتے ہین اور وہ روبرو بادشاہ کے تلوار غلاف سے نکال کر گنہگار کا دست راست پکڑکر قتل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنے یہہ ہین کہ اول اوسکے
دست راست کو اوس سے جدا کرین اوسکے رسوا کرنیکے واسطے اور بعد اوسکے اوسکو قتل کرین اور بعضون کے نزدیک یمین بمعنی قوت ہے یعنی اوسکو اپنی قوت اور قدرت سے ہم پکڑین یا ہم لے
کرین اور یا یہہ کہ قوت اور توانائی کو اوسکی اوس سے جدا کرین اور پہر اوسکو قتل کرین فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ پس نہین ہے تم مین سے کوئی عَنْهُ اوس قتل سے حَاجِزِينَ منع کرنیوالے
یا اوس مقتول سے باز رکہنے والے قتل کو وَإِنَّهُ اور تحقیق کہ وہ قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ نصیحت ہے لِلْمُتَّقِينَ واسطے پرہیزگارون کے سو واسطے کہ وہی اوس سے فائدہ حاصل کرتے ہین
وَإِنَّا لَنَعْلَمُ اور تحقیق کہ ہم البتہ جانتے ہین أَنَّ مِنْكُمْ یہہ کہ تحقیق بعضے تم مین سے مُكَذِّبِينَ جہٹلانیوالے ہین قرآن کو پس ہم اونکو اوس جہٹلانیکی سزا دینگے اور بعضے کہتے ہین کہ تم
مین خطاب طرف مسلمانون کے ہے یعنی ہم جانتے ہین کہ بعضے تم مین سے کافر ہو جائینگے اور دین اسلام سے پہر جاینگے وَإِنَّهُ اور تحقیق وہ قرآن لَحَسْرَةٌ البتہ پشیمانی ہے عَلَى الْكَافِرِينَ
اوپر کافرون کے جس وقت کہ ثواب مومنین کا دیکہینگے اور یا یہہ کہ جہٹلانا قرآن کا موجب اونکی حسرت کا ہے اوس روز وَإِنَّهُ اور تحقیق وہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِينِ البتہ حق یقین کا ہے یعنی وہ یقین کہ
جسمین کسیطرح کا شبہہ نہین ہے اور اوسکی خدا کے پاس سے نازل ہونیکا اور حق اور یقین مین اختلاف لفظی ہے اور معنے مین وہ دونو ایک ہین فَسَبِّحْ پس تسبیح کہہ تو بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ساتہہ نام
پروردگار اپنے کہ بزرگ ہے یعنی پاکیزگی اوسکی بیان کر تو اوسکے عیب اور خلل سے اور بُری صفتون سے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ بدون تعجب کے
بلکہ تسبیح کے قصد سے کہے تو خدا تعالیٰ واسطے اوسکی لاکہہ نیکیان لکہیگا اور دور کریگا اوس سے تین ہزار گناہ اور تین ہزار درجے اوسکے واسطے بلند کریگا

سورة المعارج

کہتے ہین کہ یہہ سورہ
مکی ہے مگر آیہ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ کہ بعضون کے نزدیک مدنی ہے اور آیتین اسکی چوالیس ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ سال سائل
کو ہمیشہ پڑہے تو خدا تعالیٰ قیامت کے روز اوسکے گناہون سے پرسش نکرے اور اوسکو بہشت مین ہمنشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
کہتے ہین کہ نضر بن حارث بن کلدہ کہ رسول خدا صلعم کے جہٹلانیوالون اور دشمنون مین سے تہا مسجد الحرام کے دروازہ پر کہڑا ہوا اور ہنسی اور ٹہٹہے کی راہ سے کہا کہ اے خدا اگر
محمد صلعم حق پر ہے اور جو کچہہ کہتا ہے وہ تیرے پاس سے ہے تو پتہر ہمپر برسا یا عذاب دردناک مین ہمکو گرفتار کر حقتعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ سَأَلَ سَائِلٌ سوال کیا ایک سوال کرنیوالے
نے بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ساتہہ عذاب واقع ہونیوالی کے کہ ثابت ہے لِلْكَافِرِينَ واسطے کفر کرنیوالون کے کہ وہ قتل ہے بدر مین دنیا مین اور عذاب دوزخ ہے آخرت مین لَيْسَ لَهُ
نہین ہے واسطے اوس عذاب کے دَافِعٌ کوئی دافع کرنیوالا مِنَ اللَّهِ خدا سے یعنے وہ عذاب خدا کیطرف سے واقع ہونیوالا ہے اور اوسکو کوئی دفع نہین کرسکتا ہے جسوقت خدا نے اوسکو
نازل کیا ہو وہ خدا کہ ذِي الْمَعَارِجِ صاحب درجون بلند کا ہے اور اہل مدینہ اور ابن عامر نے سال کو بغیر ہمزہ کے پڑہا ہے اور یہہ آیت صحیح یہہ ہے کہ امیر المومنین کے خلافت کے
مقدمہ مین نازل ہوئی ہے چنانچہ تفسیر کواشی اور تفسیر ثعلبی اور جواہر العقدین نور الدین سمہودی مین کہ یہہ کتابین اہل سنت کی ہین اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے روایت
کی ہے کہ سفیان بن عتبہ سے کسینے پوچہا کہ سال سائل کسکے حق مین نازل ہوئی ہے اوسنے قسم کہا کر کہا کہ تونے ایسے مسئلہ سے سوال کیا کہ پہلے اس سے مجہسے کسینے اس مسئلہ سے سوال
نہین کیا تہا روایت کی مجہسے جعفر بن محمد الصادق نے اپنے باپون سے کہ جسوقت رسول خدا نے غدیر خم مین لوگون کو جمع کیا اور علی کا ہاتہہ پکڑکر کہا کہ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ پس یہہ خبر مشہور ہوئی شہرون میں اور حارث بن نعمان فہری اوسیوقت اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ مین آیا اور اونٹ سے پیادہ ہو کر رسول خدا صلعم
کی خدمت مین حاضر ہوا اور نزاع شروع کیا اور کہا کہ اے محمد صلعم ہمکو تونے کلمہ شہادت کا حکم دیا ہمنے قبول کیا اور نماز پنجگانہ کا تونے ہمکو حکم دیا ہمنے اوسکو قبول کیا اور
حکم کیا تونے ہمکو ایک مہینے کے روزونکا وہ بہی ہمنے منظور کیا اور پہر بہی تو راضی نہوا یہان تک کہ بلند کیا تونے اپنے چچا کے بیٹے کے ہاتہون کو اور فضیلت دی تونے

اوسکو یہہ اور کہا تونے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہہ کلام تونے اپنی جانب سے کہا ہے یا خدا کیجانب سے ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ نہیں ہے سوائے اوسکے کوئی خدا کہ یہہ امر خدا کیجانب سے تہا پس حارث نے یہہ سنکر اپنی پشت پہیری اور اپنی اونٹ کیطرف روانہ ہوا اور کہتا تہا کہ ای خدا جو کچہہ محمد کہتا ہے اگر یہہ حق ہے تو مجہپر تو پتہر برسا یا بہیج تو مجہپر عذاب دردناک ہنوز وہ شخص اپنے اونٹ تک نہ پہونچا تہا کہ پتہر آسمان سے نازل ہوکر اوسکے سر پر لگا اور مقعد مین سے باہر نکل گیا پس نازل ہوا آیہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین اور صاحب تفسیر مدارک مین بہی یہہ روایت ذکر کی ہے لیکن بسبب تعصب کے پتہر کے نازل ہونیکا ذکر نہین کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہے اوسنے کہا تہا کہ اگر محمد حق پر ہے تو ای خدا آسمان سے مجہپر پتہر برسا تعرج الملائکۃ اوپر چڑہتے ہین فرشتے والروح اور جبرئیل اور جبرئیل کا ذکر اسواسطے خاص کیا کہ عظمت اور بزرگی اوسکی خدا کے نزدیک بہت ہے اور وہ سردار ملائکہ کروبین کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ روح ایک اور فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل سے بہی زیادہ بزرگ ہے حاصل یہہ ہے کہ چڑہتے ہین فرشتے اور روح الیہ طرف اوسکے یعنی طرف عرش خدا کے فی یوم بیچ اوس دن کے کہ کان مقدارہ کہ ہے مقدار اوسکی خمسین الف سنۃ پچاس ہزار برس دنیا کے برسون کے اعتبار سے یعنے اگر آدمی روانہ ہو زمین سے اوس مقام تک کہ جہان فرشتے ایک روز مین جاتے ہین تو وہ پچاس ہزار برس مین وہان پہونچے اور کہتے ہین کہ مراد یوم سے قیامت کا روز ہے یعنی ملائکہ اور روح چڑہینگی عرش خدا پر اوس دن کہ جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے اور یہہ مراد نہین ہے کہ یہان سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اسواسطے کہ زمین سے آسمان تک یہان سو برس کی راہ ہے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور ایسے ہی دل آخر آسمان کا ہے اور کرسی اور عرش بہی ایسی ہی ہین لیکن سبکو ملاکر پچاس ہزار برس نہین کہہ سکتے اور کہتے ہین کہ مراد اوس سے حساب لینا ہے خلقت کا قیامت کے روز کہ اس مقدار مین حساب لیا جائیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ اگر سوائے خدا کے کوئی اور حساب لینے مین مشغول ہوتا تو پچاس ہزار برس مین حساب لیتا اور لیکن خدا ایک ساعت مین حساب خلقت کا لیگا اور دوسری روایت مین اون حضرت سے منقول ہے کہ یہہ روز ہنوز نصف کو پہونچیگا کہ سبکا حساب ہولیوے اور بہشتی بہشت مین چلے جائین اور دوزخی دوزخ مین اور کسینے رسول خدا صلعم سے کہا کہ کیا دراز ہے یہہ دن فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان محمد کی جسکے قبضہ مین ہے وہ روز مومنین پر سبک ہوگا یہانتک کہ ایک نماز واجب ادا کرنے سے زیادہ سبک ہوگا جس نماز کو کہ تم دنیا مین ادا کرتے ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قیامت کے پچاس موقف ہین اور ہر موقف ہزار برس کا ہے لیکن روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ درازی مومنین کو معلوم نہوگی اور بعضے اس آیت کے معنے اسطرح بیان کرتے ہین کہ مقدار اول نازل ہونے ملائکہ کے دنیا مین اسطرح احکام قضا الہی کے اور انکی آخر عروج اور اوپر چڑہنے تک پچاس ہزار برس ہین اور بعد اوسکے قیامت ہے پس موافق اس قول کے مقدار زمانہ دنیا کی پچاس ہزار برس ہین لیکن سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے کہ کسقدر مدت گذری ہے اور کسقدر باقی ہے اور ابن عباس کے نزدیک یہہ ہی کہ مراد اوس سے سختی روز قیامت کی ہے کہ وہ سختی کافرون کو اوس روز ایسی معلوم ہوگی کہ اوسکے سبب سے جانتا گویا یہہ روز پچاس ہزار برس کا ہو حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ عذاب جہٹلانیوالون سے دفع نہین ہوسکتا ہے اور البتہ واقع ہوگا فاصبر پس صبر کر تو منکرون کے جہٹلانے پر صبرا جمیلا صبر نیک جسمین کسیطرح کی شکایت نہو اور عذاب مین اونکی جلدی نکر کہ عنقریب واقع ہوگا اور ہر ایک اپنی سزا کو پہونچیگا انہم تحقیق کہ وہ کافر جہٹلانیوالے یرونہ دیکہتے ہین وہ اوس عذاب یا قیامت کو بعیدا دور امکان سے یعنے گمان اونکا یہہ ہے کہ وہ واقع نہوگا ونراہ قریبا اور دیکہتے ہین ہم اوسکو امکان سے ممکن ہے کہ وہ واقع ہو یوم تکون السماء جس دن کہ ہوئے آسمان کالمہل مانند چاندی گلی ہوئی کے یا مانند تانبے گلے ہوئے کے یا مانند تل چہٹ تیل کے وتکون الجبال اور ہووین پہاڑ کالعہن مانند پشم رنگا رنگ کے جسوقت کہ ریزہ ریزہ ہوجائین تو ہوا پر اوڑکر مانند پشم دہنکی ہوئی کے ہوجاینگے اور رنگا رنگ اسواسطے ہوجاینگے ہوا پر اوڑکر کہ پہاڑ طرح طرح کی رنگ کے ہین اور کہتے ہین کہ پہاڑ سب مثل ریت کے ریگ کے ہوجائین اور بعد اوسکے مانند پشم رنگا رنگ دہنکی ہوئی کے اور بعد اوسکے مانند غبار بکہرے ہوئی کے ولا یسئل حمیم اور نہ پوچہیگا کوئی یگانہ حمیما یگانہ کو کہ تیرا کیا حال ہے اسواسطے کہ ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی ہوگی اور ابن کثیر اور عاصم نے یسال کو بضم یا پڑہا ہے یعنی نہ پوچہا جائیگا کوئی یگانہ یگانہ سے یبصرونہم دکہلائے جائینگے وہ یگانے اون یگانون کو یعنی ایسا نہوگا کہ آدمی اپنے یگانون کو نہ دیکہنے پائین اور یا وہ انکو نہ دیکہتے ہوں بلکہ ہر ایک ہر ایک دوسرے کو دیکہیگا اور پہچانیگا اور اوسکے حال کو دیکہتا ہوگا لیکن اپنے حال مین ایسا گرفتار و مشغول ہوگا کہ دوسرے کے حال کے پوچہنے کی قدرت نہوگی اور یہی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپسمین پہچانتے ہونگے اور کوئی کسیکو نہ پوچہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہہ ہے کہ کوئی یگانہ دوسرے کے گناہ سے نہ پوچہا جائیگا بلکہ ہر ایک اپنی ہی گناہ کی سزا پائیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یگانے یگانون کو جو پہچانینگے یہہ ایک ساعت کا ذکر ہے اور بعد اوسکے کوئی کسیکو نہ پہچانیگا اور ہر ایک دوسرے سے بہاگیگا اور ایسا حال ہوگا اسوقت کہ یود المجرم دوست رکہیگا اور آرزو کریگا گنہگار کافر لو یفتدی اگر فدا کرے من عذاب یومئذ عذاب اوس دن کے سے ببنیہ ساتہہ بیٹون اپنے کے اور بعضون نے عذاب یومئذ کو تنوین سے پڑہا ہے اور یومئذ کی میم کو مفتوح یعنی ہر گنہگار آرزو کریگا کہ اپنے بیٹون کو اپنے عوض مین فدا کردون تاکہ وہ عذاب کو اوٹہائے اور مین نجات پاؤن باوجودیکہ بیٹی سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہین لیکن اونکو اپنے اوپر سے چاہیگا کہ فدا کردون اور مین عذاب سے رہائی پاؤن وصاحبتہ

اور جورو اپنی کو چاہیگا کہ فدا کر دون اپنی عوض مین باوجود دیکہ بڑی غمخوار ہو وہ وَ اَخِیۡہِ اور بہائی اپنی کو کہ قوت بازو اور ہم پشت اوسکا ہی چاہیگا کہ فدا کر دون وَ فَصِیۡلَتِہٖ اور
کنبے اپنے کو الَّتِیۡ تُـْٔوِیۡہِ جو کہ جگہہ دیتا ہی اوسکو رہنے کے واسطے چاہیگا کہ فدا کر دون اوسکو اپنی عوض مین وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہی دوست رکہیگا کہ اپنی عوض مین
فدا کر دون جَمِیۡعًا سبکو یعنے چاہیگا کہ تمام خلایق کو یگانہ کو اور بیگانہ کو اپنی بدلی فدا کر دون ثُمَّ یُنۡجِیۡہِ پس نجات دیوی وہ فدا دینا اوسکو عذاب سی کَلَّا نہین نہین یعنے
نہ ایسا ہی کہ فدا دینا عذاب سے رہائی دلوای اِنَّہَا تحقیق کہ وہ آتش دوزخ کہ جس سے فدا دیتا ہی وہ گنہگار اور فائدہ نہین ہوتا ہی لَظٰی شعلہ ہی خالص کہ کوئی چیز اوسمین ملی ہوئی
نہین ہے تا کہ باعث کم ہونے حرارت کا ہو اور کہتی ہین کہ لظی نام دوزخ کا ہی اور ہا کی مرجع کا ذکر نہین کیا اسواسطی کہ عذاب کا ذکر اوسپر دلالت کرتا ہی اور یا فدا دینا دلالت کرتا ہی اور یا یہہ
وہ ضمیر قصہ کی ہی اور لظی مبتدا ہی اور خبر اوسکی یہہ ہے کہ نَزَّاعَۃً اوکہاڑنیوالا ہی وہ شعلہ لِّلشَّوٰی واسطے پوست ہاتہہ اور پاؤن مشرکون کی یا پوست سرون کو شدت حرارت
سے اور حفص نے نزاعۃ کو منصوب پڑہا ہی حال مقرر کرکے اور نزاعۃ صیغہ مبالغہ کا ہی یعنی بہت کہینچنے والا پوست اور گوشت کو اور اعضا کو اپنی جگہہ سے اور شوی بمعنی اطراف
ہے اور یا جمع شواۃ کی ہے کہ جو بمعنی پوست سر ہے اور جسوقت کہ وہ شعلہ پوست اور گوشت کو کہینچیگا اور اوکہیڑیگا تو اوسکی جگہہ دوسرا پیدا ہو جائیگا اسیطرح سی وہ ہمیشہ
عذاب مین گرفتار رہیگا تَدۡعُوۡا بلاتی ہی وہ آگ یعنی کہینچتی ہے اپنی طرف جبر اور قہر سے جلانیکے واسطی مَنۡ اَدۡبَرَ اوس شخص کو کہ پشت پہیری ہے اوسنی حق سی وَ تَوَلّٰی اور منہ
پہیرا ہی حکم خدا سے وَ جَمَعَ اور جمع کیا ہی مال دنیا کو بدون ملاحظہ حلال و حرام کی فَاَوۡعٰی پس سینت رکہا ہی اوس مال کو یعنی واسطی حفاظت کے اوس مال کو برتن مین رکہہ
چہوڑا ہی اور حقوق واجبہ کو اوسمین سے ادا کیا نہین ہے اور بسبب کثرت حرص اور حفاظت مال اور درازی امل اور شغل معاملات کی حق سے باز رہا ہی اور فرمان خدا کو ترک
کیا ہی اور اب خدائیتعالی انسان کی کثرت حرص کو بیان کرتا ہی کہ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ تحقیق آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا ہی هَلُوۡعًا بہت حرص کرنیوالا مال کے جمع کرنے پر اور حقوق واجبہ
کی ادا کرنے کو جلد منع کرنیوالا ہی اور بلاؤن کے نازل ہونے پر جلد بے صبر کرنیوالا ہے اور رسول خدا صلعم سی روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ بدتر آدمی مین دو خصلتی ہی کہ دینی سی اوسکو منع کرے اور
بدترہ نامردی ہی کہ دل کو اوسکی جگہہ سے بیجائی اور بعضے کہتی ہین کہ ہلوع ایک جانور ہے وہ قاف کی پشت پر کہ ہر روز سات صحرا کو گہانس سے خالی کرتا ہی یعنے تمام گہانس اوسکی
کہا جاتا ہی اور سات دریا کا پانی پیتا ہی اور سردی اور گرمی مین صبر نہین کہتا ہی اور ہر شب فکر مین رہتا ہی کہ کل کو کیا کہاؤنگا پس خدائیتعالی نے بی صبری اور اندیشہ روزی
مین انسان کو اوس جانور کی ساتہہ تشبیہہ دی ہے اور کسینے ایک عالم سی تفسیر ہلوع کی پوچہی تو کہا کہ اس سے زیادہ کیا تفسیر اوسکی واضح ہوگی جو کہ خدا فرماتا ہی کہ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جسوقت
پہونچتی ہی اوسکو بدی مثل فقر اور فاقہ اور مرض کی تو جَزُوۡعًا بہت بیصبری اور فریاد کرنیوالا ہی اور شب و روز جزع اور فزع مین اوقات بسر کرتا ہے وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ اور جسوقت
پہونچتی ہے اوسکو بہلائی اور نیکی مثل تونگری اور آسودگی کے تو مَنُوۡعًا منع کرنیوالا ہی اپنی نفس کو طاعت خدا سی اور مال کے خرچ کرنے سی راہ خدا مین اور ہلوعًا اور جزوعًا حال
واقع ہوئی ہین اور مراد اس آیت کی مضمون سی یہہ ہے کہ انسان بے صبر ہے اور منع کرنے مین ایسا مضبوط اور مصر دق کہ گویا اسیری پیدا کیا گیا ہی اور گویا یہہ اوسکی صفات
خلقیہ غیر اختیاریہ مین سے ہے اور حقیقت مین خدائیتعالی نی ان صفات پر پیدا نہین کیا ہی اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ خدائیتعالی مومنین کو اونمین سی استثنا کرتا ہی چنانچہ فرماتا
کہ اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ مگر نماز پڑہنی والی یعنی سب آدمی ان دو صفت پر قائم رہتے ہین مگر نماز کو ادا کرنیوالی الَّذِیۡنَ ہُمۡ وہ لوگ کہ وہ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ اوپر نماز اپنی کے دَآئِمُوۡنَ ہمیشگی
کرنیوالی ہین کہ ہر چند کوئی شغل رکہتے ہون لیکن نماز کے وقت پر پڑہنی سی باز نہین رہتی ہین اور بدون عذر نماز کو کبہی فوت نہین کرتے ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ وہ لوگ ہین وہ کہ اگر کوئی عمل نیک رات کو فوت ہوتا ہی تو دن کو قضا کرتے ہین یعنی بجالاتی ہین اوسکو اور اگر دن کو فوت ہوتا ہی تو رات کو قضا کرتے ہین اور
بجالاتی ہین اوسکو اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ یہہ آیت نوافل کے واسطی ہی اور آیۂ والذین ہم فی صلوتہم یحافظون فرائض کے واسطی اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ مراد
الذین ہم فی صلوتہم دائمون سے وہ لوگ ہین کہ حالت نماز مین اپنی منہ کو قبلہ کی طرف سی نہین پہیرتے ہین اور چپ و راست نظر نہین کرتی ہین وَ الَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ اور وہ
لوگ کہ بیچ مالون اونکی کے حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ حق ہے جانا گیا یعنی حق معین جیسیکہ زکوۃ مین اور صدقون وغیرہ مین لِّلسَّآئِلِ واسطی سوال کرنیوالی محتاج کی وَ الۡمَحۡرُوۡمِ اور واسطی
نہ سوال کرنیوالی محتاج کے کہ آدمی اوسکو بسبب نہ سوال کرنیکی تونگر گمان کرتے ہین اور اس سبب سے اوسکو دینی سی محروم کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
حق معلوم زکوۃ مین سی نہین ہے بلکہ وہ چیز ہے کہ تو اوسکو اپنی مال مین سی نکالی اور بعد اوسکے اپنی خواہش کے موافق تہوڑا یا بہت جمعہ کو یا ہر روز احسان کرنیکی طریق سے
مستحقون کو دیوی اور دوسری روایت مین ہی کہ پہونچائی تو قریبون کو اور دیوی تو اوس شخص کو کہ محروم رکہتا ہی تجہکو اور عطا کری تو اوس شخص کو کہ دشمن رکہتا ہی تجہکو
وَ الَّذِیۡنَ یُصَدِّقُوۡنَ اور وہ لوگ ہین کہ سچ جانتے ہین اور اعتقاد کرتے ہین بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ساتہہ روز جزا کی اور علامت روز جزا کی حق جاننے کی یہہ ہے کہ اوس
روز کے خوف سی طاعت اور عبادت مین مشغول ہو اور احکام خدائیتعالی کے بجالاوی اور واجبات کو ترک نکری اور منع کئی گئی کامون کے گرد نجاے وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ

اور وہ لوگ ہین وہ کہ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ عذاب پروردگار اپنی سی مُّشْفِقُونَ ڈرنیوالی ہین اور خوف کرتے ہین کہ ایسا نہو کہ عذاب مین ہم گرفتار ہو جاوین اور اس سبب سے وہ گناہون سی پرہیز کرتے ہین اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ تحقیق عذاب پروردگار اونکی کا غَيْرُ مَأْمُونٍ نہین بے خوف کیا گیا ہی یعنی اوسکے واقع ہونے سے بے خوف اور بے ڈر نہونا چاہئی اگرچہ کثرت سی طاعت کرتا ہو اور گناہون سے پرہیز کرتا ہو بلکہ امید نجات اور خوف عذاب دونو برابر چاہئین اور اعمال نیک سے اپنی نازان نہونا چاہئی بلکہ ہردم عذاب الہی سے ڈرنا چاہئی اور اوسکی رحمت سے ناامید بھی نہونا چاہئی کہ ذات اوسکی غفور الرحیم ہی ۵ کیا ڈر ہے گر عذاب کو نار جحیم ہے ٭ مولا کا میرے نام غفور الرحیم ہے ٭ بخشیگا اپنی فضل سے عصیان میرے تمام ٭ پروا اوسکو کیا وہ غنی اور کریم ہی ٭ لیکن عذاب کا بھی بڑا خوف ہی مجھی ٭ کھٹکے ہی اس بلا کی میرا دل دو نیم ہی ٭ امید مغفرت کی ہے گرچہ مجھی مدام ٭ لیکن عذاب سی بھی نہایت ہی بیم ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ کہ لِفُرُوجِهِمْ واسطی سترون اپنی کے حَافِظُونَ نگاہ رکھنی والی ہین حرام کرنے سی مثل زنا اور غلام کی إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اوپر عورتون اپنی کے کہ نکاح دائمی کے ہون یا نکاح متعہ کے یا لونڈیان اپنی ملک کی جیسیکہ خدا فرماتا ہی أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ یا وہ عورتین کہ مالک ہوئے ہین ہاتھ اونکی اون عورتون کے کہ وہ عورتین اونکی ملک مین ہین پس وہ اپنی ان عورتون نکاحی اور ملک کی عورتون پر اکتفا کرتے ہین فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ پس تحقیق وہ نہین ملامت کیے گئے ہین اگر ان عورتون سی سترون سے نگاہ رکھنی کو ترک کرتے ہین فَمَنِ ابْتَغَىٰ پس جو شخص کہ طلب کری وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوائی اون عورتون نکاحی اور ملک کی فَأُولَٰئِكَ پس یہہ لوگ اون عورتون کے سوا طلب کرنیوالی هُمُ الْعَادُونَ وہی ہین حد خدا سی گذرنیوالی اور خدا کی غیر مباح کی ہوئی کامون کے اختیار کرنیوالی وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ کہ لِأَمَانَاتِهِمْ واسطی امانتون اپنی کے وَعَهْدِهِمْ اور عہد اپنی کے رَاعُونَ رعایت کرنیوالی اور نگہبانی کرنیوالی ہین خواہ امانتین خدا کی ہون جیسیکہ ایمان اور ادا کرنا فرض چیزون کا اور خواہ امانت خلقت کہ جیسے کوئی اپنی چیزین کسی کے پاس رکھوائی اور عہد ہی خواہ خدا کے ساتھ ہو خواہ خدا کی بندون کی ساتھ اور ابن کثیر نے امانتہم پڑھا ہی واحد کا صیغہ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہین کہ وہ بِشَهَادَاتِهِمْ ساتھ گواہیون اپنی کے قَائِمُونَ قیام کرنیوالی ہین اور ادا کرنیوالی اور حفص اور یعقوب اور سہل نے شہاداتہم پڑھا ہی جمع کا صیغہ ہے اور باقیون نے شہادتہم پڑھا ہی واحد صیغہ سے یعنی جو کچھ کہ جانتے ہین اوسیطرح اپنی علم کے موافق گواہی دیتے ہین اور اوسمین رعایت اور ملاحظہ کسی کا نہین کرتی خواہ کوئی یگانہ اپنا ہو یا بیگانہ تونگر ہو یا فقیر ہو اور نہ گواہی کو چھپاتی ہین وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ ہین وہ کہ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ اوپر نماز اپنی کے حفاظت کرتے ہین کہ اوسکو اوسکی آداب اور شرائط سی اور رعایت ارکان سے بجا لاتے ہین اور اوسکے وقت کی رعایت کرتی ہین اور امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے ہمارے شیعہ ہین کہ دن اور رات مین اکاون رکعت نماز کی پڑہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے دن اور رات کی فرض نمازین ہین کہ جو کوئی اونکی وقتون پر ادا کری اور اونکی حقوق کو پہچانتا ہو اور اونکی وقتون پر اونکی غیر کو اختیار نکری یہانتک کہ اونکو ادا کری حقتعالے بسبب اسکے اوسکے واسطی ایک نوشتہ لکہی جس مضمون کا یہہ کہ اوسکو عذاب نکریگا اور جو کوئی اوسکو غیر وقت مین پڑھی اور نماز کی سوا کسی اور کام کو اختیار کری تو چاہی خدا اوسکو بخشی اور چاہی عذاب کری أُولَٰئِكَ یہہ لوگ جنکی کہ وہ اوصاف بیان ہوئے ہین اِلَّا الْمُصَلِّينَ سی یہانتک وہ لوگ فِي جَنَّاتٍ بیچ بہشتون کے ہین جو کہ پر ہین طرح طرح کی نعمتون سے مُّكْرَمُونَ بزرگ اور معزز کئے گئی ہین خدا کی نزدیک اور بڑی قدر اور منزلت والی ہین اور کہتی ہین کہ بعد نازل ہو ان آیتون کے مشرکون نے گرداگرد رسول خدا صلعم کے حلقہ باندہا اور ہنسکر کہا کہ اگر اصحاب محمد کی طمع رکہتے ہین آخرت کی باغون کی ہم بھی طمع رکہتی ہین کہ زیادہ اون سے ہم ہین اسواسطی کہ دنیا مین اونسے افضل ہین مالون اور خادمون کے اعتبار سے وہان بھی ہم اونسی افضل ہونگے پس یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پس کیا ہی واسطی اون لوگون کے کہ کافر ہوئے ہین اور اون اوصاف سے بے نصیب ہین قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ طرف تیرے دوڑنیوالے اور جلدی کرکی عَنِ الْيَمِينِ جانب راست سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور جانب چپ سے عِزِينَ گروہ گروہ متفرق ہوکر آنیوالی ہین اور مہطعین اور عزین دونو حال واقع ہوئے ہین منقول ہے کہ ہنسی کرنیوالی پانچ گروہ تھی گرداگرد رسول خدا صلعم حلقہ کری ہوئے قرآن سنتی تھی پس خدا تعالے نے اونکی قول کا انکار کر کے فرمایا أَيَطْمَعُ کیا طمع رکھتا ہی كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر مرد اون میں سے أَن يُدْخَلَ یہہ کہ داخل کیا جاوی ہمراہ مومنین کے جَنَّةَ نَعِيمٍ بہشت نعمتون کی مین یعنی مشرکین کو یہہ دعوی ہے کہ بدون ایمان اور طاعت کے بہشت مین داخل ہون كَلَّا نہ ایسا ہی کہ وہ کہتی ہین اور ہرگز کفار کو بہشت مین جانا نصیب نہوگا اسواسطی کہ إِنَّا خَلَقْنَاهُم تحقیق ہمنی پیدا کیا ہی اونکو مِّمَّا يَعْلَمُونَ اوس چیز سی کہ جانتے ہین وہ یعنی نطفہ نجس سے کہ اوسکو عالم پاک سے کچہ مناسبت نہین ہے پس اگر وہ نطفہ ایمان اور طاعت کے وسیلہ سی کامل اور طاہر نہو اور عادتون ملکیہ کو اختیار کر کے آلودگی کدورتون سے صفائی نپائی تو قابل بہشت مین جانیکے نہین ہوتا ہی فَلَا أُقْسِمُ پس قسم کہاتا ہون مین اور لا اسمین زائد ہی واسطی تاکید کے اور بعضی کہتے ہین کہ لا زائد نہین ہے اور معنی اسکی اسطرح بیان کرتے ہین کہ پس ایسا ہی کہ کفار کہتی ہین قسم کہاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ ساتھہ پروردگار مشرقون کی کہ واسطے آفتاب کے ہین وہ مشرقین کہ ہر روز نئی جگہہ نکلتا ہی وَالْمَغَارِبِ اور ساتھہ پروردگار مغربون کی قسم کہاتا ہون مین کہ وہ مغارب آفتاب کے واسطی ہین اور ہر روز نئی جگہہ سے وہ غروب کرتا ہی اسواسطی کہ آفتاب کے واسطی تین سو ساٹھہ مشرق اور تین سو ساٹھہ مغرب ہین اور ہر روز ایک مشرق مین سے نکلتا ہے اور ایک مغرب مین داخل ہوتا ہی تمام سال اوسکا یہی حال ہے اور تمام سال کے موافق مشہور کے تین سو ساٹھہ دن ہوتی ہین اور مشرق آفتاب کے نکلنے کی جگہہ کو کہتے ہین اور مغرب غائب ہونیکی جگہہ کو پس خدا تعالی قسم کہاتا ہی کہ إِنَّا لَقَادِرُونَ تحقیق کہ ہم البتہ قدرت رکھنے والی ہین عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اوپر اسکے کہ بدل دیوین ہم ان مشرکون کو

ع

یعنے ہلاک کرین ہم اونکو اور بدلے اونکی دوسری خلقت کو لاوین ہم کہ خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر اونسے ہوں اور زیادہ فرمانبردار ہوں وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ اور نہیں ہین ہم سبقت لے
پیشی کئے گئے کہ ہمپر کوئی پیشی کرکے ہمکو عاجز اور مغلوب کردے جسوقت ہم ارادہ عذاب کا کرین اور ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا پس جس صورت مین کہ حال ایسا ہی تو فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے تو
اونکو اور ہاتھ اونکے اوٹھا لے کہ يَخُوضُوا شروع کرین بیچ امور باطلہ مین وَيَلْعَبُوا اور کھیل اور بازی مین مشغول ہوں دنیا کے لہو سمجھا تہ حَتَّىٰ يُلَاقُوا یہانتک کہ ملاقات کرین
يَوْمَهُمُ دن اپنے کو الَّذِي يُوعَدُونَ وہ دن کہ وعدہ کئے جاتے ہین وہ اوس دن کا یعنے روز قیامت اور بعضے روز بدر کو کہتے ہین اور یہہ آیت منسوخ ہی آیۃ جہاد سے يَوْمَ يَخْرُجُونَ
جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبروں سے سِرَاعًا جسوقت کہ جلدی کرکے دوڑنیوالے ہونگے اسرافیل کی آواز کیطرف اور سریع جمع سریع کی ہی پس وہ اسی طرح جلدی جاینگے کہ
كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ طرف بتوں کے تہانوں کے یا جھنڈوں کے يُوفِضُونَ دوڑتے ہین یعنی جیسے کے واسطے تقرب بتوں کے اونکے تہانوں کیطرف دوڑتے ہین یا جیسے کہ لشکر پراگندہ
اور متفرق اپنی فوج کے علم کو قائم دیکہکر اوسکی طرف دوڑتے ہین اور ابن عامر و حفص اور سہل نُصُبٍ پڑہتا ہی نون اور صاد کے ضمہ سے جمع نصب فتح نون سے کا اور باقی کی قاری
اوسکو نصب بفتح نون پڑہتے ہین اور جسوقت وہ قبروں سے نکلکر دوڑینگے تو خَاشِعَةً نیچی کو جہکنے والی ہونگی أَبْصَارُهُمْ آنکہین اونکی نہایت خوف اور دہشت سے اور خلع
حال واقع ہوا ہی ضمیر يُوفِضُونَ سے یعنے خوف سے آنکہین کہول سکینگے اور نہ سر کو اوپر اوٹہا سکینگے تَرْهَقُهُمْ پوشیدہ کرلیوےگی اونکو ذِلَّةٌ خواری اور نگونساری
اور روسیاہی ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي یہہ ہی وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ تہے وہ وعدہ کئے جاتے جسدن کا اور جسدن سے ڈرائے جاتے تہے اور عناد کی جہت سے اوس روز کو انکار
کرتے تہے

سورۃ نوح علیہ السلام

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین اٹھائیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایمان خدا پر رکہے اور اوسکی کتاب کی
تلاوت کرے چاہئے کہ ترک نکرے تلاوت سورہ انا ارسلنا نوحا ہو واسطے کہ ہر بندہ ایمان لانیوالا واسطے رضامندی خدا کی اور صبر کرنیوالا کہ اس سورت کو نماز فرض اور نفل
مین پڑہیگا تو خدا تعالے اوسکو نیکو کے مکانوں مین جگہہ دیگا اور تین باغ مع اوسکے بہشت کے اوسکو دیگا اور طرح طرح کی بخشش اور بزرگی اور قسم قسم کی نعمتیں اوسکو عطا کریگا اور
دو سو حور عین اور چار ہزار بے بکارت کی عورتین اوسکو دیگا انشاء اللہ تعالی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا تحقیق کہ ہمنے بہیجا تہا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اوپر قوم اوسکی کے
کہ وہ قابیل کی اولاد تہی أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ یہہ کہ ڈرا تو قوم اپنی کو یعنی یہہ کہ ہمنے اوسکو بہیجا کہ تو اپنی قوم کو عذاب الہی سے ڈرا مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ پہلے اس سے کہ آئی اونکے
پاس عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک کہ وہ طوفان ہے یا عذاب دوزخ ہے اور ان اندر مجرور ہے حرف جر مقدر ہے اور تقدیر اسکی بان انذر ہے پس جسوقت کہ خدا کا حکم ہوا تو حضرت نوح
اپنی قوم کی ہدایت کو گئے قَالَ کہا اوس نوح نے کہ يَا قَوْمِ اے قوم میری إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہوں ظاہر أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ یہہ کہ
پرستش کرو تم خدا کو یگانگی کیساتہہ وَاتَّقُوهُ اور ڈرو تم اوس سے اور اوسکے عذاب سے اور پرہیز کرو تم اوسکی نافرمانی سے وَأَطِيعُونِ اور فرمانبرداری کرو تم میری جس چیز کا کہ مین تمکو حکم
دوں یا منع کردوں اوسواسطے کہ میری فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری کے نزدیک ہے اور جسوقت تم ایسا کروگے تو يَغْفِرْ لَكُم بخشیگا خدا واسطے تمہارے مِّن ذُنُوبِكُمْ بعضے گناہ تمہارے
جو کہ تمنے اسلام سے پہلے کئے ہین اور بعد اسلام کے جو گناہ کروگے اونکو چاہے بخشے چاہے نہ بخشے وَيُؤَخِّرْكُمْ اور مہلت دیگا تمکو عذاب ہلاک کرنیوالے سے یعنی زندہ رکہیگا تمکو إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک مدت مقرر کے کہ وہ وقت اجل کا ہے لیکن بشرط ایمان اور طاعت اور اگر ایسا نکروگے تو عذاب مین گرفتار کرکے ہلاک کریگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ
ایمان نہ لائے اور طوفان مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ تحقیق مدت مقرر کی ہوئی خدا کی واسطے مرنیکے إِذَا جَاءَ جسوقت کہ آئے لَا يُؤَخَّرُ نہیں مہلت دیجاتی
ہے یعنی جسوقت اجل کا وقت آئے تو پہر اجل نہین ٹلتی ہے اور حیلہ اور تدبیر اوسمین فائدہ نہین بخشتی ہے پس جلدی کرو مہلت اور تاخیر کے واسطے ایمان اور طاعت کو اختیار
کرو لَوْ كُنتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور تامل سے تَعْلَمُونَ جانتے ہو اور کچھہ علم رکہتے ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اجل مسمی سے قیامت کا روز ہے اور اپنے وقت سے وہ ٹلتی نہین ہے القصہ
نوح نے اپنی قوم کو نو سو اور پچاس برس سمجہایا کہ خدا پر تم ایمان لاؤ لیکن وہ ہمیشہ سرکشی کرکے اون حضرت کو آزار اور تکلیفین پہنچاتے تہے اور وہ حضرت صبر کرکے اونکی آزار
کی برداشت کرتے تہے چنانچہ سورہ ہود مین اسکا ذکر ہو لیا ہے اور جسوقت ایمان سے ناامید ہوئے تو قَالَ کہا رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي اے پروردگار میرے تحقیق کہ مینے بلایا قوم اپنی کو
ایمان اور طاعت کیطرف لَيْلًا وَنَهَارًا رات کو اور دن کو یعنی مینے رات دیکہی نہ دن ہمیشہ ہر وقت اونکو ایمان کیطرف بلاتا تہا اور اونکے بلانے مین مینے کسی طرح کا قصور
نہین کیا فَلَمْ يَزِدْهُمْ پس نہ زیادہ کیا اونکو دُعَائِي بلانے میرے نے إِلَّا فِرَارًا مگر بہاگنا اوسکے قبول کرنے سے اور نفرت کرنے ایمان اور کفر کی زیادتی سے مراد یہہ ہے کہ وہ نوح
کے بلانے سے پہلے تو کفر اور گمراہی مین گرفتار رہے تہی اور جسوقت کہ نوح نے اونکو طرف ایمان کے بلایا اور اونہوں نے اوسکو قبول نکیا تو اونکی کفر مین اور زیادتی ہوئی اور کہتی ہین
حضرت نوح کہ وَإِنِّي اور تحقیق مینے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جسوقت بلایا اونکو طرف طاعت اور عبادت کے لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشش کرے تو واسطے اونکے ایمان لانیکی جہت سے اونکے
گناہوں سے جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ کیا اونہوں نے اونگلیوں اپنی کو فِي آذَانِهِمْ بیچ کانوں اپنے کی اور کانوں کو سننے سے بند کردیا وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ اور اوڑہ لئے اونہوں نے کپڑے اپنے

سورۃ النوح علیہ السلام

اور منہ اور سر ذون کو کپڑون مین چھپا لیا اسیے کہ بلائی سے نفرت کرکے اور میری صورت کو نہین چاہتے تہی کہ دیکہین اور نظر کرین اور یا ہو واسطے اونہون نے اپنی صورتون کو مجہسے چھپایا کہ ایسا نہو
کہ مین اونکو پہچان کر پہر ایمان کیطرف بلاؤن وَاَصَرُّوْا اور استادگی کی اونہون نے کفر پر اور بہت اصرار کیا کہ ہمیشہ اوسمین گرفتار رہے اور کفر پر ہٹ کرکے ارادہ کیا اونہون نے کہ
ہرگز کفر سے نہ پہرینگے وَاسْتَكْبَرُوْا اور تکبر اور سرکشی کی اونہون نے میری پیروی سے اسْتِكْبَارًا سرکشی کرنی بڑی کہ جو حد سے زیادہ ہے کہتے ہین کہ اصرار اور استکبار اون لوگون کا
اس مرتبہ کو پہونچا تہا کہ ہر ایک اونمین سے اپنی بیٹے کو گود مین لیکر نوح کے پاس آتا اور کہتا کہ اس مرد سے ڈرنا چاہئے ایسا نہو کہ تجہکو گمراہ کردے کہ مین جس وقت تیری عمر مین تہا تو میرا باپ
مجہکو اس مرد کے پاس لایا اور مجہکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا تو اسکی بات مین آکر گمراہ ہو جاے پس تو بہی ایسا ہی کرنا اور کہتے ہین حضرت نوح کہ ثُمَّ اِنِّيْ پہر تحقیق مینے باوجود اونکی
استادگی اور سرکشی کے دَعَوْتُهُمْ بلایا مینے اونکو جِهَارًا آواز بلند کرنیوالا ہو کر یہہ مصدر ہے اور محل حال مین واقع ہوا ہے ثُمَّ اِنِّيْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ پہر تحقیق مینے ظاہر اور آشکارا
کیا مینے واسطے اونکی بلانیکو ہر مقام اور مجلس مین وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ کہا مینے واسطے اونکی اِسْرَارًا پوشیدہ کہنا یعنی چپکے چپکے بہی کہا مینے اونکو اور مقصود اونکا یہہ ہے کہ ہر طرح سے
اونکو کہا اور آواز بلند سے بہی اور کم آواز سے بہی اور آہستہ بہی اور کہتے ہین کہ آواز بلند سے کہنا اسطرح سے تہا کہ اونکی دروازون پر جاکر پکارکر کہتے کہ اے لوگو کہو تم لا اله الا الله تا کہ رستگاری
پاؤ اور آشکارا کہنا اسطرح سے تہا کہ جس وقت جانتے کہ فلانی جگہہ مجلس اور مجمع ہے اور لوگ وہان جمع ہو رہے ہین اوس جگہہ لوگون کو جاکر کہتے کہ اے لوگو تم کہو لا اله الا الله تا کہ رستگاری پاؤ تم عذاب سے
اور پوشیدہ کہنا یہہ تہا کہ جس وقت کسی ایک آدمی کو دیکہتے تو اوسکو اپنی پاس بلاتے اور اپنی منہ کو اوسکے کان کے پاس لیجاتے اور کہتے کہ کہہ تو لا اله الا الله تا کہ رستگاری پاوے جس وقت کہ کسیطرح سے حضرت نوح کے کہنے کو لوگون
نے قبول نکیا تو خدا تعالے نے چالیس سال اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ ستر سال باران رحمت کو اونپر بند کیا اور عورتین اونکی بانجہ کردین لیکن تب بہی اونہون نے نمانا حضرت نوح نے کہا کہ اے پروردگار
میرے جسطرح مجہسے ہو سکا مینے اونکو بلایا ظاہر اور پوشیدہ اور تنہائی مین اور مجمع مین لیکن فائدہ نہوا اور تو نے اونپر قہر کیا کہ مینہہ اونپر بند کردیا اور عورتین اونکی بانجہ کردین اور انہون نے میرے طرف
رجوع کی تو فَقُلْتُ پس کہا مینے کہ اسْتَغْفِرُوْا بخشش چاہو تم رَبَّكُمْ پروردگار اپنی سے یعنی توبہ کرو کفر اور گناہون سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق کہ وہ خدا ہی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا
اور اگر تم توبہ کروگی تو يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ بہیجیگا ابر کو آسمان سے اوپر تمہارے مِّدْرَارًا بہت برسنی والا ابر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دیگا تمکو بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ساتہہ مالون
اور بیٹون کے یعنے بہت دیگا مال اور بیٹے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور کریگا واسطے تمہارے جَنّٰتٍ باغ پہل ہوئے درختون سے وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور کریگا واسطے تمہارے نہرین یعنی جاری کردیگا
نہرین باغونکی حضرت نوح نے ان چیزونکا وعدہ کیا اونسے جو کہ اونکی نظرون مین بہت خوب اور مرغوب معلوم ہوتی تہین اور فائدہ ظاہری اونسی تہا اور یہہ اونہون نے ایمان کیطرف رغبت لانے
کیواسطے کیا لیکن اونہون نے پہر بہی نمانا اور حضرت نوح نے تنگ ہو کر واسطے اونکی بد دعا کی چنانچہ بعد اسکے آئیگا اور کہتے ہین کہ ایک مرد امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین گناہ مینے بہت
کئے ہین دعا کر کہ خدا تعالی مجہکو بخشے فرمایا کہ استغفار کر ایک اور مرد آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین میری زراعت اور درخت خشک ہو گئی ہین دعا کر کہ خدا تعالے باران رحمت نازل کرے فرمایا کہ
استغفار کر اور ایک اور شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مین ایک شخص محتاج اور فقیر ہون دعا کر کہ خدا تعالے مجہکو روزی دیوے فرمایا کہ استغفار کر اور ایک اور آدمی آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مال
بہت رکہتا ہون لیکن فرزند میرے نہین ہے دعا کر کہ خدا تعالے مجہکو فرزند عطا کرے فرمایا کہ استغفار کر اور ایک اور کوئی آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین باغ میرا میوہ کم دیتا ہی دعا کر خدا سے کہ میوہ کی کثرت ہو جاے
فرمایا کہ استغفار کر اور بعد اوسکے کسینے آکر کہا کہ یا امیر المومنین ہماری نواح مین چشمے خشک ہو گئے ہین دعا کر کہ خدا تعالے اونکو پانی سے پر کردے فرمایا کہ استغفار کر ابن عباس کہتے ہین کہ مین
خدمت مین اونکی بیٹہا تہا مینے کہا کہ یا امیر المومنین تسی لوگون نے طرح طرح کی مختلف سوال کئے اور تمنی سبکو ایک ہی جواب دیا فرمایا کہ کیا تو نے نہین سنا ہی کہ خدا تعالے فرماتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا الآیہ اور ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچہا کہ قربان ہوؤن مین تیرے اے فرزند رسول خدا صلعم مین ایک مرد ہون کہ خدا تعالے نے مجہکو بہت مال دیا ہی اور فرزند
میرے نہین ہے کوئی علاج اور تدبیر ہے کہ میرے فرزند پیدا ہو فرمایا کہ ہان استغفار کر پروردگار سے آخر شب کو سو مرتبہ ایک سال تک اور اگر شب کو تجہسے فوت ہو جاے اور کسی سبب سے نہ پڑہنے پاوے تو دنکو
اوسکو قضا کر اور شب کے عوض دنکو پڑہ کہ خدا تعالے اپنی کلام مین فرماتا ہی اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ الآیہ اور بعد حکم کرنے استغفار کے حضرت نوح نے اونسی کہا کہ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہین
امید رکہتے ہو تم واسطے خدا کے وَقَارًا وقر عزت کہ تمکو اپنی واسطے جس وقت کہ اوسکی فرمانبرداری کرو یعنی ایسی حالت پر کیون نہین ہوتے ہو کہ جسکے سبب سے خدا تمہاری توقیر کرے اور تمہاری
تعظیم کرے بسبب بخشنی نیکی اور خیر دنیا اور آخرت کے اور ابن عباس سے روایت بیان کرتے ہین کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین کہ کیا ہے تمکو کہ نہین اعتقاد کرتے ہو تم خدا کی بزرگی کا اور اوسکے حکم کی نافرمانی
سے دو نہین ہوتے ہو وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق پیدا کیا ہے اوسنی تمکو اَطْوَارًا طرح طرح سے کہ پہلے نطفہ تہا اور بعد اوسکے خون بستہ ہوا اور بعد اوسکے گوشت ہوا
اور پہر ہڈیان اور پٹہے ہوئے اور پہر سب اعضا بنکر ایک پتلا ہوا اور پہر روح داخل ہو کر ایک لڑکا ہوا اور پہر پیدا ہو کر چلنے پہرنے لگا اور پہر جوان ہوا اور پہر اوہیڑ ہوا اور پہر بوڑہا ہوا
اور یہہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ ممکن ہے کہ خدا تمہاری توقیر کرے ثواب عطا کرکے آخرت مین اور اطلاع دیتا ہے یہہ اوسکی کمال قدرت اور عظمت پر پس کسواسطے قیامت کا انکار
کرتے ہو اور اوسکی بندگی کا اور بعضی کہتے ہین کہ اطوار سے مراد مختلف ہونا اوصاف کا ہے کہ مراد اوس سے تونگری اور فقیری ہے اور صحت اور مرض ہے اور قوت

اور ناتوانی ہے اور درازی اور کوتاہی ہے اور کہا نوح نے اون لوگون سے کہ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہین دیکہتی ہو تم کَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ کیونکر پیدا کیا ہی خدا نی سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ساتہہ آسمانون کو طِبَاقًا طبقہ بطبقہ کہ طبقہ کے اوپر طبقہ ہے وَجَعَلَ الْقَمَرَ اور کیا چاند کو فِیْهِنَّ بیچ اونکی نُوْرًا روشنی کہ پرتو اوسکا سب آسمان اور زمین پر پہونچتا ہی اور چاند مشہور یہہ ہے کہ آسمان اول پر ہے اور سب آسمانون سے اوسکو نسبت ہو اسطی دی ہے کہ نور اوسکا سب آسمانون پر پہونچتا ہی یعنے روشنی اوسکی سب آسمانون مین گئی ہے وَجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا ہی آفتاب کو سِرَاجًا چراغ زمین کے باشندون کا کہ سبکو روشنی دیتا ہی اور رسول خدا صلعم کو سراج منیر کہتی ہین اسواسطی کہ حضرت کے نور نی تاریکی کفر کو عالم سی دور کیا ہی اور کہتی ہین کہ آفتاب اور ماہتاب کا رخ آسمان کیطرف ہی اور پشت زمین کیطرف ہی اور آسمان والون کو اپنی رخ کی روشنی دیتی ہین اور زمین والون کو پشت سے اور روشنی چراغ کی نور کی روشنی سے زیادہ قوی ہی اسواسطی نور کو قمر کیطرف منسوب کیا اور سراج کو آفتاب کیطرف اور کہتی ہین کہ آفتاب چوتہی آسمان پر ہے اور کہا حضرت نوح نی کہ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا ہے تمکو مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے کہ تمہاری باپ آدم کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے نَبَاتًا اوگانا زمین سے یعنے پیدا کرنا زمین سے اور جسوقت کہ اصل تمہاری زمین سے ہوئی تو تم سب اولاد اوسکی ہو زمین سے ہو ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا پہر پہیر لیجائیگا تمکو بیچ اوس زمین کے بعد مرنے کے وَیُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو زمین سی قیامت کی روز زندہ کر کے اِخْرَاجًا نکالنا واسطی حساب اور جزائی اعمال کے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور خدا نے کیا ہے واسطی تمہاری زمین کو فرش کہ اوسپر آرام پکڑتے ہو اور بیٹہتے ہو اور مثل فرش کے زمین کو اسواسطی بنایا کہ لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا تا کہ چلو تم اس زمین مین سے سُبُلًا فِجَاجًا راہون کشادہ کو اور بعضے کہتی ہین کہ سبل پہاڑون کی راہون کو کہتی ہین اور فجاج جنگل کی راہون کو اور جسوقت کہ حضرت نوح نی خدا کی نعمتون کو شمار کیا اور لوگون نے بدلے شکر ان نعمتون کے اپنے کفر کو اور گناہون کو اور زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح نی رَّبِّ ای پروردگار میرے اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ تحقیق اون لوگون نے نافرمانی کی میری اور میری نصیحت کو نہ مانا وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونہون نے مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ اوس شخص کی کہ نہین زیادہ کیا اوس شخص کو مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ مال اوسکے نی اور فرزند اوسکے نی اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان یعنی اون لوگون نے اپنی رئیسون کی پیروی کی کہ جنکو کثرت مال اور اولاد نے غرور مین ڈالکر آخرت کے فائدہ سے بی نصیب کر کی خسارہ اور نقصان مین رکہا ہے اور وہ رئیس مال اور اولاد والی اون لوگون سے کہتے تہے کہ اگر نوح پیغمبر ہوتا تو مالدار اور تونگر ہوتا وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اونہون نے جو کہ مال اور اولاد والی رئیس ہین مَكْرًا كُبَّارًا مکر کرنا بڑا کہ احمقون اور جاہلون کو اونہون نے حیلہ کر کے اپنی طرف کہینچا اور مجہسے اونکو برگشتہ رکہا اور کہا کہ یہہ مرد مجنون ہے اور اگر پیغمبر ہوتا تو مالدار ہوتا اور اون لوگون کو میرے آزار دینے پر رغبت اور حرص لائی اور پتہرون سے میرے بدن کو زخمی کیا وَقَالُوْا اور کہا اونہون نے کہ لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ نہ چہوڑو تم معبودون اپنون کو کہ اون بتون معبودون اپنی کی پرستش سے ہاتہہ مت اوٹہاؤ اور بعضی بت جو اونکی نزدیک سب بتون سے زیادہ بزرگ تہی اونکی ذکر کو خاص کر کے کہا کہ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا اور نہ چہوڑو تم ود کو کہ وہ ایک بت مرد کی صورت تہا وَّلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو کہ وہ ایک بت عورت کی صورت تہا وَّلَا یَغُوْثَ اور نہ یغوث کو کہ وہ ایک بت شیر کی صورت تہا وَیَعُوْقَ اور نہ یعوق کو کہ وہ ایک بت گہوڑیکی صورت تہا وَنَسْرًا اور نہ نسر کو کہ وہ گدہ کی صورت کا بت تہا اور مشہور یہہ ہے کہ یہہ نام پانچ نیک مردون کے ہین کہ وہ آدم اور نوح کے درمیان تہی اور آدمی اونسی بہت اعتقاد رکہتی تہی اور بعد اونکی مرنے کے شیطان نے لوگون سی کہا کہ ان بزرگون کی صورتون کے بت بناؤ اور اون سی انس پکڑو اور دیکہو غور سے کہ موجب کثرت عبادت ہو اون لوگون نے پانچ بت پانچ آدمیون کی صورت کے پتہر اور لکڑی کے بنائے اور اونکی تعظیم کرتے تہی اور عبادت الٰہی مین کوشش کرتے تہی جسوقت کہ وہ سب مر گئے تو شیطان نی اونکی اولاد سی کہا کہ تمہاری باپ اور دادا تمہاری بزرگ ان بتون کی پرستش کیا کرتے تہے تمکو چاہیئے کہ اپنی باپ اور دادا کی دین کی پیروی کر کے انکی پرستش مین مشغول ہو پس وہ لوگ ابلیس کے گمراہ کرنے سی اونکی عبادت مین مشغول ہوئے اور بتون کی عبادت اوسی وقت سی شروع ہوئی ہی اور حضرت نوح کی زمانہ مین طوفان آیا تو یہہ بت خاک مین پوشیدہ ہو گئے تہے اور بعد طوفان کی ابلیس نے اون بتون کو مٹی کے اندر سی نکالا اور آدمیون کو اونکی پرستش کے واسطی حکم دیا اور وہ بت بطور وراثت کے دست بدست چلے آئی تہے یہان تک عرب کی قومون مین وہ پہونچے اور عرب اونکی پرستش کرتی تہی بطنان نے یغوث کو طی سے لیا اور مراد کی طرف لیجا کر اوسکی عبادت مین مشغول ہوئے اور زمانہ دراز تک اوسکی پرستش کی اور بنی ناجیہ نے اونسے ارادہ چہین لینے کا کیا تو وہ بہاگ کر بنی الحرث کی طرف چلے گئے اور یعوق بنی کہلان کے پاس تہا اور بعد اونکی اولاد اونکی وارث ہوتی رہی یہانتک کہ وہ بت ہمدان مین پہونچا اور نسر خثعم کے پاس تہا وہ اوسکی عبادت کرتے تہے اور سواع آل ذوالکلاع کی پاس وہ اوسکی عبادت کرتے تہی اور ود قضاعہ کی پاس تہا وہ دومۃ الجندل مین لیجا کر اوسکی پرستش کرتے تہی اور بعد اونکی اولاد مین اونکی چلا آتا تہا بطور وراثت کی یہان تک کہ اسلام شروع ہوا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نوح ایک جماعت کی ہمراہ سراندیپ مین آدم کے بدن کی نگہبانی کرتے تہی اور کفار کو اونکی قبر کا طواف نہین کرنے دیتی تہی ابلیس نے لوگون کو کہا کہ نوح اور اسکے گروہ تم پر فخر کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ ہم فرزند آدم ہین

اور تمکو کہتے ہین کہ یہہ آدم کی اولاد نہین ہین اور اسی سبب سے تمکو آدم کے بدن کی زیارت نہین کرنے دیتے ہین تمہارے واسطے آدم کی صورت کی ایک چیز بنا تاہون تا کہ تم بھی
اوسکا طواف کرو پس ابلیس کے کہنے سے اوہنون نے پانچ بت بنائے اور اونکا طواف کیا کرتے تھے اور آخر کو ابلیس کے فریب دینے سے وہ اون بتون کی عبادت کرنے لگے اور بعد طوفان کی ابلیس نے اونکو
خاک مین سے نکالا اور رفتہ رفتہ لوگون نے اونکی عبادت پر آمادہ کیا یہانتک کہ وہ بت عرب قبیلون مین پہونچے اور ہر ایک قبیلہ مین اوسیطرح پہونچے جیسکہ اوپر گذر اہی القصہ نوح نے
عرض کی کہ خداوندا قوم کے رئیسون نے عام لوگون کو کہا کہ ان بتون کی عبادت سے ہاتھہ مت اوٹہاؤ وَقَدْ أَضَلُّوا اور تحقیق گمراہ کیا ان رئیسون نے كَثِيرًا بہتون کو کہ پہلی سے یہہ
گمراہ کرتے چلی آتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ اون بتون نے گمراہ کیا ہی بہتون کو کہ اونکی پرستش کرنے سے لوگ گمراہ ہوگئے ہین وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ اور نہ زیادہ کر تو ای پروردگار میرے ظلم
کرنیوالون کو اپنی نفسون پر کفر کرکے إِلَّا ضَلَالًا مگر ہلاکت اور عذاب یہہ معنی ہلاک دوسری جگہہ بہی آیا ہی جیسکہ ان المجرمین فی ضلال وسعر اور یا مراد ضلال سے باز رکہنا توفیق
اور لطف کا ہی بسبب مضبوط ہونے کی کفر پر اور حاصل ہونے یاس کے اونسے مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ ما اسمین زائد ہی اور تقدیر اسکی من خطیئاتہم ہی یعنی خطاؤن اپنی سے اور اپنی گناہون کی جہت
أُغْرِقُوا غرق کئی گئی وہ طوفان مین اور بعد غرق ہونے کی فَأُدْخِلُوا نَارًا پس داخل کئے گئی وہ آتش دوزخ مین پانی کی نیچے اور جار مجرور کو عامل پر اسواسطے مقدم کیا ہی کہ اونکا غرق
ہونا نہہا مگر خطاؤن اور گناہون کی جہت سے فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ پس نہ پائی اونہون نے واسطے اپنی مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا سے أَنْصَارًا مدد کرنیوالے کہ طوفان کو اونسے دفع کرتے یعنی سوائے
خدائے حق کے جو اونہون نے معبود اپنی مقرر کیے تھے اونکو قدرت نہی کہ وہ عذاب طوفان اور آتش دوزخ کو اونسے دور کرتے اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ اپنی گناہون کی جہت سے غرق ہوئے ہین
اور اون گناہون مین ایک کفر بہی تہا اور وہ بڑا گناہ تہا لیکن وہ غرق سب گناہون کی جہت سے ہوئی ہین پس آدمی کو چاہیے کہ اسلام پر اعتماد کرکے گناہون مین مشغول نہو
اسواسطے کہ موجب عذاب کا خطائین ہی ہوتی ہین اگرچہ بڑی خطائین نہون مثل کفر اور شرک کے اور کہتے ہین کہ حضرت نوح نے نوسو اور پچاس برس اپنی قوم کو نصیحت
کی اور سمجہایا اور اونکی حالات اور طبیعتون سے دریافت کیا کہ یہہ لوگ ہرگز ایمان کو قبول نکرینگے اور جو کوئی اونسے پیدا ہوگا اوسکو گمراہی پر رکہینگے چنانچہ پہلے اس سے گذرا ہے
کہ لڑکون کو اپنی گودیون مین اوٹہا کر نوح کے پاس لیجاتے اور کہتے کہ یہہ مرد دیوانہ ہے اسکے کہنی مین نہ آنا کہ یہہ تمکو گمراہ کردیگا اور کفر مین اونکی طبیعتونکو مضبوط کرتے تھے اور خدا تعالے
نے بہی نوح کو خبر دی تہی کہ تیری قوم مین سے اور کوئی ایمان نہ لائیگا اور جو کوئی اونسے پیدا ہوگا وہ بہی ایمان نہ لائیگا اسواسطے حضرت نوح نے اونکے حق مین اونکی بیخ کنی
کیواسطے بددعا کی چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَقَالَ نُوحٌ اور کہا نوح نے بعد اس خبر کرنیکے کہ رَبِّ ای پروردگار میرے لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ نہ چہوڑ تو اوپر زمین کے مِنَ
الْكَافِرِينَ کافرون مین سے دَيَّارًا کوئی گہر مین رہنے والا اور بسنے والا بلکہ سب کو ہلاک کر تو إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ تحقیق کہ تو اگر چہوڑ دیگا تو اونکو تو يُضِلُّوا عِبَادَكَ گمراہ کرینگے وہ
بندون تیرے کو اور دین سے باز رکہینگے وَلَا يَلِدُوا اور نہ جنینگے وہ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا مگر بدکار کفر کرنیوالا پس خدا تعالے نے طوفان بہیجا سب کو ہلاک کیا اور اون لوگون مین لڑکا کوئی
نتہا اسواسطے کہ چالیس برس سے عورتین اونکی بانجہ ہوگئین تہین اور بعد دعائے بد کے حضرت نوح نے اپنی اور تمام مومنین کے واسطے دعا کی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِي ای پروردگار میرے بخش تو
واسطے میرے وَلِوَالِدَيَّ اور واسطے والدین میری کے کہ لمک اور مخل اور واسطے اوس شخص کے داخل ہوا بَيْتِيَ گہر میرے مین یا کشتی میری مین مُؤْمِنًا جسوقت کہ ایمان لانیوالا ہے
اور کہتے ہین کہ مراد اہلبیت رسالت صلعم ہین وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور واسطے مردون ایمان لانیوالون کے اور واسطے عورتون ایمان لانیوالیون کے کہ جو پہلے اس سے پیدا ہوئے
ہین اور جو بعد اسکے پیدا ہونگے قیامت تک اور بعضی کہتے ہین کہ مومنین اور مومنات امت مرحومہ سے مراد ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جیسیکہ دعا نوح کی کافرون کے
حق مین قبول ہوئی ایسیہی مومنین اور مومنات کے حق مین دعا قبول ہوئی اور واسطے بیخ کنی کافرون کے مکرر دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ نہ زیادہ کر تو ظلم کرنیوالون کو اپنے
نفسون پر بسبب کفر کے إِلَّا تَبَارًا مگر ہلاکت اور نقصان آخرت کا کہ ہمیشہ عذاب مین گرفتار رہین سورة الجن یہہ سورت مکی ہے اور آیتین اسمین اٹہائیس ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ قل اوحی کو بہت پڑہے جب تک کہ دنیا مین ہے شر سے جنون کے اور جادو اور مکر لوگون کے سے بیخوف ہو اور کوئی اوسکو ضرر نہ پہنچا سکے اور آخرت
مین محمد اور اہلبیت محمد کی پاس ہو اور جسوقت اونکی خدمت مین حاضر ہو تو کہے کہ خداوندا مین انکی سوا دوسرے کو نہین چاہتا اور سوا اس درجہ کے دوسرے درجہ کی آرزو نہین رکہتا
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ سورہ احقاف مین گذر گیا ہی کہ ایک گروہ جن کا بطن نخلہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور قرآن کو سنکر اوسپر ایمان لایا اور وہ نو تن تہے
یا سات تن تہے اور جسوقت کہ اپنی قوم مین پہونچے تو اونکو ایمان کی طرف رغبت دلائی حقتعالی اس سورة مین اونکی قصہ سے خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اپنی امت لوگون سے
کہ أُوحِيَ إِلَيَّ وحی کی گئی ہے طرف میری کہ أَنَّهُ اسْتَمَعَ تحقیق سنا ہی قرآن کو بطن نخلہ مین نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ایک گروہ نے جنون مین سے کہ تین سے لیکر دس تک اور نہین تہے زیادہ تہے
اور جن جسم لطیف کہتے ہین بسبب غالب ہونے آتش اور ہوا کی اونمین اور اونکی شان یہہ ہے کہ جس شکل مین چاہین بن جائین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ ارواح مجردہ ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ نفوس بشریہ ہین جدا کی گئی بدنون سے اور قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا نے اونکو دیکہا نہین اور قرآن اونکو پڑہکر نہین سنایا

سورة الجن ع

بلکہ وہ اتفاقاً وقت پڑہنے قرآن کے حاضر ہوگئی تہے اور قرآن کو اونہون نے سُنا فَقَالُوْٓا پس کہا اون جنون نے جسوقت کہ اپنی قوم مین گئی کہ ای قوم اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنی سنا ہے
قُرْاٰنًا عَجَبًا کتاب عجیب کو اور عجب مصدر ہے مبالغہ کیواسطے صفت قرآن کی واقع ہوا ہے یعنی ہمنی کلام عجیب سنا ہے کہ آدمیون کے کلام کے مخالف ہی او نظم اوسکا نہایت
خوب ہے اور کوئی آدمی اوسکے مثل نہین کہہ سکتا ہے يَّهْدِيْٓ راہ دکہلاتا ہے وہ اِلَى الرُّشْدِ طرف راستی کے اور نیکی اور درستی دین اور دنیا کی فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم ساتھ
اوسکے اور قرآن پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے او بیزاری کرنی شرک سے اسواسطی اونہون نے بعد اسکے کہا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز نہ شرک کرینگے ہم بِرَبِّنَآ ساتھ پروردگار
اپنی کے اَحَدًا کسیکو جیسیکہ ہم پہلی اس سے شرک کرتے تہی اور اس آیت سی معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر جن اور انسان پر دونو پر پیغمبر ہوکے آئی ہین اور جن صاحب عقل ہین اور زبان
کو خوب سمجہتے ہین اور یہہ بہی جانتے ہین کہ قرآن معجزہ ہے اور کلام خدا کا ہے نہ بندون کا ہو اسطی کہ بندون کے کلام مین تعجب نہین ہوتا اور اس سورہ مین کئی جگہہ اَنَّ آیا ہی بعضون نے
اسکے ہمزہ کو مفتوح پڑہا ہے او بعضون نے مکسور اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ رسول خدا نے قرآن کو جنون کے روبرو نہین پڑہا ہی اور نہ جنون کو دیکہا تہا بلکہ ایک روز اپنی اصحاب کے ایک جماعت کے
ہمراہ بازار عکاظہ مین تشریف لائے اور اون دنون مین جن آسمان کے خبر لانی سے بند ہوگئے تہے اور جسوقت اپنی قوم کے پاس آئے اور اونکو خبر کی کہ ہم آسمان کے جانے سے بند ہوگئے ہین اونہون نے یہہ سنکر کہا
کہ کوئی بڑا حادثہ عالم مین واقع ہوا ہے عالم کے مشارق اور مغارب مین پہیل جاؤ اور اس امر کی خبر لاؤ وہ اطراف عالم مین پراگندہ ہوگئے او اس امر کو تلاش کرتے تہی یہانتک کہ
ایک جماعت اونمین سے تہامہ مین پہونچی اور اون حضرت سے بازار عکاظہ مین ملاقات کی او حضرت اوسوقت اپنی اصحاب سمیت نماز صبح کی پڑہنے مین مشغول تہی اور رسول خدا صلعم
قرآن کو پڑہتے تہی جسوقت اونہون نے قرآن کو سُنا تو کہا کہ یہی امر ہے جو کہ مانع ہوا ہے ہمکو آسمان پر جانیکا پس اپنی قوم کیطرف الٹی پہرے اور اونسی جا کر کہا کہ انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی
الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق شان یہہ ہے کہ بلند ہی بزرگی پروردگار ہمارے کی ممکنات کے مشابہ ہونے سے ذات اور صفات مین مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
نہین پکڑا ہے اوسنی زوجہ کو وَّلَا وَلَدًا اور نہ فرزند کو یعنی نہ اوسکی کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی فرزند ہے جیسیکہ یہود او نصاری کہتی ہین اور حضرت امام محمد باقر او امام جعفر
صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی کہ جد کہ بمعنی بخت اور دولت ہی خدا اوسکے ساتہہ موصوف نہین ہوسکتا ہی ہو سطی کہ یہہ ممکن کی صفات مین سے ہے اور جن اپنی جہالت کے سبب سے
اس لفظ کو خدا کی صفت مین کہا ہے اور خدا تعالے نے اوسی طرح سی جیسیکہ جنون نے کہا تہا اپنے رسول سے نقل کی ہی اور کہا اون جنون نے کہ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اور تحقیق شان
یہہ ہے کہ کہتے تہی سَفِيْهُنَا نادان ہمارے یعنے ابلیس اور اوسکے تابعدار عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا اوپر خدا کے زیادتی کو کہ وہ حد سے گذری ہوئی بات ہے یعنی نسبت زوجہ اور فرزندی
اوسکی طرف کرتے ہین وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور تحقیق ہمنے گمان کیا تہا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ یہہ کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جہوٹ کو ہو سطے
ہم اپنے اوس نادان سفیہ سے سُنکر باور کرتے تہی اور اوسکے کہنے کو درست جانتے تہے اور جسوقت قرآن ہمنے سنا تو جانا کہ اوسنے خدا پر جہوٹ بنایا تہا اور اب ہم اوسکے کہنے سی پہرے
اور خدا پر ایمان لائے ہم وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ تہی مرد مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ آدمیون مین سے کہ بعضے مقامومین پناہ پکڑتے تہی ساتہہ مردون کے مِّنَ
الْجِنِّ جنون مین سے اور وہ اسطرح سے ہے کہ اگر کوئی ہولناک جنگل مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ پکڑتا ہون اس صحرا کے سردار کے ساتہہ اوسکی قوم کے بدون سے اور اعتقاد یہہ تہا
کہ اس پناہ پکڑنے سی امن مین رہونگا فَزَادُوْهُمْ پس زیادہ کیا آدمیون نے اون جنون کو بسبب اس پناہ طلب کرنیکے رَهَقًا تکبر اور سرکشی اور غرور [illegible] کر اس
پناہ مانگنے سے اونکو یہہ خیال ہوا کہ بزرگی ہماری اس مرتبہ کی ہے کہ آدمی ہمسے پناہ طلب کرتی ہین اور ہم اونکی حامی اور مددگار اور سردار ہین او بعضی کہتی ہین
کہ پہلے سب سے جنون سے پناہ ایک قوم نے یمن مین سے چاہی تہی اور بعد اسکے پناہ چاہنی عرب مین پہیل گئی اور سب اونسی پناہ چاہتی تہے او ثابت انصاری سے
روایت کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ جس زمانہ مین کہ رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے تو مین اپنے باپ کے ہمراہ سفر مین جاتا تہا راہ مین شب ہوگئی اور وہین ایک چرواہی پاس گیا
جسوقت آدہی رات گذری تو ایک بہیڑیا آیا اور گوسفند کے بچہ کو لیگیا اس چرواہے نے آواز دی کہ ای آباد کرنیوالے اس جنگل کے تیری پناہ ہے ایک آواز مینے سنی اور کسیکو دیکہا
نہین وہ آواز یہہ تہی کہ ای سرحان چہوڑ دے تو اسکو بہیڑیے نے اوس بچہ کو چہوڑ دیا اور وہ بچہ گلہ مین چلا گیا اور کوئی ضرر اوسکو نہ پہونچا اور حقتعالے نے یہہ آیت نازل
کی وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا اور تحقیق اون آدمیون نے یعنی کفار نے اونمین سے گمان کیا ہے كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسیکہ گمان کیا تمنے ای جنون اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا یہہ کہ ہرگز
نہ زندہ کرکے اوٹہائیگا خدا کسیکو مُردون مین سے حساب اور جزا کیواسطے اور یا یہہ کہ پیغمبر کرکے نہ بہیجیگا خدا کسیکو بعد عیسی کے او کہتے ہین کہ یہہ وحی کی گئی
ہے خدا کی طرف سے اور ضمیر انہم کی جن کی طرف پہرتی ہے اور خطاب ظننتم مین قریش کی طرف ہے یعنی وحی کی گئی ہے مجہکو کہ آدمی جو انسے
سے پناہ مانگتے ہین اور اس سبب سے غرور اونکا زیادہ کرتے ہین او گمان کرتے ہین جن جیسیکہ تم گمان کرتے ہو اے کفار قریش یہہ کہ خدا کسی آدمی کو
پیغمبر کرکے نہ بہیجیگا اور اس صورت مین یہہ جملہ معترضہ ہوگا جن کے کلام مین اور وہ جن کہتے ہین کہ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا اور تحقیق ہمنے البتہ طلب کیا یعنی قصد کیا ہمنے

آسمان کو فرشتوں کا کلام سننے کیواسطے فَوَجَدْنٰهَا پس پایا ہمنے اوس آسمان کو مُلِئَتْ پر کیا گیا حَرَسًا شَدِيْدًا نگہبانوں سخت قوی سے اور حرس اسم جمع ہی اور صفت
اوسکی باعتبار لفظ کے ہی اور مراد ملائکہ سے ہی کہ وہ بڑے قوی اور زبردست ہین کہ شیاطین کے منع کرنیکے واسطے مقرر ہین وہ ملائکہ وہ آسمان پر بجائین پس وہ جن کہتے ہین کہ پایا ہمنے
نگہبانوں سخت کو وَّشُهُبًا اور چمکدار اور روشن چیزون کو مثل ستارون کے کہ وہ آگ سے بنے ہوئے ہین اور شیاطین کو اونسے دفع کرتے ہین اور کہتے ہین وہ جن کہ وَّاَنَّا كُنَّا اور تحقیق
ہم تہے ہم کہ نَقْعُدُ مِنْهَا بیٹہتے تہے ہم اوس آسمان مین سے مَقَاعِدَ بیٹہنے کی جگہون مین لِلسَّمْعِ واسطے سننے کی خبرین آسمان کی فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پس جو کوئی کہ سنی اب جنون
مین سے اور سننے کا قصد کرے اور پر جائے تو يَجِدْ لَهٗ پائیگا وہ واسطے اپنی شِهَابًا شعلہ آگ کا رَّصَدًا نگاہ رکہنے والا اوپر چڑہنے سی یعنے منع کرنیوالا سننے بات فرشتون کا اور ارادہ
کرنیوالا اجلانیکا اور رصد بمعنی راصد ہے اور کہتے ہین کہ شہاب حضرت رسول خدا کے زمانہ سی پہلے تہی لیکن جنون کے منع کرنیکے واسطے نتہے اور جسوقت کہ ہمارے حضرت پیدا ہوئے تو یہہ جنون کے
اوپر جانیکے منع کرنیکے واسطے مقرر ہوگئے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے زمانہ ہی مین پیدا ہوئے ہین اور پہلے اس سے نہ تہے اور اس صورت مین یہہ حضرت کے معجزات مین سے ہونگے اور حضرت سجاد علیہ السلام
سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا کہ کہا ابن عباس نے کہ ہم رسول خدا کے پاس بیٹہے تہے اور ایک جماعت انصار کی حضرت کے پاس حاضر تہی ایک ستارہ آسمان سے گرا حضرت نی پوچہا کہ جاہلیت کے دنون مین
یعنے اسلام سے پہلے جو ستارہ گرتا تہا تو اوسکو کیا کہتے تہے ہمنے کہا کہ کوئی مرد بڑے مرتبہ کا مرے یا پیدا ہو اور فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے کہ اور لیکن خبر دینی آسمان کی اسطرح
ہے کہ شیاطین ایک جگہہ آسمان پر بیٹہتے تہے فرشتون کے کلام کی چوری کیواسطے کہ ملائکہ کوئی خبر غیب کی کہین تو ہم اوسکو سنین اور وہ شہاب ثاقب ہے یعنے شعلہ آتش سے مارے نہین جاتے تہے
لیکن اسواسطے کہ کلام کے سننے سی منع کئے جاتے ہین تاکہ زمین پر ایسا سبب واقع نہو کہ مشابہ وحی کے ہو اور جو کچہہ لوگون کے پاس خدا کیجانب سے واسطے ثابت کرنے حجت کے آیا ہی وہ مشتبہہ
نہو جائے اور شیاطین کا یہہ دستور تہا کہ ایک کلمہ کو آسمان کی خبرون سے چورا لاتے تہے اون چیزون مین سے کہ جو خدا کیجانب سے عالم مین واقع ہونگی اور اوسکو زمین پر لیجا کر کاہن سے کہدیتے تہے اور وہ
کاہن اپنی طرف سے اور زیادہ کرکے باطل کو حق کے ساتہہ ملا کر بیان کرتا تہا پس جو کچہہ کہ مطابق کہتا تہا وہ کاہن وہ تو وہ تہا کہ جو اپنے شیطان سے سنا تہا اور جسمین خطا کرتا تہا وہ
باطل ہوتا تہا اور وہ ہوتا تہا کہ جو اپنی طرف سے اوسنے زیادہ کیا تہا پس جسوقت سی کہ شیاطین منع کئے گئے ہین سننے سی اوسوقت سے کاہنون کا علم ہی جاتا رہا اور کہتے ہین
وہ جن کہ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اور تحقیق کہ ہم نہین جانتے ہین کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ آیا بدی ہی کہ ارادہ کی گئی ہین آسمان کی نگہبانی سے اور ہمارے منع کرنے سی فرشتون کے کلام سننے سی
بِمَنْ فِي الْاَرْضِ ساتہہ اون لوگون کے کہ بیچ زمین کے ہین اولاد آدم کی اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا ارادہ کیا ہے ساتہہ اونکے رَبُّهُمْ پروردگار اونکے نے رَشَدًا راستی اور درستی
یعنے وقت ظاہر ہونے ایسی علامتون کے کہ کثرت سی شعلہ آگ کے شیاطین پر پہینکے جاتی ہین اور ملائکہ کے کلام کے سننے سی وہ منع کئی جاتے ہین پس اس امر سے نہین ارادہ کیا خدا نے اونکے
ساتہہ مگر بدی کا یعنے عذاب کا اور یا رحمت اور لطف کا اور عذاب کا نام شر اسواسطے رکہا ہے کہ اوسمین ضرر ہوتا ہے اور کہتے ہین وہ جن کہ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور تحقیق ہم مین سے بعضے
ہین کہ مومن صالح ہین وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سے سوائے اسکے ہین کہ وہ نیک نہین ہین كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ہین ہم صاحب طریقون متفرق کے اسمین سے مضاف طرائق کا محذوف
ہے یعنی ہم مختلف اور متفرق مذہبون والے ہین اور کہتے ہین کہ جن مختلف مذہب رکہتے ہین مومن بہی ہین اور کافر بہی ہین اور یہودی اور نصرانی بہی ہین اور مسلمانون مین سے قدریہ اور جبریہ اور سنی
اور شیعہ ہر طریقہ رکہتے ہین اور کہتے ہین وہ جن کہ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور تحقیق کہ ہم یقین رکہتے تہے اور یہان ظن بمعنی یقین کے ہے یعنی ہم یقین رکہتے تہے اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہہ کہ ہرگز نہ عاجز
کر سکینگے ہم خدا کو فِي الْاَرْضِ جسوقت کہ بیچ زمین کے ہین یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی جس جگہہ کہ ہم زمین مین ہین اوسکو عاجز نہین کر سکتے ہین وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا
اور ہرگز نہ عاجز کر سکینگے ہم اوسکو جسوقت کہ بہاگ گئے والے ہون یہہ بہی حال واقع ہوا ہے حاصل یہہ ہے کہ ہم خدا تعالے کے حکم مین ہین جس جگہہ کہ ہون خواہ زمین مین خواہ
بہاگ کر کوہ قاف مین یا اور کہین کو چلے جائین اوسکو عاجز نہین کر سکتے ہین کہ اوسکی قدرت سے باہر ہو جائین وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اور تحقیق کہ ہمنے جسوقت سنا ہمنے ہدایت
کو یعنی قرآن کہ سبب ہدایت کا ہے اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم ساتہہ اوسکے یعنی قرآن پر یا اوس شخص پر کہ جس سے ہمنے وہ سنا ہے اور وہ رسول خدا صلعم ہین فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ پس
جو کوئی کہ ایمان لائے ساتہہ پروردگار اپنے کے فَلَا يَخَافُ پس نہ خوف کریگا وہ بَخْسًا نقصان کا اپنے اعمال کی جزا مین وَّلَا رَهَقًا اور نہ پہونچنی ذلت اور
خواری کا اور ظلم اور عذاب کا اور یا یہہ کہ اجر مین نقصان نہوگا نہ تہوڑا اور نہ بہت بلکہ پورا اور تمام ملیگا اور ابن عباس سے روایت منقول ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین
کہ نہ خوف کرے کم ہونے ثواب حسنات سے اور نہ زیادہ ہونے عذاب گناہون سے وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور تحقیق ہم جنون مین سے مسلمان ہین کہ ایمان لائے ہین پیغمبر پر اور
دین ہمارا اسلام ہے وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور ہم مین سے پہرنیوالے راہ حق سے ہین کہ وہ ایمان اور طاعت ہے فَمَنْ اَسْلَمَ پس جو کوئی کہ فرمانبرداری کرے
حکم خدا کی فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ کہ جنہون نے فرمانبرداری کی ہے تَحَرَّوْا قصد کیا ہے اونہون نے رَشَدًا راہ راست کو کہ جو پہونچانیوالا ہے ہمیشہ کے ثواب کو
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور لیکن باہر ہونیوالے راہ حق سے فَكَانُوْا پس ہین وہ آخرت مین لِجَهَنَّمَ حَطَبًا واسطے دوزخ کی لکڑیان کہ دوزخ مین وہ جلائی جائینگی اور کہتے ہین

اور جسوقت حجاج بن یوسف نی ارادہ سعید بن جبیر کے قتل کا کیا تو سعید سے اوسنی پوچھا کہ تو میری حق مین کیا کہتا ہی فرمایا کہ قاسط عادل حجاج کی مصاحبون نے کہا کہ کیا اچھی بات
کہی ہے تو حجاج نی کہا کہ ای جاہلو مجھکو اوسنی ظالم او مشرک کہا ہی اور یہہ آیت اونکی روبرو پڑہی واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا وَاَن لَّوِ اسْتَقَامُوا اسکا عطف انہ استمع پر ہے اور
یہہ ان مخففہ ہی مثقلہ کا یعنی اور وحی کی گئی ہی مجھپر یہہ کہ اگر سیدہے او درست رہین وہ مکہ والی عَلَى الطَّرِيْقَةِ اوپر طریق حق کی تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائین ہم اونکو مَّآءً غَدَقًا
پانی بہت یہہ کلام بطریق مثل ہے اور مراد اس سے فراخی روزی کی ہی یعنی ہم روزی کو اونپر فراخ کرین اور یا یہہ کہ نعمت بہت اون کو دیوین ہم لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ آزمائین ہم
اونکو بیچ اوسکی کہ عالم کی لوگون پر ظاہر ہو کہ کیونکر شکر کرتے ہین اور یا یہہ کہ جن اور انسان سب مراد ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ دیوین گے ہم اونکو
علم بہت کہ سیکہین وہ اوسکو ائمہ علیہم السلام سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ اگر سیدہے رہین وہ دوستی اور خلافت پر امیر المومنین کے اور اوسکے بعد اوصیا کے جو کہ اوسکے
اولاد مین ہین اور قبول کرین وہ اونکی فرمانبرداری کو ہر کام مین تو البتہ پلائین ہم اونکو پانی بہت یعنی پلائین ہم اونکی دلون کو ایمان وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی منہ پہیرے عَنْ
ذِكْرِ رَبِّهٖ ذکر پروردگار اپنی سی یعنی خداتعالی کی عبادت سے منہ پہیرے یا نصیحت اور وحی سی منہ پہیرے اور اوسکو قبول نکرے اور یاد اوسکی نعمتون کا شکر نکرے تو يَسْلُكْهُ چلائیگا اوسکو
یعنے داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا عذاب سخت مین کہ اوسکی طاقت سے زیادہ ہو اور اہل عراق نی سوای ابو عمرو کی یا سی غائب کا صیغہ یسلکہ پڑہا ہی اور باقیون نے
نسلکہ پڑہا ہی نون سی متکلم کا صیغہ یعنی داخل کرینگے ہم اوسکو عذاب سخت مین اور صعد بمعنی فاعل ہے او مبالغہ کی جہت سے صفت عذاب کی واقع ہوا ہی اور عذاب منصوب بنزع
خافض ہے اور تقدیر اوسکی یسلکہ فی عذاب صاعد ہی یعنی داخل کریگا اوسکو خدا بیچ عذاب سخت کے وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ اور وحی کی گئی ہی کہ تحقیق مسجدین خاص واسطے خدا کی ہین
فَلَا تَدْعُوْا پس نہ پکارو تم اون مین مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ہمراہ خدا کی کسی کو یعنی سوا اوسکی کسی دوسرے کی پرستش مت کرو جیسے کہ یہود اور نصاریٰ اپنی عبادتخانون مین عزیر اور عیسی کو
خدا کی ساتھ یاد کرتے ہین اور کہتی ہین کہ مساجد سے مراد تمام روے زمین ہے اسواسطی کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ خداتعالی نی میرے واسطی تمام زمین کو مسجد کیا ہے امت میری جہان چاہی نماز پڑہے
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد مساجد سے سات اعضا ہین کہ جن پر سجدہ کرتی ہین پیشانی اور دو گہٹنین اور دونو ہتیلیان دونو ہاتہون کی اور دونو انگوٹہی
پاؤن کے یعنے اونکو سوا خدا کی اور کسیکی واسطی زمین پر نہ رکہو اور حضرت امام موسی کاظم اور علی بن موسی رضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ مراد مساجد سے اوصیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اور سعید
بن جبیر سے روایت ہے کہ جنون نے رسول خدا صلعم سی عرض کی کہ ہم کیونکر مسجدین حاضر ہون اور حضرت کے ہمراہ نماز پڑہین کہ جس جگہہ ہم رہتی ہین وہ جگہہ مسجد سے بہت دور ہے تو حقتعالی نی یہہ آیت
نازل کی کہ وان المساجد للہ الایہ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ جسوقت کہڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ بندہ خدا کا کہ وہ محمد ہی بطن نخلہ مین نماز صبح کی واسطی کہ يَدْعُوْهُ پکارے اوس
خدا کو نماز مین اور جن اوسکی قراءت کو سنتے تہی كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تہی وہ جن کہ ہوئین عَلَيْهِ لِبَدًا اوپر اوسکی لپٹے ہوئین ایک کے اوپر دوسرا گرنیوالی کثرت ازدحام سی اور واسطی
تعجب اونکے اوس امر سی جو کچھہ کہ وہ دیکہتی تہی عبادت حضرت کی او مقتدی ہونا اصحاب کا نماز مین اور اونکا نماز مین اوٹہنا اور بیٹہنا اور رکوع کرنا او سجدہ کرنا اور حرص
اونکی قراءت کی سننے پر کہ کبہی ایسا حال اونہون نے نہ دیکہا تہا اور نہ ایسا کلام سنا تہا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہہ کلام جنون کا ہی کہ بعد سننی قرآن کے وہ جسوقت کہ اپنی قوم مین
گئی تو اونکو خبر دی اصحاب کی تابع ہونے اور ازدحام رسول خدا پر وقت اقتدا کرنے نماز کے اور سننی قراءت حضرت کے اور منقول ہے کہ خداتعالی نے اپنی حبیب کا عبد اللہ نام لیا تو رسول خدا
بہت خوش ہوے اور اس نام سی کوئی نام خوش معلوم ہوا او فرمایا کہ مجھکو اپنا بندہ کہا اسواسطی کہ جو شرط بندگی کی تہی وہ حضرت نے ادا کی تہی اسواسطی خدا نی عبد اللہ کہا اور جسوقت
معراج کو گئی اوسوقت بہی فرمایا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ اور جسوقت قرآن نازل کیا تو اوسوقت بہی فرمایا کہ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم
مشرکین سے کہ اِنَّمَآ اَدْعُوْا سوای اسکی نہین کہ پکارتا ہون مین یعنی پرستش کرتا ہون مین رَبِّيْ پروردگار اپنی کی وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اور نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی
اَحَدًا کسیکو اور ابو جعفر اور عاصم او حمزہ نی قل انما ادعو پڑہا ہی اور باقیون نے قال انما ادعو یعنی کہا پیغمبر نے کہ سوای اسکی نہین کہ پکارتا ہون مین پروردگار اپنی کو اور بعضی کہتی ہین
کہ کلام جنون کا ہی کہ اونہون نی اپنی قوم کی روبرو پیغمبر خدا کے قول کی حکایت کی ہی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ تحقیق کہ مین نہین مالک ہون واسطی تمہاری ضَرًّا ضرر کا
کہ اوسکو دفع کرون وَلَا نَفْعًا اور نہ درستی امر کا کہ تمکو فائدہ کسی امر کا پہونچاؤن یعنی مین قدرت نہین رکہتا ہون کہ ضرر اور نفع تمکو پہونچاؤن اسواسطی کہ حقیقت مین
ضرر اور نفع کا پہونچانیوالا خدا ہی نہ غیر اوسکا اور مین تو اوسکی حکم کا پہونچانیوالا ہون نہ نفع اور ضرر کا قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ تحقیق مین کہ ہرگز پناہ
نہ دیوی مجھکو تمام دنیا مین مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ خدا سی کوئی اگر خدا مجھکو ضرر پہونچاوی کہ بیمار کری اور یا رنج پہونچاوی اور یا کسی بلا مین مبتلا کری پس کوئی مجھکو رہائی نہ دی سکیگی سوا اوسکی
وَلَنْ اَجِدَ اور ہرگز نہ پاؤن مین مِنْ دُوْنِهٖ سوا اوسکی مُلْتَحَدًا کوئی پناہ کہ منہ اپنا اوس طرف کرون اور بلا سے نجات پاؤن اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ مگر پہونچانا
خدا کی جانب سے یہہ استثنا ہی لا املک سے یعنی نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے ضرر کا او نفع کا مگر پہونچانیکا خدا کی جانب سے وَرِسٰلٰتِهٖ اور پیغامون اوسکی کا یعنے اوسکے

احکام پہونچانیکا مالک ہون کہ جو کچہہ میرے پاس سے تہا اور اب بندون کو اپنے ڈراتا ہی عذاب سے کہ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ اور جو شخص کہ نافرمانی کرے خدا کی اور اوسکی غیر کی پرستش
مین وَرَسُوْلَهٗ اور پیغمبر اوسکے کی کہ اوسکے حکم کو نہ مانی فَاِنَّ لَهٗ پس تحقیق واسطے اوسکے نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی ہی خَالِدِیْنَ فِیْهَاۤ ہمیشہ رہنی والی ہین وہ بیچ اوسکی اَبَدًا ہمیشہ
ابدالآباد پہلی ضمیر جو من کیطرف پہرتی ہے وہ باعتبار لفظ کے ہی کہ لفظ اوسکا مفرد ہے اسواسطی ضمیر مفرد کی آئی اور خالدین کی ضمیر باعتبار معنی کے من کی طرف پہرتی ہے اور باعتبار
معنی کے واسطی جمع کے بہی آتا ہی پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے والی ہین حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ یہانتک کہ جسوقت دیکہینگے وہ اوس چیز کو وعدہ کیجاتی ہین یعنی عذاب الیم کا جو وعدہ کیے جاتے
ہین اوسکو آخرت مین دیکہینگے تو فَسَیَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانینگے عذاب دردناک کو دیکہکر کہ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا کون شخص ضعیف اور ناتوان زیادہ ہی باعتبار مددگار کی وَاَقَلُّ
عَدَدًا اور کمتر ہے باعتبار شمار کی اور ناصرًا اور عددًا تمیز واقع ہوئے ہین اور یہہ اسواسطی خدا نے فرمایا ہی کہ کفار اپنی آدمیون کی کثرت کا فخر کیا کرتی تہی اور جسوقت کفار نے یہہ آیت سنی تو کہا کہ
یہہ وعدہ کب ہے اللّٰہ تعالی اونکی جواب مین فرماتا ہی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگون سے کہ جو کچہہ وعدہ کیا گیا ہے وہ راست اور درست ہے اور ضرور واقع ہوگا وعدہ خدا مین
خلاف نہین ہو سکتا ہی لیکن مجہپر یہہ پوشیدہ ہے اِنْ اَدْرِیْۤ نہین جانتا مین اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ آیا نزدیک ہے جو کچہہ وعدہ کیجاتی ہو تم عذاب کا اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ یا کردیا ہے یعنی مقرر
کیا ہے واسطے اوسکی پروردگار میرے نے اَمَدًا ایک مدت دراز کو کہ عَالِمُ الْغَیْبِ جاننے والا غیب کا وہی ہے فَلَا یُظْهِرُ پس نہین ظاہر کرتا ہی اور نہین مطلع کرتا ہی عَلٰى غَیْبِهٖۤ اوپر غیب اپنی کے کہ جو اوسکی علم کے ساتھ
خاص ہے اَحَدًا کسیکو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مگر جو شخص کہ پسندیدہ اور برگزیدہ ہو مِنْ رَّسُوْلٍ پیغمبر سے یہہ بیان ہے من موصول کا یعنی جسکو پسند کیا وہ پیغمبر ہے کہ اوسکو خبر دیتا ہی غیب کی بعضے
امور سے حال سے موافق مصلحت کے تاکہ معجزہ اوسکا ہو اور مراد اوس سے جناب سرور کائنات ہین یا ہر پیغمبر مراد ہی اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی اس آیت کے مضمون کی تفسیر مین کہ رسول خدا صلعم
پسندیدہ ہین خدا کی نزدیک اور ہم وارث ہین اوس رسول خدا کی کہ جسکو خدا تعالی نے مطلع کیا ہے جو کچہہ چاہا اپنی غیب مین سے پس جانا ہمنے جو کچہہ ہوا ہی اور جو کچہہ ہوویگا قیامت تک اور
رسول خدا کی محفوظ ہونیکو شر جن والنس سے بیان کرتا ہی کہ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ پس تحقیق وہ خدا روانہ کرتا ہی مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ آگی اوس رسول پسندیدہ کی وَمِنْ خَلْفِهٖ اور پیچہی اوسکے
رَصَدًا نگہبانون کو فرشتون مین سے تاکہ اوسکی نگہبانی کرین وقت نازل ہونے وحی کے بدی اور اذیت شیاطین جن سے چنانچہ منقول ہے کہ جبرئیل جو وحی لاتا تہا تو ستر ہزار ملائکہ
اوسکی ہمراہ ہوتے تہی اور وحی کی محافظت کرتی تہی اور شیاطین کو ہانکتے تہی اسواسطی کہ وہ وحی کو سنکر کاہنون سے نہ کہدیوین جسوقت کہ جبرئیل وحی کو رسول خدا کی روبرو بیان کرتے
اور وہ کاہن پہلی اس سے کہ رسول خدا لوگون کو حکم وحی کا پہونچائین وہ لوگونمین مشہور کردیوین اور غیب کی باتین بیان کرنے لگین اور پہر وحی کا اعتبار نرہے اور اسواسطی ملائکہ شیاطین
کو ہانکتے تہے کہ جسوقت جبرئیل رسول خدا پر القا کرتی تہی وحی کو اور ڈالتی تہے اوسوقت شیاطین کوئی بات باطل وحی مین نہ ملادیوین اور یا یہہ کہ پہلی انبیا کا ذکر ہے کہ اوسوقت شیاطین
آسمان کی جانے سے بند نہ تہے اور جو کچہہ فرشتی وحی وغیرہ کا ذکر کرتے تہے تو وہ سنتے تہے اور کاہنون سے کہدیتی تہے اسواسطی ملائکہ وحی کے محافظت کو مقرر ہوئے کہ شیاطین سننے نپائین اور اوسمین دخل
کرنے نپائین اور منقول ہے کہ یہہ فرشتی ستر ہزار واسطے تعظیم وحی کے جبرئیل کے ہمراہ آتی تہے جیسے کہ طریقہ بادشاہون کا ہی کہ اپنے ایلچی کے ہمراہ ایک لشکر بہیجتے ہین اور خدا تعالے
جو بادشاہون کا بادشاہ ہی اوسکے ایلچی کے ہمراہ کہ وہ اوسکا حکم لیکر جاتا ہی جماعت کلان جاتی ہی اسواسطی ستر ہزار ملائکہ وحی کے ہمراہ ہوتے تہی اور شیاطین کو بہی دفع
کرتے تہی کہ وقت بیان کرنے وحی کی جبرئیل سے سنکر کاہنون سے نجا کہین اور حدیث مین آیا ہے کہ ہمیشہ ستر ہزار فرشتی رسول خدا کی ہمراہ رہتی تہی اور حضرت کی محافظت
کرتے تہی اس سے کہ شیاطین فرشتون کی صورت بنکر حضرت کے پاس چلی جائین حاصل یہہ ہے کہ ملائکہ نگہبان اور ناصر رسول خدا کی تہی لِّیَعْلَمَ تاکہ جانی پیغمبر اس نگہبانی سے اَنْ قَدْ
اَبْلَغُوْا یہہ تحقیق پہونچایا ہی جبرئیل نے اور تمام فرشتون نے جو کہ اوسکے ہمراہ تہی وقت نازل ہونے وحی کی رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ پیغامون پروردگار اپنی کو اور شیاطین کا کسی طرح دخل
اور گذر نہین ہوا، اور یا یہہ کہ جانے خدا یعنی اوسکا علم تعلق پکڑلے اوس پیغام رسی کے واقع ہونے سے اور کہتی ہین کہ ضمیر لیعلم کی اور ابلغوا کی دونو کی رصد کی طرف پہرتی ہے
اول باعتبار لفظ کے اور دوسری باعتبار معنی کے سواسطی کہ رصد اسم جنس ہے اور اس صورت مین معنی یہہ ہین کہ تاکہ جانین وہ فرشتی کہ پہونچادیا ہی اونہون نے پیغامون پروردگار اپنی کو پیغمبر کے
پاس بدون کمی اور زیادتی کے اور ایک جماعت کہتی ہین کہ ضمیر لیعلم کی رسول خدا صلعم کیطرف پہرتی ہے اور ابلغوا کی پیغمبرون کی طرف اور معنی اسکی
اس صورت مین یہہ ہوئے کہ تاکہ جانی محمد کہ پہونچایا ہی تمام پیغمبرون نے احکام پروردگار اپنی کو بندون کی طرف بدون زیادتی اور نقصان کے بسبب محفوظ رہنی اونکے
شیاطین سے جیسیکہ اوسنے پہونچایا ہی بدون کمی اور زیادتی کے وَاَحَاطَ اور گہیرلیا ہی خدا نے اور احاطہ کیا ہی اوسکی علم نے بِمَا لَدَیْهِمْ ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اون پیغمبرون
اور فرشتون کے ہی احکام شرع کے پس اوسکے علم سے کوئی چیز باہر نہین ہوتی ہی اور وہی حافظ اور نگہبان ہی خلل اور نقصان سے وَاَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ اور شمار کیا ہے
ہر چیز کو عَدَدًا باعتبار گنتی کے اور عددًا حال واقع ہوا ہے یا مفعول مطلق احصی کا کہ دونو کے ایک معنی ہین یعنے اوسنے ہر چیز کو شمار کیا ہے یہان تک کہ
قطرے باران کے اور ریزی ریت کے اور پتی درختون کی اور مثل اسکے اور مراد اس سے اوسکے علم کا کمال ہے یعنی کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین ہے سورۃ المزمل

سورۃ المزمل

یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعض سورہ مکی ہے اور بعض مدنی ہے اور آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ
مزمل کو نماز عشا مین یا آخر شب پڑہے یہہ سورہ شب و روز اوسکے نیک افعال کا گواہ ہو اور یہہ سورہ خدا کی نزدیک اوسکی گواہی دیوے اور حق تعالی اوسکے واسطے موت اور زندگی پاکیزہ بخشی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اس سورہ کا پڑہنے والا ہرگز محتاج نہووے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم ابتداے اسلام مین جو نماز پڑہتے تہی تو اپنی تئین چادر مین پوشیدہ کر
تہے اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ مثل چادر شب کی تہی جو دہ ہاتہہ کی کہ آدہی اوپر ہماری ہوتی تہی اور آدہی رسول خدا اوڑہتے تہے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہہ آیت خدا
کیطرف سے لائے کہ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر مین لپٹے ہوئے قُمِ اللَّيْلَ اوٹہہ تو رات کو واسطے نماز شب کے کہ وہ نماز تہجد کی ہے اور ہمیشہ اوسکو پڑہا کر اور واسطے راحت اور آرام دنیا کے
اوسکو ترک مت کر اور بعضے کہتے ہین کہ وہ حضرت خواب مین تہی کہ جبرئیل یہہ وحی لایا اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتی ہین کہ اول مرتبہ جو خدا تعالی نے وحی کا بہیجا چاہا تو جبرئیل سے فرمایا کہ
اپنی صورت اصلی مین محمد کے پاس جا جبرئیل اپنی صورت اصلی مین رسول خدا کے پاس غار حرا مین گئے جسوقت رسول خدا نے جبرئیل کو اوس صورت مین دیکہا کہ قد اونکا زمین سے آسمان تک تہا
کو وہ ہیئت اور شکل عجیب دیکہکر خوف معلوم ہوا اوسیطرح ترسان اور لرزان اپنی دولت سرا مین تشریف لائے اور فرمایا کہ چادر مجہپر ڈالدو اور جسوقت چادر اوڑہکر آرام فرمایا تو یہہ سورہ
نازل ہوئی اور کہتی ہین کہ ابتدا مین جو وحی آتی تہی تو وہ حضرت چادر مین اپنی تئین پوشیدہ کرتے تہی بسبب خوف کے اسواسطی یہہ خطاب ہوا کہ یا ایہا المزمل اور بعد اوسکے جو جبرئیل سے
انس پکڑا تو یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے لفظون سے خطاب پاتا تہا اور مزمل کے اصل متزمل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی تزمل کے تحمل کے ہین یعنی اے اوٹہانیوالے بار نبوت کے اوٹہہ تو شب
واسطی عبادت کے إِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهُ مگر تہوڑا نصف اوس شب کا اور قلیلا مستثنے لیل کا ہے اور نصفہ بدل ہے قلیلا کا اور مراد نصف آخر سے ہی یعنی اوٹہہ تو شب کو واسطی ادا نماز کے
مگر تہوڑی شب کو کہ وہ نصف شب ہے أَوِ انقُصْ مِنْهُ یا کم کر تو اوس نصف شب سے قَلِيلًا تہوڑا سا یہانتک تہائی شب باقی رہے أَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر تو اوپر اوسکے یہانتک
دو تہائی رات باقی رہے پس خیار ہے نصف شب کو اوٹہنی کا اور تہائی رات باقی رہے اور دو تہائی رات باقی رہے اوٹہنی کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قلیل سے مراد نصف
ہے اور قلیل سے خواہ تہوڑا سا کم کر یا تہوڑا سا زیادہ کر اور کہتی ہین کہ ابتدای اسلام مین رسول خدا پر اوٹہنا شب کا نماز تہجد کے واسطی فرض تہا اور تینو صورتون کے موافق اوٹہنے مین
اختیار تہا اور بعد اسکے موافق اوس آیت کے جو بعد اسکے مذکور ہوگی فرض سے مستحب ہوگیا اور بعضے کہتی ہین کہ پہلے نماز تہجد فرض تہی اور جسوقت کہ پانچون نمازین رات اور دن کی فرض
ہوئین تو تہجد کا فرض ہونا منسوخ ہوگیا اور کہتی ہین کہ مومنین ہمراہ رسول خدا کے شب کو اوٹہتے تہی ان وقتون مین سی کسیوقت کو اور اونپر یہہ بہت شاق ہوا اور بعض اونمین سے
نہین جانتا تہا کہ کتنی نماز پڑہی ہے اور کسقدر رات باقی ہے اور آدہی رات کسوقت ہوتی ہے اور دو تہائی کسوقت باقی رہتی ہے اور ایک تہائی کسوقت باقی رہتی ہے اوس اندازہ
کی حفاظت کے واسطے تمام شب بیدار رہتا تہا یہانتک کہ خدا تعالی نے آخر سورہ مین تخفیف بیان کی اور روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہی کہ نماز تہجد رسول خدا صلعم
فرض تہی اور امت پر اونکی مستحب ہے اور ثواب اوسکی پڑہنے کا بہت ہے چنانچہ پہلی اس سے کئی جگہہ اسکا ذکر ہوا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ اور ٹہیر ٹہیر کے پڑہ تو قرآن کو اور اوسکے حرفون کو
الگ الگ کرکے اور جدا جدا کرکے پڑہ تو تَرْتِيلًا ٹہیر ٹہیر کے پڑہنا اور اوسکے حرفون کو واضح اور روشن کر تاکہ سننے والا اوسکے حرفون کو شمار کر لیوے اور ذکر مصدر کا واسطی تاکید اور مبالغہ
کے ہی ترتیل سے پڑہنے مین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ترتیل کے معنے پوچہی گئی تو فرمایا کہ نگاہ رکہنا وقفون کا اور ادا کرنا حرفون کا اونکی مخرج سے یعنے جو مقام کہ قاریون کے
نزدیک حرفون کے نکالنی کے واسطی دہن مین مقرر ہین اونہین مقامون سے حرفون کو نکالی اور یہی روایت کے موافق نکالنا حرفونکا اپنی اپنے مخرجون سے فقہا کے نزدیک واجب ہوا ہے
خصوصا نماز مین اور کہتی ہین کہ اگر بقدر امکان حرفون کو اپنے اپنے مخرج سی نکالی اسقدر کہ اونمین آپسمین فرق ہوجائے جیسے سین اور ثا اور صاد مین اور جیسیکہ زا اور ذال اور ضاد
اور ظا مین اور جیسیکہ حاے حطی اور ہاے ہوز مین تو کافی ہے اور عمدا اونمین فرق نکریگا تو اکثر فقہا کے نزدیک اوسکی نماز صحیح نہوگی اگرچہ بعضے اسکو سنت جانتے ہین اور بعضے بیان کرتے ہین
امیر المومنین سے کہ ترتیل کے معنے یہہ ہین کہ روشن کر تو حرفون کو اور پے در پے مت پڑہ تو یعنی حرفون کو ملا کر مت پڑہ جیسیکہ بال آپسمین ملی ہوئے ہوتے ہین اور بہت جدا جدا اور پراگندہ بہی
مت کر جیسیکہ ریت پراگندہ ہوتا ہے اور لیکن ایسا پڑہنا چاہئے کہ دلون سخت مین تاثیر ہو اور ارادہ جلدی تمام کرنے سورت کا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے ترتیل کے
معنے پوچہی گئے تو فرمایا کہ ٹہیر ٹہیر کے پڑہ تو اور آواز خوش سے اوسکو پڑہ تو اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا ترتیل کے معنے مین کہ جسوقت تو اوس آیت
پر گذرے کہ جسمین ذکر جنت کا ہے تو خدا سے جنت کو طلب کر اور اگر اوس آیت پر گذرے کہ جسمین ذکر دوزخ کا ہی تو خدا سے پناہ طلب کر آتش دوزخ سے اور ام سلمہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا ہر آیت کو قطع کرکے پڑہتے تہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا قرآن پڑہنے مین اپنی آواز خوش کو کہینچتے تہے اور دراز کرتے تہے
اور غرض اصلی یہہ ہے کہ قرآن کے معانی مین وقت پڑہنے کے تامل اور تفکر کرے اور بعد حکم ترتیل کے خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ تحقیق ہم قریب
ہے کہ ڈالینگے اوپر تیرے یعنے وحی کرینگی ہم اوپر تیرے قَوْلًا ثَقِيلًا بات بہاری اور گران یعنی ایسے کلام کو کہ جسکا متحمل ہونا اور اوٹہانا بہت گران ہے

جیسیکہ کسی چیز کے بجالانیکا حکم کرنا اور کسی چیز کو منع کرنا اور کسی چیز کا حلال کرنا اور کسی چیز کا حرام کرنا اور کسی کام کیواسطے وعدہ بہشت کا کرنا اور کسی کام کیواسطے وعدہ دوزخ کا کرنا اور طرح طرح حکم جاری کرنے اور حدین مقرر کرنی کہ یہہ امور مکلفون پر بہت شاق اور بہاری ہونگی اور کہتی ہین کہ مراد قول ثقیل سے قرآن ہے اور وہ کفار پر بہت گران تہا اور بعضے کہتی ہین کہ قرآن زبان پر سبک ہے اور میزان مین بہاری ہے بسبب کثرت ثواب کے اور یا اسواسطے بہاری ہے کہ اوسکو کوئی نہین اوٹہا سکتا ہے مگر جسکو خدا نے توفیق دی ہے اور یا اسواسطے قرآن بہاری ہے کہ کلام رب العالمین ہے اور بہاری ہونا اوسکا بسبب بزرگ ہونے اوسکی شان اور مرتبہ کے ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ وحی خدا کی بہاری اور ثقیل رسول خدا پر تہی کہ جسوقت وحی نازل ہوتی تہی تو موسم سرما مین جبین مبارک سے عرق ٹپکنے لگتا تہا اور اگر شتر پر سوار ہوتے تہی تو شتر کے ہاتہہ اور پاؤن خم ہو جاتے تہے اور رنگ روئے مبارک کا سرخ ہو جاتا تہا اور اگر کسی آدمی کی ران پر سر مبارک ہوتا تہا تو اوس آدمی کا خوف ہوتا تہا کہ ضائع ہو جائے چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورۂ مائدہ رسول خدا پر نازل ہوا اور وہ حضرت بغلہ شہبا پر سوار تہے اور اوس بغلہ پر وحی کا بار اسقدر سنگین ہوا کہ وہ چلتے چلتے کہڑا ہو رہا اور پیٹ اوسکا جہکا یہانتک کہ دیکہا مینے کہ ناف اوسکی زمین کے نزدیک پہونچی اور قریب تہا کہ زمین سے اوسکا پیٹ جا لگے اور کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ کبہی تو وحی میرے پاس آواز جرس کیطرح آتی ہے اور وہ مجہپر بہت دشوار ہوتی ہے پس وہ مجہسے منقطع ہو جاتی ہے اور مین اوسکو اپنے کان مین نگاہ رکہتا ہون اور کبہی فرشتہ میرے پاس ایک مرد کی صورت مین آتا ہے اور جو کچہہ کہتا ہے مین اوسکو حفظ کرتا ہون اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ تحقیق ساعت اوٹہنے کے پیدا ہونیوالی شب کی ہے یا عبادت کہ پیدا ہونیوالی شب کی ہی یا نفس اوٹہنے والا شب کا ہے واسطے عبادت کے هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وہ سخت زیادہ ہے باعتبار کوفت اور مشقت کے اور ثبات قدم کے اسواسطے کہ شب کو بستر راحت پر سے اوٹہنا اور خواب کا ترک کرنا اور نفس کے آرام کا موقوف کرنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے اور بعضے وطا بکسر واو پڑہتے ہین موافقت کے معنی مین یعنی اسوقت دل موافق زبان کے ہوتا ہے اسواسطے کہ دن کو بسبب شغل اسباب معاش کے دل موافق زبان کے نہین ہوتا اور شب کو سب کامون سے فارغ ہوکر عبادت مین مشغول ہوتا ہے وَّاَقْوَمُ قِيْلًا اور درست اور راست زیادہ ہے باعتبار کہنی کے یعنے اوٹہنا رات کا درست زیادہ ہی قرآن پڑہنے مین کہ اوسوقت دل زبان کے موافق ہوتا ہے دنیا کی کامون سے فارغ ہوکر اور حرفا اور فعلا دونو متمیز واضح ہوتے ہین یعنی وہ ایسا وقت ہی کہ کان لوگون کی اور حیوانون کی آوازین سننے سی محفوظ ہوتے ہین اور دل دنیا کے امور سے خالی ہوتے ہین پس اوسوقت زبان سے تو پڑہتا ہے اور دل سے سوچتا ہے اور قرآن کے اور دعا کی معنے مین تامل کرتا ہے اور ناشیہ کو بعضے کہتی ہین کہ وہ ساعتین ہین کوئی کہتا ہے کہ وہ درمیان مغرب اور عشا کے ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ بعد عشا کے ہے اور ابن عباس کے نزدیک مراد تمام شب سے ہے اسواسطے کہ وہ بعد روز کے پیدا ہوئی ہے اور بعض کے نزدیک ساعتین تہجد کی ہین اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ وہ اوٹہنا آخر شب کا ہی واسطے نماز تہجد کے اس روایت سے ثابت ہوا کہ ناشیہ مصدر ہے مثل عافیت کے کہ مشتق نشاء سے ہی قیام او نہض کے معنے مین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ اوٹہنا مرد کا ہے فرش خواب سے کہ نہ ارادہ کرتا ہو اوس اوٹہنے سے مگر رضائے خدا کا اور عبد اللہ ابن مسعود اور سعید بن جبیر کہتے ہین کہ ناشیہ بلغت حبشہ شب کے اوٹہنے کے معنی مین ہے اور عائشہ سے روایت کرتے ہین کہ ناشیہ سے مراد وہ نفس ہے کہ جو اوٹہے بعد سونیکے اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ تحقیق واسطے تیرے بیچ دن کے سَبْحًا طَوِيْلًا آمد و شد دراز ہے خلقت کے کامون مین اور لوگون کو اسلام کیطرف بلانے مین اور تعلیم کرنے احکام شرع مین اور درستی معاش اپنے اور عیال اپنی مین پس شب کو مشغول ہونا عبادت مین اولی اور افضل ہے اسواسطے کہ خدا تعالی سے مناجات کرنے مین دلکو فراغت چاہیئے سب امور سے اور امام محمد باقر علیہ السلام کے نزدیک سبحا طویلا سے مراد فراغ طویل ہے واسطے سونے کے اور حاجت کے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر تو نام پروردگار اپنے کا اور اسما حسنی سے کہ وہ نود و نہ ۹۹ نام ہین اوسکو یاد کر اور ہمیشہ سبحان اللہ و لا الہ الا اللہ کہہ اور تہجد اور قرأت اور تعلیم علم وغیرہ اقسام طاعتون مین مشغول رہ اور بعضی کہتی ہین کہ اذکر اسم ربک سے بسم اللہ ہے سورتون کے اول مین وَتَبَتَّلْ اور منقطع ہو جا تو سب سے اِلَيْهِ طرف اوس خدا کے یعنے اوسکی طاعت اور عبادت مین تَبْتِيْلًا منقطع ہونا کامل کہ خدا کے سوا سب سے اپنی نیت قطع کر کے اوسی کیطرف متوجہ ہو جا اور توجہ اپنی اوسی کی طرف رکہہ اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اور علی ایسا ہی کہ جو سب سے قطع کر کے خدا کیطرف متوجہ رہتی تہے اور شب و روز طاعت پروردگار مین بسر کرتے تہے اسواسطے اونکا نام بتول مشہور ہوا اور رسول خدا صلعم نے بہی فرمایا ہے کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مراد تبتل سے اس جگہہ بلند کرنا دونو ہاتہون کا ہے نماز مین اور مراد اس سے قنوت مین دونو ہاتہون کا اوٹہانا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ وہ اوٹہانا اور بلند کرنا دونو ہاتہون کا ہے خدا کیجانب اور زاری کرنا خدا کے سامنے اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ تبتل سے مراد اشارہ کرنا ہے ایک انگشت سے اور حاصل ان تینو کا یہہ ہے کہ آدمی شب کو سونے سے زیادہ بیدار رہے اور ذکر خدا مین مشغول ہو اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکا خاتمہ رات کے اوٹہنے پر ہو اور بعد اوسکے

وہ مرے تو بہشت اوسپر واجب ہوا اور منقول ہے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور اوسنے عرض کی کہ مین نماز شب سے محروم رہتا ہون فرمایا کہ تو ایک وہ مرد
کہ تجھکو تیرے گناہون نے مقید کیا ہے کہ وہ شب کے اوٹھنے سے تجھکو منع کرتے ہین رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار مشرق اور مغرب کا اور یہہ خبر ہے بتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی
ہو رب المشرق ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین ہے کوئی معبود لایق پرستش کے سوا اوس خدا کے فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا پس پکڑ تو اوسکو کارساز یعنی خدا تعالی کو اپنا کارساز مقرر کر اور
بعضے کہتے ہین کہ وکیل بمعنے کافی ہے یعنی وہی کفایت کرنیوالا ہے کہ وہ تیری نصرت کریگا اور دشمن سے تیرا بدلا لیگا وَاصْبِرْ اور صبر کر تو عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوپر اوسکے
کہ کہتے ہین وہ کفار اور جہٹلانے والے کہ تجھکو جادوگر اور شاعر اور کاہن کہتے ہین اور میری یگانگی اور قیامت کا انکار کرتے ہین وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا اور چہوڑ دے
تو اونکو چہوڑنا نیک یعنی باطن مین اونسے کنارہ کشی رکہہ اور ظاہر اونسے مدارا اور صلح اور خلق نیک سے پیش آ اور بدلا لینے کا ارادہ مت کر اور اونکی نصیحت سے ہاتھ مت اوٹھا اور
ابو دردا اوسنے روایت کرتے ہین کہتا ہے کہ ہم ابتدا اسلام مین مشرکون کی طرف نرمی سے دیکہتے تہے اور کشادہ روئی اور خندہ سے اونسے ملتے تہے لیکن دل ہمارے اونکی طرف سے
غصہ اور غضب مین بہرے ہوئے تہے اور منتظر اسکے تہے کہ دیکہئے کب انپر جہاد کرنیکا حکم ہو اور جسوقت آیۂ جہاد نازل ہوئی تو یہہ آیت منسوخ ہوگئی اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے
کفار سے نرمی اور خلق کے ساتہہ پیش آنے پر اور باطن مین اونسے بغض رکہنے پر اور حکم کرتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اور چہوڑ دے تو مجھکو اور جہٹلانیوالون کو
یعنے مجھپر چہوڑ دے تو اونکو کہ وہ اُولِی النَّعْمَةِ صاحب نعمتون ہین یعنی اشراف قریش کو اور اونکے رئیسون کو کہ وہ نعمت اور دولت والے ہین اونکو مجھپر چہوڑ دے کہ مین اونکی
جزا دینے کو کفایت کرتا ہون اور تو اپنے دل مین رنج مت کر وَمَھِّلْھُمْ اور مہلت دے تو اونکو قَلِیْلًا تہوڑی اور قلیلاً صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی مہلت دے تو اونکو مہلت
دینی تہوڑی کہ عنقریب اونسے بدلا لونگا اور تیری تلوار سے اونکو ہلاک کرونگا اور بعد اوسکی عذاب دردناک مین اونکو گرفتار کرونگا اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان نازل ہونے اس
آیت اور جنگ بدر کے اور ہلاک ہونے اشراف قریش کے بہت کم فاصلہ تہا اور اونکی عذاب کرنے کو بیان کرتا ہے کہ اِنَّ لَدَیْنَا تحقیق کہ نزدیک ہمارے آخرت مین واسطے دشمنون کے اَنْکَالًا بیڑیان
ہین اور طوق آگ کے کہ اونمین وہ قید کئے جائین وَجَحِیْمًا اور آتش بزرگ ہے کہ اوسمین وہ جل بہن کر سوختہ ہو جائین وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کہانا گلے مین رکنے والا اور
پہنسنے والا کہ نہ نیچے کو اوترے اور نہ اوپر کو آئے وَعَذَابًا اَلِیْمًا اور عذاب ہے دردناک سوا اون عذابون کے جو کہ مذکور ہوئے ہین اور خدا ہے اونکو جانتا ہے پس جسوقت کہ ہمنے ایسے عذاب
اونکے واسطے طیار کئے ہین تو اونکو تو مجھپر چہوڑدے اور اپنے دل کو تو خوش رکہہ اور منقول ہے کہ مشرکین ہزار برس تک الجوع الجوع کی فریاد کرینگے تو اونکو وہ کہانا کہلایا جائیگا
اور بعد اوسکے ہزار برس تک العطش العطش کی فریاد کرینگے تو اونکو پیپ اور خون اور زخمون کا بہتا ہوا پانی پلایا جائیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے ایک شخص کو یہہ آیت پڑہتے ہوئے سنا اوسیوقت حضرت بیہوش ہوکر گر پڑے اور کہتے ہین کہ ایک مرتبہ درد دندان نے امیر المومنین
علیہ السلام کو بیتاب کردیا فرمایا کہ خداوندا ایک ٹکڑے نے استخوان کے اسقدر درد پیدا کیا ہے عذاب ان لدینا انکالا وجحیما کس مرتبہ کا ہوگا حاصل یہہ ہے کہ
خدا فرماتا ہے کہ ہم مشرکین اور گنہگارون کو ایسے عذاب مین مبتلا کرینگے یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ جسدن کہ لرزہ مین آئیگی زمین وَالْجِبَالُ اور پہاڑ وَکَانَتِ الْجِبَالُ
اور ہو جائینگے پہاڑ کَثِیْبًا ٹیلے ریت کے مَّھِیْلًا بکہرے ہوئے اوس روز کی ہیبت سے یعنے پہاڑ سخت اپنی مکانون سے اوکہڑ کر مانند ریت کے اوڑینگے اور خدا تعالی
تاکید حجت کی کرتا ہے مکہ والون پر کہ اِنَّا اَرْسَلْنَا تحقیق ہمنے بہیجا ہے اِلَیْکُمْ طرف تمہارے ای مکہ والو رَسُوْلًا پیغمبر کو کہ بڑا عظیم الشان ہے اور وہ محمد ہے شَاھِدًا عَلَیْکُمْ
گواہی اوپر تمہارے قولون اور فعلون تمہارے کا اور قیامت کے روز وہ گواہی دیگا کہ کس کس نے تم مین سے اوسکے کہنے سے ایمان کو قبول کیا اور کسنے قبول نکیا کَمَا اَرْسَلْنَا
جیسکہ بہیجا ہے ہمنے اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا طرف فرعون کے ایک پیغمبر کو کہ وہ موسی تہا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ پس نافرمانی کی فرعون نے اوس پیغمبر کی اور اوسکے
کہنے پر عمل نکیا فَاَخَذْنٰہُ پس پکڑا ہمنے اوسکو اَخْذًا وَّبِیْلًا پکڑنا بہاری کہ باوجود کثرت لشکر اور فراخی ملک کے اوسکو ہمنے غرق کردیا اور ہنوز پانی کی تہ کو نہ پہونچا تہا کہ
ہم آتش دوزخ مین لیگئے پس جسوقت کہ ہمنے ایسے زبردست کو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا ای مکہ کے کافرو تو فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ پس کیونکر بچوگے تم اِنْ کَفَرْتُمْ اگر کفر کرو
تم ای مکہ والو یَوْمًا اوسدن سے یعنے عذاب اوس دن کے سے کہ وہ دن اپنے ہول اور دہشت سے یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا کردیگا لڑکون کو بوڑہا کہ اونکے سرون کے بال سفید
ہو جائینگے اور یوما مفعول فیہ ہے اور بعضی اوسکو مفعول بہ کہتے ہین فعل محذوف کا اور وہ روز لڑکون کو بوڑہا کردیگا اپنی درازی کی جہت سے یا شدت ہول سے کہ
اوس روز کی کثرت رنج لڑکون کو بوڑہا کردے گی اور دستور ہے کہ آدمی کثرت غم سے بوڑہا ہو جاتا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ ایک مرد شب کو بال سر کے اور ڈاڑہی کے سیاہ
رکہتا تہا اور صبح کے وقت تمام بال اوسکے مثل برف کے سفید تہے لوگون نے پوچہا تو کہا کہ شب کو مینے روز قیامت کو اور آتش دوزخ کو خواب مین دیکہا ہے
اور آدمیون کو دیکہا کہ اونکو آگ کی زنجیرون مین جکڑ کر دوزخ کی طرف کہینچتے ہین اوسکے ہول سے تمام بال میرے سفید ہوگئے اور اوس روز کا خدا تعالی

وصف بیان کرتا ہے کہ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ آسمان پھٹنے والا ہو ساتہہ اوسکے اوسکی ہیبت اور سختی سے یعنی ایسا سخت ہوگا وہ روز کہ آسمان اوسکی شدت ہول سے
پھٹ جائیگا اور آسمان مؤنث ہی اور منفطر مذکر ہے پس ضمیر منفطر کی آسمان کیطرف نہین پہرتی ہے بلکہ شئی مقدر یا سقف کی طرف پہرتی ہی ہوسکتی کہ تقدیر اوسکی شئی
منفطر ہی یا سقف منفطر ہی كَانَ وَعْدُهٗ ہی وعدہ اوس خدا کا واسطے واقع ہونے اس حادثہ کی مَفْعُوْلًا کیا گیا یعنی ضرور واقع ہوگا اور وعدہ کے مرجع کا ذکر بسبب معلوم ہونیکے
نہین ہوا ہے اور اگر وعدہ کی اضافت طرف مفعول کے ہو تو وعدہ کی ضمیر یوم کیطرف پہر سکتی ہے اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہہ آیتین وعدہ کی تَذْكِرَةٌ نصیحت ہین فَمَنْ شَآءَ پس
جو شخص کہ چاہی وسیلہ سے اس نصیحت کے اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ پکڑے طرف پروردگار اپنے کے سَبِيْلًا راہ کو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرکے اور پہلے اس سے اس سورہ مین
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کی تفسیر مین گذرا ہی کہ رسول خدا اور صحاب اونکی شب کو اوٹہتی تہی اور نصف شب اور اوس سے کم اور زیادہ جو کہ قدر واجب ہے اوسکی محافظت نہوسکتی
تہی تو صبح تک بیدار رہتی تہی اور نمازین پڑہتی تہے اور اوسوقت پانی کے واسطے تمام شب ہی بیدار رہتی تہے اس سبب سے رسول خدا صلعم کی پای مبارک دیر تک کہڑی رہنی سے
سوج گئے تہی اور بدن مبارک بہت نقیہہ ہوگیا تہا حق تعالی نے واسطے تخفیف کے یہہ آیت نازل کی اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا يَعْلَمُ جانتا ہے اَنَّكَ تَقُوْمُ تحقیق
کہ تو اوٹہتا ہے واسطے نماز کے اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ کمتر دو تہائی رات سی وَنِصْفَهٗ اور آدہی اوس شب کو وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی اوس شب کو اور یہہ وہ ہی کہ جو صورت سے
اول ہین فرمایا تہا کہ تو آدہی رات کو کہڑا ہو اور یا اوس سے کم کر اور یا اوس پر زیادہ کر پس دو تہائی آدہی سے زیادہ ہے اور ایک تہائی آدہی سے کم ہے اور ایک پوری آدہی ہے
پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ خدا جانتا ہی کہ تو ان وقتون مین اوٹہتا ہی وَطَآئِفَةٌ اور ایک گروہ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اون لوگون مین سے کہ ہمراہ تیرے ہین صحاب تیرے مین سے
کہ تم سب اوٹہتی ہو اور حاکم ابو القاسم حسکانی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آیہ طائفہ من الذین معک سے علی ابن ابو طالب مراد ہی وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور خدا اندازہ کرتا ہے
رات کو اور دن کو یعنی دن اور رات کی ساعتون کے اندازہ کو خدا ہی جانتا ہی اور سوا اوسکے اور کوئی نہین جانتا اسطرح سے کہ ایک آن کا بہی اوسمین فرق نہو عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ
جانا ہی خدا نے کہ ہرگز نہ شمار کرسکو گے تم اوس اندازہ کرنیکو اور اوسکا ضبط تمسے نہو سکیگا اور اسواسطے تم اختیار کرکے زیادہ کو احتیاط کرتے ہو اور ضمیر مفعول کی یقدر کے مصدر کیطرف پہرتی
ہے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس توبہ قبول کی اوپر تمہارے اور عفو کی ساتہ رجوع کی تمپر اور رخصت دی تمکو سب نہ اوٹہنے کے واسطے وقت معین مین یعنی اوس وقت خاص کے نہ اوٹہنے سے
گناہ کو تمکو معاف کیا فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑہو تم جو کچہ کہ میسر اور آسان ہو قرآن مین سے یعنی جو کچہ تمسے ہوسکے اور آسان ہو نماز شب کو ادا کرو اور نماز شب کی جگہہ
قرآن کا ذکر کیا ہی اسواسطے کہ پڑہنا قرآن کا بہی نماز مین ہوتا ہی اور وہ جزو نماز کا ہی اور یہہ آیت پہلی حکم کو منسوخ کرتی ہی اور بعد اوسکی نماز پنجگانہ سے دونو حکم منسوخ ہوئے اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد اس سے پڑہنا قرآن کا ہی بدون نماز کے کہ عوض اوسکے قرآن کو پڑہنے مین مشغول ہون لیکن پڑہنا اوسکا مستحب ہے گا اور خدا فرماتا ہی کہ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى
جانا ہے خدا نے یہہ کہ تحقیق قریب ہے کہ ہوئین بعضے تم مین سے بیمار اور یہہ ان مخففہ ہی ان ثقیلہ کا اور اسواسطے اوسنی فعل پر نصب نہین کیا ہے وَاٰخَرُوْنَ اور جانا کہ دوسرے
تم مین سے يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ چلین گے بیچ زمین کے کہ سفر کرینگے اس واسطے کہ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ طلب کرتے ہین وہ فضل خدا کی سے یعنی تجارت کی واسطے سفر کرتے ہین اور
خدا کی فضل سے اوسمین روزی کو طلب کرتے ہین بوجہ حلال کسب کے وَاٰخَرُوْنَ اور دوسری جماعت يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جنگ کرتی ہین بیچ راہ خدا کی مراد یہہ ہے کہ نماز
شب مین بہت رنج اور تکلیف ہوتی ہی بیمارون کو اور سفر کرنیوالون کو اور جہاد کرنیوالون کو سو واسطے خدا تعالی نے تم سے اوسکی تخفیف کی اور اوسکے ترک کرنیکی رخصت
فرمائی اور خدا تعالی نے بوجہ حلال روزی کی طلب کرنیکو اور جہاد کو برابر فرمایا ہی اس سے معلوم ہوا کہ بوجہ حلال روزی طلب کرنے مین ایسا ہی ثواب ہے جیسے کہ جہاد
کرنے مین چنانچہ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو کوئی کہانا اور لباس اور سواری اہل اسلام کے شہرون مین سے کسی شہر مین لاوے اور وہ صبر کرنیوالا ہو واسطے رضامندی خدا کے
اور وہان کے نرخ سے اوسکو فروخت کرے تو وہ شہدا مین سے ہوگا اور واسطے مبالغہ کے دوسری دفعہ خدا فرماتا ہی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑہو تم جو کچہ کہ میسر ہو تمکو قرآن
سے نماز مین اور نماز مین قرآن پڑہنا واجب ہے اور سوا نماز کی قرآن کا پڑہنا سنت ہے کہ جو کچہ پڑہ سکتے ہو جسوقت جی چاہی خشوع اور خضوع کی ساتہہ پڑہو اور جسقدر زیادہ
پڑہوگے اوسیقدر زیادہ ثواب ہوگا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو تم نماز واجب کو کہ کبہی اوسکو ترک نکرو کہ ترک کرنا اوسکا بڑا سخت گناہ ہے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ واجب کو اور ترک
اوسکو نکرو کہ اوسکا بہی ترک کرنا گناہ سخت ہی اور بعض کے نزدیک مراد اس سے زکوۃ فطرہ ہی اسواسطے کہ مکہ مین زکوۃ مال واجب نہین ہوئی تہی اور جو شخص کہ زکوۃ مال اس سے مراد
لیتی ہین وہ اس سورہ کے آخر کو مدنی کہتی ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو تم خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک کہ خالص خدا کی واسطے ہو یعنی اپنے مال مین سے راہ خدا مین خرچ
کرو اور یہہ خرچ کرنا سوا زکوۃ واجب کے ہی کہ فی سبیل اللہ اپنے مال مین سے راہ خدا مین دو اور ثواب اوسکا بی انتہا پاؤ اور یہ مراد اوس سے ہر فعل خیر ہے مالی ہو یا بدنی ہو
وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچہ کہ آگے بہیجو تم لِاَنْفُسِكُمْ واسطے نفسون اپنے کی مِّنْ خَيْرٍ خیر اور نیکی مین سے تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ تو پاؤگی تم اوسکو نزدیک خدا کے

هُوَ خَيْرًا بہتر اوس سے کہ تاخیر مین ڈالو تم اوسکے بہیجنی کو یا پاؤگے تم اوسکو بہتر مال او رمتاع دنیا سے وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بزرگ تر باعتبار اجر کے کہ اوسکے ثواب کا کچہہ پایان نہین ہے اور ایک
دس بلکہ بسات سو تک ہوتی ہین اور خیر دوسرا مفعول تجدو کا ہے او رپہلے کی ضمیر تجدوہ کے متصل ہے اور ہو تاکید ہے پہلے مفعول کے یا فصل ہے سو ہوسطی کہ افعل من کا حکم معرفہ مین ہے اور
اسیواسطی حرف تعریف کا اوسپر نہین آتا ہے اور من خیر کی تقدیر مین ہے او رشرط آنے ضمیر منفصل کی یہی ہے کہ خبر معرفہ ہو وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش چاہو تم خدا سے ہر حال مین ہو سطی کہ
انسان تقصیر سے خالی نہین ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہون کا مہربان ہے توبہ کرنیوالون پر اگر توبہ کرے اپنی گناہون کی بخشش چاہین **سورة المدثر** یہہ
سورہ مکی ہے اور اسمین چہپن آیتین ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ مدثر کو نماز واجب مین پڑہے تو خدا تعالی پر واجب ہو جائے کہ اوسکو رفیق محمد کا کرے اور
جب تک دنیا مین ہو شقاوت اوسکو کبہی نہ پہونچے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس زمانہ مین مجہپر وحی نہین آتی تہی مین ایک صحرا مین جاتا
تہا ناگاہ کسینے مجہکو آواز دی کہ اے محمد تو رسول خدا کا ہے مینی چپ و راست اور پس و پیش نگاہ کی کسیکو نہ دیکہا اوپر کو مینے دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہی فرشتہ جو کہ غار حرا مین میرے پاس آیا تہا
کرسی پر بیٹہا ہے درمیان آسمان اور زمین کے اوسکی صورت اور ہیئت عجیب دیکہکر مجہکو خوف ہوا اور اوسکے ڈر سے مین بہت وحشت ناک ہوا اور وہ وحی مجہپر ڈالکر غائب ہوگیا اور خدیجہ کے گہر کیطرف
مین روانہ ہوا اور جسوقت گہر مین پہونچا تو مینے کہا کہ دثرونی یعنی کپڑا اوڑہاؤ تم مجہکو کہ سردی لگتی ہے اور اسی اندیشہ مین تہا مین کہ خدا تعالی نے وحی بہیجی کہ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے
کپڑا اوڑہنے والی قُمْ اوٹہہ تو اپنی خوابگاہ سے اور بعضی کہتے ہین کہ پہلی سب سورتون سے سورہ اقرا باسم ربک نازل ہوا ہے مالم یعلم تک اور رسول خدا حیران ہو کر پہاڑون پر پہرتے تہے
اور اوس مقدمہ مین فکر کرتے تہے اور سوچتے تہے یہانتک کہ جبرئیل نازل ہوئے اور رسول خدا کے پاس جاکر کہا کہ تو رسول خدا کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے سورہ یا ایہا المدثر نازل ہوا ہے فَاَنْذِرْ پس ڈرا تو لوگونکو
عذاب سے اون لوگون کو کہ جو سوائے خدا کے غیر کی پرستش کرتے ہین وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور پروردگار اپنے کو پس بزرگی سے یاد کر تو یعنی اوسیکو بزرگی سے یاد کر او اوسکے غیر کو لو اسیواسطی واسطے
تخصیص کے مفعول مقدم ہوا ہے فعل پر اور کہتی ہین کہ یہہ آیت نازل ہوئی تہی تو رسول خدا نے کہا کہ اللہ اکبر اور خدیجہ نے بہی یہہ تکبیر کہی اور خوش حال ہوئی اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہے اور بعضی
کہتے ہین کہ مراد اس تکبیر سے تکبیر احرام ہے جو کہ نماز کے اول مین ہوتی ہے اور یہی دلیل ہے اوسکے واجب ہونے کی وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور کپڑے اپنی کو پس پاک کر تو نجاستون سے اور پاک کرنا کپڑے کا
نماز کے واسطی واجب ہے اور سوائے نماز کے افضل اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ اپنی کپڑی کو اوپر کو اوٹہانے تو اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے حکم
حکم کرتا ہے کہ وثیابک فطہر اور کپڑے حضرت کی نجس نہ تہے بلکہ پاک تہی پس حکم کیا ہے حضرت کو کپڑے کے اوپر اوٹہا لینے کا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دہونا کپڑے کا
لیجاتا ہے غم و اندوہ کو اور وہ پاک کرنا واسطی نماز کے ہی اور کپڑیکا اوپر اوٹہا لینا یہہ طہارت خاص کپڑیکے واسطی ہے اور خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ وثیابک فطہر یعنی
اوپر کو اوٹہا تو اوسکو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد پاک کرنے سے کوتاہ کرنا کپڑیکا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے بہی فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ کوتاہ کر تو اور کوتاہ
کرنا ہوسطی فرمایا ہے کہ کپڑے کو دراز کرنیکی عادت قریش کے رئیسون مین سی تہی اور وہ دراز کپڑا پہنتے تہے اور وقت چلنے کے اونکو زمین پر لٹکا کر کہینچتے تہے اور امیر المومنین نے فرمایا ہے
کہ کوتاہ کر تو کپڑے اپنے کو کہ وہ زیادہ باقی رہتا ہے اور پاکیزہ زیادہ رہتا ہے ہوسطی کہ دامن دراز کا لباس جلدی پہٹتا ہے اور گمان اوسکے نجس ہونیکا ہے اور بعضے کہتی ہین
کہ یہہ کنایہ ہے نفس کے پاک کرنے سے یعنی پاک کر تو نفس اپنے اخلاق بد سے اور افعال ناشائستہ سی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی عورتون کو پاک کر تو کفر اور گناہون سے تاکہ
سب ایماندار اور نیک ہون اور ابن عباس کے نزدیک یہہ ہے کہ لباس تیرا حرام سے ہو وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور ناپاکی کو پس چہوڑ تو اور کہتی ہین کہ معنی رجز کے عذاب ہین اور یہان مراد
اوس امر سے ہی کہ جو گناہ کیطرف پہونچاتا ہو جیسیکہ پرستش بتون کی یا سوائے اسکے اور کوئی گناہ ہو یعنی ہر گناہ سے کنارہ کر تو اور ان آیتون مین اگرچہ خطاب حضرت کیطرف ہے
لیکن بعضے جگہہ مراد امت کے لوگ ہین ہوسطی کہ وہ حضرت اول عمر سے گناہون سے پاک تہی پس معنے اوسکے یہہ ہونگے کہ گناہون کو کنارہ کر تو جو کہ موجب عذاب کے ہین وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ اور نہ ایسی بخشش کر تو کہ بہت چاہے تو اوسکی عوض مین یعنی کسیکو اس طمع پر کچہہ نہ دے کہ اوسکے عوض مین زیادہ لینا چاہے تو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ کسیکو ایسی بخشش نکر کہ اوس سے زیادہ لینی کی درخواست کرے تو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہہ ہے کہ نہ بہت جان تو اوس عمل خیر کو کہ جو تو نے واسطی
خدا کے کیا ہے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطی خوشنودی پروردگار اپنے کے پس صبر کر تو مشرکون کی تکلیف دینے پر فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ پس جسوقت پہونکا جاویگا صور بیچ صور کے یعنے
تو اونکی آزار پہونچانے پر صبر کر کہ اون کافرونکو درپیش ہے روز دشوار جسوقت کہ صور پہونکا جاویگا اوس روز وہ اپنی جزا کردار کو پہونچینگے فَذٰلِكَ پس وہ وقت پہونکنی کا یَوْمَئِذٍ
اوس روز یَوْمٌ عَسِيْرٌ روز دشوار ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اوپر کافرون کے غَيْرُ يَسِيْرٍ نہین آسان ہوویگا الا کسی طرح سی کہ اوپر وہ روز نہایت سخت اور دشوار ہوگا اور کافرون کا
اوس روز ناک مین دم ہوگا اوسکی سختی سے اور مومنون پر وہ روز آسان ہوگا اور کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اپنی زندگانی سے کیونکر لذت پاؤن مین کہ صاحب صور صور
کو منہہ مین رکہتا ہے اور منتظر ہے کہ کب اوسکو آواز پہونچی صور پہونکنی کی اصحاب نے کہا کہ کیونکر اس سے پناہ چاہین ہم فرمایا کہ کہو تم کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا

سورة المدثر

اور کہتے ہین کہ زرارہ بن اوفی قران پڑہتا تہا جسوقت اس آیہ پر پہونچا و تین مرتبہ اسکو پڑہا اور نعرہ مار کر مر گیا اور منقول ہے کہ جسوقت ابتدا سورہ حم مومن کا نازل ہوا تو رسولخدا صلعم
مسجد مین تشریف لائی اور اصحاب کے روبرو اسکو پڑہا و ولید بن مغیرہ قریب آپکے بیٹہا تہا اور حضرت کے پڑہنے کو سنتا اور جسوقت حضرت نے سمجہا کہ ولید بیٹہا ہے تو دوسری بار اوسکو پہر
پڑہا و ولید وہان سے اوٹہہ کر اپنی قوم مین آیا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی مین نے محمد سے اسوقت ایک کلام سنا ہے کہ نہ وہ کلام آدمی کا ہی اور نہ جن کا اور اوس کلام مین ایسی شیرینی ہی کہ کسی کلام مین
نہوگی اور اعلی اوسکا پہل دینے والا ہی اور اسفل اوسکا درخت پاکیزہ بارآور ہی اور یہ کلام ایسا غالب ہے کہ مغلوب نہوا اور بلندی سے اپنے کو مائل نہوا اور یہ کہکر اپنے گہر کو چلا گیا قریش نے
یہ کلام سنکر گمان کیا کہ ولید محمد پر ایمان لایا ہی اس سبب سے بہت غمگین ہوئے اسواسطے کہ وہ اونکا پیشوا تہا ابوجہل نے کہا کہ تم تشویش مت کرو مین اوسکو محمد کے دین سے جلد پہیر دونگا پس
ولید کے پاس گیا اور غمگین اور آزردہ اپنے تئین بنا کر اوسکے پاس بیٹہ گیا ولید نے پوچہا کہ ابوجہل تو رنجیدہ کیون ہی کہا کہ قریش تجہہ پر طعن کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ
بوڑہا ہو گیا ہے اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے اور گمان اونکا یہ ہے کہ تونی محمد کی پیروی اختیار کی ہی اور اپنے باپ دادا کا دین چہوڑ دیا ہے ولید یہ سنکر ہمراہ
ابوجہل کے اپنی قوم کے مجمع مین آیا اور کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ محمد دیوانہ ہے کوئی علامت جنون کی تمنے اوسمین دیکہی ہی سب نے کہا کہ نہین پہر کہا کہ تمہارا
گمان ہے کہ وہ کاہن ہے تمنے کسی مقام مین کوئی امر اوسمین دیکہا ہے کہ اوسکی کاہنی پر دلالت کرتا ہو سب نے کہا کہ نہین پہر کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ وہ دروغگو ہے
کبہی دروغ اوسکا تمنے دیکہا ہے سب نے متفق ہو کر کہا کہ ہم نے اوس سے کبہی دروغ نہین سنا ہی بلکہ اوسکی راستگوئی کے سبب سے محمد امین اوسکا لقب ہو گیا ہی پہر ولید نے
کہا کہ تمہارا گمان یہ ہی کہ وہ شاعر ہے اور کبہی تمنے اوس سے شعر سنا سب نے کہا کہ نہین اور بعد اوسکے ان لوگون نے ولید سے کہا پہر اوسکو کیا کہنا چاہیئے ولید سوچ اور فکر
مین گیا اور بعد اوسکے کہا کہ نہین ہے وہ مگر جادوگر اسواسطے کہ وہ درمیان شوہر اور زوجہ کے جدائی ڈالدیتا ہی اور فرزند کو باپ سے اور باپ کو فرزند سے علیحدہ کر دیتا ہے اور
درمیان آقا اور غلام کے اور دوستون کے اوسنے تفرقہ ڈالدیا ہے پس یہ امر سوا جادو کی اور کچہہ نہین ہے اوسکی قوم کے آدمیون نے جسوقت یہ کلام سنا تو بہت خوش
ہوئی اور رسولخدا صلعم کو جو یہ خبر پہنچی تو بہت رنجیدہ ہوئے حقتعالے نے یہ آیہ بہیجی کہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا چہوڑ دی تو مجہکو ای محمد اور اوس شخص کو کہ پیدا کیا ہے مینے اوسکو
اوس حال مین کہ تنہا ہون مین کہ اوسکی پیدا کرنے مین کوئی پہر اشریک نہ تہا وحیدا حال واقع ہوا ہے یای متکلم سے اور یا یہ کہ یای محذوفہ سے حال واقع ہوا ہے
اور تقدیر اوسکی خلقتہ وحیدا ہے یعنی پیدا کیا ہی مینے اوسکو جسوقت کہ تنہا تہا وہ کہ مال اور اولاد اور یار کوئی اپنی ہمراہ نہین رکہتا تہا پس مین ہے اوسکی جزا دینی کی کفایت
کرتا ہون اور بعضی کہتے ہین کہ اوسکو وحید القوم کہتے ہین اسواسطے خدا نے وحید فرمایا ہے اور یا یہ کہ وہ شرارت مین وحید اور تنہا ہے اور یا یہ کہ وہ تنہا ہے باپ سے کہ اوسکے
باپ کوئی نہ تہا بلکہ وہ نطفہ حرام تہا اور ایسی ہی حضرت باقر اور حضرت جعفر علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ ولید ولد الزنا تہا اور زرارہ کہتا ہے کہ مین حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت مین بیٹہا تہا اوس مجلس کے لوگون نے بیان کیا کہ ایک شخص اولاد ہشام مین سے خطبہ مین کہتا تہا کہ انا ابن الوحید یعنے مین بیٹا وحید کا
ہون امام نے فرمایا کہ وای اوسپر اگر وہ جانتا کہ وحید کے کیا معنے ہین تو اوسپر وہ فخر نکرتا راوی نے پوچہا کہ ای فرزند رسولخدا وحید کیا معنی ہین فرمایا کہ وحید وہ ہے جسکا
باپ معلوم نہو اور ولید ہی کی صفت مین خدا یتعالی فرماتا ہی کہ وَجَعَلْتُ لَهُ اور کر دیا مینے واسطی اوسکی یعنے دیا مینے اوسکو مَالًا مَّمْدُودًا مال کہیچا ہوا دراز یعنے مال بہت
دیا مینے اوسکو کہتے ہین کہ ایک لاکہہ دینار طلائی اوسکی پاس تہے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ نو ہزار تہے اور درمیان مکہ اور طائف کے شتر اور اسپ اور گوسفند اوسکے
اسقدر تہی کہ حساب سے باہر تہے اور باغ اور چشمی اور اسباب اور لونڈیان اور غلام اوسکی حد سے زیادہ تہی اور کہتی ہین کہ اوسکا ایک باغ تہا طایف مین اور اوسکا میوہ تمام سال مین
تمام نہوتا تہا بلکہ ہمیشہ رہتا تہا اور اسیواسطے خدا یتعالی نے مال ممدود اوسکی واسطی فرمایا ہے وَبَنِينَ شُهُودًا اور دیے مینے اوسکو بیٹی حاضر ہونیوالے پاس اوسکی و شہودًا حال
واقع ہوا ہے یعنی اوسکو مینے ایسی بیٹے دیے کہ سب اوسکی پاس مکہ مین حاضر رہتی تہی اور وہ اونکو دیکہکر خوش ہوتا تہا اور کہتے ہین کہ وہ دس تہے اور کثرت غلامون کے
اور نوکرون کی اسقدر تہی کہ فرزندون کی کسیطرف کسب کی احتیاج نہوتی تہی اور وہ سب بیٹے جوان اور ہوشیار تہی اور ہمیشہ باپ کے ہمراہ محفلون مین حاضر ہوتی تہی اور ان
مین سے تین بیٹے اوسکی مسلمان ہوگئے تہی خالد اور عمارہ اور ہشام اور فرماتا ہی کہ وَمَهَّدْتُّ لَهُ اور بچہایا مینے واسطی اوسکی بچہونا مرتبہ اور مال اور ریاست کا
تَمْهِيدًا بچہانا اوسکی بڑہانے کی واسطی دنیا مین اور کثرت مال اور مرتبہ اور خادمون اور غلامون کی جہت سے ریحانہ قریش اور وحید قوم اوسکا لقب تہا ثُمَّ يَطْمَعُ
پہر طمع کرتا ہی وہ أَنْ أَزِيدَ یہ کہ زیادہ کرون مین اوسپر اپنی بخششون کو اور ان نعمتون پر قناعت نہین کرتا ہی كَلَّا نہین نہین یعنے ایسا نہین ہوسکتا کہ
مین اپنی نعمتون کو اوسپر زیادہ کرون اسواسطے کہ وہ ناشکری کرتا ہی میری نعمتون کی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ وہ ہی لِآيَاتِنَا واسطی آیتون کلام ہمارے کے یا واسطی دلیلون
قدرت ہماری کے عَنِيدًا انکار کرنیوالا اور جہگڑنیوالا اور جادو کیطرف نسبت دینیوالا باوجودیکہ جانتا ہی اوسکی راستی اور حقیقت کے اور کہتی ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیہ کے اوسپر تباہی آئی اور تمام

مال اوسکے برباد ہونے لگے یہانتک کہ تہوڑیسی عرصہ مین وہ محتاج اور خوار ہوگیا اور اکثر بیٹے اوسکے مرگئے اور جو کہ باقی رہے وہ اوس سے پہرگئے اور وہ اوس ناداری اور تنہائی مین دوزخ کو داخل ہوا پس خدائیتعالی فرماتا ہی کہ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا قریب ہے کہ پہونچاؤن مین اوسکو صعود گہاٹی کو کہ نہایت مشقت اور محنت سی اوسکی اوپر چڑہیگا اور یہہ مثل ہے اوس شخص کے واسطے کہ جو بڑے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ہو کہ جسکی طاقت نہ رکہتا ہو اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ مین اور ولید ستر برس مین اوسکی اوپر پہونچیگا اور جسوقت اوسکی اوپر پہونچیگا تو پہر نیچے گر پڑیگا اور پہر ستر برس مین اوپر چڑہیگا اور چڑہتے ہی پہر نیچے گر پڑیگا اسیطرح ہمیشہ عذاب مین گرفتار رہیگا اور کہتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت ولید اپنا ہاتہہ اور یا پاؤن صعود پر رکہیگا تو وہ گل جاینگے اور جب اوسپر سے اوٹہائیگا تو پہر بدستور ہوجاینگے اور کہتے ہین کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ تکلیف دونگا مین اوسکو صعود سے اور وہ ایک پتہر ہے دوزخ مین کہ اوسکے اوپر نہین چڑہ سکتے ہین اور ولید کو آگ کی زنجیرون مین باندہ کر آگی سے کہینچینگے اور پیچہی سے اوسکے آگ کے گرزین مارینگے یہانتک کہ بعد چالیس سال کے اوسکے اوپر چڑہیگا اور اب خدائیتعالی اوسکی حرکات ناشائستہ کو بیان کرتا ہی کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ تحقیق اوسنے فکر کیا کہ طعن کرے قرآن پر وَقَدَّرَ اور اندازہ کیا کہ کیا کہے فَقُتِلَ پس ہلاک کیا جائیو اور عذاب ابدی مین گرفتار کیا جائیو کہ كَيْفَ قَدَّرَ کیونکر اندازہ کیا اوسنے اور یہہ تعجب ہے ولید کے اندازہ کرنے سے امر باطل کو واسطے ٹہٹہا کرنیکے اور اہانت کرنے پیغمبر کے اور واسطے فتح نکالنی کے قرآن مین اور واسطے مبالغہ تعجب کے مکرر فرماتا ہے ثُمَّ قُتِلَ پس ہلاک کیا جائیو اور لعنت کیا جائیو کہ كَيْفَ قَدَّرَ کیونکر اندازہ کیا اوسنے ثُمَّ نَظَرَ پہر نظر کی ثُمَّ عَبَسَ پہر ترشروئی کی کہ کوئی سبب طعن کا نپایا اور یا یہہ کہ پیغمبر کیطرف دیکہا اور ترشرو ہوا وَبَسَرَ اور پیشانی پر چین ڈالکر مونہہ تہوتہا یا کراہت کر کے ثُمَّ اَدْبَرَ پہر پشت پہیری محمد کی طرف سی یا قرآن کے سننے سی وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا پیغمبر کی فرمانبرداری سی فَقَالَ پس کہا اوسنے اپنی قوم آدمیون سے کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہہ کہ جو کچہہ محمد کہتا ہے اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ مگر جادو کہ روایت کیا جاتا ہے اور سیکہا جاتا ہے جادوگرون سے اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ مگر سخن آدمی کا کہ بابل کے جادوگرون سے اسکو سیکہا ہے اور یہہ خدا کا کلام نہین ہے خدائیتعالی فرماتا ہے کہ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ قریب ہے کہ داخل کرون مین اوس ولید کو سقر مین کہ پانچوان دوزخ ہے وہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کس چیز نے جتلایا تجہکو کہ کیا ہے سقر پس وہ ایسا ہی کہ لَا تُبْقِيْ نہین باقی رکہتا ہے گوشت اور پوست اور رگین اور ہڈی بلکہ سب کو جلا دیتا ہی اور خدائیتعالی پہر پیدا کرتا ہے اور وہ پہر جلا دیتا ہے وَلَا تَذَرُ اور نہین چہوڑتا ہے ایک بار جلا کر بلکہ ہمیشہ اسیطرح جلاتا رہتا ہے وہ سقر کہ ایک مرتبہ جلایا اور بعد اوسکے گوشت اور پوست وغیرہ پیدا کئی اور پہر جلایا اور نہ ظاہر کو بدن کے چہوڑے اور نہ باطن کو اور نہ جاندار عضو کو چہوڑی اور نہ بیجان باطن کو یہانتک کہ سب بدن کو جلا دیوے اور بعضی کہتی ہین کہ لا تذر تاکید ہے لا تبقی کی لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ سیاہ کرنیوالا ہی وہ سقر واسطی کہال کے کہ جلا کر مثل کوئلی کے کردیوی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوزخ مین ایک صحرا ہی اوسکا نام سقر ہے اور وہ تکبر کرنیوالون کے واسطے ہے اوسنی اپنی شدت حرارت کی شکایت درگاہ خدا مین کی اور سانس لینی کی اجازت چاہی جسوقت اجازت ہوئی تو اوسنی باہر کو سانس لیا پس جہنم کو جلا دیا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جہنم مین ایک پہاڑ ہے کہ نام اوسکا صعود ہے اور صعود پر ایک صحرا ہی کہ جسکا نام سقر ہے اور سقر مین ایک کنوان ہے کہ جسکا نام ہبہب ہے جسوقت اوس کوئین کا پردہ اوٹہایا جائیگا تو اوسکی حرارت سی دوزخی فریاد کرینگی اور وہ مقام زبردستی اور ستم کرنیوالون کا ہی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر اوس سقر کے اونیس ہین فرشتے کہ موکل اوسکے ہین یا اونیس قسمین فرشتون کی ہین اور منقول ہے کہ یہودیون کی ایک جماعت نے رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ دوزخ کے موکل کئے فرشتے ہین حضرت نے دونو ہاتہون کو اوٹہا کر دسون انگلیون کا اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ ہاتہون کو اوٹہایا تو انگوٹہی کو دست راست کے دبا لیا یہہ آیت حضرت کے سچا کرنیکے واسطے نازل ہوئی اور یہودیون نے بہی قبول کیا اور کہا کہ یہہ مطابق توریت کی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اون سب مین سے ایک حضرت مالک ہین کہ دوزخ کے داروغہ ہین اور اٹہارہ اور فرشتی ہین کہ وہ مالک کے انصار اور مددگار ہین اور منقول ہے کہ یہہ موکل سقر کے ہین اور دوسری دوزخون کے اور فرشتی موکل ہین اور کہتی ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے ابوجہل نے کہا کہ ای جماعت قریش کی محمد کہتا ہی کہ دوزخ کی فرشتی اونیس سے زیادہ نہین ہین اور تم بڑے شجاع اور بہادر ہو کیا دس آدمی تم مین سی ایک فرشتہ کو زیر نہین کرسکتے ابوالاشد بن اسید نے کہا کہ مین تنہا کفایت کرتا ہون دس کو پشت سے اور سات کو شکم سے اور دو باقی کو تم زیر کرلینا اور ابوالاشد بڑا دلاور اور زبردست مشہور تہا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسنی کہا کہ مین آگے تمہارے ہوکر صراط پر جاؤن دس کو تو دست راست سے اور نو کو دست چپ سے دفع کرون اور ہم سب سلامتی سے صراط پر سے گذر کے بہشت مین داخل ہون یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اور نہین کئیے ہین ہمنے صاحب یعنی موکل دوزخ کے اِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ سب مخلوقات مین وہ قوی اور زبردست ہین نہ آدمی کہ تمہاری جنس سے ہون تا کہ تم اونسی مقابلہ کرسکو اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ گویا آنکہین اونکی بجلیان ہین اور دہن اونکی مانند قلعون کے ہین اور کہینچتے ہین وہ دوزخ مین کافرون کے بال پکڑکر اور ہر ایک فرشتہ مین قوت تمام آدمیون اور جنون کے برابر ہے اور ہر ایک فرشتہ اون مین سی ایک امت کو پکڑکر دوزخ مین ڈال دے

اور پہاڑ آگ کا اپنی گردن پر اوٹھا کر اونپر ڈالدے اور ایک روایت مین ہے کہ آنکھین اونکی بجلیون کے ہین اور دانت اونکے مانند قلعون کے ہین اور آگ کے شعلے اور لکڑی اونکی
موہون سے نکلتے ہین اور ہر ایک کے اونمین سے دو شانون کے درمیان فاصلہ ایک برس کی راہ کا ہی اور ہاتھ اونکے ایسی فراخ اور کشادہ ہین کہ ہر ایک اونمین سے مثل ربیعہ
اور مضر کو کہ دو قومین کلان ہین ایک ہاتھ مین پکڑ لیوی اور رحم اونکے دلونمین سے نکال ڈالا ہے اور ہر ایک اونمین سے ہزار کافرون کو پکڑ کر جس گوشہ مین دوزخ کی چاہی ڈالدی پس جبکہ
کہ قوت ہر ایک کی اونمین سے ایسی ہے تو ابو الاشد وغیرہ کیونکر اونکا مقابلہ کر کے اونکو دفع کر سکینگے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اور نہین کیا ہمنے شمار اون فرشتون کو اِلَّا فِتْنَةً مگر
آزمایش لِلَّذِينَ كَفَرُوا واسطے اون لوگون کے کہ کافر ہوئے ہین اور مراد اونکی آزمایش سے اس عدد قلیل سے اونکا ہنسی اور ٹھٹھا کرنا ہی کہ وہ نہایت عناد اور گمراہی سے اس تھوڑے سے عدد
خاص ملائکہ کو منکر ٹھٹھا کرین اور بعید جانین کہ اونیس تن کیونکر تمام آدمیون اور جنون دوزخیون کو عذاب کرینگے اور اگر وہ اپنی عقلون کیطرف رجوع کرتے تو جانتے
کہ ان تھوڑے فرشتون کے مقرر کرنے مین کچھ مصلحت اور حکمت ہے کہ جسنے ایک فرشتہ کو تمام آدمیون پر غالب کر دیا ہی کہ سب کی روح کو وہ قبض کرتا ہی تو البتہ وہ قادر ہے کہ ایک
فرشتہ کو حکم دیوی کہ سبکو دوزخ مین کھینچکر ڈالدیوی حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے یہہ عدد خاص ملائکہ کے دوزخ مین مقرر کئی ہین لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ تاکہ یقین کرین وہ لوگ
کہ اُوتُوا الْكِتَابَ دئے گئے ہین کتاب توریت یعنی یہود اور قرآن دونو حق ہین اور قرآن مین وہ ہی جو کہ توریت مین ہے اور قرآن خدا کی پاس سے ہی اور محمد امین اوسکا ہی وَيَزْدَادَ الَّذِينَ
آمَنُوا اور زیادہ کرین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین إِيمَانًا ایمان کو کہ اونکا یقین اور زیادہ ہو اور اعتقاد کامل وہ اپنی دلون مین جگہ دیوین وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
اور نہ شک کرین وہ لوگ کہ دی گئی ہین کتاب توریت وَالْمُؤْمِنُونَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اوس عدد خاص مین وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اور تاکہ کہین وہ لوگ
کہ بیچ دلون اونکے کے بیماری نفاق کی ہے وَالْكَافِرُونَ اور کفر کرنیوالے جو کہ جہل ہین مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ کیا ارادہ کیا ہی خدا نی بِهَٰذَا ساتھ اوس عدد قلیل کے
مَثَلًا باعتبار مثال کے یعنی خاص کرنا اس عدد کا ہو سطی ہے کہ منافقین اور کفار راہ عناد اور انکار سے کہین کہ خدا نی کیا ارادہ کیا ہی اس عدد عجیب سے کہ اونیس ۱۹ فرشتے مقرر
کئے ہین اور پوری بیس ۲۰ مقرر نہ کئی یعنی یہہ کلام خدا کا نہین ہے اسواسطے کہ اگر کلام خدا کا ہوتا تو وہ یہہ عدد ناقص مقرر نکرتا كَذَٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسے کہ خدا تعالی اس عدد کی مثال مین بندونکو
آزماتا ہے تامل اور تفکر کرنے اونکو نہین تاکہ رہنمائی اور گمراہی اونکی ظاہر ہو جاوے ایسے ہی يُضِلُّ اللَّهُ گمراہ کرتا ہی خدا اسطرح کی اونکو طریق رہنمائی اور حق کے بتلاتا ہی اور دلیلین حق کی بیان کرتا ہے
پس وہ عناد اور حسد کی راہ سی دیدہ و دانستہ اونکا انکار کر کے گمراہ ہو جاتے ہین اور یا یہہ کہ اونکو گمراہی مین پڑا رہنی دیتا ہی اور توفیق اور لطف کو اونسی اوٹھا لیتا ہے اور بدستور اونکی حال پر
اونکو چھوڑ دیتا ہی اور گمراہی مین پڑا رہنی دیتا ہی مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہی عناد اور انکار والون مین سے جو کہ دلیلون مین حق کی تامل نہین کرتے ہین وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اور راہ حق دکھلاتا ہی
جسکو چاہتا ہی توفیق عنایت کرکے جو کہ طالب حق کی ہین اور اپنی طرف خدا نی ضلالت اور ہدایت کو اسواسطے منسوب کیا ہے کہ سبب ضلالت اور ہدایت پانیکا تکلیف ہے اور تکلیف خدا کیجانب
سے ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اور نہین جانتا ہی لشکرون پروردگار تیری کو کہ کسقدر ہین إِلَّا هُوَ مگر وہ خدا کہ عالم ہے اور جاننی والا ہے تمام مخلوقات کا اور سوائے اوسکی اور کوئی شمار نہین
کر سکتا ہے تمام ممکنات کے کہ کون عدد مین کامل ہین اور کون ناقص ہین اور کامل پیدا کرنے مین کیا مصلحت ہے اور ناقص پیدا کرنے مین کیا مصلحت ہے پس اوسپر شمار تھا ملائکہ
دوزخ کا بیس کرنا لیکن عدد خاص مین ایک حکمت ہے کہ کوئی اوسپر مطلع نہین ہے سوائے اوسکی اور فرمایا ہی رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے کہ نجات دیوی اوسکو خدا تعالی
دوزخ کی اونیس فرشتون سے تو بس چاہیے کہ پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اسواسطے کہ بسم اللہ کے بھی اونیس حرف ہین تاکہ مقرر کرے خدا ہر حرف کو سپر ایک فرشتہ سی وَمَا هِيَ اور نہین ہے وہ سقر یا انیس
فرشتہ یا یہہ سورۃ إِلَّا ذِكْرَىٰ مگر نصیحت لِلْبَشَرِ واسطے آدمیونکی كَلَّا نہین نہین یعنی نہ ایسا ہی کہ کوئی انکار سقر کا کرے یا ملائکہ دوزخ کو دفع کر سکی یا کیون نہین تامل کرتے ہین کہ
راہ حق کو پہونچین وَالْقَمَرِ قسم ہے چاند کی کہ عجیب نشانیون قدرت خدا مین سے ہی طلوع کرتی ہین اور غروب کرتے ہین اور زیادہ و ناقص ہوتے ہین وَاللَّيْلِ اور قسم ہے رات کی
إِذْ أَدْبَرَ جسوقت کہ پیچھے آوے دن کے اور نافع اور حمزہ اور حفص نے اذ ادبر پڑھا ہی بغیر الف کے اذ اور ادبر باب افعال سے ماضی کا صیغہ پڑھا ہی اور باقیون نے اذا پڑھا ہی الف سے اور ادبر کو دبر پڑھا ہی ثلاثی مجرد
سے ماضی کا صیغہ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہے صبح کی جسوقت کہ روشن ہو یا روشن کرے عالم کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ تحقیق کہ وہ سقر البتہ ایک بڑی بلاؤن اور مصیبتون کا
ہے کہ اپنا مثل نہین رکھتا یہہ جواب قسم کا ہی نَذِيرًا باعتبار ڈرانیکے یہہ تمیز واقع ہوا اور مصدر ہے بمعنی انذار یعنی سقر ایک بڑی مصیبتون کا ہی ڈرانیمین اور یا یہہ کہ مصدر نہین ہے حال واقع
ہوا ہے یعنی وہ سقر البتہ ایک بڑی چیزون کا ہی جسوقت کہ ڈرانیوالا ہی لِلْبَشَرِ واسطے آدمیون کے لِمَن شَاءَ واسطے اوس شخص کے کہ چاہی یہہ بدل ہے للبشر سے یعنی ڈرانیوالا ہے اوسکو کہ چاہے
مِنكُمْ تم مین سے أَن يَتَقَدَّمَ یہہ کہ آگے بڑہے وہ خیر اور طاعت کو اختیار کر کے أَوْ يَتَأَخَّرَ یا پیچھے کو ہٹے بدی اور گناہون کو اختیار کر کے یعنی تمام بندون کو کہ قدرت دی ہے
عمل نیک اور بد کرنیکی اور باگ اختیار کی اونکی ہاتھ مین دی ہے کہ اگر چاہین نیکیون اور طاعتون مین آگے بڑہ جائین اور اگر چاہین پیچھے کو رہ جائین گناہون کو اختیار کر کے حاصل یہہ ہے کہ وہ سقر
نصیحت دینیوالا ہی چاہے کوئی اوس سے خوف کرے چاہے نکرے اختیار ہے اگر خوف کر کے گناہون سی پرہیز کریگا وہ تو اوس سے نجات پاویگا اور اگر پرہیز نکریگا تو وہ اوسمین جل بھن کر کباب کی مانند

سو جائیگا اور حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آگے بڑہی ہماری دوستی مین وہ پیچہے رہا سقر اور جو کوئی پیچہے رہا ہماری دوستی کو وہ آگی بڑہا طرف سقر کُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
نفس ساتہہ اوس چیز کے کہ کسب کیا ہی اوسنے یعنی ہر شخص اپنے اعمال و افعال میں جو کچہہ اوسنے کیے ہین رَهِينَةٌ گرو کیا گیا اور گرفتار ہی اور رہینہ مصدر ہے مفعول کے معنی مین یعنے
ہر شخص اپنے عمل مین مقید ہے اور اوس سے رہائی نہین پاسکتا ہی اِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ مگر صاحبان دست راست یعنے وہ لوگ کہ جنکو نامہ اعمال دست راست مین دیے جائینگے وہ اپنے
گناہون مین گرفتار نہونگے بسبب ایمان اور اعمال نیک کے حاصل یہ ہے کہ خدا تعالی ایمان کی شرافت اور اعمال نیک کی برکت سے اونکی خطاؤنکو بخشدیگا اور اونکو ورطہ سے رستگاری بخشیگا اور امیر المومنین
علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصحاب الیمین سے اس جگہ مومنین کے لڑکے مراد ہین کہ اونسے افعال صادر نہین ہوے ہین کہ جنمین وہ گرو ہووین اور ابن عباس کے نزدیک ملائکہ مراد ہین اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اصحاب یمین ہم اور ہمارے شیعہ ہین اور ہم یہ لوگ ہونگی وہ اصحاب یمین فِي جَنَّاتٍ بیچ بہشتونکی فارغ البال اور مرفہ الحال يَتَسَاءَلُونَ سوال کرینگے وہ
اصحاب یمین عَنِ الْمُجْرِمِينَ احوال گنہگارون سے اور کافرون سے اور پوچہینگے اونسے کہ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ کونسی چیز لائی تمکو دوزخ مین اور کہتے ہین کہ معنی اسکی یہ ہین کہ بہشتی آپس مین سوال
کرینگے گنہگارونکے حال سے اور جس وقت بہشتیون سے دوزخیونکا حال پوچہینگے تو وہ کہینگے کہ ہمنے دوزخیون سے پوچہا تہا کہ کونسی چیز لائی تمکو سقر مین اون دوزخیون نے جواب مین ہمارے قَالُوا کہا
اونہون نے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ نہ تہی ہم دنیا مین نماز پڑہنے والون مین سے کہ نماز واجب کو ہم ترک کرتے تہی وَلَمْ نَكُ اور نہ تہے ہم کہ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ کہانا دیوین ہم مسکینونکو
یعنے زکوۃ واجبہ کو ہم نہین دیتی تہی اور دینا اوسکا ہمنے ترک کر دیا تہا وَكُنَّا نَخُوضُ اور تہے ہم کہ شروع کرتے تہے ہم امر باطل مین کہ محمد کی غیبت کیا کرتے تہے اور ایسے ہی اور امور
باطلہ کا ذکر کیا کرتے تہی مَعَ الْخَائِضِينَ ہمراہ شروع کرنیوالون امر باطل کے وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تہے ہم کہ جہٹلاتے تہے اور تکذیب کرتے تہی بِيَوْمِ الدِّينِ ساتہہ روز جزا کے
اور اوسکا اعتقاد اور اعتبار نہین کرتے تہے حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ یہانتک کہ آئی ہمکو موت فَمَا تَنْفَعُهُمْ پس نہ فائدہ بخشیگی اونکو شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ شفاعت شفاعت کرنیوالونکی
نہ ملائکہ کی اور نہ انبیا کی اور نہ مومنین کی اور یہ محال ہے کہ اونکی شفاعت کوئی کرے اسواسطے کہ قرآن سے اور حدیثون سے ثابت ہوا کہ شفاعت سواے مومنین کے گنہگارونکی کسی کے واسطے نہوگی اور
شفاعت کی روایتین پہلے اس سے کئی جگہہ گزر گئی ہین فَمَا لَهُمْ پس کیا ہی واسطے اون کافرونکے کہ عَنِ التَّذْكِرَةِ نصیحت سے قرآن کے یا قرآن سے مُعْرِضِينَ منہ پہیرنے والے ہین و معرضین حال واقع
ہوا ہے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ کفار قرآن سے بہاگتے مین حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ گدہی ہین وحشی ہونیوالی کہ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ بہاگتے ہین شیر سے اور اہل مدینہ اور ابن عامر نے مستنفرہ کو
بفتح فا پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر فا اور مراد یہ ہے کہ جیسے کہ گدہی وحشی اور جنگلی شیر سے بہاگتے ہین ایسی ہی یہ کفار بہی قرآن کے سننے سے بہاگتے ہین اسواسطے کہ کان سننے والے
اور دل قبول کرنیوالے نہین رکہتے ہین اور کہتی ہین کہ اون کفار نے رسولخدا سے کہا تہا کہ ہم تیری پیروی نکرینگی یہانتک کہ لائے تو ہر ایک کے نام کے کتاب کہ اوس مین لکہا ہوا ہے
فلانے تو محمد کی پیروی کر خدا تعالی نی فرمایا کہ بَلْ يُرِيدُ بلکہ راہ عناد سے ارادہ کرتا ہی كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ ہر مرد اونمین سے اور چاہتا ہے أَنْ يُؤْتَى یہ کہ دیا جاے صُحُفًا مُنَشَّرَةً
کتابین کشادہ اور پہیلے ہوے اور اوسمین لکہا ہو کہ اے فلانے محمد کی پیروی کر اور بعضی اس آیت کے نازل ہونے کے سبب مین بیان کرتے ہین کہ مشرکون نے رسولخدا سے کہا کہ اے محمد ہم نے
سنا کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین ایک گناہ کرتا تہا صبحکو ایک نوشتہ پاتا تہا اوسمین گناہ اوسکا اور کفارہ اوس گناہ کا لکہا ہوتا تہا ہمارے واسطے بہی تو کوئی ایسی ہی چیز لا تا کہ ہم تجہپر
ایمان لائین اور یا چاہتے ہر ایک کے نام ایک کتاب آسمان سے لا فرشتے کے ہاتہہ پر کہ اوسی وقت لکہی ہو اور ہنوز اوسکو لپیٹا نہو اور سر نامہ اوسکا مرقوم ہو اسطرحکی کہ یہ کتاب خدا کے
طرف سے فلانے کے نام ہی کہ وہ پیروی محمد کی کرے یہ آیت نازل ہوئی کہ ہر ایک چاہتا ہی یعنی یہ کہ میری نام کتاب آسمان سے کشادہ اور اوس مین لکہا ہوا کہ محمد کی پیروی کر
كَلَّا نہین نہین یعنے نہ ایسا ہی کہ اونکو کتابین دیجائین اور اگر بالفرض اونکو کتابین دیجائین تو وہ ایمان لائینگی اور مضمون بعینہ اونکا یہ ہے جیسے کہ اونکو کتابین نہین دیجاتین بَلْ لَا يَخَافُونَ
الْآخِرَةَ بلکہ نہین ڈرتی ہین وہ عذاب آخرت سے كَلَّا نہین نہین یعنے نہ ایسا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ قرآن جادو ہی اور قول بشر کا ہی بلکہ إِنَّهُ تحقیق وہ قرآن تَذْكِرَةٌ
نصیحت ہے بندگان کی فَمَنْ شَاءَ پس جو کوئی چاہی نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا اوسمین سے تو ذَكَرَهُ نصیحت پکڑے اوس سے اور یاد کرے اوسکو وَمَا يَذْكُرُونَ اور نہین یاد کرتے
ہین اور نہین نصیحت پکڑتے ہین إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہ کہ چاہے خدا کہ یاد کرین اور نصیحت پکڑین یعنے اپنی اختیار سے نصیحت نہ پکڑینگے اور ایمان نہ لائینگی مگر یہ کہ خدا اون پر
جبر کرے هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وہ خدا سزاوار ڈر کرنیکا ہے یعنی لائق اسکے ہی خدا کہ اوس سے خوف کرین اور ہمیشہ اوسکی عذاب سے ڈرتی رہین اور جو چیزین کہ اونسے حرام کی
ہین اون سے پرہیز کرتے رہین وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ اور سزاوار بخشنے کا ہی یعنے لائق اسکے ہی خدا کہ گناہونکو بخشے خصوصًا ڈرنیوالونکی گناہونکو اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین لائق اسکے ہون کہ مجہسے ڈرین اور نہ شریک کرے میرا بندہ کسی چیز کو اور مین لائق ہون اسکی کہ بندہ اگر کسی چیز کو میری شریک نکرے تو مین داخل کرون
اوسکو بہشت مین اور ایسی ہی روایت ہے انس سے اور فرمایا ہی حضرت صادق علیہ السلام نے کہ قسم کہائی ہی خدا تعالی نے اپنی عزت اور جلال کی کہ عذاب نکریگا خدا اوس بندہ کو جو اوسکو واحد جانیگا سورۃ القیامۃ

یہ سورہ مکی ہی اور اوسمین چالیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے اور صافی مین ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی ہمیشہ سورہ لا اقسم بیوم القیامۃ پڑہے اور اوسپر عمل کری

ع ۵ رکوع

توجسوقت خداتعالے اوسکو قبر سے اوٹھائیگا یہہ سورہ اوسکے ہمراہ ہوگا اور رفیق ہوگا بہت نیک صورت مین اور اوسکو خوشخبری دیگا اور اوسکے منہ پر خندان ہوگا اور اوسکو خوش کریگا یہانتک
کہ صراط اور میزان سے گذر جاے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اُقْسِمُ یہہ لا زائد ہی اور واسطے تاکید کے آیا ہے یعنے البتہ قسم کہاتا ہون مین بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ساتہہ روز قیامت کی وَلَآ اُقْسِمُ اور البتہ قسم کہاتا
ہون مین بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ساتہہ نفس ملامت کرنیوالے کے اپنی تئین دنیا مین کہ توکیون قصور کرتا ہی طاعت خدا مین اور ہمیشہ اپنے حساب مین رہتا ہے اور اپنے انجام مین تامل کرتا ہے
اور یہہ نفس مومنہ ہی اور یا مطلق نفس مراد ہے نیک ہو یا بد ہو واسطے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ قیامت کے روز کوئی نفس نیک یا بد نہو مگر کہ وہ ملامت کریگا اپنی تئین اگر وہ نیک ہے تو کہیگا
کہ کسواسطے تونے نیکی زیادہ نکی اور اگر بد ہے تو کہیگا کہ تو نے کسواسطے یہہ کار بد کیا اور کہیگا کہ کاشکے مین یہہ کام نکرتا اور یا نفس مطمئنہ ہے کہ نفس امارہ کو ملامت کرے اور اگرچہ کوشش کی ہو
طاعت مین اور جواب قسم کا محذوف ہی اور تقدیر اوسکی لا اقسم بیوم القیامۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ لتبعثن ہے یعنے قسم کہاتا ہون مین ساتہہ قیامت کی اور قسم کہاتا ہون مین
ساتہہ نفس ملامت کرنیوالیکے البتہ اوٹہائی جاوگے تم زندہ کرکے اور جو نفس کہ کہیل اور اپنی خواہش اور فعل بد مین مشغول رہتا ہے وہ نفس امارہ ہے اور جو نفس کہ کار بد کرنے سے اپنی
تئین ملامت کرتا ہے وہ نفس لوامہ ہے اور جو نفس کہ کار بد سے بہاگتا ہے وہ نفس مطمئنہ ہی اور واسطے لا اقسم لا اقسم پڑہا ہے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی اَلَّنْ نَّجْمَعَ
عِظَامَهٗ یہہ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم ہڈیون اوسکی کو قیامت کے روز کہتے ہین کہ عدی بن ربیعہ کہ ہمسایہ رسول خدا صلعم کا تہا اور نہایت عناد اور عداوت رکہتا تہا ایک روز اوسنی رسول خدا
صلعم سے احوال قیامت کا پوچہا جسوقت کہ حضرت نے اوسکو خبر دی تو کہا کہ اگر مین اوس روز کو اپنی آنکہون سے دیکہون تو بہی تجہکو راست گو نہ جانون اور باور نکرون مین کہ یہہ ہڈیان بکہری
ہوئی جمع ہوجائینگی حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ کیا عدی گمان کرتا ہی کہ اوسکی ہڈیون کو ہم جمع نکرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے آدمی ہین جو انکار قیامت کا کرتے ہین خداتعالے فرماتا ہی بَلٰى
ہان جمع کرینگے ہم قٰدِرِيْنَ کہ قدرت رکہنیوالے ہین ہم یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے جسوقت کہ ہم قدرت رکہنے والے ہین عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ اوپر اسکے کہ راست اور درست کرین ہم بَنَانَهٗ پوریون اوسکی
اور پوریون ملادیوین باہم کو جبکہ ریزہ ریزہ ہونیکی تو بڑی بڑی ہڈیان جمع کرنا اور ملادینا کیا مشکل ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ ہم قدرت رکہنے والے ہین کہ اوسکی انگلیون
سبکو پوریون ملاکر مثل سم اونٹ کے کردیوین کہ ہاتہہ سے اپنی کہانا نکہا سکین بلکہ اپنے منہ سے اوٹہا کر کہاوین سب جانورون کیطرح اور لیکن ہم نے اپنے فضل و احسان سے اونکو انگلیان بخشی ہین کہ باعث کمال
فائدہ کا ہے اور انکی قسم کے کام کرتے ہین اور چیزین بناتے ہین بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ بلکہ ارادہ کرتا ہے آدمی کہ وہ عدی ہے یا مطلق آدمی اوس انکار اور جہٹلانے سے لِيَفْجُرَ تاکہ ہمیشہ
بدکاری مین مشغول ہو اَمَامَهٗ آگے اپنے جو کچہہ زمانہ کہ اوسکی زندگی کا ہے یعنے زمانہ آیندہ مین ہمیشہ برے کامون مین مشغول رہے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مراد یہہ ہے کہ گناہ کو
مقدم رکہے اور توبہ کو تاخیر مین ڈالے اور کہے کہ آئندہ کو توبہ کرلونگا اور یا یہہ فجور بمعنی دروغ ہے یعنی تاکہ جہٹلاے اوسکو کہ جو آگے اوسکے ہے قیامت اور حساب اور جزائی اعمال يَسْـَٔلُ پوچہتا ہے
ہنسی اور بہت بعید جاننے کی راہ سے کہ اَيَّانَ کب ہے يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کا اور اب خداتعالی اوسکی علامتون کو بیان کرتا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ پس جسوقت کہ خوندہیا جاے آنکہہ اور
حیران ہو کثرت ہول اور دہشت کی جہت سے اور اہل مدینہ نے برق کو بفتح را پڑہا ہے وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور گہن مین آئے چاند وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور اکہٹے کیے جائین سورج اور چاند
اور اونکی روشنی چہین کر اور دونو کو جمع کرکے دریاے محیط مین ڈالدین اور دریا اونکی نزدیکی سے مثل آتش کے گرم ہوجاے اور کہتے ہین کہ مراد جمع کرنے سورج اور چاند سے اونکی روشنی کا دور کرنا ہی یہانتک
تاریکی دنیا کی لوگون پر ظاہر ہو اور جو کوئی اونکو دیکہے تو مانند دو گاو سیاہ کے وہ نظر آئین يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ کہیگا آدمی یعنی کافر جہٹلانیوالا يَوْمَئِذٍ اوس روز کہ اَيْنَ الْمَفَرُّ کہان ہے
جگہہ بہاگنے کی مانند اوس شخص کے کہ ناامید ہوا ہو اپنی آرزو سے خداتعالی فرماتا ہے کہ كَلَّا نہین یعنے ایسا نہین ہے کہ بہاگنا فائدہ بخشے کافرون کو واسطے کہ لَا وَزَرَ نہین ہوگی کوئی پناہ
اونکی واسطے اِلٰى رَبِّكَ طرف پروردگار تیرے کے ہے یعنے اوسکے حکم سے ہی نہ اوسکے غیر کے حکم سے يَوْمَئِذِ اوس روز الْمُسْتَقَرُّ جگہہ ٹہرنے کی بہشت مین یا دوزخ مین اور بدون اوسکے حکم
کوئی کسی جگہہ نہین ٹہر سکتا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ خبر دیا جائیگا آدمی يَوْمَئِذٍۭ اوس روز بِمَا قَدَّمَ ساتہہ اوسچیز کے کہ آگے بہیجی ہے عمل خیر کہ بجا لایا ہے وَاَخَّرَ اور تاخیر کی ہو عمل نیک نکیا ہو اور
یا یہہ کہ خود کیا ہے عمل نیک یا بد اور پیچہے چہوڑا ہے کہ لوگون کو آمادہ کیا ہے عمل نیک یا بد پر کہ بعد اوسکے وہ نیک لوگ اوس عمل کو کرتے ہین جیسے کہ کوئی طریقہ نیک یا بد جاری کر گیا ہے
بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ انسان یہہ روگردانی ہے پہلے قول سے یعنے آدمی محتاج اسکا نہین ہے کہ اوسکو خبر دیجاے بلکہ آدمی عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ اوپر نفس اپنے کی حجت ظاہر ہے اور اپنے قول
اور فعل کا گواہ ہے اور مثل آنکہہ کے ہے اپنے حال کا دیکہنے والا یعنی آدمی اپنے کئے اور کہے کو خوب جانتا ہے وَلَوْ اَلْقٰى اور اگرچہ ڈالے مَعَاذِيْرَهٗ عذر ہاے اپنے کو یعنی ہر چند اپنے گناہ پر
عذرون کو پیش کرے اور حیلے اور بہانے اوسکو دفع کرنیمین لیکن فائدہ نہوگا اور اوسکے عذرون کو قبول نکرینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا ہی کہ کوئی تم مین سے
نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو پوشیدہ کرتا ہی کیا اپنے نفس کی طرف رجوع نہین کرتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ ایسا نہین ہو سکتا کہ پوشیدہ رہے واسطے کہ خدا فرماتا ہی کہ آدمی اپنے نفس کو خوب
جانتا ہے اور احوال اپنا پوشیدہ نہین ہے بتحقیق کہ باطن جسوقت درستی پکڑے تو ظاہر اوسکا قوت پکڑے اور دوسری روایت مین اونہین حضرت سی منقول ہے کہ یہہ آیت تلاوت
فرمائی بعد اسکی فرمایا ہے کہ کیا ہی آدمی کہ کسواسطے کہ لوگون کے روبرو عذر لاتا ہے برخلاف اوسکے کہ اوسنی عمل کئے ہین تحقیق کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی چہپاوے اپنے باطن کو

تو خدائیتعالی اوسکو ظاہر کردیگا خواہ نیک ہو خواہ بد ہو اور زرارہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حد ہے اوس مرض کی کہ انسان جس مرض مین روزہ
نرکہی فرمایا کہ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ بلکہ انسان اپنی حال کو خوب جانتا ہی کہ طاقت رکہتا ہے روزہ رکہنے کی یا نہین رکہتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت جبرئیل رسول خدا
کی آگے وحی کو پڑہتے تہی تو پہلے اس سے کہ جبرئیل وحی کو تمام کرے رسول خدا ہی جبرئیل کے ہمراہ پڑہنے لگتے تہے اس خوف سے کہ فراموش کرجاؤن اور اوسکی حفظ کی شوق اور حرص مین پڑہنے مین
جلدی کرتے تہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تحرک بہ نہ حرکت دے تو ساتہہ اوس قرآن کے ای محمد لسانک زبان اپنی کو پہلے اس سے کہ وحی تمام ہو لتعجل بہ تاکہ جلدی کرے تو ساتہہ حفظ
کرنے اوسکے اور یاد کرنے اوسکی کے اور یا اس خوف سے کہ تو اوسکو فراموش کرجائے اور کہتے ہین کہ ہوسکتا ہی کہ یہہ امر حضرت سے صادر نہوا ہو لیکن منع اسواسطے کیا ہے کہ ایسا کرے نہین جیسیکہ
ولا تطع الکافرین مین منع کیا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت کافرون کی فرمانبرداری نہین کرتے تہے اسیطرح خدانے یہان بہی فرمایا ہے کہ نہ حرکت دے تو زبان اپنی کو یاد کرنے کیواسطے
تاکہ جلدی کرے تو اوسکے یاد کرنیمین ان علینا تحقیق کہ اوپر ہمارے ہے جمعہ جمع کرنا اوسکا تیرے سینہ مین تاکہ یاد کرے تو وقرانہ اور ثابت کرنا قراءت اوسکی کا تیری زبان پر
یا پڑہنا اوسکا ہمکو تجہپر پس تو جلدی اوسکے پڑہنے مین مت کر فاذا قرانٰہ پس جسوقت پڑہین ہم اوسکو تجہپر زبان جبرئیل سے تو فاتبع پس پیروی کر تو قرانہ پڑہنے اوسکے کی
یعنی جبرئیل کے پڑہنے کی بعد تو اوسکو پڑہ اور اوسکے پڑہنے کے درمیان مت پڑہ کہ ہم ضامن ہین اوسکے یاد کرانیکے ثم ان علینا پہر تحقیق اوپر ہمارے ہے بیانہ روشن کرنا اوسکا
جو کچھ کہ اوسمین مشکل ہے تیرے نزدیک اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے ان آیتون کے جسوقت جبرئیل کوئی آیت رسول خدا پر پڑہتے تہی تو رسول خدا صلعم سر مبارک اپنا آگی کو ڈالتے تہے
اور آیت کو سنتے تہی اور جسوقت جبرئیل آیت کو تمام کرتے تو اوسوقت حضرت قراءت کرتے تہی بعد چلے جانے جبرئیل کے کلا نہین نہین یعنی نہ ایسا ہے ای آدمیو کہ تم گمان کرتے ہو
قیامت کے اور حساب کے اور جزا کے نہونیکا اور قرآن مین تم تامل نہین کرتے ہو بل تحبون العاجلۃ بلکہ دوست رکہتے ہو تم دنیا جلد فنا ہونیوالی کو وتذرون الاخرۃ
اور چہوڑتے ہو تم آخرت کو اور اوس سے دست بردار ہوتے ہو کہ جو ہمیشہ کو باقی ہے اور اب حال لوگون کا آخرت میں بیان کرتا ہی کہ وجوہ یومئذ مونہہ اوس روز یعنی
قیامت مین ناضرۃ تازہ اور تابان اور مسرور ہونگی یعنے منہ انبیا اور مومنین کے خدائیتعالی اوس روز تر و تازہ کریگا تاکہ ملائکہ اور تمام خلقت اس علامت سے پہچانین
کہ یہہ لوگ اپنی مراد کو پہنچے ہین اور رستگاری پائی ہو تمین الی ربہا ناظرۃ طرف پروردگار اپنے کی دیکہنے والے کہ کیا کیا ہمکو عطا کرتا ہے یعنی اوسکے فضل اور رحمت کی طرف نظر ہوگی
اور منتظر ہونگے نعمتون کے حاصل ہونیکے اور امیر المومنین علیہ السلام نے ایک حدیث مین فرمایا ہے کہ دوست خدا کی بعد فارغ ہونیکے حساب سے ایک نہر کیطرف جاینگے کہ نام
اوسکا حیوان ہے اور اوسمین غسل کرینگے اور پانی اوسکا نوش کرینگے پس سفید اور نورانی ہوجاینگے منہ اونکے اور ہر کسافت اور چرک اونسے جاتا رہیگا اور بعد اوسکے اونکو
حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا پس اوس مقام سے دیکہینگے اور نظر کرینگے طرف پروردگار اپنے کی کہ کیونکر ثواب پہنچاتا ہی اونکو اور یہی مراد ہی قول حقتعالی کی الی ربہا ناظرۃ
اور مراد نظر سے طرف اوسکی نظر طرف ثواب اوسکے کی ہے اور وجوہ سے مراد صاحبان وجوہ ہین جیسیکہ وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ مین صاحبان وجوہ مراد ہین اور اس آیت کی تفسیر مین بحث اور گفتگو بہت
بعضے تو کہتے ہین کہ نظر سے معنی آنکہہ سے دیکہنے کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ انتظار کرنیکے معنی ہین اور جو علما کہ آنکہہ سے دیکہنے کی معنے مین کہتے ہین بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ مضاف اونکا مقدر ہے اور تقدیر اوسکی الی ثواب ربہا ناظرۃ
ہے یعنی نظر کرنیوالی طرف ثواب پروردگار اپنی کے کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین ایک نعمت بعد دوسری نعمت کے جس سے مراد اونکا زیادہ ہو اور وجوہ سے مراد صاحبان وجوہ ہین اور اس جگہہ بعضے مضاف کو حذف
اور مضاف الیہ اوسکے مقام ہے اور ایسا قرآن مین بہت آیا ہے جیسیکہ جاء ربک یعنی جاء امر ربک اور ان الذین یوذون اللہ یعنی یوذون اولیاء اللہ اور بعضے نظر کے معنی دیکہنے کی کہتے ہین اور مضاف
کو مقدر نہین کرتے اور کہتے ہین کہ طرف پروردگار اپنے کے دیکہنے والی ہونگی آنکہون سے اوسکی جمال کو اور یہہ قول صحیح نہین ہے بلکہ نہایت لوچ ہے اسواسطے کہ جسکی طرف دیکہینگے اوسکی طرف اشارہ
ہوگا آنکہہ کے ذریعے سے اور لحاظ سے اور خدا کیطرف اشارہ آنکہہ سے نہین ہوسکتا ہی جیسیکہ انگلی سے نہین ہوسکتا ہی اور آنکہہ سے نہین دیکہہ سکتی مگر جسوقت کہ وہ شئی دیکہی گئی مقابلہ مین ہو اور خدا
ایسا نہین ہے کہ مقابلہ مین واقع ہو اور دیکہنا تمام نہین ہوسکتا ہی مگر جسوقت کہ شعاع بینائی کی اوس شئی پر پڑے کہ جسکو دیکہتے ہین اور علاوہ اسکی اگر جسم اور جہت خدا کیواسطے ثابت ہو تو
البتہ دیکہنا درست ہوسکتا ہے اور بدون اوسکی ہرگز عقل مین نہین آتا اور یہہ بہی ضرور نہین ہے کہ نظر دیکہنے کے معنے کا فائدہ بخشی باعتبار لغت جیسیکہ کہتے ہین کہ نظرت الی الہلال
فلم اراہ یعنی نظر کی مینے طرف چاند کے پس دیکہا مینے اوسکو دیکہو یہان نظر دیکہنے کی معنے مین نہین ہے اور اگر دیکہنے کی معنی مین ہو تو تناقض لازم آئی اور یہہ معنی ہون کہ دیکہا مینے چاند کو پس نہ دیکہا
مینے چاند کو اور بعضے علما نظر کو انتظار کی معنے مین کہتے ہین کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ انتظار کرنیوالی طرف ثواب پروردگار اپنی کے اور یہی قول حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نظر
انتظار کے معنے مین متعدی بالی نہین ہوتا ہی اور جواب اسکا بڑی بڑی کتابون مین مذکور ہی اور اشعار فصحای عرب کے اوسکی سند مین لاتے ہین کہ نظر متعدی بالی انتظار کے معنی مین ہوتا ہی اور
صاحب تفسیر بیضاوی اس آیت کی تفسیر مین تو کہتا ہی کہ ناظر کہ متعدی بالی ہے انتظار کے معنی مین نہین آتا اور فنظرۃ الی میسرۃ کی تفسیر مین لکہتا ہے کہ بعضی قاری فنظرۃ کو فناظرۃ پڑہتے ہین اور ناظرۃ منتظر
کے معنے مین ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ متعدی بالی ہے اور یہان اقرار کرتا ہی اور وہان انکار کرتا ہے بعضے کہتے ہین کہ الی ربہا مین الی واحد الالاء کا اور الی نعمت کے معنے مین ہے پس حاصل آیت یہہ ہوگا کہ منہ اوس روز تازہ ہونگی نعمت پروردگار

کو دیکھنے والی یا انتظار کرنیوالی اور ایتین اہل سنت کی اس مقدمہ مین مختلف ہین دیکھنے کی معنی مین ہی ہین اور انتظار کرنیکی معنے مین بہی لیکن اکثر انکی ان روایتون پر حمل کرتے ہین جو کہ خلاف عقل ہین
یعنے دیکھنے کی معنے مین اور خلاف عقل اسواسطے ہین کہ خدا کیواسطے کہ جسم اور جہت ہونیکا انکار کرتی ہین اور پہر اوسکا دیکھنا ممکن جانتی ہین اور انہین روایتونکی جہت سے بعضے انکی خدا کیواسطے جسم ثابت کرتے ہین بلکہ
خدا کا خندہ کرنا اور وقت خندہ کے اوسکی دانتون کا ظاہر ہونا انکی روایتون مین مذکور ہے اور اس امر باطل کیواسطے کہ خدا کو دیکھہ سکتی ہین کہتی ہین کہ ہو سکتا ہی کہ ایک اندھا مشرق مین ہو اور مغرب
مین ایک سیاہ پتہر پر ایک سیاہ چیونٹی ہو اور درمیان مین بہت پردے حائل ہون اور آدہی رات اندہیری ہو تو پس وہ اندھا اوس چیونٹی کو دیکھہ سکتا ہی اور کہتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی بہت خوب
روشن بینائی والا بڑے بلند پہاڑ کو کہ اوسکی آنکہو نکے روبرو ہو دوپہر کیوقت بہت روشن دن مین نہ دیکھہ سکے اور زیادہ بحث اور گفتگو اس مسئلہ کے علم کلام کی کتابون مین ہے وَّ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ اور مونہہ ہونگے
اوس روز سخت ترش یا سیاہ یعنی کافرون اور مشرکونکی تَظُنُّ گمان کریگا تو ای دیکھنے والے یعنی جانیگا تو اَنۡ يُّفۡعَلَ بِهَا یہہ کہ کیا جائیگا ساتہہ اونکے فَاقِرَةٌ عذاب توڑنیوالا پشت کی مہرونکا
یعنے کمر کا توڑنیوالا اور یہہ کنایہ ہے بڑی عذاب کے نازل ہونے سے كَلَّاۤ نہین نہین یعنے نہ ایسا ہے ای دنیا کے طلب کرنیوالو کہ دلونکو اپنی دنیا سے اٹکانا چاہیئے اور آخرت سے
غافل ہونا چاہیئے اور تامل کرین ہمین کہ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ جسوقت پہنچے روح ہنسلی کو اور واسطے دلالت کرنے کلام کے مرجع کا ذکر نہین کیا ہے یعنی جسوقت کہ پہنچے
روح چنبر گردن کو وَقِيۡلَ اور کہا جاے یعنے اوسکے رشتہ دار اوسوقت یہہ حال اوسکا دیکھکر کہین کہ مَنۡ رَاقٍ کون ہے افسون کرنیوالا جہاڑنے پہونکنے والا
اور دوا کرنیوالا کہ اسکا علاج کرے تا کہ اسکو شفا حاصل ہو وَّظَنَّ اور گمان کرے وہ نزع مین پڑا ہوا کہ اَنَّهُ الۡفِرَاقُ تحقیق وہ یعنے جو کچہہ کہ
نازل ہوا ہے جدائی ہے دنیا سے اور سبب مفارقت کا قریبون اور یگانون سے اور سب دوستون سے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ موت
کی سختیون کا علاج کرتا ہے اور ہر ایک اوسکا عضو دوسرے عضو کو سلام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلام ہو تجہپر کہ تو جدا ہوتا ہے مجہسے اور مین
جدا ہوتا ہون تجہسے قیامت تک وَالۡتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹی پنڈلی اوس نزع والی کی بِالسَّاقِ ساتہہ پنڈلی کے یعنی پاون اوسکی روح نکلنے کی سختی سے آپسمین
لپٹین اور کبہی پاسہت کو اوپر کو کہینچے اور کبہی پا چپ کو اور روایت ہی کہ جسوقت بندہ کو قبر مین رکہین تو چار فرشتے اوسکے پاس حاضر ہون ایک تو اوسکے سر پر کہڑا ہو اور دوسرا اوسکے پاؤن
کیطرف اور تیسرا اوسکی جانب راست کو اور چوتھا اوسکی جانب چپ کو اور وہ جو اوسکے سر پر کہڑا ہی کہے کہ اجل آگئی اور مدت گزر گئی اور وہ جو اوسکی جانب راست ہی وہ کہے کہ مال گیا اور وبال باقی
رہا اور جانب چپ والا کہے کہ شغل جاتے رہے اور عمل باقی رہے اور وہ جو پاؤن پر ہے وہ کہے کہ خوشحال ہے اوس شخص کا کہ کسب اوسکا حلال ہو اور شغل اوسکا طرف خدا کی ہو اور وہ اول
منزل ہے آخرت کی اور آخر منزل ہے دنیا کی اور اوسکی سوا کوئی سخت منزل نہین ہے اِلٰى رَبِّكَ طرف جزا پروردگار تیرے کے يَوۡمَئِذِ ۨالۡمَسَاقُ اوس روز ہی جگہہ ہانکنے کی یا چلنا ہے
یعنے قیامت کے روز سب کو میدان حشر مین کہینچکر لیجائین اور یا یہہ کہ ملائکہ وقت مرنیکے آپسمین کہین کہ اوسکی روح کو ہانکو اوسکی جزا کی محل مین اگر بہشتی ہی تو بہشت مین اور اگر
دوزخی ہی تو دوزخ مین فَلَا صَدَّقَ پس سچا نجانا اوسنے پیغمبر کو اسکا عطف لیسئل ایان یوم القیامہ پر ہی اور ضمیر اوسکی پہرتی ہی طرف الانسان کے جو کہ پہلی مذکور ہوئی آیہ ایحسب الانسان
یعنی سوال کرتا ہی کہ کب ہے دن قیامت کا پس نہ سچا جانا اوس آدمی نے یعنے عدی نے یا ہر ایک کافر نے پیغمبر کو یا قرآن کو وَلَا صَلّٰى اور نہ نماز پڑہی خدا کیواسطے وَلٰـكِنۡ كَذَّبَ اور لیکن جہٹلایا اوسنے پیغمبر کو
وَتَوَلّٰى اور پہر اراہ حق سے ثُمَّ ذَهَبَ پہر گیا اِلٰٓى اَهۡلِهٖ طرف لوگون اپنے کے يَتَمَطّٰى اتراتا ہوا یہہ حال واقع ہوا یعنی گیا اپنی قوم کے لوگونکی طرف جسوقت کہ اتراتا تہا اور ناز کرکے چلتا تہا کہ یعنی محمدؐ کو
جہٹلایا ہے اور اوسکی کہنے کو نہین مانا اَوۡلٰى لَكَ وای ہی واسطے تیرے اور سزاوار ہی واسطے تیرے ای کافر ہلاکت دنیا مین فَاَوۡلٰى پس وای ہی اور سزاوار ہی عذاب دنیا کا قبر مین ثُمَّ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى پہر وای ہے
واسطے تیرے اور سزاوار ہی واسطے تیرے ہمیشہ دوزخ مین پس وای ہی واسطے کافر کے اور حضرت جواد علیہ السلام فرمایا ہی اسکی تفسیر مین کہ دوری ہو جو تجہکو دنیا اور آخرت کی خیر سے اور کہتے ہین
کہ بعد نازل ہونے اس آیت کی رسولخداؐ نے ابوجہل کو بطحی مین دیکہا اور اوسکا گریبان پکڑ کر کہا کہ اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی ابوجہل نے کہا تو کس چیز سے مجہکو ڈراتا ہی کہ تو اور پروردگار تیرا طاقت نہین
رکہتی ہین کہ میرا کچہہ کرسکین اور مین بزرگتر ہون مکہ کی لوگونمین اور کہتے ہین کہ بروز جنگ بدر ابوجہل نے رسولخداؐ صلعم کا لشکر قلیل دیکہکر یقین کیا کہ ہم اونپر غالب ہونگے رسولخداؐ کیطرف اوس لعین نے
منہ کرکے کہا کہ ای محمدؐ اس روز کے بعد اپنی خدا کی تو پرستش نکرنا کہ تجہکو اوسنے ذلیل کیا اور جسوقت کہ جنگ ہونے لگی تو ابوجہل مغلوب اور زخمی ہوا اور عبداللہ بن مسعود کہ پیری کی سبب سے
اور ناتوانی اور بیطاقتی کے باعث سے جنگ کرنیکی طاقت نہین رکہتا تہا کہ کشتونکی پہرتا تہا اور جسمین کہ ہنوز جان پاتا تہا تو اوسکو قتل کرتا تہا اور اوس کافر کا سر جدا کرتا تہا اوسنے ابوجہل کو دیکہا
کہ درمیان کشتونکے پڑا ہی اور تہوڑی سی جان اوسمین باقی ہی اوسکا پاؤن پکڑ کر کشتونکے درمیان سے اوسکو باہر کہینچا اور اوسکی پشت پر پاؤن رکہا ابوجہل نے آنکہہ کہولی اور
عبداللہ کو دیکہا اور کہا کہ ای عبداللہ تو نے بڑی بلندی پر پاؤن رکہا ہے عبداللہ نے کہا ای ابوجہل تو اسحالت کو پہونچا ہی اور تکبر تیرا ابتک نہین گیا کہا کہ ای عبداللہ
مین جانتا ہون کہ تو مجہکو قتل کریگا لیکن تجہکو تین وصیتین کرتا ہون تو اونکو قبول کر ایک تو یہہ ہی کہ محمدؐ سے کہنا کہ دنیا مین مین تیرے برابر کسیکو دشمن نہین رکہتا تہا اور دوسرے
یہہ کہ مجہکو میری تلوار سے قتل کرنا اور تیسرے یہہ کہ میرا سر سینہ کے پاس سے کاٹ لیجانا کہ محمدؐ خوش ہووے عبداللہ نے کہا کہ خدا تجہکو زیادہ دشمن رکہے کہ تو محمدؐ کو دشمن رکہتا ہے

بخدا اگر تجھکو مین اپنی تلوار سے قتل کرونگا اور سر تیرا تھوڑی سے کاٹونگا تاکہ سب سے زیادہ توحقیر ہو پس عبد اللہ نے تھوڑی سے سر اوسکا کاٹا اور قوت نہ تھی کہ سر اوسکا اوٹھا کر لیجائے رسی اوسکے سر مین باندھکر گھسیٹتا ہوا رسول خدا کے پاس لے گیا رسول خدا نے اوسکو بہشت خوشخبری دی اور منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر امت کا ایک فرعون تھا اور میری امت کا فرعون ابو جہل تھا اور فرماتا ہے خدا کہ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنے ابو جہل یا ہر کافر اَنْ يُّتْرَكَ یہہ کہ چھوڑ اجائے سُدًى مہمل معطل اور بیکار کہ کسی دین پر وہ نہو اور کسی امر کا اوس سے سوال نہو اور جزا اوسکو ندیجائے اور یہہ ہرگز نہین ہو سکتا بلکہ حکمت اور مصلحت تقاضا کرتی ہے کہ نیک امر اوسکے کرنیکا اوسکو حکم ہو اور بد فعلون سے اوسکو منع کیا جائے اور یہہ حکم اوسکے واسطے دنیا مین ہے اور آخرت مین اوسکے واسطے اوسکے عملون کی جزا ہی اور اپنی قوت کو بیان کرتا ہے دوبارہ زندہ کرنے پر کہ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نتہا وہ آدمی نطفہ یا قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى منی سے کہ گرائی جاتی ہے عورت کے شکم مین اور حفص نے یمنی کو تمنی پڑہا ہے تا سے ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پہر ہوا خون بستہ بعد آب منی کے فَخَلَقَ پس پیدا کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکے اعضا کو مادر کی شکم مین اور اوسکی صورت بنائی فَسَوّٰى پس درست کیا اوسکو اوسکا قد اور صورت بناکر فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ پس کیا اوس منی سے دو قسم کو الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى نر اور مادہ کو کہ اوس سے تناسل حاصل ہو اور اولاد پیدا ہو اور یہہ بدل زوجین کا ہی اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ہے وہ کہ اسطرح پیدا کرتا ہے بِقٰدِرٍ قدرت رکہنے والا عَلٰۤى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردون کو یہہ استفہام اقراری ہے یعنی جو شخص کہ قادر ہے ابتدا مین پیدا کرنے پر وہ دوبارہ بہی پیدا کر سکتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہے تو کہے کہ سبحانک اللھم بلی اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تہی تو حضرت نے بہی فرمایا تہا کہ سبحانک اللھم بلی اور یہی حضرت باقر اور جعفر علیہما السلام سے منقول ہے۔

سورة الانسان اور اس سورہ کو سورہ دھر اور سورہ ابرار بہی کہتے ہین اور یہہ مدنی ہے مگر آیہ ولا تطع منہم آثما او کفورا اور اس سورہ مین جو اہلبیت کے فضائل مذکور ہے اسواسطے بعضے عداوت کی جہت سے اسکو مکی کہتے ہین اور آیتین اسکی اکتیس ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ ہل اتی علی الانسان کو پنجشنبہ کی صبح کی نماز مین پڑہے تو خدا تعالے اوسے سو حور العین باکرہ اور چار ہزار حور العین غیر باکرہ کو اوسکی زوجہ کریگا اور ہمراہ محمد صلعم کے وہ ہوگا اور حضرت ہادی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دوست رکہتا ہو اس امر کو کہ نگاہ رکہے اوسکو خدا دوشنبہ کی نحوست اور شر سے تو اوس روز کی صبح کی نماز کی رکعت اول مین سورہ ہل اتی کو پڑہے اور بعد اوسکی فرمایا کہ فوقہم اللہ شر ذلک الیوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَلْ اَتٰى تحقیق آیا ہی یہان ہل قد کی معنے مین ہے یعنے تحقیق آیا ہے پہلے زمانہ قریب مین عَلَى الْاِنْسَانِ اوپر آدمی کے حِيْنٌ ایک وقت دراز اور معین مِّنَ الدَّهْرِ زمانہ مین سے کہ لَمْ يَكُنْ نتہا وہ آدمی شَيْئًا مَّذْكُوْرًا کوئی چیز ذکر کیگئی کہ کوئی اوسکو نجانتا تہا اسواسطے کہ اپنی باپون کی پشتون مین وہ ایک نطفہ تہا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے حضرت آدم ہین کہ چالیس برس درمیان مکہ اور طائف کے پڑے رہے اور جبتک اون مین روح نہ پہونکی گئی تہی تو اوسوقت مین کبہی خشک مٹی تہی اور کبہی گارا اور کبہی مثل ٹھیکری کے تہی اور چالیس برس تک ان حالتون پر رہی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی اسکی تفسیر مین کہ انسان علم خدا مین مذکور تہا اور کہتے ہین کہ عمر کے روبرو یہہ آیت پڑہی گئی تو کہا کاش آدمی اوسی حالت پر رہتا اور پیدا ہوتا اور اوسکی اولاد نہوتی تاکہ ہم امتحان اور بلا مین گرفتار ہوتے اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین لکہا ہے کہ مراد انسان سے علی ابن ابیطالب ہے اور استفہام معنی نفی ہے یعنے نہین آیا ہی اس انسان پر کوئی ایسا وقت کہ مذکور نہو بلکہ ہمیشہ مشہور اور معروف تہا اور کیونکر ایسا نہو کہ جسکا نام خدا اور پیغمبر کے نام کے ساتہہ عرش پر لکہا ہو اور بہشت کے دروازون پر مرقوم ہو عالم کے پیدا ہونے سے پہلے چنانچہ مناقب مین اون حضرت کی اہلسنت کے علما بہی لکہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت کی دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابیطالب اخو رسول اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے اور ایک روایت مین ہے کہ چار ہزار برس پہلے انکی نور کو آدم سے پہلے پیدا کیا اور ساق عرش پر لکہا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد النبی ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی آدمی کو مِنْ نُّطْفَةٍ آب اندک سے کہ وہ منی ہے یہان انسان سے مراد اولاد آدم کی ہے یعنے پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو اَمْشَاجٍ نطفہ ملی ہوئے مرد اور عورت کی سے اور کہتے ہین کہ وہ دونو ملکر سبز ہو جاتے ہین اور پیدا کیا اوسکو اسواسطے کہ نَّبْتَلِيْهِ آزمائین ہم اوسکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا ساکرین ہم احکام اپنی اوسپر بہیجکر کہ وہ اونپر عمل کرتا ہے یا نہین فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا پس کیا ہمنے اوسکو سننے والا دیکہنے والا تاکہ ہماری قدرت کی علامتون اور دلیلون کو دیکہے اور ہماری آیتون کو سنے اسواسطے کہ ہمنے اوسکو سننے والا اور دیکہنے والا کیا ہے اور سوا اوسکی ہمنے یہہ کیا ہے کہ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ تحقیق ہمنے دکہلایا اوسکو رستہ سیدہا دلیلین قائم کرکے اور آیتین نازل کرکے ہمنے اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یا شکر کرنیوالا ہے کہ وہ مومن ہے اور یا ناشکری کرنیوالا ہے کہ وہ کافر ہے اور شاکرا اور کفورا دونو حال واقع ہوئے ہین ہدینا کی ضمیر سے یعنے ہمنے تو سبکو راہ حق بتلائی ہے اور ہر امر کے کرنیکی قدرت اور اختیار دیا ہے پس چاہے کوئی ایمان کو اختیار کرے اور چاہے کوئی کفر کو اختیار کرے اور حجت ہماری اونپر تمام ہوگئی ہے اور اگر باوجود ہونے دلیلون قدرت اور وحدانیت خدا کے کفر کو اختیار کریگا تو اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا تحقیق ہمنے طیار کیا ہے لِلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافرون کے سَلٰسِلَا۟ زنجیرین کو اہل مدینہ اور ابوبکر نے عاصم سے سلاسلا کو تنوین سے پڑہا ہے لیکن سپر وقف کرتے ہین یعنے طیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرون کے زنجیرون کو کہ اونکو زنجیرون مین جکڑکر دوزخ مین کہینچتے ہوئے لیجائین وَاَغْلٰلًا اور طوقون کو کہ لوگی گردنون مین ڈالین وَّسَعِيْرًا اور آتش افروختہ کو اوسمین ہمیشہ جلتے رہین اور اب ذکر نیکون کا کرتا ہے کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیک آدمی فرمانبرداری کرنیوالے خدا کے يَشْرَبُوْنَ نوش کرینگے آخرت مین

له اور خلقت مین مذکور نہ تہا +

مِن کاسٍ پیالہ شراب کے سے کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوراً ہوگی آمیزش اوسکی کافور بہشت سے کہ وہ برخلاف کافور دنیا کی ہے تا کہ خنک اور شیرین اور خوشبودار ہوجائے اور بعضے کہتے ہین
کہ کیفیت کافور کی حقتعالے نے اوسمین پیدا کی ہے اور کافور اوسمین نہین ہے بس وہ مانند اوس چیز کے ہوگا کہ جسمین کافور ملا ہوا ہو اور روایت مین آیا ہے کہ کافور ایک چشمہ ہے بہشت مین
خوشبودار اور سفید اور کافور کی مشابہت سے اوسکا نام کافور رکھا ہے اور اسیواسطے کافور کا بدل ہوا ہے عیناً کو چنانچہ فرماتا ہے کہ عَیناً چشمہ ہے وہ کافور اور مضاف اسکا محذوف
ہے اور تقدیر اسکی مَاءُ عَینٍ ہے یعنے اوس پیالہ مین ملا ہوا ہوگا پانی چشمہ کا کہ یَشرَبُ نوش کرینگی ساتھ اوسکے عِبَادُ اللّٰہِ بندی خدا جو کہ اوسکی فرمانبرداری کرتے ہین اور وہ چشمہ ایسا
ہوگا کہ یُفَجِّرُونَہَا جاری کرینگے اور چلائینگے اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفجِیراً جاری کرنا آسانی سے بدون مشقت اور تکلیف کے اور بدون کسی منع کرنیوالے کے اور اگر
ارادہ جاری کرنیکا ہوگا تو ایک خط کھینچ دینگے اوسپر کہ جاری ہوجائیگا اور نہر کے کھودنیکی احتیاج نہوگی اور اسکے بعد جو آیتین ہین جمیع علماء شیعہ کا اور اکثر علماء اہلسنت
کا جو کہ نہایت معتبر ہین اتفاق ہے اس امر پر کہ یہہ آیتین علی بن ابیطالب اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین اور فضہ کنیز فاطمہ زہرا کی شان مین نازل ہوئی ہین اور قصہ اونکا اسطرح
ہے کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین علیہما السلام بیمار ہوئے اور رسول خدا صلعم اونکی پوچھنے کو تشریف لیگئے اور حضرت علی سے فرمایا کہ اے ابوالحسن تو اپنی ان دو نوردیدہ کی صحت کیواسطے نذر کر کہ
خدا تعالے انکو شفا بخشے پس حیدر کرار نے بموجب ارشاد رسول خدا صلعم نذر کی کہ الٰہی یہہ دو نو فرزند شفا پائین تو مین تین روز روزہ رکہون اور جسوقت فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین اور فضہ نے
سنا تو اونہون نے بہی حضرت علی کی پیروی سے یہی نذر کی جسوقت حقتعالے نے اونکو شفا بخشی تو اونہون نے روزہ رکہا اور کہانا دولتسرا مین حیدر کرار علیہ السلام کے کچہہ موجود نہ تہا کہ وہ اوسکو
اوس سے افطار کرین ابن مہران باہلی کی روایت مین مذکور ہے کہ علی مرتضی شمعون یہودی کے پاس گئے فرمایا کہ اے شمعون تیرے پاس کچہہ اون ہے کہ تو اوجرت پر دیوے کہ اوسکو اون ہوے کر
فاطمہ زہرا دختر رسول خدا صلعم تیرے واسطے اوسکو کاتین اور اوسکی اجرت مین تو تین صاع جو مجہکو دیوی شمعون نے کہا کہ اے علی مین راضی ہون اس معاملہ پر اور اپنے گہر مین جاکر وہ تین صاع جو
اور اون لایا شاہ اولیا اوس اون اور جو کو لیکر فاطمہ کے حجرہ مین آئے فاطمہ زہرا نے ایک صاع جو اوسمین سے پیسے اور پانچ روٹیان اوسمین سے پکائین اور شب تک روزہ ہوئی تو نماز شام کو اونہون نے
ادا کیا اور کہانا اپنی روبرو رکہا اور چاہتے تہے کہ اون جو کی روٹیون سے روزہ کو افطار کرین کہ ناگاہ اونکے کانون مین آواز پہونچی کہ السلام علیکم یا اہل بیت محمد مین ایک مسکین ہون
بہوکا مجہکو کہانا دو کہ خدا تعالے تمکو جنت کے میوے کہلائے پس جناب سید الاوصیا علی مرتضی نے اپنی روٹی اوسکو دیدی اور باقی اہل بیت نے جو وہ کرم اور سخاوت دیکہی تو سب نے اونکی پیروی
مین اپنی اپنی روٹیان راہ خدا مین اوسکو دیدین یہانتک کہ فضہ نے بہی اور فقط پانی سے روزہ افطار کرکے اوس شب کو بہوکے سو رہے اور دوسرا روز ہوا تو اون پانچون بزرگون
نے روزہ برروزہ بہر رکہا اور قریب شام کے فاطمہ زہرا علیہا السلام نے پانچ روٹیان جو کی پکائین اور بعد نماز شام کے وہ پانچ روٹیان اون پانچون نے یعنے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور فضہ
نے ایک ایک روٹی اپنی سامنی رکہی اور چاہتے تہے کہ روزہ کو اوس سے افطار کرین ناگاہ اونکی کانون مین آواز آئی کہ اے اہل بیت محمد مین ایک یتیم اور بیکس ہون اور عاجز ہون اور میرے
پاس کہانا نہین ہے اور مین نہایت بہوکا ہون کچہہ مجہکو دو کہ خدا تعالے تمکو اسکی عوض مین بہشت کا کہانا کہلائے حضرت علی نے اپنی روٹی اوسکو دیدی اور اہل بیت اور فضہ نے بہی اپنی
روٹیان اوسکو دیدین اور اوس شب کو بہی پانی سے روزہ افطار کرکے بہوکے سو رہے اور تیسرے روز بہی اون پانچون نے روزہ رکہا اور حضرت خاتون جنت نے بدستور پانچ روٹیان جو کی
پکائین اور بعد نماز شام کے چاہتے تہے کہ روزہ کو اون روٹیون سے افطار کرین کہ ناگاہ اونکی کان مین آواز آئی کہ اے اہل بیت محمد مین ایک اسیر ہون محمد کے قیدیون مین سے
اور عاجز اور بہوکا ہون مجہکو کچہہ کہانا دو کہ خدا تمکو اپنی خوان احسان مین سے سیر کرے شاہ اولیا نے اپنی روٹی اوسکو دیدی اور اونکی پیروی سے فاطمہ زہرا اور حسنین اور فضہ نے
بہی اپنی روٹیان اوسکو دیدین اور اوس شب کو بہی پانی سے روزہ افطار کرکے بہوکے سو رہے چوتہی روز علی مرتضی حسنین کا ہاتھہ پکڑکر رسول خدا صلعم کے پاس لیگئے
اور وہ دونو صاحبزادے ناتوانی اور بے طاقتی سے کانپتے تہے جسوقت رسول خدا صلعم کی نظر اون صاحبزادون پر پڑی تو فرمایا کہ اے ابوالحسن انکو کیا ہوا ہے کہ ایسی ناتوان اور
بیطاقت ہوگئی ہین شاہ اولیا نے سب حال بیان کیا رسول خدا یہہ سنکر فاطمہ زہرا کی حجرہ مین تشریف لائے اور دیکہا کہ وہ معصومہ مصلے پر اپنی نماز مین مشغول
ہی اور ناتوانی اور بہوک سے شکم پشت سے لگا ہوا ہے پس حضرت نے یہہ حال دیکہکر ایک آہ کہینچی اور فرمایا کہ واغوثاہ یا اللہ اہل بیت محمد بہوکے مرتے ہین اور اوسی مہران باہلی
کی روایت مین ہے کہ جسوقت حضرت نے اپنی اہل بیت کو اوس حالت مین دیکہا تو اپنی تئین اونپر گرادیا اور روتے تہے اور کہتی تہی کہ ہائے افسوس تمنے تین دن اور تین رات سے
کہانا نہین کہایا ہے اور مین تمسے غافل رہا ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد لے تو اسکو اور خوش اور خرم ہو تو اوس نعمت اور بخشش سے کہ خدا تعالے
نے تیرے اہل بیت کو عنایت فرمائی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا لون مین اے جبرئیل پس جبرئیل نے یہہ سورہ ہل اتی آخر تک پڑہی اور کہا کہ یہہ سورہ خدا تعالے
نے تیرے اہل بیت کی شان مین نازل کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جو علی مرتضی جو لائے تہے خود مزدوری کرکے ایک شخص کے باغ مین تمام شب پانی دیتا
تہا اور اونکا کہانا پکا کر اوسیطرح تین روز اپنی روبرو رکہا اور کہانے نپائے تہی کہ ایک روز مسکین آیا اور ایک روز یتیم آیا اور ایک روز اسیر آیا اور انکو

وہ کہانا سب نے دیدیا اور خود بہوکے رہے اور عیاشی نے اپنی تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب سیدہ کے پاس کچہہ جو تہے اونکا کہانا پکایا اور چاہتے تہے کہ تناول فرمائین
ایک مسکین نے سوال کیا حضرت علی نے تہائی کہانا اوسمین سے اوسکو دیا اور بعد اوسکے اوسیوقت ایک یتیم آیا اوسنے سوال کیا تہائی کہانا اوسکو دیا اور اوسکے بعد اوسیوقت ایک اسیر آیا اور
سوال کیا باقی کا کہانا اوسکو دیدیا اور آپ اوسمین سے کچہہ نہ کہایا حقتعالی نے یہہ آیتین اونکی شان مین نازل کین اور بعد اوسکے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ آیتین جاری ہین ہر مومن
کے حق مین اگر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کہانا دیوے خالص واسطے رضای خدا کے اور یہی روایت بہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اس سورہ کے
کے مدنی ہونے پر اور بعضی علماء اہل بیت کے عداوت سے اسکو مکی کہتے ہین لیکن ابن عباس نے جو تفصیل سورہ مکی اور مدنی کی بیان کی ہے اونہون نے اوسمین اس سورہ کو
مدنی فرمایا ہے اور کتاب مناقب مین بروایت اکثر مفسرین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس روایت کے آخر مین منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا نے اونکو بہوکا دیکہا تو جبرئیل نازل ہوئے
اور اونکے ہمراہ ایک کاسہ بزرگ تہا سونیکا جڑا موتیون اور یاقوت سے اور بہرا ہوا طعام ثرید سے کہ وہ ٹکڑے روٹیون کے شوربے مین تر کئے تہے اور گوشت کی بوٹیان تہین
اوس کہانے مین سے مشک اور کافور کی خوشبو آتی تہی رسول خدا صلعم نے سب اہلبیت کو ہمراہ اپنے بٹہلاکر وہ طعام بہشت کا تناول فرمایا اور رسول خدا صلعم اور اہلبیت
اوسکو کہاکر سیر ہوگئے اور وہ کہانا بدستور اوسیطرح تہا اور اوسمین سے کچہہ کم نہوا تہا پس حسین علیہ السلام ایک ٹکڑا گوشت کا ہاتہہ مین لئے ہوئے گہر سے باہر نکلے ایک عورت یہودیہ نے دیکہکر
کہا کہ اے حسین تیرے پاس یہہ کہانا کہان سے آیا ہے مین بہوکی ہون مجہکو یہہ دیدے حسین علیہ السلام نے ہاتہہ اپنا اوسکے دینے کو بڑہایا تاکہ اوسکو وہ گوشت کہلائین جبرئیل اوسوقت نازل ہوئے
اور وہ ٹکڑا گوشت کا حسین کے ہاتہہ مین سے لیلیا اور وہ کاسہ آسمان کو چلا گیا رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر حسین اوس یہودیہ کے کہلانیکا ارادہ نکرتا تو وہ کاسہ ہمیشہ گہر اہلبیت
مین باقی رہتا قیامت تک وہ اوسمین سے کہاتی رہتی اور پچیسوین تاریخ ذی الحجہ کے سورہ ہل اتی نازل ہوئی ہے اور اہلبیت رسول کی شان مین یہہ سورت نازل ہوئی ہے اور کہتے ہین
کہ فاطمہ زہرا جو اہلبیت مین شریک ہین خدا تعالی نے اونکی خاطر کی خوشی کے واسطے اس سورہ مین ہرچند بہشت کی بہت چیزون کا ذکر کیا ہے لیکن حورون کا ذکر نہین کیا اور مراد
ابرار سے اس سورہ مین جو کہ خدا کے نزدیک مکرم اور معزز ہین اہلبیت رسول مختار ہین اور یہہ درجہ بلند اور عزت اونکو اسواسطے حاصل ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وفا کرتے ہین وہ
ساتہہ نذرون کے جو کہ اونہون نے مانی ہین اور وہ تین روزہ تہے کہ حسنین کی بیماری مین اونکی صحت کے واسطے نذر کئے تہے وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا اور ڈرتے ہین وہ اوس دن سے
کہ كَانَ شَرُّهٗ ہے بدی اوسکی یعنی ہول اور دہشت اوسکی مُسْتَطِيْرًا آشکارا اور پہیلی ہوئی اور بکہری ہوئی اور اسمین اشارہ ہے طرف نیک اعتقاد اونکے کے
اور اونکے پرہیز کرنے گناہون کے اور عذاب کو شر اسواسطے فرمایا ہے کہ اوس روز گنہگارون کے واسطے خیر نہین ہے اگرچہ اپنی ذات مین وہ اچہا ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ اور
کہلاتے ہین وہ کہانا عَلٰى حُبِّهٖ اوپر دوستی اوس خدا کے یا اوپر دوستی اوس کہانیکے یعنی ایسے بہوکی تہے وہ کہ کہانیکو بہت دوست رکہتے تہے اوسوقت اونہون نے
بہوکون کو کہانا کہلایا اور خود نکہایا اوس کہانا کہلانیکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے اور کہلاتے ہین وہ کہانیکو اوپر دوستی اوسکی کے مِسْكِيْنًا درویش مسکین کو وَيَتِيْمًا
اور یتیم کو کہ وہ خورد سال بے پدر ہے وَاَسِيْرًا اور قیدی کو کہ وہ دار الحرب سے پکڑکر اوسکو لائے ہین اور منقول ہے کہ جسوقت کسی قیدی کو رسول خدا کے پاس لاتے تہے
تو وہ حضرت اوسکو کسی مسلمان کے سپرد کرتے تہے جب تک کہ اوسکی مقدمہ مین حضرت کچہہ حکم فرماوین اور اوس مسلمان کو فرماتے تہے کہ اسیر پر احسان کرکے رہنا اور فقہا کے نزدیک دار الاسلام
مین کفار پر احسان کرنا جائز ہے اور کہتے ہین وہ وقت دینی کہانے کے کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اسکے نہین کہ کہانا دیتے ہین ہم تمکو لِوَجْهِ اللّٰهِ واسطے طلب کرنے رضا خدا کے
لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ نہین ارادہ کرتے ہین تمسے اور نہین چاہتے ہین جَزَآءً بدلے کو کہ کہانا دینے کے عوض مین تم ہمکو کچہہ دو وَّلَا شُكُوْرًا اور نہ شکر کرنیکو کہ تم ہماری تعریف کرو
اسواسطے کہ کسیکو کچہہ دیکر احسان رکہنا اور توقع جزا کی اوس سے رکہنی اور طالب مدح اور تعریف کا ہونا ثواب کو ضایع کرتا ہے بلکہ کہانا تمکو ہم اسواسطے دیتے ہین کہ اِنَّا نَخَافُ تحقیق
کہ ہم ڈرتے ہین مِنْ رَّبِّنَا پروردگار اپنے سے يَوْمًا عَبُوْسًا اوس روز سے کہ نہایت ترش ہوگا ہولون کی جہت سے اور ایسا ہی وہ روز کہ دہشتون کی سبب سے نہایت قَمْطَرِيْرًا ہوگا
سخت اور اوداس ہے کہ اوسکی سختی اور ترشی سے سب پریشان ہونگے اور حاصل یہہ ہے کہ وہ وقت کہانا دینے کے کہتے ہین وہ کہ ہم واسطے رضا خدا اور خوف غضب مالک ہر دوسرا کے
اوس روز کو کہ جسمین بڑی سختیان ہین تمکو کہانا دیتے ہین نہ اور کسی غرض کے واسطے فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ پس نگاہ رکہی اونکو خدا نے شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بدی اوس روز کی یعنی
ہولون سے اوس روز کے وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور آگے لائے اونکے خدا تازگی اور فرحت کو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تازگی تو چہرون پر ہوگی اور خوشی
دلونمین ہوگی وَجَزٰىهُمْ اور بدلا دیگا اونکو بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا ہے اونہون نے یہہ ما مصدریہ ہے یعنے اور بدلا دیگا اونکو خدا بسبب صبر کرنے اونکے کے
کہ خود فاقہ سے رہتے ہین اور غیرون کو کہلاتے ہین اور اپنی بہوک پر صبر کرتے ہین اور واجبات کو ادا کرتے ہین اور گناہون سے پرہیز کرتے ہین اسلئے بدلا دیگا اونکو جَنَّةً
بہشت کو کہ بہتر ہے وہ طرح طرح کی نعمتون سے وَّحَرِيْرًا اور لباس ریشمی بہشت کو کہ اوسکو زیب تن کرینگے وہ مُتَّكِئِيْنَ جسوقت کہ تکیہ لگانیوالے ہون گے فیہا

بیچ اوس بہشت کے اور یا متکئین صفت بہشت کی واقع ہوئی ہے یعنی ایسا بہشت کہ تکیہ لگانیوالی ہونگے وہ بیچ اوسکی عَلَی الْاَرَآئِکِ اوپر تختون کی کہ سونے اور چاندی کی
ہون گے جڑاو قسم قسم کے جواہر سے لَا یَرَوْنَ فِیْهَا نہ دیکہین گے وہ بیچ اوس بہشت کی یہہ بہی یا تو حال ہے متکئین کی ضمیر سے اور یا صفت جنت کی ہے یعنی جسوقت کہ نہ دیکہین گے وہ بیچ
اوسکی اور یا یہہ کہ ایسا بہشت ہے کہ نہ دیکہین گے بیچ اوسکی وہ شَمْسًا آفتاب کو یعنی گرمی کو نہ پاوینگے وَلَا زَمْهَرِيْرًا اور نہ سردی کو کہ ہوا بہشت کی معتدل ہوگی اور نہ گرمی ہوگی وہان اور
نہ سردی ہوگی اور بعضی کہتے ہین کہ زمہریر نام مہتاب کا ہی یعنے ہوا بہشت کی خود نورانی ہوگی اور نہ وہان احتیاج سورج کی ہوگی نہ چاندکی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک روز بہشتی
بہشت مین عادت سے زیادہ روشنی پاوین مانند روشنی آفتاب کے اوسوقت کہین کہ خداوند ہمکو تو نے وعدہ دیا تہا کہ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا یہہ روشنی کیسی ہے خطاب آویگا کہ یہہ
روشنی آفتاب کی نہین ہے بلکہ سید اوصیا اور خیر النساء یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا علیہما السلام لطافت کی باتین کرتی آپسمین ہنستے ہین اور اونہون نے خندہ کیا ہے یہہ روشنی اونکی دندان
نورانیکا اثر ہے کہ بہشت کی روشنی پر غالب ہوگئی ہی وَدَانِيَةً اور نزدیک ہونیوالی ہین اسکا عطف جنت پر ہے یعنی بدلا دیگا خدا اونکو ایک اور بہشت سوا اوس بہشت پہلی کہ نزدیک
ہونیوالی ہون عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا اوپر اونکے سایے درختون اوس بہشت کے اور دانیۃ حال ہے صفت بہی ہو سکتا ہے باعتبار عطف کے جنت کا وَذُلِّلَتْ اور حکم مین کی جاوین قُطُوْفُهَا
میوے اوس بہشت کے تَذْلِيْلًا حکم مین کرنا کہ بہت آسان ہو توڑنا اونکا اور جس میوہ کی خواہش ہوگی وہ خود معہ شاخ کے قریب آجائیگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور پہرائے جاوینگے اوپر
اونکے یعنی گرد لائے ہوئے پہرین گے اور اونکو وسطے پینے کے دیوینگے بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ ساتہہ برتنون کے چاندی سے کہ چہوٹے چہوٹے دستہ دار ہونگے وَّاَكْوَابٍ اور ساتہہ کوزون کے کہ بڑے بڑے برتن ہونگے
بدون دستہ کے كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ہووینگے وہ برتن شیشہ یعنی مانند شیشہ کے صفائی اور شفافی مین ہونگے قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ شیشہ چاندیکے یہہ قواریر بدل ہے پہلے قواریر کا یعنی ہونگے
وہ برتن مثل شیشہ کے بنے ہوئے اور پیدا کئے ہوئے چاندی سے کہ شفافی اور چمک مین تو مثل شیشہ کے ہونگے اور نرمی مین اور سفیدی مین مثل چاندی کے ہونگے اور اہل لغت نے قواریر کو
دونو جگہہ تنوین سے پڑہا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نظر بہشت کی چاندی مین ایسی گذر جاتی ہے جیسیکہ شیشہ مین گذر جاتی ہی اور مراد یہہ ہے کہ اصل اون برتنونکی
چاندی سے کہ جمع ہوئی ہی اوسمین سفیدی چاندی کی اور صفائی شیشہ کی قَدَّرُوْهَا اندازہ کرینگے وہ بہشتی اون برتنون کو موافق آرزو اپنی کی اور یا یہہ کہ دینیوالے اون برتنون
موافق سیرابی اونکی کے اندازہ کرین تَقْدِيْرًا اندازہ کرنا کہ ہر ایک کو موافق اوسکی حوصلہ کے برتن دیوین کہ وہ جس مین سیراب ہو جاوے اور اوس برتن مین زیادہ اور کم نہو اور
اسطرح کا پینا بہت لذیذ ہے اسواسطے کہ موافق حاجت کے ہی نہ کم ہے اور نہ زیادہ اور بعضی کہتے ہین کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ بہشتی جسقدر کہ اپنی پینے کا اندازہ کرینگے اوسیقدر پاوینگے وَيُسْقَوْنَ
فِيْهَا اور پلائے جاوینگے بیچ اوس بہشت کے كَاْسًا پیالہ شراب کا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ہوئیگی آمیزش اوسکی سونٹہہ یعنی شراب مین سونٹہہ خوشبودار بہشت کی ملاوینگے کہ وہ
بہت فرحت اور لذت بخشنیوالی ہوگی اور یہہ سونٹہہ ایسی نہین ہے جیسیکہ دنیا کی سونٹہہ ہے چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کچہہ خدا تعالی نے قرآن مین بہشت کی
چیزونکا نام لکہا ہے وہ دنیا مین نہین ہین اور لیکن خدا تعالی نے نام کہا ہے اونکا اون چیزون کے نام پر کہ جو دنیا مین مشہور ہین اور سونٹہہ عرب کو بہت مرغوب اور پسند ہے اسواسطے
خدا تعالی نے اوسکا ذکر قرآن مین کیا ہے اور مومنون کو وعدہ دیا ہے کہ بہشت مین پیالہ شراب کا سونٹہہ کا ملا ہوا پینے کو دیونگی عَيْنًا فِيْهَا چشمہ ہے بیچ اوس بہشت کی یہہ بدل ہے
زنجبیل کا یعنے وہ زنجبیل ایک چشمہ ہے بہشت مین کہ مزہ اوسکا زنجبیل کا سا ہی تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا نام رکہا جاتا ہی وہ چشمہ سلسبیل بسبب سلامت اور آسانی گذر جانے اوسکی پانی
حلق مین اور یا یہہ کہ وہ حکم مین بہشتیون کے ہوگا اور جس جگہہ وہ آرزو کرینگے اودہرہی کو وہ روانہ ہو جائیگا اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے مجہکو کوثر دیا ہی اور علی کو سلسبیل
دیا ہی اور یا سلسبیل مین زائد ہی اور واسطے زیادتی مبالغہ کے آئی وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ اور گرد پہرینگے اوپر اون نیکون کے وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ لڑکے ہمیشہ کو لڑکے کئے گئے کہ اونکا
لڑکپن زمانہ کے گذرنے سی بدل نجائیگا بلکہ جس حالت پر وہ ہین ہمیشہ اوسی حالت پر رہینگے اور یا یہہ کہ گوشوارہ دار ہونگی اور وہ ایسی ہونگے حسن اور جمال مین کہ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
جسوقت کہ دیکہیگا تو اونکو اے دیکہنیوالی حَسِبْتَهُمْ گمان کریگا تو اونکو صفائی رنگ اور روشنی چہرہ مین لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا موتی بکہرے ہوئے کہ ابہی تر و تازہ صدف مین سے
نکلے ہین اور ہاتہہ کسیکا اون پر نہین ہونچا ہے اور بکہرے ہوئے اسواسطے فرمایا ہے کہ وہ خدمت کرتے ہوئے ہر طرف کو پہرتے ہونگے وَاِذَا رَاَيْتَ اور جسوقت دیکہیگا تو اے دیکہنیوالے
اون چیزون کو کہ جو کچہہ ہمنے ذکر کی ہین مفعول رایت کا محذوف ہی اور تقدیر اوسکی واذا رایت ما ذکرنا ہے یعنی اور جسوقت دیکہے تو اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے ہمنے اوسکو
ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا اوس جگہہ دیکہیگا تو نعمتون کو کہ جنکی تعریف نہوسکی وَّمُلْكًا كَبِيْرًا اور ملک بڑے کو کہ جسکا زوال کبہی نہو اور پہلی اس سے گذر گیا ہے کہ ادنی بہشتی کو ایک
دنیا کی برابر دینگے اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ ادنی بہشتی اپنی ملک کی طرف نظر کرے تو ہزار برس کی راہ کا ملک دیکہے اور انتہاء ملک کو ملاحظہ کرے اسطرح کہ ابتداء
ملک کو دیکہتا ہی اور مراد ملک بزرگ سے یہہ ہے کہ جو کچہہ خواہش کریگی وہ میسر ہوا اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مراد ملک عظیم سے یہہ ہے کہ ملائکہ بدون اذن طلب کئے ہوئی اوس مومن بہشتی
کی پاس نجا سکینگے عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ اوپر اون بہشتیونکی لباس ہونگی ریشمی باریک اور نازک کپڑے کی اور عالیہم حال واقع ہوئی ضمیر علیہم یا حسبتہم سے یعنے جسوقت کہ اوپر اون لڑکون کے

کپڑے باریک ریشمی کپڑے کی ہونگی اور اہل مدینہ نے عالیٰ کو بسکون یا پڑہا ہے بتدا مقرر کرکے خضر سبز ہونگے وہ کپڑے اونکی وَاِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی گندہ کپڑے مثل طلس کے اور اہل بصرہ اور ابو جعفر اور ابن عامر نے خضر کو مرفوع پڑہا ہے ثیاب کی خبر مقرر کرکے اور ستبرق کو مجرور پڑہا ہے ثیاب کا مضاف الیہ ٹہیرا کر باعتبار عطف کی اور ابن کثیر اور ابوبکر نے خضر کو مجرور پڑہا ہی سُندُس کی صفت ٹہیرا کر اگرچہ خضر جمع ہے اور سندس واحد ہے اسو سطے کہ سندس کو جنس مقرر کرکے خضر کو اوسپر جاری کیا ہی اور ستبرق کو مرفوع پڑہا ہی ثیاب پر عطف کرکے اور نافع اور حفص نے دونوں کو مرفوع پڑہا ہی خضر کو خبر ثیاب کی اور ستبرق کا عطف ثیاب پر کرکے اور حمزہ اور کسائی اور خلف نے دونوں کو مجرور پڑہا ہے خضر کو صفت سندس کی اور ستبرق کو مضاف الیہ ثیاب کا ٹہیرا کر باعتبار عطف کی وَحُلُّوْا اور آراستہ کئی جائینگے اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ کنگنون چاندی کے سے اور کہتے ہین کہ چاندی بہشت کی ایسی صاف اور شفاف ہے کہ اوسمین اوسکی دوسری طرف جو چیزین ہین اونکو اوسمین سے دیکہہ سکتے ہین اور وہ جواہر سے بہتر ہے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ اور پلائیگا اونکو پروردگار اونکا شَرَابًا طَهُوْرًا شراب پاک اور پاک کرنیوالی کینہ اور حسد سے اور تمام اوصاف بد سے اور بعد پینے کے بدن مین خوشبو کریگی اور اوسکا پسینا جو آئیگا وہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا بخلاف شراب دنیا کے کہ بدمزہ اور بدبودار ہوتی ہی اور پیشاب ہوکر نکلتی ہے اور رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ ہر شخص کو بہشتیون مین قوت سو آدمیون دنیا کی ہوگی اور جسوقت سیر ہوجائیگا تو اوسکو شراب طہور پلائینگے جسقدر کہ کہانا کہایا پسینہ ہوکر سب رگون اور مسامون مین سے نکل جائیگا اور خوشبو اوسکی مشک سے زیادہ ہوگی اور اسیوقت پہر اشتہا کہانیکی ہوجائیگی اور حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت کی دروازہ پر ایک درخت ہی کہ ہزار آدمی اوسکی پتے کے سایہ مین کہڑے ہون اور اوس درخت کے جانب راست ایک چشمہ ہے پاک کرنیوالا اوس پلائی جائینگی بہشتی اوسمین سے پس پاک کردیگا خدا اونکی دلون کو حسد سے اور بال اونکی بدنون پر سے گر پڑینگے اور یہی ہے قول حقتعالی کے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پاک کریگا وہ چشمہ اونکو ہر چیز سے سوا خدا کے کہ سب کو چہوڑ کر متوجہ مولی کے ہوجائینگے اور جاننا چاہئے کہ چشمہ کوثر تو بہشت مین خاص رسول خدا صلعم کا ہی اور ذکر اوسکا سورہ کوثر مین آئیگا انشاء اللہ تعالی اور چار نہرین متقیون کی ہین پانی کی اور شیر کی اور شراب کی اور شہد کی اور ذکر اونکا سورہ محمد مین گزر گیا اور دو چشمے خدا سے خوف کرنیوالون کے واسطے ہین اور دو چشمے اصحاب یمین کے واسطے ہین اور یہہ چارون سورہ رحمان مین گزر گئی اور شراب رحیق ابرار کے واسطے ہے اور تسنیم مقربون کے واسطے ہی اور یہہ دونو انشاء اللہ تعالی سورہ مطففین مین مذکور ہونگے اور دو چشمے اہل بیت علیہم السلام مین کہ وہ کافور اور زنجبیل ہین اور اوسکو سلسبیل بہی کہتے ہین اور شراب طہور بہی اونکی واسطے ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ رب سے جگہہ پینے کے یہی معنی ہین ہے جیسے کہ اذکرنی عند ربک مین ہی اور مراد اوس سے امیر المومنین علیہ السلام ہے پس معنی آیت کے یہہ ہونگی کہ پلائیگا اونکو سید اونکا علی بن ابیطالب کہ ساقی بہشتیون کا ہی اور سُنّی اور شیعہ دونوں کی روایتون میں علی ساقی کوثر ہے اور جسوقت ابرار اور نیکون کو یہہ نعمتین عنایت ہون تو اونکو کہا جائیگا کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہہ یعنی جو کچہہ مذکور ہوا ہی كَانَ لَكُمْ جَزَآءً ہی واسطے تمہارے بدلا تمہارے عملون وَّكَانَ سَعْیُكُمْ اور ہے کوشش تمہاری طاعتون مین اور خیرات مین اور خدا کی مرضیون مین مَّشْكُوْرًا پسندیدہ اور قدر کئی گئے اور جزا دئے گئی اور اب پیغمبر صلعم کیطرف خطاب کرتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ تحقیق ہمنی نَزَّلْنَا نازل کیا ہی عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ اوپر تیرے قرآن کو تَنْزِیْلًا نازل کرنا بتدریج سورت سورت اور آیت آیت تا کہ تجہپر اوسکا حفظ دشوار نہو اور معانی کو اوسکے بخوبی سمجہی اور ضمیر متکلم کی مکرر خصوصیت کے واسطے آئی ہے کہ ہمنی ہی نازل کیا ہی فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کر تو واسطے حکم پروردگار اپنے کے اگرچہ نصرت کرنی مین کافرون پر تاخیر ہوتی ہے کہ حکمت اور مصلحت اسیکا تقاضا کرتی ہے وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اور نہ فرمانبرداری کر تو اونمین سے اٰثِمًا گنہگار کے مثل عتبہ کے کہ تجہکو حق کی طرف بلانے سی منع کرتا ہی اَوْ كَفُوْرًا یا ناشکر کے کہ تجہکو کفر کیطرف بلاتا ہی مثل ولید بن مغیرہ کے اور عتبہ کہتا تہا کہ اگر تو لوگون کو سلام کیطرف بلانے سے باز رہی تو مین تجہکو اپنی دختر دون اور ولید کہتا تہا کہ تو ہمارے دین مین آجائے تو مین تجہکو تونگر کردون اون دونو کی فرمانبرداری کو خدا منع کرتا ہی وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر تو نام پروردگار اپنے کا بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا صبح اور شام یعنی ہمیشہ اوسکے ذکر مین مشغول رہ وَمِنَ الَّیْلِ اور بعض اوقات مین سے فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر تو واسطے اوسکی یعنی نماز پڑہ اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ مراد بکرہ سے صبح کی نماز ہے اور اصیل شامل ہے ظہر اور عصر کے وقت کو اور من اللیل فاسجد لہ سے مراد مغرب اور عشا ہی پس معنی اسکے یہہ ہوئے کہ پانچون وقت نماز پڑہ تو وَسَبِّحْهُ اور پاکی سے یاد کر تو اوسکو لَیْلًا طَوِیْلًا رات دراز مین یعنی رات کی وقتون مین سے دراز وقت مین نماز تہجد کو پڑہ کہ دو تہائی رات یا آدہی رات یا ایک تہائی اور احمد بن محمد نے امام رضا سے پوچہا کہ وہ تسبیح کیا ہے فرمایا کہ وہ نماز شب ہے اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ تحقیق کہ یہہ قوم کفار کی یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکہتے ہین جلدی جانیوالی دنیا کو اور اوسکی لذتون جلد فنا ہونیوالی کو چاہتے ہین وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ اور چہوڑتے ہین وہ پیچہے اپنے یَوْمًا ثَقِیْلًا دن بہاری کو کہ وہ دن قیامت کا ہے اور اوسکے واسطے عمل نہین کرتے ہین اور یوم کو ثقیل اوسکی شدت اور ہول کے سبب سے فرمایا ہے کہ بہاری کا اوٹہانا بہت سخت ہوتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہم نے ہی پیدا کیا ہے اونکو آب اندک منی سے وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ اور مضبوط کیا ہے ہمنی جوڑون ہڈیون اونکی کو پٹہون سے مضبوط باندہ کر وَاِذَا شِئْنَا اور جسوقت چاہین ہم ہلاک کرنا اونکا تو

ہم ہلاک کرنا اونکا تو بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ بدل دیوین ہم مثل اونکی سی خلقت مین اور مضبوطی جوڑون مین تَبْدِيْلًا بدلنا بہت آسانی سی اور اونکی جگہہ دوسرون کو پیدا کرین
ہم اور یا یہہ کہ دوسرے جہان مین اسی صورت اور ہیئت سے پہر اونکو پیدا کرین ہم اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہہ سورہ تَذْكِرَةٌ نصیحت ہے کہ اوسکو سمجہین اور یاد کرین
آخرت کو اور اہل بیت علیہم السلام کے معاملہ سے نصیحت پکڑ کر راہ خدا مین خرچ کرین اور موافق اونکی عمل کرین تا کہ بلند درجون کو پہونچین چنانچہ فرماتا ہی کہ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ پس جو شخص چاہی پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ طرف پروردگار اپنی کے سَبِيْلًا راہ کہ طاعت کو اختیار کرے اور گناہون سے پرہیز کرے اور واجبات کو ادا کرے وَمَا تَشَآءُوْنَ
اور نہین چاہتے ہو تم ای کافرو ایسی راہ کو جو خدا کیطرف پہونچائے اور ابن عامر اور ابو عمرو اور ابن کثیر نے یشاؤن غائب کا صیغہ پڑہا ہی یعنی اور نہین چاہتے ہین وہ
کفار اپنے اختیار سے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے خدا کہ تمپر جبر کرکے اس راہ کیطرف ڈالی اور اس سے تمکو کچہہ فائدہ نہین ہے ہو سطے کہ فائدہ اور ثواب اوسمین ہے کہ جو کوئی
اپنی ارادہ اور اختیار سے ایمان لائے اور عمل نیک کرے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا كَانَ عَلِيْمًا ہے جاننے والا تمہارے قولون اور فعلون کا اور تمہارے سب حالات کا
حَكِيْمًا حکمت والا کہ کسی چیز کا ارادہ نہین کرتا ہے مگر جو کچہہ کہ حکمت اور مصلحت اوسکی تقاضا کرے يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی فِيْ رَحْمَتِهٖ بیچ رحمت
اور بخشش اپنی کے کہ وہ ہدایت اور توفیق سے حاصل ہوتی ہے واسطے طاعت اور عبادت خدا کی اور یا یہہ کہ بہشت مین اپنی فضل اور کرم سے داخل کرتا ہی وَالظّٰلِمِيْنَ
اور ظلم کرنیوالی اسکا عطف اللہ پر ہے یعنی اور تحقیق ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر کفر کرکے اَعَدَّ لَهُمْ طیار کیا ہی خدا نے واسطے اونکی آخرت مین عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دردناک

سورۃ المرسلات

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین پچاس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ المرسلات کو پڑہے حقتعالیٰ اوسکو پیغمبر کا شناسا کردے
اور ہمنشین پیغمبر کا کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْمُرْسَلٰتِ قسم ہے فرشتون بہیجے گیون کی عُرْفًا واسطے نیکی کے کہ احکام خدا کی لیکر آئے ہین یا آیتین قرآن کی کہ موجب
نیکی کا ہی واسطے ہدایت خلق کے اور عرفا یا مفعول لہ واقع ہوا ہے یا حال اور عرف بمعنی نیکی ہے یا پے درپے آنیکے معنے ہین اور مرسلات یعنے بہیجے گئے یا تو ملائکہ ہین خدا کی آیات کو
لیکر اور یا ہوائین ہین کہ پے درپے بہیجی گئی ہین اور اگر اوس سے ملائکہ مراد ہین تو عرفا مفعول لہ ہی اور اگر ہوائین مراد ہین تو عرفا حال واقع ہوا ہے فَالْعٰصِفٰتِ پس
قسم ہے ملائکہ سخت کودنے والون اور چلنے والون کی عَصْفًا سخت کودنا اور چلنا خدا تعالی کی احکام پہونچانیکی فرمانبرداری مین اور یا قسم ہے ہواؤن سخت چلنے والیون
کی واسطے عذاب کرنے کافرون کے وَّالنّٰشِرٰتِ اور قسم ہے فرشتون بکہیرنیوالون شریعتون اور کتابون کی جو کہ انبیا پر بہیجی جاتی ہین یا قسم ہے ہواؤن بکہیرنے والیون
بادلون کی یا قسم ہے بادلون بکہیرنیوالون مینہون کی نَشْرًا بکہیرنا خدا کے حکم سے فَالْفٰرِقٰتِ پس قسم ہے فرشتون جدا کرنیوالون امر حق کی باطل سے فَرْقًا جدا کرنا
قرآن کی آیتون سے کہ وہ جدا کرنیوالیان خیر کی ہین شر سے یا قسم ہے ہواؤن جدا کرنیوالیون بادلون کی آپسمین سے فَالْمُلْقِيٰتِ پس قسم ہے فرشتون ڈالنیوالون کی ذِكْرًا ذکر
کو طرف انبیا کے اور انبیا ڈالتی ہین طرف امتون کے عُذْرًا یا واسطے عذر کے خدا کی جانب سے اَوْ نُذْرًا واسطے ڈرانی خلقت کے اور یا واسطے عذر مستحقون ثواب کے اور ڈرانی باطلون
بدکردار کے یعنے ڈالنا ذکر کا اسواسطے ہے کہ اہل حق خدا کی سامنے عذر کرینگی جسوقت جو کرین توبہ اور استغفار کرکے اور ڈرانا باطلون کا اسواسطے ہی کہ وہ تامل نہین کرتے بیچ خدا تعالی کی
قدرت کی نشانیون مین اور عذر اور نذر دونو مفعول لہ ہین یا بدل ہین ذکر سے اور حال بہی ہو سکتے ہین اور حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی نے اون امور کی قسم کہائی ہی کہ اِنَّمَا
تُوْعَدُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم اوسکے آنیکا کہ وہ قیامت ہے لَوَاقِعٌ البتہ واقع ہونیوالی ہے اور ظاہر ہونیوالی اور اوسکی علامتون کو بیان کرتا ہے کہ
فَاِذَا النُّجُوْمُ پس جسوقت کہ ستارے طُمِسَتْ مٹائے جائین اپنی مقامون سے وَاِذَا السَّمَآءُ اور جسوقت آسمان فُرِجَتْ پہاڑا جائے وَاِذَا الْجِبَالُ اور جسوقت کہ پہاڑ
نُسِفَتْ اوکہاڑے جائین اپنی جگہہ سے کہ کچہہ اثر اونکا زمین پر باقی نرہے اور مانند غبار کے ہوا پر پہیل جائین وَاِذَا الرُّسُلُ اور جسوقت کہ پیغمبر اُقِّتَتْ وقت مقرر
کئے جائین کہ حاضر ہو کر اپنی امتون کے واسطے گواہی دیوین یعنے جسوقت کہ یہہ امور واقع ہونگے تو قیامت ظاہر ہوگی اور آواز کیجائیگی کہ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ واسطے
کس دن کے تاخیر کی گئی وہ امور یعنی ستارونکا مٹنا اور آسمان کا پہٹنا اور پہاڑون کا اوکہڑنا اور رسولون کا گواہی دینا کس دن کیواسطے تاخیر کیا گیا ہی جواب آئے کہ
لِيَوْمِ الْفَصْلِ واسطے دن جدا کرنیکے کہ مومن کو کافر سے جدا کرینگے اور فرمانبردار کو گنہکار سے یا واسطے روز فیصلہ اور حکم کرنیکے درمیان خلقت کی وَمَآ اَدْرٰىكَ
اور کس چیز نے جتلایا تجہکو اور کیا جانے تو کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ کیا ہے دن جدا کرنیکا اور کیونکر اوسکی حقیقت کو تو پہونچے وَيْلٌ وائے ہے يَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ
واسطے جہٹلانیوالون کے روز فصل کو اور ویل مصدر ہے اور اصل مین منصوب ہے فعل مضمر سے اور رفع اسکو واسطے دلالت کرنیکے دوام اور ثبوت عذاب پر دیا ہی اور کفار کو
ڈراتا ہے کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ کیا نہین ہلاک کیا ہے ہمنے پہلون کو مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے کہ جنہون نے انبیا کو جہٹلایا تہا ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پہر پیچہے لگائین ہم اونکی
ہلاک کرنے مین الْاٰخِرِيْنَ پچہلون کو کہ مثل اونکے ہین جیسے کہ کفار مکہ اور وہ قتل ہونا اونکا تہا جنگ بدر مین اور مبتلا ہونا قحط مین اور یا یہہ کہ

قوم نوح کے بعد لاوینگے ہم قوم لوط اور شعیب اور موسی کو کذلک ایسی ہی نفعل بالمجرمین کرتے ہین ہم ساتھہ گنہگارون کے کہ وہ کفر کرنیوالے ہین ویل یومئذ وائے ہے اوس روز للمکذبین واسطے جہٹلانیوالون کے جو کہ خدا کی آیتون کو اور انبیاء کو جہٹلاتے ہین اور پہلی تکذیب تو قیامت کیواسطے تہی اور دوسری تکذیب خدا کی آیات کے واسطے ہے سو واسطے اسکو مکرر نہین کہتے ہین بلکہ دوسری تکذیب غیر ہے پہلی تکذیب کے الم نخلقکم کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو من ماء مہین آب ذلیل اور خوار سے فجعلناہ پس کردیا ہمنے اوسکو فی قرار مکین بیچ قرارگاہ مضبوط کی کہ وہ شکم عورت کا ہے الی قدر معلوم اندازہ معلوم اور معین تک کہ وہ وقت پیدا ہونیکا ہے اور نوان یا دسوان مہینہ ہے فقدرنا پس قدرت رکہنے والے تہے ہم تمہارے پیدا کرنے پر فنعم القادرون پس اچہی قدرت رکہنے والے ہین ہم اوسکی تدبیر پر اور اندازہ کرنے پر تمہاری پیدایش کے طول اور کوتاہی مین اور مرد کرنے مین اور عورت کرنے مین ویل یومئذ وائے ہے اوس روز للمکذبین واسطے جہٹلانیوالون کے ہماری قدرت کو الم نجعل الارض کفاتا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو کفاتا سمیٹنے والی احیاء وامواتا زندون کو اور مردون کو یعنی زندون کو اپنی باہر جمع کیا ہے اور مردون کو اپنے اندر اور بعضے کہتے ہین کفات ظروف کے معنے مین ہے یعنی زمین کو ظروف زندون اور مردون کے کی ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام جسوقت صفین سے پہرے تو گذر اونکا قبرستان پر ہوا فرمایا کہ یہہ مسکن مردون کے ہے اور پہر نظر کی کوفہ کے گہرون کی طرف اور فرمایا کہ یہہ مسکن زندون کے ہین اور پہر یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ کفاتا احیاء وامواتا اس سے معلوم ہوا کہ کفات مسکن کے معنی مین ہے وجعلنا فیہا اور کئے ہمنے بیچ اوس زمین کے رواسی پہاڑ مضبوط ٹہیرے ہوئے شامخات بلند اور بڑی اونچی واسقیناکم اور پلایا ہمنے تمکو ماء فراتا آب شیرین یا صاف بسبب پیدا کرنے چشمون اور نہرون کے پہاڑون مین ویل صحرای جہنم ہے یومئذ اوس روز للمکذبین واسطے جہٹلانیوالون کے کہ ان نعمتون کا اقرار نہین کرتے ہین اور اوس روز ملائکہ دوزخ مین جہٹلانیوالون کو کہینگے کہ انطلقوا چلو تم الی ما کنتم طرف اوس چیز کے کہ تہے تم بہ تکذبون ساتہہ اوسکے تکذیب کرتے اور جہٹلاتے یعنی دوزخ کیطرف چلو تم کہ جسکو تم دنیا مین جہٹلاتے تہے اور واسطے تاکید کے فرماتا ہے انطلقوا چلو تم الی ظل طرف سایہ کے ذی ثلث شعب صاحب تین شاخون کا کہ وہ دہوان دوزخ کا ہے اور بسبب بہت بڑی ہونیکے اوسکی شاخین ہو گئی ہین کہ وہ آگ کی ہین اور خصوصیت تین شاخ کی اسواسطے ہے کہ ایک شاخ کافر کے اوپر ہوگی اور ایک شاخ دست راست اور ایک شاخ دست چپ پس کوئی چاہے کہ اس دخان تین شاخون والے سے نجات پائے تو خلاق کو اپنی درست کرے اور گناہون سے پرہیز کرے اور ہمیشہ خدا کی اطاعت مین مشغول رہا اور مومنین کہتے ہین کہ زبان دوزخ کی باہر نکلے اور تمام کافرون کو گہیر لیوی جیسیکہ گہیر لیتا ہے پردہ اور اوسکی دخان سے تین شاخین نکلین اور اونپر سایہ کرین یہانتک کہ حساب سے فارغ ہون اور مومنین عرش کے سایہ کے نیچے ہون اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ سایہ تین شاخ آگ کے دہوین کا ہوگا اور وہ اوسکو جنت گمان کرینگے اور فوج فوج دوپہر کے وقت اوسمین داخل ہونگے اور خیال سایہ کا خنک ہونیکا ہوتا ہے اسواسطے فرماتا ہے کہ لا ظلیل نہ سایہ خنک ہے اور نہ مدام کہ جسمین راحت ہو ولا یغنی اور نہ بے پروا کرے وہ اور نہ دفع کرے من اللہب حرارت شعلون آگ سے انہا تحقیق کہ وہ دوزخ ترمی پہینکتا ہے اور ڈالتا ہے بشرر شرارے اور انگارے کہ وہ کالقصر مانند محل اور بڑے مکان کے ہین کانہ گویا کہ وہ شرارہ جمالت صفر شتران زرد ہین اور کہتے ہین کہ صفر سے مراد سیاہ ہے اور صفر اسواسطے کہا ہے کہ سیاہی اونٹ کی مائل بزردی ہوتی ہے اور دوزخ جو سیاہ مائل بہ زردی ہے تو شرارے بہی اوسکے ایسی ہی ہونگے اور جمالات جمع جمال کی ہے اور جمال جمع جمل کی اور شرارہ کو قصر اوسکے بہت بڑی ہونیکی جہت سے کہا ہے اور جمالات صفر اوسکی رنگ کے اعتبار سے اور کثرت اور پے در پے آگے پیچہے ہونے اور سرعت حرکت کی جہت سے کہا ہے ویل وائے یعنی عذاب عظیم اور دردناک ہے یومئذ اوس روز للمکذبین واسطے جہٹلانیوالون کے کہ دوزخ کی صفت کو جہٹلاتے ہین اور اوسکی شرارون کا اعتبار نہین کرتے ہین ہذا یہہ روز یوم لا ینطقون وہ روز ہے کہ گویا نہ ہونگے اور گفتگو کرینگے آپسمین اور نہ کچہہ کہہ سکینگے کفار اوس روز کی دہشت سے بعضے مقامون مین اسواسطے کہ قیامت کے مختلف مقامات ہین بعضے مقام مین تو جہگڑا اور گفتگو کرینگے آپسمین اور بعضے مقام مین بسبب زیادہ خوف ہونے ہولون کے اور دہشتون کے کچہہ نہ کہہ سکینگے ولا یؤذن لہم اور نہ اذن دیا جائیگا واسطے اونکی عذر کرنیکے واسطے فیعتذرون پس عذر خواہی کرین وہ اسواسطے کہ کوئی عذر ہی نہو گا واسطے اونکی اور ایسا نہین ہو سکتا کہ اونکی واسطے حقیقت مین عذر ہو اور خدا تعالی عذر کرنیکی اجازت ندیوے ویل وائے ہے یعنی سختی اور اندوہ بہت ہے یومئذ واسطے جہٹلانیوالون کے ان چیزون کو ہذا یہہ روز یوم الفصل روز حکم اور جدا کرنیکا ہے حق کو باطل سے اور فیصلہ کرنیکا درمیان ظالمون اور مظلومون کے جمعناکم جمع کرینگے ہم تمکو ای جہٹلانیوالو والاولین اور پہلون کو کہ جنہون نے پیغمبرون کو جہٹلایا تہا ایک مقام مین واسطے حکم کرنیکے فان کان لکم پس اگر ہے واسطے تمہارے ای کافرو کید کوئی مکر اور حیلہ تو فکیدون پس مکر کرو تم مجہسے ویل وائے ہے یعنی غم و غصہ ہے یومئذ اوس روز للمکذبین واسطے جہٹلانیوالون کے کہ حیلہ کرکے عذاب سے رہائی نہ پا سکینگے اور اب مومنین پرہیزگارون کا حال بیان کرتا ہے کہ ان المتقین تحقیق پرہیز کرنیوالے گناہون سے اور شرک اور کفر سے ہونگے قیامت کے روز فی ظلال بیچ سایہ درختون بہشت

وَّعُیُوۡنٍ اور کنارہ چشمون کے وَّفَوَاکِهَ اور درمیان میوون کے مِمَّا یَشۡتَهُوۡنَ اوس چیز سے کہ خواہش کرین گے وہ اور کہا جائیگا اونکو کہ کُلُوۡا کہاؤ تم میوے
بہشت کے وَاشۡرَبُوۡا اور نوش کرو تم پانی اور شراب بہشت کی هَنِیۡٓــًٔا گوارا بے تردد حلق کے نیچے اوترنیوالا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ بسبب اسکے کہ تہے تم کرتے عمل نیک دنیا مین اِنَّا
کَذٰلِکَ تحقیق ہم ایسی ہی نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ بدلا دیتے ہین ہم نیکی کرنیوالون کو وَیۡلٌ واہی ہے یعنی عیب اور لہو ہے یَّوۡمَئِذٍ اوس روز لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ واسطے جہٹلانیوالون
کے کہ بہشت کی نعمتون کا اقرار نہین کرتے ہین اور کہا جائیگا واسطے اون کافرون کے کُلُوۡا کہاؤ تم ای جہٹلانیوالو وہ نعمتین دنیا ناپایدار کی وَتَمَتَّعُوۡا اور
فائدہ اوٹہاؤ تم دنیا کی مال کا قَلِیۡلًا تہوڑا یہہ صفت ہی مصدر محذوف کی یعنی فائدہ اوٹہانا تہوڑا یا زمانہ تہوڑے اِنَّکُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ تحقیق کہ تم گنہگار ہو وَیۡلٌ
واہی ہی یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ اوس روز واسطے جہٹلانیوالون کے کہ عذاب الٰہی کو جہٹلاتے ہین یہہ خطاب ملائکہ کا کفار کو ہوگا اوس روز واسطے یاد دلانے اونکی حال کے جو کچھہ
کہ دنیا مین تہا اور جو کچھہ کہ اونہون نے دنیا مین بہشت کی نعمتون پر دنیای فانیہ کی نعمتون کیواسطے چند روزہ کے اختیار کیا تہا اور مراد اس سے یہہ ہے کہ ملائکہ اونکو کہینگے کہ تم سزاوار
اسکے ہی کہ دنیا مین تمکو خطاب ہوتا کہ کہاؤ تم اور فائدہ اوٹہاؤ تم تہوڑا اس جہان فانی مین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان سے کلام جدید شروع ہوا ہی اور خطاب اس مین دنیا ہی کے
کفار کو ہے جو کہ جہٹلاتے ہین اور معنی اسکے یہہ ہین کہ ای وہ لوگو کہ دنیا کی اندک مال پر مغرور ہوئے ہو اور جمع کرتے مین مال دنیا کی مشغول ہو اور آخرت کی طرف پشت
کی ہی کہاؤ تم دنیا مین سے اور فائدہ اوٹہاؤ تم تہوڑے دنون کہ تم کافر ہو اور مال اندک ہے اور عمر کوتاہ ہے جلد آخر کو پہونچینگے اور پہر عذاب آخرت مین گرفتار ہو جاؤ گے
واہی اوس روز واسطے جہٹلانیوالون کے کہ بسبب اختیار کرنے فائدی اندک دنیا کی اپنی نفسون کو عذاب دائمی مین گرفتار کیا ہی اور کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے قوم ثقیف کو نماز
کیواسطے حکم دیا تو اونہون نے کہا کہ ہم خم نہین ہوتے ہین کہ یہہ ہمکو ننگ اور عار ہی اور نہایت مذموم ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین خیر ہے اوس دین مین کہ جسمین رکوع اور سجدہ واسطے خدا کے نہو
اور یہہ آیت اون لوگون کے حق مین نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ ارۡکَعُوۡا اور جسوقت کہا جاوے واسطے اون ثقیف کے لوگون کے کہ رکوع کرو تم لَا یَرۡکَعُوۡنَ نہین رکوع کرتے ہین
اور نماز کا نام رکوع اسواسطے رکہا ہے کہ رکوع رکن عظیم نماز کا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد رکوع سی اسلام ہے یعنے جسوقت کہا جاوے واسطے اونکی کہ اسلام قبول کرو تم تو مسلمان نہین ہوتی ہین
اور کہتی ہین کہ عرب پر رکوع اور سجدہ سی زیادہ کوئی امر سخت تہا اور نہایت تکبر کرنیوالی تہے وَیۡلٌ واہی ہے یَّوۡمَئِذٍ اوس روز لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ واسطے جہٹلانیوالون کے کہ اسلام کو
جہٹلاتے ہین اور قبول نہین کرتے ہین فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ پس ساتھہ کس بات کی بَعۡدَهٗ بعد اوس قرآن کے یُؤۡمِنُوۡنَ ایمان لائینگے اگر قرآن سی ایمان نہ لائی کہ وہ ایک بڑا معجزہ ہی اور
شامل ہے واضح اور روشن دلیلون اور حجتون پر اور کہتی ہین کہ بعد تمام کرنے تلاوت اس سورہ کے کہی کہ آمنا باللہ سورۃ النساء اور اس سورہ کو سورہ عم بہی کہتی ہین
اور سورہ معصرات بہی کہتی ہین اور سورہ تساؤل بہی کہتی ہین اور یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین اوسکی اکتالیس ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ
عم یتساءلون کو پڑہے اور ہر روز اسکی تلاوت کرے وہ سال اوسپر سے نگذرے کہ بیت اللہ کی زیارت سی مشرف ہووے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہتے ہین کہ جسوقت
رسول خدا صلعم نے لوگون کو اسلام کیطرف بلانا ظاہر کیا اور قرآن کو لوگون کے روبرو پڑہا اور قیامت کے روز سی ڈرایا تو لوگون نے حضرت کی نبوت مین اور قرآن کے نازل ہونے مین اور قیامت
کے واقع ہونے مین اختلاف کیا اور آپسمین ہر ایک شخص دوسرے سے پوچہتا تہا اور پیغمبر اور مومنین سے پوچہتے تہے خدا تعالی نے اونکی پوچہنے سی خبر دی کہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ کس چیز سے
پوچہتے ہین کفار مکہ آپسمین اور اب اوس چیز کو بیان کرتا ہے کہ پوچہتے ہین وہ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ خبر بڑی سی الَّذِیۡ هُمۡ فِیۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ وہ چیز کہ وی بیچ اوسکی اختلاف کرنیوالے ہین
اور بہت چیزین ہین کہ وہ اختلاف کرتے ہین وہ خبر قیامت کی ہی یعنے بعضی کہتے ہین کہ قیامت ہوگی اور بت اوس روز ہماری شفاعت کرینگے اور بعضی اوسکا انکار مطلق کرتے ہین
اور بعضی شک کرتی ہین اوسکی ہونے اور نہونے مین اور بعضی کہتے ہین کہ قیامت ہوگی اور بہشت اور دوزخ نہوگا اور بعضی کہتے ہین کہ بہشت ہوگا لیکن کہانا اور پینا اور فائدہ اوٹہانا
اوسمین نہوگا اور بعضی کہتے ہین کہ قرآن سی سوال کرتے تہے کہ اوس سے خبر قیامت کے واقع ہونیکی اور نبوت کی تصدیق ہوتی ہے یعنے اوسکو جادو یا شعر کیطرف نسبت کرتے ہین اور اوسکو قول مختلف اور
یا قصہ پہلونکا کہتی ہین اور ایک جماعت کہتی ہے کہ نبا عظیم حضرت کی نبوت سی مراد ہے کہ کفار آپسمین کہتے ہین کہ محمد پیغمبر ہے یا شاعر ہے یا جادوگر ہے یا مجنون ہے اور بعضونکی نزدیک اختلاف اہل اسلام کا سب اصل مین ہے خدا کا ثابت کرنے مین
اور اوسکی صفات مین اور نشر مین اور بہشت مین اور دوزخ مین اور نبوت مین اور خلافت مین اور حافظ ابونعیم سنی نے حلیۃ الاولیا مین روایت کی ہے کہ حضرت رسالتپناہ صلعم نے فرمایا کہ مراد نبا عظیم سے خلافت
اور دوستی علی بن ابیطالب کی ہے کہ خلقت سے قبرون مین اوس سے سوال کرینگے اور کوئی میت نہین ہے مشرق اور مغرب مین اور دریا مین اور خشکی مین مگر کہ منکر اور نکیر اوسکے
پروردگار سے اور اوسکے پیغمبر سے اور خلافت اور دوستی علی بن ابیطالب سے سوال کرینگے پس خوش حال ہے اوس شخص کا کہ اوسکی خلافت کی جسنی تصدیق کی ہو اور اوسکو
اپنا امام جانا ہو اور برا ہی اوس شخص پر کہ جسنی اوسکا انکار کیا ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد نبا عظیم سے علی بن ابیطالب ہے کہ آدمی اوسکی معتقد ہونے مین
اختلاف کرین اور فرمایا ہے علی نے کہ خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے کوئی نشانی مجھسے بڑی نہین ہے اور یہی امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے اور حضرت صادق نے

فرمایا ہے کہ مراد نبا عظیم سے علی بن ابیطالب ہے اور تفسیر اہل بیت علیہم السلام مین مذکور ہے کہ نبا عظیم علی بن ابیطالب ہین اور علقمہ نے روایت کی ہے کہ بروز جنگ صفین ایک
مرد لشکر شام سے جنگ کرنیکو باہر نکلا اور ہتہیار لگائی ہوئے اور قرآن کو گردن مین ڈالی ہوئے تہا اور رجز کے عوض سورہ عم یتساءلون کو پڑہتا تہا مینے چاہا کہ اوس سے
جنگ کرون امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تو توقف کر اور خود جناب امیر المومنین اوسکے آگے گئے اور فرمایا کہ تو جانتا ہی نبا عظیم کو کہ کیا ہی وہ اوسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ واللہ مین ہون
نبا عظیم جسمین تمنے اختلاف کیا ہے اور میری خلافت مین تمنے جہگڑا کیا ہے اور میری خلافت و دوستی سے تم پہر گئے بعد اسکے کہ تمنے اوسکو قبول کیا تہا اور اپنی بغاوت سے تم ہلاک
ہوئے بعد اسکے کہ میری تلوار سے تمنے کفر سے نجات پائی تہی و بروز غدیر تمنے جانا مرتبہ خلافت میری کا اور قیامت کے روز جانوگے تم جو کچہہ تمنے آج میرے ساتہہ کیا ہے پس تلوار سے ایک ضرب مین اوسکو قتل کیا
اور اصبغ بن نباتہ کہتا ہے کہ جنگ جمل مین ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے مین تہا ایک مرد لشکر بصرہ سے باہر آیا اور آیہ عم یتساءلون پڑہتا تہا امیر المومنین ع اوسکے آگے گئے اور فرمایا کہ نبا عظیم کہ جسمین اختلاف
کیا ہے اوسکو تو جانتا ہی کہا کہ نہین فرمایا کہ مین ہون نبا عظیم کہ جسمین اختلاف کیا ہی پس حقتعالی نبا عظیم مین سوال کرنیسے ڈراتا ہی کہ کلا نہین نہین یعنی نہ ایسا ہے کہ وہ کہتے ہین اور
اوسمین اختلاف کرتے ہین بلکہ سیعلمون قریب ہے کہ جانینگے وہ وقت نزع کی اوسکی حقیقت کو جسمین وہ اختلاف کرتے ہین ثم کلا سیعلمون پہر نہ ایسا ہے قریب ہے کہ جانینگے وہ آخرت مین عقائد
کی ناپاکی کو اور اپنی قول کے باطل ہونیکو اور مکرر واسطی مبالغہ کے فرمایا ہے اور ثم سے اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ دوسرا خوف لانا زیادہ سخت ہے پہلے سے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ حقا کہ
قریب ہے کہ جانینگے وہ اور اب خدا تعالی اپنی نعمتون کا ذکر کرتا ہی کہ الم نجعل الارض کیا نہین کیا ہمنے زمین کو مہادا بچہونا اور فرش تاکہ اوسپر ٹہہرو والجبال اور پہاڑون کو
اوتادا میخین زمین کی تاکہ زمین اونسے مضبوط ہو جاوے اور حرکت نکرے اور اگر زمین ہلتی اور حرکت کرتی تو اوسپر ٹہہر نسکتی اور فائدے اوس سے حاصل نہو سکتے وخلقناکم اور کیا نہین پیدا
کیا ہمنے تمکو ازواجا جوڑا جوڑا یعنی نر اور مادہ تاکہ آپسمین انس پکڑو تم اور نسل تمہاری جاری ہو اور یاہہ کہ تمکو قسم قسم کا پیدا کیا ہے سیاہ اور سفید اور سرخ اور زرد اور کوتاہ اور دراز اور
موٹا اور دبلا اور خوبصورت اور بدصورت اور طرح طرح کی زبان اور گفتگو عطا کی وجعلنا اور کیا ہمنے نومکم سباتا سونا تمہارے کو سبب آرام اور راحت کا کہ ماندگی اور مشقت سے تسکین حاصل
کرو وجعلنا اللیل اور کیا ہمنے رات کو لباسا پوشش کہ اوسکی تاریکی مین سب چیزون کو چہپاؤ اور پوشیدہ کرو جنکا پوشیدہ کرنا منظور ہو اور بعضے کہتی ہین کہ یہہ معنی ہین کہ شب کو وقت
لباس تمہاری کا کیا تاکہ شب کو تم اپنی تئین لباس مین پوشیدہ کرو وقت سونے کے وجعلنا النہار اور کر دیا ہمنے دن کو معاشا وقت طلب کرنے معیشت کا تاکہ اپنی روزیکو
کسب کرو اور اوسکے حاصل کرنیمین جستجو کرو وبنینا اور بنایا ہمنے فوقکم اوپر تمہارے سبعا شدادا سات آسمانون سخت کو کہ نہایت مضبوط اور استوار ہین اور
کسیطرح سے بوسیدگی اور خلل اونمین نہین ہے وجعلنا اور پیدا کیا ہمنے اون آسمانون مین سراجا وہاجا چراغ روشن یعنی آفتاب کو پیدا کیا کہ وہ چوتہی آسمان پر ہے
وانزلنا اور نازل کیا ہمنے من المعصرات بادلون نچوڑنیوالون باران کے سے اور بعضے کہتی ہین کہ مراد معصرات سے ہوائین ہین کہ بادلون کو نچوڑتے ہین اور نکالتی ہین
اونمین سے ماء ثجاجا پانی ٹپکنے والے کو کہ وہ باران ہے لنخرج بہ تاکہ نکالین ہم ساتہہ اوس پانی کے حبا دانہ کو کہ کہانیکے واسطی چاہیئے مثل گندم اور جو
کے ونباتا اور گہانس وغیرہ روئیدگی کو کہ حیوانات کے چارہ کیواسطی چاہیئے وجنات اور باغ بہرے ہوئے درختون سے یعنے تاکہ نکالین ہم ساتہہ اوس پانی کے
درختون گہنے ہوؤن کو الفافا آپسمین لپٹے ہوئے یعنے کثرت سے کہ ایک دوسرے پر لپٹا ہوا ہے اور متصل ہو رہا ہی اور یہہ ہمنے اسواسطی پیدا کئے ہین تاکہ ان نعمتون کا
شکر کرین اور ناشکری نکرین روز قیامت کا اقرار کرین ان یوم الفصل تحقیق کہ دن حکم کرنیکا اور جدا کرنے حق کا باطل سے یعنی روز قیامت کا کان ہے خدا کی حکم مین
میقاتا وقت مقرر واسطے حساب خلایق کے اور جزا دینے اونکی اعمال کے اور منتہی ہونے دنیا کی یوم ینفخ فی الصور جس دن کہ پہونکا جائیگا بیچ صور کے دوسری مرتبہ
فتاتون پس آؤگے تم افواجا گروہ گروہ یہہ حال واقع ہوتا ہے یعنی آؤگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے اور ٹہکر میدان محشر مین ہر گروہ اپنی پیغمبر کے ہمراہ اوسکے واسطی حساب
اور جزاء اعمال کے اور منقول ہے کہ معاذ بن جبل نے ایک روز ابو ایوب انصاری کے گہر مین اس آیت کے معنی رسول خدا صلعم سے پوچہے فرمایا کہ ای معاذ تمنے امر عظیم سے سوال
کیا ہی اور بہت بڑی چیز کو تونے پوچہا ہی اور بعد اسکے حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ دس قسمون کے آدمیون کو میری امت مین سے میدان حشر مین حاضر کرینگے اور
مومنین سے جدا کرین بعضے تو بندرون کی صورت ہونگے اور بعضے سورون کی صورت ہونگے اور بعضے اولٹے سر کے اوپر چلتے ہونگے اور بعضے اندہے ہونگے اور بعضے گونگے اور بہرے ہونگے
اور بعضے اپنی زبانون کو چباتے ہونگے اور وہ زبانین سینون پر پڑی ہونگی اور آب گندیدہ اور پیپ اونسے جاری ہوگی کہ قیامت کے لوگ اوسکی بدبو سے اذیت پاوینگے اور
بعضونکے ہاتہہ اور پاؤن کٹے ہوئے اور بعضے آگ کی سولی پر لٹکتے ہونگے اور بعضون مین مردار سے زیادہ بدبو آتی ہوگی اور بعضے قطران کے کہ وہ ایک روغن ہے جبہ پہنے ہوئے ہونگے کہ وہ
اونکی بدنون سے چمٹے ہوئے ہونگے اور ان سب لوگون کی تفصیل حضرت نے بیان کی کہ بندر تو وہ سخن چین اور چغلی کہانیوالے ہونگے اور سور حرام کہانیوالے ہونگے اور اولٹے سر کے
اوپر چلنیوالے سود خوار ہونگے اور اندہے ظلم کا حکم کرنیوالے ہونگے اور گونگے اور بہرے اپنے اعمال پر ناز کرنیوالے ہونگے اور زبانین چبانیوالے قاضی اور علما ہونگے

کرگئے تہا اونکی مخالف اونکے کردار سے ہونگی یعنی لوگون کو اچہے کامون کا حکم کرتے تہے اور خود اچہے کام نہین کرتے تہے اور ہاتہہ اور پاؤن کٹے ہوے وہ آدمی ہونگے کہ جو لوگون کو اپنے ہمسایہ کے آزار
پہونچاتے تہے اور آگ کی سولی پر لٹکنے والے چغلخور اور وہ لوگ ہونگے کہ جو بادشاہونکے روبرو لوگون کی چغلی کہاتے تہے اور جن لوگون مین مردار سے زیادہ بدبو آئیگی وہ اپنے نفسون کے خواہشون کے
طلب کرنیوالے ہونگے اور لذتون کے اور خدا کے حقوق کو اپنے مالون مین سے منع کرنیوالے ہونگے اور قطران کا لباس پہننے والے غرور اور تکبر کرنیوالے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ اور کہولے جائین آسمان یعنی
پہاڑے جائین آسمان اور بعضے قاری فتحت کو بتشدید تا پڑہتے ہین یعنی بہت پہاڑے جائین آسمان اور روح زمین کے ساتہ نازل ہونے ملائکہ کے فَكَانَتْ أَبْوَابًا پس ہوجائینگے وہ پہٹنے سے ابوابا
دروازون والے یعنی آسمان پہٹ جائینگے اور اونمین سوراخ ہوکر دروازے سے بنجائینگے وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور روانہ کیجائین پہاڑ ہوا پر فَكَانَتْ سَرَابًا پس ہوجائین وہ مثل
خشک چمکتی ہوئے کہ دور سے تو پانی کی مثال معلوم ہو اور قریب جاکر دیکہین تو کچہہ نہو اور ایسے ہی پہاڑون کا حال ہو کہ وہ حقیقت اونکی پہاڑ ہونیکی باقی نرہی إِنَّ جَهَنَّمَ تحقیق کہ دوزخ
كَانَتْ مِرْصَادًا ہوئے گہات کی جگہہ مین کہ ملائکہ دوزخ اوسمین منتظر عذاب کرنے کافرون کے ہون اور کفار کا گذر اوسمین ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مرصاد قیدخانہ ہے کہ دوزخیون کو اوسمین
قید کرین حاصل یہہ ہے کہ دوزخ گہات مین ہے لِلطَّاغِينَ واسطے حد سے گذرنیوالون کے کہ وہ مشرکین ہین مَآبًا جگہہ پہرنے اور ٹہہرنیکی واسطے اونکے لَابِثِينَ فِيهَا جسوقت کہ دیر کرنیوالے ہونگے
بیچ اوس دوزخ کے أَحْقَابًا قرنون پاپے درپے دونون مین اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ نکلیگا جو شخص کہ داخل ہوگا اوسمین جہانتک کہ دیر کرے اوسمین کئی حقب اور ایک حقب
ساٹہہ اور چند سال کا ہے اور ایک سال مین سو ساٹہہ دن کا ہے اور ایک دن ہزار برس کا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آٹہہ حقب ہین اور ایک حقب اسی برس کا ہے اور ایک
برس تین سو اور ساٹہہ دن کا ہے اور ایک دن ہزار برس کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المومنین نے بلال سے پوچہا کہ تم اپنی کتاب مین حقب کو کس قدر پاتے ہو کہا کہ ایک حقب اسی برس کا ہے اور ہر برس بارہ مہینے کا
اور ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن ایک ہزار سال کا اور کہتے ہین کہ احقاب کی انتہا نہین کہ حقب کے بعد حقب آتا رہیگا اور لابثین حال واقع ہوئے ہے اور جو لوگ کہ کہتے ہین کہ احقاب کے
انتہا نہین ہے حقب کے بعد دوسرا حقب ہمیشہ ہے وہ اسکو کافرون کے واسطے کہتے ہین اسواسطے کہ کافر کبہی دوزخ سے باہر نہ نکلیگا اور جو لوگ کہ احقاب کی حد مقرر کرتے ہین جیسے کہ حضرت
صادق علیہ السلام کی روایت مین آیا ہے کہ احقاب آٹہہ ہین وہ اسکو خدا کے واحد جاننے والون کے واسطے کہتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے بہی فرمایا ہے کہ یہہ اون لوگون کے واسطے
ہونگے کہ جو دوزخ مین سے نکلینگے اور اب خدا تعالی دوزخ مین رہنے کا حال بیان کرتا ہے کہ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا نہ چکہینگے وہ بیچ اوس دوزخ کے یعنی نہ پائینگے بَرْدًا خنکی کو ہوا کی
یعنی ایسی چیز کہ جس سے راحت ہو اور دوزخ کی حرارت کو دفع کرے اور ایسی چیز نہ پائینگے اور بعضے کہتے ہین کہ برد سے مراد خواب ہے یعنی نیند اونکو دوزخ مین نہ آئیگی وَلَا شَرَابًا اور نہ چکہینگے
وہ شراب کو إِلَّا حَمِيمًا مگر آب گرم کہولتے ہوئے کو کہ نہایت گرم ہوگا یہانتک کہ جسوقت اوسکو منہ کے قریب لائینگے تو منہ کا گوشت اوسمین گل کر گر پڑیگا اور جسوقت پئینگے تو انتڑیان
پارہ پارہ ہوجائینگی وہ اور پانی کو پئینگے وَغَسَّاقًا اور پیپ کو کہ جو دوزخیون سے جاری ہوگی اور یا آنسو اپنی جو کہ حسرت سے نکلینگے اور بعضے کہتے ہین کہ غساق ایک جنگل ہے دوزخ مین
اور اوسکی تین سو اور ساٹہہ شاخین ہین اور ہر شاخ مین تین سو اور ساٹہہ خانے ہین اور ہر خانہ مین چار ہزار کوٹہے ہین اور ہر کوٹہے مین ایک بڑا سانپ ہے اور ہر سانپ مین
اسقدر زہر ہے کہ سواے خدا کے اوسکو کوئی نہین جانتا ہے وہ زہر دوزخیون کے پینے کو دیوینگے جَزَاءً بدلا دیے جائینگے وہ دوزخی بدلا دینا وِفَاقًا موافق عمل کے
اور جزا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی جیسا کہ اونکا عمل تہا ویسا ہی بدلا دیوینگے کہ اونکے عمل کے موافق ہو اور اوس عمل کو اونکے بیان کرتا ہے کہ إِنَّهُمْ تحقیق وہ
کفار اور گنہگار كَانُوا لَا يَرْجُونَ تہے وہ کہ نہین امید رکہتے تہے حِسَابًا حساب آخرت کو اور ثواب اوس جہان کو وَكَذَّبُوا اور جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کی بِآيَاتِنَا ساتہہ
نشانیون قدرت ہماری کے کہ انبیا نے اونکو دکہلائی اور یا یہہ کہ قرآن کی آیتون کو اونہون نے جہٹلایا اور یا ہماری حجتون کو اونہون نے جہٹلایا کہ اونمین سے ائمہ ہدی
علیہم السلام ہین كِذَّابًا جہٹلانا اپنی نفس کے خواہش کی پیروی سے بدون حجت اور دلیل کے وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو بندون کے عمل خیر اور بد کو اور سواے اسکے أَحْصَيْنَاهُ
شمار کیا ہے ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکہا ہے اور لکہا ہے كِتَابًا لکہنا جو کہ حق لکہنے کا ہے کہ کوئی چیز باقی نہین رکہی اور کتابا یا تو مصدر احصینا کا ہے اسواسطے کہ یہہ دونو معنی مین ایک
ہین اور یا کتبنا مقدر کا ہے اور جسوقت کہ اون کفار نے ہماری قدرت کی نشانیون کو اور قیامت کے روز کو جہٹلایا تو ہم آخرت مین زبانی فرشتون کے اونسے کہینگے کہ فَذُوقُوا
پس چکہو تم عذاب کو روز جزا کی فَلَنْ نَزِيدَكُمْ پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے ہم تمکو ہمیشہ إِلَّا عَذَابًا مگر عذاب کو کہ عذاب کے اوپر عذاب ہو اور حدیث مین آیا ہے کہ یہہ بہت سخت آیت ہے
قرآن مین دوزخیون کے واسطے اور اب پرہیزگارون کا حال بیان کرتا ہے إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق واسطے پرہیزگارون کے ہے مَفَازًا رستگاری عذاب سے اور پہونچنا مراد کو حَدَائِقَ
باغ ہین یہہ بدل اشتمال مفازا کا ہے یعنی واسطے پرہیزگارون کے باغ ہین کہ بہرے ہوئے ہین درختون سے اور میوون سے وَأَعْنَابًا اور انگور ہین اور خصوصیت اسکی اسواسطے فضیلت سے ہے
وَكَوَاعِبَ اور جوان عورتین انار پستان کہ جنکی چہاتیان اوبہری ہوئی ہون أَتْرَابًا ہم عمر اور ہم شکل اور کہتے ہین کہ بہشت مین سب مرد اور عورت ایسے ہونگے کہ گویا
تینتیس برس کی عمر کا آدمی ہوتا ہے وَكَأْسًا اور پیالے ہونگے اونکے واسطے دِهَاقًا چہلکتے ہوئے کہ بہرے ہوئے شراب سے لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا نہ سنینگے وہ بیچ اوس بہشت کے

لَغْوًا - بیہودہ بات کو وَلَا كِذَّابًا اور نہ جھوٹ کو اور کہتے ہین کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ نہ سنینگے شراب پینے والے بہشت مین بات بیہودہ کو اور دروغ کو جیسے کہ دنیا کی شراب کو نوش کرکے بکتے ہین اور بیہودہ باتین کرتے ہین اور آپسمین جنگ کرتے ہین اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ مراد ان لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا سے سورہ عم یتساءلون مین علی بن ابیطالب ہے اور ابن عباس نے قسم کہائی ہے کہ واللہ وہ سرداری ہر متقی کا اور رستگاری یا نیکی کا جَزَاءً بدلا دے گئے ہین وہ متقی اون نعمتون کو بدلا دینا مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیری کی جانب سے موافق وعدہ کے اور جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا عَطَاءً بخشش ہے یہہ بدل ہے جزا سے اور یا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی اعطاہم عطاءً یعنی بخشا اونکو بخشنا حِسَابًا کافی اور وافی موافق اعمال اونکی کے رَبِّ السَّمٰوٰتِ پروردگار آسمانون کا یہہ بدل ہے من ربک سے اور اہل حجاز اور ابو عمرو نے رب کو مرفوع پڑہا ہے بتدا مقرر کرکے اور باقیون نے مجرور پڑہا ہے بدل رب سے صفت تجویز کرکے یعنے پروردگار تیرا پروردگار آسمانون کا ہے وَالْأَرْضِ اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونون کے ہے الرَّحْمٰنِ خدا بخشنے والا ہے اور عاصم اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے اسکو مجرور پڑہا ہے بدل رب سے صفت ٹہیرا کر اور باقیون نے مرفوع پڑہا ہے خبر رب السموات کی اور وہ ایسا خدا بخشنے والا کہ لَا يَمْلِكُونَ نہ مالک ہونگے باشندے آسمان اور زمین کے مِنْهُ اوس خدا سے خِطَابًا بات کرنیکو یعنی قدرت نہوگی کسیکو کہ اوس سے کوئی بات کرے اور یا زبان کو اپنی شفاعت کے واسطے کہولے مگر اوسکی اذن سے اور مجال کسیکو نہوگی کہ اوسکے ثواب اور عذاب پر کوئی اعتراض کرے اسواسطے کہ سب اوسکی بندے اور مخلوق ہین اور غلامون کا کیا مقدور ہے کہ اپنے آقا اور مالک پر اعتراض کرین اور یہہ ذکر اوس روز کا ہے کہ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ جسدن کہڑی ہوں روح وَالْمَلَائِكَةُ اور فرشتے صَفًّا صف باندہکر یہہ حال واقع ہوا ہے اور روح ایک فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل اور میکائیل سے بہی زیادہ بزرگ ہے اور کہتے ہین کہ خلقت مین اوس سے بڑا کوئی نہین ہے اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ وہ رہتا تہا اور بعد حضرت کے ائمہ ہدی کے ہمراہ اور اوسکی بزرگی کے جہت اوسکا ذکر علیحدہ کیا ہے اور کہتے ہین کہ وہ تنہا ایک صف مین کہڑا ہوگا اور باقی کے فرشتے باوجود اوس کثرت اور بڑے بڑے جسم ہونیکے ایک صف مین کہڑے ہونگے اور بزرگی اور بڑی خلقت ہونے مین وہ سبکے برابر ہے اور کہتے ہین کہ مقام روح کا چوتہا آسمان ہے اور ہر روز وہ بارہ ہزار تسبیح کہتا ہے اور ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے آدمیون کی ارواح ہین کہ درمیان دو نفخ صور کے اونکے جسمون مین داخل ہونے سے پہلے صف باندہکر کہڑے ہون اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ یہودیون نے رسول خدا سے پوچہا تہا کہ روح کیا چیز ہے فرمایا کہ ایک لشکر ہے خدا کے لشکرون مین سے کہ وہ فرشتون کی جنس سے نہین ہین اور اونکی ہاتہہ اور پاؤن بہی ہین اور کچہہ کہاتے بہی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے جبرئیل ہے کہ ہمراہ ملائکہ کے ایک صف مین کہڑا ہو اور باقی ملائکہ وغیرہم صف باندہکر کہڑے ہون تو لَا يَتَكَلَّمُونَ نہ کلام کرینگے شفاعت وغیرہ کے مقدمہ مین إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر وہ شخص کہ اذن دیا ہوگا واسطے اوسکے خدا نے کہ گنہگارون کی شفاعت کرے وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہو اوس شخص نے نیک بات کو کہ وہ لا الہ الا اللہ ہے یعنے خدا کی ایک جاننے والے ہون وہ لوگ جیسے کہ مومنین اور ملائکہ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ شفاعت کے واسطے ہم اذن دئیے گئے ہین قیامت کے روز اور نیک بات کہنے والے ہین ہم راوی نے پوچہا کہ اے فرزند رسول خدا کیا بات کہوگے تم فرمایا کہ بزرگی سے یاد کرینگے ہم پروردگار اپنے کو اور درود بہیجینگے ہم اپنے پیغمبر اور شفاعت کرینگے ہم اپنے شیعون کے واسطے اور پروردگار ہمارا رد نکریگا ہماری شفاعت کو ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ روز حق ہے کہ واقع ہوگا اور اوسکے ہونے مین کچہہ شک نہین ہے فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ پس جو شخص چاہے پکڑ لیوے إِلٰى رَبِّهِ طرف ثواب پروردگار اپنے کے مَآبًا پہرنا ایمان اور طاعت کو اختیار کرکے إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ تحقیق کہ ہمنے ڈرایا ہے تمکو کہ عَذَابًا قَرِيبًا عذاب نزدیک سے کہ وہ عذاب آخرت ہے اور قریب ہونا اسکا باعتبار یقینی واقع ہونے اوسکے کے ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ آئندہ ہونے والی ہے وہ قریب ہے يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ جسدن کہ دیکہیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اوس چیز کو کہ آگے بہیجا ہے دونو ہاتہون اوسکے نے یعنے جو عمل کہ اوسنے کیا ہے اوسکی جزا کو اوس روز دیکہیگا اور اعمال کو ہاتہون کیطرف اسواسطے منسوب کیا ہے کہ اکثر اعمال ہاتہون سے سرزد ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ مراد آدمی سے اس جگہہ کافر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عام ہے کافر ہو یا مومن ہو اپنے اعمال کی جزا کو دیکہینگے کہ نیک عمل کی جزا بہشت ہے اور بد عمل کی جزا دوزخ ہے وَيَقُولُ الْكَافِرُ اور کہیگا کافر کہ يَا لَيْتَنِي ای کاشکے مین كُنْتُ تُرَابًا ہوتا مین مٹی اور آدمی نہوتا مین اور آجکے روز خاک ہوتا کہ عذاب مین گرفتار نہوتا اور کہتے ہین کہ قیامت کے روز زمین کو کہینچینگے مثل پوست کے اور تمام حیوانات کو چرندونکو اور درندون کو اور پرندون کو اور زمین مین رہنے والون کو جمع کرینگے واسطے بدلا لینے کی کہ اگر کسی سینگ والی نے بے سینگ والی کو مارا ہوگا تو اوسکا عوض اوس سے لیوینگے اور بعد اوسکے اونکو خدائیتعالی خاک کردیگا اور کافر جسوقت اونکا یہہ حال دیکہیگا تو آرزو کریگا کہ کاش مین بہی مثل ان حیوانات کے مٹی ہوجاتا اور بعضے کہتے ہین کہ خدائیتعالی حیوانات کو جمع کرکے اون سے پوچہیگا کہ کون ہے پروردگار تمہارا وہ کہینگے کہ اللہ الرحمن الرحیم خدائیتعالی بعد بدلا لینے حیوان کے حیوان سے کہیگا کہ ہمنے تمکو پیدا کیا تہا اور آدمیونکا تمکو فرمانبردار کیا تہا اور تمنے زندگی مین اونکی فرمانبرداری کی اب تم خاک ہوجاؤ جیسے کہ پہلی اصل مین تم خاک تہے وہ سب خاک ہوجائین اور کفار جسوقت اونکو دیکہینگے کہ خاک ہوگئے ہین تو حسرت اور افسوس سے کہینگے کہ کاش ہم خوک ہوتے دنیا مین اور اونکی روزی کہاتے اور آج قیامت کی روز خاک ہوجاتے کہ عذاب مین گرفتار نہوتے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کافر سے ابلیس ہے

کر آدم کو عیب لگاتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوا ہے اور اپنی تعریف کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہوا ہون لو قیامت کے روز جو بزرگی اور مرتبہ آدمؑ کا اور اوسکی اولاد مومنین کا دیکھیگا تو کہیگا کہ کاشکے مین مٹی ہوتا اور
آدم کے ساتھہ نسبت رکھتا مین اور بعضے کہتے ہین کہ ظالم جاہل متکبر قیامت کی روز کہیگا کہ کاشکے مین خاک ہوتا ذلیل و عاجز مثل مٹی کے ہوتا اور ابن عباس سے کسی نے پوچھا کہ رسول خدا نے علیؑ کو
کس واسطے ابو تراب فرمایا ہے کہا کہ اسواسطے کہ وہ صاحب زمین کا ہی اور حجت خدا کی ہے زمین کے رہنے والون پر بعد رسول خدا کی اور واسطے اوسکے ہی باقی رہنا زمین کا اور سکونت اوسکی طرف ہے اور تحقیق
سنا ہی مین نے رسول خدا فرماتے تھے کہ قیامت کی روز جسوقت دیکھیگا کافر اوس چیز کو کہ خدا تعالی نے اوسکے شیعون کے واسطے طیار کی ہی اور اونکی قربت کو دیکھیگا خدا سے تو کہیگا کہ کاشکے مین مٹی ہوتا یعنے مین
علی کے شیعون مین ہوتا اور یہی مراد ہے قول حق تعالے سے کہ یالیتنی کنت ترابا سورة النازعات یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین اسمین چھالیس ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ نازعات کو پڑھے وہ
نہ مریگا مگر سیراب اور زندہ ہوکر نہ اٹھیگا مگر سیراب اور بہشت مین نہ داخل ہوگا مگر سیراب اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کوئی اس سورہ کی تلاوت کرے تو ثواب اسکا اسقدر ہو کہ اول عمر سی آخر تک نماز فرض مین مشغول
رہا ہو اور حج اور عمرہ بجالایا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم والنازعات قسم ہے اون فرشتون کی کہ جو کھینچنے والے ہین جانین کافرون کی غرقا باعتبار قوت اور سختی کے کہ باہر نکالتے ہین اونکی
جانون کو بدن کے اندر سے اور انگلیون اور بالون کی جڑون سے بہر ہو غضب سے یہانتک کہ روح کو حلق تک لائین اور چھوڑ دین کہ وہ پھر بدن مین پہیل جاے اور پھر اسکو سختی سے کھینچین والناشطات قسم اور اون
فرشتون کی کہ نرمی سے نکالنے والے ہین جانین مومنین کی نشطا نرمی سے نکالنا یہانتک کہ بہت آسانی سے رحمین اور انکے بدنون سے مفارقت کرین جیسیکہ کسی بستہ چیز پر سے ڈورے کو کہولین اور
منقول ہے کہ کوئی مومن نہو مگر وقت مرنیکی اوسکو بہشت اور اوسکے محل اور نعمتین اوسکی اوسکو دکہلائین اور وہ جسوقت اپنی جگہہ بہشت مین دیکھے تو نشاط اور خوشی تمام سے اپنی جان دیوے
اور کافرون کو بھی وقت مرنیکی اونکی جگہہ دوزخ مین دکہلائین اور قسم قسم کے عذابون کو تا کہ نہایت تنگی سے اونکی جانون کو نکالین اور بعضے والناشطات نشطا کی معنے یہی سختی سے
جان نکالنے کی کہتے ہین اور مراد اس سے کافرون کی جانین لیتی ہین والسابحات سبحا اور قسم ہے فرشتون تیرنیوالونکی سبحا تیرنا کرنا مثل تیرنیکے زمین پر اور زمین سے ہوا پر اور دوڑنیوالی جلدی
کرکے اوس تیرنے مین واسطے تدبیر مصلحت زمین کے رہنی والونکے جیسیکہ غوطہ خور دریا مین غوطہ لگاتے ہین فالسابقات پس آگے بڑھنے والے ہین ارواح مومنین کو لیکر طرف بہشت کے
اور یا پس سبقت کرنیوالے ہین وقت آنی زمین کے سبقا سبقت کرنا فرمانبرداری مین واسطے پہونچانے احکام خدا کی فالمدبرات پس تدبیر کرنیوالے ہین امرا کام دین اور دنیا کے
یعنے جبرئیل کہ ہواؤن پر موکل ہے اور لشکرون پر اور میکائیل کہ باران اوس سے متعلق رکہتا ہے اور اسرافیل کہ قضاؤن اور قدرون کو لیکر نازل ہوتا ہی اور عزرائیل کہ ارواح کے
نکالنے پر متعین ہے یہہ سب اپنے کامون کی زمین سبقت کرتے ہین اور دوڑتے ہین اور یا وہ فرشتے مراد ہین کہ تدبیر کرنیوالے عذاب دوزخ اور ثواب بہشت ہین اور بعضے کہتے ہین کہ قسم ستارونکی کہا
ہی اور وہ بہت جلدی قصد مسافت کا کرتے ہین اور مشرق کی طرف مغرب کی جاتے ہین ایک برج کی طرف دوسرے برج کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نازعات سے موت ہے کہ روحون کو بدن سے
سے کھینچتی ہے اور جواب ان قسمون کا محذوف ہے اور وہ لتبعثن ہی یعنی قسم ہے اون امرون مذکورہ کی کہ البتہ اوٹھائے جاؤگے تم زندہ کرکے یوم ترجف الراجفة جس دن کہ کانپنے والا کانپیگا اور وہ زمین
اور پہاڑ ہین اور یہہ پہلے صور کا ذکر ہے تتبعہا الرادفة پیچھے آوینگی اوسکے پیچھے آنیوالی اور وہ آسمان اور ستارے ہین کہ بعد اوسکی شگافتہ ہوجائینگے اور گر پڑین دوسرے صور تک اور درمیان
دونو صورون کے کہتے ہین کہ چالیس برس کا فاصلہ ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رادفہ سی مراد قیامت ہے اور تتبعہا الرادفة حال واقع ہوا ہی پس جسوقت یہہ حادثہ واقع ہو تو قلوب یومئذ واجفة
دل اوس روز لرزان و ترسان ہونگی ابصارہا آنکہین اون دل والون کی خاشعة نیچی ہونیوالی ہونگی دہشت اور خوف سی اور واجفہ صفت قلوب کی ہے اور خاشعہ خبر
اوسکی ہے اور ابصار کا مضاف محذوف ہے یعنی صاحب آنکہونکی اور ایسا نہین ہوسکتا کہ واجفہ صفت قلوب کی نہو اسواسطے کہ اس صورت مین قلوب کہ نکرہ ہے مبتدا نہوسکیگا یقولون کہتے ہین وہ کفار انکار
کرنیوالے قیامت کے دنیا مین جسوقت کہ اونسے کہا جاتا ہی کہ تم زندہ ہوکر اٹھوگے أئنا لمردودون کیا تحقیق ہم البتہ پہیرے جائینگے فی الحافرة پہلی حالت پہلی یعنے ہمکو بعد مرنیکے کیا اوسی حال کے
کہ جو ہم پہلے رکہتے تہی پہیرینگے اور حافرہ لیا گیا ہے رجع فلان فی حافرته یعنے رجوع کی فلانے نے حافرہ اپنی کے یعنے طریقہ اپنی کے وہ طریقہ کہ جسمین آیا تہا اور کہتے ہین وہ انکار کرنیوالے
قیامت کے أئذا کنا کیا جسوقت ہوجائینگے ہم عظاما ہڈیان نخرة پرانی بوسیدہ مثل خاک کے کیا اوسوقت ہم زندہ کرکے اوٹہائے جائینگے اور اہل کوفہ نے ناخرہ پڑہا ہی قالوا کہا اونہون
نے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہی ہے تلک یہہ پہرنا ہمارا دوبارہ زندہ ہوکر اذا کرة خاسرة اوسوقت پہرنا نقصان والا ہے اسواسطے کہ ہم ہمیشہ اوسکو جھٹلاتے ہین حق تعالی اونکے
جواب مین فرماتا ہے کہ اسکا تعجب مت کرو کہ یہہ ہماری قدرت کے نزدیک بہت آسان ہے فانما ہی پس سوائے اسکے نہین کہ وہ زجرة واحدة ڈانٹنا ایک ہے یعنی ایک پہونک
لگانی اسرافیل کی ہے کہ تمام خلایق اوس سے زندہ ہوجائین اور یہہ دوسرے مرتبہ صور پہونکنے کا ذکر ہے پس جسوقت دوسرا صور پہونکا جاتا تو فاذا ہم پس اوسوقت وہ آدمی وغیرہ
بالساہرة بیچ زمین سفید برابر کے ہونگے زندہ ہوکر بعد مرنیکی اور کہتے ہین کہ ساہرہ اوس زمین کا نام ہے کہ جو نزدیک بیت المقدس کے ہے جبل اریحا کی نواح مین اور وہی زمین ہے جسکو
خدا تعالے اوسکو کشادہ کر دیگا جسقدر چاہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالی زمین ساہرہ کو پیدا کریگا چاندی سے اور طول اور عرض اوسکا دنیا سی چالیس حصہ زیادہ ہوگا اور خدا تعالے
رسول خدا صلعم کی تسلی کے واسطے حضرت موسی کا اور فرعون کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ هل اتاک کیا آئی ہے تیرے پاس یہہ استفہام اقراری ہے یعنی آئی ہے تیرے پاس ای محمد

حَدِیْثُ مُوْسٰی بات موسی کی اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ جسوقت که پکارا اوسکو پروردگار اوسکے نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ بیچ جنگل پاک کے که نام اوسکا طُوًی طوی ہے یعنی یہه کفار جو تجھکو
جھٹلاتے ہین اور قیامت کا انکار کرتے ہین موسی کا حال فرعون کے ساتھہ سنکر تجھکو تسلی ہوجائیگی اور اب یاد کر تو که جسوقت پکارا پروردگار تیرے نے موسی کو جنگل پاک طوی
مین اور کہا موسی سے اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ که جا تو طرف فرعون کے اِنَّهٗ طَغٰی تحقیق که وه حد سے گذر گیا ہے تکبر اور کفر مین فَقُلْ پس کہه تو اوسکو نرمی اور نیک خلق سے هَلْ لَّكَ
کیا واسطے تیرے رغبت ہے اِلٰٓی اَنْ تَزَكّٰی ؀ طرف اسکی که پاک ہو تو کفر اور شرک سے اور کلمه لا اله الا الله کا اعتقاد کرے تو وَاَهْدِيَكَ اور راه دکھلاؤن مین تجھکو اِلٰی رَبِّكَ طرف پروردگار
تیرے کے فَتَخْشٰی ؀ پس ڈرے تو عذاب خدا سے اور پرہیز کرے تو سرکشی سے اور نافرمانی سے اور اسمین اشاره ہے طرف اس امر کے که خوف بدون معرفت خدا کے حاصل نہین ہوتا ہے اور جو کوئی خدا سے
ڈرتا ہے وه امر خیر مین مشغول ہوتا ہے اور جو کوئی خدا سے نہین ڈرتا ہے وه اعمال بد سے پرہیز نہین کرتا ہے اور منقول ہے که حقتعالے نے موسی کو فرمایا که تو جا اور فرعون سے نرمی کے کلام کر اور طرف حق کے اوسکو بلا
اگرچه مین جانتا ہون که وه قبول نکریگا موسی نے عرض کی که خداوندا اس صورت مین اوسکے پاس جانے سے کیا فائده ہے فرمایا که اسواسطے کرتا ہون تا که حجت اوسپر تمام ہو اور قیامت کے روز وه نکہے که تو نے میرے
پاس کسیکو پیغمبر کرکے کیون نه بھیجا حضرت موسی یہه سنکر فرعون کے پاس گئے اور پیغام خدا کا پہونچایا فرعون نے معجزه طلب کیا فَاَرٰىهُ پس دکھلایا اوسکو الْاٰيَةَ الْكُبْرٰی معجزه بڑا اور وه
عصا تھا که سانپ بن گیا تھا اور کہتے ہین که ہاتھه کو بھی روشن کرکے دکھلایا اور دونو کو ایک آیت فرمایا پس حضرت موسی نے معجزه دکھلایا فَكَذَّبَ پس جھٹلایا فرعون نے موسی کو پیغمبری
کے دعوی مین وَعَصٰی اور نافرمانی کی خدا کی معجزه دیکھنے کے بعد اور کہا که یہه جادو ہے ثُمَّ اَدْبَرَ پھر پشت پھیری موسی کی طرف سے اور اوسکی فرمانبرداری سے انکار کیا يَسْعٰی
جسوقت که کوشش کرتا تھا موسی کے امر کے باطل کرنے مین فَحَشَرَ پس جمع کیا اپنے آدمیون کو جو که اوسکے فرمانبردار تھے فَنَادٰی پس آواز دی اونکو فَقَالَ پس کہا که اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی
مین ہون پروردگار تمہارا که بہت بلند اور بزرگ زیاده ہون دوسرے معبودون سے که جو میری صورت کی تمنے بت بنائے ہین اسواسطے که مین جسکو چاہتا ہون ضرر پہونچا سکتا ہون اور مجھکو کوئی ضرر
نہین پہونچا سکتا ہے پس کوئی خدا مجھسے زیاده بلند نہوگا اور کہتے ہین که فرعون نے جسوقت اژدہا کو دیکھا تو اپنی قوم مین پناه لایا اور کہا انا ربکم الاعلی مجھکو اس اژدہا سے بچاؤ لیکن ایسی حالت
اوسکی قوم کے آدمی سمجھ گئے که جو شخص که اژدہا سے خوف کرتا ہے وه اپنے مثل کے آدمیون سے فریاد کرتا ہے وه خدا کیونکر ہوگا اور بعضے کہتے ہین که جسوقت فرعون نے موسی کے معجزے دیکھے تو الزام
کہایا اور چاہا که عاجزی اوسکی قوم پر ظاہر نہو اسواسطے ایک حیله کھڑا کیا اور کہا که اگر بالفرض میرے سوائے کوئی اور بھی خدا ہے جیسے که گمان موسی کا ہے لیکن مین اوس سے زیاده بلند ہون اسواسطے
که رسول اوسکا موسی ہے که ہمیشه بھوکا اور ننگا رہتا ہے اور ایک ٹوپی اوسکے سر پر ہے اور ایک لاٹھی اوسکے ہاتھه مین ہے اور جوتیان اوسکے پاؤن مین ہین اور پیدل ہی چلتا ہے نه کوئی گھوڑا رکھتا ہے
نه اوسکے پاس کوئی غلام ہے اور نه کوئی نوکر ہے اور میرے رسول ریشمی لباس پہنے ہوئے ہین اور بڑے دبدبه اور شوکت سے گھوڑون پر سوار ہوتے ہین اور چاندی اور سونے مین غرق ہین اور بڑے
مالدار ہین اور خادم اور نوکر اور چاکر بہت سے رکھتے ہین پس نہین ہے رتبه میرا اور موسی کے خدا کا دریافت کرنا چاہئے اور مین بیشک اوس سے زیاده عزت رکھتا ہون فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پس
پکڑا اوس فرعون کو خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ عذاب آخرت مین که وه جلانا ہے وَالْاُوْلٰی ؀ اور عذاب دنیا مین که وه غرق کرنا ہے اور نکال مصدر موکد ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی
نکله الله نکال الآخرة ہے اور نکال تنکیل کے معنے مین ہے اور ابن عباس سے اسکے معنے مین روایت ہے که دو کلمه کے سرزد ہونے سے اوسکو عذاب کیا کلمة الاخری تو انا ربکم الاعلی ہے
اور کلمه اولی ما علمت لکم من اله غیری اور حضرت امام محمد باقر علیه السلام نے فرمایا ہے که درمیان کہنے ان دو کلمون کے چالیس برس کا فاصله تھا اور بعضے بیس سال کہتے ہین اور اہل عبا سے
روایت بیان کرتے ہین که موسی نے مناجات کی که اے پروردگار میرے تو نے فرعون کو چالیس برس تک مہلت دی یہانتک که اوسنے انا ربکم الاعلی کہا اور تیرے رسولون کو اوسنے جھٹلایا
حقتعالے نے وحی کی که وه خلق نیک رکھتا تھا اور لوگون کی حاجتین روا کرتا تھا اور اپنی درگاه سے اونکو منع نہین کرتا تھا پس مینے چاہا که اوسکا بدلا اوسکو ہمین دنیا مین عطا کرون اسسبب
سے مینے اوسکو مہلت دی تا که دنیا کی فائده سے محظوظ ہو اور فرماتا ہے خدا که اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کے بیچ اوسکے یعنے فرعون کے عذاب کرنے مین لَعِبْرَةً البته نصیحت ہے لِّمَنْ يَّخْشٰی ؀ واسطے اوس شخص کے
که خوف کرے اور نافرمانی سے خوف کرکے فرمانبرداری کو اختیار کرے اور اب خدا تعالے واسطے جھٹلانیوالون قیامت کے اپنی قدرت کو بیان کرتا ہے که ءَاَنْتُمْ کیا تم اپنے انکار کرنیوالے
حشر اور دوباره زنده ہونیکے اَشَدُّ زیاده سخت ہو خَلْقًا باعتبار پیدائش کے اَمِ السَّمَآءُ یا آسمان که اسقدر بڑا ہے اور وه زیاده سخت ہے اور تم جانتے ہو که آسمان خدا کا پیدا کیا ہوا ہے
پس کیونکر قادر نہوگا دوسری بار تمکو پیدا کرے اور اب آسمان کے پیدا کرنیکی کیفیت کو بیان کرتا ہے که بَنٰىهَا بنایا اوسکو اسطرح پر که رَفَعَ سَمْكَهَا بلند کیا چھت اوسکی کو که زمین
سے پانسو برس کی راه اونچی ہے فَسَوّٰىهَا پس درست اور برابر کیا اوسکو که کسی طرح کا خلل اور تفاوت اوسمین نہین ہے اور ستارون سے اوسکو آراسته کیا وَاَغْطَشَ اور تاریک کیا
لَيْلَهَا رات اوسکی کو وَاَخْرَجَ اور باہر نکالا ضُحٰىهَا روشنی آفتاب اوسکے کو اور مراد اوس سے دن ہے اور رات کو اور دن کو آسمان کیطرف اسواسطے منسوب کیا ہے که اونکا پیدا ہونا اوسکی
حرکت سے ہے اسواسطے که رات آفتاب کے غروب سے ہوتی ہے اور دن اوسکے طلوع سے ہوتا ہے اور وه فلک کی حرکت سے تعلق رکھتی ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو بعد اوسکے یعنے بعد پیدا کرنے آسمان کے
دَحٰىهَا بچھایا اوسکو پانی پر اسواسطے آلہ خلایق کا ہو اور بعضے علما کہتے ہین که پیدا کیا ہے زمین کو پہلے آسمان سے اور بچھایا ہے اوسکو بعد اوسکے اور روایتین بھی آیا ہے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا

تحقیق نکالا اوس زمین سے پانی اور زمین کے کو کہ چشمے اوسمین جاری کیے اور فرج سے پہلے قد کا لفظ مقدر ہے سو سطے حرف عطف کا اوسپر نہین آیا اور کہتے ہین کہ یہ حال
واقع ہوئی ہے وَمَرْعَاهَا اور نکالا چرگاہ اوسکی یعنی گہاس اوسکی وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا اور پہاڑ ونکو مضبوط اور پایدار کیا اونکو اور جبال اور ایسی ہی پہلے ہے الارض یہ دونو مفعول فعل مضمر
ہین کہ تفسیر کرتا ہے اوس فعل کی مابعد معمول کا اور خدا تعالے نے زمین کو بچہایا ہے اور پہاڑ ونکو مضبوط کیا ہے اور چراگاہ کو اور چشمونکو ظاہر کیا ہے مَتَاعًا لَّكُمْ واسطی فائدہ تمہارے وَلِأَنْعَامِكُمْ
واسطے فائدہ چوپاؤن تمہارے اور متاعا مفعول له واقع ہوا ہے اور حق تعالے نے قیامت کے صحیح اور ثابت ہو جانے پر یہہ دلیل بیان کی ہے اور اب قیامت کا ذکر کرتا ہے کہتا ہے فَإِذَا جَاءَتِ
الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ پس جسوقت کہ آئی بلا بڑی کہ وہ قیامت ہے اور سب بلاؤن پر غالب ہے کہ کوئی بلا اوسکی برابر نہین ہے پس وہ واقع ہوگی يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ جس دن کہ یاد کرے آدمی مَا سَعَىٰ جو کچہ
کوشش کی ہے یعنے جو عمل کہ اوسنے دنیا مین کیے تہے وہ اوسکو سب یاد آجاینگے جسوقت نامہ اعمال اوسکو دیا جائیگا اور سب آدمی اوس وقت حسرت اور افسوس کرینگے بدکار تو اسواسطے کہ عمل
نیک کیون نکیے اور نیک آدمی اسواسطے کہ اعمال نیک زیادہ کیون نہ کیے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ اور ظاہر کیا جائیگا دوزخ لِمَن يَرَىٰ واسطے اوس شخص کے کہ دیکہی یعنے ایسا ظاہر ہوگا کہ جو دیکہہ سکتا ہے
وہ اوسکو دیکہیگا اور میدان حشر مین جمع کرکے سب کا حساب لیا جائیگا اور موافق عمل کے ہر ایک کو جزا ملیگی فَأَمَّا مَن طَغَىٰ پس لیکن جو شخص کہ حد سے گزرا ہے اور ایمان کو اوسنے چہوڑ دیا
وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا اور اختیار کیا ہے اوسنے زندگانی دنیا کو آخرت پر کہ اس سبب سے آخرت کیواسطے کوئی عمل نکیا عبادت اور اخلاق نیک کو اختیار کرکے فَإِنَّ الْجَحِيمَ پس تحقیق دوزخ هِيَ
الْمَأْوَىٰ وہ جگہہ رہنے کی ہے اوس شخص کے واسطے اور الف لام اوسمین قائم مقام مضاف الیہ ہے اور تقدیر اوسکی ہے ماواہ یعنے وہ دوزخ جگہہ اوس حد سے گزرنیوالے کی ہے وَأَمَّا مَنْ خَافَ
اور لیکن جو شخص کہ خوف کرے مَقَامَ رَبِّهِ کہڑے ہونے نزدیک پروردگار اپنے کو یعنی مقام عتاب پروردگار اپنے سے ڈرے اور اس سبب سے اعمال نیک بجا لایا ہو اور گناہون سے پرہیز
کیا ہو وَنَهَى النَّفْسَ اور منع کیا ہو نفس کو عَنِ الْهَوَىٰ خواہش حرام سے اور نالایق کاموسے تو فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ پس تحقیق بہشت وہ جگہہ رہنے کی ہے اوسکے واسطے اور کہتے
ہین کہ یہہ آیت اوس شخص کی شان مین ہے کہ جو تنہائی مین ارادہ گناہ کرنیکا کرے اور اوس گناہ کے کرنے پر قادر ہو لیکن اوسوقت خدا سے خوف کرکے اوس گناہ کو ترک کرے اور حضرت صادق
نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جانتا ہے کہ خدا اوسکو دیکہتا ہے اور اوسکے کہنے کو سُنتا ہے اور جو کچہہ وہ عمل کرتا ہے اوسکو جانتا ہے خواہ عمل نیک ہو خواہ عمل بد ہو اور یہہ امر اوسکو عمل بد کے
کرنے سے مانع ہو پس وہ شخص وہ ہے کہ ڈرا ہے مقام عتاب پروردگار اپنے سے اور منع کیا ہے نفس کو اوسنے خواہش حرام سے اور اب اپنے حبیب کی طرف خطاب کرتا ہے کہتا ہے يَسْأَلُونَكَ پوچہتے ہین
تجہسے اے محمد صلعم عَنِ السَّاعَةِ قیامت سے کہ أَيَّانَ مُرْسَاهَا کب ہے قائم ہونا اوسکا یعنی کسوقت مین خدا قیامت کو قائم کریگا فِيمَ أَنتَ بیچ کس چیز کے تو ہے مِن ذِكْرَاهَا
یاد کرنے اوسکے سے واسطے اونکے اور بیان کرنے اوسکی وقت سے واسطے اونکے یعنی تو اوسکے وقت کو نہین جانتا ہے اور علم اوسکا خدا ہی سے تعلق رکہتا ہے إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا طرف
پروردگار تیرے کی ہے مقام نہایت علم اوسکا اور دوسرے لفظ علم کی طرف تیرا اوسکی نہین ہے کہ سوای خدا کی اوسکو کوئی نہین جانتا ہے اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ لوگ تجہسے قیامت کے
وقت کو پوچہتے ہین اور تو بسبب حرص ہونیکے جواب دینے مین بار بار ذکر اوسکا کرتا ہے اور حال یہہ ہے کہ علم اوسکا تیرے ساتہہ ہی خصوصیت رکہتا ہے اور مناسب نہین ہے کہ مین اوسپر
کسیکو مطلع کرون إِنَّمَا أَنتَ سوای اسکے نہین کہ تو مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ڈرانیوالا ہے اوس شخص کو کہ خوف کرے اوس قیامت سے یعنی تو اسواسطے پیغمبر ہو کر لوگون کے پاس نہین گیا ہے
کہ اونکو قیامت کے وقت سے مطلع کرے کہ اسمین کچہہ فائدہ اونکی واسطے نہین ہے بلکہ تو اسواسطے بہیجا گیا ہے کہ اونکو اوسکی سختیون اور ہولون سے ڈراوی تاکہ وہ اوس سے خوف
کرکے اعمال نیک بجا لائین کہ اونکی واسطے فائدہ ہو اور اوسکی سختیون سے محفوظ رہین اور ابو جعفر نے منذر کو تنوین سے پڑہا ہے بغیر اضافت اور خدا فرماتا ہے اپنے حبیب سے کہ
كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ کفار يَوْمَ يَرَوْنَهَا جس دن کہ دیکہینگے اوس قیامت کو کہ جسکے آنے سے ہراس نہین کرتے ہین تو جانینگے کہ لَمْ يَلْبَثُوا نہین دیر کی تہی اونہونے دنیا مین إِلَّا عَشِيَّةً مگر شام کو
أَوْ ضُحَاهَا یا چاشت کو اوسکے کہ وہ ایک پہر دن چڑہنیکا وقت ہے یعنے قیامت کے دن کے ہول سے اپنی زندگانی کی مدت کو بہول جاینگے اور جانینگے کہ نہین رہے ہین دنیا مین
مگر ایک شام یا ایک چاشت کے موافق اور اضافت ضحی کی عشیہ کیطرف اسواسطے ہوئی ہے کہ دونو ایک روز کے ہین اور تاکہ دلالت کرے وہ اس امر پر کہ وہ جانینگے کہ دنیا مین ایک دن
کامل ہی دنیا مین نہین رہے ہین بلکہ ایک ساعت رہے ہین کہ وہ وقت شام ہے یا وقت چاشت ہے

سورة العبس

اور اس سورہ کو سورہ سفرہ بہی کہتے ہین اور آیتین اسمین بیالیس ہین
اور یہہ سورہ مکی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ عبس و تولی اور سورہ اذا الشمس کورت کو پڑہے تو وہ بہشت مین درمیان عدن کے ہوگا اور اوسکی
عنایت کے سایہ مین ہمیشہ رہیگا اور اوسکی درگاہ کے مقربون مین سے ہوگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ لوگ کہتے ہین کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم کہ اندہے تہے رسولخدا کے پاس کچہہ پوچہنے
آئے اور اوسوقت رسولخدا صلعم کے پاس اشراف قریش کے مثل ابو جہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب اور ولید بن مغیرہ اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور برادر اوسکا شیبہ
بن ربیعہ اور سوا اونکے حاضر تہے اور وہ حضرت اونکی مسلمان ہو جانیکی امید پر اونسے مشورہ کر رہے تہے اور رغبت جو اونکی مسلمان ہو جانیکی طرف بہت تہی تو اونکی طرف
بالکل متوجہ ہو رہے تہے اور اونکو اسلام کیطرف بلاتے تہے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو معلوم نہتا کہ وہ حضرت لوگونکی ہدایت کرنے مین مشغول ہین اوسنے آنحضرت سے عرض کیا

سورة العبس

جو کچھ تمکو خدا نے سکھلایا ہی وہ میرے روبرو پڑہو اور مجھکو سکھلاؤ اور رسول خدا نے اس سبب سے کہ عبداللہ نے اونکا قطع کلام کیا اور اس جہت سے کہ ایسا نہو کہ اشراف قریش کے کہنے لگین
کہ اسکی پیروی کرنیوالے کمرو اور سفلہ اور فقرا ہین اوس سے کراہیت کرکے روی مبارک اوسکی طرف سے پہیر لیا جبرئیل امین خدا کی طرف سے یہہ آیت لائے عَبَسَ ترش روئی کی
وَتَوَلّٰیٓ اور منہ پہیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی اس سے کہ آیا اوسکے پاس اندہا کہ وہ عبداللہ ابن ام مکتوم ہے وَمَا یُدْرِیْكَ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو حال اوسکا یعنے کیا جانے تو
لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰٓی شاید کہ وہ پاک ہووے گناہون سے بسبب تعلیم کے اور ظاہر کرنے احکام خدا کی اَوْ یَذَّكَّرُ یا نصیحت پکڑے کلام حق کو سنکر فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی پس نفع بخشی اسکو
نصیحت دینا پس تو کسواسطے اوس سے منہ پہیر لیتا ہے اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی لیکن جو شخص کہ بے پروا اور تونگر ہے فَاَنْتَ لَهٗ پس تو واسطے اوسکے تَصَدّٰی متوجہ ہوتا ہے
اور پیش آتا ہے وَمَا عَلَیْكَ اور نہین ہے اوپر تیرے کوئی گناہ اَلَّا یَزَّكّٰی اس سے کہ نہ پاکیزہ ہووے وہ اندہا کہ وہ ایمان نہ لاوے وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ اور لیکن جو شخص کہ آیا تیرے پاس
کہ وہ یَسْعٰی دوڑتا ہی علم کی طلب مین یعنی عبداللہ بن ام مکتوم وَهُوَ یَخْشٰی اور وہ ڈرتا ہے خدا سے یا کفار کی اذیت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی پس تو اوس سے غافل ہوتا ہے
یعنے منہ پہیرتا ہے تو اوس سے اور کہتی ہین کہ جبرئیل ان آیتون کو پڑہتے تہی اور رنگ مبارک حضرت کے چہرہ کا متغیر ہوتا تہا اور بدلتا تہا اور کہتی ہین کہ بعد اسکے حضرت ہمیشہ رویا کرتی
اور نزدیک تہا کہ دیوارون مین اپنے سر مبارک کو مارین اور کہتی ہین کہ بعد اسکے رسول خدا صلعم عبداللہ ابن ام مکتوم کی پیچھی روانہ ہوئے اور اوسکو مسجد مین لاکر اپنی چادر پر
بٹہلایا اور اوسکی بہت تعظیم کی اور بہت مہربانی اوسپر فرمائی اور جسوقت اوسکو کہیں دیکہتی تو فرماتی کہ مرحبا ای وہ شخص کہ عتاب کیا ہے خدا نے مجھپر تیرے سبب سے کیا تیری کوئی حاجت ہے
اور دوبار اوسکو اپنی طرف سے مدینہ مین خلیفہ اپنا کیا جسوقت جہاد کو تشریف لیگئی اور بعد اوسکی حضرت نے کبہی ترش روئی کسیکے ساتہہ نکی یہہ مضمون مخالفین کی تفسیرون کا ہی اور یہہ بالکل
مخالف ہے تعظیم اور داب نبوت کی اور یہہ آیت ہرگز دلالت نہین کرتی ہی کہ مراد اوس آدمی ترش روی کرنیوالے سے رسول خدا ہین اور ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ تو اونکی شان
مین فرماوے کہ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور وہ ترشروئی کرین اور منہ پہیرلیوین اور ایسا کوئی پیغمبر نہین گذرا ہی کہ فقیرون سے تو منہ پہیرے اور دولتمندون کیطرف متوجہ ہووے پس حضرت کہ سید المرسلین اور افضل النبیین ہین
وہ کیونکر ایسی کج خلقی فقیرون سے اور اہل مال کیطرف رغبت کرینگے اور حضرت نے فرمایا ہی کہ مین اسواسطے آیا ہون تا کہ اخلاق کو تمام کردون پس جسوقت کہ حضرت کا پیغمبر ہونا اسواسطے ہی تو اوسکے
خلاف کیونکر کرینگے یہہ مضمون تراشا ہوا لوگونکا سراسر مخالف ہے حضرت کے چلن کے بلکہ حضرت کے غلامون کے چلن کے مخالف ہے اور حضرت کے اخلاق کی روایتین پہلی اس سے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کی
تفسیر مین گذر گئی ہین پس معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ سی ترشروئی کرنیوالا حضرت کے غیر تہا چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی ہی بنی امیہ مین سے ایک شخص کے حق
مین کہ وہ رسول خدا صلعم کے پاس بیٹہا تہا اور عبداللہ ابن ام مکتوم آیا اور حضرت کے پاس بیٹہا اور اوس شخص نے عبداللہ سی نفرت کی اور ترشروئی کرکے اوسکی طرف سے منہ پہیر لیا خدا تعالیٰ
نے یہہ آیت نازل کی اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ وہ عثمان تہا کہ جسکے حق مین یہہ آیتین نازل ہوئی ہین اور جسکے سبب سے نازل ہوئی ہین وہ عبداللہ ابن ام مکتوم ہے اور وہ مؤذن
رسول خدا کا تہا اور اندہا تہا ایک روز رسول خدا کی پاس آیا اور حضرت کے پاس صحابہ حضرت کے بیٹہے تہے اور وہان عثمان بہی بیٹہے تہی رسول خدا نے عبداللہ کو عثمان پر مقدم کرکے بٹہایا عثمان نے
عبداللہ کی طرف سے ترشروئی کی اور منہ پہیر لیا خدا تعالیٰ نے اوسکی حق مین یہہ آیتین نازل کین اور اگر پہلی روایت کو فرض کیا جاوے تو اوس سے بہی خطا حضرت کی اور گناہ حضرت کا ثابت نہین ہوتا ہے اسواسطے
کہ حضرت کا منہ پہیر لینا اس جہت سی تہا کہ عبداللہ نے کلام کو حضرت کی قطع کیا تہا اور اوسنے اسمین کچہہ تامل اور صبر نکیا کہ شاید حضرت کسیکی طرف مشغول ہون اور موقع حضرت سے کلام کرنیکا نہو
اور اوسکی بیخبری کی جہت سے حضرت نے ہرگز منہ نہین پہیرا تہا اور ترشروئی جو حضرت نے کی اسکا کچہہ گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اندہے کے ساتہہ ترشروئی اور کشادہ روئی دونو برابر ہین کَلَّا نہین نہین
یعنے نہ ایسا ہی کہ ترشروئی کرنی چاہی اور منہ پہیر لینا چاہیے اِنَّهَا تحقیق کہ وہ آیتین قرآن کی تَذْكِرَةٌ نصیحت ہین خلقت کے واسطے جو کوئی چاہے رسول خدا سی اونکو سنے اور اونسی نصیحت
پکڑے اور اونپر عمل کرے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو شخص چاہی یاد کرے اور حفظ کرے اسکو سنکر اور جو کوئی رسول خدا پاس اسواسطے آئی اوس سے ترشروئی نکرنی چاہئیے اور ضمیر ذکرہ کی قرآن کیطرف
پہرتی ہے اور وہ آیتین یا قرآن لکہی ہوئی اور ثابت ہین فِیْ صُحُفٍ بیچ صحیفونکی جو کہ لوح محفوظ مین ہین یا پہلے انبیاء کی صحیفون مین مُّكَرَّمَةٍ کہ بزرگ کئے گئے ہین وہ صحیفے نزدیک
خدا کی مَّرْفُوْعَةٍ بلند قدر کئے گئے ہین یا یہہ کہ اٹہائے گئے ہین ساتوین آسمان پر مُّطَهَّرَةٍ پاک کئے گئے ہین نجاستون سے اور شیاطین کی آلودگیون سے اسواسطے کہ نہین چہوتے ہین اونکو
مگر ہاتہہ پاکون کے کہ وہ ملائکہ ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ساتہہ ہاتہہ لکہنے والون کے یعنے ملائکہ اونکو لکہتے ہین یا خدا کا پیغام پہونچانیوالے رسولون پر کہ وہ بہی ملائکہ ہین اوسکو لکہتے
ہین اور کہتے ہین کہ مراد اس سے قاری قرآن کے ہین کہ جو اوسکو پڑہتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ حافظ قرآن کے ہین
جو کہ اوسپر عمل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے اصحاب رسول خدا ہین كِرَامٍ بزرگ ہین لکہنے والے اوسکی کہ وہ ملائکہ ہین یا انبیاء اور ائمہ ہدی ہین بَرَرَةٍ نیک اور
متقی ہین وہ لکہنے والے اوسکے اوب خدا اوسکے جہٹلانیوالونکا حال بیان کرتا ہی کہ قُتِلَ الْاِنْسَانُ ہلاک کیا جاوے اور رحمت خدا سے دور کیا جاوے آدمی کافر مَآ اَكْفَرَهٗ کیا کافر ہے وہ یہہ فعل
تعجب ہے اور مراد آدمی سے امیہ بن خلف ہے اور تعجب اوسکی زیادتی کفر مین ہے یعنے کس چیز نے کافر کیا اوسکو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے عتبہ بن ابی لہب ہے یعنے کونسی چیز اوسکی کفر کی جاننے والی ہوئی اور

اوسکو کافر کیا اور وہ ہرگز نظر نہیں کرتا ہے سمین کہ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے پیدا کیا ہے اوسکو خدا نے یہہ حقارت اوسکی ہے جو کہ خدا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مِنْ نُّطْفَةٍ نطفہ سے
یعنے اب اندک منی سے خَلَقَهٗ پیدا کیا ہے اوسکو فَقَدَّرَهٗ پس اندازہ کیا اوسکو کہ اوسکی اعضا اور صورت اور ہیئت بنائی اور اوسکو حواس بخشے ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پہر راستہ آسان کیا اوسکا شکم سے
باہر نکلنے کو کہ نکلنے کے مقام کو الہام کیا وہ کشادہ ہوگیا اور اولٹا کر کے اوسکو باہر نکالا سر کیطرف سے اور نصب سبیل کا فعل مقدر کے جہت سے ہی کہ جسکی تفسیر یسّرہ ہی اور بعد پیدا ہونیکی اوسکو پرورش کیا یہانتک کہ
جوان ہوا اور راستہ خیر اور شر کا اوسکو بتلایا پس ایمان نلایا وہ اپنی جہالت سے اور یا یہہ کہ انسان عام کے واسطے یہہ آیت ہے یعنے راستہ ہدایت کا آسان کیا اوسکی واسطے پس وہ انسان یا تو ایمان لایا بعد ہدایت کے
یا کافر رہا اپنی جہالت سے ثُمَّ اَمَاتَهٗ پہر موت دی اوسکو بعد گذر جانے عمر کے فَاَقْبَرَهٗ پس قبر مین رکہا اوسکو ثُمَّ اِذَا شَآءَ پہر جسوقت کہ چاہیگا خدا اَنْشَرَهٗ زندہ کریگا اوسکو کہ وقت اوسکا خدا ایتعالی
کی مشیت کی متعلق ہے اور مار ڈالنا بہی نعمتون مین سے ہے کہ جسکے بعد حیات ابدی اور پانا لذتون کا ہی اور قبر مین رکہنے سے حفاظت سی درندون کے بخلاف اور حیوانات کے كَلَّا نہین نہین یعنے
نہ ایسا ہے کہ قیامت کا اور خدا کی نعمتوں کا منکر ہو کہ دنیا مین دی ہین انکار کرنا چاہئے اور یا کلا بمعنی حقا ہی یعنی حقا کہ آدمی لَمَّا يَقْضِ نہین ادا کیا ہی مَآ اَمَرَهٗ جو کچھہ کہ حکم کیا ہے خدا نے اوسکو کہ آدمی
خدا ایتعالی کی حقوق کے عہد سے جیسا کہ چاہئے باہر نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ آدمی تقصیر سے خالی نہین ہے اور اب خدا ایتعالی اوس نعمت کا ذکر کرتا ہی کہ آدمی اپنی زندگی مین ہمیشہ جسکا محتاج ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہئے کہ نظر کرے آدمی عبرت کی آنکہہ سے اِلٰى طَعَامِهٖٓ طرف کہانے اپنے کے اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا تحقیق ہمنے گرایا پانیکو ابر سے گرانا قطرہ قطرہ کر کے کہ کسیکو صدمہ اوسکا نہ پہنچے
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ پہر پہاڑا ہمنے زمین کو شَقًّا پہاڑنا روئیدگیون سے اور گہانسون سے فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا پس اگایا ہمنے بیچ اوس زمین کے حَبًّا دانہ کو اناج کی کہ جسکو آدمی کہاتے ہین مثل گندم
اور جو کی وَّعِنَبًا اور درخت انگور کو وَّقَضْبًا اور ترکاری کو وَّزَيْتُوْنًا اور درخت زیتون کو وَّنَخْلًا اور کہجور کے درخت کو وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا اور باغ گنجے کہ جسمین درخت کثرت سے
اوسمین لگے ہون وَّفَاكِهَةً اور میوے کو وَّاَبًّا اور چارہ کو تفسیر کشاف مین لکہا ہی کہ ابوبکر سے اب کے معنے پوچہے گئے تو کہا کہ کونسا آسمان مین پر سایہ ڈالے اور کونسی زمین مجہکو اوٹہاوے جسوقت کہ کہون
کتاب خدا مین وہ بات کہ جسکا مجہکو علم نہو لیکن فاکہہ اوسکے تو معنی کو مین جانتا ہون اور اب کو نہین جانتا اور انس روایت کرتا ہے کہ عمر سے اب کے معنے پوچہہ کہا کہ کل آیت کے
معنے جانتا ہون لیکن اب کے معنی نہین جانتا اور اکثر کے نزدیک معنی اب کے چراگاہ کی ہین اور بعضے میوہ خشک کو کہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ خدا ایتعالی فرماتا ہے کہ یہہ چیزین ہمنے جو تمہارے واسطے
پیدا کی ہین مَتَاعًا لَّكُمْ واسطے فائدہ تمہارے کے ہین متاعا مفعول لہ واقع ہوا ہے یعنے واسطے فائدہ تمہاری کے وَلِاَنْعَامِكُمْ اور واسطے چوپاؤن تمہارے کے ہین یہہ چیزین اسواسطے کہ
بعضے تو اون مین سے آدمیونکا کہانا ہے اور بعضے چارہ چوپاؤن کا اور اب بعد ذکر اون نعمتون کی جو کہ دلالت کرتی ہین خدا کی وجود پر اور اوسکی قدرت پر ہر چیز کے کرنی کے
واسطے کہ اونمین سے ایک قیامت بہی ہے پس قیامت کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ پس جسوقت کہ آئی کان بہوڑنیوالی کہ وہ قیامت ہے اور کان بہوڑنیوالی اسواسطے ہی وہ
کہ اوس روز صور پہونکا جائیگا جس سے کان لوگون کے بہوٹ جاوینگے ایسی سخت آواز اوسکی ہوگی اور مراد اس سے صور دوسرا ہی اور جواب شرط کا محذوف ہے یعنی جسوقت آئیگی وہ
تو دیکہو گے تم ہولون اور سختیون کو يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ جسدن کہ بہاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ بہائی اپنی سے باوجود الفت اور مہربانی کی وَاُمِّهٖ اور مان اپنی سی باوجود کثرت حقوق
کے کہ اوسپر مان کے حقوق ہین اور اوسکو پرورش کیا ہے وَاَبِيْهِ اور باپ اپنی سے باوجود کثرت شفقت اور محبت کے کہ جو اوس سے دیکہی ہے وَصَاحِبَتِهٖ اور زوجہ اپنی سی کہ جو ہمیشہ اوسکی
مونس وغمخوار رہی ہے وَبَنِيْهِ اور بیٹون اپنے سی باوجود نہایت شفقت کے ؎ ہونیکا جبکہ صور سرافیل نامدار ؎ اوسوقت ای مجبو قیامت ہو آشکار ؎ زندہ کوئی رہیگا نہ باقی
جہان مین ؎ ہر شخص کو فنا ہی بجز ذات کردگار ؎ لرزہ ہو اس زمین کو ایسا کہ الحذر ؎ اور یون اوڑین پہاڑ کہ جیسے اوڑے غبار ؎ شمس و قمر سیاہ ہون اور گر پڑین نجوم ؎
اور آسمان ٹکڑے ہون پہٹکر کئی ہزار ؎ یہہ ذکر پہلے صور کا ہی تہی جو سنا ؎ شدت سے جسکے زیر و زبر ہوئین کوہسار ؎ اور بعد اوسکے صور وہ پہونکیگا دوسرا ؎ مرنیکی بعد زندہ ہو ہر ایک جاندار
؎ باہر نکلکے قبر سے دوڑیگا ناگہان ؎ میدان حشرگاہ کو ہر نیک و بد شعار ؎ ہونینگے سب برہنہ نہ کچہہ سایہ ہوئیگا ؎ گرمی سی آفتاب کے دل کو نہو قرار ؎ وہ دن ہی ترش اور نہایت اداس
؎ ہولون اور سختیون سے بر ہے وہ نہار ؎ ہوگی خبر کسیکو کسیکی نہ ہول سے ؎ کام آئیگا کسیکے نہ اوسدن عزیز دیار ؎ بہاگیگا بہائی بہائی سی اور باپ پسر ؎ زوجہ سے دیکہیگا ہر ایک فرار
؎ مان کی خبر پسر کو نہ ہوگی نہ باپ کی ؎ ہر ایک کو اپنی جان کا ہو رنج بار بار ؎ اوسدن کی سختیون سی بہت خوف ہے مجہے ؎ کیا جانئے کہ کیسی مصیبت مین ہو گذار ؎ صدقہ رسول پاک
کی عترت کا ایخدا ؎ اوسدن مجہی علی کے محبون مین کر شمار ؎ اور کہتے ہین کہ ہو سکے ہر ایک اپنے یگانہ سی بہاگیگا کہ اپنی حال مین مشغول ہوگا اور یا اسواسطے کہ جانتا ہوگا کہ یہہ مجہکو کچہہ
نفع نہ پہنچا سکیگا اور بعضے کہتے ہین کہ اس خوف سی بہاگیگا کہ مبادا اوسکے حق مین تقصیر کی ہے یہہ مجہسے اوسکا مطالبہ نکرے مثلا بہائی کہیگا کہ کسواسطے تو نے بہہ مال مین میری مدد
نکی اور والدین پسر کو کہین کہ تونے ہمارے ساتہہ نیکی کرنے مین قصور کیون کیا اور زوجہ کہے کہ کہانا حرام تو نے مجہکو کیون کہلایا اور میرے حق واجب کی تونے رعایت کیون نکی اور اولاد اپنی باپ کو
کہین کہ تونے ہمکو کسواسطے تعلیم اور ہدایت نکی اور بعضے کہتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ ہر مومن اپنے یگانون کافر سے بہاگے اور اونکی طرف توجہ نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ ہابیل اپنے بہائی قابیل سے بہاگیگا اور نبی
باپ اور مان سے ابراہیم بہاگیگا وہ باپ تہا اور مان کہ جنہون نے پرورش کیا تہا اور اس سبب سے ہے وہ اونکو باپ اور مان کہتے ہین نہ باپ اور مان حقیقی اور لوط اپنی زوجہ سے بہاگین گے

اور نوح اپنی زوجہ اور بیٹے سے بہاگینگے لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ واسطے ہر مرد کی انمین سے یَوْمَئِذٍ اوس روز شَأْنٌ يُغْنِيهِ ایک شان ہی کہ مشغول رکھیگا اوسکو اور سبب
گرفتاری اپنی نفس کے دوسرے آدمیونکی طرف بالکل توجہ اوسکی نہو گی اور سودہ زوجہ رسول خدا صلعم روایت کرتی ہین کہ حضرت نے فرمایا قیامت روز لوگونکو برہنہ بدن
اور ننگی پاؤن میدان حشر مین جمع کرینگے بغیر ختنہ کئی ہوے اور پسینا بطریق لگام اونکی دہن مین جاکر کانون تک پہونچیگا سودہ کہتی ہین کہ مینے کہا کہ یا رسول خدا بعض
آدمی بعضوں کو برہنہ دیکھیگا بڑی رسوائی ہوگی اور ہر ایک کے ستر پر دوسرے کی نظر پڑیگی فرمایا کہ سب آدمی اپنی اپنی حال مین گرفتار اور مشغول ہونگے کسیکو دوسرے کے حال کی خبر
نہو گی اور یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ کتنی ہی منہ ہونگے اوس روز مُّسْفِرَةٌ روشن چمکنے والے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ہنسنے والے خوش
ہوے سبب خلاصی کے آتش جہنم اور سبب داخل ہونے کے بہشت کی اور دیکھنی باغون اور محلون اور حور و غلمان اور نہرونکے اور وہ لوگ مومنین خدا کی فرمانبردار ہونگے اور وجوہ کا مضاف محذوف ہی یعنی
صاحب وجوہ کے ہنسنے والے اور خوش ہونیوالے ہونگے وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ اور کتنی ہی منہ ہونگے اوس روز عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اوپر اونکی غبار ہوگا تَرْهَقُهَا کہ ڈہانکیگی اونکو قَتَرَةٌ تاریکی اور سیاہی
بسبب آتش دوزخ کو اور طرح طرح کے عذاب کو دیکھینگے أُولَٰئِكَ یہہ گروہ جنکے منہ گرد آلود اور سیاہ ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ وہی کفر کرنیوالی الْفَجَرَةُ بدکار نابکار مین اور کہتی ہین کہ منہ
مومنین کے وضو کی علامت سے روشن ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ نماز شب کے پڑہنے سے روشن ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ جن لوگونکے راہ خدا مین جہاد کیا ہے اور جہاد مین گرد اونکی چہرہ پر
پڑی ہے اوس روز اونکی منہ روشن ہونگے اور جو لوگ کہ دنیا مین نعمت و ناز مین زندگانی کرتے تھے اور جہاد مین نہ گئے اور اپنی چہرونکو اونہون نے جہاد کے گرد سے محفوظ رکھا اونکے
منہ اونکی گرد آلود ہونگے

سورۃ التکویر

اور اس سورہ کو سورۃ التکویر بھی کہتے ہین اور مکہ مین یہہ سورہ نازل ہوا ہی اور اسمین اونتیس ۲۹ آیتین ہین اور ثواب اسکی پڑہنے کا پہلی سے
سورہ عبس مین گزر گیا ہی اور ابوبکر سے روایت کی ہے کہ مینے رسول خدا سے عرض کی کہ یا رسول خدا حضرت بہت جلدی بوڑہے ہوگئی ہین فرمایا کہ مجھکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات
اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑہا کردیا ہی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت کہ آفتاب لپیٹا جاے یعنی اوسکی روشنی لپیٹی جاکر دور
کردی جاے اور نکال لیوے اور وہ سیاہ باقی رہجاے اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کورت معرب ہے یعنی گور کہ فارسی کا لفظ ہی اوس سے اوسکو بنایا ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ جسوقت آفتاب کو لیا جاے
وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ اور جسوقت کہ ستارے دہندلے ہو جائینگے اور روشنی اونکی جاتی رہے اور کہتی ہین کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستارونکو دوزخ مین ڈالدینگی تاکہ اونکی پوجنے والے جانین کہ معبود
ہونیکا استحقاق نہین رکہتی تھے وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جسوقت کہ پہاڑ روانہ کیے جائین جڑ سے اوکہاڑ کر اور مثل غبار کے چورا چورا کرکے ہوا مین اوڑائی جائین وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور
جسوقت کہ دس مہینے کی حاملہ اونٹنیان چہوڑی جائین یعنی بسبب گرفتاری نفس کے کوئی آدمی پروا اونکی نکرے کہ یہہ قریب جننے کے پہونچی ہین بلکہ سب اپنی اپنی حال مین مشغول ہونگے وَإِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ اور جسوقت کہ جنگلی جانور اکٹھی کیے جائین ایک جگہہ اور کہتی ہین کہ سب جانور اکٹھی کیے جائینگے بدلا لینے کے واسطے ایک جانور کا دوسرے سے اور بعد اسکی خدا تعالی سب کو خاک کر دیگا
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت کہ دریا ملائی جائین آپسمین اور سب ایک کرکے گرم کیے جائین دوزخیونکی عذاب دینے کے واسطے اور کہتی ہین کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستارے دریامین دوزخ کی ڈالی جائین
اور بعد اوسکے ایک ہوا چلے کہ سب دریا کو آگ کا کردے اور پہلے اس سے جو روایت اونکی دوزخ مین ڈالنی کی ہے تو مراد اوس سے یہی ہے کہ آگ کے دریا مین اونکو ڈالینگے اور کہتی ہین
وہ دریا پیپ اور خون اور زخمون کے پانی کے ہونگے جو کہ دوزخیونکے بدنون سے جدا ہو کر اکہٹی ہونگے اور ابی بن کعب سے روایت ہی کہ وقت شروع ہونے قیامت
کے آدمی بیخبر ہونگے اور بازارونمین سودا کرتے ہوے پہرینگے ناگاہ دیکھین کہ روشنی آفتاب کی دور ہو گئی اور یہہ حال دیکھکر حیران ہون کہ آفتاب کو کیا حادثہ پہونچا ناگاہ
ستارے گرنے لگین اور اسی فکر مین ہون کہ پہاڑ ہلنی لگین اور مثل غبار کے ہوا پر اوڑنے لگین اور جن دیوون مین بہاگین اور آدمی جنون مین پناہ لیجائین اور جانور
سب آپسمین ملجائین اور جن آدمیون سے کہین کہ ہم جاتے ہین اور اس حادثہ کی خبر لاتے ہین وہ جائین اور دریاؤنکو دیکھین کہ آگ ہو کر چمکتی ہین اور شعلہ مارتے
ہین وہ اوس درمیان مین ہین اور آسمان پہٹ جائین اور ایک ہوا پیدا ہو کہ سب کو ہلاک کرے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وقت قائم ہونے قیامت کے یہہ چھہ علامتین
کہ مذکور ہوئی ہین دنیا مین پیدا ہونگی اور چھہ دوسرے آخرت مین ظاہر ہون اور وہ چھہ یہہ ہین کہ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت کہ نفس جوڑا کیے جائین آپسمین ایک
دوسرے کا نیک کا نیک کے ساتھہ اور بد کا بد کے ساتھہ اور یا ہر ایک کو اوسکی عمل کے ساتھہ جمع کرین اور یا یہہ کہ مومنین کو بہشت کے باشندونکی ساتھہ اور دوزخیونکو شیاطین کے ساتھہ چنانچہ
حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشتی مومنین جوڑا کیے جائینگے حورونکی ساتھہ اور دوزخی شیاطین کے ساتھہ کہ ہمراہ ہر ایک آدمی کے ایک شیطان ہوگا
وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ اور جسوقت کہ زندہ گور مین دفن کی گئین لڑکیان سوال کی جائین کہ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ساتھہ کونسی گناہ کے قتل کی گئی ہین
وہ اور اوسکو صیغہ غائب سے جو بیان کیا ہے یہہ بطور خبر کے ہی اور یہہ سوال اگرچہ ظاہر مین موءودہ سے ہی لیکن حقیقت مین اوسکی والدین سے اور فائدہ سوال کا
موءودہ سے یہہ ہی کہ وہ جواب مین کہی کہ مین بیجرم مقتول ہوئی ہون تاکہ موجب رسوائی اوسکے باپ کا ہو اور حجت اوس پر لازم ہو اور یہہ قائم مقام اس قول کے ہی کہ جیسے کو

خدا تعالی فرمائیگا کہ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ یعنی تونے کہا تہا ای عیسی آدمیونکو کہ مقرر کرو تم مجھکو اور میری مان کو معبود دو اور عیسی کہینگے کہ مجھکو کیا علم تہا
ہی اور یہہ سوال جیسی ہے اوسمین زجر اور توبیخ اونکی قوم کی ہے اور ایسی ہی اون لڑکیونکی بابونکی توبیخ ہے لڑکیون سے سوال کرنیمین اور عرب کی عادت تہی کہ واسطی غیرت کے کہ یہہ دوسری قوم مین جا کر
بیٹینگے اور یا مفلسی کے جہت سے اونکو زندہ ہی زمین مین دفن کر دیتے تہی اور کہتے ہین کہ جو کوئی نہ چاہتا تہا کہ دختر کو قتل کرے تو اوسکے واسطی پشمینہ کا کرتا سیتا اور اوسکو پہنا
کر اونٹ چرانیکو بہیجتا اور اگر چاہتا کہ اوسکو قتل کرے تو چہہ مہینے اوسکو اچھی طرح رکہتا اور بعد اوسکے اوسکی مان سے کہتا کہ تو اسکو خوشبو معطر کر کہ اسکو اسکے شوہر کے گہر لیجاتا ہون اور صحرا
مین ایک گور کہود کر اوس دختر کو اوس گور کے کنارہ پر لیجا کر بٹہلاتا اور اوس سے کہتا کہ اس کوئین مین نگاہ کر وہ بچی کو دیکہتی تو اوسکی کمر مین ہاتہہ مار کر اوسکو اوس گور مین
ڈالدیتا اور اوس گور کو مٹی سے بہر دیتا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جسوقت عورت جننے کے دن قریب ہوتے تو وہ ایک گڑہا کہود کر اوسکے نزدیک بیٹہہ جاتی اگر دختر پیدا
ہوتی تو اوسکو اوسمین ڈالدیتی اور بیٹا ہوتا تو اوسکو زندہ رکہتے اور کہتے ہین کہ ایک شخص قیس بن عاصم نے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ مینے ایام جاہلیت مین اپنی دختر کو زندہ گور مین
دفن کیا ہے اوسکا کفارہ کیا ہو فرمایا کہ ہر دختر کے بدلے بندہ کو آزاد کر اوسنے کہا کہ بندہ میرے پاس نہین ہے لیکن اونٹ میرے پاس ہین فرمایا کہ ہر ایک کے واسطے ایک شتر فدا کر اوسنے نو شتر فدا کئے
وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت کہ نامہ اعمال کہ وقت مرنے بندہ کے لپیٹے گئے تہے کہولے جائین اور پریشان کئے جائینگے نزدیک حساب کے تاکہ اعمال اونکی اونپر ظاہر ہون اور اون اعمال کی اونکو جزا دیجاوے اور
کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے ام سلمہ سے فرمایا کہ آدمی ننگے بدن اور ننگے پاون قبرون سے اوٹہینگے ام سلمہ نے پوچہا کہ یا رسولخدا عورتونکا کیا حال ہوگا فرمایا کہ ای ام سلمہ آدمی اپنے اپنے حال مین
ایسے مشغول ہونگے کہ غیرونکی طرف نظر نکرینگے پہر پوچہا کہ اونکا کیا شغل ہوگا فرمایا کہ کہلنا نامونکا اعمال کے اور اونکا لکہا کہ اوسمین سب کچہہ لکہا ہوگا یہانتک کہ برابر چیونٹی کے
کے عمل ہوگا تو وہ بہی اوسمین ہوگا اور کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن صحیفے عرش کے نیچے سے اوڑینگے صحیفہ مومن کا اوسکے ہاتہہ مین آئیگا اور اوسمین لکہا ہوگا کہ فی جنات
عالیہ اور صحیفہ کافر کا اوسکے ہاتہہ مین آئیگا اوسمین لکہا ہوگا کہ فی سموم وحمیم اور یہہ صحیفے غیر صحیفون اعمال کے ہونگے وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ اور جسوقت آسمان اوکہاڑا جاوے جیسے پوست
حیوان کا بوجہ سے اوکہاڑا جاتا ہی اور بعد اوسکے اوسکو لپیٹ دیوین وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ اور جسوقت کہ دوزخ دہکایا جاوے اور حفص نے اوسکو میم کے تشدید سے پڑہا ہے اور ابن کثیر اور
اہل بصرہ نے سجرت کو بدون تشدید جیم کے پڑہا ہے اور باقیون نے تشدید اور نشرت کو اہل مدینہ اور عاصم اور ابن عامر نے تخفیف سے پڑہا ہے اور باقیون نے تشدید سے اور ابوجعفر نے
قتلت کو تشدید سے پڑہا ہے اور باقیون نے تخفیف سے اور کہتے ہین کہ روشن ہونا دوزخ کا خدا کے غضب سے ہوگا آدمیونکی خطاؤن سے وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ اور جسوقت بہشت نزدیک
کیا جاوے خدا کے دوستون سے واسطی داخل ہونے کے اور جواب شرط کا یہہ ہے کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ جانیگا ہر نفس جو کچہہ حاضر کیا ہے خیر کو یا شر کو اور خیر کو دیکہکر افسوس کریگا کہ زیادہ
نکی مینے اور شر کو دیکہکر رنجیدہ ہوگا کہ یہہ مینے کیون کی تہی فَلَا أُقْسِمُ پس البتہ قسم کہاتا ہون بِالْخُنَّسِ ساتہہ تارون پہرنے والونکی بعد جانیکے الْجَوَارِ الْكُنَّسِ چلنے والے
ہین وہ پوشیدہ ہونیوالے نیچے روشنی آفتاب کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ پانچ ستارے ہین اور وہ مریخ ہی اور زحل ہے اور عطارد اور زہرہ ہی اور مشتری ہے کہ ہمراہ
آفتاب اور مہتاب کے چلتے ہین اور پہرتے ہین یہانتک کہ آفتاب کے روشنی مین پوشیدہ ہو جاتے ہین پس خنوس اونکا پہرنا اونکا ہی اور کنوس اونکا پوشیدہ ہونا اونکا آفتاب کی روشنی
مین ہے وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ اور قسم ہے رات کی کہ جسوقت کہ آگے آئی تاریکی اوسکی یا پیچہے کو جاوے وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہے صبح کی جسوقت کہ دم مارے یعنی روشن ہووے اور روشنی اوسکی
پہیل جاوے اور کہتے ہین کہ مراد دم مارنے صبح سے ابتدا طلوع ہونیکا ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ إِنَّهُ تحقیق وہ قرآن لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ البتہ قول بہیجے ہوئے بزرگ کا ہی کہ وہ جبرئیل ہے
اور اوسکو خدا کی پاس سے پیغمبر کے پاس لایا ہی اور حاصل یہہ ہے کہ قرآن کلام خدا کا ہی اور اوسکو جبرئیل کے زبان سے پیغمبر پر پڑہا ہی اور پیغمبر نے اوسکو جبرئیل سے سنا ہی یہہ نسبت جبرئیل کی اوسکو اونکی
طرف کہا ہی اور اب جبرئیل کا وصف بیان کرتا ہی ذِي قُوَّةٍ صاحب قوت کا ہی جبرئیل کہ لوط کی قوم کے شہرونکو زمین کے نیچے سے اوکہاڑ کر آسمان کے قریب لیگیا اور اولٹا کرکے اونکو
پہینکدیا اور ایسا وہ کہ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ نزدیک صاحب عرش کے مرتبہ والا ہی مُطَاعٍ ثَمَّ فرمانبرداری کیا گیا اوس جگہہ ملائکہ مین کہ جو کچہہ وہ حکم کرتا ملائکہ اوسکو بجا لاتے ہین از انجملہ شب معراج
کو بہشت کے فرشتون سے دروازہ بہشت کا کہولنے کو کہا اونہون نے کہولدیا اور رسولخدا بہشت مین داخل ہوئے اور فرمایا ہی أَمِينٍ امانتدار ہے جسنے کہ وحی پہونچانیمین کبہی کمی اور زیادتی
نہین کی ہے بلکہ جو کچہہ خدا تعالی فرماتا ہی وہی پہونچاتا ہی اور روایت ہے کہ اکثر رسولخدا نے جبرئیل سے فرمایا کہ کیا خوب تعریف تیری خدا نے کی ہے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم
امین قوت تیری کیا ہی اور امانت تیری کیا ہے کہا قوت میری وہ ہے کہ مجھکو حکم ہوا لوط کی قوم کے شہرونکے خراب کرنیکا اور وہ چار شہر تہے اور ہر شہر مین چار لاکہہ سوائے لڑکون کے آدمی تہے
اون شہرونکو مینے ساتوین زمین کے نیچے سے اوکہاڑا اور آسمان پر لیگیا یہانتک کہ اوس شہر کے مرغون اور کتون کی آواز آسمان کے فرشتون نے سنی اور پہر اونکو نیچے الٹ دیا
اور امانت میری یہہ ہے کہ مین کسی چیز کا حکم نہین کیا گیا ہون کہ تجاوز اوس سے مینے کیا ہو اور کمی اور زیادتی اوسمین کی ہو اور بعضے جناب رسالتماب کو کہتے ہین مراد رسول
وہ حضرت ہین اور یہہ سب اوصاف اون حضرت کے ہین اور اب کافرونکی طرف خطاب کرتا ہی کہ وَمَا صَاحِبُكُمْ اور نہین ہے صاحب تمہارا کہ محمد ہین اور اونکو طرف حق کی بلاتا ہے بِمَجْنُونٍ دیوانہ

عقل مین اوسکی فرق آیا ہو اور حق اور باطل اور بہلائی اور برائی مین فرق نکر سکتا ہو اور یہہ کلام بہی جواب ہے قسم کا یعنی قسم ہے اون امور کی کہ قرآن قول خدا کا ہی کہ
جبرئیل کے وسطہ سے آیا ہی اور نہین ہے صاحب تمہارا دیوانہ جیسیکہ کفار گمان کرتے ہین بلکہ کل آدمیون سے زیادہ وہ عقیل ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ اور البتہ تحقیق دیکہا ہے پیغمبر نے اوس
جبرئیل کو اوسکی صورت اصلی مین بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۔ بیچ کنارہ آسمان کے کہ ظاہر اور روشن ہے یعنے مقام نکلنے آفتاب کے کہ بلند زیادہ ہے اور ذکر اوسکا اسطرح ہے کہ رسول خدا نے جبرئیل
سی فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تجہکو اوس ہیئت پر دیکہون کہ جس ہیئت پر تو آسمان مین ہے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا طاقت میرے دیکہنے کی نرکہو گے حضرت نے فرمایا کہ دکہلا تو جبرئیل نے کہا کہ کہان
دکہلاؤن حضرت نے فرمایا کہ ابطح مین کہا وہان مین نہ سماؤنگا فرمایا کہ منی مین کہا کہ وہ بہی تنگ ہے پہر فرمایا کہ عرفات مین کہا کہ وہ بہی تنگ ہے لیکن کوہ حرا پر دکہلا سکتا ہون
پس وعدہ کے روز رسول خدا کوہ حرا پر جا بیٹہے جبرئیل کوہ عرفات کیطرف آئی عجیب و غریب ہیئت اور صورت سے کہ تمام روئے زمین کو پوشیدہ کر لیا اور پر اپنی مشرق سی مغرب تک پہیلا دئے اور سر اوسکا
آسمان پر تہا اور پاؤن ساتوین زمین مین تہی رسول خدا نے جو اس ہیئت کو دیکہا تو بیہوش ہو کر گر پڑے جبرئیل اوسی صورت مین کہ جو ہمیشہ حضرت کے پاس آتی تہی صورت دار ہو کر
آئی اور حضرت کی پاس بیٹہکر حضرت کو اپنی بر دین مین لیا حضرت ہوش مین آئے اور جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا مین تمکو بہت بڑا دکہلائی دیا اگر اسرافیل کو دیکہو تو کیا حال ہو
کہ سر اوسکا مجہسے بڑا ہی اور شانہ اوسکا زیر عرش ہے اور پاؤن اوسکے تحت الثری مین ہین اور عرش عظیم اوسکی شانہ پر ہے اور باوجود اسقدر بڑی ہونیکی خوف خدا سی مثل چڑیا کی ہو جاتا ہے
اور اب خدائیتعالی پیغمبر اپنے کا اور قرآن کا وصف بیان کرتا ہی کہ وَمَا هُوَ اور نہین ہے وہ پیغمبر عَلَی الْغَیْبِ اوپر غیب کے یعنی جو کچہہ کہ وحی اوسکو ہوتی ہے اوسپر وہ نہین ہے بِضَنِیْنٍ
بخل کرنیوالا کہ تمکو وہ وحی تعلیم نکرے اور اوسکو پوشیدہ رکہی تمسی وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ اور نہین ہے وہ قرآن سخن شیطان راندہ ہوئے کا اور ہانکے گئے کا ستارون سے یعنے یہہ کلام وہ نہین ہے
کہ جسکو شیاطین چوری سے ملائکہ سی سنکر کاہنون سے جا کہین اور یہین خطاب کفار کیطرف ہے کہ وہ قرآن کو کہانت اور جادو کہتی ہے اور سکا خدا انکار کرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہہ کاہنون کا کلام نہین ہے
فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ پس کہان جاتے ہو تم اور ایسے سخن درست اور حق کو نہین مانتے ہو تم اور اوس سے منہ پہیرتے ہو تم اور باوجود اوسکی حق ہونیکی اوسکو کہانت اور جادو کہتی ہو اِنْ هُوَ نہین ہے وہ
اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ مگر نصیحت واسطے عالم کے لوگون کے لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ واسطے اوس شخص کے کہ چاہی تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ یہہ کہ سیدہا ہو راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے وَمَا تَشَآءُوْنَ
اور نہین چاہتے ہو تم راستی اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہہ کہ چاہے خدا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالمونکا کہ تمپر جبر اور زبردستی کرے ایمان کے واسطے یعنی تم اپنے اختیار سے ایمان
نہ لاؤ گے مگر یہہ کہ مشیت خدا متعلق ہو تمہارے ناچار کرنے پر اور تمکو مجبور کر دے لیکن اسطرح کا ایمان خلاف تکلیف کے ہی اور پسندیدہ نہین ہے سورۃ انفطرت ۔ یہہ سورہ مکی ہے
اور اسکو سورہ انفطار کہتی ہین اور انتیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اس سورت کو اور سورہ اذا السماء انشقت کو نماز فرض مین پڑہی یا نماز نافلہ
مین پڑہی کوئی حجاب اوسکو رحمت خدا سی مانع نہو اور ہمیشہ وہ رحمت خدا مین نظر کرے اور خدائیتعالی ہمیشہ اوسپر نظر رحمت کرے جبتک کہ وہ آدمی حساب سے فارغ ہوں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ جسوقت کہ آسمان پہٹ جاوے وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ اور جسوقت کہ ستارے گر پڑین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اول ستارون سے نور کو دور کرین اور بعد اوسکی اونکو
گرا دیوین اور بعضے تفسیر مین لکہا ہے کہ ستارے مثل قندیلون کے نور کی زنجیرون مین بندہے ہوے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین ملائکہ کے ہاتہون مین ہین جسوقت کہ نفخ صور کے صدمہ سے ملائکہ مر جائین
تو زنجیرین اونکی ہاتہون مین سے چہوٹ جائین گی اور ستارے زمین پر گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جسوقت دریای جاری کئی جائین اسطرح سے کہ جو چیز کہ اونکی آپس مین حائل ہو رہی ہے
وہ اوٹہا لیجاوے اور وہ سب آپسمین ملکر ایک ہو جائین خواہ شیرین دریا ہون خواہ شور ہون سب آپسمین ملجائینگے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اور جسوقت قبرین اولٹ پلٹ کیجائین اسطرح سے کہ اوسکی باطن کو
ظاہر کر دین یہانتک کہ جو مردہ وغیرہ کہ اونمین مدفون ہین زمین سے باہر ہو جائین اور پہر سب مردے وغیرہ زندہ ہو جائین اور جواب شرطون کا یہہ ہے کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ جانیگا
ہر نفس جو کچہہ کہ آگی بہیجا ہی اوسنی نیکی کو یا بدی کو وَاَخَّرَتْ اور جو کچہہ کہ پیچہے چہوڑا ہے توبہ کو یا ترک توبہ کو یا کوئی طریقہ نیک یا بد پیچہے اپنے چہوڑا ہی کہ آدمی اوسپر عمل کرتے ہین پس اوسکے
عمل کرنیوالیکا سا ثواب اوسکو ملیگا اور عمل کرنیوالے کے ثواب مین سے کچہہ کم نہوگا اگر نیک طریقہ پیچہی اپنی چہوڑا ہے اور اگر کوئی بد طریقہ پیچہی اپنے چہوڑا ہی تو عمل کرنیوالی کا سا عذاب اوسکو
ہوگا بدون اسکی کہ اوسکے عذاب مین سی کچہہ کم ہو اور اب خدائیتعالی آدمی کیطرف خطاب کرتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ ای آدمی مَا غَرَّكَ کس چیز نی فریب دیا تجہکو بِرَبِّكَ الْکَرِیْمِ
ساتہہ پروردگار تیرے کی کہ کریم ہے کہ کریم جان کر تو نے جرات کی گناہ کرنیمین اور یہین اشارہ ہے طرف اسکے کہ شیطان اونکو فریب مین ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ تو جو کچہہ چاہی کر
اسواسطے کہ پروردگار تیرا کریم ہے کیسکو عذاب نہ کریگا اور عذاب کرنے مین جلدی نکریگا یہہ آیت دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ آدمی خدا کی کرم اور رحم پر تکیہ کرکے گناہ نکرے اور رسول خدا
صلعم نے وقت تلاوت اس آیت کے فرمایا کہ فریب دیا اوسکو اوسکے جہل نے اور کہتی ہین کہ یہہ آیت اب الاشیرین کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ شخص رسول خدا صلعم کو
ایذا پہنچاتا تہا اور عذاب اوسکو نہ پہنچتا تہا وہ خدا کی مہلت دینی سے مغرور ہو گیا تہا اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت عام ہے سب آدمیون کے واسطے یعنی
ای آدمی کس چیز نے تجہکو فریب دیا کہ تو نے خدا کی نافرمانی کی اور گناہ کرنے پر دلیر ہو گیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے روز حقتعالی ہر ایک بندے کو

ع سورۃ انفطرت

خطاب کرکے کہیگا کہ کس چیز نے تجھکو فریب دیا اور بعضے کہتے ہین کہ خدائیتعالی نے اپنی ناموں مین سے کریم کا ذکر کیا ہی نہ اور کسی نام کا گویا کہ یہہ تعلیم ہے بندہ کو کہ جسوقت خدا پوچھے کہ کسنے
فریب دیا تجھکو تو وہ جواب دیوے کہ فریفتہ کیا مجھکو کرم تیرے نے اور کہتے ہین کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی غلام کو آواز دی اور وہ باوجودیکہ سنتا تہا لیکن جواب نہین دیتا تہا حضرت امیر نے
اوس سے فرمایا کہ ای غلام تو سنتا تہا اور جواب کسواسطے نہین دیتا تہا کہا کہ تمہارے حلم پر مجھکو اعتماد تہا اور عذاب پانے سے تمہارے ہاتہہ سے بیخوف تہا اسواسطے جواب نہین دیتا تہا جناب امیر کو جواب
اوسکا خوش معلوم ہوا اوسکو آزاد کردیا حاصل یہہ ہے کہ خدائیتعالی قیامت کے روز بندہ سے کہیگا کہ کس چیز نے تجھکو فریب دیا ساتھہ پروردگار تیرے کی الَّذِي خَلَقَكَ جسنے کہ پیدا کیا تجھکو حالانکہ
کہ تو کچھہ نہ تہا فَسَوّٰىكَ پس درست کیا تجھکو تمام اعضا تیرے بناکر اور کوئی نقصان اور عیب تیرے بدن مین نہین رکہا فَعَدَلَكَ پس برابر کیا تجھکو اور مناسب کہا تیرے اعضا کی
پیدایش مین کہ کوئی تفاوت تجھہ مین باقی نرکہا یہان تک کہ ایک ہاتہہ کو دراز اور دوسرے کو کوتاہ نکیا اور ایک آنکھہ کو بڑا اور دوسری کو چھوٹا نکیا اور بعضے اعضا کو سیاہ اور بعضی کو سفید
نکیا اوسیطرح سب اعضا کو درست اور مناسب بنایا فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ بیچ جس صورت کے چاہا ما یہان زائد ہے یعنی خدائیتعالی نے جس صورت مین کہ چاہا رَكَّبَكَ ترکیب دی
تجھکو اور تیرے اعضا کو آپسمین ملایا جسطرح کہ حکمت اوسکی تقاضا کرتی تہی مشابہ باپ کے یا مان یا چچا کی یا ماموں کے پیدا کیا اور مرد بنایا یا عورت بنایا اور دراز قد بنایا یا کوتاہ قد بنایا اور حضرت
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت نطفہ عورت کے شکم مین قرار پکڑتا ہی تو خدائیتعالی آدم اور حوا تک جو مشابہت کہ مرد اور عورت کی درمیان ہوتی ہے اوسکو جمع کرتا ہی اور اوسکو
اوس مشابہت پر پیدا کرتا ہی کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ خدائیتعالی فرماتا ہے فی ای صورۃ ما شاء رکبک یعنی جو کچھہ کہ درمیان تیرے اور آدم تک مشابہت ہے اوسکے موافق جس صورت مین چاہا پیدا کیا اور بعضی کہتے ہین
کہ جس صورت مین چاہی تجھکو پیدا کرے اگر چاہے انسان کی صورت مین پیدا کرے اور اگر چاہے گدہی کی صورت مین اور اگر چاہے بندر کی صورت مین اور حضرت صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہین کہ اگر خدا
چاہتا تو تجھکو اس صورت کی غیر مین پیدا کرتا یعنے خدائیتعالی قادر ہے جس صورت پر چاہے پیدا کرے حیوانوں کی صورتوں مین سے لیکن تجھکو اپنی فضل عام سے نیک صورت پر پیدا کیا کہ وہ صورت انسانی ہے
كَلَّا نہین نہین یعنے ایسا نہین ہے کہ اوسکے کرم اور فضل پر اعتماد کرکے گناہ اور کفر کرنا چاہئے یعنے چاہئے کہ اوسکے کرم پر فریفتہ ہوکے بھی باز رہے اسواسطے کہ کرم اور فضل اوسکا موجب شکر اور طاعت
کرنیکا ہے نہ کفر اور گناہ کرنیکا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ بلکہ جھٹلاتے ہو تم اور تکذیب کرتے ہو ساتھہ روز جزا کی یہہ ہے سبب اصلی تمہارے فریب مین پڑنیکا اور تم یہہ گمان کرتے ہو اعمال کی جزا نہ ملیگی اور ثواب اور
عذاب کچھہ نہین ہے اور یا یہہ کہ جھٹلاتے ہو تم دین اسلام کو کہ وہ بدتر ہے خدا کرم پر فریفتہ ہوکر گناہ اور کفر کرنے سے وَإِنَّ عَلَيْكُمْ اور تحقیق کہ اوپر تمہارے یعنے تمہارے قولون اور فعلوں کے لکہنے پر لَحَافِظِينَ
البتہ نگہبان ہین ملائکہ كِرَامًا بزرگ نزدیک خدا کی كَاتِبِينَ لکہنے والی تمہارے قولوں اور فعلوں کو تمہارے اعمال کے ناموں مین کہ وہ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ جانتے ہین جو کچھہ کہ کرتے ہو تم نیکی یا بدی
کو یعنی تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو اور حساب کے حال کو سہل جانتے ہو اور حال یہہ ہے کہ اعمال کے لکہنے والے تمہارے سب حال لکہتے ہین تاکہ قیامت کے روز تمکو خبر دیجائے اور حدیث مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ نیکی
کرتا ہے تو فرشتہ دست راست کا خوش ہوتا ہے اور جلد اوسکو لکہتا ہے اور ایک کی جگہہ دس لکہتا ہے اور اگر بندہ گناہ کرتا ہی تو دونو فرشتے دلتنگ ہوتے ہین اور فرشتہ دست چپ کا ارادہ
کرے کہ اوسکو لکہے لیکن فرشتہ دست راست کا اوسکو کہے کہ ابھی توقف کر یہانتک کہ سات ساعت توقف کرتا ہی اور اوسکی بدی کو نہین لکہتا ہی شاید کہ پشیمان ہو اوس گناہ سے اور اگر
اس مدت مین پشیمان نہوا اور توبہ نکرے تو دست راست کا فرشتہ اوسکو کہے کہ لکہہ تو کہ اس کمبخت نے ابتک توبہ کو یاد نکیا إِنَّ الْأَبْرَارَ تحقیق نیک آدمی اور فرمانبردار خدا کے لَفِي نَعِيمٍ البتہ بیچ
نعمتوں بہشت کے ہونگے وَإِنَّ الْفُجَّارَ اور تحقیق بدکام کرنیوالی آدمی اور قیامت کے جھٹلانیوالے کافر لَفِي جَحِيمٍ البتہ بیچ دوزخ کے ہونگے یہہ بیان اوس چیز کا ہی کہ جسکے واسطی ملائکہ اونکے اعمال کو
لکہتے ہین يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے وہ بدکار دوزخ مین اور جلینگے يَوْمَ الدِّينِ دن جزا کے یعنے قیامت کے روز کہ وہ روز جزا ہے دوزخ مین داخل ہونگے وَمَا هُمْ عَنْهَا اور نہونگے وہ اوس
سے بِغَائِبِينَ غائب ہونیوالی کہ وہان سے غائب ہوکر کم ہوجائین بلکہ ہمیشہ اوسمین رہینگے اور وہان سے نکلنے نپائینگے اگر کافر ہین اور اگر وہ گنہگار مسلمانوں مین سے ہین تو موافق اپنی
گناہون کے دوزخ مین رہینگے اور بعد اوسکی دوزخ سے نکالے جائینگے وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو یعنی کیا جانتا ہے تو کہ مَا يَوْمُ الدِّينِ کیا ہے دن جزا کا ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ پہر کس چیز نے جتلایا تجھکو
کہ مَا يَوْمُ الدِّينِ کیا ہے دن جزا کا مکرر واسطے بزرگی اوس روز کی فرمایا ہے یعنے حقیقت کو اوسدن کے کوئی نہین جانتا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ کیا جانے تو کہ روز جزا مین
کیا کیا نعمتین بہشتیوں کے واسطے ہین اور کیا کیا عذاب دوزخیوں کے واسطے ہین يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ جسدن کہ نہ مالک ہوگا کوئی نفس لِنَفْسٍ واسطے کسی نفس کے شَيْئًا کسی چیز کو
کہ کچھہ فائدہ کسیکو پہونچا سکے یا ضرر کوئی کسیکی دور کرسکے وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ اور حکم اوس روز کا واسطے خدا کی ہے ثواب اور عذاب دینی مین اور جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے نہ بخشے اور جسکو چاہے اذن
شفاعت کا دیوے اور بدون اذن کے کسیکا مقدور نہین ہے کہ کسیکی شفاعت کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا کہ ای جابر حکم اوس روز خدا کے واسطے ہے ای جابر
قیامت کا روز ہوگا تو کوئی حاکم نہوگا سوا خدا کے جتنے کام ہین اوس روز خدا ہی کے واسطے ہین جب سب حکم کرنیوالے ہلاک ہوجاینگے اور کوئی حکم کرنیوالا باقی نرہیگا سوای خدا کے بخلاف آج کے
دن کے کہ بعضے دعوی حکومت کا کرتے ہین اور اوس روز سواے خدا کے کسیکی حکومت نہوگی

سورۃ المطففین

اور یہہ سورہ مکی ہے اور اسکو سورہ تطفیف بہی کہتے ہین اور
بعضے اسکو مدنی کہتی ہین اور آیتین اسمین چھتیس ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ ویل للمطففین کو پڑہے حقتعالی قیامت کے دن اوسکو آتش دوزخ سے امن مین رکہے

اور آتش جہنم اوسکو ند یکہی اور نہ وہ آتش جہنم دیکہے یعنی اوسمین داخل ہنو اور قیامت کے روز اوسکا حساب نکرین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہین کہ مدینے کے آدمی ناپ
اور وزن مین بہت خیانت کرتے تہے اور لوگونکو کم تولکر دیتے تہی جبکہ رسول خدا صلعم مکہ سے ہجرت کرکے طرف مدینہ روانہ ہوے تو اثناے راہ مین یہہ سورہ نازل ہوا اور بعضے کہتے ہین
مدینہ مین ایک شخص کہ نام اوسکا جہینہ تہا دو پیمانہ رکہتا تہا ایک بڑا اور ایک چہوٹا بڑے سے خرید کرتا تہا اور چہوٹے سے فروخت کرتا تہا حق تعالے نے اوسکی شان مین یہہ آیت نازل کی
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ وای ہے واسطے کم دینے والونکے اور ویل وہ کلمہ ہے کہ جو شامل ہے قسم قسم کے عذاب کو یعنی وای ہے واسطے کم دینے والونکے پیمانہ اور وزن مین اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہین
کم دینے والے اِذَا اكْتَالُوْا جس وقت کہ ناپ لین پیمانہ عَلَى النَّاسِ اوپر لوگونکے یعنی اپنے واسطے آدمیونسے ناپ لیوین يَسْتَوْفُوْنَ پورا لیتے ہین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اور جس وقت ناپکر دیتے ہین
لوگونکو اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یا تولکر دیوین اونکو يُخْسِرُوْنَ کمی کرتے ہین اونکے یعنی کم ناپتے ہین یا کم تولتے ہین اور کم کرکے اونکو دیتے ہین اور اصل مین کالوا لہم اور وزنوا لہم ہے حرف جار کو ضمیر سے حذف
کرکے ضمیر کو فعل کے متصل کر دیا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ویل دوزخ کے کوئین کا نام ہے اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ وہ نازل کیا گیا ہے کیل مین یعنی اوسکا کم دینے والو
پیمانہ کے اور نہین آیا ہے ویل کسیکے واسطے یہانتک کہ نام رکہا ہے اوسکا کافر چنانچہ فرمایا کہ فویل للذین کفروا من مشہد یوم عظیم اور منقول ہے کہ مدینے کے سب آدمی تاجر تہے اور کم دینے کی عادت اونکو بہت
کرتے تہی جبکہ یہہ سورہ نازل ہوا تو رسول خدا صلعم بازار مین تشریف لائے اور اون لوگونکے روبرو اس سورہ کو پڑہا اور فرمایا کہ پانچ خصلتین نزدیک پانچ مصیبتون اور بلاؤن کے ہین لوگون نے
پوچہا کہ یا رسول اللہ وہ خصلتین کونسی ہین فرمایا کہ جو کوئی قوم کہ عہد کو توڑے اور اوسکو وفا نکرے خدا اونپر دشمنونکو غالب کرے اور جو قوم کہ حکم کرے بغیر اوسکے کہ خدا نے حکم نازل کیا ہی اونمین
فقیری اور درویشی ظاہر ہو اور جس قوم مین فاحشہ اور بدکاری پیدا ہو اوس قوم مین موت کثرت سے ہو اور جو فرقہ کہ کم تولکر اور ناپکر دینے کی عادت کرے اوس قوم کو خدا تعالے گیہون اور غلونکے
پیدا ہونے سے محروم رکہی اور قحط اور گرانی نرخ مین گرفتار کرے اور جو گروہ کہ زکوۃ کو ندیوین خدا تعالے باران رحمت کو اونسے منع کرے اور منقول ہے کہ جسوقت جناب امیر المومنین
دربار فیض آثار سے فارغ ہوتے تو کوفہ کے بازار مین تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ ایہا الناس اتقوا اللہ واوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین
یعنے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے آدمیو تم خدا سے ڈرو اور پورا کرو تم پیمانہ اور ترازو کو ساتہہ انصاف کے اور نہ کم دو تم آدمیونکو چیزین اونکی اور نہ پہرو تم بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہو کر اور ایکدن
بازار مین ایک مرد کو دیکہا کہ زعفران کو تولتا ہے اور جس پلڑے مین وہ زعفران تہا اوسکو غالب اور زیادہ کر دینا چاہتا تہا حضرت نے یہہ جانا کہ ترازو اوسکی راست اور درست نہین ہے حضرت نے
اوس زعفران کو پلڑے مینسے گرا دیا اور فرمایا کہ پہلے ترازو کو درست کر اور بعد اوسکے اگر چاہے تو غالب کرکے تول اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ناپنے اور تولنے مین چوری اور خیانت کرے کل
اوسکو دوزخ کی تہ مین ڈالینگے اور اوسکو دو پہاڑون آتشین کے درمیان جگہہ دینگے اور کہینگے اوسکو ان پہاڑونکو ناپ اور تول تو وہ شخص ہمیشہ اسی عمل مین گرفتار رہیگا اور اب خدا تعالے
اون لوگونکی غفلت سے تعجب کرکے فرماتا ہے کہ اَلَا يَظُنُّ کیا نہین گمان کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ کم دینے والے اور زیادہ لینے والے ناپنے اور تولنے مین اَنَّهُمْ تحقیق وہ مَبْعُوْثُوْنَ اوٹہائے
جاوینگے زندہ کرکے لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ واسطے دن بڑے کے وہ روز قیامت ہے اسواسطے کہ جو کوئی گمان اوس روز کے واقع ہونیکا رکہتا ہو تو وہ ایسے فعلونکی جرات نکریگا چہ جا کہ یقین رکہے
اور یہے جاویگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہان ظن یقین کے ہی معنی مین ہے اور وہ لوگ اوٹہائے جاوینگے يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ جس دن کہ کہڑے ہونگے آدمی لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ واسطے حکم پروردگار عالمونکے یعنی
جبتک کہ حکم پہونچے بیٹہنے نہ پاوینگے اور کہتے ہین کہ اوس مقام مین تین سو برس کہڑے رہینگے کسیکو قدرت بات کرنیکی نہوگی یہانتک کہ جناب رسول خدا باذن پروردگار شفاعت کرینگے
خلقت کو اوس مقام سے حساب کی جگہہ مین لائینگے اور یہہ شفاعت کبری ہے اور یا یہہ کہ جسدن کہ کہڑے ہونگے آدمی اور اوٹہینگے قبرونسے واسطے حکم پروردگار عالمونکے اور واسطے حساب اور
جزا اور مشہور یہہ ہے کہ کفار تین سو برس کہڑے رہینگے کہ اس عرصہ مین کوئی حکم پروردگار کی طرف سے اونکو نہ پہونچے اور کوئی طاقت بات کرنیکی نرکہینگے اور مومن بموافق زمانہ ادا کرنے نماز فریضہ کے کہڑا
ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ درازی روز قیامت کی اور غم اور رنج اوس روز کا مومن پر اسقدر ہوگا کہ جیسے کوئی گرمی کے موسم مین روزہ رکہے اور عصر کے وقت حوض کے کنارہ پر پہونچ
اپنے اوپر پانی ڈالے اور اوسکی خنکی اوسکو پہونچے غروب آفتاب تک پس اوس روز روزہ دار کی مثل اوسکو قیامت کا روز معلوم ہوگا اور منقول ہے کہ قیامت کے روز لوگونکو کہڑا رکہینگے اور
وقت کہڑے ہونیکے اونکی بدن سے پسینا اسقدر جاری ہو کہ نصف کان تک پہونچے وہ اوس پسینے مین کہڑے رہینگے اور مقداد روایت کرتے ہین کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے
ہے فرماتے تہے کہ قیامت کے روز آفتاب کو آدمیون کے سر سے نزدیک کرینگے اور برابر ایک میل کے اور بخاری کہتا ہے کہ نہین جانتا مین کہ میل سے مسافت زمین کی مراد ہے یا سلائی سرمہ کی اور
پس آفتاب اونکی بدن کو پگہلاویگا اور بطریق پسینے کے اونکی بدن سے جاری ہوگا اور یہہ بقدر اعمال کے ہوگا کہ وہ پسینا بعضے کے تو پاؤن کے ٹخنے تک پہونچے اور بعضے کے
مثل لگام کے دہن تک پہونچے كَلَّا نہین نہین یعنی ایسا نہ کرنا چاہیے کہ تم کم تولکر دو اور قیامت کے روز سے اور حساب جزا سے غافل ہو اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ تحقیق کتاب بدکارونکی یعنی نامہ
اعمال اونکے کہ جسمین اونکے اعمال لکہے ہوے ہین لَفِيْ سِجِّيْنٍ البتہ بیچ سجین کے ہی اور کہتے ہین کہ سجین ایک مقام ہے کہ جن اور انس کے کافرون اور فاجرونکے اعمال کے دفتر کو جمع ہوینگے اور بعضے
کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ تحقیق لکہا گیا ہے بیچ کتاب اونکے کہ تحقیق وہ ہوینگے بیچ سجین کے اور وہ ساتوین زمین ہی نیچے اور یہہ قول ابن عباس وغیرہ کا ہے

اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجین ساتوین زمین ہے اور علیون ساتوان آسمان ہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین معنے اسکے یہہ لکھے ہین کہ جو کچھہ لکھا ہی خدا نے واسطے اونکے عذاب کو وہ سجین
مین ہے اور منقول ہے کہ ارواح مومنین کی اور اعمال اونکے آسمان پر چڑہتے ہین تو واسطے اونکے دروازے آسمان کے کہلجاتے ہین اور کافر کی روح اور عمل جاتا ہی تو وقت پہونچنے آسمان کے ایک آواز
کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ ڈالو تم اسکو سجین مین اور وہ ایک صحرا ہے حضر موت مین کہ جسکو دشت برہوت کہتی ہین اور کعب الاحبار سے روایت کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ توریت مین مین نے دیکھا ہے
کہ سجین نام ایک لوح کا ہی ساتوین زمین کے نیچے نام تمام شیاطین جن اور انسان کے اوسمین لکھے ہوئے ہین جسوقت کہ ارواح کفار کو آسمان پر جانے سے بند کرین تو اونکو سجین مین جگہہ دیتے ہین
اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ کتاب اونکی اعمال کی وہان رکہی جائیگی وما ادریک ما سجین اور کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ کیا ہی سجین یعنی یہہ اوس قبیل سے نہین ہے کہ تو یا تیری قوم اسکو جانتی ہو
کتاب مرقوم ایک کتاب ہے لکھی گئی یا محل کتاب کا ہی کہ حرف اوسکے ظاہر اور روشن ہین یا ایک علامت کے ساتھہ نشان کیا گیا ہی کہ جو کوئی اسکو دیکھے تو جانے کہ ہرگز اسمین خیر نہین ہے اور مجمع البیان مین
لکھا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ کتاب مرقوم تفسیر سجین کی نہین ہے اسواسطے کہ سجین کتاب مرقوم نہین ہے بلکہ وہ تفسیر اوس کتاب کی ہے کہ جو ان کتاب الفجار مین کتاب ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ ان کتاب الفجار کتاب مرقوم لفی
بیضاوی مین لکھا ہی کہ وما ادریک ما سجین مین سجین کا مضاف محذوف ہے یعنی وما ادریک ما کتاب سجین کتاب مرقوم اور معنی اسکے یہہ ہین کہ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو کہ کیا ہے کتاب سجین کے کتاب لکھی گئی ہی ویل
یومئذ [illegible] اور عذاب سخت ہے للمکذبین واسطے جھٹلانیوالون کے الذین یکذبون وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور تکذیب کرتے ہین بیوم الدین ساتھہ دن جزا کے وما یکذب بہ اور نہین تکذیب
کرتا ہے ساتھہ اوس روز کے الا کل معتد مگر ہر ستمگار حد سے گذر جانیوالا حق سے طرف باطل کے اثیم گنہگار یا کفر کرنیوالا خواہش نفس کے پیروی کرنیوالا اذا تتلی علیہ جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر
اوسکے ایاتنا آیتین ہماری تو قال کہتا ہے کہ یہہ آیتین قرآن کی جو محمد پڑہتا ہے اساطیر الاولین قصے پہلوون کے ہین کہ جو کچھہ وہ لکھہ گئے ہین اور اسکی کچھہ اصل نہین ہے پس جسوقت کہ اونکی جہالت
اور عناد کا حال ایسا ہی تو یہہ دلیلین نقلی اونکو کچھہ فائدہ نہ بخشین گی جیسے دلیلین عقلی کچھہ فائدہ اونکو نہین کرتی ہین کلا نہین نہین یعنی نہ ایسا ہے کہ وہ جھٹلاتے آیتین ہین بل ران بلکہ زنگ کہا ہے
علی قلوبہم اوپر دلون اونکے ما کانوا یکسبون اوس چیز نے کہ ہین وہ کسب کرتے اور اعمال بد کرتے یعنی بسبب کفر اور گناہون کے اونکے دلون پر زنگ بیٹہہ گیا ہی اور تاریکی ہوگئی ہی سو واسطے وہ حق
باطل کو نہین پہچانتے ہین اور اونمین فرق نہین کر سکتے ہین اور نصیحت اونمین اثر نہین کر سکتی ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ گناہ کرتا ہی اوسکے دلمین ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو جاتا ہی یہانتک
کہ کثرت گناہون سے اوسکا دل تمام سیاہ ہو جاتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مومن کے دل پر ایک سفید نقطہ ہی جسوقت مومن گناہ کرتا ہی تو اوس نقطہ مین نقطہ سیاہ پیدا ہو جاتا ہی پس اگر توبہ
کرے تو وہ سیاہ نقطہ دور ہو جاتا ہی اور اگر اسیطرح گناہ پر گناہ کرتا رہا اور توبہ نکری تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ تمام اوس نقطہ سفید کو گہیر لیوے اور جسوقت وہ سفیدی بالکل پوشیدہ ہو جاتی تو پہر وہ شخص خیر
کیطرف رجوع نہین کرتا ہی بلکہ گناہون مین مشغول رہتا ہی اور یہی مراد ہی قول حقتعالے سے کلا بل ران علی قلوبہم اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دل زنگ پکڑتا ہی پس خدا تعالے کی نعمتون کو یاد کر تو زنگ اسکا دور ہو
اور صاف ہو جاتا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون تحقیق وہ لوگ پروردگار اپنی سے قیامت کے دن البتہ پردہ مین کیے گئی ہین یعنی منع کئے گئے ہین اور امیر المومنین ع سے اس آیت کی تفسیر پوچھی
تو فرمایا کہ محروم ہین ثواب اوسکے سے اور کرامت اوسکی سے اور امام رضا سے تفسیر اس آیت کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ خدا تعالے کو مکان کے ساتھہ وصف نہین کیا جاتا ہے اور نہین کہا جاتا ہی کہ وہ
داخل ہے مکان مین پس پردہ ڈالا گیا اوسمین اوسکی طرف سے بندون کے واسطے اور لیکن مراد لیگئی ہے کہ تحقیق کہ وہ ثواب پروردگار اپنے سے پردہ کئے گئے ہین اور ابن عباس نے فرمایا ہے اسکی تفسیر مین
کہ تحقیق وہ رحمت پروردگار اپنی سے پردہ کئے گئے ہین اور اس آیت سے خدا کا دیدار نہین ثابت ہو سکتا ہی اسطرح سے کہ کفار خدا تعالے سے حجاب کئے گئے ہین تو پس معلوم ہوا کہ مومنین کے واسطے اوس سے
حجاب نہو گا بلکہ وہ اوسکو دیکھین گے سو واسطے کہ عرب کے محاورہ مین حجاب مکان کے لئی ہوتا ہی اور خدا مکانی نہین ہے کہ مکان کے اندر بیٹھا ہو اور اوسکے سامنے پردہ پڑا ہو کہ کفار اوسکو دیکھنے نپاوین
اور مومنین کے واسطے وہ پردہ اوٹھا دیا جاوے اور یہہ کہان سے لازم آیا کہ کفار کے واسطے دیکھنے ہی سے پردہ ہے سو واسطے کہ حجاب پروردگار سے مجمل ہے معلوم نہین کہ اوسکی دیکھنے سے حجاب ہی یا اوسکے قرب
سے حجاب ہے یا اوسکی رحمت اور کرامت سے حجاب ہے یا اوسکے ثواب سے حجاب ہے اور سواے اسکے بہت امر جائز اور غیر جائز نکل سکتے ہین پس جسوقت کہ دیکھنا خدا کا عقلی دلیلون سے باطل ہوا تو جو امر
جائز ہین وہ مراد ہونگی اور دیکھنا خدا کا مراد نہو گا ثم انہم لصالوا الجحیم پہر تحقیق وہ جہنم مین البتہ داخل ہونیوالے دوزخ کے ہین اور جلنے والے اوسمین ہمیشہ کو ثم یقال پہر
کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ ہذا یہہ عذاب الذی کنتم بہ وہ ہی کہ تہے تم ساتھہ اوسکے تکذبون تکذیب کرتے اور جھٹلاتے کلا نہین نہین یعنی ایسا
نہین ہے کہ تم اون وعدون کو قیامت کے امر دن کے جھٹلاو ان کتاب الابرار تحقیق کتاب نیکوکارون کی اور کلا حقا کے معنی مین ہے یعنی حقا کہ تحقیق نوشتہ نیکون کے اعمال کا لفی علیین
البتہ بیچ علیین کے ہے اور علیین دفتر ہے خیر کا اور علیین علو سے مشتق ہے اور نام اوسکا علیین سو واسطے ہی کہ وہ باعث ہے اپنی صاحب کے بلند ہونیکا اور یا یہہ کہ بہشت مین بلند
درجہ ہونیوالا ہے وہ اور یا یہہ کہ بلند کیا گیا ہے وہ آسمان ہفتم پر یعنی قائمہ عرش کے کہ مقام کروبیون کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ علیون ایک تختی ہے زبرجد سبز کی عرش کے
نیچے لٹکی ہوئی اور اعمال نیکون کے اوسمین لکہے ہوئے ہین اور کعب الاحبار اور قتادہ اور مجاہد سے منقول ہے کہ علیین ساتوین آسمان مین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے اور یہی مروی
ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا کہ خدا تعالے نے ہمکو اعلی علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعون کے دلون کو اوس چیز سے پیدا کیا ہے کہ جس سے ہمکو پیدا کیا ہے اور اونکی بدن

اوسکے غیر سے پیدا کیا ہے اور دل اونکے جہکتے ہین طرف ہماری اسواسطے کہ وہ اوس چیز سے پیدا کئی گئے ہین جس سے کہ ہم پیدا کئی گئے ہین اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کلا ان کتاب الابرار
لفی علیین آخر تک اور بعد اوسکے فرمایا کہ اور دشمن ہمارے پیدا کئے گئے ہین سجین سے اور ہمارے دشمنون کے شیعون کی دل پیدا کئی گئے ہین اوس چیز سے کہ جس سے ہمارے
دشمن پیدا کئی گئے ہین اور بدن اونکی اوسکے غیر سے پیدا کئے گئی ہین پس دل اونکی شیعون کے جہکتے ہین طرف اونکے اسواسطے کہ دل اونکے پیدا کئے گئے ہین اوس چیز سے
کہ جس سے ہمارے دشمن پیدا کئی گئے ہین اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کلا ان کتاب الفجار لفی سجین آخر تک وَمَا اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جتلایا تجہکو تاکہ جانے
کہ مَا عِلِّيُّوْنَ کیا ہے علیون كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ کتاب ہے لکہی گئی کہ واضح اور روشن ہین حرف اوسکی اور اوسمین اونکی طاعتین لکہی ہوئی ہین اور وہ چیز کہ جس سے اونکی
آنکہین خنک ہون اور باعث اونکے سرور کا ہو يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ حاضر ہوتے ہین اوسکے لکہی ہوئی پر ملائکہ مقربین کہ اوسکو درجہ بلند پر پہونچاتے ہین اور یا یہہ کہ گواہی
دینگے اوسکی یعنی اوس چیز کی کہ جو اوسمین لکہا ہے وہ فرشتی کہ جو قریب کئے گئے درگاہ خدا کی اور بلند مرتبہ ہین اور اس آیت مین بہی کتاب مرقوم تفسیر کتاب الابرار
کی ہے نہ علیون کی جیسیکہ کتاب الفجار مین گذرا ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ کتاب الابرار کتاب مرقوم یشہدہ المقربون اور معنی اسکی یہہ ہوے کہ نامہ اعمال ابرار کا
کہ بیچ علیین کے ہی کتاب ہے لکہی گئی کہ حاضر ہوتے ہین اوسکے پاس ملائکہ مقربین اور رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت ملائکہ اعمال بندہ
مومن کے آسمان پر لیجاتے ہین تو اونکو وحی آتی ہے کہ تحقیق تم نگہبان ہو میرے بندہ کے اعمال کے اور مین نگہبان تہا اوس چیز کا کہ جو اوسکی دل مین تہا اور اوس نے عمل کو اپنے
خالص میرے واسطے لیا تم اوسکو علیین مین جگہہ دو کہ مینے اوسکو بخشا اور جسوقت عمل دوسرے بندہ کا آسمان پر لیجائین تو اون فرشتون کو وحی پہونچی کہ تم نگہبان تہے میرے بندہ کے
عمل کے اور مین نگہبان تہا اوسکی دل کی پوشیدگی کا اوسنے خالص میرے واسطے عمل نیک نہین کیا ہی اور دکہلانے اور سنانیکے واسطے کیا ہی پس لیجاؤ تم اوسکے عمل کو سجین مین اور رب
خدا تعالے ابرار اور نیکون کا وصف بیان کرتا ہی کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق نیک آدمی لَفِيْ نَعِيْمٍ البتہ بیچ نعمتون بہشت کے ہونگے کہ عَلَى الْاَرَآئِكِ اور تختون کے بیٹہے ہوے يَنْظُرُوْنَ
نظر کرینگے اون چیزون کیطرف کہ جنکو دیکہکر دل اونکے خوش ہون تَعْرِفُ پہچانیگا تو فِيْ وُجُوْهِهِمْ بیچ منہون اونکی کے نَضْرَةَ النَّعِيْمِ تازگی نعمتون بہشت کی جیسیکہ تونگرون
اور اہل ثروت کے چہرون پر تازگی ہوتی ہے اور کہتی ہین کہ اسقدر حسن اور طراوت اور تازگی اونکے چہرون کی ہوگی کہ جسکی تعریف بیان نہوسکی يُسْقَوْنَ پلائے جائینگے یعنی اونکو پلائینگے
مِنْ رَّحِيْقٍ شراب خالص مین سے کہ سفید اور خوشبودار ہوگی مَّخْتُوْمٍ مہر کی گئی کہ اوسکی برتنون پر مہر کی گئی ہوگی خِتٰمُهٗ مِسْكٌ مہر اوسکی مشک ہوگا یعنی مشک سے اوسپر مہر
کرینگے اور مہر اسواسطے کیجائیگی کہ اوس بہشتی کو وہم نہو کہ کسی اور آدمی کا ہاتہہ اوسکو پہونچا ہی اور باعث اوسکی نفرت کا ہو پس وہ ابرار نیک بندے اوس مہر کو خود
توڑینگے اور کہتی ہین کہ یہہ تمثیل ہے اوسکے نفاست کی اور قمی کی تفسیر مین لکہا ہے اور ابن عباس وغیرہ سے بہی روایت ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ خاتمہ پینے کا
مشک کی خوشبو پر ہے کہ پینے والا بعد پینے کے اپنے دہن اور لبون مین مشک کی خوشبو پائیگا اور بعضے کہتی ہین کہ مشک شراب سفید ہے مثل چاندی کے اور
بہشتی اوسکو سب شرابون کے بعد نوش کرینگے اور منقول ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا مین اپنی انگلی اوسمین ڈالکر باہر نکالی تو جو جاندار کہ دنیا مین ہے اوسکے دماغ مین خوشبو
اوسکی پہونچی اور تمام دنیا اوس سے معطر اور خوشبودار ہوجاے وَفِيْ ذٰلِكَ اور بیچ اس شراب کے یا نعمت کے فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ پس چاہئے کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالے
یعنے اعمال نیک بجالائین اور گناہون سے پرہیز کرین کہ مستحق اوسکی پینے کے ہون اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی گرمی کے دنون مین روزہ رکہی خالص واسطے خدا کی خدا تعالی
اوسکی تشنگی کو شراب مختوم سے دفع کریگا اور رسول خدا صلعم نے جو امیر المومنین کو وصیتین کی ہین اوسمین فرمایا ہے کہ ای علیؑ جو کوئی شراب کو دنیا مین ترک کرے غیر کے
واسطے رضامندی خدا کی اور اوسکی حکم کی تعمیل کے واسطے تو خدا تعالی اوسکو شراب مختوم سے سیراب کریگا وَمِزَاجُهٗ اور آمیزش اوسکی مِنْ تَسْنِيْمٍ چشمہ تسنیم سے ہے اور ابن عباس
سے روایت ہے کہ تسنیم نام اوس پانی کا ہے کہ عرش کے نیچی سے بہشت مین گرتا ہی اور وہ بہشت کی سب شرابون اور پانیون سے افضل ہے اور دوسری روایت مین ہے
کہ ابن عباس سے ایک شخص نے پوچہا کہ تسنیم کیا ہے کہا کہ یہہ اون چیزون مین سے ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ کوئی نفس نہین جانتا ہی جو کچہہ بہشتیون کے واسطے مینے پوشیدہ رکہا ہے
کہ آنکہہ کو وہ روشن کرے اور کہتی ہین کہ تسنیم وہ شراب ہے کہ بلندی سے بہشتیون پر گرتی ہے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا مین جاری ہی اور موافق حاجت کے
بہشتیون کے برتنون مین گرتی ہی اور جسوقت برتن پر ہو جائین تو وہ واپس ہو جاتی ہی اور زمین پر کوئی قطرہ اوسکا نہین گرتا ہی اور نام اوسکا تسنیم اوسکے
مرتبہ کی بلندی کی جہت سے ہوا ہے اور تسنیم کی تفسیر بیان کرتا ہے کہ عَيْنًا چشمہ ہے اور عینا حال واقع ہوا ہے اور یا منصوب علی المدح ہے اور تقدیر اوسکی اعنی عینا ہے یعنی
ارادہ لیتا ہون مین چشمہ کو کہ يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ پیتے ہین ساتہہ اوسکے نزدیک کئے گئے درگاہ خدا کی جو کہ بہت نیک اور پرہیزگار ہین مثل انبیاء اور ائمہ معصومین
کے کہ وہ تسنیم خالص کو نوش فرمائینگے کہ دلون مین اونکے خالص محبت خدا کی تہی اور ابرار اور نیکون کو اوسمین تہوڑا سا ملاکر پلائینگے اور کہتی ہین کہ کفار

قریش مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کہ جسوقت فقرا صحابہ کو دیکھتے مثل عمار اور صہیب اور بلال اور خباب کے تو اونسے ہنسی و ٹھٹھا کرتے اور طعن کی راہ سے کہتے کہ
یہہ حق پر ہین اور محمد پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ رسول خدا کا ہے اور ہم زندہ کرکے دوبارہ اوٹھائے جائینگے یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا تحقیق جن لوگون نے
گناہ کیا ہے مثل کفر اور شرک کے کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہین وہ اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین وہ یَضْحَکُوْنَ ٹھٹھا کرتے وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ اور جسوقت گذرتے ہین وہ ساتھ اون
مومنین کے یَتَغَامَزُوْنَ آنکھین مارتے ہین آپسمین واسطے ہنسی کے اور کشاف مین منقول ہے کہ ایک روز امیرالمومنین ایک جماعت فقرا مومنین کے ہمراہ جاتے تھے ایک جماعت منافقین کی اونکو
دیکھکر ہنسے اور آنکھون سے آپسمین اشارے کئے اور ٹھٹھا کرنے لگے اور اپنے یارون سے کہنے لگے کہ ہمنے اصلع کو یعنی اوس شخص کو کہ جسکی پیشانی کے اوپر بال نتھے دیکھا ہے مراد اونکی اوس سے امیرالمومنین
اور آپسمین بہت ہنسے اور امیرالمومنین ہنوز رسول خدا صلعم کی مسجد مین پہونچے تھے کہ جبرئیل یہہ آیتین لیکر نازل ہوئے کہ منافقین مومنین پر ہنستے ہین اور آنکھون سے اشارے
کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمُ اور جسوقت پھرتے ہین وہ طرف لوگون اپنے کے تو انْقَلَبُوْا پھرتے ہین وہ فَکِهِيْنَ باتین بنانیوالے ہوکر یہہ حال واقع
ہوا ہے اور ابوجعفر اور حفص نے فکہین پڑہا ہے بدون الف کے یعنی ٹھٹھے مین لذت پانیوالے ہوکر اور شواہد التنزیل مین ابن عباس سے روایت ہے کہ ان الذین اجرموا
سے مراد منافق قریش کے ہین اور الذین آمنوا سے مراد علی بن ابیطالب ہے اور سعید بن سعد بلخی نے کہ یہہ بھی اہل سنت کے راویون مین سے ہے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ مراد الذین اجرموا سے ایک جماعت بنی امیہ کی ہے کہ جسوقت علی بن ابیطالب اپنے یارون کے ہمراہ اوس جماعت پر گذرے تو اونہون نے چشم و ابرو سے اشارہ طرف علی کے کیا
اور مراد الذین امنوا سے علی بن ابیطالب ہے اور اصحاب اوسکے اور رسول خدا صلعم نے بشارت اولیا علی مرتضی کو خوشخبری دی کہ قریب ہے کہ تم اونکو دیکھوگے کہ وہ آتش دوزخ مین جلتے
ہونگے اور مقاتل کہ علماء اہلسنت سے ہے اوسنے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایک روز امیرالمومنین اپنے اصحاب خاص کے ہمراہ رسول خدا صلعم کے پاس جاتے تھے اتفاقاً راہ مین ایک جماعت منافقین پر اونکا گذر ہوا
اوس جماعت نے دیکھا کہ علی اپنے یارون کے ہمراہ رسول خدا صلعم کے پاس جاتا ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور قہقہا مارنا شروع کیا اور نالایق باتین کہنے لگے جسوقت علی مرتضی مجلس اقدس رسول خدا
مین پہونچے تو حضرت نے یہہ آیت علی کے روبرو پڑہی اور اس حال سے مطلع کیا اور علی کے مرتبہ بلند کو جو کہ پیش خدا ہے ظاہر کیا اور اون کفار اور منافقین کے حال مین خدایتعالی فرماتا ہے کہ
وَاِذَا رَاَوْهُمْ اور جسوقت دیکھتے ہین وہ کفار اور منافقین اون مومنین کو قَالُوْٓا کہتے ہین وہ کفار اور منافقین آپسمین کہ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق یہہ لوگ کہ محمد کی پیروی کرتے ہین
لَضَآلُّوْنَ البتہ گمراہ ہونے والے ہین وَمَآ اُرْسِلُوْا اور حال یہہ ہے کہ نہین بھیجے گئے ہین وہ کفار اور منافقین عَلَیْهِمْ اوپر اون مومنین کے حٰفِظِیْنَ نگہبان
ہوکر تاکہ گواہی دیوین اونکی گمراہی اور ہدایت کی اور کفار اور منافقین جو مومنین کو ایسی باتین کہا کرتے تھے اور ہمیشہ اونپر ہنسا کرتے تھے خدایتعالی قیامت کے روز فرمائیگا
فَالْیَوْمَ پس آجکے دن کہ قیامت کا روز ہے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین مِنَ الْکُفَّارِ کافرون سے یَضْحَکُوْنَ ہنستے ہین عَلَی الْاَرَآئِکِ اور تختون بہشت
مین بیٹھے ہوئے یَنْظُرُوْنَ نظر کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ وہ لوگ دوزخ مین جلتے ہین اور طرح طرح کے عذاب مین گرفتار ہین اور نہایت خوار و ذلیل ہین اور دنیا مین اونکو بڑی عزت
اور ثروت مین دیکھتے تھے اور یا یہہ معنی ہین اس آیت کے کہ بس اوس روز کہ قیامت کا روز ہوگا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کفار سے ہنسینگے اونکو عذاب مین گرفتار دیکھکر جیسے کہ
وہ کفار اونسے دنیا مین ہنستے تھے اور تختون سے نظر کرتے ہونگے اور کہتے ہین کہ بہشت کا دروازہ کہولین اور دوزخیون کو کہین کہ بہشت مین آؤ وہ جلدی سے بہشت کیطرف متوجہ ہونگے
جسوقت کہ بہشت کے قریب پہونچین تو فرشتے دروازہ کو بند کرلیونگے اور دوزخی رنجیدہ ہوکر پھر دوزخ کو پھر جائینگے اور کئی مرتبہ اونکے ساتھ ایسا ہی کرینگے اور مومنین یہہ حال دیکھکر بہت
خوش ہونگے اور کہینگے کہ هَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ کیا بدلا دئیے گئے کفار مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ اوس چیز کا کہ تھے کرتے دنیا مین یعنی جو وہ ہمپر ہنستے تھے کیا اوسکا بدلا اونکو ملا اور حمزہ
اور کسائی نے ہل کے لام کو ثوب کے ثا مین ادغام کرکے ہثوب پڑہا ہے سورۃ انشقت اور اس سورہ کو سورہ انشقاق بھی کہتے ہین اور یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین
پچیس آیتین ہین اور ثواب اسکا سورہ انفطار مین مذکور ہو لیا ہے اور ابی بن کعب سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے خدا اوسکو اپنی پناہ مین لیوے اس
امر سے کہ نامۂ اعمال اوسکو دست چپ مین دیوین بلکہ نامۂ اعمال اوسکا اوسکے دست راست مین دیوینگے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ جسوقت کہ آسمان
پھٹ جاوے اور ملائکہ اوسپر سے زمین پر نازل ہون اور امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہکشان پر سے پھٹیگا وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا اور کان رکھے واسطے حکم پروردگار
اپنے کے کہ جسوقت حکم پہونچیگا اوسکو ہوا اوسیوقت وہ پھٹ جاوے اور ہرگز سرتابی نکرے وَحُقَّتْ اور لایق کیا جاوے آسمان واسطے سننے اور فرمانبرداری حکم خدا کے اسواسطے
کہ خدا اوسکا پیدا کرنے والا ہے وہ کیونکر حکم خدا کا نہ بجا لائے یہہ تو آدمی ہی کی شان ہے کہ خدایتعالی کی ناشکری اور نافرمانبرداری مین رہتا ہے اپنی
شامت نفس سے وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اور جسوقت کہ زمین کھینچی جاوے اسطرح کہ بلندیون اور پہاڑون کو اوٹھالیوین اور پھر اوسکو کھینچین کہ اوسکی بلندی اور پستی سب برابر ہو جاوے
جیسے کہ اوہوڑی کو کھینچتے ہین اور کھینچنے سے وہ برابر اور صاف ہو جاتی ہے اور ایسی ہی زمین کو کھینچینگے کہ برابر اور صاف ہو جائیگی اسطرح سے کہ اگر مرغ کا انڈا مشرق مین کہین تھ

سورۃ الانشقت ع

مغرب سے وہ کہلائی دیگا اور یا یہہ کہ اوسکو کہینچینگے اسواسطی کہ فراخی اور کشادگی اوسکی زیادہ ہوجائے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا اور ڈالدیگی زمین جو کچہہ کہ درمیان اوسکی ہے یعنی جو کچہہ کہ زمین کے اندر ہے اوسکو وہ باہر ڈالدے وَتَخَلَّتْ اور خالی ہوجائیگی کوشش اور تکلف کرکے یعنے جو کوشش کہ اوس سے ممکن ہو خالی کرنیکے باب مین اوسمین کسیطرح کا قصور وہ نکرے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا اور کان رکہی زمین واسطی حکم پروردگار اپنے کے باہر ڈالنی اوس چیزین کہ جو اوسکے اندر ہے اور خالی کرنیمین وَحُقَّتْ اور لائق کیجاویگی پروردگار کے حکم کیواسطے ہو واسطی کہ وہ اوسکی پیدا کی ہوئی ہی اور اوسمین اوسکو سب طرحکا اختیار ہی اور رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین فرمایا کہ جسوقت علامتین قیامت کی ظاہر ہون تو زمین جو کچہہ اوسمین ہے سب کو باہر ڈالدے چاندی کو اور سونیکو اور ظالم کہی کہ یہہ پیر ظلم اور قتل سے تہا اور جو کہی کہ میرا ہاتہہ اوسکے سبب سے کاٹا گیا ہم سب فنا ہوگئی اور یہہ یہین رہا اور بعضے کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ مُردون کو باہر ڈالیگی اور بعضی کہتی ہین کہ پہاڑون کو ڈالیگی اور یہہ آیت مکرر نہین ہے اسواسطی کہ پہلے تو صفت آسمان کی ہے اور دوسری صفت زمین کی اور جواب شرط کا محذوف ہی یعنی جسوقت کہ یہہ امور مذکور ہون تو دیکہیگا انسان جو کچہہ کہ آگے بہیجا ہی اوسنے نیکی کو یا بدی کو یَآاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اے آدمی یہہ خطاب ہر آدمی کیطرف ہے اولاد آدم مین سے یعنی ای آدمی اِنَّكَ كَادِحٌ تحقیق کہ تو محنت کرنیوالا ہے یعنی رنج اور کوشش سے کام کرنیوالا ہے تو اِلٰی رَبِّكَ طرف پروردگار اپنی کے كَدْحًا کام کرنا محنت اور کوشش سے یعنے تو عمل کرتا ہے کوشش سے خدا کیطرف پہونچنی مین فَمُلَاقِیْهِ پس ملاقات کرنیوالا ہے جزا اوسکی کو یعنی اپنے عمل اور کام کی جزا کو تو پہونچیگا اس سے چارہ نہین ہے یعنی عمل نیک یا بد ہو اور اوسکو مشقت سے کرتے ہو اوسکی جزا کو پاوگے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ پس جو شخص کہ دیا جائیگا كِتَابَهٗ نامۂ اعمال اپنا بِيَمِينِهٖ ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنی کے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ پس قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا حِسَابًا يَّسِيْرًا حساب آسان کہ اوسمین کسیطرح کی تنگی اور دشواری نہو اور کہتی ہین کہ حساب یسیر یہہ ہے کہ گناہ اوسکے اوسکو دکہائے جائین اور پہر معاف کردیئے جائین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی حساب کیا جاویگا وہ عذاب کیا جائیگا کسینے پوچہا کہ یا رسول خدا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ حساباً یسیرا اس سے کیا مراد ہی فرمایا کہ حساب یسیر سے مراد پیش کرنا گناہون کا ہے اور پہر معاف کرنا گناہون کا حساب کرنا اور جسکے حساب مین اعتراض اور چون وچرا کی نوبت پہونچی اوسمین عذاب کیا جائیگا وَيَنْقَلِبُ اور پہریگا وہ شخص کہ جسکا حساب آسانی سے لیا گیا ہے اِلٰٓى اَهْلِهٖ طرف لوگون اپنے کے کہ وہ کنبہ اوسکا ہی مومنین مین سی یا اپنی عورتون کے طرف کہ وہ حورین بہشت کی ہین مَسْرُوْرًا خوش ہوکر یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی وہ شخص اپنے لوگون کیطرف خوش ہو پہریگا بسبب حاصل ہونی نعمتون کے اور درجون بہشت کے اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جسمین تین خصلتین ہونگی اوسکا حساب آسانی سی ہوگا لوگون نے پوچہا کہ یا رسول خدا وہ خصلتین کیا ہین فرمایا کہ دے تو اوس شخص کو کہ محروم رکہی تجہکو کہ تجہکو وہ کبہی کچہہ نہ دیوے اور مل تو اوس سے کہ جو تجہسے قطع کرے اور ملنے کو ترک کرے اور معاف کر تو اوس شخص کو کہ جو تجہپر ظلم کرے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ اور لیکن جو شخص کہ دیا گیا ہے نامۂ اعمال اپنا وَرَآءَ ظَهْرِهٖ پیچہے پشت اپنی سے دست چپ مین اور وہ اسطرح ہے کہ اوسکے دست کو اوسکی گردن سے باندہین اور دست چپ کو پس پشت سے پس نامۂ اعمال کو پس پشت دست چپ مین دیوین اور کہتی ہین کہ اوسکو کہین کہ تو اپنی نامۂ اعمال کو پڑہ وہ کہیگا کہ مین پشت کے پیچہے کیونکر پڑہون پس گردن کو اوسکی موڑ لو تو مڑکر اوسکے منہ کو پشت کیطرف کرین وہ نامہ کو اپنی دیکہے کہ تاریک اور سیاہ ہے بہت عاجز اور حیران ہوا اور اوسکو پڑہ نسکے اور نامۂ اعمال کو جسکے دست راست مین دینگے وہ بہشتی ہے اور جسکے دست چپ مین دینگے وہ دوزخی ہے اور جسکے دست چپ مین دینگے اوسکا حال بیان کرتا ہے کہ فَسَوْفَ يَدْعُوْا پس قریب ہے کہ پکارے وہ یعنے آرزو کرے وہ ثُبُوْرًا ہلاکت کو اور پکارے وہ کہ واثبوراہ اور یہہ کلمہ ہی ہلاکت کے طلب کرنیکا ہے وَيَصْلٰى سَعِيْرًا اور داخل ہو وہ دوزخ مین کہ وہ آتش سوزان ہے اور ہمیشہ اوسمین وہ جلا کرے اور اب سبب اوسکے عذاب کا بیان کرتا ہے کہ اِنَّهٗ كَانَ تحقیق وہ تہا فِیْٓ اَهْلِهٖ بیچ لوگون اپنے کی مَسْرُوْرًا خوش اور فخر اور ناز کرنیوالا اپنے مال اور جاہ پر اور اپنے غرور کی زیادتی سے آخرت کچہہ نہ سمجہتا تہا اور اوس سے بالکل غافل تہا اور یا یہہ کہ اپنی گناہون اور کفر سے خوش تہا اِنَّهٗ ظَنَّ تحقیق کہ اوسنی گمان کیا تہا اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ یہہ کہ ہرگز نہ پہریگا خدا تعالی کی طرف یعنی زندہ کرکے واسطی جزای اعمال کے نہ اوٹہایا جائیگا بَلٰٓى ہان وہ پہریگا پروردگار کیطرف واسطی جزای اعمال کے اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ تحقیق کہ وہ خدا ہی ساتہہ اوسکے اور اوسکے اعمال کو بَصِيْرًا دیکہنے والا پس اوسکو چہوڑیگا نہین بلکہ اوسکو محشر مین لائیگا اور جزا و سزا اوسکو دیگا فَلَآ اُقْسِمُ پس قسم کہاتا ہون مین بِالشَّفَقِ ساتہہ شفق کے کہ وہ سرخی ہے اور بعد غروب آفتاب کے نمایان ہوتی ہے وَالَّيْلِ اور قسم ہے رات کی وَمَا وَسَقَ اور اوس چیز کی کہ اکہٹا کرے اور پوشیدہ کرے اوسکو رات بعد اوسکے کہ دن کو سب پہیل گئے اور بکہر گئے ہون مثل دواب کے کہ رات کیوقت سب اپنے مقامون پر اکہٹے ہوجاتے ہین باہر سے وَالْقَمَرِ اور قسم ہے چاند کی اِذَا اتَّسَقَ جسوقت کہ اکہٹا ہوکر کامل اور پورا ہوجائے اور وہ چودہوین رات کا چاند ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ البتہ سوار ہوگے تم یعنی پیش آوگے تم اور ملاقات کروگے تم طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ایک حال کو ایک حال سے پیچہے مطابق ایک دوسرے کے سختی اور ہول مین مراد موت سے ہے اور قیامت کے ہولون اور سختیون سے کہ ایک سختی بعد ایک سختی کے اور ایک ہول بعد ایک ہول کے دیکہی جائیگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے

اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اختیار کروگے تم طریقے اون لوگون کے کہ جو پہلے تمسے تہے اور امتون کے آدمی اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ البتہ چلوگے تم رستہ
اون لوگون کا کہ پہلے تمسے تہے پہلی امتون کے آدمی بیوفائی اور غدر کرنیمین انبیاء کی اوصیا کے ساتہہ بعد انبیا کے اور مشہور ہے کہ صفورا زوجہ موسیٰ علیہ السلام بعد موسیٰ کے اونکے وصی یوشع
بن نون سے لڑی اور اس امت مین عائشہ زوجہ رسول خدا بعد رسول خدا کے اونکے وصی علی ابن ابیطالب سے لڑے اور جسوقت حضرت موسیٰ توریت کی تختیان لینیکو کوہ طور پر گئے تو اونکی امت
کے آدمی اونکے خلیفہ ہارون سے پہر گئے اور سامری کیطرف ہوگئے اور ایسے ہی رسول خدا کے بعد اونکی امت کے آدمی علی ابن ابیطالب سے پہر گئے اور ابوبکر کو اونہون نے خلیفہ بنایا اور اسی قیاس پر
بہت سے امر ہین اور بعضے کہتی ہین کہ مراد طبقا عن طبق سے ایسے ہے بعد سختی کے آرام اور سختی بعد امید کے اور فقیری بعد تونگری کے اور تونگری بعد فقیری کے اور صحت بعد بیماری کے اور بیماری
بعد صحت کے اور اہل کوفہ نے سوا عاصم کے لترکبن بفتح با پڑہا ہے واحد کا صیغہ اور اوسمین خطاب رسول خدا کی طرف ہے اور مراد اس سے یہہ ہی کہ تو شب معراج آسمانون پر جائیگا
کہ سوار ہوگا تو ایک طبق پر بعد ایک طبق آسمان کے اور باقیون نے بضم با پڑہا ہے جمع کا صیغہ سب کیطرف خطاب ٹہیر کر جیسا کہ گذرا ہی اور فرماتا ہے کہ فَمَا لَهُمْ پس کیا ہے واسطے اون کفار
قریش کے کہ لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے ہین وہ خدا اور پیغمبر اور قیامت کے ہونے پر باوجود واضح ہونے دلیلون کے اور ظاہر ہونے نشانیون قدرت خدا کے وَإِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ اور جسوقت پڑہا جاتا ہے اوپر اونکے قرآن تو لَا يَسْجُدُونَ نہین سجدہ کرتے ہین وہ وقت تلاوت کے جسوقت سجدہ کا ذکر ہوتا ہے اور یا یہہ کہ نہین عاجزی کرتے
ہین وہ قرآن کو سنکر اور اس آیت مین سجدہ کرنا سنت ہے اور واجب نہین ہے اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے آیہ واسجد واقترب کو پڑہا اور سجدہ کیا اور سب
مومنین نے بہی حضرت کی پیروی سے سجدہ کیا تو کفار قریش اونکے سرون پر کہڑے ہوئے تالیان ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہے اور ٹہٹہا کرتے تہے یہہ آیت نازل ہوئی اور سجدہ نکرنا کفار کا واسطے نہونے
دلیل کے ہے بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے يُكَذِّبُونَ جہٹلاتے ہین قرآن کو اور اوسمین تامل نہین کرتے ہین اور اوس پر ایمان نہین لاتے ہین اپنے رئیسون کی پیروی
سے وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم تر ہے بِمَا يُوعُونَ ساتہہ اون چیزون کے کہ دل مین نگاہ رکہتے ہین وہ اور جو کچہہ کہ اونہون نے اپنے دلونمین کینہ اور عداوت
کو پوشیدہ کیا ہے مومنون کے کیطرف سے اور یا یہہ کہ اپنی اعمال کے نامون مین جو کچہہ کہ اونہون نے قسم قسم کے عذابون کو جمع کیا ہے اونکو خوب جانتا ہی فَبَشِّرْهُمْ پس خوشخبری
دے تو اونکو بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ساتہہ عذاب دردناک کے یہہ کلام خوشخبری دینے کا بطریق مزاح کے ہے إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے یہہ مستثنیٰ منقطع ہے یعنی اون کفار
کیواسطے عذاب دردناک ہے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور اعمال کئے ہین اونہون نے نیک لَهُمْ أَجْرٌ واسطے اونکے اجر ہے غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ قطع کیا گیا اور نہ کم کیا گیا
بلکہ پورا اجر اونکی واسطے ہوگا ہمیشہ کو اور یا یہہ کہ نہ احسان رکہا گیا کسی آدمی کا ہوگا

سورۃ البروج

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین بارہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ بروج کو نماز مین پڑہے وہ قیامت کے روز انبیا و مرسلین کے ہمراہ ہوگا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ قسم ہے آسمان صاحب برجون کی اور برج بارہ
ہین حمل ثور جوزہ سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور ذکر برجون کا سورۂ حجر مین گذر گیا ہے اور کہتی ہین کہ یہہ مثل بڑے بڑے
محلون کے ہین اور بعضے کہتی ہین کہ مراد برجون سے بڑے بڑے ستارے ہین اور اہل بیت سے آسمان کے دروازے مراد ہین اور بعضون کے نزدیک وہ محل ہین ہونگے اور زبرجد سبز کے اور چاندی سفید کے اور موتون کے
اور وہ مقام ملائکہ کی عبادت کے ہین جیسے کہ مسجدین آدمیون کی عبادت کے مقام مین بر ہین وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ اور قسم ہے دن وعدہ کئے گئے کی کہ وہ دن قیامت کا ہی وَشَاهِدٍ اور قسم ہے
حاضر ہونیوالے اوسدن کی کہ اوسروز واسطے جزا کے سب حاضر ہونگے وَمَشْهُودٍ اور قسم ہے حاضر کی گئی چیز کی عجائب اور غرایب مین سے اوسروز اور شاہد اور مشہود کی تعیین مین
اختلاف بہت ہے امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ شاہد رسول خدا ہین اور مشہود روز قیامت ہے اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سے روایت ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے
اور مشہود روز عرفہ ہے اور ایک روایت مین حضرت باقر سے ہے کہ شاہد یوم عرفہ ہے اور مشہود روز قیامت ہے اور ایک روایت مین حضرت صادق سے ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے
اور مشہود روز عرفہ ہے اور موعود روز قیامت ہے اور ایک روایت مین رسول خدا نے امیر المومنین کو فرمایا ہے اور بعضے کہتی ہین کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بندہ ہے اور بعضے اسکا
عکس کہتے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ شاہد روز نحر ہے کہ وہ دسوین ذی الحجہ کی ہے اور مشہود روز عرفہ ہے کہ وہ نوین اوسکی ہے ایک راوی کہتا ہے کہ مین رسول خدا کی مسجد
مین گیا ایک شخص کو دیکہا کہ حدیث پیغمبر کی بیان کرتا ہے اوس سے مینے پوچہا کہ شاہد اور مشہود کیا ہین کہا کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے مین دوسری جانب کو
گیا دیکہا کہ ایک شخص رسول خدا سے حدیث بیان کرتا ہے اوس سے مینے پوچہا کہ شاہد اور مشہود کیا ہین کہا کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز نحر ہے اور ایک گوشہ مین
ایک لڑکے کو حدیث بیان کرتا ہوا دیکہکر مینے اوس سے پوچہا کہ شاہد اور مشہود کیا ہے کہا کہ شاہد محمد ہے اور مشہود روز قیامت ہے اور کہا کہ کیا نہین سنا ہے
تونے قول حقتعالیٰ کا کہ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا اور دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ ذلک یوم مجموع لہ الناس و ذلک یوم مشہود لوگون سے مینے پوچہا کہ پہلا کون تہا کہا
کہ ابن عباس اور دوسرے سے پوچہا تو کہا کہ ابن عمر تہا اور تیسرے کو پوچہا تو کہا کہ حسن بن علی علیہما السلام ہے اور بعضے کہتی ہین کہ شاہد فرشتہ ہے اور مشہود روز قیامت ہے

اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد گواہی دینے والے آدمی ہیں اور مشہود وہ ہیں کہ جنکے واسطے گواہی دیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد یہہ امت مرحومہ ہے اور مشہود پہلی امتین ہیں اور یا شاہد اعضا اولاد آدم
کے ہیں اور مشہود نفس اونکی اور بعضے کہتے ہیں کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود حج کرنیوالے اور یا شاہد رات اور دن ہیں اور مشہود آدمی اور یا شاہد انبیاء ہیں اور مشہود پیغمبر آخر الزمان اور یا شاہد
آدم ہے اور مشہود اولاد اوسکی اور یا شاہد عیسیٰ ہیں اور مشہود امت اوسکی اور ہر ایک نے قول کے واسطے سند لایا ہے قرآن اور حدیث سے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ہلاک کئے گئے ہیں صاحب شگافون
زمین کے اور وہ ایک جماعت تہی کہ اونہوں نے زمین میں گڑہے کہودے تہے اور کہتے ہیں کہ یہہ جواب ہے ایک کلام محذوف کا یعنے مکہ والے ہلاک ہونیوالے ہیں جیسے کہ ہلاک کئے گئے صحاب اخدود کے
اور قصہ صحاب اخدود کا امام محمد باقر علیہ السلام سے اسطرح سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو نصاری نجران کے پیشوا کے پاس بہیجا اور صحاب اخدود کا قصہ اوس سے
پوچہا اوسنے بیان کیا امیر المومنین علیہ السلام نے اوسکو کہلا بہیجا کہ وہ قصہ اسطرح نہیں ہے کہ تونے بیان کیا ہے لیکن میں تجہکو خبر دیتا ہون کہ خدا تعالی نے ایک مرد حبشی کو پیغمبر کرکے
حبشیون پر بہیجا اون لوگون نے اوسکو جہٹلایا اوس پیغمبر نے اون لوگون پر جہاد کیا اور خوب لڑائی ہوئی اور اوسکی صحاب مارے گئے اور اون لوگون نے اوس پیغمبر کو اور جو کچہہ اوسکی
صحاب باقی رہے تہے اون سبکو قید کیا اور ایک مکان بنایا اور اوسکو آگ سے پر کیا اور سب آدمیون کو اوس مکان کے نزدیک جمع کیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارے دین پر ہے اور
ہمارے حکم کا تابع ہے وہ ایک طرف کو ہو جاوے اور جو کوئی کہ اس جماعت کے دین پر ہو وہ آگ میں گرے پس مومنین آگمیں اپنے ہاتہون کو پکڑکر اوس آگ میں کود پڑے ایک عورت مومنہ ایک مہینہ کا
بچہ گود میں لئے ہوئے اوس آگ کے قریب آئی اور چاہا کہ اپنے تئین آگ میں ڈالے اوس عورت کا دل اوس بچہ کے واسطے جلنے لگا اور چاہا کہ اولٹی پہرے اوس بچہ نے بقدرت خدا گویا ہوکر
کہا کہ ای ماں تو کچہہ خوف مت کر اور مجہکو لیکر اس آگ میں کود پڑ کہ یہہ مشقت راہ خدا میں بہت تہوڑی ہے اوس عورت نے اپنے تئین مع اوس بچے کے آگ میں ڈال دیا
اور مجمع البیان میں مسلم سے اس قصہ کو اسطرح سے لکہا ہے کہ وہ ایک جماعت مشرکون میں سے ہے اور اوس زمانہ میں ایک جادوگر تہا ذونواس بادشاہ کے پاس کہ مدار
ملک کا اوسکے اوپر تہا جس وقت وہ جادوگر بوڑہا ہوکر بیمار ہوا تو بادشاہ سے کہا کہ اب میری اجل قریب پہونچی ہے مناسب یہہ ہے کہ کوئی لڑکا میرے سپرد کر کہ جو کچہہ
جانتا ہون اوسکو تعلیم کردون کہ انتظام ملک کا اوس سے ہوتا رہے ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا وہ اوسکو اپنا جادو سکہلانے لگا اور اوس لڑکے کی راہ میں ایک عبادتخانہ ایک
عابد نصرانی کا تہا ایک روز وہ لڑکا اوس عابد کے پاس گیا اور اوسکی باتون سے اور اوسکی احوال سے بہت تعجب کیا اور اوسکی حال سے مطلع ہوکر اوس عابد کا طریق اوسنے پسند
کیا اور ایمان لایا اور ہر روز آتے اور جاتے اوس عابد کے پاس بہی جاتا اور اوس سے صحبت رکہتا اور عابد کے پاس سے لڑکے کو دیر ہو جاتی تو وہ جادوگر اوسکو مارتا کہ کیون دیر کی
تو نے اور جو گہر کے جانے میں دیر ہوتی تو گہر کے لوگ اوسکو مارتے اوس لڑکے نے عابد سے یہہ حال بیان کیا عابد نے کہا کہ اگر جادوگر کہے کہ تو نے کیون دیر کی تو اوسکے جواب میں کہہ کہ گہر کے
آدمی جلدی نہیں آنے دیتے اور اگر گہر کے آدمی کہیں کہ تونے کیون دیر کی تو اونسے کہہ کہ جادوگر جلدی نہیں آنے دیتا اور وہ لڑکا صحبت میں اوس عابد کی بڑا عامل اور مستجاب الدعوات
ہو گیا کہ جو دعا مانگتا تہا وہ قبول ہوتی تہی اتفاقاً ایک روز اوس عابد کے پاس سے باہر نکلکر اپنے گہر کو جاتا تہا راہ میں دیکہا کہ ایک اژدہا بہت بڑا راہ میں بیٹہا ہے اور لوگون
کے آنے جانیکو اوسنے بند کر رکہا ہے اوسنے اپنے جی میں کہا کہ بہتر ہونا عابد کا اور باطل ہونا جادوگر کا آج معلوم کردونگا ایک پتہر اوٹہایا اور کہا کہ ای خدا اگر راہ یعنے اگر وہ عابد
تیرے نزدیک زیادہ دوست ہے اوس جادوگر سے تو اس جانور کو قتل کر اور پتہر کو اوسکی طرف پہینکا وہ اوسکے سر پر لگا اوسیوقت وہ مر گیا اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا بیمارون کو اور دردمندون
کو اپنی دعا سے اچہا کرتا تہا اور جس وقت عابد کو یہہ خبر اوسکی پہونچی تو اوس لڑکے سے کہا کہ تو بلا میں مبتلا ہوگا تجہکو صبر کرنا چاہئے اور مجہکو دشمن کے سپرد نہ کرنا عابد کو جواب دیا ایسا ہی کرونگا
اور آدمیون کا علاج کرتا تہا اور اندہون اور سفید داغ والون کو اچہا کرتا تہا اور بادشاہ کے ملازمون میں سے ایک شخص اندہا ہو گیا تہا وہ اوسکے پاس آیا اور بہت سا مال اوسکے
واسطے لایا اور کہا کہ مجہکو اچہا کر دے اوسنے کہا کہ میں کسیکو اچہا نہیں کرتا ہون بلکہ خدا اچہا کرتا ہے اگر تو میری فرمانبرداری کرے اور میرے راز کو پوشیدہ رکہے تو خدا تعالی کی توفیق سے
میں تیری آنکہین روشن کردون اوس شخص نے عہد کیا اور اوس لڑکے نے اوسکو کلمہ شہادت پڑہایا اور دعا کی کہ اوسکی آنکہین روشن ہو گئین وہ ملازم بادشاہ کا بادشاہ کے
پاس گیا اوس بادشاہ نے کہ ذونواس اوسکا نام تہا اپنے ملازم سے پوچہا کہ تیری آنکہین کیونکر روشن ہو گئین کہا کہ میرے خدا نے مجہکو صحت بخشی ہے بادشاہ نے پوچہا کہ کیا تو مجہکو کہتا ہے
کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بہی خدا ہے کہا کہ خدا وہ خدا کہ اوسکے سوا کوئی سزاوار پرستش کا نہیں ہے اور وہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار
تیرا ہے اور پروردگار ہر چیز کا بادشاہ نے بطور حیلہ کے اوس سے پوچہا کہ یہہ تونے کس سے سیکہا ہے مجہسے بیان کر تاکہ میں بہی اوسپر ایمان لاؤن وہ ملازم کہ جو نہایت رغبت
بادشاہ کی مسلمان ہونے پر رکہتا تہا اوسنے قصہ اوس جوان کا بادشاہ کے روبرو بیان کیا بادشاہ نے اوسکو اپنے پاس طلب کیا اور کہا کہ مجہکو خبر پہونچی ہے کہ تو مادر زاد اندہون
کو اور سفید داغ والون کو اچہا کرتا ہے اوسنے کہا کہ میں کسیکو اچہا نہیں کرتا خدا تعالی شفا بخشتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بہی خدا ہے کہا ہان پروردگار میرا اور
پروردگار تیرا اللہ ہی ہے پس بادشاہ نے اوسکو شکنجہ میں کہینچا اور ہمیشہ اوسکو عذاب دیتا تہا یہانتک کہ اوسنے بادشاہ کو اوس عابد کے حال پر مطلع کیا بادشاہ نے اوس عابد کو طلب کیا

اور کہا کہ تو اپنے دین سے پہر جا اور میری پرستش کر اوسنے قبول نکیا اوسکو آرہ سے چیرا اور دو ٹکڑے اوسکے کر ڈالے اور اوس جوان شاگرد جادوگر کو کہا کہ تو اپنے دین سے پہر جا اوسنے نمانا اور ہر چند بادشاہ
نے کوشش کی لیکن اوسنے دین حق کو نہ چہوڑا بادشاہ خفا ہو تو اوسنے حکم دیا کہ اس جوان کو دریا مین غرق کر دین اوسکو کشتی مین بٹہا کر دریا مین لیگئے اور چاہا کہ اوسکو غرق کرین اوسنے دعا کی کشتی الٹ گئی اور
سب غرق ہو گئے فقط وہی جوان باقی رہا اور سلامت کنارہ پر آگیا لوگون نے بادشاہ کو خبر کی اوسنے حکم دیا کہ اوس جوان کو پہاڑ پر لیجاؤ اور وہان سے اوسکو گرا دو جسوقت پہاڑ پر اوس جوان کو لیگئے
اور چاہا کہ اوسکو پہاڑ پر سے نیچے گرائین اوس جوان نے دعا کی وہ پہاڑ لرزہ مین آیا اور ایک سخت ہوا چلی اوسنے سب آدمیون کو پہاڑ سے نیچے گرا دیا اور وہ جوان سلامت رہا اور بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے
پوچہا کہ میرے آدمی جو تیرے ہمراہ گئے تہے وہ کیا ہوے کہا کہ سب کو میرے خدا نے اونکو مار ڈالا بادشاہ غضب مین آیا اور کہا کہ اسکو آگ مین پہینک دو اوسکو آگ مین ڈالدیا سب آدمی جل گئے اور وہ سلامت رہا اور
اوسکو کچہہ ضرر نہ پہونچا بادشاہ نے اوسکو سولی پر چڑہایا اور تیر لگوائے کوئی تیر اوسکے نہ لگا اور اوس جوان نے کہا کہ اے بادشاہ ایمان لا تو اوس خدا پر جسکے یہہ کچہہ آثار قدرت کے دیکہتا ہے بادشاہ نے کہا تو
کسی راہ سے کہا مین نہین جانتا ہون مگر قتل تیرا اوس جوان نے کہا کہ تو اگر میرا قتل کرنا چاہتا ہے تو لوگون کو ایک جگہ جمع کر اور مجہکو درخت پر لٹکا اور ایک تیر میرے ترکش مین سے کہینچکر کہہ بسم اللہ رب الغلام
یعنے بنام خدا اس پسر کے یہہ کہکر تیر کو مجہپر چلا کہ میری موت اوسی سے ہے بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور تیر اوسکے مارا تو اوسکی پیشانی پر وہ تیر لگا وہ جوان مرگیا اور جو آدمی کہ وہان حاضر تہے اونہون نے کہا کہ ہم ایمان لائے اوس
لڑکے کے پروردگار پر بادشاہ سے امرا نے کہا کہ جس امر کا تو خوف کرتا تہا وہ ہی آگے آیا کہ آدمی اوس لڑکے کے خدا پر ایمان لائے اور تیری خدائی سے پہر گئے بادشاہ غصہ مین ہوا اور حکم دیا کہ رستون کے سرون پر
گڑہے کہودین مانند خندقون کے پس گڑہے کہودے اور اونمین آگ بہر دی اور حکم دیا کہ جو کوئی اوس جوان کے خدا پر ایمان لایا ہے اوسکو آگ مین ڈالدین اور جو کوئی ایمان نہین لایا اوسکو چہوڑ دین
پادشاہ کے آدمی موافق حکم کے اون غارون کے کنارون پر بیٹہ گئے اور ہر ایک سے پوچہتے جاتے تہے جو کوئی ایمان کا اقرار کرتا تہا اوسکو آگ مین ڈالتے تہے اور جو کوئی انکار کرتا تہا اوسکو چہوڑ دیتے تہے ایک عورت مومنہ کو
اوس خندق کے کنارہ پر لائے اور اوس مومنہ کے پاس ایک بچہ اوسکا تین مہینے کا تہا وہ عورت اوس لڑکے کی محبت سے اوس خندق کے کنارہ سے ہٹ گئی تہی وہ بچہ گویا ہوا اور کہا کہ اے مان کود پڑ تو آگ مین اور
صبر کر اور کچہہ خوف و پروا مت کر کہ آگ دوزخ کی اس سے زیادہ سخت ہے جسوقت اوس مومنہ نے یہہ سنا تو بشوق تمام اپنے تئین معہ اوس لڑکے کے آگ مین ڈالدیا اور کہتے ہین کہ جسوقت وہ عورت اور اوسکا لڑکا
آگ مین گر پڑے تو خدا تعالے نے ایک ہوا بہیجی کہ وہ اون خندقون مین داخل ہوئی اور آگ کو خندقون سے باہر نکالکر ساری مین پہیلا دیا اور ایک شعلہ اوسمین سے بادشاہ کے پاس پہونچا اور اوسکو اور اوسکے
تخت کو اوسنے جلا دیا اور بجہ آگ اوسکے لشکر مین پہونچی سب کو جلا دیا اور وہ عورت اور اوسکا لڑکا اور جسقدر مومنین کہ اوس آگ مین تہے سب سلامت باہر نکل آئے اور سعید ابن مسیب نے روایت کی ہے کہ
ایک روز عمر خطاب کے روبرو اوس نوجوان کا ذکر ہوا ایک شخص نے بیان کیا کہ فلانا گاؤن کہودتے تہے یہہ جوان اوسکے اندر ظاہر ہوا اور مینے دیکہا کہ وہ ہاتہہ اپنا اوس زخم تیر پر رکہے ہوئے تہا اور جسوقت
اوسکے ہاتہہ کو اوس زخم پر سے اوٹہاتے ہین تو ہاتہہ پہر وہین جا ٹہیرتا ہے اور زخم اوسکے نیچے ہوتا ہے عمر نے حکم دیا کہ اوسکو زمین مین دفن کر دو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر کوئی اونمین
خندق مین بچتا تہا تو اوسکے کوٹہے رہتے تہے اور پہلے اس سے کہ وہ آگ مین پڑے روح اوسکی بہشت کو پرواز کرجاتی تہی اور منقول ہے کہ بارہ ہزار مومنین اوس خندق مین جلے اور بعضی روایت
مین ستر ہزار آئے ہین اور بعضی مین بیس ہزار ہین اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا کہ اصحاب خدود مجوسی تہے اور اپنے مذہب کے حکمون مین اونہون نے اختلاف کیا اس سبب سے
اونکی کتاب کو آسمان پر لیگئے اور گمان اونکا یہہ تہا کہ شراب حلال ہے اور اونکے بادشاہ نے شراب نوش کی اور مست ہوا اور مستی مین اوسنے اپنی بہن کے ساتہہ صحبت کی اور جسوقت ہوش
مین آیا تو اوس حرکت سے نادم ہوا اور یہہ خبر اوسکی رعیت مین مشہور ہوئی اور وہ اس امر کی خلاصی مین کوئی چارہ نہین جانتا تہا اوسکی بہن نے کہا کہ اسکی تدبیر یہہ ہے کہ آدمیون کو جمع کر
اور خطبہ پڑہ اور کہہ کہ اے آدمیو خدا تعالے نے نکاح بہن کا حلال کیا ہے اور بعد اوسکے مین خطبہ پڑہون اور کہون کہ خدا تعالے نے بہن سے نکاح کرنا حرام کیا ہے پس اوسنے خطبہ پڑہا لیکن کسی نے
قبول نکیا اوس عورت نے کہا کہ خندقین کہود آگ سے بہر کر جو کوئی اس سے انکار کرے اوسکو خندق مین ڈالدے کہتے ہین کہ طول ہر خندق کا چالیس گز کا تہا اور عرض بارہ گز کا النَّارِ یہہ بدل
اشتمال ہے اخدود سے یعنے ہلاک کئے گئے صاحب آگ کے ذَاتِ الْوَقُودِ صاحب ایندہن تہے وہ آگ یہہ صفت نار کی ہے اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ اوپر کنارون گڑہون آگ کے بیٹہنے
والے تہے مضاف اوسکا محذوف ہے اور اذ ہم قتل کا ظرف ہے اور قتل سے مراد لعنت ہے یعنی قتل کئے گئے اصحاب اخدود کے کہ اصحاب آتش صاحب ایندہن کے تہے جسوقت کہ وہ لوگ آگ کی خندقون کے
کنارون پر مومنین کے اوسمین ڈالنیکے واسطے بیٹہے تہے یعنی لعنت کئے گئے وہ وَهُمْ اور وہ لوگ یا بادشاہ اور آدمی عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اوپر اوس چیز کے کہ کرتے تہے وہ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ساتہہ مومنین کے شُهُوْدٌ
گواہی دینے والے تہے نزدیک بادشاہ کے یعنے بعضون نے بادشاہ کے روبرو بعضون کے گواہی دی کہ اونہون نے قصور کیا ہے اوس امر مین کہ جو بادشاہ نے حکم دیا تہا اور یا یہہ کہ حاضر تہے اور کہتے ہین
کہ بادشاہ اور اوسکے آدمی حاضر تہے یا گواہ تہے جسوقت کہ مومنین کے ساتہہ لیا کرتے تہے اور بعضی کہتے ہین کہ دو فرقہ ہو گئے تہے ایک فرقہ تو مومنین کو عذاب کرتا تہا اور دوسرا فرقہ بیٹہا ہوا دیکہتا تہا اور
اونکو عذاب نہین کرتے تہے لیکن راضی تہے اونکے فعل سے اور وہ فرقہ جو بیٹہا تہا وہ مومن ہے خدا تعالے نے سب کو لعنت کی وَمَا نَقَمُوْا اور نہ انکار کیا اون اصحاب خدود نے مِنْهُمْ اون مومنین سے کسی چیز کا اور نہ کراہیت اونسے کی
اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا مگر اسواسطے کہ ایمان لائے تہے وہ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ ساتہہ خدا غالب کے کہ اوسسے ڈرنا چاہیئے الْحَمِيْدِ تعریف کیا گیا ہے کہ اوسکی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہونا چاہیئے الَّذِيْ وہ خدا کہ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اوسیکے بادشاہی آسمانون اور زمین کی ہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا اوپر ہر چیز کے مومن اور کافر کے قولون اور فعلون مین سے شَهِيْدٌ گواہ ہے

اور عالم ہے اور جو شخص کہ ایسا ہو بس چاہیے کہ اوسی کی پرستش کریں نہ اوسکے غیر کی اور چاہیے کہ اوسی پر ایمان لائیں اور جسوقت کہ وہ ہر ایک کے قول اور فعل کا گواہی اور جانتا ہے تو بیشک
جزا دیگا کہ مومن کو بہشت مین داخل کریگا اور کافر کو دوزخ مین ڈالیگا اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تحقیق جن لوگون نے فتنہ مین ڈالا مومن مردون کو اور مومن عورتون کو اور آگ سے
عذاب کیا اونکو آزمایا ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا پہر نہ توبہ کی اونہون نے اپنی کفر اور زیادتی سے وہ پہر فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ پس واسطے اونکے عذاب دوزخ کا ہے وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ اور واسطے اونکے ہے عذاب سوزان کا
کہ وہ بڑا عذاب ہے اور عذاب حریق کا تو جلنیکے واسطے ہے اور عذاب جہنم کا یہہ ہے کہ اوسمین زقوم کہانیکو اور آب گرم اور پیپ زخمون کا پانی پینیکو ملتا ہے اور گرزین آگ کے اور تلوارین دوزخیون کو مارتی ہین کہ اون
اونکی بدنون کے ٹکڑے ہو جاتے ہین اور شیر اور درندے وہان مقرر ہین دوزخیون کے اعضا کو کہاتے ہین وہ اعضا پہر پیدا ہوتے ہین اور پہر اونکو کہاتے ہین اسی طرح وہ عذاب مین گرفتار رہتے ہین
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک اور مراد اس سے مومنین ہین کہ آگ کی خندقون مین ڈالے گئے تہے پس وہ مومنین وہ ہین کہ
لَهُمْ واسطے اونکے جَنّٰتٌ تَجْرِیْ بہشتین ہین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے محلون یا درختون اونکے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ یہہ ہی مراد کو پہونچنا بڑا اور
اور رستگاری بزرگ کہ اسکے مقابلہ مین کوئی مقصد اعلی نہین ہے اور تمام دنیا کی نعمتین اسکی آگی ہیچ ہین اور مراد اس سے جمیع مومنین ہی ہو سکتے ہین اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ تحقیق کہ پکڑنا
پروردگار تیرے کا اے محمد لَشَدِیْدٌ البتہ سخت ہے کہ جسکو بسبب کفر کے عذاب مین گرفتار کیا پہر اوسکے واسطے امید نجات کی نہین ہے اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ تحقیق کہ وہ خدا ظاہر کرتا ہے پکڑ اپنی کو دنیا مین
وَیُعِیْدُ اور اعادہ کریگا آخرت مین کہ وہان بہی پکڑیگا سختی سے اور عذاب کریگا اور یا یہہ کہ پیدا کرتا ہی خلقت کو اول بار اور اعادہ کریگا یعنی دوبارہ پیدا کریگا آخرت مین واسطے حساب اور جزا کے
اور یہی ابن عباس سے منقول ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہے جو کوئی کہ گناہون سے اور کفر سے توبہ کرے الْوَدُوْدُ دوست ہے اوس شخص کا کہ جو اوسکی فرمانبرداری کرے اور اوسکی خوشنودی کیواسطے
گناہون سے پرہیز کرے اور وہ اوسکی عوض مین اوسکی درجے بلند کرے جیسے کہ دوستون کا دستور ہے کہ جو کوئی دوستی کرے اور رعایت اپنی دوست کی رضا جوئی مین رکہے تو وہ دوست اوس سے نہایت خوش ہوتا ہے اور
چاہتا ہے کہ مین اوسکو بہت راضی کرون کہ یہہ ہمیشہ میری شکرگزار رہے ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ صاحب عرش بڑی کا یا صاحب عرش کا کہ بزرگ ہے وہ خدا ہے واسطے کہ بعضون نے مجید کو مکسور پڑہا ہے
اور بعضون نے مرفوع فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ کرنیوالا ہے ہمیشہ جو کہ ارادہ کرے اور اب مجملاً کفار کے حال سے خبر دیتا ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ بات
لشکرون کفر کی کہ اون لشکرون کے لوگون نے انبیا کے ساتہہ عداوت کی اور اونکو جہٹلایا اور بسبب اوسکی عذاب دنیا اور آخرت مین گرفتار ہوئے اور یہہ استفہام اقراری ہے یعنی خدا تجہکو اونکی خبر دیتا ہے تیری تسلی
کیواسطے اور تاکہ تو بہی مثل اون انبیا کے کہ اپنی قوم کے جہٹلانے اور ایذا دینے پر صبر کرے جیسے کہ اون انبیا نے صبر کیا تہا اور تجہکو بہی خدا تعالی تیری قوم پر نصرت دیوے جیسے کہ اونکو دی تہی اور تیرا بدلا تیری
قوم سے لیوے فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ یہہ بدل ہے جنود سے اور مراد فرعون سے فرعون اور اوسکے سب پیروی کرنیوالے ہین اور فرعون کے ذکر پر اکتفا کیا ہے واسطے کہ قوت اون سب کو فرعون ہی سے تہی اور وہ سب
تابعدار تہے یعنی کیا آئی ہے تیرے پاس بات فرعون کی اور اوسکے گروہ کی اور قوم ثمود کی کہ وہ جہٹلاتا اور نکالتا تہا انبیا کو اور پہر پہنچی ہوئی اونکی اس سبب سے بَلِ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا بلکہ جو لوگ کہ کافر ہوئے وہ فِیْ تَكْذِیْبٍ بیچ جہٹلانے قیامت کے ہین اور جزا کا اعتبار نہین کرتے ہین وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ اور خدا پیچھے اونکی سے مُّحِیْطٌ گہیرنیوالا ہے اور اونکو احاطہ
کئے ہوئے ہے اپنی علم اور قدرت سے پس اوس سے بہاگ کر کہین نہین جا سکتے جیسے گہیرے ہوئی چیز گہیرنیوالے سے کہین نہین جا سکتی ہے اور ایسا نہین ہے کہ کفار قرآن کو جہٹلاتے ہین اور اوسکو جادو اور شعر
کہتے ہین بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ بلکہ وہ قرآن بزرگ ہے اور یکتا ہے اور یکتا ہی معجزہ ہونے مین اور بزرگ ہے واسطے کہ اوسمین معانی بزرگ اور دلیلین روشن ہین کہتے ہین کہ حضرت عیسی کا
گذارا ایک مرد پر ہوا کہ وہ نیزہ کو کاٹتا تہا جس سے کہ قلم بناتے ہین حضرت عیسی نے نیزون مین سے آواز سنی کہ یا روح اللہ اس شخص کو منع کرو کہ یہہ مجہکو جڑ سے نہ کاٹے عیسی نے فرمایا کہ خدا نے
نے تیرا کاٹنا اس پر مباح کیا ہے تیری اسمین کیا غرض ہے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اصل اور جڑ میری باقی رہے پیغمبر آخر الزمان کے وقت تک کہ مجہسے قلم تراش کر قرآن کو مجہسے لکہین اور
فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ایک قلم تراشی قرآن کے لکہنے کیواسطے خدا تعالی اوسکو بہشت مین ایک درخت دیوے کہ اگر پرندہ مدت تک اوڑے تو اوس درخت کو طی نکر سکے اور
یہہ قرآن مجید لکہا گیا ہے فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بیچ تختی کے کہ نگاہ رکہی گئی ہے حرفون کے بدل جانے سے اور کم اور زیادہ ہونے سے یا شیاطین کے گذر سے نگاہ رکہی گئی ہے اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ لوح محفوظ ایک دانہ موتی سفید سے ہے اور طول اوسکا زمین سے آسمان تک ہے اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک ہے اور کنارہ اوسکا یاقوت سے ہے اور مقاتل سے
منقول ہے کہ لوح محفوظ کی دو طرفین ہین ایک طرف عرش کیجانب داہنے اور دوسری طرف جانب چپ ہے اور جسوقت خدا تعالی ارادہ وحی کا کرتا ہے تو اوس لوح کو اسرافیل کی پیشانی پر مارتا ہے
اور میکائیل اوسمین نگاہ کرتا ہے اور جو کچہہ اوسمین لکہا ہے اوسکو پڑہتا ہے اور میکائیل اوسکو جبرئیل کو پہونچاتا ہے اور جبرئیل انبیاء کو پہونچاتا ہے اور قمی نے بہی اپنی تفسیر مین یہی لکہا ہے مگر اسقدر فرق ہے
کہتا ہے کہ لوح کی جانب چپ اسرافیل کی پیشانی پر ہے جسوقت وحی کا خدا تعالی کلام کرتا ہے تو وہ لوح اسرافیل کی پیشانی سے لگتی ہے پس وہ نظر کرتا ہے لوح مین اور جو کچہہ اوسمین لکہا ہے اوسکو
جبرئیل سے بیان کرتا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ اسرافیل حاجب پروردگار کا ہے اور وحی کے صادر ہونے کے مقام مین سب سے زیادہ
نزدیک ہے اور ایک لوح یاقوت سرخ کی اوسکے دونو آنکہون کے درمیان ہے جسوقت وحی خدا تعالی کی جانب سے صادر ہوتی ہے تو وہ لوح اسرافیل کی پیشانی سے لگتی ہے پس

لوح محفوظ

نظر کرتا ہے اوس لوح مین اور ہمکو پہونچاتا ہے اور ہم آسمان اور زمین کے اطراف مین پہونچاتی ہین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ شی کی سر پر لکہا ہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ و دینہ الاسلام محمد
عبدہ و رسولہ اور منقول ہے کہ خدا تعالی ہر روز تین سو اور ساٹھہ مرتبہ لوح مین نظر کرتا ہے واسطے زندہ کرنے اور مار ڈالنے اور عزت دینے اور ذلت دینے کے اور منقول ہے کہ لوح مین سات خط
نور سے لکہے ہوے ہین اڑہائی خط واسطے احوال دنیا کے اور ساڑہی چار خط واسطے قیامت کے اور جو کچہہ اوسمین ہوگا بہشت اور دوزخ مین پہونچنے تک

سورۃ الطارق

فیہ سورہ مکی ہے اور اسمین سولہ آیتیں ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ طارق کو نماز فریضہ مین پڑہے قیامت کے روز اوسکو خدا کے نزدیک مرتبہ ہوا اور انبیا کی رفیقوں مین ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہین کہ ایک شب رسول خدا صلعم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹہے تہی ناگاہ ایک ستارہ روشن اور شعلہ عظیم ظاہر ہوا ابوطالب ڈرے اور حضرت سے پوچہا کہ
یہہ کیا ہے فرمایا کہ یہہ ستارہ ہے کہ شیاطین کو دفع کرتا ہے اور علامت قدرت خدا کی ہے اوسوقت جبرئیل یہہ سورت لیکر نازل ہوے وَالسَّمَآءِ قسم ہے آسمان کی کہ نہایت بلند ہے وَالطَّارِقِ
اور قسم ہی ستارہ رات ظاہر ہونیوالون کی شب کو طارق شب کے آنیوالے کو کہتے ہین اور بعد اوسکی استعمال اسکا ظاہر ہونیوالے کے معنے مین ہو گیا ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے خبردار کیا تجہکو کہ مَا الطَّارِقُ
کیا ہے طارق اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ستارہ روشن ہونیوالا ہے مثل شعلہ آتش کے کہ نہایت روشنی سے گویا کہ ثقب یعنی سوراخ کرتا ہے تاریکی رات مین شب کی اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ وہ
ستارہ عذاب کا ہی اور ستارہ قیامت کا ہے اور وہ بلند تر اون مین ہے اور وہ زحل ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک آدمی نے پوچہا کہ زحل تمہارے نزدیک کیا ہے ستارہ نحس ہے
کہا کہ ستارہ نحس ہے فرمایا کہ اسکو نحس کہا چاہیے واسطے کہ یہہ ستارہ امیر المومنین کا ہے اور وہ ستارہ اوصیا کا ہی اور وہ ستارہ روشن ہے کہ جسکا خدا تعالی نے قرآن مین ذکر کیا ہی
یمانی نے پوچہا کہ ثاقب سے کیا مراد ہی فرمایا کہ مطلع اوسکا ساتوین آسمان پر ہے اور اوسنے سوراخ کیا ہے اپنی روشنی سے اور روشن ہوا ہے آسمان دنیا مین اور جواب قسم کا یہہ ہے . .
اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہین ہے ہر نفس لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ مگر اوپر اوسکے ایک نگہبان ہے اور وہ خدا ہے کہ ہر نفس کا نگہبان ہے اور یا فرشتہ ہے کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکے عمل کو اور اوسکو شمار کرتا ہی نیک
ہو یا بد ہو اور ابن عامر و عاصم اور ابوجعفر اور حمزہ نے لما کو بتشدید میم پڑہا ہی اور ان اس صورت مین نافیہ ہے اور باقیون نے لما کو بتخفیف میم پڑہا ہی اسصورت مین ان مخففہ مشددہ کا ہی اور ما زائد
ہے یعنی تحقیق ہر نفس البتہ اوپر اوسکے ایک نگہبان ہے جناب رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ ایک سو اور ساٹہہ فرشتے ہر مومن پر موکل ہین کہ ہر آفت اور بلا
اور شر شیاطین کو اوس سے دفع کرتے ہین جیسے کہ مکہی کو شہد سے دفع کرتے ہین اور اگر ایک لحظہ بندہ اپنی حال پر چہوڑا جائے تو شیاطین اوسکو لیجائین اور ابوامامہ کی روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہر آدمی پر ایک سو اور ساٹہہ فرشتے موکل ہین مومن ہو یا کافر ہو اور آفتون کو اوس سے دفع کرتے ہین اور اب خدا تعالی نصیحت کرتا ہی آدمی کو اوسکی پیدائش سے تا تامل کرین کہ کسطرح پیدا ہوا اور جو
شخص کہ قادر ہے ابتدا مین اسطرح سے پیدا کرنے پر تو وہ دوبارہ بہی پیدا کر سکتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے آدمی یعنی جو شخص کہ انکار کرتا ہی دوبارہ زندہ
ہونیکا وہ دیکہے اپنی پیدائش کی اصل کو کہ مِمَّ خُلِقَ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ پیدا کیا گیا ہے پانی اوچہلنے والے سے اور دافق بمعنی مدفوق بہی ہو سکتا ہی یعنی پیدا کیا
گیا ہے اوس پانی سے کہ گرایا گیا ہے رحم مین اور وہ پانی يَّخْرُجُ نکلتا ہے مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ درمیان پشت مردون کی سے وَالتَّرَآئِبِ اور ہڈیون سینہ عورتون کی سے یہہ دو پانی باہم
ہین جمع ہونے سے آدمی بنتا ہی اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آدمی کا نطفہ سے عَلٰى رَجْعِهٖ اوپر پہیرنے اوسکے کی یعنی دوبارہ بعد مرنیکی آدمی کو زندہ کرنی پر لَقَادِرٌ البتہ قدرت رکہنے والا ہے
يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ جسدن کہ آزمائی جائین پوشیدگیان یعنی ظاہر کی جائین پوشیدہ چیزین جو کہ دلون مین ہین تاکہ پاک چیز ناپاک چیز سے جدا ہو جاوے اور رسول خدا صلعم سے پوچہا گیا کہ وہ پوشیدہ
پوشیدگیان کیا ہین فرمایا کہ اعمال ہمارے مین نماز اور روزہ اور زکوۃ اور وضو اور غسل جنابت اور ہر عمل واجب ہو واسطے کہ سب یہہ پوشیدہ ہین اگر چاہی کبہی آدمی کہ مینے نماز پڑہی ہے اور وہ نہ پڑہی
اور اگر چاہے کہے کہ مینے وضو کیا ہے اور وہ نکیا ہو پس یہہ مراد ہی یوم تبلی السرائر سے اور ہو سکتا ہی کہ مراد قائل ہو سب فرائض کا اور اونکو پہچاننا آنا ہو چاہیے یہہ کہ اوس روز ظاہر ہو وین
سب پوشیدہ افعال نیک اور بد اور دلون کی نیتین کہ کفر تہا دلون مین یا ایمان تہا فَمَا لَهٗ پس نہو گی واسطی اوسکی کہ جو انکار کرنیوالا قیامت کا ہی مِنْ قُوَّةٍ کوئی قوت اوسکی
نفس مین تاکہ عذاب کو دفع کرے اپنے سے وَّلَا نَاصِرٍ اور نہ کوئی مدد کرنیوالا اوسکی کہ کسی عذاب کو دفع کرے اور اب واسطے تاکید واقع ہونی قیامت کے دوسری طرح فرماتا ہے
کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ قسم ہے آسمان صاحب پہرنے کی یعنی آسمان پہرنیوالا ہے اور ہر دورہ مین جس جگہہ سے کہ حرکت کی ہے پہر وہین آجاتا ہے اور کہتی ہین کہ رجع سے مراد مطر
یعنی باران . . اور رجع اوسکو اسواسطی کہا ہی کہ اپنے وقت مین رجوع کرتا ہی اور پہر برستا ہے وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اور قسم ہے زمین کی کہ صاحب پہٹنے کی ہے
یعنی وہ شگافتہ ہوتے ہی تاکہ بوٹیان اور گہانس اوسمین سے نکلین اور چشمے جاری ہون اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ تحقیق وہ قرآن لَقَوْلٌ فَصْلٌ البتہ ایک قول
ہے جدا کرنیوالا حق کو باطل سے وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین ہے وہ ہزل اور قول باطل مثل جادو اور کہانی کے اور اب مکہ کے مشرکون کے حال سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّهُمْ
تحقیق کہ کفار مکہ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا مکر کرتے ہین مکر کرنا باطل کرنی مین خدا کے امر کے اور بجہانیمین نور حق کے اور مومنین کے آزار پہونچانے مین اور کہتے ہین کہ
یہہ خدا نے واقع ہونے سے پہلے خبر دی ہے کہ وہ دار الندوہ مین پیغمبر کے قتل کرنیکا یا نکالدینیکا مشورہ کرین گے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا اور جزا دونگا مین

مکر کی اونکو جزا اونکے دینی مناسب فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ پس مہلت دے تو کافرون کو اور جلدی مت کر اونکی ہلاکت مین أَمْهِلْهُمْ مہلت دے تو اونکو رُوَيْدًا تھوڑی ہی یعنی اونکو قدر تھوڑی مہلت دینا اور چھوڑنا چند روز کا کیونکہ عنقریب ہلاک ہونگے کہ وہ روز بدر کا ہے یا روز قیامت کا اور مکرر لانا اسکا واسطے زیادتی تسکین اور تاکید صبر رسول خدا کے ہے لیکن لفظون مین پھیر ہی فرق ہے سورة الاعلیٰ یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے اسکو مدنی کہتی ہین اور سیمین اونیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرض مین یا نفل مین پڑہے قیامت کے روز اسکو آواز پہونچیگی کہ تو بہشت کے جس دروازہ سی چاہے داخل ہوجا اور ابی حمصہ نے روایت کی ہے کہ مینے امیر المومنین علیہ السلام کے پیچہے بیس نمازین پڑہی ہین اون حضرت نے سوائے سبح اسم ربک الاعلیٰ کے کوئی دوسری صورت نہین پڑہی اور فرمایا کہ اگر جانتے تم ثواب اس سورہ کا تو اسکو ہر روز بیس مرتبہ پڑہتی اور جو کوئی اس سورہ کو پڑہے ایسا ہے کہ گویا صحیفے ابراہیم کے اور صحیفے موسیٰ کے اوسنے پڑہے ہون اور دوسری روایت مین امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم اس سورہ کو بہت دوست رکہتے تہے اور کہتے کہ پہلی جسنے سبحان ربی الاعلیٰ کہا وہ میکائیل تہا کہ جسوقت عرش الہی کو اس بزرگی اور طول و عرض کے ساتہہ دیکہا تو سجدہ مین گر پڑا اور یہہ تسبیح کہی اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جسوقت سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑہتے تو کہتے کہ سبحان ربی الاعلیٰ اور منقول ہے کہ جسوقت آیہ فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا کہ اسکو تم اپنے رکوع مین کہا کرو اوسوقت سے سبحان ربی العظیم رکوع مین کہنے لگے اور جسوقت آیہ سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو سجدہ مین اس آیت کے کہنے کا حضرت نے حکم دیا اوسوقت سے سبحان ربی الاعلیٰ کہنے لگے اور پہلے اس سے رکوع مین اللّٰهم لک رکعت اور سجدہ مین اللّٰهم لک سجدت کہتے تہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پاکی سے یاد کر تو نام پروردگار اپنے کا کہ بہت بلند ہے وہ نام یعنے کہہ تو کہ سبحان ربی الاعلیٰ اور اوس نام کو جو کچہہ کہ صحیح نہین ہے اوس نسبت بول اور جو معنے کہ اوسکے لائق ہین اونمین اوسکا استعمال کر مثلاً علی کو قہر اور تعدّی کے معنے مین استعمال کر نہ مکان بلند ہونیکی معنی مین اور تعظیم اور خشوع اور خضوع سے اوسکا نام لے الَّذِي وہ خدا کہ خَلَقَ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو فَسَوَّىٰ پس درست کیا اوسکے سب اعضا کو موافق حکمت کے تا کہ معلوم ہو کہ اسکا پیدا کرنیوالا بڑا حکیم اور عالم اور قادر ہے وَالَّذِي اور وہ شخص ہے خدا کہ قَدَّرَ اندازہ کیا اوسنے ہر چیز کا جو کچہہ کہ مصلحت اوسکے واسطے تہی فَهَدَىٰ پس راہ دکہلایا اوسکو ہر چیز کی اور شناسا کیا فائدہ اور ضرر کا کہ آدمی اپنی معاش کو طلب کرتا ہے اوسکے راہ دکہلانے سے اور حیوان چراگاہ کو جاتا ہے اور بچہ اپنی مان کی پستان کی طرف رغبت کرتا ہے اوسکے راہ دکہلانے سے اور نر کو مادہ کے پاس جانیکی راہ بتلائی کہ باعث پیدا ہونے بچہ کا ہے حاصل یہہ ہے کہ پیدا کرتا ہے اور فائدہ اور ضرر کی راہ بتلاتا ہے چنانچہ کہتی ہین کہ جسوقت سانپ ایک ہزار برس کا ہوتا ہی تو اندہا ہوجاتا ہے حق تعالے اوسکو الہام کرتا ہے کہ اپنی آنکہہ کو سونف تازہ کی پتی سے ملے بینائی اوسکی پہر درست ہوجاتی ہے اور اگر خشک جنگل مین ہے اور اوسمین اور سبزہ مین کئی منزل کا فاصلہ ہو تو وہ اوس مسافت دراز کو طے کرتا ہے یہان تک کہ اپنے تئین کسی باغ مین یا سبزہ مین پہونچاتا ہی اور درمیان درختون اور گہانسون کے کہ کثرت سے ہین سونف کے درخت کو تلاش کرتا ہے اور اپنی آنکہہ کو اوسکی پتی پر ملتا ہے اور خدا کے حکم سے اوسکی آنکہہ روشن ہوجاتی ہی اور جیسیکہ وہ ہدایت کرتا ہے ہر حیوان کو اوسکا بیان نہین ہوسکتا ہے وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ اور اوس خدا نے نکالا چراگاہ کو زمین سے یعنے اوگاتا ہی اوس چیز کو کہ جسکو چوپائے کہاتے ہین فَجَعَلَهُ پس کردیا اوس چارہ کو بعد سبزی کے غُثَاءً خشک ریزہ ریزہ أَحْوَىٰ سیاہ لیکن دونو حالت مین حیوان اسکو کہانے مین اور بعضے کہتے ہین کہ احوی حال ہے مرعی سے یعنے وہ چارہ کثرت سبزی سے سیاہ معلوم ہوتا ہی اور پہر اسکو خشک اور ریزہ ریزہ کردیا اور کہتی ہین کہ جبرئیل کوئی سورت یا آیت رسول خدا کی روبرو پڑہتی تو وہ حضرت بہی جبرئیل کے ہمراہ پڑہنے لگتی اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ بہول جاؤن خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑہائین ہم تجہکو اور تیرے حافظہ کو ایسی قوت بخشینگے کہ فَلَا تَنْسَىٰ پس نہ بہولیگا تو اپنے حافظہ کی قوت کے سبب سے کہ ہم تجہکو عطا کرینگے إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ مگر جو کچہہ چاہے خدا کہ اوسکو تو فراموش کرے اور کہتی ہین کہ اوسوقت ہو کہ جسوقت تلاوت اوس آیت کی منسوخ ہوجاوے اور خدا تعالے اوسکو حضرت کے دل سے بہلادے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے پہر حضرت کبہی نہین بہولے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ وہ خدا جانتا ہے ظاہر کو قولون اور فعلون تمہارے مین سے وَمَا يَخْفَىٰ اور اوس چیز کو کہ پوشیدہ ہے تمہارے دلون مین اور یا یہہ کہ بلند پڑہنے کو قرآن کے جانتا ہے اور جو کچہہ کہ تیرے دل مین خوف ہے بہول جانیکا وَنُيَسِّرُكَ اور قریب ہے کہ آسان کرین ہم اور توفیق دیوین ہم تجہکو لِلْيُسْرَىٰ واسطے طریقہ آسانی کے وحی کے حفظ کرنے مین یا شریعت کے مقدمہ مین کہ بہت سہل اور آسان ہے اور شریعتون اور بعضی کہتے ہین کہ مراد یسری سے جنت ہے فَذَكِّرْ پس نصیحت دے تو قرآن سے لوگون کو إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ اگر فائدہ دیوے نصیحت سَيَذَّكَّرُ قریب ہے کہ نصیحت قبول کرے مَنْ يَخْشَىٰ وہ شخص کہ ڈرتا ہے خدا سے اسواسطے کہ وہ تامل کریگا اور اپنے انجام کو سوچیگا اسواسطے وہ نصیحت پکڑیگا وَيَتَجَنَّبُهَا اور کنارہ پکڑیگا اوس نصیحت سے الْأَشْقَى بدتر کافر اور بدبخت زیادہ مثل ولید بن مغیرہ کے اور عتبہ بن ربیعہ کے الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ وہ شخص کہ داخل ہوگا آگ بڑی مین کہ وہ جہنم کے طبقہ کی آگ ہے اور بہت جلانیوالی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ یہہ آگ تمہاری ستر درجہ سوزش مین کم ہے جہنم کی آگ سے

اور بعضی کہتی ہیں کہ نار کبری سب سے نیچے کے درکہ کی آگ ہے کہ وہ مقام فرعونیون کا اور منافقون کا ہی اور نار صغرا اوپر کے طبقہ کی آگ ہے کہ وہ گنہگاران امت محمدی کے واسطے ہی اور بعضے کہتی ہیں کہ مطلق
آگ آخرت کی بڑی ہے اور دنیا کی آگ چھوٹی ہے ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا پہر نہ مریگا وہ بدبخت اور شقی زیادہ بیچ اوس آگ بڑی کے تا کہ آرام پاوے وَلَا يَحْيَىٰ اور نہ زندہ ہوگا کہ اوس سے راحت
پاوے بلکہ وہ زندگی اوسکا وبال ہوگا اور ہمیشہ اوس زندگی کی فنا ہونیکی آرزو کریگا اسواسطی کہ اوس زندگی ہی کے ہمراہ وہ عذاب ہونگے قَدْ أَفْلَحَ تحقیق رستگاری پائے
مَنْ تَزَكَّىٰ اوس شخص نے کہ پاکیزہ ہوا کفر سے اور گناہوں سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ اور یاد کیا نام پروردگار اپنی کا زبان سے اور دل سے فَصَلَّىٰ پس نماز پڑہی اور جابر بن عبد اللہ انصاری
سے روایت ہے کہتا ہی کہ میں نے معنے اس آیت کے رسول خدا صلعم سے پوچہی تہے فرمایا کہ رستگار ہوا جسنے کہ اپنے باطن کو کفر کی ناپاکی سے پاک کیا اور اقرار شہادتین کا کیا اور پانچ وقت کی نمازیں پڑہیں
اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ قد افلح من تزکی سے مراد زکوۃ فطرہ ہے جسوقت کہ نکالی اوسکو قبل نماز عید کے اور ذکر اسم ربہ فصلی سے مراد نماز عید فطر اور عید قربان ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سے قد افلح من تزکی کی معنے پوچہی گئے تو فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ جسنے نکالا ہو فطرہ کو اور ذکر اسم ربہ فصلی سے سوال کیا گیا تو فرمایا کہ نکلا وہ طرف صحرا کے اور نماز پڑہی اور ابو العالیہ اور ابن عمر سے
بہی یہی روایت ہے کہ مراد تزکی سے زکوۃ فطرہ ہے اور فصلی سی مراد نماز عید ہے اور حضرت امیر المومنین سے بہی یہی روایت ہے پہر خدا تعالی اون کفار بدبختون کو خطاب کرتا ہے کہ اے بدبختو تم
آخرت کے واسطے مستعد نہیں ہوتے ہو بَلْ تُؤْثِرُونَ بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور قبول کرتے ہو الْحَيَاةَ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے اور اس جہت سے تم آخرت کے واسطے عمل نہیں
کرتے ہو کہ موجب سعادت ابدی کا ہی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ اور آخرت بہتر ہے وَأَبْقَىٰ اور باقی رہنے والی ہے زیادہ کہ وہ ہمیشہ کو ہی اوسکی لذت اور نعمت اور خالص ہے آلودگیون سے
إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہہ مضمون قد افلح سی آخر تک لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ البتہ بیچ کتابون پہلیون کے ہے جو کہ قرآن سے پہلے نازل ہوئی ہیں صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ یہہ بدل صحف
اولی سے ہے یعنے بیچ کتابون ابراہیم اور موسی کے یعنی جیسے کہ یہہ امر قرآن میں تعریف کیا گیا ہے ایسے ہی پہلی کتابون میں تعریف کیا گیا ہے اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ
حضرت ابراہیم بہی صاحب کتاب تہے اور ابوذر سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا سے پوچہا انبیا کتنے ہیں فرمایا کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار اور میں نے پوچہا کہ انبیا مرسلین کتنے ہیں فرمایا
کہ تین سو تیرہ اور باقی غیر مرسل ہیں میں نے پوچہا کہ آدم نبی تہے فرمایا کہ ہان حق تعالی نے اوس سے کلام کیا اور اپنے دست قدرت سے اوسکو پیدا کیا ہے اور فرمایا کہ چار پیغمبر عرب میں ہیں ہود
اور صالح اور شعیب اور تیرا پیغمبر یعنی محمد اور میں نے پوچہا کہ یا رسول اللہ خدا تعالی نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں فرمایا کہ ایک سو چار اور نیز دس صحیفے آدم پر اور دس صحیفے ابراہیم پر نازل ہوئے اور پچاس صحیفے شیث پر
اور تیس صحیفے اخنوخ پر کہ وہ ادریس ہے اور پہلے جسنے کہ قلم سے لکہا وہ ادریس تہا اور موسی پر توریت نازل ہوئی اور عیسی پر انجیل اور داؤد پر زبور اور محمد پر قرآن اور کہتے ہیں کہ سب کتابیں انبیا کی
ماہ رمضان میں نازل ہوئی ہیں سورۃ الغاشیۃ یہہ سورۃ مکی ہے اور چہبیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو نماز فریضہ میں ہمیشہ پڑہے
حق تعالی اوسکو اپنی رحمت میں غریق کرے دنیا اور آخرت میں اور اوسکو قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هَلْ أَتَاكَ کیا آئی ہے تیرے پاس یہہ استفہام تقریری
ہے یعنے البتہ آئی ہے تیرے پاس اے محمد حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ بات مصیبت اور بلا ڈہانپنے والی کی جو پوشیدہ کریگی اوسکی سختیان اور طغیان خلایق کو اور وہ قیامت ہے کہ اوسکی دہشتین سبکو
گہیرنے والی ہونگی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ منہ اوس دن کافرون کے خَاشِعَةٌ ڈرنیوالے یعنے صاحب ہونگے اوس روز ڈرنیوالے خوار اور ذلیل ہونگے اور وجوہ کا ذکر اسواسطے کیا ہے کہ علامت
ذلت کی چہرون ہی پر ظاہر ہوتی ہے عَامِلَةٌ عمل کرنیوالے نَاصِبَةٌ رنج کہینچنے والے اوس عمل میں یعنے دوزخ میں اوس عمل میں مشغول ہونگے کہ جسکے سبب سے نہایت رنج اونکو پہونچے اسواسطے
کہ زنجیرین آگ کی اونکی ہاتہون اور پاؤن میں ہونگی اور دوزخ کی گہاٹیون پر چڑہنا اور اوترنا ہوگا اور سوا اسکے قسم قسم کے عذاب ہونگے اور یا یہہ کہ دنیا کے عملون میں
رنج کہینچنے والے ہیں کہ آخرت میں اونکو کچہہ نفع نہوگا بلکہ وہ اعمال اون کو عذابون اور بلاؤن میں ڈالینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ ناصبی لوگ ہیں
یعنے ہماری عداوت کو کہڑا کرنیوالے اگرچہ عبادت میں کوشش کریں اور اس آیت میں وہ داخل ہیں اور حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر میں لکہا ہی کہ وہ لوگ ہیں وہ کہ جنہون نے
دین خدا کی مخالفت کی ہے باوجودیکہ نمازیں پڑہتے ہیں اور روزے رکہتے ہیں اور وہ لوگ کہ جنہون نے امیر المومنین کی عداوت کو نصب کیا یعنی قائم اور کہڑا کیا ہے پس حق تعالی
اونکی اعمال اور افعال کو قبول نکریگا تَصْلَىٰ داخل ہونگے وہ نَارًا حَامِيَةً آگ نہایت گرم ہونیوالی میں کہ دشمنون پر اپنے شعلے ماریگی اور سرگروہ دشمنان خدا کہ اوس سے خلاصی نہو سکیگی
اور اہل بصرہ نے تصلی کو بضم تا پڑہا ہی یعنے داخل کیے جائینگے اور جلائے جائینگے آگ گرم ہونیوالی میں تُسْقَىٰ پلائے جائینگے یعنے جسوقت کہ اونکو نہایت تشنگی ہوگی تو پانی پلائے جائینگے مِنْ عَيْنٍ
آنِيَةٍ چشمہ اوبلتی والے سے کہ نہایت گرم ہوگا اور بعضے کہتی ہیں کہ جس روز سے آگ پیدا ہوئی ہے اوس روز سے وہ اوبلتا ہے اور اب اونکی کہانیکا ذکر کرتا ہی کہ لَيْسَ لَهُمْ نہیں ہے
واسطے اونکی طَعَامٌ کہانا إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ مگر ضریع سے کہ وہ ایک درخت خاردار ہوتا ہے بدون پتون کا اور جسوقت وہ خشک ہوتا ہے تو زہر قاتل ہو جاتا ہے اور کوئی
حیوان اوسکے گرد نجائے اور دوزخ میں یہہ درخت دوزخیون کے کہانیکو دیوینگے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ضریع ایک چیز ہے کہ درمیان آتش
دوزخ کے ہے اور مشابہ خار کے ہے اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہے اور مردار سے زیادہ بدبو دار ہے اور آگ سے زیادہ اوسمین حرارت ہے اور خدا تعالی نے اوسکا نام

ضریع رکہا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ اگر ایک قطرہ ضریع کا دنیا کی لوگون کے پانی مین ڈالا جاے تو اوسکی بدبو سے سب مرجائیں اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ضریع سے پینا
دوزخیون کا اور زخمون کے سڑون سے نکلا ہوا سڑا اور بدبودار پانی ہے اور ضریع دوزخ کا ایسا ہے کہ لَا یُسْمِنُ نہین موٹا کرتا ہی وَلَا یُغْنِیْ اور نہ بے پروا کرتا ہے مِنْ جُوْعٍ بہوک سے
اور نہ بہوک کے دفع کرتا ہی جسقدر کہ جاینگے کہاینگے لیکن بہوک اونکی بند نہوگی اور اب بہشتیون کا حال بیان کرتا ہے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ منہ ہونگے اوس روز نَّاعِمَۃٌ نعمت مین ہونیوالی تازہ کہ اثر
نعمت کا اونپر ظاہر ہوگا اور وہ مومنین کے منہ ہونگے لِّسَعْیِہَا واسطے کوشش اپنی کے یعنے واسطے اعمال اپنے کی جو کہ دنیا مین کئے تہے رَاضِیَۃٌ راضی ہونیوالے کہ اوس وقت اپنی اعمال سے بہت راضی
ہونگے اور پسند کرینگے اونکو جسوقت کہ فائدہ اونکا دیکہینگے اور ہونگے وہ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ بیچ بہشت بلند قدر کہ جسکے اندر درجی اور محل نہایت بلند ہونگے لَا تَسْمَعُ نہ سنیگا تو
فِیْہَا لَاغِیَۃً بیچ اوس بہشت کے بیہودہ بات کو اور بعضون نے تسمع کو بضم یا پڑہا ہے اور لاغیۃ کو مرفوع یعنے نہ سُنا جائیگا بیچ اوسکی بیہودہ فِیْہَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ بیچ اوسکی چشمہ جاری ہے
کہ ہرگز بند نہو فِیْہَا سُرُرٌ بیچ اوسکی تخت ہین مَّرْفُوْعَۃٌ بلند کئے گئے اور بلند قدر اور جسوقت مومن اوسپر ارادہ چڑہنے کا کرے تو وہ نیچے کو جہک جائے وَّ اَکْوَابٌ اور آبخوری اور بدون
ٹونٹی اور بیسی کے سبو ہین مَّوْضُوْعَۃٌ رکہی گئے ہین آگی بہشتیون کے کہ احتیاج طلب کرنیکی نہو اور یا یہہ کہ چشمون کے کنارون پر رکہی ہوئے ہین وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ اور تکیے صف بصف رکہی ہین کہ اون
کو لگا کر بیٹہین وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ اور مسندین بچہی ہوئی ہین جہان چاہین اور بیٹہین عاصم بن ضمرہ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ذکر جنت کا کرتے تہے درمیان اوسکی فرمایا کہ بہشتی
بہشت مین داخل ہون اور دنیا داونکی گہرون کی موتیون سے ہو اور جگہہ تخت بلند کئے گئے اور آبخوری رکہے گئے اور تکیے صف بصف رکہی ہو اور مسندین بچہی ہوئی ہون تو اگر یہہ امر نہوتا کہ خدا تعالے نے ان چیزون کو
بہشتیون کے فائدہ اور لذت کیواسطی پیدا کیا ہی تو آنکہین بہشتیون کی اون چیزون پر کثرت سے نظر پڑنے سی اور اونکی شعاعون اور چمک کے دیکہنے سے پراگندہ ہوجاتے اور نور اپنی عورتون کی گردنون مین ہاتہ ڈالی
ہو تختون پر بیٹہی ہونگے اور خدا تعالے کا شکر بجا لائینگے اور جسوقت خدا تعالے نے بہشت کی عجیب و غریب چیزونکا ذکر کیا تو کفار نے تعجب کر کے کہا کہ ایسی چیزین کیونکر ہوسکتی ہین یہہ آیت نازل ہوئی اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ
کیا پس نہین دیکہتے ہین وہ اِلَی الْاِبِلِ طرف اونٹ کے کہ ہماری قدرت سے کَیْفَ خُلِقَتْ کیونکر پیدا کیا گیا ہے کہ باوجود اس بلندی کے لڑکا اوسکو اپنے بس مین کر لیتا ہی اور اوسپر چڑہتا ہی
اور اوترتا ہے اور کہتے ہین کہ کفار نے برسون کی راہ کی بلندی جو تخت کی سنی تہی تو اوسپر تعجب کیا تہا کہ اتنی بڑے پر کیونکر چڑہین گے اور کیونکر اوترینگے لیکن یہہ نہ سمجہی کہ بہشتی کے حکم مین دکہت ہوگا اور وہ اونٹ
کو نہین دیکہتے کہ اٹہکے اوسکو اپنا تابع کر لیتے ہین اور چڑہتے اور اوترتے ہین اوسپر اور اپنا بوجہہ لاد کر منزلون اوسکو لیجاتے ہین اور گہاس اور درختون کے پتون پر وہ قناعت کرتا ہی اور تشنگی برداشت
کرتا ہے اور اوسکو خشکی کی کشتی کہتے ہین اور اسکا گوشت اور دودہ کہاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد ابل سے ابر ہے وَاِلَی السَّمَآءِ کیا نہین دیکہتے ہین وہ طرف آسمان کے کہ اوسکی حکمت
قدرت سے کَیْفَ رُفِعَتْ کیونکر بلند کیا گیا ہے بدون ستون کے وَاِلَی الْجِبَالِ اور کیا نہین نظر کرتے ہین طرف پہاڑون کے کہ اوسکی قدرت بلندسی کَیْفَ نُصِبَتْ کیونکر قائم کئے گئے بلند
اونچی اور ڈہالی گئے ہین زمین پر کہ ہرگز جنبش نہین کرتی ہین وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ اور کیا پس نہین نظر کرتے ہین طرف زمین کے کہ کیونکر بچہائی گئی ہے پانی پر واسطے رہنے مخلوقات کے
یعنی ان چیزون کیطرف نظر کرکے تامل کرو کہ اوسکی قدرت کیسی کامل ہے وہ جو چاہی سو کرسکتا ہے اور قیامت کے کردینے پر انکار اوسکی قدرت پر نکرو کہ جسنے ایسی چیزین بنائین اور جسوقت
کہ تم کچہہ نہتے اوسوقت تمکو پیدا کیا وہ اپنی قدرت سے تمکو دوسری بار بہی زندہ کرسکتا ہی فَذَکِّرْ پس نصیحت دے تو اے محمد صلعم ان لوگون کو اور اگر تیری نصیحت کو یہہ قبول نکرین
تو آزردہ مت ہو کہ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ تو سوائے اسکے نہین کہ تو نصیحت دینیوالا ہے چاہین یہہ قبول کرین اور چاہین قبول نکرین اور سوائے اسکے اور تیرے ذمہ کچہہ نہین ہے لَسْتَ
عَلَیْہِمْ نہین تو اوپر اونکے بِمُصَیْطِرٍ گماشتہ کہ جبر اور قہر سے تو اونکو ایماندار کرے اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی مگر جو شخص کہ منہ پہیرے یعنے تو اوپر غلبہ کرنیوالا نہین ہے لیکن وہ شخص کہ منہ پہیرے
تیری طرف سے بعد نصیحت کے وَکَفَرَ اور کفر کرے اور حق کو قبول نکرے تو فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ پس عذاب کریگا اوسکو خدا الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ عذاب بہت بڑا کہ وہ عذاب آخرت کا
ہے اور عذاب دنیا سے بہت بڑا ہے یعنی جو شخص کہ منہ پہیرے اور کفر کرے اوسپر تو جبر کر اگر ایمان کو قبول نکرے تو اوسپر جہاد کر اور آخرت مین خدا تعالے اوسکو عذاب اکبر مین گرفتار کریگا کہ
ہمیشہ وہ دوزخ مین جلا کرے اِنَّ اِلَیْنَآ تحقیق طرف ہمارے یعنے طرف ہمارے حکم کے اِیَابَہُمْ پہرنا اونکا ہے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا پہر تحقیق اوپر ہمارے حِسَابَہُمْ حساب اونکا ہی قیامت
کے روز کہ ہر ایک کو سزائے کامل دونگا اور موافق اعمال کے اونکو عذاب کرونگا

ع

سورۃ الفجر

یہ سورہ مکی ہے اور اسمین تیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ کوئی سورۃ الفجر کو فرائض اور نوافل مین پڑہے اوسکو ثواب حسین بن علی علیہما السلام کا ہوگا سو کہ یہہ سورہ حسین کا ہے پس جو شخص کہ اسکی تلاوت کرے قیامت کے روز حشر اوسکا
حسین بن علی کے ہمراہ ہوا اور اوسکے درجہ مین بہشت مین ہو اوسکے رفیقون مین سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْفَجْرِ قسم ہے صبح اول کی کہ مانند ستون کے کنارہ آسمان کے ظاہر
ہوتی ہے اور یہہ صبح دوئم سے تہوڑی پہلے ہوتی ہے اور وہ وقت مناجات اور دعا کا ہی اور یا قسم ہے صبح دوئم کی کہ وہ وقت نماز کا ہے اور وقت جمع ہونے بندونکا واسطی نماز
کے کہ اوسوقت ملائکہ حاضر ہوتے ہین اور ابن عباس کے نزدیک ساعت اول ابتدا ذی الحجہ کی ہی کہ وہ شروع دہہ اول راتون ذوالحجہ کا اور معنے فجر کے یہان پہٹنے اور شروع ہونے کے ہین
کہ حال اوسمین سے پہٹتا ہے اور یا یہہ کہ قسم ہے صبح جمعہ کی کہ وہ حج مسکینون کا ہے اور یا قسم ہے صبح روز عرفہ کی کہ وہ روز عبادت حاجیونکا ہے اور تبیان مین لکہا ہے کہ فجر سے

اشارہ ہے طرف انفجار یعنی جاری ہونے پانی کے انگلیون سے رسول خدا صلعم کے اور وہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول خدا طائف مین تہے اور لشکر اسلام تشنہ بہت پیاسے تہی اور وہ بارہ ہزار آدمی
تہے رسول خدا صلعم سے تشنگی کی شکایت کی اور کہا کہ ہم ہلاک ہوتی ہین اور اوسوقت کفار خوشی کرتے تہی حضرت نے ایک تلچ طلب کیا اور اوسمین انگشت مبارک اپنی رکہی چار چشمے
حضرت کی چار انگلیون سے جاری ہوئے جیسے کہ چشمون سے پانی جوش کرتا ہے تمام لشکر سیراب ہوگیا اور اپنی اپنی مشکین پر کرلین اور یا جاری ہونا پانی کا موسی کے پتہر سے مراد
ہے کہ بارہ چشمے اوس سے جاری ہوئے اور یا فجر سے مراد پتہر ہے پتہر صالح کے ناقہ کا نکلنا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ مضاف فجر کا محذوف ہے اور تقدیر اوسکی وخالق الفجر ہے یعنی قسم ہے پیدا
کرنیوالے فجر کی اور اسی قیاس پر اوسکا مابعد ہے۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور قسم ہے راتون دس کی کہ وہ دس پہلی راتین ذیحجہ کی ہین کہ اونمین عرفہ بہی ہے یا قسم ہے دس راتون اول محرم کی
کہ اونمین عاشورہ ہے یا قسم ہے دس راتون آخر ماہ رمضان کی کہ اونمین شب قدر ہے یا قسم ہے دس راتون وسط شعبان کی کہ اونمین شب برات ہے اور مشہور دس راتین اول ذی الحجہ کی ہین
اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ حقتعالے نے قسم ان دس دنون ذیحجہ کی کہائی ہے سو اسطے کہ اوسکے نزدیک ذیحجہ کے دس روز اول سے کوئی دن زیادہ دوست نہین ہے اور روزہ اوسکا
ثواب مین برابر ایک سال کے ہے اور اوسکی ہر شب کو بیداری کرنی مثل بیداری شب قدر کے ہے اور منقول ہے کہ کسینے رسول خدا صلعم سے عرض کی خلان جوان ان دنون مین روزہ سے رہتا ہے
حضرت نے اوسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بزرگی اور فضیلت ان دنون کی تو کیا جانتا ہے اوسنے عرض کی کہ یا رسول خدا مینے کچہہ نہین سنا ہے سوا اسکے کہ یہہ ایام حج کے ہین اور حاجی اعمال حج
اور عبادت مین مشغول ہوتے ہین مین بہی چاہتا ہون کہ طاعت مین اونکی موافقت کرون اس امید سے کہ آخرت مین اونکی ہمراہ مین بہی رہون فرمایا کہ ای جوان خوشخبری ہو تجہکو کہ
جو کوئی ان دس دنون کو نگاہ رکہی ایسا ہو کہ سو بندے اوسنی ہر روز آزاد کئی ہون اور سو اونٹ قربان کئے ہون اور سو گہوڑے راہ خدا مین غازیون کو دیئے ہون اور دو برس کی
روزی واسطے اوسکے لکہین اور جو کوئی ان دس دن مین تصدق کرے اور راہ خدا مین دیوے ایسا ہو کہ اوسنے پیغمبر کو دیا ہو اور جو کوئی ان دنون مین کسیکی عیادت کو اور کسی
بیمار کے پوچہنے کو گیا ہو تو ایسا ہو کہ وہ پیغمبر کے پوچہنے کو گیا ہو اور جو کوئی ان دنون مین کسی مومن کے جنازہ کے ہمراہ جاوے ایسا ہو کہ وہ پیغمبر کے یا شہید کے جنازہ کے ہمراہ گیا ہی اور جو کوئی
مومن کی اوس روز ضیافت کرے ایسا ہے کہ پیغمبر کی اوسنی ضیافت کی ہو اور منقول ہے کہ اول ذیحجہ کے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے ہین اور اسی روز اونکا خلیل نام ہوا ہے اور اسی روز
آدم کی توبہ قبول ہوئی ہے اور اسی روز فاطمہ زہرا کا امیر المومنین سے نکاح ہوا ہے اور اسی روز ابراہیم نے کعبہ کو بنانا شروع کیا ہے اور اسی روز لوگون کو حج کیواسطی آواز دی
ہے اور اسی روز اپنے فرزند کو قربان کیا ہے اور اسی روز فدا ہے اسمعیل آیا ہے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اور قسم ہے جفت کی اور طاق کی اور اس سے مراد تمام اشیا مین سو اسطی کہ
جفت اور طاق سے چیزین خالی نہین ہین ہر چیز یا جفت ہوگی یا طاق ہوگی اور شفع دو رکعت نماز کی ہین اور وتر ایک رکعت ہے اور ایک حدیث مین یہہ ہے کہ شفع حسن اور حسین ہین
اور وتر امیر المومنین ہے اور حضرت باقر اور صادق نے فرمایا ہے کہ شفع روز ترویہ ہے کہ وہ آٹہون ذیحجہ کی ہے اور وتر عرفہ کا روز ہے کہ وہ نوین ذیحجہ کی ہے اور اہل کوفہ نے
وتر کو بکسر واو پڑہا ہے وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اور قسم ہے رات کی جسوقت کہ گزرے اور اہل مدینہ نے یسر کو یسری پڑہا ہے اور بعضے کہتی ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ قسم ہے
رات کی جسوقت کہ آئے بعد روز کے اور اب واسطی تعظیم قسمون کے فرماتا ہے کہ هَلْ فِي ذٰلِكَ کیا ہے بیچ ان قسمون ذکر کئے گئی کی قَسَمٌ کوئی قسم پسندیدہ لِّذِي حِجْرٍ
واسطی صاحب عقل کے کہ اوسپر قناعت اور اعتبار کرے اوسکا اور یہہ استفہام اقراری ہے یعنی یہہ قسمین بسبب بزرگی اونکی کے کفایت کرتی ہین عقل والون کو اگر اونمین اپنی عقلون کو
دخل دیوین اور جانین کہ بسبب اسکے کہ خدا تعالے نے جن چیزون کی قسم کہائی ہے وہ شامل ہین عجائب دلیلون قدرت خدا کو اور راہ لیجاتی ہین اوسکی عجیب اور غریب کاریگریون کیطرف
اور اوسکی حکمت کاملہ کیطرف اور کہتی ہین کہ جواب قسم کا محذوف ہے اور وہ لیعذبن ہے یعنی البتہ عذاب کئی جاینگے اور بعضے کہتی ہین کہ جواب قسم کا اسکے بعد ہے اور وہ ان ربک لبالمرصاد
ہے اور الم ترکیف درمیان مین قسم کے اور اوسکے جواب کے بطور جملہ معترضہ کے آگیا ہے اور دلالت کرتا ہے جواب کے محذوف ہونے پر یہہ قول مابعد کا اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے ای محمد صلعم
یہہ خطاب رسول خدا صلعم کیطرف ہے اور تنبیہ اسمین کفار قریش کیواسطی ہے یعنی کیا نہ دیکہا تو نے یعنی محمد صلعم یعنی البتہ دیکہا ہے اور جانا ہی تو نے کہ كَيْفَ فَعَلَ کیونکر کیا رَبُّكَ بِعَادٍ
پروردگار تیرے نے ساتہہ اولاد عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح کے کہ قوم ہود کی تہے اور نام اونکا عاد اونکی پدر کا نام ہے اِرَمَ یہہ عطف بیان عاد کا ہی اور غیر منصرف
ہے اور مضاف اسکا محذوف ہی اور تقدیر اسکی بعاد سبط ارم ہے یعنے کیونکر کیا پروردگار تیرے نی ساتہہ فرزندون ارم کے اور کہتی ہین کہ یہہ عاد پہلے مین کہ اپنے دادا کے نام سی مشہور ہوئے
ہین اور عاد پچہلے نہین ہین اور بعضے کہتی ہین کہ ارم نام اونکے شہر کا ہے اس صورت مین وہ اہل ارم ہونگے اور مشہور یہہ ہے کہ ارم نام اوس بہشت کا ہی جسکو شداد نے بنایا تہا اور ذکر اسکا
عنقریب آتا ہے پس خدا تعالے ارم کی صفت بیان کرتا ہے کہ ذَاتِ الْعِمَادِ صاحب عمارتون بلند کا اور ستونون دراز کا اور کہتی ہین کہ عاد کی قوم کے آدمی بڑے جسیم اور دراز تہی اور
کہتے ہین کہ درازی اونکی ہر ایک قدکی ایک ہزار دو پانسو اور چار گز کی تہی اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ اگر اونکو کسی سے دشمنی اور لڑائی ہوتی تو اونکی اتنی قوت
تہی کہ دشمن کی قوم کے برابر پہاڑ کا ٹکڑا توڑکر اوس قوم کے سر پر رکہہ دیتے وہ سب مرجاتے الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا وہ ارم کہ نہین پیدا کیا گیا ہے مثل اسکے فِي الْبِلَادِ بیچ شہرون کے اور قصہ اوسکا

اسطرح سے مشہور ہے کہ عاد کے دو بیٹے تہے شداد اور شدید اور دونو بادشاہ تہے اور شدید مرگیا تو شداد سب ملکون کا مالک ہوا اور کل زمین کے بادشاہون نے اوسکی فرمانبرداری اختیار کی اور جب وقت
تمام روی زمین کا مالک ہوا تو تکبر کرنے لگا اور دعوی خدائی کا کیا خدا تعالی نے اوسکے پاس ہود پیغمبر بہیجے اونہون نے نصیحت کی اوسنے نمانا اور اوس نے کہا کہ اگر ایمان لایگا تو خدا تجہکو بہشت عطا کریگا
اوسنے پوچہا کہ بہشت کسطرح کی چیز ہے لوگون نے کہا کہ ایک جگہہ ہے نعمتون سے بہری ہوئی اور اوسمین میوے اور حورین اور محل کثرت سے ہین پوچہا کہ کسنے اوسکو بنایا ہے اوسکو کہا کہ اوسکی دیوار مین
ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی ہے اور کنکریان اوسکی موتیون اور جواہر کی ہین اور اوسمین جواہر کے محل بنے ہوئے ہین اور میوون کے درخت ہین اور نہرین ہین شداد نے کہا کہ مین اسکی مثل
بنا سکتا ہون خدا اسی کے واسطی دست بردار ہونا چاہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ عاد پچہلا ہے اور حضرت داؤد اسکے سمجہانیکو آتے تہے وہ اونپر ایمان نہ لایا اور بہشت کا ذکر سنکر اپنے عاملون کو
بہیجا کہ کوئی قطعہ زمین کا جسکی ہوا معتدل ہے تلاش کرو ہم عمارت کے واسطے وہ لوگ گئے اور شام کی زمین مین اور بعضے کہتے ہین کہ یمن کی زمین مین ایک قطعہ اونہونے تلاش کیا وہ بلند تہا اور
ہوا اوسکی معتدل تہی کہ نہ گرمی تہی وہان نہ زیادہ سردی تہی اور اپنے امرا کو شداد نے حکم دیا کہ ہر شخص تم مین سے ایک ہزار معمار حاضر کرے وہ امرا اوسکے سو آدمی تہے ہر ایک نے ہزار ہزار معمار
حاضر کئے اور روے زمین کے کل بادشاہون کو کہلا بہیجا کہ جو کچہہ تمہارے پاس چاندی اور سونا اور جواہر ہے سب میرے پاس بہیجدو سب نے بہیجدیا اور بہشت کا بنانا شروع ہوا اور اوسکی دیوارون مین
ایک اینٹ چاندی کی لگی اور ایک سونے کی اور اوسکی نیوون مین موتی اور یاقوت اور ہیرے بہرے کہتے ہین کہ ہر روز چار ہزار اونٹ جواہر اور چاندی اور سونے کے لدے ہوئے کا بار اوسمین صرف ہوتا
تہا اور ایک مکان بہت بڑا بنایا کہ جسمین ایک ہزار محل تہے اور چہت بہی اوسکی چاندی اور سونے کی تہی اور گرد اوسکے ایک ہزار بالاخانہ تہے اور ایک ہزار ایوان تہے اور مقابلہ مین ہر ایک
بالاخانہ اور کنگرہ کے ایک درخت چاندی اور سونے کا تہا کہ پتے اوسکے زبرجد سبز کے اور خوشے اوسمین موتیون کے آویختہ تہے اور زمین پر اوسکی عوض مٹی کے مشک اور عنبر ڈالا تہا اور
درمیان دو درختون چاندی اور سونے کے ایک درخت میوے کا تہا کہ یہہ واسطے کہانیکے اور وہ واسطے سیر اور تماشے کی کہتے ہین کہ تین سو برس مین وہ بہشت طیار ہوا اور جب طیار ہوا تو
اوسکا نام ارم رکہا اور شداد کو اوسکی طیار ہونے کی خبر دی وہ اپنا لشکر لیکر ایک دہوم سے اوسکی دیکہنے کو چلا جسوقت اوسکے دروازہ کے قریب پہونچا اور اوسکے گہوڑے نے
ارادہ کیا کہ اوسکے اندر داخل ہو ایک شخص نے شداد پر چیخ ماری شداد کانپنے لگا اور اوسکی طرف نظر کی تو دیکہا کہ ایک شخص ہیبت ناک ہے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے
کہا کہ مین ملک الموت ہون شداد نے پوچہا کہ تو یہان کیون آیا ہے کہا کہ تیری روح ناپاک کے قبض کرنیکے واسطے کہا کہ اسقدر مجہے مہلت دے کہ مین اس باغ کی سیر کرلون
کہا کہ حکم خدا کا مجہکو نہین ہے شداد نے ارادہ کیا کہ اپنے گہوڑے سے نیچے اوترے ملک الموت کے خوف سے ایک پانون تو اوسکا رکاب مین تہا اور دوسرا پانون زمین کے قریب پہونچا تہا کہ وہین اوسکی
جان قبض کی اور وہ اوس باغ کو دیکہنے نپایا اور اوسیوقت وہ باغ نظرون سے غائب ہوگیا اور کہتے ہین کہ وہ باغ ایک فرسخ طول مین اور ایک فرسخ عرض مین تہا اور کہتے ہین کہ معاویہ
کے زمانہ مین ایک شخص عبد اللہ بن قلابہ روایت کرتا ہے کہ مین اپنے اونٹ کی تلاش مین عدن کی صحرا مین کہ وہ یمن کی زمین مین ہے پہرتا تہا ایک شہر کے قریب مین پہونچا
اور اوسکے گرد منارے بلند اور بہت سے محل دیکہے اس امید پر کہ کسیکو دیکہون تو اپنے اونٹ کا احوال اوس سے دریافت کرون مین اوس شہر کے دروازہ پر آیا اور ایک بہت بلند دروازہ
دیکہا کہ اوسکے دونو کواڑ چاندی اور سونے کے تہے اور یاقوت سرخ اور سفید وغیرہ جواہر اوسمین جڑے ہوے تہے اوس جگہہ مین بیٹہہ گیا اور نہایت متعجب اور حیران تہا اور جسوقت کسیکو
ندیکہا تو اونٹ کی تلاش کو مینے چہوڑا اور تلوار گلی مین ڈالکر اوس شہر کے اندر گیا اور اوس شہر کے دیکہنے سے حیرت میری زیادہ ہوئی اور دہشت مجہپر غالب ہوئی محل مینے دیکہے یاقوت اور زبرجد کے ستون تہے
بنے ہوے اور ایک اینٹ اوسکی چاندی کی تہی اور ایک اینٹ سونے کی اور بالاخانہ اور بالاخانہ اسیطرح سے بنے ہوئے تہے چاندی اور سونے اور جواہر اور کواڑ اونکے بہی شہر کے کواڑون کے مانند تہے چاندی اور سونے اور جواہر
اور سنگریزون کی جگہہ موتی بڑے بڑے ہوے تہے اور خاک کی جگہہ مشک اور زعفران چہڑکا ہوا تہا اور کوئی آدمی مینے وہان ندیکہا تو خوف مجہکو زیادہ ہوا اور بازار کیطرف گیا اور کوچون کو اوسکی مینے دیکہا کہ گرد اونکے
بہت درخت لگائے تہے چاندی اور سونے کے اور پتے اونکے زبرجد سبز کے تہے اور پہول اونکے چاندی کے اور درختون کے نیچے پانی جاری تہا اور موتی اور مونگے اوسمین پڑے ہوئے تہے اور وہ نہرین چاندی اور
تہین کہ چمک اونکی دن کی روشنی پر غالب تہی مینے اپنے جی مین کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے محمد کو برحق پیغمبر کرکے بہیجا ہے اسکی مثل دنیا مین ہرگز نہین ہے اور یہہ وہ بہشت ہے کہ جسکا خدا تعالی نے متقیون کو
وعدہ دیا ہے پس قدرے جواہر اور موتی اور مشک اور زعفران مینے وہان سے اوٹہایا اور اپنی پشت پر باندہا اور اوس شہر سے باہر نکلا اور چاہا کہ تمام اوس شہر کو پہر دیکہون نہ دیکہہ سکا پس مین یمن مین پہونچا مین اور
اوس جواہر کو لوگون کو دکہلایا لوگون نے اوسمین بہت تعجب کیا اور یہہ خبر مشہور ہوکر معاویہ کو پہونچی کہ اوس زمانہ مین وہ شام کا حاکم تہا معاویہ نے مجہکو طلب کیا اور سب حال مجہسے پوچہا اور مینے اوس سے آخر تک
جو کچہہ دیکہا تہا بیان کیا اور معاویہ نے کعب الاحبار کو بلاکر اوس سے پوچہا کہ یا ابا اسحاق دنیا مین کوئی شہر ہے کہ وہ چاندی اور سونے سے بنا ہو اور درخت اوسکے چاندی اور سونے کے اور جواہر جڑاؤ ہون کعب الاحبار نے کہا
ہان ایک شہر ہے کہ جسکی خدا نے قرآن مین خبر دی ہے کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد اور اوسکو شداد نے بنایا ہے معاویہ نے کہا کہ قصہ اوسکا بیان کر کعب نے سب قصہ جیسے کہ گذرا ہے بیان کیا اور ثعالبی نے روایت کی ہے کہ جسوقت شداد
اور اوسکے ہمراہی جبرئیل کی چیخ سے ہلاک ہوے تو لوگون کو شداد کی جگہہ بادشاہ کرنیکی تلاش ہوئی شداد کا ایک بیٹا تہا حضرموت مین اور نام اوسکا مرثد بن شداد تہا اوسکو شداد کی جگہہ بادشاہ
کیا اور وہ اپنے باپ کے جنازہ کو حضرموت مین لایا اور اوسکو عنبر اور کافور مین آلودہ کیا اور ایک غار پر لیگئے اور سونے کے تخت پر اوسکو لٹایا اور ستر کپڑے چاندی اور سونے کے تارون سے بنے ہوئے

اور لیٹے اور ایک بڑی تختی اوسکے سرہانے رکہی اور اوسپر یہہ شعر عربی مین لکہے تہے جنکا مضمون یہہ ہے کہ نصیحت پکڑ تو ای فریب مین پڑی ہوئی عمر درازی کی مین شداد بیٹا عاد کا ہون جو کہ مالک
عمارتون اور قلعون بلند کا تہا اور زمین کے آدمی میرے عذاب کے وعدہ سے خوف مین رہتے تہے اور زمین اپنے غلبہ اور قہر سے مشرق اور مغرب کا مالک ہوگیا تہا اور ہود پیغمبر ہمارے پاس آیا
واسطے ہدایت کے اور دور کرنے ہماری گمراہی کے کہ ہم پہلے اوس سے گمراہ چلے آتے تہے ہمنے ہود کی نافرمانی کی ایک چیخ دور سے آئی کہ ہم سب اوسکی صدمہ سے ہلاک ہوگئے وَثَمُوْدَ اور کیا نہ دیکہا تو
کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتہہ ثمود کے گروہ قوم صالح پیغمبر کی تہی اسکا عطف عاد پر ہے اور یہہ بہی غیر منصرف ہے الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ وہ لوگ ثمود کے کہ کاٹا اونہون نے پتہرون اور پہاڑ
کو واسطے سکونت اپنی کے بِالْوَادِ بیچ صحرا کے اور کہتے ہین کہ سخت پتہرون کو پہاڑون سے کاٹ کر پہلے سب سے قوم ثمود نے گہر بنائے ہین اور کہتے ہین کہ ایک ہزار اور سات سو شہر اونہون نے
پتہرون سے بنائے تہے اور حقتعالی نے صالح پیغمبر کو اونکی ہدایت کیواسطے بہیجا اوسکی نصیحت کو اونہون نے قبول نکیا اور نافرمانی کی اوسکے خدا تعالی نے اونپر عذاب نازل کرکے اونکو ہلاک
کیا اور ذکر اسکا پہلے اس سے کئی مرتبہ ہوگیا ہے وَفِرْعَوْنَ اور ساتہہ فرعون کے اسکا عطف بہی عاد پر ہے یعنے اور دیکہا تو نے کہ کیا کیا پروردگار تیرے نے ساتہہ فرعون کے ذِي الْاَوْتَادِ صاحب
لشکرون اور سامانون بہت کا تہا کہ مضبوطی اوسکے ملک کی اون سے تہی اور یا یہہ کہ صاحب خیمون بیشمار کا تہا کہ وقت مقام کرنیکے اونکو کہڑے کرتے تہے اسواسطے کہ لشکر اونکا بہت تہا جس جگہہ مقام کرتے
تہے خیمہ سے ملا کر خیمہ کہڑا کرتے تہے اور خیمہ کی مضبوطی میخون سے ہوتی ہے اسواسطے اوسکو ذی الاوتاد اور یا ذی الاوتاد یعنی صاحب میخون کا اسواسطے آیا ہے کہ میخون سے اوسکے پاس بازی کرتے تہے اور لہو و لعب
مین مشغول ہوتے تہے اور یا اسواسطے اوسکو صاحب میخون کا کہا ہے کہ وہ میخون سے لوگون کو عذاب کرتا تہا اور چومیخ کرکے اونکو چہوڑ دیتا تہا وہ ہلاک ہوجاتے تہے انجملہ حزقیل مومن آل فرعون کو اور اوسکی
زوجہ سمیت کے اور فرعون کی دختر کی مشاطہ تہی اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ اپنی کو اسی طریق سے ہلاک کیا اور حزقیل فرعون کی قوم مین سے تہا وہ مع اپنی زوجہ کے ایمان لایا تہا اسواسطے اوسکو مومن آل فرعون
کہتے ہین اور سوا ایمان کو اپنی پوشیدہ رکہتا تہا اور زوجہ اوسکی فرعون کی دختر کی مشاطہ تہی ایک روز وہ اوسکے سر مین کنگہی کرتی تہی کنگہی اوسکے ہاتہہ مین سے پڑی کہا کہ اندہا ہوجیو وہ شخص کہ خدا کا کفر کرتا ہے
اوس لڑکی نے پوچہا کہ کیا میرے باپ کو کہتی ہے کہا نہین خدا اوسے ہے کہ جسنے تیرے باپ کو پیدا کیا ہے اور خدا زمین اور آسمان کا اور تمام مخلوقات کا ہے اور اوسکا شریک کوئی نہین ہے اوس لڑکی نے اپنے باپ کو خبر کی
فرعون نے اوس عورت کو طلب کیا اور اوس سے پوچہا تو اوس نے اوسی طریق سے بیان کیا جو کہ اوس لڑکی سے کہا تہا فرعون نے کہا کہ تو اپنی اس بات سے پشیمان ہو اور اگر پشیمان نہوگی تو تجہکو بدترین عذاب سے
ہلاک کرونگا اوسنے کہا کہ جو تجہسے ہوسکے وہ کر فرعون نے حکم دیا کہ چار میخین گاڑین اور سانپ اور بچہو اوسپر مقرر کئے اور اوس عورت کے دو بیٹے تہے اونکو حاضر کیا اور کہا کہ تو اپنی اس اعتقاد سے پہر جا نہین تو تیرے
بیٹون کو مار ڈالونگا اوس عورت نے کہا کہ جان میری اور میرے بیٹون کی راہ خدا مین فدا ہو سکی مجہکو کچہہ پروا نہین ہے بڑے بیٹے کو اوسکے مروا ڈالا چہوٹا بیٹا اوسکا چار مہینے کا باقی رہا اوسکو
اوس عورت کے سینہ پر ڈالا اور بہت سا خوف اوسکو دلایا اور کہا کہ اسکو بہی مار ڈالونگا وہ لڑکا بقدرت خدا گویا ہوا اور کہا اوسنے کہ ای مان یہہ دنیا چند روزہ ہے ہرگز اسکے کہنے پر عمل نکر یا اور صلاح
یہہ ہے کہ جلدی اپنے تئین بہشت مین پہنچائین اور یہہ لڑکا اون چہہ لڑکون مین سے ہے کہ بات کرنیکے وقت سے پہلے جن لڑکون نے بات کی ہے پس اوس لڑکے کو اوسکی مان کے سینہ پر مار ڈالا اور بعد اوسکے اوسکی مان کو قتل کیا
اور حزقیل مومن آل فرعون اوس عورت کا شوہر بہاگ کر پہاڑون مین جا چہپا اور فرعون نے اوسکی تلاش کے واسطے اپنے آدمی بہیجے دو آدمی اوسکے پاس پہونچے اور دیکہا کہ وہ نماز مین مشغول ہے اور زندگی
اوسکی پوشیدہ رکہتے ہین وہ دونو آدمی اولٹے پہر گئے تاکہ فرعون کو خبر کرین حزقیل نے دعا کی کہ الہی مین سو برس سے تیری عبادت کرتا ہون اور خلقت سے اپنی عبادت کو پوشیدہ رکہتا ہون ان دونو آدمیون مین سے
جو کوئی کہ میرے راز کو نگاہ رکہے اور ظاہر نکرے تو اوسکو ایمان روزی کر اور جو کوئی میرے راز کو ظاہر کرے اوسکو ہلاک کر اور عذاب دوزخ مین گرفتار کر اون دو آدمیون مین سے ایک شخص نے اپنے جی مین کہا
کہ یہہ زندہ جو اسکی نگہبانی کرتے ہین بیشک سچا ہے حق پر ہے وہ اوٹہا پہر کر حزقیل کے پاس آیا اور ایمان لایا اور دوسرے نے فرعون سے جا کر کہہ دیا کہ وہ فلانے پہاڑ مین نماز پڑہتا تہا فرعون نے اوس سے گواہ طلب کئے اوسنے اپنے
رفیق کو گواہ کیا اوسکو فرعون نے طلب کیا اوسنے کہا کہ مجہکو خبر نہین ہے فرعون نے اوس خبر دینے والے کو چومیخا کرکے مار ڈالا اور اوس دوسرے کو جو کہ ایمان لایا تہا خلعت دیا آسیہ زن فرعون کو منہہ تہی اوسنے سنا کہ فرعون نے
مشاطہ کو چومیخا کرکے مار ڈالا ہے اوسنے فرعون کو بہت ملامت کی کہ تو نے بیگناہ عورت کو مار ڈالا جو کہ عرصہ دراز سے ہماری خدمت کرتی تہی فرعون نے کہا کہ ای آسیہ تو بہی دیوانی ہوگئی ہے آسیہ نے کہا کہ مین دیوانی
نہین ہون بلکہ عقل رکہتی ہون خدا میرا اور تیرا اور تمام عالم کا ایک ہے اور تجہکو اوسنے قوت دی ہے کہ عالم کے لوگون پر تو حکومت کرتا ہے اور اوسکی نعمت کا شکر نہین ادا کرتا ہے فرعون اوسپر غصہ ہوا اور اپنے آگے سے آسیہ کو
دور کیا اور اوسکی مان اور باپ کو بلوایا اور کہا کہ جو دیوانگی کہ مشاطہ کو ہوگئی تہی وہ ہی آسیہ کو ہوئی ہے اوسکی مان اور باپ نے اوسکو طلب کرکے کہا کہ تجہکو کیا ہوا ہے کہ تو ایسی باتین کرتی ہے کہا کہ دل میرا فرعون کے ظلم اور کفر
سے زخمی ہوگیا ہے مین اوس سے بیزار ہون اور دینی منہہ اپنا طرف خدا کی کیا ہے جو کہ پیدا کرنیوالا زمین اور آسمان کا ہے اور اوسکی توحید کا مینے اقرار کیا ہے اونہون نے کہا کہ خدا آسمان اور زمین کا فرعون ہے آسیہ نے کہا اگر ایسا
ہے تو اوسکو کہو کہ میرے واسطے ایک تاج بناوے اور آفتاب کو اوسکی آگے لگاوے اور مہتاب کو اوسکے پیچہے لگاوے اور ستارے اوسکے گرد ہون اوسکے باپ نے کہا کہ کیونکر ہوسکتا ہے آسیہ نے کہا خدا وہ ہے کہ جو چاہے کرے سو کرے
فرعون نے یہہ سنکر کہا کہ اسکو چومیخا کرو اوسکو چومیخا کیا اور وہ اوسی حال مین کہتی تہی رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ یعنی اے پروردگار میرے بنا تو واسطے میرے نزدیک اپنے گہر کو بیچ بہشت کے حق تعالی نے دروازہ آسمان کے
کہول دیئے اور اوسکی جگہہ بہشت مین اوسکو دکہلا دی اور فرعون سے اور اوسکی قوم سے خلاصی دی اور اوسکو پہلے اس سے کہ وہ اوسکو عذاب کرین اوٹہا لیا اور اوسکی روح کو بہشت کو روانہ کیا اور وہ
ہنوز چومیخا کرکے سختی نکرنے پائی تہی اور جسوقت کہ اونہون نے ارادہ اوسپر سختی کا کیا تو وہ وقت سو مردہ تہی اور قوم عاد اور نمرود اور فرعون نے کفر مین حد سے زیادہ بڑہ گئی تہی اور جنت حق تعالی

بعد اسکے اونکی حق مین فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین عاد اور ثمود اور قوم فرعون کے کہ طَغَوْا عدسے گذر گئے وہ کفر مین اور انبیا سے اونہون نے سرکشی کی فِی الْبِلَادِ بیچ شہرون
کے کہ جن شہرون مین وہ حاکم تہے فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ بہت کیا اونہون نے بیچ اون شہرون کے فساد کو کہ لوگون کو ناحق قتل کرتے تہے وہ اور مال اونکی غصب کرتے تہے اور
جسوقت کہ کفر اور ظلم اونکا نہایت کو پہونچا تو وہ مستحق عذاب کے ہوئے فَصَبَّ عَلَیْهِمْ پس گرایا اوپر اونکے رَبُّكَ پروردگار تیرے نے سَوْطَ عَذَابٍ کوڑا عذاب کا یعنی عذاب
کا کوڑا اونکو مارا اور طرح طرح کے عذاب دنیا اور آخرت مین اونکو گرفتار کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اس سے اشارہ طرف اس امر کے ہے کہ عذاب اونکا دنیا مین نسبت بعذاب آخرت ایسا ہے
کہ ضرب تازیانہ کی نسبت ضرب شمشیر ہو اور اب واسطے ڈرانے کفار کے فرماتا ہے کہ اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا لَبِالْمِرْصَادِ البتہ بیچ گہات کے ہے یعنے جیسکہ
کوئی گہات کی جگہہ مین منتظر گذرنیوالون کا ہوتا ہے اور کوئی چیز اوس سے فوت نہین ہوتی ہے حقتعالے سے بہی کوئی چیز بندون کی قولون اور فعلون مین سے
فوت نہین ہوتی ہے بلکہ سب کو دیکہتا ہے اور سنتا ہے اور سب کو موافق اوسکے جزا دیگا پس ذکر مرصاد کا تمثیلاً ہے واسطے گرفتار کرنے کفار اور گنہگارون کے عذاب
مین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرصاد ایک پل ہے صراط پر اوس سے نہین گذرتا ہے جو کوئی کہ بندون کا مظلمہ اپنی گردن پر لئے ہو اور حضرت
امیر نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ خدا تعالے قادر ہے اسپر کہ جزا دے گنہگارون کو جو کہ اونکی جزا ہے اور اب بندون کے احوال کی تقسیم کرتا ہے فَاَمَّا
الْاِنْسَانُ پس لیکن آدمی اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ جسوقت کہ آزمائے اوسکو پروردگار اوسکا نعمت کے شکر کرنے پر یعنی ارادہ کرے کہ شکر گذاری اوسکی حالت
تونگری اور خوش حالی مین ظاہر ہوجائے تو فَاَكْرَمَهٗ پس بخشش کرتا ہے اوسکو ایک مرتبہ کو اور جاہ و حشمت کو وَنَعَّمَهٗ اور نعمت دیتا ہے اوسکو اور معاش مین اوسکی
فراغت کرتا ہے فَيَقُوْلُ پس کہتا ہے وہ بندہ خوش ہوکر رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ پروردگار میرے نے بخشش کی مجھکو اور بزرگ اور عزت دار کیا یعنے گمان کرے کہ سبب اوسکی
کرامت اور بخشش کا یہی ہے کہ جو اوسنے نعمت مجھپر فراخ کی ہے اور دولتمند مجھکو کردیا ہے وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ اور لیکن جسوقت آزمای اوس آدمی کو خدا صبر پر درویشی
اور فقیری کے فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ پس تنگ کرے اوپر اوسکے روزی اوسکی کو تو فَيَقُوْلُ پس کہتا ہے بے صبر ہوکر وہ آدمی کہ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ پروردگار میرے
نے خوار اور ذلیل کیا مجھکو یعنے گمان لیجائے کہ سبب خواری کا یہہ محتاجگی اور فقیری ہے حاصل یہہ ہے کہ آدمی بسبب مشغول ہونے مال اور لذتون دنیائے ناپائدار کے
بزرگی اور کرامت اپنی کو تونگری سے جانتا ہے اور خواری اپنی کو تنگدستی سے سمجہتا ہے اور یہہ اوسکی جہالت اور کم فہمی کی جہت سے ہے اسواسطے
کہ کرامت اور بزرگی تو طاعت اور عبادت مین ہے اور ذلت اور خواری معصیت اور گناہ مین ہے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی
تحقیق بزرگ زیادہ تمہارا نزدیک خدا کے پرہیزگار زیادہ ہے جو کہ گناہون سے پرہیز کرے نہ کہ دولتمند اور تونگر دنیا کی مال کا كَلَّا نہین نہین یعنے نہ ایسا ہے کہ آدمی تصور کرتا ہے
کہ کرامت زیادتی مال مین ہے اور خواری تنگدستی اور فقیری مین ہے سو واسطے کہ خدا واسطے کرامت کے تونگر کو عطا نہین کرتا ہے اور نہ واسطے خواری کے محتاج مال دنیا کا کرتا ہے
بلکہ جسکو حکمت اور مصلحت چاہے تونگر کرنیکے واسطے اوسکو تونگر کرتا ہے اور یہہ اوسکا تفضل ہے اور نعمت دیکر اوسکو آزماتا ہے کہ اوسکا شکر کرتا ہے یا نہین اور محتاجون
کی خبر لیتا ہے یا نہین اور مال دنیا وہ ہی کہ جسمین آدمی اکثر اپنی آخرت کو خراب کرتا ہے اور تنگی وہ ہے کہ جس سے کبہی دنیا اور دین کی دونو کی بزرگی حاصل ہوتی
ہے بَلْ بلکہ فعل تمہارا بدتر ہے تمہارے قول سے اور وہ زیادہ تمکو ہلاکت مین ڈالتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ لَا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ نہین عزت کرتے ہو تم یتیم کی یعنے اپنے
مال مین سے طفل بے پدر کو تم کچہہ نہین دیتے ہو اور دلجوئی اوسکی نہین کرتے ہو تاکہ سوال کرنیکی خواری سے وہ خلاصی پائے اور یتیم کا خاص کرکے ذکر سو واسطے کیا ہے
کہ اوسکا کوئی والی اور سرپرست نہین ہے کہ اوسکی خبر لیوے اور رسول خدا صلعم نے انگشت میانہ اور انگشت شہادت کو ملا کر اوٹہایا اور فرمایا کہ مین اور خبر لینے والا یتیم کا
کہانے اور کپڑے اور ہر ضرورت سے مثل ان دو انگلیون کے ملے ہوئے بہشت مین ہونگے وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ اور نہین رغبت دلاتے ہو تم آپسمین ایک دوسرے کو
عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اوپر کہانے مسکین اور محتاج کے یعنے ایسی محبت مال دنیا کی اور بخیلی تم مین ہے کہ نہ یتیم کی خبر لیتے ہو اوس مال مین سے اور نہ مسکین کو
کہانا دیتے ہو وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اور کہاتے ہو تم مال میراث کو اَكْلًا لَّمًّا کہانا صاحب کل کا یعنے تمام مال کو کہاتے ہو حلال کو اور حرام کو اور حلال و حرام مین
کچہہ فرق نہین کرتے ہو اور کہتے ہین کہ مراد اس سے یتیمون کا مال ہے کہ اپنے مالون مین ملا کر اونکو اور اپنے سب مال کو کہاتے تہے اور منقول ہے کہ عورتون اور
لڑکون کو میراث نہین دیتے تہے اور اونکے مالون کو اپنے مالون مین ملاتے تہے اور اونکو جمع کرکے سب کو کہاجاتے تہے اور اونکو محروم رکہتے تہے اور یا یہہ کہ جو مال کہ
کسی مردہ کا اونکو پہونچتا تہا وہ مال حلال بہی ہوتا تہا اور حرام بہی اور یہہ اوسکو جانتے تہے اور باوجود علم کے اوس کل مال کو کہاجاتے تہے اور یا یہہ کہ تمام مال اپنے کو کہاتے تہے اور حقوق
واجبہ کو اوسمین سے ادا نہین کرتے تہے وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ اور دوست رکہتے ہو تم مال کو حُبًّا جَمًّا دوست رکہنا بہت اور حرص اوسکی بہت رکہتے ہو

جمع کرنیکے واسطے اور اوسکے انجام کو نہین سوچتی ہو کَلَّا نہین نہین یعنی ایسا نہین ہے کہ تم اس افعال بد کو اختیار کرو کہ یتیم کی خبر نہ لو اور مسکین کو کہانا نہ دو اور حلال حرام
کو سب کو کہا جاؤ اور مال کو دوست رکہو کہ جس سے آخرت مین بہت پشیمان ہوگے چنانچہ فرماتاہے کہ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ یاد کر تو جسوقت کہ ریزہ ریزہ کیجائے زمین دَكًّا دَكًّا ریزہ ریزہ
کرنا ریزہ ریزہ کرنا یعنے ریزہ ریزہ کرنا بعد ریزہ ریزہ کرنیکے اور پہاڑ اوسکی برابر ہو جائین اور یا غبار ہو کر اوڑ جائین کہ ہرگز اوسمین پستی اور بلندی باقی نرہی اور یا یہہ کہ کہینچ جائے زمین مثل ادیم کی
کی قیامت کے روز وَجَاۤءَ رَبُّكَ اور آوے پروردگار تیرا یعنے ظاہر ہون نشانیان اوسکی قدرت کی اور علامتین اوسکی ہیبت اور دبدبہ کی اور خدا کا آنا مراد نہین ہو سکتا ہے سوا اوسکے
کہ آنیوالیکے واسطے حرکت چاہئے اور ایک جہت چاہئے کہ جہان سے وہ آئے اور خدا تعالے حرکت اور جہت سے پاک ہے پس مراد اوس سے ظاہر ہونا ہیبت اور دبدبہ اوسکا ہے جیسے وقت
حاضر ہونے دربار بادشاہ کے ہیبت اور دبدبہ اوسکا ظاہر ہوتا ہے اور یا یہہ کہ آئے حکم پروردگار تیرا وَالْمَلَكُ اور آوین فرشتے میدان حشر مین صَفًّا صَفًّا صف صف کہ بعد صف
کے ایک صف ہو باعتبار مرتبون کے اور یہہ حال واقع ہو اور بعضے کہتے ہین کہ ہر آسمان کے فرشتون کی ایک صف علیحدہ ہوگی اور بعضی کہتے ہین کہ قیامت کے روز آسمان تزلزل مین آئینگے
تو ملائکہ زمین پر نازل ہون صفین باندہکر اور تمام جنون اور آدمیون کو گہیر لیوین اور انتظار کرین کہ دیکہئے کیا حادثہ واقع ہو وَجِایْۤءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاوے اوس روز دوزخ
یعنے ظاہر کیا جائے پوشیدگی سے اور اوسکی ہولین قیامت کے لوگون کو دکہلائے جائین یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ اوس روز یاد کریگا آدمی اپنے گناہون کو اور اونکو یاد کرکے پشیمان ہوگا
وَاَنّٰى اور کہان ہوگا لَهُ الذِّكْرٰى واسطے اوسکے یاد کرنا اس کلام مین مضاف محذوف ہے اور تقدیر اوسکی وانی له منفعة الذکری یعنے اور کہان ہے واسطے فائدہ یاد کرنیکا اسواسطے
کہ فائدہ گناہون کے یاد کرنیکا اور اونکے یاد کرکے پشیمان ہونیکا دنیا مین ہے اور اوس جگہ کیا فائدہ ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
تو رنگ مبارک چہرہ رسول خدا صلعم کا متغیر ہوگیا اصحاب نے جسوقت یہہ حال دیکہا تو بہت پریشان ہوئے اور ایسی جرأت کیسکو تہی کہ سبب اسکا حضرت سے دریافت کرین
امیر المومنین علیہ السلام کے پاس گئے اور کہا کہ اے ابو الحسن رسول خدا کو بڑا حادثہ پیش آیا ہے کہ رنگ مبارک اونکا متغیر ہوگیا ہے اور ہمکو اوسکے پوچہنے کی مجال نہین
ہے تو حضرت سے دریافت کر امیر المومنین رسول خدا کے پاس آئے اور حضرت کے پیچہے بیٹہہ گئے اور دونو شانو نپر بوسہ دیا اور کہا کہ فدا ہون تمپر میرے باپ
اور مان یا رسول خدا آج کونسا امر پیش آیا ہے کہ رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا اور یہہ آیتین اونسے میرے روبرو
پڑہین کہ کلا اذا دکت الارض دکا دکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیئ یومئذ بجہنم یومئذ یتذکر الانسان وانی له الذکری امیر المومنین نے پوچہا کہ یا رسول خدا کیونکر لایا جاویگا
دوزخ فرمایا کہ لائینگے دوزخ کو ستر ہزار فرشتے اور اوسکی ستر ہزار باگون کو کہینچینگے اور اسی طریق سے اوسکو کہینچتے ہوئے میدان قیامت مین لائینگے اور وہ ایسا
غضب مین ہوگا کہ اگر ملائکہ اوسکو چہوڑ دین تو سبکو جلا دے پس مین دوزخ کے دربے ہون اور وہ مجہسے گویا ہو کر کہے کہ اے محمد مجہکو تجہسے کیا کام ہے کہ خدا تعالے
نے گوشت تیرا مجہپر حرام کیا ہے اور اوسوقت ہر آدمی کہیگا کہ نفسی نفسی اور محمد کہیگا کہ امتی امتی یعنی اے پروردگار میرے امت کی فریاد کو پہونچ اور کافر
یہہ حال دیکہکر نصیحت پکڑیگا تو اوسوقت کا نصیحت پکڑنا اوسکو کچہہ فائدہ نہ دیگا اور اسکے قریب ہی امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین ہے اور اوسمین
اسقدر زائد ہے کہ دوزخ پر صراط رکہا جائیگا کہ تیغ سے تیز زیادہ ہے اور بال سے زیادہ باریک ہے اور اوسپر تین پل ہونگے ایک امانت اور رشتہ اور قرابت کا اور دوسرے
پر نماز ہوگی اور تیسرے پر رب العالمین اور مراد اوسپر سے گذرنیکا حکم ہوگا پس پہلے اوسکے امانت اور قرابت روکینگے اور اگر وہ امانت مین خیانت نہین کرتا تہا اور قریبون
سے ہمیشہ ملاپ اور دوستی رکہتا تہا تو اوس سے نجات پائیگا اور بعد اوسکے نماز اوسکو روکے گی اور اگر نماز کو بہی ہمیشہ پڑہتا تہا تو اوس سے اوسکو نجات ہوگی اور
پہر اوسکو انتہا طرف رب العالمین کے ہے اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے ان ربک لبالمرصاد پس کوئی تو اوسپر لٹکا ہوا ہوگا اور کسیکا قدم پہسلیگا اور
فرشتے گرد اوسکے پکارتے ہونگے کہ اے حلیم معاف کر تو اور سلامتی دے تو اور آدمی مثل پروانون کے آگ مین گرتے ہونگے اور جسوقت نجات پائیگا نجات
پانیوالا خدا کی رحمت سے تو گذر جائیگا اوسپر سے اور کہیگا کہ شکر ہے واسطے خدا کے اور کافر نہایت حسرت اور افسوس سے يَقُوْلُ کہیگا يٰلَيْتَنِیْ اے کاش
کہ مین قَدَّمْتُ آگے بہیجتا مین اعمال نیک کو لِحَيَاتِیْ واسطے زندگی اپنی کے اس جہان مین کہ آج کے دن واسطے میرے فائدہ ہوتا فَيَوْمَئِذٍ پس اوس روز
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ نہ عذاب کریگا عذاب اوسکا سا اَحَدٌ کوئی جیسا کہ وہ خدا عذاب کریگا وَّلَا يُوْثِقُ اور نہ قید کریگا آگ کی زنجیرون
اور طوقون مین وَثَاقَهٗۤ قید کرنا اوس خدا کا سا اَحَدٌ کوئی یعنے قیامت کا روز وہ ہے کہ عذاب اور قید سوائے خدا کے کوئی نکریگا کہ اوس روز
حکم اوسیکے واسطے ہے اور یا یہہ کہ عذاب نکرے کوئی دنیا مین جیسا کہ عذاب کریگا خدا آخرت مین اور خدا تعالے وقت مرنیکے مومن کو خطاب
کریگا اور یا قیامت کے روز وقت داخل ہونے بہشت کے کہ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے نفس آرام پکڑنے والے ساتہہ ذکر میرے کے

اور فارغ اور بے پروا ہونیوالے میرے غیر سے کہ شکر کرنیوالا تہا تو نعمت پر اور صبر کرنیوالا تہا بلاؤن پر اور رہا ایمان لانیوالا تہا اطمینان سے بدون شک اور شبہہ کے ارۡجِعِيۡۤ اِلٰى رَبِّكِ پہر تو طرف وعدہ پروردگار اپنے کی رَاضِيَةً جسوقت کہ پسند کرنیوالا ہو اوس چیز کا کہ تجھکو دی ہے یا راضی ہونیوالا اپنی فعلون اور عملون سے اونکی ثواب کو دیکہہ کر مَّرۡضِيَّةً پسند کیا گیا نزدیک خدا کی اوس عمل سے کہ جو تو نے کیا تہا فَادۡخُلِيۡ پس داخل ہو تو فِيۡ عِبٰدِيۡ بیچ گروہ بندون نیک میرے کے جو کہ نیک ہین وَادۡخُلِيۡ جَنَّتِيۡ ۝ اور داخل ہو تو بہشت میری مین ہمراہ اونکے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچہا کہ کیا مومن اپنی روح کے قبض ہونیکو مکروہ جانتا ہے فرمایا کہ نہین قسم ہے خدا کی جسوقت ملک الموت اوسکے پاس آتا ہے تو کہتا ہے کہ ای دوست خدا کے زاری اور بے صبری مت کر قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے محمد کو پیغمبر کرکے بہیجا ہے مین تیرے باپ مہربانی کرنیوالے سی زیادہ مہربان ہون تجہپر اگر اسوقت وہ حاضر ہو تو اب اپنی آنکھون کو کہول کر دیکہہ پس اوسوقت آتی ہین رسول خدا اور امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہہ رسول خدا اور امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور ائمہ معصوم ہین کہ رفیق تیرے ہین پس وہ اپنی آنکھون کو کہول کر دیکہتا ہے اور اوسکی روح کو خدا کی طرف سے ایک آواز کرنے والا آواز کرتا ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة پس داخل ہو تو میرے بندون محمد اور اہلبیت کے زمرہ مین اور داخل ہو تو بہشت میری مین پس اوسوقت وہ جان کے نکلنے کے برابر کسی چیز کو دوست نہین رکہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت حضرت حمزہ کی شان مین نازل ہوئی ہے جسوقت کہ کفار نے اونکو شہید کیا لیکن حکم اسکا عام ہے ہر مومن کے واسطے

سورۃ البلد یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین بیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نماز فریضہ مین لا اقسم بہذا البلد کو پڑہے وہ دنیا مین نیکون مین سے مشہور ہوگا اور آخرت مین مشہور ہوگا اسطرح سے کہ خدا کے نزدیک اوسکے واسطے ایک مرتبہ ہے اور قیامت کے روز انبیاء کے رفیقون مین سے ہوگا اور شہدا اور صالحین کے ہمراہ رہیگا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ لَاۤ اُقۡسِمُ قسم کہاتا ہون مین لا اسمین زائد ہے واسطے تاکید کے یعنے قسم کہاتا ہون مین بِهٰذَا الۡبَلَدِ ساتہہ اس شہر کے یعنے مکہ کے اور کیونکر قسم نکہاؤن مین اس شہر کی وَاَنۡتَ حِلٌّ جسوقت کہ تو اوترنیوالا ہو بِهٰذَا الۡبَلَدِ بیچ اس شہر کے حق تعالی نے قسم کہائی اس شہر کی جسوقت کہ رسول خدا اوسمین ہون اسواسطے کہ خدا تعالی کو منظور ظاہر کرنا حضرت کی بزرگی اور فضیلت کا ہے اور اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ شرف مکان کا مکین سے ہوتا ہے یعنے یہہ شہر تیرے پیدا ہونے کی جگہہ جو ہے اس سبب سے اسکو فضیلت حاصل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہہ معنی ہین کہ قسم ہے اس شہر کی جسوقت کہ تو حلال ہے اسمین یعنے تجہپر حلال اس شہر مین جو کچہہ کہ اورون کو حلال نہین ہے کہ تو قتل اور اسیر کر سکتا ہے اس شہر مین اور تیرے غیرون کو یہہ حکم نہین ہے اور یہہ فتح مکہ کا ذکر ہے کہ خدا تعالی نے حضرت کو حکم دیا تہا کہ کفار کو قتل کر اور قید کر اور بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ قیامت تک کسی کو اجازت نہین ہے کہ اسکا کوئی درخت کاٹے اور کہاس کو اسکی اوکہاڑے اور جانور کو اسکے قتل کرے اور شکار کرے اور یہان کی گری پڑی چیز کو اوٹہاوے مگر وہ شخص کہ اوسکو ظاہری کرے اور اوسکی تعریف کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریش تعظیم اس شہر کی کرتے تہے اور حلال جانتے تہے محمد صلعم کو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ای محمد باوجود بزرگ ہونے تیری حرمت کے اونہون نے تیرے قتل اور تیرے نکال دینے کو حلال جانا جیسے کہ غیر حرم کے شکار کو حلال جانتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اپنے باپ کے قاتل سے اس شہر مین مواخذہ نہین کرتے ہین اور پوست کو اسکی درخت کی گردنون مین ڈالتے ہین امن مین رہنے کی واسطے پس وہ لوگ جو حضرت کو حلال جانتے تہی اور غیرون کو حلال نہین جانتے تہے اسواسطے خدا تعالی اونپر غصہ ہوا اور اونکا عیب بیان کیا اور قسم کہاتا ہے خدا کہ وَوَالِدٍ اور قسم ہے باپ کی یعنے قسم ہے آدم کی کہ وہ باپ ہے سب آدمیون کا اور خلیفہ اوس خدا کا ہے اور یا ابراہیم کہ وہ پدر رسول خدا کا ہے اور بنانیوالا کعبہ شریفہ کا مکہ معظمہ مین وَّمَا وَلَدَ ۝ اور قسم ہے اوس چیز کی کہ جنا ہے اوسکو آدم نے اور وہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام ہین اور اگر والد سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہون تو ولد سے مراد اونکی اولاد مین عرب ہین اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدم کو فِيۡ كَبَدٍ بیچ سختی کے اور رنج کے کہ ابتدا مین تو اپنی مان کے شکم کی تاریکی اور تنگی مین سے نکلتا ہے اور معاش کے رنجون مین رہتا ہے اور شرع کی تکلیفین اوٹہاتا ہے اور مرنے کے وقت نزع کی سختیان کہینچتا ہے اور آخرت مین طرح طرح کی ہولین اور سختیان دیکہتا ہے اَيَحۡسَبُ کیا گمان کرتا ہی وہ آدمی کہتے ہین کہ یہان مراد آدمی سے ابو الاشدین ہے کہ وہ رسول خدا کو آزار پہونچاتا تہا یعنے کیا گمان کرتا ہے وہ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ یہہ کہ ہرگز

ع

سورۃ البلد

قدرت نہین رکہتا ہے عَلَيْهِ أَحَدٌ اوپر اوسکے کوئی کہ اوس سے کوئی بدلا لیوے جوکہ پیغمبر کو آزار دیتا ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ گمان اوس شخص کا یہہ ہے کہ قیامت قائم نہوگی اور اوس سے بدلا اسکا کوئی نہ لیگا يَقُولُ کہیگا حسرت سے قیامت کے روز کہ أَهْلَكْتُ ہلاک او ضائع کیا مینے دنیا مین مَالًا لُبَدًا مال جمع کیا ہوا اور بہت اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین ہے کہ مراد اس انسان سے عمر بن عبدود ہے اور یہہ ذکر جنگ خندق کے روز کا ہی جسوقت کہ امیر المومنین نے اوسکو کہا کہ تو مسلمان ہوجا اور اوسنے انکار کیا اور کہا اوس نے حضرت علیؑ سے کہ کہان ہے وہ مال بہت کہ خرچ کیا تہا مینے تمہارے مقدمہ مین اور اوس سے کہا مال بہت خرچ کیا تہا راہ حق کے بند کرنے مین پس حضرت علیؑ نے اوسکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے ابو الاشد ہے کہ وہ لوگون کو مال رشوت مین دیا کرتا تہا کہ تم پیغمبر کو آزار پہونچاؤ اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے حارث بن عامر ہے کہ ظاہر مین وہ مسلمان ہوگیا تہا اور حضرت اوسکو زکوۃ کا حکم دیتے اور جو گناہ کہ کرتا تہا اوسکے واسطے کفارہ دینے کا حکم کرتے تہے وہ کہتا تہا کہ جب سے کہ مین محمدؐ کے دین مین داخل ہوا ہون مال میرا بہت ضائع ہوتا ہے اور ان سب صورتون مین معنے يقول کے یہہ ہین کہ کہتا ہے وہ انسان اور ابو جعفر نے لبدا بتشدید پڑہا ہی اور اب خدا تعالے انکار کی راہ سے فرماتا ہے أَيَحْسَبُ کیا گمان کرتا ہی وہ أَنْ لَمْ يَرَهُ یہہ کہ نہ دیکہا ہی اوسکو أَحَدٌ کسینے یعنی خدا نے اوسکو دیکہا ہے اور اوسکی نیت کو جانتا ہے اور جس ارادہ سے کہ اوس نے خرچ کیا ہے اپنے مال کو اوسپر اوسکو جزا دیگا اور مطالبہ کریگا کہ تو نے کہان سے وہ مال کمایا تہا اور کہان اوسکو صرف کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کسی بندہ کو نچہوڑین کہ قدم سے آگے قدم کو رکہے مگر کہ چار چیزون سے اوس سے سوال کرین عمر سے کہ کس کام مین اوسکو فنا کیا اور مال سے کہ کہان سے اوسکو جمع کیا تہا اور کس چیز مین اوسکو خرچ کیا تہا اور علم سے سوال کرین کہ کیونکر اوسپر عمل کیا اور ہم اہلبیت کی دوستی سے سوال کیا جائیگا اور بعد اسکے واسطے تمام کرنے حجت کے فرماتا ہے أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ کیا نہین کردیا ہے ہمنے واسطے اوسکے عَيْنَيْنِ دو آنکہون کو یعنے کیا ہمنے اوسکے واسطے دو آنکہین پیدا نہین کی ہین کہ جنسے وہ دیکہتا ہے ہماری قدرت اور حکمت کی نشانیون کو اور سوائے اسکے جو کچہہ دیکہنے کی چیز ہے اوسکو دیکہتا ہے وَلِسَانًا اور زبان کو یعنے کیا نہین پیدا کیا ہے ہمنے واسطے اوسکے زبان کو کہ اوس سے باتین کرتا ہے اور جو کچہہ کہ دل مین ہے اوسکی خبر دیتا ہے وَشَفَتَيْنِ اور دو لبون کو یعنے کیا دو لبون کو اوسکے واسطے ہمنے پیدا نہین کیا ہے کہ اونسے اپنی دہن کو ڈہکتا ہے اور بولنے اور کہانے اور پینے اور پہوک مارنے پر اونسے مدد چاہتا ہے وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ اور دکہلائین ہمنے اوسکو دو راہین خیر اور شر کی انبیا اور کتابین بہیجکر اور یہی فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نجدین سے مراد خیر اور شر ہے اور حضرت امام محمد باقر اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد عینین سے رسول خدا صلعم ہین کہ ظاہر کرنیوالے نبوت اور ولایت کے ہین اور مراد لسان سے امیر المومنین ہین اور شفتین سے مراد حسن اور حسین ہین اور نجدین سے مراد ولایت اونکی ہے اور ذا مقربہ اور ذا متربہ کہ بعد اسکے آئیگا اوس سے مراد محمدؐ او علیؑ ہے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ پس نہ سختی مین پڑا وہ گہاٹی کے یعنے رنج نہ کہینچا اوسنے اعمال نیک بجالانے مین نفس کی مخالفت کرکے وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے جتلایا تجہکو کہ مَا الْعَقَبَةُ کیا ہے عقبہ فَكُّ رَقَبَةٍ چہڑانا گردن کا ہے عقبہ یعنی آزاد کرنا بندہ کا کہ بندہ کی قید مین ہے أَوْ إِطْعَامٌ یا کہلانا ہے فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ بیچ دن صاحب گرسنگی کے کہ جس روز کہانا میسر نہو يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یتیم صاحب قرابت کو یعنے وہ یتیم کہ قرابت اور رشتہ رکہتا ہو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ یا مسکین خاک نشین کو یعنے پہلو اپنا خاک پر رکہتا ہو اور مراد اس سے نہایت محتاج ہے اور بیشک بندہ کا آزاد کرنا اور یتیم اور محتاج کو کہانا کہلانا نفس پر جہاد کرنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عقبہ یہان بہی اپنے معنے مین ہے اور وہ ایک بڑی سخت گہاٹی ہے دوزخ مین پس اس صورت مین معنے اسکے یہہ ہونگے کہ وہ انسان بسبب ترک کرنے طاعت اور عبادت کے اوس گہاٹی پر چڑہ کر گذرنے نپایا بلکہ دوزخ مین رہجائے اور اوس سے خلاصی نہ پائے اور حدیث مین آیا ہے کہ دوزخ کی گہاٹیون سے نہین گذر سکتے ہین مگر ڈرنیوالے خوف خدا سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہانا کہاوے ایک پیالہ یا رکابی اپنے دسترخوان کے قریب رکہے پس جو کہ دسترخوان پر اچہا کہانا ہے اوسمین سے تہوڑا تہوڑا ہر کہانے مین سے لیکر اوسمین رکہے اور پہر وہ کہانا مسکینون کو پہونچا دے اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی فلا اقتحم اور فرمایا کہ ہر آدمی بندہ کی آزاد کرنیکی قدرت نہین رکہتا ہی اللہ تعالے نے یہہ راہ اونکی بہشت مین جانے کیواسطے پیدا کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کہانا کہلاوے یہان تک کہ اوسکو سیر کردے تو نہین جانتا ہے کوئی خدا کی خلقت مین سے کہ کیا اجر ہے اوسکا اوسکے واسطے آخرت مین نہ فرشتہ مقرب جانتا ہے اور نہ پیغمبر مرسل جانتا ہی مگر پروردگار عالم کا کہ وہ ہی جانتا ہے اور پہر فرمایا کہ بخشش کے سببون مین سے کہانا کہلانا مسلمان بہوکے کا ہی اور پہر یہہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ جو کوئی ہمکو دوست رکہے وہ عقبہ سے گزر جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عقبہ سے دوزخ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے پل ہے کہ وہ دوزخ کے اوپر ہے

تین ہزار برس کی راہ کا کہ وہ بال سے باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور اوسمین چڑہائی اور اوتار دونو ہین اور بعضے اوسپر سے مانند بجلی کے جائینگے اور بعضی مانند ہوا کے
اور بعضی دوڑتے ہوئے اور بعضے گرتے ہوئے پس جو کوئی کہ بندہ کو آزاد کرے اور مسکین کو کہانا کہلادے وہ اوسپر سے گذر جائیگا ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا پہر تہا وہ شخص اون
لوگون مین سے کہ ایمان لائے ہین اسکا عطف فک پر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اقتحم پر ہے یعنی پس نہ گہسا بیچ گہاٹی مین پڑا عقبہ کا کیا اوس انسان نے پس نہ تہا وہ اون لوگون مین سے کہ ایمان
لائے ہین وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور وصیت کی ہے اونہون نے آپسمین ساتہہ صبر کے طاعتون کے کرنے پر اور گناہون سے پرہیز کرنے پر وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اور وصیت کی ہے
اونہون نے ساتہہ مہربانی اور بخشش کے بندگان خدا پر خصوصاً محتاجون رشتہ دارون پر أُولَٰئِكَ یہہ جماعت مومنین کی کہ جنہون نے صبر اور مہربانی کی وصیت کی
ہے أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ صاحب دست راست کے ہین کہ عرش کے جانب راست سے وہ بہشت مین جائینگے اور نامہ اعمال اونکے دست راست مین دئے جائینگے
اور یا یہہ کہ صاحب برکت کے ہین اور کہتے ہین کہ وہ اصحاب امیر المومنین ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہون نے بِآيَاتِنَا ساتہہ آیتون ہماری کے
کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور یا یہہ کہ کفر کیا ہے اونہون نے ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کے اور انہین سے ایک امیر المومنین ہے کہ جن لوگون نے اوسکا انکار اور
مخالفت کی ہے هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وہ صاحب دست چپ کے ہین کہ اونکو عرش کی جانب چپ سے دوزخ مین لیجائینگے اور نامہ اعمال اونکی دست چپ مین
دئے جائینگے اور یا یہہ کہ صاحب شامت کے ہین وہ لوگ عَلَيْهِمْ نَارٌ اوپر اونکے ہوگی آگ دوزخ کی مُؤْصَدَةٌ دروازہ بند کی گئی کہ وہان سے نکلنے
نہ پائین بلکہ بالکل ناامید ہون آرام اور آسائش سے اور ہمیشہ دوزخ مین جلتے رہین

سورة الشمس

یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین اسمین سولہ ہین امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ والشمس اور واللیل اذا یغشی اور والضحی اور الم نشرح کو بہت پڑہے دن کو یا رات کو تو کوئی چیز اوسکے پاس حاضر نہو مگر یہہ کہ گواہی دیوے اوسکے
واسطے پوست اوسکا اور گوشت اوسکا اور رگین اوسکی اور پٹہے اوسکے اور ہڈیان اوسکی اور خون اوسکا اور جو کچہہ کہ زمین نے اوسمین سے اوٹہایا ہے اور حق تعالی فرمائے
گا کہ مینے تمہاری گواہی کو قبول کیا اپنے بندہ کیواسطے اور اوسکو آتش دوزخ سے امان دی لیجاؤ اوسکو میری بہشتون مین اور جس بہشت کو وہ اختیار کرے وہ اوسکو
دو بدون احسان کے بلکہ محض میرے فضل و کرم سے اور گوارا ہوجیو اوسکو بہشت بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا قسم ہے آفتاب کی اور روشنی اور
دہوپ اوسکی کی جسوقت کہ آفتاب بلند ہو اور وہ وقت چاشت کا ہے اور وہ قریب ایک پہر دن چڑہے کی ہوتا ہے وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا اور قسم ہے چاند کی جسوقت کہ پیچہے آوے
اوس آفتاب کے کہ اوسکے غروب کے بعد اپنی روشنی کو سارے مین پہیلاوے آفتاب سے روشنی لیکر اور یا یہہ کہ آفتاب کے غروب کے بعد طلوع کرے اور کہتے ہین کہ یہہ پندرہوین سولہوین شب کو
ہوتا ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین لکہا ہے کہ مراد شمس سے رسول خدا صلعم ہین اور قمر سے مراد علی بن ابیطالب ہے کہ رسول خدا نے نور ہدایت سے تمام عالم کو روشن کیا
اور علی نے رسول خدا سے نور کو کسب کر کے بعد اون حضرت کے تمام جہان کو منور کیا اور جمیع امور مین پیروی رسول خدا کی اونکی اور تابع اون حضرت کا رہا اور منقول ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین مثل شمس کے ہون اور علی مثل قمر کے ہے وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا اور قسم ہے دن کی جسوقت جلا دیوے اوس آفتاب کو اور روشن کرے اوسکو
کہ اوسوقت روشنی اوسکی سارے مین پہیل جاتی ہے اور خوب روشن ہوتا ہے وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا اور قسم ہے رات کی کہ جسوقت کہ پوشیدہ کرے اوس آفتاب کو
اور اوسکی روشنی کو چہپا لے اور منقول ہے کہ مراد لیل سے ائمہ جور ہین کہ آل رسول کے جگہہ مالک بنکر بیٹہے اور دین خدا کو اونہون نے پوشیدہ کر دیا وَالسَّمَاءِ
وَمَا بَنَاهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اوسکی کہ بنایا ہے اوس آسمان کو جسنے اپنی قدرت کاملہ سے وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا اور قسم ہے زمین کی اور
اوسکی کہ بچہایا ہے اوس زمین کو جسنے پانی پر واسطے پہرنے مخلوقات کے وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا اور قسم ہے نفس کی اور اوسکی کہ درست کیا ہے اوس نفس کو
جیسے کہ تمام اعضا اوسکے برابر اور مناسب پیدا کئے اور نفس سے مراد یا تو نفس آدم ہے یا مطلق نفس ہے فَأَلْهَمَهَا پس الہام کیا اوس نفس کو اور سمجہا دیا اوسکو
فُجُورَهَا بدکاری اوسکی کو وَتَقْوَاهَا اور پرہیزگاری اوسکی کو یعنی کہدیا اوس سے کہ گناہ اور نافرمانبرداری خدا کی بد ہے اور طاعت اور فرمانبرداری اوسکی
نیک ہے اور پہر اوسکو قدرت بخشی اور اختیار دیا کہ جسکو چاہے وہ ان دونون مین سے پسند کرے اور کہدیا کہ فجور کو اختیار کریگا تو دوزخ مین جائیگا اور اگر تقوی کو اختیار کریگا
تو بہشت مین جائیگا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا تحقیق کہ رستگار ہوا جسنے کہ پاکیزہ کیا اوس نفس کو کفر اور گناہون سے اور یہہ جواب بہی قسم کا ہی وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا اور تحقیق کہ
بے نصیب ہے جسنے کہ کم کیا اوس نفس کو راہ حق سے کہ کفر اور گناہون مین مشغول رہا اور پوشیدہ کیا اوسکو گناہون مین اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندہ خود اپنے فعل کا
فاعل ہے نہ خدا اور خلاصہ دونو آیتون کا یہہ ہے کہ جسنے فرمانبرداری کی خدا کی وہ رستگار ہوا اور جسنے نافرمانی کی وہ بے نصیب اور بے بہرہ
رہا اور بعضے کہتے ہین کہ جواب قسم کا محذوف ہے یعنے قسم ہے امور مذکورہ کی کہ نازل کریگا خدا عذاب کو مکہ والون پر بسبب جہٹلانے اونکے کے

رسول خدا نے جیسیکہ نازل کیا عذاب کو ثمود پر بسبب جھٹلانے اونکے صالح پیغمبر کو اور فرمایا کہ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ جھٹلایا قوم ثمود نے اور تکذیب کی بِطَغْوٰىهَآ ساتھہ زیادتی اپنی صالح پیغمبر کو
اِذِ انْبَعَثَ جسوقت کہ اوٹھا واسطے کاٹنے پاؤن اونٹنی کے اَشْقٰىهَا بدبخت زیادہ اونکا کہ وہ قدار بن سالف تھا جسنے کہ پاؤن اونٹنی کے قطع کئے تھے فَقَالَ لَهُمْ پس کہا واسطے
اون لوگون کے جنہون نے کہ قصد اوس اونٹنی کے مار ڈالنیکا کیا تھا اور اونہمین سے وہ قدار بہی تھا رَسُوْلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کے نے یعنی پیغمبر خدا نے کہ وہ حضرت صالح تہے اون لوگون
سے کہا کہ نَاقَةَ اللّٰهِ ڈرو تم اونٹنی خدا کی سے کہ خدا تعالے نے اوسکو پتھر سے نکالا ہے وَسُقْيٰهَا اور گرد مت پہرو تم پانی پینے اوسکے کر اور نصب ناقۃ اللہ کا اور سقیہا
کا موافق قاعدہ تحذیر کے فعل مقدر سے ہے اور تقدیر اوسکی حذروا ناقۃ اللہ وسقیاہا ہے یعنی ڈرو تم اونٹنی خدا کی سے اور پینے اوسکے سے یعنی اوسکو پانی پینے سے منع مت کرو
اوسکی نوبت کے روز اور قصہ اوسکا اسطرح سے ہی کہ جسوقت وہ اونٹنی پتھر سے نکلی صالح پیغمبر کی دعا سے تو حضرت صالح نے اون لوگون سے فرمایا کہ ایک روز یہہ
اونٹنی تمام پانی اس شہر کا پیا کریگی اور ایک روز تم پیا کرنا اور جسقدر یہہ پانی پیا کریگی اوسی قدر تمکو دودہ دیویگی اور ایک عورت بدکار کے مویشی بہت تہے
اوس کو مویشیونکو اونٹنی کے سبب سے سیر ہوکر پانی نہین ملتا تھا اوس عورت نے لوگون کو اوس اونٹنی کے قتل پر مستعد کیا جسوقت وہ اونٹنی
پانی پینے کو گئی اوسوقت اوسکو اونہون نے قتل کیا تھا اوسکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ خدا کی اونٹنی کے قتل کرنے سے ڈرو
اور اوسکو پانی کے پینے سے اوسکی نوبت کے روز منع مت کرو کہ عذاب خدا مین گرفتار ہو جاؤگے اونہون نے حضرت صالح کا کہنا
نہ مانا فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا اونہون نے اوس صالح کو ڈرانے کے مقدمہ مین اور عذاب کے نازل ہونے کا یقین نکیا فَعَقَرُوْهَا
پس پے کیا اونہون نے اوس اونٹنی کو اور زخمی کیا اور تلوارون سے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ پس ہلاکت ڈالی
اوپر اونکے رَبُّهُمْ پروردگار اونکے نے بِذَنْۢبِهِمْ بسبب گناہ اونکے کہ وہ مار ڈالنا اوس اونٹنی کا فَسَوّٰىهَا پس برابر کردیا اون کو
اور سب کی صفائی کردی اور کسیکو باقی نرکہا نہ چہوٹے کو نہ بڑے کو بڑون کو تو ہسواسطے کہ وہ سب اونٹنی کے قتل پر راضی تہے اور چہوٹون کو ہسواسطے کہ
علم الہی مین گذرا تھا کہ بعد بالغ ہونیکے یہہ بہی کافر ہونگے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہ خوف کیا آخر انجام اونکے سے جیسیکہ بادشاہ خوف کرتے ہین
کسیکو قتل کرکے کہ اسکا کوئی بدلا نہ لیوے اور خدا تعالی کو کسیکا ڈر نہین ہے کہ اوسپر کسیکی دسترس اور قدرت نہین ہے اور احادیث مین مذکور
ہوا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی کون زیادہ شقی اور بدبخت ہے پہلی امتون مین سے حضرت علی نے عرض کی کہ پے
کرنیوالا ناقۂ صالح کا یعنی جسنے کہ حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤن کاٹے ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سچ کہا تو نے لیکن بدبخت زیادہ پہلے لوگون
مین کون ہے کہا کہ یا رسول خدا صلعم مین نہین جانتا کہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ تیرے اس مقام پر شمشیر لگائیگا اور اشارہ حضرت
علی کے سر مبارک کیطرف کیا

سورۃ الليل

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین اکیس آیتین ہین اور ثواب اسکے پڑہنے کا سورہ والشمس مین گذر گیا ہے اور
ابی ابن کعب نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے خدا تعالی اوسکو اسقدر دیوے کہ اوسکو کافی ہو اور شہیدون کے
ہمراہ اوسکا حشر ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قسم ہے رات کی جسوقت کہ پوشیدہ کرلیوے آفتاب کو یا روشنی کو دن کی یا
تمام عالم کو اپنی تاریکی سے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اور قسم ہے دن کی جسوقت روشن ہووے شب کی تاریکی کے جانیکے بعد وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى اور قسم ہے
اوسکی کہ پیدا کیا ہے نر اور مادہ کو جسنے اپنی قدرت کاملہ سے یعنی آدم اور حوا کو کہ جو سب آدمیون کی اصل ہین اور پیدا ہر نر اور مادہ
کو حیوانون کی قسمون سے اور سوائے خدا کے جو کوئی دوسرا پیدا کرنیوالا نہین ہے اور سب چیزون کا خالق وہی ہے ہسواسطے خدا نے
اپنے نام کا ذکر نہین کیا اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تحقیق کوشش تمہارے عملون اور فعلون مین البتہ پراگندہ
اور مختلف ہے کہ کوئی تو اعمال نیک کرتا ہے جو کہ موجب نجات کا ہے اور کوئی اعمال بد کرتا ہے جو کہ باعث عذاب کا ہے اور رسول خدا صلعم
سے روایت ہے کہ آدمی دو قسم کے ہین ایک تو وہ کہ اپنے تئین خرید کرے اور آزاد کرے اور دوسرا وہ کہ اپنی تئین فروخت کرے اور ہلاک کرے اور اب اونکے احوال
مختلف اور جزا کا ذکر کرتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پس لیکن جس شخص نے کہ دیا اپنے مالون کے حقوق کو راہ خدا مین وَاتَّقٰى اور پرہیز کیا
اوسنے گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اور سچا جانا اور تصدیق کی ساتھہ کلمہ نیک کے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور یا ثواب
کے حاصل ہونے کو راست اور درست سمجہا یا ہر کلمہ کو جو کہ حق پر دلالت کرتا ہے حق جانا یا ملت اور مذہب نیک کو کہ وہ دین اسلام ہے ایک [illegible]

فَسَنُیَسِّرُهٗ پس قریب ہے کہ آسانی دیوین ہم اوسکو یعنے توفیق دیوین ہم اوسکو تاکہ طیار ہو لِلْیُسْرٰی واسطے طاعت کے کہ وہ آسان تر امر ونکا اوسپر ہو جاوے اور
اپنی رغبت سے اوسکی طرف مشغول ہو اور یا یہہ کہ طیار کرین ہم اوسکو واسطے اوس طریقہ کے کہ پہونچانیوالا ہو طرف آسانی اور راحت کے کہ وہ جنت ہے اور امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم جنازہ پر حاضر ہوئے اور ایک لکڑی ہاتہہ مین رکہتے تہے اوسکو بطریق فکر زمین پر مارتے تہے اور بعد اوسکے فرمایا کہ
ہر شخص کے واسطے بہشت مین جگہہ ہے اور دوزخ مین جگہہ ہے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول خدا ہم عمل نکرین فرمایا کہ نہین عمل کئے جاؤ۔۔۔ ہر آدمی طیار کیا گیا ہے
واسطے اوس کام کے کہ جسکے واسطے پیدا ہوا ہے اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا کہ کسی روز آفتاب
نہین روشن ہوتا ہے مگر کہ دو فرشتے اوسکے دو جانب کہتے ہین کہ خداوندا جو کوئی مال کو خرچ کرے عوض اوسکا جلدی اوسکو پہونچا اور جو کوئی مال کو خرچ نکرے
اوسکے مال جلدی تلف او ضائع کر اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ اور لیکن جس شخص نے
بخیلی کی اور جو حقوق کہ اوسکے مال مین تہے اونکو راہ خدا مین ندیا اور یا یہہ کہ کلمۂ توحید سے بخیلی کی کہ اوسکا اعتقاد نکیا وَاسْتَغْنٰی اور بے پروائی کی دنیا کی
لذتون اور خواہشون مین مشغول ہو کر ثواب آخرت سے اور اس سبب سے طاعت کو ترک کیا اور گناہون کو اختیار کیا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور جہٹلایا اور تکذیب کی
ساتہہ کلمۂ نیک کے کہ وہ کلمہ توحید ہے فَسَنُیَسِّرُهٗ پس قریب ہے کہ آسانی دیوین ہم اوسکو اوسکے عناد اور انکار کی جہت سے لِلْعُسْرٰی واسطے دشوار کے
کہ طاعت اوسپر دشوار ہو جاوے اور اس سبب سے وہ دوزخ مین داخل ہو اور یا یہہ کہ توفیق کو اوس سے اوٹہالیوین اور اوسکو اوسکے حال پر چہوڑ دین
کہ طاعت اوسپر نہایت دشوار ہو جاوے وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ اور نہ بے پروا کرے اوس سے اور نہ دفع کرے اوس سے عذاب کو مَالُهٗ مال اوسکا کہ جمع کیا اور بخل
کیا ہے اِذَا تَرَدّٰی جسوقت کہ ہلاک ہووے وہ اور ابن عباس سے منقول ہے اس آیت کے نازل ہونے کے سبب مین کہ ایک مرد انصاری کے گہر مین ایک درخت خرما کا تہا کہ
بعضی شاخین اوسکی اوسکے ہمسایہ کے گہر مین تہین اور وہ ہمسایہ محتاج اور عیال دار تہا اور وہ مرد انصاری جسوقت اوس درخت کے میوہ کے توڑنیکے واسطے
اوس درخت پر چڑہتا اور میوہ کے توڑنیکے وقت کوئی دانہ خرما کا اوس ہمسایہ کے گہر مین گرتا اور لڑکے اوسکے اوسکو اوٹہا لیتے تو وہ درخت کے نیچے اوتر کر اونکے ہاتہون مین سے
خرما کے دانونکو چہین لیتا اور اگر وہ لڑکے اپنے منہ مین اون کہجورون کو لیجاتے تو وہ شخص اونکے منہ مین اونگلی ڈالکر اون کہجورون کو اونکے منہ سے نکال لیتا اور ہمسایہ نے
اس امر کی شکایت رسول خدا سے کی حضرت نے اوس مرد انصاری کو طلب کیا اور فرمایا کہ ای مرد اوس درخت اپنے کو کہ جسکی شاخ تیرے ہمسایہ کے گہر مین ہے میرے ہاتہہ فروخت
کر عوض مین درختون بہشت کے کہ مین تجہکو بہشت مین دونگا اوس شخص نے کہا کہ میرے ملک مین خرما کے درخت بہت ہین اور وہ درخت سب درختون مین بہتر ہے اور میری
خاطر اوس سے بہت تعلق رکہتی ہے اس سبب سے مین اوسکو فروخت نہین کر سکتا ہون ابو دحداح نے جسوقت حضرت سے یہہ سنا تو کہا کہ یا رسول خدا اگر مین اوس درخت کو اوس سے
خرید کرون تو حضرت مجہسے خرید کرینگے عوض مین اوس درخت کے کہ جو بہشت مین ہے فرمایا کہ ہان مین تجہسے خرید کرونگا اوس درخت کو عوض مین بہشت کے درختون کے پس ابو دحداح اوس
شخص کے پاس گیا اور اوس سے کہا کہ تو میرے ہاتہہ اوس درخت کو فروخت کر اوس نے جواب دیا کہ رسول خدا مجہسے خرید کرتے تہے اوس درخت کو عوض مین بہشت کے درختون کے اور وہ سب درختون سے بہتر ہے اور میری
خاطر اوس سے بستہ ہو رہی ہے مینے رسول خدا کے ہاتہہ اوس درخت کو فروخت نہین کیا ہے اگر تو موافق میرے مدعا کے خرید کرے تو مین تیرے ہاتہہ اوسکو فروخت کرتا ہون ابو دحداح نے پوچہا کہ مدعا تیرا کیا ہے کہا کہ مین اوسکو
چالیس درختون سے کم کی عوض مین فروخت نہین کرتا ہون ابو دحداح نے اوس درخت کو اوس سے خرید کیا عوض مین چالیس درخت خرما کی کہ وہ مدینہ مین تہے اور لوگون کو اوسپر گواہ کیا اور
رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ مینے وہ درخت خرید کیا ہے حضرت نے اوس درخت کو ابو دحداح سے خرید کیا عوض مین بہشت کے درخت کے اور حضرت اوس ہمسایہ کے گہر مین تشریف لیگئے اور
فرمایا کہ مینے تجہکو وہ درخت بخشا حق تعالے نے یہہ سورۃ نازل کی اور فرمایا کہ کوشش آدمی کی مختلف ہے کہ کوشش مرد انصاری کی واسطے دنیا کی تہی اور کوشش ابو دحداح کی واسطے آخرت کی اور فرمایا
کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یعنے لیکن جسنے کہ دیا وہ ابو دحداح ہے کہ اپنے درختون کو عوض مین اوس درخت کو خرید کرکے رسول خدا کو دیا کہ حضرت کے ہاتہہ اوسکو فروخت کیا اور اوسکے سبب سے بہشت کے درختون کے
سایہ مین رہیگا وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ اور لیکن جسنے کہ بخل کیا وہ مرد انصاری ہے کہ رسول خدا کے ہاتہہ اوس درخت کو فروخت نکیا اور اس سبب سے وہ عذاب مین گرفتار ہوا اور اوسکی مال نے
عذاب کو اوس سے دفع نکیا اور یہہ آیت اگرچہ ابو دحداح اور اوس انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے لیکن حکم اوسکا عام ہے ہر مومن کے واسطے جو کوئی ابو دحداح کا سا کام کریگا وہ جنتی ہوگا اور جو کوئی اوس انصاری کا سا کام کریگا وہ عذاب
مین گرفتار ہوگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اوسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یعنے پس لیکن جو شخص کہ دیوے اوس چیز مین سے کہ دیا ہے اوسکو خدا نے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی
اور اعتقاد کرے ساتہہ نیکی کے یعنے یقین کرے کہ خدا تعالے ایک کے عوض مین دس بلکہ ایک لاکہہ نیکیون کا ثواب دیتا ہے فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی پس آسانی دیتا ہے اوسکو خدا واسطے
آسانی کے یعنے نہین ارادہ کرتا ہے کوئی نیکی کا مگر کہ آسان کر دیتا ہے اوسکو خدا وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ اور لیکن جو کوئی کہ بخل کرے اوس چیز کا کہ دیا ہے اوسکو خدا نے وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی اور بے پروائی کرے

ثواب اور جسکا اتقا کی کہ یعنی جاوی کہ خدا تعالی ایک بدلی دس بلکہ ایک لاکھ نہین دیتا ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى پس قریب ہے کہ آسانی دینگی ہم اوسکو واسطے دشواری کے یعنی نہین ارادہ کریگا وہ شر کا مگر کہ آسان کریگا
اوسکو خدا وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى اور نہ بے پروا کریگی اوسے مال اوسکا جسوقت کہ پڑے وہ یعنی قسم ہے خدا کی کہ نہ پڑیگا وہ پہاڑ سی اور نہ دیوار سے اور نہ پڑیگا وہ کوئین مین و لیکن پڑیگا
آتش جہنم مین وہ شخص اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى تحقیق کہ واجب ہے اوپر ہمارے البتہ راہ دکہانا طرف حق کی دلیلین قائم کرکے اور شریعتین نازل کرکے اور لیکن ہدایت پانا اور قبول کرنا حق کا انسان کے اختیار
مین ہے وَاِنَّ لَنَا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى البتہ خانہ آخرت اور گہر پہلا کہ وہ دنیا ہے یعنی دنیا اور آخرت کی دونو کے ہم مالک ہین اور ان دونون مین ہم جو چاہین کرین اور جسکو
ہم چاہین دونو کا ثواب دیوین ہدایت پانیوالونمین سے اور ہدایت کی قبول نکرنیوالیکو عذاب مین گرفتار کرین اور وہ ہمکو ضرر نہ پہونچا سکے پس کسیکی ہدایت پانی سے ہمارا ملک زیادہ
نہین ہوتا ہے اور ہدایت نہ پانے سی ہمارے ملک مین نقصان نہین ہوتا ہی فَاَنْذَرْتُكُمْ پس ڈراتا ہون مین تمکو ای مکہ والو نَارًا تَلَظّٰى اوس آگ سی کہ شعلہ مارتی ہے لَا يَصْلٰىهَآ
نہ داخل ہوگا اوسمین ہمیشہ کیواسطے اور یا یہ کہ وہ آتش مخصوص ہے کہ جسمین زیادہ بدبخت داخل ہوگا اسواسطے فرمایا ہے کہ نہ داخل ہوگا اوسمین اِلَّا الْاَشْقَى مگر بدبخت زیادہ
کہ کفر اور گناہون مین مشغول رہتا ہے الَّذِيْ كَذَّبَ وہ شخص کہ جہٹلایا اوسنے آخرت کو اور اعمال کی جزا ملنی کو وَتَوَلّٰى اور منہ پہیرا اوسنی خدا کی فرمانبرداری سے جیسیکہ وہ مرد
انصاری اور منافق کہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہی اور پیغمبر کو جہٹلایا اوسنی اور فرمانبرداری اوسکی سے منہ پہیرا وَسَيُجَنَّبُهَا اور قریب ہے کہ ایک سے اور ایک کنارہ کیا جاوے اوس آتش دوزخ سی اور دور
کیا جاوی الْاَتْقَى پرہیزگار زیادہ کہ گناہون سے بچتا ہے اور پرہیز کرتا ہے الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ وہ شخص کہ دیتا ہی مال اپنے کو کار خیر مین اور راہ خدا مین اوسکو خرچ کرتا ہے يَتَزَكّٰى
پاکی ڈہونڈتا ہے وہ نزدیک خدا کے اور خالص نیت سی بدون دکہلانے اور سنانے کے خدا کے نام پر دیتا ہی جیسیکہ ابو دحداح کہ بعوض دس اپنی درختونکے دیکر ایک درخت خرید کیا
اور وہ درخت رسول خدا کو دیا عوض مین بہشتی درخت کی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ اور نہین ہے واسطے کسیکے نزدیک اوس دینے والے کی راہ خدا مین مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى کوئی نعمت کہ بدلا دی
جاوی یعنی کسیکی نعمت اور منت اوسکی ذمہ پر نہین ہے کہ وہ بدلیمین اوس نعمت کے ارادہ دینی کا کرے بلکہ نہین دیتا ہی وہ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى مگر واسطے طلب کرنے
رضامندی ذات پروردگار اپنے کے کہ بہت بلند ہے اور ابتغاء مفعول لہ اور مستثنی واقع ہوا ہے یعنی وہ کسیکی نعمت کی عوض مین نہین دیتا ہے بلکہ رضامندی ذات پروردگار
اپنے کی دیتا ہے کہ وہ مجہسے راضی ہو وَلَسَوْفَ يَرْضٰى اور البتہ قریب ہی کہ راضی ہو وہ شخص اسقدر خدا تعالی اوس سے اور اوسکی جزا دیویگا عوض مین اوسکی کہ اوسنی خالص واسطے
رضامندی خدا کی دیا تہا اور منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم ابو دحداح کی کہجور والے درختونمین گذرتے تو فرماتے کہ خدا تعالی اوسکو بہتر اسکے بہشت مین دیگا سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

سورۃ الضحیٰ

مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین ہین اور ثواب اسکی پڑہنیکا پہلے اس سے مذکور ہوا ہی سورۃ والشمس مین لیکن ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی سورہ والضحی کو پڑہے
حق تعالی اوسکو ان لوگونمین سے کرے کہ پیغمبر خدا کی شفاعت سی مشرف ہونگے اور بہشت مین داخل کرے اوسکو اور بشمار ہر یتیم کے اور سائل کے اوسکو دس نیکیان ملین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَالضُّحٰى قسم ہے چاشت کی وقت کی کہ جسوقت آفتاب بلند ہوا اور وہ قریب ایک پہر دن چڑہے کی ہوتا ہی اور اوسوقت روشنی آفتاب کی کامل ہو جاتی ہے اور اوسوقت خاص
قسم اسواسطی کہائی کہ کہتی ہین کہ اوسوقت نور آفتاب کا کامل ہو جاتا ہے اور یا یہ کہ گرما اور سرما مین وہ وقت اعتدال کا رہتا ہے اور یا اسواسطی کہ خدا تعالی نے اوسوقت مین موسی سے
کلام کیا تہا اور اوسوقت جادوگرون نے موسی کا معجزہ دیکہکر خدا کو سجدہ کیا تہا اور بعضی کہتے ہین کہ ضحی سے مراد روز ہی اور بعض کے نزدیک مضاف اسکا محذوف ہی اور مراد اس
رب الضحی ہے یعنی قسم ہے پروردگار چاشت کی وقت کی وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى اور قسم ہے رات کی جسوقت کہ آرام پکڑے اور ٹہیری تاریکی اوسکی یعنی اہل اوس شب کے ساکن ہوان اور آرام پکڑین
اوسوقت اور بعضی کہتے ہین کہ مراد ضحی سی روشنی روئے مبارک رسول خدا صلعم کی ہے اور لیل سے مراد سیاہی موی مبارک رسول خدا صلعم کی ہے اور کہتے ہین کہ ابتدا مین رسول خدا صلعم نے لوگونکو طرف
اسلام کے بلایا اور مکہ والون نے ایک قاصد اپنا مدینہ کو روانہ کیا کہ ہماری قوم مین ایک شخص کہ جسکا نام محمد بن عبد اللہ ہے نہایت عقیل اور فہیم ہے اور حسب و نسب مین وہ سب سے افضل ہے اور نیک خلق اوسکا نہایت کے
درجہ کو پہونچا ہی لیکن وہ دعوی ایک دین کا کرتا ہی کہ ہمارے باپ اور دادا اوس دین پر نہ تہی اور وہ آدمیونکو اوس دین کیطرف بلاتا ہی اور ہم وہ آدمی ہین کہ ہمپر اوسکا حق اور یا باطل پر ہونا
ظاہر نہین ہوتا ہی اور تمنی کتابین پڑہی ہین اور حقیقت حال کو جانتی ہو ہمکو تم خبر دو کہ کسی کتاب مین تمنی اسطرح کی آدمی کا نام اور نشان دیکہا ہے شاید کہ جس شخص کا وعدہ ہے وہ
یہی ہو اون لوگون نے جواب مین لکہا کہ اوسکو تین مسئلون سے آزماؤ ایک تو قصہ اصحاب کہف کا اور دوسرے حکایت ذوالقرنین کی اور تیسرے حقیقت روح کی اگر تینون مسئلونکا
جواب دیوے اور یا کسی مسئلہ کا جواب نہ دیوے تو وہ رسول خدا کا نہین ہے اور اگر دو پہلے مسئلونکا جواب دیوے اور تیسرے مسئلہ کا جواب نہ دیوے تو وہ پیغمبر ہے اور حق پر ہی اور راست گو ہی مکہ کے اشراف حضرت کے پاس
آئے اور تینون مسئلونکا سوال حضرت سے کیا حضرت نے فرمایا کہ مین مثل تمہارے آدمی ہون جب تک کہ میرے پاس وحی نہین آتی ہے مجہکو کسی چیز کا علم حاصل نہین ہوتا ہی کل کو مین وحی سے اسکا جواب تمکو دونگا
اور انشاء اللہ تعالی جو حضرت نے اسکے بعد نہین کہا تہا اس واسطے وحی پندرہ روز یا بارہ روز اور بعضی روایت مین ہے کہ چالیس روز بند رہی وہ حضرت
اس سبب سے بہت دلتنگ ہوئے اور کفار نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ ان محمدا ودعہ ربہ وقلاہ یعنے تحقیق محمد کو چہوڑ دیا پروردگار

اوسکی نے اور دشمن پکڑا اوسکا جسوقت مشرکین نے زیادہ طعن کیا تو حضرت بہت رنجیدہ ہوئے اور کوہ حرا پر تشریف لیگئے اور سر اپنا زمین پر رکہا اور کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی جو کہتے
یہہ دشمن کہتی ہین ابتک سر سجدہ سے نہ اوٹہایا تہا کہ جبرئیل نازل ہوے جسوقت رسول خدا نے جبرئیل کو دیکہا تو تکبیر کہی اور جبرئیل سے پوچہا کہ ابتک کسواسطے نہیں آیا تہا کہ مین تیرا بہت مشتاق
تہا جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا مجہکو تمہارا زیادہ اشتیاق تہا لیکن مین بندہ مامور ہون اوسکے حکم مین او تابع اوسکا ہون مجہکو اجازت تمہارے پاس آنیکی نہ تہی اور یہہ آیت نازل
کی کہ ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی اور کہہ تو کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون اس کام کو کل کو مگر یہہ چاہی خدا یعنی کسی کام کرنیکو کہو تو اوسکی بعد انشاء اللہ تعالیٰ
بہی کہو پس قصہ اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت کے روبرو بیان کیا جسطرح سے کہ سورہ کہف مین گذر آئے اور روح کے مقدمہ مین کہا کہ قل الروح من امر ربی اور کفار کی رد مین خدا نے یہہ سورہ
نازل کیا اور ضحی اور لیل کی قسم کہائی کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ نہین چہوڑ دیا ہی تجہکو پروردگار تیرے نے ای محمد وَمَا قَلٰى اور نہ دشمن پکڑا ہی تجہکو اور بعضے کہتی ہین کہ عورتین ایک پلا
رسول خدا صلعم کی دولت سرا مین لیگئین اور اوسکو وہان پرورش کیا اور حضرت کو اوسکی خبر نہ تہی وحی بند ہوگئی حضرت جبرئیل آئے تو حضرت نے سبب دیر کر آنیکا جبرئیل سے پوچہا کہا کہ یا رسول خدا
جس گہر مین کتا یا تصویر ہوتی ہی تو ہم اوس گہر مین نہین جاتے حاصل یہہ ہے کہ خدا فرماتا ہی کہ ای محمد یہہ بات نہین ہے کہ خدا نے تجہکو چہوڑ دیا ہی اور تجہکو دشمن پکڑا ہی بلکہ تو دوست خدا کا اور پیغمبر
اوسکا ہی اور جبتک تو زندہ ہی وحی یا بہیجی تجہپر کبہی بند نہوگی اور خدا ہمیشہ تیرا مددگار رہیگا دنیا مین وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ اور البتہ خانہ آخرت بہتر ہے واسطی تیرے مِنَ الْاُوْلٰى پہلے گہر
سے کہ وہ دنیا ہی یعنی بخشش خدا کی آخرت مین تیری واسطی بہتر ہے دنیا کی بخشش سے اسواسطی کہ آخرت ہمیشہ کو باقی ہی اور دنیا فانی ہونیوالی ہے اور طرح طرح کی بلائین او مصیبتین اوسمین ہین اور ایک بخشش
بزرگ آخرت مین تیری واسطی یہہ ہے کہ تاج شفاعت تیرے سر پر ہوگا اور سب انبیا کا تو پیشوا ہوگا اور سب تیرے علم کے نیچے ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا کو خبر دی گئی اون فتحون سے جو دنیا مین
ہونگی حضرت یہہ سنکر خوش ہوئے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ آخرت تیرے واسطی بہتر ہے دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ اور قریب ہے کہ دیوی تجہکو پروردگار تیرا اسقدر نعمت کہ فَتَرْضٰى پس راضی
اور خوشنود ہو تو اور یہہ شامل ہے تمام اون چیزون کو کہ خدا عطا فرمائیگا آنحضرت او علیہ خدا عنایت کری یہانتک کہ تمام دنیا کا مالک کرے کہ تمام روی زمین پر اوسکا دین پہیل جائے اور آخرت مین
بلند درجے عطا کرے اور تاج شفاعت کا حضرت کے سر مبارک پر رکہے اور کہتے ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم بہت خوشحال ہوئے اور فرمایا کہ اگر ایک آدمی بہی میری امت کا دوزخ
مین جلیگا تو مین راضی نہونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ میرے جد رسول خدا صلعم اوسوقت راضی ہونگی کہ ایک آدمی بہی خدا کا واحد جاننیوالا دوزخ مین نرہی اور محمد بن حنفیہ کہتی تہی کہ ای
اہل عراق تمہارا گمان یہہ ہے کہ زیادہ امید نجات کی آیت کتاب خدا مین قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہی اور ہم اہل بیت کہتی ہین کہ زیادہ امید نجات کی
آیت کتاب خدا مین ولسوف یعطیک ربک فترضی ہی لو قسم ہے خدا کی وہ آیت شفاعت کیواسطے ہی کہ خدا تعالی اپنے پیغمبر کو عطا فرمائیگا خدا کے واحد جاننیوالون کے حق مین یہانتک کہ
کہیں کہ مین راضی ہوا اور وہ حضرت راضی نہونگے اگر ایک آدمی بہی اونکی امت کا دوزخ مین ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم فاطمہ زہرا علیہا السلام
کے گہر مین تشریف لائے دیکہا کہ فاطمہ ایک کملی اونٹ کے بالونکی اوڑہی ہوے ہے اور اپنے ہاتہہ سے آٹا خمیر کرتی ہین اور گودی مین بچہ ہے اوسکو دودہ پلاتی ہے یہہ حال فاطمہ کا دیکہکر رسول خدا صلعم
آنکہون مین آنسو بہر آئے اور آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ای دختر میری جلدی کر تو تلخی دنیا کو آخرت کی شیرینی سے کہ خدا تعالی نے مجہپر یہہ آیت نازل کی ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مینے اپنے پروردگار سے پوچہا کہ ای پروردگار میرے تو نے سلیمان پیغمبر کو ملک عظیم دیا اور فلانے پیغمبر کو یہہ دیا وہ دیا حقتعالی نے اپنی نعمتونکو مجہپر ختم کیا چنانچہ
فرماتا ہے کہ اَلَمْ يَجِدْكَ کیا نہین پایا تجہکو پروردگار تیرے نے يَتِيْمًا لڑکا بے پدر کہ تیرا باپ مرگیا تہا اور تو بیکس رکہا تہا فَاٰوٰى پس جگہہ دی تجہکو تیرے دادا اور چچا کی بغل مین اور یہہ اسواسطے
ہے کہ رسول خدا چہہ مہینے کے اپنی مان کے شکم مین تہے کہ باپ آپکے حضرت عبد اللہ وفات پائی اور بعضی روایت مین ہے کہ بعد پیدا ہونیکے چند روز بعد وفات پائی اور جسوقت حضرت
دو برس کے ہوئے تو اونکی مادر گرامی حضرت آمنہ نے بہی دنیا سے کوچ کیا عبد المطلب دادا حضرت کے اونکی پرورش کرتے تہے اور جسوقت حضرت آٹہہ برس کے ہوئے تو عبد المطلب بہی مر گئے بعد اوسکے حضرت
ابو طالب حضرت کی خدمت کی اور ابو طالب دل سے مہربانی حضرت کی خدمت کرتے تہے یہانتک کہ حضرت سن بلوغ کو پہونچے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ پیغمبر خدا
کسواسطے بے پدر اور مادر یتیم کیا فرمایا کہ اسواسطے کہ کسیکا حق حضرت پر نہو مخلوقات مین اور کارساز اونکا خدا تعالی ہی ہو اور باپ اور مان زندہ ہوتے تو اونکا حق پدر اور حق مادر حضرت کی ذمہ
ہوتا اور انکی تعظیم لازم ہو جاتی اور بزرگ زیادہ حضرت کو نہ تہا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا اور پایا تجہکو خدا نے راہ گم کیا ہوا مکہ کے دروازہ پر جسوقت کہ دایہ حلیمہ تجہکو تیرے جد کے سپرد کرنیکو لائی تہی
فَهَدٰى پس راہ دکہلائی تجہکو یعنی ملا دیا تجہکو تیرے دادا کو تیرے پاس بہیجا اور تفصیل اسکی اسطرح ہے کہ جسوقت حضرت کی والدہ ماجدہ نے دنیا سے کوچ کیا تو آپکے دادا عبد المطلب نے دایہ حلیمہ کے
سپرد کیا اور حلیمہ حضرت کو اپنے کنبے مین لیگئی اور دودہ پلانیکے دن گذر گئے تو حضرت کو گودی مین اوٹہا کر چلی کہ عبد المطلب کے سپرد کرے اور مکہ کے نزدیک ایک جگہہ حضرت کو
چہوڑ کر خود اپنی کسی حاجت کیواسطے چلی گئی اور وہان سے آن کر دیکہا تو حضرت کو اوس جگہہ نہ پایا جسسے پوچہتی تہی وہ کچہہ خبر نہ دیتا تہا اور حلیمہ نے فریاد کی کہ ای عبد المطلب مجہکو منی پرورش کیا اور مکہ
کے دروازہ پہنچی اور گم کیا ... کہا کہ اگر اوسکو نپاؤنگی تو پہاڑ سے اپنے تئین نیچے گرا دونگی اور یہہ شرمساری نہ اوٹہاؤنگی اور مکہ ... اور ایک بوڑہا آدمی عصا ہاتہہ مین لیئے ہوئے ملا

اوسنی پوچھا کہ کیون فریاد کرتی ہے حلیمہ نے قصہ اپنا بیان کیا اوس بوڑھے نے کہا کہ ہبل کے پاس چل وہ سب بتون سے بزرگ زیادہ ہی اوس سے مین تیری عاجزی کرون کہ محمد کا وہ نشان تجھکو دکھلا دے اور بتلا دے کہ محمد کہان ہے وہ دونو ہبل کے پاس گئے اور اوس بوڑھے نے ہبل کے ہاتھہ اور سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ اس عورت کی فریاد کو پہونچ کہ اسکا فرزند محمد گم ہو گیا ہی اسکو بتلا دے کہ وہ کہان ہے جسوقت محمد کا نام مذکور ہوا تو ہبل اور جتنے بت تھے سب اوندھے منہہ کے بل زمین پر گر پڑے اور ہاتف نے آواز دی کہ اے بوڑھے دور ہو جا کہ ہلاکت ان بتونکی محمد کے ہاتھہ سے ہوگی وہ بوڑھا کانپنے لگا اور عصا اوسکے ہاتھہ سے زمین پر گر پڑا اور حلیمہ سے کہا کہ تو خاطر اپنی جمع رکھہ محمد کا خدا اوسکو تجھہ تک پہونچا دیگا اور جسوقت حضرت کے گم ہونیکی خبر عبدالمطلب کو پہونچی تو گمان ہوا کہ کسی قریشی نے اوسکو مار ڈالا ہی تلوار لیکر باہر نکلے اور فرمایا کہ ای آل غالب سب قریش جمع ہوے اور کہا کہ ای سید ہمارے کیا حادثہ پیش آیا عبدالمطلب نے سب حال بیان کیا اور قریش کو ہمراہ لیجا کر مکہ کے غار و ہنین تلاش کیا کہین نشان نپایا ہتیار و نکو ڈالدیا اور بیت اللہ کے قریب جاکر طواف کیا اور آسمان کیطرف منہہ کرکے کہا کہ ای پروردگار میرے محمد کو میری طرف پہیر دے آسمان سے آواز آئی کہ ای قوم بے صبری مت کرو محمد کا خدا اوسکا حافظ اور ناصر ہے عبدالمطلب نے کہا کہ وہ کہان ہے آواز آئی کہ وہ وادی تہامہ مین فلانے درخت کے نزدیک ہے عبدالمطلب سوار ہوا اور ہمراہ اپنی قوم کے تہامہ کیطرف روانہ ہوئے ورقہ بن نوفل سے راہ مین ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا تو اوسنے کہا کہ فلانے جگہہ مین و نجب قریب ہی بچے کو دیکھا کہ درخت کے شاخ سے بازی کرتے ہین اور کہیلتے ہین عبدالمطلب نے جو مدت سے نہین دیکھا تہا حضرت کو نہ پہچانا اور پوچھا کہ ای لڑکے تو کون ہے فرمایا کہ مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون یہہ سنکر عبدالمطلب نے کہا کہ فدا ہو تجھپر جان میری اور سواری سے نیچے اوتر پڑے اور حضرت کو اپنی گودی مین لیکر مکہ مین آئے اور اپنی بغل مین حضرت کو پرورش کیا اور بعضے ضالا کے معنے مین بیان کرتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ قافلہ تجارت مین شام کو جاتے تھے شیطان نے شب تاریک مین حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑ کر راہ سے دور کیطرف کو پہیر دی حق تعالی نے جبرئیل کو بہیجا جبرئیل نے مہار حضرت کے اونٹ کی پکڑ کر اوسکو راہ پر ڈالدیا اور ایسی پھونکی ہو شیطان کو ماری کہ وہ جزیرہ حبش مین جا پہیرا اوس مقدمہ مین خدا نے فرمایا کہ ووجدک ضالا فہدی وَوَجَدَكَ عَائِلًا اور پایا تجھکو درویش عیال دار فَأَغْنَىٰ پس توانگر کیا تجھکو خدیجہ کے مال سے کہ تو نے اوس سے تجارت کی اور بعد اوسکی غنیمتونکے مال سے تو توانگر اور یا یہہ کہ تجھکو قناعت سے توانگر کیا کہ القناعة کنز لا یفنی یعنی قناعت ایک خزانہ ہے کہ فنا نہین ہوتا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان آیتونکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ الم یجدک یتیما فآوی یعنی کیا نہین پایا تجھکو یتیم یعنی یکتا کہ تیرا مثل مخلوق مین کوئی نہین ہے اور جگہہ دی آدمیونکو طرف تیری کہ تجھسے ہدایت پاتے ہین ووجدک ضالا فہدی اور پایا تجھکو گم ہونیوالا قوم مین کہ تیرے فضل اور مرتبہ کو وہ نہین جانتے تہے پس رہنمائی کی اونکو طرف تیرے ووجدک عائلا فاغنی اور پایا تجھکو مدد کرنیوالا اور قوت دینیوالا قوم کو ساتھ علم کے پس پروا کیا خدا نے اونکو بسبب تیرے اور کہتے ہین یتیم بیمثل کو کہتے ہین اور اسیواسطے موتی کا نادر یتیم ہوتا ہے وہ بیمثل ہے اور پایا تجھکو درویش عیال دار پس غنی کیا تجھکو یعنی غنی کیا تجھکو بسبب وحی کے کہ تو کسی سے سوال نہین کرتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے یہہ ہین کہ تجھکو عیالدار پایا اسکثرت کے تمام [illegible] تیری عیال ہی محتاج تیرے ہین اور تجھکو علم قرآن و احکام شرع سے توانگر کیا کہ تو اونکو نفقہ اور خرچ کرے حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی نے اپنی نعمتونکا شمار کیا ہی تاکہ اونکا شکر کرے [illegible] فرماتا ہے کہ جسوقت تو نے شربت یتیمی کا چکہا ہے اور دربدری اور تنگدستی کا دیکھا تو فاما الیتیم پس لیکن یتیم کو فلا تقہر پس قہر و غضب تو اوسپر مت کر [illegible] اپنی یتیمی کو یاد کرکے واما السائل اور لیکن سائل کو یعنی محتاج کو فلا تنہر پس جہڑک تو اوسے آواز سخت سے اوسکو جواب دے تو اوسے یتیم اور سائل کے مقدمہ مین اگرچہ خطاب حضرت کیطرف ہے لیکن مراد اوس سے سب مومنین ہین اور بعد اوسکے سوے خدا یتیم اور سائل پر بہت مہربانی کرتے تہی اور اپنی درواز ہے اوسکو محروم کبہی نہ چھوڑتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت یتیم روتا ہے تو عرش خدا کا پہٹتا ہے اوسکی گریہ سے خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے کسنے اس یتیم کو رولایا ہے کہ جسکا باپ خاک کے نیچے غائب ہو گیا ہی فرشتے جواب دیوین کہ خداوندا تو خوب جانتا ہی خدا تعالی فرماویگا کہ ای فرشتو میرے مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ جو کوئی اس یتیم کو خاموش کرے اور راضی کرے تو مین قیامت کے روز اوس سے راضی ہونگا اور انس بن مالک نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی سائل تیرے پاس آوے اگرچہ گہوڑے پر چڑھا ہو اور ہاتہہ کو آگے تیرے پسارے تو حق اوسکا اوسنے تیرے اوپر واجب کیا اگرچہ آدہا خرما ہو اوسکو دیوے مراد یہہ ہے کہ سائل کو محروم مت رکہہ اور بعد اوسکے خدا تعالی اپنے حبیب کو فرماتا ہی کہ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اور لیکن ساتہہ نعمت پروردگار اپنے کے فَحَدِّثْ پس بات کر تو یعنی ظاہر کر اور بندونپر اوسکو ظاہر کر کہ ذکر کرنا پروردگار کی نعمت کا یہہ ہی شکر اوس نعمت کا ہی اور چہپانا اوسکا ناشکری ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی آدمی کا شکر نکرے اوسنے خدا کا شکر نکیا اور جو کوئی تہوڑے کا شکر نکرے وہ بہت کا شکر نکریگا اور ذکر کرنا نعمت خدا کا شکر ہے اور ترک کرنا نعمت کے ذکر کا ناشکری ہے

سورة الانشراح

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین آٹھہ آیتین ہین اور ثواب اسکی پڑہنے کا سورہ والشمس مین گزر گیا ہے لیکن ابی ابن کعب نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے ثواب اوسکا مثل اوس شخص کے ہو کہ مجھسے وہ ملاقات کی ہو اور مجہکو غم سے خوش کیا ہو اور شفاعت اوسکی مجہپر واجب ہو اور ہمارے علما کے نزدیک والضحی اور الم نشرح دونو ایک سورة ہین اسواسطے کہ تمام ہونا نعمتونکے شمار کا جو کہ والضحی مین شروع ہوئی ہین وہ الم نشرح مین ہے اور اسی سبب سے نماز واجب کی ایک رکعت مین ان دونو مین سے

سورة الانشراح

ایک سورت پڑھنا جائز نہین جانتے ہین بلکہ دونوکو پڑھنا چاہئے اوسیطرح الم تر کیف اور لایلاف دونو ملکر ایک سورت ہین اور دونوکی ایک سورت ہونیپر صریح دلالت کرتا ہے الم یجدک
یتیما فاوی آخر تک اور بعد اوسکے فرماتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم نشرح لک کیا نہین کہولا ہمنے واسطے تیرے صدرک سینہ تیرے کو واسطے علم اور حکمت کے اور ڈالنے
وحی کے اور صبر اذیتون اور مکروہون پر یہانتک کہ گنجایش رکہی حق کو اور بلانے خلقت کو طرف دین اسلام کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہمنے رسول خدا صلعم سے پوچھا
کہ کیا سینہ کہولا جاتا ہے فرمایا کہ ہان پہر پوچھا کہ علامت اوسکی کیا ہے فرمایا کہ کنارہ کشی کرنی خانہ غرور سے کہ وہ دنیا ہے ناپایدار ہے اور رجوع کرنی طرف خانہ ہمیشگی کے کہ وہ
آخرت ہے اور مستعد رہنا مرنیپر موت کے آنے سے پہلے اور دلالت کرتا ہے سینہ کے کہولنے پر یہہ قول کہ ووضعنا عنک اور اوتارا ہمنے تجہسے وزرک بوجہہ بہاری تیرے کو الذی انقض ظہرک
جسنے کہ شکستہ کیا پشت تیری کو اور وہ اوٹہانا بوجہون رسالت کا تہا اور آزار دینا کافرون کا اور جہیلنا اونکا اور عاجز ہونا اونکی ہدایت سے اسواسطے کہ خدا تعالی نے اوسکے
اوٹہانیکو آسان کردیا معجزون کے دکہلانے سے اور پشت کو حضرت کے قوی کیا اور سب حضرت کو غالب کیا کہ اکثر ایمان لائے اور باقی کے حضرت کے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے اور یا یہہ ہلکا کیا ہمنے
تجہسے اوٹہانے احکام شرع کو اور اوسکے اوٹہانیکو تجہپر آسان کردیا ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے واسطے تیرے ذکر تیرے کو تیری قدر اور مرتبہ کے بڑہانیکے واسطے کہ تجہکو پیغمبری
اور رسالت سے یاد کرتے ہین اور خاتم المرسلین تجہکو کہتے ہین اور یا یہہ اپنی ذکر کے ساتہہ تیرا ذکر نزدیک کیا اذان اور اقامت مین اور تشہد مین اور خطبہ مین کہ جسوقت مجہکو یاد کرین تو تجہکو بہی یاد
کرین چنانچہ کہتے ہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور اپنی طاعت کے نزدیک تیری طاعت کی اور درود بہیجنے کا تجہپر بندون کو حکم کیا اور نام بلند تیرا اہلی کتابون مین
مذکور کیا اور سب انبیاء سے عہد لیا کہ تجہپر ایمان لائین اور قیامت کے روز اولین اور آخرین کا سب کا پیشوا تجہکو کیا اور شافع روز محشر تجہکو کیا اور کہتے ہین کہ مشرکین مومنین کے روبرو فقر اور فاقہ رسول خدا
کا بیان کرتے تہے اور حضرت کو اس امر کا وہم ہوا کہ ایسا نہو کہ مسلمانون کو اسلام کی رغبت سے پہیر دوین خدا تعالی نے اپنی بزرگ نعمتون کا جو کہ عطا کی تہین ذکر کیا اور بعد اوسکے فرمایا کہ اے
محمد صبر کر اور دل کو اپنی خوش رکہہ کہ فان مع العسر یسرا پس تحقیق کہ ہمراہ ہر دشواری کے کہ دنیا مین ہے آسانی ہے آخرت مین اور یا یہہ کہ مراد عسر سے تنگی سینہ کی اور بار گران
شکستہ کرنیوالا پشت کا ہے اور گمراہی قوم کی اور ایذا دینی اونکی اور یسر سے مراد کشادگی سینہ کی اور اوتار لینا بوجہہ کا ہے اور توفیق قوم کے واسطے ہدایت پانیکی اور طاعت کی
پس رحمت خدا سے مایوس نہونا چاہئے جسوقت کہ غم اور رنج لاحق ہو ان مع العسر یسرا تحقیق کہ ہمراہ دشواری کے آسانی ہے یہہ تاکید ہے پہلے کی اور یا جملہ علیحدہ ہے دوسرا آسانی کے
وعدہ مین اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم ہنستے اور خوش ہوتے نکلے اور کہتے تہے کہ ہرگز نہ غالب ہوگی ایک دشواری دو آسانیون پر اور وجہ اسکی اسطرح بیان کرتے ہین کہ عسر پر
لام تعریف کا ہے اور اسمین تعدد نہوگا خواہ جنس کا ہو خواہ عہد کا اور یسر نکرہ ہے پس دوسرا اول کے غیر ہوگا پہلے مین تعدد نہوا اور دوسرے مین تعدد ہوا پس عسر ایک ہے اور یسر دو ہوئے اور دو یسر مین
ایک یسر دنیا کا ہے اور ایک آخرت کا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہہ ہے کہ دشواری کہ مکہ مین ہے اوسکے ہمراہ آسانی مدینہ مین ہے اور بعضے کہتے کہ دشواری کہ مدینہ مین ہے آسانی بہشت مین ہے فاذا فرغت
پس جسوقت کہ فارغ ہو تو خدا کے احکام پہونچانے سے اور تبلیغ رسالت سے فانصب پس رنج کہینچ تو واسطے عبادت کے اور یا یہہ کہ کوشش کر تو دعا مین اور یا یہہ کہ امت کے
استغفار مین مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد نصب سے کوشش کرنی دعا مین ہے بعد نماز کے وقت بیٹہنے کی اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سے
منقول ہے کہ پس جسوقت کہ فارغ ہو تو نماز واجب سے پس کوشش کر تو دعا مین طرف پروردگار اپنے کی اور رغبت کر تو طرف اوسکی سوال کرنے مین کہ تجہکو دیوے وہ اور بعضے کہتے
ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جسوقت کہ فارغ ہو تو جہاد کفار سے تو کوشش کر تو جہاد نفس مین اور حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر مین لکہا ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ جسوقت فارغ ہو تو حجۃ الوداع
سے اور تبلیغ رسالت سے تو قائم کر تو علی کو واسطے خلافت کے اور اسیواسطے بعضے فانصب کو صاد کے کسرہ سے پڑہتے ہین اور اکثر قاری بسبب خرابی اپنی مذہب کے کسرہ صاد سے
نہین پڑہتے اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ اور بدعتون مین سے ہے جو کچہہ کہ روایت کی گئی ہے بعض رافضی سے کہ اوس نے فانصب کو صاد کے کسرہ سے پڑہا ہی یعنے قائم کر
علی کو واسطے امامت کے اور پہر کہتا ہے کہ اگر صحیح ہووے یہہ جو کچہہ کہ رافضی کہتا ہے تو اس صورت مین ناصبی کے واسطے بہی صحیح ہوگا کہ وہ کہے کہ نصب کر تو یعنے عداوت اور بغض
کر تو علی علیہ السلام سے لیکن زمخشری کے دل کی آنکہین اندہی ہوگئین اوسکو یہہ نہ سوجہا کہ قائم کرنا خلیفہ اور امام کا بعد تبلیغ رسالت کے اور بعد فارغ ہونے کے عبادت سے
تو امر معقول ہے تا کہ آدمی بعد اوسکے حیرت اور ضلالت مین نہ گرفتار ہون اور بغض علی ع کا اور عداوت اوسکی تبلیغ رسالت سی کیا تعلق رکہتی ہے اور بعد
تبلیغ رسالت اور عبادت کے بغض علی کا کونسا امر معقول ہے اور سیکڑون روایتین علی کی دوستی کی تاکید مین رسول خدا سی منقول ہین اور علی ع سے بغض کرنیکی
ایک روایت بہی نہین ہے اور نواصب جو علی ع سے عداوت کرتے ہین علی کے بعض افعال کی جہت سے کرتے ہین اور عداوت مین علی کی کوئی روایت رسول خدا سے بیان
نہین کرتے اور بڑے ملعون ہین وہ لوگ کہ زمخشری کو کہتے ہین کہ اسنی اعتزال کو تشیع سی خلط کیا ہے بلکہ کہنا چاہئے کہ اعتزال کو نصب اور خروج سے مخلوط کیا ہے اور بعضی
روایتین علی کے مناقب مین جو بیان کرتا ہے اون کے بیان کرنے مین ناچار ہے کہ پہلے سے محدثین اون روایتون کو بیان کرتے چلے آئے ہین والی ربک فارغب

اوطرف پروردگار اپنے کے پس رغبت کر تو دعا کرکے سب شغلون مین اور جو کچہہ چاہیے تو اوس سے طلب کر نہ اوسکے غیر سے کہ روا کرنیوالا حاجتونکا سوائے اوسکے کوئی نہین ہے اور جو کچہہ امام حسن عسکری کی تفسیر
مین لکہا ہے اوسکے موافق یہہ ہے کہ علی کو قائم کر تو واسطے خلافت کے اور طرف پروردگار اپنے کے پہر رغبت کر تو اوس سرا فانی سے اپنے تئین ہمیشہ کے گہر مین پہنچا تو کہ وہ خلد برین ہے سورۃ التین

سورۃ التین

یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے اسکو مدنی کہتے ہین اور اسمین آٹہہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرائض اور نوافل مین پڑہے جو جگہہ کہ وہ بہشت مین آرزو کرے
وہی اوسکو دیوین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالتِّيْنِ قسم ہے انجیر کی وَالزَّيْتُوْنِ اور زیتون کی اور کہتے ہین کہ ان دونو کو قسم کے واسطے اسواسطے خاص کیا ہے کہ انجیر میوہ پاکیزہ ہے کہ اسمین
فضلہ نہین ہے اور غذا لطیف ہے کہ جلد ہضم ہوتا ہی اور دوا ہے کہ اسکا فائدہ بہت ہے اسواسطے کہ طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے اور گردون کو پاک کرتا ہی اور ریگ مثانہ کو دور کرتا ہی اور جگر کی
اور تلی کے سدّون کو کہولتا ہی اور فربہ کرتا ہی بدن کو اور حدیث مین آیا ہے کہ قطع کرتا ہے بواسیر کو اور نقرس کو کہ وہ ایک درد سخت ہوتا ہے پاؤن کی انگلیون مین اور گٹہون مین اور زیتون میوہ
ہی اور روٹی کے ساتہہ اوسکو کہاتے ہین اور وہ دوا ہی ہے اور اوسکا روغن بہت لطیف ہوتا ہے اور فائدہ اوسمین بہت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد تین و زیتون سے اونکی اوگنے کی جگہہ ہے اور وہ
دو پہاڑ ہین ارض مقدس مین اور ایک کو طور کہتے ہین اور دوسرے کو زیتا اور وہ ہر ایک عبادت گاہ ایک پیغمبر کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ جودی اور کوہ بیت المقدس ہے اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ تین مسجد نوح ہی اور زیتون بیت المقدس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تین پہاڑ ہے درمیان حلوان اور ہمدان کے اور زیتون پہاڑ شام کا ہے کہ ان پہاڑون مین انجیر اور زیتون اگتے ہین وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ
اور قسم ہے طور سینا کی کہ وہ مقام مناجات کرنے موسی کلیم اللہ کا ہی اور سینین اور سینا اوس جگہہ کا نام ہے کہ جسمین وہ پہاڑ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مبارک کے معنے مین ہے اور منقول ہے کہ موسی بن جعفر علیہما السلام اسکو اسطرح
پڑہتے تہے والتین والزیتون وطور سینا وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ اور قسم ہے اس شہر امن دینے والے کی کہ وہ مکہ ہے اور مقام پیدا ہونے سید عالم کا ہے اور حضرت کاظم علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ خدا تعالی نے کل شہرون مین سے چار شہرون کو پسند کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ والتین والزیتون وطور سینین وہذا البلد الامین پس تین تو
مدینہ ہے اور زیتون بیت المقدس ہے اور طور سینین کوفہ ہے اور بلد امین مکہ ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ زیتون امیر المومنین ہے اور طور سینین حسن اور حسین ہے اور ہذا
البلد الامین باقی کے امام ہین اور حضرت کاظم نے فرمایا ہے کہ تین حسن ہے اور زیتون حسین ہے اور طور سینا امیر المومنین ہے اور ہذا البلد الامین محمد صلعم ہے اور امام محمد باقر کی
روایت مین ہے کہ بلد امین فاطمہ زہرا ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ بیچ نیک زیادہ قوام کے کہ اوسکو صورت
اور شکل اچہی دی ہے اور اعضا اوسکے بہت مناسب اور درست بنائے سب حیوانون سے بہتر اور قد اوسکا سیدہا رکہا ثُمَّ رَدَدْنٰهُ پہر پہیر دیا اوسکو بسبب اونکے کفر اور گناہون
اور نہ شکر کرنے نعمتون پروردگار کے اور نہ شکر کرنے اس خوبی صورت اور شکل کے اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ اسفل السافلین مین کہ سب طبقون سے نیچے کا طبقہ دوزخ کا ہے اور یا یہہ ہے پہیرا
ہمنے اوسکو پست ترین پستون مین باعتبار صورت کے کہ اوسکی صورت کو دوزخ مین نہایت قبیح کر دیا اور یا یہہ کہ اوسکی صورت کو بدل دیا بوڑہا کر کے کہ منہہ پر اوسکے جہریان ہو گئین
اور بال اوسکے سفید ہو گئے اور دانت اوسکے گر گئے اور کمر اوسکی خم ہو گئی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک فَلَهُمْ
پس واسطے اونکے ہے اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ اجر بے منت غیر اور یا یہہ کہ غیر قطع کیا گیا کہ ہمیشہ کو ہوئے جیسے کہ جوانی اور صحت مین اونکی عبادت کا ثواب ہم لکہتے تہے پیری اور ضعیفی مین بہی باوجودیکہ
عمل نہین کرتے ہین اوسی دستور کے موافق ثواب اونکا ثابت ہے اور انس بن مالک نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ لڑکے بالغ ہونے سے پہلے جو نیکی اور طاعت کرتے ہین ثواب اوسکا اونکے
باپ اور مان کو ملتا ہے اور جو گناہ کہ وہ باپ اور مان کی تعلیم سے اور اونکی کہنے سے کرتے ہین وہ باپ اور مان کے نامۂ اعمال مین لکہا جاتا ہی اور جسوقت کہ وہ بالغ ہون تو دو فرشتے اونپر موکل
ہوتے ہین اونکے اعمال کے لکہنے کے واسطے اور جسوقت چالیس برس اسلام مین گذارین تو تین بلاؤن سے محفوظ رہین جنون اور جذام سے اور برص سے اور جسوقت پچاس برس کو پہونچین تو اونکے
حساب مین تخفیف کرین اور جسوقت ساٹہہ برس کو پہونچین تو اونکو توفیق توبہ کی دیوین اور جسوقت ستر برس کو پہونچین تو آسمان کے رہنے والے اونکو دوست پکڑین اور جسوقت اسّی
برس کو پہونچین تو اونکی نیکیون کو دو چند کرین اور گناہون کو اونکی مٹا دین اور جسوقت نوّے برس کو پہونچین تو گناہ اونکے اول عمر اور آخر عمر کے بخشدین اور شفاعت اونکی اونکے گہر کے لوگون کے
واسطے قبول کرین اور اوسکا اسیر اللہ فی ارضہ نام رکہین اور جسوقت ناکارہ عمر کو پہونچین تو خدا تعالے اونکے واسطے وہ عمل لکہے جو کمال عقل مین کرتے تہے جیسا کہ فرمایا ہے الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات
یعنے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عمل کئے ہین اونہون نے اچہے کہ اونکو بڑی عمر اور ضعف قوت مین اور نہایت بڑہاپے مین کہ جسمین عقل اور حواس مین کمی ہو جاتی ہے ثواب ہو کہ اوسکو
قطع اور کم نکرین بلکہ جوانی اور صحت کا سا عمل اوسکے واسطے لکہین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اسمین مومنین قرآن کے پڑہنے والے ہین کہ جسوقت نہایت بڑہاپے کو پہونچین
اور اونکی عقل اور حواس مین کمی اور سستی پیدا ہو تو آخرت مین اونکو ثواب بدون کم کرنے اور گہٹانے کی دینگے موافق جوانی کے دینگے اور بعد اوسکے آدمی کو خطاب کرتا ہے کہ فَمَا يُكَذِّبُكَ پس کونسی
چیز جہٹلاتی ہے تجہکو اور کونسی چیز جہٹلانے پر مستعد کرتی ہی تجہکو اے انکار کرنیوالے قیامت کے بَعْدُ بعد ظاہر ہونے دلیلون اور حجتون روشن کے بِالدِّيْنِ ساتہہ روز جزا اور حساب کے
یعنے جسوقت کہ تجہکو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے اسطرح سے نیک صورت مین پیدا کیا ہے پہر کیا وہ دوسری بار پیدا نہین کر سکتا ہے اور جزا نہین دے سکتا اس خبر دینے کے روز کو کون امر تجہکو اوسکے

ع سورۃ العلق

جہلانے پر اظہار کرتا ہی اَلَیْسَ اللّٰہُ کیا نہین ہے خدا بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ حکم کرنیوالا زیادہ حکم کرنیوالونکا یعنی کیا خدا نہین ہے سب حاکمون سے حکم کرنیوالا زیادہ اور بیشک تمام فرادی ہی یعنی خدا بیشک سب حکم کرنیوالون سے حکم کرنیوالا زیادہ ہی پیدا کرنے مین واوس پیدائش کو دوسری طرح پہر کرنے مین جیسیکہ اوپر گزرا ہی اور جو شخص کہ ایسا ہی وہ بیشک قادر ہی دوبارہ زندہ کرنے پر اور جزا دینے پر اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت رسولخدا اس آیت کو پڑہتے تہے تو بعد اوسکے کہتے تہے کہ بلی وانا علی ذلک من الشاہدین

سورۃ العلق

یہہ سورۃ مکی ہے اور اسمین انیس آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ اقرأ باسم ربک دنکو یا راتکو پڑہی اور اگر اوس دنکو یا اوس راتکو مرجاے تو شہید ہوو اور قیامت کے روز شہید اوٹہیگا اور ایسا ہو کہ ہمراہ رسولخدا کے تلوار ماری ہو کافرون پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اکثر مفسرین لکہتے ہین کہ پہلے سب سے رسولخدا صلعم پر سورہ اقرأ باسم ربک کے پانچ آیتین اول کی نازل ہوئی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ پہلے الحمد نازل ہوئی ہے اور بعضی کہتے ہین کہ پہلے یا ایہا المدثر نازل ہوئی چنانچہ پہلے اس سے ذکر اسکا ہو لیا ہی کہتے ہین کہ ابتدا مین رسولخدا صلعم جو خواب دیکہتے تو وہ ہی بیداری مین واقع ہوتا اور جسوقت تنہا ہوتے تو آواز آتی مگر کسیکو نہ دیکہتے ایکروز غار حرا مین تکیہ لگائی بیٹہی تہے یا پہاڑ پر کہڑے تہی کہ ناگاہ جبرئیل ظاہر ہوا اور کہا کہ ای محمد مجہکو تیرے پاس بہیجا ہے اور تو رسولخدا کا ہی اور اوسوقت کہا کہ اقرأ یعنی پڑہ تو حضرت نے فرمایا کہ مین پڑہا ہوا نہین ہون رسولخدا فرماتے ہین کہ مجہکو جبرئیل نے پکڑکر بہینچا اسقدر کہ مین بیطاقت ہو گیا اور مجہکو چہوڑ دیا اور کہا کہ اقرأ مینے وہ ہی جواب دیا کہ مین پڑہا ہوا نہین ہون پہر مجہکو پکڑکر بہینچا اور کہا کہ اقرأ باسم ربک حضرت فرماتے ہین کہ مین ڈرا اور مجہکو بخار آگیا اور میرے اعضا پر لرزہ پڑ گیا اور مین خدیجہ کے حجرہ مین گیا اور خدیجہ سے مینے کہا کہ دثرونی وزملونی یعنی کپڑا اوڑہا دو تم مجہکو خدیجہ نے کپڑا مجہپر ڈالدیا اور مین سو رہا اور دوسری بار جبرئیل آیا اور آیہ یا ایہا المدثر لایا مین اوٹہا اور خدیجہ سے یہہ حال مینے بیان کیا اور کہا کہ کیا یہہ حال ہے سو اہی خدیجہ نے کہا کہ خدا اس حال کو تجہسے دور رکہی تو مرد راست گو ہے اور خلق نیک مین بہت بلند ہے اور صلہ رحمی کی رعایت کرتا ہے اور لوگون سے آزار پہونچانیکی برداشت کرتا ہے اور مہمانکو کہانا دیتا ہی کہڑا ہو کہ اپنے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس ہم چلین اور اوس سے بیان کرین اور وہ پہلی کتابین توریت و انجیل وغیرہ پڑہا ہوا تہا اوسکے پاس جاکر سب حال بیان کیا اوسنے کہا کہ مبارک ہو تجہکو ای محمد کہ تو ناموس اعظم ہے اور مینے پہلی کتابون توریت اور انجیل اور زبور مین پڑہا ہے کہ تو پیغمبر آخر الزمان ہے اور نبوت تجہپر ختم ہو کاش مین تیرے زمانہ مین موجود ہون کہ تیری نصرت اور مدد کرون اور مین ایسا گمان کرتا ہون کہ تجہکو اس شہر سے نکالدین اور رسولخدا صلعم فرماتے ہین کہ جسوقت جبرئیل آتا تہا اور مین چاہتا کہ اپنے تئین گرادون وہ مجہکو پکڑتا اور ورقہ بن نوفل کو مینے اس امر کی اطلاع کی اوسنے کہا کہ ای محمد جسوقت یہہ حال پیش آئے تو اپنے تئین مت گرا اور مت بہاگ بلکہ کہڑا رہ اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو بخوبی سن اور یاد کر اور دوسری بار جو جبرئیل آیا تو کہا کہ تو پیغمبر حق ہے اقرأ یعنی پڑہ تو مینے پوچہا کہ کیا پڑہون کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین آخر سورہ تک اور کہا کہ کہہ لا الہ الا اللہ پس مین ورقہ کے پاس گیا اور سب حال اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ خوش ہو تو پس مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہ شخص ہے کہ جسکی بشارت دی ہے ابن مریم عیسی علیہ السلام نے اور تو رسول ہے اور قریب ہے کہ تجہکو جہاد کا حکم ہو بعد اسکے اور اگر مین اوس روزکو پاؤن تو تیرے ہمراہ ہو کر جہاد کرون اور ورقہ مرگیا تو رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ مینے ورقہ کو بہشت مین دیکہا ہے ریشمی لباس پہنے ہوئے اسواسطے کہ وہ مجہپر ایمان لایا تہا اور دوسری روایت مین ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل اپنے پرکے نیچے سے ایک نوشتہ بہت سے ریشمی کپڑیکا نکالا اور میرے نزدیک ڈالدیا اور کہا کہ اسکو پڑہ مینے کہا کہ مین پڑہا ہوا نہین ہون جبرئیل نے مجہکو پکڑکر بہینچا قریب تہا کہ مین بیہوش ہو جاؤن اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور بعد اوسکے مجہکو چہوڑکر کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ پڑہ تو قرآن کو جسوقت کہ شروع کرنیوالا ہو تو ساتہہ نام پروردگار اپنے کے اَلَّذِیْ خَلَقَ جسنے کہ پیدا کیا ہی ہر چیز کو اپنی قدرت سے موافق تقاضی حکمت کے خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا ہے آدمی کو مِنْ عَلَقٍ خون بستہ سے جو کہ نطفہ سے بنتا ہے اور انسان کے پیدا کرنیکا ذکر کیا سوا اور مخلوقات کے اسواسطے کہ نازل ہونا قرآن کا اوسکی طرف ہی اور وہ سب زمین کے رہنے والون سے زیادہ بزرگ ہی اور انسان جمع کے معنی مین ہے جیسیکہ ان الانسان لفی خسر اسواسطے علق کا لفظ آیا کہ وہ جمع علقہ کی ہے اور قرآن کو خدا تعالی نے پیدا کرنیکے بیان سے شروع کیا ہی اسواسطے کہ پہلا واجب خدا کا پہچاننا ہے اور پیدائش دلالت کرتی ہے پیدا کرنیوالے کی وجود پر اور اوسکی قدرت اور حکمت پر اِقْرَأْ پڑہ تو یہہ تاکید پہلے اقرأ کی ہے وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ اور پروردگار تیرا بزرگ زیادہ ہے ہر چیز اور سب بزرگونکا بزرگ ہی اور کرم اوسکا سب کرمون سے زیادہ ہے اسواسطے کہ بے شمار نعمتین بندونکو دیتا ہے اور باوجود دیکہنے کفر اور گناہون اور نافرمانیون کے بخشش کو اپنی بندون سے بند نہین کرتا ہی جو وہ توبہ کرین تو توبہ کو اونکی قبول کرتا ہے اَلَّذِیْ عَلَّمَ وہ پروردگار کہ سکہلایا اوسنے لکہنا بِالْقَلَمِ ساتہہ قلم کے کہ تمام امور دنیا کے مشرق سے مغرب تک لکہتے سے تمام ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ مراد اس سے آدم علیہ السلام ہے کہ اوسکو لکہنا سکہایا اور مشہور یہہ ہے کہ پہلے جسنے کہ خط لکہا وہ ادریس تہا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ سکہایا آدمی کو مَا لَمْ یَعْلَمْ جو کچہہ کہ نہین جانتا تہا دنیا اور دین کے کامون سے اور یا یہہ کہ محمد کو تعلیم کئے احکام شرع کے جو کہ نہین جانتے تہے اور یا یہہ کہ آدم کو تعلیم کیا جو کچہہ کہ نہین جانتا تہا کَلَّا نہین نہین یعنی ایسا نہین ہے کہ اوسکی نعمتونکی ناشکری کرو اور بعضے کہتے ہین کہ کلا حقا کی معنے مین ہے یعنی حقا کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق آدمی لَیَطْغٰی البتہ حد سے گزرتا ہی اور سرکشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی واسطے اسکے کہ دیکہا ہے

اوسنے اپنی تئین کہ بے پرواہوا وہ خدا کی طرف سی کہ اپنے تئین تونگر جانتا ہے اپنی لوگون اور مالونکی کثرت سی اور استغنی مفعول دوسرا رأی کا ہے اور دونو ضمیرین ایک شخص
واسطے ہین اور کہتی ہین کہ جسوقت آدمی کے پاس مال زیادہ ہو اور وہ لباس نفیس اور کہانون لذیذ اور گہوڑون خوب اور قیمتی مین زیادتی کرے پس یہہ طغیان اوسکا ہی اور
حدیث مین آیا ہی کہ اے خدا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیرے اوس فقیری سے کہ مجہکو آدمیونکی یادسی لیجاوے اور اوس تونگری سے کہ مجہکو طاغی اور حد سے گذرنیوالا کردے اور اب خدا ایسی خطاب کرتا ہے
اور ڈراتا ہی طغیان کے انجام سے کہ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ تحقیق طرف پروردگار تیرے ہے الرُّجْعٰی پہرنا سب کا آخرت مین پس طاغی کو اور غیر طاغی کو سبکو موافق عمل انکے جزا دیگا اور جسوقت
کہ انجام ایسا ہے تو کیونکر کوئی طاغی ہووے اور خدا کی فرمانبرداری اور عبادت کو ترک کرے اور کہتی ہین کہ یہہ آیت اور بعد کی ابوجہل کی شان مین نازل ہوئی ہے اور منقول ہے
کہ ایکروز ابوجہل نے اپنے یارون سے کہا کہ محمد تمہارے درمیان نماز پڑہتا ہے اور منہ اپنا خاک پر ملتا ہے اور تم اوسکو چہوڑ دیتے ہو اور کچہہ نہین کہتے ہو قسم اوس شخص کی کہ جسکی
قسم کہاتے ہین اگر مین اوسکو نماز پڑہتا ہوا دیکہون تو پاؤن اپنا اوسکی گردن پر رکہون اور اوسکو ہلاک کرون لوگون نے کہا کہ وہ اسوقت نماز پڑہتا ہے یہہ سنکر وہ گیا اور حضرت کے پاس
نہ پہونچا تہا کہ واپس ہوکر چلا آیا رنگ زرد اور بدن مین لرزہ پڑا ہوا لوگون نے پوچہا کہ ای ابوالحکم تجہکو کیا ہوا کہا کہ مین جسوقت پہونچا کہ ارادہ محمد کا کرون درمیان اپنے اور
محمد کے ایک خندق دیکہی آگ سی بہری ہوئی اور اژدہا منہ کہولتا تہا اور پرند اپنے پر آسمین پر ملا رکہتے تہے یہہ خبر حضرت کو پہونچی تو فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جان میری
جسکے دست قدرت مین ہے اگر وہ میرے نزدیک آتا تو ملائکہ اوسکو پارہ پارہ کر ڈالتے پس یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَاَیْتَ کیا دیکہا تو نے اے دیکہنے والے الَّذِیْ یَنْہٰی اوس شخص کو
کہ منع کرتا ہے عَبْدًا بندہ کامل کو یعنے محمد کو اِذَا صَلّٰی جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے وہ تو کیا ہوگی جزا اوس منع کرنیوالی کی اور کیا ہوگا عذاب اوسکا اَرَاَیْتَ
کیا دیکہا تو نے ای منع کرنیوالے اِنْ کَانَ اگر ہووے وہ بندہ جسکو تو منع کرتا ہے نماز پڑہنے سی عَلَی الْهُدٰی اوپر راہ راست کے اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی یا حکم کرے خلقت کو ساتہہ پرہیزگاری کے
کیا اوسکو نماز پڑہنی سی منع کرنا چاہیے اور واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ اَرَاَیْتَ کیا دیکہا تو نے اِنْ کَذَّبَ اگر جہٹلاوے وہ ابوجہل منع کرنیوالا تجہکو یا مطلق حق کو
وَتَوَلّٰی اور منہ پہیرا ایمان سے اور طریق حق سے کسقدر عذاب ہوگا اوسکو اور ڈرانیکے واسطے فرماتا ہے کہ اَلَمْ یَعْلَمْ کیا نہین جانتا اور ابوجہل نے بِاَنَّ اللّٰهَ ساتہہ اسکے
کہ خدا یَرٰی وہ دیکہتا ہی اوسکے قصد کو اور اوسکو اوسکے ارادہ پر جزا دیگا اور کہتے ہین کہ الم یعلم بان اللہ یری مین اطلاع ہی طرف اس امر کے کہ زاہد عبادت کر تو خدا
کہ خدا تجہکو دیکہتا ہی اور ای گناہ کرنیوالے توبہ کر کہ خدا تجہکو دیکہتا ہے اور ای ریا کرنیوالی خالص عبادت کر کہ خدا تجہکو دیکہتا ہے اور ای تنہائی اور خلوت مین گناہ کرنیوالے
خبردار ہو کہ خدا تجہکو دیکہتا ہے اور کہتی ہین کہ ایک شخص نے بعد گناہ کے توبہ کی اور ہمیشہ روتا تہا لوگون نے اوسکو کہا کہ کیون اسقدر روتا ہی خدا بخشنے والا ہی کہا کہ ہر چند وہ
بخشے لیکن اس خجالت کو کہ وہ میرے گناہ کو جانتا ہی کیونکر اپنے سے دور کرون اور کہتی ہین کہ نوبت دوسری رسولخدا صلعم نماز پڑہتے تہے ابوجہل نے کہا کہ ای محمد کیا مینے
تجہکو نماز سی منع نہین کیا ہی رسولخدا صلعم نے اوسکو بہت ڈرایا اور دہمکایا ابوجہل نے کہا کہ مجہکو تو مت ڈرا کہ میری مجلس سب مجلسون سے زیادہ بزرگ ہی اور میرے مجلس کے
آدمی بہت ہین یہہ آیت نازل ہوئی کَلَّا نہین نہین یعنی ایسا نہین ہے کہ وہ کافر ایسی گفتگو کرے اور یہہ حق ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ البتہ اگر نہ باز آئی اور نہ پہرا
کافر محمد کے آزار پہونچانے سی اور عبادت کے منع کرنے سی تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ البتہ پکڑینگے ہم اوسکو ساتہہ موی پیشانی کے یعنی اوسکی پیشانی کے بال پکڑ کر
ہم دوزخ مین ڈالدینگے اور لنسفعا مضارع متکلم کا صیغہ کا ہی نون خفیفہ کی ساتہہ لیکن مصحف مین الف کے ساتہہ لکہا جاتا ہے اور بعضون نے اسکو نون ثقیلہ سی پڑہا ہے
نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ پیشانی جہوٹی خطا کرنیوالی یہہ ناصیۃ پہلے ناصیۃ سے بدل ہے اور بدل نکرہ ہی اور مبدل منہ معرفہ ہی اور نکرہ بدل نہین ہوتا ہی معرفہ کا بدون صفت کے
اسواسطے کاذبۃ خاطئۃ ناصیۃ دوسری کی صفت واقع ہوئی ہے یعنی البتہ پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کو کہ پیشانی دروغ خطا کار ہے اور مراد پیشانی کے دروغ اور خطا کار ہونے سے اصل صاحب
پیشانی کا ہی اور پیشانی کو مبالغہ کے واسطے کہدیا ہے اور بالناصیۃ مین الف اور لام قائم مقام مضاف الیہ کے ہی یعنی پکڑینگے ہم موی پیشانی اوس کافر کو فَلْیَدْعُ
نَادِیَهٗ پس چاہیے کہ بلاوے وہ اہل مجلس اپنے کو مراد مجلس سے اہل مجلس ہے پس چاہی کہ بلاوے وہ اونکو سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ قریب ہی کہ بلائین ہم دوزخ کے فرشتونکو کہ وہ اوسکو پکڑ کے
دوزخ مین لیجائین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اگر ابوجہل اپنی اہل مجلس کو بلاتا تو البتہ فرشتے دوزخ کے اوسکو علانیہ پکڑتے اور ہلاک کر ڈالتی
کَلَّا نہین نہین یعنی ایسا نہین ہے کہ ابوجہل تصور کرتا ہے بلکہ چاہی کہ وہ اپنے اس قول باطل سے باز رہے لَا تُطِعْهُ نہ فرمانبرداری کر تو اوسکی ای محمد اور اوسکا کہنا
مان کہ وہ نماز کے ترک کرنیکو کہتا ہے بلکہ اوسکی مخالفت پر ثابت قدم رہ وَاسْجُدْ اور سجدہ کر تو خدا کو ہمیشہ وَاقْتَرِبْ اور نزدیک ہو تو پروردگار اپنے سے ع
اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ بندہ سجدہ کرنے سی خدا کی قریب ہوتا ہے اور یہی مقصود ہے اس آیت سی اور دوسری روایت امام رضا علیہ السلام سے یہہ ہے کہ پہلے
سب سے سورہ اقرأ باسم ربک نازل ہوا ہی اور بعد سب سورتونکے اذا جاء نصر اللہ اور سجدہ اس سورہ کا واجب ہے اور جن سورتون مین سجدہ کرنا واجب ہے وہ چار ہین الم السجدہ حم سجدہ سورہ نجم اور

سورہ اقرا اور باقی کی سورتون مین جو کسی جگہ سجدہ کرنا آیا ہے وہ سنت ہے سُوْرَۃُ الْقَدْرِ یہہ سورہ مکی ہے اور بعضی کہتے ہین کہ مدنی ہی اور آیتین اسمین پانچ ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ انا انزلناہ کو نماز فرض مین پڑہے ایک آواز نازل ہو اوسکو خدا کیجانب سے آواز کرے کہ ای بندہ خدا کی سب گناہ گذرے ہوے تیرے بخشے گئے اب تو نئے سرے عمل کو شروع کر اور امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ انا انزلناہ کو آواز سے پڑہے تو ایسا ہے کہ راہ خدا مین شمشیر برہنہ کی اور جو کوئی آہستہ پڑہے تو ایسا ہو کہ راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹا ہو اور جو کوئی اسکو دس بار پڑہے
تو ہزار گناہ اوسکے نامۂ اعمال سے مٹائے جائین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اصحاب کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تہا اوسنے ہتہیار لگا کر ہزار
مہینہ راہ خدا مین جہاد کیا تہا اصحاب نے تعجب کرکے کہا کہ اس کوتاہ عمر سے کیونکر ہم اس دولت کو پہونچین حقتعالی نے یہہ سورت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق ہمنے
نازل کیا ہے اوس قرآن کو فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بیچ شب قدر کے یعنے ابتدا نازل ہونے قرآن کی لوح محفوظ سے بیت المعمور پر کہ وہ آسمان دنیا مین ہے شب قدر ہی کہ تمام قرآن شب قدر کو بیت المعمور
مین آگیا تہا اور بعد اوسکے جبرئیل سورت سورت اور آیت آیت رسول خدا صلعم پاس لاتے تہے یہانتک کہ تیئیس برس کے عرصہ مین سب قرآن کو رسول خدا کی پاس لائے اور شب قدر اسکو
اسواسطے کہتے ہین کہ مقدر کیا جاتا ہے اس شب کو جو کچھ کہ تمام سال مین دوسری شب قدر تک ہونیوالا ہے اور یا اسواسطے شب قدر کہتے ہین کہ یہہ شب قدر اور منزلت والی ہے اور مرتبہ اسکا
بڑا ہے اور قدر کے معنے تنگی کے بہی ہین پس اسقدر ملائکہ آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہین کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے اس جہت سے بہی اسکو شب قدر کہتے ہین اور شب قدر مین بہی اختلاف بہت ہے
بعضے علماء اہل سنت کہتے ہین کہ وہ شب رسول خدا کے زمانہ مین تہی اور بعد حضرت کے برطرف ہو گئی اور اکثر کہتے ہین کہ قیامت تک باقی ہی لیکن یہہ اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ تمام
سال مین پوشیدہ ہے ہر شب کو عبادت کرنی چاہئے تاکہ شب قدر کی فضیلت کو پائے اور بعضے کہتے ہین کہ ماہ شعبان اور ماہ رمضان مین پوشیدہ ہے اور بعضے شب نیمہ شعبان
مین کہتے ہین اور بعضے شب اول ماہ رمضان مین کہتے ہین اور بعضے شب نیمہ ماہ رمضان مین کہتے ہین اور بعضے شب ہفدہم مین اور بعضے شب بست و یکم مین اور بعضی شب بست و
سیوم مین اور بعضی شب بست و نہم مین اور بعضے شب آخر ماہ رمضان مین لیکن اکثر کا اتفاق شب بست و ہفتم مین ہے اور ہمارے علماء نے اتفاق کیا ہے کہ وہ شب نوزدہم مین ہے یا شب بست و یکم مین
یا شب بست و سیوم مین اور اکثر روایتین شب بست و یکم اور شب بست و سیوم کی ہین اور بعضی روایت مین تعیین شب بست و سیوم کی ہی لیکن ان تین شب کو بیدار ہوکر عبادت کرنی چاہئے تاکہ
فضیلت شب قدر کی پائے اور اس شب کے پوشیدہ کرنے مین حکمت ہے تاکہ اسکی امید مین ہر شب کو عبادت کرے جیسا کہ اسم اعظم تمام اسماء حسنی مین پوشیدہ کیا ہی کہ بندہ اسم اعظم کی امید مین تمام نامون سے خدا
کی یاد کرے اور نماز وسطی کو پوشیدہ کیا ہے ہر روز کی پانچون نمازون مین تاکہ بندہ پانچون نمازون کو پڑہے اور دعا کی قبول ہونے کی ساعت کو جمعہ کی ساعتون مین پوشیدہ کیا ہی تاکہ تمام
عبادتین مشغول رہین اور اپنی رضامندی کو طاعت مین پوشیدہ کیا ہی کہ ہمیشہ طاعت کیا کرین اور اپنی نارضامندی کو گناہون مین پوشیدہ کیا ہے تاکہ سب گناہون سے پرہیز کرتے رہین اور اپنے
دوست کو پوشیدہ کیا ہے مومنین مین تاکہ سب مومنین کی بزرگی کرتے رہین اور اوس شب کی تعظیم مین فرماتا ہے کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھکو کہ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ کیا ہے شب قدر یعنے بزرگی
اور شرف اور عزت اس شب کی جو کوئی اوس شب کو طاعت کرے وہ نزدیک خدا کی قدر اور عزت والا ہو جاوے اور جو عمل کہ اس شب کو واقع ہو وہ قدر اور منزلت والا ہوا اور اوسکی قدر کو
بیان کرتا ہے کہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ شب قدر بہتر ہے مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ہزار مہینے سے اون ہزار مہینون سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے اون مہینون مین جہاد کیا تہا یعنے اس ایک
شب کی عبادت اوسکے ہزار مہینے کے جہاد سے بہتر ہے کہ ثواب اوس شب کی عبادت کا اوس جہاد کے ثواب سے زیادہ ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہتے ہین کہ
رسول خدا صلعم سے سنا ہی فرماتے تہے کہ مینے خواب دیکہا کہ بندر میرے منبر پر کودتے اور چڑہتے ہین یہہ خواب دیکہکر مجھکو رنج ہوا جسوقت جبرئیل آیا تو اوسنے بیان کیا کہ وہ بنی امیہ ہین کہ جو تیرے منبر پر چڑہینگے
اور بعد تیرے بادشاہی کرینگے مینے پوچھا کہ سلطنت اونکی کتنے دنون کی ہوگی کہا کہ ہزار مہینے کی مین یہہ بات سنکر بہت دل تنگ ہوا جبرئیل نے مجھکو تسلی دی اور سورہ قدر لایا
اور کہا کہ شب قدر بہتر ہے بنی امیہ کے ہزار مہینے کی بادشاہی سے کہ جسمین شب قدر نہو گی اور شب قدر کی فضیلت مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی شب قدر کو بیدار رہے اور عبادت خدا مین مشغول رہے تمام گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور منقول ہے کہ شیطان اس شب باہر نہین نکلتا ہے اور کسیکو آزار نہین پہونچا سکتا ہے اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلعم سے فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل اس شب کو ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر سدرۃ المنتہی سے زمین پر آتا ہے اور ہمراہ اون فرشتون کے نور کے علم ہوتے ہین اور چار جگہہ اونکو گاڑتے
ہین خانہ کعبہ پر اور روضۂ رسول خدا صلعم پر اور بیت المقدس پر اور طور سینا پر اور جبرئیل فرشتون سے کہتا ہے کہ تم زمین مین پہیل جاؤ پس کوئی جگہہ اور گہر مومن کا نہو کہ وہان نہ پہونچین
مگر اوس گہر مین کہ جہان کتا اور سور یا شراب یا ناپاک جنابت والا فعل حرام ہو یا تصویر ہو وہان نہین جاتے اور سب ملائکہ تسبیح اور ذکر خدا مین مشغول ہوتے ہین واسطے ثواب پہونچانے
امت محمد صلعم کے اور جبکہ صبح ہوتی ہے تو آسمان کو روانہ ہوتے ہین اور پہلے آسمان کے ملائکہ اونکی استقبال کو آتے ہین اور پوچھتے ہین کہ کہان سے آتے ہو وہ کہتے ہین کہ زمین سے کہ کل کی
رات شب قدر تہی وہ پوچھتے ہین کہ امت محمد صلعم کو خدا نے کیا چیز بخشش فرمائی وہ کہتے ہین کہ اونکے نیکون کو بخشدیا اور اونکی شفاعت کو طاعت کرنیوالے لوگون کے واسطے قبول کیا
پس فرشتے پہلے آسمان کے یہہ خبر سنکر خوشحال ہون اور آواز تسبیح کی بلند کرین اور بعد اسکے پہلے آسمان کے فرشتون کے ہمراہ دوسرے آسمان پر جائین اور وہان کے فرشتے بہی یہہ خوشی کی خبر سنکر آواز تسبیح کی بلند کرین اسیطرح

ساتوین آسمان پر پہونچین اور سدرۃ المنتہی کے نزدیک ہی پہلی ہی بات کہین اور جواب سنین اور جنت عدن کی لوگ آواز اونکی سنین اور رضوان سے پوچھین کہ یہہ کیسی آواز ہے وہ کہے کہ ملائکہ
امت محمد صلعم کے واسطے تشفیع کرتے ہین وہ بہی تسبیح کی آوازون کو بلند کرین اور حاملان عرش بہی اونکی آوازون کو سنکر تسبیح کرنیمین مشغول ہون اور خدا تعالی باوجودیکہ جانتا ہے لیکن پوچھے کہ یہہ کیسی آواز ہے وہ کہین
ہمنے سنا ہے کہ امت محمد کو بزرگی حاصل ہوئی ہے اور نیکون کی شفاعت بدون کے حق مین مقبول ہوئی ہے حقتعالی فرمائیگا کہ امت محمد کیواسطے نزدیک میرے وہ ہے کہ جو کسی آنکہہ نے دیکہا نہین ہے اور نہ کسی
کان نے سنا ہے اور نہ کسی کی خاطر مین گذرا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ جبرئیل ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر آتا ہے اور میکائیل ستر ہزار فرشتون سمیت زمین پر آتا ہے اور ایک علم ہوتا ہے اوسکے
چار شاخین ہوتی ہین ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک آسمان پر اور ایک زمین مین اور اوسمین لکہا ہے کہ امت مذنبۃ و رب غفور یعنے امت گنہگار ہے اور خدا بخشنے والا
اور کوئی جگہہ نہو کہ فرشتہ وہان نجاوے اور سلام نکرے اور سلام اونکا مومنین پر پانچ جگہہ ہے اول وقت مرنیکے کہ الذین تتوفیہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم دوسرے بہشت کے دروازے پر سلام علیکم
طبتم تیسرے بہشت کے اندر والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم چوتہے بہشت کی غرفون مین سلام قولا من رب الرحیم پانچوین وقت ملاقات نیکون کے اور حاصل ہو
قسم قسم کی نعمتون کے کہ تحیتہم یوم یلقونہ سلام اور اب خدا تعالی ملائکہ کے نازل ہونیکا ذکر کرتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ نازل ہوتی ہین فرشتے زمین پر وَالرُّوْحُ اور جبرئیل فِيْهَا بیچ
اوس شب قدر کی اور بعضی روایت مین ہے کہ روح ایک فرشتہ بہت بزرگ ہے اور جبرئیل سے بہی زیادہ وہ فضیلت رکہتا ہے وہ فرشتون کے ہمراہ آتا ہے اور وہ فرشتے غروب آفتاب سے
طلوع آفتاب تک زمین پر رہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے حضرت عیسی ہین کہ ہمراہ فرشتون کے آتی ہین اور بعضے کہتے ہین مراد روح سے جناب سرور کائنات ہین کہ اوس شب کو
نزول اجلال فرماتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے وحی ہے کہ فرشتے وحی لیکر آتی ہین اور صحیح یہی ہے کہ مراد اوس سے جبرئیل ہے وہ فرشتون کے ہمراہ آتی ہین کہ اونکو زمین کے رہنی والے
خشوع اور آشنائی بہت ہے اور مومنین کے گہرون مین جاتے ہین اور جبرئیل مومنین سے مصافحہ کرتا ہے اور علامت مصافحہ کی رقت قلب اور آنکہہ سے آنسو نکلنا ہے حاصل یہہ ہے کہ
اس شب کی بزرگی کی جہت سے ملائکہ زمین پر آتی ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتہہ حکم پروردگار اپنے کے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے ہر کام کے کہ جو خدا تعالی مقدر کرتا ہے اوس شب کو سال آئندہ تک
یا واسطے ہر کار خیر اور برکت کے یا واسطے ہر کار روزی اور اجل کیواسطے سَلٰمٌ ۛ سلامت ہے وہ شب برائیون سے اور بلاؤن سے اور شیاطین کی آفتون سے اور یا یہہ کہ سلامت ہے اس سبب کہ بیچ اوس
اوسمین کوئی برائی اور شیطان اوسمین اپنا عمل کرے اور یا یہہ کہ سلام ہے خدا کے دوستون پر اور طاعت کرنیوالون پر اور جسوقت ملائکہ اونسے ملاقات کرتے ہین تو خدا کیطرف سے اونکو سلام
کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ باذن ربہم پر کلام تمام ہوا ہے اور بعد اسکے دوسرا کلام شروع ہوا ہے من کل امر سلام یعنے ہر امر ہے اوسمین سلامتی اور نفع ہے اور خیر ہے اور برکت ہے سو واسطے کہ خدا مقرر
کرتا ہے اوس شب مین ہر وہ چیز کہ اوسمین خیر اور برکت ہے حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ نکلنے صبح تک یعنے یہہ سلامتی اور خیر و برکت صبح نکلنے تک ہے سورۃ البینۃ اور اس سورہ کو سورہ بریہ اور قیامہ
بہی کہتے ہین اور یہہ سورہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہین مکی ہے اور آیتین اوسمین نو ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ لم یکن کو تلاوت کرے وہ شرک سے پاک رہے
اور دین محمد مین ثابت قدم اور مضبوط ہو اور قیامت روز ایمان کے ساتہہ اوٹہے اور حساب اوسکا آسان ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اہل کتاب اور مشرکین کہتے تہے حضرت کے پیغمبر ہوکر تشریف لانے
سے پہلے کہ ہم اپنے دین کو ترک نکرینگے یہانتک کہ وہ پیغمبر آئے کہ جسکا وعدہ توریت اور انجیل مین لکہا ہوا ہے یعنے محمد صلعم خدا تعالی اوسکی خبر دیتا ہے کہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نتہے وہ لوگ
کہ کافر ہوئے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہودی اور نصرانی کہ ملحد ہوئے صفات خدا مین وَالْمُشْرِكِيْنَ اور شرک کرنیوالی جو کہ بتون کے پوجنے والی ہین مُنْفَكِّيْنَ باز رہنے والے اور
جدا ہونیوالی کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ یہانتک کہ آئی اونکی پاس دلیل روشن یعنی محمد صلعم رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ پیغمبر خدا کا یہہ بدل ہے بینہ سے یعنے یہانتک کہ آیا اونکی پاس پیغمبر خدا کا کہ
يَتْلُوْا پڑہتا ہے وہ اپنی امت کے روبرو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً صحیفون پاک کئے گئے کو دروغ اور بہتان سے یعنے قرآن کو پڑہتا ہے اور قرآن کو صحف ہوسطے کہا ہے کہ اوسمین سب صحیفون کے
اسرار ہین فِيْهَا بیچ اون صحیفون کے كُتُبٌ قَيِّمَةٌ نوشتے راست اور درست اور حق کی ظاہر کرنیوالے ہین اور وہ نصیحتین اور احکام ہین حاصل اسکا یہہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین اپنے دین پر رہینگے
یہانتک کہ پیغمبر آیا اور اونکو طرف ایمان کے اوسنے بلایا اور بعضی اونمین سے عناد اور انکار کی راہ چلتے ہوئے اور طالب حق کے تہے وہ ایمان لائے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور متفرق ہوئے وہ لوگ کہ
دیئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل اور نہ اختلاف کیا اونہون نے پیغمبر کی شان مین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ مگر پیچہے اوس سے کہ آئی اونکی پاس دلیل روشن کہ وہ محمد ہی یعنے محمد کی آنے سے
پہلے سب متفق تہے ایمان لانے پر کہ محمد آویگا تو ہم تصدیق اوسکی کرینگے اور جسوقت وہ آیا تو مختلف ہوگئے بعضے تو اوسپر ایمان لائے اور بعضی کافر ہوگئے اور پہلی اہل کتاب کا اور مشرکین کا دونو کا ذکر کیا اور بعد اسکے فقط
اہل کتاب کا ذکر کیا اسواسطے کہ حال انکا نہایت برا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اور نہین حکم کئے گئے تہے وہ اہل کتاب جو کچہہ کہ توریت اور انجیل مین ہے اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مگر واسطے اسکے کہ پرستش کرین خدا کو مُخْلِصِيْنَ
جسوقت کہ خالص کرنیوالی ہون وہ لَهُ الدِّيْنَ واسطے اوس خدا کے دین اپنے کو شرک اور کفر سے حُنَفَآءَ میل کرنیوالے ہوکر باطل اعتقادون سے طرف دین اسلام کے اور مخلصین اور حنفاء دونو حال
واقع ہوئے ہین وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرین وہ نماز کو اوسکے وقت پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دیوین وہ زکوۃ کو جو کہ اونپر واجب ہے وَذٰلِكَ اور وہ یعنی جس امر کا اونکو
حکم ہوا ہے دِيْنُ الْقَيِّمَةِ دین مستقیم ہے کتابون درست کا یا ملت درست کا یا شریعت درست کا مضاف الیہ دین کا محذوف ہے اور صفت اوسکی قیمۃ ہے اور بعضی کہتے ہین کہ قیمہ جمع قیم کی ہے اور قیم بمعنی حاکم کے

اور تقدیر اوسکی دین القائمین بعد بالتوحید ہی یعنے دین قائم ہونیوالونکا واسطی خدا کے ساتہہ ایکجانبی خدا کے واُنکے نزدیک حنیف اور مسلم کے ایک معنی ہین اور بعض حنیف کو
حج کرنیوالیکو کہتی ہین سو صورت مین مسلم عام ہوگا حنیف سے اور اب خداتعالے پہر دونو فرقونکا حال بیان کرتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کافر ہوے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے
کہ وہ یہود اور نصاری ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ اور مشرکونمین سے کہ وہ بتونکی پرستش کرنیوالے ہین فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آتش دوزخ کے ہونگے قیامت روز خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جسکو کہ ہمیشہ
ہونگے بیچ اوس دوزخ کے اُولٰٓئِكَ هُمْ یہ لوگ وہ ہی شَرُّ الْبَرِيَّةِ بدتر خلقت کے ہین اور یہہ دونو فرقہ اگرچہ دوزخ مین ہونگے لیکن ہوسکتا ہی کہ عذاب مین انکی تفاوت ہو اور اب
خداتعالے مومنین کا حال بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ ایمان لاے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونہون نے اچہے اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یہہ لوگ وہ ہی
بہتر خلقت کے ہین جَزَآؤُهُمْ بدلا اونکا اونکی ایمان و اعمال کے عوض مین عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اونکے جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتین عدن کے ہین کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچی محلون اونکے سی نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اون بہشتون کے اَبَدًا ہمیشہ اور یہہ تاکید خلود کی ہے و خالدین حال ہے
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہے خدا اونسی بسبب ایکجانبی خدا کے و اعمال نیک کرنیکے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ اوس خدا سی بسبب دینے ثواب جمیل کے و نعمتون بہشت کے ذٰلِكَ
وہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہی بہشتین و رضامندی خدا کی لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ واسطے اوس شخص کے ہی کہ جو ڈری عذاب سی پروردگار اپنے کے اور اوس سے خوف کرکے گناہون سے پرہیز کرے اور ثواب
حاصل ہونیکے عملونکو بجالاوے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے شیعون مین سے ایک شخص کو فرمایا کہ تم ہو وہ لوگ کہ جنسے خدا راضی ہے اور ملائکہ خیر مین بہا تمہارے ہین اور تم ہی بہتر خلقت
مین ہو گہر تمہارے بہشت ہین اور قبرین تمہاری بہشت ہین اور تم واسطے بہشت کے پیدا ہوے ہو اور بہشت مین نعمتین تمہاری ہین اور اسطرف بہشت کے رجوع کروگے تم اور شواہد التنزیل
مین حاکم ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے اہل بیت کے راویون سے کہ فرمایا امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے وفات کی ہے تو مین اپنے سینہ سے پشت مبارک
حضرت کو لگائے ہوے تہا اور اوس حضرت نے اپنی کمر کو میرے سینہ کا تکیہ کیا تہا اوسوقت وفات سی پہلے مجہسی فرمایا کہ اے علی کیا نہین سنا ہے تونے کہ خدا نے فرمایا ہی الا الذین آمنوا و عملوا
الصالحت اولئک ہم خیر البریہ وہ لوگ شیعہ تیرے ہین اور وعدہ گاہ میرا اور وعدہ گاہ تمہارا حوض کوثر ہوگا جسوقت کہ اولین و آخرین سب امتین واسطے حساب کے جمع ہون بلاے جاؤگے تم
اور منہ تمہارے سفید ہونگے اور اعضا تمہارے نورانی اور روشن ہونگے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ آیہ اولئک ہم خیر البریۃ کو علی کے اور اوسکی اہلبیت کے شان مین خدا نی نازل کیا ہے
اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیا مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسولخدا نے علی سے فرمایا کہ اے علی تو اور شیعہ تیرے بیچ بہشت
کے ہونگے اور آئینگے وہ قیامت کے روز اسطرح سی کہ خدا اونسی راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہونگے

سورة الزلزال یہہ سورہ مدنی ہے اور بعض کہتے ہین کہ مکی ہے اور آیتین اسمین آٹہہ ہین

سورة الزلزال

اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آزردہ مت ہو تو اذا زلزلت پڑہنے سی کہ جو کوئی اوسکو نوافل مین پڑہے خداتعالے اوسکو زلزلہ مین گرفتار نکریگا اور
صاعقہ و آفت اوسکو نہ پہونچیگی اور جسوقت کہ مرتا ہے تو اوسکو بہشت مین جانیکا حکم ہو اور جسوقت بہشت مین داخل ہو تو خداتعالے اوسکو خطاب کرے کہ سیاح کیا تو نے واسطے میرے اپنی
پس تو اسمین جس جگہہ چاہے تو اور جسمقام کی آرزو کرے کہ تجہکو کسیطرح ممانعت نہین ہے اور نہ کوئی تجہکو مانع ہے دفع کرسکتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ
جسوقت ہلائی جاے زمین زِلْزَالَهَا ہلانا اوسکا جو کہ مقرر ہے پہلے صور مین یا دوسرے صور مین وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور نکالے زمین بوجہہ اپنے کو کہ وہ بدن مردونکی ہین اور خزانے
زمین مین گڑے ہوے یعنے زمین ان سب کو باہر نکالکر ڈالدے اور نکلنا مردونکا تو واسطے حساب کے ہوگا اور نکالنا خزانونکا ہو واسطے ہوگا کہ گنہگار آدمی جنہون نے کہ ان کو فراہم
کیا تہا اونکو دیکہکر حسرت اور افسوس کرین کہ اسکے سبب سے خدا کی ہمنے نافرمانی کی تہی اور ایک اسواسطے بہی زمین سے خزانے نکالے جائینگے کہ جن لوگونکے اونمین سے حق خدا
نہین دیا ہے اون مالونسے اونکی پیشانیون اور پہلو پر داغ دیے جائینگے وَقَالَ الْاِنْسَانُ اور کہے آدمی اوسوقت یعنی کافر جو کہ قیامت کا دنیا مین انکار کرتا تہا
اور بعض کہتے ہین کہ ہر آدمی زمین کو زلزلہ مین دیکہکر کہیگا کہ مَا لَهَا کیا ہے واسطے زمین کے کہ زلزلہ مین ہی اور جو چیزین کہ اوسمین پوشیدہ تہین سبکو باہر ڈالدیا
اوسنے يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اوسروز بات کہے وہ زمین بسبب گویا کرنے خدا کے اور بیان کرے اَخْبَارَهَا خبرین اپنی کو کہ اسپر نیکی اور بدی پوشیدہ ہو چیزونکی باہر ڈالنے کا
کیا ہے اور یا یہہ کہ خبر دیوے بندونکے اعمال نیک و بد سی جو کچہہ کہ اوسپر کیے ہین اور یہی حدیث مین آیا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہی کہ پیغمبر امیر المومنین
علیہ السلام کے روبرو پڑہا گیا فرمایا کہ مین ہون وہ کہ مین جسسے باتین کریگی اور تمیم بن حاتم کہتا ہے کہ ہم امیر المومنین کے ہمراہ تہے جسوقت کہ بصرہ کو روانہ ہوے
اور وقت اوترنیکے زمین کو زلزلہ ہوا حضرت علی نے اوسپر ہاتہہ اپنا مارا اور زمین کو کہا کہ کیا ہوا ہے تجہکو اور پہر ہماری طرف منہ کرکے فرمایا کہ اگر یہہ زلزلہ ہوتا جسکا خدا
تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین ذکر کیا ہے تو البتہ جواب دیوے مجہکو زمین اور لیکن یہہ وہ زلزلہ نہین ہے اور حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے روایت ہی کہ
ابوبکر کے زمانہ مین زمین کو زلزلہ ہوا اور آدمی ترسان و ہراسان ابوبکر و عمر کے پاس آئے اونکو دیکہا کہ وہ بہی خوفزدہ ہو کر علی کیطرف جاتے ہین سب آدمی اونکے

پیچھے ہونے بیاتک کہ علی کے دروازہ پر پہونچی اور حضرت علی بے پروائی کرکے اوس امر سے باہر نکلی اور شہر سے باہر نکلے اور سب آدمی اونکے پیچھے ہولئے اور علی ایک ٹیلہ جا کر چڑہا اور اوسپر بیٹھ گئے اور سب آدمی
حضرت کے گرد بیٹھ گئے اور وہ سب شہر کی دیوارون کیطرف دیکھتی تہی کہ جنبش کرتی تہی آتے اور جاتے ہیں حضرت علی نے فرمایا کہ گویا تمکو سوال ہین دل الا ماس ہے کہ دیکھتے ہو لوگون نے کہا کہ کیونکر سوال ہین ڈالی ہمکو
ہمنے مثل اسکی کبھی نہیں دیکھا ہے پس دونو لبونکو اپنے حضرت علی نے جنبش دی اور اپنا ہاتہ زمین پر مارا اور کہا کہ کیا ہوا ہے تجھکو ٹھہر جا پس ٹھہر گئے وہ خدا تعالے کے حکم سے لوگون نے نہایت تعجب کیا اور اوس سے پہلے امر سے
بہی زیادہ تعجب کیا حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے میرے اس فعل سے تعجب کیا ہے لوگون نے کہا کہ ہان فرمایا کہ مین وہ مرد ہون کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے اذا زلزلت الارض زلزالہا واخرجت الارض اثقالہا وقال
الانسان مالہا سو واسطے کہ وہ آدمی کہ جو زمین کو کہیگا کہ کیا ہوا ہے تجھکو اور سعہ زبانت کرگی زمین اور خبر دیگی جسکو وہ مین ہون خلاصہ یہہ ہے کہ بات کریگی زمین بِاَنَّ رَبَّكَ بسبب اسکی کہ تحقیق
پروردگار تیرا اَوْحٰی لَهَا وحی کریگا واسطے اوسکے اور فرمایگا کہ خبر دے تو بندون کے اعمال کی جو کچھہ کہ تجھپر اونہون نے کئے ہین اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ محافظت
کرو تم اپنے وضو کی اور وضو سے رہو اور بہتر عمل اپنے کی محافظت کرو کہ وہ نماز ہے اور اپنے تئین بچاؤ تم زمین سے کہ وہ تمہارے رہنے کی جگہہ ہے اور کوئی شخص اوسپر عمل نیک یا بد نکرے مگر کہ وہ
خبر دینے والی ہے اوس عمل کی قیامت کے روز یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اوس روز پہرآئینگے آدمی اپنی قبرون سے میدان حشر مین حساب کے واسطے اَشْتَاتًا بکہرے اور پراگندہ ہو کر
طرح طرح کے احوال سے کہ کوئی تو نورانی اور امن مین ہوگا اور کوئی سیاہ رو اور خوف مین ہوگا پس وہ وہان لائے جائینگے لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تاکہ دکہلائے جائین وہ اعمال اپنے جو کہ اونکے اعمال کے
نامون مین لکہے ہین اور پاوینگے جزا اونکے اعمال کی دکہلانیکا غرض یہہ کہ جو کچھہ دنیا مین کیا ہے نیک اور بد یا چہوٹا اور بڑا سب کہلایا جائیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ پس جو شخص کہ عمل
کرے مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کے خَیْرًا نیکی کو یَّرَهٗ دیکہیگا اوسکی جزا کو وَمَنْ یَّعْمَلْ اور جو کوئی عمل کرے مِثْقَالَ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کی شَرًّا بدی کو تو یَّرَهٗ
دیکہیگا اوسکی جزا کو اگر مغفرت خدا اوسکے شامل حال نہوئی اور کہتے ہین کہ دو آدمی تہے ایک تو اونمین سے سائل کو لقمہ اور ٹکڑا روٹی کا کچھہ نہین دیتا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ تہوڑا ہے
اسکو کیا دینا چاہئے بلکہ بہت سی خیرات کرنی چاہئے اور ایک شخص سے کہ گناہ بہت حقیر جانتا تہا اور کہتا تہا کہ اسپر کیا عذاب ہوگا بلکہ بڑے بڑے گناہون سے عذاب ہوگا حقتعالے نے اون
دونو کے مقدمہ مین اس آیت کو نازل کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کوئی مومن اور کافر نہو کہ دنیا مین خیر یا شر نکرے مگر کہ خدا تعالے قیامت کے روز اوسکے عمل کو اوسکو دکہلائیگا لیکن
گناہون کو مومن کے بخشدیگا اور نیکیون کی اوسکو جزا دیگا اور کافر کی نیکیون کو رد کریگا اور اوسکے گناہون پر اوسکو عذاب کریگا اور بعضی کہتے ہین کہ معنے اس آیت کے یہہ ہین کہ جو کوئی دنیا مین برابر ذرہ
کے نیکی کرے اور وہ کافر ہو تو اوسکی جزا پائیگا دنیا مین اپنے نفس مین اور مال مین اور اولاد مین تاکہ دنیا سے جائے تو کوئی چیز اوسکے واسطے نہو اور اگر برابر ذرہ کی بدی کرے اور وہ مومن ہو تو وہ
دنیا مین اوسکا عذاب چکہے کہ کوئی حادثہ اوسپر اور اوسکے مال اور اولاد پر ہو تاکہ وہ دنیا سے جائے تو کوئی بدی اوسکی ذمہ نہو

سورۃ العادیات

سورۃ العادیات

یہہ سورہ مدنی ہے اور بعضی کہتے ہین
مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ العادیات کو ہمیشہ پڑہے خدا تعالے اوسکو قیامت کے روز امیر المومنین علیہ السلام کے ہمراہ اوٹہاوے اور اونکے رفیقون
مین سے وہ ہووے اور اونکے ہمراہ بہشت مین رہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک جماعت عربون کی بنی سلیم مین سے مدینہ کے اطراف مین جمع ہوئی اور
غرض اونکی جمع ہونے سے یہہ تہی کہ مسلمانون پر شبخون ماریں اور رسول خدا کے اصحاب کو گرفتار کرین اور حضرت کو آزار دیں اور ایذا پہونچائین جسوقت رسول خدا صلعم کو خبر ہوئی تو حضرت نے علم اسلام کا ابوبکر کو دیا اور
مسلمانون کا ابوبکر کے ہمراہ کرکے اودہر کو روانہ کیا اور اونسے لڑینگا ابوبکر کو حکم دیا جسوقت ابوبکر اونکے قریب پہونچا تو وہ مسلمانون کے آنے پر مطلع ہوئے اور لڑنے پر طیار ہوئے اور بہت جلدی کرکے مسلمانون کے
لشکر پر پہونچے اور لڑنا شروع کیا ابوبکر اونسے خوف کرکے بہاگ گئے اور اونکے بہاگنے کی جہت سے مسلمان بہت قتل ہوئے اور ابوبکر جو بہاگ کر چلے آئے تو دوسرے روز رسول خدا نے علم اسلام عمر کو دیا اور صحابہ کی
جماعت اونکے ہمراہ کرکے اودہر کو روانہ کیا جسوقت اونسے مقابلہ ہوا تو وہ بہی بہاگ کر چلا آئے رسول خدا کو بہت رنج ہوا عمرو عاص نے کہا کہ یا رسول خدا مجھکو روانہ کرو کہ مین مکر اور فریب کرنا خوب
جانتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ حیلہ اور فریب سے اونکو شکست دون حضرت نے اوسکے کہنے کو پسند کیا اور ایک جماعت کو اوسکے ہمراہ کرکے روانہ کیا اور وہ وہان پہونچا اور لڑائی شروع ہوئی بعد
عمرو عاص کو شکست حاصل ہوئی اور بہت مسلمان مارے گئے اور عمرو عاص بہاگا رسول خدا صلعم کو خبر ہوئی تو بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ علی بن ابیطالب کو لاؤ حضرت علی حاضر ہوئے تو علم اپنا
اونکے سپرد کیا اور فرمایا کہ اے علی وادی رملہ کو روانہ ہو اور ابوبکر اور عمر خطاب اور عمرو عاص اور ایک جماعت اصحاب کو حضرت علی کے ہمراہ کیا اور جسوقت امیر المومنین روانہ ہوئے تو مسجد
احزاب تک رسول خدا اونکے ہمراہ پہونچانیکو گئے اور حق مین علی کے دعا کرکے واپس چلے آئے اور کیفیت حضرت علی کے چلنے کی یہہ تہی کہ رات کو چلتے تہے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تہے اور مقام کرتے
تہے تاکہ کسیکو خبر نہو پس اسطرح سے پانچ منزلین اوس وادی کے اطراف مین پہونچا یا اور عمرو عاص نے دیکہا کہ اسوقت علی فتح پائیگا اور اونپر غالب آئیگا یہہ دیکہکر اوسکو بہت حسد ہوا اور ابوبکر
سے جاکر کہا کہ علی سے جاکر کہہ کہ اس وادی مین شیر اور بہیڑیے بہت ہین اور ہم اونکے شر سے بیخوف نہین ہین احتیاط اسمین ہے کہ ہم اس وادی سے باہر ہو جائین اور وہان
اون پر حملہ کرین کہ اس صورت مین علی اور اوسکے ہمراہی مغلوب ہو جائین اور علی کو ہمپر کوئی فضیلت اور زیادتی نہو ابوبکر نے علی سے کہا تو حضرت علی نے ابوبکر کے کہنے کیطرف توجہ نکی
عمرو عاص نے عمر خطاب سے کہا کہ تو علی سے کہہ عمر نے حضرت علی سے کہا تو اوسکی بات کو بہی نہ مانا اور کچھہ توجہ نکی اور جو کچھہ اپنی رائے مین آیا وہ کیا اور صبح کو وقت

اپنی فوج میں اوس جماعت کے نزدیک پہونچایا اور علی نے تکبیر کہی اور ناگہانی اونپر دوڑی اور لڑنا شروع کیا اور خدا تعالی کی تائید سے اونپر غالب آئے اور بعضے آدمیون کو اونکے قتل کیا اور بعضون کو قید کیا اور زنجیرون میں جکڑ کر اونکو لائے اور اسیواسطے اس غزوہ کو غزوہ ذات السلاسل کہتے ہیں کہ کفار کو زنجیرون میں باندھکر لائے تہے اور سلاسل زنجیرونکو کہتے ہیں اور مال اور اسباب اونکا بہت سا لوٹکر لائے اور جسوقت مدینہ کے قریب پہونچے تو رسول خدا پیشوائی کو تشریف لائے اور امیر المومنین کی نظر رسول خدا پر پڑی تو سواری سے نیچے اوترپڑے اور رکاب کو حضرت کی بوسہ دیا اور رسول خدا نے علی کے حق میں دعا کی اور علی کی بہت تعریف کی اور نہایت خوش ہوکر فرمایا کہ ای علی اگر مجھکو اندیشہ امت کی گمراہی کا نہوتا اور شریعت کے طریقہ سے اونکے پہرجانیکا خوف نہوتا تا کہ تیری محبت میں وہ مبالغہ کرین اور جو کچہہ عیسی کے حق میں اوسکی امت نہکر گمراہ ہوگئی ایسے ہی تیرے حق میں یہہ بہی کہنے لگین اور گمراہ ہوجائین اس حق میں نہین کہتا ہون تیرے حق آج وہ کہتا ہین کہ میری امت کا کوئی آدمی تجہپر گذرتا مگر وہ تیرے قدمون کے نیچے کی خاک کو اوٹہاتا اور اوس سے شفا طلب کرتا ای علی اپنی سواری پر سوار ہو کہ خدا اور رسول خدا دونو تجہسے راضی ہین اور جسوقت شام لوٹا اون لوگون پر غالب ہوئی تو ہنوز خبر فتح کی مدینہ میں نہ پہونچی تہی کہ جبرئیل امین خدا کیطرف سے یہہ سورہ لائے اور رسول خدا کو اس فتح کی خوشخبری دی اور علی کے لشکر کے گہوڑون کی خدا تعالی نے قسم کہائی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالْعَادِيَاتِ قسم ہے گہوڑون دوڑنیوالون غازیون کی کہ وقت دوڑنے کے ہانپتے ہین ضَبْحًا ہانپنا فرفر کرکے اور ضبحا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی تضبح صبحا ہے یعنے ہانپتے ہین ہانپنا فَالْمُورِيَاتِ پس قسم ہے گہوڑون آگ نکالنیوالونکی تہر سے سمون کو تہرپر مارکر وقت چلنے کے دوڑکر قَدْحًا آگ نکالنا اور اسکا اعراب بہی مثل ضبحا کے ہے فَالْمُغِيرَاتِ پس قسم ہے گہوڑون غارت کرنیوالون کی دشمنان خدا کو صُبْحًا صبح کو اور مراد اس سے سوار گہوڑون کے ہین کہ غارت کرنیوالی مال اور اسباب دشمنان دین کے ہین فَأَثَرْنَ بِهِ پس اوٹہایا اون گہوڑون نے وقت دوڑنیکے بیچ اوس صبح کے نَقْعًا غبار کو فَوَسَطْنَ بِهِ پس درمیان میں آئے بیچ اوس صبح کے جَمْعًا ایک جماعت کو دشمنون میں سے اور ضمیر به کی دونو جگہہ مکان غارت کیطرف بہی پہر سکتی ہے اور عادیات میں جو عدو ہے دوڑنیکے معنے میں اوسکی طرف بہی پہر سکتی ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ إِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق آدمی یعنے کافر لِرَبِّهِ واسطے پروردگار اپنے کے لَكَنُودٌ البتہ ناشکر ہے اور انکار کرنیوالا خدا کی نعمت کا اور بعضے کہتے ہین کہ کنود نافرمان کو کہتے ہین اور بعضے بخیل کو کہتے ہین اور بعضے حریص کو کہتے ہین اور بعضے ہلوع کو کہتے ہین اور ہلوع وہ ہے کہ جو تہوڑے کی ناشکری کرے اور بہت کا شکر کرے اور بعضے قلیل الخیر کو کہتے ہین اور ابوامامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کنود وہ شخص ہے کہ تنہا کہائے اور بخشش کو منع کرے اور غلام کو مارے وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ اور تحقیق کہ وہ ناشکر آدمی اوپر اوس ناشکری کے لَشَهِيدٌ البتہ گواہ ہے واسطے ظاہر ہونے اثر اوس ناشکری کے اور یا یہہ تحقیق کہ وہ خدا اوسکی ناشکری پر گواہ ہے وَإِنَّهُ اور تحقیق کہ وہ آدمی لِحُبِّ الْخَيْرِ واسطے دوستی مال کے لَشَدِيدٌ البتہ سخت ہے کہ اوسکے خرچ کرنےمین بخل کرتا ہی اور حقوق خدا کے اوسمین سے نہین دیتا ہے اور عرب بخیل کو شدید بہی کہتے ہین اور فاحش بہی کہتے ہین اور مال کو خیر کہتے ہین أَفَلَا يَعْلَمُ کیا پس نہین جانتا ہے وہ آدمی إِذَا بُعْثِرَ جسوقت کہ اوٹہایا جائے زندہ کرکے مَا فِي الْقُبُورِ جو کچہہ کہ بیچ قبرون کے ہے یعنے مردے زندہ کئے جائین وَحُصِّلَ اور حاصل اور جمع کیا جائے اعمال کے نامون میں یعنے ظاہر کرے اوسمین مَا فِي الصُّدُورِ جو کچہہ کہ بیچ سینون کے ہے خیر یا شر اور خیر کو شر سے جدا کرے یعنے جو کچہہ کہ سینون میں ہے اعتقاد حق یا باطل اور یا خلوص سب کو ظاہر کرے اور موافق اوسکے جزا دیوے اور جواب اذا کا محذوف ہے اور وہ یجازی اللہ ایاہم ہے یعنی جزا دیگا خدا اونکو إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ تحقیق کہ پروردگار اونکا ساتہہ اونکے یعنے ساتہہ فعلون اور قولون اونکی دلونکی باتون کے يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ اوس روز البتہ خبردار ہے اور جو کچہہ اونہون نے کیا ہے اوسکو جانتا ہے موافق عمل کے اونکو جزا دیگا سورة القارعة یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین گیارہ آیتین ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو تلاوت کرے وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے اور دوزخ کے عذاب سے خدا تعالی اوسکو محفوظ رکہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الْقَارِعَةُ ٹہونکنے والی یعنی قیامت مَا الْقَارِعَةُ کیا ہے ٹہونکنے والی وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے جتایا تجہکو اور کیا جانے تو کہ مَا الْقَارِعَةُ کیا ہے وہ ٹہونکنی والی کہ وہ قیامت ہے اور وہ ہول اور دہشت کے سبب سے کانون کو ٹہونکیگی يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ جسدن کہ ہوینگے آدمی اوس روز کی سختی سے كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ مانند پتنگون بکہرے ہوئے ناتوانی اور حیرانی اور بیقراری سے اور ایک دوسرے کے اوپر گرینگا کثرت کی جہت سے وَتَكُونُ الْجِبَالُ اور ہوینگے پہاڑ اوس روز کی ہیبت سے كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ مانند پشم رنگارنگ دہنی ہوئیکی بسبب متفرق ہونے اجزا اور ریزہ ریزہ ہونے اونکے کی اور رنگارنگ اسواسطے فرمایا ہے کہ پہاڑ رنگ برنگ ہوتے ہین اور اب تفصیل آدمیون کی فرماتا ہے کہ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ پس لیکن وہ شخص کہ بہاری اور گران ہون یعنے غالب اور زیادہ ہون وزن عمال اوسکے یا ترازوئین اعمال اوسکے کی فَهُوَ فِي عِيشَةٍ پس وہ بیچ زندگانی رَاضِيَةٍ پسندیدہ کے ہوگا کہ اوس روز کی ہول اوسکو کچہہ نہوگی اور جگہہ اوسکی بہشت میں ہوگی اور راضیہ مرضیہ کے معنے میں ہے یعنی بیچ زندگانی پسندیدگی کے کہ صاحب اوس زندگانی کا اوس سے راضی ہوگا وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ اور لیکن وہ شخص کہ سبک اور ہلکی ہون مَوَازِينُهُ وزن اعمال اوسکے یا ترازوئین فعلون اوسکے کی کہ نیکیان اوسکی کچہہ نہون اور یا یہہ کہ تہوڑی ہون اور بدیان اوسکی زیادہ ہون فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ پس جگہہ رہنے اوسکی ہاویہ ہے کہ وہ سب سے نیچے کا طبقہ دوزخ کا ہے اور رہنے کی جگہہ کو ام اسواسطے

سورۃ القارعۃ ع ۹ ۱

فرمایا ہے کہ مان بچہ کے رہنی کی جگہہ ہوتی ہے ایسے ہی ہاویہ اوسکے رہنی کی جگہہ ہوگی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ اور کس چیز نے جتایا تجہکو کہ ماھیہ کیا ہے وہ ہاویہ یعنی اوسکے عذابون کو تو کیا جانے کہ کس کس
قسم عذاب ہین اور ہاویہ مین وقفی ہے اور اب اوس ہاویہ کی تفصیل بیان کرتا ہے کہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہے گرم ہونیوالی کہ سوزش اوسکی نہایت سخت ہے اور کہتے ہین کہ طبقہ ہاویہ کا نہایت
عمیق اور گہرا ہے کہ جسوقت دوزخی کو اوسمین ڈالینگے تو ستر خریف تک اوسکی تہ مین نہ پہونچیگا اور اعمال کے وزن ہونیکی تحقیق پہلے اس سے گذر گئی ہے سورۃ التکاثر یہہ سورہ
مدنی ہے و بعضی مکی بہی کہتے ہین اور اسمین آٹہہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ الہٰکم التکاثر کو فرض نماز مین پڑہے ثواب سو شہیدونکا اوسکے واسطے
لکہین اور اگر نماز سنت مین پڑہی تو ثواب پچاس شہیدون کا اوسکے واسطے لکہین اور چالیس صف ملائکہ کی نماز فریضہ مین اوسکے ہمراہ نماز پڑہین اور دوسری روایت مین حضرت صادق نے فرمایا ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو وقت خواب کے پڑہے فتنہ سے محفوظ رہے اور ابو امامہ نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اس سورہ کے پڑہنے والے کو
بیحساب بہشت مین لیجائینگے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی دو رکعت نماز ہدیہ میت پڑہے اور اول رکعت مین الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑہے اور دو بار قل ہو اللہ احد
پڑہے اور دوسری رکعت مین الحمد کے بعد دس مرتبہ الہٰکم التکاثر پڑہے اور بعد سلام کے کہے کہ اللہم صل علی محمد و آل محمد وابعث ثوابہا تین الرکعتین الی قبر فلان بن فلان اور فلان کی جگہہ
نام اوس میت کا اور اوسکے باپ کا لیوے تو خدا تعالےٰ ہزار فرشتے اوسکی قبر پر بہیجے کہ یہہ نماز واسطے جسکی پڑہی ہے اور ہر فرشتہ کے ہمراہ پوشاک ہو اور قیامت تک اوسکی قبر کو فراخ کرین اور بشمار اوس جنسکی کہ
جب تک قیامت آتا ہے اوس نماز کی پڑہنی والی کیواسطے حسنات اور نیکیان لکہین اور ہزار درجے اوسکی بلند کرین بہشت عنبر سرشت مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتے ہین کہ بنی عبد مناف بن قصی اور
سہم بن عمرو اسمین فخر و ناز کرتے تہے اپنے آدمیون کی کثرت سے اور ہر ایک ان دونو قبیلو مین کہتا تہا کہ ہمارے قبیلہ کے آدمی زیادہ ہین اور اشراف اور سادات درمیان ہمارے بہت ہین جسوقت
آدمیون کے شمار کیے تو بنی عبد مناف قبیلہ کے آدمی زیادہ شمار مین آئے بنی سہم نے کہا کہ ہمارے بہت آدمی زمانہ جاہلیت مین مرگئے ہین زندہ اور مردہ کو دونو کو شمار کرنا چاہیے جسوقت
دونو کو شمار کیا اور ہر ایک مردہ کی قبر کو جاکر گنا تو بنی سہم شمار مین زیادہ ہوئے حقتعالی نے اس سورہ کو نازل کیا اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی کہ اور غفلت مین ڈالا تمکو بہت ہونے نے آدمیون
قبیلہ کے نے اور اوسپر فخر کرنے نے طاعت خدا سے اور ذکر آخرت سے حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہانتک ملاقات کی تمنے قبرون کو کہ قبرون کے پاس جاکر ہر ایک مردہ کی قبر کو تمنے شمار کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ یہودیون نے کہا تہا کہ ہم فلانے قبیلہ سے زیادہ ہین اور فلانا قبیلہ فلانے قبیلہ سے زیادہ ہے اور ہمیشہ ایسا ہی کہا کرتے تہے یہانتک کہ حالت کفر اور گمراہی مین مرگئے حق تعالی
نے اس سورہ کو اونکے حق مین نازل کیا اور فرمایا کہ مشغول ہوئے تم آدمیون کی کثرت اور بہت ہونیکی ذکر مین یہانتک کہ مرگئے اور قبرون سے ملاقات کی کہ اونمین تم دفن ہوئے اور
بعضے کہتے ہین کہ ایک جماعت انصار کی کثرت مال اور اولاد پر فخر کرتے تہے خدا تعالی نے اس سورہ مین اونکی طرف خطاب کیا اور فرمایا کہ کثرت مال اور اولاد مین مشغول ہوئے
اور اس شغل نے تمکو ذکر خدا سے اور یاد آخرت سے غافل کیا اور بہلا دیا یہانتک کہ مرکر قبرون مین تم پہونچے جسوقت کہ طلب دنیا مین اپنی عمرون کو تم برباد کرنیوالے تہے اور اب خدا تعالی اونکو
خبر کرتا ہے اور اوس امر سے منع کرتا ہے کہ كَلَّا نہین نہین یعنے ایسا نہین ہے کہ ہمت عاقل کی دنیای ناپائدار پر مصروف ہو اور آخرت کو جو کہ ہمیشہ ہے ترک کرے اور یا یہہ کہ حقا کہ سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ قریب ہے کہ جانوگے تم اپنی عقل کی خطا کو اور کثرت مال اور اولاد کے فخر کو جسوقت کہ ہولون اور دہشتون کی چیزون کو دیکہوگے وقت مرنیکے اور یہہ کلام خدا کا واسطے ڈرانے
کے ہے تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہون اور پہر واسطے تاکید کے فرماتا ہے ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پہر نہین نہین یعنے باز آؤ تم اور یا حقا کہ قریب ہے کہ جانوگے تم کثرت مال اور اولاد فخر کی
خرابی کو اور تباہی کو وقت مرنیکے یا آخرت مین کہ کیسی کیسی ذلتین اور رسوائیان ہین اور عذاب کا دیکہنا اول تو وقت مرنیکے ہے اور پہر قبر مین اور پہر قیامت کے روز اور واسطے
مبالغہ کے پہر فرماتا ہے کہ كَلَّا نہ ایسا ہے کہ اپنے زندہ اور مردہ آدمیون پر اور اس مال فانی پر فخر کرو لَوْ تَعْلَمُوْنَ اگر جانو تم کہ کیا کیا ہولین اور سختیان پیش ہین عِلْمَ
الْيَقِيْنِ جاننا یقین کا جیسیکہ آنکہہ سے دیکہتے ہین یعنی اگر تم بیقین جانو تو اوس فخر کرنے مال اور اولاد کے باز رہو لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ البتہ دیکہوگے تم دوزخ کو حالت نزع مین
یا جسوقت کہ میدان حشر مین آؤگے تم اور دور سے اوسکو دیکہا کروگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پہر دیکہوگے تم دوزخ کو عَيْنَ الْيَقِيْنِ دیکہنا یقین کا یا وہ دیکہنا کہ بعینہ یقین ہو یعنے
دیکہنا آنکہہ سے جسوقت کہ اوسمین داخل ہوگے تم کہ دیکہنے سے جیسا کہ یقین کامل ہوتا ہے ایسا کسی دوسری وجہ سے نہین ہوتا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ پہر البتہ سوال کیے جاؤگے تم يَوْمَئِذٍ
اوس روز عَنِ النَّعِيْمِ نعمتون سے کہ اونمین مشغول رہے ہو اور خدا کی پرستش سے غافل ہوئے ہو نعمتون مین مشغول ہونیکی سبب سے اور یہہ مراد اوس شخص کیطرف خطاب
ہے کہ جو دنیا مین ایسا مشغول ہوا ہو کہ دین سے باز رہا ہو اور نعمت سے مراد وہ ہی چیز ہے کہ جو آخرت سے باز رکہی اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ ہر نعمت سے جو کہ خدا نے دی ہے سوال
کیا جائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ نعیم سے کہانا اور پینا ہے اوس سے سوال کیا جائیگا اور بعضی کہتے ہین کہ نعیم سے مراد صحت اور فراغت ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد امن
اور صحت نفس ہے اور منقول ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ تین چیزون سے سوال ہوگا کپڑا کہ اوس سے اپنی ستر کو پوشیدہ کرے اور روٹی وغیرہ کہ جس سے اپنی بہوک کو دفع کرے اور گہر کہ اوسکے سبب سے بچین
گرمی اور سردی سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کچہہ جہاد اور حج مین خرچ کرے اوس سے بہی سوال ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کہانی پر خدا کا نام لیا جاتا ہے

سورۃ التکاثر

بہی سوال ہوگا اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ سوال کیا جائیگا اس امت سے رسول اللہ کی نعمت سے اور بعد اونکے اہلبیت کی نعمت سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام
سے روایت ہے کہ ایک عالم فقیہہ نے بیان کیا کہ مراد اس نعیم سے دنیا مین آب سرد ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اسکی تفسیر ایسی ہی کرتے ہو اور قسم قسم کی تفسیر اسکی کرتے ہو کوئی تم مین سے کہتا ہی کہ وہ آب سرد ہے اور
کوئی کہتا ہے کہ وہ طعام لذیذ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ وہ سونا ہے اور تحقیق کہ حدیث کی ہے میرے باپ نے اپنے باپ صادق علیہ السلام سے اور یہی قول تمہارا اونکی روبرو مذکور ہوتا تہے وَلَتُسْئَلُنَّ
یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ کی تفسیر مین پس غصہ مین ہوئے وہ اور فرمایا کہ خدا تعالے نہین سوال کرتا ہے اوس چیز سے کہ جو اپنے فضل و کرم سے عطا کی ہے بندون کو اور احسان اپنا اونکو نہین جتلاتا ہے
اور احسان اپنا رکہنا انعام کرکے مخلوقات کی نزدیک برا ہے پس خالق کیطرف احسان جتلانا کیونکر منسوب کیا جاتا ہے جس سے کہ مخلوق اوسکی راضی نہین ہے مراد لیکن نعیم دوستی ہم اہلبیت
کی ہے بعد توحید اور نبوت کے خدا تعالے ہماری دوستی سے سوال کریگا اور دمیری شافعی نے حیوۃ الحیوان مین لکہا ہے کہ ابوحنیفہ کہتا ہے کہ مین منی مین موی سر منڈوانیکے واسطے ایک
حجام کے پاس گیا اوسنے کہا کہ سر کے جانب دست کو میرے نزدیک کر اور قبلہ کیطرف منہ اپنا کر اور بسم اللہ کہہ تین چیزین مینے اوس سے سیکہین کہ پہلے اس سے نہین جانتا تہا مین اور مینے اوس سے
پوچہا کہ تو کسکا غلام ہے غلام ہے یا آزاد ہے کہا کہ مین امام جعفر صادق کا غلام ہون پس مین دروازہ پر جعفر صادق کے گیا اور اونکے پاس جانیکی اجازت چاہی مجہکو اونہون نے اجازت
ندی اور کوفہ کی ایک قوم نے اذن اندر جانیکا طلب کیا تو اونکو اوس حضرت نے اذن دیدیا مین بہی اونکی ہمراہ اندر چلا گیا اور اونکے پاس جا بیٹہا اور مینے اونکی خدمت مین عرض
کی کہ اے فرزند رسول خدا اگر آپ کوفہ کیطرف کسیکو روانہ کرکے منع کر بہیجتے تو خوب تہا وہان کے آدمی اصحاب محمد صلعم کو برا کہتے ہین اور مین ایک ہزار آدمیون سے زیادہ کو چہوڑ کر
آیا ہون کہ وہ صحابہ کو برا کہتے ہین اونہون نے فرمایا کہ وہ میرے کہنے کو نہ مانینگے مینے کہا کہ وہ کون ہے کہ جو تیرے کہنے کو نہ ملنے اور حال یہہ ہے کہ تو فرزند رسول خدا ہے فرمایا کہ ایک تو تو ہی کہ مینے
مجہکو گہر تک آنیکی اجازت نہین دی تہی اور تو بے اجازت میرے گہر مین چلا آیا اور مینے سنا ہے کہ تو قیاس کرتا ہے ابوحنیفہ کہتا ہے کہ مینے اقرار کیا کہ ہان مین قیاس کرتا ہون
مسئلون مین فرمایا کہ وائے تجہپر اے نعمان پہلے جسنے کہ قیاس کیا تہا وہ ابلیس تہا جس وقت کہ خدا نے اوسکو سجدہ آدم علیہ السلام کے واسطے فرمایا تہا اور اوسنے سجدہ سے انکار کیا اور کہا کہ
خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ اور فرمایا کہ اے نعمان کونسی چیز ان دو چیزون مین سے زیادہ بزرگ ہے قتل یا زنا ابوحنیفہ نے کہا کہ قتل امام نے فرمایا کہ کس واسطے قتل مین
دو گواہ ہین اور زنا مین چہار گواہ کیا تیرے قیاس مین یہہ ہو سکتا ہے ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین پہر فرمایا کہ کون زیادہ بزرگ ہے نماز یا روزہ ابوحنیفہ نے کہا کہ نماز امام نے فرمایا کہ
کسواسطے حقتعالے نے واجب کی قضا روزہ ماہ رمضان کی حائض پر اور نماز کی قضا واجب کی کیا یہہ معنی تیرے قیاس مین آئی ہین ابوحنیفہ کہتا ہی کہ مینے کہا کہ نہین پہر فرمایا کہ کون
زیادہ ضعیف ہے مرد یا عورت ابوحنیفہ نے کہا کہ عورت فرمایا امام نے پس کسواسطے حقتعالے نے میراث مین مرد کیواسطے دو حصہ مقرر کئے اور عورت کیواسطے ایک حصہ کیا یہہ بات تیرے قیاس
مین آتی ہے ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین پہر امام نے فرمایا کہ کسواسطے خدا تعالے نے چور کے ہاتہہ کاٹنے پر ایک درہم واجب کیا ہے اور بے گناہ کے ہاتہہ کاٹنے پر پانچ ہزار درہم کیا یہہ
امر تیرے قیاس مین گزرتا ہے ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین پہر فرمایا کہ مجہکو خبر پہونچی ہے کہ تو تفسیر کرتا ہے لفظ نعیم کی آیہ وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ مین یہہ کہ مراد
نعیم سے آب سرد ہے روز گرم مین اور طعام لذیذ ابوحنیفہ نے کہا کہ ہان امام نے فرمایا کہ اگر کوئی تجہکو بلائے اور کہانا مزہ دار پاکیزہ کہلائے اور آب سرد پلائے اور بعد اوسکی
تجہپر اپنا احسان کرے اوس وقت تو اوسکو کیا جانیگا ابوحنیفہ نے کہا کہ مین اوسکو بخیل جانونگا امام نے فرمایا کہ کیا خدا تعالے بخل کرتا ہی بندون سے ابوحنیفہ کہتا ہی کہ مینے
پوچہا کہ پہر کیا مراد ہے نعیم سے فرمایا کہ دوستی ہم اہلبیت کی کہ اوس سے سوال کریگا خدا تعالی قیامت کے روز

سورۃ العصر

سورۃ العصر

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین
تین آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی والعصر کو نوافل مین پڑہے حقتعالی قیامت کے دن اوسکے منہ کو نورانی کریگا اور دانتون کو
اوسکے خندان کریگا اور آنکہون کو اوسکے روشن اور خنک کریگا اور اسیطرح سے اوسکو بہشت مین لیجائینگے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانہ
رسول خدا صلعم کی یا قسم ہے نماز عصر کی یا قسم ہے خدا نے عصر کی اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ تحقیق کہ آدمی البتہ بیچ خسارہ کے ہے بسبب صرف کرنے
عمر کے دنیائے ناپائدار مین اور کوشش کرنے مطلبون بے اعتبار مین اور آخرت کا ذخیرہ کہ وہ طاعت اور عبادت خدا کی ہے اوسکے جمع کرنے مین کوتاہی اور قصور کرتا ہی
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک کہ وہ آخرت کا ذخیرہ جمع کرتے ہین اور اپنی عمرون کو خدا کی رضامندی
مین صرف کرتے ہین جو کہ وسیلہ ہمیشہ کی زندگی کا ہی اور بہشت مین داخل ہونیکا ہے اور یہی ہے فائدہ عظیم اونکی نجات کا اور دوری ہے اونکو خسارہ اور نقصان سے وَتَوَاصَوْا
اور وصیت کی ہے اونہون نے آپسمین بِالْحَقِّ ساتہہ حق کے کہ وہ اعتقاد صحیح اور عمل درست ہی اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت اور مشغول رہنا ذکر خدا مین
وَتَوَاصَوْا اور وصیت کی ہے اونہون نے آپسمین بِالصَّبْرِ ساتہہ صبر کے طاعتون کی مشقتین اوٹہانے پر اور گناہون سے پرہیز کرنے پر اور ہر بلا اور
مصیبت مین گرفتار ہوتے پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد انسان سے ابوجہل ہے یا ولید بن مغیرہ یا ابو الاشدین کہ وہ کہتے تہے کہ محمد اور اوسکے اصحاب خسارہ مین ہین

ع

کہ انہوں نے اپنے باپ اور دادا کے دین کو ترک کیا ہے اور بتوں کی عبادت سے دست بردار ہوئے ہیں خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ خسارہ میں وہی لوگ ہیں کہ جو بتوں کو پوجتے ہیں نہ وہ کہ جو ایمان لائے ہیں اور عمل اونہوں نے اچھے کئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکے یہہ ہیں کہ آدمی خسارہ میں ہے اور جو مدت کہ اوسپر گزرتی ہے عمر اوسکی کم ہوتی ہے اور ضعف اوسکا زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ بڈھا ہوتا ہے تو عمل اوسکا ضائع ہوتا ہے مگر مومنین کہ بوڑھے ہوتے ہیں اور قوت اونکی جاتی رہتی ہے تو وہی عمل کہ جوانی کی جوانی اور قوت میں لکھتے تھے وہی عمل اونکی نامہ اعمال میں لکھا جاتا محمد ابی بن کعب سے روایت ہے کہ کہتا تھا کہ میں نے اس سورہ کی تفسیر رسول خدا صلعم سے پوچھی فرمایا کہ قسم ہے آخر زمانہ کی کہ ابوجہل خسارہ میں ہے مگر مومنین کہ اعمال نیک اونہوں نے کئے ہیں یعنی اہلبیت میرے کہ وہ علی ابن ابیطالب ہے اور اونکی آل اطہار اور اونکی پیروی کرنیوالے ہیں اور وصیت کی ہے اونہوں نے اذیت پر صبر کرنیکی کہ جو آل محمد کے دشمنوں سے اونپر پہونچی اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ عصر سے مراد زمانہ ظاہر ہونے قائم علیہ السلام کا ہے اور تحقیق الانسان خسارہ میں ہے یعنے دشمن ہمارے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں یعنی ہمارے طرف رجوع کرنے پر اور عمل کئے اونہوں نے نیک یعنی برادران ایمانی کی یاری کی اونہوں نے اور وصیت کی اونہوں نے ساتھ حق کے یعنے ساتھ امامت کے اور وصیت کی ہے اونہوں نے ساتھ صبر کے اور و تواصوا بالصبر عطف خاص کا عام پر ہے

سورۃ الہمزۃ

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمیں نو آتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ویل لکل ہمزۃ کو نماز فرض میں پڑہے درویشی اوسکی دور ہو جاوے اور دروازہ روزی کا اوسپر فراخ ہو اور موت بد سے بیخوف ہو بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کہتے ہیں کہ اخنس بن شریق ثقفی و ولید بن مغیرہ کہ روبرو رسول خدا صلعم کی عیبت کرتا تھا اور ولید ملعون غیبت کو سنکر بہت خوش ہوتا تھا اور خود بھی غیبت کرنے میں اوسکے شریک ہو جاتا تھا اور جسوقت جناب رسول خدا اودہر کو گذرتے تو ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کر کے طعن کرتے اور دوسرے کافروں کے پاس ہر ایک بیٹھتا تو وہاں بھی غیبت کرتا حق تعالی نے اونکے حق میں فرمایا کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ وائے ہے واسطے ہر غیبت کرنیوالے کے پوشیدگی میں طعن کرنیوالے کے منہ پر اور بعضی کہتی ہیں کہ ہمزۃ سے مراد طعن کرنا ہے منہ پر اور لمزۃ سے مراد غیبت کرنی اور برا کہنا پیچھے پشت کے اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد ہمزہ سے طعن اور ضرب ہے ہاتھ پر اور لمزہ سی مراد طعن ہے زبان اور آنکھ سے اور کہتی ہیں کہ ویل نام دوزخ کے طبقہ کا ہے اور یا نام ایک کوئیں کا ہے دوزخ میں اور یا کلمہ عذاب کا ہے اور بعضے کہتی ہیں کہ یہہ آیت امیہ بن خلف کی شان میں ہے کہ وہ ہمیشہ غیبت اور طعن رسول خدا پر کرتا تھا لیکن حکم اسکا عام ہے واسطے ہر غیبت اور طعن کرنیوالوں کے الَّذِي جَمَعَ مَالًا وہ شخص کہ جمع کیا اوسنے مال کو یہہ بدل ہے کل سے اور صفت نہیں ہو سکتا کہ صفت اور موصوف میں شرط ہے مطابقت کی معرفہ اور نکرہ ہونے میں وَعَدَّدَهُ اور شمار کرتا ہے وہ اوس مال کو بار بار اوسکی محبت کی جہت سے اور یا یہہ کہ طیار کیا ہے اور سامان کر کے رکھا ہے اوسکو آیندہ کے حادثوں اور دنیا کی ضرورتوں کے واسطے يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ گمان کرتا ہے وہ شخص کہ تحقیق مال اوسکا ہمیشہ رکھیگا اوسکو دنیا میں اور اس سبب سے اوسکو بہت دوست رکھتا ہے اور کہتی ہیں کہ اخنس کے پاس چار ہزار دینار سرخ کی تہے اور بعضے کہتی ہیں کہ دس ہزار تہے اور تعلق خاطر کا اونسے بہت تہا اور اونسے نہایت محبت رکھتا تھا اور بار بار اونکو گنتا تھا اور مال کے جمع کرنے میں مشغول تہا اور اس سبب سے کفر اور عناد اوسکا زیادہ ہوتا تھا اور رسول خدا صلعم سے عداوت کرتا تھا اور آخر الامر تمام مال کو چھوڑ کر دوزخ کو روانہ ہوا اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا اور اب خدا تعالی اوسکے اس گمان کے کرنے میں زجر اور توبیخ کرتا ہے کہ كَلَّا نہیں نہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ جو وہ گمان کرتا ہے کہ مال کے ہمیشہ دنیا میں رہیگا اور یا کلا حقا کے معنے ہیں یعنے حقا کہ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ البتہ ڈالا جائیگا وہ بیچ حطمہ کے کہ وہ آگ ہے شکستہ کرنیوالی اور توڑنیوالی ہر چیز کی اوسمیں ڈالی جائے اور یہہ نام دوزخ کے ایک طبقہ کا ہے اور اوسکی بزرگی کو اور اوس سے ڈرانیکے واسطے فرماتا ہے کہ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کس نے جتلایا تجھکو کہ کیا ہے حطمہ یعنی تو کیا جانے کہ وہ کیا ہے اور کیسا اوسمیں عذاب ہے اور اب اوسکو بیان کرتا ہے کہ وہ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ آگ خدا کی ہے روشن کی گئی کہ اپنے قہر اور غضب سے اوسکو بہکایا ہے اور دوسرے کسیکا مقدور نہیں ہے کہ اوسکو بجہا سکے الَّتِي وہ آگ کہ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ چڑہ آتی ہے اوپر دلوں کے اور غالب ہو کر دلوں پر شعلے مارتی ہے یعنی سب اعضا میں پہونچتی ہے ظاہر اور باطن میں دونوں میں اور سب اعضا کو گہیر لیتی ہے اور دل کی خصوصیت اسواسطے ہوئی ہے کہ مقام اعتقاد باطل کا وہ ہے اور درد دل کا سب اعضا کی درد سے زیادہ ہے یہانتک کہ دل کے درد والا زندہ نہیں رہتا اور بعضے کہتی ہیں کہ معنے اسکے یہہ ہیں کہ پہلے باطن میں کافر کے آگ لگنی شروع ہوگی اور بعد اوسکے اعضائے ظاہری میں دوڑیگی اور تمام بدن کو اندر اور باہر کو سوختہ کریگی إِنَّهَا تحقیق کہ وہ آگ عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ اوپر اون کافروں کے دروازہ بند کی گئی ہے کہ ہرگز اوس آگ میں سے نکلنے نہ پاوینگے اور وہ بند کی گئی ہے فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بیچ ستونوں کہینچے ہوئے دراز کے جیسے کہ دروں پر ستونوں کو کہینچیں اور اونسے اونکو مضبوط کریں ایسی ہی آگ کو کافروں پر بند کریں اور استوار کر دیں اور بعضے کہتی ہیں کہ آگ کے دروازوں کو کفار پر بند کرینگے اور آگ کی میخوں سے اونکو مضبوط کرینگے اور بعضے کہتی ہیں کہ پردے آگ کے اوپر ڈالے جاینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ستونوں سے طوق ہیں آگ کے کہ طوق سے عذاب کئے جاینگے وہ اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کفار اور مشرکین مسلمانوں کے گنہگاروں کو جو کہ دوزخ میں ہونگے ملامت کرینگے اور طعن کر کے کہینگے کہ تمکو اسلام نے کچھہ فائدہ نہ بخشا اور عذاب دوزخ کو تم سے دفع نکیا اور تم اور ہم دونوں اسوقت برابر ہیں پس رحمت خدا تعالی کی اوسوقت جوش میں آئیگی اور ملائکہ کو حکم دیگا کہ تم انکی شفاعت کرو وہ موافق مشیت خدا کے اونکی شفاعت کرینگے اور پہر انبیا کو حکم دیگا کہ تم اپنی اپنی امت

گے گنہگاروں کی شفاعت کرو وہ بہی موافق مشیت خدا کے اونکی شفاعت کرینگے پہر مومنین نیک کو حکم کریگا کہ تم مومنین گنہگارونکی شفاعت کرو وہ بہی موافق مشیت
خدا کے شفاعت کرینگے اور بعد اوسکے فرمائیگا کہ مین ارحم الرحمین ہون میری رحمت سے نکالو ان سب مومنین گنہگارونکو پس وہ مثل ٹڈی کے اور چیونٹیونکے مانند دوزخ سے باہر نکلکر بہشت مین داخل
ہونگے اور بعد اسکے امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ پہر ستون آگ کے کہینچے جائینگے اور دروازون کو دوزخ کے کفار پر بند کردینگے پس وہ ہمیشہ اوسمین بند رہینگے اور کبہی وہان سے نکلنے نپائینگے اور ابدالآباد
عذاب مین گرفتار رہینگے

سورۃ الفیل

یہہ سورہ مکی ہے اوسمین پانچ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی فرائض مین الم ترکیف کو پڑہے فرشتے اور درخت
اور حیوانات اور پہاڑ اور جو کچہہ کہ عالم مین ہے اوسکے واسطے گواہی دیوینگے کہ یہہ نماز پڑہنے والون مین سے ہے اور قیامت کے روز آواز کرنیوالا خدا کیجانب سے آواز کریگا کہ تم گواہی
دینے مین راست گو ہوا اور مینے اوسکے مقدمہ مین تمہاری گواہی کو قبول کیا میرے بندہ کو بہشت مین لیجاؤ اور حساب اوسکا مت کرو کہ وہ اون لوگون مین سے ہے کہ مین جنکو
دوست رکہتا ہون لیکن اس سورہ کو نماز فرض مین پڑہے تو بعد اوسکے لایلاف کو بہی پڑہے کہ یہہ دونو ایک سورہ کے قائم مقام ہین بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اس سورہ مین قصہ صحاب فیل کا ہے اور مختصر یہہ ہے کہ ابرہہ بن صباغ کہ بادشاہ حبشہ کا تہا اوسنے قصد خانہ کعبہ کے ڈہانیکا کیا اور سبب اوسکا یہہ تہا کہ ذو نواس یہودی کے
عہد مین کہ بادشاہ خیبر کا تہا ایک جماعت نصرانیونکا گذر وہان ہوا اور سردار اون نصرانیونکا عبد اللہ قابر تہا خیبر کے یہودیون نے اونکو طرف دین یہود کے رغبت دلائی اونہون نے قبول
نکیا بعض کو تو اونمین سے مارڈالا اور بعض کو جلا دیا اور ایک شخص اونمین سے کہ اوس بن نواس نام رکہتا تہا گہوڑا بہت چالاک اوسکے پاس تہا وہ بہاگ کر روم کے بادشاہ کے پاس گیا اور یہہ
قصہ بیان کیا اور اونسے بدلا لینیکو کہا روم کے بادشاہ نے کہا کہ یہان سے بہت دور ہے مین وہان نہین جا سکتا لیکن حبشہ کے بادشاہ کو خط لکہتا ہون کہ وہ ہمارے دین پر ہے
تا کہ تیری مدد کرے جسوقت بادشاہ حبشہ کے پاس بادشاہ روم کا خط پہونچا تو اوسنے ایک مرد کو کہ جسکا رباط نام تہا اوسکو مع لشکر عظیم کے یمن کیطرف روانہ کیا اور اوسکو حکم کیا
کہ تہائی کو اونمین سے قتل کر اور تہائی کو میرے پاس بہیجدے اور تہائی کو شہر سے باہر نکالدے اوس اوس لشکر کو ہمراہ لیکر اوس طرف کو گیا اور لڑائی شروع ہوئی لشکر ذو نواس کا متفرق
ہوگیا اور ذو نواس بہاگ گیا اور لشکر نے اوسکا پیچہا کیا اور وہ دریا کی کنارہ پر پہونچکر اندر اوسکے داخل ہوا اور ڈوب کر مرگیا اور بعضی آدمیونکو اوسکے مارڈالا اور بعضون کو آوارہ کیا
اور یمن مین داخل ہوا اور اس حال کی کیفیت حبشہ کے بادشاہ کو لکہا اور ابرہہ کہ بادشاہ حبشہ کا تہا اوسنے نجاشی کو لکہا کہ مع لشکر کے تو اوسی جگہہ قیام کرنا اور بعد ایک مدت ابرہہ نے رباط سے
جہگڑا کیا اور رباط کو مارڈالا اور یہہ خبر نجاشی کو پہونچی وہ غصہ ہوا اور ابرہہ کو کہا کہ تجہکو کسنے کہا تہا کہ تو نے رباط کو مارڈالا واللہ کہ ایک لشکر روانہ کرون کہ تیرے سرکو اور تیرے ملک کی خاک کو
اپنے شہر مین لاؤن ابرہہ نے جسوقت نجاشی کے خط کو پڑہا تو سر اپنا منڈوایا اور بال سر کے ایک تہیلی مین رکہکر اور تہوڑی سی خاک اوسمین ڈالکر نجاشی کے پاس بہیجی اور لکہا کہ مین
بندہ تیرا ہون اور تیرے ملک کی نگہبانی کرتا ہون نجاشی خوش ہوگیا اور اوس ولایت کو اوسکے سپرد کیا اور حبشہ کا اوسکو بادشاہ کردیا اوسنے صنعاء مین ایک عبادتخانہ بنایا اور اوسکی
در و دیوار کو سونے سے آراستہ اور جواہر سے جڑاؤ کیا اور قلیس اوسکا نام رکہا اور نجاشی کو لکہا کہ مینے تیرے نام سے ایک عبادت خانہ بنایا ہے اور لوگ اوسکی زیارت
کرتے ہین اور امید ہے کہ لوگ خانہ کعبہ کی زیارت چہوڑدین اور اسطرف کو متوجہ ہون نجاشی بہت خوش ہوا اور بنی کنانہ مین سے ایک شخص نے خدمت اوس عبادتخانہ کی کرکی رتبہ
اوسکے مجاوری کا حاصل کیا اور ایک شب اوس عبادتخانہ کو نجاست سے آلودہ کرکے بہاگ گیا یہہ خبر سارے یمن مین مشہور ہوگئی اور آدمی اوسکے طواف کرنے سے متفرق
ہوگئے ابرہہ یہہ حال دیکہکر غصہ ہوا اور لشکر عظیم جمع کرکے ہاتہی اونکی ہمراہ کئے اور خانہ کعبہ کے ڈہانیکو اوس لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور ایک سفید ہاتہی کہ محمود اوسکا نام تہا
اور مثل پہاڑ کے وہ تہا اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور عرب کے جس شہر مین پہونچتا تہا وہان کے بادشاہ سے لڑائی کرتا تہا اور اوس شہر اوسکے بادشاہ کو مغلوب کرکے قبضہ کرتا تہا
اور دو رئیس حمیر اور خثعم کے اوسکے ہمراہ ہوئے اور جسوقت طائف مین پہونچی تو مسعود بن معتب طائف کے باشندون کو ہمراہ لیکر باہر آیا اور کہا کہ ایک رہبر تیرے ہمراہ ہم کرین
کہ تجہکو خانہ کعبہ پر پہونچائے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہئے پس ایک مرد کو اوسکے ہمراہ کیا اور رکہ ایک منزل رہا تو وہ شخص مرگیا اور دوزخ کو روانہ ہوا ابرہہ نے اپنے
پاس سے ایک شخص کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ مکہ کو جاکر غارت کر وہ شخص وہان پہونچا اور حرم کے گردکی لوگون کو لوٹ کر مال جمع کیا اور سات سو اونٹ عبد المطلب کے گرفتار
کئے اور ایک آدمی کو عبد المطلب کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ مین خانہ کعبہ کے ڈہانیکو آیا ہون اگر تو منع کریگا تو مین تجہسے لڑونگا عبد المطلب نے کہلا بہیجا کہ مین وہان
آتا ہون تجہکو جواب دونگا پس عبد المطلب مع اولاد اور بیگانون اور اشراف قوم کے اوسکے پاس روانہ ہوئے حمیر کے بادشاہ نے ابرہہ سے کہا کہ اے بادشاہ عبد المطلب سردار
قریش کا ہے اور تمام عرب مین اوسکا کوئی مثل بزرگی مین نہین ہے اوسکی حرمت کو نگاہ رکہنا اور جو جگہہ کہ اوسکے لائق ہے وہان اوسکو بہٹلانا یہہ کہکر عبد المطلب
کے پاس گیا اور ان سے ملاقات کرکے اونکو ابرہہ کے پاس لایا اور ابرہہ نے جسوقت اونکو دیکہا تو ایک ہیبت اور عظمت اوسکے دل مین پڑگئی اور اپنے تخت کے نیچے اوترا اور
اپنے تخت پر لیگیا اور اپنی برابر اپنے سے بلند زیادہ جگہہ مین اونکو بہٹلایا اور عبد المطلب سے پوچہا کہ کس کام کے واسطے تمنے تکلیف کی ہے عبد المطلب نے فرمایا کہ آدمی

بادشاہی کے سیر سیاست سے ہوا دنٹ لیگئے ہین اونکو حکم ہو کہ وہ واپس کردین ابرہہ نے کہا کہ تعجب ہے اس شخص سے مین جو خانہ کعبہ کے ڈہانیکو آیا ہون اور وہ اسکے سجدہ کی جگہہ ہے اوسکی مقدمہ
مین تو مجھہ سے گفتگو نہین کرتا لیکن اپنے غارشتی اونٹون کو طلب کرتا ہے عبد المطلب نے فرمایا کہ وہ میرا مال ہے اور مین اوسکا مالک ہون اسواسطے طلب کرتا ہون اور اس گہر کا مالک اور ہے اوسکو حمایت
چاہیے اپنے گہر کو بچا یا نہ بچا ابرہہ نے اس کلام سے ہراسان ہو کر اونکے اونٹون کو واپس کردیا عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر پہاڑ کو روانہ کئی اور خود مکہ مین تشریف لائے اور قریش کے لوگون سے
کہا کہ پہاڑون کے غارون مین جا چہپو تاکہ کوئی ضرر نہ دیکہو اور مسجد الحرام مین تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے در کو پکڑ کے کہا کہ ای خدا اپنی گہر کی حمایت کر اور دشمنون کے ہاتہون سے اسکو نگاہ رکہہ یہہ کہکر
باہر آئی اور ایک جگہہ پوشیدہ ہو گئے اور ابرہہ بڑے بڑے ہاتہی ہمراہ لیکر خانۂ کعبہ کیطرف روانہ ہوا اوسکی ڈہانیکے واسطے اور نفیل جو بادشاہ خثعم کا تہا اوسنی محمود ہاتہی کے کان مین کہا کہ ای محمود
تو جانتا ہے کہ یہہ کیا جگہہ ہے یہہ حرم خدا ہے ہرگز اسکے گرد نجانا اور جو نہین تو ہلاک ہو جائیگا اور اس سے اسواسطے کہا کہ وہ سردار سب ہاتہیون کا تہا اور سب سے بڑا تہا اور جدہر کو وہ جاتا ادہر کو سب
ہاتہی جاتے تہے اور ہاتہیون کی روایت مین اختلاف ہے، اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ ہزار ہاتہی تہی کہتے ہین کہ ہرچند فیلبان محمود کو انکس پر انکس مارتا تہا لیکن محمود قدم اپنا آگی کو نہین
بڑہاتا تہا اور سب ہاتہی اپنی جگہہ پر کہڑی ہو بیٹہے تہی اور کوئی ادہر کو حرکت نہین کرتا تہا اور وہ آفتاب کے نکلنے کا وقت تہا حقتعالے نے دریا کیجانب سے پرندی جانور بہیجی مثل ابابیل کے اور ہر جانور
پاس تین پتہر تہے مسور کے دانہ سے بڑے اور چنے کے دانہ سے چہوٹے ایک چونچ مین اور دو دونو پنجون مین اور ہر آدمی کے سر پر ایک جانور ہو گیا جسکے سر پر مارتے تہی اوسکی مقعد مین سے
ہو کر باہر نکلتا تہا اور وہ آدمی اوسیوقت ہلاک ہو جاتا تہا ابرہہ کا لشکر بہاگا اور وہ جانور اونکے پیچہے جاتے تہے اور نفیل بن حبیب اونمین نگاہ کرتا تہا کہتا تہی کہ سب مارے گئے اور ابرہہ کے
ایک ورم پیدا ہوا کہ تمام اونگلیان اوسکے ہاتہہ اور پاؤن کی گر پڑین اور صنعا مین پہونچا تو اوسکا شکم اور سینہ سوج گیا اور پہر جہنم واصل ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ سب لشکر ہلاک ہوا اور
ابرہہ تنہا باقی رہا اور حبشہ کو روانہ ہوا اور نجاشی کے دربار مین پہونچا تو ایک جانور بہی اوسکے سر پر تہا ابرہہ نے نجاشی سے سب حال بیان کیا نجاشی نے تعجب کر کے پوچہا کہ کیسے جانور تہے وہ
ابرہہ کی نظر اوس جانور پر جا پڑی کہا کہ ایک جانور اونمین سے یہہ ہے اوسیوقت اوس جانور نے پتہر ابرہہ کے سر پر چہوڑا کہ وہ ہلاک ہو گیا اور یہہ اسواسطے تہا کہ نجاشی قہر اور قوت خدا کو دیکہے اور کہتی
ہین کہ جبوقت اونہون نے مکہ کا قصد کیا تہا تو عبد المطلب اور ابو مسعود کوہ حرا پر تہے اور کہتی تہی کہ کیا تدبیر کرنی چاہیے عبد المطلب نے کہا کہ آمیری یہہ ہے کہ سو اونٹ قربانی کردین واسطے
خانہ خدا کے اور ہر ایک کی گردن مین نعل عربی یعنی جوتی لٹکاؤن اور اونکو چہوڑ دین شاید کہ لشکر ابرہہ کا اونمین سے کسیکو مار ڈالی اور خدا اپنے گہر کی حرمت کے واسطے اونپر غضب ناک
ہو اور ایسا ہی کیا اور جبوقت وہ لشکر پہونچا تو پہلے اونہون نے ارادہ اونٹون ہی کا کیا اور بعضے اونٹون کے پاؤن کاٹ ڈالی حق تعالی نے اس سبب سے اونکو ہلاک کیا اور جبوقت رات ہوئی
تو عبد المطلب اور ابو مسعود کوہ حرا پر تہی کسیکی آواز نہین سنتی تہے اور لشکر کے اونکی آگ نہین دیکہتی تہی بہت تعجب کیا اور صبح کو ترسان اور ہراسان پہاڑ سے نیچے اوترے اور آہستہ آہستہ چلتی تہی
جسوقت لشکر پر پہونچی تو سبکو مردہ پایا چاندی اور سونا اور جواہر اونکا اوٹہا لیا اور عبد المطلب نے ابو مسعود سے کہا کہ ایک میرا اور ایک تیرا اور بعد اسکے اور آدمیون کو خبر کی سب آئی اور
اوس لشکر کی لوٹ سے مکہ کے آدمی تونگر ہو گئے اور خدا تعالے کے شکر اور حمد مین مشغول ہوئے اور کہتے ہین کہ قریش نے پہاڑ پر سے کسی آدمی کو دیکہنے کو بہیجا تہا اوسنی دیکہا کہ دریا کیطرف سے گروہ گروہ
جانور سیاہ اور سفید یا سبز اور یا مطلق سیاہ اور سبز گردن اور زرد چونچ چلے آتی ہین اور اونکی چونچ اور پنجون مین کنکر کے ٹکڑے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اون پرندون کے سونڈ
بہی تہی اور درندون کے سی سر تہے اور پنجے اونکا مثل پنجہ سگ کے تہا اور ایسے جانور کبہی کسینے نہین دیکہی تہی اور نہ کوئی دیکہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ جسکے سر پر وہ پتہر مارتے تہی اوس آدمی کے چیچک
ظاہر ہوتی تہی اور پہلے جو چیچک نکلنی شروع ہوئی ہے وہ اونہین کی چیچک تہی خدا تعالے اپنی حبیب کو اوس قصہ سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہ دیکہا تو نے کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ساتہہ صاحبون ہاتہی کے کہ وہ ابرہہ اور اوسکا لشکر تہا اور اس قصہ کو ہرچند کہ حضرت نے نہین دیکہا تہا
لیکن اوسکی علامتین دیکہی تہین اور خبرین اوسکی متواتر سنی تہین یہہ بمنزلہ دیکہنے کے تہا اسواسطے فرمایا کہ کیا نہ دیکہا تو نے اور کہتے ہین کہ یہہ رویت علم کے معنے مین ہے یعنی
کیا نہ جانا تو نے اور استفہام اسمین اقراری ہے یعنے البتہ جانتا ہے تو نے اور فیل سے مراد وہی محمود ہے اور یا سب ہاتہی مراد ہین لیکن اسم جنس ہونیکی جہت سے سب ہو سکتے ہین اگرچہ
واحد کا صیغہ آیا ہے أَلَمْ يَجْعَلْ کیا نہین کردیا كَيْدَهُمْ مکر اونکے کو کہ وہ ارادہ رواج دینے اپنی عبادتخانہ کا اور ڈہادینی خانہ کعبہ کا رکہتے تہی فِي تَضْلِيلٍ بیچ گمراہی اور ضائع
اور باطل کرنیکے اور باطل کیا اونکی مکر کو پرندی بہیجکر اور اونکو ہلاک کر ڈالا تاکہ وہ اپنی مکر کو کرنے نپائین چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ اور بہیجا اوپر اونکی
طرف کنارہ دریا ہند سے طَيْرًا پرندون أَبَابِيلَ ابابیل کو یعنی جماعت کو پرندون کی بعضے کہتے ہین کہ واحد اسکا ابالہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ابول ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اسکی واحد نہین ہے اور جمع کے معنے مین ہے خلاصہ یہہ ہے کہ حقتعالے نے پرندون متفرق کو ابرہہ کے لشکر پر بہیجا کہ تَرْمِيهِمْ پہینکتے تہے وہ پرندے اون پر بِحِجَارَةٍ مِنْ
سِجِّيلٍ پتہر کنکر سے کہ وہ مٹی پختہ کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ معرب سنگ گل کا ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ جانورون نے غل مچایا اور وہ پتہر
ڈالے حق تعالی نے ایک سخت ہوا بہیجی کہ اوسنی نہایت قوت سے اون پتہرون کو اونکی سرون پر مارا اور دوسری طرف سے باہر نکالدیا فَجَعَلَهُمْ پس کردیا اونکو

ذکر اصحاب فیل

اون تیرون سے كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ مانند بہس کہائے ہوئے کے ریزہ ریزہ ہوگیا ہو وہ اور خاک مین ملکر برابر ہوگیا اور یہہ آیت دلالت کرتی ہے کمال قدرت پر خدا تعالے
کی اور حضرت صادق علیہ السلام کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ابرہہ نے جو بسقدر تعظیم اور تکریم عبد المطلب کی کی تہی سبب وسکا یہہ تہا کہ اونکی پیشانی مین نور محمدی چمکتا تہا
اور ابرہہ کے پاس ایک ہاتہی سفید تہا بہت بڑا اور اوسکے دونو دانتون مین جواہر جڑے ہوئے تہے اور اوس ہاتہی سے وہ سب بادشاہون پر فخر کرتا تہا اور ابرہہ نے حکم سے اوس ہاتہی کو طرح طرح
کی زیور اور لباس مین آراستہ کرکے لائے اور اوسوقت عبد المطلب کو ابرہہ نے اپنی تخت پر بٹہایا تہا جسوقت اوس ہاتہی نے عبد المطلب کو دیکہا تو سجدہ کیا اور اپنی بادشاہ کو کبہی سجدہ نکیا تہا اور خدا کی
قدرت سے بزبان فصیح گویا ہوکر اوسنے کہا کہ اے نور سلام ہو جہپر اے نور بہترین خلائق کے اور اے دادا بہترین انبیا کے عزت اور شرف تیری ہمراہ ہے کہ تو ہرگز مغلوب نہوگا ابرہہ نے یہہ عجیب حال دیکہا تو ڈرا
اور گمان کیا کہ یہہ جادو ہے اور حکم کیا کہ اس ہاتہی کو یہان سے لیجاؤ اور یہہ وہی ہاتہی تہا کہ جسکا نام محمود کہتے ہین

سورۃ القریش

یہہ سورہ مکی ہے اور اسمین پانچ آیتین ہین اور حضرت
رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے حقتعالے اوسکو بشمار اوس شخص کے کہ اسکو پڑہے اور بشمار ہر اوس شخص کے کہ جسنی طواف خانہ کعبہ کا کیا ہے اور اوس جگہہ اعتکاف کیا ہے
دس نیکیان دے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی لایلاف قریش کو پڑہے حقتعالے اوسکو قیامت مین بہشت کے گہوڑے پر سوار کرے اور بہشت مین پہونچائے اور نور کے خوان
پر اوسکو بٹہلائے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ الم ترکیف اور لایلاف قریش دونو ملکر ایک سورت ہین اور نماز واجب کی ایک رکعت مین ان دونو کو پڑہنا چاہیے نہ ایک سورہ
کو اور ابی ابن کعب نے اپنی مصحف مین ان دونو سورتون کو بدون فاصلہ بسم اللہ کے لکہا تہا اور عمر بن میمون نے اوس سے روایت کی ہے کہ مینے نماز مغرب کو عمر خطاب کے پیچہے پڑہا تہا اونہون نے
پہلی رکعت مین والتین کو پڑہا اور دوسری رکعت مین الم ترکیف اور لایلاف کو دونو کو پڑہا اور ایک سورت ہونیکی طرف ارشارہ بیضاوی مین بہی ہے اور اوسمین لکہا ہے کہ لایلاف
متعلق ہے پہلی سورت کے فجعلہم سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ واسطے الفت پکڑنے قریش کے اور کہتی ہین کہ یہہ متعلق فلیعبدوا کے ہے کہ جو بعد
اسکے آئیگا اور یا متعلق ہے فجعلہم کے کہ پہلی سورت مین ہے اور بعضی تفسیرون مین لکہا ہے کہ قریش کی تجارت کیواسطے دو سفر تہے موسم سرما مین تو یمن کو جاتے تہے اور موسم گرما
مین شام کو اور اہل یمن اور شام اور تمام آدمی انکو اہل حرم اور رولات بیت اللہ کہتے تہے اور لوٹ اور غارت سے قریش امن مین تہے اور لوگ انکی بہت عزت کرتے تہے خدا تعالے
نے واسطے ثابت کرنے اس نعمت کے یہہ سورہ نازل کیا اور جو شخص عرب مین سے اپنی نسبت مین نضر بن کنانہ کیطرف منسوب ہے وہ قریش ہے اور بعضے علماء کہتے ہین کہ قریش لقب
فہر بن مالک کا ہے کہ پوتا نضر کا تہا اور قریش لیا گیا ہے قرش سے اور قرش ایک بہت بڑی مچہلی دریا مین ہوتی ہے کہ وہ جہاز کے دریے ہوتی ہے اور ہر چیز کو وہ کہا جاتی ہے
اور اوسکو کوئی نہین کہاتا ہی اور کسی چیز سے وہ نہین ڈرتی ہے مگر آگ سے اور معاویہ نے ابن عباس سے پوچہا تہا کہ مکہ والون کو قریش کسواسطے کہتے ہین فرمایا کہ ایسلئے
کہ یہہ مشابہ اوس جانور کے ہین کہ جو دریا مین ہے کہ خود کہاتا ہے اور اوسکو کوئی نہین کہاتا ہے اور ایسے ہی قریش ہین کہ خود کہاتے ہین اور اونکو کوئی نہین کہاتا
ہے اور غالب ہین وہ اور مغلوب کسی سے نہین ہوتے اور تصغیر اونکے لقب مین واسطے تعظیم کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قریش اوس قرش سے لیا گیا ہے
کہ جو کسب کے معنے مین اسواسطے کہ وہ تجارت کیا کرتے تہے اور شہرون مین واسطے سوداگری کے پہرا کرتے تہے اور جسوقت لایلاف متعلق فلیعبدوا کی ہوا تو معنی اسکے
یہہ ہوئے کہ پس چاہیے کہ عبادت کرین وہ پروردگار اس گہر کو واسطے الفت پکڑنے قریش کے اِيْلٰفِهِمْ الفت پکڑنے اونکی یہہ بدل ہے پہلی ایلاف سے یعنے
واسطے الفت پکڑنے اونکی کے رِحْلَةَ الشِّتَآءِ بیچ سفر جاڑے کے وَالصَّيْفِ اور گرمی کے اور رحلہ مفعول ایلاف کا ہے فَلْيَعْبُدُوْا پس چاہیے کہ پرستش کرین وہ
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پروردگار اس گہر کو کہ وہ کعبہ معظمہ ہے اور ابو جعفر نے لیلاف قریش الافہم پڑہا ہے اور ابن عامر نے لئلاف قریش ایلافہم پڑہا ہے اور
ابن فلیح نے لایلا قریش الفہم پڑہا ہے اور مقصود اس کلام سے یہہ ہے کہ نعمتین خدا کی قریش پر بہت ہین پس اگر وہ تمام نعمتون کی عوض مین خدا کی پرستش نہین
کرتے ہین تو پس چاہیے کہ وہ پرستش کرین اوسکی اس ظاہر نعمت کے عوض مین کہ اونکو الفت دی سفر سرما اور گرما کی کہ یمن اور شام کو جاتے ہین اور روزی کو نبی
پیدا کرتے ہین اور اگر متعلق فجعلہم کے ہو جو کہ الم ترکیف مین ہے تو معنے اوسکے یہہ ہونگے کہ کر دیا خدا نے اون اصحاب فیل کو مانند بہس کہائے ہوئے کے واسطے الفت پکڑنے
قریش کے اوس مقام بزرگ سے اور سفر سرما اور گرما سے واسطے طلب کرنے روزی کے کہ بے دغدغہ جائین اور آئین عزت اور اکرام سے کہ کسیکا خوف نہین ہے اور بعضی لایلاف
کو اعجبوا محذوف کے متعلق کرتے ہین تعجب کرو تم واسطے الفت پکڑنے قریش کے سفر سرما اور گرما کو اور عبادت کرنے بتون کو یعنے مقام تعجب ہے کہ مینے اون کو
یہہ نعمت اور حرمت عطا کی ہے اور وہ میری پرستش کو چہوڑ کر بتون کی پرستش کرتے ہین پس چاہیے کہ پرستش کرین وہ پروردگار
اس گہر کو کہ وہ خانہ کعبہ ہے الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ پروردگار کہ کہانا دیا اونکو اوسنی ان دو سفرون کے وسیلہ سے مِّنْ جُوْعٍ بہوک سے بعد
اسکے کہ وہ شدت گرسنگی مین اور فقر و فاقہ مین رہتے تہے اور ان دو سفرون کے وسیلہ سے انکو گرسنگی سے خلاص کیا اور دولتمند کردیا وَّاٰمَنَهُمْ اور من دی

اور انکو اس حرم محترم کی طفیل سے مِنْ خَوْفٍ ڈر سے اور خوف سے اون لوگون کے گرد کہ مکہ کے ہین اور اطراف مین اور شام مین کہ لوٹتے ہین اور مار ڈالتے ہین اور یا یہہ کہ امن دیا انکو اصحاب فیل
کے خوف سے اور تمام دشمنون کے ہجوم کرنے سے اور یا یہہ کہ امن دیا اونکو وہان خوف جذام سے کہ ہرگز انکو نہو اور بعضے کہتے ہین کہ خاک مکہ اور مدینہ کی جذام کو فائدہ کرتی ہے اور امیر
المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آمنہم من خوف سے یہہ مراد ہی کہ خدا تعالی نے اونکو امن دیا اس سے کہ خلافت اونکی غیر مین ہو اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ حقتعالی نے اسمعیل کے فرزندون مین سے
برگزیدہ کیا کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد مین سے قریش کو اور قریش مین سے ہاشم کو اور ہاشم کی اولاد مین سے مجھکو اور کہتے ہین کہ پہلے جس نے کہ مکہ سے سفر کیا اور شام کو گیا اور وہان اسباب تجارت لایا وہ
ہاشم بن عبد مناف تہا اور بعد اوسکے قریش تجارت کرنے مین دلیر ہوگئے اور ہر شہر مین جانے لگے یہانتک کہ نوکر اور چاکر والے اور مالدار ہوگئے

سورۂ ارایت

اور اس سورہ کو سورۂ الماعون بہی کہتے ہین اور یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعض سورہ مکی ہے اور بعض مدنی ہے اور اسمین سات آیتین ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ارایت کو فرض اور نفل مین پڑہے خدا تعالی اوسکی روزہ کو قبول کرے اور جو کچہہ اوس سے دنیا مین صادر ہوا ہے اوسکا حساب نکرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَرَءَیْتَ کیا دیکہا تو نے ای محمد اور جانا تو نے الَّذِیْ یُکَذِّبُ اوس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے اور تکذیب کرتا ہے بِالدِّیْنِ ساتھہ روز جزا کے یا ساتھہ دین اسلام اور یقین نہین کرتا ہی اوسکا
یاد ہو وے ظاہر ہو وے اوسکی حقیقت سے اور کہتے ہین کہ یہہ سورہ نصف اول کافرون کی شان مین ہے اور نصف آخر منافقون کی شان مین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ سورہ عاص بن وائل کی شان
مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ کی شان مین ہے اور بعضے ابو جہل اور قریش کی شان مین کہتے ہین اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ تمام سورہ ایک منافق کی شان مین ہے اور ابن جریج
سے روایت ہے کہ ابو سفیان دو اونٹ ذبح کرتا تہا اور جسوقت کوئی یتیم آتا تو اوسکے لاٹہی مارتا اور بعضے ابو جہل کو کہتے ہین کہ وہ جو کسی یتیم کا وصی ہوتا تو وقت کہانے اور کپڑے کے
اوسکی خبر نہ لیتا اور قیامت کو جھٹلاتا اوسکی شان مین یہہ سورہ نازل ہوا ہے فَذٰلِکَ الَّذِیْ پس وہ جھٹلانیوالا روز جزا کا یا دین اسلام کا وہ شخص ہے یَدُعُّ
الْیَتِیْمَ دفع کرتا ہے یتیم کو اپنے پاس سے سختی سے وَلَا یَحُضُّ اور نہین حرص اور رغبت دلاتا ہے لوگون کو عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ اوپر کہلانے محتاج کے اپنی پاس سے کہانا
دیکر کہ لوگ اوسکو دیکہکر مسکین کو کہانا دیوین نہ خود دیتا ہے اور نہ لوگون سے کہتا ہے کہانا دینے کیواسطے بسبب اعتقاد رکہنے روز جزا کے یعنی علامت جھٹلانے روز جزا کے باز رہنا اسکا
خیر سے ہی کہ نہ رغبت ثواب کی ہے اور نہ خوف عذاب کا ہے اور اگر روز جزا کو سچ جانتا ثواب کی رغبت سے یا اوس روز کی عذاب کے خوف سے اعمال نیک کرتا اور یتیم کو دفع نکرتا اور مسکین کو کہانا دیتا اور
جسوقت کہ روز جزا کو درست اور حق نجانا تو اسیواسطے نماز کے پڑہنے مین کہ وہ دین کے ارکان مین سے ہے کاہلی اور سستی کرتا ہے اور اسیواسطے خدا فرماتا ہی کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ پس وائے ہے
اور سخت عذاب ہے واسطے اون نماز پڑہنے والون کے الَّذِیْنَ ہُمْ وہ لوگ کہ وہ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ نماز اپنی سے غافل ہین اور بیخبر ہین اور اوسکی کچہہ قدر نہین کرتے ہین چاہی پڑہین
چاہے نہ پڑہے اور اگر پڑہے تو بے عذر بسبب مشغول ہونے کار دنیا کی اول وقت مین نہ پڑہے بسبب اعتقاد کرنے اوسکی ثواب پڑہنے کے اور عذاب نہ پڑہنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچہی کہ کیا وہ وسوسہ شیطان کا ہے فرمایا کہ نہین وہ تو سب کو پہونچتا ہے اور لیکن اوس سے یہہ مراد ہے کہ نماز سے غفلت کرے اور چہوڑ دے اوسکو اول وقت مین
پڑہنے سے اور تنگ وقت مین اوسکو پڑہے اور دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ وہ تاخیر نماز کی ہے اول وقت سے بدون عذر کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نماز سے زیادہ
کسی عمل کو دوست نہین رکہتا ہے پس نہ غافل کرے تمکو نماز سے دنیا کا امر دون مین سے کوئی شئی اسواسطے کہ خدا تعالی نے مذمت کی ہے ایسے لوگون کی چنانچہ فرماتا ہی کہ الذین ہم عن صلوتہم
ساہون یعنی غفلت کرنیوالے کہ اونہون نے سستی کی اوسکے وقتون سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ غفلت کرنیوالے نماز سے فرض نمازون کی تاخیر کرتے ہین اونکے وقتون سے اور بسبب سستی
اعتقاد کے اوسکی تاخیر کرنیکو سہل جانتے ہین اور اگر نماز پڑہتے ہین تو اوسکی شرائط اور ارکان کا ملاحظہ نہین کرتے ہین اور سجدہ اچہی طرح نہین کرتے ہین اور اکثر مسلمان اس بلا مین
گرفتار ہین نعوذ باللہ من ذلک اور دوسری روایت مین ابن عباس سے یہہ مضمون منقول ہے کہ مراد ساہون سے یہہ ہے کہ چاہے پڑہے نماز چاہی نہ پڑہے الَّذِیْنَ ہُمْ یُرَآءُوْنَ وہ
لوگ ہین جو نماز مین غفلت کرتے ہین اور ریا کرتے ہین نماز مین یعنی لوگون کے دکہلانے کیواسطے نماز کو پڑہتے ہین کہ لوگ اونکی تعریف کرین اور اسیواسطے پڑہتے ہین کہ لوگ اونکو بے نمازی نجانین اور ثواب کی رغبت اور عذاب کے خوف سے
نماز نہین پڑہتے ہین اور نہ خدا کے راضی ہونیکے واسطے نماز پڑہتے ہین اور یہہ صفات منافقون کی ہین کہ دکہلانیکو مسلمانون کے خوف سے نماز پڑہتے تہے اور جب تنہا ہوتے تہے
تو نہین پڑہتے تہے اور امیر المومنین سے روایت ہے کہ مراد اس آیت سے منافقین ہین جو کہ نہین امید رکہتے ہین نماز کے پڑہنے کے ثواب کی اور نہین خوف کرتے ہین نہ پڑہنے کے
عذاب سے پس وہ اوسکے پڑہنے سے غافل ہین یہانتک کہ جاتا رہے وقت اوسکا پس جسوقت مومنین کے ہمراہ ہوتے ہین تو نماز کو دکہلانیکے واسطے پڑہتے ہین اور جسوقت اونکے
ہمراہ نہین ہوتے تو نہین پڑہتے اور ایسا ہی حال اکثر مسلمانون کا ہے کہ اول تو نماز کو پڑہتے ہی نہین نہ نماز پڑہنے والون کے ہمراہ ہین نہ تنہائی مین اور بعضی ایسے ہین
کہ اگر وہ نماز پڑہنے والون کے ہمراہ ہوتے ہین تو دکہلانیکو نماز پڑہ لیتے ہین اس خوف سے کہ ہمکو یہہ بے نمازی جان کر حقیر نہ سمجہین اور جو شخص کہ عمداً بے عذر نماز نہین پڑہتا ہے
اور نماز کے نہ پڑہنے کو سہل جانتا ہے اور اوسکی کچہہ پروا نہین کرتا ہے وہ ہرگز مومنین مین داخل نہین ہے جبتک کہ اپنی اس حرکت سے توبہ نکرے اور نماز پڑہنا شروع نکرے

سورۂ ارایت

اور نماز کے نہ پڑہنے کا نہایت سخت گناہ ہے یہانتک کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز ستون دین کا ہی اور جسنے نماز کو نہ پڑہا اوسنے دین کو ڈہا دیا اور جسنے ترک کیا اوسکے وقت کو داخل ہوگا ویل
مین اور ویل ایک جنگل ہے دوزخ مین جیسیکہ خدا تعالے نے سورہ ارایت الذی مین فرمایا ہے کہ فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون اوسیواسطے دوسری حدیث مین نماز نہ پڑہنے کو
کفر فرمایا ہے اور اونہین لوگون کی شان مین خدا تعالے فرماتا ہے وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ اور منع کرتے ہین مال زکوۃ کو کہ دینا اوسکا مثل نماز پڑہنے کی ہے اور مستحقون کو وہ مال زکوۃ کا
نہین پہونچاتے ہین اور امیرالمومنین اور امام جعفر صادق علیہما السلام اور قتادہ اور ضحاک سے یہی روایت ہے کہ مراد ماعون سے زکوۃ ہی اور ابن مسعود اور ابن عباس اور سعید بن جبیر کہتے ہین
کہ مراد ماعون سے گہر مین برتنے کی چیزین ہین مثل آگ اور نمک اور دیگچی اور اینڈہن اور پانی وغیرہ کے کہ آپسمین دیتے لیتے ہین اگر کوئی مومن مانگے تو اوسکو منع نکرے اور حضرت
صادق علیہ السلام کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوۃ کا دینا فرض ہے اور ان چیزون کا دینا اگرچہ امر نیک ہے لیکن فرض نہین ہے اور ابو بصیر نے امام علیہ السلام سے پوچہا کہ ہم اپنے
ہمسایہ مین سے کیسیکو کوئی چیز برتنے کیواسطے دیتے ہین تو وہ اوسکو بگاڑ دیتے ہین اور توڑ ڈالتے ہین اس صورت مین اگر ہم اونکو ندیوین تو کچہہ گناہ ہے فرمایا کہ اگر یہہ حال ہے تو ندینے مین
کچہہ گناہ نہین ہے اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے عائشہ سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نمک کسیکو دیوے تو ایسا ہے کہ اوسنے ساٹہہ درویش کو آزاد کیا ہو اور اگر جس جگہہ کہ پانی نہو کسیکو پانی دیوے
تو ایسا ہے کہ اوسنے مردہ کو زندہ کیا ہو اور ماعون لغت مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسمین فائدہ ہو اور قیمت مین وہ کم ہو

سورۃ الکوثر یہہ سورہ بعض کے نزدیک مکی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے
اور اسمین تین آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہے فرض اور نفل مین حق تعالے اوسکو قیامت کے روز حوض کوثر سے پانی دیگا اور طوبی کے نیچے
رسول خدا صلعم سے وہ باتین کریگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم کا فرزند کہ جسکا نام طاہر تہا اور خدیجہ کے شکم سے تہا وہ مرگیا تو کفار حضرت کو ابتر کہتے تہے
اور ابتر اوسکو کہتے ہین کہ جسکی اولاد باقی نرہے حضرت کو یہہ سنکر بہت رنج ہوا خدا تعالے نے حضرت کی تسلی کیواسطے یہہ سورۃ نازل کی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ تحقیق ہمنے دیا ہے تجکو
کوثر اور کہتے ہین کہ کوثر مبالغہ کا صیغہ ہے اور مراد اوس سے بہت کثرت کی خیر ہے یعنی دی ہمنے تجکو خیر بہت کثرت سے کہ وہ اولاد تیری ہے فاطمہ سے اور وہ ائمہ طاہرین ہین اور
اونکی اولاد ہے اور صیغہ ماضی کا اوسکی تحقیق وقوع کی جہت سے آیا ہی اور مشہور یہہ ہے کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ نہر ہے بہشت مین خدا تعالے نے رسول خدا کی فرزند کے عوض مین وہ نہر حضرت کو دی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ سورۃ انا اعطینا نازل ہوا تو علی نے رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ
کیا ہے کوثر یارسول خدا فرمایا کہ نہر ہے خدا تعالے نے وہ مجکو بخشی ہے حضرت علی نے کہا کہ وہ نہر بہت بزرگ ہے اوسکی تعریف فرمانی چاہئے رسول خدا نے فرمایا کہ ہان ای علی کوثر ایک نہر ہے
کہ وہ جاری ہے خدا کے عرش کے نیچے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اور مسکہ سے زیادہ نرم ہی اور سنگریزے اوسکے زبرجد اور یاقوت کی ہین اور گہانس اوسکی
زعفران ہے اور مٹی اوسکی مشک ہے اور بعد اسکے رسول خدا نے حضرت علی کے پہلو پر ہاتہہ مار کر فرمایا کہ ای علی وہ نہر واسطے میرے ہی اور واسطے تیرے اور تیرے دوستون کے واسطے بعد میرے
اور ابن عباس سے اور انس سے روایت ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم اپنی صحابہ کے پاس بیٹہے تہے کہ ناگاہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور حضرت نے سر مبارک اپنا نیچے کو جہکایا اور بعد تہوڑی دیر کے
سر کو اوٹہایا خوش ہوکر ہو منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای آدمیو جانو تم کہ اسوقت خدا تعالی نے ایک سورت مجہپر نازل کی ہے اور اوسمین بہت نوازش مجہپر فرمائی ہے صحابہ نے پوچہا کہ
یارسول خدا وہ کونسی سورت ہے حضرت نے یہہ سورت اونکی روبرو پڑہی اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے لوگون نے کہا کہ خدا اور رسول اوسکا جانتا ہے فرمایا کہ ایک نہر ہے بہشت مین
کہ خدا نے مجہسے وعدہ اوسکا کیا ہے اور اوسمین بہت خیر ہے اور وہ دودہ سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ اوسمین خوشبو ہے اور شہد سے زیادہ وہ شیرین ہے اور برف سے زیادہ وہ سرد ہے اور مسکہ سے زیادہ نرم
ہے اور بشمار ستارون آسمان کے اوسکی کنارہ پر قدح موتی اور مونگے اور لعل اور یاقوت کے رکہی ہوئے ہین اور ریت اوسکا یاقوت اور موتیون کا ہی اور سدرۃ المنتہی کی جڑ مین سے وہ نہر نکلتی ہے اور طول اوسکا
مشرق سے مغرب تک ہے جو کوئی اوسمین سے پانی نوش کرے ہرگز تشنہ نہو امت میری اوس سے ازدحام کریگی اور ایک جماعت کو اوسمین سے مثل چوپایون کے اوس نہر پر سے ہانکتے ہونگے اور وہ لوگ
درمیان امت میری کے مثل شتران خارشتی کے ہونگی اور درمیان اونٹون کے شوکت اور نیک صورت والی جسوقت مین اونکو نہر پر سے ہانکے گئے دیکہونگا تو کہونگا کہ انکو کہان لیئے
جاتے ہو یہہ تو اصحاب میری ہین حضرت کو جواب ملے کہ تو نہین جانتا ہے کہ اونہون نے بعد تیرے کیا احداث کیا ہے اور جسوقت سے کہ تو نے دنیا سے مفارقت کی ہے اوسیوقت سے یہہ مرتد ہو گئے
تہے اور یہہ روایت اونکی کوثر پر ہانکنے کی اور فرمانا رسول خدا کا کہ یہہ میرے اصحاب ہین اور حضرت کو جواب ملنا کہ تیرے بعد یہہ مرتد ہوگئے تہی اور دین مین اونہون نے احداث کیا
تہا یہہ سب صحیح بخاری مین اور صحیح مسلم مین اور جمع بین الصحیحین مین اور مسند احمد حنبل وغیرہ کتب احادیث اہلسنت مین موجود ہے جو کوئی چاہے دیکہہ لیوے اور یہہ نہر خدا تعالے نے رسول خدا صلعم کو
عطا کی ہے اور ساقی اوسکے امیرالمومنین علیہ السلام ہین چنانچہ لقب حضرت کا ساقی کوثر مشہور ہے پس امیرالمومنین اپنے دوستون کو اوس سے سیراب کرینگے اور دشمنون کو اپنی
محروم رکہینگے اور اصحاب رسول خدا کی ہانکنے سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ دشمن علی کے تہی جن لوگون نی اونکے حق غصب کیئے ہین اسواسطے کہ بمجرد وفات رسول خدا سے اونہون نے اختلاف
اونکا کیا امر تہا کہ جسکے بگاڑنے ہو احداث مین مرتد ہوگئے اور حاصل مطلب کا یہہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ ای محمد ہمنے خیر کثیر تجہکو دی ہے دنیا اور آخرت مین اور تجہکو دنیا اور آخرت مین سرفراز کیا پیغمبری کا اور طرح طرح

سورۃ الکوثر

کی نعمتین تجھکو دی ہین فَصَلِّ پس نماز پڑہ تو لِرَبِّکَ واسطے پروردگار اپنے کے خالص اوسکی رضامندی کے واسطے وَانْحَرْ اور قربانی کر تو اونٹ کو اور محتاجون پر اوسکو تصدق کر دے واسطے رضامندی خدا کے اور اوسکی تفسیر مین کوئی تو کہتا ہے کہ نماز سے مراد نماز فجر ہے مزدلفہ مین اور قربانی کرنی منی مین اور کوئی کہتا ہے کہ نماز سے مراد نماز عید قربان ہے نحر کرنے تو نیہ ہے اور نحر سے مراد قربانی ہے بعد نماز کے اور بعضی کہتے ہین کہ ابتدائے اسلام مین پہلے قربانی کرتے تہے اور بعد اوسکے نماز پڑہتے تہے حقتعالے نے فرمایا کہ پہلے نماز پڑہو اور بعد اوسکے قربانی کرو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نحر سے رفع یدین ہے یعنی وقت تکبیر کہنے کے نماز مین ہاتہون کا کانون تک اوٹہا لیجانا اور حضرت صادق علیہ السلام نے بہی یہی فرمایا ہے کہ پس نماز پڑہ تو اور ہاتہونکو وقت تکبیر کہنے کے اوٹہا کر کانون تک لیجا تو اور اسطرح کی روایتین اہلبیت علیہم السلام سے متعدد منقول ہین اور مقاتل سے بہی یہی روایت ہے کہ وقت نماز پڑہنے کی تکبیر مین ہاتہون کو کانون تک اوٹہا تو اور حضرت علی سے روایت کی ہے اور علی نے رسول خدا سے روایت کی ہے اور حضرت علی سے جو روایت کرتے ہین کہ فرمایا کہ نماز مین دست راست کو دست چپ پر رکہہ تو سینہ کے اوپر یہہ روایت موضوع ہے اور باطل اور دروغ ہے کہ سب اہلبیت کے مخالف ہے اِنَّ شَانِئَکَ تحقیق کہ دشمن تیرا ای محمد صلعم هُوَ الْاَبْتَرُ وہ ہے دم بریدہ اور منقطع ہے اپنی نسل سے کہ اوسکے کوئی باقی نرہا اور ایسا ہی ہوا کہ عاص وغیرہ جو کہ حضرت کو ابتر کہتے تہے بعد اونکے اولاد مین سے اونکی کوئی باقی نرہا اور نہ اونکا نام و نشان ہے اور اونکو کوئی بہی نہین جانتا کہ وہ کون تہے اور حضرت کا ذکر بلند اور شہرہ قیامت تک رہیگا اور آخرت مین جو کہ مرتبہ حاصل ہوگا وہ بیان سے باہر ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم مسجد الحرام مین داخل ہوئے اور وہان عمرو بن عاص اور حکم بن عاص موجود تہے اونہون نے حضرت کو کہا کہ ای ابتر اور ایام جاہلیت مین جسکی فرزند نہین ہوتا تہا اوسکو ابتر کہتے تہے اور کہا کہ بنی محمد کو عیب لگایا اور دشمنی کی ہے خدا تعالے نے یہہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ دشمن تیرا وہی ابتر ہے کہ جسکی واسطے نہ دین ہے نہ نسب ہے اور نہ اوسکی نسل ہے

سورۃ قل یا ایہا الکافرون

یہہ سورہ مکی ہے اور بعضی اسکو مدنی کہتے ہین اور چہہ آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کو فرض نماز مین پڑہے خدا تعالے اوسکو اور اوسکی مان اور باپ اور اوسکی اولاد کو بخشے اور اگر وہ شقی ہو تو اشقیا کی دفتر مین سے اوسکے نام کو مٹا دے اور سعدا اور نیکبختون کے دفتر مین اوسکا نام لکہے اور جبتک کہ وہ زندہ رہے سعید اور نیکبخت رہے اور شہید مرے اور شہیدون کے ساتہہ اوٹہے اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے باپ نے فرمایا کہ قل یا ایہا الکافرون چوتہائی قرآن ہے اور جسوقت کہ وہ اوسکے پڑہنے سے فارغ ہوتے تو کہتے کہ عبد اللہ وحدہ اور دوسری روایت مین فرمایا کہ جسوقت تو اوسکی تلاوت سے فارغ ہو تو کہہ کہ دینی الاسلام تین مرتبہ اور رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ وقت سونے کے لڑکون کو یہہ سورہ پڑہو تا کہ کوئی چیز اونکو اذیت نہ پہونچائے اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اس سورہ مین جو توحید خالص ہے شیطان اس سے بہت بہاگتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ یَاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ ای کافرو مراد کافرون سے وہی جماعت ہے کفار قریش کے مثل امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ اور عاص اور عقبہ بن ربیعہ اور سوا اونکے جو لوگ کہ قریش مین سے رسول خدا پر اعتراض کرتے تہے اور الف لام آمین عہد خارجی کا ہے اور اوس سے اشارہ طرف اون لوگون کی ہے اور کہتے ہین کہ وہ کفار رسول خدا کو کہتے تہے کہ ای محمد صلعم بس چاہئے کہ ہم پرستش کرین جسکی کہ تو پرستش کرتا ہے اور تو پرستش کر جسکی کہ ہم پرستش کرتے ہین ہم اور تو دونو اس امر مین شریک ہو جائین اگر ہم حق پر ہین تو تو نے بہی اپنا حصہ اوسمین سے لیا اور اگر تو حق پر ہے تو ہمنے اپنا حصہ اوسمین سے لیا حق تعالے نے اونکے رد مین یہہ سورہ نازل کیا اور خدا تعالے نے اپنے علم سے جانتا تہا کہ یہہ آدمی آئندہ کو ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے اسواسطے اپنے حبیب کو حکم کیا کہ کہہ تو ای محمد صلعم اونسے کہ ای کافرو لَآ اَعْبُدُ نہ پرستش کرونگا مین مَا تَعْبُدُوْنَ اوس چیز کی کہ پرستش کرتے ہو تم جسکی اب اور لا اعبد سے مراد زمانہ حال کا نہین ہے بلکہ زمانہ استقبال کا مراد ہے اسواسطے کہ لا نہین داخل ہوتا ہے مضارع پر مگر زمانہ استقبال کے واسطے جیسکہ ما نہین داخل ہوتا ہے مضارع پر مگر حال کے واسطے وَلَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم عَابِدُوْنَ پرستش کرنیوالے مَآ اَعْبُدُ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا ہون مین جسکی اب وَلَآ اَنَا عَابِدٌ اور نہین ہون مین پرستش کرنیوالا کبہی مَّا عَبَدْتُّمْ اوس چیز کی کہ پرستش کی ہے تمنے جسکی پہلے اس سے وَلَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم عٰبِدُوْنَ پرستش کرنیوالے کبہی مَآ اَعْبُدُ اوس چیز کی کہ پرستش کرتا ہون مین جسکی یعنی میری اور تمہاری زندگی مین نہ تمنے میرے خدا کی پرستش کی ہے اور نہ کروگے اور نہ مینے تمہاری خداون کی پرستش کی ہے اور نہ کرونگا اور یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہے جیسکہ ہندی مین کہتے ہین کہ ہان ہان اور نہین نہین اور منقول ہے کہ ابو شاکر دیصانی نے ابوجعفر احول سے سوال کیا تہا کہ کیا حکیم ایسا کلام کہہ سکتا ہے کہ اپنی قول کو دو دو مرتبہ بیان کرے اور جو کہ پہلے کہہ چکا وہی دوبارہ بہی کہے اوسکو جواب کا نہ بن پڑا وہ حضرت صادق کے پاس آیا اور اونسے پوچہا اونہون نے فرمایا کہ سبب اسکے تکرار کا یہہ ہے کہ قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا تہا کہ نعبد الہک سنۃ و تعبد الہتنا سنۃ و نعبد الہک سنۃ و تعبد الہتنا سنۃ یعنی پرستش کرے تو معبودون ہمارے کی ایک برس اور پرستش کرین ہم معبود تیرے کی ایک برس اور پرستش کرین ہم معبود تیرے کی ایک برس خدا تعالے نے مطابق اونکے کلام کے فرمایا اور یہہ کلام نہین ہے مگر جیسے کہ رسول خدا نے اوس کلام کو تمام کیا تو فرمایا کہ تمہارا ... اور نجات کیواسطے آیا ہون اور جسوقت کہ تم میرے کہنے کو قبول نہین کرتے ہو تو لَکُمْ دِیْنُکُمْ واسطے تمہارے دین تمہارا ہے کہ جس دین پر تم ہو اوس سے تم دستبردار نہو گے اور ہمیشہ اوس شرک کے دین پر ہوگے وَلِیَ دِیْنِ اور واسطے میرے دین میرا ہے کہ وہ توحید خدا کی ہے مین اوسکو نہ چہوڑونگا اور مین تمہاری نجات کیواسطے آیا ہون اگر میرے کہنے کو نہین مانتے ہو تو مجھکو میرے حال پر چہوڑ دو اور شرک کیطرف مجھکو مت بلاؤ اور بس آیت مین نفی کفر کا

اونکو نہیں ہے اور یہ جہاد کو منع کرتی ہے یہہ آیت تاکہ منسوخ ہو جہاد کی آیت سے لو بعضے یون کہ جزا دو حساب سے معنی کہتی ہین یعنی واسطے جزا تمہارے اعمال کی ہی اور واسطے میرے جزا میرے
اعمال کی ہے اور کہتی ہین کہ جب یہہ سورہ نازل ہوا تو رسول خدا صلعم نے کفار کے رو برو اسکو پڑہا وہ سنکر حضرت سی مایوس ہو گئی اور حضرت کو اور انکی اصحاب کو آزار پہونچانے لگے سورۃ النصر
یہہ سورہ مدنی ہے اور اسمین تین آیتین ہین ابو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ اذا جاء نصر اللہ کو فرائض مین یا نوافل مین پڑہی خدا یتعالے اوسکو تمام دشمنون پر نصرت دیگے
اور جس روز زندہ ہوکر اوٹھیگا تو اوسکی قبر مین سے ایک نوشتہ باہر نکالی اور اوسکو دیکہ اور اوسمین لکہا ہو گا اسکو امان ہے دوزخ سی اور اوسکی آگ سی اور حقتعالے اوس نوشتہ کو گویا کرے کہ جو کچہہ اوسمین لکہا ہی اوسکی
رو برو پڑہے اور قیامت کے روز وہ کسی چیز پر نگذرے مگر وہ خوشخبری دے اوسکو طرح طرح کی نعمتون بہشت کی یہانتک کہ جنت عدن مین قرار پکڑے اور ہمیشہ کی بہشت مین رہے بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ جس وقت کہ آئی نصرت خدا کی اور مدد کرنا اوسکا کہ وہ غالب کرتا ہے قریش پر اور تمام عرب پر وَالْفَتْحُ اور آئی فتح مکہ اور مطلق فتح مراد لیتی ہین مسلمانون
کی کہ ہو دوسرے شہرون پر وَرَاَیْتَ النَّاسَ اور جس وقت دیکہی تو آدمیون کو کہ یَدْخُلُوْنَ داخل ہوتے ہین فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ بیچ دین خدا کے وہ اسلام ہے اَفْوَاجًا گروہ گروہ یہہ حال اوس سوائے
اور بعد نازل ہونے اس سورہ کے اکثر جماعتین عرب کی اسلام مین داخل ہوئین مکہ والی اور طائف والے اور یمن کے آدمی اور ہوازن کے باشندے اور بنی اسد اور فزارہ اور بنی المرہ اور بنی الکلاب اور سوائے
انکے پس خدا یتعالے فرماتا ہی کہ جس وقت جانی تو کہ آدمی داخل ہوتے ہین دین اسلام مین گروہ گروہ تو فَسَبِّحْ پس تسبیح کر تو کہ نزدیک کی گئی ہو وہ بِحَمْدِ رَبِّکَ ساتہہ تعریف پروردگار
تیرے کی اور اوسکی نعمت کے شکر مین وعدہ کے راست ہونے پر وَاسْتَغْفِرْہُ اور بخشش چاہ تو اوس سے اور مراد بخشش چاہنے سی عاجزی اور انکساری کرنے ہی خدا کے آگے نہ گناہ کا بخشوانا ہو واسطے کہ وہ حضرت
گناہون سے پاک تہی اور یا مراد اوس سے امت کے گناہون کی بخشش کا طلب کرنا ہی اور اسیواسطے حضرت سے منقول ہے فرمایا کہ مین ہر روز سو بار استغفار کرتا ہون سو مراد اوس سے امت کے گناہون کا استغفار
پس سکی لئے خدا فرماتا ہے کہ استغفار کر تو اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا تحقیق کہ وہ خدا توبہ قبول کرنے والا ہے اوس شخص کا کہ جو توبہ اور استغفار کرے اور بلند کرنے والا ہے اونکی درجون کا اور حضرت ام سلمہ سے روایت
ہے کہ بعد نازل ہونے اس سورہ کی رسول خدا صلعم اوٹہتے اور بیٹہتے اور جاتے اور آتے اور سوتے اور بیدار ہوتے کہتے کہ سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ و اتوب الیہ ہم نے حضرت سے اس تسبیح کی پڑہنے کا سبب پوچہا تو فرمایا
کہ مجھکو حکم ہوا ہے اور بعد اوسکے یہہ سورہ تلاوت فرمایا پس معلوم ہوا کہ وہ حضرت موافق حکم کے استغفار کرتے تہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پہلے سب سے اقرا نازل ہوئی ہے اور بعد سب
سورتون کے اذا جاء نصر اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ سورہ حجۃ الوداع مین نازل ہوئی ہی جسوقت کہ حضرت منی مین تہے اور اکثر آدمی کہتے ہین کہ فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی ہے اور قصہ فتح مکہ کا
بروایت محمد بن اسحاق وغیرہ اسطرح سے ہے کہ جسوقت رسول خدا نے سال حدیبیہ مین قریش سے صلح کی اس شرط پر کہ اگر کوئی قریش مین سے رسول خدا کے عہد مین آئی تو قریش اوسپر
اعتراض نکرین اور اگر کوئی رسول خدا کے پاس سے قریش کے عہد مین جاے تو رسول خدا اوسپر تنگی نکرین پس بنی خزاعہ رسول خدا کی عہد مین آی اور بنی بکر عہد مین قریش کے اور بعد اوسکے درمیان
ان دو قبیلون کے فتنہ عظیم پیدا ہوا کئی دعوون کی جہت سے کہ بنی بکر بنی خزاعہ پر کرتے تہے اور جسوقت قریش نے دیکہا کہ بنی بکر عہد مین آئی ہین تو قریش نے مدد اونکی کی اور بنی خزاعہ پر شبخون
مارا اور ایک مرد کو اونمین سے مار ڈالا اور یہہ لڑائی حرم کی باہر تہی اور بنی بکر کے مددگار نیولون مین سے عکرمہ بن ابی جہل تہا اور سہیل بن عمرو تہا اور صفوان بن امیہ تہا اور سوائے انکی بہت
آدمی تہے اور بنی خزاعہ پناہ مین لائی اور نوفل نے بنی بکر سے کہا کہ حرم مین جاکر اپنا بدلا بنی خزاعہ سی لو اور لحاظ حرم کی حرمت کا مت کرو کہ حرم مین اس سے زیادہ بد کام کرتے ہین مثل
دزدی حاجیون کے اور بنی خزاعہ پناہ بدیل بن ورقا کی مکان مین گئی اور بدیل قوم کا سردار تہا اوسنے باہر آکر کہا کہ ای قوم یہہ وہی عہد ہی کہ تمنی محمد کے ساتہہ کیا تہا اور اب اوسکو توڑ
ڈالا اور حرم کی تمنی بیقدری کی اور اگر حرمت حرم خدا کی نہوتی تو مین تمکو ہلاک کرتا اور ایک مرد عمرو بن سالم خزاعی کو مدینہ کو اوسیوقت روانہ کیا اور جسوقت وہ مدینہ مین پہونچا تو رسول خدا
صلعم مع اصحاب مسجد مین بیٹہے تہے اوسنی مسجد مین جاکر حضرت سے سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تو اندیشہ مت کر کہ مین تمہارا عوض اونسے لونگا کہ نصرت خدا کی [illegible]
یہہ فرماکر میمونہ خاتون کے گہر مین تشریف لیگئے اور فرمایا کہ پانی حاضر کر میمونہ پانی لائی اور حضرت اوس پانی سے غسل کرتے تہے اور فرماتے تہی کہ نصرت نہ دیا جاؤن مین اگر بنی کعب کو
نصرت ندون مین اور بنی کعب قوم عمرو بن سالم کی تہی اور بدیل بن ورقا بعد روانہ کرنے عمرو کی مع بنی خزاعہ خود مدینہ کو روانہ ہوا اور مدد کرنی قریش کی بنی بکر کو اور بنی بکر کی
قریش کو اور توڑنا عہد قریش کا سب حضرت سی عرض کیا حضرت نے اوسکا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ مین بہی تمہارے پیچہے آتا ہون بدیل مکہ کو واپس چلا گیا اور حضرت نے فرمایا
کہ ابو سفیان عہد جدید کرنیکے واسطے آویگا اور راہ مین بدیل سے ملاقات کریگا اور ایسا ہی ہوا کہ قریش نے ابو سفیان سے کہا کہ تو محمد کی پاس عہد نیا کرنیکے واسطے جا ابو سفیان مدینہ کو روانہ ہوا اور عسفان
مین بدیل سے ملاقات ہوئی بدیل سے پوچہا کہ کہان سے آتا ہی کہا کہ اپنے اونٹون کے دیکہنے کو آیا تہا اور ابو سفیان مدینہ مین حضرت کے پاس پہونچا اور کہا کہ ای محمد اپنی قوم کی خون کی حفاظت
کر اور قریش کو امان دے اور صلح کی مدت تمام کر حضرت نی فرمایا کہ عہد کو تمنی توڑ ڈالا اور اب تو عذر کرنے آیا ہے کہا کہ نہین ہم صلح پر ہین اور عہد کو ہمنی نہین توڑا ہی اور بعد اوسکے اوسنی ہر چند عذر
کئی لیکن حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا اور وہان سی اوٹہکر اپنی دختر ام حبیبہ زوجہ رسول خدا کی پاس آیا کہ وہ رسول خدا سی سفارش کرے اور پاؤن اپنا اوسکے بستر پر رکہنا چاہا ام حبیبہ نے اوٹہکر بستر کو لپیٹ لیا
ابو سفیان نے اوس سے پوچہا کہ ای بیٹی میری تو نے بستر کو کسواسطے لپیٹ لیا کہا کہ یہہ بستر پیغمبر کا ہی اور تو مشرک اور نجس ہے جائز نہین ہے کہ تیرا بدن نجس اوسکو مس کرے ابو سفیان وہان سے مایوس ہوکر

حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کہ ای پسر ابو طالب کچہہ مقدمہ مین کچہہ تدبیر کر فرمایا کہ تیری فائدہ کا امر مین کچہہ نہین جانتا اور تو بہتر قریش کا ہی تو خود مسجد دروازہ پر جا اور قریش
کو پناہ دے اور حمایت اونکی کر ابو سفیان مسجد کے دروازہ پر آیا اور کہا کہ ای لوگو مین قریش کی حمایت کو آیا ہون کسینے جواب نہ دیا اور نہ کسی نے اوسکی طرف توجہ کی ابو سفیان یونہین مکہ کو
ہو تا کہ قریش کو خبر کرے اور مکہ مین جا کر قریش کو خبر کی اور رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مستعد جہاد رہو کہ مکہ کا سفر درپیش ہے اور دونو ہاتہہ اوٹھا کر دعا کی کہ خداوندا ہمارے ارادہ سے
قریش کو خبر مت کرنا اور بعضے اصحاب سے فرمایا کہ اس حال کو لوگون سے پوشیدہ رکھو اور حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو پیغمبر خدا کے روانہ ہونیکا خط لکھا اور حضرت کی وہ انگلی نے انکو خبر دی اور جبرئیل
نازل ہو کر رسول خدا کو اونکی خبر دیدی مطلع کیا حضرت نے علی بن ابیطالب کو جلدی سے روانہ کیا وہ اوس عورت کے پاس راہ مین مکہ کے پہونچے جو کہ خط لیگئی تہی اور وہ خط اوس عورت سے
لیا اور تفصیل اسکی سورہ ممتحنہ مین گزر گئی ہی اور رسول خدا دس ہزار آدمی ہمراہ لیکر مکہ کو روانہ ہوئے اور یہہ قصہ دسوین شوال آٹھوین سال ہجرت کا ہے اور ابو سفیان بن حارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ
مین منزل نیق العقاب مین لشکر اسلام سے آکر ملے اور درخواست کی کہ رسول خدا سے ملاقات کرین حضرت نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ انسے میری آبرو ریزی کی اور ظلم کیے جو مکے مین اونسے دیکہا ہے ملاقات نہین کرسکتا ابو سفیان
نے یہہ حال سنا اور اوسکے ہمراہ ایک لڑکا تہا کہا کہ اسکا ہاتہہ پکڑ کر صحرا کو چلا جاؤنگا اور ہم دونو وہین بہوکہ مرجائینگے اور یا یہہ پیغمبر سے ملاقات کرے یہہ خبر حضرت کو پہونچی حضرت نے اوسپر رحم
کرکے انکو اپنے پاس بلایا انہون نے اسلام کو قبول کیا اور حضرت وہانسے کوچ کرکے منزل ظہران پر پہونچے اور خبر پیغمبر خدا کے آنیکی قریش پر پوشیدہ تہی اسواسطے کہ کوئی مدینہ سے نہین آتا تہا اور اوس دن قریش
رسول خدا کے لشکر سے بہت خوف کرتے تہے ابو سفیان بن حرب جو کہ مدینہ سے مایوس ہو کر آیا تہا اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا خبر کے دریافت کرنیکو مکہ سے باہر نکلے اور عباس کہتے ہین کہ مین نے اپنے
مین خیال کیا کہ اگر رسول خدا اور لشکر مکہ مین تشریف لائین تو قریش کا نام و نشان باقی نہ رہیگا اور شب کو رسول خدا منزل ظہران مین اپنے اونٹ پر مین سوار ہو کر اراک مین آیا اس خیال سے کہ اگر کوئی لکڑہارا یا ایسا
مکہ کو دودہ لیجانیوالا ملے تو اوسکو کہون کہ قریش کو خبر کرے تا کہ باہر نکلکر رسول خدا سے امان چاہین مین اوس حدود مین پہرتا تہا کہ ناگاہ آواز ابو سفیان بن حرب میرے کان مین پہونچی
اور حضرت کے لشکر کی آگ جو اونہون نے دور سے دیکہی تو کہا کہ یہہ کیسی آگ ہی بدیل نے کہا کہ بنی خزاعہ کے آگ ہی ابو سفیان نے کہا کہ یہہ آگ اوس سے زیادہ ہی اور بدیل جانتا تہا کہ لشکر رسول خدا کا آتا ہے
اور یہہ آگ اوسکی ہے لیکن اوسنے ظاہر نکیا اور عباس کہتے ہین کہ مینے اونکی آواز سنکر کہا کہ ای ابو سفیان اوسنے سنکر کہا کہ تو ابو الفضل عباس ہے کہا کہ ہان ابو سفیان نے کہا کہ یا عباس کیا خبر ہے تجہپر فدا ہون یہہ کون ہے
جسکا لشکر تمہارے آگے ہی مینے کہا کہ رسول خدا مع لشکر ظفر پیکر کے دس ہزار آدمی ہین اور تمکو انکی مقابلہ کی طاقت نہین ہے ابو سفیان نے کہا کہ ای ابو الفضل تو اس مقدمہ مین کیا صلاح بتاتا ہے مینے
کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ تو میرے اونٹ پیچہے سوار ہو اور رسول خدا کے پاس چل کہ مین تیرے وسطے اوس سے امان طلب کرون اگر جو نہین تو وہ مکہ فتح پاکر تیری گردن کو جدا کریگا عباس کہتے ہین میرے کہنے سے وہ بہی سوار ہوا
اور مین اوسکو لشکر کے درمیان لایا اور جس آگ پر مین گذرتا تہا وہ کہتا تہا کہ یہہ رسول خدا کا چچا ہے اور جسوقت عمر خطاب کے آگ پر پہونچے تو عمر نے ابو سفیان کی آواز کو پہچانا اور کہا کہ شکر خدا کا کہ دشمن خدا کا
قبضہ مین یہہ آیا بدون عہد اور وعدہ کے اور رسول خدا کو خبر کرنیکو روانہ ہوا اور مین اونٹ دوڑا کر اوس سے بڑہ گیا اور بعد میرے وہ بہی آیا اور کہا کہ یا رسول خدا یہہ ابو سفیان ہے دشمن خدا کا حکم فرما کہ مین اوسکی گردن مارون
مینے کہا کہ یا رسول خدا ابو سفیان کو امان دے کہ مین اوسکو لایا ہون اور ابن خطاب نے اوسکی قتل مین مبالغہ کیا مینے کہا کہ ای عمر یہہ مرد بنی عبد مناف مین سے ہی اگر بنی عدی مین سے ہوتا تو مین اس مین کچہہ مضائقہ
نکرتا رسول خدا نے فرمایا کہ مینے اوسکو امان دی کل کو وہ میرے پاس لائے دوسرے روز مین اوسکو رسول خدا کے پاس لیگیا حضرت نے فرمایا کہ ای ابو سفیان وای تجہپر کیا ابتک وہ وقت نہین آیا ہی کہ یقین کرے
کہ کوئی معبود نہین ہے سوای اوس خدای پاک کی کہا کہ مان باپ تجہپر فدا ہون [illegible] اور لحد کو نہی جانتا تہا کہ اگر دوسرا خدا ہوتا تو ہماری فریاد کو پہونچتا حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ وقت
نہین آیا ہی کہ تو مجہکو پیغمبر اور بہیجا ہوا خدا کا جانے کہا کہ اس امر مین مجہکو تردد ہے مینے کہا کہ ابہی ایمان لا اوس سے پہلے اس سے کہ تجہکو گردن ماریں کہا کہ اس مقدمہ مین مجہکو دو ماہ کی مہلت دو حضرت نے فرمایا
کہ مینے چار ماہ کی مہلت تجہکو دی اور مجہکو فرمایا کہ اسکو لشکر کی گزرگاہ مین بہٹلا تا کہ آدمی جانین کہ یہ مسلمان ہی مینے کہا کہ یا رسول خدا تم جانتے ہو کہ یہہ مرد فخر اور عزت کو بہت دوست رکہتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ جو کوئی اسکی گہر مین جاوے مسلمان ہے اور جو کوئی مسجد الحرام مین جاوے اوسکو امان ہے اور جو کوئی اپنے گہر دروازہ بند کرکے بیٹہہ رہے وہ مسلمان ہے مینے ابو سفیان کو گزرگاہ تنگ مین بہٹلایا اور لشکر
اوسپر گزرتا تو پوچہتا کہ یہہ کون ہین جسوقت رسول خدا بڑے دبدبہ اور حشمت و جلال سے تشریف لائے اور ہمراہ حضرت کے مہاجرین اور انصار تہے کہ سب لوہے مین غرق ہو رہے تہے اور عجب شان و شوکت سے آتی
تہی کہ مثل اوسکی کبہی کسیکو نہ دیکہا تہا اونکو پوچہا تو مینے کہا کہ یہہ رسول خدا ہین یہہ سنکر کہا کہ ای ابو الفضل تیرے بہتیجے کی بڑی بادشاہی ہے مینے کہا کہ یہہ بادشاہی نہین ہے بلکہ یہہ دبدبہ و شان و شوکت
نبوت کی ہے اور سب مکہ کو روانہ ہوئے اور حضرت نے فرمایا کہ نشان میرا حجون مین کہ وہ بلند جگہہ ہے گاڑ دو اور اوس سے آگے مت بڑہو یہانتک کہ مین وہان پہنچون اور فرمایا کہ کسی سے جنگ مت کرو
اور اگر تمسے کوئی لڑے تو تم بہی اوس سے لڑو اور چار آدمیون کے قتل کا حکم دیا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور حویرث اور عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور دو عورتون کا
کا حکم دیا کہ وہ رسول خدا کی ہجو گایا کرتے تہیں اور فرمایا کہ ان چہہ آدمیونکو قتل کرو اگرچہ اونہون نے کعبہ کے ستون کو جا پکڑا ہو پس امیر المومنین نے حویرث کو اور ایک عورت کو اون دو مین سے
قتل کیا اور ایک عورت بہاگ گئی اور مقیس کو بازار مین قتل کیا اور ابن خطل کو دیکہا کہ کعبہ کا ستون پکڑے ہوے تہا سعید بن حارث اور عمار یاسر نے اوسکو
قتل کیا اور امیر المومنین نشان کو اوٹہا کر اپنے باپ ابو طالب کے گہر کو روانہ ہوے اور کفار نے اوس مکان مین پناہ لی تہی حضرت علی اپنا منہہ چہپا ہوے تہے اور خود سر

رکہی ہوئے تہی آواز دی کہ جو کوئی دشمن خدا کا اس گہر مین ہی وہ باہر آوی تو ام ہانی نے اپنی بہائی علی کو نہ پہچانا اور کہا کہ ای جوان مین دختر ابوطالب ہون اور بہن علی کی میری حرمت کو نگاہ رکہنا امیرالمومنین نے فرمایا کہ دشمنان خدا کو اپنی گہر سے باہر کر ام ہانی نے کہا کہ بخدا تیری شکایت پیغمبر سے کرونگی امیرالمومنین نے خود اپنی سر سے خود اوٹہایا ام ہانی نے اپنی بہائی کو پہچانا تو دوڑی اور رکاب حضرت علی کی بوسہ دیا اور کہا کہ ای علی مین نے قسم کہائی ہے کہ تیری شکایت رسول خدا سے کرون اس قضیہ مین کیا کرنا چاہیے فرمایا کہ جو تیرا جی چاہے میری شکایت کر ام ہانی فرماتی ہین کہ مین رسول خدا کو گئی خیمہ مین غسل کرتے ہین مکہ کی جانب کے واسطی مین جا کر کہا کیا رسول خدا ایا کیا ملیہا مینی آج علی سے حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ ای ام ہانی تجہکو شرم نہین آتی ہی کہ تو علی کی شکایت رسول خدا کی سامنی کرتی ہی اسی واسطی کہ وہ دشمنان خدا کو ہیچ ہی نہ پچانا تہا رسول خدا صلعم یہ سنکر ہنسی اور فرمایا کہ جو لوگ تیری گہر مین اور تیری حمایت مین ہین وہ میری حمایت مین ہین اس سبب سے کہ تو بہن علی کی ہی یہہ جو کے مرتبے تیرے واسطی حاصل ہی اور بعد اوسکی رسول خدا مکہ مین تشریف لائے اور اشراف قریش کے ہی گمان ہے کہ محمد ہمسی لڑیگا اور ہمکو قتل کریگا سب خانہ کعبہ مین داخل ہو گئی اور حضرت مسجد الحرام مین تشریف لائی اور کعبے دروازہ پر کہڑی ہو کر فرمایا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ یعنی نہین ہے کوئی معبود قابل پرستش کے مگر وہ خدا حق کہ تنہا ہے وہ اور وفا کیا اوسنے وعدہ اپنی کو اور نصرت کی بندہ اپنی کی اور شکست دی اوسنی گروہون کفار کو اور بعد اوسکی فرمایا کہ جانو تم ای لوگو کہ مال اور ثروت اور خون کہ جسکا دعوی کرتی ہین آدمی وہ سب زیر قدم ہے مگر دہلے کو کعبہ کا اور سیراب کرنا حاجیونکا وہ اوسکی اہل کی طرف پہیر گیا ہی اور جانو تم کہ مکہ قتل اور غارت اور شکار سے حرام کیا گیا ہے خدا کی حرام کرنے سی اور حلال نہین ہوا ہی کسیکی واسطی جو کہ پہلے ہمسے تہی اور حلال نہین ہی مجہپر مگر ایک ساعت اور بعد اوسکی حرام ہے قیامت تک اور گہانس اوسکی او کہاڑین اور درخت اوسکا نہ کاٹین اور نہ او کہاڑین اور شکار اوسکا نہ بہگائین اور گری ہوئی چیز کو اوسمین سے نہ اوٹہائین مگر جسنے کہ اوسکی مالک کی تلاش کرین آور جانو تم ای قریش کہ خدا نی تمہارے جاہلیت کے غرور کو قطع کیا اور تم بہت برے ساتہی کہ تمنی اپنی پیغمبر کو جہٹلایا اور اوسکو وطن سی نکال دیا اور اسپر بہی کفایت نکی اور راضی نہوئی یہانتک کہ میرے شہر مین مجہسی لڑنیکو آئے اور مجہسے لڑائی کی کہو کہ آجکی دن تمہارا گمان میری طرف کیا ہے اور مین تمہارے ساتہ کیا کرونگا سب نے کہا کہ ہمارا گمان تیری طرف خیر کا ہی کہ تو برادر کریم اور رحیم ہی اور حلیم ہی او پیشوا ہمارا ہی اور سردار ہمارا ہے حضرت نے فرمایا کہ جاؤ مینی تم سب کو آزاد کیا جسوقت اون لوگون نے یہہ بات سنی تو سب ایسے گہرونسی ایسے نکلی کہ جیسے مردی زندہ ہو کر قبرون سے نکلتی ہین اور اوس روز سے مکہ والونکو طلقا کہتی ہین یعنی آزاد کیے ہوئے پیغمبر کے اور حضرت صفا پر جا بیٹہی وہ لوگ گروہ گروہ آئی تہی اور اسلام مین داخل ہوتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم فرمانبردار ہین اور عورتون نی سنا تو وہ بہی آئین اور اسلام مین داخل ہوئین اور مرد و عورت سب نے بیعت کی اور بہت آدمی مکہ سی بہاگ گئی تہی حضرت کی رحم دلی اور کریمی کو سنکر واپس چلی آئی اور حضرت کی ہاتہ پر ایمان لائی اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ فتح مکہ کے روز کہ رسول خدا مسجد الحرام مین تشریف لائی تین سو ساٹہ بتخانہ کعبہ کے گرد تہی حضرت کی ہاتہ مین ایک لکڑی تہی اوس سے بت کو مار کر اوندہا کر دیتی تہی اور فرماتی تہے کہ حق آیا اور باطل گیا آور کہتی ہین کہ یہہ سورہ نازل ہوا تو رسول خدا نی اوسکو صحابہ کی روبرو پڑہا سب خوش اور مسرور ہوئے اوس سورہ کو سنکر مگر حضرت عباس کہ جسوقت اس سورہ کو سنا تو رونی لگی رسول خدا نی فرمایا کہ ای چچا تمکو کیا ہوا ہی تم کیون روتی ہو کہا کہ مین اسواسطی روتا ہون کہ یہہ سورہ تیری وفات کی خبر دیتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسیطرح ہے جیسا کہ تم کہتی ہو اور اس سورہ کی نازل ہونیکی دو برس بعد حضرت نے دنیا سی رحلت فرمائی اور اوس دو سال مین کسینی حضرت کو مسرور اور خندان نہ دیکہا سورۂ تبت اور اس سورہ کو سورۂ ابی لہب و سورۃ المسد بہی کہتی ہین اور یہہ سورہ مکی ہی اور آیتین اسمین پانچ ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑہی ابولہب پر لعنت کرے اسواسطی کہ وہ پیغمبر خدا کی اور خدا کی احکام کی جہٹلانیوالو مین سے تہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ کہتی ہین کہ جسوقت آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو رسول خدا کوہ صفا پر تشریف لیگئی اور آواز دی کہ یا صباحاہ اور اس کلمہ کو وقت نازل ہونے بلا کے مثل قتل اور غارت کے استعمال کرتی ہین اور رئیس قریش کہ جو کہ حضرت کی کنبہ اور قرابت کی تہی حضرت کی آواز سنکر اپنی گہرونسے حضرت کی طرف دوڑی اور کہا کیا ہی تجہکو حضرت نے فرمایا کہ اگر تمکو خبر دون مین کہ اس پہاڑ کے نیچی ایک جماعت دشمنونکی آئی ہی اور ارادہ ہی کہ صبحکو یا شامکو وہ تمپر دوڑین اور تمکو قتل اور غارت کرین تو تم مجہکو سچا جانو یا نہین کہنی لگے کہ ہان کسواسطی تجہکو سچا نجانین کہ تو نزدیک ہمارے دروغگو نہین ہے اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ اگر تم مجہکو سچا جانتے ہو تو یقین جانو تم کہ مین ڈرانیوالا ظاہر ہون تمکو خدا سے سخت کے وہ عذاب دوزخ کا ہی ابولہب اوٹہا اور کہا کہ تبا لک لہذا دعوتنا جمیعا یعنی ہلاکت ہو واسطی تیرے کہ اسواسطی تونے ہم سبکو بلایا تہا اور بعضی روایت مین ہی کہ اوسنی اپنی دونو ہاتہ مین پتہر اوٹہایا اور چاہا کہ حضرت پر وہ پتہر مارے اوسیوقت حقتعالی نے یہہ سورہ نازل کیا کہ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ ہلاک ہون دونو ہاتہ ابولہب کے کہ اوسنی پتہر اوٹہا کر چاہا ہی کہ میرے حبیب کو مارے اور بعضی کہتی کہ مراد دونو ہاتہ سی ہلاک ہونا سارے تمام بدن اوسکا ہلاک ہو یعنی اوسکا نفس ہلاک اور نابود ہو جاوے اور وہ چچا رسول خدا کا تہا اور سب سے زیادہ وہ ملعون آنحضرت سے عداوت کرتا تہا اور طارق بن عبد اللہ سے نقل ہے کہ ابتدای اسلام مین ایک روز مین بازار ذوالمجاز مین گیا ایک جوان کو دیکہا کہ پوشاک سرخ پہنی ہوئے تہا اور بزبان فصیح کہتا تہا کہ ای لوگو کہو تم لا الہ الا اللہ تاکہ رستگاری پاؤ تم اور ایک شخص کو دیکہا اوسکی پیچہی جاتا تہا اور کہتا تہا کہ اسکی باتکو مت سنو یہہ دروغگو ہی اور پتہر اوسکی مارتا تہا یہانتک کہ پای مبارک اور ٹخنہ اوسکی انکا خون آلودہ کر دیا مینی پوچہا کہ یہہ کون ہین ایک شخص نے کہا کہ وہ جوان لباس سرخ پہنی ہو محمد قریشی ہی لوگونکو طرف خدا کی بلاتا ہی اور وہ شخص کہ پیچہی اوسکی پتہر مارتا ہوا جاتا ہی اور اوسکو جہٹلاتا ہی وہ چچا اوسکا ابولہب ہے اور اکثر اشراف قریش کو اوسنی اپنی طرف مایل کیا اور کہتی ہین کہ نام اوسکا عبد العزی ہے خدا تعالی کو مکروہ معلوم ہوا عزی کی عبدیت کا نام ذکر کرنا اور بعضی کہتی ہین کہ اوسکی کنیت دوزخی ہونیکی موافق تہی اسواسطی اوسکی کنیت کا ذکر کرنا مناسب ہوا

وَتَبَّ سو ہلاک اور نابود ہوا ابولہب اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوا رسول خدا کی دشمنی کے جہت سے اور صیغہ ماضی کا اوسکی تحقق وقوع کی جہت سے آیا ہے عبداللہ مسعود سے روایت
ہے کہ جسوقت ابولہب کو دوزخ سے اور اوسکے عذاب سے ڈرایا تو کہا کہ جو کچہہ تو کہتا ہی وہ حق ہے تو مین کل اپنے مال کے عوض مین اپنے تئین عذاب دوزخ سے خرید لونگا اور دوزخ سے خلاصی پاؤنگا حقتعالی نے فرمایا ہے
مَا اَغْنٰی عَنْهُ نہ بچی برائی کرے اور نہ دفع کرے اوس سے ہلاکت اور عذاب دوزخ کو مَالُهٗ مال اوسکا شتر اور گوسفند اوسکے زمین اور درخت اور نقد اور جنس جو کچہہ کہ اوسکو میراث مین پہونچا ہے
وَمَا كَسَبَ اور جو کچہہ کہ کمایا ہے اوسنے معاملات اور تجارتین کرکے اور کسب مین اوسکی اولاد بہی داخل ہے کہ اولاد کو اوسنے حاصل کیا ہے اور منقول ہے کہ ایکروز پسران ابولہب ابن عباس کے پاس جہگڑا
لیکر آئے فیصل کرنے کیواسطے اور وہ اوس وقت مسجد الحرام مین بیٹہا تہا اور وہ گفتگو کرنے لگے یہانتک کہ نوبت لڑائی کی آپسمین پہونچی ابن عباس نے فرمایا کہ نکالو تم میرے پاس سے ناپاک کمائی کو یعنی پسران ابولہب
اور بعضی کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ مال اور خواستہ اوسکا جو کہ پیغمبر کی عداوت مین خرچ کرتا تہا اور عمل ناپاک اوسکا یعنی مکر اوسکا کہ جو پیغمبر کیواسطے کرتا تہا اوسنے کچہہ نفع اوسکو دنیا مین نہ پہونچایا اسلیے کہ
کہ بعد جنگ بدر کی عدسہ کی بیماری سے وہ مرا اور تین روز تک لاش اوسکی پڑی رہی اور بدن اوسکا بو کرنے لگا اور ایسی بو اوسمین سے آتی تہی کہ کوئی قریب اوسکی نجاتا تہا آخر کو چند حبشیونکو مزدوری
دیکر اوسکو دفن کرایا اور عدسہ وہ بیماری ہے کہ جسمین مثل عدس کے بدن پر دانے نکلتے ہین اور آدمی اوس سے ہلاک ہوجاتا ہی اور وہ طاعون کی قسم میں سے ہی سَیَصْلٰی قریب ہے کہ داخل ہو وہ نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ آگ شعلہ مارنیوالی مین کہ وہ آگ دوزخ کی ہے وَّامْرَاَتُهٗ اور عورت اوسکی ام جمیلہ دختر حرب کہ وہ بہی قریب ہے کہ داخل ہو آتش دوزخ شعلہ مارنیوالی مین کہتے ہین کہ وہ عورت زوجہ ابولہب ابوسفیان
کی بہن تہی اور آنکہوں سے کانی تہی کہ ایک آنکہہ رکہتی تہی اور رسول خدا صلعم سے بہت عداوت رکہتی تہی اور رسول خدا کی ہمسایہ مین اوسکا گہر تہا دنکو کانٹے جمع کرتی اور شب کو کانٹے حضرت کے رستہ مین
ڈالدیتی تا کہ وہ کانٹے حضرت کے کپڑونسے لپیٹین اور پاؤن مین چبہین اور وہ حضرت واسطے نماز صبح جو گہر سے باہر نکلتے تو اون کانٹونکو رستہ مین سے اوٹہا اور نرمی فرماتے کہ یہہ کیا ہمسایگی ہے کہ جو
میرے ہمراہ کرتی ہو حقتعالی نے اوس عورتکو اس صفت کے ساتہہ بیان کیا چنانچہ فرمایا کہ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوٹہانیوالی لکڑیون وکانٹونکی اور عاصم حَمَّالَةَ کو منصوب علی الذم پڑہا ہی اور بعضون
مرفوع پڑہا ہی صفت امرأة کی لیکر یا خبر مبتدای محذوف کی یعنی ہے حمالة الحطب اور کہتی ہین کہ وہ دوزخ کا ایندہن اپنی سر پر اوٹہانیوالی ہوگی اسلیے کہ وہ گناہ کی بوجہہ اونکو اوٹہاتی تہی پیغمبر
عداوت کر کے اور اپنے شوہر کو پیغمبر کی ایذا دینی پر اوبہارتی تہی اور بعضی کہتے ہین کہ مراد ایندہن سے اوسکا چغلخوری اوسکی ہے کہ باعث روشن ہونے آتش نزاع اور عداوت کا ہی اور وہ عورت اس خصلت
کے ساتہہ مشہور تہی اور رسول خدا کی چغلی کہاتی تہی کفار اور کہتی ہین کہ حقیقت مین وہ عورت پریشان حال تہی اور فقر و فاقہ مین گرفتار تہی اور لکڑیونکا گٹہا اوٹہا کر لاتی تہی اور اوسکو فروخت کرتی تہی
ایکروز گٹہا لکڑیونکا پشت پر اوٹہا کر لاتی تہی اور رستی اوسکی گردن مین ڈالے ہی تہی جسوقت تہک گئی اور ماندہ ہوگئی تو اوس گٹہے کو اوسنے پتہر پر رکہدیا آرام لینی کیواسطے اور رستی اوسکی گردن مین تہی ایک
فرشتہ آیا اور اوسنے اوس گٹہے کو پتہر سے نیچے کردیا اور رستی سے اوسکا دم بند ہوگیا اور گلا اوسکا گہٹ گیا اس صدمہ سے دوزخ کو روانہ ہوئی حقتعالی نے اوسکی حقارت کیواسطے فرمایا کہ وہ لکڑیان پشت پر
اوٹہانیوالی ہے فِیْ جِیْدِهَا بیچ گردن اوسکے کے حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ رسی ہے بنی ہوئی پوست درخت خرما سے کہ جس سے لکڑیونکا پشتارہ باندہ کر پشت پر رکہتی تہی اور رستی کو گلے مین ڈالتی تہی اور حقتعالی نے
یہہ حال ذلیل اوسکا اسواسطے بیان کیا تا کہ وہ اور اوسکا شوہر کہ اپنے تئین خاندان عالی مین سے شمار کرتے تہی یہہ سنکر غصہ ہون اور اپنے دلونمین جلین اور رنج کرین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اوس رستی سے وہ کہ
کانٹونکو باندہ کر رسول خدا کی راہ مین وہ کانٹے ڈالتی تہی اور کہتی ہین کہ قیامت کے روز اسیطرح سے آگ کی رسی اوسکی گردن مین ہوگی اور اوٹہا آگ کی لکڑیونکا اوسکی پشت پر ہوگا ابن عباس سے منقول ہے
کہ یہہ رستی زنجیر ہوگا آگ کے لوہی کی اور درازی اوسکی ستر گز کی ہوگی او زنجیر کو اوسکی منہہ مین ڈالکر اوسکی مقعد مین سے نکالینگے اور بعضی کہتے ہین کہ اوس عورت کے پاس ایک بیقیمتی جواہر کا تہا اور کہتی تہے کہ مین اسکو
فروخت کرتے ہون اور قیمت اسکی محمد کی عداوت مین خرچ کرتی ہون حقتعالی نے اوسکی مقابل مین زنجیر آگ کے اوسکے گلے مین ڈالیگا اور اوس سے اوسکو عذاب کریگا اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
جسوقت یہہ سورہ نازل ہوا تو ام جمیل اپنی مذمت سنکر بیطاقت ہوئی اور ایک پتہر اوٹہا کر مسجد الحرام کیطرف روانہ ہوئی کہ وہ پتہر پیغمبر خدا کی جا کر مارے اور رسول خدا مع ابوبکر مسجد الحرام
مین بیٹہے تہے ابوبکر نے اوسکو اس حال سے آتی ہوئی دیکہکر کہا کہ یا رسول خدا ایسا نہو کہ یہہ حضرت کو دیکہہ لیوے اور تمہارے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مجہکو نہ دیکہہ سکیگی خدا نے ام جمیل اور
حضرت کے درمیان ایک حجاب کردیا کہ وہ حضرت کو نہ دیکہہ سکے اور ابوبکر سے پوچہا کہ محمد کہان گئے ابوبکر نے کہا کہ جہان اوسکے خدا نے چاہا کہا کہ اگر مین اوسکو دیکہتی تو اوسکے پتہر
مارتی کہ اوسنے میری ہجو کہی ہے اور کہتی ہین کہ ایکروز عقیل معاویہ کے پاس گئے اور حاضر جواب ہونے مین مشہور تہے معاویہ نے حضار مجلس سے کہا کہ یہہ عقیل ہے جسکا چچا ابولہب ہے عقیل نے
کہا کہ یہہ معاویہ ہے جسکی پہوپہی حمالة الحطب ہے اور ایکروز معاویہ نے کہا کہ اے عقیل تو اپنے چچا کو دوزخ کے کون سے طبقہ مین دیکہتا ہی عقیل نے کہا جسوقت تو دوزخ مین جائیگا تو اپنے دست چپ کیطرف
نگاہ کرنا تا کہ تو اپنی پہوپہی حمالة الحطب کو آگ کی زنجیر مین بندہا ہوا دیکہی اور اوس جگہہ تو اپنے پہوپہا ابولہب کو معلوم کرلینا سورة الاخلاص یہہ سورہ مکی ہے اور بعضی اسکو مدنی کہتی
ہین اور اسمین تین آیتین ہین اور بعضی چار کہتی ہین اور سورہ اخلاص اسکو اسواسطے کہتی ہین کہ سوای کلمہ توحید کے اسمین اور کچہہ نہین ہے اور کلمہ توحید کو کلمہ اخلاص کہتے ہین اور یا
یہہ کہ جو کوئی اس سے اعتقاد رکہے وہ مومن مخلص ہو اسواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین اور اس سورہ کو سورة التوحید و سورة الصمد و نسبة الرب بہی کہتی ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہی اور امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہی کہ جو کوئی ایکمرتبہ قل ہو اللہ احد کو پڑہے اوسکو تہائی قرآن کا ثواب ہو اور جو کوئی دو مرتبہ پڑہے اوسکو تہائی

قرآن کا ثواب ہو اور جو کوئی اوسکو تین مرتبہ پڑہی تو اوسکو تمام قرآن کا ثواب ہو اور حضرت صادق عم نے فرمایا ہی کہ جسوقت سعد ابن معاذ نے وفات پائی تو رسول خدا نے اوسپر نماز پڑہی
اور فرمایا کہ جبرئیل نے ستر ہزار فرشتوں کیساتہہ سعد پر نماز پڑہی ہے لوگوں نے پوچہا کہ یا رسول خدا سعد نے یہہ بزرگی اور فضیلت کہانسی پائی فرمایا کہ قل ہو اللہ احد کو اوسنے اپنا ورد و
وظیفہ کیا تہا اوٹہتے اور بیٹہتے اور سوار ہوتے اور پیادہ چلتے اور آتے اور جاتے ہمیشہ اسکو پڑہتا تہا اور دوسری روایت مین حضرت صادق عم نے فرمایا ہی کہ جسپر ایک شب اور روز گذر جاوے
اور وہ سورہ قل ہو اللہ احد کو نہ پڑہے تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ ای بندہ خدا نہین ہے تو نماز پڑہنے والون مین سی اور فرمایا کہ جسپر شب جمعہ گذر جاوے اور وہ قل ہو اللہ احد کو اوسمین نہ پڑہے تو
دین پر وہ مرا ہو اور فرمایا کہ جو کوئی خدا اور روز آخرت پر ایمان رکہی تو قل ہو اللہ احد کو بعد نماز کے ترک نکرے ہو اسطی کہ جو کوئی اسکو پڑہے اوسنے نیکی دنیا اور آخرت کی جمع کیا اور
بخشی خدا اوسکو اور اوسکے ماں باپ اور اولاد کو اور امیر المومنین عم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی قل ہو اللہ احد کو وقت سونیکے پڑہے خدا تعالی اوسکے پچاس برس کے گناہونکو بخشے اور ایک شخص کو رسول خدا نے
سنا کہ وہ قل ہو اللہ احد پڑہتا تہا فرمایا کہ واجب ہوا لوگوں نے پوچہا کہ کیا واجب ہوا فرمایا کہ بہشت اوسپر واجب ہوا اور اسیطرح اسکے پڑہنے کے ثواب کی کثرت سے روایتین ہین اور حضرت صادق عم
سے روایت ہے کہ یہودیوں نے رسول خدا سے پوچہا کہ تو اپنے پروردگار کا نسب بیان کر اور تین بار اونہوں نے یہی پوچہا لیکن حضرت جواب نہین دیتے تہے یہانتک کہ جبرئیل یہہ سورہ لیکر آئے اور
حضرت نے روبرو اونکے اسکو پڑہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اوس شخص سے کہ جو خدا کی نسبت سوال کرتا ہی کہ ھُوَ اللّٰہُ وہی ہے خدا جو یکتا ہے اور اَحَدٌ وہ ایسا یگانہ کہ
کوئی اوسکا ایک ہے اپنی ذات اور صفات مین لوگ کہتے ہین کہ ہو ضمیر شان کی ہے اسواسطی کہ مرجع اوسکا پہلے اوس سے مذکور نہین ہے اور جملہ اسمیہ بعد اسکی خبر ہو کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مرجع اوسکا وہ چیز ہے
کہ جس سے یہودیوں نے سوال کیا تہا یعنی شان و امر عظیم یہہ ہے کہ خدا ایک ہے اور دوسرا اوسکے واسطی نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ہو کنایہ ہے اسم خدا تعالی سے اور اللہ خبر اوسکی ہے اور بدل ہے یا خبر ثانی ہے
اور احد کی تفسیر مین ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ ایک ہے کہ مثل اوسکی کوئی نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک ہے معبود اور قدیم ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک ہے صفت ذات مین کہ
دوسرا شریک اوسکا نہین ہے اور فرق واحد اور احد مین یہہ ہے کہ واحد حساب اور عدد مین داخل ہے اور احد داخل نہین ہے اور واحد کو واسطی ثانی ہو سکتا ہی اور احد کیواسطی ثانی نہین ہے اور واحد کو
عقل والون پر اور بیعقل کی چیزون پر سب پر اطلاق کر سکتے ہین اور احد کو نہین کہہ سکتے ہین مگر عقل والون پر کہ جنکی شان سے عاقل ہونا ہی اور کہتے ہین کہ احد سے مراد محض ذات ہی بدون کثرت
اور واحد مین اعتبار کثرت کا ہو سکتا ہی اور امام محمد باقر عم نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ ظاہر کر تو ای محمد جو کچہہ کہ ہمنے تجہپر وحی کی ہے اور خبر دی ہے تجہکو حرفونکی مرکب ہونے سے کہ جو پڑہنے مین ہم
اوسکو تجہپر تلاوت کیا ہے تاکہ اوس سے جو کوئی کہ کان سننے والا رکہتا ہو اور دل دریافت کرنیوالا رکہتا ہو اور ہو اسم ہی کہ اشارہ کیا گیا ہی اوس سے طرف غائب کے اور ہا اوسمین خبر دیتی ہے ایک
معنی ثابت سے اور واو اشارہ ہی طرف غائب کے حواس سے جیسا کہ ہذا اسی اشارہ ہے طرف اوس چیز کے کہ حاضر ہو نزدیک حواس کے اور سبب اسکی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ کفار خبر دیتے تہے
اپنے معبودونکی اشارہ کسی لفظون سے ایک چیز حاضر اور دریافت کی گئی کو اور کہتے تہے کہ یہہ ہین کہ حاضر ہین اور آنکہونسے دریافت کئے جاتے ہین اور دیکہے جاتے ہین اور ای محمد تو اشارہ کر
اپنے خدا کی طرف کہ جسکی طرف تو ہمکو بلاتا ہے تاکہ ہم اوسکو دیکہین اور بعد اوسکے اوسپر ایمان لاوین اور اوسکی عبادت مین مشغول ہون پس حق تعالی نے فرمایا کہ قل ہو
ہا سے تنبیہ کی اور خبر دی اپنے وجود کے ثابت ہونیکی اور واو سے اشارہ کیا کہ وہ غائب ہے آنکہونکے دیکہنے سی بلکہ وہ پیدا کرنیوالا آنکہونکا اور پیدا کرنیوالا حواس کا ہے اور بعد اسکی فرمایا کہ مجہکو
خبر دی ہے میرے باپ نے اپنے باپ حسین بن علی سے اور اونہوں نے امیر المومنین عم سے کہ فرمایا امیر المومنین نے کہ بدر کی لڑائی سی ایک شب پہلے مینے حضرت خضر کو خواب مین دیکہا اور خضر سے مینے کہا کہ
مجہکو ایسی چیز تعلیم کرو کہ جس سے مین اعدا دین پر فتح اور نصرت پاؤن فرمایا کہ کہہ تو یا ہو یا من لا ہو الا ہو اور جب دن ہوا تو مین رسول خدا پاس گیا اور سب قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ای علی
تونے اسم اعظم کو جان لیا کہ تجہکو خضر نے اسم اعظم تعلیم کیا ہی پس وہ اسکو مین بدر کی لڑائیمین پڑہتا تہا اور دشمنون پر غالب ہوتا تہا اور بعد اسکی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ
امیر المومنین نے بدر کی لڑائیمین قل ہو اللہ احد کو پڑہا اور بعد اوسکے فرمایا کہ یا ہو یا من لا ہو الا ہو اغفر لی وانصرنی علی القوم الکافرین اور جنگ صفین مین بہی وقت لڑنیکے اسکو پڑہتے
تہے اور عمار یاسر نے پوچہا کہ یا امیر المومنین یہہ کیا کنایہ ہے فرمایا کہ یہہ اسم اعظم ہے اور ستون خدا کی ایک جانب کا ہے وہ خدا کہ سوائی اوسکے کوئی سزاوار پرستش کا نہین ہے اور سورہ حشر کی آخر
کو تلاوت فرمایا اور سوار ہوئے اور ترک چار رکعت نماز کی پڑہی اور اس سے پہلے خدا تعالی نے اونکو غالب اور فتحیاب کیا اور پہر امیر المومنین سے نقل کی کہ اللہ کے معنی یہہ ہین کہ وہ معبود ہی کہ مخلوقات جسکے
معنی مین حیران ہین اور پوشیدہ ہی وہ دیکہنی آنکہون سے اور پوشیدہ ہی ہونے سے اور دل خطرون سے اور فرمایا امام محمد باقر نے کہ مراد امیر المومنین کی کلام سے یہہ ہی کہ خدا وہ معبود ہی کہ بندے حیران
سرگردان ہین اوسکی حقیقت اور ماہیت کے پانے مین اور عرب کسی چیز مین حیران ہوتا ہی تو کہتا ہی کہ اله الرجل اور بعد اوسکے فرمایا کہ احد تنہا کی معنی مین ہے کہ جسکا کوئی
مثل اور نظیر نہو ذات مین اور صفات مین اور توحید سے مراد اقرار کرنا ایک جاننے خدا کا اَللّٰہُ الصَّمَدُ خدا بی نیاز وہ جسکے محتاج ہین اور پناہ ہی سب چیزون کی اور محتاج نہی کسی کی اور نہ کہاتا ہی اور نہ پیتا ہی اور نہ سوتا ہی اور بعضے اسکے
معنی مین کہتے ہین کہ سردار اور رئیس کہ سب کام مومنین اوسکی طرف رجوع کرین اور مکرر اللہ کا لفظ اسواسطی آیا ہی کہ سوائی اوسکے کوئی صمد نہین ہے اور جو کوئی صمد نہو
وہ معبود نہین ہو سکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صمد وہ ہی کہ جو کچہہ چاہی سو کری اور حضرت امام رضا سے روایت کرتے ہین کہ صمد وہ ہی کہ عقلین سب اوسکی کیفیت دریافت کرنے مین ناامید ہون

اور امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ صمد وہ ہے کہ جو سرداری اور سید ہونے مین انتہا کو پہونچا ہو اور ہمیشہ سی چلا آیا ہو اور ہمیشہ کو چلا جائیگا اور صمد وہ ہی کہ نہ کہاتا ہو اور نہ پیتا ہو اور نہ
خواب ہو اور صمد وہ ہی کہ جسکی سب طرف برداری کرین کوئی اوسکی اوپر کوئی حکم کرنیوالا ہو اور منع کرنیوالا ہو اور محمد حنفیہ سے روایت ہی کہ وہ ہی صمد کہ جو اپنی ذات سے قائم ہو اور اپنی غیر سے بے پروا ہو اور اکثر کہتے ہین کہ صمد وہ ہی
کہ بڑھ جاتا اور بوسیدہ ہو جاتا ہو اور حضرت سجادؑ نے فرمایا کہ صمد وہ ہی کہ جسکی واسطے شریک نہو اور نگہبانی شی کی اوسکو درماندہ و تہکنی والا نکرے اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہو اور زید بن علی نے روایت کی ہے
کہ صمد وہ ہی کہ جسوقت لفظ کن سے ارادہ کسی چیز کے پیدا کرنیکا کرے وہ اوسیوقت پیدا ہو جاتی اور کہتے ہین کہ بصرہ کے لوگون نے امام حسین علیہ السلام کو خط لکہکر صمد کے معنی سے سوال کیا اور حضرت نے
اوسکا جواب لکہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اے اہل بصرہ قرآن مین خوض مت کرو اور اوسمین جہگڑا مت کرو اور بدون علم کے اوسمین گفتگو مت کرو کہ مینے اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرماتے تہی کہ جو کوئی قرآن مین بدون علم کے اپنی رای سے کہے پس جگہ اوسکی دوزخ مین ہوگی اور اے اہل بصرہ خدا تعالی نے خود تفسیر صمد کی اپنے قول سے بیان کی ہے
لَمْ يَلِدْ نہین جنتا ہے وہ خدا یعنی کوئی چیز اوس سے پیدا نہین ہوتی ہے مثل فرزند کے یا مانند اور کثیف چیزونکے جیسے مخلوقات سے پیدا ہوتی ہین مثل بول اور براز اور چرک و عرق
وغیرہ کے اور نہ کوئی لطیف چیز اوس سے نکلتی ہے مثل روح اور نفس کے اور نہ عوارض اوسکے واسطے ہین مثل سونے اور اونگہنے اور غم اور خوشی اور رونے اور ہنسنے اور خوف اور امید ہونے اور
سیر اور پیاس وغیرہ اور رنج اوٹہنے اور موتنے اور حرکت چلنے اور پہرنے وغیرہ کے کہ کوئی چیز ان مین سے اوسمین پیدا نہین ہوتی ہے وَلَمْ يُولَدْ اور نہ جنا گیا ہے وہ خدا یعنی کسی چیز سے
پیدا نہین ہوا ہے اور نہ کسی چیز مین سے نکلا ہے مثل کثیف چیزونکے جیسے کہ حیوان حیوان سے پیدا ہوتا ہے اور گہانس زمین مین سے نکلتی ہے اور پہل درختون مین سے نکلتے ہین اور پانی پہاڑ
اور زمین مین سے نکلتا ہے اور نہ مثل لطیف چیزونکے کسی مین سے نکلتا ہے جیسے کہ نگاہ آنکہ مین سے اور سننا کان مین سے اور سونگہنا ناک مین سے اور چکہنا اور کلام کرنا زبان مین سے
بلکہ وہ صمد ہے کہ نہ کسی چیز مین ہے اور نہ کسی چیز کے اندر ہے اور نہ کسی چیز کے اوپر ہے اور نہ کسی چیز کے نیچے ہے پیدا کرنیوالا سب چیزونکا ہے اپنی قدرت سے موافق مصلحت اور حکمت
کے اور فنا کرنیوالا اور باقی رکہنے والا ہے جس چیز کا چاہے اپنی مشیت سے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہے واسطے اوس خدا کے كُفُوًا ہمجنس اور مثل اَحَدٌ کوئی یعنی اوسکا کوئی مثل اور نظیر
اور مشابہ ذات اور صفات مین نہین ہے اور بعد اوسکے امام نے فرمایا کہ فذلکم اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال یعنی پس یہہ ہی خدا صمد کہ نہ
ہوتی ہے اوس سے کوئی چیز اور نہ پیدا ہوا ہے وہ کسی چیز سے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا کہ بزرگ اور برتر ہے اور حمزہ اور خلف اور رویس نے كفوا کو بسکون فا اور نصب
مع التنوین پڑہا ہے اور حفص نے بضم فا اور فتح واو پڑہا ہے بدون ہمزہ کے باقیون نے بہمزہ بضم فا پڑہا ہے اور كفوا خبر ہے یکن کی کہ مقدم آئی ہے اور احد اسم اوسکا ہے
اور حضرت صادقؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک جماعت فلسطین سے پاس امام محمد باقر علیہ السلام کے آئے اور چند مسئلونکو پوچہا اوس سے اور انہون نے دریافت کیا اور بعد اوسکے صمد کے معنی
کو پوچہا پس امام نے فرمایا کہ الصمد مین پانچ حرف ہین پس الف اشارہ ہے طرف انیت خدا تعالی کی اور وہ قول اوسکا شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو ہے اور یہہ دلالت کرتا ہی اس پر کہ وہ ایسا ہے کہ حواس سے
دریافت نہین ہو سکتا ہے اور لام دلیل ہے اوسکی الہیت یعنی معبود ہونے پر اور یہ دونو مدغم ہوا کئے ہے الف اور لام وقت پڑہنے کے ظاہر نہین ہوتے ہین زبان پر اور سننے مین نہین
ہین اور لکہنے مین ظاہر ہوتے ہین پس پوشیدہ ہونا اون دونو کا زبان اور کان پر دلالت کرتا ہے اس پر کہ وہ معبود ہونے مین نرمی سے اور حواس سے دریافت نہین ہو سکتا ہے اور زبان پر کسی صفت کرنیوالے
کی واقع نہین ہوتا ہے اور سماعت مین کسی سننے والیکے نہین آتا ہے کہ خلقت حیران اور سرگردان ہے اپنے باب حقیقت کیفیت اوسکی کے پس حواس یا وہم بلکہ وہ پیدا کرنیوالا اوسکا ہی اور
وکلام ہی اور ظہور اون حرفونکا لکہنے مین دلالت کرتا ہی اس پر کہ ظاہر کیا ہی اوسنے ربوبیت اور بیگانگی اپنی کو پیدا کرنے مین خلقت کے اور مرکب کرنے اور ملانے مین روحون لطیفون کو جسمون کثیفون
مین پس بندہ جسوقت نظر کرتا ہی اپنی روح کیطرف تو اوسکو نہین دیکہتا ہے جیسے کہ الف اور لام صمد کا ظاہر نہین ہوتا ہی اور حواس مین سے کسی حاسہ مین نہین آتا ہی پس جسوقت نظر کرتا ہے
طرف لکہی ہوئی کے تو ظاہر ہوتا ہے اوسپر جو کہ پوشیدہ تہا اور جسوقت فکر اور تامل کرتا ہے بندہ ماہیت اور کیفیت مین خدا تعالی کی تو حیران ہوتا ہی اور نہین احاطہ کرتی ہی فکر اوسکی
کسی چیز کو جسکا تصور کرتا ہی واسطے اوسکے اس سبب سے کہ وہ خدا پیدا کرنیوالا صورتونکا ہی جسوقت نظر کرتا ہی طرف پیدائش اپنی کے تو ثابت ہوتا ہی اوسکو کہ وہ خدا پیدا کرنیوالا اوسکا ہی اور مرکب کرنیوالا
بدنونکا ساتہ ملانے روحون کے اور صاد صمد کا دلیل ہے اس پر کہ وہ صادق ہے اور قول اوسکا صدق ہے اور کلام اوسکا سچ ہے اور بلایا اوسنے بندون اپنے کو طرف پیروی صدق کے ساتہ صدق کے اور وعدہ کیا ساتہ صدق
کے گہر صدق کا اور میم صمد کا دلیل ہے اوسکے ملک پر اور وہ ملک ہے یعنی بادشاہ حق ہے کہ ہمیشہ ہے ملک اوسکا اور دال صمد کا دلیل ہے اوسکے دوام ملک پر اور وہ خدا دائم ہے
اور زوال سے وہ پاک ہے اور بعد اوسکے امام نے فرمایا کہ اگر مین پاتا علم کے لینے والونکو جو کچہہ خدا نے مجہکو بخشا ہی البتہ مین پہیلاتا اور ظاہر کرتا توحید اسلام اور ایمان اور دین اور شرع کو صمد کے لفظ
سے اور کیونکر علم کے لینے والون کو برداشت کرنیوالونکو پاسکون جیسا کہ میرے جد امیر المومنین علیہ السلام اپنے علم کے اوٹہانیوالونکو نہ پاتے تہے اور اسی سبب سے آہ سرد دل پر درد سے کہینچتے تہے اور منبر پر
فرمایا کہ پوچہو تم مجہسے پہلے اس سے کہ گم کرو تم مجہکو کہ درمیان پہلو میرے کے علم بہت ہے اور احکام بیشمار ہین آہ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لم یلد سے مراد یہ ہے کہ وہ والد کسیکا نہین ہے اور لم یولد سے مراد
یہہ ہے کہ وہ ولد کسی کا نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ لم یلد یعنی پیدا ہوئی اوس سے کوئی فرزند کہ وارث ملک کا ہو ولم یولد یعنی نہ پیدا کیا گیا وہ کسی سے کہ وہ وارث ملک کا کسی کا ہووے ہوا ہو

سورۃ الفلق

اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ لم یلد نہین پیدا ہوتا ہے اوس سے کوئی کہ دلالت کرے وہ اسکی حاجت پر اسواسطی کہ انسان خواہش کرتا ہے فرزند کیواسطی حاجت کی طرف فرزند کی و
لم یولد اور نہین پیدا کیا گیا ہی کہ دلالت کرے وہ حادث ہونے پر اوسکے اور یہہ صفت اجسام کی ہے اور اسمین رد ہے اون لوگون پر کہ جو عزیر کو اور مسیح اور ملائکہ کو اولاد خدا کی کہتی ہین اور بعضونکے نزدیک
کفوا سے مراد زوجہ ہی یعنے اوسکی زوجہ نہین ہے کہ جس سے فرزند پیدا ہو سورۃ الفلق یہہ سورہ مدنی ہے اور بعضی مکی کہتے ہین اور آیتین اسمین پانچ ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جو کوئی تہجد کی نماز وتر مین معوذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد کو پڑہے اوسکو کہین کہ ای بندہ خدا کی خوش ہو تو کہ تحقیق قبول کیا خدا نی وتر تیرا کو
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتی ہین کہ ایک لڑکا یہودی کا رسول خدا صلعم کی خدمت مین رہتا تہا لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیون نے اوس سے رسول خدا کی سر مبارک کی بال منگوا کر حضرت کے
نام سے اونپر گیارہ گرہ لگائین اور اونکو درخت خرما کے پوست مین رکہکر ایک کوئین مین ایک پتہر کے نیچے دفن کیا اور وہ حضرت اس سبب سے بیمار ہو گئی جبرئیل آئی اور رسول خدا کو
اس امر سے مطلع کیا اور رسول خدا نے امیر المومنین اور عمار یاسر کو حکم دیا کہ اوہونے پانی اوس کوئین کا کہینچا اور پتہر کے نیچے سے اوسکو نکالا اور رسول خدا کی بال لائے اور اوسمین گیارہ گرہ تہی
حقتعالے نے معوذتین کو نازل کیا کہ ان دونو سورتون مین بہی گیارہ آیتین ہین جبرئیل ان آیتونکو پڑہتے تہے اور ہر آیت پر ایک گرہ کہولتی تہی اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لبید بن اعصم نے
رسول خدا صلعم پر جادو کیا اور اوسکو چاہ زریق مین پوشیدہ کیا اور رسول خدا اوس جادو سے بیمار ہوئے حقتعالے نے دو فرشتونکو حضرت کے پاس بہیجا اور اوس وقت وہ حضرت خواب مین تہے ایک
فرشتہ حضرت کے سرہانی بیٹہہ گیا اور دوسرا پاؤن کیطرف اور حضرت کو اوس جادو کی خبر کی اور حضرت نے امیر المومنین کو بہیجا وہ اوسکو کوئین مین سے نکالکر لائے اور جبرئیل نے معوذتین کو اوسپر پڑہا وہ جادو
باطل ہو گیا اور حضرت کو صحت حاصل ہوئی جیسے کہ کوئی قید سے خلاصی پاتا ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جادو نے حضرت پر کچہہ اثر نہین کیا تہا لیکن جبرئیل نے حضرت کو خبر کی تہی جادو کرنیکی تا کہ
حضرت کا معجزہ ہو نبوت کے رہتی پر غیب کی خبر ظاہر کرنے سی اور بعد اوسکے جبرئیل یہہ دونو سورتین لائی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قل اعوذ برب الفلق کہہ تو ای محمد کہ پناہ مانگتا ہون مین
ساتہہ پروردگار سفیدی صبح کے یہہ خطاب حضرت کیطرف ہی اور مراد اوس سے تمام امت ہی اور فلق کے معنی پہٹنے کے ہین اور سفیدی صبح کو اسواسطی فلق کہا ہی کہ وہ شب کی تاریکی مین سے
پہٹتی ہے اور بعضی جمیع مخلوقات مراد لیتی ہین فلق سے کہ ہر ایک اپنی اصل مین سے پہٹکر نکلتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ فلق ایک جنگل ہے دوزخ مین اور اوسمین
ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر ہزار کوٹہریان ہین اور ہر کوٹہری مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین ستر ہزار تہیلیان زہر کی ہین ضرور ہی کہ دوزخیونکا گزر
اوسپر سے ہو اور بعضی کہتی ہین کہ فلق ایک کوان ہی دوزخ مین اور دوزخ مین رہنیوالے اوسکی حرارت سی پناہ مانگتی ہین اگر تب اوس نے باہر کے سانس کا خدا سی اذن چاہا جسوقت اوسکو
اذن ہوا تو اوسنی باہر کو اپنا دم نکالا ایسی گرمی تہی اوسمین کہ جہنم کو اوسنی جلا دیا غرض یہہ ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کہہ تو کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ پروردگار صبح کے من شر ما خلق بدی اوس
چیز کے سی کہ پیدا کیا ہے اوسکو موافق اونکے اقسام مین سے خواہ آدمی ہو خواہ جن ہو اور خواہ درندہ ہون اور خواہ زمین کے اندر رہنیوالے جانور ہون اور جس بدی سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ عام
ہے قتل ہو یا زخم ہو یا ظلم ہو یا ایذا رسانی ہو یا زہر ہو یا جادو ہو یا کاٹنا کسی حیوانکا ہو اور سوای اسکے یعنی ہر بدی سے پناہ مانگتا ہون مین ومن شر غاسق اور بدی شب تاریک سے
اذا وقب جسوقت کہ آوی تاریکی اوسکی اور سب چیزونکو گہیر لیوے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد غاسق سے کالا سانپ ہی یعنے پناہ مانگتا ہون کالے سانپ سی اور اوسکے نیش سے اور کہتی ہین کہ غاسق مراد قمر
سے ہی کہ ہجوم کرے ضرر پہونچانے پر اوس سے پناہ مانگتا ہون ومن شر النفاثات اور بدی عورتون پہونکنی والیونکی سے فی العقد بیچ گرہون کے یعنے وہ عورتین کہ جادو کی کلمونکو پہونکتی ہین
گرہون پر جیسیکہ لبید کی بیٹیون نے کیا تہا اسطرح کی سب عورتونکے جادو سے پناہ مانگتا ہون کہ وہ اسواسطی ضرر پہونچانے آدمیونکو گرہون پر پہونکتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ ایسے سحر کا کچہہ اثر نہین ہوتا ہے
اور اگر ضرر ہوتا ہی تو وہ بسبب کہلانی یا پلانی ضرر کرنیوالی شی کے ہوتا ہے یا سونگہانے سے اور یا اوسکے تاثیر کے اعتقاد کرنے سے کہ یہہ باعث پریشانی اور اضطراب دل کا ہوتا ہی پس معوذتین پناہ
مانگنی شر نفاثات سی یا عمل اونکی سے ہی کہ وہ صفت سحر کی ہے اور یا گناہ اونکی سے اوسمین اور یا فتنہ اونکے سے کہ لوگونکو اپنے سحر سے فریب دیتی ہین اور عام لوگونکو وہم مین ڈالتی ہین نفع اور ضرر
اور خیر اور شر سے اور جہلا اونکے قول کو راست اور درست جانتے ہین اور اسی جہت سے اونکی تعظیم کرتے ہین اور اونکو کہتی ہین کہ جن اونکے حکم مین ہے اور یہہ غیب کی خبر بتلاتے ہین اور یہہ امر باعث ضرر اور فساد کا
دین مین ہو اسواسطے خدا تعالے نے اونکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ومن شر حاسد اور بدی حسد کرنیوالے سی اذا حسد جسوقت کہ حسد کو ظاہر کرے اور موافق اوسکی عمل کرے
اسواسطی کہ اگر اوسکو ظاہر نکرے تو ضرر اوسکا اوسیکو پہونچتا ہے کہ اپنے دل مین وہ رنج کرتا ہے اور جلتا ہے اور خدا تعالے نے اس سورہ کو حسد کی صفت پر جو ختم کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بدترین
صفات مین سے ہے چنانچہ ابن عباس سے روایت ہی کہ اگر عالم مین حسد سے بدتر کوئی چیز ہوتی تو خدا تعالے اس سورہ کو اوسپر ختم کرتا اور اول خطا جو عالم مین واقع ہوئی ہے وہ حسد ابلیس کا
آدم پر تہا اور پہلا گناہ کہ زمین پر ہوا ہے وہ حسد قابیل کا تہا کہ اوسنی حسد سے ہابیل کو قتل کیا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد شر حاسد سے شر اوسکی آنکہونکا ہی اسواسطی کہ چشم زخم اثر کرتی ہے
اور حدیث مین آیا ہے کہ اثر چشم بد کا واقع ہوتا ہی اور منقول ہے کہ رسول خدا کا گزر بقیع کے قبرستان پر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اکثر آدمی ان قبرونکے چشم زخم سے ہلاک ہوئے ہین اور منقول ہے
کہ رسول خدا صلعم نے ان دونو سورتون کا تعویذ امام حسن اور امام حسین کیواسطے کیا تہا سورۃ الناس یہہ سورہ مدنی ہے مثل سورہ فلق کے اور ان دونو سورتونکو معوذتین کہتی ہین

ع

اور آیتین سورہ ناس مین چھہ ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم کو مرض اور درد سخت لاحق ہوا جبرئیل او میکائیل حضرت کے پاس آئے جبرئیل حضرت کے سرہانے بیٹھا او میکائیل حضرت کے پاؤن کیجانب اور جبرئیل نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الفلق کا حضرت کے واسطے او میکائیل نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الناس کا اور رسول خدا نے اوس مرض سے شفا پائی اور ثواب اسکے پڑہنے کا قل اعوذ برب الفلق مین گزر گیا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پناہ منگتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیونکے مومن او کافر کے کہ سبکا مالک اور پرورش کرنیوالا وہ ہی او اوسی نے سب کو پیدا کیا ہے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیونکا ہے وہ او مالک ہے اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیونکا ہے وہ او سب آدمی اوسکے بندے ہین او سب اوسکی ملک مین ہین یہہ نظم دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ لایق پناہ کے خدا ہی ہے او اوسی سے پناہ طلب کرنی چاہیے کہ وہ اپنی حفظ او حمایت مین رکہے او وہ ہی ہر بدی او بلا کے دفع کرنے پر قدرت رکہتا ہے نہ غیر اوسکا پس چاہیے کہ وقت پیش آنے مشکل کے اوسیکو پکارین نہ اوسکے غیر کو کہ سب اوسیکے محتاج ہین او اوسکی طرف رجوع کرتے ہین او خدایتعالے نے پروردگار آدمیونکا اپنے تئین فرمایا ہے او حال یہہ ہے کہ وہ پروردگار او بادشاہ او معبود سب کا ہی اسواسطے کہ انسان مخلوقات مین بزرگ ہے او اوسمین انبیا او اولیا او ائمہ ہوتے ہین او بڑے بڑے مرتبہ والے ہوتے ہین لیکن خدایتعالے سب سے زیادہ بزرگ ہے او سب کا مالک ہے اسواسطے حکم دیا کہ کہہ تو پناہ منگتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیونکے بادشاہ آدمیونکے معبود آدمیونکے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ بدی سے وسوسہ ڈالنیوالے کی او وسواس مصدر ہے بمعنے اسم فاعل او یا وسواس کا مضاف محذوف ہی او تقدیر اوسکی من شر ذی الوسواس ہے او خدایتعالے نے اپنی ساتھہ پناہ مانگنی کا حکم دیا ہی وسوسہ شیطان سے اسواسطے کہ وہ ہی مالک او آقا ہے او اوسی سے پناہ طلب کرنی چاہیے جیسیکہ کوئی غلام جسکا کسی مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی تو اپنے مولے او مخدوم سے مدد چاہتا ہے او وسوسہ ایک کلام پوشیدہ ہی کہ بدون سماعت کے دلمین پہونچتا ہے او اثر کرتا ہے او وہ وسوسہ ڈالنیوالا اَلْخَنَّاسِ پیچھے ہٹ جانیوالا ہے جسوقت کہ خدا کا ذکر کرین یعنی عادت اوسکی یہہ ہے کہ جسوقت بندہ خدا کو یاد کرتا ہے تو وہ پیچھے کو ہٹتا ہے او بہاگتا ہے او جسوقت بندہ خدا سے غافل ہو تو وسوسہ ڈالتا ہے چنانچہ روایت ہی کہ جسوقت خدا کا ذکر کیا جاے تو شیطان پیچھے کو ہٹتا ہی او دل اوسکا بستگی پاتا ہی او جسوقت خدا کا ذکر کیا جاے تو دل اوسکا شگفتہ ہوتا ہی او بعضی کہتے ہین کہ معنے خناس کے یہہ ہین کہ بہت پوشیدہ ہونیوالا ہی اسواسطے کہ وہ آنکھون سے نہین دکھلائی دیتا ہے نہ وقت وسوسہ ڈالنے کے نہ دوسرے وقت اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ وہ شخص ہے خناس کہ وسوسہ ڈالتا ہی وہ یعنی خیالون او وہمون باطل کو آراستہ کرتا ہی فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ بیچ سینون آدمیونکے او اونکے دلونمین مزین کرتا ہے او خوب آراستہ کرکے دکہلاتا ہی برے کامونکو جیسیکہ خواہش نفس کی جلدی کرنے او گناہون سے توبہ کرنے مین دیر کرنے او منقول ہی کہ حضرت عیسے نے درخواست کی خدایتعالے سے شیطانکو آدمیون کے پاس دیکہنے کی خدایتعالے نے عیسے کو مطلع کیا او اوسکو دیکہا او اونہون نے آدمی کے اندر کہ سر اوسکا سانپ کے سر کی مانند ہی او جسوقت وہ بندہ ذکر خدا کرتا ہی تو وہ اپنا سر او لٹاتا ہی او پوشیدہ ہو کر بہاگتا ہے او جسوقت وہ بندہ ذکر خدا سے غافل ہوتا ہے تو اوسکو مانند لقمہ کے اپنے منہ مین لیتا ہی پس خناس جو کہ وسوسہ ڈالتا ہی سینون مین آدمیونکے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جن او آدمیون سے ہی یعنے شیطان وسوسہ ڈالنیوالا او بہکانیوالا جن ہے او آدمی بہی ہے دونو بہکاتے ہین چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ شیاطین الانس والجن او رسول خدا صلعم نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا پناہ مانگی تونے ساتھہ خدا کی شیطان انس سے او مراد شیاطین انس سے وہ لوگ ہین کہ جو گمراہ کرتے ہین او کفر او گناہون پر لوگونکو آمادہ کرتے ہین او کفر او منہیات کو لوگونکی نظرونمین آراستہ کرکے اونکو گمراہ کرتے ہین او اونکو بہکا کر افعال بد اونسے کرواتے ہین او ایسا ہی او اونکے دونون گناہ کا بوجہہ اپنی گردنون پر رکہتے ہین او دیدہ دانستہ آتش دوزخ کو اپنی واسطے اختیار کرتے ہین او حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہر مومن کے دلمین دو کان ہین ایک کان مین تو وسواس خناس پہونکتا رہتا ہی او دوسرے کان مین فرشتہ پہونکتا رہتا ہے پس قوی کرتا ہے خدا مومن کو اوس فرشتہ سے او یہی مراد ہے قول حقتعالے سے وایدہم بروح منہ او دوسری روایت مین ہے کہ ہر آدمی کے دلمین دو کان ہین ایک کان پر فرشتہ ہے کہ وہ رہنمائی کرتا ہے او دوسرے پر شیطان ہے کہ وہ اوسکو فتنہ مین ڈالتا ہی او حکم کرتا ہے اوسکو او فرشتہ جہڑکتا ہی اوسکو او ایسی ہی شیطان ہے آدمیون مین سے کہ بہکاتا ہی او طرف گناہون کے رغبت دلاتا ہی جیسیکہ شیطان جنونکا بہکاتا ہی او اس سورہ کی مضمون سے معلوم ہوا کہ شر کا پیدا کرنیوالا خدا نہین ہے او اگر وہ اوسکا خالق ہوتا تو اوس سے پناہ مانگنی کا حکم نکرتا او یہہ امر عقل سے بہت دور ہے کہ کوئی شخص ایک کام کرے او اپنی غیرونکو کہے تم میرے اس فعل سے پناہ مانگو تاکہ تمکو اپنے اس فعل بد سے محفوظ رکہون او بعضی علما کہتے ہین کہ اس سورہ مین لفظ ناس کا جو پانچ جگہہ آیا ہی اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ نظر آتا ہی لیکن معنے مین مکرر نہین ہے اسواسطے کہ پہلے ناس سے مراد اطفال ہین او دلالت کرتا ہے اسپر لفظ رب کہ اونکی وہ پرورش کرتا ہی او دوسرے ناس سے مراد جوان آدمی او بہادر ہین او دلالت کرتا ہے اسپر لفظ ملک کہ مشعر قہر او ریاست کا ہے او تیسرے سے مراد بوڑہے آدمی ہین کہ لفظ الہ کا اوسپر دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ طاعت او بندگی ہی شغل اس عمر والونکا ہوتا ہی او چوتہی سے مراد صلحا او متقی آدمی ہین کہ لفظ وسوسہ کا اوسپر دلالت کرتا ہی او پانچوین سے مراد مفسد آدمی ہین کہ لوگونکو بہکا کر گناہ کرواتے ہین تمام ہوئی تفسیر عمدۃ البیان کوشش او محنت سے عاصی عماد علی کی ۱۲۸۶ھ ہی او منعم حقیقی کا ہر حال مین جسنے توفیق عطا کی اس تفسیر کی تحریر مین مدد کی او اوسکی فضل او کرم سے یہہ تفسیر ختم ہوئی او امیدوار اوسکی جناب سے یہہ ہی کہ سب مومنین کو اس سے فائدہ بخشے او اوسکی عوض مین اس عاصی کے گناہون سے درگزر کرے او ہمراہ سید المرسلین او اوسکی اولاد طاہرین کے او اونکی غلامون مین اس عاصی کو شمار کرکے قیامت کے روز محشور کرے الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

تمت

مناجات

تفسیر جو کہ لکھتا تھا قرآن کی مدام — یارب تیرے کرم سے وہ سب ہو گئی تمام
جاری کریں سکو ہند میں ہے آرزو یہی — حاصل کریں جو فائدہ اب اس سے خاص و عام
محشر کی سختیوں کا بہت مجھکو خوف ہے — مرنیکے بعد دیکھیے کس جا ملے مقام
ایسا کوئی عمل نہیں شایستہ ہی مرا — جو اوسپر اعتماد کرے بس یہی ہے استمام
افسوس تیرا ذکر نہ کچھ مجھسے ہو سکا — غفلت ہی مین گزرتی ہے یہ عمر صبح و شام
لکھنے سے اس کتاب کے یہ ہے غرض مری — یارب بحق شاہ رسل سید الانام
رحمت تیری وسیع بہت ہو گی حشر میں — اور ہے ترے کرم کی خلایق میں دھوم دھام
تو جانتا ہی کیسی مشقت سے یہ کتاب — عرصہ مین تین سال کے پہونچی باختتام
لکھنے سے اسکے طمع نہیں مجھکو مال کی — اور یہ بھی چاہتا نہیں ہو شہرہ میرا نام
مجرم ہوں روسیاہ ہوں عصیاں میں غرق ہوں — بخشش کے ابھی مجھکو وسیلہ ہیں یہ کلام
گھڑیاں میری گزرتی ہیں اکثر گناہوں میں — دن رات لہو خواب میں رہتا ہے میرا کام
نادم ہوں اور خجل ہوں بہت اپنی خطاؤں سے — اور ہوں منفعل گناہوں سے اپنے بعجز تام
عصیاں کو میرے بخش کہ تو ہی بڑا کریم — اور مرتضیٰ کے شیعوں میں کر درج میرا نام
گر مجھکو بخشتا نہیں رحمت سے تیری دور — تو ہے کریم اور ترا مغفرت ہے کام
یارب دعا قبول ہو مجھ روسیاہ کی — تا بعد مرگ جا ہو میری دار السلام

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی سید عابد حسین صاحب صبا المتخلص بہ خستہ سر رشتہ دار تعلقداری ایدالآباد من مضافات ریاست حیدرآباد دکن

اس خوبی سے جلد جو مطبوع ہو گئی — سید علی حسین کا ہی حسن اہتمام
عین علی کے یمن سے اے خستہ لکھ یہ سال — یہ عمدۃ البیان کی ہے جلد دوم تمام

مدخلہ عین علی ۷۰ — ۱۳۰۲

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ اور شکر صد ہزار شکر درگاہ جناب کبریا میں کہ اُس نے محض اپنے کرم و فضل سے میری آرزو اور تمنائے دلی کو پورا کیا یعنی ایک عرصہ سے آرزو تھی کہ تفسیر عمدۃ البیان کو چھاپوں مگر بسبب زیر طبع ہونے کتب کثیر کے اسکے شروع کرنے کا موقع نہ ملتا تھا اب اتفاقاً اسکے چھاپنے کا خود بخود موقع پیش آیا اور ۱۵ - دسمبر ۱۸۸۴ء کو یہ کتاب اس وعدہ پر جناب مولوی میر محمد حسین صاحب مصحح اول مطبع ہذا کے سپرد کی گئی کہ ۱۵ - اپریل ۱۸۸۵ء کو جلد دوم تفسیر عمدۃ البیان کی چھپکر میری نظر سے گزر جائے مولوی صاحب ممدوح نے کمال جد و جہد اور اہتمام تام و تصحیح مالاکلام سے کتاب مذکورہ تاریخ معین پر صرف ایک شخص یعنی میر محمد حسین پسر میر نذیر علی صاحب ساکن شاہگنج ضلع آگرہ مذہب شیعی کے ہاتھ سے جو مطبع ہذا میں بعہدہ پریسمینی ملازم ہیں چھپوا کر میری نظر سے گزرانی میں نے پروردگار عالم کا نہایت تہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ جس تاریخ پر میں چاہتا تھا اُسی تاریخ پر تیار ہو گئی - اس حسن کارگزاری کے صلہ میں علاوہ تنخواہ معمولی کے جو میر محمد حسین ماہ بماہ پاتے ہیں ایک جلد کتاب اور مبلغ عہ انعام دیے گئے تاکہ آئندہ کو ضروری چیزیں چھاپنے میں انکا حوصلہ بڑھے اور اُنکو تحفۃ الاثنا عشریہ کے چھاپنے پر مقرر کیا ہے غالباً ۲۵ مئی تک کتاب مذکور کو بھی ختم کر دینگے اور بعض برادران مومنین کے تقاضہ سے جنکی قیمت پیشگی آگئی ہے مجھکو سبکدوش کرینگے اور حتے الامکان صفائی چھپائی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نکرینگے - جناب مولوی سید محمد حسین صاحب مصحح کا بھی میں تہ دل سے شکرگزار ہوں کہ اُنہوں نے علاوہ وقت مقرر اور اوقات کو بھی تصحیح تفسیر میں صرف کیا اس سے امید کیجاتی ہے کہ تحفۃ الاثنا عشریہ کے سرانجام میں کماینبغی سعی فرما کر ۲۵ مئی تک کل جلدیں مکمل دکھلا دینگے + ۲۰ مئی تک فضائل مرتضوی جو پہلے سے چھپ ہی گئی تھی خریداروں کی خدمت میں بھیجی جائیگی اور توضیح عزا ماہ محرم سے بیشتر ذاکرین مصائب آل اعبا کے پاس روانہ ہو گی - تمام مومنین اطراف و جوانب ہندوستان پر لازم ہے کہ ان کتابوں کی خریداری میں تعجیل فرمائیں کیونکہ لاکھوں روپیہ کے کارخانہ کا جاری رکھنا خریداروں کی اعانت پر موقوف ہے +

سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی